16327

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

یکم رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ

کیا شیعہ امت محمدیہ سے علیحدہ ہیں؟

بجواب اخبار شیعہ لاہور

ہم نے "شیعہ" کے حق میں کبھی خارج از امت محمدیہ کا فتویٰ نہیں دیا۔ ہمیشہ احتیاط کرتے رہے۔ مگر اخبار شیعہ مورخہ ۱۶-۱۰ اکتوبر میں ایک مضمون نرالی وضع کا نکلا ہے جو قابل دید و شنید ہے۔

اخبار اہلحدیث مورخہ ۳۰ جولائی میں شیعہ کو اسلام کا "فرقہ جدیدہ" لکھا گیا تھا۔ جس پر شیعہ اخبار کے ایک نامہ نگار کو بہت غصہ آیا۔ اس کے جواب میں اس نے شیعہ فرقے کی قدامت بڑے واضح الفاظ میں بتائی ہے۔ ہمارے خیال میں یہ مضمون اس قابل ہے کہ ناظرین اہلحدیث اس کو اصل الفاظ میں پڑھیں اور طلبائے مدارس بوقت فرصت اس سے فرحت حاصل کریں۔ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے :۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب آپ کی نظر میں شیعہ ایک جدید فرقہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ سنی اہل حدیث محض اس معنے سے ہوئے ہیں کہ آپ کو آج تک عربی کتابیں دیکھنے پر قدرت ہی حاصل نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ قرآن بھی پڑھا تو آنکھیں بند کر کے۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ نے اس موقع پر بُری طرح منہ کی کھائی۔ اور ایسے جال میں پھنسے کہ آپ کے پیر اعظم بھی آپ کی خلاصی کرانے سے قطعاً قاصر ہیں۔ اگر عربی جانتے ہیں اور قرآن پر عمل و ایمان بھی ہے اور آنکھیں بھی رکھتے ہیں تو دیکھئے پارہ ۲۰ سورہ قصص رکوع ۵ آیہ ۱۵۔

ودخل المدینۃ علیٰ حین غفلۃ من اھلھا فوجد فیھا رجلین یقتتلٰن ھذا من شیعتہ وھذا من عدوہ فاستغاثہ الذی من شیعتہ علی الذی من عدوہ فوکزہ موسیٰ فقضٰی علیہ قال ھذا من عمل الشیطٰن انہ عدو مضل مبین

یعنی حضرت موسےٰ بحالت اہل غفلت اہل شہر شہر میں پہنچے تو اس میں دو شخصوں کو لڑتے ہوئے پایا ایک تو آپ کے شیعوں میں سے تھا۴ اس شخص کے برخلاف جو آپ کے دشمنوں میں سے تھا آپ سے فریاد کی آپ نے اس (مخالف شیعہ یعنی عدو) کے ایک گونسا مارا کہ اس کا خاتمہ ہوگیا فرمانے لگے یہ جھگڑا شیطان کی کارروائی تھی بے شک شیطان کھلا ہوا عدو (دشمن یا مخالف شیعہ) اور بہکانے والا ہے۔ کیوں مولوی صاحب اب آیا آپ کی سمجھ میں کہ شیعہ کیسے ہیں۔ اگر آپ عربی عبارت کو نہ سمجھ سکتے ہوں تو کسی شیعہ سے پوچھ لیجئے کہ شیعہ حسب فرمان خدا اور بحکم نص قرآنی حضرت موسےٰ کے زمانہ سے ہیں نہ صرف یہ بلکہ قرآن ہی سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ مخالف شیعہ کو عدو کہتے ہیں اور نہ صرف یہ بلکہ یہ بھی کہ عدو شیطان کے لئے استعمال ہوا ہے اور عدو مضل مبین ہے یعنی مخالف شیعہ مضل مبین ہے۔ کہئے ہے آپ کا ایمان و عمل قرآن پر یا نہیں۔ اگر نہیں تو اقرار کیجئے اور اگر ہے تو وہی کہئے جو ہم کہتے ہیں ورنہ ہرگز ہرگز آپ اپنا ایمان و عمل قرآن پر ثابت نہیں کر سکتے۔

اب شاید آپ کہیں کہ جناب اگر یہی بات ہے تو جس طرح شیعہ اس وقت تھے اسی طرح مخالف شیعہ بھی اس وقت تھے۔ لہٰذا ہم کہتے ہیں کہ شوق سے کہئے ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں۔ اس لئے کہ اگر باطل اس وقت سے ہے جب سے حق ہے تو یقیناً مخالف شیعہ بھی اسی وقت سے ہیں جب سے کہ شیعہ ہیں اور اگر آپ کو مثال معلوم نہ ہو تو کسی شیعہ سے معلوم کیجئے وہ آپ کو بتائیگا کہ حضرت آدم کے ماننے اور نہ ماننے کے مسئلہ میں ایک طرف سجدہ کرنے والے تھے اور ایک طرف سرکشی کرنے والا پس سجدہ کرنے والے گروہ کو کہہ دیجئے ھذا من شیعتہ یہ ان کے دوستوں میں سے ہے۔ اور سرکشی کرنے والے کو کہہ دیجئے ھذا من عدوہ یہ مخالف شیعہ ہے۔ مگر صاحب یہ مخالف شیعہ بھی بُری بلا ہے۔ تنہا تھا مگر خلیفہ برحق کے مقابلہ پر کھڑا ہوگیا۔ خدا جانے اگر اس کے ساتھ ایک دو اور ہوتے تو کیا ستم ڈھاتے۔ شاید یہی کرتے کہ تینوں مل کر کم سے کم ظاہری طور پر تو حضرت آدم سے خلافت چھین ہی لیتے۔ اب نہ کہئے گا کہ شیعہ نیا فرقہ ہے۔

اور دیکھئے پارہ ۲۳۔ سورہ والصّٰفّٰت رکوع ۳ آیہ ۸۳ وان من شیعتہ لابراھیم اور یقیناً ابراہیم بھی انہی کے شیعوں میں سے تھے۔ اب آپ کو معلوم ہوا کہ شیعہ کب سے ہیں۔ دیکھ لیجئے اور سمجھ لیجئے اور یاد رکھئے کہ شیعہ حضرت ابراہیم کے زمانہ سے ہیں اب نہ کہئے گا کہ شیعہ جدید فرقہ ہے تب ہی تو ہمارے امام محمد باقر علیہ السلام نے دوستوں سے فرمایا کہ تمہیں یہ نام مبارک ہو عرض کیا گیا کون نام فرمایا شیعہ۔ عرض کیا گیا لوگ ہمیں اس نام سے

۴ اور ایک (خلاف شیعہ) آپ کا عدو تھا۔ پس اس شخص نے جو آپ کے شیعوں میں سے تھا

دو حنفیوں میں مباحثہ

بابت مسئلہ امکان کذب باری

(۲)

۸۔ اکتوبر کے اہلحدیث میں ذکر ہو چکا ہے کہ رام پور میں دو حنفیوں (بریلوی اور دیو بندی) کے درمیان مباحثہ ہوا۔ موضوع بحث امکان کذب باری تھا۔ ہم نے پرچہ مذکورہ میں لکھ دیا تھا کہ مسئلہ ہذا کے مذہبی پہلو سے قطع نظر کر کے منطقی اصطلاحات پر ہماری نظر ہے۔ کیونکہ مباحثہ مذکورہ میں منطقی اصطلاحات کو استعمال کیا گیا تھا۔ اور ہمیں منطقی اصطلاحات سے خاص انس ہے۔ کیونکہ منطقی اصطلاحات سے مافی الضمیر ادا کرنے میں بہت آسانی ہوتی ہے اور لطف آجاتا ہے۔ اس لئے ہم نے لکھا تھا کہ فریقین نے علم منطق کا صحیح استعمال نہیں کیا۔ صحیح طریق ہم نے یہ بتایا تھا کہ قضیہ "اللہ صادق" کا مطلقہ ہونا فریقین کو مسلم ہے۔ اختلاف اس کی جہت میں ہے کہ جہت اس کی "ضرورت" ہے یا "دوام"۔ جو فریق جس جہت کا قائل ہے وہ اُس کو لگا کر بحث کو آگے جاری کرے

خدا جانے ہماری معروض پر توجہ کر کے یا از خود بریلوی پارٹی کے مناظر نے جن کا نام نامی "اہلحدیث" ۸۔ اکتوبر میں درج ہو چکا ہے یہ فرمایا ہے:-

"صدق باری تعالیٰ مثل دیگر صفات باری کے قدیمی ازلی ابدی ہے۔ اس پر اجماع ہے۔ اس کا انکار کفر ہے۔ لہٰذا جب صدق باری قدیمی ازلی ابدی ہوا۔ تو کوئی وقت وآن و زمان ایسا باقی نہیں رہتا کہ جس میں کذب باری کو ممکن مانا جائے کیونکہ صدق باری تعالیٰ قدیمی ازلی وابدی واجب ہے۔ اور واجب وہ ہے جس کا وجود ضروری ہو۔ پس جس آن میں کذب باری ممکن مانا جائیگا وہ آن صدق باری سے خالی ہوگی ورنہ اجتماع نقیضین لازم آئیگا۔ جو بالاتفاق محال ہے لہٰذا جب صدق باری سے کوئی آن خالی ہوئی تو صدق باری واجب اور قدیمی ازلی ابدی نہ رہا۔ کیونکہ واجب قدیمی ازلی ابدی وہ ہے کہ جس سے کوئی آن خالی نہ ہو۔ مسلسل ہر آن میں اس کا وجود ضروری ہو۔ دوسرے یہ کہ جس آن میں کذب ممکن ہوا۔ تو یہ ممکن الکذب صفت باری قدیم نہ ہوئی حادث ہوئی۔ حالانکہ بالاجماع خدا محل حوادث نہیں۔ ورنہ واجب الوجود وقدیم نہ رہیگا۔ تیسرے یہ کہ خدا کی کوئی صفت امکانی نہیں۔"

(الفقیہ امرتسر صفحہ ۴ ۱۴۔ اکتوبر ۳۷ء)

اہلحدیث یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ ان صاحب کے نزدیک قضیہ مذکورہ کی جہت دوام ہے اور یہ امر ہر ایک منطقی پر واضح ہے کہ قضیہ دائمہ مطلقہ کی نقیض ممکنہ خاصہ نہیں آتی۔ اس لئے ممکنہ خاصہ دائمہ مطلقہ کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔ جب دونوں قضیے جمع ہو سکتے ہیں تو پھر استحالہ کیسا!

تعجب ہے کہ یہ حضرت بار بار لکھتے ہیں

جس آن میں کذب باری مانا جائیگا وہ آن صدق باری سے خالی ہوگی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرت نے ممکنہ خاصہ کو مطلقہ عامہ کے معنے میں سمجھا ہے۔ اسی لئے آن کا لفظ بولتے ہیں جو غلط ہے۔ ممکنہ خاصہ دائمہ مطلقہ کے ساتھ برابر متوازی چلتا ہے نہ کہ کسی آن میں۔ امید ہے کہ دونوں فریق غور کر کے اپنے اپنے عندیہ کے مطابق سب سے پہلے قضیہ مذکورہ مطلقہ کو اپنے حسب منشا جہت لگا کر بحث کو ایسے طریق سے جاری کریں گے

جس سے ہم جیسے غیر جانب دار بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ ایسا نہ ہو کہ مدارس عربیہ کے طلباء کو یہ کہنے کا موقع ملے

گر ز حقیقت خبرے ہست بگو اے واعظ
ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

شاہ ایران اور ترجمہ قرآن

اخبار شیعہ کا اس پر جوشِ ایمان

اخبار شیعہ لاہور نے ایک نوٹ لکھا ہے کہ

"اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی نے ایک فرمان کی رو سے مملکت ایران کے تمام سرکاری اور غیر سرکاری مدارس میں قرآن مجید کی تعلیم لازمی قرار دیدی ہے اور قرآن مجید کا فارسی زبان میں ترجمہ کرنے کے لئے سنی و شیعہ حضرات کی ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے اور معلوم ہوا ہے کہ اس کمیٹی کی صدارت کے لئے جامعہ ازہر قاہرہ کے کسی عالم کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔ اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی کا یہ اقدام قابل مبارک باد ہے۔ لیکن ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ جس صورت میں مملکت ایران میں سو فیصدی شیعہ آبادی ہے اسکے زیر نظر ارکان کمیٹی تمام کے تمام شیعہ ہونے چاہئیں تاکہ غیر شیعہ علماء کے اثرات اور خیالات سے شیعیان ایران محفوظ رہیں۔ اور اس کمیٹی کی صدارت کے لئے ضروری تھا کہ کسی شیعہ مجتہد اعظم کی خدمات حاصل کی جاتیں۔ لہٰذا ہم ہز ایکسی لنسی ایران کونسل جنرل متعینہ ہندوستان کے ذریعہ سے حکومت ایران کو بروقت توجہ دلاتے ہیں کہ وہ ملکی وقومی مفاد کے مدنظر اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کرے اور کم از کم اس کمیٹی کا صدر کوئی شیعہ مجتہد ہونا چاہئے۔ اس ضمن میں ہم آقا سید ابوالحسن صاحب اصفہانی مجتہد اعظم نجف اشرف کا نام پیش کرتے ہیں جو کہ ہر لحاظ سے اس کام کے اہل ہیں۔ شیعہ مجتہدین کا

ملاحظہ ہو خرافات الفاظ (بلفظ مرزا)
(الفضل ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث | ہم عرصہ سے قادیانی تحریروں میں اس حدیث کا ذکر پڑھتے رہے ہیں۔ پڑھ کر اس پر ہنس دیتے ہیں۔ مگر آج اس کا جواب دینے کا خیال آیا۔ یہ بات ہم نے بارہا ظاہر کر دی ہے کہ ہم مرزا صاحب کی تصنیفات میں بفضلہ تعالےٰ اتباع مرزا سے زیادہ واقفیت رکھتے ہیں۔ اس لئے ہمارا طریق کار شروع سے ہی رہا کہ مرزا صاحب کی تردید میں انہی کا قول پیش کر دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ آج بھی اسی طریق کار پر عمل کرتے ہیں۔

تمثیل | ناظرین آپ نے کوئی مقدمہ ایسا بھی سنا کہ جس میں مدعی کا بیان دعویٰ یہ ہو کہ مدعا علیہ کے ساتھ میرا حساب پچیس سال سے ہے۔ لیکن عمر اپنی صرف بیس سال بتائے۔ کیا اس دعویٰ کی تردید کے لئے کسی اور شہادت کی بھی ضرورت ہے؟ ہرگز نہیں ٹھیک اسی طرح ہم بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب فارسی النسل نہ تھے بلکہ چینی الاصل مغل تھے۔

شیخ محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ قیامت کے قریب آخری بچہ جو پیدا ہوگا وہ چین میں ہوگا اس کے بعد اولاد پیدا نہ ہوگی۔ مرزا صاحب اس پیشگوئی کو اپنے حق میں قرار دیکر لکھتے ہیں:۔

"یہ پیشگوئی ایک دراز زمانہ سے چلی آتی ہے کہ آخری کامل انسان آدم کے قدم پر ہوگا تا دائرہ حقیقت آدمیہ پورا ہو جائے۔ ہم مناسب دیکھتے ہیں کہ اس جگہ شیخ (محی الدین ابن عربی) کی اصل عبارت نقل کر دیں۔ اور وہ یہ ہے:۔

وعلیٰ قدم شیث یکون آخر مولد یولد من هذا النوع الانسانی وهو حامل اسراره. ولیس بعده ولد فی هذا النوع فهو خاتم الاولاد. وتولد معه اخت له فتخرج قبله ویخرج بعدها یکون راسه عند رجلیها. ویکون مولده بالصین ولغته لغة بلده. ویسری العقم فی الرجال والنساء فیکثر النکاح من غیر ولادة. ویدعوهم الی الله فلا یجاب. یعنی کامل انسانوں میں سے آخری کامل ایک لڑکا ہوگا جو اصل مولد اس کا چین ہوگا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ قوم مغل اور ترک میں سے ہوگا اور ضروری ہے کہ عجم میں سے ہوگا نہ عرب میں سے اور اس کو وہ علوم اور اسرار دیئے جائیں گے جو شیث کو دیئے گئے تھے اور اس کے بعد کوئی اور ولد نہ ہوگا اور وہ خاتم الاولاد ہوگا یعنے اس کی وفات کے بعد کوئی کامل بچہ پیدا نہیں ہوگا اور اس فقرہ کے یہ بھی معنے ہیں کہ وہ اپنے باپ کا آخری فرزند ہوگا اور اس کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوگی جو اس سے پہلے نکلے گی اور وہ اس کے بعد نکلیگا اس کا سر اس دختر کے پیروں سے ملا ہوا ہوگا۔ یعنی دختر معمولی طریق سے پیدا ہوگی کہ پہلے سر نکلیگا اور پھر پیر اور اس کے پیروں کے بعد بلا توقف اس پسر کا سر نکلے گا (جیسا کہ میری ولادت اور میری توام ہمشیرہ کی اسی طرح ظہور میں آئی)۔"

(تریاق القلوب ص۱۵۷)

اہلحدیث | ہم اس بات کے تو ذمہ وار نہیں کہ شیخ ابن عربی کی پیشگوئی کے مصداق مرزا صاحب ہی ہیں۔ یہ تو وہ جانیں اور ان کے اتباع۔ ہمارا مدعا اس عبارت سے یہ دکھانا ہے کہ مرزا صاحب حقیقت میں چینی الاصل مغل تھے نہ کہ فارسی الاصل۔ مدعی کے اس اقبال کے علاوہ شَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ اَهْلِهَا کے ماتحت میاں محمود احمد خلیفہ قادیان بھی مرزا صاحب کو چینی الاصل ثابت کرتے ہیں۔ جنہوں نے کتاب تحفہ شہزادہ ویلز میں مرزا صاحب کا شجرہ نسب مغلوں سے ملایا ہے انہی بیانات سے متاثر ہو کر مولوی محمد اللہ مرحوم نے لکھا تھا ؎

چہ گرمُ با تو گر آئی بیا در قادیاں بینی
وبا بینی خزاں بینی فرش داد الزیاں بینی
یکے قطع نسل دیگے امام جنگیاں بینی
مسیح ابن مریم رشتہ چنگیز خاں بینی

نتیجہ | مرزا صاحب جبکہ بقول خود چینی الاصل مغل ثابت ہوئے تو حدیث مذکور سے ان کو کیا تعلق ؎

من چہ سرائم طنبورہ من چہ سرائد

حضرت مریم کی پاک اولاد

اور

مرزا صاحب قادیانی کی پاک اولاد

مولوی غلام رسول صاحب آف راجیکی اخبار الفضل ۳۔ اگست ۱۹۳۶ء ص۶ پر فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب بذریعہ الہام تریاق القلوب ص۶ پر فرمائے گئے ہوئے ہیں کہ حضرت مریم کی طرح تم کو پاک اولاد اس بی بی سے دی جاوے گی۔ یعنی جیسے جناب مریم کی اولاد پاک تھی ویسے ہی تیری اولاد بھی پاک ہے۔

حضرت مریم کی اولاد عیسےٰ علیہ السلام اگر مانتے ہیں تو مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کی بابت مکتوبات احمدیہ جلد۳ ص۲۱ و ص۲۳ میں لکھتے ہیں کہ:۔

"مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو شرابی۔ نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار۔ متکبر خود بین۔ خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔"

کیا یہی صفتیں مرزا صاحب کی اولاد میں ہیں؟ یہ صفات مبارک ہوں۔ شائد یہی صفتیں خلیفہ صاحب میں دیکھ کر مصری پارٹی جدا ہو گئی ہے۔ یا اگر نہیں تو مرزا صاحب کیا غلط لکھ گئے ہوئے ہیں؟

(ملک محمد حسن از موسےٰ خیل۔ بلوچستان)

محمدیہ پاکٹ بک (جدید اڈیشن) مصنفہ منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری۔ مرزائیت کی تردید میں ایک بے مثل کتاب چھپی ہے۔ اسکو پاس رکھنے والا بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کو لاجواب کر دیتا ہے۔ جلدی منگوالیں ورنہ تیسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ کاغذ، کتابت اور طباعت اعلےٰ نفیس قیمت ۱۲ پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

موجودگی میں کسی غیر شیعہ کو اس کمیٹی کا صدر منتخب کرنا نہ صرف شیعیان ایران کے لئے نقصان دہ نہیں بلکہ یہ امر شیعیان ہند کے لئے بھی نہایت افسوسناک اور رنج دہ ہے۔ امید ہے کہ ہز ایکسیلنسی کونسل جنرل ایران ہند ہمارے ان خیالات کو حکومت ایران تک پہنچا کر ہمیں شکریہ کا موقع دیجئے۔"

(شیعہ لاہور ص۳ ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۰ء)

اہلحدیث ہم نہیں سمجھے کہ شیعہ لاہور کو شاہ ایران کے اس فعل سے گھبراہٹ کیوں پیدا ہوئی۔ کیا جامعہ ازہر کے عالم عربی زبان میں کمال نہیں رکھتے۔ کیا اڈیٹر صاحب شیعہ کو معلوم نہیں کہ شیعہ کی مستند کتاب "نہج البلاغت" کے حواشی مصر کے ایک اہل حدیث عالم کے لکھے ہوئے ہیں۔ جن کا نام نامی علامہ محمد عبدہٗ مفتی دیار مصریہ تھا۔ جن کے استاد علامہ جمال الدین افغانی اور شاگرد رشید سید رشید رضا صاحب مصری تھے (رحمہم اللہ) کیا وہ کتاب مع حواشی کے شیعہ جماعت میں متداول اور مستعمل نہیں ہے؟ یقیناً ہے پس شیعہ حضرات گھبرائیں نہیں۔ ترجمہ ہو کر جب ہندوستان میں آئے گا تو آپ اپنے نام نہاد اُردو ترجمۂ قرآن مولوی مقبول احمد سے ملا لیجئے گا۔

آسان تجویز ہم بھی کونسل جنرل کی معرفت اپنی ناقص رائے شاہ معظم تک پہنچاتے ہیں کہ

ہندوستان میں جتنے تراجم قرآن ہوئے ہیں ان سب میں حضرت استاد الہند شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ کا فارسی ترجمہ اعلےٰ اور نفیس تر ہے کیونکہ شاہ صاحب خداداد ذہانت سے عربی الفاظ کی تہہ تک پہنچنے کے علاوہ مذہبی اصول کا پورا لحاظ رکھتے ہیں۔ اس لئے بغرض آسانی شاہ ایران (وفقہ الرحمٰن لاشاعت القرآن) شاہ صاحب کے اسی فارسی ترجمہ قرآن کو ایران میں شائع کرانے کا حکم فرماویں۔ ہم اس پر بھی توجہ دلاتے ہیں کہ اس ترجمہ کے ساتھ ملک ایران کے مشہور ادیب اور دنیا کے اخلاقی استاد حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ دہلوی ترجمہ کے ساتھ ملا کر ملاحظہ فرمالیں۔ پھر کسی اور ترجمہ کی حاجت نہیں رہے گی۔

ہماری دعا ہے قرآن کے بھیجنے والا خدا شہنشاہ ایران، امیر افغانستان اور اتاترک صدر اتراک اور دیگر والیان حکومت کو توفیق بخشے کہ وہ اپنی رعایا میں اشاعت قرآن کریں۔ بلکہ حکم جاری کریں کہ کسی لڑکے یا لڑکی کا نکاح نہ ہونے پائے جب تک قرآن کے ترجمہ کا امتحان نہ دے لے۔

جمالِ حسن قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

قادیانی مشن

کیا مرزا صاحب قادیانی فارسی النسل تھے؟

مرزا صاحب قادیانی کی اپنی تصنیفات جن میں اپنے دعاوی کا ثبوت دیا ہے بالکل اس شعر کی مصداق ہیں جو شیخ عطار نے نفس امارہ کے حق میں لکھا ہے

گر بپر گوئیش گوید اشترم
ور نہی بارش بگوید طائرم

یعنی نفس امارہ شتر مرغ کی طرح ہے۔ اگر تو اُسے اڑنے کو کہے تو کہیگا میں اونٹ ہوں۔ اگر اُس پر بوجھ لادنا چاہے تو کہیگا میں پرندہ ہوں۔

مرزا صاحب جب مدعی ہوئے کہ میں مسیح موعود ہوں تو چاروں طرف سے اعتراضات وارد ہوئے کہ مسیح موعود کے کام آپ میں نہیں پائے جاتے۔ آپ نے اُن کے جوابات میں کسی کی تاویل کی اور کسی کا انتظار کرایا۔ مثلاً قتل خنازیر سے عیسائیوں کے پادری مراد لئے اور مسیح موعود کے حج کرنے سے مراد اصلی حج لیا۔ مگر انتظار کرنے کا حکم دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ موت نے وفا نہ کی۔ خیر یہ باتیں تو ان کے زمانے کے تھیں جن میں سے کچھ وہ ساتھ لے گئے اور کچھ پیچھے چھوڑ گئے۔ ان کے مریدین آج کل ان سے بھی ایک گز آگے بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔

اخبار الفضل ۱۴۔ اکتوبر میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کی سرخی یہ ہے:۔

"رسول کریم کی پانچ عظیم الشان پیشین گوئیاں"

ان میں سے دو تین تو مسلمانوں کی عام حالت کے متعلق ہیں۔ چوتھی پیشین گوئی کو خاص مرزا صاحب پر چسپاں کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی ہے کہ لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہٗ رجل اورجال من ھؤلاء (بخاری) یعنی حضرت سلمان فارسیؓ کی پیٹھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جب ایمان دنیا سے اُٹھ کر آسمان پر چلا جائیگا اور گویا ثریا سے معلق ہو جائیگا۔ تو اُسے ایک فارسی النسل یا کئی فارسی النسل لوگ پھر دنیا میں قائم کریں گے۔

بخاری شریف کی اس حدیث کی بنا پر جس میں لکھا ہے کہ "وکذالک الرسل تبعث فی احساب قومھا یعنی انبیاء و رسل وغیرہ مقدسین اعلےٰ حسب نسب والے ہوتے ہیں۔ اس رجل من ھؤلاء والی حدیث کا یہ مطلب ہوگا کہ جب ایمان ثریا پر اٹھ جائیگا تو اسے اہل فارس میں سے "مرزا" لقب کا ایک انسان (اور پھر اس کی اولاد بھی اس کے ساتھ شامل ہو کر گویا کئی مرزا لقب والے انسان) اُسے دنیا میں قائم کریں گے۔ میرزا لقب والا انسان اس لئے مراد لینا ضروری ہوا کہ "میرزا" ابتدائے زمانہ میں شاہزادگان فارس کا لقب تھا

خطبۂ رمضان

ناظرین اہل حدیث مسلمانوں کی ایک مستقل جماعت ہے۔ اسلئے انکو ہر سال خطبۂ رمضان شریف بغرض ادائے سنت سنایا جاتا ہے۔ نیز جو نئے افراد خریداروں میں داخل ہوتے ہیں اُن کو بھی پہنچ جاتا ہے۔ خطبہ مسنونہ یہ ہے :-

من سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اٰخر یوم من شعبان فقال یا ایھا الناس قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارک شھر فیہ لیلۃ خیر من الف شھر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعًا من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ فھو شھر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشھر المواساۃ وشھر زاد فیہ رزق المؤمن من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار و کان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شیئ قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا یجد ما یفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظمأ حتی یدخل الجنۃ وھو شھر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واٰخرہ عتق من النار ومن خفف من مملوکہ فیہ غفر لہ واعتقہ من النار (مشکوٰۃ)

یعنی سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک خطبہ سنایا۔ فرمایا اے لوگو! تم پر ایک بہت ہی عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں کی راتوں سے بھی افضل ہے۔ خدا نے اس مہینے میں روزے رکھنے فرض کئے ہیں اور رات کو قیام کرنا نفل قرار دیا ہے۔ جو کوئی اس مہینہ میں نفل نیکی کا کام کرے وہ ایسا ہوگا کہ اس نے اور دنوں میں گویا فرض ادا کیا۔ اور جو اس مہینہ میں فریضہ ادا کرے وہ ایسا ہوگا کہ اور دنوں میں گویا اُس نے ستر فریضے ادا کئے۔ وہ ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے وہ باہمی سلوک اور مروت کا مہینہ ہے۔ وہ ایسا مہینہ ہے کہ مومن کا رزق اس میں بڑھ جاتا ہے (یعنی روزہ دار اس دنیا میں بھی خوب کھاتا ہے اور قیامت کے روز بھی اس کی برکت سے خوب نعمتیں پائیگا) جو کوئی اس مہینہ میں روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اُس کے گناہوں کی بخشش ہوگی اور آگ سے نجات ملے گی اور اس کو روزہ دار جتنا ثواب ملیگا۔ یہ نہیں کہ روزہ دار کی افطاری کے لئے بہت کچھ سامان چاہئے۔

اس لئے ہم (صحابہ) نے عرض کی۔ حضور! ہم میں ہر ایک مقدرت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کی افطاری کرا سکے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اُس کو بھی دیگا جو روزہ دار کو دودھ کی تھوڑی سی لسی یا پانی پلادے (کیونکہ خدا کے ہاں نیت کا اجر ہے) جو کوئی روزہ دار کو ٹھنڈا شربت پلائے یا پیٹ بھر کر کھانا کھلائے خدا اُسکو میرے حوض کوثر سے شربت پلائیگا جس کی وجہ سے وہ سارے محشر میں جنت میں داخل ہونے تک کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہ ماہ رمضان ایسا ہے کہ اس کا شروع حصہ رحمت ہے درمیانی حصہ بخشش ہے آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے۔ جو کوئی اس مہینہ میں اپنے کارکن کے کام میں تخفیف کرے یعنی معمول سے کام کم کرائے خدا اُس کو بخش دیگا اور اسکو جہنم کے عذاب سے نجات دیگا :

مدیر | خاکسار مدیر کی امید ہے بلکہ یقین ہے کہ ناظرین اہلحدیث افطار صیام کے وقت جملہ برادری ناظرین اہلحدیث کو عموماً اور خاکسار خادم مدیر کو خصوصاً ملحوظ رکھ کر حسن خاتمہ اور دفع ہم و غم کی دعا کیا کریں۔

اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرۃ ط

شہادت القرآن والخبر
علیٰ بشریۃ خیر البشر

(از قلم مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی)

تورات و انجیل میں توحید و رسالت کے احکام مفصل اور واضح بیان کئے گئے تھے۔ اس پر بھی عیسائیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ رتبہ دیا جو کہ ان کی ذات اس رتبہ کے لائق نہ تھی۔ یعنی ان کے لئے الوہیت ثابت کی وہ اپنے آپ کو بار بار ابن آدم کہتے رہے۔ اناجیل اس پر شاہد ہیں لیکن مسیحیوں نے ان کو ابن اللہ کہنا شروع کیا خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا :-

یَآ اَھْلَ الْکِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ط (پارہ ۶ ع ۳)

اے کتاب والو! دین میں ناحق زیادتی نہ کرو مسیح تو ابن مریم ہیں نہ کہ ابن اللہ۔

عالم الغیب خدا کے بتانے سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :-

لتتبعن سنن من کان قبلکم

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبدالصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید لیکن بعد میں لوگوں نے ان سے دینی کام لینا شروع کیا اور جوں جوں زمانہ گزرتا گیا عقائد و اعمال میں روایات کا دخل بڑھتا گیا۔ (اہلحدیث ۲۴ محرم)

تائید

ازپی مطلب خود وضع احادیث کنند
زاثر ایں بتہاں کمہ فنے ساختہ اند

اولاً تو واقعات صحابہ کو حدیث کہنا اور اسی کو حدیث کی ابتدا سمجھنا باطل اور بے اصل ہے۔ جیسا کہ اوپر مدلل ثابت کیا گیا۔ اب اس پر مزید یہ کہنا کہ بعد کے لوگوں نے ان واقعات سے دین کے کام لینا شروع کیا۔ سراسر افترا و بہتان ہے اور بناء فاسد علی الفاسد ہے واقعات بہرحال واقعات ہیں ان کی تردید یا تکذیب کوئی عاقل نہیں کرسکتا۔ اگر کسی واقعہ کا ثبوت قطعی اور یقینی ہے یا تاریخی لحاظ و حیثیت سے واقعہ کی تصدیق و تسلیم ضروری ہے تو اسکے ساتھ کوئی حکم نبوی مروی ہے تو اس کا ماننا اور تسلیم کرنا بھی اسی طرح لازمی و ضروری ہوگا۔ مثلاً حدیث میں آیا ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی تو لوگوں نے کہا کون ہے جو اسکے بارے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرے۔ لیکن کسی نے اس بات کی ہمت نہ کی۔ کہ آپ سے کچھ کہے (یعنی مجرمہ کے لئے سفارش کرے) مگر اسامہ بن زید نے آپ سے کہا تو آپ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایسا معاملہ تھا کہ جب ان میں سے کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹتے۔ اگر خدانخواستہ اس مخزومیہ کی جگہ فاطمہ ہوتیں تو میں ان کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا۔ اس حدیث میں ایک واقعہ کا بیان لعہ نبی صلعم کے فرمان کا ذکر اور حکم قرآنی فاقطعوا ایدیھما کی تعمیل ہے۔ اگر قرآن میں یہ حکم مذکور نہ ہوتا تو اس حدیث سے نکل سکتا اور مستنبط ہوسکتا تھا اور جس طرح یہ واقعہ مسلم ہے اس حکم کو بھی یقیناً تسلیم کرنا پڑتا اور مثلاً حضرت ماعز بن مالک نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوکر زنا کرنے کا اقرار کیا تو آپ نے فرمایا شاید تم نے بوسہ لیا ہے یا اس کو ہاتھ لگایا ہے یا اس کی طرف نگاہ کی ہے۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول میں نے یہ تنہا ہی نہیں کیا ہے (بلکہ واقعی زنا ہی کیا ہے) پھر آپ نے ان کے رجم کرنے کا حکم دیا۔"

اس حدیث میں بھی حکم قرآن کی تعمیل کا حکم ہے۔ کسی نئے مسئلہ کی تشریع اور تخریج نہیں ہے جیسا کہ اجماع امت سے ثابت ہے۔ اسی طرح مثلاً یہ کہ کسی قبیلہ کی دو عورتوں نے باہم مار پیٹ کی تو ایک نے دوسری کو پتھر مارا۔ جس سے وہ عورت بھی مرگئی اور اسکے پیٹ کا بچہ بھی۔ پھر اس کے وارث لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ لے گئے تو آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس عورت کے جنین کی دیت (خون بہا) غرہ یعنی ایک غلام یا لونڈی ہے۔ اور عورت کی دیت کا فیصلہ اس قاتلہ کے عصبات پر کیا اس مقتولہ کی اولاد کو اور ان کے ساتھ کے وارث لوگوں کو اس کا ترکہ دلایا (الحدیث) اگر یہ واقعات صحیح اور قابل تصدیق و تسلیم ہیں تو انہی کے ساتھ جو اقوال و ارشادات نبویہ منقول ہیں وہ بھی مقبول اور مسلم ہونگے ان کا انکار کوئی بھی عقلمند نہیں کرسکتا۔ کیونکہ واقعات کی تکذیب یا انکار کرنا ضد اور ہٹ دھرمی ہے۔ اور جب واقعات ثابت اور مسلم ہیں تو یہ کون کہہ سکتا ہے کہ واقعہ کا ایک جزو اور ایک حصہ قابل تسلیم ہے اور اسی کا ایک دوسرا جزو اور حصہ مردود اور ناقابل تسلیم ہے۔ یہ تفریق عقل اور درایت کے خلاف ہے۔ اور کوئی عاقل و منصف مزاج اس کو صحیح اور پسندیدہ نہیں کہہ سکتا۔ یہ فرمان نبوی بصورت تعمیل حکم خداوندی اور تاسی قرآن کریم اور مسئلہ شرعیہ کی تکمیل و تصویر ہے۔ جس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عملی جامہ پہنا کر امت کو اسوہ حسنہ اور نمونہ بنا کر پیش کر دیا ہے۔ اس کو واقعات صحابہ کہہ کر لوگوں کو فریب اور دھوکہ دینا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس قسم کے واقعات اور حالات جو کتب حدیث و سیر میں منقول و مروی ہیں ان کو مسئلہ شرعیہ اور دینی کس نے قرار دیا ہے۔ یہ مولوی صاحب نے خود اپنی طبیعت سے پیدا کر کے لوگوں کے سر تھوپ دیا ہے۔ وہ واقعات درحقیقت کسی مسئلہ کی تشریع و احداث کی حیثیت نہیں رکھتے ہیں بلکہ اوامر الٰہیہ و احکام ربانی کی تعمیل کی ایک جزئی اور خاص و معین صورت ہیں اور بحیثیت تمثیل و مثال ہیں۔ اور واقعات کو دینی حکم اور شرعی مسئلہ نہ تو صحابہ نے سمجھا اور نہ صحابہؓ کے بعد تابعین و تبع تابعین اور علماء دین نے دین کا کام تو آیات قرآنیہ سے لیا گیا۔ رہے واقعات صحابہ تو یہ ان احکام دینیہ کے فرد ہیں نہ کہ خود حکم دینی۔ پس مولوی صاحب نے جو کچھ یہاں پر لکھا ہے کوتاہ فہمی و قلت تدبر پر مبنی ہے۔

اور مولوی صاحب کا یہ لکھنا کہ

"بعد میں لوگوں نے ان سے دینی کام لینا شروع کیا۔"

ستم بالائے ستم ہے اور محض غلط اور جھوٹ ہے۔ احادیث کو حجت شرعیہ کا رتبہ دیا جانا اور ان سے دینی کام لینا، ان پر دینی احکام کی بنیاد رکھنا زمانہ نبوی ہی میں واقع ہوا اور شرعی احکام کی تاسیس اور تشریع آپ کے عہد مبارک میں آپ کے روبرو آپ کے اذن و امر سے ظہور پذیر ہوئی۔ (باقی)

برہان الحدیث۔ حدیث نبی کی حجیت و عدم حجیت پر تحریری مباحثہ مابین مولانا ثناء اللہ صاحب اور مولوی عوض امرتسری۔ اور اسپر تبصرہ قیمت ۲ پیسے۔ محصولڈاک ۳ پیسے

فہرست مضامین مندرجہ اخبار اہلحدیث جلد ۳۴

از ۶۔ نومبر ۱۹۳۶ء تا ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء

سرخی مضمون	تاریخ اشاعت
عام اسلامی	
مذاکرہ علمیہ بابت قیام تعظیمی	۶ نومبر ۳۶ء
مسلمانوں کی زبوں حالت	〃 〃 〃
خطبہ رمضان شریف	〃 〃 〃
نظارہ صوم	〃 〃 〃
ضرورت اتحاد	〃 〃 〃
مسلمانوں کے افلاس کی وجوہات	۲۰ و ۲۷ نومبر ۳۶ء
علم	۲۷ نومبر۔ ۴ دسمبر 〃
روزہ اور روزہ دار	۴ دسمبر ۳۶ء
تعارف کتاب بلاغ المبین	〃 〃 〃
موت اور فیصلہ حق و باطل	۱۱ 〃 〃
مذاکرہ علمیہ بابت سنت جمعہ اذان ثانی	یکم جنوری و ۸ جنوری ۳۷ء
امام ابن حزم اور شیخ اکبر	۸ 〃 ۳۷ء
مذاکرہ علمیہ سیاہ خضاب	〃 〃 〃
کھانے پینے کے آداب	〃 〃 〃
اسلام میں چھوت چھات	۱۵ 〃 〃
مولانا ابراہیم سکندرآباد دکن میں	۲۹ 〃 〃
درد دل (نظم)	〃 〃 〃
اسوہ حسنہ (تقریر مولانا سیالکوٹی)	۵ فروری ۳۷ء
تذکرۃ النوادر اور مولانا ابوالقاسم بنارسی	〃 〃 〃
فزیح کون تھا	۱۲ 〃 〃

سرخی مضمون	تاریخ اشاعت
مولانا سیالکوٹی سکندرآباد میں ابراہیمی مواعظ حسنہ	۱۲ فروری ۳۷ء ۱۹ فروری۔ ۱۲ و ۲۶ مارچ
	۳ و ۱۰ اپریل ۳۷ء
عید قربان	۱۹ فروری ۳۷ء
ایام اسلام	〃 〃 〃
ماہ مارچ اور تبلیغی جلسے	〃 〃 〃
انگریزی تعلیم	۱۲ فروری (تردید ۷ مئی)
حقیقی مساوات	〃 〃
سید عبدالحکیم صاحب بیسوی کا وعظ	〃 〃
مذہب اسلام کا ایک زریں اصول	۵۔ مارچ ۳۷ء
حقیقت علم	۱۲ 〃 〃
آنحضرت صلعم کا فوٹو	۱۹ مارچ۔ ۲۶ مارچ
	۳۔ اپریل ۳۷ء
علیگڑھ یونیورسٹی کا جشن طلائی	۲۶۔ مارچ ۳۷ء
اسلام کیا چاہتا ہے	۲۔ اپریل 〃
چھوت چھات مٹانے کے لئے دستور العمل	〃 〃 〃
طعام اہل کتاب	۱۶ اپریل 〃
ایک رئیس زادہ اصحابی	〃 〃 〃
جواب استفسار بابت تصویر	۲۳ اپریل ۳۷ء
اہل دہلی خبردار	〃 〃 〃
استفسار بابت شاتم رسول	۲۳۔ اپریل (جواب ۱۴ جون)
مذاکرہ سود بنک	۲۳۔ اپریل ۳۷ء
قیامت میں عجیب شہادت	۳۰ 〃 〃

سرخی مضمون	تاریخ اشاعت
حضرت علی کا قرآن اور خواجہ حسن نظامی کا ایمان	۳۰۔ اپریل ۳۷ء
مالکان مدارس عربیہ سے اپیل	〃 〃 〃
گلہائے بوقلموں	〃 〃 〃
رسول اللہ کا سلوک کفار عرب کے ساتھ	〃 〃 〃
برکات اسلام	۷ مئی۔ ۱۴ مئی ۳۷ء
مسجد کی فریاد	۱۴ مئی 〃
مذاکرہ علمیہ اجرت امامت	〃 〃 〃
صحابی بننے کا آسان نسخہ	۲۱۔ مئی 〃
صفات خداوندی میں تاویل و تفویض	〃 〃 〃
خواجہ حسن نظامی اور مولانا محمد اسلم جیراجپوری	۲۸ مئی ۳۷ء
ایصال ثواب کے متعلق مولانا مبارکپوری کا فتویٰ	۲۸ مئی ۳۷ء
قابل توجہ منتظمین مدرسین مدرسہ	〃 〃 〃
تمباکو اور تارک رس	〃 〃 〃
باہمی محبت اور تبلیغ	〃 〃 〃
سیرت النبی کے جلسے اور جلوس	۴ جون ۳۷ء
کھلی چٹھی بخدمت خواجہ حسن نظامی	۱۱ جون ۳۷ء
(جواب از خواجہ صاحب ۲۵۔ جون ۳۷ء)	
عرس کی سیر	۱۱ جون ۳۷ء
خواجہ محمد دہلوی سے مناظرہ	〃 〃 〃
اسلام میں علم کی قدر و منزلت	۲۔ جولائی ۳۷ء

تم (آئندہ کے مسلمان) اپنے سے پہلی قوموں کے طریقوں پر چلے جاؤ گے۔

سو اس کا ظہور آج مسلمانوں میں یوں ہوا ایک ایسے عقیدے کو انہوں نے تبدیل کر دیا جسکی شہادت الفاظ قرآنیہ کے علاوہ عینی مشاہدہ بھی دیتا ہے یعنی رسول اللہ کا بشر ہونا۔

ارشاد خداوندی ہے:-

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ

ارشاد رسالت اس سے بھی زیادہ واضح ہے جس کے بتانے سے پہلے اہل منطق کا ایک قانون بتانا مفید ہوگا۔ جو یہ ہے:-

ذاتیات کے ساتھ عوارض خاصہ بیان کر دینے سے حد کو مزید وضاحت حاصل ہو جاتی ہے مثلاً انسان کی تعریف جامع مانع یوں کی جائے۔

حیوانٌ ناطقٌ

پھر اس میں ضاحک بالطبع بڑھا دیا جائے تو حد میں مزید وضاحت ہو جائے گی۔

اب اس قانون کے مطابق حدیث کے الفاظ پر غور فرمائیے۔ ارشاد ہے:-

انما انا بشر مثلکم انسٰی کما تنسون

پس یہی عقیدہ صحیح ہے کہ میں تمہارے جیسا بشر ہوں انسٰی الخ کا لفظ وہی حکم رکھتا ہے جو ضاحک بالطبع کا ہے۔ جس صراحت کے ساتھ مسئلہ بشریت رسول قرآن و حدیث میں بتایا گیا ہے اس سے زیادہ تو کیا برابر بھی نہیں ہو سکتی۔ جس طرح توحید کو امر عبادت میں بتانے کو انما کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے اسیطرح بشریت رسالت کو انما کے ساتھ ظاہر کیا اور یہ مسئلہ علم نحو کا مصرح ہے کہ:- انما تفید الحصر

ان وجوہ سے بشریت رسالت کو ثابت کرنا ایک بدیہی امر کو ثابت کرنے کے برابر ہے جسکی بابت اہل منطق مانع ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کا اصول ہے کہ بدیہی کسی علم کا مسئلہ نہیں ہو سکتا۔ تعجب ہے کہ نصارٰی کے تتبع میں بعض مدعیان اسلام بھی بشریت رسالت سے نہ صرف منکر ہو گئے ہیں بلکہ قائل بشریت کو کافر کہتے ہیں۔

پنجاب کے پیر جماعت علی شاہ اور ان کے اتباع کا خیال یہی ہے۔ چونکہ یہ مسئلہ باوجود بدیہی ہونے کے وجہ نزاع بن گیا ہے یا اسکو بنانے کی کوشش کی گئی۔ اس لئے باجازت اہل منطق بدیہی پر تنبیہ کرنا جائز ہوا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل مضمون اس قسم کا ہے ناظرین ملاحظہ کرکے راقم مضمون کیلئے دعاء خیر کریں۔

بدعتیوں نے جہلاء کو بہکانے کے لئے ایسے عقائد اختراع کئے ہیں جو ظاہری چمک دمک سے خوش کن معلوم ہوتے ہیں۔ مگر باطن ان میں ایسا زہر ملا ہوا ہے کہ ایمان کیلئے سم قاتل ہیں۔ ظاہر میں تو ان عقائد سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف بتاتے ہیں لیکن فی الحقیقت یہ قرآن مجید و حدیث شریف و صحابہ کرام و ائمہ اسلام کے سراسر خلاف ہے۔ جن باتوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک نے اصل دین قرار دیا ہو۔ اس کے خلاف عقیدہ رکھنا گویا اللہ اور اس کے رسول سے اعلان جنگ ہے۔ مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ابوجہل سے لے کر آج تک ہزاروں دین پاک کے مقابلہ کے لئے اٹھے بالآخر ان کو خائب خاسر ہونا پڑا۔

آج کل کے بدعتی بھی دین حنیف پر چلنے والوں کے خلاف زہر اگلتے ہوئے کہا کرتے ہیں کہ یہ لوگ رسول اللہ کو بشر کہتے ہیں۔ پھر استغفر اللہ نعوذ باللہ کہہ کر اپنی بریت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کو بشر نہیں کہتے اور جو رسول اللہ کو بشر کہے وہ کافر ہے۔ لیکن میں اس بات کو واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم بیانگ دہل فرما رہا ہے اور احادیث نبوی پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء سب کے سب بشر۔ رجال۔ انسان۔ آدمی ہی تھے۔ اسی واسطے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیکر کامل تیرہ صدیوں تک کسی مسلمان کو اس کے خلاف کہنے کی جرأت نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ عقائد کی کتابوں میں بھی لکھ دیا۔

"قد ارسل اللہ تعالیٰ رسلاً من البشر الی البشر" (شرح عقائد نسفی) کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے بشر و انسانوں میں سے رسول بناکر بشر و انسانوں کی طرف بھیجا ہے۔

یہ عقیدہ کہ بشر رسول نہیں ہو سکتا یا رسول بشر نہیں ہوتا، متقدمین کفار کا عقیدہ تھا جیسا کہ مضمون پڑھنے سے روشن ہو جائیگا۔ مناسب ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پیشتر دیگر انبیاء کا ذکر کر دیا جائے۔ وھو ہذا۔

حضرت آدمؑ سب سے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام کی نسبت فرمان باری پڑھیں:-

(۱) وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ

اے پیغمبر یاد کر جب تیرے رب نے فرشتوں کو کہا میں کھنکھناتے کالے سڑے گارے سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں (الحجر پ ۱۴ - ع ۳)

(۲) نیز فرمایا اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ (ص پ ۲۳ ع ۵)

کہ میں کیچڑ سے ایک بشر بنانا چاہتا ہوں۔

ان دونوں آیات میں اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو بشر فرمایا اور بشر کی اولاد بھی بشر ہی ہوگی۔

(۳) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لا یکون ولد الا و ھو یشبہ اباہ (ابن جریر جلد ۳ ص ۱۰) کہ بیٹا اپنے باپ کے مشابہ ہوا کرتا ہے۔ یعنی انسان کا بیٹا بھی انسان ہی ہوتا ہے۔

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اولاد آدم سے ہونا

(۴) جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شب معراج میں آسمان دنیا پر گئے تو ایک بوڑھے شخص کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر جبرئیل کو کہا مَنْ ھٰذا۔ یہ بوڑھا آدمی کون ہے فقال ھذا ابوک آدم۔ جبرئیل نے کہا یہ تیرا باپ آدم ہے۔ میں نے ان کو سلام کہا انہوں نے جواب دیا اور فرمایا مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ۔ مرحبا صالح بیٹے کو۔

(۵) آدم علیہ السلام کو اللہ نے فرمایا انہ لآخر النبیین من ذریتک کہ یہ محمد تیری اولاد سے آخری نبی ہے۔ (شفاء قاضی عیاض جلد ۱ ص ۱۳۸) ان احادیث سے رسول خدا ×

× صلے اللہ علیہ وسلم کا اولاد آدم سے ہونا اظہر من الشمس ہے۔ اور آدم علیہ السلام بشر تھے لہٰذا آپ کے بیٹے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی بشر تھے۔ (باقی آئندہ)

عیسائی

مضمون	تاریخ
قرآن اور کتب سابقہ	۲۷ نومبر ۳۶ء
مسیح، روح القدس اور اللہ	۵ مارچ ۳۷ء
علمائے اناجیل سے ایک سوال	۲۳-اپریل ۳۷ء
اہلحدیث کا سوال علمائے اناجیل سے اور المائدہ کا جواب مسیحی علماء کی طرف سے	۲۸ مئی ۳۷ء
حضرت مسیح اور مسیحی تعلیم	۹-جولائی 〃
انبیاکرام اور عیسائی حضرات	۶-اگست ۳۷ء

ملکی مطلع

مضمون	تاریخ
بلدیہ امرتسر لاہور سے عبرت حاصل کرے	۶ نومبر ۳۶ء
حکومت برطانیہ کا زوال (خدمات قادیانیہ)	۶ نومبر 〃
اہل حدیث کانفرنس کی علالت زار	۶ نومبر 〃
انجمن اہل حدیث بریلی کا دوسرا سالانہ جلسہ	۶ نومبر 〃
عازمان حجاز کیلئے خشکی کا راستہ	۶ 〃 〃
اہل حدیث ووٹران اسمبلی کو مشورہ	۱۳ نومبر ۳۶ء
لاہور میں انقلاب پسندوں کا ظہور	۱۳ 〃 〃
خانہ خدا کی تعمیر بستی چک ضلع جھپرہ میں	۱۳ 〃 〃
جنوبی افریقہ کو جانے والے مسافروں کو ہدایت	۱۳ 〃 〃
مدرسہ احسانیہ محمد پور گواری کے اخراجات	۱۳ 〃 〃
آل انڈیا شہید گنج کانفرنس لاہور	۲۰ نومبر ۳۶ء
فلسطین کانفرنس	۲۰ 〃 〃
بلدیہ امرتسر کی غفلت	۲۰ 〃 〃
کھلا سوال بخدمت چیئرمین قرضہ بورڈ جھنگ	۲۰ 〃 〃
پیر جماعت علی شاہ امرتسر میں	۲۰ 〃 〃
دعوت حج	۲۰ نومبر ۳۶ء
یورپ اور تمام دنیا میں جنگ کا خطرہ	۲۷ نومبر 〃
بلدیہ امرتسر اپنے فرائض سے غافل ہے	۲۷ نومبر 〃
امارت ہند کے نئے امیدوار (حکیم ابوتراب)	۲۷ نومبر 〃
روئداد مجلس منتظمہ اعیان اہل حدیث پنجاب	۲۷ نومبر 〃
لاہور میں ایک نیا فتنہ (کارسوز)	۲۷ 〃 〃
آیندہ جنگ کی ہولناک تیاریاں	۴ دسمبر ۳۶ء
بلدیہ امرتسر کی غفلت (گندا نالہ)	۴ دسمبر 〃
انتقال پر ملال نواب علی حسن خان	۴ 〃 〃
اہل حدیث کانفرنس کی امداد	۴ 〃 〃
جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام	۴ 〃 〃
ندوۃ العلما پر تیرہ ہزار قرض	۴ 〃 〃
اسمبلی کا الیکشن یا انتخاب	۱۱ دسمبر ۳۶ء
بلدیہ امرتسر کی غفلت (رنٹ پاتھ)	۱۱ 〃 〃
نتیجہ سالانہ امتحان دارالعلوم دربھنگہ	۱۱ 〃 〃
شاہ ایڈورڈ ہشتم کی تخت سے علیحدگی	۲۵-دسمبر ۳۶ء
صدر جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی رپورٹ	۲۵ 〃 〃
حج قریب آگیا	۲۵ 〃 〃
انجمن حمایت اسلام کی گولڈن جوبلی	۲۵ 〃 〃
اہل حدیث دارالاشاعت لاہور	۲۵ 〃 〃
کانگرس اور اسکے بیوفا دوست	یکم جنوری ۳۷ء
روپڑی نزاع پر اظہار نفرت	〃 〃 〃
گوشوارہ اہل حدیث کانفرنس	〃 〃 〃
کیا یا کانگرس سے بغاوت نہیں	۸ جنوری 〃
اہل حدیث انتخابی بورڈ اور معاصر انقلاب لاہور	۸ 〃 〃
ندوۃ العلما کی اپیل کا جواب	۸ 〃 〃
اہل حدیث کانفرنس کے کارہائے نمایاں	۸ 〃 〃
الیکشن ہمسئے الیکشن	۱۵ جنوری ۳۷ء
روپڑی نزاع کے متعلق اظہار نفرت	۱۵ 〃 〃
برکات الیکشن	۲۲ جنوری 〃
انتخاب کے کرشمے	۲۲ 〃 〃
ندوۃ العلما کی طرف دست امداد	۲۲ جنوری ۳۷ء
اسمبلی الیکشن کے طریق اور ان کے ثمرات	۲۹ جنوری ۳۷ء
وفد مصری امرتسر میں	۵ فروری ۳۷ء
الیکشن کا خاتمہ	۵ 〃 〃
مجلس مذاکرہ طبیہ کالج دہلی	۵ 〃 〃
امرتسر میں الیکشن کا خاص اثر	۱۲ فروری 〃
اصلاح المسلمین پٹنہ	۱۲ 〃 〃
مذہبی مدارس کے ناموں کی ضرورت	۱۲ 〃 〃
انجمن اشاعت اسلام بصیرو	۱۲ 〃 〃
الیکشن اور اس کا بقایا	۱۹ فروری 〃
احرار اور اہل قادیان	۱۹ 〃 〃
احرار کے امیدوار ناکام	۱۹ 〃 〃
علماء سیاست حاضرہ کی خدمت میں گذارش در مسئلہ شاتم رسول	۱۹ فروری ۳۷ء
ہندوستان میں رام راج کی کوشش	۵-مارچ ۳۷ء
ناظرین اہلحدیث سے تعارف (امرت دھارا)	۵ 〃 〃
اعلان جلسہ جمعیۃ تبلیغ الاسلام انبالہ	۵ 〃 〃
دائم گنج سخت تکلیف میں (جوہٹر)	۱۲ مارچ 〃
مسجد شہید گنج زندہ باد	۱۲ 〃 〃
موضع اوڈھاں ضلع حصار میں فرقہ داری فساد	۱۲ 〃 〃
وزارت پنجاب	۱۲ 〃 〃
تحریک تنظیم مساجد کی رفتار	۱۲ 〃 〃
ملک میں بدامنی قابل توجہ حکومت (ڈاکوؤں کی بابت)	۱۹-مارچ ۳۷ء
سٹہ بازی	۱۹ 〃 〃
قابل توجہ اگزیکٹو افسر امرتسر (ریلو دہانی گندہ نالہ)	۱۹ 〃 〃
کارکنان جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کا تبلیغی دورہ	۱۹ 〃 〃
جمعیۃ علماء سلفیہ دربھنگہ کا اجلاس	۱۹ 〃 〃
سکرٹری اہل حدیث کانفرنس کا شکریہ	〃 〃 〃

مضمون	تاریخ
پیشوا کی پیشوائی	۹ جولائی ۳۷ء
اسباق حدیثیہ	۱۶-۲۳ جولائی 〃
الہامی آواز	۲۳ جولائی 〃
دوسری چٹھی خواجہ حسن نظامی کے نام	〃 〃 〃
یوم الحلیب	〃 〃 〃
خواجہ حسن نظامی اور ان کی توحید	〃 〃 〃
مساجد اللہ اور قرآن وحدیث	〃 〃 〃
داتا گنج بخش	۳۰ جولائی ۳۷ء
کھلا خط بخدمت علماء کرام وصوفیاء عظام	〃 〃 〃
خواجہ صاحب دہلوی خفا ہو گئے	〃 〃 〃
کفر کے گڑھے میں کتاب رسالت کی ضیا باریاں	〃 〃 〃
تردید نوحہ بر میت	〃 〃 〃
خواجہ صاحب دہلوی نے اعلان جنگ کر دیا	۶- اگست ۳۷ء
خواجہ حسن نظامی توجہ فرمائیں	〃 〃 〃
پاکس چلی مذہب	۱۳- اگست 〃
خواجہ صاحب دہلوی اور قرآن علوی	〃 〃 〃
مذاکرہ سود بینک وتصویر	〃 〃 〃
خواجہ صاحب دہلوی بحیثیت امیر المومنین	۲۰- اگست ۳۷ء
کتب منطق وفلسفہ	۱۰- ستمبر 〃
اہل جنت واہل نار کا داخلہ	۲۴ ستمبر 〃
خواجہ حسن نظامی کا مجدد موعود	〃 〃 〃
مدرسہ دار الحدیث مدینہ منورہ	〃 〃 〃
واقعہ معراج	یکم اکتوبر ۳۷ء
شفاءٌ للناس	〃 〃 〃
سجدہ تعظیمی	یکم اکتوبر ۸- اکتوبر 〃
جمع بین الصلوتین	۸- اکتوبر ۳۷ء
تاش کھیلنا ناجائز ہے	〃 〃 〃
تمام حیوانات وجمادات اللہ کے فرماں بردار ہیں	۱۵- اکتوبر ۳۷ء
ماہ شعبان اور شب برات	〃 〃 〃

مضمون	تاریخ
جواز اخصاء بہائم	۱۵- اکتوبر ۳۷ء
رمضان شریف کے فضائل	۲۲- اکتوبر 〃
توحید	〃 〃 〃

اہلحدیث

مضمون	تاریخ
اہلحدیث کی چونتیسویں جلد	۶- نومبر ۳۶ء
لمعات برق	〃 〃 〃
تہنیت سالگرہ	〃 〃 〃
تقریب سال نو	〃 〃 〃
مولانا اشرف علی تھانوی کی نظر جماعت اہل حدیث پر	〃 〃 〃
اکمل البیان	۶ نومبر ۳۶ء سے ۱۹ مارچ ۳۷ء تک
جذبات عاجز (نظم)	۱۳- نومبر ۳۶ء
وضع الیدین او رکبتین	۱۳ نومبر ۲۰ نومبر 〃
مسئلہ امارت وامامت	۲۰- نومبر ۳۶ء
چند تجویزیں	〃 〃 〃
تہنیت سال نو	〃 〃 〃
اہل حدیث اور دیوبندیوں میں اتحاد	〃 〃 〃
خطاب با جریدہ اہلحدیث	۲۷ نومبر ۳۶ء
امرتسری نزاع کا فیصلہ	۷ نومبر تا ۴ دسمبر 〃
اسلام اور علم حدیث	۱۱- دسمبر ۲۵ دسمبر 〃
تعاقب بر فتویٰ رفع الیدین قبل رکبتین	۱۱- دسمبر ۳۶ء
انوار محمدیہ بجواب پاکٹ بک محمدیہ	۱۱ دسمبر ۲۵ دسمبر ۱۵ و ۲۲ و ۲۹ جنوری ۱۹ فروری ۳۷ء
صحیفہ اہل حدیث کا مشورہ	۲۵ دسمبر ۳۶ء
کھلی چٹھی بنام صدر انجمن اہلحدیث دیوریا	〃 〃 〃
امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیے	یکم جنوری ۳۷ء
تحریک اہل حدیث مونگ ضلع گجرات	〃 〃 〃
آمین بالجہر	〃 〃 〃

مضمون	تاریخ
جماعت اہل حدیث اور تبلیغ	یکم جنوری ۳۷ء
جماعت اہل حدیث کے لائق توجہ	۸ جنوری ۳۷ء
اہل حدیث کے ادارے اور ان کی حالت زار	〃 〃 〃
کھلا مکتوب بنام حافظ عبداللہ روپڑی	〃 〃 〃
تائید حدیث بجواب تنقید حدیث	۱۵ جنوری سے لیکر ۲۲- اکتوبر تک مسلسل
درتہنیت اخبار اہلحدیث	۲۲- جنوری ۳۷ء
تہانی لاثانی	۲۹ جنوری 〃
صحیفہ دہلی اور اہلحدیث	۱۲- فروری 〃
امارت کے اہل کون ہیں	۱۹ 〃 〃
کیا علامہ مبارکپوری زندہ نہیں؟	۱۹ 〃 〃
تنظیم اہل حدیثان ہند	۱۲ مارچ ۳۷ء
بنگلور کی جماعت اہل حدیث	۹- اپریل 〃
جماعتی نظام کی ضرورت	۱۶- اپریل 〃
دہلوی امامت	۲۳- اپریل 〃
فاتحہ خلف الامام پر ایک نظر	۲۳ 〃 〃
انتظام جماعت اہل حدیث	۷ مئی ۳۷ء
درد دل کا اظہار	۱۴ مئی- ۴ جون ۱۱ جون- ۱۸ جون- ۲۵ جون- ۲ جولائی- ۹ جولائی
تائید درد دل	۱۱ جون- ۱۶ جولائی- ۲۰- اگست- ۳ ستمبر- ۱۵- اکتوبر ۳۷ء
جماعت اہل حدیث کے اکابر	۱۸ جون- ۲۵ جون ۳۷ء
مولوی یوسف پنجابی کی دعوت حق	۲۵ جون ۳۷ء
خطبہ استقبالیہ اہل حدیث کانفرنس شکراوہ	۲ جولائی ۳۷ء
مولانا ثناء اللہ امرتسری سے ایک استفسار	۹ جولائی ۳۷ء
مسئلہ امامت دہلوی	۹ جولائی 〃
سید محمد شریف شاہ کا شجرہ طیبہ	۲۳ جولائی ۳۷ء
عقدہ تنظیم کیونکر حل ہو سکتا ہے	۶- اگست ۳۷ء
جماعت امامیہ دہلی سے اہل حدیث کا مناظرہ	۲۰- اگست ۳۷ء

تفسیر ثنائی اردو

قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں مگر تفسیر ثنائی اُردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ جسے زمانہ حاضرہ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں۔ جن کے نیچے اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی و شان نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی اصلاح بھی موقع بموقع کی گئی ہے۔

مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت فی جلد ۲؎ (دو روپیہ) مکمل سٹ بارہ روپیہ (۱۲؎) محصولڈاک علیحدہ

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

(بزبان عربی)

تفسیر ہذا عربی زبان میں مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا پر لکھی گئی ہے۔ جسے ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث اہل علم حضرات نے پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی بے حد مقبول ہو چکی ہے۔ بعض مدارس میں بطور نصاب (جلالین کی طرح) پڑھائی جا رہی ہے۔ ہر آیت کی تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ مصری ...... رنگ کے کاغذ پر اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ سارے قرآن کی تفسیر ہے۔ قیمت صرف چار روپے (للعہ) محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ ۱۱؍

بیان الفرقان علیٰ علم البیان

(بزبان عربی)

قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی تفسیر ہے جو علم معانی و بیان کی روشنی میں عربی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات درج کر کے اُن پر نمبر ڈالے گئے ہیں۔ دوران تفسیر میں جہاں کسی اصطلاح کا ذکر آیا ہے اس پر اس اصطلاح کا نمبر دیدیا گیا ہے۔

سردست صرف سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ اعلیٰ ہے۔ سرورق رنگین آرٹ پیپر پر چھاپا گیا ہے۔

قیمت صرف دس آنے (۱۰؍) محصول ڈاک ۵؍ (محصول ڈاک علیحدہ ہوگا)

تصنیفات

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب

عام اسلامی

ثنائی پاکٹ بک مجلد۔ تمام مذاہب پر تنقید کر کے ان کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۶؍

الفوز العظیم۔ قرآن مجید کی قسموں کا مفصل بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۳؍

اسلام اور برٹش لاء۔ اسلامی اور انگریزی قانون پر تنقید کی گئی ہے۔ اور اسلامی قانون کی فضیلت ۳؍

شریعت اور طریقت۔ شریعت اور طریقت کی تشریح۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱؍

حیات مسنونہ۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روزانہ معمول کا ذکر خیر۔ قیمت ۱؍

کلمہ طیبہ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی مفصل تشریح۔ قیمت ایک آنہ (۱؍)

رسوم اسلامیہ۔ اسلام کی رسموں کا ذکر۔ قیمت ۱؍

ہدایت الزوجین۔ میاں بیوی کے تعلقات کا ذکر اور ایک دوسرے کے فرائض۔ قیمت ۱؍

السلام علیکم۔ اسلامی سلام کی تشریح اور دوسرے سلاموں سے اسلامی سلام کی فضیلت۔ قیمت ۱؍

خصائل النبی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کا ذکر۔ قیمت ۱؍

قرآن اور دیگر کتب۔ مضمون نام سے ظاہر ہے ۱؍

تعلیم القرآن۔ قیمت ۱؍

ادب العرب۔ عربی صرف و نحو میں لاجواب کتاب ہے۔ بہت مفید ہے۔ قیمت ۴؍

التعریفات النحویہ۔ علم نحو کی اصطلاحات و تعریفیں درج ہیں۔ قیمت دو آنے (۲؍)

اصول الفقہ۔ علم فقہ کے متعلق۔ قیمت ۱؍

تائید مذہب اہل حدیث

اہل حدیث کا مذہب۔ مذہب اہل حدیث کے اصولوں کا بیان۔ قیمت ۶؍

اجتہاد و تقلید۔ ثابت کیا ہے کہ اجتہاد کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۵؍

تقلید شخصی و سلفی۔ تقلید کا رد کیا گیا ہے۔ ۵؍

تنقید تقلید۔ تقلید پر مولوی مرتضیٰ حسن حنفی اور مولانا ثناء اللہ صاحب کا مباحثہ۔ قیمت ۶؍

فتوحات اہل حدیث۔ اہل حدیث مقدمات میں جو فتوحات حاصل کیں۔ ان کا اردو ترجمہ۔ قیمت ۴؍

حدیث نبوی اور تقلید شخصی۔ حجیت حدیث اور تقلید پر مفصل بحث ہے۔ قیمت ۳؍

فقہ اور فقیہ۔ فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف کی گئی ہے۔ قیمت ۳؍

علم الفقہ۔ علم فقہ کی تشریح کر کے ثابت کیا ہے کہ اہل حدیث اس کے منکر نہیں۔ قیمت ۱؍

آمین رفعیدین۔ مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام۔ قیمت ۲؍

معقولات حنفیہ۔ چند حنفی مسائل کی تنقید۔ قیمت ۴؍

تردید شیعہ مشن

خلافت محمدیہ۔ مسئلہ خلافت پر مفصل بحث کی گئی ہے اور شیعوں کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴؍

نوٹ:۔ ایک روپیہ سے کم وی پی نہیں کیا جائیگا۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

مضمون	تاریخ
ڈکیتیوں کی کثرت	۲۶ مارچ ۳۷ء
پولی کی تلخی	۲۶ " "
حالات حج	" " "
عہدے قبول کئے جائیں	۲-۱ اپریل ۳۷ء
برما اور ہندوستان کا محصول ڈاک	۲ " "
آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کا اجلاس پٹیالہ میں	۲ " "
مسجد اہل حدیث پونچھ	۲ " "
پنجاب اسمبلی کی پہلی تاریخ اور ہڑتال	۹-۱ اپریل "
وزیرستان کی موجودہ شورش کا اصلی سبب	۹ " "
حکومت اور کانگرس میں رسہ کشی	۱۶-۱ اپریل "
پانی پت کا حادثہ فاجعہ	۱۶ " "
حنفی اہل حدیث کشمکش ڈرین (حکیم ابو تراب)	۱۶ " "
جاپان سے انقلاب برپا ہونے کا امکان	۲۳-۱ اپریل "
ضلع گورداسپور کے اچھوتوں میں بیداری	۲۳ " "
مذاکرہ علمیہ دربھنگہ کا شاندار جلسہ	۲۳ " "
پنجاب میں مرض جذام کا انسداد	۲۳ " "
ہماری زبان کا نام	۳۰-۱ اپریل ۷ مئی ۱۴ مئی - ۲۸ مئی
جلسہ سالانہ جمعیتہ لہریا سرائے	۳۰-۱ اپریل
سرکاری اعلان (تمغہ جات تاجپوشی)	۳۰ " ۳۷ء
کانگرس اور حکومت	۷ مئی ۳۷ء
سرحدی جنگ	۷ " "
وزیر تعلیم پنجاب امرتسر میں	۷ " "
ایک ضروری گذارش بخدمت وزیر تعلیم پنجاب (گرلز کالج)	۱۴ مئی ۳۷ء
شورش وزیرستان	۱۴ " "
رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر	۱۴ " "
شاہ معظم کی تاجپوشی	۲۱ مئی ۳۷ء
شاہ معظم کی تقریر	" " "
اہل حدیث کانفرنس کا سالانہ جلسہ شکرادہ میں	۲۱ " "
کانگرس اور مسلمان	۲۸ مئی ۳۷ء
بنارس اور لکھنؤ	۲۸ مئی ۳۷ء
امرتسر میں تکلیفات (گندہ نالہ)	۴ جون "
قبیلہ شیرانی زندہ باد	۴ " "
سیالکوٹ میں جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کا روح پرور نظارہ	۴ " "
سرحدی شورش	۱۱ جون ۳۷ء
دنیا میں دو بڑے خطرے	۱۱ " "
کاغذ کی گرانی	۱۱ " "
سرحدی ڈاکو وزیری یا فراری	۱۸ جون ۳۷ء
وزیرستان کی حالت	۱۸ " "
جلسہ جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث جنڈیالہ گورو میں	۱۸ " "
امرتسر میں قیامت صغریٰ (سکھ مسلم فساد)	۲۵ جون ۳۷ء
انجمن اسلامیہ امرتسر کا مراسلہ	۲۵ " "
کانگرس کمیٹی امرتسر کے رزولیوشن	۲۵ " "
عراق جانیوالوں کو ضروری ہدایت	۲۵ " "
حضور وائسرائے کی تقریر	۲ جولائی ۳۷ء
کانگرس اور حکومت	۲ " "
امرتسر کا برساتی نالہ۔ قابل توجہ دیوان سکھانند صاحب	۲ " "
سپین کی بغاوت	۲ " "
کوئٹہ جانیوالے مزدوروں کو انتباہ	۲ " "
کانگرس اور گورنمنٹ میں رسہ کشی	۹ جولائی ۳۷ء
جنت (کشمیر) میں فساد	۹ " "
کانگرس کا آخری فیصلہ	۱۶ جولائی ۳۷ء
سرکاری اشتہارات کے متعلق	۱۶ " "
گراموفون۔ حکومت انگریزی و ترکی	۱۶ " "
فلسطین کی تقسیم	" " "
کانگرس کے خواب کی تعبیر	۲۳ جولائی "
ممبران پنجاب اسمبلی کے رویہ و طلوعت	۲۳ " "
معاہدہ اتحاد عرب	۲۳ " "
فلسطین کے شاہی کمیشن کی تقسیم کا خلاصہ	۲۳ " "
وزرائے کانگرس اور خلفائے راشدین	۳۰ جولائی "
ڈاڑھی اور سلطان حجاز	۳۰ " "
قرضہ فنڈ	۳۰ جولائی ۳۷ء
دنیا کا رخ آزادی کی طرف	۶-۱ اگست ۳۷ء
مشرق بعید کی جنگ	۶ " "
قادیان میں دو طاقتوں کا تصادم	۶ " "
معاہدہ دول اسلامی	۱۳-۱ اگست ۳۷ء
ریاست کشمیر میں گاؤکشی پر جھگڑا	۱۳ " "
تقسیم فلسطین پر مولانا کفایت اللہ کی رائے	۱۳ " "
کھلا ونقیہ بخدمت سید محمد شریف گھڑیالوی	۱۳ " "
کانگرسی وزارتیں	۲۰-۱ اگست "
قادیان کے مظلوموں کی فریاد	۲۰ " "
فلسطین کی تقسیم اسکے اسباب اور انجام	۲۷-۱ اگست "
انجمن اہل حدیث آرہ	۲۷ " "
سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم کی خدمت میں ضروری درخواست	۳-۱ ستمبر ۳۷ء
انتظام زکوٰۃ اور حکومت پنجاب	۳ " "
ریاست کشمیر میں فساد اور مسلمانوں کی فریاد	۳ " "
بلدیہ امرتسر کی غفلت اور مہربانی	۱۰-۱ ستمبر ۳۷ء
ریاست جموں و کشمیر میں گائے کا جھگڑا	۱۰ " "
جمعیتہ العلما اور اخبار انقلاب	۱۰ " "
اہلحدیث کے ایک معروضہ کا جواب	۱۷ ستمبر ۳۷ء
بوچڑ خانہ لاہور	۱۷ " "
مسلم لیگ کے اجلاس کیلئے مولوی ابو محمد مصلح کی تجاویز	۱۷ " "
ذبح بقر بند کر دیا گیا	۲۴ ستمبر ۳۷ء
فلسطین اور تقسیم بنگال	۲۴ " "
پنجاب اتحاد کانفرنس	۲۴ " "
چین و جاپان میں جنگ	۲۴ " "
شریعت بل اور شاردا ایکٹ	یکم اکتوبر ۳۷ء
عالمگیر جنگ کے آثار	" " "
گورنمنٹ پنجاب اور گداگری	۱۵-۱ اکتوبر ۳۷ء
ملک کرناٹک میں واحد دینی درسگاہ	۱۵ " "
مکتوب برلن	۱۵ " "
کیا تحریک آریہ سماج زندہ ہے؟	۲۲-۱ اکتوبر ۳۷ء
مساجد اور باجے	۲۲ " "

عنوان	تاریخ
مسئلہ امامت دہلی	۲۷- اگست ۱۹۳۶ء
جماعت اہل حدیث اور بزرگوں کا احترام	۳- ستمبر ۱۹۳۶ء
خواجہ صاحب دہلوی اہل حدیث کے قریب آرہے ہیں	۱۰- ستمبر ۱۹۳۶ء
گھر یلوی امامت کے مشیر میاں اللہ بخش کیسر پوری کا کھلا عریضہ مولانا شیر پنجاب کے نام اور اس کا جواب	۱۰- ستمبر ۱۹۳۶ء
مولانا ثناء اللہ سردار اہل حدیث کی سوانحعمری	۱۷- ستمبر ۱۹۳۶ء
محدثین اور فقہ	۱۵- اکتوبر ۱۹۳۶ء
کیا یہ سوال بہت مشکل ہے؟ (مسئلہ امامت دہلویہ)	۲۲- اکتوبر ۱۹۳۶ء

مرزائی مشن

عنوان	تاریخ
جہالت بُری بلا ہے	۶- نومبر ۱۹۳۶ء
آخری فیصلہ کا نتیجہ	" " "
احمدی مذہب باطل ہے	" " "
آخری فیصلہ کا صدق	۱۳- نومبر ۱۹۳۶ء
آخری فیصلہ سحر بابل ہے	۲۰ نومبر "
پیغام کی بے جا خوشی	۲۷ نومبر "
مردے کا زندہ ہونا	۲۷ " "
قادیانی تحریف (طلیعہ ابراہیم)	۴ دسمبر ۱۹۳۶ء
" (نکاح آسمانی)	۱۱- دسمبر ۱۹۳۶ء
مرزائی لیلۃ القدر	۲۵ دسمبر "
احمدی غیر احمدی میں فرق	یکم جنوری ۱۹۳۷ء
چیلنج مباہلہ بنام خلیفہ قادیان	یکم " "
فتنہ مرزائیہ اور حیلہ انشائیہ	۸ جنوری "
چودھویں صدی کا مجدد	۸ جنوری "
بے ایمان کون ہے؟	۱۵ جنوری "
قادیانیوں اور لاہوریوں میں مباحثہ	۱۵ " "
دعوت مباحثہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری	۲۲ جنوری "
مسلمانوں کی تکفیر کا نتیجہ	۲۲ جنوری ۱۹۳۷ء
منکوحہ آسمانی	۲۹ جنوری "
مرزا سلطان احمد کے خط کا ثبوت	۵ فروری "
مرزا صاحب کا آسمانی نکاح تقدیر مبرم تھا	۵ فروری "
ابراہیمی جانور قادیان میں	۱۲ " "
الفضل سے ایک سوال	۱۲ " "
پیغام صلح کو آسمانی جواب	۱۹ فروری ۱۹۳۷ء
مرزا صاحب کا مذہب	۱۹ " "
انی معین من اراد اھانتک	۵ مارچ ۱۹۳۷ء
حضرت عیسیٰ کا نزول آسمانی	۵ " "
مرزائی تحریک فنا ہونے کو ہے	۱۲ مارچ "
مرزا سلطان محمد ساکن پٹی کا خط	۱۲ " "
کھلا خط بنام زین العابدین قادیانی	۱۲ " "
قادیانیوں اور لاہوریوں میں مباحثہ	۱۹ مارچ ۱۹۳۷ء
خاتم النبیین کے معنے آخری نبی ہیں	۱۹ " "
مرزا سلطان محمد کا اعتراف	۲۶ مارچ "
مرزا قادیانی نبی نہ تھا	۲۶ " "
حقیقی آزادی کی علمبردار جماعت احمدیہ ہے؟	۲- اپریل ۱۹۳۷ء
کیا الفاظ قرآنی کے خلاف تعوی معنی کرنا کفر و الحاد ہے	۲- اپریل "
فرع اصل کے مطابق	۹- اپریل "
مرزا صاحب قادیانی کی شجاعت	۱۶- اپریل "
صدر مجلس احرار اور جماعت احمدیہ	۱۶ " "
مرزا صاحب منصب نبوت سے معزول کئے گئے	۲۳- اپریل
قادیانی اور لاہوری سلسلہ تباہ کیا جائے گا	۲۳- اپریل
اسباب مرض علامات صحت ہیں؟	۳۰- اپریل "
پیغام صلح پکا مرزائی ہے	۷ مئی "
امرتسری مباحثات پر ایک نظر	" " "
تکذیب مرزائی آواز قادیان سے	۱۴ مئی "
مرزا صاحب کی تصانیف پر منصفانہ نظر	۱۴ " "
کیا قادیانی علم منطق ہے یا منطق الطیر	۲۱ مئی ۱۹۳۷ء
ڈاکٹر بشارت احمد پکا مرزائی ہے	۲۸ مئی "
پیغام صلح اپنے شیشے میں	۲۸ مئی "
قادیانی طب	۲۸ " "
مرزا صاحب قادیانی اور خواجہ صاحب دہلوی	۴ جون "
ایک الہامی احمدی کا عتاب	۴ جون "
بابو عمر الدین جالندھری کہاں ہیں	۴ " "
دابۃ الارض کی تفسیر	۱۱ جون ۱۹۳۷ء
مرزا صاحب کا آخری فیصلہ	۱۱ جون "
قادیانی طب	۱۱ جون "
مرزائی انعاموں کی حقیقت	۱۱ جون "
میں حلف مسنون اٹھانے کو تیار ہوں	۱۸ جون ۱۹۳۷ء
ایک مطالبے کا جواب	۱۸ " "
خدائی فیصلے کے خلاف اپیل	۱۸ " "
حضرت عیسیٰ کی توہین کرنے والا کون؟	۲۵ جون ۱۹۳۷ء
اخبار احسان اور اخبار پیغام	۲ جولائی ۱۹۳۷ء
قادیانی دماغ فہم مطلب کے قابل نہیں رہا	۲ جولائی "
مرزا قادیانی اور جہاد	۹ جولائی "
پیر مہر علی شاہ اور قادیان	۹ جولائی ۱۹۳۷ء
ڈاکٹر بشارت احمد پکا مرزائی ہے	۱۶ " "
برانڈی - افیون اور قادیان	۱۶ " "
سپین اور قادیان	۲۳ جولائی "
احمدی بم اور حکومت ہند	۲۳ " "
قادیانی مقدمے کا فیصلہ پریوی کونسل میں	۳۰ جولائی ۱۹۳۷ء
بابو عمر الدین جالندھری کہاں ہیں	۳۰ " "
بیٹا باپ کے روپ میں	۶- اگست ۱۹۳۷ء
مولوی فضل خان کا مکتوب	۱۳ " "
موجودہ قادیانی شورش اور مولوی فضل خان کا الہام	۱۳ " "
قمر مرزا	۲۰- اگست ۱۹۳۷ء

خلافت رسالت۔ خلافت اصحاب ثلاثہ پر مفصل بحث اور شیعوں کے اعتراضات کا ردّ۔ قیمت ۲ر

تردید منکرین حدیث

اتباع الرسول۔ اطاعت رسول پر مولوی احمدین صاحب منکر حدیث اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے درمیان تحریری مباحثہ کی روئداد۔ قیمت ۴ر

دلیل الفرقان۔ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کی کتاب صلوٰۃ القرآن کا جواب۔ قیمت ۳ر

برہان الحدیث حجیت حدیث کی تائید ہے۔ ۰ر

درتردید مرزائی مشن

مرقع قادیانی۔ اس نام کا ایک ماہوار رسالہ دو سال جاری رہا تھا۔ دو مکمل سٹ۔ قیمت ۱۲ر

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب کے مشہور الہامات پر بحث کر کے الہاموں کو غلط ثابت کیا ہے۔ قیمت ۹ر

علم کلام مرزا۔ مرزا صاحب کو مصنف کی حیثیت سے جانچا گیا ہے۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت ۸ر

تاریخ مرزا۔ مرزا صاحب کی پیدائش سے لے کر وفات تک تمام حالات درج ہیں۔ قیمت ۶ر

فتح ربانی۔ حیات مسیح اور کذب مرزا پر دلچسپ مباحثہ۔ حیات مسیح کا ثبوت۔ قیمت ۶ر

بہاء اللہ اور میرزا۔ مرزا صاحب کو بہاء اللہ ایرانی کا پیرو ثابت کیا ہے۔ قیمت ۶ر

فاتح قادیان۔ آخری فیصلہ پر لدھیانہ میں جو مباحثہ ہوا تھا اس کی مفصل روئداد۔ قیمت ۶ر

فیصلہ مرزا۔ مرزا صاحب کے آخری فیصلہ کی مفصل تشریح۔ عربی و اردو ۵ر۔ انگریزی ۴ر

تعلیمات مرزا جس میں مرزا صاحب کے کذبات نشانات اور اخلاق پر تبصرہ کیا ہے۔ قیمت ۶ر

نکاح مرزا۔ محمدی بیگم کے نکاح والی پیشگوئی کی مفصل تشریح۔ پیشگوئی کو غلط ثابت کیا ہے۔ قیمت ۳ر

عقائد مرزا۔ قیمت ۰ر

[illegible] صاحب چکڑالوی کے معارف قرآنی بتائے ہیں۔ قیمت ۳ر

عجائبات مرزا۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی ہے۔ قیمت ۳ر

مراق مرزا۔ مرزا صاحب کے مراقی ہونے کا ذکر قیمت صرف ۲ر

محمد قادیانی۔ مرزا صاحب کے دعویٰ محمد ثانی کی تردید کی ہے۔ قیمت ۲ر

فسخ نکاح مرزائیاں۔ مرزائیوں سے فسخ نکاح کے متعلق علماء کرام کا فتویٰ۔ قیمت ۱ر

شہادات مرزا۔ مسیح موعود کی نشانیاں اور مرزا صاحب کی کذب بیانیاں۔ قیمت ۳ر

چیستان مرزا۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۰ر

شاہ انگلستان اور مرزا۔ بتایا گیا ہے کہ شاہ جارج پنجم کا دہلی تشریف لانا دراصل مرزا صاحب کی تکذیب کے لئے تھا۔ قیمت ۳ر

ہندوستان کے دو ریفارمر۔ سوامی دیانند اور مرزا صاحب کی سخت کلامی کا نمونہ۔ قیمت ۱ر

تردید عیسائی مشن

تقابل ثلاثہ۔ جس میں توریت۔ انجیل اور قرآن مجید کا مقابلہ کر کے قرآن مجید کی فضیلت ثابت کی ہے قابلقدر کتاب ہے۔ قیمت ۴ر

جوابات نصاریٰ۔ زمانہ حال کے عیسائیوں کے جملہ اعتراضات کا جواب۔ قیمت ۸ر

توحید و تثلیث۔ تثلیث کا ردّ اور توحید کا مدلل ثبوت۔ قیمت ۳ر

تردید آریہ مشن

حق پرکاش۔ ستیارتھ پرکاش کا جواب۔ بے نظیر اور بے مثل چیز ہے۔ قیمت ۱۲ر

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مباحثہ۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۱۲ر

ترک اسلام۔ بجواب ترک اسلام مصنفہ غازی محمود دھرم پال۔ ترک اسلام کے مطالعہ سے غازی موصوف دوبارہ مشرف باسلام ہو گئے۔ قیمت ۹ر

کتاب الرحمٰن۔ بجواب کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن مصنفہ پنڈت دھرم بھکشو۔ قیمت ۹ر

مقدس رسول۔ بجواب رنگیلا رسول۔ آریوں کے ایک زہریلے اور نامعقول رسالے کا مدلل جواب۔ ۸ر

ثمرات تناسخ۔ تناسخ پر مفصل بحث کر کے تناسخ کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۴ر

بحث تناسخ۔ مسئلہ تناسخ پر ایک تحریری مباحثہ مابین مولانا ثناء اللہ و ماسٹر آتمارام امرتسری۔ قیمت ۳ر

جہاد وید۔ ویدوں سے جہاد کا ثبوت پیش کر کے آریوں کے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ قیمت ۳ر

القرآن العظیم۔ ضروریات الہام کا قرآن مجید سے ثبوت دیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

نکاح آریہ۔ اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو بمقابلہ آریہ نکاح کے ثابت کیا ہے۔ قیمت ۲ر

نماز اربعہ۔ تمام مذاہب کی عبادتوں کا ذکر کر کے اسلامی عبادت کی فضیلت ثابت کی ہے۔ قیمت ۲ر

سوامی دیانند کا علم و عقل۔ ثابت کیا ہے کہ سوامی جی دوسرے مذاہب پر اعتراض کرتے وقت تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ قیمت ۱ر

حضرت محمد رشی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ویدوں سے ثبوت۔ قیمت ۲ر

حدوث وید۔ اس میں خود وید منتروں سے ثابت کیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں۔ قیمت ۱ر

اصول آریہ۔ مادہ۔ روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا معقول دلائل سے ردّ۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۲ر

الہام۔ الہام کی تعریف و اقسام کا ذکر۔ قیمت ۱ر

شادی بیوگان اور نیوگ۔ بیوگان کے نکاح کی خاصیت اور نیوگ جیسی بد رسم کی قباحت کا ذکر۔ قیمت ۱ر

ملنے کا پتہ

مینجر اہلحدیث امرتسر

نوٹ:۔ ایک روپیہ سے کم وی پی نہیں کیا جائیگا۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

تصدیق الحدیث

بیان الحق بجواب بلاغ الحق

(مجریہ ۳۰ اگست ۱۹۳۶ء)

(۱۱)

گزشتہ پرچے میں بلاغ الحق ص۳۶ سے سات نمبر نقل ہوئے ہیں۔ جن میں سے تین نمبروں کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ آج چوتھے نمبر سے جواب درج کیا جاتا ہے۔ ناظرین ۲۲۔ اکتوبر کا پرچہ سامنے رکھکر یہ قسط مطالعہ فرمائیں ؎۔

چہارم کی مثال ہمیں معلوم نہیں آپ بتائیے۔

پنجم۔ تکمیل بشریت کرنے کے لئے قرآن مجید کافی تھا۔ جس نے اکملت لکم دینکم کہہ کر تکمیل بشریت کا فرض جو اپنے ذمے لیا تھا ادا کر دینے کا اعلان کیا۔ ہاں آپ کی مراد مزید تکمیل ہو تو ہم بھی مانتے ہیں۔ مثلاً فرائض کے ساتھ سُنتیں اور نوافل پڑھنا اور رمضان میں تراویح کا پڑھنا مزید تکمیل بشریت ہے۔ کیا آپ بھی اسکے قائل ہیں اگر ہیں تو مبارک!

ششم۔ "تعمیل ہدایت میں جو باتیں ظہور میں آئیں وہ قرآن سے باہر نہیں"۔ مرحبا! جزاک اللہ!! ہم نے آپکے اس فقرے سے جو سمجھا وہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمان خداوندی اقیموا الصلوٰۃ کی تعمیل کس طرح کی۔ اس میں آمین رفعیدین اگر کی تھی تو وہ نماز مع ان افعال کے قرآن کے اندر سمجھی جائے۔ ان کے علاوہ جو کچھ بھی نماز کے اندر کیا تکبیر تحریمہ سے لیکر سلام تک وہ سب قرآن میں داخل اور قرآن کی تعمیل ہے۔

پھر آپ ایسی بے پرواہی سے کیوں فرماتے ہیں کہ

"آمین بالجہر کرے نہ کرے رفعیدین کرے نہ کرے"

(بلاغ الحق ص)

کیا ایسے افعال کی نسبت جو بقول آپ کے قرآن کے اندر ہیں ایسی بے اعتنائی ؎

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

ہفتم۔ یہ نمبر ہفتم نمبر ششم کے خلاف ہے۔ کیونکہ نمبر ششم کو آپ نے قرآن سے باہر نہیں فرمایا۔ جب وہ قرآن سے باہر نہیں تو عین قرآن ہوا۔ پھر اس پہ یہ تشکیک پیدا کرنا کہ اگر وہ قرآن کے بالکل مطابق نہیں تو ......

حافظ صاحب! اگر یہ ذہول (نسیان) نہیں تو آپ فرمائیے کہ جو چیز قرآن کے اندر ہے اس سے باہر نہیں اس پر بھی قرآن مجید کے مطابق یا غیر مطابق کا سوال ہو سکتا ہے۔ پھر یہ آپ نے کیا کہہ دیا۔

حافظ صاحب آیندہ تصنیف کرتے ہوئے کسی ایسے عالم کو اپنا مشیر بنالیا کریں جو علم اصول دمنقول سے واقف ہو۔ ورنہ یاد رکھئے "اہلحدیث" کا نوٹس ہے کہ ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

بہرحال! آپ کے ہم شکرگذار ہیں کہ آپ نے اتباع سنت نبویہ کو موجب فیوض و برکات تسلیم فرمایا ؎

اے وقت تو خوش باد کہ وقت ما خوش کردی

حافظ صاحب کی رواۃ — حافظ محب الحق صاحب نے شاذ مع سنائے یہ روایت لکھ دی ہے کہ

ستکثر الاحادیث بعدی فاذا روی لکم حدیث منی فاعرضوا علی کتاب اللہ فما وافقہ فاقبلوہ وما خالفہ فردوہ۔

یعنی عنقریب ہمارے بعد بہت حدیثیں روایت کی جائینگی۔ جب کوئی حدیث روایت کی جائے کہ ہم نے یہ کہا تو اس کو کتاب اللہ کے آگے پیش کرو اگر موافق ہو تو قبول کرو ورنہ رد کرو۔ بخاری میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔ جیسا کہ توضیح تلویح میں لکھا ہے۔

(صفحہ ص۳۶)

حافظ صاحب! توضیح تلویح[1] کے مصنف تو ہمارے سامنے نہیں ہیں البتہ آپ ہیں۔ اس لئے آپ صحیح بخاری میں اس حدیث کا مکمل پتہ دیجئے۔ ہم آپ کو منہ مانگا انعام دینگے ورنہ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم محدثین کرام کے مشہور اصول کے ماتحت (کہ جس راوی کا ایک دفعہ کذب ثابت ہو جائے اُس کی کوئی روایت معتبر نہیں) آپ کے ساتھ برتاؤ کریں۔

ایمان اخوان! ہم بطور گلہ نہیں کہتے بلکہ امر واقعہ کا اظہار کرتے ہیں کہ آج کل کے منکرین حدیث چاہے کسی لباس میں ہوں اُن کی روایات کی تنقید اور تحقیق کرلینی چاہئے اور یہ کوئی نئی بات بھی نہیں۔ محدثین کرام نے اس کے متعلق بڑے بڑے قواعد بنائے اور احادیث کی جانچ پڑتال کرکے صحاح۔ ضعاف اور موضوعات کو الگ الگ کر دیا۔ مولانا حالی مرحوم نے محدثین کی مساعی جمیلہ کی بابت سچ کہا ہے ؎

طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ صوفی کو چھوڑا نہ ملا کو چھوڑا

اس خام بنیاد پر آپ نے جو عمارت قائم کی ہے اسکا اندازہ ناظرین خود ہی کرلیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتادیا تھا کہ حدیث کی صحت کی معیار قرآن ہی ہے۔ تم لگے حدیث سے قرآن ہی کو منسوخ کرنے۔ میں بھی تو یہی کہتا ہوں کہ معیار حق نہ بنایا، اور راوی اور روایتوں ہی کے پیچھے پڑے اور اس حدیث کو بھی بھول گئے۔ میرے لکھے پر تو فتوے لگاؤ گے مگر اس حدیث کو کیا کہو گے سوائے اس کے کہ یہ صحیح نہیں"۔

(بلاغ الحق ص۳۹)

اہلحدیث! باوجودیکہ آپ کی بنیاد خام ہے بلکہ ریگ پر

[1] حافظ محب الحق صاحب نے توضیح تلویح کو ایک ہی کتاب سمجھا ہے جو آپ کے تبحر علمی کی دلیل ہے۔ ۱۲ منہ

عنوان	تاریخ
قادیانی نزاع کی بنا کشل کشی	۲۷۔ اگست ۳۷ء
ڈاکٹر صاحب سچے ہیں یا مرزا صاحب	۲۷ 〃 〃
فتنۂ جدیدہ قادیان کے متعلق مولوی فضل خان کا الہام	۳۔ ستمبر ۳۷ء
نبی کا نام	۳ 〃 〃
قادیانی صبر کے نمونے	۱۰۔ ستمبر ۳۷ء
لاہوری قادیانی مکالمہ	۱۷۔ ستمبر 〃
خلیفۂ قادیان کا پُر معارف خطبہ	۲۴ ستمبر ۔ ۸۔ اکتوبر، ۱۵ اکتوبر ۔ ۲۲ اکتوبر
مثیل مسیح باقوال مرزا صاحب	۲۴۔ ستمبر ۳۷ء
عمر مرزا	یکم اکتوبر ۳۷ء
قادیانی نبوت کا مد و جزر	۸۔ اکتوبر 〃

حنفی

عنوان	تاریخ
ختم بر طعام اور پیغمبر اسلام	۱۱۔ دسمبر ۳۶ء
اتباع الرسول	۱۵ جنوری ۳۷ء
دیہات میں جمعہ	۴ جون ۱۱ جون، ۱۸ جون ۳۷ء
مولوی قطب الدین جھنگوی کوٹلی لوہاراں میں	۲ جولائی 〃
قابل توجہ علماء احناف	۳۰ جولائی
تقلید و اتباع	۱۳۔ اگست ۲۰۔ اگست، ۲۷۔ اگست ۳۷ء
مولوی بشیر بن مولوی محمد شریف کا وعظ	۲۷ 〃 〃
گنگر یا بریلوی اور جھجر یا پاک پٹنی	۳۔ ستمبر 〃
کیا یہ سنی مذہب ہے یا مسیحی	۱۷۔ ستمبر 〃
کھلی چٹھی بنام مولوی محمد شریف و محمد بشیر صاحب کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ	۲۴ ستمبر ۳۷ء
سوال احناف کا جواب	یکم اکتوبر ۳۷ء
دو حنفیوں کا باہمی مباحثہ	۸۔ اکتوبر 〃
خواجہ صاحب دہلوی اور اخبار الفقیہ	۲۲۔ اکتوبر 〃

شیعہ

عنوان	تاریخ
امیدواران اسمبلی اور حضرت علیؓ	۸ جنوری ۳۷ء
حج اور شیعہ	۱۵ جنوری 〃
ام کلثومؓ بنت علیؓ کا نکاح	۱۹ فروری 〃
صحابہ کرام اور شیعہ گروہ	۱۹ فروری 〃
انعام بھیج دیجئے	۱۴ مئی ۳۷ء
ام کلثومؓ کا نکاح اور جماعت شیعہ	۲۱ مئی 〃
سلام اور اسلام	۳۰ 〃 〃
شیعہ کا سب و شتم	۳۔ ستمبر ۳۷ء
حضرت ابوبکرؓ و حضرت فاطمہؓ	۱۰ ستمبر 〃
شیعہ سلامٌ علیکم	۲۴ ستمبر 〃
شیعہ اور ام کلثومؓ	۱۵۔ اکتوبر ۳۷ء

اہل قرآن

عنوان	تاریخ
امرتسری خوجہ صاحب	۷ نومبر ۔ ۱۴ نومبر، ۲۱ نومبر ۔ ۲۷ نومبر، ۴ دسمبر ۔ ۱۱ دسمبر، ۲۵ دسمبر ۔ یکم جنوری
امرتسری اہلقرآن کی بلاغت	۱۲ فروری ۳۷ء
امرتسری اہلقرآن کا افترا	۱۹ 〃 〃
امرتسری منکرین کی راست گوئی؟	۹ ۔ ۱۰ اپریل 〃
امرتسری منکرین کا افترا	۲۳۔ اپریل 〃
خواجہ حسن نظامی اور مولانا اسلم جیراجپوری	۲۸ مئی ۳۷ء
منکرین حدیث نہیں تو اور کیا ہیں؟	۴ جون ۳۷ء
خواجہ صاحب دہلوی اہلقرآن کے لباس میں	۲۵ جون 〃
قرآن مجید کافی ہوتے ہوئے اطاعت رسول کی ضرورت	۲ جولائی 〃
قرآن اور اطاعت رسول	۱۶ جولائی 〃
مولانا اسلم کیا بزرگوں کے بے ادب ہیں	۱۶ 〃 〃
بلاغ کا افترا اور بہتان	۳۰ جولائی ۳۷ء
بلاغ کا باطل گو نامہ نگار	۶۔ اگست ۱۳۔ اگست
بیان الحق بجواب بلاغ الحق	۲۰۔ اگست سے لیکر ۲۲۔ اکتوبر تک
امرتسر میں اہلقرآن کا جلسہ	۲۲۔ اکتوبر ۳۷ء

بہائی

عنوان	تاریخ
شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی	۲۰ نومبر ۳۶ء
شیخ بہاء اللہ ایرانی اور ان کے اتباع	۱۹۔ مارچ ۳۷ء
شیخ بہاء اللہ ایرانی	۹۔ اپریل 〃
بہائی اور قادیانی ادعا	۳۰۔ اپریل 〃
شیخ ایرانی اور مسیح قادیانی اور حضرت رسول عربیؐ	۱۳۔ اگست ۳۷ء

آریہ

عنوان	تاریخ
سوامی دیانند اور سر سید احمد خان	یکم جنوری ۳۷ء
آریہ کی دعوت قبول	۲۲ جنوری ۲۹ جنوری، ۵ فروری ۳۷ء
سوامی دیانند اور مولانا اسمٰعیل شہیدؒ	۲۹ جنوری 〃
بدھ دھرم اور ہند و دھرم	۲۹ 〃 〃
آریہ سماج کی موت کا مزید ثبوت	۵۔ مارچ ۳۷ء
آریہ سماجی تحریف	۷ مئی ۳۷ء
اخبار پرکاش جواب دے	۲ جولائی 〃
دیانند سوامی اور رادھا سوامی	۱۶۔ جون ۳۷ء
کھلی چٹھی بنام ایڈیٹر "آریہ ویر" لاہور	۲۰۔ اگست ۳۷ء
"آریہ اپدیشک" دہلی کی توہین انبیاء	یکم اکتوبر ۳۷ء

فتاویٰ

س ع۱ } نماز پنجگانہ میں سلام کے بعد تکبیر (اللہ اکبر) باآواز بلند مقتدی و امام کہے جس سے معلوم ہوئے کہ جماعت ختم ہوگئی۔ سنت ہے۔ یعنی حدیث سے ثابت ہے یا نہیں۔ اور نیز تعامل صحابہ رضی اللہ عنہم عہد نبوی میں اس پر تھا کہ نہیں؟ (عبداللہ زمین پوری)

ج ع۱ } حدیث کی رو سے بعد نماز تکبیر کہنا ثابت ہے تاویلات ہیں۔ اور بلاوجہ صرف عن الظاہر ن کا مذہب نہیں (حق غریب فنڈ بذمہ سائل)

س ع۲ } جو شخص جماعت اہل حدیث کو اور جہنمی قرار دیتا اور کہتا ہے کہ علما اہل حدیث ف ہماری نماز نہیں ہوتی۔ آیا شخص مذکورہ پر انب قرآن و احادیث نبویہ کوئی حرف اطلاق ہے یا نہیں۔ اور یہ اعتراف کرتا ہے کہ میں قل ہوں اور علماء اہل حدیث میری تاب نہیں لا سکتے یسے شخص کے خلف نماز ہوتی ہے یا نہیں۔ غرضیکہ ت اہل حدیث کے حق میں از حد کردہ الفاظ استعمال ہے۔ یہ کیفیت قلبی آپ کی خدمت میں عرض کی ہے عبارت مذکورہ کا منجانب قرآن و احادیث نبویہ تحریر فرماویں۔ آیا ایسے شخص کو گمراہ یا کافر یا وغیرہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

(سائل ابوطیب محمد فرید کوٹی)

ج ع۲ } ایسے شخص کی دہی سزا ہے جو حدیث ئی ہے کہ جو کسی کو کافر یا فاسق کہے اور وہ ہیں نہ ہو تو وہ الفاظ اس پر لوٹ پڑتے ہیں ایسے شخص کو امام نہیں بنانا چاہئے۔ اگر نماز پڑھا دے تو اقتدا جائز ہے۔ صحیح بخاری میں باب مت المفتون و المبتدع ملاحظہ ہو۔ اللہ اعلم

س ع۳ } کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ کی شادی زید کے ساتھ بحالت لاعلمی کی گئی بعد معلوم ہونے کے ہندہ نے کہا کہ مجھ کو ایسا بے دین آدمی منظور نہیں۔ ہندہ نے زید کو کہا کہ نماز پڑھو۔ زید نے جواب دیا کہ ہم تمہاری نماز نہیں جانتے وہ کیا چیز ہے اور ہندہ باقاعدہ نماز روزہ ادا کرتی ہے۔ اور وہ آدمی بالکل اللہ اور رسول کو پہچانتا ہی نہیں اور مسلمان کو بہت برا تصور کرتا ہے اور مذہب غیر اسلام کو برگزیدہ شمار کرتا ہے اور مجلس اہل ہنود کے ساتھ رکھتا ہے۔ مسلمانوں میں بیٹھنا ہی نہیں چاہتا اور لا الٰہ الا اللہ کو بھی نہیں پڑھ سکتا اسکو بالکل آتا ہی نہیں۔ ہندہ کا سوال یہ ہے کہ ایسے آدمی سے تفریق کرا کر دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح کیا جاوے تو جائز ہے یا نہیں؟ (مہر داخل غریب فنڈ)

(سائل عبدالستار مستری۔ موضع بپ۔ ضلع حصار)

ج ع۳ } اگر سوال کا واقعہ صحیح ہے تو ایسا شخص مرتد ہے۔ اس سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ع۴ } ایک شخص کا عقیدہ کہ قرآن مجید کے (موجودہ تیس پاروں) میں کوئی منسوخ الحکم آیت نہیں ہے۔ اور وہ شخص قائلین نسخ کو ضال یا گمراہ بھی نہیں کہتا ہے۔ اور ایک دوسرا شخص قرآن مجید کی بعض آیات کو بعض آیات سے منسوخ الحکم قرار دیتا ہے۔ اور نسخ فی القرآن کے نہ ماننے والے کو گمراہ اور ضال کہتا ہے ان دونوں میں کون حق پر ہے؟ (خاکسار ابوسعید عبدالرحمٰن فرید کوٹی خطیب مسجد اہل حدیث۔ کلکتہ)

ج ع۴ } کسی آیت مخصوصہ کو منسوخ کہنا منصوص امر نہیں ہے بلکہ مفسر یا مترجم کا اپنا فہم ہے جو بوجہ تعارض اس کو پیش آتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے جس تعارض کی وجہ سے ایک مفسر کسی آیت کو منسوخ کہے دوسرا اس تعارض کو اور طرح سے رفع کرلے۔ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے فوز الکبیر میں اس کے متعلق کافی روشنی ڈالی ہے۔ کوئی عالم صحیح معنیٰ میں قرآن کی آیت منسوخہ میں تطبیق دے سکے اور وہ تطبیق کسی دوسری آیت یا حدیث کے خلاف نہ ہو تو کوئی حرج نہیں بلکہ فعل ممدوح ہے۔ اس لئے نسخ کے بارے میں اتنا تشدد کرنا اچھا نہیں ہے۔ اللہ اعلم! (ار داخل غریب فنڈم)

س ع۵ } کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ زید کی ہمشیرہ بکر سے اور بکر کی ہمشیرہ زید سے شادی شدہ ہیں یعنی بٹہ کا رشتہ ہے۔ زید نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح دوسری جگہ کر دیا ہے۔ بکر کی ہمشیرہ عرصہ ۲ سال سے بکر کے پاس موجود ہے۔ زید نے اس عرصہ میں نہ خوراک دی اور نہ اوس کو پوچھا اور نہ کبھی آیا۔ چونکہ بکر اور اوس کی والدہ بہت غریب ہیں۔ اپنی ہمشیرہ کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے اور نہ زید ہی اس کو لے جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ تنگ آگئے ہیں۔ اور اندیشہ ہے کہ بکر کی ہمشیرہ کوئی اور بات نہ کرلے جو خلاف شرع اور بدنامی کا باعث ہو۔ آیا بکر اپنی ہمشیرہ کا نکاح دوسری جگہ کر سکتا ہے یا نہیں؟ (سائل جمشید خان)

ج ع۵ } سوال ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ جب دونوں شادی شدہ ہیں تو نکاح ثانی کیسے کر دیا۔ اگر شادی سے مراد صرف منگنی ہے تو اس کی تفصیل بتائیے۔ ان سب خرابیوں کی بنا یہ ہے کہ لوگ حدیث کے خلاف بٹہ کا رشتہ کرتے ہیں جو منع آیا ہے۔ اللہ اعلم

(ار داخل غریب فنڈ)

س ع۶ } ایک شخص کو روزانہ بلا ناغہ احتلام ہوتا ہے کیا وہ حج کر سکتا ہے یا نہیں؟ (ب) حالت احرام میں کثرت احتلام اگر ہوتا ہے تو اسے شرعاً کیا کرنا چاہئے؟ (یکے از خریدار اہلحدیث)

ج ع۶ } کثرت احتلام کا عارضہ حیض کے حکم میں ہے۔ اس لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے مطابق حاجی عمل کر سکتا ہے۔ حرم میں جانے کے وقت نہالے۔

س ع۷ } حاجی کو رخصت کرتے وقت لوگ انجمن در انبوہ اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہوئے جاتے ہیں۔ اور یہی حالت استقبال کے موقعہ پر ہوتی ہے۔ کیا یہ نمائش شرعاً جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع۷ } حدیثوں میں آیا ہے کہ بعض خوشی کے موقعوں پر صحابہ رضی اللہ عنہم تکبیر پڑھا کرتے تھے۔ حج کو جانا اور آنا مقام مسرت ہے۔ اس لئے تکبیر پڑھنا جائز ہے۔

اللہ اعلم! (غریب فنڈ بذمہ سائل)

ہے۔ تاہم ہم آپ کے اس خیالی اصول کو مانتے ہیں کہ صحت حدیث کے لئے معیار قرآن ہے۔ پس آپ اپنے دیگر اخوان یوسف کو ملا کر ان احادیث نبویہ کی (جو بقاعدہ محدثین صحیح ہوں اور بقول اخوان یوسف قرآن کے مخالف ہوں) ایک مکمل فہرست تیار کریں۔ ہم اس کو بڑی وقت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ ممکن ہوا تو جواب دینگے ورنہ قبول کرینگے۔

حافظ صاحب! یہ کس نے کہا کہ حدیث سے قرآن منسوخ ہو جاتا ہے۔ سنی سنائی باتوں کو پیش کرنا محقق کی شان نہیں ہے۔ آیندہ قلم اٹھانے سے پہلے سمجھ لیا کریں کہ آپ کا مخاطب اول دفتر "اہلحدیث" ہے جس کا قول ہے ؎

سمجھ کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

بلاغ الحق کے صفحہ ۸۰ پر "اسوہ حسنہ" کی سرخی لکھی ہے اس کے متعلق پہلے مفصل لکھا گیا۔ صفحہ ۸۴ پر "مسلمانوں کے حال پر ایک نظر" اس میں بھی کوئی بات قابل جواب نہیں۔ مثلاً آپ کا یہ فقرہ کہ

قوم کی ساری تباہی قرآن چھوڑنے سے آئی اسلام غائب ہوا قرآن چھوڑنے سے۔ ایمان کھویا گیا قرآن چھوڑنے سے وغیرہ وغیرہ۔

(بلاغ الحق صفحہ ۸۴)

یہ وعظ سونے سے لکھنے کے قابل ہے کیونکہ ہم جماعت اہل حدیث ہر خطبہ کے شروع میں یہ حدیث پڑھا کرتے ہیں

خیر الحدیث (۱) کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس حدیث کے دوسرے فقرے پر آپ کی ترچھی نظر پڑے تو آپ اپنا قول کہ

اتباع عمل رسول بلاشبہ موجب فیوض و برکات ہے (صفحہ ۸۳)

ملاحظہ فرمالیں اور اس اصول میں ہمارے ساتھ شریک ہو جائیں کہ اتباع سنت نبویہ چھوڑنے سے ظلمت بے برکتی پیدا ہوتی ہے۔ صفحہ ۹۴ پر یہ سرخی ہے:-

"قرآن مجید کے ساتھ مسلمانوں کا سلوک"

اس سرخی کے ماتحت آپ نے مسلمانوں کی چند شکایتیں لکھی ہیں۔ جن میں سے بعض کا جواب پہلے ہو چکا اور بعض کا ابھی باقی ہے۔ مثلاً

(۱) قرآن ہی وحی کیا گیا۔ (جواب ہو چکا)

(۲) دوسری شکایت یہ کہ وحی کو وحی جلی اور وحی خفی کی تقسیم سے دو ٹکڑے کرنا بلا دلیل ہے۔ (جواب ہو چکا)

(۳) مسلمانوں پر الزام دھرا ہے کہ قرآن مسلمانوں کے سمجھنے کیلئے تو نازل ہوا نہیں رسول کے سمجھنے کیلئے نازل ہوا ہے (صفحہ ۹۵) غالباً پٹنہ کے کسی گاؤں کے لوگ ایسا کہتے ہونگے۔ ایسا ہے تو ان کو سمجھانا چاہئے۔

(۴) زنا کی سزا میں فاجلدوا منسوخ ہوا اب آپ محصن و محصنہ پر رجم کریں۔ (جواب بصورت مجمل جواب ہو چکا ہے)

مزید وضاحت یہ ہے کہ حکم رجم آیت فاجلدوا کی تخصیص ہے نسخ نہیں۔ تخصیص کو نسخ کہنا علم اصول سے ناواقفیت کا اقرار کرنا ہے۔ بلی تمثیل اس کی اگر مفید ہو تو سنئے آیت کریمہ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ط

اس آیت میں نودی للصلوۃ عام ہے اور حدیث نے اس کو ظہر کے وقت سے مخصوص کر دیا۔ اہل قرآن کے چیلے فرقے بھی اس کو مخصوص سمجھ کر نماز جمعہ ظہر ہی کے وقت پڑھتے ہیں۔ آپ کا بھی غالباً یہی عمل ہوگا۔

دوسری مثال قرآن مجید میں حکم ہے۔ اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ۔ اس آیت میں حکم ہے کہ جب بھی نماز کے لئے کھڑے ہوا کرو تو وضو کر لیا کرو۔ اور یہ عام ہے۔ حدیث میں آیا ہے اگر پہلا وضو ہو تو دوسری نماز کے لئے وضو کرنا ضروری نہیں۔ یہ تخصیص ہے۔ حافظ صاحب! اس قسم کی تخصیصات جیسی فاجلدوا میں کی گئی ہے ماہرین شریعت سے مخفی نہیں۔[1] (باقی)

[1] امرتسر کے منکر حدیث مفسر قرآن مولوی احمد الدین متوفی نے بھی رجم محصنہ کو آیت تنزیل کے خلاف سمجھا ہے۔ مگر وہ اس کی وجہ کچھ اور لکھتے ہیں۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں:-

اگر خاوندوالیوں کو سنگسار کرنا جائز ہوتا تو اس کا نصف محال ہے (بیان للناس منزل اول صفحہ ۱۰۵ طبع دوم صفحہ ۱۰۵)

مطلب آپ کا یہ ہے کہ قرآن مجید میں منکوحہ لونڈیوں کی بدکاری پر ارشاد ہے کہ محصنات کی نسبت ان کو نصف سزا دی جائے محصنہ کو زنا پر اگر رجم کی سزا ہوتی تو اس کا نصف کیسے ہو سکتا

جواب مصنف مذکور نے اپنے خیال کی تائید کرنے میں جلدی سے کام لیا ہے۔ آپ نے غور نہیں کیا کہ قرآن شریف میں محصنہ کا لفظ تین معانی میں آیا ہے:-

اول یعنی شادی شدہ عورت۔ اس کی مثال یہ آیت ہے وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی شادی شدہ عورتیں تم پر حرام ہیں۔ وغیرہ۔

دوم یعنی آزاد عورت۔ جیسے اس آیت میں مَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ مِنْکُمْ طَوْلًا اَنْ یَّنْکِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ۔ یعنی تم میں سے جو شخص آزاد مومنہ عورت سے نکاح کرنے کا مقدور نہ رکھتا ہو وہ لونڈی ہی سے نکاح کرے

سوم یعنی پاک دامن عورت۔ اس کی مثال میں یہ آیت ملاحظہ ہو:- وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ۔ یعنی جو لوگ پاک دامن بے خبر مومنہ عورتوں پر بدکاری کا الزام لگاتے ہیں۔ وغیرہ

ناظرین! امرتسری عالم کو یہ غلطی لگی ہے کہ آپ نے آیہ کریمہ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَۃٍ فَعَلَیْھِنَّ نِصْفُ مَا عَلَی الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ۔ میں محصنات سے شادی شدہ عورت مراد لی ہے حالانکہ یہ غلط ہے بلکہ یہاں اس سے مراد آزاد عورت ہے۔

مطلب آیت کا یہ ہے کہ لونڈیاں جب عقد نکاح میں آجائیں تو ان پر زنا کی سزا آزاد (کنواری) عورت کی نسبت نصف ہے ہمارے معنی کی صحت پر یہ دلیل ہے کہ اس آیت میں لونڈی اور آزاد عورت کی سزائے زنا میں فرق بتایا گیا ہے۔ نیز یہ کہ اس آیت میں لونڈیوں کے منکوحہ ہونے کے بعد ان کی سزا کا ذکر بطور تنصیف کے ہے۔ اگر لفظ محصنات (جو اس آیت میں آیا ہے) سے مراد بھی منکوحہ عورت ہو تو یہ تنصیف غیر موزوں ہو جاتی ہے۔

اس کی مثال یوں سمجھو کہ زید جب نکاح کرے تو اس کے فرائض عمر کی نسبت نصف ہوں — جب تک ان کی حیثیتیں ...

(۱۲) کیا دارمی ... اور اعتراضات کا جواب ... الآثار المنثور۔ ایک مجلس کی تین طلاقیں

ملکی مطلع

...ہائے اہل حدیث اور ترغیب حج

...حج کا مسئلہ اسلام میں منصوص قرآنی ہے جس میں
...ہ گو کو اختلاف نہیں۔ مگر جن لوگوں کو قبوں اور
...ں کے ساتھ زیادہ دلچسپی ہے۔ جب کبھی ان پر قبول
...زاروں کی محبت غلبہ کرتی ہے تو سنی ہوں یا شیعہ
...جانے سے حاجیوں کو روکتے ہیں نہ اس لئے کہ
...ان کے نزدیک فرض نہیں ہے بلکہ اس لئے کہ
...ت حجاز کو نقصان پہنچائیں۔ لیکن وہ اس بات کو
...سمجھتے کہ حکومت حجاز کے نقصان کے ساتھ ساتھ
...کی رعایا کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے ضروری
...ہ انجمن ہائے اہل حدیث ہند کے علاوہ ہندوستان
...ن اسلامی انجمنیں اپنی اغراض میں اشاعت حج کو
...داخل کریں۔ اپنے سفیروں اور مبلغوں کو ہدایت
...یں کہ وہ اپنے مواعظ میں سامعین کو حج کی ترغیب
...ا کریں۔ بلکہ ہر عالم جس کو حجاز سے محبت ہے اپنے
...اعظ میں حج کی ترغیب دینا لازمی قرار دے۔ اور نیز
...س قسم کی تقریروں کی اطلاعات دفتر اہلحدیث امرتسر
...ں بھیج دیا کریں۔ امید ہے یہ آواز بے اثر ثابت
...ہوگی ؏

وائسرائے ہند کا دورہ پنجاب

گزشتہ ہفتے اخبار کی سالانہ تعطیل رہی اس لئے
ہم اس دورہ کا ذکر سامعین تک نہیں پہنچا سکے۔
دستور کے مطابق وائسرائے بہادر دار الحکومت پنجاب
(لاہور) میں ۲۲۔ اکتوبر کو تشریف لائے مختلف جماعتوں
کی طرف سے ایڈریس پیش ہوئے۔ جوابات دیئے گئے۔
ایڈریسوں اور جوابوں پر غور کرنے سے صرف یہ بات
معلوم ہوئی کہ گویا وائسرائے بہادر آیندہ مزعومہ جنگ
کے لئے اقوام پنجاب سے مثل سابق استمداد کرنے آئے
تھے۔ جس کا جواب مختلف اقوام کی طرف سے قبولیت
میں دیا گیا۔

ادھر زمانہ خلافت میں خلفا کے دوروں کا ذکر ہم
پڑھتے ہیں تو اس دورے میں اور اُن دوروں میں زمین و
آسمان کا فرق پاتے ہیں۔ برطانوی حکومت کے اعلےٰ
افسر جب کبھی دورے پر آتے ہیں تو ان سے ملنے والے
اور عرض معروض کرنے والے قریب قریب وہی لوگ
ہوتے ہیں جو سرکاری یا نیم سرکاری ہوں۔ مثلاً وزراء صوبہ
یا دیگر عمال سلطنت یا عمال سلطنت کے ماتحت
ذیلدار ان اور بڑے بڑے زمیندار ان۔ جن کو ہر وقت
سرکار سے مطلبی تعلق رہتا ہے۔ عام غرباء یا متوسط
درجے کے لوگ نہ ان بڑے حکام سے ملتے ہیں نہ
مل سکتے ہیں نہ ان کو اجازت ہوتی ہے۔ پھر وہ حکام
ان لوگوں کے اصل حالات سے واقف کیسے ہو سکتے
ہیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ انگریزی حکام کے رعب و
داب کے علاوہ زبان کی اجنبیت جو ؎

شوخ من ترکی و من ترکی نمیدانم

کی مصداق ہوتی ہے بھی مانع ہوتی ہے۔ اس لئے
ایسے دورے (وائسرائے کا ہو یا گورنر کا)
بہبودی عامہ کے لحاظ سے کالعدم کے درجے میں ہیں
ہمارے خیال میں زمانہ اس بات کا مقتضی ہے کہ
گورنروں اور وائسرائے کے دورے کا یہ طریق عمل
ہونا چاہئے کہ عوام اور ان کے نمائندوں کو خاص وقت
میں شریک دربار کیا جائے اس وقت حکام میں سے
کوئی شریک نہ ہو تب ان کو کہا جائے کہ تم اپنا
مافی الضمیر صاف لفظوں میں بیان کرو کہ تمہیں کیا تکلیف
ہے اور تم کیا چاہتے ہو۔ جیسا کہ خلافت اسلامیہ کے
زمانہ میں ہوتا تھا۔ کہ خلیفہ ثانی رض شہر میں چکر لگا رہے
تھے۔ ایک مکان سے شعر خوانی کی آواز کانوں میں
پڑی۔ کوئی عورت اپنے خاوند کے فراق میں گا رہی تھی
ان اشعار میں سے ایک شعر یہ تھا ؎

طال ھذا اللیل واسود جانبہ
ولیس لی جنبی خلیل الاعبہ

(رات لمبی اور سخت کالی ہے میرے پہلو میں میرا پیارا
(خاوند) نہیں ہے جس سے میں دل بہلاؤں۔)

خلیفہ ممدوح کھڑے ہو گئے۔ پوچھا کہ کیا بات ہے
جواب ملا اس کا خاوند جہاد کو گیا ہوا ہے اسکے فراق
میں رو رہی ہے۔ اگلے روز صبح اٹھتے ہی حکم دیا کہ کوئی
مجاہد چار یا چھ ماہ سے زیادہ عرصے تک باہر نہ رہے۔
اسی طرح رات کو دورہ کرتے ہوئے جنگل میں نکل گئے
وہاں ایک خانہ بدوش کیمپ سے آہ و بکا کی آواز آ رہی
تھی۔ اس سے پوچھا کیا بات ہے۔ اس نے کہا میں
ایک خانہ بدوش مسافر ہوں میری بیوی دردِ زہ کی
تکلیف میں ہے۔ خلیفہ ممدوح گھر گئے اور اپنی بیوی کو
اس کی خدمت کے لئے چھوڑ آئے۔

یہ تھے اسلام کے خلیفہ اور یہ تھے ان کے دورے
جن کی رعایا پروری سے متاثر ہو کر گاندھی جی کو باوجود
غیر مسلم ہونے کے کہنا پڑا کہ
"کانگرسی وزراء کو خلیفہ ابوبکر اور عمر کی ریس
کرنی چاہئے"

حالی مرحوم نے کیا ہی سچ کہا ہے ؎

خلیفہ تھے امت کے ایسے نگہباں
ہو گلہ کا جیسے نگہبان چوپاں
سمجھتے تھے ذمی و مسلم کو یکساں
نہ تھا عبد و حر میں تفاوت نمایاں
کنیز اور بانو تھیں آپس میں ایسی
زمانہ میں ماں جائی بہنیں ہوں جیسی

کاش ہمارے اعلےٰ افسر بھی اپنے دوروں میں ادنیٰ
اور متوسط درجہ کے لوگوں سے مل کر ان کی تکالیف
ان کی زبانی سنا کریں۔ جو بڑے بڑے لوگ ان سے ملتے
ہیں وہ ان غرباء کی ترجمانی نہیں کر سکتے۔
استاد غالب نے سچ کہا ہے ؎

کہاں سے لائیگا قاصد بیاں جیسا زباں میری
مزا جب تھا کہ سنتے منہ سے میرے داستاں میری

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث کی خدمت میں گذشتہ سال کی رپورٹ سابقہ پرچہ میں پیش کردی گئی ہے۔ امید ہے انہوں نے "اہلحدیث" کے مستقبل کو سابقہ سے بہتر بنانے کے لئے کوشش شروع کردی ہوگی۔ اب ان کو مکرر یاددہانی کرائی جارہی ہے۔ امید ہے وہ ہمہ تن مشغول ہوکر اس کی خریداری کو کماحقہ وسعت دے کر مشکور فرمائیں گے۔

تصحیح سابقہ پرچہ میں صفحہ پر اخبار کی جلد جلی حروف میں "چونتیس" کی بجائے "چھتیس" غلط شائع ہوگئی ہے ناظرین تصحیح کرلیں۔

ضروری اطلاع جلد ۳۴ کی فہرست مضامین اخبار ہذا کے ہمراہ ارسال ہے۔ اگر سابقہ جلد سے کسی خریدار کو کوئی پرچہ (سوائے نمبر ۳۰ کے جو ختم ہے) مطلوب ہو تو ۲/ فی پرچہ کے حساب سے قیمت بھیج کر طلب کرلے ورنہ پھر سب پرچے محفوظ کرلئے جائیں گے تو ۲/ کی بجائے ۴/ فی پرچہ لیا جائیگا۔ ۱۵۔ نومبر تک مہلت دی جاتی ہے۔ جلدی کریں۔

حساب دوستاں گذشتہ ہفتہ پڑتال رجسٹر کی گئی کئی خریداروں کی طرف سے قیمت واجب الوصول ہے گو وہ مہلت طلب کرچکے ہیں مگر ابھی تک انہوں نے قیمت روانہ نہیں کی۔ چنانچہ ان خریداروں کے نمبر خریداری درج ہیں۔ جن نمبروں کے ساتھ × کا نشان ہے وہ بیرون ہند کے خریدار ہیں۔ جن نمبروں کے ساتھ م کا نشان ہے ان کی میعاد مہلت ماہ نومبر میں ختم ہے (اگر وہ اخبار جاری رکھنا چاہتے ہوں تو قیمت اخبار ۱۵۔ نومبر تک بھیجدیں ورنہ اخبار بند کردیا جائیگا) جن نمبروں کے ساتھ م× کا اکٹھا نشان ہے وہ ایسے بیرون ہند کے خریدار ہیں جن کی قیمت کئی ماہ ہوئے ختم ہوچکی ہے۔ یہ اصحاب بھی بہت جلد قیمت اخبار بھیج دیں ورنہ یکم دسمبر سے اخبار بند کردیا جائیگا۔ جو نمبر بالکل خالی ہیں ان کی قیمت ماہ نومبر میں ختم ہے۔ وہ قیمت اخبار جلد از جلد بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع دیں ورنہ حسب دستور سابق ۲۶ نومبر ۱۹۳۷ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

۵۶ - ۷۷ - ۱۲۳ - ۱۹۰۰ - ۴۴۵ - ۵۱۶ -
۹۱۵ - ۱۵۵۲ - ۲۱۰۰ - ۲۱۰۱ - ۲۱۱۹ - ۲۱۶۸ -
۲۴۵۴ - ۲۴۸۰ - ۲۷۸۲ - ۳۳۷۹ - ۳۹۰۴ -
۴۷۷۳ - ۴۸۵۲ - ۴۹۳۳ - ۵۱۱۱ - ۵۲۵۵ -
۵۶۸۸ - ۵۷۰۷ - ۶۲۷۸ - ۶۳۲۹ - ۶۵۵۱ -
۶۶۴۸ - ۶۷۱۴ - ۷۱۲۰ - ۷۴۲۰ - ۷۷۵۸ -
۸۰۷۳ - ۸۱۸۶ - ۸۲۵۹ - ۸۳۵۷ - ۸۳۷۲ -
۸۵۳۱ - ۸۵۳۶ - ۸۵۶۳ - ۸۷۲۰ - ۸۷۴۰ -
۹۱۴۵ - ۹۲۲۴ - ۹۲۲۹ - ۹۲۳۶ - ۹۲۵۴ -
۹۲۸۶ - ۹۴۶۳ - ۹۵۱۳ - ۸ ۹۹ - ۹۹۹۱ -
۱۰۰۴۲ - ۱۰۰۴۳ - ۱۰۰۴۶ - ۱۰۰۹۷ - ۱۰۱۵۴ -
۱۰۲۱۷ - ۱۰۳۵۱ - ۱۰۴۵۳ - ۱۰۴۶۸ -
۱۰۷۱۳ - ۱۰۷۳۲ - ۱۰۷۷۲ - ۱۰۷۸۴ - ۱۰۷۹۸ -
۱۰۸۰۳ - ۱۰۸۰۴ - ۱۰۸۰۶ - ۱۰۸۰۸ - ۱۱۰۳۰ -
۱۱۰۳۴ - ۱۱۰۳۶ - ۱۱۰۴۸ - ۱۱۰۶۷ - ۱۱۰۹۳ -
۱۱۰۹۹ - ۱۱۱۶۷ - ۱۱۲۳۳ - ۱۱۲۳۴ - ۱۱۲۴۰ -
۱۱۲۴۱ - ۱۱۲۵۶ - ۱۱۲۷۵ - ۱۱۲۸۷ - ۱۱۳۱۲ -
۱۱۳۵۶ - ۱۱۳۶۱ - ۱۱۳۶۳ - ۱۱۳۹۶ - ۱۱۴۶۰
۱۱۴۶۹ - ۱۱۴۸۲ - ۱۱۵۰۲ - ۱۱۵۰۵ - ۱۱۵۱۶ - ۱۱۵۲۰ -
۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۴۰ - ۱۱۶۰۶ - ۱۱۶۳۸ - ۱۱۶۸۲ -
۱۱۷۱۲ - ۱۱۷۲۳ - ۱۱۷۵۱ - ۱۱۷۵۲ - ۱۱۷۶۷ -
۱۱۷۶۸ - ۱۱۷۷۴ - ۱۱۷۸۰ - ۱۱۷۹۰ - ۱۱۸۷۷ -
۱۱۸۹۹ - ۱۱۹۱۱ - ۱۱۹۱۵ - ۱۱۹۲۱ - ۱۱۹۲۳ -
۱۱۹۲۹ - ۱۱۹۳۵ - ۱۱۹۶۱ - ۱۱۹۷۰ - ۱۱۹۹۲ -
۱۲۰۱۴ - ۱۲۰۴۸ - ۱۲۰۶۴ - ۱۲۰۶۸ - ۱۲۰۹۹ -
۱۲۰۷۲ - ۱۲۰۷۵ - ۱۲۰۷۶ - ۱۲۰۷۷ - ۱۲۰۷۸ -
۱۲۰۸۳ - ۱۲۰۸۴ - ۱۲۰۹۳ - ۱۲۰۹۵ - ۱۲۰۹۷ -
۱۲۰۹۹ - ۱۲۰۰۰ - ۱۲۱۰۱ - ۱۲۱۰۲ - ۱۲۱۰۳ -
۱۲۱۰۴ - ۱۲۱۰۵ - ۱۲۱۰۷ - ۱۲۱۰۹ - ۱۲۱۱۰ -
۱۲۱۱۳ - ۱۲۱۱۵ - ۱۲۱۱۶ - ۱۲۱۱۷ - ۱۲۱۱۸ - ۱۲۱۱۹ -
۱۲۱۲۰ - ۱۲۱۲۲ - ۱۲۱۲۳ - ۱۲۱۲۴ - ۱۲۱۲۹ -
۱۲۱۳۰ - ۱۲۱۳۱ - ۱۲۱۳۷ - ۱۲۱۵۰ - ۱۲۱۵۶ -
۱۲۱۶۸ - ۱۲۱۷۴ - ۱۲۱۷۹ - ۱۲۱۸۴ - ۱۲۱۸۵ -

غریب فنڈ سے جن کے نام اخبار جاری تھا۔ ان میں سے مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت ماہ نومبر میں ختم ہے۔ اگر وہ آئندہ اخبار جاری رکھنا چاہیں تو مبلغ ۳/ روپیہ داخلہ غریب فنڈ ارسال کردیں۔ ورنہ ۳۰ نومبر کے بعد کوئی پرچہ نہیں بھیجا جائیگا۔

۵۹ - ۷۷۹۹ - ۷۹۸۸ - ۱۰۴۹۸ - ۱۱۷۶۳ -
۱۱۹۷۲ - ۱۲۱۰۶ - ۱۲۱۱۴ -

مدرسہ دار التکمیل مظفرپور گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی اس مدرسہ سے پانچ لڑکے (مولوی حافظ عین الحق و مولوی حافظ اسرار الحق و مولوی مسعود و مولوی قمر الہدیٰ و مولوی محمد شعیب) تمام علوم درسیہ نظامیہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ جن کی دستاربندی ترائی نیپال کے جلسہ منعقدہ بتاریخ ۱۹ و ۲۰ محرم ۱۳۵۶ھ (بموجودگی مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی و مولانا محمد یوسف صاحب فیض آبادی و مولانا عبد التواب صاحب علیگڈھی و دیگر علماء کرام) میں ہوئی۔ گذشتہ سال میری علالت کی وجہ سے مدرسہ مقروض ہوگیا تھا مگر صاحبان رنگون خصوصاً جی بھائی صاحب کی فیاضی کی وجہ سے اس مہلکہ سے اسکو نجات ملی۔ اس سال بھی کچھ مقروض ہے۔ اگر ارباب کرم و علم دوست اس رمضان شریف کے زمانہ میں توجہ کریں تو مدرسہ شاندار طریقے کے ساتھ قائم رہے۔ ایسا نہ ہو کہ بے توجہی کی وجہ سے یہ علم کا دریا خشک ہوجائے۔

(المشتہر عبد النور مدرس اول مدرسہ دار التکمیل)

(مہربانی اشاعت فنڈ وصول)

مدرسہ مکہ معظمہ کیلئے جناب کفایت اللہ خان صاحب بریلی نے مبلغ ۵۰ روپے ارسال کئے۔

مدرسہ مدینہ منورہ کیلئے از موصوف ۲۵۔

اے ضعف باہ و دیگر امراض مزمن کے مریضو!

اگر تم مختلف علاج کرا کے مایوس ہو چکے ہو۔ اگر تم شرمندہ رہتے ہو۔ اگر زندگی پر موت کو ترجیح دیتے ہو تو ایک آنہ (۱ر) کا ٹکٹ بھیج کر رسالہ امراض مخصوصہ مردان مفت منگواؤ اور اس کے مطالعہ سے پھر سے تندرست اور نوجوان بن سکو گے!

(خط و کتابت و تار کا پتہ) امرت دھارا ۲۳ لاہور

المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھانے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔

قیمت فی چھٹانک ۶/ آدھ پاؤ ۱۱/ پاؤ بھر ۲۱/ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی عبدالغنی الٰہی بخش صاحبان رتلام۔ "آپ سے دو ڈبیہ مومیائی منگوائی تھی۔ ہم نے اور ہمارے دوستوں نے اس کو مفید پایا۔ اس لئے ہمارے ایک دوست عبدالمجید احمد بخش صاحب کے نام پر دو ڈبیہ وی پی ارسال فرما کر مشکور و ممنون فرمائیں۔" (۱۳۔ ستمبر ۳۶ء)

جناب مولوی محمد یٰسین صاحب بھرڈیہ بازار۔ میں آپکے یہاں سے ایک ایک پاؤ مومیائی کئی مرتبہ منگا چکا ہوں۔ واقعی بڈھوں کے لئے عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ لہذا ڈیڑھ پاؤ مومیائی (۶ ڈبیہ میں) مرحمت فرما کر ممنون و مشکور فرمائیے۔" (۱۸ ستمبر ۳۶ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)
حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرت سر

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائیں گے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکائت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے۔ نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ روہے (گرنولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اس کے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک (منگوانے کا پتہ)

نیچر اودھ فارمیسی ہردوئی

رعائتی اعلان بتقریب ماہ رمضان

تحقیق الکلام

مصنفہ مولانا محمد عبدالرحمن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم (شارح ترمذی) بزبان اردو۔ حصہ اول میں وجوب قراۃ خلف الامام کے دلائل حقہ و براہین قاطعہ بہت بسط اور تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ اور حصہ دوم میں مانعین کے دلائل عقلیہ و نقلیہ کے مدلل و مفصل جوابات دیئے گئے ہیں۔ خاصکر علماء دیوبند کی دلیل جدید کے چھ جواب و اذا قرئ القرآن کے گیارہ جواب۔ و اذا قرا فانصتوا کے چار جواب۔ مالی انازع القرآن کے پانچ جواب۔ من کان له امام کے دس جواب تحریر کئے گئے ہیں۔ از یکم رمضان تا ۱۵ شوال ۵۵ھ حصہ اول ۱۲/ کے بجائے ۱۰/ پر اور حصہ دوم ۱۴/ کے بجائے ۱۲/ پر روانہ کی جائیگی۔ محصول علاوہ۔

ملنے کا پتہ: حکیم ابو الفضل عبدالسمیع ناظم دواخانہ مفید عام۔ ڈاکخانہ مبارک پور۔ صوفی پورہ۔ ضلع اعظم گڑھ

مفت۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب ہر شخص مفت منگوا سکتا ہے۔ (مہتمم کتب خانہ)

زکوٰۃ کا صحیح مصرف

ماہ مبارک کا زمانہ آرہا ہے اس ماہ میں اہل خیر حضرات زکوٰۃ کی رقم نکالیں گے۔ اس لئے میں ایک اسلامی فرض سمجھتا ہوں کہ زکوٰۃ کے بہترین مصرف کی انہیں خبر دیدوں۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء میں کثرت سے ایسے نادار طلبہ ہیں جن کے طعام و لباس کی کفالت اہل خیر حضرات کرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنا گھر بار چھوڑ کر دور دراز مقامات سے آتے ہیں اور اس مدرسہ میں دینی و دنیاوی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور یہاں کی تعلیم و تربیت سے مستفید ہو کر اپنے اپنے مقامات پر جا کر اسلام کی خدمت کرتے ہیں اور سینکڑوں ناواقف مسلمانوں کی ہدایت کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اگر صاحب ثروت مسلمان اپنی زکوٰۃ کا کوئی حصہ ان غریب طلباء کے لئے مخصوص فرمادیں تو زکوٰۃ ادا ہونے کے علاوہ انہیں قیامت تک ان بے شمار اللہ کے بندوں کے اعمال حسنہ کا ثواب ملتا رہے گا۔ جن کی ہدایت بالواسطہ یا بلاواسطہ ان طلبہ کے ذریعہ سے ہوئی ہوگی۔

امید ہے کہ اس صدقہ جاریہ کو صاحب نصاب مسلمان فراموش نہ فرمائیں گے اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے غیر مستطیع طلبہ کے لئے کوئی رقم ضرور ارسال فرمائینگے

(سید عبدالعلی ناظم ندوۃ العلماء)

روئداد تعلیم مدرسہ دارالحدیث میرٹھ

مدرسہ ہذا جماعت اہل حدیث کا سب سے قدیم ترین مدرسہ ہے۔ چند سال سے اس کی تعلیمی حالت اقتصادی و دیگر پریشانیوں کی وجہ سے بہت زیادہ گر گئی تھی۔ مگر امسال باوجود مالی پریشانیوں کے جو روئداد تعلیم آپکے سامنے پیش کی جارہی ہے گو وہ بہت زیادہ وقیع نہ سہی مگر اس کی گذشتہ زندگی تعلیمی اور موجودہ پریشان حالی کے منظر حیرت انگیز ہے اور آیندہ کے لئے ایک امید افزا قدم۔ آیندہ سال سے انشاء اللہ مولوی فاضل، مولوی عالم، منشی وغیرہ کے امتحانات کی تعلیم بھی دی جایا کریگی۔ اور مندرجہ ذیل اساتذہ کام کرینگے مولوی محمد عثمان خان صاحب مدرس اعلےٰ و ناظم۔ مولوی ظفر عالم صاحب۔ مولوی عبداللہ صاحب۔ مولوی عبدالولی صاحب بہاری۔ حافظ سخاوت صاحب مراد آبادی۔ مدرسہ کے داخلہ کے متعلق آیندہ اعلان کیا جائیگا۔ مندرجہ ذیل کتابیں مدرسہ میں امسال ہوئیں ابوداؤد کامل۔ نسائی و ترمذی نصف۔ بلوغ المرام۔ شرح وقایہ۔ نفحۃ الیمن۔ دیوان متنبی۔ کافیہ۔ شرح جامی۔ کبری ایساغوجی۔ مرقات شرح تہذیب۔ میزان وغیرہ و فارسی۔ اردو، حساب۔ قرآن خوانی۔ املانویسی۔ ۲

مدرسہ اور اس کی شاخ رجبن مل کر ستر طلبہ چھوٹے بڑے شریک امتحان ہوئے۔ جن میں ۱۰ فیل اور باقی مختلف مراتب میں پاس ہوئے۔ بچوں کی تعلیم میں املانویسی کا مضمون کمزور رہا۔ نماز دعا وغیرہ کی حالت بہت اچھی رہی۔ انشاء اللہ امید ہے کہ آیندہ سال اس سے بہتر صورت میں جماعت کے سامنے نتیجہ آئیگا۔

نوٹ:۔ جماعت کو اس غریب مدرسہ کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئے۔ جو اس وقت محض اساتذہ کے ایثار سے کام کر رہا ہے۔ (مہتمم عبیدالرحمٰن) ۸ر داخل اشاعت فنڈ

رمضان المبارک اور سائلین غریب فنڈ

اصحاب کرم توجہ فرمائیں

آپ حضرات کو معلوم ہے کہ دفتر اخبار اہلحدیث میں ایک صیغہ غریب فنڈ بھی ہے جس سے غریب اور نادار لوگوں کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے۔ کچھ عرصہ سے فنڈ کی آمد میں بالکل کمی واقع ہو رہی ہے سائلین کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ رمضان المبارک میں اصحاب خیر صدقات و خیرات کرتے وقت ان غرباء کا حق بھی یاد رکھیں۔

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

سرکاری اعلان

حال میں وثیقہ نویسوں کو لائسنس دینے کا ایک طریق قائم کرنے کا سوال حکومت پنجاب کے زیر غور رہا ہے۔ یہ سوال کیا گیا ہے کہ پنجاب میں وثیقہ نویسوں کو باضابطہ لائسنس عطا کرنے کا دستور منسوخ کردیا جائے۔ لہٰذا عوام پر اس امر کی توضیح کی جاتی ہے کہ اب کوئی ایسا وثیقہ نویس کسی صورت میں سرکاری سرپرستی میں کام نہیں کر رہا۔ لاہور ۲۹ جولائی ۳۷

(فضل الٰہی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب)

انجمن تبلیغ الاسلام خانپور

متصل ٹمبریاں ضلع ہوشیارپور کی مالی امداد کے لئے مولوی عبدالغنی صاحب ناظم انجمن و صوفی غلام محمد صاحب بصورت وفد ضلع سیالکوٹ و ضلع لائلپور میں دورہ کرینگے۔ اصحاب خیر ممبران وفد کی کماحقہ امداد فرمائیں۔ نیز دیگر اہل خیر حضرات بھی انجمن کی مالی امداد فرماتے ہوئے ترسیل زر بنام مہتمم صاحب انجمن مذکور فرمائیں۔ (خاکسار مولوی محمد حفیظ صدر مدرس مدرسہ تبلیغ الاسلام خانپور)

تلاش پسر گمشدہ

میرا لڑکا عبدالرحمٰن عمر ۱۲ سال رنگ سانولا۔ قد درمیانہ۔ بدن دبلا۔ دائیں رخسار پر اچھا سا خال۔ سینے کی ہڈی ابھری ہوئی۔ باتیں جلد جلد کیا کرتا ہے ۴۔ اکتوبر سے لاپتہ ہے۔ تلاش کی گئی مگر کوئی پتہ نہیں ملا۔ کسی صاحب کو ملے تو راقم کو یا مولوی عبداللہ صاحب ثانی ڈھاب کھٹیکاں امرتسر میں اطلاع دیں۔

غمزدہ:۔ مولوی محمد عمر واعظ۔ سکنہ منڈہ تحصیل نکودر ضلع جالندھر (پنجاب)

تفسیر ثنائی اردو کی ضرورت ہے

میں ایک غریب نادار طالب علم ہوں۔ تفسیر ثنائی اردو کی تڑپ دل میں رکھتا ہوں۔ کوئی صاحب ہمت مکمل تفسیر دفتر سے خرید کر روانہ فرمادیں۔ اس کا اجر اللہ سے حاصل کریں۔

عبدالقیوم طالب علم معرفت منشی محمد عالم مدرس مدرسہ تعلیم القرآن

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل (ایک انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ) قیمت ۴ر (دفتر)

دفتر اہلحدیث امرتسر کے نایاب علمی تحائف

پیارے نبیؐ کے پیارے حالات

(ہر سہ جلد)
مصنفہ مولوی فرزند دین صاحب ڈسکوی مرحوم
جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مفصل سوانحعمری
از پیدائش تا وصال الی اللہ نہایت عمدہ پیرایہ میں
درج ہے۔ عبارت اردو اس قدر آسان ہے کہ
پرائمری پاس بھی پڑھ سکتا ہے
اصل قیمت ۱۲ روپے۔ رعایتی دو روپے

ویدارتھ پرکاش
عرف
ویدک تہذیب

پنڈت آنند صاحب نے اس کتاب میں وید منتروں
سے ثابت کیا ہے کہ چونکہ ان میں نہایت بیہودہ
اور ایسے منتر ہیں جن کو پڑھ کر کوئی انسان یہ یقین
نہیں کر سکتا کہ وید الہامی کتاب ہیں۔ قابلدید ہے
اصل قیمت عہ - رعایتی ۱۰ /

مغلظات مرزا

جناب مولانا نور محمد صاحب مدرس مدرسہ مظاہر العلوم
سہارنپور نے مرزا صاحب قادیانی کی کتب سے
تمام گالیاں ردیف وار جمع کی ہیں جو آئے دن
علماء اسلام اور مسلمانوں کو تازندگی دیتے رہے۔
قیمت صرف ۵ /

تحقیق تراویح

نماز تراویح آٹھ رکعات کا ثبوت اور مخالفین کے
اعتراضات کا مدلل جواب۔ فی نسخہ صرف دو پیسے
کاغذ کتابت عمدہ۔

تکلیف ومصیبت کے وقت قرآن کے عملیات

ملاحظہ کریں۔ جس میں آیات قرآن مجید سے ہر قسم کی
تکالیف ومصائب سے رہائی پانے کے طریق درج
ہیں۔ کشائش رزق۔ بے اولادی۔ تلاش گمشدہ غرضیکہ
جو بھی ضرورت ہو ان سب کے بہتر قرآنی وظائف پڑھئے
مسلمان اکثر طور پر ناجائز امور کی طرف رغبت کرتے
ہیں۔ ان کو اس نعمت عظمیٰ کی قدر کرنی چاہئے۔
قیمت صرف ۸ /

شرح اسماء الحسنیٰ

قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم نے اسماء الہٰی کی
پوری پوری تشریح کی ہے۔ ہر اسم الہٰی کی خواص
خاصیت بھی درج کی ہے۔ قابلقدر کتاب ہے۔
کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت صرف ۱۲ /

استقامت

ایک عیسائی بننے والے مسلمان نے قاضی صاحب
موصوف کی خدمت میں اپنے شکوک بذریعہ تحریر ارسال
کئے تھے۔ جن کا مفصل ومدلل جواب قاضی صاحب
نے ایسا دیا۔ جس کو پڑھ کر نہ صرف وہ مذبذب
راہ مستقیم پر گامزن رہا۔ بلکہ کئی ایک گمگشتگان ضلالت
راہ ہدایت پر آگئے۔ قیمت صرف ۳ /

تقلید وعمل بالحدیث

مصنفہ نواب محسن الملک مرحوم۔ جس میں عمل بالفقہ
اور عمل بالحدیث کا مقابلہ کرکے عمل بالحدیث کو
واجب قرار دیا ہے۔ قیمت صرف ۸ /

سفرنامہ حجاز

(از قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم)
جس میں حجاز پاک کے مفصل حالات۔ حرمین الشریفین
کے تاریخی مذہبی صحیح معلومات کا ذخیرہ۔ مناسک حج
بردستی کتاب وسنت۔ عرب اور اقوام عرب کے تاریخی و
جغرافیائی حالات مستند تاریخوں سے اخذ کرکے لکھے
گئے ہیں۔ بہت سے مقامات کے نقشہ جات بھی ساتھ
ہیں۔ یہ کتاب ہر زائر حجاز کے پاس رہے تو خضر راہ
ہے قیمت صرف ۱۲ محصول ڈاک علیحدہ۔

چالیس حدیثیں

اس کتاب میں ایسی چالیس حدیثیں جمع کی ہیں جو خصوصاً
بچوں کے لئے مفید اور سبق آموز ہیں۔ مختلف عنوانات
مثلاً سادگی۔ استقلال۔ اتفاق وغیرہ کے متعلق ہیں۔
ہر حدیث شریف کا اردو ترجمہ کرکے اس کا نتیجہ بھی بیان
کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۲ /

ناظرین اہلحدیث کو خوشخبری

ایل فلکو یا جنرل ٹانک

یہ ٹانک ہومیوپیتھک کی مشہور ومعروف سریع الاثر ہے۔
جو جڑی بوٹی ہے۔ اس کے استعمال سے بھوک بڑھ جاتی ہے
دودھ گھی کافی ہضم ہو جاتا ہے۔ تمام اعضاء رئیسہ کیلئے مقوی
ہے۔ کمزوروں، ناتوانوں کیلئے عموماً جو نیچے سوکھ گئے ہوں
ان کے لئے خصوصاً بہت مفید ہے۔
قیمت صرف ۴ - اونس عہ - محصول ڈاک ۸ /
نیشنل فارمیسی بازار ٹوکریاں شہر امرتسر

ضروری اعلان

شرک و بدعت کی تردید۔ توحید و سنت کی تائید نظم و نثر میں نہایت دلچسپ ۱۳۰ صفحہ کی مقبول عام کتاب "اصلاح المسلمین" نامی کے کچھ نسخے مفت تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے "اہلحدیث" و "مدینہ" و دیگر اخبارات نے اس کتاب پر شاندار ریویو لکھے ہیں۔ تیجہ۔ فاتحہ۔ چہلم۔ عرس۔ مولود۔ تعزیہ وغیرہ رسوم شادی و غمی کی تردید میں ایک کامیاب واعظ کا کام دیتی ہے۔ فوراً ۲/ کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک و خرچ اشتہار وغیرہ بھیجکر منگالیں

ملنے کا پتہ:۔ شعبہ اشاعت دارالعلوم سکراوہ ڈاک خانہ پنگواں۔ ضلع گوڑگانوہ

سرمہ نورالعین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱۲/

پتہ:۔ منیجر دواخانہ نورالعین مالیر کوٹلہ

صحت و تندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ اور کھانا خوب ہضم ہو کر بدن میں تازہ خون پیدا ہونے لگ جاتا ہے

قیمت فی ڈبہ ۱۲/۔ محصول ڈاک ۷/۔ نمونہ ۲/

پتہ:۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

[illegible] شہر جالندھر کے سادات و اولیائے گزشتہ و باقیات کا بیان۔ تا بلدیہ ہے۔ قیمت ۶/

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ائمہ تلبیس

جس کو پڑھ کر خفا ہوا ابلیس ہے کتاب ائمہ تلبیس

جس میں سو سے زیادہ جعلی خداؤں۔ خانہ ساز نبیوں۔ جھوٹے مسیحوں اور خود ساختہ مہدیوں کے تاریخی حالات درج ہیں۔ جو ابتدائے اسلام سے لیکر آجتک مختلف مقامات پر پیدا ہو کر خلق خدا کو دھوکا دیتے رہے۔ اپنے موضوع پر سب سے پہلی کتاب ہے۔ جا بجا اسلامی تاریخ اسلامی عقائد علم کلام اور دوسرے مفید مضامین پر بھی بحث کی گئی ہے۔ سب سے بڑی خوبی اس میں یہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں جو کفر و الحاد پھیلا ہوا ہے۔ اس کتاب میں اس کی پوری تردید موجود ہے۔ ضخامت $\frac{26 \times 20}{8}$ کے ۵۰۰ صفحات۔ قیمت ۸/۔ محصول ڈاک ۹/

طبیب کامل (رجسٹرڈ)

المعروف مجرب فارماکوپیا حصہ اول

مؤلفہ لقمان الحکمت فاضل طب حکیم و ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب امرتسری۔ جس میں عام امراض و پوشیدہ امراض کے یونانی و ڈاکٹری بہترین مجربات۔ آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات۔ مشاہیر اطبا حکیم شریف خان صاحب، حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب و دیگر معزز اطبا ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ اس کے علاوہ مؤلف کے خود ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲/۔ محصول ڈاک ۵/

تاریخ المشاہیر

از قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم

جس میں ۸۰۰ آئمہ و علماء و مشائخ، ملوک و وزراء۔ قاضی القضاۃ۔ شعراء و ادباء کے حالات درج ہیں۔ قیمت ۸/۔ محصول ڈاک علیحدہ

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

مصنفہ ملک ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی

جس میں مصنف ممدوح نے یہ ثابت کیا ہے کہ بزرگان اہل حدیث کب سے ہندوستان تشریف لائے اور کہاں کہاں وہ رونق افروز ہوئے۔ اس کفر و شرک کے ظلمت کدہ میں کس طرح توحید و سنت کو فروغ دیا۔ اور آج تک اس مختصر سی جماعت میں کس قدر علمی خدمات انجام دی ہیں۔ تمام اہل حدیث علماء فضلاء کے نام مع مختصر سوانح و کارہائے نمایاں درج ہیں۔ آج تک ہندوستان میں اس جماعت کی طرف سے جس قدر کتب تفاسیر ادبی۔ علمی۔ طبی۔ غرضیکہ جو بھی خدمت سرانجام ہوئی۔ ان سب کو یک جا جمع کر دیا گیا ہے جس قدر مکاتب۔ مدارس جاری تھے یا جاری ہیں۔ ان سب کی مفصل رپورٹ ہے۔

یہ کتاب جماعت اہل حدیث کے لئے بے حد مفید ہے۔ ہر اہل حدیث کو اس کا خریدنا لازمی ہے۔ $\frac{20 \times 26}{8}$ کے ۲۱۰ صفحات۔ کتابت طباعت اور کاغذ اعلیٰ و عمدہ۔ قیمت صرف ۱۲/ محصول ڈاک

البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین

(مصنفہ شیخ محی الدین مرحوم)

یہ کتاب اہل حدیث میں بہت مقبول ہے اور بہت پرانی کتاب ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ختم تھی اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ قیمت صرف دو روپیہ۔ محصول ڈاک

جلد منگوائیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۲

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے " ۶
عام خریداران سے " ۴
" " ششماہی ۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۷۔ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۲۔ نومبر ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

DELHI

فہرست مضامین

نظم متعلقہ سال نو - - - - - - ص۱
حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ پر قاتلانہ حملہ - ص۲
شیعہ سبابیت اور وراثت - - - - ص۳
تحریک خاکساراں - - - - - - ص۴
مرزا صاحب قادیانی کی بدزبانی - - - ص۴
آسمان پر مدیاں کون پکاتا ہے - - - ص۵
نماز تراویح باجماعت - - - - ص۶
تائید حدیث بجواب تنقید حدیث - - - ص۸
جمعہ کی دو اذانیں - - - - - ص۹
تصدیق الحدیث (بیان الحق بجواب بلاغ الحق) ص۱۱
فتاوے ص۱۳۔ متفرقات - - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵۔ اشتہارات - - - ص۱۷-۲۰

نظم متعلقہ سال نو اخبار اہلحدیث

(از مولوی محمد عبد المنان صاحب سہارنپوری)

سالِ نو کا آگیا اہلحدیث — دل کو میرے بھاگیا اہلِ حدیث
کانپ اُٹھے اہل بدعت دیکھ کر — رعب تیرا چھاگیا اہلِ حدیث
مثل موسیٰ کے عصا کے مار سب — مشرکیں کے کھا گیا اہلِ حدیث
شرک و بدعت کے محل تھے جو کھڑے — ان سبھوں کو ڈھا گیا اہل حدیث
حال مسلم دیکھ کر اتنا زبوں — حیف ہے مرجھا گیا اہل حدیث
ہے خوشی مانو نہ مانو آپ کی — نیک و بد سمجھا گیا اہل حدیث

کیسی کیسی کیا کہوں قرشی عجیب
گتھیاں سلجھا گیا اہل حدیث

فیروز اللغات مجلد۔ جس میں اردو۔ عربی۔ فارسی۔ ہندی اور سنسکرت کے بیشمار الفاظ۔ محاورات اور ضرب الامثال کے معانی اُردو زبان میں درج کئے گئے ہیں۔ قیمت

اسلامی توحید

مولوی عبدالسلام صاحب بستوی ثم دہلوی نے موجودہ مسلمانوں کی گری اور بگڑی ہوئی حالت، ان کی مذہبی، سیاسی تمدنی زندگی کو دیکھ کر ان میں اسلام اور سابقون الاولون کا سا ایمان پیدا کرنے کے لئے اسلامی توحید لکھی ہے۔ جس میں کتاب و سنت سے ایمان و اسلام کی تفصیل بیان کر کے شرک و بدعت سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ تمام ناجائز امور جو آجکل مسلمانوں میں مروج ہیں ان کی کافی تردید کی ہے ۱۲ر

ازواج النبی صلعم مجلد

مؤلفہ سید ظہور الحسن صاحب دہلوی۔ جس میں جناب سرور کائنات رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے پورے حالات و سوانح درج ہیں اور یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ ہر نکاح ایک نہ ایک مصلحت پر مبنی تھا۔ حضرت خدیجہؓ۔ حضرت سودہؓ حضرت عائشہؓ۔ حضرت حفصہؓ۔ حضرت زینبؓ۔ حضرت ام سلمہؓ۔ حضرت زینب بنت جحشؓ۔ حضرت ام حبیبہؓ۔ حضرت صفیہؓ وغیرہ سب کے جدا جدا حالات درج ہیں۔ اصل قیمت ۱۲ار۔ رعایتی ۸ر

خوشخبری رمضان شریف

یہ کارخانہ ہر سال رمضان شریف میں رعایت کیا کرتا ہے بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔

روغن احمر قانی۔ مصدقہ علماء (حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادیؒ۔ مولانا عبدالنور صاحب۔ مولانا حافظ عبداللہ صاحب۔ مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب وغیرہم) وعلماء و رؤسا۔ یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض درد اعضاء ہر قسم۔ ورم۔ چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا۔ کھانسی۔ دمہ۔ بخار۔ نمونیا۔ جوگا ڈبہ اطفال۔ آنت اترنا درد و ورم خصیہ۔ جلے دکٹے ہوئے زخموں وغیرہ میں اکسیر و مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے۔ رعایتی فی سیر تین روپے (سے)

ملنے کا پتہ:-
منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پارہ ضلع ہوگلی

[illegible] کے انگریزی زبان [illegible] کرلیتا ہے۔ قیمت ۴ر

فیروز اللغات مجلد

جس میں اردو۔ عربی۔ فارسی ہندی اور سنسکرت کے بیشمار الفاظ۔ محاورات اور ضرب الامثال کے معانی اردو زبان میں درج کئے گئے ہیں۔ قیمت سے

چغتائی برقی پریس امرتسر

میں ہر قسم کی سادہ و رنگین چھپائی کا کام نہایت اعلیٰ اور حسب وعدہ کیا جاتا ہے۔ (منیجر)

مجربات حیدری

کشتہ منور کبیر جس کا استعمال اعضاء رئیسہ کیلئے بیحد مفید ہے۔ بدنی کمزوریاں رفع ہوجاتی ہیں۔ کاہلی سستی نام کو نہیں رہتی۔ دل دھڑکنا بھوک کم لگنا۔ فوفیسکہ جملہ امراض کو نافع ہے۔ دو ہفتہ کی خوراک عہ۔ محصول ڈاک ۸ر

سفوف جریان جس کا استعمال جریان جیسی موذی مرض سے نجات دلا دیتا ہے۔ جس قدر کمزوریاں اس موذی مرض کی وجہ سے پیدا ہو چکی ہوں وہ سب رفع ہوجاتی ہیں۔ قیمت صرف عہ۔ محصول ڈاک ۸ر (پتہ:-)

حکیم غلام حیدر۔ کوچہ کھائی والہ بازار ٹوکریاں امرتسر

عید الفطر کے واسطے بالکل مفت

اگر آپ عید کے موقع پر بالکل کم سرمایہ سے کافی منافع حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو تمام قسم کا کپڑا۔ کٹ پیس۔ گرم کوٹ۔ کمبل وغیرہ کی مفت منگوایئے

(منگوانے کا پتہ)
منیجر مسلم کمپنی کراچی

حیات طیبہ

بطل حریت، مجاہد ہند، قائد جیوش اسلامیہ حضرت مولانا اسماعیل شہید دہلویؒ کی مفصل سوانح عمری۔ مصنفہ مرزا حیرت دہلوی۔ جدید اڈیشن۔ قیمت رعایتی عا ر

(مندرجہ بالا کتابیں ملنے کا پتہ)
منیجر اہلحدیث امرتسر

خیر الکلام

فاتحہ خلف الامام کی فرضیت ثابت کی ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب بھی دیا ہے۔ قیمت ۳ر۔ رعایتی ۲ر (منیجر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث
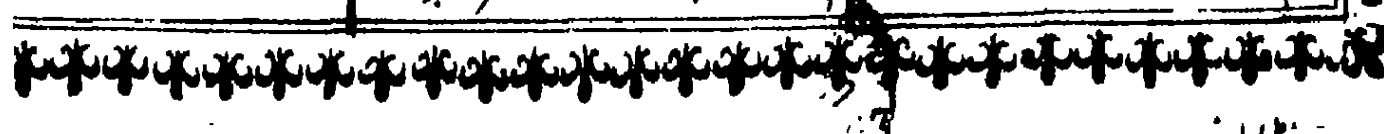
۷- رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ

شیعہ ـ سبابیت اور وراثت

اخبار درنجف (شیعہ) نے لکھا تھا کہ شیعہ سباب (بزرگان سنت کو گالیاں دینے والے) نہیں ہوتے (جو سباب ہے وہ شیعہ نہیں) اس کے جواب میں اہلحدیث مورخہ ۳- ستمبر سنہ رواں میں جواب دیا گیا کہ شیعہ کے بزرگوں کی تعلیم ہے کہ بزرگان سنت ایسے ویسے تھے۔ جس کا ثبوت بحوالہ کتب شیعہ پرچہ مذکور میں درج ہے۔ اس کے جواب میں درنجف نے ۱۵ ستمبر کی اشاعت میں ہمارے حوالجات کو تسلیم کیا اور بطور الزام ایک حوالہ تاریخ الخلفا سے نقل کر کے حضرت ابوبکر (صدیق اکبر) کو سباب ثابت کیا۔ چنانچہ اسکے الفاظ یہ ہیں:-

کان ابوبکر سبابًا

یعنی ابوبکر گالیاں دینے والے تھے۔

خدا برا کرے تعصب کا جو بڑے بڑے بُرے کام کرا دیتا ہے۔ "تاریخ الخلفاء" کوئی نایاب کتاب نہیں۔ اس میں یہ روایت اس طرح آئی ہے:-

کان ابوبکر سبابًا او نسابًا

یعنی پچھلے راوی کو شک ہے کہ میرے استاد نے سبابًا کہا یا نسابًا کہا۔ سباب کے معنے ہیں گالی دینے والا اور نساب کے معنے ہیں قوموں کی نسبیں جاننے والا۔ ملک عرب میں علم الانساب ایک خاص قابل قدر علم تھا جہاں قوموں کا نسبی اختلاف ہوتا وہ نساب کے پاس آتے اور دریافت کرتے کہ ہمارا شجرۂ نسب فلاں بزرگ سے کہاں ملتا ہے۔ حضرت ابوبکر کو اس فن میں خاص مہارت حاصل تھی۔ جیسا کہ دوسری روایات میں بالتصریح آیا ہے کہ حضرت ابوبکر نسّاب (نسبوں کے عالم تھے) جیسے آج کوئی راجپوتوں کی مختلف گوتوں کو جاننے والا ہو تو اس سے راجپوت لوگ پوچھا کرتے ہیں کہ ہم چندربنسی ہیں یا سورج بنسی؟ راوی کو جب اس میں شک ہوا تو اس کا دفعیہ دوسری روایات سے ہو سکتا تھا۔ لیکن یہ کیا انصاف ہے کہ سباب کا درنجف نے ذکر کیا۔ لیکن (نسّاب) کا لفظ کھا گیا کیا یہ خیانت ہے یا تعصب؟ علمائے شیعہ اس کا فیصلہ کر کے ہمیں مشکور فرمائیں۔

مسئلہ وراثت انبیاء | اس مسئلہ کا ذکر اہلحدیث ۱۰- ستمبر میں مفصل ہو چکا ہے۔ ہم نے اپنے دعوے کے ثبوت میں جو حدیث اصول کلینی سے نقل کی تھی اس کے الفاظ یہ ہیں:-

ان العلماء ورثۃ الانبیاء ان الانبیاء لم یورثوا دینارًا ولا درھمًا الخ

(اصول کلینی ص۱۸)

اس حدیث میں صاف تصریح اس بات کی ہے کہ انبیاء کرام کا مالی وارث کوئی نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کا ترکہ وقف فی سبیل اللہ ہوتا ہے۔ چونکہ یہ حدیث شیعہ سنی کے مسئلہ اختلافیہ میں فیصلہ کن ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ اس مسئلہ ہی میں نہیں بلکہ دو اسلامی فرقوں میں ہمیشہ کے لئے موجب امن و امان ہے۔ لیکن شاباش ہے شیعہ اخباروں پر انہوں بے سوچے سمجھے اس حدیث کو غلط اور جھوٹی قرار دینے کے لئے بڑی کوشش کی۔ چنانچہ اخبار شیعہ لاہور اور اس کے دوسرے ہمنوا (درنجف سیالکوٹ) نے بڑے زور سے لکھا ہے کہ

اس حدیث اصول کافی کا راوی ابوالبختری جھوٹا ہے۔ (شیعہ ۲۴- اکتوبر۔ درنجف یکم اکتوبر)

اس لئے ہم اس کی سند کے تمام راوی ناظرین کے سامنے رکھ کر ان اخبار نویسوں سے پوچھتے ہیں کہ بتائیے ابوالبختری اس سند میں کہاں ہے۔ سند یہ ہے:

علی ابن ابراھیم عن ابیہ عن حماد بن عیسٰی عن القداح عن ابی عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلعم

(اصول کافی کتاب العلم)

شیعہ دوستو! | تمہیں ایک واقعہ سناتا ہوں جس کی تفصیل یہ ہے کہ قصبہ سوہدرہ میں ایک حنفی عالم سے مسئلہ فاتحہ خلف الامام پر میرا مباحثہ ہوا۔ میں نے ایک حدیث پیش کی۔ ان کے دل میں اس کے راویوں میں محمد بن اسحاق مشہور راوی تھا۔ جس پر انہوں نے جی کھول کر جرح کی۔ خوب کوسا۔ میں نے کتاب نکال کر مالک مکان کے ہاتھ میں دی اور کہا کہ یہ فریق ثانی کے پاس لے جاؤ اور کہئے کہ یہ اس حدیث کی سند ہے۔ اس میں محمد بن اسحاق کہاں ہے جس پر آپ جرح کر رہے ہیں۔ جب حنفی عالم نے سنا تو مبہوت ہو کر فرمایا کہ

پھر وہ حدیث کیوں نہ پیش کی جس میں محمد بن اسحاق راوی ہیں۔

اس پر حاضرین نے فرمائشی قہقہہ لگایا۔ یہی حال آپ لوگوں کا ہے کہ تعصب کے جوش میں اصل ماخذ دیکھنے کے بغیر ہی رد کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

پس مختصر یہ ہے اصول کلینی کی روایت مرقومہ کی

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث پر

قاتلانہ حملہ

۴۔ نومبر کو جبکہ مولانا صاحب جلسہ اہل حدیث مسجد مبارک امرتسر میں شرکت فرمانے کے لئے بعد نماز عصر پہنچے۔ تو تانگہ سے اترتے ہی کسی نے ٹوکہ سے آپ پر حملہ کردیا۔ اس کی تفصیل اخبار ہذا کے صفحہ ۱۵ پر درج ہے۔

جونہی یہ وحشت ناک خبر اخبارات میں شائع ہوئی تو مولانا صاحب کے احباب میں بے حد تشویش پیدا ہوئی۔ چنانچہ دریافت حال کے لئے آج (۹ نومبر) تک کئی حضرات کی طرف سے جوابی و سنگل تاریں موصول ہوچکی ہیں۔ بے شمار خطوط آئے۔ شہری احباب کے علاوہ لاہور، گوجرانوالہ، بٹالہ، جنڈیالہ، سیالکوٹ اور دیگر کئی مواضعات سے وفود آئے۔ خاکسار ان سب کا شکرگذار ہے۔

جملہ ناظرین اہلحدیث و دیگر احباب کرام مطلع رہیں کہ مولانا صاحب اب رو بصحت ہو رہے ہیں۔ تاہم دعائے صحت سے یاد فرماتے رہیں۔ بقیہ حالات آئندہ درج اخبار ہونگے۔ انشاء اللہ!

نوٹ:۔ بیرونی انجمنہائے اہل حدیث کی طرف سے بہت سے رزولیوشن جو انہوں نے پاس کئے ہیں اور تاروں کی نقول جو حکام مجاز کو دی گئیں وصول ہوئی ہیں۔ ان کا مفصل ذکر آئندہ کیا جائیگا۔

(خاکسار ابو رضا عطاء اللہ ابن مولانا ثناء اللہ صاحب)

مولوی عبد الرحمٰن صاحب فرزند تلمری گڑھ کاغذی سیکرٹری کانفرنس اہل حدیث کو کلکتہ و رنگون وغیرہ کی طرف بغرض وصولی چندہ کانفرنس اہل حدیث بھیجا گیا ہے لہٰذا جہاں جہاں موصوف پہنچیں وہاں کے احباب ان کی کماحقہ امداد کریں۔ رمضان المبارک میں بھی ہوا ان کا کانفرنس کی مالی تکمیل کرا امداد کریں۔

امرتسر میں عظیم الشان اجتماع

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب قائد جماعت اہل حدیث پر ۴ نومبر کو جو قاتلانہ حملہ ہوا اس کمینہ حرکت کے باعث ملک کے اس سرے سے اس سرے تک ایک ہیجان برپا ہوگیا چنانچہ ۶ کو مسجد مبارک کٹڑہ جہان سنگھ امرتسر میں بعد نماز ظہر ایک زبردست اسلامی اجتماع ہوا جس میں مولانا حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی۔ مولانا اسماعیل صاحب آف گوجرانوالہ۔ مولوی عبد المجید صاحب خادم ایڈیٹر "مسلمان"۔ مولانا محمد حنیف صاحب ندوی۔ مولانا نیک محمد صاحب امرتسری۔ مولانا محمد حسین صاحب ہزاروی۔ مولوی حافظ اسماعیل صاحب کمیرپوری۔ مولوی محمد امین صاحب امرتسری اور دیگر حضرات نے شرکت فرمائی۔ جلسہ میں پُرزور مگر مہذبانہ تقاریر ہوئیں۔ اور مختلف اوقات میں حسب ذیل تجاویز پاس ہوئیں جو اسلامی اخبارات و افسران مجاز کو بھیجی گئیں۔ الحمد للہ کہ جلسہ پُررونق رہا اور بخیر و خوبی ختم ہوا۔

تجاویز

(۱) مسلمانان امرتسر کا یہ اجتماع عظیم حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی پر قاتلانہ حملہ کی پرزور مذمت کرتا ہے اور اس حرکت کو بزدلانہ اور خلاف اسلام سمجھتا ہے۔ نیز یہ اجتماع ان لوگوں کو اسلامی نقطہ نگاہ سے مجرم خیال کرتا ہے جو پس پردہ حملہ کرنے والے کی حوصلہ افزائی کررہے ہیں۔ محرک:۔ حکیم نور الدین صاحب ناظم جمعیۃ تنظیم اہل حدیث پنجاب۔ مؤید:۔ مولوی محمد حسین صاحب ہزاروی۔

(۲) یہ عام جلسہ حضرت مولانا موصوف سے اس حادثہ میں پوری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خدا مولانا کو صحت عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا سایہ خدمت اسلام کیلئے تادیر سلامت رکھے۔ محرک:۔ مولوی نیک محمد صاحب۔ مؤید:۔ مولوی محمد عبد اللہ ثانی۔

(۳) مولانا ثناء اللہ صاحب کی جلالت قدر کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ جلسہ حکومت کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ پوری طرح اپنی ذمہ داری کو محسوس کراتے ہوئے اس واقعہ کے پس پردہ جو سازش کارفرما ہے اس کا پتہ لگائے اور حکیمانہ طور پر اس گروہ کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ ایسا نہ ہو کہ اس معاملہ میں تغافل مزید خطرات کا باعث ہو۔ محرک:۔ مولوی عبد المجید صاحب خادم۔ مؤید:۔ مولوی محمد حنیف صاحب ندوی۔

(۴) یہ جلسہ بانیان عرس امام اعظم و اراکین پر اظہار افسوس کرتا ہے جنہوں نے مولوی محمد یار بہاولپوری۔ مولوی محمد بشیر کوٹلوی۔ مولوی مسعود صاحب الوردی اور مولوی عبد الغفور ہزاروی جیسے فیروز مسدار واعظوں سے مفسدانہ و اشتعال انگیز تقاریر کرائیں جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب جیسی محترم ہستی پر دن دہاڑے ٹوکہ سے قاتلانہ حملہ ہوا۔ یہ جلسہ حکومت کو توجہ دلاتا ہے کہ ایسے واعظوں کو بازپرس کرے جن کے باعث یہ واقع پیش آیا۔ محرک:۔ مولوی عبد اللہ ثانی۔ مؤید:۔ مولوی محمد امین صاحب امرتسری

راقم:۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ امرتسر

حیات طیبہ۔ مجلد جلد۔ مبلغ توحید و سنت حضرت شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی کی سوانح عمری۔ قیمت ۶/- (منیجر اہلحدیث)

پس واضح ہو کہ جن اوصاف و کمالات میں مرزا صاحب حضرت مسیح سے مشابہت تامہ و فضیلت کاملہ رکھتے ہیں۔ اُن میں ایک نمایاں وصف دل آزاری اور بدگوئی بھی ہے۔ اور بقول مرزا صاحب یہ وصف یا عیب حضرت مسیح میں موجود تھا۔ (ہمارے نزدیک یہ کفر اور صریح بہتان ہے۔ اعاذنا اللہ منہ) چنانچہ اس بارے میں مرزا صاحب کے الفاظ یہ ہیں۔

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھایا اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو مگر خود بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا۔ اور ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سے سخت گالیاں دیں اور بُرے بُرے ان کے نام رکھے"

(چشمۂ مسیحی ص۹)

مرزا صاحب چونکہ بقول اپنے حضرت مسیح سے جملہ اوصاف و کمالات میں مشابہت تامہ اور فضیلت کاملہ رکھتے ہیں۔ اس لئے اس وصف (دل آزاری و بدگوئی) میں بھی آپ مسیح کے (معاذ اللہ) بالکل مثل تھے بلکہ آپ سے زیادہ نمایاں اور ممتاز نظر آتے ہیں۔

مرزا صاحب کی دل آزاری و بدگوئی کے چند نمونے ناظرین کرام کے ملاحظہ کے لئے درج ذیل ہیں:-

ناظرین! مرزا صاحب اِن کرشن۔ قادیانی کی یہ تعلیم "اخلاقی معلم کا فرض ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلاوے" (چشمۂ مسیحی ص۹) سامنے رکھ کر آپ کی فحش کلامیوں کا نمونہ ملاحظہ کریں۔

(۱) "اے بدذات فرقہ مولویاں تم کب تک حق چھپاؤ گے کب وہ وقت آئیگا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ ظالم مولویو! تم پر افسوس ہے کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا" (انجام آتھم ص۲۱)

(۲) "اے بے ایمانو۔ نیم عیسائیو۔ دجال کے ہمراہیو اسلام کے دشمنو! کیا پیشگوئی کے دو پہلو نہیں تھے" (از اشتہار مرزا)

مرزائیو! یہ ہیں تمہارے مسیح موعود مہدی معہود کے اعلیٰ معلم اخلاق کے الفاظ جو کیسے مہذب ہیں۔

(۳) مرزا صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام پر بیہودہ ترین الزام لگایا ہے کہ "انہوں نے یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا" جو معاذ اللہ صریح بہتان ہے۔ ہاں آپ نے البتہ اپنے مخالفوں کو حرام زادہ تک کہا ہے۔ ملاحظہ کیجئے

آذیتنی خبثا فلست بصادق
ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۵) یعنی اے مولوی سعداللہ تو نے مجھے تکلیف دی ہے اے زانیہ کے بیٹے! (یعنی حرام زادے) اگر تو ذلت سے نہ مرا تو میں جھوٹا ہوں" عیاذاً باللہ!

ناظرین کرام! ان چند حوالجات سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ مرزا صاحب زبان درازی و بدگوئی میں حضرت مسیح[1] علیہ السلام سے ممتاز خصوصیت اور نمایاں فوقیت رکھتے تھے۔ اللّٰھم انا نعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال۔

علماء احمدیہ سے سوال | مرزا صاحب نے تبلیغ رسالت ص۱۰۴ ج ۱ میں تحریر فرمایا ہے:-

"بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی پر جو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتا ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں۔"

پس سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو فحش کلامیاں[2] کی ہیں ان کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور خدائے جبار و قہار سے خوف کھا کر جواب دیں کہ مرزا صاحب اپنے قول کے مطابق کیا تھے؟ ؎

ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

(راقم:- شفا مبارکپوری اعظمی)

[1] علی سبیل التسلیم۔ منہ

[2] مثلاً مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ "مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو۔ شرابی۔ نہ زاہد نہ عابد۔ نہ حق کا پرستار۔ متکبر خود بین۔ خدائی کا دعویٰ کرنے والا" (مکتوبات احمدیہ ص۲۳/۲۴ ج ۳) یہ یاد رہے کہ مرزا صاحب ابن مسیح علیہ السلام میں بالکل مشابہ ہیں۔ ۱۲ منہ

آسمان پر روٹیاں کون پکاتا ہے؟

منظور الٰہی صاحب جامع ملفوظات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کتاب منظور الٰہی کے ص۱۱ پر مرزا صاحب کا ایک ملفوظ بحوالہ الحکم جلد ۹ ص۴۲ درج کیا ہے۔ جس کا ملخص جو عنوان مذکورہ بالا سے تعلق رکھتا ہے یہ ہے:

"اب بیان پہلی صفت کا یہ ہے کہ ظاہر ہے خدا تعالیٰ نے کس کس طرح پر بنی اسرائیل کی پرورش کی اور کیونکر ان کو قوموں سے انتخاب کرکے برگزیدہ کیا اور آسمان سے ان کو روٹیاں اور پتھروں سے ان کو پانی پلایا۔ اول خدا تعالیٰ نے دشت سینا میں چالیس برس تک آسمان سے روٹی بھیجی"

دریافت طلب امر یہ ہے کہ آسمان پر روٹیاں کون پکایا کرتا تھا اور وہ روٹیاں جَو کے آٹے کی تھیں یا گیہوں کے آٹے کی یا میدے کی۔ تنور میں پکتی تھیں یا ہاتھ کی چپاتیاں ہوتی تھیں یا ڈبل روٹی۔ آٹا چکی میں پستا تھا یا مشین میں، چکی حوران بہشتی چلاتی تھیں یا کون؟ کیا آسمان پر تنور اور چولہے بھی ہیں یا کوئی ہوٹل ملائکہ نے کھول رکھا تھا۔ اس ہوٹل سے روٹیاں خرید کر لے جائی جاتی تھیں۔ اب تک کسی لاہوری یا قادیانی نے اس کا کچھ پتہ نہیں دیا۔ اگر مرزا صاحب زندہ ہوتے تو ان سے دریافت کیا جاتا۔ اب ان کے متبعین یا جامع ملفوظات جواب دیں۔ یہ سوال اسلئے اٹھایا گیا ہے کہ ابھی حضرت مرزا صاحب نے توضیح مرام ص۲/۸۶ میں لباس حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ اعتراض کیا ہے اور مسلمانوں و عیسائیوں کو مخاطب کیا ہے۔ چونکہ میں الحمد اللہ ایک مسلمان ہوں۔ اسلئے یہ سوال کیا ہے۔

"پوشاک اور پارچات از قسم پشمینہ یا ابریشم ہونگے جیسے

سند میں ابوالبختری بتائیے کہاں ہے۔ یاد رہے کہ جس ابوالبختری کو آپ کذاب کہتے ہیں اس کا نام وھب ہے۔

پس مدار گفتگو اب اس پر ہے کہ شیعہ مخاطبین اس روائت کی سند میں ابوالبختری کو بتائیں۔ ورنہ ایسی جرأت سے توبہ کریں اور اپنے ائمہ کی محنت کو ضائع نہ کریں۔ ورنہ روز جزا اس کا بدلہ ضرور ملیگا۔

؎ عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوی
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کیلئے

تحریک خاکساراں

اس تحریک کے متعلق ہم سے بارہا سوال کیا گیا مگر ہم خاموش رہے۔ اس لئے کہ ہم اس کی رَو کو دیکھنا چاہتے تھے کہ کہاں تک پہنچتی ہے۔ اس کے بانی ماسٹر عنایت اللہ امرتسری ایک دفعہ مع اپنے چند احباب کے دفتر اہلحدیث میں آئے۔ ان کی تحریک کے متعلق (بغیر نقطہ مذہبی کے) باتیں ہوتی رہیں۔ محض ان کی تحریک کی ظاہری سطح اور طریق کار پر گفتگو رہی۔ جس کے آخر میں انہوں نے تسلیم کیا کہ آپ کے اعتراضات معقول ہیں۔ بلکہ یہ بھی کہا کہ آیندہ میں جو مضمون لکھونگا وہ آپ کو دکھا لیا کرونگا (اس پر عمل کبھی نہیں ہؤا) خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ اس تحریک کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ اس جماعت کی عملی مشق اور کام کا ہے۔ دوسرا حصہ بانی تحریک کے مذہبی عقائد کا ہے۔ تحریک کی ظاہری سطح تو بالکل ایک کھیل ہے جیسے کرکٹ، ٹینس، کبڈی اور گلی ڈنڈا وغیرہ لیکن اس میں بھی آپ نے افسروں کو سلام کرنے کا جو طریقہ جاری کیا ہے وہ خلاف اسلام اور طریقہ کفار ہے۔

بانی تحریک کے مذہبی عقائد جو اس کی کتاب (تذکرہ) سے ثابت ہوتے ہیں وہ تو صریحاً قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔ مثلاً توحید الہٰی کو توحید فی العمل کہنا۔ ارکان اسلام کے مبنیٰ اسلام ہونے سے انکار کرنا۔ نماز جو ارکان اسلام میں ایک اہم رکن ہے اس کی ہیئت مشروعہ و معروفہ سے انکار کرنا وغیرہ۔ مصنف کا حسب ذیل بیان ان کی گمراہی پر کافی شہادت ہے۔

فما الصلوٰۃ بما انتم تزعمون۔ وما ھی الا النظم والنسق و وحدۃ الامۃ۔ واطاعۃ الامیر وتالیف القلوب۔ وحفاظۃ النفس والجہاد والغلظۃ علی الاعداء۔ والحسبان والمیزان لو کنتم تعلمون۔ (تذکرہ ص۹۴)

اس عبارت کا ترجمہ اور مطلب یہ ہے کہ نماز وہ نہیں جو تم علما گمان کرتے ہو بلکہ اس سے مراد نظم جماعت وحدۃ الامت۔ اطاعت الامیر تالیف قلوب۔ حفاظت نفس۔ جہاد اور دشمنان دین پر سختی۔ محاسبہ اور میزان ہے۔ کاش! تم اس بات کو سمجھتے۔

یہ عبارت صاف انکار ہے صلوٰۃ مشروعہ معہودہ کا جو اسلامی اور تاریخی روایات سے بالاتفاق آنحضرت صلعم اور صحابہ کرام سے ثابت ہے کہ اسی طرح پڑھتے تھے۔ بلکہ قرآنی حکم کے مطابق میدان جنگ میں مجاہدین اسلام بھی نصف نصف ہوکر اسی طرح ادا کیا کرتے تھے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کے دماغ میں کوئی خاص بات بھری ہوئی ہے جسے وہ اسلام کے نام سے مسلمانوں میں پھیلانا چاہتا ہے۔ ورنہ ایمانداری تو اس کا نام ہے کہ پہلے طبقہ نے (جو خیر القرون ہے) ارکان اسلام کو واجب العمل سمجھ کر جس طریق سے ادا کیا۔ اسی طرح ہم بھی کریں۔ جس طرح انہوں نے پابند ارکان اسلام ہوکر ملکی ترقی حاصل کی اسی روش پر چل کر ہم بھی کریں۔ اس سے کون منع کرسکتا ہے۔ یہ بھی ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ صحابہ کرام نے تو بحکم خدا تعالی (خذو حذرکم) تلوار اپنے ساتھ رکھی جسے رکھنے کی اجازت اب بھی ہے۔ مگر خاکسار تحریک کے بانی نے بیلچہ رکھنے کا حکم دیا۔ جو "خذو حذرکم" کے ماتحت تو نہیں آسکتا۔ پھر خدا جانے کس مطلب کے لئے ہے۔

ہمارا خیال تھا کہ مصنف "تذکرہ" خود ہی اپنے دماغی خیالات کو غلط سمجھ کر ترک کر چکے ہونگے۔ مگر ان کی آخری تصنیف (اشارات) میں مندرجہ ذیل عبارت دیکھ کر ہمیں یقین ہو گیا کہ وہ ابھی تک انہی بھول بھلیوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ:۔

میں تذکرے کی ایک سطر بلکہ ایک حرف کو بھی بدلنا نہیں چاہتا۔ (اشارات ص۱۹)

جس صورت میں مصنف کوئی حرف بھی بدلنا نہیں چاہتا تو علماء کرام اپنی رائے کیوں بدلیں کہ تذکرہ مشرقی تخیلات مزعومہ اور اوہام باطلہ کا مجموعہ ہے۔ قالی اللہ المشتکی

قادیانی مشن

مرزا قادیانی کی بدزبانی

......سے بڑھ کر

میں تو مرشد تھا تم ولی نکلے!

قادیانی نبی مرزا غلام احمد صاحب نے براہین احمدیہ ص۴۹۹ میں لکھا ہے۔ "ملاء اعلیٰ میں مَیں اور مسیح ایک دوسرے کے بالکل مشابہ ہیں" ظاہر ہے کہ اس مشابہت سے روحانی مشابہت مراد ہے۔ جیسا کہ خود مرزا صاحب نے اس کی صاف لفظوں میں تصریح کی ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔ "مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی تھی اس لئے ضرور تھا کہ گم شدہ ریاست میں مجھے یسوع مسیح کے ساتھ مشابہت ہوتی" (تحفہ قیصریہ ص۱۵)

نیز مرزا صاحب نہ صرف حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ مناسبت و مشابہت تامہ رکھتے ہیں بلکہ وہ بقول اپنے مسیح سے روحانی اوصاف و کمالات میں کہیں بہتر اور بڑھ کر ہیں۔ چنانچہ آپ کا ایک شعر ہے ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(بیہقی صفحہ ۴۹۵ جلد ۲) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ مسجد کے ایک جانب لوگ شب کو حضرت ابی کے پیچھے نماز باجماعت پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ اچھا کیا اور ٹھیک کیا۔ یہ واقعہ سنن ابی داؤد اور قیام اللیل للمروزی میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے وفیہ ما فیہ۔ اس روایت سے تراویح باجماعت کی تحسین وامامت صاف ثابت ہے۔

(۴) اب تقریری روایت سنئے۔ مسند ابو یعلیٰ میں ہے۔ عن جابر انہ قال جاء اُبی بن کعب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال نسوۃ فی داری خلف انا لا نقرء القران فنصلی خلفک بصلوتک قال فصلیت بھن ثمان رکعات واوترت فلم یقل شیئاً فکانت سنۃ الرضاء (مجمع الزوائد للھیثمی وقال اسنادہ حسن) قیام اللیل مروزی میں یوں ہے۔ فسکت عنہ وکان شبہ الرضاء (صفحہ ۹) یعنی حضرت اُبی نے دربار نبوی میں حاضر ہوکر عرض کی کہ میرے محلہ کی عورتیں کہتی ہیں کہ ہمیں تو سارا قرآن یاد نہیں ہے۔ تمہارے پیچھے تراویح باجماعت پڑھنے کی ہماری چاہت ہے تو میں انہیں آٹھ رکعتیں اور وتر پڑھا دیتا ہوں۔ یہ سن کر آپ خاموش رہے۔ یہ آپ کی رضامندی پر دال ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اُبی بن کعب چونکہ عہد نبوی میں مردوں اور عورتوں کو نماز تراویح با جماعت پڑھایا کرتے تھے (جیساکہ روایات مذکورہ سے ظاہر ہے) اسی لئے غالباً حضرت عمر رضؓ نے بھی اپنے عہد خلافت میں انہیں کو دوبارہ صلوۃ التراویح باجماعت پڑھانے کے لئے امام بنایا تھا پھر تمیم داری کو بھی امام مقرر کردیا۔ جیساکہ مؤطا وغیرہ میں آیا ہے۔ اللہ اعلم!

(وانا الراقم محمد ابوالقاسم سیف بنارسی)

تحقیق تراویح۔ نماز تراویح آٹھ رکعت کا ثبوت احادیث سے۔ اشاعت فنڈ مع محصول ۱ر (منیجر اہلحدیث)

شہادت القرآن والخبر

علیٰ بشریۃ خیر البشر

(از قلم مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی)

—(۲)—

(۶) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اوّل الانبیاء آدم وآخرھم محمد۔ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۳) کہ سب سے پہلا بشر آدم علیہ السلام دنیا میں پہلا رسول تھا اور میں محمدؐ سب سے آخری رسول ہوں۔ وفات آدم کے بعد رفتہ رفتہ لوگوں کا عقیدہ بگڑنے لگا کہ بشر رسول نہیں ہوسکتا بلکہ فرشتہ ہی رسول ہوسکتا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں۔

(۷) فقال الملؤ الذین کفروا من قومہ ماھذا الا بشر مثلکم یرید ان یتفضل علیکم ولو شاء اللہ لانزل ملٰئکۃ۔ ما سمعنا بھذا فی اٰبائنا الاولین ان ھو الا رجل بہ جنۃ فتربصوا بہ حتی حین (مومنون پ ۱۸ ع ۲)

توحضرت نوح کی قوم کے بڑے بڑے کافروں نے ایک دوسرے کو کہا یہ بھی تمہاری طرح ایک بشر ہے جو رسول کہلاکر تم پر بزرگی چاہتا ہے۔ اگر خدا کسی کو رسول بناکر بھیجنا چاہتا تو فرشتوں کو رسول بناکر بھیجتا۔ ہم نے تو اپنے بڑوں سے یہ بات کبھی نہیں سنی کہ بشر بھی رسول ہوسکتا ہے اس کو تو جنون ہوگیا ہے جو آدمی ہوکر کہتا ہے کہ میں رسول ہوں۔ خیر جانے دو یہ خود ہی اس بات سے باز آجائیگا۔ یا اسی حالت میں مرجائیگا۔

(۸) امام فخرالدین رازی فرماتے ہیں کہ اس عقیدہ کے موجد کون تھے۔ انھم کانوا اقواماً لا یقولون فی شیء من مذاھبھم الا علی التقلید۔ (تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۱۹۳) یہی مقلدین کی جماعت تھی جس نے بوجہ تقلید ناسدید بشر کے رسول ہونے سے انکار کردیا۔ چودھویں صدی کے متدعین نے بھی پھر یہ عقیدہ نکالا ہے۔ جو نوح علیہ السلام کے وقت کے کافروں کا تھا۔ لیکن یہ لوگ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کے بندے رسول اور بشر ہی سمجھتے تھے۔ لہٰذا ان کو یہی کہنا کافی ہے ؎

مقلد پیشوا تیرا بنا ہے دشمن آدم
تجھے تقلید ہے اسکی نہ تقلید امام اعظم

ان مقلدین بدعقیدہ کفار پر خدا کا غضب آیا اور سب کو غرق کردیا پھر کچھ مدت تک یہ عقیدہ دنیا سے ملیامیٹ ہوگیا۔ مدت دراز کے بعد پھر اس عقیدہ کے لوگ پیدا ہونے لگے تو خدا تعالےٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور انہوں نے کہا میں اللہ کا رسول ہوں قوم نے کہا

(۹) ما انت الا بشر مثلنا (شعراء پ ۱۹ ع ۸)

کہ تو بھی ہماری طرح ایک بشر ہے اور بشر رسول نہیں ہوسکتا لہٰذا ہم تجھے نہیں مانتے۔

(۱۰) علامہ فخرالدین فرماتے ہیں:-

والمقصود من ھذا الکلام التمسک بطریق التقلید (تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۲۰۷) کہ ان کو ایسی باتیں کہنے پر تقلید ہی نے مجبور کیا۔

آخر خدا کے غضب نے ان سب ضالین کو ہلاک کردیا اور ایک بھی کافر زندہ نہ رہا۔

لیکن پھر شیطان نے لوگوں کو اس عقیدہ کی طرف توجہ دلائی تو خدا تعالےٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا

جوڑیا۔ گلبدن۔ اطلس۔ کمخواب۔ زربفت۔ نذری۔ لاہی یا معمولی سوتی کپڑے۔ جیسے نین سکھ۔ تن زیب۔ اینگ۔ چکن۔ گلشن۔ ململ۔ جالی۔ خاصہ ڈوریا چارخانہ۔ اور کس نے آسمان پر بنے اور کس نے سئے ہونگے اب تک کسی مسلمان یا عیسائیوں میں سے اس کا کچھ پتہ نہیں دیا۔"

(توضیح مرام حاشیہ ص۲)

گورو نانک کا چولہ بھی آسمان سے اترا تھا جسپر قرآن شریف بھی لکھا ہوا تھا۔ دیکھو ست بچن مؤلفہ مرزا صاحب۔ جس نے یہ چولہ تیار کیا ہوگا اس نے حضرت مسیح کا لباس بھی تیار کیا ہوگا۔ مرزا صاحب آسمان پر جانے کے واسطے کپڑوں کو مانع و مانع بتایا کرتے تھے۔ کرۂ نار۔ کرہ زمہریر۔ کرۂ باد۔ کرۂ خاک وغیرہ مگر بنی اسرائیل کی روٹیوں پر اور گورو نانک کے چولہ پر ان کپڑوں کا کچھ اثر نہیں تھا۔ ہر دو جماعت کے ممبرو! مرزا صاحب کی تحریرات پر غور کرو اور انصاف کرو کہ اس سلطان القلم نے کیا کیا قلم کے زور دکھلائے ہیں۔ مگر آپ میں انصاف کہاں۔ بقول شخصے ؎

چیل کے گھونسلے میں ماس کا کیا کام!

(احقر محمد علی تارکش۔ از بیجاپور)

نماز تراویح با جماعت

ہمارے مولویوں کو جب کوئی کام نہیں ملتا تو اپنی جماعت میں ایک ایسا شوشہ چھوڑتے ہیں کہ منظم جماعت میں تفرقہ پیدا ہو جاتا ہے اور چند دنوں کے لئے اُن کے کمانے کھانے کا انتظام ہو جاتا ہے۔ آجکل اطراف و جوانب سے خبریں اور فتاوے آ رہے ہیں کہ مدتوں سے ہمارے یہاں نماز تراویح باجماعت ہوتی چلی آتی تھی اب فلاں مولوی صاحب جو فارغ التحصیل ہو کر آئے ہیں فرماتے ہیں کہ جماعت سے نماز پڑھنی بدعت ہے، حضرت عمرؓ نے اسے بدعت فرمایا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ جماعت کرائی ہی نہیں۔ (اتنا نہیں سوچتے کہ جو کام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عمر میں ایک بار بھی ثابت ہو جائے اور آپ نے اس سے پھر منع نہ فرمایا ہو تو وہ مسنون ہو جاتا ہے۔ اُسے بدعت کہنا جرأت عظیمہ ہے۔ نماز جنازہ غائبانہ بھی تو آپ سے صحیح روایت کی بناء پر ساری عمر میں ایک ہی بار ثابت ہے۔ پھر اس پر عملدرآمد کیوں کرتے ہو؟ حضرت عمرؓ نے قیام رمضان باجماعت کو اگر نعمت البدعة (اچھی بدعت) فرمایا تو لغوی معنی کی رو سے۔ اگر شرعی معنے لوگے تو پھر بدعت "اچھی" کیونکر ہو سکے گی؟ وہ تو سب کی سب گمراہی ہے کل بدعة ضلالة۔ اور پھر جب یہ مانتے ہو کہ حضرت عمرؓ نے اُسے جاری بھی کیا تو گویا انہوں نے جان بوجھ کر ایک بدعت کو رواج دیا، وہ بھی مدینہ میں اور پھر مسجد نبوی میں تو کیا اُن کو حدیث متفق علیہ من احدث فیہا حدثا الخ کا مصداق گردانو گے؟ والعیاذ باللہ! دیکھو تو تمہاری یہ حرکت تم کو کس مقام پر لے آئی ہے؟ اگر گویم زباں سوزد۔

اور سنو تو سہی! حضرت عمر نے اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کو بھی بدعت فرمایا ہے۔ (منتخب کنزالعمال برحاشیہ مسند احمد ص۲۷۸ ج ۳ بحوالہ جامع عبدالرزاق) تو کیا اس کلمہ کو بھی صبح کی اذانوں سے اب بند کراؤ گے؟ اس طرح کی بہت سی نظیریں پیش کی جا سکتی ہیں۔

اب اصل مبحث سے متعلق سنو! نماز تراویح جس کا اصلی نام قیام رمضان اور قیام اللیل ہے۔ فرض واجب نہیں ہے محض تطوع نماز ہے اور نوافل کو باجماعت ادا کرنا جائز ہے۔ امام بخاری نے باب منعقد فرمایا ہے باب صلوٰۃ جماعۃ (پ۴) اس کے ساتھ ہی حضرت عائشہ کی حدیث (جس میں تین شب آنحضرت کا جماعت سے نماز شب پڑھانا مذکور ہے) کا بھی حوالہ دیا ہے۔ حیث قال، فیہ من عائشۃ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم (پ۵) امت کے عمل کے لئے یہی ایک فعلی حدیث کافی ہے۔ لیکن میں اس مضمون میں چند احادیث قولی اور تقریری بھی پیش کرتا ہوں، لتطمئن قلوبنا۔

(۱) صحیحین میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (مشکوٰۃ ص۱۶۵) یعنی جو شخص اکیلا قیام کرے اور جو لوگ اکٹھے ہو کر قیام کریں رمضان کا بصدق یقین و بہ نیت ثواب اُن کے اگلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس حدیث میں قیام اکیلے پڑھنے والے اور باجماعت پڑھنے والوں دونوں کو شامل ہے۔ اسی طرح جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اکیلے پڑھا ہے اور تین شب جماعت سے بھی کما مر۔

(۲) امام بیہقی اپنی سنن کبریٰ میں باب منعقد فرماتے ہیں۔ باب ان صلوٰۃ التراویح بالجماعۃ افضل۔ پھر دو حدیثیں قولی لاتے ہیں۔ پہلی ایک طویل حدیث ابوذر کی جس میں آتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان الانسان اذا قام مع الامام حتی ینصرف کتب لہ بقیۃ لیلتہ (ص۴۹۴ ج ۲) مشکوٰۃ میں ان لفظوں سے ہے ان الرجل اذا صلی مع الامام حتی ینصرف حسب لہ قیام لیلۃ (ص۱۱۴) امام بخاری کے شاگرد محمد بن نصر مروزی نے قیام اللیل میں یوں ذکر کیا ہے۔ انہ من قام مع الامام الحدیث (ص۹۵) جس کے معنے یہ ہوئے کہ جو شخص امام کے ساتھ یہ نماز ادا کرے اُس کا قیام ساری شب کا شمار ہوتا ہے۔ سبحان اللہ! تراویح باجماعت کی کیسی فضیلت ہے۔ دوسری حدیث ثعلبہ قرظی سے لائے ہیں۔ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناسا۔

(۳) فی ناحیۃ المسجد یصلون وأبی بن کعب یقرء وھم یصلون بصلوتہ فقال قد احسنوا او اصابوا

تابعین کا جتھا بہت مستعدی اور چستی کے ساتھ قوی تھا اور کوئی مکروفریب ان کا چلنے نہیں دیا۔ کاش مولوی صاحب وہ ایک ایسے واضع حدیث کا نام بتاتے جو عہد صحابہ میں حدیث بناتے رہے ہوں تو نہایت اچھا ہوتا۔ لیکن چونکہ کوئی ایسا نہ تھا۔ اس وجہ سے نہیں بتایا سنئے! ہم بتاتے ہیں۔ تذکرۃ الموضوعات میں ہے:

قال ابن الجوزی الوضاعون خلق کثیرون کبارھم وھب بن وھب القاضی ومحمد بن السائب الکلبی ومحمد بن سعید الشامی المصلوب وابوداؤد النخعی واسحق بن نجیح الملطی وغیاث بن ابراھیم النخعی والمغیرۃ بن سعید الکوفی واحمد بن عبد اللہ الجوبیاری ومامون بن احمد الھروی ومحمد بن عکاشۃ الکرمانی ومحمد بن القاسم الطالکانی ومحمد بن زیاد الیشکری وقال النسائی الکذابون المعروفون بالوضع اربعۃ ابن ابی یحیی بالمدینۃ والواقدی ببغداد ومقاتل بن سلیمان بخراسان ومحمد بن سعید المصلوب بالشام وقیل وضع الجوبیاری وابن عکاشۃ ومحمد بن تمیم والفاریابی اکثر من عشرۃ الاف فانشأ اللہ علماء یذبون ویوضحون ویفضحون القبیح فھم حراس الارض وفرسان الدین کثرھم اللہ الی یوم الدین انتھی (تذکرۃ الموضوعات)

یعنی امام ابن جوزی نے کہا ہے کہ حدیث کے وضع کرنے والے بہت سے ہیں۔ جن میں سے بڑے بڑے یہ ہیں۔ وہب بن وہب قاضی۔ محمد بن سائب کلبی۔ محمد بن سعید شامی مصلوب۔ ابوداؤد نخعی۔ اسحق بن نجیح ملطی۔ غیاث بن ابراہیم نخعی۔ مغیرہ بن سعید کوفی۔ احمد بن عبداللہ جویباری۔ مامون بن احمد ہروی۔ محمد بن عکاشہ کرمانی۔ محمد بن قاسم طالکانی۔ محمد بن زیاد یشکری۔ اور امام نسائی نے کہا ہے کہ جھوٹ بولنے والے جو حدیث کے وضع کرنے میں مشہور ہیں چار شخص ہیں۔ ابن ابی یحیی مدینہ میں اور واقدی بغداد میں اور مقاتل بن سلیمان خراسان میں اور محمد بن سعید جو سولی دیا گیا شام میں۔ اور لوگ کہتے ہیں کہ جویباری اور ابن عکاشہ اور محمد بن تمیم اور فاریابی نے دس ہزار سے زیادہ حدیثیں وضع کیں۔ پھر اللہ نے ایسے علماء کو کھڑا کیا جو دفع کرتے ہیں (شریعت سے) اور صحیح کو ظاہر کرتے ہیں اور بُرے شخص کی برائی کو کھول دیتے ہیں پس یہ لوگ زمین کے محافظ اور دین کے شہسوار ہیں۔ اللہ تعالے قیامت تک ایسے لوگوں کو بکثرت پیدا کرتا رہے؛

اس عبارت میں علامہ ابن الجوزی نے بڑے بڑے وضاعین کے نام بتلائے ہیں اور ان کا پتہ دیا ہے جنہوں نے ہزاروں حدیثیں بنائی تھیں۔ ساتھ ہی امام نسائی کے بیان سے ظاہر ہوا کہ علماء ربانی نے ان جعلی اور بناوٹی حدیثوں کو ایک ایک کرکے اصلی حدیثوں سے الگ کیا اور حدیث بنانے والوں ہی کو پکڑا۔ ان کے اس عیب قبیح کو کھول کر بیان کردیا۔ جس سے اصلی حدیثیں محفوظ ہوگئیں اور لوگ ان کے فتنہ سے سلامت رہے۔ پس واضعین کا وجود وظہور کچھ مضر نہ ہوا۔ اور جب عہد تابعین و اتباع تابعین میں حدیث نبوی سے مدافعت کرنے والے اور بناوٹی حدیثوں کو اصلی اور سچی حدیثوں سے الگ کرنیوالے اور کھری کھوٹی کے پرکھنے والے موجود تھے تو یہ کیسے ممکن ہوسکتا کہ اصلی اور سچی حدیثوں کے ساتھ موضوع حدیثیں شامل ہوسکیں۔ پس حدیثوں کا محفوظ رہنا یقینی وقطعی ہے۔ ذرا بھی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ اور یہ وضع کرنے والے جو بقول امام ابن الجوزی بڑے بڑے تھے عہد صحابہ سے صدیوں بعد پیدا ہوئے۔

پس مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ

"عہد صحابہ میں حدیثیں وضع کرنا شروع کردیا تھا"

صریح جھوٹ اور ناواقفیت پر مبنی ہے اور امام ابن الجوزی پر افترا وبہتان ہے۔ (باقی)

جمع القرآن والحدیث } قرآن اور حدیث کی جمع وترتیب اور اس کی حفاظت کے بارے میں۔ قیمت ۶/ (دیکھو)

جمعہ کی دو اذانیں

بقلم مولوی ابونعمان محمد عبدالحنان صاحب مدرس مدرسہ شمس الہدیٰ دالپور

جمعہ میں دو اذان کہنی جائز ہے بلکہ دو ہی دینا چاہئے بفرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان فی الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل ثانی عرباض بن ساریہ کی روایت فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین یعنی جو زندہ رہیگا تم سے بعد میرے دیکھیگا اختلاف بہت پس لازم پکڑو میری سنت کو اور خلفائے راشدین کی سنت کو۔

لہذا جب اذان اول میں اختلاف ہو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت خطبہ کے وقت اذان دیجائے اور حضرت عثمان رضہ کی سنت جو خلیفہ راشد ہیں پہلی اذان دی جائے اسی واسطے بخاری شریف باب الجلوس علی المنبر عند التاذین فثبت الامر علی ذلک یعنی حضرت عثمان رضہ نے اذان اول زیادہ کیا تو یہ امر ثابت ہوگیا فتح الباری باب الاذان یوم الجمعہ کی حدیث کی شرح میں وسیاق نحوہ قریباً من روایۃ یونس بلفظ فثبت الامر علی ذلک والذی یظھر ان الناس اخذوا بفعل عثمان فی جمیع البلاد اذ ذاک لکنہ خلیفۃ مطاع الامر (جسکی حکم کی اطاعت کی جائے) ہونے کی وجہ اگر دو اذان دینے کی وجہ نماز جمعہ باطل ہو جاوے تو حضرت عثمان وعلی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سبھوں نے اپنے جمعوں کو ضائع کیا۔ حضرت عثمان رضہ وغیرہ کا غلطی ہونا کیا۔ اور ان لوگوں کے فضائل کیا ہونگے اور حضور کا فرمانا علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین کیا ہوگا

اذان اول کے نہ دینے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہوگی۔ اس لئے کہ حضور نے خلفاؤں کے طریقہ کو بھی لازم پکڑنے کو فرمایا ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ خلفاؤں کی سنت سے مراد وہ

اور انہوں نے فرمایا اے قوم میں اللہ کا رسول ہوں انہوں نے کہا :-

(۱۱) وما انت الا بشر مثلنا وان نظنك لمن الکاذبین (شعراء) کہ تو بشر ہو کر اپنے آپ کو رسول کہتا ہے ہم تجھے اس بات میں کاذب سمجھتے ہیں -

(۱۲) اسی طرح جب موسےٰ اور ہارون علیہما السلام نے کہا کہ ہم اللہ کے رسول ہیں -

(۱۳) فقالوا انؤمن لبشرین مثلنا (مومنون پ ۱۸ ع ۳) تو قوم نے کہا ہم اپنے جیسے بشروں پر ایمان لائیں -

غرض حضرت نوح سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہم السلام تک - جتنے انبیاء اپنی اپنی قوم کی طرف آئے اور کہا کہ ہم اللہ کے رسول ہیں - تو قوم نے یہی جواب دیا -

(۱۴) ان انتم الا بشر مثلنا تریدون ان تصدونا عما کان یعبد آباؤنا فاتونا بسلطٰن مبین (ابراہیم پ ۱۳ - ع ۲) کہ تم ہماری طرح بشر ہی ہو تم چاہتے ہو کہ ہم کسی طرح اپنے آباء واجداد کے طریق سے رک جائیں - تمہارے رسول ہونے کی کیا دلیل ہے

(۱۵) قوم کے جواب میں ہر ایک نبی نے کہا

قالت لہم رسلہم ان نحن الا بشر مثلکم ولکن اللہ یمن علیٰ من یشاء من عبادہٖ (ابراہیم پ ۱۳ - ع ۲) بیشک ہم تمہاری طرح بشر ہیں لیکن اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر احسان کر کے جس کو چاہتا ہے رسول بنا دیتا ہے -

(۱۶) حضرت ابن عباس اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں - ان نحن (ما نحن) الا بشر (آدمی) مثلکم ولکن اللہ یمن علیٰ من یشاء من عبادہٖ (بالنبوۃ والاسلام) (عباسی ص ۲۹۱)

تمام پیغمبروں نے کہا بیشک ہم تمہاری طرح بشر یعنی آدمی ہیں - لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے نبی بناتا ہے -

(۱۷) علامہ سیوطی فرماتے ہیں :-

ان نحن الا بشر مثلکم (کما قلتم) (جلالین ص ۳۰۵) بے شک ہم بشر ہیں جس طرح تم کہتے ہو -

(۱۸) جامع البیان میں ہے - ان نحن الا بشر مثلکم (فی الجنس والصورۃ ص ۳۰۵)

(۱۹) امام المفسرین علامہ ابن جریر فرماتے ہیں :-

ان نحن الا بشر مثلکم (صدقتم فی قولکم ان انتم الا بشر مثلنا فما نحن الا بشر من بنی آدم انس مثلکم (ابن جریر جلد ۱۳ ص ۱۱۳)

کہ تمام پیغمبروں نے اپنی اپنی قوم کو کہا کہ بیشک ہم تمہاری طرح ہی بشر ہیں اور تمہارا یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ تم ہماری طرح بشر ہو - اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ واقعی ہم بشر ہیں آدم کی اولاد سے ہیں اور تمہاری طرح انسان ہیں - لیکن یہ اللہ کا فضل و احسان ہے جس نے ہم کو رسول بنایا -

غرض کہ اس آیت میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی نے اپنے بشر ہونے کا اقرار کیا - اور اپنی قوم کو علی الاعلان کہا کہ ہم بشر ہیں - اب جو شخص انبیاء کے بشر ہونے سے انکار کرے وہ تمام انبیاء کی تکذیب کرتا ہے - اور جو ایک نبی کی بھی تکذیب کرے وہ کافر، بے ایمان اور خدا کا دشمن ہے - تو جو تمام انبیاء و رسل کا مکذب ہو اس کا کیا حال ہوگا -

فی النار والسقر مع الجد والپدر -

(۲۰) علامہ نظام الدین فرماتے ہیں :-

الثانیۃ التمسك بطریقۃ التقلید و ذلك قولہم تریدون ان تصدونا عما کانوا یعبد آباؤنا ؕ

(نیشاپوری غرائب القرآن جلد ۱۳ ص ۱۲۳)

کہ پہلی وجہ ان کے انکار کرنے کی یہ تھی کہ پیغمبر ہماری طرح بشر ہیں - کھاتے ہیں پیتے ہیں - بازاروں میں چلتے ہیں - وغیر ذلك !

اور دوسری وجہ ان کے انکار کی یہ تقلید ناسدید تھی جو کہتے تھے کہ تم ہم کو ہمارے بڑوں کے طریقے سے ہٹا کر اور طریقہ پر لے جانا چاہتے ہو - سچ ہے سے

فاھرب من التقلید فہو ضلالۃ

بتدعین زمانہ اگر مکذبین انبیاء کی تقلید نہ کرتے تو اس ہلاکت کے گڑھے میں نہ گرتے -

خدا تعالےٰ ہدایت دے -

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

تنقید | خود عہد صحابہ میں شیعہ اور خوارج قدریہ اور جبریہ وغیرہ فرقے پیدا ہو گئے تھے - اسکے بعد جہمیہ مرجئہ معتزلہ وغیرہ نمودار ہوئے (الی) امام ابن جوزی کے بیان کے مطابق حدیثیں وضع کرنا شروع کر دیا الخ (اہلحدیث ۴ محرم)

تائید | مولوی صاحب نے یہاں پر عہد صحابہ میں متعدد فرقوں کا ظہور اور ان کا حدیثیں وضع کرنا بیان کیا مگر کوئی دلیل پیش نہیں کی - یہ مانا کہ کئی فرقے پیدا ہو گئے تھے مگر ابھی ان کا ابتدائی زمانہ تھا - ان میں نہ قوت تھی کہ اپنی بنائی ہوئی حدیثیں لوگوں میں کسی طرح منوالیں اور نہ ان کو اتنا غلو تھا کہ خواہ مخواہ ہر وقت حدیث بنایا کریں - صحابہ رضی اللہ عنہم کا زمانہ اس قسم کی بدعات سے ملوث ہوئے بغیر گذر گیا البتہ ان کے بعد بدعات محدثات کا زور ہوا - فتوحات کی کثرت ہوئی اور مختلف اغراض کے لوگ پیدا ہوئے - اہل ہوا و بتدعہ کا زور بڑھا - اس وقت نفس پرستوں اور خود غرض لوگوں نے حدیثیں وضع کرنا شروع کیا - ایسے لوگوں کے مقابلہ اور سرکوبی کے لئے اہل حق کا گروہ تابعین اور اصحاب

تصدیق الحدیث

بیان الحق بجواب بلاغ الحق

(مجریہ از ۲۰ اگست ۳۶ء)

(۱۲)

گذشتہ ہفتے بتایا گیا ہے کہ شادی شدہ اور کنوارے مرد و عورت کی سزائے زنا میں فرق ہے۔ جس سے حافظ صاحب انکاری ہیں۔ آج ناظرین آگے مطالعہ کریں۔ (مدیر)

حافظ محب الحق صاحب صفحہ ۔۔ میں فرماتے ہیں:-

"وصیت کا حکم منسوخ ہوا، آپ ترکہ کی آیت پر عمل کریں اور اس میں بھی اصلاح فرماویں کہ ثلث میں وصیت جائز۔ خدا کی آیت کو منسوخ کرنے یا مٹانے کے لئے تو کوئی مجاز نہ تھا۔ ایں ضرورت وحی خفی قائم کی گئی، اور اوحی الی ھذا القرآن کی صحت کی گئی کہ ھذا القرآن میں حدیث بھی داخل ہے۔ افسوس افسوس۔ اے بھائیو! کیا کلام الٰہی انہیں طبع آزمائیوں کا مستحق ہے؟" (بلاغ الحق صفحہ ۵۱)

حافظ صاحب! مذہبی گفتگو میں تیور بدل کر بولنا اچھا نہیں۔ بحکم جَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ خوش کلامی سے کام لیجئے۔ وصیت کو ہم نے منسوخ نہیں کیا بلکہ ابھی تک جاری ہے۔ لیکن آپ نے وصیت کے معنے غلط سمجھے ہیں پہلے وصیت کی آیت سنئے۔ ارشاد ہے کُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ (پ ۲-ع ۶)

اس آیت میں دو لفظ قابل غور ہیں۔ اول الوصیت دوسرا بالمعروف۔ بالمعروف کے معنے بالشریعت ہیں اس کا ثبوت سنئے!

وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ

یعنی بیعت کرنے والی عورتیں دینی امور میں تیری (رسول کی) نافرمانی نہ کریں۔ اس آیت کی تفسیر کرنے کیلئے مندرجہ ذیل آیت کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ جس کا شروع الفاظ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ سے ہوتا ہے۔ اس آیت میں جملہ ذوالفروض کے حصے مذکور ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان حصص کی تعیین کرکے خدا نے سب اختیار اپنے قبضے میں کر لیا ہے۔ اسی لئے فرمایا فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ یعنی یہ وصیت (بصورت یوصیکم) اختیاری نہیں بلکہ فرض ہے۔

یہاں ثلث تک وصیت کو محدود کرنے پر اعتراض کرنا بھی قرآن مجید پر عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ قرآن شریف میں وصیت کے ساتھ غیر مضار کا لفظ بھی موجود ہے۔ اس غیر مضار کی تفسیر ہر ایک شخص اپنے منشاء کے مطابق کر لیتا، اس لئے حدیث شریف نے اسکو ثلث تک محدود کر دیا تو کیا اعتراض ہے۔ آخر میں آپکے افسوس میں ہم بھی شریک ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ اے اخوان یوسف قرآن شریف کو اپنی رائے کے ماتحت نہ بناؤ بلکہ قرآن مجید پر عمل کرنے کے لئے رسول علیہ السلام کی معیت کو ضروری سمجھو۔ ایسا نہ ہو کہ عاقبت میں کف افسوس ملتے ہوئے يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا منہ سے نکلے۔ اور ادھر سے جواب ملے كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا۔

حافظ صاحب نے مسئلہ وراثت میں عجیب موشگافی کی ہے۔ جو انہوں نے غالباً امرتسری معاصر کی تحریر کا سے اخذ کی ہوگی۔ اس لئے ہم اپنے جواب میں ان سب کو مخاطب کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

(نوٹ) کل علماء اسلام کا فتویٰ ہے کہ زید کے دو بیٹے ہوں۔ ایک بیٹا اس کی زندگی میں مر جائے اور اولاد چھوڑ جائے۔ دوسرا بیٹا زید کے بعد زندہ رہے۔ تو زید کے ترکے میں سے متوفی بیٹے کی اولاد کو کچھ نہیں پہنچیگا۔ حقیقی زندہ بیٹا سب کا مالک ہوگا۔ اس صورت میں متوفی بیٹے کی اولاد کو اصطلاح میں محروم کہا جاتا ہے۔

دوسری مثال زید مر گیا۔ اس کا دادا زندہ ہے۔ اور اولاد بھی ہے۔ اس صورت میں دادا کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور اگر زید متوفی کا باپ بھی ہے تو دادا کو کچھ نہ ملے گا۔ اس کو اصطلاح میں محجوب کہتے ہیں۔

حافظ محب الحق صاحب ان دونوں مسئلوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"محجوب کا لفظ تک بدعتی ہے کہیں قرآن میں نہیں۔ مثلاً پوتا پوتی یتیم و بے کس۔ سرپرست باپ کا سایہ سر سے اٹھا، ہر طرح مجبور، ہر طرح قابل رحم، ہر طرح قابل اعانت و دستگیری ہے، وہ بے قصور، بے جرم ترکہ سے محروم کئے گئے، محجوب کئے گئے، حالانکہ ولد میں داخل اور باپ کے ترکے کے باپ کی جگہ پر مستحق ہیں۔ اور ذریۃ میں بھی داخل ہیں جو اوپر کی آیت میں خدا نے فرمایا۔ یتیموں کی ہزار طرح خبر لینے والے۔ خدا نے جس نے یتیموں کی نسبت کیا کیا کچھ نہ فرمایا ہے۔ کیا یتیموں کو اس نے محجوب کر کے ان پر ظلم کیا ہے۔ حاشا وکلا نہیں۔ یتیم علماء کے مظلوم ہیں" (بلاغ الحق صفحہ ۔۔)

اہلحدیث دہلی میں ایک صاحب حافظ محمد اکبر واعظ تھے وہ کہا کرتے تھے کہ نماز کا حکم ہے فرض نہیں ہے۔ کیونکہ نماز کے لئے فرض کا لفظ نہیں آیا، فرض قرآن پڑھنا ہے۔ بحکم إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ (الآیہ) حافظ محب الحق صاحب ان سے دوسرے نمبر پر ہیں جو اصطلاحات کے لئے پورے الفاظ کی تلاش کرتے ہیں۔ اچھا جناب محجوب کا لفظ بدعتی ہی صورت مذکورہ میں دادا کو آپ کیا کہیں گے وارث تو کہہ نہیں سکتے اس کا جو نام آپ رکھیں گے ہم بھی وہی منظور کر لیں گے

سنت خلفاؤں کی جو سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہو۔ تو واضح ہو کہ عبارت حدیث علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین کا ترجمہ یہ ہے کہ لازم پکڑو یا لازم ہے تم پر میری سنت اور خلفاء الراشدین کی سنت۔ پس تو وہ سنت جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہو کن لفظوں کا ترجمہ ہے اور اس کی عبارت کہاں ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ بقاعدہ المعرفة اذا اعیدت کانت عین الاولیٰ۔ یعنے معرفہ کو جب لوٹایا جاوے تو ثانی سے اول مراد ہوتا ہے اس پر سنتی اول معرفہ اور سنت الخلفاء الراشدین ثانی سنت بھی معرفہ ہے تو سنة الخلفاء سے سنتی مراد ہوگا۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہے ربکم ورب اٰبائکم دونو رب معرفہ ہونے کی وجہ ایک ہی ہے تو معلوم ہوا کہ المعرفة اذا اعیدت کانت عین الاولیٰ صحیح ہے۔ لیکن سنتی وسنة الخلفاء الراشدین کو اس قاعدہ کے تحت کرنا مغالطہ ہے۔ اس قاعدہ میں اعیدت ہے اور اعیدت کے معنے بعینہٖ اُسی کو لوٹا لے گئے ہے اور قاعدہ ہے تغائر مضاف الیہ سے تغائر مضاف ہوتا ہے۔ اسی لئے سنتی میں مضاف الیہ یائے متکلم ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور سنت الخلفاء میں مضاف الیہ خلفاء لہذا تغائر مضاف الیہ سے دونوں سنت مغائر ہوگئے۔ معرفہ کے بعد معرفہ ہے لیکن بعینہٖ اعادہ اول نہیں اور تحت میں اس قاعدہ کے نہیں۔ ربکم ورب اٰبائکم میں اتحاد اس قاعدہ سے نہیں بلکہ اتحاد کی دوسری وجہ ہے۔ جو آئندہ مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ معرفہ کے بعد معرفہ ہونے سے عین اول ہوگا۔ اگرچہ مضاف الیہ دونوں کے مغائر ہوں۔ دوسری وجہ اتحاد کی ہو یا نہ ہو تو یہ غلط ہے اولاً اعیدت کے معنے خلاف ہے۔

قرآن شریف میں قل یا ایہا الکافرون میں لکم دینکم ولی دین دینکم معرفہ ہے اور دینی (یائے متکلم موقف ساقط ہے) معرفہ تو کیا یہاں بھی دین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دین کفار مراد ہے آیت مباہلہ قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم پ ۳ ع ۱۴ میں ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم اول ابناءنا ونساءنا وانفسنا سے بیٹے و بیٹیاں ونفس رسول اللہ صلعم مراد ہیں اور ثانی لفظوں سے نصاریٰ نجران کے بیٹے وغیرہ تو کیا نعوذ باللہ من ذالک ابناء ونساء نصاریٰ ابناء ونساء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہونگے۔ اسی طرح لنا اعمالنا ولکم اعمالکم پ ۱ ع ۱۶۔ میں کیا دونوں اعمال ایک ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ معرفہ کے بعد معرفہ آنے سے مطلقاً ثانی عین اولیٰ ہوگا محض غلط ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے جبکہ اول کی طرح ثانی معرفہ کا اعادہ ہو کسی طرح کی مغائرت نہ ہو اعادہ کا معنے یہی ہے کہ وہی بعینہٖ لوٹ آوے فرق کسی طرح نہ ہو۔ معرف باللام ہو۔ الم نشرح لك فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا۔ تعریف بالاضافة ہو تغائر مضاف الیہ نہ ہو سنة اللہ التی قد خلت من قبل ولن تجد لسنة اللہ پ ۲۶ ع ۱۱ دونوں جگہ ایک ہی مراد بعینہٖ اعادہ کی وجہ اسیطرح دونوں سنت اللہ متحد ہے بوجہ اعادہ بلافرق بغیر مغائرت مضاف الیہ کے یہ تحت میں قاعدہ کے ہے۔ اور اگر بعینہٖ ثانی اول نہ ہو معرفہ کے بعد معرفہ ہے لیکن دونوں میں تغائر مضاف الیہ ہو۔ جیسا کہ لکم دینکم ولی دین و ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم و انفسنا وانفسکم اور لنا اعمالنا ولکم اعمالکم قاعدہ المعرفة اذا اعیدت کے تحت نہیں ہے اور اس کی وجہ دوسری بھی اتحاد کی نہیں ہے لہذا ثانی عین اولیٰ نہیں ہے اور اگر تغائر مضاف الیہ سے ثانی عین اول ہے وہاں کوئی اور وجہ ہے جیسے کہ ھو ربنا وربکم پ ۱ ع ۱۶ ورب اٰبائکم پ ۱۹ ع ۱۶۔ اللہ ربکم ورب اٰبائکم پ ۲۳ ع ۹ لا الٰہ الا ھو یحیی ویمیت ربکم ورب اٰبائکم۔ ان جگہوں میں ثانی رب سے مراد اول رب ہے اس لئے کہ ہر جگہوں میں دونوں کا مبتدا ایک ہی ہے۔ آمنا برب العٰلمین رب موسیٰ وھارون پ ۱۹ ع ۷۔ میں دونوں رب سے ایک رب مراد ہے بوجہ بدل کے۔ ایسا ہی اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم اول صراط معرفہ ہے الف لام سے ثانی معرفہ ہے اضافت سے بعینہٖ اعادہ معرفہ نہیں ہے پھر بھی ثانی صراط سے مراد اول صراط ہے بوجہ بدل کے ورنہ دونوں معرفہ میں بسبب معرفہ کے تغائر ہو تو بھی ثانی اول نہیں ہوتا ہے جیسا کہ یا نساء النبی لستن کاحد من النساء اول نساء اضافت سے معرفہ ہے ثانی نساء الف لام سے دونوں نساء سے مراد ایک نہیں۔

غرضکہ صرف معرفہ کے بعد معرفہ ہونے سے اتحاد نہیں ہوگا بلکہ بعینہٖ اعادہ ہو۔ اور دونوں معرفہ میں تغائر ہونے سے جب تک دوسری کوئی وجہ نہ ہو مبتدا ایک ہو یا موصوف ایک ہو یا دونوں بدل مبدل منہ ہو اور بغیر دوسری وجہ کے تغائر مضاف الیہ میں اتحاد مقصود ہو تو لفظ میں اتحاد بتانا ہوگا۔ جیسا کہ قالوا نعبد الٰھک واله اٰبائك ابراھیم واسحٰق الٰھا واحدا پ ۱ ع ۱۶۔ تغائر مضاف الیہ سے المعرفة اذا اعیدت کے تحت میں نہیں اور کوئی دوسری وجہ نہیں اس واسطے الٰھا واحدا ۔ اگر معرفہ کے بعد معرفہ مطلقاً ہونے سے اتحاد ہوتا تو الٰھا واحدا کی کوئی حاجت نہ ہوتی۔ اگر تغائر مضاف الیہ کے وقت میں بھی بغیر کسی دوسری وجہ کے اور بغیر لفظ میں اتحاد بتالے کے ثانی معرفہ اولیٰ ہو تو لکم دینکم ولی دین۔ وابناءنا وابناءکم وغیرھا میں ثانی عین اول کیوں نہیں۔ معرفہ کے بعد معرفہ کا اعادہ بلافرق کے بھی ثانی عین اولیٰ نہیں ہوتا ہے قرآن شریف ھل جزاء الاحسان الا الاحسان سورہ رحمٰن۔ الحر بالحر اور النفس بالنفس وغیرہ لہذا سنتی اور سنت الخلفاء میں تغائر مضاف الیہ سے اعادہ معرفہ نہ ہوا اور دوسری کوئی وجہ بھی نہیں ہے لکم دینکم ولی دین وغیرہ کی طرح سنت الخلفاء سے سنتی مراد نہ ہوگا اور کیسے ہوگا۔ اس لئے کہ جو سنت رسول اللہ صلعم کی ہوگی

* خلفاء الراشدین کے سوا اور کسی سے جاری ہو تو کیا اسپر عمل کرنا ہوگا؟ جو بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو جاری کریگا سب کو کرنا ہوگا من احیی السنة الخ کے بنا پر خلفاء الراشدین کی خصوصیت کی وجہ کیا؟ لہذا بفرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا ہوگا۔ ہاں اگر تعارض ہو اور جمع ممکن نہ ہو تو با اصول اعلیٰ و اولیٰ میں تعارض سے اعلیٰ کو لیں گے۔ جیسا کہ ایک مجلس میں تین طلاق حضرت عمرؓ کے تین ہی لیا تو مغلظ ہوگا اور حضور سے ثابت ہے ایک تو مغلظ نہ ہوگا تعارض ہوا تو اعلیٰ حضور سے جو ثابت ہے وہی لیا جائیگا اذان میں تعارض نہیں ہے بلکہ ××

فتاویٰ

س ع۸ } نماز کی تکبیر کیسے کہنی چاہئے۔ اکارے
لوں کا زیادہ ثواب ہے یا دوہرے لفظوں کا۔ جس
رکی نبی علیہ السلام نے تاکید فرمائی ہے وہ تحریر
ؤیں۔ مسئلہ تحریر فرما کر مشکور فرماویں۔
لہ نظام آباد میں تکبیر کے متعلق بہت جھگڑا رہتا ہے
ن اہل حدیث بھی دوہرے لفظوں کی تکبیر کا زیادہ
ب کہتے ہیں۔ (محمد شفیع اینڈ سنز از نظام آباد)

ج ع۸ } تکبیر کے ہر ایک کلمہ کو ایک ایک
. کہنا سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے افضل ہے
ن عبد البر کے تلقین شدہ کلمات ایسے ہی منقول
۔ بروائت احمد منتقی میں یہ روائت موجود ہے۔
ا روائت میں حضرت انس سے مروی ہے۔ امر بلال
بشفع الآذان و یوتر الاقامۃ۔ یہ روائت
ح میں مروی ہے۔ ایک روائت میں حضرت ابن عمر
آیا ہے۔ انما کان الاذان علی عہد رسول اللہ
للہ علیہ وسلم مرتین مرتین والاقامۃ مرۃ
نہ یقول قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ
بداؤد۔ نسائی)

س ع۹ } تین وتروں میں بیچ التحیات
اجائز ہے کہ نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ع۹ } تین وتروں میں التحیات پڑھنا
ے سے ثابت نہیں بلکہ حدیث شریف میں آیا ہے
ز مغرب کے مشابہ وتروں کو نہ پڑھو۔

س ع۱۰ } تراویح بیس جائز ہیں یا آٹھ؟
ئل مذکور)

ج ع۱۰ } تراویح آٹھ رکعت مسنون ہیں۔
ت صلے اللہ علیہ وسلم سے آٹھ کا ثبوت ملتا ہے۔
ل سمجھ کر بیس پڑھے یا چالیس جائز ہے۔ اللہ اعلم!

س ع۱۱ } (الف) جنازہ پڑھ کر دفن کرنے سے
پہلے دعا مانگنی جائز ہے کہ نہیں؟
(ب) نیز اگر کوئی شخص بیس رکعت تراویح با جماعت
پڑھے۔ دل میں ارادہ رکھے کہ آٹھ رکعت تراویح
سنت پڑھی ہیں۔ باقی بارہ رکعت نفل نماز تہجد پڑھی
ہیں۔ اس طرح جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۱ } (الف) نماز جنازہ تمام دعا ہے۔
الگ دعا کرنا قبل دفن میت کے ثابت نہیں۔
بعد دفن کے بھی دعا قبر پر کرنا ثابت ہے۔
(ب) بیس پڑھنے والوں کے پیچھے اس نیت سے
پڑھ لے تو حرج نہیں۔

س ع۱۲ } ایک یتیم نابالغہ لڑکی بعمر ۹-۱۰
سالہ کا نکاح بغیر رضامندی اولیاء عصبات کیا گیا
تھا۔ صرف رشتہ داروں میں سے اس کی ماں پر جبر و
دباؤ ڈال کر مجلس نکاح میں اجازت کے واسطے
شامل کیا گیا تھا۔ اور وہ اس امر پر خوش نہیں۔
آیا ایسا نکاح اللہ و رسول کے نزدیک جائز ہے یا
ناجائز؟ (چوہدری فضل دلد چیمہ)

ج ع۱۲ } محدثین کے نزدیک عورت ولی نہیں
ہوسکتی۔ اور فقہاء کے نزدیک بھی عصبات کی موجودگی
میں ماں کو حق ولائت حاصل نہیں۔ اس لئے نکاح
مندرجہ سوال بالاتفاق ناجائز ہے۔ اللہ اعلم!

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ع۱۳ } ایک آدمی نے اپنی عورت کو طلاق
دی اور اُس عورت نے دوسرے ہی روز ایک دوسرے
شخص سے نکاح کر لیا۔ اس کی گود میں دو ماہ کی شیرخوار
لڑکی ہے۔ اُس عورت نے مہر شریعت کچھ نہیں لیا۔
کیا یہ نکاح درست ہے کہ نہیں؟ اور گواہان نکاح پر
یا خواندہ نکاح پر یا مجلس میں بیٹھنے والوں پر کیا جرم
شریعت محمدی میں ہے؟ مجلس میں بیٹھنے والوں کا بھی
نکاح فسخ ہو گیا ہے یا نہیں۔ اُن کے ہمراہ کھانا یا
اُن کی موت پر اُن کا جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں
اور اُن کی اولاد کے ساتھ جو پیدا ہوگی شریعت میں
برتاؤ کا تعلق کیا ہے؟ ایسی عورت کی عدت کتنی چاہئے
جواب دے کر مشکور فرماویں۔
(مولوی نظام الدین ساکن پیرو والہ ضلع فیروزپور)

ج ع۱۳ } مطلقہ کی عدت تین طہر یا حیض ہے۔ اس
عدت کے اندر نکاح کرنا صحیح نہیں۔ ایسے نکاح میں
شامل ہونے والے اگر باعلم ہوں تو خطاوار ہیں۔ اگر
اس عدت کے اندر نکاح کرنے کو کوئی شخص حلال سمجھے
تو وہ مستحل حرام ہے جو مسلمان نہیں رہ سکتا۔ تاوقتیکہ
صحیح طور پر توبہ نہ کرے۔

نوٹ } فتاوے اسی قدر تھے۔ ہر سوال کے ساتھ
کم از کم دو پیسے کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ کیونکہ فتویٰ فنڈ
سے غریب اور نادار اشخاص کے نام اخبار جاری کیا جاتا
ہے۔ مستفتی حضرات یاد رکھیں۔ (مفتی)

بقیہ متفرقات

نسخہ درکار ہے | میرے آٹھ سالہ بچے کو لکنت کی وجہ
پڑھنے میں سخت تکلیف ہے۔ ناظرین میں سے کوئی صاحب
مجرب نسخہ عطا فرمائیں مشکور ہونگا۔ (محمد عبد الکبیر
موضع رشیداں۔ ڈاکخانہ دھمتاں۔ ریاست پٹیالہ)

دعائے صحت | میرے دو دوست کرم الدین و محمد اسمٰعیل
نزلہ میں مبتلا رہتے ہیں۔ ناظرین ان کے حق میں دعائے
صحت کریں۔ راقم:- محمد ایوب عربک ٹیچر گورنمنٹ ہائی
سکول میرپور)

تلاشِ معاش | میں غریب، بے کس اور نادار ہوں۔
بوجہ غربت کے کسی جگہ رسائی نہیں ہوسکتی۔ معاش کا
حاجتمند ہوں۔ اردو اور انگریزی بھی ضرور تاجانتا ہوں۔
کوئی خدا ترس صاحب اسلامی اخوت کا لحاظ کرتے ہوئے
مجھے روزگار مہیا کردیں۔ تا عمر احسان یاد رکھونگا۔
پتہ محمد حسین معرفت مینجر اخبار اہلحدیث امرتسر)

فتاویٰ نذیریہ ہر دو حصہ۔ حضرت میاں صاحب
سید محمد نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ کا مجموعہ
جو دو ضخیم جلدوں میں ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ رعایتی
تین روپیہ۔ پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر

ہاں پوتے کا مسئلہ اور پوتے کو ولد میں داخل کرکے علماء پر اعتراض کرنا نقل و عقل دونوں کے خلاف ہے

سنئے صاحب!

زید کی مندرجہ ذیل اولاد ہے۔ دو بیٹے عبداللہ۔ عبدالرحمن۔ عبدالرحمن کے دو بیٹے ہیں۔ بقول آپ کے یہ چار کس اس کی اولاد ہیں اس کے ترکہ کی تقسیم کیسے ہوگی؟ عبداللہ عبدالرحمن کو چار چار آنے اور پوتوں کو بھی چار چار آنے۔ کیا یہ تقسیم صحیح ہوگی؟ (کیونکہ پوتا اولاد میں داخل ہے) اگر باوجود اولاد ہونے کے آپ ان کو حصہ نہیں دلاتے تو ان کا نام (محروم یا محجوب) کیا رکھیں گے؟

حافظ صاحب! خدا کے لئے انصاف کیجئے۔ پوتا پیدا ہوتے ہی دادا کا ولد ہے یا باپ کے مرنے سے ولد بنتا ہے۔ بات تو موٹی ہے دیکھیں اخوان یوسف اس کا کیا جواب دیتے ہیں ولد اور والد میں نسبت تضائف ہے۔ پٹنے کے کسی عالم سے پوچھ لیجئے۔ کیا ہمارا یہ دعویٰ غلط ہے کہ نسبت تضایف ابتداء سے انتہا تک رہتی ہے۔ پس پوتا پیدا ہوتے ہی دادے کا ولد ہونے سے یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ میں داخل ہے۔ پس آپ اور آپ کے ہم خیال (امرتسری ہوں یا لاہوری) صورت مرقومہ کا جواب دیں۔

حافظ صاحب! آپ نے یہ دو رنگی کیسے اختیار کی جو آپ لکھتے ہیں:۔

پوتا ولد میں داخل ہے اور باپ کے ترکہ کا باپ کی جگہ کے مستحق ہے۔

یہ باپ کی جگہ کے کیا معنی ہیں۔ اگر دادے کا ولد ہے تو کیا باپ کے ہوتے بھی ولد ہے۔ اگر باپ کے ہوتے ولد نہیں ہے تو آپ اس کو ولد میں کیوں داخل کرتے ہیں اور اگر داخل کر بھی لیں تو یہ داخلہ حقیقی ہے یا مجازی اگر حقیقی ہے تو صورت مرقومہ میں اس کو حقیقی رکھئے اگر مجازی ہے تو دوسرے بیٹے کے ساتھ جو حقیقی ولد ہے اس کو برابر نہ کیجئے۔ اب میں ایک دوسری طرح آپکو آپ کے خیال کی غلطی بتاتا ہوں۔ آپ کا ایک بیٹا ہے اس کی ایک بیٹی ہے۔ جو بقول آپ کے آپ کی ولد ہے مہربانی کرکے بتائیے اس لڑکی کی ولایت نکاح آپکو حاصل ہوگی یا آپ کے بیٹے کو؟ میرا سوال اس صورت پر ہے۔ جب آپ دونوں (باپ بیٹے) میں اختلاف رائے ہو تو کس کی رائے کو ترجیح ہوگی؟ یقیناً باپ کی رائے کو۔ اب میں منطقی اصطلاح میں آپ سے گفتگو کرتا ہوں۔ آپ کو تکلیف تو نہ ہوگی؟

اہل منطق کا متفقہ اصول ہے کہ علت بعیدہ کا اثر معلول بعید پر نہیں پہنچتا (قطبی)

اس کے بعد حافظ صاحب علماء کو کوستے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"خدا نے فرمایا ولقد ھمت بہ وھم بھا لولا ان رأ برھان ربہ (اس عورت نے حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف رغبت کی۔ اگر یہ برہان رب نہ دیکھے ہوتے تو یہ بھی رغبت کرتے مگر حضرت یوسف علیہ السلام تھے پیغمبر برہان رب دیکھے ہوئے تھے۔ عباد مخلصین میں تھے۔ جن کے پاس شیطان کا گزر ہی نہیں، وہ کس طرح اس عورت کی طرف راغب ہو سکتے تھے۔ محفوظ ہے۔ بعد کی آیت میں خدا نے واضح بھی کر دیا ہے۔ اس میں کچھ جائے گفتگو نہیں۔ مگر قوم نے کیا کیا۔ تفسیروں کو اٹھا کر دیکھو، بے باکانہ لکھتے ہیں کہ آپ نے بھی رغبت کی، بلکہ ازار تک کھولا۔ اور برہان رب یوں دکھائے گئے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی تصویر سامنے آگئی اور آپ یہ تصویر دیکھ کر گناہ سے بچ گئے!"

(بلاغ الحق ص۱۶)

اہلحدیث | ناظرین! ان اخوان یوسف کی عادت ہو گئی ہے کہ ہر ایک بات میں اپنے استعلا اور ادعاء فقاہت و علم کے ساتھ مفسرین کی جہالت دکھایا کرتے ہیں۔ جو لوگ ان کے حالات اور مقالات سے واقف ہیں وہ شہادت دے سکتے ہیں کہ مضمون کے لکھنے سے پہلے علماء اسلام پر برس پڑتے ہیں۔ اور اس برسنے اور کوسنے ہی کو اپنی صداقت کا نشان جانتے ہیں۔ غالباً اسی لئے مولانا حالی مرحوم نے ایسے لوگوں کے حق میں کہا ہے ؎

اوروں کی برائی ہی پہ ہے فخر وہاں

خوبی کوئی باقی نہیں جس امت میں

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ مرقومہ بالا اقتباس میں حافظ صاحب کا یہ فقرہ کہ

"تفسیروں کو اٹھا کر دیکھو الخ

کیا جامع فقرہ ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے حافظ صاحب اور دیگر اخوان یوسف کے سب مفسرین سابقین غلط کہتے چلے گئے۔ ہم حافظ صاحب کے اس کلیہ کی نقیض موجبہ جزئیہ کی شکل میں دکھانے کو صرف ایک تفسیر کا حوالہ دیتے ہیں۔ وہ ایسی تفسیر ہے کہ ہر معقول پسند اسے مطالعہ میں رکھتا ہے۔ یعنی تفسیر کبیر حافظ صاحب اسے دیکھتے تو یہ دعویٰ نہ کرتے۔ جو انہوں نے اس مقولے میں کیا ہے ؎

چوں ندانند حقیقت رہ افسانہ زدند

اخیر میں ہم آپ کے ایک فقرے کو صحیح جان کر نقل کرتے ہیں۔ جو یہ ہے کہ

"ایسے مدعیان علم سے کون بچا رہا (ص۱۶)

سچ ہے ؎

کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو

کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے

(باقی آئندہ)

اتباع رسول امرتسری منکر حدیث پارٹی کے سرگروہ مولوی احمدالدین صاحب (متوفی) اور حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب کے مابین حجیت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع الرسول راہ ہدایت ہے۔ مگر فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کو شرک اور زنا سے بدتر ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ قیمت ۸؍ رپتہ ← (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ملکی مطلع

ٹ :- چونکہ حضرت مولانا ابوالوفا
ناء اللہ صاحب پر بوجہ قاتلانہ حملہ
نے کے ملکی مطلع تیار نہیں ہوسکا صرف
اقتباسات و مراسلات درج کئے گئے
ینیجر اہلحدیث)

...ین کی لڑائی

لڑائی دن بدن سخت ہوتی جاری
۔ وسط ستمبر سے لے کر اب تک
ی چین کا بہت بڑا رقبہ فتح ہوچکا ہے
نگ کے جنوب کی طرف چار پانچ
ر مربع میل کا رقبہ جاپانیوں کے
ہ میں آگیا ہے۔ پیکنگ اور ٹنٹسن
خطے میں جاپانی حکومت قائم ہوگئی
ں سے آگے بڑھ کر چنگ ٹن کا علاقہ
پیکنگ کے جنوب مغرب میں ہے اور
میل تک پیکنگ۔ ہان کانگ۔ ریلوے
برابر پھیلا چلا گیا ہے، فتح ہوگیا۔
کے بعد شی کیا ج وانگ جو چینی فوج
صوبہ ہوپی میں آخری مستقر رہ گیا
ا۔ چھن گیا۔ اس سے اور آگے بڑھ کر
یانے ہوٹو کے جنوب میں ایک بڑا
ا ریلوے جنکشن تھا وہ چینی فوج کا
ت اہم مرکز تھا۔ اس پر بڑی گھمسان
لڑائی ہوئی۔ آخر یہ مقام بھی ہاتھ سے نکل گیا۔ اس
ہ زمین کا بہت بڑا رقبہ یعنی ساحل سے لیکر تائی یوین
ے جو شانسی کا راجدھانی ہے بلا کسی بچاؤ کے پڑا رہ گیا
پانیوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ اور رفتہ رفتہ اس پر

حکومت قائم کرتے جارہے ہیں۔ اب مقابلہ صوبہ شانسی میں ہو رہا ہے۔ یہاں پر خاص چینی صوبہ دریائے زرد کا ساحل ہے جو ہونن اور شانٹن کی حفاظت کرتا ہے۔ دریائے زرد کے ساحلوں کی بناوٹ نے مورچہ بندی میں بہت مدد کی ہے۔ اسکے علاوہ اب لڑائی کا محاذ

حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

(پر)

قاتلانہ حملہ

امرتسر میں عرس امام اعظم کے بہانے سے ایک جلسہ کیا جاتا ہے۔ جس میں عموماً اہل توحید (اہل حدیث اور دیوبندی حضرات) پر گالیوں کی بوچھاڑ کی جاتی ہے چنانچہ اس دفعہ یکم۔ ۲ اور ۳۔ نومبر کو بھی ایسا ہی کیا گیا۔ اور مولانا ثناء اللہ صاحب کا نام لے لے کر حاضرین جلسہ کو اکسایا گیا۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ ۴۔ نومبر کو مسجد مبارک امرتسر میں جلسہ اہل حدیث میں شرکت کے لئے مولانا تشریف لے گئے، مسجد مبارک کے دروازہ پر تانگہ سے اترتے ہی ایک نوجوان نے ٹوکے سے حملہ کیا۔ جس کی وجہ سے مولانا گر پڑے۔ سر پر دو شدید زخم آئے۔ خون بھی بہت بہا۔ ملزم کو لوگوں نے پکڑ لیا مگر اس کے ساتھیوں نے جو پہلے ہی سے سازش کر چکے تھے۔ اس کو چھڑا کر بھگا دیا۔ پولیس بڑی سرگرمی سے تفتیش کر رہی ہے۔ اور مفرور کی تلاش میں ہے۔

مولانا موصوف رو بصحت ہوتے جارہے ہیں۔ ناظرین کرام پریشان نہ ہوں بلکہ دعائے صحت کریں۔ (مفصل آئندہ)

(راقم :- ابو رضا عطاء اللہ ابن مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

تنگ کر دیا ہے۔ اس لئے غالباً یہ پہلا موقع ہوگا۔ کہ جاپانیوں کو جم کر مقابلہ کرنا ہوگا۔ اگر اس موقع پر چین کو کوئی خاص مدد مل گئی یا جاپان کو کسی قسم کی رکاوٹ ہوگئی تو جاپان کے قدم آگے بڑھنا مشکل ہیں

ان صوبوں میں جو خانہ جنگیاں تھیں، اور گورنروں کے باہمی مقابلے تھے وہ اب سب بند ہوگئے ہیں۔ سب جماعتوں نے مشترکہ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے مرکزی حکومت کی اطاعت قبول کر لی۔ دور دور صوبوں سے کمک اور رسد پہنچ رہی ہے اور کوشش یہی ہے کہ جاپانیوں کو اس طرف سے شنگھائی تک نہ پہنچنے دیں۔

شنگھائی کی لڑائی کا نقشہ مختلف ہے یہاں شروع ہی سے مقابلہ سخت ہے یہاں جاپانی فوجوں کو جنگی جہازوں سے بہت مدد ملتی ہے۔ جب چینی ادھر حملہ کرتے ہیں تو ان جہازوں سے سخت گولہ باری ہوتی ہے اور ان کے قدم رک جاتے ہیں۔ لیکن جاپانیوں کیلئے بھی یہ امداد زیادہ فائدہ مند نہیں ہے اس لئے کہ جب وہ کوئی فتح حاصل کر کے آگے بڑھتے ہیں اور جہازی توپوں کی حدود سے آگے نکل جاتے ہیں تو فوراً ان کو پسپا ہونا پڑتا ہے۔ کئی بار جاپانیوں نے سخت سے سخت حملے کئے۔ لیکن کوئی خاص فائدہ نہ ہوا۔ جاپانیوں نے امن پسند رعایا کو خوفزدہ کرنے کے لئے کئی بار شہروں پر بم باری کی۔ ساحل پر رہنے والے ماہی گیروں پر بم برسائے۔ بم کے علاوہ ہوائی جہاز پر سے اس مضمون کے اشتہار بھی برسائے۔ "ہار مان لو۔ ہر شخص کو ایک ڈالر انعام دیا جائیگا۔ جاپان کی فوجی طاقت سے مقابلہ کرنے میں تباہی کے سوا اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا"

جاپان ابھی تک چین کو پرانا چین سمجھ رہا ہے۔ چین بہت کچھ بدل گیا ہے۔ فوجی طاقت، اسلحہ اور دولت میں پہلے سے بدرجہا بہتر ہے۔ لڑائی چھڑ جانے

متفرقات

اعیان اہلحدیث اس کی ترقی میں ہمہ تن مصروف ہوکر کوشش کریں۔ امید ہے ان کی کوشش رائیگاں نہیں جائے گی۔ انشاء اللہ شروع سال میں اگر سابقہ کی پوری ہوجائے تو بہت بہتر ہو۔ بات تو کچھ بھی نہیں۔ صرف بہی خواہوں کی توجہ درکار ہے۔

الارشاد امرتسر سے ماہوار جاری ہوا ہے۔ مضامین عام اسلامی رسائل کی طرح ہوتے ہیں۔ البتہ تحریک خاکسار کے متعلق پوری پوری تردید ہوتی ہے۔ قیمت سالانہ ۱۲/ پتہ: منیجر الارشاد چوک بابا اٹل امرتسر۔

قبیلہ محمدی از مولانا محمد صاحب دہلوی۔ جس میں نجد اہل نجد اور قبیلہ بنوتمیم کی فضیلت وبزرگی احادیث سے بیان کی گئی ہے اور مخالفین کے اعتراضات کا مسکت و مدلل جواب ہے۔ قیمت ۲/ پتہ دفتر اخبار محمدی باڑہ ہندو راؤ دہلی۔

کتاب الوتر جس میں وتر ایک رکعت پڑھنا احادیث سے بدلائل ثابت کیا ہے۔ مؤلفہ مولوی عبداللطیف صاحب جوناگڑھی۔ جوابی کارڈ بھیج کر پتہ ذیل سے مفت طلب کریں۔ حافظ عبدالجبار کرانہ مرچنٹ اٹاوہ (یوپی)

ہفتہ وار "جہانگیر" شہر جالندھر سے جاری ہے۔ مضامین اخلاقی، مذہبی، تاریخی، اتحادی اور قومی تنظیم کے متعلق ہوتے ہیں۔ قیمت سالانہ پانچ روپے (ما/) پتہ:۔ منیجر ہفتہ وار جہانگیر جالندھر شہر (پنجاب)

تبلیغی اشتہارات مفت مندرجہ ذیل اشتہارات قادیانیوں کی تردید میں محصول ڈاک بھیجکر مفت حاصل کریں۔ (۱) مرزا امام الدین کون تھا؟ (۲) مقام نبوت۔ (۳) قاضی محمد سلیمان عالم ربانی اور مسیح موعود کادیانی۔ (۴) مرزائیوں کے عقائد۔ پتہ:۔ سکرٹری ینگ مین محمڈن ایسوسی ایشن مسجد مبارک لاہور۔

اسوہ حسنہ اسوہ حسنہ پر مولانا محمد ابراہیم صاحب کا عالمانہ مضمون ہے۔ جوابی کارڈ بھیجکر مفت حاصل کریں مولوی عبداللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب ڈھاب کھٹیکاں امرتسر۔

تحقیق تراویح جس میں نماز تراویح آٹھ رکعت پڑھنے کا ثبوت ہے۔ ۲/ برائے اشاعت فنڈ + محصولڈاک بھیجکر دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔

مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادی کا بڑا لڑکا ذیابیطس کی بیماری میں سخت عاجز ہے۔ مزید براں تنگ دستی زیادہ تکلیف دہ ہے۔ حافظ صاحب مرحوم کے حلقہ معتقدین کو چاہئے کہ اس بیکس کی مدد کریں۔ پتہ یہ ہے:۔ محمد حسین متصل مسجد حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم۔ وزیرآباد (پنجاب)

ناظرین کرام غور سے پڑھیں

سابقہ پرچہ میں حساب دوستاں شائع کیا گیا ہے اسے ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ اور قیمت اخبار جلد از جلد ارسال کردیں۔

مہلت یافتگان قیمت اخبار ارسال کردیں۔ ورنہ اخبار بند ہوجانے پر شکایت نہ فرمائیں۔ (منیجر اہلحدیث)

اہلحدیث ۵۔ نومبر مندرجہ ذیل خریداروں کے نام دی پی بھیجا گیا ہے۔ امید ہے کہ سب حضرات نے وصول کرلیا ہوگا۔ اگر خدانخواستہ کسی صاحب کی عدم موجودگی یا کسی اور وجہ سے دی پی واپس ہوجائے تو وہ بہت جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ ورنہ دی پی واپس وصول ہونے کے بعد ایک ہفتہ انتظار کرکے اخبار بند کردیا جائیگا۔

۴۰-۲۱۱۳-۲۱۲۳-۲۴۰۷-۲۹۸۶-۳۷۷۲-
۴۱۲۰-۴۴۸۴-۵۶۵۸-۵۶۷۲-۶۶۳۰-
۶۶۸۶-۶۹۰۳-۷۰۵۸-۷۴۱۴-۷۷۰۰-
۸۱۱۵-۸۱۶۶-۸۶۶۲-۹۲۰۷-۹۶۵۰-۹۸۵۴
۱۰۰۶۲-۱۰۰۸۲-۱۰۴۰۸-۱۰۴۲۷-۱۰۴۴۵-
۱۰۴۴۹-۱۰۷۷۶-۱۰۷۷۸-۱۰۷۸۲-۱۱۱۰۲-
۱۱۴۴۹-۱۱۴۸۵-۱۱۷۱۱-۱۱۷۵۳-۱۱۷۷۹-
۱۱۹۴۹-۱۱۹۵۴-۱۱۹۵۵-۱۲۰۰۲-۱۲۰۳۶-

ناظم جمعیۃ تبلیغ پنجاب کا تبلیغی دورہ ۱۸ اکتوبر میں جنڈیالہ ضلع امرتسر میں جلسہ ہوا۔ جس کی مختصر کیفیت اہلحدیث ۲۲۔ اکتوبر میں چھپ چکی ہے۔ اس کے بعد کوٹ سید محمود میں ایک تقریب پر عام مجمع میں ترک رسوم شرکیہ بدعیہ پر تقریر ہوئی۔ ازاں بعد ۲۲۔ تاریخ کو کمیلا ضلع امرتسر میں جلسہ تھا۔ جہاں پر اغراض جمعیۃ کے مطابق توحید وسنت پر تقریر کی گئی۔ بحمداللہ مؤثر ہوئی۔ ۲۳۔ کو فتح گڑھ چوڑیاں میں جلسہ پر پہنچا۔ اور ۲۴۔ کو ایک عظیم اجتماع میں صحیح اسلام کی تعلیم پیش کرکے فرق محدثہ کی تردید بلیغ طریق پر کی۔ بفضل خدا اچھا اثر رہا۔ یہاں پر جمعیۃ کا شائع شدہ رسالہ مفت تقسیم کیا گیا۔

خاکسار:۔ ناظم از دفتر جمعیۃ تبلیغ امرتسر

یاد رفتگاں مندرجہ ذیل حضرات کے انتقال کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ناظرین ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

(۱) مولانا محمد اکرم علی صاحب مدرس مدرسہ دواری ضلع راجشاہی۔ (۲) حکیم محمد امداد بخش سردار جماعت اہل حدیث کھیتڑی جے پور والد ماجد مولوی عبدالجبار صاحب کھنڈیلوی۔ (۳) مولوی محمد عبیداللہ صاحب مدرس ہائی سکول چھاؤنی کا ۲۲ سالہ نوجوان صاحبزادہ کسی نے قتل کردیا۔ (۴) بابو محمود حسن ولد مولوی احمداللہ صاحب مدرس کمرکیا ضلع سارن۔ (۵) ڈاکٹر مظہرالحق صاحب گود ساکن بمبئی (آپ دس سال سے مشرف باسلام تھے) (۶) مولوی ابومحمد جعفر صاحب امام مسجد اہل حدیث بمبئی۔ (۷) اہلیہ حافظ فضل الرحمن صاحب کنجاہ ضلع گجرات۔

غریب فنڈ میں ایک ماہ سے کوئی رقم نہیں آئی حالانکہ عرصہ سے ناظرین کرام سے عموماً اور اصحاب خیر سے خصوصاً پُرزور اپیل کی جارہی ہے۔ اگر یہی حال رہا تو سائلین غریب فنڈ میں سے کسی کے نام بھی اہلحدیث جاری نہیں ہوسکیگا۔ رمضان المبارک میں صدقات وخیرات کا ثواب جس قدر ہے وہ ناظرین سے مخفی نہیں۔ اس لئے صدقات خیرات ادا کرتے وقت غریب فنڈ کا ضرور خیال رکھیں۔

ایک عجیب چمتکار
یعنی
میٹھا پھل رجسٹرڈ (نعمت عظمیٰ)

اس کے کھانے سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے لڑکی پیدا ہو تو دام واپس قیمت دس روپے عیہ کسی تصدیق کی ضرورت نہیں صرف یہ سمجھنا کافی ہے کہ لڑکی ہوئی ہے قیمت واپس کر دی جائیگی ہزاروں بار تجربہ کیا جا چکا ہے آپ بھی ... بوقت ضرورت طلب فرما دیں یقیناً بہ تمام چاند سا بیٹا عطا فرما دیگا

ایک تازہ رائے

پتہ - امرت دہارا ۲۳ لاہور

منیجر امرت دہارا ادویات ... امرت دہارا بھون - امرت دہارا روڈ - امرت دہارا ڈاکخانہ لاہور

مومیائی ۲/۱۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے .... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۶/۲۔ آدھ پاؤ ۳/۸۔ پاؤ بھر ۱۲/۸ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی عبدالغنی الٰہی بخش صاحبان رتلام۔ ہم نے آپ سے دو ڈبیہ مومیائی منگوائی تھی۔ ہم نے اور ہمارے دوستوں نے اس کو مفید پایا۔ اس لئے ہمارے ایک دوست عبدالحمید احمد بخش صاحب کے نام پر دو ڈبیہ وی پی ارسال فرما کر مشکور و ممنون فرمائیں۔

(۱۳- ستمبر ۳۶ء)

جناب مولوی محمد یٰسین صاحب بھروٹیہ بازار۔ میں آپ کے یہاں سے ایک ایک پاؤ مومیائی کئی مرتبہ منگا چکا ہوں۔ واقعی بڈھوں کے لئے عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ لہٰذا ڈیڑھ پاؤ مومیائی (۶ ڈبیہ میں) مرحمت فرما کر ممنون و مشکور فرمائیے۔ (۱۱- ستمبر ۳۶ء)

منگوانے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرت سر

خوشخبری رمضان شریف ۲/۴

یہ کارخانہ ہر سال رمضان شریف میں رعایت کیا کرتا ہے۔ بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔

روغن احمر قانی۔ مصدقہ علماء (حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی۔ مولانا عبدالنور صاحب۔ مولانا حافظ عبداللہ صاحب۔ مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب وغیرہم) و حکماء و رؤسا۔ یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض درد اعضا ہر قسم، ورم، چوٹ، لقوہ، فالج، گنٹھیا، کھانسی دمہ۔ بخار۔ نمونیا۔ جوگا ڈبہ اطفال۔ آنت اترنا۔ درد و ورم خصیہ جلے و کٹے ہوئے زخموں وغیرہ میں اکسیر و مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (عہ)

معالج فی سیر تین روپے (سے)

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پاڑہ ضلع ہوگلی

عیدالفطر کے واسطے بالکل مفت ۲/۴

اگر آپ عید کے موقع پر بالکل کم سرمایہ سے کافی منافع حاصل کرنا چاہتے ہیں تو تھوک فہرست تمام قسم کپڑا۔ کٹ پیس۔ گرم کمبل وغیرہ کی مفت منگوائیے۔

(منگوانے کا پتہ)
منیجر مسلم کمپنی کراچی

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پروا کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے

قیمت ایک تولہ عہ

پتہ:- منیجر دوا خانہ نور العین مالیر کوٹلہ

کے بعد سے اس کی حالت، اور تیزی سے سنبھل رہی ہے۔ اب چینی حکومت نے کسانوں اور مزدوروں کو ملانے کے لئے ان کے لیڈروں کو اپنے میں شامل کرلیا ہے۔ اس سے عوام کو حکومت پر بھروسا ہوگیا۔ اور اب وہ اپنے لئے لڑ رہے ہیں۔ عملاً اس کا اظہار اس بات سے ہو رہا ہے کہ ابھی تک چینی حکومت یا فوج کی کوئی کمزوری ظاہر نہیں ہوئی۔ (ہندوستان ۳۱۔ اکتوبر)

مدرسہ ابلاغ الاسلام

قابل توجہ جماعت اہل حدیث

علاقہ ہذا میں جماعت اہل حدیث کا کوئی دینی مدرسہ نہیں تھا۔ اس لئے چند حضرات نے اس ضرورت کو محسوس کر کے ۱۹۳۲ء میں مدرسہ مذکور جاری کیا جسمیں قرآن شریف، اردو، فارسی اور عربی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ آج کل تئیس لڑکے لڑکیاں زیر تعلیم ہیں۔ مگر مالی مشکلات کی وجہ سے صرف مدرس ایک ہی ہے۔ مدرسہ کا اپنا مکان بھی نہیں۔ طلباء کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ لہذا مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ مدرسہ کی کماحقہ امداد کریں۔ تاکہ اس کی عمارت بھی بن سکے۔ ذیل میں مولانا عبدالوہاب صاحب ناظم دارالعلوم انوار احمدیہ آرہ کا معائنہ متعلق مدرسہ ہذا درج ہے:۔

آج ۵۔ ستمبر ۱۹۳۷ء مدرسہ ابلاغ الاسلام کیل خانہ روڈ گارڈن ریچ کلکتہ کا معائنہ کیا۔ مدرسہ کے مدرس حکیم مولوی عبدالحق صاحب ہیں۔ مولوی صاحب بہت خلوص سے کام کر رہے ہیں۔ سکرٹری جناب حاجی جوادن صاحب اور خزانچی جناب عبدالغفار صاحب ہیں۔ میں نے تمام لڑکے اور لڑکیوں کا امتحان لیا۔ ان لوگوں کی تعلیمی حالت اور صلاحیت دیکھ کر مجھ کو بڑی حیرت ہوئی۔ حقیقت میں یہ مدرس صاحب کی محنت و کاوش اور ارکین مدرسہ کے خلوص کا نتیجہ ہے۔ جس کا مقصد اس علاقہ میں دینی تعلیم کی ترویج اور کتاب و سنت کی تبلیغ ہے۔ مگر ان کی مالی حالت ایسی نہیں ہے

مدرسہ کا اپنا ذاتی مکان بھی نہیں ہے۔ ایک دو کٹھر کی زمین عاریتہً لے کر عارضی مکان بنا کر کے اس میں مدرسہ جاری کر دیا گیا ہے۔ ضرورت ہے کہ اللہ کے مخلص اور مخیر بندے اس طرف متوجہ ہوں تاکہ مدرسہ کا اپنا ذاتی مکان ہو جائے اور اس کی مالی حالت اس قابل ہو جائے کہ اس علاقہ میں اس مدرسہ کے ذریعہ توحید و سنت کی اشاعت اچھے پیمانے پر ہو سکے۔ وما ذلك على الله بعزيز ۔

(عبدالوہاب آروی ناظم دارالعلوم انوار احمدیہ آرہ)

ترسیل زر و خط و کتابت کا پتہ:۔

عبدالغفار صاحب خزانچی مدرسہ ابلاغ الاسلام کیل خانہ روڈ گارڈن ریچ کلکتہ۔

(عہ داخل اشاعت فنڈ)

روئداد امتحان سالانہ

دارالعلوم عربیہ اسلامیہ شکراوہ

حسب دستور سابق دارالعلوم عربیہ اسلامیہ شکراوہ کا سالانہ امتحان ۱۰ و ۱۱ شعبان ۱۳۵۶ھ کو انجام پذیر ہوا۔ امسال اس مقدس تقریب پر خود بانی دارالعلوم جناب شیخ حاجی حافظ حمید اللہ صاحب دہلوی تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ اس مخلص وجود کو تادیر قائم دائم رکھے۔ دارالعلوم کے درجات عربی و فارسی و دینیات میں ۶۵ طلباء نے امتحان دیا۔ جن میں ۳۰ طلباء عربی و فارسی میں اور ۳۵ دینیات میں شریک امتحان ہوئے۔ امتحان حضرت مولانا شرف الدین صاحب مدفیضہ و جناب مولانا ارادت حسین صاحب سلمہ ربہ و جناب ہمدرد جماعت حاجی عبدالرشید صاحب مہتمم مدرسہ رشیدیہ نے لیا۔ الحمد للہ نتیجہ بحیثیت مجموعی بہت ہمت افزا رہا۔ چار طلباء اپنی اپنی جماعتوں میں اول آئے جن میں درجہ رابعہ کے اول آنے والے طالب علم مسمی محمد سلیمان ہوکی گوکلوی کو حضرت مولوی حکیم عبدالشکور صاحب اڈیٹر آفتاب میوات نے بخاری شریف کا کامل نسخہ انعام میں مرحمت فرمایا اور باقی تین طلباء کو ایک ایک روپیہ انعام دیا۔ جزاہ اللہ

جلسہ میں طلباء نے بہترین تقریریں کیں۔ خاتمہ پر حضرت صدر جلسہ مولانا شرف الدین صاحب نے قیمتی نصائح سے مستفید فرمایا اور دیگر دیہات سے ہمدردان جماعت کافی تعداد میں رونق افروز ہوئے۔ شام کو بانی دارالعلوم حافظ صاحب نے مع دیگر حضرات معزز مہمانان کے قصبہ شکراوہ میں جماعت اہل حدیث شکراوہ کو شرف ملاقات بخشا۔ اور سب سے نہایت خندہ پیشانی سے مصافحہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ حضرات کو ہزار ہا جزائیں عطا کرے۔ بالخصوص جناب شیخ حاجی حافظ حمید اللہ صاحب کو دونوں جہان میں خوش رکھے۔ جن کی توجہات عالیہ سے یہاں یہ علمی و دینی توحید و سنت کا گلزار دن بدن ترقی پذیر ہے۔ آمین

شعبہ اشاعت دارالعلوم عربیہ اسلامیہ شکراوہ ضلع گوڑگانوہ۔ (۸ر داخل غریب فنڈ)

سرکاری اطلاع

حکومت پنجاب نے مسئلہ بیکاری کے جملہ مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کرنے کی غرض سے جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی ہے اس نے فہرست سوالات شائع کردی ہے جو ماہ اکتوبر کے وسط کے قریب اخباروں میں اشاعت پذیر ہو چکی ہے۔ اسکے ساتھ ہی کمیٹی مذکور پنجاب بھر میں تعلیم یافتہ بیکاروں کے متعلق اعداد و شمار فراہم کر رہی ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحبان متعلقہ کمیٹیوں کی شرکت عمل سے مقامی فہرستیں مرتب کرینگے۔ جملہ بیکار تعلیم یافتہ اشخاص سے درخواست ہے کہ وہ بلاتوقف تحصیل اور اضلاع صدر مقامات پر اپنے ناموں کو درج رجسٹر کرائیں۔ تعلیم یافتہ شخص کی تعریف یہ ہے کہ جو ورنیکلر مڈل امتحان یا اسکے مساوی یا اس سے اعلیٰ کوئی امتحان پاس کر چکا ہو۔ جو اشخاص اپنے طبعی رجحان یا اپنے خاندان کے تمول و فارغ البالی کے باعث کچھ کام نہیں کرتے وہ بیکاری کی ذیل میں نہیں آتے۔ مسئلہ بیکاری کا کامیاب مطالعہ اور حل نہ صرف بیکار اشخاص بلکہ ارباب صنعت و حرفت کاروباری اصحاب اور عامۃ الناس کے رضاکارانہ اور بے دریغ اشتراک عمل پر موقوف ہے۔ امید ہے کہ اس ضمن میں وسیع پیمانہ پر ست

رشیدل فارمیسی امرتسر کے تحائف

جنرل ٹانک جو جڑی بوٹیوں سے بڑی محنت و مشقت سے تیار کرائی گئی ہے۔ مندرجہ ذیل بیماریوں کے لئے ازحد مفید ہے۔ مثلاً معدہ کمزور ہو بھوک کم لگتی ہو یا غذا ہضم نہ ہوتی ہو۔ اس کے استعمال سے کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔ خون پیدا ہوتا ہے۔ چہرہ پر زردی کی بجائے سرخی پیدا ہو جاتی ہے۔ ضعف مردمی اور دیگر تمام کمزوریوں کے لئے ایک سریع الاثر ٹانک ہے۔ جو بچے سوکھ گئے ہوں ان کے لئے نعمت ہے۔ فی اونس ۲

نیو ہیر آئل یعنی بالوں کا تیل۔ جس کے استعمال سے دماغ کو قوت آجاتی ہے۔ ہفتہ میں ایک دو دفعہ سر کو خوب مالش کرنا کافی ہے۔ بال ملائم ہو جاتے ہیں۔ گنجا پن۔ بالوں کا گرنا۔ سفید ہونا ان سب کو مفید ہے۔ بالوں کو بڑھانا اس کا خاصہ ہے۔ فی اونس ۸

دافع سیلان الرحم سیلان الرحم عورتوں کے لئے جس قدر مضر صحت ہے۔ تمام دنیا واقف ہے۔ اسی تکلیف سے سینکڑوں مستورات مختلف امراض میں مبتلا رہتی ہیں۔ ان کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہے قیمت فی اونس ۱۲ (محصولڈاک ہر حالت میں علیحدہ ہوگا)

المشتہر منیجر رشیدل فارمیسی بازار ڈوکریاں امرتسر

ضروری اعلان

شرک وبدعت کی تردید۔ توحید وسنت کی تائید نظم ونثر میں نہایت دلچسپ ۱۳۰ صفحے کی متبول عام کتاب "اصلاح المسلمین" نامی کے کچھ نسخے مفت تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اہلحدیث و مدینہ ودیگر اخبارات نے اس کتاب پر شاندار ریویو لکھے ہیں۔ تیجہ۔ فاتحہ۔ چہلم۔ عرس۔ مولود۔ تعزیہ وغیرہ رسوم شادی وغمی کی تردید میں ایک کامیاب واعظ کا کام دیتی ہے [illegible] کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک وخرچ اشتہار وغیرہ [illegible] کر منگالیں۔

[illegible] شاعت دار العلوم شکرادہ

[illegible] ضلع گوڑگانوہ

رعائتی اعلان بتقریب ماہ رمضان

تحقیق الکلام

مصنفہ مولانا محمد عبد الرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم (شارح ترمذی) بزبان اردو۔ حصہ اول میں وجوب قراۃ خلف الامام کے دلائل مع براہین قاطعہ بہت بسط اور تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ اور حصہ دوم میں مانعین کے دلائل عقلیہ ونقلیہ کے مدلل ومفصل جوابات دیئے گئے ہیں۔ خاصکر علماء دیوبند کی دلیل جدید کے چھ جواب واذا قرئ القرآن کے گیارہ جواب۔ واذا قراء فانصتوا کے چار جواب۔ مالی انازع القرآن کے پانچ جواب۔ من کان له امام کے دس جواب تحریر کئے گئے ہیں۔ از یکم رمضان تا ۱۵ شوال ۱۳۵۵ھ حصہ اول ۱۲ کی بجائے ۱۱ پر اور حصہ دوم ۱۲ کے بجائے ۱۰ پر روانہ کیجائیگی محصول ڈاک علاوہ۔

(ملنے کا پتہ)

حکیم ابو الفضل عبد السمیع ناظم دواخانہ مفید عام۔ ڈاکخانہ مبارک پور۔ صوفی پورہ ضلع اعظم گڑھ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ شیر شاہ ولد مراد شاہ ذات قریشی سکنہ پیر عبد الرحمٰن تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شورکوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور شورکوٹ کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۸)

(بورڈ کی مہر) چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

مفت۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب ہر شخص بالکل مفت منگوا سکتا ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

بیس فیصدی رعایت

شائقین علم وفن کے استفادہ کی خاطر اعلان کیا جاتا ہے کہ ہم نے رمضان المبارک کے اجلال واحترام کی آمد کی خوشی میں اپنی تمام مطبوعات پر صرف ایک ماہ کیلئے

(۱) بیس فیصدی رعایت ان حضرات کو دینے کا فیصلہ کیا ہے جو کم از کم دس روپیہ (بعد وضع) کی یکمشت کتابیں خرید فرمائیں۔

(۲) علاوہ ازیں جو حضرات بیس روپیہ پیشگی بھیجکر ہماری مطبوعہ کتابیں طلب فرمائیں۔ انہیں مصارف ڈاک وترسیل کتب بھی معاف ہونگے۔

نوٹ: یہ رعائت صرف رمضان ہی کیلئے مخصوص ہوگی۔ امید کہ قارئین اہلحدیث اس سنہری موقع سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

ناظم الہلال بک ایجنسی فاروق گنج روڈ بیرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ صالحوں ولد احمد ذات سیال سکنہ چک ۱۹۱ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے مقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۹)

بورڈ کی مہر دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

نجد وحجاز۔ (اردو ترجمہ) مولنا سید رشید رضا مصری مرحوم کی تصنیف ہے۔ نجد کی تاریخ اور اسکے صحیح حالات درج ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۴۔ (منیجر اہلحدیث)

نمونہ منگاکر پہلے تجربہ کر لیجیے

آزمائش شرط ہے

۱۸

قوت مردمی کا شرطیہ علاج

اگرچہ اشتہاری دواؤں نے آپ کو بالکل بدظن کر دیا ہے۔ لیکن ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلا مقوی نمبر۱ و دوا مروارید ی ۳ صرف دس روز کے لئے بطور نمونہ طلب کیجئے۔ انشاءاللہ اس قلیل مدت میں آپ کو کافی طور پر فائدہ محسوس ہوگا۔ اور اس کے حیرت انگیز اثر کے آپ خود قائل ہو جائینگے۔ پھر اس وقت آپ پورا بکس یا نصف بکس منگاکر استعمال کریں۔ مگر فرمائش کے ساتھ یہ شرائط آنا ضروری ہے:۔

شرط اول۔ دوا کو ناجائز کام کے لئے استعمال نہیں کروں گا۔ شرط دوم۔ حسب تحریر دوا باقاعدہ استعمال کروں گا۔ شرط سوم۔ تا اختتام دوا پرہیز قائم رکھونگا۔ قیمت نمونہ ایک روپیہ چودہ آنہ (۱۴/۱) نصف بکس تین روپیہ آٹھ آنہ (۸/۳) پورا بکس سات روپیہ مع محصول ڈاک۔ غیر ملکی احباب کل قیمت و محصول ڈاک پیشگی روانہ کریں۔ حوالہ اخبار کا ضرور دیجئے۔ فہرست دواخانہ مفت طلب کیجئے۔

جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ارسال فرمائیے۔

طلا مقوی نمبر ۱

مجلوقوں اور کمزوروں کے لئے ایک بہترین چیز ہے۔ عضو مخصوص کی جملہ خرابیاں۔ کجی۔ لاغری۔ سستی وغیرہ سب اس سے دور ہو جاتی ہیں۔ اس کے چند روزہ استعمال سے بالکل ناکارہ اور مایوس مریض شاد اور بامراد ہو جاتا ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپے (۳)

دوا مروارید ی نمبر ۳

قوت باہ کے مریضوں کے لئے آب حیات کا کام دینے والی ایک بے نظیر دوا ہے۔ بے حد مقوی باہ اور دافع سرعت انزال ہے۔ پوری خوراک ایک مرتبہ مستقل پرہیز کے ساتھ استعمال کرکے قدرت خداوندی کا کرشمہ دیکھئے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ کشتہ جات اور مضر اشیاء سے مبرا ہے۔ قیمت چالیس خوراک چار روپیہ (۴)

ملنے کا پتہ:۔ منیجر انصاری دواخانہ رجسٹرڈ مقام مئو ائمہ ضلع الہ آباد یو-پی

(۴۸)

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے۔ پی۔ سی۔ ایس۔ انسالونسی جج بہادر شیخوپورہ

رحیم بخش ولد اکبر قوم ارائیں۔ ساکن واڑہ کالو مشمولہ مانانوالہ تحصیل شیخوپورہ دیوالیہ

بنام دولا مل ولد لچھمن داس اروڑہ ساکن میانی تحصیل شاہدرہ۔ مہر الدین ولد عمر الدین ارائیں ساکن ہردو سوہل تحصیل شاہدرہ۔ امام الدین ولد نبی بخش قوم ارائیں ساکن ہردو سوہل تحصیل شاہدرہ

نمبر مقدمہ دیوالہ ۵۳ بابت سال ۱۹۳۶ء

مقدمہ بالا میں رحیم بخش دیوالیہ مذکور کو مورخہ ۲۴ کو دیوالیہ قرار دیا گیا تھا۔ آج بتاریخ ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو ڈسچارج قطعی دیا گیا ہے۔

آج بتاریخ ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء بدستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

حیرت انگیز ایجاد

۲۴

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائیں گے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدر دانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرماکر دیکھئے:۔ نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم رتا خونہ۔ پڑبال۔ روہے (گرنولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا وغیرہ وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں اس کے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ علاوہ محصول ڈاک۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

تاریخ الحرمین الشریفین

(مصنفہ مولوی عبدالسلام صاحب ندوی)

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے حالات لکھے گئے ہیں۔ جو آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہ ملیں گے۔ تمام راستوں اور حرم ہائے محترم کے خاکے۔ مشہور مناظر کے فوٹو، عرب شریف کا رنگین نقشہ بھی ہے۔ عازمین حجاز کو بہت مفید ہے۔ اسکو اپنے ساتھ رکھیں۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت نفیس۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۱ـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۰ ۔ ۔
عام خریداران سے ۰ ۔
۰ ۰ ششماہی ۔
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۴۔ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۹۔ نومبر ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

اخبار "اہلحدیث" امرتسر کا

احباب کرام مطلع رہیں

حضرت مولانا مدظلہ کی حالت بفضلہٖ بہ نسبت سابقہ بہتر ہے۔ تاہم احباب کلی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

حملہ آور گرفتار نہیں ہوا

۴۔ نومبر کو جس نے حضرت مولانا پر حملہ کیا تھا وہ آج (۱۶ نومبر) تک گرفتار نہیں ہوا۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

شکریہ جن اصحاب نے خود تشریف لا کر یا بذریعہ تار و خطوط حضرت مولانا کی عیادت فرمائی و نیز جن انجمنوں نے احتجاجی جلسے کئے و قرار دادیں پاس کیں اور جن اخبارات نے حملہ کی خبر و قرار دادوں کو شائع کیا۔ غرضکہ جس طرح بھی اظہار ہمدردی کیا۔ خاکسار ان کا تہ دل سے شکر گذار ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا۔ (راقم ابو رضا عطاء اللہ)

مقدس رسول۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب۔ آریوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات پر سخت ناپاک اعتراض کئے۔ جس کا نام رکھا تھا رنگیلا رسول

تصانیف حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری

(مدِّ مقابل عیسائی مشن)

تقابل ثلاثہ

اس کتاب میں توریت- انجیل اور قرآن مجید کا مقابلہ کرکے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی ہر نوع مکمل ہیں- قرآن کے آنے سے دیگر سابقہ کتب محرف ٹھیر جاتی ہیں- کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے- اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے توریت، انجیل کے مقابل قرآن کی عظمت اور صداقت ثابت کی ہے- قابلدید ہے- قیمت عہ ر (ایک روپیہ)

(مدِّ مقابل آریہ مشن)

حق پرکاش

اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ ۱۵۹ سوالات کا معقول اور مدلل جواب دیا گیا ہے- جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے ان کا مدلل جواب یہی حق پرکاش ہے- حضرت مولانا کی خداداد ذہانت اور قابلیت کا نمونہ حق پرکاش ہے- قابلدید ہے- قیمت صرف ۱۲ ر

الہامی کتاب

وہ قابلدید تحریری مباحثہ جو مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب و ماسٹر آتمارام صاحب کے مابین ہوا- جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی تھی- قرآن مجید کو الہامی ثابت کرنے کے لئے حضرت مولانا کے دلائل دیکھئے- قیمت ۱۲ ر

جواباتِ نصاریٰ

اس کتاب میں زمانہ حال کے مسیحیوں کی تین مشہور معروف کتب کا جواب دیا گیا ہے- جن میں انہوں نے مذہب اسلام پر اعتراضات کئے ہیں- کتب کا نام یہ ہے (۱) حقائق قرآن- (۲) اشاعۃ القرآن- (۳) میں مسیحی کیوں ہوا؟- قیمت ۸ ر

مقدس رسولؐ

(جدید اڈیشن) آریوں نے ایک زہریلے رسالہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات پر سخت ناپاک اعتراضات کئے- جس کا نام رکھا تھا "رنگیلا رسول"- اس نامعقول رسالہ کا معقول، مدلل اور متین جواب "مقدس رسول" کے نام سے شائع ہوا ہے- سوائے حضرت مولانا ممدوح کے کسی سے آج تک اس رسالہ کا جواب نہیں ہو سکا- تمام اسلامی جرائد نے مولانا کو خراج تحسین ادا کیا- قیمت صرف ۸ ر

تُرکِ اسلام

بجواب ترکِ اسلام- اس رسالہ میں اُن اعتراضوں کا قابلقدر جواب دیا گیا ہے، جو دھرمپال نے اسلام چھوڑ کر قرآن پر کئے تھے- اس رسالہ کو دیکھکر خود دھرمپال نے جوابات کی معقولیت کا اعتراف کیا اور داخل اسلام ہو کر غازی محمود نام رکھا- جدید اڈیشن- قیمت ۹ ر حضرت مولانا کی خداداد ذہانت کا نمونہ یہ رسالہ دیکھئے-

توحید و تثلیث

تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرکے توحید اسلامی کو بدلائل ثابت کیا ہے- ۲ ر

حضرت محمد رشیؐ

حضرت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت توریت، انجیل اور وید سے ایسے صاف [illegible] حوالجات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی- قابلدید ہے- قیمت ۲ ر

مجرباتِ حیدری

مرتبہ حکیم ... بالاختصار

کشتہ منور کبیر جس کا استعمال اعضاء رئیسہ کیلئے بیحد مفید ہے بدنی کمزوریاں رفع ہو جاتی ہیں- کاہلی سستی نام کو نہیں رہتی بدنی کمزوریاں رفع ہو جاتی ہیں- کاہلی سستی نام کو نہیں رہتی دل دھڑکنا، بھوک کم لگنا- غرضیکہ جملہ امراض کو نافع ہے دو ہفتہ کی خوراک عہ - محصول ڈاک ۸ ر

سفوف جریان جس کا استعمال جریان جیسی موذی مرض سے نجات دلا دیتا ہے- جسقدر کمزوریاں اس موذی مرض کی وجہ سے پیدا ہو چکی ہوں وہ سب رفع ہو جاتی ہیں- قیمت صرف عہ - محصول ڈاک ۸ ر (پتہ :-)

حکیم غلام حیدر- کوچہ کھائی والا- بازار تو کریاں امرتسر

کتاب الرحمٰن

آریوں کی جدید کتاب "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن" کا مکمل و مدلل جواب جو مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے اپنی خاص مناظرانہ طرز میں دیا ہے- جس کے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈال دی ہے- ثابت کیا ہے کہ کلام الرحمٰن قرآن شریف ہے- قیمت صرف ۹ ر

بحثِ تناسخ

وہ قابلدید تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا موصوف اور ماسٹر آتمارام صاحب ... رہا- اور آخر حق کی فتح ہوئی- قیمت صرف ۳ ر

القرآن العظیم

اس کتاب میں تمام ضروریات الہام کو قرآن مجید سے ثابت کرکے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ ان ہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں- قیمت ۲ ر

ملنے کا پتہ } مینیجر اخبار اہلحدیث

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

امرتسر میں قاتلانہ حملہ

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب پر

قابل توجہ گورنمنٹ وہمدردانِ اسلام

(از ابو رضا عطاء اللہ ولد مولانا ثناء اللہ)

آج تک جماعت اہل حدیث اور احناف میں جو جو مباحثات اور مناظرات ہوتے رہے وہ ایسے مسائل پر تھے جن میں ائمہ سلف کا اختلاف فی الجملہ پایا جاتا ہے۔ مگر آپ لوگ یہ سن کر حیران ہونگے کہ امرتسر میں جلسہ عرس امام اعظم کے بہانے سے مسئلہ توحید کی بجائے مسئلہ تثلیث بتایا جاتا ہے۔ یعنی کھلے لفظوں میں اسی ایک فقرے کی تشریح ہوتی ہے ؎

خدا خود رسول خدا بن کے آیا

حالانکہ اس مضمون کی تردید قرآن مجید کے صاف لفظوں میں عیسائیوں کے متعلق آچکی ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ[1]

اس دعوے پر بے سمجھی سے آیات قرآنی جو پڑھی گئیں مثلاً مَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ وغیرہ۔

لیکن اگر یہ صاحبان ایک ہی بات پر غور کرتے اور قرآن مجید کو کبھی پڑھ لیتے تو اس قسم کے شرکیات کو اسلام میں داخل نہ کرتے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے لئے اولاد کا ہونا اتنا بُرا اور محال بتایا ہے کہ آسمان زمین بھی اس پر پھٹ جائیں تو ممکن ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمٰن ولدا وما ینبغی للرحمٰن ان یتخذ ولدا

یعنی ناممکن ہے کہ خدا کی اولاد ہو۔ اس قول پر آسمان زمین پھٹ جائیں اور پہاڑ گر پڑیں تو تعجب نہیں

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کے خود یہ لوگ بھی قائل ہیں۔ چنانچہ سلسلہ سادات کی انتہا آنحضرتؐ تک پہنچتی ہے۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمدؐ بن عبد اللہ بھی بتاتے ہیں۔ مگر کہتے ہوئے یہ نہیں سمجھتے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں۔ جو عبد اللہ کا بیٹا ہے وہ اللہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے مواعظ شرکیہ کون کلمہ گو مسلم ہے جو سُن کر رنجیدہ نہ ہو اور ان کی تردید نہ کرے اور ایسے خیالات کو ہندوانہ خیال نہ کہے۔ جو اپنے بزرگوں کو اوتار کہتے ہیں چنانچہ اس دفعہ بھی امرتسر میں ۱ تا ۳ نومبر جلسہ عرس ہوا اور اس میں یہی مشرکانہ مسائل بیان کئے گئے۔ انجمن اہل حدیث امرتسر کی طرف سے ایک اشتہار دیا گیا جس میں ان خیالات کی تردید میں وہ مضمون نقل ہوا جو اہلحدیث ۱۷ ستمبر میں بعنوان کیا یہ سنی مذہب ہے یا مسیحی"؟ شائع ہوا تھا مگر اس کی سُرخی "امرتسر میں سناتن دھرمی کتھا"[2] رکھی گئی تھی۔ پہلے بھی کئی مرتبہ ایسا ہوا اور یہی سُرخی رکھی جاتی رہی۔ اس پر جلسہ عرس میں محمد یار بہاولپوری۔ محمد بشیر کوٹلوی مولوی مسعود الہزدی اور عبد الغفور ہزاروی وغیرہم واعظوں نے حاضرین کو بھڑکایا اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلعم کی توہین ہے۔ اور کہا کہ ہم نے تو رسول اللہ صلعم کی تعریف کی مگر اس اشتہار والا اس کو سناتن دھرمی کتھا کہتا ہے۔ اس لئے یہ رسول کی توہین ہے۔ اس پر یہ فتویٰ جڑا کہ:

ایک وہابی کو مار دینے سے سو شہید کا ثواب ملتا ہے اور ایک جوتا مارنے سے ایک حور ملے گی۔ وغیرہ وغیرہ

اثناء جلسہ میں مناظرے کا چیلنج دیا۔ حنفی مدرسہ تعلیم القرآن کے ایک معلم نے ایک رقعہ بھیجا۔ خدا معلوم اس نے کیا لکھا تھا۔ اس پر اسکو خوب گالیاں دی گئیں اور ایسے مدرسوں کا رکھنا، ایسے طالب علموں کو پڑھانا سانپوں کا پالنا قرار دیا۔ اس نے مباحثہ کے لئے وقت طلب کیا جس پر اس کو پیٹا گیا۔ حالانکہ وہ حنفی (غالباً دیوبندی) تھا۔ غرض اس مسجد محمد جان مرحوم میں جو کوتوالی کے پاس ہے تین روز کے جلسہ میں اچھا خاصا مارشل لاء جاری رہا۔ بظاہر تو مناظرے کا چیلنج ہوتا رہا لیکن عملی طور پر مناظرہ کی بجائے مضاربہ تھا۔

عرس کے دوسرے روز جماعت اہل حدیث امرتسر کا مسجد مبارک کڑہ مہاں سنگھ امرتسر میں جلسہ تھا۔ مولانا ثناء اللہ صاحب مع تین ہمراہیوں کے تانگے پر سوار ہو کر گئے تھے۔ مسجد کے دروازہ پر تانگہ سے مولانا اترے ہی تھے کہ یا رسول اللہ صلعم کا نعرہ مارتے ہوئے ایک نوجوان نے "ٹوکے" سے حملہ کر دیا۔ یہ ٹوکہ جو بڑا تیز کیا ہوا تھا جس کی وجہ سے تین چار انچ لمبا زخم سر کی پچھلی جانب آیا۔ منہ پھیر کر دیکھا ہی تھا کہ سامنے سے وار ہوا۔ جس سے ناک اور پیشانی پر زخم آئے۔ اتنے میں مولانا کے ہمراہیوں میں سے بابو عبد المجید صاحب سکرٹری انجمن اہل حدیث امرتسر نے ٹوکا اس کے ہاتھ سے چھین لیا اور حملہ آور کو پکڑ لیا۔ حملہ آور کے چند ہمراہی جو بظاہر سامعین وعظ کی شکل میں موجود تھے۔ انہوں نے اس کو چھڑوا دیا اور وہ بھاگ گیا۔ مسجد کے اندر جب خبر پہنچی لوگ باہر آگئے حملہ آور کا تعاقب کیا، وہ ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ وہ چونکہ اس محلے کے قریب ہی کا رہنے والا ہے اس لئے سب نے اسکو دیکھا اور پہچانا۔ اور پولیس میں لوگوں نے اپنی شہادت لکھوائی۔ مولانا خون آلود برابر کھڑے رہے اور آپ کے منہ پر حدیث شریف کے یہ الفاظ جاری تھے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی خون آلودہ ہونے پر فرمائے تھے

فی سبیل اللہ ما لقیت

---

[1] کفر ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں مسیح ابن مریم اللہ ہے۔ [2] یہ نعرہ اس کا مذہب و مشرب بتانے کو کافی ہے۔

انتخاب الاخبار

—— امرتسر ۱۴- نومبر کو ½۴ بجے شام کے زلزلہ آیا۔ جو تقریباً ½۲ منٹ تک رہا۔ مفصل حالات اخبار ہذا کے صفحہ ۱۵ پر ملاحظ فرمائیں۔

—— امرتسر میونسپل کمیٹی کا الیکشن جنوری ۱۹۳۸ء میں ہوگا۔ امیدوار تیاریاں کر رہے ہیں۔

—— لاہور معاصر "ملاپ" ۱۶- نومبر میں خبر شائع ہوئی ہے کہ گورنمنٹ پنجاب نے اخبار "سیاست" کی ضمانت ضبط کرنے کے سلسلے میں سیاست پریس کی ایک مشین بھی ضبط کر لی تھی۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے مشین مذکور واپس کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— "سنڈے کرانیکل" رقمطراز ہے کہ ملک معظم دسمبر ۱۹۳۸ء میں ہندوستان تشریف لائیں گے۔ اور جنوری ۱۹۳۹ء میں دہلی میں شاہی دربار منعقد کیا جائیگا

—— لاہور منٹو پارک میں ۶ دسمبر سے نمائش منعقد ہوگی۔ جو تقریباً ½۱ ماہ تک رہے گی۔

—— رزمک کی ایک اطلاع ہے کہ علاقہ غیر کے پٹھان سرکاری کیمپ سے ایک ہندو سب ڈویژنل افسر کو بھگا کر لے گئے۔ مگر سرکاری تعاقب کنندگان کوشش سے چند میل کے فاصلہ سے چھوڑا کر لے آئے

—— معلوم ہوا ہے کہ وزارت صوبہ بمبئی اپنے صوبہ میں پانچ سو نئے پرائمری سکول کھولنا چاہتی ہے۔

—— شاہ آباد کے قریب ایک ہوائی جہاز کو پرواز کرتے ہوئے آگ لگ گئی۔ ڈرائیور چھتری کے ذریعہ نیچے اتر آیا۔ جہاز بعد میں جل کر نیچے گر پڑا

—— مسٹر رامزے میکڈانلڈ سابق وزیر اعظم انگلستان ۱۱- نومبر کو فوت ہوگئے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ وزیریوں اور مسعودیوں نے گورنمنٹ سے صلح کر لی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فقیر اپی نے اعلان کیا ہے کہ ۲۷- نومبر کو سرکاری افواج پر حملہ کیا جائیگا۔ گورنمنٹ کا سرحدی شورش پر تقریباً پانچ کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔

—— پشاور سے خبر ملی ہے کہ صوبہ سرحد کی وزارت کے فنانشل منسٹر نے حکم جاری کیا ہے کہ فسٹ گریڈ کے افسر ۶ ر فی میل کی بجائے ½۴ ر فی میل اور سیکنڈ گریڈ کے ۴ ر کی بجائے ۳ ر فی میل اور کانگرسی وزراء بجائے ۱۲ ر کے ۳ ر فی میل اور بجائے ۱۵ روپیہ یومیہ کے صرف ۴ روپیہ یومیہ الاؤنس لیا کریں۔

—— حیدرآباد دکن کی سرکاری ٹکسال سے ساٹھ ہزار روپیہ غبن ہو گیا ہے۔

ناظرین مطلع رہیں

کہ

آئندہ پرچہ

وی پی بھیجا جائیگا۔ (مینیجر اہلحدیث)

معذرت

قاتلانہ حملہ کی خبر سن کر احباب کرام مفصل حالات دریافت فرماتے تھے۔ فرداً فرداً ان کا جواب دینا مشکل تھا۔ لہٰذا وہ تمام واقعات شائع کئے گئے ہیں۔ اس لئے اس دفعہ کوئی دوسرا مضمون شائع نہیں ہو سکا مضمون نگار اصحاب و دیگر ناظرین اہلحدیث معذور خیال فرمائیں۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

مولوی عبداللہ صاحب سفیر کانفرنس دہلی جہاں ہوں مجھے بہت جلد اطلاع دیں۔

(مولوی عبدالکریم۔ دارالاشاعت کریمیہ فیروزپور شہر)

رہنمائے حجاج مفت حاصل کریں۔ اسمیں ہر قسم کے تمام اخراجات کی تفصیل اور ضروری ہدایات درج ہیں۔ عازمین حجاز مفت منگوالیں۔ (پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر) ملنے کے ٹکٹ بھیجیں

(بقیہ خطوط از صفحہ ۱۲)

خطوط مولانا عزالدین صاحب وزیرآباد (تیسری بار) خواجہ عبدالرشید صاحب امرتسری۔ حالوارد صدر بازار دہلی۔ (تیسری بار)

محمد اسلم صاحب سوائیں دی موڈل آرٹ پریس شملہ۔

مولانا عبدالمجید صاحب صدر مدرس مدرسہ باڑی ریاست دھولپور۔ ناظم صاحب انجمن اہل حدیث ڈیرہ غازیخاں۔

مولوی محمد داؤد صاحب سیکرٹری شعبہ اشاعت دارالعلوم شکراوہ ضلع گوڑگانوہ۔ مولوی عبدالمجید صاحب ناظم انجمن اہل حدیث دھوبرہ ٹانڈہ بریلی۔

مولوی محمد علی صاحب بیرچہ ضلع ہوشیارپور۔

مولانا حاجی یونس خان صاحب رئیس اعظم دتاولی حال وارد حیدرآباد دکن۔

حافظ محمد داؤد صاحب مالیرکوٹلہ۔

احمد اللہ صاحب ہردوئی۔

عبدالغفور صاحب از مدراس۔

تبلیغی اشتہارات مفت حاصل کریں

قربانی ضرور کرو منکرین حدیث عید اضحیٰ کے موقع پر سنت خلیل اللہ کو اسراف کہا کرتے ہیں۔ اور اسکے بند کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ اشتہار ہذا میں ان کی تردید ہے ۱ر محصول ڈاک میں ۸ عدد جا سکتے ہیں

اسلام کیا چاہتا ہے حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی تقریر جو آپ نے جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کلکتہ کے سالانہ اجلاس کے لئے لکھ کر بھیجی تھی جسے جلسہ میں پڑھ کر سنایا گیا اور حاضرین نے بہت پسند کیا ۱ر محصولڈاک میں ۴ عدد جا سکتے ہیں۔

میں کذب مرزا پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآبادی ہمیشہ مولانا ثناء اللہ صاحب کو کذب مرزا پر حلف اٹھانے کیلئے چیلنج دیا کرتے ہیں۔ اشتہار ہذا میں انکا چیلنج قبول کیا گیا ہے جب یہ اشتہار چھپا ہے سیٹھ صاحب نے پھر کبھی کچھ نہیں کہا ۱ر میں ۸ عدد۔ (پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر)

تفسیر ثنائی - مولانا ثناء اللہ کی مشہور و مقبول اردو تفسیر ۴۲ پورا سٹ (۸ جلدیں) ۱۲ روپیہ میں - فی جلد علیحدہ علیحدہ دو دو روپیہ میں

بعد نماز جمعہ مولانا حافظ عبداللہ صاحب کمیر پوری (روپڑی) مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔ اور صدارتی تقریر فرمائی جس میں آپ نے مخالفین کا اعتراض (کہ وہابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں کرتے) دفع کرنے کو تعظیم اور محبت کو اعتدال پر رکھنے کی تلقین فرمائی۔

مولوی عبداللہ ثانی نے مولانا ثناء اللہ صاحب کی طرف سے آمدہ پیغام لوگوں کو سنایا کہ ممدوح برادران اسلام کو السلام علیکم کہتے ہیں بعد سلام درخواست کرتے ہیں کہ حاضرین میرے لئے صحت کی دعا کریں اور حملہ آور اور اس کے ساتھیوں کے لئے ہدایت کی دعا۔ یہ آیت بھی آپ نے مولانا کی طرف سے پڑھ کر حاضرین کو سنائی :۔

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَ اللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اس کے بعد مولانا اسماعیل صاحب گجرانوالیہ نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا اور تمہیدی تقریر میں پولیس اور گورنمنٹ کو اسکے اہم فرض پر کافی تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس واقعہ کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہ کیا جائے جو منافرت پھیلانے والوں کی گہری سازش کا نتیجہ ہے۔ جس کی خرابیاں آیندہ بھی بکثرت پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

مذکورہ ریزولیوشن درج ذیل ہے :۔

"اہالی امرتسر کا یہ جلسہ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع امرتسر کی معرفت گورنمنٹ پنجاب کو توجہ دلاتا ہے کہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ ہونے کا باعث وہ اشتعال انگیز اور منافرت انگیز تقریریں ہیں۔ جو محمد یار بہاولپوری۔ عبدالغفور ہزاروی۔ و مولوی مسعود الہٰروی اور محمد بشیر کوٹلوی وغیرہم نے جلسہ عرس منعقدہ بتواریخ ۱۔ ۲۔ ۳ نومبر ۱۹۳۷ء مسجد میاں محمد جان مرحوم میں کیں۔ گورنمنٹ پنجاب ان تقریروں کو ملاحظہ کرے پولیس کی ڈائری کے علاوہ شہادات کافی ہیں۔ ممکن ہے کہ ہم ان کو بھی شائع کریں۔"

یہ ریزولیوشن اہل جلسہ نے بالاتفاق پاس کیا۔ جو انگریزی میں ترجمہ کرا کر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر امرتسر کو بھیجا گیا۔

نوٹ | حملہ سے دوسرے بروز جمعہ ۵ نومبر کو جامع مسجد شیخ خیرالدین مرحوم میں مجلس احرار کا جلسہ تھا۔ اس میں مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری مسلمانوں کو کانگرس میں شرکت کی ترغیب دے رہے تھے۔ کسی نے اس حملے کی بابت بھی سوال کیا کہ آپ اس اشتہار کی بابت کیا کہتے ہیں اور اس واقعہ کی بابت کیا رائے دیتے ہیں؟ شاہ صاحب نے فرمایا :۔

اس اشتہار[1] کا مضمون تو صحیح ہے مگر اسکی سُرخی (شاتم دھرمی کتھا) اچھی نہیں ہے۔

انجمن کی طرف سے مندرجہ ذیل اشتہار شائع ہوا۔ اس میں شاہ صاحب سے دریافت کیا گیا ہے کہ آپ ہی بتائیں کہ ایسے مضمون کا نام کیا رکھا جائے جس میں شرکیہ و کفریہ عقائد کی تبلیغ ہو۔

"اسلام۔ ہندوازم اور عیسائیت"

مذہب اسلام جب دنیا میں آیا تو اس وقت دنیا میں دو بڑے گروہ اپنے اپنے اعتقاد کو رواج دے رہے تھے۔ عیسائی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی الوہیت منواتے تھے۔ اور ہندوازم کے پیرو اس اعتقاد کو ظاہر کرتے تھے کہ ہمارے بزرگ خدا کے اوتار ہیں۔

خدا کے برگزیدہ رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح خدائی تعلیم پیش کر کے ہر دو گروہ کے معتقدات کی اصلاح فرمائی۔

عیسائیوں کے اعتقاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا :۔

كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ کہ حضرت عیسٰی اور ان کی ماں خدا کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ وہ کھانا کھایا کرتے تھے۔

عام معبودان باطل کے پرستاروں کے لئے یوں رہنمائی فرمائی :۔

مَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ مَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝ (الآیہ)

یعنی ہم نے ان کو کھانا نہ کھانے والے جسم نہیں بنایا اور نہ ہی وہ دنیا میں ہمیشہ رہنے والے تھے۔

نتیجہ صاف ہے کہ مرجانے والا اور کھانا کھانے والا خدا نہیں ہو سکتا۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیائے اسلام کے لئے پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی حیثیت یوں بیان کر دی :۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۝

یعنی اے رسولؐ! اپنے پیرووں کو کہہ دے کہ میں (خدا نہیں) بلکہ تمہاری طرح (اللہ کی مخلوق ہونے میں) بشر ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت و عبودیت کا اظہار قرآن پاک میں کئی جگہ کھلے لفظوں میں کر دیا۔ ایک جگہ فرمایا :۔ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ اے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کہہ دو کہ میرا رب پاک ہے۔ میں تو بشر رسول ہوں۔

اور ارشاد بعبدہ سنئے!

سُبْحٰنَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ

"پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو سیر کرائی۔"

فرمان الٰہی کی تعمیل کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا :۔

اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ (مسلم)

"لوگو! میں بھی بشر ہوں۔ جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔"

ایسی صریح بلکہ اصرح خدائی تعلیم کے باوجود آج تیرہ سو[1300] سال کے بعد بعض مدعیان اسلام کی طرف سے یہ عقیدہ پھیلایا جا رہا ہے کہ ؎

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا وہ مدینے میں مصطفےٰ ہو کر
(اخبار الفقیہ امرتسر)

یعنی بقول شاعر اللہ بذات خود بشکل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں آیا۔

[1] اس اشتہار کا مضمون اہلحدیث ۱۷ ستمبر ۱۹۳۷ء میں "کیا یہ سنی مذہب ہے یا مسیحی؟" کے عنوان کے ماتحت درج ہو چکا ہے۔

پولیس کی کاروائی سے فراغت پانے کے بعد مولانا کو سول ہسپتال میں لے جایا گیا۔ جہاں زخموں کا معائنہ ہوا اور ٹانکے لگائے گئے۔ کیونکہ ہسپتال میں سپیشل وارڈ کا کمرہ خالی نہ تھا اور جنرل وارڈ میں رکھنا مناسب نہ سمجھا گیا۔ اس لئے باجازت افسرانچارج ہسپتال مولانا کو گھر میں پہنچایا گیا۔ چار گھنٹے خون آلودہ رہنے کے بعد یعنی سوا چار بجے دن سے آٹھ بجے رات تک مولانا خون میں لتھڑے رہے۔ کپڑے، ڈاڑھی، آنکھیں خون سے شرابور تھیں۔ مگر یہ عجیب بات تھی کہ باوجود ضعف اور کمزوری جسمانی کے مولانا کی ہمت میں فرق نہیں آیا۔ رفتار گفتار میں کوئی لغزش نہ تھی۔ زبان پر کوئی لفظ جزع فزع کا نہ تھا۔ پوچھنے پر بھی فرماتے ؎

خدا ان کو ہدایت کرے

فانہم لا یعلمون

شہر میں یہ خبر بجلی کی طرح پھیل گئی۔ دوست احباب فوراً جائے واردات پر پہنچے۔ والہانہ انداز میں کوئی کوتوالی جاتا۔ کوئی دروازہ سلطان ونڈ پولیس گارد میں، کوئی سول ہسپتال میں۔ غرضیکہ ہجوم کا ایک تانتا بندھا ہوا تھا۔ مکان میں پہنچ کر احباب کو رخصت کیا۔ مولانا کپڑے بدل کر لیٹ گئے۔ مگر نیند تمام رات نہ آئی۔ مولانا سیالکوٹی کو بذریعہ تار اطلاع مل گئی تھی چنانچہ آپ ۵۔ نومبر کو علی الصبح امرتسر تشریف لے آئے انہوں نے گھر پہنچ کر تمام زائرین و احباب کو رخصت کیا اور مولانا کو ایک علیحدہ کمرہ میں نیند آور دوا پلاکر سلادیا اور اس جگہ خود نگران بنے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا اسکے بعد مولانا کو نیند آگئی۔ نماز عصر کے قریب بیدار ہوئے اور زائرین سے ملاقات فرمائی۔ احباب زندگی کی سلامتی کی مبارک باد دیتے تو مولانا اسکے جواب میں فرماتے ؎

شہادت کے سارے سامان تو مہیا ہو گئے تھے
میری کم نصیبی تھی کہ مجھے شہادت میسر نہ ہوئی ؎

اور یہ شعر پڑھتے ؎

یہ تو قسمت میں کہاں تھا کہ کردں کسب کمال
بے کمالی میں بھی افسوس میں کامل نہ ہوا

نوٹ جس طرح حضرت عمر خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر صحابہ کرام نے جماعت کو موقوف نہ کیا تھی اسی طرح یہ حادثہ رونما ہونے پر بھی اعیان اہل حدیث امرتسر نے جلسہ جاری رکھا۔ جزاہم اللہ خیرا

یہ ہے مختصر داستان حملہ قاتلانہ کی۔

اردو اور انگریزی روزناموں میں یہ خبر جب شائع ہوئی تو دور دراز کے احباب کی پریشانی کا موجب ہوئی۔ پنجاب کے بہت سے مقامات سے لوگ خود دیکھنے آئے ہندوستان کے اطراف وجوانب سے بہت سی تاریں اور خطوط آتے رہے جنمیں مولانا کی صحت کا حال دریافت کرتے اور مخلصانہ ہمدردی کا اظہار کرکے دعا کرتے۔

مولانا ممدوح بذات خود، خاندان ثنائیہ، اجلہ ستان دفتر اہلحدیث اور کل جماعت اہل حدیث امرتسر ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی محبت میں زیادتی کرے۔

چونکہ جماعت اہل حدیث میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا تھا۔ اس لئے جماعت امرتسر نے متفقہ فیصلہ کرکے اسی مسجد مبارک میں ۱۱/۷، کو پھر جلسہ کیا۔ جس میں بیرونجات کے علما جو ملاقات کے لئے آئے تھے شریک ہوئے۔ مولانا اسماعیل آف گوجرانوالہ نے جلسہ کی صدارت کی۔ مولانا حافظ عبداللہ صاحب (کمیرپوری) روپڑی نے مع اپنے خاندان کے اور خاندان غزنویہ اور علمائے لاہور نے تقریریں کیں۔ جن میں یہ اظہار کیا کہ یہ حملہ صرف مولانا ثناء اللہ پر ہی نہیں بلکہ ہندوستان کی ساری جماعت اہل حدیث پر ہے جلسہ میں چار رزولیوشن پاس کئے گئے جو سابقہ پرچہ میں شائع ہو چکے ہیں۔

جماعت میں چونکہ ہیجان بہت زیادہ تھا اس لئے قرار پایا کہ ۱۲۔ نومبر کا جمعہ تمام جماعت گول باغ امرتسر میں ادا کرے۔ جس کی امامت کے لئے مولانا سیالکوٹی کو تکلیف دی گئی۔

اس موقع پر ذیل کا اشتہار دیا گیا:۔

"امرتسر میں فقید المثال اجتماع"

"اہالیان شہر امرتسر واقف ہیں کہ مورخہ ۱۱/۲۴ ۳ کو اسلام کے مسلم عالم حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔ جس کے باعث عالم اسلامی دنیا میں عموماً اور جماعت اہل حدیث میں خصوصاً ہیجان پیدا ہو رہا ہے۔ اس لئے علمائے اہل حدیث امرتسر نے بالاتفاق فیصلہ کیا ہے کہ نماز جمعہ ۷۔ رمضان المبارک مطابق ۱۲۔ نومبر ۳۷ء کو وسیع میدان گول باغ میں ادا کی جائے۔ خطابت وامامت حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کرائیں گے۔

اور بعد نماز جمعہ زیر صدارت حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں دیگر علمائے کرام اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمائینگے۔ اہل شہر خصوصاً اہل حدیث حضرات کا فرض ہے کہ جلسہ ہذا میں تشریف لاویں۔

نوٹ} چونکہ نماز جمعہ ایک جگہ گول باغ میں ہوگی۔ اس لئے شہر میں کسی مسجد اہل حدیث کے اندر جمعہ نہ ہوگا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

الداعیان:۔ (حکیم) نورالدین ناظم جمعیۃ تنظیم اہل حدیث پنجاب۔ (مولوی) عبداللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ (مولوی) حافظ عبداللہ امرتسری (مولوی) محمد امین سیکرٹری انجمن خدام اہل حدیث وسیکرٹری انجمن اسلامیہ اہل حدیث وخطیب مسجد کچہری امرتسر (مولوی) فضل الرحمٰن خطیب مسجد لوہاراں۔ (مولوی) ابوعتیق حکیم عزیز الرحمٰن ابن مولوی محمد علی مرحوم۔ امرتسر (مولوی) محمد صبغت اللہ کوچہ سی امرتسر۔ (مولوی) اسماعیل مسجد اراعیاں لونگرہ (مولوی) عبدالرحیم خطیب مسجد رحمانی دروازہ خزانہ امرتسر (مولوی) حافظ محمد اسماعیل کمیرپوری۔ (مولوی) نیک محمد خطیب مسجد قدس۔ کوچہ دیگراں امرتسر"

حسب اعلان مندرجہ بالا نماز جمعہ یک جا پڑھی گئی۔ جس میں ہزارہا مرد اور عورت جمع تھے۔ جو اس واقعہ ہائلہ پر غم وغصہ کا اظہار کر رہے تھے خطبہ اور نماز مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے کرائی۔

نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ نشہد ان لا الہ الا اللہ ونشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد وصحبہ وسلم۔

المشتہر۔ محمد عبداللہ ثانی نائب صدر انجمن اہل حدیث امرتسر "

بیرونی احباب کی طرف سے انفراداً اور اجتماعاً خطوط اور تاریں بکثرت پہنچی ہیں۔ جن سے اس واقعہ ہائلہ کی اہمیت معلوم ہو سکتی ہے کہ سب احباب کو سخت پریشانی اور تکلیف ہوئی۔ سب کی طرف سے حضرت مولانا کے حق میں صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کی دعا کی گئی۔ اور حملہ آور دشمن کے اس فعل پر اظہار نفرت کیا گیا۔ اور گورنمنٹ کو اس کے فرض پر متوجہ کیا گیا۔ متعدد انجمنوں کی طرف سے جو تاریں حکومت پنجاب کے افسران مجاز کو دی گئیں۔ ان کی نقول دفتر ہذا میں بغرض اشاعت موصول ہوئی ہیں۔ جن میں [illegible] درج ذیل ہیں :-

صدر دفتر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی

کی طرف سے مندرجہ ذیل ارکان حکومت کو بذریعہ تار اطلاع دی گئی :-

بخدمت پرائیویٹ سکریٹری صاحب گورنر پنجاب لاہور

بخدمت وزیر اعظم صاحب پنجاب۔ لاہور

بخدمت ڈائرکٹر صاحب انفرمیشن بیورو پنجاب۔ لاہور

بخدمت ڈپٹی کمشنر صاحب امرتسر

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مجلس عاملہ نے اپنے ایک نہایت اہم اور غیر معمولی اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔

انجمن اہل حدیث دہلی نے مجلس خدام ابو حنیفہ امرتسر کے اجلاس کی کارروائی کو بغور پڑھا جیسا کہ اخبار تنظیم امرتسر نے ۵ کو شائع کیا۔ انجمن موصوف درخواست کرتی ہے کہ حکومت ایسے جلسوں کو جن میں رعایا کے مختلف طبقات میں فساد اور نفرت پھیلتی ہو فوراً بند کرے۔ انجمن موصوف درخواست کرتی ہے کہ حکومت مبینہ حملہ آور کو گرفتار کرنے میں مستعدی سے کام لے اور ایک مستند عالم پر جو کمینہ اور بزدلانہ قاتلانہ حملہ کیا ہے۔ اس کا کما حقہ سد باب کرے اور افسران مجاز کو تاکید کرے کہ حملہ آور کی گرفتاری میں تساہل سے کام نہ لیں۔

I Urgent meeting Working Committee All India Ahlehadis Conference passed following resolutions. Stop Meeting Considered Carefully proceedings of Hizbul Ahnaf at Amritsar published in "Tanzim Rapper" 5th instant demands Govt: Punjab taking immediate steps banning such meetings. Speeches, tending Communal frictions stop Meeting further asks Govt: Punjab ordinary urgent investigation dastardly inhuman attack on a venerable divine Maulana Sanaullah at Amritsar, arresting criminal without further delay for trail stop (Secty)

آل انڈیا اہل حدیث لیگ بنارس

کی طرف سے ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب اور وزیر اعظم پنجاب کو مندرجہ ذیل تار ارسال کی گئی :-

اہل حدیث کے معتمد لیڈر مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملے نے تمام ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کو سخت صدمہ پہنچایا ہے۔ حالانکہ حملہ آور ابھی کھلے بندوں پھرتا ہے۔ مکمل تحقیقات اور فوری کارروائی کی ضرورت ہے " (پریزیڈنٹ آل انڈیا اہل حدیث لیگ دارانگر بنارس (یوپی)

پریزیڈنٹ آل انڈیا اہل حدیث لیگ دارانگر بنارس (یوپی)

II Murderous Assault on Accredited Ahlehadis Leader Maulana Sanaullah Has Greatly Shocked Ahlehadis Fraternity all over India Assailant yet at large Fullest investigation & Prompt action urged (President League)

انجمن اہل حدیث ہوشیار پور

کی طرف سے گورنر بہادر پنجاب لاہور اور وزیر اعظم پنجاب لاہور کو مندرجہ ذیل مضمون کے تار ارسال کئے گئے :-

III Ahlehadis Hoshiarpur respectfully approach your Excellency for prosecuting Maulvi Md. Yar Bahawalpuri Md. Bashir, Masud Alaharwi Abdur Ghafur lecturers

اہل اسلام برادران! اسلامی تعلیم اور اس شعر میں ظاہر کردہ عقیدہ پر غور کرکے خدارا انصاف کریں کہ یہ عقیدہ اسلامی تعلیم کے مطابق ہے یا ہندو ازم اور عیسائی مذہب کے خیالات کا مجموعہ یا ان کی نقل ہے۔ یعنی جو کچھ عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہتے ہیں اور ہندو اپنے اوتاروں کے متعلق۔ وہی اس شعر میں تلقین کی گئی ہے۔

اب ان خیالات کو کوئی اسلامی تعلیم کہے یا ہندوانہ کہتا۔ اہل دانش خود ہی غور کرکے فیصلہ کریں

جن مسائل شرعیہ میں ائمہ سلف کا اختلاف چلا آیا ہے ان میں سے کوئی مسلک اختیار کرنا کسی حد تک قابل اعتراض نہیں۔ لیکن مسئلہ توحید و رسالت میں غلو کرنا اور رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) و خدا کو ایک ہی سمجھنا اور برسر منبر کھڑے ہوکر یہ کہنا ؏

خدا خود رسول خدا بن کے آیا

کیا اسلامی تعلیم کے خلاف نہیں ہے؟

ہندوستان کے علماء | خصوصاً حنفی علماء امرتسر بلند غور کریں۔ کیا یہی وہ شرعی تعلیم ہے جسکی اشاعت کے لئے ہزارہا انبیاء دنیا میں مبعوث ہوئے اور لاکھوں اولیاء اللہ اور کروڑوں علماء نے دنیا کے سامنے اسے پیش کیا۔ یا یہ وہی ہندوانہ اور عیسائی تعلیم ہے۔ جس کا یہ لوگ اپنے بزرگوں کے حق میں اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور یہ بھی غور کریں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اصل درجہ رسالت پر سمجھنا اصل تعلیم اسلام ہے یا ان کو خود خدا ماننا دین اسلام اور مذہب حنفی کے مطابق ہے۔

ہم علمائے احناف امرتسر سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ازراہ مہربانی و ازراہ ہمدردی مذہب حنفیہ متفقہ اعلان فرما دیں کہ جو کچھ مسجد محمد جان مرحوم میں بموقعہ جلسہ عرس بتواریخ ۱ تا ۳ نومبر ۱۹۳۸ء واعظوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں اظہار کیا ہے (جس کا خلاصہ اوپر مذکور ہو چکا ہے یا سامعین سے دریافت کر سکتے ہیں) کیا یہ عقیدہ مذہب حنفی کی رو سے درست ہے یا صریح کفر اور شرک ہے۔

ہم مندرجہ ذیل علمائے کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ یک جا بیٹھ کر متفقہ فتوے شائع کریں کہ یہ تعلیم حنفی مذہب کے مطابق تھی یا ہندو ازم اور عیسائی عقیدہ کے موافق۔ ہمارے مخاطب علماء کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:۔

(۱) مولانا محمد حسن صاحب امام عیدگاہ حنفیہ امرتسر۔
(۲) مولانا غلام محمد صاحب امام مسجد خیر الدین مرحوم۔
(۳) مولانا عبد الرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ مسجد شیخ بڈھا مرحوم
(۴) مولانا عبد الکبیر صاحب مدرس مدرسہ مسجد محمد جان مرحوم
(۵) مولانا محمد سلیمان صاحب فاروقی معہ برادر خورد۔
(۶) مولانا بہا الحق صاحب قاسمی۔
(۷) مولانا اسلام بابا صاحب امام مسجد محمد جان مرحوم۔
(۸) مولانا محمد عالم صاحب آسی اسلامیہ سکول امرتسر۔
(۹) مولانا نور عالم صاحب امام مسجد گنگڑی امرتسر۔
(۱۰) مولانا سید عطا اللہ شاہ صاحب بخاری امیر شریعت احناف

یہ حضرات یہ بھی بتائیں کہ ایسے مواعظ کو سن کر خاموش بیٹھنے سے اسلام اور خصوصاً حنفی مذہب کی جو بدنامی ہوگی اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی؟

خاص شکریہ | مولانا عطا اللہ صاحب بخاری نے بتاریخ ۵۔ نومبر ۱۹۳۸ء مسجد خیر الدین مرحوم میں انجمن اہل حدیث کے اس اشتہار کی نسبت جس کی سرخی تھی "سناتن دھرمی کتھا" جسے واعظان عرس نے توہین رسالت قرار دے کر حاضرین جلسہ کو خوب بھڑکایا تھا اس کی نسبت موصوف نے صاف لفظوں میں فرمایا کہ "اشتہار کا مضمون کسی کا ذاتی نہیں بلکہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام (قرآن۔ حدیث) ہیں"

ہم اُن کو انجمن کی طرف سے اُن کی حق گوئی پر مبارک باد دیتے ہیں۔ اور ان کے مشکور ہیں کہ انہوں نے بروقت اعلان حق کر دیا۔

لیکن سنا گیا ہے کہ انہوں نے مضمون اشتہار کی تصدیق فرماتے ہوئے اشتہار کی سرخی (سناتن دھرمی کتھا) کو ناپسند فرمایا۔ اس کے متعلق ہم موصوف کو ادنیٰ تامل کی تکلیف دینگے کہ وہ فرما دیں کہ جس عقیدہ کی تردید میں اشتہار شائع ہوا ہے وہ اسلامی تعلیم کے مطابق ہے یا اس کے صریح نقیض ہے۔ اور جو عقیدہ صراحتہً اسلامی توحید کے خلاف ہو آپ ہی فرما دیں کہ اس کا ہم کیا نام رکھیں۔ توحید اسلامی کے خلاف جو یہ عقیدہ ہے کہ رسول (صلعم) اور خدا ایک ہیں بتائیے اس کو کیا کہیں۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ قرآن مجید میں جس مضمون کا رد کیا گیا ہے وہ کفر ہے اور جو تعلیم دی گئی ہے وہ توحید۔ اب خلاف توحید مشرکانہ عقیدے کا نام عیسائی عقیدہ رکھیں یا ہندو کتھا۔ ازراہ مہربانی آپ ہی فرمائیں ہم اسپر عمل کرینگے۔

جب اشتہار کا مضمون صحیح ہے تو جس مضمون کا وہ رد ہے وہ غیر صحیح اور غلط ہے۔ یہی مراد ہے "سناتن دھرمی کتھا" سے۔ جس کو عوام میں شہرت دی گئی ہے کہ قرآن و حدیث کو کتھا کہا گیا ہے۔ یہ محض غلط گوئی اور اشتعال دہی ہے۔

ہم مسلمانان امرتسر کو ماہ رمضان المبارک کا واسطہ دیکر توجہ دلاتے ہیں کہ وہ سابق اشتہار پڑھیں اور غور کریں کہ اس میں آیات و احادیث کو کتھا کہا گیا ہے یا ان غلط خیالات کو جو واعظوں نے پھیلائے؟

حاشا و کلا کوئی کلمہ گو مسلمان قرآن و حدیث کو سناتنی کتھا ہرگز ہرگز نہیں کہہ سکتا۔ یہ سب عوام کو اشتعال دہی اور اپنی عیب پوشی ہے۔ ہم اس اشتہار کا خلاصہ بھی ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ جس مضمون کا اس میں رد ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ کی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی ہر ایک چیز کے مالک و متصرف ہیں"

اس خیال کی تردید میں وہ اشتہار ہے کہ یہ عقیدہ غلط ہے۔ اس کے ثبوت میں آیات و احادیث پیش کی گئی ہیں۔ جن کی تصدیق مولانا عطا اللہ شاہ صاحب بخاری (امیر شریعت احناف) نے صاف لفظوں میں فرما دی جو لفظ آپکو کھٹکا تھا۔ اس کا جواب بھی دیدیا گیا ہے۔

نوٹ | علمائے احناف کے فیصلہ کا انتظار کرنے کے بعد حسب ضرورت اس مضمون کی مزید تشریح بھی کردی جائے گی۔ کیونکہ توحید ہے تو اسلام ہے۔ توحید

وغیرہم نے فرقہ وارانہ نفرت پھیلانے میں بڑے زور سے تقریریں کیں۔ اور جماعت اہلحدیث کے خلاف وہابی کہہ کہہ کر عوام کو سخت بھڑکایا اور اقدام قتل پر اشتعال دلایا۔ اور کہا کہ

وہابی کو مارنے سے سو شہید کا ثواب ملتا ہے۔ جو وہابی کے سر پر جوتا ماریگا

اسے جنت میں ایک حور ملے گی۔ اس پر حاضرین میں سے کسی کی ہنسی نکل گئی۔ تو واعظ صاحب نے ڈانٹا کہ یہ ہنسنے کا مقام نہیں، رونے اور ڈوب مرنے کا مقام ہے، اب تک چاہئے تھا کہ کچھ ہو جاتا اور تم کچھ کر کے دکھا دیتے، اب صبح کالے کپڑے پہن لو اور کالی جھنڈیاں ہاتھوں میں لے لو، اور ماتمی جلوس نکالو وغیرہ وغیرہ۔ ان اشتعال انگیز اور فرقہ وارانہ نفرت پھیلانے اور عوام کو اقدام قتل پر آمادہ کرنے والی وعظوں کا نتیجہ فوراً ظہور پذیر ہوا۔ یعنی دوسرے ہی روز بروز جمعرات بوقت قریب ساڑھے چار بجے شام مسمی قمر الدین قفل ساز ساکنہ امرتسر نے نہایت تیز ٹوکے سے جو معلوم ہوتا ہے کہ اسی غرض کیلئے تازہ تیز کر کے لایا تھا۔ حضرت مولانا ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث پر یا رسول اللہ کا نعرہ مار کر قاتلانہ حملہ کیا۔ چنانچہ سر کے پچھلے حصے پر کاری اور گہرا زخم آیا۔ اور ناک اور پیشانی پر بھی بھاری زخم آئے۔ خوش قسمتی سے مولانا کے ہمراہی نے فوراً حملہ آور کو پکڑ لیا۔ اور ٹوکا اس سے چھین لیا تو مولانا کی جان بچ گئی ورنہ نہ معلوم کتنے وار کرتا اور کیا حال ہوتا۔

لہذا یہ جلسہ جو اس غرض کے لئے منعقد ہوا ہے گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں بڑے زور سے مطالبہ کرتا ہے کہ حملہ آور و واعظین متذکرہ بالا (جو اقدام قتل کا اصلی باعث ہیں) کو گرفتار کر کے کیفر کردار کو پہنچائے۔ اور ایسے مفسدانہ جلسوں کا ہمیشہ کے لئے انسداد فرمائے۔ ورنہ امن عامہ اور غریب لوگوں کی جانیں خطرے میں رہیں گی۔

اس کی ایک نقل ہز ایکسی لنسی گورنر بہادر پنجاب کی خدمت میں اور ایک نقل سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کی خدمت میں بھیجی جائے اور ایک ایک نقل اسلامی اخبارات میں شائع کی جائے۔

خادم مجلس:- غلام رسول ناظم انجمن اہلحدیث
نیا بازار۔ ہوشیارپور

تاریں

مندرجہ ذیل اصحاب و انجمنوں کی طرف سے اس حادثہ سے ہمدردی اور مزاج پرسی کی تاریں (جوابی و سنگل) وصول ہوئیں۔

(۱) انجمن اہلحدیث لاہور۔
(۲) صدر دفتر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس دہلی۔
(۳) ٹوڈمی اینڈ سنز سیالکوٹ۔
(۴) جماعت اہلحدیث کوٹلی لوہاراں مغربی۔
(۵) خان بہادر مولوی فیروز الدین صاحب سیالکوٹ۔
(۶) حکیم عبدالرحیم صاحب نظام آباد۔ گوجرانوالہ۔
(۷) انجمن تائید الاسلام مئوناتھ بھنجن۔ اعظم گڈھ۔
(۸) سیٹھ محمد یوسف صاحب تانتی باغ کلکتہ۔
(۹) مولوی عبدالغفار سکرٹری جامع مسجد دیناپور کیمپ۔
(۱۰) امام صاحب اونچی مسجد فتح قلی گنج کان پور۔
(۱۱) جماعت اہلحدیث کیری ٹولہ مئوناتھ بھنجن۔
(۱۲) حافظ عبدالکریم صاحب مومن بارہ بمبئی۔
(۱۳) جماعت اہلحدیث جھنگ
(۱۴) جماعت اہلحدیث ٹیٹا گواہ
(۱۵) انجمن اہلحدیث احمد پور ریاست بہاولپور۔
(۱۶) جماعت اہلحدیث لاکھی مسجد نڈیاڈ۔
(۱۷) محمد صبغت اللہ صاحب مدراس۔
(۱۸) انجمن اہلحدیث الندور مدراس۔
(۱۹) انجمن اہلحدیث رتن بازار مدراس۔
(۲۰) ایم عطاء اللہ صاحب جنرل مرچنٹ اللہ آباد ریاست بہاولپور
(۲۱) مولوی عبدالجبار صاحب صدر مدرس شکراوہ ضلع گوڑگانوہ
(۲۲) جماعت اہلحدیث بلاری۔

ریزولیوشن

مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے اس حادثہ سے ہمدردی کے ریزولیوشن۔ اور ریزولیوشن سابقہ مرقومہ کی تائیدات اور دیگر تجاویز موصول ہوئیں۔

(۱) جماعت اہلحدیث لدھیانہ۔
(۲) مجلس منتظمہ مدرسۃ الغرباء امرتسر۔
(۳) بزم توحید کالکا۔
(۴) بزم توحید میاں چنوں۔
(۵) انجمن اہلحدیث کلکتہ بنگال و آسام
(۶) انجمن اہلحدیث گجرات۔
(۷) مسلمانان فتح گڑھ چوڑیاں۔
(۸) انجمن اہلحدیث بریلی۔
(۹) انجمن حزب اللہ بہاول نگر۔
(۱۰) برادری شیخاں و خواجگان امرتسر۔
(۱۱) انجمن اہلحدیث وزیر آباد۔
(۱۲) منجانب مسلمانان سوہدرہ۔
(۱۳) انجمن اہلحدیث لائل پور۔
(۱۴) انجمن اہلحدیث ملانوالہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر۔
(۱۵) انجمن اہلحدیث قصور۔
(۱۶) نمازیان مسجد قدس امرتسر۔
(۱۷) نمازیان مسجد گوجراں ڈھاب کھٹیکاں
(۱۸) مسلمانان گھمنٹے کے بانگر ضلع گورداسپور۔
(۱۹) انجمن اہلحدیث لاہور۔

دیگر احباب

نے اخبارات میں جب یہ خبر پڑھی تو خطوط اور تاروں کا تانتا بندھ گیا۔ لہذا اس خیال سے کہ احباب زیادہ فکر مند نہ ہوں مندرجہ ذیل مطبوعہ چٹھی بہت سے احباب کو ۵ کو روانہ کی گئی۔

مکرم جناب!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ والدم حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ مولانا زخمی تو ہوئے مگر بحمد اللہ خدا تعالیٰ نے اپنے

Anjuman Hijbul Ahnaf of Amritsar whose instigation lie murderous assault upon Maulvi Sanaullah Indian Ahlehadis head, Kindly arrest offenders Gh. Rasul Secty Anjuman Ahlehadis Hoshiarpur

انجمن اہل حدیث ہوشیارپور حضور (گورنر پنجاب / وزیر اعظم پنجاب) کو مودبانہ توجہ دلاتی ہے کہ انجمن حزب الاحناف امرتسر کے لیکچراروں (مولوی محمد یار بہاولپوری، محمد بشیر کوٹلوی، مسعود الہرطوی، عبد الغفور ہزاروی) پر مقدمہ چلائے۔ جن کی اشتعال انگیز تقریریں مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہل حدیث ہند پر قاتلانہ حملے کا باعث ہوئیں۔ مہربانی کرکے ملزموں کی گرفتاری کا حکم جاری فرمائیں۔ (غلام رسول سکرٹری) ۱۲ ۱۱/۳۷

نقل مجلس شوریٰ

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی

منعقدہ ۵۔ رمضان ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۰۔ نومبر ۱۹۳۷ء

مجلس شوریٰ کا اجلاس بصدارت حاجی عبد الغفار صاحب منعقد ہؤا۔

حاضرین جلسہ حاجی عبد الغفار صاحب۔ حاجی بشیر الدین صاحب۔ حافظ حمید اللہ صاحب۔ مولوی محمد صاحب۔ مولوی شرف الدین صاحب۔ مولوی عبید الرحمٰن صاحب۔ حکیم امجد علی صاحب۔ مولوی سید محمد جعفری صاحب مدیر ملت۔ حاجی محمد رفیع صاحب حاجی الہی بخش صاحب۔ حاجی عبد الرحمٰن صاحب۔ شیخ محمد رفیق صاحب۔

حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری مدظلہم پر قاتلانہ حملہ جو ۴۔ نومبر ۱۹۳۷ء کو ہؤا ہے۔ اس واقعہ ہائلہ کے تدارک اور ہمدردی کے لئے تجاویز ذیل پیش کیں جو بالاتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری شیر پنجاب و جنرل سیکرٹری آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس پر اس مفسدانہ فتنہ انگیز اور قاتلانہ حملہ کی پرزور مذمت کرتا ہے جو موصوف پر ۴۔ نومبر کو امرتسر میں کیا گیا۔ اور اسے اپنی رائے میں مسلمانوں کے جماعتی اتحاد اور یکجہتی کے لئے سخت مضر قرار دیتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس امرتسر کے جلسہ عرس امام ابوحنیفہ کی اس کارروائی پر غور کرنے کے بعد جو اخبار تنظیم (روپڑ) مورخہ ۵۔ نومبر ۱۹۳۷ء میں شائع ہوئی ہے۔ حکومت پنجاب سے پرزور طور پر مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس قسم کی تقریروں اور جلسوں کے انسداد کے لئے ضروری کارروائی اختیار کرے اور ان کے محرکین کو قرار واقعی سزا دے۔ جو مسلمانوں میں فرقہ وارانہ اختلاف بڑھانے کا ذریعہ ہوئے ہیں۔

(۳) یہ اجلاس حکومت پنجاب سے درخواست کرتا ہے کہ حملہ آور کی جلد سے جلد گرفتاری اور اس سلسلہ میں مکمل تفتیش کا فوراً انتظام کرے تاکہ مجرم کیفر کردار کو پہنچے اور آیندہ ایسی کارروائیوں کا سدباب ہو۔

(۴) یہ اجلاس حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے ساتھ اس ناگوار اور رنجدہ حادثہ میں کامل ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور ان کی صحت عاجلہ کے لئے درگاہ رب العزت میں دعا کرتا ہے۔ نیز ان کی حیات کو نہ صرف جماعت اہل حدیث کے لئے بلکہ مسلمانوں کے سارے مذہبی طبقہ کے لئے باعث فخر سمجھتا ہے۔ مجلس کی یہ قطعی رائے ہے کہ حضرت موصوف کا طرز عمل ہمیشہ نہایت ہی صلح جویانہ پُرامن اور کلیتہً روادارانہ رہا ہے جو ان کے مناظروں کی کارروائیوں سے ظاہر ہے۔ جن میں شریک رہے ہیں۔

(۵) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ ایک سب کمیٹی بنائی جائے جو اس حملہ کے سلسلہ میں ہر قسم کی ضروری قانونی کارروائی جو مناسب سمجھے عمل میں لے آئے۔ (کمیٹی کے ارکان حسب ذیل ہونگے۔ جن کو اضافہ کا اختیار ہوگا)

(۱) حاجی عبد الغفار صاحب۔ (۲) حافظ حمید اللہ صاحب (۳) مولانا محمد صاحب۔ (۴) مولانا عبید الرحمٰن صاحب

(۶) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ قرارداد نمبر ۲ و ۳ آج ہی گورنر پنجاب۔ وزیر اعظم پنجاب۔ ڈائرکٹر انفارمیشن بیورو پنجاب اور ڈپٹی کمشنر امرتسر کے پاس بذریعہ تار بھیج دی جائے۔

(۷) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ آج کے جلسہ کی کارروائی اخبارات کو بھیج دی جاوے۔

(۸) مجلس کا یہ اجلاس مسلمانوں سے امید کرتا ہے کہ وہ اس واقعہ پر اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں گے اور ہر قسم کے اشتعال سے احتراز کرینگے۔

(نائب ناظم (حافظ) حمید اللہ۔ دہلی)

علاوہ ازیں ہندوستان کی متعدد انجمنوں کی طرف سے ریزولیوشنز دفتر ہذا میں برائے اشاعت پہنچے ہیں۔ ان میں سے ہوشیارپور کا ریزولیوشن درج ذیل ہے۔

ریزولیوشن

"مسلمانان ہوشیارپور کا یہ جلسہ بڑے ادب سے یہ امر گورنمنٹ عالیہ کے نوٹس میں لاتا ہے کہ مورخہ یکم۔ دوئم۔ سوئم نومبر ۱۹۳۷ء بروز منگل۔ بدھ۔ جمعرات مسجد میاں جان محمد مرحوم متصل کوتوالی واقع امرتسر میں چند بریلوی خیال کے احناف نے جلسہ کیا جس میں واعظین محمد یار بہاولپوری۔ عبد الغفور ہزاروی۔ محمد بشیر کوٹلی لوہاراں مغربی اور مسعود الہرطوی

تردید تثلیث - تثلیث کا حق و حل و دلائل ۸ عدد اور توحید اسلامی کا ثبوت - قیمت ۳ ر (محصول)

(۸۰) بابو محمد ذکریا صاحب ہوروال ضلع گورداسپور
(۸۱) مولوی محمد داؤد صاحب وکیل قصور
(۸۲) ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب بسمل ہوشیارپور۔
(۸۳) مولوی غلام رسول صاحب کندن ساز ہوشیارپور۔
(۸۴) شیخ دین محمد صاحب بہاول نگر۔
(۸۵) مولانا محمد صاحب مدرسہ احمدیہ آرہ
(۸۶) ابو المحمود ملک ہدایت اللہ صاحب سوہدرہ۔
(۸۷) جماعت اہل حدیث تانتی باغ نور علی لین انتالی کلکتہ
(۸۸) مولوی ابوسعید عبد الرحمٰن صاحب فرید کوٹی خطیب مسجد اہل حدیث کولوٹولہ کلکتہ
(۸۹) مولوی محمد شفیع صاحب نعیم دینا نگر۔
(۹۰) منشی عبد المجید صاحب سوداگر چرم وزیرآباد۔
(۹۱) جماعت اہل حدیث پٹیالہ
(۹۲) جماعت اہل حدیث سوہدرہ۔
(۹۳) ملک امام خان صاحب از سوہدرہ
(۹۴) ملک عبد الحق صاحب سالک ٹھیکیدار سوہدرہ۔
(۹۵) انجمن اہل حدیث لاہور
(۹۶) جناب محترم میاں عبد العزیز صاحب بیرسٹرایٹ لاء لاہور
(۹۷) آنریری جائنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور۔
(۹۸) بابو عمر الدین صاحب احمدی دہلی۔
(۹۹) سید عزیز حسن صاحب بقائی مدیر رسالہ پیشوا دہلی
(۱۰۰) مولوی فضل خان صاحب چنگا بنگیال
(۱۰۱) محمد اکرم خان صاحب پٹیالہ
(۱۰۲) خلیفہ ہدایت اللہ صاحب منیجر دفتر رحمۃ للعالمین پٹیالہ
(۱۰۳) مستری عبد الغنی صاحب دہرم پورہ پٹیالہ
(۱۰۴) جناب فتح محمد صاحب ٹیلر ماسٹر پٹیالہ
(۱۰۵) خان صاحب حافظ عبد الحکیم صاحب میر منشی کمانڈر انچیف نئی دہلی۔
(۱۰۶) جناب میر عبد القیوم صاحب بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی پلیڈر لائلپور
(۱۰۷) ایم رحیم الدین حاجی عبد الکریم جنرل مرچنٹس کولوٹولہ کلکتہ۔

(۱۰۸) مولوی محمد عثمان صاحب قادر بخش سرولاکی باڑی ٹیٹاگڑھ۔
(۱۰۹) ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب لہریا سرائے دربھنگہ
(۱۱۰) مولوی عبد الرحمٰن صاحب خلیل قلعہ دیدار سنگھ۔
(۱۱۱) مولانا سید سلیمان صاحب ندوی اعظم گڑھ۔
(۱۱۲) مولانا محمد عبد القادر صاحب قصور۔
(۱۱۳) جناب محمد مصطفیٰ صاحب وکیل چائے باسہ
(۱۱۴) جماعت اہل حدیث قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ۔
(۱۱۵) خان بہادر مولوی فیروز الدین صاحب سیالکوٹ
(۱۱۶) مولوی عبد الغنی صاحب خان پور مکیریاں۔ ضلع ہوشیارپور۔
(۱۱۷) حکیم قائم الدین صاحب صدیقی پاک پٹن۔
(۱۱۸) مولوی عبد الحلیم صاحب فاروق گنج۔ لاہور
(۱۱۹) مولوی قادر بخش صاحب امام جماعت اہل حدیث پٹیالہ
(۱۲۰) بابو محمد مصباح صاحب کلرک پرائم منسٹر بہادر پٹیالہ
(۱۲۱) مستری محمد حسین صاحب پٹیالہ۔
(۱۲۲) جناب خان محمد صاحب فارسٹ رینجر چھانگا مانگا ضلع لاہور
(۱۲۳) مولوی ابوسعید عبد العزیز صاحب خطیب مسجد اہل حدیث لدھیانہ۔
(۱۲۴) مولوی عبد الشکور صاحب سکرٹری انجمن اہل حدیث میوات
(۱۲۵) مولوی بشیر الدین صاحب انڈین ہوزری ہاؤس صدر بازار دہلی۔
(۱۲۶) مولوی عبد الماجد صاحب ایڈیٹر صدق دریاآباد۔
(۱۲۷) مولوی شیر محمد صاحب خطیب مسجد اہل حدیث ٹھنڈہ
(۱۲۸) ایم حشمت علی صاحب سکرٹری انجمن اہل حدیث لوہیاں خاص۔ جالندھر
(۱۲۹) مولانا عبد الخبیر صاحب صادق پور پٹنہ۔
(۱۳۰) سید احمد حسین صاحب رضوی۔ لکھنؤ۔
(۱۳۱) میاں شاہ دین صاحب ممبر انجمن اسلامیہ عارف والا ضلع منٹگمری۔
(۱۳۲) قاری احمد سعید صاحب بنارس
(۱۳۳) شیخ رحمت اللہ صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس بٹالہ
(۱۳۴) حکیم اللہ بخش صاحب ڈھاکہ علاقہ بنگال

(بقیہ صفحہ ۱۲ کالم ۲ پر ملاحظہ ہو)

گورنر پنجاب و وزیر اعظم پنجاب کو تاریں

اخبار ہذا کے صفحہ ۔۔ پر جو تاریں درج ہو چکی ہیں اس کے بعد اسی مضمون کی مزید تاریں مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے موصول ہوئیں:۔
(۱) انجمن اہل حدیث پشاور (۲) انجمن اہل حدیث شہر جھنگ
(۳) انجمن اہل حدیث مالہ موسئے (۴) انجمن اہل حدیث گوجرانوالہ
(۵) انجمن اہل حدیث محلانوالہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر
(۶) بزم توحید امرتسر۔

شہادات حقہ

اس حملہ کی اصل بناء مقررین جلسہ عرس مذکور کے مندرجہ ذیل فقرات ہیں۔ جو انہوں نے نہایت اشتعال انگیزی اور منافرت پھیلانے کے لہجہ میں بیان کئے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل اصحاب کی شہادات درج ذیل ہیں:۔

"ہمارے سامنے جلسہ انجمن خدام امام اعظم امرتسر منعقدہ یکم۔۲۔۳ نومبر ۱۹۳۶ء کو مسجد میاں محمد جان مرحوم امرتسر کی تقریروں میں مندرجہ ذیل الفاظ بھی کہے گئے۔ محمد دین دار اس وقت موجود تھا۔

آ۔ وہابی کو مارنے والا سو شہید کا ثواب پاتا ہے۔
ب۔ وہابی کو جو ایک جوتا مارےگا اس کو ایک حور ملیگی۔
ج۔ مسلمانو! آج امرتسر میں کچھ ہو جانا چاہئے تھا کل تم ماتم کرو، سیاہ لباس پہنو۔ مردودو! امرتسر میں وہابیوں کی وجہ سے دین کو عزت نہیں رہی۔
د۔ یا محمد کہنے سے وہابی کو بم کا گولہ لگتا ہے۔

(۱) بقلم خود محمد عبد اللہ بن فضل الدین پونچھی۔ (ج)
(۲) عبد المنان بن مولوی عبد اللہ پونچھی مسجد غزنویہ (د)
(۳) محمد مسکین ولد غلام ربان کیمبلپوری مسجد غزنویہ (ج)
(۴) عبد الرحمٰن پونچھی ولد خدا بخش بقلم خود مسجد قدس (د)
(۵) انیس الرحمٰن بنگالی ولد عبد اللہ مسجد گوہراں والی (ب)
(۶) مراد علی ولد عبد السلام تبتی بقلم خود مسجد مبارک (ج د)
(۷) محمد سلیمان بنگالی۔ مسجد غزنویہ (ب ج د)
(۸) اسماعیل ولد نصیر الدین امام مسجد لوہگڑھ (د)
(۹) محمد برکت اللہ۔ مسجد تیلیاں (ب)

(۵۱)

فضل سے ان کو بچا لیا ہے۔ حالت تسلی بخش ہے۔ فکر نہ کریں۔ مفصل حالات آئندہ بعد پرچہ "اہلحدیث" میں شائع ہونگے۔ انشاء اللہ۔ آپ اپنے دوستوں کو اطلاع دیدیں۔

ابورضا عطاء اللہ ابن مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری :۔

خطوط

اس اطلاع کے باوجود مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے ہمدردی اور خیریت طلبی کے خطوط جوابی وسنگل لفوف (جن میں جواب کے لئے واپسی لفافے بھی تھے) وصول ہوئے۔ ان سب کا جواب بھی مناسب طور پر دیا جاتا ہے۔

(۱) جناب رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس صاحب ریٹائرڈ سول سرجن ماہر امراض چشم موگا حال لاہور۔ (۲) منشی دین محمد صاحب لائل پور۔

(۳) عبدالقیوم صاحب للہ موسئے۔

(۴) مولوی فتح الدین صاحب خانے وال۔

(۵) ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب ہردوئی۔

(۶) مولوی سراج الدین صاحب جودھ پور۔

(۷) قریشی محمد ابراہیم صاحب رسولپور ضلع شیخوپورہ

(۸) جناب سید حبیب شاہ صاحب آف سیاست لاہور

(۹) مولانا محتمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی۔

(۱۰) مولوی ابونعیم عبدالرحیم صاحب مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار

(۱۱) مولوی ابوسعید محمد شریف صاحب قریشی ٹاہلیانوالہ ضلع جہلم

(۱۲) مولوی حافظ عبدالرحمٰن صاحب آزاد دہلوی۔

(۱۳) جناب محترم شیخ عطاء الرحمٰن صاحب صدر بازار دہلی۔

(۱۴) جناب محمد گرہست صاحب مئو ضلع اعظم گڈھ۔

(۱۵) جناب محترم حاجی عبدالغفار صاحب کوٹھی حاجی علیجان دہلی

(۱۶) مولانا عمرالدین صاحب وزیر آباد۔

(۱۷) مستری رحیم بخش صاحب سکرٹری انجمن محمدیہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ

(۱۸) جناب عبدالستار صاحب مالیر کوٹلہ۔

(۱۹) جناب میاں عبدالوحید صاحب آنریری مجسٹریٹ لدھیانہ

(۲۰) مولانا محمد حیات صاحب قصور۔

(۲۱) مستری عبدالعزیز صاحب نائی کوٹلی لوہاران مغربی ضلع سیالکوٹ

(۲۲) جناب حکیم نورالدین صاحب لائل پور۔

(۲۳) مولوی عبدالحکیم محمد عبدالحی سوداگران پارچات سلک مدن پورہ بنارس شہر

(۲۴) مولانا ابوسعید محمد شرف الدین صاحب ناظم مدرسہ سعیدیہ پل بنگش دہلی۔

(۲۵) مستری عمرالدین صاحب کوٹلی لوہاراں

(۲۶) مولوی عبدالعزیز صاحب کوٹلی لوہاراں۔

(۲۷) مولوی محمد عالم صاحب کوٹلی لوہاراں۔

(۲۸) مولوی ابومسعود صاحب قمر بنارسی از چندوسی۔

(۲۹) مولانا محمد ابوالقاسم صاحب سیف بنارس۔

(۳۰) جناب برکات احمد صاحب محلہ جسولی بریلی۔

(۳۱) بابو عبدالکریم صاحب میرٹھی از بریلی۔

(۳۲) ایم عبدالحکیم عبدالکریم سوداگران بڑی بریلی۔

(۳۳) سکرٹری صاحب انجمن اہل حدیث داتا پور کیمپ۔

(۳۴) جناب اسماعیل صاحب طالب پور ضلع گورداسپور

(۳۵) مولوی محمد ادریس صاحب ودیارتھی بدایوں۔

(۳۶) سید عبدالغفار صاحب رضوی بنارس۔

(۳۷) مولوی ضیاء اللہ خان صاحب رام پور سٹیٹ۔

(۳۸) مولوی محمد یامین صاحب سکرٹری انجمن اہلحدیث ڈیرہ دون

(۳۹) بابو عبدالعظیم صاحب ابن مولوی بہرام صاحب پشاور۔

(۴۰) مولوی ابوالحریز عبدالعزیز صاحب محلہ حسین آگاہی ملتان

(۴۱) ابوعبید حکیم خدا بخش صاحب فاروقی پرنسپل طبیہ کالج ملتان شہر

(۴۲) جناب مولانا محمد عبدالحق صاحب محدث۔ محلہ حسین آگاہی ملتان شہر

(۴۳) مولانا ابوالفیض محمد فیض اللہ صاحب ملتان شہر

(۴۴) مولوی حافظ عزیزالدین صاحب مرادآباد۔

(۴۵) شرف الحق محمود صاحب ملتان شہر

(۴۶) جناب خان غلام احمد خان صاحب بنگش ہنگو ضلع کوہاٹ۔

(۴۷) لالہ مالک چند صاحب آریہ پھلوال۔

(۴۸) ڈاکٹر ہربنس رام صاحب سب اسسٹنٹ سرجن بورسٹل جیل لاہور۔

(۴۹) پنڈت آتما نند صاحب لائل پور۔

(۵۰) انور مسعود صاحب متعلم اشاعت اسلام کالج لاہور

(۵۱) حاجی محمد یوسف صاحب تنوجی نادرن محل روڈ لکھنؤ

(۵۲) حکیم ہارون الرشید صاحب رینالہ خورد ضلع منٹگمری

(۵۳) مولوی میر محمد صاحب بھامبڑی معرفت حکیم صاحب موصوف

(۵۴) حافظ عبدالسلام صاحب جے پور۔

(۵۵) محمد علی صاحب تارکش ٹکسال بازار جے پور۔

(۵۶) مولانا محمد یونس صاحب مدرس مدرسہ جناب میاں صاحب۔ پھاٹک حبش خان دہلی۔

(۵۷) خواجہ عبدالرشید صاحب امرتسری معرفت میاں محمد رفیق اینڈ برادرز سوداگران چرم صدر بازار دہلی۔

(۵۸) مولانا ابوبکر مدرس مدرسہ محمدیہ عالوارد جودھپور

(۵۹) مولوی ابوالخیر عبدالصمد صاحب مدرسہ فیض محمدی جودھپور

(۶۰) ادارہ صحیفہ اہلحدیث صدر بازار دہلی۔

(۶۱) بابو عبدالمنان صاحب سپروائزر محلہ کوڑی ٹیلہ سہارنپور۔

(۶۲) مولوی محمد سعید صاحب مروت پور ضلع مظفرپور

(۶۳) قاضی محمد رمضان صاحب ہیڈ قاضی اکاڑہ ضلع منٹگمری

(۶۴) منشی عبدالرحمٰن صاحب رانیوال ضلع گورداسپور۔

(۶۵) بابو نذیر احمد خان صاحب جالندھر شہر۔

(۶۶) قاضی احمد اللہ صاحب پروفیسر فیروزپور شہر

(۶۷) محمد اسماعیل صاحب علیوالی از بٹالہ۔

(۶۸) مولانا فریدالدین صاحب سرادہ ضلع میرٹھ۔

(۶۹) محمد عمر محمد یونس صاحب گھاٹی ماموں بھانجہ آگرہ۔

(۷۰) ماسٹر غلام حیدر صاحب پنشنر سرگودھا۔

(۷۱) میاں دوست محمد محمد صادق صاحب بھراڑہ سوداگران چرم۔ چنیوٹ۔

(۷۲) مولوی غلام محمد صاحب علیوالی ضلع سیالکوٹ۔

(۷۳) مرزا محمود علی بیگ صاحب مشیر آباد۔ حیدرآباد دکن

(۷۴) مولانا محمد اسماعیل صاحب گوجرانوالہ۔

(۷۵) منیجر صاحب مسلم گوجر دینا نگر۔

(۷۶) پیر سید میر بسمل صاحب ایڈیٹر اخبار "خان" میانوالی

(۷۷) حافظ محمد اکبر صاحب مسجد اہلحدیث میرٹھ۔

(۷۸) محمد صبغت اللہ صاحب پوسٹ بکس ۱۲۵ مدراس

(۷۹) قریشی سراج الحق صاحب جھنگواں ضلع امرتسر۔

متفرقات

اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت کرنا ہر مسلمان پر عموماً اور اہل حدیث حضرات پر خصوصاً واجب ہے۔ تاکہ قال اللہ اور قال الرسول کی صدا سے ناواقف لوگ خبردار ہوں۔ آئے دن جو اتہامات اس جماعت حقہ پر مخالفین کی طرف سے لگائے جاتے ہیں ان کے معقول مدلل جوابات، متین پیرایہ اور سنجیدگی کے ساتھ دئیے جاتے ہیں۔

اس لئے اعیان اہل حدیث کا فرض ہے کہ موجودہ زمانہ میں توحید و سنت کی اشاعت کے لئے "اہلحدیث" کی حتے الامکان اشاعت کریں۔

شکریہ مندرجہ ذیل احباب نے اہلحدیث کیلئے نئے خریدار بنائے ہیں۔ لہٰذا ادارہ اہلحدیث ان کا صمیم قلب سے شکر گزار ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دیگر حضرات سے بھی اس امید کا خواہاں ہے۔

جناب میاں کرم الدین صاحب ٹھیکیدار خریدار اہلحدیث نمبر ۲۱۰۰- ایک خریدار

جناب مولوی عبدالرؤف صاحب خریدار اہلحدیث نمبر ۴۳۸ تین خریدار

مزید شکریہ یہ ہے کہ ان اصحاب نے ان خریداروں کی قیمت بھی بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دی ہے۔ اس سے بڑھ کر ان کی دلی ہمدردی اور کیا ہو سکتی ہے جزاہم اللہ خیرا لجزا۔

مدرسہ مدینہ منورہ کے لئے از جناب بابو فضل کریم صاحب سرگودھا ہے

غریب فنڈ کی خبر لیں ناظرین کو غریب فنڈ کی طرف عرصہ سے متوجہ کیا جا رہا ہے مگر افسوس ہے کہ حضرات توجہ نہیں فرماتے۔ ان کی خدمت میں مکرر عرض ہے کہ آپ صدقات و خیرات ادا کرتے وقت اپنی مقامی ضروریات کو پورا کرکے غریب فنڈ کو بھی یاد رکھا کریں۔

آمد از فتوی فنڈ ۱۲/ - سابقہ بذمہ فنڈ ۳/۸ تھا ۱۲/ - از سائل ملا بشیر الدین بنارس ۳/ - جملہ ۲/ ہے - سائل مذکور کے نام اخبار اہلحدیث جاری کر دیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۱/۸ -

۷۵ سائلین کے نام اس وقت تک رجسٹر میں درج ہیں۔ اگر اصحاب کرم نے اس فنڈ کی امداد نہ کی تو مجبوراً نئے داخلے وصول نہیں کئے جائینگے۔

اشاعت فنڈ کی طرف بھی عرصہ سے ناظرین عدم توجہ کا اظہار فرما رہے ہیں۔ دین حنیف کی اشاعت کیلئے روپیہ کافی درکار ہوتا ہے۔ اگر روپیہ نہ ہوگا تو تبلیغ کیسے ہو سکتی ہے۔ آج (۱۴ رجب) تک صرف ۳۲ روپے ۱۵ آنے ۳ پائی بقایا ہیں۔

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

کے سفیر

مولوی عبدالرحمٰن صاحب

فرخ نگری۔ کلکتہ و رنگون وغیرہ کی طرف بغرض فراہمی چندہ بھیجے گئے ہیں۔ کانفرنس مذکور سے ہمدردی رکھنے والے حضرات مولوی صاحب موصوف کی دل کھول کر امداد کریں۔

(حافظ حمید اللہ نائب ناظم کانفرنس۔ دہلی)

مقدمہ وقف جائداد انجمن اہل حدیث و مدرسہ اہل حدیث فیض آباد یہ بندہ عاجز اس مقدمہ میں دو برس سے پریشان ہے۔ جائداد اہل حدیث پر غیر قابض ہو گئے ہیں۔ مدرسہ اہل حدیث ٹوٹ چکا ہے۔ اگر اس عاجز کی چیخ و پکار پر قوم و جماعت نے توجہ نہ دی تو اچھی خاصی جائداد ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ جس کی امداد سے ۲۲ سال سے ایک مدرسہ چل رہا تھا۔ اسی کے ساتھ بندہ کی تحریک "دار المبلغین" بھی وابستہ ہے۔ جسمیں مناظرہ کی تعلیم اور وعظ کی مشق کرائی جائے گی۔ غرض یہ تمام امور سب اسی پر موقوف ہیں کہ ہماری قوم و جماعت اپنے فرض کو محسوس کرکے مالی امداد کافی طور پر کر دے۔ تاکہ جائداد وقف بھی برباد نہ ہو۔ اور دار المبلغین بھی قائم ہو جائے۔ (مولوی محمد یوسف شمس محمدی اہل الذکر فیض آباد)

اخبار "مسجد" مفت حاصل کریں جناب نواب اللہ بخش خان صاحب ٹوانہ ایم۔ ایل۔ اے ضلع شاہ پور کی طرف سے اخبار "مسجد" کی توسیع اشاعت کے لئے دو صد روپیہ وصول ہوا۔ جس سے ایک "سو" ائمہ و متولیان مساجد، اسلامیہ سکولوں کے طلبہ و اساتذہ اور لائبریریوں کے مہتمم حضرات کی خدمت میں اخبار "مسجد" للعہ روپیہ سالانہ کی بجائے صرف (محصول ڈاک) عہ روپیہ میں سال بھر کے لئے جاری کر دیا جائے گا۔

پتہ :- مینجر اخبار "مسجد" لاہور

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث اور رمضان شریف جمعیتہ جب سے قائم ہوئی ہے۔ بفضل خدا جماعتی خدمات میں حصہ لے رہی ہے۔ عوام کے لئے مختلف مقامات پر تبلیغی جلسے ہوتے رہے۔ انتخابی سیلاب میں جماعت کی رہنمائی کے لئے بورڈ قائم کیا۔ تحریری خدمات کے لئے بھی سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ کا پہلا نمبر "اسوہ حسنہ" شائع ہوا جو مفت تقسیم ہو رہا ہے صرف محصول ڈاک آنے پر مل سکتا ہے۔ جمعیتہ ہذا آئندہ بھی جماعت کی ہر طرح سے خدمت کیا کریگی۔

احباب رمضان شریف میں بھولیں نہیں کہ جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب صدقات کا بہترین مصرف ہے۔ کیونکہ تبلیغ ہی اسلام کا اہم مقصد ہے۔ اس غرض کیلئے خرچ کرنا ترقی اسلام کا بہترین ذریعہ ہے۔

رمضان شریف میں ایک پیسہ خرچ کرنے سے ستر پیسے کا ثواب ملتا ہے۔ توحید و سنت کی تبلیغ پر خرچ کرنے سے جن لوگوں کو فائدہ ہوگا جب تک مستفیض زندہ رہیں گے خرچ کرنے والے کو ثواب ملتا رہے گا۔ اس لئے ان مبارک ایام میں احباب جمعیتہ تبلیغ میں مالی اعانت کریں یہ ان کی طرف سے صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ٹکٹ پر ملاحظہ کریں)

(۵۳)

(۱۰) محمد اسحاق ولد ریاضت اللہ مسجد مبارک (ب)
(۱۱) محمد علی جان ولد ابراہیم مسجد لوہاراں ہاتھی دروازہ (ج)
(۱۲) محمد اسحاق حنیف مدیر "مبلغ" امرتسر دیگراں (د)
(۱۳) متعلم خود جلال صابر کرموں ڈیوڑھی (د)
(۱۴) محمد علی ولد عبد الواحد۔ مسجد تیلیاں (ب)
(۱۵) عبد الرحیم ولد عبد الرحمٰن۔ مسجد گوجرانوالی (ج د)
(۱۶) محمد سعید ولد عطا محمد پونچھوی۔ مسجد قدس (ب ج د)
(۱۷) عبد المجید ولد شیخ قائم علی کوچہ دیگراں کڑاہ نہال سنگھ امرتسر (ا ب ج د)
(۱۸) حکیم عبد الجبار ولد چوہدری عبد الکریم صاحب (ج)
(۱۹) ابو طیب محمد حسین کوچہ دیگراں امرتسر (ج)
(۲۰) محمد حسن ولد شیخ نواب الدین کڑاہ بگیاں امرتسر (ج)
(۲۱) محمد شریف ولد شیر محمد متعلم خود دروازہ سلطان ونڈ نیویں گلی امرت سر (ا ب ج د)
(۲۲) عبد الحق ولد فضل الدین۔ مسجد قدس امرتسر (ج)
(۲۳) حافظ رکن الدین متعلم خود کڑہ بھائی امرتسر (ج د)
(۲۴) منشی محمد عمر کاتب امرتسر کوچہ نور شاہ (ج)

دعوت

بروز جمعہ ۱۲۔ نومبر کو والدم بزرگوار متعنا اللہ بطول حیاتہ کی حیات ثانیہ کی خوشی میں مندرجہ ذیل دعوت نامے مقامی علماء کرام کی خدمت میں جاری کئے گئے :-

"دعوت علمائے کرام

افطاری وطعام

بتقریب خوشی حیات ثانیہ والد ماجد حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب دام ظلہ آج بتاریخ ۷۔ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ یوم جمعہ حضرات علمائے کرام کی افطاری وطعام نان جویں دعوت مسنونہ ساڑھے پانچ بجے بعد نماز عصر قریب مغرب غریب خانہ (ثنائی منزل) میں تشریف لاکر مشکور فرمائیں۔

المکلف :- ابو رضا عطاء اللہ بن حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری"

چنانچہ شام کو علماء کرام واحباب ثنائی منزل میں تشریف لائے۔ افطاری روزہ کے بعد ما حضر پیش خدمت کیا گیا۔ ان کی تکلیف فرمائی کا بھی راقم الحروف تہ دل سے مشکور ہے۔

وفود

اس حادثۂ فاجعہ سے اظہار ہمدردی کے طور پر مندرجہ بالا خطوط و تاریں موصول ہوئیں۔ ان کے علاوہ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ بٹالہ۔ دینانگر۔ ہوشیارپور۔ گھربالہ۔ ہردوال۔ فتح گڑھ چوڑیاں اور دیگر مقامات سے وفود واحباب تشریف لائے۔ خاکسار ان سب حضرات کا صمیم قلب سے شکرگذار ہے۔

مزید قراردادیں و تجاویز

جو سطور بالا کتابت ہونے کے بعد موصول ہوئیں :-

(۲۱) جمعیت اہل حدیث جامع مسجد چینیانوالی۔ لاہور
(۲۲) منجانب مسلمانان چنیوٹ ضلع جھنگ
(۲۳) انجمن اہل حدیث مرزاپور۔ یوپی
(۲۴) انجمن اہل حدیث گوجرانوالہ
(۲۵) انجمن اہل حدیث ملتان
(۲۶) انجمن اہل حدیث جھنگ
(۲۷) جمعیۃ التذکیر مبارک پور

مزید خطوط

(۱۳۵) ایس کاظم علی اینڈ سنز گریڈیہہ
(۱۳۶) شیخ فضل الدین صاحب ٹھیکیدار حیدرآباد دکن۔
(۱۳۷) حافظ محمد حمید اللہ صاحب نعمانی ہردوئی۔
(۱۳۸) مولوی عبد العزیز صاحب قلعہ میہاں سنگھ
(۱۳۹) مولوی ابو الحسن محمد عبد الحی صاحب بھیناوالہ ضلع سیالکوٹ
(۱۴۰) جناب حاجی شیخ عبد العزیز صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر حسن آباد۔ راولپنڈی۔
(۱۴۱) مولوی حبیب اللہ صاحب مبلغ اسلام سابق کلرک محکمہ نہر۔ حالوارد بھیرہ۔
(۱۴۲) ڈاکٹر غلام علی صاحب سری نگر کشمیر
(۱۴۳) بابو عبد الحمید صاحب ہیڈ ماسٹر ملٹی سکول ناگ پور

۴۔ نومبر کو امرتسر میں ایک کمینہ حرکت

شیر پنجاب مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ

(از حافظ حمید اللہ صاحب نعمانی ہردوئی)

میں حنفی ہوکر ان عالموں یا عالم سے دریافت کرتا ہوں جنہوں نے یکم۔۲۔۳ نومبر ۳۷ء کو جلسہ عام میں حضرت مولانا موصوف کے متعلق لوگوں کو ایسی حرکت کرنے کیلئے اشتعال دلایا۔ کیا یہ فعل شرعاً یا اخلاقاً جائز ہے۔ جس عالم نے اس قسم کی اشتعال انگیز تقریر کی ہو۔ حکومت کو چاہیئے کہ فوراً اس کی خبر لے۔ تاکہ آیندہ کسی کو یہ جرأت نہ ہو۔ میں عرض کرونگا کہ جس شخص نے اس قسم کی تقریر کی ہے وہ مولوی کہلانے کے لائق نہیں۔ بلکہ .... اور حملہ کرنے والا تو کمینوں کا سردار ہے بھلا یہ حرکت کیا کوئی شرافت کی علامت ہے؟ تم نے ۳ یوم جلسہ کر کے اہل حدیث مذہب پر حملہ کیا تھا۔ کیا اہل حدیث حضرات کا فرض نہ تھا کہ وہ جواب دیتے۔ یقیناً ان کو حق تھا اور ہے کہ وہ جواب دیں۔ پھر آپ اپنا جلسہ کر کے ان کا جواب الجواب مگر متانت سنجیدگی اور شرافت سے دیتے۔ اس میں کوئی حرج نہ تھا۔ مگر یہ کیا غضب ہے کہ خود تو ان کے مذہب پر اعتراض کرو اور ان کو اس بات کا موقع نہ دو کہ وہ جواب دیں۔ میں حکومت امرتسر سے التجا کرونگا کہ وہ حملہ آور اور حملہ آور سے پہلے ان مفسد واعظوں سے بازپرس کرے جن کی وجہ سے یہ حرکت صادر ہوئی۔

اس کے بعد میں حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب قبلہ کی صحت کے واسطے نہایت خشوع اور خضوع سے بارگاہ ایزدی میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ پاک مولانا موصوف کو جلد صحت کامل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

نوٹ ابھی تک مختلف مقامات سے خطوط اور قراردادیں آرہی ہیں۔ جن کا اندراج آیندہ پرچے میں ہوگا

ملکی مطلع

حکام ریلوے اور قربانی

محکمہ ریلوے سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ملازمین ریلوے کے نام آرڈر جاری کیا گیا ہے کہ وہ کسی قسم کا ذبیحہ جس میں قربانی بھی شامل ہے۔ ریلوے حدود کے اندر نہ کریں۔ ایسا کرنے سے ان کو حکماً بند کیا گیا ہے اور خلاف کرنے والے کو متوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ ریلوے حکام کو اس کی کیا ضرورت پیش آئی اور انہوں نے ایسا کیوں کیا۔ البتہ ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ یہ حکم ریلوے حکام کی دور اندیشی پر مبنی نہیں ہے۔ غور طلب امر یہ ہے کہ مسلمان ریلوے ملازمین جیسے نماز کو رکن اسلام سمجھتے ہیں۔ اسی طرح قربانی کو مذہبی حکم خیال کرتے ہیں۔ ان پر یہ پابندی عائد کی گئی ہے جو سراسر خلاف انصاف ہے۔

اگر انہوں نے مذہبی حکم سمجھ کر قربانی کی اور حکام ریلوے نے روک پیدا کی تو مداخلت فی الدین کے باعث ہیجان پیدا ہونے کا اندیشہ ضرور ہے۔ ہمیں تعجب ہے کہ ریلوے ملقہ میں جبکہ گوشت اور بیف کے کباب وغیرہ بلا روک بکتے ہیں اور مخالفین کی طرف سے کوئی شکایت یا ایجیٹیشن بھی نہیں ہے تو پھر مسلمان ملازمین کو مذہبی حکم بجا لانے سے کیوں روکا جاتا ہے۔ جس صورت میں مسلمان ملازمین شرعی حکم سمجھ کر نماز کے لئے چبوترے بنا لیتے ہیں اور محکمہ انہیں منع نہیں کرتا۔ تو عام ذبح اور ذبح قربانی بھی امر شرعی ہے اس سے روکنا بجائیکہ کسی کو شکایت بھی نہ ہو، بے معنی ہونے کے علاوہ ہیجان پیدا کرنے کا باعث ہے۔

ہمیں یہ دیکھ کر اور بھی حیرانی ہوتی ہے کہ ریلوے محکمہ عام اقوام کے جذبات کا معمولی امور میں بھی لحاظ رکھتا ہے۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ سکھ قوم کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے ٹرین کے اندر نوٹس لکھا ہوا ہوتا ہے کہ کوئی صاحب اپنے ساتھیوں کی رضامندی کے بغیر حقہ نوشی نہ کرے اور سگرٹ نہ پئے۔ جب سکھ قوم کی خاطر عام حقہ نوشوں اور سگرٹ پینے والوں کو نوٹس امتناعی دیا جاتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلم جذبات کو اس حد تک کچلا جاوے۔ کہ اپنے گھر میں ایک دینی کام کے نتیجے میں ان پر کرفیو آرڈر جاری کر دیا جائے۔ یہ صراحۃً انصاف کا خون ہے۔ ہمیں امید ہے کہ محکمہ ریلوے اس پر نظر ثانی کر کے بہت جلد اس حکم کو منسوخ کر دیگا۔

پنجاب میں خوفناک زلزلہ

۱۴- نومبر ۱۹۳۷ء کو ۴½ بجے بعد دوپہر امرتسر میں زلزلہ آیا جو تقریباً ۲½ منٹ تک رہا۔ پہلے خفیف سا جھٹکا آیا۔ ابھی وہ تھمنے نہ پایا تھا کہ چھوٹے چھوٹے جھٹکے محسوس ہوئے۔ اخیر میں ایک زبردست جھٹکا لگا۔ گذشتہ مہینہ سے ۱۴۔ نومبر تک تقریباً ۸ زلزلے آ چکے ہیں۔ مگر یہ ان سب سے بڑھ کر تھا۔ مقام شکر ہے کہ امرتسر میں کسی قسم کا نقصان جانی یا مالی نہیں ہوا دیگر شہروں سے جو حالات بذریعہ اخبار معلوم ہوئے وہ درج ذیل ہیں۔

"آنت وار ۱۴۔ نومبر ساڑھے چار بجے بعد دوپہر کیا لاہور اور کیا دوسرے شہروں میں لوگوں پر دہشت طاری ہو گئی جب گھروں میں بیٹھے بیٹھے انہوں نے محسوس کیا کہ ان کے مکانات جھولنے لگ پڑے ہیں۔

لاہور میں سارا شہر خوف کے مارے کانپنے لگ گیا لوگوں نے جب دیکھا کہ ان کے مکانوں۔ دکانوں۔ چوباروں اور دفتروں کی دیواریں، دروازے اور چھتیں کانپ رہی ہیں تو اپنی جانیں بچانے کے لئے دروازوں سے باہر دوڑے۔ پہلا منٹ تو لوگ جہاں تھے وہیں بیٹھے رہے۔ لیکن بعد کے دو منٹ شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو جو دوڑ کر بازار میں کھلی جگہ نہ آ گیا ہو۔

اس زلزلے کا وقفہ دو منٹ ۳۵ سیکنڈ تھا۔ جتنا وقت یہ آتا رہا، لوگ خوفزدہ رہے۔ معمر لوگ بیان کرتے ہیں کہ اتنا شدید زلزلہ پچھلے پچاس سال میں بھی لاہور میں نہیں آیا۔ زلزلہ سے کئی مکانات پھٹ گئے اور کئی آدمیوں نے دوسری منزلوں سے چھلانگیں لگا کر جانیں بچائیں اور اس طرح زخمی ہوئے۔

نامہ نگار "ملاپ" نے شہر کے مختلف حصوں میں چکر لگایا شہر کے اندر تو یہ حالت تھی کہ کوئی مکان خالی نہ تھا۔ جہاں بچے خوفزدہ ہو کر ماؤں سے نہ چمٹ گئے ہوں۔ کئی عورتیں چیختی ہوئی مسی گئیں۔ پرانی انارکلی میں ایک عمارت کے مینار نیچے گر پڑے۔ نسبت روڈ پر ایک بڑی منزل کی دیوار پھٹ گئی۔ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو کا مکان بھی پھٹ گیا۔ چند مقامات پر بوسیدہ مکانوں سے اینٹیں گرنے سے کچھ آدمی زخمی ہو گئے ہیں۔ ایک آدمی حجامت بنوا رہا تھا۔ خوف کے مارے حجامت کی پرواہ نہ کی اور دوڑ کر باہر نکل آیا۔ ریلوے روڈ پر بہت سی عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ واٹر ورکس پر ایک کوئلہ والے کا مکان پھٹ گیا۔ لوہاری منڈی میں بھی ایک مکان پھٹا ہے متی کے چوک میں بھی ایک دو مکان پھٹ گئے ہیں۔ بیڈن روڈ پر بھی نقصان پہنچا ہے۔ ہٹی ہٹہ میں ایک مکان بنیادوں سے ہل گیا ہے اور آگے کی طرف بڑھ گیا ہے نیلہ گنبد کے نزدیک ایک مکان کو نقصان پہنچا ہے۔ جنرل پوسٹ آفس کی عمارت کی اوپر کی چھت سے چند اینٹیں گریں۔ ہسپتال روڈ پر بھی ایک دو مکانوں کو نقصان پہنچا ہے۔ سرجن سنگھ کے چوک میں ایک عمارت پھٹ گئی ہے اور آگے کی طرف جھک گئی ہے۔ بہت سی عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے۔ لیکن کسی جان کے نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ لارنس گارڈن میں لارڈ ٹینی سن اور انڈین ٹیم میں میچ ہو رہا تھا۔ گورنر پنجاب میچ دیکھنے کے لئے وہاں موجود تھے۔ جب زلزلہ آیا تو لوگ کیمپوں سے باہر آ گئے۔ پولین میں جو گھڑی تھی وہ زلزلہ کے باعث کھڑی ہو گئی۔ کئی آدمی جو درختوں پر بیٹھے تھے وہ جھول رہے تھے۔

جملہ خط و کتابت خاکسار ناظم کے نام ہونی چاہئے۔
ترسیل زر :- دفتر اہلحدیث امرتسر
پتہ ناظم :- محمد عبد اللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ دفتر ڈھاب کھٹیکاں امرتسر

برادران اہل حدیث سے درخواست ہے کہ میں بہار میں مجرد اہل حدیث رات دن مخالفین کے نرغے میں ہوں۔ خدا کے واسطے کوئی اصحاب خیر رمضان شریف کے صدقے میں مندرجہ ذیل کتابیں منگوا دیں۔ اور ثواب عقبےٰ حاصل فرماویں۔

ترجمان وہابیہ۔ طریق محمدی۔ فیصلہ وہابی۔ تحفہ محمدی۔ بقر عید محمدی۔ لاٹ صاحب کی چٹھی۔ عقیدہ محمدی۔ تاریخ اہل حدیث۔ شمع محمدی۔ آئینہ محمدی۔ مملکت محمدی۔

راقم :- محمد قاسم اللہ رحمی طالب علم محلہ شاہ مقبول صاحب کا باغ معرفت مدرسہ اہل حدیث۔ ڈاکخانہ سوہ سرائے ضلع پٹنہ - بی۔ بی۔ ایل۔ آر

اعلان جناب احمد خان صاحب ناظم انجمن ہذا بطور سفیر انجمن دورہ کرنے والے ہیں۔ لہٰذا معاونین و ممبران انجمن سے خصوصاً اور جملہ حضرات اہل حدیث و دیگر مسلمین سے عموماً پرزور درخواست ہے کہ صاحب موصوف کی حتی المقدار امداد کر کے انجمن ہذا کا ہاتھ بٹائیے۔
خاکسار :- خلیل احمد صدر انجمن اہل حدیث مرزا پور)

ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لائل پور ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لائلپور کا ایک ضروری اجلاس زیر صدارت حکیم میر نور الدین صاحب حکیم صاحب کے دولتکدہ پر منعقد ہوا۔ جس میں ذیل کی تجاویز پیش ہو کر پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس پنجاب کے طبیب اعظم شفاء الملک حکیم فقیر محمد صاحب لاہوری کی اچانک موت کو طب قدیم کے لئے نقصان عظیم خیال کرتا ہوا دلی رنج و ملال کا اظہار کرتا ہے اور خداوند کریم کی درگاہ میں صمیم قلب سے دست بدعا ہے کہ وہ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(۲) یہ اجلاس میونسپل کمیٹی لائلپور کی اس مساعی حسنہ کو جو اُس نے صحت عامہ کے پیش نظر صدد میونسپل کمیٹی میں نقل کی کے انسداد کی صورت میں صرف کی ہے۔ بنظر استحسان دیکھتا ہے اور امید رکھتا ہے کہ کمیٹی آیندہ بھی تحفظ صحت عامہ کے پیش نظر مخالف صحت اشیاء کی بندش اور انسداد میں پیش پیش رہیگی۔ (حکیم مظفر علی دہلوی جنرل سیکرٹری ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لائل پور)

ناظرین اخبار اہلحدیث

ایک بار پھر حساب دوستاں

ضرور ملاحظہ کریں۔ جو اہلحدیث ۵۔ نومبر میں شائع ہو چکا ہے نیز اسمیں جو جو ہدایات دی گئی ہیں اسپر ضرور عمل ہو۔ یعنی

(۱) جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ نومبر میں ختم ہے وہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔ جن کی طرف سے قیمت موصول نہ ہوگی نہ ہی کوئی اطلاع ملے گی انکے نام آیندہ پرچہ اہلحدیث وی پی بھیجا جائیگا۔

(۲) جن نمبروں پر × کا نشان ڈالا گیا ہے وہ ہندوستان سے باہر کے خریدار ہیں۔ ایسے حضرات بھی اپنی قیمت اخبار جلد از جلد بذریعہ پوسٹل آرڈر یا بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔

(۳) جن نمبروں کے ساتھ م کا نشان ہے انکی میعاد مہلت ماہ نومبر میں ختم ہے۔ مزید مہلت طلب نہ کریں۔ بلکہ قیمت اخبار ہی ارسال کر دیں۔ ۱۵ نومبر تک ان کی قیمت وصول ہو جانی چاہئے تھی مگر اب ۲۵ تاریخ تک مزید مہلت دی گئی ہے۔ اگر اس تاریخ تک قیمت وصول نہ ہوئی تو آیندہ پرچہ نہیں بھیجا جائیگا۔

(۴) جن نمبروں کے ساتھ ×م کے نشانات ہیں وہ بیرون ہند کے مہلت یافتگان ہیں۔ قیمت اخبار جلد آنی چاہیئے۔

نیاز مند :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

بیوہ مولوی محمد الدین گجراتی کی امداد اصحاب خیر خاص طور پر کریں۔ کیونکہ اس کی آمد کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ نیز جو اصحاب مولوی صاحب مرحوم کی امداد کیا کرتے تھے وہ ان کی بیوہ کو بھی یاد رکھیں۔ پتہ یہ ہے :-
مسمات غلام فاطمہ بیوہ مولوی محمد الدین۔ محلہ نور پور ارائیاں۔ مشرقی گجرات پنجاب۔

پٹیالہ کی بجائے دہلی پٹیالہ کے مشہور طبیب جناب شفاء الملک بہادر حکیم دلبر حسن خان صاحب بھٹی دہلی کی اُس عظیم الشان کوٹھی جو جامع مسجد کے سامنے غربی جانب واقع ہے (جس میں حکیم نابینا صاحب مطب فرمایا کرتے تھے) مطب فرمایا کرینگے۔ (مینیجر شاہی مطب پٹیالہ)

تبلیغی اشتہارات مفت حاصل کریں

مولانا ابو الکلام آزاد اور احادیث نبویہ مولانا کے متعلق مشہور ہوا تھا کہ آپ منکر حدیث ہو گئے ہیں۔ دریافت کرنے پر انہوں نے جو خط جواب میں لکھا وہ شائع کیا گیا ہے۔ ٹکٹ ۸ عدد

حضرت محمد سچے پیغمبر تھے گاندھی جی کی وہ تقریر جو انہوں نے شہر پونا میں اسلامی جلسہ میں کی۔ جو ہندو مسلم ملاپ کے لئے بہت عمدہ ہے۔ ٹکٹ ۱۰ عدد
منگوانے کا پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

پیر جماعت علی شاہ علی پوری

کی امارت کی

ابتدا اور انتہاء

جس میں موصوف کا مسجد شہید گنج لاہور کے سلسلہ میں قائد بننا، تمام ملک میں دورہ کرنا اور دھواں دھار تقریریں، کانفرنسیں کرنا۔ بالآخر سب کام معلق چھوڑ کر بیت اللہ چلے جانا۔ تمام واقعات درج ہیں جن سے پیر صاحب کی ہر قسم کی قابلیت ظاہر ہو سکتی ہے۔ ایک رسالہ کی صورت میں تقسیم شائع کر دیا گیا ہے۔ فی نسخہ ۱/ کے ٹکٹ بھیجکر مفت طلب کریں۔
پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

سری نگر ۱۴۔ نومبر۔ یہاں قریباً ۴ بجکر ۵ منٹ پر زلزلہ کے جھٹکے آئے جو دو منٹ تک آتے رہے۔ لوگ سخت خوفزدہ ہو گئے اور تمام مکانوں سے باہر نکل آئے کاروبار پانچ منٹ کے لئے بند کر دیا گیا۔ ہر شخص کی زبان پر کوئٹہ کا لفظ تھا۔ شہر میں ایک مکان کے گرنے اور متعدد مکانات کے پھٹ جانے کی اطلاعات آئی ہیں۔ نقصان کا اندازہ نہیں لگ سکا۔ اس ماہ میں یہاں ۵ بار زلزلہ آیا ہے۔

راولپنڈی ۱۴۔ نومبر (بذریعہ ٹیلیفون) آج ساڑھے چار بجے یہاں خوفناک زلزلہ آیا۔ جس سے تمام مکان ہلنے لگ گئے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ بس کوئٹہ کا نقشہ کھینچنے والا ہے۔ آناً فاناً تمام لوگ گھروں اور دوکانوں سے نکل کر باہر بازار میں آ گئے۔ کئی مکانات پھٹ گئے ہیں۔ مدن پورہ میں ایک عمارت کے گر جانے سے ایک عورت سخت زخمی ہو کر مر گئی۔ پرانا قلعہ میں جہابر دل کا دفتر گر گیا ہے۔ مگر کوئی اتلاف جان نہیں ہوا۔ صرافوں والے بازار میں صراف کھلی دوکانیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ کسی نے یہ نہ دیکھا کہ دوکانوں میں ہزاروں روپیہ کا سونا پڑا ہے۔ جان بڑی عزیز ہے۔

پشاور ۱۴۔ نومبر۔ یہاں آج ۴ بجے کے قریب تین منٹ تک زبردست زلزلہ آیا۔ جس سے مکان کانپ اٹھے۔ مکانات اور بلڈنگیں صاف جھومتے ہوئے نظر آنے لگے۔ لوگ بہت پریشان اور بے چین ہو گئے۔ ابھی تک اتلاف جان کی کوئی اطلاع نہیں آئی۔ لیکن متعدد عمارات پھٹ گئی ہیں۔ نومبر کے مہینہ میں یہاں تیسری بار زلزلہ آیا ہے۔ اور اس دفعہ پچھلے دو دفعہ کے زلزلہ سے سخت ہے۔

شیخوپورہ ۱۴ نومبر۔ یہاں ساڑھے چار بجے شام کے وقت غیر معمولی طور پر شدید زلزلے کے جھٹکوں کا احساس کیا گیا۔ یہ جھٹکے تین منٹ تک آتے رہے اور ساتھ ہی گڑگڑ کی آواز آتی رہی۔ لوگ خوفزدہ ہو کر اپنے مکانوں سے باہر نکل آئے۔ ابھی تک کسی نقصان کی اطلاع نہیں آئی۔

بہاولپور ۱۴۔ نومبر۔ صدیق گڑھ پیلس (ڈیرہ نواب) اور بہاولپور میں زلزلہ کے خفیف جھٹکے محسوس کئے گئے ریاست کے دوسرے حصوں سے ابھی اطلاعات نہیں آئیں۔ دیگر کسی قسم کے نقصان کی خبر نہیں آئی۔

نئی دہلی ۱۴ نومبر۔ یہاں شدید زلزلہ آیا۔ جو ایک منٹ سے زیادہ عرصہ تک رہا۔ کسی نقصان کی اطلاع ابھی تک نہیں آئی۔ (ملاپ ۱۶۔ نومبر)

سابق وزیر اعظم انگلستان کی موت

۱۱۔ نومبر ۱۹۳۷ء کو مسٹر رامزے میکڈانلڈ سابق وزیر اعظم حکومت برطانیہ انتقال کر گئے۔ ہندوستان کا ہر شخص موصوف کے نام سے واقف ہے۔ اصلاحات جدیدہ جو آج کل ہندوستان میں رائج ہیں ان کے عہد میں ہی ان کو تیار کیا گیا تھا۔ موصوف کے مختصر حالات مندرجہ ذیل ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

مسٹر رامزے میکڈانلڈ اپنی صاحبزادی کی معیت سیر و تفریح کی غرض سے جنوبی امریکہ جا رہے تھے کہ جہاز ہی میں پیام اجل آ پہنچا۔

مسٹر میکڈانلڈ آنجہانی نے اپنی زندگی ایک دیہاتی مدرس کی حیثیت سے شروع کی۔ اور اپنی محنت شاقہ اور قابلیت سے قلمرو برطانیہ کے وزیر اعظم کے عہدہ جلیلہ تک پہنچ گئے۔ مدرسی کے بعد آپ کو لندن کے ایک دفتر میں کلرک کی اسامی مل گئی۔ لیکن اس دوران میں آپ نے اپنی تعلیم کو جاری رکھا۔ کچھ مدت تک اخبار نویسی سے بھی وجہ معاش پیدا کرتے رہے۔ پھر انگلستان کی مزدور پارٹی میں شامل ہو گئے۔ ۱۹۱۲ء اور ۱۹۱۴ء میں آپ نے ہندوستان کا سفر بھی کیا۔ چونکہ مزدور پارٹی میں بہت کم لوگ آپ کی قابلیت اور سرگرمی کا مقابلہ کرنے کے اہل تھے۔ اس لئے آپ ترقی کرتے کرتے آخر پارٹی کے لیڈر بن گئے۔ اور ۱۹۲۴ء میں اولیں مزدور وزیر اعظم کی حیثیت سے برسر اقتدار آ گئے۔ ۱۹۲۹ء میں پھر وزیر اعظم بنائے گئے۔ ۱۹۳۱ء میں جب مزدور پارٹی کی حکومت کے بجائے تمام پارٹیوں کی ایک مخلوط قومی حکومت قائم کی گئی۔ جب بھی آپ ہی وزیر اعظم بنائے گئے۔ جون ۱۹۳۵ء میں آپ خرابی صحت کی بنا پر مستعفی ہو گئے۔

آپ کے عہد وزارت عظمیٰ کی خصوصیت ہندوستانیوں کے نقطہ نظر سے یہ ہے کہ اسی عہد میں گول میز کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ جن میں ہندوستان کے موجودہ آئین کا ڈھانچا تیار کیا گیا۔ آپ کے اولیں رجحانات تو زیادہ تر ہندو لیڈروں کی طرف تھے۔ لیکن جب قدامت پسند جماعت کے تمام ذی اثر لیڈر مسلمانوں کے علیحدہ سیاسی حقوق کی تعیین کے حامی بن گئے تو مصالح عالیہ سلطنت کے پیش نظر آپ نے بھی یہ روبہ اختیار کر لیا۔ "فرقہ وار فیصلہ" آپ ہی کی حکومت نے نافذ کیا۔ اگرچہ کسی برطانوی پارٹی یا وزارت کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مسلمانوں کی یا کسی اور قوم کی خاص طور پر خیرخواہ ہے۔ لیکن مسٹر رامزے میکڈانلڈ کا عہد اس اعتبار سے مسلمانوں میں یادگار رہیگا کہ آپکے زمانہ وزارت میں مسلمان قوم کی علیحدہ سیاسی حیثیت تسلیم کی گئی۔ اور "فرقہ وار فیصلے" میں ان کے سیاسی حقوق معین کئے گئے۔" (انقلاب ۱۴۔ نومبر)

قراردادیں

جو ۱۶۔ نومبر کو موصول ہوئیں۔ از انجمن اہلحدیث سیالکوٹ۔ انجمن اہلحدیث بٹالہ۔ انجمن اہلحدیث کانپور۔ انجمن انصار اللہ اہلحدیث فیض آباد۔

انجمن اہلحدیث کانپور کی طرف سے عدد مندرجہ صفحہ اخبار ہذا کی تائید میں گورنر پنجاب کے نام بھی تار بھیجا گیا۔

تار دریافت خیریت از جناب عبدالستار صاحب چیف جیلر بھامو برما۔ مولوی عبداللہ صاحب امام مسجد غازی پارا بر تلا ضلع ۲۴ پرگنہ کی طرف سے برائے دریافت خیریت جوابی تار موصول ہوئے۔

رشیل فارمیسی امرتسر کے تحائف

جنرل ٹانک جو جڑی بوٹیوں سے بڑی محنت و مشقت سے تیار کرائی گئی ہے۔ مندرجہ ذیل بیماریوں کے لئے از حد مفید ہے۔ مثلاً معدہ کمزور ہو بھوک کم لگتی ہو یا غذا ہضم نہ ہوتی ہو۔ اس کے استعمال سے کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔ خون پیدا ہوتا ہے۔ چہرہ پژمردگی کی بجائے سرخی پیدا ہو جاتی ہے ضعف مردمی اور دیگر تمام کمزوریوں کے لئے ایک سریع الاثر ٹانک ہے۔ جو بچے سوکھ گئے ہوں ان کے لئے نعمت ہے۔ فی اونس عہ/

نیو ہیر آئل یعنی بالوں کا تیل جس کے استعمال سے دماغ کو قوت آجاتی ہے۔ ہفتہ میں ایک، دو دفعہ سر کو خوب مالش کرنا کافی ہے۔ بال ملائم ہو جاتے ہیں۔ گنجا پن۔ بالوں کا گرنا۔ سفید ہونا ان سب کو مفید ہے۔ بالوں کو بڑھانا اس کا خاصہ ہے۔ فی اونس عہ/

دافع سیلان الرحم سیلان الرحم عورتوں کے لئے جس قدر مضر صحت ہے۔ تمام دنیا واقف ہے۔ اسی تکلیف سے سینکڑوں مستورات مختلف امراض میں مبتلا رہتی ہیں۔ ان کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہے قیمت فی اونس عہ (محصولڈاک ہر حالتیں علیحدہ ہوگا)

المشتہر: منیجر رشیل فارمیسی بازار ٹوکریاں۔ امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:۔ مولنا عبدالغفور صاحب غزنوی حافظ محمد ایوب خاں غزنوی مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر (پنجاب)

بیس فیصدی رعایت

شائقین علم و فن کے استفادہ کی خاطر اعلان کیا جاتا ہے کہ ہم نے رمضان المبارک کے اجلال و احترام کی آمد کی خوشی میں اپنی تمام مطبوعات پر صرف ایک ماہ کیلئے

(۱) بیس فیصدی رعایت ان حضرات کو دینے کا فیصلہ کیا ہے جو کم از کم دس روپیہ (بعد وضع) کی یکمشت کتابیں خرید فرمائیں۔

(۲) علاوہ ازیں جو حضرات بیس روپیہ پیشگی بھیج کر ہماری مطبوعہ کتابیں طلب فرمائیں۔ انہیں مصارف ڈاک و ترسیل کتب بھی معاف ہونگے۔

نوٹ۔ یہ رعایت صرف رمضان ہی کے لئے مخصوص ہو گی۔ امید کہ قارئین اہلحدیث اس سنہری موقع سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

ناظم الہلال بک ایجنسی فاروق گنج روڈ بیرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

مقدس رسول

(جدید ایڈیشن) آریوں نے ایک زہریلے رسالہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات پر سخت ناپاک اعتراضات کئے۔ جس کا نام رکھا تھا۔ "رنگیلا رسول" اس نامعقول رسالہ کا معقول مدلل اور متین جواب "مقدس رسول" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ تمام اسلامی جرائد نے مولانا کو خراج تحسین ادا کیا۔ قیمت صرف ۸/

منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

کتاب الرحمن

آریوں کی جدید کتاب "کلام الرحمن وید ہے یا قرآن" کا مکمل و مدلل جواب جو مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے اپنی خاص نرالی طرز میں دیا ہے۔ جس کے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈال دی ہے۔ ثابت کیا ہے۔ کہ کلام الرحمن قرآن شریف ہے۔ قیمت صرف ۹/

القرآن العظیم اس کتاب میں تمام ضروریات الہام کو قرآن مجید سے ثابت کرکے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ انہیں باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں ۲/

توحید و تثلیث تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرکے توحید اسلامی کو بدلائل ثابت کیا ہے۔ ۲/

حق پرکاش

اس کتاب میں اُن ایک سو اُنسٹھ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب دیا گیا ہے۔ جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ ان کا واحد جواب یہی حق پرکاش ہے۔ حضرت مولانا کی خداداد ذہانت اور قابلیت کا نمونہ حق پرکاش ہے۔ قیمت ۱۲/

تقابل ثلاثہ اس کتاب میں توریت۔ انجیل اور قرآن مجید کا مقابلہ کرکے بتلایا گیا ہے۔ کہ احکامات قرآنی ہر نوع مکمل ہیں۔ قرآن کے آنے سے دیگر سابقہ کتب محرفہ ٹھہر جاتی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ توراۃ۔ انجیل کے مقابل قرآن کی صداقت ثابت کی ہے۔ قیمت ایکروپیہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

مومیائی

مصدقہ علمائے اہلحدیث و ہزار ہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔
دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے..... کے بعد استعمال
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔
قیمت فی چھٹانک ۲؍ آدھ پاؤ ۳؍ پاؤ بھر ۶؍ مع
محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی عبدالغنی الٰہی بخش صاحبان رتلام۔
آپ سے دو ڈبیہ مومیائی منگوائی تھی۔ ہم نے اور ہمارے
دوستوں نے اسکو مفید پایا۔ اس لئے ہمارے ایک دوست
عبدالحمید احمد بخش صاحب کے نام پر دو ڈبیہ وی پی ارسال
فرماکر مشکور و ممنون فرمائیں۔ (۱۳ ستمبر ۳۶ء)
جناب مولوی محمد یٰسین صاحب بھروٹیہ بازار
میں آپ کے یہاں سے ایک ایک پاؤ مومیائی کئی مرتبہ
منگا چکا ہوں۔ واقعی بڈھوں کے لئے عصائے پیری کا
کام دیتی ہے۔ لہذا ڈیڑھ پاؤ مومیائی (۶ ڈبیہ میں)
مرحمت فرماکر ممنون و مشکور فرمائیے۔ (۱۱ ستمبر ۳۶ء)
مومیائی منگانے کا پتہ:-
حکیم محمد سردار خاں
پروپرائٹر دی میڈیکن ایجنسی امرتسر

رعائتی اعلان بتقریب ماہ رمضان
تحقیق الکلام

مصنفہ مولانا محمد عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم۔
(شارح ترمذی) بزبان اردو۔ حصہ اول میں وجوب قراءۃ
خلف الامام کے دلائل حقہ و براہین قاطعہ بہت بسط اور
تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ اور حصہ دوم میں مانعین کے
دلائل عقلیہ و نقلیہ کے مدلل و مفصل جوابات دیئے گئے
ہیں۔ خاصکر علماء دیوبند کی دلیل جدید کے چھ جواب
واذا قرئ القرآن کے گیارہ جواب۔ واذا قراء
فانصتوا کے چار جواب۔ مالی انازع القرآن
کے پانچ جواب۔ من کان لہ امام کے دس جواب
تحریر کئے گئے ہیں۔ از یکم رمضان تا ۱۵ شوال ۵۶ھ
حصہ اول ۱۲؍ کے بجائے ۱۰؍ اور حصہ دوم ۸؍
کے بجائے ۶؍ پر روانہ کی جائے گی۔ محصول علاوہ۔
ملنے کا پتہ:- حکیم ابوالفضل عبدالسمیع ناظم دواخانہ
مفید عام۔ ڈاکخانہ مبارکپور محلہ صوفی پورہ۔
ضلع اعظم گڈھ

خوشخبری رمضان شریف

یہ کارخانہ ہرسال رمضان شریف میں رعائت کیا کرتا
ہے۔ بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔
روغن احمر قانی۔ مصدقہ علماء (حضرت مولانا عبدالعزیز
صاحب رحیم آبادی۔ مولانا عبدالنور صاحب۔ مولانا حافظ
عبداللہ صاحب۔ مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب وغیرہم)
وحکماء و رؤسا۔ یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض
درد اعضا ہر قسم۔ ورم۔ چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا۔ کھانسی
دمہ۔ بخار۔ نمونیا۔ جوگا ڈبہ اطفال۔ آنت اترنا۔ درد و
ورم خصیہ۔ جلے و کٹے ہوئے زخموں وغیرہ میں اکسیر و
مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (۵؍)
رعائتی فی سیر تین روپے (۳؍)
منیجر دواخانہ احمر قانی پوسٹ تلنی پارہ ضلع ہوگلی

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلاصرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے
جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ اس کا فائدہ
تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال
فرمائیں گے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ
طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از
پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے
انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا
جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکائت باقی نہ رہے
بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ
امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا
نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرماکر دیکھئے:-
نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ روہے
دگر نولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ
خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہوجاتی ہیں
اسکے استعمال سے دفعہ ہوجاتی ہیں اور آنکھیں صحتیاب
ہوجاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ
محصول ڈاک۔ (منگوانے کا پتہ)
منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

عید الفطر کے واسطے بالکل مفت

اگر آپ عید کے موقع پر بالکل کم سرمایہ سے
کافی منافع حاصل کرنا چاہتے ہیں تو تھوک فہرست
تمام قسم کا کپڑا۔ کٹ پیس۔ گرم کمبل وغیرہ کی مفت
منگوائیے۔
(منگوانے کا پتہ)
منیجر مسلم کمپنی کراچی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ لـــہ
عام خریداران سے ۔ ۔ عـــہ
۔ ۔ ۔ ششماہی
ممالک غیر سے سالانہ ۔ اشلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۱۔ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۶۔ نومبر ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

تہنیت سال نو اہلحدیث
انتخاب الاخبار - -
مجھ پر قاتلانہ حملہ - - - - - - ص ۲-۳
قرار دادیں و خطوط - - - - ص ۵
مرزا صاحب قادیان اور حدیث مسلمان - ص ۷
توحید باری تعالیٰ - - - - ص ۸
بشریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم - - ص ۱۰
تصدیق الحدیث (بجواب بلاغ الحق) - - ص ۱۱
متفرقات - - - - ص ۱۳
ملکی مطلع - - - - - - - ص ۱۵
اشتہارات - - - - - ص ۱۶-۲۰

[library stamp]

تہنیت نامہ[1] سال نو اہلحدیث

(از جناب محمد عبدالخبیر صاحب فیضی از گیا)

ہمیں بتلا دیا کرتا ہے نکتے جو شریعت کے — حقائق کے سمندر کا وہ گوہر دیکھتے جاؤ
کہیں جس کو قمر ہم یا جسے عالم کہے گوہر — اسی کا سالنامہ ہے یہ خوشتر دیکھتے جاؤ
نئے انداز و وضع و شان سے آیا ہے سج دھج کر — اٹھا کر پرچہ ماہ نومبر دیکھتے جاؤ
نہیں جسکے مقابل کوئی بھی ہے راہبر حق کا — نہیں دنیا میں کوئی جس کا ہمسر دیکھتے جاؤ

مٹاتا ہے یہ کفر و شرک کی راہوں کو اے فیضی
طریقہ راہ سنت کا بتاتا ہے یہ اختر دیکھتے جاؤ

[1] یہ نظم اہلحدیث کے سال نو کے لئے لکھی گئی تھی۔ مگر درج نہ ہو سکی۔ اب درج کی جاتی ہے۔ (مدیر اہلحدیث)

مقدس رسولؐ۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب۔ آریوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر سخت ناپاک اعتراض کئے جن کا نام رکھا تھا رنگیلا رسول

رمضان شریف کے بابرکت تحفے

تفسیر ثنائی اردو

قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں مگر تفسیر ثنائی اُردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے جسے زمانہ حاضرہ میں جتنی مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اُردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں جن کے نیچے اُردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی [illegible] نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی اصلاح بھی موقع بموقع کی گئی ہے۔

مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے قیمت فی جلد [illegible] (دو روپیہ) مکمل [illegible] (۱۲) محصول ڈاک علیحدہ۔

بیان الفرقان علی علم البیان

(بزبان عربی)

قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی تفسیر ہے۔ جو علم معانی و بیان کی روشنی میں عربی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات درج کرکے ان پر نمبر ڈالے گئے ہیں — سر دست صرف سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ کتابت طباعت اور کاغذ اعلیٰ ہے۔ سرورق رنگین آرٹ پیپر پر طبع ہوا ہے۔ ھدیہ صرف دس آنے (۱۰) محصول ڈاک علیحدہ ہوگا

اکیس خوبیوں والی حمائل شریف مترجم

اس کی تقطیع نہایت موزوں ہے۔ کہ سفر اور حضر دونوں میں پاس رہ سکتی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب کا ہے۔ حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے۔ جو کہ تفسیر کبیر۔ ابن جریر۔ در منثور خازن ابن کثیر۔ مدارک۔ ابن ابی حاتم۔ مسند بزاز۔ مسند امام احمد۔ موضح القرآن فتح العزیز و صحاح ستہ مثل بخاری۔ مسلم اور ترمذی وغیرہ سے ملخص کرکے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے۔ مجلد چرمی منقش۔ نہایت پختہ۔ ھدیہ [illegible] روپے) محصول ڈاک علیحدہ

قرآن شریف مترجم

از مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی مرحوم۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ سائز کلاں نہایت جلی حروف۔ لکھائی۔ چھپائی بہت عمدہ۔ ہر اہل حدیث کے ہاں ضرور ہونا چاہئے۔ بے نظیر اور قابل دید ہے۔ ھدیہ [illegible] روپے۔

معجز نما حمائل شریف مترجم

زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ حاشیہ پر کامل تفسیر اُردو۔ شروع میں مقدمہ سوانح عمری۔ حناشدہ مجلد [illegible]

مترجم حمائل شریف

ترجمہ با محاورہ۔ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم۔ اس حمائل کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ مجلد چرمی۔ ہدیہ [illegible] روپے۔

حمائل شریف مترجم

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب بر حاشیہ فوائد موضح القرآن۔ از شاہ عبد القادر صاحبؒ جلد عمدہ پختہ چرمی۔ ھدیہ [illegible]

تفسیر واضح البیان اُردو

مصنفہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت نہایت عمدہ۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ ھدیہ بے جلد [illegible] مجلد [illegible] (علاوہ محصول ڈاک)

حمائل شریف مترجم

از شاہ عبد القادر صاحب دہلوی۔ مجلد پارچہ۔ ھدیہ [illegible]

قرآن شریف مترجم

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب۔ مرحوم۔ قابل دید تحفہ ہے۔ حناشدہ۔ مجلد چرمی۔ ھدیہ صرف [illegible]

حیات طیبہ

بطل حریت۔ قائد جیوش اسلامیہ۔ مجاہد اسلام حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مفصل سوانح عمری مصنفہ مرزا حیرت دہلوی (جدید اڈیشن) قیمت [illegible] روپے۔

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب
"جامعہ ملیہ" دہلی
Delhi

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۱۔ رمضان المبارک ۱۳۵۵ھ

مجھ پر قاتلانہ حملہ

(از ابوالوفاء ثناء اللہ)

بجرم عشق توام مے کشند و غوغا ایست
تو نیز بر سر بامی چہ خوش تماشا ایست

قرآن شریف ایک جامع کتاب ہے۔ اس میں ہر قسم اور ہر زمانے کے واقعات کا ثبوت فی الجملہ ملتا ہے۔ پہلی قوموں کے ظلم و تعدی کے ذکر میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں:۔

يَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ[1]

حدیث شریف میں آیا ہے۔ "لتتبعن سنن من کان قبلکم"[2] اس آیت اور حدیث کے پیش نظر علماء و صلحاء کا قتل ہونا کوئی تعجب خیز بات نہ تھی۔ لیکن انگریزی حکومت کے انتظامات اور قانون مساوات کی موجودگی میں یہ امر بعید از قیاس معلوم ہوتا تھا کہ دن دہاڑے سر بازار کسی بے گناہ پر قاتلانہ حملہ کیا جائے۔ مگر واقعات نے اس خیال کو بھی غلط ثابت کر دیا۔

میں اپنی نابکاری کی وجہ سے اپنے تئیں اس حملے کا مستحق نہیں سمجھتا تھا۔ اس لئے "حملہ" ہو جانے کے بعد میں خلوت میں اس خیال میں محو ہوا کہ اس قسم کے حملے کی عزت مجھے کیونکر بخشی گئی جو درحقیقت حضرت شاہ ولی اللہ اور دیگر صلحاء امت کے لائق تھی۔ میرے دل میں اس کا جواب القا ہوا کہ

ذَالِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ؕ

میں نے اس کے جواب میں عرض کیا ؎

سر بندگاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

میری ناچیز خدمات کی قدر کرنے والے احباب نے جو دور و نزدیک مقامات سے ہمدردی کے پیغامات بھیجے اور میری شفایابی کے لئے دعائیں کیں اور کرتے ہیں وہ ازراہ مہربانی اپنی دعاؤں میں اتنا اور اضافہ کر لیں کہ

میرا خون جو اس حملے میں تخمیناً چار گھنٹے تک بہتا رہا۔ جس سے میرا منہ اور کپڑے تر بتر ہونے کے علاوہ وہ زمین بھی بھو یا بہ ہو گئی جس پر میں کھڑا تھا۔ اس وقت یہ مصرع صادق آ رہا تھا ؎

و للارض من کاس الکرام نصیب[1]

خداوند تعالیٰ ازراہ قدردانی اس معصیت آمیختہ خون کو خون شہداء کے ساتھ شامل کر لے؛

اس وقت میں خوشی میں یہ رباعی پڑھوں گا ؎

در مسلخ عشق جز نکو را نہ کشند
لاغر صفتاں و زشت خو را نہ کشند
گر عاشق صادقی ز کشتن مگریز
مردار بود ہر آنچہ او را نہ کشند

برادران اسلام! تاریخ اسلام میں یہ پہلا ہی واقعہ نہیں بلکہ بحکم "قد خلت من قبلھم المثلات" اس سے پہلے بھی خلیفہ ثانی (حضرت عمرؓ) سے لے کر آج تک اس قسم کے بہت سے واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ اس لئے یہ شعر اپنے معنی میں بالکل صحیح ہے ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

اس واقعہ سے میں نے جو اسباق حاصل کئے ہیں۔ ان میں سے ایک سبق یہ ہے کہ اُن تصرفات خداوندی پر میرا یقین پختہ ہو گیا جو ظاہری قوانین قدرت کے خلاف وقتاً فوقتاً ظہور پذیر ہوئے۔ مثلاً حضرت خلیل اللہؑ کے حق میں یہ ارشاد خداوندی:۔

يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ ؕ[2]

اس کی تفصیل یہ ہے کہ مجھ پر قاتلانہ حملہ بڑے تیز ٹوکے سے کیا گیا (جو تلوار جیسا تیز تھا) جس نے سر کا عمامہ مضبوط کُلّے سمیت کاٹ کر سر کی پچھلی جانب تقریباً چار انچ لمبا زخم دماغ کی ہڈی تک پہنچایا اور پیشانی پر تین انچ لمبا زخم آیا۔ مگر مجھے ان دونو زخموں سے کانٹے کے برابر بھی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ ہاں دماغی اور جسمانی ضعف ہو گیا۔

اس سے میں سمجھا ہوں کہ قوانین مجریہ میں بھی تصرف قدرت

(پہلا کالم)
[1] منکرین انبیاء کے علاوہ ان لوگوں کو بھی قتل کرتے تھے جو ان کو نصیحت کی بات بتاتے تھے۔ منہ
[2] تم مسلمان لوگ پہلی قوموں کی روشن پر چلو گے۔ منہ

(آخری کالم)
[1] کریمین کے سر کے پیالے سے زمین کا بھی حصہ ہے منہ
[2] اے آگ حضرت ابراہیمؑ پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا۔ منہ

بیان القرآن ... (اردو) ... مولانا ... (۴۳) ... تفسیر ... ۔ ۱۰

انتخاب الاخبار

——— امرتسر میں آج کل خشک سردی بہت پڑ رہی ہے۔ بارش کی بہت ضرورت ہے۔ دعا کریں۔

——— امرتسر ۱۹ نومبر۔ امرتسر میونسپل کمیٹی نے شہر میں ایک زنانہ ہسپتال کی عمارت بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کی عمارت پر تقریباً ۲½ لاکھ روپیہ خرچ آئیگا۔

——— بھوپال اور بعض دوسری جگہوں سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں پہلا روزہ جمعہ کے روز ہوا۔

——— یوپی کانگرسی وزارت کا خیال ہے کہ چیف انجینئر یوپی کی آسامی کو تخفیف میں لایا جائے اس طرح تین ہزار روپیہ ماہوار کی بچت ہوگی۔ بعض دوسرے عہدوں میں بھی تخفیف کرکے کم تنخواہ دار کانگرسی ملازم رکھے جائیں گے۔

——— سوویٹ روس سے برطانوی کارخانوں کو دس لاکھ پونڈ اسلحہ تیار کرنے کا آرڈر ملا تھا۔ مگر وہ چونکہ اپنی گورنمنٹ کا اسلحہ تیار کر رہے ہیں اس لئے انکار کر دیا۔ اس لئے وہ آرڈر امریکہ کو دیا گیا۔ اب مزید دس لاکھ کا آرڈر وہاں بھیجا گیا ہے۔

——— راولپنڈی کے قریب ایک لاری اور ریل گاڑی کا تصادم ہو جانے سے ۲ مسافر ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوئے۔

——— معلوم ہوا ہے کہ جاپانی افواج نے چین کے سوچاؤ شہر پر قبضہ کر لیا ہے

——— حکومت فرانس نے مفتی اعظم فلسطین کو بیروت سے ۱۷۰ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں نظربند کر دیا گیا ہے۔

مضامین آمدہ | محمد اسحٰق صاحب۔ محمد یحییٰ صاحب۔ پنڈت آتمانند صاحب۔ مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا۔ مولوی ابو اسحٰق صاحب۔ مولوی گلزار احمد۔ جناب نسیم صاحب آسی۔

——— منیلا۔ جزیرہ وسائن میں دو خوفناک طوفان آئے ہیں۔ جن سے ۲۰۰ آدمی لقمہ اجل ہو گئے۔ نقصان کا اندازہ ۵۰ ہزار پونڈ لگایا جاتا ہے۔ ایک جزیرے کے دس ہزار گھر برباد ہو گئے۔

——— لاہور۔ پنجاب سول سروس (جوڈیشل برانچ) کا امتحان ۱۲ فروری سے شروع ہوگا۔ اور ۲۴ فروری تک رہے گا۔

——— اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی کا ۲۰ سالہ لڑکا جنگ سپین میں ہلاک ہو گیا ہے۔

حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کا حملہ آور

آج ۲۳ نومبر تک گرفتار نہیں ہوا۔ (ایڈیٹر)

حساب دوستاں

آیندہ پرچہ میں درج ہوگا۔ (ایڈیٹر)

غریب فنڈ | میں از جناب محمد حسین صاحب سوداگر بڈی شاہجہانپور ۵ روپے۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۱۰ روپے۔ بقایا ہے۔ ہندوستانی ۲ ایم کیقباد برہوا ۶ روپے۔ عبد القدوس اسلام آباد کشمیر ۱۰ روپے۔ جملہ ۱۲ روپے۔ ہر دو سائلین کے نام اخبار جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۴ روپے۔

یادر فتگان | میرے والد محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب طویل علالت کے بعد فوت ہو گئے۔ مرحوم موحد اور متبع سنت تھے۔ زیارت حرمین سے بھی مشرف تھے۔ انا للہ!
(محمد ادریس از ہری پور ہزارہ) (۲) میری ہمشیرہ صاحبہ فوت ہو گئیں انا للہ! (مولوی اولاد حسین از کلان پور)
(۳) میرا لخت جگر بابو غلام احمد دو تین ماہ کی علالت کے بعد انتقال کر گیا۔ انا للہ (راقم محمد ابراہیم جہانگیر)
ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم۔

سرکاری اطلاع

گورنمنٹ پولٹری فارم گوجرانوالہ میں مرغیوں کی پرورش اور افزائش نسل کے متعلق ایک ورنیکولر نصاب جاری کیا جائیگا جو ۹ دسمبر ۱۹۳۷ء سے شروع ہوگا اور ۲۳ دسمبر ۱۹۳۷ء تک جاری رہیگا۔ اس میں مندرجہ ذیل مضامین کے متعلق علمی اور عملی تعلیم دی جائیگی۔

پنجاب کیلئے مرغیوں کی موزوں اقسام۔ دیسی مرغیوں کو بہتر بنانے کے طریق۔ مرغی خانہ تیار کرنیکا طریقہ۔ مرغیوں کی پرورش اقامت صحت اور افزائش نسل کے علاوہ انڈوں سے بچے نکالنے اور موسم گرما میں مرغیوں اور چوزوں کی نگہداشت کے متعلق مفید ہدایات۔ اس نصاب میں ۱۲ طلباء داخل کئے جائینگے۔ ہر طالب علم سے پانچ روپیہ فیس لی جائیگی جو کسی صورت میں واپس نہیں کی جائیگی۔ طلباء کو اپنے قیام و طعام کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ داخلہ کیلئے درخواستیں ۳۰ نومبر ۱۹۳۷ء سے پہلے صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت گوجرانوالہ سرکل کی خدمت میں ارسال کرنی چاہئیں۔ (لاہور ۱۸ نومبر ۱۹۳۷ء)

اشتہار زیر دفعہ ۲۰ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب خواجہ غلام محمد صاحب جج بہادر منتظم جائداد دیوالیاں ضلع لاہور

نمبر مقدمہ ۷۵ سال ۱۹۳۷ء

ایس ایم ملکھا سنگھ۔ ملپورہ لاہور۔ مفروض
بنام لالہ جگن ناتھ وغیرہ قرضخواہان

درخواست قرارداد

بنام خواجہ محمد جمیل بٹ ولد خواجہ عبد الوہاب۔ ہاتھی دروازہ امرتسر۔ قرضخواہ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی خواجہ محمد جمیل قرضخواہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اسلئے اشتہار ہذا بنام خواجہ محمد جمیل قرضخواہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر خواجہ محمد جمیل مذکور بتاریخ ۹ دسمبر ۱۹۳۷ء کو مقام لاہور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲۰ ماہ ۔۔۔ ۱۹۳۷ء بہ ثبت دستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

مہر عدالت　　　　دستخط حاکم

اپنے نزاعات باہمی کو چھوڑ کر مل جائیں اور مل کر کلمہ توحید کی اشاعت اور تعلیم ناواقفوں میں پھیلائیں۔

اس کے متعلق جو مشورہ اور طریق کار پوچھنا ہو وہ جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے ناظم مولوی عبداللہ ثانی امرتسر ڈھاب کھٹیکاں یا مولانا سیالکوٹی صدر جمعیتہ تبلیغ اہلحدیث یا دفتر اہلحدیث امرتسر یا دفتر اخبار تنظیم روپڑ سے پوچھ سکتے ہیں۔

خاص کر ان احباب سے زیادہ امید ہے جنہوں نے ہمدردی کے پیغامات بھیجے کہ وہ میرے اس معروضہ کو قبولیت کا شرف بخشیں گے۔ انجمن اہل حدیث امرتسر کی طرف سے اس بارہ میں تیسرا اشتہار شائع ہوا ہے جو برائے نمونہ و آگاہی وہ درج ذیل ہے:-

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یہ کلمۂ اسلام بظاہر دو جملوں میں ہے۔ مگر حقیقت میں دو سمندروں کو محیط ہے۔ پہلے جملے کا مطلب یہ ہے کہ ساری دنیا میں اللہ کے سوائے کوئی حقیقی معبود نہیں ہے جو دنیا کا خالق، مالک، رازق و حاجت روا اور مشکل کشا ہو۔ یہ صفات خاص اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ کوئی دوسرا ان میں شریک نہیں۔

دوسرے جملے کے معنے یہ ہیں حضرت محمدؐ کی ذات ستودہ صفات اللہ کے رسول اور پیغامبر ہیں۔ رسالت اور پیغمبری انسان کے لئے اعلےٰ سے اعلےٰ رتبہ ہے۔ اس سے زیادہ کوئی رتبہ نہیں۔ حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف لفظوں میں فرمادیا تھا:-

انما انا عبد اللہ و رسولہ

یعنی میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول یعنی پیغام پہنچانے والا ہوں۔

قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے صاف لفظوں میں اعلان کروا دیا گیا

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۔ یعنی اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور میں بشر رسول ہوں۔"

ان تصریحات کے ہوتے ہوئے بعض لوگ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں وہی غلو کرتے ہیں جو عیسائی لوگ حضرت عیسےٰؑ کی شان میں کرتے آئے ہیں۔ یعنی آنحضرت صلعم کو بجائے رسول اللہ کہنے کے خود اللہ کہنے لگ جاتے ہیں۔ اور یہ مصرعہ جھوم جھوم کر پڑھتے ہیں۔ ؎

خدا خود رسول خدا بن کے آیا

حالانکہ یہ خیال اسلام کے کسی فرقے میں بھی صحیح نہیں بلکہ صریح کفر ہے۔ حیرانی ہے کہ امرتسر۔ لاہور جیسے دار العلوم شہروں میں بھی یہ عقیدہ سنا جاتا ہے۔ چنانچہ بتواریخ ۱-۲-۳ نومبر مسجد میاں محمد جان مرحوم میں جلسہ عرس کے موقعہ پر یہی تعلیم دی گئی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:- ؎

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہوکر
اتر پڑا وہ مدینے میں مصطفےٰ ہوکر

حیرانی ہے کہ امرتسر میں طلبا اور علما کے ہوتے ہوئے یہ کفریہ اور شرکیہ الفاظ مخالف قرآن، حدیث اور مخالف تعلیم ائمہ اسلام کے گئے اور سننے والوں میں سے کسی کے ماتھے پر بل نہ پڑا۔ اور نہ سمجھے کہ یہ اسلام کی بیخ کنی ہے۔ بلکہ اسی کو اسلام سمجھا جو درحقیقت نقیض اسلام ہے۔

اظہار حق | ہر مسلمان پر اظہار حق کرنا فرض ہے۔ خصوصاً علماء پر فرض اولین ہے۔ اس لئے علمائے امرتسر سے عموماً اور علمائے حنفیہ کرام سے خصوصاً امید ہے کہ اس غلط تعلیم کے کانٹے جسم اسلام سے دور کرکے عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہونگے۔ والسلام۔

نوٹ:- اس سے پہلے ہم بذریعہ ایک اشتہار کے حضرات علماء احناف کو نام بنام امر مذکورہ بالا کی طرف توجہ دلا چکے ہیں جنکے جواب کا انتظار ہے۔

المشتہر:- محمد عبداللہ ثانی۔ نائب صدر انجمن اہل حدیث امرتسر

ؔ ہم نے اپنے پہلے اشتہار کی سرخی میں اسی غلط تعلیم کو "سناتن دھرمی کہنا" لکھا تھا۔ لیکن یار لوگوں نے اسکو توہین رسول قرار دیکر اشتعال دیا۔ جس کا نتیجہ ظاہر ہوگیا۔ انا للہ!

ضروری اطلاع | پنجاب۔ سندھ اور دوسرے ملک جہاں اردو زبان عام طور پر بولی جاتی ہے۔ نیز بنگال اور ملک گجرات وغیرہ ممالک کے شعراء کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ کلمہ اسلام کی تشریح نظموں میں لکھکر شائع کریں یا جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب معرفت دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر میں بھیجدیں۔ اور اس سلسلہ کو جاری رکھیں حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۔

نوٹ | گذشتہ پرچہ "خونی نمبر" جو صاحب طلب کرنا چاہیں۔ وہ بغرض محصول "جوابی کارڈ" بھیجکر منگا سکتے ہیں۔

خلاصہ تجاویز

۱۹- نومبر تک جو تجاویز مختلف انجمنوں کی طرف سے پاس ہوکر دفتر ہذا میں بغرض اشاعت موصول ہوئی تھیں وہ چونکہ عدم گنجائش کے باعث درج نہ ہوسکیں۔ اسلئے ارسال کنندہ انجمن کا نام ہی شائع کردیا گیا۔ اس کے بعد جو مزید تجاویز مختلف انجمنوں کی طرف سے کھلے اجلاسوں میں پاس ہوکر موصول ہوئیں انکا خلاصہ درج ذیل ہے:-

(۲۰) **انجمن موحدین چنیدوسی** | مولانا ثناء اللہ صاحب ہندوستان کی جماعت اہل حدیث کے قائد اعظم اور جید عالم ہیں۔ اس لئے ان پر جو قاتلانہ حملہ ہوا۔ حکومت پنجاب پوری مستعدی سے سراغ لگائے اور مکمل تحقیقات کرے۔

(۲۱) **مسلمانان گجرات (پنجاب)** | حملہ کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور مولانا صاحب سے اس حادثہ سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔

(۲۲) **جماعت اہل حدیث و دیوبندی حنفی رتلام** | حملہ آور کا سراغ لگا کر کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

(۲۳) **جماعت اہل حدیث علیکا** | جمیع افراد جماعت حکام مجاز سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ ملزم کو جلد گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دلائے۔

(۲۴) **جماعت اہل حدیث مٹیا برج کلکتہ** | یہ جلسہ عام مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی سردار جماعت اہلحدیث پر

ہو سکتا ہے۔ جس کو اہل نیچر تسلیم نہیں کرتے۔ اگر ان کو بھی ایسا حادثہ پیش آجائے تو غالباً باور کرلیں۔

میں تو اپنے خیال میں زندگی کی منازل مسنونہ طے کرچکا ہوں۔ اس لئے مجھے تو دنیا میں رہنے کی کوئی تمنا نہیں۔ لیکن وہ احباب جن کو میری ناچیز خدمات پسند ہیں وہ چاہتے ہیں کہ میں چند دن اور اس خاکی کرتے میں بسیرا رکھوں۔ یہ ان کی محبت کا تقاضا ہے۔ لیکن آخر ایک دن آنے والا ہے کہ قصیدہ بانت سعاد کا یہ شعر صادق آئے گا۔ ؎

کل ابن انثیٰ وان طالت سلامتہٗ
یوماً علیٰ آلت الحدباء محمولٗ

اس کا مطلب اُردو کے اس شعر میں ادا ہو سکتا ہے ؎

گو سلیمانِ زماں بھی ہوگیا
تو بھی اے سلطان آخر موت ہے

اس حملے کے مفصل حالات سابقہ پرچے میں ناظرین کی نظر سے گزر چکے ہونگے۔ یہاں ان کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ میں آج (۱۸ اپریل) تک بھی اپنے اندر اتنی طاقت نہیں پاتا کہ کام کرسکوں (یہ مضمون بھی محرر سے لکھوایا ہے)

حتیٰ کہ قرآن مجید کا درس بھی بند ہے۔ حالانکہ آج کل رمضان شریف کا مہینہ ہے۔ جن احبابِ کرام نے میرے اس حادثہ کی خبر سن کر ہمدردی کے خطوط لکھے یا تار وغیرہ ارسال کئے یا بذات خود تشریف لائے، خدا ان کی ہمدردی قبول فرمائے۔

ناظرین دعا کریں کہ خدا مجھے اپنے حسب منشا خدمت اسلام بجالانے کی توفیق بخشے۔ اور میرے حملہ آور اور اس کے حمائتیوں کو ہدایت نصیب کرے

(ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسر)

بقیہ سابقہ

پچھلے پرچے میں جو واقعات لکھے گئے ان کا بقیہ درج ذیل ہے:۔

مجھ کو خون آلودہ تانگے پر بٹھا کر تھانہ پولیس میں لے جایا گیا۔ وہاں میرا جو بیان ہوا اس کی نقل ناظرین کی آگاہی کے لئے درج ذیل ہے :۔

"میں ہمراہی بابو عبد المجید۔ رضا اللہ۔ محمد اسمٰعیل تانگہ پر سوار ہوکر مسجد مبارک میں آرہا تھا کیونکہ وہاں اہل حدیث کا جلسہ تھا۔ جس وقت میں تانگہ سے اترا تو ایک آدمی جوان عمر کھلی چہرہ گندمی رنگ قدر سانولہ نے "یا رسول اللہ" کہتے ہوئے ٹوکہ سے مجھ پر حملہ کیا۔ ایک ٹوکہ سر پر مارا جو زخمی ہوا اور میں گر پڑا اور دوسری ضرب قریب پیشانی پر لگی۔ اس واقعہ کو میرے ہمراہیان مندرجہ بالا اور ان کے علاوہ دیگر اشخاص نے جو وہاں موجود تھے۔ دیکھا۔ بابو عبد المجید نے ملزم کو ٹوکے والے ہاتھ سے پکڑ لیا اور ٹوکہ چھین لیا۔ عبد الرؤف نے بھی واقعہ کو دیکھا۔ ملزم کو کش مکش کی حالت میں چند آدمیوں نے چھوڑا دیا اور وہ بھاگ گیا۔ عبد الرؤف ملزم کو جانتا ہے۔ جس کا نام قمرو ولد رحمت بیگ قوم مغل ساکن دروازہ خاکروبان بتلاتا ہے۔ کہتا ہے سامنے آنے پر ملزم کو شناخت کرلونگا۔ جنہوں نے ملزم کو چھوڑایا تھا وہ اس کے ہمراہی معلوم ہوتے ہیں۔ عبد الرؤف کہتا ہے کہ ملزم کو چھوڑانے والے ایک کا نام عبد الرحمٰن کشمیری اور دوسرا مسمی سیلا بدمعاش ہے۔

محمد جان کی مسجد میں کل مولوی محمد یار ریاست بہاولپور اور عبد الغفور سکنہ ضلع ہزارہ نے وعظ کیا تھا۔ جس نے فرقہ اہل حدیث کے اور میری ذات کے خلاف بہت کچھ جوش دلایا تھا اور آج مسجد مبارک میں جلسہ اہل حدیث کی طرف سے تھا۔ جس میں میں نے شریک ہونا تھا ملزم نے مع اپنے ہمراہیوں کے مجھ پر ٹوکہ سے قاتلانہ حملہ کیا اور مجھے مضروب کیا۔ میرے سر پر تاؤ کا کُلّا اور تسری صافہ تھے۔ ہر دو پر نشان کٹ موجود ہیں۔ میں برائے اطلاع آیا ہوں تاکہ تفتیش کی جائے۔

العبد ثناء اللہ بقلم خود ۴/۱۱/۳۷ - ۵ بجے شام

اس کے بعد پولیس کی حفاظت میں مجھے مع ہمراہیوں کے سول ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ وہاں ڈاکٹری ملاحظہ کے بعد قریب آٹھ بجے شب مکان پر لایا گیا۔ رات بھر نیند نہ آئی۔ لیکن دل میں کسی قسم کی گھبراہٹ نہ تھی نہ دماغ میں پریشانی۔ اس کے بعد کے واقعات سابقہ پرچے میں درج ہو چکے ہیں۔

نتیجہ اس ذبح عظیم کا نتیجہ جماعت اہل حدیث جو پیدا کریگی وہ تو اسی کا کام ہے۔ میں نے جو نتیجہ پایا وہ عرض کرتا ہوں۔ اعیان اہل حدیث توجہ سے سنیں۔ نتیجہ غلط ہو تو اطلاع دیں۔ صحیح ہو تو عمل کریں۔ میں نے یہ نتیجہ حاصل کیا ہے کہ

اعیان اور افراد اہل حدیث آپس کے سب اختلافوں سے قطع نظر کرکے اور دیگر سب کام چھوڑ کر کلمہ شریف

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کی صحیح تشریح اس طائفہ غالیہ کلمہ گویان اسلام تک پہنچائیں جو اللہ اور رسول کو ایک بنا بیٹھے ہیں اور اسی کو مذہب اہل سنت ظاہر کرتے ہیں۔ جب تک اس شرک وکفر کی بیخ کنی ان نام کے مسلمانوں سے نہ ہوجائے دوسرے کام شروع نہ کریں۔

عرصہ بیس سال سے زائد ہوا ہے کہ اس غالی گروہ نے پہلے بھی ایک دفعہ تلعہ بھنگیاں امرتسر میں مجھ پر حملہ کیا تھا۔ مگر وہ صرف ہاتھوں کا حملہ کیا تھا۔ جو پولیس سے گزر کر عدالت تک پہنچا۔ پھر راضی نامہ ہونے سے فیصلہ ہوگیا تھا مگر یہ حملہ قاتلانہ آلات قتل سے ہے، اس کا انجام خدا جانے کیا ہو۔ ملزم تاحال مفرور ہے پولیس تلاش میں ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ، اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ

پس جماعت اہل حدیث کو چاہئے کہ جہاں کہیں بھی ہوں

تفسیر ثنائی اردو۔ پورے قرآن کی تفسیر ۸ جلدوں میں ... پوری سات جلدیں ... روپیہ (منیجر)

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیان اور حدیث سلمان

اہل علم ناظرین خوب آگاہ ہونگے کہ علم منطق میں غلط استدلال بھی بتایا گیا ہے جس کا نام مغالطات عامۃ الورود ہے۔ ان کو ہر دعوے پر جاری کیا جا سکتا ہے۔ جیسے کہ دو دُونے پانچ ہوں یا دو دُونے چھ۔

قادیانی علم کلام کا مجموعہ بس یہی مغالطات ہیں۔ جن کی بنا مرزا صاحب نے اپنی ابتدائی تصنیف (ازالہ اوہام) سے رکھی ہے۔ جس میں دو دو نے پانچ کی مثال (دمشق سے مراد قادیان) بطریق مغالطات عامۃ الورود ثابت کرنے کی طرح ڈالی ہے۔ اس کی ایک اور مثال آج ہم ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

اہلحدیث ۵- نومبر ۱۹۳۶ء میں ہم نے قادیانیوں کے اس دعوے پر روشنی ڈالی تھی۔ جو وہ عرصہ دراز سے پیش کر رہے ہیں کہ

حدیث سلمان میں جو یہ ذکر ہے کہ دین اگر ثریا پر بھی ہوتا تو اہل فارس میں سے ایک شخص اس کو لے آتا۔ اس سے مراد ہمارے حضرت مرزا صاحب قادیانی ہیں!

اس کے جواب میں ہم نے خود مرزا صاحب اور ان کے جانشین میاں محمود احمد صاحب کے اقوال سے ثابت کیا تھا کہ مرزا صاحب فارسی الاصل نہیں ہیں بلکہ چینی الاصل مغل ہیں۔

ناظرین پرچہ مذکور سے مرزا صاحب کی اصل عبارت ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ کیسی صاف و صریح ہے۔ مگر بحکم

قادیانی اور چپ؟

ناممکن تھا کہ قادیان سے اس کا جواب نہ نکلتا۔ چنانچہ الفضل مورخہ ۱۰ نومبر میں اس کا جواب بڑے زور شور سے نکلا ہے کہ مرزا صاحب فارسی الاصل تھے۔ کیونکہ مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم نے انکو فارسی الاصل لکھا ہے۔

ناظرین کرام! آپ لوگوں نے کبھی کوئی ایسا مقدمہ سنا ہے کہ مدعی تو اپنی قومیت راجپوت لکھوائے اور راجپوت ہونے پر ہی اس کے دعوے کی بنا ہو۔ مگر اس کا گواہ اس کو بنیا یا برہمن بتائے۔ اب آپ ہی انصاف کریں کہ ایسی شہادت مدعی کو مفید ہو گی؟ ہرگز نہیں۔

ہمیں تو اس بات پر حیرت ہے کہ یہ لوگ جواب دیتے ہوئے اتنا بھی غور نہیں کرتے کہ ہم جس بزرگ کی حمایت میں بول رہے ہیں اس کی تعظیم کرتے ہیں یا توہین؟

اب ہم ان دونو بزرگوں کے بیانات کو سامنے رکھ کر نتیجہ ناظرین سے پوچھتے ہیں :-

بیان مرزا | میں چینی الاصل مغل ہوں۔

بیان مولانا بٹالوی | مرزا صاحب فارسی الاصل تھے

تصدیق الفضل | مولوی محمد حسین بٹالوی کا بیان سچ ہے۔

نتیجہ | اگر گویم زباں سوزد۔

بقول الفضل مرزا صاحب کا بیان جھوٹا ہے اور مرزا صاحب خود ....

قادیانی ممبرو! ذرا سوچکر بتاؤ کہ تم لوگ اپنے مجدد مسیح موعود، نبی اور رسول کی تعظیم کرتے ہو یا توہین؟ کوئی شخص اپنے نبی اور رسول کی ایسی توہین نہیں کر سکتا جیسی تم نے کی ہے کہ اپنے رسول کے مقابلے میں مولوی محمد حسین صاحب مرحوم کو سچا سمجھتے ہو حالانکہ ان کو بطالوی کہا کرتے ہو اور مرزا صاحب کو اپنے بیان میں جھوٹا قرار دیتے ہو۔ درانحالیکہ ان کو صادق مصدوق مسیح موعود مانتے اور منواتے ہو۔

مرزائیو! ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

سنو! اس کا جواب ہم تمہیں مرزا صاحب ہی کے کلام سے بتا سکتے ہیں۔ مگر پانچ سیر لڈو بطور نذرانہ وصول کرنے کے بعد۔ جو ہماری بتائی ہوئی دوکان میں بنے ہوں۔ کیوں؟ ؎

ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

توحید باریتعالیٰ

مسئلہ توحید ادیان عالم میں بالعموم اور مذہب صادق اسلام میں بالخصوص ایک نمایاں اہمیت و حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی وجہ اغلبًا معبود و عبد کے مراتب و درجات میں تفریق و تمیز اور تعلقات کی گہرائی ہے۔ انسانی دماغ جو مرکز تخیلات و تفکرات ہے۔ اکثر اوقات اس مسئلہ کے بحر بیکراں میں غوطہ زن ہوتا ہے اور اپنی مستعدی و فراست کی بدولت گاہے دامن امید کو ہر د مرواریدسے بھر پور پاتا ہے اور گاہے اپنی بے بضاعتی اور ناتوانی کے باعث نامراد لوٹتا ہے۔ یہ سلسلۂ جدوجہد اور یہ تواتر تگ و دو، وحدانیت اور بشریت میں مقناطیس و آہن کی نسبت قرار دیتا ہے، چنانچہ جہاں آدم کے صدہا سپوت اس صحرائے وسیع کی راہ نوردی میں اپنی زندگی مستعار صرف کر گئے، وہاں خدائے واحد نے بھی اتمام حجت کرنے کے لئے جتنے مرسل اس کرۂ ارضی میں مبعوث فرمائے اُن کی شرع کے ابتدائی و اساسی اصولوں کا جزو لاینفک توحید کو قرار دیا۔ وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحی الیه انه لا اله الا انا فاعبدون

توحید کے معنی | توحید کے معنی و مطالب کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ جب ہمیں یہ حقیقت روشن و واضح ہوجاتی ہے کہ توحید، انسانی ضروریات زندگی کا ایک حصہ

قاتلانہ حملہ کی مذمت کرتا ہے اور اراکین انجمن خدام ابوحنیفہ امرتسر نے جن علماء کو اپنے جلسہ میں تقریر کے لئے بلایا تھا ان کی اشتعال انگیز تقریروں کا اثر سمجھتا ہے مولانا صاحب موصوف کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ اور گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے کہ جلد از جلد حملہ آور کا پتہ لگا کر اس کو کافی سزا دے۔ ورنہ جماعت اہلحدیث کے ہر فرد کو رنج پہنچیگا۔

(۲۵) انجمن اہل حدیث آگرہ | حملہ آور کے فعل کو مذموم اور اسلام کے منافی سمجھتے ہوئے حکام سے فوری مناسب کارروائی کرنے کا مطالبہ کرتی ہے۔

(۲۶) انجمن اہل حدیث کوٹلی لوہاراں مغربی

(۱) یہ جلسہ جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حملہ آور کے خلاف ..... ووٹ پاس کرتا ہے۔

(۲) نیز بانیانِ جلسہ عرس امام اعظم منعقدہ امرتسر پر اس لئے اظہار افسوس کرتا ہے کہ انہوں نے مفسدہ پرداز مقررین مثلاً مولوی محمد یار بہاولپوری اور مولوی محمد بشیر کوٹلوی اور مولوی عبدالغفور ہزاروی اور مولوی مسعود الزروی کو بلوا کر اشتعال انگیز تقاریر کرائیں۔ جن کی وجہ سے یہ حادثہ فاجعہ پیش آیا۔

(۳) یہ جلسہ گورنمنٹ برطانیہ کو توجہ دلاتا ہے کہ ایسے اشتعال انگیز مقررین سے اچھی طرح بازپرس کرے تاکہ ملک میں امن و امان قائم رہ سکے۔

(۴) نیز اجلاس مرکزی حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ اس حادثہ کے پس پردہ جن مفسدہ پردازوں کا ہاتھ ہے ان کی تحقیق فرما کر ان کو کیفر کردار تک پہنچائے اور ان کی شرر انگیزی کی مناسب سزا دیوے۔

(۲۷) مسجد اہل حدیث کولوٹولہ میں جلسہ | یہ جلسہ مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ کی پرزور مذمت کرتا ہے اور اس حملہ آور کو شرعاً و قانوناً مجرم خیال کرتا ہے۔ اور ان لوگوں کو بھی اسلامی نقطہ نگاہ سے مجرم خیال کرتا ہے جو درپردہ حملہ آور کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔

(۲) یہ جلسہ حکومت پنجاب کو توجہ دلاتا ہے کہ کامل کوششوں سے حملہ آور کو گرفتار کرے اور ساتھ ہی ان لوگوں کا بھی پتہ چلایا جائے جو درپردہ اس سازش میں شریک تھے۔ اور حکمانہ طور پر اس گروہ کو پوری سزا دیجائے۔

(۳) یہ جلسہ بانیانِ عرس (امام اعظم) پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ جنہوں نے ایسے مولویوں (مولوی محمد یار بہاولپوری۔ محمد بشیر کوٹلوی۔ مولوی مسعود الزروی اور عبدالغفور ہزاروی وغیرہ جیسے غیر ذمہ وار مفسدوں اغلطوں) کو بلا کر جلسہ میں مفسدانہ تقریریں کرائیں۔

(۴) یہ جلسہ حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ مذکورہ بالا نمبر ۳ کے مولویوں سے قانونی بازپرس کی جائے۔ جن کے اشتعال انگیز وعظ سے یہ حادثہ پیش آیا۔

(۲۸) مسلمانان داناپور | مولانا ثناء اللہ صاحب کے اس واقعہ میں ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور حملہ آور کے ناجائز فعل کو اسلام کے خلاف سمجھتے ہیں۔ نیز حکومت پنجاب سے مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں کہ مذہبی تقدس کا احترام کرتے ہوئے علماء حق کی محافظت کرے اور مفسد اور شریروں کا مناسب انتظام کرے۔

(۲۹) انجمن خدام اہل حدیث دہلی | مجلس عاملہ انجمن خدام اہل حدیث کا یہ اجلاس اس جاہل حملہ آور کے خلاف نفرت، حقارت اور مذمت کی قرارداد پاس کرتا ہے۔ جس نے حضرت مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب پر حق گوئی کی پاداش میں حملہ کیا۔ اور مولانا کی صحت یابی کے لئے دست بدعا ہے۔

(۳۰) جماعت اہل حدیث کمیوہ ضلع گجرات

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ کے خلاف نہایت رنج و غصہ کا اظہار کرتی ہے۔ گورنمنٹ پنجاب کی توجہ اس حادثہ کی طرف متوجہ کرتی ہے۔

(۳۱) انجمن اہل حدیث بلاچور | اس واقعہ سے جملہ اہل حدیث برادران از حد بےتاب ہیں۔ حکومت پنجاب جلد از جلد مؤثر قدم اٹھائے۔

(۳۲) جماعت اہل حدیث کوٹلہ ظریف خان | جماعت اہل حدیث کا یہ عام جلسہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ (جنہوں نے مذہب اسلام کو ہر مخالف مذہب کے حملوں سے برگزیدہ رکھا) پر قاتلانہ حملہ کی پرزور مذمت کرتا ہے اور جن لوگوں نے پس پردہ مجرم کو بچانے کے لئے امداد کی ہے اسلامی اور قانونی نقطہ نگاہ سے ان کو مجرم گردانتا ہے۔

(۲) حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب جن کی جلالت و قدر ہندوستان کیا دیگر ممالک میں بھی مسلم ہے۔ یہ جلسہ حکومت پنجاب سے پرزور استدعا کرتا ہے کہ وہ حملہ آور اور اس کے امدادیوں کو بہت جلد گرفتار کر کے کیفر کردار کو پہنچائے۔ اور جن مولویوں نے اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ اور حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ کے موجب ہوئے ہیں ان کو بھی قرار واقعی سزائیں دی جائیں۔

(۳۳) جمعیۃ اہل حدیث حافظ آباد | جمعیۃ ہذا کا یہ اجلاس حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ کو ایک سازش کا نتیجہ سمجھتا ہے۔ حملہ آور تا حال گرفتار نہیں ہوا اس لئے حکومت پنجاب سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ بہت جلد اس طرف توجہ کی جائے ہم عامہ اہل اسلام خاصکر جماعت اہل حدیث بڑی بےقراری سے نتائج کے منتظر ہیں۔ دیر میں خطرہ ہے کہ حالات زیادہ خراب نہ ہو جائیں۔

(۲) یہ اجلاس مولوی محمد یار بہاولپوری۔ مولوی محمد بشیر کوٹلوی۔ مولوی مسعود الزروی اور مولوی عبدالغفور ہزاروی کی تقاریر کو جو انہوں نے عرس امام پر امرتسر میں کیں جن میں جماعت اہل حدیث کے حق میں یہاں تک فتویٰ دیا کہ ایک وہابی کو مارنا ستر شہید کا ثواب لینا ہے۔ خصوصاً مولوی ثناء اللہ صاحب کا نام لے کر لوگوں کو بھڑکانا اس حملہ کا موجب خیال کرتا ہے۔

اس مقصد کی تار ایک گورنر اور ایک وزیر اعظم کو دی گئی۔ تار کا مضمون یہ ہے:۔

"ہم مولوی ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ کے متعلق آپ کی توجہ اور فیصلہ کے منتظر ہیں"

انکار نہیں کرسکتا جو اُس ذات بارتعالیٰ کے حی القیوم ہونے کے لئے لابدی ہیں۔ وہ اُس کو کارخانہ عالم کا محرک تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکا۔ تاآنکہ مادہ پرست ماہران طبعیات بھی خدا کو انرجی یا طاقت لاانتہای ماننے پر مجبور ہوگئے اس انرجی کو ہی کائنات ارض کا منبع و سرچشمہ قرار دینے لگے۔ برہمو سماجی۔ کبیر پنتھی اور گورو نانک بھی نغمہ توحید کی سُریں اڑائے بغیر نہ رہ سکے۔ آریہ بھی تینتیس کروڑ کو مذاہبِ اختصار سے کاٹتے کاٹتے صرف تین پر قانع ہوگئے دنیا میں خود ساختہ خداؤں کی کمی کی اصل وجہ ظہور اسلام ہے

کلمہ طیبہ | حصار اسلام کا مستحکم ترین رکن کلمہ طیبہ ہے جو توحید کا نچوڑ ہے۔ اگر ذرا نظر تعمق سے اس کلمہ مبارک کی ساخت پر غور کیا جائے تو اس کی بلاغت و فصاحت اور حکمت و خوبی عیاں ہوجاتی ہے۔ اللّٰہ احد نہیں کہا گیا۔ حالانکہ اس کے معنے بھی بعینہٖ لا اله الا اللّٰہ کے ہیں۔ لا اله کی ترکیب نے پہلے سب غیر حقیقی معبودوں کے تصور کو حرفِ غلط کی طرح لوحِ زمانہ سے مٹادیا۔ پھر صاف سلیٹ پر الا اللّٰہ کے انمٹ نشان نے ایک اور صرف ایک معبود حقیقی کا تصور ذہن میں نشان کرادیا۔

فلسفۂ توحید | اس مسئلہ میں آخر کونسا ایسا راز مستتر ہے کہ جس کے سبب اس کی اتنی تاکید کی گئی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ

اور توحید سے انحراف کو گناہ کبیرہ ٹھہرایا گیا ہے کہ اس سے بڑھ کر روحانیات میں کوئی بھی سنگین جرم نہیں۔ اور یہاں تک کہ مشرک کی تشنگی کو بجھانے کے لئے قطرۂ آبِ رحمت کی قطعی ممانعت کی گئی۔

سچ تو یہ ہے کہ توحید اصل فطرت ہے اور راہِ توحید سے سرگردانی کرنا فطرت انسانی سے محروم ہونے کے مترادف ہے۔ اور جب فطری صورت ہی مسخ ہوگئی تو انسان زینت و زیبائش انسانی سے تہی ہوگیا اور وہ حیات انسانی کے لطائف و فوائد سے خالی ہاتھ گیا تب اس طرح اُس پر اپنی زندگی مہلک ہوگئی۔

یہ امر واقعہ ہے کہ تخلیق انسان کے وقت اس خاک کے پتلے میں کئی ایک جذبات بند کردیئے گئے۔ مثلاً محبت، کینہ، ہمدردی وغیرہ۔ لیکن ایک سب سے اہم جذبہ جو انسان میں ودیعت کیا گیا وہ جذبۂ عروج تھا اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا اور اُس کے گرد و نواح انسان کے زیر ہیں۔ وہ خود اشرف المخلوقات ہے جسکو چاہیے مطیع و مغلوب کرے اور اس طرح رکاوٹوں کو راستے سے ہٹاتا ہوا نردبانِ اوج پر گامزن ہوجائے اور جیسا وہ خراماں خراماں، بکشتی و بناز، وہ ترقی کی منازل و مراحل طے کرتا جائیگا۔ اُس کے دلِ ناصبور میں حرص ترقی روز افزوں ہوتی جائیگی۔ حتیٰ کہ وہ انتہائے رفعت و علو کو پہنچ جائیگا۔ اس مقام پر فائز ہونے تک تمام جسدی و دماغی قوائے انسانی سلب ہوکر کام کرنے سے جواب دے چکے ہونگے۔ لیکن انسان کا دیدۂ یاس تا ہنوز متلاشی و متجسس ہوگا۔ اور ایک طاقت اُس کو بہت ہی اونچی اور سب سے بالاتر نظر آئے گی جو کسی بڑی سے بڑی قوت سے بھی مرعوب نہیں ہوسکتی۔ اور نہ ہی انسان اُس تک رسائی اُس نیت سے حاصل کرسکتا ہے کہ اُسے زیرنگیں کرے۔ یہ طاقت لامحدود کبھی بھی دبائی نہیں جاسکتی۔ پس اس کے ساتھ ہی انسان میں ایک جذبہ رکھا گیا کہ اس کے دل و دماغ پر ہر وقت کسی غیبی طاقت کا رعب و جلال مسلط رہے۔

اس جذبہ کی غایت تو یہ تھی کہ انسان اس سے مجبور ہوکر اپنے مالک حقیقی کے روبرو سجدہ ریز ہوجائے لیکن راستے سے بآسانی بھٹک جانے والا گروہ انسان اپنے خدائے واحد کی تلاش میں مختلف طاقتوں کے سامنے سر جھکانے لگا۔ یہ جذبہ اُس کو غلط راستوں پر لے گیا۔ پہاڑ کو اپنے سے جیب تر دیکھا تو اُسے سجدہ کردیا۔ شمس و قمر و سیارگاں اور دیگر اجرام فلکی کو اپنی زد سے باہر معلوم کیا تو انہیں اپنا رب بنالیا سانپ، چوہے یا دوسرے درندگان کو تند و غضبناک پایا تو انہیں خدا تسلیم کرلیا۔ بڑ، پیپل یا کسی اور شے کو ذرا بڑا پایا تو وہیں جبہ سائی شروع کردی۔ دنیا کے فوائد پر نظر دوڑائی تو اُسے خلعتِ خدائی بخش دی۔ پس تاریخ عالم میں ایسے امور و واقعات کا اعادہ اس بات کا شاہد ہے کہ انسان کو سر جھکانے کا جذبہ ابتدا سے ہی دیا گیا ہے۔

رائی برابر عقل رکھنے والا شخص اس چیز کو فوراً سمجھ سکتا ہے کہ جس طرح ایک ملک میں دو عملی یا دو نظام حکومت کا اجرا مشکل ہے اور جس طرح ایک میان میں دو تلواروں کا سمانا محال ہے اسی طرح ایک خدائی میں ایک سے زیادہ خداؤں کا وجود بعید از قیاس و امکان ہے۔

جب تک اسلام کے موحدِ اعظم نے یہ توحید کا خیال ازسرنو دنیا میں نشر نہیں کیا تھا۔ دنیا تنزل کی وادیوں میں سر پھوڑ رہی تھی۔ لیکن اسلام کی قندیل توحید کی ضیائے خیرہ کن سے وہ تمام ترقیات کے راستے جو انسان کے خوف زدہ ہونے کی وجہ سے مسدود ہوچکے تھے۔ وا ہوگئے۔ ترقیات علوم، فنون، ایجادات و اختراعات کی صورت میں نمودار ہوئیں۔ انسان جوں جوں ترقی کرتا گیا اُتنے ہی خدا کم ہوتے گئے یہاں تک کہ ع

لا کلیسا لا سلاطین، لا اله

لیکن یہ نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ محض گردش لیل و نہار کا یہ ایک رخ ہے۔ زمانہ بھی کروٹیں لیتا ہے۔ تاریخ اپنے آپ کو دوہراتی ہے۔ اس عقیدہ کا تبدل بھی روزگار کی نیرنگیوں کا ایک پہلو ہے۔ اللہ! اللہ!! کبھی وہ ایام تھے کہ اینٹ پتھر اور بتوں تک دیوی دیوتاؤں کے نشیمن تھے اور کبھی یہ عالم ہے کہ ایک خدا بھی نہیں لیکن یہ دھیان رہے کہ موجودہ دور لا کا دور ہے۔ اس نفی کے صحرائے خشک میں خداؤں سے بیزار انسان کا ٹھکانا نہیں۔ اُس کی تشنگی اس سراب میں کبھی نہیں مٹ سکتی۔ اطمینانِ قلب کے لئے اُسکو یقیناً الا اللّٰہ کی خوش کن و سرسبز و شاداب وادی میں قدم زن ہونا پڑیگا۔ اور انشاء اللہ وہ وقت سرعت کے ساتھ آرہا ہے کہ جب الا اللّٰہ کا دور ہوگا۔ جیسا کہ اسلامی کلمہ توحید کی

ہوچکی ہے۔ تاہم اُن شکوک و شبہات کے پیش نظر جو عوام و جہلاء نے اس کے ساتھ چسپاں کر دئیے ہیں لفظ توحید کی قدرے وضاحت کر دینا شاید بعید از مناسبت نہ ہوگا۔ توحید کے معنی وحدانیت، اکیلے پن، یکتائی یا ایک ہونے کے ہیں۔ یا بالفاظ دیگر شرک کے تضاد کا نام توحید ہے۔ اس مضمون میں "توحید" اپنے خاص اسلامی اصطلاحی معنوں میں استعمال ہوگا۔ یعنی معبودِ حقیقی کی وحدانیت کے جگہ۔

اسلام میں توحید محض وحدتِ عددی تک ہی محدود نہیں بلکہ اپنی ہمہ گیر وسعت کے سبب توحید فی الذات، توحید فی الصفات، توحید فی العبادت، توحید فی استعانت، توحید ربوبیت، توحید خالقیت، توحید مالکیت، توحید فی العلم، توحید فی القدرت، اور توحید فی التدبیر وہ سب پر حاوی ہے۔ یا یوں کہئے کہ شاہراہِ توحید پر علی الترتیب یہ مختلف منازل ہیں کہ جن کو طے کئے بغیر انسان کو مقامِ مقصود تک رسائی حاصل نہیں۔ اس طرح اس مسئلہ عظیم کی حقیقت سے روشناس ہونا باہر از ممکنات ہے۔

مختصراً توحید کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اوّل توحید فی الذات اور دوم توحید فی الصفات۔ اور امر واقع یہ ہے کہ دعا۔ قسم۔ ذبح۔ استعانت استغاثہ، سجدہ یا عبادت، علم، تدبیر۔ ملک اور دیگر امور متعلقہ وحدانیت ان دو تقاسیم کے تحت میں آجاتے ہیں۔

توحید فی الذات | اس قسم کی توحید کی تشریح خود قرآن مجید میں اس طرح مرقوم ہے:-

اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا (طٰہٰ)

هُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (قص)

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (اخلاص)

شرک فی الذات کی امثال تاریخ عالم میں بیشمار ہیں۔ اگر تاریخ مذاہب کی ورق گردانی کی جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ ہندو مت کی طرح تہذیبی و تمدنی مذہب ہی نہیں بلکہ الہامی و کتابی مذاہب بھی شرک کی ناپاک آلائش سے پاک نہ رہ سکے۔ ہندویت میں ان گنت دیوتاؤں کا وجود اُن کی تعلیمات کا روحِ رواں تھا۔ ادھر رودّی دیوتا تھا اُدھر گنگا مائی ہے۔ ادھر صدہا مورتیوں کا تصور ہے تو اُدھر ہزارہا دیویوں کا تخیل دماغ میں جاگزیں ہے۔ یہودیت میں حضرت عزیرؑ کی ابنیت جزو ایمان بن رہی تھی۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ

عیسائیت نے تگنی کا گیت گایا۔ تاہم اہالیان جہاں کا ایک حصہ تثلیث کے جھمیلوں میں الجھا ہوا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ مادر گیتی و پدر دہر نے ابھی تک کوئی ایسا حساب دان نہیں جنا جو تین ایک اور ایک تین کے فارمولا کو درست ثابت کر سکے۔ لیکن اس میں شبہ کی گنجائش نہیں کہ اس عقیدہ کی اشاعت کتاب زمانہ کا ایک طویل باب ہے۔ مسیح کو خدا کا بیٹا ٹھہرانا عیسائیت کا مادی مظہر ہے۔ عیسائی لوگ باپ قدیم، بیٹا قدیم، روح القدس قدیم، خدا قادر مطلق، بیٹا قادر مطلق اور روح القدس کے قادر مطلق ہونے کا راگ الاپتے رہے۔ ثنویہ کے نزدیک دو رب تھے۔ ایک نیکیوں کا جسے وہ یزدان کے نام سے موسوم کرتے تھے اور دوسرا برائیوں کا۔ جسے وہ اہرمن کے اسم حقیر سے یاد کرتے تھے۔ ان کے ہاں یزدان و اہرمن کی جنگ خوب گرم رہی غرض کہ خداؤں کی تعداد کا شمار ستاروں کی تعداد سے تجاوز کر چکا تھا۔ حتیٰ کہ حضرت ابراہیم کے حلقہ بگوش بھی ملائکہ کی بابت عجیب و غریب خیال رکھتے تھے۔ ایسے عقائد کو شرک فی الذات کہا جاتا ہے۔

شرک فی الصفات | توحید کی دوسری ضد ہے یعنی جو صفتیں اور قوتیں اللہ واحد کی ذات میں پائی جاتی ہیں ان کو اوروں کی جانب منسوب کرنا احبار و علماء کے اقوال و افعال کو حجت ٹھہرانا، قبور و خانقاہ کو مرجع و معبد بنانا، اللہ تعالیٰ کے اختیارات کسی اور میں تفویض کرنا، خدا کا انسانیت کے جسم و جامہ میں حلول و طلوس ہو کر آنا یا اوتار بن کر اترنا یہ سب باتیں شرک فی الصفات کی ذیل میں آجاتی ہیں اور یاد ہے

ے ۔ وہی نور یا مصطفےٰ بن کے آیا
محمدؐ کی صورت خدا بن کے آیا

اور ایسے ہی دیگر شرکیہ اشعار بھی اسی فہرست میں شامل ہیں۔

اسلامی توحید کا آغاز | افقِ عرب پر طلوعِ آفتاب درخشندہ اسلام کے ساتھ توحید کی کرنِ اولیں ذراتِ ارض و سما سے ملابست کرنے لگی۔ مجسماتِ خداوندان برہنہ ایستادہ، تصویرِ ننگ و ندامت بنے رہ گئے۔ خود ساختہ دیوی دیوتا خیو ہو گئے۔ لا الٰہ کی سیف بے نیام نے پیکرانِ ضلالت کے سر قلم کر کے جہنم واصل کئے۔ اور صرف ایک اللہ کا علم توحید بلند کیا۔ جس کے عکس سے گمراہ و مشرک بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے صدہا مورتیوں کا پرستار، ایشور کو کبھی انسان، کبھی سانپ، کبھی کچھوے کی شکل میں مجسم ماننے والا بھی اب اصنام کو صرف ابتدائی تصور قائم کرنے کا ذریعہ بتانے لگا۔ اور ان پرماتماؤں کو خود خدا بنانے سے انجمن عالم میں رُک جانے لگا۔ چلیپا کا دلدادہ بھی اس حقیقت سے انکار کرتے ہوئے جھجکنے لگا کہ مسیحؑ نے اپنی آخری رات نماز اور دعا میں گزاری تھی اور صلیب پر چڑھائے جانے کے وقت بھی "ایلی ایلی لما سبقتنی" کہا تھا۔ "اے اللہ، اے الٰہ، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا" خود مسیحیوں میں پروٹسٹنس نے کیتھولزم کی مشرکانہ تعلیم کے خلاف علم بغاوت کھڑا کیا۔ اور یونی ٹیرین یا موحدین نے ثانی الذکر کے معتقدات سے اپنی برأت ظاہر کی۔ یہ مسیحی مراسم میں انقلاب عظیم توحید اسلام کے فیضان کا نتیجہ ہے۔

گوتم بدھ کو ادہم کہنے والوں کی آواز اُن کے حلقوم میں اٹک گئی۔ اور اُس کے پیرو اُسے بودھ یا روشن دماغ کہنے پر اکتفا کرنے لگے۔ حلقہ ثنویہ میں یزدان افسر فراز کامرانی سے مکلل ہو گیا۔ وہریت میں اگرچہ خدا کو تاحال جزا و سزا کی طاقت سے عاری و محروم سمجھا جاتا ہے۔ تاہم علۃ العلل کے نام سے اُن صفات الہیہ کا

جمع القرآن والحدیث۔ قرآن اور حدیث کے جمع و ترتیب کا ثبوت۔ قیمت ۱ر (منیجر اہلحدیث)

تصدیق الحدیث

بیان الحق بجواب بلاغ الحق

(مجریہ از ۲۰۔ اگست ۱۹۳۶ء)

(۱۳)

اہلحدیث مورخہ ۱۳۔ نومبر میں باپ کی وفات کے بعد دادا کی موجودگی میں پوتا پوتی کے محروم الارث ہونے کی بحث ہوچکی ہے۔ اس کے بعد ۱۹۔ نومبر کے پرچے میں بوجہ حادثہ معلومہ کے متعلق ضروری مضامین درج ہوجانے کے اس سلسلے کی قسط مجبوراً ملتوی کرنی پڑی۔ قسط ہذا ناظرین ۱۳۔ نومبر کے پرچے میں درج شدہ مضمون کے ساتھ ملاکر پڑھیں۔ (مدیر)

نوٹ سورہ احزاب کی آئت مَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ الآیہ کو ہم استدلال میں نقل کرچکے ہیں۔ حافظ محب الحق صاحب اس آئت پر بحث کرتے ہیں اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"خدا نے فرمایا واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ امسک علیک زوجک واتق اللہ وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشٰہ (اور جب تم اُس شخص کو جس پر خدا نے بھی انعام کیا تھا اور تم نے بھی، کہہ رہے تھے کہ نمبر۱ بیوی کو طلاق نہ دو۔ نمبر۲ خدا سے ڈرو۔ نمبر۳ تم دل میں چھپاتے ہو جس کو خدا ظاہر کریگا۔ نمبر۴ تم لوگوں سے ڈرتے ہو اور اُس کا مستحق خدا ہے کہ تم اُس سے ڈرو) حضرت زید کا نام اس کے بعد ہی موجود ہے۔ یہ چاروں باتیں (میں نے نمبر دیدیا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید سے فرمائیں، جب حضرت زید آپ کے پاس حضرت زینب کے معاملہ میں شکایت کرنے آئے اور دل میں نیت تھی طلاق دینے کی جس کو لوگوں کے ڈر سے کہ برا بھلا کہیں گے کہ یہ آزاد غلام ہونے کے باوجود خاندان نبوت سے نہ نباہ سکے دل میں چھپاتے تھے، آپ نے ان کی نیت کو سمجھا، اور طلاق دینے سے روکا اور منع فرمایا، حضرت زید نے نہ مانا اور آخر طلاق دیدی دین کے سوا باتوں میں صحابہ رسول اللہ کی کل باتوں کو حکم خدا نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت زید نے بھی آپ کے فرمانے کو مشورہ سمجھا اور طلاق دیدی۔ حضرت زید کافر نہ ہوئے نہ کافر سمجھے گئے۔ اسی لئے سیاست پیغمبری کارفرما نہ ہوئی۔ حضرت زید کے طلاق کے بعد خدا نے رسول کو حکم دیا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کرلیں تاکہ لے پالک کی مطلقہ سے نکاح کرنا جو بہو سے نکاح کرنے کے برابر سمجھا جاتا تھا اور جو اک مذموم رسم تھی کہ آپ ہی کے توڑے ٹوٹ سکتی تھی وہ توڑ دی جائے۔ جب اسلام نے لے پالک لینا ہی مٹادیا تو لے پالک کی مطلقہ سے نکاح کو جائز قرار دینا ضرور تھا۔ اس کے بعد ہی کی آیت میں اس کی تصریح موجود ہے۔"

(بلاغ الحق ص۹۱)

اہلحدیث اس اقتباس میں آپکا یہ فقرہ کہ دین کے سوا باتوں میں صحابہ رسول اللہ کی کل باتوں کو حکم خدا نہیں سمجھتے تھے۔

قابل تصدیق ہے نہ قابل انکار۔ بیشک صحابہ کرام جناب رسالت مآب نے خود فرمادیا کہ میں جس کام کا بحیثیت دینی حکم دوں اس میں اطاعت کرو۔ دنیا کے کام تم خود مجھ سے بہتر جانتے ہو انتم اعلم بامور دنیاکم (الحدیث) باقی اس اقتباس میں کوئی بات قابل جواب نہیں۔ ہاں اس سے اگلا اقتباس قابل دید و شنید ہے حافظ صاحب لکھتے ہیں:-

"حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا معاملہ جو قرآن سے بیان کیا گیا بہت صاف اور واضح ہے جس پر کسی اعتراض کی گنجائش نہیں۔ مگر قوم نے روائت پرستیوں کے جوش میں راویوں کی امت بن کر اس آئت کو الٹی چھری سے ذبح کیا، اور نہایت مذموم اور قابل شرم طرح پر روائت بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب سے نکاح کا دل میں ارادہ رکھتے تھے تو راویوں کی صحت کے لئے قرآن کے توڑ مروڑ کی ضرورت پیش آئی۔ اس لئے تخفی فی نفسک جو اس آیت میں ہے دل میں چھپانے کا مخاطب رسول کو قرار دیا بے وجہ۔ بے دلیل۔ خلاف سیاق وسباق، صریح تحریف قرآن۔ کیا یہ کبھی ممکن ہے کہ رسول جو فرما رہے ہیں کہ طلاق نہ دو یہ ظاہراً تھا اور دل میں چھپا ہوا تھا کہ اگر زید طلاق دیدیں تو ہم نکاح کرلیں گے۔ اے اللہ تیری پناہ۔ زمین کیوں نہیں دھنس جاتی، آسمان کیوں نہیں پھٹ جاتا واقعی تیرے حلم کی تھاہ نہیں۔ خدا کی طرف سے یہ سخت ترین ناپاک الزام برگزیدہ اور خاتم رسل کے سر تھوپا جاتا ہے۔ محض بے بنیاد کہ آپ دوسرے کی بیوی سے نکاح کی نیت رکھتے تھے اور اس کو دل میں چھپا کر نعوذ باللہ منافقانہ فرما رہے تھے کہ طلاق نہ دو تو خدا رسول کو دھمکاتا ہے کہ تم لوگوں سے ڈرتے ہو خدا سے ڈرو۔ مسلمانو! کیا تمہارا یہی ایمان ہے، تمہارے فرقہ کے علماوں نے کیا تمہیں یہی پڑھایا ہے۔ اے اقبال محمدی کیا امتی ہونے کا حق یہی تم نے ادا کیا۔ انہیں

بشریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(از مولوی نور الٰہی گرجاکھی ضلع گوجرانوالہ)

(۴)

(۱) حضرت نوح علیہ السلام کو کفار نے کہا
مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا (ھود)
کہ تو بھی ہماری طرح ایک بشر ہے۔

(۲) جب چند آدمی حضرت نوح کی طرف مائل ہوئے تو کافروں نے کہا مَا هٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ
یہ ہے کیا تمہاری طرح ایک بشر ہے۔

(۳) ان هو الا رجلٌ به جنّة۔ یہ ایک آدمی ہے جس کو جنون ہو گیا ہے۔ جو بشر ہو کر کہتا ہے کہ میں رسول ہوں حالانکہ بشر رسول نہیں ہو سکتا۔ (المومنون پ۱۸ ع۲)

(۴) نوح علیہ السلام کے بعد ہود علیہ السلام تشریف لائے۔ ان کے متعلق کافروں نے کہا:۔
مَا هٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ (مومنون)
یہ بھی تمہاری طرح ایک بشر ہے۔

(۵) ھود علیہ السلام کے بعد صالح علیہ السلام آئے ان کو کافروں نے کہا:۔ مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا (شعرآء) تو ہماری طرح ایک بشر ہے اور کچھ نہیں کیا ہم بشر کی اتباع کریں۔ (القمر ع۲)

(۶) اسی طرح حضرت شعیب علیہ السلام کو کافروں نے کہا:۔ وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا (الشعرآء)
تو بھی ہماری طرح ایک بشر ہے۔

(۷) اسی طرح موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو فرعون وغیرہ نے کہا:۔ أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا (المومنون)
کیا ہم ان پر ایمان لائیں جو ہماری طرح بشر ہیں۔

(۸) جب کبھی کوئی نبی آیا تو کفار نے یہی کہا
أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا (تغابن)
کیا بشر ہم کو ہدایت کرینگے۔

(۹) پھر فرمایا کہ نوح علیہ السلام سے لیکر تا حضرت عیسیٰ علیہم السلام تمام انبیاء کو کافروں نے کہا:۔
إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا (ابراہیم)
کہ تم ہماری طرح بشر ہو اور کچھ نہیں۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ تمام کفار انبیاء علیہم السلام کو بشر تو مانتے تھے لیکن رسول نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان کا یہ مقولہ مشہور تھا۔ اَللّٰهُ أَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَكُونَ رَسُولُهُ بَشَرًا (ابن جریر) کہ اللہ تعالیٰ اس سے بلند ہے کہ بشر اس کا رسول ہو۔ یعنی بشر خدا کا رسول ہو ہی نہیں سکتا۔

جوابات انبیاء علیہم السلام

(۱۰) جب نوح علیہ السلام کو کفار نے کہا کہ تو ہماری طرح ایک بشر ہے۔ تو انہوں نے فرمایا:۔
أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِنْكُمْ۔ (اعراف) کیا تم تعجب کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ ایک آدمی کو تم میں سے رسول بنا کر بھیجے

(۱۱) اسی طرح ہود علیہ السلام نے فرمایا:۔
أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِنْكُمْ (اعراف)
کیا تم کو اس بات پر تعجب ہوا کہ تمہارے مالک کا ارشاد تم ہی میں سے ایک مرد کی زبان پر تم کو پہنچا۔

تمام انبیاء کا متفقہ جواب

(۱۲) خدا تعالےٰ فرماتے ہیں کہ جب تمام انبیاء کو کافروں نے کہا کہ تم ہماری طرح بشر ہو تو انہوں نے فرمایا:۔
قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ (ابراہیم پ۱۳ ع۲)
بے شک ہم تمہاری طرح بشر ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے۔ رسول بناتا ہے۔

(۱۳) امام ابن جریر فرماتے ہیں:۔
(إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ) صدقتم فی قولکم ان انتم الا بشر مثلنا فما نحن الا بشر من بنی آدم انس مثلکم (ابن جریر جلد ۱۳ ص۱۲۳)
کہ رسولوں نے کفار کو کہا کہ تم اس بات میں سچے ہو جو کہتے ہو کہ تم ہماری طرح بشر ہو۔ بیشک ہم تمہاری طرح بشر ہیں۔ آدم کی اولاد سے ہیں۔ انسان ہیں تمہاری طرح لیکن اللہ نے ہم پر فضل کیا اور ہم کو اپنا رسول بنایا“

(۱۴) غرائب القرآن میں ہے:۔
ثم ان الانبیاء سلموا انھم بشر مثلھم (نیشاپوری ص۱۲۳ ج۱۳) کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نے اپنی اپنی قوم کے سامنے تسلیم کیا کہ ہم بھی تمہاری طرح بشر ہیں۔ لیکن اللہ نے ہمیں رسول بنایا۔

(۱۵) تفسیر عباسی میں ہے:۔
ما نحن الا بشرٌ آدمی مثلکم ولکن اللہ یمن علی من یشآء من عبادہ بالنبوۃ۔ (عباسی ص۲۹۱)
تمام رسولوں نے اپنی اپنی قوم کو کہا بے شک ہم تمہاری طرح بشر یعنی آدمی ہیں لیکن اللہ جسے چاہتا ہے اپنے بندوں سے رسول بناتا ہے۔

(۱۶) تفسیر حسینی میں ہے:۔
نیستم ما مگر بشرے مثل شما یعنی مشارکت در جنسیت مسلم مے داریم (تفسیر حسینی ص۲۱۳)
بے شک ہم مانتے ہیں کہ ہم تمہاری طرح بشر ہیں اور تمہاری جنس سے ہیں۔

مضمون بالا سے روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ جب کبھی کوئی پیغمبر اپنی قوم کی طرف آیا تو انہوں نے اس کی رسالت سے بشر کہہ کر انکار کر دیا۔ اور پیغمبروں نے ان کے سامنے اپنی بشریت کا اقرار کیا ان نحن الا بشر مثلکم (سورہ ابراہیم پ۱۳ ع۲)

(نوٹ) اگلے پرچہ میں کفار مکہ کے اقوال اور ان کے جوابات درج کئے جائیں گے۔
(انشاء اللہ!)

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث سے امید ہے کہ اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے لئے کما حقہ کوشش کرتے رہئیے۔

مدرسہ مدینہ منورہ کے لئے از جناب محمود محمد ابراہیم چھا چھا وغیرہ ۔ (۲) منیر الزماں صاحب ماٹ پلسا للعہ۔ (۳) مولانا احمد علی قلعہ دیدار سنگھ گوجرانوالہ ۱۳ر

مدرسہ مکہ معظمہ کے لئے نمبر ۱ و ۲ نے علی الترتیب وغیرہ و للعہ روپیہ روانہ کئے۔

اشاعت فنڈ میں از مولوی ابوبکر صاحب دیوریا عہ ڈاکٹر محمد فرید صاحب دربھنگہ عہ۔ مدرسہ عربیہ آگرہ عہ۔ کل میزان ۳ - ۱۵ - ۲۵ روپے

تنظیم یتیم خانہ امرتسر کا سالانہ اجلاس ، انجمن پارک امرتسر میں ۳ دسمبر بعد نماز جمعہ ہوگا۔ جس میں علماء و صلحاء تقاریر فرمائیں گے ۔ اصحاب ذوق شریک جلسہ ہو کر ثواب حاصل کریں ۔ (سکرٹری تنظیم یتیم خانہ امرتسر)

فلسطین کے متعلق جلسہ یکم اکتوبر کو مسلمانان ہانسی کا جلسہ ہوا جس میں فلسطین کے بہتر مستقبل کے لئے دعا مانگی گئی ۔ (رحمت اللہ خاں از ہانسی)

توضیح الکلام فی اثبات حیات مسیح علیہ السلام۔ از مولوی ابوعبیدہ نظام الدین صاحب بی - اے سائنس ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول کوہاٹ ۔ سائز $\frac{۱۸ \times ۲۲}{۸}$ صفحات ۲۴۵ ۔ قیمت ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک ۔

مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام پر ایک معقول کتاب ہے دس دلائل قرآنیہ ۔ ستائیس دلائل حدیثیہ اور اجماع امت سے بایں طور مسئلہ مذکور کا ثبوت دیا گیا ہے کہ ہر آیت و حدیث کا صحیح مفہوم خود مرزا صاحب قادیانی کے مسلمہ مجددین ۔ اولیاء ۔ صلحاءؒ کی تفاسیر مشہورہ سے واضح و عیاں کیا گیا ہے۔

سلیس و شگفتہ عام فہم زبان میں بحیثیت مجموعی عمدہ و مفید کتاب ہے

صلوٰۃ الرسول مؤلفہ مولوی ابو عبداللہ سراج الدین صاحب مادھوپوری ۔ سائز $\frac{۱۸ \times ۲۲}{۸}$ ۔ ضخامت ۲۱۰ صفحات ۔ کتابت طباعت عمدہ ۔ قیمت ۶ر

پتہ :- مولوی سراج الدین صاحب مدرس مدرسہ دارالسلام مسجد تیلیاں جودھ پور ۔ مارواڑ۔

جس میں نماز کے طریقے ارکان ۔ اوراد سب مفصل مع ترجمہ درج ہیں ۔ ہر رکن پر مفصل بحث مع حوالجات ۔ کندھوں تک ہاتھ اٹھانا ۔ سینہ پر ہاتھ باندھنا ۔ فاتحہ خلف الامام ۔ آمین رفع یدین ۔ غرضیکہ کل مسائل اختلافیہ پر مکمل بحث کی ہے ۔

مدرسہ سراج العلوم جھنڈے نگر تخمیناً ۱۵ سال سے جاری ہے ۔ پہلے اس کے متکفل جناب حاجی نعمت اللہ خان صاحب رہے ۔ پھر جناب مولانا عبد الرحمٰن صاحب مبارکپوری مرحوم مغفور کی زیر نگرانی میں رہا ۔ چنانچہ مولانا مرحوم کی سرپرستی میں برابر چلتا رہا ۔ لیکن اس دیار کے لوگ زراعت پیشہ ہیں ۔ بار لگان سرکاری سے خود زیر بار رہا کرتے ہیں ۔ اس لئے کافی امداد مدرسہ کی نہیں کر سکتے ۔ پس اعیان جماعت اہل حدیث سے التماس ہے کہ دامے درمے اس مدرسہ کی اعانت فرمائیں ۔ تاکہ یہ مدرسہ بدستور جاری رہے ۔

اس مدرسہ میں چار مدرس اور کم و بیش ۸۰ لڑکے تعلیم پاتے ہیں ۔ منجملہ ان کے تیس ۳۰ لڑکوں کے طعام کا انتظام مدرسہ کی جانب سے ہے ۔ اس لئے اس مدرسہ کا خرچ بہت زیادہ بڑھا ہوا ہے ۔ اعیان اہل حدیث اپنی اپنی جگہ سے اس پتہ سے ترسیل زر امداد کریں اور جو نچے درجہ کا کوئی طالب علم اس مدرسہ میں آنا چاہے تو وہ بخوشی آسکتا ہے ۔ مہتمم مدرسہ سے ۱۵ شوال تک خط و کتابت کے ذریعہ طے کرلیں ۔

ترسیل زر بھیجنے کا پتہ :-

حاجی نعمت اللہ خان صاحب ۔ مہتمم مدرسہ سراج العلوم جھنڈے نگر ۔ بڑھنی بازار ۔ ڈاکخانہ رام دت گنج ۔ ضلع بستی ۔

مزید تاریں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ کے سلسلے میں دریافت خیریت کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کی طرف سے مزید تاریں وصول ہوئیں :-

(۲۳) جناب محمد ابو القاسم صاحب خالد بانت ۔
(۲۴) جناب احمد شہداد صاحب پریزیڈنٹ جماعت اہل حدیث سری نگر کشمیر
(۲۵) جناب حلیم خان صاحب راجمندری ۔
(۲۶) جناب عبد الستار صاحب چیف جیلر بھامو ۔ برما ۔
(۲۷) مولوی عبد اللہ صاحب غازی پارہ برتلا سنتھال پرگنہ ۔
(۲۸) حکیم عبد السمیع صاحب مبارک پور ۔

خطوط

(۱۲۵) بابو عبد الحکیم صاحب کراچی ۔
(۱۲۶) ڈاکٹر ظہور محمد صاحب قریشی جبلپور
(۱۲۷) جناب مولوی عبد العزیز صاحب سردار جماعت اہل حدیث مدہوپور ۔
(۱۲۸) افضل حسین صاحب لکھنؤ ۔
(۱۲۹) قریشی امیر الدین صاحب میسور ۔
(۱۳۰) منشی محمد یوسف صاحب ناظر خریدار ۱۱۲۵۶
(۱۳۱) محمد سعید صاحب انگوٹھی ساز مالیر کوٹلہ ۔
(۱۳۲) بابو نذیر احمد صاحب بہاول پور
(۱۳۳) منشی محمد حسین صاحب سوداگر ہڈی شاہجہانپور
(۱۳۴) مولوی احمد سعید صاحب کمہ معرال
(۱۳۵) مستری محمد یوسف صاحب کیفر ضلع مظفر نگر
(۱۳۶) سید اکرم علی صاحب وجاپور ۔
(۱۳۷) منشی عبد العزیز صاحب وثیقہ نویس دینانگر
(۱۳۸) میاں ابراہیم صاحب لاہور
(۱۳۹) میاں کرم الدین صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر جے پور سٹیٹ
(۱۴۰) حافظ محمد داؤد صاحب مالیر کوٹلہ ۔
(۱۴۱) انجمن اہل حدیث مالیر کوٹلہ
(۱۴۲) حاجی امانت اللہ صاحب مبارک پور
(۱۴۳) حکیم اللہ بخش صاحب سلچر بنگال
(۱۴۴) مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند دہلی
(۱۴۵) جناب فضل الدین صاحب بھٹی وکیل میرپور جموں ۔

(۴۳)

نوٹ { مفتی صاحب کی علالت کی وجہ سے صفحہ ہذا پر فتوے درج نہیں ہو سکے ۔ (مدیر)

روائت پرستیوں کے جھٹ میں مضمون نے باوجود ادیب اور علامہ ہونے کے تفسیروں میں بلاخوف خداو رسول اس کو لکھ مارا، اور قرآن پر طبع آزمائی سے خدا نہ ڈرے۔ حالانکہ اس کے بعد ہی کی آیت میں خدا فرماتا ہے۔ الذین یبلغون رسلٰت اللہ و یخشونہ ولا یخشون احداً الا اللہ (جو لوگ تبلیغ رسالت کرتے ہیں وہ خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے) آپ بلاشبہ رسول تھے مصیبتیں جھیل جھیل کر تازیست تبلیغ رسالت فرماتے رہے۔ آپ خدا کے سوا کب کسی سے ڈرتے تھے یہ تو رسول کی شان ہی نہیں۔ پھر خدا کا یہ کہنا کہ تم لوگوں سے ڈرتے ہو۔ کیا خدا کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ خود کہے کہ تم لوگوں سے ڈرتے ہو اور خود کہے کہ رسول کی یہ شان ہی نہیں کہ ماسوا سے ڈرے۔ اس لئے نہ تخفی فی نفسک کے رسول مخاطب، نہ تخشی الناس کے رسول مخاطب۔ بلکہ تقول للذی سے صاف ظاہر ہے کہ ان چاروں باتوں کے جن پر میں نے نمبر بھی دیدیا ہے رسول متکلم ہیں اور حضرت زید مخاطب۔ اس آیت کو جو اوپر لکھی ہے پھر سے پڑھ لو۔" (بلاغ الحق ص۱۱/۱۲)

اہلحدیث | آنحضرت کے دل میں یہ بات تھی کہ اگر زید نے باوجود سمجھانے بجھانے کے میرا کہا نہ مانا اور طلاق دیدی تو میں اس کی تلافی یوں کرونگا کہ زینب سے خود نکاح کرونگا۔ یہ جملہ دراصل شرطیہ ہے۔ جکو آپ نے حملیہ بنا کر ان الفاظ سے ظاہر کیا ہے کہ

دل میں زینب سے نکاح کا ارادہ رکھتے تھے۔

آپ کی اس تغییر سے کلام الٰہی متغیر نہیں ہوا۔ البتہ اس سے آپ کے اخلاق و دیانت پر دھبہ ضرور آتا ہے۔ جس غصے اور جوش سے آپ نے علمائے کرام کو کوسا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ اگر کوئی اور شخص میری جگہ آپکے مدمقابل ہوتا تو آپ کو بہت کچھ سناتا۔ میں صرف اتنا ہی عرض کرتا ہوں ؎

عارف کہ بر بحر تنک آب است ہنوز

اس کی مثال سنئے! | ایک آدمی اپنے بیٹے کو اپنی یتیم بھتیجی سے بیاہتا ہے۔ ان دونوں کی ان بن رہتی ہے۔ باپ اپنے بیٹے کو بہت سمجھاتا ہے کہ حسن سلوک سے رہو مگر وہ نہیں مانتا۔ تو اس کے باپ کے دل میں خیال بھی آتا ہے کہ اچھا اگر یہ میری بات نہیں مانیگا اور اپنی بیوی کو چھوڑ دیگا تو میں اپنے دوسرے بیٹے سے اس کا نکاح کردونگا۔ بتائیے اسپر کیا اعتراض؟ اس کا سمجھانا بھی ٹھیک ہے اور نیت بھی ٹھیک ہے ؎

چوں بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نۂ دلبرا خطا ایں جا است

ناظرین کرام! | ان اخوان یوسف کا پہلا اصول ہی یہ ہے کہ اپنی بات بیان کرنے سے پہلے علمائے کرام کو خوب کوس لیتے ہیں۔ گویا ایسا کئے بغیر ان کا کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ حافظ محب الحق کی نسبت ہم ایسا گمان نہ رکھتے تھے مگر آخر معلوم ہوا کہ آپ بھی اخوان یوسف کے رنگ میں رنگین ہیں۔ بندۂ خدا! اَلَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ کے حق میں بجائے دعائے استغفار کے برا بھلا کہنا کہاں کی تعلیم اسلام ہے! یہ تمام جدت پسند لوگ اسی اصول پر ہیں۔ خدا ان کو سمجھ دے اور ہدایت کرے۔ ہم ان لوگوں کو اس سے منع نہیں کرتے کہ اپنا مافی الضمیر جن الفاظ میں چاہیں ادا کریں لیکن خدارا سلف صالحین کو تو برا بھلا نہ کہا کریں۔ جو اپنی عمر بھر قرآن کریم کی خدمت میں مصروف رہے ورنہ آپ بھی اپنے اخلاف سے یہی بدلہ پائینگے ؎

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

ناظرین! | حافظ صاحب اور علمائے کرام کا اختلاف جن کو آپ روائت پرست محرف کہتے ہیں۔ صرف اس امر میں ہے کہ آئت مذکورہ میں تخفی کا عطف کس لفظ پر ہے۔ مفسرین کے نزدیک اس کا عطف تقول پر ہے اور آپ کے نزدیک اتق اللہ پر ہے۔ علماء کے دعویٰ کا قرینہ دونوں فعلوں کا ہم جنس ہونا ہے۔ یعنی فعل مضارع ہونا ہے اور آپ کے عندیہ کے مطابق معطوف معطوف علیہ ایک جنس کے فعل نہیں رہتے کیونکہ تخفی فعل مضارع جملہ خبریہ ہے اور اتق اللہ فعل امر جملہ انشائیہ ہے۔ جہاں تک ہو سکے عطف کے لئے معطوف معطوف علیہ کی ہم جنسیت اولیٰ ہے۔ پس آئت کے معنی حسب تفسیر علمائے سابقین یہ ہیں کہ اے نبیؐ! جس وقت آپ زید کو کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو طلاق نہ دے اور دل میں چھپاتے تھے وہ بات جس کو اللہ ظاہر کرنے والا ہے اور لوگوں سے ڈرتے تھے۔ مگر آپ کے عندیہ کے مطابق ترجمہ یہ ہوا کہ اے زید! اللہ سے ڈر اور تو چھپاتا ہے دل میں وہ بات جس کو اللہ ظاہر کرنے والا ہے۔ اور تو لوگوں سے ڈرتا ہے۔

علمائے ادب | للہ غور فرمائیے کیا یہ عطف جو حافظ صاحب نے بتایا ہے موزوں ہے؟ ہاں آپ نے ہماری نحوی ترکیب کی تردید کے لئے آئت لَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا پیش کی ہے ہم اس کی قدر کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی اسکے آپ کو قرآن کی تفسیر قرآن ہی سے بتاتے ہیں۔ مگر پہلے اس کے کہ ہم صحیح تفسیر بتائیں ایک نکتہ بتانا مفید سمجھتے ہیں وہ یہ ہے کہ آئت تخشی الناس میں مخاطب ایک ذات ہے جس سے قضیہ مخصوصہ بنتا ہے اور دوسری آئت لا یخشون احدا الا اللہ عام ہے۔ یہ بات اہل علم سے مخفی نہیں کہ عام اور خاص میں اختلاف ہو تو اتنا شدید نہیں ہوتا جتنا دوسرے قضایا مخصوصہ میں خاصکر جبکہ دونوں کا موضوع ایک ہی ہو۔

پس سنئے! | اول حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ واقعہ ہے جو وادیٔ مقدس میں پیش آیا۔ اس میں حضرت ممدوح کو حکم ہوا لا تخف (سورہ نمل)

دوسرا واقعہ جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ڈرنا ثابت ہے۔ فرعونی جادوگروں کے مقابلے میں مذکور ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :- اَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰی۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے جادوگروں کی رسیوں کو حرکت کرتے ہوئے دیکھ کر اپنے دل میں خوف پایا۔ بتائیے! حضرت موسیٰ الذین یبلغون میں داخل ہیں یا نہیں؟ پھر یہ خوف کیسا۔ جس درجے کا یہ خوف ہے؎

؎ اس درجے کی زینب کے قصے میں خشیت ہے۔ اپنے مندرجہ ذیل فقرے کو سامنے رکھ کر بتائیے کہ حضرت موسیٰ باوجود الذین یبلغون میں داخل ہونے کے کیوں ڈرے؟ ماهو

ملکی مطلع

نجد، حجاز اور یمن

اٹلی اور برطانیہ

آج کل اخباروں میں یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ اٹلی نے امام یمن کے ساتھ دوستانہ مراسم پیدا کرلئے ہیں اور ان مراسم کی پختگی کے لئے بہت سے تحفے تحائف بھی بھیجے ہیں۔ حکومتوں کے ایسے مراسم معمولی نہیں ہوتے۔ بلکہ ان میں بہت سے راز ہائے سربستہ پنہاں ہوتے ہیں۔ جنگ حجاز و یمن کے خاتمے پر ہم نے اپنی رائے ظاہر کی تھی کہ جلالت الملک ابن سعود چونکہ فاتح یمن ہیں اس لئے بہت ہی نرم شرائط پر صلح یوں ہونی چاہئے کہ یمن کی خارجی پالیسی سلطان ابن سعود کے ہاتھ میں ہو اس سے ایک فائدہ یہ ہوتا کہ سارا عرب متحد ہو جاتا اور آج یمن اور اٹلی کے معاہدے سے جو خطرات پیدا ہو گئے ہیں وہ بھی نہ ہوتے۔ ان خطرات کا ذکر کرنا قبل از وقت ہے۔ بطور مثال ایک آدھ خطرے کا ذکر کیا جاتا ہے۔ مثلاً آئندہ مزعومہ جنگ یورپ میں یمن کو ضرور اٹلی کا ساتھ دینا ہوگا۔ جس کا ادنیٰ نتیجہ یہ ہوگا کہ عرب بھی فی الجملہ اس جنگ میں آلودہ ہو جائیگا اس وقت نجد و حجاز کی پالیسی کیا ہوگی؟ غالباً انگریزوں کے حق میں ہوگی۔ اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ عرب کا ایک حصہ دوسرے کے ساتھ برسر پیکار ہو جائیگا۔ اگر ہماری تمنا کے موافق یمن کی خارجی پالیسی سلطان ابن سعود کے ہاتھ میں ہوتی تو کوئی خرابی پیدا ہونے کا احتمال نہ تھا۔ میں اس موقع پر جلالت الملک کی مجلس میں ہوتا تو اس تجویز کو ایسی اچھی صورت میں پیش کرتا کہ جلالت الملک کے علاوہ برطانیہ کا سفیر بھی میری تائید کرتا۔ افسوس ہے کہ یہ سنہری موقع ہاتھ سے جاتا رہا۔ برطانیہ نے شائد اس لئے اس سے چشم پوشی کی ہوگی کہ ایسا ہونے سے وحدت عرب کو مزید قوت حاصل ہو جائیگی جو شاید اس وقت برطانیہ کو ناپسند ہو۔ لیکن آج جو واقعہ سامنے آیا اسکو دیکھ کر برطانیہ بھی اس ہاتھ سے کھوئے ہوئے وقت پر افسوس کرتا ہوگا۔ بحیرہ روم میں اٹلی کی کارستانیاں جو اخباروں میں آتی رہتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بحیرہ روم کے معاملہ میں یمن کو آلۂ کار ضرور بنائیگا۔ غالباً اسے پہلا چکمہ یہ دیگا کہ یمن کی بندرگاہ عدن برطانیہ سے لے لی جائے۔ اس سے برطانیہ کو بیحد مشکلات پیش آئیں گی۔ اگر فتح یمن کے بعد اسکی خارجی پالیسی سلطان ابن سعود کے ہاتھ میں ہوتی تو کوئی خطرہ نہ ہوتا مذکورہ سنہری موقع کھوئے جانے پر یہ عربی مثل صادق آتی ہے ؎

فیعت اللبن بالصیف

منادی خلیل

دعوت حج

(از جناب چودہری محمد امین صاحب)

یہ اعلان اس مقصد کے لئے شائع کیا جا رہا ہے کہ مسلمانوں کو ان کے دین کا پانچواں رکن ایک اہم ترین فرض یاد دلایا جائے۔ حج اتنا اہم فرض ہے اور اس کا ثواب اتنا زیادہ ہے کہ جو ہر استطاعت والے مسلمان پر عمر میں ایک دفعہ فرض ہے۔ یہ دنیائے اسلام کا ایک روحانی اجتماع ہے۔ جس میں ہر سال خوش نصیب مسلمان شریک ہوتے ہیں۔ تمام شاہ و گدا، امیر و غریب سب ایک جگہ۔ ایک لباس۔ ایک حالت۔ ایک کیف میں سر برہنہ ایک چادر میں لپٹے لبیک اللّٰھم لبیک پکارتے ہیں۔

منادی خلیل | واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وعلیٰ کل ضامر یاتین من کل فج عمیق لیشھدوا منافع لھم ویذکروا اسم اللّٰہ فی ایام معلومات (الخ)

(ترجمہ) (اے ابراہیم!) اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو، لوگ تیرے پاس پیادہ پا آئیں گے اور دبلی پتلی سواریوں پر جو ہر دور دراز سے آئیں گی تاکہ وہ اپنے فائدے کے مقاموں میں حاضر ہوں اور چند مقررہ ایام میں خدا کا نام لیں۔

عشق کے بازار میں جب یہ منادی عام کردی گئی۔ اس وقت سے لے کر آج تک سالانہ لبیک کی جوابی آوازیں برابر دنیا کے کانوں میں آتی رہیں۔ اب یہ دور ہمارے زمانہ تک پہنچا ہے۔ اور امت محمدیہ کو حکم ملا ہے۔

وللّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا

اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کا حج فرض کرتا ہے۔ جس کو وہاں تک جانے کی استطاعت ہو۔

اس حکم نے امت مسلمہ پر حج کو قیامت کے لئے فرض کر دیا ہر اس مسلمان پر جو صحیح و تندرست ہو اور جس کے پاس اتنا سرمایہ ہے کہ اپنی غیر حاضری میں اہل و عیال کے گذارہ کا سامان کر کے سفر حج کے مصارف اٹھا سکتا ہے۔ عمر میں ایک دفعہ اس فرض کا ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ اے باری تعالیٰ جو تیری راہ میں چل کر اس فرض کو ادا کریں ان کے گناہ تیرے دربار سے معاف ہوں۔

حضرات! آخر ایک دن مرنا ہے اور اللہ کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ یہ تمام سونا، چاندی، سر بفلک عمارتیں اور ہری بھری کھیتیاں دوسروں کے لئے چھوڑ کر دنیا میں جو کچھ کیا ہے سب کا حساب دینا ہے۔ دوستو! آخرت کی تیاری کرو۔ جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں اعمل لدنیاک کانک لا تموت ابدا واعمل لآخرتک کانک تموت غدا۔ یعنی دنیا کے کاموں میں اس طرح مصروف رہو کہ گویا تم کبھی نہ مرو گے۔ اور آخرت کے کاموں میں ایسے مشغول رہو کہ گویا تم کل ہی مر جاؤ گے حج آخرت کے لئے بہتر سامان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱) من حج حجۃ فقد ادی فرضہ ومن حج حجتین فقد داین ربہ ومن حج ثلاثا حرم اللّٰہ شعرہ وبشرہ

(۱۴۶) سکرٹری انجمن اشاعۃ السنۃ والتوحید چکدین
(۱۴۷) جناب خلیل احمد صاحب مرزا پور
(۱۴۸) مولوی محمد منظور صاحب نعمانی مدیر الفرقان بریلی
(۱۴۹) حافظ عبد التواب صاحب علیگڑھ سی۔
(۱۵۰) ملک غلام محمد صاحب شال مرچنٹ سرینگر
(۱۵۱) سید عبد السلام صاحب اجودھیا۔
(۱۵۲) جناب سلیمان داؤد بھائی میاں رنگون
(۱۵۳) ڈاکٹر محمد یوسف صاحب علیگڑھ۔
(۱۵۴) عبد العزیز صاحب کامپٹی سی پی
(۱۵۵) بابو برکت اللہ صاحب لودھم پور
(۱۵۶) عبد الغفور صاحب جی ٹی مدراس
(۱۵۷) میاں بدر الدین صاحب پٹیالوی لاہور
(۱۵۸) حافظ عبد الغفور بیگ اجمیر
(۱۵۹) حافظ عبد الحکیم صاحب خریدار نمبر ۱۲۰۰۶
(۱۶۰) احمد اللہ صاحب ہردوئی۔
(۱۶۱) محمد عبد الرحیم صاحب سیکرٹری انجمن محمدیہ پشاور
(۱۶۲) جماعت اہل حدیث نڈیاڈ
(۱۶۳) مولوی عبد اللہ صاحب کٹک
(۱۶۴) چودہری غلام رسول صاحب مہر بی۔ اے مدیر "انقلاب" لاہور
(۱۶۵) جناب عبد الرحمن صاحب صدر انجمن اہل حدیث سرسی ۴

اہل خیر حضرات سے اپیل | واضح ہو کہ ہمارے "مدرسہ دار التعلیم" کی حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب محدث مبارکپوری شارح ترمذی شریف (رحمۃ اللہ علیہ) نے بنا ڈالی تھی۔ اجراء کے بعد سے مدرسہ ھذا نے بتائید الٰہی دن دونی رات چوگنی ترقی حاصل کی۔ ایک عالیشان عمارت بن کر تیار ہو گئی۔ جس میں تقریباً دو سو طلباء کی تعلیم و قیام کے لئے کافی جگہ موجود ہے فالحمد للہ علیٰ ذلک

مدرسہ ھذا نہ کبھی کسی مدد کا طلب گار ہوا اور نہ کبھی چندے کا خواستگار۔ ہاں اب چند سال سے جب کہ ایک طرف تو یزتنگیٔ روزگار نے اسکے معاونین خصوصی کو اپنا شکار بنا کر مدرسہ کی خبرگیری و امداد سے بالکل مجبور و لاچار کر دیا۔ دوسری طرف حضرت مولانا ممدوح الصدر کی وفات سے مدرسہ گویا یتیم ہو گیا۔ اس لئے اس سال اپنے ایک ہمدرد رکن جناب منشی محمد عمر صاحب مبارکپوری کو بطور سفیر کلکتہ وغیرہ کی طرف بھیجا گیا ہے۔ امید ہے کہ اہل خیر حضرات اپنی دینی حمیت و مذہبی حمایت کا لحاظ رکھتے ہوئے اس غریب مدرسہ کی ہر ممکن صورت سے خود بھی امداد کرینگے

المعلن:۔ حاجی امانت اللہ ناظم و مہتمم مدرسہ دار التعلیم قصبہ مبارک پور۔ صوفی پورہ۔ ضلع اعظم گڈھ

مخیر اہل حدیث اصحاب سے سوال | میں ایک غریب اہل حدیث طالب علم ہوں۔ مدرسہ اہل حدیث میں حدیث پڑھنے کو آیا ہوں۔ مجھے حدیث کی کتابیں مطلوب ہیں اس سال مجھے سنن اربعہ کی ضرورت ہے۔ جو صاحب مجھے کتاب بھیجدینگے یا اس کی قیمت مرحمت فرمائینگے تو اجر عظیم کے مستحق ہونگے۔

عاجز محمد نور الہدیٰ متعلم مدرسہ سعیدیہ۔
محلہ دارانگر۔ بنارس سٹی (یوپی)

زیارت بیت اللہ | کا ازحد اشتیاق ہے۔ کوئی صاحب حج بدل پر بھیجنا چاہے یا کوئی قافلہ یا واحد شخص امیر آدمی بطور خادم ہمراہ لے جانا چاہے تو بندہ کو یاد فرماویں۔ بعد شکریہ جانے کو تیار ہے (نوٹ) حج بدل کے لئے پہلے حج کیا ہونا شرط ہے سو عرض ہے کہ فدوی کا پہلے حج کیا ہوا ہے۔

مولوی محمد سلیمان ٹھیکہ دار موضع کمیبہ ڈاکخانہ فتح گڑھ پنجتور۔ ضلع فیروزپور (پنجاب)

۴۔ **بقیہ خطوط** | برائے ہمدردی مولانا ثناء اللہ صاحب

(۱۶۶) جناب مولوی محمد ایوب صاحب مع جماعت اہل حدیث نیلگری
(۱۶۷) جناب سکرٹری صاحب بزم عروج آنگس ضلع ہگلی
(۱۶۸) " مولوی عبد السلام صاحب سرادی کیٹری
(۱۶۹) " حاجی محمد عطاء اللہ و مولوی محمد عبد اللہ صاحب اللہ آباد ریاست بہاول پور
(۱۷۰) جناب مولوی محمد بشیر صاحب حنفی قادری اللہ آبادی۔ ریاست بہاول پور
(۱۷۱) جناب مولوی محمد عبد الرحمن معلم مدرسہ اہلحدیث کانفرنس گوجرانوالہ
(۱۷۲) " مولوی محمد لقمان صاحب مدرسہ اہل حدیث کاگلانہ
(۱۷۳) " مولوی محمد ابوذر صاحب بڑیار پور ضلع مظفر پور
(۱۷۴) " مولوی محمد عالم و محمد فاضل صاحبان موضع بنج ضلع گجرات
(۱۷۵) جناب مولانا محمد عزیز الحسن صاحب خطیب جامع مسجد جبلپور
(۱۷۶) " عبد الشکور صاحب سب اوورسیر جبل پور
(۱۷۷) میاں محمد یوسف احمدی پشاور۔ (باقی باقی)

مزید تجاویز | مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے تجاویز وصول ہوئی ہیں۔ جن کا خلاصہ وہی ہے جو صٹ پر درج ہو چکا ہے:۔

(۳۴) انجمن اہل حدیث شورکوٹ ضلع جھنگ
(۳۵) " " روتی۔ ضلع گجرات
(۳۶) " " جگانوالہ " "
(۳۷) " " کلیانوالہ " "
(۳۸) " " نڈیاڈ
(۳۹) " " ڈھارا نوالی ضلع گوجرانوالہ
(۴۰) انڈین کرسچن ایسوسی ایشن امرتسر

گورنر پنجاب و وزیر اعظم پنجاب کو تاریں | اہلحدیث $\frac{11}{24}$ ۱۹ میں ۳ تاریں مفصل درج کی گئی تھیں اسکے علاوہ ۹ مزید انجمنوں کی طرف سے حکام بالا کے نام تاریں بھیجی گئیں۔ آج ۲۲ نومبر تک مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف اطلاع ملی ہے کہ ان کی طرف سے بھی حکام بالا کو تاریں بھیجی گئیں۔ اور تجاویز پاس کر دہ بھی بھیجی گئیں۔

(۱۰) انجمن اہل حدیث ڈھارا نوالی ضلع گجرات
(۱۱) انجمن اہل حدیث نڈیاد مدراس
(۱۲) جماعت اہل حدیث خورکوٹ ضلع جھنگ
(۱۳) جماعت اہل حدیث اٹاوہ یوپی
(۱۴) " " حافظ آباد (ضلع) اہلحدیث

نوٹ:۔ ان تجاویز و تاروں کا مضمون چونکہ یکساں ہی تھا اس لئے فرداً فرداً شائع نہیں کیا گیا۔

ملاقاتی احباب | ۲۲ نومبر تک خطوط اور تاریں بھیجنے کے علاوہ فیروزپور شہر۔ اکاڑہ۔ تاندلیانوالہ۔ قلعہ دیدار سنگھ۔ قریشیانوالہ ضلع شیخوپورہ۔ چک رجادی ضلع گجرات اور دیگر شہروں سے بھی کئی احباب مولانا صاحب کی مزاج پرسی کے لئے تشریف لائے۔ کوٹلہ ظریف خان۔

علی النار او کما قال۔ یعنی جس شخص نے ایک حج کیا تو اس نے اپنا فرض ادا کر دیا اور جس نے دو حج کئے تو اس نے خدا سے قرض کا معاملہ کیا اور جس نے تین حج کئے تو اللہ تعالیٰ اس کے بال اور اس کے جسم کو آگ پر حرام کر دیگا۔

(۲) مابین قبری ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر و منبر کے درمیان جتنا حصہ زمین ہے وہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

(۳) من زار قبری وجبت لہ شفاعتی۔ جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی۔ میرے لئے اسکی شفاعت واجب ہو گئی۔

برادران اسلام! حج مقبول گناہوں اور خطاؤں کو زائل کر دیتا ہے اور خداوند تعالیٰ کے نزدیک آرام جنت کا مستحق کر دیتا ہے۔

نق المتفق علیہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اتی ھذا البیت فلم یرفث ولم یفسق خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ۔ (ترجمہ) بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بیت اللہ شریف میں حاضر ہوا اور کسی قسم کے گناہ فسق و فجور میں مبتلا نہ ہوا تو وہ گناہوں سے ایسا ہی پاک وصاف ہو جاتا ہے کہ گویا آج ہی بے گناہ شکم مادر سے پیدا ہوا۔

من ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما بینھما والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ۔ (ترجمہ) عمرہ کفارہ ہوتا ہے کل صغیرہ گناہوں کا دوسرے عمرے تک اور حج مقبول کا معاوضہ جنت ہی ہے۔

سال رواں میں حج کے مصارف فریضہ حج کی ادائیگی پر آمادہ کرنے کے لئے حکومت حجاز نے جو ۱۳۵۰ھ میں ٹیکس، محصولوں اور کرایوں میں ۲۵ فیصدی کی تخفیف کی تھی۔ اس کو اس سال بھی بحال رکھا ہے۔ گوشوارہ خرچ "اہلحدیث" ۴ ستمبر ۱۹۳۱ء میں شائع ہو چکا ہے۔ وہاں سے ملاحظہ فرمالیں۔ یا ۱ کے ٹکٹ بھیجکر "رہبر حجاج" دفتر اہلحدیث سے مفت حاصل کریں۔

رویداد مدرسہ محمدیہ دیوریا ضلع گورکھپور

اور جملہ مسلمانان بالخصوص محبان اہل حدیث سے اپیل

میں نے امسال ماہ شعبان میں مدرسہ محمدیہ دیوریا کا امتحان سالانہ لیا۔ مدرسہ میں درجہ ابتدائی و اول و دوم سوم و چہارم، پانچ درجے ہیں۔ علاوہ اسکے ایک درجہ خاص حافظ کرانے والے طلبہ کا ہے۔ مدرسہ میں علاوہ تعلیم قرآن مجید، اردو، فارسی و عربی کی تعلیم کا انتظام ہے نتیجہ امتحان قابل اطمینان تھا جو اس امر کی دلیل ہے کہ اساتذہ و اراکین تعلیم و نگرانی کی طرف کافی توجہ رکھتے ہیں۔ بانی مدرسہ مولانا محمد انصاری صاحب مرحوم کی ذات بابرکات محتاج تعارف نہیں ہے۔ یہ مرحوم کے خلوص کی برکت ہے کہ مدرسہ ایک عرصہ دراز سے کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ مدرسہ کی کامیابی قابل رشک ہے بعض حاسدین اکثر غلط افواہ پھیلا کر مدرسہ کے بدنام کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ مگر الحمدللہ کہ باوجود ان کی سعی باطل کے مدرسہ اب تک گزند سے محفوظ ہے۔ یہ امر البتہ قابل افسوس ہے کہ مدرسہ کی آمدنی ان کے اخراجات کے لئے کافی نہیں ہے۔ میں جملہ مسلمانوں اور بالخصوص ہندوستان کے ہر اہل حدیث سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ ماہ صیام میں جو روپیہ وہ کار خیر کے لئے نکالتے ہیں وہ اس مدرسہ کو بھی مرحمت فرمائیں۔ کار خیر کا مصرف اس سے زیادہ بہتر مدرسہ اور نہیں۔ اور مدرسہ ہر طرح اس کا مستحق ہے۔ کیونکہ اس اطراف میں تنہا یہی ایک مدرسہ ہے۔ جس میں قرآن و حدیث کی صحیح تعلیم صحیح معنے میں ہوتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ میری ناچیز اپیل بے کار نہ جائے گی اور جملہ درد مند و متمول اصحاب اپنے عطیہ سے سرفراز فرما کر اراکین کو ممنون فرما کر ثواب دارین حاصل کرینگے۔ (نوٹ) جملہ عطیات جناب مولوی احمد مختار صاحب مختار عدالت دیوریا صدر انجمن جماعت اہل حدیث و مدرسہ محمدیہ دیوریا ضلع گورکھپور کے پتہ پر روانہ فرمائے جائیں۔

راقم:- (حافظ مولوی حکیم) محمد ابوبکر غازیپوری ہیڈ مولوی۔ گورنمنٹ ہائی سکول دیوریا ضلع گورکھپور

(عہ برائے اشاعت فنڈ وصول)

اعلان

خدا کے فضل اور اس کی مہربانی سے مدرسہ عربیہ اسلامیہ جماعت اہل حدیث آگرہ کی طرف سے ۸ سال سے علمی خدمات کی انجام دہی میں مصروف ہے۔ اسکے اندر جملہ علوم مذہبی و فنون عقلی کی بقدر حاجت تعلیم دی جاتی ہے۔ صرف نحو۔ معانی۔ ادب۔ منطق۔ تفسیر۔ حدیث۔ اصول حدیث۔ فقہ۔ اصول فقہ۔ فرائض۔ نہایت کوشش سے پڑھائے جاتے ہیں۔ شائقین علوم کے لئے بہترین موقع ہے۔ داخلہ یکم شوال سے شروع ہوگا۔ آنے والے طلباء یہاں پہنچنے سے قبل درخواست اجازت مع سابقہ تعلیم و عمر کے بہت جلد تحریر کریں۔ بیرونی طلبہ کے قیام و طعام کا انتظام بذمہ مدرسہ ہے۔ علاوہ ازیں مناسب وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ طلبائے شائقین اعلان مذکورہ کو پڑھ کر داخل مدرسہ ہو کر تحصیل علم میں کوشش کرینگے۔ بعد اختتام تعداد داخلین داخلہ نہ ہو سکے گا۔

المعلن:- حاجی یونس سکرٹری مدرسہ عربیہ تعلیم منت گھاٹی ماموں بھانجہ آگرہ۔

(عہ برائے اشاعت فنڈ وصول)

حق پرکاش مصنفہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب

سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن مجید پر ۱۵۳ اعتراض کئے ہیں۔ ان کا جواب سوائے مولانا ممدوح کے کسی اسلامی فرقے کے عالم نے آج تک نہیں دیا۔ مولانا کی خداداد قابلیت کا اندازہ حق پرکاش کو پڑھ کر کیجئے قیمت صرف ۱۲ر پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

رمضان المبارک کیلئے سب سے زیادہ رعایت

ہر قسم کے قرآن مجید و کتب ملنے کا پتہ۔ سید محمد شفیع الدین اینڈ سنز تاجران کتب دریبہ کلاں دہلی سے منگائیے۔

ڈ ڈایل نمبر ۲۵۲ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۵/۶

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ... نومبر ۱۹۰۳ء

مورخہ ۲۸ شعبان المبارک ۱۳۵۶ھ مطابق ۳/۱۰ دسمبر ۱۹۳۶ء یوم جمعۃ المبارک

اغراض و مقاصد

دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

گورنمنٹ اور مسلمانوں کے ... کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

قیمت بہر حال پیشگی آنی ...

جواب کے لئے ...

...

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ

روساء و جاگیرداران سے ... ے

عام خریداران سے ... صہ

... ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

... ... ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

فہرست مضامین

قطعہ تاریخ حملہ قاتلانہ - - - - ص۱

... الاخبار ص۲ تجویز ... قاتلانہ ... ص۲

... اسلام کا جواب آریہ ... - ص۳

... صاحب قادیانی کا انتقال ... - ص۵

... اللہ کے پاس ہے - - - ص۶

... کی پہچان بذریعہ قرآن ص۸ تائید حدیث ص۹

... آنحضرت صلعم ص۱۰ جمعہ کی دو اذانیں ص۱۱

... الحدیث - - - - - ص۱۳

... قرآن مجید و حدیث نبوی - - - ص۱۵

... نبی علیہ السلام از روئے تقویۃ الایمان ص۱۶

... وید کا ثبوت ایک کہتا ہے - - ص۱۸

... ص۱۹ متفرقات ص۲۱ ملکی مطلع ص۲۳/۲۴

قطعۂ تاریخ حملۂ قاتلانہ

از جناب محمد ابوالحسن صاحب بسمل بی ...

یوں نشانہ حیف علامہ ثناء اللہ پر ہو — جس نے توڑا ہے سدا ادیان باطل کا غرور

وہ کہ مسلک جس کا ہے دع ماکدر خذ ماصفا — وہ کہ جس کے علم کا شہرہ جہاں میں دور دور

تلخ باتوں کا جو دیتا ہے دعاؤں سے جواب — جس کے ضبط و حلم کے مداح ہیں اہل شعور

وہ کہ تصنیفیں ہیں جسکی بےمثال و لازوال — وہ کہ عمر جاوداں بخشے جسے رب غفور

جس کی راتیں جسکے دن ہوں وقف دیں کے واسطے — اسکی جاں لینے کی کوشش! شرم! اے شرم اہل قبور

آچکی قرآن میں ہے قتل مومن کی سزا — بچ کے جائیگا کہاں مجرم بھلا روز نشور

حملہ آور! ہو سکیگا تو نہ ہرگز کامیاب — دیکھنا رسوا کریگا خود تجھے تیرا قصور

فکر جب مجھ کو ہوئی بسمل اس تاریخ کی

بول اُٹھا ہاتف ہوا ہے حق کی نصرت کا ظہور

۱۹۳۶ء

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزار ہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں بعض تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے .... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت
بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔
قیمت فی چھٹانک ۴؎۔ آدھ پاؤ ... پاؤ بھر ...
محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک ...

تازہ ترین شہادات

جناب پیر سید محمود شاہ صاحب راسکی ...
"بندہ نے اس سے پیشتر آپ کی مومیائی منگا کر استعمال کی
بہت مفید ثابت ہوئی۔ جزاک اللہ چھ چھٹانک اور
بھیجدیجئے" (۸۔ اکتوبر ۳۶ء)
جناب مولوی محمد گلزار احمد صاحب شاہزاد پور
"میں نے کئی دفعہ حضور سے مومیائی اپنے لئے اور
اوروں کیلئے منگوایا۔ ماشاءاللہ تیر بہدف پایا۔ ایک
چھٹانک ارسال فرمائیں" (۱۱۔ اکتوبر ۳۶ء)
جناب ابراہیم میاں صاحب جگدل: "آپکے یہاں سے
چند مرتبہ مومیائی منگایا تھا۔ خدا کے فضل سے بہت
فائدہ ہوا۔ مہربانی فرما کر تین چھٹانک اور روانہ فرمائیں"
(۱۳۔ اکتوبر ۳۶ء)
منگوانے کا پتہ۔ حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

رعائتی اعلان بتقریب ماہ رمضان

تحقیق الکلام

مصنفہ مولانا محمد عبد الرحمن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم
(شارح ترمذی) بزبان اردو۔ حصہ اول میں وجوب قراءۃ
خلف الامام کے دلائل حقہ و براہین قاطعہ بہت بسط اور
تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ اور حصہ دوم میں مانعین کے
دلائل عقلیہ و نقلیہ کے مدلل و مفصل جوابات دئیے گئے
ہیں۔ خاصکر علماء دیوبند کی دلیل جدید کے چھ جواب و اذا
قری القرآن کے گیارہ جواب۔ و اذا قرأ فانصتوا
کے چار جواب۔ مالی انازع القرآن کے پانچ جواب
من کان لہ امام کے دس جواب تحریر کئے گئے ہیں
از یکم رمضان تا ۱۵۔ شوال ۱۳۵۵ھ حصہ اول ۱۲؍ کے بجائے
۸؍ پر اور حصہ دوم ۱۲؍ کے بجائے ۸؍ پر دی جاتی ہے۔
محصول ڈاک علاوہ۔ (ملنے کا پتہ)
حکیم ابو الفضل عبد السمیع ناظم دواخانہ مفید عام
ڈاکخانہ مبارکپور۔ صوفی پورہ۔ ضلع اعظم گڑھ

خوشخبری رمضان شریف

یہ کارخانہ ہر سال رمضان شریف میں رعائت کیا کرتا ہے
بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔
روغن احمرقانی۔ مصدقہ علماء ... حضرت مولانا عبد العزیز
صاحب رحیم آبادی۔ مولانا عبد النور صاحب۔ مولانا حافظ
عبد اللہ صاحب۔ مولانا ضیاء الرحمن صاحب وغیرہم) و
حکماء و رؤسا۔ یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض
مثل اعضاء جرم۔ ... چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا۔ کھانسی
دمہ۔ بخار۔ نمونیا۔ جوگا ڈبہ اطفال۔ آنت اترنا۔ درد و
ورم خصیہ۔ جلے و کٹے ہوئے زخموں وغیرہ میں اکسیر و
مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (۵؎)
رعائتی فی سیر تین روپے (۳؎)
(منگوانے کا پتہ)
منیجر روغن احمرقانی پوسٹ تیلنی پاڑہ ضلع ہوگلی

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے
ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت
اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔
پتہ: مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی یا حافظ محمد ایوب خان صاحب
غزنوی۔ مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

بیس فیصدی رعایت

رمضان المبارک کے احلال و احترام اور اسکی مسرت آمیز آمد کی
خوشی میں بیس فیصدی رعائت ان حضرات کو دینے کا اعلان
کیا جاتا ہے جو کم از کم دس روپے پیشگی بھیجکر ہماری مطبوعہ
کتابیں خرید فرمائیں۔ بشرطیکہ انکی فرمائش زیادہ سے زیادہ
عید کے دن تک دفتر میں پہنچ جائے۔ کتابوں کے نام معہ قیمت
اسوہ حسنہ ۲؍۔ کتاب الوسیلہ ۸؍۔ تقریرات کرمانی ۱۲؍۔ تفسیر
المعوذتین ۸؍۔ تفسیر سورہ کوثر ۳؍۔ ولی اللہ ۴؍۔ ائمہ اسلام ۱۲؍
اصحاب صفہ ۸؍۔ اسلامی تصوف ۵؍۔ حجۃ اللہ ... مختصر
فتویٰ غیر کشف ۲؍۔ سیرت امام ابن تیمیہ ۹؍۔ ... الاثنی ۲؍
الجفاء والوفاء ۵؍۔ افسانہ محمود ۴؍۔ الف ... ۴؍
الدین یسر ۲؍۔ صبح سعادت ۲؍۔ ... الجواب ...
۱۰؍۔ اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان
حقیقۃ الصلوٰۃ ۴؍۔ مفصل فہرست
ناظم الہلال بک ایجنسی ... فاروقی بہوں ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۸- رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ

مجھ پر قاتلانہ حملہ اور اس کا نتیجہ

گزشتہ پرچے میں بیان کرچکا ہوں کہ حملہ آور نے قتل کرنے (شہادت دلانے) میں کوئی کسر نہیں ڑی۔ مگر مصرع ؎

دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است

اپنا پورا اثر دکھایا۔ یعنی میں بفضلہ تعالیٰ نہ صرف بچ رہا بلکہ ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ بھی رہا۔ لیکن بے حساب خارج ہو جانے کے باعث آج تادم تحریر پہلی طاقت بحال نہیں ہوئی۔ یہ تو ہوا شخصی واقعہ یری ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا ایک نتیجہ فی بھی ہے۔ جو گذشتہ ہفتے عرض کرچکا ہوں۔ اس کہ میں وہ نتیجہ الفاظ میں دوبارہ ظاہر کروں۔ ایک ش کن اطلاع دینے کو جی چاہتا ہے ؎

ایک حدیث شریف میں آتا ہے "انتم شہداء اللہ" تم موحد مسلمان اللہ کی طرف سے گواہ ہو جس شخص کے میں اس کی موت کے بعد جماعت موحدہ مسلمہ کی رائے ہوگی وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہوگا۔ ہندوستان کے ہر صوبے بلکہ ہر گوشے سے میرے حادثہ پر جو محبت و ہمدردی کے خطوط اور تار پہنچے ہیں اور ان میں جس قدر والہانہ غم و غصے کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ آخری دن (جس کا آنا یقینی ہے) آجائیگا۔ اس سے بہت زیادہ شہادت حسنہ کا اظہار کیا جائیگا۔ اس وقت حدیث مذکورہ کا اثر دنیا و آخرت میں نظر آجائیگا۔ آخرت میں جو کچھ ہوگا وہ تو انشاء اللہ وہی ہوگا جو اس ارشاد خداوندی میں مذکور ہے

اُدْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ

دنیا میں کیا ہوگا؟ غالباً وہی جو استاد غالبؔ نے کہا ہے

؎ وحشتؔ و شیفتہؔ اب مرثیہ کہویں شاید
مرگیا غالبؔ آشفتہ نوا کہتے ہیں

یہ سب نتائج ان ہمدردانہ پیغامات سے مستنبط ہوتے ہیں جو جماعت کی طرف سے اس موقع پر موصول ہوئے ہیں

جماعتی نتیجہ | پہلے عرض کرچکا ہوں کہ جماعت اہل حدیث کو اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا چاہئے کہ ہم ابھی اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہوئے۔ بلکہ ابھی اپنا فرض شروع ہی نہیں کیا۔ میری مراد اس فرض سے وہ طریق کار ہے جو قرآن و حدیث کی روشنی میں مولانا شہید قدس اللہ سرہ نے ہمیں سکھایا تھا۔ اعیان اہل حدیث بحالت مثنیٰ و فرادیٰ خاشعین للہ غور کریں کہ جس صورت میں امت مسلمہ میں وہ آواز بڑے زور سے اُٹھ رہی ہے۔ جس کی مخالفت کرنے پر قاتلانہ حملے ہوتے ہیں۔ یعنی ؎

خدا خود رسولِ خدا بن کے آیا

کیا ایسی حالت میں ہم نے وہ تبلیغی فرض ادا کردیا جو "تقویۃ الایمان" کی صورت میں شہید مرحوم نے خدا کے حکم سے ہم پر ڈالا تھا۔ یقیناً نہیں بلکہ حالات بتا رہے ہیں کہ ابھی شروع ہی نہیں کیا۔ ہندوستان کے تمام صوبوں میں عموماً سندھ، گجرات، کاٹھیاواڑ وغیرہ میں خصوصاً جن لوگوں نے کبھی سفر کیا ہے یا سیاحوں سے کبھی وہاں کا حال سنا ہے وہ میرے اس دعوے کی تصدیق کرینگے کہ ہم نے ابھی اپنے فرض کو چھوا تک نہیں۔

شہید مرحوم کا دوسرا فرض جو ان کی زندگی کا اصلی مقصد تھا وہ تو اور بھی زیادہ اچھوتا ہے (وفقنا اللہ لہٗ) اسی لئے میں نے گذشتہ پرچے میں جماعت اہل حدیث کو توجہ دلائی تھی کہ وہ اپنے فرض تبلیغ توحید پر پھر ایک دفعہ جمع ہو جائیں۔ میں اس کے متعلق کچھ اور بھی عرض کرونگا۔ سردست میرا دماغ زیادہ غور و فکر نہیں کرسکتا۔ مندرجہ ذیل نوٹ میرے عزیز مولوی عبدالرحمٰن خلیق وزیر آبادی کی طرف سے برائے اشاعت آیا ہے:۔

"وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ"

حضرت مولانا ثناء اللہ مدظلہ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا الحمدللہ کہ رب العالمین نے آپ کو بال بال بچالیا اس سانحہ کی وجہ سے تمام ہندوستان کے احباب میں ایک بے چینی اور اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ ہر طرف سے تاروں اور خطوط کے طومار لگ گئے احباب کو محسوس ہوا کہ جناب مولانا مدظلہ ایک "بے بہا نعمت" ہیں۔ تمام نے اس کو جماعتی حادثہ سمجھا۔ اس حادثہ نے ہر موافق و مخالف کو باہم گلے ملادیا۔ الحمدللہ! اب ضرورت ہے کہ جماعت بیدار ہو اور سردست تمام اختلافات کو الگ رکھ کر ایک مشترک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔ اور

انتخاب الاخبار

حملہ آور گرفتار نہیں ہو سکا | ۴۔ نومبر کو جس نے حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ وہ آج (۲۹ نومبر) تک مفرور ہے۔ باوجود پولیس کی کوشش کے گرفتار نہیں ہو سکا۔

مولانا بخیریت ہیں | احباب کرام مطلع رہیں کہ حضرت مولانا بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ دفتر میں تھوڑا وقت کے لئے تشریف لاتے ہیں مگر ابھی تک کمزوری بہت ہے۔ وہ بھی رفتہ رفتہ رفع ہو رہی ہے۔ تاہم آپ حضرات خلوص دل سے ان کی صحت یابی کیلئے دعا فرماتے رہیں۔ (خاکسار منیجر اہلحدیث)

—— امرتسر آج (۲۹ نومبر) تک بارش نہیں ہوئی سردی میں زیادتی ہو رہی ہے۔ بارش کیلئے دعا کریں۔

—— لاہور مسٹر مظہر علی [illegible] ری لیڈر) ایم۔ ایل۔ اے نے اعلان کیا تھا کہ [illegible] اتحاد ملت والے لیڈر میرے ہمراہ ہوں تو میں مسجد شہید گنج میں جاکر نماز ادا کرنے کو تیار ہوں چنانچہ میاں فیروز الدین سابق میونسپل کمشنر لاہور نے ان کا ساتھ دینے کا اعلان کر دیا۔ اخبارات میں مشہور ہو گیا کہ ۲۶۔ نومبر بعد نماز جمعہ ہر دو صاحب شہید گنج میں داخل ہونگے۔ مگر ۲۶۔ نومبر کو کسی مصلحت کی بنا پر اس پروگرام کو ۳۔ دسمبر تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔

—— لندن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چینی (فلسطین) کے مردوں ایک کانسٹیبل [illegible] سعید کو جو لیڈر ہیں گرفتار کیا۔ فوجی عدالت نے انکو سزائے موت دی چنانچہ ان کو پھانسی دیدی گئی۔

—— پیرس میں ایک خوفناک سازش کا سراغ ملا ہے۔ جس کا مقصد جمہوری حکومت کو تبدیل کرنے کا ہے۔ پولیس نے بہت سا سامان اسلحہ اور مشین گنیں برآمد کی ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے روس سے بہت سے ہوائی جہاز چین کی جنگی امداد کیلئے بھیجے گئے ہیں۔

—— افغانستان میں سات لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے ایک ذورث کمپنی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

مکہ مکرمہ میں پہلا روزہ | عبدالکریم صاحب ساکن گوجرانوالہ جو امسال حج بیت اللہ کو گئے ہیں مکہ مکرمہ سے لکھتے ہیں کہ وہاں پہلا روزہ ۳ نومبر بروز جمعہ ہوا۔ جونہی چاند نظر آیا حکومت کی طرف سے ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ سحری اور افطار کے وقت بھی توپ چلتی ہے۔

ناظرین اہلحدیث کو
عید الفطر
مبارک ہو

نوٹ کرلیں
آئندہ پرچہ بوجہ تعطیلات عید الفطر
شائع نہیں ہوگا

حاجیوں کا جہاز ایس ایس اکبر | بمبئی سے جدہ [illegible] ۶۔ دسمبر کو روانہ ہوگا۔ جس میں درجہ اول کے ۲۴ درجہ دوم کے چھتیس اور درجہ سوم کے ایک ہزار تین سو باون (۱۳۵۲) مسافر سوار ہونگے۔

یاد رفتگان | مولوی عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے مولوی عبدالرحمن صاحب غزنوی جو مرحوم کی یادگار تھے ستر سال سے زیادہ عمر پاکر گذشتہ ہفتے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پکے موحد، متقی اور نمونہ سلف تھے۔ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لہ وارحمہ!

عالم کباب مرزا گویا مفت | خاکسار کے رسالہ "عالم کباب مرزا" کو الحمد للہ بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ چونکہ محض تردید مرزائیت کے لئے اسے تبلیغ کی خاطر شائع کیا گیا۔ اس لئے اس کی قیمت محض ۱۔ رکھی۔ اب ۱۵۔ دسمبر تک مع محصول ڈاک ایک آنہ میں دیا جائیگا۔ رسائل تھوڑے رہ گئے ہیں۔ جلد حاصل کرلیں۔ (خادم۔ منشی محمد عبداللہ معمار کوچہ عثمان ڈاک خانہ کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر)

رسالہ ہیر مجانی ختم | ہو گیا ہے۔ لہذا اب کوئی صاحب طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

معتقدین آمدہ | مولوی عبدالعزیز صاحب مستری عبدالعزیز صاحب نانگی۔ سید محمد علی شاہ۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب قتیل۔

غیر مقبول | شاطبیہ۔ مژدہ عید۔

بنگالی نہیں | اہلحدیث ۵۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء نمبر ۱ میں مولوی محمد گلزار صاحب کے مضمون کے ایک نوٹ میں ان کو غلطی سے بنگالی لکھا گیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف اور ان کے احباب اس غلطی پر معاف فرمائیں۔ (منیجر اہلحدیث)

سرکاری اطلاع | مسئلہ بیکاری ایک بڑا اہم مسئلہ ہے۔ حکومت پنجاب نے ایک کمیٹی مرتب کی تھی۔ جس نے قریبا دو ماہ ہو مشرح و مبسوط سوالات کی فہرست شائع کی تھی۔ جن کو کافی اشاعت حاصل ہوئی۔ سوالات اپنے دائرہ تحقیقات کے اعتبار سے نہایت وسیع ہیں اگر کسی ایک شعبہ یا اسکے جزو کے متعلق جنہیں انفرادی طور پر کسی صاحب کو خاص دلچسپی ہو۔ تفصیل جوابات دیئے جائیں اور انکی تائید میں اعداد و شمار پیش کئے تو ارکان کمیٹی مشکور ہونگے۔ تمام جوابات سکرٹری پنجاب ان ایمپلائمنٹ کمیٹی کو مورخہ ۱۵۔ دسمبر تک بھیجد یئے۔ (لاہور ۲۵۔ نومبر ۱۹۳۷ء)

تردید | اخبار ہذا کے صفحہ ۲۲ پر جلسہ بریلی کی اطلاع شائع ہوئی ہے مگر ۲۹۔ نومبر کو دوسری اطلاع ملی ہے جلسہ مذکور ملتوی ہو گیا ہے (منیجر)

اور معلمانہ بننے کی مثال چین۔ ہر ایک ریفارمر (مصلح) ایسا ہی کیا کرتا ہے۔ تمہاری تسلی کے لئے ہم گوتم بدھ کا نام پیش کر سکتے ہیں۔ رہا یہ سوال کہ ان لوگوں نے باوجود ہدایت کی خواہش کے اس تعلیم کی مخالفت کیوں کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو تم نے اس آیت کا مطلب ہی نہیں سمجھا۔ اس آیت میں ان کی طلب ہدایت کا ذکر نہیں بلکہ یہ ذکر ہے کہ تم لوگ آیندہ بوقت عذاب یہ نہ کہنے لگو کہ اگر ہمیں بھی الہامی کتاب مل جاتی تو ہم بھی ہدایت یاب ہو جاتے۔ جب ہمیں کتاب ہی نہیں ملی تو ہم ہدایت کیسے پاتے۔ اس قسم کی تنبیہات ہر زبان میں ملتی ہے۔ عربی زبان کی شہادت میں امرأ القیس کا یہ شعر ملاحظہ ہو ؎

نزلتم منزل اضیاف منا
فعجلنا القراء ان تشتمونا

یعنی تم ہمارے پاس مہمانوں کی طرح آئے ہم نے مہمانی میں جلدی کی ایسا نہ ہو کہ تم ہمیں برا کہنے لگو۔ ایسے کلام میں اظہار واقعہ نہیں ہوتا بلکہ اظہار امکان ہوتا ہے۔ پس آپ کا سوال متعلق ثبوت غیر از قرآن بے معنے ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ مصلح کی تعلیم کا انکار کبھی ضد اور عداوت سے بھی ہوتا ہے۔ مخالفت کرنے والا تعلیم کو صحیح جانتا ہے مگر نفسانی ضد سے نہیں مانتا۔ غالباً آپ نے شیخ سعدی کا فلسفہ اخلاق پڑھا ہوگا جو فرما گئے ہیں ؎

گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

آپ نے سوامی دیانند کی سوانح عمری بھی دیکھی ہوگی۔ اس میں بہت سے واقعات ملتے ہیں کہ سوامی دیانند کے مخالف گروہ میں ایسے لوگ بھی تھے جو ان کی تعلیم کو صحیح جانتے تھے۔ قرآن شریف نے خود اس کی وجہ بتا دی ہے کہ بعض لوگ بحکم (بَغْيًا بَيْنَهُمْ) ضد ورنفسانیت سے سچی تعلیم کو نہیں مانتے۔ اس لئے قرآن مجید یا رسول عربی (صلے اللہ علیہ وسلم) پر کوئی اعتراض نہیں پڑ سکتا۔

دوسرا سوال آپ کی طرف سے یہ ہے کہ

جب قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیات کے ذریعے نہایت ہی صاف طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ قرآن کی تعلیم صرف ان لوگوں کے لئے تھی جن کی زبان عربی تھی الخ

اس کا جواب پہلے نمبر میں آچکا ہے کہ اول مخاطبین کے لحاظ سے عربی زبان میں اترنا ضروری تھا۔ تمام لوگوں کے لئے قرآن مجید کے ہدایت عامہ ہونے کا ثبوت خود قرآن سے ملتا ہے مثلاً

(۱) هُدًى لِّلنَّاسِ [1] (۲) كَافَّةً لِّلنَّاسِ

اس موقع ہمیں سوامی دیانند کا سنہرہ اصول یاد آگیا۔ جس کو ملحوظ رکھنے سے آریوں کے بہت سے اعتراضات اٹھ سکتے ہیں بلکہ وارد ہی نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ سوامی جی فرماتے ہیں کہ

"ہر کلام کے صحیح معنی وہی ہوتے ہیں جو متکلم خود بیان کرے۔ جو لوگ ضد اور نفسانیت میں گھرے ہوتے ہیں وہ متکلم کے خلاف منشا کلام کے معنی کرتے ہیں۔"

(دیباچہ ستیارتھ پرکاش)

بھائیو سمجھو! یہ ہے وہ اصول جو ہمارے تمہارے بہت سے جھگڑے مٹانے کو کافی ہے ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

[1] سب لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی کا انتقال ہیضے سے

الفضل قادیان میں ایک سوال کے جواب میں مرزا صاحب کی موت کو پرانی بیماری دوران سر وغیرہ سے بتایا گیا ہے اور یہ محض اخفائے واقعہ ہے۔ اصل یہ ہے کہ مرزا صاحب ہیضے سے مرے ہیں۔ سب سے پہلی اطلاع جو اخبار الحکم ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء کے ضمیمے کی صورت میں شائع ہوئی تھی۔ اس کا ایک ہی فقرہ اس مطلب کو سمجھنے کے لئے کافی ہے۔ مرزا صاحب کو دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آیا جس سے نبض بالکل بند ہوگئی۔

یہ بھی دست سے نبض کا بند ہونا بتا رہا ہے کہ یہ دست ہیضے کا تھا۔ حکیم نورالدین صاحب نے اس زمانے میں بڑے اینچ پینچ کے ساتھ اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ مرزا صاحب کی موت ہیضے سے ہوئی۔ حکیم صاحب کے پیچ دار الفاظ یہ ہیں:۔

دشمن جو کہتا ہے کہ ہیضے سے مرے ہیں تو بھا مان لیا کہ دشمن سچ کہتا ہے۔ پھر ہیضے سے مرنا شہادت نہیں ہے؟

(خطبات نور حصہ دوم صفحہ ۲۶۸)

اہلحدیث ہمیں اس جگہ شہادت غیر شہادت سے بحث نہیں۔ شہادت تو طاعونی موت کے لئے بھی حدیثوں میں آئی ہے۔ مگر مرزا صاحب اپنی جماعت کے سوا دوسرے مسلمانوں کی موت کو موت الکلاب کہتے رہے۔ یہ ایک [illegible] بات ہے۔ اس سے ہمیں کوئی مطلب نہیں ہمیں تو دیکھنا ہے کہ کس مرض سے مرے۔

چونکہ مرزا صاحب (بقول خود) مستجاب الدعوات تھے۔ آپ کے الہام میں خدائی الفاظ موجود ہیں۔

اجیب کل دعائك

میں (خدا) تیری (مرزا کی) ہر دعا قبول کرتا ہوں۔ مرزا صاحب نے اپنے آخری فیصلے کے اشتہار میں یہ دعا کی تھی کہ ہم دونو (مرزا۔ ثناءاللہ) میں سے جھوٹا

[illegible] (۸۵) [illegible]

المسلمون کجسد واحد کا ایک عملی نمونہ پیش کردیں جماعت کی پراگندگی اور انتشار نے درد دل رکھنے والے احباب کو بے حد پریشان کر رکھا ہے۔ خدا وہ دن لائے کہ جماعت کے تمام افراد کمربستہ ہو کر اشاعت توحید و سنت پر جمع ہو جائیں اور پھر وہی زمانہ آ جائے جبکہ تمام ہندوستان کے اہلحدیث متفق تھے۔

زمانہ میں شرک اور بدعات بڑھ گئی ہیں۔ اب جماعت اہلحدیث اپنا فرض پہچان کر اشاعت توحید و سنت میں سرگرم ہو جائے۔ والسلام

(عبدالرحمٰن خلیل قریشی وزیرآبادی)

اہلحدیث | میں اپنا مافی الضمیر زیادہ دیر تک مخفی رکھنا نہیں چاہتا۔ اس لئے آج ہی صاف صاف جماعت اہلحدیث کے سامنے پیش کئے دیتا ہوں۔

میرے خیال میں | اس حادثہ فاجعہ کی یادگار کسی اچھے رسالہ متعلقہ توحید کی صورت میں ہونی چاہئے جو لاکھوں کی تعداد میں ہر زبان میں نظم و نثر میں مفت شائع ہو۔ اس لئے احباب مخلصین خصوصاً وہ احباب جنہوں نے اس واقعہ کو جماعتی صدمہ شدید سمجھا ہے۔ اس نیک یادگار میں نقدی سے مدد کریں، ہر شخص انفرادًا بھیجے۔ جہاں جہاں جماعتیں ہیں وہ حسب حیثیت جمع کر کے یکجا بھیجیں اور جلد بھیجیں تاکہ کاروائی جلد شروع کی جائے۔

نوٹ | اس کام کو معمولی جان کر ملتوی نہ کریں۔ نقدی کی امداد کے ساتھ رسالہ کی تعداد مطلوبہ سے آگاہ کریں۔

علمائے اسلام کا جواب

"آریہ مسافر" کو

وعدہ حدید کے بعد آج ہم آریہ سماج سے مخاطب ہوتے ہیں۔ ہمارے آریہ سجنوں کو جب کبھی کوئی مضمون نہیں ملتا تو وہی پرانے سوالات جو "باسی کڑھی میں ابال" کے مصداق ہیں۔ پیش کر دیتے ہیں۔ چنانچہ آج جن سوالات کا جواب دیا جاتا ہے وہ اسی قسم سے ہیں سوالات خلیفہ ہری سنگھ جی دہلوی کی طرف سے پیش کئے گئے ہیں۔ خلیفہ جی نے ضمنی طور پر عربی صرف نحو جاننے کا بھی ادعا کیا ہے۔ چنانچہ ان کے سوالات سے معلوم ہو جائیگا۔ آپ نے مختلف سوالوں کی بنا پندرہ آیتوں پر رکھی ہے۔ آپ کا پہلا سوال اُن آیات پر ہے جن میں قرآن عربی زبان میں اترنے کا ذکر ہے۔ مثلاً آیت اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا۔ آپکے اصل الفاظ یہ ہیں:۔

"قرآن مجید کا ظہور شہر مکہ میں کن وجوہات کی بنا پر عربی زبان میں ہؤا تھا۔ کیا ان آیات سے نہائت ہی صاف طور پر یہ بات ثابت نہیں ہورہی کہ قرآن مجید کا ظہور صرف انہی لوگوں کے لئے ہؤا تھا جو کہ یہ آرزو کیا کرتے تھے کہ اگر یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح خدا کی طرف سے ہم پر بھی کتاب اترے تو ہم بہتر طریق پر عمل کرینگے کیا آپ کے پاس بجز ان آیات قرآنی کے کوئی اور بھی پختہ ثبوت اس بات کا ہے کہ وہ لوگ زمانہ دراز سے ایسی آرزو کیا کرتے تھے۔ اگر کی تھی تو پھر شہر مکہ والوں نے قرآن مجید اور حضرت کی رسالت سے کس لئے انکار کر دیا۔ یہاں تک مخالفت کی تھی کہ آپ کو مجبوراً شہر مکہ چھوڑ کر مدینے میں جا کر یہودیوں[1] اور عیسائیوں کی پناہ لینی پڑی تھی۔" الخ۔ (آریہ مسافر لاہور ۱۴۔ اکتوبر ۳۹ء)

اہلحدیث | آریہ سماجی دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ ہم جو بات کہتے ہیں وہ سائنس اور فلاسفی پر مبنی ہوتی ہے۔ ہم اس دعویٰ کی قدر کیا کرتے ہیں مگر آریہ سماجیوں کا طرز عمل اس کے خلاف پا کر افسوس کرتے ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو اس میں آریہ سماجیوں کا بھی قصور نہیں کیونکہ آریوں کے گورو سوامی دیانند نے قرآن مجید پر جتنے اعتراضات کئے ہیں وہ سب اس دعوے کے خلاف ہیں۔ اس لئے آریہ سجن اگر اسی روش پر چلیں تو کچھ تعجب نہیں۔

سنئے! قرآن شریف اپنے نازل ہونے کی وجوہات خود بتاتا ہے۔

پہلا سبب | اقوام عالم خصوصاً قوم مخاطب کی گمراہی نزول قرآن کا سبب ہے۔

دوسرا سبب | عربی زبان میں نازل ہونے کا سبب اسکے اولین مخاطب قوم کا عربی ہونا ہے۔ مگر مقصود اس کا عام ہدائت ہے۔ تعلیمی صیغہ سے واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں کہ سب سے اول مخاطبین کو انکی زبان میں تعلیم دیکر معلم بنایا جاتا ہے۔ پھر وہ معلمین مختلف ممالک میں جاتے ہیں اور وہاں کی ملکی زبان میں تبلیغ کرتے ہیں

مہاشہ سجنو! | تم نے کبھی اس امر پر بھی غور کیا کہ وید سنسکرت زبان میں کیوں نازل ہوئے۔ پہلے ان کو خود سمجھ کر رشیوں نے اس ایشوری گیان کو دوسرے ملکوں میں پہنچایا بلکہ تم تو کہا کرتے ہو کہ امریکہ میں بھی وید پہنچ چکے ہیں ہاں یاد آیا کہ سوامی دیانند تو یہاں تک کہہ گئے ہیں کہ ہر ایک ستارے میں جو دنیا آباد ہے ان کی مذہبی کتاب بھی وید ہی ہے۔ وہاں مبلغین کس زبان میں تبلیغ کرتے ہونگے؟ جو زبان وہاں کے باشندوں کی ہوگی اسی میں تبلیغ کرتے ہونگے۔ ٹھیک اسی طرح پیغمبر اسلام پر خدا نے عربی کتاب نازل کی تاکہ عرب اجنبیت زبان کی شکائت نہ کریں۔ اور یہ نہ کہیں کہ ؎

شوخ من ترکی و من ترکی نمے دانم

اس کے بعد اس جماعت کو مبلغ اسلام بنا کر دوسرے ملکوں میں بھیجا۔ کہیں فاتحانہ شکل میں اور کہیں معلمانہ حیثیت میں وہ لوگ پہنچے۔ فاتحانہ پہنچنے کی مثال ہندوستان ہے

[1] بالکل غلط ہے۔ یہودی عیسائی تو مخالف تھے۔ آپ انصار کے پاس اترے تھے جو نہ یہودی تھے نہ عیسائی۔ یہ آپ کی اسلامی تاریخ سے ناواقفی کی دلیل ہے۔

یہ کہ اللہ کشادہ کرتا ہے رزق واسطے جس کے چاہے اور بند کر دیتا ہے کہ تحقیق بیچ اوس کے نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں
ف :- یعنی عقل دوڑانے میں اور تدبیر کرنے میں کوئی [کمی] نہیں کرتا۔ پھر ایک کو روزی کشادہ ہے اور ایک تنگ۔ جانو کہ عقل کا کام نہیں ہے۔

(۸) اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝
(ترجمہ) اللہ مہربان ہے ساتھ بندوں اپنے کے اور رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور ہے زور آور غالب۔
ف :- جس کو چاہے دے جتنی چاہے۔ فقط

(۹) وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ (شوریٰ)
(ترجمہ) اگر کشادہ کرتا اللہ رزق واسطے اپنے کے البتہ سرکشی کرتے بیچ زمین کے ولیکن اتارتا ہے ساتھ اندازے کے جو کچھ چاہتا ہے تحقیق وہ ساتھ بندوں اپنے کے خبردار ہے دیکھنے والا ہے۔

(۱۰) وَفِي السَّمَاۗءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ
(ذاریات) ترجمہ۔ اور بیچ آسمانوں کے ہے رزق تمہارا جو کچھ وعدہ دیئے جاتے ہو تم۔
ف :- آنے والی جو بات ہے اس کا حکم آسمان سے [اتر]تا ہے۔

(۱۱) مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ - (ذاریات)
(ترجمہ) نہیں چاہتا میں ان سے کچھ رزق اور نہیں چاہتا میں یہ کہ کھلاویں مجھ کو تحقیق اللہ وہ ہے رزق دینے والا زور آور استوار۔

(۱۲) اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ (ملک)
(ترجمہ) یا کون ہے وہ ذات جو رزق دیتی ہے تم کو اگر بند کر لیوے رزق اپنا۔ بلکہ لگے جاتے ہیں بیچ سرکشی کے اور بھاگنے کے۔

(۱۳) وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ۝ (شعرا)
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اور وہ جو کھلاتا ہے مجھ کو اور پلاتا ہے مجھ کو۔

(۱۴) فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ (حج)
پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے واسطے اُن کے بخشش ہے اور رزق ہے عزت کا۔

(۱۵) لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ ×
تاکہ ہم آزماویں اون کو بیچ اسکے اور رزق پروردگار تیرے کا بہت بہتر ہے باقی رہنے والا ہے اور حکم کر لوگوں اپنے کو ×

(۱۶) وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْــَٔــلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى (طٰہٰ)
۴ ساتھ نماز کے اور صبر کر اوپر اسی کے اور نہیں سوال کرتے ہم تجھ سے رزق کا ہم رزق دیتے ہیں تجھ کو اور عاقبت واسطے پرہیزگاروں کے ہے

(۱۷) يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝ (رعد)
(ترجمہ) کشادہ کرتا ہے رزق کو واسطے جسکے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے۔ اور خوش ہوئے ساتھ زندگانی دنیا کے اور نہیں ہے زندگانی دنیا کی بیچ آخرت کے مگر اسباب تھوڑا۔

(۱۸) وَمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ رِزْقُهَا (ھود)
اور نہیں کوئی چلنے والا بیچ زمین کے مگر اوپر اللہ کے ہے رزق اوس کا۔

(۱۹) كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ (سبا)
کھاؤ رزق پروردگار اپنے سے اور شکر کرو واسطے اس کے۔

(۲۰) قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ
(ترجمہ) کہئے کون دیتا ہے رزق تم کو آسمان سے اور زمین سے۔ کہہ دیجئے (اللہ)

(۲۱) وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَاۗبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ڰ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ڮ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
(عنکبوت) اور کتنے چلنے والے جانور ہیں کہ نہیں اوٹھائے پھرتے رزق اپنا خدا ہی رزق دیتا ہے ان کو اور تم کو اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔
ف :- یہ روزی کی طرف سے خاطر جمع کر دی کہ اکثر جانوروں کے گھر میں کل کا قوت نہیں ہوتا۔

زیادتی اور کمی روزی۔

(۲۲) اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝
(عنکبوت)
(ترجمہ) اللہ کشادہ کرتا ہے رزق جسے چاہے بندوں اپنے سے اور تنگ کرتا ہے واسطے اسکے تحقیق اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے۔
ف :- ماپ کر دیتا ہے یہ نہیں کہ نہ دے۔

(۲۳) وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ ھٰذَا ۭ قَالَتْ ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
(ترجمہ) پایا نزدیک اوسکے رزق کہا اے مریم کہاں سے آیا واسطے تیرے یہ کہتی وہ نزدیک اللہ کے

(۲۴) اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ
(آل عمران) (ترجمہ) تحقیق اللہ رزق دیتا ہے جسکو چاہے بے شمار۔
ف ۔ یعنی میوہ بے موسم اوس کے پاس دیکھ کر دریافت فرمایا۔ جواب پایا کہ اللہ ہی دیتا ہے اور کسی کو کیا طاقت ہے کہ کسی کا رزق بڑھا گھٹا سکے۔

بغیر از خدا تعالےٰ کے کسی اور کے ہاتھ میں، خلوق کی روزی ہوتی تو یا تو خود اپنے ہاں رکھتا۔ جیسا آجکل کے دولت مندوں کا حال ہے۔ یا اپنے عزیزوں اور دوستوں، یاروں آشناؤں کو دیتا۔ دشمنوں اور بیگانوں اور نہ آشناؤں کو ترسا ترسا کر بھوکا پیاسا ہی ملتا اور وہ بھر بھی ترس نہ کھاتا۔ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ

رحمۃ للعالمین [illegible]

طاعون یا ہیضہ سے مرے ضروری تھا کہ اس دعا کا اثر ظاہر ہوتا۔ چنانچہ ہوا۔ لیکن اتباع مرزا جیسا ان کی موت کو ان کی دعا کا اثر نہیں مانتے۔ اسی طرح ان کی موت کا سبب ہیضے کو بھی نہیں مانتے تاکہ وہ عدم دعا کے مطابق ثابت نہ ہو۔ لیکن ان کی ایسی کوششوں سے واقعات نہیں چھپ سکتے ؎

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

رزق اللہ کے پاس ہے

(از مولوی محمد عبد الرحیم صاحب جامعہ محل حسن خان۔ بہلول پور)

اس وقت دنیا میں ہزاروں خیالات کے انسان رہتے ہیں اور بستے ہیں مگر عموماً تین خیال کے آدمی ہمارے علاقہ میں بھی موجود ہیں۔ اول یہ کہ جو کچھ ہم لوگوں کے پاس ہے جو کچھ ہم لوگوں کو مل رہا ہے، یہ ہماری قابلیت کا نتیجہ ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو خیال کرتے ہیں کہ جو دولت ہمارے پاس ہے وہ خود ہماری پیدا کردہ ہے پھر ہم پر زکوٰۃ کیسی ہے، صدقات خیرات کیسے ہیں اور غریبوں مسکینوں کی ہم امداد کیوں کریں تیسرے وہ لوگ ہیں جن کا خیال ہے کہ جب رزق سے انسان تنگ ہو جاوے تو اہل قبور بزرگوں سے استدعا کرے وہ لوگ بزرگ بخیال بعض خود بخود اوس کے رزق کی سبیل اور بندوبست فرما دیتے ہیں اور بعقیدہ بعض داعی ہو کر اس کے بندوبست اور تدارک رزق من جانب اللہ کرا کر اسکو ہمیشہ کیلئے خوشحال و نہال کر دیتے ہیں۔ چوتھا فرقہ جہال امراء کا ہے۔ جن کے نزدیک یہ بھی رزق کی ایک قسم ہے کہ غرباء کو دھوکا دے کر ڈرا دھمکا کر مقدمہ بنا کر کچھ وصول کر کے دوزخ شکم میں ایندھن ڈال دیا جاوے۔ اور اسی خیال میں رہنا کہ کسی کو کوئی مصیبت درپیش ہو تو میں اس کی جھوٹی مدد کر کے کچھ حاصل کروں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب کمترین چند آیات قرآن کریم و فرقان حکیم کی درج کرتا ہے۔ جن سے ثابت ہوگا کہ رزق اللہ کے پاس ہے۔ جو کچھ دیتا ہے وہی دیتا ہے۔ اگرچہ انسان خود کماتا ہے اور پیدا کرتا ہے۔ مگر وہ قوت کمانے کی کس نے دی ہے اور اسے پیدا کس نے کیا۔ جب اس پر غور ہو تو مسئلہ حل ہے۔ اب وہ آیات قرآنی و احکام ربانی سنئے۔ وما توفیقی الا باللہ وعلیہ توکلت والیہ انیب۔

(۱) وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۚ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۚ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل)

ترجمہ۔ اور مت مار ڈالو اولاد کو ڈر افلاس کے سے ہم رزق دیتے ہیں اون کو اور تم کو تحقیق مار ڈالنا اون کا ہے خطاء بڑی۔

ف:۔ کافر بیٹیاں مارتے تھے کہ ان کا خرچ کہاں سے لاویں گے۔ انتہی۔

(۲) اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (عنکبوت) (ترجمہ) جن کو عبادت کرتے ہو تم سوائے خدا کے نہیں مالک واسطے تمہارے رزق کے۔ پس ڈھونڈھو نزدیک خدا کے رزق اور عبادت کرو اوسکو اور شکر کرو اوس کا طرف اوس کے پھیرے جاؤ گے۔

ف۔ رزق جو فرمایا اکثر خلق روزی کے پیچھے ایمان دیتے ہیں۔ سوجان رکھو کہ خدا کے سوا کوئی روزی نہیں دیتا۔ وہی دیتا ہے اپنی خوشی موافق۔

(۳) قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (سبا)

(ترجمہ) (اے نبی) فرمایئے کہ تحقیق پروردگار میرا کھولتا ہے رزق کو واسطے جسکے چاہے اور بند کرتا ہے ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(۴) قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (سبا)

(اے نبی!) کہئے کہ پروردگار میرا کھولتا ہے رزق کو واسطے جس کے چاہتا ہے۔ بندوں اپنے سے اور تنگ کرتا ہے واسطے اس کے اور جو کچھ خرچ کرتے ہو تم۔ پس وہ بدلہ دیتا ہے اس کا اور وہ بہت بہتر رزق دینے والا ہے۔

(۵) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ڮ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ (فاطر) ترجمہ۔ اے لوگو! یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنے۔ کیا ہے کوئی پیدا کرنے والا سوائے خدا کے کہ رزق دیوے تم کو آسمان سے اور زمین سے نہیں معبود مگر وہ۔ پس کہاں پھرتے جاتے ہو۔

(۶) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ڰ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (یٰس)

(ترجمہ) اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان کے خرچ کرو اوس چیز سے کہ دیا ہے تم کو اللہ نے کہتے ہیں وہ جو کافر ہیں اون لوگوں کو ایمان لائے ہیں کیا کھلاویں ہم اُن لوگوں کو اگر چاہتا اللہ کھانا دیتا اوس کو نہیں تم مگر بیچ گمراہی ظاہر کے۔

ف۔ یہی گمراہی ہے کہ نیک کام میں تقدیر کا حوالہ۔ اپنے مرنے میں ہاتھ پر دوڑنا۔

(۷) اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ (الزمر) کیا نہیں جانتے

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبدالصمد صاحب مبارکپوری)

(۱۲- نومبر کے بعد سے)

تنقید | اس طرح پر صحاح ستہ کے مدون ہونے سے پہلے ہی سچی حدیثوں کے ساتھ ایک انبار موضوع حدیثوں کا بن چکا تھا جو ان سے کہیں زیادہ تھا۔ ائمہ جرح و تعدیل نے جب کھری کھوٹی حدیثوں کو پرکھنا چاہا تو ان کے پاس کوئی ایسی طاقت نہ تھی جس کی بدولت یقینی طور پر وہ صحیح اور موضوع میں امتیاز کر سکتے" (اہلحدیث ۲۴ محرم)

تائید | بے شک کتب صحاح ستہ کے لکھے جانے اور مدون ہونے سے پہلے بہت سی حدیثیں بے دینوں نے موضوع کر دی تھیں۔ لیکن ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ کتابت حدیث کا اہتمام و التزام عہد صحابہ سے کر لیا گیا تھا اور مابعد میں کتابت کا رواج بڑھتا رہا اور وضعی حدیثوں کے مشہور ہونے بلکہ وجود میں آنے سے پہلے صحیح یعنی اصلی حدیثیں مرقوم و مکتوب ہو کر ضبط اور محفوظ ہو چکی تھیں۔ اور محدثین کو موضوع اور غیر موضوع کی پوری بصیرت اور معرفت تامہ حاصل تھی۔ چنانچہ حافظ عراقی الفیہ میں لکھتے ہیں:-

والواضعون الحدیث اضرب
اضرهم قوم لزهد نسبوا
قد وضعوها حسبة فقبلت
منهم ركونا لهم ونقلت
فقيض الله لها نقادها
فبينوا بنقدهم فسادها

یعنی حدیث کے بنانے والے بہت طرح کے تھے ان میں سب سے زیادہ خطرناک اور مضرت رساں وہ لوگ تھے جو زہد و تقویٰ کی طرف منسوب تھے انہوں نے ثواب سمجھ کر حدیثیں بنائیں اور وہ (انکی عبادت و تقویٰ و زہد کی وجہ سے) مقبول ہوئیں اور منقول ہوئیں۔ پھر اللہ نے ان حدیثوں کے پرکھنے اور چھانٹ کر الگ کرنے کے لئے حفاظ و نقاد حدیث کو کھڑا کیا۔ جنہوں نے فساد حدیث اور کھوٹ کو کھول کھول کر بیان کر دیا"

اور ملا علی قاری شرح شرح النخبہ میں لکھتے ہیں:-

"قال الدارقطنی یا اهل بغداد لا تظنوا ان احدا یقدر ان یکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا حی ذکرہ السخاوی وقال الربیع بن خیثم ان للحدیث ضوء کضوء النهار تعرفه وظلمة کظلمة اللیل تنکره وقال ابن الجوزی ان الحدیث المنکر یقشعر منه جلد الطالب للعلم وینفر منه قلبه فی الغالب (شرح شرح نخبہ صـ۲۳) یعنی امام دارقطنی کہتے ہیں کہ بغداد کے لوگو! تم یہ نہ گمان کرنا کہ میری زندگانی میں کوئی شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بول سکیگا اسکو علامہ سخاوی نے نقل کیا ہے اور ربیع بن خیثم نے کہا ہے کہ حدیث نبوی کے لئے روشنی ہوتی ہے دن کی روشنی کی طرح جسکو تم بھی پہچان لوگے اور اس کے لئے تاریکی ہوتی ہے رات کی تاریکی کے مانند جس کا تم انکار کر سکتے ہو۔ امام ابن جوزی رح کہتے ہیں کہ موضوع حدیث کو سن کر طالب حدیث کے جلد پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اکثر اوقات اس کا دل اس سے ٹوٹ جاتا ہے"

مولوی صاحب کا یہ لکھنا کہ "سچی حدیثوں کے ساتھ ایک انبار موضوع حدیثوں کا بن چکا تھا" بے دلیل اور بے ثبوت ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عہد ۱۱۰ھ تک تھا اس عصر میں بڑے بڑے حفاظ و علماء تابعین صحابہ کے علم سے مزین ہو کر مسند درس و افتا پر متمکن اور عہدہ قضا و امارت پر مامور ہو گئے تھے۔ انہوں نے اسلام کی تمام منکرات و محدثات اور بدعات و مخترعات سے حمایت و حفاظت کی اور ہر قسم کے فساد کو دین سے دفع کیا اور شریعت مطہرہ کی نصرت کی اور کتاب و سنت کو خارجی اثرات سے بالکل محفوظ رکھا۔ چنانچہ اس کا مفصل بیان اور مدلل ثبوت بڑی بڑی کتابوں میں مذکور ہے۔

دین اسلام میں کوئی بدعت اور منکر بات ایسی پیدا نہیں ہوئی جس کی تاریخ محدثین اور علماء سلف نے ضبط کی ہو اور جسکے موجد و بانی کا حال قلم بند نہ کیا ہو اور جسکے ساتھ سلف صالحین نے مقابلہ و معارضہ کیا ہو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی جیسے خبیث و کذاب مدعی نبوت پیدا ہو کر تخریب دین اسلام و تفریق بین المسلمین کے درپے نہیں ہوئے مگر کیا یہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔ حالانکہ اسوقت میں اسلام کئی مشکلات میں گھرا ہوا تھا۔ لیکن بایں ہمہ صحابہ کرام کی مقدس جماعت نے نہایت پامردی کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا۔ اور آن کی آن میں انکو صفحہ ہستی سے فنا کر دیا۔

جو لوگ بے سروپا اس بات کو لکھ دیتے ہیں کہ "ائمہ حدیث کھری اور کھوٹی حدیثوں میں امتیاز نہیں کر سکے" یا یہ کہ "ائمہ کی توثیق و تضعیف قابل اطمینان نہیں" یا یہ کہ "حدیثیں دین نہیں ہیں" ان کو ذرا غور کرنا چاہئے اور ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہئے کہ ان کے ان اقوال و کلمات کا اثر ان بزرگوں پر کیا پڑتا ہے۔ جنہوں نے اپنی عمریں خدمت حدیث اور تالیف و جمع حدیث میں کھپا دیں اور وہ ان کو دین سمجھتے رہے اور اسی عقیدہ صحیحہ پر دنیا سے گزر گئے۔ اور ان کے بعد آج تک وہ حدیثیں مقبول و معمول بہ ہیں اور دنیا بھر کے کل اہل سنت و جماعت انکو دین اور جزء شریعت اسلام جانتے ہیں۔ کیا یہ سب کے سب غلطی اور خطا پر تھے؟ ہرگز نہیں بلکہ حق پر تھے۔ بلا تحقیق و بے دلیل ایک امت کو غیر معتبر و مستند کہنا کہاں تک قابل سماعت ہو سکتا ہے۔

میرا عقیدہ اور ایمان ہے کہ صحاح ستہ کی وہ تمام حدیثیں جو صحیح متصل مرفوع سند کے ساتھ مروی ہیں اور جن کی صحت میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور صحیحین کی

ہی کی شان ہے کہ اپنا دوستوں نام لیواؤں کو کم اور دشمنوں اور مخالفوں کو اور زیادہ دیتا ہے۔ جو اوس کو مانتے بھی نہیں۔ پھر بھی مہربان ہے۔ سچ ہے ؎

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب ✤ گبرو ترسا وظیفہ خور داری
دوستاں را کجا کنی محروم ✤ تو کہ با دشمناں نظر داری

افسوس ہے اون انسانوں خصوصًا اون مسلمانوں پر جو ایسے رحیم و کریم مولا کا دروازہ رحمت چھوڑ کر۔ (جو اوس دروازہ رحمت سے۔ گبرو ترسا اور کفار دہریے اور بے دین، بدمعاش اور ڈاکو اور زانی کی پرورش فرمارہا ہے) بزرگوں کی خانقاؤں اور مزاروں اور پھر سے فیض قبروں پر رزق کی تلاش اور طلب کرتے ہیں۔

آیات مذکورہ بالا سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا ہے کہ رزق صرف وہی دیتا ہے جتنا چاہے۔ جب مخلوق کے پیدا کرنے میں اللہ تبارک و تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں۔ تو کیا رزق دینے میں محتاج ہو گا جب بچہ ماں کے پیٹ میں تھا اس کی پرورش وہاں بھی اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا رہا۔ اب نہیں کر سکتا؟

ایک شاعر کہتا ہے ؎

جب تھا تو شکم مادری، ظلمت سے تھی وہ جا بھری
کھانا غذا ملتی رہی، قدرت سے کیوں انکار ہو
جب ماں سے تو پیدا ہوا، قوت نہ تھی تجھ میں ذرا
ہلنا بجائے خود رہا، تجھ سے نہ کچھ گفتار ہو
لطف خدا نے آلیا، کھانا مہیا کر دیا
تھا شیر مادر تب غذا، اوس نے دیا دلدار ہو
جس چیز کی حاجت ہوئی، حق نے عطا کر دی سبھی
حافظ رہے وہ ہر گھڑی، جبکہ نہ کوئی یار ہو

باقی رہا طلب رزق کا سوال اوس کا طریق طلب بھی حضور رب العالمین کی ذات نے قرآن کریم میں مفصل فرمایا ہے۔ وہ یہ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ یعنی مدد چاہو ساتھ صبر کے نماز کے جس مومن کے پاس یہ دونوں ہتھیار صبر اور نماز موجود ہیں دونوں جہاں میں فائز المرام اور کامیاب ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

مومن کی پہچان بذریعہ قرآن

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی۔ ضلع جہلم)

برادران اہل اسلام توجہ فرمائیں کہ باریتعالیٰ نے مومن کی شناخت کے لئے کچھ نشان فرمائے ہیں جو سب کے سب قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ منجملہ اُن میں سے کچھ نشان مندرجہ قرآن مجید پیش کئے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ مومن بھائی ٹھنڈے دل سے غور فرما کر اپنی کوتاہیوں کو دور کریں گے اور عامل قرآن ہو کر اپنے مالک حقیقی کے تمغے حاصل کرتے ہوئے ابدالآباد کی راحت سے مستفید ہونگے۔

(۱) وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔ رب پر توکل کرتے ہیں
الْعَابِدُوْنَ۔ عبادت کرنے والے۔
(۲) اَلْحَامِدُوْنَ۔ حمد کرنے والے۔
(۳) اَلسَّائِحُوْنَ۔ سیاحت کرنے والے۔ برائے نشانات خداوندی۔
(۴) اَلرَّاكِعُوْنَ۔ رکوع کرنے والے۔
(۵) السَّاجِدُوْنَ۔ سجدہ کرنے والے۔
(۶) الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ۔ دوسروں کو اچھا حکم کرنے والے
(۷) وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ بُری باتوں سے روکنے والے۔ (۸) وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ۔ خدا کی مقرر کردہ حدود کی حفاظت کرنے والے۔
(۹) اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ۔ اللہ کے عہد کو پورا کرنے والے۔
(۱۰) وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ۔ اپنے وعدہ کو نہ توڑنے والے
(۱۱) يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ۔ برائی کرنیوالوں کے ساتھ نیکی کرنے والے۔
(۱۲) وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ۔ ان کے دلوں کو خدا کی یاد سے تسلی ہوتی ہے۔
(۱۳) هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ۔ اپنی شرمگاہوں کی نگہبانی کرنے والے۔
(۱۴) هُمْ لِاَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ جو اپنی اماتنوں و عہدوں کا خیال کرتے ہیں۔
(۱۵) هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُوْنَ وہ رب کے خوف سے ڈرتے ہیں۔
(۱۶) يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ۔ نیک کام میں جلدی کرنے والے۔
(۱۷) يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا۔ زمین پر آہستہ سے چلنے والے۔
(۱۸) وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا جب جاہل ان سے جہالت کی باتیں کرتے ہیں تو وہ ان کو سلام کر کے الگ ہو جاتے ہیں۔
(۱۹) وَلَا يَزْنُوْنَ وہ زنا نہیں کرتے۔
(۲۰) يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا۔ رات کو اپنے پروردگار کی درگاہ میں سجود و قیام کرتے ہیں۔
(۲۱) اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا۔ یعنی جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی نہیں کرتے۔
(۲۲) وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا خرچ میں کنجوسی نہیں کرتے بلکہ میانہ روی سے
(۲۳) وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ۔ یعنی وہ کسی بے گناہ کی جان نہیں لیتے
(۲۴) لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ۔ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔
(۲۵) وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا وہ بُری باتوں کے پاس سے آنکھ بچا کر گزر جاتے ہیں ان باتوں میں شریک نہیں ہوتے۔
(۲۶) لَا يُرِيْدُوْنَ فِي الْاَرْضِ عُلُوًّا وَّلَا فَسَادًا

(بقیہ بر صفحہ ۱۱ کالم ۲)

بقیہ مضمون از صفحہ ۸

وہ دنیا میں بڑا بننے کے واسطے کام نہیں کرتے اور نہ فساد چاہتے ہیں۔

(۲۷) یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وہ بڑے گناہوں اور بے حیائی سے بچتے ہیں۔

(۲۸) هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۔ وہ لغو باتوں سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

(۲۹) وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۔ وہ کام اپنے مشورہ سے کرتے ہیں۔

(۳۰) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ خالص اللہ تعالیٰ کی بندگی اور خاص اسی سے مدد چاہتے ہیں۔

میرے معزز مسلم بھائیو! کیا یہ پاکیزہ الفاظ قرآن مجید کے نہیں۔ ہیں اور یقیناً ہیں۔ کیا ان آیات پر کبھی تدبر بھی کیا۔ اور ان باتوں پر عمل کرنے کی کوشش بھی کی۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین! زیادہ والسلام خیر الختام

واللہ الھادی

(نور محمد میانوی خادم اہل حدیث ضلع جہلم)

جمعہ کی دو اذانیں

(بقلم مولانا ابو نعمان محمد عبد الحنان صاحب مدرسہ شمس الہدیٰ دلالپور)

اس مضمون کی ایک اشاعت اہلحدیث ۱۲/۱۱/۲۶ میں ہو چکی ہے۔ اب اس کا بقیہ درج ہے:۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ خلفاء جمع ہے اور جمع کا فرد کم سے کم تین ہوگا تو اس سنت کو تین خلیفہ کریں یا کوئی یہ کہتے ہیں کہ جمع پر الف لام استغراق کا ہے اس لئے سب خلیفہ کی سنت ہو بعض کی نہ ہو۔

تو قرآن شریف دیکھیں چند جمع معرف باللام بطور نمونہ کے یہاں دکھائے جاتے ہیں۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین (پ۱۱ ۔ ع۴) کیا ایک دو تین سے کم محسن کے اجر کو اور ثانی قول کے بناپر بعض کے اجر کو اللہ ضائع کریگا۔ ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطھرین (پ۲ ع۱۲) تو کیا تین سے کم توبہ کرنیوالے اور پاکی کرنے والے کو یا بعض کو خدا پسند نہیں کرتا۔ واعرض عن المشرکین۔ تین سے کم یا بعض مشرکین سے اعراض کرنے کا حکم نہیں ہے۔ حقاً علی المحسنین (پ۲ ۔ ع۵) کیا تین سے کم یا بعض محسن پر حق نہیں ہے ان اللہ لا یحب الظالمین (پ۳ ع۱۴) تین سے کم یا بعض ظالم کو خدا دوست رکھتا ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین (پ۳ ع۱۴) تین سے کم یا بعض کاذب پر اللہ کی لعنت نہیں۔ وما اللہ یرید ظلماً للعباد (پ۲۴ ۔ ع۹) تین سے کم یا بعض بندے پر اللہ ظلم کا ارادہ کرتا ہے۔ ایسا ہی قرآن شریف میں جمع معرف باللام خواہ جمع صحیح یا تکسیر ہو اور اپنے قول کے مطابق معنے کرکے دیکھیں کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔

اصول و معانی کے قاعدوں کو مد نظر رکھنے کی وجہ ہے۔ جمع پر الف لام داخل ہونے سے جمعیت ٹوٹ جاتی ہے اور استغراق کے لئے ہو جاتا ہے۔ یعنی ہر ایک فرد کے لئے سب کو کل افرادی ہوتا ہے کل مجموعی نہیں۔ آیتوں کا یہ معنی ہوگا کہ ہر ایک محسن کا اجر اللہ ضائع نہیں کریگا۔ ہر ایک ایک کاذب پر اللہ کی لعنت۔ ہر ایک ایک بندے پر اللہ ظلم کا ارادہ نہیں کرتا ہے علی ھذا القیاس۔

بنابریں سنت الخلفاء کا یہ معنی ہوگا ہر ایک ایک خلیفہ کی سنت کو لازم پکڑو اور یہ معنے نہیں کہ تین خلیفہ کی سنت ہو یا سب خلفاء کی سنت ہو تب۔ اگر یہ معنے ہو تو آیتوں میں کیوں نہیں اس طرح کا معنے صحیح ہوتا ہے غرضکہ جمع معرف باللام میں جمعیت نہیں رہے گی اور استغراق ہوگا اور استغراق کے معنے یہ نہیں کہ سب اکٹھا مجموع تو باقی نہیں ہے جمعیت کے ٹوٹنے سے۔

جمعیت کا ٹوٹنا اور استغراق یعنی کل افرادی کا ہونا نہ کل مجموعی۔ ان آیتوں سے ظاہر ہے اور اصول و معانی کی کتابوں میں یہ قاعدہ مبین ہے۔ منار۔ وکذا اذا دخل لام التعریف فیما یحتمل التعریف بمعنا العہد اوجبت العموم حتیٰ یسقط اعتبار الجمعیۃ اذا دخل علی الجمع عملاً بالدلیلین فیحنث بتزوج امرأۃ واحدۃ اذا حلف لا یتزوج النساء یعنی لام تعریف کا جب داخل ہو ایسی چیز میں جس میں تعریف بمعنی العہد کا احتمال نہ ہو تو عموم کو واجب کریگا یہاں تک کہ ساقط ہوگا اعتبار جمعیت کا جب داخل ہو جمع پر عمل کرنے کو دونوں دلیل پر (تعریف و جمعیت) پس حانث ہوگا (قسم توڑیگا) ساتھ نکاح کرنے ایک عورت کے جبکہ قسم کھاوے کہ نکاح نہیں کرونگا۔ نساء سے نساء جمع پر الف لام داخل کرکے۔ نور الانوار۔ ولو کان معنے الجمع باقیا لما حنث بما دون الثلثۃ و مثلہ قولہ تعالیٰ لا یحل لک النساء من بعد۔ الآیۃ یعنی اگر معنے جمع کا باقی رہتا تو تین سے کم کو نکاح کرنے سے حانث نہیں ہوتا اور مثل اس کے قول اللہ تعالیٰ کا ہے۔ لا یحل لک النساء بعد (پ۲۲ ع۳) نساء جمع میں الف لام آیا لہذا جمعیت ٹوٹ گئی معنے یہ ہوا اے نبی صلعم نو کے بعد ایک بھی عورت جائز نہیں۔ اگر جمع باقی رہتا۔ تو یہ معنی ہوتا۔ کہ تین جائز نہیں ہے ایک یا دو جائز ہے۔ اسی طرح استغراق بمعنے کل مجموع نہیں ہے ورنہ یہ معنے ہوتا کہ تمام عورتیں جائز نہیں بعض عورتیں جائز ہیں۔ حالانکہ حضور کو نو کے بعد ایک بھی جائز نہیں۔

نور الانوار۔ اوجبت العموم للجنس کما ذھب الیہ فخر الاسلام و تابعوہ او للاستغراق کما ذھب العربیہ و جمہور الاصولیین یعنی عموم کو

(۹۱)

تمام صحیح متصل مرفوع حدیثیں واقعی حدیث رسول اللہ ہیں اور اسی لئے وہ آج تک دنیا میں قبولیت و عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں اور ان پر عمل درآمد ہوتا ہے جھوٹے کلام کو ہرگز یہ رتبۂ علیا اور دائمی بقا نہیں حاصل ہوسکتا۔ ارشاد خداوندی ہے:-

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ ۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ

(پ ۱۳ سورہ ابراہیم) یعنی ناپاک کلمہ کی مثال ناپاک درخت کی سی ہے جو کہ زمین کے (اوپر ہی) اوپر سے اکھاڑ لیا گیا ہو جس کے لئے کچھ پائداری نہ ہو۔

اگرچہ اس آیت میں کلمہ خبیثہ سے مراد کلمہ شرک کلمۃ ہے لیکن جو بات اللہ و رسول کی طرف غلط اور جھوٹ منسوب ہو جائے اسکی خباثت اور ناپاکی و گندگی میں کس کو شبہ ہوسکتا ہے۔ لہذا یہ بھی اسی کے حکم میں داخل ہے اور اس کے لئے بھی قبولیت اور قرار و ثبات نہیں ہوسکتا۔ پس واضح ہوا کہ کتب حدیث بالخصوص صحاح ستہ میں جس قدر احادیث باسناد صحیح درج ہیں وہ درحقیقت و فی الواقع حدیث رسول ہیں اور ان کی قبولیت شہرت اشاعت اور تعلیم و تدریس اور شرقاً و غرباً اہل اسلام میں ان پر عمل درآمد اس پر شاہد عدل اور روشن دلیل ہے مولوی اسلم صاحب کا مذکورہ بالا کلام محدثین عظام بلکہ صحابہ کرام اور تابعین و اتباع تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ کی شان میں سخت گستاخی اور بے ادبی ہے۔ اور عقیدہ انکار حدیث ٹھیک شیعوں کے عقیدہ انکار خلافت خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی طرح ہے اور اس کا بطلان ظاہر ہے۔ ان کو اس عقیدہ سیئہ ضالہ سے جلد توبہ کرنا چاہئے۔ (باقی آئندہ)

بشریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(از قلم مولوی نور الٰہی صاحب گمرجاکی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔

(۱۷) جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو کفار عرب نے کہا اَللّٰهُ اَعْظَمُ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُهٗ بَشَرًا مِثْلَ مُحَمَّدٍ کہ اللہ کا رسول بشر مثل محمد نہیں ہوسکتا (ابن جریر جلد ۱۱ صفحہ ۵۲)

(۱۸) تو جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَا اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ (یونس پ ۱۱ ع ۱) کیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ ہم نے انہی میں سے ایک آدمی کو رسول بنا کر بھیجا کہ ان کو اللہ کے عذاب سے ڈراوے۔

(۱۹) تفسیر عباسی میں ہے:-

رجل منہم۔ آدمی مثلہم (تفسیر عباسی صفحہ ۲۳۲)

(۲۰) تفسیر حسینی میں ہے:- رجل منہم۔ بسوئے مرد از جنس ایشاں و از قبیلہ ایشاں (تفسیر حسینی صفحہ ۳۳۴)

(۲۱) پھر فرمایا کہ یہ لوگ کفار مکہ تعجب کرتے ہیں کہ بشر یعنی آدمی خدا کا رسول نہیں ہوسکتا۔ حالانکہ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا جتنے رسول ہم نے تجھ سے پہلے بھیجے وہ سب آدمی ہی تھے (یوسف)

(۲۲) تفسیر عباسی میں ہے۔ وما ارسلنا من قبلک یا محمد الرسل الا رجالا آدمیین مثلک (عباسی صفحہ ۲۰۹)

اے محمد پہلے رسول بھی تیری طرح بشر اور آدمی ہی تھے۔

(۲۳) غرائب القرآن میں ہے:- ان قریشا کانوا یقولون اللہ اعلی و اجل من ان یکون رسولہ بشرا فاجاب سبحانہ وتعالی بقولہ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا (پ ۱۳ ع ۱۴) کہ جب کفار قریش نے کہا کہ اللہ کا رسول بشر نہیں ہوسکتا تو اللہ نے جواباً فرمایا کہ ہم نے جتنے پیغمبر بھیجے وہ بھی محمد کی طرح آدمی ہی تھے۔

(۲۴) تفسیر عباسی میں ہے:- وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ من الرسل اِلَّا رِجَالًا من البشر مثلک ان اللہ لم یرسل الرسول الا من البشر (تفسیر عباسی صفحہ ۲۶۹) اے پیغمبر ہم نے تجھ سے پہلے سب کے سب پیغمبر تیری طرح بشر ہی بنا کر بھیجے اور اللہ نے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا جو بشر نہ ہو۔

(۲۵) کافر کہتے تھے:- هَلْ هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (طٰہٰ) اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا (پ ۱۵)

(۲۶) تفسیر عباسی میں ہے۔ ابوجہل دوسرے کافروں کو کہتا تھا کہ محمدؐ تمہاری طرح ایک بشر ہے اور بشر رسول نہیں ہوسکتا۔ (عباسی صفحہ ۲۶۵)

جواب (۲۷) قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ (کہف)

(۲۸) تفسیر عباسی میں ہے (بشر مثلکم آدمی مثلکم (عباسی صفحہ ۳۴۵) اے محمد ان کو کہدے کہ بیشک میں تمہاری طرح بشر یعنی آدمی ہوں۔

(۲۹) قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ (حم سجدہ پ ۲۴ ع ۱) اے محمدؐ اعلان کردے کہ میں تمہاری طرح ایک بشر (آدمی) ہوں۔

(۳۰) قل سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولا (بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۱۰)

(۳۱) ما انا الا بشر رسول کسائر الرسل (تفسیر عباسی صفحہ ۲۳۲) کہدے سبحان اللہ۔ میں تمام رسولوں کی طرح بشر رسول ہوں۔

(۳۲) (اعتراض کفار) مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ (فرقان) کافر کہتے تھے یہ کیسا رسول ہے جو کھاتا پیتا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔

(۳۳) (جواب) وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ (فرقان پ ۱۹ ع ۲) اے نبی تجھ سے پہلے رسول بھی کھاتے پیتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔

(۳۴) کفار کہتے تھے اگر محمد رسول ہے تو بیویاں کیوں کرتا ہے

(۳۵) (جواب) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا (یا محمد) رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ (بشرا مثلک) وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا (ینکحون) وَّذُرِّيَّةً ولم نجعلهم ملئكة لا یاکلون ولا یشربون ولا ینکحون (ردہ۔ ابن جریر جلد ۱۳ صفحہ ۹۹) اے محمدؐ ہم نے تجھ سے پہلے جس قدر انبیا بھیجے وہ تیری طرح بشر ہی تھے اور صاحب اولاد و ازواج تھے فرشتے نہ تھے جو نہ کھاتے نہ پیتے اور نہ نکاح کرتے ہوں۔

تصدیق الحدیث

بیان الحق بجواب — بلاغ الحق

(مجریہ از ۲۰ اگست ۳۷ء)

(۱۴)

گذشتہ ہفتے سے یہ بحث شروع ہے کہ انبیاء علیہم السلام بھی بعض دفعہ غیر اللہ سے خوف کھا جاتے ہیں اور ایسا ہونا فطری تقاضا ہے۔ آج اس کا بقیہ درج ہو کر بحث آگے چلے گی۔ (مدیر)

جناب حافظ صاحب! آپ نے اخبار صراط مستقیم لاہور مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۷ء میں شائع کرایا ہے کہ میں چالیس سال سے قرآن کا مطالعہ اور تدبر کر رہا ہوں۔ ضرور کیا ہوگا۔ اس طویل زمانے میں آیات مذکورہ پر بھی کافی تدبر کیا ہوگا۔ مہربانی کر کے بتائیے کہ تخشی الناس اگر مبلغین کے منصب کے خلاف ہے تو متحرک رسیوں سے ڈرنا بھی مرسلین کی شان کے خلاف ہونا چاہئے اگر کچھ فرق ہے تو واضح کیجئے۔ ہم سے پوچھئے تو سنئے!

خوف اور خشیت دو قسم ہے جیسے استعانت دو صنف ہے۔ ایک ادنےٰ درجے میں ہے اور ایک اعلےٰ درجے میں۔ پہلے استعانت کی تشریح سنئے۔

جو امور انسانی طاقت میں ہیں ان میں انسانوں سے استعانت جائز ہے۔ بحکم تعاونوا علی البر والتقویٰ جو انسانی اختیارات سے بالاتر ہیں۔ ان میں استعانت کسی بشر سے جائز نہیں۔ لقولہ تعالیٰ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ٹھیک اسی طرح خشیت اور خوف کا حکم ہے۔ سانپ اور شیر سے ڈر کر الگ ہو جانا فطرت انسانی میں داخل ہے۔ شرع میں اسکی اجازت ہے۔ بیماری میں مسئلہ تیمم آپ کو بھی یاد ہوگا وہ بھی اسی بنا پر ہے۔ مضرات سے بچنا ان کی بری تاثیر سے خوف کرنے پر مبنی ہے۔ کیا ایسا خوف کرنا بھی آپ کے نزدیک مبلغین کی شان کے خلاف ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو تخشی الناس اور جناب موسےٰ علیہ السلام کے حق میں اَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً الفاظ آئے ہیں وہ انسانی فطرت پر مبنی ہے۔ اس لئے اسکے معنے ایسے کرنے چاہئیں جن کا تعلق اس درجے تک رہے جس درجے تک تیمم میں مضرات کا خیال رکھا گیا ہے۔

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جس وجہ سے لوگوں سے خشیت کا خیال تھا وہ کفار کی اس شورش کا خطرہ تھا کہ وہ کہیں گے کہ اپنے بیٹے کی مطلقہ سے نکاح کر لیا جو اس زمانے کی رسم کے بالکل خلاف تھا۔ جس کے دو نتیجے پیدا ہونے ممکن تھے۔ ایک تبلیغ میں رکاوٹ کرنا دوسرے ذات اقدس کو نقصان پہنچانا۔ حضور پہلی قسم کو ملحوظ رکھ کر رُکتے تھے یعنی حضور کے قلب مبارک میں یہ خیال تھا کہ میرے ایسا کرنے سے کفار کو تبلیغ رسالت میں روڑے اٹکانے کا موقع ملیگا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا "فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ"۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ خدا کی قدرت کے سامنے انکا ایجی ٹیشن کچھ نہیں کر سکتا۔ میں آپ کو اہل قرآن سمجھ کر آپ کے سامنے ہر دعویٰ پر آیات قرآنیہ پیش کرتا آیا ہوں تاکہ آپ کو انکار اور تردد کا موقع نہ رہے۔ یہاں بھی آیات مرقومہ کے علاوہ ایک اور آیت پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

مَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّیْطٰنُ فِیْۤ اُمْنِیَّتِهٖ فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ ثُمَّ یُحْكِمُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ لِّیَجْعَلَ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ (الآیہ)

یہ آیت بھی کفار کے ایجی ٹیشن (شورش) کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

حافظ صاحب! قرآن کے معانی قرآن ہی سے سمجھنے کی کوشش کیا کریں۔ اخوان یوسف کی طرح اپنی رائے سے نہ سمجھا کریں۔ بلکہ اپنی رائے کو ماتحت قرآن کیا کریں۔ آپ ان آیات پر خوب غور کریں جو مطلب ان آیات کا ہے وہی مضمون آیت تخشی الناس کا بنتا ہے۔ دونو آیات کو قانون قدرت کے ماتحت سمجھنے کی کوشش کیجئے اور امرتسری "بلاغ" کے حق گو کی روش نہ اختیار کیجئے جو قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتا ہے۔

حافظ صاحب! آپ اعیان اہل حدیث کی صحبت میں رہے ہیں جن کے علم و فضل کا آپ کو بھی اعتراف ہے۔ کیا آپ شہادت دے سکتے ہیں کہ ان اعیان کے دل میں قرآن مجید کی عظمت اتنی بھی نہ تھی جتنی اخوان یوسف کے دل میں ہے۔ ان کی خدمات دینی اور تعلیم قرآنی پر لحاظ کریں۔ جو عالم ارواح سے آپکو بلند آہنگی سے کہہ رہے ہیں کہ؂

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گر چہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

اطلاع کتاب "بلاغ الحق" کا اصل مضمون انکار حدیث ہے۔ یعنی اس بات کا ثابت کرنا کہ سوائے قرآن مجید کے کوئی کلام نبوی شرعی حجت نہیں۔ اسکے متعلق کافی بحث ہو چکی ہے۔ حافظ صاحب کے دلائل سب ذکر ہو چکے ہیں۔ ہماری معروضات بھی پبلک کے سامنے آ چکی ہیں۔ گویا کتاب کی روح نکل چکی ہے۔ اب زیادہ قال اقول میں فائدہ نہیں۔ ہاں صرف ایک مضمون قابل ذکر ہے۔ جس کا عنوان انہوں نے "حلال حرام" رکھا ہے۔ اس عنوان کے ماتحت بھی حافظ صاحب نے جو قلابازیاں کھائی ہیں۔ اہل علم کے قابل دید و شنید ہیں۔ آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں ہم

واجب کریگا برابر ہے کہ عموم جنسی ہو جیسا کہ گئے طرف اس کے فخر الاسلام اور اس کے تابعین یا عموم استغراق کے واسطے ہو جیسا کہ گئے طرف اس کے اہل العربیہ اور جمہور اصولین ۔ فخر الاسلام کی بنا پر جنسی ہونے سے قلیل کثیر سب کو شامل ہوگا ایک دو بھی اور زیادہ بھی اور استغراق ہو تب بھی وہی اس لئے کہ استغراق کل افراد ہی ہوگا نہ مجموع جیسا کہ مثالوں سے معلوم ہوا ۔ اور مختصر معانی میں ہے ۔

بحث تعریف مسند الیہ باللام میں الرابع الجمع المعرف بلام الاستغراق یتناول کل واحد من الافراد علی ما ذکرہ اکثر ائمۃ الاصولیین والنحو یعنی جمع معرف ساتھ لام استغراق کے شامل ہوگا ہر ایک کو افراد سے اوپر اس کے جو ذکر کیا اکثر ائمہ اصول ونحو نے ۔ (مطول) لان الجمع المعرف بلام الاستغراق یشتمل الافراد کلھا مثل المفرد کما ذکرہ اکثر ائمۃ الاصول والنحو ودل علیہ استقراء وصرح بہ ائمۃ التفسیر فی کل ما وقع فی التنزیل من ھذا القبیل نحو اعلم غیب السموات والارض وعلم ادم الاسماء کلھا ۔ واذ قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لادم ۔ واللہ یحب المحسنین وما ھو من الظٰلمین ببعید ۔ وما اللہ یرید ظلما للعٰلمین الی غیر ذالک ۔ یعنی جمع معرف بلام الاستغراق شامل افراد ہر ایک کو مثل مفرد کے جیسا کہ ذکر کیا ہے اُس کو اکثر ائمہ اصول اور نحو نے اور دلالت کرتا ہے اس پر استقراء (تتبع تلاش) در جمع معرف بلام قرآن شریف وغیرہ میں) اور تصریح کیا ہے اُس کو اکثر ائمہ تفسیر نے کل اُس میں جو واقع ہوا قرآن شریف میں ۔ مثل اعلم غیب السموات وغیرہ کے ۔ اور اس سے اُن لوگوں کا بھی جواب ہوگیا جو کہتے ہیں کہ اگر ایک ایک خلیفہ کی سنت مراد ہو تو سنت جمع کے لفظ سے آتا تاکہ جمع مقابلہ میں جمع کے ہو کر ہر ایک کی سنت ہو جاوے اس طرح جواب ہوگیا کہ معرف باللام سے جمع کی جمعیت ٹوٹ جاتی ہے الخلفا جمع کب ہے جو سنت کے جمع کو جمع لائیں ۔ اعلم غیب السمٰوات کو دیکھو غیب جمع نہیں ہے پھر بھی معنے ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جانتا ہوں میں ہر ایک ایک آسمان کی غیب ۔

چونکہ سنت الخلفاء سے مراد سنتی نہیں ہے بوجہ بعینہٖ اعادہ نہ ہونے کے بوجہ تغائر مضاف الیہ تغائر مضاف ہوگیا اور الخلفا معرف باللام کی وجہ جمع نہیں اور الف لام جنسی ہو تو بھی ایک خلیفہ کی سنت کو بھی لازم پکڑنا ہوگا اور استغراقی ہو تب بھی بوجہ کل افراد کی کے ۔ بنا بریں حضرت عثمان رضؓ کی اذان اول زیادہ کرنے کو تمام صحابہ نے قبول کیا اور کسی نے انکار نہ کیا ورنہ صحابہ کرام حق گوئی بات کہنے والے تھے کسی نے یہ نہیں کہا کہ یہ سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں یا سب خلفاء کی نہیں ہے ۔

ابن ابی شیبہ کی روائت میں جو ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ بدعت ہے تو ابن حجر نے لکھا ہے کہ بدعت کا کہنا احتمال ہے کہ علی سبیل الانکار ہو ۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھا یہ کہنا مقصود ہو نہ کہ علی سبیل الانکار تو اُن کے بدعت کہنے میں احتمال ۔ باعتبار معنے کے ہے تو بدعت اُن کا کہنا بدعت شرعی مقابلہ میں سنت کے ہو نہیں سکتا ہے بوجہ تفصیل مذکورہ کے تو لامحالہ بدعت لغوی ہے کہ زمانہ میں حضور کے نہ تھا ۔ علاوہ بریں ایک الشاذ کالمعدوم ۔

اسی واسطے اجماع سکوتی کہا ہے عون المعبود قال فی عمدۃ القاری الاذان الثالث الذی ھو الاول فی الوجود لکنہ ثالث باعتبار مشروعیۃ باجتھاد عثمانؓ وموافقۃ سائر الصحابۃ بالسکوت وعدم الانکار فصار اجماعا سکوتیا ۔ اور فتح الباری سے بھی معلوم ہوگیا ۔ خلیفہ مطاع الامر تھے اسلئے لوگوں نے لیا ۔ دو اذان دینے سے ہرگز جمعہ باطل نہ ہوگا کیونکہ ثابت ہوگیا علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین سے حضور کا فرمان ہے سنت خلیفہ کو پکڑنا ۔ اور بھی حدیث میں ہے ۔ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم ۔ میرے اصحاب مثل تاروں کے ہیں ان میں سے جس کی اقتدا کروگے راہ پاؤگے ۔ تو صحابہ ذی رتبہ خلیفہ کی اقتدا سے جمعہ باطل ہوگا ۔ اگر کہو کہ اس حدیث کے بنا پر ابن عمر کو قول کی اقتدا کر کے بدعت کہیں گے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کا بدعت کہنا بمعنے بدعت ضلالہ اور علی سبیل الانکار تھا یہ احتمال ہے اور احتمال ہے زمانہ رسالت میں نہ ہونا کہنا بمعنے لغوی ہے ۔ اور اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال تو تم بھی لغوی کہہ کر دو اذان سے پڑھتے رہو جیسا کہ ابن عمر پڑھتے رہے اور یہ بھی ہے کہ ابن عمر کا کہنا بدعت فرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں میرے خلیفہ کی سنت کو لازم پکڑو متروک ہوگا کیونکہ حضور کا خلاف نہیں لیا جائیگا اور یہاں احتمال ثانی پر محمول کرنے سے جمع ہوگا ورنہ فرمان رسول اللہ صلعم لیا جائیگا ۔

اور بھی اگر جمعہ باطل ہو تو حضرت عثمان رضؓ نے جب سے اذان زیادہ کیا تب سے قبضت الامر کے بنا پر ثابت رہا تو تمام صحابہ اور خصوصاً اُن صحابہ کا جن کو جنت کی بشارت دی گئی ہے جیسے حضرت عثمان وعلی وطلحہ وزبیر وغیرہ ۔ ان سبھوں کا جمعہ باطل ہوتا رہا ۔ اور صحابہ وتابعین لوگ اپنی زندگی تک ہر ہفتہ ایک وقت تارک صلوٰۃ ہوئے ۔ اور حضور (صلے اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میرا زمانہ بہتر ہے ۔ پھر وہ لوگ جو قریب ہیں ۔ پھر وہ لوگ جو قریب ہیں ۔ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ۔ بخاری مسلم ۔ تو خیر کیسے ہوئے واللہ اعلم بالصدق والصواب

ہدایت المسلمین فی جواب المقلدین ۔ اس رسالہ میں فاتحہ خلف الامام ۔ رفیعدین ۔ آمین بالجہر ۔ سینہ پر ہاتھ باندھنے ۔ اور گاؤں میں جمعہ پڑھنے کا ثبوت ہے ۔ قیمت صرف ۲؍ محصول ڈاک علیحدہ ۔
ملنے کا پتہ :۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

تحفۃ الاطفال [illegible] اعتراضات کا جواب [illegible]

تورات۔ انجیل میں لکھا پاتے ہیں وہ ان کو نیک کاموں کا حکم دیتا ہے اور برے کاموں سے روکتا ہے اور پاک چیزیں ان کے لئے حلال کرتا ہے اور پلید چیزیں حرام کرتا ہے اور ان سے بوجھ اور گلے کے طوق دور کرتا ہے۔"

(اہلحدیث ۴۔ ستمبر ۳۶ء)

پس حافظ صاحب بتلائیے اس میں کوئی شک ہے کہ محلل اور محرم کا فاعل رسول اللہ ہیں دیگر یہ کہ نہ ذات خاص کی حیثیت سے بلکہ بوصف رسالت یعنی باصطلاح منطق مشروطہ عامہ ہے۔ پس جو کچھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دین میں از قسم حرام یا حلال فرما گئے۔ بذریعہ قرآن یا بذریعہ حدیث وہ اس صفت کے ماتحت ہے۔

ازالۂ شبہ | شاید آپ کو یا آپ کے کسی ہم خیال کو شبہ ہو کہ اگر رسول اللہ صلعم بھی کسی چیز کے محرم (حرام کرنے والے) ہوتے تو دوسری جگہ یہ ارشاد کیوں نازل ہوتا:۔

لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ

کیوں حرام کرتا ہے تو اس چیز کو جسے اللہ نے تیرے لئے حلال کیا۔

اس شبہ کا جواب بطریق منطق یہ ہے کہ قضیہ ضروریہ مطلقہ اور مشروطہ عامہ میں تناقض نہیں ہوتا۔ یعنی تحرّم میں آنحضرت کی ذات فاعل بحیثیت ذات ہے اور یحرّم میں ذات محمد صلعم بوصف رسالت فاعل ہے۔ (فافهم ولا تعجل)

خاتمہ | ناظرین کرام! ہمارا اور اہل قرآن کا اختلاف یہ ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے خدا کی طرف سے سوائے قرآن کے کوئی اور ذریعہ علم ملتا یا نہ ہم (قائلین حدیث) اس کے قائل ہیں اور اہل قرآن (بجمیع اصنافہم) اس سے منکر ہیں۔ ہم نے اپنا دعویٰ اس مضمون میں ثابت کر دیا ہے اور حافظ محب الحق صاحب اور دیگر اخوان یوسف کے دلائل کا جواب دیدیا ہے۔ تاہم کسی صاحب کو حافظ صاحب کی کتاب "بلاغ الحق" میں کوئی بات قابل جواب نظر آئے جس کا جواب ہماری تحریر میں ان کو نہ ملے نہ نصاً نہ اشارۃً نہ دلالۃً نہ اقتضاءً تو وہ ہمیں اطلاع دیں۔

پس حافظ صاحب! | ع

اب تو جاتے ہیں میکدہ سے میر!
پھر ملیں گے اگر خدا لایا ؎

اطلاع | سلسلہ ہذا کے دوسرے حصے کا ذکر اس مضمون کے جواب میں ہوگا جو رسالہ "ترجمان القرآن" حیدرآباد دکن میں بعنوان "شخصیت پرستی" ماہ صفر سنہ رواں میں نکلا ہے۔ جس کا ذکر "اہلحدیث" ۱۲۔ اگست میں ہو چکا ہے۔ ناظرین دعا کریں کہ خدا اسکو بھی پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔

~~~~~~~~~~

اتباع قرآن مجید و حدیث نبوی

لازم ملزوم ہیں

(بقلم مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا سندرپوری ملک بنگال)

قرآن مجید اگر خدائے ذوالجلال کا کلام ہے تو حدیث شریف اس کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا نام ہے۔ قرآن مجید اگر متن ہے تو حدیث نبوی صلعم اس کی شرح ہے۔ قرآن کو اگر شمس (سورج) سے تشبیہ دی جا سکتی ہے تو لاریب حدیث کو قمر (چاند) کہا جا سکتا ہے۔ غرضیکہ یہ دونوں لازم و ملزوم شرطاً مشروطاً ہیں۔

(۱) یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و رسولہ ولا تولوا عنہ وانتم تسمعون ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وھم لا یسمعون۔ (سورہ انفال)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی اور مت پھرو اس سے اور تم سنتے ہو اور مت ہو مانند ان لوگوں کے کہ کہتے ہیں سنا ہم نے اور وہ نہیں سنتے۔

(۲) احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین (سورہ عنکبوت)

کیا لوگوں نے یوں سمجھ لیا ہے کہ صرف اتنی ہی بات کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے ہیں اور ان کی آزمائش نہ ہو گی حالانکہ البتہ ہم نے پہلے لوگوں کو بھی آزمائش میں ڈالا ہے سو البتہ نکھاریگا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کہ سچے ہوئے اور البتہ نکھاریگا جھوٹوں کو۔

(۳) یومئذ یصدر الناس اشتاتا لیروا اعمالھم فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ (سورہ زلزال)

اس دن لوگ قسم قسم ہو کر پیش ہونگے تاکہ دکھائے جاویں عمل ان کے سو جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسکے نتیجے کو دیکھ لیگا اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہو گی۔ وہ بھی اسکا نتیجہ دیکھ لیگا

(۴) رسلا مبشرین و منذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل وکان اللہ عزیزا حکیما (سورہ نساء)

رسول خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے بھیج دیئے تاکہ رسولوں کے بعد اللہ پر کوئی عذر باقی نہ رہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(۵) ویوم ینادیھم فیقول ماذا اجبتم المرسلین
~~~~~~~~~~

"جب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لوگوں نے کسی چیز کی حرمت دریافت کی تو فرمانِ خداوندی صادر ہؤا۔ قل لا اجد فیما اوحی الیّ محرمًا علیٰ طاعم یطعمہ الا ان یکون میتۃ الخ (اے رسول کہہ دو کہ ہم پر خدا نے وحی کی ہے اُس میں تو ہم فلاں فلاں چیزوں کے سوا (جو اوپر بیان ہوئیں) کسی کھانے والے پر جو کچھ کھا رہا ہو حرام نہیں پاتے۔ آپ حرمت قرآن مجید میں تلاش فرماتے تھے اور اپنے جی سے حکم نہ دیتے تھے۔ پھر کوئی دوسرا حرام کرنے کا کیونکر مجاز ہو سکتا ہے۔ لا اجد سے صاف ظاہر ہے کہ وحی خداوندی قرآن مجید ہی ہے۔ جس میں حکم تلاش فرماتے تھے۔ اپنے اقوال و افعال ماسوائے قرآن یعنی وحی خفی میں تلاش نہ فرماتے تھے۔ علیٰ طاعم یطعمہ بھی قابل توجہ ہے۔ یعنی حرمت رزق میں ہے جو لوگ کھاتے پیتے ہیں۔ جو بالعموم انسان نہیں کھاتے وہ رزق نہیں فرمان ہے کلوا من طیبات ما رزقنکم۔ خدا کے دیئے ہوئے رزق میں طیب اور ستھری چیزیں کھاؤ۔ اور جو رزق نہیں اور طیب نہیں وہ نہ کھاؤ۔ مثلاً درندے، کتے، بلی، حشرات الارض، کہ یہ رزق نہیں اور طیب بھی نہیں"

(بلاغ الحق ص۱۴۳)

اہلحدیث | آپ کا یہ فقرہ کہ

"لا اجد سے ظاہر ہے کہ وحی خداوندی قرآن مجید ہی ہے"

یہ ایک پرانی رٹ ہے۔ جیسے بھوکوں کے حق میں مثل ہے "دو اور دو چار روٹیاں" وحی جلی اور خفی کی بحث پہلے ہو چکی ہے۔ ناظرین اسے اپنے موقع پر ملاحظہ فرمائیں۔ حافظ صاحب کی کمال دور اندیشی کی ہم داد دیتے ہیں۔ یہ دور اندیشی مولوی عبد اللہ چکڑالوی سے بھی نہیں ہو سکی۔ ان پر سوال ہؤا کرتا تھا کہ کتے، بلے کی حرمت قرآن سے دکھاؤ ورنہ کھاؤ۔ تو وہ کہتے تھے کتے کی حرمت کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ "الخنزیر" کا لفظ اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرتے اور تفصیل اس کی یوں کرتے کہ خنزیر سے مراد سؤر اور اَل سے مراد کتا۔ جس پر طلبا مدارس ہنسی اڑاتے۔ مگر حافظ محب الحق صاحب نے اس جواب کو کافی نہیں سمجھا اور کس لطافت سے قرآن فہمی کی داد دی ہے کہ کتا، بلا اور حشرات الارض وغیرہ رزق نہیں ہیں اور طیب بھی نہیں۔ مگر جناب نے یہ خیال نہیں فرمایا کہ ہمارے اس دعوے کی دلیل کیا ہے۔ کیا ہم مسلمانوں کے حق میں رزق طیب نہیں ہے یا چینیوں اور جاپانیوں کے حق میں بھی طیب نہیں ہے جو ہر قسم کا گوشت کھا جاتے ہیں۔ مسلمانوں کو بے شک ان چیزوں سے نفرت ہے لیکن یہ نفرت فطری اور طبعی نہیں بلکہ مذہبی تعلیم کے ماتحت ہے تو یہ الگ بات ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان سؤر کے گوشت کو طیب نہیں سمجھتے۔ بلکہ اس سے نفرت کرتے ہیں[1]۔ حالانکہ دوسری ہمسایہ قوموں کے افراد فرمائشیں دے کر ہوٹلوں میں پکواتے ہیں۔ اعتبار نہ ہو تو کسی بڑے ریلوے سٹیشن کے "ریفرشمنٹ رُوم" میں چلے جائیے اور معلوم کر کے ہمارے بیان کی تصدیق کیجئے۔

حافظ صاحب! | آپ بحکم خداوندی

وأتوا البیوت من ابوابھا

سیدھے رستے سے آئیں۔ یا تو اپنے دعوے کے مطابق کتے بلے اور حشرات الارض وغیرہ کی حرمت قرآن شریف سے دکھائیے یا ان کو نوش جان فرمائیے اور اگر آپ کو نوش جان کرنے میں طبعی کراہت ہو تو اپنے ماتحتوں کو نوش کرنے کی اجازت دیجئے۔

یہ دو رنگی ٹھیک نہیں ؎

سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

اس سے آگے آپ نے آیت اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ لکھ کر اس کے معنی بیان کئے ہیں۔ جس کے متعلق مفصل بحث پہلے آ چکی ہے۔

آگے چل کر آپ نے سونے چاندی کی حرمت پر بھی غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"پھر جب بغیر خدا کے حرام کئے ہوئے کوئی چیز حرام نہیں ہو سکتی تو زینت کو حرام کس نے کیا۔ اُس نے تو حرام نہ کیا جس نے سونے چاندی اور ریشم کو مردوں کے لئے حرام کیا ہے۔ کیونکہ ان چیزوں کی حرمت تو قرآن مجید میں نہیں آئی۔ پھر جب خدا نے حرام نہ کیا تو ہرگز ہرگز رسول اللہ صلعم نے بھی حرام نہ کیا، کیونکہ حرام کرنے کا خدا کے سوا کوئی بھی مجاز نہیں۔ پھر کیا ان کی حرمت افترا علی اللہ ہے"

(بلاغ الحق ص۱۵۴)

اہلحدیث | ہاں جناب ہم آپ کو صاف بتائیں کہ ان چیزوں کو اسی ذات ستودہ صفات نے حرام بتایا ہے جس کی شان میں یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىِٕثَ وارد ہے۔ آپ سمجھیں ہوں گے کہ یحرم کا فاعل کون ہے، خطرہ ہے کہ آپ کہیں جلدی میں اس کا فاعل "خدا" نہ بتا دیں۔ اس لئے ساری آیت مکرر نقل کرتے ہیں پس سنئے۔

نوٹ:۔ ۳ ستمبر کے "اہلحدیث" میں بھی پہلے یہ آیت نقل ہو چکی ہے۔ آج مکرر پڑھئے۔

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىِٕثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ (الآیہ)

ترجمہ بھی آپ کی خاطر دوبارہ نقل کرتے ہیں جو یہ ہے:۔

"رحمت کے حقدار وہ لوگ ہیں جو رسول نبی امی کی پیروی کرتے ہیں جس کو اپنے نزدیک

[1] با ستثنا ان مسلمانوں کے جو ہوٹلوں میں سب کچھ کھاتے ہیں

اشعار یہ ہیں :- ؎

پکارے جو واحد خدا کو تو کافر
کہے گر بشر مصطفےٰ کو تو کافر
پڑھے گر حدیث صدق کو تو کافر
اگر راہ حق[1] پہ فدا ہو تو کافر

مگر بد عقیدوں پہ کشادہ ہیں راہیں
خدائی میں مالک نبیؐ کو بنائیں
تعصب سے فرمان حق کا مٹائیں
پیغمبر کی سنت سے تیور چڑھائیں
شب و روز بدعت سے روزی کمائیں
مزے سا تیوں قل چلیوں کے لائیں
نہ کچھ فسق میں پھر بھی نقصان آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

نبی کو میلادوں میں حاضر ٹھہرائیں
نہ کروٹے[2] بدنام یہ نعتیں سنائیں
نبی پر تماثیل چوروں کی[3] لائیں
عجب ہے ادب کی انہی ہیں نگاہیں
ادب میں نہ کچھ پھر بھی نقصان آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

~~~~~~~~~~~~

اثبات التوحید } قاضی فضل احمد لدھانوی نے جماعت اہل حدیث، مولانا اسماعیل شہیدؒ اور علمائے دیوبند پر کفر کا فتوے لگایا تھا۔ اس کے جواب میں "اثبات التوحید" میں قریباً تیس ۳۲ مختلف مسائل پر بحث کرکے قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے قاضی صاحب کے اعتراضات کو توڑ دیا ہے۔ قابل دید ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلےٰ۔ قیمت ۸ محصول علیحدہ منگوانے کا پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

حدوث وید کا ثبوت

ایک کتھا سے

بقول بابو نہال سنگھ جی یورپ کے بڑے بڑے نامی گرامی محققین نے وید کا زمانہ زیادہ سے زیادہ گیارہ ہزار برس قبل مسیح تجویز کیا اور کم سے کم ساڑھے چار سو برس قبل مسیح قرار دیا ہے (دیباچہ بھومکا ص۱۱) اس پر ویدک عالموں نے اپنا سر پیٹ لیا اور ان سے جو کچھ بن پڑا پورے دریا دلی سے ان کو القاب عطا کئے ملحد، متعصب، بددیانت۔ یہ سب کچھ کہا اور لکھا گیا حتےٰ کہ بڑے بڑے پروفیسروں کو سنسکرت سے جاہل اور وید کا دشمن قرار دیدیا گیا۔ (دیباچہ ص۸)

لیکن اس سے تو ہم نے یہ سمجھا ہے کہ قدرت نے آریہ سماج کو یہ تنبیہ کی ہے کہ تم جو اہل یورپ کی ہر وہ رائے جو اسلام کے خلاف تمہیں نظر آتی ہے بڑی خوشی سے نقل کرکے کہتے ہو کہ یورپ اسلام پر بڑا سنگین اور ڈبل اعتراض کر رہا ہے۔ پہلے اپنے یہاں آکر تو دیکھو کہ تمہارے بنیادی پتھر کو خود انہی یورپ والوں نے جڑ سے اکھیڑ دیا اور "قدامت وید" کا قصر ارار کر دھڑ ام سے زمین پر آ گرا ہے۔

مگر آج ہم نہ یورپ والوں کے قول کو پیش کرتے ہیں نہ سائن آچاریہ اور بھی دھر کے اقوال کا اقتباس لکھنا چاہتے ہیں۔ بلکہ ہم تو ایک نہایت واضح دلیل سے مسئلہ قدامت وید کی تردید کرینگے۔ اور پھر لطف یہ کہ سوامی جی کے پرمان ہی کو زیر بحث لانے سے اس مسئلہ پر روشنی پڑتی ہے۔

بھومکا میں "تلازمات وید کی غلط فہمی" کے عنوان سے ایک کتھا نقل فرماتے ہیں :-

"پرجاپتی برہما جو چار منہ والا آدمی تھا اپنی بیٹی سرسوتی کے پاس بہ نیت بد گیا"

اس کی تردید میں آپ پرجاپتی سے مراد سورج اور بیٹی سرسوتی سے مراد صبح کی شفق قرار دیکر یوں رقمطراز ہیں کہ :-

"اور یہ کہانی بالکل جھوٹ ہے کیونکہ یہ کتھا نہیں ہے بلکہ تلازمہ ہے جس طرح کہ جو شے کسی سے پیدا ہوتی ہے وہ اس کی اولاد کے مثل ہوتی ہے اور وہ خود بمنزلہ اس کے باپ کے ہوتا ہے۔ اسی طرح باپ یعنی سورج شفق میں جو بمنزلہ سورج کے دختر کے ہے اپنی کرنوں سے حلول کرتا ہے اور اس طرح دن بمنزلہ فرزند کے پیدا ہوتا ہے"

سوامی جی اس عجیب و غریب تلازمہ کو سمجھانے کے لئے مکرر لکھتے ہیں :-

"گویا شفق کے بطن سے جو سورج کے دختر کی طرح ہے سورج کی کرن "بصورت نطفہ" سے اس کا فرزند یعنی دن پیدا ہوتا ہے" (بھومکا ص۲۹)

ناظرین! آپ "تلازمہ کی ایجاد بندہ" اصطلاح کو سمجھنے کے لئے بھومکا ص۲۹۶ بھی دیکھ لیں۔ جہاں آپ نے تلازمہ کا دوسرا نام استعارہ بتلایا ہے۔ اس تصریح کے بعد ہم ناظرین کو سوامی جی کی "ردیک النکار" یعنی استعارہ سے آشنا کرنے کے لئے اتنا اور بتاتے ہیں کہ علمی اصول کے مطابق سوامی جی بھی استعارہ کے ارکان مشبہ اور مشبہ بہ کو مانتے ہیں۔ جس میں وجہ شبہ بھی ضروری ہوتی ہے۔ مثلاً عربی کا شعر ہے ؎

قامت تظللنی ومن عجب
شمس تظللنی من الشمس

شاعر کہتا ہے کہ میری معشوقہ جو کہ حسن و جمال میں خود ایک آفتاب ہے، آفتاب کی گرمی سے بچانے کے لئے مجھ پر سایہ کر رہی ہے (لیکن سایہ کیسے ہوگا؟ ایک آفتاب اگر آڑ میں ہوگیا تو دوسرا آفتاب سر پر ہے)

---

[1] مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ
[2] نہ کروے بدنام مدینے والا لڑیا۔
[3] اخبار الفقیہ امرتسر، ستمبر میں سلطان محمود کا قصہ سنا کر حضور کی تمثیل دی ہے۔
~~~~~~~~~~~~

(سورہ قصص)
اور جس دن پکاریگا ان سب کو پھر کہیگا کہ کیا
جواب دیا تم نے پیغمبروں کو۔
(۵) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم قل اطیعوا اللہ
والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکٰفرین
(سورہ آل عمران)
اے رسول سب لوگوں سے کہدے کہ اگر تم
اللہ کو چاہتے ہو تو میری تابعداری کرو اللہ تعالیٰ
تم کو چاہیگا اور تمہارے گناہ بخش دیگا اور
اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے رسول تو کہدے
کہ اللہ کی اور رسول کی حکم برداری کرو اگر
وہ اس سے پھر جائیں تو بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔
(۶) یوم تقلب وجوھہم فی النار یقولون یٰلیتنا
اطعنا اللہ واطعنا الرسولا (سورہ احزاب)
جس دن ڈالے جاوینگے اوندھے منہ بیچ دوزخ
کے کہیں گے اے خرابی ہماری کاش کہ ہم نے
اللہ کی اور رسول کی تابعداری کی ہوتی۔
حاصل کلام۔ قرآن کے اترنے کا مقصد یہ ہے کہ اسکے موافق
عمل ہو۔ جب عمل نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ پس جس کسی کو
ایمان و اسلام کی غیرت ہو اس کو لازم ہے کہ خلاف
شرع کاموں سے توبہ کرے اور شادی و غمی، بیماری
تندرستی، امیری، فقیری، ہرصورت و ہرحالت میں
حتے الوسع یہ خیال اور کوشش رکھے کہ جو کام ہو قرآن
اور حدیث کے موافق ہو۔
اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر چلنے
کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!
ما حضر فی القلب فھوا موجود فان کان
ما ملاء فلیعمل۔ وما علینا الا البلاغ

اتباع الرسول۔ حجیت حدیث اور اتباع رسول صلعم
پر تحریری مباحثہ مابین مولانا ثناء اللہ صاحب اور مولوی
احمد الدین امرتسری۔ قیمت ۴ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

شان نبی علیہ السلام از روئے تقویۃ الایمان

(از قلم مولوی عبدالعزیز صاحب۔ کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ)

خدا جانے ان نام نہاد ملانوں کو اُس ذات مقدس
حضرت مولانا اسماعیل شہید علیہ الرحمہ سے کونسا دیرینہ
عناد ہے۔ جس کی وجہ سے آئے دن ان کی رگ حمیت
پھڑکتی رہتی ہے۔ سب وشتم، طعن و تشنیع شب وروز
اس پاک وجود مسعود پر کرتے ہوئے زبان درازی
کرکے اپنی گندی فطرت کا ثبوت پیش کرتے رہتے ہیں
کبھی کوئی "الفقیہ" اخبار کے اوراق کو ......
سے سیاہ کرکے شاہ شہیدؒ پر اتہام لگاتا ہے، ناحق
بدنام کرتا ہے۔ میں کہتا ہوں اس مجاہد بزرگ پر جو
صرف ناموس رسول کی خاطر دین حق کی اشاعت کیلئے
راہ حق میں جان پر کھیل کر قربان ہوجاتا ہے۔ اس پر
جتنا جی چاہے افترا پردازیاں کریں۔ تم میں کون شخص
ایسا ہے جس کو ہمارے سامنے پیش کرسکتے ہو کہ وہ
جس مجلس میں کھڑا ہوکر پند و نصائح، وعظ و تذکیر
کرے اور لوگ معاً اس کے گرویدہ ہوکر حلقہ بگوش
اسلام ہوجائیں۔ یہ وصف یہ تعریف یہ کمال صرف
اس وجود واحد میں تھا۔ جہاں ان کی مبارک آواز
پہنچی بس لوگ گرویدہ ہونے شروع ہوئے لیکن
والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ
والذی خبث لا یخرج الا نکدا۔ زمین پاک سے
پھل اور پھول میوہجات اور جواہرات نکلتے ہیں۔
خبیث زمین شور اور بنجر سے کانٹے بدبودار بوٹیاں
پیدا ہوتی ہیں۔ ؎
محل است سعدی و درچشم دشمناں خار است
یہ حیرانی ہے کہ ان مخالفین کو شہیدؒ سے کونسا
رنج ہے۔ ہاں حب نبیؐ کی آڑ میں کچھ الزامات
شاہ شہید پر لگایا کرتے ہیں اور مشہور کرتے ہیں کہ
"تقویۃ الایمان" میں شان رسول کی تنقیص کی گئی ہے

ذیل میں صرف چند حوالجات نقل کئے جاتے ہیں
جن سے کتاب تقویۃ الایمان کا عوام الناس کو علم
ہوجائے گا کہ اس میں کس قدر جناب پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کی تعریف و فضیلت بیان کی گئی ہے۔
شروع کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:۔
"الٰہی ہزار ہزار شکر تیری ذات پاک کو کہ ہم کو
تو نے ہزاروں نعمتیں دیں اور اپنا سچا دین بتایا اور
سیدھی راہ چلایا اور اصل توحید سکھائی اور اپنے
حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں بنایا"
طعن کنندہ حضرات غور کریں کہ آپ نے کیسے پُرزور
الفاظ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کو
نعمت عظیم بتایا ہے۔
پھر لکھتے ہیں کہ:۔
"سب سے بہتر راہ یہ ہے کہ اللہ اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام کو اصل رکھئے اور اسکی
سند پکڑئیے اور اپنی عقل کو کچھ دخل نہ دیجئے"
(تقویۃ الایمان ص۱)
ایسے لوگ (مخالفین) جہاں ہمارے اسلاف کی عزت
پر حملہ کرتے ہیں وہاں زمانہ حاضرہ کے ہمارے مقتداؤں
پر حملہ کرنے میں بھی بڑے دلیر ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں
ہمارے گاؤں کے ایک مُلا بشیر صاحب اخبار الفقیہ
میں چند ٹوٹے پھوٹے اشعار لکھ کر ہمارے سردار
حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کرکے
لکھتا ہے کہ ان کو یاد کرلو۔
مولانا موصوف تو ایسی باتوں میں شیخ شیرازیؒ
کے قول پر عمل کیا کرتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم
ہی ملا جی مذکور کو اسی طرح کے اشعار میں جواب دیں
وہ بھی ان اشعار کو یاد کرلیں ان کے کام آئیں گے

اثبات التوحید اول بروقت ملنی نقوز بر طرف (۹۶) اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ قیمت ۴ر (منیجر)

فتاویٰ

س ۱۴ } ہماری بستی میں تین مسجدیں ہیں۔ ایک بستی سے پچھم کی جانب۔ دوسری بستی کے اندر۔ تیسری بستی سے پورب کی طرف۔ پچھم جانب کی مسجد پختہ اور بہت پرانی ہے۔ جہاں کہ ساری بستی کے لوگ اکٹھے ہوکر نماز جمعہ پڑھتے ہیں مگر درمیان میں لوگ آپس کی خانہ جنگی سے ایک امام کو منبر سے ہٹا کر دوسرے شخص کو امام بنالیا۔ بعد دو چار جمعہ کے انکو بھی ہٹاکر تیسرے کو امام بنایا اور طرح طرح کا پروپیگنڈا کیا کہ فلاں کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے، فلاں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اسیطرح کا جھگڑا یہاں رات دن ہوا کرتا ہے۔ چند آدمیوں نے ان لوگوں کی بُری حرکات دیکھ کر پورب کی جانب مسجد میں نماز جمعہ پڑھنا شروع کیا اور یہاں محلے کے لوگ پنجگانہ فریضہ ادا کرتے ہیں؟ اسی درمیان میں تیسری مسجد کے لوگ ان چند آدمیوں کے پاس آئے اور کہا کہ بستی کے اندر جو مسجد ہے اُسی میں ہم لوگ مل کر نماز جمعہ پڑھیں۔ تب پورب کی جانب کے لوگوں نے کہا کہ جس جھگڑے اور فساد سے ہم لوگ علیحدہ اور الگ نماز پڑھتے ہیں پھر اسی گروہ میں شامل ہوکر نماز جمعہ پڑھیں یہ ٹھیک نہیں۔ اگر آپ لوگوں کا جی چاہے تو آپ لوگ یہیں پورب جانب مسجد میں آکر ہم لوگوں کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے ایسا تو کیا نہیں بلکہ ایک تیسری مسجد جو بستی کے اندر تھی نماز جمعہ پڑھنا شروع کیا۔ اب آج کل ہمارے یہاں تین نمازیں جمعہ کی ہوتی ہیں اب سوال یہ ہے کہ ایسی جگہ تین مسجدیں اور تینوں میں نماز جمعہ کا ہونا اور پڑھنا کیسا ہے اور پورب کی جانب کی مسجد میں نماز پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

(خاکسار محمد شفیع سلفی)

ج ۱۴ } جہاں تک ہوسکے جمعہ ایک جگہ پڑھنا چاہئے۔ محض نفسانیت کی وجہ سے افتراق اچھا نہیں۔ اگر بہ نیت رفع شر ایک آبادی میں دو یا تین جگہ نماز جمعہ پڑھی جائے تو منع نہیں۔ واللہ یعلم المفسد من المصلح الآیہ۔ اللہ اعلم!

س ۱۵ } زید کی نکاح خوانی ایک کنواری لڑکی کے ساتھ ہوئی۔ نکاح کے چند دنوں بعد لڑکی بیمار ہوگئی۔ اور رسوم شادی کے بغیر غیر مدخلہ ہی فوت ہوئی۔ یعنی زوج سے ہم بستر ہونے سے پہلے ہی انتقال کرگئی۔ اب اگر لڑکی مذکورہ کی ماں جو بیوہ ہے زید موصوف کے ساتھ نکاح کرے تو از روئے قرآن و حدیث جائز ہے؟

(یکے از خریداران اہلحدیث ازمری نگر)

ج ۱۵ } زید کا اس کی منکوحہ غیر مدخولہ کی ماں سے نکاح جائز نہیں۔ لقولہ تعالیٰ و اُمہات نساءکم یعنی تمہاری بیویوں کی مائیں بھی تم پر حرام ہیں۔

اللہ اعلم!

س ۱۶ } زید کا نکاح بعمر ۵ سال ہندہ کے ساتھ ہوا۔ ہندہ کی عمر اس وقت ۲۰ سال کی تھی۔ ہندہ کو اپنی عفت سنبھالنا نہایت دشوار ہوگیا ہے حتےٰ کہ ایک لڑکی ناجائز فعل سے ہندہ کو پیدا ہوئی ہے۔ والدین ہر دو جانب کے اس ناجائز فعل سے پھانسی کھانے کو تیار رہیں۔ عورت بار بار استدعا کرتی ہے کہ میری خلاصی ہو جس طرح سے ہو۔ کیا حکم ہے؟

(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۶ } جس طرح نابالغ کی طرف سے بوقت نکاح باپ ولی ہوسکتا ہے بوقت ضرورت طلاق بھی ولی دے سکتا ہے۔ کذا قال الشیخ ابن تیمیہؒ (اختیارات)

س ۱۷ } کوئی بارہ سال گزرے کہ بکر نے اپنی دو سال کی بچی مسمات ہندہ کا نکاح خالد کے دودھ پیتے بچے (بعمر ۶ ماہ) زید سے کرادیا تھا۔ زید اب بمشکل ۱۲ تیرہ برس کا ہے۔ مگر اس کی بی بی ہندہ جوان ہے زید اپنی بی بی کو تا حال سنبھالنے کے بالکل ناقابل ہے اُس میں اور اُس کے والد مسمی خالد میں طاقت نہیں کہ ہندہ کا خرچ بھی برداشت کرسکیں۔ ادھر ہندہ جوان ہے وہ اور اس کا باپ بکر اب خواہشمند ہیں کہ اگر طلاق حاصل ہوسکے تو دوسری جگہ نکاح کرادیں مگر زید (ہندہ کا خاوند) اور خالد (ہندہ کا سسر) طلاق دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تو ایسی صورت میں

(الف) آیا ہندہ طلاق لے سکتی ہے اور دوسری جگہ نکاح کراسکتی ہے یا کہ نہ (ب) اگر جواب اثبات میں ہو تو اس کو ایس بات میں کس طرح کامیابی حاصل کرنی چاہیئے؟ (محمد انور از پشاور چھاؤنی)

ج ۱۷ } لڑکی کو فسخ نکاح کرانے کا حق حاصل ہے۔ خدا سمجھ دے ایسے لوگوں کو جو اپنے اختیارات کو غلط استعمال کرتے ہیں اور شیر خوار بچے بچیوں کا نکاح کردیتے ہیں اور ان کو تباہی میں ڈال کر پھر فتوے پوچھتے ہیں۔ کیا اچھا ہو اگر نکاح کرنے سے پہلے پوچھ لیا کریں۔

س ۱۸ } بدقسمتی سے یہ حالت ہے کہ نماز میں خیالات کہاں کے کہاں چلے جاتے ہیں۔ رکوع میں جاکر شک پڑ جاتا ہے کہ میں نے قیام کی حالت میں فاتحہ نہیں پڑھی۔ یا اُس کے ساتھ دوسری سورت ملانی چوک گئی ہے۔ تو کیا رکوع سے واپس جاکر پڑھنا شروع کیا جاوے اور نماز کے آخر پر سجدہ سہو ادا کیا جاوے اور اگر دوسری طرح نہیں تو کیا کرنا چاہیئے (مسائل مذکورہ)

ج ۱۸ } فاتحہ رہ جائے تو رکعت دوبارہ پڑھے سورۃ بھول جائے تو سجدہ سہو کرے۔ اللہ اعلم!

س ۱۹ } زید نے مجلس مسلمانان میں یوں کہا کہ میں نے اپنی دختر ہندہ نابالغہ کا ایجاب بکر کے لڑکے خالد کو دیا۔ بکر نے کہا کہ میں نے اپنے لڑکے خالد کے لئے قبول کیا۔ حالانکہ خالد ہزار میل کے فاصلہ پر باہر ملازم ہے۔ اب زید دینے سے انکاری ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا زمانہ خیر القرون میں کوئی ایسا واقعہ ہوا ہے کہ بالغ لڑکے کا ایجاب قبول باپ کرسکتا ہے یا نہ۔ اگر کرسکتا ہے تو کیا لڑکے کو بھی اس کا باپ

اس میں معشوقہ جس کو ادعاً سورج قرار دیا ہے مشبہ ہے اور سورج (کرۂ نہاری) مشبہ بہ ہے۔
وجہ شبہ حسن و جمال ہے جو دونوں میں مشترک ہے اسی طرح سوامی جی کی عبارت میں لازماً سورج مع شفق مشبہ قرار پائے گا۔ اور باپ مع بیٹی مشبہ بہ قرار پائے گا۔ اور وجہ شبہ ایسی ضرور پائیگی جس کے لکھنے کے لئے ہم بادل ناخواستہ مجبور ہوئے۔
یعنی وجہ شبہ نطفہ کا ڈالنا قرار پائیگا جسکو بقاعدہ روپک النکار (استعارہ) دونوں میں مشترک ماننا پڑیگا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ جس طرح سورج اپنا کرن نامی نطفہ شفق میں ڈال کر دن پیدا کرتا ہے اسی طرح باپ بھی اپنا۔ نطفہ بیٹی میں ڈالکر اولاد پیدا کرتا ہے بلکہ بہ قاعدہ استعارہ باپ بیٹی کے مشبہ بہ قرار پانے کے لئے باپ کا بیٹی میں نطفہ ڈالنے کا برتاؤ (مجامعت) اتنا واضح ہونا چاہئے کہ اس کو دوسرے کے لئے مشبہ بہ بنا سکیں جس طرح کہ معشوق کے خوبصورت چہرہ کو آفتاب کے ساتھ تشبیہ دینے میں مشبہ بہ یعنی آفتاب اپنے حسن و جمال میں اتنا واضح ہے کہ اسکو دوسرے کے حسن و جمال کے واضح کرنے کے لئے مشبہ بہ بنایا جاسکا۔

پس اس علمی اصول کے مطابق جس کو ہم نے (سوامی جی کے ذہن نشین کراتے ہوئے) پیش کیا ہے۔ استعارہ مان کر باپ بیٹی کی مجامعت کا جواز ویدک دھرم میں نہائت اعلیٰ طریقہ سے ثابت ہوا۔
اس کا مجھ کو افسوس ہے کہ سوامی جی کی تاویل و پردہ پوشی اور اصطلاح "روپک النکار" کی آڑ لینے کے باوجود اصل حقیقت چھپ نہ سکی۔
علاوہ اسکے ایک نہائت سادہ سوال یہ ہے کہ تمثیل و تشبیہ تو ہمیشہ جائز باتوں سے دی جاتی ہے مثلاً شاعر کہتا ہے ؎

روئے ہیں فرقت شہ عالی جناب میں
نرگس کے پھول تیر رہے ہیں گلاب میں

یہاں آنکھ کی تشبیہ نرگس کے پھول سے اور آنسو کی تشبیہ گلاب سے دی گئی ہے۔ مگر دیکھو اس استعارہ میں نہ تو کسی بد اخلاق کی تائید ہے اور نہ اس میں کسی امر قبیح کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ پس اگر استعارہ ہی کا اصول برتنا تھا تو وید جیسے ایشوری گیان میں اس قسم کا قبیح استعارہ کیوں برتا گیا جس میں علاوہ قبح کے اصل اغراض اور ابہم ہوگیا ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اس قسم کا قبیح استعارہ و تشبیہ تو کچھ لکھنؤ کے شاعر "چرکین" کے لئے ہی موزوں تھا۔ اگر سوامی جی سورج اور شفق کا تعلق شوہر اور بیوی کی طرح قرار دیتے اور یہ لکھتے کہ جس طرح شوہر اپنی عورت میں نطفہ ڈال کر بیٹا پیدا کرتا ہے اسی طرح سورج شفق میں کرن نامی نطفہ ڈال کر دن پیدا کرتا ہے تو کوئی حرج نہ ہوتا مگر غالباً سوامی جی ایسا کرنے کے مجاز نہ تھے یہی وجہ ہے کہ سوامی جی نے دُہتا کا ترجمہ کنیا (بیٹی ہی) کیا ہے نہ بیوی وغیرہ۔ کیونکہ منتر کے شبد (لفظ) میں اس ارتھ (معنی) کی گنجائش نہ تھی۔
دوسرا سوال یہ ہے کہ باپ بیٹی کے اتصال و مجامعت سے یا بقول سوامی باپ بیٹی کے استعارہ سے اگر ایشور کی مراد سورج اور شفق کے وصل سے دن پیدا کرنا ہے تو صاف طور پر پرمیشر نے اصلی الفاظ کیوں نہ مستعمل فرمائے۔ یعنی سورج اور شفق کے صاف الفاظ کی بجائے باپ اور بیٹی کے اتصال کا استعارہ کیوں ملحوظ رکھا گیا؟ اگر یہ کہیں کہ کلام کا یہ بھی ایک طرز ہے کہ صراحۃً ذکر کرنے کی بجائے استعارہ کے رنگ میں بیان کیا جاوے تو ہم کہیں گے کہ عبارت میں فصاحت بلاغت پیدا کرنے کے لئے کیا صرف باپ بیٹی کے اتصال ہی کا استعارہ رہ گیا تھا کہ جس میں بقول آپ کے صنعت روپک النکار آ تو گئی مگر ہزار خرابیوں کے جلو میں۔
عربی میں کیا خوب لکھا ہے :-

حفظت شیئاً و غابت عنك اشیاء

اس ضروری تحقیق اور تفصیل کے بعد ہم عرض کرتے ہیں کہ چونکہ وہ استعارہ جسے بجان آکر سوامی جی نے تجویز کیا تھا بجائے خود غلط بلکہ معنیً اغلط ہو چکا۔ اس لئے وہ واقعہ جسے کتھا کہہ کر ٹال دیا گیا تھا بحال رہا اور حسب ذیل باتیں اس سے ثابت ہوئیں :-
(۱) وید میں پرجاپتی اور اس کی بیٹی سرسوتی کا نام اور مکمل اتہاس درج ہے۔
(۲) تاریخی واقعات پائے جانے سے ویدوں کا ان انسانوں کے واقعات کے رونما ہونے کے بعد تصنیف ہونا ثابت ہوا جس سے ادعا قدامت وید باطل ہوگیا۔
(۳) وید انسانوں کی تصنیف ہیں نہ کہ ایشور کا الہام پرماتما کا اپاسک :-

محمد عبد الرؤف مدرس مدرسہ جھنڈے نگر بستی

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بٹالوی۔ مصنف ممدوح نے وید منتروں کے اصل الفاظ سے ثابت کیا ہے کہ وید خدا کا کلام نہیں بلکہ رشیوں کی تصنیف ہیں نیز اس قسم کے مخرب اخلاق منتر درج کئے ہیں جن سے یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ وید ہرگز الہامی کتاب نہیں ہو سکتے۔ پڑھئے اور مصنف کی محنت کی داد دیجئے۔ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے۔ جلد منگوالیں۔ قیمت بجائے ۱۲؍ کے رعائتی ۱۰؍ محصول علیحدہ۔

تحفۃ الہند } مصنفہ شیخ سلیم مرحوم۔ یہ مشہور و معروف کتاب کئی دفعہ چھپ کر شائع ہوئی ہے اور ہاتھوں ہاتھ بک جاتی رہی ہے آریہ مت کی تردید میں اور خصوصاً ہندو دھرم کی تردید میں ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۱۲؍ محصول ڈاک علیحدہ۔
منگوانے کا پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

متفرقات

ایمان اہلحدیث کو اس کی توسیع اشاعت کے لئے کئی دفعہ توجہ دلائی جا چکی ہے۔ اگرچہ بعض بہی خواہوں نے کوشش کر کے نئے خریدار بنائے۔ مگر نتیجہ خاطر خواہ نہیں ہوا۔ اس لئے جملہ ناظرین کو عموماً اور بہی خواہوں سے خصوصاً اپیل کی جاتی ہے کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ توحید و سنت کی صدا "اہلحدیث" کے ذریعہ بلند ہوتی رہے تو جہاں تک ممکن ہو سکے عملی کوشش کر کے اسکی خریداری بڑھائیں۔

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء میں ختم ہے۔ اطلاع پاتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ جلد از جلد اطلاع دیں۔ مہلت پانے والے مکرر مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ بلکہ قیمت اخبار ہی بھیجیں۔ بیرون ہند کے خریدار بھی قیمت جلد از جلد ارسال کریں۔ غریب فنڈ والے صاحبان اخبار بدستور جاری رکھنا چاہیں تو حسب قواعد غریب فنڈ داخلہ ارسال کر دیں ورنہ ۳۱۔ دسمبر سے اخبار بند کیا جائیگا۔ (مینیجر اہلحدیث)

۱۰۵ - ۴۳۵ - ۴۴۵ - ۷۱۰ - ۱۰۲۷ - ۲۱۶۸ - ۲۵۷۸ - ۲۷۸۲ - ۳۰۶۳ - ۴۷۷۳ - ۴۹۳۳ - ۵۲۶۸ - ۵۷۳۸ - ۵۸۳۸ - ۶۳۰۸ - ۶۳۲۹ - ۶۶۴۸ - ۶۶۱۴ - ۷۰۳۴ - ۷۱۲۱ - ۷۲۰۲ - ۷۴۱۴ - ۷۴۹۷ - ۷۵۰۳ - ۷۷۰۰ - ۷۹۶۶ - ۸۰۲۸ - ۸۲۴۶ - ۸۲۶۱ - ۸۳۴۵ - ۸۳۵۷ - ۸۳۷۲ - ۸۵۳۶ - ۸۷۸۴ - ۸۸۸۵ - ۹۱۲۲ - ۹۲۲۴ - ۹۲۳۶ - ۹۲۴۲ - ۹۲۷۶ - ۹۴۵۷ - ۹۴۶۳ - ۹۶۰۲ - ۹۶۸۰ (۹۶۳۰) - ۹۶۹۳ - ۱۰۰۴۲ - ۱۰۱۳۲ - ۱۰۲۱۷ - ۱۰۳۵۱ - ۱۰۴۴۵ - ۱۰۴۵۰ - ۱۰۴۵۳ - ۱۰۴۹۰ - ۱۰۶۶۵ - ۱۰۶۶۷ - ۱۰۶۷۱ - ۱۰۷۳۲ - ۱۰۷۷۲ - ۱۰۷۷۶ - ۱۰۸۰۴ - ۱۰۸۰۸ - ۱۰۸۴۰ - ۱۰۹۱۴ - ۱۱۰۳۶ - ۱۱۰۶۷ - ۱۱۰۹۹ - ۱۱۱۷۷ - ۱۱۲۷۵ - ۱۱۲۹۳ - ۱۱۳۰۲ - ۱۱۳۱۲ - ۱۱۳۱۴ - ۱۱۳۲۳ - ۱۱۳۶۱ - ۱۱۴۰۲ - ۱۱۴۰۷ - ۱۱۴۶۳ - ۱۱۴۶۹ - ۱۱۵۰۳ - ۱۱۵۱۵ - ۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۳۱ - ۱۱۵۳۶ - ۱۱۵۴۳ - ۱۱۶۲۸ - ۱۱۶۸۲ - ۱۱۷۲۳ - ۱۱۷۵۱ - ۱۱۷۵۲ - ۱۱۷۷۰ - ۱۱۷۸۴ - ۱۱۷۹۰ - ۱۱۷۹۳ - ۱۱۸۸۷ - ۱۱۹۲۱ - ۱۱۹۶۱ - ۱۱۹۶۹ - ۱۱۹۷۳ - ۱۱۹۷۴ - ۱۱۹۷۵ - ۱۱۹۷۷ - ۱۱۹۸۰ - ۱۱۹۸۶ - ۱۱۹۹۲ - ۱۲۰۴۳ - ۱۲۰۴۸ - ۱۲۰۵۲ - ۱۲۰۶۸ - ۱۲۰۶۹ - ۱۲۰۷۸ - ۱۲۰۹۳ - ۱۲۰۹۵ - ۱۲۱۰۰ - ۱۲۱۰۹ - ۱۲۱۲۰ - ۱۲۱۲۷ - ۱۲۱۳۶ - ۱۲۱۶۸ - ۱۲۱۷۴ - ۱۲۱۷۹ - ۱۲۱۹۲ - ۱۲۱۹۴ - ۱۲۲۱۵ - ۱۲۲۹۴۔

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس
کے لئے عید الفطر کے موقعہ پر
عید آنہ فنڈ
یاد رکھیں۔ تاکید ہے۔ (مینیجر)

غریب فنڈ ۷۹۷۱ - ۱۱۲۹۸ - ۱۱۸۰۵ - ۱۱۹۶۷ - ۱۱۹۷۶ - ۱۲۱۳۲۔

وی پی بھیجے گئے اہلحدیث ۲۶/۲۵ مندرجہ ذیل خریداروں کے نام وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی واپس ہو جائے تو جلد از جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ مکرر یاد دہانی کی ضرورت نہ رہے۔

۵۶ - ۷۷ - ۱۲۴ - ۹۱۵ - ۲۱۰۰ - ۲۱۰۱ - ۲۱۱۹ - ۴۸۵۲ - ۵۲۵۵ - ۵۷۰۵ - ۶۲۷۸ - ۷۴۲۰ - ۸۱۸۶ - ۸۷۴۰ - ۹۲۸۶ - ۱۰۰۴۳ - ۱۰۰۹۷ - ۱۰۱۵۴ - ۱۰۴۶۸ - ۱۰۸۰۶ - ۱۱۰۳۰ - ۱۱۰۳۴ - ۱۱۰۹۳ - ۱۱۱۶۷ - ۱۱۲۵۶ - ۱۱۳۵۶ - ۱۱۳۹۶ - ۱۱۵۱۶ - ۱۱۵۲۰ - ۱۱۵۴۰ - ۱۱۶۹۷ - ۱۱۶۷۸ - ۱۱۷۷۴ - ۱۱۷۸۰ - ۱۱۹۲۹ - ۱۲۰۹۹ - ۱۲۱۰۱ - ۱۲۱۰۲ - ۱۲۱۰۴ - ۱۲۱۰۵ - ۱۲۱۰۷ - ۱۲۱۱۶ - ۱۲۱۱۷ - ۱۲۱۱۸ - ۱۲۱۱۹ - ۱۲۱۲۲ - ۱۲۱۲۳ - ۱۲۱۲۹ - ۱۲۱۳۰ - ۱۲۱۸۴ - ۱۲۱۸۵۔

گمشدہ نوجوان میرا چچا زاد بھائی کچھ عرصہ ہوا کسی وجہ سے کہیں باہر چلا گیا۔ اپریل ۱۹۳۶ء کے آغاز تک تو اسکے خطوط آتے رہے۔ مگر اپنا پتہ مکمل نہ لکھتا تھا اپریل کے بعد سے کوئی خط نہیں آیا اور نہ ہی یہ پتہ ہے کہ وہ کہاں ہے۔ عزیز مذکور اگر خود اخبار پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے بوڑھے اور ناتواں ماں باپ پر رحم کھائے اور اپنے لاوارث بچوں کا خیال کر کے گھر واپس آئے یا اپنا پتہ دے کہ وہ کہاں ہے۔ تمام خاندانی لوگ عزیز کی وجہ سے غمزدہ ہیں۔ مجھے عزیز کی شرافت پر اعتماد ہے کہ وہ ضرور میری اخوت اور شاگردی کا حق خیال کرتے ہوئے میری چند سطور پر غور کریگا۔
میرے عزیز برادر کا حلیہ :۔ رنگ گورا۔ چہرہ ذرا لمبا۔ ناک اونچا۔ قد لمبا ہے۔ نام سید احمد ہے۔ اسکے آمدہ خطوط پر کلکتہ، بمبئی، حیدرآباد وغیرہ کے نامکمل پتے تھے۔ احباب کو کہیں پتہ لگ جاوے تو اطلاع دینے والے صاحب کو علاوہ شکریہ کے حق الخدمت بھی ادا کیا جاویگا۔ (خادم جماعت :۔ عبد اللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ امرتسر)

نسیم انصاری صاحب مراد آبادی اُردو ادب کے معقول مضمون نگار ہیں۔ سیاسیات سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ کسی اردو اخبار کے عملہ میں ان کی ضرورت ہو تو اس پتہ سے خط و کتابت کریں۔
(مولوی) محمد ابو الخیر مدرس مدرسہ ضیاء العلوم محلہ کوٹ۔ مئوائمہ ضلع الہ آباد

اہلحدیث کے سابقہ فائل میرے خاوند مولوی محمد حسن مرحوم کے نام اخبار "اہلحدیث" ایک ہمدرد قوم نے جاری کرایا ہوا تھا۔ جس کے گذشتہ سات سال کے مکمل فائل موجود ہیں۔ کسی صاحب ذوق کو ضرورت ہو تو مجھ سے

بذریعہ خط یا تار ایجاب قبول کرانے کا حق رکھتا ہے یا باپ ہی کا قبول کافی ہے۔ (نور محمد میانوی)

ج ۱۹ } ناکح کی طرف سے وکیل بن کر دوسرا شخص نکاح کرسکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حبشہ میں ہوا اور آپ مدینہ شریف تھے۔ جب غیر آدمی وکیل ہوسکتا ہے تو باپ بطریق اولیٰ ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ باپ صراحتہً یا اشارةً وکالت حاصل کرچکا ہو۔ اگر نہیں تو نکاح درست نہیں۔

س ۲۰ } غلام فاطمہ کی عمر جبکہ وہ پانچ سال کی تھی بغیر رضامندی چچا حقیقی کے نکاح کردیا گیا۔ لڑکی کا باپ لڑکی کی پیدائش سے پہلے فوت ہوچکا تھا اور حقیقی چچا ولی تھا۔ حقیقی چچا شادی میں شامل نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ ناراض تھا اور چچا حقیقی نے نکاح کی اجازت نہیں دی۔ گاؤں کا نمبردار شادی میں شامل تھا۔ گاؤں کے نمبردار نے نکاح کی اجازت دیکر نکاح کرادیا۔ گاؤں کا نمبردار بے دین ہے نہ روزہ نہ نماز پر عمل۔ بلکہ دین سے بالکل بے بہرہ ہے۔ اب لڑکی کی عمر ۲۰ سال کی ہے۔ اب لڑکی سسرال جانا نہیں چاہتی۔ لڑکی خاوند کو پسند نہیں کرتی۔ اب لڑکی عرصہ سات سال سے اپنی ماں کے پاس ہے۔ کیا لڑکی نکاح ثانی کرسکتی ہے۔ اگر کرے تو کس طرح کرے لڑکے نے دوسری جگہ شادی کرالی۔ لڑکی ماں کے پاس ہے۔ سسرال کوئی خرچ وغیرہ نہیں دیتے۔ اگر ان سے طلاق مانگی گئی تو طلاق نہیں دیتے۔ کیا ایسی صورت میں لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں۔ جواب قرآن و حدیث سے دیا جاوے۔ (فرزند علی)

ج ۲۰ } صورت مسئولہ میں ولی چچا حقیقی ہے اس کی رضامندی کے بغیر نکاح صحیح نہیں۔ جب وہ ناراض ہے تو نمبردار کی اجازت سے نکاح نہیں ہوا۔ شرعاً یہ نکاح کالعدم ہے۔ فیصلہ قطعی کے لئے بذریعہ عدالت سب جج اجازت حاصل کرکے نکاح ثانی کرسکتی ہے۔ واللہ اعلم!

س ۲۱ } اگر عورت پابند صوم و صلوٰۃ ہو اور زبان سے اپنے آپ کو ہندو یا عیسائی کہے تو نکاح فسخ ہوجاویگا یا نہیں۔ اگر وہ ایسا کرے تو توبہ کس طرح کرے۔ پھر اسکی شادی ہوگی یا نہیں؟

ج ۲۱ } عورت کا کہنا لغو اور باطل ہے۔ نکاح میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا۔ خدا کے حضور استغفار کرے

س ۲۲ } زید نے جھوٹی قسم کھائی کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ زید عیسائی یا یہودی ہے۔ تو کیا اس قسم سے وہ ٹھیک وہی ہوجاتا ہے جو اُس نے کہا ہے۔

ج ۲۲ } خدا کے دربار میں سچے دل سے توبہ کرے۔ کان اللہ غفوراً رحیما اور آیندہ احتیاط کرے۔

س ۲۳ } اگر عورت کہے کہ فلاں شخص سے شادی نہ کرونگی۔ اگر کرونگی تو میں ہندو، کافر یا عیسائی ہوں اگر وہ عورت اسی شخص سے شادی کرالے تو وہ کافر ہوجاتی ہے یا نہیں۔ نکاح جائز ہوگا یا نہیں؟

ج ۲۳ } زبان سے کہنے کا کچھ معنی نہیں۔ مگر ایسے الفاظ کہنے سے پرہیز کرے۔

س ۲۴ } اگر عورت کہے اگر میں جھوٹی ہوں تو عیسائی یا ہندو ہوں۔ کیا اس کا نکاح فسخ ہوجائیگا یا نہیں؟

ج ۲۴ } یہ لغو کلمہ ہے۔ ایسا کہنے سے نکاح پر کچھ اثر نہیں۔ البتہ گنہگار ضرور ہے۔

س ۲۵ } اگر عورت کہے فلاں کام کروں تو عیسائی یا ہندو یا یہودی ہوں تو کیا اس کا نکاح فسخ ہوجائیگا یا نہیں؟

ج ۲۵ } نکاح پر کچھ اثر نہیں۔ واللہ اعلم!

س ۲۶ } قربانی دس۔ گیارہ اور بارہ تاریخ کا ثواب بعز غنہ کے ایک ہی ہے یا دسویں ذی الحج کا زیادہ ہے؟ (عبد اللہ از ملک پور)

ج ۲۶ } ایام قربانی میں جب بھی قربانی کرے پورے ثواب کا حقدار ہے۔

س ۲۷ } اگر زید، عمر کا روزہ کھلانے کی نیت سے ضیافت کہے۔ افطاری کے وقت عمر روزہ تو پانی وغیرہ یا اور کسی چیز سے افطار کرے اور نماز کے بعد ضیافت کھانے کے واسطے زید کے گھر جاکر کھاوے تو اس صورت میں زید کو ضیافت کا ثواب ہوگا یا روزہ افطار کرانے کا۔

ج ۲۷ } زید کو افطاری کا ثواب ملے گا۔ لقولہ علیہ السلام۔ انما الاعمال بالنیات۔

س ۲۸ } اگر کوئی چیز فروخت کرنی ہو تو بولی دلوا کر فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ ایک مولوی جی فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کا پیالہ بولی پر فروخت کیا تھا۔ جس کی بولی زیادہ تھی اسکو پیالہ دیا گیا۔ بینوا توجروا۔

ج ۲۸ } جائز ہے۔ مولوی صاحب نے واقعہ بھی صحیح بیان کیا ہے۔

س ۲۹ } آج کل ہندوستان میں دو پارٹیاں (جماعتیں) "کانگرس" و "مسلم لیگ" کا ہر چہار طرف شور و غوغا ہے۔ اور دونوں پارٹیوں میں ہمارے چوٹی کے علمائے کرام و رہنمائے ملت (ہندوستان کے پالٹیکس میں جو بڑے ماہر سمجھے جاتے ہیں) شامل ہیں اور کام کر رہے ہیں۔ دونوں جماعتیں اپنی اپنی جماعت میں شامل کرنے کو مسلمانوں کو دعوت دے رہے ہیں۔ جواب طلب یہ کہ موجودہ انقلاب کے دور میں اپنے مذہب اسلام کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسلمانوں کو عموماً اور جماعت اہل حدیث کو خصوصاً کس کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ آیا کانگرس میں یا مسلم لیگ میں۔
(شہادت علی عبد القادر سوداگران چرکنندہ)

ج ۲۹ } عام ملکی حالات میں جس قدر مذہب اجازت دے اس جماعت کے ساتھ ہوجاؤ جو مفاد عامہ کے لحاظ سے اچھا کام کرے۔

ہندوستان کا مستقبل اور مسلمانوں کا دور جدید۔ ایک انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ
قیمت ۸ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

تفسیر ثنائی (اردو) [illegible] (۱۰۰) [illegible] (منیجر اہلحدیث)

ملکی مطلع

مولانا عبید اللہ سندھی

مولانا موصوف دراصل سیالکوٹ کے نومسلم ہیں میں ان کو زمانہ طالب علمی سے جانتا ہوں۔ آپ بفضلہ تعالیٰ ایک دقیقہ رس عالم ہیں۔ حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی مرحوم کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ بھی بہمراہی مولانا مرحوم معتوب حکومت ہوئے۔ آپ پر عتاب کی وجہ رولٹ کمیٹی کی باغیانہ رپورٹ میں درج ہے۔ جب سے آپ معتوب حکومت ہوئے بیرونی ممالک میں پھرتے رہے۔ آج کل آپ دار الامن مکہ شریف میں مقیم ہیں۔ آپ پر جو بندش حکومت نے لگا رکھی ہے اسکے ہٹانے کے لئے اہل وطن نے بارہا آواز اٹھائی وجوہات معقولہ پیش کیں۔ مگر حکومت خاموش ہی رہی اب جبکہ ہندوستان میں دور جدید آگیا ہے۔ مولانا کی ہندوستان میں واپسی کے لئے پھر آواز اٹھی ہے اب آواز اٹھانے والوں کی وجوہات اور ہیں۔ ہمارے نزدیک معقول ترین دلیل یہ ہے کہ مولانا عبید اللہ حسب رپورٹ مذکور دراصل مولانا دیوبندی کی تبعیت میں معتوب ہوئے تھے۔ جبکہ مولانا دیوبندی کو اپنے وطن ہندوستان میں آنے کی اجازت دی گئی تو مولانا عبید اللہ بیچارے نے ان سے بڑھ کر کیا جرم کیا جو ان کو اجازت نہیں ملتی۔ ہم متقاضی ہیں کہ حکومت ہماری پیش کردہ وجہ پر غور فرمائے۔

نوٹ: یہ تو ہے دلیل مولانا سندھی کے احباب اور ان کی ملاقات کے متمنیوں کی۔ لیکن تصویر کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ بلحاظ مولانا عبید اللہ کی ذات خاص کے ہم ان کو مشورہ دیتے ہیں کہ اگر اجازت بھی مل جائے تو بھی آپ کی ذات خاص کے لئے خصوصاً عمر کی آخری منزل میں قیام مکہ ہی بہتر ہے تاکہ آپ کو یہاں آکر یہ دعا کرنے کا موقع نہ ہو:۔

اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ (الآیہ)

میں ذاتی طور پر دل سے متمنی ہوں کہ آپ کو بھی بھر کر دیکھوں اور گلے ملا کر کہوں ؎

کہ رقیب آمد و نشناخت نشان من و تو

گاندھی جی، وزرائے کانگرس اور حضرت عمرؓ

کانگرسی وزارتیں قائم ہونے پر گاندھی جی نے وزرائے کانگرس کو مشورہ دیا تھا کہ وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی روش کو سامنے رکھیں۔ ہمارے نامہ نگار نے عہد فاروقی کا ایک دلچسپ واقعہ لکھا ہے جو درج ذیل ہے

آج عید ہے اور یہ وہی دن ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور ان کے رفقاء کے ایثارات کا اس خوشی کے موقع پر مشاہدہ کرچکا ہے اور اس پریشانی اور خونفشانی کو آج تک نہیں بھولا جو اس خوشی کے موقعوں پر صحابہ کرام کی شریک زندگی بن جایا کرتی تھی۔ آیئے! آج عہد فاروقی کی ورق گردانی کریں۔

عید کا روز سعید ہے، سارے مدینہ منورہ میں خوشیاں منائی جارہی ہیں۔ مسلمانوں کی سطوت و شوکت کا ہر طرف غلغلہ ہے۔ مدینہ کے کمبل پوش امیر المؤمنین کے دوش پر مصر و شام و ایران کی قبائے سلطنت ہے۔ لیکن چلئے ذرا دیکھیں تو اس شہنشاہ کے ایوان فقر میں کیا ہو رہا ہے۔ عید کی صبح نورانی ہے اور حقیقت میں یہ ساعت بچوں کے لئے خوشی و مسرت کا نوبہار ہوتا ہے۔ بچے امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں کہ "کل عید ہے ہمیں اچھے اور عمدہ کپڑے دلوائیے۔" امیر المؤمنین کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اور بچوں کی اس خواہش سے محبت پدرانہ ہم کنار ہوجاتی ہے۔ امیر المؤمنین کا دل اس خواہش کو پورا کرنا چاہتا ہے لیکن بینوائی کا سنگ آمد و سخت آمد درمیاں اور چاؤ کے اس خیاباں رنگیں کو کچل ڈالتا ہے۔ جواب دیتے ہیں "بیٹا تمہارا باپ امیر المؤمنین ہے لیکن قوم کے ایک ادنیٰ خادم سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ میں بیت المال کے خزانچی کے نام ایک رقعہ لکھ دیتا ہوں اگر وہ مناسب سمجھے تو تمہیں کپڑے بنوا دیگا" رقعے میں لکھتے ہیں:۔

"عید ہے اس خوشی کے موقع پر بچوں نے مجبور کیا ہے کہ کپڑے بناؤں لیکن میرے پاس اتنا سرمایہ نہیں جس کے ذریعہ سے ان کی یہ خواہش پوری کی جائے تم بیت المال سے ان کو کچھ رقم دیدو۔ مہینے کے اختتام پر میری تنخواہ سے وضع کرلینا"

خزانچی رقعہ کی پشت پر جواب لکھتا ہے۔ "امیر المؤمنین کی خدمت میں میرا استعفیٰ منظور کیا جائے۔ مجھ سے ہرگز یہ نہیں ہوسکتا۔ مجھے تعجب ہے کہ امیر المؤمنین کو یہ کیسے معلوم ہوگیا کہ وہ مہینے کے اخیر تک زندہ رہینگے حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تو صبح اٹھے تو رات تک زندہ رہنے کی امید نہ رکھ اور جب رات کو سوئے تو صبح زندہ اٹھنے کی امید نہ کر۔"

(مرزا فیاض علی بیگ از سکندر آباد دکن)

دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی طلبائے دار العلوم کا سالانہ امتحان ۱۷ شعبان سے شروع ہو کر ۲۲ شعبان کو ختم ہوا۔ نتیجہ کی خوبی کا اندازہ ذیل کے نقشہ سے بخوبی کیا جائیگا۔ (نقشہ اگلے صفحہ (۲۴) پر)

الفاروق۔ حضرت عمر خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ کے عہد کے مبارک حالات پڑھئے۔ مصنفہ شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ ہر مسلم اور غیر مسلم کو ضرور پڑھنی چاہیئے قیمت عہ۔ منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

خط وکتابت کریں۔ مگر جوابی کارڈ آنا چاہئے۔
راقمہ: مسمات غلام فاطمہ بیوہ مولوی محمد الدین مرحوم
محلہ نور پور ارائیاں۔ مشرقی گجرات (پنجاب)

شادی کی ضرورت | خاکسار تیس سالہ نوجوان برسرکار (سرکاری ملازم) مسلمان ہے۔ پہلی بیوی فوت ہوجانے کے باعث دوسری شادی کا خواہشمند ہے۔ بیوہ یا مطلقہ کا کوئی خیال نہیں۔ ہاں موحد اہل حدیث اور پابند صوم وصلوٰۃ ہو۔ میری پہلی بیوی سے جو اولاد بچی وہ بھی فوت ہو چکی ہے۔ مزید حالات بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتے ہیں۔
راقم: مستری رحیم بخش قوم میراثی۔ ملازم پی ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ ساکن موضع کیل ضلع امرت سر۔

تفسیر ثنائی کی ضرورت | میں ایک غریب نادار، طالب علم ہوں۔ تفسیر ثنائی اردو کی تڑپ دل میں رکھتا ہوں۔ رمضان شریف کا مہینہ ہے۔ کوئی صاحب خیر وہمت مکمل تفسیر دفتر سے خرید کر روانہ فرما دیں اور اجر اللہ تعالیٰ سے پا دیں۔
ابو نعمان عبد الرحمٰن طالب علم معرفت مولوی محمد عبد الحکیم سکنڈ مولوی انگلش ہائی سکول حاجی پور ضلع مظفر پور (بہار)

انجمن اہل حدیث بریلی کا سالانہ اجلاس | بتاریخ ۱۱-۱۲-۱۳ دسمبر بروز ہفتہ۔ اتوار اور سوموار منعقد ہوگا جس میں علماء کرام توحید وسنت کی تائید اور شرک و بدعت کی تردید فرمائیں گے۔ اہل ذوق حضرات شریک جلسہ ہو کر علماء کرام کے مواعظ حسنہ سے مستفیض ہوں۔
(سکرٹری انجمن اہل حدیث بریلی)

قافلہ حجاج کی روانگی | بفضلہ تعالیٰ ۱۴ دسمبر ۱۹۴۰ء بروز منگل ۲ بجے کی گاڑی ہوشیار پور سے حجاج کا قافلہ روانہ ہوگا۔ رات لاہور گزار کر صبح کراچی میل میں سوار ہو کر ۱۶۔ دسمبر کو کراچی پہنچ جاویگا۔ اس قافلہ میں مرد۔ عورتیں۔ بوڑھے۔ جوان۔ ادنیٰ۔ اعلیٰ ہر طبقہ کے حجاج شامل ہیں۔ جناب ڈاکٹر کمال الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن نے ازراہ کرم کافی سٹور ادویات قافلہ کے ہمراہ رکھ لیا ہے۔ نیز علماء، شعراء اور نعت خوان بھی موجود ہیں۔ نیز خان بہادر انگریزی دان اصحاب بھی ہم سفر ہیں، جو جہازی تکلیفوں کے انسداد کی ہر ممکن کوشش کرینگے۔ پس اس قافلہ کے ساتھ شریک ہونے والے احباب مطلع رہیں۔
خادم حجاج: خاکسار غلام رسول کندن ساز
نیا بازار۔ ہوشیار پور (پنجاب)

چندہ اہل حدیث کانفرنس | از محمد یعقوب صاحب شاہ گنج ضلع جونپور ۱۰ھ۔ حاجی فتح الدین شہاب الدین بزازان قصور للعہ۔

ضروری اطلاع

آیندہ پرچہ بوجہ تعطیلات عید الفطر شائع نہیں ہوگا
ناظرین اہلحدیث مطلع رہیں۔ (منیجر)

قابل توجہ اخوان اہلحدیث

اخبار ہذا کے صفحہ ۲ پر حضرت مولانا ابو الوفاء مدظلہ نے جو تجویز اعیان اہل حدیث کے سامنے پیش کی ہے۔ سب سے پہلی فرصت میں اس پر غور کر کے دفتر ہذا میں اسکے متعلق جلد اطلاع دیں۔ تاکید مزید ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

غریب فنڈ | مدرسہ مدینہ منورہ | حاجی فتح الدین صاحب موصوف للعہ از محمد یعقوب صاحب شاہ گنج عہ حافظ عبد القادر صاحب قلعہ میہاں سنگھ گوجرانوالہ صہ۔ میزان ۲ سابقہ بذمہ فنڈ عہ۔ بقایا للعہ از سائل ۶۲۳ محمد عبد الرحمٰن المحمول ۴ محمد ہدایت اللہ کوٹلی ضلع گورداسپور ۸ عہ۔ ۵ محمد حسین چک ۲۲۵ ضلع لائلپور ۲ میزان عہ سائلین مذکور کے نام ایک ایک سال کیلئے غریب فنڈ سے اہلحدیث جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۱۲

۴۷ سائلین باقی ہیں | اگر اصحاب خیر دست کرم کو ذرا بھی جنبش دیں تو ان تمام سائلین کے نام اخبار بہت جلد جاری ہو سکتا ہے۔

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ

کے سلسلہ میں ابھی تک بیرونی احباب کی طرف سے خیریت دریافت کرنے کے لئے تار جوابی، خطوط وجوابی لفافے اور زبانی پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ کئی احباب بذات خود تشریف بھی لائے۔ چنانچہ جماعت اہل حدیث سکندر آباد دکن کی طرف سے دریافت خیریت کا تار موصول ہوا۔ دیگر بیرونی مختلف انجمنوں کی طرف سے اس حادثہ فاجعہ کے متعلق جلسے کئے اور تجاویز پاس کیں جن کی نقول دفتر ہذا میں بھی بغرض اشاعت موصول ہوئیں۔ چونکہ ان سب کا مضمون تقریباً یکساں ہی ہے اس لئے صرف ایک جلسہ کی پاس شدہ تجاویز درج ذیل ہیں:۔

(۴۱) "مورخہ ۲۰۔ نومبر ۱۹۴۰ء کو انجمن اہل حدیث صدر راولپنڈی کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہل حدیث پنجاب کی صحت یابی کیلئے دعا کی گئی۔ نیز بالاتفاق ذیل کا ریزولیوشن پاس ہوا چونکہ حملہ آور ابھی تک گرفتار نہیں ہوا۔ لہٰذا گورنر پنجاب اور ڈی سی امرتسر کو اس مضمون کا تار دیا جائے کہ مہربانی فرما کر حملہ آور کے گرفتار نہ ہونے سے ملک میں جو بے چینی پیدا ہو گئی ہے اس کو رفع کرنے کے لئے جلد از جلد حملہ آور کو گرفتار کرنا چاہئے۔ (چنانچہ تار بھی دئیے گئے)"

اس کی تائید میں مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے مزید قرار دادیں موصول ہوئیں:۔

(۴۲) انجمن اہل حدیث سری نگر کشمیر۔ (۴۳) جماعت اہل حدیث ویروال ضلع امرتسر (۴۴) انجمن محمدیہ مئو ناتھ بھنجن ضلع الہ آباد (۴۵) جماعت اہل حدیث جبلپور سی پی۔ و نیز گورنر پنجاب اور وزیر اعظم پنجاب کے نام تار بھی بھیجے گئے

درجہ	دور منشی		دور مولوی		دور عالم		حفظ		دور مختلف		میزان کل طلبہ		
	تعداد طلبہ	کامیاب	تعداد	کامیاب	تعداد	کامیاب	تعداد	کامیاب	تعداد	کامیاب	تعداد	کامیاب	[illegible]
اول	۵	۴	۱۵	۱۲	۳	۳	۹	۹	۱۱	۶	۱۱۳	۹۹	
دوم	۱۴	۱۲	۹	۸	۴	۴							
سوم	۳	۳	۹	۹	۲	۲							
چہارم	۶	۶	۱۰	۸	۸	۸							
پنجم			۵	۵									

حسب دستور اس سال جماعت تاسعہ یعنی فراغت حاصل کرنے والی جماعت کے امتحان کے لئے حضرت مولانا عبد الغفور صاحب اعظم گڈھی کو تکلیف دی گئی۔ آپ نے قدم رنجہ فرما کر طلبہ کا باقاعدہ امتحان لیا۔ فارغ التحصیل طلباء کی تعداد اس سال آٹھ ہے۔ جن کے نام یہ ہیں:۔ مولوی محمد صدر الحق (۲) مولوی محمد عبد الطاہر دربھنگوی۔ (۳) مولوی عبد العلی آروی (۴) مولوی محمد کامل دربھنگوی (۵) مولوی احسان اللہ پورنپوری۔ (۶) مولوی ارمان علی بیربھومی (۷) مولوی ابو الحیات دربھنگوی (۸) مولوی عبد الکریم عرف بہار علی بیربھومی۔

اللہ تعالیٰ ان بچوں سے اپنے دین متین کی خدمت لے اور اپنا سچا تابعدار بنائے۔ آمین!

دار العلوم انشاء اللہ تعالیٰ ۱۰ شوال کو کھل جائیگا اور اسی تاریخ سے داخلہ شروع ہوجائیگا۔ امید ہے کہ تشنگان علم دین چشمۂ دار العلوم سے سیراب ہونے میں سبقت کرینگے۔

نوٹ:۔ (۱) بیرونی مستطیع طلبہ جو کہ درجہ عالم کے جماعت چہارم یا سوم میں داخل ہوسکیں گے۔ ان کے لئے جگہ خالی ہے۔ (۲) داخلہ کے وقت چال چلن کی سرٹیفکیٹ داخل کرنا ضروری ہے۔ (۳) درخواست داخلہ اگر قبل آئے تو زیادہ بہتر ہے۔ (۴) غیر مستطیع طلبہ ذمہ مضمون میں محنت کرنے والے زیادہ مستحق سمجھے جائینگے۔ (۵) طلبہ کو ہر حالت میں دار العلوم کے قواعد کی پابندی ضروری و لازمی ہوگی۔

(ڈاکٹر) سید محمد فرید مہتمم دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ ... [illegible]

([illegible])

بقیہ مضمون از صفحہ ۲۲

(۴۶) مسلمانان جان پور ضلع ہوشیار پور (۴۷) جماعت اہل حدیث بمبئی۔ (۴۸) جماعت اہل حدیث جعفر پور ضلع بریلی (۴۹) جماعت اہل حدیث رتن پور ضلع مراد آباد (۵۰) جماعت اہل حدیث جلال پور پیر والا ضلع ملتان۔ (۵۱) جماعت اہل حدیث وزیر چک (۵۲) جماعت اہل حدیث پوسلہ ضلع امراوتی (۵۳) جماعت اہل حدیث مرکی چاہ سیدان ضلع گورداسپور (۵۴) انجمن اہل حدیث تبلیغی پارہ (۵۵) جماعت اہل حدیث دونی ضلع بہرائچ۔ (۵۶) جماعت اہل حدیث مظفر پور (۵۷) مسلمانان ڈیرہ کوٹ و ننکانہ (۵۸) انجمن اہل حدیث جوہرا توالی ضلع گجرات (۵۹) انجمن اہل حدیث آرہ ودکن (ایک نقل وزیر اعظم پنجاب کو بھیجی گئی) (۶۰) انجمن اہل حدیث چندوکا ([illegible])

عیادت نامے

آج ۲۸ دسمبر تک مندرجہ ذیل حضرات کی طرف سے اظہار ہمدردی کے خطوط موصول

ہوئے:۔ (۱۷۸) مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈا نگر (۱۷۹) مولوی نور محمد صاحب میانوی (۱۸۰) حکیم محمد اسحق صاحب گلہ بہاراں۔ (۱۸۱) حافظ عبد الرزاق صاحب بھوارہ ضلع دربھنگہ (۱۸۲) جناب عزیز محمد صاحب ٹھیکیدار جبلپور (۱۸۳) خان محمد صاحب قریشی کاملرو شریف (۱۸۴) مولوی غلام نبی صاحب مبارکی سرینگر کشمیر (۱۸۵) محمد عیسیٰ صاحب تاجپورہ دربھنگہ (۱۸۶) ممبران انجمن تبلیغ الاسلام بریلی (۱۸۷) مولوی عبد الکریم صاحب نوہری (۱۸۸) سکرٹری انجمن اہل حدیث پشاور (۱۸۹) مولوی محمد ایوب صاحب نیلگری (۱۹۰) حافظ عزیز احمد صاحب رام پور (۱۹۱) ایس محمد صالح صاحب ماسٹی (۱۹۲) مولانا حکیم محمد احمد صاحب سرائے میر (۱۹۳) مولوی نور محمد صاحب راجہ رام پور مالدہ۔ (۱۹۴) مولوی حبیب اللہ صاحب طیب پور گونڈہ۔ (۱۹۵) خواجہ عبد الحی صاحب فاروقی پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی (۱۹۶) حاجی ولی محمد صاحب راجکوٹ (۱۹۷) میاں غلام قادر صاحب جلالپور پیروالہ (۱۹۸) جناب حمزہ صاحب شیر پور ضلع دریانکہ (۱۹۹) مولوی عبد الجبار صاحب کھنڈیلوی (۲۰۰) مولوی ابو الوفا مصطفیٰ صاحب نادم احمیر (۲۰۱) مولوی عبد الجلیل صاحب سامرود (۲۰۲) حکیم محمد یعقوب صاحب میونسپل کمشنر و آنریری مجسٹریٹ کچھوچھہ (۲۰۳) مولوی محمد عبد الرحیم صاحب انبوہا (۲۰۴) میاں محمد حسین صاحب بنجابی سوداگر چرم بمبئی (۲۰۴) مولانا عبد النور صاحب مظفر پور (۲۰۵) وی۔ کے عبید اللہ صاحب بنگلور۔ (۲۰۶) مولوی عبد الرحیم صاحب جامعہ محمد حسن سندھ۔ (۲۰۷) حکیم محمد جمیل الرحمن صاحب چترہ (۲۰۸) مولانا محمد عبد الوہاب صاحب آرہ (۲۰۹) مولوی عبد الباقی صاحب کلکتہ (۲۱۰) عبد الرحمن صاحب ٹھیکیدار کیکڑی اجمیر (۲۱۱) مولوی ابو سعید عبد اللہ صاحب کلکتہ (۲۱۲) محمد ابوبکر صاحب ترچناپلی۔ (۲۱۳) محمد عبد الجبار مع سائر ممبران جماعت اہل حدیث بھوا ڈاکخانہ انوا ضلع مظفر پور (۲۱۴) مولانا حاجی یونس خانصاحب رئیس اعظم دتاؤلی ضلع علیگڈھ (۲۱۵) مبارک برادرس پٹیالہ۔ (۲۱۶) [illegible]

فارم ۱۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی سوبھا رام ولد کھنا رام ذات کھو سکنہ رنجیت کوٹ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۵ ۳/۳۸ مقرر کیا ہے۔ ہذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

تحریر ۸ ۲/۳۸ (بورڈ کی مہر)

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم ۱۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی دیوتہ ولد لکھا رام ذات جوئی سکنہ احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۵ ۳/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

تحریر ۱۸ ۲/۳۸ (بورڈ کی مہر)

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

معلم خوشنویسی۔ فن خوش نویسی یا کتابت بغیر استاد کے سیکھنا ہو تو کتاب ہذا منگوائیے۔ قیمت ۴ر منگوانے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر۔

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی بعدالت جناب مسٹر آئی۔ یو۔ خاں صاحب آئی۔ سی۔ ایس سب جج بہادر درجہ سوم امرتسر

فرم ہندو خاندان مشترکہ موسومہ ٹھاکر داس اینڈ سنز وانہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات

بنام شنکرداس چونی لعل وانہ لالہ موسیٰ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بذریعہ چونی لال مالک فرم مذکور۔ مدعا علیہ۔

دعوے ادخال فیصلہ ثالثی

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی چونی لال مالک فرم شنکر لال چونی لال مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام چونی لال مالک فرم شنکر لال چونی لال مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۸ ۱۲/۳۸ کو مقام امرتسر حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۱۱/۳۸ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت جاری ہوا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ: مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی حافظ محمد ایوب خاں غزنوی مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر (پنجاب)

حیرت انگیز ایجاد ۲۵

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائیں گے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے۔ نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ رو ہے۔ ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزول خراب یہاں تک کہ رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں اس کے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحتیاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔ منگوانے کا پتہ:

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

عرب کا چاند

سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک غیر مسلم کے قلم سے۔ یوں تو آپ نے اکثر غیر مسلموں کے خیالات ذات رسالت کے متعلق سنے اور پڑھے ہونگے۔ مگر سوامی لکشمن جی نے تو پورا پورا حق انصاف ادا کر دیا ہے۔ پڑھئے اور ضرور پڑھئے۔ ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت عہ محصول علیحدہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مومیائی ۱۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے .... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۳ آدھ پاؤ ۱۲ پاؤ بھر ۹ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تازہ ترین شہادات ماہ اکتوبر ۳۷ء

جناب مولوی محمد گلزار احمد صاحب شاہزاد پور :۔ "میں نے کئی دفعہ حضور سے مومیائی اپنے لئے اور اوروں کے لئے منگوایا۔ ماشاءاللہ تیر بہدف پایا۔ ایک چھٹانک ارسال فرمائیں" (۱۱۔ اکتوبر ۳۷ء)

جناب ابراہیم میاں صاحب جھگدل :۔ "آپ کے یہاں سے چند مرتبہ مومیائی منگایا تھا۔ خدا کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ مہربانی فرما کر تین چھٹانک اور روانہ فرمائیں" (۳۰۔ اکتوبر ۳۷ء)

جناب پیر سید محمود شاہ صاحب راشدی ماتلی "بندہ نے اس سے پیشتر آپ کی مومیائی منگا کر استعمال کی بہت مفید ثابت ہوئی۔ جزاک اللہ۔ چھ چھٹانک اور بھیج دیجئے" (۲۸ اکتوبر ۳۷ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ :۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

بہت غور سے پڑھئے **نمونہ منگا کر پہلے تجربہ کر لیجئے** آزمائش شرط ہے

قوت مردمی کا شرطیہ علاج ۱۹

اگرچہ اشتہاری دواؤں نے آپ کو بالکل بدظن کر دیا ہے۔ لیکن ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلا مقوی نمبر ۱۰ دوا مرواریدی نمبر ۳ صرف دس روز کے لئے بطور نمونہ طلب کیجئے۔ انشاءاللہ اس قلیل مدت میں آپ کو کافی طور پر فائدہ محسوس ہوگا۔ اور اس کے حیرت انگیز اثر سے آپ خود قائل ہو جائیں گے۔ پھر اس وقت آپ پورا بکس یا نصف بکس منگا کر استعمال کریں۔ مگر فرمائش کے ساتھ یہ شرائط آنا ضروری ہے :۔

شرط اول :۔ دوا کو ناجائز کام کے لئے استعمال نہیں کرونگا۔ شرط دوم۔ حسب تحریر دوا باقاعدہ استعمال کروں گا۔ شرط سوم :۔ تا اختتام دوا پرہیز قائم رکھونگا۔ قیمت نمونہ ایک روپیہ چودہ آنہ (۱۴/۱) نصف بکس تین روپیہ آٹھ آنہ (۸/۳) پورا بکس سات روپیہ مع محصول ڈاک۔ غیر ملکی احباب کل قیمت و محصول ڈاک پیشگی روانہ کریں۔ حوالہ اخبار کا ضرور دیجئے۔ فہرست دواخانہ مفت طلب کیجئے۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ارسال فرمائیے۔

طلا مقوی نمبر ۱۰

بجلوقوں اور کمزوروں کے لئے ایک بہترین چیز ہے۔ عضو مخصوص کی جملہ خرابیاں۔ کجی۔ لاغری۔ سستی وغیرہ سب اس سے دور ہو جاتی ہیں۔ اس کے چند روزہ استعمال سے بالکل ناکارہ اور مایوس مریض شاد اور بامراد ہو جاتا ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

قیمت فی شیشی تین روپے (۳/)

دوا مرواریدی نمبر ۳

قوت باہ کے مریضوں کیلئے آب حیات کا کام دینے والی ایک بے نظیر دوا ہے۔ بے حد مقوی باہ اور دافع سرعت انزال ہے۔ پوری خوراک ایک مرتبہ مستقل پرہیز کے ساتھ استعمال کر کے قدرت خداوندی کا کرشمہ دیکھئے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ کشتہ جات اور مضر اشیاء سے مبرا ہے۔

قیمت چالیس خوراک چار روپیہ (۴/)

ملنے کا پتہ :۔ منیجر انصاری دواخانہ رجسٹرڈ مقام مئو ناتھ ضلع الہ آباد یو۔پی

رحمۃ للعالمین

(مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم)

جس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی، مدرسہ دیوبند کے نصابات میں داخل ہے۔ جلد اول ۱۲/۔ جلد دوم ۱۲/۔ جلد سوم ۸/۔ پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

سیرت ابن ہشام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ جس کا بامحاورہ سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ عاشقان سنت کو ضرور اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر

اخبار اہلحدیث امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــــہ
رؤسا و جاگیرداران سے ، ےـــــ
عام خریداران سے ، ۵ـــــ
، ، ، ششماہی ۳/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۳۔ شوال المکرم ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۷۔ دسمبر ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

مولانا ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
علمائے اسلام کا جواب آریہ مسافر کو - - ص۳
امرتسری بلاغ کی تبلیغ باطل - - - - ص۴
میاں محمود احمد صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کو فیصلہ کن مناظرے کا چیلنج - - - ص۵
اسلام اور ہندو ازم کا جواب الجواب - - ص۶
طعام میت - - - - - ص۸
تائید حدیث بجواب تنقید حدیث - - - ص۹
تتمہ بیان الحق بجواب بلاغ الحق - - ص۱۱
فتاوے ص۱۳ متفرقات - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ اشتہارات - - ص۱۶-۲۰

مولانا ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں

(از قلم مولوی محمد شفیع صاحب نعیم دیناگری)

اہل اسلام ہیں جس ہستی پہ نازاں تُو ہے
محفلِ دین کی اب مشعلِ تاباں تُو ہے

کس قدر تو نے ہے کی خدمتِ قرآن و حدیث
اک جہاں جس کا ہے شرمندۂ احساں تُو ہے

خدمتِ دیں کے لئے آج زمانہ میں فقط
کر دیا جس نے ہے وقف اپنا دل و جاں تُو ہے

بارہا کہتے ہوئے دیکھا عدو کو ہم نے
ہم کہیں یا نہ کہیں کہ عالمِ ذیشاں تُو ہے

ہے دعا سب کی کہ تا دیر سلامت تُو رہے
رات دن دین کے پھیلانے میں کوشاں تُو ہے

DELHI

سیدالبشر۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق تورات، انجیل سے پچاس پیش گوئیاں اصل الفاظ میں درج کی گئی ہیں۔ قابلدید ہے۔ مزدور بڑ ... قیمت ہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۳-شوال المکرم ۱۳۵۶ھ

علمائے اسلام کا جواب

"آریہ مسافر" کو

(۲)

گزشتہ پرچے میں اخبار "آریہ مسافر" کے جوابات کی ایک قسط درج ہو چکی ہے۔ آج دوسری قسط درج کی جاتی ہے۔ چنانچہ آریہ مسافر کا نامہ نگار لکھتا ہے:۔

"آپ صاحبان متفقہ طور پر کیا یہ بتلا سکتے ہو کہ قرآن میں ایسی آیات کہ جو متشابہات ہیں۔ اور کہ جن کے اصل معنی اور مطلب بجز اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ کون کونسی ہیں۔ تاکہ ان سب کو ایک جگہ اس لئے جمع کر دی جاویں کہ اُن کے اصل معنی اور مطلب معلوم کرنے کے لئے کسی شخص کو بے فائدہ محنت نہ کرنی پڑے۔"

(آریہ مسافر لاہور صفحہ ۱۲ ۲۲-اکتوبر ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث | متفقہ جواب پوچھنے والا آریہ مہاشہ کیا بتا سکتا ہے کہ ویدوں میں جہاں "اگنی" کی پوجا کا ذکر آتا ہے وہاں بالاتفاق ویدک دھرمی (ہندو و آریہ) اس سے آگ مراد لیتے ہیں۔ یا "خدا" اگر وہ متفقہ طور پر اس کا معنی بتا دیں تو ہم سے بھی متفقہ جواب طلب کریں۔ ورنہ بقول ؎ نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

جس طرح ویدوں کی تفسیر میں رائیں مختلف ہیں اسی قسم کا اختلاف قرآن کی تفسیر میں بھی ہو سکتا ہے۔

سنئے! | ایک معنی سے سارا قرآن "متشابہ" ہے۔ پڑھئے اس آیت کو:۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ (پ ۲۳-ع ۱)

ہاں دوسرے معنی سے بعض آیتیں متشابہ ہیں اور بعض محکم۔ جیسا کہ ارشاد ہے:۔

هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ

ان معنی سے متشابہ آیات وہ ہیں جن کا ظاہری لفظی ترجمہ مراد نہیں ہوتا بلکہ اس سے تشبیہ استعارہ یا تمثیل مقصود ہوتی ہے۔ جیسا آیت ذیل میں:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ (پ ۲۶-ع ۹)

اس آیت اور اسی قسم کی دوسری آیات سے پنڈت لیکھرام آریہ مسافر نے یہ نتیجہ اخذ کیا تھا کہ "محمد صاحب کو آخری عمر میں خدا بننے کا شوق پیدا ہو گیا تھا۔" (تکذیب براہین)

ایسی ہی تشریحات کو قرآن مجید نے اہل زیغ کا فعل بتایا ہے۔ کیونکہ ان آیتوں کا لفظی ترجمہ مراد نہیں ہوتا بلکہ تمثیل وغیرہ مقصود ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی شخص بادشاہ کے نائب (وائسرائے) سے یا شہر کے کوتوال سے معاہدہ کرتا ہے تو گویا یہ معاہدہ خود بادشاہ سے کرتا ہے اسی طرح رسول خدا کے ساتھ معاہدہ کرنے کو خدا کے ساتھ معاہدہ کرنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ کیونکہ آپ خدا کے رسول یعنی بھیجے ہوئے ہیں۔ مگر اہل زیغ کو کیا پڑی کہ تحقیقات کرتے پھریں۔ ہم آپ کے اس فقرے سے متفق نہیں کہ متشابہات کے معنے بجز اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ ایسا اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ آیت زیر بحث میں لفظ "اللہ" پر وقف کیا جائے۔ مگر ہم ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ کو لفظ "اللہ" پر معطوف قرار دیتے ہیں۔ اب آیت کے معنی یہ ہوئے کہ آیات متشابہات کی تفسیر اللہ تعالیٰ اور ماہرین علم جانتے ہیں۔ جملہ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ رَاسِخُوْنَ سے حال واقع ہوا ہے۔ طبقہ اولیٰ کے رئیس المفسرین حضرت ابن عباس سے بھی اس آیت کی یہی تفسیر منقول ہے (ملاحظہ ہو تفسیر ابن جریر وغیرہ)

معترض کا دوسرا اعتراض جو اس کی عربی دانی پر مبنی ہے بالخصوص طلبائے مدارس عربیہ کے قابل ملاحظہ ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

علاوہ اس کے آپ اس قدر اور بھی بتلا دیں کہ آیت ہٰذا کے اندر آیات محکمات اور آیات متشابہات جمع کے صیغہ ہیں۔ اور لفظ متشابہ بھی آیات کی صفت ہے۔ تو ایسی حالت میں بجائے تاویلہ اور مایعلم تاویلہ کی جگہ وابتغاء تاویلھم اور مایعلم تاویلھم کیوں نہ تحریر کیا گیا؟

(آریہ مسافر لاہور صفحہ ۱۲ ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث | آپ کی غلط فہمی رفع کرنے کو ہم سادی

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں خشک سردی بہت پڑ رہی ہے۔ بارش تاحال نہیں ہوئی۔ بارش کیلئے دعا کریں۔

—— لاہور۔ مسجد شہید گنج کے مقدمہ کی اپیل کی سماعت ہو چکی ہے۔ فیصلہ آج (۱۳ دسمبر) تک محفوظ ہے (ناظرین دعا کریں کہ مسلمانوں کے حق میں بہتر فیصلہ ہو۔

—— صاحبزادہ سر عبد القیوم خان سکنہ پشاور وفات پا گئے۔ اناللہ!

حاجیوں کے جہازوں کی روانگی | بمبئی ۱۲۔دسمبر۔ حاجیوں کے جہاز "اسلامی" ۲۳ دسمبر ۳۶ء کو بمبئی سے اور "خسرو" ۲۳۔دسمبر ۳۶ء کو کراچی سے عازم جدہ ہوگا۔ دوسرے جہازوں کی روانگی کی صحیح تاریخیں پھر شائع کی جائیں گی۔

—— لاہور ۱۱۔دسمبر۔ آج ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں سید حبیب شاہ۔ سید عنایت شاہ۔ غلام محمد بٹ۔ کیپرا انارکلی پریس لاہور کا زیر دفعہ ۱۸ پریس (ایمرجنسی پاورز) ایکٹ چالان کر دیا گیا۔ الزام یہ ہے کہ گورنمنٹ نے سیاست پریس سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی۔ سید حبیب شاہ نے وہ پریس غلام محمد بٹ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ پریس میں خلاف قانون طریق پر کچھ دستاویزات چھاپی گئی تھیں۔ عدالت نے ہر سہ ملزموں سے پانچ پانچ سو کی ضمانتیں طلب کیں۔ جو ملزموں نے سوموار کو داخل کرنے کا وعدہ کیا۔

—— چین جاپان کی جنگ زور شور سے جاری ہے کئی روز سے جاپانی افواج نانکن پر حملہ کر رہی ہیں (یہ بھی) معلوم ہوا ہے کہ اس جنگ میں تقریباً ۲۸۸ ہوائی جہاز طرفین کے تباہ ہو چکے ہیں۔

—— حکومت ایران نے حکم دیا ہے کہ ۲۱۔ مارچ ۳۸ء سے تمام خط و کتابت اور ہر قسم کے حسابات و تحریرات ایرانی رسم الخط میں ہوا کرے۔

—— دہلی ۱۱۔دسمبر سرکاری اعلان مظہر ہے کہ

فقیر ایپی ابھی گرفتار نہیں ہوا۔ وزیرستان میں جو افواج متعین تھیں۔ ان میں بھی کمی کر دی گئی ہے۔

—— فیروز پور ۱۱۔دسمبر تلونڈہ کے تھانے میں آدمی رات کے وقت کم از کم آٹھ اشخاص نے قفل توڑا اور تھانے کے سٹور روم میں داخل ہو کر دو سرکاری ریوالور ۸۵ کارتوس۔ ایک لکڑی کا کیش بکس جس میں کچھ نقدی تھی۔ دو رائفلیں اور ۲۵ کارتوس لے گئے کیش بکس بعد میں تھانے کی چھت پر ٹوٹا ہوا پایا گیا

۳۱۔دسمبر سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ ان احباب کی طرف سے دفتر ہذا میں آجانی چاہئے۔ جن کو قیمت ختم ہونے کی اطلاع

اہلحدیث ۳۔دسمبر کے حساب دوستان میں دی جا چکی ہے۔

مہلت یافتگان اصحاب بیرون ہند بھی بہت جلد قیمت اخبار بھیج کر مشکور فرمائیں۔

رسالہ یادگار حملہ

شمع توحید

کی امداد کرنا ہر موحد متبع سنت مسلمان کا فرض ہے۔ (اخبار ہذا کا صفحہ ۱۴ ملاحظہ کریں)

(مینجر اہلحدیث)

—— الہ آباد۔۱۱۔دسمبر معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو لارڈ لوتھین کو الہ آباد میں پارٹی دینگے اس موقع پر تین عظیم ہستیاں موجود ہوں گی۔ لارڈ لوتھین۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور سر تیج بہادر سپرو

—— راولپنڈی ۱۲۔دسمبر مرزا قطب الدین پر ایک پٹھان نے کھوکھری سے حملہ کر دیا۔ ملزم گرفتار کر لیا گیا مرزا صاحب یونینسٹ پارٹی کے سکرٹری ہیں۔ (انقلاب)

غریب فنڈ | میں از میاں خوشی محمد صاحب ضلع منٹگمری ۸ر۔ جناب میاں عبد الوحید صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس اعظم لدھیانہ ۵ روپے۔ جناب سید خلیل الرحمٰن صاحب اجمیر ۸ر۔ جناب حاجی نظام الدین صاحب دیکھاڈول ضلع تھرپارکر سندھ ۴ر بذریعہ انجمن اہلحدیث شکراوا ضلع شیخوپورہ ۲ر۔ از خصوصی فنڈ ۲ر۔ جملہ ۱۲ ر سابقہ بذمہ فنڈ ۱۲ر۔ بقایا ۰۰

از سائلین (۷) محمد شاہ ساکن مالی ۲ر۔ (۸) محمد عبد الرؤف بھوجیاں ۲ر۔ (۹) عبد العزیز لدھیانہ ۲ر (۱۰) الٰہی بخش جلیسر ۲ر۔ (۱۱) عبد العزیز بھونوالی ۲ر۔ (۱۲) عبد الرحیم [illegible] (۱۳) [illegible] ۲ر۔ (۱۴) شمس اللہ عبد اللہ پور ۲ر (۱۵) رحیم بخش لنگیانہ ۲ر۔ (۱۶) عبد الصمد آگرہ ۲ر۔ (۱۷) عبد السلام شیر گھوری ۲ر۔ (۱۸) عبد الاحد لال گوپال گنج ۲ر۔ (۱۹) حبیب اللہ ڈھولی ۲ر (۲۰) عبد العلیم آسانگر ۲ر (۲۱) عزیز الرحمٰن لال پور گولہ ۲ر (۲۲) عبد الحکیم جودھ پور ۲ر (۲۳) فیض احمد مجیرہ ۲ر (۲۴) مطیع الرحمٰن کلکتہ ۲ر (۲۵) محمد خان مونگ ۲ر (۲۶) متوا مصری کھاوڑہ ۲ر (۲۷) خلیل احمد مرزا پور ۲ر (۲۸) عبد الغنی جودھ پور ۲ر۔ (۲۹) عبد اللہ تیونوالہ ۲ر

کل میزان ۱۲ر ہے۔ سائلین مذکورہ بالا کے نام غریب فنڈ سے ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کر دیا گیا بذمہ فنڈ ۳ر

۵۶ سائلین اور ہیں | اگر کوئی صاحب خیر خدا سا ایثار کر دیں تو ان سب کے نام بہت جلد اخبار جاری ہو سکتا ہے۔

تلاش پسر | میرا لڑکا ضیاء الدین احمد عمر ۱۸ سال۔ قد درمیانہ۔ رنگ گندم گوں۔ طالب علم ایف۔ اے کلاس چند یوم سے گم ہے۔ جس صاحب کو اس کا پتہ ملے وہ ازراہ مہربانی مجھے اطلاع دیں۔

اگر عزیز خود اس کو پڑھے تو بلا کھٹکا اپنے غم زدہ والد کو اطلاع دیوے۔

(حکیم قائم الدین صدیقی امرتسر کڑہ کرم سنگھ کو عبد اللہ

اِذْ يَنْشُرْ اُتْرَ شُوْذِ‌نْ (بنی اسرائیل) "وہ احکم الحاکمین" دو اصل مطالع کا ذکر کرتے ہوئے اسے شرم محسوس کرنی چاہیئے تھی۔ کیونکہ یہ مضمون اسکے پیرو مرشد نے بھی نہیں سمجھا اور نہ اسکے سمجھنے پر کبھی توجہ کی۔ آخر وہ دنیا سے چل بسے۔ ان لوگوں سے کیا امید کریں۔ تاہم انکو انکے امیر و مشیر

کی معرفت بغرض ہدایت اطلاع دیتے ہیں کہ وہ کسی دن (ایک روز پہلے اطلاع دے کر) درس ثنائی میں آئیں اور اس کا صحیح مطلب سمجھ لیں۔ اگر ایسا نہیں کرینگے تو ہم سمجھیں گے کہ ان لوگوں کو تحقیق سے کوئی مطلب نہیں بلکہ محض اپنے مخاطب کو بدنام کرنا مقصود ہے۔

قادیانی مشن

میاں محمود احمد صاحب قادیانی اور مولوی محمد علی صاحب لاہوری

کو

فیصلہ کن مناظرے کا چیلنج

(از ابوالوفاء)

آپ دونوں صاحبوں کی تحریرات متعلقہ فیصلہ کن مباحثہ اس وقت میرے سامنے ہیں۔ جن کی ابتدا ۱۵ ستمبر ۱۹۲۸ء سے ہوتی ہے۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۸ء کے الفضل میں یہ سلسلہ یہاں تک پہنچا ہے کہ میاں محمود احمد صاحب، مولوی محمد علی صاحب[1] بالمواجہہ گفتگو کرنے پر تیار ہو گئے ہیں۔ آپ کے الفاظ اس بارے میں حسب ذیل ہیں:۔

"میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے مولوی ابوالعطا صاحب سے کہا تھا کہ میں مسئلہ نبوت میں مولوی محمد علی صاحب سے خود مباحثہ کرنے کو تیار ہوں، آپ ان سے شرطیں طے کریں۔ سو معقول شرائط جن میں کوئی لغویت اور کھیل کا پہلو نہ ہو جب بھی طے ہو جائیں تو مجھے مولوی صاحب سے مباحثہ کرنے میں کوئی عذر نہیں الا ان یشاء اللہ۔ مباحثہ کی غرض اگر ایک جماعت تک حق کی آواز کا پہنچانا ہو تو اسمیں مجھے عذر ہی کیا ہو سکتا ہے۔ عذر تو اسی صورت میں ہوتا ہے جب مباحثہ کو کھیل یا فساد کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ والسلام خاکسار مرزا محمود احمد" (الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۲۸ء)

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے منظوری کے اعلانات شائع ہوتے رہے۔ ہاں اختلاف صرف مضمون بحث کی تقدیم و تاخیر میں رہا۔ خیر آپ جانیں اور وہ جانیں ہمیں اس سے کچھ مطلب نہیں۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آپ دونوں صاحبوں نے آپس میں مسئلہ نبوت مرزا پر فیصلہ کن مناظرہ کرنا منظور کر لیا اسی طرح آپ دونو حضرات ہمارے ساتھ صداقت مرزا پر مباحثہ کرنا منظور کریں کیونکہ آپ لوگوں کا اختلاف تو اندرونی ہے مگر ہماری مخالفت ایک بیرونی چیز ہے۔ یعنی آپ دونو مرزا صاحب کو ان کے دعوے میں سچا جانتے ہیں اور مسائل نبوت و تکفیر میں اختلاف رکھتے ہیں۔ اسکے برخلاف ہم مرزا صاحب کو ان کے دعوے (ماموریت من اللہ) میں سچا نہیں جانتے۔ اس لئے ہماری طرف سے مضمون آخری فیصلہ بطور مبحث کے پیش ہوگا۔

بغرض مزید تشریح ہم ایک مثال بھی پیش کرتے ہیں تاکہ آپ دونو صاحب ہمارے مدعا کو اچھی طرح سمجھ سکیں

مثال | شیعہ اور سنی دونو گروہ نبوت محمدیہ (علیہ التحیہ والسلام) کے معتقد ہیں مگر آپس میں ایک دوسرے کو چیلنج کرتے ہیں کہ آؤ "خلافت ثلاثہ" پر مباحثہ کریں اسی دوران میں ایک منکر اسلام آکر کہتا ہے کہ پہلے تم دونو گروہ مل کر مجھ سے صداقت اسلام پر بحث کر لو کیونکہ میں اسلام کو سچا مذہب نہیں جانتا۔ اب ذرا انصاف سے بتاؤ کہ ایسی حالت میں کیا ان فرزندان اسلام کا فرض نہیں کہ اپنی باہمی نزاع کو چھوڑ کر پہلے اس مشترک مخالف کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

سنئے | مولانا حالی مرحوم اسکے متعلق ایک لطیف رباعی فرما گئے ہیں ؎

کہتا تھا کل اک منکر قرآن و خبر
کیا لیں گے یہ اہل قبلہ باہم لڑ کر
کچھ دم ہے تو میدان میں آئیں ورنہ
کتا بھی ہے شیر اپنی گلی کے اندر

مولانا حالی مرحوم نے اس رباعی میں آپ دونوں صاحبوں کو نصیحت کی ہے کہ پہلے دونوں باہم مل کر مرزائی قلعے سے حملۂ ثنائی کی مدافعت کریں۔ یہی آپ کی سعادت مندی ہے اور یہی خدمت احمدیت۔ ورنہ سمجھا جائیگا کہ آپس میں مباحثے کی چیلنج بازی محض ایک نمائشی چیز ہے، اور مضمون آخری فیصلہ واقعی آخری فیصلہ ہے۔

جواب باصواب کا منتظر۔ تحریک احمدیت کا پرانا خادم

ابوالوفاء ثناء اللہ کفاہ اللہ امرتسری

(نوٹ) یہ مضمون بصورت اشتہار بھی شائع ہوا ہے ناظرین جہاں ضرورت سمجھیں جوابی کارڈ بھیج کر طلب کر کے شائع کریں۔

[1] میاں محمود احمد صاحب نبوت مرزا کے قائل ہیں مگر مولوی محمد علی صاحب باوجود مرزائی ہونے کے اس سے منکر ہیں ۱۲ منہ

(۱۱۳)

آئت سامنے لے آتے ہیں :-
هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ
اٰیَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ
مُتَشَابِهَاتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ
زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ
الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِیْلِهٖ ۚ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ
اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ
اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّكَّرُ
اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝
اس آیت میں آپ نے لفظ تَشَابَهَ کو آیات
کی صفت بتلایا ہے حالانکہ وہ لفظ مَا کا صلہ ہے
جو مَا تَشَابَهَ میں آیا ہے۔ اس میں ما مفعول بہ ہے
یَتَّبِعُوْنَ کا پس جملہ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ
خبر واقع ہوا ہے۔ اس کا مبتدا اَلَّذِیْنَ موصول مع
اپنے صلے کے سابقہ مذکور ہے۔ اس جملے کو "اٰیَاتٌ"
سے ترکیبی تعلق کچھ نہیں۔ لفظ مَا چونکہ موصول مفرد
ہے اس لئے تَاْوِیْلَهٗ کی ضمیر مفرد اسی کی طرف
راجع ہے نہ کہ آیات کی طرف (فاندفع ما توہم)

ناظرین! | تصرف قدرت دیکھئے کہ خدائی کلام کی
اصلاح کرنے والے آریہ مہاشہ نے اپنی طرف سے
جو اصلاحی لفظ رکھا ہے وہ بجائے خود غلط ہے کیونکہ
آیات جمع مؤنث کا صیغہ ہے اور ضمیر "ھُمْ" جس کو
معترض محلِ اصلاح میں لایا ہے جمع مذکر ہے۔ جمع
مذکر کی ضمیر جمع مؤنث کی طرف نہیں پھر سکتی۔ اسکی
مثال بالکل ایسی ہی ہوگی۔ جیسے کوئی کہے

میں نے دریائے گنگا کے کنارے دیکھا کہ
ہندو استریاں نہاتے تھے۔

اس اصلاح کی دوسری مثال یہ مصرع ہے ؎

خود درو بُزدہ بستی راہِ زناں بند کردی

اسکے باوجود ہم مہاشہ جی کی تعریف کرتے ہیں کہ
آپ عربی زبان میں اتنی ہی قابلیت رکھتے ہیں
جتنی وہ طالب علم رکھتا تھا جو شاہی زمانے میں
ایک عربی مدرسہ میں پڑھتا تھا۔ قصہ مشہور ہے کہ
شاہ دہلی اس مدرسہ کے معائنے کے لئے تشریف
لے گئے۔ آپ نے طالب علم مذکور سے پوچھا کہ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ میں واؤ کیا ہے؟ وہ بولا حضور!
عطف کا ہے۔ شاہ دہلی نے اسے بھی انعام دیا
اور کہا کہ یہ طالب علم اتنا تو جانتا ہے کہ واؤ
عطف کے لئے بھی آتا ہے۔
معترض صاحب اگر ہمیں ملیں تو ہم بھی ان کی عربی دانی
سے خوش ہو کر ایک رسالہ "سوامی دیانند کا علم و عقل"
بطور انعام پیش کریں۔

مہاشہ جیو! | قرآن مجید کی عربیت پر خوب اعتراض
کرو۔ ہم بڑی خوشی سے سنیں گے اور تمہارے
حق میں دعا کریں گے۔ ؎

خدا تیرا بُت کافر دراز سن تو کرے
جفا کے تو بھی ہو قابل خدا وہ دن تو کرے

ا۔ آنجہانی ۲۔ عورتیں۔

امرتسری بلاغ کی تبلیغ باطل

امرتسر کی جماعت منکرہ حدیث سے ہمیں یہ
شکایت ہمیشہ سے ہے کہ ان کی زبان اور قلم صداقت
سے آشنا نہیں۔ جماعت اہل حدیث خصوصاً خاکسار
مدیر اہلحدیث کے حق میں بارہا کذب و افتراء سے کام
لیتے رہے ہیں۔ ایک دفعہ تو اتنی جرأت کی تھی کہ
نواب سراج الدین صاحب سائل دہلوی کو بھی
کذب بیانی سے آلودہ کر دیا تھا۔ جس کا پول نواب
صاحب نے جلدی ہی کھول دیا۔ (جزاہ اللہ)
تعجب ہے کہ یہ پارٹی تبلیغ قرآن کا دعویٰ کرتی
ہے اور اپنا نام امت مسلمہ رکھتی ہے۔ خدا جانے
اخلاقی پہلو سے اس قدر کیوں گر گئی ہے کہ بہتان طرازی
اس کا شیوہ ہو گیا ہے۔ ہم کئی دفعہ اظہار کر چکے
ہیں کہ ہمیں ان کی کذب بیانی پر رہ رہ کر تعجب کی
بجائے رونا آتا ہے۔ شاید ترک حدیث سے ان کو
یہ سزا ملی ہے کہ صدق مقال سے محروم کئے گئے ہیں
گذشتہ بہتانات کے علاوہ ایک جدید بہتان ہم
ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں۔ چنانچہ نامہ نگار
لکھتا ہے :-

"مولوی صاحب حضور علیہ السلام کو نہ امت مسلمہ
کی طرح پورا بشر مانتے ہیں نہ بریلویوں کی مانند
کامل خدا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نہ ادھر کے ہیں نہ
اُدھر کے۔ بلکہ اہل حدیث کی اکثر جماعتیں بھی
آپ سے سخت اختلاف رکھتی ہیں۔ آپ احناف
کے سامنے کھڑے ہو کر بالکل ہمارے مسلمہ
قرآنی عقائد کی تبلیغ فرماتے ہیں اور ہماری طرف
متوجہ ہو کر نیم بریلوی خیالات کی حمایت کرتے ہیں
آپ کی اکثر تحریریں اور تقریریں اس پر شاہد ہیں
کہ آپ "دو امل مطاع" "دو احکم الحاکمین" اور
"دو نتہائے سوال" تسلیم کرتے ہیں۔ جس میں ذرا
بالغیر و بالذات کی پخ لگا دیتے ہیں"
(بلاغ امرتسر صفحہ بابت دسمبر ۳۷ء)

اہلحدیث | افترا نویس اگر اپنے دعوے میں سچا ہے
تو وہ ہماری اکثر تحریریں اور تقریریں پیش کرے جو
اتنے بڑے دعوے کی مثبت ہوں۔ جو اس نے اس
عبارت میں کیا ہے۔ ورنہ وہ ہمیں اجازت دے کہ
ہم اسکے حق میں یہ آیت پڑھیں :-
وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِ
ثْمًا مُّبِیْنًا ۝
سُن رکھیں ہم حضور علیہ السلام کو اسی طرح کا
بشر مانتے ہیں جس طرح خدا نے آپ کی معرفت ہمیں
بتایا ہے۔ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ

تو ہم ان کو تم بھائی ہیں۔ پھر آپ کا یہ کہنا غلط ہے کہ جن حنفی علماء کی فہرست لکھی گئی ہے وہ ایک یا دو کے سوا سب وہی ہیں جن کو اہل حدیث اپنا بھائی لکھ چکا ہے "

ہم آپ کو بھی بھائی کہیں گے (انما المؤمنون اخوۃ) ہاں آپ کا یہ فرض ہوگا کہ یہی الفاظ لکھ کر بریلی اور علی پور سے بھی ان پر مہر تصدیق ثبت کرا لیجئے اور اعلان کیجئے کہ انوار الصوفیہ میں جو لکھا گیا ہے ؎

اٹھا کر میم کا گھونگھٹ جو جھانکا تیری کملی کو
تو دیکھا ذات احمد میں احد روپوش رہتا ہے

(انوار الصوفیہ بابت جولائی ۱۹۱۳ء)

یہ بھی صراحۃً کفر ہے۔

حنفی مشتہر نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہمارے بیان کردہ اشعار کسی واعظ نے جلسۂ عرس میں نہیں پڑھے؛ اگر وہ ہمارے الفاظ پر غور کرلیتے تو ہرگز ایسا نہ لکھتے ہم نے اشتہار میں کہیں نہیں لکھا کہ یہ اشعار پڑھے گئے ہیں بلکہ یہ لکھا تھا کہ جو مضمون ان شعروں کا ہے وہ عرس کے جلسہ میں بیان ہوا۔ نیز مشتہر صاحب کا یہ لکھنا کہ ہم نے ایک شعر کا صرف ایک مصرعہ لکھا ہے اور اس کو خیانت کہا ہے۔

سنئے صاحب! ہم نے شاعر کی بے باکی اور جرأت علی اللہ کو نظر انداز کیا ہے۔ اچھا کیا کہ اس کو عوام کے سامنے رکھ دیا۔ پورا شعر پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ شاعر شریعت سے استہزاء کر رہا ہے۔ وہ کہتا ہے ؎

شریعت کا ڈر ہے نہیں صاف کہہ دوں
خدا خود رسول خدا بن کے آیا

جس کا مطلب بالکل صاف ہے کہ شاعر خلاف شریعت کلمہ کہنے سے ڈر بتا رہا ہے۔ مگر وہ کلمہ کہہ بھی دیتا ہے مگر کیا نہیں جو شریعت سے قول ہے یا جرأت علی اللہ ہے

نواب صدیق حسن مرحوم | نواب صاحب مرحوم کا شعر جو معارضہ میں پیش کیا جاتا ہے اس میں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہونے کا ذکر نہیں ہے، اس لئے اس کا اس بحث میں پیش کرنا فضول ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں عوارضات بشری | ہاں حنفی مشتہر کو ہمارے اشتہار میں چند فقرات بہت کھٹک رہے ہیں وہ انہیں توہین رسول علیہ السلام کے مرادف سمجھ کر شروع اشتہار ہی میں نقل کرتا ہے ،،

" جو تکلیف اور بھوک کے وقت پیٹ پر پتھر باندھے جس کو بخار چڑھے تو دوسروں سے دگنا چڑھے، اور فرمائے کہ مجھے اجر بھی دگنا ملتا ہے۔ جو انتقال کے وقت بڑی تکلیف کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو"

حنفی مشتہر | نے ہم سے ان باتوں کا ثبوت طلب کیا ہے۔ ہم اس سے بہت خوش ہیں کیونکہ ہمارا اعتقاد ہے کہ جو بات خدا اور رسول ؐ کے کلام سے ثابت نہ ہو اس کا دعویٰ کرنا ادعائے باطل ہے۔

(۱) بھوک کے وقت پیٹ پر پتھر باندھنے کا ذکر مشکوٰۃ شریف میں باب ما کان عیش النبی صلعم میں ملاحظہ ہو۔ جہاں ذکر ہے کہ ایک صحابی نے بھوک کی شکایت کرتے ہوئے پیٹ پر پتھر دکھایا تو اسکے جواب میں آنحضرت صلعم نے اپنے پیٹ پر دو پتھر باندھے ہوئے دکھائے تاکہ اس کو تسلی ہو۔

(۲) شدید بخار چڑھنے کا ثبوت خصائص کبریٰ" جلد ۲ صفحہ ۲۷۱ میں ملتا ہے۔

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف وفات کا ذکر کرتی ہوئی فرماتی ہیں :۔

فلا اکرہ شدۃ الموت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی آنحضرت صلعم کی تکلیف وفات دیکھنے کے بعد میں موت کی سختی کو برا نہیں جانتی (کیونکہ یہ بھی رفع درجات کا ذریعہ ہے)

ملاحظہ ہو بخاری شریف باب وفات النبی صلعم۔

فیصلے کی صورت | ناظرین کرام! جس طرح ہم نے حنفی مشتہر کے مطالبہ حوالجات کا ثبوت کتب حدیث سے دیدیا ہے اسی طرح وہ بھی ہمارے مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات اپنے مستند اہلسنت حنفی علماء (جن کی تعداد امرتسر میں بقول انکے ایک یا دو ہے) کے دستخطوں سے دیں :۔

(۱) کیا یہ صحیح ہے کہ آنحضرت صلعم کے والد کا نام عبداللہ اور دادا کا نام عبدالمطلب تھا۔ مجموعہ حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب صلی اللہ علیہ وسلم ہوا۔

(۲) کیا یہ صحیح ہے کہ آنحضرت صلعم کی بیویاں تھیں جس کا ثبوت آیہ کریمہ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ میں ملتا ہے

(۳) کیا یہ صحیح ہے کہ خدا کی کوئی بیوی نہیں ہے جیسا کہ قرآن مجید کی آیت وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ سے ثابت ہے۔

(۴) کیا یہ صحیح ہے کہ خدا کی اولاد نہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا اس کے برعکس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد بھی تھی جیسا کہ آیت قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ سے ظاہر ہے۔

ان سب سوالوں کے جواب سے جو نتیجہ نکلے اس کو ملحوظ رکھ کر بتاؤ کہ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ الآیۃ میں آنحضرت صلعم کے ہاتھ کو خدا کا ہاتھ کہنا اور آیہ کریمہ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى سے آنحضرت صلعم اور خدا کی ذات میں وحدت پیدا کرنا صراحۃً کفر اور شرک نہیں ہے۔ جس کی تعلیم واعظین جلسہ عرس میں دیتے رہے۔

مذکورہ بالا آیات اور احادیث کی بنا پر ہمارا عقیدہ یہ ہے۔ غور سے سنئے!

نشہد ان لا الہ الا اللہ ونشہد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ ط یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیشہ سے موصوف بالالوہیت ہے اور پیغمبر خدا صلعم کی ذات ہر آن موصوف بالعبودیت ہے نہ پہلے کسی وقت ان دونوں میں اتحاد ذاتی یا صفاتی ہوا نہ اب ایسا ہونا ممکن ہے پس اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک متصرف کائنات ہر جگہ حاضر و ناظر عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ یہ صفات کسی بشر میں (نبی ہو یا ولی) نہیں آسکتیں نہ حقیقۃً نہ مجازاً۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اس کا ثبوت صاف لفظوں میں ملتا ہے :۔

قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ

(۱۱۵)

اسلام اور ہندوازم کا جواب الجواب

(ایک مطبوعہ اشتہار)

امرتسر میں عرس امام ابوحنیفہؒ کے ایام سے آجتک انجمن اہل حدیث چار اشتہار شائع کر چکی ہے۔ پہلے تین اشتہاروں کا جواب بریلوی حنفیوں کی طرف سے شائع ہؤا تھا۔ اس کا جواب الجواب بھی اشتہاری صورت میں دیا گیا جو ناظرین اہلحدیث کی آگاہی کیلئے درج ذیل ہے :-

برادران اسلام! امرتسر مسجد میاں محمد جان مرحوم میں جو جلسہ یکم۔ دوم۔ سوم نومبر ۱۹۳۷ء کو عرس امام اعظم کے نام پر کیا گیا۔ اس میں نہ تو حضرت امام ابوحنیفہؒ کی سوانحمری بتائی گئی۔ نہ ان کے سنہری ارشاد اِذا صحّ الحدیث فھو مذھبی کی تشریح کی گئی۔ وہاں جو کچھ واعظوں نے بیان کیا اس کا خلاصہ یہ تھا کہ اللہ و رسول میں فرق نہیں۔ اس پر کسی نے آیت لکن اللہ ربی پڑھی اور کسی نے اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ کی تشریح کرتے ہوئے منفرد ضمیر سے اپنا مدعا ثابت کیا۔ کسی نے آیت یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ پیش کر کے اللہ و رسول کی وحدت کا ثبوت دیا۔ ایک شخص نے تو وجد میں آکر آیت اِذَا دَعَاکُمْ پڑھی اور متعدد مرتبہ یہ رٹ لگائی :-

"او ایہہ گل کی اے"۔ "او ایہہ گل کی اے"۔

"او ایہہ گل کی اے"

اور ان الفاظ کے بار بار کہنے سے یہ ثابت کیا کہ رسولؐ اور خدا ایک ہی ہیں۔

چونکہ یہ عقیدہ ہندوانہ اور مسیحیانہ عقیدہ ہے اور تعلیم اسلام اور توحید اسلامی کے صریح خلاف ہے۔ اس واسطے انجمن اہل حدیث کی طرف سے اظہار حق کی خاطر اشتہار دیا گیا۔ جس میں اس عقیدہ کو قرآن و حدیث کی تعلیم کے خلاف بتایا گیا۔ اس اشتہار کا جواب بجز اسکے کہ گالیاں دی گئیں اور بدزبانی کی گئی اور کچھ نہ دیا گیا۔ ہماری انجمن نے اپنی تبلیغ کو جاری رکھتے ہوئے دوسرا اشتہار دیا۔ جو اہلحدیث مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۳۷ء میں درج ہو چکا ہے۔ جس میں ان کے بیان کردہ عقائد پر تبصرہ کیا۔ جس کا جواب بصورت ایک اشتہار کے (بظاہر اڈیٹر اخبار الفقیہ کے نام سے) دیا گیا۔ اور اس میں بزعم خود مشتہر نے اپنے عقیدے کے شعر کی تاویل کر کے جواب دیا۔ شعر مذکور یہ ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفےٰ ہو کر

اس کا صحیح مطلب بیان کیا مگر یہ تسلیم کر لیا کہ اس شعر کا جو مطلب مشتہر (اہلحدیث) نے سمجھا ہے وہ (سچ مچ) صراحۃً کفر اور بے ایمانی ہے" (جوابی اشتہار احناف) جس کے معنی صاف یہ ہیں کہ اگر شعر کے الفاظ سے وہی مطلب ثابت ہو جائے جو اہل حدیث مشتہر نے سمجھا ہے تو بے شک یہ شعر صراحۃً کفر اور بے ایمانی ہے اور اس کا قائل مرتکب کافر اور بے ایمان ہوگا۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ وہ تاویل جو حنفی مشتہر نے لکھی ہے مع اصل شعر کے ناظرین کے سامنے رکھ دیں تاکہ اُردو دان حضرات صحیح مطلب سمجھ کر کسی درست نتیجہ پر پہنچ سکیں۔ اصل شعر تو اخبار الفقیہ امرتسر ۵ جنوری ۱۹۳۲ء میں یوں مرقوم ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اُتر پڑا ہے مدینے میں مصطفےٰ ہو کر

اس کی تشریح حنفی مشتہر صاحب یوں کرتے ہیں :-

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
یعنی وہی صاحب معراج جو مستوئ عرش تھا خدا میں فنا ہو کر اُتر پڑا ہے مدینے میں مصطفےٰ ہو کر

(الفقیہ امرتسر ۷ اپریل ۱۹۲۹ء)

اس تشریح میں سارا زور لفظ "تھا" پر ہے مگر یاد رکھئے اصل حوالہ میں لفظ "تھا" نہیں۔ بلکہ اصل اسی طرح ہے جس طرح اوپر تحریر کیا گیا ہے۔ دیکھو حوالہ مذکورہ۔

میرے خیال میں الفقیہ کا حوالہ مذکور آگے پیچھے دیکھنے سے معاملہ بالکل صاف ہو سکتا ہے۔ راقم مضمون آنحضرت صلعم کی ولادت باسعادت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ :-

جس وقت رسول خدا دنیا میں رونق افروز ہوتے ہیں آسمان اور زمین میں یہ غلغلہ بلند ہوتا ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفےٰ ہو کر

اور بڑی جسارت سے اس شعر پر حاشیہ لگا کر تحریر کرتا ہے کہ :- "مسئلہ وحدت الوجود سے اس کا تعلق ہے وہابی صاحبان بُرا نہ منائیں۔ ۱۲ منہ"

کہئے صاحب! اب تو بات واضح ہو گئی کہ ایسا شعر کہنے اور اس کی تصدیق کرنے والوں کے نزدیک اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام میں وحدت الوجود کا تعلق ہے۔ اس لئے دراصل دونوں ایک ہیں۔ اب حنفی مشتہر کی یہ تاویل خاک میں مل گئی کہ اس سے شاعر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج کی طرف اشارہ کر رہا ہے، کیونکہ وہ تو صاف ولادت باسعادت کے موقع پر اس شعر کو چسپاں کر رہا ہے نہ کہ واقعہ معراج پر باوجود اسکے حنفی مشتہر بڑی جرأت سے لکھتا ہے کہ :-

واقعہ یہ ہے کہ نہ آج تک کسی مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا اور رسول ایک ہیں اور نہ کسی واعظ نے عرس میں یہ کہا" (اشتہار کالم ۲)

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری کوشش کا نتیجہ ہے کہ آج وحدت الوجود کی رٹ لگانے والی جماعت کی طرف سے یہ فقرے شائع ہوئے ہیں اور یہ صاف دلیل ہے کہ وہ تبلیغ حق سے متاثر ہو رہی ہے۔ فالحمد للہ!

سنئے جناب! اگر آپ اور آپ کی جماعت اس عقیدہ (خدا و رسول میں فرق نہیں) کو صراحۃً کفر خیال کرتی ہے

ترک اسلام بجواب ترک اسلام۔ غازی محمود (۱۴۴) ... کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ...

تائید حدیث بجواب تنقید حدیث

(از قلم مولانا عبدالصمد صاحب مبارکپوری)

(۳ دسمبر ۱۹۳۶ء کے بعد)

تنقید انہوں نے محض اپنے فہم سے ان کے امتیاز کے لئے اصول مرتب کئے۔ ان کے یہ قیاسی اصول کسی قدر کار آمد ضرور ہیں۔ لیکن صحیح اور جھوٹ کو یقینی طور پر الگ الگ کرنے سے قطعاً قاصر ہیں۔" (اہلحدیث ۲۴ محرم)

تائید ؎

چگونہ ظلمت بدعت زند رہ زائر
کہ طالع است شب، و روز مہر سنت ما

مولوی اسلم صاحب اپنی ناواقفیت کے باعث ایسا لکھ رہے ہیں۔ مولوی صاحب اصول کی کتابوں کو پڑھتے اور ان کی دلیلوں کو ایک نظر دیکھتے تو معلوم ہو جاتا کہ اصول کے تمام مسائل قرآنی تعلیم کے ماتحت اور کتاب اللہ سے ماخوذ و مستنبط ہیں۔ میں پھر کہتا ہوں اور علی الاعلان کہتا ہوں کہ محدثین نے موضوع حدیث کے جانچنے اور پرکھنے کے لئے اور اس کے ماسوا احادیث کے متعلق جس قدر اصول مقرر فرمائے ہیں وہ سب کے سب نہایت جامع و مانع ہیں اور یہ اصول محض عقلی و قیاسی نہیں ہیں بلکہ بہت سے اصول انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے نقل کئے ہیں اور بہت سے قرآن کریم سے استنباط کئے ہیں اور بہت سے اصول واضعین حدیث کے حالات افعال اطوار عقائد و خیالات کو معلوم کر کے اخذ کئے اور مرتب فرمائے۔ انہوں نے واضعین کو حدیث وضع کرنے کی حالت میں پکڑا اور اس کے علاوہ موضوع حدیثوں کو اپنے ذوق سلیم اور حفظ تام اور معرفت قویہ اور بصیرت و علم خداداد کے ذریعہ پہچانا پھر اس کو مع علت و دلیل کے خلق اللہ میں بیان کر دیا۔ جس سے اہل باطل کی کمر ٹوٹ گئی اور شیطان کا مکر و فریب بیکار اور لغو ثابت ہوا۔ چنانچہ امام ابن حبان اپنے شیخ امام ابن خزیمہ کی نسبت فرماتے ہیں:-

"ما رأيت على اديم الارض من يحفظ الصحاح بالفاظها غيره (اى ابن خزيمة) حتى كان السنن نصب عينيه (شرح شرح النخبۃ للقاری ص)

"میں نے روئے زمین پر کسی کو امام ابن خزیمہ کے علاوہ نہیں دیکھا جو کہ صحیح حدیثوں کو بالفاظہا یاد رکھتا ہو۔ ان کی یہ کیفیت تھی کہ گویا سنن (احادیث نبویہ) ان کے روبرو رکھی ہوئی ہیں۔"

اسی طرح امام اسحٰق بن راہویہ کے متعلق منقول ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے "کانی انظر الى سبعين الف حديث من كتابى" (مقدمہ فتح الباری)

یعنی میری یہ حالت ہے کہ گویا اپنی کتابوں کی ستر ہزار حدیثوں کو دیکھ رہا ہوں۔"

اور امام بخاری کی شان میں منقول ہے:-

"قال احمد بن حمدون الحافظ رأيت البخارى فى جنازة محمد بن يحيى الذهلى يسأله عن الاسماء والعلل والبخارى يمر فيه مثل السهم كانه يقرأ قل هو الله احد" (مقدمہ فتح الباری)

یعنی حافظ احمد بن حمدون کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاری کو ایک جنازہ کے ساتھ دیکھا اور محمد بن یحیٰی ذہلی (شیخ امام بخاری) ان سے اسماء رواۃ اور علل احادیث کی بابت سوال کرتے تھے اور امام بخاری اسکے اندر تیر کی طرح چلتے تھے گویا قل ھو اللہ احد (کی سورت) پڑھتے ہیں۔"

یہی حالت اور ائمہ کی بھی تھی۔ پس ایسے ایسے ائمہ کی موجودگی میں یہ امر محال ہے کہ حدیث نبوی کے ساتھ کسی دوسرے کا کلام شامل ہو یا کوئی شخص جعلی حدیثوں کو حدیث نبوی میں داخل کر دے اور ائمہ اس کی تمیز نہ کریں۔ بلکہ ائمہ کھری اور کھوٹی حدیثوں میں امتیاز کرنے والے ہر زمانہ میں موجود تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہارون رشید نے ایک ملحد زندیق کو قتل کرنا چاہا تو اس ملحد نے کہا:-

این انت من الف حديث وضعتها قال فاين انت يا عدو الله من ابى اسحق الفزارى و ابن المبارك يتخللانها فيخرجانها حرفا حرفا (تذکرۃ الحفاظ ص۲۵۲ ج۱)

کہ تم کو یہ خبر بھی ہے کہ میں نے ایک ہزار حدیثیں وضع کی ہیں۔ ہارون نے جواب دیا کہ اے دشمن خدا! تو ابو اسحٰق فزاری اور عبداللہ بن مبارک کو نہیں جانتا یہ دونوں ان سب کو چن چن کر ایک ایک حرف کو نکال باہر کر دیں گے۔"

علاوہ بریں مولوی صاحب نے ان اصول کے قیاسی ہونے پر کوئی دلیل نہیں بیان کی اور نہ کوئی وجہ ان کے قیاسی ہونے کی پیش کی۔ ان کو لازم تھا کہ اس کا ثبوت مع دلیل پیش کرتے۔ مولوی صاحب کو چاہئے کہ انکے قیاسی ہونے کی دلیل تحریر کریں۔

تنقید تاریخی حد تک تو اس قسم کی قیاس آرائی نامناسب نہیں لیکن دینی امور کی بنیاد جہاں بلا یقین کے کام نہیں چل سکتا ان ظنیات پر رکھنا قرآن کے خلاف ہے الخ (اہلحدیث ۲۴ محرم)

تائید مولوی اسلم صاحب نے علم حدیث اور اصول حدیث کو "قیاس آرائی" اور "تاریخی حد تک قابل تسلیم" فرمایا ہے۔ جو خام خیالی عدم تحقیق اور بے خبری کا نتیجہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو یہ فرمائیں:-

الا ان اصحاب الرای اعداء القرآن اعيتهم الاحاديث ان يحفظوها فافتوا برايهم فضلوا واضلوا الا وانا نقتدى ولا نبتدى ونتبع ولا نبتدع ما نضل ما تمسكنا بالاثر (تاریخ عمر بن الخطاب لابن الجوزی ص۱۲۶) کہ لوگو!

(سورہ انعام)

اے نبی! آپ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں فرشتہ ہوں"

پھر ہوں کیا؟ مخلوق خدا ہونے میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں مگر خدا کا پیغام پہنچانے والا۔

هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا (سورہ بنی اسرائیل)

یعنی خدا فرماتا ہے کہ آپ اعلان کر دیجئے کہ میں بشر رسول ہوں:

پس یہ ہے قرآن و حدیث کا مضمون۔ اگر آپ لوگوں کا بھی اس پر اعتقاد ہو تو صاف الفاظ میں تصدیق کیجئے اگر کسی بات سے اختلاف ہو تو اسکو واضح کیجئے تاکہ آئندہ کے لئے یہ جھگڑا ختم ہو سکے۔

بے ادب ایسے ہوتے ہیں | جلسۂ عرس کے ہیڈ و اعظم مولوی محمد یار بہاولپوری ملتان کے خانوادہ پیر صدر الدین مخدوم کے حق میں یہ شعر لکھتے ہیں ؎

برائے چشم بینا از مدینہ بر سر ملتان
بشکل صدر الدین خود رحمۃ للعالمین آمد

(اسرار غوثیہ)

یعنی دیکھنے والے کے واسطے آنحضرت صلعم مدینہ منورہ سے چل کر مخدوم صدر الدین کی شکل میں ملتان آ گئے ہیں"

اور سنئے! ؎

ورائے عرش جا بودش نمے دانم کجا بودش
ز بہر ما تنزل کردہ بر روئے زمین آمد

اس پیر (صدر دین) کی جگہ عرش سے آگے تھی میں نہیں جانتا کہاں تھی۔ وہ ہمارے لئے اُتر کر زمین پر آیا"

دہائے رے گستاخی!) کیا فرماتے ہیں علمائے حنفیہ (۱) سنت امرتسر۔ کیا یہ شعر کہنے والا مسلمان ہے اور اسکے مصدق اور مرید یہ دعوٰی کر سکتے ہیں کہ ہمارے دل میں آنحضرت صلعم کی عزت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ جو دل میں آتا ہے کہہ دیتے ہیں، یہ لوگ اپنے آپ کو شرعی حدود و قیود سے بالاتر جانتے ہیں۔ اگر چاہیں تو خدا کو مدینے میں اتار دیں اگر چاہیں تو تاجدار مدینہ کو ملتان میں لا ڈالیں۔ اور کسی ملتانی خاکی کو عرش بریں سے نازل کر دیں۔

نوٹ | اگر اس سلسلے نے طول پکڑا تو ہم دکھائینگے کہ مولوی محمد یار اور اس کی پارٹی صرف آنحضرت صلعم ہی کی ذات مبارک کو نہیں بلکہ اپنے سب پیروں کو خدا مانتی ہے ؎

مصلحت نیست کہ از پردہ بیروں افتد راز
ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

المشتہر۔ (مولوی) محمد عبد اللہ ثانی نائب صدر انجمن اہل حدیث امرتسر (۲ 12/27)

طعام میت

صاحب مشکوٰۃ سے نقل روایت میں تسامح

سوال} کیا فرماتے ہیں علمائے اہل حدیث اس امر میں کہ مُردے کی طرف سے کھانا کھلانے کے ثبوت میں احناف جب اوز جندی کی روایت پیش کرتے ہیں کہ آنحضرت علیہ السلام نے اپنے فرزند ابراہیم کی وفات پر لوگوں کو کھانا کھلایا تھا تو آپ لوگ اسے بے سند، بے اصل اور موضوع کہہ دیتے ہیں۔ لیکن آپ نے خود جو مُردہ کے گھر کھانا کھایا جیسا کہ مشکوٰۃ باب المعجزات میں ہے خرجنا مع رسول اللہ صلعم فی جنازۃ ...... فلما رجع استقبلہ داعی امرأتہ فاجاب ونحن معہ فجیئی بالطعام فوضع یدہ ثم وضع القوم فاکلوا۔ اس حدیث سے مرنے والے صحابی کی بیوی کی دعوت کو قبول کر کے آپ کا وہاں کھانا کھانا صاف ثابت ہوتا ہے اس کا کیا جواب ہے؟ بینوا توجروا۔

جواب} حدیث مذکور صاحب مشکوٰۃ نے بحوالہ ابی داؤد اور بیہقی نقل کی ہے اور ابو داؤد کے کسی نسخہ میں داعی امرأتہ کا لفظ نہیں ہے بلکہ داعی امرأۃ ہے۔ دیکھو ابوداؤد کتاب البیوع باب اجتناب الشبہات جس سے صاف ظاہر ہے کہ مرنے والے صحابی کی بیوی نے کھانے پر نہیں بلایا تھا بلکہ کسی اور عورت نے دعوت دی تھی۔ چنانچہ بیہقی میں ہے صنعت امرأۃ من قریش لرسول اللہ طعاما فدعاہ واصحابہ الخ (ص۹۶ ج ۹) معلوم ہوا کہ دعوت دینے والی عورت قرشیہ تھی۔ اور جس کے جنازہ میں آپ تشریف لے گئے تھے وہ انصاری تھا۔ جیسا کہ مسند احمد میں ہے خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل من الانصار الخ (ص۲۹۳ ج ۵) نیز اسی کتاب میں ہے فلما رجعنا لقینا داعی امرأۃ من قریش الخ (ص۲۹۳ ج ۵) کہ دعوت دینے والی عورت قریش میں سے تھی۔ ان دونوں روایتوں کے ملانے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرنے والے کی بی بی نے دعوت نہیں دی تھی۔ پس صاحب مشکوٰۃ نے لفظ امرأتہ غلط نقل کیا ہے جو انہیں کے بتلائے ہوئے حوالوں کے خلاف ہے۔

دارقطنی نے بھی روایت مذکورہ کئی سندوں سے نقل کی ہے ان کو بھی دیکھئے (۱) خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ ...... فلما انصرف تلقاہ داعی امرأۃ من قریش الخ (۲) صنعت امرأۃ من المسلمین من قریش لرسول اللہ طعاما فدعاہ واصحابہ الخ (ص۵۴۳ ج ۲) حاصل یہ کہ ایک عورت نے جو مسلمان قرشیہ تھی آپکے لئے کھانا پکایا جبکہ آپ ایک شخص کے جنازہ سے واپس آ رہے تھے تو اس کا داعی ملا جو آپ کو مع صحابہ کے اُس کے گھر لے گیا۔ مرنے والے کی بی بی کے یہاں دعوت نہیں تھی۔

سائل چونکہ حنفی ہے اس لئے اسکے اطمینان خصوصی کے لئے احناف کی کتب حدیث کے بھی چند حوالے لکھے دیتا ہوں۔ طحاوی حنفی نے شرح معانی الآثار، باب اکل لحوم الحمر میں روایت مذکورہ یوں نقل کی ہے رجل من الانصار کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فلقیہ رسول امرأۃ من قریش یدعوہ الی طعام الخ (ص۲۳۴ ج ۲) ایک مرد انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں تھا کہ ایک قرشیہ عورت کا

تصدیق الحدیث

تتمہ بیان الحق بجواب ــــ بلاغ الحق

(۱۵)

گزشتہ پرچے میں ہم کتاب بلاغ الحق کا جواب ختم کر چکے ہیں۔ اس کے بعد رسالہ "بلاغ" امرتسر دیکھنے میں آیا جس میں حافظ محب الحق صاحب نے اپنی کتاب (بلاغ الحق) کی تائید میں کچھ خامہ فرسائی فرمائی ہے تو ان کا حق ہے اس سے ان کو کون روک سکتا ہے۔ مگر ہم پر جو اظہار ناراضگی کیا ہے وہ بے جا ہے۔ جس شکایت کا جواب ہم بیان الحق میں مفصل دے چکے ہیں آپ نے اسی شکائت کو پھر دُہرایا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"دفتر اہلحدیث سے چند اوراق میرے پاس پہنچے۔ اس کا نام بیان الحق ہے جو "بلاغ الحق" کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ میں نے اس کو دیکھا یہ بھی کلمۃ الحق ہی کا فوٹو ہے جو "شرعۃ الحق" کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اہلحدیث کے پرچوں میں شائع فرمایا تھا۔

"شرعۃ الحق" میں پندرہ سولہ سوالات ہیں جو نمبروار قرآن مجید ہی کی صریح آیتوں سے حل کئے گئے ہیں۔ "کلمۃ الحق" میں مولانا نے کسی ایک نمبر کو بھی باطل نہ کیا پھر اُس کو جواب کہو تو جواب کیا ہوا۔ ہاں جگہ بہ جگہ عبارت نقل کی گئی اور جستہ جستہ جملوں پر طبع آزمائی کی گئی۔ ان سوالوں کے جوابوں سے جو صرف قرآن مجید ہی کی صریح آیتوں سے میں نے دیئے ہیں حافظ عبداللہ صاحب علیہ الرحمۃ غازیپوری کلیتاً متفق تھے۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۔ فرقہ بازوں کی گواہی فرقہ بندی کے سلسلہ میں معتبر نہیں[2]۔ اس کا فیصلہ خدا کے حضور میں ہو رہے گا۔ مگر مجھے کسی کے اتفاق و اختلاف سے بحث نہیں کیونکہ وہ معیار حق نہیں۔ میرے لکھنے کا مطلب صرف اس قدر تھا کہ وہ اُن کے لئے جو قرآن کی آیتوں کا انکار یا اُس سے اعراض اور چشم پوشی کرتے اور فرقہ پرستی یا انسان پرستی میں مبتلا ہیں شاید سند اور موجب ہدایت ہو۔

غرض نہ کلمۃ الحق میں شرعۃ الحق کا کوئی نمبر باطل کیا گیا نہ بیان الحق میں بجز قرآن کو حدیث مفروضہ سے باطل کرنے اور علماء کی عقیدت مندی سے قرآن کو اٹھانے کے بلاغ الحق کے مضمون کا بھی بطلان نہیں کیا گیا۔ چند اعتراضات نئے گئے وہ شاعرانہ اور چند اتہامات لگائے گئے وہ بے بنیاد۔

کلمۃ الحق کا میں نے جواب دیا نہیں کہ بحث مباحثہ میرا مسلک نہیں۔ کیونکہ بحث و مباحثہ تو اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ کا جلوس اور سامری کی بچھڑے کا نعرہ لگانا ہے۔ مگر بیان الحق میں انسان پرستی اور راویوں کے غلو محبت میں کہ "بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے"۔ قرآن باطل کیا گیا اور اُس میں تحریف کی گئی[5] تو کوئی زلف کے پھندوں میں پھنسا رہے تو رہے مگر تحریف قرآن کو دیکھ کر سنۃ اللہ یعنی روشِ قرآنی کے اتباع کی حیثیت سے آپ کے لئے نہیں تو باطناً منکرین قرآن کے لئے تبلیغاً اعلانِ حق کی ضرورت محسوس ہوئی کہ قرآن پر غلط روایتوں کی جو خاک اوچھالی گئی ہے اور یوں ہمارے مقدس رسول صلے اللہ علیہ وسلم متہم بنائے گئے ہیں اور آپ کی تبلیغ ناقص اور بیکار قرار دی گئی ہے اور ڈنکے کی چوٹ حملہ کیا گیا ہے کہ آپ خلاف حکم خداوندی یعنی قرآن مجید کے خلاف بھی حکم دیتے تھے۔ العیاذ باللہ۔ دعوے کیا گیا کہ آپ نے ایسے احکام دیئے اور اسکی تبلیغ نہ فرمائی اور اپنی ناقص تبلیغ قرآن و قوم کی گمراہی کے لئے چھوڑ گئے نہ قرآن میں ضمیمہ لگایا نہ حاشیہ چڑھایا نہ حفاظ کو یاد کرنے کی ہدایت فرمائی۔ الامان۔ الامان۔

میں نے چاہا کہ قرآن کے چہرہ سے معشوقانِ مجازی کی زلفوں کو الگ کر دوں کہ خدا کے کلام اور رسول کی رسالت کا نور ضو فشاں رہے[6]۔ معبود حقیقی کی تجلی جلوہ آرا ہو کہ معبود مجازی کی چنگاریاں دھیمی پڑ جائیں۔ یہی غرض کتابوں کی تصنیف سے ہے اور گویا یہی غرض ان چند سطروں کی تحریر سے ہے۔

بیان الحق میں مجھے پنڈت محب الحق کا خطاب دیا گیا ہے اور اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ میرے جملہ کا جواب ہے جو بلاغ الحق سے نقل کیا گیا ہے کہ تم نے

---

[1] شرعۃ الحق کا جواب جو ہماری طرف سے شائع ہوا تھا اس کا اصل نام "حکمۃ الحق" ہے۔ مگر حافظ محب الحق صاحب غصے میں کتاب کا نام بھی بھول گئے۔ (اہلحدیث)

[2] اہلحدیث کے پرچہائے مورخہ ۱۷ ستمبر ۳۶ء و ۱۵ اکتوبر ۳۶ء میں شہادات درج ہو چکی ہیں کہ مولانا عبداللہ صاحب مرحوم غازیپوری حدیث نبوی کو حجت شرعیہ جانتے تھے۔ آپ کا بیان مدعیانہ ہے شہادت نہیں۔ (اہلحدیث)

[3] ہم اہلحدیث مورخہ ۲۰ اگست میں بتا چکے ہیں کہ ہم سلسلہ حکمۃ الحق بجواب شرعۃ الحق میں ان پندرہ نمبروں کے جواب سے فارغ ہو چکے ہیں۔ اس کا ذکر، حافظ صاحب نے نہیں کیا مگر انکار کرتے جاتے ہیں ؎

ہٹ چھوڑیئے بس اب، سر انصاف آیئے

انکار ہی رہیگا مری جان کب تلک

[4] کیا یہ مضمون نویسی مناظرہ نہیں تو مجادلہ ہے؟ (اہلحدیث)

[5] اخوان یوسف کے یہ مجادلانہ نغمات بہت پرانے ہیں۔ (اہلحدیث)

[6] ہم بیان الحق میں ثابت کر آئے ہیں کہ آنحضرت صلعم کے پاس تحصیل علم الٰہی کے دو ذریعے تھے ایک قرآن مجید اور دوسرا وحی خفی۔ جب واقعہ یہ ہے تو پھر قرآن کے خلاف حکم کے کیا معنی؟ (اہلحدیث)

[7] اہل قرآن کا طرز سے حفاظت و ہمدردی قرآن کا ادعا ایسا ہی ہے جیسے اخوان یوسف نے حضرت یوسف کے حق میں کہا تھا اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ اسی لئے ہم ان لوگوں کو اخوان یوسف کہا کرتے ہیں۔ (اہلحدیث)

حیات صلاح الدین (۱۱۹)

شن رکھو اصحاب الرائے قرآن کے دشمن ہیں احادیث کے حفظ کرنے سے عاجز آگئے تو انہوں نے اپنی رائے سے فتویٰ دینا شروع کیا۔ پس وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ یاد رکھو ہم پیروی کرتے ہیں اور از خود ابتدا نہیں کرتے اور ہم سنت پر چلنے والے ہیں ہم بدعت نہیں نکالتے۔ جب تک ہم سنت کو تھامے رہینگے ہم گمراہ نہ ہو سکینگے۔

اس کو ہم پہلے بھی مختصراً نقل کر چکے ہیں اور علماء حدیث ایک حدیث کے لینے اور سننے کے واسطے ایک ایک ماہ کا سفر کریں اور مولوی صاحب قیاس آرائی فرمائیں۔ مصرع: ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

مولوی صاحب اصل دین صرف قرآن کریم کو مانتے ہیں اور احادیث کو دین سے خارج کرتے ہیں۔ اہل حدیث کا عقیدہ و مسلک یہ ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

قرآن مجید بلا شبہ و شک بالاتفاق دین ہے اور متواتر ہے۔ لیکن احادیث نبویہ کا بے شمار حصہ بھی متواتر ہے ان کے تواتر کا انکار کرنا مبنی بر تعصب وجہالت ہے اور احادیث نبویہ کو دین سے خارج کرنا یقیناً صریح غلطی ہے اور ناقابل عفو غلطی ہے جس کا تدارک ناممکن ہے اور اس عقیدہ باطلہ و فاسدہ سے جلد از جلد توبہ کرنا ضروری ہے ورنہ سوء خاتمہ و بربادی ایمان و حبط اعمال کا اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن عظیم عطا فرمایا اور جوامع الکلم کے ساتھ مشرف و ممتاز فرمایا۔ قرآن مجید بے شک جامع اور کامل و مکمل ہے مگر تمام جزئیات کے بیان کا کسی طرح ضامن و کفیل نہیں ہے۔ جو لوگ تبیاناً لکل شیء اور تفصیلاً لکل شیء وغیرہ آیات کریمہ کے یہ معنے لیتے ہیں کہ اس میں تمام جزئیات کا مفصل بیان ہے۔ سخت غلطی اور دھوکا میں ہیں اور شان و مراد قرآن سے یکسر ناواقف و بے خبر۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جامع اور کامل دین لیکر تشریف لائے تھے۔ آپ نے ہر چیز کی تعلیم فرمائی۔ آپ سے تجہیز و تکفین کے احکام و آداب مروی ہیں حالانکہ قرآن عظیم میں ان کا ذکر کسی طرح پر نہیں ہے اقامت الصلوٰۃ اور ایتاء الزکوٰۃ کی تفصیلات اور جزئیات قرآن مجید میں اول سے آخر تک ڈھونڈھا جائے کہیں بھی نظر نہ آئیں گی ہاں اگر ملیں گی اوراق کتب احادیث میں ملیں گی۔ بیع و شراکی کیفیات اور حالات احادیث نبویہ میں ملیں گی۔ قرآن حکیم ان کے بیان سے ساکت ہے۔ علیٰ ہذا القیاس حج وعمرہ کے آداب وقواعد قرآن مجید کے صفحات میں نہیں ملیں گے ان کی تکمیل احادیث نبویہ ہیں۔ اسی طرح جہاد، نکاح، طلاق اور معاشرت خلق کے آداب واحکام قرآن میں بالتفصیل نہیں مل سکتے۔ کیونکہ ان کی تفصیل احادیث نبویہ میں آئی ہے۔ پس ظاہر ہوا کہ احکام خداوندی کا ایک معتدبہ اور بڑا حصہ حدیث نبوی میں وارد ہوا ہے۔ اور وہ قرآن میں مذکور نہیں ہے۔ اور دین کی بنیاد قرآن وحدیث دونوں چیزوں پر ہے۔ حدیث کو دین سے خارج سمجھنا تعلیم قرآن کے خلاف ہے۔

حقیقت امر یہ ہے کہ قرآن مجید میں اصول بیان کئے گئے ہیں اور جزئیات کا بیان بہت کم ہے۔ جزئیات اور واقعات کا بیان احادیث نبویہ پر موقوف رکھا گیا۔ تاکہ کتاب طویل اور ضخیم نہ ہو جائے۔ پس احادیث بمنزلہ شرح قرآن اور تفسیر کے ہیں۔

مولوی صاحب نے تردید حدیث کے چار نمبر قائم کئے ہیں اور اپنے زعم میں ابطال حدیث پر چار دلیلیں پیش کی ہیں مگر درحقیقت وہ سب کے سب ایک ہی دلیل ہے جس کو انہوں نے وسعت دیکر چار کر دیا ہے۔ انکی ہر دلیل میں احادیث کی ظنیت کا ثبوت ہے اور بس۔ اس ضعیف اور باطل دعویٰ کا مدلل و مفصل جواب اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے بقدر طاقت وقدرت لکھا گیا۔ جو ناظرین کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔

ہاں مولوی صاحب بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو دین اور متواتر مانتے ہیں۔ پس ہم مولانا سے پوچھتے ہیں کہ وہ اسوہ حسنہ جس کو آپ عمل بالقرآن کا نمونہ کہتے ہیں اس کا وجود کہاں ہے اور ہمیں اس کا علم کیونکر ہو سکتا ہے۔ مہربانی فرما کر اپنی اولین فرصت میں اس کا پتہ بتائیں اور اس کے متواتر ہونے کی دلیل بھی ساتھ ہی تحریر کریں۔ سوچ سمجھ کر جواب لکھیں اور اس کے متعلق ہمارا معاوضہ بھی دیکھ لیں ایسا نہ ہو کہ ان کو شرمندہ ہونا پڑے۔ لیکن میں بطور پیشگوئی کے کہے دیتا ہوں کہ مولوی صاحب تاقیامت اس کو نہیں بتائیں گے۔ ؎

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

ہاں اگر احادیث نبویہ کا دامن پکڑ کر کتب احادیث سے مدد لیں گے تو یقیناً اپنے مدعا کے ثابت کرنے میں کامیاب ہونگے مگر اس وقت میں وہ ہمارے ہمنوا بن جائیں گے اور ہم کو خوشی کے ساتھ یہ کہنے کا موقع ملے گا۔ ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

(باقی دیکھو صفحہ ۱۲ کالم ۲ پر)

بقیہ مضمون از صفحہ ۸

قاصد تھا جو کھانے کیلئے دعوت دے رہا تھا۔ اسیطرح طحاوی موصوف نے اپنی کتاب مشکل الآثار ص ۳۳ ج ۲ میں بھی نقل کیا ہے۔ امام محمد کی کتاب الآثار میں ہے صنع رجل من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم طعاما الحدیث (ص ۳ طبع لاہور) یہی عبارت جامع المسانید ص ۵۶ ج ۲ میں بھی ہے جو امام ابو حنیفہ کی طرف منسوب ہے۔ نیز مسند امام ابی حنیفہ مع شرح علی القاری طبع مجتبائی دہلی ص ۳۲ میں ہے ان رجلا من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم صنع طعاما الخ ان دونوں روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کھانا تیار کرنیوالا مرد تھا۔ بہرحال داعی مرد ہو یا عورت، وہ مرنے والے شخص سے کوئی تعلق نسب یا

۲ جو دار کا نہیں رکھتا تھا۔ [illegible] صاحب مشکوٰۃ [illegible] مراد لینا [illegible] صریح غلط ہے۔ اور اس سے طعام میت پر دلیل پکڑنی بناء فاسد علی الفاسد۔ واللہ اعلم

فتاویٰ

س ۳۰ } حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسلمانوں کو غیر رمضان میں ایک رکعت نماز پڑھنے کا ثواب رمضان المبارک میں ستر رکعت نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے تو زید تارک صلوٰۃ ہے اور دنوں میں کبھی بھولکر بھی ایک وقت کی نماز نہیں پڑھتا۔ البتہ ماہ رمضان المبارک میں ایک ماہ نماز پنجگانہ با جماعت معہ تراویح کے پڑھتا ہے۔ جواب طلب ہے کہ زید بھی مذکورہ بالا حدیث کی روائت کے مطابق ستر گنا ثواب کا حقدار ہوگا یا نہیں۔ (شہادت علی سوداگر از چیر کنڈا)

ج ۳۰ } تارک نماز جب تک توبہ کر کے پابند نماز نہ ہو جائے رمضان شریف کے ثواب موعود کا حقدار نہیں۔

س ۳۱ } بعض اشخاص کو یہ عادت ہے کہ بیت الخلا میں جانے سے قبل یا بیت الخلا میں بیٹھے رہنے کے وقت بیڑی یا سگرٹ تمباکو یا پان وغیرہ منہ میں بغیر لئے بیت الخلا میں نہیں جاتے کیا ایسا کرنا مسلمانوں کو جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۳۱ } حقہ نوشی و سگرٹ، بیڑی بہت بری اشیاء ہیں۔ ان کا استعمال شرعاً نہائت مکروہ ہے چہ جائیکہ کوئی مسلمان اس حد تک پہنچے کہ پاخانہ بھی اسکے بغیر نہ آئے نہائت قبیح عادت ہے۔ اللہ اعلم

س ۳۲ } ہمارے یہاں بہت بڑی بستی ہے جس میں تین مسجدیں موجود ہیں۔ یعنی زید کی بنائی ہوئی مسجد۱ بعدہٗ بکر کی مسجد۲ بعدہٗ عمر کی مسجد۳۔ مسلمانوں کی جماعت کثرت سے ہے۔ جس میں زید۔ بکر۔ عمر بھی رہتے تھے۔ زید اور بکر کی بنائی ہوئی مسجد سے بہت دنوں کے بعد عمر علم حاصل کر کے یعنی پڑھ کر بستی میں آیا اور آمین زور سے کہنا اور رفع یدین وغیرہ کرنا شروع کیا اور امام بننے کا خواستگار ہوا۔ باوجودیکہ امام موجود ہے۔ زید اول نے کہا کہ آمین زور سے کہنا وغیرہ چھوڑ دو تو ہم تم کو امام مسجد بنا دیں گے اگرچہ امام موجود ہے۔ عمر نے اس بات کو نہیں مانا۔ زید نے امامت کرنے اور نماز پڑھنے سے عمر کو روک دیا۔ عمر چلا گیا اور تیسری مسجد بنا کر نماز پڑھنا شروع کیا۔ بعدہٗ بہت سے مسلمان اسکے معتقد ہو گئے۔ عمر تیسری مسجد کا امام بن گیا اب زید و بکر وغیرہ کہتے ہیں کہ عمر کی بنائی ہوئی مسجد میں نماز جائز نہیں۔ ایسی صورت میں عمر کی بنائی ہوئی مسجد میں نماز پڑھی جائے یا نہیں؟

(محمد معین الحق۔ ضلع مظفر پور (بہار)

ج ۳۲ } جس مسجد کی بناء نیت فاسد کے لئے رکھی جائے اس میں نماز جائز نہیں۔ اگر رفع فساد کی نیت مسجد بنائی جائے تو شرعاً گناہ نہیں لقولہ علیہ السلام۔ انما الاعمال بالنیات

س ۳۳ } زید نے اپنی لڑکی کا نکاح خالد سے اس شرط پر کیا کہ خالد کو زید ہی کے گھر بود و باش اختیار کرنا ہوگا۔ اور بعد نکاح جلد ہی مہر ادا کر دینا ہوگا خالد نے اس شرط کو منظور کر لیا تھا اب بعد نکاح خالد کا یہ حال ہے کہ زید کے گھر تک بھی نہیں آتا (شروع میں دو ایک بار آیا تھا) نکاح کو چھ ماہ کا عرصہ گزرا اور خالد نے لڑکی کی ذات میں آج تک ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کیا۔ ایک مجلس میں (جو اسی غرض سے منعقد کی گئی تھی) دس بارہ شخصوں نے خالد سے کہا کہ ایسا کیوں کرتے ہو، تم لڑکی کی نباہ کی صورت نکالو۔ خالد نے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ لڑکی کی نباہ کی صورت میرے نزدیک کچھ نہیں ہے۔ خالد کی اس بات پر بعض لوگ کہتے ہیں کہ طلاق واقع ہو گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ خالد کی بات سے طلاق ہوئی کہ نہیں۔ علاوہ اسکے زید کے لئے شرعی حکم جو کچھ ہو فرمایا جائے۔

(عبید اللہ دیوریا۔ ضلع گورکھ پور)

ج ۳۳ } خالد کی بے توجہی اور نان نفقہ نہ دینا اور پھر اسی صورت میں یہ الفاظ کہنا کہ نباہ کی کوئی صورت نہیں ہے۔ یہ طلاق کنائی ہے۔

(ہر وصول بہائے فریب فنڈ)

س ۳۴ } نماز جمعہ میں لوگ اکثر علمی کا خطبہ پڑھا کرتے ہیں۔ جس کے اندر اشعار بھی ہوتے ہیں جو مانند گانے کے پڑھا جاتا ہے۔ کیا اس طرح کے اشعار راگ کے ساتھ خطبہ کے وقت پڑھنا یا سننا جائز ہے یا ناجائز

(سائل محمد شفیع عالم مدرسہ نظامیہ سلی)

ج ۳۴ } آنحضرت صلعم کے خطبہ مسنونہ کا ذکر ان لفظوں میں آیا ہے۔ کانت لرسول اللہ خطبتان یقرأ القرآن و یذکر الناس۔ خطبہ مسنون یہ ہے کہ قرآن شریف کے ساتھ نصیحت کرے۔ اس کے سوا خطبہ محض نظم میں ہو یا محض نثر میں غیر مسنون ہے۔

س ۳۵ } تجارت کے اندر منافع کے ساتھ خرید و فروخت کرنا از روئے شرع کے کیا حکم رکھتا ہے کیا اس قسم کا خرید و فروخت سود کے اندر داخل ہے یا الگ ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۳۵ } تجارت میں تو نفع ہی مقصود ہوتا ہے اگر بائع صاف کہدے کہ یہ چیز ایک روپیہ خریدی ہے اور اس پر اتنا (مثلاً چار آنہ) نفع لونگا تو بھی جائز ہے اس کے سوا سائل کی مراد اگر کچھ اور ہو تو واضح لفظوں میں بیان کرے۔

س ۳۶ } اجارہ پر کھیت لینا یا اس کا غلہ کھانا کیسا ہے۔ جبکہ مالک کو مالگزاری کھیت کا خود اجارہ دار دیتا ہے اور خود جوتتا بوتا ہے تو اس قسم کا اجارہ یا رہن خریدنے کا کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۳۶ } زمین کو اجارہ یا گرو کے طریق پر لینا جس میں مالک کو بھی حصہ دیا جائے جائز ہے۔ آنحضرت کے زمانے میں ایسا ہوا۔ بعض حدیثوں میں جو اجارہ پر زمین دینے سے ممانعت آئی ہے اس سے مراد بالکلیہ ممنوع یا حرام نہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی غریب مسلمان کو استعمال کے لئے زمین مفت دیدے تو افضل ہے۔

(ہر وصول برائے غریب فنڈ)

سمجھا کہ قرآن مسلمان پنڈتوں کے سوا کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا" (صفحہ) وہی پرانی عادت کے مطابق میرا ایک جملہ نقل کر دیا گیا۔ اگر پورا مضمون نقل فرما دیا ہوتا تو ظاہر ہو جاتا کہ جو عالم مسلمانوں کو قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس میں تدبر کرنے سے روکتے ہیں کہ یہ معمہ ہے، چیستان ہے، سارے علوم کا مخزن ہے مگر یہ دین ناقص ہے۔ اس سے بہتر تو حدیث کو یاد کرنا اور حدیث کی تلاوت ہے کہ یہ مفصل ہے۔ ثواب رسانی یا عملیات کے لئے پڑھ سکتے ہو مگر احکام و ہدایات سمجھ نہیں سکتے۔ کیا نہیں جانتے کہ جو ناسخ و منسوخ کے رموز سے واقف نہیں اُس کو قرآن پڑھنا اور اُس پر عمل کرنا جائز نہیں۔ میں ان کو یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ سمجھتا ہوں۔ اور یہی شان پنڈتوں کی تھی۔ سُنَّۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ کہ انہوں نے وید کا پڑھنا پنڈتوں کے سوا کسی کے لئے جائز نہ رکھا تھا۔ اس لئے میں نے اُن کو مسلمان پنڈت لکھا۔ میں نے اُن کو تو لکھا نہیں جو پنڈت کی روش کے نہیں۔ نہ میں نے کسی کا نام لے کر شخصی طور پر لکھا آپ نے مجھے شخصی طور پر پنڈت کا خطاب دیا تو اس کا میں شکر یہ ادا کرتا ہوں اور اس خطاب پر اس لئے ناز کرتا ہوں کہ یہ تو ہمارے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس سنت ہے کہ آپ شاعر کہے گئے، کاہن کہے گئے، آپ نے سُن لیا۔ مجھے بھی شاعر، پنڈت اور کیا کیا کہا گیا، مجھے بھی اوسی اتباع سے سُن لینا چاہئے۔[ف] وہ الحمدللہ میں نے بھی سُن لیا۔ تبلیغ کی راہ میں آپؐ پر سخت ترین حملے ہوئے، آپؐ نے صبر فرمایا۔ میں چونکہ بلا شرکت غیرے خاص آپؐ کی امت میں ہوں، خالص مسلمان، اسکئے

[ف] یہ تمثیل بالکل غلط ہے کیونکہ آنحضرت صلعم نے کسی کو مکروہ لقب سے یاد نہیں کیا تھا جیسے آپ نے کیا ہے۔ سابقہ عنایات کے علاوہ جدید عنایت دیکھئے کہ آپ نے اسی مضمون میں قائلین حدیث کو منکرین قرآن لکھا ہے۔ (صفحہ) (اہلحدیث)

مجھے پنڈت، جاہل اور جھوٹا کہنا تو اُسی کی ایک چھینٹ ہے جو مجھ پر ڈالی گئی ہے۔ الحمدللہ۔ مجھ سا ناچیز بھی اس لائق ہوا کہ تیرہ سو برس کے بعد اُسی تبلیغی راہ میں وہی خاک مجھ پر اوچھالی گئی جو اُس پاک ہستی پر اوچھالی گئی تھی۔ تو اس پر تو مجھے صوفیانہ حال کرنے کو جی چاہتا ہے۔" (بلاغ امرتسر بابت دسمبر ۱۹۴۰ء صفحہ ۹، ۱۰، ۱۱)

اہلحدیث | ناظرین! یہ نمونہ ہے حافظ صاحب کی شکایات کا جن کا ازالہ ہم بیان الحق کے سلسلے میں کافی کر چکے ہیں۔ آپ لوگ حافظ صاحب کو شکایت کرنے میں معذور خیال فرمائیں۔ اگر حافظ صاحب اس موضوع پر کچھ اور لکھیں گے تو ہمیں حاضر پائیں گے انشاء اللہ!

کیونکہ ہمیں حافظ صاحب کے ساتھ بوجہ تعلق مولانا عبداللہ غازی پوریؒ کے خاص محبت ہے۔ ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈھو گے چراغ رخ زیبا لے کر

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۰)

خاتمہ | الحمدللہ والمنۃ کہ "تنقید حدیث" کا جواب اختتام کو پہنچا۔ اللہ سبحانہ اس کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ ہمارا گمان ہے کہ اس تحریر سے مولوی اسلم صاحب رنجیدہ ہوئے ہونگے مگر رنجیدگی کی کوئی وجہ نہیں ہے اس لئے کہ یہ تحریر کسی ذاتی عناد و عداوت کی بنا پر نہیں لکھی گئی ہے نہ ہمیں مولوی صاحب سے کوئی پرخاش ہے بلکہ محض سنت نبویہ کی حمایت و نصرت میں یہ تحریر لکھی گئی ہے۔ ہم اپنے بچپن سے مولوی صاحب کے والد ماجد حضرت شیخ مولانا سلامت اللہ صاحب علیہ الرحمۃ والغفران کا نام نامی سنتے ہیں اور نہایت ادب و احترام کرتے ہیں۔ آپ کی عزت و بزرگی کا سکہ عام لوگوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ کیونکہ سنت نبویہ کے ساتھ آپ کو بڑا شغف اور ذوق تھا اور توحید و سنت کی نشر و تبلیغ کا آپ کو بڑا شوق و جذبہ تھا۔ آپ کی یہ عادت تھی کہ گھر سے کچھ کھانے کی چیز ہمراہ لے لیتے اور گھوڑے پر بیٹھ کر گاؤں میں وعظ و تبلیغ کے لئے چلے جاتے۔ ایک روز دو روز کے بعد گھر واپس آتے۔ اگر اس سلسلہ میں کسی قرابت مند کے یہاں ورود کا اتفاق ہوتا تو اسکے یہاں بھی طعام تناول نہ فرماتے اپنے ساتھ لئے ہوئے کھانے پر ہی اکتفا فرماتے۔ اس طریق پر آپ نے بہت سے مقام میں توحید و سنت کی روشنی پھیلائی اور بہت سی خلقت کو آپ کی ذات عالی صفات سے ہدایت و سعادت نصیب ہوئی۔ جزاہ اللہ عنا و عن سائر المسلمین خیر الجزاء۔ ممدوح بڑی شخصیت رکھتے تھے اور اوصاف حسنہ و اخلاق فاضلہ کے جامع تھے۔ ذی ثروت و صاحب جاہ و جلال تھے علمی کمالات کے ساتھ سنت کے حامی و دلدادہ تھے۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مصاحبین میں سے تھے اور علم و عمل کے زیور سے آراستہ و پیراستہ، اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور فردوس بریں میں جگہ مرحمت فرمائے۔

جس طرح مولانا کی عزت و حرمت ہمارے دلوں میں جاگزیں ہے آج مولوی اسلم صاحب کو ویسی ہی عزت و وقعت حاصل ہوتی، اگر وہ اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ کے نقش قدم پر چلتے اور اس عقیدہ باطلہ انکار حدیث کے معتقد نہ ہوتے۔ ہم کو حیرت ہے کہ مولوی صاحب کس طرح اس وادی ضلالت میں جا پڑے اور یہ عقیدہ سیئہ کیونکر ان کے دل میں جاگزیں ہوا۔ خیر اگر ان کو حدیث کی طرف سے کچھ کھٹک اور خلش تھی تو اسکو اپنے دل ہی میں رکھتے اور ازالۂ شک کے لئے سعی کرتے رہتے۔ لیکن غضب تو یہ کیا کہ بلا تحقیق اور بغیر مراجعت کتب حدیث و اصول حدیث اور کتب تواریخ اسلامیہ کے حدیث کا رد لکھنا شروع کر دیا اور ضد و غلو میں آ کر غلط اور ضعیف روائتیں اور جھوٹے واقعات تک شائع کرنے کی جرأت کر بیٹھے۔ حالانکہ یہ حرکت شان اہل علم سے بعید اور عجز و مغلوبیت کی دلیل ہے اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو نیک اور سیدھی سمجھ دے اور حدیث کا تابع و عامل بنائے اور عقیدہ انکار حدیث سے جلد تر توبہ و رجوع کی توفیق عطا فرمائے۔ ؎ این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ تمت

(ابوالطیب عبدالصمد مبارکپوری)

ملکی مطلع

پنجاب میں اسلامی تثلیث

رانّھُمْ خَیْرًا لّکُمْ (قرآن شریف)

ایرانی شاعر عرفی ہمارے ملک پنجاب کے حق میں خدا جانے کس بنا پر یہ مدحیہ مصرعہ کہہ گئے ؎

پنجاب انتخاب ہفت کشور

ادھر سر سید احمد خان مرحوم نے پنجابیوں کو "زندہ دلان پنجاب" کا لقب بخشا۔ ممکن ہے کہ وہ زمانہ ایسا ہی ہو مگر موجودہ زمانہ تو ایسا ہے کہ پنجابی اقوام میں سے کسی ایک قوم میں بھی یگانگت و اتحاد نظر نہیں آتا ہر قوم میں نفاق و شقاق موجود ہے۔ یہ کچھ معمولی درجے میں نہیں بلکہ انتہائی درجے سے بھی تجاوز ہو گیا ہے ہندو، مسلم اور سکھ تین قومیں پنجاب میں زیادہ آباد ہیں۔ سب سے زیادہ مسلمان ہیں۔ ان سے کم ہندو۔ ان سے کم سکھ۔ ان تینوں قوموں کا نفاق و شقاق تو ایک پرانی داستان ہے جو قابل ذکر نہیں۔ ہاں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کا باہمی نفاق و شقاق بجائے تنزل کے ترقی پذیر ہو رہا ہے اس کی تین شاخیں ہو گئی ہیں۔ (۱) مسلم لیگ۔ (۲) مجلس احرار۔ (۳) مجلس اتحاد ملت (نیلی پوشاں) انہی تین شاخوں کا نام ہم نے عنوان میں اسلامی تثلیث رکھا ہے۔ تثلیث کا عقیدہ اسلامی تعلیم کی رو سے ناقابل معافی ہے۔ اسی طرح ان تینوں جماعتوں کا نفاق و شقاق بھی ناقابل عفو حد تک پہنچ چکا ہے کیونکہ قرآن مجید کی تعلیم لَا تَفَرَّقُوْا کے علاوہ حدیث شریف (فساد ذات البین ھی الحالقۃ) میں بھی تنبیہ آئی ہے۔ یعنی حضور فرماتے ہیں کہ آپس کی پھوٹ نیکیوں اور برکتوں کو ملیامیٹ کر دیتی ہے۔

لطف یہ ہے کہ اس پھوٹ کا مرکزی نقطہ مسجد شہید گنج کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ آج کل امرتسر اور لاہور میں اس موضوع پر جامع مسجدوں میں لیکچر ہو رہے ہیں۔ جس میں ایک فریق دوسرے پر حملے کرتا ہے۔ یہ اسکی غداری بتاتا ہے اور وہ اس کی عیاری۔ ایک طرف سے آواز اٹھتی ہے کہ ہم سول نافرمانی کر کے مسجد لیتے بشرطیکہ فریق ثانی کا فلاں فلاں لیڈر ہمارے ساتھ سول نافرمانی میں شریک ہو۔ دوسری طرف کر جواب ملتا ہے کہ یہ تمہاری ابلہ فریبی ہے۔ اگر تم سول نافرمانی کرنے والے ہوتے تو عین موقع میدان میں اتر آتے اس وقت کہاں چھپ گئے تھے؟

ادھر ہندو اخبارات ہیں جو فارسی مصرع

دو مرغ جنگ کنند فائدہ تیر گر

سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

ہم تو ان سیاسی نبرد آزماؤں کی حکمت عملی سے ناواقفیت کا اعتراف کرتے ہیں لیکن اتنا ہم جانتے ہیں کہ مسجد شہید گنج کو چاندماری کا نشانہ بنایا جاتا ہے حقیقت کچھ اور ہے۔ لطف یہ ہے کہ دونوں طرف قانون دان حضرات موجود ہیں۔ لیکن تقریروں میں قانون دانی اسی طرح بالائے طاق رکھ دیجاتی ہے (جس طرح جلسۂ وس امرتسر میں واعظوں نے قرآن و حدیث کو بالائے طاق رکھ دیا تھا) کیونکہ مسجد شہید کی اپیل ہائی کورٹ میں دائر ہے۔ جس پر فریقین کی بحث ہو چکی ہے۔ آج ۱۲۔ دسمبر تک حکم محفوظ ہے امروز فردا اسکے سننے کا انتظار ہے۔ خدا جانے کیا ظہور میں آئے۔ عقل اور قانون کا فتویٰ تو یہ ہے کہ فیصلۂ ہائی کورٹ کا انتظار کیا جائے۔ اسکے بعد حالات پیش آمدہ پر غور کرنے کے لئے تمام پارٹیوں کے نمایندوں کی ایک مختصر سی کانفرنس مدعو کی جائے۔ مگر اجتماع سے پہلے نمائندگان اپنی اپنی پارٹی کی گرمی کو چھوڑ دیں پھر اسلام اور اہل اسلام کی عزت و ناموس کو ملحوظ رکھ کر غور کریں۔ امید ہے کہ خدا تعالٰے برکت نازل کریگا ؎

زاتفاق ہمس انگبیں شود پیدا
غذا چہ لذت شیریں در اتفاق نہاد

قاتلانہ حملے پر ایک معزز معاصر

حنفی المذہب کی رائے

ناظرین کرام! آپ لوگوں کو یاد ہوگا کہ رسالہ "پیشوا" دہلی کے اڈیٹر صاحب نے دہلی کے ایمان اہل حدیث کے حق میں کیا کچھ اظہار خفگی فرمایا تھا۔ جس کا ذکر "اہلحدیث" مورخہ ۹ جولائی ۳۵ء میں آپ کی نظر سے گزرا ہوگا۔ بایں ہمہ امرتسر کے قاتلانہ حملے کا واقعہ سن کر ان کی ذاتی شرافت و نجابت نے جو جوش مارا تو مندرجہ ذیل مراسلہ بغرض اظہار ہمدردی بھیجا۔

"محترم مولانا سلام و رحمت!

کل میں نے آپ پر قاتلانہ حملہ کی خبر پڑھی بے حد افسوس ہوا۔ آپ کو معلوم ہے کہ میرے اور آپکے عقیدہ میں بڑا فرق ہے۔ اور یہ اختلاف مستقبل میں رفع بھی نہ ہوگا۔ مگر اسلام اور اہل سنت کے نام پر جو غنڈہ شاہی کی گئی ہے وہ اسلام اور انسانیت اور اہل سنت کے لئے باعث شرم ہے۔ اور کوئی شریف اہل سنت والجماعت اس شرمناک اور بزدلانہ اور قاتلانہ حملہ کی مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

میں صمیم قلب سے آپ کی تندرستی اور سلامتی کی دعا کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ حملہ آور جلد گرفتار ہو کر اپنے کئے کی سزا بھگتیگا۔

نہایت ادب سے ایک درخواست کرتا ہوں کہ اس حملہ کی ذمہ واری اس جاہل مسلمان پر ہے۔ جس نے اشتعال میں آکر یہ حرکت کی۔ یا اس کے ذمہ وار وہ مولوی صاحبان ہیں جو اپنی اشتعال انگیز تحریروں اور تقریروں کی وجہ سے ملت اسلام کے لئے الحاد اور بیدینی اور آریوں اور عیسائیوں سے زیادہ ایک مستقل خطرہ ہیں۔ اور کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اسلام

متفرقات

ذاتی حالات بفضلہ بہ نسبت سابق بہتر ہے۔ نقاہت بھی رفتہ رفتہ رفع ہو رہی ہے۔ دفتری کام ابھی خود کرنے کے قابل نہیں ہوا۔ بلکہ حسب معمول محرروں سے ہی کرواتا ہوں۔ تاہم احباب کرام اپنی دعاؤں میں میری صحت کے لئے بھی دعا کرتے رہیں۔ (ابوالوفاء)

عید الفطر ۴۔ دسمبر کو غرہ شوال نظر آ جانے سے بالاتفاق عید الفطر ۵۔ دسمبر بروز اتوار کو ہوئی۔ غالباً ہندوستان میں تمام جگہ اتوار ہی کو عید ہوئی۔ البتہ بابو اللہ دتہ صاحب نظام آبادی بحرین سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں ۴ دسمبر بروز ہفتہ عید ہوئی۔

اہلحدیث ۱۰ دسمبر شائع نہیں ہوا گذشتہ پرچہ میں اطلاع دیدی گئی تھی کہ بوجہ تعطیلات عید الفطر اہلحدیث ۱۰ دسمبر شائع نہیں ہوگا۔ پھر بھی اکثر احباب نے پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت کی۔ احباب کرام شکایت کرنے سے پہلے اہلحدیث کو بغور ملاحظہ فرما لیا کریں۔

اخبار اہلحدیث کی ترقی بہی خواہوں سے وابستہ ہے۔ وہ اگر اسے بام ترقی پر پہنچانا چاہیں تو اپنے اپنے حلقۂ اثر میں اس کی توسیع اشاعت کی کوشش کریں۔ ماہ نومبر میں جن احباب نے نئے خریدار بنائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آیندہ پرچہ میں ان حضرات کے اسماء گرامی شائع کر دیئے جائینگے۔

وی پی واپس آئے ماہ نومبر میں جن حضرات کے نام اہلحدیث کے وی پی بھیجے گئے تھے ان میں سے کئی اصحاب نے واپس کر دیئے۔ جن پر مندرجہ نوٹ ڈاک خانہ کی طرف سے درج تھے:۔

(۱) گھر پر موجود نہیں (۲) لینے سے انکاری ہے۔ (۳) Not Claimed

نہایت افسوس کا مقام ہے کہ جب قیمت ختم ہونے کی اطلاع ایک ماہ پیشتر دی جاتی ہے اور پھر دفتر کی طرف سے اجازت بھی ہوتی ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو اطلاع ہی کر دیں تو پھر اس قدر عدم توجہی سے کیوں کام لیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ لازمی طور پر دفتر کو نقصان کی صورت میں برداشت کرنا پڑتا ہے۔

یادگار حملہ گذشتہ پرچے میں بتایا گیا ہے کہ قاتلانہ حملہ کی یادگار میں ایک رسالہ شائع کیا جائیگا۔ جس کا نام شمع توحید تجویز ہوا ہے۔ خواہش تو یہ ہے کہ نثر و نظم میں کم سے کم دس لاکھ کی تعداد میں شائع ہو۔ جماعت اہلحدیث نے اس حملہ کو جس دردمندی سے سنا اس سے کچھ بعید نہیں کہ دس لاکھ کی تعداد میں شائع ہو کر موجب ہدایت ہو۔ فہرست چندہ دہندگان ۱۴ دسمبر تک حسب ذیل ہے:۔

(۱) منجانب خانصاحب چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار مرحوم چک ۲۵۲ ضلع لائل پور۔ ۵۰ روپے

(۲) مولوی حافظ عبد اللہ صاحب رحیم آبادی معرفت قاری احمد سعید صاحب بنارسی ۱۰

(۳) چوہدری بدر الدین صاحب تیجہ کلاں ضلع گورداسپور ۵

(۴) شیخ نظام الدین صاحب کنٹرولر بہوساول۔ ۵

(۵) مولانا شرف الدین صاحب ناظم مدرسہ سعیدیہ دہلی ۳

(۶) مستری غلام قادر صاحب گھڑی ساز منڈی بوڑیوالہ ملتان ۳

(۷) منجانب جماعت اہلحدیث جے سنگھ والا ۲

(۸) مولوی ہدایت اللہ صاحب کوٹلی معورت ملی ۲

(۹) چوہدری احمد حسین صاحب جہان خیلاں ضلع ہوشیارپور ۲

(۱۰) مولوی علی محمد صاحب قریشیانوالہ ضلع شیخوپورہ ۲

(۱۱) مولوی طالع مند صاحب پنشنر امرتسر ۲۔ میزان ۸۴

عیدانہ فنڈ مفتی محمد ظریف صاحب پشاور سے۔ یعقوب ولی اللہ صاحب مومن پورہ بمبئی ۲ روپے۔ مستری غلام قادر منڈی بوڑیوالہ ۱۔ حاجی محمد عباس صاحب متولی مسجد حنیفیہ مدراس ۱۰۔ مولوی عبد العزیز صاحب کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ ۸۔ سید خلیل الرحمن صاحب اجمیر ۵۔ میاں خوشی محمد صاحب چک ۵ ضلع منٹگمری ۲۔ از امرتسر ۶۔ ہر دو والا ۴۔ میاں خوشی محمد صاحب مذکور ۸۔ انجمن اہلحدیث جے سنگھ والا ۲۔

جمعیت تبلیغ اہلحدیث پنجاب ماسٹر عبد الرحمن صاحب

یاد رفتگان (۱) شیخ حاجی عبد العزیز صاحب گجراتی کورنمنٹ ٹھیکیدار کچھ عرصہ علیل رہ کر ۲۔ دسمبر کو راولپنڈی میں انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کی میت کو آبائی وطن شہر گجرات (پنجاب) ہمیشہ کے لئے سپرد خاک کیا گیا۔ آپ جماعت اہلحدیث کے دلی ہمدرد اور صاحب کرم تھے۔ میرے مخلص احباب میں سے تھے اللہ تعالیٰ ان کو بخشے اور انکی اولاد کو ان کا جانشین بنائے

(۲) میری والدہ جو نہایت ہی صالحہ تھیں فوت ہوگئیں انا للہ! راقم خدا بخش موچی وٹا ناوانی ضلع سیالکوٹ

(۳) میرے نسبتی برادر محمد عبد اللہ صاحب ۲۔ رمضان کو انتقال کر گئے۔ انا للہ! مرحوم موحد پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ سید حاجی محمد۔ گارڈ بی۔ این۔ ریلوے۔

(۴) اخبار اہلحدیث کے بہت پرانے خریدار حاجی سیف اللہ صاحب نیجر مدرسہ کڑہ گشائیں گنج فیض آباد کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ! راقم فخر الحسن ٹانڈہ ضلع فیض آباد۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

ضرورت ہے ہم کو اپنی مسجد کے لئے ایک ایسے مولوی فاضل کی ضرورت ہے جو انگریزی جاننے کے علاوہ خوش الحان بھی ہو اور درس و لیکچر دینے میں بھی مہارت رکھتا ہو۔ نیز ایسے ہی ایک عورت استاد کی بھی ضرورت ہے

خاکسار شیخ نور دین محلہ محمد۔ جہلم (پنجاب)

مدرسہ محمدیہ باڑی ریاست دھولپور۔ قرآن و حدیث و دیگر علوم مروجہ کی خدمت میں عرصہ ۱۹ سال سے ہمہ تن مصروف ہے۔ جس سے جماعت اہلحدیث کو بہت فائدہ پہنچا اور بیرونی طلباء بھی کثیر التعداد میں فارغ التحصیل ہو کر بلاد ہند میں نشر اشاعت میں مشغول ہیں۔ گویا راجپوتانہ بھر میں یہی ایک مدرسہ اہلحدیث کا ہے جو اپنی نوعیت میں صرف آپ ہی ہے۔ بیرونی طلبا کے طعام قیام، کتب درسیہ کا انتظام مدرسہ کی جانب سے ہے۔ شائقین اور محنتی طلبا کو چاہئے کہ آنے سے پیشتر بذریعہ درخواست اجازت حاصل کریں۔ عمر اور سابقہ تعلیم مفصل اور پیشہ آبائی سے مطلع فرمائیں۔

خادم: فتح محمد سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور۔ راجپوتانہ۔

بزرگوں کی دنیا۔ جھوٹے مکار، پیروں فقیروں اور صوفیوں کے حالات۔ قیمت ۸ر (دفتر اہلحدیث)

نوٹ: قاتلانہ حملہ کے متعلق انجمنوں کی قراردادیں، خطوط اور تاروں کی رسید کا ذکر صفحہ ۱۹ پر ہے۔ وہاں دیکھئے۔

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔
جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے
اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔
...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے
دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ
لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف
ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو
یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام
دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک
سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۸؍۔ آدھ
پاؤ ۸؍۔ پاؤ بھر ۸؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے
محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تازہ ترین شہادات ماہ اکتوبر ۳۷ء

جناب ابراہیم میاں صاحب جگدل۔ "آپ کے یہاں سے
چند مرتبہ مومیائی منگایا تھا۔ خدا کے فضل سے بہت فائدہ
ہوا۔ مہربانی فرما کر تین چھٹانک اور روانہ فرمائیں" (۱۳۔ اکتوبر ۳۷ء)
جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سندرپور
دیناج پور۔ کئی ایک آدمیوں کو مومیائی منگوا کر دے
چکا ہوں۔ تمام اقسام کی بیماری کو فائدہ ہو رہا ہے۔ اب
ثناء اللہ صاحب اتول کے نام ڈھائی چھٹانک اور
حاجی قدرت اللہ صاحب کے نام ایک پاؤ مومیائی
کے علاوہ اور مندرجہ خط دوائیں بھی بھیجدیں"
(۲۱ و ۲۴۔ اکتوبر ۳۷ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سوار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے
سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے
جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ
تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال
فرمائیں گے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ
طبیب ڈاکٹروں کی نازبرداری سے بچاتی ہے۔ زائد از
پچیس سال سے قدر دانوں کی خدمات نیک نامی سے
انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا
جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے
بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ
امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا
نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے:۔
نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔
رو ہے (گرنولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔
نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی
ہیں۔ اسکے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں
صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔
علاوہ محصول ڈاک۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

عرب کا چاند

سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی
سیرت طیبہ ایک غیر مسلم کے قلم سے۔ یوں تو آپ نے
اکثر غیر مسلموں کے خیالات ذات رسالت کے متعلق
سنے اور پڑھے ہونگے۔ مگر سوامی لکشمن جی نے تو پورا
پورا حق انصاف ادا کر دیا ہے۔ پڑھئے اور ضرور پڑھئے
ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی ۲؍
محصول علیحدہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت
اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے
پتہ:۔ مولٰنا عبدالغفور صاحب غزنوی حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر پنجاب

(۱۲۵)

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو
صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور
عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا
بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸؍
پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

صحت وتندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا
علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے
استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔
قیمت فی ڈبہ ۸؍ محصول ڈاک ۸؍۔ نمونہ ۸؍
پتہ:۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

کے نام پر مُلّا اِزم کے اس سیاہ داغ کو دھونے کے لئے خود علماء کرام ہی میدان میں آئیں۔ جو کسی حالت میں بھی اس قسم کے قاتلانہ حملوں سے بری الذمہ نہیں ہوسکتے۔ ؎

نیاز مند عزیز حسن بقائی (ایڈیٹر پیشوا)

اہلحدیث میری صحت کے لئے جو آپ نے دعا کی ہے وہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہوچکی ہے۔ غالباً آپ جیسے دوستوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ میں اب اچھا ہوں ہاں کافی مقدار میں خون نکل جانے کی وجہ سے طاقت ابھی تک بحال نہیں ہوئی۔ آپ کی دوسری تمنا جو حملہ آور کی گرفتاری کے متعلق ہے خدا کرے وہ بھی پوری ہو۔ اس مقدمے کا چالان پولیس نے زیر دفعہ ۵۱۲ ضابطہ فوجداری عدالت میں بھیجد یا۔ اس کا نتیجہ جو کچھ ہوگا وہ شائع کردیا جائیگا۔

اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلّھا

چین جاپان اور ہندوستان

چین کی اکثر آبادی بدھ مذہب کی پیرو ہے ایسا ہی جاپانی بھی بدھ ہیں۔ مگر سیاسی اغراض کی وجہ سے ایسی شدید جنگ میں مبتلا ہوگئے ہیں کہ ایشیا میں اس کی نظیر ابتدائے دنیا سے آج تک نہیں ملتی یورپ کے تماشہ بین تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ جاپان کی نشانہ بازی کبھی کبھی ان یورپین تماشہ بینوں پر بھی اپنا اثر کرجاتی ہے۔ مگر یہ لوگ ایسے ہوشیار ہیں کہ اسے معمولی سمجھ کر ٹال دیتے ہیں۔ عوام ظاہر بین اس کو دول یورپ کے ضعف پر محمول کرتے ہیں۔ لیکن ہماری رائے اس کے خلاف ہے۔ ہمارے خیال میں دول یورپ کی یہ بڑی گہری حکمت عملی ہے وہ جانتے ہیں کہ جاپان چاہے چین پر غلبہ پا جائے مگر غلبہ حاصل کرنے میں اس کی قوت ضرور خرچ ہوگی جب وہ کافی خرچ ہوجائے گی تو اس وقت جاپان کو دبا لینا آسان ہوگا۔ برطانیہ کلاں جاپان کی روش کو بڑی گہری نظر سے دیکھ رہا ہے۔ اسکے جہازوں اور کشتیوں پر جاپان کے نشانے پڑتے ہیں۔ مگر وہ معمولی سا احتجاج کرنے کے بعد خاموش ہوجاتا ہے لیکن دور اندیشی ملاحظہ ہو کہ کلکتہ، مدراس، بمبئی اور کراچی کی بندرگاہوں پر ایسے انتظامات ہورہے ہیں گویا ابھی ہفتے ان مقاموں پر حملہ ہونے والا ہے۔ کلکتہ مدراس پر جاپان کی طرف سے خطرہ ہے ادھر کراچی بمبئی کو اٹلی کی طرف سے۔ خطرہ ہے کیونکہ اٹلی جاپان کا حلیف ہے غریب ہندوستانیوں کا اس وقت کیا بنے گا؟ وہی جو مثل مشہور ہے:-

دو ہاتھیوں میں بیڑوں کا ستیاناس ۔

خدا انجام بخیر کرے ۔

؎ آپ نے بالکل صحیح فرمایا کہ علما کا فرض ہے کہ ہر ایک خلاف شرع امر پر زبان کھولیں۔ کیونکہ

وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ

نص صریح ناطق ہے اور حدیث شریف میں بالفاظ الساکت عن الحق شیطان اخرس وعید شدید بھی آئی ہے۔ اسی بنا پر انجمن اہل حدیث امرتسر نے مندرجہ ذیل علمائے احناف کو نام بنام متوجہ کیا تھا کہ یہ حضرات واعظین جلسۂ امرتسر کی تقریروں پر اظہار رائے فرمائیں جن کا خلاصہ یہ تھا کہ اللہ اور رسول ایک ہی ہیں۔ انجمن کے اشتہار میں سے حسب ذیل عبارت آپکی توجہ کے قابل ہے:۔

"ہم مندرجہ ذیل علمائے کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ یک جا بیٹھ کر متفقہ فتویٰ شائع کریں کہ یہ تعلیم حنفی مذہب کے مطابق تھی یا ہندو ازم اور عیسائی عقیدہ کے موافق۔ ہمارے مخاطب علماء کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:-

(۱) مولانا محمد حسن صاحب امام عیدگاہ حنفیہ امرتسر
(۲) مولانا غلام محمد صاحب امام مسجد خیر الدین مرحوم
(۳) مولانا عبدالرحمن صاحب مدرس مدرسہ مسجد شیخ بڈھا مرحوم
(۴) مولانا عبدالکبیر صاحب مدرس مدرسہ مسجد محمد جان مرحوم
(۵) مولانا محمد سلیمان صاحب فاروقی مع برادر خورد
(۶) مولانا بہاء الحق صاحب قاسمی
(۷) مولانا سلام بابا صاحب امام مسجد محمد جان مرحوم
(۸) مولانا محمد عالم صاحب آسی
(۹) مولانا نور عالم صاحب امام مسجد ککڑاں ہی
(۱۰) مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امیر شریعت احناف۔

یہ حضرات یہ بھی بتائیں کہ ایسے مواعظ کو سن کر خاموش رہنے سے اسلام اور خصوصاً حنفی مذہب کی جو بدنامی ہوگی اسکی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی؟

اہلحدیث ہمیں قوی امید تھی کہ یہ حضرات یک جا بیٹھ کر ان تقریروں پر غور کرکے کسی متفقہ فیصلے کا اعلان فرمائیں گے تاکہ اہل سنت حنفی جماعت پر دھبہ نہ لگے۔ مگر ناظرین عموماً اور ایڈیٹر صاحب رسالہ پیشوا خصوصاً یہ سُن کر حیران ہونگے کہ حنفی علماء نے ایسا نہیں کیا۔ کیوں نہیں کیا؟ ؎

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

ضروری اطلاع

احباب کی آگاہی کے لئے اطلاعاً عرض ہے کہ میرے بھائی پر جو ایک ہندو نے مذہبی و قومی عداوت کی بنا پر جھوٹا مقدمہ فوجداری دائر کردیا تھا اور چھ ماہ تک مقدمہ چلتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس مقدمہ میں کامیابی عطا فرمائی اور مقدمہ خارج کردیا گیا۔ الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ وصلی اللہ علی النبی وآلہ و اصحابہ وسلم اجمعین۔

دوسرا مقدمہ عدالت منصفی کا ہے جس میں میرے بچے عزیزان رفیق احمد اور حنیف اختر سلمہما اللہ تعالیٰ کو اسی ہندو نے مدعا علیہ قرار دیا، ناظرین کرام اس مقدمہ میں بھی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد صدیق مرولی بہاری مبلغ اسلام)

ہندوستان کا دور جدید اور مسلمانوں کا مستقبل

ایک انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۴ر پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

بقیہ متفرقات

قاتلانہ حملہ کے سلسلے میں بہت سے اصحاب جو رمضان المبارک کی وجہ سے سفر نہ کرسکتے تھے بعد عید الفطر حضرت مولانا مدظلہ کی عیادت کو تشریف لائے جن میں مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب ملتانی۔ مولانا احمد علی صاحب ناظم انجمن خدام الدین لاہور۔ مولوی عبد اللہ صاحب ساکن کھیپا نوالی۔ مولانا عمر الدین صاحب وزیر آبادی مولوی حافظ احمد صاحب لاہوری اور میاں عبد المجید صاحب لاہوری کے اسماء گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں

گورنر پنجاب و وزیر اعظم پنجاب کو تاریں مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے واقعہ ہائلہ کی مکمل تحقیق و تفتیش کرنے اور ملزم کو گرفتار کرنے کے متعلق گورنر پنجاب و وزیر اعظم پنجاب کو تاریں بھیجی گئیں۔ ان کی نقول بغرض اشاعت دفتر ہذا میں موصول ہوئی ہیں۔ مگر بوجہ عدم گنجائش صرف ارسال کنندگان کے نام ہی درج کئے جاتے ہیں

(۱) از جماعت اہل حدیث ڈھاکہ بنگال

انجمن اہل حدیث کنوکنوئیں ضلع ٹانگو ملک برما

انجمن اہل حدیث احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور

انجمن اہل حدیث کوٹ سوبانان ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

تجاویز مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے مزید تجاویز موصول ہوئی ہیں۔

(۶۱) انجمن اہل حدیث آرہ (گورنر پنجاب و وزیر اعظم پنجاب کو بھی ایک نقل بھیجی گئی) (۶۲) مسلمانان موضع جمال پور ضلع شاہ آباد (گورنر و وزیر اعظم کو بھی) (۶۳) مسلمانان موضع باگا۔ (۶۴) انجمن اہل حدیث بانسڈیہہ ضلع بلیا۔ (۶۵) جماعت اہل حدیث تانتی باغ کلکتہ۔ (۶۶) جماعت اہل حدیث بہاند صوبہ۔ (۶۷) جمعیتہ تبلیغ الاسلام علاقہ چونیاں ضلع لاہور۔ (۶۸) جماعت المسلمین چوبتہ منشی بازار لاہور۔ (۶۹) انجمن اہل حدیث فرخ آباد ضلع ہمت (۷۰) جمعیتہ شبان المسلمین کمریانواں ضلع گیا۔

(۷۱) جماعت اہل حدیث باڑی ریاست دھولپور

(۷۲) جماعت اہل حدیث ددیو بندی متوی تحصیل احمد پور شرقیہ ریاست بہاول پور۔

مزید تاریں جو بطور ہمدردی موصول ہوئیں۔

(۲۸) جمعیتہ اہل حدیث رائی ڈرگ۔

(۲۹) جمعیتہ اہل حدیث جوناگڑھ

خطوط جو آج ۱۳۔ دسمبر تک مزید موصول ہوئے

(۲۱۸) چوہدری احمد حسین خان صاحب جہاں خیلاں

(۲۱۹) ڈاکٹر محمد اسماعیل پھرالہ

(۲۲۰) فخر الحسن صاحب ٹانڈہ ضلع فیض آباد

(۲۲۱) سید اسماعیل صاحب رائی ڈرگ۔

(۲۲۲) حافظ محمد اسحاق صاحب ڈک اسماعیل کیمپ سرحد

(۲۲۳) مولوی محمد شفیع صاحب نعیم دینا نگر

(۲۲۴) جناب محمد ابو الحسن صاحب بستل بی۔ اے شاہ آباد

(۲۲۵) بابو عزیز الدین صاحب کوئٹہ۔

(۲۲۶) منشی عبد العزیز صاحب وثیقہ نویس دینا نگر

(۲۲۷) مولوی عبد الرحمن صاحب ننددڑہ۔

(۲۲۸) منجانب ممبران انجمن اہل حدیث سری نواسپور ضلع کولاٹ

(۲۲۹) اراکین انجمن اصلاح المسلمین موضع پونڈ ہار ضلع گونڈہ (۲۳۰) مولوی حبیب اللہ صاحب چک ۱۲۲ مراد

(۲۳۱) جناب عبد الحمید صاحب ہیڈ ماسٹر ناگ پور

(۲۳۲) مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا سندر پور ضلع مالدہ

(۲۳۳) صوفی محمد حسن صاحب سرہند۔

(۲۳۴) مولوی عبد الوہاب صاحب کانپور سوٹ کیس کمپنی بمبئی

(۲۳۵) محترمہ بلقیس الزما بیگم صاحبہ دختر خان بہادر مولوی سید عبد العزیز صاحب مرحوم صدر ضلع فرخ آباد

(۲۳۶) مولوی محمد عمر صاحب واعظ مندہ ضلع جالندھر

(۲۳۷) حاجی عبد العزیز صاحب کلا تمر ہیٹ دھوپد بنگال

(۲۳۸) جناب محمد عبد الصمد صاحب صدر بازار ناگ پور

(۲۳۹) منشی شیر محمد صاحب سکرٹری انجمن اہل حدیث بے سنگوالا

(۲۴۰) سید محمد فخر الدین صاحب کراچی

(۲۴۱) میاں عزت محمد صاحب بھرارڈہ چنیوٹ

(۲۴۲) مولانا محمد حسین صاحب لکھو کے ضلع فیروز پور

(۲۴۳) محترمہ سلطان فاطمہ صاحبہ بیوہ مولوی محمد الیمن مرحوم گجرات

(۲۴۴) منشی محمد نصر اللہ صاحب کڑہ مان سنگھ بہاولپور

(۲۴۵) مولوی محمد عبید اللہ صاحب قریشی چھاؤنی

(۲۴۶) ابن مولانا فقیر اللہ صاحب مرحوم مدراس۔

(۲۴۷) جناب کاکا محمد اسماعیل صاحب مدراس۔

(۲۴۸) عبد القدوس صاحب لوٹا کنڈ

(۲۴۹) جناب قریشی سرور شاہ صاحب ذیلدار فتحکوٹ

(۲۵۰) مولانا سید محمد خداداد صاحب بہبال ضلع گورداسپور

(۲۵۱) جناب کریم بخش صاحب کوٹلہ عالم پور

(۲۵۲) شیخ عبد اللہ صاحب ایور۔ (۲۵۳) بابو راشد صاحب بحرین۔ (۲۵۴) جناب محمد عمر صاحب رائینڈرگ ضلع بلہاری

(۲۵۵) مولانا محمد عبد اللہ صاحب محقق کوچین۔

(۲۵۶) مولوی محمد اسماعیل صاحب کٹھریاں ضلع گورداسپور

(۲۵۷) مولوی حکیم عبد الحمید صاحب منشی فاضل گوجرہ۔ (۲۷)

(۲۵۸) مولوی محمد صدیق صاحب بہاری۔

(۲۵۹) جماعت اہل حدیث اجمیر (راجپوتانہ)

(۲۶۰) جماعت اہل حدیث کاسگنج ضلع ایٹہ

(۲۶۱) مولوی ابو البیان محمد عبد اللہ صاحب حافظ آباد

(۲۶۲) سید عبد الرؤف صاحب ایلور

ضرورت دعا نیاز مند عرصہ تین ماہ سے بیکار ہے ہائی سکول میں عربی۔ فارسی اور اردو پڑھانے کا زائد از شش سالہ تجربہ رکھتا ہے۔ ناظرین سے التماس ہے کہ درگاہ رب العزت میں دعا فرمائیں تا کہ مسبب الاسباب جلد ہی کوئی موزوں سبب معاش بنا دے۔

حافظ عبد الحمید مولوی فاضل منشی فاضل بی۔ٹی میٹریکولیٹ متصل مسجد برسند دلی وزیر آباد (پنجاب)

ضرورت بارش پنجاب میں بارش نہ ہونے سے خشک سالی کا اندیشہ ہے۔ بدرگاہ رب رحیم دعا کریں کہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور باران رحمت سے لوگوں کو شاد کرے۔ (ایک کاشتکار)

تصانیف خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی

بیان یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح۔ معجزات ابن مریم اور وفات وحیات عیسےٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے۔ احبار ورہبان کے عقائد باطلہ کی تردید کی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۱۲ہر

صراط المستقیم اس میں سورہ انفال وتوبہ کے حقائق ومعارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے۔ قابلدید ہے۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت ۲ روپے۔

سبیل الرشاد مجلس شوریٰ کی ترتیب۔ ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط ولوازمات پر بحث کی گئی ہے۔ خلفائے راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ر

ذکریٰ یعنی پارہ عم کی عالمانہ ومحققانہ تفسیر۔ جس میں جزا وسزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ کاغذ۔ کتابت اور طباعت اعلےٰ۔ قیمت ۱۲ر

بصائر اس میں بنی اسرائیل کے اُن واقعات و حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۶ر

عبرت سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع ہے عجیب انداز میں لکھی ہے۔ قیمت عہ

برہان سورہ نور کی عالمانہ ومحققانہ تفسیر امت اسلامیہ کے لئے مکمل لائحہ عمل ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت عہ

سُبل السلام اٹھائیسویں پارے کی تفسیر جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے اور اہل ذوق حضرات میں بڑی مقبول ہو رہی ہے۔ قیمت ۱۲ر

ہمارے رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات زندگی۔ خصوصاً بچوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔ قیمت ۱۰ر

خلفائے اربعہ آنحضرت کے چاروں خلیفوںؓ کے حالات زندگی اور عہد حکومت کے ملکی واقعات۔ آسان اور مختصر پیرائے میں۔ قیمت ۱۰ر

منگوانے کا پتہ :۔ **مینجر اخبار اہلحدیث امرتسر (پنجاب)**

مغالطات مرزا عُرف الہامی بوتل مصنفہ منشی عبداللہ معمار امرتسری مصنف محمدیہ پاکٹ بک اس رسالہ میں مرزا صاحب کے عجیب وغریب مغالطات الہامات اور متناقض ومتخالف بیانات کا انکشاف کرکے ان کی تردید کی گئی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۲ر۔ محصول بذمہ خریدار ہوگا۔ پتہ :۔ **مینجر اہلحدیث امرتسر**

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب لالہ کشن چند صاحب پی۔ سی۔ ایس

جج بہادر مطالبہ خفیفہ لاہور

نمبر مقدمہ ۲۴۳ بابت ۱۹۳۷ء

انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور بذریعہ سید محسن شاہ صاحب ایڈوکیٹ آنریری سکرٹری۔ مدعی

بنام فضل الدین ولد عبدالغنی قوم کشمیری بٹ سکنہ ڈبی بازار لاہور۔ مدعا علیہ

دعوےٰ دلاپانے مبلغ -/۲۴۰ روپے

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی فضل الدین مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام فضل الدین مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۱۵۔ دسمبر ۱۹۳۷ء مقام لاہور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

اثبات التوحید

بجواب

"انوار آفتاب صداقت"

فرقہ بریلویہ کے ایک مولوی (قاضی فضل احمد لدھیانوی) نے جماعت اہل حدیث کے اکابرین اور علمائے دیوبند پر کفر کا فتوےٰ لگایا تھا۔ اس کے جواب میں "اثبات التوحید" میں قریباً بتیس مختلف مسائل پر بحث کرکے قرآن وحدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے قاضی صاحب مذکور کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا ہے۔ قیمت ۸ر محصول علیحدہ۔ پتہ :۔ **مینجر اہلحدیث امرتسر**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲   ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی ... کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۸

اہلحدیث

اخبار   امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن   پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے	لـــعہ
عام خریداران سے	ـــہ
ششماہی	۲/
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۳۹)

امرتسر ۲۰ شوال المکرم ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۴ دسمبر ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

قطعہ تاریخ بر حملہ قاتلانہ - - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - ص۲

علمائے اسلام کا جواب آریہ مسافر کو - - ص۳

مولانا ہردو صنعت میں مباحثے کی تحریک - - ص۴

مرزا صاحب قادیانی کا نسب - - - ص۶

تاثرات ص۷ - نواب صدیق حسن اور تقلید شخصی ص۸

مولانا شاہ عبد العزیز اور نذر لغیر اللہ - - ص۸

مولانا شہید دہلوی اور بزرگوں کے خیالات ص۹

مسئلہ توحید میں ہم سے آریہ سماج کا اتفاق - ص۱۰

حلیہ مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم - ص۱۱

اسلام کی اخلاقی تعلیم ص۱۲

متفرقات ص۱۲ ملکی مطالع ص۱۳ اشتہارات ص۱۴

قطعہ تاریخ حملہ قاتلانہ بر حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

غضب ہے ایسے مرشد آج کل ہیں
پس پردہ خدائی کا ہے دعوے
مریدوں کو جو دیکھو تو ہیں جاہل
جو ایسوں کو بتائے راہ سیدھی
ثناء اللہ ملقب شیر پنجاب
کمر بستہ ہوئے اس بات پر وہ
یکایک اک شقی القلب جاہل
کیا اک قاتلانہ اس نے حملہ
بچے فضل الٰہی سے وہ یکسر
الٰہی رکھ سلامت بو الوفا کو

کہ جن کی عقل گم ہے۔ علم محدود
یہ ہیں اس دور کے شداد و نمرود
نہیں ایسوں کے مرشد کیوں نہ مسجود
یقیناً زیست ٹھہرے اس کی محمود
کہ جن کا وعظ ہے بدعت کو بازدد
کہ بدعت کو کریں یک لخت مفقود
ہوا حائل کہ ہو یہ راہ مسدود
کہ دنیا سے ہو ہستی ان کی مفقود
کہ ان کا واقعی تھا کام محمود
کہ جن کی زیست سے مذہب کو مسعود

دل رنجیدہ و غمگیں نے زاہد   کہی تاریخ فوراً خبیث مردود
۱۳۵۶ھ

مقدس رسول۔ راجپال آریہ نے ایک رسالہ بنام "رنگیلا رسول" تصنیف کیا تھا۔ اسمیں آنحضرت صلعم کی ذات مبارک پر حملے کئے تھے۔ اس نامعقول رسالے کا جواب مولانا

باجلاس جناب لالہ دینا ناتھ صاحب ...
بیرسٹرایٹ لا انسالونسی جج سرگودھا

نمبر مقدمہ ۱۵۷۔ سال ۱۹۳۲ء
۱۹۹۔ سال ۱۹۳۵ء

سید محمد ولد شاہ محمد ذات باجوہ سکنہ چک ۱۳۶ جنوبی علاقہ والہ تحصیل سرگودھا۔ معروف دیوالیہ
بنام بدھو رام وغیرہ قرضخواہان

ہر خاص و عام کو بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ سید محمد دیوالیہ جو بحکم مورخہ ۲۰ دیوالیہ قرار دیا گیا تھا۔ اب بحکم مورخہ ۲۹ قطعی ڈسچارج کیا گیا ہے۔

آج بتاریخ ۴ بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم مہر عدالت

مجاہد ہند

جس میں حضرت مولانا شہید دہلوی کی مختصر سوانح عمری، آپ کا حسب نسب، آپ کی تحریک احیاء توحید و سنت، آپ کی دینی و ملی خدمات، اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے آپ کے مجاہدانہ ... آپ کی جنگ حریت اور دیگر کارہائے نمایاں کا مفصل تذکرہ ہے۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت ۲ر

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آنجہانی نند صاحب ست دھرمی۔

اس کتاب میں آپ نے ویدوں کے اندرونی رازوں کو طشت از بام کر دیا ہے۔ ان کی تعلیم، اخلاق پر معقول بحث کر کے بدلائل ثابت کیا ہے کہ وید انسانوں، گڈریوں اور دروندوں کے کلام ہیں۔ الہامی ہرگز نہیں آریہ سماج آج تک اس کی تردید نہیں کر سکی۔ قابل دید ہے۔ کاغذ۔ کتابت اور طباعت اعلیٰ۔ قیمت بجائے ... کے صرف دس آنے (۱۰)

اکسیر ہدایت

(ترجمہ کیمیائے سعادت)

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف تصنیف ہے۔ جس میں حضرت ممدوح نے فلسفہ اسلامی کو اپنے عقلی و نقلی دلائل اور موجودہ سائنس کے مطابق ثابت کیا ہے۔ ایک عمدہ اور بے بہا تالیف ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

شان قرآن

علامہ فرید وجدی فاضل مصر کے مشہور رسالہ الفرقان کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں قرآن مجید کی جمع تدوین۔ تحریف و تبدیل سے محفوظ رہنے کی وجوہ جو محض قرآن مجید کے لئے مخصوص ہیں۔ بیان کی گئی ہیں۔ قیمت صرف پانچ آنے (۵ر)

ترجمان وہابیہ

نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم بھوپالی نے ترجمان وہابیہ کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی جس میں اہل حدیث کے سے یہ الزام ہٹایا گیا تھا کہ یہ جماعت عبدالوہاب نجدی کی مقلد ہے۔ ساتھ ہی امام محمد بن عبدالوہاب کی کامل سوانح عمری لکھی تھی۔ نجدیوں کے حالات لکھے تھے۔ اہل حدیث کا مذہب بیان کیا تھا۔ ان پر سے تہمتیں ہٹائی تھیں۔ ثابت کیا تھا کہ انہیں وہابی کہنا اپنے ایمان کا خون کرنا ہے۔ لیکن عرصہ سے یہ کتاب کہیں نہ تھی۔ الحمد للہ اب پھر آب و تاب سے چھپ گئی ہے۔ اور آپ تعجب سے سنیں گے کہ باوجود ۱۵۰ صفحے ہونے کے اس کی قیمت صرف چار آنے (۴ر) رکھی گئی ہے۔ بہت جلد منگوائیے بڑے کام کی کتاب ہے۔ علاوہ محصول ڈاک

(منگوانے کا پتہ)

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

فقہ محمدیہ

مکمل مذہب اہل حدیث کے جملہ مسائل مستند کتب سے اخذ کر کے یکجا جمع کر دیئے گئے ہیں۔ جس کا مطالعہ ہر اہل حدیث کو اشد ضروری ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو اس کی تعلیم ضرور دینی چاہئے۔ مکمل کتاب عرصہ سے نایاب تھی الحمد للہ کہ اب مکرر طبع ہو گئی ہے۔ اس کے سات حصے ہیں جو مکمل روانہ کئے جائیں گے۔ مکمل تین روپیہ

تاریخ المشاہیر

مجلد۔ از قاضی ... صاحب ... رحمۃ للعالمین جس میں امام ابو حنیفہ، امام ... امام شافعی۔ امام احمد بن حنبل۔ حضرت ... امام رازی وغیرہ وغیرہ ائمہ کرام وعلماء عظام، مشائخ و صوفیا۔ ملوک و وزرا، قاضی القضات، شعراء و ادباء کے حالات درج ہیں۔ کل ... حضرات کے حالات درج ہیں جو اسلامی دنیا میں مہر و ماہ کی طرح درخشندہ ہوئے۔ قیمت صرف ...

بلوغ المرام

مع شرح مولانا احمد حسن دہلوی۔ حدیث کی مشہور کتاب ہے۔ تمام مدارس کے ابتدائی نصابوں میں داخل ہے۔ شائقین علم حدیث کے لئے ایک تحفہ ہے۔ یہ کتاب بھی عرصہ سے نایاب تھی۔ حال ہی میں مکرر طبع ہوئی ہے۔ جس کے دو جزو ہیں۔ قیمت فی جزو ۱۲ر مکمل ...

ملنے کا پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

جدید انگلش ٹیچر۔ انگریزی جلد سیکھنے کے لئے۔ قیمت ...

ایڈیٹر صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۰ شوال المکرم ۱۳۵۶ھ

علمائے اسلام کا جواب آریہ مسافر کو

(۳)

گذشتہ قسط میں آریہ معترض کا اعتراض متعلقہ آیت مَا تَشَابَہَ کا ذکر ہو چکا ہے۔ آج بھی اسی قسم کے چند اعتراضات ہم طلبائے عربی کے سامنے لاتے ہیں معترض اپنی عربی دانی کے گھمنڈ میں قرآن مجید کی عربیت پر اعتراض کرتا ہے۔ چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:-

"کیا قرآن مجید کی عربی عبارات صرف اور نحو کے قواعد کے مطابق ہے۔ اور اگر ہے تو کیا آپ یہ بتلادیں گے کہ آیت مندرجہ عدد نمبر ۱۰ میں ذَھَبَ اللّٰہُ بِنُوْرِھِمْ کسطرح درست ہو سکتا ہے؟ کیونکہ جس شخص کی مثال آیت میں دی گئی ہے وہ تو ایک شخص ہے کہ جس کے پاس بجز اسکے کوئی دوسرا آدمی موجود نہیں ہے۔ تو ایسا ہوتے ہوئے اللہ کا یہ کہنا کہ اللہ اُن کی روشنی اُچک لے گیا، کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ لہٰذا کیا ذَھَبَ اللّٰہُ بِنُوْرِھِمْ کی جگہ ذَھَبَ اللّٰہُ بِنُوْرِہٖ اور تَرَکَھُمْ کی جگہ تَرَکَہٗ اور ایسے ہی یُبْصِرُوْنَ کی جگہ یبصر لکھنا مناسب نہ تھا؟"

(آریہ مسافر دہلی صلا ۲۴، اکتوبر ۳۷ء)

اہلحدیث | معترض کو معلوم نہیں کہ اصل حقیقت یہ ہے کہ اسمائے موصول مَنْ اور اَلَّذِیْ سے جہاں وحدت شخصی مراد ہو وہاں ان کے لئے افعال اور ضمائر بصیغہ مفرد لائے جاتے ہیں مگر جہاں وحدت نوعی مقصود ہو وہاں ان کے لئے افعال اور ضمائر بصیغہ جمع لائے جاتے ہیں۔ چنانچہ آیت زیر بحث میں وحدت شخصی نہیں بلکہ وحدت نوعی مراد ہے۔ اسی لئے جمع کی ضمیریں استعمال کی گئی ہیں۔ اس کی مزید تشریح کے لئے آیت ذیل ملاحظہ ہو

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ (سورہ بقرہ)

اس آیت میں مَن کے واسطے پہلا فعل یَتَّخِذُ بصیغہ واحد آیا ہے مگر دوسرا فعل یُحِبُّوْنَھُمْ جمع لایا گیا ہے۔ کیونکہ وحدت نوعی جمعیت کی مقتضی ہے

اس سے آگے آریہ معترض نے آیہ کریمہ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ ھُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ پر اعتراض کیا ہے کہ یہ آیت علم بلاغت کے خلاف ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ

"اس آیت کے اندر لفظ اَعْلٰی کی جگہ لفظ خیر تحریر ہے اور جو کہ فصاحت کے خلاف ہے۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ لفظ ادنیٰ کا تقابل اعلیٰ کے ساتھ ہوا کرتا ہے نہ کہ خیر کے ساتھ۔ اور لفظ خیر بھی اگرچہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے لیکن تقابل خیر کا ادنیٰ کے ساتھ درست نہیں ہوا۔ بلکہ خیر کا تقابل شر کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں بھی کئی جگہ خیر کا تقابل شر کے ساتھ ہی تحریر کیا ہے۔ لہٰذا بتلاؤ کہ یہ آیت فصاحت کے خلاف تو نہیں ہے؟" (آریہ مسافر ۲۴ - اکتوبر ۳۷ء ص۱۴)

اہلحدیث | معترض نے سمجھا ہے کہ لفظ ادنیٰ کا جو معنی اردو میں ہے وہی عربی میں بھی ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ بلکہ ادنیٰ "ورے کی چیز" کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں کئی جگہ لفظ دُنْیَا جو اَدْنٰی اسم تفضیل کا صیغہ مؤنث ہے لفظ حیات کی صفت ہو کر آیا ہے۔ مثلاً ارشاد ہے وَرَضُوْا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا یعنی کفار لوگ قریبی زندگی پر (جس سے وہ موصوف ہیں) راضی ہو گئے۔ پس معلوم ہوا کہ اَدْنٰی کے معنی میں کمی درجہ یا حقارت ضروری نہیں ہے۔ البتہ اگر اس کی تمیز رتبۃً یا درجۃً واقع ہو مثلاً یوں بولا جائے کہ اَدْنٰی دَرَجَۃً یا اَدْنٰی رُتْبَۃً تو ضرور حقارت پیدا ہو جاتی ہے۔

ہاں آیت زیر بحث میں ادنیٰ کے مقابلے میں خیر کا لفظ لا کر اس کی تمیز کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہاں ادنیٰ من حیث القرب مراد نہیں بلکہ ادنیٰ من حیث المرتبت مراد ہے۔ پس معنی آیت بالا کے یوں ہوئے اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ ھُوَ اَدْنٰی رُتْبَۃً بِالَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ دَرَجَۃً یعنی کیا تم اچھی چیز کے تبادلے میں اس کی نسبت حقیر (کم درجہ) چیز لینا چاہتے ہو

اس سے اگلا اعتراض بھی اسی قسم کا ہے۔ چنانچہ معترض صاحب آیت یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا پر ان الفاظ میں اعتراض کرتے ہیں:

"اس آیت میں لفظ رحمان کو جو کہ بقول مفسران قرآن مجید خداوند تعالیٰ کا ایک بہت ہی بڑا صفاتی

انتخاب الاخبار

معذرت | اگر کسی صاحب کو اس ہفتے دفتری انتظام کے متعلق کچھ شکایت ہو تو وہ ہمیں معذور سمجھیں۔ کیونکہ قاضی منظور حسین صاحب جن کے ذمے دفتر کا اہتمام ہے کئی دنوں تک بعارضہ ذات الجنب بیمار رہے ہیں مگر اب اللہ کے فضل سے ان کی صحت بحال ہو رہی ہے صرف ضعف باقی ہے۔ ناظرین دعائے صحت کریں (مدیر)

مذاہب کانفرنس | انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور نے اپنے سالانہ جلسے کے ایام (۲۴ تا ۲۶ دسمبر) میں ایک مذاہب کانفرنس کرنے کا اعلان کیا ہے جو ۲۶ دسمبر بروز اتوار بوقت دو بجے مسلم ہائی سکول احمدیہ بلڈنگ لاہور میں منعقد ہوگی۔ جس میں ہر مذہب کا نمائندہ اپنے مذہبی نقطۂ نگاہ سے دنیا کی اقتصادی مشکلات کا حل پیش کرے گا۔

—— روس نے اپنے ہوا بازوں کو ہوائی جہاز دیکر چین بھیجدیا ہے۔ شرط یہ ہے کہ اگر پھر قومی حکومت قائم ہوگئی تو اس کا نصف حصہ ان چینیوں کو دیاجائیگا جو روسی طرز حکومت کے حامی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک سو بیس روسی جہاز اور دو سو چالیس روسی ہوا باز ہانکو (چین) میں پہنچ گئے ہیں۔

—— چین کا دارالخلافہ جو مشرقی ساحل پر واقع ہے جاپان نے فتح کرلیا ہے۔ جاپانیوں کا بیان ہے کہ اس محاذ پر ۹۰ ہزار چینی ہلاک ہوئے اور بہت سی توپیں جاپانیوں کے ہاتھ لگیں۔

—— فلسطین میں دار و گیر کا سلسلہ جاری ہے حیفا۔ یروشلم اور دیگر مقامات پر فوجی عدالتیں عربوں کو سزاؤں کے احکام سنارہی ہیں اور عام دہشت پھیل رہی ہے۔ (مدینہ)

—— ممالک اسلامیہ میں اطالیہ کی خفیہ ریشہ دوانیاں جاری ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اطالوی سفیر جو آجکل مصر میں مقیم ہے اس کو بہت سی ہدایات دی گئی ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ کوشش کرے کہ مصر بھی حبشہ پر اطالیہ (اٹلی) کا قبضہ تسلیم کرلے۔

—— وزیرستان کے متعلق تازہ اطلاعات سے (جو بنوں سے آئی ہیں) معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری فوجیں واپس آرہی ہیں مگر قیاس کیا جاتا ہے کہ اپریل ۱۹۳۸ء میں جبکہ سردی کا موسم ختم ہو جائیگا پھر فوج کشی کیجائیگی

—— نئی دہلی کی اطلاع مظہر ہے کہ یکم جنوری ۱۹۳۸ء سے ہندوستان کی فوج کو گھوڑوں اور خچروں کی بجائے مشین گنوں، ٹینکوں، توپوں اور دیگر اسلحہ سے مسلح کیاجائیگا۔

وی پی واپس نہ کریں

ناظرین مطلع رہیں کہ جن اصحاب کی قیمت اخبار ماہ دسمبر میں ختم ہے ان کی خدمت میں ۳۱۔ دسمبر کا پرچہ بذریعہ وی پی پہنچیگا۔ بشرطیکہ ان کی طرف سے ۳۱۔ دسمبر سے پہلے پہلے انکار یا مہلت کی اطلاع دفتر ہذا میں نہ آئے۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

یادگار حملہ
رسالہ "شمع توحید"

کی اشاعت میں امداد کرنا ہر موحد مسلمان کا فرض ہے اخبار ہذا کا صفحہ ۱۴ ملاحظہ ہو۔

—— کراچی شپر میڈ چیمبر کے اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ بر وقت خطرہ گیس پروف نقاب عوام کو مفت دئیے جائیں۔ کیونکہ وہاں غریب طبقہ کافی تعداد میں آباد ہے۔ جس کی جان و مال کی حفاظت کرنا حکومت کا فرض ہے۔ تیرہ روپے فی نقاب زیادہ قیمت ہے جس کی برداشت غریب آدمی نہیں کرسکتا۔

—— جاپانی فوجوں نے پچھلے دنوں میں امریکہ کے تجارتی جہاز پر بمباری کرکے اس کو سمندر میں ڈبو دیا تھا۔ اس کے نتیجے میں امریکہ و جاپان کے باہمی تعلقات کے خراب ہوجانے کا اندیشہ تھا۔ مگر جاپان نے امریکہ کو جواب میں لکھا ہے کہ اُس وقت دھند سی چھارہی تھی۔ جس سے امریکن جہاز کے نشانات نظر نہ آسکے۔ جاپانیوں نے اس کو چینی جہاز سمجھ کر غرق کردیا۔ نیز جاپان نے اس حادثہ کے ذمہ دار افسروں کو سخت سزا دینے کا وعدہ کیا ہے۔

—— پشاور ۱۷۔ دسمبر۔ علاقہ سرحد کے مشہور و معروف حاجی ترنگ زئی وفات پاگئے ہیں۔

—— ریاست ٹراونکور کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے ایک قدیم محل میں ایک چراغ ہے جو گزشتہ بارہ سال سے روشن ہے۔ اور اس طویل زمانہ کے دوران میں ایک لمحہ کے لئے بھی گل نہیں ہوا۔ اس چراغ کے متعلق یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ ٹراونکور کا ایک راجہ تیمر کی خواب گاہ سے غائب ہوگیا

—— انجیل کی نسبت یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ ایسی کتاب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ سال رواں میں انجیل کے ایک کروڑ ۱۲ لاکھ ۳۴ ہزار ۸۴۹ نسخے فروخت اور تقسیم کئے گئے۔ یہ تعداد اناجیل جدید عہد ناموں اور ان مقدس کتابوں کے حصوں پر مشتمل ہے۔ یہ کتابیں کئی سو زبانوں میں شائع ہوچکی ہیں۔

گورنر پنجاب و وزیر اعظم کو تار | انجمن اہل حدیث لاہور نے گورنر پنجاب اور وزیر اعظم پنجاب کو حملہ ثنائی کے متعلق تار دئیے ہیں۔

مضامین آمدہ | مولوی مقصود حسن چترویدی۔ مولوی عبد الرزاق۔ جناب شمشاد علی صاحب (نظم)، جناب شمس صاحب (نظم)

غیر مقبولہ | متعلقہ دعاوی مرزا۔ مذاکرہ بابت اسمائے سور قرآنی۔ مذبوحی حرکات متعلقہ تپ دق۔ نماز استسقا جلسہ حزب الاحناف تاندلیانوالہ۔

—— امرتسر میں ۱۶ دسمبر کی شام کو کچھ بارش ہوگئی

کر میں خود جناب مولوی محمد علی صاحب کو بھی اس کا متعلق اپنا ہم خیال سمجھتا ہوں۔ ورنہ وجہ کیا ہے کہ قریبًا ایک سال سے میں جناب مولوی صاحب کی اس تحریر کو ان کے سامنے رکھ رہا ہوں مگر وہ بالکل خاموش ہیں آج تک مولوی صاحب نے ایک مرتبہ بھی اپنی اس حلفیہ تحریر کے متعلق درافشانی نہیں فرمائی۔ آخر کچھ تو ہے جس کی وجہ سے یہ خاموشی ہے۔ میں آج پھر اتمام حجت کے طور پر اللہ تعالےٰ کے نام پر جناب مولوی صاحب اور اُن کے رفقاء سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے مندرجہ بالا مجوزہ طریق فیصلہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی (مرزا محمود) سے فیصلہ کن مناظرہ کریں۔ مناظرہ تقریری ہو۔ تحریری ہو۔ لاہور میں ہو یا قادیان میں۔ سب منظور ہے۔ اگر اب بھی جناب مولوی محمد علی صاحب نہ اپنے مجوزہ طریق پر فیصلہ کے لئے آمادہ ہوں۔ اور نہ ہی اس مجوزہ طریق کی تغلیط کریں۔ بلکہ اس کے ذکر سے ہی پہلو تہی کریں تو اے آسمان!! اے زمین!! اور اے دنیا کے منصف مزاج انسانو! سب گواہ رہو کہ مولوی محمد علی صاحب نے صریح گریز اختیار کیا۔ اب وہ اللہ تعالےٰ کے حضور جواب دہ ہیں۔

گزشتہ سال ہمارے مطالبات سے تنگ آکر جناب مولوی محمد علی صاحب نے "امیر جماعت قادیان کو فیصلہ کن بحث کے لئے دعوت" کے عنوان سے ایک مقالہ لکھا۔ جس میں تحریر فرمایا کہ:۔

"ساری بحث نبوت تو دو جملوں میں طے ہو جاتی ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود (مرزا) نے دوسرے مسلمانوں کا جنازہ جائز قرار دیا ہے تو آپ کے نزدیک وہ کافر نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔ اور اگر آپکو نہ ماننے والے مسلمان ہیں تو یقینًا آپ کا دعویٰ نبوت کا نہیں ... اور اگر آپ کے ارشادات قابل تعمیل ہیں تو نبوت کا مسئلہ حل شدہ ہے۔"

(پیغام صلح ۱۹- نومبر ۱۹۳۶ء)

اس چیلنج کا مطلب واضح ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نبوت حضرت مسیح (مرزا) کے بارے میں بحث کرنے کے لئے بلاتے ہیں اور اس مسئلہ کے حل کرنے کے لئے حضور (مرزا) کے ارشادات کو قابل تعمیل ماننا ضروری قرار دیتے ہیں۔ غرض موضوع بحث طے شدہ ہے ہاں مولوی محمد علی صاحب اسی مضمون میں لکھتے ہیں:۔

"صرف یہ چاہتا ہوں کہ وہ (میاں محمود) خود اپنی ذمہ داری کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک فیصلہ کن بحث کے لئے قدم اٹھائیں۔"

گویا آپ کا اب صرف یہ مطالبہ تھا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے خود حضرت امیر المومنین (میاں محمود) مناظرہ کرنے والے ہوں۔ اسکے علاوہ آپ کی طرف سے کوئی شرط نہ تھی۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب کے ایک معتمد بابو منظور الٰہی صاحب نے ۱۹۔ نومبر کا "پیغام صلح" بھیجتے ہوئے مجھے لکھا:۔

"آپ اخبار "پیغام صلح" کا تازہ پرچہ ملاحظہ فرمالیں جس میں حضرت مولانا محمد علی صاحب نے بغیر کسی قدیم یا جدید شرط کے امیر جماعت قادیان کو مباحثہ کا چیلنج دیا ہے۔ اگر آپ لوگوں میں تحقیق حق کا خیال ہے تو اس مباحثہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ کیونکہ آپ ہماری جماعت کو ایسے ویسے چیلنج دینے کے عادی ہیں۔ ہر دو جماعتوں کے بانیان میں اختلاف موجود ہیں۔ کیوں نہ وہ خود میدان میں نکل کر باہم مباحثہ کرکے جماعت کو اختلاف سے نکالیں۔ ہماری کسی سے رشتہ داری نہیں کہ ہم خواہ مخواہ دین کے معاملہ میں کسی کی پچ کریں۔ آپ کو خاص طور پر اس مباحثہ کی منظوری کا انتظام کرنا چاہئے۔"

پس مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے کسی قسم کی "قدیم یا جدید" شرط نہ تھی۔ ان کا اور ان کے ساتھیوں کا صرف یہ مطالبہ تھا کہ مولوی محمد علی صاحب مناظرہ حضرت امیر المومنین (میاں محمود) سے کریں۔

میں نے "پیغام صلح" کا پرچہ حضرت امیر المومنین (میاں محمود) کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور (میاں محمود) نے فرمایا۔ میں مولوی محمد علی صاحب سے نبوت حضرت مسیح موعود (مرزا) کے بارے میں بحث کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ میری طرف سے اعلان کردیں۔ چنانچہ اخبار الفضل ۱۱۔ دسمبر ۱۹۳۶ء میں خاکسار نے یہ اعلان کر دیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے کہا کہ حضرت امیر المومنین (میاں محمود) کی اپنی تحریر نہیں ہے اس پر حضور نے مندرجہ ذیل تحریر شائع فرمائی:۔

"میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے مولوی ابوالعطا صاحب سے کہا تھا کہ میں مسئلہ نبوت میں مولوی محمد علی صاحب سے خود مباحثہ کرنے کو تیار ہوں آپ اُن سے شرطیں طے کریں۔ سو معقول شرائط جن میں کوئی لغویت اور کھیل کا پہلو نہ ہو جب بھی طے ہو جائیں تو مجھے مولوی صاحب سے مباحثہ کرنے میں کوئی عذر نہیں۔ الّا ان یشاء اللہ مباحثہ کی غرض اگر ایک جماعت تک حق کی آواز کا پہنچانا ہو تو اس میں مجھے عذر ہی کیا ہو سکتا ہے عذر تو اسی صورت میں ہوتا ہے جب مباحثہ کو کھیل یا فساد کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے"

اس اعلان کے بعد مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے لئے کوئی گنجائش باقی نہ رہ گئی۔ لیکن حق کا مقابلہ آسان نہیں۔ اس لئے مولوی محمد علی صاحب نے اس واضح اور آسان طریق فیصلہ سے انحراف کیا اور ہرگز تیار نہ ہوئے کہ اپنے حلفیہ مجوزہ طریق فیصلہ کی رو سے تصفیہ کر لیتے۔ حتی کہ ہمیں کہنا پڑا کہ

"میں تم کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کر لو۔ اور جب تک وہ فیصلہ نہ ہو جائے دوسرے معاملات کو ملتوی رکھو۔ اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود (مرزا) کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے۔"

(ٹریکٹ مولوی محمد علی صاحب)

کیا مولوی صاحب اب بھی اس طریق پر فیصلہ کن مناظرہ کے لئے تیار ہیں؟ خاکسار:۔ ابو العطا جالندھری

(اخبار الفضل قادیان ۲۴ دسمبر ۱۹۳۶ء ص ۵-۶)

اہلحدیث ان دونوں مرزائیہ مضمونوں میں تو بات

نام ہے۔ اور چونکہ اسی وجہ سے بجز اللہ تعالیٰ اور کسی شے کے لئے استعمال نہیں ہو سکتا۔ قرآن میں جنت کے لئے استعمال ہوا ہے۔ لہذا بتلایا جاوے کہ جنت کے لئے خلاف قاعدہ یہ لفظ کس لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اگر آپ ایسا کہتے ہو کہ یہ لفظ خدا تعالیٰ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تو بالکل غلط ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آیت کا متکلم اللہ ہے۔ لہذا ایسی حالت میں اللہ کا یہ کہنا کہ ہم اکٹھا کریں گے پرہیزگاروں کو رحمٰن کے پاس بطور مہمان کے " بالکل بے معنی ہے "

(آریہ مسافر لاہور صفحہ ۱۲ ۲۲۔ اکتوبر ۳۶ء)

اہلحدیث | آریہ معترض کا یہ کہنا کہ اس آیت میں لفظ رحمان جنت کے معنی میں آیا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ بلکہ یہ لفظ اس جگہ بھی "خدا" کے لئے استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی دوسری آیات میں اس کا استعمال خدا کیلئے مخصوص ہے۔ ہاں آپ کا یہ کہنا کہ آیت کا یہ معنی کہ

" ہم اکٹھا کرینگے پرہیزگاروں کو رحمان کے پاس بطور مہمان کے "

بالکل بے معنی ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ معترض کو خبر نہیں کہ بلاغت میں ایک صنعت "التفات" بھی آتی ہے۔ چنانچہ کتب بلاغت میں اس کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:۔

" الانتقال من التکلم الی الخطاب او الغیبة او من الغیبة الی الخطاب التفات "

یعنی تکلم سے خطاب یا غیبت کی طرف یا غیبت سے خطاب کی طرف متوجہ ہونے کو صنعت التفات کہتے ہیں

اس کی مثال قرآن مجید کی اس آیت میں ملاحظہ ہو:۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ

یعنی تیرا رب ایسا نہیں کہ یونہی بستیوں کو ہلاک کر دے یہاں تک کہ بھیجے ان کے مرکز میں پیغمبر جو ہماری آیتوں کو پڑھے نہیں ہم بستیوں کو ہلاک کرنے والے مگر اس حال میں کہ ان کے بسنے والے ظالم ہوں۔

اس آیت میں ربك (تیرا رب) صیغہ غائب ہے۔ پھر اسی کو "آیاتنا اور ما کنا" میں صیغہ متکلم سے تعبیر کیا گیا ہے جو اسی صنعت التفات کے ماتحت نہایت بلیغ کلام بن گیا ہے۔ اسی طرح آریہ معترض کی پیش کردہ آیت میں صنعت التفات نے آیت کو بلاغت کے اعلیٰ معیار پر پہنچا دیا ہے۔

آریہ معترض کے اس قسم کے اعتراضات سن کر ہم اسکو شاباش کہتے ہوئے یہ شعر پیش کرتے ہیں۔ ؎

خدا تیرا بھی کافر دراز عمر تو کرے
جفا کے تو بھی ہو قابل خدا وہ دن تو کرے

قادیانی مشن

مرزائی ہر دو صنف میں مباحثے کی تحریک

۱۵ ستمبر ۳۶ء سے جماعت احمدیہ کے دو فریقوں میں مباحثے کی تحریک شروع ہوئی ہے۔ آج دسمبر ۱۹۳۷ء ختم ہونے کو ہے۔ اس سوا سال کے عرصہ میں ان دو جماعتوں کا ابتدائی مرحلہ بھی طے نہیں ہوا۔ یعنی مبحث (مضمون بحث) طے نہیں ہو سکا۔ اور مضمون بحث کی تعیین میں اتنی دیر کا لگنا بتا رہا ہے کہ اصل بحث میں پندرہ ماہ کی بجائے پندرہ سال لگیں گے۔ آخری مضمون جو اسکے متعلق اخبار "الفضل" میں ہمیں پہنچا ہے وہ ۱۴۔ دسمبر ۳۷ء میں مرقوم ہے۔ جو ناظرین کی آگاہی کے لئے درج کیا جاتا ہے:۔

"جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے تحریر فرمایا تھا:۔

(الف) "ہمارے درمیان جو اختلاف مسائل ہے اس کی اصل جڑ مسئلہ نبوت ہے۔ اگر ہمارے احباب محض اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی اور سلسلہ کی خیر خواہی کو مدنظر رکھ کر اس کا فیصلہ کرنا چاہیں۔ تو اس کی راہ نہایت آسان ہے "

(ب) "میں تم کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کر لو۔ اور جب تک وہ فیصلہ نہ ہو جائے دوسرے معاملات کو ملتوی رکھو اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود (مرزا) کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے " (ٹریکٹ "نبوت کاملہ تامہ اور جزئی نبوت میں فرق")

یہ واضح، صاف اور کھلی تحریرات لکھنے کے بعد آج اگر مولوی محمد علی صاحب خود ہی فیصلہ کی اس "نہایت آسان راہ" کو چھوڑ دیں۔ دوسرے معاملات کو ملتوی رکھنے کی بجائے انہیں مقدم کرنا چاہیں اور سب سے پہلے اس ایک بات کے فیصلہ کرنے پر رضامند نہ ہوں تو فرمائیے کیا اس کا بدیہی نتیجہ یہ نہیں کہ جناب مولوی محمد علی صاحب "اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی اور سلسلہ کی خیر خواہی کو مدنظر رکھ کر" بات نہیں کر رہے میں غیر مبایعین سے کہتا ہوں کہ اگر آپ ہمارا فیصلہ نہ مانیں، ہمارے اخذ کردہ نتیجہ سے متفق نہ ہوں، تو جائیں دنیا کے کسی عقلمند کے سامنے جناب مولوی محمد علی صاحب کی مندرجہ بالا عبارت پیش کر کے پوچھیں کہ کیا ان تحریرات کا لکھنے والا اگر آج مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود (مرزا) پر بحث کو فیصلہ کن نہ سمجھے۔ اور سب سے پہلے اس کے فیصلہ کے لئے تیار نہ ہو تو اس کا گریز ہے یا نہیں؟ مجھے یقین ہے کہ دنیا کے دانشمند بالاتفاق مولوی محمد علی صاحب کے رویہ کو گریز اور صریح گریز قرار دیں گے۔ مجھے تو اس بارے میں اس قدر وثوق ہے

مقدس رسول۔ بجواب رنگیلا رسول، آریوں (۳۲۱) کے ایک زہریلے رسالے کا جواب۔ قیمت ۸/ (مجلد)

مولانا صاحب کس کی نسل سے تھے؟ آیا (۱) ترکوں کی نسل سے یا (۲) مغلوں کی نسل سے (۳) یا بنی اسرائیل سے (۴) یا چینی نسل سے (۵) یا فارسی نسل سے یا (۶) جٹ نسل سے؟ یا سید تھے؟

؎ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

راقم:- عبدالحق از لائل پور (پنجاب)

تاثرات

(از قلم مولوی عبدالرحمٰن صاحب خلیل قریشی نظام آبادی)

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا

بھوپال وسط ہند میں ایک اسلامی ریاست کا صدر مقام اور دارالحکومت ہے۔ چاروں طرف سے چھوٹے چھوٹے پہاڑوں کی ایک قدرتی فصیل کے اندر ایک نہایت پُر فضا اور خوش منظر جگہ نظر آتی ہے۔ یہاں کا موجودہ رئیس نواب ایک نہایت عقلمند، دور اندیش با تدبیر اور سیاست دان حکمران ہے۔ آپ کے تدبر و ذکاوت و فطانت کا ہر ایک فرد و بشر معترف اور مداح ہے۔ پہلے زمانہ میں یہاں بیگمات حکمرانی کرتی تھیں ان میں سے مشہور اور ہر دلعزیز حکمران ملکہ شاہجہان بیگم ہوئی ہیں۔ بیگم شاہجہانی کو اسلامی کاموں میں خصوصیت سے دلچسپی تھی۔ ان کے عہد میں شہر بھوپال میں بڑی بڑی عالیشان مسجدیں تعمیر ہوئیں۔ چنانچہ انہی مساجد میں سے ایک عظیم الشان مسجد تاج المساجد کے نام سے تعمیر ہونا شروع ہوئی جو اسلامی وقار اور عظمت کا ایک نمونہ ہے۔ لیکن افسوس کہ اُن کے انتقال کے ساتھ ہی اس مسجد کی تعمیر بھی رُک گئی اور آج تک یہ مسجد تشنۂ تکمیل ہے۔

علامہ نواب صدیق حسن خان مرحوم کا بھی اسی جگہ قیام رہا اور اسی مقام کو مرحوم کی آخری آرامگاہ بھی ہونے کا فخر حاصل ہے۔ نواب صاحب مرحوم جماعت اہل حدیث کے سابقون الاولون میں سے تھے۔ ہندوستان میں علم الحدیث اور اشاعت توحید و سنت میں جو کچھ آپ نے کیا اس کی مثال صدیوں سے ملنا مشکل ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ہندوستان میں تبلیغ توحید و سنت میں اور بدعت و شرک کے مٹانے میں آپ کو اگر مجدد کہا جائے تو اس میں مبالغہ نہیں۔ آپ نے نشر و اشاعت کے ذریعہ سے علوم قرآن و حدیث کے دریا بہا دیئے۔ علوم متداولہ قرآن و سنت کے ایک بحر ذخار تھے۔ جنہوں نے اپنے تبحر علمی کی تمام ممالک ہند میں نہریں بہا دیں اور تشنگان توحید و سنت کو سیراب کر دیا۔ دور دراز ممالک سے علمائے دین و محدثین کرام اور شیوخ بھوپال میں کھنچے آئے اور یہاں سنت رسول اللہ کی تبلیغ و اشاعت میں وہ وہ کوششیں اور محنتیں کیں اور وہ کارہائے نمایاں کئے جو لوح عالم پر ہمیشہ کے لئے ثبت رہینگے۔ نواب صاحب مرحوم کے زمانہ میں بھوپال علوم و فنون اسلامیہ کا مرکز تھا۔ افراد جماعت اہل حدیث کا مامن مرجع تھا۔ جماعت کی ایک شان تھی۔ روحانیت کے سرچشمے پھوٹ پھوٹ کر تشنگان علوم و ہدایت کے قلوب کو مطمئن اور سیراب کر رہے تھے۔ نواب صاحب مرحوم مجسمۂ ایثار و خلوص تھے۔ ہر ملاقاتی کو اپنا گرویدہ بنا لیتے تھے اور اسکے ساتھ ہی آپ کے اصحاب مخلصین کی جماعت کے حضرات بھی اسلامی تعلیم و رواداری مروت و احسان اور خلق عظیم کا نمونہ تھے۔ اُن سے میل ملاقات روح کو تازہ کرتی تھی۔ اُن کے حالات مطالعہ کر کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا وقت یاد آجاتا تھا۔

چنانچہ اُن بزرگان کرام کا تذکرہ مختصراً میرے محترم بزرگوار مولانا حافظ محمد اسلم صاحب نے صفحات اخبار اہلحدیث پر قارئین کرام کے پیش کیا ہے جس دلسوزی سے اُن بزرگوں کے حالات پیش کئے اور جو جو واقعات لکھے انہوں نے درد دل رکھنے والے حضرات کے قلوب کو بے حد متاثر کیا۔ کاش میرے محترم اور بزرگ انہی بزرگان دین کی طرز اور طریقہ اختیار کرتے ہوئے ہم جیسے بے شمار نیازمندوں کے دلوں میں گھر کر لیں۔ اور اشاعت سنت و حدیث رسول اللہ میں جو طریقہ ان کے اسلاف کا تھا اس پر عمل پیرا ہو کر اللہ کے دین کی حقیقی خدمت کر سکیں۔

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

بھوپال پر وہ ایک وقت تھا جو نواب صاحب مرحوم اور مرحومہ شاہجہان بیگم خلد مکانی کے انتقال کے ساتھ ہی جاتا رہا۔ آسمان معرفت و حکمت قرآن و حدیث کے ستارے یکے بعد دیگرے غروب ہوتے گئے۔ وہ علمی پرچے وہ خالص مذہبی رونقیں اور مجلسیں نہ رہیں۔ اور جس شخص نے وہ زمانہ دیکھا ہو وہ آج اگر دیکھے تو اُسے بالکل وہی کیفیت نظر آئے گی جو اندلس میں سقوط خلافت اور زوال حکومت اسلامیہ کے بعد ہوا کہ ملتی ڈھونڈنے سے بھی نہ ملتا۔ آج اُن بزرگان ملت کے صرف کارنامے اور دینی خدمتیں زبان زد خلائق رہ گئیں۔ لیکن اُنکے نقش قدم پر چلنے والوں کا بھوپال میں بہت کم نشان ملتا ہے۔

الا ماشاء اللہ اب بھوپال میں جماعت اہل حدیث کے صرف چند افراد جو انگلیوں پر شمار کئے جا سکتے ہیں۔ باقی رہ گئے اور وہ بھی بصورت مستفیضین پرانے بزرگوں میں ایک صاحب حاجی مولوی محمد اسحٰق صاحب تاجر کتب موجود ہیں جو اب چراغ سحری ہیں۔ بڑے مخلص اور متواضع ہیں۔ ان کے علاوہ خُلق و تواضع کے پتلے مجسم ایثار اور خادم خلق اللہ جناب میاں محمد قاسم صاحب جاگیردار ہیں اور اُن کے برادر مکرم جناب خالد میاں جو کہ بڑے عالم اور علوم حدیث کے ماہر فاضل ہیں۔ اور نیز جناب مولوی محمد اصغر صاحب بی۔ اے رجسٹرار کواپریٹو

کا ابتدائی مرحلہ ہی طے نہیں ہوتی۔ اس لئے ہم نے ان دونوں کی خدمت میں پچھلے پرچہ اہلحدیث میں اپیل کی ہے کہ وہ رُخ ہماری طرف پھیریں اور دونوں مل کر ہمارا مقابلہ کریں۔ اگر وہ ہمارے مقابلہ میں ہی عاجز آجاویں تو اپنے عقیدہ کو ترک کریں جو دین دنیا میں ان کے لئے مفید نہ ہو۔

احمدی بہادرو! مرد میدان بنو۔ دنیا کیا کہیگی کہ اپنے پیر و مرشد کی ایک بات کو ثابت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے تصفیہ شرائط کے لئے اپنا سفیر جلدی بھیجو۔ ہمیں زیادہ انتظار نہ کراؤ۔ اور سُن رکھو ؎

انا سلمة ابن الاکوع
الیوم یوم الرضع

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا نسب

کچھ دنوں سے اخبار اہلحدیث امرتسر اور الفضل قادیان میں مرزا صاحب قادیانی کے نسب پر بحث چل رہی ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب مرزا صاحب کے اپنے بیان سے ثابت کر رہے ہیں کہ مرزا صاحب چینی الاصل مغل تھے۔ لیکن اخبار الفضل کا فاضل ایڈیٹر مرزا صاحب کو فارسی النسل بتلاتا ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب مرزا صاحب کی خود نوشتہ تحریروں سے مرزا صاحب کا مغل اور چینی الاصل ہونا ثابت کرتے ہیں۔ لیکن ایڈیٹر صاحب الفضل بعض مخالف اشخاص کی تحریروں سے مرزا صاحب کا فارسی الاصل ہونا جتلاتے ہیں۔ اور پھر شخص بھی وہ جن کو مرزا صاحب جھوٹا قرار دیا کرتے تھے۔ اب سوال تو یہ ہے کہ

مرزا صاحب کا صحیح نسب کیا تھا؟

بات اصل یہ ہے کہ اس خود ساختہ مسیح موعود نے جہاں بھی کوئی پیشگوئی خواہ وہ کسی اور کے متعلق ہی کیوں نہ ہو فوراً اپنے پر چسپاں کرنے کی کوشش کی اور اسی ناجائز کوشش میں ان کا حسب نسب غلط ملط ہوگیا۔ اب مرزا صاحب کہنے کے لئے تو مغل ہیں لیکن اُن کی تحریروں سے ان کے صحیح حسب نسب کا کچھ بھی پتہ نہیں چلتا۔ کبھی تو وہ اپنے تئیں مغل، کبھی ترک، کبھی بنی اسرائیل، کبھی چینی الاصل کبھی فارسی النسل اور کبھی جاٹ بتلاتے تھے۔ مثلاً

(۱) حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۱ حاشیہ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

"اس سے مطلب یہ ہے کہ اُس (مسیح موعود) کے خاندان میں ترک کا خون ملا ہوا ہوگا۔ ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ کیونکہ اگرچہ صحیح وہی ہے کہ جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے مگر یہ تو یقینی اور مشہود اور محسوس ہے کہ اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں اور وہ چینی الاصل ہیں یعنی چین کے رہنے والی ہیں۔"

مرزا صاحب کی اس تحریر سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ (۱) یہ کہ مرزا صاحب مغلیہ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ (۲) یہ کہ مرزا صاحب کی نسل میں ترکوں کا بھی حصہ تھا۔ (۳) یہ کہ مرزا صاحب فارسی النسل سے تھے (۴) یہ کہ مرزا صاحب کی اکثر مائیں اور دادیاں چینی الاصل کی تھیں۔

لیکن خلیفہ اول حکیم نور الدین صاحب تصدیق براہین احمدیہ میں لکھتے ہیں کہ۔ "ترک یاجوج ماجوج کی نسل سے ہیں۔" اس لحاظ سے مرزا صاحب میں بھی یاجوج ماجوج کا حصہ ثابت ہے۔

(۲) مرزا صاحب کے حسب نسب کے متعلق اخبار الفضل مجریہ ۲۸۔ فروری ۱۹۳۳ء صفحہ ۸ کالم ۲ میں لکھا ہے کہ:۔

"پس اس سے ظاہر ہے کہ مسیح کی بشارت کا صحیح مصداق وہی شخص ہو سکتا ہے جو اگرچہ مذہبی و ملی لحاظ سے اسرائیلی نہ ہو لیکن کسی دوسری صورت کے لحاظ سے تو بنی اسرائیل کے لئے باعث بشارت ہو سکتا ہو جیسے کہ مسیح موعود نسلاً بنی اسرائیل سے ہیں × × × × × × × × یہ امر بھی اُس کو اکمل اور اتم مصداق ٹھیراتا ہے جو خونی اور نسلی رشتہ کے لحاظ سے پہلے مسیح کی طرح اسرائیلی ہو۔"

اس تحریر سے مرزا صاحب بنی اسرائیل کی نسل سے ثابت ہیں

(۳) اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۷ حاشیہ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

"یاد رہے کہ اس خاکسار کا خاندان بظاہر مغلیہ خاندان ہے۔ کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا۔ ہاں بعض کاغذات میں یہ دیکھا گیا ہے ہماری بعض دادیاں شریف اور مشہور سادات میں سے تھیں۔ اب خدا کے کلام سے معلوم ہوا کہ دراصل ہمارا خاندان فارسی خاندان ہے۔ سو اس پر ہم پورے یقین سے ایمان لاتے ہیں کیونکہ خاندانوں کی حقیقت جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کسی دوسرے کو ہرگز معلوم نہیں اُسی کا علم صحیح اور یقینی ہے اور دوسروں کا شکی اور ظنی۔ منہ"

اس تحریر کا مطلب صاف ہے کہ مرزا صاحب کے خاندان کی تاریخ میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا۔ اور اس خیال سے مرزا صاحب اپنے تئیں مغل ہی سمجھتے تھے۔ لیکن بھلا ہو الہام مرزا کا جس نے مرزا صاحب کو حقیقت حال سے آگاہ کر دیا کہ شجرۂ نسب کے بیچ میں کوئی فارسی النسل بھی مداخلت کا مرتکب ہو جانے سے مرزا صاحب کا مغلیہ خاندان فارسی الاصل اور سید الحسب بن چکا ہے۔

(۴) شری گورو نانک دیوجی مہاراج کی نہہ کلنک اوتار کے متعلق پیشگوئی آپ کی جنم ساکھی مؤلفہ بھائی بالا صفحہ ۲۵۱ و صفحہ ۲۵۲ پر یہ تھی کہ وہ نہہ کلنک قوم کا جٹ ہوگا۔ لیکن مرزا صاحب کے پیرووں نے اس پیشگوئی کو بھی مرزا صاحب پر چسپاں کر دیا اور مرزا صاحب کو جٹ قرار دیدیا۔ اب ناظرین انصاف فرماویں کہ

مولانا موصوف کے فتاوے کے دیکھنے کا شوق دامنگیر ہوا اسی اثنا میں ایک شاہ صاحب بنام سید محمد محسن شاہ صاحب ساکنہ علاقہ مظفر گڑھ تشریف لائے۔ ہمارے گاؤں کے زمیندار ان کے راسخ مرید ہیں۔ یہ شاہ صاحب صوفی عالم ہیں۔ میں ملنے گیا۔ فتاویٰ عزیزی ان کے موجود پایا۔ مسئلہ نذر وغیرہ اس میں سے نقل کر کے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں لمالحق وھو ھذا۔

السوال۔ کسے گاؤ یا بز بنام کدام شہید یا ولی ذبح نماید یا صرف مالیدہ یا شیر برنج بنیت نیاز کدام بزرگ پیر و صلحاء را بخوراند ایں ہر دو را چہ حکم است و خوردن آں طعام نیاز و نذرانہ مساکین و فقرا را جائز است۔ اغنیا و اہل تمول را چہ حکم است

جواب۔ ذبح کردن جانور بنام غیر خدا خواہ پیغمبر باشد خواہ ولی خواہ شہید خواہ غیر انسان حرام است و اگر بقصد تقرب بنام اینہا ذبح کردہ باشد ذبیحہ آں جانور ہم حرام و مُردار مے شود۔ ذبح کنندہ مرتد مے شود۔ توبہ ازیں فعل شنیع لازم است۔ در تفسیر کبیر و تفسیر نیشاپوری و در دیگر تفاسیر مرقوم است۔ قال العلماء لوان مسلماً ذبح ذبیحۃ وقصد بذبحہ التقرب الیٰ غیر اللہ صار مرتدا وذبیحتہ ذبیحۃ مرتد انتہیٰ۔ و اگر مالیدہ و شیرینی بنا بر فاتحہ بزرگے بقصد ایصال ثواب بروح ایشاں پختہ بخوراند مضائقہ نیست جائز است و طعام نذر اللہ اغنیارا خوردن حرام است و طعام نذر اللہ ایں است کہ کسے گوید اگر مریض من را شفا شود یا مسافر من بیاید یا فلاں کار من شود بر ذمہ من ایں قدر طعام برائے خدا خواہد بود ایں نذر اللہ است و اگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شد پس اغنیا را ہم خوردن ازاں جائز است۔ واللہ اعلم ۱ (فتاویٰ عزیزی جلد اول ص۴۹ مطبع مجتبائی دہلی مطبوعہ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ)

ترجمہ ناظرین خود کر لیں۔

مولانا شہید دہلویؒ اور ایک بزرگ کے خیالات

(بقلم مولوی محمد ابو الخیر رحمانی مدرسہ ضیاء العلوم مئو ائمہ ضلع الہ آباد)

ہندوستان کے تیرھویں صدی کے اوائل کا زمانہ کس قدر تیرہ و تاریک اور ناگفتہ تھا جو عالمان تاریخ پر مخفی نہیں ہے۔ حقیقی معبود کے پرستش کرنے والے بہت ہی کم رہ گئے تھے اور وہ بھی کہیں کسی گوشہ میں اپنے دامنِ ایمان کو سمیٹے ہوئے عابدانہ زندگی بسر کر رہے تھے۔ طوائفت پرستی، قبر پرستی، عیاشی، بدکاری کے ابواب بالکل وا ہو چکے تھے۔ کفر و شرک کی آب پاشی مسلمانوں کے ہاتھوں ہو رہی تھی۔ مراسم ہندوانہ، افعال جاہلانہ کا عَلَم لہرا رہا تھا۔ خداوند قدوس کے خلاف کھلم کھلا بغاوت کی جا رہی تھی۔ آئمۃ المبتدعین کا بازار گرم تھا۔ مساجد کے احترام و توقیر کو بالائے طاق رکھ دیا گیا تھا۔ دہلی کی شاہی مسجد میں بازار لگتا تھا اور فساق و فجار کا ایک جم غفیر نظر آتا تھا۔ اہل ہنود اور اہل اسلام میں اس قدر اختلاط و انضمام ہو چکا تھا کہ اجنبی شخص کے لئے تمیز کرنا ایک امر محال نظر آتا تھا۔ غرض یہ ہے کہ جہالت ثانیہ کا نقشہ پوری طرح نظر آ رہا تھا۔ وعظ و نصیحت کی مجلس کا قیام تو درکنار قرآن مجید کا ترجمہ کرنا کفر عظیم تھا۔ غیر اللہ کی پرستش سے روکنا ایک ایسا جرم تھا جو کہ بالکل ہی ناقابل معفو تھا۔ ایسے وقت میں جبکہ گمراہی کی گھٹائیں چاروں طرف چھائی تھیں۔ ضرورت تھی کہ ایک ایسا رہبر اور ہادی پیدا ہو جو کہ ان انسانوں کو راہ راست پر لائے اور یہ بتلائے کہ تخلیق انسانی کا مقصد کیا ہے اور ملت بیضا کو اصل صورت و شباہت میں پیش کرے چنانچہ پروردگار عالم کی رحمت موجزن ہوتی ہے اور خداوند قیوم ایک ایسی ہستی کو پیدا کرتا ہے۔ جسکو آج ساری دنیا مولانا شہیدؒ کے لقب سے یاد کرتی ہے پیارا شہید ابھی کم سن ہی تھا کہ اسکو یہ فکر دامنگیر تھی کہ کس طرح اس ضلالت و گمراہی کو محو کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے عَلَم توحید کو بلند کرنا شروع کیا اور بادیہ شرک و گم گشتہ ضلالت میں وہ وحدانیت کی کفر سوز صدا لگائی کہ تمام انسان چونک پڑے اور ان کو یہ ایک نئی آواز معلوم ہوئی۔ اب کیا تھا ساری خدائی جان کی دشمن ہو گئی۔ ملاحدہ کی جماعت میں ایک عجب کھلبلی پیدا ہو گئی، کہیں خفیہ سازش کی جا رہی ہے، کہیں یہ فکر ہے کہ باہر سے پہلوانوں کو بلا کر تکلیف پہنچائی جائے اور ہمارے ملاؤں کو یہ فکر پڑ گئی کہ اب ہماری نکڑ گدائی کا ذریعہ معلوم ہوتا ہے کہ بند ہو جائیگا۔ مکار ملانوں اور عیاش طبع لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ پیارے شہید کے جانی دشمن نظر آ رہے ہیں۔ آپ کے حقائق و معارف سے پُر توحید و تردید شرک سے لبریز تقریر کو بند کرانے کے لئے دربار شاہی میں شکائتیں کی جاتی ہیں۔ چونکہ وہ غیر اللہ کے پوجنے کے عادی ہو چکے تھے اس لئے اسکے خلاف سننا وہ نہیں گوارا کر سکتے تھے۔ مگر واہ رے استقلال و ہمت کہ مولانا شہید کے پائے ثبات میں سرمو جنبش نہیں ہوتی ہے۔ تمام مصائب و آلام کا نہایت دلیری کے ساتھ استقبال کرتے ہیں۔ سخت مصیبت کے طوفان خیز جھونکے آتے ہیں گویا آپ ایک چٹان ہیں کہ تمام حوادث ٹکرا کر چکنا چور ہو جاتے ہیں اور آپ کے چشم و ابرو پر شکن نہیں آتا ہے۔ ہر مصیبت کے ہجوم پر آپ لبیک کہتے ہیں بلکہ دن بدن اعلائے توحید میں اور کوشش کرنے لگے ہیں۔

آپ پر متفقہ یورشیں ہوتی ہیں خفیہ قتل کی سازشیں کی جاتی ہیں لیکن دشمن ہر طرح ناکامیاب اور خائب و خاسر رہتے ہیں اور موحدین کی جماعت میں دن بدن زیادتی شروع ہو جاتی ہے۔ مولانا شہید نے جو کچھ کیا وہ زمانے کی پیشانی پر تا ابد مرقوم رہیگا اور تاریخ اسکو کبھی بھلا نہیں سکتی۔ آج جو موحدین کی جماعت نظر آ رہی ہے یہ مولانا شہید کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے کہ پیارا شہید

سوسائیٹیز اور حکیم محمد عبدالسلام صاحب اور مولانا سید محمد زبیر صاحب کا وجود مغتنمات سے ہے۔ زمانہ کے حالات کو دیکھ کر اب ان حضرات کے دل میں بھی ایک طبعی احساس پیدا ہو رہا ہے اور اب یہ چند مخلص حضرات اس خیال میں ہیں کہ جس قدر وہاں چند افراد موجود ہیں ان کی تنظیم ہو جائے اور کم از کم جمعہ کے دن سب کو ایک جگہ جمع ہونے کا موقع مل جائے۔ وہ تھی بھوپال میں احیاء سنت کی ابتدا اور وہ تھا زمانہ عروج و اقتدار۔ اب بیرکات اُس مرکزی مقام کی جہاں سے عوام مسلمین کے دلوں میں توحید پاشی ہوئی۔ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

بھوپال میں شرک اور شرکیہ مراسم مسلمانوں میں بہت کم بلکہ کالعدم ہیں۔ باہمی مذہبی رواداری ہے۔ تعصب بالکل کم ہے۔ موجودہ حکمران خلد اللہ ملکہ وحشمتہ کے عہد معدلت مہد میں ہر فرقہ کے لوگ اپنی اپنی حالت میں خوش اور مطمئن ہیں۔ (باقی پھر)

نواب صدیق حسن خان صاحبؒ
اور
تقلید شخصی کا پھندا

از:- ن۔م۔آثمی (سائر علوم حاضرہ) مرادآباد

نواب صدیق حسن خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نور نظر جناب نواب علی خان صاحب (جن کا انتقال گذشتہ سال ہوا) ایک کتاب مآثر صدیقی موسوم بہ سیرت والاجاہی شائع کی۔ ابھی چند روز ہوئے کہ ایک کرمفرما نے مجھے وہ کتاب دکھائی۔ سیرت چار جلدوں میں ہے صرف جلد چہارم ان کے پاس تھی۔ کتاب ۱۹۲۱ء میں شائع ہوئی۔ جہاں تک مجھے علم ہے غالباً چند ہی اہم نفوس ہونگے جنہیں اس کی اطلاع ہوئی ہوگی۔ بہرحال کتاب اچھی ہے۔ لیکن کہیں کہیں تقلیدی پھندہ میں نواب صاحب کو پھانسنے کی کوشش کی گئی۔ ناظرین اہلحدیث کو واقفیت کی غرض سے اوس کی چند عبارتیں نقل کرتا ہوں جس سے مصنف مرحوم کا حقیقی منشا مترشح ہوتا ہے۔ مثلاً ص۵ پر عقائد کے ضمن میں فرماتے ہیں:-

"سنی خالص محمدی فخر موحد بحت متبع کتاب سنت حنفی مذہب نقشبندی مشرب تھے اور ہمیشہ طریقہ اسلاف پر مذہب حنفی کی طرف اپنے کو منسوب کرتے تھے مگر عملاً و اعتقاداً اتباع سنت کو مقدم رکھتے تھے"

ص۴ پر ابقاء المنن مصنفہ نواب صاحب مرحوم کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے:-

"جتنے مسائل فقہ ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہیں خواہ خود ان کے اقوال ہوں یا انکے تلامذہ اور اصحاب کے وہ سب کے سب احکام قرآن و حدیث کے خلاف نہیں ہیں"

آگے ملاحظہ فرمائیے۔ ص۱۴۲ پر ہے:-

"ملفوظات زید و عمر کے مطالعہ سے سروکار نہیں رکھنا چاہئے۔ آدمی کے لئے وہی ملفوظات کافی ہیں جو قرآن و حدیث میں مذکور ہیں۔ دین اسلام ناقص اور غیر مکمل نہیں ہے کہ اوسکو ملفوظات مشائخ سے کامل کیا جائے"

ص۱۶۱ پر نقل کیا گیا ہے:-

"جو بات نصوص کے متضاد ہوتی ہے اگرچہ وہ بڑے سے بڑے عالم و فاضل نے اپنی کتاب میں لکھی ہو میں اوس کو قبول نہیں کرتا"

حیرت ہے کہ نواب صاحب مرحوم کو مقلد بتایا گیا حالانکہ نواب صاحب نے ترک تقلید پر ایک مستقل کتاب "الطریق المثلی فی ارشاد الی ترک التقلید و اتباع ما ھو الھدی" تصنیف فرمائی۔

مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ
اور
نذر لغیر اللہ

(از قلم مولوی ابو نعیم عبدالرحیم صاحب جامعہ شمل حسن خان)

آپ حضرات کو بخوبی معلوم ہے کہ ہندوستان میں عموماً اور خطہ پنجاب خصوصاً اور ہمارے علاقہ بہاولپور میں بالخصوص شرک و بدعت کا کس قدر زور و شور ہے یہ کام پیشہ ور علماء اور رسمی صلحا اور جہال امراء و اغنیاء و فقراء کی بدولت دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ گاؤں گاؤں اور بستی بستی میں بلکہ اب تو گھر گھر میں ایک خانقاہ موجود ہے۔ حاجات براری کے لئے کہیں جانے کی ضرورت نہیں رہی۔ جیسے عرب کے ایام جاہلیت میں ہر ایک قبیلہ کا بُت جدا تھا۔ یہاں بھی وہی حالت ہے بلکہ اوس سے ابتر ہے۔ ہر ایک خانقاہ پر مجاور موجود اور تیار ہیں جیسے معلم لوگ حاجیوں کی امداد کرتے ہیں۔ یہاں مجاوروں نے بھی قانون نذر منت ایجاد کر رکھے ہیں۔ جاتریوں اور پجاریوں کے ٹھٹھ لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ مرد کم عورتیں اکثر اور زیادہ ہوتی ہیں۔ ہمارے گاؤں کے قریب ایک بزرگ کی خانقاہ ہے۔ لوگ کہتے ہیں یہ بزرگ صاحب شریعت تھے۔ اس بزرگ کے معتقد لوگ سوموار اور جمعہ کے دن کو کثرت سے آتے ہیں۔ چند ایک سے ملنے کا اتفاق ہوا تو سوال کیا گیا کہ افسوس ہے آپ باوجود اتنے علم و واقفیت کے اس قدر خرافات میں مبتلا ہیں۔ جواباً فرمایا۔ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب مرحوم نے جائز فرمایا ہے کہ ایسی منت اور نذر کھانی درست ہے۔ تو ہم کیسے ترک سکتے ہیں۔ جو آج منع کرے ہم اوس کی کوئی بات نہ مانیں گے۔ اچھا نہ مانیں۔ اوس روز سے

الارشاد الی سبیل الرشاد۔ تقلید شخصی کی تردید میں ایک بے نظیر کتاب۔ قیمت عہ پتہ:- منیجر اہلحدیث

سنیارتھ بغیر منوسمرتی کے جسم بے روح کے ہے۔
اس منوسمرتی ادھیائے ۱۱ میں لکھا ہے :-
ہمیشہ پاپ سے مکت (نجات یافتہ) ہونے کے واسطے
پرائشچت یعنی افسوس اور اچھے کرم کرنے چاہئے۔
یہی اسلامی اصول بھی ہے کہ اپنے عمل بد پر نادم ہو کر آیندہ کو عمل صالح کا عہد کرے چنانچہ ارشاد ہے
اِلَّا من تاب وآمن وعمل صالحاً ثم اھتدیٰ
آگے اسی فقرہ میں لکھا ہے۔
جو لوگ پرائشچت نہیں کرتے وہ قابل نفرت صفات والے ہیں اس سے ایک نئی بات معلوم ہوئی کہ اپنے گناہوں پر نادم نہ ہونا علامت غرور ہے۔
(دیکھو منو ادھیائے ۱۱ فقرہ ۵۳)
ایک جگہ لکھا ہے :-
"پاپ کر کے سنتاپ کرے تو اس پاپ سے چھوٹتا ہے میں پھر ایسا نہ کرونگا۔ ایسی شرط کر کے وہ پاپی پاک ہوتا ہے۔ (ادھیائے ۱۱ فقرہ ۲۳۰)
ہمارے علمائے اسلام بھی توبہ کے یہی معنے بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بندہ اپنے خطا کو پیش کر کے روئے اور آیندہ کے لئے عمل صالح کا عزم و عہد کرے۔ (دیکھو ریاض العالمین قنوجی ؒ)
گویا مسئلہ سیتارتھ و منو کے حوالہ جات سے نہایت واضح طور پر بیان ہو چکا ہے لیکن مزید افادہ کے غرض سے منوسمرتی کے بارہ میں ایک اشتباہ رفع کر دینا چاہتے ہیں۔

رفع اشتباہ | منوسمرتی کے متعلق سوامی جی سیتارتھ میں لکھتے ہیں :-
منوسمرتی میں بھی تحریف شدہ اشلوک ہیں۔
(باب تیسرا ص ۱۲۹)
افسوس کہ اس میں بڑی حکمت عملی مخفی ہے۔ مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس اشلوک سے اپنی مطلب برآری ہو وہ تو غیر تحریف شدہ ہے اور جس کو غیر مذہب والے کسی مقصد کے اثبات کے لئے پیش کریں وہ محرف قرار دیا۔ بہر حال یہاں دو باتوں پر غور کرنی چاہئے۔ اول یہ کہ اشلوک مذکورہ بالا کا مضمون ستیارتھ کے منقولہ فقروں کے معنی مطابق ہے اس لئے وہ کسی طرح اس لقب کے مستحق نہ ہونگے۔ ثانیاً آتما رام جی جو منوسمرتی کے مترجم ہیں ان تمام مقامات کی مدلل تنقید کرتے گئے ہیں جو کہ محرف یا ملاوٹی اشلوک تھے۔ چنانچہ پورے منوسمرتی میں ۳۹ مقام پر تنقید تحریف کی ہے مگر وہ دونوں اشلوک جو ہم نے نقل کئے ہیں ان پر کسی طرح کی کوئی حرف زنی نہیں ہے۔

دوسرے اشتباہ کا ازالہ | اتنا ضروری ہے کہ اسکے بغیر یہ مسئلہ طعام بے نمک ہوگا۔ وہ یہ ہے کہ ستیارتھ میں لکھا ہے کہ پاپ کو بھوگنا ہی پڑتا ہے اور یہ کہ پرمیشر پاپ کو معاف نہیں کرتا۔
ظاہر ہے کہ حوالہ جات مسطورہ بالا کا مضمون اسکے ضد واقع ہوا ہے۔ پس ستیارتھ وغیرہ کو مستند ماننے والے اس تضاد کو خود حل کریں۔ رفع تضاد کے لئے جو حل وہ کرینگے اسی پر ہمارا دستخط ہے۔
ثانیاً۔ بقاعدہ محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ ہم دونوں مضمونوں کے اندر دو طرح تطبیق دیتے ہیں۔ اول یہ کہ جہاں لکھا ہے کہ پاپ بھوگنا ہی پڑتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر توبہ نمائش سے پاک اور اخلاص کے ساتھ نہ کی جائے تو یہ توبہ بیکار ہے اور پھر پاپ کی سزا میں گرفتار ہی ہوگا اور جہاں یہ لکھا ہے کہ افسوس سے پاپی پاک ہو جاتا ہے وہاں توبہ خالص مراد ہے۔
ثانیاً یہ کہ جہاں لکھا ہے کہ پرمیشر پاپ کو نہیں معاف کرتا (چاہے توبہ ہی کرے) اس سے وہ پاپ مراد لیا جاوے جو حقوق العباد سے متعلق ہے۔ یعنی خداوند عالم اس پاپ کو نہیں معاف کرتے جو بندوں کے حق تلفی اور ظلم کے سلسلے کے ہیں اور جہاں پاپی کا پاک ہونا بذریعہ عہد عمل صالح کے لکھا ہے وہاں مراد اس پاپ سے پاک ہونا ہے جو حقوق اللہ سے متعلق ہے۔ کیونکہ براہ تفضل خداوند تعالیٰ کا اپنے حقوق میں قاصر رہنے والے بندہ کا خطا و پاپ عاجزی کے بعد معاف کر دینا بالکل مبنی بر انصاف و ترحم خسروانہ ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ و نعم الوفاق۔
"تو ہم سب مل کر خدا کے سامنے اپنے علمی اور عملی حالتوں پر نظر کر کے آہ و زاری کریں۔ ؎
آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل
خادم :-
(عبد الرؤف رحمانی مدرس مدرسہ جھنڈے نگر۔ بستی)

حُلیہ مُبارک

جناب سرور کائنات خاتم النبیین سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی تاجدار مدینہ۔
برادران اہل اسلام کو آپ کا حُلیہ مبارک ازبر کر لینا ضروریات شعار اسلامی ہے۔ جہاں تک اس ہیچمدان کو معلوم ہوتا ہے۔ آقائے نامدار صلے اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کے متعلق عوام اسلامی دنیا کو خبر تک بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سلیم سمجھ عطا فرماوے۔
آپ کے سر کے بال نہایت سیاہ تھے جن کو زلفوں کی صورت میں دو حصوں پر تقسیم کر کے آپ کے آگے پیچھے کاندھوں تک لٹکائے رہتے تھے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بیان کرتے ہیں کہ خوشبو ملے ہوئے بالوں کی چمک ایسی تھی کہ جب کبھی ہوا سے ہلتے تھے تو ان میں دریا کی موجوں کی طرح لہریں پڑتی تھیں۔ جناب کی ڈاڑھی مبارک گھنی تھی۔ گردن جیسے ہاتھی دانت۔ صفائی میں چاندی کی طرح چمک دار۔ بدن تنا ہوا۔ شکم و سینہ برابر۔ مونڈھے بھاری پُر گوشت۔ دست و بازو مور دار۔ ہتھیلی چوڑی۔ انگلیاں دراز۔ بال نرم مگر تیز۔ میانہ قد چلنے میں سب سے کشیدہ قامت معلوم ہوتے تھے۔ رنگ سفید سرخی آمیز۔ ہر دو شانوں کے درمیان قدرے بعد تھا۔ سر و ریش میں کوئی بیس بال سفید ہونگے چہرہ مبارک مثل چودھویں رات کے چاند کے چمکتا تھا معتدل بدن تھے۔ خاموش ہوتے تو ہیبت اور بزرگی پائی جاتی۔ بات کرتے وقت لطف و تازگی نکلتی۔

شادی بیوگان اور نیوگ۔ بیوگان کی شادی کی (۳۹) فضیلت بمقابلہ نیوگ ثابت کی ہے۔ قیمت ۲ر (منیجر)

مقدس اسلام کی نشرواشاعت میں اپنی جان عزیز کو بھی جان آفریں کے حوالہ کرتے ہوئے دفتر شہدا میں نام درج کرالیا اور حیات ابدی حاصل کر لی اور اپنے آپکو ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات الایہ کا مصداق ٹھیرالیا۔ اگرچہ پرستاران باطل نے خم ٹھونک کر مقابلہ کیا اور کوشش کی کہ حق کی نورانی شعاعیں اور وحدانیت کی مبارک کرنیں کو نیست و نابود کردیا جائے لیکن اہل باطل کو ہمیشہ زک اٹھانا پڑا۔ اور اپنے اس ناپاک مقصد میں کبھی کامیاب نہ ہوسکے۔ یہ قانون ابدی چلا آرہا ہے کہ حق و باطل میں ہمیشہ عظیم الشان معرکہ آرائی ہوئی لیکن ہمیشہ حق کا پرچم بلند رہا اور قیامت تک اس پرچم کو کوئی خم نہیں کر سکتا۔ لیکن آہ! اہل دنیا نے تہمت و بہتان سے کسی کو نہ چھوڑا۔ بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کو جبکہ مجنون و ساحر کہا گیا تو پھر دور نہ تھا کہ مولانا شہید کو بھی اہل بدعت برا بھلا نہ کہیں مگر یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون پیارا شہید جس جھنڈے کو بلند کر گیا خدا کا شکر ہے کہ آج اس کے نیچے ایک بہت بڑی جماعت نظر آرہی ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ اس زمانے میں بھی مولانا شہید کو مطاعن و ملاعن کا ہدف بعض اہل بدعت نے بنا رکھا ہے۔ لیکن ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ نہایت ہی خوفناک اور افسوسناک ہوگا جیسا کہ ایک سن رسیدہ بزرگ نے اپنا خیال ان لفظوں میں ظاہر کیا ہے کہ

"میں نے اکثر دیکھا اور سنا ہے کہ جب کسی ناعاقبت اندیش نے مولانا شہید کی شان میں گستاخی کی تو اس کا آخری انجام نہایت خوفناک حسرتناک ہوا اور دنیا کے لئے عبرت انگیز سبق آموز ثابت ہوا۔" فاعتبروا یا اولی الابصار

آخر میں ناظرین سے التماس کرونگا کہ وہ مولانا شہید کی سوانح عمری "حیات طیبہ" کا ضرور مطالعہ کریں اور اپنے احباب و اعزہ کو بھی اسکی طرف راغب کریں اور اغیار کو بھی دعوت دیں۔ یہ ایسی دلچسپ کتاب ہے کہ دل چاہتا ہے کہ بار بار پڑھے۔ حقائق و معارف کا دریا ہے۔ پڑھنے سے اسلامی جوش پیدا ہوتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اہل ثروت و انجمنہائے اسلامیہ خصوصاً حافظ حبیب اللہ و شیخ عطاء الرحمن صاحب اس کو مفت تقسیم کرکے فلاح دارین حاصل کریں۔ قیمت ۱۲ روپے

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

مسئلہ توبہ میں ہم سے آریہ سماج کا اتفاق

جب ہم دیکھتے ہیں کہ سخت سے سخت دل حاکم بھی اپنے نوکر سے جس کا اخلاص اس کو کامل طرح معلوم ہو اس کی توبہ اور عاجزی پر خطا معاف کر دیتا ہے۔ حالانکہ حاکم کو اس کے دل کا صحیح حال بھی معلوم نہیں ہوتا کہ آیا اس نے اخلاص سے توبہ کی ہے یا ریاکاری و نمائش سے۔ اب دیکھو خداوند تعالیٰ جو دلوں کے حال سے پورا واقف اور مطلع ہے جو بندے کے اخلاص اور نیاز عبودیت سے بھی پورے طور پر باخبر ہے اگر وہ نہ بخشے اور بندے کی عاجزی اور شرمندگی پر نظر نہ ڈالے تو سراسر انصاف و عدل و کرم کے خلاف ہوگا۔ پس اسی مسئلہ کو بہ شہادت ضمیر انسانی صحیح ماننا پڑیگا کہ خداوند تعالیٰ شرمندہ ہونے والے اور عاجزی سے توبہ کرنے والے کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے کیونکہ وہ بہت بڑا منصف اور نہایت ہی مہربان اور دیالو کرپالو ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

یعنی توبہ ان کی قبول ہوتی ہے جو برے کام غفلت سے کر گزرتے ہیں پھر فوراً توبہ کرتے ہیں۔

اب ہم آریہ سماج کی مستند اور معتبر کتابوں کے حوالے مسئلہ توبہ میں ان کا اتفاق دکھلاتے ہیں۔ ع

تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

ستیارتھ پرکاش میں سوامی جی یجروید کے حوالہ سے لکھتے ہیں "پرماتما! ہم کو پاپ کے چلن کے ٹیڑھے رستے الگ کیجئے ہم لوگ بڑی عاجزی سے آپکی ستتی (حمد و ثنا) کرتے ہیں کہ آپ ہم کو پاکیزہ کیجئے۔"

(دیکھو ستیارتھ مطبوعہ یازدہم صفحہ ۲۸۵ سملاس ساتواں)

دیکھو یہ استدعا بعینہٖ اسلامی توبہ کی تائید ہے کیونکہ اگر خدا نہیں سنتا (حالانکہ یہ طریقہ استدعا مخالفین اسلام کے نزدیک الہامی ہے) تو یہ استدعا بیکار ہے اور اگر سنتا ہے تو یہی معنے توبہ کے قبول ہونے کے ہیں۔

اب ہم اس کی مزید تائید کے لئے سوامی جی کا عمل بھی دکھاتے ہیں۔ سوامی جی دسویں باب میں فرماتے ہیں:۔

"برے طریق پر آریہ لوگ اب تک بھی چل کر دکھ بڑھا رہے ہیں۔ پرمیشر اپنا فضل کرے کہ یہ مہلک مرض ہم آریوں میں سے دور ہو جاوے۔"

(ستیارتھ باب دسواں صفحہ ۳۹۲)

یہ عبارت بھی مسئلہ توبہ کی صحت کی دلیل ہے کیونکہ بد عملی (دکھ بڑھانا مہلک مرض پاپ وغیرہ) کی سزا اگر بغیر بھوگے دور نہیں ہو سکتی تو پھر فضل خدا کیا ہوا؟ اور اس کی طلب و خواہش بیکار ہوئی اور سوامی جی کی نسبت تجویز نہیں کی جا سکتی کہ وہ ایسا بیکار سوال کرتا اور اگر پرمیشر نے فضل کرکے مہلک مرض پاپ وغیرہ بدعملی کو دور کر دیا تو یہ بعینہٖ اسلامی توبہ ہے۔

اب ہم منوسمرتی سے بھی اس بارہ میں روشنی ڈالتے ہیں جو سناتن دھرم کی متبرک و مستند اور مشہور پستک ہے (سرورق پر ایسا ہی لکھا ہے)

کون نہیں جانتا کہ ستیارتھ میں سوامی جی نے جگہ جگہ منوسمرتی کا حوالہ دیا ہے۔ پس کو یہ کتنا صحیح ہے کہ

الہامی کتاب — تحریری مباحثہ ابوالوفا ثناء اللہ صاحب و آریہ مناظر (۸...) قرآن و وید کے الہامی ہونے پر۔ قیمت ۱۲ (محصول)

فتاویٰ

س ع۳۷} زید نے اپنی بیوی کو اس شرط سے طلاق دی کہ بکر کے ساتھ نکاح نہ کرے۔ کیا عورت مذکورہ اس شرط کی پابند ہے؟ اگر وہ بعد عدت بکر سے نکاح کرلے تو کیا یہ نکاح ناجائز ہوگا؟

ج ع۳۷} عدت گزارنے کے بعد عورت کو اختیار ہے کہ کسی سے نکاح کرلے۔ بر طلاق میں اس کو کچھ دخل نہیں۔ اس لئے بوقت طلاق ایسی شرط لگانا حدیث بریرہ کے ماتحت لغو ہے۔ اگر اس نے بکر سے نکاح کرلیا ہے تو یہ نکاح جائز ہے۔ اگر عورت نے اس شرط کو منظور کرلیا تھا تو وعدہ خلافی کے باعث گنہگار ہوگی۔

س ع۳۸} نماز تراویح کتنے رکعت کے ساتھ پڑھنا یا پڑھانا سنت ہے۔ جبکہ اہل حدیث جماعت کے لوگ آٹھ رکعت سے نماز تراویح ادا کرتے ہیں اور احناف لوگ بیس۲۰ رکعت سے پڑھتے ہیں۔ سنت اور افضل کتنے رکعت کے ساتھ ہے۔

(محمد شفیع مدرسہ نظامیہ سلی)

ج ع۳۸} تراویح (قیام اللیل) آٹھ رکعات مسنون ہیں۔ بیس۲۰ کا ثبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملتا۔

س ع۳۹} زید نے ایک خصی اپنے گھر بھر کی طرف سے قربانی کیا۔ مگر نام نام علیحدہ علیحدہ نہیں لیا۔ اب بکر کہتا ہے کہ کیا ایک خصی گھر بھر کو کفایت کرتا ہے۔ اور ایک خصی گھر بھر کی طرف سے قربانی ہوسکتی ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ع۳۹} ایک قربانی تمام گھر والوں کی طرف سے گھر کا ذمہ دار کردے تو سب کو کفایت کرتی ہے۔ نام لینے کی ضرورت نہیں۔ حدیث میں آیا ہے:۔

کان الرجل فی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضحی بالشاة عنه وعن اهل بیته فیأکلون و یطعمون الحدیث۔ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک آدمی ایک بکری اپنی طرف سے اور تمام گھر والوں کی طرف سے کیا کرتا تھا۔ (ترمذی) اللہ اعلم!

س ع۴۰} جبکہ مسجد کے اندر کسی قسم کی آمدنی نہیں ہے۔ جس سے مسجد مذکور کی چھاونی تیل بتی و مرمت ہو سکے۔ آیا ایسی صورت میں قربانی کا چمڑا مسجد مذکور کے اندر خرچ کرنا جائز و درست ہوسکتا ہے یا نہیں (سائل مذکور)

ج ع۴۰} یہ غرباء مساکین کا حق ہے۔ مسجد میں مسلمانان قریہ اپنے پاس سے خرچ کریں ان کا فرض ہے۔

س ع۴۱} کفار سے سود لینا اس زمانے میں جائز ہوسکتا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ع۴۱} ہرگز نہیں۔ لقولہ تعالیٰ حرم الربوا (الآیہ) سود حرام ہے۔

س ع۴۲} نوٹ لیکر روپیہ دینا اور نوٹ والے شخص سے بٹہ لینا جائز ہوسکتا ہے کہ نہیں جبکہ کاغذ لے کر چاندی دے سکے عوض میں بٹہ لینا گیا ہے۔ (سائل مذکور)

ج ع۴۲} جائز ہے۔

س ع۴۳} ڈاڑھی منڈوانے والے امام کے پیچھے نماز پنجگانہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ع۴۳} ڈاڑھی منڈانے والے خلاف سنت شخص کو امام مقرر نہیں کرنا چاہئے۔ لقولہ علیہ السلام اجعلوا ائمتکم خیارکم۔ اگر پڑھا رہا ہو تو اقتداء جائز ہے۔ بحکم واركعوا مع الراكعين۔

س ع۴۴} اگر کسی گاؤں میں طاعون ملعون ہو تو وہاں کے باشندے مکانات چھوڑ کر گاؤں کے باہر بود و باش کرلیں تو جائز ہے۔ اور اگر محلہ میں ہی کوئی طاعون سے مرجائے یا کسی کے گھر میں چوہے مریں تو اس گھر والوں کے علاوہ ہمسایہ والے بھی مکان بدل دیں تو شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟ (خریدار اہلحدیث ۱۳۳۴)

ج ع۴۴} طاعونی بستی کا چھوڑنا منع ہے۔ بستی میں ایک محلے سے دوسرے محلے میں یا باہر اراضی میں چلے جانا ممنوع نہیں۔ اللہ اعلم!

س ع۴۵} ہمارے گاؤں کے اکثر لوگ مچھلی کے شکار کو جایا کرتے ہیں۔ شکار کا طریقہ یہ ہے کہ زمین میں جو کیچوے (از قسم دیدان) ہوتے ہیں وہ کھود کر زمین سے نکال لیتے ہیں۔ زمین سے نکالنے کے بعد وہ زندہ ہی رہتے ہیں۔ ان زندہ کیچوؤں کو کُنْڈ (وہ خمیدہ سوئی سا آلہ جس میں شکار کے لئے کوئی شے لگاتے یا چھپاں کرتے ہیں) کی سوئی میں پرو کر آدھا کیچوا توڑ دیتے ہیں جس سے ذی روح کیچوے کو سخت تکلیف پہنچتی ہے۔ کیا اس قسم کا شکار شرعاً جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع۴۵} کیچوے کو مار کر استعمال کریں۔ زندہ کو ایسا کرنا منع ہے۔ لحدیث لا تتخذوا شيئا فيه الروح غرضا الحدیث۔ (اردافل غریب فنڈ)

نوٹ: (بلقی آئندہ) (مینجر)

تلاش کتب | تبلیغی مقصد کے پیش نظر مجھے کتاب الرد علیٰ ابی حنیفہ لابن ابی شیبہ درکار ہے کیونکہ میری اپنی کتاب کہیں گم ہوگئی ہے۔ کوئی صاحب مفت یا مستعار عنائت کریں۔ اس کو نقل کرکے واپس کردونگا یا کم سے کم اس کی جائے فروخت اور قیمت سے اطلاع دیں۔ مشکور ہونگا۔

نیاز مند سید عبدالغفار رضوی محمدی معرفت مولوی سید احمد حسین رضوی مترجم چیف کورٹ لکھنؤ (یو۔پی)

تلاش پسر | میرا لڑکا ضیاء الدین احمد۔ عمر ۱۸ سال۔ قد درمیانہ۔ رنگ گندم گوں۔ طالب علم ایف۔اے کلاس۔ چند یوم سے گم ہے۔ جس صاحب کو اس کا پتہ ملے وہ از راہ مہربانی مجھے اطلاع دیں۔

اگر عزیز خود اس کو پڑھے تو بلا کھٹکا اپنے غم زدہ والد کو اطلاع دیوے۔

(حکیم قائم الدین صدیقی امرتسر۔ کڑہ کرم سنگھ۔ کوچہ رلولال)

دھرے جو کوئی دیکھتا جمال و نزاکت پاتا۔ پاس سے جو کوئی دیکھتا ملاحت و شیرینی سمجھتا۔ شیریں گفتار۔ کشادہ پیشانی۔ دراز و باریک ابرو۔ غیر پیوستہ بلند بینی نرم رخسار۔ کشادہ دہن۔ روشن دندان تھے۔ سہ

یا صاحب الجمال یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثنا کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اللھم صل علیٰ سیدنا و مولانا محمد و علیٰ آل سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم۔

(حررہ نور محمد میانوی جہلمی خادم اہل حدیث)

اسلام کی اخلاقی تعلیم

ناظرین اہلحدیث پر اظہر من الشمس ہے کہ قرآن مجید میں بنی نوع انسان کو غور کرنے پر ایک ایسا راستہ مستقیم مل سکتا ہے۔ جس کی نظیر ملنی زمانہ ماضیہ میں محال ہے۔ حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے کہ آداب مجالس کے متعلق اس طرح پر حکم ارشاد فرماویں :۔

یا ایھا الذین آمنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا یفسح اللہ لکم و اذا قیل انشزو فانشزوا یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجت واللہ بما تعملون خبیر ۔

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کشادہ ہو کر بیٹھو تو کشادہ ہو جاؤ اللہ تم کو کشادگی دیگا اور جب کہا جائے کہ کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جاؤ اللہ تم لوگوں میں ان کا رتبہ بلند کریگا جو ایمان لائے اور جن کو علم دیا گیا اور جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے واقف ہے۔

دوسری جگہ یہ حکم ہوتا ہے :۔

یا ایھا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علیٰ اھلھا ذلکم خیر لکم لعلکم تذکرون وان لم تجدوا فیھا احدا فلا تدخلوھا حتی یوذن لکم و اذا قیل لکم ارجعوا فارجعوا ھو ازکیٰ لکم واللہ بما تعملون علیم لیس علیکم جناح ان تدخلوا بیوتا غیر مسکونۃ فیھا متاع لکم واللہ یعلم ما تبدون وما تکتمون

یعنی اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوائے دوسرے گھروں میں اسوقت تک داخل نہ ہو جب تک اہل خانہ سے اجازت نہ لے لو اور سلام نہ کر لو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے شائد تم نصیحت پکڑو۔ اگر اس گھر میں کسی کو نہ پاؤ تو اس میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ دی جائے۔ اگر تم کو واپس ہو جانے کو کہا جائے تو واپس ہو جاؤ یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے۔ اس گھر میں بغیر اجازت کے جا سکتے ہو جس میں تمہارا اسباب ہو اور وہاں کوئی نہ رہتا ہو اور اللہ تمہاری پوشیدہ اور ظاہر چیزوں سے واقف ہے۔"

برادران! یہ کیسی بہترین تعلیم ہے۔ جس پر اسلام اس قدر زور دیتا ہے کہ آقا اپنے غلام کے گھر میں اور باپ اپنے بیٹے کے گھر میں اور بیٹا ماں کے گھر میں بغیر اجازت کے داخل نہیں ہو سکتا۔

حدیث میں آیا ہے :۔

لا یقیمن احدکم الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ

کسی کو اس کی جگہ سے ہرگز نہ ہٹاؤ کہ وہاں خود بیٹھو۔

انزلوا الناس منازلھم۔ لوگوں سے ان کی حیثیت کے موافق پیش آؤ۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنھما۔

یعنی آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان بغیر ان کی اجازت کے اپنے لئے جگہ کرے۔"

اذا حدث الرجل الحدیث ثم التفت فھی امانۃ

اگر کوئی شخص بات کر کے چلا جائے تو اسکی بات امانت ہے۔"

یستاذن الرجل علیٰ ابیہ واخیہ واختہ

یعنی آدمی کو باپ بھائی بہن سے اجازت لینی چاہئے۔"

اذا اتیٰ بابا یرید ان یستاذن لم یستقبلہ جاء یمینا وشمالا فان اذن لہ والا انصرف

یعنی جب آدمی کسی دروازہ پر اجازت لینا چاہے تو دروازہ کے سامنے کھڑا نہ ہو بلکہ دائیں بائیں کھڑا ہو۔ اگر اجازت ملے تو خیر ورنہ واپس ہو جائے۔

من ملاء عینہ من قاعۃ بیت قبل ان یوذن لہ فقد فسق۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس نے اجازت سے پہلے صحن مکان میں جھانکا اس نے فسق کیا۔

سبحان اللہ! اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے۔ اگر انسان پورے طور پر احکام اسلامیہ پر عامل ہو تو ہرگز کبھی غلطی کا مرتکب نہ ہو۔ لیکن افسوس کہ اصلی تعلیم کو چھوڑ کر آبائی طریقہ پر عامل ہو رہے ہیں جس سبب سے مسلمان ہر کام میں فیل ہو رہے ہیں کیا اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے ارشاد نہیں فرمایا کہ اے مسلمانو! میں نے تمہارے لئے تم میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اچھا نمونہ بنا کر بھیجا ہے۔ پھر نمونہ کو دیکھ کر انسان عامل نہ ہو تو کہاں کی دانائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان بھائی کو صراط مستقیم پر چلاوے۔ آمین! ثم آمین!!

حررہ نور محمد میانوی جہلمی خادم جماعت اہل حدیث

شمائل ترمذی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اور آپ کا مکمل حلیہ مبارک درج کیا ہے۔ قیمت عمر منگوانے کا پتہ :۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

ملکی مطلع

مسجد شہید گنج کا واقعہ پھر تازہ ہوا

گزشتہ پرچے میں ہم نے "اسلامی تثلیث" کے عنوان سے بتایا تھا کہ آج کل مسلم پنجاب میں تین گروہ پیدا ہوگئے ہیں اور یہ تینوں سیاسی اعتبار سے مختلف ہیں ان سے ہماری مراد مسلم لیگ، اتحاد ملت اور مجلس احرار ہے۔ ان تینوں گروہوں کی نیتوں اور انجام کا حال خدا کو معلوم ہے۔ ان ظاہری حالات کے پیش نظر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان میں ابھی خاصی رسہ کشی ہو رہی ہے۔

کچھ عرصہ ہوا مجلس احرار نے مسجد شہید گنج کے متعلق حکومت کی نافرمانی کرنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ اس طریق سے مسجد کا حصول ناممکن ہے بلکہ یہ بھی کہا تھا کہ ہمیں پھانسنے کے لئے یہ سارا جال بچھایا گیا ہے، حالانکہ اس وقت اسلامی پبلک نافرمانی کرنے پر آمادہ تھی۔ لیکن اب انہوں نے بغیر کسی خاص ضرورت کے حکومت کی نافرمانی شروع کر دی ہے۔ کیوں کی؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا تشفی بخش جواب ہمیں آج تک نہیں ملا۔ اس کے برخلاف مجلس اتحاد ملت یا نیلی پوشوں کے لیڈر یہ کہتے سنے جاتے ہیں کہ

ابھی نافرمانی کا موقع نہیں ہے کیونکہ مقدمے کی اپیل ہائیکورٹ میں دائر ہے۔ ممکن ہے فیصلہ مسلمانوں کے حق میں ہو جائے۔ اگر خلاف ہوا تو سرکردگان اسلام کو جمع کیا جائے، اور متفقہ رائے سے جو فیصلہ ہو اس پر عمل کیا جائے۔

اس رائے سے ہم بھی متفق ہیں کیونکہ نور نبوت سے ہمیں رہنمائی ملتی ہے کہ اختلاف کی صورت میں فیصلہ مشکل ہے۔ کیونکہ یہ چیز اتفاق سے وابستہ ہے۔ شیخ سعدی مرحوم اتفاق کی تعریف میں کیا خوب فرما گئے ہیں ؎

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد ٭ بے دولتی از نفاق خیزد

گزشتہ جمعہ کے روز بتاریخ ۱۷- دسمبر احراری لیڈر مولوی مظہر علی وکیل نو کس رضاکاروں کے ہمراہ بعد نماز جمعہ مسجد وزیر خان سے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ ہم مسجد شہید میں جا کر نماز ادا کریں گے۔ حالانکہ آپ کو علم تھا کہ وہاں داخلے پر گرفتاری کا انتظام ہو چکا ہے۔ چنانچہ جونہی آپ وہاں پہنچے فوراً گرفتار کر کے جیل میں بھیج دئیے گئے۔ دوسری قسط ان نوجوانوں کی ۲۴ دسمبر کو جمعہ کے دن اسی آن بان سے نکلیگی اس وقت کیا ہوگا؟ وہی جو مقتضائے قانون ہے یعنی گرفتار کرتے جائینگے اس کے بعد حسب اعلان روزانہ رضاکار بھیجے جائینگے جو گرفتار ہوتے رہینگے۔ گویا یہ اسیران فرنگ اپنی گرفتاری کا مقصد گورنمنٹ کے حق میں اس شعر میں بتائینگے ؎

خطا ثابت کرینگے ہم کسی کی اور چھیڑینگے
سنا ہے انکو غصے میں لپٹ جانے کی عادت ہے

ادھر اسکی طرف سے یہ بھی شائع ہوا ہے کہ چونکہ لکھنؤ کے جلسے میں مسلم لیگ نے مسجد شہید کی واگزاری کو اپنے مقاصد میں داخل کر لیا ہے، ادھر پنجاب کے وزیر اعظم سر سکندر حیات خاں مسلم لیگ میں شامل ہوگئے اسلئے ان کا فرض ہے کہ ہمیں مسجد مذکور دلائیں۔

مگر ہم جیسے سیاسیات میں غیر دقیق النظر اس بیان کو صحیح نہیں سمجھ سکتے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ سر سکندر حیات کی اس وقت دو حیثیتیں ہیں۔ ایک حیثیت اسلامی ہے دوسری حکومتی۔ مسلم لیگ میں ان کا داخلہ ذاتی حیثیت سے ہوا ہے، سرکاری منصب کی حیثیت سے نہیں۔ اگر سرکاری حیثیت سے ہوتا تو البتہ ان سے اس قسم کا مطالبہ صحیح ہوتا۔ مگر موجودہ حالت میں یہ مطالبہ ٹھیک نہیں۔ اگرچہ ہماری نظر میں شرعی اور اخلاقی نقطہ نگاہ سے اختلاف کی صورت میں کامیابی مشکل ہے۔ تاہم ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ مسلمانوں کا مطالبہ متعلقہ مسجد شہید پورا کر کے ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرے۔ چاہے اس کی کامیابی احرار کے ذریعے سے ہو چاہے نیلی پوشوں کی کوشش سے۔ اِجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيْرًا۔

روئی خطرہ میں

روئی پیدا کرنے والے ممالک میں ہندوستان کا دوسرا نمبر ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستان میں ۲۵ فیصدی کاشتکار روئی کی کاشت کرتے ہیں ان کاشتکاروں کے علاوہ اگر ان تاجروں اور مزدوروں کی تعداد بھی معلوم کی جائے جو روئی کے کاروبار میں شریک رہتے ہیں تو یقیناً ان کا شمار بھی لاکھوں تک ہوگا بہرحال روئی ایسی چیز ہے جو ہندوستان کے ایک بڑے طبقہ کی روزی کا ذریعہ ہے۔ ہر شخص کو معلوم ہے کہ روئی کے نرخ بڑھنے اور گھٹنے پر روئی کے سلسلہ میں منسلک افراد کی آسانیاں اور دشواریاں موقوف ہیں۔ اس لئے ٹائمز آف انڈیا کا یہ بیان کہ "بہت جلد بمبئی کی خوشحالی تباہ ہونے والی ہے، اس شہر نے زمانہ جنگ میں بیشمار روپیہ پیدا کیا تھا۔ لیکن اب حالات ایسے پیدا ہوگئے ہیں کہ بمبئی کا مفلس ہو جانا یقینی ہے کیونکہ روئی کے نرخ بہت گر گئے ہیں" بمبئی ہی کے لئے تشویشناک صورت حال پیدا نہیں کرتا بلکہ اس کا تعلق ہندوستان کی ایک بہت بڑی آبادی سے ہے۔

یہ حالات کیوں پیدا ہوئے؟ اس سوال پر غور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان حالات اور اسباب کو سامنے رکھا جائے جو اس خطرہ کے ضامن ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گزشتہ سال دنیا میں اتنی روئی پیدا ہوئی کہ گزشتہ دس سال میں مثال نہیں ملتی مگر دنیا کے سیاسی حالات اتنے پیچیدہ نہ تھے اس لئے

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث اس کی توسیع اشاعت کا خاص خیال رکھا کریں۔ کیونکہ آج کل جگڑا لویوں اور بریلویوں تک توحید و سنت کی آواز پہنچانے کی ضرورت جس شدت سے محسوس ہو رہی ہے وہ ناظرین اہلحدیث سے مخفی نہیں۔ جن حضرات نے جدید خریدار مہیا کئے ہیں ان کی سعی و کوشش کے ہم شکر گزار ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دے۔

حضرت مولانا کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور احباب کی دعا سے ترقی پذیر ہے۔ حملہ آور کی گرفتاری آج ۲۰ دسمبر تک عمل میں نہیں آئی۔ کوشش ہو رہی ہے خدا کرے ظالم اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔

روئداد جلسہ سمرہن ضلع گونڈہ علاقہ تلشی پور کے موضع سمرہن میں بتاریخ ۶-۷-۸ شوال کو ایک شاندار اسلامی جلسہ منعقد ہوا۔ جناب مولوی شکر اللہ صاحب اور عبد المجید صاحب ٹھیکہ دار نے خاص طور پر اس میں عالی جدوجہد کی تھی اور عام سامعین کے طعام و قیام کا بھی انتظام کیا۔ آخری تاریخ تک مولانا شمس فیض آبادی بھی تشریف لائے جس میں آپ نے حسب ذیل تجویز پیش کی :-

(۱) ۲۹ شعبان کو مولانا ثناء اللہ صاحب پر حملہ ہوا ہے اُس دن کو یوم التبلیغ بنایا جاوے۔

(۲) قومی اور باہمی ذاتی مخالفت اور کد و کاش کو چھوڑ کر توحید کے مسئلے سے اپنی ہی اقوام کو روشناس کیا جاوے۔

(۳) جہاں جہاں اہل حدیث ہوں وہاں انکی ایک انجمن ضرور ہو جو اپنا تعلق براہ راست مولانا شیر پنجاب کے ہدایت کے ماتحت رکھے۔

توحید۔ نظام۔ اتفاق۔ تعلیم۔ اسلام۔ فضائل صحابہ کرام۔ قرآن کریم۔ موت۔ علامات مسلم وغیرہ عنوانوں پر بصیرت افزا تقریریں ہوئیں۔ سامعین بہت محظوظ و متاثر ہوئے اسی جلسہ میں یہ بھی مولانا شمس فیض آبادی نے پیش کی کہ سمرہن میں آج جس مکتب کا افتتاح ہوا ہے وہ خود اور اُسکے علاقہ کو منڈیپور ڈھا۔ یوسف پور۔ نرتی کے مدرسوں کا ایک مرکزی مدرسہ میں جھنڈے نگر واقع ریاست نیپال کو قرار دیتا ہوں کیونکہ وہ ضلع بستی اور گونڈہ کے وسط میں اور سرحد نیپال میں ہے اور بہر اسٹیشن سے قریب ترین ہے۔

چنانچہ مولانا کی تجاویز کو بلا رد و کد اہالیان قوم نے منظور کیا۔ دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ ہم کو عملی توفیق بخشے۔

(عبد الرؤف خان مدرس مدرسہ جھنڈے نگر۔ شریک جلسہ) (عہ داخل اشاعت فنڈ)

رحیم آبادی آواز

مولانا عبد النور رحیم آبادی اور حافظ عبد اللہ رحیم آبادی، ہماری جماعت کے اہل درد بزرگ اور مولانا عبد العزیز رحیم آبادی مرحوم کی یاد دلانے والے ہیں۔ آپ نے ایک مضمون متعلقہ حملہ قاتلانہ بھیجکر حلف دی ہے کہ اسے ضرور شائع کریں۔ اس لئے وہ درج ذیل ہے :-

مولانا ابو الوفاء پر قاتلانہ حملہ ساری جماعت پر حملے کے برابر ہے۔ حملے سے زیادہ ہمیں اس بات سے مزید رنج ہے کہ ملزم مفرور آج تک گرفتار نہیں ہوا اس لئے جماعت اہل حدیث کو اس کی گرفتاری کے لئے پانسو روپیہ کا اعلان کرنا چاہئے۔

المرسل :- عبد النور۔ حافظ عبد اللہ۔ محمد عثمان۔ عبد المجید مدرس۔ مجیب اللہ خان

اہلحدیث جو صاحب اس تجویز سے متفق ہوں وہ اپنی اپنی قسط بھیج کر شریک ہوں۔

سابقہ پچاس کے بعد اس مد میں از مولانا حاجی یونس خان صاحب آف دتاؤلی پچیس ۲۵ کل ۷۵ - از مجیب اللہ خان عہ (وعدہ)

شمع توحید

یہ رسالہ حملہ کی یادگار میں شائع ہوگا۔ بعض احباب نے اس تحریک کو پسند کرتے ہوئے رائے دی ہے کہ تقویۃ الایمان کو بکثرت شائع کیا جائے؛ میں تقویۃ الایمان کو فدا یمان جانتا ہوں۔ مگر اس کے مصنف کے بعد جو خیالات اور استدلالات اہل بدعت نے ایجاد کئے ہیں ان کا جواب دینا بھی ضروری ہے جن کا ثبوت بریلوی اخبار "الفقیہ" ۱۴ دسمبر میں ملتا ہے اس لئے "شمع توحید" کی ضرورت ہے۔

چندہ مندرجہ "اہلحدیث" ۱۷ دسمبر ۲۹ ہے۔ اسکے بعد تا ۲۰ دسمبر فہرست حسب ذیل ہے :-

جناب محمد صاحب تھرپارکر سندھ	۵
جناب عبد الکریم عبد الحلیم صاحب از بریلی	۵
جناب محمد بخش صاحب ضلع لائلپور	۵
جناب شیخ عبد الرحمن صاحب صدر بازار	۲
جناب محمد عالم صاحب از کوٹلی لوہاراں	۸
ناظم صاحب انجمن اہل حدیث پٹیالہ	۱
مولوی عبد الرؤف صاحب از جھنڈے نگر	۶
کل میزان	۱۴۵

احباب کرام جلدی توجہ فرمائیں۔

اشتیاق حج میں ایک نوجوان صاحب طاقت ہوں۔ مجھے زیارت خانہ کعبہ کا شوق ناقابل بیان ہے۔ مجھے کوئی صاحب ثروت جو حج کو جانے والے ہوں۔ بطور خادم کے ساتھ لے جائیں یا حج بدل کرا دیں۔ عند اللہ مشکور ہونگے اور حج کرانے والے بھی ثواب عظیم کے مستحق ہونگے۔ خصوصاً حضرت مولانا محمد یونس رئیس دیوتاولی سے اس خاکسار کو زیادہ امید ہے۔ (عاجز مولوی گلزار احمد مدرس مدرسہ شاہزادپور پوسٹ کابل مالدہ)

مدرسہ مکہ شریف کے لئے پہلے ۵ اور اس ہفتے ۱۰ بدست حاجی عبد الرحمن صاحب آف حاجی علی جان دہلوی بھیجے گئے۔

(باقی متفرقات ص ۱۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

نوٹ} باقی متفرقات صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ ہوں۔

مومیائی ۱۰ؒ

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے.... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۵/۔ آدھ پاؤ ۸/۔ پاؤ بھر ۱۶/ مع محصولڈاک ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب پیر سید محمود شاہ صاحب راشدی ماتلی "بندہ نے اس سے پیشتر آپ کی مومیائی منگا کر استعمال کی بہت مفید ثابت ہوئی۔ جزاک اللہ۔ چھ چھٹانک اور بھیج دیجئے" (۸۔ اکتوبر ۳۷ء)

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سندر پور (رنگان) "کئی ایک آدمیوں کو مومیائی منگوا کر دے چکا ہوں۔ تمام اقسام کی بیماری کو فائدہ ہو رہا ہے۔ اب ثناء اللہ صاحب انتول کے نام ڈھائی چھٹانک اور حاجی قدرت اللہ صاحب کے نام ایک پاؤ مومیائی کے علاوہ اور مندرجہ خط دوائیں بھی بھیج دیں" (۲۱ و ۲۴ اکتوبر ۳۷ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔

حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی امرتسر

مہینہ بھر استعمال کر کے نمونہ منگا کر پہلے تجربہ کر لیجئے آزمائش شرط ہے

قوت مردمی کا شرطیہ علاج

اگرچہ اشتہاری دواؤں نے آپ کو بالکل بدظن کر دیا ہے۔ لیکن ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلا مقوی نمبر ۱ ودوا مروارید ی نمبر ۳ صرف دس روز کے لئے بطور نمونہ طلب کیجئے۔ انشاء اللہ اس قلیل مدت میں آپ کو کافی طور پر فائدہ محسوس ہوگا۔ اور اسکے حیرت انگیز اثر کے آپ خود قائل ہو جائینگے۔ پھر اس وقت آپ پورا بکس یا نصف بکس منگا کر استعمال کریں۔ مگر فرمائش کے ساتھ یہ شرائط آنا ضروری ہے:۔

شرط اول:۔ دوا کو ناجائز کام کے لئے استعمال نہیں کرونگا۔ شرط دوم۔ حسب تحریر دوا باقاعدہ استعمال کروں گا۔ شرط سوم۔ تا اختتام دوا پرہیز قائم رکھونگا۔ قیمت نمونہ ایک روپیہ چودہ آنہ (عہ۱۴) نصف بکس تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ۸) پورا بکس سات روپیہ مع محصول ڈاک۔ غیر ملکی احباب کل قیمت مع محصول ڈاک پیشگی روانہ کریں۔ حوالہ اخبار کا ضرور دیجئے فہرست دوا خانہ مفت طلب کیجئے۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ارسال فرمائیے۔

طلا مقوی نمبر ۱

مجلوقوں اور کمزوروں کے لئے ایک بہترین چیز ہے۔ عضو مخصوص کی جملہ خرابیاں۔ کجی۔ لاغری۔ سستی وغیرہ سب اس سے دور ہو جاتی ہیں۔ اسکے چند روزہ استعمال سے بالکل ناکارہ اور مایوس مریض شاد اور بامراد ہو جاتا ہے ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

قیمت فی شیشی تین روپے (سے)

دوا مروارید ی نمبر ۳

قوت باہ کے مریضوں کیلئے آب حیات کا کام دینے والی ایک بے نظیر دوا ہے۔ بے حد مقوی باہ اور دافع سرعت انزال ہے۔ پوری خوراک ایک مرتبہ مستقل پرہیز کے ساتھ استعمال کر کے قدرت خداوندی کا کرشمہ دیکھئے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ کشتہ جات اور مضر اشیاء سے مبرا ہے۔

قیمت چالیس خوراک چار روپیہ (للعہ)

ملنے کا پتہ:۔ منیجر انصاری دوا خانہ رجسٹرڈ مقام مئو ائمہ ضلع الہ آباد یو۔پی

(۱۴۵)

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

صحت وتندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ عہ۔ محصول ڈاک ۳/۔ نمونہ ۳/۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

مفت۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی "فہرست کتب" ہر شخص مفت منگوا سکتا ہے۔ جلد منگوالیں۔ (منیجر اہلحدیث)

روئی کا صرف بھی اسی شرح کے ساتھ ہوا۔ اثر اگر ہوا بھی تو بہت کم اور غیر محسوس۔ لیکن نئی فصل کی قربت کے ساتھ ساتھ جب یہ معلوم ہوا کہ امسال روئی کی پیداوار دنیا کی ضرورت سے بہت زیادہ ہوگی تو نرخ کا گرنا لازمی تھا۔ چنانچہ یہ خطرہ ہمارے سامنے ہے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ امسال روئی کی پیداوار اتنی زیادہ ہوگی کہ دنیا کی مانگ پوری کرنے کے بعد بھی ڈیڑھ دو کروڑ گانٹھیں بچ رہیں گی۔ گویا کہ بارہ کروڑ من روئی کے لئے کوئی خریدار ہی نہ مل سکیگا۔ ان حالات کے پیش نظر روئی کے نرخوں کا گر جانا تعجب خیز نہیں ہو سکتا۔

دنیا کے دیگر ممالک کے مقابلہ میں یہ خطرہ ہندوستان کے سامنے برآمد کے لئے کوئی میدان نہیں ہے۔ یورپین ممالک اپنے آپ کو اپنی ضروریات پورا کرنے کے قابل بنا رہے ہیں۔ اس لئے وہ خام پیداوار کی خریداری میں کمی کرتے جارہے ہیں۔ جاپانی کارخانے پارچہ بافی کے بجائے اسلحہ سازی میں مصروف ہیں۔ غرضکہ جاپان، جرمنی، اطالیہ وغیرہ جو ہندوستان سے روئی خریدتے تھے امسال بہت کم روئی خریدینگے۔ ان کے علاوہ ایک کم نفع بخش خریدار برطانیہ ہے۔ لیکن امریکہ اور برطانیہ کے مابین ایک معاہدہ کی گفت وشنید جاری ہے۔ اگر یہ معاہدہ مکمل ہوگیا جس کی راہ میں کوئی اہم رکاوٹ نظر نہیں آتی تو برطانیہ امریکن روئی خریدیگا۔ علاوہ ازیں امریکن روئی سستی بھی ملے گی۔ کیونکہ امسال امریکہ میں روئی کی پیداوار بہ افراط ہوئی ہے۔ اگر امریکن روئی نے ہندوستانی بازاروں کا بھی رُخ کر لیا تو ہندوستان میں اور مشکل پیدا ہوجائے گی۔ اور ہندوستان کو اپنی روئی کا نرخ جو بہت حد تک کم ہو چکا ہے اور کم کرنا پڑیگا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان کے کاشتکار تاجر اور مزدور جن کی گذر اوقات روئی پر ہے تقریباً تباہ ہوجائینگے۔

ان تمام حالات کو سامنے رکھنے کے بعد اگر کوئی صورت تحفظ کی ہو سکتی ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ ہندوستان کی ریلیں محصول کم کر دیں (قارئین کو معلوم ہوگا کہ ریلوے محصول اتنا زیادہ ہے کہ روئی کو ریل کے ذریعہ کارخانوں تک بھیجنے کے بعد غیر ملکی روئی کا مقابلہ ناممکن ہوجاتا ہے) اور غیر ملکی روئی کی درآمد کا محصول اتنا بڑھا دیا جائے کہ ہندوستان کی روئی کو نقصان نہ پہنچے۔ لیکن یہ دونوں صورتیں نہ تو عوام کے ہاتھ میں ہیں اور نہ صوبائی حکومتیں اس سلسلہ میں کوئی کاروائی کر سکتی ہیں۔ ریلوں کے محصول میں کمی اور ٹیرف میں اضافہ یہ دونوں صورتیں حکومت ہند اختیار کر سکتی ہے۔ اور یہ چیزیں اسی کے حیطۂ اختیار میں ہیں۔ حکومت ہند اگر چاہے تو بڑی آسانی کے ساتھ ہندوستان کی روئی اور اسکے متعلق کروڑوں انسانوں کو تباہی سے بچا سکتی ہے۔"

(مدینہ بجنور مورخہ ۱۷۔ دسمبر [illegible])

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ماہ نومبر [illegible] میں قیمتوں کی کمی بیشی کے متعلق مندرجہ ذیل تفاصیل اطلاع عامہ کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔

چوبیس مقامات یعنی پلول (ضلع گوڑگانواں) انبالہ جگادھری (ضلع انبالہ) جالندھر۔ لدھیانہ۔ فیروزپور۔ ابوہر (ضلع فیروزپور) لاہور۔ چونیاں (ضلع لاہور) امرتسر گورداسپور۔ پٹھانکوٹ (ضلع گورداسپور) سیالکوٹ سرگودھا (ضلع شاہپور) جہلم۔ راولپنڈی۔ کیمبل پور (ضلع اٹک) منٹگمری۔ اوکاڑہ (ضلع منٹگمری) لائلپور۔ گوجرہ۔ ٹاندلیانوالہ۔ جڑانوالہ (ضلع لائلپور) اور ملتان میں گندم کی اوسط قیمت (تھوک) جو اکتوبر [illegible] کے اخیر میں ۳ روپے ۴ آنے ۱۰ پائی فی من تھا وہ نومبر [illegible] کے پہلے دو ہفتوں میں ۳ روپے ۵ آنے ۲ پائی تک چڑھ گئی۔ لیکن دوسرے دو ہفتوں میں ۳ روپے ۳ آنے ۴ پائی تک گر گئی۔ گذشتہ سال ماہ مذکور میں اس کی قیمت ۳ روپے ۱۰ پائی فی من تھی۔

آٹھ بڑی بڑی برآمد کرنے والی منڈیوں (یعنی لائلپور، منٹگمری۔ اوکاڑہ۔ گوجرہ۔ ٹاندلیانوالہ۔ جڑانوالہ سرگودھا اور چونیاں) میں گندم کی اوسط قیمت تھوک اکتوبر [illegible] کے اخیر میں ۳ روپے ۱ آنے ۶ پائی فی من تھی وہ نومبر [illegible] کے پہلے دو ہفتوں میں ۳ روپے ۱ آنہ ۳ پائی اور دوسرے دو ہفتوں میں ۳ روپے ۱ پائی فی من تک گر گئی۔ گذشتہ سال ماہ مذکور میں اس کی قیمت ۳ روپے ۱ پائی فی من تھی۔

اکتوبر [illegible] کے اخیر میں متذکرہ بالا چوبیس مقامات پر نخود کی اوسط قیمت تھوک ۲ روپے ۹ آنہ ۶ پائی فی من تھی جو نومبر [illegible] کے پہلے دو ہفتوں میں ۲ روپے ۹ آنہ اور دوسرے دو ہفتوں میں ۲ روپے ۸ آنہ ۵ پائی تک گر گئی۔ گذشتہ سال ماہ مذکور میں اس کی قیمت ۲ روپے ۴ آنہ ۲ پائی فی من تھی۔ نومبر [illegible] کے اختتام پر گندم نخود کی قیمت (پرچون) مختلف مقامات پر حسب ذیل تھی:۔

	گندم (پائی۔ آنہ۔ روپیہ)	نخود (پائی۔ آنہ۔ روپیہ)
انبالہ	۳ - ۳ - ۲	۲ - ۳ - ۷
فیروزپور	۳ - ۱۱ - ۶	۲ - ۸ - ۸
لاہور	۳ - ۱۲ - ۱۱	۲ - ۱۲ - ۲
سرگودھا	۳ - ۱ - ۳	۲ - ۸ - ۰
لائلپور	۳ - ۴ - ۳	۲ - ۹ - ۳
ملتان	۳ - ۷ - ۸	۲ - ۱۰ - ۸

۵۔ نومبر [illegible] کو انگلستان میں درآمدہ گندم کا نرخ اوسطاً ۹ شلنگ ۲ پنس فی ۱۱۲ پونڈ (وزنی) تھا۔ جو ۴ روپے ۷ آنے ۹ پائی فی من کے مساوی ہے۔

(لاہور ۱۳۔ دسمبر ۱۹۳۷ء)

دعا کی ضرورت

امسال پنجاب میں بارش کی حد سے زیادہ کمی رہی ہے۔ اور تاحال بارش نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ سے فصل بہت کم ہونے کے آثار نظر آرہے ہیں۔ بدرگاہ رب غفور بارش کے لئے سب حضرات دعا کرتے رہیں۔ (ایک کاشتکار)

بقیہ متفرقات

جمعیۃ العلماء دہلی | اس جمعیۃ کی وقعت اور کارگذاری اہل ہند سے مخفی نہیں۔ ہر مشکل موقع پر اس نے مسلمانوں کی راہنمائی کی ہے۔ اسکے ارکان اور احسان خدمتیں سینہ سپر ہوئے۔ مگر یہ جمعیۃ مالی حیثیت میں ایسی کمزور ہوگئی ہے کہ اس کی زندگی کو خطرہ ہے۔ اس لئے اسکے محترم ناظم صاحب اس کے قدر دانوں کو اس کی امداد پر توجہ دلاتے ہیں امید ہے بزودی اثر ہوگا۔

درخواست دعاء | ایک صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ میرے کچھ کام ایسے ہیں جن کی تکمیل میرا دلی منشا ہے۔ ناظرین اہلحدیث میرے حق میں دعا کریں۔ حصول مقصد کے بعد میرا ارادہ ہے کہ اہلحدیث کے کچھ پرچے طلب کرکے بغرض تبلیغ مفت تقسیم کروں۔

درخواست اخبار | میں ایک غریب آدمی ہوں۔ کوئی صاحب خیر میرے نام ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث جاری کرادیں تو اللہ تعالےٰ سے اس کا اجر پائیں۔ نیز کوئی صاحب اطلاع دیں کہ تفسیر کبیر کہاں سے مل سکتی ہے۔ اور اس کی قیمت کتنی ہے؟

(مولوی) ولی محمد امام مسجد اہلحدیث مقام فیض پور چک نمبر ۲۲۲ ڈاکخانہ سمندری ضلع لائلپور)

تبلیغی انجمنیں | توجہ کریں کہ میرے نواحی علاقہ میں کسی زمانے میں علمائے اہلحدیث کی کوششوں سے کچھ افراد اہلحدیث ہوگئے تھے مگر بوجہ افلاس کے کم علم ہیں۔ توحید و سنت سے پوری واقفیت نہیں رکھتے اہلحدیث کی تبلیغی انجمنیں مہربانی کرکے میرے نام پر تبلیغی اشتہارات و رسائل ارسال کردیا کریں تاکہ میں ان لوگوں میں مفت تقسیم کردیا کروں۔ میرا پتہ حسب ذیل ہے۔ نوٹ کرلیں:- (مولوی) سید محمد عبید اللہ کانپوری مقام پوسلہ ضلع امراؤتی برار۔

درخواست ملازمت | میری عمر کا بیشتر حصہ مدارس عربیہ اور اسلامی اداروں کے نظم و اہتمام اور ان کی دفتری خدمات میں گزرا ہے۔ بعض جگہ اجارات اور کتابوں کا پنجر بھی رہا ہوں۔ اب بھی کسی اسلامی ادارے کو میری خدمات کی ضرورت ہو تو بندہ حاضر ہے۔

نیاز کیش:- فاروقی معرفت حکیم نثار احمد صاحب انصاری نارروانہ پٹیالہ اسٹیٹ۔

یاد رفتگاں | میرے والد محترم عبدالصمد صاحب جو ایک عرصہ سے اخبار اہلحدیث کے خریدار تھے تین سال کی طویل علالت کے بعد ۱۲ رمضان کو انتقال کرگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (عبدالوہاب از آگرہ)

(۲) میرے والد صاحب (محمد امام الدین) مرحوم سکنہ بھیمڑی علاقہ تھانہ اتوار کے روز ۲۵ شعبان ۱۳۵۵ کو بعد عصر فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (محمد اکبر مرحوم بن محمد امام الدین مرحوم از بھیمڑی بمبئی)

(۳) محترم جناب سوداگر عبدالغفار صاحب کی آٹھ سالہ بیٹی طاہرہ انتقال کرگئی۔ مرحومہ قرآن شریف بڑی محنت اور شوق سے پڑھتی تھی۔ (حکیم عبدالحق خان گارڈن ایچ مری روڈ کلکتہ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

قاتلانہ حملہ | مولانا ثناء اللہ صاحب کے قاتلانہ حملے سے تمام ہندوستان کی جماعت اہلحدیث جس قدر متاثر ہوئی ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ ابھی تک ہمدردی کی تجاویز اور خطوط دفتر میں موصول ہورہے ہیں۔ چنانچہ آج ۲۰ دسمبر تک کی ڈاک درج ذیل کی جاتی ہے:-

مزید تجاویز | مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے مزید تجاویز موصول ہوئی ہیں:-

(۷۳) انجمن خدام الاسلام ویرووال افغاناں ضلع امرتسر۔

(۷۴) انجمن اہلحدیث منڈی بہاؤالدین۔

(۷۵) انجمن خادمان قوم محلہ میرتی سلاوٹاں۔ (چودھ پور)

(۷۶) انجمن خدام الاسلام ندوۃ الطلباء ویرووال افغاناں ضلع امرتسر۔

مزید خطوط | جو آج ۲۰ دسمبر تک موصول ہوئے۔ درج ذیل ہیں:-

(۲۶۳) مولوی گلزار احمد صاحب مدرس مدرسہ شاہزادپور
(۲۶۴) جناب علی حسن خان صاحب قصبہ برہنڈہ۔ مظفرپور
(۲۶۵) مولوی محمود صاحب ساکن اکربیہ۔ ضلع ڈھاکہ
(۲۶۶) جناب ایس محمد صالح صاحب خریدار اہلحدیث ۱۹۵
(۲۶۷) جناب احمد حسین خان صاحب جہان خیلاں۔ ہوشیارپور۔
(۲۶۸) جناب اسحاق حسین صاحب و فضیلتی رہبری از میرٹھ۔
(۲۶۹) جناب محمود صاحب۔ امواء ضلع مظفرپور
(۲۷۰) عبدالوحید۔ محمد عبداللہ صاحبان۔ ایکل۔ مادی۔
(۲۷۱) از جماعت اہلحدیث جھوپرہ۔
(۲۷۲) جناب ولی محمد صاحب اراٹیانوالہ فیروزپور۔
(۲۷۳) مولوی جان محمد صاحب از لوپوں۔
(۲۷۴) جناب عبدالحمید صاحب از دعانانوالی۔
(۲۷۵) جناب محمد عبداللہ شریف و محمد غوث خان صاحب محلہ بارہ۔ مدراس۔
(۲۷۶) جناب حبیب اللہ صاحب۔ کرہیا۔ ضلع بستی
(۲۷۷) جناب محمد عبدالتواب صاحب از ملتان۔
(۲۷۸) مستری محمد سعید صاحب از اباداں۔ ایران
(۲۷۹) جماعت اہلحدیث از کاسگنج
(۲۸۰) جماعت اہلحدیث اجمیر۔ راجپوتانہ
(۲۸۱) مولوی ابوالبیان محمد عبداللہ صاحب۔ حافظ آباد
(۲۸۲) جناب محمد اسماعیل صاحب۔ بہوتہ۔ جالندھر
(۲۸۳) مولوی حافظ سید عبدالرؤف صاحب۔ ایلور
(۲۸۴) جناب محمد خداداد صاحب از بیال
(۲۸۵) مولوی محمد عمر صاحب مدرسہ محمدیہ۔ ضلع بلہاری
(۲۸۶) مولوی ابو محمد خیرالدین احمد صاحب جہانگنج۔ رنگپور
(۲۸۷) مولوی ابوالبشر گل خداد احمد خان صاحب موضع رسول نگر۔
(۲۸۸) جناب فیض محمد صاحب چپڑاسی۔ خریدار ۱۹۴۳۶
(۲۸۹) حکیم عبدالرحیم صاحب نظام آباد۔
(۲۹۰) حاجی نظام الدین کنری سندھ ۴۴۴

۴۴۴ (۲۹۱) حاجی محمد زمیندار دیہہ کھامون ضلع تھرپارکر۔ (۲۹۲) حافظ گوہر دین صاحب ورک گورداسپور۔ (۲۹۳) محمد علی صاحب کانفرانس بیرچھ (۲۹۴)

حیرت انگیز ایجاد ۲/-

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے
سہ سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائیں گے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائداز پچیس سال سے قدر دانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے۔

نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ روہے (گرنولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اسکے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ علاوہ محصول ڈاک۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

(۱۹۴۹)

عرب کا چاند

سید الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک غیر مسلم کے قلم سے۔ یوں تو آپ نے اکثر غیر مسلموں کے خیالات ذات رسالت کے متعلق سُنے اور پڑھے ہونگے۔ مگر سوامی لکشمن جی نے تو پورا پورا حق انصاف ادا کر دیا ہے۔ پڑھئے اور ضرور پڑھئے ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۲/۶ محصول علیحدہ۔ پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر۔

تمام دنیا میں بے مثل ۳/-

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ :۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

(مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بٹالوی)

اس کتاب میں آپ نے ویدوں کے اندرونی رازوں کو طشت از بام کر دیا ہے۔ ان کی تعلیم اخلاق پر معقول بحث کر کے بدلائل ثابت کیا ہے کہ وید انسانوں۔ مچھلیوں اور درندوں کے کلام ہیں۔ الہامی ہرگز نہیں۔ آریہ سماج آج تک اسکی تردید نہیں کر سکی۔ قابل دید ہے۔ کاغذ۔ کتابت اور طباعت اعلےٰ۔ قیمت بجائے عہ کے دس آنے (۱۰/)

بلوغ المرام

مع شرح مولانا احمد حسن دہلوی حدیث کی مشہور کتاب ہے تمام مدارس کے ابتدائی نصابوں میں داخل ہے۔ اسکے دو جزو ہیں۔ قیمت فی جزو ۱۲/ مکمل عہ

پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب میاں محمد اسلم صاحب

پی۔ سی۔ ایس۔ سینیئر سب جج بہادر گورداسپور

نمبر مقدمہ ۲۷۰ ۱۹۳۷ء

شیخ غلام نقش بند ولد شیخ نبی بخش وکیل سکنہ گورداسپور

بنام دسرت رام وغیرہ

اپیل بنارا ضی حکم سردار رہتندر سنگھ صاحب بہادر سب جج درجہ اول پٹھانکوٹ مورخہ ۱۶ جس کی رو سے دعویٰ مدعی خارج کیا گیا۔

بنام مساۃ پرمیشر کور بیوہ ہیرا لعل قوم کھتری سکنہ کوٹلی مغلاں تحصیل پٹھانکوٹ۔ معراج خان قوم ملک ساکن لاہور حال کوٹلی مغلاں تحصیل پٹھانکوٹ۔

رسپانڈنٹاں۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی مساۃ پرمیشر کور و معراج خان مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام پرمیشر کور معراج خان مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر رسپانڈنٹاں مذکور تاریخ ۶۔ جنوری ۱۹۳۸ء کو مقام گورداسپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۳۔ دسمبر ۱۹۳۷ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم :مہر عدالت:

(ترجمہ کیمیائے سعادت)

اکسیر ہدایت

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف تصنیف ہے۔ جس میں حضرت ممدوح نے فلسفہ اسلامی کو اپنے عقلی و نقلی دلائل اور موجودہ سائنس کے مطابق ثابت کیا ہے۔ ایک عمدہ اور بے بہا تالیف ہے۔ قابل دید ہے۔ کاغذ۔ کتابت اور طباعت عمدہ قیمت صرف ۱۲/

پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۹

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ

رؤسا و جاگیرداران سے ، ـــلے

عام خریداران سے ، ـــہ

، ، ششماہی ـــ۲ ؍

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۷۔ شوال المکرم ۱۳۵۶ھ مطابق ۳۱۔ دسمبر ۱۹۳۷ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نذر عقیدت - - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
مسیحیت دین فطرت ہے؟ - - - - ص۳
مرزا صاحب قادیانی کا امتحان بیٹے سے ہوا ص۴
مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ اور جماعت اہلحدیث ص۵
اسلام اور علم حدیث - - - - ص۶
"الفقیہ" کی فقاہت ص۸ ہندو رسوم اور اسلام ص۹
سُود بنک ص۹۔ مسئلہ سود بنک اور تصویر پر ایک نظر ص۱۱
عدم جواز اخصاء بہائم - - - - ص۱۲
فتاوے - - - - - ص۱۳
متفرقات - - - - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵۔ اشتہارات - - - ص۱۶ تا ۲۰

نذرِ عقیدت

(از مولوی غلام نبی صاحب مبارکی۔ مبارک۔ ازسری نگر)

اے ثناء ظلِ ہما تیرا ہو کاخِ دین پر
دینِ حق پھیلا دیا ہے تو نے ہند و سندھ میں
حُسنِ قال و قیل کا دشمن بھی تیرے معترف
تیرا حرز جان ہے بس حسبنا اللہ الوکیل
مظہرِ اذا رؤا ذکر اللہ تیرا جبین
حملہ آور جو ہوا۔ دورِ جہاں سے مٹ گیا
چھٹ گئے تیرے بدن خوں کے فوارے تو کیا
وقتِ حملہ روشنی ڈالی تھی تیرے عزم نے
جذبۂ سنت پرستی جلوہ گر ہو کر رہا
سایہ تیرا ہو مبارک بر سرِ اہلحدیث

شیوۂ تعلیم تیرا شرع کے آئین پر
سکۂ تبلیغ اپنا اب جمالے چین پر
مُطلع جو بھی ہو تیری گفتگو کی سین پر
خود مٹا۔ مٹتا رہیگا ہو جو بغض و کین پر
ذات تیری حجت حق دشمنِ بدبین پر
اسمِ اعظم جب پڑھا تھا تو نے اس بیدین پر
مصطفیٰؐ خونیں ہوا توحید کی تلقین پر
محوئے والکاظمین پر معنئے عافین پر
راہِ قومی کا تکلم تھا لبِ رنگین پر
حملہ آور کیفر کردار تک پہنچے خبیث

بلوغ المرام۔ مع شرح مولانا احمد حسن دہلوی۔ حدیث کی مشہور کتاب ہے۔ تمام مدارس عربیہ کے ابتدائی نصابوں میں داخل ہے۔ نیا اڈیشن ہے۔ اسکے دو حصے

کتب خانہ جامعہ سلفیہ

شفاء العلیل

اردو ترجمہ ... معنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ۔ کتاب ہذا میں اقسام و شرائط بیعت اور اس کے جواز و عدم جواز پر بحث ہے۔ ساتھ ہی بعض اعمال اور وظائف برائے حل مشکلات و قضا حاجات مندرج ہیں۔ بہت سے مسائل تصوف بھی زیر بحث آگئے ہیں۔ قیمت ۸/

کتاب التعویذات

یعنی الدعا والدوا۔ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالیؒ۔ جس میں اعمال قرآنی و حدیثی جمع کئے گئے ہیں۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۲/

حکمت افلاطون

اس کتاب میں جمیع اقسام کی ترکیب ادویہ اور تعویذات درج ہیں۔ ساتھ ہی انسانی امراض کے مجرب نسخہ جات درج کئے ہیں۔ قیمت ۱/

شرح اسمائے حسنیٰ

اسمائے الٰہی کی تشریح و تفصیل عام فہم انداز بیان۔ یہ کتاب بھی قاضی محمد سلیمان پٹیالوی مرحوم کی یادگار ہے۔ پڑھنے سے ایک عجیب کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ قیمت ۶/

قرآن کے عملیات

رفع حاجات اور مصائب کے متعلق قرآن کی بعض آیات کے وظائف۔ خوش حالی، فارغ البالی کے لئے قرآن سے دعائیں جمع کی گئی ہیں۔ قابل قدر چیز ہے۔ ۸/

رسول اللہ کے عملیات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عملیات مستند احادیث سے جمع کئے ہیں۔ قیمت ۵/

عملیات مشائخ

مشہور صوفیاء اور مشائخ عظام کے عملیات۔ قیمت ۸/

اعمال قرآنی

از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ قرآن شریف سے اکثر اعداد اور وظائف مختلف حاجات کے لئے درج کئے ہیں۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت ۸/

حزب البحر۔ حزب الاعظم۔ حزب المقبول

۲/ ۱/ ۱۲/

ہر سہ مندرجہ بالا کتب مشہور و معروف ہیں۔ ان میں ہر قسم کے وظائف، اوراد، عملیات اور دعائیں وغیرہ درج ہیں۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ ہے۔

تفسیر واضح البیان

(اردو) مصنفہ جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت نہایت عمدہ سائز ۲۰×۳۰ ضخامت ۴۰۸ صفحات۔ قیمت بے جلد ۲/ مجلد ۲/۸۔ علاوہ محصولڈاک۔

تبویب القرآن

مصنفہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی۔ ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں [illegible] کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج [illegible] اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج [illegible] کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) اعتقادیات (۲) فقہ القرآن (۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات۔ ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے۔ ضخامت ۷۰۰ صفحات۔ قیمت للعہ روپے۔

سید البشر

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق تورات، انجیل سے [illegible] پیشگوئیاں درج کی ہیں۔ قابلدید تحفہ [illegible]

تجرید البخاری

مجلد۔ اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف مکررات جمع کر دی گئی ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحات کے دو کالم کئے گئے ہیں۔ ایک کالم میں عربی عبارت مع اعراب کے دی گئی ہے اور دوسرے کالم میں بالمقابل اس کا سلیس ترجمہ اردو زبان میں دیا گیا ہے۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۵/ (علاوہ محصول ڈاک)

زیارت القبور

اردو (مع متن عربی) مصنفہ امام ابن تیمیہؒ۔ اس کتاب میں قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے۔ جو لوگ قبروں پر جا کر مُردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی منت مانتے ہیں، انکے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ قیمت ۹/

کتاب الوسیلہ

(اردو ترجمہ) مصنفہ حضرت امام ابن تیمیہؒ۔ اس میں محض لفظ "وسیلہ" ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل الاصول "توحید" پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ اس میں توحید کی پرجوش دعوت ہے شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے۔ قیمت ۱۲/

تفسیر سورۃ الکوثر

ترجمہ ہذا امام ابن تیمیہ حقائق کے دریا بہادئیے ہیں۔ قیمت ۴/

پتہ ملنے کا } منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۷ شوال المکرم ۱۳۵۶ھ

مسیحیت دین فطرت ہے؟

مسیحی رسالہ "اخوت" لاہور میں مضمون نکلا ہے کہ "مسیحیت دین فطرت ہے"۔ دین فطرت کی تفسیر یہ کی ہے "خدا ہے محبت"۔ تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ ہماری فطرت ہے کہ ہم محبوب کی طرف میلان رکھیں۔ اس لئے مسیحی مذہب خدا کا نام محبت رکھتا ہے۔ جبار قہار نہیں رکھتا۔ جبار قہار میں جو خوف اور وحشت ہے وہ خدا کی محبت کے خلاف ہے۔ چنانچہ رسالہ مذکورہ کی عبارت اسی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

"پس لازم ہے کہ کوئی زبردست طاقت اپنے آڑے وقت میں ہماری قوت ارادی کی مدد کرے جو اپنی توانائی سے اس جبلت کی طاقت کو مغلوب کرکے اس کے رجحان کو ایک طرف سے ہٹا کر دوسری جانب مائل اور منقلب کر دے۔ تاکہ اس جبلت کی خالق کے منشا کے مطابق ازسرنو نشوونما اور ترقی ہو۔ خداوند مسیح ہم کو یہ توفیق عطا کرکے ہم کو ازسرنو پیدا ہونے کا موقعہ عطا فرماتا ہے۔ تاکہ ہم اپنی فطرت کی جبلتوں کے میلانات کی خرابیوں پر غالب آکر ان کو خدا کی مرضی اور ارادہ کے مطابق استعمال کریں۔ ہر مسیحی اپنے تجربہ سے جانتا ہے کہ خدا کی جانب سے اسکو فضل عطا ہوتا ہے۔ جس سے اُس کی قوت ارادی کو ازسرنو تازگی اور طاقت ملتی ہے اور وہ اس بات پر قادر ہو جاتا ہے کہ اپنی کسی جبلت کے میلان کی طاقت کو اس کی عادی راہ سے ہٹا کر کسی نئی راہ میں منقلب کر سکے۔ اور خدا کے حضور نئی زندگی بسر کرکے اس کا پسندیدہ فرزند بن جائے۔ پس مسیحیت انسان کو یہ توفیق اور فضل بخشتی ہے کہ وہ اس سے طاقت پا کر خدا کے ارادہ اور اپنی اصلی فطرت کے مطابق زندگی بسر کرے۔

ہماری فطرت میں خدا نے خوف کی جبلت ودیعت فرمائی ہے۔ اگر خوف متواتر تحریک میں رہے تو انسان کے دل میں ہول بیٹھ جاتا ہے اور وہ ہر وقت خوف زدہ ہو کر بیمار رہتا ہے۔ پس دین فطرت کیلئے لازم ہے کہ انسان کے ذہن پر خوف کے غلبہ کو طاری نہ ہونے دے اور محبت کے ذریعہ دہشت کو ہمارے دلوں سے نکال دے۔ مسیحیت کی یہی خوبی ہے "خدا محبت ہے۔ محبت میں خوف نہیں ہوتا بلکہ کامل محبت خوف کو دُور کر دیتی ہے۔ کیونکہ خوف سے عذاب ہوتا ہے" (۱ یوحنا ۴: ۱۸) خدا کی محبت ہمارے دلوں سے ہر قسم کے خوف، دہشت اور عذاب کے عنصروں کو دُور کر دیتی ہے۔ کیونکہ مسیحیت خدا کو قہار اور جبار نہیں مانتی۔ بلکہ اُس کے مطابق خدا ہمارا باپ ہے۔ جو ہم سے ابدی محبت اور پیار کرتا ہے۔ پس مسیحیت نے خدا کے "خوف" کے تصور میں سے وہ تمام عناصر خارج کر دیئے ہیں، جن کا تعلق قہر و غضب اور عذاب کے ساتھ ہے۔ اور ان کی جگہ اس تصور میں ایسے عناصر کو داخل کر دیا ہے جن کا تعلق احترام اور تمجید کے ساتھ ہے۔ خدا ایک ہیبت ناک ہستی نہ رہی جس کے خوف سے دہشت کے مارے جسم کانپ اُٹھتا ہے۔ بلکہ وہ ایک واجب الاحترام ہستی ہے جس کی ذات محبت ہے اور جس کی محبت کو ٹھکرانے سے محبت کی پاس خاطر ڈر لگتا ہے۔ اور یہی خوف کا صحیح مطلب ہے۔ جو خالق کے ارادہ کے مطابق ہماری فطرت میں موجود ہے۔ پس مسیحیت دین فطرت ہے" (اخوت لاہور صفحہ ۲ ۲۴ اگست ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث اس عبارت کے تین حصے ہیں (۱) خدا کا محبوب حقیقی ہونا۔ (۲) مسیح کا توفیق بخشنا۔ (۳) جبار قہار کا خوفناک اسماء ہونا جو قرآن مجید نے اسمائے الٰہیہ میں داخل کئے ہیں۔ فقرہ اول ہمیں مع مزیت منظور ہے ہم دیکھتے ہیں کہ دین مسیحی دین اسلام کے مقابلے میں اس حصہ میں کمزور ہے۔ اس دعوے پر ہم انجیل اور قرآن کے الفاظ پیش کئے دیتے ہیں۔ فاضل مضمون نگار اور ہمارے ناظرین ان الفاظ سے نتیجہ نکال سکتے ہیں۔

انجیل کے الفاظ ہیں کہ خدا محبت ہے۔ لفظی حیثیت سے محبت مصدر ہے مراد اس سے محبوب ہے کیونکہ محبت نہ محب کی خبر ہو سکتی ہے نہ محبوب کی۔ ہاں مبالغہ کے طور پر بمعنی محبوب کہا جائے تو جائز ہے۔ جیسے زیدٌ عدلٌ اس کے مقابلے میں قرآن شریف کے الفاظ میں یہ مزیت ہے کہ قرآن شریف نے خدا کو محبوب ہی نہیں کہا بلکہ محبوب ترین کہا۔ یعنی بصیغہ اسم تفضیل جسکو انگریزی میں superlative degree سپر لیٹو ڈگری (تفضیل کل) کہتے ہیں۔ سنئے!

والذین آمنوا اشد حبا للہ یعنی ایماندار مسلمان وہی،

انتخاب الاخبار

——— معلوم ہوا ہے کہ اطالوی مصری سرحدوں پر مصری حکومت نے فوجی دستے روانہ کئے ہیں جن کے ساتھ توپ خانہ، مشین گنیں۔ بمبار طیارے وغیرہ بھی ہیں۔ خیال ہے کہ اطالوی افواج کی آمد سے جو خطرات لاحق ہو گئے ہیں یہ ان کا ردعمل ہے۔

——— ایشیائی معاہدہ حکومتہائے اربعہ (ایران ترکی۔ عراق۔ افغانستان) کے نمائندوں کا ایک اہم اجتماع جنیوا میں منعقد ہوا۔ جس میں مسائل سیاسیہ پر تبادلۂ خیالات ہوا اور قرار پایا کہ اس معاہدے میں شرکت کیلئے حکومت مصر سے درخواست کی جائے۔

——— جمعیۃ اقوام کے ماتحت کمیٹی جو مجلس ششم کے نام سے مشہور ہے اپنے تمام بیانات اور منشورات انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں شائع کرتی ہے۔ نمائندہ حکومت مصر نے عربی زبان کی تائید میں تقریر کر کے مطالبہ کیا کہ اس کو بھی سرکاری زبان تسلیم کیا جائے۔ چنانچہ کثرت رائے سے فیصلہ ہو کر عربی زبان بھی سرکاری زبان تسلیم کی گئی۔

——— اخبار ام القریٰ اور صوت الحجاز راوی ہیں کہ امسال حجاج کے لئے حکومت حجاز نے بے نظیر طبی انتظامات کئے ہیں اور جگہ جگہ شفاخانے کھول کر ڈاکٹروں اور طبیبوں کا تعین کر دیا ہے۔ ان شفاخانوں میں تمام حجاج کو بلا امتیاز دوائیاں مفت ملیں گی

——— اطلاع آئی ہے کہ آئندہ حج کے موقع پر اسلامی کانفرنس کے انعقاد کے لئے مصر، شام اور عراق کے درمیان مراسلت ہو رہی ہے۔ اسلامی ممالک میں اس مؤتمر کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔

——— اطلاع ملی ہے کہ چھ روز کے محاصرے کے بعد ٹرویل پر حکومت سپین کا قبضہ روز بروز مضبوط ہوتا جا رہا ہے۔ سرکاری مشین گنیں شہر کے وسط میں فائر کر رہی ہیں اور توپیں شہر پر گولہ باری کر رہی ہیں نیز

باغیوں کی فوج کئی بار حملہ کرنے کے باوجود ناکام رہی۔

——— لارڈ زٹلینڈ نائب وزیر ہند آج کل ہندوستان آئے ہوئے ہیں آپ مختلف شہروں میں دورہ کرتے ہوئے مشہور سیاسی رہنماؤں سے تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔

——— اطلاع آئی ہے کہ چینی جرنیل نے پنڈت جواہر لعل نہرو کے پاس ایک چٹھی ارسال کی ہے جس میں وہ رقمطراز ہیں کہ ہماری فوج کافی طور پر منظم اور ٹرینڈ نہیں اسی لئے جاپان پیش قدمی کر رہا ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ آخرالامر فتح ہمارے مقدر میں ہے۔ آپ ہماری امداد کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔

——— نواب صاحب بہاولپور نے لیڈی لنلتھگو کی اپیل پر سرمایہ انسداد تپ دق میں ایک لاکھ روپیہ عطا فرمایا ہے۔ اس رقم کا ۹۰ فیصدی حدود ریاست میں انسداد تپ دق کی تدابیر پر خرچ کیا جائیگا۔

ناظرین مطلع رہیں

کہ

حساب دوستاں آئندہ پرچہ میں درج ہوگا

——— کلکتہ میں ۲۶ دسمبر کو محمد علی پارک میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جسکے صدر مسٹر اے۔ کے فضل الحق (وزیر اعظم بنگال) تھے۔ اس جلسہ میں مسٹر جناح نے دل ہلا دینے والی تقریر کی۔ آپ نے اعلان کیا کہ ہم اپنے حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا مفاد من وعن محفوظ ہو۔ مسلمان اپنے ہندو دوستوں کو اس حقیقت سے آگاہ کر دینا چاہتے ہیں کہ ان کی روش غلط ہے ان کیلئے صحیح راستہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی بات گوش ہوش سے سنیں مسلم لیگ کا مطالبہ صرف یہی نہیں کہ ان کا مذہب ان کا تمدن یا انکی زبان کی حفاظت کی جائے بلکہ انکے سیاسی حقوق کا تحفظ بھی ضروری ہے مسٹر جناح نے اعلان کرتے ہوئے کہا میں پنڈت جواہر لال نہرو کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ آئیں اور مسلمانوں کے ساتھ سر جوڑ کر بیٹھیں اور پھر اس قسم کا قابل عمل اور قابل قبول تعمیری پروگرام معین کریں جس سے غریبوں کو فوری امداد میسر ہو سکے۔

ہندوستان اور برہما کا

فوجی اور بحری سرمایہ امداد

۳۰۷۸ روپیہ پنجاب کے سابق فوجیوں میں تقسیم کیا گیا

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہندوستان و برہما کا فوجی و بحری سرمایہ امداد ۱۹۲۳ء میں اس غرض سے قائم کیا گیا تھا کہ ہندوستانی فوج کے ان ملازم اور غیر ملازم جوانوں کو جو معذور الخدمت ہو گئے ہیں یا ایسے جوانوں کے لواحقین کو امداد دی جائے جو جنگ عظیم میں یا ہندوستان سے باہر یا سرحدی مرحلوں یا ہندوستان میں دیگر کارزاری مہموں کے دوران میں جان بحق ہو گئے ہوں۔ اس سرمایہ سے حاصل شدہ آمدنی کو سال میں دو مرتبہ تقسیم کیا جاتا ہے جس کا معتدبہ حصہ پنجاب کے سابق سپاہیوں یا اُن کے متعلقین کے حصہ میں آتا ہے۔ چھ ماہ مختتمہ ۳۰- جون ۱۹۳۷ء کی تقسیم میں سرمایہ مذکور میں ۳۰۷۸ روپے پنجاب میں مختلف اشخاص میں تقسیم کئے گئے۔ اس کے بالمقابل گذشتہ ششماہی میں ۲۱۵۲ روپیہ تقسیم کیا گیا تھا۔ گویا ۹۲۶ روپیہ کا اضافہ ہوا۔ یہ امداد رہن شدہ زمین کو چھڑانے، قرضہ بیباق کرنے، گزارہ، مکانات کی مکرر تعمیر اور لڑکیوں کی شادی اور ہر قسم دیگر اغراض کے لئے دی گئی ✦ (لاہور ۱۱- دسمبر ۱۹۳۷ء)

——— جاپانیوں کی نگرانی میں ایک بڑی کمپنی بنائی گئی ہے جو شمالی چین میں کاروباری ادارے جاری کریگی اس شرکت میں غیر ملکی سرمایہ داروں کو حصہ لینے کی اجازت ہوگی اور منچوکو میں جو پابندیاں غیر ملکیوں پر عائد ہیں ان کی ضرورت کا احساس یہاں نہیں کیا جائیگا۔ اس کمپنی کے معرض وجود میں آجانے سے چینی آبادی کو کافی امداد ملیگی اور شمالی چین میں بہت سے کارخانے جاری ہو جائینگے جن کی وجہ سے بے کاروں کیلئے کام مہیا ہو سکیگا۔

——— امیر جماعت احمدیہ نے سالانہ اجلاس بمقام قادیان میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہماری جماعت نے کانگرس یا مسلم لیگ میں شامل ہونے کا ابھی تک کوئی

سب پر سناٹا چھا گیا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد نبض میں پھر حرکت پیدا ہوئی۔ مگر حالت بدستور نازک تھی اتنے میں صبح ہو گئی ۔"

جب دوبارہ والدہ صاحبہ کے پاس برائے تصدیق بیان کی اور حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔ مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک دو دفعہ حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اٹھی تو آپکو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو **ایک اور دست آیا**۔ مگر آپ اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جا سکتے اس لئے چارپائی کے پاس آپ فارغ ہوئے۔ اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا۔ اس کے بعد **ایک اور دست آیا** اور پھر **آپ کو ایک قے آئی**۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی ؛ (سیرت المہدی مث)

مرزا صاحب کی بیوی اور بیٹے کے بیان سے صاف معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کا انتقال ہیضہ کی بیماری سے ہوا اور اسی دعا کے ماتحت جو مولانا ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ پر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگی تھی اور بذریعہ الہام منظوری دعا کی اطلاع بھی پائی تھی۔ پس جب مرزا صاحب کا انتقال ان کی دعا کے مطابق بعارضہ ہیضہ اور مولانا ثناء اللہ صاحب کی زندگی ہی میں ہوا تو مرزا صاحب کے کاذب ہونے میں کس کو شک و شبہ ہو سکتا ہے پھر اس کی گنجائش ہو سکتی ہے اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ

کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

گفت مرزا مرثناء اللہ را ۔ میرد اول ہر کہ ملعون خداست
خود روانہ شد بسوئے نیستی ۔ بود خود ..... و لیکن گفت راست

(راقم ۔ شفا مبارکپوری اعظمی)

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ

جماعت اہل حدیث سے ضروری گذارش

یہ امر ناقابل تردید ہے کہ یہ حملہ حضرت مولانا پر ہی نہیں بلکہ تمام جماعت اہل حدیث پر ہے۔ جس کی بڑی دلیل یہ ہے کہ جو وجہ مولانا پر حملہ کی ہے وہ وہی چیز ہے جس نے اہالیان مکہ کو ہادیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے برسر پیکار کیا۔

مخالفین کے اشاعت شرک کے مقابلہ پر فدایان رسول عربی نے اپنے محبوب حقیقی کی سچی تعلیمات کو پیش کرنے کا ارادہ کیا تو شرک کے ان مویدین سے نہ رہا گیا اور عوام کو محبان رحمۃ للعالمین کے خلاف قتل پر آمادہ کیا جس کا نتیجہ حضرت مولانا ممدوح پر قاتلانہ حملہ کی صورت میں ظاہر ہوا جو ان کی صداقت کے لئے ایک کافی اور وافی دلیل ہے۔

دراصل اس گروہ کی دلی نیت یہی تھی کہ ایسی شریرانہ حرکت سے جو اس گروہ کا مابہ الامتیاز ہے آواز حق (توحید) کو ہمیشہ کے لئے دبا دیا جائیگا مگر بفوائے

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

؎ نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

حق کی صدا پہلے سے زیادہ طاقت اور قوت کے ساتھ باطل کو شکست دینے میں کامیاب ہوئی۔ کیونکہ یہ مسلّم امر ہے۔ ؎

قتل حسینؓ اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

چونکہ یہ اظہر من الشمس ہے کہ جماعت حقہ اہل حدیث اپنی زندگی کا اصل مقصد تعلیمات مقدسہ اسلامیہ پر عملدرآمد سمجھتی ہے لہذا یہ ناممکن ہے کہ اہل حدیث ایسے کمینہ افعال کا جواب سفلہ پن سے دے بلکہ جماعت انشاء اللہ العزیز دنیا کو بتا دیگی کہ ہم دنیا کے لئے "پیغام امن" ہیں۔

لیکن اب وقت کا سب سے بڑا تقاضا یہ ہے کہ جماعت اپنے منتشر شیرازہ کو جمع کرے، ان بکھرے ہوئے پھولوں کا گلدستہ بنائے تا اسلام کی صحیح خدمت اور اس اعلےٰ پروگرام کو بہترین پیمانہ پر جامہ عمل پہنایا جا سکے پس جماعت کے افراد علماء و عوام سے پرزور گذارش ہے کہ جملہ اختلافات کو مٹا کر اپنے اصول ؎

مقصود کھینچ وہ نقشہ کہ جس میں یہ بھلائی ہو
ادھر فرمان پیغمبر ادھر گردن جھکائی ہو

کے مدنظر اتفاق و اتحاد سے بجسد واحد و بنیان مرصوص ہو جائیے۔

میں علماء اہل حدیث سے خدا کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ ایک جگہ جمع ہو کر جلد از جلد اتفاق کی صورت پیدا کریں تا کہ جماعت عزت کی زندگی کا حقیقی لطف جو محض

ش ۴۔ نومبر ۱۹۳۷ء کو آپ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا مگر الحمدللہ کہ شدید زخمی ہونے کے باوجود مولانا تا حال زندہ ہیں۔ ۱۲۔ منہ

جو اللہ کو سب چیزوں سے زیادہ محبت کرے۔ یہ بات ہر اہل علم اور اہل انصاف پر ظاہر ہے کہ تفضیل کل کا مرتبہ سب سے بڑا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ انجیل نے خدا کی محبت کا جو سبق دیا ہے وہ پرائمری کے درجہ میں ہے اور قرآن شریف کا سبق ایم۔ اے کے درجے میں ہے۔ بہرحال ہم مسیحی نامہ نگار کے اس دعوے سے متفق ہیں کہ دین فطرت وہی ہے جو خدا سے محبت لگانے کا سبق دے۔ رہی یہ بات کہ ان دونوں مذہبوں میں سے یہ تعلیم کس نے دی ہے۔ اس کا فیصلہ آسان ہے۔

دوسرا فقرہ کہ مسیح طاقت بخشتا ہے ہم (موحدین امت) کو مسلم نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کی تعلیم ہے

بل اللہ یزکی من یشاء

اللہ ہی پاک کرتا ہے جس کو چاہتا ہے۔

پس یہ فقرہ متنازعہ فیہ ہے۔ مسیحی لوگ چونکہ مسیح کو خدا کا بیٹا اور تثلیث کا اقنوم ثالث مانتے ہیں اس لئے وہ اپنے اصول پر بےشک جمائیں تو ان کا اختیار ہے ہمیں تو یہ تعلیم دی گئی ہے ؎

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ

مسیح خدا کا بندہ تھا جس پر خدا نے انعام و اکرام کئے۔ مسیح کے علاوہ خدا نے پیغمبر اسلام علیہ السلام کے حق میں بھی فرمایا:۔ انک لا تھدی من احببت تو جسے چاہے ہدایت نہیں کر سکتا۔ پس یہ فقرہ جو مسیحیوں نے لکھا ہے ثبوت طلب ہے۔

تیسرا فقرہ جو خدا کے اسمائے جبار قہار کے متعلق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ فاضل نامہ نگار نے جبار قہار کو اردو معنی میں سمجھا ہے سو یہ غلطی ہے۔ اس کی مثال عزیز اور شریر کا لفظ ہے۔ عزیز عربی میں غالب زبردست کو کہتے ہیں مگر اردو اصطلاحات میں عزیز کمتر درجہ کے رشتہ کو کہتے ہیں۔ جیسے بیٹے کو عزیز من کہتے ہیں۔ شریر سنسکرت میں جسم کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ مگر عربی میں شریر شرارت کنندہ کو کہتے ہیں۔

اسی طرح لفظ جبار اور قہار جو خدا کے اسماء ہیں۔ اصل معنی عربی میں نہایت مستحسن ہیں۔ جبار کے معنے ہیں بگڑی کو سنوارنے والا۔ حدیثوں میں دعا آتی ہے۔ واجبرنی اے خدا میری بگڑی کو بنا دے۔

جبیرہ اس پٹی کو کہتے ہیں جو زخم کو سنوارتی ہے۔

قہار کے معنے ہیں اپنی رعایا پر ضابط ایسا کہ کوئی اس کے حکم سے سرتابی نہ کر سکے۔ یعنی اسکے قدرتی حکم کے سامنے نیک اور بد برابر ہوں۔ ان معنی کی قرآن شریف شہادت دیتا ہے۔ ارشاد ہے:۔

وھو القاھر فوق عبادہ

یعنی خدا اپنے بندوں پر پورا ضابط ہے اسکے قدرتی حکم سے کوئی سرتابی نہیں کر سکتا۔

اگر موسیٰ جیسا رسول اس کے حکم کا مطیع ہے۔ تو فرعون جیسا شریر بھی اس کا فرمانبردار ہے۔ اس لئے یہ دونوں اسماء خدا کی شان کو ظاہر کرنے والے ہیں نہ کہ نفرت دلانے والے۔

مگر فاضل مضمون نگار نے قرآن شریف پر ظلم کیا جو اس کو اصل زبان میں نہیں سمجھا۔ اس لئے ہم انکو مشورہ دیتے ہیں۔ ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا است

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی کا انتقال ہیضہ سے ہوا

ماں اور بیٹے کی شہادت

شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا

مرزا صاحب نے آخری فیصلہ والے اشتہار میں دعا کی تھی کہ ہم دونوں (مرزا۔ ثناء اللہ) میں جو جھوٹا ہو وہ صادق کی زندگی میں طاعون یا ہیضہ سے مرے۔

چنانچہ اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ مرزا صاحب مولانا ثناء اللہ صاحب کی زندگی ہی میں ہیضہ سے وفات پا کر اپنے کذب پر مہر ثبت کر گئے۔ ہیضہ کی بیماری میں انتقال کرنے کا کچھ ذکر تو اخبار اہلحدیث بابتہ ۲۔ رمضان ۱۳۵۶ھ میں آ چکا ہے۔ آج مزید و مصرح ثبوت ملاحظہ کیجئے۔

"سیرت المہدی" میں مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں ؎

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) آخری بیماری سے بیمار ہوئے اور آپ کی حالت نازک ہوئی تو میں نے گھبرا کر کہا کہ یا اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے"۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔ خاکسار مختصر عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) ۲۵۔ مئی ۱۹۰۸ء یعنی پیر کی شام کو بالکل اچھے تھے۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد خاکسار باہر سے اپنے مکان میں آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ والدہ صاحبہ کے پاس پلنگ پر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے۔ میں اپنے بستر پر جا کر لیٹ گیا اور پھر نیند آ گئی رات کے پچھلے پہر صبح کے قریب مجھے جگایا گیا۔ یا شاید لوگوں کے چلنے پھرنے اور بولنے کی آواز سے خود بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) اسہال کی بیماری سے سخت بیمار ہیں اور حالت سخت نازک ہے اور ادھر ادھر معالج اور دوسرے لوگ کام میں لگے ہوئے ہیں۔ جب میں نے پہلی نظر حضرت مسیح موعود (مرزا) کے اوپر ڈالی تو میرا دل بیٹھ گیا کیونکہ میں نے ایسی حالت آپ کی اس سے پہلے نہ دیکھی تھی اور میرے دل پر یہی اثر پڑا کہ یہ مرض الموت ہے اس وقت آپ بہت کمزور ہو چکے تھے۔ اتنے میں ڈاکٹر نے نبض دیکھی تو ندارد۔ سب سمجھے کہ وفات پا گئے اور یک دم

جوابات نصاریٰ۔ یعنی مسیحیوں کے اسلام پر (۱۵۲) اعتراض اور ان کا تحقیقی جواب از مولانا ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۸ (دیکھو)

میں جلوت میں پورے دس سال تک حضور کے درس مقدس سے مستفید ہوتے رہے اور بڑے ہونہار و لائق فرزند اور بڑے پایہ کے علامہ ثابت ہوئے۔ حضور کی تعلیم آپ کی شفقت و اخلاق حمیدہ و اوصاف حسنہ و آپ کے مشاغل کا انس نے مختلف احادیث میں بڑے والہانہ انداز میں بیان کیا ہے۔ ایک ہزار دو سو چھیاسی احادیث نبوی انہوں نے روایت کی ہیں۔ نیز احادیث کو اپنی بیاض میں انہوں نے بھی جمع کیا تھا۔ جیسا کہ صحیح مسلم صفحہ ۲ ج ا پر منقول ہے۔ قال انس فاعجبنی ھذا الحدیث فقلت لابنی اکتبہ فکتبہ مجھ کو فلانی حدیث بہت پسند آئی میں نے اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ اس حدیث کو میری بیاض میں لکھ دو پس اس نے لکھ دیا خطیب بغدادی حضرت انس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں

ان انسا امر النضر و موسیٰ بکتابۃ الحدیث والاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتعلمہا

یعنی حضرت انس نے اپنے بیٹے نضر اور موسیٰ کو اس کام پر مقرر کیا کہ حدیث نبوی کو بالاسناد لکھیں اور اس کو نہایت شوق و ذوق سے حاصل کریں۔ خلافت فاروقی میں انس رضی اللہ عنہ بصرہ میں کتاب و سنت کے درس تدریس پر مقرر کئے گئے اور ایک جماعت کثیر طلاب علوم نبوی نے ان کے درس سے استفادہ کیا۔ ۹۳ھ میں بصرہ ہی میں آپ کا انتقال ہوا ان کی وفات پر مورق عجلی نے کہا تھا۔

ذھب الیوم نصف العلم وذالک ان اھل الاھواء کانوا اذا خالفونا فی الحدیث نقول لھم تعالوا الی من سمع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مرنے سے آج نصف علم زمین پر سے اٹھ گیا اس لئے یعنی اہل خواہش کے تابعدار جب کسی حدیث کے بارے میں جو ان کے نفس کے خلاف پڑتی کچھ چون و چرا کرتے تو ہم کہا کرتے تھے کہ اگر تم کو اس حدیث میں شک ہو تو چلو وہ مقدس ہستی ابھی زمین پر موجود ہے جس نے کانوں سے اس حدیث کو خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک منہ سے سنا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ آمین!

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دار العلوم محمدی کے یہ ایک بڑے ہونہار و لائق فرزند ہیں۔ ہجرت سے قبل مکہ شریف ہی میں اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ اسلام لا کر دار العلوم محمدی کے بڑے شوقین و ذہین طالب علم بن گئے تھے۔ ریاض المستطابہ میں ان کی بابت مرقوم ہے

کان من سادات الصحابۃ وفضلائھم لازم للسنۃ فارا من البدعۃ ناصحا للامۃ (ص۱۵۹)

بڑے جلیل القدر سادات صحابہ سے ہیں۔ عالم و فاضل حدیث رسول کو لازم پکڑنے والے بدعت سے بھاگنے والے امت کی خیر خواہی چاہنے والے تھے زہد و تقویٰ میں بے نظیر، دلیری اور بہادری میں کوئی ان کا مثیل نہیں تھا۔ وسیع العلم، کبیر القدر عظیم الحرمت تھے۔ جنگ احد میں آپ کا سن مبارک ۱۴ سال کو پہنچا تھا۔ اس نئی عمر میں محبت رسول یزدانی و اشتیاق علوم آسمانی نے ایسا رنگ پیدا کیا کہ بڑے عالم فاضل محدث، مفسر، مجتہد، فقیہ، صوفی، درویش، صالح، متقی ثابت ہوئے۔ غزوہ خندق و بیعت رضوان میں شمولیت کا فخر بھی ان کو حاصل ہے۔ کتاب و سنت کی تبلیغ اور امر حق کے اظہار میں کسی بڑی سے بڑی طاقت کو بھی خیال میں نہیں لاتے تھے۔ ایک دفعہ حجاج بن یوسف نے خطبہ میں دیر کر کے نماز کے وقت کو نکال دیا اس پر ان سے نہ رہا گیا اور اس کے خلاف ان لفظوں میں صدائے احتجاج بلند کی ان الشمس لا تنتظرک نماز کا وقت نکلا جا رہا ہے اور اے حجاج سورج تیرے تابع نہیں ہے۔ ان کے سامنے سنت نبوی کے خلاف اگر کچھ کیا جاتا تو ان کو اس کی برداشت نہیں ہوتی تھی ان کے شاگرد حضرت نافع کا بیان ہے

کان اذا رای رجلا لا یرفع یدیہ اذا رکع واذا رفع رماہ بالحصیٰ رواہ البخاری فی رفع الیدین۔ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا سنت نبوی ہے یہ جب کسی کو اس کے خلاف کرتے ہوئے دیکھتے تو اس کو کنکریاں مارتے۔ علم حدیث کی عظمت و وقعت سے سینہ پُر رہتا تھا۔ ہر وقت قال اللہ و قال الرسول زبان پر جاری رہتا تھا۔ ایک ہزار چھ سو تیس احادیث ان سے مروی ہیں۔ جن میں سے ۲۸۰ حدیثیں بخاری و مسلم میں ہیں۔ کتاب و سنت کی اشاعت کے لئے آپ نے درس گاہ بھی قائم کی تھی۔ نافع اور زید بن اسلم کے علاوہ اور بہت سے طالبان علوم نبوی آپ کے زیر تربیت رہتے تھے۔ ۷۳ھ میں بعمر ۸۴ سال بزمانہ عبد الملک بن مروان مکہ شریف میں آپ کا وصال ہوا اور محصب میں حافظ ام حرمان میں کتاب و سنت کا یہ درخشاں آفتاب غروب ہو کر اپنی غیر فانی یادگاریں دنیا میں چھوڑ گیا۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ معلم اعظم رسول معظم صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ بھی ارشد تلامذہ سے ہیں مدینہ کے مشہور قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے۔ لیلۃ العقبہ میں اپنے والد ماجد عبد اللہ بن حرام کے ہمراہ زیارت نبوی سے مشرف ہوئے۔ بڑے جلیل القدر وسیع العلم، رسول اللہ کے سچے و صادق محب تھے۔ آپ کے ارشادات کو نہایت توجہ سے سنتے اور کانوں سے اتار کر خانۂ دل میں محفوظ کر لیتے۔ اٹھارہ لڑائیوں میں سرکار مدینہ کے ہمراہ ایک بہادر سپاہی کی حیثیت سے شامل ہوئے ان کے والد بزرگوار نے جنگ احد میں کفار نابکار کو تہ تیغ کرتے ہوئے مردانہ وار جام شہادت نوش فرمایا جن کی بابت حضور نے ارشاد فرمایا تھا۔

ان اللہ احیاہ وکلمہ کفاحا وسالہ ان یتمنی علیہ فتمنی الرجعۃ الی الدنیا فیستشھد مرۃ اخریٰ (ریاض ص۱۰۱)

اللہ تعالیٰ و تقدس نے ان کو زندہ کر کے ان کو کچھ مانگنے کا حکم فرمایا جس کے جواب میں انہوں نے یہ درخواست پیش کی۔ مولا! جام شہادت نوش فرمانے کے لئے پھر دوبارہ دنیا میں بھیج دے۔ جابر کہتے ہیں کہ میرے والد کو قبر میں کسی دوسرے شہید کے ہمراہ دفن کیا گیا تھا مجھ کو یہ

اہل توحید کے لئے خاص ہے حاصل کر سکے۔

کیا علماء اہل حدیث عموماً اور جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث و تنظیم اہل حدیث خصوصاً اس اہم امر کی طرف توجہ مبذول کریگی؟

احقر عبدالرحیم اشرف عفا عنہ
ڈیرہ وال افغاناں۔ ضلع امرتسر

اہلحدیث | عرصہ سے تنظیم جماعت پر توجہ ہو رہی ہے ہر طرف سے اس کی تلاش اور تمنا ہے۔ مگر تنظیم ہوتی کیوں نہیں۔ "اہلحدیث" میں بہرات دکلات اس کی تفصیل کی گئی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ جماعت اور اعیان اہلحدیث ایک مرکزی نکتہ قرار دیکر اس پر جم جائیں۔ میرے نزدیک مرکزی نکتہ "توحید و سنت" ہے۔ بس اعیان اہلحدیث اس پر جمع ہو جائیں۔ باقی امور اختلاف نہ مٹ سکے تو شائستگی سے اسکو نباہتے رہیں۔

اہل قلم اصحاب کو اس پر قلم اٹھانے کی اجازت ہے۔

اسلام اور علم حدیث

حدیث اور اصحاب الحدیث پر ایک نظر

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب از شکرادہ ضلع گوڑگانوہ)

طلبائے حدیث دار العلوم محمدی میں | ان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جفاکشی اور علوم نبوی کی تحصیل کے لئے بے مثال کوشش نہائت قابل قدر ہے اپنی طالب علمی کے حالات خود انہوں نے بیان کئے ہیں جو کہ حد درجہ عبرت آموز ہیں۔ دن رات میں بہت کم گھڑیاں ایسی آئی ہونگی جن میں یہ حضور کے دار العلوم سے غیر حاضر ہوئے ہوں۔ بعض دفعہ تو یہاں تک نوبت پہنچی کہ یہ تین تین دن کی مسلسل فاقہ کشی کی وجہ سے بے ہوش ہو ہو کر گر پڑے مگر غیر حاضری کو پسند نہ کیا علامہ خطیب کہتے ہیں :-

اسلم عام خیبر وشھدھا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لزمہ وواظب علیہ راغبا فی العلم راضیا بشبع بطنہ وکان یدور معہ حیث ما دار وکان من احفظ الصحابۃ ویحضر ما لا یحضر احد منھم بملازمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوھریرۃ قلت یارسول اللہ اسمع منک شیئا فلا احفظہ قال ابسط رداءک فبسطتہ فحدث حدیثا کثیرا فما نسیت شیئا حدثنی بہ۔

یعنی حضرت ابوہریرہ خیبر کے سال مسلمان ہوئے اور ہمیشہ تحصیل علم کے لئے حضور کی خدمت شریف میں حاضر رہے علمی میدان میں یہ اکثر صحابہ پر فوقیت لے گئے ایک دفعہ انہوں نے درخواست پیش کی تھی کہ حضور مجھ کو نسیان کا عارضہ ہے آپ نے فرمایا ابوہریرہ! اپنی چادر بچھاؤ چنانچہ میں نے اپنی چادر بچھادی آپ نے بہت احادیث بیان فرمائیں اختتام پر میں نے اس چادر کو لپیٹ کر سینے پر لگا لیا۔ اس دن سے مجھ کو پھر کبھی یہ عارضہ پیش نہیں آیا۔ یہی وجہ ہے کہ انکی مرویات جملہ اصحاب کرام سے زیادہ ہیں جن کی تعداد ۵ ہزار ۳ سو ۷۴ تک شمار کی گئی ہے۔ اس قدر احادیث جملہ اصحاب کرام میں کسی صحابی سے مروی نہیں ہیں۔ بڑے زبردست عاشق حدیث و عامل حدیث تھے لیکن اصحاب الرائے کی حدیث دشمنی پر غور کرو کہ ان حضرات نے حضرت ابوہریرہ کے کثیر الروائت ہونے کی وجہ سے ان کو قلیل الدرائت قرار دیدیا اور ان کی روایات کو مشکوک بنادیا ہے۔ حالانکہ یہ سراسر سوء ظنی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے۔ آمین!

حضرت ابوہریرہؓ نے خود احادیث نبوی کو کتابی شکل میں بھی جمع کیا تھا جیسا کہ فتح الباری صفحہ پر حسن بن عمرو کہتے ہیں :- اخذ ابوھریرۃ بیدی الی بیتہ فارانا کتبا من حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضرت ابوہریرہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے گھر لے گئے اور مجھ کو احادیث نبوی کی لکھی ہوئی کئی کتابیں دکھلائیں؛ اس حوالہ سے روز روشن کی طرح واضح ہوتا ہے کہ حدیث نبوی کو کتابی شکل میں جمع کرنے کا جذبہ صحابہ نبوی کے دلوں میں ضرور تھا اور اگر دیگر امور ضروریہ سے ان کو فراغت ملتی تو اپنے مبارک زمانے میں وہ ضرور قرآن مجید کی طرح اس کا مکمل اندراج کر جاتے لیکن چونکہ جہاد و غزوات و باہمی نزاعات کی اصلاحات کی وجہ ان کو کافی وقت نہ مل سکا تاہم انفرادی طور پر پھر بھی اس اہم کام سے صحابہ نے بے رغبتی نہیں برتی جیسا کہ حضرت ابوہریرہ کے اس حوالہ سے ثابت ہوتا ہے۔ الغرض دار العلوم محمدی کے یہ بڑے زبردست نامور فرزند تھے احادیث نبوی یاد کرنے کے بے حد شائق۔ جب سے مسلمان ہوئے حضور کے آخری سانسوں تک حاضر خدمت اقدس رہے۔ آپکے انتقال کے بعد تا حین حیات کتاب و سنت کی تبلیغ و اشاعت کرتے رہے۔ بڑے پایہ کے محدث امام اہل الحدیث مفسر فقیہ مجتہد عامل کتاب و سنت تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ آمین!

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ | جس وقت حضور مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے اس وقت انس دس سالہ بچے تھے۔ اس دفعہ ان کی بڑھیا والدہ ام سلیم نے حضور کو اپنے گھر مدعو کیا اور اپنے اس ہونہار بچے کے لئے دعائے خیر کی درخواست پیش کی۔ آپؐ نے ان کے گھر کے ایک کونے میں دو رکعت نفل ادا فرما کر انس کے لئے دین و دنیا کی بہت سی دعائیں کیں۔ اور وہ ساری دعائیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالیں۔ ازاں بعد ام سلیم نے اپنے اس لائق فرزند کو حضور کے دار العلوم میں داخل کر دیا۔ یہ سفر میں حضر میں خلوت

پس کیا فرماتے ہیں امرتسر کے ڈیڑھ[1] علماء اہل سنت کہ نعرہ یا رسول اللہ لگانے والا کس فرقہ سے تعلق رکھتا ہے؟ (محمد عبد اللہ ثناتی امرتسری)

ہندو رسوم کو اسلام سے کیا علاقہ ہے؟

یاایہا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ

آیت مذکورہ بالا کا مطلب صاف اور واضح یہی ہے کہ اسلام میں پورے طور پر داخل ہو جاؤ۔ یعنی اسلام کے جس قدر اصول اور فرمان ہیں ان کی تابعداری پورے طور سے کرو۔ ہندو رسوم والے مسلمان کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں، قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، حج کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں۔ صرف مسئلہ وراثت میں ہمارے بزرگوں سے قاعدہ چلا آتا ہے اس لئے ہم لڑکیوں کو ورثہ نہیں دیتے، ہم کو اس بات کا بھی اقرار ہے کہ خدائے پاک کا یہ حکم یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین بالکل سچا اور حقیقی فرمان ہے ہم اس سے منکر نہیں ہیں۔ ہم مانتے ہیں آمنا وصدقنا بہ۔ ہندو رسوم والے کہتے ہیں اور اس سے بڑھ کر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے اور نہ ہوگی۔

اے غلامان شفیع المذنبین اور اے بھائی نثاران رحمۃ للعالمین! انصاف کیجئے کہ اگر ایک شخص کی گردن پر کوئی جابر حاکم تلوار کھینچ کر کھڑا ہو اور کہے اسلام سے انکار کرو تو اس وقت جان بچانے کیلئے ظاہرا انکار کرنا جائز ہے مگر دل میں اسلامی عقیدہ رکھنا چاہیئے۔ ہندو رسوم والوں کی گردن پر کونسی شمشیر کھینچ کر کھڑی کی گئی جس کے باعث ان کو بہ مجبوری ہندو رسوم پر چلنا پڑتا ہے۔ کفر شرعاً دو طرح پر ہوتا ہے ایک تصریحاً کفر یعنی صاف صاف الفاظ میں خدائے پاک کی توحید اور شافع محشر کی رسالت سے انکار کرنا۔ دوسرے کفر ضمنی یعنی ان افعال سے کسی ایک فعل کا کرنا جو افعال مخصوص بہ کفار ان ہیں اور صرف کرنا ہی نہیں بلکہ اپنی طرف سے اس پر عمل کرنا۔ اور باوجود فہمائش اور تفہیم کے بھی اس فعل کو چھوڑ کر اس سے الگ نہ ہونا۔ یہ اسلام سے کہاں تعلق رکھتے ہیں۔

فرض کرو ایک شخص مسلمان ہے۔ اس کا باپ بھی مسلمان۔ اس کے باپ نے مسجد بنائی، مدرسے بنائے، مسافرخانے بھی بنوائے، حج بھی کئے، نمازیں بھی پڑھیں روزے رکھے۔ مگر ان میں یہ قاعدہ ہے کہ دیوالی کے دن ہندوؤں کی طرح خوشیاں مناتے ہیں اور نئے چوپڑوں کو ہندو پنڈت سے درشن کراتے ہیں اور باوجود ماننے کے بھی نہیں مانتے۔ چوپڑوں کی پوجا ضرور ہوتی ہے کیا یہ شخص مسلمان ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہندوؤں کے فعل کو ان کی طرح خوشی سے کرنا کیا ہے تو اسی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ ہندو رسوم پر عمل کرنے والے ہندو ہیں۔ کیوں؟ آؤ پہلے قرآن مجید کو دیکھو اور حدیث شریف اور پھر چاروں اماموں کے حکم کو۔ ہم ہندو رسوم والے کو کافر نہیں کہتے بلکہ قرآن سے ان کا کفر ثابت ہوتا ہے دلیل۔ ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا۔ جو ہمارے محبوب تم کو کام کرنے کے لئے فرماتے ہیں اس پر متوجہ ہو کر عمل کرو اور جن باتوں سے منع کیا ہے ہٹ جاؤ۔ اور حضور اقدس صلعم نے قرآن پاک سے ہم کو تعلیم دی ہے۔ اور حدیث شریف میں اس کی تشریح کی۔ آمنت باللہ وملئکتہ وکتبہ۔ قرآن مجید کا ایک ایک لفظ ہم کو خدائی کلام ماننا چاہئے۔ قرآن پاک کا یہ حکم ہے یوصیکم اللہ فی اولادکم اور وہ لازمی ہے اس کو نہ ماننا اور اس میں کئی قسم کے قضیئے نکالنا صراحتہ دلیل خلاف اسلام ہے۔ نؤمن ببعض ونکفر ببعض بعض پر ایمان لانا اور بعض پر کفر کرنا اور یہ کہنا کہ ہمارے باپ دادا ایسا کرتے چلے آئے ہیں، قرآن پاک کا یہ ارشاد ہے۔ ہذا ما وجدنا علیہ آباءنا اولو کان آباؤہم لا یعقلون شیئا ولا یہتدون۔ قرآن پاک کی عمداً مخالفت کرنا اور کمبخت سمجھ کر مستلزم کفر ہے۔

دلیل ثانی۔ حدیث شریف میں من تشبہ بقوم فہو منہم۔ تشبہ کے معنے یہ ہیں کہ سختی سے ان کاموں کو کرنا جو کفار کرتے ہیں، لڑکیوں کو ورثہ نہ دینا یہ ہندو قوم کی رسم ہے۔

دلیل ثالث۔ حضرات ائمہ کا قول ہے کہ تارک الصلوٰۃ عمداً کافر ہے۔ کیونکہ وہ نص کے خلاف کرتا ہے۔ ایسا ہی ہندو رسوم پر عمل کرنے والا بھی نص کے خلاف چلتا ہے۔

(خاکسار نور محمد میانوی جہلمی)

سُود بنک

ناظرین سے مخفی نہیں کہ عنوان بالا کے تحت ایک بسیط مضمون مولوی عبد اللہ صاحب نے شائع کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ منافع بنک وغیرہ منع نہیں۔ ملاحظہ ہو انکی عبارت اخبار اہلحدیث ۲۳۔ اپریل صفحہ ۱۲ کالم ۲ پر۔ بس ساری بحث کا یہی ایک نکتہ ہے جو تقسیم منافع مجوزہ وغیر مجوزہ کے بعد پیدا ہو کہ جملہ منافع جو از قسم بیع ہوں وہ جائز اور جو بیع کے علاوہ ناجائز ہیں مولانا کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ منافع جائز یا ناجائز کو پہچاننے کے لئے دو ہی چیزیں ہیں بیع و عدم بیع حالانکہ ایسا نہیں بلکہ ایک تیسری چیز ہے جو مشکوٰۃ شریف میں بایں الفاظ وارد ہے

عن جابر قال کان لی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دین فقضانی وزادنی (ابوداؤد) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میرا کچھ قرضہ رسول اللہ صلعم پر تھا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمایا تو زیادہ بھی دیا (مشکوٰۃ باب الایمان) پس یہ منافع بیع کی صورت میں نہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے بغیر انکے کہنے کے زیادہ دیا اسی طرح گورنمنٹ صاحب مال کے کہنے پر نہیں دیتے بلکہ اپنی خوشی سے بغیر کسی قول اقرار کے دیتے ہیں۔ کیونکہ اگر

---

[1] ایڈیٹر الفقیہ کی طرف سے اشتہار میں امرتسر کے علماء اہل سنت کی تعداد ایک یا دو لکھی ہے۔ ہم نے اوسط ڈیڑھ نکال لی ہے۔ (ثنائی)

ناگوار ہوا۔ چنانچہ چھ ماہ بعد میں نے ان کی نعش مبارک کو نکالا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا آج ہی دفن کئے گئے ہیں۔ چنانچہ میں نے دوسری جگہ دفن کر دیا۔ علم حدیث میں حضرت جابر کا مرتبہ بہت بڑا ہے۔ مورخین نے ان کو ان بزرگوں میں شامل کیا ہے جن سے ایک ہزار سے زائد احادیث مروی ہیں۔ شیخین نے ۵۸ حدیثیں اپنی صحیحین شریفین میں ان سے نقل کی ہیں۔ ۹۴ سال کی عمر طویل پاکر مدینۃ الرسول میں انتقال فرمایا۔ ان کے انتقال فرمانے کے بعد مدینۃ الرسول شاگردان رسول سے بالکل خالی ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عائشہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا یہ ایک بہت بڑی زبردست عالمہ فاضلہ محترمہ خاتون تھیں۔ کیوں نہ ہو آخر ابوبکر جیسے عظیم المرتبت شخص کی صاحبزادی اور سید کونین فخر عالم صلعم کی حرم محترم تھیں۔ ایسی پاک خاتون علم وفضل شرف و مجد کی جس قدر بھی مالک ہو جائے ممکن ہے۔ علم حدیث میں ان کو خاص دستگاہ تھی کیونکہ جس قدر مواقع احادیث نبوی پڑھنے اور سننے کے محبوبہ صاحب حدیث کو مل سکتے ہیں وہ ہر کسی کو نہیں مل سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی مرویات اکثر صحابہ پر فوقیت لے گئی ہیں ان کی فضائل میں بہت سی احادیث مروی ہیں۔ جبریل علیہ السلام ان کے گھر میں نازل ہوتے اور ان کو سلام کرتے اور ان کے سامنے بالمشافہ نبی کریم صلعم سے باتیں کرتے تھے۔

ان کے تقدس وتزہد و تدین کو قرآن پاک میں بیان کیا گیا اور باری تعالیٰ نے خاص سورہ نور میں کئی آیات ان کے حق میں نازل فرمائیں۔ حضور فرماتے ہیں

فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام۔ عائشہ کی فضیلت لوگوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت سارے کھانوں پر۔

سنہ ۲ھ میں حضور کے نکاح میں آئیں اور ان کے گھر میں ان کے زانو پر حضور نے اس دنیا سے کوچ فرمایا۔ اہم مسائل میں بڑے بڑے صحابہ ان کی طرف رجوع کیا کرتے تھے جیسا کہ ابوموسیٰ کہتے ہیں۔

ما اشکل علینا اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث قط فسالنا عائشۃ الا وجدنا عندھا منہ علما رواہ الترمذی۔

یعنی ہم اصحاب رسول کے درمیان جب کسی حدیث نبوی کی بابت کچھ مشکل واقع ہوتی تو ہم سب حضرت عائشہ کی طرف رجوع کرتے اور ان کی درسگاہ حدیث سے اپنی تسلی وتشفی کیا کرتے تھے۔

زہد و تقویٰ کا یہ حال کہ ساری رات عبادت الٰہی میں مشغول رہتی تھیں۔ علم ادب، علم بیان، علم فصاحت، علم تاریخ، علم شعر وغیرہ بہت سے علوم و فنون میں ان کو مہارت تامہ حاصل تھی۔ موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں۔

ما رایت احدا افصح من عائشۃ۔ فصاحت و بلاغت میں عائشہ سے بڑھ کر میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ عروہ کہتے ہیں۔ ما رایت اعلم بالشعر من عائشۃ فن شعر میں عائشہ سے بڑھ کر میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ خطیب نے ان کی بابت لکھا ہے۔

کانت فقیھۃ عالمۃ فصیحۃ فاضلۃ کثیرۃ الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عارفۃ بایام العرب اشعارھا (اکمال)

یعنی عائشہ بڑی فقیہہ فاضلہ فصیحہ عالمہ تھیں۔ رسول اللہ سے بہت احادیث آپ نے روایت کی ہیں عرب کی تاریخ اور عرب کے اشعار و ادب سے خاص دلچسپی رکھتی تھیں!

ان حوالجات سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ دار العلوم محمدی کا نصاب تعلیم اکثر علوم و فنون پر مشتمل تھا۔ جس میں کتاب و سنت کے علاوہ علوم عرب، ادب و تاریخ ونسب، شعر وغیرہ بھی داخل کورس تھے۔ حضرت عائشہ کی پاک زندگی کے حالات پورے طور پر بیان کرنے کے لئے ایک دفتر بھی ناکافی ہے۔ ۵۸ھ میں رمضان المبارک کی ۱۷ تاریخ کو منگل کی رات میں آپ کا انتقال ہوا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور شریعت، معرفت، علوم وفنون کا یہ قیمتی و نایاب خزانہ بقیع غرقد میں سپرد خاک کیا گیا۔ خلاصۃ التہذیب میں حضرت عائشہ کی جملہ مرویات کی تعداد ۲ ہزار ۲ سو ۱۰ احادیث بتلائی گئی ہیں۔ جن میں سے ۲ سو ۹۰ احادیث مختلف طرق سے صحیحین میں ہیں اور باقی اور کتابوں میں ہیں۔

حضور کے وصال کے بعد امہات المومنین حضرت عائشہ نے ہی کتاب و سنت کی تبلیغ و اشاعت کیلئے باقاعدہ تعلیم و تعلم کا سلسلہ قائم کیا تھا۔ جس میں بہت سے شائقان شریعت و طالبان حقیقت آپ سے فیوض ظاہری و روحانی حاصل کرتے تھے۔ مشہور تلامذہ مسروق، اسود بن مسیب، عروہ اور قاسم وغیرہ ہیں۔

(باقی آئندہ)

"الفقیہ" کی فقاہت

خدا کی شان فقہاء مذہب تو باریک باتوں کا استنباط کیا کرتے تھے، مگر آج کے فقیہ ایسے ہیں کہ نصوص کو بھی نہیں سمجھتے۔ نصوص سے مراد ہماری بظاہر کلام ہے جو اپنے معنی بتانے میں کسی دلیل یا قرینے کی محتاج نہ ہو۔

امرتسر سے بریلوی خیال کے حنفیوں کا ایک اخبار "الفقیہ" نکلتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ مدیر اہلحدیث (حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب) پر حملہ کرنے والا

خدا معلوم حنفی تھا یا غزنوی یا روپڑی پارٹی کا غیر مقلد یا مرزائی تھا کیونکہ جب تک وہ یہ بیان نہ کرے کہ میں فلاں پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں کس طرح ہم کسی خاص پارٹی کا نام رکھ سکتے ہیں۔ (الفقیہ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۹ء)

ہاں جناب یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ حملہ آور نے حملہ کرتے ہوئے نعرہ یا رسول اللہ مارا تھا۔ آپ اپنے نام الفقیہ کی لاج رکھتے ہوئے اپنی فقاہت سے بتلائیں کہ یہ نعرہ کس گروہ سے مخصوص ہے۔

بہتر ہوتا کہ آپ حملہ آور کو مجہول اور مشکوک کرنے کے لئے اور دو فرقوں کا نام بھی لکھ دیتے کہ آریہ تھا یا سناتن دھرمی۔ تاکہ ہم آپ کو بتا دیتے کہ وہ کون تھا

حیاۃ طیبہ

شرطوں کا پایا جانا متحقق اور ثابت نہ ہو۔ اور اس نفع کا کسب حلال و طیب ہونا یقینی طور پر نہ معلوم ہو۔ شرعاً اسکے حلال و جائز ہونے کا حکم ہرگز نہیں دیا جا سکتا۔

مضمون نگار صاحب نے مسئلہ "سود بنک" پر خامہ فرسائی سے فراغت پانے کے بعد مسئلہ تصویر پر قلم اٹھایا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"ایسا ہی تصاویر کے بارے میں علماء سخت غلطی میں پھنسے ہوئے ہیں"

میں کہتا ہوں عوام کو بہکانے کے لئے آج کل یہ نہایت آسان طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ خواہ کیسا ہی پیچیدہ اور تحقیق طلب مسئلہ کیوں نہ ہو بے تامل کہہ دیا جاتا ہے کہ اس مسئلہ میں علماء غلطی پر ہیں۔ یا یہ کہ علماء ان باتوں کو کیا سمجھیں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اچھی طرح واضح رہے کہ اتنا کہہ دینے سے علماء اپنے قلم و زبان کو ہرگز نہیں روک سکتے اور نہ مخالف کا مدعا ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر علماء مسائل میں غلطی کرتے ہیں تو اس کا اظہار و بیان مع دلیل کرنا چاہئے نہ کہ صرف اتنا کہہ کر خاموش ہو جانا چاہئے۔ علماء جس طرح قرآن اور حدیث صحیح وضاحت کے ساتھ پیش کر کے مسئلہ کو بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح کھلی کھلی آیت یا حدیث صحیح سے تردید کرنی چاہئے۔ گھر میں بیٹھ کر آوازے کسنا جوانمردوں کا کام نہیں ہے۔

اسی مسئلہ تصویر کی بابت بعض علماء ہند نے علماء مصر کی تقلید میں تصاویر اور فوٹو کی اباحت پر مضمون لکھا اور تصویر و فوٹو کے مباح اور جائز کرنے میں یہاں تک غلو کیا کہ آیت قرآنیہ کو توڑ موڑ کر پیش کرنے میں بھی دریغ نہ کیا۔ اسکے جواب اور رد میں علماء ہند نے ان کے استدلال کی غلطی کو خوب عیاں کیا اور نصوص صحیحہ صریحہ کو تصویر و فوٹو کی حرمت و ممنوعیت میں پیش کیا۔ اس کا جواب آج تک کسی سے نہ بن پڑا تو اب مجوزین و مبیحین نے مانعین تصویر کو برسر غلطی قرار دینا شروع کیا۔ حالانکہ ان کے پاس اباحت تصویر پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ ہم اس وقت اس مسئلہ تصویر پر کچھ لکھنا نہیں چاہتے کیونکہ اس پر اخبار اہلحدیث میں بہت کافی بحث ہو چکی ہے۔ ہاں اتنا ظاہر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ علماء کا کام مسائل شرعیہ کو بیان کرنا اور ان کی اصلی حیثیت کو ظاہر کرنا اور غلط تاویل کو رد کر کے اصلاح کرنا ہے۔ علماء کا کام شریعت میں جدت کرنا مسائل کی ترمیم کرنا اور اپنی طرف سے شریعت گڑھنا نہیں ہے۔ پس ان مسائل پر علماء سے نظر ثانی ڈالنے کی التجا اور درخواست کرنے کا کیا مقصد ہے۔ کیا مضمون نگار صاحب یہ چاہتے ہیں کہ ان مسائل کے اندر وہ لوگ تاویل ناروا اور تحریف کر کے تصویر کو جائز اور سود بنک وغیرہ کو حلال اور جائز و درست کر دیں۔ اور اللہ و رسول کے فرمان کو اپنے قول کے سامنے لغو اور مہمل قرار دیدیں۔ اور اپنی ناقص رائے کو فرمان نبوی اور سنت مصطفوی پر مقدم کر کے حبط اعمال کے مجرم بنیں؟ (اعاذنا اللہ من ذلک)

واللہ العظیم اگر آج کوئی حضرت عمرؓ کے خیال کا شخص ہوتا تو فوراً ایسے لوگوں کے مقابلہ کیلئے شمشیر بکف کھڑا ہو جاتا جو کہ فیصلہ نبوی کے ہوتے ہوئے اس کے تسلیم و انقیاد میں لیت و لعل کر رہے ہیں اور اس فیصلہ سے راضی نہ ہوتے ہوئے اس پر نظر ثانی کی التجا کرتے ہیں وہ بھی امت کے علماء سے جن کا وظیفہ ہی احکام نبوی پر سر جھکانا اور شریعت کے فیصلہ پر برضا و رغبت عمل پیرا ہونا ہے۔ حرمت تصاویر و فوٹو پر کافی سے زائد دلیل بیان ہو چکی ہیں۔ جناب حجۃ الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ میں پرزور تردید کی ہے اور نہایت مدلل طور پر تصاویر کے عمل و استعمال کو حرام لکھا ہے۔ جس کو شوق ہو حجۃ اللہ کا مطالعہ کرے۔

ہاں مضمون نگار صاحب کا یہ کہنا کہ "علوم تشریح الابدان کے لئے فوٹو اور تصاویر کے سوا کوئی دوسرا معتبر ذریعہ مہیا نہیں ہے" محض دعویٰ بے دلیل ہے تصویر اور فوٹو کے ذریعہ افہام و تفہیم کا دستور زیادہ سے زیادہ نصف صدی سے جاری ہوا ہے۔ اس سے پہلے بہت قلیل تھا بلکہ ہندوستان میں کالعدم تھا۔ تو کیا آج تک تمام اطباء اعضاء انسانی و حیوانی کے کوائف و حالات سے بے علم تھے اور ان میں علم تشریح الابدان موجود نہ تھا۔ ضرور موجود تھا اور یقیناً وہ کیفیات اعضاء سے خوب واقف اور اس علم میں ماہر ہوتے تھے۔ پس آج بھی بغیر امداد تصویر اور فوٹو کے یہ کام بخوبی انجام پا سکتا ہے۔ اور مزید تشریح کے لئے بڑی بڑی طبی درسگاہوں اور کالجوں میں مردہ انسان خاص طریقہ سے بحفاظت رکھا جاتا ہے اور افہام و تفہیم کے وقت اس سے مدد لی جاتی ہے۔ ایسی صورت میں فوٹو اور تصویر کا وجود بالکل بے کار ہے۔ اصل کے ہوتے ہوئے نقل کی کیا ضرورت۔ پس اس دعویٰ کا بطلان ظاہر و عیاں ہے۔

اور راقم مضمون کا یہ لکھنا کہ:۔

"جملہ علوم کا انحصار تصاویر و فوٹو صوت کے آلات پہ ہے" سراسر مبالغہ اور ناواقفیت پر مبنی و منحصر ہے۔ جملہ علوم کے افراد میں سے ایک فرد علوم شرعیہ بھی ہے اس کے اندر کہیں بھی ان چیزوں کی ضرورت نہیں پڑتی۔ پس دعویٰ باطل و منقوض ہو جاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ تہذیب یورپ اور مغربی فیشن کے لحاظ سے تہذیب جدید اور نئی روشنی والوں کے نزدیک یہ چیزیں ضروری لازمی اور جزو زندگی قرار دی گئی ہیں اور ان کے رات دن کے استعمال سے دلوں میں اس قدر عزت اور وقعت بیٹھ گئی ہے کہ اب ہزار دلیلیں اور حدیثیں ان کی حرمت پر پیش کیجئے ان کو یقین ہی نہ آئیگا اور ہمیشہ دل میں کھٹک اور کاوش باقی رہے گی۔ ان لوگوں کو کون سمجھائے کہ تصویر اور فوٹو اور اس قسم کی بے شمار اشیاء مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے، اسلام کے سلب کرنے اور مسلمانوں کو شریعت سے دور ڈالنے کے لئے ایجاد ہوئی ہیں۔ اور دور دور ممالک سے ہندوستان میں آتی ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ تصویریں اور فوٹو، مجسمے پتھر، چمڑا، ربڑ وغیرہ کے بنے ہوئے جو بازاروں میں بکتے ہیں، اور آزاد خیال مسلمان ان کو خرید کر اپنے گھروں میں لاتے ہیں اپنے بچوں کے ہاتھوں میں بلا کراہت و نفرت دیتے ہیں ان سے ان کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ لیکن ان کا جو نقصان ہوا وہ شمار سے باہر۔ پیسہ خلاف شرع کام اور معصیت الٰہی میں صرف ہوا۔ گنہگار ہوئے، بچوں کی عادت

مال والانہ لے تو حکومت اس منافع کو اپنے تبلیغی مشن میں جمع کرلیتی ہے۔ جس سے اسلام کو نقصان کا اندیشہ ہے۔ پس ثابت ہوا کہ یہ قسم سود میں داخل نہیں۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ صاحب مال کے کہنے سے کم زیادہ نہیں ہوسکتا بلکہ انہی کی مرضی پر منحصر ہے جب یہ منافع بیع کی صورت میں نہیں اور ربا نہیں ہے تو انحصار صحیح نہ ہوا۔ پس پہلے انحصار کی ضرورت ہے۔ پھر سلسلہ آگے جاری ہوسکتا ہے اگر اس کو ربا میں داخل کریں تو تصریح کی ضرورت ہے کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ الحلال بین والحرام بین یعنی حلال بھی ظاہر اور حرام بھی ظاہر ہے۔ حالانکہ یہ چیز ظاہر نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں اختلاف ہے۔

پس اب حدیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم

ذردونی ما ترکتکم

پر عمل لازم ہے۔ کیونکہ قرآن مجید سے تو نوعیت کا فقدان ظاہر ہے۔ حدیث میں جو قسمیں موجود ہیں یہ ان سے بالکل جدا ہے۔ مشکوۃ شریف میں کتاب الایمان کے اندر ایک حدیث کے آخری الفاظ ملاحظہ ہوں:۔

وامر اختلف فیہ فکلہ الی اللہ عزوجل

(ص۳۱)

یعنی جس امر میں حلال و حرام کے بعد اختلاف ہو اس کو خدا کی طرف سونپ دو۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

راقم:۔ ابوسعید عبدالعزیز مدرس دارالحدیث لدھیانہ

عرب کا چاند سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک غیرمسلم کے قلم سے۔ یوں تو آپ نے اکثر غیر مسلموں کے خیالات ذات رسالت کے متعلق سنے اور پڑھے ہونگے مگر سوامی لکھشمن جی نے تو پورا پورا حق انصاف ادا کردیا ہے پڑھئے اور ضرور پڑھئے۔ ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۲/ ۔ محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

مسئلہ سود بنک اور مسئلہ تصویر پر ایک نظر

(از مولوی ابوطیب عبدالصمد صاحب مبارکپوری)

اخبار اہلحدیث" امرتسر مجریہ ۱۳۔ اگست سنہ رواں میں مذاکرہ بابت سود بنک و تصویر" نظر سے گزرا۔ راقم مضمون نے خود اپنی قلت علمی اور کج فہمی کا کھلے لفظوں میں اعتراف کیا ہے۔ اس مذاکرہ میں بنک کے روپوں کے مصارف وغیرہ کی تفصیل کی گئی ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ بنک کا سود سود محرم (ربا) نہیں ہے پس اس کو جائز و حلال قرار دینا چاہئے۔ لیکن مضمون نگار نے اپنے مدعا کے ثابت کرنے میں سخت پیچ و تاب کھایا ہے جو ان کی تحریر سے ظاہر ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے کہ "بنک کے بارے میں بیع و شراء و ربا ہر سہ امور کا دخل نہیں ہے" اس کے آگے لکھتے ہیں "بنک خالصًا تجارت ہے" مضمون نگار صاحب کے مذکورہ بالا دونوں جملے باہم متعارض و متضاد ہیں۔ اس لئے کہ جب بنک کے بارے میں بیع و شرا کا دخل ہی نہیں ہے تو اس کو خالصًا تجارت کہنا کیونکر صحیح ہوگا۔ یہ عجیب منطق ہے کہ ایک چیز خالصًا تجارت بھی ہے اور اس میں بیع و شرا کا کچھ دخل بھی نہیں ہے۔ پھر راقم مضمون نے لکھا ہے کہ

"ایک کمپنی خواہ پرائیویٹ خواہ سرکاری لوگوں سے روپیہ لیتی ہے اور جہاز، ریل، نہر، ہوٹل وغیرہ تجارتی امور میں لگاتی ہے۔ سارا خرچ نکال کر قریبًا چالیس۴۰ فیصدی اصلی رقم پر منافع ہوتا ہے۔ اس منافع کی تقسیم یوں ہوتی ہے کہ ہر سال تین چار روپیہ فیصدی حساب داروں کو ملتا ہے تاکہ اگر کسی سال منافع کم ہو تو حساب داروں کو چار۴ فیصدی ہی ملتا رہے"

اس تفصیل و تشریح کے بعد بنک کے روپیہ کے داد و ستد کا معاملہ اچھی طرح سمجھ میں آجاتا ہے۔ اب منافع کی بھی حقیقت ظاہر و عیاں ہوگئی۔ اس معاملہ لین دین پر ایک اہم اور غور طلب سوال وارد ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب تمام مصارف نکال کر تقریبًا چالیس۴۰ فیصدی بچتا ہے تو حساب داروں کو فیصدی تین ہی چار روپیہ کیوں ملتا ہے اگر ان کا روپیہ مشترک رکھا گیا ہے تو نفع بھی اسی حساب سے ملنا چاہئے۔ اتنا کم کیوں دیا جاتا ہے یہ ان کے ساتھ ایک قسم کی خیانت اور ناانصافی ہے۔ اور اگر ان کا روپیہ مشترک نہیں رکھا گیا ہے تو یہ اصل مال پر جو زائد رقم ان کو منافع کے نام سے دی جاتی ہے کس چیز کے معاوضہ میں دی جاتی ہے۔ ظاہر ہے یہ کسی چیز کا معاوضہ نہیں ہے پس اس کے سود اور قطعی حرام و ناجائز ہونے میں کیا شبہ باقی رہا۔

حقیقت یہ ہے کہ راقم مضمون نے سود بنک کے جائز اور مباح ہونے پر کوئی شرعی دلیل پیش نہیں کی ہے اور نہ ہی اس کی حلت و اباحت پر کوئی دلیل شرعی موجود ہے۔ اگر مضمون نگار صاحب کے پاس کوئی نص اس کے بارے میں ہو تو ان کو پیش کرنا چاہئے۔ سینہ میں مخفی رکھنے سے کیا فائدہ؟ میرے نزدیک بنکوں کا منافع کسی مسلم شخص کے لئے دو شرطوں کے ساتھ جائز اور حلال ہوسکتا ہے۔ مگر ان شرطوں کا وجود قطعًا محال و ناممکن ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ روپیہ ایسی تجارت اور کاروبار میں لگایا جائے جو کہ شرعًا جائز و درست ہو۔ ممنوع اور ناجائز کام کے ذریعہ وہ منافع حاصل نہ ہوا ہو۔ مثلًا سود کے ذریعہ یا شراب اور دیگر حرام شے کی تجارت کے ذریعہ نہ حاصل ہوا ہو۔

دوسری شرط یہ ہے کہ کمپنی اپنا تمام خرچ نکال کر جسقدر بچے حساب داروں اور حصہ داروں کو حصہ رسدی کے مطابق پورا پورا دیدے نہ کہ اکثر حصہ خود ہی رکھ لے، اور حساب داروں اور شرکاء کو برائے نام تھوڑی سی رقم دیکر ٹال دے۔ الغرض جب تک ان دونوں

فتاویٰ

س ع ۱۴۴ } قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ غیب کی بات سوائے خدا تعالےٰ کے کوئی نہیں جانتا ہے مگر دیکھنے میں آتا ہے کہ غیب کی بات نجومی لوگ بھی جانتے ہیں۔ سورج گرہن و چاند گرہن اور زمین میں جو پیش گوئی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں تاریخ و فلاں وقت سورج گرہن و چاند گرہن و زمین کپ ہوگا اور وہ ٹھیک ہو جاتا ہے اس کا کیا سبب ہے؟

(علی حسن خان۔ ضلع مظفرپور)

ج ع ۱۴۴ } حساب و شمار علم نجوم سے پتہ لگاتے ہیں جو ضروری نہیں کہ درست ہو۔ نظام شمسی و قمری ایک حساب سے چلتا ہے۔ اور اس حساب میں مہارت رکھنے والے اس حساب سے پتہ دیتے ہیں کہ اب یہ نظام اس طرح چلے گا۔ جیسے طبیب بعض دیگر اندرونی امراض کا پتہ دیتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ :-

والشمس تجری لمستقر لھا وقال والقمر قدرناہ منازل

س ع ۱۴۷ } تصویر گھر میں رکھنا جائز ہے یا ناجائز

(سائل مذکور)

ج ع ۱۴۷ } تصویر کا گھر میں رکھنا حدیث [illegible] آیا ہے۔ اللہ اعلم!

س ع ۱۴۸ } بائسکوپ اور تھیٹر کا تماشہ دیکھنا جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور)

ج ع ۱۴۸ } ایسے تماشوں کا دیکھنا لغو ہے۔ اور لغو سے بچنا چاہئے۔ لقولہ تعالیٰ۔ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ یعنی مؤمن لغویات سے اعراض کرتے ہیں۔ اللہ اعلم!

س ع ۱۴۹ } قرآن سے ہاتھ سینہ پر یا زیر ناف باندھنا کہیں ثابت ہے یا نہیں۔ شیعہ لوگ ہم سے قرآن سے دلیل مانگتے ہیں۔ (سائل مذکور)

ج ع ۱۴۹ } حضرت علی رضہ سے مروی ہے کہ وہ آیت فصل لربک وانحر (سورہ کوثر) کا معنی کرتے ہیں کہ نماز پڑھو اور سینے پر ہاتھ باندھو۔ اللہ اعلم!

س ع ۱۵۰ } کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کسی مسلمان کی امانت کو آدمی بلاحکم مالک کے لیجائے اور اپنے کام میں خرچ کرے وہ حلال ہوا یا حرام اور ایسے ظالم سے صاحب سلامت کرنا و خلط ملط رکھنا اور اس کے احکام میں امداد کرنا جائز ہے یا ناجائز

(سائل مذکور)

ج ع ۱۵۰ } امانت کو بلا اجازت اپنی ضرورت پر خرچ کرنا خیانت ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے

لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم

یعنی اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو اور خود اپنی امانتوں میں بھی خیانت نہ کرو۔

دوسری جگہ ارشاد ہے کہ امانتیں مالکوں کو ادا کر دیا کرو۔ اللہ اعلم!

س ع ۱۵۱ } کیا بوقت ضرورت سونے یا چاندی کا خول دانت پر چڑھایا جا سکتا ہے؟

(ایم حشمت علی خریدار اہلحدیث ۱۱۸۴۱)

ج ع ۱۵۱ } ضرورت کے لئے دانت پر خول چڑھانا جائز ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کا ناک ٹوٹ جانے پر سونے کا ناک لگوانے کا ارشاد کیا تھا۔ عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ میرے باپ کا دانت ٹوٹ گیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے سے بندھوانے کا حکم دیا۔ (طبرانی)

کذا فی ہدایہ۔ اللہ اعلم!

س ع ۱۵۲ } میرے پاس قمیص، پائجامہ کوٹ وغیرہ ہے۔ گرمی کی وجہ سے ایک رومال اوڑھ کر اور پائجامہ پہن کر نماز پڑھتا ہوں۔ نصف حصہ پیٹ کا اور ناف کے نیچے چار انگل کبھی دو انگل کھلا رہتا ہے۔ ایسی حالت میں نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

(ایک اہلحدیث کا خریدار)

ج ع ۱۵۲ } ستر کی جگہ کو ڈھانپ کر نماز پڑھے تو نماز ہو جائے گی۔ مگر افضل یہ ہے کہ کپڑے پہن کر نماز پڑھے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زیادہ عمل اسی پر رہا ہے۔ اللہ اعلم!

س ع ۱۵۳ } نماز وتر کبھی ایک کبھی تین کبھی پانچ رکعت پڑھتا ہوں۔ ثواب کس میں زیادہ ہے؟

(سائل مذکور)

ج ع ۱۵۳ } ہر سہ طرق کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثبوت ملتا ہے۔ جس طرح چاہو عمل کرو۔ ثواب زیادہ عبادت میں ہے۔ اللہ اعلم!

فتاویٰ نذیریہ ۔ مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ اس ضخیم کتاب میں ہر سوال کا جواب قرآن اور حدیث کے مطابق درج کیا گیا ہے۔ ہر اہلحدیث گھر میں اس کا موجود رہنا از حد ضروری ہے۔ اس کی دو جلدیں ہیں۔ قیمت بجائے ۱۸ روپے کے ۱۲ روپے۔ محصول علاوہ۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲

حافظ ابن حجر رحمہ کا قول نقل کیا ہے :-

وفیہ جواز الخصی۔ یعنی اخیرہ میں اخصاء جائز ہے "

الحاصل مولوی صاحب موصوف نے جواز اخصاء بہائم کے متعلق جو کچھ خامہ فرسائی کی ہے وہ صحیح اور مسکت خصم نہیں ہے۔ اور حق و صواب یہ ہے کہ اخصاء بہائم مطلقاً حرام و ناجائز ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث مرفوع صحیح و صریح اسی پر دال ہے۔ وھو ھذا۔

اخرج البزار باسناد صحیح من حدیث ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صبر الروح ومن اخصاء البھائم نھیا شدیدا

کذا فی النیل۔

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی روح کو نشانہ بنانے اور جانوروں کے خصی کرنے سے سخت منع فرمایا ہے۔

ھذا کلہ ماعندی واللہ اعلم بالصواب۔

خراب ہوئی۔ غیروں کی تجارت کو فروغ ہوا۔ اور آپ کو خبر بھی نہ ہوئی۔ اسی طرح اور بہت سی چیزیں ہیں جن سے ملک کو نقصان پہنچتا ہے۔ لیکن قوم کو اس کا احساس نہیں ان کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔

مجھ کو راقم مضمون کے اس جملہ سے کہ علماء ان مسائل پر عمیق نظر ڈالیں۔ بہت رنج اور افسوس ہے کہ نصوص صریحہ کو دیکھ کر سن کر دل کو اطمینان نہیں ہوتا۔ تشفی نہیں ہوتی دل میں خلش باقی رہتی ہے اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح مسئلہ کی ہیئت بدل جائے اور خواہش نفسانی کے موافق ہو جائے۔ ایسے لوگ یاد رکھیں ارشاد ربانی ہے:۔

فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما۔ فقط۔

عدم جواز اخصاء بہائم

(از مولوی ابو صمصام عبد السلام صاحب مبارکپوری)

"جواز اخصاء بہائم" کے عنوان سے ایک مضمون اخبار اہلحدیث بابت ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۶۵ء میں نظر سے گزرا لطف یہ ہے کہ راقم مضمون (مولوی گلزار احمد صاحب مالہی) نے جواز اخصاء کے ثبوت میں کوئی صریح حدیث صحیح یا ضعیف نقل نہیں کی ہے اور جو دو حدیثیں نقل کی ہیں ارباب علم و فہم کی نگاہ میں جواز یا عدم جواز اخصاء سے ان کا کوئی تعلق نہیں اور نہ میری نقل کردہ حدیثوں کا کوئی معقول اور مسکت جواب دیا ہے۔ بہر کیف مولوی صاحب موصوف نے جو کچھ لکھا ہے اس کا جواب ملاحظہ کیجئے۔

آپ نے جواباً لکھا ہے:۔

"نیز حکیم صاحب کی نقل کردہ حدیث مرفوع (عدم جواز اخصاء بہائم) ابن عباس کی تاویل کی احتمال ہے کیونکہ حدیث مرفوع منقولہ میں "وعن اخصاء البهائم" ہے اس سے عام بہائم مراد نہیں۔ جبکہ ممکن ہو کہ ذبیحہ بہائم اس سے مستثنیٰ ہو۔"

میں کہتا ہوں مولوی صاحب کا ذکر کردہ احتمال بہت رکیک کمزور اور غیر ظاہر ہے جو اہل علم و بصیرت کے نزدیک لائق توجہ و التفات نہیں۔ کیونکہ جیسے حدیث ابن عباس میں نهى عن صبر الروح سے ہر ذی روح کے نشانہ بنانے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے ویسے ہی وعن اخصاء البهائم سے مطلقاً ہر جانور کے خصی کرنے کی بھی ممانعت ثابت ہوتی ہے ماکول ہو یا غیر ماکول اور صغیر ہو یا کبیر۔ چنانچہ مولانا عبد الرحمٰن محدث مبارکپوری علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے:۔

قلت يدل على عدم جواز اخصاء البهائم مطلقا صغيرة كانت او كبيرة ماكولة كانت او غير ماكولة ما اخرجه البزار الخ (تحفة الاحوذی ص ۱۶۹ ج ۲) اور علامہ قاضی شوکانیؒ نے حدیث ابن عمرؓ (نهى عن اخصاء الخيل والبهائم) کے تحت میں لکھا ہے:۔

فيه دليل على تحريم خصي الحيوانات وقول ابن عمر فيها نماء الخلق اى زيادته اشارة الى ان الخصي تنمو به الحيوانات ولكن ليس كل ما كان جالبا للنفع يكون حلالا بل لابد من عدم المانع وايلام الحيوان ههنا مانع لانه ايلام لم ياذن به الشارع بل نهى عنه انتهى (احوذی ص ۱۶۹ ج ۲)

اور دوسرا احتمال مولوی صاحب نے یہ لکھا ہے:۔

"یا نسل کی کمی کے ڈر سے منع کر دیا ہو جیسا کہ حکیم صاحب کی منقولہ حدیث دوسرے ابن عمرؓ سے واضح ہوتی ہے۔ عن ابن عمر قال نهى عن اخصاء الخيل الخ (الی قولہ) ہاں اخصاء الخیل کے ذکر کرنے سے ضمناً ہر بہائم کی اخصاء منع معلوم نہیں ہوتی۔"

میں کہتا ہوں یہ احتمال بھی بالکل نحیف و کمزور و خلاف ظاہر ہے۔ اور صحیح و ظاہر یہ ہے کہ ممانعت اخصاء کا سبب ایلام اور ایذا ہے۔ اور ایلام و ایذا سے شارع علیہ السلام نے منع فرمایا ہے۔ کما قال الشوکانی ومر عبادته سابقا۔ اور ابن عمر کی حدیث میں خیل کے بعد والبهائم بھی مذکور ہے۔ جو بالاطلاق ہر بہائم ماکول و غیر ماکول و صغیر و کبیر کو شامل ہے۔ پس مولوی صاحب کا اس حدیث کی رُو سے ذبیحہ بہائم کو مستثنیٰ سمجھنا ٹھیک نہیں۔

اب رہا مولوی صاحب کا احادیث کبشین موجوئین سے جواز اخصاء بہائم پر دلیل پکڑنا۔ سو واضح ہو کہ اُن احادیث سے آپ کا استدلال بالکل غلط ہے۔

اولاً اس وجہ سے کہ کبشین موجوئین کی تمام احادیث سخت ضعیف اور ناقابل احتجاج ہیں۔ کما اثبت شیخنا المبارکفوری رحمه الله فی رسالته ارشاد الهائم۔

اور ثانیاً اس لئے کہ اُن احادیث کی صحت فرض کر لینے کے باوجود اُن سے مولوی صاحب کا مطلب و مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ آپ کا یہ تحریر فرمانا

"اگر ہر بہائم کے منع فرماتے تو منزوع الانثیین دو مینڈھا موٹا چربی دار سینگ دار چتکبرا کے لئے قربانی کا ارادہ نہ کرتے۔"

بے دلیل اور بے ثبوت دعویٰ ہے۔ اگر مولوی صاحب اس کی کوئی صحیح دلیل رکھتے ہوں تو پیش کریں۔ ؎

دعویٰ اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے

واضح ہو کہ اصول حدیث میں یہ بات محقق ہے کہ کسی فعل پر جو آپ کے سامنے کیا گیا ہو اس پر آپ کا سکوت فرمانا بے شک اُس فعل کے جواز کی دلیل ہے۔ مگر کوئی ایسا فعل جو آپ کے حضور میں نہیں کیا گیا لیکن وہ فعل جس چیز کے ساتھ متعلق ہو اور وہ آپ کے حضور میں لائی گئی ہو اور آپ نے اس فعل پر سکوت کیا ہو یا اس کو خریدا یا اسکو استعمال کیا ہو تو اس صورت میں آپ کا سکوت کرنا یا اس کو خریدنا یا اسکو استعمال کرنا اس فعل کے جواز کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ جیسے یہی خصی شدہ کی قربانی کرنی۔ آپ کا خصی شدہ جانور کی قربانی کرنی اخصاء بہائم کے جواز کی دلیل نہیں ہے۔ خاصکر ایسی صورت میں کہ اخصاء کی ممانعت آپ سے ثابت ہے فافهمه وتدبر فيه اور یہی وجہ ہے کہ شیخنا مولانا مبارکپوری مرحوم نے تحریر فرمایا ہے:۔ وفي هذا الاستدلال نظر كما لا يخفى على المتامل۔ (احوذی ص ۱۶۹ ج ۲)

ہاں البتہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خصی شدہ جانور کی قربانی جائز ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے

ملکی مطلع

تثلیث سے تربیع

اہلحدیث مورخہ ۱۸ دسمبر ۳۶ء میں بعنوان "پنجاب میں اسلامی تثلیث" ایک نوٹ لکھا تھا۔ جس میں یہ بتایا تھا کہ پنجاب کی مسلم آبادی کے سیاسی میدان میں تین گروہ کام کر رہے ہیں۔ (۱) مسلم لیگ۔ (۲) احرار۔ (۳) نیلی پوش۔ مگر یہ افسوس کا مقام ہے کہ مسیحی تثلیث کے اقانیم تو باہمی متفق بتائے جاتے ہیں۔ لیکن اس پنجابی تثلیث کے ارکان باہمی متضاد ہیں۔ اس نوٹ لکھنے کے بعد خبر ملی ہے کہ ایک شاخ اس تثلیث کی اور پیدا ہو گئی ہے جس کا مخرج نیلی پوش ہی ہیں۔ اس شاخ کا سرگروہ بابو خدا بخش اظہر اسسٹنٹ ایڈیٹر "زمیندار" ہے۔ جس نے سنہری مسجد لاہور میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مسلم لیگ اور نیلی پوش (مجلس اتحاد ملیہ) جس کا میں سکرٹری ہوں نافرمانی کرنے کو پسند نہیں کرتے مگر میں انفرادی طور پر طیار ہوں۔ چنانچہ آپ معہ دو رضا کاروں کے نعرے لگاتے ہوئے مسجد شہید گنج کو چلے گئے۔ وہاں پہنچنے سے قبل ہی راستہ میں گرفتار کر لئے گئے۔ اسکے بعد معلوم نہ ہو سکا کہ اس کا سلسلہ جاری رہے گا یا بند ہو جائیگا۔ ادھر احرار کا بھی ایک سرگروہ چند رضا کاروں کے ہمراہ جمعہ کے روز گرفتار ہو گیا۔

یہ بھی خبر اخباروں میں آ چکی ہے کہ مولوی ظفر علی خان صاحب لیڈر نیلی پوشاں اپنے ہم خیالوں کے کہنے سے سول نافرمانی کی مخالفت اور احرار کی تردید میں تقریر کر رہے تھے کہ لوگوں نے ان کی مخالفت کی اور نہ صرف مخالفت کی بلکہ بد اخلاقی سے بھی پیش آئے۔ جس کا ہمیں سخت افسوس ہے۔ غرض مسجد شہید گنج کا معاملہ مسلمانان پنجاب میں عموماً اور لاہور میں خصوصاً اچھا خاصہ موجب فساد ہو رہا ہے۔ آیندہ کا علم خدا کو ہے۔ کوئی نہیں جانتا نہ کہہ سکتا ہے کہ ہائی کورٹ کا فیصلہ کیا ہوگا۔ لیکن باستقرا تاریخی واقعات اور باتباع تعلیم قرآن و حدیث ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو طریق ان اصحاب اسلام نے اختیار کر رکھا ہے وہ کامیابی کا راستہ نہیں ہے۔ قرآن مجید کی حکیمانہ تعلیم ملاحظہ ہو:۔

لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ

اے مسلمانو آپس میں نزاع اور جھگڑا نہ کیا کرو ورنہ تم پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا بگڑ جائیگی۔

مذہبی کتاب کی حیثیت سے صرف ارشاد لَا تَنَازَعُوْا کافی تھا۔ لیکن اتنا کہنا ایک حکم کی شکل میں رہتا۔ حکیم مطلق نے اس ضروری حکم کی مخالفت کا نتیجہ بھی بتا دیا کہ تم اپنے مقصد میں پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا بگڑ جائے گی۔ ناممکن ہے کہ واقعات اس حکیمانہ تعلیم کی تردید کر سکیں۔ ہم حیران ہیں اور ہماری حیرت کی حد نہیں ہے کہ ان باہم متضاد دین اصحاب نے افراد اسلام کو اتنا عقل سے خالی کیوں سمجھ رکھا ہے کہ ان کی ان حرکات بیجا کو جانچنے کا کسی کو سلیقہ ہی نہیں۔ مسجد کا نام رکھ کر ایک دوسرے کی توہین و تذلیل اتنی کرتے ہیں کہ کوئی کافر مومن کی اور مومن کافر کی بھی اتنی تذلیل نہ کرتا ہوگا۔ کہنے کو تو کہتے ہیں کہ ہم مذہبی کام کر رہے ہیں۔ ہم کسی کے دل کا حال نہیں جانتے اسے تو علیم بذات الصدور ہی جانتا ہے۔ ہاں ظاہری حالات پر حکم لگا سکتے ہیں کہ یہ فسادات شرعی تعلیم کی رو سے ہرگز جائز نہیں۔ حدیث شریف میں بعض دعائیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس مضمون کی بھی آئی ہیں کہ آپ شماتت اعداء سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ ہم ان مسلم جماعات سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ آپ کی اس لڑائی سے اغیار کو خوشی ہوتی ہے یا نہیں جس سے پناہ مانگنے کا ارشاد حدیثوں میں وارد ہے۔

لاہور کا آریہ اخبار "پرتاپ" چاہے کیسا ہی مخالف ہے مگر یہ فقرہ اس کا بالکل صحیح ہے۔ لکھتا ہے:۔

"افسوس ہے تو اس بات کا کہ ابھی ہمارے مسلمان بھائی اس قدر بیدار نہیں ہوئے کہ اپنے لیڈروں کی شاطرانہ چالوں کو سمجھ سکیں وہ ان کی انگلیوں کے اشاروں پر ناچنے لگتے ہیں۔ جس کا نتیجہ آخر میں یہ ہوتا ہے کہ ساری کی ساری قوم کو نادم ہونا پڑتا ہے۔" (پرتاپ ۲۹۔ دسمبر ۳۶ء)

بالکل صحیح ہے۔ ہمیں افسوس اس بات کا ہے کہ اب مسلمانان پنجاب میں کوئی سرکردہ لیڈر ایسا نہیں ہے جس کی بات سب پر برابر مؤثر ہو۔ بلکہ حدیث شریف

اعجاب کل ذی رای برایہ

کے ماتحت ہر پارٹی اور اس کا ہر فرد اپنے خیال میں مگن ہے۔ ہندوستان کی تاریخ بتاتی ہے کہ مغربی حملوں کے وقت ہندوستان اتنا کمزور نہ تھا کہ معمولی حملوں میں مغلوب ہو جاتا۔ مگر مہاراجگان ہندوستان کی آپس کی پھوٹ نے حملہ آوروں کو اتنی قوت بخشی جتنی خود ان میں موجود نہ تھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرمان خداوندی فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ ان کے حق میں خوب جلوہ نما ہوا۔ اسی طرح انگریزی فتوحات کا حال ہے۔ لارڈ کلائیو ایک دفعہ اپنے کثیر التعداد مخالفین کے مقابلے میں جنگ آزما تھا۔ حالانکہ اس کے پاس کل چھ ہزار فوج تھی۔ جس میں ۲ ہزار انگریزی اور چار ہزار دیسی نوجوان تھے۔ اتنی قلیل فوج کا اتنے وسیع ملک میں غالب اور قابض ہو جانا بھی ہندوستانیوں کے باہمی تفرق انفصال کا رہین منت ہے۔

اسی طرح پنجاب کی تاریخ خالصہ بھی قرآن شریف کی تفسیر بتانے کو کافی ہے۔ سکھوں کی فوجی طاقت اتنی زبردست تھی کہ انگریز اپنی ساری طاقت کے ساتھ اس کو مغلوب نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن وہی پھوٹ کا کڑوا پھل جو خالصہ میں ناخالص ہو کر آیا تو قرآن مجید کی حکیمانہ تعلیم وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ نے پورا اثر دکھایا کیا لاہور کا اسلامی مثلث بلکہ مربع قرآن مجید کی تعلیم اور تاریخی واقعات کی تردید کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

ایک حدیث اسی وقت میرے دل میں آئی ہے۔ ارشاد ہے:۔ ما هلك قوم قبلكم حتى اوتوا الجدل

متفرقات

بہی خواہان "اہلحدیث" کی توسیع اشاعت کا خاص خیال رکھا کریں۔ فی زمانہ توحید و سنت کی اشاعت جس قدر اہمیت رکھتی ہے وہ ناظرین سے مخفی نہیں۔

مقدمۂ حملہ ۲۳ دسمبر کو حملہ قاتلانہ کا مقدمہ زیر دفعہ ۵۱۲ ضابطہ فوجداری پیش ہو کر میرا بیان اور گواہوں کی شہادتیں قلم بند ہوگئیں۔ ملزم تاہنوز مفرور ہے۔ ناظرین دعا کریں خدا انجام بخیر کرے۔

(ابوالوفاء)

حاجیوں کا جہاز "المدینہ" بمبئی سے ۳۔ جنوری ۱۹۳۸ء کو جدہ کی طرف روانہ ہوگا۔ جس کے اول اور دوم درجوں میں پچیس پچیس مسافروں کے لئے اور تیسرے درجے میں ۹۵۰ مسافروں کے لئے گنجائش ہوگی۔

تقریظات

الانصاف فی رفع الخلاف المعروف بہ خاتمہ اختلاف۔ مؤلفہ مولوی ابو محمد عبدالجبار صاحب صدر مدرس مدرسہ مصباح القرآن والسنت کھنڈیلہ۔ اس کتاب میں فاضل مؤلف نے اہل حدیث اور احناف کے مابین مشہور حدیثی و فقہی مسائل کو نہایت محققانہ پیرائے میں بحق اہل حدیث حل کیا ہے۔ قرآن و حدیث سے استدلال کرنے کے علاوہ اپنی تائید میں علمائے سلف و خلف احناف کو بھی پیش کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۰؍ محصول علاوہ۔ ملنے کا پتہ: حکیم ابو محمد عبدالستار ریاست کھتیڑی ضلع جے پور۔ تحصیل داتی راجپوتانہ۔

مناسک حج مؤلفہ حاجی امیر احمد علوی بی۔ اے کاکوری۔ اس رسالہ میں قابل مؤلف نے سفر حج اور ارکان و مناسک حج کے متعلق بیش بہا معلومات بہم پہنچائے ہیں۔ جن کا علم حاصل کرنا ہر ایک حاجی کے لئے ضروری ہے۔ قیمت مرقوم نہیں۔ غالباً تین چار آنے ہوگی۔ ملنے کا پتہ: ذکی احمد علوی نمبر امیر محل لائبریری۔ نصیر باغ۔ کاکوری۔ ضلع لکھنؤ۔

اسلام کا نمبر شی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ کے ماہوار رسالہ اسلام کے سلسلہ میں ایک مستقل رسالہ اس نام کا شائع ہوا ہے جس میں ختم الانبیاء سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر اس حیثیت سے بحث کی ہے کہ آپ کی زندگی ہر سیاسی و مذہبی آدمی کے لئے صحیح طریق عمل سکھاتی ہے اور آپ نے ہر ضرورت کو بوجہ اتم پورا کیا، جس کی آج زمانہ کو ضرورت ہے۔ اس پر مودنین یورپ بلاد ہند کے مقتدر لیڈروں کی آراء تحریر کی ہیں۔ رسالہ عام فہم اور مفید ہے۔ قیمت مرقوم نہیں غالباً مفت ہے۔ ملنے کا پتہ: محمد عبدالحی ناظم جمعیۃ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

ہندی مسیحی اور ذات پات یہ رسالہ عیسائی مصنف "المائدہ" لاہور کے ایڈیٹر کی طرف سے شائع ہوا ہے جس میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ مسیحی مذہب میں ذات پات کی تمیز نہیں مگر ہندوستانی کے مسیحیوں میں یہ رواج پایا جاتا ہے، حالانکہ یہ رسم ہندو دھرم کی ایجاد اور ہندو عقیدہ کا ضروری جزو ہے اور مسیحی عقیدہ کے بالکل خلاف ہے۔ اس لئے مصنف نے ہندو دھرم میں ذات پات کا امتیاز ان کی کتب سے ثابت کیا ہے۔ ۲۸ صفحے کی کتاب ہے، قیمت ۱؍ ملنے کا پتہ: ایم کے خان۔ بیڈن روڈ لاہور

خطبۂ عید الفطر یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جس میں عید الفطر کے پڑھنے کے لئے ایک خطبہ درج ہے۔ قیمت ۱؍ مع محصول ۱؍ ملنے کا پتہ: انجمن منور الاسلام باغبانپورہ۔ لاہور

الایثار اس رسالے میں ثابت کیا گیا ہے کہ وتر نماز تین سے کم ایک رکعت اور تین سے زیادہ پانچ سات اور نو ۹ رکعات بھی آنحضرت صلعم اور صحابہ کرام سے ثابت ہیں۔ نیز یہ کہ وتروں کی نماز واجب ہے۔ قیمت مرقوم نہیں ضخامت ۳۲ صفحات۔ سائز ۱۸×۲۲۔ کتابت طباعت دیدہ زیب ہے۔ ملنے کا پتہ: دفتر اخبار محسنی صدر بازار دہلی۔

مضامین آمدہ محمد ایوب (نثر و نظم) محمد ابراہیم۔ عبدالکریم جتوئی۔ عبدالرحیم متشدد۔ سید عبدالغفار رضوی۔ ابو نعیم محمد عبدالرحیم۔ عبدالرحمن فضل آبادی۔

قاضی منظور حسین صاحب جن کی علالت کی خبر پچھلے پرچے میں دی جا چکی ہے۔ ابھی تک بوجہ ضعف جسمانی دفتر میں کام کرنے کے قابل نہیں ہوئے۔ ناظرین ان کی کامل صحت کے لئے بارگاہ رب رحیم دعا کریں۔ (محرر دفتر اہلحدیث)

شمع توحید

شمع توحید کا ذکر "اہلحدیث" کے سابقہ پرچوں میں ہوتا رہا ہے۔ یہ وہ رسالہ ہے جسے حملۂ قاتلانہ کی یادگار میں شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ اس کی چندہ کی فہرست مندرجہ سابقہ ۷۱ ہے۔ اس سے آگے ۲۷ دسمبر تک درج ذیل ہے:

شیخ عبداللہ دیور ضلع کرشنا	۲؍
جناب عبدالمجید خان صاحب احمد آباد	۱؍
جناب ظہور احمد صاحب جبل پور	۱؍
مولوی ابوالوفا محمد مصطفےٰ صاحب اجمیری	۱؍
حکیم عبدالرحیم صاحب نظام آبادی	۵؍
جناب عبدالحمید صاحب بدھوانہ جھنگ	۱۲؍
میزان	۹۰

احباب کرام توجہ کر کے چندہ کی حرکت کو تیز کریں۔ رفتار بہت سست ہے۔

جلسہ تعزیت چوہدری فتح محمد صاحب سکرٹری مدرسہ محمدیہ بالاڑی۔ ریاست دھول پور کے انتقال پُر ملال پر اظہار رنج و افسوس کرنے کے لئے ۱۳ شوال کو مدرسہ مذکور میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں آپ کے بجائے فرزند احسان محمد صاحب کو مرحوم کی جگہ بالاتفاق سکرٹری منتخب کیا گیا (خاکسار عبدالرحیم نائب مدرس مدرسہ بالاڑی ریاست دھول پور)

(باقی متفرقات صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

(باقی متفرقات صفحہ ۱۹ پر)

مومیائی

معصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲؎۔ آدھ پاؤ ۳؎۔ پاؤ بھر ۹؎ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب ابراہیم میاں صاحب جگدل:- آپکے یہاں سے چند مرتبہ مومیائی منگایا تھا۔ خدا کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ مہربانی فرما کر تین چھٹانک اور روانہ فرمائیں۔ (۳۰ اکتوبر)

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سندر پور (بنگال)

کئی ایک آدمیوں کو مومیائی منگوا کر دے چکا ہوں تمام اقسام کی بیماری کو فائدہ ہورہا ہے۔ اب ثناء اللہ صاحب انتول کے نام ڈھائی چھٹانک اور حاجی قدرت اللہ صاحب کے نام ایک پاؤ مومیائی کے علاوہ اور مندرجہ خط دوائیں بھی بھیجدیں۔

(۲۱ و ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان پلیڈر انسٹرڈ دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلاصرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائینگے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ اندازاً پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے:- نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ رو ہے (گرنیولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہوجاتی ہیں۔ اس کے استعمال سے دفعہ ہوجاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہوجاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

صحت و تندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہوجاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۱؎۔ محصول ڈاک ۳؎ نمونہ ۳؎ (منگوانے کا پتہ)

منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت حاصل کرو

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

(۲۸۵)

اشتہار زیر دفعہ ۲۰ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت چوہدری محمد علی صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم سرگودھا

نمبر مقدمہ ۱۷۴۔
جگن ناتھ ولد بابو امیر چند ساکن مدرشاہ پور۔ مدعی
بنام لکھمی شا مداس وغیرہ۔
دعوےٰ ۱/۰۰۔

بنام گوردھن ولد لکھمی شامداس ذات بلہ ساکن حال امرتسر کٹڑہ ہری سنگھ بر دکان تلسی داس سونچ پرکاش آڑھتیان

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی گوردھن داس مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام گوردھن داس مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر گوردھن داس مذکور تاریخ ۱۳ ۱/۳۸ کو مقام مدرشاہ پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اسکی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۶ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم　　مہر عدالت

نوٹ:- برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم نہیں روانہ کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

کوئی قوم تم سے پہلے ہلاک نہیں ہوئی مگر اس وقت جب ان میں جھگڑا باہمی پیدا ہوا۔"

یہ حدیث اور قرآن مجید کی آیت ہمیں یقین دلاتی ہے (خدا نہ کرے) کہ یہ مثلث مربع اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوگا۔ خدا ہماری غلطیوں کو معاف کرے اور ہماری مراد برلائے۔ آمین! ع

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

فلسطین میں آہ و بکا

فلسطین میں جو کسی زمانہ میں اسلامی حکومت کے ماتحت تھا۔ ترکوں کا پھریرا اُڑتا تھا۔ جنگ عظیم میں اہل فلسطین کی بے وفائی سے یورپین طاقتوں کے ماتحت چلا گیا۔ چنانچہ آج کل برطانیہ کے آہنی پنجے میں جکڑا ہوا ہے۔ برطانیہ نے اپنی حکمت عملی سے اس کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک حصہ پر یہودیوں کی حکومت تجویز کی اور ایک پر عرب مسلمانوں کی۔ درمیان میں اپنا حصہ رکھا۔ عرب مسلمان اس کو بطلان وعدہ جان کر ناپسند کرتے ہیں۔ ان کی ناپسندیدگی حکومت کے ساتھ جنگ وجدل تک پہنچ گئی ہے۔ یہ بات ہر ایک اعلیٰ ادنیٰ کو معلوم ہے کہ حکومتوں کے سامنے دلائل کام نہیں آتے۔ لومڑوں کا وفد ہزار کی تعداد میں مل کر بھی شیر کے سامنے دلائل دے کہ آپ ہم پر دست درازی نہ کیا کریں آخر ہم بھی آپ کی طرح خدا کی مخلوق ہیں۔ شیر کی طرف سے اس کا یہی جواب ہوگا کہ بکومت، تم اسی لئے ہو کہ میں تم کو کھاؤں اور تم چوں نہ کرو۔ فلسطین کے عرب مسلمان (جن کے ساتھ عیسائی بھی شریک ہیں) عرصے سے آہ و بکا کر رہے ہیں اور اپنے حقوق بتا کر فلسطین کو آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن انہیں کیا معلوم کہ برطانیہ بھی اپنے دل و دماغ میں کچھ مقصد رکھتا ہے۔ جب تک اس کی طاقت ہے وہ اپنا مقصد پورا کرنے میں کوشاں رہے گا۔ لیکن تاریخ دنیا بتا رہی ہے کہ جہاں راعی اور رعایا میں اتنا اختلاف پیدا ہو جائے جتنا فلسطین میں ہے۔ وہاں امن امان نہیں رہ سکتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آخر کار حکومت کو جھکنا ہی پڑتا ہے۔ شیخ سعدی نے اپنی حکیمانہ تعلیم میں اسکے متعلق ایک ایسا شعر لکھا ہے جو تنہا اس مطلب کے لئے کافی ہے۔ وہ یہ ہے۔ ؎

رعیت چو بیخ است و سلطاں درخت
درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

ہمیں اہل فلسطین کی تکلیفوں میں ان سے ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا ان کی تکلیفات کو جلد دور کرے گو حسب تعلیم قرآن ہمارا یہ بھی یقین ہے کہ جو تکلیفات ان پر آئی ہیں وہ آیت ماکسبت ایدیکم کے ماتحت ہیں خدا ان کی اور ہماری غلطیاں معاف کرے۔

چین و جاپان

جیسا کہ خیال تھا جاپان چین کو بے جان کر چکا۔ ادھر چین کے دوست ابھی تک اس سے ہمدردی کا اظہار کئے جا رہے ہیں۔ مگر عملاً میدان میں کوئی نہیں اترتا۔ بلکہ بزبان حال یوں کہے جاتے ہیں۔ ع

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

[اصل متن پر: تجرطامہ جا بچہ سولی رام بھلی کریگا]

اب خبر آئی ہے کہ روسی ہوائی جہاز چین کی مدد کو آگئے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ خبر بھی ہے کہ روس چین کی مدد اس شرط پر کریگا کہ چین بولشوزم کو منظور کرے۔ یعنی روسی طرز حکومت کو گورنمنٹ چین جاری کرنے کا وعدہ کرے۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ شرط متحقق نہیں ہو سکتی کیونکہ چین کی حامی طاقتوں میں جیسا کہ اخبارات کا بیان ہے۔ روس۔ فرانس اور انگلستان تینوں ہیں۔ اور ان تینوں حکومتوں کے اصول حکومت الگ الگ ہیں فرانس اور انگلستان بولشویزم کے سخت مخالف ہیں پھر اگر چین بولشویزم کو مان لے تو روس کا مدد کرنا تو ممکن ہے مگر فرانس اور انگلستان کی طرف سے امداد مشکل ہے۔ کیونکہ بولشویزم ان دونوں سلطنتوں کی طرز حکومت کے خلاف ہے۔ اس لئے کوئی شرط ایسی نہیں پیش ہو سکتی جو باہم متنازع ہو۔ علاوہ اسکے ان حکومتوں کا طریق عمل یہ نہیں کہ عین موقع پر شرط شروط کریں بلکہ سالہا سال پہلے شرائط طے ہو جاتی ہیں۔ اس لئے یہ خبر جو شرط کے متعلق ہے ہمارے خیال میں صحیح نہیں ہے۔

جاپان کافی حصہ چین کا دبا چکا ہے۔ جاپان کی عقلمندی اب اسی میں ہے کہ وہ آگے نہ بڑھے ورنہ اسکو نقصان کا خطرہ ہوگا۔ آگے۔ ع

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

قابل توجہ جماعت اہلحدیث ہند

(از مولوی عبد الرحمن صاحب سکرٹری انجمن اہلحدیث شورکوٹ ضلع جھنگ)

ناظرین "اہلحدیث" گذشتہ پرچے میں صفحہ ۱۴ پر "رحیم آبادی آواز" کے زیر عنوان ایک نوٹ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ جسکے ذریعے رحیم آباد کے درد مند حضرات نے جماعت اہلحدیث کو اس اہم امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب کی ذات پر قاتلانہ حملہ دراصل سارے ہندوستان کی جماعت اہلحدیث پر حملے کے مترادف ہے۔ اسلئے جماعت کو ناہنوز حملہ آور کے روپوش رہنے پر شدید رنج محسوس ہو رہا ہے۔ ایسی حالت میں جماعت کا فرض ہے کہ حملہ آور کی گرفتاری کیلئے کم سے کم پانچ سو روپیہ انعام کا اعلان کرنا چاہئے۔ انجمن اہلحدیث شورکوٹ ضلع جھنگ اس تجویز کو نہایت مبارک قرار دیتے ہوئے اس کی پرزور تائید کرتی ہے اور سب سے پہلے اس انعامی رقم میں اپنا حصہ داخل کرنے پر آمادگی کا اظہار کرتی ہے۔

دوسری بات جو جماعت کی توجہ کی مستحق ہے وہ رسالہ "شمع توحید" کی اشاعت میں امداد کرنا ہے۔ مولانا صاحب اس رسالہ کو لاکھوں کی تعداد میں چھپوانے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ توحید کی آواز ملک کے کونے کونے میں پہنچ سکے۔ اس مقصد کے پیش نظر جماعت کو اس رسالے کی اشاعت میں دل کھول کر حصہ لینا چاہئے۔ ہماری غریب انجمن بھی اس کار خیر میں شریک ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔

مذکورہ بالا دونوں مقاصد ایسے ہیں کہ نہ صرف جماعت اہلحدیث سے ان کا تعلق ہے بلکہ ہر موحد مسلمان کو ان کا احساس ہونا چاہئے کیونکہ مولانا ثناء اللہ صاحب کی ہستی

بقیہ متفرقات

حکیم ابو تراب امرتسری | میرے پرانے قدردان ہیں۔ آپ کبھی کبھی میرے حال پر لطف عنایت کیا کرتے ہیں کیونکہ ان کو شبہ رہتا ہے کہ میں اون کے سلسلہ نکاح (لا تقعد عند حد) میں مخل ہوں۔ حالانکہ یہ خیال غلط ہے۔ اسی غلط فہمی میں انہوں نے ایک بیان اخبار "اہلسنت" مورخہ　　　میں میرے طالب علمی زمانہ کے متعلق شائع کیا ہے جس میں بہت سی غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ امرتسر، سہارنپور۔ دہلی وغیرہ کے واقعات غلط لکھے ہیں۔ میں ان کی یہ غلط بیانی ان کے اس افترا کی فرع جانتا ہوں جسے وہ (بقول خود ہندوستان کے) نو کروڑ مسلمانوں پر کرکے کہتے ہیں کہ میں نو کروڑ مسلمانوں کا امام زماں ہوں؛ حالانکہ ان نو کروڑ افراد کو آپ کے وجود مسعود کی بھی خبر نہیں۔ پس ناظرین میرے متعلق مرقومہ واقعات اسی طرح صداقت سے خالی جانیں۔ جس طرح ان کا دعویٰ امام الزمان ہونے کا حقانیت سے خالی ہے۔ اللہ ان کو صحت بخشے۔

(ابو الوفاء)

سالانہ جلسہ | انجمن اہل حدیث لالہ موسیٰ ضلع گجرات پنجاب منعقدہ ۲۴، ۲۵ شعبان ۱۳۵۵ھ بڑی شان و شوکت سے منعقد ہوا۔ جس میں مولانا ثناء اللہ صاحب اور دیگر علمائے کرام نے توحید و سنت و اصلاح رسوم پر بہت اچھے پیرائے میں تقریریں فرمائیں۔ جن کا بہت اثر ہوا۔ خصوصاً مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کی تقریر جو "اسلام عالمگیر مذہب ہے" کے عنوان سے ہوئی۔ نہایت موثر تھی۔ جلسے میں چند تجویزیں پاس ہوئیں جو درج ذیل ہیں:-

(۱) لالہ موسیٰ کا یہ اجتماع جلسہ اہل حدیث حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مسجد شہید گنج لاہور جو عدالت میں بھی مسجد تسلیم ہو چکی ہے فوراً واپس کر دے۔ کیونکہ ہندوستان کی فضا اس وقت تک کبھی صاف نہیں ہو سکتی جب تک کہ مسجد مسلمانوں کو واپس نہ دی جاوے۔

محرک:- ملک نور الٰہی صاحب اسسٹنٹ سکرٹری مجلس اتحاد ملت
مؤید:- عبد القیوم عاصی۔

(۲) یہ اجتماع جلسہ اہل حدیث۔ حکومت برطانیہ کی تقسیم فلسطین کے خلاف سخت حقارت کی نظر سے دیکھتا ہوا حکومت برطانیہ کو آگاہ کرتا ہے کہ وہ اہل اسلام دنیا کے جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلمانان فلسطین کی آزادی تسلیم کرکے اُن کو آزاد کر دے۔ اور ہم باوجود محکوم اور غلام ہونے کے مسلمانان فلسطین کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اُن کیلئے مالی اور جانی ہر طرح کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

محرک:- شیخ الٰہی بخش صاحب نائب صدر مجلس اتحاد ملت لالہ موسیٰ۔　　مؤید:- عبد القیوم عاصی۔

مرسلہ عبد القیوم عاصی خطیب انجمن اہل حدیث لالہ موسیٰ ضلع گجرات پنجاب۔

معذرت | مذکورہ بالا نوٹ بہت دنوں سے آیا ہوا ہے پہلے تو مولانا صاحب کی علالت پھر اسکے بعد قاضی منظور حسین صاحب مینجر کی علالت کے باعث اتنی دیر سے شائع ہوئی ہے۔ (محرر)

عبد اللہ لائلپوری | اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۲ دسمبر کی درمیانی رات کو ہمارے گھر میں آگ لگ جانے کی وجہ سے بہت سا نقصان ہوا۔ صحاح ستہ مکمل کے علاوہ بہت سی نایاب کتب جل کر راکھ ہو گئیں۔ نقصان کا کوئی اندازہ نہیں۔ اصحاب خیر سے امداد کی توقع رکھتے ہیں۔ ان کا پتہ یہ ہے:-

عبد اللہ لائلپوری۔ مقام چک ۱۵ وناآر پوسٹ رینالہ خورد۔ منٹگمری۔

اطلاع | ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حضرت العلامہ استاذ الاساتذہ محدث زمانہ مولانا احمد اللہ صاحب (متعنا اللہ بعلمہ و طول حیاتہ) شیخ الحدیث مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی۔ بعض وجہ کی بنا پر مدرسہ مذکور کی خدمت سے سبکدوش و علیحدہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے جو صاحب حضرت العلامہ موصوف سے خط و کتابت کرنا یا فتویٰ وغیرہ لینا چاہیں۔ پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

پتہ:- حضرت العلامہ مولانا احمد اللہ صاحب شیخ الحدیث مدرسہ زبیدیہ۔ محلہ نواب گنج۔ دہلی

المرسل:- محمد ناصر۔ حال مقیم دہلی

قاتلانہ حملہ | مولانا ثناء اللہ صاحب کے قاتلانہ حملہ کے متعلق ابھی تک ہمدردی کے خطوط آ رہے ہیں۔ بعض اصحاب بذات خود ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ جن میں سے حکیم عبد الرحیم صاحب نظام آبادی، شیخ عبد الرشید صاحب ملتانی اور مولوی عبد الرحمن صاحب فرید کوٹی کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

تار | بہت دن ہوئے انجمن اہل حدیث مرزا پور نے گورنر پنجاب اور وزیر اعظم پنجاب کی خدمت میں تار بھیجا تھا۔ اس کا اطلاعی کارڈ نظر سے اوجھل ہو جانے کی وجہ سے بروقت اخبار میں اندراج نہیں ہو سکا۔

مزید خطوط | اس ہفتے جن اصحاب کی طرف سے ہمدردی کے خطوط موصول ہوئے ہیں ان کے اسماء کی فہرست درج ذیل ہے:-

(۲۹۶) قاضی احمد گل صاحب کلاچی
(۲۹۷) جناب ابو سعید محمد علی و خوشی محمد صاحب
(۲۹۸) جناب عبد الحکیم صاحب صراف گورداسپور
(۲۹۹) جناب عبد القیوم صاحب خسرو دوستی مظفر پور
(۳۰۰) جناب محمد حسین صاحب لوئیس چک ۳۳ لائلپور
(۳۰۱) جناب محمد حسین صاحب از جزیرہ مارشیس۔
(۳۰۲) ماسٹر قادر بخش صاحب دائرہ دین پناہ۔
(۳۰۳) جناب شاہ محمد صاحب از رہون۔ (۳۰۴) پروفیسر

طبی کانفرنس | پنجاب پراونشل طبی کانفرنس لاہور کے دفتر سے ہفت سالہ رپورٹ شائع ہو رہی ہے۔ جو صاحب اسے حاصل کرنا چاہیں اپنا نام اور پتہ لکھ کر بھیج دیں اطباء کے علاوہ عوام بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ پتہ:- حکیم محمد افضل جنرل سکرٹری پنجاب طبی کانفرنس۔ بھاٹی دروازہ۔ لاہور

دعا کریں | میں بے روزگار ہوں۔ میرے لئے تلاش روزگار کی دعا کریں۔ (ایک بے روزگار)

مدرسہ دار القرآن والحدیث مدینہ منورہ کے لئے مبلغ پچاس روپے جو بطور امانت جمع تھے وہ مولوی عبد الرحمن آزاد ساکن گوجرانوالہ سفیر مدرسہ مذکور کو ۲۲ / ۱۲ کو دیئے گئے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے اردو تراجم

کتاب الوسیلہ

(اردو ترجمہ از مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی) اس کتاب میں محض لفظ "وسیلہ" ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل الاصول "توحید" پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ اس میں توحید کی پرجوش دعوت ہے شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے۔ قیمت ہے محصول علاوہ

الفرقان

بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان ترجمہ اردو مع متن عربی۔ اس کتاب میں کتاب و سنت کے حوالجات پیش کر کے صادق اور کاذب اصلی اور نقلی اولیاء و مشائخ میں شناخت کر دی گئی ہے۔ جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں اور اصلی و اصلین حق کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے قیمت عہ محصول ڈاک علیحدہ۔

ائمہ اسلام

اس میں اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی وجہ بیان کی ہے۔ ثابت کیا ہے کہ ائمہ اسلام مسائل کے اخذ کرنے میں قرآن اور حدیث سے مدد لیا کرتے تھے نہ کہ اپنی رائے سے۔ قیمت ۱۲

سرمہ نور العین

(مصنفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ:- منیجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ

زیارت القبور

(اردو مع متن عربی) اس کتاب میں قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے۔ جو لوگ قبروں پر جا کر مُردوں کو پکارتے، اُن سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی منت مانتے ہیں انکے تمام افعال داخل شرک ہیں قیمت ۹

تفسیر آیت کریمہ

یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تفسیر ہے۔ اول لفظ دعا پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد ہر الفاظ کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفسیری نکات بیان کر کے بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۴ محصول ڈاک علیحدہ۔

تفسیر سورہ اخلاص

جس میں مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کے لئے ایک تیغ برہنہ کا کام دیگی۔ قیمت ۲ محصول علاوہ

تفسیر سورہ فلق والناس

(مع متن عربی) اس تفسیر میں پہلے تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کر کے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے۔ آیہ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ پوری پوری خوبی کا اندازہ دیکھنے پر منحصر ہے۔ قیمت ۹ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

مناظرہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو موفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کریں یا ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ آپ نے یہ دونوں چیلنج منظور کر لئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ قابل دید ہے۔ ہر موحد مسلمان کو پڑھنا چاہیئے۔

مجذوب

رسالہ "الصوفیہ والفقراء" کا ترجمہ مجذوب۔ مجنون اور ولی اللہ کی حقیقی شان و حیثیت کو واضح کر کے بتلایا ہے کہ مجنونوں اور پاگلوں کو مجذوب نام دیکر اسے مقدس سمجھنا غلطی ہے۔ قیمت عہ محصول علیحدہ ہوگا۔

قوالی

ترجمہ رسالہ "السماع والرقص"۔ امام موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا طاعت الٰہی کا ذریعہ ہے۔ قیمت ۸ محصول علیحدہ

الوصیۃ الکبریٰ

اس کتاب میں فرقہ ناجیہ اہلسنت والجماعت کے عقائد کا خلاصہ نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

الوصیۃ الصغریٰ

(مع متن عربی) حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے معاذ ابن جبل صحابی کو جو وصیت کی تھی اس کی پوری پوری تشریح ہے۔ قیمت عہ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

(۱۴۹)

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ ۔
عام خریداران سے ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ششماہی
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۴- ذیقعد ۱۳۵۶ھ مطابق ۷- جنوری ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

متعلقہ قتلہ قاتلانہ - - -
انتخاب الاخبار - - -
شیعوں کا علم کلام - - -
مجھ پر قاتلانہ اور قادیان میں شماتت - - ص۴
قادیانی مشن (تبصرہ بر تذکرہ) - - - ص۵
اسلام اور علم حدیث - - - - ص۶
پنجاب میں پیر پرستی - - - - ص۸
اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت۔ ابطال تناسخ ص۹
مولوی عبدالستار صاحب کی امامت خطرہ میں۔ ص۱۱
اسلام اور معاش ص۱۱ قیامت کا ہولناک دن ص۱۲
فتاوے ص۱۳ - متفرقات - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ - اشتہارات - - - ص۱۶-۲۰

اظہارِ عقیدت

(از قلم مولوی ابوالعرفان صاحب مست انصاری گنوری)

اے مسلماں کیوں نہیں کرتا ثنا اللہ کی
گر تجھے منظور ہے مسلم رضا اللہ کی
یہ خدا کی دین ہے یہ ہے عطا اللہ کی
ذکر مسلم تو کجا ہندو بھی کہتے ہیں یہی تو
صوبہ پنجاب کیا، کیا سندھ کیا ہندوستاں
حامیٔ سنت، عدوئے شرک و بدعت ہیں فرو
ہر گھڑی لب پر مستند مصطفیٰ کا ذکر ہے
ان کا اخلاق مکمل، ان کی شیریں گفتگو
کفر کی پھونکوں سے بجھ سکتا نہیں اللہ کا نور
مضمحل اے مست تجھ کو بھی نہ ہونا چاہئے

کرتے ہیں تسبیح جب ارض و سما اللہ کی
اسم احمد لب پہ دل میں لو لگا اللہ کی
ہوگئی دنیا ہی گرویدہ ثنا اللہ کی
ان کی تقریروں میں پنہاں ہے صدا اللہ کی
قدر ہے اللہ کے گھر تک ثنا اللہ کی
یہ ثنا کرتے ہیں مثل انبیا اللہ کی
ہر گھڑی منظور ہے ان کو رضا اللہ کی
ہو بہو تصویر ہے اک اولیا اللہ کی
تا ابد دنیا میں پھیلے گی ضیا اللہ کی
تھی یونہی مرضی ارے مرد خدا اللہ کی

جامع الترمذی - یہ کتاب نہ صرف صحاح ستہ ہی میں مشہور ہے بلکہ درس میں بھی داخل ہے۔ فہرست ابواب رسالہ اصول حدیث و شمائل و نفع قوت مغتذی و حاشیہ جدید

اشتہار زیر دفعہ ۵ صول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب میاں محمد اسلم صاحب

پی۔سی۔ایس۔ سینیئر سب جج صاحب بہادر

ضلع گورداسپور

نمبر مقدمہ ۳۴۰ ۱۹۳۷ء

محمد دین۔ محمد طفیل۔ محمد جلال پسران حسین بخش قوم ماشکی سکنہ بٹالہ۔ اپیلانٹان۔

بنام سید رضا حسین وغیرہ سکنہ بٹالہ۔ رسپانڈنٹان

اپیل بنارانی حکم سردار گوردیال سنگھ صاحب سب جج بہادر درجہ اول بٹالہ۔ مورخہ ۲۹ جون کی رو سے ڈگری حکم امتناعی دوامی بحق مدعی دی گئی۔

بنام ضمیر احمد شاہ ولد شمشیر علی قوم سید ساکن سرجن پور تحصیل چیچہ وطنی ضلع لائل پور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی ضمیر احمد شاہ رسپانڈنٹ مذکور تعمیل نوٹس سے دیدہ دانستہ گریز کرتا روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام ضمیر احمد شاہ رسپانڈنٹ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر رسپانڈنٹ مذکور تاریخ ۱۴۔ جنوری ۱۹۳۸ء کو مقام گورداسپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۲ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم (مہر عدالت)

ضروری اعلان

شرک و بدعت کی تردید۔ توحید و سنت کی تائید نظم و نثر میں نہایت دلچسپ ۱۳۰ صفحے کی مقبول عام کتاب "اصلاح المسلمین" نامی کے کچھ نسخے مفت تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اہلحدیث و مدینہ و دیگر اخبارات نے اس کتاب پر شاندار ریویو لکھے ہیں۔ تیجہ۔ فاتحہ۔ چہلم۔ عرس۔ مولود۔ تعزیہ وغیرہ رسوم شادی و غمی کی تردید میں ایک کامیاب واعظ کا کام دیتی ہے۔ فوراً ۲ کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک و خرچ اشتہار وغیرہ بھیجکر منگالیں۔ ملنے کا پتہ:۔ شعبہ اشاعت دار العلوم شکراوہ۔ ڈاک خانہ پنگواں۔ ضلع گوڑگانوہ

رحمۃ للعالمین

مؤلفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ اس مستند کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی اور مدرسہ دیوبند کے نصابات میں داخل ہے۔ جلد اول ۲؎۔ دوم ۲؎۔ جلد سوم ۱؎۔

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رح

کی مشہور و معروف تصنیف

غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب

جس میں آپ کے مقالات۔ ارشادات۔ اذکار۔ توحید و سنت کے مواعظ حسنہ۔ مسائل کی تشریح۔ اسلام اور ارکان اسلام کی فلاسفی۔ غرضیکہ تمام اسلامی مسائل پر مدلل بحث فرمائی ہے۔ اصل عبارت عربی ہے۔ بین السطور اردو ترجمہ۔ حاشیہ پر فتوح الغیب۔ ایک نادر اور گراں قدر علمی تحفہ ہے۔ قیمت صرف پانچروپیہ محصول ڈاک ۸؎ علیحدہ ہوگا۔

ائمہ تلبیس

مصنفہ ابوالقاسم رفیق دلاوری۔ ائمہ تلبیس کی دو حیثیتیں ہیں اول علمی اور تاریخی۔ دوم تبلیغی اور کلامی۔ پہلی حیثیت کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی نوعیت میں سب سے پہلی اور مفصل کوشش ہے۔ جس میں تاریخی لحاظ سے مدعیان کاذب کے حالات اس شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں کہ زبان اردو کو اس پر بجا فخر ہونا چاہئے۔ عصر حاضر میں جبکہ مسیحیت، الوہیت، مہدویت کے دعوے کرکے لوگوں کو لوٹنا رواج ہو گیا ہے۔ کتاب ائمہ تلبیس پڑھنے والوں کے لئے بہت دیدہ کشاینده اور بصیرت افروز ثابت ہوگی۔ کتاب قابلدید ہے قیمت ۲؎۔ محصول ڈاک ۸؎

سیرت ابن ہشام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبدالملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ جس کا بامحاورہ سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ عاشقان سنت کو ضرور اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ کتابت۔ طباعت، کاغذ عمدہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

کشف المحجوب اردو

مصنفہ عارف باللہ حضرت علی ہجویری معروف داتا گنج بخش لاہوری۔ کون مسلمان ہے جو آپ کے نام نامی سے واقف نہیں۔ لاہور میں آپ کا مزار ہونے کی وجہ سے پنجاب کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ جاہل ان کو "داتا گنج بخش" کہا کرتے ہیں۔ اس کتاب میں آپ نے فقر کی تشریح، صوفی کامل کی شناخت۔ اسلامی تصوف کی حقیقت۔ توحید الٰہی کی کیفیت۔ اتباع سنت کی تائید میں بہت سے ارشادات عالیہ فرماتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ تمام مسلمان جو آپ کی عقیدت مندی کا دم بھرتے ہیں ان کی اس کتاب کو پڑھیں ورنہ وہ پکے مسلمان نہیں۔ قیمت ۱۲؎۔ محصول علیحدہ ہوگا۔

[illegible] بک

مؤلفہ منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری۔ [illegible] مرزائے قادیانی کے گمراہانہ عقائد کی تردید کرکے مسلمانوں کو صحیح اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا ہے اس کتاب کے مطالعہ سے ہر مسلمان بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کو پچھاڑ سکتا ہے۔ مرزائیت کی تردید میں بے نظیر ہے۔ قیمت ۸؎ محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ: مینیجر اہلحدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۴۔ ذیقعد ۱۳۵۶ھ

شیعوں کا علم کلام

کوئی زمانہ تھا کہ شیعوں میں اچھے اچھے اہل کلام تھے جو باوجود مخالفت اہل سنت کے علم کی بات معقولیت کی شکل میں کرتے تھے۔ لکھنؤ کا خاندان ان کی یادگار ہے۔ لیکن اب تو یہ حال ہے کہ تعصب علم پر غالب آگیا تعصب نے ایمان و دیانت پر تو قبضہ کیا ہی تھا علم و عقل کو بھی اپنے اثر سے خالی نہ چھوڑا۔

ام کلثوم کا نکاح فاروقی عرصہ سے "اہلحدیث" میں زیر بحث چلا آرہا ہے۔ جس کے متعلق ہم نے دو زبردست دلیلیں پیش کی تھیں۔ ایک کلینیؔ سے۔ دوسری تہذیب الاحکام سے۔ اصول کلینی کے حوالے کے متعلق تو "اصلاح" کھجوا کے نامہ نگار کو یہاں تک جرأت ہوئی ہے کہ اس کا حوالہ دکھانے پر مبلغ تین سو روپیہ ہم کو انعام دینے کا وعدہ کرتا ہے اور کس جرأت آمیز شان سے لکھتا ہے:

قاسم علی صاحب قادیانی سے تین سو روپے آپ نے وصول کئے ہیں اگر اہل حق (شیعہ) سے بھی مقابلے کی ہمت ہے تو بسم اللہ مجھ سے بھی تین سو روپیہ وصول کیجئے۔ بتائیے کہ اصول کلینی کے کس صفحہ میں یہ باب اور روائت ہے۔ اور وہ کتاب دنیا میں کس جگہ ہے؟

اہلحدیث: شکر ہے آپ نے انعام دینے میں قادیانیوں کی ریس کرنے کا ادعا کیا۔ خدا کرے سچ ہو۔ پس سنئے ہماری پیش کردہ روائت ماخوذ از کلینی کے باب کی سرخی یہ ہے۔ باب تزویج ام کلثوم۔ اس باب کو غور سے پڑھئے۔ آپ انعامی رقم اپنے ضلع جہرہ کے رئیس مولوی علی (۔) صاحب کے پاس رکھ کر مجھے اطلاع دلائیں تو کلینی کی ساری عبارت مع جلد اور صفحہ بتادی جائیگی بلکہ آپ چاہینگے تو مولوی علی صاحب کے پاس کتاب بھیج دی جائے گی۔ فافہم۔ پس ہمت کیجئے اور انعام رکھوائیے۔

شیعہ مجیب نے ہمارے جواب میں یہ بھی لکھا تھا کہ

> ام کلثوم زوجہ حضرت عمر کے متعلق آپ کے کل مورخین لکھتے آئے ہیں کہ انہوں نے معاویہ کی حکومت میں انتقال کیا اور حضرت امام حسن علیہ السلام نے ان کے جنازے کی نماز پڑھی اور حضرت ام کلثوم دختر جناب سیدہ کے متعلق آپ ہی کے تمام مورخین لکھتے ہیں کہ واقعہ کربلا میں موجود تھیں اور اسیر ہو کر شام تشریف لے گئیں۔ پس اگر دونوں معظمہ ایک ہی تھیں تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ جو معظمہ دس پندرہ سال پہلے مرچکی ہوں وہ بعد میں بھی زندہ رہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ام کلثوم زوجہ حضرت عمر سیدہ کی صاحبزادی نہیں تھیں بلکہ درحقیقت وہ ابوبکر کی دختر تھیں۔
>
> (اصلاح کھجوا۔ بابت ربیع الاول ۱۳۵۶ھ)

اس پر ہم نے پوچھا تھا کہ آپ مہربانی کرکے جن مورخین کا آپ نے حوالہ دیا ہے ان کا نام بتائیں۔ یہ ہمارا سوال کیسا صحیح اور برمحل ہے۔ اس کا فیصلہ علماء اور طلباء مدارس کرسکتے ہیں۔ کیونکہ علم مناظرہ کی کتاب رشیدیہ میں لکھا ہے کہ ناقل کے ذمے تصحیح نقل ضروری ہے۔ چونکہ راقم مضمون مذکورہ کے ناقل ہیں اس لئے انکا فرض تھا کہ نقل کی تصحیح کرتے مگر انہوں نے اس کی تصحیح جو کی وہ شیعہ جماعت کے حق میں محل افسوس ہی نہیں بلکہ محل بکا ہے۔ کس شان رعنائی سے لکھتے ہیں:

> "آپ (اہلحدیث) حضرت مدیر اصلاح سے سوال کرتے ہیں کہ جن مورخوں کے قول کے ماتحت آپ اس واقعہ (نکاح ام کلثوم) سے انکار کرتے ہیں ان کے نام او ان کی اصلی عبارات پیش کریں۔ سبحان اللہ! یہ مناظرہ کا نیا اصول نکلا۔ مصنف کتاب رشیدیہ کی روح کو آپ نے خوش کردیا۔ اے جناب کیا انکار کرنے والا ہی عبارات پیش کرتا ہے۔"
>
> (اصلاح بابت رجب و شعبان ۱۳۵۶ھ صفحہ ۱۳)

اہلحدیث: یہ ہے وہ فقرہ جس کو دیکھ کر شیعہ کے عالم کلام پر ماتم کیا جائے تو بے جا نہیں۔ نکاح ام کلثوم ایک تاریخی واقعہ ہے جو فریقین کی کتابوں میں ملتا ہے مگر چونکہ وہ شیعہ سنی کے نزاعات کو ختم کرنے والا ہے اس لئے علماء شیعہ از راہ تعصب اس پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں مگر وہ پردہ ایسی طرح ڈالتے ہیں کہ خود ان کے علم پر پردہ پڑجاتا ہے۔ ہم رشیدیہ کے مصنف کی روح کو خوش کرتے ہیں اور انشاء اللہ خوش کرتے رہیں گے۔ کیونکہ ہم ان کے علم کی پوری پابندی کرتے ہیں۔ اور شیعہ کے یہ نامہ نگار اور یہ قبلہ و کعبہ ان کی تعلیم کے خلاف کرکے ان کو صدمہ پہنچاتے ہیں۔ ان کو کیا صدمہ پہنچا سکتے ہیں اہل علم میں خود بدنام ہوتے ہیں۔

کیسی مزے کی بات ہے کہ ناقل اور منکر کو ایک رتبہ میں رکھا ہے۔ ناقل بمنزلہ مدعی کے ہوتا ہے۔ تصحیح نقل

انتخاب الاخبار

—— جرمن سفیر متعینہ چین کی معرفت صلح کی جو شرائط حکومت جاپان نے چین کو پیش کی تھیں۔ چین کے رہنمائے اعظم جنرل چیانگ کائشک نے اسے پائے استحقار سے ٹھکرا دیا۔ ان شرائط کی تفصیل یہ ہے:۔

(۱) اٹلی جرمنی اور جاپان نے جو میثاق اشتراکیت کیخلاف مرتب کیا ہے اس میں چین بھی شریک ہو۔ (۲) جاپانی فوجیں چینی علاقہ میں مستقل اقامت اختیار کرلیں۔ (۳) ایسے علاقے بھی مختص کر دیئے جائیں۔ جہاں کسی ملک کی کوئی فوج نہ رکھی جائے۔ (۴) اندرونی منگولیا کی خود مختاری کو چین تسلیم کرلے۔ (۵) اس جنگ کے دوران میں جاپان کا جو نقصان ہوا ہے چین اسکا ہرجانہ ادا کرے۔ جنرل کائشک نے اعلان کردیا ہے کہ چین آخری دم تک حملہ آوروں کا مقابلہ کریگا۔

—— جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے کیانفو فتح کرلیا ہے جو صوبہ شانٹن کا اہم مقام ہے اور اس صوبہ کے دارالحکومت سے صرف پندرہ میل کے فاصلے پر ہے۔

—— اطلاع آئی ہے کہ جنرل فرانکو نے سپین کا مشہور شہر ٹریول فتح کرلیا ہے۔ اس معرکے میں تین ہزار قیدی ایک سو بیس توپیں اور ایک سو نوے ٹینک اسکے ہاتھ آئے۔

—— یکم جنوری کو تمام صوبہ پنجاب خصوصاً لاہور امرتسر میں تمام مالکان موٹر لاری اور ڈرائیوروں نے مجوزہ موٹر ٹیکس کے خلاف احتجاج کے طور پر ہڑتال منائی جو پنجاب موٹر یونین کے فیصلے کے مطابق تھی۔

—— پروفیسر ملک محمد عنائت اللہ صدر مسلم لیگ لاہور کے اعلان کے مطابق ۴۔ جنوری کو "یوم محمد علی" منایا گیا۔ بیرون موچی دروازہ لاہور جلسہ کرکے مرحوم کی سیاسی زندگی کے حالات سنائے گئے۔

—— اطلاع ملی ہے کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری پر کرمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ کی دفعہ ۳ کے ماتحت ایک نوٹس موصول ہوا ہے۔ جس کی رو سے انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ایک سال کے لئے قادیان ضلع گورداسپور میں یا اس سے ۵ میل کے رقبہ کے اندر داخل نہ ہوں۔

—— اطلاع آئی ہے کہ مصر میں شاہ فاروق نے نحاس پاشا کی وزارت کو علیحدہ کر کے محمود پاشا کی جدید وزارت مرتب کی ہے۔

—— مسجد شہید گنج لاہور کی اپیل کا فیصلہ ۱۰ جنوری کو سنایا جانے والا تھا۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ بعض وجوہ کی بنا پر مزید دس روز تک ملتوی رہیگا۔

—— معلوم ہوا ہے پنڈت جواہر لال نہرو ۲۰۔ جنوری کے بعد پشاور صوبہ سرحد میں تشریف لے جانے والے ہیں

ضروری اطلاع

سب سے پہلے

اخبار ہذا کا صفحہ ۱۹ ضرور ملاحظہ فرمائیں

کیونکہ اس میں "حساب دوستاں"

درج ہے۔

—— ۳۔ جنوری کو وائسرائے ہند نے مسلم یونیورسٹی کلکتہ آف سائنس کے میدان میں انڈین سائنس کانگرس ایسوسی ایشن کے سلور جوبلی سیشن کا افتتاح کیا۔ متذکرہ صدر ایسوسی ایشن اپنا سیشن سائنس کی ترویج و ترقی سے متعلق برطانوی ایسوسی ایشن کے اجلاس کے ساتھ مشترکہ طور پر منعقد کررہی ہے۔

—— ریاست بہاولپور کی آبادی کا بیشتر حصہ نوآباد کاروں پر مشتمل ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پنجابی زمینداروں نے آکر زمینیں ٹھیکوں پر حاصل کرلی ہیں اور انہیں خوب آباد کر دیا ہے۔ واضح رہے کہ ریاست بہاولپور کی آبادی پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کپاس وغیرہ کی فصل میں ہر سال ترقی ہے۔

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۹)

سائنس کے اصول صنعتی کارخانوں میں کس طرح برتے جاتے ہیں اور سائنس کے ذریعہ انسان نے کہاں سے کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے سائنٹفک نمونوں کی بجائے عمل اور آلات کی بجائے مظاہرات دکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

عمارت کا نقشہ | ایوان سائنس کو مشہور ماہر تعمیرات مسٹر پی برنیلفورڈ نے انگریزی حرف "یونان" کی صورت میں تیار کیا ہے۔ تین ہزار مربع فٹ کا رقبہ گھیرے ہوئے ہے۔ ساری عمارت کا رقبہ تقریباً ۱۲ ہزار مربع فٹ ہے اسکے علاوہ احاطہ کے بالمقابل جملہ اطراف میں ایک برآمدہ بھی ہے۔ یہ یک منزلہ عمارت عوام کیلئے کھلی رہتی ہے۔ صرف بائیں جانب جانے کی اجازت نہیں۔ رات کو یہاں رنگا رنگ کی برقی روشنی کا انتظام ہے جو بظاہر متحرک ہو کر برقی ڈائینمو اور دو موٹروں کے عمل کا نظارہ پیش کرتی ہے۔ نیز لہروں کا برقی اثر اور رنگ دار ضیا پاشی کا منظر بھی دکھائی دیتا ہے۔

گرچہ سائنس کو ایسے شعبوں میں جو ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ اور غیر متعلق ہوں تقسیم کرنا ممکن نہیں۔ لیکن ایوان سائنس کو بظاہر پانچ مختلف حصوں میں بانٹ دیا گیا ہے۔ (الف) طبیعات میکینکس (ب) کیمسٹری (ج) طب (د) بیالوجی (ہ) ذرائع نقل و حمل۔

آہنی انسان ایوان کے فرش پر دکھائی دیتے ہیں اسکی دیوار پر مختلف قسم کے نقشے نظر آتے ہیں۔ (۱) ہندوستان کا صنعتی نقشہ: یہ شیشے ۶×۴ فٹ حجم کا شیشے پر منقوش ہے جس میں ہندوستان کے مختلف گھریلو اور کارخانجات سے متعلق صنعتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ "سفید و سیاہ" خطوط میں ہے اور نیچے سے آتی ہوئی روشنی سے منور ہے۔ (۲) "ہندوستان کا خام مسالہ کا نقشہ" یہ بھی ۶×۴ فٹ حجم کا ہے اور مختلف رنگوں میں منقوش کیا گیا ہے۔ اسکے عقب کردہ روشنی کی شعاعیں سلسلہ وار آتی ہیں۔ ایک سوئچ کے ذریعہ تھوڑے تھوڑے وقفے پر ایسے مختلف رنگ نمایاں ہوجاتے ہیں جو مختلف خام اجناس کا مظہر ہیں۔ اس نقشہ میں مشہور ماہرین سائنس کے نام دیئے گئے ہیں

تصرف مرزا صاحب کے الہامات کو ان کی تالیفات۔ کاٹریوں مکتوبات۔ احادیث مرویہ سے یکجا کیا ہے بلکہ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان کے ماتحت مرزا صاحب کی تشریحات کو بھی شامل کیا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ مرتبین نے اگر کسی الہام یا عبادت میں کوئی علمی و ادبی غلطی بھی دیکھی ہے تو اسے بعینہٖ غلط چھاپ دیا۔ ہاں حواشی میں نوٹ کر دیا ہے کہ "سہو کاتب ہے۔" وغیرہ۔ بظاہر مدونین کتاب مذکور نے اپنی دیانت داری کا سکہ جمانے کی پوری کوشش کی ہے اور سطحی طور پر وہ کامیاب بھی نظر آتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ جس طرح مرزا غلام احمد صاحب اپنی مسیحیت و نبوت کو فروغ دینے کے لئے کذب۔ مغالطہ۔ تاویل۔ تحریف۔ غرض اس قسم کے جملہ اوصاف سے کام لیا کرتے تھے۔ جامعین تذکرہ نے بھی اس خصوص میں اپنے پیش رو کے نقش قدم پر چلنے کی پوری کوشش کی ہے چنانچہ جہاں جہاں انہیں معلوم ہوا ہے کہ فلاں فلاں عبارت و الہام ہماری خود ساختہ نبوت کے طلسم کو باطل کرنے میں اسم اعظم کا حکم رکھتا ہے۔ جس طرح ان کے حضرت مسیح موعود نبی اللہ و رسول اللہ طاعون میت سے دور دور رہتے تھے حالانکہ الہام اتار رکھا تھا کہ مجھے ہرگز طاعون نہیں ہو سکتا۔

جامعین تذکرہ کی خیانت کی چند امثلہ

سب سے پہلے ہم محمدی بیگم کی پیشگوئی کو لیتے ہیں۔ اس پیشگوئی کے متعلق تذکرہ میں بہت سے الہام نقل کر کے حواشی میں خوب ہی کھول کر جھوٹی تاویلیں کی ہیں۔ (جن پر بحث کرنا اس وقت ہمارے موضوع سے خارج ہے) مگر خاص خاص الہام و اقوال مشرح جو اس پیشگوئی کے روح رواں ہیں ان کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔ مثلاً مرزا صاحب کی پیشگوئی تھی کہ مسمات محمدی بیگم "باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ" ہو کر میرے نکاح میں ضرور آئے گی اگر دوسری جگہ بیاہی گئی تو خاوند اس کا اڑھائی سال میں اور والد تین سال میں مر جائیگا وغیرہ (ازالہ اوہام و آئینہ کمالات) لیکن جب اس خاتون محترم کا دوسری جگہ بیاہ ہو گیا اور اس کا کرم شوہر (مرزا سلطان محمد زاد مجدہ ساکن پٹی) مرزا صاحب کی بتائی ہوئی میعاد میں موت تو کیا معمولی امراض زکام وغیرہ سے بھی محفوظ و مصئون رہا تو مرزا صاحب نے بکمال شان نبوت فرمایا کہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ ایسی میعادیں ٹل جایا کرتی ہیں وغیرہ باآخر بعد جوش و خروش یہ اعلان کیا کہ

"نفس پیشگوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح نہیں ٹل سکتی۔ کیونکہ اس کے لئے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لا تبدیل لکلمات اللّٰہ یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی۔ پس اگر ٹل جائے تو خدا کا کلام باطل ہوتا ہے...... فرمایا میں اس عورت کو اسکے نکاح کے بعد واپس لاؤنگا اور تجھے دونگا اور میری تقدیر کبھی نہیں بدلیگی اور میرے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور میں سب روکوں کو اٹھا دوں گا۔ جو اس حکم کے نفاذ سے مانع ہوں۔" (اشتہار ۶ ۹۴/۱۰)

(۴) یاد رکھو اس پیشگوئی کی دوسری جزو پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھیرونگا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افترا نہیں...... یہ خدا کا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا...... براہین احمدیہ میں بھی اس وقت سے سترہ برس پہلے اس پیشگوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے جو اس وقت میرے پر کھولا گیا اور وہ یہ الہام ہے جو براہین کے صفحہ ۴۹۶ میں مذکور ہے یا آدم اسکن انت و زوجك الجنة یا مریم اسکن انت و زوجك الجنة یا احمد اسکن انت و زوجك الجنة۔ اس جگہ تین جگہ زوج کا لفظ آیا اور تین نام اس عاجز کے رکھے گئے ہیں، پہلا نام آدم ہے...... اس وقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا پھر دوسری زوجہ کے وقت مریم نام رکھا۔ اور تیسری زوجہ جس کی انتظار ہے اس کے ساتھ احمد لفظ شامل کیا گیا اور یہ...... اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت حمد اور تعریف ہوگی یہ ایک چھپی ہوئی پیشگوئی ہے۔ جس کا سر (بھید) اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳)

یہ الہامات و عبارات مرزا مظہر ہیں کہ محمدی بیگم کا نکاح ایسی تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح بھی نہیں ٹل سکتی۔ حالانکہ مرزا صاحب حسرت ناکامی دل میں ہی لے کر وفات پا گئے چونکہ ان الہامات و اقوال کی رو سے مرزا صاحب وہی ثابت ہوتے ہیں جو خود مرزا صاحب کی عبارت منقولہ بالا نمبر ۲ کی ابتدائی سطر میں رقم ہے اور ان تحریرات کا جواب بھی احمدی اصحاب سے بن نہیں پڑتا۔ اس لئے مرتبین تذکرہ نے بکمال دانائی مذکورہ بالا ہر دو تحریرات کو کتاب میں درج ہی نہیں کیا۔

مولانا عبدالحق صاحب غزنوی مرحوم کے ایک اشتہار میں ایک دفعہ بقول مرزا یہ غلطی ہو گئی کہ "سورج گرہن کی تاریخ بجائے تیرہ رمضان کے چودہ اور چاند گرہن بجائے اٹھائیس کے انتیس رمضان" لکھی گئی تو مرزا صاحب ہاں مجدد زماں "مسیح دوراں" "مدعی نبوت و رسالت" نے جن کا دعویٰ تھا کہ بموجب الہام فاضت الرحمة علی شفتیك میری لبوں پر رحمت کے چشمے جاری ہیں۔ یوں در افشانی کی:۔

"تمہارا گند ثابت ہو گیا۔ تم نے حق کو چھپانے کیلئے جھوٹ کا گوہ کھایا۔ اے بدذات۔ خبیث۔ دشمن اللہ رسول کے تو نے یہ یہودیانہ تحریف کی۔ تیرا جھوٹ اے نابکار پکڑا گیا۔ بدذات۔ جھوٹا۔ بے ایمان۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۰)

احمدی دوستو! ہم تمہیں تمہارے مقدس نبی کی اس خوش کلامی پر اس وقت شرمندہ کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ مگر خدا را اتنا تو بتلاؤ کہ کیا ہم بھی مجاز ہیں کہ اس قسم کے الفاظ تمہاری مذکورہ بالا خیانت کے جو مولانا عبدالحق غزنوی کے سہو سے کئی گنا بڑھ کر ہے استعمال کریں؟ مگر یاد رکھو تم اجازت بھی دیدو ہم ہرگز ایسا

اس پر ضروری ہے۔ آج عدالتوں میں بھی اسی پر عمل ہے عدالت میں مدعا علیہ خاموش ہو کر سنتا جائے یا صرف اتنا ہی کہے کہ میں نے اس کا کچھ نہیں دینا تو بیشک منکر ہے۔ اس سے کوئی ثبوت طلب نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ یہ کہہ دے کہ مدعی کا دعوےٰ غلط ہے کیونکہ میرے بہی کھاتے میں اس کا حساب بے باق لکھا ہے تو عدالت اس کے بہی کھاتہ کی طلبی کر کے ملاحظہ کریگی اسی طرح جب فاضل نامہ نگار شیعہ نے یہ ادعا کیا کہ کل مورخین ایسا ایسا کہتے ہیں تو یہ ایک ادعاء نقل ہے جس کی تصحیح اس پر واجب ہے۔ اور تصحیح نقل کا مسئلہ رشیدیہ کے صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ ہو۔

بہر حال مطلع صاف ہے۔ جب تک آپ ان مورخین کو پیش نہ کریں۔ جن کا حوالہ آپ نے پیش کیا ہے۔ ہم کسی جواب کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

ہم نے شیعہ کی معتبر کتب کے حوالے سے اپنا دعویٰ ثابت کر دیا۔ شیعہ نامہ نگار اور ایڈیٹر صاحب "اصلاح" سے گذارش ہے کہ بحکم خداوندی واُتوا البیوت من ابوابھا سیدھے راستے سے آئیں اور محض تعصب سے کام نہ لیں۔ دنیا حقیقت شناسوں اور حق پسندوں سے خالی نہیں ہے۔

قادیانی مشن

مجھ پر قاتلانہ حملہ اور قادیان میں شماتت

قرآن شریف نے اسلام کے اشد دشمنوں کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے:-

ان تمسسکم حسنة تسؤھم و ان تصبکم سیئة یفرحوا بھا۔

"اگر تمہیں بھلائی پہنچے تو ان کو بری لگتی ہے اگر تکلیف پہنچے تو خوش ہوتے ہیں۔"

میرے احباب دریافت کرتے تھے کہ قاتلانہ حملے پر قادیان سے کیا آواز اٹھی ہے کیونکہ ان کو گمان غالب تھا کہ مسرت کی آواز اٹھی ہوگی۔ لیکن میں سمجھتا تھا کہ ایسا نہ ہوگا کیونکہ مذہبی دین کے علاوہ انسانیت بھی ایک جامع امر ہے۔ مگر میرے احباب کا خیال درست نکلا۔ قادیانیوں نے ثابت کر دیا کہ جو پہچان قرآن مجید میں آئی ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ الفضل مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۳۷ء میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں مضمون نگار نے اس حملے پر بڑی خوشی کا اظہار کیا ہے اور اسکو میرے ایک پرانے مضمون سے وابستہ کرنے کی کوشش کی ہے میں نے ایک دفعہ قادیانی خلیفہ کی کسی بات کے جواب میں لکھا تھا کہ آپ اگر اپنی عزت اور میری ذلت کی آزمائش چاہتے ہیں تو پشاور سے کلکتہ تک میرے ساتھ سفر کریں پھر دیکھیں کہ پھول کس پر برستے ہیں اور پتھر کس پر؟ قادیانی مضمون نگار نے لکھا ہے کہ تم نے دیکھ لیا کہ تمہارے گھر میں تم پر پتھر پڑے یعنی حملہ ہوا ہے۔

حالانکہ یہ واقعہ پہلے ہو چکا ہے۔ نامہ نگار کو معلوم نہ ہو تو خلیفہ اور ایڈیٹر الفضل کو تو معلوم ہوگا۔ یہ واقعہ اس روز کا ہے جس روز سیالکوٹ میں خلیفہ پر اتنے پتھر پڑے تھے کہ وہ ٹرنک بھر کر لائے تھے۔ قاتلانہ حملہ پتھروں سے نہیں تھا پتھروں کا حملہ سیالکوٹ میں تھا۔ اب تو سمجھے ہو۔ مزید تسلی چاہتے ہو تو میری تجویز کے مطابق میرے ساتھ اپنے خلیفہ کو کلکتہ اور بمبئی تک سفر کراؤ۔ مگر اس سفر کا پروگرام ایک ہفتہ پہلے شائع کر دینا ہوگا پھر دیکھنا کہ ترجمہ محاورہ کس پر صادق آتا ہے۔ ہمت ہے تو آؤ اور دیکھو لوکہ واللہ یعصمک من الناس کیسا جلوہ دکھاتا ہے۔ خدا کی شان ہے کہ جن کا خلیفہ مارے خوف کے متعدد مسلح محافظوں کے سایہ میں نماز جمعہ ادا کرے اور ان محافظین کو جماعت سے محروم رکھے اسکے پیروکار ایک ایسے شخص سے مقابلہ کریں جس نے باوجود حملہ قاتلانہ کے برداشت کرنے کے اپنی حفاظت کے لئے تلوار بھی ہاتھ میں نہیں لی جو لے سکتا تھا۔ اور مثل سابق اکیلا چلتا پھرتا ہے۔ جب اُسے حفاظت کے لئے کہا جاتا ہے تو جواب دیتا ہے جس نے مجھے پہلے بچایا اب بھی وہی محافظ ہے۔ ع

دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است

تبصرہ بر تذکرہ

(از منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری)

"احمدیوں کی اپنے قرآن یعنی الہامات مرزا میں تحریف و خیانت"

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اعلان کر رکھا ہے "خدا کی قسم میں (اپنے) الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر الخ"

(حقیقۃ الوحی ص۲۱۱)

اندریں صورت الہامات مرزا کو صحیفہ مقدس کی صورت میں جمع کرنا احمدیوں کے اہم ترین فرائض میں داخل تھا۔ چنانچہ ۱۹۱۳ء میں بنام "البشریٰ" ایک کتاب شائع بھی کی گئی۔ چونکہ اس کتاب کا مرتب عرصہ سے لاہوری جماعت میں داخل ہو چکا ہے۔ نیز کتاب مذکور نامکمل و ادھوری بھی تھی اس لئے قادیانی جماعت نے اپنے قرآن کو علیحدہ کتاب میں مرتب کرنے کا تہیہ کیا۔ اور بکمال محنت ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے باعانت چند علماء اس خدمت کو انجام دیتے ہوئے "تذکرہ" کے نام پر قریباً ۔۔ صفحات کی ایک کتاب شائع کی۔

جب سے کتاب مذکور طبع ہوئی ہم اس کی تلاش میں بے تاب رہے۔ ایک دفعہ قادیان بھی گئے مگر وہاں سے جواب ملا کہ ایڈیشن اول ختم ہو چکا۔ اسکے بعد ہم برابر تلاش میں رہے۔ بآخر بحکم من طلب وجد ایک احمدی دوست سے دستیاب ہو گئی۔ اس کتاب میں مرتبین نے

دار العلوم محمدی کا مکمل کورس انہوں نے بدرجہ کمال پورا کیا تھا۔ علوم کتاب و سنت میں خوب ماہر تھے۔ اسی لئے مسند افتاد پر رونق افروز ہونے کا شرف آپ کو بھی حاصل ہے۔ محدثین نے ان کو سید القرا کے لقب سے ملقب کیا ہے۔ سب سے ممتاز صفت آپ کی یہ ہے کہ آپ حضور سرور دو عالم فخر بنی آدم صلعم کے پرائیویٹ سکرٹری تھے۔ تحریر کا اکثر کام آپ کے سپرد رہا۔ حتی کہ وحی الہٰی کی کتابت کا شرف بھی ان کو حاصل ہے۔ اس لئے ان کا ایک خطاب کاتب الوحی بھی ہے۔ واقدی کا بیان ہے کہ حضورؐ کے مدینہ تشریف لانے ہی تحریری خدمات پر ان کا تقرر ہو گیا تھا۔ کتابت میں ان کو خوب مہارت تھی اور اس فن کے اصول و قواعد سے اچھی طرح واقف تھے۔ چنانچہ تحریر کے خاتمہ پر کاتب کا نام لکھنا سب سے اول آپ ہی کی ایجاد ہے۔ خطیب بغدادی لکھتے ہیں ؎

وھو احد الستة الذین حفظوا القرآن علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحد الفقھا الذین کانو یفتون علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان اقرأ الصحابة لکتاب اللہ تعالیٰ

(کمال) یعنی ابن کعب ان بزرگوں سے ہیں جنہوں نے زمانہ نبوی میں قرآن پاک حفظ یاد کیا اور ان فقہا میں سے ہیں جو حضورؐ کے زمانہ اقدس میں تعلیم مسائل شرعیہ فتوے نویسی پر مامور تھے۔ یہ قرآن شریف پڑھنے میں کمال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ خود حضورؐ نے فرمایا اے اُبیؓ اللہ نے مجھ کو تمہارے سامنے قراءت قرآن کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ابی اس انتہائی شفقت و عنایت سے متاثر ہو کر آبدیدہ ہو گئے اور آپ نے سورہ لم یکن الذین تلاوت فرمائی۔ حضورؐ نے ان کا نام سید الانصارؓ اور حضرت عمرؓ نے سید المسلمین رکھا تھا۔ خلافت عمر میں مدینہ شریف میں انتقال فرمایا۔ بہت سی احادیث ان سے مروی ہیں۔ صحیحین میں صرف تیرہ آئی ہیں۔ بہت سے صحابہ و تابعین نے ان سے روایت کی ہے رضی اللہ عنہ۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ | نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس و محترم چچا حضرت عباسؓ کے فرزند ارجمند ہیں۔ ہجرت سے تین سال قبل ان کی ولادت باسعادت واقع ہوئی۔ ان کی پیدائش پر حضور صلعم نے ان کے لئے ان لفظوں میں دعائے خیر کی ؎

بارک فیہ وانشر منہ وعلمہ الحکمة

اللھم فقھہ فی الدین وعلمہ التاویل

آپ کی یہ مقدس دعا قبول ہوئی اور کتاب و سنت کے یہ ایک زبردست علامہ ثابت ہوئے۔ دار العلوم محمدی کا پورا نصاب ان کے زیر مطالعہ تھا۔ خصوصاً علوم حدیث و تفسیر و فقہ و شعر و تاریخ میں یکتائے روزگار واقعہ ہوئے تھے۔ اسی لئے ان کا نام حبر الامہ اور ترجمان القرآن رکھا گیا۔ علم حدیث میں خاص کر ماہر تھے۔ اتباع سنت کے بے حد شائق، زہد و تقوٰی میں بے مثال تھے۔ ریاض میں ان کی بابت مرقوم ہے ؎

احد الستة المکثرین فی الروایة وھو اکثرھم فتیا واتباعا وکان یجلس یوما للتفسیر ویوما للفقہ ویوما للشعر ویوما لایام العرب (ص۵۲)

یعنی حدیث نبوی کے روایت کرنے میں یہ اکثر صحابہ سے بڑھے ہوئے ہیں۔ کتاب و سنت کی اشاعت کے لئے انہوں نے ایک عظیم الشان یونیورسٹی قائم کی تھی اس کا پروگرام یہ مقرر کیا تھا کہ ایک دن تفسیر کا درس دیتے۔ ایک دن احکام شرعی فقہ و حدیث تعلیم فرماتے ایک دن فن شاعری پر اظہار خیال کرتے۔ ایک دن تاریخ عرب پر تبصرہ فرماتے۔

ان حوالجات سے ان کوششوں کا پورا پورا پتہ لگتا ہے جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے علمی خدمات کے سلسلے میں انجام دی تھیں۔ آج یورپ کو اپنے علوم و فنون پر ناز ہے مگر حقیقت یہ ہے ؎

بہار جو اب دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود انہی کی لگائی ہوئی ہے

جب صحابہ کرام میں کسی علمی مسئلہ کی بابت اختلاف واقع ہوتا تو اکثر ان کے قول کی طرف رجوع کیا جایا کرتا تھا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ جیسے اکابر ملت ان کے قول کو بطور دلیل پیش فرمایا کرتے تھے۔ خود جلال ہی اللہ تعالیٰ نے مثل قربیلة الاسد کے عطا فرمایا تھا۔ ۶۸ھ میں بمقام طائف آپ کا انتقال ہوا۔ میمون بن مہران جو ان کے جنازہ پر حاضر تھے بیان کرتے ہیں کہ جب ان کی نعش مبارک قبرستان میں رکھی گئی تو چند سبز پرندے اُڑتے نظر آئے اور ہماری نظروں کے سامنے ان کے کفن میں داخل ہو کر غائب ہو گئے۔ جب ان کی قبر شریف کو برابر کیا گیا تو غیب سے یہ آواز سنائی دی ؎

یا ایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ۔

سبحان اللہ! کیسی شان ہے جن کے تقدس و احترام کا اس طرح دنیا والوں کے سامنے غیب سے اعلان کر دیا جائے ان کی خوش قسمتی کا کیا ٹھکانا ہے اے مولا! ہم بھی ان بزرگوں کے نام لیوا ہیں۔ آج ہماری حالت نہایت خراب ہے۔ روحانیت فنا ہو چکی ہے دل مردہ ہو گئے ہیں۔ ایمان کمزور ہو چکا ہے۔ مولا! اپنے فضل کی بارش کر اور ہمارے مردہ دلوں کو از سر نو زندہ کر دے۔ آمین!

صحیحین میں حضرت عبد اللہ کی مرویات کی تعداد ۲۳۴ ۔ ۱ احادیث پر مشتمل ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث دیگر کتب حدیث میں ان سے مروی ہیں۔ سعید بن جبیر مجاہد وغیرہم آپ کے ارشد تلامذہ ہیں۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ آمین۔

(باقی باقی)

توحید و سنت کی آواز۔ اگر آپ کفرستان ہند میں توحید و سنت کا جھنڈا بلند کرنا چاہتے ہیں تو مبلغ توحید و سنت اخبار "اہلحدیث" کے لئے نئے نئے خریدار پیدا کریں۔ جتنی اس کی توسیع اشاعت کرینگے اتنی ہی توحید و سنت کی صدا گونجیگی۔ ہر اہل حدیث فرد کو کوشش کرنی چاہئے۔ دیدہ باید! (منیجر)

نہیں کریں گے۔ کیونکہ ہم اس مقدس رسول فداہ ابی و امی صلے اللہ علیہ وسلم کے تبع ہیں۔ جس کے دشمنوں نے بھی گواہی دی کہ لیس بفظ و لا غلیظ و لا سخاب فی الاسواق الحدیث۔

اللھم صل علیٰ محمد سید الانبیاء والمرسلین و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین۔

مختصر یہ کہ ہم تمہاری اس کلدوائی پر تمہاری قابل تعریف تنظیم۔ لائق ستائش ایثار مقربانی۔ سرتوڑ اور ان تھک تبلیغ اہلحدیث کو ملحوظ رکھ کر کہتے ہیں کہ ؎

بے وفا! کون سی خوبی ہے نہیں جو تجھ میں
وصف اتنے ہیں جہاں ایک وفا اور سہی

(باقی دارد)

اسلام اور علم حدیث

حدیث اور اصحاب الحدیث پر ایک نظر

(از مولوی محمد داؤد صاحب شگراوہ۔ گوڑگانوہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ | فرزندان اسلام میں سے نامور فرزند دارالعلوم محمدی کے ہونہار و لائق طالب علم ایک حضرت عبد اللہ بن مسعود بھی تھے۔ آپ ان خوش قسمت انسانوں میں سے ہیں جنہوں نے ابتدائے اسلام میں دعوت حق کو بطیب خاطر قبول کیا اور کتاب و سنت کی آواز پر لبیک کہا اور خدمت اسلام کے لئے تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا۔ سابقون الاولون کی فہرست میں آپ کا اسم گرامی چھٹے یا ساتویں نمبر پر ہے۔ ہجرت حبشہ میں بھی آپ مع اپنی والدہ ماجدہ کے شریک سفر تھے۔ اکثر غزوات میں حضورؐ کے ہمراہ رہے۔ ان کے سینہ پر ہروقت محبت رسول سے شادان و فرحان رہتا تھا۔ آپ کے ارشادات سننے اور یاد کرنے کا جذبہ بہت موجزن۔ جہاں حضور کریم تشریف لے جاتے عبد اللہ خادمانہ حیثیت سے آپ کی خدمت میں حاضر رہتے آپ کی نعلین شریفین، مسواک، اشیائے ضروریہ اٹھائے رہتے بھلا جس انسان کو سرور انبیاء حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثنا کی معیت کا ایسا شرف حاصل ہوا اور دربار رسالت میں اس طرح رضاکارانہ کمربستہ رہتا ہو اس کی خوبی قسمت کا کیا ٹھکانا ہے۔ اسی لئے علم و فضل شرف و مجد کے اعتبار سے حضرت عبد اللہ کا درجہ بہت بلند ہے۔

ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ جب ہم یمن سے واپس ہو کر مدینۃ الرسول میں مقیم ہوئے تو ہم عبد اللہ اور ان کی بڑھیا والدہ محترمہ کو اہل بیت نبوی ہی میں سمجھتے رہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے تھے کہ قرب نبوی کا ان کو بے حد شرف حاصل ہے اور یہ رات دن ہر وقت آپ کے گھر رہتے سہتے آتے جاتے رہتے ہیں۔ دارالعلوم محمدی کے خاص مضامین تفسیر و حدیث و فقہ ہر وقت ان کے زیر درس رہتے تھے خصوصاً قرآنی اسرار و معارف سے بہت زیادہ واقفیت تھی۔ فن قرأت میں ایسے کامل تھے کہ ایک دفعہ ان کے منہ سے قرأت سننے کا خود حضور نے اشتیاق ظاہر فرمایا چنانچہ انہوں نے سورہ نساء نہایت ترتیل کے ساتھ قرأت کی۔ جب یہ آیت شریفہ

فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید و
جئنا بک علیٰ ھؤلاء شہیدا

پر پہنچے تو حضور کے تاثرات کا یہ حال تھا کہ آنسوؤں سے حضور کی ریش مبارک تر ہوگئی اور یوم القیامۃ کا وہ سخت منظر آنکھوں کے سامنے پھر گیا صلے اللہ علیہ وسلم

حضرت عمرؓ نے جب اپنے عہد خلافت میں حضرت عمار کو کوفے کا صوبہ دار بنا کر بھیجا تو عبد اللہ کو ان کا وزیر مقرر کیا اور تعلیم و اشاعت کا کام ان کو سپرد فرمایا۔ اس موقعہ پر جو حکم نامہ دربار خلافت سے بنام اہل کوفہ جاری ہوا اس میں یہ الفاظ بھی تھے۔

ھما النجباء من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقتدوا بھما (ریاض المستطابہ صفحہ ۲۰۹)

یہ دونوں اصحاب رسول میں سے بزرگ و شریف ترین ہستیاں ہیں کوفہ والوں پر ان کی اقتدا بہرحال ضروری ہے علوم ظاہری کے علاوہ علوم باطنی میں بھی کامل صوفی پاک باطن درویش تھے۔ دن بھر درس و افتاء میں مشغول رہتے اور رات کو دنیا و مافیہا سے یکسو ہو کر اپنے معبود حقیقی کی طرف متوجہ ہو جاتے بہت دفعہ لوگوں نے رات کو ان کے رونے گڑگڑانے خشوع و خضوع کی پرتاثیر مقدس آوازیں سنیں۔ خلافت عمرؓ کے بعد کچھ دنوں خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں بھی کوفہ کے مسند قضا کو آپ نے زینت بخشی۔ پھر دیار حبیب میں تشریف لے آئے اور ۳۲ھ میں مدینۃ الرسول میں انتقال فرمایا اور اسلام کا یہ چمکتا ہوا آفتاب بقیع غرقد میں غروب ہوگیا۔ خلاصۃ التہذیب میں آپ کی مرویات ۸۴۸ احادیث بتلائی گئی ہیں۔ جن میں سے ۱۲۰ صرف صحیحین میں اور باقی دیگر کتب حدیث میں ہیں۔ آپ کا حلقہ درس بہت سے صحابہ و تابعین پر شامل رہا۔ خلفائے اربعہ نے بھی آپ سے احادیث روایت کی ہیں مشہور تلامذہ علقمہ مسروق اسود قیس بن حازم وغیرہ ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ | یہ بھی دارالعلوم محمدی کے لائق طلبہ سے ہیں۔ مدینہ کے باشندے قبیلہ خزرج کے ایک نامور گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ بدر کے علاوہ اور بھی بہت سے غزوات میں مجاہدانہ طور پر شریک رہے اور جو کچھ حضور سے پڑھا سب کو عملی جامہ پہنا دیا۔ علم اور عمل کو یہ بزرگ لازم و ملزوم جانتے تھے۔ قول و فعل میں مطابقت ضروری خیال کرتے تھے

اس کے گھر جائیں تو اُن کے لئے مرغ، حلوا، پراٹھے، اور پلاؤ چاہئے۔ وہ شخص جو لوگوں کی کمائی کھانا ما عشغل سمجھتا ہو اس سے نیکی، خودداری اور عزت کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ یہ پیر تو لوگوں کی "میل" کھانے والے ہیں جو پرلے درجے کی "بے عزتی اور بے بسی" ہے۔ پیری کا مزا تو تب ہے کہ پیر جی مریدوں سے پیسہ دھیلا لینا چھوڑ دیں۔ ماڈرن پیروں سے نے جو "حب" بنائے ہیں (جس کا مطلب محض اصلاحی طور پر روپیہ جمع کرنا ہے) ان کو توڑ دیا جائے، پیر جی خود کما کر کھائیں، بلکہ اپنے غریب مریدوں کی امداد کریں، لیکن یہ چیزیں کہاں۔ ان پیروں کے لئے تو عالیشان محل چاہئیں دونوں وقت دسترخوان پر مرغ، پلاؤ اور حلوا لگا ہوا ہونا چاہئے، موٹریں ہونی چاہئے، ریشمی کپڑے اور قیمتی گھڑیاں پیر جی کے ہاتھ پر لگانے کے لئے ہونی ضروری ہیں۔ بلکہ یہ پیر اپنی "اولاد" تک تو انگریزی سکولوں میں تعلیم دلوائیں اور مریدوں کو یہ تلقین کریں کہ انگریزی پڑھنا گناہ ہے۔ خفیہ طور پر تو حکومت کا دم بھریں اور مریدوں کو یہ کہیں کہ وہ آزاد ہیں۔ بالکل آزاد۔

یہ پیری نہیں بلکہ کوتاہ اندیش مسلمانوں کے پھنسانے کے لئے ایک جال ہے جال۔ جس میں غریب اور سادہ مسلمان بری طرح سے پھنسا ہوا ہے۔ مسلمان فطرۃً سادہ واقع ہوا ہے وہ پیر کی چکنی چپڑی باتوں میں فوراً پھنس جاتا ہے۔ اس کی داڑھی اور تسبیح کو دیکھ کر غلطی کھا جاتا ہے۔ اس کے فرضی مریدوں کی تعداد دیکھ کر فوراً مرید بن جاتا ہے۔ "عرس" کو "نیکی کی مجلس" جان کر اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی مفت میں ضائع کر دیتا ہے۔ مگر اس کو معلوم نہیں کہ یہ "عرس" تو پیر جی کی آمدنی کا ایک ذریعہ ہوتے ہیں۔ بلکہ میں تو کہونگا کہ پیرجی کی یہ ایک کلیرنس سیل (Clearance Sale) ہوتے ہیں۔ ہر سال ہندوستان میں تو کیا پنجاب میں ہی لاکھوں عرس منائے جاتے ہیں۔ لیکن کیا کبھی کسی "گدی نشین" پیر نے مسلمانوں کو کوئی پیغام بھی دیا ہے، روپے کی طرابی کا پیغام نہیں، بیداری کا پیغام، کیا کبھی کسی پیر نے یہی کہا ہے کہ سوائے اللہ کے کسی کے آگے نہ جھکو اور اس کے سوا کسی کو اپنا وسیلہ نہ بناؤ کیا کبھی کسی "سجادہ نشین" نے یہ فرمانے کی بھی تکلیف گوارا کی ہے کہ وطن کی خدمت کرو، کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے "حب الوطن من الایمان"۔ وطن کو آزاد کراؤ تم غلام ہو، اور مسلمان غلام نہیں رہ سکتا۔ کیا کسی پیر نے یہ بھی کہا ہے کہ قرآن حکیم کو اپنا راہبر بناؤ، اس کو پکڑ و۔ کیا کسی پیر نے یہ بھی کہا ہے کہ فرقہ بندی چھوڑ دو اور سچے مسلمان بنو، عمل کو اپنی حیات کا اہم پہلو سمجھو، کیونکہ اگر تم عمل نہ کروگے تو تمہاری نمازیں اور عبادتیں سب فضول ہیں۔ لیکن یہ باتیں یہ سچی باتیں بھلا یہ پیر کیوں کہیں۔ اگر وہ ان باتوں کا پرچار کریں تو پھر ان کا مرید کون بنے، اُن کو پیسے کہاں سے آئیں۔ عرس منائے جاتے ہیں اور پیر جی کا خزانہ مریدوں کے ٹکوں سے بھر جاتا ہے۔ لو ایک برس بے فکری سے گذر جاتا ہے۔ مولانا جوش ملیح آبادی کیا خوب فرماتے ہیں۔ ؎

قبروں پر مریدوں کو جھکاتے رہئے
ڈھولک پہ سنکھیوں کو نچاتے رہئے
اللہ اگر روٹھ رہا ہے روٹھے!
بے خوف و خطر عرس مناتے رہئے

پنجاب میں پیر پرستی کا زور کیوں ہے؟ اس کی دو بڑی وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ پنجابی مسلمانوں کی مذہب سے بیگانگی ہے۔ پنجاب میں اس وقت مسلمان دو طبقوں میں منقسم ہیں۔ ایک طبقہ وہ ہے جو محض نام کے مسلمان ہیں اور جن کو مذہب سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ دوسرا وہ طبقہ ہے جس کو مذہب سے "غلط مس" ہے اور جو پیروں کے دام میں پھنسا ہوا ہے اور جن کے خیال میں پیر کی بیعت کرنا اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک اصول ہے۔ اس چیز کو توہم پرستی نے اور بھی مضبوط کر دیا ہے۔ کسی کے ہاں اولاد نہ ہوئی یا کوئی ایسی ویسی بیماری ہو گئی ہے تو "پیر جی" کی بھینٹ چڑھنا ضروری سمجھا گیا، اور ان کی بیعت کرنا ان مصائب سے خلاصی پانا خیال کیا گیا۔

دوسری وجہ ایک غلط عقیدے کی نشرواشاعت ہے یعنی بغیر وسیلے کے خدا یا رسول تک رسائی ناممکن ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر ہم خدا یا رسول سے لگاؤ لگانا چاہتے ہیں تو ہمیں پیر جی کی غلامی اختیار کرنی چاہئے۔ یہ غلط عقیدہ عوام میں اس قدر سرایت کر گیا ہے کہ اس عقیدے کے رد میں آپ کچھ دلائل دیتے رہیں وہ ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہونگے۔ لیکن ان کو معلوم نہیں کہ خدا اور رسول کو ان "وسیلوں" کی ضرورت نہیں ہے۔ ؎

باطل دوئی پسند ہے، حق لاشریک ہے
شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول

"توحید" اسلام کا سب سے بڑا بنیادی اصول ہے۔ خدا تو کہتا ہے کہ اگر تم مجھ کو پانا چاہتے ہو، یا مجھ سے کچھ حاصل کرنا چاہتے ہو تو براہ راست مجھ سے مانگو، کسی کی سفارش کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ میں تمہارے دلوں کے بھیدوں کو جانتا ہوں، میں حاضر وناظر ہوں اور تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہوں۔ خدا تو کھلے لفظوں میں کہتا ہے کہ مجھ سے اور صرف مجھ سے براہ راست مانگو۔ لیکن "پیر پرستوں" کا یہ ایمان ہے کہ بغیر وسیلے کے ہم کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ اور "سہارا" بھی ان شخصوں کا لیا جاتا ہے جن کی کیفیت بقول حضرت قدم ؎

داڑھیوں میں معصیت کی تیرگی کوندی ہوئی
راہبانہ شکل وصورت حرص میں ڈوبی ہوئی
پنڈلیوں تک خرقۂ زہد وورع آیا ہوا
اور آنکھوں میں رعونت کا نشہ چھایا ہوا
معصیت کوشی کے پیکر، نفس سرکش کے مرید
خلد کے تاجر، خدا کو بیچنے والے پلید

پنجاب کے مسلمانوں کے لئے ضرورت ہے کہ وہ جلد از جلد "پیری" کے اس دجل وفریب سے آزاد ہونے کی کوشش کریں۔ اگر ان کی حالت یہی رہی تو ممکن ہے کہ مذہب حقیقی کا نام پنجاب سے ہمیشہ کے لئے مٹ جائے اور "مذہب پیری مریدی" آئندہ سے وہاں کا مذہب قرار پائے۔

(ڈاکٹر چکوالوی بی۔اے)

پنجاب میں پیر پرستی

(از جناب اثر صاحب چکوالی بی۔ اے)

ماخوذ از ہند کلکتہ

تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا
ہو کھیل مریدی کا تو ہرتا ہے بہت جلد (اقبال)

یوں تو پیر پرستی کا دجل وفریب ہندوستان کے گوشے گوشے میں پھیلا ہوا ہے۔ مگر پنجاب میں یہ "فتنہ" ایک دائمی اور مستقل صورت اختیار کر گیا ہے اور مسلمان کو قعر مذلت کی جانب لے جا رہا ہے۔ "پیری" کا یہ ڈھونگ کچھ اس طرح سے رچایا جا رہا ہے کہ آپ پنجاب کے کسی گوشے میں چلے جائیے وہاں یقیناً کسی نہ کسی پیر جی نے اڈا ضرور جمایا ہوگا۔ کیونکہ پنجاب کے عام مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ بغیر پیر کی بیعت کے نہ تو خدا کی عبادت ضروری اور نہ رسول کی اطاعت لازمی ہے۔ لہٰذا یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ پیروں کے اس طلسم ہوشربا سے آزاد ہیں اُن کے لئے "بے پیرا" کا لفظ طعن و تشنیع کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

اگر پنجاب کی اس پیری کا بہ نظر تعمق مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح طور پر آشکارا ہو جاتی ہے کہ "پیری" کا یہ سلسلہ درحقیقت ایک "معزز دوکانداری" ہے۔ جو پیر جی کے لئے نہ صرف عزت کا باعث ہے۔ بلکہ یہ عزت کے ساتھ ساتھ دولت، حکومت، شہرت کے ذرائع بھی بہم پہنچاتا ہے۔ یہ سلسلہ ایک ایسی زندگی کے ذرائع بہم پہنچاتا ہے جو ہر قسم کی ذمہ داری سے بے نیاز ہے۔ دنیا کے حوادث، مصائب و آلام، تفکرات، اس کے مد مقابل کی حیثیت رکھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اس "فرعونی پیشے" نے پنجاب کے مسلمانوں کی حالت خصوصاً اس قدر دگرگوں کر دی ہے کہ جس کو دیکھ کر ایک "سچا مسلمان" خون کے آنسو روتا ہے۔ پنجاب کا یہ پیر پرست مسلمان اس حالت کو پاش پاش کرنا چاہتا ہے جو رسول کریم کی تشریف آوری سے پہلے عرب کی حالت تھی۔ عرب آپ کی آمد سے پہلے "بے جان بتوں" کی پوجا کیا کرتے تھے۔ مگر موجودہ زمانے کا مسلمان "جاندار بتوں" کی پوجا کر رہا ہے۔ وہ کافر تھے۔ اسلام کی تعلیم سے روشناس نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے ان کی اس "جاہلیت" پر ہم اتنے شاکی نہیں ہیں جتنے موجودہ زمانے کے مسلمان سے۔ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اسلام کی صحیح تعلیم سے سراسر بیگانہ ہے، توحید کی حقیقت سے وہ بالکل بے خبر ہے۔ اس کو یہ معلوم نہیں کہ خدا کے بغیر کسی کے آگے جھکنا یا کسی کو وسیلہ ٹھیرانا سراسر کفر ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ "پنجاب کا یہ مرید" اپنے پیر کے ہاتھوں پاؤں اور گھٹنوں کو بے اختیار چومتا ہے اور وہ "پیر" جو اپنے آپ کو اسلام کا ٹھیکے دار سمجھتا ہے، کتنا خوش ہو ہو کر اپنے ہاتھ کو بوسہ دلوانے کے لئے مرید کی جانب بڑھاتا ہے۔

کیا یہ شرک نہیں ہے؟ یہ کفر نہیں —؟

پنجابی مسلمان اس پیری کے طلسم میں بری طرح سے یوں پھنسا ہوا ہے کہ جس سے رہائی پانا اُس کے لئے ایک امر محال کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ وہ مریدی کے نشے میں یوں کھو گیا ہے کہ خدا اور رسول کا اُسے دھیان ہی نہیں رہا۔ خدا کو کوئی کچھ کہتا رہے۔ لیکن اس "پیر پرست مسلمان" کو پرواہ تک نہیں ہوتی۔ رسول اکرم کی کوئی ہتک کرے تو اُس کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ لیکن اگر "پیری" کے خلاف چند جملے زبان سے نکل جائیں تو اُس شخص کو کافر، وہابی، ملحد اور نہ جانے کن کن الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں یہ حالت جاہل مسلمانوں ہی کی نہیں ہے بلکہ خود کو پڑھا لکھا کہنے والے مسلمان بھی اس دام میں گرفتار ہیں اور جو یہ جانتے ہوئے بھی کہ "پیری" اسلام کے سراسر خلاف ہے۔ اس دام سے آزاد نہیں ہوتے۔

ان "پڑھے لکھے پیر پرستوں" کے متعلق مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا ہے جو ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ ایک دفعہ میرے بزرگ دوست مولانا خدا بخش صاحب اظہر امرتسری چیف ایڈیٹر روزنامہ "زمیندار" (لاہور) راقم الحروف کے وطن کی انجمن اسلامیہ کے جلسے پر تشریف لائے۔ (واضح رہے کہ یہ انجمن ایک پیر پرست انجمن ہے) جلسہ میں ایک مولوی جی تقریر کے لئے اٹھے۔ اُن کا موضوع "سیرت رسول کریم" تھا۔ لیکن آپ کی ساری تقریر اُن لوگوں کے خلاف تھی جو پیروں کے سخت خلاف ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں "پیر جی کی کرامات" کے حق میں تھی۔ ہمارے پاس ہی اظہر صاحب کے ایک اور "پڑھے لکھے دوست" بیٹھے تھے جو مولوی جی کی ہاں میں ہاں ملا رہے تھے۔ مگر مولانا اظہر تھے کہ ان کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے۔ تقریر ختم ہونے کے بعد مولانا اظہر نے ان صاحب سے پوچھا "آپ بھی پیروں کو مانتے ہیں حضرت"! وہ بگڑ کر کہنے لگے "کیوں نہیں صاحب! آپ کو معلوم نہیں میں پیر صاحب ...... شریف کا مرید ہوں۔ مولانا تو "اچھا" کہہ کر خاموش ہو گئے۔ لیکن میں حیران تھا کہ مولانا اتنے حیران کیوں ہو گئے۔ جلسہ ختم ہونے کے بعد میں نے ان سے ان کی اس حرکت کا سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ میں نے اس شخص کے خیالات کا جہاں تک جائزہ لیا ہے میں یہ خیال کر رہا ہوں کہ وہ ایک سنجیدہ آدمی ہے اور پیر پرستی کے اس دام سے رہا ہوگا۔ دوسرے وہ کافی حد تک پڑھا لکھا ہوا ہے۔ مگر مولانا اظہر کو یہ معلوم نہیں کہ پنجاب میں جس قدر یہ پڑھے لکھے مسلمان "پیر پرست" ہیں اس قدر جاہل نہیں ہیں۔ جو اس "دوکانداری" کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے بھی اس دام سے رہا ہونا نہیں چاہتے۔

پنجاب کے یہ پیر مسلمانوں کو پست خیال، ذلیل اور مذہب سے دور لئے جا رہے ہیں۔ جاہل مریدوں سے روپیہ بٹور کر اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں۔ مرید بیچارے کے گھر میں کھانے تک کو بھی نہ ہو، لیکن اگر پیر جی

اصولی مسئلہ کا بالکل غلط ہونا واضح طور پر ظاہر ہے۔ پس اگر شق اول درست ہو تو دوسری غلط۔ اور اگر شق ثانی درست ہو تو شق اول غلط ہو جاتا ہے۔

الغرض تناسخ کا مسئلہ ایسا لچر پوچ اور ردی ہے کہ ہر صاحب بصیرت کی زبان پر متنبی کا یہ شعر بار بار آئیگا۔ (بادنیٰ تغیر) ؎

وماذا بھند من المضحکات
ولکنہ ضحک کالبکاء

(خادم محمد عبدالرؤف رحمانی۔ جھنڈے نگر بستی)

مولوی عبدالستار کی امامت خطرہ میں

(از قلم مولوی عبدالحمید صاحب بدھوانہ)

نامہ نگار اپنی تحریرات کے ذمہ دار ہیں۔ (مدیر)

مولوی عبدالستار صاحب صدری دہلوی مورخہ ۲۹، شعبان کو موضع بدھوانہ میں آئے۔ ان کے آنے پر مسائل متنازعہ مابین اہلحدیث و امامیہ کا چرچا ہونے لگا۔ جس پر مندرجہ ذیل رقعہ انجمن اہلحدیث بدھوانہ کی طرف سے بھیجا گیا۔

”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مولوی عبدالستار صاحب۔ بعد ما ہو المسنون واضح ہو کہ منجملہ عقائد فاسدہ آپ کے ایک مسئلہ شرکیہ دم جھاڑے کا بھی ہے جس کے متعلق مسئلہ ذیل ارسال خدمت ہیں جواب باصواب تحریر فرمائیں۔

(۱) شرکیہ الفاظ سے سانپ، کتے وغیرہ کے کاٹے ہوئے پر دم کرنا جائز ہے یا نہ؟ (۲) اکراہ کر کے شرکیہ دم جھاڑا کروانا جائز ہے یا نہ؟ ایسا دم کرانے والا مشرک ہے یا نہ؟ (۳) جس مسحور کا سحر مدفون ہو اس پر قرآن شریف مثلاً سورہ فاتحہ ومعوذتین پڑھنے سے فائدہ ہوتا ہے یا نہیں؟ (۴) سحر کا جادوگر سے شرکیہ کفریہ اقوال و افعال سے اتروانا جائز ہے یا نہیں؟

× ہندسے آگے ان کا سائنس نہیں پہنچا۔

(۵) فمن اضطر عام ہے یا خاص۔ عام ہونے کی حیثیت میں حالت اضطرار میں متعہ کرنا۔ سود دینا۔ نکسیر کے پھوٹنے سے پیشانی پر پیشاب وغیرہ ناپاک چیز سے سورہ فاتحہ لکھنا جائز ہے یا نہ؟ (۶) حدیث من استطاع ان ینفع اخاہ فلیفعل او کما قال کا امر وجوب۔ سنت۔ مستحب کے لئے ہے یا کیا؟

جواب قرآن شریف کی آیات اور احادیث صحاح ستہ صحیحہ صریحہ مرفوعہ سے تحریری دیں۔ جواب تحریری آج ہی دو گھنٹے تک دیں تاکہ بعدہ مناظرہ یا بالمشافہ گفتگو سے تصفیہ کر لیا جائے۔ اگر آپ جواب تحریری نہ دیکر اور مناظرہ جو زیر صدارت کرم نمبردار ہوگا سے پس وپیش کر کے چلے گئے تو آپ کے خلاف جو فتاویٰ اور اشتہارات شائع ہوئے ہیں سچے سمجھے جائینگے اور آپ کی شرکیہ دم جھاڑا کی براءت قسمیں جھوٹی متصور ہونگی۔ امید ہے کہ آپ بہت جلد بغیر التباس حق بالباطل اور کتمان کے جواب دیکر تفریق بین المسلمین کے الزام سے بری ہونے کی کوشش کریں گے

(عبدالحمید سکرٹری انجمن اہلحدیث بدھوانہ“)

جس کا کوئی صحیح جواب مولوی عبدالستار نے نہ دیا اور یونہی پس وپیش کرتے ہوئے دریام والہ اپنے مریدوں کی طرف روانہ ہو گئے۔ بلکہ یہ بھی کہا گیا کہ وہیں آپ کے مریدوں میں ہم پہنچ کر آپ کے عقائد فاسدہ بیان کرتے جائینگے۔ آپ اپنی براءت ثابت کرتے جائیں۔ صرف ہمارے وہاں پہنچنے کے لئے اجازت لکھ کر دیدیویں۔ آخر اس پر بھی نہ آئے۔

کھلی چٹھی بنام مولوی عبدالستار صاحب

آپ کے عقائد فاسدہ کے متعلق جو کچھ ہم لکھیں گے انشاء اللہ العزیز وہ محض برائے اصلاح و اظہار حق اور نیک نیتی سے آپ کے صحیفوں اور رسالوں اور اشتہاروں ہی سے لکھیں گے۔ اسی طرح آپ بھی بغیر اینچ پینچ اور فضول وزائد باتوں کو چھوڑ کر مطالبات کا جواب صحیح اور باصواب دیجئے اور واقعات کے چھپانے کی کوشش نہ کیجئے۔ اگر آپ کی براءت ثابت ہو گئی تو ہم اعتراض واپس لیکر معذرت چاہینگے۔ بصورت دیگر آپ اپنے رجوع یا توبہ کا اظہار صریح طور کر دیجئے۔

(عبدالحمید از بدھوانہ۔ ضلع جھنگ)

اسلام اور معاش

ناظرین پر مخفی نہیں کہ دنیا میں کوئی بھی ایسا متنفس نہیں کہ جس کی زندگی بغیر دنیاوی جدوجہد کے بسر ہو سکے اس قدر ضروری اور اہم معاملہ کو مذہب اسلام میں کس طرح نظر انداز کیا جا سکتا تھا۔ دیکھئے آپ کے پروردگار نے کس قدر صاف اور روشن احکام اس کے متعلق نازل فرمائے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں ہماری مفلسی اور اقتصادی کمزوری کا سبب صرف یہ ہے کہ ہم مذہبی معاملات میں کوتاہ اندیشی سے کام لیتے ہیں۔ قرآن ہمارے دینی اور دنیاوی معاملات میں ہمارا رہبر تھا۔ افسوس ہے کہ ہم نے اسکے احکام کو پس پشت ڈالا اور آج ہم ایسے دور سے گزر رہے ہیں جس کی نظیر ہمارے بزرگوں کی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ ہماری قومی انحطاط میں ہمارے علماء کا سب سے زیادہ قصور ہے جو اپنے ذاتی جھگڑوں میں مبتلا رہے اور قوم کو معاشیات سے مطلع نہ کیا۔ یہ ہمارے دنیادار مولویوں کی ہٹ دھرمی ہے کہ وہ اپنے خلاف ایک حرف بھی سننا گوارا نہیں کرتے۔...........

.......اخلاق و تہذیب سے ناآشنا جماعت ہمیشہ دنیا کی ترقی کا ماتم کرتی رہتی ہے۔ اور افسوس ہے کہ جہاں اس جماعت کے مرکز ہیں وہاں بھی ۹۰ فیصدی کلمہ صحیح نہیں پڑھ سکتے۔ اگر ہم قرآن کریم کے تراجم اور تعلیم کی طرف رجوع کریں تو نہایت مناسب ہے۔ دیکھئے آپ کی دنیاوی ترقی کے لئے خداوند کریم نے کیا ارشاد فرمایا ہے

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلاً مِّنْ رَّبِّکُمْ ۔ یعنی اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل چاہو یعنی تجارت سے مالی فائدہ حاصل کرو۔

وَلَقَدْ مَکَّنّٰکُمْ فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَکُمْ فِیْھَا مَعَایِشَ (اعراف) ہم نے زمین میں تم کو قدرت دی اس میں تمہارے لئے معاش پیدا کی

اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت

(از راشدہ رابعہ)

قارئین کرام! اخبار اہلحدیث کے خریداران میں دن بدن کمی ہوتی چلی جاتی ہے۔ لہٰذا اس سے خطرہ ہے کہ خدانخواستہ کہیں اخبار "اہلحدیث" بند نہ ہو جائے۔ اس لئے ذیل میں اضافہ خریداران کے لئے ایک اسکیم حوالہ قلم ہے۔

(۱) ہر اہلحدیث کا فرض ہے کہ اگر اسکو سال بھر میں ۵ روپے بچتے ہوں تو وہ ۵ اخبار "اہلحدیث" کی قیمت میں ادا کر کے اخبار مذکور سال بھر کے لئے خریدے۔

(۲) ہر تاجر اہل حدیث کا فرض ہے اور (۳) ہر اہل حدیث ملازم کا فرض ہے کہ وہ اخبار "اہلحدیث" خریدے۔

(۴) ہر مسجد اہل حدیث میں چندہ سے یا وقف سے ایک ایک اخبار "اہلحدیث" جاری کرایا جائے۔

(۵) اخبار "اہلحدیث" کی قیمت وصول کرنے کیلئے ۵ روپے ۲ اور ۱ یعنی سالانہ، ششماہی اور سہ ماہی قیمت کے ٹکٹ چھپوائے جائیں۔ ہر ٹکٹ کے پشت پر حصہ اول میں اخبار اہلحدیث کی قیمت۔ نام خریدار درج ہو اور فہرست مضامین بھی تحریر ہو۔ صفحہ دوم ٹکٹ پر ۵ والے ٹکٹ پر مدینہ منورہ، مکہ معظمہ کے نقشے عکسی ہوں اور ۲ کے ٹکٹ پر حصہ دوم میں مسجد بیت المقدس، مسجد نبوی کے نقشے ہوں اور ۱ کے ٹکٹ کے حصہ دوم پر تاج آگرہ، جامع مسجد دہلی و آگرہ و سنہری مسجد دہلی کی تصاویر ہوں۔ ۵ والے ۱۰۰ اور ۲ والے ۱۰۰ اور ۱ والے ۱۰۰ ٹکٹوں کی ایک ایک کتاب مجلد ہو۔ جس میں ٹکٹ کے حصہ اول پر نقل ہو اور حصہ دوم فروخت کر دیا جائے جس سے پتہ لگ سکیگا کہ کس قدر ٹکٹ فروخت ہوئے اور کس کے ہاتھ

(۵) ہر خریدار اخبار "اہلحدیث" کا فرض ہے کہ وہ اخبار "اہلحدیث" کے لئے اور نئے خریدار بنائے۔ (۶) جو اہل حدیث فرد یا خریدار اخبار "اہلحدیث" اخبار مذکور کے بدیہ خریدار بنائے تو اس خریدار بنانے کا نام اخبار میں چھاپ دیا جائے۔ (۷) جو شخص (اہل حدیث) ۲۵ خریدار بنائے اوس کو درجہ خاص میں شمار کیا جائے اور وہ معاون اور سرپرست تصور کیا جائے۔ (۸) اور جو شخص بیس خریدار بنائے اوس کو درجہ اول میں رکھا جائے (۹) اور جو شخص پندرہ ۱۵ خریدار بنائے اوسکو درجہ دوم میں رکھا جائے۔ (۱۰) اور جو شخص دس خریدار بنائے اوسکو درجہ سوم میں رکھا جائے۔ (۱۱) اور جو شخص پانچ خریدار بنائے اسکو درجہ چہارم میں رکھا جائے (۱۲) اور جو شخص چار ۴ خریدار بنائے اسکو درجہ پنجم میں رکھا جائے۔

(۱۳) اور جو شخص تین ۳ خریدار بنائے اسکو درجہ ششم میں۔

(۱۴) اور جو شخص دو ۲ خریدار بنائے اسکو درجہ ہفتم میں۔

(۱۵) اور جو شخص ایک خریدار بنائے اسکو درجہ ہشتم میں۔

اس درجہ بندی سے ہر شخص شوق میں اوپر کا درجہ حاصل کرنے کے واسطے زیادہ سے زیادہ خریدار بنائیگا

آپ کے اخبار میں چھپا تھا کہ ایک صاحب نے تین خریدار بنائے دوسرے نے دو اور تیسرے نے ایک اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

ابطال تناسخ

آریہ حضرات کہتے ہیں کہ بدون اعمال سابقہ کے پرمیشر دکھ سکھ دینے سے غیر منصف ثابت ہوتا ہے۔ یعنی ہر کو دکھ سکھ اپنے متعدد انواع کے ساتھ جس طرح بھی ہوں اگلے اعمال کے بدلہ میں ملے ہیں۔ لیکن ہم ضرورت تناسخ کے مسئلہ میں منوجی کے اشلوک سے ایک ایسی بات لکھتے ہیں جس سے تناسخ کا تار پود بکھر جاتا ہے۔ وہو ہذا منوسمرتی میں لکھا ہے:۔

"پرماتما نے جس جاندار کو دنیا کے آغاز میں جس کرم میں لگایا وہ آج تک ویسی ہی کرم کرتا ہے اور سوائے منش (انسان) کے سب بھوگ جونی کہلاتے ہیں۔" (دیکھو منو ادھیائے اول اشلوک ۲۸)

نتیجہ یہ کہ انسان بھوگ جونی نہیں اور حیوانات، نباتات وغیرہ بھوگ جونی ہیں۔ پس سوال یہ ہے کہ جب انسانی جون بھوگ جونی (سزا خانہ) نہیں ہے بلکہ کرم جونی ہے۔ یعنی یہ مطلب کہ انسانی قالب سزا کے لئے تجویز نہیں ہوا تو اب آریہ صاحبان بتلا دیں کہ اندھا اندھا کیوں ہوا؟ لنگڑا لنگڑا کیوں ہوا؟ گونگا گونگا کیوں ہوا؟ اگر یہ کہیں کہ پچھلے اعمال کا بدلہ ہے تو غلط ہے۔ کیونکہ منوجی کی عبارت اس کی تغلیط کرتی ہے اور کہتی ہے کہ انسانی جون بھوگ جونی نہیں ہے۔ تو پھر اس جون میں سزا کیسی؟ اور جب یہ جون سزا کی نہیں تو دکھ سکھ دینے سے پرمیشر کے غیر منصف ہونے کا سوال آریوں پر باقی رہ گیا ——— اور ہم پر یہ سوال نہیں کیونکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ قادر مطلق کا اپنے خلق میں یہ ایک نظام ہے جس پر کوئی سوال وارد نہیں ہو سکتا۔ اللہ کی ذات "چون و چرا" سے پاک ہے۔ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ۔ اس نے جیسا مناسب جانا کیا۔

منوجی دوسری جگہ پرمان دیتے ہیں:۔

"لڑکا پیدا ہونے کی خواہش رکھنے والا استری (خاص ساعت) میں بھوگ کرے" (فقرہ ۴۸) پھر لکھا ہے:۔

"اور اگر مرد عورت دونوں کا نطفہ برابر ہو تو لڑکا نامرد پیدا ہوتا ہے" (دیکھو منو ادھیائے ۳ اشلوک ۴۹)

ناظرین غور فرمائیں کہ اگر بچے کا مرد یا نامرد۔ اچھا یا برا جسم ہونا اسکے گذشتہ جنم کے عملوں کا نتیجہ ہے تو والدین کو ان کوششوں کی ضرورت ہی نہیں رہتی جو منوجی نے بتلائے ہیں۔ کیونکہ بچے کا جو حال ہوتا ہے وہ ہو کر ہی رہیگا تو والدین کی یہ کوشش محض بیکار ہے اور التزاماً منوجی کا یہ حکم بھی بیکار ہوگا۔

اور اگر نامرد وغیرہ ہونے میں اگلے جنم کا دخل نہیں ہے بلکہ اس کی نسبت باپ کی کوششوں اور نطفہ کی کمی اور بیشی وغیرہ کی طرف ہے تو پھر تناسخ اور اگلے جنم کے

فتاویٰ

س ۵۴} وضو کرنے کے بعد فوراً ہی ہاتھ منہ کپڑے سے پونچھنا منع ہے یا نہیں۔ اگر کوئی شخص ایسا کرے تو گنا ہگار رہیگا یا نہیں؟ (سائلہ عظیم آبادی)

ج ۵۴} وضوء کے بعد اعضاء کو کپڑے سے پونچھنا جائز ہے۔ لحدیث معاذ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ مسح وجھہ بطرف ثوبہ (ترمذی) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وضوء کے بعد کپڑے سے اپنے چہرہ مبارک کو پونچھا کرتے تھے۔ اللہ اعلم!

س ۵۵} نفرت قلبی کی وجہ سے ایک شخص نے اپنی عورت کو کچھ عرصہ ہوا کہ گھر سے نکال دیا ہوا ہے عورت نے اُس اپنے خاوند سے آوارگی کو نا برداشت کرتے ہوئے طلاق مانگی۔ اس کے خاوند نے کہا کہ اگر اتنا روپیہ ادا کرو تو طلاق دی جاویگی۔ عورت کے وکیل طلاق نے روپیہ پیش کیا تو اس شخص نے روپیہ کے لینے اور طلاق دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اب حالت مجبوری ہے۔ ایسی حالت میں عورت کی عصمت کا بچانا بھی مشکل ہے۔ شریعت محمدیہ میں طلاق مرد کے ہاتھ ہے۔ عورت خواہ اسکو کتنی ہی تنگی ہو قید میں ہے۔ اور اس قید سے رہائی یعنی فسخ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(مولوی شرف الدین از گجرات)

ج ۵۵} ایسی حالت میں جبکہ خاوند مرتکب ظلم کرے۔ عورت کو نکاح فسخ کرانے کا شرعاً حق حاصل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا الایہ۔ اللہ اعلم۔

س ۵۶} اگر امام کے پیچھے صف لگی ہوئی ہو اور مزید کسی آدمی کی گنجائش نہ ہو تو اکیلا صف کے پیچھے نماز میں شامل ہو سکتا ہے کہ نہیں۔ چونکہ بلوغ المرام حصہ اول صفحہ ۱۳۳۔ ابوداؤد و ترمذی کی روایت سے حدیث شریف موجود ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اکیلے کی صف کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی۔ اسی وقت اگلی صف سے دوسرا آدمی کھینچ کر نکالنا چاہئے اور یہی مذہب امام احمد بن حنبل کا ہے۔ علاوہ اسکے بلاغ المبین میں لکھا ہے باقی ائمہ ثلث کا مذہب ہے کہ اکیلے کی بھی صف کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے اور ان کی دلیل بخاری شریف میں حدیث شریف بروایت ابوبکر موجود ہے۔ آپ فرمائیں کہ کونسی دلیل صحیح ہے؟ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۱۷۰)

ج ۵۶} حدیث کے مطابق صحیح یہی ہے کہ صف کے پیچھے اکیلا نماز نہ پڑھے۔ اگر اکیلا ہو تو پہلی صف سے کسی کو کھینچ کر ملالے۔ اللہ اعلم!

س ۵۷} جنازہ غائب اس صورت میں ہو سکتا ہے اگر کوئی شخص کسی قصبہ کا ہو تو وہاں پر باقاعدہ اسکا جنازہ بھی ادا ہو۔ کیا دوسرے قصبہ کے لوگ بھی اس کا جنازہ غائب پڑھ سکتے ہیں۔ بغیر ان دو دلیلوں کے جو بادشاہ حبشہ اور اس عورت کے جنکی نبی کریم صلعم نے قبر پر جنازہ پڑھا۔ اور کیا دلیل ہے۔ یا اس صورت میں جنازہ غائب ہو سکتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۵۷} مذکور فی السوال ہر دو واقع کے علاوہ ترمذی میں مروی ہے۔ ان ام سعد ماتت والنبی صلی اللہ علیہ وسلم غائب فلما قدم صلی علیھا وقد مضیٰ لذٰلک شھر۔ یعنی ام سعدؓ کی قبر پر آنحضرت صلعم نے ایک ماہ کے بعد نماز جنازہ پڑھی۔ اور بیہقی میں ہے کہ آپ نے براء رضی اللہ عنہ کی قبر پر ایک ماہ کے بعد نماز پڑھی۔ مزید تحقیق کے لئے دیکھو نیل الاوطار۔ اللہ اعلم!

س ۵۸} اگر قربانی کا جانور میسر بھی ہو اور اپنی مرضی سے ۱۰ ذی الحجہ کو قربانی نہ کرے ۱۱ یا بارہ کو کردے تو ثواب جیسا ۱۰ ذی الحجہ کو ملتا ہے ویسا ہی باقی تاریخوں میں ملتا ہے یا کمی بیشی؟

(محمد عبداللہ از بہاولپور خریدار نمبر ۸۳۸۵)

ج ۵۸} جب ۱۰ ذی الحجہ کے سوا دوسری تاریخوں میں قربانی کی اجازت ہے تو ثواب میں کمی ہونے کے کوئی معنی نہیں۔ فافہم واللہ اعلم!

س ۵۹} صائم کی کسی شخص نے ضیافت کی ہو تو کیا صائم کو ضروری ہے کہ اس کے پانی یا روٹی سے روزہ افطار کرے یا نہیں۔ اگر روزہ دار اپنے پانی سے افطار کرلے تو کیا روزہ افطار کرنے والے کو روزہ چھوڑانے کا ثواب ملیگا یا صرف ضیافت کا ہی ملیگا۔ روزہ افطار کرانے والے کی نیت یہی ہے کہ روزہ افطار کا ثواب لوں۔ اگر روزہ دار اپنے پانی سے روزہ افطار کرے تو افطار کرانے والا ناراض ہوتا ہے کہ مجھے تو ضیافت کا ہی ثواب ملیگا افطاری کا نہیں۔ (سائل مذکور)

ج ۵۹} صورت ہذا میں روزہ دار کو روٹی کھلانے والے کو افطاری کا ثواب ملیگا۔ کیونکہ اس کی دعوت ہی بغرض افطار ہے۔ وقال علیہ السلام۔ الاعمال بالنیات۔ اللہ اعلم!

س ۶۰} ڈاڑھی کا مسنون طریقہ کہاں تک ہے، برابر منہ کے یا جہاں تک چلی جاوے۔ منہ برابر ڈاڑھی رکھنا کس دلیل سے مقرر ٹھہرا ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۶۰} صحیح بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا اور ابن ابی شیبہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فعل مذکور ہے کہ وہ مٹھی بھر سے زائد داڑھی ترشوایا کرتے تھے۔ اور حضرت ابن عمر ہی اس حدیث کے راوی ہیں جس میں ڈاڑھی بڑھانے کا حکم ہے۔ اس لئے تطبیق یوں کی جاتی ہے کہ قبضہ تک بڑھانے کا حکم ہے۔ اس سے زائد ترشوائے تو منع نہیں۔ کذا قال الحافظ ابن حجر رح اللہ اعلم!

ضروری اطلاع ۔ جملہ مستفتی حضرات کی خدمت میں اطلاع کی جاتی ہے کہ ہر سوال کے جواب کے لئے کم از کم دو پیسے کا ٹکٹ برائے غریب فنڈ آنا چاہئے۔ ورنہ عدم جواب کی شکایت غیر مسموع ہوگی۔ نوٹ کر رکھیں۔ "غریب فنڈ" کی آمد سے بموجب قواعد غریب فنڈ غریب آدمیوں کو اخبار اہلحدیث روانہ کیا جاتا ہے۔

وآخرون یضربون فی الارض یبتغون من فضل اللہ۔ یعنی دوسرے وہ ہیں جو زمین پر سفر کرتے ہیں اور اللہ کے فضل سے روزی کماتے ہیں"

وجعلنا النہار معاشا۔ یعنی دن کو روزی کے لئے بنایا"

برادران! آیات مذکورہ کا یہ مطلب نہیں کہ مسلمان ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا رہے اور جدوجہد کو ہمارے علماء کی طرح خلاف توکل خیال کرے۔ کسب معاش اور تجارت ہر مسلم کا فرض ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ "سچا سوداگر انبیاء و شہداء کے ساتھ اٹھایا جاویگا" تجارت کی اس طرح ترغیب دی کہ تم ضرور تجارت کرو کیونکہ دسویں حصہ میں سے نواں حصہ رزق اللہ نے تجارت میں رکھا ہے"

قرآن شریف میں صریح آیات موجود ہیں :-

یا ایہا الذین آمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم الخ

اے مومنو! ناحق اپنے مالوں کو آپس میں نہ کھاؤ مگر یہ کہ آپس میں برضامندی تجارتی لین دین کرو۔

واحل اللہ البیع وحرم الربوا۔ اللہ نے تجارت حلال کی اور سود کو حرام"

ربکم الذی یزجی لکم الفلک فی البحر لتبتغوا من فضلہ۔ یعنی تمہارا پروردگار وہ ہے جو تمہارے لئے سمندروں میں جہازوں کو چلاتا ہے تاکہ تم معاش طلب کرو"

مسلمان بھائیو! ہمارے لئے کسب معاش حلال کی تلاش اور سعی لازمی و ضروری ہے یہ نہیں کہ ہم مسجد کے کونے میں بیٹھے حلووں کی طرف دھیان لگائے دیکھیں۔ یا قبرستان میں مجاورت کرنے کو اپنا آبائی پیشہ بنا رکھیں یا سال بسال مریدوں میں نذر و نیاز کے لئے دورے کیا کریں یا پلیتے کے موٹے تازے بھیک مانگتے پھریں۔ ہم کو اسلام نے ایسی تعلیم نہیں دی۔ خدا کے لئے کچھ تو شرم کریں اور اسلام کو غیروں کے سامنے بدنام نہ کریں۔ کیا غیر مذاہب والے یہ نہ کہیں گے کہ معلم مذہب اسلام نے ان کو یہ تعلیم دی ہے۔ مسلمانوں اگر زندہ رہنا ہے تو زندگی کے صحیح خیال اپنی قوم میں پیدا کرو۔ موجودہ شیوخ اور صوفیوں کی تعلیم سے اپنی جماعت کو بچاؤ۔ کش مکش کے خوف سے اللہ کی رحمتوں کو چھوڑ دینا بزدلی کی علامت ہے۔ آؤ اپنے دست بازو پر خدا کے لئے بھروسہ کریں اور حلال کی روزی کمانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک مومن کو صراط مستقیم پر چلاوے۔ آمین!

(محررہ نور محمد میانوی جہلمی خادم اہل حدیث)

قیامت کا ہولناک دن

(از مولوی محمد ابوالخیر بدر رحمانی)

آہ! وہ دن کتنا ہولناک ہوگا جبکہ ہر شخص پریشان حال نظر آرہا ہوگا۔ ایک دوسرے کا کوئی پرسان حال نہ ہوگا اولین آخرین کا مجمع ہوگا نہ صرف انبیاء و رسل وہاں ہونگے بلکہ خود خداوند قیوم بھی وہاں تشریف فرما ہوگا۔ اس حال میں فرشتے صف بندی کئے کھڑے ہونگے۔ وہ دن کتنا اہم ہوگا جسکے متعلق ارشاد ربانی ہوتا ہے :-

یوم تذھل کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملہا الایہ۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے یوم یفر المرء من اخیہ الایہ۔ یعنی ہر شخص اپنے خویش و اقارب سے فرار اختیار کریگا۔ دودھ پلانے والی ماں بھی اپنے اپنے عزیز لخت جگر کو فراموش کر جائیگی۔ آفتاب بالکل قریب ہوگا۔ بجز عرش کے اور کہیں سایہ نہ ہوگا۔ اللہ پاک جلال میں آیا ہوگا۔ دوسری جانب جہنم بھی چیختی چلاتی آئیگی اور اسکے غیظ و غضب کی حالت تو یہ ہوگی پروردگار فرماتا ہے تکاد تمیز من الغیظ یعنی قریب ہوگا کہ وہ غصہ سے پھٹ نہ جائے۔ ھل من مزید کے نعرے لگا رہی ہوگی۔ انبیاء و اولیا تمام لرزاں اور ترساں ہونگے۔ ہمارے افعال کی شہادت ہمارے ہاتھ پاؤں دینگے۔ ارشاد ہے الیوم نختم علی افواھہم الایہ یہ ایسا خوفناک وقت ہوگا لیکن افسوس ہم نے اس دن کو بالکل بھلا دیا ہے اور اس کے لئے ابھی تک تیاری نہیں کی۔ اسلاف کرام کے چند واقعات آپ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں جن سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کو کتنا خوف تھا اور اس کے مقابل میں ہمارے قلوب میں کتنی شقاوت پیوست ہو چکی ہے،

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی نار جہنم کو ذکر کرکے رو رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا کہو کیا بات ہے حضرت عائشہ نے وجہ بتلائی اور ساتھ ساتھ یہ بھی پوچھا کہ آپ اپنے اہل وعیال کو میدان محشر میں یاد رکھیں گے آپ نے فرمایا مگر تین جگہ کوئی کسی کو نہ یاد کریگا۔ آپ نے فرمایا کہ تمام لوگ ننگے بے ختنہ کے قبروں سے اٹھیں گے بیویوں نے کہا شرمگاہوں کا کیا حال ہوگا۔ آپ نے فرمایا وہ ایسا دن ہوگا کہ کسی کو اس کا خیال بھی نہ ہوگا۔

سعید بن جبیر جو کہ ایک بہت بڑے تابعی ہیں۔ بانسری کو دیکھا تو نفخ صور یاد آگیا رونے لگے۔ لیکن جب حجاج نے ذبح کرنے کا حکم دیا تو موت کچھ بھی ان پر اثر انداز نہ ہوسکی اور بوقت ذبح جسم سے پوری طرح خون خارج ہوا۔ حالانکہ دوسرے مظلوموں کی کیفیت ایسی نہ تھی۔

ایک صحابی نماز پڑھ رہے تھے۔ جب وہ اس آیت پر پہنچے فذلک یومئذ یوم عسیر بے تحاشہ زمین پر گر پڑتے ہیں لوگ اٹھاتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ روح جسد پاک سے پرواز کر چکی ہے" دیکھا آپ نے میدان محشر کا نقشہ یاد آگیا اور پھر جانبر نہ ہوسکے۔ بوجہ دہشت و خوف دل دہل گیا۔ ایک بزرگ کو معلوم ہوا کہ محلہ میں آگ لگی ہے وہ چھت پر چڑھتے ہیں، لوگوں کی حالت دیکھتے ہیں، بے تحاشا گھروں سے نکل نکل کر بھاگ رہے ہیں تو لوگوں کی یہ کیفیت وہ بزرگ دیکھ کر زار و قطار رونے لگے لوگوں نے کہا کہ جناب آپ کا تو کچھ نقصان نہیں ہوا ہے آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر مجھ کو میدان محشر کا نقشہ یاد آگیا۔ اس دن لوگوں کی ایسی ہی کیفیت ہوگی۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے وتری الناس سکاری وما ہم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی کہ آپکے بال سفید ہوگئے۔ لوگوں نے پوچھا آپکے بال ؟ سفید ہوگئے؟ آپ نے فرمایا ان سورتوں نے ایسا کر دیا جس میں قیامت کا ذکر ہے" اللہ اللہ! ایسا دہشت انگیز دن اور یہ ہمارے دل کی سختی۔ ہم نے اسکے لئے کچھ بھی تیاری

ملکی مطلع

مسجد شہید گنج لاہور

مسلمانوں میں تفرقہ

استاد داغ مرحوم کا ایک شعر ہے ؎

بے کھٹکا ہوا تھا جب بنائے کعبہ پڑتی تھی
کہ یہ جھگڑے میں ڈالیگا بہت گبرو مسلماں کو

یہ شعر مجازی رنگ میں خانہ کعبہ کے متعلق تھا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ یہی شعر آج کل مسجد شہید گنج پر چسپاں ہو رہا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ مسجد مذکور جس دلآزار طریق سے شہید کی گئی اس نے مسلمانوں کے دل میں ناسور ڈال دیا ہے۔ مگر آج کل اس کے حصول کی جو کوشش کی جا رہی ہے اس کے متعلق بھی یہ کہنا بے جا نہیں کہ

کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

قانونی طریق پر جو کوشش کی گئی اس میں بڑی کامیابی یہ ہوئی کہ شہید گنج کو مسجد تسلیم کیا گیا۔ مگر بوجہ سکھوں کے دیرینہ قبضہ کے مسلمانوں کو نماز خوانی کی اجازت نہیں دی گئی۔ اس کی اپیل ہائی کورٹ میں دائر کی گئی۔ جس پر فریقین کے وکلا کی بحث کافی ہو چکی ہے تین ججوں کے فل بنچ میں ایک نتیجہ پیدا ہو گئی ہے جس کا ایک پہلو مسلمانوں کے حق میں مفید معلوم ہوتا ہے اس کے فیصلے کے لئے ۱۰۔ جنوری مقرر ہے۔

مگر اس تاریخ سے پہلے جماعت احرار پنجاب نے سول نافرمانی شروع کر دی، ادھر ان کے رقیبوں نے اسکی مخالفت کا اظہار شروع کر دیا۔ ہمیں کسی فریق کی نیت پر حملہ کرنے کا حق نہیں وہ جانے اور اس کا کام۔ مگر بحیثیت ایک ذمہ دار مسلمان ہونے کے اظہار رائے کا حق رکھتے ہیں۔

ہمارے خیال میں یہ نافرمانی گذشتہ نافرمانیوں سے نرالی ہے۔ کیونکہ پہلی نافرمانیاں ایسے امور کے متعلق تھیں جو گورنمنٹ کے اختیار میں تھے اور اسی سے تعلق رکھتے تھے۔ مثلاً کشمیر میں احرار اور ہندوؤں کی نافرمانیاں۔ مگر یہ نافرمانی الگ نوعیت رکھتی ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ مسجد شہید گنج سکھوں کی مقبوضہ ہے جس پر عدالت نے ان کا قبضہ جائز تسلیم کر لیا ہے اس صورت میں نافرمانی کا اثر کیا ہو سکتا ہے۔

مثال کے طور پر ہم پوچھتے ہیں کوئی صاحب بُرا نہ منائیں نہ ہماری نسبت کسی قسم کی بدگمانی کریں۔

سوال | اگر بنارس کے بعض مندر جو مساجد کی شکل میں مسلمانوں کے قبضے میں ہیں۔ ہندوؤں کی نافرمانی کرنے سے گورنمنٹ ان کو واپس دیدیگی؟ ادھر مسلمان اس بات کو برداشت کر کے خاموش رہینگے۔ ہرگز نہیں گورنمنٹ ایسا کام کرتے ہوئے ضرور سوچیگی کہ فریق ثانی اس پر کیا طرز عمل اختیار کریگا۔ مطلب یہ ہے کہ سکھ قوم بھی وہی روش اختیار کریگی جو آجکل مسلمانوں نے کی ہے۔ یہ بات کسی سمجھدار سے مخفی نہیں۔

اندریں حالات ہماری رائے جو بالکل واضح ہے یہی ہے کہ یہ طریق کار جو اختیار کیا گیا ہے کامیابی کا طریقہ نہیں۔ بلں عدالتی کارروائی مفید ہے۔ خدا کرے مسلمان اس میں کامیاب ہو جائیں۔

حدیثی سبق | مسجد شہید گنج کی نافرمانی سے مسلمانوں میں جو تفرقہ پیدا ہو گیا ہے۔ اسے دیکھ کر ہمیں ایک حدیث یاد آگئی ہے جسے ناظرین کے سامنے پیش کرنا ہم اپنا فرض جانتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک زمانہ آئیگا کہ مسلمانوں میں تفرقہ پیدا ہو جائیگی (جیسا کہ آج کل لاہور میں ہو رہی ہے) ایک صحابی نے عرض کیا۔ اس موقع پر ہم کیا کریں۔ حضورؐ نے فرمایا

فاعتزل تلك الفرق كلها

یعنی ان تمام فرقوں سے الگ رہنا۔

اس حدیث سے جو سبق ملتا ہے اسے ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں۔ اگر یہ مختلف جماعتیں اپنا باہمی رنج و غصہ چھوڑ کر یک جا بیٹھ کر ٹھنڈے دل سے مشورہ کریں پھر مشورے سے جو طے ہوتا اس پر عمل کریں تو اس حدیث کی مصداق نہ بنتیں۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا پہلے نیلی پوش احرار کو بدنام کرتے رہے۔ اس میں بھی کوئی راز ہوگا۔ اب احرار نیلی پوشوں کو وہی الفاظ سنا رہے ہیں۔ اس میں بھی کوئی حکمت ہوگی۔

جس طرح یہ لوگ اپنے کام کے لئے بنیادی اصول رکھتے ہیں اسی طرح ہمارا بھی کچھ بنیادی اصول ہے حدیث مذکور ہمیں ہدایت کرتی ہے کہ ایسے تفرقے کی صورت میں الگ تھلگ رہیں۔ پس ہم علیحدہ رہتے ہوئے ان پارٹیوں کی ہدایت اور مسلمانوں کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ہمارے خیال میں آج کل اسلام اور اہل اسلام کی حالت وہی ہے جو کسی شاعر نے اپنے مناسب حال بتائی ہے۔ ؎

دل یوں کہے کہ آنکھوں نے مجھے کیا خراب
آنکھیں کہیں کہ دل ہی نے ہم کو لٹا دیا
بگڑا کسی کا کچھ نہیں اے ذوق عشق میں
دونو کی اس نزاع نے ہم کو مٹا دیا

خدا وہ دن جلد لائے کہ مسلمان یک دل ہو جائیں اور خداوندی ارشاد لَا تَفَرَّقُوْا کو سامنے رکھ کر اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ کا نمونہ دکھائیں۔

اللهم الف بين قلوبنا واصلح ذات بيننا
اللهم اجعل لنا من لدنك وليا واجعل لنا من لدنك نصيرا

حضرت مولانا پر حملہ

اور

سارے ملک میں ہیجان

(از قلم مولوی عبد اللہ ثانی امرتسری)

قرآن مجید میں ارشاد ہے:-

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

یعنی ایمانداروں اور صالحین کے لئے خدا تعالیٰ محبت پیدا کر دیتا ہے۔" آیت مسطورہ کا مفہوم یہ بھی ہے

متفرقات

ہمدردان | اہلحدیث اس کی توسیع اشاعت میں کوشش کرکے اپنے تبلیغی فریضہ سے سبکدوش ہوں۔
مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا (الآیہ)

آہ مولوی محمد جمال! | امرتسر میں پرانے اہل توحید خاندان کے روشن چراغ ۲۹-۳۰ دسمبر کی درمیانی رات کو گل ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولوی محمد جمال مرحوم علوم آلیہ کے عالم تھے۔ حدیث میں حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی سے تلمذ تھا۔ تخمیناً ستر سال کی عمر میں انتقال کیا۔ اولاد کثیر (چار لڑکے اور ایک لڑکی) چھوڑ گئے۔ غفر اللہ لہٗ ورحمہ۔ ناظرین جنازہ غائب پڑھیں

یاد رفتگاں | آہ! میری مادر مہربان ۲۲ شوال ۱۳۵۶ھ یکشنبہ کی رات ڈیڑھ بجے تخمیناً ۸۰ سال کی عمر میں بمرض اماس و کھانسی اس دار فانی سے رحلت کر گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ناظرین جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ (محمد بشیر الدین مہتمم بھوگاؤں مدرسہ ہمت آباد۔ ضلع دیناجپور)

ضرورت کتاب | امام ابن ابی شیبہ کی تصنیف کتاب "الرد علی ابی حنیفہ" کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب جنبۃً یا استعارۃً عنایت کریں یا اسکے ملنے کا پتہ بتادیں تو مشکور ہونگا۔ (سید عبد الغفار رضوی معرفت مولوی سید احمد حسین مترجم چیف کورٹ لکھنؤ)

درخواست اخبار | میں ایک غریب طالب علم اور حق کا متلاشی ہوں۔ اس دشوار گذار وحشی اور غیر متمدن علاقہ میں خالصاً لوجہ اللہ تبلیغی اور اصلاحی کام کرتا ہوں یہ علاقہ بالکل کوہستانی اور کفر و شرک سے آلودہ ہے۔ کوئی صاحب خیر میرے نام ایک سال کیلئے "اہلحدیث" جاری کرادیں تو عند اللہ ماجور ہوں۔ (مولوی محمد اسمٰعیل امام مسجد موضع دیہان والا مسجد الا باس ڈاک خانہ پنجورہ)

(علاقہ ریاست پٹیالہ)

تلاش والد | میرے والد مسمی حافظ سلامت اللہ صاحب جو کہ نابینا ہیں۔ چند ماہ سے لاپتہ ہو گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کی خبر ہو تو اس پتہ سے اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ (نذیر صدیقی شفاخانہ قصبہ مرس ضلع گیا)

درخواست دعا | میرے والد صاحب اور میری اہلیہ سخت بیمار ہیں۔ اس کے علاوہ بعض دیگر مشکلات میں مبتلا ہوں۔ ناظرین میرے حق میں دعا کرکے اسلامی ہمدردی کے بار سے سبکدوش ہوں۔

شمع توحید

کیا اعیان اہل حدیث اشاعت توحید نہیں چاہتے؟

(ضرور)

قاتلانہ حملے کی یادگار میں رسالہ "شمع توحید" شائع کرنے کا اعلان ہو چکا ہے جس کی اشاعت بصورت نظم و نثر دس لاکھ تک تجویز ہوئی ہے خدا کے فضل سے جماعت اہل حدیث میں بہتیرے افراد ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک فرد اتنی اشاعت کرا سکتا ہے۔ حال یہ ہے کہ باوجود کئی ہفتے گزرنے کے چندہ تاحال مندرجہ پرچہ سابقہ لغت ہے۔ اسکے بعد آج مورخہ ۲ جنوری تک تفصیل درج ذیل ہے:۔

محمد جلیل موضع جیت پور۔ ضلع گونڈہ	۶/
عبد الرزاق اینڈ کو بھاوہ درہوبی	۲/۵
سکرٹری انجمن اشاعت السنہ رمضان پور مونگیر	۲/-
مولوی محمد یاسین چھورانوالہ	۴
میزان کل ۰۰-۸-۱۰۶	

نوٹ: جو صاحب اس فنڈ میں رقم بھیجیں وہ منی آرڈر کے کوپن پر اپنا پورا پتہ تحریر کرنے کے علاوہ رسالہ کی مطلوبہ تعداد سے دفتر کو اطلاع دیں۔

قاتلانہ حملہ کے متعلق قرارداد

آج مسلمانان اوکاڑہ نے بعد نماز جمعہ حسب ذیل قرار دادیں باتفاق رائے پاس کیں:۔

(۱) یہ کہ واقعہ ۴ نومبر ۱۹۳۷ء بمقام امرتسر قریب مسجد مبارک کٹڑہ مہاں سنگھ حضرت مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب پر جو قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ اسکو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ بے رحم حملہ آور کا ایسی جگہ سے فرار ہو جانا جبکہ سرکار عالیہ کا انتظام اور پولیس خاطر خواہ ہو، صرف سازش کے باعث ہو سکتا ہے۔ حضرت مولانا کی زندگی محض تائید ایزدی سے بچ گئی ورنہ حملہ آور نے کوئی دقیقہ جان لینے میں فروگذاشت نہ کیا تھا۔

(۲) مسلمانان اوکاڑہ جناب ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کی خدمت میں التجا کرتے ہیں کہ مفرور حملہ آور کی گرفتاری کا فوری بندوبست کیا جاوے اور عبرتناک سزا دی جائے ایسے ناپاک حملہ آوروں کی گرفتاری میں تساہل فرمانا بزرگ ہستیوں کی جان کو خطرہ میں ڈالنا ہے۔ ایک ماہ سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن ملزم ابھی تک گرفتار نہ ہو سکا جو موجب پریشانی ہے۔

مرسلہ ناصر محمد صدر انجمن اہل حدیث اوکاڑہ۔ منٹگمری پنجاب
۱۰ دسمبر ۱۹۳۷ء

نوٹ: اس مضمون کا مسودہ کاغذات میں مل جانے کی وجہ سے دیر کے بعد شائع ہوا ہے۔ (مدیر اہلحدیث)

فریاد بیوہ | مولوی محمد صاحب دیکاوی کی بیوہ آجکل بہت تنگ دست ہے۔ اصحاب کرم اس کی خستہ حالی پر توجہ فرمائیں۔ مرحوم کا ایک لڑکا مسمی عبید اللہ طبیہ کالج دہلی کا سند یافتہ ہے مگر وہ بھی بیکار ہے۔ اگر کسی طبیب کو یا کسی شفاخانے کو اس سے خدمت لینے کی ضرورت ہو تو پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔
بیوہ مولوی محمد صاحب دیکاوی مرحوم کھا ضلع نینی تال

منی آرڈر | بھیجنے والے اصحاب منی آرڈر فارم کے نیچے کوپن پر اپنا پورا پتہ خوشخط حروف میں تحریر کیا کریں۔ اگر وہ اخبار کے خریدار ہوں تو نام کے ساتھ نمبر خریداری

ضروری نوٹ:۔ باقی متفرقات صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

مومیائی ۱/۱۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱/۴۔ آدھ پاؤ ۸/-۔ پاؤ بھر ۱۵/- مع محصول ڈاک ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم نہیں روانہ کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادتیں

جناب حکیم چوہدری عظیم بخش صاحب رائے پور رائیاں
"ایک ہفتہ ہوا آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی آج پانچواں روز استعمال کرنے کو ہے۔ کھانسی سے بہت کچھ افاقہ ہے۔ واقعی آپ کی مومیائی قابل تعریف ہے اس میں سے آدھ چھٹانک ایک دوست لے گیا۔ اس لئے آدھ پاؤ بذریعہ وی پی بہت جلد ارسال فرمائیں"
(۱۵- نومبر ۳۷ء)

جناب عبدالرحمٰن خان صاحب مونگیر۔ آپ سے بہت بار مومیائی منگایا۔ مفید ثابت ہوئی۔ ایک پاؤ اور بذریعہ وی پی بھیجیں۔ (۲۹- نومبر ۳۷ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

نمونہ منگا کر پہلے تجربہ کیجئے

بغیر معاوضہ آزمائش شرط ہے

قوت مردمی کا شرطیہ علاج

اگرچہ اشتہاری دواؤں نے آپ کو بالکل بدظن کر دیا ہے۔ لیکن ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلا مقوی نمبر ۱ و دوا مرواریدی نمبر ۳ صرف دس روز کے لئے بطور نمونہ طلب کیجئے۔ انشاء اللہ اس قلیل مدت میں آپ کو کافی طور پر فائدہ محسوس ہوگا۔ اور اسکے حیرت انگیز اثر کے آپ خود قائل ہو جائینگے۔ پھر اس وقت آپ پورا بکس یا نصف بکس منگا کر استعمال کریں۔ مگر فرمائش کے ساتھ یہ شرائط آنا ضروری ہے:۔

شرط اول:۔ دوا کو ناجائز کام کے لئے استعمال نہیں کرونگا۔ شرط دوم۔ حسب تحریر دوا باقاعدہ استعمال کرونگا۔ شرط سوم:۔ تا اختتام دوا پرہیز قائم رکھونگا۔ قیمت نمونہ ایک روپیہ چودہ آنہ (۱/۱۴) نصف بکس تین روپیہ آٹھ آنہ (۳/۸) پورا بکس سات روپیہ مع محصول ڈاک۔ غیر ملکی احباب کل قیمت و محصول ڈاک پیشگی روانہ کریں۔ حوالہ اخبار کا ضرور دیجئے۔ فہرست دواخانہ مفت طلب کیجئے۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ارسال فرمائیے۔

طلا مقوی نمبر ۱

جلوقوں اور کمزوروں کے لئے ایک بہترین چیز ہے۔ عضو مخصوص کی جملہ خرابیاں، کجی، لاغری، سستی وغیرہ سب اس سے دور ہو جاتی ہیں۔ اسکے چند روزہ استعمال سے بالکل ناکارہ اور مایوس مریض شاد اور بامراد ہو جاتا ہے ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔
قیمت فی شیشی تین روپے (۳/-)

دوا مرواریدی نمبر ۳

قوت باہ کے مریضوں کے لئے آب حیات کا کام دینے والی ایک بے نظیر دوا ہے بے حد مقوی باہ اور دافع سرعت انزال ہے۔ پوری خوراک ایک مرتبہ مستقل پرہیز کے ساتھ استعمال کر کے قدرت خداوندی کا کرشمہ دیکھئے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ کشتہ جات اور مضر اشیاء سے مبرا ہے۔
قیمت چالیس خوراک چار روپیہ (۴/-)

ملنے کا پتہ:- منیجر انصاری دواخانہ رجسٹرڈ مقام مئو ائمہ ضلع الہ آباد یوپی

ضروری اعلان !

شرک و بدعت کی تردید، توحید و سنت کی تائید نظم و نثر میں نہایت دلچسپ ۱۴۴ صفحے کی مقبول عام کتاب "اصلاح المسلمین" نامی کے کچھ نسخے مفت تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اہلحدیث و مدینہ و دیگر اخبارات نے اس کتاب پر شاندار ریویو لکھے ہیں۔ تیجہ، فاتحہ، چہلم، عرس، مولود، تعزیہ وغیرہ رسوم شادی و غمی کی تردید میں ایک کامیاب واعظ کا کام دیتی ہے۔ فوراً ۲/ کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک و خرچ اشتہار وغیرہ بھیجکر منگالیں۔

ملنے کا پتہ:- شعبہ اشاعت دار العلوم شکراوہ ڈاکخانہ پنگواں۔ ضلع گوڑگانوہ

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱/-

پتہ:- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوائیں۔

کہ اللہ تعالیٰ اپنے صالح بندوں کی محبت عوام کے دلوں میں پیدا کر دیتا ہے، خدا کی شان ہے جس دن سے حضرت مولانا پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اپنوں بیگانوں میں محبت کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ملک کے اس سرے سے اس سرے تک مولانا کی ذات سے اظہار مودت اور قاتل کے فعل شنیع پر اظہار ملامت کی ڈاک دفتر میں بکثرت موصول ہو رہی ہے۔ دنیا کے گوشہ گوشہ سے خطوط اور تاروں کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ کل کی ڈاک میں شیخ عبد الرحمن صاحب مظہر کی طرف سے یہ مکتوب موصول ہوا ہے:۔

"استاذ العلامۃ ثناء اللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبعد فقد

احزننا جدًا ما وقع لکم من تعدی

بعض الجھلۃ السفلۃ عافاکم اللہ

والمرجو ان تکونوا شفیتم"

(شیخ) عبد الرحمن مظہر۔ مکہ مکرمہ

استاد علامہ ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں سلام کے بعد (معروض ہے) کہ ہمیں اس واقعہ نے سخت صدمہ پہنچایا ہے جو کمینہ اور جہلاء میں سے بعض نے آپ پر تعدی کی (یعنی قاتلانہ حملہ کیا) خدا تعالیٰ آپ کو عافیت سے رکھے۔ امید ہے کہ آپ اب خیریت سے ہونگے!

نیز پریزیڈنٹ صمدن ویلیج کانگرس کمیٹی ضلع فرخ آباد اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں عام جلسہ ہوا۔ جس میں مسلم و غیر مسلم ذمہ وار اصحاب نے تقریریں کیں اور حضرت مولانا کے حملہ کے متعلق چند تجویزیں پیش ہو کر بالاتفاق پاس ہوئیں اور پاس ہوا کہ جلسہ گرام منڈل و ویلیج کانگرس کمیٹی صمدن میں پاس شدہ تجاویز کی نقل حضور گورنر پنجاب کو بھی بھیجی جاویں۔ مکتوب مذکور میں یہ بھی تحریر ہے کہ اس جلسہ میں ہندو مسلم، کانگرسی وغیر کانگرسی اصحاب نے شرکت کر کے تقاریر کیں۔ پنڈت سندر لعل و پنج لعل صاحب و دیگر مقررین نے پرزور تقریریں کیں۔ اور حملہ آور کے فعل کی بہت مذمت کی۔ قاضی رونق علی صاحب حنفی نے پرجوش تقریر میں کہا کہ مجھے باوجود حنفی ہونے کے اس حملہ کا افسوس ہے۔ اس جلسہ میں مسلم وغیر مسلم اور کانگرسی وغیر کانگرسی افراد نے بالاتفاق حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کے اس حادثہ میں اظہار ہمدردی کی تجویز پاس کی۔

جہاں تک میرا گمان ہے کہ تمام ملک میں اس حادثہ پر اظہار ہمدردی کیا جا چکا ہے۔ ان قادیانیوں نے خوشی کا اظہار کیا جو مع جواب حضرت مولانا کی طرف سے اس پرچہ میں دوسری جگہ درج ہے۔

ان حالات کو دیکھ کر ہر صاحب بصیرت سمجھ سکتا ہے کہ مولانا موصوف کی ہر دلعزیزی کسی خاص گروہ یا خاص ملک و علاقہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ بمصداق آیت مسطورہ زیر عنوان تمام عالم کے دل میں جاگزین ہے۔ (عبد اللہ ثانی امرتسری)

مولانا ثناء اللہ پر قاتلانہ حملہ اور حکومت کا فرض

(از سیکرٹری انجمن خدام الاسلام افغاناں ضلع امرتسر)

حضرت مولانا پر جو حملہ اہل بدعت نے کیا اس کا اثر اہل حدیثان ہند پر کیا ہوا اس کا جواب جماعتہائے اہل حدیث کا وہ اضطراب دے رہا ہے جس کا ایک حصہ "اہلحدیث" کے خونی نمبر میں جلسوں خطوطوں قرار دادوں وفود وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اب دیکھنا ہے کہ اس اہم اور ناقابل برداشت واقعہ پر حکومت اپنے "حاکمانہ" فرائض کو کیسے سرانجام دیتی ہے

یہ بات ادنیٰ تامل سے معلوم ہو جاتی ہے کہ یہ حملہ مجرم کا ذاتی فعل نہیں اور اس کا باعث اسکے اپنے جذبات نہیں ہیں بلکہ اسکو اس قبیح فعل پر ابھارا گیا اور یہ سارا واقعہ "سازش" نظر آ رہا ہے۔ جس کے دلائل "اہلحدیث" کے خونی نمبر میں منصہ شہود پر آ چکے ہیں۔ جن کا اختصار مکرر درج ذیل ہے۔

الف:۔ مقررین نے اہل حدیث کو مارنے کا فتویٰ دیا اور مارنے والے کو "ثواب عظیم" حتیٰ کہ سو شہید کے ثواب کا مستحق قرار دیا۔

ب:۔ مقررین نے اشتہار شائع شدہ از انجمن اہل حدیث کا ذکر کرتے ہوئے جماعت اہل حدیث کو توہین رسول کا الزام (جو انکی اغراض مشئومہ کا نتیجہ تھا) دیکر حاضرین سے ایسا فعل کرنے کی اپیل کی۔

ج:۔ جب ملزم اسی وقت پکڑ لیا گیا تو اسکے حامیوں نے چھڑا کر بھگا دیا جس سے صاف واضح ہے کہ یہ حملہ اسکی ذات تک محدود نہیں بلکہ ایک سوچی سمجھی ہوئی "سازش" کا نتیجہ ہے

علیٰ ہذا القیاس واقعہ پر نظر غائر ڈالنے سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ اکیلے ملزم کا کام نہیں بلکہ اسکے وجوہ کچھ اور ہی ہیں۔ پس ان حالات کے باعث حکومت کا حاکمانہ تدبر اس امر کا مقتضی ہے کہ اس اندوہناک حادثہ کی ذمہ داری ان تمام لوگوں پر ڈالے جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اگر خدانخواستہ حکومت نے ذرا بھی تساہل سے کام لیا تو امن عامہ کا تباہ ہو جانا اور سرزمین ہند کا فتنہ و فساد سے بھر جانا یقینی امر ہے۔ اطلاعات مظہر ہیں کہ نہ تو ابھی تک حکومت نے بانیان جلسہ کو اس معاملہ میں مجرم قرار دیا اور نہ ہی ان مقررین کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے جو اس حملہ کے محرک ہیں اور نہ ابھی تک ملزم گرفتار ہو سکا۔ ممکن ہے کہ یہ عذر بیان کیا جائے کہ چونکہ ابھی اصلی مجرم گرفتار نہیں ہوا لہذا دوسروں کے متعلق کیسے کارروائی کی جائے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جس صورت میں یہ امر بدلائل واضحہ و شہادات بینہ ثابت ہو چکا ہے کہ مقررین جلسہ نے اہل حدیث کو مارنے کا فتویٰ دیا۔ اسکے مرتکب کو ایک سو شہید کے عظیم الشان ثواب کا مستحق بیان کیا، لہذا حکومت کو چاہئے کہ ان تمام لوگوں پر قانون کے مقتضیات کے مطابق جلد از جلد مناسب کارروائی کر کے اہل حدیث جماعت کو اطمینان دلائے۔ علاوہ ازیں جبکہ "پنجابی وزارت" اس امر میں از حد کوشاں ہے کہ پنجاب میں فرقہ وارانہ فسادات ختم کئے جائیں اور وزیر اعظم پنجاب سر سکندر حیات خان وزنی کانفرنس کے سلسلہ میں یہ اعلان فرما چکے ہیں کہ ایسے تمام اشخاص کو جو فرقہ وارانہ فسادات کی تلقین کرینگے انکو کڑی کارروائی میں جکڑا جائیگا۔ تو حکومت پر سب سے پہلے یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ایسے مقررین و مبلغین کے خلاف جلد از جلد عملی اقدام کرے تا سرزمین پنجاب جو پہلے ہی فتنوں کا مرکز ہے ان کی اشتعال انگیز تقریروں اور ان کے مذبوح تما

تقابل ثلاثہ - تورات، انجیل اور قرآن شریف (۱۳۴۳) کی تعلیم کا مقابلہ اور قرآن شریف کی فضیلت، قیمت ۱۲/ (اخبر)

بقیہ متفرقات

حساب دوستاں

حساب دوستاں | مندرجہ ذیل خریداران "اہلحدیث" کی خدمت میں اطلاعاً گذارش ہے کہ ان کی قیمت اخبار ماہ جنوری ۱۹۳۸ء میں ختم ہے۔ آیندہ کے لئے اگر اہلحدیث کی خریداری منظور ہو تو قیمت اخبار (للعہ سالانہ یا ۳ ششماہی) بذریعہ منی آرڈر بہت جلد ارسال کردیں درصورت مہلت یا انکار بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بخشیں ورنہ ۲۸ - جنوری ۱۹۳۸ء کا پرچہ بصیغہ وی پی بھیجا جائیگا۔ جسکو وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔

مہلت | ایک ماہ سے زیادہ طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

بیرون ہند کے خریدار | قیمت ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر ارسال کردیں۔ زیادہ دیر نہ لگایا کریں۔ اہل برما خصوصیت کے ساتھ اس کو نوٹ کرلیں۔ (مینیجر اہلحدیث)

۳۷ - ۸۸ - ۴۵۱ - ۴۷۵ - ۱۱۱۷ - ۱۰۴۳
۳۰۹۱ - ۳۴۳۹ - ۴۲۵۱ - ۴۵۳۱ - ۵۳۲۹ -
۵۸۲۹ - ۶۸۱۴ - ۷۲۴۸ - ۷۲۵۳ - ۷۲۸۱ -
۷۶۴۱ - ۷۷۴۵ - ۷۷۶۵ - ۸۲۹۷ - ۸۸۶۴
۹۳۴۳ - ۹۴۵۸ - ۹۷۲۹ - ۹۷۵۳ - ۱۰۱۱۷
۱۰۱۴۸ - ۱۰۵۲۳ - ۱۰۵۲۶ - ۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۴۵
۱۰۶۵۵ - ۱۰۸۸۴ - ۱۰۹۷۴ - ۱۱۰۳۸ - ۱۱۱۵۹
۱۱۰۹۸ - ۱۱۰۹۹ - ۱۱۲۱۴ - ۱۱۳۴۵ - ۱۱۳۰۹ -
۱۱۳۳۳ - ۱۱۳۳۴ - ۱۱۳۳۸ - ۱۱۵۰۴ - ۱۱۵۷۵
۱۱۵۹۱ - ۱۱۵۹۴ - ۱۱۵۹۷ - ۱۱۶۰۳ -
۱۱۶۵۹ - ۱۱۸۰۰ - ۱۱۸۰۳ - ۱۱۸۰۴ - ۱۱۸۴۷
۱۱۹۴۱ - ۱۱۹۴۴ - ۱۱۹۴۵ - ۱۱۹۶۸ -
۱۱۹۹۱ - ۱۱۹۹۳ - ۱۲۰۰۴ - ۱۲۱۲۶ - ۱۲۱۳۳
۱۲۱۳۵ - ۱۲۱۳۹ - ۱۲۱۴۷ - ۱۲۱۴۹ -
۱۲۱۵۵ - [illegible] - ۱۲۱۶۵ - ۱۲۱۶۶ -
۱۲۱۹۳ - ۱۲۳۱۳ -

غریب فنڈ | غریب فنڈ والے اصحاب مہلت مانگنے کی تکلیف نہ دیا کریں۔ ان کے نمبر خریداری یہ ہیں :-

۲۴۸۰ - ۴۹۳۳ - ۵۶۸۶ - ۱۰۳۱۳ -
۱۰۳۵۱ - ۱۰۵۵۲ - ۱۱۱۲۳ - ۱۱۳۲۶ - ۱۱۵۶۱ -
۱۱۸۰۲ - ۱۱۸۱۰ - ۱۱۸۱۱ - ۱۲۱۳۸ - ۱۲۱۴۰ -

وی پی واپس آئے

وی پی واپس آئے | بارہا لکھا گیا ہے کہ جن احباب کی قیمت ختم ہو اگر خدانخواستہ آیندہ وہ اپنے پیارے "اہلحدیث" سے جدائی چاہتے ہوں یا کچھ دیر کے لئے التوا منظور ہو تو فوراً دفتر کو اطلاع دیں۔ تاکہ خواہ نخواہ دفتر پر وی پی کے خرچ کا بوجھ نہ پڑے۔ مگر باوجود آگاہ کرنے کے اکثر دوست لاپرواہی سے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ ماہ دسمبر میں جو وی پی حسب قاعدہ کئے گئے ان میں سے حسب ذیل حضرات کے واپس آگئے ہیں۔ اطلاع کے لئے ان کے نمبر درج ذیل ہیں اگر کسی صاحب کی غیرحاضری میں اخبار واپس آگیا ہو تو فوراً بذریعہ منی آرڈر للعہ بھیجدیں۔ تاکہ ان کے نام پرچہ جاری رہے۔

۴۸۵۲ - ۹۲۷۸ - ۱۰۰۹۷ - ۱۰۸۰۶ -
۱۱۳۵۶ - ۱۱۵۱۶ - ۱۲۰۰۲ - ۱۲۱۰۲ - ۱۲۱۰۳
۱۲۱۰۴ - ۱۲۱۰۵ - ۱۲۱۱۶ - ۱۱۱۲۳ -
۱۲۳۲۹ - ۱۲۱۸۴ - ۱۲۱۸۵ -

مکتوب اظہار ہمدردی

مکتوب اظہار ہمدردی | مولانا المکرم ادام اللہ شریف حیاتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم لوگ ایک ایسے گاؤں کے باشندے ہیں۔ جہاں نہ کوئی اخبار آتا ہے اور نہ ڈاک خانہ ہے۔ بدیں وجہ ہمیں جناب کے دشمنوں پر حملہ کی خبر رمضان شریف کے جمعۃ الوداع میں سوڈی جانے پر خطبہ میں ہوئی۔ یہ اندوہناک خبر سنکر دل بے چین ہوگیا۔ مبلغ پانچروپیہ ارسال خدمت ہیں ہمارے امام کے نام اخبار "اہلحدیث" جاری فرمادیں۔ تاکہ ہمیں آپ کی خیر خیریت اور ظالم کی گرفتاری وغیرہ کا علم ہوتا رہے۔ والسلام۔ (از جماعت اہل حدیث موضع نتامالوکا پٹیالہ سٹیٹ)

آل انڈیا صنعتی نمائش میں ایوان سائنس

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

لاہور میں صنعت وحرفت کی آل انڈیا نمائش میں ہال آف سائنس جو ماہرین سائنس کے کمال فن اور جدت کا رہین منت ہے ہر روز عوام کی کثیر تعداد کی دلچسپی کا مرکز بن رہا ہے۔ لوگوں کے انبوہ عظیم کو روکنے کے لئے اب داخلہ کی فیس اتوار کے دن دو آنے اور ہفتہ کے دوسرے ایام میں ایک آنہ کردی گئی ہے۔ یہ فیس عائد کرنے سے یہ مقصود ہے کہ پہلے کی طرح اب کوئی شخص ہال کے اندر دن بھر میں دس دفعہ نہیں جائیگا اور اس طرح ایک ناقابل برداشت صورت حال پیدا نہ ہوگی۔ جو لوگ اب اس ہال میں داخل ہوتے ہیں وہ اب آرام سے مختلف تجربات کو دیکھ سکتے ہیں اور انسانی ترقی میں سائنس نے جو حصہ لیا ہے اسے بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔

لوہے کے انسان۔ ربوٹ | ایوان سائنس میں ۲ ربوٹ یعنی لوہے کے بنے ہوئے انسان باپ اور بیٹا ہمہ گیر دلچسپی کا موجب بنے ہوئے ہیں۔ ان کو پروفیسر بہنڈ نے بنایا ہے اور یہ فورمین کرسچن کالج سے مستعار لئے گئے ہیں۔ دراصل یہ آہنی ڈھانچ ہیں جن کے اندر برقی آلات کو ایسے التزام سے رکھا گیا ہے کہ وہ ان کے مختلف اعضاء کو حرکت میں لاسکیں۔ ان کے کانوں کی بجائے مائیکر فون ہیں جن کا سلسلہ اپریٹر کے کمرہ تک جاتا ہے۔ جہاں مشینی انسان کے آلات محور موجود ہیں۔ اپریٹر کے پاس جو مائیکر فون گراموفون اور لاؤڈسپیکر ہیں۔ ان میں مکبر الصوت آلہ کی وساطت سے آواز پہنچائی جاتی ہے اور پھر وہاں سے آواز گفتگو یا راگ کی صورت میں آتی ہے۔ اس آہنی انسان کی حرکات کو دیکھ کر ایک جاٹ نے کہا "تو پاگل ہے"۔ فوراً جواب ملا "تو ہاڈی (آپ کی) مہربانی"۔

انسانی ترقی میں سائنس کا حصہ | ایوان سائنس میں داخل ہونے کے بعد مختلف مظاہرات کو دیکھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ ایوان سے لوگوں کو یہ بتانا مقصود ہے کہ

(بقیہ [illegible])

۲۹

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائینگے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے:۔

نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ موتیا (گرنولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اسکے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں مہتاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

عالم کباب مرزا

جس میں مرزا صاحب قادیانی کی مشہور معروف پیشگوئی متعلقہ "عالم کباب" پر مفصل بحث کرکے اس کو غلط ثابت کیا ہے۔ نیز اسی ضمن میں مرزا صاحب کے متعدد کذب و مغالطے بھی دکھائے گئے ہیں۔ قیمت فی نسخہ مع محصول ۲؍ مگر اشاعتی و تبلیغی انجمنوں کو ایک روپیہ کے سولہ (۱۶) محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ **مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی**

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

"الاصلاح" ماہوار

یہ رسالہ قرآنی مطالب و مباحث کے لئے مخصوص ہے اس میں حضرت مولانا حمید الدین فراہی رحمۃ اللہ علیہ کے قرآنی معارف بالالتزام شائع ہوتے ہیں۔ نیز مولانا کے ان تلامذہ کے تحقیقی مقالات بھی ماہ بماہ شائع ہوتے ہیں جو مولانا کے اصول پر قرآن پر تدبر کر رہے ہیں۔ اس موضوع سے متعلق یہ ملک کا واحد اردو رسالہ ہے۔ عام ذوق کی تسکین کے لئے سنجیدہ علمی و ادبی مضامین اور عربی و انگریزی کے موقر علمی رسالوں کے اہم اقتباسات بھی شائع کئے جاتے ہیں۔ کاغذ عمدہ۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب ضخامت ۴۴ صفحے۔ سالانہ قیمت ۲؍ ششماہی ۱؍

(منگوانے کا پتہ)

منیجر رسالہ الاصلاح۔ دائرہ حمیدیہ سرائے میر۔ اعظم گڈھ۔ یو۔پی

رد اکاذیب لہابیہ

(مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب فیض آبادی)

مذہب حقہ اہل حدیث پر اہل بدعت اور بعض دیگر ناواقف حضرات مختلف قسم کے اعتراضات کیا کرتے ہیں۔ جن کا مدلل اور مفصل جواب مصنف ممدوح نے دیا ہے۔ جو گویا مخالفین کے ناطقہ بند کرنے کے لئے ایک علمی ہتھیار ہے۔ ہر موحد اہل حدیث کو اس کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔ تبلیغ و اشاعت کی خاطر قیمت میں بھی تخفیف کر دی گئی ہے۔

اصل قیمت ۱۴؍ ۔ رعایتی ۱۰؍

براہین شمسیہ

یہ "رد اکاذیب لہابیہ" کا حصہ دوم ہے جس میں مقلدین کے تمام اعتراضات کا مدلل و مسکت جواب دیا گیا ہے۔ خصوصیت یہ ہے کہ حنفی مذہب کے بعض مسائل مروجہ کی تردید کتب حنفیہ سے کی گئی ہے۔

اصل قیمت ۱۲؍ ۔ رعایتی ۶؍

سراج منیر

یہ کتاب بھی مصنف ممدوح کی تصنیف ہے۔ جس میں چند علمی مسائل مثلاً وجود خدا۔ اثبات حشر و نشر۔ اثبات رسالت۔ حقیقت فلسفہ اسلام۔ حجت الٰہی وغیرہ پر بسیط بحث کرکے آخر میں حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانح عمری بھی دی گئی ہے۔

قیمت ۱۴؍ ۔ رعایتی قیمت ۱۲؍

شمائل ترمذی

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خصائل مبارکہ۔ آپ کے روزانہ معمولات۔ ادعیہ و اذکار وغیرہ درج ہیں۔ اصل عبارت عربی میں ہے۔ نیچے اُردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۱۴؍

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ... ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۱۱

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداران سے " ...
عام خریداران سے " ...
" " ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

(۴۸۹)

امرتسر ۱۱۔ ذیقعد ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۴ جنوری ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم۔ قطعہ تاریخ حملہ قاتلانہ - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
موسےٰ کی مانند نبی - - - - - ص۳
قادیانی اور مصری نزاع اور اسکے فیصلے کی صورت ص۴
کیا یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج؟ - - - ص۵
مذہب اہل حدیث قدیم ہے - - - - ص۷
اسلام اور ہندو مذہب - - - - - ص۸
اور اشاعت تبلیغ کی ضرورت ص۹ تنظیم جماعت موحدین ص۱۰
فرضیت صلوٰۃ باجماعت - - - - ص۱۱
حقیقت پرستی بجواب شخصیت پرستی - - - ص۱۲
فتاوے ص۱۳۔ متفرقات - - - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵۔ اشتہارات - - - ص۱۶ تا ۲۰

قطعہ تاریخ حملہ قاتلانہ

حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب دام مجدہٗ

(نوشتہ مولوی عبدالولی صاحب ذوق مبارکپوری)

اپنے مولانا کا یہ جاہ و جلال
شپرہ چشموں کی آنکھیں بند ہوں
بعد حملہ کے بھی وہ زندہ رہے
حملہ آور خائب و خاسر رہا

ہے دعا قائم رہے تا زندگی
نورِ حق کی دیکھکر رخشندگی
اہلِ بدعت کو ہوئی شرمندگی
اور ہؤا وہ مبتلائے گندگی

دی مَلَک نے غیب سے مجھ کو ندا
ذوق! کامل رب نے بخشی زندگی

۵ ۱۳ ۵ ۶

سیدالبشر۔ مصنفہ مولوی ابوسعید عبدالرحمن فریدکوٹی۔ اس کتاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق تورات، انجیل سے پچاس پیشگویاں درج کی ہیں۔ قیمت ۴؍

شمس العلما مولانا شبلی نعمانی اور دیگر مصنفین کی تصانیف نصف قیمت پر

مقالات شبلی اس میں مندرجہ ذیل مضامین پر خامہ فرسائی کی گئی ہے:۔
(۱) مسلمانوں کی علمی بے تعصبی۔ (۲) علوم جدیدہ۔ (۳) الملل والنحل وابن حزم۔ (۴) ہندوستان میں اسلامی حکومت کا اثر تمدن پر۔ (۵) عبدالرحیم خانخاناں اور ماثر رحیمی۔ (۶) ابن رشد۔ (۷) برزخ بھاشا اور مسلمان (۸) معتزلہ اور اعتزال۔ (۹) منطق یونانی کی غلطیاں۔ (۱۰) ہمایوں نامہ از گلبدن بیگم۔ (۱۱) جہانگیر اور تزک جہانگیری۔ (۱۲) علامہ ابن تیمیہ۔
قیمت عہ رعایتی ۱۲ار۔ محصول ڈاک علاوہ

المامون یعنی نامور فرمان روایان اسلام کا پہلا اور دوسرا حصہ۔ خلیفہ مامون رشید کی مکمل سوانحعمری۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ار۔ محصول علیحدہ

بے کار نہ بیٹھو ۱ا
کافی نفع منفعت کی شہرت اور خلق خدا کی دعا حاصل کرو۔ چونکہ نمونیا و چیچک کی بیماری میں سینکڑوں بچے ہرسال مرتے رہتے ہیں لہذا بیس سال کی جانفشانی سے صدہا مریضوں پر کامیاب تجربہ کا اعلان ہے کہ نمونیا۔ چیچک کی اکسیر دوا کھلانے سے چیچک نہیں نکلتی اور نمونیا کو جلد آرام ہو جاتا ہے قیمت فی پیکٹ ۴ر۔ بے کار احباب کیلئے زریں موقعہ ہے کہ تین ہی دو روپے آٹھ آنے کا منی آرڈر کر دیں ہم انکو ۲۵ فیصدی کمیشن سے مال پہنچا دینگے۔ وہ اپنے اپنے مقام پر اس کامیاب دوا سے بچوں کی بیش قدر خدمت انجام دیکر بیکاری کو دھکے دیں۔ دریافت طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہئے۔ پتہ پورا اور صاف تحریر کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
بہی خواہ ملک و قوم
منیجر اکسیری دواخانہ شاہجہانپور ضلع میرٹھ

رسائل شبلی وہ علمی اور تاریخی مضامین جو وقتاً فوقتاً مرحوم کے قلم سے شائع ہوتے رہے۔ خصوصاً اسلامی شفاخانہ۔ قدیم تعلیم اسلامی مدارس اور اسلامی کتب خانہ وغیرہ مضامین تو بے حد دلچسپ اور مفید ہیں۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ار۔ محصول علیحدہ۔

مجموعہ نظم شبلی مع سوانحعمری۔ جس میں علامہ شبلی مرحوم کی تمام اردو نظمیں یکجا جمع کر دی گئی ہیں۔ آخر میں ان کی سوانحعمری ہے۔ جو مولانا شرر مرحوم نے لکھی تھی۔ قیمت ار رعایتی ار

الغزالی حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی۔ امام غزالی کی ولادت۔ غزالی کی وجہ تسمیہ۔ امام صاحب پر ایک قزاق کے طعنہ کا فوری اثر۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ار

سیرت النعمان امام ابو حنیفہ رح کوفی کے حالات زندگی مفصل طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ اور فن فقہ پر تفصیلی ریویو۔ کتابت طباعت کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۲ؔ۔ رعایتی عہ۔ محصول علیحدہ۔

سفرنامہ مصر و روم و شام علامہ ممدوح (مولانا شبلی) نے ان ممالک کے سفر سے واپس آکر وہاں کے حالات [illegible] تمدنی، معاشرتی طریقوں کو عجیب پیرایہ میں بیان [illegible] ہر ہندوستانی مسلمان کو اس کا مطالعہ [illegible]
قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ار۔ محصول ڈاک [illegible]

حیات سعدی سوانحعمری حضرت شیخ [illegible] قیمت عہ۔ رعایتی ۴ر۔ محصول علیحدہ

سوانح مولانا روم مثنوی شریف پر نہایت تفصیل سے تقریظ اور تبصرہ۔ مولانا کی پیدائش سے وفات تک کے مفصل حالات شمس تبریز کا قتل یا گم ہو جانا۔ قیمت عہ۔ رعایتی ۸ر

حیات خسرو طوطی ہند حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے مفصل حالات از پیدائش تا وفات۔ ان کی شاعری کے آغاز کا بیان اور اس پر تبصرہ بھی کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر رعایتی ۴ر محصول علیحدہ

حیات حافظ۔ حضرت حافظ شیرازی مرحوم کے حالات زندگی۔ قیمت ۸ر رعایتی ۴ر محصول علیحدہ ہوگا۔

ترکان احرار [illegible] مصطفےٰ کمال پاشا غازی [illegible] طلعت پاشا غازی [illegible] پاشا۔ غازی احمد [illegible] پاشا غازی محمود مختار پاشا۔ غازی شکری پاشا [illegible] قلمی پاشا۔ جرنیل عبداللہ پاشا۔ غازی [illegible] بے۔ محترمہ خالدہ خانم اور سعد زاغلول پاشا کی سوانحعمریاں اور ان کے حیرت انگیز کارنامے درج ہیں۔ اصل قیمت عہ۔ رعایتی ۸ر

مزارات حجاز۔ جس میں مکہ معظمہ کے قبوں اور مقبروں کے گرانے کی مفصل تحقیق کرکے احادیث سے ثابت کیا ہے کہ پختہ قبروں اور قبوں کا بنانا شرعاً ناجائز ہے۔
قیمت ار رعایتی ر

منیجر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب
جامعہ ملیہ۔ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۱۔ ذیقعد ۱۳۵۶ھ

موسیٰ کی مانند نبی

موجودہ تورات کی کتاب استثناء میں لکھا ہے۔

خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا تم اسکی طرف کان دھرو۔ (استثناء باب ۱۸ فقرہ ۱۵)

یہ ایک پیشین گوئی ہے مثیل موسیٰ نبی کے حق میں مسیحین اور اہل اسلام میں اس کے متعلق اختلاف ہے کہ اس پیشگوئی کا مصداق کون ہے۔ مسیحین کہتے ہیں کہ اس کے مصداق حضرت مسیحؑ ہیں۔ چنانچہ رسالہ المائدہ لاہور (دسمبر ۱۹۳۷ء) میں اسکے متعلق ایک مضمون نکلا ہے۔ اسمیں نامہ نگار نے بڑی کوشش کی ہے کہ اس کا مصداق حضرت مسیحؑ کو بنائے لیکن ساری کوشش ان کی نقش برآب کی طرح ہے۔

مشابہت یوں ثابت کی ہے:۔

اول دونوں (موسیٰ اور مسیح) نے اپنی پہلی شان وشوکت وخوشحالی کی حالت کو اپنی امت کی خاطر چھوڑدیا۔

اہلحدیث | اس مشابہت کو ہم نہیں سمجھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تو فرعون کے گھر میں پرورش پائی اچھی خوشحالی میں رہے۔ مگر حضرت مسیح کونسی خوشحالی میں تھے؟ یوسف کے گھر میں یوسف کی بیوی سے پیدا ہوئے جو بڑھئی کا کام کرتا تھا۔ اور بڑھئی بیچارے جس خوشحالی میں ہوتے ہیں وہ آج بھی معلوم ہے۔

پھر لکھا ہے کہ موسےٰ اور مسیح دونوں حلیم تھے اور دونوں اپنے لوگوں کے شافع تھے وغیرہ۔

ہم حیران ہیں کہ رسالہ المائدہ کا نامہ نگار اور اس کا قابل ایڈیٹر اس امر میں اپنا مذہب کیوں بھول گئے۔ کیا المائدہ کے فاضل ایڈیٹر اور ان کا سٹاف مع اعوان انصار یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ مسیح ابن اللہ اور تثلیث کا ایک اقنوم ہے اور موسیٰ علیہ السلام ایک انسان بندہ مامور پادری فنڈر نے موسیٰ اور مسیح میں جو نسبت بتائی ہے وہ اسی کے لفظوں میں یہ ہے:۔

وہ جو جنگل میں جلتے بوٹے میں موسیٰ پر ظاہر ہوا مسیح تھا۔ (مفتاح الاسرار صفحہ ۳۸)

اس ظاہر ہونے والے نے کیا کہا تھا جب بیان فرمایا کہ انا ربک (میں تیرا پروردگار ہوں)۔ اسی لئے پادری فنڈر لکھتے ہیں کہ

مسیح کی الوہیت کا منکر تورات وانجیل کا منکر ہے۔ (مفتاح الاسرار صفحہ ۲۵/۲۶)

اس عقیدے کو ملحوظ رکھ کر کسی مسیحی کو جرأت نہیں ہوسکتی کہ وہ موسیٰ اور مسیح کے مابین مشابہت ثابت کرنے کے لئے قلم اٹھائے۔ کیونکہ بندے اور خدا میں مشابہت کے کیا معنی۔

یہ تو ہوئی نامہ نگار اور ایڈیٹر صاحب کی غلطی کہ وہ اس کوشش میں اپنا مذہب بھول گئے یا دانستہ چھوڑ گئے۔

اب ہم فریقین کی الہامی کتابوں سے اس کا ثبوت دیتے ہیں کہ اس پیشین گوئی کا مصداق کون ہے۔ قرآن مجید میں صاف ذکر ہے کہ خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو صاف لفظوں میں فرمایا تھا:۔

فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ ×× يَتَّبِعُوْنَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ (پ ۹ ع ۹)

یعنی جو لوگ نبی امی کی پیروی کرینگے جس کو وہ اپنے پاس تورات انجیل میں لکھا ہوا پائینگے میں اپنی رحمت خاصہ سے ان کو حصہ دونگا:

یہ آیت صاف بتارہی ہے کہ تورات کی مرقومہ پیشگوئی کے مصداق حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبی امی ہیں۔ کلا غیر۔ یہ تو ہوئی اسلام کی الہامی کتاب کی شہادت۔ اب ہم مسیحیوں کی الہامی کتاب کی شہادت پیش کرتے ہیں جو یہ کتاب رسولوں کے اعمال جو عہد جدید میں ایک الہامی نوشتہ ہے۔ اسکے تیسرے باب میں یوں مرقوم ہے:۔

پس توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں اور یسوع مسیح کو پھر بھیجے جس کی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے ہوئی:

اہلحدیث | یہ عبارت صاف بتارہی ہے کہ حضرت مسیح کے بعد کی ہے۔ یعنی ملہم کتاب مذکور مسیح کے چلے جانے کے بعد لوگوں کو نصیحت کرتا ہے۔ اسی لئے کہتا ہے کہ "یسوع مسیح کو خدا پھر بھیجے"۔ یہاں تک تو مضمون صاف ہے۔ اس سے آگے کا فقرہ سنئے۔ لکھا ہے:۔

ضرور ہے آسمان اُسے (مسیح کو) لئے رہے اس وقت تک کہ سب چیزیں جن کا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیوں کی زبانی شروع سے کیا اپنی حالت پر آویں۔

اہلحدیث | یہ فقرہ پہلے فقرے سے تعلق رکھتا ہے

ملاحظہ ہو انجیل متی۔

تقابل ثلاثہ۔ تورات۔ انجیل اور قرآن مجید کی تعلیم کا (۲۹۱) مقابلہ۔ اور قرآن کی فضیلت۔ قیمت عہ۔ (دفتر اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۱۰۔ جنوری ۱۹۳۸ء

——— امرتسر میں میونسپل انتخابات ۱۲۔ جنوری سے شروع ہونگے۔

——— لاہور میں احرار کی طرف سے مسجد شہید گنج کی بازیابی کے سلسلے میں سول نافرمانی جاری ہے۔ اسکو بند کرانے کے لئے چند مسلم معززین نے رہنمایان مجلس احرار خصوصًا مولوی مظہر علی اظہر سے جیل میں ملاقات کی مگر معلوم ہؤا ہے کہ وہ سول نافرمانی کو ترک کرنا نہیں چاہتے۔

——— مسٹر خدا بخش اظہر ایڈیٹر "زمیندار" کو سول نافرمانی کرنے کے سلسلہ میں چھ ماہ قید کی سزا ہوئی اور بی کلاس دی گئی۔

——— صوبہ پنجاب کی اسمبلی کا اجلاس ۱۰۔ جنوری سے شروع ہوگیا ہے۔

——— ڈاکٹر ٹیگور نے کانگرس چین ریلیف فنڈ میں پانچہزار روپیہ دیا ہے۔

——— یونائیٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ آل انڈیا نیشنل کانگرس کا آئندہ سالانہ اجلاس صوبہ سرحد میں ہوگا۔

——— تحصیل سانبہ ضلع جموں کے ایک موضع میں مسلح ڈاکوؤں کی ایک جماعت نے ایک زمیندار کے ہاں ڈاکہ ڈالا۔ گاؤں والوں نے زبردست مقابلہ کیا۔ تقریبًا ایک سو پچاس آدمی زخمی ہوئے۔ ڈاکو چودہ پندرہ ہزار کا مال لے کر چمپت ہوگئے۔

——— ضلع سرگودھا کے ایک موضع میں ایک عورت نے اپنے خاوند کو اپنے آشناؤں سے قتل کروا کر اسکے گوشت کا قیمہ بنایا اور پانی میں ابال کر اپنے خاوند کے اونٹوں کو بانس کی نالیوں کے ذریعے کھلا دیا۔ پولیس نے تفتیش کی تو عورت مذکورہ نے وعدہ معاف گواہ بن کر سارا بیان دیا۔

——— شاہ مصر نے مصیبت زدگان شام کے لئے تین سو پونڈ عطا فرمائے ہیں۔

——— چوہدری سر ظفر اللہ خان دو ماہ کے لئے پھر لندن روانہ ہوگئے ہیں۔

——— وزارت بنگال نے کلکتہ میں ایک زنانہ مسلم کالج کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔

——— مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کا جلسہ اسناد ۳ جنوری ۱۹۳۸ء کو زیر صدارت سر آغاخان منعقد ہوگا اور لارڈ لوتھین ایڈریس پڑھیں گے۔

——— ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور کے طلباء کے ہڑتال کرنے کی وجہ سے پرنسپل کالج نے دو ماہ کے لئے کالج بند کر دیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ امسال امتحانات نہیں ہونگے۔

——— شنگھائی کی میونسپل کانگرس کا اندازہ ہے چین جاپان کی جنگ میں بین الاقوامی علاقہ میں جہاں جہاں جاپان کا قبضہ ہؤا ہے وہاں تقریبًا ۹ سو کارخانے نذر آتش ہوگئے ہیں۔ جن میں ۳ ہزار ۸ سو ۶۰ مزدور ملازم تھے۔

——— جاپانی وزارت نے فیصلہ کیا ہے چین میں جو گورنمنٹ جاپان کی مخالفت کر رہی ہے اسے بالکل تباہ کر دیا جائے۔ معلوم ہؤا ہے کہ فوجی جرنیلوں کو ہدایات جاری کر دی ہیں۔

——— ماسکو کی خبر ہے کہ بالشویک گورنمنٹ نے اپنی حفاظت کے لئے ۲ ۱/۲ لاکھ پولیٹیکل جاسوس مقرر کئے ہوئے ہیں۔

——— بیت المقدس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ شرق اردن کے ایک ۱۹ سالہ بدوی کو ۱۸ کارتوس رکھنے کے الزام میں فوجی عدالت نے سزائے موت کا حکم دیا۔

——— وزیرستان کی اطلاع ہے کہ ایک گروہ نے داتا کیمپ پر تین میل کے رقبہ کے اندر اندر ٹیلیفون اور تار کے تمام کھمبے اکھاڑ دیئے۔

——— نمائش لاہور میں ۹۔ جنوری کو بلہڑ پہلوان کی جیجا پہلوان سے کشتی ہوئی۔ پچاس ہزار تماشائی موجود تھے بلہڑ جیت گیا۔ اسے مبلغ تین ہزار روپیہ انعام ملیگا۔

ثبوت قربانی گاؤ | راماش سبھا بھارت اور وید شاستروں گیرات۔ انجیل اور قرآن سے گائے کی قربانی کا ثبوت قیمت ہر دو حصہ ۸ محصول علیحدہ۔ پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

(بقیہ متفرقات)

چندہ کانفرنس | حافظ محمد عبدالرحمٰن صاحب متولی مسجد اہلحدیث ایلیہ ھلو۔ محمد شفیع صاحب گنور ضلع بدایوں ہ ۔

عید آئنہ فنڈ | مولوی عبدالقیوم صاحب لالہ موسیٰ ۸ ۔ مولوی محمد عالم صاحب مخل حسن خان ا ۔ میاں غلام حسن مخل حسن ا ۔

غریب فنڈ | از جناب نور علی صاحب ساکن ہیٹر مارٹی علے از فتوحی فنڈ ۶ ۔ جملہ عہ بزمہ فنڈ ۳ ۔ بقایا عہ ۔ سائلین کے نام اخبار جاری کر دیا گیا تفصیل آئندہ درج ہوگی۔ انشاء اللہ۔

حملہ آور | آج ۱۰ تک گرفتار نہیں ہؤا۔

میری علالت | کی اطلاع ناظرین اہلحدیث ۲۴ و ۳۱ دسمبر میں ملاحظہ فرما چکے ہونگے۔ الحمد للہ کہ پچیس یوم کے بعد ۷ کو دفتر حاضر ہوگیا ہوں۔ نقاہت ہنوز باقی ہے۔ ناظرین دعائے صحت فرمائیں۔

نیازمند: قاضی منظور حسین امرتسر

مضامین آمدہ | بابو عبدالغنی صاحب مستری عبدالعزیز ناگی۔ محمد علی صاحب تارکش۔ مولوی ابو اسحٰق محمد عبدالرزاق۔ مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا ۲ عدد۔ عبدالستار صاحب۔ پنڈت آتمانند صاحب ۲ عدد۔ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار محمد عبدالکبیر صاحب۔ شیخ دین محمد صاحب نسیم صاحب۔ مولوی عبدالعزیز صاحب۔ حبیب الرحمٰن صاحب قریشی۔

غیر مقبول | خواب سحری۔ افسانہ حملہ قاتلانہ۔ تقلید کا مذہب پاک پٹن۔ عقائد پاک پٹن۔

مولود خوانی | کا مضمون ملتوی رکھا گیا ہے۔

ضروری اطلاع | ۱۹۳۸ء میں جن نامہ نگاروں کے مضامین غیر مقبول ہوئے ہیں وہ اگر اپنے اپنے مضامین واپس منگوانا چاہیں تو محصول ڈاک بھیج کر واپس منگالیں دو ہفتہ کے بعد تلف کر دیئے جائیں گے۔

گورنر پنجاب کو تار | جماعت اہل حدیث پٹی نے قاتلانہ حملہ کی اطلاع پا کر گورنر پنجاب و وزیر اعظم کی خدمت میں احتجاجی تار روانہ کئے اور جلسہ کر کے ریزولیوشن پاس کر کے بذریعہ ڈاک بھی ارسال کئے۔

مزید خطوط | مولانا فضل الدین از بکریچا۔ چوہدری

لیکن ہماری منشا یہ ہرگز نہیں کہ ہم احدیت کے بانی پر حملہ کریں بلکہ غلام احمدیت یا مرزائیت کا شرک دکھلانا ہی فقط ہمیں مقصود ہے۔ اور ہمارے اس فلسفیانہ مضمون کے مخاطب قادیانی احمدی عموماً اور لاہوری احمدی خصوصاً ہیں کیونکہ قادیانیوں میں ہمیں کوئی ایک بھی شخص ایسا نہیں دکھلائی دیتا جو ہمارے مضمون اور مرزا غلام احمد صاحب کی تحریروں کو سمجھنے کی بھی قابلیت رکھتا ہو۔ خلیفہ صاحب کو تو ضعف دماغ کی وجہ سے دورے آنے شروع ہو جاتے ہیں البتہ لاہوری احمدیوں میں پنڈت عبدالحق صاحب ودیارتھی فاضل سنسکرت اور اُن کے بعد مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت لاہوری اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مولوی عمر الدین صاحب شملوی وغیرہ چند ایسی ہستیاں فرد معلوم ہیں جو اگرچہ جواب تو نہیں دے سکیں گی البتہ ہمارے فلسفیانہ مضمون کو سمجھ ضرور سکیں گی۔ اس لئے لاہوری جماعت احمدیہ سے ہی ہمارا روئے سخن ہے۔ قادیانیوں کو ممانعت نہیں کہ وہ بھی سمجھنے اور جواب دینے کی طبع آزمائی شوق سے کریں۔

ہمارا دعوےٰ ہے کہ

ہر دو صنف کے احمدی اور حضرت مسیح قادیانی مومن نہیں تھے۔ اگر کوئی احمدی ہمارے مندرجہ ذیل اعتراضات کو رفع فرما کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی اور مجدد چھوڑ صرف ایک سیدھا سادا مؤمن یعنی مسلمان ہی ثابت کر دکھائیں تو ہم اقرار صالح کرتے ہیں کہ ہم بلا کسی شرط کے "احمدی" بن جائیں گے۔ اور مرزا صاحب کو مسیح موعود مان لیں گے۔

ہے کوئی احمدی عالم؟

جو ہماری غیر مشروط بات کا جواب دیکر ہمیں مرزائی بنانے کا دم بھرنے کے لئے تیار ہو؟

ہمارے دعوے کے دلائل سنو

(۱) حقیقۃ الوحی ص۸۶ پر مرزا صاحب کا الہام یوں درج ہے کہ:۔ "انت منّی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی" یعنی اے مرزا تو مجھ سے میری توحید اور تفرید کی مثل ہے۔

اعتراض۔ جب خدا کی وحدانیت اور فردیت کی جگہ مرزا صاحب بھی ہو گئے تو وحدانیت اور فردیت کس طرح باقی رہ گئی کیونکہ وحدانیت اور فردیت کا مطلب یہ ہے کہ لیس کمثلہ شیءٌ۔ یعنی خدا کا مثل کسی بات میں کوئی نہیں۔

(۲) مکاشفات ص۹۔ نیز آئینہ کمالات ص۵۶۴ وکتاب البریہ ص۸۵ پر مرزا صاحب کا ایک مکاشفہ یوں درج ہے:۔

"میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں"

(۳) اپنے یا حضرت محمد صاحب صلعم کے متعلق مرزا صاحب لکھتے ہیں

سہ شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

(توضیح مرام ص۲۳)

مرزا صاحب کا اپنے تئیں یا آنحضرت کو خدا ماننا بدترین شرک ہے۔

(۴) مرزائی لوگ آریہ سماجیوں کے ساتھ مادہ وارواح کی قدامت کے خلاف محض اس لئے مناظرے کیا کرتے ہیں تاکہ مسلمانوں کو اپنے مسلمان ہونے کا دھوکہ دے سکیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مرزائی لوگ خود مادہ وارواح کی قدامت کے قائل ہیں۔ پنڈت عبدالحق صاحب ودیارتھی یا مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سوچیں کہ اگر مادہ وارواح کی قدامت کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کی مندرجہ ذیل تحریریں آریہ سماجی پیش کر دیں تو احمدیوں کے پاس سوائے تسلیم کے اور کیا جواب ہے؟ ہم مرزا صاحب کے اس معرکۃ الآرا "اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب پر لیکچر" ص۳۰ کا کچھ نمونہ ناظرین کی نذر کرتے ہیں۔ جس کی مقبولیت کی پیشگوئی مرزا صاحب نے پہلے سے کی ہوئی کہی جاتی ہے۔ یہ پیشگوئی نہیں تھی بلکہ صدر صاحب نے مرزا صاحب کے اس لیکچر کو مقبول ترین کہنے کا وعدہ پیشتر سے ہی دے رکھا تھا۔ ورنہ لیکچر کی خوبی سنئے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

"ہمیں معلوم نہیں کہ دنیا پر اس طرح سے کتنے دَور گزر چکے ہیں اور کتنے آدم اپنے اپنے وقت پر آ چکے ہیں۔ چونکہ خدا قدیم سے خالق ہے اسلئے ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے لیکن اپنے شخص کے اعتبار سے قدیم نہیں ہے۔ افسوس کہ حضرت عیسائیاں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ صرف چھ ہزار برس ہوئے کہ جب خدا نے دنیا کو پیدا کیا اور زمین و آسمان بنائے اور اُس سے پہلے خدا ہمیشہ سے معطل اور بیکار تھا اور ازلی طور پر معطل چلا آتا تھا۔ یہ ایسا عقیدہ ہے کہ کوئی صاحب عقل اسکو قبول نہیں کریگا۔ مگر ہمارا عقیدہ جو قرآن شریف نے ہمیں سکھلایا ہے یہ ہے کہ خدا ہمیشہ سے خالق ہے اگر چاہے تو کروڑوں مرتبہ زمین و آسمان کو فنا کر کے پھر ایسے ہی بنا دے اور اُس نے ہمیں خبر دی ہے کہ وہ آدم جو پہلی امتوں کے بعد آیا جو ہم سب کا باپ تھا اُس کے دنیا میں آنے کے وقت سے یہ سلسلہ انسانی شروع ہوا ہے اور اس سلسلہ کا پورا دور سات ہزار برس تک ہے" (بلفظہ)

مرزا صاحب کی اس طویل تحریر کا خلاصہ صرف اس قدر ہے:

(۱) خدا قدیم سے خالق ہے۔

(۲) اس لئے کائنات اپنی نوع سے قدیم اور ذات سے حادث ہے۔

(۳) اگر دنیا کو نوع (پرواہ ندپ سے انادی) کے لحاظ سے ازلی نہ مانا جاوے تو خدا پر ازلیت سے معطل اور بیکار رہنے کا الزام عاید ہوگا۔ جس الزام کو مرزا صاحب جیسا کوئی عقل مند قبول نہیں کریگا۔

(۴) یہ عقائد مرزائیہ قرآن شریف سکھلاتا ہے کہ خدا ہمیشہ یعنی ازل سے خالق ہے اس لئے کروڑوں مرتبہ بلکہ ازل ہی سے زمین و آسمان کو نیستی سے ہستی میں پیدا اور ہستی سے نیستی میں فنا کرتا چلا آ رہا ہے۔

مرزا صاحب اور جماعت احمدیہ کے یہ عقائد اگرچہ ہمارے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں لیکن عام فہم بنانے کے لئے ایک درمیانی کڑی یا عقیدہ کو سمجھ لینا ناظرین کے لئے مفید ہوگا۔ اور وہ یہ کہ مرزا صاحب الوصیت ص۸ پر لکھتے ہیں کہ:۔

اُس (خدا) کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔

پہلے فقرے میں مسیح کی آمد ثانی کی تمنا ظاہر کی گئی ہے۔ اس دوسرے فقرے میں مسیح کی آمد ثانی کی رکاوٹ کا اظہار ہے۔ یعنی یہ بتایا ہے کہ مسیح کے دوبارہ آنے سے پہلے نبیوں کی پیشین گوئیوں کا پورا ہونا ضروری ہے۔ اس سے اگلا فقرہ سارا عقدہ کھولتا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:۔

کیونکہ موسٰے نے باپ دادوں سے کہا کہ
خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیوں
میں سے تمہارے لئے ایک نبی تیری مانند
اٹھائے گا۔

اہلحدیث اس فقرے کو فقرہ ثانیہ سے تعلق علت و معلول کا ہے۔ فقرہ ثانیہ میں مسیح کی آمد ثانی کے لئے نبیوں کی پیشین گوئیوں کا پورا ہونا مقدم بتایا۔ اس فقرے میں ان پیشین گوئیوں سے ایک پیشین گوئی کو بطور نمونہ کے پیش کیا ہے۔ پس معنی اس عبارت کے مختصر لفظوں میں یہ ہیں کہ مسیح دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے جب تک وہ نبی جو موسٰے کی زبانی موعود ہو چکا ہے نہ آچکے

اس سے صاف ثابت ہے کہ اس الہامی نوشتہ کا لکھنے والا، مسیح کو اس پیشین گوئی کا مصداق نہیں سمجھتا۔ جب مسیحیوں کی الہامی کتاب مسیح کو موسٰے کی پیش گوئی کا مصداق قرار نہیں دیتی تو مسیحیوں کا اسکے خلاف کوشش کرنا مدعی سست گواہ چست کا مصداق ہے۔ پس دونوں الہامی نوشتوں سے ثابت ہوا کہ تورات کا موعود نبی مسیح نہیں ہے بلکہ وہ ہے جس کی شان میں کہا گیا ہے ؎

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا ؑ

جوابات نصاریٰ ... (۱۹۲) ... (نمبر اہلحدیث)

سبیل الشرع فریدکوٹی مصنفہ مولانا ابوسعید عبدالرحمٰن صاحب فریدکوٹی۔ اس کتاب میں حضور پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق تورات، انجیل سے پچاس پیشگوئیاں اصل الفاظ میں درج کی گئی ہیں۔ محبان نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ضرور منگوانی چاہئے قابل دید ہے۔ قیمت ۴ر پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

قادیانی مشن

قادیانی اور مصری نزاع اور اس کے فیصلے کی صورت

ناظرین آگاہ ہونگے کہ قادیان میں ایک شخص شیخ عبدالرحمٰن نومسلم المعروف مصری ہے۔ جو عربی، انگریزی پڑھا ہوا قابل علم اور احمدیہ جماعت میں ذی وجاہت ہستی ہے۔ اوس نے اپنی احمدیت کے باوجود خلافت موجودہ کے برخلاف آواز اٹھائی۔ جس کا لب لباب بالفاظ اخبار "پیغام صلح" یہ ظاہر کیا گیا کہ خلیفہ قادیان اخلاقی کمزوری کی وجہ سے خلافت کے لائق نہیں اس لئے جماعت کو چاہئے کہ اسے معزول کردے۔ ادھر خلیفہ نے جلدی سے مصری اور اس کے اعوان وانصار کو جماعت سے خارج کردیا۔ جس کو انہوں نے منظور کر کے اپنے خیال کو نہ چھوڑا۔ بلکہ فیصلے کے لئے تقاضا پر تقاضا کرتے رہے۔ چنانچہ اخیر دسمبر کو سالانہ جلسہ مرزائیہ میں مصری صاحب نے کئی ایک اشتہار دئیے۔ جن سب کا لب لباب یہ ہے کہ ہم احمدی ہیں، ہم کو احمدیت میں ذرہ شک وشبہ نہیں، ہم صرف خلافت محمودیہ کے مخالف ہیں، خلیفہ صاحب ہمارے طرق اربعہ میں سے کسی طریق سے فیصلہ کرلیں۔

(۱) ایک کمیشن مقرر ہو جو فریقین کا بیان اور ثبوت نے کر فیصلہ کرے۔

(۲) دوسرا ان الزامات کی بریت میں خلیفہ ہمارے ساتھ مباہلہ کرے۔

(۳) خلیفہ بجائے خود اپنی بریت کی حلف موکد اٹھائے

(۴) ہمیں حلف موکد دے اور خدائی فیصلہ کا انتظار کرے

اہلحدیث ہم خوب جانتے ہیں کہ یہی طرق اربعہ ہیں جو مرزا صاحب متوفی اور ان کے بعد ان کے اتباع مخالفین کے سامنے پیش کرتے چلے آئے ہیں۔ اس کی

کوئی وجہ نہیں کہ آج وہ خود انکو بالکلیہ مسترد کردیں۔

یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج

(از قلم پنڈت آتمانند صاحب لائل پوری)

جب ہم مرزائی کہتے ہیں تو ہمارے احمدی دوست ناراض ہوکر اصرار کرتے ہیں کہ انہیں احمدی کہا جا۔ اور کہا کرتے ہیں کہ وہ حضرت احمد صلعم کے پیرو ہیں نہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے۔ اور یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ احمدیت ہی حضرت محمد صاحب صلعم کا مذہب اور حقیقی اسلام ہے۔ یہ لوگ آریہ سماج کو اس لئے مشرک بتلاتے ہیں کہ آریہ سماجی لوگ خدا کے ساتھ مادہ وارواح کو بھی قدیم مانتے ہیں۔ آج ہم یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ احمدیت حقیقی اسلام نہیں بلکہ شریمتی آریہ سماج کی سگی ماں جائی بہن ہے۔ اور ویدک ہندو دھرم کا ایک فرقہ۔ چند روز ہوئے کہ اخبار "پیغام صلح" میں ہماری نظر ایک مضمون پر پڑی۔ جس میں پہلی شرط بیعت احمدیت کا خلاصہ یہ تھا بیعت کنندہ اقرار کرے کہ قبر میں جانے تک وہ شرک سے باز رہیگا۔

قرآن شریف میں بھی لکھا ہے کہ خدا ہر ایک قسم کے گناہ کو بخش سکتا ہے لیکن شرک اور مشرک کو نہیں بخشیگا یہاں یہ بھی خیال رہے کہ مسیح موعود کا شرک سے مجتنب اور مومن ہونا نہایت ضروری ہے یعنی کوئی مشرک شخص جو خدا کی وحدانیت اور ہستی میں کسی غیر از خدا کو شریک مانتا ہو ہرگز ہرگز مسیح نہیں ہو سکتا۔ یہاں یہ سمجھ لینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ "احمدیت" کیا ہے؟ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ایمان عقائد اور اقوال کے مجموعہ کا نام احمدیت ہے۔ ہمارا اعتراض احمدیت پر ہے نہ کہ اسکے بانی پر۔ لیکن چونکہ اس کے بانی کے اقوال وعقائد پیش کئے بغیر احمدیت کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا ہمیں صرف احمدیت کے عقائد ومسلمات دکھلانے کے لئے ہی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے عقائد پیش کرنا ناگزیر معلوم دیتا ہے

بلکہ پیدا شدہ اور مخلوق ہیں۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس وقت تک مادہ وارواح کی پیدائش نہیں ہوئی تھی۔ تب تک کائنات کہاں تھی؟ کہیں بھی نہیں۔ اور جب کائنات نہیں تھی تب خدا کے اظہار خالقیت میں تعطل آگیا۔ اور مادہ وارواح کی پیدائش اولیں ماننے سے خدا پر ازل سے بیکار رہنے کا "الزام" بھی عائد ہوگیا۔ لہٰذا مادہ وارواح احمدیوں کے عقیدہ بالا کی رو سے ازلی وابدی ثابت ہوئے۔

(۵) ہم مرزا صاحب کے عقیدہ کو ایک ایسے فلسفیانہ رنگ میں پیش کرتے ہیں جس کو ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب تو کیا مرزا صاحب کے فرشتے پنڈت "مٹھن لال"، "لاٹو خیراتی" "رام اور جہا شہ ٹیچی" جی بلکہ مرزا صاحب کو الہام بھیجنے والا "رب قادیان" بھی نہ جانتا ہوگا۔ اور وہ یوں کہ جس وقت مرزا صاحب کا خدا کائنات کو ایک جگہ ہستی سے نیستی میں مٹا دیتا ہے تو عین اسی وقت اور اسی لمحہ کسی دوسری جگہ کائنات کو نیستی سے ہستی میں پیدا کر دیتا ہے۔ آریہ سماجی خدا کی طرح پرانے کھنڈرات کا ملبہ اٹھا کر نہیں لے جاتا یوں ازل سے ابد تک کرتا رہے گا۔ یوں ماننے سے خدا بھی خالق اور کائنات بھی مخلوق اور کائنات بلا ازل سے ابد تک نوعیت کے لحاظ سے قدیم یعنی پرواہ روپ سے ازلی وابدی ہونا اور خدا کا ہر مخلوق کائنات سے قبل بھی ہونا اور مخلوق کا خالق سے بعد ہونا اور کہیں نہ کہیں ہر وقت خدا کے ساتھ مخلوق کائنات کا موجود بھی رہنا۔ اور خدا کی صفت خالقیت کا کبھی بھی معطل نہ ہونا۔ اور مادہ وارواح کا بھی ازلی و ابدی نہ ہونا بلکہ مخلوق اور پیدا شدہ ہونا اور یہ سارے (دراصل بطالت) کا دونوں امور کے مابین ہونا سبھی باتیں صحیح ثابت کی جا سکتی ہیں۔

ہے کوئی آریہ سماجی یا مسلمان فلاسفر؟ جو ہماری بیان کردہ مذکورہ بالا مرزا صاحب کی قادیانی فلاسفی کی تردید کر سکے؟

(۶) اگر یوں بھی مانا جاوے تو بھی ازل سے ابد تک کوئی نہ کوئی کائنات کہیں نہ کہیں ہمیشہ اور ہر وقت خدا کے ساتھ شریک اور موجود رہے گی اور خدا کبھی بھی وحدہٗ لاشریک اکیلا نہیں رہیگا۔ جس سے شرک لازم آئے گا۔

(۷) اگر مادہ وارواح کو ازلی و ابدی نہ مانا جاوے تو مادہ وارواح کی پیدائش اولین ضرور ماننی پڑیگی اور اس سے پیشتر خدا ازل سے بیکار ثابت ہوگا اور جب مادہ وارواح کی فنی یا نیستی مانی جائیگی تو اس وقت کسی بھی کائنات کی کہیں پر بھی کوئی ہستی ثابت نہ کی جا سکے گی۔

امام اسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب جواب دیں

آریہ سماج میں تو کوئی فلاسفر سوامی درشنانند جی سرسوتی اور جہا پو آپادھیائے شری پنڈت آریہ منی جی مہاراج کے بعد ایسا دکھلائی نہیں پڑتا جو اس فلسفیانہ بطالت کا رد کر سکے۔ پنڈت راجارام صاحب شاستری ہی ایک باقی تھے جو فلسفیانہ مذاق رکھتے تھے مگر وہ آریہ سماجی نہیں رہے۔ اس لئے امام اسلام حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان ہی شاید اس کا جواب دے سکیں کہ اگر کوئی احمدی (مرزائی) یہ کہہ دے کہ خدا بلا وقفہ یا تعطل ازل سے ہی مادہ وارواح اور کائنات کی ہستی سے نیستی میں فنا اور نیستی سے ہستی میں پیدائش پرواہ روپ سے (بہ تسلسل پیہم) کرتا چلا آرہا ہے اور ابد تک کرتا چلا جائیگا۔ یوں گو کوئی نہ کوئی کائنات کہیں نہ کہیں پر خدا کے ساتھ ہمیشہ موجود رہے گی لیکن جس طرح مولانا امام اسلام ارواح و مادہ کو ابدی اور ابد الآباد ہمیشہ خدا کے ساتھ رہنے والے مان کر بھی صرف قدیم یعنی ازلی نہ ماننے سے مشرک نہیں۔ اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر احمدی اور مرزا صاحب روح و مادہ کو مخلوق اور فانی اور ہر کائنات کو حادث اور فانی مان کر مؤمن کہلانے کے مستحق ہیں۔ مشرک نہیں۔ تو مولانا صاحب موصوف بتلا دیں کہ وہ اس کا کیا جواب دیں گے۔ کیونکہ احمدی اگرچہ کسی نہ کسی کائنات کا خدا کے ساتھ ہر وقت موجود رہنا مانتے ہیں لیکن کسی بھی کائنات کو ازلی وابدی نہیں مانتے۔ حضرت امام اسلام یہ بھی بتلا دیں کہ آیا مرزا صاحب کے قول کے مطابق قرآن شریف یہی عقیدہ سکھلاتا ہے؟ اگر امام اسلام اس مشرکانہ مرزائیہ عقیدہ کی تردید نہ کر سکے سلہ تو ہم تردید کر دکھائینگے اور یہی ہمارے دعویٰ مسیحیت کا ثبوت سمجھا جائیگا۔ کیونکہ ولی راولی مے شناسد امام اسلام را المسیح۔ (باقی)

مذہب اہل حدیث قدیم ہے

(بقلم مولوی عبد العزیز صاحب از کوٹلی لوہاراں غربی)

ہمارے کوٹلوی محدث مولوی محمد شریف صاحب نے "الفقیہ" ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں بڑی شد و مد سے بحوالہ اخبار "اہلحدیث" یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ اہل حدیث تھوڑی مدت سے بنے ہیں یعنی مذہب اہل حدیث قدیمی مذہب نہیں ہے۔ حالانکہ یہ چیز روز روشن کی طرح عیاں اور نصف النہار کی مانند درخشاں ہے کہ مذہب اہل حدیث زمانہ نبی علیہ السلام سے ہے۔ کیونکہ جب سے حدیث ہے تب سے اہل حدیث ہیں۔ زمانہ میں روشنی کب سے ہے جب سے سورج (آفتاب) طلوع ہوا ہے۔ ہمارے کوٹلوی صاحب جس عبارت کو لکھ کر پھولے نہیں سماتے اگر کہیں خلوت میں بیٹھ کر بغور ملاحظہ فرماتے تو اس قدر دیدہ دانستہ فاش غلطی کے مرتکب نہ ہوتے۔ حضرت مولانا اہل حدیث کی پورانی تحریر جو "اہلحدیث" ۲۶ نومبر ۱۹۳۵ء میں درج فرماتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ آج جو ترقی اہل توحید کو نصیب ہے وہ اس زمانہ میں نہ تھی۔ گہری نظر سے ہر شہر، قصبہ اور دیہات کو دیکھو اور بڑی عمر والوں سے پوچھو کہ یہ لوگ کتنے عرصہ میں اہل توحید یا بقول اعدا وہابی کب سے بنے ہیں توحید سالوں ہی کا دور دورہ معلوم ہوگا۔ آج خدا کے فضل سے ہندوستان کا کونہ کونہ ان وہابیوں سے آباد ہے۔ حوالہ مذکور اہل دانش اور ذوی عقل حضرات خود سمجھ گئے ہونگے کہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب ہندوستان میں اہل توحید کی ترقی ہونے کا ذکر فرما رہے ہیں کہ فی زمانہ لوگ بکثرت خدا پرست بن چکے ہیں نہ یہ کہ اہل حدیث مذہب اب نیا پیدا ہوا ہے۔ پیدائش اور ترقی میں فرق ہوتا ہے

سلہ اس کا جواب ہمارے رسالہ "آٹھواں آریہ" میں ملیگا۔ مطالعہ کی تکلیف کریں۔ (اہلحدیث)

کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوتی ہے"
نیز کشتی نوح صلہ پر رقمطراز ہیں کہ :-
"ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے
جو اپنی صفات میں ازلی۔ ابدی اور غیر متغیر ہے"
اگر کسی بھائی کی سمجھ میں یہ معمولی فلسفہ بھی نہ آ سکے تو میاں محمود احمد صاحب خلیفۂ قادیانی کی مندرجہ ذیل تشریح ملاحظہ فرماویں۔ آپ "مسیح موعود کے کارنامے" نامی کتاب میں لکھتے ہیں کہ :-
"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے فرمایا۔ یہ دونوں باتیں غلط ہیں یہ ماننا بھی کہ کسی وقت خدا کی صفات میں تعطل تھا جو خدا تعالےٰ کی صفتِ قیوم کے خلاف ہے اُسی طرح یہ کہنا بھی کہ جب سے خدا تعالےٰ ہے تبھی سے دنیا چلی آتی ہے خدا کی صفات کے خلاف ہے" (ص۳۸)
"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے اس بحث کا یوں فیصلہ فرمایا ہے کہ نہ خدا تعالیٰ کی صفتِ خالقیت کبھی معطل ہوئی اور نہ دنیا خدا کے ساتھ چلی آ رہی ہے۔ اور صداقت ان دونوں امور کے درمیان ہے اور اُس کی تشریح آپ نے یہ فرمائی ہے کہ مخلوق کو قدامت نوعی حاصل ہے گو قدامت ذاتی کسی شئے کو حاصل نہیں۔ کوئی ذرہ۔ کوئی روح کوئی چیز ماسوائے اللہ ایسی نہیں کہ جسے قدامت ذاتی حاصل ہو لیکن یہ صحیح ہے کہ خدا تعالےٰ ہمیشہ سے اپنی صفتِ خلق کو ظاہر کرتا چلا آیا ہے"
(مسیح موعود کے کارنامے ص۲۹،۲۸)
مرزا صاحب کے خدا نے اپنے فرشتہ پنڈت منجن لال (عرف لیکھ رام) کی معرفت جو قرآن شریف مرزا صاحب کو سکھلایا اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ
خدا ازل سے ابد تک بلا تعطل خلقت پیدا کرتا رہیگا۔ اور کرتا چلا آیا ہے کبھی ایک لمحہ کے کروڑویں حصہ تک بھی اس کی صفتِ خالقیت کبھی معطل نہیں ہوئی۔ اس لئے مخلوق کو قدامت نوعی حاصل ہے۔

جس طرح عیسائی تثلیث کا یہ مسئلہ باطل ہے کہ ۳×۱ اور ۱×۳ برابر ہے ایک کے اور جسے انگریزی زبان میں یوں ادا کیا جاتا ہے کہ Three into one *A One into three is equal to one* اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ ناممکن اور قطعی باطل مرزائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا ازل سے ایک لمحہ بھر رُکنے کے بغیر کائنات کو پیدا کرتا ہؤا چلا آیا ہے اور ابد تک ایسا ہی کرتا رہیگا۔ یہ بالکل پنڈت لیکھ رام کی دعائے مباہلہ اور شاگردی کا نتیجہ ہے۔ اور بعینہٖ آریہ سماجی عقیدہ ہے جو اپنی نادانی سے ایسے سوالات کیا کرتے ہیں کہ جب مادہ وارواح نہ تھے تو خدا مالک وخالق کس کا تھا؟ اور جب کوئی موحد یہ جواب دیتا ہے کہ خدا کی ایسی صفات محض نسبتی ہیں۔ جب مادہ وارواح نہیں تھے تب وہ مالک وخالق نہیں کہلاتا تھا۔ اور نہ ہی اُسے مالک وخالق کہنے والا کوئی ذی روح تھا۔ البتہ اُس میں مالک وخالق ہونے کی قدرت موجود تھی۔ تو ہمارے آریہ سماجی بھائی جھٹ اعتراض کر دیا کرتے ہیں کہ اگر اُس کو مادہ وارواح کی پیدائش سے قبل مانا جاوے تو خدا کی صفات ازلی وابدی نہیں رہتیں اور خدا پر ازلی طور پر معطل چلے آنے کا الزام عائد ہوتا ہے۔ پنڈت لیکھ رام جی سے سیکھ کر بعینہٖ یہی اعتراض مرزا صاحب عیسائیوں پر کرتے ہیں۔ حالانکہ آریہ سماجی بھی خدا کو زمین و آسمان کی چکی چلانے سے چار ارب بتیس کروڑ سال کی مہلت ہر کلپ میں دیتے رہتے ہیں مگر شاگرد ایسے ہیں کہ ایک سیکنڈ کی بھی مہلت نہیں دیتے۔ اس سے ایک بات معلوم ہوتی ہے اور وہ یہ کہ اگرچہ مرزا صاحب ضد اور تعصب سے پنڈت لیکھرام جی کے ساتھ برسرپیکار رہے مگر دل سے پنڈت جی کے دلائل اور آریہ سماجی عقائد کے شائد قائل ہو گئے تھے۔

مرزائیوں کا یہ عقیدہ مشرکانہ ہے | احمدیوں کا یہ عقیدہ کہ خدا ازل سے بلا تعطل خالق چلا آ رہا ہے اور ابد تک ایسا ہی چلا جائیگا۔ یعنی اُس کی صفت خالقیت میں کبھی لمحہ بھر بھی تعطل نہیں آئیگا یا یوں کہئے کہ خدا ازل سے ابد تک کبھی ایک لمحہ بھر بھی خلقت پیدا کرنا بند نہیں کرتا۔ نہایت مشرکانہ و ملحدانہ ہے۔ بوجوہات ذیل :-

(۱) اگر کسی وقت کائنات کی موجودگی نہ مانی جاوے یا سب سے پہلی خلقت میں کائنات یا مادہ وارواح کی نیستی سے ہستی میں پیدائش مانی جاوے تو خدا پر معطل اور ازل سے بیکار رہنے کا بقول مرزا صاحب "الزام" عائد ہوتا ہے جو مرزا صاحب جیسا عقلمند شخص قبول نہیں کر سکتا۔ لہٰذا کائنات ازلی و ابدی اور خدا کی شریک اور ساتھی ہوئی جو صریح شرک ہے۔

(۲) ازلی وابدی کائنات کا خالق کوئی نہیں مانا جا سکتا ورنہ کسی وقت کائنات کی موجودگی یا پیدائش نہ ماننے سے خالق کی صفت خالقیت میں تعطل اور بیکاری کا ماننا لازم آئیگا جو مرزا صاحب کے نزدیک ناممکن ہے لہٰذا ثابت ہؤا کہ ازلی وابدی کائنات کا کوئی خالق خدا نہیں ہے اور یہ کائنات ازل سے ابد تک ایسی ہی خود رُو چلی آ رہی ہے اور چلی جائیگی اس کا کوئی خالق خدا نہیں۔

مرزائیوں کا یہ عقیدہ ناستک جینیوں یا بودھوں یا منکرانِ خدا دہریوں سے بھی بدتر ہے۔

(۳) اگر مرزائی خالق کو خدا کہتے ہیں تو چونکہ خالق کا مخلوق سے پیشتر ہونا لازمی ہے ورنہ خالق ومخلوق دونوں کا بیک وقت اور ہم عمر یا ہم عصر ہونا خالق اور مخلوق کی نفی ثابت کرتا ہے یعنی اگر خالق اپنی مخلوق سے قبل نہ مانا جاوے اور مخلوق کو کسی وقت مقررہ سے پیدا شدہ نہ مانا جاوے تو وہ ازلی ہوگی اور اُسے مخلوق کہا ہی نہیں جا سکیگا۔ اور اگر کائنات کو پیدا شدہ یعنی مخلوق مانا جاوے تو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ کسی وقت کائنات پیدا شدہ نہیں بھی تھی اور خدا کی صفت خالقیت میں تعطل ماننا لازمی ہوگا۔ جو مرزا صاحب کے نزدیک ناممکن ہے۔

(۴) ہمارا پُرزور دعویٰ ہے کہ جب تک مادہ وارواح کو آریہ سماجیوں کی مثل ازلی وابدی نہ مانا جاوے تب تک دنیا نوع کے لحاظ سے ہرگز ہرگز قدیم نہیں مانی جا سکتی۔ کیونکہ اگر مادہ وارواح ازلی وابدی نہیں،

(۱۹۴) [illegible]

خاصکر ایسے وقت میں جبکہ وہ نو عمر ہو۔ غرضیکہ صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ لڑکوں کو بعضے وقت ترکہ میسر بھی ہو جاتا ہے مگر لڑکیوں کو ترکہ پدری سے بالکل محروم رکھا جاتا ہے خواہ وارث ماں یا بھائی ہو۔ حقیقی ماں کے ہوتے ہوئے تو کسی بات کا خوف معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ ماں کی ماتا مشہور ہے۔ مگر سوتیلی ماں ہو تو شاید آپس کی مخالفت کے باعث کہیں فساد ہونے کا اندیشہ ہے۔ واقعی اگر دنیا میں ایسی غیر انصافی ہوتی تو مذہبوں اور قانونوں کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔

محمدی قانون کی خوبیاں لیکن ان کے خلاف اول تو اسلام نے دیگر اولاد یا عزیز و اقارب کے ہوتے ہوئے فرزند اکبر کو فرد واحد سارے ترکے کا وارث قرار ہی نہیں دیا۔ منصفانہ طور پر باپ کو ماں بیٹی وغیرہ سب کو کچھ نہ کچھ حصہ دیا ہے۔ (جو تفصیل وار ہماری گذشتہ جنتری ۱۹۳۹ء میں نور المیراث کے نام سے مرقوم ہے) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا

مردوں کے واسطے انکے ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکہ میں سے حصہ ہے اور عورتوں کے واسطے بھی ان کے والدین اور رشتہ داروں کے ترکہ میں سے حصہ ہے خواہ وہ ترکہ قلیل ہو یا زیادہ ہو یہ حصہ مقرر ہے۔

بنظر انصاف دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اسلام نے کیسی انصاف پسندی سے کام لیا ہے۔ اولاد ہونے کی حیثیت سے ہی چھوٹے بڑے سب یکساں ہیں کسی کو محروم نہیں رکھا۔ اس کی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ باپ کا ورثہ صرف بڑے لڑکے ہی کو کیوں دیا ہے؟ اور اسکے بھائی بہن جو محض صرف چند روز پیچھے پیدا ہوئے اس قصور سے ان کو بالکل بے پدری ہی سمجھنا چاہئے؟

جس طرح ماں باپ کی اولاد لڑکا ہے اسی طرح لڑکی بھی ہے۔ صرف نر و مادہ کا فرق ہے تو خداوند تعالیٰ نے بھی مردوں کا درجہ اعلیٰ ہی رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے:۔

الرجال قوامون علی النساء

کیا شرع اسلام میں کسی قسم کی کوتاہی باقی رہ گئی ہے کہ جس سے مسلمانوں کو ہندو لاء اختیار کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی؟ کیا اسلام میں کسی قسم کا نقص و عیب سمجھنے والا پکا مسلمان کہلا سکتا ہے؟ یاد رکھو آج لڑکیوں کو ترکہ سے محروم کرکے کیا تم عرب کی قدیم رسم لڑکیوں کے قتل کو زندہ کرانا چاہتے ہو؟ سنو! سنو!! اب شریعت ہندو قانون کو اسلامی قانون پر ترجیح دینے والے کو کیا کہتی ہے

ہندو قانون والوں کیلئے شریعت کا حکم دلیل ۱ قرآن مجید سے ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا۔ یعنی ہمارے رسول تم کو جس کام کے کرنے کا حکم دیتے ہیں اسے کرو۔ اور جس سے منع کرتے ہیں ان سے باز رہو۔ جبکہ مسلمان اپنی زبان سے آمنت باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ یعنی میں اللہ اور اس کے رسول و کتابوں پر ایمان لایا اقرار کر لیا تو کلام الٰہی کے ایک ایک لفظ کو ہمیں واقعی کلام الٰہی ہی تسلیم کرنا چاہئے۔ تو میراث کے احکام يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الی آخرہ کو نہ ماننا اور اس میں کئی قسم کے قضیے نکالنا صراحۃً دلیل خلاف اسلام ہے۔ اور یہ کہنا کہ بعض پر ہم ایمان لاتے ہیں اور بعض پر نہیں۔ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وغیرہ وغیرہ۔

دلیل (۲) از حدیث شریف من تشبہ بقوم فھو منہ یعنی جو جس قوم سے مشابہت کرے وہ اسی میں سے ہے تو لڑکیوں کو ورثہ نہ دینا یہ فعل قوم ہنود کا ہے۔ لہٰذا اس سے مشابہت ہو گئی۔

دلیل (۳) حضرات ائمہ کا قول ہے کہ تارک الصلوٰۃ عمداً کافر ہے۔ کیونکہ وہ نص کے خلاف کرتا ہے۔ تو ایسا ہی ہندو قانون پر عمل کرنے والا بھی نص کے خلاف ہے اس کا گناہ ہوگا۔ اصرار علی الکبائر دلیل کفر ہے۔

زیادہ والسلام خیر الختام واللہ الہادی۔

ادارہ تبلیغ کی ضرورت

اور

ضرورت امیر پر بحث

حضرت مولانا امرتسری کے مبسوط و عرفانی بیان کے بعد جو بعنوان "درد دل کا اظہار" عرصہ سے شائع ہو چکا ہے کچھ اور لکھنے کی حاجت باقی نہیں رہ جاتی۔ مگر تائیداً خاکسار کے یہ چند حروف و جملے بھی پڑھ لیجئے۔

یہ تلخ حقیقت کہ ہندوستان بلحاظ اکثریت مذہب اسلام کا دشمن یا اس سے نا آشنا ہے ایک مسلم حقیقت ہے۔

اصل اور خالص توحید کی جگہ شرک کی آؤ بھگت ہے۔ قبروں کے سجدے نذرانے، درگاہوں سے نیازیں مرادیں۔ تعزیوں کے سامنے سجدے اور ان سے دعائیں یہ سب کچھ ہمارے امراء اسلام اور علماء کرام کے دیکھتے ہو رہا ہے اور بقول

ظلم اندر جہاں اندک بود ہر کہ آمد بر آں مزید کرد

عرس، ختم، قوالی، وغیرہ منکر چیزیں پہلے کہیں کہیں ہوا تھیں اور آج کا دن ہے کہ گوشہ گوشہ میں یہ سب چیزیں پھیلی ہوئی ہیں ۔۔۔۔ اسی طرح ایک پیپ زدہ طبقہ ہے جو کالجوں سے الحاد اور استخفاف مذہب کا انمٹ خیال لیکر نکلتا ہے اسکے نزدیک معجزہ و جنت و دوزخ۔ حساب و کتاب۔ ملائکہ۔ میزان وغیرہ سب ناقابل تسلیم اور ملاؤں کے دقیانوسی خیالات ہیں ۔۔۔۔ ایک فرقہ ہے جو امور خانہ داری، تہذیب اخلاق اور تدبیر الملک، تمدن و سیاست وغیرہ میں اسلام کو قاصر سمجھتا ہے بلکہ اسلام کو ترقی سے مانع و حارج سمجھ کر اس میں ترمیم کرتا ہے۔ کہیں پردہ کی رسم پر اعتراض کہیں تعلیم نسواں کا حامی اور کہیں سودی لین دین وغیرہ کو ضروری قرار دیتا ہے۔

ایک اور فرقہ ہے جو فتنہ پرداز لوگوں کی زہریلی کتابوں رسالوں، اخبارات سے سینکڑوں مغالطے اور ہزاروں پیچیدگیوں میں مبتلا کر دیا گیا ہے اور ایک اوسط درجہ کا مذہبی آدمی دین و ایمان کے مسائل میں دھوکہ کھا رہا ہے۔

ایک فرقہ ہے جو حسن و عشق اور نفسیات و نکات

جو ہمارے معترض صاحب کو ناحق کی حمایت میں سوجھا ہی نہیں۔ بعینہٖ اسی طرح اہل مکہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی کہتے تھے کہ

دیکھو جی ہمیں اپنے پرانے قدیمی آبائی مذہب
چھوڑا کر نئے مذہب کی طرف بلاتے ہیں۔

کیا کسی صاحب ہوش وایمان کا یہ ایمان ہو سکتا ہے کہ حضور علیہ السلام کوئی نئی چیز پیش کر رہے تھے۔ قرآن پاک میں صاف ارشاد ہے :

قل ما کنت بدعًا من الرسل[1]

آنحضرت صلعم نے اسلام قدیمی مذہب کو ازسرنو زندہ فرماکر ان کے دقیانوسی خیالات کو ان کے دماغوں سے نکالنا شروع فرمایا تھا۔

حنفی حضرات جن کو اپنی قدامت پر ناز ہے یہ غور فرمائیں کہ تقلید شخصی کا جھگڑا ہی چوتھی صدی میں پیدا ہُوا ہے۔ دیکھو حجۃ اللہ البالغہ۔

اور ذرا آگے چلیں۔ تو ذرا یہ بریلوی حضرات خدا کے لئے بریلوی فرقہ کی تاریخ آغاز ذرا پیش تو کریں کہ کب سے بنے ہیں۔

اور سنئے! یہی مولوی کوٹلوی صاحب اپنی کتاب صداقت الاحناف ص۱۰ میں پردہ میں کھڑے ہو کر خدمات اہل حدیث پر عمدہ چیز پیش کرچکے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے پاس مدینہ شریف سے لوگ چل کر اس غرض سے آئے کہ فاتحہ خلف الامام کے متعلق امام صاحب سے گفتگو کریں۔

ثابت ہُوا کہ امام صاحب کے وقت بھی مدینۃ الرسول میں اس عقیدہ کے لوگ بکثرت موجود تھے۔ ع

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

مولوی صاحب زمانہ سابقہ کی طرح اب پھر جماعت حقہ حزب اللہ میں مل کر ثواب دارین کے حقدار بن جائیں خدا صراط مستقیم کی سمجھ دے۔ فافہم۔

مضمون نگار صاحبان اپنے مضمون کو پیراگرافوں میں تقسیم کر کے لکھا کریں۔ (مدیر اہلحدیث امرتسر)

[1] میں نیا رسول نہیں آیا۔ منہ

اسلام اور ہندو مذہب

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی جہلمی)

اسلام کا سنگ بنیاد انصاف پر مبنی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسلام میں حقوق العباد کا درجہ اور تمام نیکیوں سے بڑھا ہُوا ہے۔ حقوق العباد کی تعریف جس پیرائے میں اسلام کی کتاب مقدس۔ قرآن مجید نے ہم کو دی ہے اس کی نظیر غیر مذہبوں کی کتابوں میں ہرگز نہیں آسکتی۔

حقوق العباد کی بجا آوری حقوق الٰہی کا بجالانا ہے جس کی قطعی دلیل یہ ہے۔ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ اسلام کے معین کردہ حقوق دیگر مذہبوں کے مقابلہ میں زیادہ مقبول ومنصفانہ ہیں۔ کیوں نہ ہوں جبکہ ان کا مقرر کرنے والا ہی خدائے مطلق ہے کہ جس کے سامنے دنیا کے دانا وبینا وقانون دان طفل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اس خدائے قدوس کے نافذ شدہ حکم کی خلاف ورزی کرنا کیا ایک مسلم کے شایان شان ہو سکتا ہے؟ ہمارا روئے سخن ان ناعاقبت اندیشوں کی طرف ہے جو شریعت کی راہ سے گریز کر کے بے پایہ غیر مذہب کے مروجہ قانون ہندو لاء کو محمدی لاء پر ترجیح دے رہے ہیں اور اس دنیائے فانی کی دولت بے ثباتی کی خاطر اپنے آپ کو غاصب اور مشرکوں کے زمرہ میں داخل کرنا چاہتے ہیں۔ ان ناعاقبت اندیشوں کو کانوں سے روئی نکال کر دلی توجہ سے سننا چاہئے کہ کلام ربانی کیا فرمارہا ہے :۔

یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً ؕ

یعنی اے مومنو اسلام میں پورے طور پر داخل ہوجاؤ یعنی اسلام کے جس قدر اصول وفروع ہیں ان کی تابعداری پورے معنی میں کرو۔

عاشقان ہندو لاء کا کہنا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں، حج کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں۔ صرف مسئلہ وراثت میں ہمارے بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر ہندو لاء پر عمل کیا تو کیا نقصان ہے، ہم یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ فِیْۤ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ

الانثیین کو بھی بالکل سچا اور حقیقی فرمان الٰہی سمجھتے ہیں ہم حاشا وکلا ہرگز اس کے منکر نہیں ہیں، آمنا وصدقنا بہ

جواب اگر ایک شخص کی گردن پر کوئی جابر ظالم تلوار کھینچ کر کہے کہ تو اسلام سے انکار کر تو اس وقت جان بچانے کی غرض سے ظاہراً اس نے اسلام سے روگردانی کی مگر دل میں اسلامی عقیدہ رکھا۔ تو ایسا کرنا اس کا جائز ہے یعنی اس کی مسلمانی میں کوئی فرق نہیں آئیگا۔ لیکن اے محبان ہندو مذہب آپ کی گردن پر کس نے شمشیر کھینچی ہوئی ہے جس کے باعث آپ کو مجبوراً ہندو مذہب پر عمل کرنا پڑتا ہے۔

ہندو قانون میں خرابیاں | اسلام کا قانون میراث دنیا بھر کے قانونوں سے ممتاز ہے۔ کیونکہ اکثر مذہب میں تمام مذہب میں تمام ترکہ کا مستحق بڑے بیٹے کو قرار دیا ہے عورتوں کو خاص کر کچھ دیا ہی نہیں جاتا اور دیگر رشتہ داروں کا تو ذکر ہی نہیں۔ اللہ اللہ خیر سلا۔

یورپین قانون کا دارومدار وصیت پر ہے اگر متوفی بغیر وصیت کے مرگیا تو ساری ملکیت کا مالک سب سے اول فرزند ہے۔ اگر بیٹا نہ ہو تو بیوی۔ اور دیگر اولاد ہونے کے باوجود چچا وارث بن جاتا ہے۔ ہندوؤں کا بھی یہی حال ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یورپین قانون کے خلاف بیوی کا بڑا لحاظ رکھا گیا ہے اور اسی کے نکاح ثانی سے باز رہنے کی شرط پر ترکے کا وارث قرار دیا ہے۔

تاہم ایسی صورتوں میں بڑا اندیشہ ہوتا ہے جبکہ سوتیلی ماں ہو۔ ایسی اولاد جو کل تک مال پر پورا اختیار رکھتی تھیں۔ باپ کے مرجانے سے بالکل بے اختیار ہوگئیں اور ایک ایک چیز کی محتاج ہوگئیں کیا یہ بے انصافی نہیں ہے؟

نکاح ثانی نہ کرنے کی شرط | اولاد کو محروم کیا گیا، اور ساتھ ہی عورت پر بھی تھوڑی سی معاشت کے ساتھ دوسری شادی کی ممانعت کر کے صریح ظلم کیا گیا ہے

تعلیمات اسلام - مولانا مولوی عبدالرحمٰن صاحب (۱۹۴) دیوبندی - ... سلسلہ ۱۳ ...

میری طرف سے اور میری قلیل جماعت محصین کی طرف سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ فوراً جلد از جلد ایک ایسی کارکن جماعت تیار ہو جو ریاست کشمیر و چنبہ و نابھہ و پٹیالہ و بودھ پور و بہاولپور و حیدرآباد، صوبہ سرحد و علاقہ جات اسلامی و ضلع ہزارہ وغیرہ تک سلسلہ تبلیغ و تنظیم جاری ہو جائے تو ایسی جماعت کے واسطے ہم لوگ بھی اس ملک سے چندہ فراہم کر کے ارسال کر دیا کرینگے۔ ہمارے علاقہ کھوڑی تحصیل مظفر آباد میں بڑی جماعت ہے لیکن ابھی تک کوئی انجمن بھی قائم نہیں ہو سکی۔ میں ایک سال سے کوشاں ہوں کہ انجمن قائم ہو جائے مگر ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکا۔ اگر ہر سال میں کہیں باہر سے ایک دو دفعہ عالم آکر وعظ و تبلیغ کیا کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ مکمل کامیابی حاصل ہو جائے۔

(خاکسار غلام رسول اہل حدیث)

فرضیت صلوٰۃ باجماعت

(بقلم محمد یحییٰ باقی پوری از مدرسہ وزیر وال افغاناں)

اللہ جلشانہ نے جس طرح نماز فرض کی ہے اسی طرح جماعت کے ساتھ ادا کرنا بھی فرض کیا ہے۔ بہت سے علما بوجہ کتب میں کم عبور کرنے کی وجہ سے جماعت کو محض کار خیر تصور کرتے ہیں۔ لیکن فرض وجوب کے قائل نہیں ہیں۔

امام بخاری جو سید المحدثین کے لقب سے ملقب ہیں اپنی کتاب جامع صحیح البخاری ص۸۹ میں وجوب جماعت کے متعلق یوں باب باندھا ہے۔ "باب وجوب صلوٰۃ الجماعۃ" اس کی تائید کو ایک حدیث ایک قول تابعی پیش کیا ہے۔ (قول چونکہ امام صاحب نے اختصاراً لکھا ہے ہم مفصل طور پر فتح الباری سے لکھ دیتے ہیں)

عن الحسن فی رجل یصوم یعنی تطوعاً فتامرہ امہ ان یفطر قال فلیفطر ولا قضاء علیہ ولہ اجر الصوم واجر البر۔ قیل فتنہاہ ان یصلی العشاء فی جماعۃ قال لیس ذالک لہ ھذہ فریضۃ۔ یعنی کسی شخص نے نفلی روزہ رکھا اور اس کی والدہ نے افطاری کا حکم دیدیا تو اسکے لئے ضروری امر ہے کہ روزہ ترک کردے۔ اور اس پر قضا واجب نہیں ہوگی۔ اسکو روزہ کا بھی اجر ملیگا اور والدہ کی فرمانبرداری کا بھی۔ پھر سوال کیا گیا اگر والدہ صلوٰۃ عشاء باجماعت سے منع کرے تو فرمانے لگے یہ فرمانبرداری درست نہیں۔ (کیونکہ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق) بلکہ نماز تو فرض ہے۔

(حدیث بخاری) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لقد ھممت ان آمر بحطب فیحطب ثم آمر بالصلوٰۃ فیوذن لہا ثم آمر رجلا فیوم الناس ثم اخالف الی رجال فاحرق علیھم بیوتھم۔ ابوہریرہؓ سے مروی ہے آنحضور علیہ السلام نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ میں جان ہے۔ میرا قصد یہ ہے کہ لکڑی جمع کراؤں، پھر جماعت کے لئے کسی کو حکم کروں جو لوگوں کی جماعت کرادے بعدہٗ ان لوگوں کے گھر جلا کر راکھ کردوں جو لوگ جماعت کو حاضر نہیں ہوتے۔

حافظ ابن حجرؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

والحدیث ظاھر فی کون الجماعۃ فرض عین لانھا لوکانت سنۃ لم یھدد تارکھا بالتحریق ولوکانت فرض کفایۃ لکانت قائمۃ بالرسول ومن معہ الخ

یعنی حدیث ظاہر طور پر جماعت کے فرض عین ہونے پر دال ہے۔ اگر سنت ہوتی تو شارع علیہ السلام تارک جماعت کو تہدید بالتحریق نہ کرتے۔ اگر فرض کفایہ ہوتی تو پھر محض رسول اللہ اور آپکے ہم جماعت شخص سے فرضیت ادا ہو گئی تھی تو یہ تہدید کیا معنی رکھتی ہے۔ اور امام عطاء، اوزاعی احمد وغیرہم کا یہی مذہب ہے۔ آگے چلکر مخالفین کے دس اعتراض مع اجوبہ مندرج فرماتے ہیں۔ من شاء فلیطالعھا بالتدبر بکی ینجلی الغطاء۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں اجی یہ لوگ منافق تھے اس لئے شارع علیہ السلام نے تہدید فرمائی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ شارع علیہ السلام کو تو علم تھا کہ ان کی نماز ہی نہیں ہوتی۔ ترک جماعت پر تہدید کے کیا معنیٰ۔ بلکہ اس فعل سے بڑے بڑے افعال کا ارتکاب کرتے۔ لیکن شارع علیہ السلام سکوت فرماتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ تہدید محض تارکین جماعت پر تھی

ابن ماجہ اور ابن حبان میں مرقوم ہے۔ من سمع النداء فلم یجب فلا صلوٰۃ لہ الا من عذر آنحضور علیہ السلام کے صحابہ کرام فرماتے تھے جو شخص اذان سن کر جماعت میں حاضر نہ ہو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اگر مانع کوئی موجود ہو (مثلاً مرض وغیرہ) تو خیر۔ بعض نے اسکو مرفوع کہا ہے۔ ابن ماجہ مصری ص۲۶ میں ہے۔ اخبرنی ابن عباس وابن عمر انھما سمعا النبی صلعم یقول علی اعواد المنبر لینتھین اقوام عن ودعھم الجماعات اولیختمن اللہ علی قلوبھم ثم لیکونن من الغافلین۔ عبداللہ بن عباس و ابن عمر فرماتے ہیں ہم نے آنحضور علیہ السلام سے منبر پر سنا ہے۔ فرماتے تھے۔ لوگوں کو جماعات چھوڑنے سے باز آجانا چاہیئے ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہریں لگادے گا۔ عبداللہ بن عباس سے سوال کیا گیا ایک شخص تمام دن بھر روزہ رکھتا ہے، رات کو قیام کرتا، لیکن جمعہ جماعت سے الگ رہتا ہے تو فرمانے لگے وہ دوزخی ہے۔

ان ادلہ سے روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا فرض عین ہے۔ یہی محدثین کا مذہب ہے۔ جماعت کا تارک فرض کا تارک ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے ایک دفعہ نماز صبح کی پڑھائی فراغت کے بعد دو شخصوں کو علیحدہ دیکھا۔ آپکے پاس لائے گئے آپ نے استفسار کیا۔ تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں ادا نہیں کی وہ کہنے لگے ہم اپنے گھر پڑھ کر آئے تھے شارع علیہ السلام فرمانے لگے جب کبھی ایسا موقع ہو تو جماعت دوبارہ پڑھ لیا کرو۔ اس سے ثابت ہوا اگر فرضیت ثابت ہوتی تو شارع علیہ السلام فرماتے تمہاری گھر میں نماز نہیں ہوئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ

یہ واقعہ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں پیش آیا تھا اور یہ حالت سفر تھی۔ سفر کی حالت میں جماعت فرض نہیں ہوتی۔ اس لئے شارع علیہ التحیہ والتسلیم نے یہ نہیں فرمایا۔ ففی ذالک کفایۃ لمن لہ الھدایۃ۔ والسلام۔

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ضروری تاکید ہے۔ (منیجر)

الارشاد الی سبیل الرشاد۔ تقلید شخصی کی تردید میں بے نظیر (۱۹۹) [illegible]

وصل یار، گل و بلبل کے مضمونوں میں پھنسا ہوا ہے۔ اور بے تصویر سادہ علمی رسالوں کے مطالعہ سے اس کا جی گھبراتا ہے۔ غزالی اور رازی وغیرہ کے جواہر علمیہ سے الگ رہ کر نیوٹن اور برکلے کا خوشہ چین رہتا ہے۔ خالد اور عمر کے کارناموں کے پڑھنے کی بجائے نپولین کی داستان حیات پڑھ رہا ہے۔

ایک اور گروہ ہے جو صرف آبائی رسمی طور پر مسلمان ہے نہ وہ کلمہ طیبہ سے واقف ہے نہ رسول کریم سے نہ اسے دین کے اصول کا پتہ ہے نہ فروع کا۔ ایک قصہ سنا گیا ہے کہ ترائی نیپال میں کسی مسلمان سے پوچھا گیا کہ تم کس کی امت میں ہو۔ اس نے کہا:

بابو تعلقدار کی طرف ہوں!

پھر اپنے اندر آکر دیکھئے کیا کچھ بدعہدی، بدخلقی، نفاق و شقاق، عداوت باہمی پیدا ہو چکی ہے الامان والحفیظ ظاہر ہے کہ مسند ارشاد و افتاء پر بیٹھ کر ہر فرقہ کا برا بھلا لقب تجویز کر دینا قوم کی ضرورت کا کوئی علاج نہیں ہے، آپ قبر کے پجاریوں کو مشرک کہہ دیں تو اس کا آخر کیا فائدہ؟ منکرین نار و نعیم کو آپ نیچری دہریہ کہہ دیں تو اس سے کیا حاصل ہوا؟ اسلام میں بزعم خود ترمیم کرنے والوں کو آپ نئے زمانہ کا مجتہد اور چودھویں صدی کے روشن خیال کہہ دیں تو اس کا کیا نتیجہ؟ دھوکہ کھا کر ایمان سے ہاتھ دھونے والوں کو آپ مرتد کہہ دیں تو اس سے کیا نفع؟ آتش و حسن کے شاعروں اور اسی رو میں بہہ جانے والوں کو آپ مردود ازلی اور بقول

جہنم کو بھر دیئے شاعر ہمارے

کہہ دیجئے تو اس سے کیا اصلاح ہو جاوے گی۔ غرض سارے فتاوے اور ارشادات محض بے کار ہیں۔

کسی کے دل سے کسی جمے ہوئے خیال کو نکال کر یا اس کی رسم و عادت سے اس کو الگ رکھ کر اسلام کی صحیح تعلیم پیش کرنے میں سعی کامل درکار ہے۔

پانی میں ہے آگ کا لگانا دشوار
بہتے دریا کا پھیر لانا دشوار
دشوار تو ہے مگر نہ اتنا جتنا
کسی بگڑی ہوئی قوم کو بنانا دشوار

ہر فرقہ کے اصول مذاق کی رعایت کر کے قدیت و مشاہدات عالم کے ٹھوس اٹل دلائل سے ان کی تسکین و تفہیم کیلئے جہاں توڑ پر زور تبلیغ اور سعی بلیغ کی جاوے۔

ہمارے امراء اپنے تھیلیوں کے منہ کھول دیں

اور دین کی خدمت کے لئے اپنا آخری پیسہ تک لگا دیں تاکہ ہم مفت تبلیغی رسالوں (انگریزی و غیر انگریزی میں) کو ہر جگہ بھیج سکیں۔ کیونکہ قیمت لے کر تبلیغی چیزوں کا ہر جگہ پہنچانا اور ہر فرقہ کو پڑھنے کے لئے خریدار بنانا سخت مشکل ہے۔ حتیٰ کہ رسائل تبلیغی کے مفت ہونے کی صورت میں جو کام چند سالوں میں انجام پا سکتا ہے اس کام کا ان رسالوں پر قیمت لے کر فروخت کرنے کی حالت میں سینکڑوں برس میں انجام پانا مشکل ہے۔

الغرض ہماری سرگرم تبلیغ کے لئے سب سے اہم سوال روپیہ اور تنظیم کا درپیش ہے۔ کیونکہ جب تک روپیہ نہ ہو اور روپیوں کو باقاعدہ اور موقع و محل پر خرچ کرنے والا کوئی منتظم نہ ہو تب تک بڑی رکاوٹ سمجھیں۔

پس جماعت اہل حدیث کے اولوالعزم امراء اور علماء کرام اس طرف اپنی توجہ عالی کیوں نہیں مبذول فرماتے اور اپنے اندر تبلیغی سرگرمی کی ضرورت کیوں نہیں محسوس کرتے

آج مسلمانوں میں ایک نظام کی سخت ضرورت ہے کیونکہ تبلیغ مذہب اشاعت اسلام۔ اصلاح خلق اللہ کے لئے یہ چیز بمنزلہ بنیاد کے ہے۔ پس ہمارے علماء اور امراء بار بار غور فرما کر اصلاح نظام کی سعی فرما دیں

وکان سعیکم مشکورا۔　　والسلام

(خادم: عبدالرؤف مدرسہ جھنڈے نگر بستی)

ضروری اطلاع

منی آرڈر بھیجنے والے اصحاب منی آرڈر فارم کے نیچے کوپن پر اپنا پورا پتہ خوشخط حروف میں تحریر کیا کریں۔ اگر وہ اخبار کے خریدار ہوں تو نام کے ساتھ صرف نمبر خریداری درج کر دینا کافی ہے۔ اسکے علاوہ رقم کی غرض و غایت بھی تحریر کرنی چاہیئے کہ فلاں مطلب کے لئے ہے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

تنظیم جماعت موحدین

مضمون اظہار درد دل کو دیکھ کر خوشی حاصل ہوئی مگر میں عرصہ سے بیمار رہا ہوں اس لئے جواب دینے سے قاصر رہا۔ اب بھی علیل ہی ہوں مگر کچھ افاقہ ہے۔ اب عرض ہے کہ ہم ہر وقت دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ جناب کو مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی حیات طیبہ کو زمانہ طویل تک قائم رکھے۔ اور آپ ہر دو حضرات کو حیات خضر عنائت فرماوے تاکہ اس غریب اور منتشر جماعت کی تنظیم آپ حضرات کی مساعی جمیلہ سے ہو کر ایک لڑی میں منسلک ہو جاوے۔ ہمارے علاقہ میں ایک بڑی جماعت اہل حدیث موجود ہے لیکن سخت بیکار۔ فرداً فرداً گزارہ کرتے ہیں۔ نہ ہی انجمن کی شکل میں متفق ہو سکتے ہیں نہ ہی کسی اور کام کے ہیں۔ اس لئے میری رائے یہ ہے کہ ایک جماعت عاملہ ہر ایک انجمن میں مقرر کی جائے جو کہ انجمن کی طرف سے کچھ تنخواہ لے کر تمام بیرون علاقہ جات میں دورہ لگا کر تنظیم و تبلیغ کا کام کریں۔ جہاں کسی انجمن کے قیام یا جلسہ وغیرہ کی ضرورت ہو وہاں دعوت نامہ آنے پر سوائے لینے اجرت مدعو کنندگان کے حاضر ہو کر واعظ تبلیغ کا کام انجام دیں ورنہ نصف اجرت انجمن کی طرف سے ہو اور نصف کے مدعو کنندگان ذمہ دار رہیں۔

میرے خیال ناقص میں اس طرح کامیابی یقینی ہے۔ مجلس عاملہ کے انتخاب کے وقت دو امور کا لحاظ ضروری رکھا جائے۔ ایک مبلغ خوش بیان و خوش الحان ضرور ہوں۔ دوسرے نئی تعلیم یعنی مغربی تعلیم سے بھی واقف ہوں کیونکہ بعض حضرات انگریزی خوان ہوتے ہیں تو مبلغین پر بے جا اعتراضات پیش کر کے لاجواب کر دیتے ہیں تو ایسے معترضین کیواسطے ایسے مبلغوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

بعض ایسے حضرات ہیں جو ہر دو تعلیم سے پورے واقف ہوتے ہیں ایسے حضرات کی فوراً ایک مجلس عاملہ قائم کی جائے جو تمام بیرونی علاقہ جات میں دورہ پر ہی رہیں اور اپنا تبلیغی کام بخوبی انجام دیکر تنظیم قائم کریں جہاں کہیں انجمنیں قائم شدہ ہوں وہاں سے ان کو کچھ معاوضہ ملنا چاہئے ورنہ سوال وغیرہ نہ کیا جائے کہ باعث بدنامی ہے

نگار، اوراد، مشہور بزرگوں کے حالات (۱۹۸) زندگی، ہر واقعہ ... کے قابل ہے۔ قیمت ... (منیجر)

فتاویٰ

س ۶۱ } شکار میں فرصت نہ ہونے کے باعث ظہر اور عصر دونوں نمازیں ایک وقت میں ملا کر پڑھی جائیں (یعنی بوقت عصر) تو آیا ظہر قضا ہوتی ہے یا ادا ہو جاتی ہے؟ (حکیم ابو محمد عبداللہ از ادعونی)

ج ۶۱ } نماز جمع کرنا جائز ہے۔ اگر ظہر عصر جمع کرنے کا ارادہ کرلے تو قضا نہیں ادا ہے۔

س ۶۲ } بوجوہ مندرجہ بالا اگر ظہر، عصر اور مغرب بیک وقت (یعنی مغرب کے وقت) پڑھی جائیں تو کیا ظہر و عصر قضا ہوتی ہے یا ادا؟

ج ۶۲ } ظہر عصر دونوں کو بوقت مغرب پڑھنا فعل نبوی سے ثابت نہیں۔ ایسا کرنے سے گنہگار ہوگا اور اس حدیث کے ماتحت ہے۔ من تبع الصید فقد غفل او کما قال اور نماز پڑھے تو قضا ہوگی ادا نہیں۔

س ۶۳ } الف۔ آیا عیدگاہ میں منبر بنانا یا لے جانا درست ہے یا نہیں؟

ب۔ عیدین میں نماز خطبہ اور دعا یہ تینوں چیزیں مستقل علیحدہ ہیں یا دعا خطبہ میں شامل ہے؟

ج۔ جب عیدگاہ میں منبر نہیں اور دعا ایک علیحدہ مستقل امر ہے۔ خطبہ سے نہیں جس میں تمام عورتیں حتیٰ کہ حیض والیاں بھی شامل ہونا چاہیئے تو کیا بوقت دعا خطیب اور سامعین کا ہاتھوں کا اٹھانا اور سامعین کا باآواز بلند آمین آمین کہنا سنت ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۶۳ } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے (ب) عیدین میں خطبہ کے علاوہ دعا کا ذکر احادیث میں ہے۔ (ج) بعد نماز کے دعا میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہے۔ مقتدی اگر بغرض قبولیت آمین کہیں تو منع نہیں۔

س ۶۴ } زید کی زوجہ کو بکر نے غیر مرد سے گفتگو کرتے دیکھا۔ زید گھر میں نہیں تھا۔ جب آیا تو بکر نے زید سے شکایت کی کہ تمہاری زوجہ ایک اجنبی شخص سے بات چیت کر رہی تھی۔ زید نے غصہ میں آکر اپنی زوجہ کو طلاق دیدی۔ دوسرے دن زید کو اپنی اس حرکت پر ندامت ہوئی۔ اور بایں خیال اپنی زوجہ سے رجوع کرلیا کہ غصہ کی حالت میں طلاق واقع نہیں ہوئی۔ مگر پڑوس کے چند ملمانوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ طلاق واقع ہوگئی۔ چنانچہ لوگوں کے کہنے سے اب زید نے پندرہ یوم کے بعد پھر اپنی زوجہ کو علیحدہ کردیا ہے۔ اب زید کے غصہ کی حالت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور زید بغیر عقد کے اپنی زوجہ سے رجوع کرنا چاہے تو کرسکتا ہے یا نہیں؟

(ماسٹر قطب الدین احمد خریدار نمبر ۱۱۴۶۹)

ج ۶۴ } شرعاً طلاق غصہ کی حالت میں دی جائے یا استہزاءً واقع ہو جاتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے ثلث جدھن جد وھزلھن جد النکاح والطلاق والعتاق۔ یعنی نکاح طلاق و عتاق (غلام آزاد کرنا) مخول سے ہو یا حقیقۃً یہ تینوں امر وقوع میں آجاتے ہیں صورت مرقومہ میں ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی جس سے مدت کے اندر رجوع جائز ہے۔ عدت گزر جائے تو نکاح جدید سے آباد ہوسکتے ہیں۔ اللہ اعلم!

س ۶۵ } لنگوٹ سے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر پڑھ سکتے ہیں تو دھوتی کے پچھوا (دم) کیوں کھول کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ کیا سبب ہے؟

ج ۶۵ } نہیں پڑھنی چاہیئے۔ گو امام بخاریؒ کے نزدیک فخذ (ران) بھی عورت نہیں مگر دیگر ائمہ کے خلاف ہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے (ران ننگی) نماز نہ پڑھے اللہ اعلم!

س ۶۶ } صدقۃ الفطر علاوہ غرباء کے اور اسلامی ضرورتوں میں صرف ہوسکتا ہے کہ نہیں؟

(حافظ محمد حنیف۔ ضلع بلیا)

ج ۶۶ } صدقۃ الفطر غرباء مساکین کا حق ہے اور نماز عید سے قبل حقداروں کو پہنچ جانا چاہیئے۔ دیگر اسلامی ضروریات کے لئے دوسری قسم کے چندے ہونے چاہئیں۔

س ۶۷ } ہم مسلمانان قصبہ باسڈیہہ اور ہندوان قصبہ باسڈیہہ کے مابین عرصہ ۳-۴ سال سے نزاع چلی آتی ہے۔ امسال ہم لوگوں نے انتظام کیا ہے کہ فطرہ کی مد سے مقدمات میں خرچ کریں۔ معدود چند کے علاوہ اکثر ایسے ہیں کہ اپنے اپنے پاس سے فطرہ کے برابر یا کچھ کم بیش بطور چندہ دے سکیں۔ ایسی صورت میں فطرہ کی رقم مقدمات یا اخبار اسلامی میں یا دیگر ضروریات اسلامی میں صرف کیا جاسکتی ہے کہ نہیں؟

ج ۶۷ } جواب بضمن نمبر ۶۶ ملاحظہ ہو۔

س ۶۸ } صدقہ فطر غریب امیر باندی غلام سب پر فرض ہے۔ باندی غلام کا فطرہ مالک خانہ کو ادا کرنا ضروری ہے؟ ہمارے علاقہ میں زراعتی کام کے لئے ہر گھر میں دو چار ملازم جن کا کھانا اور کپڑا بھی تنخواہ کے علاوہ مالک خانہ کے ذمہ ہے اور یہ لوگ غیر قوم کے ہیں۔ یعنی دھشیر لوگ ہیں۔ کیا ان کا فطرہ بھی مالک خانہ کو ادا کرنا چاہیئے یا نہیں؟ (ایس محمد صالح ماستی نمبر خریداری ۱۰۹۵۲)

ج ۶۸ } صدقہ فطر مسلمان پر واجب ہے۔ غیر مسلم کے لئے نہیں ہے۔ لقولہ علیہ السلام۔ زکوۃ الفطر طھرۃ للصائم الحدیث۔ ابو داؤد۔ یعنی صدقہ فطر روزے دار کو لغویات کی آلائش سے پاک کرنے کے لئے ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ زکوۃ الفطر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین (بخاری)

س ۶۹ } ہمارے قریہ میں ایک شخص نام کا مسلمان ہے جسکو فرائض اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اسکا پیشہ تاڑی کی دوکان سرکار سے ٹھیکہ پر لینا ہے یہ شخص اور اسکی عورت دونوں دوکان پر بیٹھ کر تاڑی فروخت کرتے ہیں۔ یہ شخص رمضان کے مہینہ میں اسی کمائی کے روپوں سے کھانا تیار کراکر روزہ داروں کو افطار کراتا ہے۔ اکثر لوگ جو نمازی اور روزہ دار ہیں اس کھانے میں شریک ہو جاتے ہیں۔ کیا ایسا کھانا موافق حکم شریعت جائز ہے یا نہیں؟

ج ۶۹ } تاڑی چونکہ مسکر ہوتی ہے اور مسکر کا پینا اور بیچنا حرام ہے۔ اس لئے شخص مذکور کی آمدنی جائز نہیں ہے

تصدیق الحدیث

حصہ دوم

حقیقت پسندی بجواب شخصیت پرستی

آج ہم اس مضمون پر توجہ کرتے ہیں جو رسالہ ترجمان القرآن حیدر آباد بجریہ ماہ صفر ۱۳۵۶ھ میں بقلم چوہدری غلام احمد صاحب پرویز شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کے جواب دینے کا ذکر میں نے اہلحدیث مورخہ میں کیا تھا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ حافظ محب الحق صاحب کا جواب ختم ہوتے ہی اس مضمون کا جواب درج ہو جاتا۔ مگر میری علالت کی وجہ سے اس میں تاخیر ہوئی۔ آج بحولہ وقوتہ اس پر قلم اٹھاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری مدد کرے۔ آمین!

چوہدری صاحب کا مضمون مذکور دیکھنے سے باوجود مخالف ہونے کے ان کی خوش کلامی کی داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ اس امر کے اظہار کی ضرورت نہیں ہے کہ خاکسار راقم کو ہر قسم کے مضمون نگاروں سے پالا پڑا ہے۔ سوامی دیانند لعدمصنف رنگیلا رسول جیسے دل آزار مضمون نویسوں کو بھی دیکھا، مرزا صاحب قادیانی کی تحریرات بھی پڑھیں۔ ان میں شیریں کلام الہامی زبان سے (اوبد ذات فرقہ مولویاں۔ (انجام آتھم) بھی سنی منکرین حدیث میں سے مولوی عبد اللہ چکڑالوی۔ امرتسری جماعت منکرہ اور حافظ محب الحق کی تحریرات بھی پڑھیں۔ غرض یہ کہنا بالکل صحیح ہے ؏ عمر گزری ہے اسی دشت کی سیاحی میں۔

ان سب میں ہم چوہدری صاحب کو سر سید احمد خاں علیگڈھی مرحوم کے بعد خوش کلام پاتے ہیں مگر یہ کہنے سے بھی باز نہیں رہ سکتے کہ دونوں صاحب باوجود خوش کلام ہونے کے کبھی کبھی تقاضا بشریت سے مغلوب بھی نظر آتے ہیں ایک زمانہ تھا کہ سر سید مرحوم سے ہمارا ان کی زندگی میں تخاطب تھا اس وقت ہم ان کی تحریرات میں یہ بات پاتے تھے کہ اکثر تو نفس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہیں مگر گاہے لبے بشریت کے تقاضے سے اپنے مخاطبوں کو خشک صوفی اور شہوت پرست زاہد بھی کہہ جاتے ہیں۔ اور بہشت کو چکلہ خواہشات اور شراب طہور کی نہروں کا نام خرابات رکھتے ہیں۔ اسی طرح چوہدری پرویز صاحب باوجود خوش کلامی کے سہو نسیان سے خالی نہیں ہیں۔ چنانچہ آپکے مضمون کی سرخی شخصیت پرستی ہی شدت وکراہت کا اظہار کر رہی ہے۔ عفی اللہ عنا۔

اصل مضمون | مولوی عبد اللہ چکڑالوی اور حافظ محب الحق منکرین حدیث وغیرہ تو حدیث پر اس حیثیت سے بحث کرتے ہیں کہ وہ یہ ثابت کریں کہ حدیث حجیت شرعیہ نہیں ہے۔ چنانچہ ان کی منقولہ تحریرات سابقہ پرچوں میں ناظرین پڑھ چکے ہیں۔ وہ کھلے لفظوں میں کہتے ہیں کہ قرآن مجید کے سوا پیغمبر علیہ السلام کی کوئی حدیث حجت شرعی نہیں ہے مگر چوہدری پرویز صاحب کی نظر میں حدیث نبوی بزمانہ رسالت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنی گئی ہو حجت شرعی ہے لیکن سلسلہ روایت کی وجہ سے وہ حجت نہیں رہی، اسی لئے وہ اپنے مضمون کا نام شخصیت پرستی رکھتے ہیں غرضیکہ دونوں صاحبوں (حافظ محب الحق اور پرویز صاحب) کا مسلک جدا جدا ہے۔

چوہدری صاحب حدیث متواتر اور اسوۂ حسنہ کو سند مانتے ہیں احادیث احاد تک ان کی بحث محصور ہے۔ اسی لئے وہ اپنے مضمون کا نام شخصیت پرستی رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک ایک دو آدمیوں کے کہنے پر عمل کرنا شخصیت پرستی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دو آدمی کسی بات کو بیان کریں تو امکان کذب باقی رہتا ہے پھر یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ ایک دو راویوں کی روایت پر ہم اعتماد کر کے اس کو دین میں داخل سمجھیں۔ یہ ہے ان کی ساری تحریر کا ملخص۔

مختصر جواب | ہم فریقین بلکہ جملہ فرقہ ہائے اسلام میں قرآن شریف حجت شرعیہ ہے۔ جس امر کی طرف قرآن شریف رہنمائی کرے وہ یقیناً صحیح ہے۔ اہل قرآن یہ بالفاظ دیگر منکرین حجیت حدیث تو اس اصول کو بہ مسرت قلبی قبول کرتے ہیں۔ پس آپ غور فرمائیں کہ ہر مقدمہ دیوانی اور فوجداری میں سوائے زنا کے ارشاد عام ہے:۔

وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ الآیہ

(پ ۲۸ - ع ۱۷)

یعنی دو بھلے آدمی ہر معاملہ میں گواہ کر لیا کرو۔

انہیں دو گواہوں کی شہادت سے جس طرح نکاح کا ثبوت ہوگا اسی طرح قتل کا بھی ثبوت ہوگا۔ نکاح کا ثبوت ہونے کے بعد مرد، عورت کا دائمی ملاپ اور اس کے نتائج سب صحیح سمجھے جائینگے۔ اسی طرح دوسرے جرائم (قتل، ڈکیتی چوری وغیرہ) بھی دو گواہوں سے ثابت ہو جاویں گے جن کی سزا بھی قرآن مجید میں مذکور ہے۔ کہ مرتکب ان جرائم کا یا تو بالکل دنیا سے فنا کیا جاتا ہے یا نیم مردہ کر دیا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے | کیا ان دو گواہوں کے بیان میں امکان کذب نہیں ہے؟

یہ امر پرویز صاحب کے قابل غور ہے۔

اس حکم کے ساتھ دوسری آیت کو منضم کیجئے۔ جس میں ارشاد ہے۔ اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا

اگر کوئی بدکار تمہیں کوئی خبر بتائے تو تحقیق کر لیا کرو

اس آیت سے مستنبط ہوتا ہے کہ اگر کوئی متقی پرہیزگار یا فاسق کی ضد ہے خبر بتائے تو اس کی تصدیق کر لینا تعلیم قرآنی کا مقتضا ہے۔ محدثین کرام ان آیات کے ماتحت راویان حدیث کی روایت کو قبول کرتے ہیں جس کا نام پرویز صاحب شخصیت پرستی رکھتے ہیں۔ کیا عدالت دیوانی فوجداری میں شاہدان عدل کی شہادت کو قبول کر کے فیصلہ کرنے کا نام شخصیت پرستی رکھیں گے یا اسے حق پسندی کہیں گے۔ دیدہ باید!

ناظرین کرام! یہ ہے مختصر جرم محدثین کا جس پر انکو منکرین حدیث کی طرف سے مختلف القاب ملتے ہیں جنکے جواب میں ہماری طرف سے مندرجہ ذیل التماس پیش ہے ؎

کُشی بہ تیغ ستم والہان سنت را
نہ کردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر

(باقی)

ملکی مطلع

دول عرب کا اتحاد

قرآن شریف نے جو تمام مسلمانوں کی مستند مذہبی کتاب ہے۔ مسلمانوں کا اتحاد ان لفظوں میں بتایا ہے۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ۔ یعنی سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس کا نتیجہ بھی بالفاظ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ اِخْوَانًا بتا دیا۔ یہ اتحاد اتنا مضبوط اور وسیع ہے کہ عرب و عجم یورپ و ایشیا سب کو شامل ہے۔ مگر مسلمانوں کے اقبال کا ستارہ جب سے پست ہوا ہے انہوں نے اس اتحاد کی پرواہ نہیں کی۔ اس گئے گزرے زمانے میں کسی ملک کے مسلمان یا وہاں کی حکومت کسی دوسرے اسلامی ملک کے مسلمانوں یا حکومت سے اتحاد کرلیں تو بس غنیمت ہے۔ "اہلحدیث" مورخہ ۲۳۔ جولائی میں جس معاہدے کا مسودہ شائع ہوا ہے۔ اب حسب روایت "ام القریٰ" (سرکاری اخبار مکہ معظمہ) ان دول ثلاثہ (مملکت نجد و حجاز، مملکت عراق اور مملکت یمن) نے اس معاہدے پر اپنے اپنے تصدیقی دستخط کر دیئے ہیں یہ خبر بھی موجب مسرت ہے۔ ادھر متعاہدین[۴] کی طرف سے مصر کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ اس معاہدے کا مختصر مضمون یہ ہے کہ آپس میں رابطہ یگانگت ہمدردی اور اخوت بڑھائی جائے اور اغیار کے ساتھ کوئی معاہدہ ایسا نہ ہو جس کا برا اثر متعاہدین پر پڑتا ہو یا پڑنے کا احتمال ہو۔ یہی مضمون قرآن و حدیث کا ہے۔ خدا کرے کہ یہ معاہدہ دول یورپ کے معاہدوں کی طرح صرف کاغذی ثابت نہ ہو بلکہ دلوں میں بھی جاگزیں ہو جائے

یہاں تک تو اس معاہدے پر ہماری نظر بحیثیت تعلیم اسلام کے ہے لیکن اگر ہم اس معاہدے کو یورپ کے آیندہ حالات کی روشنی میں دیکھیں تو کوئی معاہدہ اسکے برابر مشکل اور ناقابل عمل نہیں ہوگا۔ کیونکہ اخباروں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ عنقریب بحیرہ روم اور بحیرہ عرب جنگی بحیرے بننے والے ہیں۔ اس وقت تو بحیرہ روم پر برطانوی اثر غالب ہے مگر اٹلی اس پر اپنا تغلب حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ہندوستان پر حکومت کرنے کے لئے بحیرہ روم کو قبضے میں رکھنا ضروری ہے۔ اٹلی جو وہاں سے حکومت یمن پر ڈورے ڈال رہا ہے اس کی تہ میں یہی راز ہے۔ یمن کے ساتھ اس کا معاہدہ ہو چکا ہے۔ تحفے تحائف بھی دیئے جا چکے ہیں۔

انسانی عقل میں یہ بات نہیں آسکتی کہ بحیرہ روم میں اٹلی اور برطانیہ کی جنگ چھڑ جائے اور دول عرب بیٹھے منہ دیکھا کریں۔ خطرہ ہے کہ اس وقت ان میں اختلاف نہ پیدا ہو جائے۔ جسکے نتیجے میں کوئی حکومت کسی طرف ہو اور دوسری کسی اور طرف۔ اس وقت اس معاہدے پر عمل کرنا ہمارے نزدیک مشکل ہو جائے گا۔ خدا کرے ہمارا خیال غلط ہو اور یہ معاہدہ جس طرح لفظوں میں پختہ ہے اسی طرح حقیقت میں بھی پختہ ہو جائے اور عرب کے مشہور شاعر متنبی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے۔ ؎

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها

ومن عهدها ان لا يدوم لها عهد

قادیانی قتل کا فیصلہ ہائیکورٹ میں

چندماہ گذرے ہیں کہ ایک قادیانی جس کا نام فخرالدین ملتانی تھا خلیفہ قادیان کی خلافت سے منحرف ہو گیا تھا۔ اس پر کسی من چلے احمدی (مرزائی) نے اسے قتل کر دیا۔ قتل کی سزا سشن کورٹ میں پھانسی تجویز ہوئی۔ جس کی اپیل ہائیکورٹ لاہور میں دائر کی گئی۔ اس اپیل میں پھانسی کی سزا بحال رہی۔ بحالی سزا کے علاوہ ہائیکورٹ کے ججوں نے تمہیدی نوٹ میں لکھا ہے کہ

ایسی زبان استعمال کرنے سے جیسی خلیفہ قادیان نے شیخ عبدالرحمن مصری اور اسکے پیرؤں کے متعلق استعمال کی کسی نہ کسی شخص کو قتل کی ترغیب ہو سکتی ہے۔

اس ریمارک سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے اُسے بتانے کی حاجت نہیں۔ ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں کہ ہائیکورٹ کے ججوں کے نزدیک یہ قتل قاتل کا ذاتی فعل نہیں بلکہ ترغیبی فعل ہے۔ شیخ عبدالرحمن مصری نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں ایک درخواست دی تھی جس کا مضمون یہ تھا کہ فخرالدین کے قتل میں خلیفہ قادیان کی سازش ہے اس کی تحقیق کی جائے۔ یہ درخواست مسترد ہو گئی۔ اسکے بعد اس نے سشن کورٹ میں نگرانی کی درخواست کی وہ بھی مسترد ہو گئی۔ اب دیکھیں ہائیکورٹ کے فیصلے کا کیا اثر پڑتا ہے۔ ذاتی طور پر ہم ایسے مقدمات کو پسند نہیں کرتے۔

وللناس فيما يعشقون مذاهب

فلسطین! ہائے فلسطین!

بہت عرصہ ہوا فارسی کا ایک مصرع یوں مشہور تھا ؎

بلا از آسماں آمد برسید خانہ انوری کجا است

اب یہ مصرع واقعات دنیا کے لحاظ سے یوں تبدیل ہو گیا ہے۔ ؎

بلا از آسماں آمد برسید خانۂ مسلمان کجا است

دنیا میں کوئی مصیبت ہو ختم ہو جاتی ہے مگر مسلمان قوم کے مصائب ختم ہونے میں نہیں آتے۔ امرأ القیس نے اپنے قصیدہ معروفہ میں اپنی محبوبہ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ شعر کہا ہے ؎

تسلت عمايات الرجال عن الصبا

وليس فؤادی عن هواك بمنسلی

یعنی دوسرے عشق بازوں کی خفتیں ختم ہو گئی ہیں مگر میرا دل تو تجھ سے ہٹنے کا نہیں۔

آج کل مسلمانان دنیا کا یہی حال ہے انکی تکلیفیں ختم ہونے میں نہیں آتیں۔ حکومت گئی تو بلا سے گئی باہمی محبت گئی تو بلا سے گئی چین و آرام بھی نصیب اعدا ہو گیا۔ ہندوستان میں ہم اپنے جو مصائب دیکھتے ہیں انہی سے اپنے آپ کو فارغ نہیں پاتے۔ سچ تو یہ ہے

ظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین۔ اس میں مقلدین کی ۲۰۳ تحریروں اور انکے اعتراضات کا جواب۔ قیمت ۱۲؍ (منیجر اہلحدیث)

۴ ایران، افغانستان، ترکی اور عراق

متفرقات

اہلحدیث کی اشاعت میں جو کمی واقع ہو رہی ہے۔ اس کی بابت ناظرین کو متوجہ کیا جا چکا ہے۔ چند ہمدردان اہلحدیث نے توجہ بھی فرمائی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر تمام بہی خواہان سال بھر میں کم از کم ایک ایک نیا خریدار بنانے رہا کریں تاکہ اس کی اشاعت میں کمی نہ ہو۔

قابل توجہ خریداران اہلحدیث | ۱۹۳۷ء بفضلہ تعالیٰ گزر چکا ہے۔ پڑتال رجسٹر کرنے سے معلوم ہوا کہ بہت سے ایسے اصحاب ہیں جن کی قیمت اخبار وصول نہیں ہوئی۔ کئی دفعہ بذریعہ اخبار وخطوط اطلاع دی گئی مگر افسوس کہ وہ مہلت لے کر اپنے وعدوں کو ایفا نہیں کر سکے۔ دفتر سے ابھی تک اخبار بدستور جاری ہے مگر وہ اصحاب بقایاجات ادا نہیں کر سکے۔

اسلئے غور سے سُن لیں | کہ مہلت یافتگان و دیگر بقایا داران اپنے اپنے حسابات بہت جلد بے باق کر دیں۔ ورنہ ۲۸ کا پرچہ ان کے نام نہیں بھیجا جائیگا۔

ایک اور شکائت | خریدار حضرات خط وکتابت کرتے وقت دفتری شکایات تو خوب دل کھول کر لکھتے ہیں اور خود اپنا خریداری نمبر ومفصل پتہ تک تحریر نہیں فرماتے جس سے دونوں طرف تکلیف ہوتی ہے۔ دفتر تعمیل نہیں کر سکتا اور ان کو مکرر شکائت کا موقع ملتا ہے۔ لہذا بذریعہ خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکائت غیر مسموع ہوگی۔

منی آرڈر | بھیجتے وقت کوپن منی آرڈر پر تفصیل رقم ضرور لکھا کریں۔ نیز تحریر اردو یا انگریزی میں ہو۔ بنگالی گجراتی وغیرہ زبانوں میں ہرگز نہ لکھیں اور پتہ مکمل تحریر ہونا چاہئے۔

حساب دوستاں | سابقہ پرچہ میں ۹۔۔۔ جا چکا ہے اس کو ملاحظہ فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ جلد از جلد مطلع بھیجدیں۔ ورنہ ۲۸ جنوری کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

فصل الخطاب | مصنفہ مولوی اکبر شاہ نجیب آبادی۔ اس کتاب میں قابل مصنف نے نہایت محققانہ رنگ میں بعض اہم مسائل کو حل فرمایا ہے۔ مثلاً توحید وشرک کی بحث، اطاعت کے اقسام واحکام اسلامی نصب العین وغیرہ اسی ضمن میں آیہ کریمہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کی تفسیر میں سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔ سائز ۲۶×۲۰ ضخامت ۱۲۴ صفحات۔ کتابت طباعت اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲ر محصول علاوہ۔ ملنے کا پتہ یہ ہے۔ محمد ایوب خاں منیجر مکتبہ عبرت نجیب آباد (یو۔پی)

رسالہ "شمع توحید"

کے لئے ۲۸ ۱/۳ کے بعد ۲۸ ۱/۱۰ تک مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئی ہیں۔ دیگر احباب بھی اس کار خیر میں جلد از جلد حصہ لیں۔

سابقہ تا جنوری ۱۹۳۸ء	۱۰۶-۸-۰
از انجمن اہل حدیث مالیرکوٹلہ	۵-۰-۰
سکرٹری مدرسہ محمدیہ رائیڈرگ بلہاری	۲-۰-۰
سیٹھ قاسم علی الدین سکندرآباد دکن	۵-۰-۰
مستری عبدالعزیز نائی کوٹلی لوہاران مغربی	۷-۰-۰
ایم عبدالرحیم صاحب ٹیلر چکر دھرپور	۵-۰-۰
مرسلہ شیخ محمد ایوب تاجر عطر قنوج	۲۵-۰-۰
قریشی محمد شریف از میانوالی	۵-۰-۰
محمد عبدالرحمٰن حمید اللہ از کوپا گنج	[illegible]
میزان	۱۶۱-۸-۰

رحیم آبادی آواز کی تائید | میں انجمن اہل حدیث ... کے مبلغ ۵ روپے انعام فنڈ کے لئے ارسال کئے۔ جزاہ اللہ۔ میزان ۵۰ روپیہ

ویدک تہذیب | حصہ دوم ہنوز طبع نہیں ہوئی جب طبع ہوگی تب اخبار میں اطلاع دیدی جائے گی۔

مولوی عبداللہ | عرف بدرا ابدی مبلغ اسلام اعظم گڈھی اور سید عبدالغفار رضوی جہاں کہیں ہوں۔ فیض آباد تشریف لے آئیں یا اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ (مولوی محمد یوسف شمس محمدی دفتر اہل الذکر فیض آباد۔ یو۔پی)

تلاش عزیز | میرا عزیز مسمی عبدالصمد عمر ۱۲ سال موضع کوم کلاں ضلع لودیانہ۔ کیمل میں درزی کا کام سیکھتا تھا۔ تقریباً ۲۰-۲۲ روز سے لاپتہ ہے۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع بخشیں یا میرے پاس پہنچا دیں تو علاوہ کرایہ آمدورفت کے حسب توفیق خدمت بھی کروں گا۔ (محمد اسحاق سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول دہڑرہ براستہ کھنہ ضلع لودیانہ۔ ریلوے سٹیشن چاوا پائل)

ضرورت رشتہ | میرے ایک عزیز نوجوان، عمر ۲۳ سال برسر روزگار آمدنی للعہ روپیہ ماہوار۔ جائداد غیر منقولہ بھی رکھتا ہے۔ ایک خوش صورت، تندرست، نیک سیرت تربیت یافتہ دیہات والی ۱۴ یا ۱۵ سالہ دوشیزہ کی ضرورت ہے۔ مذہباً مسلمان، پابند صوم وصلوٰۃ ہو۔ معمولی خواندہ اور اہل حدیث کو ترجیح دی جاوے گی۔ ضرورت مند اصحاب پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں:۔

حکیم محمد ابراہیم بمقام وڈاکخانہ بنگہ ۱۲۲ مراد براستہ چشتیاں۔ ریاست بہاولپور۔

ایک عاشق اخبار اہلحدیث کی فریاد | بندہ مفلس اور نادار ہے۔ اور اخبار اہلحدیث کی خریداری کی طاقت نہیں رکھتا۔ مخیر حضرات میں سے کوئی صاحب خیر بندہ کے نام اخبار جاری فرما کر ممنون فرمائیں۔
(مولوی) محمد شفیع۔ چیچاوطنی روڈ ضلع منٹگمری

اعلان تبدیلی تاریخ | بعض خاص وجوہ سے جلسہ ہائے جماعت منتظمہ وجلسہ عام ارکان جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام ۱۶ جنوری ۱۹۳۸ء کے بجائے ۲۳ جنوری ۱۹۳۸ء بعد کورم نہ ہونے کی وجہ سے ۳۰ جنوری ۱۹۳۸ء کو ہونگے۔
(راقم:۔ سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ مذکور)

شمع توحید | کی کتابت شروع ہوگئی ہے۔ اس کے متعلق کئی دفعہ لکھا گیا ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں اس کی اشاعت کرنے کا ارادہ ہے۔ مگر چندے کی رفتار تسلی بخش نہیں۔ توحید کے شائقین بہت ہیں اس طرف توجہ کر کے اپنے تبلیغی فرض سے سبکدوش ہوں۔

مومیائی ۱۱/۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنےٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو مصالحہ پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲/۶۔ آدھ پاؤ ۵/۔ پاؤ بھر ۱۰/ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ بر ہما وغیرہ کو ایک پاؤ سے کم نہیں روانہ کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادتیں

جناب حکیم چوہدری عظیم بخش صاحب رائے پور ایاں

"ایک ہفتہ ہوا آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ آج پانچواں روز استعمال کرنے کو ہے۔ کھانسی سے بہت کچھ افاقہ ہے۔ واقعی آپ کی مومیائی قابل تعریف ہے اس میں سے آدھ چھٹانک ایک دوست لے گیا۔ اس لئے آدھ پاؤ بذریعہ وی پی بہت جلد ارسال فرمائیں۔" (۱۵ نومبر ۳۶ء)

جناب عبدالرحمن خان صاحب مونگیر "آپ سے بہت بار مومیائی منگایا مفید ثابت ہوئی۔ ایک پاؤ اور بذریعہ وی پی بھیج دیں۔" (۲۷ نومبر ۳۶ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:-

حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بینظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

بعدالت جناب خواجہ غلام محمد صاحب جج بہادر دیوالیہ ضلع لاہور

مقدمہ نمبر ۲۴۵ سال ۱۹۳۴ء - متفرق نمبر ۲۳۵ سال ۱۹۳۵ء

بمقدمہ ولی محمد فتح محمد و علی محمد پسران غلام محمد سکنہ حسین خان والا تحصیل چونیاں ضلع لاہور۔ دیوالیاں

بنام عمرالدین ولد نواب ذات تیلی سکنہ داؤکی تحصیل چونیاں ضلع لاہور وغیرہ قرضخواہان۔

درخواست ڈسچارج

نوٹس بنام عمرالدین وغیرہ قرضخواہان مذکور و ہر خاص و عام۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں درخواست ڈسچارج دیوالیہ بجانب ولی محمد وغیرہ مفوضان دیوالیاں بوجہ عدم پیروی مورخہ ۱۶ $\frac{12}{34}$ کو خارج ہو کر دیوالیہ سائلان زیر دفعہ ۳۵۔ ایکٹ دیوالیہ منسوخ کر دیا گیا ہے مگر جائداد دیوالیاں زیر دفعہ ۳۰۔ ایکٹ دیوالیہ بقبضہ افیشل ریسیور لاہور بدستور سابق رہیگا۔ لہٰذا یہ اطلاع قرضخواہان و ہر خاص و عام کو بذریعہ اخبار دی جاتی ہے۔

بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۶ء جاری کیا گیا۔ دستخط حاکم مہر عدالت

۳/-

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے

کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائینگے یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے:-

نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ روہے (ٹرکوما) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ تمام بیماریاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اسکے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

منگوانے کا پتہ:- مینجر اودھ فارمیسی ہردوئی

صحت و تندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں قیمت فی ڈبہ ۱۲/۔ محصول ڈاک ۷/، نمونہ ۴/

(منگوانے کا پتہ)

مینجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

مفت مفت مفت

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت حاصل کریں

کہ جب بیرون ہند مسلمانوں کی تکلیفیں سامنے آتی ہیں اپنی تکلیف بھول جاتی ہے۔ اس تکلیف کا نقشہ نمونۂ قیامت ہے۔ عرب برطانیہ سے اس کے وعدے کے ماتحت اپنے لئے خود مختار حکومت مانگتے ہیں جواب میں فلسطین کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک حصے پر عربوں کی حکومت، دوسرے پر یہودیوں کی اور درمیان میں برطانیہ کی حکومت جو عربوں کو کسی طرح پسند نہیں۔ عرب واویلا کرتے ہیں جواب حسب قاعدہ "طاقت" سے دیا جاتا ہے ہم ان بے چاروں کے حالات زار سن کر بجز اس کے کیا کر سکتے ہیں کہ ہاتھ اٹھا کر مالک الملک کی درگاہ میں دعا کریں کہ اے خدا فلسطین کے مسلمانوں کی حالت زار پر رحم فرما۔ (آمین)

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ اور

جماعت اہل حدیث

۱۳-۲۰ دسمبر ۴۰ء کے پرچہ "اہلحدیث" میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس سے مجھے کلی اتفاق ہے۔ علاوہ اسکے مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ حضرت مولانا مدظلہ پر قاتلانہ حملہ نہ ذاتی وجہ سے ہوا ہے اور نہ خاندانی وجہ سے بلکہ اس وجہ سے قاتلانہ حملہ کیا گیا کہ مولانا کی تقریر و تحریر سے اصل اسلام و فرمان خدا و رسول صلعم کی اشاعت ہوتی ہے اور مولانا کی صدا تمام ہندوستان میں پہنچ کر اپنا کام کرتی ہے اور اہل ہوا و ہوس کو اس صدا سے نقصان پہنچتا ہے۔ اور یہی غرض و غائت تمام جماعت اہل حدیث بلکہ ہر موحد کی ہے۔ پس یہ حملہ ہر اہل حدیث و ہر موحد پر کیا گیا۔ ضرورت ہے کہ اس واقعہ کے خلاف ایک مرکزی مقام پر ایک آل انڈیا احتجاجی جلسہ کیا جائے۔ میرے نزدیک تمام ہندوستان کے لئے مرکزی مقام دہلی مناسب ہے۔ پس جماعت اہل حدیث دہلی اور آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس جلد سے جلد ایسے جلسہ کا انتظام کریں جس میں ہندوستان کے ہر صوبے سے ذمہ دار اور بڑے بڑے اہل حدیث و موحدین حضرات مدعو کئے جائیں۔ اور ہندوستان کی تمام اہل حدیث انجمنوں سے نمائندے بلائے جائیں تاکہ قریب قریب ہر ضلع کی نمائندگی ہو جائے۔ میری یہ بھی رائے ہے کہ جمعیۃ العلمائے ہند (دہلی) دارالعلوم دیوبند اور دوسرے مدارس موحدین کو دعوت دی جائے جماعت غزنویہ، جماعت تنظیمیہ اور ہر وہ جماعت کہ جس کا تعلق مذہب اہل حدیث سے ہو سب بلائے جائیں اور سب کی موجودگی میں متفقہ طور سے وہی پاس کیا جائے جس تحریر پر اور جس امر کی تبلیغ پر یہ حملہ کیا گیا ہے تاکہ تمام دنیا کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ صدا محض مولانا امرتسری ہی کی نہیں ہے بلکہ تمام ہندوستان کی ہے اور وہی حکم خدا کا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے نیز اس کارروائی سے یہ بھی ثابت کرنا اور بتلانا ہے کہ خدا کا نور بجھایا نہیں جا سکتا۔

علاوہ اس کے اس جلسہ میں ایک متفقہ صدا کی شکل میں پنجاب گورنمنٹ و گورنمنٹ آف انڈیا سے بھی کچھ عرض و معروض کرنا ہے کہ ہندوستان کے زیادہ حصہ سے احتجاجی صدائیں پنجاب گورنمنٹ کی خدمت میں پیش ہوئیں آخر گورنمنٹ نے اس پر کیا کیا؟ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے مطالبہ کرنا ہے کہ آیندہ کے لئے کوئی ایسا طریقہ مہیا کرے تاکہ امر حق کی اشاعت آزادی سے ہو سکے۔

اس سلسلہ میں اگر ضرورت محسوس ہوئی تو وفد کا انتظام بھی کیا جائے۔ چونکہ مولانا امرتسری کا واقعہ اون کی ذات خاص کا نہیں رہا بلکہ تمام ہندوستان اس سے متاثر ہے۔ اس لئے ایسی کانفرنس یا جلسہ کا ہونا بہت ہی ضروری ہے اور جلدی اس کا انتظام ہونا چاہیئے۔ امید ہے کہ میرے مؤیدین اپنے تائیدی مضمون سے ممنون کرینگے۔ فقط۔ والسلام!

عاجز ابومسعود خان قمر بنارسی چندوسی کالج
چندوسی۔ یوپی

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور پتہ خوشخط لکھا کریں (منیجر)

مدرسہ محمدیہ رائیدرگ کا چوتھا سالانہ جلسہ

الحمدللہ کہ مدرسہ ہذا کا چوتھا سالانہ جلسہ تبلیغ توحید و سنت و فضیلت علم میں بجا شاندار شب و روز بتاریخ ۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۴۰ء میں زیر صدارت فخر قوم حامی سنت حاجی سید عبدالسلام صاحب کنٹراکٹر بلہاروی و دیگر علمائے کرام کے زیر صدارت بزبان اردو۔ انگریزی۔ کنڑی۔ تلگو بخوبی امن کے ساتھ ختم ہوا۔ جس میں جنوبی ہند کے مشہور و معتدر اکابر علمائے کرام مولانا حافظ حاجی سید عبداللہ صاحب محدث مدنی شولاپور۔ مولانا مقبول احمد صاحب بی۔ اے ورنیٹ سکندر آباد۔ مولانا حافظ عبدالواحد صاحب عمر آباد۔ مولانا ابو حامد محمد عثمان صاحب عسکر بنگلور۔ مولانا محمد لطیف صاحب سگری۔ مولانا حاجی سید احمد شاہ صاحب میسوری۔ مولانا حکیم محمد اکبر صاحب آدھونی۔ مولانا عبدالرحیم صاحب بلہاروی۔ مولانا عبدالشکور صاحب بلہاروی۔ مولانا سید محمد اسماعیل صاحب رائیدرگ۔ مولوی حافظ عبدالشکور صاحب سگری۔ مولوی حافظ ابراہیم صاحب یمگنوری۔ مولوی حافظ عبدالکریم صاحب بلہاروی۔ مولوی حافظ عبدالرزاق صاحب گلبرگہ۔ مولوی عبدالعظیم صاحب رف نبلی سلمہم اللہ وغیرہم نے اپنے اپنے مواعظ حسنہ انوار توحید و سنت و رد شرک و بدعت و رسومات ممنوعہ سے ہزارہا ہندو مسلم سامعین کو اپنے اخلاق حمیدہ سے بطریق احسن محظوظ و مسرور فرمایا۔ جو کسی مبتدع مخالف سنت کو جائے دم زدن باقی نہ رہی۔ تقریباً بائیس مختلف مقامات سے عاشقان کتاب و سنت بکثرت شرکت فرما ہوئے جن کے قیام و طعام کا انتظام بذمہ مدرسہ رہا۔ ہم اپنی کمزوریوں کو محسوس کرتے ہوئے محترم صدر فخر قوم حاجی سید عبدالسلام صاحب بلہاروی و علماء کرام و برادران توحید و سنت کے ساتھ دلی شکر و ممنون ہیں۔ جنہوں نے اپنے بیش بہا اوقات کو خیرباد کر کے جلسہ میں شرکت فرما ہوئے۔

خاکسار۔ وکیل محمد غوث عفا اللہ عنہ سکرٹری
مدرسہ محمدیہ رائیدرگ
(۸ر داخل اشاعت فنڈ)

معیار الحق، مصنفہ سید نذیر حسین محدث دہلوی مرحوم (۲، ۳) تقلید کی تردید میں بے نظیر کتاب ہے۔ قیمت ۱۲ ۔ (منیجر اہلحدیث)

بے مثل طبّی کتابوں کا ذخیرہ

کنز المجربات

(مصنفہ حکیم حاجی محمد عبد اللہ صاحب روڑی)

مولف ممدوح نے اس میں دیسی طبی و سنیاسی نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کرکے انکے فائدے بتائے گئے ہیں۔ پھر ان سے پیدا ہونے والے امراض بتائے گئے ہیں۔ اس کے بعد ہر مرض کا طبی، ویدک اور ڈاکٹری نام پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں۔ اس کے بعد بیماری کے اسباب اور اسکے پہچاننے کے طریقے نہایت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں۔

قیمت حصہ اول ۱۲/ حصہ دوم ۱۲/

کنز المفردات

مؤلفہ حکیم صاحب ممدوح۔ اس کتاب میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں۔ بے نظیر تحفہ ہے۔ بڑی مشہور ہوئی ہے۔ قیمت عہ

کنز المرکبات حصہ اول

یہ کتاب مصنف "کنز المجربات" کی محنت و کاوش کا نتیجہ ہے جس میں مصنف علام نے تمام امراض انسانی کے متعلق وہ تربہدف نسخہ جات درج کئے ہیں جو "کنز المجربات" میں اندراج سے رہ گئے تھے۔ اسکے علاوہ دوسرے مرکبات مثلاً مختلف قسم کے حلوے، سفوف، طلا، جوارشیں، معجون، خمیرے، مفرحات اور عرق، شربت وغیرہ کے بے نظیر نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض نسخے جو عموماً سینہ بسینہ چلے آتے ہیں، مصنف موصوف نے بڑی محنت و جانفشانی سے حاصل کئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو عربی، فارسی کی ضخیم طبی کتب میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے عوام کی رسائی اُن تک مشکل ہے۔ یہ کتاب طبیبوں اور دیگر شوقین حضرات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔

کتابت، طباعت اور کاغذ نہایت عمدہ۔ سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۴۰۸ صفحات۔ قیمت ۲/ دو روپے۔

محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

کلید حکمت

مصنفہ حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری۔ اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک مرض کی علامات درج ہیں اسی طرح علمی بحث، مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات، چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہایت آسانی سے مہیا ہو سکیں اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں۔ درج کئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول عہ۔ حصہ دوم عہ (ایک روپیہ)

مجربات جیلانی

حکیم صاحب موصوف نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کرکے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دے کر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ جلد منگوائیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

قیمت جلد اول عہ۔ جلد دوم عہ۔

حکیم حاجی محمد عبد اللہ صاحب روڑوی کی

بےمثل تصنیفات

ہر گھر میں موجود رہنی ضروری ہیں۔

- خواص بادام ۴ر — خواص پیاز ۵ر
- خواص نمک ۲ر — خواص گھی کوار ۹ر
- خواص بھنگڑی ۶ر — خواص برگد ۴ر
- خواص پیپل ۴ر — خواص آک ۶ر
- خواص انار ۴ر — خواص ریٹھا ۶ر
- خواص سونف ۸ر — خواص کیکر ۴ر
- خواص نیم ۶ر — خواص ستیاناسی ۴ر
- خواص سیب ۳ر — خواص کوڑی ۶ر
- خواص انگور ۵ر — خواص سنگترہ ۳ر
- خواص گھی ۴ر — خواص دودھ ۸ر
- خواص تربوز ۲ر — خواص لہسن ۴ر
- خواص دھتورا ۶ر — خواص ارنڈ ۶ر
- خواص لیموں ۸ر — خواص اندرائن ۴ر
- خواص گاجر ۳ر — خواص مولی ۶ر
- خواص ہلدی ۳ر — خواص مرچ ۴ر
- خواص کشنیز ۳ر — خواص مہندی ۴ر

نوٹ: محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ ایک روپیہ سے کم قیمت کا وی پی نہیں بھیجا جائیگا۔

سب کتابیں منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

اعلان ضروری

کتاب

الانصاف فی رفع الخلاف المعروف بہ خاتمہ اختلاف

حضرات ناظرین! مدت سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ ایک ایسی جامع کتاب عام فہم اردو زبان میں باحوالہ کتاب و سنت لکھی جائے جس میں مسلمانوں کو آپس کے اتفاق و اتحاد کا سبق دیا جائے خصوصاً جماعت اہل حدیث و احناف کو جو آئے دن چند فروعی اختلافات کی وجہ سے آپس میں دست بگریبان ہوتے ہیں آشتی و اتفاق پیدا ہو جائے۔

چنانچہ ماشاءاللہ اس ضرورت کو حضرت مولانا مولوی ابو محمد عبدالجبار صاحب سلفی صدر مدرس مدرسہ مصباح القرآن والسنۃ کنڈیلہ ضلع جے پور نے پورا کر دیا۔ آپ نے خصوصی مسائل اہل حدیث کو احسن پیرایہ میں بیان کرتے ہوئے علماء احناف کے معتبرین حضرات علماء دیوبند وغیرہم کے زریں اقوال سے مسائل ذیل پر روشنی ڈالی ہے جن کے عنوانات یہ ہیں:

(۱) توحید باری تعالیٰ۔ (۲) اتباع قرآن و حدیث۔ (۳) تقلید شخصی کی حقیقت پر بحث (۴) نماز محمدی کا بیان (۵) نیت نفل نماز میں کرنا بدعت ہے (۶) نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت۔ (۷) قرأت فاتحہ خلف الامام پر بحث۔ (۸) آمین بالجہر پر بحث اور اس کا ثبوت۔ (۹) مسئلہ رفع الیدین پر بحث اور اس کا ثبوت۔ (۱۰) حضرات خلفاء راشدین اور مسئلہ رفع الیدین۔ (۱۱) علماء احناف اور مسئلہ رفع الیدین فی الصلوٰۃ۔ (۱۲) تعداد تکبیرات نماز عیدین۔ (۱۳) عورتوں کا عیدین میں جانا۔ (۱۴) تعداد رکعات تراویح مسنونہ (۱۵) تسویۃ الصفوف اور جماعت میں پیروں کا ملانا۔ (۱۶) نماز عصر کا ایک مثل پر وقت ہو جانا۔ (۱۷) سواد اعظم کی پیروی پر تبصرہ۔ (۱۸) نماز فجر کی جماعت ہوتے ہوئے سنت فجر پڑھنا منع ہے۔ (۱۹) مذہب اسلام میں چار مصلوں کی بدعت کب سے قائم ہوئی۔ (۲۰) کتب حدیث و محدثین پر علماء احناف کا تبصرہ (۲۱) تصحیح و توثیق احادیث میں اختلاف محدثین اور اس کا فیصلہ۔ (۲۲) مسئلہ طلاق ثلاثہ بجلسہ واحدہ کی حقیقت۔ (۲۳) لقب اہل حدیث اور فرقہ ناجیہ۔ (۲۴) اقتداء اہل حدیث اور علماء احناف۔

مؤلف موصوف نے قرآن و حدیث سے تبصرہ کرتے ہوئے اقوال علماء سلف و خلف احناف سے ان مسائل کو ثابت کیا ہے اور جو بات لکھی ہے وہ مدلل و مبرہن ہے عربی حوالجات مع صفحات اصل کتابوں کو دیکھ کر دئیے گئے ہیں یہ ضخیم کتاب جس کے ۹۶ صفحات ہیں۔ بڑی محنت پر شائع کی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب ہے۔ آج تک ایسی کتاب مجموعی طور پر مکتوبۃ الصدر مسائل پر شائع نہیں ہوئی۔ ہر اہل حدیث کا فرض ہے کہ اس کتاب کو خریدے اور مخیر حضرات اس کتاب کو کثیر تعداد میں منگا کر عوام الناس میں تقسیم کریں۔ باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت اس کی بہت تھوڑی رکھی گئی ہے۔ تاکہ ہر خاص و عام اس سے مستفید ہو سکے۔ یعنی صرف ۵/ علاوہ محصول ڈاک۔

اس کتاب کو بڑے بڑے علماء نے پسند فرمایا ہے۔ اگر کوئی منصف طبیعت اس کو اول سے آخر تک مطالعہ کرنے تو میں یقین دلاتا ہوں انشاء اللہ جماعت اہل حدیث سے کبھی بدظن نہیں رہ سکتا۔ بلکہ اس جماعت کی حقانیت اس پر واضح ہو جائے گی۔

ملنے کا پورا پتہ یہ ہے:

حکیم ابو محمد عبدالستار ریاست کھیتڑی ضلع جے پور شیخاواٹی راجپوتانہ

اشتہار دیوالیہ زیر دفعہ ۱۴ نسبت ڈسچارج

ایکٹ دیوالیہ نمبر ۵ سال ۱۹۲۰ء

بعدالت جناب خواجہ غلام محمد صاحب

جج بہادر دیوالیہ ضلع لاہور

نمبر مقدمہ دیوالیہ ۲۰۵ سال ۱۹۳۴ء متفرق ۲۹۶ سال ۱۹۳۷ء

دین محمد وغیرہ پسران علم الدین قوم ارائیں سکنہ چک ۱۱ ریواز آباد تحصیل چونیاں ضلع لاہور۔ دیوالیہ

بنام ٹھاکر داس ولد امیر چند قوم اروڑہ سکنہ منڈی پتوکی تحصیل چونیاں وغیرہ قرضخواہان

درخواست برائے جانے ڈسچارج دیوالیہ

مقدمہ ہذا میں دین محمد وغیرہ دیوالیان سائل نے بذیل زیر دفعہ ۱۴۔ ایکٹ دیوالیہ برائے قرار دئیے جانے ڈسچارج از دیوالیہ گذرانی ہے۔ اور اس کی سماعت کے واسطے تاریخ پیشی ۱۷ [illegible] مقرر ہوئی ہے۔ اس لئے ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جو کچھ عذر رکھتے ہو تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر عدالت ہذا میں پیش کرو۔

آج بتاریخ ۲۲۔ دسمبر ۱۹۳۷ء بثبت جارے دستخط اور مہر عدالت ہذا سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ:- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

سیرۃ رسول ابن ہشام اردو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی سوانح حیات۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ روپے

منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ... جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۱۲

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عشہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ہے

عام خریداران سے ۔ ۵ شہ

۔ ۔ ششماہی ۲۸

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۸- ذیقعد ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۱- جنوری ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نغمۂ وحدت - - - - - ۱
انتخاب الاخبار - - - - - - - ۲
شیعہ سنی کا طریق کلام۔ (نکاح ام کلثوم) - ۳
قصر خلافت میں اضطراب - - - - ۶
کیا یہ اہلحدیث ہے یا آریہ سماج؟ - - - ۷
تعاقب کا جواب - - - - - ۸
بچے مکلف بالشرع کب ہوتے ہیں؟ - - - ۸
تکبیر بآواز بلند کہنا سنت ہے - - - ۹
جماعت اہلحدیث کو ہوشیاری - - - - ۱۲
تصدیق الحدیث - - - - ۱۴
متفرقات ملکی مطلع - - - - ۱۵
اشتہارات - - - - - - ۱۶-۲۰

نغمۂ وحدت

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب ۔ شکراوہ ضلع گوڑگانوہ)

نہ عقدہ کھل سکا مجھ پر الٰہی! تیری قدرت کا — میں ہوں بیہوش متوالا ہوں تیرے جام وحدت کا

یہ سورج چاند سیارے پتہ دیتے ہیں یہ سارے — ترے موجود ہونے کا تری شانِ حکومت کا

توہی خالق و مالک ہے توہی معبود ہے سب کا — توہی ملجا و ماویٰ ہے توہی مرجع ہے خلقت کا

خداوندا ہیں لامحدود احسان و کرم تیرے — نہیں ہم شکر کرسکتے تری ادنیٰ سی نعمت کا

تمامی نیک و بد یکساں ہیں تیرے خوانِ یغما پر — خطائیں معاف کرنا اقتضا ہے تیری رحمت کا

نظر آیا ترا جلوہ ہر اک دشت و بیاباں میں — ہے تو برحق عقیدہ ہے یہی اہلِ بصیرت کا

کبھی سورج کی کرنیں ہیں کبھی تاریک راتیں ہیں — نمونہ ہے مرے مولا! یہ تیری شانِ قدرت کا

گل و بلبل کا افسانہ یہ دیکھو شمع پروانہ
حقیقت میں یہ دم بھرتے ہیں سب تیری محبت کا

DELHI

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمٰی دیوی دتہ رام ولد لکھا رام ذات جوحی سکنہ احمد پور سیال تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے مقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۵/۸/۳۶ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۱۸)

بورڈ کی مہر

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

مولوی عبدالسلام صاحب بستوی کی تصانیف

اسلامی پردہ جس میں اسلامی پردہ کی ... اس کے حسن ... اور ... مضمون ہے۔ معترضین کو جواب بھی دیا ...

اسلامی توحید جس میں ... اس کی حقیقت ... و غایت کو ظاہر کرکے ہر قسم کے شرکیات سے بچنے کی تاکید ہے۔ خصوصاً تعزیہ داری ... اور دیگر بدعات سے سخت تاکید سے منع کیا ... اہل بدعت کے نزدیں از حد مفید ہے۔ قیمت ۴؍

اسلامی صورت اس کتاب میں کتب حدیث سے اسلامی صورت بتانے اور اس پر کاربند رہنے کا بیان کیا گیا ہے۔ داڑھی اور مونچھوں کے مسئلہ پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ قیمت صرف ۴؍

نوٹ: محصول ڈاک ہر سہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

منگوانے کا پتہ: مینیجر

ایک عجیب چمتکار
میٹھا پھل رجسٹرڈ (نعمت عظمیٰ)

اس کے کھانے سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ لڑکی کی پیدا ہو تو دام واپس قیمت دس روپے۔ کسی تصدیق کی ضرورت نہیں صرف یہی لکھنا کافی ہے کہ لڑکی ہوئی ہے قیمت واپس کر دی جائے گی۔ ہزاروں بار تجربہ کی جا چکی ہے۔ آپ بھی نوٹ کر لیں بوقت ضرورت طلب فرماویں یقیناً پرماتما چاند سا بیٹا عطا فرما دے گا۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ۲۱ لاہور

ایک تازہ رائے

جناب ... صاحب ... تحریر کرتے ہیں ... میٹھا پھل ... آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں ... کی صرف ... آپ کی اس گولی نے ... اس نایاب ... کی بدولت ... رکھنا ...

المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

حیات طیبہ

مجاہد ہند، بطل حریت، مبلغ توحید و سنت حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل شہید دہلویؒ کی مفصل سوانح حیات۔ قیمت ۱۲؍ روپیہ۔ پتہ (مینیجر اہلحدیث)

بے کار نہ بیٹھو

کافی نفع، مفت کی شہرت اور خلق خدا کی دعا حاصل کرو۔ چونکہ نمونیا و چیچک کی بیماری میں سینکڑوں بچے ہر سال مرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا بیس سال کی جانفشانی سے صدہا مریضوں پر کامیاب تجربہ کا اعلان ہے کہ نمونیا چیچک کی اکسیر دوا کھلانے سے چیچک نہیں نکلتی اور نمونیا کو جلد آرام ہو جاتا ہے قیمت فی پیکٹ ۸؍ بےکار اصحاب کے لئے نادر موقع ہے کہ آج ہی فی عدد چار آنہ آنے کا منی آرڈر کر دیں ہم انکو ۲۵ فیصدی کمیشن سے مال پہنچا دیں گے۔ وہ اپنے اپنے مقام پر اس کامیاب دوا سے بچوں کی یہ ضروری خدمت انجام دیکر بیکاری کو دھکے دیں۔ دریافت طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہئے۔ پتہ پورا اور صاف تحریر کریں ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

بہی خواہ ملک و قوم

مینیجر اکسیری دواخانہ شاہجہان پور ضلع میرٹھ

ضروری اعلان

شرک و بدعت کی تردید۔ توحید و سنت کی تائید نظم و نثر میں نہایت دلچسپ ... کی تحصیل علم کتاب "اصلاح المسلمین" نامی کے کچھ نسخے مفت تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ "اہلحدیث" و "مدینہ" و دیگر اخبارات نے اس کتاب پر شاندار ریویو لکھے ہیں۔ تیجہ، فاتحہ، چہلم، عرس، مولود، تعزیہ وغیرہ رسوم شادی وغمی کی تردید میں ایک کامیاب واعظ کا کام دیتی ہے۔ فوراً ایک ... کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک و خرچ اشتہار وغیرہ بھیجکر منگا لیں۔

ملنے کا پتہ:- شعبہ اشاعت دار العلوم شکرادہ ڈاکخانہ پنگواں ضلع گوڑگانوہ۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۸- ذی قعدہ ۱۳۵۶ھ

شیعہ سنی کا طرزِ کلام

ام کلثوم کا نکاح

ہم بارہا اس امر کا اظہار کر چکے ہیں کہ شیعہ سنی دراصل شجرِ اسلام کے دو ٹہن ہیں جن کا تنہ (قرآن شریف) ایک ہی ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ان دونوں ٹہنوں میں رس ایک سا ہوتا۔ کیونکہ اس اسلامی تنے کو پانی ایک ہی دیا جاتا ہے جو نہایت ٹھنڈا اور شیریں ہے جس میں ہر قسم کی حلاوت کوٹ کوٹ کر بھری ہے چنانچہ خداوندی ارشاد ہے:-

قُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا

میرے بندوں کو کہہ دو بات بہت اچھی اور ستھری کیا کریں۔ شیطان ان میں لڑائی ڈلوا دیگا کیونکہ وہ ان کا کھلا دشمن ہے!

باوجود اس شیریں آبیاری کے شیعہ ٹہن ہمیشہ کڑوا پھل دیتا ہے۔ خاصکر جہاں "اہلحدیث" کے جواب کا دفعیہ نہ ہو سکے تو شیعہ گروہ تلخ کلامی، دل آزاری سے مقابلہ کرتا ہے۔ تاکہ "اہلحدیث" بھی اصل مرکز سے پھسل جائے مگر ایسا نہ ہوگا کیوں؟ سے

انا صفحۃ الوادی اذا ما ذوحت

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ام کلثوم بنت علیؓ کا مسئلہ کئی دفعہ "اہلحدیث" میں مذکور ہوا ہے۔ شیعوں کی طرف سے جو اسکے جوابات پہنچے ان کا بھی ذکر ہوتا رہا ہے۔ عجیب عجیب باتیں سننے میں آئیں۔ یہاں تک بھی سننے میں آیا جو درحقیقت علم مناظرے میں ایک نئی ایجاد ہے۔ کہ ناقل سے صحیح نقل جائز نہیں۔ ملاحظہ ہو اہلحدیث ۷- جنوری سنہ رواں صفحہ ۳۔

اس قسم کی حرکات جو اہل علم کی شان سے بعید ہیں کیوں شیعہ حضرات سے سرزد ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ "اہلحدیث" کی گرفت ذرا مضبوط ہے۔

گذشتہ تحریرات سے قطع نظر آج ہم اخبار "شیعہ" کی ایک نئی تحریر پیش کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہو جائیگا کہ شیعہ کا طریق کلام کیا ہے۔ شیعہ کی عبارت ایسی معنی خیز ہے کہ ہم اس کو اصل الفاظ ہی میں پیش کرتے ہیں۔ تاکہ ناظرین بھی ہماری طرح شیعہ طرزِ کلام کو جان لیں۔ اخبار "شیعہ" کے نامہ نگار (جناب مولانا سید کاظم حسین صاحب) لکھتے ہیں:-

"اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۵- اکتوبر ۱۹۳۷ء میں مولوی ثناء اللہ نے بجواب اصلاح جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنی دختر کا نکاح حضرت عمرؓ سے کر دیا۔ اس رشتہ سے شیعہ سنی کی نزاع ختم ہوتی ہے۔ اس لئے کہ جب فریقین کے سردار ایسے پاک رشتہ میں منسلک ہو گئے تو پھر ان فریقوں کا باہم جھگڑا کرنا عبث اور بیکار ہے۔ اس لئے ہمارے خیال میں مسئلہ نکاح چشمۂ رحمت ہے امت مسلمہ کے لئے۔ مگر شومئی قسمت سے مسلمان کہلانے والے ایسی تصریحات کی موجودگی میں نصاریٰ کی طرح من مانی تاویلات کرتے رہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اس معاملہ میں جو کچھ مولوی ثناء اللہ نے لکھا ہے وہ سب غلط ہے کیونکہ حضرت عمر نے بھی اپنی دختر کا نکاح رسول اللہ سے کر دیا تھا اور حضرت عمر اور رسول اللہ ایسے پاک رشتہ میں بقول مولوی صاحب منسلک ہو گئے تھے۔ اس کے علاوہ ۱۷ برس حضرت عمر رسول اللہ کی صحبت میں رہ کر بڑے پایہ کے صحابی کہلائے۔ اور علاوہ شجاعت کے کتابوں میں حضرت عمر کے فضائل و مناقب بھی بکثرت لکھے ہوئے ہیں بلکہ یہ بھی حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے اگر نبوت میرے بعد رہتی تو حضرت عمر ہی نبی ہوتے۔

مگر جب رسول اللہ نے اپنے انتقال سے تین دن پہلے بروز جمعرات صحابہ سے فرمایا کہ کاغذ قلم دوات لاؤ میں تمہیں ایسی وصیت لکھ دوں جس کے بعد تم لوگ گمراہ نہ ہو۔ باوجود بکثرت فضائل و مناقب رکھتے ہوئے رسول اللہ کے خسر حضرت عمر نے اس پر فرمایا کہ شدت بیماری کے درد سے اس مرد یعنی رسول اللہ کو ہذیان ہو گیا ہے۔"

(شیعہ لاہور۔ ۸ جنوری ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث پنجاب میں ایک قصہ مشہور ہے کہ ایک مولوی صاحب نے کسی بے نماز کو کہا کہ "میاں نماز پڑھا کرو" اس نے جواب دیا:-

"مولوی صاحب! آپ نے بیٹے کی شادی کی دعوت میں نمک کیوں زیادہ ڈالا تھا"

مولوی صاحب نے کہا اسکو میرے کلام سے کیا تعلق!

(۲۱۱)

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۱۴ جنوری ۳۸ء

حملہ آور گرفتار ہوگیا کلکتہ سے اطلاع ملی ہے کہ حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب پر ۲۴ نومبر ۳۷ء کو مسجد مبارک (امرتسر) کے سامنے قاتلانہ حملہ کرنے والا مسمی قمر کلکتہ میں گرفتار ہوگیا ہے۔ مفصل پھر۔ دیکھو

زائرین بیت الحرام مکہ مکرمہ سے مولانا عبد الرحمن صاحب مظہر تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۱۔ شوال تک بیس ہزار سے زائد حجاج ارض حرم میں وارد ہو چکے ہیں۔

الیکشن کے نتائج امرتسر میونسپل کمیٹی کا الیکشن ۱۴۔ جنوری سے شروع ہو کر ۱۸ کو ختم ہوا۔ مسلم پولنگ چار جگہ تھا۔ جن میں مسٹر نذیر احمد، حاجی غلام حسن متو شیخ حسام الدین بی اے، غلام محی الدین بٹ اور

سردی کی شدت راولپنڈی اور ہمالیہ میں برف باری اور پنجاب میں ژالہ باری ہونے سے پنجاب میں سردی کی شدت ہوگئی ہے۔ بارش کی ضرورت ہے۔ دعا کریں۔

ڈاکٹر ستیہ پال کثرت آراء سے پنجاب کانگرس کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔

شاہی مسجد لاہور کی مرمت کے لئے ایک فنڈ کھولنے کی تجویز حکومت پنجاب کی طرف سے پنجاب اسمبلی میں پیش ہونے والی ہے۔ اس سلسلہ میں مسلمانوں سے مالیہ وصول کرتے وقت ایک پیسہ فی روپیہ وصول کیا جایا کریگا۔

طلباء کو معافی شاہ فاروق والئے مصر کی شادی کی خوشی میں ان طلباء کو معافی دی گئی جن کو حال ہی کے فسادات کے سلسلہ میں یونیورسٹی سے خارج کیا گیا تھا

کوئٹہ میں زلزلہ ۱۶۔ جنوری ۳۸ء کی اطلاع ہے کہ وہاں پھر زلزلہ آیا۔

ریل گاڑیوں کا تصادم الہ آباد کے قریب بمرولی سٹیشن پر مال گاڑی اور ایکسپرس کے درمیان خوفناک تصادم ہونے سے، مسافر ہلاک اور ۱۵ شدید مجروح ہوئے۔

پنجاب اسمبلی کے اجلاس ۱۸۔ جنوری سے ۲ بجے بعد دوپہر سے ۴½ بجے شام اور جمعہ کے روز ۲½ بجے سے ۷ بجے شام تک ہوا کرینگے۔

پنجاب میں ژالہ باری سے جس قدر نقصان ہوا ہے حکومت پنجاب نے اس کا اندازہ معلوم کرنے کے لئے احکام جاری کر دیئے ہیں۔

امیر عبد الکریم کی رہائی کے لئے بہت کوشش ہوئی مگر حکومت فرانس ان کو وطن جانے کی اجازت نہیں دیتی

ناظرین اہلحدیث کو اطلاع

اہل حدیث کانفرنس کی امداد کے لئے عید اضحی کے موقع پر **عیدانہ فنڈ** ملحوظ خیال رکھا کریں

محرم اور تعزیہ

محرم الحرام میں تعزیہ پرست تعزیہ نکالنے اور دیگر کئی قسم کی بدعات کرتے ہیں۔ جن کا شریعت مطہرہ میں کوئی ثبوت نہیں۔ لہذا ان رسومات کو روکنے کیلئے شعبہ اشاعت فنڈ سے اشتہار شائع کیا جائیگا۔ ضرورت مند حضرات تعداد مطلوبہ سے عید اضحیٰ تک اطلاع بھیجدیں۔ تاکہ محرم سے قبل ان کو اشتہار مل جائے۔ (منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

یاد رہے

جن خریداروں کی قیمت ۱۵ جنوری میں ختم ہے اور ۲۷۔ جنوری تک وصول نہ ہوگی یا مہلت۔ انکار وغیرہ کی اطلاع نہ پہنچیگی ان کے نام

آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

ناظرین "اہلحدیث" ۲۸۔ جنوری ۱۹۳۸ء میں سے حساب دوستاں ضرور ملاحظہ کر لیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

انجمن اہل حدیث لائلپور کا ایک خاص اجلاس بمکانہ حاجی حکیم فرید الدین صاحب طبیب لائل پور منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل تجاویز متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کی اس تجویز سے کہ ایک رسالہ "شمع توحید" کے نام پر کئی لاکھ کی تعداد میں مختلف زبانوں میں چھپوا کر اس قاتلانہ حملہ کی یادگار میں تمام ہندوستان میں تقسیم کیا جائے۔ بڑے زور سے تائید کرتا ہے۔

(۲) نیز یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کی اس مبارک تجویز کے لئے یعنی رسالہ شمع توحید کے اخراجات کے لئے فی الحال ۱۵ روپیہ انجمن اہل حدیث لائل پور کے جمع شدہ چندہ فنڈ سے بھیجدیئے جاویں اور فوراً فرداً بعد میں ہر ممبر سے علیحدہ چندہ کر کے امداد کی جاوے جو بالاتفاق رائے پاس ہوا اور جلسہ بعد دعا کے ختم ہوا۔

(ناظم جماعت اہل حدیث لائل پور) چک ۱۳

محکمہ پولیس ضلع منٹگمری توجہ کرے صفدر مکو خشتہ کو بندہ کا اکیس سالہ نوجوان بیٹا مسمی عبد الرؤف واقعہ چک ۱۴ سابل میں ایک گہری سازش کی وجہ سے قتل ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک اس کا سراغ نہیں ملا۔ مجھے کامل امید ہے کہ افسران بالا خاص توجہ فرما کر بندہ کی حق رسی فرمائینگے۔

انصاف کا خواہشمند:۔ محمد عبید اللہ قریشی منشی فاضل۔ ٹیچر پرائمری اسکول چیچا وطنی۔ ضلع منٹگمری

ثبوت قربانی گاؤ

(مصنفہ مولوی حافظ محمود الحسن صاحب عمر پوری)

اس رسالہ میں قرآن و حدیث اور ہندوؤں آریوں کے وید، شاستر، رامائن، مہابھارت، اور توریت و انجیل سے گائے کی قربانی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اس کتاب کو ملک میں بہت شہرت حاصل ہوئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ۸، محصول علیحدہ ہوگا منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

دیکھانے ہو رہے ہیں بعض لوگوں کے خطوط موصول ہوئے ہیں ان میں سے اکثر کے خطوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خبر کے پڑھنے کے بعد وہ کھانا نہیں کھا سکے اور رات کو نیند بھی ان کو نہیں آئی۔ اور بعض نے تو نہایت درد سے لکھا ہے کہ خدایا یہ کیا غضب ہے کہ جس شخص نے ہمیں نرمی اور محبت اور رأفت کی تعلیم دی اور جس نے ہمیں سختی اور ظلم اور فساد سے روکا اور جس نے ہماری طبیعتوں کی وحشت کو دور کر کے پیار اور محبت کا ہمیں سبق دیا۔ اور دشمنوں سے بھی حسن سلوک کی ہمیں ہدایت کی۔ اور ہمارے شدید ترین غصہ کی حالت میں ہمارے جذبات کو سختی سے قابو میں رکھا۔ اُسی کی نسبت آج کہا جا رہا ہے کہ اس نے لوگوں کو قتل و غارت کی تعلیم دی اور فساد پر آمادہ کیا۔ بعض کے خطوط تو ایسے دردناک ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے ان کے دل خون ہو گئے ہیں اور ان کے لئے وسعت حیات تنگ آ گیا ہے۔ پس باوجود اس کے کہ عدالت عالیہ کے فیصلہ کے متعلق کچھ لکھنا ایک نازک سوال ہے۔ اور قانون کا کوئی ماہر ہی اس مشکل راستہ کو بخیریت طے کر سکتا ہے۔ میں مجبور ہو گیا ہوں کہ اس بارہ میں اپنے خیالات کو ظاہر کروں۔ وما توفیقی الا باللہ۔

سب سے پہلے تو میں یہ کہتا ہوں کہ اے بھائیو! میں تمہاری ہمدردی کا شکر گزار ہوں کہ تم نے میرے زخمی دل پر پھاہا رکھنے کی کوشش کی اور میرے غم میں شریک ہوئے اور میرے بوجھ کے اٹھانے کے لئے اپنے کندھے پیش کر دیئے۔ خدا کی تم پر رحمتیں ہوں وہ تمہارے دل کے زخموں کو مندمل کرے اور تمہارے دُکھوں کا بوجھ ہلکا کرے کہ تم نے اس کے ایک کمزور بندے پر رحم کیا۔ اور اس کے غم نے تمہارے دلوں کو پریشان کر دیا بے شک آج پشاور سے لے کر راس کماری تک ہزاروں گھر رنج و الم کا شکار ہو رہے ہیں۔ ہزاروں ہزار عورتیں مرد بچے کرب و بلا میں مبتلا ہیں اور خون کے آنسو ان کی آنکھوں سے رواں ہیں[1] لیکن ان کے احساسات، ان احساسات کی گہرائی کو کہاں پہنچ سکتے ہیں جو ان ایام میں میرے دل میں پیدا ہوتے رہے ہیں اور پیدا ہو رہے ہیں شائد تم میں سے بعض، اپنا غصہ اس طرح نکال لیتے ہونگے کہ وہ اس فیصلہ کی ذمہ واری ججوں پر ڈال دیتے ہوں گے اور بکتے ہونگے کہ ججوں نے غلطی کی، انہوں نے ہمارے امام کو سمجھا نہیں۔ اور بعض اس طرح غصہ نکال لیتے ہونگے کہ ججوں نے تو محض اس امر کا اظہار کیا ہے کہ مذہبی لیڈروں کو اپنے خیالات کو احتیاط سے ادا کرنا چاہئے تاکہ دوسرے لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہو کر کوئی خلاف قانون حرکت نہ کر بیٹھیں لیکن اخبار والوں اور دشمن مولویوں نے شرارت کی ہے کہ ان کے فقروں کو اور معنے دیئے ہیں اور یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ امام جماعت احمدیہ نے قتل و غارت کی تلقین کا ارتکاب کیا ہے[2]۔ ××× پس اے بھائیو! اگر تم فی الواقعہ اس غم میں میرے ساتھ شریک ہونا چاہتے ہو تو بجائے دوسروں پر غصے ہونے کے اپنے نفسوں پر غصے ہو اور اپنے دلوں کو پاک کرو۔ اور چاہئے کہ تم میں سے جو روزوں کی طاقت رکھتے ہیں وہ کچھ روزے رکھ کر دعائیں کریں۔ اور جو نوافل کی طاقت رکھتے ہیں وہ کچھ نوافل پڑھ کر دعائیں کریں کہ خدا تعالےٰ خود ہی اپنے سلسلہ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اس کی عزت کو قائم کرے اور لوگوں کے دل سے بدظنیاں دور کرے۔

(الفضل مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث | قادیان اور قادیانی جماعت کے اضطراب میں ہمیں بھی اُن سے ہمدردی ہے۔ مگر ناظرین حیرت سے سنیں گے کہ یہ اس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح قادیان کے اضطراب کا مظاہرہ ہے جس کے دلیرانہ الفاظ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا قادیانی اخبار الفضل میں یوں شائع ہوئے تھے کہ

انگریز، جرمن، فرانسیسی سب مل جائیں تو بھی
اسی طرح مسلے جائیں گے جس طرح مچھر
مسلا جاتا ہے۔ اور ساری قومیں احمدیت کا
کچھ نہ بگاڑ سکیں گی؛ (الفضل مورخہ ۱۰)

اہلحدیث | جس بزرگ کا یہ دعویٰ ہو کہ انگریز، جرمن، فرانس وغیرہ یورپ کی سب حکومتیں مل کر بھی احمدیت کے سامنے آئیں تو مچھر کی طرح مسل دی جائیں گی۔ اس بزرگ کا یہ حال ہو کہ ہائیکورٹ کے فیصلے میں امکانی تعلق کے الفاظ سے اتنا گھبرائے کہ اپنی جماعت کو روزے رکھ کر دعائیں کرنے کی تلقین فرمائے۔ تو آپ اس میں تعارض اور تضاد نہ خیال کریں کیونکہ یہ ایک شاعرانہ تخیل ہے۔ جس کا نمونہ استاد غالب نے پہلے ہی سے دکھایا ہوا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے ؎

میں نے روکا رات غالب کو وگرنہ دیکھتے
اس کے اشک چشم سے گردوں کف سیلاب ہے

اسی طرح خلیفہ صاحب نے شاعرانہ تخیل میں یورپ کی تمام سلطنتوں کو مسل دینے کی طاقت کا اظہار کیا تو کیا اعتراض! ان سے پہلے بھی ان جیسے حوصلہ مند اشخاص ایسا کر چکے ہیں۔ جن کے حق میں کہا گیا ہے ؎

ہزاروں دل مسل کر پاؤں کے تلووں سے یوں بولے
لو پہچانو تمہارا ان دلوں میں کونسا دل ہے

ناظرین کرام! | سلسلہ قادیانی سلسلہ رسالت سے مشابہ ہونے کا مدعی ہے۔ مگر ہم سلسلہ رسالت میں ایسی تعلیاں نہیں سنتے جیسی قادیان میں سنی جاتی ہیں۔ جن کا نتیجہ وہی معلوم ہوتا ہے۔ جو بحکم حدیث

من تکبر وضعه الله

لیتے تکبروں کا ہوا کرتا ہے۔ جس کو کسی اہل دل شاعر نے ان الفاظ میں بتایا ہے ؎

حباب بحر کو دیکھو کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

ضروری اعلان

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں اور منی آرڈر بھیجتے وقت کوپن منی آرڈر پر تفصیل رقم ضرور لکھا کریں۔ نیز تحریر اُردو یا انگریزی میں ہو۔ بنگالی، گجراتی وغیرہ زبانوں میں ہرگز نہ لکھیں اور پتہ مکمل صاف اور خوشخط حروف میں لکھا کریں۔ تاکید ہے۔ (منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

[1] بعض مر بھی گئے ہیں؟ (اہلحدیث)

[2] جناب ہائیکورٹ نے دبی زبان سے قانونی اصطلاح میں جس مفہوم کو تفضیہ ممکنہ کی صورت میں ادا کیا۔ مخالفوں نے اسے قضیہ مطلقہ عامہ بتایا۔ کچھ زیادہ فرق نہیں۔ (اہلحدیث)

(۲۱۳)

بے نماز نے کہا "بات سے بات نکل آتی ہے"۔
شیعہ کے نامہ نگار نے اس قصہ کی عملاً تصدیق فرمادی
ذکر نکاح ام کلثوم بخلیفہ ثانی کرتے ہیں مگر لے بیٹھے
"مطاعن عمرؓ" اور وہ بھی غلط۔ مگر چونکہ قابل نامہ نگار نے
اپنی قابلیت اسی میں سمجھی ہے جو انہوں نے کیا۔ اس امر
میں بھی ہم ان کے شبہات رفع کرنے کو تیار ہیں۔

(نوٹ) چونکہ ہم شیعہ گروہ کو شجر اسلامی کا ایک غصن
سمجھتے ہیں۔ اس لئے "اہلحدیث" ان کی خدمت کے لئے
ہروقت تیار ہے۔ جو سوال بھی وہ کریں اسکے جواب کیلئے
اہلحدیث کے صفحات حاضر ہیں۔ بشرطیکہ سوال علم مناظرے
کے قاعدے سے ہو اور جواب قرآن شریف سے سن کر
تسلیم کرلیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ وارضاہ کے حق میں جو یہ فقرہ
لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے اس پر فرمایا کہ شدت بیماری نے
درد سے اس موقعی رسول اللہ کو ہذیان ہوگیا ہے۔
بالکل غلط اور دل کا بخار ہے۔ ہم اس حدیث کے الفاظ
سامنے رکھ دیتے ہیں۔ جس پر اس نزاع کا مدار ہے:۔

اشتد برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعہ
فقال ائتونی اکتب لکم کتاباً لن تضلوا بعدہ
ابداً فتنازعوا فقالوا ماشانہ اھجر استفہموہ۔
(صحیح بخاری باب مرض النبی صلے اللہ علیہ وسلم)

اس حدیث کا ترجمہ سمجھنے ہی شیعہ کے سارے اعتراضات
اور غیض وغضب دفع ہوسکتے ہیں۔

(نوٹ) بلا خوف تردید ہم کہتے ہیں کہ ہم نے آریوں
اور شیعوں میں ایک امر مشترک پایا ہے جس طرح آریہ
اپنے گروہ کی تعلیم میں قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر از خود
کرکے قرآن مجید پر اعتراض کیا کرتے ہیں اسی طرح شیعہ
احادیث کا ترجمہ اور تشریح اپنی طرف سے کرکے اعتراض
جماتے ہیں۔ ملاحظہ ہو اسی حدیث میں کیا کچھ کرتب دکھلائے
ہیں۔ حدیث کا ترجمہ یہ ہے:۔

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ پر بیماری
غالب ہوئی تو آپ نے فرمایا قلم دوات لاؤ میں تم کو ایک
وصیت نامہ لکھ دوں اسکے بعد تم غلطی نہ کروگے حاضرین نے
قلمدوات لانے میں اختلاف کیا۔ بولے کیا وہ بے کہ آپ
دنیا چھوڑنے کو ہیں۔ دریافت کرو کہ حضور کا مقصد کیا ہے[1]

اہلحدیث | اس روایت میں حضرت عمرؓ کا نام تک نہیں
تنازعوا اور قالوا جمع کے صیغے ہیں۔ یہاں تک کہ
استفہموہ بھی صیغہ جمع ہے۔ ھجر کے معنی ہم نے جو
چھوڑنے کے لئے ہیں غلط نہیں بلکہ قرآن مجید اس کی
شہادت دیتا ہے۔ ھجر فعل ماضی باب مجرد سے ہے۔
اس باب سے امر کے صیغے قرآن میں کئی جگہ آئے ہیں
مثلاً (۱) وَاھْجُرْھُمْ ھَجْرًا جَمِیْلًا۔ (۲) وَاھْجُرْنِیْ
مَلِیًّا (۳) وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ۔
کیا ان آیات میں ھجر کے معنی ہذیان کے ہیں۔ اگر
ہذیان کے معنی ہیں تو نمبروار آیات کے معنی یہ ہوئے
(۱) اے رسول ان سے اچھی طرح ہذیان کر۔
(۲) اے ابراہیم مدتوں تک مجھ سے ہذیان کر۔
(۳) عورتوں کے ساتھ بستروں میں ہذیان کیا کرو۔

شیعہ دوستو! سے
گر تو قرآں بدیں نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی

(نوٹ) اگر کسی صاحب نے ھجر کے معنی "ہذیان" کئے ہیں
تو وہ خود ذمہ دار ہیں۔ ہم نے جو معنی کئے ہیں اس کے
ثبوت میں تین آیتیں پیش کردی ہیں۔
حسبنا کتاب اللہ

قادیانی مشن

قصر خلافت میں اضطراب

پچھلے دنوں قادیان میں خلیفہ قادیان نے جن چند
مرزائیوں کو اپنی جماعت سے خارج کیا تھا ان میں
سے ایک شخص فخر الدین ملتانی بھی تھا۔ اُسے ایک
نوجوان مرزائی مسمی عزیز احمد نے سربازار قتل کردیا
جس کو عدالت سشن جج سے پھانسی کی سزا ہوئی۔
اس کی اپیل پنجاب ہائیکورٹ میں کی گئی۔ جس کے
فیصلے میں ہائیکورٹ کے ججوں نے عزیز احمد کی
سزائے موت بحال رکھی اور اس قتل کا امکانی تعلق
خلیفہ قادیان کی تقریروں سے بتایا۔ اس ریمارک
پر بعض غیر مسلم اخباروں میں یہ فقرہ دیکھنے میں آیا کہ
اگر یہ بات ہے تو کیا خلیفہ قادیان پر ترغیب قتل کا
مقدمہ چلایا جائیگا؟ (پرتاپ ۸) ...
اس پر قصر قادیان میں بڑا اضطراب محسوس کیا گیا
چنانچہ خلیفہ قادیان نے خطبہ جمعہ کا انتظار بھی نہیں کیا
بلکہ ایک مضمون خود ہی لکھ کر الفضل میں شائع کرایا
جس کا اقتباس درج ذیل ہے:۔

"پانچ جنوری کو میاں عزیز احمد کی اپیل کا فیصلہ جو ہائیکورٹ
کے دو فاضل ججوں نے سنایا ہے۔ اس میں بعض ایسے
فقرات بھی ہیں جن سے بعض مخالف اخبارات نے یہ نتیجہ
نکالا ہے کہ گویا عدالت عالیہ کے نزدیک میاں فخر الدین
کے قتل کی تحریک خلیفہ جماعت احمدیہ کی تقریروں سے
ہوئی ہے۔ چنانچہ اس مخالف پروپیگنڈا کی وجہ سے
جماعت کے دوستوں کو بہت تکلیف ہوئی ہے۔ اور
باوجود اسکے کہ "الفضل" نے اس فیصلہ کے بارہ میں
کوئی مضمون نہیں لکھا علاوہ اس کی وجہ سے اکثر احباب
جماعت جو سوائے الفضل کے اور کوئی اخبار نہیں
اس فیصلہ سے بے خبر ہیں۔ جن جن دوستوں کی نگاہ
دوسرے اخبارات گزرے ہیں وہ رنج وغم سے
بے تاب ہورہے ہیں اور ان کے خطوط جو مجھے آئے
ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض تو مارے غم کے

[1] ہذیان کے معنی ہیں بیہوشی میں باتیں کرنا۔ (اہلحدیث)

"اور پھر جبکہ ہم باوجود ان تمام مشکلات کے خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور جو کچھ اس کی تعلیم میں غلطیاں ہیں وہ وید کے بھاشکاروں کی غلطیاں سمجھتے ہیں۔" (یعنی ویدوں کی نہیں) صلا

مرزا صاحب اپنے اس عقیدہ میں بھی سوامی دیانند کے ہم خیال تھے اور سوامی جی کے ترجمہ و تفسیر کو صحیح جانتے تھے چنانچہ مسلمانوں کو ہدایت کرتے ہوئے "پیغام صلح" میں لکھتے ہیں کہ:-

"اگر یہ مشکل پیش آجائے کہ ہندوؤں کے ساتھ کس طرح صلح کی جاوے تو منجملہ متعدد تفاسیر کے ایک وہ ترجمہ اور تفسیر وید کی موجود ہے جو سوامی دیانند نے لکھی ہے۔" (مفہوم)

مولوی محمد علی صاحب بھی ریویو آف ریلیجنز قادیان جلد نمبر ۴ پر لکھتے ہیں کہ:-

"آپ (مرزا صاحب) ویدوں کی بڑی تکریم کیا کرتے تھے اور ان کی اس قدر عزت آپ کے دل میں تھی کہ ان کو خدا کا کلام سمجھتے تھے۔"

معشوق من بہ مذہب ہر کس برابر است
با ما شراب خورد و با زاہد نماز کرد

آریہ سماجیو! مرزائیوں سے کہہ دو کہ

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ اوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

پچاس روپیہ انعام | جو کوئی احمدی مرزا غلام احمد صاحب کو ملہم یا مومن ثابت کر دے اُسے پچاس روپیہ انعام۔

ویدوں کی تعلیم و تہذیب کو جاننے کے خواہشمند ہماری لاجواب تصنیف "ویدک تہذیب" ملاحظہ فرماویں۔

قیمت اصلی ۸؎ ۔ رعایتی صرف ۱۰؍ علاوہ محصول

ملنے کا پتہ:- (۱) آتمانند فاتح موڑ ایجنسی لائل پور

(۲) دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

حق پرکاش۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ۔ سوامی دیانند کے قرآن پر اعتراضوں کے جواب۔ قیمت ۴ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ے موت کے وقت ہر ایک کو خدا کا ڈر لگتا ہے۔ اور سچ سچ کہنے پر مجبور ہوتا ہے۔

تعاقب کا جواب

علمی مضامین میں اختلاف ہونا اور علمی طریق سے اس پر گفتگو ہونا مستحسن اور علمی طریق ہے۔ اخبار اہلحدیث میں اس کا سلسلہ ابتدا سے جاری ہے۔ مخالف مضمون کو بھی جگہ دی جاتی ہے۔ آج بھی اس کی نظیر پیش ہے۔

اہلحدیث ۱۸۔ جون ۱۹۳۷ء میں ایک فتویٰ درج ہوا تھا۔ جو دراصل ضلع اعظم گڑھ کے ایک اہل علم کے حق میں تھا جس نے لکھا تھا کہ قرآن مجید میں بعض الفاظ غیر مناسب محض سجع کے لحاظ سے آئے ہیں۔ موصوف کے حق میں لکھا گیا کہ یہ اُن کی علمی غلطی ہے کفر، فسق نہیں۔ معاصر محمدیؐ دہلی نے اس پر تعاقب کیا۔ تعاقب کے الفاظ یہ ہیں:- (مدیر)

"۱۸ جون کے اہلحدیث میں بصفحہ ۱۳۔ سوال عشہ۱۵ کے جواب میں جو کچھ لکھا ہے ہمارے خیال سے اسمیں تسامح ہو گیا ہے۔ لہٰذا فاضل مفتی صاحب نظر ثانی کریں تو بہتر ہے۔ اصول زبان کی حیثیت سے بعض الفاظ قرآنی کو غیر انسب اور غیر احسن کہنا اسما سُوَر کو بجائے رہبری کے غلط خیال پیدا کرنے والے کہنا سوائے دہریت کی رہنمائی کے اور اپنی نیچریت کے اظہار کے اور لوگوں کے دلوں سے تعظیم قرآن دور کرنے کے کسی نیک نیتی پر محمول نہیں ہو سکتا۔ پھر نیت کا علم کسی کو نہیں، شرعی فتوے ظاہر پر ہیں پس شخص مذکور کی علمی غلطی کے ساتھ ہی اُس کے فسق و فجور کا بھی اس میں پورا دخل ہے۔ واللہ اعلم۔"

(محمدی دہلی ص۱۶ یکم جولائی ۱۹۳۷ء)

جواب | اخبار اہلحدیث ۱۸۔ جون ص۱۳ میں سوال عشہ۱۵ (قرآن میں سجع کے لئے غیر انسب لفظ کا مستعمل ہونا۔ اور اسماء سُوَر کا مضمون سُوَر کی طرف رہبری نہ کرنے) کا جو جواب دیا گیا ہے اُس پر اخبار محمدی دہلی یکم جولائی ص۱۶ میں تعاقب کیا گیا ہے کہ ایسا خیال دہریت اور نیچریت اور فسق و فجور کا ہے۔ اللہ معاف کرے فاضل متعاقب سے اس میں شدید تسامح ہوا ہے۔ ابلّہ صحابہ سے نہ محض سجع و فواصل میں ہی بلکہ آیتوں کے فواتح و اوساط کے بعض الفاظ کی بابت اسی قسم کا قول منقول ہے۔ ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ آیت سورہ رعد افلم ییأس الذین آمنوا میں افلم ییأس کی جگہ افلم یتبین مناسب تھا وقضی ربك (اسراء) کی جگہ ووصّٰی ربك بہتر تھا۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ آیت نساء والمقیمین الصلوٰۃ والموتون الزکوٰۃ میں اصول زبان کی رو سے المقیمون انسب تھا۔ آیت مائدہ والصابئون میں الصابئین زیادہ اچھا تھا۔ کیونکہ ان کے اسم پر عطف ہونے کی وجہ سے اس کا مرفوع ہونا غیر مناسب ہے۔ ان کے حوالوں کے لئے دیکھئے (الکلمات الحسان فی الحروف السبعۃ للقرآن۔ مطبع مصر۔ حضرت اسمٰعیل کی شان میں وارد ہے وکان رسولاً نبیاً۔ چونکہ ہر رسول کا نبی ہونا لازمی ہے اس لئے نبیا کا لفظ یہاں زائد ہے۔ محض سجع کے لئے آیا ہے۔ (المثل السائر ص۱۰۷) حافظ سیوطی اتقان میں آیت لا تجد لك علینا تبیعا کی بابت ناقل ہیں الاحسن الفصل بینهما الخ (ص۱۱۲ ج۲) یعنی زیادہ اچھا تھا کہ دونوں مجروروں لك اور علینا کو الگ الگ کر دیا جاتا مگر سجع و فاصلہ کی رعایت سے ان دونوں مجروروں کو ایک ساتھ جمع کر دیا ہے اور تبیعا کو پیچھے ذکر کیا ہے۔ پھر چالیس مثالیں قرآن مجید سے ایسی لکھی ہیں جن میں رعایت قافیہ کے لئے اصول زبان کی خلاف ورزی کی گئی ہے آیت سورہ طٰہٰ میں لا یخرجنکما من الجنۃ فتشقیٰ آیا ہے اصول زبان کی رو سے فتشقیان مناسب تھا۔ آیت فرقان واجعلنا للمتقین اماما میں اماما کی جگہ ائمۃ مناسب تھا۔ مگر رعایت فواصل کے باعث دونوں جگہ واحد کے صیغہ اور صورت میں بولا گیا۔ (اتقان ص۱۱۴ ج۲) حدیثوں میں بھی اس کی مثالیں بہت ہیں۔ حسن رضؓ و حسین رضؓ کی دعا کا کلمہ اعیذ کما بکلمات اللہ التامۃ

سیرالبشر۔ [illegible] (۲۱۵) [illegible] (منیجر اہلحدیث)

کیا یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج ؟

(بقلم پنڈت آتمانند صاحب از لائل پور شہر)

(گذشتہ سے پیوستہ)

مسئلہ تناسخ آریہ سماج اور احمدیت میں دوسرا مشترکہ لیکن متنازعہ فیہ مسئلہ تناسخ ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس مسئلہ میں بھی احمدی آریہ سماج کے اور قادیانی نبی یا لاہوری مجدد پنڈت لیکھرام جی سے متفق تھے۔ چنانچہ گذشتہ قسط میں ہم ثابت کر آئے ہیں کہ مرزا صاحب کائنات کو نوع سے قدیم مان کر ارواح و مادہ کی قدامت کے قائل [illegible] جیسا کہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ فاتح قادیان بھی [illegible] فرماتے ہیں۔ اور لاہوری احمدیہ جماعت کے [illegible] محمد علی صاحب ایم۔ اے اخبار "پیغام صلح" مجریہ [illegible] میں لکھتے ہیں کہ:-

"[illegible] جناب میاں (محمود احمد خلیفہ قادیان) صاحب [illegible] طرف توجہ دلائی اور عرض کی کہ حضرت ایک تو [illegible] اس بات سے (حدوث روح و مادہ میں سلسلہ مخلوق کا ازلی ہونا) اپنی صداقت کی لاف مارنے لگ گئے ہیں۔ دوسرا مولانا ثناء اللہ طعنے دے رہا ہے کہ [illegible] آریوں کی چوٹ سے اسلام کو چھوڑ کر آریوں کے عقائد مان گئے جیسا کہ میر محمد اسحٰق کی کتاب [illegible] گواہ ہے۔"

مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے جواب دیں مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ لاہوریہ خلیفہ میاں محمود احمد صاحب کو توجہ دلاتے ہیں۔ لیکن ہم مولوی محمد علی صاحب کو توجہ دلاتے اور پوچھتے ہیں کہ آپ کے مجدد، مسیح موعود، مہدی معہود اور خدا جانے کیا کیا کہتے تھے (جیسا کہ) اس مضمون میں دکھلایا جا چکا ہے اپنی تصنیف "اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب" لیکچر صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں کہ:-

"چونکہ خدا قدیم سے خالق ہے اس لئے ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے۔"

پس جب مسیح موعود صاحب خود ہی سلسلہ مخلوق کو ازلی مان کر جو مادہ و ارواح کو ازلی تسلیم کئے بغیر کبھی ممکن ہی نہیں ہو سکتا آریوں کے عقائد مان چکے تھے پھر اگر آپ کے خیال میں قدامت مادہ و ارواح و سلسلہ مخلوق کو ماننے والے آریہ سماجی مشرک ہیں تو آپ ہی جواب دیجئے کہ آپ کے مرشد، ہادی، مسیح موعود، مہدی معہود و مجدد مرزا غلام احمد صاحب کیونکر موحد ثابت کئے جا سکتے ہیں؟ اگر مولوی محمد علی صاحب ہٹ دھرمی نہیں ہیں تو اپنی "پیغام صلح" والی تحریر کے مطابق مرزا غلام احمد صاحب کو بھی پنڈت لیکھرام جی کی طرح مشرک تسلیم کریں۔ ورنہ ہمارے اس الزام کو دور کر کے دکھائیں۔

اب معمولی سمجھ کا آدمی بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اگر مادہ و ارواح کو ازلی و ابدی مانا جاوے تو مسئلہ تناسخ سے ہرگز ہرگز انکار نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب لکھتے ہیں۔ دیکھئے "اسلامی اصول کی فلاسفی" صفحہ ۵۳:

"سو یہ بات بالکل باطل ہے کہ ہم ایسا خیال کریں کہ کسی وقت ہماری مجرد روح جس کے ساتھ جسم نہیں ہے کسی خوشحالی کو پا سکتی ہے۔"

صفحہ ۵۴:- "سو ان تمام دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ روح کے افعال کاملہ صادر ہونے کے لئے اسلامی اصول کی رو سے جسم کی رفاقت روح کے ساتھ دائمی ہے گو موت کے بعد یہ فانی جسم روح سے الگ ہو جاتا ہے مگر عالم برزخ میں مستعار طور پر ہر ایک روح کو کسی قدر اپنے اعمال کا مزہ چکھنے کے لئے جسم ملتا ہے۔"

یعنی مرزا صاحب کسی حالت میں کسی وقت بھی مجرد روح کو بلا جسم نہیں تسلیم کرتے جس کی تشریح میں میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیانی "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" صفحہ ۳۱ پر لکھتے ہیں کہ:

"جس کے یہ معنی ہیں کہ زمانہ قبر میں انسان کو نئی زندگی کے مناسب حال جسم اور روح تیار ہو گئے ہیں۔"

مرزا صاحب کے ان عقائد سے مسئلہ تناسخ ثابت ہے لیکن ہم مرزا صاحب کی ایک ایسی تحریر ذیل میں درج کرتے ہیں جس میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے۔ چنانچہ نزول المسیح صفحہ ۲۲۹ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:-

"میں ایک ایسی جگہ بیٹھا ہوں جہاں چاروں طرف بن ہیں۔ جن میں بیل، گدھے، گھوڑے، کتے، سؤر، بھیڑیے، اونٹ وغیرہ ہر ایک قسم کے موجود ہیں۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا (یعنی الہام کیا گیا) کہ یہ سب انسان ہیں جو بدعملیوں سے ان صورتوں میں ہیں۔"

اگر مرزائی یہ کہیں کہ یہ ایک رویا یعنی خواب کا معاملہ ہے تو اول تو رویا الہام کی ہی ایک قسم ہے دوم سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے دل میں کس نے الہام کیا؟ خدا نے یا کسی اور نے؟ مرزائی یہی کہیں گے کہ خدا نے۔ پس جب مرزا صاحب کے کہنے پر خدا نے تناسخ کی تصدیق کر دی تو مرزائیوں کو اس مسئلہ کی صداقت میں کیا انکار ہو سکتا ہے۔

(۳) **وید کلام الٰہی ہیں** احمدی (مرزائی) اس مسئلہ میں بھی آریہ سماجیوں سے اور مرزا صاحب پنڈت لیکھرام جی سے متفق تھے۔ وہی مرزا صاحب جو ساری عمر ویدوں کے خلاف بحث مباحثے کرتے رہے۔ مرتے وقت "پیغام صلح" نامی کتاب میں ویدوں کو کلام الٰہی مان کر تصدیق وید کا عقیدہ ظاہر کر گئے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ:-

"میں وید کو اس بات سے منزہ سمجھتا ہوں کہ اس نے کبھی اپنے کسی صفحہ پر ایسی تعلیم شائع کی ہو کہ جو صریح خلاف عقل ہو بلکہ پرمیشور کی پاک ذات پر بخل اور بکشپات کا داغ لگاتی ہو۔" (صفحہ ۷)

"اسی بنا پر ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں ... ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افترا نہیں ہے۔" (صفحہ ۸)

سمجھا جاویگا - اور بالغ کے احکام اس پر جاری ہوں گے اور اسی عمر میں وہ تمام عبادتوں کا (نماز، روزہ - حج - زکوٰۃ) اور غلط کاری پر شرعی حد کا مکلف ہوگا۔

اسی طرح خازن میں لکھا ہے۔ وقال الشافعی و ابو یوسف ومحمد واحمد فی الغلام والجاریۃ بخمس عشرۃ سنۃ یصیر مکلفا وتجری علیہ الاحکام وان لم یحتلم (دیکھو خازن مصری جز خامس ص۱۲)

اسی طرح نواب صدیق الحسن خان صاحب نے تفسیر فتح البیان میں لکھا ہے - واتفقوا علی ان الاحتلام بلوغ واختلفوا فیما اذا بلغ خمس عشرۃ سنۃ ولم یحتلم۔ فقال ابو حنیفۃ رح لا یکون بالغا۔ وقال الشافعی رح وابو یوسف ومحمد واحمد فی الغلام والجاریۃ بخمس عشرۃ سنۃ یصیر مکلفا الخ (دیکھو فتح البیان ص۲۲۵ جلد ثالث) ان سب روایتوں کا مطلب وہی ہے جو حافظ صاحب نے بیان کیا ہے اور ساتھ ہی جمہور کے مذہب کی مزید تائید امام ابو یوسف اور امام محمد (شاگردان ابو حنیفہ) کے اقوال سے بھی ہو گئی۔ خلاصہ یہ کہ پندرہ برس کی عمر میں انسان بالغ و مکلف شمار ہوتا ہے اور احکام شرعیہ کی پابندی اس وقت اس پر واجب ہو جاتی ہے۔

اب ان روایتوں کے جواب دینے کی ضرورت بھی نہیں رہتی۔ جن میں بچوں کو بلوغت سے پہلے روزہ یا نماز پڑھنے یا پڑھانے کا ذکر یا حکم آیا ہے۔ کیونکہ یہ سب علی سبیل الاستحباب ہیں۔ چنانچہ صحابہ کرام اپنے بچوں کو روزہ دار رکھتے تھے۔ بخاری جز ثامن میں اس کا ذکر موجود ہے۔ حافظ ابن حجر رح اس موقع پر لکھتے ہیں :-

والجمہور علی ان الصوم لا یجب علی من دون البلوغ واستحب جماعۃ من السلف الخ (دیکھو جز ثامن ص۲۹) اسی طرح بچوں کو ادائے صلوٰۃ کا حکم محض عادی اور مانوس بنانے کے لئے ہے چنانچہ شرح مشکوٰۃ میں ہے والمعنی اذا بلغ سبع سنین فلیؤمر باداء الصلوٰۃ لیعتادوا ہا ولیستانسوا بہا (تنقیح ص۱۰) اسی طرح امام نووی نے اس امر کے متعلق علماء کا اختلاف نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں :-

امر الولی للصبی واجب وقیل مستحب

یعنی ادائے صلوٰۃ کا حکم جو بذریعہ ولی کے ہے بعض کے نزدیک استحباب پر مبنی ہے۔

شیخ عزالدین بن عبد السلام اس موقع پر ایک عجیب نکتہ لکھتے ہیں کہ اگر بلوغت سے پہلے ادائے نماز کا حکم بچے پر وجوبا ہوتا اور بچہ مکلف ہوتا تو وہ خود براہ راست مخاطب کیا جاتا نہ کہ اولیا۔

اب رہا مارنے کے حکم کا مطلب اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ بچوں کو خفیف طور پر تنبیہا مار سکتا ہے۔ چنانچہ عون المعبود میں ہے :- والمراد بالضرب ضربا غیر مبرح (ص۱۸۵ جلد اول)

قرآن شریف میں بھی ایک جگہ عورتوں کی نافرمانی کرنے پر مارنے کا حکم ہوا ہے۔ اسکی تفسیر میں لکھا ہے :-

فاضربوہن ضربا غیر مبرح قیل ہو ان یضربہا بالسواک ونحوہ قال الشافعی الضرب مباح وترکہ افضل - یعنی ضرب غیر مبرح کی تفسیر میں علماء نے لکھا ہے کہ مسواک یا اسی قسم کی چیز سے مار سکتا ہے اور امام شافعی نے تو یہ کہا ہے اگرچہ مارنا جائز ہے مگر نہ مارنا افضل ہے (دیکھو خازن ص۴۳۳ جلد اول)

اسی طرح یہ بھی لکھا ہے - وقیل ینبغی ان یکون الضرب بالمندیل والید وبالجملہ فالتخفیف بابلغ شیء اولی (دیکھو خازن مع معالم ص۴۳۴)

یعنی رومال سے مارے یا محض ہلکا ہاتھ لگا دے۔ خلاصہ یہ کہ بالکل خفیف طور پر تنبیہ کرنا اولیٰ ہے۔

فتح الباری میں اسکے ماتحت لکھا ہے۔ فلا یفرط فی الضرب ولا یفرط فی التادیب۔ اسی طرح یہ قول علماء کا لکھا ہے فان اکتفی بالتہدید ونحوہ کان افضل (پارہ ۲۱ ص۱۳) اسی طرح سورہ ص کی آیت کریمہ وخذ بیدک ضغثا فاضرب بہ سے بھی ترحم آمیز مارنے کا ثبوت ملتا ہے۔ اس میں حضرت ایوبؑ کو بجائے سو کوڑا مارنے کے ایک ایسے مٹھا سے مارنے کا ارشاد ہوتا ہے جس میں سو سینکیں ہوں۔ پھر اس میں مزید لطف یہ ہے کہ ضرب کا یہ ترحم آمیز برتاؤ حضرت ایوبؑ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس اور عطا بن ابی رباح وغیرہ اس حکم کو عام کہتے ہیں۔ (دیکھو حاشیہ جامع البیان ص۳۸۹) فتح البیان میں نواب صاحب لکھتے ہیں کہ امام احمد اور امام طبرانی ابو امامہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے اپنے عہد مبارک میں جس پر حد شرعی واجب تھی ایک مریض کو سو کوڑا مارنے کی بجائے صرف سو شاخ والے مٹھا سے مارنے کا حکم دیا۔

پس بچوں پر اولاً تو ضرب و کوب سخت مار پیٹ قطعی ہونا ہی نہ چاہئے بلکہ انعام دیکر پیسہ وغیرہ لے دے کر عادی بنانا چاہئے۔ جیسا کہ بعض سلف کا دستور تھا۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے تو بہت خفیف طور پر مارے۔ فقط۔ والسلام!

(خادم عبد الرؤف مدرسہ جھنڈے نگر بستی)

نماز پنجگانہ میں بعد سلام

تکبیر باآواز بلند کہنا سنت ہے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کنا نعرف انقضاء صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالتکبیر رواہ مسلم وفی الروایۃ الاخری عنہ ماکنا نعرف انقضاء صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا بالتکبیر وفی اخری۔ وفی اخری ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال کنت اعلم اذا انصرفوا بذلک اذا سمعتہ۔ وفیہ دلیل لما قال بعض السلف انہ یستحب رفع الصوت بالتکبیر والذکر عقب المکتوبۃ وممن استحبہ من المتاخرین ابن حزم الظاہری رضی اللہ عنہ ونقل ابن بطال و آخرون ان اصحاب المذاہب المتبوعۃ وغیرہم متفقون علی عدم استحباب رفع الصوت بالتکبیر والذکر وحمل الشافعی علی انہ جہر وقتا یسیرا حتی یعلمہم صفۃ الذکر لا انہم جہروا دائما قال

من کل شیطان و ھامۃ۔ ومن کل عین لامۃ
میں اصول زبان کی رو سے لامۃ کی جگہ ملمۃ انسب تھا
لیکن سجع کا لحاظ کرتے ہوئے یہی لامۃ انسب ہے۔
فتح الباری میں ہے قال لامۃ لیوا فی لفظ ھامۃ
لکونہ اخف علی اللسان۔ ایک حدیث میں ہے عورتوں
کو آپ نے فرمایا ارجعن مازورات غیر ماجورات
(لوکما قال) اصول زبان کی رو سے مازورات کی جگہ
موزورات انسب تھا (الفائق) ایک حدیث میں ہے
خیر المال سکۃ مابورۃ ومھرۃ ماموریۃ باعتبار
اصول زبان ماموریۃ کی جگہ مؤمرۃ ہونا چاہئے۔
(الفائق للزمخشری) محض سجع کی رعایت سے اصول
زبان کو چھوڑ دیا۔ پس سجع کے لحاظ سے یہی انسب ہے
گو اصول زبان کی رو سے غیر انسب ہے۔

اسی طرح اسماء سُوَر کی بابت صحابہ سے متعدد ناموں
کا ثبوت ملتا ہے۔ وہ فرمایا کرتے کہ سورہ نساء قرآن
میں تین ہیں (۱) سورہ بقرہ یہ سورہ نساء کُبریٰ ہے۔
(۲) سُورہ نساء یہ وسطیٰ ہے۔ (۳) سورہ طلاق یہ سورہ
نساء قُصریٰ یا صغریٰ ہے۔ اسی سے واضح ہے کہ ان
کے نزدیک سورہ بقرہ کا نام اسکے پورے مضامین کی
طرف رہبری نہیں کرتا۔ حضرت ابن عباس رضؓ سورہ انفال
کو سورہ بدر فرماتے۔ سورہ حشر کو سورہ بنی نضیر کہتے۔
سورہ توبہ کو سورہ فاضحہ۔ بلکہ سورہ توبہ کے دس سے
زیادہ نام منقول ہیں (فتح الباری) اور سورہ فاتحہ کے
تو بکثرت اسماء ہیں۔ اسکے اکیس ناموں کی فہرست
مولانا سیالکوٹیؒ نے اپنی تفسیر واضح البیان میں دی
ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی نام لکھے گئے ہیں۔ یہ متعدد
نام ان کے مختلف مضامین کو مدنظر رکھ کر ہی تو مقرر
کئے گئے ہیں۔ جلالین میں بعض سورتوں کے نام کچھ
اور مرقوم ہیں۔ ہندی مطابع کے مصاحف میں کچھ اور۔
اور مصری چھاپوں میں کچھ اور۔ اتقان میں ہے۔
یسمون الجملۃ من الکلام والقصیدۃ بما ھو
اشھر فیھا وعلی ذلک جرت اسماء سور القرآن
(ص۱۹۹) یعنی عرب نثر اور قصیدوں کا نام اُس میں
کسی مشہور کے نام سے رکھ دیتے ہیں۔ اسی اصول پر قرآن
کی سورتوں کے نام بھی ہیں بلکہ بائیبل کے صحائف و اسفار
کے نام بھی اسی طرز سے رکھ لئے گئے ہیں۔ گلستان بوستان
کریما مقیماں کے نام بھی۔ یہ مضمون علمی ہے اور بسط چاہتا
ہے۔ اخباری گنجائش اور اس کے کثیر ناظرین کے ملال
طبع کے خوف سے اسی قدر پر اکتفا کیا جاتا ہے۔
ولعل فیہ کفایۃ لمن لہ ھدایۃ۔

(راقم محمد شیخ محمد داؤد عفی عنہ از بنارس)

بچے مکلف بالشرع کب ہوتے ہیں

امام بخاری رحؒ اس بارہ میں باب منعقد فرماتے ہیں
باب بلوغ الصبیان اس کے ماتحت سورہ نور کی آیت کریمہ
واذا بلغ الاطفال منکم الحلم فلیستاذنوا الآیہ نقل
فرماتے ہیں یعنی جب لڑکے محتلم ہونے لگیں تو اپنے گھروں
میں بھی اجازت لے کر داخل ہوا کریں۔ اس آیت کریمہ سے
معلوم ہوا کہ احتلام بلوغت کی پہچان ہے اور یہی وہ وقت
ہے جبکہ یہ مکلف بالشرائع قرار پائیں گے چنانچہ حافظ ابن
حجر رحؒ نے لکھا ہے۔ وقد اجمع العلماء علی ان الاحتلام
فی الرجال والنساء یلزم بہ العبادات والحدود
وسائر الاحکام وھو انزال الماء الدافق۔ (فتح ص۵۹۶)
اسی طرح خازن میں ہے۔ واتفق العلماء علی
ان الاحتلام بلوغ۔ علماء امت کا اس پر اجماع ہے کہ
احتلام کی وجہ سے تمام عبادات نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور
دیگر احکام شرعیہ کا انسان مکلف ہے۔ اسی طرح ایک اور
پہچان بلوغت کی زیر ناف کے بال کا اُگنا ہے۔ مجمع البحار
میں لفظ نبت کے ماتحت لکھا ہے۔ فجعلہ علامۃ بلوغہ
(ص۳۲۹ جلد سوم) اور اسی طرح امام مالک امام اسحٰق امام احمد
وغیرہ موئے زیر ناف کو اصل علامت قرار دیتے ہیں۔
(دیکھو فتح جز عاشر ص۲۶۵)

اب رہی یہ بات کہ اس عمر کی تعیین جس میں بلحاظ آثار
بچے بالغ ہو جاتے ہیں کیا ہے سو اسمیں اختلاف ہے۔
حافظ صاحب لکھتے ہیں۔ وقال ابوحنیفۃ سن البلوغ
تسع عشرۃ او ثمان عشرۃ للغلام وقال اکثر المالکیۃ
سبع عشرۃ او ثمان عشرۃ وقال الشافعی احمد والجمھور
حدہ استکمال خمس عشرۃ سنۃ۔ یعنی امام ابوحنیفہ رحؒ
فرماتے ہیں کہ لڑکے کا سن بلوغ ۱۸۔۱۹ سال کے درمیان
ہے اور اکثر مالکیہ نے کہا کہ ۱۷۔۱۸ سال کے درمیان ہے
اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور جمہور علماء بلوغت
۱۵ سال کے بعد بتلاتے ہیں۔ جمہور کے اس قول کی تائید
اس حدیث سے ہوتی ہے جسے امام بخاری رحؒ بروایت
نافع نقل فرماتے ہیں۔ وانا ابن خمس عشرۃ فاجازنی
یعنی حضرت عبداللہ بن عمر کو جبکہ وہ چودہ سال کے تھے
ان کو جہاد میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ملی۔ اور جب
پندرھواں برس آیا تو ان کو اجازت ملی۔ اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بلوغت پندرھویں سال میں معتبر ہے۔ چنانچہ
امام بخاریؒ نقل فرماتے ہیں کہ امام نافع کے ذریعہ جب
یہ حدیث امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز کو پہنچی تو انہوں نے
فرمایا ان ھذا الحد بین الصغیر والکبیر یہ پندرہ برس
کی صغیر اور کبیر کے درمیان حد فاصل ہے۔

اسی مضمون کی تائید کے لئے حافظ صاحب نے بروایت
ابن جریج "ولم یرنی بلغت" نقل فرمایا ہے۔ یعنی عبداللہ
بن عمر کہتے ہیں کہ اس عمر میں حضور نے مجھ کو بالغ نہیں سمجھا
پس اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جس سال حضور نے قبول
اس سال ان کو بالغ سمجھا۔ اور وہ سال متعین ہو چکا تھا
پندرھواں تھا۔ حافظ صاحب اسکے بعد لکھتے ہیں
واستدل بقصۃ ابن عمر علی ان من استکمل
عشرۃ سنۃ اجریت علیہ احکام البالغین
وان لم یحتلم فیکلف بالعبادات واقامۃ الحدود
وغیر ذالک من الاحکام۔ یعنی جب لڑکے کی عمر
پندرہ سال ہو جاوے (تو خواہ وہ محتلم نہ ہو)

تصدیق الحدیث

حصہ دوم

حقیقت پسندی بجواب شخصیت پرستی

نوٹ نمبراول میں بعض اغلاط کتابت کی وجہ سے نیز ورق سالم رکھنے کی وجہ سے گذشتہ نمبر کے مضمون کو بھی اس نمبر میں ملا کر یکجا کیا گیا ہے۔ ناظرین اس سلسلہ کو الگ محفوظ رکھنا چاہیں تو یہ ورق محفوظ رکھیں۔

آج ہم اس مضمون پر توجہ کرتے ہیں جو رسالہ "ترجمان القرآن" حیدرآباد مجریہ ماہ صفر ۱۳۵۶ھ میں بقلم چوہدری غلام احمد صاحب پرویز شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کے جواب دینے کا ذکر میں نے "اہلحدیث" مورخہ ۲۰۔ اگست ۱۹۳۷ء میں کیا تھا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ حافظ محب الحق صاحب کا جواب ختم ہوتے ہی اس مضمون کا جواب درج ہو جاتا۔ مگر میری علالت کی وجہ سے اس میں تاخیر ہوئی۔ آج بحولہ وقوتہ اس پر قلم اٹھاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری مدد کرے۔ آمین!

چوہدری صاحب کا مضمون مذکور دیکھنے سے باوجود مخالف ہونے کے ان کی خوش کلامی کی داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ اس امر کے اظہار کی ضرورت نہیں کہ خاکسار راقم کو ہر قسم کے مضمون نگاروں سے پالا پڑا ہے۔ سوامی دیانند اور مصنف "رنگیلا رسول" جیسے دل آزار مضمون نویسوں کو بھی دیکھا۔ مرزا صاحب قادیانی کی تحریرات بھی پڑھیں۔ ان کی شیریں کلام الہامی زبان سے "او بدذات فرقہ مولویاں" (انجام آتھم) بھی سنی۔ منکرین حدیث میں سے مولوی عبداللہ چکڑالوی۔ امرتسری جماعت منکرہ اور حافظ محب الحق کی تحریرات بھی پڑھیں۔ غرض یہ کہنا بالکل صحیح ہے۔ ع

عمر گذری ہے اسی دشت کی سیاحی میں

ہم سب میں ہم چوہدری صاحب کو سرسید احمد خاں علیگڑھی مرحوم کے بعد خوش کلام پاتے ہیں۔ مگر یہ کہنے سے بھی باز نہیں رہ سکتے کہ دونوں صاحب باوجود خوش کلام ہونے کے کبھی کبھی تقاضا بشریت سے مغلوب بھی نظر آتے ہیں ایک زمانہ گذرا ہے کہ سرسید مرحوم سے ہمارا ان کی زندگی میں تخاطب تھا۔ اس وقت ہم ان کی تحریرات میں یہ بات پاتے تھے کہ اکثر تو نفس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہیں مگر گاہے ماہے بشریت کے تقاضا سے اپنے مخاطبوں کو خشک صوفی اور شہوت پرست زاہد بھی کہہ جاتے ہیں۔ اور بہشت کو چکلہ خواہشات اور شراب طہور کی نہروں کا نام خرابات رکھتے ہیں۔ اسی طرح چوہدری پرویز صاحب باوجود خوش کلامی کے سہو و نسیان سے خالی نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ کے مضمون کی سرخی "شخصیت پرستی" ہی شدت و کراہت کا اظہار کر رہی ہے۔ عفی اللہ عنا۔

اصل مضمون مولوی عبداللہ چکڑالوی اور حافظ محب الحق منکرین حدیث وغیرہ تو حدیث پر اس حیثیت سے بحث کرتے ہیں کہ وہ یہ ثابت کریں کہ حدیث حجت شرعیہ نہیں ہے۔ چنانچہ ان کی منقولہ تحریرات سابقہ پرچوں میں ناظرین پڑھ چکے ہیں۔ وہ کھلے لفظوں میں کہتے ہیں کہ قرآن مجید کے سوا پیغمبر علیہ السلام کی کوئی حدیث حجت شرعی نہیں ہے۔ مگر چوہدری پرویز صاحب کی نظر میں حدیث نبوی بزمانہ رسالت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنی گئی ہو حجت شرعی ہے لیکن سلسلہ روایت کی وجہ سے وہ حجت نہیں رہی۔

اسی لئے وہ اپنے مضمون کا نام شخصیت پرستی رکھتے ہیں غرضیکہ دونوں صاحبوں (حافظ محب الحق اور پرویز صاحب) کا مسلک جدا جدا ہے۔

چوہدری صاحب حدیث متواتر اور اسوہ حسنہ کو سند مانتے ہیں۔ احادیث احاد تک ان کی بحث محدود ہے۔ اسی لئے وہ اپنے مضمون کا نام شخصیت پرستی رکھتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک ایک دو آدمیوں کے کہنے پر عمل کرنا شخصیت پرستی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دو آدمی کسی بات کو بیان کریں تو امکان کذب باقی رہتا ہے۔ پھر یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ ایک دو راویوں کی روایت پر ہم اعتماد کر کے اس کو دین میں داخل سمجھیں۔ یہ ہے ان کی ساری تحریر کا ملخص۔

مختصر جواب ہم فریقین بلکہ جملہ فرقہائے اسلام میں قرآن شریف حجت شرعیہ ہے۔ جس امر کی طرف قرآن شریف رہنمائی کرے وہ یقیناً صحیح ہے۔ اہل قرآن یا بالفاظ دیگر منکرین حجیت حدیث تو اس اصول کو بمسرت قلبی قبول کرتے ہیں۔ پس آپ غور فرمائیں کہ ہر مقدمہ دیوانی اور فوجداری میں سوائے زنا کے ارشاد عام ہے:-

وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ الآیہ

(پ ۲۸۔ ع ۱۴)

یعنی دو بھلے آدمی ہر معاملہ میں گواہ کر لیا کرو۔

انہیں دو گواہوں کی شہادت سے جس طرح نکاح کا ثبوت ہوگا اسی طرح قتل کا بھی ثبوت ہوگا۔ نکاح کا ثبوت ہونے کے بعد مرد عورت کا دائمی ملاپ اور اس کے نتائج سب صحیح سمجھے جائینگے۔ اسی طرح دوسرے جرائم (قتل، ڈکیتی چوری وغیرہ) بھی دو گواہوں سے ثابت ہو جاوینگے۔ جن کی سزا بھی قرآن مجید میں مذکور ہے کہ مرتکب ان جرائم کا یا تو بالکل دنیا سے فنا کیا جاتا ہے یا نیم مردہ کر دیا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کیا ان دو گواہوں کے بیان میں امکان کذب نہیں ہے؟

یہ امر پرویز صاحب کے قابل غور ہے۔

اس حکم کے ساتھ دوسری آیت کو منضم کیجئے جس میں ارشاد ہے:-

اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا

اگر کوئی بدکار تمہیں کوئی خبر بتائے تو تحقیق کر لیا کرو۔

اس آیت سے مستنبط ہوتا ہے کہ اگر کوئی متقی پرہیزگار جو فاسق کی ضد ہے خبر بتائے تو اس کی تصدیق کر لینا تعلیم قرآنی کا مقتضا ہے۔ محدثین کرام ان آیات کے ماتحت راویان حدیث کی روایت کو قبول کرتے ہیں جس کا نام

فاختار له لامام والماموم ان تخفیسان ذلك و هذا الحدیث الصحیح یرد علیهم اجمعین رما واضحا لا ملجئ الی التاویل و صرف الظاهر الحقیق الی المعنی المجازی والله اعلم۔

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز ختم ہوجانے کو تکبیر سے جانتے تھے۔ یہ مسلم میں ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تمام ہوجانے کو نہیں جانتے تھے مگر تکبیر سے اور دوسری روایت میں ہے کہ باآواز بلند ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تھا اور انہیں سے ہے کہ جب لوگ نماز سے فارغ ہوتے تھے تو اون لوگوں کی فراغت تکبیر سے معلوم کرلیتا تھا۔ جب اوسکو سنتا تھا۔

اس میں دلیل ہے بعض سلف کی جنہوں نے باآواز بلند تکبیر اور ذکر کو بعد نماز فرض مستحب کہا ہے اور اسی کے قایل متاخرین میں سے ابن حزم ظاہری رضی اللہ عنہ ہیں لیکن ابن بطال اور دوسروں نے نقل کیا ہے کہ اصحاب مذاہب متبوعہ وغیرہم عدم استحباب رفع صوت بالتکبیر والذکر پر متفق ہیں اور امام شافعی نے اس کو محمول کیا ہے کہ کسی وقت باآواز بلند فرمایا لوگوں کو بتلانے کے لئے۔ ہمیشہ باآواز بلند نہیں کہا اس لئے امام اور مقتدی دونوں آہستہ سے کہیں لیکن یہ حدیث صحیح سب کی تردید کرتی ہے۔ اور ایسے واضح طور پر کہ کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہے اور نہ معنے حقیقی ظاہر چھوڑ کر معنے مجازی کی طرف جانے کی ضرورت ہے۔

منقول از تخریج مسلم مؤلفہ نواب صدیق حسن خان رح

باب الذکر بعد الصلاۃ

حدثنا اسحاق بن نصر قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا ابن جریج قال اخبرنا عمرو ان ابا معبد مولی ابن عباس اخبره ان ابن عباس رضی الله عنهما اخبره ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبة کان علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم و قال ابن عباس کنت اعلم اذا انصرفوا بذلك اذا سمعته رواه البخاری۔

ترجمہ۔ باب ذکر بعد نماز حدیث بیان کی ہم سے اسحاق بن نصر نے اونہوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے کہا کہ ہم کو خبر دی ابن جریج نے انہوں نے کہا کہ خبر دی مجھ کو عمرو نے ابا معبد نے جو غلام ابن عباس کے ہیں اونہوں نے خبر دی کہ ابن عباس نے خبر دی کہ آواز بلند کرنا ذکر کے ساتھ جب لوگ نماز مکتوبہ سے فارغ ہوتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ میں اوسکو جانتا تھا جب لوگ فارغ ہوتے تھے جب میں اسکو سنتا تھا اس کو بخاری نے روایت کی ہے۔ اب کوئی صاحب فرمائیں کہ بعد تسلیم کے اور بھی اذکار حدیثوں میں وارد ہوئے ہیں تو اوس کی تعمیل صحابہ رضی اللہ عنہم کس طریقہ سے کرتے تھے۔ مثلاً فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا ۔۔۔ اور فرمایا کہ جو شخص اذکار ثلثہ۔ تسبیح، تحمید، تہلیل، بعد نماز پنجگانہ کے کہے گا اوسکے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اگرچہ دریا کے جھین کے برابر ہوں۔

تو اوس کا جواب یہ ہے کہ اوس وقت عام مخصوص البعض پر عمل کیا جاتا ہوگا۔ یعنی علاوہ تکبیر کے دوسرے اذکار آہستہ کہے جائیں کیونکہ تکبیر میں علاوہ ثواب کے اعلان بھی ہے اور دوسروں میں صرف ثواب ہے۔ یا ابتدا حقیقی و اضافی پر عمل کیا جائے یہ بھی توفیق کی صورت ہے جیسا کہ تسمیہ و تحمید میں اختیار کرتے ہیں۔ پھر کوئی صاحب فرمائیں کہ رفع صوت کا عمل صحیح ہوتا تو ضرور ایک جماعت صحابہ کرام کی اوس پر عمل درآمد کرتی اور وہ روایت بھی کرتی، ایسا عمل جو ہر روز پنجگانہ ہوتا ہو وہ زمانہ مشہود لہا بالخیر میں متروک و معدوم ہوجائے کہ بجز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ دوسرے لوگ اسکو روایت نہیں کرتے۔ تعجب کی بات ہے اور بعض نے کذب کی صورتوں میں سے تفرد روایت بھی بتایا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے تو جواب یہ ہے کہ خود زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بہت سے اعمال مستحبہ متروک ہوگئے تھے۔ تو کیا پھر لوگ متروک ہونے سے سنت صحیحہ قابل عمل نہ ہوگی۔ بعض سنتیں صحابی سے اس وجہ سے متروک ہوگئیں کہ وہ حدیث اونکو نہیں پہنچی اور دوسرے صحابی کو وہ سنت حدیث پہنچی اور انہیں کی روایت سے آپ کو اوس سنت کا علم ہوا۔ تو کیا آپ بھی اوس پر عمل نہ کرینگے۔ یہ کب جائز ہوگا۔ کیا ایسے صحابی بتا سکتے ہیں کہ تمام احادیث اون کو پہنچی ہوں ہرگز نہیں۔ دوسرے یہ کہ مسلم شریف میں خود لفظ کنا نعرف کا موجود ہے۔ جس سے ایک جماعت مفہوم ہوتی ہے کہ ہم لوگ انقضاء صلاۃ رفع صوت سے سمجھتے تھے۔

دیکھئے انس رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہوکر فرمارہے ہیں کہ نبی صلعم کے زمانہ میں جو اعمال ہوتے تھے اس میں سے اب بجز اذان کے اب میں نہیں دیکھتا۔ یعنی سنتیں لوگوں نے ابھی سے چھوڑ دی ہیں۔ حالانکہ وہ زمانہ صحابہ رضی اللہ عنہم تھا چاہئے تھا کہ کسی قسم کی سستی نہ واقع ہوتی۔ ملاحظہ ہو خود انس رضی اللہ عنہ جو روایت کرتے ہیں اون کے ساتھ کون صحابی شریک ہیں۔ تو کیا انس رضی اللہ عنہ کی روایت صحیح نہیں ہے۔ بعد فرض نماز میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اس حدیث کو کتنے صحابہ روایت کرتے ہیں اسکو بھی ایک جماعت روایت کرے تو قابل تسلیم ہوگی۔ کیونکہ یہ بھی مثل تکبیر کے ہے۔ اس بنا پر آپ کو ہاتھ نہ اٹھانا چاہئے پھر ایک حدیث ہو جسکے سامنے رفع یدین کی اگر آپ پیش کریں تو تفرد کی بنا پر اوسکو کذب پر محمول کریں تو کیا گناہ ہے۔ پھر وہ جماعت آپ کو بدعتی کہے تو کیا قصور ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان سنت مردہ کو زندہ کرے تو موافق حدیث من احیی سنة میتة فله اجر مائة شهید پر عمل کررہا ہے تو مناسب ہے کہ اوس کا ساتھ دینا چاہئے۔ تاکہ تعداد عاملین کی ترقی ہو اور اللہ تعالی اجر جزیل عطا فرمائے۔

پھر اگر کوئی صاحب فرمائیں کہ اس حدیث کا راوی عمرو بن دینار ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو دوسری مرتبہ ابو معبد سے بیان کیا تو انہوں نے انکار کیا کہ میں نے اس کو تم سے نہیں کہا ہے۔ تو جواب یہ کہ آپ نے اس حدیث کو اسکے قبل فرمایا ہے۔ تو اس

جواب یہ ہے کہ امام شافعیؒ نے سفیان کی روایت کے بعد یہ کہا ہے کہ گویا حدیث بیان کرنے کے بعد وہ بھول گئے۔ فتح الباری۔ (قولہ بالتکبیر) ھو اخص من رعایۃ ابن جریج التی قبلھا لان الذکر اعم من التکبیر ویحتمل ان تکون ھذہ مفسرۃ لذالک۔ فکان المراد ان رفع الصوت بالذکر ای بالتکبیر۔ وکانھم کانوا یبتدون بالتکبیر بعد الصلاۃ قبل التسبیح والتحمید والتھلیل۔ (فتح الباری)

(محمد احمد معلم مدرسۃ الاصلاح سرائے میر)

اعیان اہل حدیث کو انتباہ

(از قلم مولوی مقبول شبیر صاحب بھاگلپوری)

ناظرین اہل حدیث! مدتوں سے خواب مستی کی کشتی میں سوار ہیں اسی امید پر کہ آج یا کل پار اُتر جائیں گے لیکن دریا ہی اس قسم کا ہے کہ کنارہ کا پتہ لگتا نہیں اور یہ سواری ایسی ہے کہ اتنی رفتار بھی تھکا ماندہ ہو کر کہیں بیٹھتی نہیں اور نہ اس کو خورد و نوش کی طلبی ہے اور نہ کسی منزل ہستی کی خبر ملتی ہے۔ بلکہ جوں کے توں ہے اور بحری تلاطم بھی پر زور ہے۔ جس سے بڑی بے چینی اور اضطراری درپیش ہے ہماری سواری گویا آگے کی چکی ہے۔ اسی طرح سیر کرتے کرتے جب بہت سے دریائی مرحلوں کو طے کیا تب آنکھیں کھلیں تو معلوم ہوا کہ شاید جہاں سے چلے تھے اب تک وہیں ہیں۔ بقول مولانا حالی ؎

شکست رنگ شباب ہنوز رعنائی
دراں دیار کہ زادی ہنوز آنجائی

خدا کے بندے نبی کے پیارے اہل حدیثو! آج ہم اپنی رفتار کا ذرا جائزہ ذرا انصاف کی نظر سے دیکھیں تو معلوم ہوگا ہم کسی کام کے قابل نہیں اور نہ آگے چل کر کسی مقاصد کو پہنچ سکتے ہیں کیونکہ سواری ہی عجیب ہے وہ کیا ہے وہ خواب مستی وہ خواب غفلت ہے۔ جو ہم کو ہمیشہ سے ہی بھلے کاموں سے قاصد رکھتی ہے اور شریعت غرا کی انجام دہی سے تغافل و تکاسل میں لاکر گرفتار کر دی ہے قریب ہے کہ قعر دریا میں ڈبو دیگی۔ اس وقت ہم کسی مصرف کے نہ ہونگے بلکہ ناکارہ شمار ہونگے۔ ابھی وقت بیداری اور ہوشیاری کا ہے کہ ہم سب بیدار ہو جائیں جیسا کہ اللہ پاک نے اپنے حبیب محمد رسول اللہ کو تبلیغ کا حکم فرمایا۔ پس سب مل کر اس کا مصداق بنیں۔ ارشاد باری سنئے:۔ یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس الخ اے محمد پہنچا دے جو چیز اتاری گئی تیری طرف تمہارے رب کی جانب سے اور اگر ایسا نہ کیا تو نہیں پہنچایا اپنی رسالت کو ولیکن اللہ تعالیٰ ہر حال میں آپ کو لوگوں سے بچا لیگا۔

خادمان دین رسول ائمہ حدیث امام بخاری امام مسلم امام نسائی وغیرہم نے بہ جان وتن حدیث نبوی کو حرف حرف تلاش کرکے مخالفین کے منہ توڑ کر عالم کے روبرو مثل موتی مدون رکھ دیا اور اس کی اشاعت میں ذرا بھی کمی نہ کی۔ اسی وجہ سے یہ لوگ اہل حدیث کے لقب سے ملقب ہوئے۔ ان مرحومین کے بعد مذہب اہل حدیث مفقود ہونے کو تھا کہ رحمت باری ہوئی اور شاہ عبدالرحیم کے خاندان میں ایک برتر ہستی (شاہ اسماعیل شہید) کے فیض برکت سے مذہب اہل حدیث کا دوبارہ عروج ہوا۔ گویا مٹی ہوئی سنت زندہ ہوئی بفرمان نبوی من احیی سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بھا من غیر ان ینقص من اجورھم شیئا الحدیث ترمذی۔ جس نے میری مٹی ہوئی سنت کو زندہ کیا یعنی عمل کر دکھایا اسکے لئے اجر ثابت ہے مثل اس آدمی کے جس نے عمل کیا اس سنت کے ساتھ عمل کرنے والوں کے اجر سے کچھ کم نہ کیا جائیگا۔ یہ اللہ کے ایسے راسخ الایمان بندے تھے کہ ان کی تحریک نے پایہ تخت دہلی میں ہل چل مچا دی۔ ان کی سوانح دیکھنے سے پتہ لگتا ہے کہ ماسوا خدا کے اوروں سے پرواہ ہی نہیں رکھتے تھے۔ گویا لایخافون فی اللہ لومۃ لائم کا جذبہ قلوب ہو گیا تھا اور توحید و سنت نبوی کی اشاعت میں اپنی جان عزیز کو راہ خدا میں قربان کر دیا اور لوگوں کو خواب مستی سے بیدار کر دیا اور مذہب حقہ کا مبلغ بنا دیا۔ غرض مضمون شباب لیکر کھوٹ تک تن تنہا بتائید خدا حدیث من رای منکرا فلیغیرہ بیدہ پر عمل کرتے ہوئے اپنے فرض منصبی کو پورا کر دیا اور راہی ملک عدم ہو کر بقا باللہ ہو گیا۔ (مرحبا مرحبا)

معزز اہل حدیثو! وقت بہت نازک ہے اور دشمنان دین ہر چہار طرف لگے ہوئے ہیں خصوصًا میں جماعت اہل حدیث کے امیر کبیر عالموں کا گلہ کرتا ہوں کہ وہ کیونکر لاپرواہ ہیں جلد ہوشیار ہو جائیں اور خواب مستی کی سواری سے برطرف ہو کر جلد از جلد اپنے فرض منصبی کو پورا کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں اور مذہب اہل حدیث کی تبلیغ کے لئے پوری جدوجہد کیجئے۔ کیونکہ یہ مذہب تمام کا سر ہے اور دین اسلام کا مغز ہے۔ آؤ ہم زمین کی سیر کریں۔ پتہ لگ جائیگا کہ جو قوم ہماری نظروں سے گری ہوئی تھی آج ہم سے سبق آموز ہو کر اپنے مذہب کی ترویج و اشاعت میں جان و تن سے کر رہی ہے۔ ان کے اندر مبلغین بے شمار ہیں اور اشاعت دین کر رہے ہیں اور ہم خواب غفلت کے فرش زریں پر لیٹے ہوئے مانند اپاہج کے ہیں حالانکہ دنیا سُونی جائے آرام بفرمان نبوی الدنیا سجن المؤمنین وجنۃ الکافرین ایسی جماعت متبرکہ جس کا نام اہل حدیث صدیوں سے ثابت ہے۔ غفلت میں رہنا مناسب نہیں بلکہ جلد بیدار ہو کر راحت کی بجائے مشقت اختیار کریں اور اشاعت توحید و سنت میں مصروف ہو جائیں اور راہ گم کردہ اصحاب کو راہ راست پر لاویں اور کنتم خیر امۃ کی مستحق بنیں۔

میں مولانا ایڈیٹر "اہلحدیث" کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج ان کی ذات نے ٹمٹماتے چراغ میں تیل ڈالا ہے جسکے باعث جماعت اہل حدیث کو بہت ناز ہے۔

کمترین کی رائے ہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب، مولانا سیالکوٹی، مولانا حافظ عبداللہ روپڑی، مولانا عبدالحنان اہلحدیث گزٹ، مولانا عبدالصمد مبارکپوری، مولانا احمد پرتابگڑھی، مولانا سیف بنارسی، مولانا محمد دہلوی، مولوی ابو سعید عبدالرحمن فرید کوٹی، مولانا ابوالوحید عبداللہ عقیل وغیرہ علماء اہل حدیث اشاعت توحید و سنت کے لئے متفقہ طور پر کوشش کریں۔ تاکہ شرک و بدعت کا خاتمہ ہو جائے۔

نوٹ:۔ فتوے اگلی اشاعت میں درج کئے جائیں گے۔ (مدیر)

پرویز صاحب شخصیت پرستی رکھتے ہیں. کیا مقدمات دیوانی اور فوجداری میں شاہدان عدل کی شہادت کو قبول کرکے فیصلہ کرنے کا نام شخصیت پرستی، کہیں گے یا اسے حق پسندی کہیں گے ۔ دیدہ باید!

ناظرین کرام! یہ ہے مختصر جرم محدثین کا جس پہاں کو منکرین حدیث کی طرف سے مختلف القاب ملتے ہیں. جن کے جواب میں ہماری طرف سے مندرجہ ذیل التماس پیش ہے ؎

مکش بہ تیغ ستم والہان سنت را
نکردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر

رفع بدگمانی | چودھری صاحب اپنی ذات سے عرفی اہل قرآن ہونے کا الزام دفع کرتے ہیں۔ آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں :-

" میں یہاں ایک غلط فہمی کا ازالہ نہایت ضروری سمجھتا ہوں ۔ تصریحات بالا سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ میں اُس گروہ کے مسلک کی تائید کر رہا ہوں جسے عام طور پر منکرین حدیث یا اہل قرآن کہا جاتا ہے میں اس سے پیشتر اپنے متعدد مضامین میں اس حقیقت کو بے نقاب کر چکا ہوں کہ اس فرقہ کو رسول کی حیثیت کے تعین میں سخت ٹھوکر لگی ہے وہ اس امر سے چشم پوشی کر رہے ہیں کہ قرآن کریم میں کیوں حصر کے ساتھ ارشاد ہے کہ ہم نے انسانوں ہی کو رسول بنایا ۔ ان کے نزدیک اگر قرآن کعبے کی چھت سے نکال دیا جاتا یا کسی چٹان پر منقوش مل جاتا تو بھی ایسا ہی تھا جیسا رسول عربی کی وساطت سے دنیا کو ملا ۔ رسول کی حیثیت ان کے نزدیک آلۂ ابلاغ سے زیادہ نہیں ۔ متشددفی الحدیث طبقہ اگر اس افراط کی طرف چلا گیا کہ ہر قول منسوب الی الرسول کو قول رسول قرار دیکر واجب الاتباع تسلیم کرنے لگا تو دوسری طرف یہ اہل قرآن ہونے کے مدعی اس تفریط میں جا گرے کہ عمل رسول کو جوامت کے لئے اسوۂ حسنہ ہے ایک بیکار محض شے سمجھ کر قرآن کریم کو اپنی ذہنی قیاس آرائیوں کی جولانگاہ بنانے لگے " (ترجمان القرآن ص۲۳)

الحدیث | اس بیان میں چوہدری پرویز صاحب نے اپنی حیثیت صاف الفاظ میں ظاہر کردی ہے کہ وہ عرفی اہل قرآن نہیں ہیں بلکہ وہ ایسے لوگوں کو جو حدیث رسول کو حجت شرعیہ تسلیم نہیں کرتے ۔ غلطی خوردہ یعنی گمراہ سمجھتے ہیں

باقی رہا چوہدری صاحب کا یہ قول کہ

متشددفی الحدیث طبقہ جو ہر قول منسوب الی الرسول کو قول رسول قرار دے کر واجب الاتباع تسلیم کرتا ہے ۔

ہم چوہدری صاحب کو اطلاع دیتے ہیں کہ زمانہ رسالت سے لے کر آج تک کوئی ایسا طبقہ نہ دیکھا گیا نہ سنا گیا جو ہر قول منسوب الی الرسول کو واجب الاتباع سمجھتا ہو ۔ ایسا ہوتا تو احادیث موضوعہ اور ضعاف کا ذخیرہ نہ پایا جاتا ۔ بلکہ محدثین کرام اس حدیث منسوب الی الرسول کو مانتے ہیں جو ثقات رواۃ سے متصل اسناد کے ساتھ پہنچے ۔ اس بیان کی پوری تفصیل کے لئے مقدمہ صحیح مسلم ملاحظہ ہو ۔

معذرت و اعلان | میں بذات خود اپنے قصور علم کا اعتراف کرکے اعلان کرتا ہوں کہ جن اہل علم کو میرے جوابات ناکافی معلوم ہوں وہ رسالہ ترجمان القرآن نمبر ۲ جلد ۱۰ بالاستیعاب مطالعہ کریں اور اپنی طرف سے معقول جواب (بغیر طعن و تشنیع) لکھ کر دفتر ہذا میں بھیج دیں تو شائع کردیا جائیگا ۔ کیونکہ یہ کام جماعت کا مشترکہ ہے ۔ کسی کا ذاتی نہیں ۔

چوہدری صاحب فرماتے ہیں :-

(۱) دین نام ہے قرآن اور اسوۂ حسنہ کا ۔

(۲) اسوۂ حسنہ ایک محسوس شے تھا ، جو قرناً بعد قرنٍ متواتر چلا آیا ہے ۔ یہ دونو یقینی ہیں "

الحدیث | الحمد للہ کہ اب محل نزاع بہت مختصر ہو گیا ۔ کیونکہ نماز روزہ حج ۔ زکوٰۃ مع اپنی تفصیلات کے اسوۂ حسنہ متواترہ ہونے کی وجہ سے بے خل و غش قابل قبول ہیں باقی رہیں وہ احادیث جو ان افعال متواترہ کے علاوہ ہیں ان کا ثبوت کچھ تو مختصر جواب میں مذکور ہو چکا ہے باقی درج ذیل ہے :-

چوہدری صاحب | کا یہ مقولہ کہ

ان کے علاوہ حضور کے جو اقوال و افعال اور اس عہد مبارک کے جو حالات ہم تک بروایت احادیث پہنچیں گے وہ یقینی نہ ہونگے ظنی ہونگے ۔ احادیث کا مجموعہ اسی شق میں داخل ہے ۔ (رسالہ مذکور ص۱۵)

الحدیث | اس اقتباس میں زیر خط فقرہ چوہدری صاحب کے پہلے مقولہ کے خلاف ہے ۔ جس میں انہوں نے اسوۂ حسنہ کے افعال کو متواتر اور یقینی مانا ہے ۔ حالانکہ وہ بھی مجموعہ کتب احادیث میں درج ہے پھر اس مجموعہ پر حکم ظنی لگانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے جس صورت میں اکثر حصہ مجموعہ کتب احادیث کا اسوۂ حسنہ متواترہ ہے جو آپکے نزدیک بھی یقینی ہے ۔

ظنی کی تحقیق | منکرین حدیث کی طرف سے عموماً ظن کے لفظ پر بحث کی جاتی ہے اور اس سے عوام میں کتب حدیث کے متعلق بدگمانی پھیلائی جاتی ہے کہ حدیث ظنی ہے اس لئے واجب العمل نہیں ۔ کبھی کبھی ترقی کرکے اس دعوے (عدم اعتبار حدیث) پر قرآنی آیت بھی پیش کی جاتی ہے ۔

اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا ط

اس کا ترجمہ یہ کیا جاتا ہے کہ ظن کام نہیں آتا ۔ نتیجہ یہ نکالا جاتا ہے کہ " حدیث شریف " کام کی چیز نہیں ہے ۔

جواب | ہم سمجھتے ہیں کہ اس بیان میں تعصب یا عدم فہم قرآن کو بہت دخل ہے ۔ قرآن مجید میں بعض جگہ ظن موجب عذاب اور بعض جگہ موجب نجات بھی آیا ہے ۔ ملاحظہ ہو

ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ (پ۲۳ ع۸)

یہ کافروں کا ظن ہے اور کافروں کے لئے عذاب جہنم ہے ۔

دوسری بات کا ثبوت سنئے :-

اِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِیْنَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ط (پ۱ ع۵)

یعنی جو لوگ اس بات کا ظن رکھتے ہیں کہ وہ خدا سے ملنے والے ہیں وہ خاشعین ہیں ان کو خوشخبری سنا دو

(باقی آئندہ)

ملکی مطلع

قادیان کے ایک مصنف کو سزائے قید و جرمانہ

قادیان میں ایک صاحب ماسٹر عبدالرحمٰن نومسلم ہیں۔ جنہوں نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام "بابا نانک کا دین و دھرم" ہے۔ چونکہ مصنف مذکور اس سے پہلے سکھ قوم میں سے تھا۔ اس لئے اس نے اپنی تحقیق کے ماتحت بابا نانک کو مسلمان لکھ دیا۔ ہم ان کی تحقیق پر تنقید نہیں کرتے۔ صرف اتنا کہتے ہیں کہ انہوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ دراصل مرزا صاحب کی تصنیفات پر مبنی ہے۔ عرصہ ہوا مرزا صاحب قادیانی نے بصورت رسالہ "ست بچن" یہی آواز اٹھائی تھی۔ مرزا صاحب سے جو کچھ بن پڑا انہوں نے اپنے دعوے پر اس رسالے میں دلائل دئیے ہیں، جن کو آپ گورو نانک جی کے مسلمان ہونے کے ثبوت میں کافی سمجھتے تھے۔ اُس وقت حکومت کی طرف سے اُن کو کوئی باز پرس نہیں ہوئی اور نہ وہ کتاب ضبط ہوئی اب جو رسالہ دین و دھرم شائع ہوا تو مصنف مذکور پر مقدمہ چلایا گیا۔ جس کے نتیجے میں مصنف مذکور کو چھ ماہ قید سخت اور تین سو روپیہ جرمانہ ہوا۔ یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ گورنمنٹ نے مصنف مذکور پر مقدمہ کیوں چلایا۔ ایک تو یہ کہ اس مضمون کے اصل موجد مرزا صاحب قادیانی تھے۔ جن سے کوئی تعرض نہیں کیا گیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ مصنف مذکور نے بابا نانک جی کی ہتک نہیں کی بلکہ اپنے عقیدہ میں ان کی بڑی عزت کی ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک اسلام ایک معزز مذہب ہے۔ اس کی تائید میں ہم ایک اقتباس "آریہ مسافر" لاہور سے نقل کرکے گورنمنٹ کے سامنے رکھتے ہیں جو یہ ہے۔

"حضرت محمدؐ صاحب نے آریہ برہم چاریوں کی طرح پچیس سال کی عمر میں شادی کی ** حضرت صاحب کا جیون (سوانحعمری) آریہ برہمنوں کی مانند نہایت سادہ اور فقیرانہ تھا۔"

(آریہ مسافر ۱۰۔ جنوری ۱۹۳۵ء)

کیا گورنمنٹ ایسا لکھنے والے پر بھی مقدمہ چلائیگی؟ جہاں تک ہمارا خیال ہے "نہیں"۔ تو پھر اس میں اور اُس میں کیا فرق ہے۔ اس لئے ہم اس سزا کو کسی صحیح قانون پر مبنی نہیں سمجھتے۔ امید ہے کہ محکمہ اپیل اس پر غور کرکے ہمیں راہ راست دکھلائیگا۔

نبی قادیان اور رب قادیان

پنجابی زبان میں ایک مثل مشہور ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔ "جیہے آ موہنہ تے ہی چپیڑ"۔ یعنی جیسا منہ ویسا طمانچہ۔ ہمارے ناظرین نبی قادیان کو تو جانتے ہیں البتہ رب قادیان سے واقف نہ ہونگے۔ یہ شخص ایک سناتن دھرمی ہندو لیکچرار ہے۔ اپنی تقریروں میں مرزا صاحب قادیانی کا ذکر بہت کیا کرتا ہے۔ اُن کے تبلیغی لٹریچر سے بھی واقف ہے۔ اس نے اپنا نام "رب قادیان" رکھا ہے۔ جس کی وجہ وہ یہ بتلایا کرتا ہے کہ نبی کو بھیجنے والا رب ہوتا ہے جیسا نبی ویسا رب۔ یعنی اگر نبی سچا ہے تو اس کا رب بھی سچا ہے۔ اگر نبی جھوٹا ہے تو اس کا رب بھی جھوٹا ہے۔ اس شخص نے کہیں پہلے لیکچر میں مرزا صاحب قادیانی کے حق میں بعض الفاظ ایسے کہے جن کی بنا پر گورنمنٹ کی طرف سے اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ اس نے اپنی تقریر میں کہا کہ مرزا صاحب ہندو تھے، عورت تھے اور خدا کی بیوی تھے۔

فرد جرم لگ جانے کے بعد اس نے صفائی کے گواہوں میں مجھ (ابوالوفاء) کو منشی عبداللہ معمار، پنڈت آتمانند مولوی احمد علی لاہوری اور مرزا صاحب متوفی کے پسر ثانی مرزا بشیر احمد وغیرہ کو لکھوا دیا۔ چنانچہ ہم ۲۔ جنوری کو گورداسپور میں بعدالت اے ڈی ایم پیش ہوئے۔ معمولی سوالات کے بعد وکیل صفائی نے حوالجات پوچھنے شروع کئے۔ تو سرکاری وکیل نے کہا کہ اتنی طوالت کی حاجت نہیں ہم مرزا صاحب کی کتابوں کو مانتے ہیں اور جو کچھ ان میں لکھا ہے اسے بھی تسلیم کرتے ہیں۔ چونکہ گواہان صفائی میں مرزا صاحب متوفی کے پسر دوم مرزا بشیر احمد بھی موجود ہیں اس لئے ان سے کتب مرزا کی تصدیق کرالی جائے۔ عدالت نے اس بات کو منظور کر لیا۔ چنانچہ مرزا صاحب مذکور نے کتب مرزا کی تصدیق کر دی۔ شہادات گزر جانے کے بعد فیصلے کی خبر ابھی تک نہیں سنی گئی۔

مقدمہ ہذا اپنی نوعیت میں بے مثل ہے۔ دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

(نوٹ) یہ کہنا بیجا نہیں کہ "آریہ مسافر" لاہور نے ہمارے بیانات جو شائع کئے ہیں وہ بحیثیت مجموعی صحیح نہیں۔

خلیفہ قادیان اور خلیفہ مصر

مسلمانوں میں مسئلہ خلافت بہت اہمیت رکھتا ہے خلیفہ کے معنی نائب کے ہیں۔ کس کا نائب؟ یہ مطلب اصل لفظ سے ظاہر ہو سکتا ہے جو مرکب اضافی ہے یعنی خلیفۃ الرسول۔ کثرت استعمال سے "رسول" حذف ہو گیا جیسے مدینۃ الرسول میں رسول کا لفظ حذف کرکے صرف "مدینہ" بولا جاتا ہے۔ اس سے مراد بھی وہی ہے جو مدینۃ الرسول سے ہے۔ اسی لئے اسلامی عقائد میں رسالت کے بعد خلافت کا درجہ ہے۔ اب سوال قابل غور ہے کہ خلیفہ کن معنی میں نائب رسول ہے جبکہ علمائے اسلام کے حق میں حدیث میں صاف طور پر ورثۃ الانبیاء آیا ہے۔ تاہم وہ خلیفۃ الرسول نہیں کہلا سکتے۔ پھر خلیفہ میں کیا خصوصیت ہے کہ وہ خلیفۃ الرسول کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔ وہ خصوصیت شرعی احکام کی تنفیذ ہے یعنی جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حدود شرعیہ مجرموں پر جاری کرتے تھے اسی طرح ان حدود کو جاری کرنے والا خلیفۃ الرسول کہلاتا ہے۔ اس مسئلے کی تحقیق حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی قدس سرہٗ نے

(الفاروق۔ خلیفہ دوم حضرت عمر [illegible] (۲۲۳) [illegible])

متفرقات

معاونین اہلحدیث | توحید وسنت کی صدائے حق کو جہاں تک ممکن ہو سکے ہر کہ ومہ تک پہنچانا ہر موحد مسلمان کا عموماً اور ہر اہل حدیث کا فرض خصوصاً ہے۔ کیونکہ آج کل مخالفین توحید وسنت اپنی پوری طاقت سے اہل توحید سے برسر پیکار ہیں۔

اخبار اہلحدیث | ہی ایک ایسا اسلامی ہفتہ وار اخبار ہے جو ۳۴ سال سے نہ صرف توحید وسنت کی اشاعت کر رہا ہے بلکہ مذہب اسلام پر جس قدر غیر مذاہب کی طرف سے حملے ہوتے ہیں ان کا معقول، مدلل اور متین پیرایہ میں انسداد کرتا ہے۔

اس لئے | معاونین اہلحدیث کا فرض اولین ہے کہ ہر ممکن طریق سے اس کے حلقۂ اشاعت کو وسعت دیں۔

نصیر المنطق | رسالہ ہذا میں علم منطق کے ابتدائی مسائل کو اردو زبان میں سمجھایا گیا ہے تاکہ منطقی طالب علم ان کو اچھی طرح ذہن نشین کر لے۔ کتابت طباعت عمدہ قیمت صرف ۴ر۔ ملنے کا پتہ۔ مولوی عبد الکریم۔ مدرسہ مطلع العلوم۔ شہر بنارس۔

ضرورت امام | الجامع المبارک لاہور کے لئے ایک خوش الحان قاری کی ضرورت ہے جو امامت کے فرائض سرانجام دے سکے۔ درخواست کنندہ عقیدۃً اہل حدیث ہو۔ تنخواہ دس روپے ماہوار۔ قیام وطعام بذمہ انجمن درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آئیں۔

احمد یار خان سکرٹری انجمن اہل حدیث لاہور
۱۳- برانڈرتھ روڈ

اطلاع عام | ناظمین مدارس عربیہ کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ مولوی عبد الجلیل صاحب رحمانی دار الحدیث رحمانیہ دہلی میں پانچ سال تک ہر فن میں کافی لیاقت پیدا کرنے کے بعد سند فراغت حاصل کر چکے ہیں۔ آپ کو پنج سالہ زندگی میں سینکڑوں روپے انعام بھی دیئے گئے۔ جس جگہ موصوف کی خدمات کی ضرورت ہو پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں المعلن۔ امیر علی موضع شہنیلاں۔ ڈاکخانہ برڈپور ضلع بستی

تائید۔ میں تحریر مذکور کی تائید کرتا ہوں۔ عزیز مولوی عبد الجلیل سلمہ نے مدرسہ رحمانیہ دہلی میں کل کتابیں پڑھیں۔ منقول معقول ہر ایک کی تکمیل کی ہے۔ تحریر وتقریر وتدریس وغیرہ میں قدرت رکھتے ہیں اور ہر ایک کام امور علمیہ میں وسعت رکھتے ہیں اور انجام دے سکتے ہیں۔ متین خلیق آدمی ہیں۔ فقط۔ راقم الحروف احمد اللہ سلمہ غفرلہ مدرس مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی۔

شمع توحید کے پروانے

رسالہ شمع توحید کی اشاعت کے لئے ۱۵ تک مندرجہ ذیل اصحاب کی طرف سے مزید چندہ موصول ہوا۔ جزاہم اللہ!
سابقہ پرچہ میں شائع کیا گیا ہے کہ
رسالہ شمع توحید کی کتابت شروع
ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد رسالہ ناظرین کے سامنے چھپ کر آ جائیگا۔ مگر افسوس ہے کہ اس کی اعانت کی رفتار بہت سست ہے۔ پس ہر اہل توحید کو حتی المقدور اس فنڈ کی امداد کرنی چاہئے۔

سابقہ تا ۱۳	۱۶۱-۸-۰
از جناب کفایت اللہ خاں صاحب بریلی	۲-۰-۰
" انجمن اہل حدیث وزیر آباد	۱۰-۰-۰
" بابو کرم الٰہی صاحب کوئٹہ	۲-۰-۰
" سردار محمد صاحب نوشہرہ ورکاں	۱-۰-۰
" حکیم اللہ بخش صاحب جالندھری سلہر	۱-۰-۰
ممبران انجمن اہل حدیث ضلع مظفر پور	۲-۰-۰
انجمن اہل حدیث لائل پور	۱۵-۰-۰
میزان	۱۹۴-۸-۰ روپے

انعام فنڈ | جناب نجیب اللہ خان صاحب از رہا عہ۔ انجمن اہل حدیث جھوا ضلع مظفر پور عہ۔ مولانا عبد النور صاحب مدرسہ دار التکمیل مظفر پور مہ۔

میزان　۱۰۷-۰-۰ روپے

ضرورت مدرس | محمدیہ پرائمری سکول امرتسر کے لئے دو ٹرینڈ مدرسوں کی ضرورت ہے۔ مذہباً اہل حدیث ہوں تو ترجیح دی جائیگی۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کریں محمد عبد اللہ ثانی۔ ہیڈ ماسٹر محمدیہ پرائمری سکول۔ ڈھاب کھٹیکاں

امرتسر

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب | کے لئے از جناب حکیم اللہ بخش صاحب سلہر عہ۔ بابو غلام رسول صاحب گوہاٹی ضلع پشاور عہ۔

اہل حدیث کانفرنس | کے لئے از جناب صوبیدار عبد القادر صاحب لاڑکانہ عہ عبد الحی صاحب کریم پور ضلع بستی للعہ۔ حکیم اللہ بخش صاحب سلہر عہ

مدنی دار الحدیث مدینہ منورہ | کے لئے علی احمد صاحب از بمبئی سے ر۔ معرفت چوہدری بدر الدین صاحب تیجھکلاں صہ۔ حاجی جلال الدین صاحب نوہر ریاست بیکانیر ہعہ عبد الحی صاحب کریم پور للعہ۔ بابو غلام رسول صاحب گوہاٹی عہ۔ حکیم اللہ بخش صاحب سلہر عہ۔

مدرسہ دار الحدیث مکہ مکرمہ | کے لئے از عبد الحی صاحب کریم پور للعہ۔

اشاعت فنڈ | تا ۱۵　۱۴-۷-۳ روپے

یادرفتگان | میرے والد ماجد محمد سعید خان صاحب تاجر عطر قصبہ جائس ضلع رائے بریلی بعارضہ دمہ کچھ عرصہ علیل رہ کر ۱۵۔ شوال کو ظہر کی نماز بستر علالت پر ادا کرتے ہوئے ہچکی آنے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

راقم، معین الدین خان از جائس

ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ

انجمن اہل حدیث سوہدرہ | کی طرف سے مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ کی تحقیق وتفتیش اور اس واقعہ پر خاص توجہ دلانے کے لئے گورنر پنجاب ووزیر اعظم پنجاب کی خدمت میں تار دیئے گئے۔ (سیکرٹری)

خطوط ہمدردی | جناب محمد ظہور شاہ صاحب شاہ آباد مولوی عبد الجلیل صاحب یوسف پور۔ مولوی ابو الحسن صاحب تبتی ازکریں۔ مولانا عبد الرحمن صاحب مظہر مکہ مکرمہ

اپنی کتاب "ازالۃ الخفا" میں مفصل لکھی ہے۔ یہ ہے خلیفہ کے معنی اور اس کی جامع مانع تعریف۔ اسی بنا پر خلیفہ اول (ابوبکر صدیق) کی نسبت روائت ہے کہ خلیفہ ہوتے ہی انہوں نے اپنے پیروؤں سے پوچھا کہ "اگر میں منصب خلافت میں غلطی کروں تو تم کیا کرو گے؟" ایک صحابی نے اٹھ کر کہا کہ ہم آپ کو اس تلوار سے سیدھا کر دینگے۔ خلیفہ ممدوح نے اسکے جواب کی تحسین فرمائی۔

آج اخباروں میں یہ خبر آئی ہے کہ مصر کے جامعہ ازہر نے شاہ فاروق کو خلیفۃ المسلمین تسلیم کر لیا۔ ہم اس خبر کی بابت ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے البتہ مذہبی نقطۂ نگاہ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر شاہ فاروق نے فاروق اول (خلیفہ ثانی) کی طرح احکام کی تنفیذ کی تو چشم ما روشن دل ما شاد۔

اگر ایسا نہ کیا تو ہم سمجھیں گے کہ یہ خلیفہ بھی مثل خلیفہ قادیان کے ہے جن کی شان یہ ہے کہ

نام تو امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ہے مگر ہائیکورٹ کے ایک ہی فیصلے سے جو محض امکانی حیثیت رکھتا ہے خلافت کی نبض بند ہو گئی۔ جس کی تفصیل اسی پرچے میں دوسری جگہ مذکور ہے۔

تصدیق خلافت ہاں ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے کہ خلیفہ قادیان بھی خلیفہ ہیں مگر کس کے؟ وہ اپنا مضاف الیہ خود بتاتے ہیں۔ یعنی خلیفۃ المسیح۔ اور مسیح سے مراد ان کی مرزا صاحب قادیانی ہیں۔ چونکہ خلیفہ کے معنی ہم بتا آئے ہیں کہ وہ منیب کی نیابت میں کام کیا کرتا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی بحیثیت مسیح کیا کرتے تھے۔ کسی سے مخفی نہیں کہ انگریزی حکومت کی خدمت گذاری کرتے تھے۔ بقول خود مرزا صاحب متوفی نے انگریزی حکومت کی خدمت گذارن میں اتنی کتابیں تصنیف کیں جن سے پچاس الماریاں بھر جائیں اسی لئے خلیفہ قادیان نے بھی بقول خود جنگ عظیم کے زمانے میں ہزاروں روپیہ اور سینکڑوں آدمی حکومت کو دے کر اپنی خلافت المسیح کا ثبوت دیا۔ جس کی داد ہم بھی دیتے ہیں۔ انہی معنی میں کہا گیا ہے ؎

وزیرے چنیں شہریارے چناں
جہاں چوں نہ گیرد قرار چناں

احتجاجی جلسہ

یوسف پور ضلع بستی میں قاتلانہ حملہ پر اظہار نفرت کرنے کے لئے احتجاجی جلسہ ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں:-

(۱) ہز ایکسی لینسی سر سکندر حیات خان صاحب گورنر پنجاب جیسے بیدار مغز شخص سے ملتجی ہیں کہ حملہ آور کو جلد از جلد گرفتار کرایا جائے۔

(۲) نیز وہ مقررین جنہوں نے اپنی اشتعال انگیز تقریروں سے مجمع کو اس فعل شنیع پر ابھار کر مجرمانہ اقدام کیا ہے ان پر مقدمہ چلایا جائے۔

(۳) نیز ناپاک حملہ آور کے بروقت پکڑ لئے جانے پر چند آدمیوں کا اُسے رہا کرا دینا کسی بڑی سازش کا نتیجہ ہے۔ اس لئے ان لوگوں پر بھی ارتکاب جرم کی بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جس کا تدارک لازمی ہے۔

مرسلہ:- ابو الجلیل عبد الجلیل پورینوی ناظم مدرسہ اسلامیہ یوسف پور۔ شیوپتی گنج۔ (بستی) ۱۲/۱/۳۸

سرکاری اعلان

پنجاب پراونشل حج کمیٹی کی میعاد ختم ہو جانے پر ایک نئی کمیٹی مرتب کی گئی ہے۔ جو ۱۵ یعنی ۱۰ منتخب اور ۵ حکومت کی جانب سے نامزد کردہ ممبروں پر مشتمل ہوگی جن کے نام درج ذیل ہیں:-

منتخب شدہ (۱) شیخ عبد الغنی ٹھیکیدار حسن آباد راولپنڈی (انجمن اسلامیہ راولپنڈی) (۲) الحاج مولوی فرزند علی قادیان (صدر انجمن احمدیہ قادیان) (۳) شیخ محمد ظہیر الدین وکیل و میونسپل کمشنر انبالہ (انجمن اسلامیہ انبالہ شہر) (۴) خان بہادر حاجی شیخ رحیم بخش ریٹائرڈ سشن جج لاہور (انجمن حمایت اسلام لاہور) (۵) آغا غلام حسن خان بی۔ سی۔ ایس ریٹائرڈ اکبری دروازہ لاہور۔ (۶) خان صاحب چوہدری فضل دین ایم۔ ایل۔ اے گڑھ جہان سنگھ امرتسر (انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور) (۷) مولوی سراج الدین احمد وکیل امرتسر (انجمن اسلامیہ امرتسر) (۸) شیخ محمد دین جان ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور۔ (احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور) (۹) مولوی عبد الحق جامی خلف منیجر مدرسۃ البنات جالندھر شہر (انجمن اشاعت اسلام جالندھر) (۱۰) نواب زادہ فیض محمد خان آنریری مجسٹریٹ ملتان شہر (انجمن اسلامیہ ملتان شہر)

نامزد (۱) نواب شاہ نواز خان آف ممدوٹ ایم۔ ایل۔ اے (۲) خان بہادر نواب حاجی محمد حیات قریشی سی۔ آئی۔ ای۔ (۳) مولوی ثناء اللہ صاحب مالک اخبار اہلحدیث امرتسر (۴) حاجی سید افضال علی حسنی ایم۔ ایل۔ اے۔ ریزیڈنٹ سکرٹری پنجاب یونینسٹ پارٹی لاہور۔ (۵) خان صاحب شیخ فضل الٰہی پی۔ سی۔ ایس۔ ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب۔ لاہور۔ ۱۲۔ جنوری ۱۹۳۸ء)

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

انجینئرنگ سکول رسول ضلع گجرات میں معماری کی جماعت ۱۵ جنوری سے کھول جائے گی۔ نصاب ۵ ماہ کا ہوگا۔ فیس ۴ روپے ۱۰ آنے ماہوار ہوگی۔ خرچ خوراک اس کے علاوہ ہوگا۔ امیدوار کی عمر ۱۵ تا ۱۸ سال ہونی چاہئے۔ درخواست داخلہ پرنسپل کی خدمت میں اصالتاً پیش کی جائے یا بذریعہ ڈاک بھیجی جائے۔

(لاہور۔ مورخہ ۱۲۔ جنوری ۱۹۳۸ء)

"ہندوستان کا دور جدید اور مسلمانوں کا مستقبل"۔

اس کتاب میں ہندوستان میں آنے والے انقلاب کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ اور مسلمانوں کے مستقبل پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸/ علاوہ محصول ڈاک ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

صحت نامہ اغلاط "صلوٰۃ الرسول"

"صلوٰۃ الرسول" مصنفہ خاکسار جس کا ریویو "اہلحدیث" ۲۶۔ نومبر ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا ہے۔ اکثر ناظرین "اہلحدیث" کے پاس موجود ہے۔ اس میں حسب ذیل اغلاط رہ گئی ہیں۔ جن اصحاب کے پاس موجود ہو وہ تصحیح فرمالیں۔

صلوٰۃ الرسول میں نماز کے طریقے۔ ارکان، اوراد مع ترجمہ مفصل درج ہیں۔ ہر رکن پر مفصل بحث ہے۔ ۸/۱۸×۲۲ کے ۱۶۰۔ صفحات۔ قیمت صرف ۸/ محصول ۱/

ملنے کا پتہ:۔ مولوی سراج الدین مدرس مدرسہ دارالسلام مسجد تیلیاں۔ جودھ پور۔ مارواڑ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۴	اَلْعَبْدُ الضَّعِيْفُ	يَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ
٠	٠	عَبْدُ	عَبْدِ
٠	۶	عامل بالحدیث	عاملین بالحدیث
۴	۲۱	دو روایتیں	روایتیں
۶	۹	لَنْ يَّنَالُ اللّٰهُ	لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ
۷	۶	روزہ رکھے رمضان کا	روزے رکھے رمضان کے
٠	۸	کسی	کبھی
٠	۱۱	يَلْبَسُوْا	يَلْبِسُوْا
۱۵	۲	لَوْ شِبْهُكُمْ	لَا تُشَبِّهُكُمْ
۲۰	۶	تَقْطَعُ	تُقْطَعُ
۲۲	۱۱	الْقُرْاٰنِ فَهُوَ	الْقُرْاٰنِ اَجْزَأَتْ فَهُوَ
٠	۱۶	زیادہ کرے	زیادہ نہ کرے
۲۴	۳	الْحَقِّ	الْحَقُّ
۳۱	۱۹	يَفُوْتُ	يُفَوِّتُ
۳۲	۹	٠	٠
۳۵	۱۰	مرضی	زمنی
۴۰	۱۱	فَاَحْمَدِ	فَاحْمَدِ
۴۰	۱۹	کامل کرو	کامل کر
[illegible]	۱۹	اِنَّ مَا هُوَ بَعْدِ	اِنَّمَا هُوَ بَعْدُ
[illegible]	۲۲	حاذم	حازم
[illegible]	[illegible]	عَبْدَ	عَبْدِ
[illegible]	[illegible]	اَلْاَوْلَيْنِهِ	الْاَوْلَيَيْنِ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۸	۴	سنانے	سنائے
٠	۱۹	صَلٰوةُ الظُّهْرِ	صَلٰوةِ الظُّهْرِ
۵۰	۱۴	عَرَفْنَاكَ	عَرَّفْنَاكَ
٠	۱۳	الْوَهَّابِ	الْوَهَّاجِ
۵۱	۱۴	وَلَوْ لَا اَلُوْا	وَلَا اٰلُوْ
۵۲	۱۰	اَرْكُدُ وَاُخِفُّ	اَرْكُدُ وَاُخِفُّ
٠	۱۹	رَسُوْلُ	رَسُوْلِ
۵۴	۹	اُس حدیث	اُس کو حدیث
٠	۲۰	النَّضْرُ	النَّضْرِ
۵۵	۱	کہتے	کہتے تھے
۵۶	۵	نے بھی	نے اِس کا
۶۱	۲۰	سلام کے پھیرنے	سلام پھیرنے
۶۲	۵	ذکر کیا گیا یہ	ذکر کیا یہ
٠	۲۳	فَمَا جَزَأَتْهُ فَهُوَ جَزَأَتْكُمْ	فَمَا جَزَأَتْكُمْ فَهُوَ جَزَأَتْنَا
۶۳	۱۹	زید بن العتاب	زید بن ابی العتاب
۶۴	۱۰	اُن ثقہ	اُن کو ثقہ
۶۶	٠	رکوع رکعت سے	رکوع نماز سے
۶۷	۲۳	سَلَّمَ فَقَدْ اَدْرَكَهَا عون المعبود میں اسی طرح ہے	صحیح یوں ہے مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا
۷۱	۱۰	ثبب	ثبت
۷۲	۱۴	مذہب سے ہر ایک	مذہب ہر ایک
۷۳	۱۰	يَقُوْلُ يُجْزِئُ ثُمَّ	يَقُوْلُ لَا يُجْزِئُ ثُمَّ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۶	۲	اَبُوْ عَاتِبَةُ	اَبُوْ عَاتِبَةِ
۷۷	۱۲/۱۴	دیکھے نہیں گئے	دیکھے نہیں
٠	۱۳/۱۴	رکعت دیکھے نہیں گئے	رکعت دیکھے نہیں
٠	۱۸/۱۹	ہیں حضرت	ہیں اور حضرت
۸۱	۱۷	الْخُدْرِيُّ	الْخُدْرِيِّ
۸۳	۳	يَغْبِطُوْنِيْ	يُغْبِطُوْنِيْ
۸۶	۱۴/۱۵	يَتَنَزَّهُ مُنْذُ میں کے زیر	يَتَنَزَّهُ مُنْذُ میں کے پیش
۹۶	۱۰	زالمعاد	زادالمعاد
۹۷	۱۶	اِنَّ الْوَتْفَ	اِنَّ الْوَقْفَ
۹۸	۱۱	مَقَاطِعَ	مَقَاطِعُ
۹۹	۲۲	آہت	آیت
۱۰۲	۱۵	کہتے ہیں	کہتی ہیں
۱۰۴	۴	طرفوں	حرفوں
۱۰۶	۴	الضَّاد	الضَّادِ
٠	۹	وَالضَّادِ	وَالضَّادُ
۱۱۳	۲	قَوْرًا	قُوْرٌ
۱۱۹	۶	الْحَضْرَمِيَّ	الْحَضْرَمِيِّ
۱۲۰	۱	سَفْيَانَ	سُفْيَانُ
٠	۹	عَبْدُ اللّٰهِ	عَبْدِ اللّٰهِ
٠	۱۰	اَحْمَدُ بْنِ	اَحْمَدُ بْنُ
٠	٠	اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنِ	اَبُوْ مُحَمَّدٍ بْنُ
۱۳۱	۳	رعایت اس کو	روایت کیا اس کو
۱۳۴/۱۳۶	۱	کیا احمد نے	کیا اس کو احمد نے
۱۳۷	۲۰	سامتی	ساتھ ہی
۱۳۹	۵	بِاِسْنَادِ اُخَرَ	بِاِسْنَادٍ اٰخَرَ
۱۴۱	۱۱	امام	ام
۱۴۲	۱۲	اُوْ مَا	اَوْ مَا
٠	۱۶	لکھتے تھے	کہتے تھے
۱۴۵	۲۱	بھی	ہی
۱۴۷	۱۸	پڑھیو	بڑھیو
۱۵۰	۷	ابوہریرہ	علاء بن حضرمی
۱۵۱	۱	میں سے بہت	میں بہت

بہت ضروری ہے

نمونہ منگاکر پہلے تجربہ کر لیجئے

آزمائش شرط ہے۔

قوت مردمی کا شرطیہ علاج

۲۱

اگرچہ اشتہاری دعاوں نے آپ کو بالکل بدظن کر دیا ہے۔ لیکن ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلا مقوی نمبر۱ و دوا مروارید میں مشرف دس روز کے لئے بطور نمونہ طلب کیجئے۔ انشاء اللہ اس قلیل مدت میں آپ کو کافی طور پر فائدہ محسوس ہوگا اور اس کے حیرت انگیز اثر کے آپ خود قائل ہو جائینگے۔ پھر اس وقت آپ پورا بکس یا نصف بکس منگا کر استعمال کریں۔ گنجائش کے ساتھ یہ شرائط آنا ضروری ہے:۔

شرط اول۔ دوا کو ناجائز کام کے لئے استعمال نہیں کرونگا۔ شرط دوم۔ حسب تحریر دوا باقاعدہ استعمال کرونگا۔ شرط سوم۔ تا اختتام دوا پرہیز قائم رکھونگا۔ قیمت نمونہ ایک روپیہ چودہ آنہ (عہ۱) نصف بکس تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ۳) پورا بکس سات روپیہ مع محصول ڈاک۔ غیر ملکی احباب کل قیمت و محصول ڈاک پیشگی روانہ کریں۔ حوالہ اخبار کا ضرور دیجئے۔ فہرست دوا خانہ مفت طلب کیجئے۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ارسال فرمائیے۔

طلا مقوی نمبر۱

مجلوقوں اور کمزوروں کے لئے ایک بہترین چیز ہے۔ عضو مخصوص کی جملہ خرابیاں۔ کجی۔ لاغری سستی وغیرہ سب اس سے دور ہو جاتی ہیں۔ اسکے چند روزہ استعمال سے بالکل ناکارہ اور مایوس مریض شاد اور بامراد ہو جاتا ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

قیمت فی شیشی تین روپے (عہ۳)

دوا مروارید نمبر۳

قوت باہ کے مریضوں کے لئے آب حیات کا کام دینے والی ایک بے نظیر دوا ہے۔ بے حد مقوی باہ اور دافع سرعت انزال ہے۔ پورے خوراک ایک مرتبہ متصل پرہیز کے ساتھ استعمال کر کے قدرت خداوندی کا کرشمہ دیکھئے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ کشتہ جات اور مضر اشیاء سے مبرا ہے۔

قیمت چالیس خوراک چار روپیہ (للعہ)

ملنے کا پتہ:۔ منیجر انصاری دوا خانہ رجسٹرڈ مقام مئو ائمہ ضلع الہ آباد یوپی

۹

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

بے کار نہ بیٹھو

۲۰

کاتی نفع مفت کی شہرت اور خلق خدا کی دعا حاصل کرو۔

چونکہ نمونیا و چیچک کی بیماری میں سینکڑوں بچے ہر سال مرتے رہتے ہیں۔ لہذا بیس سال کی جانفشانی سے صدہا مریضوں پر کامیاب تجربہ کا اعلان ہے کہ نمونیا و چیچک کی اکسیر دوا کھلانے سے چیچک نہیں نکلتی اور نمونیا کو جلد آرام ہو جاتا ہے قیمت فی پیکٹ ۸ر ہے بے کار اصحاب کیلئے زریں موقعہ ہے کہ آج ہی دو روپے آٹھ آنے کا منی آرڈر کر دیں ہم الکوہ ۲۵ فیصدی کمیشن سے مال پہنچا دینگے سو وہ اپنے اپنے مقام پر اس کامیاب دوا سے بچوں کی بیش قدر خدمت انجام دیکر بیکاری کو دھکے دیں۔ دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہئے۔ پتہ پورا اور صاف تحریر کریں ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر اکسیری دوا خانہ شاہجہان پور ضلع میرٹھ

عالم

کباب مرزا

جس میں مرزا صاحب قادیانی کی مشہور و معروف پیش گوئی متعلقہ "عالم کباب" پر مفصل بحث کر کے اسکو غلط ثابت کیا ہے۔ نیز اسی ضمن میں مرزا صاحب کے متعدد کذب و مغالطے بھی دکھائے گئے ہیں۔ قیمت فی نسخہ مع محصول ڈاک ۱۰ر اشاعتی و تبلیغی انجمنوں کو ایک روپیہ کے سولہ (۱۶) محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

صحت و تندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔

قیمت فی ڈبہ ۸ر۔ محصول ڈاک ۲ر۔ نمونہ ۴ر

پتہ:۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

خیر الکلام۔ فاتحہ خلف الامام کی فرضیت ثابت کی ہے۔ قیمت ۸ر علاوہ محصول۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ترجمان وہابیہ۔ مصنفہ نواب صدیق حسن خاں مرحوم۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے " ۸ عہ
عام خریداران سے " ۵ عہ
" " ششماہی ۳ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

(۲۲۹)

امرتسر ۲۵۔ ذیقعد ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۸۔ جنوری ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

جذبات مسلم

بر حملہ قاتلانہ

(از ایس۔ اے۔ مجید مسلم۔ شہر فیروزپور)

حیف کیا سوجھی یہ قمر الدین بد اطوار کو
سنت نبوی کے دشمن بدعتی خونخوار کو

خدمت اسلام پر ہے وقف جس کی زندگی
قتل وہ کرنے لگا اس مرد نیک و کار کو

"الفقیہ" کہہ دے یہ ساکن کوٹلی لوہار کو
الہڑوی مسعود کو ملا محمد یار کو

رب اکبر خود محافظ ہے ثناء اللہ کا
بد نظر سے دیکھ لے جرأت ہے کس عیار کو

دل کی آنکھیں کھول کر دیکھو اگر قرآن میں
پاؤ گے جلوہ فگن توحید کے انوار کو

نور و تاریکی میں ہرگز کر نہیں سکتا تمیز،
زیب تن جس نے کیا ہے شرک کے زنار کو

ہو دعا یہ مسلم عاصی کی یا رب مستجاب
حملہ آور جلد پہنچے کیفر کردار کو

فہرست مضامین

جذبات مسلم - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - - ص۲
اصل مطلع ایک ہے یا دو؟ - - - - ص۳
قادیانی مشن (تبصرہ بر تذکرہ) - - - - ص۴
درس عمل - - - - - - - ص۶
گداگری اور زکوٰۃ - - - - - ص۹
مذاکرہ علمیہ بابت حرف حق - - - - ص۱۰
قابل توجہ جماعت اہل حدیث - - - - ص۱۱
تصدیق الحدیث (شخصیت پرستی کا جواب) - ص۱۱
فتاوے - - - - - - ص۱۳
متفرقات - - - - - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵۔ اشتہارات - - - ص۱۶-۲۰

ثبوت قربانی گاؤ۔ اس رسالہ میں قرآن و حدیث، ہندوؤں اور آریوں کے وید۔ شاستر۔ رامائن۔ مہابھارت اور تورات و انجیل سے گائے کی قربانی کا ثبوت دیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۵۔ ذی قعدہ ۱۳۵۶ھ

اصل مطاع ایک ہے یا دو؟

امرتسری منکرین حدیث کی چند خصوصیتیں ہیں:۔

(۱) جھوٹ بولنا افترا کرنا۔ (۲) اصل مبحث سے طرح دے جانا۔ (۳) سب سے بڑی بات یہ کہ قائل اور مخاطب کی بات سمجھنے پر توجہ نہ کرنا اور اس کے کلام کو بگاڑ کر اپنے حلقۂ اثر میں مخاطب کے حق میں بُرا اثر پیدا کرنا۔

یہ ہمارے دعوے ہیں جن کا ثبوت ہمارے ذمے ہے۔ جھوٹ اور افترا کا ثبوت ہم بارہا دے چکے ہیں کہ ان کا جھوٹ اور افترا امام المحدثین امام بخاریؒ کی ذات تک بھی پہنچ چکا ہے۔ بحوالہ تصنیف عمر کریم پٹنوی امام بخاری کو جھوٹا لکھ کر اپنا اعمال نامہ خراب کر چکے ہیں۔ اسیطرح اخبار الفقیہ سے مضمون نقل کر کے خاکسار ایڈیٹر اہلحدیث کو بدنام کرتے ہیں۔ کیا وہ ہمیں بھی اجازت دینگے کہ ہم بھی امرتسری تحریرات بہائیہ ان کے حق میں نقل کر دیا کریں۔ دیدہ باید۔

مبحث سے طرح دے جانے کا ثبوت آج ہم پیش کرتے ہیں ناظرین کرام تکلیف فرما کر اخبار "اہلحدیث" ۱۷۔ دسمبر ۳۷ء کا صفحہ ۹ سامنے رکھ کر مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ فرمائیں:۔

"امرتسری جماعت منکرینِ حدیث سے ہمیں یہ شکایت ہمیشہ سے ہے کہ ان کی زبان اور قلم صداقت سے آشنا نہیں۔ جماعت اہل حدیث خصوصاً خاکسار مدیر "اہلحدیث" کے حق میں اکثر کذب و افترا سے کام لیتے رہتے ہیں۔ ایک دفعہ تو اتنی جرأت کی تھی کہ نواب سراج الدین صاحب سائل دہلوی کو بھی کذب بیانی سے آلودہ کر دیا تھا جس کا پول نواب صاحب نے جلد ہی کھول دیا۔ (جزاہ اللہ)

تعجب ہے کہ یہ پارٹی تبلیغ قرآن کا دعویٰ کرتی ہے اور اپنا نام امت مسلمہ کہتی ہے۔ خدا جانے اخلاقی پہلو سے اس قدر کیوں گر گئی ہے کہ بہتان طرازی اس کا شیوہ ہو گیا ہے۔ ہم کئی دفعہ اظہار کر چکے ہیں کہ ہمیں ان کی کذب بیانی پر رہ رہ کر تعجب کی بجائے رونا آتا ہے۔ شاید ترک حدیث سے ان کو یہ سزا ملی ہے کہ صدق مقال سے بھی محروم کئے گئے ہیں۔ گذشتہ بہتانات کے علاوہ ایک جدید بہتان ہم ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں۔

چنانچہ نامہ نگار لکھتا ہے:۔

"مولوی صاحب حضور علیہ السلام کو نہ امت مسلمہ کی طرح پورا بشر مانتے ہیں نہ بریلویوں کی مانند کامل خدا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نہ ادھر کے ہیں نہ ادھر کے۔ بلکہ اہل حدیث کی اکثر جماعتیں بھی آپ سے سخت اختلاف رکھتی ہیں۔ آپ احناف کے سامنے کھڑے ہو کر بالکل ہمارے مسلمہ قرآنی عقائد کی تبلیغ فرماتے ہیں اور ہماری طرف متوجہ ہو کر نیم بریلوی خیالات کی حمایت کرتے ہیں۔ آپ کی اکثر تحریریں اور تقریریں اس پر شاہد ہیں کہ آپ دو اصل مطاع، دو احکم الحاکمین اور دو منتہائے سوال تسلیم کرتے ہیں۔ جس میں ذرا بالغیر و بالذات کی پچر لگا دیتے ہیں۔"

(بلاغ امرتسر بابت دسمبر ۳۷ء)

اہلحدیث: افترا نویس اگر اپنے دعوے میں سچا ہے تو وہ ہماری اکثر تحریریں اور تقریریں پیش کرے جو اتنے بڑے دعوے کی مثبت ہوں۔ جو اس نے اس عبارت میں کیا ہے۔ ورنہ ہمیں اجازت دے کہ ہم اس کے حق میں یہ آیت پڑھیں:۔

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا

سن رکھیں ہم حضور علیہ السلام کو اسی طرح کا بشر مانتے ہیں جس طرح خدا نے آپ کی معرفت ہمیں بتایا ہے:۔ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا (بنی اسرائیل)

(اہلحدیث ۱۷۔ دسمبر ۳۷ء)

اہلحدیث: ناظرین اس عبارت کو ملاحظہ فرمائیں کہ ہمارا مطالبہ ایڈیٹر "بلاغ" سے کیا ہے۔ یہی نہ کہ مولوی صاحب (اہلحدیث) حضور علیہ السلام کو نہ پورا بشر مانتے ہیں نہ بریلویوں کی مانند کامل خدا، آپ کی اکثر تحریریں اور تقریریں اس پر شاہد ہیں" اس کا ثبوت "بلاغ" سے طلب کیا گیا تھا اور اسی افترا پر آیت موصوفہ لکھی گئی تھی چاہئے تو یہ تھا کہ ہم سے نہیں، پبلک کی شرم سے نہیں آیت مرقومہ کے وعید سے ڈر کر اپنے دعویٰ (افترا) کا ثبوت دیتے یا اسے واپس لیتے۔ مگر ثبوت دینے کی بجائے کیا تو یہ کیا کہ اصل مبحث (ہمارے مطالبہ) سے روگرداں ہو کر لکھتے ہیں:۔

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۲۴- جنوری ۱۹۳۸ء

—— بلدیہ امرتسر کے محکمہ پیدائش اموات کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۲۰تا ۲۲- جنوری ۴۹ بچے پیدا ہوئے اور ۹۴- اموات واقع ہوئیں۔

—— مقدمہ مقبن بلدیہ امرتسر ۲۹- جنوری کو پیش ہوگا

—— امرتسر زنانہ انٹرمیڈیٹ یکم اپریل ۱۹۳۸ء سے ڈگری کالج کر دیا جائیگا اور محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ کو پرنسپل مقرر کیا جائیگا۔

—— لاہور احرار کی طرف سے مسجد شہید گنج کے سلسلے میں سول نافرمانی جاری ہے۔ بیرونجات سے جتھے آرہے ہیں

—— ۱۹- جنوری کو پنڈت جواہر لال نہرو، ڈاکٹر محمد عالم کے مقدمہ میں جو انہوں نے ایڈیٹر سول ملٹری گزٹ اور نواب احمد یار خان دولتانہ کے برخلاف دائر کر رکھا ہے شہادت کے لئے آئے۔ دوران قیام میں آپنے سر سکندر حیات خان صاحب سے بھی طویل ملاقات کی۔

—— لاہور کے سیتلا مندر میں اچھوتوں کا داخلہ بند تھا۔ اچھوتوں نے مندر میں داخلہ حاصل کرنے کے لئے ستیہ آگرہ کرنے کا اعلان کیا۔ چنانچہ ۲۱ جنوری کو مندر کے مہنت صاحب نے اچھوتوں کو مندر میں داخل ہونے کی اجازت دیدی۔

—— ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے پنجاب اسمبلی ہال کے ایک ایک میل کے فاصلہ پر ۲۲- جنوری سے ۳۱ جنوری تک دفعہ ۱۴۴ نافذ کردی ہے۔ کیونکہ قیدیوں کو آزاد کرانے والی کمیٹی اور دیگر بعض مجالس ایک جلوس نکالنا چاہتی ہیں جو اسمبلی ہال کی طرف مارچ کریگا

—— معلوم ہوا ہے کہ وزیرستان میں قبائلی سرگرمیاں باوجود برف باری کے جاری ہیں۔ اس لئے سرکاری فوجیں پھر وزیرستان بھیجی جارہی ہیں۔

—— صوبہ سرحد کے مختلف حصوں میں چیچک کا بہت زور ہے۔

—— بلدیہ لائلپور نے اہل شہر پر ۱/۲ ۶۰ ہزار روپیہ

ہاؤس ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— لندن کے ایک اخبار میں شائع ہوا ہے کہ نجد کی سرحد پر ایک کنواں کھودتے ہوئے حکومت یمن کو ۵ کروڑ پونڈ کی مالیت کے قریب خزانہ ملا جسمیں زر و جواہرات تھے۔

—— حکومت امریکہ نے اپنی جنگی طاقت کو مضبوط کرنے کے لئے بحری اسلحہ کیلئے ۱/۲ ۵۵ کروڑ ڈالر منظور کئے ہیں۔

—— قاہرہ کی اطلاع ہے کہ ۲۰- جنوری کو شاہ فاروق فرمانروائے مصر کی شادی فریدہ ذوالفقار سے ہوگئی۔ نکاح کے اختتام پر ۱۰۱- توپوں کی سلامی دی گئی۔

ناظرین نوٹ کرلیں

(۱) آیندہ پرچہ میں حساب دوستاں درج کیا جائیگا اسے ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) عید اضحیٰ کے موقعہ پر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے لئے

عیدآنہ فنڈ

کو یاد رکھیں۔

(۳) محرم اور تعزیہ۔ ایک تبلیغی اشتہار اشاعت فنڈ سے شائع کیا جائیگا جہاں جہاں ضرورت ہو وہاں کے احباب تعداد مطلوبہ سے عید اضحیٰ تک اطلاع بھیجدیں تاکہ حسب ضرورت چھپوایا جائے محصول ڈاک واشاعت فنڈ کے لئے اعلان کردیا جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— ایک ہسپانوی خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ بارسلونا پر باغیوں نے ہوائی جہازوں کے ذریعہ زبردست بمباری کی تقریباً ایک سو آدمی ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے

نشان حج اور مرزا جس میں بدلائل ثابت کیا ہے کہ مسیح موعود کی زبردست پہچان یہ ہے کہ وہ حج کریگے۔ مرزا صاحب نے چونکہ حج نہیں کیا اس لئے وہ مسیح موعود نہیں ہوسکتے۔ اصل قیمت ۳/ رعایتی قیمت ۱/ پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

(بقیہ متفرقات)

غریب فنڈ از جناب منشی عبد المجید صاحب احمد آباد ۵/ حکیم غلام محمد صاحب ڈھاکہ ۴/ حکیم اللہ بخش صاحب جالندھری سلچر ۸/ عبد الحی صاحب کریم پوری۔ بابو غلام رسول صاحب گوپالی ۸/۔ از فتوی فنڈ ۱۴/ جملہ ۴۶/ بذمہ فنڈ ۳/ بقایا ۴۳/ از سائلین (۴۳) عبد العزیز جودھپور ۳/ (۴۵) عبد الرحمن رتن پوری۔ (۴۶) عبد اللہ ملک پوری۔ میزان ۶/۔ سائلین مذکورہ بالا کے نام ایک ایک سال کے لئے اہلحدیث جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۹/

وصولی داخلہ (۹۱) بشیر احمد مدراس۔ (۹۲) سید عبد الرؤف دہلی۔ (۹۳) محمد عبد اللہ بیرنگر (۹۴) قاضی عبد الحمید بھٹویہ۔ (۹۵) عبد الرحمن ہاشمی بابرغانوی۔ (۹۶) عزیز الرحمن لال گولہ۔ (۹۷) عبد الرؤف بھوجپال (۹۸) محمد خان مونگ۔ (۹۹) محمد کیقباد بربردا۔

۶۳- سائلین اور ہیں ناظرین غریب فنڈ کی امداد فرماکر ان غرباء کے نام اخبار جاری کرادیں۔

مضامین آمدہ مولوی مصطفیٰ خان صاحب۔ جناب شجاع الدین خان صاحب۔ مولوی محمد شفیع صاحب محمد عبد السلام صاحب۔ محمد عبد الصمد صاحب۔ مولوی ثناء اللہ صاحب۔ ذاکر صاحب انصاری۔ نسیم صاحب آئمی۔ ابو الفضل محمد افضل صاحب۔

۳۰- ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ تک

حیرت انگیز رعایت

آئمہ تلبیس

جس میں زمانہ رسالت سے لیکر موجودہ زمانہ تک کے جھوٹے نبیوں۔ مجددوں اور ولیوں کے حالات نہایت مفصل طور پر لکھے ہیں۔ آج ہی منگوا کر لطف حاصل کریں پھر یہ موقع حاصل نہیں ہوگا۔ اصل قیمت ۱۲/ رعایتی ۸/ محصول ڈاک ۹/ منگوانے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تو مرزا صاحب نے بکمال اخلاق مسیحانہ یہ عذر بیان کیا ہے:-
" مولوی ثناء اللہ صاحب کی عادت ہے کہ ابوجہلی مادہ کے جوش سے انکار کے لئے پٹے حیلے پیش کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ اہلحدیث ۸- فروری ۱۹۰۸ء میں لکھ دیا کہ مولوی عبدالکریم کے صحت یاب ہونے کی نسبت الہام ہُوا تھا مگر وہ فوت ہوگیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب ہمیں بتادیں کہ اگر مولوی عبدالکریم کے صحت یاب ہونے کی نسبت الہام ہوچکا ہے تو پھر یہ الہامات جو اخبار بدر اور الحکم میں شائع ہوچکے ہیں کس کی نسبت تھے۔ (۱) کفن میں لپیٹا گیا (۲) ۴۷ سال کی عمر انا للہ (۳) اس نے اچھا ہونا ہی نہیں تھا (۴) ان المنایا لا تطیش سہامھا یعنی موتوں کے تیر ٹل نہیں سکتے۔ یہ سب الہام مولوی عبدالکریم کی نسبت تھے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۲۶)

ناظرین کرام! مرزا صاحب کے اس عذر کا جواب بقلم مؤلف ملاحظہ کرنے سے پیشتر مرزا جی کے الفاظ ذیل پڑھیں:-
" قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیا اور سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے۔ سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں" الخ
(حاشیہ ص۴ استفتاء مصنفہ مرزا صاحب)

اس کے قانون قدرت کے ماتحت مرزا صاحب کے اقوال ذیل ملاحظہ ہوں:-
" سینتالیس سال کی عمر انا للہ۔ اس سے دوسرے دن ۳- ستمبر ۱۹۰۵ء کو ایک شخص کا خط آیا۔ جس میں اپنی بدکاریوں پر افسوس کر کے لکھا ہے اب میری عمر سینتالیس ۴۷ - ال انا للہ وانا الیہ راجعون۔
(حضرت صاحب نے) فرمایا کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ خط باہر سے آنے والا ہوتا اسکے مضمون کی پہلے ہی خبر دی جاتی ہے ...... حضرت مولوی عبدالکریم کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے ۹- ستمبر کو فرمایا۔ مجھے بہت ہی فکر تھا کہ بعض الہامات متوحش تھے آج میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ بعض وقت ترتیب کے لحاظ سے پہلے یا پیچھے ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ ان الہامات کی ترتیب اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں یہ ڈالی کہ ایسے الہامات جیسے کفن میں لپیٹا گیا۔ ان المنایا لا تطیش سہامھا اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ قضا و قدر تو ایسی ہی تھی مگر اللہ تعالےٰ نے رد بلا کر دیا۔" (ملخصاً بلفظہ الحکم ۱۰- ستمبر ۱۹۰۵ء ص۱۲)

اس تحریر سے ظاہر ہے کہ ۴۷ سال کی عمر والا الہام تو کسی اور شخص سے متعلق تھا۔ جسے مرزا جی نے محض دروغگوئی کرتے ہوئے تتمہ حقیقۃ الوحی میں مولوی عبدالکریم کے حق میں ظاہر کیا اور دوسرے الہام یعنی کفن میں لپیٹا گیا اور موتوں کے تیر ٹلا نہیں جاتے یہ بفضل الٰہی رد ہوگئے رہ گیا ایک الہام جسے مرزا صاحب نے تتمہ حقیقۃ الوحی کی عبارت میں تیسرے نمبر پر پیش کیا ہے۔ "اس نے اچھا ہونا ہی نہیں تھا" سو ان الفاظ کا کوئی الہام مرزا صاحب کا نہیں البتہ مولوی عبدالکریم کی مرض وفات سے بحساب مصنف البشریٰ ۲ ماہ قبل اور بحساب جامعین تذکرہ چار ماہ پہلے یہ الہام سنایا تھا:-
" خدا نے اس کو اچھا کرنا ہی نہیں تھا۔ بے نیازی کے کام ہیں اعجاز المسیح" (البشریٰ ص۹۹۔ تذکرہ ص۵۰)

ساتھ ہی اسکی تشریح و تعیین بھی کی گئی ہے کہ
" ہماری جماعت کے چار آدمیوں میں سے ایک کے متعلق یہ الہام ہُوا ... گویا تقدیر مبرم تھی مگر معجزہ مسیح ہے کہ خدا نے اسکو اچھا کردیا۔"
(البشریٰ ص۹۹)

برادران! غور فرمائیے۔ مرزا جی نے جو چار الہام پیش کئے تھے ان میں دو تو غیروں کے متعلق ہیں اور باقی دو خود مرزا صاحب نے بتفہیم الٰہی "رد بلا" کر دیئے۔ اور مولوی عبدالکریم کی صحت کی بشارت دی۔ میں ان احمدی اصحاب سے جن کے دل میں کچھ بھی خدا کا خوف، عاقبت کا ڈر، حیات بعد الموت کا ایمان ہے خدا کے نام پر دعوت کرتا ہوں کہ وہ ازراہ انصاف بتائیں کہ جس صورت میں مرزا صاحب خود بالقاء الٰہی" ان سب کے الہامات کو مردود و منسوخ قرار دے چکے تھے۔ پھر انہوں نے مولانا ثناء اللہ صاحب کے جواب میں "ابوجہل مفتری" کے الفاظ میں دوبارہ انہی مردودہ الہامات کو کیوں پیش کیا؟ کیا انصاف، دیانت، عدل، ایمان، مسیحیت، نبوت اسی کا نام ہے؟ انصاف! انصاف! انصاف! احمدیو! تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

ناظرین کرام! یہاں تک مرزا صاحب کی غلط بیانی کا تذکرہ ہُوا۔ اب سنئے جامعین تذکرہ کی دیانت۔ ہمارا گمان تھا کہ مرزا صاحب کو تو اپنی مسیحیت کو محفوظ رکھنا تھا۔ اس لئے اگر انہوں نے اپنے منسوخ و مردود شدہ الہامات کو دوبارہ پیش کر کے غلطی پھیلانے کی کوشش کی تو وہ ایک حد تک معذور ہیں۔ مثل مشہور ہے:-
مرتا کیا نہ کرتا

مگر جامعین الہامات مرزا کو کیا پڑی ہے کہ وہ اس قسم کی بددیانتی کریں۔ اگر بعض خاص اغراض کے ماتحت وہ مرزا سے علیحدہ نہیں ہو سکتے تو بھی وہ اور کئی قسم کی تاویلات کر سکتے تھے۔ آخر پہلے بھی تو ان لوگوں نے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کو پس پشت ڈالتے ہوئے بلکہ بازیچہ اطفال ٹھہراتے ہوئے مسیح ابن مریم سے مراد غلام احمد بن چراغ بی بی اور دمشق سے مراد قادیان اور زرد کپڑوں سے مراد دو بیماریاں اور فرشتوں سے مراد دو آدمی وغیرہ وغیرہ صدہا تحریفات کو تسلیم کر لیا ہے۔ اسی طرح اس جگہ بھی کچھ اناپ شناپ لکھ دیتے۔ مگر شاباش ہے ان حواریان مسیح کے کہ انہوں نے اپنے پیشوا کے نقش قدم پر ہر مٹنے میں ہی برخورداری دیکھی۔ چنانچہ تذکرہ ص۵۱۹ پر الہامات مرزا۔ رد بلا۔ موتوں کے تیر۔ کفن میں لپیٹا گیا وغیرہ درج ہیں حاشیہ میں لکھ دیا کہ
" مولوی عبدالکریم کی وفات کی اطلاع ہے"
مگر کیا مجال کہ بھول کر بھی ان تحریروں میں سے کسی کا ذکر کیا ہو جن میں ان الہامات کو مردود و منسوخ قرار دیا ہے کہتے ہیں کہ کبوتر بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتا ہے

" الحمدللہ ! اب آپ (اڈیٹر اہلحدیث) اپنے پرانے دواصل مطاعوں والے عقیدے کی نسبت بھی اپنی طرف گوارا نہیں کرتے۔ گذشتہ "بلاغ" کے صفحہ پر ہم نے لکھا تھا کہ آپ دواصل مطاع وغیرہ تسلیم کرتے ہیں۔ اس پر آپ خفا ہیں اور اس عقیدے کو اپنی ذات پر افترا کہتے ہیں۔"

(بلاغ بابت جنوری ۳۸ء صفحہ)

اہلحدیث | اللہ رے شوخی ! ہم نے اپنے مطالبے کی ساری عبارت مع عبارت بلاغ نقل کر دی ہے، ناظرین بغور ملاحظہ کرکے انصاف فرمائیں کہ بلاغ نے اصل مبحث سے طرح دی ہے کہ نہیں۔ کیوں ؟

وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۝

امیر امت مسلمہ | اس جماعت نے جس کا یہ رسالہ بلاغ ہے۔ میاں مولا بخش سوداگر صابون کو اپنا امیر مقرر کیا ہوا ہے۔ اگر امیر بمعنی حاکم ہے تو ہم ان امیر صاحب کی توجہ اس طرف منعطف کراتے ہیں کہ وہ اس معاملے میں فیصلہ دیں کہ ہمارا مطالبہ کیا ہے اور اڈیٹر بلاغ کا جواب کیا ہے اگر وہ فیصلہ نہ دینگے تو یاد رکھیں ؎

اگر تو مے ندہی داد روزِ دادے ہست

نوٹ | دواصل مطاع کی بحث اگلے ہفتے آئیگی انشاء اللہ !

فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ۝

قادیانی مشن

تبصرہ بہ تذکرہ

(مرقومہ منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری۔)

اس مضمون کی ایک قسط ۱۴ جنوری کے اہلحدیث میں درج ہو چکی ہے۔ آج دوسری قسط ملاحظہ فرمادیں :-

مرزائیوں نے مرزا صاحب کے جملہ الہامات کو ایک ضخیم کتاب "تذکرہ" نامی میں جمع کیا ہے۔ چونکہ انہوں نے جگہ بہ جگہ خیانت سے کام لیا ہے اس لئے ان کی اصلاح کے لئے اس سلسلہ مضامین کا اجرا ہوا

نوٹ | مولوی عبدالکریم احمدی سیالکوٹی امام الصلوٰۃ مرزا کے متعلق اکثر الہامات میں جامعین تذکرہ نے خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔ جس کا مفصل ذکر کرنے سے پیشتر میں نے مناسب سمجھا ہے کہ مولوی صاحب مذکور کا مختصر سا تعارف کرادوں۔ اس ضمن میں حضرت استاذی المکرم مولانا فاتح قادیان اور جناب مرزا صاحب متوفی کی ایک چھوٹی سی جنگی جھڑپ - ثنائی فتح - قادیانی مسیح کی ذلیل کن پسپائی کا نظارہ عجیب دلچسپی پیدا کریگا۔ انشاء اللہ !

قارئین کرام بغور ملاحظہ فرمائیں۔

قادیانی قصر نبوت کا نقشہ جن ماہرین فن "معماران نبوت" کے دماغوں نے ایجاد کیا اور اس میں دن بدن نئی نئی گلکاری اور آرائش و زیبائش کا اضافہ کیا ان میں ایک مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بھی تھے یہ صاحب اگرچہ جسمانی حالت کے لحاظ سے بقول مرزا صاحب

" ایک ٹانگ میں کچھ کمزوری اور ایک آنکھ کی بصارت میں خلل" رکھتے تھے۔ مگر اپنے ذی علم، فاتح لقاظ ولسان بلکہ جادو بیان کہا جائے تو بہت ہی درست ہے سیالکوٹ ہی نہیں بیسیوں مقامات کے سادہ لوح انسان انہی کی دعوال دھار تقاریر و تحاریر جاذب قلب اور کاوش روت مکتوبات سے مسحور ہو کر احمدیت کے جنت نا بجر میں مجلس بجلس کر فنا ہو گئے۔ انا للہ !

یہ صاحب اپنی شوخ گوئی اور تیز رقمی کی وجہ سے عند المرزا و اصحابہ قابل صد تکریم ہستی تھے۔ اخص الخواص حواری ہونے کے علاوہ مرزا صاحب کے امام الصلوٰۃ بھی تھے۔ ان کے خیالات و اعتقادات ابتدا سے ہی جبکہ وہ قادیانی نبوت کی زینت محفل نہ تھے غیر قابل تعریف تھے وہ خود راقم ہیں کہ

" میں قرآن پڑھتا، اخلاقی وعظیں کرتا، لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈراتا، نواہی سے بچنے کی تاکیدیں کرتا مگر میرا نفس ہمیشہ مجھے ملامتیں کرتا کہ لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون۔ میں دوسروں کو رولاتا خود نہ روتا۔ اوروں کو ناکردنی اور ناگفتنی امور سے ہٹاتا پر خود نہ ہٹتا " (مکتوب عبدالکریم بنام نصراللہ خاں)

اس بیان سے مولوی صاحب کی ایمانی حالت عیاں بلکہ عریاں نظر آ رہی ہے۔ قادیان آنے سے پیشتر مالی حالت یہ تھی کہ :-

" دس پندرہ روپے ماہوار پر مدرس تھے۔"

(الحکم ص۲ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

مولوی نورالدین سے حسن عقیدت تھی ان کے کہنے سننے سے مرزائیت کو اختیار کیا پھر تو یکبارگی آڈ بھگت "بارگاہ رسالت" میں مشیران خاص کے زمرہ میں شمار کئے گئے۔ "یک رنگ دوست" کا خطاب ملا۔ آخر خدائی پکڑ وارد ہوئی۔ اور ذیابیطس میں مبتلا ہوئے۔ کامل ایک سال تک تکلیف اٹھا کر کاربنکل پھر ذات الجنب بآخر ۱۰۴ درجہ کے بخار سے اس دارالعمل سے گزر کر دارالجزا میں داخل کئے گئے

آہ ! ؎ زندگانی مایۂ جاودانی نیست

ان مولوی صاحب کی صحت کے متعلق قادیانی مسیح بکثرت پیشگوئیاں کر رکھی تھیں۔ (مفصل دیکھو محمدیہ پاکٹ بک ص۴۲ تا ص۴۴) چونکہ مرزا صاحب حسب عادت شریفہ صحت اور موت دونوں قسم کے الہامات کا ذخیرہ کرتے تھے تاکہ جائے اعتذار و مقام فرار رہے۔ آپنے اس جگہ بھی وہی طریق اختیار کیا۔ ایک طرف مولوی مذکور کے تندرست ہوجانے کے الہام اور دوسری طرف موت کے گول مول الہام ساتھ ساتھ سناتے رہے کہ داشتہ آید بکار۔ چنانچہ بعد وفات مولوی عبدالکریم حضرت مولانا محمد ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان نے مرزا جی کو ان کی پیشگوئیوں کے غلط نکلنے کی طرف توجہ

اسلاف کی یہ کیفیت تھی کہ جدھر رخ کیا سلطنت زیر فرماں
بدھر آنکھ اٹھائی ممالک مسخر۔

مگر لوگوں میں یہ ایمان اور یہ ایقان کیونکر پیدا ہوا اس کا جواب بھی ڈاکٹر صاحب موصوف ہی نے دیا ہے مگر مختصر اور جامع ؎

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

ہم میں یہ ایمان نہیں۔ ہم باری تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرتے ہیں۔ مگر اُس پر قائم نہیں رہتے۔ ہم خدائے تعالیٰ کے احکام کو تسلیم کرتے ہیں۔ مگر اُس پر عمل نہیں کرتے۔ اسی طرح ہم مسلمان ہونے کے مدعی تو ہیں۔ مگر مسلمان نہیں ہیں۔ یعنی ہم مسلمانوں نے قرآنی احکام کی تعمیل نہیں کی

مساوات | انہی اسباب کے باعث ہم میں فرقہ بندی ذات پات کی تمیز، عداوت، فضول خرچی اور افلاس پیدا ہو گیا۔ ہمیں اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کی تعلیم دی گئی تھی کہ تم مسلمان اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کرو۔ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے سامنے اپنے خیال کو جگہ نہ دو۔ مگر ہم نے ان احکام پر عمل نہیں کیا۔ ہمارے لئے یہ حکم صادر ہوا کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقرب و مکرم وہ شخص ہے جو تم میں سے اس کی نافرمانی سے ڈرے۔ مگر ہم نے اس حکم پر بھی کوئی عمل نہیں کیا۔ بلکہ یہ کیا کہ ہم سید ہیں، مغل اور پٹھان ہیں یعنی جہاں ہم دنیا میں اعلےٰ اقوام اور اعلےٰ خاندان سے متعلق ہیں۔ وہاں ہم باری تعالےٰ کے حضور میں بھی اعلیٰ اور ادنےٰ ہیں۔ بس یہ خیال باطل جس وقت ہمارے دماغ میں سمایا۔ اُسی وقت ہم نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ یعنی اپنے سے کمزوروں اور ضعیفوں کو بنظر حقارت دیکھا۔ معبود حقیقی کو یہ رعونت اور نخوت منظور نہ تھی فوراً ذلت کا طوق ہمارے گلے میں پہنا دیا۔ سب سے اعلیٰ اور افضل تعلیم اگر تو ہے تو مساوات بھی ویسی ہی ارستہ ہو سکتی ہے۔ ذرا معرکہ بدر کو ملاحظہ فرمائیے کہ رشتہ کرنا تو درکنار۔ قوم قریش کے افراد مبارزت میں بھی ادنیٰ اقوام کے اشخاص سے لڑنا مایہ عار سمجھتے تھے یعنی کجا وہ زمانہ تھا کہ تلوار بھی کفو کی طالب تھی اور کجا مساوات اسلام کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو حبشی النسل تھے اور غلامانہ زندگی بھی گزار چکے تھے۔ اور اس پر طرہ یہ کہ مہاجر ہونے کی وجہ سے زر و مال بھی نہ رکھتے تھے مگر مدینہ میں انصار کے سامنے خواہش تزویج کی۔ تو سب نے دل سے منظور کیا۔ یعنی کسی شخص نے اتنا بھی نہ کہا کہ تم غلام، حبشی، غریب ہو۔ اور جب حضرت عمرؓ کے عہد مبارک میں آپ کا وصال ہوا۔ تو حضرت فاروق رضؓ نے بادیدۂ تر یہ کہا کہ ؎

اٹھ گیا آج زمانہ سے ہمارا آقا
اٹھ گیا آج نقیب حشم پیغمبر

کجا حضرت عمرؓ خاندان قریش کے اعلےٰ فرد اور کہاں حضرت بلال ایک حبشی زادہ۔ لیکن یہ کس بات کا نتیجہ تھا صرف فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا کا یعنی مساوات اسلام کا۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ۔ وہ لوگ اس بات پر عمل پیرا تھے کہ الخلق عیال اللّٰہ فاقربہم الی اللّٰہ من احسن الیٰ عیالہ یہی وجہ تھی کہ وہ لوگ برسر اقتدار تھے۔ اور جدھر گئے فتح و نصرت ان کے ساتھ ساتھ گئی۔ آخر میں دیگر احباب سے بالعموم اور افراد سادات سے بالخصوص یہ عرض کرتا ہوں کہ ؎

اے کہ نشناسی خفی را از جلی ہشیار باش
اے گرفتار ابوبکر و علی ہشیار باش

عداوت | ہمارے اسلاف کی یہ حالت تھی ؎

کہ اگر صبح کو لڑ لئے بھائی بھائی
تو پھر شام کو ہو گئے شیر و شکر

مگر ہم آہ ...... ہماری نہ پوچھو۔ ہم ایک دوسرے کو بہتر اور برتر دیکھنا پسند ہی نہیں کرتے۔ معمولی سی معمولی باتوں پر ہماری گالی گلوچ اور ہاتھا پائی ہوتی ہے۔ زاں بعد نوبت مقدمہ تک پہنچتی ہے اور پھر ہزار ہا روپیہ خرچنے کے بعد بھی ہمیں کامیابی نصیب نہیں ہوتی۔ خیر ہم تو ٹھیرے جاہل اور دیہاتی۔ مگر ہمارے علماء کرام کا طبقہ بھی اس مہلک مرض میں گرفتار ہے۔ اپنی دنیوی اغراض اور وجاہت کے لئے ایک دوسرے پر بہتان طرازی کرتے ہیں۔ بغض، کینہ رکھ کر ایک دوسرے کے خلاف فساد کھڑا کر دیتے ہیں۔ سچ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سیاتی زمان علیٰ امتی امراء ھم علی الجور و علماء ھم علی الطمع۔ ہاں تو ہمارے علماء نے اپنی ذاتی وجاہت اور نفسانی خواہشات کی بنا پر عام مسلمانوں کو فرقوں، جماعتوں میں تقسیم کر دیا۔ اور ایک پارٹی نے دوسری پارٹی کو ناکامیاب کرنا اپنا لائحہ عمل قرار دیا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ وہی جو عالم الغیب نے قرآن پاک میں بتلایا تھا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْھَبَ رِیْحُکُمْ۔ یعنی اگر تم میں پھوٹ رہیگی تو تمہاری ہوا بگڑ جائیگی۔ سو وہ بگڑ گئی۔ ارباب حل و عقد نے سمجھ لیا کہ مسلمانوں میں وہ حمیت، غیرت اور سپرٹ جو ابتدائی زمانہ میں تھی وہ کافور اور مفقود ہو چکی ہے۔ تو پھر مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ کیا ہوا۔ مسجدیں چھینی گئیں۔ مسلمانوں پر گولیاں چلائی گئیں، بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہوئیں۔ حقوق پامال ہوئے ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہرچہ کرد آں آشنا کرد

میں تو یہ صاف طور پر کہونگا کہ یہ عذاب اللہ اور رسولؐ کی عدم اطاعت کا نتیجہ ہے۔ ورنہ مسلمان اور یہ ذلت؟

؎ نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

ابھی کل کی بات ہے کہ ایک موضع میں مسلمانوں نے اس بات پر جلسہ کیا کہ فلاں صاحب کافر ہیں، فلاں اکفر، فلاں مولوی صاحب منافق اور فلاں یہ ہیں، وہ ہیں۔ غرضیکہ صیغہ تکفیر میں جس قدر راستے ہو سکتے ہیں سب چلا کئے اور ہندوستان کے مقتدر علماء کو بُرا بھلا کہا۔ آہ! اس فرقہ پرستی، تشخص پسندی اور فوقیت کا ستیاناس۔

حضرات! ؎

تمہاری عزتیں تھیں، اوج تھا، رتبہ تھا شانیں تھیں
تمہاری بات تھی، احکام تھے

گویا اس کے زعم میں ایسا کرنا تلی کی عدم موجودگی پر دال ہے۔ بعینہٖ احمدی صاحبان کا خیال ہوگا کہ ہم ان تحریرات کو درج ہی نہ کریں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے یہ تمام تحریرات معدوم ہوجائیں گی۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ بحکم لکل فرعون موسیٰ تمہاری اس قسم کی مخفی کارروائیوں کا پردہ چاک کرنے کو نہ صرف اللہ کے فضل وکرم سے مولانا فاتح قادیان، حافظ لٹریچر احمدیہ زندہ سلامت بکرامت موجود ہیں۔ بلکہ آپ کے بیسیوں نعلین بردار تمہارے طلسم خدع وفریب کو تہس نہس کرنے کیلئے شنائی اسم اعظم کے حامل ووارث پیدا ہوچکے ہیں۔ اللہم زد فزد۔ (باقی باقی)

تصحیح ضروری

سابقہ پرچہ میں مضمون ہماری کے اندر بعض غلطیاں واقع ہوگئی ہیں ان میں سے فاش غلطی جس سے مضمون بے ربط ہوگیا ہے صحیح کرلیں۔ جو یہ ہے:-

صفحہ ۵ کالم ۲ سطر ۱۷ اور سطر ۱۸ کے درمیان یہ الفاظ بڑھالیں۔ "اسے درج کتاب کرنے سے اسطرح پرہیز کیا ہے"

(خادم معمار)

درسِ عمل

(مرقومہ منشی عبدالرحیم صاحب بمیالوی)

حضرات! مسلمانانِ ہندوستان کی حالت ناقصہ کو جب بادی النظر سے دیکھا جائے تو طبیعت میں عجیب اضمحلال پیدا ہوتا ہے کہ آج مسلمان دوسری قوموں کے مقابلہ میں کیوں کمزور اور ضعیف ہیں۔ نہ ان کے پاس روحانی طاقتیں ہیں نہ مالی، نہ حکومت ہے نہ سطوت۔ کیا وجہ ہے کہ آج وہ مسلمان جن کے سطوت وجبروت کے سامنے دنیا کے مغرور بادشاہوں کا سر نیچا ہوتا تھا۔ جن کے رعب وداب کے دھاک چار دانگ عالم میں تھی جن کی موجودگی میں بڑی بڑی مقتدر اور معزز ہستیوں کو سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ آہ! ثم آہ! آج پسماندہ ہو کر ذلت کے عمیق ترین گڑھے میں بے کس و بے بس پڑے ہیں۔

کبھی ہم تھے کہ شہرہ تھا ہمارا سارے عالم میں
وہی اب ہیں کہ بیٹھے ہیں نحیف وناتواں ہو کر

حسب الارشاد رب العزت ان الدین عند اللہ الاسلام۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام ہے۔ بنابریں عاملانِ اسلام یعنی مسلمان اللہ کو مقبول ہونگے محمد رسول اللہ صلعم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول تھے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بموجب جو شخص نبی اکرم صلعم کی اتباع کریگا وہ باری تعالیٰ کو محبوب ہوگا۔ جب مسلمان اللہ عزوجل کے پیارے دین اسلام پر چلنے والے اور محمد رسول اللہ کی پیروی کرنے والے ہیں (یعنی ہر دو لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں) تو پھر کیا وجہ ہے کہ آج ہم بے نوا ہیں۔ نہ سطوت فاروقی نہ دولت عثمانی۔

یہ اخلاقی یہ روحانی بنائیں کیوں ہوئیں ضائع
یہ نفس مطمئنہ پر ہؤا غالب کیوں امارہ

کیا اللہ تعالیٰ اپنے مخلصین ومقبولین کو تنگ دستی و مفلسی کی حالت میں دیکھنا پسند کرتا ہے۔ یا باریتعالی کو یہ منظور ہے کہ مسلمان ہمیشہ محکوم رہیں، ان کی آزادیاں سلب کرلی جائیں اور بیعقلامانہ زندگی بسر کریں۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ بلکہ رب العالمین کے مخلصین بندے اس کے اپنے وعدے کے مطابق دنیا میں برسر اقتدار ہوتے ہیں۔ جو لوگ باری تعالیٰ کے پسندیدہ دین اسلام پر کاربند ہوتے ہیں وہ دنیا وآخرت میں فائز المرام ہوئے ہیں اور ہونگے۔ ارشاد باری ہے:-

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝

"ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد یہ لکھا تھا کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہونگے"

پروردگار عالم نے مسلمانوں کو مخاطب کرکے فرمایا:-

سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۝

اب صاف اور واضح طور پر یہ کہہ دیا کہ

يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ ۝

اے مجھ پر ایمان لانے والے بندو! میری زمین تمہارے لئے بہت فراخ ہے۔ اور چونکہ رزق دینے والا تمہیں صرف میں ہوں۔ اس لئے تم خاص میری عبادت کرو۔ یعنی صرف میرے احکام کی تعمیل کرو۔

من جملہ ان آیات قرآنی وارشادات رحمانی کے اور بے شمار آیات بھی کلام رحمانی میں اس امر کی موجود ہیں کہ ہم اپنے مخلصین کو برسر عروج رکھیں گے اور انہیں بمقابلہ دوسری قوموں کے غالب وحاکم کردینگے۔ تو پھر آج اس خواری وذلت کے کیا معنی؟ اس کا جواب دو صورتوں میں ہوسکتا ہے:-

(۱) یا تو یہ معاہدات نعوذ باللہ غلط ہیں۔
(۲) یا مسلمانانِ ہند صحیح مسلمان نہیں ہیں۔

ان ہر دو باتوں میں ایک نہ ایک بات ضرور ہے۔ اول الذکر بات یعنی باری تعالیٰ کے معاہدے بالکل صحیح ہیں۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔ وہ حق ہے۔ ومن اصدق من اللہ قیلاً۔ ہاں ثانی الذکر میں اگر کوئی کلام ہو تو ہو اور ہے۔ یعنی مسلمانانِ ہند وہ مسلمان ہی نہیں ہیں۔ جن مؤمنین کے لئے اللہ نے اپنے انعامات واکرامات مختص فرمائے ہیں۔

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ اگر ہم بمطابق منشاء الٰہی مؤمن بن جائیں تو ہمارے اعلون ہونے میں ذرا شک وشبہ نہیں۔ مگر ایمان وہ پیدا ہو جسکے متعلق اقبال لکھتے ہیں۔

ولایت پادشاہی علم اشیاء کی جہانگیری
یہ سب کیا ہیں۔ فقط اک نکتہ ایماں کی تفسیریں

یہی وہ ایمان اور ایقان تھا۔ جس کے باعث

گداگری اور زکوٰۃ

(از جناب خدا بخش صاحب۔ اسلامیہ کالج گورکھ پور)

انتہائی بدقسمتی ہے کہ آج مسلمانوں کے قومی مال ومتاع دولت و ثروت، قوت و اقتدار کا عظیم الشان سرچشمہ۔ جس کی سیلابی سے تمام دنیا ذرتی تھی قریب قریب خشک نظر آتا ہے۔ کاش اس کی موجوں سے قوم کی کھیتی سرسبز و شاداب ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگوں نے اپنے اصول اور رویہ کو چھوڑ دیا جو کہ ان کی کامیابی کا باعث تھا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کو غربت نے آگھیرا۔ مشاہدہ شاہد ہے کہ آج روئے زمین پر مسلمانوں کی ایک ایسی قوم ہے جو غریب اور مفلس ہے۔ گلی گلی مسلمانوں ہی کے بچے اکثر آوارہ گھومتے نظر آتے ہیں۔ چغل خوری، جؤا۔ اور شراب کے جرموں میں اکثر مسلم نوجوان جہلاء ہوتے ہیں۔ جن کی کالی کالی زلفیں بجائے اسکے کہ ان کے چہروں پر کسی قسم کی خوبصورتی کا باعث ہوں لعنت اور نفرت پیدا کرتی ہیں۔

دیہاتوں میں اکثر یہی نوجوان مسافر کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں اور غریب کسان ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور کار ثواب سمجھ کر ان کو کچھ دیدیتے ہیں

ان لٹیروں کا دوسرا گروہ وہ ہے جو اپنے کو فقیر اور مسکین کہتا ہے۔ یہ لوگ اپنے کو عجیب عجیب خاندانوں سے منسوب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ میرا آبائی پیشہ ہے گاؤں، شہروں اور قبرستانوں پر یہ لوگ تکیہ دار کہلاتے ہیں اور اپنی جھانی کے لئے اکثر ان کو آپس میں مقدمہ بازی بھی کرنی پڑتی ہے۔

تیسرا گروہ سجادہ نشینوں اور پیرزادوں کا ہے۔ یہ لوگ گروہوں کے گروہ دیہات اور شہروں میں نکلتے ہیں جس طرح سے پرانے زمانہ میں پنڈاریوں کا گروہ چلتا تھا۔ یہ لوگ دیہات میں لوگوں کو مرید کرتے ہیں۔ نقدی کے علاوہ غلہ اور ڈھیکہ (ڈاڑیا) وغیرہ افراط سے حاصل کرتے ہیں۔ اور مرغ و پلاؤ کا تو کچھ شمار ہی نہیں کیونکہ ان کے مرید اپنا گھر تباہ کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ مگر یہ نہیں چاہتے کہ پیر صاحب ناراض ہو جائیں۔ یہ پیر اجان دیہاتوں میں اکثر جھوٹی اور غلط احادیث سناتے ہیں۔ جس کا مقصد صرف لوگوں کو معتقد کرنا ہوتا ہے۔ دیہاتوں میں جب ان کا دورہ ہوتا ہے تو یہ لوگ نماز کے بہت پابند ہو جاتے ہیں اور لوگوں کو نماز اور روزہ کی تلقین دیتے ہیں اور اپنے مکانات پر عیاشی، مکاری کی وہ مثال پیش کرتے ہیں جس کی نظیر محال ہے۔

یہ ہے مسلمانوں کی حالت۔ زکوٰۃ کا کوئی صحیح منظم طریقہ نہ ہونے کی وجہ سے نہ صرف غریب مسلمانوں کی دولت برباد ہوتی ہے بلکہ ان لٹیروں کے گروہوں میں اضافہ ہوتا جاتا ہے جو کہ ایک قوم کے لئے اور خصوصًا اسلام کے لئے باعث شرم و نحوست ہے۔ اگر گداگری کا یہی حال رہا تو عنقریب دنیا اس قوم کو مسلم کے نام سے منسوب کرنے کی بجائے گداگر ہی کہہ کر یاد کریگی۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ تندرست اور خوشحال آدمی کو دینا نہ صرف بے وقوفی ہے بلکہ اسکے قوتِ ارادی اور جبلت کو جس کا کہ وہ عادی ہو گیا ہے مضبوط کرنا ہے اگر زکوٰۃ کا کوئی صحیح منظم طریقہ اختیار کیا جائے تو لاکھوں گداگر جو آج کل دیہاتوں اور گلیوں میں گھومتے پھرتے ہیں۔ محنت اور مشقت سے روزی کمانے لگیں گے۔ اور یہ ایک قابل فخر قومی اصلاح ہو جائے گی۔

میری رائے میں شہروں اور دیہاتوں میں انجمنیں قائم کی جائیں۔ جن کا کام صرف زکوٰۃ کا جمع کرنا اور جائز طور پر خرچ کرنا ہو۔ یہ انجمنیں ہندوستان کی کسی مرکزی انجمن کے ماتحت ہوں جو جملہ انجمنوں کی نگرانی کرتی رہے چنانچہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسا ہی ہوتا تھا۔ افسران اسکو وصول کرنے کے لئے مقرر تھے جو صاحب نصاب کی آمدنی کا چالیسواں حصہ وصول کر کے بیت المال میں جمع کرتے تھے۔ حضرت محمد علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو چند قبیلوں نے زکوٰۃ اپنے حسب منشا صرف کرنے کا ارادہ کیا مگر آپ نے ان کو سختی سے روکا بلکہ ان سے قتال کیا۔ زکوٰۃ کا مصرف کلام پاک میں یوں آیا ہے

انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیها والمؤلفة قلوبهم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل الله وابن السبیل فریضة من الله والله علیم حکیم ۰ (سورہ توبہ۔ رکوع ۸)

(ترجمہ: صدقات کا مال تو صرف فقراء مساکین۔ عاملین صدقہ (جو وصول کریں) اور مولفۃ قلوب (یعنی نو مسلموں کے تالیف قلوب) کے لئے ہے اور نیز غلاموں کے آزاد کرنے، کسی کا قرض ادا کرنے، اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور مسافروں کے دینے کے لئے ہے یہ اللہ کے ٹھہرائے ہوئے حقوق ہیں۔ اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے"

یہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ہے۔ یہ ہم پر فرض ہے۔ ہم کو چاہئے کہ اسکو جمع کر کے جائز طور پر جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے صرف کریں اور گداگروں اور لٹیروں کو دیکر اپنی قوم کو برباد نہ کریں۔

مقام تاسف ہے، کہ ہزاروں اور لاکھوں یتیم، نادار اور مفلس جو کہ مستحق ہیں اس سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس کی وجہ اول تو پیشہ گداگری اور سجادہ نشینی ہے۔ دوسرے یہ کہ بہت سے امرا اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ زکوٰۃ فرض عین ہے۔ اس سے کسی طرح چھٹکارا نہیں۔ ان کی زکوٰۃ سے ایک حد تک قومی شکایت رفع ہو سکتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں مکرر آیا ہے:۔

ھا انتم ھؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل الله فمنکم من یبخل ومن یبخل فانما یبخل من نفسه والله الغنی وانتم الفقراء وان

تمہارے ذکر میں سرگرم دنیا کی زبانیں تھیں
کبھی تم تھے زمانہ میں تمہاری داستانیں تھیں
مگر آہ! اب تم کیا ہو سے
ہاتھ پہ ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو

افلاس۔فضول خرچی | اُن مسلمانوں کا کیا حال ہوگا جو ان کی تقلید کو اپنا لائحۂ عمل مقرر کر چکے ہیں۔ جن کے لئے علماء کا حکم آیت قرآنی سے کم نہیں۔ افسوس اسلام دعویدار تھا اس بات کا کہ سے

مدل سے الفت ہے مجھ کو مفسدے بیر ہے
امن پھیلانے جہاں میں چلر شو آیا ہوں میں

یہ تھی اسلام کی آواز اور صلح کل تھے مسلم۔ مگر کیا ان لوگوں نے بھی اس بات پر عمل کرنا ضروری سمجھا یا یہ احکام اور آیت صرف دیہاتیوں ہی کے لئے مختص ہیں۔ فافہم وتدبر۔

آہ! مسلمانوں کے قرضہ کے حالات سے اہل علم حضرات خوب واقف ہیں۔ اس قرضہ کی مقدار یہاں تک کیوں پہنچی۔ اس کا جواب وہی ہے کہ خدا تعالےٰ کے احکام کی عدم تعمیل کے سبب۔ خدائے عزوجل کا حکم تھا کہ

لَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ٥
اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ ٥
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًا مَرِيْئًا۔

مگر ہم نے اس پر عمل نہیں کیا اور ان احکام کی سراسر مخالفت کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سے

اقوامِ روزگار میں بیٹھے ہوئے ہیں ہم
بے وقعتی کی خاک پہ بیٹھے ہوئے ہیں ہم

اس رقم کا ادا کرنا تو درکنار اس کا سود ہی ادا کرنا ہماری موجودہ طاقت سے باہر ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں ایک ماہر اقتصادیات نے اندازہ لگا کر بتایا تھا کہ صرف خطہ پنجاب سے دو کروڑ روپیہ سالانہ سود کی صورت میں ہندو سودخواروں کی جیب میں جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جس قدر گھر بار۔ املاک اور اراضی وغیرہ ہیں وہ ہندوؤں کے گھر جا رہی ہیں۔ کیا ان حالات میں ہمارے زندہ رہنے کی کوئی صورت ہو سکتی ہے سے

اگر حالت رہی ایسی تو چندان دیکھ لیجئے گا
یہاں سے بھی نکلنا ہوئیگا بے خانماں ہو کر

فرقہ بندی | وہابیت اور حنفیت کا جھگڑا، سنی اور شیعہ کا اکھاڑا ہندوستان کے کونہ کونہ میں جلوہ افگن ہے۔ کہیں آمین بالجہر اور رفع یدین پر لڑائی ہے تو کہیں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے پر جنگ۔ اگر ادھر کھلے ہاتھوں نماز پڑھنے والے کو برا بھلا کہا جاتا ہے تو ادھر اخراج الوہابیین من المساجد کے فتوے صادر ہوتے ہیں۔ ایک کے دل میں دوسرے کی طرف سے کینہ ہے اور دوسرے کی طرف سے پہلے کے دل میں بغض۔

معزز بھائیو! ہم میں عزت طاقت، حکومت اور دولت اور اسی قسم کی دوسری اور چیزیں اُس وقت تک نہیں پیدا ہو سکتیں۔ جب تک کہ ہم میں اتفاق واتحاد نہ ہوگا اور ہم آپس میں شیر و شکر نہ ہو جائیں گے۔ سچا ہے کہ فروعی اختلافات میں آپ اصل الاصول کو نہ کھو دیں۔ بنیاد نہ گرا دیں۔ میرے خیال میں اُن اختلافات کی بنا پر جن پر کفر کا فتویٰ عائد نہ ہو۔ علیحدگی ہرگز ہرگز نہیں اختیار کرنی چاہیئے۔ فتویٰ کفر بنیادی مسئلوں کے توڑنے پر عائد ہوتا ہے۔

حضرات! | ہماری اس کش مکش سے یاروں نے بہت فائدہ اٹھایا۔ کوئی اعظم بننے کی ہوس میں ہے۔ کوئی تخت نبوت پر قابض ہو کر اپنے آپ کو نبی، رسول، مہدی اور مسیح لوگوں سے منوانا چاہتا ہے، کوئی اپنی مجددیت کی طرف لوگوں کو بلا رہا ہے، کوئی امامت یا خلافت کا مدعی ہو کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال رہا ہے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ کوئی خدائی پر بھی ہاتھ صاف کر رہا ہے۔ یہ دوکانیں کیوں کھلیں، یہ طوفان بے تمیزی کیوں امڈ آیا، ہم میں یہ امراض کیوں پیدا ہوئے سے

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

یہ کس بات کا نتیجہ ہے کہ ہم کس مپرسی کی حالت میں پڑے ہیں۔ اللہ اور اُس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی نافرمانی کا سے

قلم بشکن سیاہی ریز کاغذ سوز دم درکش
حسن ایں قصۂ عشق است در دفتر نمی گنجد

مضمون بہت لمبا ہو گیا ہے۔ اسی لئے اس پر اکتفا کرتا ہوں ورنہ ابھی بہت کچھ باقی ہے۔ آخر میں چند باتیں عرض کر کے مضمون کو ختم کرتا ہوں کہ

ہر ایک مسلمان یہ عہد کر لے کہ وہ اللہ میاں کا ہے اور دنیا و آخرت میں عزت و آبرو کی زندگی بسر کرنے آیا ہے، وہ کسی کا محکوم نہیں ہے۔ مگر ان باتوں کی ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے احکام کی فرمانبرداری بصدق دل کی جائے۔ اور اسوۂ حسنہ کو دستور العمل بنایا جائے۔ غیبت، جھوٹ، چغلی، افترا، بغض اور کینہ سے بکلی اجتناب کرے۔ اور حدیث کو اچھی طرح یاد رکھے کہ

خیرکم من ینفع الناس

یعنی سے یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

جب وہ ایک کے آگے اپنا سر جھکا دے تو اُسے کسی غیر کے آگے نہ جھکے۔ یعنی شرک نہ کرے۔ پھر دیکھے کہ کس طرح اُس پر انوار الٰہی کی بارش ہوتی ہے اور دین و دنیا کی نعمتیں اُسے کس طرح حاصل ہوتی ہیں۔

والسلام! وما علینا الا البلاغ

خون کے آنسو

اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور موجودہ روش ان کے لئے تباہ کن ہے۔ اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کو فوراً بدل دینی چاہئے اور ان تدابیر پر عمل کرنا چاہئے جو فلاح و بہبود کا موجب ہیں۔ اس کتاب میں ان پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے جو مسلمانوں کی ترقی کی ضامن ہیں۔ تو پڑھئے۔ گھر والوں، محلہ داروں، عزیزوں، رشتہ داروں کو سنائیے۔ قیمت صرف ... محصول علیحدہ۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تصدیق الحدیث

(حصہ دوم)

حقیقت پسندی بجواب شخصیت پرستی

(۲)

مرقومہ آیت میں فعل "یظنون" ظن سے ماخوذ ہے جو موجب بشارت اور سبب نجات ہے۔ کیا یہ بیان قرآن میں تناقض اور تخالف ہے؟

ہرگز نہیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جہاں ظن کو موجب بشارت فرمایا ہے۔ وہاں تو اس کے معنی "غالب گمان" کے ہیں۔ چونکہ خدا کی ملاقات کا پورا یقین رکھنا ہر انسان کا کام نہیں۔ اس لئے ازراہ مہربانی "غالب گمان" پر وعدۂ انعام فرمایا۔ اور جہاں ظن موجب عذاب ہے وہاں اس کے معنی "جانب باطل" کے ہیں۔ خواہ اس پر جہل مرکب کی صورت میں یقین بھی ہو۔ ان معنی کا قرینہ خود آیت کے الفاظ میں موجود ہے :-

اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا

ظن حق کی جگہ کام نہیں آتا

حالانکہ آیت اِلَّا الَّذِیْنَ شُعِیْنَ مِنْ ظَنٍّ "حق" کی جگہ کلم آیا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اس جگہ ظن کے معنی خلاف واقعہ غلط عقیدہ کے ہیں۔ خواہ کلام مؤکد بحرف تاکید ہی ہو جیسے کوئی آیت کریمہ

اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ (پ ۶-ع ۳)

کے الفاظ سے کلام کرے اور اس پر پختہ یقین کرکے

اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ

سمجھے تو بھی خیال خام اور کلام بے مرام ہے۔

پس ظن کے لفظ سے پریشان ہوکر ہر ایک ظنی بات کو چھوڑ دینا ظن ثانی کے معنی میں ہے۔ پرویز صاحب کی ساری طویل تقریر کا خلاصہ انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے :-

"مورخین نے عام تاریخ کی چھان بین اپنی بساط و احتیاط کے مطابق کی۔ جامعین احادیث (علیہم الرحمۃ) نے احادیث کی اس سے بھی زیادہ تحقیق اور احتیاط سے تدوین کی، کہ یہ محبوب اور ہادی کی باتیں تھیں۔ ان کی جمع و تدوین میں محبت و عقیدت کا جذبہ بھی ساتھ شامل تھا۔ مزید احتیاط یہ بھی کی جن جن واسطوں سے کسی قول یا فعل منسوب الی الرسول کو انہوں نے لیا تھا وہ واسطے بھی محفوظ کر لئے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزا۔ لیکن احادیث کے ان مجموعوں کی چھان بین اس نہج سے کی گئی کہ جس جس راوی سے کوئی حدیث ملی تھی اس کے متعلق حتی الامکان یہ تحقیق کر لیا گیا کہ وہ ثقہ تھا۔ صحیح الحفظ تھا، پرہیزگار تھا، متقی تھا عام طور پر جھوٹ نہیں بولتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب اس سلسلہ میں دیکھئے کہ کس قدر انسان راستہ میں آگئے :-

(۱) لاکھوں رواۃ حدیث۔

(۲) علماء جرح و تعدیل۔

(۳) جامعین احادیث۔

اس سے واضح ہوجاتا ہے کہ یہ مجموعے تمام تر انسانی کاوش و احتیاط کے رہین منت ہیں اور ہرچند تاریخ کی دیگر کتب سے زیادہ قابل اعتماد ہیں۔ لیکن بالآخر ہیں تو انسانی کارنامے ہی۔ خدا کی حفاظت کی ذمہ داری تو ان کے ساتھ نہیں؟"

(ترجمان القرآن۔ صفحہ ۹۶/۱۴)

اہلحدیث | یہ عبارت گویا حافظ اسلم صاحب کے علم کی رہین منت ہے یا مضمون کے لفظ سے پرویز صاحب کا توارد ہے۔ بہرحال اب امر متنازع یہ رہ گیا کہ محدثین کی مساعی جمیلہ قابل قبول ہیں یا نہیں؟ پرویز صاحب کا مسلک ان مساعی کے حق میں امکان غلطی تسلیم کرتا ہے۔

سو اس کا جواب ہم پہلے دے چکے ہیں کہ دو شاہدان عدل کی شہادت سے سرقہ میں قطع ید اور قصاص میں قتل کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان کے بیان میں غلطی کا امکان راویان حدیث کی نسبت زیادہ ہے۔ پھر وہ تو معتبر ہوں اور یہ نہ ہوں تو کہا جائیگا۔ تِلْکَ اِذًا قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی۔

اس کے بعد پرویز صاحب کا یہ قول بھی قابل شنید ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-

"ان جامعین احادیث اور علماء جرح و تعدیل کو تنقید سے بالاتر سمجھ لینا اور ان کی ہر بات کو جوں کا توں تسلیم کرلینا۔ ان کو بشریت کی سطح سے اوپر لے جانا ہے۔ اور حضرات رواۃ کے متعلق خواہ وہ کتنے ہی ثقہ اور عدول ہوں، یہ عقیدہ رکھنا کہ ان سے غلط بیانی یا مفہوم کو غلط سمجھنے یا غلط ادا کرنے کا امکان ہی نہ تھا، ان کو معصوم اور منزہ عن الخطاء قرار دینا ہے جو صرف حضرات انبیاء کرام کا ہی حصہ ہے۔" (ترجمان القرآن صفحہ ۹۶/۱۴)

اہلحدیث | کسی ثقہ راوی کو معصوم اور منزہ عن الخطا قرار دینا اور بات ہے اس کی روایت کو مان لینا اور بات ہے۔ حافظ صاحب جیراجپوری بتا سکتے ہیں کہ معصوم اور منزہ عن الخطا قضیہ ضروریہ مطلقہ کا مادہ ہے اور اعتبار کرنا دائمہ مطلقہ کا۔ جس میں امکان نقیض داخل ہے۔ قرآن مجید سے اس کی تائید لینا چاہیں تو لیجئے اور غور کیجئے۔ ارشاد ہے :-

اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا (پ ۲۶-ع ۱۳)

اگر کوئی بدکار مخبر تمہیں خبر سنائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو

اس ارشاد کا مفہوم مخالف آپ کے علاوہ ہر ایک اہل فہم سمجھ سکتا ہے کہ یہ ارشاد مخبر صالح و ثقہ کے واسطے نہیں ہے۔ اس کی تائید میں ایک اور آیت پیش کرتا ہوں جو پاک دامنوں کو تہمت لگانے والوں کے حق میں ہے

سلہ "وہم" منہ

وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم

(سورہ محمد۔ رکوع ۴)

(ترجمہ) آگاہ ہو جاؤ پس تم لوگ بلائے جاتے ہو اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرنے کے لئے بعض لوگ تم میں سے کچھ بخل کرتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے صرف اپنی جان سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو اور اگر تم لوگ اطاعت سے منہ موڑو گے تو وہ تمہاری جگہ دوسری قوموں کو لائیگا اور وہ تمہاری طرح تنگ دل نہ ہونگے۔

دوسری جگہ ملاحظہ ہو:۔

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون وما تنفقوا من شیٔ فان اللہ بہ علیم

(سورہ آل عمران۔ آیت ۱۱)

(ترجمہ) تم ہرگز نہ پہنچو گے نیکی کی حد تک یہاں تک کہ خرچ کرو وہ چیز جس سے تم محبت رکھتے ہو اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے تو اللہ اُسے جاننے والا ہے

مذاکرہ علمیہ

حرف ض مشتبہ الصوت دآل کے ہے یا طوے کے

عربی فارسی میں جہاں کہیں حروف متقاربین یا متجانسین یا مثلین کے دو حروف ایک جگہ جمع ہوئے ہیں یا نون ساکن یا تنوین کے آگے یرملون کے حرفوں میں سے کوئی حرف آگیا ہے تو وہاں ادغام ہو گیا ہے یعنی وہ متحرک حرف اپنے مابعد کے حرف کو چھوڑ کر اُس کے اگلے حرف سے جاکر مل گیا ہے۔ جس طرح متقاربین

قَالَتْ طَّائِفَةٌ لَئِنْ بَسَطْتَّ رَجِبْتَ الذِّیْ خُوْتُکُمَا کِدْتَّ اِذْ ظَّلَمُوْا

(متجانسین) اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ۔ ھَیْتَ لَکَ قَالَ مَعَاذَ اللہ

(مثلین) رَبِحَتْ تِّجَارَتُہُمْ۔ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ یرملون مَنْ یَّعْمَلْ مِنْ رَّبِّہِمْ مِنْ مَّاءٍ۔ مِنْ لَّدُنْہُ۔ مِنْ وَّلِیٍّ۔ مِنْ نِّعْمَۃٍ

ان کے علاوہ اور حرفوں میں ادغام نہیں ہوتا۔ جیسے مِنْ هَادٍ۔ فَمَنْ حَجَّ۔ مِنْ تَحْتِهَا۔ مَنْ جَاءَ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ۔ مَکَانٍ سَحِیْقٍ

اب دیکھنا چاہئے کہ ضاد کا ادغام دال سے ہوتا ہے یا طوے سے۔

سو اگر ضاد کا ادغام دال سے ہو جائے تو ضاد کو دال کی طرح پُر کر کے پڑھنا چاہئے۔ جیسے ضَوَالِّیْنَ اور اگر ضاد کا ادغام دال سے نہ ہو بلکہ طوے سے ہو تو ضاد کو طوے کی طرح پڑھنا چاہئے جیسے ظُوَالِّیْن

سو قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ سارے کلام پاک میں ضاد کا ادغام دال یا تے یا طوے کے ساتھ کہیں نہیں ہوا۔ بلکہ اس کے برعکس جہاں کہیں ان حرفوں کا اجماع ہوا ہے۔ وہاں علیحدہ علیحدہ پڑھنے کا حکم آیا ہے جیسے نَقَضْ مِثْلَ۔ قَدْ ضَلَّتْ۔ مضطر۔ اور جہاں کہیں ضاد اور طوے ایک جگہ آگئے ہیں وہاں اگرچہ ادغام کا نحوی قاعدہ نہ ہو۔ تب بھی ایک جگہ آنے کی وجہ سے مل گئے ہیں جیسے بَعْضُ الظَّنِّ۔

اس سے ثابت ہوتا ہے ضاد مشتبہ الصوت طوے کے ہے نہ دال کے۔ حنفی بھائیوں سے امید ہے کہ اس پر مزید روشنی ڈالیں۔

(بندہ عبد الرحمٰن علیگڈھی از نظام آباد پنجاب)

قابل توجہ جماعت اہل حدیث

ناظرین "اہلحدیث" سے مخفی نہیں کہ جماعت اہل حدیث کے علماء خدا کے فضل و کرم سے توحید و سنت کی اشاعت میں دن رات لگے رہتے ہیں اور شرک و بدعت کے ملعون شجر کو جڑوں سے اکھیڑنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اس کے برخلاف مخالفین بھی مقابلے پر باطل پرستی میں مشغول ہیں۔ اہل بدعت نے ہمارے مذہب کے برخلاف زہریلی تقاریر کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ بریلوی جماعت کے لوگ جہاں کہیں بھی جاتے ہیں جماعت حقہ کے برخلاف سخت بدگوئی کرتے ہیں۔ قرآن و حدیث کا تو یہ لوگ نام تک نہیں لیتے بلکہ سننے والوں کو ادھر ادھر کی بے ثبوت باتیں سنا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ سامعین بھی بے چارے مجبور ہیں۔ سُن کر تحقیق کئے بغیر اس پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امرتسر میں پہلے ہم کو ایک بے علم بدعتی نوجوان نے ایسی تقریروں سے متاثر ہو کر حضرت مولانا پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ رب العزت نے مولانا کی ذات گرامی کو محفوظ رکھا۔ درحقیقت یہ حملہ حضرت مولانا کی ذات خاص پر نہیں بلکہ تمام ملک کے اہل حدیثوں پر ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اہل حدیث کا ہر فرد اپنے آپ کو منظم کرنے کی کوشش کرے۔ تاکہ جماعت ... توحید و سنت کا ... اہل حدیث کانفرنس کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہئے۔ دیگر حملہ کی یادگار کو قائم رکھنے کے لئے رسالہ "شمع توحید" کا شائع ہونا بہت ضروری ہے۔ ہر فرد اہل حدیث کو چاہئے کہ اس کی اشاعت میں خود حصہ لیوے اور نیز اپنے دوستوں کو اس نیک کام میں شامل ہونے کی دعوت دیوے۔ میں خود اپنے دوستوں کو اس کار خیر میں شامل ہونے کی دعوت دے رہا ہوں۔ اور انشاء اللہ بہت جلد جو رقم اکٹھی ہوگی روانہ کر دونگا۔ والسلام!

نیاز مند:۔

شیخ دین محمد ٹیلیگرافسٹ بہاول نگر ریاست بہاولپور

اثبات التوحید

قاضی فضل احمد لدھیانوی بریلوی نے ایک کتاب میں قریباً تیس مختلف مسائل پر بحث کر کے مولانا شہید رحمۃ اللہ و دیگر اکابرین اہل توحید پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ اسکے جواب میں "اثبات التوحید" میں قاضی مذکور کے جملہ اعتراضات کو توڑ کر مدلل و دندان شکن جواب دیا ہے قیمت عہ محصول علیحدہ۔ پتہ:۔ نیجر اہلحدیث امرتسر

فتاویٰ

س ۴۰ } عیدگاہ میں امام بوقت خطبہ عیدین خطبہ کے درمیان بیٹھے یا نہ بیٹھے۔ سنت کس طرح ہے۔ اور جو خطبہ کے مابین نہ بیٹھے اس کا فعل سنت کے موافق ہے؟ کیا حکم ہے؟

ج ۴۰ } عیدین کے خطبہ کے درمیان بیٹھنا سنت ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ السنۃ ان یخطب الامام فی العیدین خطبتین یفصل بینھما بجلوس (رواہ الشافعی) کذا فی المنتقیٰ

جو شخص اس کے خلاف کرے وہ خلاف سنت کرتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۴۱ } کنواری یا نوبیاہتا شادی شدہ لڑکی اپنے سسرال میں اول مرتبہ جب حیض میں مبتلا ہوتی ہے تو گھر والے اسے امور خانہ داری سے الگ تھلگ رکھتے ہیں اور گھر کے رشتہ داروں کے ساتھ خلط ملط بھی نہیں ہونے دیتے۔ گویا اس کے ساتھ ترک موالات کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ گھر کے چھوٹے بڑے اور بچے بھی حائضہ کو نہیں چھوتے۔ گویا ایام حیض میں اسے اچھوت سمجھتے ہیں جب حیض سے فارغ ہوجاتی ہے تو حائضہ کے ناخن ترشواتے ہیں، غسل کرواتے ہیں اور محلہ والوں کے لڑکے لڑکیوں کو بلاکر ان کے بیچ میں حائضہ کو بٹھاتے ہیں اور کوئی شیریں چیز کھلاتے ہیں اور اس کی گود میں ایک لڑکا دیتے ہیں۔ ملکی اصطلاح میں اس رسم کو گود بھرائی کہتے ہیں۔ علاوہ ازیں جس گھر میں حائضہ رہتی ہے اس گھر کو اچھی طرح لیپتے ہیں اور گدڑی۔ تکیہ بستر وغیرہ غرضیکہ جس چیز کو حائضہ چھوتی رہتی ہے اس کو دھوتے ہیں۔ یہ رواج ہنوز ان اطراف میں جاری ہے، آپ اس پر قرآن وحدیث کی رو سے روشنی ڈالیں۔ کیا یہ رواج صحابہ کرام کے زمانہ میں تھا؟

(مولوی عبدالکریم از گوجیدہ ہمدک)

ج ۴۱ } یہ رسم اسلامی نہیں بلکہ یہود ایسا کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حدیث شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:- ان الیھود کانوا اذا حاضت المرأۃ منھم لم یواکلوھا ولم یجامعوھن فی البیوت الحدیث (ابوداؤد وغیرہ) کہ یہودی لوگ حیض والی عورت کے ساتھ نہ کھاتے اور نہ گھر میں اکٹھے رہتے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ رسم بند فرمادی۔ ہاں اتنا فرمایا فاعتزلوا النساء فی المحیض یعنی حیض کی حالت میں عورتوں سے جماع نہ کرو۔

س ۴۲ } عورتیں موئے زیرناف لے سکتی ہیں یا نہیں اور مدت کب تک ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۴۲ } جیسا مردوں کو حکم ہے ویسا ہی عورتوں کو موئے زیرناف لینے کا حکم ہے۔ مدت معین نہیں ہے۔ مگر یہ فرمایا ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ رہنے دیں (مشکوٰۃ)

س ۴۳ } حائضہ عورت قرآن شریف کے سوا دوسری کوئی اور کتاب مثلاً اردو کی پہلی دوسری کتاب پڑھ سکتی ہے یا نہیں اور کتب بینی اور اخبار بینی بھی کرسکتی ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۴۳ } حائضہ قرآن مجید کو ہاتھ نہیں لگا سکتی زبان سے پڑھ سکتی ہے اور قرآن مجید کے سوا اور کتب ہاتھ میں لے کر پڑھ سکتی ہے۔

س ۴۴ } زید حج بدل پر جارہا ہے اس خیال سے کہ میرے بھائی کا بھی حج ادا ہوجاویگا اور مجھ کو بھی حج کا ثواب ہوگا۔ عمرو کہتا ہے کہ زید کو صرف اپنے بھائی سے ہمدردی کرنے کا ثواب ہوگا حج کا نہیں۔ جواب مدلل دیں

(خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۸۰۴)

ج ۴۴ } زید کو حج کی ترغیب دینے اور ہمدردی کا ثواب ملے گا۔ وسعت ہونے پر زید پر حج فرض ہوگا۔ حج اسی کا ہے جس نے حج بدل کرایا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۴۵ } زید کے والد۔ چچا۔ بھائی۔ بیوی چاروں کا صغر سنی میں ان کے والدین نے عقیقہ نہیں کیا اب زید کا ارادہ ہے کہ گائے خرید کر بنیت عقیقہ ان چار کی طرف سے ذبح کرکے گوشت تقسیم کیا جائے۔ کیا ایسا کرنے سے ان چاروں کا عقیقہ ادا ہوجاویگا۔

ج ۴۵ } عقیقہ مسنونہ تو بڑوں کا نہ ہوگا۔ کیونکہ حدیث شریف سے اکیسویں دن کے بعد عقیقہ کا ثبوت نہیں ملتا۔ البتہ فاعل کو نیت کے مطابق ثواب ملنے کی غالب امید ہے۔ لحدیث لکل امرئ ما نوی واللہ اعلم!

س ۴۶ } امامیہ جماعت دہلی کا ایک مبلغ مندرجہ ذیل مسائل میں دلائل ذیل پیش کرتا ہے:-

مرغی کی قربانی نادار مفلس دے سکتا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرغی کی قربانی کی۔ ملاحظہ ہو محلی ابن حزم۔ (سائل مذکور)

ج ۴۶ } اس کے متعلق کوئی مرفوع حدیث نہیں ہے بلکہ نادار کے لئے حدیث شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک زائد قربانی کرکے فرمایا تھا اللھم ھذا عن امتی جمیعا من شھد لک بالتوحید الحدیث۔ یہ قربانی ہر اس شخص کی طرف سے ہے جو میری امت کے افراد سے توحید کی شہادت دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا تقرب سے مطلب صدقہ ہے

س ۴۷ } مفلس لوگ بکرے کی قربانی میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔ ملاحظہ ہو از رحمۃ المہداۃ مصنفہ نواب صاحب مرحوم۔ کیا ان کتابوں میں ایسا لکھا ہے۔ رحمۃ المہداۃ میں ہم نے دیکھا ایک حدیث ہے جس میں سات آدمی اضحیہ میں شریک ہوئے۔ کیا اضحیہ سے بکری مراد لی جاسکتی ہے اگر لے سکتے ہیں تو کس دلیل اور قرینہ سے۔ (سائل مذکور)

ج ۴۷ } بکرے کی قربانی میں سات آدمی شریک نہیں ہوسکتے۔ جہاں اضحیہ میں سات شریک ہونے کا ذکر ہے وہ مجمل ہے۔ اور مجمل مفصل کے ماتحت ہوتا ہے فافہم۔ اللہ اعلم!

فتاویٰ نذیریہ۔ حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی بھر کے فتاویٰ کا مجموعہ۔ ہر سوال کا جواب مطابق قرآن وحدیث کے ہے۔ قیمت بجائے عہ کے عہ روپے۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ارشاد ہے :-

وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ط

ان لوگوں کی شہادت کبھی قبول نہ کرنا۔

یہ آیت بھی ہمارے دعوے کی تائید کرتی ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کے قاذف ہونے سے پہلی حالت پر یہ حکم نہیں ہے۔

لطیف مقابلہ پنجاب کے اول منکر حدیث مولوی عبداللہ چکڑالوی متوفی صلوات خمسہ کی فرض رکعات تعداد میں مثل قائلین حدیث کے پڑھا کرتے تھے۔ یعنی دو، چار، تین وغیرہ۔ ان پر سوال ہوا کہ یہ تعداد قرآن شریف سے دکھاؤ۔ کیونکہ حدیث نبوی تو تمہارے نزدیک سند نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے دعویٰ متعلقہ تعداد رکعات (دو، تین، چار) کے ثبوت میں آیت

جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ط (پ ۲۲۔ ع ۱۳)

پیش فرمائی۔ اس آیت کا صحیح ترجمہ تو یہ ہے کہ

" خدا فرشتوں کو رسول بناتا ہے جو دو دو تین تین چار بازوؤں والے ہیں "

اس آیت میں لفظ مثنیٰ سے آپ نے دو رکعتیں بتائیں ثلٰث سے تین رکعتیں اور رباع سے چار رکعتیں۔

اسی طرح امرتسری جماعت منکرہ کے پیشوا نے نماز کے لئے "وضو" کی ضرورت سے انکار کیا۔ یعنی بے وضو نماز پڑھنا بھی جائز بتایا۔ جب ان پر اعتراض ہوا کہ وضو کا حکم تو قرآن شریف کی آیت

اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ

میں صراحۃً موجود ہے۔ تو انہوں نے کمال حوصلے سے کہا کہ یہ حکم جماعت کی صورت میں ہے۔ منفرد نمازی کی نماز بے وضو بھی جائز ہے۔

کیا اچھا ترجمہ اور کیا عمدہ تفسیر ہے۔ ناظرین غور کریں کہ ان لوگوں کے قرآنی استنباطات صحیح ہیں یا ہمارے۔ حالانکہ اپنے مقابلے میں ہمیں روایت پرست کہتے ہیں اور آپ اپنا نام حق پرست رکھتے ہیں۔ سچ ہے ؎

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

استثناء مگر حافظ اسلم صاحب جیراجپوری اور چوہدری پرویز صاحب ایسے نہیں ہیں۔ حاشاہم اللہ تعالیٰ

اسی ضمن میں چوہدری پرویز صاحب نے ایک عجیب بات کہہ دی جو آپ جیسے باریک بین شخص سے بعید ہے۔ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں :-

" قرآن سے پیشتر کی تمام کتب سماوی کو جو قرآن کریم نے ظنی اور ناقابل اعتبار قرار دیا ہے، اس کی وجہ یہی تو تھی کہ ان کی حفاظت بالالفاظ نہیں ہوئی تھی۔ اصل صحائف کے ضائع ہو جانے کے بعد ان کے جامعین نے ان صحائف کو اسی طرح سے مرتب کیا تھا جس طرح احادیث کے مجموعے ایک مدت کے بعد مرتب ہوئے۔ چنانچہ جس طرح ان میں تحریف، وضع، الحاق، ترمیم، نسیان کی گنجائش تھی اسی طرح احادیث کے مجموعوں میں بھی "

(ترجمان القرآن ص ۹۵/۱۷)

اہلحدیث اس عبارت کو دیکھ کر ہم تو نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہمیں تو حسن ظن ہے مگر ناواقف حال لوگ ضرور کہیں گے کہ اس عبارت کے لکھنے والے نے کتب سابقہ کے مجموعے (بائیبل) کا شاید مطالعہ نہیں کیا ورنہ وہ مجموعہ بائیبل کو مجموعہ احادیث کے ساتھ تشبیہ نہ دیتے۔

چوہدری صاحب کی خاطر ہم دونوں مجموعوں (مجموعہ بائیبل اور مجموعہ کتب حدیث) سے دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔ مجموعہ بائیبل میں کسی صحیفے کی سند مذکور نہیں۔ ہاں لوقا مصنف انجیل نے اپنی سند کا ذکر کیا ہے۔ جو قابل دید و شنید ہے۔ ملاحظہ ہو :-

چونکہ بہتوں نے کمر باندھی کہ ان کاموں کا جو فی الواقع ہمارے درمیان انجام ہوئے بیان کریں جس طرح سے انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کی خدمت کرنے والے تھے ہم سے روایت کی۔ میں نے بھی مناسب جانا کہ سب کو سرے سے صحیح طور پر دریافت کر کے تیرے لئے اے بزرگ تھیوفلس بترتیب لکھوں تاکہ تو ان باتوں کی حقیقت کو جن کی تو نے تعلیم پائی جانے۔

(انجیل لوقا شروع)

کیا چوہدری پرویز صاحب ہمیں بتلادینگے کہ اس کلام میں کوئی سند یا کسی راوی کا نام ہے؟ لفظ "دریافت" ملحوظ رکھ کر حدیث سے مثال سنئے!

حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفیان قال حدثنا یحیی بن سعید الانصاری قال اخبرنی ابراھیم تیمی انہ سمع علقمہ بن وقاص لیثی یقول سمعت عمر بن خطاب علی المنبر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال بالنیات۔ الحدیث

(بخاری۔ شروع باب اول)

دیکھئے حدیث کے ایک ہی فقرے کی خاطر کتنا سلسلہ رواۃ جمع کیا اور ان سب راویوں کو معرض وجود میں لا کر سامنے کھڑا کر دیا۔

چوہدری صاحب!

اولئك آبائی فجئنی بمثلھم
اذا جمعتنا یا جریر المجامع

نیز آپ کا یہ مقولہ بھی اہل بصیرت کے نزدیک کچھ وزن نہیں رکھتا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :-

اگر کتب سابقہ کا کوئی نسخہ یقینی طور پر ان رسولوں کا قول قرار نہیں دیا جا سکتا تو احادیث کا کوئی مجموعہ کس طرح یقینی طور پر حضور کے ارشادات گرامی کا مجموعہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ (ص ۹۵/۱۷)

یہ بھی اسی غلط اصول پر مبنی ہے جس کا جواب پہلے ہو چکا ہے۔ تعجب ہے کہ چوہدری صاحب متواتر احادیث اور اسوۂ حسنہ کو تو سند کہیں اور اس مجموعہ بائیبل پر نکتہ چینی کریں۔ یہودی اور مسیحی اگر اس مجموعہ کو متواتر کی شکل میں پیش کر کے جواب طلب کریں تو چوہدری صاحب کیا جواب دیں گے۔ ہم تو ان کتب سابقہ کو انکے جامعین کی تصنیف مانتے ہیں۔ کیونکہ ان میں بھی تواتر ہے۔ وللتفصیل مقام آخر۔

(باقی آئندہ)

دلیل الفرقان ۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کی کتاب "صلوٰۃ القرآن" کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔ انکی جماعت کی طرف سے آج تک اس کا جواب نہیں ہو سکا۔ قیمت ۳ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ملکی مطلع

بلدیہ امرتسر کے انتخاب میں
کانگرس کی کامیابی

کانگرس نے آج تک لوکل باڈیوں (میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں) کے انتخاب میں دخل نہیں دیا تھا۔ مگر اس دفعہ کانگرس نے بلدیہ کے انتخاب کو اپنے ہاتھ میں لیا تو اس کو کافی کامیابی ہوئی۔ ہندوؤں اور سکھوں کے علاوہ دو مسلمان ممبر بھی کانگرس کے ٹکٹ پر کھڑے ہوئے تھے وہ بھی کامیاب ہو گئے۔

ناظرین "اہلحدیث" ہماری بلدیہ کے حال سے واقف ہیں۔ کیونکہ بلدیہ کا ذکر اکثر "اہلحدیث" میں ہوتا رہتا ہے بلدیہ امرتسر کے جمود و غفلت کی شکایت ہم عرصہ سے کر رہے ہیں کہ باوجود ۲۳/۴ لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی کے شہر کی ضروریات پوری نہیں ہوتیں۔ سڑکیں خراب، روشنی ناکافی صفائی کا صفایا۔ بیرون شہر کی نو آبادیوں کی منظوری تو کمیٹی نے دیدی مگر روشنی ندارد۔ غرض کوئی کام بھی ہماری بلدیہ کا ایسا نہیں جس کی تعریف کی جائے۔ پھر اتنی بڑی رقم کہاں جاتی ہے۔ اس کا راز حسن شاہ کے مقدمہ غبن میں ظاہر ہوگا۔ طبی اصطلاح میں ہم کمیٹی کی اس غفلت کو کثرت بلغم سے تشبیہ دیں تو بجا ہے کثرت بلغم کا علاج طبیب لوگ مولد صفرا چیزوں سے کیا کرتے ہیں۔ یعنی ایسی دوائیں پلاتے ہیں اور ایسی غذائیں کھلاتے ہیں جن سے بلغم زدہ کے جسم میں صفرا پیدا ہو۔ ہمارا خیال ہے کہ ہماری بلدیہ کی بلغم کا علاج قدرت نے کانگرسی صفرا سے کیا ہے۔ خدا کرے یہ صفرا اس بلغم کو تحلیل کر کے بلدیہ کے جسم میں حرکت پیدا کرے۔ ممبران کانگرس بھی یاد رکھیں کہ اگر انہوں نے بھی بلدیہ کا سابقہ رویہ اختیار کر لیا تو ہم اپنی بدقسمتی کا اعلان کر کے صاف کہیں گے کہ

ہرچہ در کان نمک رفت نمک شد

نوٹ:- آیندہ شہر کی ضروریات کا ذکر کرتے ہوئے بلدیہ کے ذمہ دار افسروں کے علاوہ ہم سٹی کانگرس کمیٹی کو بھی مخاطب کیا کریں گے۔ اگر وہ بھی توجہ نہ کرے گی تو ہم اہل شہر کی طرف سے اپنے ملال کا اظہار اس شعر میں کیا کریں گے

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد
وہ بھی کم بخت تیرا چاہنے والا نکلا

مسلمانانِ ہند تباہی کی طرف
جا رہے ہیں یا فلاح کی طرف

"اہلحدیث" کا بنیادی نظریہ ہمیشہ سے حدیث نبوی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تم سے پہلی قومیں عروج سے زوال میں اس وقت آئیں جب ان میں جنگ و جدل پیدا ہو گیا (حتیٰ اوتوا الجدل) یہی ایک سبب ہے قومی زوال کا۔ مسلمانان ہند میں آج سے بہت پہلے شیعہ سنی اختلاف موجب تباہی تھا۔ پھر مقلد و غیر مقلد کا جھگڑا اٹھا۔ اس نے بہت طول پکڑا ہندوستان سے گزر کر پریوی کونسل (لندن) تک پہنچا جہاں اس کا فیصلہ ہو گیا۔ ان مذہبی جھگڑوں پر تعلیم یافتہ اور سیاسی لوگ ہنسا کرتے اور بطور طعنہ کہا کرتے

کہ تم مذہبی لوگوں سے ہم لامذہب ہی اچھے۔

خدا کی شان ہے اب انہی سیاسی لوگوں میں جو جھگڑا ہے وہ مذہبی لوگوں کے جھگڑے کی نسبت بہت زیادہ ترقی کر گیا ہے۔ جس طرح پہلے جھگڑے کا نام اصطلاحی طور پر تعلیدی جھگڑا تھا۔ اسی طرح اب اس جھگڑے کا نام لیگی نزاع رکھنا چاہیئے۔ تعلیدی جھگڑے میں مقصود نظر اتباع سنت تھا لیگی نزاع کا مقصود فلاح قومی بتایا جاتا ہے۔ کچھ اکابر اسلام کانگرس کے ہم نوا ہیں اور کچھ مسلم لیگ کے ساتھ ہیں۔ کانگرس کے ہم نوا بلاشرط کانگرس میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں۔ ادھر لیگ کے ساتھی پہلے مسلم حقوق منوانے پر زور دیتے ہیں۔ ہم بھی مسلم حقوق کے طرفدار اور حامی ہیں۔ مگر یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ ۱۹۱۹ء میں جبکہ گرفتاریوں کی بھرمار تھی تو یہی لوگ جو آج مسلم حقوق کی نگہداشت کے حامی بن رہے ہیں، اس وقت کیوں بلاشرط کانگرس میں شریک ہوتے رہے۔ امرتسر کے جلسہ کانگرس میں ہم نے دیکھا کہ مسلم لیڈر بلا عذر کانگرس میں شریک تھے۔ انہی دنوں مسلم لیگ کا جلسہ بھی تھا، جسکے صدر حکیم اجمل خاں مرحوم تھے اس میں یہ مسلم لیڈر بہت کم شرکت کرتے تھے بلکہ تمام وقت کانگرس میں صرف کرتے تھے۔ آج جو کانگرس انتہائے عروج کو پہنچ چکی ہے یوں سمجھئے کہ وہ ہوائی جہاز میں اڑ رہی ہے۔ کیونکہ ہندوستان کے اکثر صوبوں میں اس کی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ اب یہ مسلم لیڈر بیدار ہوئے ہیں کہ ہم کچھ شروط منوانا چاہتے ہیں۔ شوق سے منوائیں۔ خدا کرے وہ کامیاب ہوں۔ ہمیں اس سے خوشی ہے۔ لیکن فریقین کے لب و لہجہ اور تیز کلامی سے ہمیں خطرہ ہے کہ حدیث مذکور کے ماتحت آکر قوم مسلم تباہ نہ ہو جائے۔ تیز کلامی اور آبرو ریزی جو کی جاتی ہے اس کا نمونہ چند فقرات میں ہم پیش کرتے ہیں۔ جو حامیان لیگ کی طرف سے ان علما کے حق میں لکھے گئے ہیں جو بلاشرط کانگرس میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں:-

(۱) میرٹھ میں کانگرسی علماء ہنود کی عبرتناک ناکامی، طوائف کے مکان پر بخاری اور حسین احمد صاحب کا قیام۔ حبیب الرحمٰن نے بشیر احمد کو بٹھا دیا۔ احمد سعید ناظم جمعیۃ علماء ہنود خوف کی وجہ سے غائب ہیں۔

(۲) سنیچر کو دن کے وقت کوئی جلسہ نہ ہو سکا۔ شام کو سوامی احمد سعید صاحب پٹہ دار دوامی جمعیۃ علماء ہنود بھی میرٹھ پہنچے۔

(۳) افسوس کہ بخاری عطاء اللہ صاحب مطلق اور حبیب الرحمٰن صاحب بوکا لدھیانوی جامع مسجد میرٹھ کے واقعہ کے بعد بھی اپنی ضد سے باز نہ آئے۔

متفرقات

خونی حملہ | ۲۴- نومبر کو جو مولانا پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا اس سے جماعت اہل حدیث میں ایک زلزلہ سا پیدا ہو گیا سب نے اسے ہمدردی سے محسوس کیا۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ اعیان اہل حدیث نے از خود اس پر چندہ دینے کی تحریک کی۔ ملزم مفرور کے لئے پانسو روپیہ انعام دینے کا اعلان کیا۔ حملہ کی یادگار کتاب "شمع توحید" کی اشاعت کے لئے امداد علاوہ ان ہر دو تحریکات کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ چنانچہ شمع توحید کی میزان ۲۲- جنوری تک (۲۲۱ روپے ۸ آنے) اور انعامی رقم کی میزان (۱۲۲ روپے) جن میں سے ۲۵ روپے ہنوز موعود ہیں۔ باقی وصول۔

انعامی رقم خاص توجہ کے قابل ہے۔ ملزم بڑی کوشش سے کلکتہ میں گرفتار ہوا ہے۔ چونکہ اخبار "اہلحدیث" میں انعام دینے کا ذکر شائع ہو چکا تھا۔ اس لئے گرفتاری کے موقع پر کلکتہ میں بھی انعام دیا گیا اور امرتسر میں جو سراغرساں لگائے گئے ان کو بھی دیا گیا اور ابھی اور بھی دینا ہے۔ دفتر پولیس امرتسر میں بھی کچھ رقم بغرض تقسیم رکھی گئی تھی۔ اس کے علاوہ مقدمہ بھی سر پر آ گیا ہے پس احباب کرام **بہت جلد انعامی رقم پانسو پوری کر کے سبکدوش ہوں۔**

اس قسم کے واقعات روزانہ نہیں ہوتے۔ جب کبھی ہوتے ہیں اپنے اندر خاص اثر رکھتے ہیں۔ کتاب "شمع توحید" کی کتابت ہو رہی ہے۔ خدا انجام کو پہنچائے۔

اطلاع | جناب مولوی علی صاحب رئیس چھپرہ نے انعامی رقم میں دس روپے بھیجنے کی اطلاع دی ہے وصول ہونے پر آئندہ درج ہونگے۔

خادم۔ عبداللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ

شکریہ معاونین | "اہلحدیث" کے ناظرین کو عموماً اور احباب کو خصوصاً اس کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے۔ مندرجہ ذیل احباب نے "اہلحدیث" کے لئے نئے خریدار بنائے ہیں۔ ان کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس ناظرین اہلحدیث میں سے ہر ایک ناظر اپنے اپنے حلقہ اثر میں ایک ایک نیا خریدار پیدا کرے تو "اہلحدیث" کی اشاعت کافی ہو سکتی ہے۔ (نیاز مند۔ منیجر)

(۱) ایم عرفان الحق صاحب۔ (۲) جناب میاں دوست محمد محمد صادق صاحب۔ (۳) حکیم احمد ظہیر الحسن صاحب (۴) مولوی گلزار احمد صاحب (۵) منشی عبدالرحمن صاحب (۶) مولوی عبدالوہاب صاحب۔ (۷) ملک ہدایت اللہ صاحب

شمع توحید کے پروانے

چندہ شمع توحید کی فہرست تا ۲۲- جنوری حسب ذیل ہے

میزان سابقہ	۱۹۴-۸-۰
سکرٹری انجمن اہل حدیث شور کوٹ	۵-۰-۰
منشی محمد خان صاحب۔ مونگ	۱-۰-۰
جناب ابوالفضل محمد افضل صاحب جھومپرہ	۲-۰-۰
مولوی عبداللہ صاحب کھیپانوالی	۲-۰-۰
مستری شمس الدین صاحب ۸ آنے۔ غلام رسول صاحب ۱ روپیہ محمد اسماعیل صاحب ڈار ۸ آنے۔ میر عبدالحمید صاحب ۸ آنے اسد اللہ صاحب ۸ آنے۔ نور محمد صاحب قریشی ۸ آنے محمد شفیع صاحب از بحرین (عرب) میزان ۴ روپے ۸ آنے محصول رجسٹری ۴ آنے۔ بقایا وصول دفتر	۸-۴-۰
انجمن اہل حدیث دھارڑ ضلع امرتسر	۸-۰-۰
کل میزان	۲۲۱-۱۲-۰

انعام فنڈ | از سیکرٹری انجمن اہل حدیث شورکوٹ شہر حافظ عبداللہ صاحب رحیم آبادی۔ ۲ روپے

میزان تا ۲۲ جنوری　۱۲۲-۰-۰

دعائے صحت | مولوی داؤد صاحب غزنوی خطیب جامع مسجد چینیاں لاہور لکھتے ہیں کہ میری اہلیہ و سے بیمار ہے اب تو اس کی حالت سخت پریشانی کی حد تک پہنچ گئی ہے۔ جس سے میں خود بھی مختل الحواس اور ماؤف ہو رہا ہوں۔ ناظرین کرام ہمارے لئے دعائے خیر کریں اللہ تعالیٰ مریضہ کو اور مجھ کو بلکہ میرے سارے متعلقین کو اس تکلیف سے نجات دے۔ آمین!

حافظ سلامت اللہ صاحب | جو نابینا اور جماعت اہل حدیث کے ممبر ہیں، کئی ماہ سے مفقود الخبر ہیں۔ کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو اطلاع دیں۔

(منیجر صدیقی شفاخانہ۔ سرس۔ ضلع گیا)

ضرورت طلبا | میرے اہتمام میں چند طلباء کے قیام و طعام اور تعلیم و تربیت وغیرہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ لہذا جو طلباء علم حدیث و تفسیر و فقہ وغیرہ کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ طلباء کی علمی قابلیت کم از کم ہدایت النحو اور مشکوٰۃ تک ہو۔

ابو سعید عبدالرحمن فریدکوٹی۔ مسجد راجے والی چنیوٹ۔ ضلع جھنگ

دعائے صحت | مولانا محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی کی والدہ مکرمہ بیمار ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ اللھم اشفھما بشفائک وداو عمايد و ائلك

(منیجر اہلحدیث)

اشاعت فنڈ | میں تا ۲۲ جنوری از جناب سیکرٹری صاحب دارالعلوم اروند وصول ہوا۔ میزان ۲۰۴-۷-۰ روپے

اہل حدیث کانفرنس فنڈ | میں تا ۲۲ جنوری منشی محمد خان صاحب مونگ ۲ روپے۔ جناب ابوالفضل محمد افضل صاحب جھومپرہ ضلع بالاسور ۸ آنے

دارالحدیث مدینہ منورہ | از جناب ابوالفضل محمد افضل صاحب جھومپرہ ضلع بالاسور ۸ آنے۔

یاد رفتگان | مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی کے خسر حاجی بسم اللہ خان صاحب جو اپنے خاندان میں تنہا اہل حدیث تھے بعارضہ نمونیہ و فالج ۱۸ جنوری کو انتقال کر گئے۔ انا للہ!

(نامہ نگار از بنارس) (۲) میرے والد مولوی عبداللہ صاحب تقریباً سو برس کی عمر پا کر انتقال کر گئے۔ انا للہ! مرحوم پرانے موحد تھے تا آنکہ آمین بالجہر پر مقدمہ کر کے ڈگری حاصل کی تھی۔ جماعت اہل حدیث ضلع مراد آباد کے سرگرم کارکن تھے۔ خاکسار عبدالرحمن، رتن پور کلاں ضلع

فہرست ادویات وکتب مفت

نہایت مفید اور مجرب ویدک یونانی اور ڈاکٹری جن کی ادویات جو کہ ہزارہا انسانوں کو نفع پہنچا چکی ہیں

پڑھ لیجئے اور

حسب ضرورت منگوا کر رکھئے نہ جانے کونسے وقت ضرورت پڑ جائے

کندھاری سنگ (رجسٹرڈ) سخت سے سخت دمہ دانت کے درد۔ کھانسی۔ سہال۔ ہیضہ۔ سنگرہنی وغیرہ کے لئے اکسیر ہے۔ ایک ہی خوراک سے دست وغیرہ کو آرام آتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ ۱ آنہ ۔ نمونہ ۳ر

عرق بخار (رجسٹرڈ) ہر قسم کا بخار ملیریا وغیرہ سب اس ایک دوائی کے تین دن کھانے سے قطعی دور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی خوراک تین یوم صرف ۸ر

درد شکن (رجسٹرڈ) اس دوائی کی ایک ہی پڑیا کھانے سے پانچ منٹ کے اندر ہر قسم کا درد سر، آنکھ، دانت، ناک، کان، کمر وغیرہ کسی جگہ درد ہو جاتا رہتا ہے قیمت صرف ایک روپیہ نمونہ ۳ر

آنکھ روشن آنکھوں کی تمام امراض دھند، جالا، پانی، خارش وغیرہ کو اکسیر ہے قیمت فی تولہ ۱ روپیہ ۔

چہرہ موہنی (رجسٹرڈ) چہرے کے داغ، کیل، چھائیاں وغیرہ دور ہو کر چہرہ صاف ہوتا ہے اور جھریاں نہیں پڑتیں قیمت صرف ایک روپیہ نمونہ چار آنے۔

دل پسند مرہم سرمئی (رجسٹرڈ) یہ تیل چہرہ کو چمکاتا ہے اور داغ کیل وغیرہ کو دور کرتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ نمونہ ۴ر

بال اڑانے کی بے نظیر دوائی اس سے ایک منٹ کے اندر سخت سے سخت اور موٹے سے زم جگہ کے بال بصفائی کمال جلد سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۱ر نمونہ ۱ر

منجن (رجسٹرڈ) دیسی طرز کا بانک منجن ہے۔ دیسی ادویات کی ملاوٹ سے بنتا ہے۔ ولایتی سے زیادہ مفید ہے۔ درد بند ہوتی ہے اور دانتوں کو مضبوط کر دیتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱ر نمونہ ۲ر

باغ بہار تیل (رجسٹرڈ) بالوں کا تمام تیلوں کا سرتاج ہے۔ بالوں کو نرم و ملائم کرتا ہے سر کو ٹھنڈا رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر

دوائی بواسیر (رجسٹرڈ) خونی و بادی ہر قسم کی بواسیر کے واسطے بے نظیر ہے۔ قیمت دو روپے نمونہ ۴ر

دوائی تلی (رجسٹرڈ) تاپ تلی (طحال) کے واسطے بے نظیر دوائی ہے اسکو تیز کرتی ہے۔ قیمت دو روپے نمونہ ۴ر

گرگول (رجسٹرڈ) معدہ کے لئے بے نظیر دوائی ہے۔ معدے، آنتوں کی تمام تکلیف کو دور کرتی ہے۔ قیمت ۶۰ گولی دو روپے (۲) ۳۰ گولی ایک روپیہ (۱) نمونہ ۴ر

میٹھا پھل (رجسٹرڈ) حمل کے دوران استعمال کریں بشرطیکہ لڑکا ہی ہوگا اگر لڑکی ہو تو قیمت واپس۔ قیمت دس روپے (۱۰) ۔

آرام جان (رجسٹرڈ) جن کو دائمی قبض ہے وہ انکو کھایا کریں۔ آہستہ آہستہ بیماری دور ہو جاتی ہے قیمت ۶۴ گولی ایک روپیہ ۱۶ گولی ۸ر

اکسیر (رجسٹرڈ) کمزوری و ضعف کی بے نظیر دوائی ہے۔ مقوی، ممسک، دافع احتلام وغیرہ ہے۔ بڈھے کو جوان بناتی ہے قیمت ۴۰ گولی چار روپے۔ نمونہ ۸ر

کرن جیوتی (رجسٹرڈ) اس میں حیوانی غدود یا ان کے رس نہیں ہیں پھر بھی تمام غدود کے ریشہ اور غدود پر اس کا اثر ہوتا ہے اصلاح کرتی ہیں جسم میں دوڑنے لگتی ہیں ضعف باہ و متعلقہ امراض نیز زوال اشتہا، سستی، اعصاب وغیرہ دور ہوتی ہیں۔ رنگ نکھرتا اور جھریاں بھی دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۱۶ گولی چار روپے۔ ۴ گولی ایک روپیہ

طلاء رنگیلا (رجسٹرڈ) یہ طلاؤں کا بادشاہ ہے اس طلاء کے برابر تمام نقائص کو دور کرکے رگ رگ و پٹھے پٹھے کے اندر زور پیدا کرنے والا کوئی دوسرا طلا نہیں ہے قیمت چھ روپے نصف تین روپے۔

سوماوتی (رجسٹرڈ) عورتوں کے سفید پانی جریان، لیکوریا، سیلان رطوبت کی اکسیر دوائی ہے۔ قیمت دو روپے نمونہ ۱۲ر

بال سکھ (رجسٹرڈ) بچوں کی امراض بدہضمی، قبض، دست، کھانسی وغیرہ کے لئے بے نظیر ہے قیمت ایک روپیہ نمونہ ۴ر

سارسا پرلٹ مرکب (رجسٹرڈ) یہ دوائی خون کو صاف کرکے جسم کو کندن کی طرح کر دیتی ہے قیمت دو روپے نمونہ ۸ر

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- **امرت دھارا ۱۶ لاہور**

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ - لاہور

بے کار نہ بیٹھو

دو روپے آٹھ آنے نقد بھیج کر

نمونیا چیچک کی اکسیر دوا

سے بچوں کا علاج کیجئے۔ اس میٹھی دوا نے بفضلہ صدہا بچوں کو چیچک اور نمونیا سے بچا لیا۔

بچوں کا پیکٹ۔ قیمت چار آنے علاوہ محصول ڈاک۔ جواب کے لئے ٹکٹ بھیجئے اور پتہ صاف لکھئے۔

منیجر اکسیری دواخانہ شاہجہانپور ضلع میرٹھ

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب) کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے قیمت ایک تولہ ۱ر

(منگوانے کا پتہ)

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

تندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں قیمت فی ڈبیہ ۱ر محصول ڈاک ۸ر نمونہ ۴ر

پتہ: منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

الآثار المتبوعہ رد اعلام المرفوعہ

اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ رسالہ ہذا میں حنفی معترضین کے تمام دلائل کا قلع قمع کرکے ثابت کر دیا ہے کہ طلاق زیر بحث ایک ہی ہوگی۔ قابل دید ہے۔ ہر اہل حدیث کے پاس ہونی چاہئے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۸ر محصول ڈاک علیحدہ۔ منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

(۴) شیخ الاصنام حسین احمد (دیوبندی) جو دھیا نواسی نے حال میں علماء حق (مسلم لیگ میں جو علماء شریک ہیں) کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا اس پر معاصر "پیغام" احمد آباد رقمطراز ہے۔

(۵) حضرت شیخ الحدیث (دیوبندی) صبح کو پانچ بجے برشت ایک پراٹھا اور پانچ کوپ چائے نوش فرماکر درس جاری فرماتے تھے... حضرت شیخ ننگ اسلاف کی لیل و نہار کی سخت محنت اور مشقت سے ایک ہی ہفتہ میں یہ عظیم الشان کتاب آج ۲۵ ماہ شعبان کو ختم ہوگئی۔ جس روز بجنور سے کانگرسی ممبر کی فتح کی خبر آئی حضرت مولانا نے اپنے تمام حواری کانگرسی علماء اور طلبہ کو خاص اپنے مال سے شاندار مکلف دعوت طعام دے کر مسرت کا اظہار فرمایا عوام میں کسی غلط فہمی سے مشہور ہوگیا کہ کانگرس کے روپیہ سے دعوت کا انتظام ہوا ہے جو شاہرہ کے علاوہ بطور انعام کے وہاں سے آیا ہے۔

اس قسم کی تحریرات کا یہ بہت مختصر نمونہ ہے جسکو مشتے از خروارے کہنا بھی مشکل ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس عالم کی تفصیلی سیر کرنی ہو تو وہ کسی ایک ہفتہ کے وحدت، انقلاب، الامان وغیرہ کے پرچے ملاحظہ فرمائیں۔" (الفرقان بریلی۔ شوال ۱۳۵۶ھ ص۳)

اہلحدیث اسی طرح فریق ثانی بھی اپنا اصل مع سود کے لے لیتا ہے۔ ہم غیر جانبدار ہو کر الگ بیٹھے ہوئے مسلم قوم کے حال پر آٹھ آٹھ آنسو رو رہے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون

خاکساروں کی تین گذارشیں

پنجاب میں بیلچہ برداروں کی ایک تحریک ہے۔ اس تحریک کے محرک کا خیال ہے کہ مسلمانوں کو فوجی کرتب سکھلائے جائیں۔ ان کی مخالفت مسلمانوں میں کافی ہے کیونکہ اس کے بانی نے اپنے مذہبی عقائد کے متعلق ایک کتاب "تذکرہ" لکھی تھی۔ اس میں قرآنی آیات کو خلاف منشا خدا اور رسول پیش کیا تھا۔ اسی زمانے سے علمائے اسلام ان کے مخالف ہیں۔ وہی مخالفت بحکم جبر جوار اس تحریک میں اپنا اثر کر رہی ہے خیر یہ بات تو پرانی ہے۔ حال کا واقعہ ہے کہ اس تحریک کے محرک ماسٹر عنایت اللہ مشرقی نے ایک درخواست وزیر اعظم پنجاب کو دی ہے۔ جس میں ایک گذارش یہ ہے کہ گورنمنٹ مسلمانوں سے زکوٰۃ وصول کر کے ہمیں دیا کرے تو ہم اس کو قومی مصارف میں خرچ کریں گے کیونکہ ہمارے پاس بیت المال ہے۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ درخواست منظور ہو جائیگی کیونکہ گورنمنٹ اتنی غافل نہیں کہ مسلمانوں کی رائے عامہ کے برخلاف طریق کار اختیار کرے۔

مگر ہم مذہبی نقطۂ نگاہ سے کہہ سکتے ہیں کہ مشرقی صاحب کی یہ درخواست ناجائز ہے کیونکہ جس بیت المال میں کل زکوٰۃ جمع کرنے کا حکم ہے وہ وہی بیت المال ہے جو منتخب امیر المؤمنین کے ہاتھوں میں ہو جس کی بابت حدیثوں میں آیا ہے الامام جنۃ یقاتل من ورائہ۔ مشرقی صاحب نہ تو امیر المؤمنین ہیں نہ اسکے مدعی ہیں پھر تمام مسلمانوں کی زکوٰۃ ان کے سپرد کیونکر کی جائے۔ اس طرح تو ممکن ہے کہ قادیان (دشیر قالین) امیر المؤمنین اور لاہور کے امیر جماعت احمدیہ اور دہلی کے امام وقت اور مجلس احرار کے امیر شریعت بھی درخواست کر دینگے کہ مسلمانوں کی زکوٰۃ کا سب روپیہ ہمارے سپرد کیا جائے کیا گورنمنٹ ایسا کریگی؟

سرکاری اطلاع

انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کی فہرست انتخاب کی اشاعت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

انڈین لیجس لیٹو اسمبلی کے حلقہ جات نیابت پنجاب کی ابتدائی فہرست ہائے انتخاب ۱۷ جنوری ۱۹۳۸ء کو شائع کی گئی ہے۔ جو صاحب ریفارمز کمشنر پنجاب کے دفتر سے قیمتاً دستیاب ہو سکیں گی۔ ہر ضلع سے متعلقہ فہرست کی نقل بھی متعلقہ ڈپٹی کمشنر صاحبان کے دفاتر سے مل سکیں گی۔

(۲) فہرست ہائے انتخاب میں ناموں کو شامل کرنے یا ان میں سے خارج کرنے کے متعلق جملہ دعاوی اور اعتراضات فہرست ہائے انتخاب کی تاریخ اشاعت سے ۲۱ دن کے اندر پیش کر دینے چاہئیں۔ یعنی دعاوی اور اعتراضات کے داخل کرنے کی تاریخ ۷۔ فروری ۱۹۳۸ء کو ختم ہو جائے گی۔

(۳) دعاوی اور اعتراضات حاصل کرنے کے لئے جو طریق کار اختیار کیا جاتا ہے۔ اس کی تشریح ایک نوٹس میں کر دی گئی ہے جو فہرست ہائے انتخاب کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔

(لاہور ۱۳۔ جنوری ۱۹۳۸ء)

مریضوں کے لئے نادر موقعہ

پنجاب طبی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے موقعہ پر بمقام امرتسر پنجاب کے نامی گرامی اطباء زیر صدارت عالی جناب رئیس الاطباء حکیم محمد حسین صاحب قرشی جمع ہوں گے۔ اور مایوس العلاج مریضوں کا معائنہ کرنے کے لئے طبی بورڈ مقرر کئے جائینگے جو حضرات فائدہ اٹھانا چاہیں فارم داخلہ فوراً منگوالیں۔

حکیم محمد افضل جنرل سکرٹری پنجاب طبی کانفرنس
محلہ جلوٹیاں۔ بھاٹی گیٹ لاہور

یادگار اجمل دہلی میں اجمل میموریل ویک کمیٹی کے نام سے ایک کمیٹی قائم ہوئی ہے جو مسیح الملک مرحوم کے عقیدتمندوں اور طبیہ کالج و ہندوستانی دواخانہ کے سربرآوردہ کارکنوں پر مشتمل ہے۔ اس کمیٹی کی طرف سے ہندوستان بالخصوص علم الطب یونانی وویدک مرحوم کے عقیدتمندوں اور شاگردوں کو پیغام دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے شہروں اور مرکزوں میں یوم اجمل منائیں۔ قرار پایا ہے کہ ہفتہ اجمل ماہ فروری میں منعقد ہو۔ صحیح تاریخیں اور پروگرام عنقریب بذریعہ اشتہارات مشتہر کیا جائیگا

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب

.بی۔ اے۔ پی۔ سی۔ ایس۔

انسالونسی جج بہادر شیخوپورہ

سلطان محمد ولد علی محمد جٹ گھوگہ ساکن غازی پور تحصیل شاہدرہ۔ سائل دیوالیہ۔

بنام محمد صدیق ولد پیر بخش خوجہ ساکن غازی پور۔ کرم دین ولد الٰہی بخش کمہار ساکن زنجی۔ محمد صادق۔ محمد صدیق محمد اکرام۔ محمد اسلم پسران قائم الدین قوم خوجہ۔ برکت رام ولد بوٹا مل اروڑہ ساکنان شرق پور کلاں۔ ٹھگل داس ولد ٹھاکر داس اروڑہ ساکن زنجی۔ سندر ولد دیویدتہ قوم بباٹ ساکن زنجی۔ اللہ بخش ولد شہابل جٹ ساکن غازی پور۔ کرم دین ولد قادر بخش۔ ولی محمد ولد پیر بخش جٹ ساکن بھرادیوال۔ تحصیل شاہدرہ۔ قرضخواہان۔

نمبر مقدمہ ۵۷۔ ۱۹۳۷ء

مقدمہ بالا میں جملہ قرضخواہان و نیز ہر خاص و عام کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ سلطان محمد مذکور سائل کو آج ۱۵/۱/۳۸ کو دیوالیہ قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا قرضخواہان اپنا اپنا قرضہ صاحب آفیشل ریسیور صاحب شیخوپورہ کے پاس حاضر ہو کر ۲۰/۲/۳۸ کو تصدیق کرائیں درخواست ڈسچارج ۲۴/۳/۳۸ کو پیش ہوگی۔ جس کی سماعت ۷/۴/۳۸ کو ہوگی۔

آج بتاریخ ۱۷/۱/۳۸ بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم　　مہر عدالت

ستینی

امام رازیؒ کی مشہور کتاب ستینی کا اردو ترجمہ جس میں ساٹھ علوم کے مشہور و ضروری مسائل پر عالمانہ رنگ میں بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۹/

کتاب الروح

مصنفہ امام ابن قیمؒ کا اردو ترجمہ جس میں عذاب قبر اور روح انسانی کے متعلق محققانہ رنگ میں بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲/

محصول ڈاک دونوں کا بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب لالہ راد ہاکشن صاحب

.بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

ایڈیشنل جج بہادر لدھیانہ

نمبر مقدمہ ۱۴۸۷ بابت سال ۱۹۳۷ء

منشی رفیع الدین خلف منشی عزیز الدین شیخ سکنہ لدھیانہ محلہ ڈھولیوال۔ مدعی

بنام مسماۃ جھولی وغیرہ وغیرہ مذکور۔ مدعا علیہم

دعوے ۵۸/- بابت کرایہ

بنام محمد صدیق پسر نبی بخش ذات جھیوَر ساکن لدھیانہ محلہ بوناجٹ۔ حال امرتسر کٹڑہ کرم سنگھ ڈھاب تیلی بندان بردوکان افتدر رکھا۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی محمد صدیق مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام محمد صدیق مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۸/۲/۳۸ کو مقام لدھیانہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۱۴/۱/۳۸ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم　　مہر عدالت

اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر

(مصنفہ شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی مرحوم)

شہنشاہ عالمگیر اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق صحیح اور مستند حالات درج ہیں۔ بادشاہ عالمگیر کے خلاف ہندو آنریری اور دوسرے طرح طرح کے جو بے بنیاد اور خلاف عقل الزامات ہیں۔ ان کی بدلائل عقلیہ اور نقلیہ تردید کی ہے۔ بلکہ ثابت کیا ہے کہ عالمگیر کا اپنی تمام رعایا (ہندو مسلم وغیرہ) سے یکساں ہمدردانہ سلوک تھا۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶/

منیجر اہلحدیث امرتسر

تصنیفات قاضی محمد سلیمان منصورپوری

رحمۃ للعالمین جس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی۔ دارالعلوم دیوبند کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت۔ طباعت، کاغذ نہایت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول ۲/۔ جلد دوم ۲/۔ جلد سوم ۲/۔

سفرنامہ حجاز جس میں حرمین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ۔ مناسک حج کا دلچسپ بیان۔ فرضیت حج کے عقلی دلائل و نقشہ جات درج ہیں۔ قابل دید ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲/

الجمال والکمال سورہ یوسف کی عالمانہ و محققانہ تفسیر کی ہے۔ قیمت ۱۲/

استقامت۔ اس رسالہ میں عیسائیت پر اسلام کی فضیلت بیان کی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳/

معراج المومنین۔ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ ترجمہ عربی خط امام احمدؒ۔ قیمت ۵/

مہر نبوت۔ حضور صلعم کی مختصر سوانحعمری۔ قیمت ۴/

غایت المرام۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا ثبوت دیا گیا ہے۔ قیمت ۶/

تائید الاسلام۔ یہ غایت المرام کا دوسرا حصہ ہے ۶/

تبلیغ الاسلام۔ اس رسالہ میں تمام مذاہب پر تبصرہ کر کے صرف اسلام کو سچا ثابت کیا ہے قیمت ۴/

تبیان الاسلام۔ اس رسالہ میں واعظین و مبلغین کے لئے عالمانہ مضامین ہیں۔ قیمت ۶/

برہان۔ ایک عیسائی پادری کے سوالات کا جواب۔ قیمت ۲/

نوٹ:- محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

مومیائی ۱۵۳

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق - دمہ - کھانسی - ریزش - کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی
اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد - عورت - بچے -
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے
پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک
چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲/
آدھ پاؤ ۳/ - پاؤ بھر ۶/ مع محصول ڈاک - ممالک غیر
سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم
روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء

جناب داؤد دادا صاحب مجاور پٹیالہ۔ آپکے یہاں سے
چند مرتبہ مومیائی منگایا تھا خود کیلئے اور دوسروں کیلئے بھی
خدا کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ اب ہمارے استاد
حاجی محمد سلیمان صاحب کے نام ایک چھٹانک اور روانہ
فرمائیں" (۱۱- دسمبر ۱۹۳۶ء)
جناب حکیم منظور الحق صاحب رام پور۔ آپکے ہاں سے
کئی دفعہ مختلف احباب کو مومیائی منگوا منگوا کر دیا ہے۔
جس سے ماشاء اللہ ان کو اچھا فائدہ ہوا۔ لہٰذا پھر ایک
کیلئے لکھتا ہوں جناب دوا ریکا جتہ کو دو چھٹانک بہت
جلد ارسال فرمائیں" (۱۲- دسمبر ۱۹۳۶ء)
مومیائی منگوانے کا پتہ :- **حکیم محمد سردار خان**
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

حیرت انگیز ایجاد ۳۲

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ
تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا۔ جب آپ نمونہ استعمال
فرمائینگے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب
ڈاکٹروں کی نازبرداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال
سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی
ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں
میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات
تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس
سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں
ضرور استعمال فرما کر دیکھئے :-
نگاہ کی کمزوری - پرانا آشوب چشم - ناخونہ - پڑبال - روہے -
دھند - جالا - ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا - نزولہ خرابیاں
جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اس کے
استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی
ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ - علاوہ محصول ڈاک -
منگوانے کا پتہ :- **منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

پندرہ روزہ علمی رسالہ ۴/

انوار رسالت

مفت

صرف چھ آنہ کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک بھیج کر سال بھر مفت
پڑھئے
نوٹ } یہ رعایت صرف ایک ماہ کے لئے ہے۔
پتہ :- **منیجر رسالہ انوار رسالت**
سرائے عالمگیر ضلع گجرات

تمام دنیا میں بے مثل ۵۰

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت
اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔
پتہ :- **مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی**
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے
پی۔سی۔ایس۔ انسالونسی جج بہادر شیخوپورہ
بساولد جھنڈا قوم گوجر ساکن کوٹلی گوجراں تحصیل
شاہدرہ۔ ضلع شیخوپورہ - دیوالیہ -
بنام لاہوری مل وغیرہ قرضخواہان
نمبر مقدمہ ۱۲۱ بابت ۱۹۳۶ء

مقدمہ مندرجہ بالا میں جملہ قرضخواہان بسا دیوالیہ و نیز
ہر خاص و عام کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ
بسا دیوالیہ جس کو ۲۲ کو دیوالیہ قرار دیا گیا تھا۔
آج ۱۵ کو قطعی ڈسچارج دیا گیا ہے۔
آج بتاریخ ۱۷ بثبت ہمارے دستخط اور
مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔
دستخط حاکم　　　مہر عدالت

حیات صلاح الدین - فاتح بیت المقدس کی
سوانح حیات - قیمت ۱۲/ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۸ للعہ
عام خریداران سے ۴ للعہ
شش ماہی ۲ للعہ
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ
فی پرچہ ۲ /

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

(۲۴۹)

امرتسر ۲۔ ذالحجہ ۱۳۵۶ھ مطابق ۴۔ فروری ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

خطاب بقبر پرست (نظم) - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
اصل مطالع ایک ہے یا دو؟ (نمبر۲) - ص۲
مرزا صاحب قادیانی اپنے مقصد میں فیل - - ص۵
اہل دہلی خبردار - - - - - ص۶
علماء اسلام اور تحریک خاکساراں - - - ص۷
نصائح ابراہیم ادہم ۔ آریہ اور ارواح ص۸
مذہب اسلام کا ایک سنہرا اصول - - ص۸
وتر کی تین رکعتوں کے آخر میں تشہد سنت ہے ص۸
مقدس بزرگ اور صلوٰۃ اللیل - - ص۹
تصدیق الحدیث (حقیقت پسندی) - ص۱۰
فتاویٰ ص۱۱ متفرقات ص۱۲ ملکی مطلع - ص۱۲

خطاب بقبر پرست

(از جناب احمد حسین صاحب شمس بھیرہ عنوان راج محل)

خدا سے سرزنی کب تک محمدؐ سے دغا کب تک ۔ نگر سے پیر رکھ کر آب میں اوبے وفا کب تک
بغرض خود حدیثوں میں بڑھانا حاشیہ کب تک ۔ میان ملک پیغمبرؐ یہ بدعت کی وبا کب تک

ارے بیمار تیرے پاس عزرائیل بیٹھے ہیں
بہت بیچین بہر حشر اسرافیل بیٹھے ہیں

خوشامد ہو چکی قبروں کے اندر سونے والوں کی ۔ نیازیں چڑھ چکیں قبروں پہ شربت کے پیالوں کی
پرستش ہو چکی تجھ سے بہت پنہاں جہالوں کی ۔ مگر اک تانت بھی سر کی نہیں خواہش کے جالوں کی

ارے گمراہ کچھ حاصل نہیں ہونے کو مرقد سے
رہیگا کب تلک محروم تو الطاف محمدؐ سے

تیری گر یہی حالت تو مشرک طعنہ زن ہونگے ۔ گلستان عرب پر خندہ زن ہندی چمن ہونگے
کہو اے شمس کیا برداشت کے قابل سخن ہونگے ۔ ثنائے کفر کے خاطر ترے بھی وادہن ہونگے
پرستش کرتے ہو مُردوں کی عقل ہو جائیگی مُردہ ۔ کہاں پھر تازگی آئیگی دو گلہائے افسردہ

ثبوت قربانی گاؤ۔ اس رسالہ میں قرآن و حدیث، ہندوؤں اور آریوں کے وید، شاستر، رامائن، مہابھارت اور توراۃ و انجیل سے گائے کی قربانی کا ثبوت دیا گیا

کتب خانہ ثنائیہ کی اسلامی کتابیں

تصنیفات مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ قیمت ۱۰؍

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز، روزہ کے احکام کے متعلق ہے قابلدید ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۲؍

اسلام کی تیسری کتاب (مع فرہنگ) خرید و فروخت [illegible] شراکت حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، [illegible]

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) [illegible] شراکت وقف نذر۔ قصاص۔ متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۳؍

اسلام کی پانچویں کتاب اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین وصحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ وجدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۶؍

اسلام کی چھٹی کتاب قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب وروز کے وظائف اور اذکار درج ہیں۔ قیمت صرف ۶؍

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں اخلاص، اتباع سنت، تعظیم، تنظیم، علما کی بے ادبی کا بیان ہے۔ قیمت ۶؍

اسلام کی آٹھویں کتاب جہاد۔ طعام۔ لباس۔ حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا ذکر ہے۔ قیمت ۶؍

اسلام کی نویں کتاب۔ اس میں نیک صحبت، زہد وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی۔ دوزخ۔ اور عذاب قبر، اللہ کے ڈر، توکل اور صبر اور تقویٰ کا بیان ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۶؍

اسلام کی دسویں کتاب حضرت آدمؑ سے لے کر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ اور بنو امیہ و امام حسنؓ و امام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات۔ قیمت عہ

اسلام کی گیارھویں کتاب عقائد اسلام۔ توحید، ثبوت نبوت وحدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت و عظمت انبیا علیہم السلام ثبوت قیامت، رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت عہ

اسلام کی بارھویں کتاب اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث، پانی کے پاک ہونے، اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کر کے استعمال کرنے میں، بول، منی، مذی وغیرہ احکام سے کی پاکیزگی کا استنجا، وضو، جنبی اور حائضہ، تیمم، میت اور استحاضہ کے احکام درج ہیں۔ قیمت عہ۔

اسلام کی تیرھویں کتاب کشتی پر اور یہود و نصاریٰ کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنے کے طریق، مسجد کے آداب، قبلہ کے احکام، صفوں کی درستی، قرأت فاتحہ خلف الامام، بسم اللہ کے جہر وخفا کے مسائل، رفع یدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات کے بقیہ مسائل درج کئے گئے ہیں۔ قیمت عہ۔

اسلام کی چودھویں کتاب مسافر، سوار کی نماز اور سفر وحضر کی حد تعیین ایام ابر اور بارش کے دن میں نماز کا حکم اور غسل وغیرہ کے احکام، خطبہ جمعہ کے احکام، سوگ، ماتم، کفن، دفن جنازہ علی الغائب۔ حالات قبر، زیارت قبور، میت کے ایصال ثواب اور زکوٰۃ کے احکام وغیرہ درج ہیں۔ قیمت [illegible]

(تصنیفات دیگر مصنفین)

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی۔ مصنفہ امام غزالیؒ اس کتاب میں وہ مسائل تحریر ہیں جن سے معمولی آدمی بھی ترقی کر کے معراج کمال تک پہنچ سکتا ہے۔ علم کیمسٹری، طلسم و کرامات وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے۔ قیمت ۸؍

الترغیب والترہیب مصنفہ امام عبد العظیم صاحب منذری۔ ہر مشروع فعل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر مرفوع احادیث لا کر ان کے ثواب و عذاب کی تشریح کی گئی ہے۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت [illegible]

العقل والنقل مؤلفہ مولانا شبیر احمد صاحب دیوبندی جس میں مستند حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۱۰؍

کائنات روحانی قرآن حکیم کا انسان کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کا ثبوت۔ قیمت ۵؍

حیات المسلمین رسالہ ہذا میں مسلمانوں کی دینی و دنیوی بہبودی کا حال ہے۔ قیمت ۸؍

وحی اور اسکی عظمت وحی کی تعریف اور تقسیم کا بیان۔ قیمت ۲؍

تعلیمات اسلام۔ مؤلفہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی۔ جس میں اسلام کی تعلیمات کی اہمیت پر ایک فاضلانہ مضمون ہے۔ قیمت ۱۲؍

نوٹ: محصول ڈاک مندرجہ بالا سب کتابوں کا بذمہ خریدار ہوگا۔ ایک روپیہ سے کم وی پی نہیں ہوگا۔

المشتہر: منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲- ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ

اصل مطاع ایک ہے یا دو؟

(۲)

آج ہم چاہتے ہیں کہ اس جماعت کی غلط فہمی رفع کرنے کی پھر کوشش کریں۔ اس سے پہلے بھی ایک دفعہ ہم بحث اتباع الرسول میں ان کو سمجھانے کی کوشش کر چکے ہیں۔ اس وقت قرآن کے ہیرو (رہنما) مولوی احمد الدین متوفیٰ نے ہمارا مدعا نہ سمجھا اور نہ سمجھنے کی کوشش کی۔ خیر وہ تو اپنا خیال اور عمل اپنے ساتھ لے گئے۔ اب ہم اس جماعت کو پھر سمجھاتے ہیں شاید یہ لوگ سمجھ جائیں۔

لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝

پس سنئے! ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اصل مطاع بالذات ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اصل مطاع بالمعنی الثانی ہیں۔ چنانچہ بحث اتباع رسول میں ہمارے الفاظ یہ ہیں:-

اصل مطاع تحت حکم خدا (ص۲۵)

غور سے سنئے! اصل مطاع کے دو معنی ہیں۔ ایک معنی ہے "منبع حکم"۔ یعنی اصل حکم اسی کا ہو جیسے فرمایا

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۝

ان معنی سے اصل مطاع صرف ذات خداوندی ہے۔ ہم جو رسول اللہ کو اصل مطاع کہتے ہیں تو اس تعریف سے نہیں کہتے۔ بلکہ اس تعریف کو اپنی جگہ صحیح قرار دیکر ہماری مراد دوسری تعریف ہوتی ہے۔ چنانچہ اسی بحث میں ہم نے دوسری تعریف یوں کی تھی کہ

اصل مطاع وہ ہے جسکے دینی حکم کی دلیل طلب کرنے کی حاجت نہ ہو بلکہ جائز نہ ہو۔ اس تعریف کے مطابق اصل مطاع ایک مقسم ہے جسکو ہم نے دو قسموں میں تقسیم کیا تھا اور اب بھی کرتے ہیں۔ (۱) اصل مطاع بالذات۔ (۲) اصل مطاع بالغیر۔

اس کی مثال ہم نے اسی بحث میں "واجب بالذات" اور "واجب بالغیر" دی تھی۔ (رسالہ اتباع الرسول ص۱)

آج ہم ایک نئی مثال منطقی قاعدے سے پیش کرتے ہیں ہمارے مخاطب اگر محنت کرینگے تو سمجھ جائینگے۔

پس سنئے! اہل منطق کے نزدیک تصور کے دو معنی ہیں۔ ایک معنی سے تصور مقسم ہے اور دوسرے معنی سے قسم ہے جو تصدیق کا قسیم ہے جو مقسم ہے وہ تصدیق پر صادق آسکتا ہے جو قسم ہے وہ تصدیق سے متبائن ہے۔ طالب علم جانتے ہیں کہ "التصدیق تصور" اور "التصدیق لیس بتصور" دونو طرح بولنا صحیح ہے۔ پھر کیا یہ اجتماع نقیضین ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس کی تفصیل قابل ملاحظہ ہے

جس صورت میں قضیہ "التصدیق تصور" صحیح ہوگا اس وقت تصور لا بشرط شئ مراد ہوگا۔ مگر جس وقت قضیہ "التصدیق لیس بتصور" صحیح ہوگا اس وقت تصور سادج یا بشرط لا شئ مراد ہوگا۔ پس اس اصطلاح کو ملحوظ رکھکر ہماری اصطلاح کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔

اصل مطاع بمعنی "منبع علم" بمنزلہ تصور سادج کے غیر منقسم ہے۔ یہ بالکل ٹھیک ہے اس تشریح سے دوسرا اصل مطاع ماننا بے شک شرک ہے لیکن اس تعریف کی بنا پر جو ہم نے پیش کی ہے کہ جس کے حکم پر دلیل طلب کرنا جائز نہ ہو اصل مطاع بالذات اور بالغیر کی طرح منقسم ہوسکتا ہے جس طرح تصور لا بشرط شئ منقسم ہوتا ہے۔

اہل منطق کی تعریف سنئے!

العلم ان کان اذعانا للنسبۃ فتصدیق
والا فتصور العلم والتصور مترادفان

اسی طرح علمائے نحو کے نزدیک کلمے کی تعریف "لفظ موضوع" ہے۔ ان معنی سے کلمہ مقسم ہے مگر اہل منطق کے نزدیک کلمہ فعل کو کہتے ہیں۔ پہلی اصطلاح کے مطابق حرف کلمہ ہے دوسری اصطلاح سے حرف کلمہ نہیں ہے۔ پس اگر کوئی پہلی اصطلاح پر حرف کو کلمہ کہے اور وہ اپنا مافی الضمیر بیان کردے کہ میرا دعویٰ علمائے نحو کی اصطلاح پر مبنی ہے اور معترض منطقی اصطلاح سے اس کی تردید کرتا ہی جائے کہ حرف کلمہ نہیں ہے۔ بلکہ مسجد "جینیاں"[1] سے نکل کر سارے شہر میں ڈھنڈورا پیٹتا جائے کہ دیکھو یہ لوگ حرف کو کلمہ کہتے ہیں یہ کافر ہیں یہ مشرک ہیں۔ تو کیا اسکے حق میں نہ کہا جائیگا ؎

تو آشنائے حقیقت نہٖ خطا اینجا است

اب ہم اصطلاح منقول سے سمجھاتے ہیں۔

سنئے! ہر عالم محدث ہو یا مجتہد اس کے فتوے پر دلیل طلب کرنا جائز بلکہ بعض موقع پر واجب ہے۔ امام مالک صاحب نے ایک دفعہ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے روضۂ اقدس کی طرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا تھا کہ ہر آدمی سے مسئلے کی دلیل پوچھی جاسکتی ہے سوائے اس قبر والے کے۔

اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر امام مالک مسجد نبوی میں بیٹھ کر کوئی فتویٰ دیں تو ان سے اس کی دلیل پوچھی جاسکتی ہے۔ پھر وہ اپنی دلیل میں قرآن شریف پیش کریں یا حدیث

---

[1] امرتسری منکرو جماعت کی مسجد کا نام ہے۔

اتباع الرسول - تحریری مباحثہ مابین مولانا ثناء اللہ (۲۵۱) اور مولوی احمد الدین - اتباع رسول پر - قیمت ۴؍ (منیجر اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۳۱۔ جنوری ۱۹۳۷ء

——— امرتسر میں اس ہفتہ اکثر طور مطلع ابرآلود رہا۔ بارش بھی ہوتی رہی۔ جس کے باعث سردی میں اضافہ ہو گیا ہے۔

——— جناب مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ کرنے والا فریبگ کلکتہ سے گرفتار ہو کر ۲۷۔ جنوری کو امرتسر لایا گیا۔ ۲۸۔ جنوری کو جیل میں اسکی شناخت گواہان نے کی جو سوائے ایک کے باقی سب کی درست نکلی۔ پولیس اسکو ۲۔ فروری کو حاضر عدالت کریگی۔ پھر مقدمہ کی تاریخ پیشی عدالت مقرر کریگی۔ (ناظرین حسن خاتمہ کے لئے دعا کریں)

——— لاہور ہائیکورٹ نے مسجد شہید گنج لاہور کی اپیل کثرت رائے کے باعث مسترد کر دی ہے (انا للہ وانا الیہ راجعون) معلوم ہوا ہے اسکے متعلق پریوی کونسل میں اپیل دائر کر دی ہے۔ سردست مجلس احرار۔ مجلس اتحاد ملت اور ڈسٹرکٹ مسلم لیگ لاہور متحدانہ طور پر سول نافرمانی کرنے کا پروگرام تیار کر رہے ہیں۔

——— مجلس احرار کی طرف سے مسجد مذکور کی بازیابی کے لئے جو سول نافرمانی جاری ہے اس میں ۳۰ جنوری تک ۲۰۷ آدمی گرفتار ہو چکے ہیں۔

——— معلوم ہوا ہے ملک معظم ہندوستان میں ۱۹۳۸ء کے اخیر یا ۱۹۳۹ء کے شروع میں تشریف لائینگے۔

——— قادیان کی سمال ٹاؤن کمیٹی اب محصول چونگی لگانے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ ہاؤس ٹیکس بھی جاری رہیگا

——— "زب قادیان" کے خلاف گورداسپور میں جو مقدمہ دائر تھا۔ عدالت نے ملزم سے ایک سال کے لئے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت نیک چلنی طلب کی۔

——— شیخ عبدالرحمن مصری (قادیانی) کے خلاف زیر دفعہ ۴۰۴ جو مقدمہ دائر تھا۔ عدالت نے شیخ صاحب کو رہا کر دیا ہے۔

——— بمبئی گورنمنٹ نے سکولوں اور کالجوں کے طلبا کے نام سرکلر جاری کیا ہے کہ کوئی طالب علم فرقہ وارانہ تنازعات بڑھانے والی جماعتوں میں شرکت نہ کرے۔

——— پنڈت جواہر لال نہرو نے فقیر آپی آف وزیرستان کا خط جو ان کو حال ہی میں موصول ہوا ہے اخبارات میں شائع کرا دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ ہم اپنی آزادی کیلئے لڑ رہے ہیں، اغوا اور لوٹ مار کی وارداتوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں، ہم اس قسم کی کاروائیوں کو گناہ سمجھتے ہیں

——— کشتواڑ علاقہ کشمیر میں برف پڑنے سے ۲۴ انسان مر گئے

ناظرین نوٹ کرلیں

(۱) اخبار ہذا کے صفحہ ۱۲ پر حساب ۱۹۳۶ء سنبل درج ہے۔ ایک بار ضرور ملاحظہ کریں۔ جہلت یافتگان اور بیرون ہند کے خریدار جلد از جلد اپنی اپنی قیمت اخبار بھیجدیں۔

(۲) رسالہ شمع توحید و مقدمہ فنڈ میں مالی امداد جس قدر ممکن ہو بہت جلد کریں۔ ان فنڈوں کی رفتار آمد بہت سست ہے

(۳) عید اضحی کے موقعہ پر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے لئے

عید آنہ فنڈ

کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

(۴) محرم کے موقعہ بدعات محرم کو روکنے کے لئے جو اشتہار شعبہ اشاعت فنڈ دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع کئے جائینگے وہ بکثرت منگوا کر تقسیم کریں +

(نیازمند۔ منیجر اہلحدیث امرتسر)

——— سنٹرل اسمبلی میں میر عبدالقیوم صاحب سرحدی کی طرف سے ایک رزولیوشن پیش ہوگا کہ فیڈرل گورنمنٹ صوبہ سرحد میں اپنے خرچ پر یونیورسٹی کھولنے کا انتظام کرے۔

——— ہریا سرائے (دربھنگہ) کی اطلاع منظر ہے کہ ۳۰ جنوری کو صبح پونے ۹ بجے زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ لوگوں پر سابقہ زلزلہ کی طرح دہشت طاری ہو گئی جو نصف گھنٹہ تک رہی۔

(بقیہ متفرقات)

جنازہ غائبانہ | برادرم مولوی محمد امین مبارکپوری سلمہ اللہ کی اہلیہ چندماہ سخت بیمار رہ کر انتقال کر گئیں انا للہ! قبل ازیں برادر موصوف کا شیرخوار بچہ بھی قضا کر چکا ہے۔ ناظرین مرحومین کا غائبانہ جنازہ پڑھیں اور مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہم وارحمہم۔ (حکیم عبدالسلام عفا اللہ عنہ از مبارکپور ضلع اعظم گڈھ)

تبدیل پتہ | چند خانگی ضروریات کے ماتحت خاکسار چار ماہ کے لئے مندرجہ ذیل مقام پر رہیگا۔ احباب مطلع رہیں۔ ابو وحید محمد عبد اللہ عقیل پتوی چھپو ضلع بالاسور)

مضامین آمدہ | مولوی عبداللہ صاحب عقیل۔ مولوی عبدالرؤف صاحب۔ محمد عبدالسلام صاحب۔ مولوی محمد ایوب صاحب۔ مولوی ابو عبد محمد ادریس صاحب گمنام صاحب۔ مولوی نور محمد میانوی (۲ عدد)۔

غیر مقبولہ | مرزائیوں کی دوستی۔ مرزا صاحب کے نزدیک الفاظ قرآنی میں تقدیم و تاخیر ماننا کفر ہے۔ مرزا صاحب کی اختلاف بیانی۔ مدیر غنچہ بجنور سے سوالات۔ مذاکرہ علمیہ سود بنک و تصویر۔ کوئلوی تثلیث کی بدحواسی۔ برادران اہل حدیث کی سرد مہری۔ مذہب پاک پٹن اور حسن نظامی۔ حضور علیہ السلام کے گستاخ کون ہیں!

پنجاب طبی کانفرنس | کی اسٹینڈنگ کمیٹی بمقام ٹاؤن ہال امرتسر ۲۷ فروری ۱۹۳۷ء کو زیر صدارت عالیجناب رئیس الاطبا حکیم محمد حسن صاحب قرشی منعقد ہوگی اور نیز کے نامی گرامی اطباء کے طبی بورڈ صبح ۹ بجے سے اور شام ۵ بجے سے رات ۱۰ بجے تک مایوس العلاج مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت مند اصحاب فارم داخلہ فوراً ہم سے منگوا لیں۔ پتہ:۔ زبدۃ الحکماء حکیم محمد اشرف جنرل سیکرٹری پنجاب طبی کانفرنس۔ محلہ جلوٹیاں۔ لاہور بھاٹی گیٹ۔

——— پیرس کے ایک مقام میں مادہ آتش گیر پھٹنے سے ۱۲۔ اشخاص ہلاک ہو گئے۔

ہوا کہ ہمارے ذہن میں تھا کہ اس پارٹی کے خطیب اول اور امیر حال درس ثنائی میں آیا کرتے تھے۔ اور خطیب ثانی نے تو بہت کچھ درس ثنائی سے حاصل کیا۔ بلکہ ان کے موجودہ جامع تفسیر احمدی امرتسری (دہپلوان) آج کل بھی آیا کرتے ہیں۔ اس سے پہلے ساتھ مضمون بھی تشریف لایا کرتے تھے۔ پھر نہیں معلوم کہ انہیں آشنا اشکبار کیوں ہے۔ مختصر یہ ہے کہ ؎

کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی اپنے مقصد میں فیل!

اس مضمون پر ہم نے کئی دفعہ نوٹ لکھا اور ثبوت بہم پہنچایا مگر ہمارا یہ دعویٰ ایسا صحیح اور مبرہن ہے کہ آئے دن اس کی نئی نئی دلیلیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ لطف یہ ہے کہ وہ دلیلیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کا انکار کرنا کسی الدالخصام سے بھی ممکن نہیں ہو سکتا۔ آج ہم ایک نئی دلیل پیش کرتے ہیں جو مرزا صاحب کے قائم مقام خلیفہ قادیان کے منہ سے نکلی ہے۔ جو ایسی سچی اور صحیح ہے جیسے دو دونے چار۔ بلکہ اس سے بھی واضح تر۔ قبل اس کے کہ اس دلیل کے الفاظ ہم ناظرین کے سامنے پیش کریں۔ ناظرین با انصاف کو تکلیف دیتے ہیں کہ وہ نظر اٹھا کر مسلمانان عالم کو عموماً اور مسلمانان ہندوستان کو خصوصاً غور سے دیکھیں کہ مسلم قوم ہر حیثیت سے نیچے کو جا رہی ہے۔ ان کی دنیاوی اور دینی حیثیت کمزور ہو رہی ہے۔ دینی حیثیت پر نظر کرنے سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان آج کل اسی حالت میں ہیں۔ جس حالت میں قبل اسلام عرب لوگ تھے۔ شرک و کفر بے دینی، دغابازی، حرام خوری بدعہدی غرض سارے عیب شرعیہ ان میں موجود ہیں۔

چنانچہ خلیفہ قادیان اپنے خطبے میں کہتے ہیں:۔

"ہمارا فرض ہے کہ شریعت جو مٹ چکی ہے جو ہزاروں پردوں کے نیچے چھپ گئی ہے۔ مسلمانوں کے نہ عوام اس پر عمل پیرا ہیں اور نہ علماء۔ بلکہ ان کا علم بھی کسی کو نہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے تو کہا تھا کہ فریسی جو کہتے ہیں وہ کرو۔ جو کرتے ہیں وہ نہ کرو مگر اب تو یہ حالت ہے کہ ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ اس لئے کہ جو کہا جاتا ہے وہ بھی اسلام کے خلاف ہے۔ اور جو کیا جاتا ہے وہ بھی خلاف ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہزاروں توہمات اور رسومات کے نیچے دبے ہوئے اسلامی آثار کو پھر نکالیں۔ انگریز لاکھوں من مٹی کو کھدواتے ہیں اور جب نیچے سے قدیم زمانہ کا ایک مٹی کا پیالہ بھی مل جاتا ہے۔ تو بہت خوش ہوتے ہیں اور پھولے نہیں سماتے۔ مگر ہماری تو ساری جائیدادیں ہی مٹی کے نیچے دفن ہیں۔ کیا ہمیں ان کے نکالنے کی کوئی فکر نہ کرنی چاہئے۔ شریعت کے ایسے ایسے مخفی خزانے زمین کے نیچے دفن ہیں کہ جن کی قیمت کا کوئی اندازہ ہی نہیں ہو سکتا انسانی زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں۔ جس کے لئے مفصل ہدایات موجود نہ ہوں۔ اور جو ایسی روشن نہ ہوں کہ جنہیں دیکھ کر تیز سے تیز نظر والے انسان کی آنکھیں بھی چندھیا نہ جائیں مگر یہ سب خزانے رسوم اور جہالتوں اور نسیان کی مٹی کے نیچے دفن ہیں۔ اور ایک بے قیمت چیز کی طرح پڑے ہیں اور انہیں نکالنے کی طرف ہماری توجہ بالکل نہیں اور اس کام سے بالکل بے فکر ہیں۔"

(الفضل ۱۲۔ جنوری ۱۹۳۸ء صٹ)

اہلحدیث اس اقتباس میں جو کچھ خلیفہ صاحب نے کہا ہے بالکل صحیح ہے۔ ہر قسم کی خرابیاں مسلم قوم میں آگئی ہیں۔ ان سب کی جڑ بنیاد یہی ہے کہ انہوں نے خدا کو چھوڑ دیا ہے۔ خدا کا خوف اگر منہ پر آتا ہے تو صرف دوسروں کے لئے مگر اپنی ذات کے لئے نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آیت مرقومہ ذیل انہی کے حق میں ہے:۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ
ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ (پ ۳۰ - ع ۳)

یعنی خدا فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو اچھی خلقت میں پیدا کیا پھر ہم نے اس کی بداعمالی کی وجہ سے اس کو سب سے نیچے گرا دیا ہے۔"

یہ حالت تو ہوئی مسلمانوں کی۔ اب مرزا صاحب کی بعثت کی اصل غرض سنئے۔ جسے ہم انہی کے الفاظ میں بارہا درج کر چکے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ

"میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ وہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں اور وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آئے۔ دنیا اس کو بھول جائے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔ (مقولہ مرزا صاحب متوفی الحکم ۱۷۔ جولائی ۱۹۰۵ء ص۱)

یہ ایسا مقولہ صادقہ ہے جس کی تصدیق خلیفہ قادیان نے اس مضمون کے شروع میں کر دی ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی بعثت کی اصل غرض جو آپ کو الہام میں بتائی گئی۔ یہی ہے کہ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ یعنی وہ دین کو زندہ اور شریعت کو قائم کریگا۔"

او لاہوری اور قادیانی احمدیو! ارشاد خداوندی ان تقوموا للہ مثنیٰ وفرادیٰ کو ملحوظ رکھ کر سوچو اور شہدا بالقسط ہو کر سچی شہادت دو کہ مرزا صاحب کی بعثت کی غرض جو خود ان کے اور ان کے خلیفہ کے قلم سے ظاہر ہوئی ہے پوری ہو گئی ہے۔ کیا مسلمانان دنیا متقی ہو گئے ہیں کیا دنیا سے مصنوعی خداؤں (مسیح اور کرشن)

(جو ان کے پاس ہو)۔ اگر مسجد نبوی کے بانی (علیہ السلام) دینی فتویٰ دیں تو ان سے دلیل پوچھنا جائز نہیں۔ اس مسئلے پر کل مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ شیعہ ہو یا سنی۔ معتزلی ہو یا نیچری سب اس بات کے معتقد ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے کسی دینی حکم پر ان سے اس حکم کی دلیل طلب کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید میں خدا تعالےٰ نے صاف اور صریح الفاظ میں فرمایا ہے :۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ

جب اللہ اور رسول کسی کام کا حکم دیں تو کسی مومن مرد اور مومن عورت کو اس کے قبول کرنے یا نہ کرنے میں اختیار نہیں رہتا۔ جو کوئی اللہ اور رسول کی نافرمانی کریگا وہ صریح گمراہ ہوگا۔

یہ آیت صاف طور پر ہدایت کرتی ہے کہ جس طرح اللہ کا حکم مذکور فی القرآن واجب العمل ہے۔ اسی طرح رسول اللہ کا دینی حکم بھی واجب العمل ہے۔ جس طرح اللہ کے حکم کی دلیل طلب نہیں ہوسکتی اسی طرح رسول اللہ سے بھی ان کے حکم پر دلیل طلب کرنا جائز نہیں۔

دفع دخل مقدر | اس جگہ ہم پر یہ سوال ہوسکتا ہے کہ جب دونو (اللہ اور رسول) کے احکام یکساں واجب العمل ہیں تو پھر آپ اللہ کے ساتھ اصل مطاع بالذات اور رسول کے ساتھ اصل مطاع بالغیر کی قیود کیوں لگاتے ہیں دونوں کو یکساں رہنے دیجئے۔

جواب | اس کا یہ ہے کہ رسول چونکہ بحیثیت رسالت آمر ہوتا ہے اور رسالت کا منصب عطیہ الٰہی ہے بحکم اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ

اسی لئے جو نسبت جاعل اور مجعول میں ہوتی ہے وہی نسبت یہاں ملحوظ رہے گی۔ اس کی دوسری مثال سمیع و بصیر کے الفاظ ہیں۔ خدا سمیع و بصیر بالذات ہے مگر انسان بحکم فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ؕ خدا کے بنانے سے سمیع و بصیر بالغیر ہے بالذات نہیں۔ پس ہم نے جس اصطلاح پر کلام کیا تھا اس کا ثبوت ہم نے دیدیا۔

تسلیم مخالف | یہ ایک مشہور مثال ہے کہ

"جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے"

قرآن مجید نے خدا تعالیٰ کی ذات کو احکم الحاکمین فرمایا ہے۔ اور بڑی شدت سے غیر خدا کی احکمیت کا انکار کیا ہے چنانچہ ارشاد ہے :۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ؕ

احکم الحاکمین اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ جس کو انگریزی میں Superlative degree کہتے ہیں۔ اس کا درجہ سب سے بلند ہوتا ہے۔ ہمارے مخاطب مولوی احمد الدین متوفی نے اپنی تفسیر میں آنحضرت (صلعم) کی شان میں "اعلیٰ حاکم" کا لفظ بولا ہے اور بولنا جائز رکھا ہے۔ جس کے معنی "احکم الحاکمین" ہی کے ہیں حالانکہ بحکم قرآن مجید بالذات احکم الحاکمین خدا ہی ہے اور رسول اللہ کو یہ درجہ خدا کی طرف سے ملا ہے۔ ملاحظہ ہو آیت ذیل :۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؕ (پ۵ ع۶)

یعنی اے رسول! مجھے تیرے رب ہونے کی قسم ہے کہ یہ لوگ ہرگز مومن نہ ہونگے جب تک اپنے تمام جھگڑوں میں تجھے حکم نہ مان لیں پھر تیرے فیصلے سے دل میں تنگی بھی محسوس نہ کریں اور اس طرح تسلیم کریں جو تسلیم کرنے کا حق ہے :

پس مولوی صاحب موصوف نے جس طرح آنحضرت صلعم کو اعلیٰ حاکم (احکم الحاکمین بامر اللہ) مانا ہے اسی طرح ہم نے بھی آنحضرت صلعم کو اصل مطاع بالغیر تسلیم کیا ہے ممکن ہے یہاں پر ہمارے معارضے میں آیت لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ پڑھی جائے (یعنی خدا پر سوال نہیں ہوسکتا ہے مگر مخلوق سے سوال ہوتا ہے) اور کہا جائے کہ مخلوق میں تو انبیاء کرام بھی داخل ہیں پھر آپ کیوں کہتے ہیں کہ انبیاء کرام سے سوال نہیں ہوتا۔

جواب | اس آیت کو ہمارے معارضے میں پیش کرنا ہمارے دعوے کے عدم فہم پر مبنی ہے۔ ہمارے دعوے کا مطلب یہ ہے کہ امتیوں سے کوئی فرد رسول سے ان کے حکم کی دلیل نہیں پوچھ سکتا۔ کیونکہ ان کی رسالت خود ان کے حکم کی دلیل ہے۔ خدا کا سوال کرنا ہماری نفی میں داخل نہیں۔ علاوہ اس کے یسئلون بذاتہٖ کلی مشکک ہے جس کے افراد مختلف ہونگے۔ دیکھئے دوسری جگہ خود ہی اس آیت کی تفسیر فرما دی ہے۔ ارشاد ہے۔ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ (پ ۹ ع ۱)

ہم قوموں سے بھی سوال کرینگے اور رسولوں سے بھی: مگر اس کی تفصیل جو آئی ہے وہ قابل لحاظ ہے۔ قوموں سے سوال ہوگا مَاذَاۤ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ یعنی تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا۔ یعنی تم نے ان کا اتباع کیا یا نہیں؟ انبیاء کرام سے سوال ہوگا مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ یعنی تمہیں کیا جواب ملا تھا؟

دیکھئے ان دونوں سوالوں میں کتنا فرق ہے۔ قوموں سے جو سوال ہوگا وہ ان کے ذاتی افعال سے ہوگا مگر انبیاء کرام سے جو سوال ہوگا وہ قوموں کے افعال سے ہوگا۔ پھر ان کو ایک ہی قسم کا سوال بنانا عدم تدبر کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے؟ قرآن مجید سے یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ رسول اللہ کے کسی ایسے حکم پر جو دینی صورت میں انہوں نے امت کو دیا ہو خدا کی طرف سے عتاب آیا ہو۔ یاد رہے کہ لِمَ تُحَرِّمُ اور لِمَ اَذِنْتَ وغیرہ آیات ہمارے سامنے ہیں۔ فریق ثانی جب ان کو پیش کر کے بحث کریگا تو ہم تفصیل سے جواب دینگے۔ اس بحث کا ملخص یہ ہے کہ ہمارے دعوے کو سمجھئے ہماری اصطلاحات پر غور کیجئے۔ اگر غلط پائیں تو آپ کو قلم اٹھانے کی اجازت ہے۔ جلد یہ سمجھ کر کہ سامنے کون ہے س

انا معزة الوادی اذا ما زوعت

لطیفہ | ہم نے لکھا تھا کہ اس پارٹی کو جس مسئلے میں ہم سے اختلاف ہو درس قرآنی میں آکر اُسے پیش کر کے حل کر لیا کریں۔ راقم مضمون نے اس کو بڑے استعجاب سے دیکھا ہے۔ ہماری مراد اس سے کوئی استعلا نہیں تھا بلکہ

(۲۵۲) دلیل الفرقان - مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ ... کا جواب از مولانا ثناء اللہ صاحب ... (باقی)

آریہ اور روح

(از قلم مولوی عبد المنان قریشی۔ سہارنپوری)

آریوں کا عقیدہ ہے کہ ارواح سب ایک قسم کی ہیں اور بموجب اعمال اجسام مادہ کو اختیار کرتی ہیں اور خدا ان کو ان کے اعمال کے مطابق اجسام میں داخل کرتا ہے۔ جبکہ روح ایک علیحدہ ہستی اور مادہ ایک علیحدہ ہستی ہے اور ان کا اتصال کرموں کے عوض اور نتیجہ کے طور پر ہے تو سا تھ ہی عمل کا صدور روح اور مادہ کے مشترکہ ہونے پر منحصر ہو تو ایسی صورت میں ان کا اتصال کیونکر ہوا اور بغیر اتصال کوئی عمل کیسے سرزد ہوا۔

میں نے جس قدر آریہ صاحبان سے یہ سوال کیا کسی نے کوئی معقول یا قابل تسلیم جواب آج تک نہیں دیا۔ اس کے علاوہ جو آریہ صاحبان کہتے ہیں کہ خدا نیستی سے ہستی نہیں کر سکتا اور اس وجہ سے اس نے روح اور مادہ کو پیدا نہیں کیا۔

اس کے متعلق حسب ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں جن کا جواب باصواب آریہ صاحبان کے ذمہ ہے

کیا آریہ صاحبان کو خدا کی کل طاقت کا کلی علم اور مشاہدہ یا تجربہ ہے اگر ایسا ہے تو خدائی طاقت قدرت اور علم محدود ہوئی۔ حالانکہ خدا غیر محدود ہے اور اس کا علم بھی غیر محدود اور طاقت بھی غیر محدود اور ایسا آریہ بھی مانتے ہیں تو غیر محدود قدرت وعلم کی وجہ سے اگر کوئی ایسا وجود، کرشمہ یا فعل خدا کرتا ہے جس کی ترکیب۔ وجہ یا صدور، انسانی عقل، تجربہ، مشاہدہ سے باہر ہے تو اس میں شک شبہ یا اعتراض کی کیا گنجائش ہے۔

(۲) اگر ارواح کو ایک ہی قسم ہونے کی بجائے لاکھوں کروڑوں قسم کی مانا جائے تو کیا حرج ہے۔ یعنی خدا نے مختلف اقسام کی ارواح پیدا کر کے ان کو ان کی قابلیت اور حیثیت کے مطابق جسم عطا کر دیا تو اس میں خدا کی کیا بے انصافی معلوم ہوتی ہے۔ اگر کہا جائے کہ مختلف اقسام کی ارواح بنانے میں ایک کو دوسرے پر ترجیح اور فضیلت کیوں دی تو اس کے متعلق یہ سمجھنا چاہئے کہ جب سب ارواح ایک ہی نوعیت، درجہ اور پوزیشن کی نہیں ہیں۔ ساتھ ہی اون کی ذمہ داری۔ پابندی، افعال خوراک۔ خواہشات۔ طاقت۔ سزا د جزا وغیرہ وغیرہ سب علیحدہ علیحدہ ہیں تو ان سب باتوں کی تفریق کے لحاظ سے اون کی نوعیت اور اقسام بھی علیحدہ علیحدہ کر دئے گئے تو کیا اندھیر اور بے انصافی ہوئی۔ جبکہ ایک کسان اپنے دس کھیتوں میں کسی میں گیہوں کسی میں چنا کسی میں جو کسی میں مٹر، کسی میں گنا وغیرہ وغیرہ بوتا ہے۔ اور کوئی شخص اوس پر یہ اعتراض نہیں کرتی کہ سب کھیتوں میں ایک ہی جنس کیوں نہ بوئی۔ اور ہر ایک کھیت میں علیحدہ علیحدہ جنس کیوں بوئی تو خدا کے مختلف قسم کی ارواح اور مخلوق پیدا کرنے پر کیونکر اعتراض ہو سکتا ہے

(۳) اسی طرح مادہ کو جزء لایتجزا ماننے اور سب ذرات میں ایک ہی قسم کے خواص ماننے سے یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ ان میں جسامت، لمبائی، چوڑائی، موٹائی کہاں سے آگئی۔ اس کے علاوہ ایک ہی خواص کے اجزا سے مختلف اقسام کے اجسام، گرم سرد، روشن، تاریک، نرم، سخت، سفید، کالے، میٹھے، کڑوے، رقیق، منجمد وغیرہ وغیرہ ایک دوسرے کی ضد کیسے بن گئے۔

کیوں نہ مانا جائے کہ جس طرح خدا نے مختلف اقسام کی ارواح پیدا کی ہیں اسی طرح مختلف اقسام کے مادہ جات بھی پیدا کئے ہیں۔ اس میں کونسی خرابی اور اعتراض پیدا ہوتا ہے۔

بحث تناسخ۔ مسئلہ تناسخ پر تحریری مباحثہ کی روئداد قیمت ۳ر ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مذہب اسلام کا ایک اہم او سنہرا اصول

انجمن ہائے اسلامیہ کو پیام عمل

قوم مسلم اس وقت تک آسمان ترقی پر گامزن نہیں ہو سکتی ہے جب تک کہ وہ مقدس اسلام کے قوانین پر عمل پیرا نہ ہو جائے لیکن افسوس آج مسلمان یوماً فیوماً اپنے مذہب سے بے پرواہ ہوتے جا رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ روز بروز مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہوتی جا رہی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا ہے۔ مذہب اسلام کی تعلیم ہے کہ جب کوئی شخص برا کام ہوتے دیکھے تو اس کو جس طرح ہو مٹائے۔ چنانچہ حدیث ہے :۔

من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ الخ

یعنی اگر ہاتھ سے مٹانے کی طاقت ہو تو ہاتھ سے مٹاؤ ورنہ زبان سے اور یہ بھی نہیں تو کم از کم دل سے برا جانے۔

لیکن یہ ایمان کا ادنیٰ درجہ ہے۔ اسی طرح قرآن مجید نے بھی اس پر بڑا زور دیا ہے :۔

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ الآیہ

یعنی فرماتا ہے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو کہ افعال قبیحہ کا استیصال کرے اور امورات حسنہ کی دعوت دے۔

یہ ایک ایسا اصول تھا جس سے تمام افعال شنیعہ کا سدباب کیا جا سکتا تھا۔ لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ اس پاکیزہ قانون سے مسلمان کوسوں دور ہیں۔ اگر اس قانون کو مسلمانوں نے ترک کر دیا تو وہ لوگ بھی قابل گرفت ہونگے جو کہ برے کاموں میں شریک نہیں ہیں۔ ان کا جرم یہی ہوگا کہ انہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اجرا کیوں نہیں کیا۔

شکر ہے کہ پرتوا کے چند اراکین انجمن نے اس قانون پر عمل کرنا شروع کیا اور وہ ایک حد تک

(۲۵۵)

کے نام مٹ گئے ہیں؟ واللہ اگر یہ دونوں کام ہوگئے ہیں تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ اور اگر بقول خلیفہ محمود صاحب شریعت اسلام مٹ کر ہزاروں پردوں کے نیچے چھپ گئی ہے تو ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم مرزا صاحب کی خدمت میں یہ شعر نذر کریں۔ ؎

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

اہل دہلی خبردار

ہمارے ناظرین مولوی فضل خان الہامی (سابق مرید مرزا صاحب) کو جانتے ہونگے۔ کیونکہ ان کا ذکر "اہلحدیث" میں آتا رہتا ہے۔ آپ نے ایک سلسلہ رسائل "خادم المسلمین" کے نام سے جاری کر رکھا ہے۔ اس سلسلے کے نمبر ۱۵ مجریہ ۱۵۔ دسمبر ۱۹۳۹ء میں آپ لکھتے ہیں:

خدا تعالیٰ کی طرف سے اہل دہلی کے لئے آج ۱۴ دسمبر کو پیغام ذیل خاکسار کو نبی کریم محمد رسول اللہ علیہ السلام نے پہنچایا ہے۔ جس کو میں جلی حروف میں لکھتا ہوں۔

(۱) میں نے ان باتوں کے لئے کچھ امور مقرر کئے ہیں جہاں انسان کی عقل نہیں پہنچ سکتی۔ اہل دہلی میرا حکم مانیں تو ان کو بچایا جائیگا۔

۲۱۔ نومبر کو اہل دہلی کے لئے یہ پیغام آیا تھا۔

(۲) دہلی کو ہلا دیا جائیگا۔

۳۰۔ نومبر ۱۹۳۹ء کو فرمایا۔

(۳) جو بچنا چاہیں تیرے ساتھ شامل ہو جائیں۔

اہلحدیث ہمارے خیال میں اہل دہلی کو آپ کے ساتھ شامل ہونے سے تو انکار نہ ہوگا۔ اس میں ان کا کیا حرج ہے۔ ہاں انکار کرنے والا دہلی میں ایک شخص مع اپنی جماعت کے موجود ہے۔ اگر خطرہ ہے تو اسی سے ہے۔ کیونکہ آپ کا دعویٰ اسکے دعوے سے متصادم ہے۔ اس لئے کہ وہ بھی امام وقت ہونے کا مدعی ہے۔ اور اسی ادّعا کے ماتحت وہ اپنے سے ہٹ رہنے والوں کو جہنم سے ڈراتا ہے۔ ہمارے خیال میں مولوی فضل خان صاحب دہلی تشریف لے جاکر اسی ایک مدمقابل کو سمجھائیں۔ اگر وہ آپ کے ساتھ نہ ملیں تو آپ اس پیغام الٰہی کا اثر ان پر ڈالیں۔ باقی اہل دہلی بھی آپ کے مشکور ہونگے۔ کیونکہ وہ اس آئے دن کے جھگڑے سے بہت تنگ آگئے ہیں۔ اہل دہلی آپ کی تشریف آوری پر یہ شعر پڑھتے ہیں۔ ؎

یاں کے آنے کا مقرر قاصدا وہ دن کرے
جو تو مانگیگا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

تحریک خاکساراں اور علمائے اسلام

(از قلم مولوی عبداللہ ثانی ناظم جمعیتہ تبلیغ اہلحدیث)

مشرقی صاحب کی تحریک میں کھیل کود کو کافی جگہ دی گئی ہے۔ اس لئے بعض نوجوان اس ظاہری کھیل کود کو دیکھ کر اس کو مستحسن خیال کرتے ہیں اور اپنے خیال کی تصحیح علماء سے کرانے کے متمنی ہوتے ہیں۔ اہل علم کی نظر سطحی نہیں ہوتی کہ ظاہر بین نگاہوں کی طرح فوراً حکم لگادیں۔ وہ ہر ایک بات کی تہ تک غور کرتے ہیں جس سے اصل حقیقت کا انکشاف ہوجاتا ہے۔ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کے پاس اس قسم کا استفتا آیا تو آپ نے نہایت نرم الفاظ میں لکھ دیا کہ اس تحریک کے بانی (مشرقی) کے اعتقادات ملحدانہ ہیں ان کے کھیل مثل کبڈی وغیرہ کے ہیں اور بس۔

یہی سوال حضرت الاستاذ مولانا سیالکوٹی کی خدمت میں کسی دوست نے تحریر کیا تو آپ نے بالفاظ ذیل جواب تحریر فرمایا:۔

تحریک خاکساراں کا محرک عنایت اللہ میری نظر میں (واللہ اعلم بالصواب) ملحد ہے۔ لیکن لوگوں کو اس شخص کا الحاد و زندقہ جو وہ اپنی کتاب "تذکرہ" میں اور وہ مضامین ملحدانہ جو پرچہ الاصلاح میں شائع کرچکا ہے نظر نہیں آتے۔ حالانکہ اعمال سے عقاید مقدم ہیں۔

اسی طرح مولانا احمد علی حنفی لاہوری سے سوال پوچھا تو آپ نے تحریری جواب دیا۔

"تذکرہ" کی تعلیم اسلام کے سراسر خلاف ہے؛

مؤخر الذکر موصوف نے ایک رسالہ بھی شائع کیا ہے جس میں کتاب "تذکرہ" کی عبارتیں معہ حوالہ نقل کر کے اصل حقیقت کو واضح کیا ہے۔ جو دوست اس تحریک کو پسند کریں وہ اس کھیل کی اچھائی کو ان کے عقائد کے قبح سے وزن کریں۔ اور پھر یہ غور کریں کہ جو شخص تعلیم اسلام کا مخالف ہو وہ ہماری مذہبی یا سیاسی رہنمائی کیسے کرسکتا ہے۔ ان معنی میں شیخ شیرازی مرحوم کا یہ شعر یاد کریں۔ ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

نصائح ابراہیم ادہم (رحمہ اللہ)

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی جہلمی)

ابراہیم ادہم کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھ سے گناہ نہیں چھوٹ سکتے۔ آپ نے فرمایا چھ باتیں بتاتا ہوں۔ ان پر عمل کرو پھر بے شک گناہ کر لیا کرو (۱) جب خدا کا گناہ کرو تو خدا کے ملک میں نہ رہو۔ (۲) اور خدا کا بنایا ہوا رزق نہ کھائیو۔ (۳) یہ کہ اگر خدا کا گناہ کریں تو خدا سے چھپ کر کریں۔ (۴) اگر خدا کا گناہ کرتا ہے تو جب ملک الموت آوے تو اس سے کہنا مجھے اتنی مہلت دے کہ میں توبہ کرلوں۔ (۵) یہ کہ اگر وہ نہ مانے تو پھر منکر و نکیر جب سوال کریں تو ان سے انکار کردینا کہ میں تمہارے سوال کا جواب نہیں دیتا۔ (۶) یہ کہ جب تجھے دوزخ میں ڈالنے لگیں تو اڑ بیٹھنا کہ میں تو یہاں نہیں جاتا۔ اس نے عرض کی کہ حضور یہ تو ہو نہیں سکتا۔ فرمایا پھر کیسی بے حیائی اور جلفری ہے کہ تو اس کا رزق کھاتا ہے اس کی زمین پر رہتا ہے۔ پھر موت کا مالک بھی نہیں ہے۔ پھر اسکے سامنے اس کے احکام کو نالتا ہے اور اس کی نافرمانی کرتا ہے۔

ناظرین! کس قدر نصیحت آمیز کلمات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلم مومن

نقل فتویٰ مولانا عبدالحی لکھنوی رح:-
سوال چہارم نماز وتر خاص تر بسہ رکعت از آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بچہ طور ثابت است بعینہٖ نماز مغرب یا کہ شفعہ جدا و یک رکعت جدا یا ہر سہ رکعت متصل بیک تشہد بآخر۔ و تشہد میانہ قولاً و فعلاً ثابت است یا نہ۔ بینوا توجروا۔

ھو المصوب۔ نماز وتر بسہ رکعت با سانید معتبر از آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بدو طور منقول است یکے بفصل سلام ما بین رکعتین و رکعت ثالث۔ قال ابن عمر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفصل بین الشفع والوتر اخرجه احمد وقواه وابن حبان وابن السکن فی صحیحھما والطبرانی کذا فی تلخیص الجید۔
دوم ہر سہ رکعت بیک تشہد در آخر۔ قالت عائشہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلث لا یجلس الا فی آخرھن اخرجه احمد والنسائی والبیہقی والحاکم ولفظ احمد کان یوتر بثلث لا یفصل بینھن ولفظ الحاکم لا یقعد الا فی آخرھن۔ طریقہ سوم یعنی سہ رکعت بدو قعدہ و یک سلام مثل نماز مغرب پس ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسند غیر معتبر و از صحابہ باسانید معتبرہ مروی گشتہ در تلخیص الجیر و تخریج ہدایہ نوشتہ حدیث وتر اللیل ثلث کوتر النھار صلاۃ المغرب اخرجه الدارقطنی من طریق یحیی بن زکریا بن ابی الحواجب عن الاعمش عن مالک بن الحارث عن عبد الرحمن بن یزید عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر اللیل آخر۔ قال الدارقطنی تفرد به یحیی وھو ضعیف۔ وقال البیہقی الصحیح وقفه علی ابن مسعود۔ ورواه الدارقطنی ایضا من حدیث عائشۃ وفیه اسمعیل بن مسلم المکی ضعیف انتھی و در فتح القدیر نوشتہ صح عن ابن مسعود وتر اللیل ثلث کوتر النھار۔ وانما ضعفوا رفعه انتھی۔ واللہ اعلم۔ حررہ ابو الحسنات۔ محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبه الجلی والخفی۔ (بخوف طوالت ترجمہ نہیں کیا) فقط۔

اہلحدیث | خلاصہ یہ ہے کہ مولانا عبدالحی مرحوم فرماتے ہیں کہ تین رکعات وتر کے درمیان تشہد صحیح اسناد سے ثابت نہیں۔ جو روایات ہیں وہ ضعیف (ناقابل احتجاج ہیں)۔

مقدس بزرگ اور صلوۃ اللیل

از قلم مولانا محمد عنایت اللہ صاحب راما پوری (مدراس)

صوبہ مدراس کے ایک ماہوار رسالہ "رفیق" میں "قطبیت کبریٰ" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا تھا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے عشاء کی نماز کے وضو سے چالیس سال تک صبح کی نماز پڑھی اور ۲۲ برس درس تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ پچیس برس صحرا میں زندگی بسر کی۔ چار بیویوں سے نکاح کیا۔ ۲۷ لڑکے ۸ لڑکیاں ہوئیں اور نوے برس کی عمر میں انتقال کیا۔ اس مضمون پر ہم نے اگست کے رسالہ "رفیق" میں ایک مضمون شائع کیا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ شیخ جیلانی کی طرف یہ فعل منسوب کرنا ان کی شان کے خلاف ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چالیس برس تک ہمیشہ ساری رات نہیں جاگے اور نہ عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی تو شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ خلاف سنت کیونکر کر سکتے تھے؟

اس صاف صریح مضمون پر تین اصحاب نے تعاقب کیا۔ وہ تعاقب درحقیقت ہمارے مضمون کی تائید تھا جواب الجواب کی ضرورت نہ تھی۔ مگر اس لئے لکھنے کی ضرورت ہوئی کہ عوام پر اس کا برا اثر نہ پڑے کہ جواب نہیں لکھا گیا۔

ہر مسلمان جانتا ہے کہ اولیاء اللہ اور صالحین کی محبت جزو ایمان ہے۔ بزرگان دین کا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ صحیح بخاری شریف کی حدیث قدسی میں ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے میرے ولیوں سے دشمنی کرنے والوں کو میں اعلان کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ پس محبان خدا کی محبت بھی خدا کی محبت ہے!

ہر ایک کی محبت کے طریقے جداگانہ ہوتے ہیں انسان کو اپنی ماں سے اپنی بیٹی سے اپنی بیوی سے، اپنے بھائی باپ وغیرہ سے محبت ہوتی ہے لیکن ہر ایک کے ساتھ محبت کا برتاؤ جداگانہ ہوتا ہے جو طریقہ ماں سے محبت کا ہے وہ بیوی سے نہیں۔ جو طریقہ بیوی کی محبت کا ہے وہ ماں کی محبت کا نہیں۔ محبت سب سے ہے لیکن طریقے محبت کے ہر ایک کے ساتھ جداگانہ ہیں۔

ایک سچے مسلمان کو خدائے تعالےٰ سے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے، صحابہ رضی اللہ عنہم سے، بزرگان دین سے اور صالحین سے محبت اور عقیدت ہوتی ہے اور ضرور ہونی چاہئے۔ لیکن طریقے محبت و عقیدت کے الگ الگ ہیں درجے سب کے جداگانہ ہیں۔ خدا سے محبت یہ ہے کہ اسکی عبادت کریں۔ رسول اللہ صلعم سے محبت یہ ہے کہ آپ کی اطاعت کریں۔ بزرگوں، ولیوں اور نیک لوگوں سے محبت یہ ہے کہ ان کی طرح ہم بھی خدا و رسول کی پیروی کریں اور نیک کاموں میں سبقت کریں، برائیوں سے بچیں یہ نہیں کہ نیکی کرنے میں افراط کر جائیں یا تفریط پر کمر باندھ لیں۔ افراط و تفریط ہر کام میں بری ہوتی ہے۔ ہم مسلمانوں کو چاہئے کہ بزرگوں کی عزت و حرمت کریں، ان کا ادب و لحاظ کریں، ان کی سچی محبت دل میں رکھ کر ان کے نیک کاموں میں ان کی پیروی کریں۔ لیکن برخلاف اس کے آج کل بعض لوگ یا تو تعظیم میں حد سے بڑھ جاتے ہیں یا توہین کرنے لگتے ہیں۔ یہ دونوں کام برے اور بہت برے ہیں۔ ستمبر کے رسالہ "رفیق" میں آئینہ حق کے مضمون کے آخر میں باقی آئندہ لکھا تھا۔ مضمون کی باقی اکتوبر کے پرچے میں نہ آئی تو ایڈیٹر صاحب "رفیق" سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مضمون نگار محمد صدیق صاحب بنارسی نے مضمون وہاں تک ختم کر دیا ہے۔ سبحان اللہ!

اب ہم اصل مضمون کی طرف آپ لوگوں کی توجہ مبذول کرتے ہیں۔ سنیں اور غور سے سنیں۔ فافسل

کامیاب بھی ہیں اور ہونگے۔ انشاءاللہ! چنانچہ اب پریوا ضلع پرتاب گڈھ میں بے نمازی بہت ہی کم ہیں اور کسی کے سر پر انگریزی بال نہیں نظر آتے اور اب ڈاڑھی وغیرہ کے متعلق کوشش کی جائیگی انشاءاللہ! امید ہے کہ دوسری انجمنیں بھی اس مستحسن اقدام کی تقلید کرکے اپنے فرائض سے سبکدوش ہونگے۔

(راقم:۔ بندہ پریوا ضلع پرتاب گڑھ)

وتر کی تین رکعتوں کے آخر میں تشہد سنت ہے

(از قلم مولوی محمد احمد صاحب مدرسۃ الاصلاح سرائمیر)

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلعم قال لا توتروا بثلث اوتروا بخمس او بسبع ولا تشبھوا بصلاۃ المغرب واللفظ لوھب بن یزید کلھم ثقات وباسناد آخر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلعم قال لا توتروا بثلث اوتروا بخمس او بسبع ولا تشبھوا الصلاۃ المغرب۔

عن عبد اللہ بن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلعم وتر اللیل ثلث کوتر النھار صلاۃ المغرب یحیی بن زکریا ھذا یقال ابن ابی الحواجب ضعیف ولم یروہ عن الاعمش مرفوعا غیرہ۔

عن عطاء انہ کان یوتر بثلث لا یجلس فیھن ولا یتشھد الا فی آخرھن۔ حدثنا حبیب المعلم قال قیل للحسن ان ابن عمر کان یسلم فی الرکعتین من الوتر فقال کان عمر افقہ من ابن عمر کان ینھض فی الثلثۃ بالتکبیر۔

وعن ابن طاؤس عن ابیہ انہ کان یوتر بثلث لا یقعد بینھن وروی محمد بن نصر عن ابن مسعود وانس وابی العالیۃ انھم اوتروا بثلث کالمغرب قال الحافظ کانھم لم یبلغھم النھی المذکور۔

وقال فی التلخیص حدیث ابی ھریرۃ رجالہم کلھم ثقات ولا یضرہ وقفہ انتھی وقد صحح زین الدین العراقی اسناد طریقین طریق عراک بن مالک وطریق عبد اللہ بن الفضل کما فی النیل وصححہ ایضا مجد الدین الفیروزآبادی فی سفر السعادۃ وکذا اقر الحافظ ابن قیم فی اعلام الموقعین عن رب العالمین۔ فالتوفیق بین احادیث الایتار بثلث وبین حدیث النھی بثلث بالتشبہ بصلاۃ المغرب بحمل احادیث النھی بثلث بتشھدین لمشابھتہ ذالک بصلاۃ المغرب واحادیث الایتار بثلث علی انھا متصلۃ بتشھد فی آخرھا۔ وھذا ما قال الحافظ فی الفتح۔ قلت ھو جمع حسن ویؤیدہ ما رواہ الحاکم فی المستدرک۔

(ترجمہ) ابوہریرہ رضؓ رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ وتر تین رکعت نہ پڑھو پانچ یا سات پڑھو اور مغرب کی نماز کے ساتھ مشابہ نہ کرو۔ یہ لفظ موہب بن یزید کا اور اوسکے راوی کل ثقہ ہیں۔ اور ابوہریرہ رضؓ سے دوسری اسناد سے ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تین رکعت وتر نہ پڑھو۔ پانچ یا سات پڑھو۔ مغرب کی نماز کے ساتھ مشابہ نہ کرو۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ رات کی وتر تین رکعتیں ہیں جیسا کہ دن کے وتر مغرب کی نماز ہے۔ اس کی اسناد میں یحیی بن زکریا جو ابن ابی الحواجب کرکے مشہور ہیں وہ ضعیف ہیں اور اس حدیث کو اعمش سے بجز ان کے مرفوعاً کسی دوسرے نے روایت نہیں کی ہے

عطاء سے مروی ہے کہ وتر تین رکعتیں پڑھتے تھے مگر درمیان میں نہیں بیٹھتے تھے اور آخر ہی میں تشہد بھی پڑھتے تھے۔

ہم سے حبیب معلم نے حدیث بیان کی کہ حسن سے کہا گیا کہ ابن عمر وتر کی دو رکعتوں پر سلام پھیرا کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ عمر ابن عمر سے افقہ تھے۔ تیسری رکعت میں تکبیر کے ساتھ اٹھ جاتے تھے۔

ابن طاؤس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وتر تین رکعتیں پڑھتے اور ان کے درمیان نہیں بیٹھتے اور محمد بن نصر نے ابن مسعود اور انس اور ابی العالیہ سے روایت کی ہے کہ ان لوگوں نے تین رکعتیں وتر مغرب کی طرح پڑھیں۔ حافظ (فتح الباری) نے فرمایا کہ گویا ان لوگوں کو نہی مذکور نہیں پہنچی۔ اور تلخیص میں کہا ہے کہ ابوہریرہ کی حدیث کے رجال سب ثقہ ہیں اور جس نے اوس کو وقف کیا ہے وہ مضر نہیں ہے۔ انتہیٰ

اور زین الدین عراقی نے دونوں طریقوں کی اسناد صحیح بتلائی ہیں۔ عراک بن مالک کا طریقہ۔ دوسرا عبد اللہ بن فضل جیسا کہ نیل میں ہے اور مجد الدین فیروزآبادی نے سفر السعادت میں صحیح بتایا ہے۔ اور اسی طرح حافظ ابن قیم نے اعلام الموقعین عن رب العالمین میں صحیح کہا ہے پھر تین رکعتیں وتر پڑھنے کی حدیثیں اور تین کی نہی کی حدیثیں اور تشبہ بصلاۃ المغرب کے درمیان توفیق کی صورت یہ ہے کہ نہی بثلث کو دو تشہد پر محمول کی جائے اس لئے کہ اس کی مشابہت مغرب کی نماز سے ہو جاتی ہے یعنی رکعتوں کو دو تشہد کے ساتھ پڑھنے کی ممانعت ہے تاکہ مغرب کی نماز کے ساتھ مشابہ نہ ہو جائے بلکہ آخر میں تشہد پڑھا جائے اور احادیث ایتار بثلث کو محمول کیا جائے کہ اتصال تشہد کا اوسکے آخر میں ہو یعنی صرف آخر میں پڑھا جائے۔ یہ وہ توفیق ہے جسکو حافظ نے فتح الباری میں کہا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ جمع بہت بہتر ہے اور اسی کی تائید حاکم نے مستدرک میں کی ہے

منقول از حاشیہ دارقطنی مؤلفہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

تصدیق الحدیث

(حصہ دوم)

حقیقت پسندی بجواب شخصیت پرستی

—(۳)—

چوہدری صاحب کا اگلا مقولہ بڑا تعجب خیز ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :-

"اتباع حدیث میں آپ بزعم خویش اطاعت رسول کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن غور فرمائیے کہ ایک حدیث کو جزو دین ماننے کے لئے آپ کتنے انسانوں کو معصوم اور منزہ عن الخطاء ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ مقلدین نے تو زیادہ سے زیادہ چار انسانوں کو منزہ عن الخطا قرار دیا تھا مگر یہ اپنے آپ کو تقلید کے پھندے سے آزاد سمجھتے ہوئے لاکھوں انسانوں کو منزہ عن الخطا قرار دے بیٹھے ہیں اور خوش ہیں کہ ہم آزاد ہو گئے ہیں"

(ترجمان القرآن ص۹۸)

جواب شبہ ہوتا ہے کہ چوہدری صاحب نے بھی مقلدین کی طرح مسئلہ تقلید پر غور نہیں کیا۔ مقلدین اہل حدیث کو کہا کرتے ہیں کہ ہم امام ابوحنیفہ صاحب کے مقلد ہیں تو آپ لوگ بخاری وغیرہ ائمہ حدیث کے۔ ان کے جواب میں تو ہم یہی کہتے آئے ہیں ؎

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

مگر چوہدری صاحب اور ان کے شریک کار کی عزت ہمیں ایسا کہنے سے مانع ہے۔ اس لئے اس مصرع کی بجائے ان کی خدمت میں یہ شعر عرض ہے ؎

مست مے الست ہوں تو بدگمان نہ ہو
اے شیخ مری شورش مستانہ دیکھ کر

تقلید اور قبول روائت میں بڑا فرق ہے۔ روائت درجہ حکائت کا ہوتا ہے جس کا محکی عنہ خارج میں ملے تو روایت (حکائت) صحیح ورنہ غلط۔ تقلید قبول فہم کا نام ہے یعنی کسی شخص کے استنباط کو مان لینا۔ چوہدری صاحب کی خاطر میں اس کو قانونی اصطلاح میں بیان کرتا ہوں قانون شہادت کی رو سے گواہ کا بیان متعلقہ وقوعہ معتبر ہے۔ مگر اس کا یہ کہنا کہ میں یہ سمجھتا ہوں شہادت نہیں ہے اسی طرح قبول روائت بمنزلہ قبول شہادت واقعہ کے ہے۔ اس لئے مقلدین جو ایک امام کی تقلید پر معتکف ہو رہے ہیں وہ بھی ہر محدث کی روائت کو قبول کر لیتے ہیں۔ حنفی امام ابوحنیفہ کے مقلد ہو کر امام شافعی، امام احمد امام مالک وغیرہ کی مرویات کو بھی مانتے ہیں۔ ان کے ماننے میں ان کو تقلید مانع نہیں ہوتی۔ کیا آپ نے کبھی سنا کہ کوئی مقلد جامد بھی صحیح بخاری کی روائت کو اس بنا پر نہ مانتا ہو کہ میں امام ابوحنیفہ کا مقلد ہوں بخاری کا نہیں۔ کبھی ایسا نہیں کہتا نہ کسی نے کہا نہ کوئی کہیگا۔

پس ثابت ہوا کہ تقلید کا تعلق بہ استنباط مجتہد ہے اور قبول روائت کا تعلق بہ حکائت صادقہ ہے۔ ان دونوں میں فرق نہ کرنے والا مہربانی کر کے تھوڑا سا وقت قانون شہادت پڑھنے پر لگائے۔ ورنہ کہا جائیگا

من جهل شيئا عاداه

مقلدین ایسا کہنے میں ایک حد تک معذور ہیں۔ کیونکہ ان کا نام مقلد ہی ان کی معذوری کا اظہار کرنے کو کافی ہے۔ لیکن جو شخص ان سب مراتب سے ترقی کر کے اور ان سب قیودات سے آزاد ہو کر لا بشرط شئی کے درجے میں بلکہ بمذہب میرزاہد لا۔ لا بشرط شئی کے درجے میں پہنچ کر پوری حریت کا دعویدار ہو اس سے ایسے مقولے کا سرزد ہونا تعجب انگیز اور اہل حدیث کے حق میں حیرت افزا ہے۔ اس لئے چوہدری صاحب جیسے آزاد خیال کا مقولہ سن کر بے ساختہ ہمارے قلم سے نکلتا ہے ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

چوہدری صاحب کا یہ مقولہ سونے سے لکھنے کے قابل ہے:

"حقیقت یہ ہے کہ احادیث کی تنقید میں اسناد سے بڑھ کر معیار قرآنی کو اہمیت دینی چاہئے تھی۔ ہمارے پاس قرآن ایک مستند ضابطہ دین موجود ہے، ظاہر ہے کہ نبی اکرم کا کوئی ارشاد اصول قرآنی کے خلاف قطعاً نہیں ہو سکتا۔ لہذا ظنی شے کو یقینی شے سے پرکھ لیجئے۔ معاملہ طے ہو جائیگا۔ اسناد کو مدار صحت قرار دینے میں یہ خرابی ہے کہ جب آپ نے ایک سلسلہ رواۃ کے متعلق یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ ثقہ ہیں۔ تو اب جو بات بھی ان کی وساطت سے آپ تک پہنچیگی اُسے لازمی طور پر "قول رسول" ماننا پڑیگا۔ خواہ اس کی حیثیت قرآنی میزان میں کچھ ہی کیوں نہ اترے حالانکہ یہ بدیہیات میں سے ہے کہ ایک شخص کا متقی و پرہیزگار ہونا اس بات کے لئے بھی متلازم نہیں کہ اس کی یادداشت درست ہو۔ اور اگر یادداشت بھی درست ہو تو یہ ضروری نہیں کہ اس میں معانی و حقائق کے سمجھنے کی استعداد، اور پھر انہیں اصل اسپرٹ اور موقع و محل کی تفصیلانہ جزئیات کو ملحوظ رکھ کر آگے منتقل کرنے کی صلاحیت بھی بدرجۂ اتم پائی جائے۔ یہ ایک ایسی کھلی ہوئی حقیقت ہے جسے کوئی عقیدہ جھٹلا نہیں سکتا۔ اس قسم کی روایت پرستی نے ہمیں اصل دین سے اس قدر دور پھینک دیا ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا"

(ترجمان القرآن ص۹۸)

اہلحدیث یہ اقتباس چوہدری صاحب کا اس قابل ہے کہ اس کو قانونی اصطلاح میں امر تنقیح قرار دیا جائے ہمیں مدعی کہا جائے اور چوہدری صاحب کو سائل۔ اور شہادت کے لئے ایسے بزرگ کو طلب کیا جائے جو گو تسلیم حجیت حدیث سے علیحدہ ہو گئے ہیں لیکن محدثین کے

مضمون نگار جناب شیخ محمد حنیف صاحب نے سیر تاریخ تواریخ سے اخذ کرکے شیخ الشیوخ کے حالات کو قلم بند کیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ جو معلومات قرآن و حدیث کے موافق ہوں اسکو لیں جو مخالف ہوں اسکو چھوڑ دیں جناب نے ایسا نہیں کیا۔ اس لئے ہم نے شاہ جیلان کی شان کو ملحوظ رکھ کر اصل حقیقت قوم کے سامنے بعنوان "مقدس بزرگ" پیش کی۔ کاش قوم کلام پاک کی آیات بینات کو سمجھتی اور اس سے اثر لیتی۔ مگر ایسا نہ ہوا بلکہ ہمارے اس مضمون کو خلاف سمجھ کر اہل علم حضرات سے تین صاحبوں نے تردیداً قلم اٹھایا۔ محمد حنیف صاحب مولانا معین شاہ صاحب۔ محمد صدیق صاحب بنارسی۔ مؤخر الذکر صاحب لکھتے ہیں: "عقیدت مندان غوث پاک بلکہ کل اہل اسلام کو مقدس بزرگ کے عنوان سے ٹھیس لگی ہے"۔ جناب کے خیال شریف میں یہ نہ گزرا کہ "مقدس بزرگ" کے عنوان ہی سے عقیدت مندی ظاہر ہو رہی ہے۔ واقعہ معراج جو غوث پاکؒ کی پشت مبارک پر قدم رسول کا نشان "قطبیت کبریٰ" کے لائق مضمون نویس نے لکھا ہے۔ اس واقعہ کو ہم نے بے بنیاد لکھا۔ کیونکہ واقعہ معراج حضور پاکؐ سے زیادہ صحیح بیان کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ جب حضور پاک کی حدیث میں یہ واقعہ ذکر نہیں کیا گیا تو اپنی طرف سے چند باتیں گھڑ لینا بزرگان دین پر تہمت لگانا نہیں تو اور کیا ہے۔ ہم نے لکھا تھا کہ (حضرت پیر جیلانی نے اسوۂ رسول کے خلاف نہیں کیا) جناب محمد حنیف صاحب لکھتے ہیں کیا انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ حضور پاک شب بیداری اور ادائیگی نوافل میں کس قدر انہماک رکھا کرتے تھے جس سے آپ کے قدم مبارک ورم کر جاتے تھے"۔ جناب سوال از آسمان جواب از ریسمان کا مصداق ہے۔ سوال تو یہ ہے کہ لگاتار چالیس سال عشاء کے وضو سے صبح کی نماز جس میں حقوق زوجین بھی پامال ہو جاتے ہیں۔ سنت کہاں ہے۔ اور چالیس سال کی نوم کو ضائع کیوں کیا جو نعمت خداوندی ہے۔ جس کے بغیر ہر انسان کی زندگی وبال ہے۔ ان دو باتوں کو قرآن و حدیث کی روشنی میں پیش کرتے تو اچھا ہوتا مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ اس لئے جب تک ان دو باتوں کو قرآن حدیث سے ثابت نہ کریں گے آپ کی تمام تحریر ناقابل جواب ہے۔

اب رہا جناب مولانا معین شاہ صاحب (نظامی) کا مضمون۔ شاہ صاحب نے عشاء کے وضو سے چالیس سالہ نماز صبح عنوان قائم کرکے حضور سید یوم النشور صلعم کی نماز تحریر کرتے ہیں کہ آپ کی عشاء کی نماز ایک تہائی رات گزرنے پر شروع ہوتی تھی اور بعد فارغ ہونے کے بستر پر لیٹ رہتے تھے اور پھر نصف شب کے بعد بیدار ہو جاتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ بستر پر لیٹنے اور بعد میں بیدار ہونے سے عشاء کا وضو کیسے قائم رہا۔

۵- الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

پھر جناب نے لکھا ہے کہ حضرت غوث پاکؒ کا عشاء کے وضو سے نماز صبح چالیس سال تک ادا فرمانا ہمارے مولانا (موصوف) کے عقیدہ میں خلاف شرع اور ناممکن تصور ہو تو ہو مگر میرے نظریہ میں نہ تو خلاف شرع ہے اور نہ ہی ناممکن ہے۔ اور دلیل میں یہ آیت پیش کی گئی ہے قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۔ اس آیت سے کہاں ثابت ہوتا ہے کہ نماز عشاء کے وضو سے نماز صبح ادا کی جائے۔ ہاں البتہ نیند سے بیدار ہو کر تہجد کی نماز ادا کرنے کا ذکر ہے ہم کب اسکے قائل نہیں۔ مدعی کو چاہئے کہ دلیل ایسی پیش کرے کہ معترض کا معقول اور مدلل جواب ہو۔ مخالف کہتا ہے کہ کسی بشر سے یہ ہونا ناممکن ہے کہ چالیس سال تک ہر رات وضو عشاء سے نماز صبح ادا کرے وہ بھی لگاتار پیہم۔

شاہ صاحب کیا اچھا ہوتا اگر قرآن شریف کی آیات بینات معہ ترجمہ اردو تحریر کرتے تاکہ ہر شخص آپ کی دلیل کو سمجھ سکتا۔ عالی جاہا! يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ اور إِلَّا قَلِيلًا اور إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ کے معنی کیا ہیں مِنْ ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ کا مفہوم صاف ہے کہ قیام بھی کرو اور سونا بھی ضروری ہے۔ (دیکھئے) تتجافى جنوبهم عن المضاجع میں سونے والے کو اپنی کروٹ کو فوراً یاد الٰہی کے لئے الگ کرنے کا حکم ہے یا بالکل سونے کی ممانعت ہے اور وقليلا من الليل ما يهجعون میں کیا رات کا تھوڑا حصہ مراد ہے یا ساری رات۔ امن هو قانت آناء الليل ساجدا سے پوری ساری رات کا قیام مفہوم ہوتا ہے یا سونا بھی اور آرام کرنا بھی۔ شاہ صاحب سنئے! جب سید الکونین شاہ رسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء عشاء سے نماز صبح چالیس سال تک نہیں پڑھی تو امت کا کیا حق ہے کہ اپنے پیارے رسول کے خلاف کرے۔

شاہ صاحب نے لکھا ہے اس کا جواب صرف اتنا ہے کہ آنحضرتؐ نے اسے منع کہاں فرمایا ہے۔ جب منع نہیں فرمایا ہے تو ایسا عمل خلاف آنحضرت کیسے ہوا"۔

مولانا معین شاہ صاحب جیسے ایک جید عالم و فاضل کے قلم سے کیسی کیسی ناواقفی کی باتیں نکل رہی ہیں۔ افسوس شاہ صاحب! آپ نے صحیح بخاری و صحیح مسلم، مشکوٰۃ وغیرہ نہیں پڑھی، کچھ بھی نہیں تو آؤ ہم سنائے دیتے ہیں سنئے۔ فاستمعوا له۔

مشکوٰۃ۔ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔

وعن انس قال جآء ثلثة رهط الى ازواج النبى صلعم يسئلون عن عبادة النبى صلعم فلما اخبروا بها كانهم تقالوها فقالوا اين نحن من النبى صلعم وقد غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر فقال احدهم اما انا فاصلى الليل ابدا فجاء النبى صلى الله عليه وسلم اليهم فقال انتم الذين قلتم كذا وكذا اما والله انى لاخشكم لله واتقكم له لكنى اصوم وافطر واصلى وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتى فليس منى۔ متفق عليه۔

(باقی آئندہ)

فتوح الغیب۔ یہ بھی پیر صاحب موصوف (حضرت عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) کی تصنیف ہے۔ طالبان سلوک کے لئے ایک بیش بہا تحفہ ہے۔ قیمت ۸ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

فتاویٰ

س ۷۸} اگر کوئی شخص عیدگاہ میں پختہ منبر بنا دے اور اس پر چڑھ کر خطبہ دینا اور چاروں طرف دیوار یا صرف آگے دیوار بنانا کیسا ہے اور رسول اللہؐ نے کبھی عیدین میں منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا ہے یا نہیں؟

ج ۷۸} عیدین کا خطبہ منبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ طارق بن شہاب روایت کرتے ہیں۔ اخرج مروان المنبر فی یوم العید ** فقام رجل فقال یا مروان خالفت السنۃ اخرجت المنبر فی یوم العید ولم یکن یخرج فیہ (مسلم)

(نوٹ) سائل نے پتہ صاف نہیں لکھا۔ اس واسطے بذریعہ اخبار جواب دیا جاتا ہے۔ (ار داخل غریب فنڈ)

س ۷۹} قربانی کے لئے چھترا کتنی عمر کا ہونا چاہئے۔ آیا قربانی کا گوشت غیر مذاہب کے انسانوں کو بھی دینا چاہئے یا نہ۔ نیز قربانی کے چھترے سے ماہ ذیقعد میں اُون مونڈ لینے کے متعلق کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔ (علی محمد از جے سنگھ والا)

ج ۷۹} چھترے کی عمر کا ذکر نہیں آیا۔ موٹا، تازہ، بے عیب، تندرست ہو تو جائز ہے۔ قربانی کا گوشت غیر مذاہب کو بھی دے سکتے ہیں اور قربانی کے جانور کی اون منڈا کر استعمال کرنا جائز ہے اللہ اعلم! (ار داخل غریب فنڈ)

س ۸۰} ایک عورت نے اپنے شوہر سے مذاق میں کہا کہ آپ ایک دوسری عورت کرلیں۔ شوہر نے بھی مذاق میں جواباً کہا کہ تم بھی ایک دوسرا مرد (شوہر) کرلو کیا اس طرح کہنے سے نکاح میں کچھ فتور آیا یا نہیں؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۸۰} مذکورہ سوال الفاظ کہنے سے بحکم اقتضاء النص طلاق ہو جائے گی۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ثلث جدھن جد وھزلھن جد یعنی طلاق مسخری سے کہے تو واقع ہو جاتی ہے۔ اللہ اعلم!

س ۸۱} ہماری بستی کے اندر عیدگاہ صرف ایک ہے۔ جہاں کہ مذہب احناف اور اہل حدیث دونوں جماعتوں کے لوگ اکٹھے ہو کر نماز عیدین ادا کرتے ہیں۔ مگر امام مذہباً اہل حدیث ہیں جو بارہ تکبیرات کے ساتھ نماز عیدین پڑھاتے ہیں اور اسی عیدگاہ میں اسی امام کے پیچھے احناف لوگ چھ تکبیرات کے ساتھ نماز عیدین ادا کرتے ہیں۔ کیا اس طرح نماز عیدین پڑھنا جبکہ امام کی نیت بارہ تکبیر کے ساتھ اور مقتدی کی نیت چھ تکبیر کے ساتھ ہوتی ہے۔ شریعت کا کیا حکم ہے اور کتنی تکبیرات کے ساتھ نماز عیدین پڑھنے کا حکم ہے؟ (محمد شفیع۔ از سکی)

ج ۸۱} امام کے مقتدی کو امام کی اقتدا ضروری ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اذا کبر فکبروا جب امام تکبیر کہے تو تم بھی کہو۔

س ۸۲} صرافی کر کے روپیہ کمانا کیا سود کے اندر داخل ہے یا الگ۔ کیا اس قسم کا پیشہ کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور)

ج ۸۲} صرافی منع نہیں۔ روپیہ بطور سکہ دیا جاتا ہے چاندی کے طور پر نہیں۔ تاہم احتیاطاً چاندی کے بدلے نوٹ دیدے اور سونے کے بدل روپیہ دے سکتا ہے۔

س ۸۳} لڑکے کے گلے میں تعویذ لٹکانا یا گنڈا پہنانا از روئے شریعت کیا حکم ہے؟

ج ۸۳} قرآن مجید یا اسمائے الہیہ لکھ کر گلے میں ڈالنا جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے نابالغ بچوں کو تعویذ لکھ کر ڈالے ہوئے تھے۔ (ابوداؤد)

س ۸۴} جھاڑ پھونک لڑکوں کو کسی ضعیف العمر یا بزرگ شخص سے کرانا از روئے شریعت کیا حکم ہے

ج ۸۴} جائز ہے۔ حضرت عبداللہ موصوف اپنے بچوں کو دم کیا کرتے تھے مگر شرط وہی ہے کہ ناجائز کلمات نہ ہوں۔

س ۸۵} ریس (گھوڑ دوڑ) یا لاٹری میں روپیہ لگانا یا حصہ لینا از روئے شریعت کیا ہے؟

ج ۸۵} یہ قمار بازی کی صورت ہے جو مسلمان کے لئے ناجائز ہے۔ لقولہ تعالیٰ انما الخمر والمیسر رجس من عمل الشیطان الآیہ

س ۸۶} مکان کے اندر کسی قسم کا فوٹو یا تصویر لٹکانا یا اپنا پورا یا نصف فوٹو کھچوانا جائز ہے یا ناجائز جبکہ دیاسلائی ماچس کے اوپر فوٹو بنا ہوا ہوتا ہے اور یہ بھی گھر کے اندر یا جیب میں ہوتا ہے۔ کیا حکم رکھتا ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۸۶} تصویر کھنچوانا یا گھر میں لگانا حدیث شریف میں ممنوع ہے۔ دیاسلائی کی تصویر ایسی ہے جیسے پیسہ پر۔ تاہم مٹا دے تو بہتر ہے۔ اللہ اعلم!

س ۸۷} نماز جنازہ میں مقتدیوں کی صفیں ایک ہو یا تین۔ عوام میں جو یہ مسئلہ رائج ہے آیا حدیث شریف میں قید موجود ہے یا دو صفیں بھی ہو سکتی ہیں؟ نیز صف میں ایک ایک آدمی کی جگہ چھوڑ کر کھڑا ہونا چاہئے یا نماز کی طرح مل کر۔ (سردار محمد خریدار اہلحدیث)

ج ۸۷} نماز جنازہ کے لئے تین صفیں بنانا ضروری نہیں اور نہ کسی حدیث صحیح میں ایسا کرنے کا ذکر آیا ہے حدیث کے الفاظ یوں آئے ہیں۔

ما من مومن یموت فیصلی علیہ امۃ من المسلمین یبلغون ان یکونوا ثلاثۃ صفوف الا غفرلہ

یعنی جس مومن پر مسلمانوں کی اس قدر تعداد نماز جنازہ پڑھے جن کی تعداد تین صفوں تک پہنچ جائے ایسے مومن کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ اس قدر گروہ مسلمانوں کی سفارش خدا کے ہاں منظور کی جاتی ہے۔ اس حدیث کا ایک راوی مالک بن ہبیرہ اپنے قیاس سے تھوڑے آدمیوں کی بھی تین صفیں کر لیا کرتا تھا۔ ورنہ از روئے حدیث سنت یا مستحب نہیں۔ وہاں تعداد کثیر مراد ہے۔ اللہ اعلم! (باقی سوالات کا جواب آئندہ ہوگا)

فتاویٰ نذیریہ۔ ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث سے

قواعد وضوابط سے واقف ہیں۔ ان سے میری مراد مولانا حافظ اسلم جیراجپوری ہیں۔ مہربانی کر کے وہ اپنا بیان شائع کریں کہ محدثین نے ان سب شروط اور قیود کی پابندی کی ہے کہ نہیں۔ تکلیف فرما کر شرح نخبہ۔ مقدمہ ابن صلاح اور اصول حدیث کی دوسری کتابیں ملاحظہ کریں۔ محدثین کرام نے سئی الحفظ کو بتصریح ضعفا میں شمار کیا ہے۔ ایسا ہی روایت بالمعنی کرنے کے لئے وہی شرط لگائی ہے جو پرویز صاحب نے بتائی ہے ہاں چوہدری صاحب کا یہ فقرہ کہ

اس قسم کی روائت پرستی نے ہمیں اصل دین
سے اس قدر دور پھینک دیا ہے جس کا اندازہ
نہیں کیا جاسکتا۔ (حوالہ مذکور)

اس کی اصلاح یوں کی جائے :۔

اس قسم کی شہادت ثقہ کے چھوڑنے والے
اصل دین سے بہت دور ہوگئے۔

کیوں ؟ ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

لطیفہ | قرآن مجید کی صداقت کہئے اور محدثین کی کرامت کہ چوہدری صاحب نے اپنی شروط میں پہلی شرط یہ لگائی ہے کہ حدیث اصول قرآنی کے خلاف نہ ہو! پھر خود ہی لکھا ہے کہ :۔

"اس میں شبہ نہیں کہ اصولِ حدیث میں یہ
بات بھی داخل ہے کہ صحیح حدیث وہ ہے
جو اصول قرآنی کے خلاف نہ ہو۔ لیکن احادیث
کے مجموعوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ
اس قاعدہ کی رعایت میں بہت سہل انگاری
برتی گئی ہے " (ترجمان القرآن ص۹۸/۱۸)

ناظرین کرام! | ان دونو عبارتوں کو ملا کر سامنے رکھئے۔ پھر سورہ یوسف سے زلیخا کے دو فقرے یکجا کیجئے۔ جو یہ ہیں :۔

(۱) مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؁

(۲) وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؁

زلیخا نے اپنے پہلے فقرے میں حضرت یوسف کو مجرم بتایا مگر دوسرے فقرے میں اس جرم سے بری ٹھیرایا ٹھیک اسی طرح چوہدری صاحب نے پہلے فقرے میں محدثین کو اشارۃً ملزم بتایا اور دوسرے فقرے میں اپنی طرف سے خود ہی ان کی بریت ظاہر کر دی۔ اسکے شکریے میں ان کی خدمت میں یہ شعر عرض ہے ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

ہاں چوہدری صاحب نے اقتباس مذکور میں لفظ لیکن سے اخیر تک مجموعہ کتب حدیث میں جس امر کی شکایت کی ہے اس کا جواب ہم اس وقت تک ملتوی رکھتے ہیں جب تک چوہدری صاحب ہمیں ان حدیثوں کی فہرست نہ بتادیں۔ جن میں قرآنی اصول سے بے پروائی برتی گئی ہے۔

شکایت | چوہدری صاحب نے غالباً سنے سنائے قائلین حدیث کی شکایت یوں کی ہے کہ

"اگر آج یہ اعتراض کیا جائے کہ فلاں حدیث
قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف پڑتی ہے تو اس کا
جواب فوراً یہ دیدیا جاتا ہے کہ یہ تمہارے
فہم قرآن کا نقص ہے۔ قرآن جیسا ائمہ متقدمین
سمجھ گئے ہیں آج کون ویسا سمجھ سکتا ہے
لہذا آپ کو ماننا ہوگا کہ یہ ظاہری تعارض
دراصل تعارض نہیں ہے خواہ اس کے ماننے
میں آپ کی بصیرت بغاوت کرے۔ خود قرآن
کریم کی کھلی تعلیم اس کی تردید کر رہی ہو۔
حیرت ہے کہ جب یہی دلیل اہل فقہ، فقہ کے
وجوب میں دیں تو یہ پاسے چوبیں قرار دیا
لیکن جب اپنے دعویٰ کا اثبات مقصود ہو
تو اس کو حصن حصین سمجھ لیا جائے "
(ترجمان القرآن ص۹۹/۱۹)

جواب! | چوہدری صاحب! جس طرح آپ کو قائلین حدیث کی طرف سے یہ جواب ملا ہوگا۔ ہم نے قرآن کے ماننے والوں، پڑھنے والوں بلکہ پڑھانے والوں سے بھی ایسی باتیں سنی ہوئی ہیں تو کیا قرآن کی تعلیم کو غلط سمجھیں یا ان کے طریق عمل کی اصلاح کریں۔ غالباً دوسری صورت آپ اختیار کرینگے۔ ایسے لوگوں کی اصلاح خیال میں ہم اور آپ دونوں شریک ہیں۔ ؎

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

جناب چوہدری صاحب کو محدثین کی تصریحات دیکھنے کا موقع غالباً بہت کم ملا ہے اسی لئے وہ محدثین کی طرف ایسے گناہ منسوب کرجاتے ہیں۔ جن کے جواب میں انہیں مجبوراً کہنا پڑتا ہے ؎

قد اصبحت ام الخیار تدعی ٭ علی ذنبا کلہ لم اصنع

یعنی محدثین کہتے ہیں کہ چوہدری پرویز صاحب ہم پر وہ الزام لگاتے ہیں جن کے ہم مرتکب نہیں ہوئے۔ بڑے سے بڑا الزام جو چوہدری صاحب کو ملا ہے وہ یہ ہے کہ سنی شیعہ ایک دوسرے کی روایات کو معتبر نہیں جانتے حالانکہ دونوں کے راوی ثقہ ہوتے ہیں چنانچہ آپکے الفاظ یہ ہیں :۔

" یہ حضرات (کم ازکم سنی حضرات) تو یہ تصور میں بھی نہیں لاسکتے کہ جو بزرگان دین ان احادیث کے راوی ہیں جو شیعہ حضرات کے مجموعوں میں ہیں وہ (نعوذ باللہ) سب جھوٹے اور غیر معتبر تھے۔ انکو بھی لامحالہ ثقہ ماننا پڑیگا اب صورت معاملہ یوں ہوئی کہ ثقہ رواۃ کی جماعت سے وہ احادیث امت کو ملیں جو سنی حضرات کے ہاں صحیح ہیں اور ثقہ رواۃ ہی کی ایک دوسری جماعت کی وہ احادیث ملیں جو شیعہ حضرات کے ہاں صحیح ہیں اور دونوں آپس میں صریح متناقض۔ رواۃ کی جہت سے احادیث پرکھنے کے اصول پر آپکو لازماً ان دونوں قسم کی احادیث کو اقوال رسول ماننا پڑیگا۔ اور یہ دونوں مجموعے واجب الاتباع ہوجائینگے۔ اب فرمائیے کہ احادیث کو دینی حجت (یقینی) نہ ماننے والوں کے خلاف آپ جو معصیت رسول کا الزام عائد کرتے ہیں اگر وہی اعتراض شیعہ حضرات آپ پر عائد کریں (اور وہ ایسے اعتراضات اکثر و بیشتر کرتے رہتے ہیں) تو آپ کے پاس کیا جواب ہے ؟" (ترجمان القرآن ص۱۰۰/۲۰)

اہلحدیث | محدثین کرام نے بتصریح تام شیعہ معتزلہ ثقہ راویوں کی روایات کو قبول کیا ہے (ملاحظہ ہو شرح نخبہ وغیرہ) کتب حدیث کی چوٹی کی کتاب صحیح بخاری میں بھی ایسے راوی بکثرت ملتے ہیں اسی طرح کتب حدیث شیعہ میں بھی اہل سنت راویوں کی احادیث موجود ہیں جن کو وہ احادیث عامہ کہتے ہیں۔ ہمارے ناقص علم میں اس سے دونو فریق کے محدثین کی دریا دلی کا ثبوت ملتا ہے۔ ہم

ملکی مطلع

مسجد شہید گنج کا فیصلہ ہائیکورٹ میں

اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ

مسجد شہید گنج لاہور بھی ہمارے ملک کی بدنصیبی سے موجب نزاع فریقین بن رہی ہے۔ ہمارا ملک اختلافات اور نزاعات کا گہوارہ ہی نہیں بلکہ بطن (پیٹ) ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی فساد پیدا ہوتا رہتا ہے۔ کبھی گائے کشی پر جھگڑا ہے تو کبھی بت شکنی پر۔ کبھی مسجد کے آگے باجہ بجنے پر تو کبھی تعزیے پر۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ سب جھگڑے دین دھرم کے ماتحت نہیں، ہاں دین دھرم کا لفافہ ان پر چڑھایا جاتا ہے۔ مسجد شہید گنج البتہ ایک مذہبی رنگ اپنے اندر رکھتی ہے۔ کیونکہ وہ ایک قوم کی عبادت گاہ ہے۔ سکھ قوم اپنے دھرم کی رو سے ہندوؤں کی نسبت مسلمانوں کے زیادہ قریب ہے کیونکہ سکھ تاریخ ان دونوں قوموں کا باہمی اتصال ایسا بتاتی ہے جو ہندوؤں سے نہیں ہے۔ مثلاً سکھوں کے گرنتھ میں قرآن شریف کی تعریف کا پایا جانا، سکھوں کے دربار امرتسر کی بنیادی اینٹ کا حضرت میاں میر صاحب لاہوریؒ کے ہاتھ سے رکھا جانا ان کو پالکی میں بٹھا کر امرتسر میں لانا اور گوروؤں کا اسکو کندھا دینا، گورو گوبند سنگھ کی مدد پیران پنجاب کا کرنا۔ یہ سب واقعات ہیں جو ان دو قوموں کے باہمی مراسم قریبہ پر دلالت کرتے ہیں مگر گردش زمانہ سے جس طرح مسلمان ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے ہیں یہ دو قومیں بھی قریب سے بعید ہو گئیں۔ بلکہ ہندوؤں سے بھی زیادہ دور رہیں کا ثبوت یہ ہے کہ دیہات میں جہاں ہندوؤں کی کثرت ہو مسلمانوں کو اذان دینے میں رکاوٹ نہیں ہوتی برخلاف اس کے جہاں سکھوں کی کثرت ہو وہاں رکاوٹ کی جاتی ہے۔ جس کا ہمیں افسوس ہے۔ کیوں ایسا ہوتا ہے؟ بدگمان تو اس کو کسی اور کی طرف نسبت کرتے ہیں مگر ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے ملک کی اپنی بدقسمتی ہے کہ ہمیں اپنی فلاح نظر نہیں آتی۔

مسجد شہید گنج کا واقعہ ۱۹۳۵ء میں ہوا ہے جب سے سکھوں نے مسجد کو گرایا۔ مقدمہ ہوا۔ سشن جج نے فیصلہ کیا کہ مسجد ہے۔ ایک معنی سے سکھوں کا دعویٰ غلط ثابت ہوا۔ کیونکہ وہ اس کو مسجد نہیں مانتے بلکہ ایک کمرۂ عدالت کہتے تھے جہاں پر اسلامی حکومت کے زمانے میں قاضی فیصلے کیا کرتا تھا۔ ڈسٹرکٹ جج نے باوجود مسجد ماننے کے سکھوں کے قانونی قبضہ کی بنا پر مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی اجازت نہ دی۔ عدالتی طور پر مسجد ثابت ہوگئی۔ ہائیکورٹ نے بھی فیصلہ اپیل میں مسجد ہونے کی نفی نہیں کی مگر سکھوں کے قانونی قبضہ کی وجہ سے مسلمانوں کی اپیل کثرت رائے سے خارج کر دی۔

ہائیکورٹ کا فل بنچ تین ججوں پر مشتمل تھا۔ ایک انگریز چیف جسٹس۔ ایک غیر مسلم جسٹس۔ ایک مسلم جسٹس۔ مسلم جسٹس نے مسلمانوں کی اپیل منظور کرنے کی رائے دی اور وجوہات مفصلہ اپنے فیصلے میں لکھیں مگر نامنظوری کی طرف دو رائیں ہونے کی وجہ سے اپیل مسترد ہوگئی۔ اب ہم عدالتی فیصلے کی رو سے یہ کہہ سکتے ہیں اور ہمارا کہنا صحیح ہے کہ

مسجد شہید گنج مقبوضہ سکھاں

بُرا ہو تعصب کا اور برا ہو اختلاف قومی کا جس کی وجہ سے آریہ اخبار 'پرتاپ' وغیرہ آج تک باوجود فیصلہ عدالتی کے اس مقام کو مسجد بھی لکھنا گوارا نہیں کرتے۔ بلکہ شہید گنج لکھتے جاتے ہیں۔ اور کہنے کو یہ لوگ وحدت قومی کے مدعی ہیں مگر عملی طور پر ان کا سد یہی ہے کہ ان کا اتحاد مسلم قوم کے مقابلے میں ہوتا ہے۔ کبھی کوئی لفظ جو مسلمانوں کے حق کی طرف اشارہ بھی کرتا ہو وہ بھی ان کی زبان اور قلم سے نکلنا مشکل ہے۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا یَأْلُوْنَکُمْ خَبَالًا

خیر یہ تو ہوا جس کا پہلے سے خطرہ تھا مگر اس کا اثر مسلمانوں پر کیا ہوا۔ وہ لاہور کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت احرار اور جماعت نیلی پوشاں میں وہی نسبت رہی ہے جو آج کل چین و جاپان میں ہے۔ لیکن فیصلہ اپیل خلاف مسلمانان سنتے ہی ان دو نو جماعتوں نے اتحاد عمل کرنے کا اعلان کیا۔ تیسری جماعت مسلم لیگ ہے اس کے بعض ذمہ دار ارکان نے بھی اس اتحاد میں شرکت کا اعلان کیا۔ یہ اتحاد ثلاثہ کیا عمل کریگا اس کے بتلانے پر ہمیں یہ معلوم ہوا کہ حکومت کی نافرمانی مل کر کرینگے جس کی ابتدا احرار نے کر رکھی ہے۔

یہاں تک تو واقعات ہیں۔ ان واقعات کی بنا پر ہمارا سوال ہے کہ یہ اتحاد (خدا کرے مضبوط ہو) کب تک رہیگا اور اس کی شروط کیا فیصلہ ہوئی ہیں۔ ہمیں خطرہ ہے کہ یہ اتحاد بھی آگے چل کر شماتت اعدا کا موجب نہ ہو۔ کیونکہ پنجاب خصوصاً لاہور کی آب و ہوا سے ہم واقف ہیں۔ بہتر ہوتا کہ یہ تینوں جماعتیں باہمی ایک جلسہ کرتیں اور اس مجلس میں چند اصحاب غیر جانبدار بھی شریک ہوتے وہ مجلس نوعیت عمل کی تعین کرتی اور اتحاد عمل کی شرائط طے کر کے پبلک میں شائع کر دیتی۔ لاہور کی مختلف جماعتوں میں بعض دفعہ اتحاد کرانے میں ہم بھی شریک رہے ہیں۔ اس لئے اس اتحاد کی بقا ہم نے اس سے زیادہ نہیں پائی جو حدیث میں آیا ہے:-

یصبح مومن ویمسی کافر

یہ تو ہے ہماری رائے اس اتحاد پر اب دوسرا خیال ہمارا ان جماعتوں کے طریق کار پر بحیثیت قانون مجالس کے ہے۔ کچھ شک نہیں کہ یہ مجالس اپنے نام میں آل انڈیا رکھتی ہیں۔ یعنی تمام ہندوستان میں ہماری شاخیں ہیں اور ہمارا مرکز بھی ایک ہے۔

قانون مجالس یہ ہے کہ جس جماعت کو اتنی وسعت حاصل ہو اس کی کوئی شاخ کوئی جدید کام نہیں کر سکتی جب تک مرکز فیصلہ نہ کرے۔ اس اصول کے ماتحت ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ ان جماعتوں کے مرکزوں نے سول نافرمانی کا فیصلہ کر دیا ہے؟ کیا مسلم لیگ کے ممبر خاکسر ہمیں بتا سکتے ہیں کہ ان کے مرکز نے احرار سے مل کر نافرمانی حکومت کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اگر کیا ہے

(۲۶۳)

متفرقات

حساب دوستاں | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ فروری ۳۸ء میں ختم ہے۔ اس لئے انکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر آیندہ اخبار جاری رکھنا چاہتے ہوں تو قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بمہلت یا انکار کی اطلاع جلد از جلد بھیجدیں ورنہ ۴۔ مارچ ۳۸ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

۴۴ - ۷۱۰ - ۱۳۲۵ - ۱۵۹۷ - ۲۲۰۶ -
۲۴۸۰ - ۲۶۸۰ - ۲۶۸۳ - ۲۵۶۶ - ۴۱۹۷ -
۴۲۵۱ - ۴۳۸۷ - ۴۳۵۱ - ۴۵۹۳ - ۵۴۰۵ -
۵۴۱۹ - ۵۵۹۱ - ۶۳۷۸ - ۶۶۴۱ - ۷۲۶۱ -
۷۴۴۲ - ۷۷۹۳ - ۸۲۵۹ - ۸۵۳۱ - ۸۷۵۹ -
۸۸۴۹ - ۸۹۰۰ - ۹۳۵۶ - ۹۳۹۱ - ۹۸۱۰ -
۹۸۲۲ - ۱۰۱۷۸ - ۱۰۱۸۲ - ۱۰۱۸۵ - ۱۰۶۲۲ -
۱۰۸۴۴ - ۱۰۸۵۲ - ۱۰۸۵۳ - ۱۰۸۷۴ - ۱۰۹۱۳ -
۱۱۰۸ - ۱۱۱۴۳ - ۱۱۱۷۷ - ۱۱۲۷۳ - ۱۱۳۴۲ -
۱۱۳۴۴ - ۱۱۳۴۶ - ۱۱۴۴۷ - ۱۱۵۸۸ - ۱۱۶۰۰ -
۱۱۷۱۰ - ۱۱۷۳۷ - ۱۱۷۹۱ - ۱۱۸۰۴ - ۱۱۸۱۸ -
۱۱۸۲۸ - ۱۱۸۳۱ - ۱۱۸۳۲ - ۱۱۸۳۵ - ۱۱۸۳۷ -
۱۱۹۰۶ - ۱۱۹۲۹ - ۱۱۹۵۰ - ۱۱۹۶۸ - ۱۲۰۰۰ -
۱۲۰۰۹ - ۱۲۰۶۸ - ۱۲۰۷۰ - ۱۲۰۷۴ - ۱۲۱۳۵
۱۲۱۵۴ - ۱۲۱۵۷ - ۱۲۱۵۹ - ۱۲۱۶۰ - ۱۲۱۶۲ -
۱۲۱۶۳ - ۱۲۱۶۷ - ۱۲۲۱۶ - ۱۲۲۲۷ - ۱۲۲۳۲ -
۱۲۲۷۹ -

مہلت ختم | مندرجہ ذیل خریداروں کی میعاد مہلت ماہ فروری ۳۸ء میں ختم ہے۔ اگر ۲۸ فروری تک قیمت اخبار وصول نہ ہوئی تو پھر آیندہ اخبار بند کردیا جائے گا۔

۴۱۲۰ - ۸۰۲۸ - ۸۲۴۶ - ۸۲۶۱ - ۸۷۲۰
۸۸۸۵ - ۹۲۴۲ - ۹۲۷۶ - ۹۲۸۶ - ۹۴۶۳

۹۹۸۰ - ۱۰۰۴۲ - ۱۰۸۰۶ - ۱۱۰۹۷ - ۱۱۱۷۷ -
۱۱۲۹۳ - ۱۱۳۵۶ - ۱۱۳۶۳ - ۱۱۴۹۳ - ۱۱۵۳۵
۱۱۵۷۹ - ۱۱۶۸۲ - ۱۱۷۸۰ - ۱۱۹۷۰ - ۱۱۹۷۲ -
۱۱۹۷۸ - ۱۲۰۹۳ - ۱۲۱۲۵ - ۱۲۱۳۶ - ۱۲۱۶۵ -
۱۲۱۷۹ - ۱۲۱۹۴ - ۱۲۲۱۵ -

بیرون ہند | کے خریداروں کو جن کی قیمت ختم ہوچکی ہے۔ مکرر اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ قیمت اخبار جلد از جلد بھیجدیں، ورنہ آیندہ اخبار نہیں بھیجا جائیگا

۹۴۵۷ - ۱۰۵۳۰ - ۱۱۰۳۶ - ۱۱۰۹۹ -
۱۱۱۲۳ - ۱۱۳۶۱ - ۱۱۵۰۵ - ۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۵۴ -
۱۱۷۵۱ - ۱۱۷۵۲ - ۱۱۹۷۳ - ۱۱۹۹۲ -
۱۲۰۶۹ - ۱۲۰۷۸ - ۱۲۱۴۷ -

وی پی بھیجے گئے | مندرجہ ذیل خریداروں کو قیمت ختم ہونے کی اطلاع اہلحدیث ۲۱/۱ میں کی گئی تھی چنانچہ حسب اعلان اہلحدیث ۲۸/۱ ۲۸ ان کے نام وی پی کیا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی کسی وجہ سے واپس ہو جائے اور وہ اخبار جاری رکھنا چاہیں تو قیمت اخبار جلد از جلد بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔

۳۷ - ۸۸ - ۱۰۴۳ - ۲۰۹۱ - ۵۳۲۹ -
۶۸۱۶ - ۷۳۸۱ - ۷۷۴۵ - ۷۷۶۵ - ۸۸۶۴ -
۹۳۴۳ - ۱۰۱۱۷ - ۱۰۵۲۶ - ۱۰۵۴۵ - ۱۱۰۳۸ -
۱۱۱۵۹ - ۱۱۲۱۴ - ۱۱۲۳۴ - ۱۱۲۳۸ - ۱۱۵۹۱ -
۱۱۵۹۴ - ۱۱۸۰۰ - ۱۱۹۹۱ - ۱۲۰۰۴ - ۱۲۱۲۳
۱۲۱۴۹ - ۱۲۱۵۳ - ۱۲۱۶۴ - ۱۲۱۶۶ - ۱۲۱۹۴

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

کانگرس بلیٹن | آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے الہ آباد سے ایک بلیٹن اردو زبان میں شائع کرنا شروع کردیا ہے۔ جس میں کانگرس کی کارروائیاں اور صدر کے بیانات وغیرہ درج ہوا کرینگے۔ چندہ سالانہ ۶/ (مع محصول ڈاک) انجمنوں اور دوسرے اداروں سے صرف عہ اور فی کاپی ۲/

جی بی کرپلانی جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی۔ سوراج بھون الہ آباد۔ (یو۔پی)

رسالہ جامعہ دہلی | دہلی کے جامعہ ملیہ کی طرف سے ایک ماہوار رسالہ شائع ہوتا ہے۔ جس کا نام "جامعہ" ہے۔ اس میں سیاسی اور معاشی پہلو پر مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ رسالہ بابت جنوری ۳۸ء میں گذشتہ مہینوں کے مضامین کا خلاصہ دیا گیا ہے جس کی قیمت عمر ہے۔ چندہ سالانہ صہ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت اعلیٰ ہے۔ ملنے کا پتہ منیجر رسالہ جامعہ قرول باغ۔ دہلی۔

مقدمہ حملہ قاتلانہ

پچھلے دنوں بنگالی پولیس نے حملہ آور ملزم (قمربیگ) کو کلکتہ میں گرفتار کیا تھا۔ پھر وہاں سے ۲۷۔ جنوری کو امرتسر میں لاکر پولیس کے حوالے کردیا۔ اس سے اگلے روز ۲۸۔ جنوری کو جمعے کے دن جیل میں گواہوں کو بلاکر اس کی شناخت کرائی گئی۔ سوائے تانگے والے کے سب نے شناخت کرلیا۔ اس کے بعد پولیس امرتسر نے مزید تفتیش کے لئے تین روز کی مہلت طلب کی۔ سنا گیا ہے کہ ۲۔ فروری کو چالان سپرد عدالت ہوکر تاریخ مقدمہ مقرر ہوگی۔

ناظرین حسن انجام کے لئے دعا کریں۔ کیونکہ اس مقدمہ کا اثر ساری جماعت اہل توحید پر ہے اور ہوگا

چندہ انعامی فنڈ کو اب **مقدمہ فنڈ** کی صورت میں تبدیل کردیا گیا ہے۔ ہمدردان جماعت رفتار کو تیز کریں۔ مخالف طاقت بڑی سرگرمی دکھا رہی ہے۔ **شمع توحید** کی میزان (۱۲-۲۵۶) مقدمہ فنڈ کی (۸-۱۳۸) منجملہ ۲۵ءعہ (ہنوز وعدہ) تفصیل آئندہ۔

(۲۹/۱)

(مولوی) عبداللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث

ناظرین عید کے موقع پر اہلحدیث کانفرنس کے لئے عید آنہ فنڈ کو یاد رکھیں۔

مسلمانوں کا مستقبل اور ہندوستان کا دستور جدید (۲۹۳) کتاب کی اجزا نام سے ہی ظاہر ہے۔ قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

تو اپنے صدر کی زبانی اعلان کرائیں اگر نہیں کیا تو کسی مقامی جماعت کو کیا اختیار ہے کہ وہ اپنی مرضی سے نیا کام کرے۔ اسی طرح نیلی پوش جماعت بھی یہ اعلان کرے کہ اس کی مرکزی مجلس منتظمہ نے نافرمانی کا فیصلہ کیا ہے؟ احرار کی بابت تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ بہرحال ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ مرکز نے اگر فیصلہ کیا ہو اس کا ہمیں علم نہیں۔

یہ سب بے قاعدگی دراصل گھبراہٹ میں ہو رہی ہے۔ جس میں ہم مسلمانوں کو معذور سمجھتے ہیں۔

رہا یہ سوال کہ سول نافرمانی نے مقصد (حصول مسجد) حاصل ہو جائیگا۔ یہ بات اس مجلس کے سوچنے کی ہے جو ان تینوں مجالس کے نمائندوں اور چوتھے غیر جانب دار افراد پر مشتمل ہوگی۔

سردست ہم ان مجالس کی طرف سے سول نافرمانی کا ڈھنڈورہ پیٹنا مضطربانہ محبت کے سوا اور کچھ نہیں سمجھ سکتے۔ مگر دعا کرتے ہیں کہ خدا اپنی قدرت کاملہ سے مسلمانوں کو اس میں کامیاب کرے۔

سنا جاتا ہے کہ ہائی کورٹ کے فیصلے کی اپیل پریوی کونسل لندن میں کی جائے گی۔

ہدیہ تبریک | خان بہادر شیخ دین محمد صاحب آف گوجرانوالہ جسٹس ہائیکورٹ لاہور نے جس حوصلہ جرأت اور علمی نکتہ آفرینی سے اپنا فیصلہ لکھا ہے وہ صد ہا مبارک کے مستحق ہیں۔ چنانچہ جو مبارک نامہ جماعت اہل حدیث کی طرف سے ان کی خدمت میں بھیجا گیا وہ درج ذیل ہے:-

" بخدمت شریف خان بہادر جسٹس دین محمد صاحب زاد اقبالہٗ۔ السلام علیکم!

اپیل مسجد شہید گنج میں آپ کی جرأت پر جماعت اہل حدیث کی طرف سے میں آپ کو ہدیہ مبارک پیش کرتا ہوں ؎

این کار از تو آمد و مرداں چنیں کنند

خادم:- ابوالوفاء ثناء اللہ از امرتسر"

(باقی پھر)

جلسہ مذاکرہ علمیہ

دارالعلوم انوار احمدیہ آرہ

مدرسہ احمدیہ آرہ کی التوا کے بعد بفضلہ تعالےٰ

مدرسہ دارالعلوم انوار احمدیہ آرہ قائم ہوا اور تقریباً چھ سال سے خیر و خوبی کے ساتھ چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ کا قدیم سلسلہ بھی زندہ ہوا۔ چنانچہ شہر آرہ اور مضافات کی جماعت کے نمائندگان کی مجلس شوریٰ ۱۵- جنوری میں باتفاق رائے قرار پایا کہ پہلی۔ دوسری، تیسری اپریل ۱۹۳۸ء کو حسب دستور قدیم جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ منعقد ہوا اور مدرسہ ہذا میں تعلیم پا کر گذشتہ دو سالوں میں جو بارہ طلباء فارغ التحصیل ہوئے ہیں اُن کی دستار بندی اور تقسیم اسناد اسی جلسہ میں کیا جائے۔ اور جلسہ میں شرکت کے لئے متعدد علماء کرام اور اکابر مدعو کئے جائیں۔ چونکہ اس موقع پر صوبہ بہار اور باہر سے بہت زیادہ مہمانوں کی آمد کی توقع ہے۔ اس لئے تسہیل کار کے لئے مجلس استقبالی کی تشکیل عمل میں آئی۔ بیس آدمی اسی وقت استقبالیہ کمیٹی کے ممبر ہوئے۔ ممبری فیس ایک روپیہ رکھی گئی۔ اور مجلس استقبالی نے پوری مستعدی کے ساتھ اپنا کام شروع کر دیا ہے اور کم از کم پانچ سو ممبر بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہماری تمام درد مند حضرات سے التماس ہے کہ جلسہ کو کامیاب بنانے میں پوری سرگرمی کے ساتھ شریک ہوں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

مدرسہ اور جلسہ فنڈ میں ترسیل زر بنام حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب سکرٹری مدرسہ انوار احمدیہ آرہ اور استقبالیہ کمیٹی کی درخواست اور فیس کی ترسیل بنام جناب ڈاکٹر محمد حبیب اللہ صاحب سکرٹری استقبالیہ کمیٹی چوک آرہ ہو۔

(ڈاکٹر) محمود الحق۔ (مسٹر) محمد یوسف بی۔ ایس سی
جوائنٹ سکرٹریان ۔ (مہر داخل اشاعت فنڈ)

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں۔

دس روپیہ انعام

۱۸/۲۴ بروز بدھ وار رات چار بجے سٹیشن چک جمرہ

مسافرخانے کے بنچ پر ایک بکس جس میں تعویذات و عملیات کتب قلمی۔ علاوہ ازیں چند شیشیاں جن میں ادویات ہیں۔ گم ہو گیا ہے۔ ان کتب و ادویات سے کوئی شخص فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ کیونکہ ادویات کی تشریح نہیں۔ تعویذ و عملیات بغیر عامل کے کوئی فائدہ نہیں دیتے جس صاحب کو ملی ہوں یا پتہ ہو اطلاع دے۔ وصول ہونے پر دس روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اور عملیات و تعویذات سکھا دیئے جائیں گے۔ ادویات کے نسخے بھی بتا دیئے جائینگے۔

المشتہر:- میاں محمد صدیق چشتی۔ منڈی تاندلیانوالہ

ضروری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

محکمہ زراعت پنجاب کے متعدد فرائض منصبی میں ایک نہایت اہم فرض منتخب اور اصلاح یافتہ بیجوں کی تقسیم ہے۔ اس کے ذریعہ کاشتکاروں کو اعلیٰ درجہ کے بیج واجبی قیمت پر مل سکتے ہیں جو پیداوار اور نفاست کے اعتبار سے ان کے لئے کثیر منافع کا موجب ثابت ہو رہے ہیں۔ کاشتکاروں کو چاہیئے کہ ہمیشہ محکمہ زراعت کی طرف سے مہیا کردہ بیج استعمال کیا کریں ۳۷-۱۹۳۶ء میں ۱۷ ہزار سات سو من بیج محکمہ زراعت نے کاشتکاروں کے لئے مہیا کیا۔

(لاہور ۱۸۔ جنوری ۱۹۳۸ء)

الفاروق!

مصنفہ مولانا شبلی مرحوم۔ اس کتاب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانحعمری اور ان کی سیاسی، انتظامی تدابیر، فتوحات اسلامی کا سیلاب، مسلمانوں کی عظمت و شجاعت، غیر قوموں سے حسن سلوک کا بیان، خدمت خلق اور اخوت انسانی کا درس دیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ محصول علیحدہ۔ منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

نمونہ منگا کر پہلے تجربہ کر لیجئے

بہت خوب ہے　آزمائش شرط ہے

قوت مردمی کا شرطیہ علاج

اگرچہ اشتہاری دواؤں نے آپ کو بالکل بدظن کر دیا ہے۔ لیکن ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلا مقوی نمبر۱ و دوا مروارید ی نمبر۲ صرف دس روز کے لئے بطور نمونہ طلب کیجئے۔ انشاء اللہ اس قلیل مدت میں آپ کو کافی طور پر فائدہ محسوس ہوگا اور اس کے حیرت انگیز اثر کے آپ خود قائل ہو جائینگے۔ پھر اس وقت آپ پورا بکس یا نصف بکس منگا کر استعمال کریں۔ مگر آزمائش کے ساتھ یہ شرائط آنا ضروری ہے:-

شرط اول۔ دوا کو نا جائز کام کے لئے استعمال نہیں کرونگا۔ شرط دوم۔ حسب تحریر دوا با قاعدہ استعمال کرونگا۔ شرط سوم۔ تا اختتام دوا پرہیز قائم رکھونگا۔ قیمت نمونہ ایک روپیہ چودہ آنہ (عہ) نصف بکس تین روپیہ آٹھ آنہ (۳ء)، پورا بکس ساٹھ روپیہ مع محصول ڈاک۔ غیر ملکی احباب کل قیمت و محصول ڈاک پیشگی روانہ کریں۔ حوالہ اخبار کا ضرور دیجئے فہرست دواخانہ مفت طلب کیجئے۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ارسال فرمائیے۔

طلا مقوی نمبر۱

مجلوقوں اور کمزوروں کے لئے ایک بہترین چیز ہے۔ عضو مخصوص کی جملہ خرابیاں، کجی، لاغری، سستی وغیرہ سب اس سے دور ہو جاتی ہیں۔ اسکے چند روزہ استعمال سے بالکل ناکارہ اور مایوس مریض شاد اور بامراد ہو جاتا ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

قیمت فی شیشی تین روپے (سے)

دوا مروارید ی نمبر۲

قوت باہ کے مریضوں کے لئے آب حیات کا کام دینے والی ایک بے نظیر دوا ہے۔ بے حد مقوی باہ اور دافع سرعت انزال ہے۔ پوری خوراک ایک مرتبہ مستقل پرہیز کے ساتھ استعمال کر کے قدرت خداوندی کا کرشمہ دیکھئے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ کشتہ جات اور مضر اشیاء سے مبرا ہے۔

قیمت چالیس خوراک چار روپیہ (للعہ)

ملنے کا پتہ:- منیجر انصاری دواخانہ رجسٹرڈ مقام مئو ائمہ ضلع الہ آباد یوپی

۳۰- ذی الحجہ ۵۶ھ تک

حیرت انگیز رعایت

"ائمہ تلبیس"

جس میں زمانہ رسالت سے لیکر موجودہ زمانہ تک کے جھوٹے نبیوں، مجددوں اور ولیوں کے حالات نہائت مکمل و مفصل طور پر لکھے ہیں۔ آج ہی منگوا کر لطف حاصل کریں۔ پھر یہ موقع حاصل نہیں ہوگا۔ قابل دید کتاب ہے۔

اصل قیمت ع۲ر۔ رعائتی عہر۔ محصول ڈاک ۹ر

"نشان حج اور مرزا"

جس میں بدلائل ثابت کیا ہے کہ مسیح موعود کی زبردست پہچان یہ ہے کہ وہ حج کرینگے۔ مرزا صاحب نے چونکہ حج نہیں کیا اس لئے وہ مسیح موعود نہیں ہو سکتے۔ اصل قیمت ۳ر۔ رعائتی ۱ر

پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

تصانیف مولوی عبد السلام صاحب بستوی

اسلامی پردہ جس میں اسلامی پردہ کی غرض و غائت، اس کے حسن و قبح پر مفصل اور ناقابل تردید مضمون ہے معترضین کو جواب بھی دیا ہے۔ قیمت ۴ر محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

اسلامی توحید جس میں اسلامی توحید کی عظمت، اس کی حقیقت اور غرض و غایت کو ظاہر کر کے ہر قسم کے شرکیات سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ خصوصاً تعزیہ داری، نوحہ، ماتم اور دیگر بدعات محرم وغیرہ سے سخت تاکید سے منع کیا گیا ہے۔ غرضیکہ اہل بدعت کے رد میں از حد مفید ہے۔ خصوصاً محرم کے [illegible] میں جو اہل بدعت خلاف سنت کام کرتے ہیں۔ ان کی بدلائل تردید کی ہے۔ قیمت ۴ر۔ محصول علیحدہ ہوگا۔

اسلامی صورت اس کتاب میں کتب حدیث سے اسلامی صورت بتانے اور اس پر کاربند رہنے کا بیان کیا گیا ہے داڑھی اور مونچھوں کے مسئلہ پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ قیمت ۴ر محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

کتابیں منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

تفسیر واضح البیان

(مصنفہ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

بظاہر تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتہً اس میں تمام قرآن کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ بحث کی گئی ہے۔ کتابت طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ سائز ۲۰×۳۰۔ ضخامت ۴۸۸ صفحا قیمت بے جلد ے۔ مجلد ہے۔ محصولڈاک علیحدہ

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

(۲۶۷)

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؎ آدھ پاؤ ۲۲؎۔ پاؤ بھر ۴؎ مع محصول ڈاک۔
ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ بر ہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات ماہ دسمبر ۳۶ء

جناب داؤد داداصاحب مجاور پٹیالہ:۔ آپ کے یہاں سے چند مرتبہ مومیائی منگایا تھا خود کے لئے اور دوسروں کے لئے بھی خدا کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ اب ہمارے استاد حاجی حمید سلیمان صاحب کے نام ایک چھٹانک اور روانہ فرمائیں۔ (۱۱۔ دسمبر ۳۶ء)
جناب حکیم منظور الحق صاحب بلرام پور:۔ آپ کے ہاں سے کئی دفعہ مختلف احباب کو مومیائی منگوا منگوا کر دیا ہے جس سے ماشاء اللہ ان کو اچھا فائدہ ہوا۔ لہٰذا پھر ایک کیلئے لکھتا ہوں جناب دوا ریکا مجھ کو دو چھٹانک بہت جلد ارسال فرمائیں۔ (۲۱۔ دسمبر ۳۶ء)
مومیائی منگانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

دولت پانی ایجاد

ہر فرد بشر کے لئے ایسا دلچسپ لٹریچر شائع کیا گیا ہے کہ جس میں بڑی بڑی معلومات درج ہیں۔
اس کے مطالعہ سے ہر ایک عورت۔ مرد۔ امیر و غریب سوداگر، رئیس، جاگیردار، ڈاکٹر ہو یا حکیم، ملازم، غیر ملازم، بے روزگار، برسر روزگار، معمولی لکھے پڑھے آدمی، گریجویٹ اور بڑے بڑے افسران بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ضرورت مند اصحاب پانچ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر پتہ ذیل سے طلب فرمائیں۔
نیز اخبار یا رسالہ کا حوالہ ضرور دیں۔
(منگوانے کا پتہ)
میسرز ایم۔ ایم۔ آر کو مفید عام ٹریڈنگ کمپنی
قصور۔ پنجاب

تمام دنیا میں بے مثل
غزنوی سفری شمائل شریف
مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ
تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو
کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے
پتہ:۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

؎ سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ خود استعمال فرمائیے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی نازبرداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔
بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے:۔
نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ رو ہے (ڈگر نولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اس کے استعمال سے دفع ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔
علاوہ محصول ڈاک۔ (منگوانے کا پتہ)
مینیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

صحت و تندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ ۱۲؎۔ محصول ڈاک ۴؎، نمونہ ۴؎
(منگوانے کا پتہ)
مینیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی
لاہوری گیٹ امرتسر

(۲۶۰)

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۵
رؤسا و جاگیرداران سے ” لـ
عام خریداران سے ” ـہ
” ” ششماہی ۱۲؍
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۰/۱۷ ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۱/۱۸ فروری ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

روشن زماں ص۱۔ انتخاب الاخبار ...
تثلیث نصاریٰ ص۳ قادیانی اقوال مختلفہ ...
ص۳۔ تبصرہ بر تذکرہ (قادیانی مشن) - ص۴
ڈاکٹر صاحب سچے ہیں یا مرزا صاحب؟ ص۵
مرکز اسلام اور متوقع جنگ یورپ - - ص۶
سید البشر صلے اللہ علیہ وسلم ص۸ زیارت قبور ص۹
جماعت اہل حدیث کا ایک گمنام قائد - ص۱۰
توحید باریتعالیٰ ص۱۲ مقدس بندگی اور صلوٰۃ اللیل ص۱۵
معجزات رسول ص۱۶ قربانی عید - - ص۱۷
غزوہ ذات الرقاع ص۱۸ بئس القرین - ص۱۹
بارش کا نزول ص۲۰ قوالی نامہ اور خواجہ حسن نظامی ص۲۱
تصدیق الحدیث ص۲۳ فتاویٰ متفرقات۔ ملکی مطلع ص۲۵

روشن زماں

(از قلم مولوی ابوسعید محمد شفیع صاحب نعیم دیناگری۔ گورداسپور)

ہمرہاں گردش دوراں کا تماشا دیکھو | پیٹے جاتے ہیں رہ حق کے دکھانیوالے
وہ حسین اور وہ فاروق وہ علی و عثماں | بے شمار ان کے ہوئے پیدا ستانیوالے
شمع توحید کے پروانے شہید مرحوم | یعنی وہ شرک سے لوگوں کو بچانیوالے
حق پرستی میں گرے ان پہ مصائب کے پہاڑ | بدنہاد اعدا ہوئے خوں کے بہانیوالے
بیگماں بغض و عداوت ہی غذا ہو جن کی | خرمن امن کو میں آگ لگانے والے
بوالوفا پر کہ جو ہے حامی قرآن و حدیث | حملہ کرتے ہیں رہ شرک بتانیوالے

یہ روشن تیری جہاں باقی رہے گی تاکے
خود بھی مٹ جاتے ہیں اوروں کو مٹانیوالے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۷ ذی الحج سنہ ۱۳۵۶ ہجری

تثلیث نصاریٰ

مروجہ عیسائی مذہب اور اسلام میں مسئلہ تثلیث حد فاصل ہے۔ قرآن شریف نے اس عقیدہ (تثلیث) کی تردید میں حضرت مسیح کا قول نقل کیا ہے۔ کیونکہ عیسائی لوگ تثلیث میں حضرت مسیح کو ایک اقنوم (حصہ) مانتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ "باپ۔ بیٹا۔ اور روح القدس" یہ تثلیث ہے۔ اس لئے قرآن مجید میں حضرت مسیح کا قول یوں آیا ہے:۔

وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ

یعنی اے بنی اسرائیل عبادت کرو اللہ کی جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے۔

اس کلام مسیحا سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح کا درجہ عابد کا ہے اور خدا کا درجہ معبود کا۔ عیسائی لوگ اگر یہ نسبت مان جائیں تو قضیہ ختم۔ مگر وہ اپنے خیال کے پختہ ہیں اس لئے انہوں نے آج تک عقیدہ تثلیث کو نہیں چھوڑا۔ چونکہ یہ عقیدہ مذہبی ہے اور مذہبی عقیدے کا ثبوت مذہبی کتاب ہی سے ہونا چاہئے۔ اس لئے مسلمانوں کی طرف سے عیسائیوں سے ہمیشہ تقاضا ہوتا رہا کہ تثلیث کا ثبوت انجیل سے دو ورنہ چھوڑدو۔ وہ اس کا ثبوت مندرجہ ذیل حوالے سے دیا کرتے تھے جو انجیل یوحنا میں یوں مذکور ہے:۔

ابتدا میں کلام تھا کلام خدا کے ساتھ تھا۔ کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔
(انجیل یوحنا۔ باب اوّل)

پادری لوگ اس سے تثلیث کا ثبوت دیتے رہے۔ مسلمان مناظر اس کو مغلق کلام کہتے۔ اس کا اغلاق خود اس کے الفاظ ہی سے ظاہر ہے۔ ناظرین خود ہی ملاحظہ کرسکتے ہیں۔ عیسائی رسالہ "اخوت" لاہور میں اس کی جو تشریح اور ترکیب کی گئی ہے وہ قابل دید و شنید ہے ناظرین کی آگاہی کے لئے ہم رسالہ مذکور کی پوری عبارت نقل کرتے ہیں:۔

"کلام کو ہم بات کہتے ہیں۔ بات دل کے خیال کو ظاہر کرنے کا آلہ ہے۔ بات ایک لفظ ہے جو حرفوں سے بنی ہے۔ حرف ایک نشان ہے جو صرف ایک سادہ آواز کے لئے ٹھہرالیا گیا ہے۔ بات بولنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن یاد رکھنے کیلئے لکھی جاتی ہے۔ آدمی بولنے والا حیوان ہے۔ اسے قدرت کی فیاضی نے بولنے کی طاقت اور لیاقت بخشی ہے۔ وہ اپنی طرح طرح کی باتوں کی ملاوٹ سے ایسے جملے بول سکتا اور ایسی مسلسل تقریر کرسکتا ہے کہ پتھروں کو پانی کردے۔ بولی ہوئی بات انسانی ایجاد ہے۔ لیکن اس بات میں یہ خامی ہے کہ وہ بغیر زبان اور تالو کی مدد کے بالکل بیکار چیز ہے۔ وہ اپنے دلی خیال کے اظہار کے لئے انسانی وجود کی محتاج ہے۔ تو وہ کلام یا بات جس کا آیت بالا میں بیان کیا گیا ہے۔ کیا اسی مصنوعی تقسیم میں آجاتی ہے؟ یہ غیر ممکن ہے۔ آیت ہذا میں کلام موضوع یا سب جیکٹ یعنی فاعلی صورت میں ہے۔ جس کی بابت کہا گیا کہ **وہ تھا** بغیر کسی ذریعہ یا سہارے یعنی وسیلہ کے خود بالذات موجود تھا اور بغیر کسی بولنے والے کے موجود تھا۔ اسی سے سب کچھ ہوا جو ابتدا میں نہ تھا۔ اس کلام کی بذاتہ بغیر شرکت غیرے ازل میں موجودگی وحدت پر مثبت دلیل ہے کہ بجز اس کے اور کوئی خارج میں ہستی موجود نہ تھی ـــــــ علمائے ہنود اس حالت میں واجب الوجود ہستی کو نرگن یعنی لا صفت کہتے ہیں۔ مگر ہم اس رائے کو تسلیم نہیں کرتے۔ اس لئے کہ کلام صفت بھی ہے۔ اور چونکہ وہ خود بغیر کسی خارجی بولنے والے کے خود بولی ہوئی بات یا کلام ہے۔ تو وہ موصوف بھی ہے۔ خدا کی فہمید ہماری سمجھ اور فہم پر منحصر نہیں ہے۔ گویا وہ ہماری سمجھ کا محتاج ہے۔

اس آیت مغلق کا دوسرا جملہ یہ ہے کہ کلام خدا کے ساتھ تھا۔ اس کے معنی یہ نہیں کہ کلام خدا میں تھا۔ جیسے ہمارا کلام بصورت خیال ہم میں ہے بلکہ وہ خدا کے ساتھ اس طرح تھا جیسے انسان انسان کے ساتھ خارج میں دو وجودوں کے ساتھ چلتا پھرتا نظر آتا ہے۔ مثلاً زید اور بکر یہ جملہ وحدت میں کثرت پر دلیل ساطع اور برہان قاطع ہے۔ چونکہ اس جملہ سے شرکت فی الذات کی طرف انسان کا واہمہ رجوع کرتا ہے۔ اس کے دور کرنے کے لئے مصنف انجیل تیسرے جملہ میں صاف کہتا ہے کہ کلام خدا تھا۔ کیونکہ خدا بذاتہ واحد ہے۔ کسی غیر ذات کا غیر ذات میں ملانا گویا گندم اور نخود سے کھچڑا بنانا ہے۔ اب اس آیت کی ترتیب یوں ہوجاتی ہے کہ ابتدا میں کلام تھا جو خدا تھا اور کلام خدا

اس کے قریبًا ایک سال بعد "حقیقۃ الوحی" کتاب میں اپنے نشانات گنواتے ہوئے ص۳۹۱ پر مذکورہ بالا الہام میں معمولی سا لفظی تغیر کر کے آپ نے یوں معجزہ نمائی کی کہ

"جب ہم موسم بہار میں ۱۹۰۵ء میں باغ میں تھے تو مجھے اپنی جماعت کے لوگوں میں سے... ایک کی نسبت یہ الہام ہوا تھا۔ خدا کا ارادہ ہی نہ تھا کہ اس کو اچھا کرے مگر فضل سے اپنے ارادہ کو بدل دیا۔ اس کے بعد سید مہدی حسین کی بیوی سخت بیمار ہو گئی۔ آخر خدا کے فضل سے اسکو دوبارہ زندگی حاصل ہوئی۔" (ملخص حقیقۃ الوحی ص۳۶۲)

اس بیان میں مذکورہ الہام کو مہدی حسین کی اہلیہ سے متعلق ٹھیرایا۔ اس سے قریبًا چند ماہ بعد اخبار اہلحدیث ۸۔ فروری ۱۹۰۸ء کے جواب میں بمقابلہ حضرت مولانا فاتح قادیان امرتسری اسی الہام کو چند حروف کے الٹ پھیر سے تتمہ حقیقۃ الوحی کے ص۲۶ پر مولوی عبدالکریم صاحب کی بیماری سے وابستہ کیا۔ چنانچہ اس سے پہلی قسط میں وہ تحریر نقل ہو چکی ہے۔

اس قسم کی کارروائیوں سے مرزا صاحب نے اپنی مسیحیت و نبوت کی پٹڑی جمانے میں اپنے بہترین "حسن تدبر" کا واضح ثبوت دیا ہے۔ آہ! ؎

کوئی جانے تو کیا جانے وہ یکتا تھا ہزاروں میں
رہ گئی یہ بات کہ مرزا جی کی مذکورہ کارروائیاں اگرچہ ان کے مقلدین کے نزدیک معجزات سماویہ سے بھی بڑھ کر کیوں نہ ہوں تاہم دوربین نگاہوں میں تو یہ سراب صحرا سے کم نہیں۔ سو اس کا انسداد مرزا صاحب کے اخلاف نے یوں کیا کہ کتاب "تذکرہ" میں اس الہام کو تین الہام شمار کر کے مرزا صاحب کی عیب پوشی کی۔ اس سے مقصود ان کا یہ ہے کہ مرزا صاحب کو الہام متعدد دفعہ ہوا ہے۔ اسی لئے انہوں نے اسے متعدد مواقع پر چسپاں کیا ہے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے جو بقول مرزا صاحب

"مجرموں کی سزا انکے ہاتھ سے دلواتا ہے۔"

یہ کارروائی کی کہ خود مرزا صاحب کے قلم سے دستخط کروا دیئے کہ یہ الہام پرانا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس الہام کو مولوی عبدالکریم سے متعلق ٹھیراتے ہوئے لکھا کہ:-

"مولوی ثناء اللہ صاحب ہمیں بتا دیں کہ اگر مولوی عبدالکریم کے صحت یاب ہونے کی نسبت الہام ہو چکا تھا تو پھر یہ الہامات مندرجہ ذیل جو پرچہ اخبار بدر اور الحکم میں شائع ہو چکے ہیں کس نسبت تھے یعنی (۱) کفن میں لپیٹا گیا (۲) اس نے اچھا ہونا ہی نہ تھا وغیرہ۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۲۶)

یہ سطور بآواز بلند معلن ہیں کہ الہام "اس نے اچھا ہونا ہی نہ تھا" تازہ الہام نہیں ہے بلکہ پرانا ہے جو عبدالکریم کی حیات میں اخبار بدر و الحکم میں شائع ہو چکا ہے۔

پس مصنفین تذکرہ کا اسے جدید الہام قرار دینا سراسر اپنی الہامی کتاب میں خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کرنا ہے ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ مرزائی اصحاب اخبار بدر اور الحکم (جن کا حوالہ مرزا جی نے دیا ہے) کے تمام فائل چھان ڈالیں۔ سوائے اسی ایک الہام کے جسے ہم اس مضمون کے شروع میں بحوالہ البشریٰ ص۹۹ درج کر آئے ہیں اور کوئی الہام اس مضمون کا نہیں ملے گا۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کا اپنے ایک ہی الہام کو مختلف مواقع پر لگانا اور مصنفین تذکرہ کا اس عیب کو چھپانے کے لئے اس الہام کو متعدد النزول ٹھیرانا سراسر غلط و باطل اور خیانت ہے۔ جس پر مرزا صاحب کا فتویٰ ذیل بالکل درست آتا ہے۔

"پس ظالم اس کو کہیں گے جو محرفوں کا کام کرے عبارتوں کو بدلا دے۔ کم کی جگہ زیادہ اور زیادہ کی جگہ کم کرے۔ جھوٹ کی راہ سے کلموں کو ایک معنے سے دوسرے معنوں کی طرف لے جائے حالانکہ اس کے اس فعل کے لئے کوئی قرینہ نہ ہو پھر اس بنا پر دھوکہ دینے والوں کی طرح لوگوں کو اپنے مفتریات کی طرف بلانا شروع کرے اور دجالیت کے معنے بجز اسکے کچھ نہیں۔" (ملخص نور الحق ص۵۹)

احمدیو! ؎

اپنی چالوں پہ نظر ایمان کی خود ہی ڈالو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

(باقی دارد)

ڈاکٹر صاحب سچے ہیں یا مرزا صاحب

(مرقومہ محمد علی صاحب از جے پور)

ناظرین کو یاد ہوگا کہ احقر نے مذکورہ بالا عنوان کے ماتحت ایک مضمون پیش کیا تھا جو ۲۰۔ اگست کے اہلحدیث میں شائع ہوا۔ اسی مضمون سے مرزا صاحب کے اقوال جو پیدائش مسیح کے بارے میں تھے اقتباس کر کے بصورت استفتاء مولوی محمد علی صاحب لاہوری امیر جماعت احمدیہ کی خدمت میں بھیج کر دریافت کیا تھا کہ آیا مرزا صاحب کے یہ کل اقوال کتاب اللہ سے ماخوذ ہیں یا کیا؟ امیر صاحب موصوف نے جوابًا تحریر فرمایا کہ

"حضرت مرزا صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ اپنے عقل و فہم کے مطابق لکھا ہے۔ اور یہ کوئی اصولی مسئلہ نہیں۔ قرآن شریف کے الفاظ کی تفسیر ہے ایک شخص کے نزدیک ایک معنی ہیں دوسرے کے نزدیک نہیں ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کے سامنے ہی مولانا نورالدین صاحب حضرت عیسٰی کے بن باپ پیدا ہونے کے قائل تھے۔ اس لئے یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ جس پر ایمان کی بنا ہو۔ اگر اس پر مفصل بحث پڑھنا چاہتے ہیں تو کتاب "ولادت مسیح" مصنفہ ڈاکٹر بشارت احمد منگوالیں۔"

لاہوری امیر (مولوی محمد علی صاحب) موصوف کا یہ تحریر فرمانا کہ یہ کوئی اصولی یا کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس پر ایمان کی بنا ہو کس حد تک بجا و درست ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب خود اس مسئلہ کو معتقدات میں داخل سمجھتے تھے جیسا کہ چشمہ مسیحی ص۱۸ کی عبارت سے ظاہر ہے:-

کے ساتھ تھا جو خدا تھا۔ اور ان دونوں جملوں کی یکتائی تیسرے جملے تو اعد زبان کے ماہرین پر بخوبی واضح ہے۔ اور اسی رائے کی تائید در تائید کے لئے انجیل نویس نے اس جملہ کو دہرا بھی دیا کہ

یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔

(رسالہ اخوت لاہور صفحہ ۱۹۔ دسمبر ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث | یہ تشریح خود تشریح کی محتاج ہے۔ مقام تعجب ہے کہ ایک غلط خیال کی تائید کے لئے کتنی کوشش کی جاتی ہے۔ اس مغلق فقرہ کی تشریح اور تفہیم میں انتہائی کوشش ہے جو راقم مضمون مذکور نے کی ہے۔ کیا عجیب خلاصہ ہے کہ

(۱) ابتدا میں کلام تھا جو خدا تھا۔

(۲) اور کلام خدا کے ساتھ تھا جو خدا تھا۔

ہم کوتاہ نظر ایسے باریک فلسفہ کو کیا سمجھیں۔ غالباً قادیانی دماغ اس کو سمجھیں گے جنہوں نے مرزا صاحب کا یہ قول خوب سمجھا ہوا ہے کہ

میں پہلے مریم تھا پھر حاملہ ہوا پھر میں مسیح بن گیا۔

سچ ہے ؎

کبھی معشوق تھے وہ بھی جواب عاشق کہلاتے ہیں
کسی کا دل دکھایا تھا اسی کی داد پاتے ہیں

کہہ دو کہ یہ قول مرزا صاحب کا الہامی نہیں ہے جیسا مرزا صاحب کا آخری فیصلہ بنام مولوی ثناء اللہ الہامی نہ تھا بلکہ محض خیالی اور نفسانی تھا۔ ؎

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا
جو سنا افسانہ تھا

قادیانی مشن

قادیانی اقوال مختلفہ کا نمونہ

ہمارے قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کا طریق عمل عام طور پر یہ ہے کہ جو بھی واقعہ دنیا میں ہو اس کو اپنے پیشوا کی صداقت میں پیش کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اکثر وہ واقعہ ان کی تکذیب کا ہوتا ہے۔ آج بطور نمونہ ہم ایک جدید واقعہ پیش کرتے ہیں۔

لندن سے خبر آئی ہے کہ وہاں کنٹربری اور یارک کے پادریوں کا جلسہ ہوا جس پر بعض پادریوں نے بائیبل کی حفاظت پر اعتراض کئے۔ پھر کیا قادیانی اخبار "الفضل" نے اپنے مسیح موعود کی بہادری دکھانے کے لئے ایک صفحہ لکھ مارا۔ چنانچہ الفضل کا مختصر اقتباس یہ ہے ؎

"بائیبل کے مجموعہ کی حیثیت و اصلیت پر تحقیقات جدیدہ کی روشنی میں بہت کچھ لکھا جا رہا ہے۔ تاریخی طور پر اس مجموعہ کا انسانی دسترس اور کذب و بہتان سے منزہ ثابت کرنا ناممکن ہے سچ یہی ہے کہ دنیا کی کوئی الہامی کتاب اصلیت کلیۃً محفوظ نہیں ہے جس طرح قرآن مجید ہر قسم کے تغیر و تبدل سے محفوظ و مصئون ہے۔ بائیبل کے غیر محفوظ اور غلطی سے غیر مبرا ہونے کا اب تو کلیسیا کے بڑے بڑے پادریوں کو بھی اعتراف ہو رہا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔" (الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۳۸ء صفحہ ۵)

اہلحدیث | ہم نے جو کہا کہ جس واقعہ کو مرزائی اپنی تصدیق میں پیش کریں۔ در اصل وہ ان کی تکذیب کا ہوتا ہے۔ ہمارے اس دعوے کا ثبوت مرزا صاحب قادیانی کا یہ بیان ہے :-

"یہ کہنا کہ وہ کتابیں (مجموعہ بائیبل) محرف و مبدل ہیں، ان کا بیان قابل اعتبار نہیں۔ ایسی بات وہی کہے گا جو خود قرآن سے بے خبر ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۲۵۵)

قادیانی دوستو! | عیسائی لوگ حسب فتویٰ قادیانی مسیح تم لوگوں کو قرآن سے بے خبر بتائیں تو تم لوگ (ہماری مدد کے بغیر) کیونکر جواب دے سکو گے۔ ہاں ہم تمہاری مدد کو حاضر ہو کر یہ سکھائیں گے کہ مسیحیوں کو

تبصرہ بر تذکرہ

قسط سوم

(از مستری محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

۱۹۰۵ء میں مرزا صاحب معہ اپنے مریدان خاص کے بخوف زلازل موعودہ خود قادیان کے ایک باغ میں رونق افروز تھے۔ اس وقت آپ نے الہام سنایا :-

۱۹۔ جون ۱۹۰۵ء "خدا نے اس کو اچھا کرنا ہی نہیں تھا۔ بے نیازی کے کام ہیں۔ اعجاز المسیح۔

(تشریح) ہماری جماعت کے چار آدمیوں میں سے جو سخت بیمار ہوئے تھے۔ اسی جگہ باغ میں.... ایک کے متعلق یہ الہام ہوا یعنی اس کی موت تقدیر مبرم کی طرح تھی.... مگر یہ معجزہ مسیح موعود ہے کہ اس کو خدا نے اچھا کر دیا۔"

(البشریٰ صفحہ ۹۹ جلد ۲)

منقولہ بالا سطور سے عیاں ہے کہ یہ الہام باغ کے اندر بیمار ہونے والے چار مردوں میں سے ایک کے بارے میں تھا۔ چونکہ مرزا صاحب کی عادت تھی کہ اس دانا عطار کی مانند جو ایک ہی بوتل سے ہر قسم کے شربت نکال دیا کرتا ہے۔ اپنے ایک ہی الہام کو حسب ضرورت مختلف مواقع پر چسپاں کر دیا کرتے تھے۔ یعنی ایک وقت اگر کسی الہام کو مریدوں کے متعلق بتایا تو دوسرے وقت اسی کو اپنی خاص ازواج اور تیسرے وقت اپنی ہمشیرہ اور چوتھے وقت خود اپنی ذات شریف سے مخصوص و متعین کر دیتے (تفصیل ملاحظہ ہو رسالہ الہامی بوتل)

اس لئے یہاں بھی مرزا صاحب نے اس عادت خصوصی کے ماتحت کارروائی کی۔ یہ الہام جون ۱۹۰۵ء کا ہے

ؔ تذکرہ ص۱۱۵ ۱۱۳

تقابل ثلاثہ۔ تورات۔ انجیل اور قرآن کی تعلیم کا (۲۷۲) مقابلہ اور قرآن کی فضیلت ثابت کی ہے۔ قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ اس دفعہ خدا کی مہربانی سے خاص مکہ معظمہ میں ہمارا قیام اٹھانوے[۹۸] روز رہا۔ یہ زمانہ شریف عون کا تھا۔ اس عرصہ میں ہم نے نہیں سنا تھا کہ لارڈ موصوف حرمین میں داخل ہو سکے ہوں لیکن ساحل عرب کی دیگر ریاستوں میں نہایت تیزی سے پھر گئے۔ اس بات کو آج پینتیس[۳۵] سال ہو گئے ہیں۔ سرکار انگریزی کے عربستانی رسوخ و اثر میں فرق نہیں آیا بلکہ ترکی انقلاب خلافت کے وقت بعض عربی ریاستوں خاصکر شریف حسین نے جو کام کئے اُن کا داغ شریف مذکور کے ہمدردوں کی پیشانی سے کبھی نہیں مٹے گا۔ مسلمانوں کو یہ سبق کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔ اس کے بعد شاہ یمن سے جو تعلقات رہے وہ بھی اخبار بین اصحاب کی نظر سے پوشیدہ نہیں۔ ہاں اتنے سنتے ہیں کہ شاہ یمن کے تعلقات آج کل اٹلی سے وابستہ ہو رہے ہیں۔ اور ہم اخبارات میں یہ بھی پڑھتے ہیں کہ عراق و حجاز و یمن میں باہمی تعاون کے معاہدات مکمل ہو چکے ہیں۔ ایسے حالات میں ہم نہیں بتا سکتے کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود (ایدہ اللہ) کا رویہ جنگ کے دوران میں کیا ہوگا؟

حجاز کے سیاسی حالات پر تین وجوہ سے نظر کرنی چاہئے۔ اوّل عرب کی دیگر ریاستوں کے تعلقات سرکار انگریزی سے[۱]۔ اسے ہم نہیں جانتے۔

دوّم۔ اُن سے حضرت سلطان کے تعلقات۔ اسمیں اپنے اثر اور انگریزی اثر کا مقابلہ بھی سمجھنا ہوگا۔

سوّم۔ اُن ریاستوں کے عمائد و ارکان کے اندرونی تعلقات انگریزوں سے۔ اس کو نہ ہم جانتے ہیں اور نہ سلطان ابن سعود، نہ امام یحییٰ، نہ ان کی اولاد۔ ان کے کراماً کاتبین[۲] اور ہی ہوتے ہیں۔

انگریزی حکومت بہت امیر حکومت ہے۔ بوقت ضرورت اُن کو بیک جنبش قلم کروڑہا روپیہ سونے کی چڑیا ہندوستان سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کے پاس دنیا کی دولت تو ہے نہیں۔ ان کا اوڑھنا بچھونا بس ایک ایمان ہی ایمان ہے[۳]۔

ہم نہایت خلوص و عقیدت مندی سے حضرت جلالۃ الملک کو یہ مشورہ دینا چاہتے ہیں کہ آج دنیا میں خدا کے فضل سے اُنہتر[۶۹] کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ جن میں سے زیادہ تعداد بالواسطہ یا بیواسطہ انگریزوں کے زیر اثر ہے۔ اور جو زیر اثر نہیں وہ کم از کم حج کے بحری سفر میں تو انگریزوں کے محتاج ضرور ہیں۔ آپ دیکھتے نہیں کہ سفر حج میں ہمیشہ نئی نئی طرز میں مشکلات ڈالی جاتی ہیں۔ حاجیوں کے جہاز جو ٹرنر ماریسن کمپنی کے ہیں وہ خچروں اور گدھوں کی ریلوے ٹرین سے بہتر حالت میں نہیں ہیں۔ حجاج مسافر شکایت پر شکایت کرتے رہتے ہیں لیکن باوجود سٹیمرز ایکٹ موجود ہونے کے شکایت کی سماعت نہیں ہوتی۔ اور وہ قواعد صفحہ کاغذ سے نقل ہو کر عملی جامہ نہیں پہن سکتے۔ آج ۲۰ جنوری کو ہمیں "رحمانی" جہاز کے بعض مسافروں کا خط کامران سے آیا ہے۔ جس میں جہاز کی سواریوں اور اہل جہاز کے سلوک کے متعلق یہ الفاظ لکھے ہیں:۔

"از کامران۔ سٹیمر رحمانی۔ ۵ جنوری ۱۹۳۸ء

۳۰۔ دسمبر پنجشنبہ کو ۴ بجے رحمانی جہاز سے روانہ ہو کر مع الخیر یہاں پہنچے۔ انشاء اللہ جمعہ مبارک تک مکہ مکرمہ جدہ پہنچنا ہوگا۔

(۲) اس جہاز میں (۱۶۵۱) حاجی ہیں۔ چائے، کھانا، دال، ترکاری ناقص حاجیوں کو دیئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ حجاج کرام پر رحم فرماوے۔"

(عبیدالرحمٰن دہلوی)

خیر یہ ایک جملہ معترضہ درمیان میں آگیا ہے۔ اصل مقصود یہ ہے کہ سمندر اور سمندر کے اسباب سفر پر دولت برطانیہ کا قبضہ ہے۔ لہٰذا انگریزوں سے بگاڑ ہونے کی صورت میں (خاکم بدہن) اندیشہ ہے کہ مسلمانانِ عالم سخت پریشانیوں میں پڑ جائیں گے۔ اور حضرت سلطان کو کوئی مدد سوائے قنوت نوازل اور دعائے غائبانہ کے نہ پہنچا سکیں گے۔ لہٰذا ہمارے خیال ناقص میں انسب یہ ہے کہ حضرت السلطان (ایدہ اللہ) اس جنگ میں غیر جانبدار رہیں اور آزادی فلسطین اور اسی عقبہ و معان کا مطالبہ بندر جاری رکھیں۔

دوسرا مشورہ مسلمانانِ عالم کو عموماً اور مسلمانانِ ہند کو خصوصاً اور مسلمانانِ ہند کو خصوصاً یہ ہے کہ حرمین شریفین کی خدمت اور امداد کو اپنی ہر ضرورت پر مقدم رکھیں اور عملاً اس کی دو صورتیں ہیں۔

اوّل یہ کہ کثرت سے اصحاب استطاعت حج کو جایا کریں۔ تاکہ حجاز کی تجارت اور اسکے کاروبار کو فروغ ترقی ہو۔ غرض اصحاب استطاعت کثرت سے حج کو جایا کریں اور ارباب تجارت ضمناً مال بھی لے جایا کریں۔ تاکہ زائرین اور سکانِ حرمین شریفین کی ضروریات میں سہولت ہو۔ اس نیت سے تجارت کرنے میں حسنات دارین کی امید ہو سکتی ہے یعنی تجارتی منافع بھی اور امداد اہل حرمین کا ثواب بھی۔

دوّم یہ کہ حج کو جانے والے مستطیع احباب اور وہ اصحاب استطاعت جو ابھی حج کو نہیں گئے اور وہ بھی جو اس دولت سے بہرہ ور ہو چکے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ نے مال وافر دیا ہے۔ یہ ہر سہ قسم کے لوگ اپنے اموال فراواں میں سے حرمین شریفین کی تمدنی ترقی اور ان کے باشندگان کی آسائش کے اسباب مہیا کرنے کیلئے حکومت حجاز کی مالی امداد کریں۔ ان اسباب سے ہماری مراد وہ اسباب ہیں جن کی ضرورت وقتاً فوقتاً زندگی کی ہر حالت میں پڑتی رہتی ہے۔ اور ہم اُن سے کسی حالت میں بھی بے پرواہ نہیں ہو سکتے۔

مثلاً سہولت سفر کے لئے سواری کا انتظام، خواہ موٹر لاری سے ہو، خواہ اونٹوں سے، خواہ گدھے خچر سے پھر سہولت گذر اور بار برداری کی آسانی کیلئے رستوں اور سڑکوں کی تیاری، اور رات کے وقت نقل و حرکت کے لئے روشنی اور منزلوں اور ضرورت کے موقعوں پر پانی کی بہم رسانی اور رہگذر مسافروں کے امن و حفاظت کے لئے چوری و ڈاکہ وغیرہ امور کا انسداد، بیماروں کے لئے شفا خانے۔ محتاجوں اور اپاہجوں کو گداگری کی

---

[۱] جاننے والے کہتے ہیں جیسے ہندوستانی ریاستوں کے (اہلحدیث)

[۲] ہندوستانی امراء کی طرح اور بس (اہلحدیث)

[۳] یوں کہئے کہ "تھا"۔ (اہلحدیث)

"ہم قرآن شریف کی تعلیم کی رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا۔ تا خدا تعالیٰ یہودیوں کو قیامت کا نشان دے"۔

اب ڈاکٹر صاحب و مرزا صاحب کے اقوال ملاحظہ ہوں ڈاکٹر صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مریم کی شادی شریعت موسوی کے مطابق یوسف نجار سے ہوئی۔ جس سے حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے۔ برخلاف اس کے مرزا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مریم کا نکاح عین حالت حمل میں ہوا۔ چنانچہ اس کی تائید میں کشتی نوح ص۱۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ :-

(۱) مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیونکر راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے مگر میں (مرزا صاحب) کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔

(۲) توریت کی رو سے بالکل حرام اور ناجائز تھا کہ حمل کی حالت میں کسی عورت کا نکاح کیا جائے پھر کیوں خلاف حکم توریت مریم کا نکاح عین حمل کی حالت میں یوسف سے کیا گیا۔ حالانکہ یوسف اس نکاح سے ناراض تھا اور اس کی پہلی بیوی موجود تھی:- (چشمہ مسیحی ص۱۸)

علاوہ ازیں ڈاکٹر صاحب عورت کا بدون مرد کے قرب کے حاملہ ہونا خلاف قانون قدرت سمجھتے ہیں لیکن مرزا صاحب اسکے قائل ہیں۔ خدا ہی جانے اب دونوں حضرات میں کون سچا ہے۔ لیکن بات بھی عجیب ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے خلیفہ نور الدین جیسی دو بڑی ہستیاں ہم خیال ہیں تو پھر ڈاکٹر صاحب کو ان کے خلاف اظہار خیال کرنے کی کیونکر جرأت ہوئی؟

اہلحدیث | یہ لوگ مرزا صاحب کو حکم و عدل کہتے ہیں جب کہا جائے کہ ان کو حکومت حاصل نہ تھی پھر حکم عدل کیسے ہوئے۔ تو کہتے ہیں ظاہری حکومت مراد نہیں بلکہ مسائل دینیہ میں وہ حکم عدل ہیں۔ یعنی مسائل دینیہ میں جو کچھ وہ اظہار رائے کریں پس وہ واجب القبول ہے لطف یہ ہے کہ ایک ہی ذات کے واقعات کی نسبت یہ لوگ دو مختلف رائیں رکھتے ہیں۔ (۱) وفات مسیح کے عقیدے میں تو یہ لوگ مرزا صاحب کے قول کو واجب القبول جانتے ہیں۔ مگر بے باپ ولادت مسیح کے مسئلے میں مرزا صاحب سے مخالف ہیں۔ اس لئے ان کے حق میں یہ کہنا بجا ہے :-

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ

مرکز اسلام (حرمین شریفین) متوقع جنگ یورپ

اور

مسلمانان عالم کا فرض

(از قلم مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

آج کل دنیا میں جو سیاسی اقتدار یورپی اقوام کو حاصل ہے وہ کسی دیگر قوم کو نہیں۔ اس طاقت کے گھمنڈ میں جب دنیا میں کوئی بھی دیگر طاقت مقابلہ میں ٹھیرتی نظر نہ آئی تو آپس میں گتھم گتھا ہونے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ شاید آیندہ متوقع جنگ میں ہر سہ سمندر یعنی بحیرہ روم بحیرہ عرب اور بحر ہند ان کی بحری رزمگاہ بن جائیں۔ ایسے وقت میں اسلامی ممالک جو ان سمندروں کے کناروں پر واقع ہیں۔ ان میں خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ اس خطرہ کے وقت **سلطنت حجاز** (حفظها الله) کس طرف جھکیگی! یہ خدا کو معلوم ہے۔ اپنے اپنے سیاسی مفاد و نقصانات پر نظر کرنا بمصداق "رموز سلطنت خویش خسرواں دانند" ہر سلطنت کا اپنا کام ہے۔ لیکن چونکہ حجاز مقدس سے بوجہ مرکز اسلام ہونے کے تمام جہان کے اہل اسلام کو تعلق ہے۔ اس لئے حجاز کے اس عالمگیر اثر کی وسعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے امید کیا یقین ہے کہ جلالۃ الملک حضرت سلطان ابن سعود (ایدہ اللہ) کسی جانب جھکنے سے پیشتر اس کے ہر پہلو پر نظر کریں گے

(۲) اندرونی حالات خدا جانے۔ یا وہاں کے اہل حل و عقد اور وہاں کے باشندے یا ان کے قریب کے ہمسائے لیکن جہاں تک ہمارا علم ہے۔ ملک عرب کے قریبا تمام اطراف میں بالواسطہ یا بے واسطہ انگریزی اثر و رسوخ ہے۔ عدن جو بحیرہ قلزم کے قفل کی چابی ہے وہ بے واسطہ انگریزوں کے قبضے میں ہے۔ مسقط اور عمان بھی بالواسطہ زیر اثر ہیں۔ بحیرہ عرب میں خلیج فارس جو جنوبی ایران اور عراق و کویت کا ناکہ ہے بے واسطہ انگریزی اقتدار میں ہے۔

۱۳۲۱ھ میں جب یہ خاکسار پہلی بار زیارت کعبہ سے مشرف ہوا تھا تو اسی سال لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے بھی خلیج فارس اور ساحل عرب کا دورہ کیا تھا۔ لارڈ موصوف کا یہ سفر عرب کے احترام یا اپنی شوقیہ سیر و سیاحت کے لئے نہیں تھا۔ بلکہ برٹش نیشن کے سیاسی مقاصد کے لئے تھا۔ آج تک ایسا ہی ہوتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ حرمین شریفین کو غیبی اسباب سے محفوظ رکھتا چلا آیا ہے اور آیندہ بھی ایسی ہی امید ہے۔

لارڈ کرزن کی شخصیت ہندوستان میں فراموش ہونے والی نہیں۔ ان کا عربستان کے گرد دورہ لگانا

الفاروق - حضرت خلیفہ دوم عمر رضی اللہ عنہ کے مکمل حالات زندگی۔ از مولانا شبلی۔ قیمت مجلد (۲۸۴)

اسے پیغمبر اعلان کر دیں کہ میں (مخلوق خدا ہونے میں) تمہاری طرح کا بشر ہوں۔

اسی طرح ہر نبی نوع انسان کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے اپنی امت کا بھائی ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم سے ظاہر ہے:۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صَالِحًا۔ یعنی ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو بھیجا" نیز فرمایا:۔ وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا۔ ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی عاد کو بھیجا۔

ان آیتوں کا یہ مطلب نہیں کہ مذکورہ بالا حضرات انبیاء اپنی قوموں کے نزدیک صرف بھائی جتنا مرتبہ رکھتے تھے۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ آخر وہ بھی نسل انسانی کے افراد تھے۔ اسی معنی میں یہ مشہور حدیث ہے:۔

اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم

یعنی حضور فرماتے ہیں کہ خدا کی عبادت کرو اور اپنے بھائی یعنی میری عزت کرو۔

اسی حدیث کے پیش نظر حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید نے آنحضرت کے حق میں کہیں بڑے بھائی کا لفظ بول دیا۔ جس سے اہل بدعت نے آسمان سر پر اٹھایا کہ دیکھو جی شہید دہلوی نے آنحضرت صلعم کی شان میں بڑی گستاخی کی ہے کہ حضور کو بڑا بھائی کہہ دیا، حالانکہ یہ وہ بات ہے جو قرآن و حدیث کی نصوص صریحہ میں وارد ہو چکی ہے، فقط۔

نوٹ: مہربانی کرکے مضمون خوش خط لکھ کر بھیجا کریں ضروری تاکید ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

تقویۃ الایمان مصنفہ حضرت مولانا اسماعیل شہید دہلوی۔ مع تذکرۃ الاخوان و رسالہ مارق الاشرار و رسالہ راہ سنت و خط حضرت مولانا شہید اور فتویٰ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی۔ توحید کی تائید میں ایک بے نظیر کتاب ہے۔ ہر اہل حدیث کے پاس اس کا ہونا از بس ضروری ہے۔ قیمت ۱۲ محصول ڈاک علیحدہ۔ پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

زیارت قبور

(نوشتہ مولوی نور محمد صاحب میانوی۔ جہلم)

ناظرین کتب سے مخفی نہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قبرستان کی زیارت کو جاتے تو اس قدر روتے کہ آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی اگر کوئی پوچھتا کہ آپ قیامت وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں تو اس قدر نہیں روتے جتنا یہاں روتے ہیں۔ تو فرماتے کہ یہ تنہائی کا مقام ہے۔ سوائے پروردگار کے یہاں کوئی مونس نہیں ہے اور یہ پہلی منزل ہے اگر یہاں پر نجات ہوگی تو آگے نجات ہی نجات ہے اور اگر یہاں نجات نہ ہوئی تو آگے بہت مشکل ہے۔

آج کل تو اکثر لوگوں کو زیارت قبور سے کچھ عبرت حاصل نہیں ہوتی بلکہ ان کو ملاحظہ قبور اولیاء سے بھی رونا نہیں آتا اور نہ دل میں رقت پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ جس طرح کسی باغ یا نہر میں لوگ سیر کو جمع ہوتے ہیں اسی طرح زیارت گاہ بھی ایک مجمع اجتماع باہمی کا ہو جاتا ہے، عرس ہوتے ہیں، میلے لگتے ہیں، تماشے ہوتے ہیں، طوائفوں کے مجرے اور مرد و زن کے ملاپ ہوتے ہیں، کنبے سے کندھا لگتا ہے۔ نعوذ باللہ!

دور دراز سے لوگ زیارت قبور کے لئے سفر کرتے ہیں۔ صحیح حدیث میں حکم سفر کا واسطے زیارت قبور کے نہیں آیا ہے گو پیغمبر کی قبر کیوں نہ ہو۔ پھر بھلا پیر یا استاد یا شیخ کی قبر کو جانے کا کیا ذکر ہے۔ منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے سب مردوں و عورتوں کو نہی عام کی تھی زیارت قبور سے۔ پھر مردوں کو زیارت قبور کا اذن کیا، اور عورتوں کو بدستور نہی کا حکم جاری رکھا۔ یہ بھی زیارت قبور اپنے قرب و جوار کے قبرستان کے لئے ہے نہ کہ دور دراز سے سفر محض زیارت قبر کے لئے کرنا۔ ایسے سفر کی تو صریح ممانعت حدیث لا تشد الرحال سے ثابت ہے۔ ہاں اپنے کسی کام کو انسان کہیں جائے اور وہاں قبور صلحاء و اولیاء اللہ ہوں تو زیارت کرنا جائز ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لعنت کی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زائرات قبور کو اور ان لوگوں کو جو قبروں پر مسجدیں بناتے اور چراغ جلاتے ہیں۔ زیارت قبور کی واسطے زہد کے دنیا میں اور رغبت حاصل ہونے کی آخرت میں اور دعا کرنے کے واسطے مردوں کے ہے نہ اس لئے کہ اس پر پھول چڑھائیں، چراغ جلائیں اور چادر و غلاف ڈالیں، گنبد بنائیں، گچ کاری کریں اور پھر وہاں پر عرس کریں اور دور دراز سے چل کر زیارت کو آئیں اور نذر و نیاز لائیں، منت مانیں اور حاجت طلب کریں اور قبر کا طواف کریں بلکہ سجدے کریں، اہل قبور کو پکاریں، اور اس سے ظاہری باطنی مرادیں مانگیں اور ہر طرح کے افعال شرکیہ و کفریہ کریں اور پھر خاصے چنگے بھلے مسلمان موحد بنے رہیں۔ العیاذ باللہ!

حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں رفعاً آیا ہے کہ انسان جب مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے۔ مگر تین چیزیں ایک صدقہ جاریہ۔ دوسرا وہ علم جس سے نفع لیا جائے یعنی بعد اس کی موت کے تیسرا فرزند صالح جو اس کے لئے دعا کرے (رواہ مسلم)

اس سے یہ معلوم ہوا کہ بجز ان اعمال ظاہرہ کے کوئی فیض باطن کسی مردے سے کسی زندہ کو حاصل نہیں ہوتا ہے۔ اگر کوئی عمل باطن مؤثر ہوتا تو ضرور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو اس پر مطلع فرما جاتے۔ واذ لیس فلیس۔ بلکہ سب موتی سے زیادہ استحقاق اس فواضل باطنی کا ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوتا۔ مگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث عطا بن یسار میں یہ فرما دیا ہے:۔

اللّٰهم لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد

لعنت سے بچانے کے لئے لنگر خانے (دار العجزہ) اور بیکاروں اور کام چوروں کو برسر کار کرنے کے لئے کارخانے بنانے، اور ہزاروں بھیڑ بکری کے چمڑوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے دباغت خانوں کا جاری کرنا وغیرہ وغیرہ ہر قسم ضروری اسباب کا مہیا کرنا۔

اس دوسرے مشورہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس عاجز نے حال میں اس موجودہ ۱۳۵۶ھ کی عید الفطر کے دن قوم کے سامنے خطبہ میں ایک ادارہ قائم کرنے کی تحریک پیش کی۔ جس کا نام لجنہ خدام الحرمین الشریفین رکھا گیا۔ الحمد للہ کہ قوم نے اس آواز کو نہایت خوشی اور فراخدلی سے قبول کیا۔ اگرچہ حاضرین اس تجویز سے سابقاً ناآشنا تھے، اور اس غرض کے لئے چندہ کی رقوم بھی ساتھ نہیں لائے تھے اور مصارف عیدگاہ کے لئے خطبہ سے پیشتر قریباً ایک سو روپیہ جمع بھی ہو چکا تھا۔ لیکن خدا کے فضل سے سوا سو روپیہ (۱۲۵) نقد اور کئی سو کے وعدے ہو گئے۔ جن میں قریباً دو سو روپیہ بعد میں وصول ہو چکا ہے۔ چونکہ عازمین حج بیت اللہ اور سکان حرمین شریفین کیلئے سہولتیں مہیا کرنا اور ان اغراض کے لئے سلطنت حجاز کو مالی امداد دینا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ لہذا یہ امر اس لجنہ کا مخصوص اور اہم مقصود ہے۔

تفصیل حالات کے لئے ایک بارہ صفحہ رسالہ بعنوان لجنہ خدام الحرمین الشریفین طبع کرا کے شائع کیا گیا ہے۔ جو لجنہ کے دفتر شہر سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ سے اس عاجز کے نام خط لکھنے اور ۶ پائی کا ٹکٹ برائے خرچ ڈاک ارسال کرنے سے مفت دستیاب ہو سکتا ہے۔

پس میں اپنے خالص و مخلص احباب کو

(جو خدا کے فضل سے سارے ہندوستان کے طول و عرض میں کراچی اور بمبئی سے کلکتہ اور رنگون تک اور مدراس سے کشمیر و تبت تک پھیلے ہوئے ہیں۔ عام اس سے کہ وہ خالص اہل حدیث ہیں، خوش اعتقاد حنفی ہیں) خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے ہاں اس لجنہ کی شاخیں اسی نام سے قائم کر کے اس خادم کو شہر سیالکوٹ میں اطلاع دیں تاکہ رجسٹر میں ان کے نام درج کر کے اور باقاعدہ اجازت نامہ لکھ کر اُن کو چندہ وصول کرنے کے لئے رسید بکیں اور اشاعت کیلئے پمفلٹ ارسال کر دیئے جائیں۔ واللہ المستعان۔

تنبیہ :- کوئی رسید یا رسید بک بغیر اس عاجز کے دستخط یا مہر دفتر کے جائز تصور نہیں کی جائیگی۔ اور اگر (خدانخواستہ) کوئی شخص کوئی رسید یا رسید بک بغیر باقاعدہ اجازت لینے یا بغیر دستخط اس عاجز کے یا بغیر مہر دفتر کے خدا تعالیٰ کے گھر کی خدمت جتا کر چھپوائیگا۔ اور اس لجنہ کے نام پر قوم سے چندہ وصول کریگا تو شرعاً اور قانوناً وہ اپنے فعل کا ذمہ دار اور جوابدہ ہوگا۔ واللہ الہادی

راقم کمترین محمد ابراہیم میر سیالکوٹی
محرک و موسس و ناظم عمومی لجنہ خدام الحرمین الشریفین
(از مقام شہر سیالکوٹ (پنجاب)

سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

(از مولوی محمد عبد الرزاق صاحب۔ احمد پور شرقیہ۔ بہاولپور)

وہ ذات عالی جس کی محبت عین ایمان ہے، جسکے فرامین عالیہ عین اسلام، جس کا ذکر پاک خیر و برکت۔ وہ ذات عالیہ جس نے اللہ تعالیٰ کے حضور اتنا قرب حاصل کیا جو آیہ کریمہ ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی سے ظاہر ہے۔ آپ کی یہ بزرگی اور رفعت شان اس امر کی متقاضی تھی کہ ایسی حالت میں بشریت سے نکل جاتے (جیسا کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں) مگر ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ اس حالت کے متعلق خداوندی ارشاد ملاحظہ ہو

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی

یعنی عین حالت قرب میں خدا نے جو چاہا اپنے بندے کی طرف وحی کیا۔ معلوم ہوا کہ اس حالت میں بھی بندگی سے خالی نہیں ہوئے۔

میرے عزیز بھائیو! بریلوی حضرات اپنے جلسوں میں اہل حدیث پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ وہابی لوگ آنحضرت صلعم کو اپنے جیسا (معمولی) انسان سمجھتے ہیں اور بڑے بھائی کے برابر آپ کی تعظیم کرتے ہیں؛ اس کے برخلاف ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کل دنیا کے سردار ہیں۔ جس طرح مطلقاً بشریت کو عام مخلوق پر فضیلت ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے :-

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰی كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ؕ

ہم نے بنی آدم کو بڑی بزرگی دی اُن کو بر و بحر میں سوار کیا اور اس کو پاکیزہ رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوق پر اس کو بزرگی بخشی؛

اسی طرح حضرات انبیاء کرام کو دوسرے انسانوں پر فضیلت ہے۔ ایسے ہی انبیاء کرام کی جماعت پر آنحضرت صلعم کو بزرگی و برتری حاصل ہے۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود آنحضرت کی ذات والا صفات کے حق میں فرمایا :- هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ۔ یعنی ہم (خدا) نے ان پڑھوں میں ایک پیغمبر انہی کے نفسوں سے مبعوث کیا۔

علیٰ ہذا القیاس آنحضرت سے پہلے انبیا کے متعلق یوں ارشاد ہوا :-

وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَيْهِمْ۔ یعنی آپ (صلعم) سے پہلے ہم نے انسانوں ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا؛

مزید براں خود آنحضرت کی زبان مبارک سے صاف الفاظ میں اعلان کرا دیا کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں خود خدا نہیں یا خدائی صفات نہیں رکھتا ارشاد ہوتا ہے :-

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

تھے۔ جس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ قصبہ کا ہر خورد و کلاں آپ کی تعریف میں رطب اللساں تھا۔

وجہ تعلیم | یہ بتائی جاتی ہے کہ آپ کی عمر تقریباً اٹھارہ سال ہو چکی تھی کہ ایک مولوی صاحب سے جو آپ کے محلہ میں رہتے تھے کسی مسئلہ پر بحث ہوئی تو مولوی صاحب نے تعریضاً فرمایا ابھی جاکر پڑھو پھر مجھ سے گفتگو کرنا۔ قدرت خداوندی اس عالم دین کے تحکمانہ الفاظ پر ...... تو یہ نہ سمجھ کہ یہ یونہی رہیگا بلکہ تجھ سے کہیں زیادہ دین کی خدمت کریگا۔ اور لاکھوں ہزاروں انسانوں کو روحانیت کا درس دیگا۔ اور آسمان علم و عمل پر درخشندہ آفتاب بن کر چمکیگا۔ ان تعریضی الفاظ نے موصوف کے دل پر اس قدر اثر کیا کہ فوراً آکر اپنے والد سے تعلیم کی اجازت لی۔ چونکہ اس زمانہ میں ریل کی سواری نہ تھی اس لئے آپ کے والد نے ایک گھوڑا اور ایک ملازم دیا۔ چنانچہ اہل خانہ سے رخصت ہو کر دہلی تشریف لاتے ہیں۔ اس زمانہ میں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کا چراغ گل نہ ہوا تھا۔ حضرت شاہ اسحاق کی ذات سے فیضان علم جاری تھا۔ آپ انہیں کے سامنے زانوے تلمذ تہ کرتے ہیں۔ اور مسلسل آٹھ سال نہایت ہی انہماک سے اس یکتائے زماں کے چشمہ علم سے سیراب ہوتے ہیں۔ یہی زمانہ حضرت شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی کے بھی تحصیل علم کا تھا۔ چنانچہ دونوں بزرگ شاہ صاحب سے تکمیل علوم دینی کرتے ہیں اور اپنی راسخ الاعتقادی قوت عمل ٹھوس تعلیم کی وجہ سے تمام شاگردوں میں امتیازی رتبہ حاصل کرتے ہیں۔

مراجعت وطن | جب آپ کی تعلیم ختم ہو گئی استاد سے اجازت لے کر مکان واپس آئے۔ آپ فرماتے تھے کہ میں نے شہر دہلی وطن سے جاتے اور آتے وقت دیکھا ہے۔ حیرت ہے کہ بے خودی شوق میں سوائے مصروف کتب رہنے کے سیر تک کرنا پسند نہیں کیا۔ مکان واپس آکر مع اہل و عیال کے اس بنا پر علیحدہ ہو جاتے ہیں کہ اس زمینداری میں روپیہ نہ معلوم کن صورتوں سے آتا ہے۔

ذریعہ معاش | اس زمانہ میں پریس نہیں تھا اور اس قصبہ میں اس وقت فارسی کا رواج حد سے زیادہ تھا۔ بڑے بڑے فضلائے فارسی موجود تھے۔ فارسی کی تعلیم چونکہ بہت رائج تھی اس لئے آپ نے اقتضائے وقت کے مناسب گلستاں بوستاں کو لکھ کر فروخت کرنا ذریعہ معاش بنایا۔ میرے والد حکیم عبد الواحد صاحب جن کی عمر اس وقت ۸۰ سال سے متجاوز ہے۔ فرماتے ہیں کہ آپ کو فن کتابت میں اس قدر ملکہ تھا کہ ایک رات میں پوری گلستاں لکھ لیتے میں کہتا ہوں کہ آپ اس کو انتہائی مبالغہ پر محمول کرینگے۔ مگر میرے خیال میں ایک مشاق اور زود نویس کاتب سے ایسا ہونا کسی حیرت اور استعجاب کو جگہ نہیں دیتا۔ آپ نہایت غریبانہ اور درویشانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ آپ کی معاشرت تمام دنیاوی تکلفات سے معریٰ تھی۔ حتے کہ غذا کی یہ کیفیت تھی کہ ہمارے اطراف میں ایک گھاس جو اکثر بارش کے ایام میں اُگتی ہے اس کو لاتے اور نمک وغیرہ ملا کر بھون کر کھایا کرتے۔ اور اپنے بچوں کو صبر و قناعت کی تعلیم دیتے۔

تقویٰ کی حالت | اگرچہ حدیث اذا دعاک فاجب کے مطابق چاہئے تو یہ کہ ہر کسی کی دعوت پر لبیک کہا جائے مگر تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ جب تک آپ یہ دریافت نہ کرلیں کہ اس شخص کا ذریعہ معاش کیا ہے، دعوت کی وجہ کیا ہے۔ ہرگز نہ قبول کرتے۔ آپ کے اس اتقا پر یہ واقعہ اور تقویت پہنچاتا ہے۔

ایک مرتبہ کسی نے مدعو کیا۔ آپ نے اسکے یہاں جاکر یہ دریافت کیا کہ اس شخص کا کام کیا ہے۔ چنانچہ معلوم ہونے پر فوراً واپس آئے اور فرمایا کہ یہ شخص مکروہ چیزوں کے تنے کا آلہ بناتا ہے۔

نیز کسی زمیندار کی عورت نے آپ کو دعوت دینی چاہی آپ نے اسکو قبول نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ اس میں نہ معلوم کن صورتوں سے روپیہ وصول ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ صالحہ جسکو مولانا کی دعوت دینے کا بہت شوق تھا روئی منگا کر کاتتی ہے اور پھر اس کی مزدوری سے آپ کی دعوت کا انتظام کرتی ہے۔ آپ بلا کسی پس و پیش کے تناول فرما لیتے ہیں۔ انصاریوں کے یہاں ہمیشہ آتے جاتے اور انہیں کی صحبت میں رہتے۔ اور ان کی دعوتوں کو بالاشتیاق قبول فرماتے۔

تبلیغ مذہب اہل حدیث | جس طرح سے آپ تمام معاملات میں دین محمدی کی اتباع اور صحیح اصول کی پابندی کا خیال رکھتے تھے اسی طرح عقاید میں بھی سلف صالحین اور صحابہ کرام کے عقیدے کا خیال رکھتے۔ آپ نے اپنے تبلیغی سلسلہ میں ہمیشہ مذہب اہل حدیث کی اشاعت کی۔ چنانچہ قصبہ مئو ائمہ میں سب سے پہلے آپ کی ذات سے مذہب اہل حدیث سے ہمارا خاندان مشرف ہوا۔ ہمارے والد بزرگوار سے گہرے تعلقات تھے کچھ دن مئو آئمہ میں قیام فرمانے کے بعد بمصداق سِيرُوا فِي الْأَرْضِ پورب کا رخ کرتے ہیں اور اعظم گڈھ مئو مبارکپور، الہ، بھاگلپور، درجنگہ۔ بنگال، دیناجپور، راجشاہی وغیرہ تعلیمی سلسلے میں مجھے مئو ناتھ بھنجن میں کافی عرصہ تک رہنے کا اتفاق ہوا ہے۔ میں نے اکثر بزرگوں سے موصوف کے کارنامے اور ان کے اوصاف سنے۔ ان لوگوں نے کہا اد صرجتنے اہل حدیث ہیں انہیں کی تبلیغ کا فیض ہے۔ مئو ناتھ بھنجن کے محلہ باغیچہ میں ایک صاحب حبیب اللہ نامی جو بسبب طوالت عمر کے مولانا موصوف سے ملاقات کا شرف حاصل کر چکے ہیں بہت ہی تعریف کرتے ہیں اور آپ کی تبلیغی خدمات کے مقر ہیں۔ اگر وہ زندہ ہوں تو مزید حالات دریافت کریں۔

دیناج پور، راجشاہی میں آپ کے کافی معتقد ہیں۔ سنا گیا ہے کہ وہ تہا ڈپار ٹی سے مشہور ہیں اور اس فرقہ کا ہر فرد سروں پر پالی (پٹھا) رکھنا لازمی سمجھتا ہے محترم والد سے معلوم ہوا ہے کہ دیناج پور میں آپ نے شادی کر لی تھی۔ جس سے اولادیں پیدا ہوئیں۔ میں یہ کہنے میں دریغ نہ کرونگا کہ جماعت اہل حدیث میں آپ کا نام ان مقتدر ہستیوں کی صف میں لکھے جانے کے قابل ہے جنہوں نے نہ صرف چند افراد کی اصلاح

غضب اللہ علی قوم اتخذ وقبور انبیاءھم مساجد رواہ مالک۔ دوسری حدیث میں آیا ہے:۔
لا تجعلوا قبری عیدا۔ یعنی میری قبر کو عید بنانا
پس جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مطہر منور مبارک پر ہجوم کرکے آنا ممنوع ٹھیرا تو اب کسی اور قبر سے فیض حاصل کرنا کب درست رہا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مقبرہ پر گزرے کہا اے قبر والو تم ہم کو اپنی خبر سناؤ یا ہم تم کو خبردیں ہمارے پاس یہ خبر ہے کہ تمہارا مال بٹ گیا، عورتوں نے خاوند کرلئے، گھروں میں اور ہی لوگ آبسے۔
پھر کہا واللہ اگر ان کو قدرت ہو تو یوں کہیں کہ ہم نے کوئی زاد تقویٰ سے بہتر نہیں دیکھا۔

انسان جب قبر پر کھڑا ہو تو عبرت پکڑے اور سوچ کہے کہ کس طرح یہ زیر خاک گیا اور اہل احباب سے جدا ہوا۔ اب بات کا جواب تک نہیں دے سکتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اگر پھر دنیا میں آئے تو عمل صالح کرے۔ مگر یہ بات اس کی قبول نہیں ہوتی ہے اور اگر وہ قبر کسی سلطان یا امیر کی ہو تو یہ خیال کرے کہ یہ بعد اس عزت کے اب کس ذلت میں گرفتار ہے، یا تو قائد جیوش وعساکر وانیس واصحاب وعشائر تھا اور جامع اموال وذخائر اب بعد موت کے جو ناگہاں مصیبت سر پر آگئی اور درستی وتیاری زاد راہ کی نہ کرسکا کس طرح لقمہ کرم ہوگیا ہے اور اگر وہ قبور اخوان اصحاب کے ہوں تو یہ تامل کرے کہ ایک دن یہ لوگ بلوغ آمال وجمع اموال دنیا وصحت اجسام ولذیذ طعام ونفیس لباس کے درپے تھے۔ اب وہ تمام آمال منقطع ہوگئے نہ گھر بار کام آیا نہ مال ومنال نہ اہل وعیال، خاک نے محاسن وجوہ کو مٹادیا، زمین نے اعضا کو پراگندہ کردیا سارے اجزا اتتر بتر ہوگئے۔ عورتیں بیوہ رہ گئیں، اطفال یتیم ہوگئے۔ زندگی میں کیا کچھ عزت تھی اب کس قدر ذلت ہے۔ یہ خیال کرکے کبھی صحت جسد وطول امل پر دھوکا نہ کھائے۔ ہم نے بہت سے اصحاب واحباب دیکھے ہیں جن کو بے وقت موت آگئی کسی شخص کو یہ امید نہ تھی کہ وہ ان دنوں میں مرجائیگا۔ سو جو حال ان کا ہوا وہی حال ہمارا ہونے والا ہے۔ اس وقت پشیمان ہونا کچھ سود مند نہ ہوگا۔ ندامت وتلافی مافات کا وقت تو جب تک ہے کہ موت نے آکر نہیں گھیرا۔

افسوس سجادہ نشینان قبور پر کہ انہوں نے قبور کو عیش وعشرت کی جگہ مزین مقرر کردی۔ اور دنیاوی مال کے جمع کرنے میں اپنی آخرت کو برباد کیا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک مومن کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین!

جماعت اہل حدیث کا ایک گمنام قائد

یعنی

حضرت مولانا عبداللہ صاحب عرف جھاؤ میاں کی مختصر سوانح

(از ن۔م۔ آئی۔ ساہر علوم حاضرہ۔ فاضل جامعہ قاسمیہ مرادآباد)

ابتدائے آفرینش سے اب تک اس طریقہ پر عمل ہورہا ہے کہ ہر مذہب وملت کا پیرو، اپنے ہیرو (قائد) کے علم وفضل اخلاق واطوار، تدبر وتفکر فطانت وذہانت غرضیکہ اس کی زندگی کے ہر شعبے سے عوام الناس کو روشناس کرائے۔ تاکہ اس کے مذہب کی برتری وفضیلت کا جائزہ ہر قوم بآسانی لے سکے اور اس میں اس مصلح کے حالات زندگی زیادہ سے زیادہ مدد پہنچاسکیں۔ بریں بنا آج میں اپنے ایک پیشوا کے کیرکٹر کو ناظرین کے سامنے پیش کرنے کا ایک غیر معمولی شرف حاصل کررہا ہوں۔ اگر وقت نے مساعدت کی تو کبھی مفصل سوانحعمری کتابی صورت میں پیش کی جائیگی۔ انشاءاللہ بے بضاعتی علم اور فقدان شعور مجھے اس کی اجازت نہیں دیتے۔ تاہم تائید ربانی سے امیدوار ہوکر قلم اٹھاتا ہوں۔ یہ مسلم ہے کہ دنیا اس شخص کو بدترین انسانوں کی صف اول میں جگہ دیتی ہے جو اپنے قاید کے حالات کو کذب کی چاشنی میں پیش کرتا ہے اور اس کے ردائے عیاری کو تار تار کرکے رکھ دیتا ہے۔ اس مختصر سی تمہید کے بعد میں اب مضمون کو شروع کرتا ہوں۔

آپ کا نام وطن | آپ کا نام عبداللہ اور عرفیت جھاؤ میاں تھی۔ اور یہ عرفیت اس قدر مشہور ہوچکی تھی کہ اکثر لوگ اسی نام سے یاد کیا کرتے تھے۔ اور عقیدت مند احباب اسی نام کو زبان سے ادا کرکے شیر وشکر کا لطف حاصل کرتے تھے۔ موصوف ایک تاریخی شان رکھنے والے قصبہ مئو ائمہ کے رہنے والے تھے۔ یہ قصبہ شہر الہ آباد کے شمالی جانب بائیس میل کی مسافت پر واقع ہے۔ جو کبھی قاضی طیب کا مئو کے نام سے بھی موسوم ہوچکا ہے۔ یہ قصبہ نہایت ہی مزین اور بارونق تھا۔ جس کی خبر اس کی بعض منہدم شدہ عمارتیں اور سن رسیدہ بزرگ دیتے ہیں۔ لیکن اب بھی یہ کہا جاسکتا ہے کہ ضلع کے تمام قصبات میں امتیازی شان کا حامل ہیں۔ اس قصبہ میں تعلیم جدید (انگریزی) کے افراد بکثرت موجود ہیں۔ عربی خوان حضرات سے بھی یہ جگہ خالی نہیں۔ اس کے لوگ حکومت برطانیہ کے بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔ اور مالیگاؤں، دھولیا۔ بمبئی میں اس قصبہ کے تجار تجارت کرتے ہیں یہاں ایک خاص قسم کا کپڑا تیار ہوتا ہے۔ جسے کمنڈ کہتے ہیں اور وہ مذکورۃ الصدر شہروں میں فروخت ہوتا ہے۔ آب وہوا بہت خوشگوار ہے۔

آپ کے والد ماجد کے حالات | آپ کے والد ماجد کپتان تھے۔ اور وقت کے بڑے بڑے زمینداروں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ آپ نہایت ہی فیاض اور سخی طبیعت کے انسان تھے۔ نہایت ہی خوش اخلاق اور وسیع النظر

جواب طلب۔ مولانا محمد ... دعویٰ کی مفصل (۲۷۸) سوانحعمری۔ جدید ایڈیشن۔ از مرزا حیرت دہلوی

لڑکوں اپنوں کے کس چیز کو عبادت کرو گے بعد میرے کہا (فرزندوں) نے عبادت کریں گے ہم معبود تیرے (اللہ) کو اور معبود باپوں تیرے یعنی ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ کے کہ معبود ایک (اللہ) کو اور ہم واسطے اوسی (اللہ) کے مطیع ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۔ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۔ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۔ (پ۔ دوم)

اور بعضے لوگوں میں سے وہ ہے کہ پکڑتا ہے سوائے خدا کے شریک محبت کرتے ہیں اون (اپنے دیوتاؤں سے) جیسا محبت خدا کی۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں۔ زیادہ ہیں محبت میں واسطے اللہ کے اور کاش کہ جانیں وہ لوگ کہ ظالم ہیں (مشرک) جب دیکھیں گے عذاب۔ یہ کہ قوت واسطے اللہ کے ہے ساری (جزا سزا) اور یہ کہ اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔ جس وقت بیزار ہو گئے وہ لوگ کہ پیشوا تھے۔ اون لوگوں سے کہ پیروی کرتے تھے (مشرک) اون کی یعنی پیشواؤں کی۔ اور دیکھیں گے عذاب کو اور کٹ جاوینگے اون (مشرکوں) کے علاقے۔ (محبت) (اور پیروی (اور پیری مریدی کے) اور کہیں گے وہ لوگ کہ پیروی کرتے تھے کاش کہ ہو واسطے ہمارے پھر جانا طرف دنیا کے پس بیزاری کریں ہم (اون جھوٹے معبودوں سے) جیسا بیزار ہوئے وہ (معبود باطل) ہم سے۔ اسیطرح دکھلادے اون کو اللہ عمل اون کے افسوس اور حیرت اوپر اون کے اور وہ نہیں آگ سے نکلنے والے۔

ف:۔ جن لوگ پوجتے ہیں سوائے اللہ کے اوس روز پوجنے والوں کو جواب دیں گے اور ان کی امید ہر طرف سے ٹوٹیگی اور افسوس کھاوینگے مگر اس وقت کوئی نہیں افسوس کا۔ یہی حال ہوگا جھوٹے اور گمراہ لوگوں کا۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۔

(ترجمہ) جب سوال کریں تجھ کو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بندے میرے مجھ (اللہ) سے۔ پس میں (اللہ) قریب ہوں جواب دیتا ہوں پکارنے کا پکارنے والے کو جب پکارتا ہے مجھ (اللہ) کو۔ پس چاہئے کہ قبول کریں (لوگ) حکم میرے کو اور ایمان لاویں ساتھ میرے تاکہ وہ بھلائی پاویں۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۔ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۔ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۔ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۔ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۔ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۔ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۔ (پ دوم)

(ترجمہ) اور مت نکاح کرو (مسلمانو) شرک کرنے والی عورتوں سے یہاں تلک ایمان لاویں۔ اور البتہ لونڈی ایمان والی بہتر ہے شرک کرنے والی سے۔ اور اگرچہ خوش لگے تم کو (شرک کرنے والی) اور مت نکاح کرو شرک کرنے والے (مردوں) کا یہاں تلک کہ ایمان لاویں۔ البتہ غلام ایمان والا بہتر ہے شرک کرنے والے سے اگرچہ خوش لگے تم کو (شرک کرنے والا) یہ لوگ (مشرک) بلاتے ہیں (تم کو) طرف آگ کے اور اللہ بلاتا ہے طرف بہشت کے اور بخشش کے ساتھ حکم اپنے کے اور بیان کرتا ہے نشانیاں اپنی واسطے (ہدایت) لوگوں کے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

ف:۔ پہلے مسلمانوں اور کافروں میں نسبت ناطہ جاری تھا۔ ان آیات سے حرام ٹھہرا۔ اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا تو ان کا نکاح ٹوٹ گیا۔ شرک یہ کہ اللہ کی صفت ...... کسی اور میں جاننے۔ مثلاً کسی کو سمجھے کہ اس کو ہر بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے کر سکتا ہے یا ہمارا بھلا یا برا کرنا اوس کے اختیار میں ہے اور یہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے مثلاً کسی چیز کو سجدہ کرے اور اس سے حاجت مانگے اوسکو مختیار جان باقی یہود و نصاریٰ کی عورت سے نکاح درست ہے اون کو مشرک نہیں فرمایا۔ بلکہ اہل کتاب کہا ہے۔ فقط

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۔ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۔ (البقرہ)

(ترجمہ) واسطے اوس (اللہ) کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے۔ کون ہے وہ (شخص) جو سفارش کرے نزدیک اوس (اللہ) کے مگر ساتھ حکم اوس (اللہ) کے

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۔ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔

(ترجمہ) اللہ دوست دار ہے اون لوگوں کا جو ایمان لائے۔ نکالتا ہے ان (مومنوں) کو اندھیروں (کفر) سے طرف روشنی (اسلام) اور جو لوگ کہ کافر ہوئے (بے فرمان) دوست اُن کے شیطان ہیں نکالتے اون (نافرمانوں) کو روشنی (اسلام) سے طرف اندھیروں (کفر) کے۔ یہ لوگ (نافرمان) ہیں رہنے والے آگ کے وہ بیچ اوس (آگ) کے ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

ف:۔ یعنی جہاد ہے کافروں کی ضد توڑنے کو اور ہدایت اللہ کرتا ہے جس کی قسمت میں رکھی ہے اون کو شبہ ہوا تو ساتھ ہی اوس پر خبردار کر دیا۔

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔

(آل عمران) وہی ہے (اللہ) جو صورتیں بناتا ہے تمہاری

کی ہو بلکہ خاندانوں اور قبیلوں، قریوں اور قصبات و اضلاع کی اصلاح میں اپنے آپ کو مٹا دیا ہو اور بہت سی صعوبتیں اور مشکلات برداشت کیں۔ مگر افسوس کہ ایسی عظیم المرتبت شخصیت سے لوگ قطعاً ناآشنا ہیں۔ اگر جانتے ہیں تو اصلی وطن کی خبر نہیں

تالیف و تصنیف جس شخص کے دل میں قوم کی اصلاح کی تڑپ ہو اور سر میں اس کے اخلاقی و اعتقادی، مذہبی درستگی کا سودا سمایا ہو وہ یقیناً ایسے ذرائع اختیار کرے گا جس سے مکمل مقصود حاصل ہو سکے چنانچہ جہاں پر آپ اپنی سحر بیانیوں سے بہت سے بھٹکے ہوؤں کو راہ راست پر لاتے ہیں اور ہر قسم کی گمراہیوں سے بچاتے ہیں۔ وہاں پر تصنیف و تالیف کے ذریعہ بھی آپ نے جو دین کی خدمات انجام دیں وہ قابل صد تحسین و ستائش ہیں۔ اگرچہ آپ کی متعدد لائق قدر تصنیفیں ہیں مگر سوائے اعتصام والسنۃ کے اور دوسری کتابیں نایاب ہو چکی ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ بعض کتابیں کتب خانہ نذیریہ میں موجود ہوں۔

اولاد و مکان سنوآئمہ میں آپ کی اولاد نرینہ کوئی نہیں۔ ہاں ایک نواسہ موجود ہے۔ رہائش کا مکان اور وہ مدرسہ جس میں تعلیم دیتے تھے ابھی تک موجود ہے۔ جسے دیکھ کر ہماری آنکھیں آرزومند ہوتی ہیں کہ کاش ہم بھی اس مسکن ہدایت اور منبع علم سے فیضیاب ہوتے۔ فقط۔

حیات طیبہ

مجاہد ہند، قائد جیوش اسلامیہ، مبلغ توحید و سنت حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کی زندگی کے حالات مفصل پیرائے میں درج کئے ہیں۔

مع مختصر سوانح حضرت سید احمد صاحبؒ رائے بریلوی مصنفہ مرزا حیرت دہلوی مرحوم۔ ہر اہل حدیث کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۲ر۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

(اثبات التوحید - اہل بدعت کے اعتراضات کا (۲۸۰) عربی اور دندان شکن جواب۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲ر (منیجر اہلحدیث))

توحید باری تعالیٰ

اس سلسلہ کا سابقہ نمبر ۳۔ دسمبر کے اہلحدیث میں درج ہوا ہے۔ آج چوتھا نمبر درج ہے

(مدیر)

اللہ تعالیٰ نے سورت فاتحہ میں سکھلایا ہے کہ میرے بندے یوں کہا کریں کہ وہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ (اللہ) سے امداد طلب کرتے ہیں۔ تیرے سوا کوئی امداد دینے والا اور نصرت دینے والا نہیں ہے۔ اور اسی سورت کو ہر نماز میں اور نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا ہر ایک بندے پر فرض قرار دیا۔ امام ہو یا مقتدی۔ تاکہ یہ توحیدی سبق انہیں بھول نہ جائے۔ بلکہ ہر وقت یاد رہے۔ مگر انسان بھی غضب کے عقل مند ہیں۔ کہ نماز میں ٹھیک اقرار کرتے ہیں کہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ اے (اللہ) ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ رب ہی سے امداد طلب کرتے ہیں۔ مگر جب نماز سے فراغت پائی لگے اوروں کو پکارنے اور منت مونی[1] ادا کرنے تو گویا نماز والا اقرار خدا تعالیٰ سے دھوکہ کرنا ٹھیرا۔ نعوذ باللہ! ارشاد خداوندی ہے:-

یَا اَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (سورہ بقرہ)

(ترجمہ) اے لوگو! عبادت کرو پروردگار اپنے کی جس نے پیدا کیا تم کو اور اون کو جو پہلے تم سے تھے تاکہ تم بچو۔

كَیْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (سورہ بقرہ)

(ترجمہ) کیونکر کفر کرتے ہو ساتھ اللہ کے۔ اور تھے تم مردہ۔ پھر جلایا تم کو پھر مردہ کریگا تم کو پھر جلا دیگا تم کو پھر طرف اوس (خدا) کے (بغرض جزا و سزا) پھیرے جاؤ گے۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۝ (البقرۃ)

(ترجمہ) کیا نہیں جانتا تو یہ کہ اللہ واسطے اوس (اللہ) کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور نہیں واسطے تمہارے سوائے اللہ کے کوئی دوست اور نہ مددگار

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝ (سورہ بقرہ)

(ترجمہ) اور کہا انہوں (مشرکوں) نے کہ پکڑی ہے اللہ نے اولاد پاکی ہے اوس (اللہ) کو واسطے اوس (اللہ) کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے سب واسطے اُس (اللہ) کے فرمان بردار ہیں۔

وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝ (سورہ بقرہ)

(ترجمہ) ڈرو اوس دن سے کہ نہ کفایت کریگا (اوس دن) کوئی جی کسی جی سے کچھ اور نہ قبول کیا جاویگا اون سے بدلا اور نہ فائدہ دیگی اونکو شفاعت اور نہ

اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

جس وقت اوس (یعقوب علیہ السلام) نے واسطے

---

[1] اور اپنی خواہش پوری کرنے۔ خدا تعالیٰ کو بھی خوش کر لیا اور نفس کی خواہش بھی پوری کر لی۔ مگر خدا تعالیٰ ایسا بھولا بھالا نہیں ہے۔

مقدس بزرگ اور صلوٰۃ اللیل

(از آر-پی- مولانا محمد عنایت اللہ صاحب راماپوری- مدراس)

(گذشتہ سے پیوستہ)

روائت ہے انس رضؓ سے کہا کہ آئے تین شخص یعنی حضرت علی اور عثمان بن مظعون اور عبد اللہ بن رواحہ طرف بی بیوں نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پوچھتے ہوئے عبادت آنحضرتؐ کی پس جبکہ خبر دیئے گئے ساتھ اسکے تو گویا کہ کم جانا اسکو پس کہا آپس میں کہاں ہیں ہم بہ نسبت آنحضرت صلعم کے اور تحقیق بخشے اللہ نے واسطے ان کے جو پہلے کئے گناہ اور جو پچھلے پس کہا ایک نے ان میں سے پس میں نماز پڑھا کرونگا تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسرے نے میں روزے رکھا کروں گا دن کو ہمیشہ اور نہ افطار کرونگا اور کہا تیسرے نے پس میں الگ رہونگا عورتوں سے پس نہ نکاح کرونگا کبھی پس تشریف لائے نبیؐ طرف ان کے پس فرمایا تم نے کہا تھا ایسا اور ایسا- خبردار قسم ہے خدا کی تحقیق میں البتہ بہت ڈرتا ہوں بہ نسبت تمہاری اللہ سے اور بہت تقویٰ کرتا ہوں بہ نسبت تمہاری واسطے اللہ کے لیکن میں روزے بھی رکھتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور نکاح بھی کرتا ہوں- پس جس نے اعراض کیا طریقہ میرے سے پس نہیں ہے مجھ سے: روایت کیا یہ بخاری اور مسلم نے"

شاہ صاحب نے لکھا ہے کہاں منع فرمایا ہے۔ تکلیف گوارا فرماکر پوری حدیث مکرر پڑھیں- اور سنئے۔ مشکوٰۃ باب التحریص علیٰ قیام اللیل۔

وعن عائشۃ کان تعنی رسول اللہ صلعم ینام اوّل اللیل ویحیی اٰخرہ ثمّ ان کانت لہ حاجۃ الیٰ اھلہ قضی حاجتہ ثمّ ینام فان کان عند النّداء الاوّل جنبًا وثب فافاض علیہ المآء وان لم یکن جنبًا توضّا للصّلوٰۃ ثمّ صلّی رکعتین- متفق علیہ۔

روایت ہے عائشہ رضؓ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلعم سوتے اول شب اور زندہ رکھتے آخر شب کو پھر اگر ہوتی حضرتؐ کو حاجت طرف اپنی اہل کے ادا کرتے حاجت اپنی پھر سوتے پس اگر ہوتے وقت پہلی اذان کے جنبی تو اٹھتے اور ڈالتے اپنے پر پانی اگر نہ ہوتے جنبی وضوء کرتے نماز کے لئے پھر پڑھتے دو رکعتیں فجر کی- روایت کی بخاری و مسلم نے

اڈیٹر صاحب "رفیق" جناب قاضی صاحب سے ہم نے بالمشافہ گفتگو کی- وہ فرمانے لگے تعلقات زوجین کے متعلق اوقات لیل کوئی ضروری نہیں- دن ہی کافی ہے دیکھئے اپنی بات کو نبھانے کے لئے انسان کیسی کیسی رائے اور قیاس پیش کرتا ہے- اور سنئے! مشکوٰۃ باب الوتر میں ہے:-

عن غضیف ابن الحارث قال قلت لعائشۃ ارأیت رسول اللہ صلعم کان یغتسل من الجنابۃ فی اوّل اللیل ام فی اٰخرہ-

یہ حدیث طویل ہے- خلاصہ یہ ہے- روایت ہے غضیف بن حارث سے کہا میں نے واسطے عائشہ رضؓ کے کیا دیکھا تو نے پیغمبر صلعم کو کہ تھے غسل کرتے اول رات یا آخر رات- کہا عائشہ رضؓ نے اکثر اوقات نہاتے اول شب اور اکثر اوقات نہاتے آخر شب- ✻

اور دیکھئے- مشکوٰۃ باب الغسل میں لکھا ہے:-

وعن عائشۃ قالت کان النبی صلعم اذا کان جنبًا فاراد ان یاکل او ینام توضّا وضوءہٗ للصّلوٰۃ- متفق علیہ-

روایت ہے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا تھے نبی صلعم جب ہوتے جنبی پس ارادہ کرتے یہ کہ کھاویں یا سوویں پس وضو کرتے وضو نماز کا سا- روایت کی یہ بخاری و مسلم نے" اور دیکھیں مشکوٰۃ باب صلوٰۃ اللیل میں ہے:-

وعن ابن عباسؓ انہ رقد عند رسول اللہ صلعم فاستیقظ فتسوّک وتوضّا وھو یقول انّ فی خلق السّمٰوٰت والارض- الیٰ اٰخرہٖ-

یہ حدیث بھی طویل ہے- خلاصہ یہ ہے- روایت ہے رأس المفسرین ابن عباس رضؓ سے کہ تحقیق وہ سوئے نزدیک رسول اللہ صلعم کے پس جاگے اللہ کے نبیؐ نے مسواک کی اور وضو کیا اور وہ پڑھتے تھے یہ آیت تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانوں کے اور زمین کے"

کیوں صاحب- ان حدیثوں کو پڑھتے وقت فلیس منی کو نہ بھول جائیں- اور مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفآء الراشدین المھدیین اور ما انا علیہ واصحابی کو یاد کرلیں اور پھر اپنا عنوان بھی یاد کریں۔

اور دیکھیں مشکوٰۃ باب تحریص علیٰ قیام اللیل میں

من اللیل ساعۃ فی جوف اللیل- اذا کان من اٰخر اللیل..... ینام نصف اللیل..... ویقوم ثلثہ وینام سُدسہ..... اذا ایقظ الرجل اھلہ من اللیل.......

ان حدیثوں کے مفہوم و مطالب شاہ صاحب ذرا تکلیف اٹھاکر اسلامی دنیا کے سامنے پیش کریں بعد نوم کے بیدار ہوکر ذکر الٰہی میں مشغول ہونے کا ذکر ہے یا نہیں..... یا آپ کے منطقی اصطلاح کے مطابق سرے سے انسان نیند کو حرام کردے۔

وقت قبولیت دعاء ای الدعآء اسمع قال جوف اللّیل الاٰخر- اور قیام لیل کا بہترین وقت وصلی باللیل والناس نیام اور بعد فرض نمازوں کے بہترین نماز افضل الصلوٰۃ بعد المفروضۃ صلوٰۃ فی جوف اللّیل

اور مشکوٰۃ باب ما یقول اذا قام من اللّیل میں دیکھیں ... من تعارّ من اللّیل ... اذا استیقظ من اللّیل ..... فیتعارّ من اللیل ... اذا ھبّ من اللّیل..... ان احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے جاگنا و اٹھنا... اور جاگنا و اٹھنا جب ہی ٹھیک

✻ اور دیکھئے مشکوٰۃ باب الغسل- و عن امّ سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلعم- یجنب ثمّ ینام ثمّ ینتبہ ثمّ ینام- رواہ احمد- یعنی روایت ہے ام سلمہ رضؓ سے کہا تھے رسول خدا صلعم جنبی ہوتے پھر سوتے پھر جاگتے پھر سوتے- روائت کی یہ احمد نے۔

بیچ رحموں کے جیسی چاہے۔ نہیں کوئی معبود (لائق عبادت) کے مگر وہ (اللہ) غالب ہے حکمت والا۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ٥ (آل عمران)

(ترجمہ) پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا تحقیق اللہ پروردگار میرا ہے اور پروردگار تمہارا۔ پس عبادت کرو اوس (اللہ) کی یہ ہے راہ سیدھی۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥

(ترجمہ) کہہ (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اگر ہو تم چاہتے اللہ کو پس پیروی کرو میری۔ چاہے تم کو اللہ اور بخشے (اللہ) واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ف ۱:- یعنی اگر کوئی کسی کی محبت کا دعویٰ کرے تو اُس طرح محبت کرے جس طرح محبوب چاہے نہ کہ جس طرح اپنا جی چاہے۔ اور اسی طرح چاہے تو محبوب اوس کو چاہے۔ اور اللہ بندوں کو چاہے تو یہی کہ اُن پر مہربان ہو اور گناہوں پر نہ پکڑے اور خیالات عبث ہیں۔

وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ (آل عمران)

(ترجمہ) اور نہیں کوئی معبود (لائق عبادت) مگر اللہ (تعالیٰ) اور تحقیق اللہ وہی ہے غالب حکمت والا

قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ٥ (آل عمران)

کہہ دیجئے (اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم) اے اہل کتاب کہ آؤ طرف ایک بات کے کہ برابر ہے (وہ بات) درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے (وہ بات) یہ کہ نہ عبادت کریں ہم مگر اللہ کو اور نہ شریک لاویں ساتھ اوس (اللہ) کے کچھ۔ اور نہ پکڑیں بعض ہمارے بعض کو پروردگار سوائے اللہ کے پس (اے ہمارے نبیؐ) اگر پھر جاویں وہ لوگ (اس بات سے) پس کہو گواہ رہو تم ساتھ اس کے ہم فرمان بردار ہیں۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ٥ (آل عمران)

(ترجمہ) نہیں لائق واسطے کسی آدمی کے یہ کہ دیوے اوس (آدمی) کو اللہ کتاب اور حکمت اور پیغمبری پھر کہے (وہ آدمی) واسطے لوگوں کے کہ ہو جاؤ تم بندے واسطے میرے۔ سوائے خدا کے اور لیکن ہو جاؤ حق پرست اس واسطے کہ ہو تم سکھاتے کتاب اور اس واسطے کہ ہو تم پڑھتے۔

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ٥ (آل عمران)

(ترجمہ) اور نہیں لائق کہ حکم کرتے تم کو پیغمبر یہ کہ پکڑو تم فرشتوں کو اور پیغمبروں کو پروردگار کیا حکم کریگا تم کو (نبی) ساتھ کفر کے پیچھے اسکے کہ تم مسلمان۔

ف ۸:- یہود مسلمانوں سے کہتے کہ تمہارا نبیؐ ہم کو کہتا ہے کہ بندگی کرو اللہ کی۔ ہم تو آگے سے اسی کی بندگی کرتے ہیں۔ مگر وہ چاہتا ہے کہ میری بندگی کرو سو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ نبی کرے اور وہ لوگوں کو کفر سے نکال کر مسلمانی میں لائے پھر کیونکر ان کو کفر سکھا دیگا۔ مگر تم کو یہ کہتا ہے کہ تم میں جو آگے دینداری تھی۔ کتاب کا پڑھنا اور سکھانا وہ نہیں رہی، اب میری محبت میں وہی کمال حاصل کرو

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥ (آل عمران)

(ترجمہ) کہہ۔ یا اللہ مالک (تمام) ملک کے دیتا ہے تو ملک جس کو چاہے۔ اور چھین لیتا ہے (تو) ملک جس سے چاہے۔ اور عزت دیتا ہے (تو) جسکو چاہے اور ذلت دیتا ہے (تو) جسکو چاہے بیچ ہاتھ (قدرت) تیرے ہے (اے اللہ) خیر تحقیق تو (اللہ) اوپر ہر چیز کے قادر ہے۔

ف ۹:- اللہ تبارک وتعالیٰ جسکو چاہے عزیز کرے اور سلطنت عطا فرما دے اور جس سے چاہے چھین لیوے اور ذلیل کرے کسی کا زور اور بس نہیں چلتا۔ زور سب اوسی کو ہے سب اوسی ایک اللہ کے آگے بے بس ہیں۔ فقط۔

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ

(ترجمہ) شتاب ڈالیں گے ہم (اللہ) بیچ دلوں اون لوگوں کے جو کافر (بے فرمان) ہوئے ڈر سبب اوس کے کہ شریک لائے ہیں ساتھ اللہ (واحد) کے وہ چیز کہ نہ اوتاری ساتھ اس کے دلیل اور جگہ اون کی آگ ہے اور بری جگہ ہے رہنے ظالموں کی۔ (مشرکوں کی)

ف ۱۰:- یعنی وہ چور رہیں اللہ کے اور چور کے دل میں ڈر ہوتا ہے۔ اس واسطے ان کے دل میں اللہ ڈر ڈالے گا اور ہیبت بھی۔ فقط

(باقی آیندہ)

اثبات التوحید قاضی فضل احمد لدھانوی (بریلوی حنفی) نے اپنی کتاب میں جماعت اہل حدیث، مولانا شہید رحمہ اور علمائے دیوبند پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ اسکے جواب میں قریبا ۳۲ مختلف مسائل پر بحث کر کے قرآن وحدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے قاضی مذکور کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا ہے۔ قیمت ۴ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

جمع المسائل۔ قبر پرستی کی تردید اور کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنے کی تردید ہے۔ قیمت ۴ر (منیجر اہلحدیث)

معجزہ خبر شہادت زید و جعفر و ابن رواحہ آنحضرت صلعم نے (غزوہ موتہ کے قصہ میں) زید بن حارثؓ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کی شہادت کی خبر لوگوں کو سنا دی تھی۔ قبل اسکے کہ خبر آوے اور آپ نے فرمایا کہ زید نے علم لیا اور وہ شہید ہوئے پھر جعفر نے علم لیا اور وہ شہید ہوئے پھر ابن رواحہ نے علم لیا اور وہ شہید ہوئے (آپ یہ فرما رہے تھے) اور آنکھوں سے آپ کے آنسو جاری تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ آخر کو ایک خدا کی تلوار (یعنی خالد) نے علم لیا اور فتح حاصل ہوئی۔ (چنانچہ اسی کے مطابق خبر آئی)

معجزہ حضرت حمزہؓ کا جبرئیل کو دیکھنا ایک مرتبہ حضرت حمزہ نے آپ سے درخواست کی کہ جبرئیل کو مجھے اصلی صورت پر دکھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم دیکھ نہ سکوگے۔ انہوں نے اصرار کیا۔ آپ نے کہا کعبہ کی طرف دیکھو۔ انہوں نے کعبہ شریف کی چھت پر حضرت جبرئیل کو دیکھا۔ جبرئیل کا جسم سبز زمرد کی طرح چمکتا تھا (یہ دیکھ کر) حضرت حمزہ غش کھا کر گر پڑے بعد اسکے جبرئیل غائب ہو گئے اور حضرت حمزہ ہوش میں آئے۔

معجزہ ایک پیالہ کھانے میں سب اہل صفہ[سلہ] کا آسودہ ہو جانا حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت نے مجھے حکم دیا کہ اہل صفہ کو بلا لو میں نے سب کو اکٹھا کر لیا۔ ہمارے سامنے ایک پیالہ کھانا رکھا گیا۔ ہم سب نے خوب آسودہ ہو کر کھایا اور وہ پیالہ ویسا ہی رہا جیسا تھا سوائے اسکے کہ اس میں انگلیوں کے نشان معلوم ہوتے تھے۔

معجزہ شق القمر ایک مرتبہ کفار کی درخواست پر آپ نے انگلی کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے اور ان لوگوں کو پکار کر کہا کہ گواہ رہو۔ دونوں ٹکڑے اس قدر فاصلے سے ہو گئے تھے کہ کوہ حرا ان دو ٹکڑوں کے درمیان نظر آتا تھا۔

سلہ بقول ابونعیم محدث اصحاب صفہ کی تعداد ستّر سے کچھ زیادہ تھی اور عوارف المعارف میں ہے کہ چار سو آدمی کچھ کم تھے تفسیر بیضاوی و مدارک میں پھر چار سو آدمی لکھے ہیں۔ ۱۲ منہ

گونگے کا گویا ہونا ایک عورت قبیلہ خثعم کی آپکی خدمت میں ایک لڑکے کو لے کر آئی جو باتیں نہیں کرتا تھا (یعنی گونگا تھا) آپ نے اس کے منہ پر کلی ڈال دی اور دونوں ہاتھ دھو کر اس عورت کو پانی دیا کہ لڑکے کو پلا دے اور آنکھوں میں لگا دے۔ چنانچہ اس نے ویسا ہی کیا اور وہ لڑکا فوراً اچھا ہو گیا باتیں کرنے لگا اور بڑا عقلمند ہوا۔

انگشت مبارک سے پانی کا چشمہ جاری ہونا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ مدینہ[عہ] میں لوگ پیاسے ہوئے اور ان حضرت کے پاس ایک لوٹا تھا کہ اس سے آپ نے وضو کیا۔ صحابہ نے خدمت مبارک میں عرض کیا کہ ہمارے لشکر میں نہ پینے کے لئے پانی ہے[شہ] اور نہ وضو کے لئے جو کچھ ہے وہ اسی لوٹے میں ہے۔ آپ نے اپنے دست مبارک کو لوٹے میں رکھا۔ آپ کی انگلیوں سے پانی مانند چشمے کے جوش مارنے لگا۔ ہم سب لوگوں نے پانی پیا اور وضو کیا۔ حضرت جابر سے پوچھا گیا کہ تم سب کتنے آدمی تھے انہوں نے کہا کہ اگر لاکھ آدمی ہوتے تو بھی پانی کافی ہو جاتا۔ (یعنی پانی اس قدر زیادہ تھا مگر) ہم لوگ پندرہ[لتہ] سو آدمی تھے۔

حجر و شجر کا آپکو سلام کرنا حضرت علی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ مکہ کے اطراف و جوانب میں تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے ہمراہ تھا آپ جس پہاڑ یا درخت کے پاس سے گزرتے وہ السلام علیکم یا رسول اللہ کہتا۔

عہ حدیبیہ ایک کنواں مکہ کے قریب ہے۔ ۱۲

شہ کنوئیں کا پانی بھی خرچ ہو گیا تھا۔ جیسا کہ بخاری میں براء بن عازب کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ ۱۲

لتہ پندرہ سو براء بن عازب سے جو حدیث مروی ہے اس میں انہوں نے چودہ[۱۴] سو آدمیوں کا ہونا بیان کیا ہے۔ حضرت جابرؓ و براء بن عازب کے بیانوں میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ آدمی چودہ سو سے زیادہ تھے اور پندرہ سو سے کم اس لئے جابرؓ نے پندرہ سو اور براء نے چودہ سو بیان کیا۔ دونوں کا بیان بطور تخمین کے تھا۔ ۱۲ منہ

شاخ خرما کا تلوار ہو جانا غزوہ احد میں عبداللہ بن جحش کی تلوار ٹوٹ گئی۔ آپ نے درخت خرما کی ایک شاخ ان کے ہاتھ میں دیدی وہ تلوار ہو گئی۔

ستون حنانہ مسجد شریف میں ایک ستون سے تکیہ لگا کر خطبہ فرمایا کرتے تھے۔ جب منبر بنا تو آپ منبر پر خطبہ فرمانے لگے۔ ستون ایک بارگی بہت چلا چلا کے رونے لگا۔ آپ نے منبر سے اتر کر اس کو بغل گیر کیا تو وہ رونے سے چپ ہو گیا۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وبارک وسلم!

قربانی عید

(مرقومہ مولوی محمد علی قریشی خطیب مسجد سمندری۔ لائل پور)

قربانی کی ایجاد خداوند کریم نے نبیوں کو طرح طرح کی آزمائش کے ساتھ آزمایا ہے۔ مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام کو فرزند (یوسف) کے ہجر میں اور یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں وغیرہ وغیرہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرزند ارجمند کی قربانی کے ساتھ آزمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے راستہ پر احسن چیز دے تو حضرت ابراہیم نے فرزند ارجمند کو پیش کر دیا اور کوئی حیل و حجت نہ کی۔ تو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کو ذبح کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا صرف آزمائش کرنی تھی۔ اور ایک دنبہ جنت سے روانہ کر دیا اور حکم کیا کہ اسکو ذبح کردو۔ وہاں سے یہ سنت جاری ہوتی ہے۔ اور یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

حضور علیہ السلام کا قربانی کرنا وعن عائشۃ قالت ضحیٰ رسول اللہ بکبشین املحین اقرنین موجوئین یمشوان فی السواد وینظران فی السواد ویأکلان فی السواد۔ ایک امت کے غرباء کی طرف سے کرتے اور ایک اپنے گھر کے افراد کی طرف سے۔

قربانی کے احکام وعن علی قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذن ولا یضحی بعوراء ولا مقابلۃ ولا مدابرۃ ولا خرقاء

نوٹ: آپ مہربانی کرکے مضمون خوش خط لکھ کر بھیجا کریں۔ ورنہ عدم اندراج کی شکایت فضول ہوگی۔ ضروری تاکید ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

ہو سکتا ہے جبکہ انسان سو گیا ہو۔ احادیث سے ہمیشہ سونا بھی ثابت ہے اور اٹھنا بھی ثابت ہے۔

ممکن ہے کہ ان احادیث کو شاہ صاحب غیر صحیح یا متروک قرار دیں۔ اس لئے ہم قرآن شریف سے چند آیات بینات پیش کرتے ہیں۔ غور سے پڑھیں:۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ اللَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْہِ وَالنَّھَارَ مُبْصِرًا۔ (سورۃ المؤمن)

یعنی پس اللہ وہ ہے رات کو ہمارے تسکین کا وقت بنایا۔ تاکہ تم آرام کرو اور اس نے دن کو روشن بنایا۔ پس قرآن کی تفسیر قرآن سے کریں۔ یعنی تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن۔ سنئے!

وَھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ اللَّیْلَ لِبَاسًا

سورۃ الفرقان۔ یعنی پس وہ پروردگار ایسا ہے جس نے رات کو ہمارے لئے لباس بنایا۔

دوسری جگہ جعل لکم اللیل لباسًا ھن لباس لکم جعل لکم اللیل لتسکنوا فرمایا۔ آہ شاہ صاحب اور قاضی صاحب سوچیں جو ان میں تعلقات زوجین کا وقت کافی بتاتے ہیں۔

اور سنیں:۔ اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا اللَّیْلَ لِیَسْکُنُوْا فِیْہِ وَالنَّھَارَ مُبْصِرًا۔

اور بھی سنیں:۔ وَمِنْ رَّحْمَتِہٖ جَعَلَ لَکُمُ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ لِتَسْکُنُوْا۔ سورۃ القصص۔

اور وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْا اِلَیْھَا (سورہ روم)

اور وَمِنْ اٰیٰتِہٖ منامکم باللیل (سورہ روم)

آخر میں حضرت محبوب سبحانی شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ کے ایک زریں قول پر بحث کو ختم کیا جاتا ہے:۔

اجعل الکتاب والسنت امامک وانظر فیھما واعمل بھما ولا تغتر بالقال والقیل والھوس قال اللہ تعالیٰ ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھکم فانتھوا واتقوا اللہ۔ اِنَّ اللہ شَدِیْدُ العِقَابِ الخ (فتوح الغیب مقالہ ۳۶)

(ترجمہ) کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو اپنا امام بنا اور اس پر غور و فکر کر اور ان کے مطابق عمل کیا کر اور ادھر ادھر کی قیل و قال اور بیہودہ ہوس سے دھوکا نہ کھاؤ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو تم کو رسولؐ دیوے وہ مضبوط پکڑو اور جس سے منع فرماوے اس سے ہٹ رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ بڑا سخت عذاب والا ہے۔ اللہ سے ڈرو اور اس کی مخالفت نہ کرو۔ ایسی جو تعلیم اس کا رسول تمہارے پاس لایا ہے اسے چھوڑ کر اور قسم کی عبادتیں اپنی طرف سے نکالنے نہ لگ جاؤ۔ جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے گمراہ قوم عیسائیوں کے حق میں فرمایا ہے کہ انہوں نے رہبانیت کی بدعت نکالی ہے جو ہم نے ان پر نہ لکھی تھی۔ پھر اپنے رسول علیہ السلام کی پاکی بیان کی اور باطل سے اس کا الگ ہونا بتلایا چنانچہ فرمایا کہ ہمارا رسول اپنی خواہش سے نہیں بولتا اس کا بولنا ہماری وحی ہے۔ یعنی جو کچھ وہ تمہارے پاس لایا ہے وہ میرے پاس سے لایا ہے نہ اپنی خواہش سے اس نے بیان بنایا ہے۔ پس اس کا اتباع کرو۔ پھر خدا نے فرمایا۔ اے رسول تو ان سے کہہ کہ اگر اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کریگا پس صاف بتلا دیا کہ اللہ کی محبت کا طریق اسکے رسول کا اتباع ہے۔ قول اور فعل میں "

شاہ صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ عامر بن عبد اللہؒ ہر شب ہزار رکعت پڑھتے تھے!

مولانا! یہ تو فرمائیں کہ گنتی کا شمار کس طرح کرتے تھے۔ ہاں شاہ صاحب یہ بات لکھتے کہ ان گنت پڑھتے تھے۔ یہ اور بات تھی۔ ہم بھی مانتے ہیں۔ شاہ صاحب خفا نہ ہو جانا۔ ہم پہلے ہی بیان کر آئے ہیں کہ ہر کسی کے قول و فعل کو حبل اللہ کی کسوٹی سے پرکھا جائے جو موافق ہو اس کو لیں جو مخالف ہو اس کو چھوڑ دیں۔ یہ نہیں کہ ہر موافق و مخالف قول و فعل کو مان لیا جائے۔

ہر اہل حدیث بھائی کو توحید و سنت کے مبلغ (اخبار اہلحدیث) کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کرنی چاہئے۔ منیجر

معجزات رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(مرقومہ مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا سندیپوری ازالہ)

انبیاء کرام علیہم السلام سے جو خوارق عادات[1] ظہور پذیر ہوئے ان کو معجزات کہتے ہیں۔ معجزہ حقیقت میں نبوت کی ایک کھلی نشانی ہے اور اس بات کی روشن دلیل ہے کہ جس کے ہاتھ سے وہ سرزد ہوا ہے وہ مؤید من اللہ ہے جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے بکثرت معجزات ظاہر ہوئے۔ اس مضمون میں تبرکاً صرف چند معجزات بیان کئے جاتے ہیں۔

معجزہ[2] سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید و فرقان حمید ہے ایسا معجزہ کسی نبی کو نہیں ملا۔ کلام اللہ کا اعجاز کئی طریقے پر ہے۔ منجملہ ان کے دو طریقے اس مقام میں مذکور ہوتے ہیں۔ ایک اعجاز کلام اللہ کا باعتبار بلاغت ہے کہ فصحائے عرب (جو فصاحت و بلاغت میں بڑے دعویدار تھے اور لمبے لمبے قصیدوں کا برجستہ کہنا اور بڑے بڑے خطبوں کا بے تامل پڑھنا ان کو روزمرہ کا کام تھا) کے مجمع میں جناب رسول کریم نے باوجود امی ہونے کے فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ (یعنی ایک سورت مثل اسکے لے آؤ) کا نعرہ بلند کیا مگر کوئی شخص ایک چھوٹی سورت کے مثل بھی نہ لا سکا۔ یہ معجزہ آپؐ کا اب تک باقی ہے اور قیامت تک باقی رہیگا۔ دوسرا اعجاز کلام اللہ کا باعتبار اخبار عن المغیبات (پیشین گوئیوں) کے ہے جیسے پیشین گوئی قرآن مجید متعلق فتح خیبر، متعلق فتح فارس متعلق غلبہ روم، متعلق خلفائے راشدین، متعلق غلبہ اسلام، متعلق حفاظت آنحضرتؐ، متعلق حفاظت قرآن وغیرہ ذالک۔

---

[1] خوارق عادات۔ خلاف عادت اور مشکل امور جن کا صدور انسان سے عادۃً ناممکن ہو۔ ۱۲ منہ

[2] اولیاء اللہ اور دیندار اور پرہیزگار لوگوں سے جو خلاف عادت اور مشکل امور سرزد ہوتے ہیں ان کو کرامت کہتے ہیں اور مخالف شرع اور بے دین لوگوں سے کوئی خلاف عادت بات ظاہر ہو تو اس کو استدراج کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

اگر آواز سن کر میں تیری بیدار ہو جاتا ۔ تو دشمن بھی میری تلوار سے فی النار ہو جاتا
کہا میں اس تلاوت میں کچھ ایسا محو تھا گویا ۔ کہ دنیا اور مافیہا سے میں بے خبر تھا گویا
تمنا تھی عبادت یہ ہووے منظور باری میں ۔ مزا ایسا نہ پایا تھا. کبھی میں عمر ساری میں
الٰہی جوش پیدا کر دوبارہ مسلمانوں میں ۔ رہے جاری وہی توحید. کا کلمہ زبانوں میں
بجاویں دین کا ڈنکہ اسی کلمے کی برکت سے ۔ فلاح دارین میں ہوگی اسی تھوڑی سی حرکت سے
کریں تبلیغ دینِ مصطفےٰ کی جوش میں سارے ۔ یہ سستی. کاہلی کو چھوڑ۔ آویں ہوش میں سارے
محمدؐ کا پڑھو کلمہ محمدؐ ہی کے ہو جاؤ ۔ یہ حنفی شافعی بن کر نہ رخنہ دین میں پاؤ

الٰہی نورؔ عاجز کی یہی ہے التجا ہر دم
زباں میری پہ رہے جاری یہ کلمہ مصطفےٰؐ ہردم

بئس القرین

صحیح مسلم وترمذی میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہرایک شخص کے ساتھ ایک فرشتہ اور ایک شیطان تعینات ہے۔ فرشتہ تو ہر وقت نیکیوں کی تحریک کرتا رہتا ہے۔ اور شیطان بدیوں کی۔ اگر انسان فوراً فرشتے کی تحریک پر عمل کرتا ہے تو اس کو اس شخص کے ساتھ محبت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے وہ تحریکیں کرتا ہے پھر دوسرے ملائکہ کو بھی جو اس کے قریب ہوتے ہیں اطلاع دیتا ہے کہ یہ قلب اس قابل ہے کہ ہم اسے نیک تحریکیں کرتے رہیں۔ اسی طرح تمام ملائکہ حتیٰ کہ ملاء اعلیٰ میں بھی اس کی نسبت ایک توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر آدمی شیطان کی صلاح مان لیتا ہے تو وہ اسکی ہم نشینی سے کبھی الگ نہیں ہوتا اور ہر وقت اسکے دل میں وسلوس ڈالتا رہتا ہے۔ اس طرح بالآخر آدمی یاد الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے۔ ملائکہ سے اس کا تعلق منقطع ہو جاتا ہے اور ہر وقت شیطان ہی اس کا ہم نشین رہتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ مَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ وَ اِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ۝ وَ لَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝ (پ ۲۵)

یعنی جو شخص خدا کی یاد سے اعراض کیا کرتا ہے ہم اس پر ایک شیطان تعینات کر دیا کرتے ہیں اور وہ اس کے ساتھ رہتا ہے اور باوجودیکہ شیاطین گنہگاروں کو راہ خدا سے روکتے رہتے ہیں تاہم گنہگار اپنے تئیں خیال کرتے ہیں کہ وہ راہ راست پر ہیں یہاں تک کہ جب گنہ گار قیامت کے دن ہمارے حضور حاضر ہوگا تو وہ اپنے ساتھی شیطان کو دیکھ کر کہیگا کہ اے کاش مجھ میں اور تجھ میں پورب اور پچھم کا فاصلہ رہا ہوتا۔ شیطان بھی آدمی کا کیا ہی برا ساتھی ہے او گنہگار، جبکہ تم نے دنیا میں نافرمانیاں کی ہیں تو آج یہ بات بھی تمہارے کار آمد نہ ہوگی کہ تم اور شیاطین ایک ساتھ عذاب میں ہو۔

غور کرو کہ جو لوگ کبھی تو یاد الٰہی اور کبھی دنیا کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں اُن کو ملائکہ و شیاطین دونوں کی ہم نشینی کا موقع حاصل رہتا ہے۔ جو لوگ ہمیشہ یاد الٰہی سے غافل و بے خبر رہتے ہیں. شیاطین کسی وقت اُن کا پیچھا نہیں چھوڑتے اور ہمیشہ کے لئے خدا کی طرف سے شیاطین ہی اُن کے ہم نشین قرار دیئے جاتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے لئے ملائکہ کی ہم نشینی کا کوئی موقع ہی باقی نہیں رہتا۔

اس مضمون میں اس امر کی تصریح و تشریح بھی ضروری ہے کہ ذکر الٰہی سے کیا مراد ہے؟ یاد رہے کہ تسبیح وتہلیل اور تکبیر و تحمید ذکر الٰہی ہی ہے۔ پھر وہ دعائیں جو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اٹھنے، بیٹھنے، جاگنے سونے، کھانا کھانے، قضاء حاجت کو جانے، یا اس سے فارغ ہونے وغیرہ مواقع کے لئے مروی ہیں وہ بھی ذکر الٰہی میں داخل ہیں۔

مگر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ اپنی ہر حرکت و سکون و ہر قول و فعل اور ہر گفتار و کردار کو خدائے تعالےٰ کے احکام کے ماتحت رکھنا، ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا اور امتثال اوامر و اجتناب نواہی کی پابندی ذکر الٰہی ہے فتدبروا یا اولی الابصار۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔　　واللہ الہادی۔

(حررہ نور محمد میانوی جہلمی۔ خادم اہل حدیث)

حیات مسنونہ

(مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری)

مسلمانوں کا معراج کمال یہ ہے کہ ان کی عملی زندگی سنت نبوی کے مطابق ہو، اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر مولانا موصوف نے رسالہ ہذا تصنیف فرمایا ہے۔ جو اس قابل ہے کہ مخیر حضرات اور انجمن ہائے اہل حدیث اس کو عوام میں مفت تقسیم کرائیں۔ قیمت فی نسخہ ۲ر بغرض تقسیم فی سینکڑہ عنلہ روپے۔ محصول علیحدہ ہوگا ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

وشرقلہ وان اقسم لحومها وجلودها وجلالها علی المساکین ولا اعطی فی جزارتها منها شیئاً۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہمیں حضور نے حکم کیا کہ (جب ہم قربانی کے لئے دنبہ لینے لگیں) تو آنکھ کو بھی دیکھ لیں اور کان کو بھی اور نہ قربانی کریں کانی نہ اوپر یا نیچے سے کان کٹی اور نہ سوراخ والی اور نہ کان پھٹی ہوئی اور حضورؐ نے حکم دیا کہ قربانی کے گوشت کو اور کھال کو جھلوں کو مسکینوں پر تقسیم کر دے اور ان تمام چیزوں سے قصاب کو اجرت میں کچھ بھی نہ دے۔ معلوم ہوا کہ اگر قصاب کو اجرت دینی ہو تو اپنی گرہ سے دے۔ (بخاری ومسلم)

اونٹ اور گائے کی قربانی کے متعلق | وعن جابر قال نحرنا مع رسول اللہ صلعم عام الحدیبیۃ البدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ

حضور علیہ السلام کے ساتھ حدیبیہ کے سال میں نحر کیا ہم نے اونٹ سات آدمیوں سے اور گائے ساتوں سے۔

قربانی کی عمر کے متعلق | وعن جابر قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لاتذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان

نہ ذبح کرو (بکری) مگر پورے سال کی اگر تمہیں مشکل ہو تو پھر چھ مہینہ کی بھیڈ کر لو۔

(۵) حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جو میری امت سے غریب ہیں اور قربانی نہیں دے سکتے تو وہ جب ذی الحج کا چاند دیکھیں تو حجامت نہ کروائیں۔ ان کو گویا قربانی دینے کا ہی ثواب ہو جاوے گا۔

قربانی عید کے بعد یا قبل | قال النبی صلعم اذبحو ضحایاکم بعد صلوٰۃ العید ومن ذبح قبل الصلوٰۃ العید فلیذبح مکان شاۃ

عید کی نماز کے بعد قربانی کو ذبح کیا کرو اور جو کوئی پہلے کریگا تو اسکو چاہئے کہ اس کے عوض اور کرے

وہ عیب جو قربانی کو ناجائز کرتے ہیں | قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربع لا تجوز فی الضحایا العوراء البین عورها والمریضۃ البین مرضها والعرجاء البین ضلعها والکسیر التی لا تنقی۔

چار قسموں کی قربانی ناجائز ہے۔ کانا جو ظاہر ہو کانا پن اس کا اور بیمار کہ اسکی بیماری ظاہر ہو۔ لنگڑی جو ظاہر ہو لنگڑا پن اس کی۔ اور لاغر جو اسکی ہڈیاں مغز کے بیچ نہیں یعنی جو بالکل ہی لاغر ہے۔

قربانی کا ثواب | حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں

ما عمل ابن آدم یوم النحر احب الی اللہ من اهراق دم انہ لیاتی یوم القیمۃ بقرونها واشعارها واوبادها واثاثها وان الدم لیقع ۔ قربانی کرنے والے کو قربانی کے ہر ایک بال کے عوض ایک ایک نیکی حاصل ہوتی ہے۔

قربانی کے گوشت کو ذخیرہ رکھنا جائز ہے۔

جملہ اہل اسلام کو چاہئے کہ قربانی دیا کریں کیونکہ یہ فعل باعث ثواب ہے اور اگر ایک آدمی مالدار ہے اور وہ قربانی نہیں کرتا تو حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں :۔ فلا یقربن مصلانا۔ وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔ گویا کتنی دھمکی ہے اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ قربانی واجب ہے اور جیسا کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے اس کے مطابق قربانی کرے۔ واللہ اعلم بالصواب!

غزوہ ذات الرقاع

(نوشتہ مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی)

بمع لشکر کے غزوہ میں گیا اسلام کا ہادی
جب اترا منزل مقصود پر اسلام کا لشکر
ادھر اپنا کرو ڈیرا۔ اُدھر گھوڑوں کو ٹھہراؤ۔
بحکم مصطفےٰ سب نے اِدھر گھوڑوں کو ٹھہرایا
صدا اللہ اکبر کی سنی جب دیندارون نے
ہوئے فارغ نمازوں سے تو آنحضرت یہ فرمائے
بتاؤ کون ہوگا آج شب کو پاسبانی پر ×
رفیق اپنے مہاجر کو یہ انصاری نے فرمایا
شب تاریک میں ساری ہمیں بیدار رہنا ہے
مناسب ہے آدھی رات تو آرام سے سو جا
مہاجر کو رفیق اپنے کا یہ کہنا پسند آیا
لگا پڑھنے وہ انصاری نوافل یاد باری میں
وہ خوش الحان داؤدی سے سورہ کہف پڑھتا تھا
یہ موقع مل گیا اس کو۔ چلایا تیر غازی پر
چلایا تیر ثانی بے حیا ظالم سپاہی نے
غضب سے تیسرا آخر چلایا تیر کافر نے
ہوا جب خون جاری تو مہاجر نے پتا پایا
لگا جب تیر پہلا تو مجھے بیدار کرنا تھا

بوقت عصر ٹھیرے دیکھ کر اک پُر فزا وادی
صحابہ کو ہوا فرمان تب پیغمبر سرور
یہاں اسباب کو رکھو۔ وہاں اونٹوں کو بٹھلاؤ
ادھر اسباب کو رکھا۔ اُدھر اونٹوں کو بٹھلایا
اِذاں کے ختم ہوتے بھر دیا میدان ساروں نے
اِدھر آؤ، سنو اک بات، سارے شوق سے آئے
کہا عباد اور عمار نے لبیک یا سرورؐ
کریں اوقات کو تقسیم گر تجھ کو پسند آیا
اِدھر پھرنا اُدھر پھرنا بڑے ہوشیار رہنا ہے
بقایا میں کروں آرام تو بیدار تب ہو جا
کیا بستر، وہ لیٹا۔ سو گیا۔ آرام فرمایا
خدا کے ذکر میں شاغل ہوا وہ رازداری میں
اُدھر کافر تعاقب میں غضب کی آگ جلتا تھا
مگر کچھ خوف طاری نا ہوا اس مرد غازی پر
مگر چھوڑی نماز اپنی نہ اُس مرد الٰہی نے
تو اُوسی حالت کیا پورا نماز اپنی کو صابر نے
جو لتھڑا خون میں دیکھا تو حیرانی سے فرمایا
میں جا فوراً تعاقب میں اُسے مردار کرنا تھا

× کریں گے پاسبانی ہم پئے تعمیل حاضر ہیں ٭ نہیں بزدل خدا کے فضل سے بلکہ بہادر ہیں۔ —— عمار اُن میں مہاجر اور تھے عباد انصاری۔ وہ آپس میں لگے کہنے۔ سنو یہ گفتگو ساری

چڑھاتا ہے اور اس طرح پانی کے اجزاء و ذرات کو یہ ہوا اکٹھا کر کے ہمراہ لے جاتی اور کرۂ ہوا تک پہنچنے پر یہ اجزاء متکاثف ہو کر سحاب بن جاتے ہیں۔ پھر یہ سحاب زمین و آسمان کی درمیانی فضا میں تھوڑا یا زیادہ چھا جاتے ہیں۔ چنانچہ ہواؤں کے تصرف سے بخارات کا چڑھنا اور متکاثف ہو کر سحاب بننا اور برسنا دریا کے قریبی پہاڑوں کی چوٹیوں پر عموماً مشاہد ہوتا ہے۔

اسی طرح مولوی فضل حق خیر آبادی ہدیہ سعیدیہ صفحہ ۱۲۵ میں لکھتے ہیں۔ اسیطرح مولوی عبد الحق صاحب خیر آبادی شرح ہدایۃ الحکمت صفحہ ۵۹ میں لکھتے ہیں:۔

اما السحاب والمطر فالسبب الاکثری فی ذلك تکاثف اجزاء البخار الخ

خلاصہ کلام یہ کہ اسباب بارش میں جس قدر اسباب عقل و فہم کے نزدیک درست تسلیم ہونگے انکو ہم اسباب کے درجہ میں رکھ کر مسبب الاسباب ہی کو ہر حالت میں موثر حقیقی سمجھیں گے اور بس۔ والسلام:

اہل حدیث کانفرنس اور اخبار اہلحدیث

ہمارے مخلص دوست سید عبد الغفار صاحب نے اخلاص بھرا مضمون لکھا ہے۔ جس کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ موصوف لکھتے ہیں:۔

اہل حدیث کانفرنس کے فیوض سے کئی لوگ اہل حدیث بن گئے۔ کئی غیر مسلم اسلام لائے۔ کتب عقائد مثلاً تقویۃ الایمان و کتب حدیث کی اشاعت میں بہت حصہ لیا۔ قریہ قریہ شہر شہر کانفرنس نے واعظ بھیجے مختلف اضلاع میں انجمنیں قائم کیں، مدرسے بنائے مگر آج کل کانفرنس مذکور کی مالی حالت کمزور ہے احباب اعانت کریں ورنہ ایسی مفید جماعت کا قیام خطرہ میں ہے۔ عید کے موقع پر عید آنہ فنڈ میں خاص اعانت کریں۔

اخبار اہلحدیث ۳۵ سال سے جماعت اہل حدیث کی خدمات بجا لا رہا ہے۔ ہر جماعتی کام میں پیش پیش رہا ہے ہر مخالف کے جواب میں سب سے اول قدم اٹھاتا ہے مگر باوجود اسکے اخبار کی اشاعت میں جس کی وجہ صرف جماعت کی عدم توجہ ہے۔ احباب توجہ کریں اور خریدار بنیں اور دوسروں کو ترغیب دیں۔

میرے خیال میں تمام مساجد اہل حدیث کے آئمہ کے نام اہل محلہ "اہلحدیث" جاری کرائیں۔ اور تمام نمازی اخبار کا چندہ جمع کر کے بھیجا کریں۔ اس طریق سے عوام کو فائدہ بھی پہنچے گا۔ امام مسجد سب کو اخبار کے مضامین پہنچا دیا کرے گا۔ اور کسی کو مشکل بھی معلوم نہ ہوگا۔

(سید عبد الغفار رضوی از لکھنؤ)

اعلان برائے جلسہ ہائے تبلیغ

فروری، مارچ میں عموماً تبلیغی جلسے ہوا کرتے ہیں جس میں اس خادم یا جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کے کسی اور رکن کو شرکت کے لئے دعوت دی جاتی ہے دعوت دینے والے اصحاب امور ذیل کا خیال رکھیں تاکہ ہمیں تعمیل میں آسانی ہو اور دعوت دہندہ کو کسی شکایت کا موقع نہ ملے۔

(۱) تاریخ مقررہ سے ہفتہ عشرہ پہلے اطلاع دیں۔

(۲) جلسہ کے مدعوین کی فہرست مجھے لکھ دیں۔ خاصکر جن کو میری یا جمعیۃ تبلیغ کی معرفت بلانا چاہیں، ان کے نام ممتاز کر کے تحریر کریں

(۳) دیگر جلسوں سے تصادم کا خود خیال کریں۔ بصورت تصادم دفتر جمعیۃ سے داعی کو اطلاع پہنچ جائے گی۔ جس کے بعد فوراً واپسی پتہ دینا ہوگا کہ تاریخ تبدیل کی گئی ہے یا نہیں ہو سکتی۔

(مولانا) محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

اطلاع ۔ ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکید ہے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

قوالی نامہ اور خواجہ حسن نظامی

سے شیخ بن کر بیٹھ جاؤ ڈٹ کے قوالی سنو

(از قلم نسیم احمد صاحب فریدی۔ دار العلوم دیوبند)

۲۔ جولائی ۱۹۳۷ء کے منادی میں خواجہ حسن نظامی نے قوالی نامہ (عرف) ٹرکا ہمبر درج کیا ہے۔ اس میں بزعم خود ہر قسم کے گانوں اور باجوں کا جواز از قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے اور فلسفیانہ دلائل سے زور دیا گیا ہے کہ ہر صوفی چشتی ہو یا قادری، نقشبندی ہو یا سہروردی تصوف کے دشمنوں سے محفوظ رہنے کیلئے قوالی کی حمایت کرے۔

خالص جذبات کے ساتھ غیر مدلل بیان کا لیکچر اگر کسی کو دیکھنا ہو تو اس لیکچر کو دیکھے۔ اس کا مکمل جواب تو اسی وقت ہوگا جبکہ کوئی خدا کا بندہ کا ہمبر ٹر لکھے گا۔ لیکن اس وقت خواجہ صاحب کی تحقیقات علمیہ پر سرسری نظر ڈالنی ہے۔ تاکہ ناظرین اہل حدیث کو اُن کے تبحر اور کمال علم میں کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے اور اُن کے مشہور صوفی ہونے کے ساتھ ساتھ ان کا بے پناہ مفسر و محدث ہونا بھی اظہر من الشمس ہو جائے آپ نے اپنے قوالی نامہ میں آیہ لھو الحدیث کے متعلق جو خامہ فرسائی کی ہے وہ تو غالباً صاحب کشاف کو بھی نہ معلوم ہوگی۔ جس بات (غنا) کو عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قسم کھا کر بیان فرمایا وہ تو غلط ہے لیکن آپ کی خانہ ساز تفسیر صحیح ہے۔ ماشاء اللہ! خواجہ صاحب نے اپنے قول کو حضرت شاہ عبد القادر صاحب دہلوی ؒ کے قول پر ترجیح دینے کی بڑی قابل تعریف کوشش فرمائی ہے۔ اُس کو دیکھ کر بعض تو یہ کہیں گے۔ ؎

چُپ کہ منہ چھوٹا سا اور بات بڑی خوب نہیں

مگر میں خواجہ صاحب کو یہ مشورہ دونگا کہ اس تفسیر کو حضرت علیؓ کے مرتبہ قرآن شریف پر بطور حاشیہ چڑھا دیں

(۱) یہ مضمون دیر کا آیا ہوا ہے۔ بعض وجوہ سے تاخیر ہو گئی۔ اخبار محمدی دہلی میں خواجہ صاحب کے مضمون پر طویل تعاقب ہوا ہے۔

بارش کا نزول کہاں سے ہے

(مرقومہ مولوی عبدالرؤف صاحب جھنڈے نگری)

قرآن شریف میں متعدد آیتیں اس بارہ میں وارد ہیں کہیں انزل من السماء ماءً طهورا اور کہیں نزلنا من السماء ماءً مبارکا فرمایا۔ مفسرین سماء کے معنی سحاب کرتے ہیں۔ قرآن پاک کی سب سے پہلی آیت "او کصیب من السماء" ہے۔ اس جگہ امام سیوطیؒ لکھتے ہیں۔ من السماء ای من السحاب۔ دیکھو جلالین۔ اور اسی کے ماتحت خازن میں لکھا ہے من السماء ای من السحاب لان کل ما علاك فاظلك فهو سماء۔ خازن صہ۳

جامع البیان میں انزل من السماء ماءً کے ماتحت لکھا ہے۔ ای السحاب۔ (جامع صہ۸)

معالم التنزیل میں امام بغویؒ لکھتے ہیں۔ من السماء ای من السحاب۔ (دیکھو معالم علیٰ حاشیہ خازن صہ۳۳)

اور اسی آیت کے ماتحت بیضاوی میں لکھا ہے:۔ سواء ارید با السماء السحاب فان ما علاك سماء۔

اور کتب لغت میں بھی سماء کے معنی سحاب کے ہی وارد ہیں منجد میں لفظ سماء کے ماتحت لکھا ہے۔ ما نشاهده فوقنا کقبة زرقاء۔ کل ما علاك۔ سحاب۔

اسی طرح مجمع البحار منتہی الارب وغیرہ میں بھی ہے۔ مفسرین نے سماء کے متعدد معنوں سے سحاب اس لئے بتلایا تاکہ یہ معنی ان آیات کریمہ کے مطابق ہو جائے جہاں صراحۃً بدلی سے بارش کے نزول کا ذکر ہے۔ چنانچہ سورہ واقعہ میں فرمایا:۔

وانتم انزلتموه من المزن ام نحن المنزلون

سورہ نبا میں فرمایا:۔ وانزلنا من المعصرات ماءً ثجاجا۔

مزن اور معصر کے معنی مفسرین سحاب اور ابر کرتے ہیں شاہ ولی اللہ رح لکھتے ہیں:۔ از ابرہا آب ریزان۔

(دیکھو ترجمہ والا قرآن)

حجۃ الملک حضرت مولانا امرتسری اس آیت کے حاشیہ میں نقل فرماتے ہیں:۔ المراد من السماء فی نزول الماء السحاب۔ (دیکھو تفسیر القرآن صہ۱)

اسی طرح سورہ روم کی تفسیر میں نواب صاحب بھوپالیؒ فرماتے ہیں:۔ ای فی سمت السماء وجهتها ولیس المراد اسماء المعروفة (جلد ثالث صہ۴۳۵)

جو لوگ اس جگہ سماء سے مراد سماء معروف بتلاتے ہیں وہ بھی آیت کریمہ کا مطلب یہ نہیں بتلاتے کہ بارش آسمان سے اترتی ہے۔ بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ بارش آسمان کی جانب سے اترتی ہے نہ خود آسمان سے۔

چنانچہ سورہ انعام کی آیت وهو الذی انزل من السماء ماءً کے ماتحت لکھا ہے:۔

ای من جانبها (دیکھو جامع البیان صہ۱۳۲)

اسی طرح سورہ روم کی آیت کریمہ فتثیر سحابا فیبسطه فی السماء کیف یشاء کے ماتحت لکھا ہے۔

ای من سمتها۔ (جامع صہ۳۴۷)

مدارک میں ہے:۔

فی سمت السماء وشقها (جز ثالث مصری صہ۲۳۶)

اسی طرح نواب صاحب لکھتے ہیں:۔

ای فی سمت السماء وجهتها کقوله وفرعها فی السماء ای فی جهة العلو (فتح جز ثالث صہ۴۳۵)

اسی طرح سورہ نور کی آیت وینزل من السماء کی تفسیر میں لکھا ہے:۔

معناه ینزل اللّٰہ من جانب السماء (جامع صہ۳۰۶)

یعنی اللہ تعالیٰ بارش اتارتا ہے آسمان کی جانب سے نہ خود آسمان سے۔

اسی طرح حکیم الامت استاذ الہند شاہ ولی اللہ صاحب اپنے فارسی ترجمہ میں سماء کا ترجمہ بالا کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں و فرود مے آرد از جانب بالا۔

اسی طرح نواب صدیق الحسن خان صاحب فتح البیان میں وینزل من السماء کے ماتحت لکھتے ہیں۔

ای من فوق لان السماء قد یطلق علی جهة العلو (فتح صہ۲۵۵)

اب ہم اس جگہ سورہ نور کی پوری آیت نقل کرتے ہیں تاکہ مطلب خوب واضح ہو جاوے:۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ۔

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی بادلوں کو ہانکتا ہے پھر ان کو آپس میں جوڑ کر تہ بتہ کر دیتا ہے۔ تو تم دیکھتے ہو کہ ان بادلوں کے مسامات سے مینہ نکلتا ہے۔ جس طرح کہ وہی خدا اوپر کی طرف سے برف کے گالے (پہاڑ کے ٹکڑے جیسے اتارتا ہے) کہ ان میں سخت ٹھنڈک ہوتی ہے جس پر چاہتا ہے اسکو پہنچا دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ہٹا لیتا ہے۔ بارش کی اس قدرتی تشریح میں بیضاوی میں وانزلنا من السماء کے ماتحت لکھا ہے کہ

ہوائیں زمین کے اجزاء رطبہ کو اٹھا کر اوپر تک لے جاتی ہیں اور وہ وہاں سحاب کی صورت اختیار کر لیتی ہیں (صہ۴۲) جیسا کہ سورہ روم میں ہے:۔

اللّٰہ الذی ارسل الریاح فتثیر سحابا الخ

اسیطرح والفلك التی تجری فی البحر۔ آیت کے ماتحت لکھا ہے:۔ وقد نبه علی ذکر المطر والسحاب لان منشاء هما البحر فی غالب الامر۔ اور اسکے حاشیہ پر لکھا ہے:۔ هذا امر محسوس لا یمکن انکاره فان صعود الابخرة من البحار وتکاثفها وتراکمها مطرا مشاهد علی قلل الجبال المجاورة للبحار (دیکھو تفسیر بیضاوی صہ۱۹۱)

تشریح یہ ہے کہ پانی جو بالطبع ثقیل جسم ہے اس کو خداوند تعالیٰ بخارات بنا کر بذریعہ ہواؤں کے اوپر

نشاطِ زندگی - نوجوانوں کی صحت دور ... (۲۸۸) کیمیاوی ... اور مجرب ... نسخہ جات، فہرست ...

تصدیق الحدیث

(حصہ دوم)

حقیقت پسندی بجواب شخصیت پرستی

(۴)

گذشتہ پرچے میں اصل مضمون تو ختم ہو گیا۔ مگر گذشتہ جوابوں کو دیکھ کر چوہدری پرویز صاحب کا کوئی معقول جواب طلب معلوم نہیں ہوتا۔ ہاں ایک بات انہوں نے بڑی تنبیہ کے ساتھ لکھی ہے۔ جس کا جواب گو ہماری پہلی تحریر میں آچکا ہے۔ لیکن چونکہ انہوں نے اس کو بڑے امتیاز کے ساتھ لکھا ہے۔ اس لئے ہم بھی حسب منشا چوہدری صاحب اس کا جواب امتیاز ہی سے دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"پھر ایک چیز اور بھی ہے۔ یہ تو سب کو تسلیم ہے کہ حضورؐ کے بعض ارشادات بہ منصب رسالت ہوتے تھے اور بعض بالکل ذاتی حیثیت سے۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں الجھنا چاہتا کہ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے اور اس کی بہت سی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ احادیث کے موجودہ مجموعوں میں جس قدر حضورؐ کے اقوال و اعمال درج ہیں ان میں یہ تخصیص تو کہیں نہیں کی گئی کہ حضورؐ نے کس حیثیت سے ایسا کیا یا ایسا فرمایا۔ اور اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں کہ امت کے لئے اطاعت اسی کی واجب ہے جو حضورؐ نے بہ منصب رسالت فرمایا ہو۔ ذاتی حیثیت کے متعلق تو خود حضورؐ کے ارشادات موجود ہیں کہ وہ واجب الاتباع نہیں۔ اب ہم ان احادیث میں سے کسے واجب الاتباع قرار دیں اور کسے نہ قرار دیں؟ ظاہر ہے کہ جس چیز کا پہلے تو قولِ رسول ہونا ہی ظنی ہو، اور پھر یہ بھی یقینی نہ ہو کہ اسے حضور نے کس حیثیت سے فرمایا تھا، اسے دین قرار دے دینا کس قدر زیادتی ہے۔"

(ترجمان القرآن ص ۱۱/۲)

اہلحدیث: شعراء کے بعض قصائد میں یہ خاص التزام ہوتا ہے کہ ایک مصرعہ دعویٰ ہوتا ہے اور دوسرا دلیل چنانچہ غنی کاشمیری مرحوم کا ایک شعر مثال میں پیش کرتا ہوں ؎

اگر شہرت ہوس داری اسیر دام عزلت شو
کہ در پرواز دارد گوشہ گیری نام عنقارا

شیخ سعدی کا یہ شعر بھی اسی قسم سے ہے۔ ؎

کریما بہ بخشائے بر حال ما
کہ ہستم اسیر کمند ہوا

مگر یہ صنعت نہ کبھی دیکھی تھی نہ سنی تھی کہ ایک ہی بیت میں ایک مصرعہ دوسرے کی تردید ہو۔ البتہ یہ صنعت ہمیں چوہدری صاحب کے اس اقتباس میں ملتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"رسول اللہ کے احکام اور افعال میں ذاتی اور منصبی کے لحاظ سے تمیز کرنے کی ضرورت ہے یعنی بقول اہل منطق قضیہ مشروطہ عامہ ذات اور صفات کا امتیاز ضروری ہے۔"

لاریب صحیح ہے اور لاشک صادق ہے۔ مگر آپ خود ہی فرماتے ہیں کہ اس کی مثالیں بکثرت ہمارے پاس ہیں۔ ایک دو مثالیں میں بھی آپ کی خدمت میں پیش کر کے آپ کی معلومات میں اضافہ کر سکوں۔ تو لیجئے بریرہ اور مغیث کے قصے میں اس دانا عورت نے صاف پوچھ لیا کہ آپ کا ارشاد مغیث کے ساتھ نکاح رکھنے کا بمنصب رسالت ہے یا بمشورہ۔ ارشاد ہوا کہ مشورہ ہے۔ عرض کرتی ہے کہ معافی کی خواستگار ہوں۔ مگر جب تک سرکار نے قضیہ مشروطہ عامہ کو تحلیل کر کے اپنے ارشاد کو ذات سے متعلق نہیں کیا وہ از خود نہیں کر سکی۔ اسی طرح قصہ تابیر فرمایا ہے۔ جس میں ارشاد ہوا تھا کھجوروں کو پیوند نہ لگاؤ تو کیا حرج ہے۔ جب نقصان ہوا تو اس حکم کو منصب رسالت سے الگ کر کے ذاتی مشورہ کے ذیل میں داخل ہونا اظہار فرمایا لیکن صحابہ کرام نے از خود اس میں کوئی تمیز نہیں کی۔

میرا بھی حق ہے کہ میں بھی قرآن مجید کے ایسے احکام سے سوال کروں جو بظاہر وجوب اور جواز میں مشکل نظر آتے ہیں مثلاً اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ (اذان سنتے ہی نماز کے لئے جلدی آؤ) یہ حکم سب کے نزدیک وجوب کے لئے ہے غالباً آپ بھی ایسا ہی جانتے ہونگے۔ اسی کے ساتھ دوسرا ارشاد فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ

نماز جمعہ ہو چکے تو چلے جاؤ اور رزق تلاش کرو۔ یہ دوسرا ارشاد پہلے ارشاد کے متصل ہی ہے۔ کیا یہ بھی وجوب کیلئے ہے؟ اگر وجوب کے لئے ہے تو آپ اپنے ہم خیال علماء سے فتویٰ لے دیکھئے کہ نماز جمعہ کے ختم ہونے کے بعد مسجد میں وعظ و نصیحت کے لئے بیٹھنا حرام ہے بحکم اصول الوجوب یقتضی حرمۃ ضدہ؟ اور اگر جواز کے لئے ہے تو کیوں؟ اسی ذیل میں یہ تیسرا ارشاد بھی داخل کر لیجئے۔

وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا

آخر آپ کے پاس کیا معیار ہے کہ قرآن مجید کے بعض احکام فرض واجب اور بعض صرف جائز ہیں۔ جس اصول سے آپ ان احکام میں امتیاز کریں گے اسی اصول سے ہم ان حدیثوں کو پرکھ لیں گے۔ اگر آپ یا آپ کے ہم خیال اس اصول کو قرآن ہی سے مخصوص کریں اور ہمیں اسکو استعمال کرنے کی حدیثوں میں اجازت نہ دیں تو مہربانی کر کے اس آیت کے معنی بتائیے

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ

تاکہ آنے والی نسلیں کہیں کہ بقول خواجہ حسن نظامی حضرت علیؓ تو اچھے ایڈیٹر تھے ہی خود خواجہ صاحب بھی بڑے اچھے ایڈیٹر نما مفسر تھے۔

خواجہ صاحب کی حدیث دانی کا اندازہ لگانا ہو تو حدیث حبیۃ ابدی مندرجہ قوالی نامہ کو دیکھئے جس کو انہوں نے اپنے مقصد کے اثبات میں نادانستہ یا دانستہ صحاح ستہ کی حدیث سمجھ کر لکھا ہے جیسا کہ انہوں نے ایک جگہ فرمادیا ہے کہ مخالفین کو شیطان یہ جواب سکھائے گا۔ کہ یہ حدیثیں صحاح ستہ میں تو ہیں مگر ضعیف ہیں۔

خیریت سے یہ حدیث ضعیف بھی نہیں۔ موضوع من گھڑت۔ بے اعتبار محض ہے۔ جیسا کہ ملا علی قاری علامہ ابن تیمیہ۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح نے تصریح فرمائی ہے۔ معلوم نہیں کہ خواجہ صاحب اس بات کا کیا جواب عنایت فرمائیں گے؟ شاید اس کے جواب میں یہ ارشاد فرمائیں کہ اگر یہ حدیث موضوع ہے تو بخاری شریف اور صحاح ستہ کی تمام حدیثیں موضوع ہیں۔ کیونکہ امام بخاریؒ سے تو وہ پہلے ہی سے ناراض ہیں۔ اگر اُن کے مطلب کی حدیث موضوع ہوگئی تو تمام کتب احادیث سے امان اُٹھ جائے گی۔ اور وہ فرمائیں گے کہ بس اب ہم حضرت علی کے ترتیب دیئے ہوئے قرآن شریف کو جانتے ہیں۔ تم لوگ صحیح، ضعیف اور موضوع کے دھندے میں پھنسے رہو۔

پھر حدیث جاریتین اور حبشیوں کے کھیل والی روایت سے جو اپنے مقصد کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور تالیوں اور باجوں کا بالقصد جو اضافہ فرمایا گیا ہے وہ مدتوں تک آپ بیتی کتاب کی طرح یادگار رہے گا۔ وجہ جارتیہ والی حدیث پیش فرمائی اور اس کا حوالہ ندارد کہ کس کتاب سے نقل فرمائی خواجہ صاحب کی محدثیت پر اعتماد کر کے امید تو ہے کہ صحیح ہی ہوگی۔

حدیث اعلنوا النکاح کو پیش فرماکر فراخدلی کے ساتھ باجوں کا زبردست جواز ثابت فرمایا ہے کلوا واشربوا پر عمل ہوگیا۔

کئی دن جو رندوں کی محفل رہی

اور نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ ہندوؤں کو مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کی وجہ جواز بھی اسی حدیث سے تجویز فرمادی۔ جزاک اللہ!

لیکن مناسب یہ ہے کہ آیندہ خود بھی اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے مسجد میں بیٹھ کر ہارمونیم۔ ڈھولک طبلہ۔ سارنگی کے ساتھ [illegible] مرادآبادی کی قوالی سُنیں اور حافظ رح کی [illegible] غزل کو فرمائش کر کے سماعت فرمائیں۔ ؎

چوں پیر شدی حافظ از میکدہ بیروں رو
رندی و ہوسناکی در عہد شباب اولیٰ

ایک لطیفہ | قوالی نامے کے آخر میں خواجہ صاحب رقم طراز ہیں کہ:-

ہر چشتی قوالی کے فروغ اور رواج دینے کا زور شور سے کام شروع کردے۔ کیونکہ یہ معاویہ بے حد ضروری ہے!

سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ معاملہ ہے اور حضرت معاویہؓ کے اسم مبارک کو یہاں لکھنے کا کیا موقع تھا۔ خواجہ صاحب تو حضرت امیر معاویہؓ سے بہت ہی ناراض ہیں۔ پھر یہ اُن کا نام کیوں موقع بے موقع نکلتا رہتا ہے؟ اس جگہ حضرت علیؓ کا نام آجاتا تو حب علی کے سلسلے میں کچھ زیادہ قابل تعجب نہیں تھا۔ اگر کاتب صاحب نے تعرف فرمایا تھا تو انہیں لکھنا چاہئے تھا۔ یہ بغض معاویہؓ بے حد ضروری ہے۔

میں اس اجمالی نظر پر اکتفا کرتا ہوں۔ آیندہ اور کچھ لکھا جائیگا۔ نیز سلطان المشائخ کے حالات مندرجہ منادی (۲۰ جولائی ۳۸ء) میں جو قصداً یا سہواً غلطیاں کی ہیں اُن کو بھی بیان کیا جائیگا۔ آخر میں اتنا اور عرض کردوں کہ وہ قرآن و حدیث تو کیا خود مشائخ چشت مثلاً حضرت نظام الدین اولیا رح اور ان کے بندگوں کے طرز عمل سے مزامیر کی حلت قیامت تک ثابت نہیں فرما سکتے۔ حضرت سلطان المشائخ رح نے مزامیر نہیں سنا اور وہ اس کو نامشروع فرمایا کرتے اور اپنے مریدوں کو بھی اس سے سختی کے ساتھ روکتے تھے۔ اگر اُن کی متابعت کا دعویٰ ہے تو اُن کا طرز عمل اختیار کیا جائے تاکہ ثابت ہو کر اُن کی سچی محبت دل میں موجود ہے۔ کسی کو تصوف کا دشمن کہہ دینے سے اپنی تصوف دوستی ثابت نہیں ہوسکتی۔ کسی شاعر نے سچ کہا ہے ؎

لو کان حبک صادقاً لاطعتہ
ان المحب لمن یحب مطیع

انجمن اسلامیہ خان پور کا سالانہ جلسہ

برادران اسلام کی خدمت میں التماس ہے کہ انجمن تبلیغ الاسلام خان پور متصل کیریاں ضلع ہوشیارپور پنجاب کا چھبیواں سالانہ جلسہ ۴۔ ۵۔ ۶ مارچ ۱۹۳۹ء کو مقرر ہوا ہے۔ حضرت مولانا ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالہ اور مولوی نور حسین صاحب گھرجاکھی نیز مولوی احمد الدین صاحب گکھڑوی اور دیگر علماء کرام تشریف آوری کے وعدے فرماچکے ہیں۔ شائقین توحید سنت موقع غنیمت خیال کر کے تشریف لاکر مواعظ حسنہ سے مستفید ہوں۔ **نوٹ:-** سامان سردی مختصر ہمراہ لیتے آویں۔ بہالندھر سے سٹیشن خوشپور کا ٹکٹ خریدیں۔ طعام، قیام بذمہ انجمن ہوگا۔

(احقر خادم الدین۔ عبدالغنی ناظم انجمن مذکور)

مقدمہ شرقپور

پنجاب میں ایک قصبہ شرقپور ہے۔ جہاں ایک مسجد کا مقدمہ ہے بناء مقدمہ یہ ہے کہ مسجد کی دیوار پر یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ لکھا تھا۔ اسے ایک شخص نے مٹادیا۔ اس پر توہین مسجد اور دل آزاری نمازیاں کا مقدمہ قائم ہوا۔ ملزم کا بیان ہے کہ یہ جملہ قرآن، حدیث بلکہ کتب فقہ میں بھی نہیں ہے اس لئے قابل محو ہے۔ عدالت نے ملزم پر فرد جرم لگادیا ہے صفائی میں سرکردہ علماء احناف لکھائے گئے ہیں۔ ناظرین کرام دعاء خیر سے فرمایں اہل توحید کی اعانت کریں۔ ان اجرہم

فتاویٰ

کیا اہل حدیث امام کے پیچھے نماز جائز ہے؟

اہل بدعت یہ مشہور کیا کرتے ہیں کہ حنفی علماء کا متفقہ فتویٰ ہے کہ جماعت اہل حدیث کا کوئی فرد نماز پڑھائے تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ بلکہ بس چلے تو اہل حدیث کو مسجد سے نکال دینا چاہیئے۔

ایسی باتیں مشہور کر کے اہل اسلام میں تفرقہ اندازی کیا کرتے ہیں اور جہلاء یہ سُن کر ان کے دام میں پھنس جاتے ہیں کہ تمام حنفی علماء کا یہ فتویٰ ہے۔ ہمارے ایک نامہ نگار نے قلمی استفتاء بھیجا ہے جس پر مولانا کفایت اللہ صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند دہلی اور سید سلیمان صاحب ندوی کے دستخط ثبت ہیں ہمارے بھائی کی درخواست ہے کہ اسکو بغرض افادہ عوام اخبار میں شائع کیا جائے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مفتی صاحب کے الفاظ میں بجنسہ درج کئے جاتے ہیں:-

(۱) اہل حدیث کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

(۲) ان کے ہاں بچوں کی شادی بیاہ جائز ہے یا نہیں

(۳) ان سے سلام کلام درست ہے یا نہیں؟

(۴) ان کو نماز جماعت سے نکال دینا جائز ہے یا نہیں

(۵) اہل حدیث کو مارنا اور نماز سے روکنا کیسا ہے؟

(۶) آمین بلند آواز سے اور رفعیدین کا کیا حکم ہے؟

(۷) اہل حدیث ہمارے ساتھ اور ہم ان کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۸) ہماری حنفیوں کی صف میں کھڑا ہو کر کوئی شخص اونچی آواز سے آمین کہے تو ہمارے لئے موجب فساد نماز یا کراہیت نماز کا سبب ہے یا نہیں؟

(سائل غالباً حنفی ہے) (۳، داخل غریب فنڈ)

الجواب

(۱) درست ہے۔

(۲) درست ہے۔

(۳) درست ہے۔

(۴) نماز یا جماعت سے روکنا جائز نہیں۔

(۵) گناہ ہے اور سخت گناہ ہے۔

(۶) آمین بالجہر اور رفعیدین اگرچہ حنفیہ کے نزدیک مسنون نہیں ورنہ وہ ترک نہ کرتے۔ تاہم ان افعال کو بنظر حقارت دیکھنا درست نہیں۔ کیونکہ بہت سے صحابہ وتابعین اور آئمہ مجتہدین ان کو سنت سمجھتے ہیں

(۷) دونوں ایک دوسرے کے ساتھ اور ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔

(۸) کسی کا حنفیوں کی جماعت میں شریک ہو کر آمین بالجہر کہنا حنفیوں کی نماز کے لئے نہ موجب فساد ہے نہ موجب کراہت نماز۔

(محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ۔ دہلی)

یہ جوابات سب صحیح ہیں۔ (سید سلیمان ندوی)

مفتی | نیز قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی مالابدہ میں رفعیدین کی بابت لکھتے ہیں کہ:۔

اکثر فقہاء ومحدثین اثبات آں مے کنند۔

اور مولوی عبد المومن صاحب دیوبندی مرحوم مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی کے شاگرد تھے۔ انکی روایت تھی کہ مولانا مرحوم رفع یدین کیا کرتے تھے۔ مولوی عبد الحق صاحب ملتانی، مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی مرحوم کے شاگرد ہیں۔ ان کی روایت ہے کہ میں نے شاہ صاحب کو رفعیدین کرتے دیکھا۔ اسیطرح شاہ صاحب کے اور شاگردوں سے بھی سننے میں آیا کہ فرمایا کرتے تھے۔ "رفع یدین عمر میں کبھی کر لینا چاہئے ایسا نہ ہو کہ اس سنت کے متعلق سوال ہو"

باقی جوابات درست ہیں۔

مستفتی صاحبان | قواعد استفتا کی پابندی کیا کریں۔ جو کئی دفعہ شائع کئے گئے ہیں۔ (مفتی)

س ۸۸} جنازہ میں قرأت جہر واخفا دونوں طرح جائز ہے یا نہیں۔ جن وقتوں میں فرضی نماز کی قرأت خفی ہے جنازہ کی نماز میں کیسی ہے؟ (سردار محمد)

ج ۸۸} نماز جنازہ میں جتنا قرآن پڑھا جائے (سورہ فاتحہ وغیرہ) آہستہ وبلند، ہر دو طریق سے جائز ہے۔ حضرت ابن عباس رضؓ نے ایک جنازہ پڑھایا اور سورہ فاتحہ اور سورۃ بلند آواز سے پڑھی۔ بعد فراغت فرمایا سنت وحق۔ یہ طریق سنت اور صحیح ہے (ابوداؤد۔ نسائی)

س ۸۹} نماز جنازہ کے وضو سے نماز فرض ادا کر سکتے ہیں یا نئے وضو کی ضرورت ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۸۹} نماز جنازہ کے وضو سے نماز فرض جائز ہے

س ۹۰} دو میتوں کا (ایک عورت ہو ایک لڑکا) آگے پیچھے رکھ کر اکٹھا جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا ہر ایک میت کا علیٰحدہ پڑھا جائے۔ نیز ایک ہی قبر میں دو لحدیں نکال کر دو میت دائیں بائیں دفن کرنا ثابت ہے؟

ج ۹۰} جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء بدر کا اکٹھا جنازہ پڑھایا تھا اور اکٹھے دفن کئے تھے

س ۹۱} اہل میت کے گھر جا کر دعا کیسے مانگے مروجہ فاتحہ تو بدعت معلوم ہوتی ہے۔ البتہ ہاتھ اٹھا کر قرآنی دعا ربنا اغفر لنا ولاخواننا الخ یا حدیث کی دعا اللھم اغفر لحینا ومیتنا وغیرہ پڑھے تو کیسی ہے۔ جبکہ دعا نہ مانگنے پر سخت ناراضگی ونفرت پیدا ہوتی ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۹۱} معلوم ہوتا ہے کہ سائل بڑا ہشیار ہے جو مفتی کو تلقین کرتا ہے جو آداب سوال کے خلاف ہے۔ سائل مطلع رہیں کہ مفتی کو تلقین مت کیا کریں سوال پوچھا کریں۔ سنت طریق یہی ہے کہ پہلے اہل میت کو تسلی دے کیونکہ تعزیت کے معنی یہی ہیں۔ اسی ضمن میں میت کیلئے بخشش مانگے تو منع نہیں۔ ہاتھ اٹھائے یا نہ دونوں طرح جائز ہے۔ البتہ یہ جو رواج ہے کہ اہل میت کی تعزیت نہیں کرتے، اس کا قطعی دور نہیں کرتے، آتے ہی کہدیتے ہیں فاتحہ پڑھو یہ خلاف سنت ہے۔

[illegible] (۹۲)

یَخْسِرُوْنَ۔ یعنی ماپ تول میں دو قسم کے پیمانے رکھنے والوں کے لئے افسوس ہے۔

اس وقت میرے مخاطب مولانا اسلم جیراجپوری ہوتے تو میں ان کی خدمت میں ایک شعر پیش کرتا کیونکہ وہ شعر مذاق ہیں اور آپ کی نسبت مجھے علم نہیں۔ ؎

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

مختصر یہ ہے کہ ہم قرآن و حدیث کے احکام کو جانچنے کیلئے اصول منطقیہ کو ملحوظ رکھا کرتے ہیں۔ احکام رسالت کو جو احادیث کی صورت میں ہمارے سامنے آتے ہیں ہم قضیہ مشروطہ عامہ سمجھتے ہیں جس میں ذات اور صفت علیحدہ نظر آتی ہے۔ آپ کو تکلیف نہ ہو تو حافظ صاحب جیراجپوری سے پوچھ لیجئے کہ قضیہ ضروریہ مطلقہ اور مشروطہ عامہ میں فرق ہوتا ہے یا نہیں۔ ہم حدیثی احکام کو مشروطہ عامہ جانتے ہیں ضروریہ مطلقہ نہیں جانتے اس لئے ہم پر یہ سوال کرنا جو آپ نے کیا ہے کہ

حدیثوں میں ذاتی حیثیت اور منصب رسالت میں امتیاز کرنا ضروری ہے؟

اور اس کو ایک مشکل کام آپ نے بتایا۔ ہم آپ کا شکریہ ادا کرکے اطلاع دیتے ہیں کہ محدثین کرام پہلے ہی سے ایسا کرتے چلے آئے ہیں اور آج بھی خدا کے فضل سے ان کی روش کو جاننے والے موجود ہیں۔ اگر کوئی نہ جانے تو اس کا قصور۔ اس کے ذمہ دار محدثین نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ ؎

عشق کی راہ کٹھن کوئی ہم سے پوچھے
خضر کیا جانے غریب اگلے زمانے والا
کیسا

آخر میں ہم چوہدری صاحب کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ وہ ازراہ مہربانی ایسی احادیث کی فہرست شائع کر دیں جو ان کے نزدیک ذات اور منصب رسالت کے لحاظ سے مشتبہ ہوں تاکہ ہم ان کی نسبت اپنے معروضات پیش کریں۔ ؎

مٹا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکے نہ ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

تتمہ | چوہدری صاحب کے مضمون کا ذکر ختم ہو چکا مگر اخیر میں آپ نے ایک بات ایسی کہہ دی ہے جسکو پڑھنے سے ہمیں بھی اُن کے حال پر رحم آیا۔ لیکن اگر وہ زیادہ نہیں صرف اہل حدیث کے امام المتاخرین مولانا اسماعیل شہیدؒ کی سوانحعمری دیکھ لیتے تو اتنے خائف نہ ہوتے جتنے کہ ہوئے۔ آپ لکھتے ہیں:-

"لیکن سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ ان حضرات کی خدمت میں جب کبھی ایسی بات پیش کیجئے۔ وہ عوام کے جذبات کو فوراً یہ کہہ کر مشتعل کر دیتے ہیں کہ لو بھئی! دیکھو یہ کہتا ہے کہ (نعوذ باللہ) سب صحابہؓ جھوٹے تھے۔ اور رسول اللہ کی سب باتیں (معاذ اللہ) رطب و یابس ہیں۔ توبہ توبہ استغفر اللہ! اتنا کہہ کر وہ خوش ہو جاتے ہیں کہ بس اب خدائی فوج اس ملحد و زندیق کو زندہ نہ چھوڑیگی۔ لیکن وہ یقین مانیں کہ ان ملاحدہ و زنادقہ کے استیصال کے بعد بھی قرآن زندہ رہیگا اور ہر اس چیز کو مٹا کر چھوڑیگا جو اسکے خلاف پڑیگی۔ خواہ اسے آپ آئمہ سلف کی طرف منسوب کر دیجئے خواہ خود نبی اکرم کی ذات مقدس کی طرف اور اس کے بعد یا تو قرآن باقی رہیگا یا عمل متواتر (اسوہ حسنہ) جو یقینی دین ہے۔ لہٰذا ڈرنا چاہئے اس وقت سے جب یہ پوچھا جائیگا کہ کیا تمہارے پاس میزان کے یہ دو پلڑے موجود نہ تھے کہ تم حق و باطل کی تمیز کر سکتے۔"

(ترجمان القرآن ص ۱۳۲/۲۴)

اہلحدیث | چوہدری صاحب! آپ ایسے ملحد گروں اور کافر سازوں سے کیوں ڈرتے ہیں؟ سنئے۔ آپ کو جب ایسے لوگ ملحد، زندیق کہیں تو آپ مولانا حالی مرحوم کا یہ شعر سنا دیا کریں ؎

اب تو تکفیر سے ڈرتا نہیں ما عنطا حالی
پہلے کہہ دیتے تو لے دے کے منایا جاتا

مگر اس کا یہ نتیجہ نہ ہونا چاہئے کہ آپ خواہ مخواہ ملحدین کی تائید کرنے بیٹھ جائیں۔ نہیں بلکہ آپ الحاد و زندقہ سے دور رہیں۔ جیسا کہ میرا گمان ہے کہ آپ دور ہیں۔ تو پھر کسی کا آپ کو ملحد و زندیق کہنا اس آیت کی ذیل میں آ جائیگا:-

وَيَقُولُ الْكَافِرُ ... لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ

بس آپ قرآن اور اسوہ حسنہ پر عمل کرتے جائیں اور اس منظاہرے کا خوف رکھیں جو ظالموں کے فعل کا قرآن مجید میں بتایا گیا ہے:-

يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ
يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا

اس کا مطلب شیخ سعدیؒ نے اپنے شعر میں یوں بتایا ہے ؎

محال است سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پے مصطفےٰ

چوہدری صاحب! میں آپ کے اوقات گرامی کا لحاظ کرکے اسی پر بس کرتا ہوں۔ ورنہ
باتو ماجرا ہا داشتیم

نوٹ | آئندہ نمبر میں فاضل ایڈیٹر ترجمان کے مقولے پر توجہ کی جائے گی۔ انشاء اللہ!

جمع القرآن والحدیث } مصنفہ مولانا ابو القاسم صاحب سیف بنارسی۔
قرآن مجید اور احادیث شریف کی حفاظت، ان کی کتابت اور جمع و ترتیب کے بارے میں لکھی گئی ہے۔ معترضین کے اعتراضات کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ کتابت۔ طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶ر

اتباع الرسول } مولوی احمد الدین صاحب امرتسری اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے مابین حجیت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا جس میں مولانا ثناء اللہ نے ثابت کیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع الرسول راہ ہدایت ہے۔ قیمت ۴ر۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

(۲۹۲)

ملکی مطلع

انڈین نیشنل کانگرس اور اس سے تقاضا

آج کل ہندوستان خصوصاً پنجاب میں یہ بحث بڑی طویل الذیل ہو رہی ہے کہ نیشنل کانگرس میں مسلمانوں کو شریک نہیں ہونا چاہئے کیونکہ وہ ہندوؤں کی جماعت ہے۔ اس کے ثبوت میں کہا جاتا ہے کہ کانگرس اور اسکے حامی مسلمانوں کے مطالبات منظور نہیں کرتے۔ اُدھر کانگرس کہتی ہے کہ ہندوستانی بن جاؤ اور ہندوستانی قومیت کو قوت دو۔
بالفاظ دیگر کانگرس مسلمانوں کے کسی کام میں مدد نہیں دیتی۔ چنانچہ اس نے مسجد شہید گنج لاہور کی بابت کوئی آواز نہیں اٹھائی۔ اسی طرح ہندو سبھا کے جو شیلے ارکان بھی کانگرس سے خفا ہیں۔ وہ یہاں تک کہتے ہیں کہ کانگرس ہندوؤں کی نمائندہ جماعت نہیں ہے۔
ہم حیران ہیں کہ کانگرس کی حقیقت سمجھنے میں ان لوگوں کو کیوں اتنی غلطی لگتی ہے۔ کانگرس نے اپنے نام ہی میں اپنی حقیقت مضمر رکھی ہے۔ چنانچہ اس کا نام ہی انڈین نیشنل کانگرس ہے۔ جس کے معنی ہندوستانی قومیت کی جمعیتہ کے ہیں۔ یہ مخالفت کانگرس کی تاریخ میں کوئی نئی نہیں۔ سب سے پہلے سر سید احمد خان مرحوم نے اس کی مخالفت میں آواز اٹھائی تھی۔ انکی وجوہات بھی یہی تھیں کہ یہ تحریک مسلمانوں کے حق میں مفید نہیں ہوگی کیونکہ ملک میں غیر مسلموں کی اکثریت ہے۔ اسلئے وہ اکثریت مسلمانوں کے حقوق کی محافظ نہیں ہو سکتی۔ مگر زمانے کی گردش کسی کے اختیار میں نہیں۔ سر سید کے زمانے میں آج کے حالات معلوم نہ تھے کہ ہر صوبہ اپنے اندر آزادی رکھتا ہے۔ ہندوستان کے متعدد صوبوں میں صوبہ سرحد کو جو اسلامی اکثریت حاصل ہے وہ کسی اور صوبہ کو نہیں۔ لطف یہ ہے کہ اس صوبے میں بھی کانگرس کی حکومت قائم ہو گئی ہے۔ اس کے بعد پنجاب کا صوبہ ہے۔ جس میں فی الجملہ اسلامی اکثریت ہے اس میں کانگرسی حکومت تو نہیں مگر خود مسلمان چاہتے ہیں کہ یہاں بھی کانگرسی حکومت قائم ہو جائے۔ پھر کانگرس کا گلہ کس منہ سے کیا جاتا ہے۔ ہم سے پوچھا جائے تو ہم خدا لگتی کہنے سے نہیں رُک سکتے کہ کانگرس پر تسلّو نہیں ہزار اعتراض ہوں اور وہ سب کے سب صحیح بھی ہوں۔ لیکن یہ اعتراض بالکل بے جا ہے کہ وہ مسلمانوں کے مقاصد سے ہمدردی نہیں رکھتی۔ کانگرس اپنے نام کے ماتحت کام کرتی ہے جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں۔ اس کا نام ہی اس کے موضوع کو ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے یعنی ہندوستانی قوم کی نمائندہ جماعت۔ منطقی اصطلاح میں ایک ماہیت نوعیہ متقررہ ہوتی ہے جس کی نظر میں کل اصناف سفلی یکساں ہوتے ہیں۔ کسی صنف کی طرف اس کی خاص نظر نہیں ہوتی۔ یہ ممکن ہے کہ باپ کو اپنے چند بیٹوں میں سے کسی خاص بیٹے سے زیادہ الفت ہو مگر ماہیت نوعیہ کو کسی خاص صنف سے خاص تعلق نہیں ہوتا۔ ایسا ہونا اس کی نوعیت کے خلاف ہے۔ اسی لئے کانگرس نے نہ قضیہ مسجد شہید گنج میں دخل دیا نہ بوچڑ خانہ لاہور کے معاملہ میں۔ کیونکہ ایسا کرنا اس کی شان نوعیت کے خلاف تھا۔ ہندو مہا سبھا کا یہ کہنا کہ کانگرس ہندوؤں کی نمایندہ جماعت نہیں ہے۔ بلحاظ خصوصیت کے صحیح ہے اسی طرح مسلمانوں کا یہ کہنا کہ کانگرس ہمارے مطالبات مخصوصہ نہیں مانتی یہ بھی صحیح ہے مگر ان دونو فریق کے کہنے سے کانگرس پر الزام قائم نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اپنے نوعی منصب پر قائم ہے اصل یہ ہے کہ کسی فرد یا سوسائٹی پر اعتراض کرنے سے پہلے اس کی حقیقت شناسی ضروری ہے۔ بغیر اس کے اعتراض کرنا معترض کا اپنی ناواقفیت کا ثبوت دینا ہے۔ مقام حیرت ہے کہ مسلمانوں میں اتنا تفرق و اتصال کیوں پیدا ہو گیا کہ ایک گروہ کانگرس کو مسلم قومیت کے خلاف سمجھتا ہے دوسرا اسکو ملک کی حکومت کے لئے دعوت دیتا ہے ؎

این چہ شوریست کہ در دور قمر مے بینم

یونینسٹ پارٹی پنجاب پر حملہ

جن دنوں نئی ریفارم سکیم پاس ہوئی تھی سر فضل حسین متوفی کی دوربین نظر نے بھانپ لیا تھا کہ پنجاب میں باوجود مسلم اکثریت کے بوجہ اختلاف و تفرق مسلم وزارت قائم نہیں ہو سکے گی۔ اس لئے انہوں نے ایک پارٹی قائم کی جس کا نام یونینسٹ یا اتحاد پارٹی رکھا جس میں اکثریت گو مسلمانوں کی ہے مگر بعض ممبر غیر مسلم بھی ہیں۔ چونکہ یہ پارٹی پنجاب اسمبلی میں اکثریت رکھتی ہے اس لئے وزارت عظمیٰ اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اس پارٹی کا لیڈر سر سکندر حیات خان وزیر اعظم ہے۔
یہاں تک تو اس پارٹی کی ہیئۃ ترکیبیہ کا ذکر ہے اس سے آگے اس پر جو کچھ لے دے ہو رہی ہے وہ بالکل اسی کے مشابہ ہے جو کانگرس پر ہو رہی ہے
تفصیل اس کی یہ ہے کہ سر سکندر حیات خان لکھنؤ کے جلسہ مسلم لیگ میں شریک ہوئے۔ اس جلسہ میں یہ رزولیوشن پاس کیا گیا کہ مسجد شہید گنج کا حاصل کرنا مسلم لیگ کے مقاصد میں داخل ہے۔
بس پھر کیا تھا مخالفوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ شور مچا دیا کہ وزیر اعظم مسجد شہید گنج دلوا دیں۔ کیونکہ وہ مسلم لیگ میں داخل ہو کر اس تجویز کو مان آئے ہیں، پنجاب میں ان کی گورنمنٹ ہے ان کا اختیار ہے۔
حکومت اتحادیہ سے گو ہمیں بھی شکایات ہیں لیکن انصاف یہ ہے کہ یہ مطالبہ سر موصوف سے کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سر موصوف مسلم لیگ میں بحیثیت مسلمان ہونے کے داخل ہوئے ہیں نہ بحیثیت

متفرقات

ہمدردان اہلحدیث | کو چاہئے کہ اس کی توسیع اشاعت میں کماحقہ کوشش کرتے رہیں۔ اس سے دو فوائد حاصل ہونگے۔ اول اخبار کی ترقی۔ دوم توحید و سنت کی آواز سے جو مسلمان ہنوز بے خبر ہیں وہ کلمہ حقہ سے مستفیض ہوتے رہیں گے۔

مگر یاد رہے | نیا خریدار بناتے وقت اس سے قیمت ہی وصول کر کے منی آرڈر کر دیا کریں۔ وی پی میں دو نقصان ہیں۔ (۱) وی پی کے آنے جانے سے خریدار صاحب کو علاوہ محصول ڈاک کی زیادتی کے اخبار بہت تاخیر سے ملتا ہے۔ دوم وی پی کی واپسی سے طرفین کو نقصان ہوتا ہے۔

چنانچہ گذشتہ ماہ | چند واقعات ایسے ہی پیش آئے

بہتر صورت | یہی ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر ہی بھجوا دیا کریں۔

پیغام حق | مولوی سید محمد شاہ صاحب ایم اے کے زیر ادارت ماہوار شائع ہوتا ہے جس میں اسلامی، سیاسی، تمدنی، تبلیغی مضامین ہوتے ہیں سائز ۲۰×۲۶ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت سالانہ سے۔ فی پرچہ ۴ر ملنے کا پتہ:۔ منیجر پیغام حق۔ دار السلام جمال پور۔ نزد پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور۔

شاہی جنتری باتصویر | حکیم سید محمد ہاشم علی شاہ صاحب جیلانی لاہوری نے حسب دستور سابق شاہی جنتری ۱۹۳۸ء شائع کی ہے۔ دیگر مضامین مفیدہ کے علاوہ اکثر مضامین مناقب و فضائل اہل بیت میں ہیں۔ تصاویر تمام شیعہ حضرات کی ہیں۔ قیمت ۶ر۔

منیجر کتب خانہ شاہی جنتری۔ فیض باغ لاہور

مولوی محمد یوسف | بن مہر دین محمد صاحب خانپوری جہاں ہوں پتہ ذیل پر اطلاع دیں:۔ مولوی محمد اسلم صاحب رحمانی۔ خان پور ڈاک خانہ کیریاں۔ ضلع ہوشیارپور

مدرسہ قیومیہ عربیہ کا افتتاح | جناب حاجی محمد صالح صاحب کنٹریکٹر ماستی ضلع کولار نے علوم دینیہ کی ضرورت کو محسوس فرماتے ہوئے کتاب و سنت کی اشاعت کے لئے بذاتہ مدرسہ قیومیہ عربیہ کا افتتاح ۱۸۔ جنوری ۱۹۳۶ء کو فرمایا۔ حاجی مرزا عبد العزیز صاحب پٹیل کی زیر صدارت تبلیغی جلسہ بھی ہوا۔ جس میں مولانا سید اسمٰعیل صاحب رائدرگ۔ مولوی عبد العظیم صاحب مدراسی، مولوی عبد الرحیم صاحب آف وانمباڑی نے شرکت فرما کر اپنے مواعظ حسنہ سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ ناظرین مدرسہ مذکور کی بقا کے لئے صدق دل سے دعا فرمائیں۔ راقم:۔ ایم عبد الجبار کنٹریکٹر، ناظم مدرسہ ماستی ضلع کولار۔ (۸ر داخل اشاعت فنڈ)

اطلاع | انجمن تبلیغ الاسلام خان پور متصل کیریاں ضلع ہوشیارپور کی طرف سے مولوی عبد الجبار صاحب سید محبوب علی شاہ صاحب بغرض حصول امداد برائے یتیم خانہ اور مدرسہ عربیہ انجمن مذکور حاضر ہو رہے ہیں امید ہے کہ آپ حضرات اس مستحق امداد درسگاہ کی امداد سے دریغ نہ فرما کر ثواب دارین حاصل کرینگے۔

خادم المسلمین:۔ احقر عبد الغنی مہتمم انجمن تبلیغ الاسلام۔ خان پور

انجمن حمایت اسلام لاہور | ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ اپریل ۱۹۳۶ء کو اپنا جشن طلائی منعقد کر رہی ہے۔ انجمن کی طرف سے تمام زعمائے ملت و مقررین اور شعراء کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس جشن میں شریک ہو کر نہ صرف اس کی رونق کو دوبالا کریں۔ بلکہ جس موضوع یا عنوان پر وہ تقریر فرمانا چاہیں یا مضمون یا نظم لکھنا چاہیں اس سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ پروگرام مرتب کرتے وقت انہیں مناسب وقت دیا جا سکے۔

(میر رحمت اللہ ہمایوں۔ سکرٹری جوبلی کمیٹی انجمن حمایت اسلام لاہور)

جمعیتہ تبلیغ الاسلام مرکزی انبالہ | کے سکرٹری صاحب درخواست کرتے ہیں کہ معاونین تبلیغ بموقع عید قربان جمعیتہ مذکورہ کو بھی یاد رکھیں۔

پتہ:۔ سید غلام بھیک نیرنگ از انبالہ شہر

شمع توحید

کی اشاعت کے لئے ۲۵۔ جنوری سے ۵۔ فروری ۱۹۳۶ء تک مندرجہ ذیل حضرات نے رقوم ارسال کیں۔ دیگر شائقین توحید و سنت بھی اس کار خیر میں حصہ لیں تاکہ رسالہ ہذا بکثرت چھپوا کر ہر مسلمان کو پہنچایا جاوے۔

سابقہ　　　۲۲۱ روپیہ ۸ / ۱۲

از محمد حسین تاج محمد سوہنڈ ضلع جالندھر　　　۱ / ۸

از میاں جی مولا بخش عہ۔ نظام دین کشمیری عہ (سوہنڈ)　　　۱ / ۸

مولوی محمد عثمان صاحب ٹیٹا گڈھ　　　۸

معرفت قاری احمد سعید صاحب مدن پورہ بنارس ۔ جمع کردہ از اصحاب بنارس　　　۱۱ / ۱۴

از جماعت اہل حدیث بانسی ضلع بستی معرفت مولوی عبد الحق صاحب ۸۔ بابو عبد الغنی صاحب کھیوڑہ عہ۔ مولوی احمد صاحب ناظم مدرسہ دار الحدیث مدینہ منورہ ۵۔ مولوی کریم بخش صاحب امرتسر ۲۔ میاں دین محمد صاحب ٹائلز مرچنٹ امرتسر ۶۔ عبد الجبار صاحب کنٹریکٹر ماستی ضلع کولار ۲

کل میزان　　　۰۰-۱۵-۲۸۵ روپیہ

مقدمہ فنڈ | میں از مستری عمر الدین صاحب کوٹلی لوہاراں ۸۔ جماعت اہل حدیث بانسی ضلع بستی ۲۔ بابو عبد الغنی صاحب کھیوڑہ ۸۔ جناب علی شیر صاحب سردار کمار ہٹی ۲۴ پرگنہ ۸

میزان　۰۰-۸-۱۵۳ روپیہ۔ جن میں سے مبلغ ۸۰ روپیہ ہنوز موجود ہیں۔ (پلم ۵) (محاسب فنڈ مذکور)

یاد رفتگان | میرے والد محترم محمد یوسف صاحب ۲۴ کو انتقال کر گئے۔ مرحوم پکے موحد اور متبع سنت تھے۔ راقم عبد الحفیظ کوٹانی ضلع کرنال (۲) حاجی عبد الرزاق صاحب سوداگر مدن پورہ بنارس بعارضہ تنفس کلکتہ میں انتقال فرما گئے۔ مرحوم بڑے موحد دیندار بزرگ تھے۔ قاری احمد سعید (۳) میرے والد ۹۰ سال بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ (عبد الرحمن مرحپور ضلع جالندھر (راقم) خاکسار کے خسر جناب حاجی میران صاحب سو سال سے زیادہ عمر پا کر وفات پا گئے (مولوی گلزار احمد مدرس مدرسہ شاہزاد پور ضلع مالدہ)

بھول نہ کرو!

امرت دھارا آزمائش سے گذر چکی ہے؟

کبھی ایسا شخص نہیں جو یہ نہ کہتا ہو کہ امرت دھارا ہمیشہ پاس رکھنی چاہئے کہ آپ گھر میں رہیں یا سفر میں امرت دھارا جگہ ضرورت رہیگی۔ کوئی تکلیف ہو جاوے فوراً کھاؤ یا لگاؤ یہ بہت سے خرچ تکلیف اور تشویش سے بچا رکھیگی مگر خوب

دو نقلوں سے بچو! یہ آپ کو وقت پر اکثر دھوکہ بھی دیسکتی ہیں اور جو امرت دھارا کی ایک خوراک کام دیگی سب بھی کام نہیں کی۔ ملک کی دولت امرت دھارا نے ہمیشہ نام پایا ہے اور اس کی قدر برابر قائم ہے۔ ایک سردار

سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ

دنیا میں کسی چیز پر زمانہ کی ہوا کا اثر نہیں ہوا تو صرف امرت دھارا اور آپکی ذات ہے

قیمت فی شیشی سالم دو روپیہ آٹھ آنہ ۔/۸/۲ ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ ۔/۴/۱ ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ ۔/۸/

خط و کتابت و تار کا پتہ: المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

۱۲

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بینظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرت سر

پندرہ روزہ علمی رسالہ

انوار رسالت

۴

مفت

صرف چھ آنہ کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک بھیج کر سال بھر مفت پڑھئے

نوٹ: یہ رعائت صرف ایک ماہ کے لئے ہے۔

پتہ:۔ مینیجر رسالہ انوار رسالت سرائے عالمگیر ضلع گجرات

بے کار نہ بیٹھو

دو روپے آٹھ آنے نقد بھیج کر

نمونیا چیچک کی اکسیر دوا

سے بچوں کا علاج کیجئے۔ اس ملتی دوا نے بفضلہ صدہا مریضوں کو چیچک اور نمونیا سے بچا لیا۔

بچوں کا پیکٹ قیمت چار آنے علاوہ محصول ڈاک۔ جواب کے لئے ٹکٹ بھیجئے اور پتہ صاف لکھئے۔

مینیجر اکسیری دواخانہ شاہجہانپور۔ ضلع میرٹھ

۲۴

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا۔ جب آپ نمونہ استعمال فرمائیگے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات۔ اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ متواتر پچیس سال سے قدر دانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری، تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں، اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔

امراض ذیل میں ضرور استعمال فرماکر دیکھئے:۔

نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ روہے (ککرے)، ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اس کے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک

منگوانے کا پتہ:۔ مینیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

(۲۹۷)

تندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ ۱۲/۔ محصول ڈاک ۴/

نمونہ منگوانے کا پتہ:

مینیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

مفت۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوالیں۔

وزیر اعظم ہونے کے نہ بحیثیت اتحاد پارٹی کے لیڈر ہونے کے۔ اگر ان میں پہلی حیثیت ہوتی تو وہ اپنی پارٹی سے اجازت اور اختیار لے کر جاتے۔ حالانکہ آیا نہیں ہوا۔ کسی مسلمان افسر کا بحیثیت مسلم ہونے کے حق ہے کہ وہ مثل دیگر افراد امت مسلمہ کے مسجد شہید گنج ہو یا کوئی اور اس کی بازیابی کے لئے کوشش کرے لیکن تن من دھن سے مدد دے۔ لیکن بحیثیت وزیر اعظم اور لیڈر ہونے کے اس پارٹی کے خلاف نہیں کر سکتا جب تک اس سے جدا نہ ہو جائے۔

پس لاہور کے جلسوں میں سر سکندر حیات خان وزیر اعظم کی شکایت کرنا منطقی اصول کے خلاف قضیہ دائمہ مطلقہ کو مشروطہ عامہ کے معنی میں لینا ہے۔ جو سراسر غلط ہے۔ اس کی مزید مثال یہ ہے کہ کسی مسلمان مجسٹریٹ کے سامنے مقدمہ گاؤکشی پیش ہو۔ جس میں قانون کی خلاف ورزی کی گئی ہو۔ وہ مجسٹریٹ بحیثیت مسلمان ہونے کے اس مقدمے میں جو رائے رکھتا ہے اس کے ماتحت فیصلہ نہیں کر سکتا۔ ٹھیک اسیطرح سر سکندر حیات خان ہو یا کوئی اور بحیثیت مسلمان ہونے کے جو رائے رکھتا ہے، بحیثیت وزارت اور قیادت جماعت مشترکہ کے اس رائے کا اظہار نہیں کر سکتا۔ اس مشکل کو یہاں چھوڑ کر ہم دوسری طرف توجہ کرتے ہیں تو ہمیں اس سے زیادہ مشکلات نظر آتی ہیں۔ جن کا مفصل ذکر آئندہ کبھی کرینگے۔

مختصر یہ ہے کہ مسجد شہید گنج کا واقعہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کا ایک تاریخی اور قومی واقعہ ہے جو دراصل قانونی سقم پر مبنی ہے۔ وہ سقم یہ ہے کہ قانون تمادی بنانے والوں نے خالق ومخلوق میں فرق نہیں کیا کیونکہ انہوں نے کسی انسان کی مملوکہ چیز پر قبضہ مخالفانہ کو وجہ ملک قرار دیا۔ لیکن غلطی یہ کی کہ خدائی مملوک کو انسانی مملوک سے ممتاز نہیں کیا یعنی اشیاء موقوفہ پر قبضہ بھی مثل قبضہ غیر موقوفہ کے موجب ملک قرار دیا۔ جو عقل اور دیانت سے بعید ہے۔ بس یہ ہے اصل بنائے غلطی۔ بڑا مرحلہ اس مقدمے میں اس جگہ کے مسجد ہونے کا تھا۔ جو عدالت جی اور عدالت عالیہ میں طے ہو گیا۔ رہا اس سے مسجد کا مفاد حاصل کرنا تو کیا عجب کہ پریوی کونسل میں اپیل کرنے سے حاصل ہو جائے۔ خدا وہ دن کرے

مسلم لیگ دہلی

کچھ دنوں سے بڑا شور تھا کہ دہلی میں مسلم لیگ کا جلسہ ہونے والا ہے۔ اس میں مسجد شہید گنج کے حصول کا طریقہ سوچا جائیگا۔ جلسہ دھوم دھام سے ہوا۔ بڑے بڑے دروازے بنائے گئے۔ بڑی نمائش کی گئی، ہزارہا روپے خرچ ہوئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسجد شہید گنج کے معاملے پر غور کرنے کے لئے ایک خاص جلسے کا انعقاد تجویز کیا گیا۔ وہ کب؟ جب عراق سے تریاق آئیگا ؎

تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑینگے پرزے
دیکھنے آئے تھے انسوس تماشہ نہ ہوا

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پھلوں کو محفوظ رکھنے کے متعلق ایک اعلیٰ نصاب جس کی میعاد سات ماہ ہوگی۔ پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور میں ۱۲ مارچ ۱۹۳۸ء سے شروع ہوگا۔ اس نصاب میں افشردہ۔ رس۔ کارڈیل۔ سرکہ۔ مربہ۔ جیلی۔ مارملیڈ تیار کرنا اور پھلوں اور سبزیوں کو ڈبوں میں بند کرنا۔ اچار ڈالنا۔ پھلوں پر چینی کا شیرہ چڑھانا وغیرہ شامل ہے۔ اسکے نصاب میں صنعت کے علمی عملی اور تجارتی پہلو بھی شامل ہونگے۔

چھ طلبا داخل کئے جائیں گے۔ داخلہ کے لئے کم سے کم قابلیت کا یہ معیار ہے کہ امیدوار علم زراعت میں بی۔ ایس۔ سی یا سائنس میں کیمسٹری لیکر بی۔ ایس سی کی ڈگری حاصل کر چکا ہو۔ داخلہ کے تعلق میں پنجاب کے امیدواروں کو ترجیح دی جائیگی۔ لیکن اگر مناسب قابلیت کے پنجابی کافی تعداد میں درخواستیں نہیں دیں گے تو غیر پنجابی امیدواروں کی درخواستوں پر غور کیا جائیگا۔ جماعت میں جو طلبا داخل کئے جائیں گے ان سے ۲۰ روپیہ ماہوار فیس لی جائیگی اور اس کے علاوہ غیر پنجابی طلباء کو اتنی رقم دینا پڑے گی۔ جو نصاب مذکور کے مصارف قیام کے متناسب حصہ کے مساوی ہو۔

جملہ درخواستیں صاحب پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور کی خدمت میں ۲۸۔ فروری ۱۹۳۸ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ (لاہور ۳۔ فروری ۱۹۳۸ء)

افغانستان میں عظیم الشان فوجی مظاہرہ

جدید آلات حرب کی مصنوعی جنگ

اخبار اتحاد مشرقی رقمطراز ہے کہ موجودہ موسم سرما ختم ہوتے ہی افغانستان کے شمالی علاقہ میں ایک عظیم الشان فوجی مظاہرہ کیا جائیگا۔ جس میں ممالک غیر کے فوجی نمائندے بھی مدعو کئے گئے ہیں اور اس وقت تک ترکی۔ ایرانی اور جرمنی نمائندوں کی شرکت کا ارادہ معلوم ہوا ہے۔ اس جنگ مصنوعی کی غرض یہ ہے کہ جو جدید آلات حرب یورپ سے خریدے گئے ہیں اُن کی مشق کی جائے اور جو افغانی نوجوان روس وجرمنی سے فن پرواز کی تعلیم حاصل کر کے آرہے ہیں اُن کو اپنا کمال دکھانے کا موقع دیا جائے۔ اگرچہ ابھی تک کوئی سرکاری اعلان نہیں ہوا ہے کہ کون کون سی فوجیں اس جنگ مصنوعی میں حصہ لیں گی۔ لیکن وزارت حربیہ سے جس قسم کے انتظامات کے احکام جاری ہوئے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ نصف لاکھ فوجیں جو جدید آلات حرب سے مسلح ہیں اس جنگ مصنوعی میں حصہ لیں گی۔ چنانچہ کوہ چرخ کے دامن میں فوج کے قیام کیلئے نکل کی جھونپڑیاں بنانے کی تجویز زیر غور ہے۔

دمشق میں شیشہ کا کارخانہ معلوم ہوا ہے کہ دمشق میں ایک بہت بڑا شیشہ کا کارخانہ کھولنے کی تجویز زیر غور ہے چنانچہ اس سلسلہ میں دمشق کی ریت کا نمونہ تحلیل وامتحان

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث“
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے..... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔
بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک
عہ۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک۔
ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ
سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات ماہ دسمبر ۳۶ء

جناب داؤد دادا صاحب مجاور پٹیالہ۔ آپکے یہاں سے
چند مرتبہ مومیائی منگایا تھا خود کے لئے اور دوسروں کیلئے
بھی۔ خدا کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ اب ہمارے استاد
حاجی محمد سلیمان صاحب کے نام ایک چھٹانک اور روانہ
فرمائیں ۔“ (۱۱۔ دسمبر ۳۶ء)

جناب حکیم منظور الحق صاحب رام پور۔ آپکے ہاں سے
کئی دفعہ مختلف احباب کو مومیائی منگوا منگوا کر دیا ہے۔
جس سے ماشاء اللہ انکو اچھا فائدہ ہوا۔ لہٰذا پھر ایک کے
لئے لکھتا ہوں۔ جناب دو اریکا جتنہ کو دو چھٹانک بہت
جلد ارسال فرمائیں ۔“ (۲۱۔ دسمبر ۳۶ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ :- حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تصنیفات مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

(کتب متعلقہ عام اہل اسلام)

تعلیم القرآن اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ چند ورقوں میں جمع کیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ قیمت ۱ر

قرآن اور دیگر کتب قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کرکے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے۔ ۱ر

اسلامی تاریخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختصر حالات بالکل آسان پیرایہ میں۔ بچوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱ر

خصائل النبی ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پرنور کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان ۱ر

حیات مسنونہ مسلمانوں کا معراج کمال یہ ہے کہ ان کی عملی زندگی سنت نبوی کے مطابق ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر رسالہ ہذا تصنیف فرمایا ہے جو اس قابل ہے کہ مخیر حضرات اور انجمن ہائے اہل حدیث اس کو عوام میں مفت تقسیم کرائیں۔ قابل دید ہے قیمت فی نسخہ ۲ر بغرض تقسیم فی سینکڑہ عہ روپے

السلام علیکم ثابت کیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ قیمت ۱ر

ہدایت الزوجین اس رسالہ میں نکاح، طلاق اور خلع وغیرہ احکام کے علاوہ بیوی کے خاوند پر اور خاوند کے بیوی پر جو حقوق ہیں مختصر طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱ر

کلمہ طیبہ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ کی تفسیر کرتے ہوئے مسئلہ توحید پر عالمانہ دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۱ر

شریعت اور طریقت اس رسالہ میں شریعت اور طریقت دونوں مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۱ر

رسوم اسلامیہ رسوم مروجہ بدعیہ کو خلاف شریعت ثابت کرکے ان کے مقابلہ پر اسلامی رسوم کا بیان ہے۔ قیمت ۱ر

الفوز العظیم قرآن مجید میں جو مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں۔ انکی حکمتوں کا بیان ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

اسلام اور برٹش لاء اس رسالہ میں سیاسیات محمدیہ کو انگریزی قوانین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور افضل ثابت کیا ہے۔ قیمت ۳ر

نوٹ :- محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا سب کتب کا۔
منگوانے کا پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ۔

پتہ :- مینیجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

(مصنف پنڈت آتمانند صاحب بٹالوی)

پنڈت جی نے ویدوں کو غیر الہامی اور رشیوں کی تصنیف ثابت کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ویدوں کے مطالعہ سے اخلاق پر برا اثر پڑتا ہے۔ گویا آریہ سماج کی تردید میں ایک بے نظیر کتاب ہے۔ قیمت بجائے ۱۲ کے ۱۰ر

ملنے کا پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

(۲۹۸)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ — یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۱۷

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے " ۔۔
عام خریداران سے " ۔۔
" " ششماہی ۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۴۔ ذی الحج ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۵۔ فروری ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (ہدیۂ تبریک) - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
مولیٰ علی رضی اللہ عنہ - - - - - ص۳
مرزا صاحب قادیانی اپنے دعوے میں فیل ص۴
کلمہ طیبہ ص۵۔ مولانا ثناء اللہ پر قاتلانہ حملہ ص۵
مولوی محمد شریف گونڈوی کا مباہلہ اور مناظرہ سے فرار ص۶
توحید باری تعالیٰ - - - - - ص۷
بشریت رسول سے شان رسول - - - ص۹
تنزیہ الٰہی ص۱۰۔ علم غیب - - ص۱۱
سائنس اور اسلام ص۱۱ سنت نبوی - ص۱۲
فتاویٰ ص۱۳ متفرقات - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ اشتہارات - ص۱۶-۲۰

ہدیۂ تبریک

(از قلم ابوالاصغر محمد عبداللہ صاحب ساقی۔ از لالہ موسیٰ)

اے علم بردار وحدت افتخار مسلماں — اے مجاہد۔ تیرا دم اسلام کی تیغ و سناں
ایک تیری خامہ فرسائی سے باطل کو گریز — ایک تیری ضرب سے لرزاں ہے قصر قادیاں
ایک انداز بیاں تیرا صلائے عام ہے — ایک جس کا کر چکا ہے اک زمانہ امتحاں
اہل سنت والجماعت کے حقیقی خیر خواہ — تیز علم عقل و نقل کے بحر بیکراں
زلزلے ہیں تیرے دم سے وادیٔ تثلیث میں — تذکرے کرتا ہے تیرے علم کے ہندوستاں
آریہ۔ چکڑالوی۔ شیعہ۔ بہائی۔ کلہم — سامنے تیرے نہیں رکھتے ہیں یارائے بیاں
قاطع بدعات ہے ہنگام گفتن تیری ذات — تیرا استدلال راہرو کو ہے منزل کا نشاں
تو وہ ہستی ہے کہ جس پر ناز ہے اسلام کو — تیرے نکتہائے دیں روشن مثال کہکشاں
اے مفسر عہد حاضر کے مبلغ زندہ باش — رحمتیں نازل کرے تجھ پر خدائے مہرباں
ساقیؔ گمنام سے ہے ہدیۂ خوش آمدید — گر قبول افتد زہے قدر و نصیب دو دشاں

اسلامی توحید۔ ماہ محرم میں جو خلاف شرع کام کئے جاتے ہیں۔ مثلاً تعزیہ۔ نوحہ۔ ماتم اور سبیلیں وغیرہ۔ ان کی قرآن اور حدیث سے تردید کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۴- ذی الحج ۱۳۵۶ھ

مولیٰ علی (رضی اللہ عنہ)

شیعہ سنی کی نزاع کا فیصلہ

بجواب اخبار شیعہ لاہور

ایک حدیث میں الفاظ مبارکہ "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" مروی ہیں۔ یعنی میں (رسول) جس کا مولیٰ ہوں علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔ یہ حدیث اپنے معنی میں بالکل واضح ہے۔ اس حدیث کا جو معنی اہل سنت کا گروہ کرتا ہے وہی معنی صحیح ہے۔ اس معنی کی شہادت قرآن مجید اور احادیث نبوی سے ملتی ہے۔ جو معنی شیعہ کرتے ہیں اس کی شہادت نہ قرآن شریف دیتا ہے نہ حدیث نبوی نہ واقعات صحیحہ۔ اس روایت کے متعلق اخبار شیعہ لاہور مورخہ ۱۶ فروری میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کے برابر بے معنی مضمون ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔

ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ جو لوگ علم مناظرہ کے قواعد نہیں جانتے وہ اس کام میں پڑنے کی تکلیف کیوں گوارا کرتے ہیں۔ سارا مضمون پڑھ جائیے نہ کہیں اس کا سر ہے نہ پیر نہ کوئی دلیل ہے نہ برہان۔ خیر جو ان سے ہو سکا انہوں نے کیا۔ بقول ؎

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

دلائل میں ایسے اقوال اور ایسی کتابیں پیش کی ہیں جو نہ شرعی سند ہیں نہ مسلمہ فریقین

سارا وقت اس بات پر خرچ کر دیا کہ اس روایت میں جو مولیٰ کا لفظ آیا ہے اسکے معنی ناصر و مددگار کے نہیں ہو سکتے۔ یعنی اس حدیث کے یہ معنی نہیں کہ میں (رسول) جس کا ناصر و مددگار ہوں علی بھی اس کا ناصر و مددگار ہے۔ اس دعوے پر سب سے بڑی دلیل یہ دی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عثمانؓ کے مددگار تھے مگر محاصرے کے زمانے میں حضرت علیؓ نے ان کی مدد نہ کی۔ (حالانکہ یہ بھی غلط ہے اور شیعہ کی معتبر روایات کے خلاف ہے) تو حدیث مذکور اس معنی میں غیر صادق ہو گئی۔ ہمیں اس سے کوئی تعرض نہ ہونا چاہئے کیونکہ حدیث میں جو مولیٰ کا لفظ آیا ہے۔ ہم اسکے معنی ناصر و مددگار نہیں کرتے۔ بلکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس لفظ کے معنی حدیث مذکور میں محبوب کے ہیں۔

اب ہمیں تلاش کرنا ہے کہ قرآن شریف میں مولیٰ کا لفظ محبوب (دوست) کے معنی میں آیا ہے کہ نہیں۔ پس غور سے سنئے۔ ارشاد ہے۔ یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی شَیْئًا (پ ۲۵ ع ۱۵)

یعنی جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آئیگا۔

اس سے ثابت ہوا کہ مولیٰ بمعنی دوست قرآن میں بھی آیا ہے۔ اب ہم حدیث کے الفاظ پر غور کرتے ہیں۔ تو اس میں بھی یہی مطلب نکلتا ہے کہ حدیث کے معنی وہی صحیح ہیں جو ہم نے بیان کئے ہیں۔ کیونکہ مذکورہ الفاظ کے بعد حدیث میں یہ الفاظ دعائیہ بھی آئے ہیں:-

اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ

یعنی اے اللہ جو علی سے محبت رکھے تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔

چنانچہ شیعہ اخبار کے مضمون مذکورہ میں ایک شعر بھی نقل ہوا ہے جو ہمارے دعوے کی تائید کرتا ہے۔ شعر یہ ہے ؎

نوید وال من والاہ از بہر محب او
وعید عاد من عاداہ آمد از پئے اعدا

یعنی حدیث مذکور میں جو وَالِ اور عَادِ کے الفاظ آئے ہیں یہ بتا رہے ہیں کہ اس حدیث میں مولیٰ کے معنی محبوب کے ہیں نہ کہ حاکم اور امیر کے۔

اب ہم حدیث کے الفاظ کو عربیت کے قاعدے سے دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ جملہ اسمیہ خبریہ ہے اور جملہ اسمیہ خبریہ کا اصل استعمال زمانہ حال میں ہوتا ہے یا زمانہ حال سے شروع ہو کر انتہا تک رہتا ہے۔ یہ اصول ذہن میں رکھ کر ہم اس حدیث کے معانی ثلاثہ پیش کرکے دکھاتے ہیں کہ کس فریق کے معنی صحیح ہیں۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) میں (رسول) جس کا دوست اور محبوب ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

(۲) میں جس کا ناصر و مددگار ہوں علی بھی اسکا ناصر و مددگار ہے

(۳) میں جس کا اعلیٰ حاکم ہوں علی بھی اس کا اعلیٰ حاکم ہے۔

دوسرے معنی کو "شیعہ" کے قابل نامہ نگار نے خود ہی رد کر دیا۔ اسی لئے ہمیں اس کی تردید کی ضرورت نہیں۔ تیسرے معنی ہمارے نزدیک صحیح نہیں۔ کیونکہ ان معنی

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۲۱۔ فروری ۱۹۳۷ء

قاتلانہ حملہ کے مقدمہ

کی تاریخ پیشی ۱۱ ہوئی بپھر ۱۷۔ فروری مقرر ہوئی۔ مگر کسی کاروائی کے ۱۲۔ فروری پر ملتوی ہوئی۔ چنانچہ ۱۲ فروری کو مسمی قمر بیگ اے۔ڈی۔ ایم صاحب امرتسر کی عدالت میں پیش ہوا۔ عدالت نے مولانا ثناء اللہ صاحب اور دیگر گواہان کی شہادت قلمبند کرنے کے بعد قمر بیگ پر زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند (اقدام قتل عمد) فرد جرم عائد کر دی۔ ملزم نے ارتکاب جرم سے انکار کیا۔ لہٰذا صفائی کے بعد فیصلہ ہوگا۔ ناظرین دعا کرتے رہیں۔ مقدمہ حملہ قاتلانہ میں معائنہ کنندہ ڈاکٹر کی شہادت کیلئے یکم مارچ مقرر ہوئی۔ باقی آئندہ (منیجر اہلحدیث)

——صوبہ بہار اور یوپی کی وزارتوں نے اس وجہ سے استعفے دیدیئے ہیں کہ وہ پولٹیکل قیدی رہا کرنا چاہتے تھے۔ مگر گورنروں نے ان کو ایسا نہیں کرنے دیا۔ آجتک کوئی دوسری وزارت مرتب نہیں ہو سکی۔

——آل انڈیا نیشنل کانگرس کا ۵۱واں سالانہ اجلاس وٹھل نگر (دریائے تاپتی کے کنارے) ہو رہا ہے۔ مسٹر سبھاش چندر بوس صدر منتخب ہوئے ہیں۔ موصوف کا جلوس رتھ پر نکالا گیا جسکو ۵۱ بیل کھینچتے تھے۔

——لاہور میں مسجد شہید گنج کی بازیابی کے لئے سول نافرمانی جاری ہے۔ امرتسر شہر سے بھی کئی جتھے لاہور پہنچ گئے ہیں۔

——ضلع امرتسر میں ژالہ باری سے فصلوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

——روم کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک اطالوی ہوائی جہاز پرواز کرتے ہوئے گر پڑا۔ پانچ افسر ہلاک ہوگئے۔

——معلوم ہوا ہے جب سے ہرہٹلر جرمنی میں برسراقتدار آیا ہے تب سے اسوقت تک دس ہزار اشخاص پولٹیکل خیالات کیوجہ سے قید ہیں اور ایک سو کو پھانسی دی جا چکی ہے۔

——افسر المعلمین مولانا عبدالرحمٰن صاحب مظہر بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ امسال ۹۔ فروری بروز بدھ وار ساٹھ ہزار سے زائد حجاج نے میدان عرفات میں حج مبارک کیا۔ حجاج کو ہر قسم کی سہولتیں میسر تھیں کسی قسم کا ناخوشگوار حادثہ پیش نہیں آیا۔ الحمد للہ!

——جب سے سپین میں خانہ جنگی شروع ہے ۳۱ دسمبر ۱۹۳۶ء تک میڈرڈ میں ہوائی حملوں سے ۶ ہزار، توپخانہ کی گولہ باری سے ایک ہزار (کل سات ہزار) اشخاص ہلاک اور ۱۱۳۷ عمارتیں تباہ ہوئیں۔

——امسال عید بقرہ کے موقع گائے کی قربانی کرنے کی وجہ سے یوپی اور پنجاب کے کئی قصبات و دیہات میں ہندو مسلم فساد ہوا۔

نوٹ کرلیں

ماہ فروری میں جن کی قیمت اخبار ختم ہے اور ۳۔ مارچ تک قیمت بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع وصول نہ ہوئی۔ ان کے نام آئندہ ہفتہ

وی پی بھیجے جائینگے

اس لئے ایسے حضرات انکو وصول کرلیں ورنہ واپسی کی صورت میں طرفین کو نقصان پہنچیگا۔

حساب دوستاں

بھی آئندہ پرچہ میں شائع کیا جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث)

مضامین آمدہ | مولوی محمد گلزار صاحب۔ مولوی عبدالجبار صاحب سلفی۔ مولوی عبدالجلیل صاحب رحمانی ۳ عدد۔ منشی محمد خان گوندل ۲ عدد۔ مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا۔ سید عبدالسلام صاحب مولوی عبدالسلام صاحب۔ پنڈت آتمانند صاحب۔ منشی محمد عبداللہ معمار۔ بابو عبدالعظیم صاحب۔ مولوی فضل خان صاحب۔ گاہی ولد لدھا صاحب۔ جناب شاکر صاحب صدیقی۔

مضامین غیر مقبولہ | برکات اسلام۔

نظمیں | از شاکر صاحب صدیقی ۲ عدد۔ نسیم صاحب آرشی۔ حافظ محمد عظیم صاحب زار۔ منشی محمد عالم صاحب۔ اللہ بخش صاحب مقبر

(بقیہ متفرقات)

چندہ آنہ فنڈ | جماعت اہلحدیث پشاور ۱۰۰۔ مرسلہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب سوداگر شیشہ ۱۰۰۔ منشی محمد امین صاحب پشاور شہر ۵۔ از امرتسر (جامعہ ثنائی) ۷۔ ابو الہشام عبدالستار صاحب آسنسول ۱۲۔

مدنی دار الحدیث مدینہ منورہ | از حکیم عبدالغفور عبدالرحمٰن صاحب سلہٹ آسام ۱۲۔ محمد حسین صاحب سوداگر شاہجہانپور ۱۲۔ **مبلغ اٹھانوے روپیہ گیارہ آنہ** | جو مدرسہ مدنی دار الحدیث مدینہ منورہ کے بمد امانت دفتر ہذا میں ۱۸ تک جمع تھے حافظ عبدالرحمٰن صاحب آزاد سفیر مدرسہ مذکور گوجرانوالہ کو نقد ادا کر دیئے گئے۔

دعائے صحت | (۱) چوہدری لعل الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ایس ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ضلع گجرات جو پکے موحد اور مخلص مسلمان ہیں۔ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ناظرین ان کی بحالی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

راقم منشی محمد خان از دھتے والی ضلع گجرات۔ پنجاب

(۲) مولوی ابو النعمان عبدالرحمٰن صاحب آزاد مئوی اعظمی ہفتہ عشرہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ فالج کا اثر دماغ آنکھ اور زبان پر بہت ہے۔ احباب کرام ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ راقم:۔ محمد عبداللہ از مئو۔

(۳) حاجی تراہا مستری صاحب عرصہ سے علیل ہیں۔ موصوف پکے موحد اور مخیر مسلمان ہیں۔ ان کے حق میں دعائے صحت فرمائیں۔ راقم:۔ حاجی عبدالرحیم از جبلپور

اہلحدیث | اللھم اشفھم بشفائك وداوھم بدوائك۔

پیغام | حسب دستور سابق مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ کا سالانہ جلسہ ۱۴۔۱۸ محرم ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۹۔۲۰ مارچ ۱۹۳۷ء پتھر مسجد پٹنہ میں منعقد ہوگا جس میں علماء کرام نے اپنی شرکت و موعظت حسنہ سے افادہ کا وعدہ فرمایا ہے برادران سے امید ہے کہ اپنی شرکت سے جلسہ کی رونق کو بڑھائیں گے اور مدرسہ مذکور کی اعانت فرمائیں گے۔

راقم:۔ ناظم مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ

(عہ۔ اشاعت فنڈ وصول)

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات (۳۰۲) منیجر اہلحدیث امرتسر

اور یقین دوسرے کے دل میں پیدا نہیں ہوسکتا۔ یہ اسی وقت ہوتا ہے جب اپنے دل میں بھی ایمان اور یقین ہو۔ اور جو شخص خود عمل نہیں کرتا۔ اس کے معنی یہی ہیں کہ اس کے دل میں قرآن کریم پر ایمان نہیں ؎ (الفضل قادیان مش ۵ فروری ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث خلیفہ صاحب کی راست گوئی قابل داد ہے واقعی بات یہ ہے کہ اخلاقی حیثیت میں مرزائی دوسرے مسلمانوں سے کسی امر میں فائق نہیں۔ اس لئے ان پر مثل صادق آتی ہے ؎

تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

قادیان میں لکھنے اور بولنے والو کیا ہمارے اس دعوے کی تردید کرسکتے ہو کہ مرزا صاحب اپنے مقصد میں فیل ہوکر گئے اور ابھی تک ایسے فیل ہیں کہ خلیفہ صاحب قادیان بھی اس کے معترف ہیں۔

سچ ہے ؎

زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

منکر مشرک وکافر ہیں۔ واللہ اعلم!

(حررہ محمد عبد الکریم جتوئی تونسوی)

مولانا ثناء اللہ پر قاتلانہ حملہ

بحضور خدمت شریف جناب حضرت مولانائے محترم زید مجدہ و مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اللہ ہی ہے جس نے آپ کو اپنی حفاظت کی آغوش میں لے لیا اور معاند کے قاتلانہ حملے سے محفوظ رکھا۔ ورنہ معاند سفاک تو اپنے خیال میں کام تمام کر چکا تھا اس واقعہ نے ہندوستان کی جماعت اہل حدیث میں غم اور غصہ کا ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ گورنمنٹ تو ایسے موقع میں اپنی کاروائی کریگی اور مجرم کو انجام دیگی اور جو اس کو کرنا ہے ضرور کریگی۔

جماعت اہل حدیث کو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرنا چاہئے اور اپنے اختلاف اور انتشار کو مٹا کر پوری قوت اور سرگرمی کے ساتھ توحید وسنت کی اشاعت کرنی چاہئے۔ اور اگر یہی لیل ونہار ہیں اور اختلاف وانتشار کا یہی حال رہا تو اس قلیل اور غریب جماعت کے مشاہیر علماء اور ممتاز فضلاء کے ساتھ اس قسم کے معاندین کی طرف سے آئندہ کیا برتاؤ کیا جائے گا۔ اللہ ہی کو اس کا بہتر علم ہے۔

مولانائے محترم کے ساتھ کیوں ایسا برتاؤ کیا گیا۔ اس لئے کہ شرک وبدعت کی تردید فرمایا کرتے تھے اس لئے کہ میدان مناظرہ کے ایک جانباز اور کامیاب سپاہی تھے۔ اس لئے کہ اسلام کی طرف سے ہمیشہ مخالفین کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوکر انکے اعتراض کا مسکت اور دندان شکن جواب دیا کرتے تھے۔

اس لئے کہ اسلام کی خدمات میں اپنی عمر گزار دی اس لئے کہ میدان مناظرہ میں اسلام کے علم کو سرنگوں نہ ہونے دیا۔ بتلاؤ اسکے سوا اور کیا جرم ہے جس کی پاداش میں قاتلانہ حملہ کیا گیا ؎

آہ! مجھے اس جرم پر مارا کہ گنہگار نہ تھا

کلمہ طیبہ

؎ ہوگئی محفل تری کیا بے ادب بے قاعدہ
جو کھڑے رہتے تھے وہ اب ہیں برابر بیٹھے

بعض لوگوں نے مقبولوں کی سی صورت ورنگ وڈھنگ بنا کر مردودوں کا سا راستہ اختیار کر لیا ہے۔ بڑے لمبے چوڑے شہانہ نام رکھوا کر اپنی بزرگی کا اظہار کرتے ہیں۔ فی الحقیقت ان کے اندر خاک بھی نہیں۔ بھنور اور بھونڈ کا رنگ یکساں اور آواز بھی قریب قریب ہوتی ہے۔ لیکن ان کی اصلیت بتانے کے لئے یہی امر کافی ووافی ہے کہ بھونڈ گلخن سے راضی اور بھنور گلشن پر فدا ہے۔

کوئی شاہ کوئی شیخ کوئی پیر کوئی صوفی کوئی مولوی عوام کالانعام کو دھوکہ دینے کے لئے نام تراش رکھے ہیں یہ نام اور ان کی پوشاکیں محض فریب اور طمع سازی کی کاروائی ہے۔

آج کل ملک ہندوستان بسبب بدعتہائے گوناگوں خراب ہوگیا۔ بعض پیر جاہل گھروں میں آکر گمراہ کرتے ہیں۔ بعض نے قبروں اور مزاروں پر عرس وغیرہ کے بہانے سے ضلالت پھیلا رکھی ہے۔ بے نوا قلندر بنکر قبر پرستی کے باعث ہوتے ہیں۔ بعض گمراہ بدعتی گیارھویں اور عرس اور قبروں پر اذانیں دیتے ہیں۔ بعض غیر شرع صوفی سرود سنتے اور رقص کرتے ہیں، طبلہ، سارنگی اور ڈھولک کے آگے ناچتے کودتے ہیں۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف سے ایک خانہ ساز منصب دیکر کہتے ہیں ؎

میم کی چادر دُور کر وہی ایک کا ایک

یہ عینیت کا دعویٰ کرکے پھر اس کو ثواب اسلام، محبت نبوی، سنی مذہب کے شیدائی خیال کرتے ہیں۔ یہ نادان لوگ کلمہ طیبہ کو اُلٹ پلٹ کرکے اللہ عزوجل کو رسول اور رسول مقبول کو خدا بنا بیٹھے۔

اے لوگو! جس اللہ کے بندے کہلاتے ہو اس نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا اور جس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہو انہوں نے نہیں فرمایا۔ اس خیال کے لوگ اکفر الکافرین واشد الملحدین میں سے ہیں۔ خدا کا ہمسر شریک بنانے والا کلمہ طیبہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کا منکر ہے۔ جو کوئی ایسے قائل کو مشرک نہ سمجھے وہ بھی ویسا ہی سمجھا جائیگا۔ تمام کلام اللہ میں ہدایت کی گئی ہے کہ خدا کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔ پس خدا ئے عزوجل کو اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک سمجھنا کفر ہے کیونکہ عینیت خدا بندے کے ساتھ ملحدوں کا کفر ہے۔ لہٰذا اسی اعتقاد کے لوگ کلمہ طیبہ کے

جملہ اسمیہ زمانۂ کلام (حال) سے متعلق نہیں رہتا۔ بلکہ زمانہ استقبال میں چلا جاتا ہے اس لئے کہ آنحضرت صلعم جس زمانے میں اعلیٰ حاکم تھے حضرت علیؓ اس زمانے میں خلیفہ نہیں ہوئے اور نہ ہو سکتے تھے۔ کیونکہ رسول کی موجودگی میں کوئی شخص خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ خلافت کا زمانہ بعد زمانہ رسالت کے ہے۔ پس جب دونو مولاؤں میں وحدت زمانی نہ رہی تو شرط وجزا میں یا باصطلاح علم منطق مقدم وتالی میں اتصال نہ رہا۔ پس جملہ اسمیہ زمانہ حال سے متعلق نہ ہوا۔ ہم اس سے بھی بے خبر نہیں کہ شیعہ گروہ حضرت علی کو اصحاب ثلاثہ کی ماتحتی میں بھی امیرالمومنین ہی کہتے ہیں۔ ہزار دفعہ کہیں مگر یہ تو مانتے ہیں یا ان کو ماننا پڑیگا کہ ان کی امارت کا زمانہ بعد انتقال ذات رسالت کے ہے۔ دونوں زمانے متحد نہیں ہیں کیونکہ خلافت کے معنے نیابت کے ہیں جو اصل کی موجودگی میں ممکن نہیں۔

مضمون نگار نے حضرت عمرؓ کا قول بھی بڑے فخر سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے حدیث میں کنت الخ سُن کر حضرت علی کو مبارک باد دی اور کہا

بخ بخ لك یا علی اصبحت مولائی و مولیٰ کل مومن و مومنة

یعنی اے علی! مبارک ہو! آپ میرے اور ہر ایک مؤمن اور مؤمنہ کے مولیٰ بن گئے۔

ہم اس مبارک باد کو صحیح سمجھ کر اپنی ذات کے علاوہ اپنی جماعت کو بھی اس میں شریک کرتے ہیں۔ مگر اس روایت کے متعلق شیعہ حضرات سے ہمارا اختلاف لفظی نہیں بلکہ معنوی ہے۔ یعنی "مولیٰ" کے لفظ سے انکار نہ ہم کو ہے نہ ان کو۔ بلکہ معنی میں اختلاف ہے۔ پس ہم مانتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت علی کی مولائیت پر جو مبارک دی وہ محبوبیت کے معنی میں تھی۔

ایک سوال یہاں پر پہنچ کر ہم شیعہ حضرات سے ایک فیصلہ کن سوال کرتے ہیں۔ امید ہے کہ وہ جواب بھی فیصلہ کن ہی دینگے۔ سوال یہ ہے کہ اگر مولیٰ کے معنی خلیفہ سمجھ کر حضرت عمرؓ نے ان کو مبارک دی تھی تو بوقت انتخاب خلیفہ اول یا ثانی یا ثالث کیوں جناب مولیٰ علی نے یہ حدیث پیش کرکے اپنی خلافت تسلیم کرالی؟

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی اپنے دعوے میں فیل

بشہادت خلیفہ قادیان

فی کل شیئٍ لہ آیۃٌ تدل علیٰ انّہٗ کاذبٌ

یہ شعر کسی عارف خدا کا ہے۔ اصل شعر میں کاذب کی جگہ واحد ہے۔ مطلب شعر کا بزبان شاعر یہ ہے کہ ہر چیز میں دلیل ہے اس بات پر کہ خدا واحد ہے۔ ہم نے جو اس شعر میں تصرف کرکے بجائے واحد کے کاذب رکھا ہے۔ اس کے مطابق ھو کی ضمیر کا مرجع بھی بدل جائیگا۔ معنے یہ ہونگے کہ ہر شئی یعنی ہر واقعہ ثابت کرتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے دعوے میں سچے نہ تھے ہم نے پہلے بھی اس عنوان کے ماتحت واقعات کی روشنی میں نوٹ لکھے ہیں۔ آج بھی ایک حوالہ پیش کرتے ہیں:-

مرزا صاحب کا قول بارہا ناظرین ملاحظہ کرچکے ہیں کہ میرے آنے کی غرض یہ ہے کہ مسلمانوں کو پورا متقی بناؤں۔ (اخبار الحکم ۱۷-جولائی ۱۹۰۵ء)

ہماری طرف سے یہ مطالبہ ہوتا رہا کہ مسلمان فسق وفجور بلکہ کفر وشرک میں بھی روز افزوں ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں۔ پھر مرزا صاحب نے آکر کیا کیا؟ اس کا جواب یہ ملتا رہا کہ مسلمانوں سے مراد احمدی جماعت ہے۔ کیونکہ غیر احمدی تو کافر ہیں ان کا متقی بننا کیا معنی رکھتا ہے۔ یہ جواب جیسا کچھ غلط ہے نمایاں ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس جواب کی تردید بھی خلیفہ قادیان نے خود کردی ۲۸- جنوری کے خطبہ جمعہ میں اپنی جماعت کی عملی کمزوریاں خوب ظاہر کی ہیں۔ جس سے اس جواب کی کافی تردید ہوتی ہے۔ خلیفہ صاحب فرماتے ہیں:-

"عمل کے میدان میں ابھی یہ بات ہمیں حاصل نہیں ہو سکی اور اس کی وجہ یہی ہے کہ عقائد میں ہمارا ہر شخص خواہ وہ مضبوط ہو یا کمزور۔ جاہل ہو یا عالم چھوٹا ہو یا بڑا۔ بوڑھا ہو یا جوان یا بچہ۔ مرد ہو یا عورت سب ایک ہی بات[1] کہتے ہیں۔ مگر عملی باتوں میں آکر دوسرے لوگ دیکھتے ہیں کہ سب ایک جیسے نہیں ہیں۔ لڑکیوں کو ورثہ میں حصہ دینے کا سوال آتا ہے تو ہم میں سے بعض کہہ دیتے ہیں کہ ہم لڑکیوں کو حصہ دے کر اپنی زمینیں خراب کرلیں تو دوسرے شخص پر بھی یہی اثر ہوتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے قرآن کریم کی تعلیم ایسی ہے جس سے نقصان کا اندیشہ ہے۔ یا جب سچ بولنے کا موقعہ آتا ہے تو ایک احمدی کہہ دیتا ہے کہ "جی سارے اسے ہی کہندے ہندے نے۔ پر کدی سچ نال ہر ویلے گذارہ ہندا اے" یعنی مونہہ سے تو سچ بولنے کی تاکید ہر کوئی کردیتا ہے مگر کیا ہمیشہ سچ بولنے سے دنیا میں گزارہ چل سکتا ہے۔ اس لئے سننے والا خیال کرتا ہے کہ جو کہتا ہے ضرور سچ بولنا چاہئے ممکن ہے وہی غلطی پر ہو۔ میں اسکے پیچھے لگ کر کیوں خواہ مخواہ اپنا نقصان کروں۔ شبہ سے ایمان

[1] وہ بھی صرف یہ کہ مسیح فوت ہوچکا۔ دگر ہیچ۔ (اہلحدیث)

الہامات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کے مشہور (۳۴۲) الہاموں کی واقعات سے تردید کی ہے۔ قیمت ۸/ (مجلد ۱۲/)

توحید باری تعالیٰ

(گذشتہ سے پیوستہ)

ارشاد خداوندی ہے :-

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

(سورہ آل عمران)

(ترجمہ) تحقیق احسان کیا اللہ نے اوپر ایمان والوں کے جس وقت بھیجا بیچ اون (لوگوں) کے رسول جانوں اون کے سے (یعنی ہم جنس ان کا) پڑھتا ہے رسول اوپر اون (مسلمانوں) کے نشانیاں اوس (اللہ) کی پاک کرتا ہے رسول (اون مسلمانوں) کو اور سکھاتا ہے رسول اون (مسلمانوں) کو کتاب اور (نمونہ) اگلے (مسلمان) تھے (رسول سے) بیچ گمراہی ظاہر کے؛

ف :- احسان جتاتا ہے اللہ تعالیٰ اوپر مسلمانوں کے کہ اون کے اپنایت یعنی جنس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر اون کی ہدایت کا بندوبست فرمایا۔ مگر آج کل ایک گروہ مسلمانوں میں ایسا پیدا ہوا ہے جو بشریت رسول کا منکر ہے اور خدا تعالیٰ کے اس احسان کو نہیں مانتا۔ جو کہے رسول بشر اور انسان ہی ہوتے ہیں تو اسے کافر کہا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ بات اوس کو مسلم ہے کہ پیغمبر کھاتے پیتے بھی تھے اور چلتے پھرتے بھی تھے اور جورو، فرزند، کنبہ اور ننہیال، ددھیال بھی رکھتے تھے۔ تکلیف سے غمگین اور مسرت پر خوش بھی ہوتے تھے، بیمار بھی ہوتے اور وصال بھی فرما گئے۔ مگر پھر وہی ہٹ ہے کہ رسول بشریت سے بالکل پاک ہیں۔ انا للہ! یہ فرقہ دوسرے مشرک فرقوں سے کم نہیں ہے یا تو اس فرقہ کی قرآن وحدیث سے ناواقفی ہے یا ضد اور ہٹ دھرمی اور پیٹ پوجا، رہنمائے جہال ہے سہ

ہر آں کس کہ بقرآن وخبر نہ زہی

این است جوابش کہ جوابش ندہی

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

(سورہ آل عمران)

(ترجمہ) سوائے اسکے نہیں کہ یہ شیطان ڈراتا ہے تم کو دوستوں اپنے سے پس مت ڈرو اون (شیطانوں) سے اور ڈرو مجھ (اللہ) سے اگر ہو تم ایمان والے

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا ○

اور عبادت کرو اللہ کی اور مت شریک لاؤ ساتھ اوس (اللہ) کے کسی چیز کو۔ خواہ کوئی بھی ہو خواہ وہ پیغمبر یا فرشتہ یا ولی یا بت یا قبر وغیرہ۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا (نساء)

(ترجمہ) اور اللہ خوب جانتا ہے دشمنوں تمہاروں کو اور کفایت اللہ دوست۔ اور کفایت ہے اللہ مدد دینے والا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا مُّبِيْنًا ○ (نساء)

(ترجمہ) تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نہیں بخشتا یہ کہ شریک لاوے ساتھ اوس (اللہ) کے اور بخشتا ہے (اللہ) سوائے اس (شرک) کے (اور گناہ) واسطے جس کے چاہتا ہے (اللہ) اور جو کوئی شریک لاوے۔ ساتھ اللہ (تعالیٰ) کے۔ پس تحقیق باندھا اوس (مشرک) نے بڑا گناہ۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ○

(ترجمہ) جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں لڑتے ہیں بیچ راہ اللہ تعالیٰ کے اور جو لوگ کہ کافر ہیں لڑتے ہیں بیچ راہ بتوں (اور قبروں) کے۔ پس لڑو دوستوں شیطان کے سے۔ تحقیق مکر شیطان کا ہے کمزور

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ○ (نساء)

(ترجمہ) تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہ کہ شریک لایا جاوے ساتھ اوس (اللہ تعالیٰ) کے۔ اور بخشتا ہے (اللہ) جو سوائے اس (شرک) کے ہے۔ (اور گناہ) واسطے جس (آدمی) کے چاہئے جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے۔ پس تحقیق (وہ) گمراہ ہوا گمراہی دور

ف :- یہ آیت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ شرک ہرگز ہرگز نہیں بخشتا۔ تو شرک فرمایا حکم میں شریک کرنے کو یعنی سوائے دین اسلام کے اور دین پسند رکھے اور اس پہ چلے پس جو دین ہے سوائے اسلام کے سب شرک ہے اگرچہ پوجنے میں شرک نہ کرتے ہوں۔

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ○ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ○

(ترجمہ) نہیں پکارتے سوائے اوس (اللہ) کے مگر عورتوں کو۔ اور نہیں پکارتے مشرک مگر شیطان سرکش کو لعنت کی ہے اوس (شیطان) کو اللہ نے اور کہا اوس شیطان نے البتہ لونگا میں بندوں تیرے سے (اے اللہ) حصہ مقرر۔

ف :- یعنی تیرے بندے اپنے مال میں میرا حصہ ٹھہراویں گے جیسے دستور ہے بتوں کی نیاز اور مردہ بزرگوں کی نذر و منت نکالتے ہیں۔ یا د لوگ بھی اسکے مریدوں میں کر دیں

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ

اللہ تعالیٰ مولانائے محترم کو صحت کاملہ عاجلہ اور عافیت تامہ عطا فرماکر تادیر ان کے ظل عاطفت کو جماعت اہلحدیث کے سروں پر قائم رکھے۔ آمین!

جماعت اہلحدیث کو صبر و سکون سے کام لینا چاہئے اور پرامن رہنا چاہئے اور مولانائے محترم کی صحت اور عافیت اور درازی حیات کے لئے دعا کرتے رہنا چاہئے۔

اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو اس مختصر مضمون کو اخبار میں شائع فرمادیں۔ مفصل آئندہ

(محمد صدیق مبلغ اسلام بہاری)

مولوی محمد شریف صاحب کوٹلوی کا مباہلہ اور مناظرہ سے فرار

(مرقومہ مولوی عبد العزیز صاحب کوٹلی لہاراں مغربی)

برادران اسلام! عرصہ مدید سے جماعت حنفیہ و اہلحدیث کے درمیان محمد شریف صاحب کوٹلوی کی بدولت مذہبی جنگ جاری ہے۔ جماعت اہلحدیث کو ناحق بدنام کرنا، ان پر افترا، بہتان باندھنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ شب و روز یہی کہتے ہیں کہ دیکھو جی اہلحدیث حضورؐ کے بے ادب ہیں بے دین ہیں۔ مولوی محمد شریف صاحب ۱۹ ستمبر کی شب کو دوران تقریر میں فرماتے ہیں کہ دیکھو اخبار "اہلحدیث" میں ان کے مولوی ثناء اللہ نے کس قدر بے ادبی کا لفظ حضور علیہ السلام کے حق میں لکھا ہے کہ جو انتقال کے وقت بڑی تکلیف کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو (اہلحدیث ۱۷ ستمبر ۱۹۳۷ء) یعنی یہ حضور علیہ السلام کی بہت گستاخی کی ہے کہ ان کو بہت تکلیف ہوئی تھی"

لوگوں کو ابھارنے کے لئے صرف اس طرز سے گفتگو کی گئی لیکن زبان سے یہ لفظ (بفضل خدا نہیں) نکال سکے کہ مولوی ثناء اللہ کا یہ لکھنا قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ کوٹلوی صاحب کو بھی تو پتہ ہے کہ حضور صلعم کی وفات کا ذکر دنیا سے رخصت کرنے کا احوال احادیث کی کتابوں میں مفصل موجود ہے۔ کیا یہ الفاظ احادیث نبویہ میں موجود نہیں کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم قریب الوفات ہاتھ پانی میں بھگوکر مونہہ پر ملتے اور فرماتے ان للموت سکرات تحقیق واسطے موت کے سختیاں ہیں۔ اخذتہ بحۃ شدیدۃ۔ مائی صاحبہ فرماتی ہیں۔ پکڑا حضرت کو سخت آواز نے جس قدر کوئی خدا کا زیادہ پیارا ہو۔ اسی قدر آزمائش بھی سخت ہوتی ہے۔ اشد البلاء علی الانبیاء۔

کوٹلوی مولوی صاحب کے فرزند اصغر بشیر نے حضرت علامہ امیر جماعت اہلحدیث کا جواب نہ دیا اور نہ دے سکتے تھے۔ کیونکہ حضرت جی آہنی پنجہ سے گرفت کریں تو لوگوں کی نذر و نیاز پہ گذران کرنے والے کیونکر نکل سکیں۔ مولوی عبد الغفور جن کی بدولت کوٹلی میں پڑ چکا ہے فتور۔ کچھ دنوں سے کوٹلی میں ہی تشریف لانے لگ پڑے ہیں۔ خدا جانے ان کی غرض کیا ہے۔ مگر جماعت اہلحدیث پر سب و شتم، طعن و تشنیع بہت کیا کرتے ہیں۔ دوران تقریر میں کہتے ہیں کہ کوٹلی والو! تم نے اس احمد دین کانے سے مناظرہ نہ کروایا۔ دیکھو نارووال والوں نے ابھی ابھی مناظرہ کروادیا وہاں پر وہ بے ایمان کانا کافر بڑا مبہوت ہوا۔ گیارھویں پر مناظرہ تھا، اخیر میں مولوی احمد دین کا ایک منٹ رہ گیا تو احمد دین بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ حاضرین میرا ایک منٹ ابھی باقی ہے میں نے مولوی صاحب عبد الغفور پر صدقہ کردیا۔ مولوی عبد الغفور فرماتے ہیں کہ میں نے کہا دیکھو گیارھویں ثابت ہوگئی کہ صدقہ لوگ کرتے ہیں اور کھاتے ہم ہیں۔ یہی گیارھویں ہے"

واہ جی منطق۔ جب اس قسم کے مسائل یوں ثابت ہونے لگیں تو بس دین اسلام پنجاب کی چار دیواری میں دو دن کا مہمان ہے۔ ہم نے مولوی عبد الغفور کی ۱۴ ستمبر کی اس تقریر پر ۱۵ ستمبر صبح کو مولوی محمد شریف کی خدمت میں یہ لکھ کر دستی رقعہ بھیجا کہ چونکہ گذشتہ شب کی تقریر میں مولوی عبد الغفور نے جماعت اہلحدیث سے مناظرہ کرنے کا شوق ظاہر کیا ہے اس لئے آپ بذریعہ تحریر ہمیں اطلاع دیں کہ جماعت اہلحدیث سے مناظرہ کرنا چاہتے ہیں؟ مولوی محمد شریف نے یہ رقعہ پڑھ کر کہا جاؤ چلے جاؤ نکل جاؤ، مسجد پلید و ناپاک ہوتی ہے"

پھر مولوی جی نے ۱۹ ستمبر کی تقریر میں فرمایا کہ ہمیں کہتے ہیں کہ مناظرہ کرو، مباہلہ کرو۔ قرآن و حدیث سے یہ اہلحدیث ہمیں ثابت کردیں کہ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں مناظرہ و مباہلہ کرنا جائز ہے۔ مباہلہ حضورؐ نے عیسائیوں سے کرنا چاہا تھا مسلمانوں سے نہیں

ہم نے کہا مولوی صاحب! جب ہمیں آپ مسلمان تسلیم کرتے ہیں تو پھر لوگوں کو کیوں منع کرتے ہیں کہ اہلحدیثوں سے رشتہ داری مت کرو۔ جنازہ انکے پیچھے مت پڑھو۔ جب مقابلہ میں میدان مناظرہ یا مباہلہ میں نکلنا پڑے تو اہلحدیث مسلمان اسلامی جماعت بن جائیں۔ جب یہ موقعہ نکل جائے تو بس وہ کافر، بے دین، مورد عتاب الٰہی سمجھے جائیں۔

اجی یہ ٹیڑھی کھیر ہے۔ حلق سے نیچے اترنا محال

مولوی صاحب! اگر مسلمانوں کے ساتھ مناظرہ کرنا جائز نہیں تو آپ اب وہ موقع بھول گئے ہیں جبکہ مولوی احمد علی سکنہ چکھروئی سے سورہ فاتحہ پر مناظرہ کرکے ہزیمت اٹھا چکے ہیں؂

اثبات التوحید

قاضی فضل احمد لدھیانوی (بریلوی حنفی) نے اپنی کتاب "انوار آفتاب صداقت" میں جماعت اہلحدیث اور اسکے اکابرین اور علماء دیوبند پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا اسکے جواب میں قریبا ۳۲ مختلف مسائل پر بحث کرکے قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے قاضی مذکور کے اعتراضات کو توڑ دیا ہے۔ قابل دید ہے قیمت ۸؎ منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

حسن البیان۔ مولانا شبلی کے علم کلام کا جواب (۲) حدیث پر اعتراض اور ان کا مدلل جواب۔ قیمت ۶؎ (منیجر اہلحدیث)

عذاب درد دینے والا۔"

ف ۔ نصاریٰ میں دو قول ہیں بعضے کہتے ہیں اللہ ہی تھا جو صورت مسیح میں آیا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ تین حصہ ہو گیا ایک (حصہ) اللہ رہا۔ دوسرا (حصہ) روح القدس تیسرا (حصہ) مسیح رہا۔ یہ دونوں صریح کفر ہیں۔ کاہلوں کے حق میں ہی ہے جو آگے فرمایا:۔

اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَی اللّٰہِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَہٗ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (المائدہ)

(ترجمہ) کیا پس نہیں توبہ کرتے (اہل کتاب) (یہود نصاریٰ) طرف اللہ کے اور بخشش مانگتے اوس (اللہ) سے بخشنے والا مہربان ہے۔

مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ كَانَا یَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ اُنْظُرْ كَیْفَ نُبَیِّنُ لَهُمُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ۔ (مائدہ)

(ترجمہ) نہیں مسیحؑ بیٹا مریم کا۔ مگر پیغمبر تحقیق گزرے ہیں پہلے اس (مسیح) سے پیغمبر اور ماں اوس (مسیح) کی صدیقہ تھی۔ یعنی اولیا تھے دونوں (ماں، بیٹا۔ مسیح اور مریم) کھاتے کھانا دیکھ کیونکر بیان کرتے ہیں ہم (اللہ) واسطے اون (لوگوں) کے نشانیاں پھر دیکھ کہاں سے پلٹائے جاتے ہیں۔

ف ۔ یعنی اس سے زیادہ کیا نشانی کہ جو شخص کھانا کھاوے اوسے حاجت بشری لگے۔ اللہ کی ذات پاک اوس کے لائق کب ہے؟

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (مائدہ)

(ترجمہ) کہہ کیا عبادت کرتے ہو تم سوائے خدا کے اوس چیز کی کہ نہیں اختیار میں رکھتی (جھوٹے معبود) واسطے تمہارے ضرر نہ نفع۔ اور اللہ وہی ہے سننے والا جاننے والا۔"

الحمد للہ! آج　　قسط توحید کے مضمون کی پوری ہوئی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قبول فرمائے اور تمام مخلوق کی ہدایت کا سبب فرماوے۔ اور ہماری اس کے باعث تکفیر سیئات کرے۔ آمین!

بشریت رسول سے شانِ رسول

مضمون نگار صاحب اپنا نام لکھنا بھول گیا ہے۔ (مدیر)

بنظر تعمق اگر اس مسئلہ اور اعتقاد پر غور کیا جاوے تو بشریت رسول سے شان محمدیؐ کی وہ شان نظر آتی ہے جو منکرانِ بشریت رسولؐ کو ہرگز نظر نہیں آسکتی۔ بلکہ انکار بشریت رسولؐ سے اللہ تعالیٰ کے قدر میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ اِذْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا

اور شان محمدی کو ظاہر کرنے کے لئے ارشاد فرمایا:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ

پھر بنی آدم امت محمدیہؐ کی نجات کا دارومدار اتباع اسوہ حسنہ کو قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ الآیہ

اسوہ حسنہ کی تفصیل تو ایک طویل چیز ہے۔ مختصر یہ کہ میدان جنگ میں صبر و استقلال، فاقہ کشی میں خدا کی یاد، تبلیغ اسلام میں بے شمار مصائب کی برداشت، زہد و عبادت میں بے مثل امثال وغیرہ، ہزارہا امور میں فداہ ابی و امی نے بے مثال مثالیں قائم کیں۔ اب اگر آپ کی بشریت پر اعتقاد نہ رکھا جاوے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے قول فعل ہمارے لئے قابل عمل و اتباع نہیں ہو سکتے۔ چونکہ آپ بشر نہ تھے اس لئے بشر ایسے مصائب کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ جس سے اسلام کا ہی ابطال لازم آتا ہے۔ برخلاف ازیں اگر سید الرسلؐ کی بشریت پر اعتقاد کیا جاوے تو بنی آدم اتباع نبیؐ میں مکلف سمجھے جا سکتے ہیں۔ غرض بصورت انکار بشریت رسولؐ، شانِ محمدیؐ بلکہ شان خداوندی میں، نقص لازم آتی ہے۔ اور بصورت اقرار شان خداوندی اور شان محمدیؐ اپنے اپنے مراتب پر برقرار نظر آتی ہیں۔ مثلاً کوئی شخص شیر کی تعریف یوں کرے کہ اس نے فلاں شخص کو ہلاک کر دیا تو کون شخص شیر کی بہادری کا معترف ہو سکتا ہے برخلاف اسکے اگر یہ کہے کہ فلاں شخص نے ایک قوی شیر کو بغیر اوزار کے ہلاک کر دیا تو بے شک ایسا شخص قابل تعریف اور بہادر کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے اسی طرح اگر آپ کی بشریت سے انکار کیا جاوے تو اسوہ حسنہ اور قیصر و کسریٰ کے تخت پلٹ دینے میں آپ کا کون سا کمال ہو سکتا ہے۔ برخلاف ازیں اگر آپ کی بشریت پر اعتقاد رکھا جاوے تو مسلمان تو مسلمان غیر مذاہب بھی آپ کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے اور رہے بھی نہیں۔ یہ ہیں خوبیاں اور اوصاف جو

هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا

میں پوشیدہ ہیں۔ لیکن ہماری بدقسمتی سے اُلٹی گنگا بہنے لگ گئی ہے۔ ایسا اعتقاد رکھنے والوں کو گستاخ کہا جاتا ہے اور برے برے القاب دیئے جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ

اگر کوئی اعتراض کرے کہ جنات کے لئے بھی تو آپ رسول ہیں۔ جو کہ ہم جنس ہیں۔ یہاں غیر جنس کیلئے آپ کا اسوہ حسنہ کیسے قابل عمل و اتباع ہو سکتا ہے تو جواب یہ ہے کہ جنات انسان سے قوی تر جنس ہیں اس لئے بطریق اولیٰ مکلف سمجھے جا سکتے ہیں۔ ہاں اگر برعکس اسکے ہو تو پھر اعتراض ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت فرما دیں

اگر آپ توحید و سنت کی صدا تمام دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں تو اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت کیجئے۔ (منیجر)

لَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝ (سورہ نساء)

(شیطان نے کہا) اور البتہ گمراہ کرونگا اُن کو اور آرزوئیں دلاؤں گا (لوگوں کو) اور البتہ حکم کرونگا ان کو پس البتہ کاٹیں گے کان جانوروں کے اور البتہ حکم کرونگا اون کو پس پھیر ڈالیں گے (لوگ) پیدائش خدا کی کو اور جو کوئی پکڑے شیطان دوست سوائے اللہ کے۔ پس تحقیق (اوس نے) ٹوٹا پایا ٹوٹا پانا ظاہر۔

ف :۔ جانوروں کے کان چیریں یہ کافروں کا دستور تھا گائے کا یا بکری کا ایک بچہ بُت کے نام کا کر دیا اور اوس کے کان میں نشان ڈال دیتے صورت بدلنا یہ لڑکے کے سر میں چوٹی رکھنے بُت کے نام کی۔ جیسے آجکل نام کے مسلمان پیروں اور گروؤں کے نام کی چوٹی رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کو ان کاموں سے بچنا ضروری ہے کافر بھی جن سے یہ افعال کرتے تھے بزرگ ہی جان کر کرتے تھے۔ جیسا آج کل بزرگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَآمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ إِنَّمَا اللّٰهُ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗ أَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ (النساء)

(ترجمہ) اے صاحب کتاب کے (یہود و نصاریٰ) مت زیادہ گوئی کرو بیچ دین اپنے کے اور مت کہو اوپر اللہ کے مگر سچ۔ سوائے اسکے نہیں کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم پیغمبر اللہ کا ہے اور حکم ہے اوس (اللہ کا) ڈال دیا اسکو طرف بی بی مریم کے اور روح ہے اوس (اللہ) کی طرف سے۔ پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسولوں اوس (اللہ) کے اور مت کہو خدا تین ہیں۔ باز رہو بہتر ہوگا واسطے تمہارے سوائے اسکے نہیں کہ اللہ معبود اکیلا ہے پاکی ہے اوس (اللہ) کو اس (بات) سے کہ ہو واسطے اوس (اللہ کے) اولاد۔ واسطے اوسی (اللہ) کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور کفایت ہے اللہ کارساز

ف :۔ یہ خطاب ہے نصاریٰ کو کہ اللہ کو تین جگہ بتاتے ہیں۔ باپ اور بیٹا اور روح القدس۔ فرمایا کہ دین کی بات میں مبالغہ عیب ہے۔ ایک شخص سے اعتقاد ہو تو اوس کی تعریف میں حد سے نہ بڑھے جتنی بات تحقیق ہو وہی کہے۔ اور فرمایا کہ فی الحقیقت بیٹا جننے یہ اللہ کو لائق نہیں۔ اور بیٹا کر لے تو اوسکو بیٹا کرنے کی حاجت نہیں۔ وہ بس ہے کام بنانے والا۔

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ أَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝ (النساء)

(ترجمہ) ہرگز نہ انکار کریگا مسیح اس سے کہ ہو بندہ (عبادت گذار) واسطے اللہ کے۔ اور (نہ انکار کرینگے) فرشتے مقرب (اس بات سے) اور جو کوئی انکار کرے بندگی اوس (اللہ) کی سے اور تکبر کریگا (وہ) پس اکٹھا کریگا (اللہ تعالیٰ) اون کو طرف اپنے سب کو۔ (یعنی دن قیامت کے) (بغرض جزا سزا کے)

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (مائدہ)

(ترجمہ) البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ جو کہتے ہیں تحقیق اللہ وہ ہے مسیح بیٹا مریم کا۔ کہہ (اے نبی) پس کون اختیار رکھتا ہے اللہ کے کام سے کچھ۔ اگر چاہے (اللہ) یہ کہ ہلاک کر ڈالے مسیح بیٹے مریم کے کو اور ماں اوس (مسیح) کی کو اور اون (تمام) لوگوں کو کہ بیچ زمین کے ہیں سارے۔ اور واسطے اللہ کے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی۔ اور جو کچھ درمیان (ان دونوں زمین و آسمان کے ہے) پیدا کرتا ہے اللہ جو کچھ چاہتا ہے اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے۔

ف :۔ اللہ صاحب کسی جگہ نبیوں کے حق میں ایسی بات فرماتے ہیں تا اون کی امت اون کو بندگی کی حد سے زیادہ نہ چڑھا دیں والا۔ نبی اس لائق کا ہے کو ہیں

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ إِسْرَآئِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ إِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝

(ترجمہ) البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں تحقیق اللہ وہ مسیح بیٹا مریم کا اور کہا مسیح نے اے بنی اسرائیل عبادت کرو اللہ کی کہ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہے۔ تحقیق بات یہ ہے جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کی اللہ نے اوپر اوس (مشرک) کے جنت اور جگہ اوس (مشرک) کی آگ ہے اور نہیں واسطے ظالموں (مشرکوں) کے کوئی مددگار۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا إِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَإِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ۝ (المائدہ)

(ترجمہ) البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں تحقیق اللہ ہے تین میں کا۔ اور نہیں کوئی معبود (لائق عبادت) تیسرا۔ مگر معبود ایک (اللہ) اور اگر باز نہ رہینگے اوس چیز سے کہ کہتے ہیں البتہ لگیگا اون لوگوں کو کہ کافر ہوئے اون میں

اہلحدیث کا مذہب۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ (۳۰۸) صاحب۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸/ (منیجر اہلحدیث)

سائنس اور اسلام

(از رشحات قلم حضرت نسیم آسی (فاضل ادب) قصر الضیاء مئو ضلع الہ آباد)

مندکرہ بالا دونوں چیزیں اگرچہ ظاہرًا الگ الگ معلوم ہوتی ہیں مگر دونوں کو آپس میں متضاد نہیں کہا جا سکتا۔ دونوں کے ذرائع تحقیقات جدا جدا ہیں۔ لیکن تخالف نہیں۔ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں مسلمان اس علم کے بہت شائق تھے۔ لیکن افسوس کہ اس وقت ہم اپنی کم علمی و سطحی معلومات کی بنا پر اسلامی تعلیمات کو اصول سائنس کے مخالف سمجھتے ہیں۔

اسلام اسلام ایک صداقت اور جمہوریت پسند مذہب کا نام ہے۔ اسلام نے اپنے پرستاروں کو علم سیکھنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں آفتاب نبوت سے یہ شعاع نکل کر خاکدان سفلی پر ضیاء فگن ہوئی یعنی

طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم۔

موجودہ وقت کے مسلمانوں میں مذہبی تعلیم کا ذوق نہیں۔ یہ صرف ان کی مذہبی بے حسی اور لاپرواہی کا ثمر تلخ ہے۔ اسلام ایک ایسا مکمل مذہب ہے کہ جس میں سائنس اور جغرافیہ سارے علوم و فنون موجود ہیں اسی لئے قرآن نے اپنے مخصوص انداز میں اعلان کیا،

یُعَلِّمُہُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ

اسلام کے اسی وسعت نظریہ سے مجبور ہو کر پروفیسر ٹی۔ ڈبلیو آرنلڈ نے اپنی مشہور کتاب "اشاعت اسلام" میں لکھا ہے:۔

اسلام عملی اور تاریخی ہر دو اعتبار سے ایک معقول پسند مذہب ہے اور عقلیت کی اصطلاح جس کی بنا مذہبی اصولوں کے دلائل و براہین پر قائم کرتا ہے اسلام پر ٹھیک صادق آتی ہے؛

اسلام نے ہمیشہ اپنے فداکاروں کی توصیف کی۔ قرآن مجید علماء اور ان حضرات کی تعریف سے بھرا ہے جو زمین اور آسمان میں غور و خوض کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:۔

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ

یعنی حضرات علماء کرام خداوند عالم سے ڈرتے ہیں۔ اور آفتاب نبوت کی ایک کرن یہ بھی ہے:۔

العلماء ورثۃ الانبیاء - یعنی حضرات علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔

لیکن موجودہ زمانہ کے نام نہاد علماء نے اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ علماء شر الناس بھی ہوا کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ تمام کاموں کا دارومدار نیت پر ہے - الاعمال بالنیات کہا گیا ہے تو اگر ایک مسلمان سائنس اس نیت کو ملحوظ رکھ کر سیکھتا ہے کہ خداوند تعالیٰ کی قدرت سے زیادہ واقفیت پیدا کرے تو اوسکو یقینًا حسن نیت کی بنا پر اس علم سے ثواب پہنچیگا۔

موجودہ دور میں سائنس کی تعلیم کی مسلمانوں میں سخت ضرورت ہے۔ معجزات و خرق عادات اشیاء جس سے کفار مکہ جادو و سحر کا اتہام لگا کر کنارہ کش ہو گئے تھے۔ آج ہم سائنس کی اس ترقی سے فائدہ اٹھا کر مخالفین پر اتمام حجت کر سکتے ہیں۔ مخالف بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کنکریوں کی گویائی پر آج گرامو فون کی ایجاد تصدیق کرتی ہے۔ علیٰ ہذا۔

سادگی تعلیم اسلام حقیقۃً اسلام کی سادگی اور صفائی نے اس مذہب کی اشاعت میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ اگرچہ اس زمانہ میں بہت سے توہمات و رسومات یعنی پیر و مرشد کی پوجا، گنڈہ تعویذ کا استعمال تک اسلام میں داخل کر دیا گیا ہے۔ لیکن ان خرافات سے ہمارا اسلام کوسوں دور ہے جس مذہب کے اصول اس قدر صاف اور ستھرے ہوں کہ معمولی قسم کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے تو اسکے متعلق یہ کہنا بالکل صداقت پر مبنی ہوگا:۔

اسلام میں انسان کے دلوں کو مسخر کرنے کی حیرت انگیز قوت موجود ہے:۔

یہی چیز تھی کہ اسلام نے قرون اولیٰ میں جس قدر ترقی کی ہے اس کی نظیر ملنی یقینًا امر محال ہے۔

اطاعت سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

موجودہ وقت کے بعض مسلمانوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنے کی پرواہ نہیں کرتے اور آپ کی سنت کو ایک معمولی چیز سمجھتے ہیں اور اس کو لائحہ عمل میں لانے کی کوشش نہیں کرتے۔ مگر حقیقت میں یہ ایک اہم چیز ہے اور جنت میں پہنچا دینے والی چیز ہے۔ حضور علیہ السلام کی سنت دو طرح کی ہے (۱) فعلی - یعنی آپ کے فعل پر عمل کرنا۔ اور دوسری قولی یعنی آپ کے فرمان کی اطاعت کرنا۔

صحابہ کرام کا فعلی سنت پر عمل ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضور علیہ السلام چند صحابہ (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے تو نبی علیہ السلام ایک پتھر پر پاؤں پھسل جانے کی وجہ سے گر پڑے۔ دوسرے دن بعض صحابہؓ بغیر حضور علیہ السلام کے سیر و تفریح کے لئے جا رہے تھے تو اُن میں سے ایک صحابی نے (جب اسی پتھر کو دیکھا جس پر حضور علیہ السلام گرے تھے) وہاں خود بخود گر پڑا۔ تو صحابہ نے اسکو کہا یہ کیا وجہ ہے کہ تو یہاں گر پڑا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ وہی پتھر ہے جس پر حضور علیہ السلام گر پڑے تھے۔ حضور کا تو پاؤں پھسل گیا تھا مگر میں بغیر کسی چیز کی رکاوٹ کے گر پڑا ہوں۔ کیونکہ ان کو تو اس پتھر پر درد ہوا اور میں خالی چلا جاؤں یہ میرے لئے مناسب نہیں ہے۔

سبحان اللہ! حضور علیہ السلام کے صحابہ کا فعلی سنت پر کس قدر عمل تھا اور قولی پر بھی بہت عمل کرتے تھے۔ آج ہم حضور علیہ السلام کی سنت قولی پر بھی عمل کرنے کو

تنزیہ الٰہی

(از قلم مولوی عبدالکریم صاحب جتوئی نوہری)

خداوند کریم کی تنزیہ کے برابر کوئی دولت ہم پلہ نہیں ہو سکتی جو لوگ اس پاک منزہ کے ساتھ مخلوقات کو شابہ کرتے ہیں کیا وہ فطرت اسلامی پر مرنے کا ظن رکھتے ہیں۔ وہ کم بخت محوی بیڑے پر سے گر گئے آسمان جتنے اونچے کر کے پھینک دیئے گئے ان پر ہمیشہ لعنت برستی رہے گی دکھیاری جان سکھوں کو ترستی رہیگی آخر ان کا ٹکانا جہنم میں ہوگا۔ کفر و نفاق کی شامت سے وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت پر بشارت سے محروم رہینگے۔

آج کل تنزیہ الٰہی کے منکر ہندوستان میں اتنے ہیں جن کا شمار دشوار ہے۔ خداوند جل وعلیٰ کو تشبیہیں دے دے کر ذات پاک منزہ سے ہی منکر ہو گئے۔ اس ملک میں کفری کلمات اور شرکیہ واہیات خرافیات جو گمراہوں نے شائع کر رکھی ہیں۔ سب سے اول علماء پر فرض ہے کہ بتوفیق الٰہی ان کا رد لکھنا چاہئے۔ کیونکہ ان ملحدوں کو شیطانوں نے زنجیریں ڈالکر قیش گرداب میں ڈال دیا ہے۔ بحر قہر میں غوطے کھا رہے ہیں اور اس کفری ورطہ سے نجات نہیں پا سکتے۔

احکام شریعت غرا کو دیکھتے ہوئے ظاہر باہر بہت لوگ کفر میں غرق نظر آتے ہیں کیونکہ خدائے پاک کو پاک نہ سمجھنے کے سبب ؎

داخل نار جہنم کافر گمراہ شد

جو لوگ حقائق اشیاء کے منکر ہو کر اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں ان کے کافر ہونے میں کون کافر ہے جو شبہ کرے۔ منبروں پر چڑھ کر اپنے وعظوں میں جو کہتے ہیں ؎

میم دی چادر احد نے پہنی احمد بن کر آیا ئے

پاک منزہ کو ایسی نسبت کرنے والا گمراہ اور ملحد ہے۔ جس کسی کا یہ اعتقاد ہے وہ مرتد اور مردود، اس کی سب کمائی برباد ہے۔

ہر ایک صدی میں اہل شرع لوگوں نے حق کو مشہور اور باطل کو دور کیا ہے۔ فراعنہ کی موسئے کلیم اللہ کی طرح تردید کرتے چلے آئے ہیں۔

بعض جہال عوام کالانعام کہتے ہیں کہ قرآن کتاب پڑھے ہوئے کیسے بھول سکتے ہیں؛ اس کا جواب قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح دیا ہے :۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ (۲۵م جاثیہ)

کیا نہیں دیکھا تو نے اس شخص کو جس نے اپنے نفس کی خواہش کو معبود بنا لیا اسکو باوجود عالم ہونے کے خدا نے گمراہ کر دیا اور اسکے دل اور کانوں پر مہر کر دی

وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ؁

اس کی آنکھ پر پردہ ہے بغیر خدا کے اسکو کون راہ راست پر لا سکتا ہے۔ کس لئے نصیحت نہیں پکڑتے ہو تم۔

حضرت (نوح) کی بیوی اور لوط کی بیوی دونوں کا کافر ہونا قرآنی نص سے ثابت ہے۔ فرعون بطلون کی بیوی موحدہ مومنہ خود اللہ عزوجل نے اپنی کلام پاک میں تبلائی ہے۔ ابراہیم خلیل اللہ کا باپ بت گر اور بت پرست تھا جسکو ہر ایک جانتا ہے۔ خود خاتم النبیین کے گھر میں حقیقی چچا کو دیکھئے کتنی بڑی ہمدردی اور محبت کرنے والا تھا۔ جس کے لئے حضور نے تہ دل سے خواہش کر کے کوشش کی کہ کسی طرح یہ مسلمان ہو جائے جان کندنی کے وقت رسول مقبول صلعم نے سعی بلیغ کی اور چاہا کہ میرا چچا کلمہ پڑھ لے تو یہ ابدی دکھوں سے بچ جائے مگر ابو طالب نے انکار کر کے بوقت نزع یہ شعر کہا ؎

جیکر میں ہن مردیاں دین قبولاں آپ
کہسن موتوں ڈر یا شاہلی دا باپ

اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی :۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ (پ۲۰۔ قصص)

یا محمدؐ جن پر تیرا دل ہے تو ان کو سیدھا راستہ نہیں دکھا سکتا۔ ہاں اگر خدا چاہے تو ہدایت پا سکتے ہیں :

لہٰذا جو خالق مخلوق کو عین سمجھے ؎
کیست در دنیا ازو گمراہ تر

علم غیب

قرآن مجید میں ہے :۔

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ۔ یعنی اے نبیؐ! کہہ دے تو زمین اور آسمانوں میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب دان نہیں :

حتےٰ کہ حضور علیہ السلام کی نسبت ارشاد ہے :۔

لَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ

علاوہ ازیں متعدد واقعات ہیں جن سے نبیؐ کا غیب دان نہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح دیگر انبیاء و اولیاء کے واقعات سے عملی طور پر نفی علم غیب بجز ذات باری تعالیٰ کے ثابت ہوتی ہے۔ اسی پر تمام فرقے اہل سنت والجماعت کے اعتقاد رکھتے ہیں۔ لیکن برخلاف اسکے ایک پیر صاحب علی پوری انبیاء و اولیاء کی نسبت علم غیب کا اعتقاد رکھتے ہیں اور اسی اعتقاد پر پرزور تبلیغ کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ آپ اپنی تقریروں میں فرماتے رہتے ہیں کہ خواجہ باقی اللہ کی بلی کو بھی علم غیب تھا۔ کیا یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ روحی کی توہین نہیں کہ علم غیب جاننے میں ایک بلی بھی آپ کی شریک تھی۔ انا للہ!

محمد ابراہیم امام مسجد۔ چک ۱۳۱
ریاست بہاولپور

سائنس اور اسلام[1]

(از رشحاتِ قلم حضرت نسیم آثمی (فاضل ادب) قصر الضیاء مئو)
ضلع الہ آباد

مندکرہ بالا دونوں چیزیں اگرچہ ظاہراً الگ الگ معلوم ہوتی ہیں مگر دونوں کو آپس میں متضاد نہیں کہا جا سکتا۔ دونوں کے ذرائع تحقیقات جدا جدا ہیں۔ لیکن تخالف نہیں۔ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں مسلمان اس علم کے بہت شائق تھے۔ لیکن افسوس کہ اس وقت ہم اپنی کم علمی و سطحی معلومات کی بنا پر اسلامی تعلیمات کو اصول سائنس کے مخالف سمجھتے ہیں۔

اسلام اسلام ایک صداقت اور جمہوریت پسند مذہب کا نام ہے۔ اسلام نے اپنے پرستاروں کو علم سیکھنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں آفتاب نبوت سے یہ شعاع نکل کر خاکدان سفلی پر ضیاء فگن ہوئی یعنی

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم۔

موجودہ وقت کے مسلمانوں میں مذہبی تعلیم کا ذوق نہیں۔ یہ صرف ان کی مذہبی بے حسی اور لاپرواہی کا ثمر تلخ ہے۔ اسلام ایک ایسا مکمل مذہب ہے کہ جس میں سائنس اور جغرافیہ سارے علوم و فنون موجود ہیں اسی لئے قرآن نے اپنے مخصوص انداز میں اعلان کیا۔

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

اسلام کے اسی وسعت نظریہ سے مجبور ہو کر پروفیسر ٹی۔ ڈبلیو آرنلڈ نے اپنی مشہور کتاب "اشاعت اسلام" میں لکھا ہے۔

اسلام عملی اور تاریخی ہر دو اعتبار سے ایک معقول پسند مذہب ہے اور عقلیت کی اصطلاح جس کی بنا مذہبی اصولوں کے دلائل و براہین پر قائم کرتا ہے اسلام پر عین صادق آتی ہے۔

اسلام نے ہمیشہ اپنے فداکاروں کی توصیف کی۔ قرآن مجید علماء اور ان حضرات کی تعریف سے بھرا ہے جو زمین و آسمان میں غور و خوض کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری ہے۔

إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

یعنی حضرات علماء کرام خداوند عالم سے ڈرتے ہیں۔

اور آفتاب نبوت کی ایک کرن یہ بھی ہے۔

العلماء ورثۃ الانبیاء۔ یعنی حضرات علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔

لیکن موجودہ زمانہ کے نام نہاد علماء نے اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ علماء شر الناس بھی ہوا کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ تمام کاموں کا دارومدار نیت پر ہے۔ الاعمال بالنیات کہا گیا ہے تو اگر ایک مسلمان سائنس اس نیت کو ملحوظ رکھ کر سیکھتا ہے کہ خداوند تعالیٰ کی قدرت سے زیادہ واقفیت پیدا کرے تو اوسکو یقیناً حسن نیت کی بنا پر اس علم سے ثواب پہنچیگا۔

موجودہ دور میں سائنس کی تعلیم کی مسلمانوں میں سخت ضرورت ہے۔ معجزات و خرق عادات اشیاء جس سے کفار مکہ جادو و سحر کا اتہام لگا کر کنارہ کش ہو گئے تھے۔ آج ہم سائنس کی اس ترقی سے فائدہ اٹھا کر مخالفین پر اتمام حجت کر سکتے ہیں۔ مخالف باآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کنکریوں کی گویائی پر آج گراموفون کی ایجاد تصدیق کرتی ہے۔ علیٰ ہذا۔

سادگی تعلیم اسلام حقیقۃً اسلام کی سادگی اور صفائی نے اس مذہب کی اشاعت میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ اگرچہ اس زمانہ میں بہت سے توہمات و رسومات یعنی پیر و مرشد کی پوجا، گنڈہ تعویذ کا استعمال تک اسلام میں داخل کر دیا گیا ہے۔ لیکن ان خرافات سے ہمارا اسلام کوسوں دور ہے۔ جس مذہب کے اصول اس قدر صاف اور ستھرے ہوں کہ معمولی قسم کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے تو اسکے متعلق یہ کہنا بالکل صداقت پر مبنی ہوگا۔

اسلام میں انسان کے دلوں کو مسخر کرنے کی حیرت انگیز قوت موجود ہے۔

یہی چیز تھی کہ اسلام نے قرون اولیٰ میں جس قدر ترقی کی ہے اس کی نظیر ملنی یقیناً امر محال ہے۔

اطاعت سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

موجودہ وقت کے بعض مسلمانوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنے کی پرواہ نہیں کرتے اور آپ کی سنت کو ایک معمولی چیز سمجھتے ہیں اور اس کو لائحہ عمل میں لانے کی کوشش نہیں کرتے۔ مگر حقیقت میں یہ ایک اہم چیز ہے اور جنت میں پہنچا دینے والی چیز ہے۔ حضور علیہ السلام کی سنت دو طرح کی ہے (۱) فعلی۔ یعنی آپ کے فعل پر عمل کرنا۔ اور دوسری قولی یعنی آپ کے فرمان کی اطاعت کرنا۔

صحابہ کرام کا فعلی سنت پر عمل ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضور علیہ السلام چند صحابہ (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے تو نبی علیہ السلام ایک پتھر پر پائوں پھسل جانے کی وجہ سے گر پڑے۔ دوسرے دن بعض صحابہؓ بغیر حضور علیہ السلام کے سیر و تفریح کے لئے جا رہے تھے تو اُن میں سے ایک صحابی نے جب اسی پتھر کو دیکھا جس پر حضور علیہ السلام گرے تھے) وہاں خود بخود گر پڑا۔ تو صحابہ نے اسکو کہا یہ کیا وجہ ہے کہ تو یہاں گر پڑا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ یہی پتھر ہے جس پر حضور علیہ السلام گر پڑے تھے۔ حضور کا تو پاؤں پھسل گیا تھا مگر میں بغیر کسی چیز کی رکاوٹ کے گر پڑا ہوں۔ کیونکہ ان کو تو اس پتھر پر درد ہوا اور میں خالی چلا جاؤں یہ میرے لئے مناسب نہیں ہے۔

سبحان اللہ! حضور علیہ السلام کے صحابہ کا فعلی سنت پر کس قدر عمل تھا اور قولی پر بھی بہت عمل کرتے تھے۔ آج ہم حضور علیہ السلام کی سنت قولی پر بھی عمل کرنے کو

[1] تصدیق الحدیث والا مضمون آئندہ ہفتہ شائع ہوگا۔ انشاء اللہ! (ایڈیٹر اہلحدیث)

تنزیہ الٰہی

(از قلم مولوی عبدالکریم صاحب جتوئی نہری)

خداوند کریم کی تنزیہ کے برابر کوئی دولت ہم پلہ نہیں ہوسکتی جو لوگ اس پاک منزہ کے ساتھ مخلوقات کو مشابہ کرتے ہیں کیا وہ فطرت اسلامی پر مرنے کا ظن رکھتے ہیں۔ وہ کم بخت محوی بیڑے پر سے گر گئے آسمان جتنے اونچے کرکے پھینک دیئے گئے ان پر ہمیشہ لعنت برستی رہے گی دکمیاری جان سکھوں کو ترستی رہیگی آخر ان کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا۔ کفر و نفاق کی شامت سے وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت پر بشارت سے محروم رہینگے۔

آج کل تنزیہ الٰہی کے منکر ہندوستان میں اتنے ہیں جن کا شمار دشوار ہے۔ خداوند جل وعلیٰ کو تشبیہیں دے دے کر ذات پاک منزہ سے ہی منکر ہوگئے۔ اس ملک میں کفری کلمات اور شرکیہ واہیات خرلیات جو گمراہوں نے شائع کر رکھی ہیں۔ سب سے اول علماء پر فرض ہے کہ بتوفیق الٰہی ان کا رد لکھنا چاہئے۔ کیونکہ ان ملحدوں کو شیطانوں نے زنجیریں ڈالکر عمیق گڑھوں میں ڈال دیا ہے۔ بحر قہر میں غوطے کھا رہے ہیں اور اس کفری ورطہ سے نجات نہیں پاسکتے۔

احکام شریعت غرا کو دیکھتے ہوئے ظاہر باہر بہت لوگ کفر میں غرق نظر آتے ہیں کیونکہ خدائے پاک کو پاک نہ سمجھنے کے سبب ؎

داخل نار جہنم کافر گمراہ شد

جو لوگ حقائق اشیاء کے منکر ہوکر اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں ان کے کافر ہونے میں کون کافر ہے جو شبہ کرے۔ منبروں پر چڑھ کر اپنے وعظوں میں جو کہتے ہیں ؎

میم دی چادر احد نے ہپنی احمد بن کر آیا ئے

پاک منزہ کو ایسی نسبت کرنے والا گمراہ اور ملحد ہے۔ جس کسی کا یہ اعتقاد ہے وہ مرتد اور مردود۔ اس کی سب کمائی برباد ہے۔

ہر ایک صدی میں اہل شرع لوگوں نے حق کو مشہور اور باطل کو دور کیا ہے۔ فراعنہ کی موسئے کلیم اللہ کی طرح تردید کرتے چلے آئے ہیں۔

بعض جہال عوام کالانعام کہتے ہیں کہ قرآن کتاب پڑھے ہوئے کیسے بھول سکتے ہیں؟ اس کا جواب قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح دیا ہے :-

اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَهٗ ھَوَاهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ (۲۵ جاثیہ)

کیا نہیں دیکھا تو نے اس شخص کو جس نے اپنے نفس کی خواہش کو معبود بنالیا اسکو باوجود عالم ہونے کے خدا نے گمراہ کردیا اور اسکے دل اور کانوں پر مہر کردی:

وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ؁

اس کی آنکھ پر پردہ ہے بغیر خدا کے اسکو کون راہ راست پر لاسکتا ہے۔ کس لئے نصیحت نہیں پکڑتے ہو تم۔

حضرت (نوحؑ) کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی دونوں کا کافر ہونا قرآنی نص سے ثابت ہے۔ فرعون بےعون کی بیوی موحدہ مومنہ خود اللہ عزوجل نے اپنی کلام پاک میں بتلائی ہے۔ ابراہیم خلیل اللہ کا باپ بت گر اور بت پرست تھا۔ جسکو ہر ایک جانتا ہے۔ خود خاتم النبیین کے گھر میں حقیقی چچا کو دیکھئے کتنی بڑی ہمدردی اور محبت کرنے والا تھا۔ جس کے لئے حضورؐ نے تہ دل سے خواہش کرکے کوشش کی کہ کسی طرح یہ مسلمان ہوجائے جان کندنی کے وقت رسول مقبول صلعم نے سعی بلیغ کی اور چاہا کہ میرا چچا کلمہ پڑھ لے تو یہ ابدی دکھوں سے بچ جائے مگر ابو طالب نے انکار کرکے بوقت نزع یہ شعر کہا ؎

جیکر میں ہُن مرد ہاں دین قبولاں آپ
کہسن موتوں ڈریا شاہ علی دا باپ

اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی :-

اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ (پ ۲۰۔ قصص)

یا محمدؐ جن پر تیرا دل ہے تو ان کو سیدھا راستہ نہیں دکھا سکتا۔ ہاں اگر خدا چاہے تو ہدایت پا سکتے ہیں:

لہٰذا جو خالق مخلوق کو عین سمجھے ؎
کیست در دنیا از و گمراہ تر

علم غیب

قرآن مجید میں ہے :-

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ۔ یعنی اے نبیؐ! کہدے تو زمین اور آسمانوں میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیبدان نہیں۔ حتےٰ کہ حضور علیہ السلام کی نسبت ارشاد ہے :-

لَا اَعْلَمُ الْغَیْبَ

علاوہ ازیں متعدد واقعات ہیں جن سے نبیؐ کا غیبدان نہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح دیگر انبیاء و اولیاء کے واقعات سے عملی طور پر نفی علم غیب بجز ذات باری تعالیٰ کے ثابت ہوتی ہے۔ اسی پر تمام فرقے اہل سنت والجماعت کے اعتقاد رکھتے ہیں۔ لیکن برخلاف اسکے ایک پیر صاحب علی پوری انبیاء و اولیاء کی نسبت علم غیب کا اعتقاد رکھتے ہیں اور اسی اعتقاد پر پُر زور تبلیغ کرتے ہیں۔ حتےٰ کہ آپ اپنی تقریروں میں فرماتے رہتے ہیں کہ خواجہ باقی اللہ کی بلی کو بھی علم غیب تھا۔ کیا یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ روحی کی توہین نہیں کہ علم غیب جاننے میں ایک بلی بھی آپ کی شریک تھی۔ انا للہ!

محمد ابراہیم امام مسجد۔ چک ۱۳۱
ریاست بہاولپور

فتاویٰ

تعاقب | اہلحدیث بابت ۹ جولائی ۱۹۳۶ء صفحہ فتاوے ع۱۵۱ کے متعلق تحریر ہے۔

(۱) کلام مجید میں اللہ پاک نے مصرف زکوٰۃ کی آٹھ مدیں بیان فرمائی ہیں۔ جس میں ایک مد فی سبیل اللہ ہے۔ اگر فی سبیل اللہ عام فی الکل مراد لیا جائے تو باقی سات مدیں بھی اسی میں داخل ہیں۔ تو بنا بریں الصدقات فی سبیل اللہ اتنا ہی جامع ومانع کلام ہوتا اللہ پاک کو فقرا۔ مساکین وغیرہم کی طوالت کی ضرورت نہ تھی۔ (۲) حدیث شریف میں ہے توخذ عن الاغنیاء وترد علی الفقراء۔ زکوٰۃ سے اگر مسجد تعمیر کیجئے اس حدیث کے خلاف ہوگا۔ امام رازی رح کا قیاس یا اجتہاد غلط ہوگا۔ تعمیر مسجد حق خالق ہے زکوٰۃ حق مخلوق ہے۔ نماز غیر کے لئے نہیں پڑھ سکتے غیر کا کھانا خدا کو نہیں کھلا سکتے۔ زکوٰۃ سے مسجد کا گلا بہ نہیں بنا سکتے۔

(۳) حدیث سے ثابت ہے کہ آٹھ مدوں سے بلحاظ ضرورت صرف ایک مد میں زکوٰۃ خرچ کردیں تو مضائقہ نہیں۔ مشکوٰۃ۔ عوام مسجد مخصوص کریں گے شاذ ونادر مہتمم یا متولی زکوٰۃ دیتے ہیں۔ محصب اوقاف کے رجسٹر کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بچانوے فیصدی غاصب ہیں۔ مہتمم متولی کو سکونہ مزا ہوگا۔ غاصب۔ ان سے زکوٰۃ ساقط۔ یہی زکوٰۃ کے مستحق۔ (ترجمہ تفسیر امام رازیؒ مندرجہ ۹- جولائی) تو معلوم کرکہ بلاشک ظاہر لفظ اللہ تعالےٰ کے کلام فی سبیل اللہ میں حصر صرف غازیوں پر واجب نہیں کرتا ہے پس اسی اعتبار سے قفال نے بعض فقیہوں کی بابت اپنی تفسیر میں نقل کی ہے کہ انہوں نے زکوٰۃ کا مصرف تمام کار خیر مثلاً مردوں کو کفن دینے۔ قلعے بنانے اور مسجدیں تعمیر کرنے کے لئے جائز کردیا اس لئے کہ اللہ تعالےٰ کا کلام فی سبیل اللہ سب میں عام ہے۔

یہ عبارت ایسی بے مطلب ہے کہ اس سے مسئلہ اخذ نہیں ہوسکتا۔ ملاحظہ ہو تنقید:۔

(۱) ظاہر لفظ سے دلیل محض بے معنے ہے امت محمدیہ کا عمل ظاہر لفظ پر نہیں ہے مرزع حکم پر ہے۔ اگر زکوٰۃ کے متعلق ظاہر لفظ اخذ کریں گے تو صلوٰۃ کے متعلق اور بھی وسیع دائرہ ہوگا اقیموا الصلوٰۃ کا یہ بھی معنے ہوگا کہ کھڑے ہوکر درود پڑھو۔ یا حبیب سلام علیک یا رسول سلام علیک۔ صلوٰت اللہ علیک۔

(۲) قفال مذہبا شافعی ہے اور تادم مرگ شافعی رہا اس کا عمل اس کی نقل عن بعض الفقہاء کے خلاف تھا اس نے مد زکوٰۃ تعمیر مسجد میں خرچ کرنے کی کبھی اجازت نہیں دی کیوں اس لئے کہ

(۳) قفال نے سمجھا کہ بعض فقہائے مجہول کا فعل کثیر معروف جماعت کے مقابل لغو ہے۔

(۴) وجوہ الخیر کی تشریح میں تکفین الموتے امانت غریب ہے جو واقعی غریب ہے۔ بناء الحصون امر جہاد ہے۔ امام رازی رح کے مدعا کے یوں خلاف ہیں۔ عمارۃ المساجد البتہ موافق ہے۔ دو مخالف ایک موافق ضعف کی دلیل ہے۔

فقہاءؒ کا اصول یہ ہے کہ جب انواع میں کوئی نوع مفقود ہو تو بقیہ انواع پر رد کیا جائے گا کہ پسماندگان فیر سے زیادہ مستحق ہیں ایک مد جہاد دستیاب نہیں ہے تو بقیہ سات مد پر جملہ مال زکوٰۃ تقسیم کردینا چاہئے۔ مد فی سبیل اللہ کی تلافی کی ضرورت کیا؟ حق المعبود اور حق العبد خلط ملط کرنے کی کیا وجہ الحلال بین والحرام بین۔

(اسلم عفی عنہ داناپوری)

مفتی | فاضل متعاقب نے امام رازیؒ اور قفالؒ پر اظہار خفگی کیا ہے تو ہم کس شمار میں ہیں۔ اس لئے آپ کے عتاب سے ڈرتے ڈرتے عرض کرتے ہیں کہ فی سبیل اللہ کا لفظ تعمیم بعد تخصیص ہے۔ جیسے آیت والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ (پ۸- ع۱۴) میں ہے اگر آپ اس کو جہاد سے مخصوص سمجھتے ہیں تو ہم ہندوستانیوں کے لئے یہ مصرف ملتوی ہوگیا۔ کیونکہ یہاں جہاد نہیں ہے تو مصارف ثمانیہ نہ رہے بلکہ سات رہ گئے۔

فافہم وتدبر۔ علاوہ اس کے ہم اس پر زور نہیں دیتے فلیختر الشائی ماشاء۔ اللہ اعلم!

تعاقب ع۲

تاڑی کے متعلق | فتاویٰ ع۱۹۴ وع۱۹۵ میں تاڑی کے متعلق جو جواب دیئے گئے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ تاڑی میں نشہ پیدا ہونے کے قبل پینا وسرکہ بنانا جائز ہے۔ لیکن تاڑی میں کسی خاص وقت پر نشہ پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ خود نشہ آور چیز ہے۔ تاڑی میں دھوئے لگے یا نہ لگے، فوراً عرق گرا ہو یا دیر کا گرا ہو، تھوڑی مقدار ہو یا زیادہ، برتن صبح کو لگائے جائیں یا شام کو یا رات کو بہرصورت نشی ہے۔ فی نفسہ نشہ کی چیز ہے۔ اس لئے شراب کے حکم میں چلنا چاہئے۔

واللہ اعلم بالصواب۔ (محمد ابوذر خریدار اہلحدیث ۸۸۸۸)

مفتی | اگر آپ کی یہی تحقیق ہے۔ تو حکم بھی یہی ہے حدیث کل مسکر حرام تغیر مشروط عام ہے۔ جس میں وصف پر حکم ہے۔ جب وہ وصف نہیں ہے تو حکم بھی نہیں۔

س ع۹۲۷ } قرآن مجید پھٹے پرانے دریا کنوئیں میں ڈالیں یا آگ میں جلائیں یا زمین میں دفن کریں۔ کونسا طریق مسنون ہے؟ نیز اگر کوئی بلا قصد یا بغیر کسی افادہ میت کے علیحدہ گڑھا کھودنے کی بجائے قبر میں لحد بند کرنے کے بعد کھاتہ میں دبادے تو کیا حرج ہے؟

(سردار محمد خریدار اہلحدیث)

ج ع۹۲۷ } قرآن مجید کے اوراق کہنہ کو اس غرض سے کہ ان کی بے ادبی نہ ہو جلا دینا منع نہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا تھا۔ اگر کوئی اس غرض سے کسی محفوظ جگہ میں دفن کردے تو حرج نہ ہوگا۔

الاعمال بالنیات۔

س ع۹۲۸ } مسجد میں بڑی دف رکھی جائے جو جمعہ کی اذان سے پہلے وعیدین کے روز اور رمضان میں سحری وافطار کے وقت بغرض اطلاع عام بجائی جائے درست ہے؟ خصوصاً دیہات

دشوار سمجھتے ہیں۔ لیکن جنت میں داخل ہونے کا واحد ذریعہ سنت نبوی پر عمل کرنا ہے۔ چنانچہ خود نبی علیہ السلام نے حدیث میں فیصلہ فرما دیا ہے :۔

کلّ امتی یدخلون الجنّة الّا من ابیٰ قیل من ابیٰ قال من اطاعنی فدخل الجنّة و من عصانی فقد ابیٰ مشکوٰة۔

ترجمہ: میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا (وہ نہیں داخل ہوگا) کہا گیا کس نے انکار کیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے میرے حکم کی اطاعت کی وہ تو جنت میں داخل ہو جاویگا اور جس نے میرے حکم کی اطاعت نہ کی گویا کہ اس نے انکار ہی کیا۔ آگے رہی یہ بات کہ کیا حضور علیہ السلام کے حکم کی اطاعت اور ہے اور خدا کے حکم کی اور ہے؟ یہ بات نہیں ہے حقیقت میں فرمان خدا کا ہی ہے اور نبی علیہ السلام کی زبان سے نکلا ہوا ہے تو جب ہم اطاعت کرینگے تو گویا دونوں کے حکموں کی ہوگی۔

آج ہماری کیا حالت ہے کہ اگر کوئی آدمی ہم سے پوچھے کہ تم حضور علیہ السلام کے فرمان بردار ہو۔ تو ہم کہتے ہیں کہ ضرور! او علماء کے سامنے دوران وعظ میں بھی زبانی وعدے کرتے ہیں مگر جب عمل کا وقت آتا ہے تو ہم اُن تمام وعدوں کو بھلا بیٹھتے ہیں اور حضور علیہ السلام کے حکم کے برعکس عمل کرتے ہیں۔

حضور علیہ السلام کا فرمان اور ہمارا عمل قال علیہ الصلوٰة والسلام اعفوا اللحیٰ واحفوا الشوارب

یعنی ڈاڑھیوں کو زیادہ بڑھاؤ اور مونچھوں کو زیادہ کٹاؤ۔

تو ہم نے ڈاڑھیوں کو بالکل منڈانا اور مونچھوں کو بڑھانا شروع کر دیا ہے۔ اور بعض ہمارے بھائی ایسے ہیں کہ مونچھوں کو بھی دونوں طرفوں سے منڈا دیتے ہیں۔ ہمارا عمل حضور علیہ السلام کی چھوٹی سنتوں کے بھی کتنا برعکس ہے۔ (حدیث نمبر۲) نھی رسول صلعم عن القزع (صحیح مسلم) یعنی حضور علیہ السلام کا یہ حکم ہے کہ اپنے سر کے تمام بال رکھو۔ اور اگر سر کے تمام بال رکھنے سے طرح طرح کے عوارضات کے پیش آنے کا خطرہ ہو تو پھر تمام سر کے بال منڈا دو۔

تو ہم نے یہ خیال کیا کہ اگر سر کے تمام بال رکھ لئے پھر بھی حضور علیہ السلام کی سنت ادا ہو جاوے گی اور اگر تمام منڈا دیئے تب بھی سنت ادا ہو جاویگی کام ہم وہ کرتے ہیں جو بے سنتوں کا ہو اور دعویٰ ہمارا سنت پر عمل کرنے والوں کا ہے۔ تو جس کام سے حضور نے منع فرمایا تھا ہم نے وہی کیا۔ یعنی بعض حصہ سر کے بال رکھ لئے اور بعض حصے کے منڈا دیئے۔

واہ رے واہ! یہ حضور علیہ السلام کے فرمان کی اطاعت ہے؟ ہم نے حضورؐ کے حکم کو چھوڑ دیا اور ایک عیسائی کے طرز عمل پر چلنا شروع کر دیا۔

اسلام میں یہ قانون ہے کہ اگر ایک پیغمبر ہے اور اس کا بیٹا اس کے حکم کی اطاعت نہیں کرتا تو اُس پیغمبر کا بیٹا جہنمی ہے۔ جیسا کہ کنعان تھا۔ ویسے تو حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا تھا مگر جب اس نے اپنے باپ کے حکموں کو ٹھکرانا شروع کر دیا تو اللہ تعالےٰ نے دنیا میں اس کو غرقاب کر دیا۔ اس وقت جبکہ طوفان آگیا تھا اور نوح علیہ السلام کشتی پر سوار تھے اور ان کا بیٹا نیچے تھا۔ تو محبت پدری نے جوش مارا اور بے خود ہو کر بارگاہ ایزدی میں آرزو کرنی شروع کر دی تو کہا:

اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَھْلِیْ۔ یا اللہ یہ بیٹا میرا (کنعان) میرے اہل سے ہے اور اسکو بچا دے۔

حکم ہوا کہ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِكَ۔

یہ تیرے اہل سے نہیں ہے اگر تیرے اہل سے ہوتا تو تیرے حکم پر بھی چلتا۔

نافرمانی ایک ایسی چیز ہے کہ اسکو حضرت نوح کے اہل سے نکال دیا۔

(۲) اگر ایک پیغمبر ہے اور اس کا باپ اس کے حکم کی تعمیل نہیں کرتا تو وہ دوزخ میں جاویگا۔ جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ آذر تھا۔ وہ ضرور دوزخ میں جاویگا۔ کیونکہ اُس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرمان پر عمل نہیں کیا۔ چنانچہ ایک شاعر لکھتے ہیں ؎

حسن زبصرہ بلال از حبش صہیب از روم
زخاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبی است

حسن بصرہ سے آئے اور بلال حبشہ سے۔ علیٰ ہذا القیاس بحیثیت ایک غلام ہونے کے حضور علیہ السلام کے پاس آئے اور جنت کے وارث بن گئے اور ابوجہل حالانکہ رشتہ دار تو وہ دوزخی رہا۔

وجہ یہ تھی کہ اُن سب نے حضور علیہ السلام کی سنت پر عمل کیا تھا۔ دنیا ایک طرف ہوتی اور دوسری طرف حضور علیہ السلام کا فرمان ہوتا تو وہ حضور علیہ السلام کے فرمان کی ہی اطاعت کرتے اور ابوجہل کلمہ سے بھی انکاری تھا۔

تو مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان مرد اور عورت کو چاہئے کہ اپنے دین کا خیال رکھے اور حضور علیہ السلام کی خواہ چھوٹی سنت ہو یا بڑی ہو اس پر عمل کرنے کی جہاں تک ہو سکے کوشش کرے۔ واللہ اعلم بالصواب

راقم :۔ (مولوی) محمد علی قریشی خطیب
مسجد سمندری۔ ٹائل پور

عرب کا چاند یوں تو پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک بہت سے غیر مسلم لکھ چکے ہیں۔ مگر جس انداز اور حسن خوبی سے سوامی لکشمن جی نے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ لکھی ہے وہ نہایت قابل قدر ہے ضرور پڑھئے۔ خصوصاً ہندو مسلم اتحاد کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۲؍ ۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

سید البشر مولفہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب فرخ کوٹی آنحضرت صلعم کی بعثت کے متعلق تورات، انجیل سے پچاس پیشگوئیاں درج کی گئی ہیں شمع رسالت کے پروانے پڑھیں قیمت صرف ۴؍ محصول ڈاک علیحدہ۔ (منگوانے کا پتہ)

مینجر دفتر اہلحدیث امرت سر

ملکی مطلع

ہندوستان کے نئے دور میں

دورِ جدید

ابھی کل کا واقعہ ہے کہ کانگرس اپنی تحریکات کی وجہ سے موردِ عتاب حکومت برطانیہ تھی۔ اسکے جلسے ممنوع اور کام سب بند، ممبران گرفتار۔ پھر جب کانگرس نے اپنی ثابت قدمی دکھائی تو نتیجہ وہی ہؤا جو کسی عارف نے کہا ہے ؎

تا مشِ حنا سودہ نہ گردی تہِ سنگ
ہرگز بکفِ لعل نگارے نہ رسی

چند روز کی تکلیفات کے بعد ہندوستان کے سات صوبوں پر کانگرس کی حکومت بشکل وزارت قائم ہوگئی۔ ہر طرف کانگرس کا طوطی بولنے لگا۔ تھوڑا ہی وقت گزرنے پر کہ اس کے دور میں ایک اور دورِ جدید سننے میں آیا۔ اس کا ظہور تو بے شک گذشتہ ہفتے ہؤا مگر تصور اس کا شروع ہی سے تھا۔ وہ یہ کہ کانگرسی وزراء نے وہی کیا جس کا انہوں نے اعلان کیا تھا اور وہ یہ کام کیوں نہ کرتے جبکہ وہ ایسا کرنے کو اپنے فرضِ منصبی میں داخل کر چکے تھے۔ یعنی جتنے پولیٹیکل لیڈر آجتک جیل میں ہیں ان کی رہائی کرانے کا اعلان کانگرسی وزراء پہلے ہی کر چکے تھے۔

ہمارا خیال ہی نہیں یقین ہے کہ لندن میں جب ریفارم سکیم بنائی گئی ہوگی تو اسکے بنانے والوں کے دل میں خیال گزرا ہوگا کہ ایسا ہی ہوگا۔ پھر کیا ہؤا جو نہی وزرائے کانگرس نے اپنے اس مزعومہ فرض کو ادا کیا تو گورنروں نے اس کی مخالفت کی۔ اس کا نتیجہ بھی کچھ غیر متوقع نہ ہؤا بلکہ وہی ہؤا جو کانگرس نے اعلان کر دیا تھا یعنی وزارت صوبہ بہار اور یوپی نے استعفے داخل کر دئیے اس کے بعد کیا ہوگا۔ دوسرے کانگرسی صوبے بھی ایسا ہی کرینگے یا خاموش رہینگے۔ صرف ظہورِ واقعہ کا انتظار ہے

ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ حکومت برطانیہ اور کانگرس کی مثال یہ ہے (گو یہ مثال پولیٹیکل نہیں ہے، مگر سمجھانے کے لئے کافی ہے) کہ کوئی دیسی وضع کا آدمی اپنی دعوت میں انگریزی وضع کے مہمانوں کو بلائے وہ اس امر کا اظہار کریں یا نہ کریں کہ ہم کرسیوں پر بیٹھ کر چھری کانٹے سے کھائینگے۔ میزبان کا فرض ہے کہ خود ہی جان لے کہ وہ ایسا کرینگے۔ چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے کرسی میز اور چھری کانٹے کا مطالبہ کیا۔ اس پر میزبان بگڑ بیٹھے۔ تو یہ دراصل مہمان کی غلطی نہیں بلکہ میزبان کی غلطی ہے۔

ہم کانگرس کی اس بارے میں تعریف کرتے ہیں کہ وہ جو کچھ کرتی ہے ڈنکے کی چوٹ کرتی ہے۔ کسی بامذاق شاعر نے مچھر کے حق میں ایک شعر لکھا ہے جو کانگرس کے حق میں پورا صادق آتا ہے ؎

پشّے سے سیکھے شیوۂ مردانگی کوئی
جب قصدِ خوں کو آئے تو پہلے پکار دے

اسی طرح کانگرس اپنے اعمال کی تجویزیں ڈنکے کی چوٹ ظاہر کرتی ہے پھر ان پر عمل پیرا ہوتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جن دنوں برطانیہ کے مدبرین ترکوں کے ملکوں (کریٹ اور آرمینیا وغیرہ میں جہاں عیسائی آبادی کی اکثریت ہے) کانٹے بو رہے تھے۔ دور اندیش اشخاص کا اسی زمانے خیال تھا کہ یہ کانٹے کبھی برطانیہ کے سامنے بھی آئیں گے۔ کیوں؟ ع

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

اب کانگرسی وزراء کے استعفوں کے بعد بڑی مشکل یہ پیش آنے والی ہے کہ کوئی دوسری جماعت قلمدانِ وزارت کو ہاتھ نہیں لگا سکے گی۔ کیوں؟ اس لئے کہ انڈیا ایکٹ متعلقہ ریفارم سکیم کے مطابق اکثریت ممبروں کی وزراء کے حق میں عدمِ اعتماد کا ووٹ پاس کر دے تو وہ وزارت قائم نہیں رہ سکتی۔ اس صورت میں جو کوئی وزیر ہوگا وہ نہیں ٹھیر سکتا۔ ادھر گورنر نے ان کو قلمدانِ وزارت دیا ادھر کانگرس پارٹی کی طرف سے عدمِ اعتماد کا ووٹ پاس ہؤا۔ اسی لئے خبر آئی ہے کہ نواب صاحب چھتاری وغیرہ جیسے مدبروں نے بھی وزارت عظمیٰ قبول نہیں کی۔

یہاں پہنچ کر ہمیں ایک حدیث یاد آگئی جس میں ارشاد ہے کہ دنیا اور دین دراصل دو سوکنیں ہیں۔

ان رضیت احدھما سخطت الاخری

یعنی اگر ایک راضی ہو تو دوسری خفا ہو جاتی ہے۔ جس وزیر سے گورنر خوش ہونگے کانگرس پارٹی اس سے ناخوش ہوگی تو اس کا رہنا محال ہو جائیگا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ وزارتوں کے عہدے خالی ہو جائینگے اور کل اختیارات گورنر اپنے ہاتھ میں لے لیں گے۔ مگر پھر بھی نزاع ختم نہ ہوگی بلکہ بڑھ جائیگی۔ مثلاً حکومت کی طرف سے بجٹ (آئندہ سال کا تخمینہ حساب) پیش ہؤا تو اسمبلی کی کانگرس پارٹی جن صوبوں میں اکثریت میں ہے اسکی مخالفت کریگی۔ وہ پاس ہونے سے رہ جائیگا۔ جب بجٹ پاس نہ ہؤا تو گورنمنٹ اخراجات پورے نہیں کر سکے گی تو کل مدات وزارت کے ساتھ ہی معطل ہو جائینگی

یہ باتیں انڈیا ایکٹ بنانے سے پہلے سمجھنے کی تھیں ہمیں رہ رہ کر تعجب آتا ہے کہ انگلستان کے مدبرین نے کیا سوچا۔ فیڈریشن کے فوائد پر ان کی نظر جا پڑی مگر انڈیا ایکٹ کے نقصانات کو نہیں سوچ سکے۔ خیر جو کچھ انہوں نے کیا اپنے خیال میں اچھا کیا۔ ہمارا تو اصول ہے۔ ع

رموزِ مملکتِ خویش خسرواں دانند

ساتھ ہی اسکے ہم نورِ نبوت کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو یہ سمجھ میں آتا ہے کہ انگریزی حکومت جو کچھ کر رہی ہے اور جو کچھ اسکو پیش آ رہا ہے قانون قدرت کا ہی منشا ہے۔ آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کی شان یہ بتائی گئی ہے ؎

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ

ہمارا پنجاب

پنجاب کی حکومت جو چال چل رہی ہے

(۳۱۵)

متفرقات

مولانا بخیریت ہیں | ہر دو جانب سے احباب بندلیعہ خطوط مولانا ابوالوفا ثناء اللہ مدظلہ کی خیریت دریافت فرما کر اپنی دلی محبت کا اظہار فرماتے ہیں۔ جزاہم اللہ! چونکہ فرداً فرداً ہر ایک کو جواب دینا مشکل ہے اس لئے تمام ناظرین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مولانا بفضلہ بخیریت ہیں۔ جسمانی کمزوری ہنوز پورے طور پر رفع نہیں ہوئی۔ احباب کرام مکمل صحت و قوت کیلئے دعا فرمائیں

(منیجر اہلحدیث)

ارمغان لقمان | رسالہ ہذا طبی رسالہ "لقمان" کا سالنامہ ہے جو زیر ادارت حکیم پیر عبد الرحیم گولڈ میڈلسٹ نظام آباد ماہوار شائع ہوتا ہے۔ زیر نظر سالنامہ میں بعض نایاب نسخے بھی درج کئے گئے ہیں۔ انکے علاوہ بعض اور مفید طبی معلومات بھی ملتی ہیں۔ جن کا جاننا عام لوگوں کو بھی خالی از فائدہ نہیں۔ قیمت سالنامہ عمر سالانہ قیمت بھی عہ خریداروں کو سالنامہ مفت دیا جائیگا۔ ملنے کا پتہ:۔ حکیم عبد الرحیم صاحب نظام آباد۔ ضلع گوجرانوالہ۔ پنجاب۔

کشف الملہم | حضرت امام مسلمؒ نے اپنی صحیح کے آغاز میں ایک مقدمہ تحریر فرمایا ہے جس میں چند اصول متعلقہ حدیث لکھے ہیں۔ مولانا عبد السلام صاحب (مولوی فاضل) مدرس مدرسہ حاجی علی جان دہلی نے اس کا اُردو ترجمہ شائع کیا ہے۔ فاضل موصوف نے موقع بموقع اپنی طرف سے تشریحات و توضیحات بھی درج فرمائی ہیں اور مشکل عبارتوں کی نحوی ترکیب بھی بغرض آسانی طلباء لکھ دی ہے۔ عربی طلبہ کیلئے بالخصوص یہ کتاب مفید ہے۔ قیمت ۶۔ پتہ ذیل سے منگوائیں:۔ ناظم کتب خانہ مسعودیہ مدرسہ حاجی علی جان کوچہ خان چند۔ چاندنی چوک دہلی۔

فوری توجہ کی ضرورت | "اہلحدیث" کی اشاعت میں روز بروز کمی واقع ہو رہی ہے۔ دفتر کی طرف سے معاونین کو کئی بار توجہ دلائی گئی ہے گو بعض احباب نے اپنی کوشش و ہمت سے خریدار بنائے۔ تاہم ضرورت ہے کہ ہر خریدار ایک ایک نیا خریدار بنا کر حلقہ اشاعت کو وسعت دے۔

خریدار حضرات غور فرمائیں | صاحب دوستان اہلحدیث ۱۴ فروری میں شائع کر دیا گیا۔ اس میں ان خریداروں کے نمبر درج ہیں جن کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ فروری میں ختم ہے۔ اگر ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ ۴۔ مارچ تک وصول نہ ہوگی تو ہم مارچ کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ مہلت یا مانگنی مزید مہلت طلب نہ فرمائیں۔

بیرون ہند | کے خریدار بھی اپنے اپنے نمبر دیکھ کر قیمت جلد ارسال کر دیں۔

اہلحدیث ۱۸۔ فروری ۳۸ء | بوجہ تعطیلات عید اضحیٰ شائع نہیں ہوا۔ ناظرین نوٹ کر رکھیں۔

ضروری انتباہ | گذشتہ پرچہ میں جلسہ خان پور ضلع ہوشیار پور کا اعلان شائع ہوا ہے جس میں میرے متعلق لکھا گیا ہے کہ میں نے شمولیت کا وعدہ کر لیا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ وعدہ نہیں کیا بلکہ اپنے اعلان کے مطابق بانیان جلسہ کو لکھ دیا تھا کہ امرتسر دفتر جمعیۃ تبلیغ میں لکھو؛ اس لئے اگر میں اپنے نظام کو قائم رکھتے ہوئے جلسہ ہذا میں شریک نہ ہو سکوں تو احباب مجھ پر بدظن نہ ہوں۔ والسلام!

(مولانا) محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

ضرورت رشتہ | ایک نوجوان منشی فاضل کے لئے جو کہ محکمہ تعلیم میں معقول تنخواہ پر مستقل ایس وی ٹیچر ہے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی جوان، تعلیم یافتہ، پابند صوم و صلوٰۃ اور شائستہ ہو۔ ذات کی قید نہیں۔ خط و کتابت پوشیدہ رکھی جائیگی۔

ب معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب پیر محل۔ ضلع لائلپور

مفت طلب کریں | جمعیۃ تبلیغ پنجاب کا رسالہ ۳۲ء "فلسفہ ارکان اسلام" محصول ڈاک بھیج کر مفت حاصل کریں۔ شہر میں دو نسخے جا سکتے ہیں۔

پتہ:۔ مولوی عبد اللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ اہلحدیث کٹڑہ اہلوالیاں امرتسر

شمع توحید کی طباعت
شروع ہوگئی

پس فدائیان توحید دل کھول کر اس رسالہ کی اعانت فرمائیں تاکہ اس کو بکثرت تقسیم کرایا جائے۔ تعداد حسب رقوم چندہ ہوگی۔

آمد

۱۹ فروری تک حسب ذیل رقوم برائے رسالہ شمع توحید وصول ہوئیں:۔ از مولوی کریم بخش چک ۱۱۵ سرگودھا ۸؎۔ شیخ احمد صاحب گوگیرہ عہ۔ جناب بابو اللہ بخش صاحب لدھیانہ ۲؎۔ مولوی محمد سلیمان صاحب از کھبہ عہ۔ جناب محمد معروف صاحب حیدرآباد دکن ۵؎۔ ملک عبد الحق صاحب جالندھر خواجہ عبد الرشید صاحب انہ دہلی عہ۔ شیخ عبد المجید صاحب ونگٹن ۶۔ کل میزان مع سابقہ ۳۰۹-۱-۰ روپیہ

مقدمہ فنڈ

میں ۱۹۔ فروری تک مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں:۔ مولوی کریم بخش صاحب چک ۱۱۵ ۵؎۔ از احباب سیالکوٹ معرفت حاجی خدا بخش صاحب ۹۶/۸۔ شیخ احمد صاحب گوگیرہ نہ۔ ملک غلام محمد صاحب سری نگر ۵؎۔ از احباب بنارس معرفت قاری احمد سعید صاحب و مولوی عبد الحکیم صاحب یک صد۔ جماعت اہل حدیث احمد پور شرقیہ ۵؎۔ جماعت اہل حدیث پشاور معرفت شیخ عبد الرحمن صاحب ۳؎۔ جماعت اہل حدیث تانتی باغ کلکتہ یکصد۔ شیخ عبد المجید صاحب ونگٹن ۳۔ کل میزان مع سابقہ ۴۴۲ روپیہ جن میں سے مبلغ ۲۰۰ روپیہ ہنوز موجود ہیں۔

(محاسب فنڈات)

چٹیں نئی چھپنے والی ہیں | اگر کسی خریدار نے اپنا پتہ تبدیل کرانا ہو یا سابقہ پتہ میں کچھ تبدیلی کرانی ہو تو بہت جلد اطلاع دیں تاکہ نئی چٹوں کی طباعت کے وقت تصحیح کر دی جائے۔ (منیجر اہلحدیث)

نوٹ:۔ باقی متفرقات ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔ (منیجر)

اکسیر بدن

ہر قسم کی کھانسی کا جادو اثر علاج

تپدق کے مریضوں کو اور ان بیماروں کو جو دمہ۔ ذات الجنب۔ ذات الریہ اور خشک کھانسی میں مبتلاء ہوں انکو فوراً آرام پہنچاتی ہے!

پھیپھڑوں کی ٹانک بھی ہے

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ ۔ ۱۱۸ ۔ نصف ۔ ۱۵۰ ۔ ۱۲۱ ۔

ملنے کا پتہ مینجر امرت دھارا ۔۱۹ لاہور

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے.... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲/۔ آدھ پاؤ ۴/۔ پاؤ بھر ۸/ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب محمد غنی اللہ خاں صاحب آروی لکھتے ہیں کہ "آدھ پاؤ مومیائی آپکے ہاں سے منگایا تھا جس میں سے صرف ایک ڈبیہ کے استعمال سے مجھے کمال فائدہ ہوا ہے۔ نہ صرف مجھے ہی نہیں بلکہ میرے دوست آفتاب الدین وشیخ عبدالرؤف وغیرہ کو بھی اسکے استعمال سے بیحد فائدہ ہوا ہے۔ اب آدھ پاؤ اور روانہ فرمائیں" (یکم جنوری ۱۹۳۸ء)

جناب پان محمد صاحب جگدل ضامن علی صاحب کی معرفت یہاں چند لوگوں نے آپ سے مومیائی منگائی ہے انہوں نے ہم سے آپکی مومیائی کی نسبت بہت تعریف فرمائی۔ آپ مجھے بھی ۹ چھٹانک مومیائی روانہ فرمائیں" (۵ جنوری ۱۹۳۸ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان۔ پرو پرائٹر دی میڈیکل ایجنسی امرتسر

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائینگے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے:۔

نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ روہے (ٹرکوما)۔ ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا نیز ہر خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں اسکے استعمال سے دفع ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی ہیں۔

قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

منگانے کا پتہ:۔ مینجر اودھ فارمیسی ہردوئی

کرامات اہلحدیث

مسئلہ کرامت کی توضیح و تشریح اور اس کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے علاوہ جماعت اہل حدیث کے اولیاء و صوفیائے کرام کے حالات و کرامات ... بالکل نئی چیز ہے۔ ایک پیسے ... اور زیادہ ... تصنیف وی پی طلب کیجئے۔

... حدیث کی پہلی کتاب ... ناجی فرقہ کون ہے ... حنفی یا اہلحدیث ... مولانا محمد سلیمان صاحب منصور پوری ... اور تبلیغی خطبے ... پاکستان ... مجلد ... اور لاجواب کتاب ہے ...

ملنے کا پتہ } مینجر اہلحدیث جنتری حلقہ ۵ لاہور

ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات

(مصنفہ مولانا ملک امام خان صاحب نوشہروی)

ہر اہل حدیث گھر میں اس کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

قیمت ۸/ پتہ } مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اور جو قلابازیاں اس کے رقیب کھا رہے ہیں۔ گہری نظر سے دیکھتے ہوئے خطرہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں کی وزارت عظمیٰ جو کانگرسی نہیں ہے شاید جلدی معطل کر دی جائے۔ کیونکہ اس کی مخالفت پر غیر مسلم پبلک بالکل تلی ہوئی ہے۔ مسلم پبلک میں بھی جو طوفان مخالفت اٹھایا جا رہا ہے وہ کسی باخبر سے مخفی نہیں۔ اس کے مقابلے میں ہم دیکھتے ہیں کہ وزارت عظمیٰ کی طرف سے اس طوفان بے تمیزی کا کوئی معقول انتظام نہیں۔

یہ تو ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہمارا علم ناقص ہے، وزارت پنجاب اس مخالفت سے بے خبر نہ ہوگی لیکن ہمیں اس کی اطلاع نہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وزارت کوئی ٹھوس کام کرے جس کی مدح میں عام پبلک رطب اللسان ہو جائے۔ مثلاً

گداگری | گداگری ایک ایسا پیشہ ہے جو صرف ملک کے لئے کلنک کا ٹیکہ ہے بلکہ ملک میں رہنے والے شرفاء کے لئے بھی سخت تکلیف کا باعث ہے۔ بازار میں دو شخص مل کر گفتگو کرنا چاہتے ہیں تو گدا، تقاضا پر تقاضا کرتے ہیں۔ کوئی بات نہیں کرنے دیتے گھر میں جائیں تو وہاں آ جاتے ہیں۔ مسجد میں جائیں تو وہاں موجود۔ دن بھر بازاروں میں گشت کرتے ہیں مغرب کے وقت مسجد میں آ جاتے ہیں اور سوال کرتے ہیں کہ کھانا کھلاؤ، خرچ پورا کر دو وغیرہ وغیرہ۔

بعض دفعہ اچھے لباس، اچھی وضع میں آتے ہیں کہ ریل میں ہمارا ٹرنک اور سامان کھو یا گیا۔ جمعہ کے روز خطیب کو رقعہ دیدیتے ہیں کہ ہماری مدد کیجئے۔

بازاروں میں دکاندار کساد بازاری کی وجہ سے ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے ہیں۔ یہ سائلوں کی جماعت تفریح کرتی ہوئی ادھر ادھر گھوم رہی ہے۔ دکاندار ہو یا گاہک کسی کو نہیں چھوڑتے۔ دیکھو تو اچھے بھلے ہٹے کٹے مشٹنڈے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر پوچھو کہ تم کون ہو، کس قوم سے ہو۔ جواب ملتا ہے کہ ہم فقیر قوم سے ہیں۔ پیشہ کیا رکھتے ہو۔ جواب میں کہتے ہیں گداگری۔

غضب تو یہ ہے کہ سرکاری کاغذات مردم شماری میں خود ان کا پیشہ گداگری لکھا ہوا ملتا ہے۔ عرصہ ہوا اخبار "انقلاب" میں (جو اتحاد پارٹی یا بالفاظ دیگر وزارت عظمیٰ کا آرگن ہے) لکھا گیا تھا کہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک تجویز پیش ہونے والی ہے کہ پیشہ گداگری بند کر دیا جائے جس کی ہم نے بھی تائید کی تھی۔ مگر وہ ایسی کھٹائی میں پڑی کہ آواز ہی نہیں آئی۔ وزارت پنجاب اگر اس تجویز کو پاس کر دے کہ کوئی تندرست، ناقابل سوال دریوزہ گری نہ کرے جو کریگا پولیس گرفتار کر کے اس کا چالان کر دیگی۔ جو لوگ اپاہج اور واقعی معذور ہیں، حکومت ان کے لئے غریب خانے کھول دے، ان کے اخراجات کے لئے میونسپلٹیوں سے امداد لے۔ اگر ضرورت ہو تو خفیف سا ٹیکس بھی اہل بستی پر لگا دے۔ یہ کام اس قابل ہوگا کہ وزارت عظمیٰ اس پر فخر کر سکے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اس لئے یہ کہہ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ ؎

حافظا! وظیفۂ تو دعا گفتن است بس
در بند آں مباش کہ نشنید یا شنید

اہل حدیث انجمنوں کو اطلاع

ماہ فروری ۳۸ء ختم ہونے والا ہے۔ سردی کی شدت جاتی رہی ہے۔ درخت کونپلیں نکالیں گے۔ نئے شگوفے اور نئے پھول نکلیں گے۔ غرض ہر چیز کی نو پید گی کثرت سے ہوگی اور ہو رہی ہے۔ لیکن لائق علمائے دین کی پیدائش میں دن بدن کمی ہو رہی ہے پچھلے فوت ہوتے جاتے ہیں۔ ان کی بجائے نئے پیدا نہیں ہوتے۔ جو چند ایک نظر آ رہے ہیں اور ان کا دم غنیمت ہے۔ وہ بھی چراغ سحری ہیں۔ اس کا نتیجہ قلت علم اور کثرت جہالت کے سوا اور کیا ہوگا۔ خیر یہ رونا تو بہت لمبا ہے۔ اصل مقصود اس تحریر سے یہ ہے کہ جلسے بہت جگہ ہونگے اور جلسوں کو رونق دینے والے علماء کو جو قلیل ہیں ہر طرف سے شمولیت کی دعوت ہوگی۔ کئی جگہ تواریخ جلسہ ایک ہی رکھی جاتی ہیں اور کئی جگہ ایسا ہو جاتا ہے کہ مثلاً اولاً جلسہ جھنگ کی تواریخ ہیں۔ تو اس کے متصل ہی یا اس سے دوسرے ہفتہ میں بریلی کے جلسے کی ہیں۔ اور اس کے بعد ملتان یا ضلع لائل پور میں جلسہ ہونے والا ہے۔

اور ہر جگہ کے شائقین بعض خاص خاص علماء کی شرکت ضروری چاہتے ہیں۔ تو ایسی صورت میں بعض جگہ کی شمولیت ہو سکتی ہے اور بعض جگہ کی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کام کو با نظام رکھنے کے لئے دوسری مرتبہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جہاں جہاں کے شائقین اس عاجز کی شمولیت چاہتے ہوں وہ براہ راست مجھے سیالکوٹ میں یا دفتر جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب امرتسر ڈھاب کھٹیکاں کے پتہ پر ناظم مولوی عبداللہ ثانی صاحب کو اپنی اپنی تواریخ جلسہ کی اطلاع کریں۔ ناظم صاحب مولانا جناب سردار اہل حدیث (متعنا اللہ بطول حیاتہ) کے مشورہ سے ایک نظام مرتب کر کے ہر جگہ کے اہل جلسہ کو اطلاع دیدیں گے۔ اس نظام کے ماتحت جہاں جہاں پہنچنا ممکن یا مناسب ہوگا اس پر عمل کیا جائیگا ورنہ شکایت معاف۔

محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔ صدر جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

ہل چلانے کا ڈویژنل مقابلہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

جالندھر میں ہفتہ کا شتکاران کی تقریب ۱۰ سے ۱۷ مارچ ۳۸ء تک منائی جائیگی جس کے سلسلہ میں ہفتہ مذکور کے دوران میں ہل چلانے کا سالانہ ڈویژنل مقابلہ ہوگا۔ اب کی مرتبہ اس تقریب میں نمونا گوں دلچسپی پیدا کرنے کی غرض سے قسمت جالندھر نے دیگر قسمتہائے پنجاب کو چیلنج دیا ہے۔ لہذا جملہ ڈویژنوں کے ناظم شرکت کی غرض سے دعوت نامے بھیجے گئے ہیں جو اشخاص اس مقابلہ میں شریک ہونگے انہیں اپنے ہل اپنے ساتھ لانا ہونگے اور اپنے خرچ پر تشریف لائینگے لہٰذا امید ہے کہ متعلقہ ڈسٹرکٹ بورڈ ان کیلئے مدد پیسہ کا انتظام کر دینگے۔ کیونکہ جالندھر ڈویژن میں بھی

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ دیویدتہ رام ولد لکھا رام ذات جوگی سکنہ احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے مقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۵ ۵/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۱۸ ۴/۳۸)

بورڈ کی مہر:　　دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ صالوں ولد احمد ذات سیال سکنہ چک ۱۶۱ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے مقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۴ ۶/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۴ ۹/۳۸)

بورڈ کی مہر:　　دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ شیر شاہ ولد مراد شاہ ذات قریشی سکنہ پیر عبد الرحمن تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شورکوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۸ ۵/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور شورکوٹ کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۸ ۹/۳۸)

بورڈ کی مہر:　　دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ سوبھا رام ولد گہنا رام ذات کھو سکنہ رنجیت کوٹ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۵ ۵/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۱۸ ۴/۳۸)

بورڈ کی مہر:　　دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فرقہ شیعہ کی تردید میں

آئینہ مذاہب امامیہ ترجمہ اردو تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ۔ ان کے عقائد، اعمال غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی میں تھی مگر اردو خوان ناظرین کے لئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ ضرور منگوائیں۔ کاغذ کتابت عمدہ قیمت فی جلد تین روپیہ۔ محصول ڈاک ۱۱ر

رسالہ مجددیہ دربیان تردید عقائد شیعہ

از حضرت مجدد الف ثانی صاحب سرہندی رحمۃ اللہ

کتاب ہذا حضرت مجدد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف و مکاتیب میں سے ہے۔ اس میں آپ نے اپنے تمام خیالات مبارکہ فرقہ شیعہ کی تردید میں ظاہر فرمائے ہیں۔ اصل مضمون فارسی میں تھا۔ یہ اردو ترجمہ ہے قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۸ر محصول ڈاک ۵ر

(۳۱۹)

اسلامی توحید

مؤلفہ مولانا عبد السلام صاحب بستوی حال وارد دہلی

جس میں تعزیہ پرستی۔ رونا۔ پیٹنا۔ علم نکالنا اور جو جو بدعات ماہ محرم میں مروج ہیں ان کی عقلی و نقلی طور پر تردید کر دی گئی ہے اور بدلائل ثابت کیا ہے کہ ان رسوم کی اصل شیعہ مذہب میں بھی نہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۴ر۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

شہادت حسین رضی

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت عظمیٰ کے صحیح واقعات معلوم کرنا چاہتے ہیں تو شہادت حسینؓ ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت ۴ر محصول ڈاک علیحدہ۔

ملنے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین

مصنفہ شیخ محی الدین صاحب مرحوم۔ یہ کتاب اہل حدیث میں بہت مقبول ہے اور بہت پرانی کتاب ہے جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ختم تھی اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوا لیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ ہر اہل حدیث فرد کو چاہئے کہ ضرور اس کا مطالعہ کرے۔ کاغذ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۲ دو روپیہ۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر۔ پنجاب۔

نمونہ منگا کر پہلے تجربہ کر لیجئے

آزمائش شرط ہے

قوت مردمی کا شرطیہ علاج

۲۳

اگرچہ اشتہاری دواؤں نے آپ کو بالکل بدظن کر دیا ہے۔ لیکن ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلا مقوی نمبر۱ و دوا مرواریدی عہ۳ صرف دس روز کے لئے بطور نمونہ طلب کیجئے۔ انشا اللہ اس قلیل مدت میں آپ کو کافی طور پر فائدہ محسوس ہوگا اور اس کے حیرت انگیز اثر کے آپ خود قائل ہو جائینگے۔ پھر اس وقت آپ پورا بکس یا نصف بکس منگا کر استعمال کریں۔ مگر فرمائش کے ساتھ یہ شرائط آنا ضروری ہے:۔

شرط اول۔ دوا کو ناجائز کام کے لئے استعمال نہیں کرونگا۔ شرط دوم۔ حسب تحریر دوا باقاعدہ استعمال کرونگا۔ شرط سوم۔ تا اختتام دوا پرہیز قائم رکھونگا۔ قیمت نمونہ ایک روپیہ چودہ آنہ (عہ۱؎) نصف بکس تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ۳؎) پورا بکس سات روپیہ مع محصول ڈاک۔ غیر ملکی احباب کل قیمت و محصول ڈاک پیشگی روانہ کریں۔ حوالہ اخبار کا ضرور دیجئے۔ فہرست دواخانہ مفت طلب کیجئے۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ارسال فرمائیے۔

طلا مقوی نمبر۱

مجلوقوں اور کمزوروں کے لئے ایک بہترین چیز ہے۔ عضو مخصوص کی جملہ خرابیاں۔ کجی۔ لاغری۔ سستی وغیرہ اس سے دور ہو جاتی ہیں۔ اسکے چند روزہ استعمال سے بالکل ناکارہ اور مایوس مریض شاد اور بامراد ہو جاتا ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

قیمت فی شیشی تین روپے (سے؎)

دوا مرواریدی نمبر۳

قوت باہ کے مریضوں کے لئے آب حیات کا کام دینے والی ایک بے نظیر دوا ہے۔ بے حد مقوی باہ اور دافع سرعت انزال ہے۔ پوری خوراک ایک مرتبہ مستقل پرہیز کے ساتھ استعمال کر کے قدرت خداوندی کا کرشمہ دیکھئے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ کشتہ جات اور مضر اشیاء سے مبرا ہے۔

قیمت چالیس خوراک چار روپیہ (للعہ؎)

ملنے کا پتہ:۔ منیجر انصاری دواخانہ رجسٹرڈ مقام مئو ائمہ ضلع الہ آباد یوپی

(۳۱۸)

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری شمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

تندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ عہ؎ محصول ڈاک۔ نمونہ ۲؎

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

بے کار نہ بیٹھو

دو روپے آٹھ آنے نقد بھیج کر

نمونیا چیچک کی اکسیر دوا

سے بچوں کا علاج کیجئے۔ اس میٹھی دوا نے بفضلہ صدہا مریضوں کو چیچک اور نمونیا سے بچا لیا۔ بچوں کا پیکٹ قیمت چار آنے علاوہ محصول ڈاک۔ جواب کے لئے ٹکٹ بھیجئے اور پتہ صاف لکھئے

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اکسیری دواخانہ شاہجہانپور۔ ضلع میرٹھ

سرمہ نور العین

۲۹

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ؎

(منگوانے کا پتہ)

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

(مصنفہ جناب پنڈت آتما نند صاحب بٹالوی)

پنڈت جی نے ویدوں کو غیر الہامی اور رشیوں کی تصنیف ثابت کیا ہے اور لکھا ہے کہ ویدوں کا مطالعہ اخلاق پر برا اثر ڈالتا ہے۔ قابل دید اور بے نظیر ہے قیمت معافی ۱۲؎ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ر ڈ ایل نمبر ۱۵

یہ اخبار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵

نمبر ۱۸

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

تاریخ اجراء ۱۳- نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے " ہے
عام خریداران سے " ۵ر
" " ششماہی ۲ر
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر یکم محرم الحرام ۱۳۵۷ھ مطابق ۴- مارچ ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

درد دل کا اظہار - - - - صـ۱
انتخاب الاخبار - - - - - صـ۲
بہائی مذہب اور دین اسلام - - - صـ۳
مرزا صاحب قادیانی اور مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم صـ۴
ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری اپنے مسیح کی تکذیب پر صـ۵
اظہار الفقیہ کا فتویٰ (رفع یدین خلاف عمل رسول ہے) صـ۶
سلام علی المرسلین - - - - صـ۶
اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے متعلق - صـ۷
صوبہ سی پی میں ضرورت تبلیغ فہرست - - صـ۸
توحید باری تعالیٰ - - - - صـ۹
تصدیق الحدیث (محدث اور فقیہ) - صـ۱۱
فتاویٰ صـ۱۲ متفرقات صـ۱۴ ملکی مطلع صـ۱۵ اشتہارات صـ۱۶

درد دل کا اظہار

(از قلم مولوی عبداللطیف صاحب رحمانی حصاروی)

ہائے مسلم ہوگیا کیوں اس قدر تو خستہ زار
ہوگیا اقوام عالم میں کیوں اسا بے وقار

ہرطرف تیری حکومت ہوچکی تھی استوار
قیصر و کسریٰ تھے تیرے حکم کے خدمتگذار

اب تو دنیا میں نہیں ذرہ بھی تیرا اقتدار
یہ زبوں حالی تیری اور اس پہ تو قانع نثار

حیف مسلم اٹھ ذرا اور سبق لے اقوام سے
تازہ کر اسلام کو پھر روح کے ایمان سے

حیف تیری سطوت اولیٰ کہاں جاتی رہی
وہ شجاعت وہ قناعت سب کہیں جاتی رہی

لرزہ براندام اعدا تھے تجھے سب دیکھ کر
ہیبت و شوکت تیری پر ہر کوئی تھا جانثار

تھا مجسم تو کبھی عفو و کرم کا تاجدار
اور غیروں کے لئے تھا مثل شرر جانگداز

تیری ہیبت مرتبت پر ہر کوئی تھا جانثار
ہر کوئی تھا دیکھ کر تجھ کو فدا پروانہ وار

جاگ مسلم ہوش کر اور سبق لے ایام سے
کب تلک بیٹھا رہیگا پیچھے تو اقوام سے

بس لطیف ناتواں کر ختم اپنی نظم کو
خود خدا کردیگا پار اس قافلہ نادار کو

اسلامی توحید۔ ماہ محرم میں جو خلاف شرع کام کئے جاتے ہیں۔ مثلاً تعزیہ بنانا، نوحہ، ماتم کرنا اور سبیلیں وغیرہ لگانا۔ ان کی بہ دلائل قرآن و حدیث تردید کی ہے۔ قابل دید ہے

تصانیف حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

اتباع الرسول امرتسری منکر حدیث پارٹی کے سرگروہ مولوی احمد الدین صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے مابین حجیت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع الرسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اس کے فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کو شرک اور زنا سے بدتر ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ قیمت ۴/

دلیل القرآن بجواب "صلوٰۃ القرآن" مصنفہ مولوی عبد اللہ چکڑالوی۔ اس میں اہل قرآن کے طریقہ نماز کو مدلل طور پر رد کیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۳/

خلافت محمدیہ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت انصار ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے۔ اور مسئلہ باغ فدک پر بھی [illegible]

خلافت رسالت اس میں خلافت صحابہ ثلاثہ کو ثابت [illegible] اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے [illegible] کی روشنی میں مسئلہ خلافت مختلف فیہ کو محقق و مبرہن کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۱/

(کتب متعلقہ اہل حدیث)

اہل حدیث کا مذہب اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ ہر اہل حدیث گھر میں اس کا موجود رہنا چاہئے۔ قیمت صرف ۶/

علم الفقہ اس میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ قرآن و حدیث ہے۔ اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت صرف ۲/

تقلید شخصی و سلفی جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین ائمہ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵/

فقہ اور فقیہ علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ قیمت ۳/

تھوڑے دن باقی رہ گئے

۳۰ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ تک

حیرت انگیز رعایت

"ائمہ تلبیس"

مصنفہ مولوی ابوالقاسم رفیق دلاوری۔ اس کتاب میں زمانہ رسالت سے لے کر موجودہ زمانہ تک کے جھوٹے نبیوں، مجددوں اور ولیوں کے حالات نہایت مکمل و مفصل طور پر لکھے ہیں۔ آج ہی منگوا کر لطف حاصل کریں۔ پھر یہ موقع حاصل نہیں ہوگا۔ قابلدید کتاب ہے۔ اصل قیمت ۱۲/ رعایتی ۸/ محصول ڈاک ۹/ ضخامت ۸۰۰ صفحات

ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی اس رسالہ کے پہلے حصہ میں [illegible]

ثنائی پاکٹ بک جملہ مذاہب پر تنقید کر کے ان کے مقابلہ میں عالمانہ قرآن و حدیث کی فضیلت ثابت کی ہے قابلدید ہے۔ پاکٹ سائز۔ قیمت ۱۲/ محصول علاوہ

حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دیکر فرقہ اہل القرآن کا منہ بند کر کے دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کر کے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے۔ اخیر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کر کے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے قیمت ۳/

آمین رفع یدین مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام

ہر سہ مسائل پر عالمانہ بحث کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں اور بعض معتمد علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ ۲/

تنقید تقلید یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں "اہلحدیث" میں شائع ہوتا رہا۔ جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں۔ اس کے علاوہ جدید باتیں بھی درج کی گئی ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید پر بے نظیر ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۵/

فتوحات اہل حدیث اُن مقدمات کا مجموعہ مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ قیمت ۴/

اجتہاد و تقلید تقلید کی تردید کی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت وغیرہ کی تحقیق کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہیگا۔ قیمت ۶/

منگوانے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

یکم محرم الحرام ۱۳۵۷ھ

بہائی مذہب اور دین اسلام

ناظرین کرام آگاہ ہیں کہ ایران کی شیعہ جماعت میں سے ایک شاخ فرقہ بہائیہ کی نکلی ہوئی ہے۔ جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی کے آنے سے قرآن مجید باوجود کتاب اللہ ہونے کے منسوخ ہو چکا ہے۔ اس موضوع پر بارہا اہلحدیث میں مضامین درج ہوئے ہیں۔ آج بھی اس گروہ کے متعلق مندرجہ ذیل نوٹ لکھا جاتا ہے۔

اس گروہ اور قادیانی جماعت میں ایک امر مشترک یہ ہے کہ اپنی مخصوص فضیلت بیان کرنے کے موقع پر اسلام کی تعلیم کو پیش کر دیتے ہیں۔ قادیانی گروہ بر مناظرے میں جو ان کا غیر مسلموں سے ہو اسلام کے پورے نمائندے بن جاتے ہیں۔ اسی طرح بہائی گروہ کا حال ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ قادیانی گروہ اسلامی تعلیم کو اسلام کی تعلیم کے نام سے پیش کرتا ہے اور بہائی گروہ اس کو خالص اپنی کہہ کر پیش کرتا ہے اس کی مثال بالکل یہ ہے کہ دو شخص مال بیچتے ہیں، ان میں سے ایک بحیثیت دلال کے سودا کرتا ہے اور دوسرا بحیثیت مالک کے۔ حالانکہ مالک دونو نہیں۔ آج کا مضمون ہمارے دعوے کی شہادت دیتا ہے۔

"بہائی میگزین" بابت جنوری سنہ رواں میں ایک مضمون بعنوان "بہائی اصول" درج ہوا ہے۔ جس میں بہائی مذہب کے پسندیدہ اصول بتائے ہیں چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"تمام بہائی اصول وحدت یعنی ایکتا کی بنیاد پر قائم ہیں۔ یہ اصول دنیا کی بہبودی کا یقینی اور مکمل ذریعہ ہیں۔ سادہ الفاظ میں مختصر طور پر یہاں لکھے جاتے ہیں۔

(۱) خدا ایک ہے۔ خدا کے سب (۲) پیغمبر ایک ہیں۔ (۳) حقیقت میں وہ سب ایک ہی نور کے ظہور ہیں وہ کسی ملک یا کسی زمانے میں آئے ہوں (۴) ان کی شریعتیں اپنے اپنے وقت کے لئے نہایت حکیمانہ اور مفید و ضروری تھیں اور سب کا (۵) مدعا ایک ہی تھا کہ دنیا فلاح و بہبودی حاصل کرے سب (۶) الہامی کتابیں اصل روح میں ایک ہی ہیں سب دین ایک ہی دین ہیں دنیا کی مختلف قومیں ایک ہی قوم انسان ہیں۔ فطرت (۷) میں سب مساوی ہیں۔ کوئی اونچ نیچ نہیں تمام تعصبات کی آگ بجھا دینی چاہیئے۔ سب ملکوں کو اپنا ملک سب (۸) قوموں کو اپنی قوم سمجھنا چاہیئے۔ مذہبی تعصب، سیاسی تعصب، رنگ و نسل کا تعصب، وطنی اور زبان کا تعصب غرضیکہ ہر قسم کا تعصب جو آدمیوں میں پھوٹ ڈالتا ہے ایک بیماری ہے جس سے بچنا ہر انسان کا فرض ہے۔ دین (۹) الفت و محبت کا ذریعہ ہونا چاہیئے دین علم و عقل کے مطابق ہونا چاہیئے۔ ہر انسان (۱۰) کے بچے کو لڑکا ہو یا لڑکی عمدہ تعلیم دینی ضروری ہے یہاں تک کہ ابتدائی جبریہ تعلیم لازم ہے۔ ہر شخص (۱۱) کو ثروت و دولت کمانا فرض ہے۔ کوئی کاروبار تجارت وغیرہ عین عبادت ہے۔ گداگری (۱۲) حرام ہے۔ عورت مرد (۱۳) کے حقوق برابر ہونے چاہئیں۔ بچوں (۱۴) کی تعلیم و تربیت فرض ہے۔ اقتصادی مسائل کا حل (۱۵) جس کی دنیا کو بہت سخت ضرورت ہے دین بہائی میں نہایت خوبی سے پورا کیا گیا ہے۔ مختصر یہ کہ تمام عالم کی مشکلات کا حل بہائی اصول میں موجود ہے۔"

(بہائی میگزین بمبئی ص ۱۳۔ جنوری ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث: فاضل اڈیٹر "بہائی میگزین" نے ان اصولوں کو اصول بہائیہ بتایا ہے۔ حالانکہ یہ سلسلہ قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ ان اصولوں پر نمبر ہم نے دیئے ہیں تاکہ ناظرین کو آسانی سے پتہ لگ جائے۔

(۱) "خدا ایک ہے"

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (خدا ایک ہی ہے)

(۲) "سب پیغمبر ایک ہیں"

اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ۔ آپ (انبیاء) کی جماعت دراصل ایک ہی ہے اور میں تمہارا رب ہوں میری عبادت کرو)

(۳) "حقیقت میں وہ سب ایک نور کے ظہور ہیں"

كُلًّا هَدَيْنَا (سب نبیوں کو ہم (خدا) نے ہدایت دی)

(۴) "ان کی شریعتیں اپنے اپنے وقت کے لئے ضروری تھیں"

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۔ (ہر امت کے لئے ہم نے شریعت مقرر کی)

(۵) "سب کا مدعا ایک تھا"

اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۔

(دین الٰہی کو قائم رکھو اور اس میں متفرق نہ ہوجیو)

انتخاب الاخبار

مولٰینا ثناءاللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ

کارروائی مقدمہ

امرتسر یکم مارچ۔ آج ایڈیشنل جج صاحب درجہ اول امرتسر کی عدالت میں سپرنٹنڈنٹ پولیس صاحب، سب انسپکٹر پولیس، کورٹ انسپکٹر کی شہادتیں ہوئیں۔ ملزم نے صحت بیان سے انکار کیا۔ اور روز واقعہ اپنی موجودگی کلکتہ میں ظاہر کی۔ آئندہ تاریخ پیشی ۱۴ مارچ مقرر ہوئی۔

—— جلالۃ الملک سلطان ابن سعود (ایدہ اللہ بنصرہ) نے حجاز میں نومسلموں کے داخلہ حجاز کے متعلق چند پابندیاں نافذ فرمائی ہیں۔ مثلاً جو نومسلم حجاز میں داخل ہونا چاہے وہ اپنے ملک کی کسی بڑی اسلامی انجمن سے مصدقہ شہادت ساتھ لائے جو جدہ میں ایک مذہبی کمیٹی کے پیش ہوگی۔ ورنہ اسے مذکورہ کمیٹی کے زیر امتحان پندرہ دن تک رکھا جاویگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

—— افغانستان اور ٹرکی کی حکومتوں میں جو سیاسی و اقتصادی معاہدہ ۱۹۲۸ء میں ہوا تھا۔ اس کی توسیع مزید دس سال کے لئے کر دی گئی ہے

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ حبشہ میں حکومت اطالیہ کی طرف سے ایک اسلامی یونیورسٹی قائم کی جا رہی ہے۔

—— بغداد سے گیارہ آدمی حج کی نیت سے روانہ ہوئے مگر پروانہ راہداری نہ ہونے کی وجہ سے حجاز میں داخل نہ ہو سکنے کے باعث واپس جاتے وقت راستہ بھول گئے۔ ان میں سے دس آدمی بھوک اور شدت کی وجہ سے شہید ہو گئے۔

—— بیت المقدس کی اطلاع ہے کہ وادی کورم میں برطانوی افواج اور عرب مجاہدین میں جنگ ہوئی تیس عرب شہید اور ۲ گورے سپاہی مرے۔

—— لاہور میں مسجد شہید گنج کی بازیابی کے لئے سول نافرمانی جاری ہے۔ کئی رضاکار گرفتار ہو کر سزایاب ہو چکے ہیں۔

—— پنجاب اسمبلی میں ملک برکت علی صاحب ایم۔ ایل۔ اے کی طرف سے ایک بل پیش ہونیوالا ہے کہ اوقاف کے قبضہ مخالفانہ کی میعاد سے مساجد مستثنٰی رہیں۔

—— بہار اور یوپی کی وزارتوں نے اپنے اپنے گورنروں سے باہمی مفاہمت کر کے اپنے استعفے واپس لے لئے ہیں۔

—— ہنکاؤ کی ایک اطلاع ہے کہ چینی ہوائی جہازوں نے دریائے ینگسی میں ایک جاپانی کشتی اور ایک جہاز پر بمباری کر کے اسکو تباہ کر دیا۔

جلد منگوائیں!

ماہ محرم میں بدعات کو روکنے کے لئے علماء کرام کے دستخطوں سے ایک پوسٹر "تعزیہ بنانا منع ہے" شائع کیا گیا ہے۔ تبلیغی انجمنیں جلد از جلد صرف ۱۰؍ (۸؍ محصول ڈاک ۲؍ امداد اشاعت فنڈ) بھیج کر یک صد اشتہار جلد از جلد طلب کریں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

ضروری اطلاع

حساب دوستاں اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر درج ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔ ضروری تاکید ہے۔

اطلاع | کتاب "تراجم علمائے حدیث ہند"

جید برقی پریس میں چھپ رہی ہے۔ مگر میں طبیہ کالج دار المرضیٰ میں بعارضہ درد گردہ صاحب فراش ہوں۔

؎ ہم بیاباں میں ہیں گھر میں بہار آئی ہے۔

مگر الحمد للہ میں رو بصحت ہوں۔ مخلصین دعا سے فراموش نہ فرمائیں۔ والسلام!

ابو یحیٰی امام خاں نوشہروی۔ دہلی ۲۷/۲

رسالہ "شمع توحید" چھپ رہا ہے

اس لئے شائقین اس کی اعانت میں جلد از جلد حصہ لیں اور بکثرت منگا کر اپنے ہاں تقسیم کریں۔ یہ بھی فیصلہ ہے کہ اسے ملتانی زبان میں نظم کروا کر چھپوایا جاوے اس لئے ملتانی زبان کے شاعر جو اس کام کو کر سکتے ہوں خط و کتابت کریں۔

آمد: حکیم جلال الدین صاحب لوہیاں خاص ۸؍ عبد السلام صاحب اجد صیانا ۸؍۔ مولوی نبی محمد صاحب قریشیانوالہ عہ۔ عبد الرزاق صاحب ابن عمر از بمبئی عہ۔ حافظ نور الدین صاحب شیر گھوری عہ؍

میزان تا ۲۶/۲ ۳۱۹-۱-۰۰ روپیہ

مقدمہ فنڈ

از شیخ شہاب الدین صاحب بزاز قصور عہ۔

میزان تا ۲۶۔ فروری -/۴۴۷ روپیہ۔ منجملہ ۲۰ روپیہ موجود ہیں۔ بقایا میزان -/۴۲۷ روپیہ

(محاسب فنڈات)

جلسہ سرہند | انجمن اہل حدیث سرہند ریاست پٹیالہ کا

سالانہ جلسہ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ مارچ ۱۹۳۸ء کو ہوگا جس میں پنجاب و ہندوستان کے نامی علماء تشریف لائیں گے۔ قیام و طعام کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا۔ شائقین شریک جلسہ ہو کر ثواب حاصل کریں۔

(صوفی محمد حسن ناظم جلسہ ہذا)

انجمن شباب المسلمین اوڈانوالہ چک ۵۹۳ | ضلع لائلپور کا تیسرا سالانہ جلسہ ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ ۱۹۳۸ء

کو ہوگا جس میں خاکسار۔ مولوی اسماعیل صاحب آف گوجرانوالہ۔ مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی۔ مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی۔ مولوی علی محمد صاحب صمصام مولوی عبد اللہ صاحب مبلغ اہل حدیث کانفرنس دہلی۔ مولوی محمد اسحق صاحب مدرس اوڈانوالہ شرکت فرمائینگے۔ احباب شریک جلسہ ہو کر اسکی رونق بڑھائیں۔

خادم: عبد اللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب وہاب کھیلکاں امرتسر

کیا اچھے متضاد فقرے ہیں۔ خلیفہ صاحب کسی مدعی کی طرف سے بطور شہادت عدالت میں پیش ہوں جس کا دعویٰ ہو کہ میں نے ایک سو روپیہ بتاریخ یکم فروری شیخ عبد الرحمن مصری کو دیا تھا۔ گواہ خلیفہ صاحب ہوں خلیفہ صاحب کی گواہی کے الفاظ یہ ہوں :-

(۱) مدعی نے سو روپیہ کا نوٹ جیب سے نکالا تھا (۲) شیخ مصری اس کے دائیں ہاتھ کے قریب بیٹھا تھا۔ (۳) مدعی نے ہاتھ بڑھا کر اپنے بیٹے کی طرف پھینک دیا۔ (۴) اس پھینکنے سے غرض مصری کو نوٹ دینے کی تھی۔ (جل جلالہ)

قادیانی ممبرو! کیا ایسی شہادت سے مدعی کو ڈگری مل جائیگی یا دعویٰ خارج اور خرچہ بذمہ مدعی۔ سچ تو یہ ہے کہ مدعی اس شہادت پر خلیفہ قادیان کو مخاطب کر کے سر اودھا کئے ہوئے کہیگا ؎

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اُسکا آسماں کیوں ہو

ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری

اپنے مسیح قادیانی کی تکذیب پر اُتر آئے

ڈاکٹر صاحب موصوف بڑے پکے مرزائی ہیں اور ایسے ماہر تصنیفات مرزا ہیں کہ شاید ہی ان سے کوئی بڑھ کر ہو۔ آپ کا ایک مضمون اخبار "پیغام صلح" لاہور مورخہ ۱۷۔ فروری میں شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے مرزا صاحب کے مختلف الہامی اسماء (مسیح۔ مہدی۔ کرشن وغیرہ) کی شرح کر کے ان کے حقائق و معارف بیان کئے ہیں۔ مسیح موعود لقب پانے کی وجوہات میں مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے۔ فرماتے ہیں :-

"چوتھی وجہ مسیح کا خطاب پانے کی وہ مماثلت ہے جو آپ کی بعثت کو مسیح کی بعثت سے ہے یعنی آپ کا آنحضرت صلعم کے بعد چودھویں صدی پر ظہور جیسا کہ حضرت مسیح کا ظہور حضرت موسیٰ کے بعد چودھویں صدی پر ہوا"

(پیغام صلح لاہور ۱۷۔ فروری ۱۹۳۶ء ص)

اہلحدیث ہم نے جو سرخی میں لکھا ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد باوجود سخت مرزائی ہونے کے تکذیب مرزا پر اُتر آئے۔ اس کا ثبوت دینا ہمارا فرض ہے۔ سنئے! مرزا صاحب قادیانی کا قول نقل کرنے سے پہلے ہم ڈاکٹر صاحب موصوف کے قول پر ناظرین کو توجہ دلاتے ہیں جو یہ ہے کہ

حضرت مسیح کا ظہور حضرت موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ہوا۔ (یعنی تیرھویں صدی کے بعد پندرھویں صدی سے پہلے)

مرزا صاحب قادیانی جو خود لکھتے ہیں، وہ قابل غور ہے فرماتے ہیں :-

مسیح اس وقت یہودیوں میں آیا تھا کہ جب توریت کا مغز و بطن یہودیوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا تھا اور وہ زمانہ حضرت موسیٰ سے چودہ سو برس بعد تھا۔

(ازالہ اوہام طبع اول ص۶۹۲)

ڈاکٹر صاحب کے بیان کے مطابق مرزا صاحب ٹھیک وقت پر آئے ہونگے۔ کیونکہ چودھویں صدی ہجری کے شروع میں انہوں نے مسیحیت کا دعویٰ کیا اور ۱۳۲۶ھ میں فوت ہو گئے۔ مگر مرزا صاحب (مسیح موعود) اپنے بیان کے مطابق قبل از وقت تشریف لے آئے تھے۔ کیونکہ ان کا آنا چودہ سو سال کے بعد پندرھویں صدی میں مقدر تھا۔ غالباً اسی لئے آپ میرے مرنے سے پہلے ہی جلدی تشریف لے گئے شاید چودہ سو سال کے بعد پھر تشریف لائینگے۔ اس وقت مجھے وفات یافتہ پاکر اپنی پیشین گوئی اور آخری فیصلہ کی صداقت کا اظہار اسی طرح کرینگے جس طرح ڈپٹی عبد اللہ آتھم عیسائی مناظر کی موت (بعد از میعاد مقررہ) پر لکھا تھا کہ "دکھاؤ آتھم کہاں ہے"۔ اسی طرح ڈبل سرخی سے اشتہار دینگے

"مولوی ثناء اللہ کہاں ہے؟"

ممکن ہے اپنا یہ شعر بھی اس اشتہار میں درج فرمادیں ؎

الا انی فی حرب غالب

الا انی اسد وانک (عدوی) ثعلب

لیکن آج کل مرزا صاحب بجائے اس عربی شعر کے قادیان کے بہشتی مقبرہ کی زیارت کے لئے مجھے بلاتے ہوئے یہ شعر پڑھ رہے ہیں ؎

کبھی تو شہیدوں کی قبروں پہ آؤ

یہ سب گھر تمہارے بسائے ہوئے ہیں

اخبار الفقیہ کا فتویٰ

رفع یدین کرنا خلاف حکم رسول ہے

یہ مسئلہ مدت سے مختلف فیہ چلا آتا ہے مگر گذشتہ ایام میں اس مسئلہ پر اولویت و افضلیت کا جھگڑا تھا اور بس! زمانہ حاضرہ کے محدثین کی برکت سے اس مسئلہ کو خلاف حکم رسول قرار دیا گیا ہے اور آخر میں بطور نتیجہ کے لکھا ہے :-

"امید ہے کہ آئندہ کے لئے کوئی صاحب حضور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف رفع الیدین نہیں کرینگے اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنانا بند فرمائینگے۔ اور اہل سنت والجماعت کو چاہئے کہ خلاف شرع کام چھوڑ کر اسلام کے پابند ہو جائیں"

(الفقیہ ؏ امرتسر ص۳ کالم ۲ ۔ ۲۱ اگست ۱۹۳۵ء)

سب سے اول ہم مفتی صاحب سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ خلاف حکم رسول کرنے والا مسلمان بھی رہ سکتا ہے یا نہیں؟ (۲) اور خلاف رسول حکم کو سنت رسول کہنے والا کون ہوگا؟ (۳) جواب لکھتے وقت یہ بھی تحریر فرمائیں کہ امام شافعیؒ، امام احمدؒ، امام مالک رحمہم اللہ پر کیا فتویٰ ہے جو اس کی سنیت کے قائل اور امر

؏ یہ ہفتہ وار مذہبی اخبار ہے جس کا یہ دعویٰ ہے کہ ہندوستان بھر میں اہل سنت والجماعت کا واحد آرگن ہے۔ مگر تحریر پڑھئے کہاں تک اہل سنت کے موافق ہے۔ منہ

× یہ لفظ اسی طرح مرقوم ہے (در نقل چہ عقل) (اہلحدیث)

(۳۲۵)

(۶) "سب الہامی کتابیں ایک ہی دین ہیں"
وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ (ہم نے تم سے پہلے لوگوں کو اور تم مسلمانوں کو یہی حکم دیا کہ اللہ سے ڈرتے رہو)

(۷) "فطرت میں سب مساوی ہیں"
فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ (اس فطرت کا لحاظ رکھو جس پر اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا اس میں تبدیلی جائز نہیں)

(۸) "سب قوموں کو اپنی قوم سمجھنا چاہئے الخ"
يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى (اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک ہی ماں باپ سے پیدا کیا۔ پس تم سب در اصل بھائی بھائی ہو)

(۹) "دین محبت اور الفت کا ذریعہ ہونا چاہئے"
اَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ** وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (تم پر خدا نے جو احسان کیا ہے تم بھی لوگوں پر کرو اور سب لوگوں سے اچھی بات کہا کرو)

(۱۰) "ابتدائی جبریہ تعلیم لازم ہے"
لَا يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (اہل علم اور بے علم برابر نہیں)
اس آیت میں تحصیل علم کی ترغیب دی ہے۔

(۱۱) "ہر شخص پر دولت کمانا فرض ہے"
وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (اللہ سے اس کا فضل بصورت رزق فراخ تلاش کیا کرو)

(۱۲) "گداگری حرام ہے"
وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى (سفر و حضر میں خرچ ساتھ رکھا کرو کیونکہ خرچ کا سب سے اچھا فائدہ سوال سے پرہیز ہے)

(۱۳) "عورت مرد کے حقوق برابر ہونے چاہئیں"
وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (جس طرح عورتوں پر مردوں کے حقوق ہیں اسی طرح عورتوں کے حقوق مردوں پر ہیں)

(۱۴) "بچوں کی تعلیم و تربیت فرض ہے"
قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (اپنے آپ کو اور اپنے متعلقین کو آگ سے بچاؤ) یعنی اپنے بال بچوں کو تعلیم و تربیت کے زیور سے آراستہ کرو ایسا نہ ہو کہ وہ جہالت کی حالت میں بُرے کام کر گزریں جن کے باعث وہ جہنم میں داخل ہونے کے مستوجب ٹھیریں۔

(۱۵) اقتصادی حل فاضل اڈیٹر نے دین بہائی سے تو بتایا نہیں۔ ہم قرآن مجید سے بتائے دیتے ہیں۔
وَفِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (مومنوں کے مالوں میں سوالی اور غیر سوالی کا حق ہے)

اہلحدیث | ناظرین کرام! ہم نے جو مثال دی ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کو دلال کی شکل میں بیچتا ہے اور کوئی مالک بن کر۔ حالانکہ وہ مالک نہیں ہوتا۔ بہائیوں کے حق میں یہ مثال پوری صادق آتی ہے۔ اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ "بہائی میگزین" کے فاضل اڈیٹر ہمارے پیش کردہ ثبوتوں پر کیا کہتے ہیں۔

جہاں تک ہم نے ان دونو گروہوں (قادیانیوں اور بہائیوں) کو گہری نظر سے دیکھا ہے دونوں میں مشابہت پائی ہے (تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ) باقی رہا کہ ان میں اصل کون ہے اور فرع کون؟ اس کا ثبوت ہمارے رسالہ "بہاء اللہ اور میرزا" میں ملاحظہ ہو۔

ناظرین کرام! | اسی کو کہتے ہیں ؎

منکرِ مے بودن و ہمرنگِ مستاں زیستن

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی اور مولانا محمد حسین مرحوم بٹالوی

مرزا صاحب قادیانی کے دعوی مسیحیت موعودہ کے بعد اوّل مخالف مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم تھے۔ مرزا صاحب نے اُن کی مخالفت کو نرم [illegible] کہا تھا کہ مولوی محمد حسین آخر کار مجھ پر ایمان لے [illegible]۔ مگر واقعہ یہ ہوا کہ مولانا مرحوم کے انتقال پر اُن کے بڑے صاحبزادے شیخ عبد السلام نے آدمی بھیج کر مجھے بلوایا۔ میں پہنچا۔ جنازہ ابھی رکھا تھا۔ میں نے کہا کہ مولانا مرحوم کی کوئی آخری تحریر ہو تو دیدو۔ انہوں نے دو تین کتابت شدہ کاپیاں مجھے دیں۔ جن کا مضمون مرزا صاحب قادیانی کی تردید میں تھا۔ اس واقعہ کا ذکر میں نے اسی زمانے "اہلحدیث" میں کر دیا تھا۔ کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ قادیان کے ماہران تعمیر آج کل یا کبھی آئندہ مولانا مرحوم کے متعلق مرزا صاحب کی پیشین گوئی کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کریں گے۔ چنانچہ موجودہ خلیفہ قادیان نے اپنے خطبہ میں ہمارے خیال کو صحیح ثابت کر دیا۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"مولوی محمد حسین صاحب کے رجوع کرنے کے متعلق جو لکھا ہے اس کے مطابق مولوی صاحب نے آخر عمر میں اپنے رویہ میں تبدیلی کر لی تھی۔ اپنے لڑکے بھی یہاں تعلیم کے لئے بھیج دیئے تھے۔ مجھے بھی بٹالے میں ملنے آئے تھے۔ اگرچہ ندامت کی وجہ سے اس کمرے میں سے صرف گذر گئے اور مجھ سے کلام نہیں کیا۔ لیکن آئے اسی غرض کے لئے تھے۔"
(الفضل ۱۹۔ فروری ۱۹۳۸ء صفحہ ۴)

اہلحدیث | ہم قادیان کے مذہبی علماء اور قانون پیشہ وکلاء سے پوچھتے ہیں کہ از روئے قانون شہادت خلیفہ قادیان کا یہ بیان صحیح ہو سکتا ہے کہ
(۱) مجھے ملنے آئے (۲) محض کمرے سے گزر گئے۔ (۳) مجھ سے کلام نہیں کیا۔ (۴) لیکن آئے مجھے ملنے کو تھے۔

الہامات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کے (۲۲۴) مشہور الہاموں کی روداقعات سے تردید - قیمت ۴ر (مجلد ۶ر)

سلہ قیمت ۶ر مع محصول ۷ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ہر فرد جماعت اپنی مستحسن رائے پیش کرنے کا جائز حق رکھتا ہے۔ اس لئے خاکسار بھی اپنے چند معروضات فریقین (ادارہ اور قوم) کے سامنے پیش کرتا ہے

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ادارہ کے لئے یہ امر غور طلب ہے کہ "اہلحدیث" کا معیار کہاں تک بلند ہے۔ میری قوت فیصلہ نے جہاں تک کام کیا ہے اس سے میں نے یہی سمجھا کہ معیاری حیثیت درخور تغیر ہے۔ قوم میں اہل قلم اصحاب کی کمی نہیں اور نہ خدانخواستہ اصحاب العلم کا فقدان ہے ادارہ کی طرف سے انہیں توجہ دینے کی دیر ہے۔ اگر ان سے تحریری اعانت لی جائے تو "اہلحدیث" بلند سے بلند تر پایہ پر پہنچ جائے۔ اخبار کا کاغذ گراں قیمت رہتا ہے اس لئے اس کا چندہ بھی زیادہ ہے۔ عوام کی بے مائگی اور اخبار کی گرانی قیمت اس بات کی دلیل ہے کہ اخبار کی خریداری سے عوام محروم رہیں اور عوام سے اخبار دور رہے۔ حالانکہ ضرورت اس کے برعکس ہے۔ میری نگاہوں سے دیگر اخبارات بھی گزرتے ہیں۔ اُن کا کاغذ، اُن کے مضامین، اُن کی سالانہ قیمت دیکھ کر میرے دل میں ایک تڑپ پیدا ہوتی ہے کہ کاش میرا جماعتی آرگن (اہلحدیث) بھی اپنی شان کچھ بدل دیتا تو کیا بہتر ہوتا۔ مثالاً میں رسالہ "مولوی" دہلی کو پیش کرتا ہوں۔ ۔ ہے تو ماہوار رسالہ مگر اتنے مضامین کا حامل ہوتا ہے کہ شاید ہفتہ وار کے چار نمبر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اگر اسے بالائے طاق رکھا جائے تو "مدینہ" بجنور "اتحاد" پٹنہ وغیرہ یہ سہ روزہ اخبار ہیں۔ ان کا چندہ کچھ پوشیدہ نہیں۔ لہذا ادارہ سے میری عرض ہے کہ عوام تک اخبار کو پہنچانے کے لئے چندہ میں تخفیف کرے اور جب کہ یہ مسلم ہے کہ مذہب و سیاست دو چیزیں نہیں تو ایک مذہبی اخبار میں سیاسیات کے لئے صفحات کی نسبتۂ امید سے زیادہ کمی میرے فہم سے بالاتر ہے۔ عوام کو سیاسی خبروں اور سیاسی مضامین سے زیادہ دلچسپی ہے لہذا "اہلحدیث" میں سیاسیات کے لئے مزید گنجائش نکالنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ قوم میں شعراء کی بھی کمی نہیں۔ زیب سرورق جو نظمیں شائع ہوتی ہیں ان میں اکثر کی فنی حیثیت گری ہوتی ہے۔ بعض نظموں کو دیکھ کر میرے ذہن میں اغیار کی تصویریں جو مرتسم ہوئیں تو وہ ایسے شعراء کا مضحکہ اڑا رہی تھیں جن کی نظمیں فنی اعتبار سے بہت کمزور ہوتی ہیں۔ لہذا ایسی نظموں کی اشاعت بہتر ہے جو ٹکسالی حیثیت رکھتی ہوں۔ ادارہ کے لئے انسب ہے کہ مندرجہ ذیل حضرات سے قلمی اعانت طلب کرے کہ خواص و عوام دونوں ہی ان کے مضامین کو شوق بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ مولانا ابو الکلام آزاد۔ مولانا میر سیالکوٹی۔ مولانا سیف بنارسی۔ مولانا ابو الاعلیٰ مودودی۔ مولانا امین احسن اصلاحی۔ مولانا محمد سورتی مولانا سید سلیمان ندوی۔ مولانا مناظر احسن گیلانی وغیرہم۔

خریداروں بلکہ ہر مسلمان سے میری گذارش ہے کہ وہ قوم میں بیداری کے اسباب پیدا کریں۔ قوم کی بیداری کے لئے اخبار ایک مفید ترین اور کامیاب آلہ ہے۔ اس لئے قوم کو ایسے اخبار کا خریدار بنانا چاہئے کہ وہ دینی اور دنیاوی دونوں قسم کی خبریں مہیا کرے اور اس قسم کے اخباروں میں "اہلحدیث" سے بہتر کوئی اخبار نہیں۔ کیونکہ اور کل خوبیوں کے علاوہ سب سے بڑی خوبی جو اس میں ہے وہ یہ ہے کہ اس کی روش میں اعتدال روی اور صلح پسندی کا عنصر غالب ہے۔ اس میں مخرب اخلاق اشتہارات یا تہذیب جدید کی رنگینیاں نہیں ہوتیں۔ پاس شریعت اس درجہ کرتا ہے کہ کبھی کسی قسم کی جاندار چیزوں کی تصویریں اور نہ اخلاق سوز مضامین کی اشاعت میں حصہ لیتا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ قوم میں اخبار "اہلحدیث" کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے اور اس کے خریدار بنانے کی سعی بلیغ کرے۔ اگر ایک شخص کے لئے چندہ ناقابل برداشت ہو تو دو چار کو ملا کر خریدار بنائے۔ اور اگر کوئی نہائت غریب و نادار ہو تو اس سے تین روپے غریب فنڈ میں بھجوا کر خریدار بنائے۔ اور جنہیں خدا نے مذہبی اور قومی ہمدرد اور مستطیع بنایا ہے انہیں غریب فنڈ کی مد میں حصہ لینے کی بزور ترغیب دے۔

ساتویں جنوری سنہ رواں کے "اہلحدیث" میں توسیع اشاعت کے متعلق کسی خاتون کا مضمون شائع ہوا تھا۔ جسے دیکھ کر مجھے نہائت مسرت ہوئی کہ اب اخبار کی توسیع اشاعت کا خیال دلوں میں گھر کر رہا ہے امید ہے کہ قوم اس خاتون کی اپیل پر غور کریگی۔ اور اگر میرے معروضات کو فریقین نے منظور کر لیا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں کہ اخبار "اہلحدیث" ہندوستان کے کل مذہبی اخباروں سے بہر طور گوئے سبقت لے جائیگا۔

(شاکر صدیقی۔ سرس ضلع گیا)

اہلحدیث | کئی ایک مضمون نگاروں کو اسی خدمت کے لئے اخبار مفت دیا جاتا ہے مگر وہ اپنا فرض ادا کرنے میں سستی کرتے ہیں۔ اخبار کو بروقت پہنچانے میں اخراجات کا خیال نہیں کیا جاتا اس لئے خرچ بھی زیادہ ہوتا ہے۔ کاغذ کم قیمت لگانا اخبار کو بے وقار کرتا ہے۔ ملکی اخبارات کی عمر پانچ منٹ ہوتی ہے اور اس مذہبی ذخیرہ کو دیر تک رکھنے کی ضرورت ہے اس لئے کاغذ کم قیمت لگانا بھی مناسب نہیں۔ کتابت اور طباعت کی عمدگی کی بھی ضرورت ہے۔ ہر طرف خیال کر کے قیمت میں کمی کرنے سے نقصان کا اندیشہ ہے۔

حیات طیبہ

مبلغ توحید و سنت، قائد جیوش اسلامیہ، مجاہد ہند حضرت شاہ اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مفصل سوانح حیات۔ مع مختصر سوانح حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی رح۔ قابل دید ہے۔ اب دوبارہ چھپی ہے۔ مصنفہ مرزا حیرت دہلوی مرحوم - قیمت ۲ روپے

منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

خلاف حکم رسول کو سنت رسول قرار دیتے ہیں۔
اس کے بعد پیران پیر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فتویٰ دیکھئے مگر غنیۃ الطالبین کو سامنے رکھ لینا۔ کہیں گیارھویں کھاتے کھاتے نہ لکھ دینا۔ ہاں صاحب! مولانا عبد الحی لکھنوی مرحوم پر فتویٰ لگایا نہیں جو فرماتے ہیں۔ "اکثر صحابہ رفع یدین کیا کرتے تھے بعض نہ کرتے تھے"
(فتاویٰ عبد الحی لکھنوی)
(۴) وہ اکثر صحابہ بھی چودھویں صدی کے مفتی صاحب کے فتویٰ سے نہیں بچ سکیں گے جو خلاف حکم رسول (معاذ اللہ) رفعیدین کیا کرتے تھے۔
(راقم :- (مولوی) عبد اللہ ثانی۔ امرتسری)

سلامٌ علی المرسلین

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈے نگری)

"المائدہ" ماہ اگست کے پرچہ میں معصوم مسیح کے عنوان سے کوئی ایسی نئی بات نہیں جس کا جواب پہلے نہ دیا جا چکا ہو۔ صرف مرزا صاحب کے تناقضات اقوال کو نقل کیا ہے۔ مگر مرزا صاحب مرسلین میں داخل ہی کہاں ہیں کہ ان کے تناقض قول اور کذب اور وعدہ خلافی کو دیکھ کر یہ سمجھا جائے کہ انبیاء کی یہ شان ہے۔

ایک واقعہ طالب علمی کے وقت کا یاد ہے کہ دہلی میں پادری احمد مسیح (نابینا) نے ایک مسلمان سے مناظرہ کرتے ہوئے کہا کہ خود قرآن سے حضرت مسیح کی فضیلت و معصومیت ثابت ہے۔ چنانچہ یہ آیت پڑھی والسّلامُ علیّ یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیًا۔ اسی طرح اسی مضمون کی دوسری آیت بھی پڑھی۔ اور للکار کر کہا کہ بتاؤ قرآن مجید میں تم اور کسی نبی کے لئے یہ الفاظ ثابت کر سکتے ہو۔ اور کہا دیکھو خود قرآن سے ان کی معصومیت ثابت ہوگئی۔ مد مقابل صاحب نے کیا جواب دیا اس وقت یاد نہیں۔

اب ان دنوں جب المائدہ میں اس کا ذکر ہوا اور المائدہ پڑھا تو بفضل ایزد متعال اس دن اسی پارہ کا وظیفہ تھا۔ جس میں کئی کئی بار سلام کا نبیوں کے لئے تکرار ہوا ہے۔ چنانچہ ہم ذیل میں ان کو اکٹھا نقل کر رہے ہیں۔

سورہ صفٰت میں فرمایا (۱) سلامٌ علیٰ نوح (۲) سلام علیٰ ابراہیم۔ (۳ و ۴) سلامٌ علیٰ موسیٰ وھارون (۵) سلامٌ علیٰ ال یاسین۔

پھر تمام نبیوں پر سلامتی کے بیان کے لئے اسی سورہ کے آخر میں فرمایا۔ سلامٌ علی المرسلین۔ اس سے واضح ہوگیا کہ سلام کی کوئی تخصیص حضرت عیسیٰ کے لئے نہیں ہے۔

ف ۱ - مزید لطیف ان آیات کریمہ میں یہ ہے کہ ان آیتوں میں سلامتی کا عموم تمام حالات اور ہر زمان و مکان کے لحاظ سے ہے۔ کما تدل علیہ لفظہ۔ برخلاف اس سلام کے جو یوم ولادت اور یوم وفات اور یوم بعثت ہی سے متعلق کر دیئے گئے۔

ف ۲ - کیونکہ اس میں سلام و سلامتی کا عموم تمام اوقات اور ایام حیات کے لئے نہیں مذکور ہوا بلکہ نہایت ظاہر طور پر صرف تین حالتوں کے ساتھ محصور ہے۔ ایک نظیر پر اس جگہ غور کریں جس سے یہ بات اور روشن ہوجاویگی وہ یہ کہ حضرت ابراہیم اپنے زمانہ میں مبتلا کئے گئے۔ حتیٰ کہ آگ میں ڈالے گئے۔ اس موقعہ پر سلامٌ علیٰ ابراھیم کے عموم کے مطابق لفظ سلام ہی کے ساتھ اس گزند سے محفوظ کئے گئے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ قلنا ینار کونی برداً و سلامًا علیٰ ابراھیم۔ اسی طرح حضرت نوح طوفان کے موقعہ پر اسی لفظ سلام کے ذکر کے ساتھ محفوظ کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ قِیْلَ یٰنُوْحُ اھْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا (سورہ ھود)

الغرض ان کے ایام زندگی میں بھی سلامتی کا عموم اور اعلان ہے جو والسلام علیّ یوم ولدت الآیہ میں نہیں۔

ماحصل یہ کہ اگر لفظ سلام سے عصمت انبیاء کے قائل عیسائی ہوجاویں تو پھر بلا نزاع ساری بحث ختم ہوجاویگی۔ دیدہ باید!

اخبار "اہلحدیث" کی توسیع اشاعت

کے متعلق

ایک مخلصانہ آواز

اکثر و بیشتر متفرقات کے کالم میں اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت کی تحریک چھپتی رہتی ہے۔ لوگوں نے اس کی تائید میں کہاں تک حصہ لیا اس کی مجھے خبر نہیں لیکن اعادۂ تحریک سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اخبار ہذا کی ترقی کی جانب جماعت کی توجہ بہت ناکافی ہے۔ اگر ایسا ہے تو نہایت افسوس کا مقام ہے۔ میری ہی طرح دیگر افراد جماعت بھی اہلحدیث کی زائد سے زائد اشاعت کے متمنی ہونگے مگر توجہ کی دیر ہے۔ میں جب تک جماعت میں تھا اس وقت تک حتی المقدور اسکے خریدار بڑھانے کی سعی کرتا رہا۔ اب جبکہ میں یکہ و تنہا ہوں اس کوشش سے معذور ہوں۔ مگر اس سلسلے کی ایک کڑی یہ بھی ہے کہ اخباری کوشش کی جائے اس لئے اس پر میں نے قلم اٹھایا ہے۔

جن مقامات میں افراد اہل حدیث جماعتی زندگی گزار رہے ہیں انہیں لازم ہے کہ اخبار اہلحدیث کی کثرت اشاعت اور اس کے خریدار بڑھانے کی ان تھک کوشش کریں۔ کیونکہ آج کل اخبار قومی زندگی کا جزو لاینفک ہے اور اخبار اہلحدیث مسلمانوں کا ایک دیرینہ محسن ہے۔ اس لئے قوم میں حیات طیبہ کی تازگی کے لئے اس کا وجود ازبسکہ ضروری ہے۔

خدا کرے کہ قوم ہماری ہم نوا اور ہم خیال ہو۔

توسیع اشاعت کی سہولت کے متعلق چونکہ

توحید باری تعالیٰ

(پانچویں قسط)

قرآن مجید میں ارشاد ہے:-

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (اعراف)

(ترجمہ) اور واسطے اللہ کے نام ہیں اچھے۔ پس پکارو اوس (اللہ) کو۔ ساتھ اون (ناموں) کے اور چھوڑدو اُن کو جو کجراہی کرتے ہیں بیچ ناموں اوس (اللہ) کے کہ البتہ جزا دئیے جاویں گے جو کچھ کرتے تھے؛

ف ۔ یعنی اللہ کے اچھے وصف سنائے ہیں کہ مناجات میں وہ کہہ کر پکارو کہ تم پر متوجہ ہو۔ اور کجراہ نہ چلو۔ کجراہ یہ ہے کہ جو وصف نہیں بتائے وہ کہے۔ جیسے اللہ کو بڑا کہا ہے لمبا نہیں کہا یا قدیم کہا پرانا نہ کہا۔ اور ایک کجراہ یہ ہے کہ اون (ناموں) کو سحر میں چلاوے۔ وہ اپنے کئے کا بدلہ پا رہیں گے یعنی قرب خدا نہ ملیگا۔ وہ مطلب ملیگا۔ بھلا یا بُرا۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

(ترجمہ) وہی ہے (اللہ) جس نے پیدا کیا تم کو (لوگو) جان ایک سے (آدم سے) اور کیا (اللہ) نے جوڑا (عورت) اوس (آدم) کا تاکہ آرام پکڑے طرف اوسکے۔ پس جب ڈھانکا اوس (آدم) نے اوس (حوا) کو حاملہ ہو گئی۔ حمل ہلکا۔ پس چلی گئی ساتھ اوس کے پس جب بوجھل ہوئی۔ دعا مانگی دونوں نے پروردگار اپنے سے اگر دیگا ہم کو تندرست البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالے۔ پس جب دیا اون کو تندرست کیا دونوں نے واسطے اوس کے شریک بیچ اوس چیز کے کہ دیا تھا اون کو۔ پس بلند ہے اللہ اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہیں؛

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝ (سورہ اعراف)

(ترجمہ) کیا شریک لاتے ہیں (مشرک) اوس چیز کو کہ نہیں پیدا کرتے ہیں کچھ۔ اور وہ پیدا کئے جاتے ہیں اور نہیں کر سکتے (بت و قبر) واسطے اون (مشرکوں) کے مدد اور نہ اپنی جانوں کی مدد کرتے ہیں؛ ؎

جو کوئی محتاج ہو دوسرے کا
بھلا اوس سے مدد کا مانگنا کیا

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ۔ (اعراف)

(ترجمہ) اور اگر بلاؤ تم اون کو طرف ہدایت کے نہ پیروی کریں تمہاری برابر ہے اوپر تمہارے کیا پکارو تم اون کو یا تم چپکے رہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (سورہ اعراف)

(ترجمہ) تحقیق جن کو پکارتے ہو تم سوائے اللہ کے، بندے ہیں مثال تمہارے پس پکارو اونکو پس چاہئے کہ جواب دیں تم کو اگر ہو تم سچے۔

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ (سورہ اعراف)

(ترجمہ) کیا واسطے اون کے پاؤں ہیں کہ چلتے ہیں ساتھ اوس کے یا واسطے اون کے ہاتھ ہیں کہ پکڑتے ہیں ساتھ اوس کے۔ یا واسطے اون کے آنکھیں ہیں کہ دیکھتے ہیں ساتھ اوسکے یا واسطے اون کے کان ہیں کہ سنتے ہیں ساتھ اوس کے کہ اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بلاؤ تم شریکوں اپنے کو پھر مکر کرو مجھ سے پس مت ڈھیل دو مجھ کو؛

اِنَّ وَلِيِّ َۧ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝ (سورہ اعراف)

(ترجمہ) تحقیق۔ دوست میرا اللہ ہے۔ جس (اللہ) نے اوتاری ہے کتاب (قرآن) اور وہی (اللہ) دوستی کرتا ہے صالحوں (نیکوں) سے؛

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝

(ترجمہ) اور جن کو پکارتے ہو تم سوائے اوس (اللہ) کے نہیں کر سکتے مدد تمہاری اور نہ جانوں اپنے کو مدد دیتے ہیں؛

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝

(ترجمہ) اور یاد کر رب اپنے کو بیچ جی اپنے کے عاجزی سے اور ڈر سے اور کم بلند آواز سے بات سے صبح کو اور شام کو اور مت ہو غافلوں سے

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ

(ترجمہ) تحقیق جو لوگ کہ نزدیک رب تیرے کے ہیں (فرشتے) نہیں تکبر کرتے۔ بندگی اوس اللہ کی سے اور تسبیح کرتے ہیں اوس (اللہ) کی۔ اور اوسی (اللہ) کو سجدہ کرتے ہیں؛

اثبات التوحید۔ فرقہ بریلویہ کی ایک کتاب کا دندان شکن جواب۔ قیمت ۶ر (منیجر اہلحدیث) (۳۲۹)

صوبہ سی۔ پی میں ضرورت تبلیغ اہل حدیث

(از قلم مولوی عبدالعزیز صاحب کامٹی۔ سی۔ پی)

دیکھیں تو کس طرح انہیں ہوتا اثر نہیں

شہر کامٹی میں ایک مسجد اہل حدیث ہے۔ جہاں صرف دس آدمی گروہ اہل حدیث میں ہیں۔ کوئی دینی مدرسہ یہاں نہیں بلکہ سارے ممالک متوسط میں نہیں ہے مشکل تو یہ ہے کہ لوگوں نے انگریزی تعلیم کو سب پر مقدم کر دیا ہے۔ مذہبی تعلیم سے مطلق بے رغبتی ہو گئی خدا کا نام بھول کر بھی زبان پر نہیں آتا۔ تعلیم نسواں کا بھی دارومدار اسی انگریزی پر موقوف ہے۔ اگر یہ تعلیم نہ دی جائے تو ان کی شادی بیاہ میں دشواری ہوتی ہے۔ لباس، رفتار، گفتار انگریزی وضع پر ہے۔ پردہ بھی اٹھ گیا۔ ابتدا میں رسماً قرآن مجید پڑھایا جاتا ہے۔ ترجمہ پڑھانا تو جانتے ہی نہیں۔ بس لڑکے اور لڑکیوں کی مذہبی تعلیم اتنے ہی پر ختم ہے۔ زمانہ موجودہ میں نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ خدا کا نام چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے لینا دشوار ہے۔ سی پی کا یہ حال ہو گیا ہے۔ علماء مقلدین نے دیکھا کہ اب مطلع صاف ہے خوب دورہ کرنے لگے۔ خوب آؤ بھگت ہوتی ہے۔ روپیہ خوب کما کر لے جاتے ہیں۔ حلال کو حرام اور حرام کو حلال وعظوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ جو جاہل طبقہ حرام سمجھتا رہا وہ بھی سن کر اس پر عمل پیرا ہو گئے۔ مثلاً نذر و نیاز، استعانت از قبور غیر اللہ کا کھانا کھانا رسم میلاد و عرس محرم وغیرہ سب کو جائز بتلا دیا گیا۔ افسوس اس بات کا ہے کہ اس سی پی میں علماء حقانی گروہ اہل حدیث سے ادھر دورہ نہیں کرتے۔ ورنہ یقین تھا کہ گمراہی اس حد نہیں پہنچتی۔ واعظین اپنے وعظ میں جتلا دیتے کہ اگر کوئی شخص عالم ہو کر خدا کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال بتلا دے تم ہرگز یقین مت کرو جب تک ان سے قرآن و حدیث سے دلیل نہ پوچھ لو۔ اس پر بھی

لو آج نامہ لکھتے ہیں خونِ جگر سے ہم

حجت کریں تو فوراً ہم کو خبر دو ہم مناظرہ کر کے تم کو یہ دکھلا دیں گے کہ اللہ کی بات ہمیشہ غالب رہا کرتی ہے وہ سراسر جھوٹے ہیں۔

ناگ پور میں اہل حدیث کی چار مسجدیں ہیں۔ سخت افسوس ہے کہ مقلدین اگر مذہبی مدرسہ نہ رکھیں نہ سہی۔ لیکن گروہ اہل حدیث بھی غفلت میں پڑے ہوئے ہیں انہیں بھی تعلیم مذہبی کا مطلق احساس نہیں۔ انگریزی تعلیم کے خواہشمند ہیں۔ وہ بھی دیکھتے ہیں کہ انگریزی تعلیم میں ہی عزت و ترقی ہے۔ ملازمت میں بڑے عہدے ملنے کی امید ہے۔ وکالت کا امتحان دیکر لوگ ترقی پا رہے ہیں اگرچہ دولت ملے یا نہ ملے۔ دولت مندوں کے گھر شادی بیاہ کی امید ہے مذہبی تعلیم میں کیا رکھا ہے۔ یہ حالت مسلمانوں کی ہے۔

مولوی حافظ حاجی محمد یحییٰ صاحب رات دن اسی فکر میں رہتے ہیں کہ کاش اگر مجھے کہیں میری صرف گذر کے لائق مدد مل جائے تو میں دینی خدمت کر دوں خواہ مدرسہ میں مقرر ہو کر تعلیم دوں یا اور شہروں میں تبلیغ اسلام کروں۔ فی الواقعہ یہ نوجوان راسخ الاعتقاد متقی و پرہیزگار دین محمدی کا جان نثار، عاشق قرآن و حدیث دینی خدمت کرنے کو تیار ہے۔ خدائے عزوجل انکے دلی منشا کو پورا کرے۔ اس شہر کامٹی و ناگ پور میں کوئی بھی اس بات پر آمادہ نظر نہیں آیا کہ کچھ ماہانہ امداد کر کے حافظ صاحب موصوف کو مقرر کر کے تبلیغ ہی کا کام لیں یا مدرسہ جاری کر کے دینی تعلیم لڑکے اور لڑکیوں کو دلاویں۔ میری ناقص عقل میں یہ ہے کہ یہ کام جب ہو سکیگا کہ آپ عنداللہ کسی عالم واعظ کو اس طرف روانہ کریں اور وہ مسلمانان اہل حدیث کو خواب غفلت سے بیدار کر کے مدرسہ قائم کرنے کی ترغیب دلائیں۔

اور نیک مشورہ ہے کہ سکرٹری اہل حدیث کانفرنس کامٹی یا ناگ پور میں انجمن اہل حدیث قائم کر دیں۔ ساتھ ہی اس کے متعلق قواعد بھی ہوں۔ اور سکرٹری کی طرف سے ششماہی جانچ ہوا کرے کہ کام باقاعدہ انجام پاتا ہے یا نہیں۔ ماہانہ رپورٹ سکرٹری کو انجمن کی طرف سے بھیجی جاوے۔ حقیقتہً بات یہ ہے کہ آپ نے پنجاب اور یو۔ پی کے ہر گوشہ میں مبلغین کو بھیجکر توحید کو پھیلایا مسلمانوں کو شرک و بدعت اور طوق تقلیدی سے نکال کر راہِ مستقیم پر لگایا۔ اسی طرح سی پی کی طرف توجہ فرماویں یقین ہے کہ ادھر کے لوگ بھی توحید پر قائم ہو جائیں گے اور دین محمدی کی حقیقت کو سمجھ لیں گے۔ شرک و بدعت سے باز آئیں گے۔ خداوند کریم امیدوں کو پوری کرنے والا ہے۔ آپ نے اخبار "اہلحدیث" میں جناب محمد عزیر صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ لیکچرار مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کی نسبت لکھا تھا کہ باوجود انتہائی انگریزی تعلیم پانے کے پرچہ "اہلحدیث" کے مطالعہ کی برکت سے آپ کے دل میں سچا جوش اسلامی پیدا ہوا۔ اور دین محمدی کی حمایت میں کوشاں ہیں۔ یہ سن کر بےحد خوشی ہوئی۔ دعا ہے کہ خداوند کریم عمر و علم دین میں برکت دے۔ آمین! امید ہے کہ صاحب موصوف اخبار اہلحدیث میں مضامین دیتے رہینگے۔ انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ میں ضرور خوب اثر پیدا ہوگا۔

اہلحدیث | دفتر اہل حدیث کانفرنس دہلی اس پر توجہ کرے۔ جس قدر اس کی ہمت میں ہو سائل کی امداد میں سعی کرے۔

نوٹ } سی پی کے جبل پوری احباب نے ۱۹۲۹ء میں جب میں بمباحثہ جبل پور میں گیا تھا۔ کانفرنس اہل حدیث کو جلسہ کرنے کی دعوت دی تھی اور چند صد روپیہ فوراً جمع بھی ہو گیا تھا۔ اس کے بعد بلانا یاد دلانے کے باوجود نہ جلسہ ہوا نہ روپیہ ملا معلوم نہیں اصل حقیقت کیا ہے اس وقت کے احباب اہل حدیث میں سے جو زندہ ہیں ان کو اس رقم کی خبر ہوگی۔ وہ کوشش کر کے اس رقم کو

تصدیق الحدیث

حصہ سوم

محدث ——— اور ——— فقیہ

یہ سلسلہ مضمون ۲۰ اگست ۱۹۳۷ء کو جاری ہؤا۔ جس کے پہلے حصے میں حافظ محب الحق پٹنوی سے روئے سخن تھا۔ اس کے بعد حصہ دوم میں چوہدری غلام احمد صاحب پرویز دہلوی سے خطاب ہؤا۔ آج خود اڈیٹر صاحب رسالہ ترجمان کا ذکر خیر کیا جاتا ہے۔

چوہدری صاحب کے مضمون متعلقہ حدیث پر اڈیٹر صاحب رسالہ "ترجمان القرآن" نے جو کچھ لکھا ہے اس کا موضوع انکار یا تنقید حدیث نہیں ہے۔ بلکہ حدیث کے دو خادموں (محدثین اور فقہاء) کی خدمات میں سے ایک گروہ (فقہاء) کی خدمات کو ترجیح دینا ہے۔ ہمارا مسلک اور عقیدہ تو یہ ہے کہ جس طرح قرآن کے ماننے والے مسلمان گروہوں نے اپنے اپنے مذاق کے مطابق قرآن مجید کی خدمت کی ہے اسی طرح حدیث کے ماننے والے مسلمان فرقوں نے حدیث کی خدمت کی ہے (شکر اللہ سعیہم) مگر فاضل اڈیٹر ترجمان نے جس پیرائے میں اس بحث کو لیا ہے وہ قابل نظر ہے۔ مقام شکر ہے کہ مبحث بتانے میں ہمیں اپنے الفاظ کی ضرورت نہیں۔ بلکہ فاضل موصوف کے الفاظ ہی کافی ہیں۔ جو ہم ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"ہم نے اوپر عرض کیا۔ محدثین رحمہم اللہ کا خاص موضوع اخبار و آثار کی تحقیق بلحاظ روایت کرنا تھا اس لئے ان پر اخباری نقطہ نظر غالب ہو گیا تھا اور وہ روایات کو معتبر یا غیر معتبر قرار دینے میں زیادہ تر صرف اسی چیز کا لحاظ فرماتے تھے کہ اسناد اور رجال کے لحاظ سے وہ کیسی ہیں۔ رہا فقیہانہ نقطۂ نظر تو وہ ان کے موضوع خاص سے ایک حد تک غیر متعلق تھا اس لئے اکثر وہ ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا تھا اور وہ روایات پر اس حیثیت سے کم ہی نگاہ ڈالتے تھے۔ اسی وجہ سے اکثر ایسا ہؤا ہے کہ ایک روایت کو انہوں نے صحیح قرار دیا ہے حالانکہ معنی کے لحاظ سے وہ زیادہ اعتبار کے قابل نہیں۔ اور ایک دوسری روایت کو وہ قلیل الاعتبار قرار دے گئے ہیں۔ حالانکہ معنی وہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ یہاں اس کا موقع نہیں کہ مثالیں دیکر تفصیل کے ساتھ اس پہلو کی توضیح کی جائے۔ مگر جو لوگ علوم شریعت میں نظر رکھتے ہیں ان سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ محدثانہ نقطہ نظر کثیر مواقع پر فقیہانہ نقطہ نظر سے ٹکرا گیا ہے، اور محدثین کرام صحیح احادیث سے بھی احکام و مسائل کے استنباط میں وہ توازن اور اعتدال ملحوظ نہیں رکھ سکے ہیں جو فقہا مجتہدین نے ملحوظ رکھا ہے۔"

(ترجمان القرآن ۱۱۳/۴۴)

اہلحدیث بس یہ ہے منشائے نزاع اور یہ ہے مبحث جس پر آج ہم کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ سب سے پہلے ہمیں اس بات پر افسوس ہی نہیں بلکہ صدمہ ہے کہ اتنے بڑے ادق مضمون کے لئے ممدوح نے نہ صرف زبانی دعوے پر اکتفا کیا۔ کتب اصول اور فقہ کی ورق گردانی کر کے امثلہ پیش نہ کیں۔ بہت اچھا! اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو ہم آپ کی نیابت میں کئے دیتے ہیں۔ مقام شکر ہے کہ آپ نے محدثین کی خدمت کا حقیقی معنی میں اعتراف کیا۔ کیونکہ آپ نے یہ تسلیم کیا ہے کہ محدثین نے حدیث کی خدمت بلحاظ روایت کے کی ہے۔ یہ کون نہیں جانتا کہ واقعات ماضیہ کی تحقیق کے لئے سب سے اول نظر سلسلہ روایت ہی پر پڑتی ہے کیونکہ سلسلہ روایت ہی مخبر عنہ (قائل کلام) تک پہنچانے کا ذریعہ ہوتا ہے پس محدثین نے جو خدمت کی اس کا خاص ثمرہ یہ ہے کہ وہ ہمیں سلسلہ روایت کے ذریعے دربار رسالت تک پہنچا آئے ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہؤا کہ ہم الفاظ حدیث کو گویا حاشیہ نشینان دربار رسالت کی طرح سن رہے ہیں عرب کا ایک شاعر اپنی محبوبہ سے اتصال روایت کرنے کو کس خوبی سے بیان کرتا ہے۔ شاعر خود پہاڑ کے ایک طرف بیٹھا ہے اور کبوتر پہاڑ کی چوٹی پر ہے اور اس کی محبوبہ دوسری طرف بیٹھی ہے۔ جہاں شاعر اسکو نہیں دیکھ سکتا مگر وہ چاہتا ہے کہ میں اس کے وصال سے کسی قدر لطف حاصل کروں۔ اس غرض کے پیش نظر وہ کبوتر کو ذریعہ مقصود بنا کر کہتا ہے۔ ؎

حمامۃ جرعی حومۃ الجندل اسجعی
فانت بمرأی من سعاد و مسمع

اے بلندی پر بیٹھے ہوئے کبوتر ذرا گا تو سہی۔ تو ایسی جگہ ہے کہ محبوبہ (سعاد) کو تو دیکھتا ہے اور اسکی باتیں سنتا ہے۔

کیا ہی لطیف سلسلۂ روایت ہے۔

استاد غالب مرحوم نے بھی سلسلۂ روایت کا ذکر کیا ہے چنانچہ لکھا ہے۔ ؎

قاصد کے آتے آتے میں خط اور لکھ رکھوں
میں جانتا ہوں جو وہ لکھیں گے جواب میں

ہاں جناب موصوف کا یہ فرمانا محل تنقید ہے نہ قابل تصدیق کہ "رہا فقیہانہ نقطۂ نظر تو وہ ان (محدثین) کے موضوع خاص سے ایک حد تک غیر متعلق تھا۔"

ہم اس کی تصدیق نہیں کر سکتے بلکہ ہم یہ کہنے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتے ہیں کہ ہر شخص بخاری کو بنظر غور پڑھنے والا اس فقرے کی تصدیق نہیں کر سکتا۔ فقیہانہ نقطۂ نظر سے مراد آپ کی خدا جانے کیا ہے۔ ظاہر کر دیتے تو ہم شکریہ ادا کر سکتے۔ اس لئے آپکے مافی الضمیر (نقطہ فقیہانہ) سے درگذر کر کے کتب اصول فقہ سے ہم خود ہی نقطۂ فقیہانہ پیش کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ علمائے اصول فقہ اپنی مسلمہ فقہ کی تائید کے لئے ایک اصول بناتے ہیں۔ پھر اُس اصول کے ماتحت جتنی بھی حدیثیں ہوں اُنکو بالکلیہ

ف ۱:۔ یعنی مقرب فرشتے بھی اوس (اللہ) کی یاد سے غافل نہیں تو انسان کو اور بھی ضرور ہے۔ اور اوس (اللہ) کے سوا کسی کو سجدہ نہ کرے اس جا پر سجدہ آتا ہے سب قرآن میں پندرہ جائے سجدہ ضرور ہے۔ سب کا ایک حکم ہے۔ حنفی مذہب میں واجب ہے اور شافعی مذہب میں سنت ہے۔ فقط۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِؤُنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ (التوبۃ)

(ترجمہ) اور کہا یہود نے عزیر بیٹا اللہ کا ہے اور کہا نصاریٰ نے مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) بیٹا اللہ کا ہے۔ یہ ہے بات اون (کافروں) کی ساتھ مونہوں اون (کافروں) کے کہ مشابہ ہوتے ہیں بات سے اون لوگوں کے کہ کافر ہوئے پہلے اس سے مارے ان کو اللہ کہاں پلٹائے جاتے ہیں۔

ف ۱:۔ یہ کافروں کا ذکر ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن حکیم میں مسلمانوں کو سنانے اور ڈرانے کیلئے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت بھیجا۔ مگر مسلمانوں نے ٹھیک عمل کیا۔ آج کل علمائے کرام کی ایک جماعت ہے جو اس عقیدہ کی نشر و اشاعت بڑے زور و شور سے کر رہی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دراصل خود خدا ہیں۔ چنانچہ اون کا ایک شعر درج کیا جاتا ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہوکر
اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفےٰ ہوکر

ہاں یہ بھی اون کا شعر ہے ؎

شریعت کا ڈر ہے نہیں صاف کہہ دوں
خدا خود رسولِ خدا بن کے آیا

اب محترم ناظرین خود انصاف فرمائیں کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے پیغمبروں کو ان کے معجزات دیکھ کر اللہ کا بیٹا کہہ دیا۔ مگر امت محمدیہ ہاں خیر الامم کے ایک فرقہ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خود خدا کہہ دیا۔ جن باتوں سے خود پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا۔ مسلمانوں نے ان کے ذمہ لگا کر چھوڑا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

(ترجمہ) پکڑا اونہوں نے عالموں اپنوں کو اور درویشوں (گدی نشینوں) اپنوں کو پروردگار سوائے اللہ (تعالیٰ) کے اور مسیح بیٹے مریم کے کو اور نہیں حکم کئے گئے (وہ لوگ) مگر یہ کہ بندگی کریں معبود ایک۔ (اللہ) کو نہیں کوئی معبود (لائق عبادت) مگر وہ (اللہ) پاکی ہے اوس (اللہ) کو اس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں۔

ف ۱:۔ اون کے عالم، درویش جو اپنی عقل سے ٹھیرا دیتے وہ جانتے خدا کے ہاں ہم کو چھٹکارا ہوگیا۔ اور ٹھیراتے خاطر کو یا طمع کو سو عالم کا قول عوام کو سند ہے جب تک وہ شرع سے سمجھ کر کہے۔ جب معلوم ہو کہ طمع سے کہا پھر وہ سند نہیں۔ منہ رحمۃ اللہ علیہ۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ (سورہ التوبہ پارہ)

(ترجمہ) نہیں لائق تھا واسطے نبی (علیہ السلام) کے اور جو لوگ ایمان لائے یہ کہ بخشش مانگیں واسطے مشرکوں کے (جنہوں نے شریک کیا) اور اگرچہ ہوں (مشرک) صاحب قرابت پیچھے اس (بات) کے کہ ظاہر ہو واسطے اون کے یہ کہ وہ رہنے والے دوزخ کے ہیں۔

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۝ (سورہ التوبۃ)

(ترجمہ) نہیں لائق تھا بخشش مانگنا ابراہیمؑ کا واسطے باپ اپنے کے مگر سبب وعدہ کے کہ وعدہ کیا اوس (ابراہیم علیہ السلام) سے یہ ہے۔ پس جب ظاہر ہوا واسطے اوس (ابراہیم) کے یہ کہ وہ (باپ اون کا) دشمن ہے واسطے خدا تعالیٰ کے۔ بیزار ہوا اوس سے تحقیق ابراہیم علیہ السلام البتہ دردمند متحمل تھا۔

ف ۱:۔ قرآن میں جو ذکر ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کی بخشش مانگی۔ شاید حضرت کے دل میں بھی آیا ہو اور مسلمانوں نے بھی چاہا کہ اپنے قرابت والوں کے حق میں دعا کریں یہ منع آیا معلوم ہوا کہ مشرک بخشا نہیں جاتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ (سورہ التوبۃ)

(ترجمہ) تحقیق اللہ واسطے اوسکے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی۔ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے (اللہ) اور نہیں واسطے تمہارے سوائے اللہ (تعالیٰ) کے کوئی دوست اور نہ مددگار (مدد دینے والا)

ف ۱:۔ آجکل تو مدد دینے والے بہت ہیں۔ جدھر منہ کرو بیسیوں مدد و معاون موجود ہیں صرف منت مان لینی پڑتی ہے۔ اناللہ!

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

(ترجمہ) البتہ تحقیق آیا ہے تمہارے پاس (لوگو) پیغمبر (صلے اللہ علیہ وسلم) آپس تمہارے سے۔ (تمہارے بھائی بندوں سے) شاق ہے اوپر اوس (نبیؐ) کے یہ کہ ایذا میں پڑو تم (مسلمان) حرص کرتا ہے (نبیؐ) اوپر بھلائی تمہارے کے

فتاویٰ

تعاقب ۱ مولوی عبدالغنی صاحب دہلی حال سے تحریر فرماتے ہیں کہ سوال ۲۹۹ کے جواب ۲۲- اکتوبر ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں لکھا گیا ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک مرتدہ کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے خواہ عورت حقیقۃً مرتدہ ہو یا حیلۃً - یہ مذہب محدثین کا کونسی معتبر کتاب میں ہے؟ نیز آپ نے اپنے اخبار ۱۹- مئی ۱۹۳۳ء میں اس کے خلاف تحریر فرمایا ہے کہ عدالت کے نزدیک فسخ ہو جائیگا مگر اللہ کے نزدیک تعلق نکاح باقی رہیگا۔

جواب حدیث شریف میں آیا ہے - من قال انی بری من الاسلام ان کان کاذبا فهو کما قال الحدیث۔ یہ حدیث بروایت احمد و نسائی منتقیٰ میں آئی ہے - محدثین کا مذہب دیکھنا ہو تو حدیث من بدل دینہ کے ذیل میں شراح حدیث کے اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

تعاقب ۲ پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۰- جنوری ۱۹۳۶ء کے فتاویٰ میں پہلا فتویٰ ۸۶ کا جواب لائق اعتراض ہے۔ مجھے امید ہے کہ حضرت ممدوح اس پر نظر ثانی فرمائیں گے۔ آپ نے جواب میں تحریر فرمایا ہے کہ عیدین کے خطبہ کے درمیان بیٹھنا سنت ہے حدیث شریف میں آیا ہے السنة ان یخطب الامام فی العیدین خطبتین یفصل بینهما بجلوس (رواہ الشافعی کذا فی المنتقیٰ) جو شخص اس کے خلاف کرے وہ خلاف سنت کرتا ہے۔ واللہ اعلم۔

گذارش یہ ہے کہ عیدین کا دو خطبوں سے ادا کرنا کسی حدیث صحیح سے ثبوت کو نہیں پہنچا بلکہ فقہاء نے عیدین کو جمعہ پر قیاس کیا ہے۔ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر نے تلخیص میں فرمایا کہ قولہ یجلس بینهما کما فی الجمعة مقتضاہ انہ احتج بالقیاس وقد ورد فیہ حدیث مرفوع رواہ ابن ماجۃ عن جابر وفیہ اسماعیل بن مسلم وهو ضعیف انتهیٰ اور نیز حافظ ابن حجر نے تقریب میں ترجمہ اسمٰعیل بن مسلم میں یہ ذکر کیا ہے۔ اسمعیل بن مسلم المکی ابو اسحٰق کان من البصرة ثم سکن مکة وکان فقیها ضعیف الحدیث من الخامسة ضعفه ابن المبارك وقال احمد منكر الحديث انتهیٰ اور علامہ شوکانی نے نیل الاوطار میں فرمایا ہے۔ عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبة وقال السنة ان یخطب الامام فی العید بن خطبتین یفصل بینهما بجلوس رواہ الشافعی والحدیث الثانی یرجحه القیاس علی الجمعة وعبید اللہ بن عبد اللہ تابعی کما عرفت فلا یکون قوله من السنة دلیلاً علی انها سنة النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما تقرر فی الاصول وقد ورد فی الجلوس بین خطبتی العید حدیث مرفوع۔ رواہ ابن ماجة عن جابر وفی اسنادہ اسمعیل بن مسلم وهو ضعیف انتهیٰ

یہ دلائل ہیں جلوس بین الخطبتین کے مگر ان میں کوئی بھی دلیل ایسی نہیں کہ قابل استناد کے ہو۔ ابن ماجہ کی روایت مرفوع خود ضعیف ہے۔ باقی رہی عبارت مسند شافعی کی اسکے ساتھ بھی حجت قائم نہیں ہو سکتی کیونکہ عبید اللہ تابعی ہے اور تابعی کا یہ کہنا کہ فلاں کام سنت ہے مرفوع نہیں ہوتا۔ جیسا کہ علم اصول میں مقرر ہے۔ پس کوئی دلیل دو خطبوں کے قائلین کے پاس نہیں ہے اور جب دو خطبوں کا ثبوت کسی حدیث صحیح سے نہیں ہوتا اور صرف قیاس ہی قیاس سے کام لیا جاتا ہے تو یہ دو خطبے عیدین کے اور ان کے مابین جلوس خلاف سنت ہے۔ هذا ما ظهر لی واللہ اعلم بالصواب۔

العبد۔ حافظ محمد اسماعیل سگری۔ شولاپور

جواب حافظ صاحب خود ہی حدیث مرفوع ضعیف نقل کر گئے ہیں۔ مگر پھر انکار کہ کوئی حدیث نہیں آئی حدیث کا ضعف اسے درجہ استدلال سے اس وقت گراتا ہے جب اس کے مقابل میں حدیث صحیح موجود ہو صورت مذکورہ میں حدیث کا ضعف مضر نہیں اور قیاس بھی اس کا مؤید ہے۔ جیسا کہ حافظ صاحب نے خود ہی امام شوکانی رح کی عبارت نقل کی ہے۔ زیادہ سے زیادہ حدیث کے ضعف کی وجہ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ جلوس بین الخطبتین کو سنت نہیں کہا جا سکتا مگر اس کو خلاف سنت کہنا بھی ایک جرأت ہے۔

(مہر برائے غریب فنڈ وصول)

س ۹۴ } ایک فریق تو صبح کی اذان ہوتے ہی دو رکعت سنت ادا کر کے جماعت کرا دیتا ہے اور دوسرا گروہ تھوڑی انتظار کر کے درمیانے وقت میں نماز پڑھتے ہیں اس واسطے دریافت طلب بات یہ ہے کہ کونسا فریق راستی پر ہے اور آج کل اذان کتنے بجے کہی جاوے اور انتظار کتنا عرصہ ہونا چاہئے تاکہ اتفاق رہے۔

(نور محمد اسماعیل دکاندار ان از بٹالہ گورداسپور)

ج ۹۴ } اذان صبح صادق طلوع ہوتے ہی کہی جائے پھر کچھ دیر انتظار کرنا چاہئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے لئے اس قدر انتظار کرتے تھے کہ سویا ہوا شخص نیند سے اٹھ کر وضو کر کے جماعت کے ساتھ شامل ہو سکے۔

س ۹۵ } ہماری بستی کی مسجد نئی تعمیر ہونے والی ہے۔ مسجد کی متعلقہ لکڑیاں اور فرش جو کہ لکڑی کے تختوں کا بنا ہوا ہے۔ ان چیزوں کو کیا کیا جائے۔ یہی متعلقہ لکڑیاں کسی غیر مسلم قوم کو بیچ کر اس کی قیمت نئی مسجد کی تعمیر میں خرچ کر سکتے ہیں یا اور کسی استعمال میں لائی جا سکتی ہیں۔ نیز اب مسجد آگے بڑھا کر تعمیر کرنے کا قصد ہے اور سامنے کھلی جگہ چھوڑ دینا چاہتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے کہ جس جگہ مسجد تھی اور سجدہ کیا گیا ہو وہ جگہ بطور مسجد کا آنگن استعمال کی جا سکتی ہے؟ (عبد اللہ قال خریدار اہلحدیث ۲۹۹)

ج ۹۵ } مسجد کا پرانا بے کار سامان فروخت کر کے مسجد پر ہی خرچ کر دیا جائے تو منع نہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔ واللہ یعلم المفسد من المصلح۔ جو جگہ سجدہ کے لئے خاص کی گئی ہو وہ مسجد ہی رہیگی واللہ اعلم!

متروک یا ماؤل قرار دیدیتے ہیں۔ مثلاً لفظ خاص کی تعریف یوں کی گئی ہے :-

الخاص لفظ وضع لمعنی معلوم او لمسمیٰ
معلوم علی الانفراد (شاشی)

یعنی خاص وہ لفظ ہے جو معنے معلوم یا مسمیٰ معلوم کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔ اس کا حکم (اثر مرتب) یوں بیان کیا ہے۔

حکم الخاص من الکتاب وجوب العمل به
لا محالة فان قابله خبر الواحد فان امکن الجمع
بینهما بدون تغییر فی حکم الخاص یعمل بهما والا
یعمل بالکتاب و یترك ما یقابله

یعنی جو خاص لفظ قرآن میں ہو اس کے مقابلے میں حدیث متروک کی جائیگی۔

اب اس اصول کی تفریع بھی سنئے۔ کیا ہی لطیف ہے:-

قوله تعالیٰ (حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ)
خاصٌ فی وجود النکاح من المرأة فلا یترك العمل
به بما روی من النبی علیه السلام ایما امرأة
نکحت نفسها بغیر اذن ولیها فنکاحها
باطلٌ باطلٌ باطلٌ

یعنی نکاح ایک لفظ خاص ہے بمعنی عقد شرعی اور آیت کریمہ میں تنکح کی ضمیر فاعل عورت کی طرف پھرتی ہے جس سے معلوم ہوا کہ عورت اپنا نکاح خود کر سکتی ہے۔ اس لئے جس حدیث میں نکاح کے لئے ولی کی اجازت بطور شرط کے آئی ہے وہ حدیث متروک ہے۔"

لیکن جب ان کے دوسرے مسئلہ پر اعتراض ہوا تو پہلو بدل کر کچھ اور ہی کہہ گئے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ عورت مغلظہ بطلاق ثلاثہ کی بابت اسی آیت میں ارشاد خداوندی ہے کہ طلاق دہندہ خاوند سے اس کا نکاح اس امر پر موقوف ہے کہ پہلے وہ کسی اور خاوند سے نکاح کرلے

مگر صرف نکاح ہی کافی نہیں بلکہ حدیث عسیلہ کے تحت خاوند ثانی کا ملاپ بھی ضروری ہے۔ محدثین کے ساتھ حنفیہ بھی اسکو ضروری سمجھتے ہیں۔ اس پر اعتراض وارد ہوا کہ

آپ (فقہاء) کا اصول ہے کہ قرآن کے خاص پر حدیث کے ساتھ زیادتی جائز نہیں۔ قرآن شریف میں انتہائے حرمت نکاح ثانی کو قرار دیا ہے پھر آپ ملاپ کو شرط کیوں قرار دیتے ہیں؟

صورت متنازعہ کی ایک مثال ہم پیش کرتے ہیں:-

مسمات ہندہ کو تین طلاقیں واقع ہو گئیں۔ اب وہ اس آیت کے ماتحت آگئی۔

فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ

نکاح ثانی ہوتے ہی خاوند ثانی نے بلا ملاپ طلاق دیدی۔ چونکہ عدم حلت کی انتہا نکاح ثانی کو قرار دیا گیا ہے اس کا مقتضیٰ یہ ہونا چاہئے تھا کہ ہندہ مذکورہ پہلے خاوند (طلاق دہندہ) سے نکاح کر سکے حالانکہ محدثین اور فقہا دونوں متفق ہیں کہ صرف نکاح ہی کافی نہیں بلکہ ملاپ کی بھی ضرورت ہے۔ (حدیث عسیلہ)

محدثین پر تو اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ ان کا اصول ہے کہ حدیث صحیح کے ساتھ احکام قرآنیہ پر کسی قسم کا تقید ہو سکتا ہے جو بمنزلہ تشریح کے ہوتا ہے (کیونکہ فریقین کا متفقہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلعم صاحب الوحی تھے، آپ کا ارشاد یا تشریح خدا کے بتانے سے تھی اس لئے آپ احکام قرآنی کی تشریح کر سکتے تھے) مگر فقہائے حنفیہ کا یہ اصول نہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے۔ اس لئے ان پر اعتراض ہوا کہ آپ لوگ نکاح پر ملاپ کو کیوں ضروری قرار دیتے ہیں اس کا جواب ان کی طرف سے کیا ہی سہل انگاری سے دیا گیا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

اما قید الدخول فقد قال البعض
ان النکاح فی النص حمل علی الوطی لذا العقد
مستفاد من لفظ الزوج۔ (شاشی)

یعنی آیت مذکورہ میں دو لفظ نکاح اور زوج قابل غور ہیں۔ زوج کا لقب مرد کو اس وقت حاصل ہوتا ہے جب نکاح ہو چکے۔ پھر جو فرمایا تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ تو اس کے معنی یہ ہیں کہ عورت مرد سے (جو اس کا خاوند ہو چکا ہے) ملاپ کرلے۔ پس ملاپ کی شرط خود نص قرآنی سے ثابت ہو گئی نہ کہ حدیث سے۔

مصنف "شاشی" اس جواب پر بہت خوش ہے اور خوشی کا اظہار ان لفظوں میں کرتا ہے:-

بهذا یزول السوال۔

یعنی یہ جواب ایسا ہے کہ اس سے اعتراض جڑ سے اکھڑ جاتا ہے

ناظرین کرام! | غور فرمائیں کہ وہی تنکح کا لفظ ہے جسکو بمعنی خاص بتا کر اتنا قوی دکھایا تھا کہ حدیث "ولی" کو بھی متروک قرار دیا۔ اب وہی لفظ تنکح ہے کہ اپنی ضرورت کے لئے اسکو بمعنی جماع لیکر حدیث عسیلہ کو قبول کر لیا۔ کیا ہی سچ ہے ؎

اکرم بها خلة لو انها صدقت
موعودها اولو ان النصح مقبول
ولکنها خلة قد سیط من دمها
وجع وولع واخلاف وتبدیل (سعاد)

ان اشعار کا مضمون اردو میں یوں ادا کیا گیا ہے ؎

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرینگے
کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

ہمارا سوال | یہ فقیہانہ نکتہ پیش کر کے ہم فاضل مدیر ترجمان سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ تنکح کے معنی اگر جماع کے ہیں تو قطع نظر اس سے کہ زبان کے محاورہ میں جماع کو عورت کی طرف منسوب نہیں کیا جاتا بلکہ یہ فعل مرد کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ چونکہ عقد نکاح اور جماع دو فعل الگ الگ ہیں اور آیت حَتّٰى تَنْكِحَ بقول علمائے اصول فقہ جماع کے معنی میں ہے، اس لئے عقد نکاح میں ولی کی اجازت کا شرط ہونا آیت سے تقابل نہیں رکھتا۔ کیونکہ حدیث مذکور عقد نکاح سے متعلق ہے اور فعل تنکح بمعنی جماع بعد العقد ہے۔ جس میں علمائے اصول نے حدیث عسیلہ کو منظور بھی کیا ہوا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آپ کے خیال میں محدثین اور فقہاء میں موافقت ہوئی یا نہیں ؎

شکر شد کہ میان من و او صلح فتاد
صلح جویان بخوشی سجدۂ شکرانہ زدند

(باقی آیندہ)

ملکی مطلع

کانگرس، وائسرائے اور گاندھی جی

کانگرسی وزارتوں میں سے دو وزارتوں نے جب سے استعفا دیا ہے ملک میں ہل چل مچ گئی ہے۔ گذشتہ پرچے میں ہم نے اظہار کیا تھا کہ وزرائے کانگرس کا ایسا کرنا کوئی غیر متوقع امر نہیں تھا۔ بلکہ کانگرس کے حسب اعلان انہوں نے ایسا کیا تھا۔ وزرائے کانگرس کے استعفا پر وائسرائے نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں بڑی فصاحت و بلاغت سے واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے گورنمنٹ کا طریقہ کار ظاہر کیا اور وزرائے کانگرس کو تسلی دی جس کا مختصر مضمون یہ تھا کہ صوبوں کے گورنر کانگرسی وزراء کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ مگر گاندھی جی نے وائسرائے کے جواب کو موجب تسلی نہیں سمجھا بلکہ دفع الوقتی قرار دیا۔ اب آخر میں قانونی بحث یہاں تک پہنچی ہے کہ سیاسی قیدیوں کی فائلوں کا ملاحظہ کر کے رہائی یا عدم رہائی کا حکم دینا گورنروں کا خاص حق ہے یا یہ کام وزراء کے اختیار میں ہے کیونکہ امن عامہ کے ذمہ دار وزراء ہیں۔ یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ ایک ادنیٰ سی بات پر کیوں اتنا شدید اختلاف پیدا ہو گیا۔ سارے سیاسی قیدیوں کو چھوڑنے سے (چاہے وہ تشدد کے مرتکب بھی ہوئے ہوں) اگر آئندہ کبھی امن عامہ میں خلل ہوتا تو بھی فوراً گرفتار کئے جا سکتے تھے پھر اتنی سی بات پر اتنا اختلاف جس سے ملک میں ہل چل مچ گئی۔ گورنمنٹ کے تدبر سے بعید ہے۔ مقام شکر ہے کہ وزارت عظمیٰ اور گورنر کا باہمی سمجھوتہ ہونے سے یو پی کی وزارت نے اپنا استعفا واپس لے لیا۔ اس کے بعد خبر آئی ہے کہ وزارت بہار نے بھی اپنا استعفا واپس لے لیا۔

زمانے کا دور ہے کہ ابھی تھوڑی مدت ہوئی ہے کہ کانگرس کے ممبران جیلوں میں بھرتی کئے جاتے تھے کانگرس کے جلسوں کی بندش تھی۔ کانگرسی ہونا باغی ہونے کے برابر تھا۔ آج وہی کانگرس ہے کہ اس کے ممبر منصب وزارت پر فائز ہیں۔ ذرا سے اختلاف پر استعفا دیتے ہیں، جس پر وائسرائے مداخلت کر کے صلح صفائی کراتے ہیں۔ یہ ہے وہ شان کبریائی جس کا بیان ان لفظوں میں ہوا ہے:۔

تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ

مسجد شہید گنج کے متعلق ایک مفید تجویز

مسجد شہید گنج کے فیصلے نے مسلمانان ہندوستان کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ وہ سمجھ گئے ہیں اور خوب سمجھے ہیں کہ مسلمانوں کی مساجد حسب منشا شریعت محفوظ نہیں ہیں کیونکہ قبضہ مخالفانہ کی وجہ سے وہ جگہ جو بانی اور واقف کی طرف سے ایک پاک مقصد کے لئے وقف کی گئی تھی اور اس کی طرف سے یہ عام اعلان تھا کہ "الوقف لا یملک" وہ بھی انسانی قبضۂ مخالفانہ کی وجہ سے انسانی ملک میں جا سکتی ہے۔ یہ سراسر دینی عقائد ہی میں تصرف نہیں بلکہ اصل مالک (بانی اور واقف) کے فعل میں بھی دخل یابی ہے۔ ہم حیران ہیں کہ ہائیکورٹ کے ججوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ وقف شدہ چیز خصوصاً مسجد کی حیثیت ایسی ہو جاتی ہے کہ وقف کنندہ مالک بھی اسکو اپنی ملک میں واپس نہیں لے سکتا۔ پھر کوئی غیر کیونکر اس کا مالک بن سکتا ہے۔ اس لئے ملک برکت علی صاحب ممبر اسمبلی پنجاب ایک مسودہ قانون اسمبلی میں پیش کرنا چاہتے ہیں جس کا مضمون یہ ہے کہ قبضۂ مخالفانہ کے اثر سے جملہ اوقاف خصوصاً مساجد کو مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ یعنی وقف شدہ چیز خواہ سو سال تک کسی کے قبضۂ مخالفانہ میں رہے تو بھی یہ قانون اس پر اثر انداز نہ ہو سکے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا کرے یہ مسودہ قانون پاس ہو جائے۔

تجویزاتِ حج

از قلم مولانا محمد ابراہیم صاحب میر ناظم و مؤسس لجنۃ خدام الحرمین الشریفین سیالکوٹ

اس عاجز نے عید الاضحیٰ کے خطبہ میں ہزاروں مسلمان مردوں اور خواتین کے مجمع عظیم میں مندرجہ ذیل تجاویز پیش کیں جو بالاتفاق پاس ہوئیں:۔

اوّل یہ کہ مسلمانوں کا یہ مجمع عظیم جو حج کی خوشی کی تقریب میں یہاں پر جمع ہوا ہے سب حاجیوں کے حج کی قبولیت اور اُن کے صحت و سلامتی سے اپنے گھروں میں واپس آنے کی دعا کرتا ہے۔

دوم یہ کہ مسلمانوں کا یہ مجمع عظیم اُس عازم حج کے لئے جو سفر حج میں وضو کرتا ہوا ریل گاڑی سے گر پڑا اور جاں بحق ہو گیا۔ دعا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ حسب وعدہ خود وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اُسے اجر عظیم عطا کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین!

سوم یہ کہ مسلمانوں کا یہ مجمع عظیم اس ٹرین کے گارڈ کی بے پرواہی اور بدسلوکی کی پُر زور مذمت کرتا ہے جس نے باوجود خطرہ کی زنجیر کھینچے جانے کے ٹرین کو نہیں روکا۔

چہارم یہ کہ مسلمانوں کا یہ مجمع عظیم ذمہ دار ریلوے بورڈ کو پُر زور توجہ دلاتا ہے کہ اس گارڈ اور ڈرائیور سے باز پرس کی جائے کہ اُس نے ایسی بے پرواہی اور بدسلوکی کیوں کی؟

پنجم یہ کہ مسلمانوں کا یہ مجمع عظیم ذمہ دار ریلوے بورڈ سے التماس کرتا ہے کہ جس طرح بعض دیگر جماعتوں کو مثلاً ڈرنمنٹ کی ٹیموں، گانے بجانے والی جماعتوں، چند ہم سفر رفیقوں، امتحان کے طلبہ علم اور مسیحی مبلغوں وغیرہم کو قواعد کے ماتحت رعائتیں اور سہولتیں حاصل ہیں۔

(۳۳۵)

متفرقات

حساب دوستاں | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ مارچ ۱۹۳۸ء میں ختم ہے۔ ۱۰۔ مارچ تک ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ وصول نہ ہوئی ان کے نام یکم اپریل ۱۹۳۸ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

۲۸۵- ۵۵۶- ۲۲۴۱- ۲۶۹۹- ۵۴۴۶-
۵۰۱۱- ۶۳۸۱- ۶۴۲۰- ۶۴۷۲- ۷۲۶۶-
۷۳۲۳- ۷۳۲۹- ۸۳۵۷- ۸۳۹۶- ۸۷۳۵-
۹۳۹۸- ۹۴۲۹- ۹۷۲۱- ۹۸۳۰- ۹۸۹۳-
۱۰۳۸۸- ۱۰۷۸۴- ۱۰۸۸۹- ۱۱۰۱۷- ۱۱۱۱۲-
۱۱۱۳۶- ۱۱۱۳۷- ۱۱۱۴۰- ۱۱۳۴۲- ۱۱۳۶۴-
۱۱۳۷۵- ۱۱۴۹۹- ۱۱۶۳۵- ۱۱۸۵۵- ۱۱۸۶۶-
۱۱۸۷۳- ۱۱۹۲۱- ۱۱۹۴۴- ۱۲۰۱۴- ۱۲۰۲۵
۱۲۰۲۷- ۱۲۰۲۹- ۱۲۱۷۲- ۱۲۲۳۴-
۱۲۲۳۸- ۱۲۲۳۹- ۱۲۲۴۷- ۱۲۲۴۹- ۱۲۲۵۱-

مہلت یافتگان | خریداران ذیل کی میعاد مہلت ماہ مارچ میں ختم ہے ۳۰۔ مارچ تک اگر وصول نہ ہوگی تو یکم اپریل سے بلا اطلاع دیگر اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۲۴۸۰- ۷۴۴۲- ۸۲۵۹- ۸۵۳۱-
۱۰۱۴۸- ۱۰۶۵۹- ۱۱۰۹۸- ۱۱۱۷۷- ۱۱۲۳۳-
۱۱۳۰۹- ۱۱۴۴۷- ۱۱۵۸۸- ۱۱۵۹۴- ۱۱۸۸۷-
۱۱۹۶۸- ۱۲۰۷۰- ۱۲۰۷۴- ۱۲۱۳۵- ۱۲۱۴۱-
۱۲۱۴۴- ۱۲۱۴۵- ۱۲۱۵۹- ۱۲۱۶۳- ۱۲۱۶۴
۱۲۱۶۶- ۱۲۱۶۷- ۱۲۲۰۱- ۱۲۲۱۳- ۱۲۲۷۹-

خریداران بیرون ہند | بہت جلد قیمت اخبار بذریعہ پوسٹل آرڈر یا منی آرڈر ارسال کردیں۔

۹۴۵۷- ۱۰۵۳۰- ۱۱۰۹۹- ۱۱۱۲۳-
۱۱۵۲۱- ۱۱۷۵۲- ۱۱۸۹۷- ۱۱۹۲۷- ۱۱۹۹۲-
۱۲۱۴۷-

غریب فنڈ | سے مندرجہ ذیل خریداروں کے نام اخبار جاری تھا۔ جن کی میعاد ماہ مارچ میں ختم ہو جائیگی۔ اگر آیندہ وہ اخبار جاری رکھنا چاہیں تو مبلغ تین روپیہ داخلہ غریب فنڈ ارسال کردیں ورنہ مہلت وغیرہ طلب کرنے کی تکلیف نہ کریں۔

۶۳۲۹- ۹۴۷۵- ۹۹۳۵- ۹۹۵۳-
۱۰۱۹۱- ۱۰۸۶۲- ۱۱۱۱۶- ۱۱۵۵۳- ۱۱۶۲۴-
۱۱۶۴۵- ۱۱۷۷۱- ۱۱۸۲۹- ۱۱۸۶۷- ۱۱۹۰۲-
۱۱۹۸۳- ۱۲۰۰۶- ۱۲۰۲۸- ۱۲۱۶۹-

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

انجمن حمایت اسلام لاہور | ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ اپریل ۱۹۳۸ء کو ایسٹر کی تعطیلات میں اپنا جشن طلائی منا رہی ہے۔ انجمن کی طرف سے تمام زعمائے ملت، مقررین اور شعراء کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس جشن میں شریک ہوکر جوبلی کو کامیاب بنائیں اور جس موضوع یا عنوان پر تقریر یا نظم فرمانا چاہیں۔ اس سے مجھے اطلاع بخشیں تاکہ پروگرام مرتب کرتے وقت انہیں مناسب وقت دیا جاسکے۔

(میر رحمت اللہ ہمایوں آنریری سکرٹری جوبلی کمیٹی انجمن مذکور)

اخبار اہلحدیث کی ضرورت | خاکسار اخبار اہلحدیث کا بہت شائق ہے۔ لیکن بوجہ مفلسی اخبار نہیں خرید سکتا اس لئے کوئی صاحب خیر خاکسار کے نام پر اخبار جاری کرادے۔ (عبدالسلام متعلم مدرسہ محمدیہ موضع باقی پور۔ ڈاک خانہ ترن تارن۔ ضلع امرتسر)

دعائے صحت | میرا بھائی محمد بشیر الدین عرصہ ۹ سال سے بعارضہ صرع سخت بیمار ہے۔ آج کل حالت بہت کمزور ہے۔ ناظرین اس کے لئے دعائے صحت فرمائیں اور اگر کسی صاحب کو کوئی مجرب نسخہ یاد ہو تو اطلاع دیں۔ مشکور ہونگا۔ (ابو العلام نیتر مرشد آبادی۔ متعلم مدرسہ دار العلوم فیاضیہ عربیہ کچا باغ۔ دہلی)

اشاعت فنڈ | از عبدالجبار صاحب ماستی ضلع کولار ۸/۔ مولانا عبدالمجیب صاحب پٹنہ عہ۔ میزان ۳-۱۵-۵۳ خرچ لوٹ اشتہار قادیانی فیصلہ کن مناظرہ ۱۰-۲-۰ بقایا ۳-۱۳-۴۳ روپیہ

غریب فنڈ | میں از فتویٰ فنڈ طلاق چھپوائی فتویٰ عدم نان نفقہ و طلاق ثلاثہ ۴ باقی ۱۲

وصولی داخلہ | مندرجہ ذیل سائلین غریب فنڈ کی طرف سے داخلہ غریب فنڈ وصول ہوچکا ہے۔

(۱۰۰) انجمن اہلحدیث سید پور۔ ۱۰۱ ابو سلمان شیر گھوری ۱۰۲ محمد ہاشم گجوڑہ۔ ۱۰۳ محمد فاضل چک ۲۸۵ ۱۰۴ زین العابدین رام پور۔ ۱۰۵ علی اکبر چک ۱۰۶ سردار علی قلعہ لال سنگھ۔ ۱۰۷ عبدالعزیز کامپٹی ۱۰۸ محمد عبداللہ مٹو نوالہ۔ ۱۰۹ محمد عبداللہ بھونوالی ۱۱۰ محمد عبداللہ بٹالہ۔

۳۴ سائلین | کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری ہونا ہے مگر آمد بالکل نہیں۔ اگر یہی حال رہا تو سائلین کے نام دو سال تک بھی اخبار جاری نہیں ہوسکیگا۔

اصحاب خیر | ذرا دست کرم کو کشادہ کریں تو بہت جلد ان سب کے نام اخبار جاری ہو جائے۔

یاد رفتگان | (۱) میرے برادر نسبتی مستری عبدالوحید صاحب بنارسی انتقال کر گئے۔ راقم ابو مسعود خاں قمر بنارسی نسپیدہ (۲) حاجی ولی محمد صاحب متولی مدرسہ مصباح القرآن والسنت کھنڈیلہ جو پکے موحد اور مخلص مسلمان تھے فوت ہوگئے۔ مولوی ابو محمد عبدالجبار از کھنڈیلہ۔ (۳) میرے بڑے بھائی حاجی محمد صدیق صاحب ملازم حاجی عبدالکریم صاحب آف کولو ٹولہ کلکتہ فوت ہوگئے۔ عبدالرؤف موضع چواری (۴) میرا چھوٹا لڑکا عبدالشکور حرکت قلب بند ہونے سے فوت ہوگیا۔ عبدالعزیز کوٹلی لوہاراں۔ (۵) میری والدہ جو پکی موحدہ اور تہجد گزار تھی فوت ہوگئی۔ مولوی عبدالرحمن از مئو آئمہ ضلع الہ آباد۔ (۶) میرے خسر حافظ نبی بخش صاحب فوت ہوگئے۔ عبدالرؤف خریدار ۹۴۷۳

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللهم اغفر لهم وارحمهم

عید آنہ فنڈ | مولوی عبدالعزیز صاحب کوٹلی لوہاراں منزلی للعہ۔ عبدالرزاق ابن عمر از بمبئی امر۔ مولوی کریم بخش امرتسر ۲/۔ عبدالقیوم صاحب لالہ موسیٰ ۱۱/

نوٹ:۔ باقی متفرقات صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

مومیائی ۱؍۸

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک ۲؍۸۔ آدھ پاؤ ۴؍ پاؤ بھر ۸؍ مع محصول ڈاک۔ مالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ بیرون والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب حکیم محمد عبدالحنان صاحب روہ۔ "اپنے مریضوں کے لئے میں نے آپ سے بارہا مومیائی منگوایا۔ الحمدللہ کہ ہمیشہ مفید ثابت ہوئی۔ سو ست ایک چھٹانک مومیائی میرے ایک مریض کے نام وی پی پارسل بھیجدیں" (۷۔ جنوری ۱۹۳۶ء)

جناب حکیم چودہری عظیم بخش صاحب بائے پور رائیاں "میرے مریضوں کیلئے آپ کی مومیائی بہت موافق ہے۔ آدھ پاؤ اور بذریعہ وی پی جلد روانہ فرمائیں" (۱۴ جنوری ۱۹۳۶ء)

جناب محمود عالم صاحب رشرا۔ "آدھ پاؤ مومیائی بہت جلد روانہ کیجئے گا۔ میں نے بکثرت لوگوں کو منگوا کر دی ہے بہت فائدہ ہوا" (۲۸۔ جنوری ۱۹۳۶ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

حیرت انگیز ایجاد ۱؍۶

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا۔ جب آپ نمونہ استعمال فرمائیں گے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرماکر دیکھئے:۔

نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ روہے (ٹرکوما) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہوجاتی ہیں۔ اس کے استعمال سے دفعہ ہوجاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہوجاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

بیکار نہ بیٹھو ۲؍

دو روپے آٹھ آنے نقد بھیج کر
نمونیا چیچک کی اکسیر دوا

سے بچوں کا علاج کیجئے۔ اس میٹھی دوا نے بفضلہ صدہا مریضوں کو چیچک اور نمونیا سے بچا لیا۔

بچوں کا پیکٹ قیمت چار آنے علاوہ محصول ڈاک۔

جواب کے لئے ٹکٹ بھیجئے اور پتہ صاف لکھئے۔

منیجر اکسیری دواخانہ شاہجہانپور ضلع میرٹھ۔

کتبخانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوائیے

تمام دنیا میں بے مثل ۱؍

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپئے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوارالاسلام امرتسر

(۳۳۷)

تندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہوجاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ ۱؍۔ محصول ڈاک ۴؍ نمونہ ۱؍

(منگوانے کا پتہ)
منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

ویدارتھ پرکاش و ویدک تہذیب

(مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بٹالوی)

پنڈت جی نے بدلائل قوی ویدوں کو غیر الہامی اور رشیوں کی تصنیف ثابت کیا ہے۔ اور ویدک تہذیب کا نمونہ بھی دکھایا ہے۔ قیمت بجائے ۱؍ کے ۱۰؍

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

حالانکہ اُن سے دلچسپی عام نہیں ہوتی۔ بلکہ خاص خاص اشخاص کو ہوتی ہے۔ اسی طرح ریلوے بورڈ حجاج کے لئے بھی رعائتیں اور سہولتیں مہیا کرے۔ کیونکہ ان سے ہندوستان کے نو کروڑ مسلمانوں کو دلچسپی ہے۔

ششم یہ کہ اب یہ حقیقت پوشیدہ نہیں رہی کہ ٹرنز مارین کمپنی کے بعض جہاز پرانے اور بوسیدہ ہو گئے ہیں اور اُن میں حجاج کے لئے سہولتیں مہیا نہیں ہیں اور ان میں حجاج کو کھانا بھی بہت بُرا ملتا ہے جو قیمت داخل کردہ سے بہت کم قیمت ہوتا ہے اور جہاز کے اہل کار اہل جہاز حجاج کے ساتھ سلوک بھی اچھا نہیں کرتے۔ اس لئے مسلمانوں کا یہ عظیم الشان اجتماع پُرزور التماس کرتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا انڈین سٹیمرز ایکٹ کے ماتحت ٹرنز مارین کمپنی کو حکم کرے کہ وہ ایسے نئے جہاز تیار کرائے۔ جن میں حجاج کے آرام و آسایش کے اسباب مہیا ہوں اور ان کو کھانا بھی ان کی قیمت داخل کردہ کے مطابق اچھا دیا کریں، اور ان کے اہل کار عازمین حج کے ساتھ سلوک بھی نیک کیا کریں۔

ہفتم یہ کہ مسلمانوں کا یہ عظیم القدر اور کثیر التعداد اجتماع اُن تدابیر اور حیلوں کی پُرزور مذمت کرتا اور ان کو نظر حقارت سے دیکھتا ہے جو حاجی عبد الغنی صاحب دہلوی سوداگر کراچی کو پورٹ حج کمیٹی سے علیحدہ کرنے کے متعلق کی گئیں۔ اور خدائے تعالیٰ سے حاجی صاحب موصوف کی دین و دنیا اور عاقبت کی فلاح کی دعا کرتا ہے۔ آمین!

کارروائی جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلماء

منعقدہ ۴۔ جنوری ۱۹۳۶ء روز سہ شنبہ

بتحریک ناظم صاحب ندوۃ العلماء، و اتفاق جلسہ، مولانا سید سلیمان صاحب ندوی اس جلسہ کے صدر منتخب ہوئے

(۱) کارروائی جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلما منعقدہ ۸ مئی ۱۹۳۵ء روز سہ شنبہ بغرض تصدیق پیش کی گئی جسکی تصدیق کی گئی۔ (۲) جلسہ میں تمام ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء نے صفی الدولہ، حسام الملک شمس العلماء نواب سید محمد علی حسن خان صاحب سابق ناظم ندوۃ العلماء۔ خان بہادر میر سید حسین صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر اور آنریبل شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹر ایٹ لا مرحوم کے انتقال پرملال پر اظہار افسوس کیا اور دعائے مغفرت کی اور تعزیت کی تجاویز منظور ہوئیں۔

(۳) گوشوارہ آمد و صرف ندوۃ العلما از اپریل ۱۹۳۴ء لغایتہ آخر مارچ ۱۹۳۵ء جس کی مجموعی آمدنی [illegible] اور جس کے مصارف کی مجموعی میزان [illegible] ہے۔ پیش ہو کر منظور ہوا۔

(۴) جن ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما ارکان مجلس نظامت ندوۃ العلما اور ارکان مجلس دار العلوم کی مدت رکنیت ختم ہو گئی تھی ان کی جگہ حسب ذیل ارکان منتخب ہوئے۔

صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ۔ الف عالم جناب مولانا محمد عبد الشکور صاحب فاروقی لکھنؤ۔ جناب مولوی سید محمد نواب علی صاحب ایم۔ اے۔ ب غیر عالم۔ جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس و معتمد مال ندوۃ العلما۔ جناب مولوی محمد نسیم صاحب ایڈووکیٹ

پنجاب و صوبہ سرحدی و شمالی۔ الف عالم جناب مولوی محمد حنیف صاحب ندوی لاہور۔ ب غیر عالم۔ جناب شیخ صادق حسن صاحب بیرسٹر ایٹ لاء امرتسر

دہلی۔ الف عالم۔ شمس العلماء مولوی عبد الرحمن صاحب پرنسپل عربک کالج دہلی۔ بنگال و آسام۔ الف عالم۔ مولوی حکیم محمد حبیب الرحمن صاحب ڈھاکہ۔ جناب مولانا ابو الکلام صاحب آزاد کلکتہ۔ بمبئی۔ الف عالم۔ مولوی حکیم محمد ابراہیم صاحب راندیری۔ ممالک متوسط و برار۔ ب غیر عالم۔ جناب خان بہادر حاجی سید محمود صاحب سجادہ نشین و جاگیردار بالاپور برہما۔ ب غیر عالم۔ حاجی سیٹھ محمود یوسف بھائی میاں صاحب رنگون سندھ و بلوچستان۔ الف عالم جناب شاہ احسان اللہ صاحب سندھی۔ ب غیر عالم۔ عبد الواحد صاحب ایم۔ اے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کوئٹہ۔ دیسی ریاست الف عالم جناب ملا عبد الباسط صاحب منصف مدہرہ ضلع ورنگل حیدرآباد دکن) مولانا حافظ فضل حق صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ ریاست رامپور۔ مولوی امتیاز علی صاحب عرشی ناظم کتب خانہ سرکاری ریاست رامپور۔ مولانا محمد یوسف صاحب میر واعظ کشمیر۔ ب غیر عالم۔ نواب بہادر یار جنگ بہادر حیدرآباد دکن نواب ناظر یار جنگ بہادر جج ہائیکورٹ حیدرآباد دکن۔

ارکان مجلس نظامت (منتخب شدہ) منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس و معتمد مال ندوۃ العلماء۔ مولوی محمد نسیم صاحب ایڈووکیٹ۔ مولوی سید ظہور احمد صاحب ایڈووکیٹ لکھنؤ۔ شفاء الملک مولوی حکیم محمد عبد الحمید صاحب لکھنؤ۔ مولوی حکیم خواجہ کمال الدین صاحب لکھنؤ۔ رکن مجلس دار العلوم۔ مولانا عبد الباری صاحب ندوی پروفیسر جامع عثمانیہ حیدرآباد دکن

(مولانا) سید سلیمان (ندوی) دستخط صدر جلسہ

المائدہ سے ضمانت

عیسائیوں کے ایک رسالہ "المائدہ" سے بغیر کسی اشتباہ کے پانسو روپے کی ضمانت طلب کر لی گئی ہے۔ طلب ضمانت کی بنا ایک مضمون ہے جس کا عنوان ہے "ہندو دھرم کے دس رتن"۔ حالانکہ یہ مضمون ہندی کی ایک کتاب سے اقتباس کیا گیا ہے۔ جس کا نام ہے "دھرم کے نام پر"۔ یہ کتاب چترسین شاستری کی تالیف ہے۔ ہندی ساہتیہ منڈل (بازار سیتا رام دہلی) نے اسے شائع کیا ہے۔ ۱۹۳۴ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا۔ جو اب تک بازار میں فروخت ہو رہا ہے۔ تعجب کا مقام ہے کہ جو کتاب سالہا سال سے بازار میں بک رہی ہے اس کے خلاف تو اب تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی اور اس کا اقتباس "المائدہ" نے شائع کر دیا تو اس سے ضمانت طلب کی گئی۔ ہمارے نزدیک حکومت کو چاہئے کہ "المائدہ" کی ضمانت واپس کر دے۔ اور اگر کوئی کارروائی ضروری ہو تو کتاب مذکور کے پبلشروں کے خلاف کرے۔ (انقلاب۔ لاہور)

جدید انگلش ٹیچر۔ اس کے مطالعہ سے ہر شخص انگریزی زبان میں گفتگو اور خط و کتابت باآسانی کر سکتا ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت عہ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

طبی مجربات

اکسیر ضیق النفس (دمہ) لوگ کہتے ہیں کہ دمہ دم کے ساتھ ہے مگر اس دوائی میں خداوند کریم نے اس قدر اثر ڈالا ہے کہ چند یوم کے استعمال سے ہمیشہ کے لئے اس تکلیف دہ مرض سے شفائے کامل حاصل ہو جاتی ہے۔ نہایت ہی بینظیر چیز ہے۔ قیمت فی شیشی چالیس خوراک ۔۔۔

درد گردہ کا بینظیر تحفہ یہ مرض ایسا تکلیف دہ ہے کہ مریض مارے درد کے ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہے ایک منٹ چین نہیں آتا۔ ایسی تکلیف کے وقت اس دوائی کے استعمال سے چند منٹ میں مرض کا دورہ رُک جاتا ہے بعد ازاں چند یوم کے استعمال سے ہمیشہ کیلئے اس موذی مرض سے بحکم خدا نجات مل جاتی ہے۔ قیمت عہ

خارش کی طلسمی دوا خارش خشک ہو یا تر۔ بدن کے کسی حصہ پر ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے بفضل خدا صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت ۸ر تولہ

نوٹ:۔ محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر:۔ منیجر شفاخانہ صدیقی کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سردار گورچرن سنگھ صاحب

بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس

سب جج بہادر درجہ اول ترنتارن

نمبر مقدمہ ۹ مد ۳۸۹ ۱۹۳۷ء

گوکل چند ولد وساکھی رام ہو ساکھی رام ولد ویدا مل اگروال سکنہ منڈہ تحصیل ترنتارن۔

بنام فتح الدین ولد مسکین ارائیں سکنہ منڈہ تحصیل ترنتارن۔

دعویٰ ۴۰۰ روپیہ بروئے پرونوٹ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی فتح الدین مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام فتح الدین مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۲۴-۳-۳۸ کو مقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲۱-۲-۳۸ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہؤا۔

مہر عدالت　　دستخط حاکم

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب لالہ اقبال کرشن صاحب تبو

بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس

سب جج بہادر درجہ چہارم کانگڑہ

نمبر مقدمہ ۱۴۶۶

سوہوں　　بنام جوگا۔

دعویٰ ۶۸/-

بنام جوگا ولد دلیپا قوم راجپوت کہروال سکنہ برکیٹر داخلی گھنیٹہ تحصیل پالم پور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی جوگا مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۱۹-۳-۳۸ مقام کانگڑہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲۵۔ فروری ۱۹۳۸ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہؤا۔

مہر عدالت　　دستخط حاکم

(۲۲۹)

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب تحت آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵

باجلاس جناب مولوی حکیم سید احمد صاحب منشی عالم و منشی فاضل منصف عدالت منصفی پیڑاوہ مالوہ۔ ریاست ٹونک

دوکان لکھمی چند و رام کنور مہاجنان واقع پیڑاوہ۔ بر سپوری کیسری مل۔ مدعی

بنام بال کشن ولد گوپی کشن مہاجن ساکن پیڑاوہ۔ حال کلکتہ۔ مدعا علیہ۔

دعوےٰ مبلغ ۲۹۰/۱/-

بنام مدعا علیہ۔　　ہرگاہ واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۲۹۰/۱/- کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۔ اپریل ۱۹۳۸ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو۔ اور جوابدہی دعویٰ کرو اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو۔ جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔ تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بصورت مذکورہ تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہاری مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۴۔ فروری ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت　　دستخط حاکم

گنجینہ روزگار

وہ لوگ جو تعلیم حاصل کر کے روزگار کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ اور بوجہ بے روزگاری کے خودکشی کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے یہ کتاب چشمہ حیات ہے۔ انہیں چاہئے کہ کتاب ہذا منگوائیں کیونکہ اس میں ہر قسم کی دستکاری، صنعت و حرفت، مفید ادویات اور بے شمار روزی کمانے کے جائز طریقے بتائے گئے ہیں۔ اکثر اصحاب جنہوں نے اس کتاب کو منگوا کر اس کے بتائے ہوئے رازوں پر عمل کیا۔ آج باعزت اور آرام سے روٹی کما کر کھا رہے ہیں۔ جلد منگوائیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت عہ پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

کرامات اہلحدیث ۱۲/

مسئلہ کرامت کی توضیح و تشریح اور اسکے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے علاوہ جماعت اہلحدیث کے اولیاء و صوفیا کے حالات و کرامات کا تفصیل بیان قابلدید ہے۔ جو بالکل نئی چیز ہے۔ ایک کے لئے ۴/ کے ٹکٹ بھیجئے اور زیادہ بصیغہ وی پی طلب کیجئے۔

تحفہ اہلحدیث ۱۰/۔ حدیث کی پہلی کتاب ۴/۔ ناجی فرقہ کون ہے، حنفی یا اہلحدیث قیمت ۲/۔ خطبات سلمان یعنی قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری کے علمی اور تبلیغی خطبے ۱۲/۔ جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر مجلد سنہری ۸/۔ پانچ ہزار مجربات جو اپنی دنیا میں ایک نئی اور لاجواب کتاب ہے۔ ۸/

(ملنے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث جنتری حلقہ نمبر ۵۰ لاہور

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

(مصنفہ ملک ابو یحییٰ مولانا امام خان صاحب نوشہروی)

جس میں مصنف ممدوح نے یہ ثابت کیا ہے کہ بزرگان اہل حدیث کب سے ہندوستان تشریف لائے اور کہاں کہاں وہ رونق افروز ہوئے۔ اس کفر و شرک کے ظلمت کدہ میں کس طرح توحید و سنت کو فروغ دیا۔ اور آجتک اس مختصر سی جماعت نے کس قدر علمی خدمات انجام دی ہیں۔ تمام اہل حدیث علماء و فضلاء کے نام مع مختصر سوانح و کارہائے نمایاں درج ہیں۔ آج تک ہندوستان میں اس جماعت کی طرف سے جس قدر کتب تفاسیر، ادبی، علمی، طبی۔ غرضیکہ جو بھی خدمت سرانجام ہوئی۔ ان سب کو یک جا جمع کر دیا گیا ہے۔ جس قدر مکاتب، مدارس جاری تھے یا جاری ہیں۔ ان سب کی مفصل رپورٹ ہے۔

یہ کتاب جماعت اہل حدیث کے لئے بے حد مفید ہے۔ ہر اہل حدیث فرد کو اس کا خریدنا لازمی ہے ۲۶×۲۰/۸ کے ۲۱۰ صفحات۔ کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ قیمت صرف ۱۲/۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

البلاغ المبین فی ختم خاتم النبیین

(مصنفہ شیخ محی الدین صاحب مرحوم)

یہ کتاب اہل حدیث میں بہت مقبول ہے اور بہت پرانی کتاب ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ختم تھی۔ اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوالیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت دو روپیہ

تاریخ المشاہیر

مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری۔ جس میں ۸۴ آئمہ و علما و صلحا۔ مشائخ و ملوک و وزراء۔ قاضی القضاۃ شعراء و ادباء کے حالات درج ہیں۔ قابلدید ہے قیمت ۸/۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

جامع النحو

(مؤلفہ حکیم محمد احمد صاحب مدرسہ الاصلاح سرائمیر)

علم نحو کے متعلق بہت سے رسالے، کتابیں وغیرہ شائع ہوئیں۔ مگر حکیم صاحب ممدوح جو علم صرف نحو کی عرصہ سے تعلیم دے رہے ہیں۔ آپنے طلبا کی مشکلات کو زیر نظر رکھتے ہوئے اس کتاب میں ایسا عمدہ حل فرمایا ہے کہ علم نحو بالکل آسان ہوگیا ہے۔ تمام کتاب اردو میں ہے مثالیں وغیرہ عربی میں ہیں۔ قیمت ۶/ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

سرمہ نور العین ۳/

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸/

پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ

عربی کا معلم حصہ اول و دوم

میزان الصرف سے لے کر کافیہ تک کے تمام ضروری مسائل بالکل جدید اور نہایت سہل طریق پر لکھے گئے ہیں۔ سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ قواعد کی تعلیم کے ساتھ ساتھ زباندانی کی تعلیم بھی دی گئی ہے متعدد علمائے فن کی رائے کا خلاصہ ہے کہ تسہیل عربی کے لئے جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں اُن میں سب سے بہتر اور سب سے مفید یہ کتاب ہے۔

قیمت حصہ اول ۸/، حصہ دوم ۱۰/۔ کلید حصہ اول ۳/، حصہ دوم ۵/۔ (مکمل دو روپئے)

عربی بول چال

مؤلفہ حافظ عبد الرحمن امرتسری مرحوم۔ جو عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط و کتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے۔ مع مفصل فرہنگ۔ قیمت حصہ اول ۱۲/، حصہ دوم ۱۲/

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ؎۱۰
رؤسا و جاگیرداران سے ؍ ؎۶
عام خریداران سے ؍ ؎۴
؍ ؍ ششماہی ؎۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۲ آنہ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۸۔ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۱۔ مارچ ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

DELHI.

فہرست مضامین

مذمت حملہ (نظم) ۔ ۔ ۔ ۔
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲
مرتدین کے متعلق مشورہ ۔ ۔ ۳
قادیانی مشن (تبصرہ بر تذکرہ) ۔ ۔ ۴
قرآن مجید کے لفظ خاتم النبیین کی تفسیر ۵
شہادت حسینؓ کا پیام ۔ ۔ ۔ ۸
توحید باری تعالیٰ ۔ ۔ ۔ ۹
تصدیق الحدیث (محدث اور فقیہ) ۔ ۱۰
فتاوے ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲
متفرقات ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۳
ملکی مطلع ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴
اشتہارات ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴ تا ۲

مذمت حملہ

(از مرزا عبدالحفیظ بیگ صاحب از جبلپور۔ سی پی)

اُف نائب نبیؐ پر اقدام قاتلانہ ۔۔ اللہ کب مٹے گا یہ پُرفتن زمانہ
کب تک رہینگے باقی افعال جاہلانہ ۔۔ آئیگا راہ پر کب بھٹکا ہُوا زمانہ
جب لاسکا نہ کوئی تاب مناظرانہ ۔۔ سرزد ہُوا کسی سے یہ فعل جاہلانہ
یہ درد کی حکایت یہ غم کا ہے فسانہ ۔۔ افسوس کے ہے قابل یہ فعل جاہلانہ

تا دیر ہو یہ قائم انداز ناصحانہ
عرض حفیظ سُن لے اے خالق یگانہ

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات ۔ یعنی اہل حدیث کب ہندوستان آئے ۔ اور ان کی اس وقت سے لیکر آجتک کی مذہبی، علمی خدمات کا ذکر

مضامین رشید

پروفیسر رشید احمد صدیقی (مسلم یونیورسٹی علیگڑھ) اُردو کے چند منتخب لکھنے والوں میں ہیں۔ خصوصاً ان کی مزاحیہ نگاری ملک کے ہر طبقے میں غیر معمولی مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ یہ مضامین کیا ہیں، دریائے لطافت سے سینچی ہوئی کشت زعفران، تر و تازہ، شاداب اور فرحت بخش۔ کتابت، طباعت اور ظاہری خوشنمائی میں بھی خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ قیمت مجلد ۲؎

واردات

منشی پریم چند کی نئی کتاب

یہ منشی صاحب کے ان تیرہ مختصر افسانوں کا مجموعہ ہے۔ جو مختلف رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔ یہ افسانے ہماری معاشرت اور [illegible] کی سچی تصویریں ہیں۔ ظاہری خوشنمائی خاص طور سے ملحوظ رکھی گئی ہے۔ قیمت مجلد عہ

کتاب نما

نئی کتابوں کی اطلاع دینے والا اُردو کا واحد پرچہ

ادب اُردو کے شائقین کے لئے مکتبہ جامعہ کا یہ پرچہ بہت ضروری ہے۔ آپکو تمام جدید کتابوں کی اطلاع اس سے مل سکتی ہے۔ کسی دار الاشاعت کی کوئی کتاب ایسی نہیں ہوتی جس کا اشتہار ہم فوراً کتاب نما میں شائع نہ کرتے ہوں۔ آپ کتاب منگائیں یا نہ منگائیں۔ کتاب نما پڑھ کر اُردو ادب کی رفتار ترقی سے واقف رہیں گے۔

چندہ سالانہ ۸؎

پتہ:- مکتبہ جامعہ

دہلی - نئی دہلی - لاہور

تصنیفات مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

(قادیانی مشن کی تردید میں مفید کتب)

الہامات مرزا اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۹؍

تاریخ مرزا مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۶؍

نکاح مرزا (مع اضافات جدیدہ) جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کیگئی ہے۔ جدید ایڈیشن ہے۔ قیمت ۳؍

عقائد مرزا مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مفصل بیان۔ ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ قیمت ؍

فاتح قادیان (جدید ایڈیشن) جس میں لودھیانہ کے [illegible] مباحثہ متعلقہ دعا مرزا قادیانی۔ بابت [illegible] مولانا [illegible] اللہ صاحب۔ مع فیصلہ منصفان و سرٹیفکیٹ کی روئداد درج ہے اور کتاب "آیت اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۶؍

چیستان مرزا مرزا صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے۔ ۰؍

شہادات مرزا ملقب بعشرہ مرزائیہ۔ جسمیں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوی مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا۔ (جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی) قیمت صرف ۴؍

فتح ربانی (ایک زبردست تحریری مباحثہ درباره حیات مسیح۔ مابین مولانا ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکی۔ جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ا؍

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کیلئے تھا۔ قابلدید ہے۔ قیمت ا؍

فسخ نکاح مرزائیاں مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتویٰ۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی اصل اسلام سے خارج ہیں ا؍

نکات مرزا چونکہ مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکات قرآنیہ دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ صاحب کو بھی یہی دعویٰ ہے اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکات کے بہت [illegible] دکھائے گئے ہیں اور ساتھ ہی مولوی عبد [illegible] کے معارف و نکات بھی دئیے گئے ہیں۔ تاکہ دونوں کا خوب مقابلہ ہو سکے۔ قیمت ۳؍

محمد قادیانی مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی میں مثیل ہوں جو ان کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے ان کے اپنے اقوال سے انکے اس دعویٰ محمدیت ثانیہ کی کماحقہ تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲؍

ملنے کا پتہ } منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭

اہلحدیث

۸۔ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ

مرتدات کے متعلق مشورہ

جب سے ہائی کورٹ پنجاب میں فیصلہ ہوا ہے کہ کسی منکوحہ عورت کا اتنا کہنا کہ میں نے اسلام چھوڑ دیا ہے، اس کے مرتدہ ہونے کے لئے کافی ہے اس پر کوئی مزید بحث کی ضرورت نہیں اور مرتدہ ہونے سے نکاح فسخ ہو جائیگا۔ اسی روز سے ارتداد (اصلی یا فرضی) کا سلسلہ دن بدن ترقی کرتا جا رہا ہے۔ منکوحہ کو خاوند کی طرف سے ذرا سی تکلیف ہوئی تو وہ فوراً ارتداد کا سرٹیفکیٹ حاصل کر کے فسخ نکاح کی درخواست دے دیتی ہے۔ بلکہ یہاں تک بھی دیکھا گیا ہے کہ خاوند کی طرف سے کوئی تکلیف بھی نہیں مگر لڑکی کے سسرال اور اس کے بزرگوں میں کچھ ناچاقی ہوئی تو بلا تامل فسخ نکاح کی درخواست پیش کر دی جاتی ہے۔

ہاں اس سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ بعض بلکہ اکثر اوقات خاوندوں کی طرف سے بجائے حسن معاشرت کے سوء معاشرت (بُرا برتاؤ) کیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ برتاؤ بُرا بھی نہیں ہوتا لیکن خاوند کے مخالف عقائد یا اعمال سے عورت کو تکلیف ہوتی ہے۔ مثلاً عورت موحدہ ہے اور خاوند مشرک ہے یا عورت نمازی ہے اور خاوند بے نماز ہے۔

اس قسم کے واقعات میں بھی صالحہ عورتیں باوجود صالحہ ہونے کے ارتداد کا سرٹیفکیٹ لیکر فسخ نکاح کراتی ہیں۔

میں وصہ سے اس بات پر غور کرتا رہا کہ کیا صورت ہو کہ فیصلہ ہائی کورٹ کی پابندی بھی ہوتی رہے اور بحکم شریعت عورت کی خلاصی بھی ہو جائے اور کسی پر ظلم و ستم بھی نہ ہو۔ میرے دل میں ایک بات آئی ہے جو بغرض مشورہ علماء اور اہل الرائے اصحاب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ امید ہے جواب باصواب سے بہت جلد اطلاع دیجئے تاکہ اس کی تکمیل کی جائے۔

میرے خیال میں عورت کی تکلیفات اور ارتداد سے بچاؤ کی صورت یہ ہے کہ بوقت نکاح مندرجہ ذیل اقرارنامے پر خاوند کے دستخط کرائے جائیں۔

اقرارنامہ میں مسمی فلاں ولد فلاں ساکن موضع فلاں باقرار صالح بقائمی ہوش وحواس اقرار کرتا ہوں کہ میں نے جو مسماۃ فلاں بنت فلاں ساکن قصبہ فلاں سے نکاح کیا ہے۔ اس کی بابت مندرجہ ذیل صورتوں میں عورت مذکورہ کو اختیار ہوگا کہ مجھ سے بائن ہو جائے۔

(۱) میں اس وقت جس دین یا مذہب پر ہوں اگر اس سے الگ ہو جاؤں۔

(۲) وہ فرائض شرعیہ (نماز روزہ وغیرہ) جو میں اس وقت ادا کرتا ہوں ان کو ترک کروں یا ان میں سستی کروں

(۳) اپنی منکوحہ کو زدوکوب کروں۔

(۴) منکوحہ کو خرچ سے تنگ رکھوں۔

(۵) بغیر اس کی مرضی کے (مثلاً چار مہینے) سے زائد سفر میں رہوں۔

(۶) سفر یا آغاز سے ۳ ماہ تک خرچ یا خطوط نہ بھیجوں۔

(۷) منکوحہ کے واجب العزت بزرگوں سے لڑوں یا ان کی بے ادبی کروں۔

(۸) کوئی ایسا کام کروں جس سے ان کے خاندان کو دھبہ لگتا ہو۔

(۹) زناکاری یا شراب خواری یا قمار بازی وغیرہ دیگر افعال قبیحہ سے کسی فعل کا مرتکب ہو جاؤں۔

(۱۰) یا کسی جرم قبیح کی وجہ سے جس کا میں ارتکاب کروں سزایاب ہو جاؤں۔

(۱۱) یا کام کاج چھوڑ کر آوارہ ہو جاؤں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ نکاح میں شرطیں کرنی جائز ہیں اور ان کا پورا کرنا واجب ہے۔ لہذا علماء اسلام (خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں) اور قانون پیشہ اصحاب (خواہ کسی خیال کے معتقد ہوں) جلد از جلد ان حالات پر غور کر کے کمی یا بیشی سے اطلاع دیں۔ تاکہ یہ شرائط ایک فارم پر چھپوائی جائیں۔

نوٹ: یہ اقرارنامہ نکاح نامہ سے الگ ہوگا۔

الآثار المتبوعہ لرد اعلام المرفوعہ

(مؤلفہ مولانا محمد عبداللہ صاحب مئوی)

اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ رسالہ ہذا میں مخالف معترضین کے تمام دلائل کا قلع قمع کر کے ثابت کر دیا ہے کہ طلاق زیر بحث ایک ہی ہوگی۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف ۸/ محصول ڈاک علیحدہ۔

منگوانے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

مقدمہ حملہ کی آیندہ پیشی ۱۴۔ مارچ کو ہے۔ جس میں ملزم کی طرف سے گواہان صفائی پیش ہونگے۔ ناظرین مقدمہ کے حسن خاتمہ کیلئے دعا کرتے رہیں۔

تصحیح سابقہ پرچہ میں مقدمہ مذکور کی پیشی ایڈیشنل جج صاحب کی عدالت میں غلطی سے شائع ہو گئی ہے۔ درحقیقت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر کی عدالت ہے۔

—— حجاج کے جہاز جدہ سے کراچی اور بمبئی واپس آرہے ہیں۔

—— مکہ معظمہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک حاجی غسل کر رہا تھا۔ کسی نے اس کا بٹوا جس میں پانچسو بیس روپے تھے چرا لیا۔ بعد تحقیق و تفتیش عدالت نے ملزم کے ہاتھ کاٹنے کی سزا دی۔ ایک اور مجرم کو بھی چوری کے الزام میں یہی سزا ہوئی۔ چنانچہ مجمع عام میں ہر دو کے ہاتھ کاٹے گئے۔

—— لاہور میں احرار اور اتحاد ملت کی طرف سے سول نافرمانی جاری ہے۔

—— لاہور ملک برکت علی کا بل اب ایڈوکیٹ جنرل کے پیش ہو گیا ہے۔ اس بل پر ۲۵ مسلم ممبروں کے دستخط ہو گئے ہیں۔

—— جودھ پور میں بارود کے ایک کارخانے میں آگ لگ جانے سے پچیس ۲۵ مکان جل گئے۔ ایک سو آدمی بھی زخمی ہوئے۔

—— حکومت ہند کی طرف سے مداخیل قبائل کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر انہوں نے فقیر اپی کو نہ نکالا تو ان کے خلاف سخت کاروائی کی جائے گی۔

مضامین آمدہ مولوی نور محمد میانوی ۲ عدد۔ مولوی محمد احمد صاحب۔ سید عبدالرزاق صاحب۔ پنڈت اتمانند صاحب۔

—— افواہ ہے کہ شہزادہ یمن عنقریب مصر اور ہندوستان کا دورہ کرینگے۔

—— گورنمنٹ بنگال نے ۱۴۷ خلاف قانون انجمنوں سے پابندی ہٹالی۔

—— صوبہ یوپی کی گورنمنٹ نے ایک کروڑ روپیہ پبلک سے قرضہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیز یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ عدالتی کام کی زیادتی کی وجہ سے ایک ہزار آنریری مجسٹریٹ مقرر کئے جائیں۔

—— صوبہ بہار کی حکومت نے آیندہ تمام دفاتر میں کھدر کی وردیاں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

رسالہ شمع توحید

ملتانی زبان میں

نظم کر کے شائع کرنے کے لئے اس زبان کے شاعر جو مناسب معاوضہ لے کر اس کام کو کر سکیں۔ جلد از جلد خط و کتابت کریں۔

(مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

نئی چٹیں چھپنے والی ہیں!

اس لئے اگر کسی صاحب نے اپنے پتہ میں کوئی تبدیلی عارضی یا مستقل کرانی ہو تو بہت جلد اطلاع دیں۔ پتہ خوشخط لکھ کر بھیجیں۔ (مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

ضرورت رشتہ

ایک موحد ۲۳ سالہ مسلم برسر روزگار نوجوان جسکی ماہوار آمدنی پچاس روپیہ کے علاوہ۔ جائداد غیر منقولہ بھی کافی ہے) کے نکاح کیلئے ۱۵۔۱۶ سالہ نوجوان موحدہ پابند صوم و صلوٰۃ نیک اخلاق، تربیت یافتہ دوشیزہ کی ضرورت ہے۔ ذات پات کی کوئی تمیز نہیں۔ دیہات والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

خط و کتابت اس پتہ پر ہو:۔

خریدار ۲۹۵۰ معرفت مینجر اخبار اہلحدیث امرتسر

جلسوں کی دعوتیں اور جمعیۃ تبلیغ کا نظام

آج ۷ مارچ ۱۹۳۶ء تک جمعیۃ ہذا کے دفتر میں حسب ذیل مقامات سے دعوتیں موصول ہوئیں۔ (۱) قلعہ پور ضلع ہوشیارپور (۲) چک ۴۹۳ اوڈاں والہ ضلع لائل پور۔ (۳) بٹالہ ضلع گورداسپور۔ (۴) سلینہ ضلع فیروزپور (۵) منڈی تاندلیانوالہ۔ (۶) جنڈیالہ ضلع امرتسر۔ (۷) شہر جھنگ۔ (۸) شہر سرہند۔

حضرت مولانا امرتسری اور سیالکوٹی کے تمام متمنی ہیں مگر حضرت مولانا امرتسری مقدمہ کی وجہ سے کسی جگہ یقینی وعدہ نہیں فرماتے۔ البتہ دیگر کارکنان جمعیۃ نظام ذیل کے مطابق تبلیغی دورہ کرینگے۔ انشاء اللہ!

۱۳۔۱۴۔ مارچ کو جلسہ اوڈانوالہ میں مولوی نور حسین صاحب۔ مولوی احمد دین صاحب اور خاکسار (ثنائی) شرکت کرینگے۔ اس کے بعد ۱۹۔۲۰ کو خاکسار (ثنائی) سرہند جلسہ میں شریک ہوگا۔ اور مولانا سیالکوٹی یکم اپریل کو جھنگ تشریف لے جائینگے۔

۴۔۵۔ اپریل کو موصوف جلسہ تاندلیانوالہ میں رونق افروز ہونگے۔ مولوی نور الہی۔ مولوی احمد دین صاحب اور خاکسار بھی آپ کے ہمراہ ہونگے۔

۱۹۔۲۰۔۲۱ مارچ کو مولوی محمد عمر صاحب موضع سلینہ ضلع فیروزپور میں جاوینگے۔

(نوٹ) قلعہ پور سے مولانا سیالکوٹی کو دعوت تھی مگر آپ وہاں تشریف نہیں لے جا سکے۔ دفتر کی طرف سے اہالیان جلسہ کو اطلاع دی گئی تھی۔ بٹالہ میں بھی آپ شریک نہیں ہونگے۔

راقم خاکسار عبداللہ ثنائی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

مضامین غیر مقبولہ فدائے سنت تنظیمی حضرات کی کامیابی۔ نظم سزاوار یہ تھا کہ ہوں مرد غازی۔ نظم تاریخ حملہ قاتلانہ۔ مرزا صاحب کے علم کا سہو۔ ہم اور ہماری آواز۔ احمد پور میں ایک ـــ مولوی کی آمد۔ اسلام کا کھیل۔ نظم دل ہوا سیپاک مولانا کے جو دکھ پانے میں مختلف شہر۔ نظم الہی ہم سدا تجھ سے .... مسلمانوں کی حالت۔ چو مبارک

جس بیماری میں مبتلا ہیں اس سے صحت یاب ہو جائیں گے۔ بخلاف اس کے جب مولوی صاحب موصوف فوت ہو گئے تو حضرت مرزا صاحب مدعی نبوت نے بحکم العادۃ طبیعۃ ثانیۃ اس بارے میں یہ کہا کہ

"مولوی ثناء اللہ صاحب نے میری نسبت
لکھ دیا ہے کہ مولوی عبد الکریم کے صحت یاب
ہونے کی نسبت ان (مرزا صاحب) کو الہام
ہوا تھا... ہم افترا کا کیا جواب دیں بجز اسکے
کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔"
(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۳۲)

خلاصہ اس جواب کا یہ ہے کہ ہمارا کوئی الہام عبد الکریم کی صحت کے متعلق تھا ہی نہیں۔ مرزا صاحب تو اپنی دانائی سے غلط بیانی کر کے یا جو کچھ کوئی سمجھے اپنا وقت نبھا گئے۔ اب آئی باری ان کے ارادت مندوں کے کمال دکھانے کی۔ انہیں یہ مشکل آپڑی کہ مرزا صاحب کے الہامات جو ان کے نزدیک قرآن مجید کے ہم پایہ ہیں۔ مولوی عبد الکریم کی صحت کے اخباروں سے بھرے پڑے تھے اب اگر انہیں بتمام وکمال کتابوں میں جمع کریں تو مرزا صاحب کی نبوت بھک سے اڑ جاتی تھی کیونکہ اس کے یہ معنے ہوئے کہ الہامات کے موجود ہوتے ہوئے مرزا صاحب نے مولانا ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ پر جھوٹ بولا اور اس پر مزید یہ کہ آیت لعنت اللہ علی الکاذبین کو درج کر کے جھوٹ بولا اور جھوٹ پر اس قسم کی دلیری کرنے والا انسان مخاطب الٰہی تو درکنار۔ معمولی شرافت سے بھی کوسوں دور ہوتا ہے۔ اور اگر اس قسم کے الہامات کو یکسر نظر انداز کر جائیں تو ثنائی توپ خانہ کی بم باری کا خوف جان کھائے جاتا تھا۔

اس لئے انہوں نے یہ کمال دکھایا کہ غیر مشہور رؤیا تو سرے سے نقل نہ کئے۔ مثلاً ذیل کا رؤیا نہ تو جامعین تذکرہ نے درج کتاب کیا ہے اور نہ ہی البشریٰ کے مصنف نے۔ حالانکہ اس نے خاص اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس کا نام "مکاشفات" ہے۔ وہ رؤیا یہ ہے:۔

"حضرت اقدس حسب معمول تشریف لے آئے۔ ایک رؤیا بیان کی جو بڑی ہی مبارک اور مبشر ہے فرماتے تھے کہ آج تک جس قدر الہامات اور مبشرات ہوئے ان میں نام نہ تھا۔ لیکن آج تو اللہ تعالیٰ نے خود مولوی عبد الکریم صاحب کو دکھا کر صاف طور پر بشارت دی ہے۔ اس رؤیا کو سن کر جب ڈاکٹر صاحب پٹی کھولنے لگے تو خدا کی قدرت کا عجیب تماشہ مشاہدہ کرتے ہیں وہ یہ کہ سارے زخم پر انگور آگیا ہے۔" (الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء)

مرزا صاحب کا یہ رؤیا بوجہ اس کے کہ

"نبی کا خواب ایک قسم کی وحی ہے"
(قول مرزا۔ در ازالہ ص ۱۱ ط ۲۱۱/ ۲ ط ۸۲)

"الہام الٰہی" میں داخل ہے اور اس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے۔ مولوی عبد الکریم صاحب کے صحت یاب ہونے کے متعلق صرف یہی ایک الہام نہیں ہوا بلکہ اور بھی بکثرت الہامات ہوئے تھے جن میں اگرچہ مولوی صاحب مذکور کا نام نہ تھا مگر تھے وہ انہیں کے بارے میں۔ چونکہ اس قسم کے الہامات سے عیاں ہو رہا تھا کہ مرزا صاحب متوفی کا مولانا ثناء اللہ صاحب کے جواب میں یہ لکھنا کہ عبد الکریم کے تندرست ہو جانے کا کوئی الہام نہ تھا۔ ایک چٹا سفید اور مکدس دروغ ہے۔ ولہذا احمدی اصحاب نے اس قسم کے الہامات کو مجموعہ الہامات مرزا میں درج نہ کیا۔

آہ! فویل لھم مما یکتبون!

(باقی باقی)

قرآن مجید کے لفظ خاتم النبیین کی تفسیر

وہی صحیح اور معتبر ہے

جو خود قرآن حمید سے ثابت ہو

(از قلم مولوی ابو عبد اللہ محمد ادریس صاحب۔ ڈیانواں ضلع پٹنہ)

عرصہ ایک ماہ کے اندازے ہوتا ہے کہ مونگیر کا ایک صحیفہ تبلیغ ٹ شائع ہوا۔ اور مجھ کو ملا۔ جس میں خاتم النبیین کی صحیح تفسیر کے زیر عنوان ایک مضمون قلم بند کیا گیا ہے اور اس میں چودہ حوالجات درج کئے گئے ہیں۔ لیکن ان حوالجات سے اس کی صحیح تفسیر پر کوئی روشنی نہیں پڑتی ہے اور نہ کوئی تفسیر اس میں واقع کی گئی ہے جس بنا پر ان حوالجات کو غور کیا جا سکے کہ ان سے اس تفسیر کی تائید و تصدیق پر استدلال کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے۔ اس لئے مفصل طور پر اس کے متعلق اس وقت غور کرنے کا اور ان حوالجات پر نظر کرنے کا موقع ہوگا جب لفظ خاتم النبیین کی تفسیر اور اس کا مفہوم پہلے واضح اور متعین کر دیا جائے۔ اس وقت ہم کو مسلمانوں کی عام جماعت کے سامنے اس کی تفسیر اور صحیح مفہوم و مراد سمجھنے کے متعلق چند امور پیش کر دینا ہے۔

(۱) کسی لفظ کے مفہوم کی تعیین دو اعتبار سے ہوتی ہے۔ ایک لغوی معنی کی حیثیت سے۔ دوسرے اصطلاحی مراد کے لحاظ سے۔ پھر اگر اصطلاحات چند ہیں تو ہر اصطلاح کے اعتبار سے اس کا مفہوم خاص خاص ہو سکتا ہے۔ ولا مناقشۃ فی الاصطلاح۔ لیکن جو لفظ جس اصطلاح میں استعمال ہوگا اس کی صحیح تفسیر اور صحیح مراد وہی متعین کرنا ہوگا جو اس اصطلاح کے مطابق ثابت ہو۔ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان

اس بنا پر لفظ خاتم النبیین چونکہ شریعت اسلام کا

قادیانی مشن
تبصرہ بر تذکرہ

(ازقلم منشی محمد عبد اللہ (قسط چہارم) معمار امرتسری)

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تعلیمات میں خواہ بیسیوں چھوڑ ہزار ہا عیوب ثابت کئے جائیں تاہم اس میرے اس دعویٰ کو ایک ذرہ بھر بھی نقصان پہنچنے کا احتمال نہیں ہے کہ وہ ایک باہنر و باکمال بزرگ تھے کیوں؟ ع عیب کرنے کو بھی ہنر چاہئے۔

قول مذکور کا یہ کتنا بڑا کمال ہے کہ ایک وقت اگر اپنی ماموریت کے ثبوت میں دھڑا دھڑ پیشگوئیاں کر کے دفعتًا دنیا کا رخ اپنی طرف پھیر لیتے تھے تو دوسری طرف طبیعت کے جوش کو سرد پڑتے دیکھ کر نیز انجام کے نامعلوم ہونے کے خطرہ کا احساس کر کے یا کسی پیشگوئی کا کذب ظاہر ہوتا دیکھ کر بکمال سادگی یہ کہہ کر کہ

ہم نے تو یہ پیش گوئی کی ہی نہیں تھی

تمام منتظر چشموں کو غرق حیرت کر کے ایسے صاف نکل جاتے جیسے مکھن سے بال۔ اگر کسی منکر کمالات مرزا کو میرے اس دعویٰ کا ثبوت مطلوب ہو تو یہ خادم حاضر ہے۔ دیکھئے مرزا صاحب نے اپنے اشتہار "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" میں صاف لکھا تھا کہ

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ آپ مجھے اپنے ہر ایک پرچہ میں یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی لمبی عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے"

یہ عبارت جیسی کچھ صاف ہے عیاں راچہ بیان، بلاکسی ایچ پیچ کے واضح ہو رہا ہے کہ کاذب انسان اپنے مخالف (صادقین) کی حیات پر برکات میں ہی ع

خس کم جہاں پاک

کا مصداق ہو جاتا ہے۔ مرزا صاحب کا یہ اعلان کیا تھا ایمان و دیانت کی پُر سکون فضا میں بجلی کا چمکارہ یا بم کا ایک گولہ تھا۔ جس سے تمام دنیا ایک دم چونک اٹھی حامیان عدل و انصاف نے اس اعلان کی تنقید کرتے ہوئے اسے ایک نہایت گہری اور خلاف عقل و ایمان چال قرار دیا اور تاریکی کے فرزندوں نے خوشی کے شادیانے بجائے۔ بھولے بھالے مسلمانوں کو ورغلا کر شرطیں باندھ لیں کہ

مولوی ثناء اللہ یقینًا مر جائیگا۔ اگر مرزا صاحب پہلے مرے تو ہم مرزائی مذہب سے انکار کر دینگے۔

(ایک مرزائی کی شرط مرقع قادیانی ماہ اگست ۱۹۳۱ء)

ان شرطوں کے باندھے جانے کا وقت مرزا صاحب کے اعلان سے قریبًا ۴ ماہ بعد تھا اور اس وقت تک مرزا صاحب کو بھی کافی موقع اپنے اعلان کے انجام و عواقب پر نظر ڈالنے کا مل چکا تھا اور وہ خوب اچھی طرح جان چکے تھے کہ اس سرد مہر کی بازی میں ہر طرح ہمیں ہی گھاٹا ہے۔ اس لئے آپ نے اپنے اعلان کے تقریبًا چھ ماہ بعد ہی بجواب ایک سائل کے بکمال سادگی فرمایا کہ

"یہ کہاں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے ہم نے تو ایسا نہیں لکھا ہے"

(ملخص اخبار الحکم ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

چلو چھٹی ہوئی نہ بانس ہوگا نہ بانسری بجیگی ع
جو کچھ دیکھا خواب تھا اور جو سنا افسانہ تھا

مثل مشہور ہے کہ جتنے منہ اتنی باتیں۔ اب مرزا کی ان مقدس تحریرات پر ہر ایک شخص چہ میگوئیاں کرتا نظر آتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ مرزا صاحب کا یوں دلیرانہ کہہ کر مکر جانا اس بات پر مبنی ہے کہ آپ کا حافظہ خراب تھا۔ جیسا کہ خود مرزا صاحب نے اپنی کتاب نسیم دعوت میں لکھا ہے کہ

"حافظہ اچھا نہیں۔ یاد نہیں رہا" (حاشیہ ص۶۸)

کوئی کہتا ہے کہ ممکن ہے یہ کسی دماغی مرض کا باعث ہو چنانچہ خود مرزا صاحب کا فرمان موجود ہے جو ان کے فرزند دلبند میاں محمود احمد صاحب نے بدیں الفاظ رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۱ ص۵ میں نقل کیا ہے کہ مرزا صاحب نے فرمایا۔ "مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی یعنی مراق الخ (تشحیذ الاذہان جون ۱۹۰۶ء)

بعض کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنی مسیحیت و مہدویت کے گلستان کو سرسبز و شاداب بنانے کے لئے عمدًا ایسی کارروائیاں کیا کرتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

میں کہتا ہوں کہ خواہ کچھ ہی ہو اس سے کم ازکم اتنا تو ثابت ہے کہ مرزا صاحب کوئی معمولی انسان نہ تھے بلکہ صاحب کمال انسان تھے۔ اگر اب بھی کسی کو شک ہو تو میں ایک اور طرح سے بھی اس کا ثبوت عرض کرتا ہوں یہ مسلم ہے کہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"

اب آیئے اس سنہرے اصول کے ماتحت ہم مرزا صاحب کے اتباع پر نظر ڈالیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ اس خصوص میں مرزا صاحب کے مرید سچے اور پکے احمدی ہیں۔ چونکہ ان کا دعویٰ مرزا صاحب کی طرح نبوت اور رسالت کا نہیں ہے۔ اس لئے ان کے کمال بھی مرزا صاحب کے بالمقابل محض ظلی یا بروزی رنگ کے ہونگے۔ مثلًا الہامات مرزا پر گفتگو کرتے وقت یا انہیں کتابی شکل میں قلم بند کرتے ہوئے جہاں کہیں گرفت کا موقع دیکھیں حتی الامکان بچاؤ کا سامان پیدا کرنے میں کمالات دکھائیں۔ چنانچہ ہم اس مضمون کی گذشتہ اقساط میں ثابت کر آئے ہیں کہ مرزا صاحب کے الہامات کو جمع کرنے والے احمدی اصحاب نے اپنے باکمال ہونے کا پورا ثبوت دیا ہے مزید ثبوت ذیل میں ملاحظہ ہو۔

مولوی عبد الکریم صاحب احمدی سیالکوٹی کے بارے میں مرزا صاحب کے بیسیوں الہامات تھے کہ وہ

ثابت ہو۔ دوسرے یہ کہ اس کا باذن اللہ واجب الاطاعت ہونا ثابت ہو اور اسی بنا پر امم سابقہ کے جن لوگوں کی نسبت نبوت و رسالت کا کوئی شخص دعویٰ کرے جس کی شہادت صریح شریعت اسلام میں نہ ہو تو نہ اس کے تصدیق کی ہدایت کی گئی ہے اور نہ تکذیب کا حکم ہے بلکہ اجمالی ایمان باللہ وکتبہ ورسلہ پر اکتفا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے جیسے کہ حضرت خضر، حضرت لقمان، حضرت ذوالقرنین کے اوصاف قرآن مجید میں موجود ہونے کے باوجود ان لوگوں کی نبوت و رسالت پر کوئی واضح شہادت نہ ہونے کے سبب سے ان لوگوں کے نبی یا رسول ہونے پر ایمان نہیں لایا جا سکتا ہے۔

تیسرے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت نبوت میں اللہ جل شانہ نے اپنے سنت جاریہ کے مطابق آپ کی بعثت ہونے کو خصوصیت کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔ اور آپ کو اس اعلان کا حکم فرمایا ہے۔ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ۔ اس سے امت محمدیہ کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ آپ کی ذات اقدس کے بعد کسی نبوت کا ظہور ہو یا کوئی بعثت رونما ہو تو یہ معیار صداقت بھی نہایت ضروری طور پر سامنے رکھنا ہوگا۔ پس جونہی ایسا ہو کہ اس کے صاحب وحی ہونے کی اور اس کی نبوت پر ایمان لانے کی اور بحیثیت نبی اس کی اطاعت فرض ہونے کی شہادت فرقان حمید اور حامل وحی صلے اللہ علیہ وسلم کے لسان صدق سے ثابت نہ ہو اور وہ علیٰ سنۃ الاولین نہ ہو بلکہ بدع من الرسل ہو تو اپنے طور پر اس کو کچھ کہہ لیا جائے لیکن وہ شرعی اور اسلامی نبی کہا نہیں جا سکتا ہے۔

الحاصل جماعت انبیاء و رسل جن میں اوصاف مخصوصہ نبوت و رسالت جن کا ذکر ہوا موجود ہوں اور جن کو شریعت اسلام کی اصطلاح میں اور قرآن مجید کی زبان میں نبی و رسول کہا جا سکتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان سب کے خاتم ہیں اور اس سے انحراف کی گنجائش نہیں ہے اور نبوت تشریعی و غیر تشریعی اور بروزی تمثیلی وغیرہ خاص خاص مصطلحات مخترعہ ہیں جو اصطلاح قرآن و لسان حامل قرآن صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر ہیں اور اگر بالفرض ان سب مصطلحات کو بھی شرعی اصطلاح اور ان سب اقسام کو بھی نبوت قرآنی تسلیم کر لیا جائے تو آپ کی ذات اقدس ان سب اقسام نبوت و رسالت کی بھی خاتم ہوگی اور آپ بجمیع الوجوہ خاتم النبیین ہیں۔

(۳) رہا لفظ خاتم۔ تو آیہ کریمہ صدر میں خاتم کی قرأت بفتح التاء بھی ثابت ہے اور بکسر التاء بھی۔ خاتم بفتح التاء کا معنی ہے مہر اور خاتم بکسر التاء کا معنی ہے مہر کر دینے والا۔ ختم کر دینے والا۔ آگے نہ بڑھنے دینے والا۔

تاویلات دفیوت صافی الذہن ہو کر اس کے معنی سے صاف صاف جو مفہوم و مراد متبادر ہوتا ہے اور اس کے سوا کوئی دوسرا مفہوم متبادر فی الذہن نہیں ہوتا ہے یہ ہے کہ آپ کا وجود اقدس سلسلہ انبیاء پر مہر ہے جس کے بعد یہ سلسلہ منقطع ہے اور اس سلسلہ کی آپ آخری کڑی ہیں اور آپ پر سلسلہ نبوت ختم ہے۔ کوئی شخص آپ کے بعد نہ ہوگا جس کو نبی کہا جائے۔ اگر قرآن مجید سے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے یہ ظاہر ہو کہ آپ کے بعد بھی بعثت انبیاء کا سلسلہ جاری رہیگا اور نبی ہوا کرینگے تب تو لفظ خاتم سے یہ مراد و مطلب نہیں ہو سکتا ہے اور کوئی دوسرا مفہوم تلاش کرنا ہوگا۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہے بلکہ شواہد شرعیہ سے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا ہونا نہ ثابت ہو بلکہ نہ ہونا ثابت ہو تو پھر اس مفہوم کے سوا کوئی دوسرا مفہوم اختیار کرنا درحقیقت مفہوم قرآن کو بدل دینا ہے۔

(۴) نبوت و رسالت کوئی کسبی و اکتسابی صفت نہیں ہے اور نہ مقام نبوت و رسالت کوئی ایسا مقام ہے جس کو عبادت و ریاضت اور مجاہدات یا دیگر علوم و فنون کے ذریعہ حاصل کیا جا سکے۔ بلکہ یہ ایک جلیل القدر رفیع الشان محض وہبی منصب و عہدہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے جس کو چاہا اس منصب سے سرفراز فرمایا۔ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ یعنی اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کہاں دیگا اور اپنے منصب رسالت کا حامل کس کو بنائیگا

؎ خدا کے دین کا موسےٰ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

اس لئے اس عہدہ کے عہدہ داروں (انبیاء و رسل) کے پاس بہت زبردست اور واضح خطاو سارٹیفکیٹ اور ثبوت و شہادت اپنے اس منصب کا ہونا اشد ضروری ہے اور کسی نبی و رسول کی اپنی بیان کردہ وحی اس تقرری کی سند نہیں ہو سکتی ہے جب تک خود مقرر کرنے والے اللہ سبحانہ کی شہادت نہ ہو۔ اور اب اللہ تعالےٰ نے قیامت تک کے واسطے بالکل قطعی و پختہ اور آخری شہادت کے لئے اپنی کتاب مبین فرقان حمید کو اپنے آخری پیغامبر خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما دیا ہے اس کو خوب تحقیق کے ساتھ نظر غائر کے ساتھ دیکھنے سے یہ شواہد بالکل واضح طور پر عیاں ہو جاتے ہیں۔ جن سے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی جدید نبی یا رسول کا بحیثیت نبی و رسول پیدا اور مبعوث نہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

(۱) اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں سابق انبیاء و رسل کا نہایت کثرت کے ساتھ اور بہت متعدد اور متنوع اسلوب بیان کے ساتھ تذکرہ فرمایا ہے اور ان کی نبوت و رسالت کی واضح شہادت دی ہے لیکن وہ سلسلہ آپ کی ذات اقدس پر ختم کر دیا جاتا ہے۔ آپ کے بعد کسی ایک نبی یا متعدد انبیاء کی آمد کا ذکر تک نہیں فرمایا جاتا ہے بلکہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ پر ایمان لانے اور آپ کی اتباع کرنے ہی کا حکم ہوتا ہے اور ان کی سرفرازی الذین امنوا کے لقب سے کی جاتی ہے۔ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنی سب لوگوں میں زیادہ خصوصیت ابراہیم کے ساتھ اون لوگوں کو تھی جو ان کے تبع ہوئے اور اس نبی کو جو اس نبی پر ایمان لائے۔ اور ارشاد ہوا اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ

لفظ ہے اور قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔ اس لئے اس کا مفہوم و مراد علماء صوفیہ یا حکماء و فلاسفہ یا متکلمین یا معتزلہ وغیرہ وغیرہ کے خاص خاص اصطلاحات کے اعتبار سے جو کچھ لیا جائے وہ ان لفظوں کی صحیح تفسیر نہیں کہی جاسکتی ہے بلکہ شریعت اسلام کی ہدایتوں کے مطابق جو مفہوم متعین ہو وہی صحیح تفسیر ہے۔ اور قرآن پاک اللہ تعالےٰ کی نازل کی ہوئی شریعت اسلام کی بنیادی کتاب ہے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اس کے حامل امین اور صادق و مصدوق ہیں اس لئے خود قرآن مجید سے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ سے جو مراد و مفہوم واضح ہو وہی تحقیقی اور صحیح و شرعی تفسیر ہے۔

(ب) یہ امر تو نص صریح ہے اور متفق علیہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ مَا كَانَ محمد ابا احدٍ من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين۔ یعنی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ رسول اللہ اور خاتم النبیین ہیں؛

لیکن لفظ خاتم النبیین میں دو الفاظ کا مفہوم شرعی اور مراد قرآنی تعیین و تنقیح طلب ہے۔ ایک لفظ نبی اور ایک لفظ خاتم۔ پہلے ہم لفظ نبی کے مفہوم شرعی و مراد قرآنی کی وضاحت کر دیتے ہیں جو شریعت اسلام اور قرآن مجید کے استعمال سے ثابت ہوتا ہے۔

اصطلاح شریعت اسلام میں رسول اور نبی کا منصب بہت متقارب ہے لیکن دونوں لفظوں میں نسبت عام خاص مطلق کی ہے۔ لفظ نبی عام ہے اور لفظ رسول اس سے خاص ہے۔ یعنی ہر رسول نبی ہے مگر ہر نبی کا رسول ہونا ضرور نہیں ہے۔ عام علمائے اسلام کی یہی تحقیق ہے لیکن بعض علماء کی تحقیق میں دونوں لفظ ایک ہی منصب کے دو خطاب و لقب ہیں اور دونوں میں عموم و خصوص مطلق نہیں ہے بلکہ ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول ہے لیکن بہر حال نبی و رسول میں یہ باتیں قدر مشترک ہیں اور ہر رسول اور ہر نبی میں ان باتوں کا ثابت ہونا لازم ہے۔ اور جس میں ان باتوں کا ہونا ثابت نہ ہو وہ شریعت اسلام کی زبان میں نبی و رسول نہیں ہوگا اور شرعًا اس پر نبی یا رسول ہونے کا استعمال صحیح نہیں ہوگا۔

(۱) صاحب وحی ہونا یعنی اللہ تبارک وتعالےٰ کی طرف سے جبرئیل امین کا ہر رسول و نبی کے پاس وحی لایا کرنا ضرور ہے۔ اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ كَمَا اَوْحَيْنَا اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَا اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ

یعنی اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجا جیسا کہ نوح کے پاس اور نوح کے بعد نبیوں کے پاس وحی بھیجا تھا۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولاد یعقوب اور عیسٰی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کے پاس وحی بھیجا تھا اور ہم نے داؤد کو زبور دیا۔ اور ان رسولوں کو بھیجا جن کا ذکر ہم نے آپ سے کیا اور ان رسولوں کو بھیجا جن کا ذکر ہم نے آپ سے نہیں کیا اور اللہ نے موسےٰ سے یقینی کلام کیا۔

(۲) ہر نبی و رسول پر باذن اللہ ایمان لانا اور اسکی اطاعت کرنا فرض ہے۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ یعنی ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس واسطے کہ اللہ کے اذن سے اسکی اطاعت کی جائے۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۙ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ

یعنی ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس نبی و رسول نے جب اللہ کی آیتوں کو پڑھا تو شیطان نے اس میں لگاوٹ کی پھر اللہ شیطان کی لگاوٹ کو مٹا دیتا ہے پھر اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے تاکہ شیطان کی لگاوٹ کو باعث فتنہ بنا دے ان لوگوں کے واسطے جن کے دل میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور بے شک ظالم لوگ دور از اتفاق پھوٹ میں ہیں۔ اور تاکہ علم والے جانیں اور سمجھیں کہ آپ کے پروردگار کی طرف سے یہی حق ہے پس اس پر ایمان رکھیں اور اس کے واسطے ان کے دل جھک جائیں؛

وكم ارسلنا من نبي في الاولين وما ياتيهم من رسول الا كانوا به يستهزؤن فاهلكنا اشد منهم بطشا و مضى مثل الاولين

یعنی اگلوں میں ہم نے کتنے نبی بھیجے اور ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا تھا مگر وہ اس سے استہزاء کرتے تھے پس ہم نے ان لوگوں کو غارت کر دیا جو ان سے قوت میں سخت تھے اور ان اگلوں کے قصے گزر گئے؛

(۳) ہر نبی اور رسول کی بعثت ضابطہ شرعیہ اور اللہ کی سنت جاریہ ثابتہ کے مطابق ہونا ضرور ہے۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنی اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نہیں ہیں مگر رسول ان سے پہلے بہت سے رسول گزرے ہیں؛ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ یعنی آپ کہہ دیجئے کہ میں کچھ نیا رسول نہیں آیا ہوں۔

ان سب آیتوں سے یہ واضح طور پر معلوم ہوا کہ شریعت اسلام کی اصطلاح میں اور قرآن مجید کی زبان میں نبی و رسول ہونے اور نبی و رسول کہے جانے کے واسطے ان تین باتوں کا ہونا ضرور ہے۔ ایک یہ اس کا صاحب وحی ہونا صاف صاف شرعی ماخذ سے

ماخوذ از القرآن۔ قرآن مجید کی جمع و ترتیب، کتابت (۳۴۶) اور حفاظت کے بارے میں۔

توحید باری تعالیٰ

(گذشتہ سے پیوستہ)

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔

(ترجمہ) پس اگر پھر جاویں (لوگ) پس کہہ (اے نبی) کفایت ہے مجھ کو اللہ نہیں کوئی معبود (جسکی عبادت کی جائے) مگر وہ (اللہ) اوپر اوس (اللہ) کے توکل کیا میں نے اور وہ (اللہ) ہے پروردگار تخت بڑے کا۔

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِہٖ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ ۔ (سورہ یونس۔ پارہ ۱۱)

(ترجمہ) تحقیق پروردگار تمہارا (لوگو) اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو بیچ چھ دن کے پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے تدبیر کرتا ہے کام کی۔ نہیں کوئی سفارش کرنے والا مگر پیچھے حکم اس (اللہ) کے کے۔ یہ اللہ پروردگار تمہارا پس بندگی کرو اوس (اللہ) کی کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے تم۔

ف:- جتنی دیر لگے چھ دن کو اتنے میں بنائے آسمان اور زمین اور اس ملک کا دربار ٹھیرایا عرش پر سب کام کی تدبیر وہاں سے ہووے۔

وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ وَیَقُوْلُوْنَ ھٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰہِ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۔ (سورہ یونس)

(ترجمہ) عبادت کرتے ہیں سوائے اللہ کے اوس چیز کو کہ نہیں ضرر دیتی اون کو اور نہ نفع دے اون کو اور کہتے ہیں یہ کہ شفاعت کرنے والے ہیں ہماری نزدیک خدا کے۔ کہہ دو (اے نبی) کیا خبر دیتے ہو اللہ کو ساتھ اوس چیز کے کہ نہیں جانتا بیچ آسمانوں کے اور نہ بیچ زمین کے پاکی ہے اوسکو اور بلند ہے اوس چیز سے کہ شریک مقرر کرتے ہیں۔

ف:- جو مشرک ہے سو یہی کہتا ہے کہ اللہ پاک ہے اور یہ شریک اوس کی طرف سے ہم پر مختار ہیں۔ سو فرمایا اگر اس نے مختار کئے ہوتے تو آپ اون سے کیوں منع کرتا اور جو کہیں کہ ہمارے دین میں منع نہیں کیا تم کو منع کیا ہوگا۔ تو اگلی آیت میں اس کا جواب ہے کہ دین اللہ کا ایک ہے۔ جب لوگ چل گئے ہیں۔ پھر اون کو بتا دیا ہے اعتقاد میں فرق نہیں۔ اور جو کہیں کہ اگر تم سچے ہوتے تو ہم پر دنیا میں عذاب آتا۔ اوس کا جواب بھی آگے ہے کہ فیصلے کا دن آتا ہے:-

وَاللّٰہُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۔

(ترجمہ) اور اللہ پکارتا ہے طرف گھر سلامتی کے اور راہ دکھاتا ہے جس کو چاہے طرف راہ سیدھی کے

وَیَوْمَ نَحْشُرُھُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا مَکَانَکُمْ اَنْتُمْ وَشُرَکَآؤُکُمْ فَزَیَّلْنَا بَیْنَھُمْ وَقَالَ شُرَکَآؤُھُمْ مَّا کُنْتُمْ اِیَّانَا تَعْبُدُوْنَ فَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًۢا بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اِنْ کُنَّا عَنْ عِبَادَتِکُمْ لَغٰفِلِیْنَ ۔ (یونس)

(ترجمہ) اور جس دن اکٹھا کرینگے ہم اون کو سب کو پھر کہیں گے ہم واسطے اون لوگوں کے کہ شریک لاتے تھے کھڑے رہو مکان اپنے پر تم اور شریک تمہارے۔ پس قسم قسم ملا دی ہم نے درمیان اون کے اور کہیں گے شریک اون کے۔ نہیں تھے تم ہم کو عبادت کرتے۔ پس کفایت ہے اللہ شاہد درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے تحقیق تھے ہم عبادت تمہاری سے غافل۔

ف:- جتنے مشرک ہیں اپنے خیال کو پوجتے ہیں۔ یا شیطان کو اور نام کرتے ہیں نیکوں کا وہ اس کام سے بیزار ہیں آخرت میں معلوم ہوگا۔

قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَجَلٌ اِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ۔

(ترجمہ) کہہ اے (نبی) صلے اللہ علیہ وسلم) نہیں اختیار رکھتا میں (محمد) واسطے جان اپنی کے خود کا اور نہ نفع کا مگر جو چاہے اللہ تعالیٰ واسطے ہر امت کے وقت مقرر ہے۔ جب آتا ہے وقت ان کا۔ پس نہیں پیچھے رہتے ایک ساعت اور نہ آگے بڑھتے ہیں۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ (سورہ یونس)

(ترجمہ) خبردار ہو تحقیق دوست خدا کے نہیں ڈر اوپر اون کے نہ وہ غمگین ہونگے (مگر کون) جو لوگ کہ ایمان لائے اور تھے پرہیزگاری کرتے۔ واسطے اون کے خوشخبری ہے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے۔

اَلَآ اِنَّ لِلّٰہِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ شُرَکَآءَ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ۔ (سورہ یونس)

(ترجمہ) خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور نہیں پیروی کرتے وہ لوگ کہ پکارتے ہیں سوائے اللہ کے شریکوں کو۔ نہیں پیروی کرتے مگر گمان کی۔ اور نہیں وہ مگر اٹکل کرتے۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا سُبْحٰنَہٗ ھُوَ الْغَنِیُّ لَہٗ مَا

وَ يَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَ اَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَ هَارُوْنَ وَسُلَيْمَانَ وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے گذشتہ چند انبیاء و رسل کا نام ذکر فرماکر یہ بھی فرمادیا کہ اور ایسے رسول بھی گزرے ہیں جن کا ذکر ہم نے آپ سے نہیں کیا ہے اور ان سب کی نبوت و رسالت پر شہادت دیدی۔ لیکن آپ کے بعد کسی آنے والے نبی کا کوئی ذکر نہیں کیا جاتا ہے اور اس کی نبوت و رسالت پر کوئی شہادت نہیں دی جاتی ہے۔ اگر خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ سلسلہ نبوت باقی رہنے والا ہوتا تو اسی آیت میں یہ اشارہ بھی ہوجاتا اور یہ شہادت بھی دیدی جاتی کہ ورسلاً یاتون من بعدک اور اسی طرح نزول وحی کے سلسلہ میں انا اوحینا الیک کے بعد و نوحی الی الذین من بعدک بھی واقع فرمادیا جاتا۔ مگر اللہ سبحانہ کی مشیت خاتم النبیین کے بعد سلسلہ نبوت باقی رکھنے اور کسی نبی کو مبعوث کرنے کی نہیں تھی۔ اسی لئے اس کا کلام پاک ان بیانات اور ایسی شہادت سے منزہ رہا۔

(۳) سابق انبیاء سے محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی نصرت کرنے کا میثاق لیا جاتا ہے اور آپ کی تشریف آوری کی بشارت ان لوگوں کی زبان مبارک سے دلائی جاتی ہے لیکن حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی آنے والے نبی کی نہ بشارت دلوائی جاتی ہے اور نہ اس پر ایمان لانے اور اس کی نصرت کا میثاق کسی نبی سے لیا جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ۔

یعنی جب عیسیٰ بن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تم لوگوں کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا ہوں توراۃ کی تصدیق کرنے والا اور ایک رسول کی بشارت دینے والا جو میرے بعد آئینگے جن کا نام احمد ہوگا (صلے اللہ علیہ وسلم) اور ارشاد ہوتا ہے:۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ۔ یعنی جب اللہ نے پیغمبروں کا عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب و حکمت دے چکوں پھر تمہارے پاس ایک رسول آوے جو تصدیق کرنے والا ہو اس کی جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لاؤگے اور ضرور اس کی نصرت و مدد کروگے۔ اس آیہ کریمہ میں رسل بصیغہ جمع کے عوض رسول بصیغہ واحد ذکر فرماکر ایک رسول خاتم النبیین کے سوائے کسی دوسرے نبی کی آمد کا سدباب فرمادیا گیا ہے۔ (باقی آئندہ)

شہادتِ حسین رضؓ کا پیام مسلمِ ہند کے نام

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب ناظم شعبۂ اشاعت دارالعلوم عربیہ اسلامیہ شکراوہ)

کب ہو سکے بیان شرافت حسینؓ کی - محتاج ذکر کب ہے سیادت حسینؓ کی
تعلیم حریت ہے شہادت حسینؓ کی - ہے درسِ مساوات ہدایت حسینؓ کی

افسوس تجھ پہ ہائے اے میدانِ کربلا
ابنِ رسولِ پاک کا تونے لہو پیا

ہو عاشق صادق جو خدائے جلیل کا - کرتا ہے کچھ خیال وہ کب قال وقیل کا
خوگر رہا کرتا ہے وہ صبر جمیل کا - لاریب ہے یہ حال امام نبیل کا

اسلام کے ناموس پر قربان ہوگئے
حضرت حسینؓ صاحبِ رضوان ہوگئے

دیکھو تو سہی ابنِ سیدہ کی شان کو - اللہ رے قربان کیا مال و جان کو
معلوم آجتک ہے یہ سارے جہان کو - اور یاد ہے یہ بات ہر پیر و جوان کو

اسلام پر گھر بار تمامی لٹا دیا
قربان ہوکے راہِ خدا میں دکھادیا

رہنا غلام کفر کہاں نیک بات ہے - ذلت کی زندگی سے یہ تاریک رات ہے
ہونا فدائے حریت راہِ نجات ہے - قوموں کے لئے حریت آبِ حیات ہے

تعلیم حریت ہے امانت حسینؓ کی
آزاد رہو! یہ ہے ہدایت حسینؓ کی

کچھ یہ بھی تجھے یاد ہے اے ہندی مسلماں - اسلام و حریت یہ دو تن ہیں ایک جاں
تم بھول چکے ہائے بزرگوں کی داستاں - اور ہو چکے ہو قعر غلامی میں بے نشاں

ہے دین یہی صاحبِ بدر و حنین کا
کس منہ سے نام لیتے ہو حضرت حسینؓ کا

اسلامی توحید - ... قرآن و حدیث ... قیمت ...

تصدیق الحدیث

حصہ سوم

محدث اور فقیہ

(۲)

گزشتہ پرچے میں بجواب ترجمان القرآن ہم نے فقیہانہ نکتے کی ایک مثال پیش کی تھی۔ آج مزید مثالیں پیش کرتے ہیں:۔

دوسری مثال علمائے اصول نے عام کی تعریف یوں کی ہے:۔

ما یجمع جمیع افرادہٖ۔ یعنی جو لفظ اپنے سارے افراد کو شامل ہو۔

اس کی تائید میں یہ مثال پیش کی جاتی ہے کہ مالک اپنی لونڈی کو کہے:۔ ان کان ما فی بطنک غلاماً فانت حرۃ فولدت غلاماً وجاریۃ لم تعتق۔

یعنی مالک اپنی حاملہ لونڈی سے کہے کہ جو کچھ تیرے پیٹ میں ہے اگر یہ لڑکا ہے تو تو آزاد ہے۔

وہ لونڈی ایک لڑکا اور لڑکی جنے تو آزاد نہ ہوگی کیونکہ "ما" کا لفظ جمیع مواد تولد کو شامل ہے چونکہ اس میں سے ایک لڑکی پیدا ہوگئی اس لئے وہ حاملہ لونڈی آزاد نہ ہوگی۔ اس پر فقیہانہ نکتہ سنئے۔ جو یہ ہے۔

لونڈی مذکورہ کی مثال دیکر مصنف شاشی لکھتے ہیں:۔

وبمثلہٖ نقول فی قولہٖ تعالیٰ فاقرأوا ما تیسر من القرآن فانہ عام فی جمیع ما تیسر من القرآن ومن ضرورتہٖ عدم توقف الجواز علی قرأۃ الفاتحۃ وجاء فی الخبر انہ لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب۔

یعنی حدیث جو بغیر فاتحہ کے نماز کا سلب کلی کرتی ہے قرآن مجید کے خلاف ہے کیونکہ قرآن میں فاتحہ پر توقف نہیں ہے اس لئے ہم بھی توقف نہیں سمجھیں گے (بہت خوب!)

آیئے اب ہم بھی اس کو فقیہانہ نظر سے دیکھیں۔ ایک شخص کو سورہ اخلاص یاد ہے اور دوسرے کو سورہ نبا اور تیسرے کو سورہ بقرہ۔ اور ان تینوں کے حق میں تینوں سورتیں ما تیسر میں داخل ہیں تو کیا ان تینوں سورتوں کی قرأت ان تینوں پر فرض ہے۔ مذکورہ لونڈی کی مثال پر نظر کرکے جواب دیجئے۔ کیونکہ ارشاد خداوندی فاقرأوا صیغہ امر ہے جو فرضیت کو مقتضی ہے اور ما تیسر اس کا مفعول بہ ہے۔ اگر آپ حسب قول فقہا تین آیات کو فرض اور باقی کو مستحب قرار دیں گے تو حاملہ لونڈی کی مثال ایسا کرنے سے آپ کو مانع ہوگی۔ پس یا تو ان تینوں شخصوں کے حق میں ان تین سورتوں کی قرأت کو فرض قرار دیجئے یا اس فقیہانہ اصول کو بعزت و احترام واپس لیجئے۔

ایک اور فقیہانہ نکتہ مرقومہ بالا نکتہ مفعول بہ (ما تیسر) کی حیثیت سے تھا مگر مندرجہ ذیل نکتہ فاعل کی حیثیت سے ہے۔ علمائے اصول کے نزدیک آیت "فاقرأوا" امام اور مقتدی دونوں کو شامل ہے۔ یعنی اس آیت میں امام اور مقتدی دونو کو قرأت کا حکم ہے مگر یہ عموم ان کی نظر میں آیت اذا قرئ القرآن فاستمعوا لہٗ کے خلاف ہے اس لئے بقول ان کے یہ دونو آیتیں استدلال سے ساقط ہیں۔ ان کے سقوط کے بعد انہوں نے اس حدیث کی طرف رجوع کیا ہے جس میں ذکر ہے کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے چنانچہ نور الانوار کے الفاظ ذیل میں پیش کرتے ہیں:۔

مثالہٗ قولہٗ تعالیٰ فاقرأوا ما تیسر من القرآن مع قولہٖ تعالیٰ اذا قرئ القرآن فاستمعوا لہٗ وانصتوا فان الاول بعمومہٖ یوجب القرأت علی المقتدی والثانی بخصوصہٖ ینفیہ وقد وردا فی الصلوٰۃ جمیعاً فتساقطا فیصار الی حدیث بعدہٗ وھو قولہٗ علیہ السلام من کان لہٗ امام فقرأت الامام لہٗ قرأت۔ (نور الانوار ص۱۹۴ مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ)

فاضل مدیر! یہ نکتہ فقیہانہ ہے یا جرأت علی کلام اللہ ہے۔ اصول فقہ سے ایک اصل پیش کرکے سوال کرنے کو جی چاہتا ہے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ کوئی شخص اپنی انگوٹھی کے متعلق وصیت کرے کہ فلاں شخص کو دیدینا۔ دوسری وصیت میں کہے کہ اس کا نگینہ فلاں دوسرے کو دینا۔ یہ دونو صورتیں فقہاء کے نزدیک متضاد نہیں بلکہ عام مخصوص البعض کی قسم سے ہیں۔ (ملاحظہ ہو نور الانوار۔ شاشی وغیرہ)

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ان فقہاء نے اس اصل کو مذکورہ آیات اور حدیث میں کیوں جاری نہیں کیا۔ یوں کہتے کہ پہلی آیت میں (نظراً الی المفعول بہٖ) ما تیسر سے مراد سورہ فاتحہ ہے جو بمنزلہ انگوٹھی کے نگینے کے ہے اور آیت فاستمعوا لہ میں قرآن ماسوائے سورہ فاتحہ مراد ہے۔ کونسا امر ایسا کرنے سے مانع ہے۔ ایسا کرنے میں دونو آیتیں بھی اپنی اپنی جگہ بحال رہتی ہیں جیسے موصی (وصیت کنندہ) کی دونو وصیتیں بحال رکھی گئی ہیں۔ اسی طرح حدیث لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب (بصورت مخصوصہ) بمنزلہ نگینہ کے ہے۔ اور حدیث "قرأت الامام" میں قرأت سے قرآن ماسوا فاتحہ کے مراد ہے۔ بتلائیے! ایسا کرنے سے کونسا امر مانع ہے۔ مگر فقہاء کا مذہب قرأت فاتحہ خلف الامام نہیں ہے۔ اس کو ثابت کرنے کے لئے یہ ساری کوشش کی گئی ہے۔ ورنہ اگر اپنے خیالات اور عقائد سے الگ ہوکر کلام اللہ اور کلام رسول میں تطبیق دینے کی کوشش کرتے تو کوئی مشکل پیش نہ آتی۔

تیسری مثال مطلق اور مقید کی بحث میں حدیث تغریب کو حد شرعی سے نکال دیا گیا ہے۔ چنانچہ الفاظ

فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ اِنْ عِنْدَکُمْ مِنْ سُلْطَانٍ بِهٰذَا اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

(ترجمہ) (کافر مشرک) کہتے ہیں پکڑی ہے اللہ نے اولاد پاکی ہے اوس (اللہ) کو وہ (اللہ) بے احتیاج واسطے اوس (اللہ) کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے نہیں تمہارے پاس کچھ دلیل ساتھ اس کے کیا کہتے ہو اوپر اللہ کے جو کچھ کہ نہیں جانتے۔

اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ اِنَّنِیْ لَکُمْ مِنْهُ نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَیْهِ یُمَتِّعْکُمْ مَتَاعًا حَسَنًا اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّ یُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ ○ (سورہ ہود)

(ترجمہ) مت عبادت کرو (کسی کو) سوائے اللہ (تعالیٰ) کے تحقیق میں (نبیؐ) واسطے تمہارے (لوگو) اوس (اللہ) سے ڈرانیوالا ہوں۔ اور خوشخبری دینے والا ہوں۔ اور یہ کہ بخشش مانگو پروردگار اپنے سے پھر توبہ کرو طرف اوس (اللہ) کے فائدہ دیگا (اللہ) تم کو (لوگو) فائدہ اچھا ایک وقت مقرر تک اور دیگا (اللہ) ہر بڑائی والے کو بڑائی اوس کی۔ اور اگر پھر جاؤ تم (لوگو) پس تحقیق میں (نبی) ڈرتا ہوں۔ اوپر تمہارے عذاب دن بڑے کے سے۔

ف ۱۔ بڑائی والے اور زیادتی والے کو اپنی زیادتی دیوے۔ یعنی ایمان لاؤ تو دنیا کی زندگی اچھی طرح گزارے اور جو کوئی اس سے زیادہ قدم رکھے زیادہ درجہ پاوے۔

اُولٰٓئِکَ لَمْ یَکُوْنُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَ مَا کَانَ لَهُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِیَآءَ یُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ وَ مَا کَانُوْا یَسْتَطِیْعُوْنَ السَّمْعَ وَ مَا کَانُوْا یُبْصِرُوْنَ ○

(ترجمہ) یہ لوگ نہ تھے عاجز کرنے والے بیچ زمین کے اور نہ تھا واسطے اون کے سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی دوست دُگنا کیا جاویگا واسطے اون کے عذاب نہیں تھے کر سکتے سننا اور نہ تھے دیکھتے

ف ۱۔ یعنی اللہ پر جھوٹ بولنا کہاں سے لائے غیب سے سُن نہ آتے تھے۔ غیب کو دیکھتے نہ تھے۔

وَلَآ اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَ لَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَکٌ

(ترجمہ) اور نہیں کہتا ہوں میں (نبی) تم سے (لوگو) کہ نزدیک میرے خزانے خدا کے ہیں اور نہیں جانتا میں (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) غیب کو اور نہیں کہتا میں (نبی) کہ تحقیق میں فرشتہ ہوں۔

ف ۱۔ وہ (لوگ) جو کہتے تھے کہ تم میں ہم آپ سے بڑائی نہیں دیکھتے۔ سو فرمایا کہ میں فرشتہ نہیں۔ غیب کی خبر نہیں رکھتا۔ اللہ کے خزانے میرے ہاتھ میں نہیں ہیں۔ وہ جو اللہ نے بہتری ہے وہ تمہاری آنکھ سے چھپی ہے۔

قَالَ سَاٰوِیْٓ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ○ (ہود)

(ترجمہ) کہا (نوحؑ کے بیٹے نے) شتاب جگہ پکڑ لیتا ہوں میں طرف پہاڑ کے کہ بچا لیگا (پہاڑ) مجھ کو پانی (طوفان) کے سے۔ کہا نوح (علیہ السلام) نے کہ نہیں بچانے والا کچھ آج کے دن حکم خدا کے سے۔ مگر جس جس کو رحم کرے اللہ۔

تِلْکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَآ اِلَیْکَ مَا کُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَ لَا قَوْمُکَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا (ہود)

(ترجمہ) (اے نبی) یہ خبروں غیب کی سے ہے کہ وحی کرتے ہیں ہم (اللہ) ان کو طرف تیرے۔ نہ تھا تو (نبی) جانتا اون (غیب کی خبروں کو) اور نہ قوم تیری پہلی اوس سے۔

وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰکِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّکَ وَ مَا زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ ○

(ترجمہ) اور نہیں ظلم کیا ہم (اللہ) نے اون (مشرکوں) پر ولیکن ظلم کیا انہوں کے جانوں اپنی پر پس نہ کفایت کی اون (مشرکوں) کی معبودوں اون کے نے جو پکارتے تھے سوائے اللہ کے کچھ۔ جب آیا حکم پروردگار تیرے کا (اے نبی) اور نہیں زیادہ کیا اون (مشرکوں) کو سوائے ہلاک کرنے کے۔

وَ مَا لَکُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○ (سورہ ہود)

(ترجمہ) اور نہیں واسطے تمہارے (لوگو) سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی دوست۔ پھر نہیں مدد دیئے جاؤ گے۔

وَ لِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ کُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَ تَوَکَّلْ عَلَیْهِ وَ مَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (سورہ ہود)

(ترجمہ) اور واسطے اللہ کے ہیں پوشیدہ چیزیں آسمانوں کی اور زمین کی اور طرف اوسی (اللہ) کے پھیرا جاتا ہے کام سارا پس عبادت کر۔ اوس (اللہ) کی اور توکل کر اوپر اوس (اللہ) کے اور نہیں پروردگار تیرا (اے نبی) بے خبر اوس چیز سے کہ کرتے ہو۔

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ مَا کَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِکَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ذٰلِکَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ○ (سورہ یوسف)

(ترجمہ) یوسف علیہ السلام نے فرمایا۔ اور پیروی کی میں نے دین باپوں اپنے کی ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کی نہیں روا (جائز) واسطے ہمارے یہ کہ شریک لاویں ساتھ اللہ کے کہ کوئی چیز۔ یہ فضل اللہ کے

الفاروق۔ مؤلفہ مولانا شبلی نعمانی مرحوم حضرت عمرؓ کے حالات زندگی۔ قیمت ... (دفتر اہلحدیث)

فتاویٰ

س ۹۶ } عاشورہ کے دنوں میں اہل وعیال پر فراخی کرنی شرع محمدی میں جائز ہے کہ نہیں ؟

(خریدار نمبر ۱۱۹۷۵)

ج ۹۶ } یہ کوئی شرعی حکم نہیں جو حدیثیں اس مضمون کی بیان کی جاتی ہیں وہ موضوع ہیں۔ اللہ اعلم

س ۹۷ } اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ۔ کیا یہ الفاظ عزیز مصر نے کہے ہیں۔ یا اللہ تعالےٰ خود ایسا فرماتے ہیں۔ یہاں دو علماء سے فتویٰ پوچھا گیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ قرآن مجید میں ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا گیا ہے۔ اور یہ الفاظ بھی چونکہ قرآن مجید میں ہیں اس لئے خداوند تعالےٰ ہی فرماتے ہیں نہ کہ عزیز مصر۔ چونکہ جواب تسلی بخش نہیں۔ اس لئے آپ مفصل تحریر فرمائیں۔ (غلام قادر بٹ از نیروبی ایسٹ افریقہ)

ج ۹۷ } یہ الفاظ خدائے پاک کی کلام میں عزیز کی طرف سے حکایت کئے گئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ جو کچھ قرآن مجید میں ہے وہ خدا کا کلام ہے مگر بعض الفاظ خدا تعالےٰ نے دوسروں کی طرف سے حکایت کئے ہیں۔ جیسے فرعون کا کلام انا ربکم الاعلیٰ اور منکر قیامت کا قول ما اظن الساعۃ قائمۃ

اللہ اعلم!

س ۹۸ } مولانا عبید اللہ صاحب ماہ دسمبر ۱۹۳۵ء رسالہ "محدث" دہلی کے صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں کہ عید کی نماز قصبہ یا شہر یا گاؤں سے باہر صحرا میں کھلے میدان میں ادا کرنی سنت ہے اور بغیر عذر کے مسجد میں یا پختہ چبوترہ پر یا چہار دیواری گھیر کر مسجد کی صورت بنا کر احاطہ میں ادا کرنا خلاف سنت ہے۔ آنحضورؐ کا مصلےٰ (عیدگاہ) صحرا میں تھا۔ جسکو جبانہ کہتے ہیں۔ آپ نے ایک دفعہ بارش کے خوف کے عذر سے مسجد نبوی میں عید کی نماز پڑھی تھی۔ اور مسجد نبوی کے اشرف مواضع اور افضل بقاع ہونیکے علاوہ اسکے بعض حصہ کے روضۃ من ریاض الجنۃ ہونے کے باوجود بغیر عذر کبھی اس میں نماز عید نہیں فرمائی۔ (محمد سلیمان۔ لال گنج ضلع بردوان)

ج ۹۸ } آبادی سے باہر عید کی نماز مسنون امر ہے۔ اگر ایسی جگہ کوئی زمین نماز عید کے لئے مخصوص کی جائے۔ مثلاً کسی کی ملکیت خرید کر کے وقف کی گئی ہے۔ بعد اس کے وہ آبادی میں آجائے تو وہاں عید پڑھنا منع نہ ہوگا۔

س ۹۹ } اور عیدگاہ میں منبر لے جانا بدعت ہے اگر یہ حدیث اور تحریر صحیح ہوں تو مسجد کی صورتوں میں جو عیدگاہ تیار ہیں اور ایسی مسجد عیدگاہ میں نماز عید ادا کی جاتی ہے۔ ان مسجد عیدگاہ کو کیا کیا جائے ؟

(سائل مذکور)

ج ۹۹ } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عیدگاہ کے اندر منبر لے جانا ثابت نہیں۔ مروان نے یہ رسم جاری کی تھی اس لئے یہ بدعت ہے

س ۱۰۰ } مقلدین لوگ جو خلاف قرآن وحدیث کے نماز پڑھتے ہیں وہ نماز قبول ہوتی ہے یا نہیں؟ اور مقلدین لوگ جنت میں جائینگے یا نہیں۔ کیونکہ خلاف قرآن حدیث کے اون کی عبادات ومعاملات ہیں اور شرک و بدعت میں ہمیشہ مبتلا رہتے ہیں۔ (علی حسن خان آزاد از بریٹھہ۔ ضلع مظفرپور)

ج ۱۰۰ } معترض کے نزدیک مقلدین کا بڑا خلاف فاتحہ خلف الامام ہے۔ اس کے متعلق حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کا قول ہے:۔ "جو شخص فاتحہ کو دیانۃً چھوڑ دے تو اس کی نماز جائز ہے" (ترمذی)

اس واسطے ایسے مسائل اجتہادیہ میں تشدد نہ کرنا چاہئے ورنہ بات دور تک جائیگی۔ رہی نماز کی قبولیت اور عدم قبولیت یہ خدا کے اختیار میں ہے۔

الیس اللہ باعلم بما فی صدور العالمین

رہا شرک وبدعت وہ مقلد کرے یا غیر مقلد۔ ہر ایک کو جہنمی بنا دیتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۰۱ } جب روز اول سے خداوند تعالےٰ نے تقدیر میں لکھ دیا کہ امام حسینؓ کو یزید اور اسکے لوگ اس ذلت وخرابی سے شہید کرینگے۔ جس کی خبر حدیث میں آئی ہوئی ہے تو ایسی حالت میں یزید اور اسکے لوگ قابل لعنت وجہنمی ہوسکتے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ یہ تقدیر میں پہلے سے لکھا گیا تھا۔ (سائل مذکور)

ج ۱۰۱ } مقتول کے حق میں یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ قتل ہوگا تو قاتل کے حق میں ثبت ہے کہ وہ ناحق قتل کے باعث مجرم ہوگا۔ شہید کا رتبہ اگر تقدیر میں ہے تو قاتل مجرم کی سزا بھی تقدیر میں مقدر ہے۔ لِکُلِّ اَجَلٍ کِتَاب۔

س ۱۰۲ } امام حسینؓ کے قاتل کون تھے ! شیعہ یا سُنی۔ (سائل مذکور)

ج ۱۰۲ } امام حسینؓ کے قاتل نہ شیعہ تھے نہ سُنی۔ دنیادار حکومت کے یار تھے۔ جیسے گذشتہ جنگ میں بغداد اور قسطنطنیہ کی فتح میں شریک ہونے والے۔

س ۱۰۳ } شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ کونسا مذہب رکھتے تھے۔ وہ آمین رفعیدین کرتے تھے یا نہیں

(سائل مذکور)

ج ۱۰۳ } پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بغیر کسی فرقہ وارانہ تقید کے اعتقاداً اور عملاً قرآن وحدیث کے پیرو تھے غنیہ میں ان کا قول موجود ہے:۔

اجعل الکتاب والسنۃ اماما لک

ان کو مقلد کہنا ان کی توہین کا مترادف ہے۔ کیونکہ تقلید کرنا جاہل کا کام ہے۔ التقلید وظیفۃ الجاھل۔ اور حضرت پیر صاحب رفعیدین آمین بالجہر کیا کرتے تھے۔ (غنیہ) (باقی آئندہ)

غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب۔ حضرت شیخ جیلانیؒ کے مقالات، ارشادات، اذکار، توحید وسنت کے مواعظ حسنہ مسائل کی تشریح۔ اسلام اور ارکان اسلام کی فلاسفی غرضیکہ تمام اسلامی مسائل پر مدلل بحث فرمائی ہے۔ اصل عبارت عربی میں ہے بین السطور اردو ترجمہ۔ حاشیہ پر

شافعی کے یہ ہیں :-

قلنا فی قولہ تعالیٰ الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مأۃ جلدۃ ان الکتاب جعل جلد المأۃ حداً للزنا فلا یزاد علیہ التغریب حداً لقولہ علیہ السلام البکر بالبکر جلد مأۃ وتغریب عام بل یعمل بالخبر علیٰ وجہ لا یتغیر بہ حکم الکتاب فیکون الجلد حداً شرعیاً بحکم الکتاب والتغریب مشروع سیاسۃً بحکم الخبر۔ (شاشی)

مطلب یہ ہے کہ حدیث میں جو زانی کے لئے جلاوطنی کا حکم بھی آیا ہے وہ شرعی حد میں داخل نہیں بلکہ سیاسی حکم ہے جو قاضی (حاکم) کی رائے پر موقوف ہے۔ ہمارے باریک بین فقہاء نے سزائے جلاوطنی کو قرآن کے مقابل ہونے کی وجہ یہاں تو حد شرعی سے خارج کردیا۔ لیکن رجم (سنگسار زانی) کو حد شرعی میں داخل کر لیا۔ چنانچہ فقہا کا فتویٰ یہ ہے :-

اذا وجب الحد وکان الزانی محصناً رجمہ بالحجارۃ حتی یموت۔ لانہ علیہ السلام رجم ماعزاً وقد احصن (ہدایہ)

یعنی زانی ناکح (شادی شدہ) ہو تو سنگسار کیا جائے کیونکہ آنحضرت نے ماعز کو سنگسار کیا تھا جو شادی شدہ تھا۔

اڈیٹر صاحب ترجمان! آپ کی فقیہانہ نظر میں فقہاء کے اس رویہ میں کچھ اختلاف نظر آتا ہے یا نہیں کہ زانی کے لئے جلاوطنی تو حد شرعی نہ ہو کیونکہ وہ قرآن کے مقابل حدیث کا حکم ہے لیکن رجم باوجود حدیثی حکم ہونے کے حد شرعی ہو۔

تلک اذاً قسمۃ ضیزیٰ

ہم جو چپ ہوں تو سٹری کہلائیں
شیخ چپ ہو تو توکل ٹھیرے

ناظرین! ہم نے یہ دو تین مثالیں بطور نمونہ پیش کی ہیں ورنہ کتب اصول فقہ میں ایسی مثالیں بے شمار ہیں۔ جن میں اپنے مذہب کی پشتی بانی کیلئے حدیثوں کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ بلکہ اصول ہی ایسے بنائے گئے ہیں جن سے اپنا مذہب قوی ثابت ہو اور حدیثیں متروک قرار پائیں۔ فاضل اڈیٹر صاحب اگر اس بحث کو آگے چلائیں گے تو ہم بھی آہستہ آہستہ مثالیں پیش کرتے رہیں گے۔ سردست اتنا ہی کافی ہے۔

گفتگو آئین درویشی نہ بود
ورنہ با تو ماجراہا داشتیم

جواب الجواب | ترجمان کے مذکورہ استدراک پر مولوی جانباز محمد خان صاحب محمدی حیدرآبادی نے ترجمان میں اپنا مراسلہ درج کرایا۔ جس میں بحوالہ ملل والنحل شہرستانی وغیرہ طریق محدثین اور طریق اہل الرائے میں فرق بتلایا۔ اسکے جواب میں مدیر صاحب ترجمان یوں گویا ہوئے کہ :-

"ہم یہ بتانا چاہتے تھے کہ جو لوگ آج اتباع حدیث کے علم بردار بنے ہوئے ہیں اور اپنے آپ کو طریق محدثین کا متبع کہتے ہیں وہ دراصل محدثین کی تقلید میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ وہ تقلید کو مٹانے کے لئے اٹھے تھے مگر ایک طرح کی تقلید کو چھوڑ کر خود ہی ایک دوسری طرح کی تقلید میں گرفتار ہو گئے اور اب مزید بدقسمتی یہ ہے کہ ان میں سے اکثر حضرات کو یہ احساس بھی نہیں رہا ہے کہ اتباع حدیث اور طریق محدثین کے اتباع اور محدثین کی تقلید میں فرق کیا ہے۔"

(ترجمان القرآن ص ۲۹۷/۵۷)

اہلحدیث | واقعی یہ تینوں مضامین امتیاز کے قابل ہیں جیسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ و طہارت۔ فن روایت و فقاہت اور ان کی تقلید۔ یہ تینوں مفاہیم الگ الگ ہیں۔ عام طور پر ان کی تقلید کے ثبوت میں انکے تقویٰ و طہارت کو یا بعض وقت ان کی فقاہت کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے۔ گمان ہی نہیں بلکہ یقین کامل ہے کہ مدیر صاحب ترجمان مقلدین کے فعل کو اسیطرح مکروہ سمجھتے ہونگے جس طرح مذکورہ مزعومہ اہل حدیث کے طریق عمل کو۔ ہم شکر گذار ہیں کہ مدیر صاحب نے ان تینوں مفاہیم کو الگ الگ بالوضاحت پیش کر دیا ہے :-

"حدیث کا اتباع یہ ہے کہ جو خبر تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچے اسکو روایت اور درایت کے اصول پر جانچ کر دیکھو۔ جب یہ اطمینان ہو جائے کہ وہ صحیح ہے یا اس کی صحت کا ظن غالب ہے تو اس کی پیروی کرو۔ اس میں کوئی قباحت نہیں اس کے بعد طریق محدثین کا اتباع یہ ہے کہ جس حدیث کی صحت کا تمہیں اطمینان ہو گیا ہے اس سے احکام کا استنباط اس طریقہ پر کرو جسکو اہل حدیث نے اختیار کیا تھا اور اس طریقہ سے اجتناب کرو جسے اہل الرائے پسند کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ یہ طریق بھی اہل حق کا طریق ہے۔ اور اگر کسی شخص کا رجحان اس کی طرف ہے تو اسے حق حاصل ہے کہ اس کا اتباع کرے۔ ہم کو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں۔" (ترجمان القرآن ص ۲۹۸/۵۸)

اہلحدیث | خاکسار مدیر اہلحدیث مع اپنے احباب کرام اور دوسرے روشن خیال اہل حدیثوں کے مدیر ترجمان القرآن کو اطلاع دیتے ہیں کہ ہم خدام اہل حدیث کا طریق عمل یہی ہے جو آپ نے ذکر کیا ہے۔ کیونکہ مذہب اہل حدیث کا طغرا ہی یہ ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

[illegible] کا محل اعتراض مقولہ (جو درج ذیل ہے) وہ ہم پر [illegible] وارد نہیں ہو سکتا۔

"قابل اعتراض جو چیز ہے وہ محدثین کی تقلید ہے۔ اور انکی تقلید یہ ہے کہ تم روایت اور درایت اور استنباط احکام میں بالکل محدثین پر اعتماد کر لو اور تحقیق صرف اسی چیز کا نام رکھ دو کہ کتب حدیث کی چھان بین اور اقوال محدثین کی تلاش و جستجو کی جائے اور جو چیز وہاں جس صورت میں مل جائے اسی صورت میں لے لیا جائے۔ یہ اگر تقلید نہیں تو اور کیا ہے؟ آخر اصول کے اعتبار سے اس طریقہ اور آئمہ اربعہ کی تقلید کرنیوالوں کے طریقہ میں کیا فرق ہے وہ اپنے ائمہ کی باتیں آنکھیں بند کرکے قبول کرتے ہیں

تک بصورت سنٹ بھی مل سکتا ہے۔ مشاغفر۔ طلب کر سکتے ہیں۔ قیمت محصول ڈاک ملنے کا پتہ ۔ [illegible]

ملکی مطلع

ہماری اسمبلی ہمیں کیا رہنمائی کر رہی ہے

حضرت مسیح کا قول انجیل میں مذکور ہے کہ آپ نے حواریوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

تم زمین کے نمک ہو۔ نمک سے سب چیزوں کا ذائقہ اچھا ہو جاتا ہے لیکن اگر نمک ہی بگڑ جائے تو اسے اچھا کون کرے؟

یہ حکیمانہ مقولہ بہت صحیح ہے۔ جس سے ہماری آج کل کی خانہ جنگیوں کا عقدہ حل ہو جاتا ہے۔ ہندوستان کی مختلف قومیں جن میں جہاں کی اکثریت ہے آپس میں سر پھٹول کرتے رہتے ہیں۔ اس کے اسباب کیا ہیں؟ غور کرنے سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح کا مقولہ اس جگہ خوب چسپاں ہوتا ہے جس طرح حضرت مسیح کے زمانے میں آپ کے حواری مذہبی نقطۂ نگاہ سے چیدہ اشخاص تھے۔ اسی طرح آج کل کے زمانے میں ممبران اسمبلی اور ممبران کمیٹی اعزازی حیثیت سے چیدہ افراد ہوتے ہیں مگر ان کا یہ حال ہے کہ ہر ہفتے ان کی لڑائی کی خبریں آتی ہیں۔ اس ہفتے ہماری اسمبلی نے جو نمونہ دکھایا ہے وہ اخباری الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں زبردست ہنگامہ ہو گیا۔ وزیر اعظم نے ایک تقریر کے دوران میں ایک جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس میں ان اشخاص نے جو اپنے آپ کو کانگرسی کہتے تھے متشددانہ مظاہرہ کیا۔ لالہ دیش بندھو نے کہا کہ یہ مظاہرہ ایک وزیر کے اشتعال دلانے پر کیا گیا۔ سر چھوٹو رام نے سمجھا کہ ان پر الزام لگایا گیا ہے۔ انہوں نے جھٹ کہہ دیا کہ "یہ احمقانہ الزام ہے" اس پر اپوزیشن کی طرف سے الفاظ واپس لو کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ شور و شر بپا ہو گیا۔ دونو طرف سے خوب جوش و خروش کا اظہار کیا گیا۔ کچھ دیر کے لئے اتنا شور رہا کہ سپیکر کو کئی بار "آرڈر آرڈر" کہنا پڑا۔ سر چھوٹو رام اور دیوان چمن لال دونو جوش سے اپنے اپنے بنچ پر ہاتھ مار رہے تھے۔ آخر کار کچھ دیر بعد کاروائی پھر شروع ہوئی۔"

(پرتاپ لاہور ۵۔ مارچ سنہ رواں صفحہ ۱)

اسی طرح لائل پور میونسپل کمیٹی کے ممبروں کے درمیان باہمی جنگ و جدل کی اطلاع آئی ہے جو اسی اخبار (پرتاپ) کے الفاظ میں درج ذیل کی جاتی ہے:۔

"گذشتہ رات وائس پریذیڈنٹوں کے انتخاب کے لئے مقامی میونسپل کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں نہایت افسوسناک نظارے دیکھنے میں آئے۔ چونکہ انتخاب میں زبردست مقابلہ ہونے کی توقع تھی۔ اسلئے میونسپل ہال کے باہر بھاری تعداد میں لوگ جمع ہو گئے تھے اور سخت جوش پھیل رہا تھا۔ چونکہ سردار سمپورن سنگھ ایم ایل۔ اے پریذیڈنٹ وقت مقررہ پر نہ پہنچے اس لئے مسٹر گنیش دت یہ کہہ کر کہ میں وائس پریذیڈنٹ ہوں۔ اس لئے جب تک نیا انتخاب نہیں ہوتا صدارت کے فرائض سرانجام دینا میرا حق ہے۔ کرسی صدارت پر بیٹھ گئے۔ ملک لکھمیداس کے حامیوں نے صدارت کے لئے ان کا نام پیش کیا۔ اور وہ بھی صدارت کرنے کے لئے دوسری کرسی پر بیٹھ گئے۔ ابھی اس جھگڑے کو شروع ہوئے چند منٹ ہی ہوئے تھے کہ سردار سمپورن سنگھ بھی آ گئے۔ مسٹر گنیش دت نے اپنی کرسی ان کے لئے خالی کر دی۔ لیکن مسٹر لکھمیداس نے کاغذات کو جو پریذیڈنٹ کے پاس ہونے چاہئیں تھے دینے سے انکار کر دیا۔ سردار سمپورن سنگھ ڈپٹی کمشنر کو ٹیلیفون کرنے کے لئے گئے تو لالہ لکھمیداس نے ان کی کرسی پر قبضہ کر لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ڈپٹی کمشنر نے آ کر وزیٹروں اور اخبارات کے نمائندوں کو ہال سے باہر نکال دیا۔ آپ نے ممبروں سے کہا کہ میں صرف اسی حالت میں مداخلت کرونگا اگر ہاؤس مجھے متفقہ طور پر چیئرمین کا فیصلہ کرنے کے لئے ثالث مقرر کرے۔ لالہ رام نرائن ایم۔ ایل۔ اے اور لالہ بھگت رام نے اس تجویز کو منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر ڈپٹی کمشنر چھ ممبروں کے ساتھ اجلاس سے باہر چلے گئے۔ اور اجلاس میں گڑبڑ شروع ہو گئی۔ مسٹر لکھمیداس یہ اعلان کر کے کہ وہ وائس پریذیڈنٹ منتخب ہو گئے ہیں۔ اجلاس سے باہر چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد سخت ہنگامہ شروع ہو گیا۔ اور دونوں پارٹیوں کے حامیوں نے ایک دوسرے کو مکے رسید کرنے شروع کر دیئے۔ ایک دوسرے پر کرسیاں بھی پھینکی گئیں۔ آخر کار امن قائم کیا گیا اور سردار سمپورن سنگھ کی صدارت میں میٹنگ شروع ہوئی اور ڈاکٹر نند لال کو باضابطہ طور پر وائس پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا۔ میٹنگ ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوئی۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ڈپٹی کمشنر کے چلے جانے کے بعد مسٹر لکھمیداس کی پارٹی نے انہیں وائس پریذیڈنٹ منتخب کر دیا۔ مسٹر لکھمیداس نے ایجنڈا کی باقی مدوں پر غور کئے بغیر اجلاس ملتوی کر دیا۔ ممبر منتشر ہو رہے تھے کہ ان پر چاروں طرف سے کرسیوں کی بارش شروع ہو گئی۔ اس کے بعد مخالف پارٹی نے ایک مختصر سی میٹنگ کی۔ گذشتہ اجلاس کی کاروائی کی تصدیق کی گئی۔ اور ڈاکٹر نند لال کو وائس پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا۔" (پرتاپ ۵۔ مارچ سنہ رواں صفحہ ۱)

اہلحدیث یہ ہیں ہمارے ملکی لیڈروں کے اخلاق۔ پھر حضرت مسیح کا مقولہ کیوں نہ صحیح ثابت ہو اور کیوں نہ ملک میں فسادات ترقی کریں۔ ؎

بنے کیونکر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

مسجد شہید گنج اور شہادت حضرت عثمان رض

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جس مظلومی کی حالت میں شہید ہوئے تھے۔ مسجد شہید گنج بھی اسی ظالمانہ

ہندوستان کا دور جدید اور مسلمانوں کا مستقبل - ۲۵۵ ایک بہت اعلیٰ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت عہ (دفتر اہلحدیث)

متفرقات

اہلحدیث کے بہی خواہ | اس کی توسیع اشاعت میں مشغول رہا کریں۔ تساہل سے ترقی میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اہل حدیث مساجد کے امامان و واعظین حضرات بھی اپنے سامعین کو اس کی خریداری کی ترغیب دے کر اپنے قومی فرض کو ادا کرتے رہا کریں۔

شکریہ | اصحاب ذیل کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اہلحدیث کے لئے نئے خریدار بنائے۔ امید ہے آیندہ بھی اسے اپنی یاد سے فراموش نہیں فرمائینگے بلکہ بیش از پیش سعی فرماتے رہینگے۔

جناب انعام رسول صاحب مراد آبادی۔ جناب عبدالرحمن صاحب شورکوٹی ۲ خریدار۔ حاجی محمد شفیع صاحب دہلی مولوی عبدالحفیظ صاحب خانپوری۔ سید عبدالسلام صاحب اجدھیا۔ جناب محمد شفیع صاحب مئوی۔ بابو عطاء اللہ صاحب نوشہرہ۔ حاجی عبدالکریم صاحب بمبئی۔ منشی عبدالرزاق صاحب ضلع بجنور۔

وی پی بھیجے گئے | مندرجہ خریداروں (جنکی قیمت ماہ فروری میں ختم تھی) کے نام اہلحدیث ۴۔ مارچ ۳۸ء وی پی بھیجا گیا ہے۔ جن کی طرف سے وی پی واپس آئیں گے ان کے نام آیندہ اخبار بند کردیا جائیگا۔

۴۴ - ۱۵۹۷ - ۲۲۰۶ - ۳۵۶۶ -
۴۳۵۱ - ۴۳۸۷ - ۴۵۹۳ - ۵۴۰۵ -
۵۴۱۹ - ۶۳۷۸ - ۷۷۹۳ - ۸۷۵۹ -
۹۳۵۶ - ۹۸۱۰ - ۱۰۱۷۸ - ۱۰۶۲۲ -
۱۰۸۵۲ - ۱۰۹۱۳ - ۱۱۱۰۸ - ۱۱۱۴۲ - ۱۱۳۴۴
۱۱۳۴۶ - ۱۱۷۹۱ - ۱۱۸۱۸ - ۱۱۸۲۸ -
۱۱۸۳۱ - ۱۱۸۳۳ - ۱۱۸۳۷ - ۱۱۹۰۶ -
۱۱۹۸۰ - ۱۲۰۶۸ - ۱۲۱۵۴ - ۱۲۱۵۷ -
۱۲۱۹۲ - ۱۲۲۱۹ -

سلطان العلوم دیوبند | مولوی عتیق احمد صاحب صدیقی دیوبندی جنہوں نے پہلے ایک ماہوار رسالہ قاسم العلوم جاری کیا ہوا تھا۔ مگر کچھ عرصہ سے بند تھا۔ ایک نیا رسالہ "سلطان العلوم" کے نام سے جاری کیا ہے۔ جس میں علمی، اخلاقی، تاریخی اور مذہبی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ قیمت سالانہ عہ۔ پتہ۔ منیجر سلطان العلوم دیوبند

شمع توحید | کی اشاعت کے لئے ۵۔ مارچ ۳۸ء تک مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں۔

مولوی فریدالدین صاحب سرادہ عہ۔ مولوی عبدالرحمن صاحب نائب تحصیلدار ۶۔ مولوی عنائت اللہ صاحب بہاولنگر ۶۔ شیخ دین محمد صاحب ٹیلیگرافسٹ ۶۔ بابو عبدالرزاق صاحب ۸ر۔ خواجہ محمد خالق صاحب ۸ر جملہ مہ۔ معرفت شیخ دین محمد صاحب ٹیلیگرافسٹ بہاولنگر جماعت اہل حدیث کاگنارہ صہ

کل میزان　۳۳۷-۱-۰ روپیہ

مقدمہ فنڈ | از اصحاب اہل حدیث کولوٹولہ کلکتہ معرفت حاجی عبدالکریم صاحب یکصد۔

میزان ۵۳۷/- روپیہ۔ خرچ تا ۵ مارچ ۳۸ء ۱۹۵/۱۴/۹

بقایا　۳-۱-۳۳۱ روپیہ

عیدآنہ فنڈ | از جماعت اہل حدیث جینیال ضلع گوجرانوالہ معرفت مولوی ابراہیم صاحب سے

امداد اہل حدیث کانفرنس | حاجی عبدالکریم صاحب مومن پورہ بمبئی صہ۔ حافظ عبدالرزاق صاحب بھوارہ ضلع دربھنگہ ۶

مدرسہ دارالحدیث مکہ معظمہ | از جناب منشی حبیب اللہ صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر چک ۱۲۲ ریاست بہاولپور ۶

مدنی دارالحدیث مدینہ منورہ | از منشی حبیب اللہ صاحب مذکور ۶۔

تعبیر خواب | خواب یہ ہے کہ ایک لالٹین مثل بوتل کی اس میں نور چمک رہا ہے۔ نور کے ایک طرف کنواں بلث بالاجاری ہے۔ نور تک مونہہ پہنچ جاتا ہے لیکن ہاتھ نہیں پہنچتا۔ دل کو بڑا ہی اچھا لگتا ہے۔ تاثیر بھی سرد ہے۔ کوئی صاحب صحیح تعبیر لکھیں۔

(خریدار اہلحدیث ۱۱۹۷۵)

رسالہ شمع توحید کی اعانت کرنا
ہر اہل توحید کا فرض ہے

رسالہ مذکورہ کی کتابت وطباعت جاری ہے۔ ارباب ذوق جلد از جلد اس کی امداد کریں۔

اپنا نمبر خریداری ملاحظہ فرماکر

حساب دوستاں

پر جو سابقہ پرچہ میں شائع کیا گیا ہے۔ ایک بار ضرور نظر کریں۔ تاکید ہے۔　(منیجر اہلحدیث)

تلاش گمشدہ | ایک شخص مسمی ہدایت علی ولد قطب دین عمر تقریباً ۲۵ سال۔ رنگ گندم گوں۔ درمیانہ پتلا قد۔ چہرہ گول۔ ساکن گھڑیالہ کا تقریباً پونے دو سال سے لاپتہ ہے۔ گھر سے کلکتہ کو گیا تھا ۲ یوم کلکتہ رہا بعد ازاں لاپتہ ہے۔ اس کی بیوی کے اخراجات کا کوئی انتظام نہیں اگر وہ خود اس مضمون کو پڑھے تو اپنی جائے رہائش سے اطلاع دے۔ ناظرین میں سے کوئی صاحب اسکو دیکھیں تو مجھے اطلاع دیں۔ (مولوی غلام محمد گوٹھ حاجی نظام الدین ڈاک خانہ کنری۔ ضلع تھرپارکر سندھ)

اسلام کی فتح | موضع دھواں ساہی ضلع کٹک میں مابین مسلمانان دھواں ساہی و مرزائی جماعت تین دن تک زبردست مناظرہ ہوا۔ پہلے دن حیات مسیح، دوسرے و تیسرے دن اجراء نبوت غیر تشریعی و صداقت مرزا موضوع مباحث تھا مسلمانوں کی طرف سے مولوی محمد یوسف صاحب امرتسری اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی عبدالغفور مناظر تھے۔ باوجودیکہ خود قادیانیوں نے یہ شرط پیش کی تھی کہ ہر ایک مدعی اپنے دلائل قرآن سے پیش کرے۔ لیکن باوجود اصرار فریق ثانی نے ایک بھی آیت نہیں پیش کی جس سے اجرا نبوت غیر تشریعی و صداقت مرزا کا ثبوت ہوتا ہو۔ جس سے متاثر ہو کر ایک شخص اسی محلہ کا محمد عرفان نامی اپنے عقائد باطلہ سے

اپنی کشتیٔ حیات
کے
ہوشیار ملّاح بنو
آرام و صحت کی راہ پر مردانہ وار چلو
غور کیجئے! آپ کی ذراسی کوشش سے آپ کی زندگی میں کتنی بھاری تبدیلی آسکتی ہے اپنے ماضی پر ایک نظر ڈالئے۔ اگر آپ کے بود و باش کے ڈھنگ میں کچھ فرق ہوتا تو آپ کا جیون کیا ہوتا؟ کامیابی آپ کے قدموں پر مٹی سر جھکاتی ہے۔ جبکہ آپ میں تندرستی جوانی اور قوتِ حیات موجود ہو۔
ناامید ہونا ایک بھول ہے۔ دل کی کمزوری کا نام ہی ناامیدی ہے اگر دل میں استقلال موجود ہو تو کوئی ایسی چیز نہیں جو حاصل نہ کی جاسکتی ہو۔ صرف ٹھیک راستے کا ڈھونڈنا ہی ایک مشکل کام ہے۔ ممکن ہے آپ اس میں غلطی کر بیٹھیں۔ اپنے رہن سہن کو ٹھیک کریں اور تندرستی کی ذمہ داری کسی قابل اور تجربہ کار طبیب کے سپرد کردیں۔
کیونکہ
بعض اوقات صبح ورزش کرنے۔ غذا میں سادگی و اصلاح لانے اور سونے جاگنے۔ نہانے دھونے میں باقاعدگی لانے سے ہی بہت سی تکالیف دور ہو جاتی ہیں۔ دوائی کی ضرورت ہو تو کسی مشہور کارخانہ کی تیارشدہ ادویات ہی خریدنی چاہئیں۔
کوی و نود وئید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کے مشہور و معروف
امرت دھارا اوشدھالیہ
میں علاوہ امرت دھارا اور اسکے مرکبات کے پانچ سو کے قریب اور مفید ادویات تیار رہتی ہیں فہرستِ بیان دیکھکر ہر کوئی مریض کی حالت و مرض کیمطابق دوائی منگوا سکتا ہے یا حالات کو لکھ کر دوائی تجویز کروا سکتا ہے کیونکہ
علاج بذریعہ خط و کتابت
بھی کیا جاتا ہے۔ "قواعد علاج" اور "فارم تشخیص" آپ ایک کارڈ لکھ کر حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی مکمل فہرست ادویات و کتب منگوالیں۔ اگر قوتِ مردمی کے متعلق کوئی علاج کی ضرورت ہو تو رسالہ "امراض مخصوصہ مردان" بھی مفت بھیجا جاویگا۔ ان امراض کی فارم تشخیص اس کے پیچھے لگی ہے۔
دوائی کی ضرورت کب پڑے انسان کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اس واسطے
مارچ کی نصف قیمت کی رعایت کا سال بھر فایدہ
اٹھانے کے واسطے ہم نے ایک تجویز رکھی ہے وہ یہ کہ آپ مارچ کے اندر دس بیس پچاس جتنا روپیہ چاہیں دفتر میں جمع کرادیں۔ پھر جب تک وہ روپیہ ختم نہ ہوگا آپ کو وہی رعایت ملے گی یعنی سوائے امرت دھارا اور اس کے مرکبات و کشتہ سونا در جہ اول وغیرہ چند ادویات کے جو ¾ قیمت پر ملیں گی باقی اور
سب ادویات و کتب نصف قیمت پر ملتی رہینگی
لاہور

طریق پر شہید کی گئی جس طرح اُس زمانے کے سیاسی لوگوں نے انقلاب حکومت کے لئے حضرت عثمان رض کی شہادت کو حصول مقصد کا ذریعہ بنا لیا تھا۔ اسی طرح آج کل کے پولیٹیکل لوگ مسجد شہید گنج کو انقلاب حکومت کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔ چنانچہ پنجاب کے کانگرسی لیڈر ڈاکٹر ستیہ پال نے مظفر نگر میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان پنجاب میں کانگرس کی حکومت قائم کرا دیں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ کانگرس مسجد شہید گنج مسلمانوں کو اس کی اصلی حالت میں واپس دلا سکتی ہے اگر میں وعدہ پورا نہ کروں تو مسلمانوں کو اختیار ہے کہ مجھے گولی سے اڑا دیں۔ (الجمعیۃ دہلی ۵ مارچ)

ہماری سیاسی نگاہ میں ڈاکٹر صاحب کا ایسا کہنا پولیٹیکل اصطلاح میں صحیح ہے جیسے شاعرانہ تخیل میں استاد غالب کا یہ کہنا صحیح ہے کہ

میں نے روکا رات غالب کو وگرنہ دیکھتے
اسکے اشکِ چشم سے گردوں کف سیلاب تھا

ڈاکٹر صاحب نے بمبئی کی پانچ مسجدوں کا جو حوالہ دیا ہے وہ گورنمنٹ کی مقبوضہ تھیں۔ لیکن مسجد شہید گنج سکھ قوم کے قبضے میں ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی نظر خواہ مخواہ بمبئی پر جا پڑی۔ اس کی مثالیں تو لاہور میں بھی مل سکتی ہیں کہ گورنمنٹ نے مسجد شاہ چراغ اور ریلوے اسٹیشن کے آس پاس چند مسجدیں مسلمانوں کے حوالے کر دیں جو گورنمنٹ کے قبضے میں تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ اپنے مقبوضہ کو تو چھوڑ سکتی ہے لیکن کسی دوسری قوم کے مقبوضہ کو نہیں دلا سکتی۔ باقی رہا گولی سے مار دینا یہ فقرہ بھی سیاسی اصطلاح میں کہا گیا ہے۔ اسکی حقیقت کچھ نہیں۔ ایسے فقروں کے موجد اول جناب مرزا صاحب قادیانی ہیں۔ جنہوں نے ڈپٹی آتھم (عیسائی) کے متعلق کہا تھا کہ اگر وہ میری پیشگوئی کے مطابق پندرہ مہینے میں نہ مرے تو میرے گلے میں رسہ ڈالا جائے، میرا منہ کالا کیا جائے اور مجھے پھانسی دیا جائے وغیرہ (جنگ مقدس)

وہ جانتے تھے کہ ایسا ہونا موجودہ حکومت میں مشکل ہی نہیں بلکہ محال ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر صاحب بھی جانتے ہیں کہ حکومت خواہ کانگرس کی ہو یا انگریز کی اتنے سے جرم پر گولی سے مار دینا جائز نہیں سمجھتی۔ اس لئے ہم ایسے وعدے کو شاعرانہ تخیل سے کم نہیں سمجھتے جس کی بابت استاد غالب نے کہا ہے ؎

تم ان کے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالب
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہے کہ یاد نہیں

لواری، قادیان اور حج بیت اللہ

مسلمانوں میں باوجود اختلافات کثیرہ کے چند مسائل پر بالکلیہ اتفاق ہے۔ منجملہ ان کے خانہ کعبہ کا حج بھی ہے۔ مسلمان کسی خیال یا کسی عقیدے کا ہو بحکم اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا۔ حرم کعبہ میں جمع ہو جاتے ہیں۔ آج تک کسی اسلامی گروہ کو یہ جرأت نہ ہوئی تھی کہ وہ مناسک حج اپنے مرکز میں ادا کرے کیونکہ یہ حکم قرآنی الفاظ میں منصوص ہے جس میں کسی امام یا مجتہد کو اختلاف نہیں سب سے پہلے ایک دھیمی سی آواز قادیان سے اٹھی کہ مرزا صاحب قادیانی نے الہام شائع کیا کہ ہم (مرزا) مکے میں مرینگے یا مدینے میں۔ لیکن جب وہ لاہور میں فوت ہو کر قادیان میں دفن ہوئے تو اتباع مرزا نے ان دونوں شہروں کو مجازی طور پر مجازی طور پر مکہ مدینہ قرار دیا۔ بلکہ اس پر یہ تفریع بھی کی گئی کہ قادیان کے سالانہ جلسے کو بروزی حج قرار دیا گیا۔ جب لاہوری پارٹی نے اس پر لے دے شروع کی تو بدنامی کے خوف سے ایسا کہنا چھوڑ دیا۔

سنا گیا ہے کہ صوبہ سندھ میں لواری ایک مقام ہے۔ جہاں کسی بزرگ کا مزار ہے۔ وہاں کے گدی نشین پیر نے بحکم ؎

کوئے جاناں سے خاک لائینگے
اپنا کعبہ جدا بنائیں گے

لواری کو مکہ شریف، کنوئیں کو زمزم، مقبرے کو بیت اللہ اور قبرستان کو جنت البقیع کا قائم مقام قرار دیکر اپنے مریدوں کو مصنوعی حج کی ترغیب دلائی جس کے نتیجے میں بہت سے لوگ اس گمراہی میں مبتلا ہو گئے تھے جن سے متاثر ہو کر امسال جمعیۃ العلماء سندھ نے اس مصنوعی حج پر پکٹنگ لگایا۔ جس میں بہت سے رضا کار گرفتار ہوئے جو بعد میں رہا کر دیئے گئے۔

ہمارے خیال میں یہ سب کام زرطلبی اور شکم پروری کے لئے ہیں۔ خدا ایسے لوگوں کو ہدایت کرے ✦

ایک تردید

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

لاہور کے ایک اُردو روزنامہ میں ایک اطلاع بدیں مضمون شائع ہوئی کہ محکمہ آبکاری نے امرتسر شہر کے مزید پانچ ریسٹورنٹوں کو دیسی شراب فروخت کرنے کی اجازت کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ اطلاع سراسر غلط ہے حکومت پنجاب نے ایسے مکانات ہیں جن کو ریسٹورنٹ سمجھا جاتا ہے۔ شراب خوری کے قبیح دستور کے انسداد کے واسطے گذشتہ ماہ اگست میں ایک اشتہار شائع کیا تھا جس کی رو سے یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے لاہور اور امرتسر میں ایسے مکانات پر شراب پینے کی اجازت نہیں ہوگی۔ لیکن عوام خاصکر ان اشخاص کی جو شہر میں اقامت نہیں رکھتے سہولیت کو مدنظر رکھ کر یہ ضروری سمجھا گیا تھا کہ موزوں احاطہ جات کی محدود تعداد یعنی لاہور شہر میں سات اور امرتسر شہر میں ۱۰ احاطے احتیاط سے منتخب کر لئے جائیں اور ان کو متذکرہ بالا احکام سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ اور یہاں شراب بیچنے کی نہیں بلکہ پینے کی اجازت دی جائیگی۔

اس سے ظاہر ہے کہ شراب کی فروخت کے لئے نئے مکانات کے متعلق اجازت دینا تو کجا حکومت پنجاب نے فی الحقیقت ان سینکڑوں مقامات پر شراب پینے کی بندش کر دی ہے جہاں یہ پہلے پی جاتی تھی۔ (۲۶ لاہور فروری)

سال بھر کے لئے بے فکری حاصل کرنی ہو

تو

مارچ سے فایدہ اُٹھائیں

ماہ مارچ میں مندرجہ ذیل ادویات مندرجہ قیمتوں سے نصف قیمت پر ملیں گی۔

مگر امرت دھارا اور اسکے مرکبات ¾ قیمت پر ملیں گے

حافظ صحت

صحت کی تحفظ کے لئے عام بیماریوں کی دوائیں

امرت دھارا۔ صحت کی حفاظت کیلئے تقریباً عام بیماریوں کے لئے مفید امرت دھارا سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں یہ دوا ہر گھر میں ہر ایک جیب میں رہنی چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ¾ نصف ¾ نمونہ

ملفری قرص۔ قبض۔ زکام۔ نزلہ اور کمزوری ہاضمہ وغیرہ کو دور کرنے کیلئے اور صاف خون لانے کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۴۰ گولی ۱۲/

اکسیر لکشمی ولاس رس۔ بخاروں کے بعد ہونیوالی کمزوری اور زکام۔ نزلہ۔ احتلام وغیرہ کو دور کرنے کے لئے آیورویدک کی نہایت فائدہ مند دوا ہے قیمت ۹۶ گولی للعہ ۴۸ گولی ۱؎ نمونہ آٹھ آنہ ۸/

سرمہ۔ آنکھوں کی صحت کیلئے روزانہ استعمال کرنیکا سرمہ ہے قیمت فی تولہ

منجن۔ دانتوں کی صحت کیلئے روزانہ استعمال کا نہایت عمدہ منجن ہے قیمت چار آنہ

امرت دھارا سوپ (صابن) جلد کو پھوڑا پھنسی سے بچانے اور دور کرنے کیلئے نہایت مفید صابن ہے قیمت فی بکس جسمیں تین ٹکیہ ۱۲/ فی ٹکیہ

امرت دھارا لوشن۔ گلے کی صحت اور چھوت چھات کی بیماریوں سے بچنے کیلئے ایک بینظیر دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ

ادویات برائے بخار

سنڈول۔ نئے بخار خواہ وہ انفلوانزا اور ملیریا کی قسم سے ہوں اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۲۰ گولی ایک روپیہ عہ

عرق بخار۔ ملیریا بخار کو تین دن میں دور کرتا ہے۔ جوڑی یا موسمی بخار کیلئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/

جیرن جور ہر۔ پرانے بخاروں کو بلا کسی ذیعہ علاج کرتا ہے۔ قیمت ۴۰ گولی صرف ایک روپیہ عہ ۱۵ گولی ۴/

جوڑی ابرک۔ پرانے چوتھیہ وغیرہ اترتے ہوئے بخار جو کبھی چڑھتے اور کبھی اُترتے ہوں۔ نیز ملیریا بخار میں نہایت مفید دوا ہے۔ اکثر پہلے دن سے فائدہ ہونے لگتا ہے۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ عہ ۸ گولی آٹھ آنہ ۸/

چین۔ نمونیا ذات الجنب کے بخار نیز چھاتی کے درد کو دور کرنے کیلئے بہت ہی فائدہ مند دوا ہے قیمت ۱۵ گولی تین روپیہ ۵ گولی ایک روپیہ

بسنت مالتی رس۔ پرانے بخاروں اور سل ودق کے بخاروں میں ایک بینظیر دوا ہے۔ قیمت ۸ گولی ایک روپیہ عہ

جوہر سونا مرکب۔ تپ دق نیز ہلکے چڑھنے والے پرانے بخار دور کرتا ہے علاوہ جسم کو تندرست بناتا ہے اور امراض مینی کو بھی مفید ہے قیمت فی تولہ بیس روپیہ ۶ ماشہ دس روپیہ عنہ

عصائے پیری

اکسیر جنرل ٹانک۔ یہ سوداوی بلغمی امراض مثلاً گنٹھیا جوڑوں کے درد، کمر درد وغیرہ کیلئے نہایت مفید چیز ہے قیمت ۴۰ گولی چار روپیہ نمونہ گولی

اکسیر نمبر ۵۔ اعضائیہ بخاروں اور پسینے کی حالت میں یا کمزوری کے باعث ہوا لگنے گردن جبڑا وغیرہ کے اکڑ جانے بخاروں کے بعد بہکانا۔ گونگا پن بہرہ پن وغیرہ شکایتیں پیدا ہو گئیں نیز اور امراض میں یہ آیورویدک سائنس کی ایک مشہور و مفید دوا ہے قیمت ۳۰ گولی پانچ روپیہ ۴ گولی عہ

درشنی گنٹھیا سوجن فالج کی ایک خاص دوا ہے قیمت ۴ گولی ۱؎ نمونہ ۴/

کنپ واتاری۔ رعشہ (جھولا) کی خاص دوا ہے نیز گنٹھیا کمر درد بائی گولہ میں بھی بہت مفید ہے۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے ۱؎

افیکم سودا۔ میفلہ عشر اور گنٹھیا پن کو دور کرنیکی نہایت عمدہ دوا ہے قیمت ۲۴ گولی للعہ

کرن جوانی۔ یہ بھی جنرل ٹانک ہے جسم کو مضبوط بناتی ہے بڑھاپے امراض سے محفوظ رکھتی ہے طاقت تندرستی بڑھانے میں لاثانی ہے قیمت ۲۴ گولی ۱؎ ۱۲ گولی للعہ

مرسپ۔ نزلہ کی زیادتی سے کھانسی اور دمہ نیز اس قسم کی اور خرابیوں کو دور کرنے کیلئے نہایت عمدہ دوا ہے۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپیہ۔ ۱۶ گولی ایک روپیہ عہ

بس یہی نہیں امرت دھارا اور اس کے مرکبات (لوشن۔ بام۔ مرہم وغیرہ) بھی ماہ مارچ میں ¾ قیمت پر مل سکتے ہیں۔

ایک اور نرالی سکیم

مارچ میں کچھ روپیہ جمع کروا دینے سے آپ سال بھر جب چاہیں اپنے اور اپنے خاندان کے علاج کے لئے اسی رعایتی قیمت پر حسب ضرورت جو دوا چاہیں تب تک منگوا سکتے ہیں جب تک آپکا روپیہ ختم نہ ہو جاوے

بڑی فہرست ادویات و کتب اور رسالہ امراض مخصوصہ مردماں مفت منگوا ویں۔

پتا مکمل امرت دھارا لاہور

مومیائی ۱۸؍ اولہ

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ ہر زیادتی یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنی کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۸؍۔ آدھ پاؤ ۲؍۔ پاؤ بھر ۴؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب بشیر احمد صاحب بلدروا جناب کے ہاں سے پانچ چھٹانک مومیائی منگوائی تھی چار چھٹانک عزیزوں میں تقسیم کر دی اور ایک چھٹانک خود استعمال کی جس سے یک گونہ فائدہ محسوس ہو رہا ہے۔ اب ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔ (۱۶۔ جنوری ۳۸ء)

جناب داؤد دادا صاحب مجاور پنالہ۔ "میں نے خود کے لئے اور دوسرے لوگوں کے لئے پانچ چھ مرتبہ مومیائی منگائی بہت ہی مفید ہوئی۔ اب میرے ایک خویش کے لئے ایک چھٹانک ارسال فرمائیں۔" (۲۴ جنوری ۳۸ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

نمونہ منگا کر پہلے تجربہ کر لیجئے

آزمائش شرط ہے　　　نیا تحفہ

قوت مردمی کا شرطیہ علاج ۲۵

اگرچہ اشتہاری دواؤں نے آپ کو بالکل بدظن کر دیا ہے۔ لیکن ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلا مقوی نمبر ۱ و دوا مروارید ی نمبر ۳ صرف دس روز کے لئے بطور نمونہ طلب کیجئے۔ انشاء اللہ اس قلیل مدت میں آپ کو کافی طور پر فائدہ محسوس ہوگا اور اس کے حیرت انگیز اثر کے آپ خود قائل ہو جائینگے۔ پھر اس وقت آپ پورا بکس یا نصف بکس منگا کر استعمال کریں۔ مگر فرمائش کے ساتھ یہ شرائط آنا ضروری ہے:۔

شرط اول۔ دوا کو ناجائز کام کے لئے استعمال نہیں کرونگا۔ شرط دوم۔ حسب تحریر دوا باقاعدہ استعمال کرونگا۔ شرط سوم۔ تا اختتام دوا پرہیز قائم رکھونگا۔ قیمت نمونہ ایک روپیہ چودہ آنہ (۱۴؍) نصف بکس تین روپیہ آٹھ آنہ ۸؍۳ پورا بکس سات روپیہ مع محصول ڈاک۔ غیر ملکی احباب کل قیمت و محصول ڈاک پیشگی روانہ کریں۔ حوالہ اخبار کا ضرور دیجئے۔ فہرست دواخانہ مفت طلب کیجئے۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ارسال فرمائیے۔

طلا مقوی نمبر ۱

مجلوقوں اور کمزوروں کے لئے ایک بہترین چیز ہے۔ عضو مخصوص کی جملہ خرابیاں۔ کجی۔ لاغری۔ سستی وغیرہ سب اس سے دور ہو جاتی ہیں۔ اسکے چند روزہ استعمال سے بالکل ناکارہ اور مایوس مریض شاد اور بامراد ہو جاتا ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

قیمت فی شیشی تین روپے (۳؍)

دوا مروارید ی نمبر ۳

قوت باہ کے مریضوں کے لئے آب حیات کا کام دینے والی ایک بے نظیر دوا ہے۔ بے حد مقوی باہ اور دافع مردت انسانی ہے۔ پوری خوراک ایک مرتبہ متقبل پرہیز کے ساتھ استعمال کر کے قدرت خداوندی کا کرشمہ دیکھئے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ کشتہ جات اور مضر اشیاء سے مبرا ہے۔

قیمت چالیس خوراک چار روپیہ (للعہ)

ملنے کا پتہ:۔ منیجر انصاری دواخانہ رجسٹرڈ مقام مئو آئمہ ضلع الہ آباد یو پی

سرمہ نور العین ۲؍

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۲؍

پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

بے کار نہ بیٹھو ۹

دو روپے آٹھ آنے نقد بھیج کر

نمونیا چیچک کی اکسیر دوا

سے بچوں کا علاج کیجئے۔ اس مجربی دوا نے بفضلہ صدہا مریضوں کو چیچک اور نمونیا سے بچا لیا۔ بچوں کا پیکٹ قیمت چار آنے علاوہ محصول ڈاک۔ جواب کے لئے ٹکٹ بھیجئے اور پتہ صاف لکھئے۔

پتہ:۔ منیجر اکسیری دواخانہ شاہجہانپور ضلع میرٹھ

ثنائی برقی پریس امرتسر میں کسائی چھپائی کا کام نہایت حسب منشا کیا جاتا ہے۔ دیدہ زیب بہترین

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـه

روسا و جاگیرداران سے ؍ ؍ لـعـه

عام خریداران سے ؍ ؍ ـه

؍ ؍ ششماہی ۲/۱

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - ۲ ؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۳۶۱)

امرتسر ۱۵۔ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۸۔ مارچ ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم۔ درس توحید - - - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - - ص۲

شرک اور آریہ مسافر - - - - ص۳

مرزا صاحب قادیانی فیل گئے ہیں - - ص۷

شراب کی وجہ سے دس اشخاص پر لعنت۔ ص۷

قرآن مجید کے لفظ خاتم النبیین کی تفسیر۔ ص۸

جماعت اہل حدیث کے لئے درس حیات۔ ص۸

شکر و حمد - - - - ص۹

ازواج مطہرات - - - - ص۹

توحید باری تعالےٰ - - - - ص۱۰

فتاویٰ ص۱۱ متفرقات - - ص۱۲

ملکی مطلع ص۱۵ اشتہارات - - ص۱۶-۲۰

NATIONAL MUSLIM UNIVERSITY
کتبخانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ
DELHI.

درسِ توحید

(از قلم مولوی محمد شفیع صاحب نعیم پٹھانکوٹ)

خدا سے رشتۂ بیم و رجا کر استوار اپنا
رفوئے زخم جسم و جاں سے تو نا آشنا بن جا

اسی کی ذات بے ہمتا ہے بس قابل پرستش کے
رہ توحید پر ثابت قدم رہ پارسا بن جا

اسی کی ذات ہے عقدہ کشا و دستگیر اپنی
در اغیار سے ہو دستکش اور با خدا بن جا

کیا تخلیق جس نے درخور حاجت روائی وہ
ہے اصل بندگی یہ دشمن ریو و ریا بن جا

توقع کشود غنچہ امید اٹھا سب سے
تو خود حسن عمل سے آپ اپنا رہنما بن جا

حباب آسا ہے جب یہ فرصت ہستی تو اے غافل
سراسر بے نیاز این و آں ہو با خدا بن جا

تمنا ہے غم دنیا سے گر آزاد ہونے کی
تو اسکے در کا اے ہمدم مری صورت گدا بن جا

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات۔ بزرگان اہل حدیث کب ہندوستان آئے اور ان کی اس وقت سے لیکر آجتک کی مذہبی علمی خدمات کا ذکر کیا ہے۔

کراماتِ اہلحدیث

مسئلہ کرامت کی توضیح و تشریح اور اسکے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے علاوہ جماعت اہل حدیث کے اولیا و صوفیا کے حالات و کرامات کا تفصیل بیان قابل دید ہے جو بالکل نئی چیز ہے۔ ایک کے لئے ۴؍ کے ٹکٹ بھیجئے اور زیادہ بصیغہ وی پی طلب کیجئے۔

تحفۂ اہلحدیث - ۱؍ - حدیث کی پہلی کتاب ۴؍ - ناجی فرقہ کون ہے حنفی یا اہلحدیث قیمت ۴؍ - خطبات سلمان یعنی قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری کے علمی اور تبلیغی خطبے ۱۲؍ - جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر جلد سنہری ۱۲؍ - پانچ ہزار مجربات جو طبی دنیا میں ایک نئی اور لاجواب کتاب ہے۔ ۱۲؍

ملنے کا پتہ } منیجر اہلحدیث جنتری ملتہ غث لاہور

(۳۶۰)

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آنہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اسکا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائیں گے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے۔

نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ روہے (ٹرکوما)، ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں اسکے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک

منگوانے کا پتہ } منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

طبی مجربات

سرمہ نور نظر | یہ سرمہ ہمارا خاندانی مجرب ہے۔ اسکی سینکڑوں شہادتیں موجود ہیں۔ اس کے استعمال سے دھند، جالا، غبار، سرخی [illegible] ابتدائی [illegible] دنوں میں دور ہو جاتے ہیں [illegible] ہے۔ اگر اس کا ہمیشہ استعمال کیا جاوے [illegible] دور ہو جاتی ہے قیمت [illegible]

حبوب مقوی [illegible] یہ استعمال سے جریان، کثرت احتلام، سرعت اور رقت وغیرہ دور ہو کر طاقت مردمی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ دماغ نہایت درجہ طاقتور ہو جاتا ہے۔ قیمت ۴۰ گولی عہ

طلائے خاص | آپ نے اکثر طلاؤں کا استعمال کیا ہوگا۔ یہ طلا ایسا نادر اور عجیب [illegible] کل عیوب کو چند دنوں میں دور کر [illegible] مرد بنا دیتا [illegible] گئے گزرے سالہا سال کے [illegible] لئے عجیب نعمت ہے۔ قیمت [illegible]

تریاق رحم | رحم سے ہر قسم کے سیلان رطوبت کو روکتی ہے۔ بچے پیدا ہو کر مر جانے اور اسقاط حمل کی عادت کو دور کرنے میں سریع الاثر ہے۔ قیمت ۴۰ خوراک عہ

نوٹ :- محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر :- منیجر شفاخانہ صدیقی کڑہ کرم سنگہ امرتسر

تندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ ۱۲؍ - محصول ڈاک ۴؍ نمونہ ۴؍

منگوانے کا پتہ

منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

جدید انگلش ٹیچر

اس میں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ، علامات، قواعد گرامر اور اُردو سے انگریزی میں ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کے واسطے بہت مشقیں دی گئی ہیں۔ اس کا مطالعہ کرنے سے تھوڑی سی مدت میں انگریزی زبان بآسانی کرسکتا ہے۔ قیمت ۱۲؍

ملنے کا پتہ } منیجر اہلحدیث

مفتی [illegible] کی فہرست طلب [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۵- محرم الحرام ۱۳۵۷ھ

شرک اور "آریہ مسافر"

شرک ایسا بُرا فعل ہے کہ جو لوگ شرک کرتے ہیں وہ بھی شرک کو بُرا سمجھتے ہیں۔ ہندو قوم بُت پرست ہے مگر آریہ سماجی بُت پرستی سے منکر ہیں۔ لیکن خدا کے ساتھ روح مادہ کو بھی قدیم مانتے ہیں۔ (ہم اس بحث کو یہاں نہیں چھیڑتے کہ اسلامی اصطلاح میں آریہ سماج بھی مشرک ہیں) بلکہ ہمارے آج کے مضمون کا رُخ "آریہ مسافر" کے ایک مضمون کی طرف ہے جس میں اس نے مسلمانوں پر الزام لگایا ہے کہ وہ غیر مسلموں کے ساتھ مل کر ملکی ترقی نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ مسلمان دوسری قوموں کو ناقابل معافی گناہ شرک میں مبتلا سمجھ کر نفرت کرتے ہیں۔ چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں :-

"اخبارات میں انجمن جمعیۃ العلماء کے صدر مولوی کفایت اللہ صاحب کے نئے فتوے کا چرچا ہو رہا ہے کہ ایک نیک سے نیک مشرک سے یزید جیسا مسلمان بھی بہتر ہے اور اس کے لئے دلیل پیش کی جاتی ہے کہ خدا اور سب گناہ معاف کر سکتا ہے لیکن شرک کے گناہ کی معافی نہیں ہو سکتی۔

جمعیۃ مذکورہ کو اپنی دیش بھگتی کا فخر ہے۔ اور مسلمانوں کی دیگر فرقہ وارانہ انجمنوں کی نسبت قوم پرستی کا یہ زیادہ دم بھرتی ہے۔ کانگرس کا ساتھ دینے میں بھی یہ پیش پیش رہی ہے۔ لیکن سمجھ نہیں آسکتی کہ جو لوگ غیر مذاہب کے لوگوں کے متعلق اس قدر نفرت کا اظہار کر سکتے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ مِل کر ملکی ترقی کا کام کیسے کر سکتے ہیں"۔ (آریہ مسافر۔ لاہور ۶ مارچ ۳۸ء ص۳)

اہلحدیث | مہاشہ اڈیٹر کو صدر جمعیۃ العلماء کے قول سے اتنا رنج ہوا کہ اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ ایسے خیالات والے لوگ غیر مذاہب کے ساتھ مل کر ملکی ترقی نہیں کر سکتے۔ مگر مہاشہ جی اپنی مذہبی کتاب کو بھول گئے یا دانستہ انہوں نے تجاہل کیا۔ غور سے سنیں۔ اُن کے گورو سوامی دیانند جی ہدایت کرتے ہیں کہ

وید کی مذمت کرنے والے منکر کو ذات اور ملک سے نکال دینا چاہئے۔

(ستیارتھ باب ۳۔ نمبر ۵۲)

مہاشہ سجنو! | جانتے ہو کہ ویدوں کی مذمت اور ان سے انکار کرنے والے کون کون لوگ ہیں۔ سب سے پہلے جین پھر بدھ مت والے پھر سکھ جن کے گورو گرنتھ میں ویدوں کی مذمت درج ہونے کے باعث ان کے عقیدے کا جزو اعظم بن گئی ہے۔ سب سے اخیر ادھا سوامی مت کے ست سنگی جن کے متوفی گورو کی تصنیف ویدوں کی تردید میں شائع شدہ ہے۔ اگر نہ دیکھی ہو تو دیال باغ آگرہ سے طلب کر کے دیکھ لیں۔ کیا یہ سب لوگ ملک سے نکالے جائینگے؟

صدر جمعیۃ العلماء کا فتویٰ سوامی جی کے فتوے سے تو بہت نرم ہے۔ کیونکہ وہ صرف ایک اعتقادی بات ہے جیسے سوامی جی نے فتویٰ دے رکھا ہے کہ وید کا منکر دہریہ ہے۔ (ستیارتھ باب ۸ نمبر ۱)

دلی اعتقاد میں کسی شخص کو گمراہ سمجھنا اور بات ہے مگر ملک سے خارج کر دینے کا حکم دینا اور بات ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کمیٹیوں اور اسمبلیوں میں مختلف الخیال اور مختلف العقائد لوگ شریک ہیں مگر ملک کی بہتری پر سب متفق نظر آتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی کسی کو قابل اخراج نہیں سمجھتا۔ ہاں سوامی جی کے حکم کے مطابق ویدوں کو نہ ماننے والے یا ان کے حق میں بدہی عقیدہ رکھنے والے جو سکھوں کے گورو گرنتھ صاحب میں لکھا ہے کہ

ع وید کتیب افترا بھائی دل کا بھید نہ جائے

بقول سوامی جی یہ سب لوگ ملک سے اخراج کے قابل ہیں نہ اسمبلی کے ممبر ہو سکتے ہیں نہ کمیٹی کے بلکہ ووٹر بھی نہیں بن سکتے۔ کیونکہ ان کا جرم اس قابل نہیں کہ ان کو ملک میں رہنے دیا جائے۔

آج کل سیاسی قیدیوں کے چھڑانے پر زور دیا جاتا ہے (اور کانگرس بھی سفارش کرتی ہے) جو غالباً چھوٹ جائینگے۔ مگر ان بے چارے منکرین وید کو ملک میں رہنے کی اجازت کون دیگا اور کون انکی سفارش کرے گا؟

امید ہوتی تو آریہ سماج سے ہوتی مگر افسوس کہ وہ بھی ان بے چاروں کو اپنے گورو کی تعلیم کے ماتحت کورا جواب دینگے۔ اس وقت یہ بیچارے ستم رسیدہ اپنا ٹوٹا پھوٹا سامان اٹھا کر ہندوستان سے نکلتے ہوئے غالباً یہ شعر پڑھتے جائینگے ؎

ہم نے چاہا تھا سماجی سے کرینگے فریاد
حیف ہے وہ بھی تیرا چاہنے والا نکلا

ویدارتھ پرکاش۔ ویدوں کی تردید میں ایک مشہور ۱۲/ کتاب۔ از پنڈت آتمانند صاحب۔ قیمت رعایتی۔ ار (مینیجر اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۱۴۔ مارچ ۱۹۳۸ء

—— بہت سے حجاج کرام زیارت حرمین شریفین سے فراغت حاصل کرکے واپس آگئے ہیں۔ باقی عنقریب واپس آنے والے ہیں۔

—— شاہ فاروق فرمانروائے مصر آیندہ موسم بہار میں انگلستان کی سیاحت کا عزم رکھتے ہیں۔

—— بیروت کے تاجروں نے اہل فلسطین کی ہمدردی میں یہودی و انگریزی مال کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا ہے۔

—— مصر کے سابق وزیر اعظم توفیق پاشا انتقال کرگئے۔ انا للہ!

—— ایران و عراق کی حکومتوں میں ایک معاہدہ ہونے سے حکومت عراق نے شط العرب کا حصہ جو ابادان کے سامنے ہے۔ حکومت ایران کے سپرد کردیا ہے۔ بصرہ کی بندرگاہ دونو حکومتوں کے مشترکہ استعمال میں آیا کرے گی۔

—— حکومت ایران کے وزیر خارجہ عنایت اللہ خان دو ماہ کی علالت کے بعد فوت ہوگئے۔

—— جرمنی نے ۱۲۔ مارچ کو آسٹریا پر قبضہ کرلیا ہے۔ وہاں اپنی وزارت قائم کردی ہے۔ حکومت فرانس برطانیہ اس واقعہ کے خلاف پروٹسٹ کررہی ہیں۔

—— حیدرآباد دکن میں ایک کان پھٹنے سے ۴۰ ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے۔

—— ڈیرہ گرہ و سلہر سے اطلاعات ملی ہیں کہ وہاں ۷۔ مارچ کو خوفناک طوفان آیا۔ بہت سے اشخاص ہلاک و زخمی ہوئے۔ بے شمار مکانوں کی چھتیں اڑگئیں۔ سینکڑوں درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ ہزارہا انسان بے خانماں ہوگئے۔

—— بمبئی گورنمنٹ کے سرکاری دفاتر آیندہ پہاڑ پر نہیں جایا کریںگے۔

—— چین میں غیر ممالک نے جو سرمایہ صنعت و حرفت اور تجارت پر لگا رکھا ہے اس کا اندازہ حسب ذیل ہے جاپان ۲۶ کروڑ پونڈ۔ برطانیہ ۲۶ کروڑ پونڈ۔ سویٹ روس ۲½ کروڑ پونڈ۔ ریاستہائے متحدہ ۱۰ کروڑ پونڈ

—— امرتسر میں محرم بخیریت گذر گیا۔

—— لاہور چھاؤنی میں تعزیہ پرستوں کی دو پارٹیوں میں فساد ہوگیا۔

—— قصور میں شیعوں کے دلدل کا جلوس نکالنے پر مسلمانوں نے سول نافرمانی کی۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ پچاس آدمی گرفتار کئے گئے۔

تاریخ مقدمہ حملہ

۱۴۔ مارچ کو تاریخ پیشی تھی۔ ملزم کی طرف سے پندرہ گواہان صفائی میں سے آٹھ گزرے۔ چھ کو چھوڑا گیا۔ ایک گواہ کلکتہ سے نہیں آیا۔ اس کیلئے اور باقی کاروائی کے لئے ۲۸۔ مارچ مقرر ہوئی ہے سات گواہوں نے بالاتفاق کہا کہ ملزم ہنگامہ کے وقت حاضر نہ تھا۔ کوئی لمبے قد والا شخص تھا جس نے مولوی صاحب پر گھری والا چرتہ مارا اور مار کر بھاگ گیا آٹھواں گواہ ریلوے کا ملازم تھا جس نے صرف اتنا کہا کہ پہلی نومبر کو کلکتہ کے ساڑھے آٹھ ٹکٹ امرتسر سٹیشن میں فروخت ہوئے تھے، میں اس روز رخصت پر تھا،

ناظرین دعا کریں۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِالْکَاذِبِیْنَ فَخُذْ ھُمْ اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ

حافظ رکن الدین شریک عدالت امرتسر

ناظرین نوٹ کرلیں

جن حضرات کی قیمت اخبار ختم ہے ان کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ اگر ۳۱۔ مارچ تک قیمت وصول نہ ہوئی تو یکم اپریل کا پرچہ وی پی کیا جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ضرورت رشتہ

ایک ۲۴ سالہ سیدہ مسلم نوجوان (جس کی ماہوار آمد پچاس روپیہ کے علاوہ جائداد منقولہ بھی کافی ہے) کے لئے ۱۵ یا ۱۶ سالہ نوجوان موحدہ پابند صوم و صلوٰۃ۔ نیک اخلاق، تربیت یافتہ دوشیزہ کی ضرورت ہے۔ ذات پات کی کوئی تمیز نہیں۔ دیہات والوں کو ترجیح دی جائیگی۔

معرفت ماسٹر حبیب اللہ صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر چک ۱۳۱ نہر مراد۔ ڈاک خانہ خاص۔ براستہ چشتیاں ریاست بہاولپور۔

غریب فنڈ میں کوئی رقم نہیں آئی۔ اگر یہی حالت رہی تو کسی سائل کے نام اخبار جاری نہیں ہوسکیگا۔ اصحاب خیر کی توجہ درکار ہے۔ صدقات جاریہ کرتے وقت اس فنڈ کا خاص طور پر خیال رکھا کریں۔

جماعت اہل حدیث مروت پور ضلع مظفرپور کی طرف سے معرفت مولوی محمد سعید صاحب مبلغ عہ (عہ برائے شمع توحید اور عہ برائے مقدمہ فنڈ) وصول ہوئے۔ جزاہم اللہ!

دیگر احباب جماعت بھی ان فنڈوں کا خیال رکھیں۔

بیرنگ ڈاک واپس دفتر ہذا بیرنگ ڈاک وصول نہیں کیا کرتا۔ بعض حضرات محصول ڈاک لگاتے وقت پورا محصول نہیں لگاتے۔ اس لئے وہ بھی بیرنگ ہوکر ان کے لئے باعث نقصان بنتے ہیں۔ آیندہ خیال سے محصول لگایا کریں۔ (منیجر اہلحدیث)

تصدیق الحدیث ہر سہ حصہ

کا مکمل سٹ جو صاحب طلب کرنا چاہیں ۳ مع محصول ڈاک بھیج کر منگوالیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— روس کے مقدمہ سازش کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے ۳ ملزموں کو علی الترتیب ۲۰۔ ۲۵ اور ۱۵ سال قید بامشقت اور ۱۲ کو سزائے موت کا حکم ہوا۔

الکم سامنے رکھ کر بتائیں کہ برانڈی وائٹ شراب لانے کا حکم دینے سے مرزا صاحب حدیث مذکورہ کے اقسام عشرہ میں سے کس قسم میں داخل ہیں ۔ جواب دیتے ہوئے

فرمائی خداوندی وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

قرآن مجید کے لفظ خاتم النبیین کی تفسیر

وہی صحیح اور معتبر ہے

جو خود قرآن حمید سے ثابت ہو

(از قلم مولوی ابوعبداللہ محمد ادریس صاحب ڈیانواں ۔ ضلع پٹنہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۳) ہر نبی و رسول پر جس کی تصدیق شریعت محمدیہ نے کی ہو اور جو کچھ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی ان سب پر ایمان لانا شریعت اسلام نے فرض قرار دیا ہے ۔ اور اسی وجہ سے قرآن پاک میں جا بجا اللہ پر اور محمد رسول اللہ پر اور اس پر جو آپ پر بذریعہ وحی نازل ہوا ایمان لانے کے ساتھ انبیاء و رسل سابقین پر اور جو کچھ ان پر بذریعہ وحی نازل ہوا اس پر بھی ایمان لانے کا حکم صادر ہوا ہے مگر کسی آنے والے نبی پر اور اس کی بیان کردہ وحی پر ایمان لانے کا حکم ایک جگہ بھی نہیں ملتا ہے ۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے اور قرآن پاک کا آغاز اسی سے کیا جاتا ہے :۔

الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

یعنی وہ یہی کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے جو ہدایت ہے پرہیزگاروں کے واسطے ، جو ایمان لاتے ہیں ۔ غیب پر اور نماز قائم رکھتے ہیں اور میرے دئیے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں اور جو ایمان رکھتے ہیں اس پر جو آپ پر اتارا گیا اور اس پر جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں ۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے اور خود حامل قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے :۔

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۔ یعنی آپ کہئے کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس پر جو ہم پر اتارا گیا ہے اور جو ابراہیم اور اسمٰعیل اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اتارا گیا ہے اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ اور دیگر انبیاء اپنے رب کی طرف سے دئیے گئے ۔ ایک اور جگہ ایمان مفصل کا اس طرح پر حکم ہوتا ہے :۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۗ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۔

یعنی اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ پر اور اسکے رسول (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) پر اور اس کتاب (قرآن) پر جو اس پر اتاری گئی ہے اور اس سب کتاب پر جو پہلے اتاری گئی ہے اور جو منکر ہو اللہ کا اور اسکے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور روز آخرت کا تو وہ بڑی گمراہی میں پڑا ۔

اور بھی ایسی بہت سی آیتیں ہیں جن میں اللہ اور اسکے رسول خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن مجید پر ایمان لانے کے ساتھ انبیاء سابقین اور ان کی کتابوں پر ایمان لانے کا بھی حکم دیا گیا ہے ۔ الحاصل تذکرہ انبیاء اور تصدیق انبیاء اور ایمان بالانبیاء کے متعلق اسلوب بیان و تصریحات سے شواہد قرآنیہ کو جس قدر تتبع کیا جائے اور ان میں جس قدر تعمق کے ساتھ تفکر و تدبر کیا جائے اسی قدر پختگی کے ساتھ یہ ثابت ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی آنے والے نبی کا کوئی ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب فرقان حمید میں نہیں کیا اور ایسے نبی کی کوئی تصدیق نہیں فرمائی اور شہادت نہیں دی ہے اور ایسے کسی نبی پر اور اس کے بیان کردہ وحی پر ایمان لانے اور اس کی تصدیق کرنے کا حکم ایمان والوں کو نہیں دیا ہے ۔ پس خاتم کی تفسیر یہی ہونا متعین ہو گیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سلسلۂ نبوت کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں ہے ۔

(۵) شواہد قرآنیہ کے ساتھ خود حامل قرآن صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و ہدایات کثیرہ میں سے بھی چند ہم پیش کر دیتے ہیں ۔ جن سے آپ کے بعد کسی نبی کا نہ ظاہر ہوتا ہے ۔

(۱) آپ نے فرمایا ہے کہ میں تم میں دو مجموعے چھوڑے جاتا ہوں جب تک ان دونوں کو مضبوط پکڑے رہوگے راہ سے نہ بھٹکوگے ۔ اللہ کی کتاب اور اپنا اسوہ حسنہ ۔

(۲) آپ کا ارشاد ہے کہ میری سنت و طریقہ و خلفائے راشدین کی سنت و طریقہ کی پابندی کرنا ۔

(۳) آپ کا حکم ہے کہ میرے بعد ابوبکر و عمر کی اقتدا کرنا ۔

(۴) آثار قیامت میں آپ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نزول فرمانے کی خبر دی ہے ۔ لیکن اس وقت حضرت عیسیٰ نبی نہیں ہونگے بلکہ افراد امت محمدیہ میں سے ایک فرد ہونگے ۔

مہاشہ جی سنو! اپنا گھر شیشے کا بنا کر دوسروں پر پتھر پھینکنا کونسی کون دھرم ہے ؟

نوٹ :۔ مہاشہ جی نے اس مضمون میں ایک دو اور بھی اعتراض کئے ہیں۔ جن کا جواب آیندہ آئیگا۔ (انشاء اللہ!)

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی فیل ہو گئے ہیں

مرزا صاحب قادیانی کے متعلق ہم نے بارہا ظاہر کیا ہے کہ وہ اپنے ادعا میں فیل ہو گئے ہیں۔ ہمارے اس بیان کو قادیانی اور لاہوری پارٹی کے مرزائی نہیں مانتے رہے مگر قدرت قادر اپنا کام اندر اندر کرتی رہتی ہے جس کی خبر انسانوں کو نہیں ہو سکتی۔ اسی کو تصرف الہٰی کہتے ہیں۔ ہم نے اپنے دعوے پر کئی دفعہ خلیفہ قادیان کا قول پیش کیا ہے۔ آج ہم ایک مرزائی تبلیغی رسالے سے ایک نیا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جو ہمارے دعوے کا مؤید ہی نہیں بلکہ مثبت ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے :۔

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جماعت مرزائیہ اپنے مصنوعی نبی کی تبلیغ میں کبھی کمی نہیں کرتی۔ بت پرست بت پرستی میں سست ہو جائیں تو ہو جائیں لیکن یہ نبی پرست سست نہیں ہوتے۔ حاجیوں کا پہلا جہاز کراچی بندر پر لگا تو وہاں کے مرزائیوں نے حاجیوں کے استقبال میں ایک ٹریکٹ شائع کیا۔ جس میں حاجیوں کو حج پر مبارک باد دینے کے بعد اپنا مطلب یوں شروع کیا :۔

"پیارے بھائیو! ایک نیکی دوسری نیکی کی توفیق دیتی ہے۔ آپ میرے اس محبت بھرے پیغام کو بے التفاتی سے ٹھکرا نہ دیں آپ دنیا کی حالت پر نگاہ فرمائیں۔ آپ گہری نظر سے مسلمان کہلانے والوں کی زندگی کا مطالعہ کریں۔ آپکو ماننا پڑیگا کہ یہی وہ آسمانی مصلح کے آنے کا یہی زمانہ ہے۔ آپ غیر مسلموں کے اسلام پر حملوں کا جائزہ لیں۔ ان کی مخالفانہ سرگرمیوں کو دیکھیں آپ کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ محافظ اسلام کے مبعوث ہونے کا یہی وقت ہے۔ یقیناً یہ آواز خدا کی آواز ہے۔ آپ یہ کہکر انکار نہ کر دیں کہ کیا قادیان کے ایک شخص پر یہ فیض ہو سکتا ہے"۔ (الفضل ۳۔ مارچ سنہ رواں)

یہ اقتباس بتا رہا ہے کہ مسلمانوں کی آج کی حالت زار اس حد کو پہنچ گئی ہے کہ ان میں کوئی مصلح اعظم آنا چاہیئے۔ راقم مضمون کے الفاظ غور سے دیکھئے کہ

"محافظ اسلام کے مبعوث ہونے کا یہی وقت ہے"!

اس فقرے سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب جو کام کرنے آئے تھے وہ ابھی اچھوت کا اچھوت ہے۔ اس لئے میاں محمود خلیفہ قادیان نے سچ کہا تھا کہ

"مرزا صاحب جو کام کرنے آئے تھے اس کا اربعاں حصہ بھی ابھی نہیں ہوا"۔ (الفضل ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

اس لئے یہ شعر اپنے مضمون میں بالکل صحیح ہے ؎

کوئی بھی کام مسیحا! تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

شراب کی وجہ سے دس اشخاص پر لعنت

حدیث شریف میں آیا ہے :۔

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخمر عشرۃ عاصرھا ومعتصرھا وشاربھا وحاملھا والمحمولة الیه وساقیھا وبائعھا وآکل ثمنھا والمشتری لھا والمشتری له۔

(رواہ الترمذی ابن ماجة۔ مشکوٰۃ)

یعنی آنحضرتؐ نے شراب کی وجہ سے دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے۔ شراب بنانے والے اور بنوانے والے۔ پینے والے۔ اٹھانے والے (مزدور) اور جس کی طرف اٹھا کر لی جائی جائے۔ پلانے والے۔ بیچنے والے۔ اس کا دام کھانے والے۔ خریدنے والے اور جس کے لئے خریدی جائے۔

ان سب پر آنحضرت صلعم نے لعنت فرمائی ہے۔

مطلب حدیث مذکور کا یہ ہے کہ جس کو شراب کے ساتھ ذرہ بھی تعلق ہو بنانے میں ہو یا بیچنے میں یا بکوانے میں یا ترغیب دینے میں، یہ سب لعنت کے مورد ہیں۔ یہ حدیث بیان کر کے ہم ایک حوالہ قادیانی اخبار سے نقل کرتے ہیں :۔

"حضور (مرزا صاحب) نے مجھے لاہور سے بعض اشیاء لانے کے لئے ایک فہرست لکھ کر دی۔ جب میں چلنے لگا تو پیر منظور محمد صاحب نے مجھے مد پیہ دیکر کہا کہ دو بوتل برانڈی کی میری اہلیہ کے لئے پلومر کی دوکان سے لیتے آویں میں نے کہا کہ اگر فرصت ہوئی تو لیتا آؤنگا۔ پیر صاحب فوراً حضرت اقدس (مرزا صاحب) کی خدمت میں گئے اور کہا کہ حضور مہدی حسین میرے لئے برانڈی کی بوتلیں نہیں لائیگے، حضور ان کو تاکید فرما دیں۔ حقیقتہً میرا ارادہ لانے کا نہ تھا۔ اس پر حضور اقدس (مرزا صاحب) نے مجھے بلا کر فرمایا کہ

"میاں مہدی حسین! جب تک تم برانڈی کی بوتلیں نہ لے لو لاہور سے روانہ نہ ہونا" میں نے سمجھ لیا کہ اب میرے لئے لانا لازمی ہے۔ میں نے پلومر کی دکان سے دو بوتلیں برانڈی کی غالباً چار روپیہ میں خرید کر پیر صاحب کو لا دیں"۔

(الحکم قادیان ۷۔ نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۳)

علماء قادیان سے سوال | حدیث مرقومہ اور عبارت

خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے کہ لا نبی بعدی۔ اور دوسری طرف یہ روائت مجہولہ غیر مقطوع الصحۃ حضرت عائشہؓ کا قول ٹھیک اس کی تردید میں پیش کیا جائے کہ لا تقولوا لا نبی بعدہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ کے بدلے حضرت ابوبکر صدیق کی طرف بھی اس طرح کی روائت منسوب ہوتی تو بھی اس مرفوع صحیح حدیث کے مقابلہ میں یہ مجہول الروایت غیر مقطوع الصحۃ موقوف جملہ لایعبا بہ ہوتا۔ اگر بہ سند صحیح حضرت عائشہ سے حدیث لا نبی بعدی کی کوئی توضیح مروی ہوتی تو البتہ اس پر غور کیا جاتا۔ پھر یہ کہ ایک طرف قول رسول صادق مصدوق ہے کہ لا نبی بعدی اور ایک طرف قول عائشہ صدیقہ ہے کہ لا تقولو لا نبی بعدہٗ تو تاویل والے برندش حضرت عائشہ کے قول میں کرنا ہوگا نہ کہ قول پیغمبر میں جو کہ خود خاتم النبیین کی تفسیر ہے۔

ان حقائق و شواہد کی بنا پر خاتم النبیین کی صحیح اور حقیقی تفسیر اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتی ہے کہ شریعت اسلام کی اصطلاح میں قرآن مجید کے محاورہ کے مطابق جن لوگوں پر لفظ نبی کا اطلاق صحیح ہے اور زمرۂ انبیاء میں جو داخل ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کے خاتمے پر ہیں اور آپ کے بعد سلسلہ نبوت منقطع ہے اور یہ وصف آپکا منتہائے کمال ہے کہ سلسلۂ نبوت آپ پر منتہی کر دیا گیا۔

سرور انبیاء ہونے میں وہ توصیف نہیں ہے جو وصف سلسلہ نبوت کے منتہائے کمال ہونے میں ہے۔

یہاں پر کلام ربانی کے کمال بلاغت کا ایک لطیف و دقیق نکتہ بھی خیال میں رکھنا چاہئے وہ یہ کہ اس آیہ کریمہ میں لفظ خاتم النبیین خود آپ اپنی تفسیر ہے۔ اس اجمال کی تفصیل و توضیح یہ ہے کہ اس میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے دو وصف موقع مدح میں بیان کئے ہیں۔ ایک رسول اللہ ہونا۔ دوسرا خاتم النبیین ہونا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے مقرب و برگزیدہ بندے جو صلحائے بنی آدم ہیں دو حال سے خالی نہیں اور دو تقسیم سے باہر نہیں ہیں۔ ایک گروہ انبیاء اور ایک گروہ غیر انبیاء۔ یعنی ایک وہ جماعت جن کو منصب نبوت عطا ہوا ہے اور اللہ اور اس کے رسول نے ان کی نبوت کی شہادت دی ہے اور تصدیق کی ہے اور ان کو نبی کے لقب سے ممتاز کیا ہے۔ اور ایک وہ جماعت جن کو یہ منصب نہیں عطا ہوا ہے۔ پھر بعض خصوصی امتیازات کی بنا پر گروہ انبیا میں سے ایک جماعت کو نبوت کا بھی ایک اخص درجہ رسالت کا عنایت کیا گیا جو باقی زمرۂ انبیاء کو نہیں تفویض ہوا۔ اور یہ ایسی واضح اور کھلی حقیقت ہے جس سے کسی کو انکار نہ ہوگا۔ اب بہت توجہ اور غور کے ساتھ بالکل صافی الذہن ہوکر یہ سمجھنا چاہئے کہ اگر لفظ خاتم سے مقصود سروری اور سیادت و امامت ہوتی تو بجائے خاتم النبیین کے خاتم الرسل کے لفظ میں مدح و وصف کی شان زیادہ اعلیٰ ہوتی۔ اور خاصان خدا کی سرداری سے اخص خاصان خدا کی سرداری کے لفظ میں بدرجہا زیادہ علو و رفعت شان ہے اور اگر اس کے عوض نبیین کا لفظ افادۂ عمومیت کے واسطے ذکر کیا گیا ہے تو پھر سید ولد آدم خاتم البشر وغیرہ میں افادۂ عمومیت بہ نسبت خاتم النبیین کے بہت زیادہ تھا۔ بہ خلاف اسکے خاتم کا حقیقی اور اصلی و صحیح معنی اپنی جگہ پر رکھنے سے کمال مدح و وصف ٹھیک ٹھیک باقی رہتا ہے اور خاص لفظ خاتم النبیین ہی سے وہ مفہوم و مقصود ادا ہوتا ہے کیونکہ منصب رسالت بھی منصب نبوت ہی کا ایک اعلےٰ درجہ ہے۔ اگر خاتم الرسل کہا جاتا تو صرف اس اعلےٰ درجہ کا سلسلہ آپ پر منتہی ہونا ظاہر ہوتا اور خاتم النبیین فرمادینے سے منصب رسالت اور اس سے عام منصب نبوت دونوں کا آپ پر ختم ہوجانا واضح ہوجاتا ہے جس سے آپ کا انتہائے مدح و وصف اور علو و رفعت شان بیان کر دینا مقصود باری تعالیٰ ہے۔ اور اسی توضیح و تشریح سے نبی کا بھی وہی معنی اس آیت میں مراد ہونا متعین ہو جاتا ہے۔ جس معنی میں خود اللہ سبحانہٗ نے نبی کا لفظ اپنی کتاب عزیز میں استعمال فرمایا ہے کیونکہ شریعت اسلام کی اصطلاح اور قرآن مجید کے محاورہ کے مطابق اگر نبی کا مفہوم نہ مراد لیا جائے بلکہ ہر من گھڑت مدعی نبوت اس میں شامل کر لیا جائے تو وہ سلسلہ رسول اللہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ اور اللہ ہی جانتا ہے کہ یہ سلسلہ بدع من الرسل کا کس پر ختم ہوگا۔ ایسے نبیوں کے آپ بے شک اور ہرگز خاتم نہیں ہیں لیکن آپ خاتم النبیین ہیں ضرور اور اس پر ایمان نہ رکھنا خلاف ایمان ہے۔ اس لئے ضرور ہے کہ اس آیت میں نبی کا وہی معنی مراد ہے جو قرآن مجید میں ہر جگہ مراد ہے۔

ان شواہد واضحہ و حقائق ثابتہ کے باوجود بھی سلسلہ نبوت ختم ہو جانے کے بعد کسی نبی کا بروز و ظہور نبوت تشریعی و غیر تشریعی اور نبوت بروزی و تمثیلی وغیرہ الفاظ لایعنی و تاویلات سخیفہ کی آڑ میں شریعت اسلام کے مسلک کے مطابق قابل قبول نہیں ہو سکتا ہے۔

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ

یعنی جس نے اسلام کے علاوہ دوسرا طریقہ اختیار کیا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا۔

اور یہی نہیں کہ وہ نبی غیر تشریعی ہوگا بلکہ غیر شرعی نامشروع ہوگا اور شرعی نقطۂ نظر سے وہ منجملہ طواغیت کے ہوگا جس کو کوئی تائید و شہادت اللہ سبحانہٗ کی طرف سے اور اسکے فرقان حمید میں۔ اور اس کے رسول امین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے لسان صدق سے نہیں حاصل ہے اور نہ اپنی امت کو اس پر ایمان لانے کی ہدایت فرمائی۔ بلکہ اللہ پاک نے اس سے انکار کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ

یعنی کیا آپ نے ان لوگوں کو خیال نہیں کیا جن کو دعویٰ ہے کہ ہم ایمان لائے ہیں اس پر جو آپ پر اترا

(۵) صاف اور صریح لفظوں میں بھی ارشاد ہے کہ لا نبی بعدی۔ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ یہ سب وہ احادیث ہیں جن کی صحت پر کوئی تنقید نہیں ہے اور نہ معنی میں کوئی اغلاق وابہام ہے۔ پہلی حدیث میں قرآن مجید اور سنت نبوی کو مضبوط پکڑے رہنے کی امت کو تاکید کی گئی ہے اور دوسری حدیث میں سنت نبوی اور سنت خلفاء راشدین کے التزام کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔ اور تیسری حدیث میں مخصوص طور پر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی اقتدا کا حکم دیا گیا ہے لیکن کسی آنے والے نبی پر ایمان لانے یا اس کی اطاعت کرنے یا ان کی اقتدا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ اس کا ذکر تک نہیں کیا گیا۔ پھر بھی اگر امت محمدیہ میں کسی مدعی نبوت کا خروج ہو جائے تو ایک مشکل سوال یہ بھی ہوگا کہ اس کا درجہ نبوت بڑا ہوگا یا ابوبکر و عمر و دیگر خلفائے راشدین کا درجہ صحابیت و منصب خلافت جیسا چوتھی حدیث میں ایک اہم واقعہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کی اطلاع دیگئی ہے جو سابق میں ایک جلیل القدر نبی تھے مگر اب وہ صرف ایک فرد افراد امت محمدیہ سے ہونگے۔ اس سے اور بھی زیادہ وضاحت اس کی ہوتی ہے کہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ نبوت بالکل منقطع کر دیا گیا ہے۔

پانچویں حدیث تو خاتم النبیین کی تفسیر میں نص صریح ہے جو بالکل محتاج بیان نہیں ہے۔ ان احادیث صحیحہ قویہ مرفوعہ کے مقابلے میں تین مقولے جو حدیث کے نام سے منقول ہیں ان کو بھی پیش نظر رکھکر جو شکوک غلط فہمیاں ان سے ہو سکتی ہیں ان کا رفع ہو جانا بہتر ہے۔

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرزند ابراہیم کے متعلق فرمایا کہ لو عاش لکان صدیقا نبیا۔ یہ روایت ابن ماجہ کی ہے۔ لیکن اول تو یہ اس درجہ ضعیف ہے کہ جماعت محدثین نے اسکو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ یہاں تک کہ ملا علی قاری موضوع کو موضوع کہنے میں بہت نرم اور متساہل ہیں۔ اس وجہ سے اس حدیث سے بھی موضوع ہونے کی جرح کو دفع کرنے کی انہوں نے کوشش کی ہے۔ لیکن اس کے ضعیف ہونے میں تو کوئی کلام نہیں ہے۔

دوسرے یہ کہ اس آیہ کریمہ کے نزول کے بعد ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یہاں ولاد ذکر کی ولادت ہونے والی تھی اور حضرت ابراہیم کی ولادت ظہور میں بھی آئی۔ لیکن عالم الغیب سبحانہ و تعالےٰ نے اس سے قبل ہی اس کی اطلاع دیدی اور اپنے مشیت علوم غیبیہ میں سے اس کو ظاہر فرما دیا کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ۔ چنانچہ اس کی صداقت از قبیل مشاہدات ہونا لازمی تھا اور ہر شخص نے مشاہدہ و معائنہ کر لیا کہ حضرت ابراہیم کی ولادت بھی ہوئی اور قبل اس کے کہ رجل ہونے کا اطلاق حضرت ابراہیم پر کیا جا سکے بہت ہی صغر سنی میں ان کا انتقال بھی ہو گیا لیکن بہ نظر امور دنیا اور بہ اقتضائے بشریت یہ اطلاع اور یہ خبر مسرت بخش نہ تھی۔ اس لئے اسی کے ساتھ ساتھ بنظر سعادت اخروی و بہ اقتضائے فضل و شرف نبوت یہ مژدہ فضیلت بھی بخشا ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اس کے بعد جملہ لو عاش لکان صدیقا نبیا۔ اگر قول پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہونا تسلیم کرکے آیہ کریمہ کے سامنے رکھا جائے تو اس کا مطلب صرف یہی ہو سکتا ہے کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے تو وہ نبی صدیق ہوتے۔ جس سے دنیاوی نقطہ نظر سے تو وہ آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتے لیکن شرف و سعادت اخروی کے لحاظ سے میری فضیلت خاتم النبیین ہونے کی نہ ہوتی۔ اس لئے اللہ سبحانہ نے اپنے ارادہ و مشیت کے مطابق ابراہیم کو اٹھا لیا اور میرے واسطے حقیقی و اُخروی شرف ختم نبوت کو پسند و مقرر فرمایا جسکو ابراہیم کی ولادت سے بھی پہلے ظاہر فرما دیا تھا۔

تیسرے یہ کہ جملہ لو عاش لکان صدیقا نبیا میں لفظ لو کا استعمال ہی ابراہیم ہی کی زندگی کو بھی اور ان کے نبی صدیق ہونے کو بھی مطابق قواعد نحو ممتنع الوقوع ہونا ظاہر ہے۔

(۲) ایک مجہول روایت یہ منقول ہے:-

انا خاتم الانبیاء وانت یا علی خاتم الاولیاء

اول تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر نص صریح قرآنی وارد ہے۔ جس سے انکار کی گنجائش ہی نہیں ہے اور اس سے انکار کرنا قرآن مجید سے انکار کرنا ہے جو کفر کے مرادف ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سے اب تک کسی مصدق نبی کا نہ ہونا کلام ربانی کی صداقت کا ایک کھلا ہوا معجزہ ہے۔ بخلاف اس مجہول روائت کے کہ اس کے ضعیف اور غیر صحیح ہونے کی روشن دلیل یہی کافی ہے کہ اہل سنت کے یہاں بھی اور اہل تشیع کے یہاں بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بعد سے بہت سے ولی گزرے ہیں۔ جن کو اکابرین علمائے امت نے ولی تسلیم کیا ہے اور ولی ہونے کا جو معیار شریعت اسلام نے بتایا ہے وہ ان میں موجود تھا۔ دوسرے یہ کہ لفظ خاتم کا معنی مہر ہے اور مہر زیادہ تر تو آخر میں ثبت کی جاتی ہے لیکن کبھی سرنامہ پر بھی ثبت کر دی جاتی ہے اس لحاظ سے اس جملہ کا اگر یہ معنی کہا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا اور غیر صحیح اور غیر مقبول و ناقابل قبول کہے جانے سے محفوظ رہ سکیگا کہ ہم آخری نبی ہیں اور تم اے علی اولین ولی ہو۔ چونکہ سلسلہ نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت قبل سے جاری تھا اور آپ کے بعد اس کے باقی رہنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور سلسلہ ولایت حضرت علی کے بعد برابر جاری رہا اور زمانہ مرتضوی سے پہلے کسی ولی کا ثبوت نہیں ہے۔

(۳) حضرت عائشہ رض کی طرف یہ جملہ منسوب کیا جاتا ہے کہ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔ بلاشک وشبہ جملہ اہل سنت والجماعت کے یہاں حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین کا پایہ دینی شان میں بہت بڑا ہے اور بہت وافر دینی مسائل کی بنیاد آپکی روایت بلکہ آپ کے اجتہاد پر بھی ہے لیکن اسکا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ ایک طرف تو بہ روائت صحیح

بھا اٰخرین (یعنی اس پاک کتاب پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ قوموں کو بلند کردیتا ہے اور اس پر عمل چھوڑنے سے ذلیل وخوار کردیتا ہے) علاوہ ازیں حضرت عمر صاحب رضی اللہ عنہ کا یہی مشہور مقولہ ہے کہ حسبنا کتاب اللہ۔

پس اگر کسی قوم یا فرد نے تھوڑی سی عیاشی اختیار کرکے اور اس ہتھیار کو پس انداز کیا تو پھر اسی وقت تباہی یقینی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی (یعنی جو میرے قرآن شریف سے منہ موڑ کر عمل چھوڑ دے تو اسکے لئے دنیا میں تکلیف دہ زندگی ہوگی اور آخرت میں اس کو اندھا اٹھائینگے) اب اخیر میں خداوند کریم سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے اس کے اہل بنادے اور اس پاک کتاب کو ہمارے لئے حجت بنادے نہ کہ ہم پر حجت بن جائے۔ آمین!

شکر و حمد

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی)

شکر کیا ہے اپنے منعم کے انعامات کا اعتراف کرنا اور ان پر قانع ہونا۔ بہت کم لوگ ہیں جو فی الحقیقت شاکر کہے جاسکتے ہیں کیونکہ انسان اپنے سے بلند درجے والوں کی طرف حسد سے دیکھنے کا خوگر ہے اور پست درجہ والوں کو دیکھ کر اور اپنی حالت ان سے بہتر پاکر شکر کرنے کا عادی نہیں۔ سب سے پہلے آدمی کو اپنی تندرستی اور اپنے اعضاء کی سلامتی پر شکر بجالانا چاہیئے۔ احول کو یک چشم، کانے کو اندھے اور قوی البصر کو عینک لگانے والوں کا حال دیکھ کر شکر کرنا چاہیئے۔ جس شخص کو مبدء فیاض سے بہرہ سماعت عطا ہوا ہے وہ بہرے کو اور جسے زبان گویا عطا ہوئی ہے وہ لکنت زدہ اور گونگی زبان والے کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کے شکر میں ترانہ سنج ہو جسے وہاب حقیقی نے اعضائے سالم عنائت فرمائے ہیں وہ ان لوگوں سے جو کمزور اور شکستہ اعضاء رکھتے ہیں اپنے آپ کو بہتر قسمت والا سمجھے اور منعم برحق کا بدل وجان شکریہ ادا کرے۔

وہ شخص جو ہاتھ سے محنت کا کام کرتا اور پیدل چلتا ہے۔ بیکار بیٹھ کر کھانے والوں کو قابل رشک نہ جانے بلکہ ان لوگوں کا خیال کرکے جو بے دست وپا ہیں آپ کو خوش قسمت خیال کرے اور شکر بجالائے کہ وہ اپاہج نہیں پیدا کیا گیا اور خدا نے اسے اُسکے ہاتھ کی کمائی کو اس کا ذریعہ معاش بنایا اور غیروں کی محتاجی سے بچایا ہے۔ اور پیادہ سوار کو دیکھ کر نہ جلے بلکہ شکر کرے کہ وہ اس سے تو بدرجہا بہتر ہے جو تمام روز گدھوں کی طرح بوجھ کے نیچے دبا رہتا ہے۔

چھوٹے مکان والا کسی رفیع الشان مکان کو دیکھ کر نہ حسد کرے بلکہ شکر الٰہی بجالائے کہ وہ بے ٹھکانہ نہیں اور ان لوگوں کے لئے اس کی حالت قابل رشک ہے جو اپنا گھر نہیں رکھتے اور دوسروں کے محتاج ہیں۔ وہ شخص جو تمام دن محنت کرتا اور رات کو اپنے بال بچوں میں میٹھی نیند سو رہتا ہے۔ آسان کام کرنے والوں کی حالت کے مشاہدہ سے حسد نہ کرے بلکہ اپنا مقابلہ ان لوگوں سے کرے جو بیمار ہوں یا کسی کی قید میں ہوں جن کو اپنی مرضی سے سونا اپنی مرضی سے اٹھنا اور آزادانہ چلنا پھرنا نصیب نہیں ہوتا۔ جو کوئی اپنے دل میں خوش وخرم ہو اور جسے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کی مفاقت کی نعمت میسر ہو وہ دل سے اور زبان سے حمد الٰہی بجالائے کہ وہ مصیبت غربت وبلائے فراق سے مامون ومصئون ہے اور بفضل ایزدی احباب واقارب میں شاداں وفرحاں آباد ہے۔

جس حالت میں اللہ تعالیٰ رکھے اس کا شکریہ بجالانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ وَ اِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ۔ اللہ تعالیٰ شاکر کو اپنی نعمت سے سرفراز فرماتا ہے۔ شکر سے منعم میں نعمت زیادہ ہوکر ازدیاد نعمت کرتے رہتے ہیں۔ انسان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر جو کچھ اس نے حاصل کیا ہے اپنی ہمت سے کیا ہے تو بھی ہمت عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اگر وہ توفیق عطا نہ کرتا تو یہ کیا کرسکتا تھا۔

یا اللہ تیرا ہزار ہا شکر ہے کہ تو نے ہم کو شکر کرنے والا پیدا کیا۔ یا اللہ شاکر ہی ماریو۔ روز محشر بھی شاکروں ہی کے ساتھ ہو۔

ازواج مطہرات

(بقلم مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا سندرپوری۔ ازمالدہ)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی بیوی کا نام حضرت خدیجہؓ بنت خویلد ہے۔ جس وقت آپ کا نکاح ان سے ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر شریف پچیس برس کی اور حضرت خدیجہ کی چالیس برس کی تھی اور سوائے حضرت ابراہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ (جن کو بادشاہ مصر نے بطور تحفہ آپ کی خدمت میں بھیجا تھا اور وہ آپ کے حرم میں داخل ہوئی تھیں) کے بطن سے تھے۔ باقی تمام اولاد آپ کی حضرت خدیجہ ہی کے بطن سے تھی (یعنی چار صاحبزادیاں زینب۔ رقیہ۔ ام کلثوم اور فاطمہ اور دو صاحبزادے۔ ایک قاسم۔ جن سے آپ کی کنیت ابو القاسم ہوئی۔ دوسرے عبد اللہ جو ملقب بہ طیب وطاہر ہیں۔ ہجرت سے تین سال پہلے یعنی نبوت کے دسویں سال حضرت خدیجہ کا انتقال ہوگیا۔ حضرت خدیجہ کے انتقال کے وقت آپ کی عمر شریف پچاس برس کی تھی۔ اس حساب سے آپ نے پچیس سال ان کے ساتھ گزارے ان کی زندگی میں آپ نے کوئی دوسرا نکاح نہیں کیا۔

بیوی خدیجہ کے انتقال کے تھوڑے دنوں بعد حضرت سودہ بنت زمعہ سے مکہ ہی میں آپ کا نکاح ہوا حضرت سودہ اپنے شوہر سکران کے انتقال کے بعد بیوہ رہگئی

اور اس پر جو آپ سے پہلے اترا ہے وہ چاہتے ہیں کہ فیصلہ حاصل کریں غیر کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے حالانکہ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ اس سے انکار کریں اور ایسا غیر مصدق و غیر موثق نبی سنت اللہ کے مطابق نبی نہیں ہوگا بلکہ بدع من الرسل اور انوکھا نبی ہوگا۔

مسیلمہ کذاب اور اس کے نقش قدم پر چلنے والوں کی اکابر امت محمدیہ نے انہیں حقائق و شواہد کے پیش نظر کبھی تصدیق نہیں کی اور نہ پھر ایسے غیر مصدق کسی نبی نے کبھی بروز و ظہور کیا۔ جس کی تصدیق اکابر علمائے امت نے کی ہو اور اسی وجہ سے معنی نبوت میں خوب خوب موشگافیوں کے باوجود اور بڑے بڑے اہل اللہ اور اولیاء اور مجددین کے ہوتے رہنے کے باوجود صحیح معنی میں نہ کوئی نبی پیدا ہوا اور نہ کسی نے مدعی نبوت کی تائید و تصدیق کی۔ سچ فرمایا اور حکم دیا اللہ رب العالمین نے اپنے رسول خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وفیہ کفایۃ لمن لہٗ درایۃ ومن یسترشد نترد۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(محررہ ابو عبد اللہ محمد ادریس۔ ڈیانواں۔ پٹنہ)

جماعت اہل حدیث کیلئے درس حیات

(از ابو عبد العظیم صاحب ابن مولوی بہرام صاحب پشاوری)

اما بعد معزز ناظرین! چونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ دنیا میں کوئی قوم زندہ اور کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس میں ہر ایک فرد کے دل میں اپنی قوم کو ذلت و تباہی کے گڑھے سے بچانے اور بام عروج پر جلوہ گر دیکھنے کی انتہائی خوشی نہ ہو۔ اور ہر ایک عملی اصلاح کے لئے اپنے قلب میں سپرٹ نہ رکھتا ہو۔ چنانچہ خود اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ۔ یعنی ؎

خدا نے آجتک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جسکو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

حضرات! مجھ پر یہ امر روز روشن کی طرح آشکارا ہو گیا ہے کہ مذہب اہل حدیث کی اشاعت و توسیع کے لئے کسی خاص پروپیگنڈا کی ضرورت نہیں۔ اگر ضرورت ہے تو وہ صرف تعلیم قرآن کی، احادیث نبوی کی روشنی میں اور بس۔ قریبا ملک کے ہر حصے میں جہاں جہاں اس جماعت کا تھوڑا بہت اگر وجود ہے تو وہ محض مخلص جانثار اور قرآن شریف کے صحیح عامل عالموں کی برکت سے ہے۔ سخت سے سخت مخالف آدمی بھی جو قبل از تعلیم اسلام دن رات مخالفت میں کوشاں رہتا ہے اور وہ اسی مکروہ شغل کو عین رضاء الٰہی سمجھتا ہے۔ لیکن بعد حصول تعلیم قرآن وہی انسان اس مذہب حقہ پر اس طرح والہ و شیدا ہو جاتا ہے کہ اس کی خاطر ہر مالی و جانی قربانی کے لئے تیار رہتا ہے۔ جیسے کہ بارہا تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔

بعینہٖ یہی حال ہماری مقامی جماعت کے بانی کا ہے کہ جس نے عین عالم شباب میں ہر قسم کی لغزشوں اور فرو گذاشتوں سے تائب ہو کر علم دین کی طرف توجہ کی لیکن اپنی ناواقفی سے بسم اللہ فقہ حنفیہ کی ابتدائی کتابوں سے کی۔ لیکن خوش قسمتی سے ایک خدا رسیدہ مولوی صاحب نے ان کے ذکاوت اور حرص علم کو دیکھکر ترجمۂ قرآن کے پڑھنے کی ترغیب دلائی۔ ترجمہ تو شروع ہوا لیکن جب توحید کی آیتیں بالتفصیل گوشگذار ہوئیں تو ان کو بالکل نئی دنیا نظر آئی۔ بس اب کیا تھا استاد صاحب تو صرف عقیدۃً اہل حدیث تھے۔ شاگرد پورے طور پر میدان عمل میں اتر آئے اور اعلانیہ جماعت اہل حدیث میں شمولیت کا اعلان کیا اور لاطائل معاندانہ اعمال کے تدارک ہو گئے۔ اور انہیں کی ذات گرامی کی طفیل یہ نعمت بے نظیر علاقے میں کافی پھیل گئی۔

اب اسی طرح ہر امیر و غریب کی خدمت میں میری یہ گذارش ہے کہ اگر وہ اپنی اور اپنی جماعت کی اصلی اور دائمی ترقی کے طالب اور خواہاں ہوں تو وہ ترجمہ قرآن شریف کسی محقق اور منصف مزاج عالم سے حاصل کرے اور پھر اس کی تبلیغ کے لئے اس قدر کوشش کرے کہ آس پاس کے تمام بندگان خدا کو اس کی خوبیوں اور کمالات سے بخوبی واقف کرائیں۔ پھر نتیجہ دیکھیں کہ انشاء اللہ لوگ اس کی طرف پروانہ وار آئینگے۔ اور جماعت میں مل کر باعث قوت بازو ہونگے۔ لیکن برخلاف اس کے موجودہ وقت میں اکثر اہل حدیث اپنی اولاد کو مذہب سے بےخبر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان والا شان ولا ترفع عنہم عصاك ادبًا (یعنی اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت میں حسب ضرورت لاٹھی استعمال کر) اور و اخفہم فی اللہ (یعنی اپنی اولاد اور متبعین کو خدا کی نافرمانی سے ہر وقت ڈرایا کر) کو پس پشت ڈال کر خود اپنے ہاتھوں سے ان کو تباہی کے راستے پر چلا دیتے ہیں۔ اور ہوتے ہوتے وہ اس حالت پر پہنچ جاتے ہیں کہ اہل حدیث تو درکنار ان کے اسلام میں بھی شک پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ طریقہ اہل حدیث یا طریقہ زمانۂ خیر القرون کا اختیار کرنا جانبازوں کا کام ہے جو چوبیس گھنٹے ربانی دشمن یعنی شیاطین الانس و شیاطین الجن کے مقابلے میں تیار رہنا پڑتا ہے۔ اور ان کے مقابلے کے لئے مکمل ہتھیار یہی قرآن شریف ہے جو نہ صرف جملہ مذہبی مخالفتوں کے لئے بلکہ اپنی نفسانی اور روحانی ترقی کے لئے بھی کافی و شافی ہے۔ چنانچہ امام المحدثین بخاریؒ نے اپنی کتاب میں ایک باب باندھا ہے کہ کلام الٰہی تمام امور کے لئے کافی ہے اور دلیل میں یہ آیت پیش کرتے ہیں۔ اَوَلَمْ یَکْفِہِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ یُتْلٰی عَلَیْہِمْ۔ دوسری جگہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِہٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَیَضَعُ

اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (سورہ یوسف)

(ترجمہ) کہہ (اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم) کہ یہ ہے راہ میری پکارتا ہوں میں طرف اللہ کے اوپر بینائی کے میں (محمد) اور جس نے متابعت کی میری اور پاکی بیان کرتا ہوں میں واسطے اللہ کے اور نہیں میں شریک دینے والوں سے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ

(سورہ رعد)

(ترجمہ) تحقیق اللہ نہیں بدلتا اوس حالت کو کہ ساتھ کسی قوم کے ہے یہاں تک کہ بدل ڈالیں وہ جو کچھ بیچ جی اون کے ہے اور جس وقت ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ کسی قوم کے برائی کا پس نہیں پھرنا واسطے اوس کے اور نہیں واسطے اون کے سوائے اوس اللہ کے کوئی کارساز۔

(سورہ رعد)

ف :- یعنی اللہ تعالیٰ اپنی نگہبانی اور مہربانی سے محروم نہیں کرتا کسی قوم کو جو ہمیشہ اوس کی طرف متوجہ رہی ہے جب تک وہ اپنی چال اللہ کے ساتھ نہ بدلیں۔

وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا

(بنی اسرائیل)

(ترجمہ) اور دی ہم (اللہ) نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب اور کیا ہم (اللہ) نے اوس کو راہ دکھلانے والا واسطے بنی اسرائیل کے۔ یہ کہ نہ پکڑو تم سوائے میرے کارساز۔

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا (بنی اسرائیل)

(ترجمہ) مت مقرر کر ساتھ اللہ (تعالیٰ) کے معبود اور پس بیٹھ رہیگا تو ذلت کیا گیا ہلاک میں پہنچایا ہوا

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۝ (بنی اسرائیل) (ترجمہ) اور حکم کیا پروردگار تیرے نے (اے نبی) یہ کہ نہ عبادت کرو (کسی کی) سوا اوس (اللہ) کے یعنی صرف (اللہ) کو عبادت کرو اور ساتھ ماں باپ کے احسان کرنا۔

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۭ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا

(ترجمہ) یہ اوس چیز میں سے ہے کہ وحی کیا ہے طرف تیرے (اے نبی) رب تیرے نے حکمت سے اور مت مقرر کر ساتھ اللہ کے معبود دوسرا پس ڈال دیا جاویگا بیچ دوزخ کے ملامت کیا ہوا۔ راندہ ہوا۔

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ۝ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝

(ترجمہ) کہہ (اے نبی) اگر ہوتے ساتھ اوس کے بہت معبود جیسا کہ کہتے ہیں یہ کافر اوس وقت البتہ ڈھونڈتے طرف صاحب عرش (اللہ) کے راہ۔ پاک ہے اللہ اس چیز سے کہ کہتے ہیں۔

ف :- یعنی پرایا محکوم رہنا کیوں پسند کرتے۔ اور قبول کرتے تخت کے مالک کو الٹ ڈالتے۔

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل)

(ترجمہ) تسبیح کرتے ہیں واسطے اوس (اللہ) کے آسمان ساتوں۔ اور زمین اور جو کوئی کہ بیچ ان (دونوں) کے ہے اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ تعریف اوس (اللہ) کے۔ ولیکن نہیں سمجھتے تم (لوگ) تسبیح اون کی۔ تحقیق وہ (اللہ) ہے تحمل والا بخشنے والا۔ یعنی ایسی بری باتوں پر تم کو شتاب نہیں پکڑتا۔ اگر توبہ کرو تو بخشتا ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا

(ترجمہ) بلاؤ اون لوگوں (جھوٹے معبودوں) کو کہ دعویٰ کرتے ہو تم سوائے اوس (اللہ) کے۔ پس نہیں اختیار رکھتے (جھوٹے معبود) کھولنا برائی کا۔ تم سے۔ اور نہ بدل ڈالنا۔ (اوس کا)

ف :- یعنی تم سے کسی اور پر ڈال دیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝

(ترجمہ) یہ لوگ جن کو پکارتے ہیں ڈھونڈتے ہیں طرف پروردگار اپنے کے وسیلہ کو نسا اون میں سے بہت نزدیک ہے اور امید رکھتے ہیں رحمت اوس (اللہ) کی اور ڈرتے ہیں عذاب اوس (اللہ) کے سے تحقیق عذاب پروردگار تیرے کا ہے (اے نبی) خوف کیا گیا۔

ف :- یعنی جن کو کافر مشرک پوجتے ہیں۔ وہ آپ ہی اللہ کی جناب میں وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ جو بندہ بہت نزدیک ہو اوس کا وسیلہ پکڑیں اور وسیلہ سب پیغمبر ہیں آخرت میں انہیں کی شفاعت ہوگی۔

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝

(ترجمہ) (فرمایا رحمٰن نے شیطان کو) اور بہکا جس کو (تو) بہکا سکے اون میں سے ساتھ آواز اپنی کے (یعنی باجوں گانوں۔ طبلہ۔ سارنگی۔ مردنگ۔ بین۔ ہارمونیم۔ گراموفون۔ ستار۔ یکتارہ۔ بانسری۔ تاڑی (تالی) چٹکی وغیرہ) سے اور کھینچ لا اوپر اون کے سواروں اپنوں کو اور پیادوں اپنوں کو شریک بن اون (مشرکوں) کا بیچ مالوں اون (مشرکوں) کے اور اولاد اون مشرکوں کے اور وعدہ دے اون (مشرکوں) کو اور نہیں وعدہ دیتا تو (شیطان) اون (مشرکوں)

تھیں اور نہایت تکلیف و تنگی کی حالت میں تھیں۔ انہوں نے آپ سے نکاح کی درخواست کی اور آپ نے منظور فرما کر ان کو اپنی زوجیت میں لیا۔ پھر تھوڑے ہی دن بعد حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ رضؓ کا آپ سے نکاح کر دیا۔ بوقت نکاح ان کی عمر شریف سات سال کی تھی اس لئے وہ اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے پاس رہیں۔ ہجرت کے چند ماہ بعد مدینہ منورہ میں پہنچ کر نو سال کی عمر میں رخصت ہو کر آپ کے گھر آئیں۔ آپؐ کی ازواج مطہرات میں صرف یہی ایک کنواری تھیں۔ ۳ھ میں حضرت حفصہ رضؓ ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں۔ یہ حضرت عمر فاروق کی صاحبزادی تھیں۔ ان کا شوہر خنیس جنگ بدر میں مارا گیا۔ ان کے بیوہ ہو جانے کے بعد آپ کے نکاح میں آئیں۔ پھر حضرت زینب بنت خزیمہ سے انکے بیوہ ہوجانے پر ۳ھ میں آپ نے نکاح کیا اور وہ دو ماہ بعد وفات کر گئیں۔ پھر آپ نے ابوسلمہ کے فوت ہونے پر ۴ھ میں ام سلمہ سے نکاح کیا اور ان کی وفات سب بی بیوں کے بعد ہوئی۔ ان کا اصل نام ہند تھا پھر حضرت زینب بنت جحش سے (جو آپ کی پھوپھی کی بیٹی تھیں) آپ نے نکاح کیا۔ پہلے آپ نے ان کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارث سے کرا دیا تھا۔ بسبب ناموافقت کے زید نے حضرت زینب کو طلاق دیا۔ اس کے بعد ۵ھ میں آپ نے انکو ازواج مطہرات میں داخل فرمایا۔ اسی سال غزوۂ بنی المطلق میں منجملہ قیدیوں کے عرب کے ایک رئیس حارث نامی کی بیٹی حضرت جویریہ آئیں۔ حارث اپنی بیٹی کا فدیہ لیکر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہاں آ کر مع اپنے بیٹوں کے مشرف باسلام ہو گیا۔ حضرت جویریہ کا پہلا خاوند مر چکا تھا اس لئے حارث نے خود حضرت جویریہ کو آپ کے نکاح میں دیدیا۔ چنانچہ آپ نے ان کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ جو لوگ ہجرت کر کے حبش چلے گئے تھے ان میں ام حبیبہ بنت ابی سفیان تھیں۔ ان کے شوہر عبید اللہ کی وفات پر جبکہ وہ حبش میں تھیں بواسطہ وکیل ۶ھ میں آپ کا نکاح ان سے ہوا اور نجاشی بادشاہ حبش نے چار سو دینار ان کو آپ کی طرف سے مہر دیا۔ ۷ھ کے شروع میں وہ مدینہ منورہ پہنچیں۔ ۷ھ میں غزوۂ خیبر پیش آیا اور حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب جن کا شوہر کنانہ جنگ میں مارا گیا تھا قیدیوں میں آئیں۔ اس غزوہ سے واپسی پر آپ نے ان کو آزاد کر کے اپنی زوجیت میں لیا۔

اسی سال حضرت میمونہ بنت الحارث سے آپ کا نکاح ہوا۔ وہ بیوہ ہو گئی تھیں اور انہوں نے خود آنحضرت سے نکاح کی درخواست کی اور آپ نے ان کی درخواست منظور فرما کر ان کو اپنی زوجیت میں لیا۔ ازواج مطہرات میں سے حضرت خدیجہ اور زینب بنت خزیمہ آپ کے سامنے فوت ہو گئی تھیں اور نو بی بیاں آپ کی وفات کے وقت زندہ تھیں ٭

توحید باری تعالیٰ

(گذشتہ سے پیوستہ)

قرآن مجید میں ارشاد ہے :-

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلَّاۤ اَسْمَاۤءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَاۤؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (سورۂ یوسف)

(ترجمہ) یوسف علیہ السلام نے فرمایا اے دو یار و قیدخانہ کے کیا خاوند متفرق بہتر ہیں یا اللہ اکیلا غالب بہتر ہے۔ نہیں عبادت کرتے تم لوگ سوائے اوس (اللہ) کے مگر ناموں کی کہ نام دھر لیا ہے اون کو تم نے اور باپوں تمہارے نے نہیں اتاری اللہ نے واسطے اون کے کوئی دلیل۔ نہیں حکم مگر واسطے اللہ کے حکم کیا ہے یہ کہ نہ عبادت کرو تم مگر اوسی (اللہ) کی یہ ہے دین سیدھا۔ اور لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

وَمَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ (سورۂ یوسف)

(ترجمہ) یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا اور نہیں کفایت کرتا ہوں۔ (یعقوب) تم کو (بیٹو) خدا کی طرف سے کچھ نہیں حکم مگر واسطے اللہ کے۔ اوپر اوسی (اللہ) کے توکل کیا میں نے اور اوپر اوسی (اللہ) کے اور اوپر اوسی (اللہ) کے پس چاہئے توکل کریں توکل کرنے والے۔

ف :- ظاہر کا اسباب بھی پختہ کر لیا اور بھروسہ اللہ پر رکھا یہی حکم ہر کسی کو ہے توکل کا بچاؤ بتایا پھر بھروسہ اللہ پر کیا توکل لگنی غلط تھیں۔ اور اس کا بچاؤ کرنا روا ہے۔ منہ رحمۃ اللہ علیہ۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۤءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ

(اے نبی) یہ (قصہ) ہے خبروں غیب کے سے کہ وحی کرتے ہیں ہم (اللہ) طرف تیرے (اے نبی) اور نہیں تھا تو (نبی) نزدیک اون (اخوان یوسف) کے۔ جس وقت کہ مقرر کیا انہوں نے کام اپنا اور وہ مکر کرتے تھے۔

ف :- یعنی یہ مذکورہ قصہ توریت میں اور پہلی کتابوں میں بھی ہے۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَا

فتاویٰ

س ۱۰۴} اس طرف اکثر لوگ وقت نکاح نوشہ کو تین تین بار کلمہ پڑھاتے، توبہ کراتے اور تین تین بار لفظ ایجاب وقبول کا کہلاتے ہیں۔ یہ طریق از روئے شریعت سنت ہے یا بدعت۔ جواب تحریر فرمائیں۔

(عبدالشکور غازی از نیلگری)

ج ۱۰۴} نکاح میں ایجاب وقبول کرانا شرط ہے مگر کلمے پڑھانا جزو نکاح نہیں۔ اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اس فعل کا ثبوت نہیں ملتا۔

س ۱۰۵} ایک صاحب مسجد کے امام ہیں رفیعدین، آمین کرتے ہیں۔ میلا ہو یا تماشہ کوئی نہیں چھوڑتے۔ کنجریوں کا ناچ بھی موقع ملے تو دیکھ لیتے ہیں۔ نکاح کے وقت سہرا بھی باندھتے ہیں۔ کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز۔ جمعہ۔ عید پڑھنا جائز ہے یا نہیں

(ایم حشمت علی خریدار اہلحدیث خریدار نمبر ۱۱۸۹)

ج ۱۰۵} ایسے شخص کو امام نہیں بنانا چاہئے اگر اتفاقیہ نماز پڑھاتا ہو تو بحکم وارکعوا مع الراکعین اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔ واللہ اعلم!

س ۱۰۶} دانت پر سونے یا چاندی کا خول چڑھانا۔ ریشم کا رومال رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

(سائل مذکور)

ج ۱۰۶} دانت پر سونے یا چاندی کا خول بغرض ضرورت صحیح جائز ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کو سونے کی تار سے بندھوانے کی اجازت دی تھی نیز ایک صحابی کو سونے کا ناک لگوانے کی اجازت دی تھی۔ (مشکوٰۃ) مردوں کو ریشم کا استعمال منع ہے۔

س ۱۰۷} اگر امام قرأت میں کسی جگہ پر بھول جاوے یا درمیان میں کوئی آیت چھوڑ جاوے۔ اور مقتدیوں میں سے لقمہ دینے والا کوئی نہ ہو تو سجدہ سہو کرنا چاہئے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۰۷} حدیث شریف میں ہر بھول پر سجدہ کا حکم ہے۔ اس لئے قرأت بھول جائے تو بھی سجدہ سہو کرے۔

س ۱۰۸} کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ خطبہ علمی وغیرہ وفقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو بقرعید میں قربانی کرنے کا خواب میں حکم ہوا کہ اونٹ قربانی کر۔ ابراہیم علیہ السلام نے صبح کو اٹھ کر سو اونٹ قربان کیا۔ پھر دوسری رات کو حکم ہوا کہ اونٹ قربانی کر۔ پھر صبح کو سو اونٹ قربان کیا۔ یعنی دو دن میں دو سو اونٹ قربان کئے۔ پھر تیسری رات کو بیٹے کی قربانی کا حکم ہوا۔ اصل مطلب سوال سے یہ ہے کہ دو روز دو سو اونٹ قربان کئے یا نہیں؟ آیا یہ بات قرآن وحدیث سے ثابت ہے یا نہیں۔ یا دو رات خواب دیکھا اور کچھ قربان نہیں کیا۔ تیسری شب خواب دیکھا تو اسمٰعیل علیہ السلام سے اجازت لیکر قربانی کیا۔

(علی حسن خان آزاد از برہنڈہ۔ مظفر پور)

ج ۱۰۸} اس کا ثبوت روایات صحیحہ میں نہیں ملتا۔ قرآن مجید میں صرف ایک ہی خواب کا ذکر ہے جس میں بیٹا ذبح کرنے کا بیان ہے۔

إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ

دوسرے خوابوں کا ثبوت بذمہ قائل ہے۔

س ۱۰۹} آیت إِنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ میں (۱) ارض سے کیا مراد ہے۔ دنیاوی زمین ہے یا جنتی؟ (۲) اگر سادہ معنی لئے جائیں تو دنیاوی زمین کے سب سے زیادہ مالک انگریز ہیں۔ کیا وہ قرآن حکیم کی اصطلاح میں "صالحین" کے زمرہ میں شمار ہو سکتے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر ہندوستان کے مسلمان کیا غیر صالح ٹھیرے؟

(اللہ دتہ خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۲۴۸۔ از بحرین)

ج ۱۰۹} اس آیت کی تفسیر میں دو قول ہیں ایک قول کی رو سے ارض سے مراد بیت المقدس ہے اور دوسرے قول کے مطابق ارض جنت۔ میرے نزدیک راجح معنی دوسرے ہیں۔ قرآن مجید دوسرے معنی کی تائید کرتا ہے۔

أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

(مفصل تفسیر کبیر میں ملاحظہ ہو)

تعاقب

اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۔ ذی الحج سنہ ۱۳۵۶ میں سوال ۴۷ کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ "عیدین کا خطبہ منبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں"

میں کہتا ہوں عید کا خطبہ منبر پر دینا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ جامع ترمذی شریف میں ہے

عن جابر بن عبد الله قال شهدت مع النبي صلى الله عليه وسلم الاضحى بالمصلى فلما قضى خطبته نزل عن منبره الحديث۔ یعنی جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ میں بقرعید کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدگاہ میں گیا۔ پس جب آپ نے خطبہ پورا کیا تو اپنے منبر سے اتر پڑے۔

تحفۃ الاحوذی صفحہ ۳۶۹ ج ۳ میں اس حدیث کے تحت میں مذکور ہے۔ "فيه ثبوت وجود المنبر في المصلى وان النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب عليه" یعنی اس حدیث میں ثبوت ہے اس کا کہ عیدگاہ میں منبر کا وجود تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خطبہ دیا کرتے تھے

نوٹ} سائل نے یہ بھی دریافت کیا ہے کہ عیدگاہ میں "چاروں طرف دیوار یا صرف آگے دیوار بنانا کیسا ہے؟" اس شق کا جواب نہیں دیا گیا ہے۔ امید کہ مفتی صاحب مدظلہ اس کا بھی جواب باصواب تحریر فرمائیںگے۔

(راقم ابوالصمصام عبدالسلام مبارکپوری اعظمی)

جواب تعاقب صحیح ہے۔ جزاک اللہ!

عیدگاہ کی چار دیواری یا ایک دیوار بنیت حفاظت زمین بنائی جائے تو جائز ہے۔

انما الاعمال بالنیات

کو۔ مگر قریب کا۔

ف :۔ مال میں ساجھا یہ کہ غیر اللہ کی نیاز اپنے مال میں فرض سمجھتے ہیں اور اولاد میں یہ کہ ایک کو بتاتے ہیں فلانے کا بخشا دوسرا فلانے کا بخشا۔

وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ○

(ترجمہ) اور جب پہنچے تم کو سختی بیچ دریا کے کھوئے جاتے ہیں جن کو پکارتے ہو مگر وہ (اللہ) ہے پس جب نجات دیتا ہے (اللہ) تم کو طرف جنگل کے منہ پھیرتے ہو اور ہے آدمی ناشکر گذار۔

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْلَا تُؤْمِنُوْا اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ○

(ترجمہ) کہہ (اے نبی) ایمان لاؤ تم ساتھ اوس (اللہ) کے یا نہ ایمان لاؤ تم۔ تحقیق وہ لوگ کہ دیئے گئے ہیں علم پہلے اس سے۔ جب پڑھا جاتا ہے اوپر اون کے گر پڑتے ہیں ٹھوڑیوں پر سجدہ کرتے ہوئے اور کہتے ہیں پاک ہے رب ہمارا تحقیق ہے وعدہ رب ہمارے کا البتہ کیا گیا۔

وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ○ (بنی اسرائیل)

(ترجمہ) اور گر پڑتے ہیں (علم والے) اوپر ٹھوڑیوں کے روتے ہوئے اور زیادہ کرتا ہے اون کو عاجزی کرنا۔

ف :۔ نماز میں سجدہ دوبار ہوتا ہے۔ اس واسطے دوبار فرمایا۔ پہلی بار اس کلام کی تاثیر سے تعجب آتا ہے اور دوسری بار عاجزی سے۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا

(ترجمہ) کہہ دیجئے (اے نبی) صلے اللہ علیہ وسلم پکارو اللہ کو یا پکارو رحمن کو جس کو پکارو گے تم پس واسطے اوس (اللہ) کے ہیں نام بہت اچھے اور مت آواز بلند کر ساتھ نماز اپنی کے اور نہ بہت آہستہ کر ساتھ اوس کے اور ڈھونڈھ درمیان اوس کے راستہ ؛

ف :۔ یہ فرمایا کہ بہتر سے نام ہیں اللہ کے۔ اللہ وہی ایک ہے اور پکارنے کی نماز میں بہت چلانا بھی نہیں اور بہت دبی آواز بھی نہیں بیچ کی چال پسند ہے ؛

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ○

کہہ (اے نبی) سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے نہیں پکڑی اولاد اور نہیں ہے واسطے اوس (اللہ) کے شریک بیچ بادشاہی کے اور نہیں ہے واسطے اوس (اللہ) کے شریک بیچ بادشاہی کے اور نہیں ہے واسطے اوس (اللہ) کے دوست بچانے والا ذلت سے اور بڑائی کر اوس (اللہ) کی بڑائی کرنا۔

ف :۔ کوئی مددگار نہیں ذلت کے سبب یعنی اوس پر ذلت ہی نہیں کہ مددگار چاہیے بادشاہوں کے ہاں امیر وزیر رکھے جاتے ہیں اس لئے کہ برے وقت اون کے مددگار ہوتے ہیں وہاں یہ مذکور ہی نہیں

وَرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ○

(سورہ کہف)

(ترجمہ) اور گرہ دی ہم (اللہ) نے اوپر دلوں اون (اصحاب کہف) کے جس وقت کہ کھڑے ہوئے پس کہا انہوں نے پروردگار ہمارا پروردگار آسمانوں اور زمین کا ہے ہرگز نہ پکارینگے ہم سوائے اوس (اللہ) کے کسی معبود کو۔ تحقیق کہی ہم نے اوس وقت بات زیادہ۔

هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

(ترجمہ) اس قوم ہماری نے پکڑے ہیں سوائے اوس (اللہ) کے معبود۔ کیوں نہیں لاتے اوپر اون کے دلیل ظاہر۔ پس کون شخص ہے بہت ظالم اوس شخص سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ۔

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ○

(ترجمہ) جس کو ہدایت کرے اللہ۔ پس وہ راہ پانیوالا ہے اور جس کو گمراہ کرے پس نہ پاویگا تو واسطے اوس کے دوست راہ بتانے والا۔

مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ○

(ترجمہ) اور نہیں واسطے اون کے سوائے اوس (اللہ) کے کوئی دوست اور نہیں شریک کرتا (اللہ) بیچ حکم اپنے کے کسی کو ؛

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا

(ترجمہ) اور پڑھ (اے نبی) جو کچھ وحی کیا گیا ہے طرف تیرے کتاب (قرآن) پروردگار تیرے سے نہیں کوئی بدلنے والا باتوں اوس (اللہ) کی کو اور ہرگز نہ پاویگا تو (اے نبی) سوائے اوس (اللہ) کے جگہ پناہ کی۔

لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا

(ترجمہ) لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ ہے (اللہ) ہے رب میرا اور نہیں شریک لاتا میں ساتھ رب اپنے کے کسی کو ؛

وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ○ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ○

(ترجمہ) اور کہتا وہ جس کا باغ ناشکری سے برباد ہو گیا تھا) اے کاش کہ میں نہ شریک لاتا ساتھ رب اپنے کے کسی کو اور نہ ہوئی واسطے اوسکے کوئی جماعت

ملکی مطلع

قضیہ مسجد شہید گنج لاہور

ابتدائے نزاع کے وقت سکھوں کا دعویٰ یہ تھا کہ مسجد شہید گنج مسجد نہیں ہے بلکہ سکھ شہیدوں کی یادگار ہے۔ عدالت ماتحت اور عدالت عالیہ نے اس جگہ کی مسجد کی حیثیت بحال رکھی۔ مگر قانون میعاد کے ماتحت سکھوں کا قبضہ جائز قرار دیا۔ اب قابل غور تنقیح صرف یہ ہے کہ انگریزی قانون کی مقررہ میعاد بلحاظ مذہب اہل مذہب کے نزدیک مؤثر ہے یا غیر مؤثر۔ سکھوں کو اس فیصلے پر بڑا ناز ہے۔

ادھر آریہ اور ہندو بھی ان کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ اس لئے ہم ان تینوں گروہوں سے ایک سوال کرتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے دھرم کی تعلیم کے ماتحت اس کا جواب دیں۔ کسی ہندو، آریہ یا سکھ کے پاس کوئی شخص امانت چھوڑ جائے۔ انکار کرنے پر عدالت میں دعویٰ دائر کرنے تک نوبت پہنچے مگر مالک کے پاس شہادت کافی نہ ہو جس کی وجہ سے اس کا دعویٰ خارج ہو جائے۔ اب از روئے مذہب و دھرم سوال یہ ہے کہ کیا اس شخص کو جو چیز از روئے قانون انگریزی مل گئی ہے اسکو اپنی ملک سمجھنا اور استعمال میں لانا جائز ہے یا اصلی مالک کو واپس کر دینا ضروری ہے۔

ٹھیک اسی طرح سکھوں کے کانشنس (ضمیر) سے ہم سوال کرتے ہیں کہ جس فیصلے پر وہ اس قدر نازاں ہیں کیا وہ فیصلہ گورو اور واہگورو کی آگیا (حکم) کو منسوخ کر سکتا ہے؟

اس اصول کو ملحوظ رکھ کر اب معاملے کا تصفیہ بالکل آسان ہے کہ دونو فریق مسلم اور سکھ، تماشہ بین ہندوؤں سے الگ ہو کر قرآن شریف اور گرنتھ صاحب کو درمیان رکھ کر فیصلہ کر لیں۔ اگر انکو یہ صورت منظور نہ ہو تو ملک برکت علی ممبر پنجاب اسمبلی کے بل کی مخالفت نہ کریں۔ اس بل کے الفاظ یہ ہیں:

"فقہ اسلام کے مطابق صحیح طور پر وقف شدہ مساجد پر فقہ اسلام کے جواز اطلاق کے بابت شبہات پیدا ہو گئے ہیں۔ اور یہ استدلال کیا گیا ہے کہ مساجد مذکور کی اصلی حیثیت بارہ سال کے قبضہ مخالفانہ کی بنا پر زائل ہو جاتی ہے اور چونکہ یہ ضروری ہے کہ ایسے شبہات کو رفع کیا جائے لہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

(۱) اس قانون کو قانون تحفظ مساجد اسلام پنجاب کہا جائے۔

(۲)۔ (الف) یہ قانون صوبہ پنجاب میں فوراً نافذ ہوگا۔ اس کا اطلاق گذشتہ زمانہ پر بھی ہوگا یعنی تمام دعووں، اپیلوں یا دیگر کارروائیوں پر خواہ منفصلہ ہوں یا زیر تجویز اس کا اطلاق ہوگا۔

(ب) اگر کوئی مقدمہ قبل نفاذ قانون ہذا فیصل ہو چکا ہو تو ایسا فیصلہ بشرطیکہ وہ قانون ہذا کے خلاف ہو قطعاً کالعدم متصور ہوگا۔ اور کسی نہج سے قانون ہذا کے مفاد کو ناکارہ یا غیر مؤثر بنانے کا موجب نہ ہوگا۔

(۳) کسی آئین نافذ الوقت کی مخالفانہ دفعات کے باوجود ایک اسلامی مسجد جو فقہ اسلام کے مطابق صحیح طور پر وقف شدہ ہو۔ اپنی حیثیت کو قائم رکھیگی۔ خواہ اُس کا واقعی محافظ یا قابض کوئی شخص ہو۔ اور اس پر اس کا تصرف کسی نوع کا ہو۔ اور اپنے تمام عوارض و حقوق میں خالص فقہ اسلامی کے تابع ہوگی۔"

اہلحدیث اس بل کی وجہ سے ممبران اسمبلی مختلف ہو رہے ہیں۔ غالباً اس اختلاف کو دیکھ کر مسٹر خالد لطیف گابا نے ایک اور بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جو اپنے معنی میں بالکل مبنی بر انصاف ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ اوقاف (اسلامی غیر اسلامی) پر قبضہ مخالفانہ اثر انداز نہ ہو۔ چاہے ایسا قبضہ بہت عرصے سے چلا آیا ہو۔

یہ بل ایسا ہے کہ کوئی منصف مزاج اس کی مخالفت نہیں کر سکتا۔

خواجہ حسن نظامی دہلوی

اور

مالک اخبار مدینہ بجنور میں چپقلش

آج کل اخباروں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ اخبار "مدینہ" کے مالک کی طرف سے خواجہ صاحب دہلوی پر ہتک عزت کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ بحیثیت ایک فرد جماعت صحائف ہونے کے "اہلحدیث" کو اس واقعہ پر سخت افسوس ہے۔ اس نوعیت کا سب سے پہلا مقدمہ جو لاہور میں ہوا تھا وہ اس وقت ہمارے سامنے آگیا۔ جس میں مستغیث مولوی ڈپٹی نذیر احمد دہلوی تھے اور مستغاث علیہ منشی محرم علی چشتی اڈیٹر رفیق ہند لاہور تھے۔ بنائے استغاثہ لفظ "نیچری بجانند" تھا۔ جو ڈپٹی نذیر احمد کے حق میں "رفیق ہند" میں لکھا گیا تھا۔ اس مقدمے نے جو شہرت حاصل کی تھی اور جس قدر پارٹیاں بنی تھیں اور جس قدر فریقین کے رازہائے مخفی کھلے تھے وہ مسلم قوم کے لئے موجب شرم تھے۔

اسی نوع کا دوسرا مقدمہ لاہور ہی میں لالہ منشی رام جالندھری (شردھانند مقتول) اور اڈیٹر اخبار "عام" لاہور کے مابین ہوا تھا۔ اس مقدمے میں بھی ہندو قوم کے اندرونی اور بیرونی رازہائے مخفی ظاہر ہو کر ان کے حق میں باعث ندامت ہوئے تھے۔

اس لئے ہم اس لئے ہم اس قسم کی مقدمہ بازی کو اہل قلم کے مابین سخت بُرا سمجھتے ہیں اور استدعا کرتے ہیں کہ خواجہ صاحب نے جو الزام (تحصیل زر از کانگرس) اخبار "مدینہ" پر لگایا ہے۔ درصورت عدم ثبوت اس سے رجوع کر لیں۔ اگر ثبوت رکھتے ہیں تو کسی

متفرقات

مزید توجہ کی ضرورت | اگرچہ ناظرین "اہلحدیث" میں سے بعض حضرات نے اس کی توسیع اشاعت میں حصہ لے کر اپنے تبلیغی ادارے کو مستحکم بنانے میں حصہ لیا ہے۔ تاہم مزید توجہ کی ضرورت ہے کہ ہر بہی خواہ عزم مصمم کرکے ایک ایک نیا خریدار ضرور بنائے۔

اہل حدیث واعظین وامامان مساجد | بھی اپنے زیر اثر احباب کو اس کی خریداری کی ترغیب دیتے رہا کریں۔

ایجنٹوں کی ضرورت | اخبار اہلحدیث کو بڑے بڑے شہروں میں دستی فروخت کرنے کے لئے ہوشیار محنتی اور دیانت دار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دی جائیگی۔ جملہ خط وکتابت خاکسار سے کریں

(منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

تصانیف ثنائیہ | حضرت مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب مدظلہ کی تصانیف متعلقہ تردید قادیانی وآریہ۔ عیسائی وحنفی مذہب اور عام اسلامی تصانیف جس قدر مقبول ہوچکی ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ تاجران اسلامی کتب ان کو اپنے ہاں فروخت کرکے کافی فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ دفتر ہذا سے خرید کرنے پر انکو معقول کمیشن دی جائیگی۔ فہرست کتب دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کرنے پر مفت بھیجی جا سکتی ہے۔

جنڈیالہ گورو میں تبلیغی جلسہ | ۵-۶ مارچ کو قصبہ جنڈیالہ میں زیر اہتمام جمعیۃ تبلیغ ایک عام تبلیغی جلسہ ہوا۔ اول روز مولانا عبداللہ صاحب ثانی ناظم جمعیۃ مذکور نے رسوم تعزیہ ومحرم کے متعلق نہایت موثر اور عام فہم تقریر کی۔ دوسرے روز مولانا محمد حیات صاحب قصوری نے توحید خالص نہایت احسن انداز میں پیش کی۔ حاضرین نے پُر لطف حظ اٹھایا۔ بحمداللہ اب قصبہ ہذا میں جمعیۃ کی تبلیغ سے کافی اصلاح ہوچکی ہے۔ اس سال ماہ اکتوبر میں سالانہ جلسہ بہت بڑی شان سے ہوگا۔

حاجی عبدالشکور سکرٹری انجمن خادم المسلمین اہل حدیث جنڈیالہ گورو۔ ضلع امرتسر

مضمون جواز اخصائے بہائم | اس کے متعلق مولوی گلزار احمد صاحب کا ایک مضمون جواز پر شائع ہوا جس کے جواب میں مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری کا مضمون مفصل شائع ہوا۔ اسکے بعد اوّل الذکر کا پھر مضمون آیا ہے۔ جس میں کتبِ موجودہ والی حدیث درج کی گئی ہے۔ حالانکہ اس کا جواب موخرالذکر کے مضمون میں دیا جا چکا ہے۔ اس لئے اس مضمون کو درج نہیں کیا گیا۔ مضامین مندرجہ میں مذکور شدہ دلائل کے علاوہ کوئی صاحب نئے معلومات پیش کرینگے تو اخبار میں درج کرنے سے دریغ نہ ہوگا۔ انشاءاللہ!

رسالہ شمع توحید

کی امداد کرنا ہر موحد کا فرض ہے۔ یہ رسالہ جس غرض کے لئے شائع کیا جا رہا ہے وہ ناظرین سے پوشیدہ نہیں ضرورت ہے کہ اسے مختلف زبانوں میں چھپوا کر تقسیم کیا جائے۔ سردست اُردو اور ملتانی زبان میں شائع ہوگا۔ اردو میں تو طباعت شروع ہے۔ بہت سا حصہ چھپ بھی چکا ہے۔ ملتانی زبان میں بصورت نظم جو صاحب لکھ سکیں دفتر سے خط وکتابت کریں۔ مناسب معاوضہ بھی دیا جائیگا۔

پس جملہ ناظرین اس فنڈ کی حتی الامکان امداد کرکے ثواب حاصل کریں۔

یاد رفتگان | ۲۸۔ جنوری ۳۶ء کو جناب نواب سی۔ عبدالحکیم صاحب یغفرہ اللہ اس دنیا سے چل بسے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی فیاضیاں اور سخاوتیں قوم کو بھول نہیں سکتیں۔ ہر اچھے کام کے لئے ان کی دولت قوم کا خزانہ تھی۔ ان کے احسانات کا بدلہ قوم نہیں دے سکتی۔ سوائے اسکے کہ ان کے لئے خدا سے دعائے رحمت کرے اور ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھے۔ اس لئے مسلمانان مدراس اپنے تمام بھائیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ مرحوم کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھ کر ان کے لئے دعائے خیر کریں۔

(۲) میرے والد حافظ نور احمد صاحب ۲۸۔ ذی الحج کو فوت ہوگئے اناللہ! راقم حافظ فضل الرحمٰن از علیکا ضلع حصار۔ (۳) میرے دوست ابونعیم صاحب کیف کا صاحبزادہ نسیم انتقال کرگیا۔ ناظرین کیف صاحب کے لئے نعم البدل اور صبر کی دعا فرمائیں۔

(محمد ابوالخیر پریوائی)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفرلھم وارحمھم۔

پھر نہ کہئے ہمیں خبر نہ کی | مندرجہ ذیل خریداروں کی طرف سے اگر قیمت اخبار ۳۱۔ مارچ تک وصول نہ ہوئی تو آئندہ اخبار بند کردیا جائیگا۔

۷۴۴۲ - ۸۰۲۸ - ۸۲۵۹ - ۸۵۳۱ - ۸۸۸۵ -
۹۲۴۲ - ۹۴۵۷ - ۹۴۶۳ - ۱۰۰۴۲ - ۱۰۱۴۸ -
۱۰۶۵۹ - ۱۱۰۹۸ - ۱۱۰۹۹ - ۱۱۱۲۳ - ۱۱۱۷۷
۱۱۳۰۹ - ۱۱۴۴۷ - ۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۳۵ - ۱۱۵۹۴
۱۱۷۵۲ - ۱۱۸۸۷ - ۱۱۹۲۷ - ۱۱۹۶۸ - ۱۱۹۷۰ -
۱۱۹۹۲ - ۱۲۰۷۰ - ۱۲۰۷۴ - ۱۲۱۳۵ - ۱۲۱۴۱ -
۱۲۱۴۴ - ۱۲۱۴۵ - ۱۲۱۴۷ - ۱۲۱۹۳ - ۱۲۱۹۶ -
۱۲۱۹۷ - ۱۲۲۰۱ - ۱۲۲۱۳ - ۱۲۲۷۹ -

ضرورت دعا | خاکسار قرآن مجید کا ترجمہ پڑھ رہا ہے۔ نیز میرا ایک دوست جلال الدین سادہ قرآن مجید پڑھ رہا ہے۔ ناظرین ہم دونوں کے حق میں دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقاصد کی تکمیل کی توفیق بخشے

(راقم۔ سردار علی از بے سنگھ والا)

مضامین آمدہ | پنڈت آنانند صاحب۔ شیخ ابراہیم مولوی محمد اسحاق۔ تلی غلو صاحب۔

نظمیں | مولوی سلیم صاحب۔ مولوی محمد خلیل صاحب مولوی محمد شفیع صاحب۔

نوٹ بعض اکثر نامہ نگار مضامین بھیجکر مضامین اندراج کیلئے خط وکتابت شروع کردیتے ہیں تو ان حضرات کو

انجمن اہل حدیث بٹالہ | ضلع گورداسپور کا دسواں سالانہ جلسہ زیر صدارت مولوی محمد داؤد صاحب غزنوی ۲۵-۲۶-۲۷ مارچ محلہ قاضی موری بٹالہ میں منعقد ہوگا۔

مارچ

...اقت کی دوائیوں کا خزانہ

...ارچ میں مندرجہ ذیل ادویات مندرجہ قیمتوں سے نصف قیمت پر ملیں گی!

...شدہ اصحاب کے لئے چند تحفے

...ت انزال کو دور کرتی ہے دل میں راحت دماغ میں سرور لاتی ہے
...سیر اسی لئے ہے قیمت دو تولہ دو روپے نمونہ ۶ ماشہ ۸/
...تی۔ دل میں جوش محبت اور راحت پیدا کرتی ہے خواہش اور
...نے میں خوب مدد دیتی ہے قیمت دو تولہ دو روپے ایک تولہ ایک روپیہ
...محبت کی بنیاد ہے۔ بے حد ملذذ ہے۔ عجیب راحت حاصل
...قیمت فی تولہ بارہ روپے نمونہ ایک ماشہ ۱۲/
... ملذذ ہے قیمت ایک تولہ ایک روپیہ ۶ ماشہ ۸/
...رام کی کمزوری اور ڈھیلا پن کو دور کرکے رطوبت کو
...تا ہے قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ
...۲۷۔ بعد فراغت استعمال کرنے سے طاقت
...کو برقرار رکھتی ہے۔ قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ

...ساک۔ اس میں تمام عمدہ ممسک دوائیں موجود
...ایک خوراک مدت تک کام بھی دیگی اور آگے
...سلے بہترین اس میں سے مجون بھی لیں گے۔
...ڈبیہ دو روپے آٹھ آنے۔

مقوی باہ

اکسیر ۱ سوداوی بادی مزاج والوں کیلئے نامردی میں نہایت مفید چیز ہے نیز باقی امراض ریحی کو بھی دور کرتی ہے قیمت ۶۴ گولی چار روپے ۳۲ گولی دو روپے۔ نمونہ ۸/

اکسیر ۱۰ نامردی میں مفید ہے درجہ اول میں کستوری کی قسم کی قیمتی مرکبات شامل کئے گئے ہیں طاقت اور منی پیدا کرنے میں اول درجہ کی چیز ہے قیمت ۳۲ گولی دو روپے درجہ اول ۶۴ گولی چار روپے نمونہ ۸ گولی ۸/

اکسیر ۱۲ کشتہ کی مانند تمام بدن میں طاقت اور رونق بخشتی ہے جوانی کو قائم رکھتی ہے اور لگاتار استعمال سے بڑھاپے میں بھی جوانی کا رنگ پیدا کرتی ہے قیمت ۶۴ گولی چار روپے نمونہ ۸ گولی ۸/ درجہ اول ۳۲ گولی چھ روپے

اکسیر ۱۵ بڑی عمر کے لوگوں کیلئے تحفہ ہے نہایت عمدہ اور مفید مقوی باہ ہے کمزوری اور سستی کی ایک قلمی دوا ہے قیمت ۳۰ گولی چودہ روپے ۱۵ گولی سات روپے

اکسیر ۱۶ کمزور دل لوگوں میں خواہش پیدا کرنے کیلئے ایک قلمی چیز ہے نیا جوش اور نئی خواہش پیدا کرتا ہے قیمت ۱ تولہ چار روپے ۶ ماشہ دو روپے

دت مکرد صوبح وٹی ۳۔ نہایت عمدہ دوا ہے مقوی باہ اور ممسک ہونے کے ساتھ جنرل ٹانک بھی ہے۔ قیمت ۲۰ گولی چار روپے

طلاء ۱۲ بلو تولہ یعنی کمزوری والوں کیلئے ایک عجیب چیز ہے کمزور کو کمزور اعضا میں طاقت اور جوش پیدا کرتا ہے قیمت فی شیشی چھ روپے نصف تین روپے

مقویات بدن

دیو ملوہ جسم کی تمام طاقتوں کی کمی کو پورا کرتا ہے جب کوئی بیماری نہ ہو تو اسکے کھانے سے طاقت بڑھتی ہے اور بیماری کے دنوں یا بیماری سے اٹھنے پر یہ مفید غذا ہے بچوں جوانوں اور بوڑھوں سب کے لئے یکساں مفید ہے قیمت فی پاؤ ایک روپیہ چار آنے

کرو جوانی۔ رسائن ہے تمام جسم کو فولاد کو مضبوط بناتی ہے تندرستی طاقت اور جوانی کو بڑھاتی ہے قیمت ۲۴ گولی ایک روپیہ یکصد گولی چار روپے

اکسیر ۳۹۔ نہایت عمدہ مقوی دوا ہے بدن کے ساتھ دماغی قوت کو بھی بڑھاتی ہے دماغی کام کرنے والوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی پاؤ دو روپے۔ نصف پاؤ ایک روپیہ

اکسیر ۵۱۔ مکرد صوبح رسائن ہے جسم میں مضبوطی اور قوت برداشت پیدا کرتی ہے قیمت فی تولہ پچاس روپے درجہ اول سو روپیہ تولہ

میدلا جسم اگر پتلا دبلا رہتا ہو تو یہ دوا اسے سڈول اور بھرا ہوا بنا دیتی ہے۔ قیمت آدھ سیر چار روپے نمونہ ½ پاؤ ۸/

اکسیر ۲۶۔ یہ سونے کا کشتہ ہے جسم کے تمام اعضا کو مضبوط کرنے اور چہرے پر رونق لانے اور تندرستی پیدا کرنے میں ایک خاص طاقت رکھتا ہے۔ قیمت درجہ اول ۸۰ روپے فی تولہ درجہ دوم فی تولہ ۴۰ روپے

اکسیر ۴۵۔ جسم میں خون لاتی ہے موٹا کرتی ہے طاقت بخشتی ہے اور لاغری کی کمزوری کا قلع قمع کرتی ہے قیمت فی پاؤ چار روپے آدھ پاؤ دو روپے نمونہ ایک روپیہ

بس یہی نہیں امرت دھارا اور اس کے مرکبات (لوشن۔ بام۔ مرہم وغیرہ) بھی ماہ مارچ میں ½ قیمت پر مل سکتے ہیں

...اور نرالی سکیم کہ مارچ میں کچھ روپیہ جمع کروا دینے سے آپ سال بھر جب چاہیں اپنے اور اپنے خاندان کے علاج کیلئے اسی رعائتی قیمت پر حسب ضرورت جو دوا چاہیں تب تک منگوا سکتے ...تک آپ کا روپیہ ختم نہ ہو جاوے۔ بڑی فہرست ادویات و کتب اور رسالہ امراض مخصوصہ مرداں مفت منگوائیں۔

مسلم ثالث کے سامنے پیش کریں اور فریق ثانی بھی عدالت تک جانے کا خیال چھوڑ دیں۔ تو ہم خیر خواہ اور ہر دو فریقوں کا بڑا احسان ہوگا۔ مولانا جامی مرحوم فرما گئے ہیں ؎

جنگ کردی آشتی کن زانکہ نزد عاقلاں
ایں مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

ایمپلائمنٹ بیورو

بیکار اشخاص جلد اپنا نام درج کرائیں

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حکومت پنجاب نے اپنے محکمہ صنعت و حرفت میں ایک ایمپلائمنٹ بیورو اگست ۱۹۳۶ء میں اس غرض سے قائم کیا تھا کہ مالکوں اور بیکاروں میں رابطہ پیدا کیا جائے۔ ان اطلاعات کے باوجود بیکاروں میں سے بہت کم اشخاص نے اپنے نام درج رجسٹر کرائے ہیں۔ بیکاری کے مسئلہ پر حکومت پنجاب اور حکومت ہند اپنی اہم توجہ مبذول کر رہی ہیں۔ اور بیکار اشخاص سے بزور درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کام میں اپنے نام درج رجسٹر کرا کر حکومت کی مدد کریں اور ایسا کرنے سے قابل اعتبار کوائف اور اعداد و شمار بہم پہنچائیں۔ یہ اعداد و شمار ایسے ذرائع و اسباب معلوم کرنے کے لئے بے حد ضروری ہیں۔ جن سے صوبہ میں بیکاری کے حالات کو نرم بنایا جا سکتا ہے بیورو تعلیم یافتہ بے کاروں کے نام، کلرکوں، ٹائپ کرنے والوں، سٹینو گرافروں، آڈیٹروں اور اکاونٹوں کی آسامیوں اور فیکٹریوں اور کارخانوں میں ٹیکنی کل آسامیوں مثلاً الیکٹریکل انجینئروں، سترمیوں، فٹروں اور ٹرنروں (خراد کا کام کرنے والوں) کے لئے اپنے رجسٹر میں درج کرتا ہے۔

بیورو میں نام درج رجسٹر کرانے کے فارم صاحب ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت پنجاب لاہور سے درخواست کرنے پر مل سکتے ہیں۔

(لاہور - ۷ - مارچ ۱۹۳۸ء)

اطبائے کرام کا اجتماع عظیم

حسب اعلان اسٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس مرکیڈ ہال امرتسر میں ۲۷ - فروری سنہ رواں کو منعقد ہوا۔ طبیب حضرات بہ تعداد کثیر پنجاب اور ہندوستان بھر سے اجلاس اور نمائش میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے چنانچہ امرتسر۔ لاہور۔ لدھیانہ۔ کپورتھلہ۔ انبالہ۔ جالندھر۔ ملتان۔ راولپنڈی۔ گوجرانوالہ۔ قلعہ شیخوپورہ۔ ہوشیارپور۔ کوہ مری۔ بٹالہ۔ قصور۔ سرائے امانت خان۔ ترنتارن اور میرٹھ سے تئو کے قریب اطبا شامل اجلاس ہوئے مکمل روئداد ہفت سالہ رپورٹ میں معہ مجربات ملاحظہ ہو

صبح ۷ سے ۱۲ - بجے تک مایوس العلاج مریضوں کو دیکھا گیا اور اس کے بعد اسٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس زیر صدارت رئیس الاطباء حکیم محمد حسن صاحب قرشی منعقد ہوا۔ دیگر عملی تجاویز اور لائحہ عمل کے علاوہ مفصلہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوئے۔

(۱) گورنمنٹ انڈیا اور گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی گئی کہ جن میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں تا حال دیسی شفاخانے نہیں کھولے گئے یا طبیب مقرر نہیں ہوئے وہاں ایسا کریں۔

(۲) گورنمنٹ پنجاب کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ جھنگ نے اپنے ہاں دیسی شفاخانے بند کر کے ۹۰ فیصدی آبادی کو جو کہ قطعی طور پر یونانی علاج کراتی اور اس سے مستفیض ہوتی ہے۔ دیسی علاج سے محروم کر دیا ہے۔ استدعا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کو ہدایت کی جائے کہ وہ دیسی شفاخانے حسب دستور سابق جاری کرے۔

(۳) میونسپلٹی قصور سے درخواست کی گئی کہ وہ ایک یا دو دیسی شفاخانے کھولے۔

(۴) مہاراجہ صاحب والئے ریاست جموں و کشمیر سے پُر زور استدعا کی گئی کہ وہ ہری سنگھ یونانی ہسپتال سری نگر کی سرپرستی فرما کر معقول امداد عطا کریں۔

(۵) امرتسر میونسپلٹی اور آفیسر آف ہیلتھ کا دیسی شفاخانے کھولنے کے لئے شکریہ ادا کیا گیا اور مبارک باد دی گئی

(۶) انجمن اسلامیہ شیخ صادق حسن صاحب صدر۔ جناب پرنسپل اور دیگر اراکین و ملازمین کا مرکیڈ ہال کے لئے اور حسن سلوک کے لئے شکریہ ادا کیا گیا۔ نیز ڈاکٹر محمد شریف صاحب کا مکانات دینے کیلئے شکریہ ادا کیا گیا۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت شیخ صادق حسن صاحب رئیس اعظم امرتسر منعقد ہوا۔ "سل اور دق کو ہندوستان سے کیسے نابود کر سکتے ہیں" حکیم مظہر اللہ۔ حکیم اسمٰعیل صاحب۔ حکیم محمد علی صاحبان نے مضمون پڑھے۔

تیسرا اجلاس زیر صدارت حکیم محبوب عالم صاحب امرتسری منعقد ہوا۔ مجربات سنائے گئے اور مریض دیکھے گئے۔ مجربات کی رپورٹ ہفت سالہ رپورٹ میں دیکھیں جو اصحاب ممبر بننا چاہیں فارم و کتب منگوا لیں۔

(حکیم محمد افضل سکرٹری پنجاب طبی کانفرنس بھاٹی گیٹ لاہور)

تبلیغی جلسہ

ہمارے گاؤں میں بریلوی پارٹی نے حضرت مولانا اسماعیل شہیدؒ اور آپ کے متعلق اپنی تقریروں میں نہایت بے ادبی سے کام لیا تو ہم نے حسب تحریک حافظ گوہر الدین صاحب مورخہ ۲۵ - ۲۶ فروری کو ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ حافظ صاحب نے از روئے قرآن پاک و حدیث شریف، مروجہ بدعات کی احسن طریق پر تردید کی اور حضرت شہیدؒ اور آپ کی خدمات اسلام کو دلچسپ طور پر واضح کیا۔ مولوی علی محمد صاحب صمصام نے پنجابی میں توحید و سنت کا ذکر کیا۔ علاقہ کی مسلم پبلک محظوظ ہوئی۔ (راقم:- میاں محمد دین صدر انجمن پیارا لی۔ متصل مالماس۔ امرتسر)

طبی مجربات

اکسیر ضیق النفس (دمہ) لوگ کہتے ہیں کہ دمہ دم کے ساتھ ہے مگر اس دوائی میں خداوند کریم نے اس قدر اثر ڈالا ہے کہ چند یوم کے استعمال سے ہمیشہ کے لئے اس تکلیف دہ مرض سے شفائے کامل حاصل ہوجاتی ہے۔ نہایت ہی بینظیر چیز ہے قیمت فی شیشی چالیس خوراک سے ؁

درد گردہ کا بینظیر تحفہ یہ مرض ایسا تکلیف دہ ہے کہ مریض مارے درد کے ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہے۔ ایک منٹ چین نہیں آتا۔ ایسی تکلیف کے وقت اس دوائی کے استعمال سے چند منٹ میں مرض کا دورہ رک جاتا ہے بعد ازاں چند یوم کے استعمال سے ہمیشہ کیلئے اس موذی مرض سے بحکم خدا نجات مل جاتی ہے۔ قیمت ؎؎

خارش کی طلسمی دوا خارش خشک ہو یا تر۔ بدن کے کسی حصہ پر ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے بفضل خدا صحت ہوجاتی ہے۔ قیمت ۸؍ تولہ۔

نوٹ:- محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر:- منیجر شفاخانہ صدیقی کڑہ کرم سنگھ امرتسر

سرمہ نور العین ؁

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ؏

پتہ:- منیجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ

ترجمان وہابیہ

مصنفہ نواب صدیق حسن خان مرحوم۔ مخالفین کے اعتراضات کا تسلی بخش جواب اور جماعت اہل حدیث کا مقصد بتایا گیا ہے۔ قیمت ۴؍ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

(مصنفہ ملک ابو یحییٰ مولانا امام خان صاحب نوشہروی)

جس میں مصنف ممدوح نے یہ ثابت کیا ہے کہ بزرگان اہل حدیث کب سے ہندوستان تشریف لائے اور کہاں کہاں وہ رونق افروز ہوئے۔ اس کفر و شرک کے ظلمت کدہ میں کس طرح توحید و سنت کو فروغ دیا اور آج تک اس مختصر سی جماعت نے کس قدر علمی خدمات انجام دی ہیں۔ تمام اہل حدیث علماء و فضلاء کے نام مع مختصر سوانح وکارہائے نمایاں درج ہیں۔ آج تک ہندوستان میں اس جماعت کی طرف سے جس قدر کتب تفسیر ادبی، علمی، طبی۔ غرضیکہ جو بھی خدمت سرانجام ہوئی۔ ان سب کو یکجا جمع کر دیا گیا ہے۔ جس قدر مکاتب۔ مدارس جاری تھے یا جاری ہیں۔ ان سب کی مفصل رپورٹ ہے۔

یہ کتاب جماعت اہل حدیث کے لئے بے حد مفید ہے۔ ہر اہل حدیث فرد کو اس کا خریدنا لازمی ہے۔

۲۰×۲۶ کے ۲۱۰ صفحات۔ کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

منگوانے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب لالہ گردھر کرشن بھٹناگر صاحب

سب جج بہادر درجہ چہارم لائلپور

نمبر مقدمہ ۹۴۲ سال ۱۹۳۶ء

سادن مل ولد لالہ جوالا داس ذات کھتری سکنہ لائلپور

بنام سردار صاحب سردار لعل سنگھ وغیرہ

دعوے -/۲۴ بابت کرایہ

بنام تیجا سنگھ ولد سردار امر سنگھ ذات بھیانہ ریلوے گارڈ ملک وال۔ پریتم سنگھ ولد سردار سندر سنگھ ذات بھیانہ سکول ماسٹر میانی تحصیل بھیرہ ضلع شاہپور۔ امر سنگھ ولد چتر سنگھ قوم بھاٹیہ چھابڑی فروش کوچہ لکھا سنگھ کڑہ دل سنگھ امرتسر۔ باوا منی سنگھ ولد بھائی بشن سنگھ ذات بھیانہ سکنہ گھمیانہ ضلع جھنگ۔ مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم نہ کو تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں اسلئے اشتہار بنام مدعا علیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکوران تاریخ ۲۱ کو مقام لائلپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہونگے تو ان کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج تاریخ ۹ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔　　دستخط حاکم　　مہر عدالت

ازواج النبی صلعم

مؤلفہ سید ظہور الحسن صاحب دہلوی۔ مجلد

جس میں جناب سرور کائنات رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے پورے حالات و سوانح درج ہیں۔ اور یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ ہر نکاح ایک نہ ایک مصلحت پر مبنی تھا اور معترضین کے شکوک و شبہات کا دفعیہ کیا گیا ہے۔ حضرت خدیجہؓ۔ حضرت سودہؓ۔ حضرت عائشہؓ۔ حضرت حفصہؓ۔ حضرت زینبؓ۔ حضرت ام سلمہؓ حضرت زینبؓ بنت جحش۔ حضرت ام حبیبہؓ۔ حضرت صفیہؓ وغیرہ سب کے جدا جدا حالات درج ہیں۔

اصل قیمت ۳؍۔ رعائتی ۸؍

فیروز اللغات مجلد

یہ مشہور معروف لغت ہے جو ہر پڑھے لکھے گھر میں موجود ہونی ازبسکہ ضروری ہے۔ جس میں اردو۔ عربی۔ فارسی۔ ہندی اور سنسکرت کے بے شمار الفاظ محاورات اور ضرب الامثال کے معانی اردو زبان میں درج کئے گئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت رعائتی ؎ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:-

منیجر اہلحدیث امرتسر

مومیائی ۱۹/۱۵

مصدقہ علمائے اہلحدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک
۱۲/۔ آدھ پاؤ ۳/۔ پاؤ بھر ۶/ مع محصول ڈاک
ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برما والوں کو ایک
پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا

تازہ ترین شہادات

جناب حکیم محمد عبدالحنان صاحب روہ۔ "اپنے مریضوں
کے لئے میں نے آپ سے بارہا مومیائی منگوایا۔ الحمد للہ کہ
ہمیشہ مفید ثابت ہوئی۔ سردست ایک چھٹانک مومیائی
میرے ایک مریض کے نام وی پی پارسل بھیج دیں"
(۷۔ جنوری ۱۹۳۸ء)

جناب حکیم چودھری عظیم بخش صاحب راہپور مائیاں
میرے مریضوں کیلئے آپ کی مومیائی بہت موافق ہے
آدھ پاؤ اور بذریعہ وی پی جلد روانہ فرمائیں" (۲۸ جنوری ۱۹۳۸ء)

جناب محمد عالم صاحب بشرا۔ "آدھ پاؤ مومیائی بہت
جلد روانہ کیجئے گا۔ میں نے بکثرت لوگوں کو منگوا کر دی ہے
بہت فائدہ ہوا" (۲۸ جنوری ۱۹۳۸ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

حیرت انگیز ایجاد ۲۸

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے
سے چھپائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ
تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال
فرمائیں گے۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ
طبیب ڈاکٹروں کی نازبرداری سے بچاتی ہے۔ زائد از
پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام
دے رہی ہے اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے
تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔
بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ
امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا
نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے:۔
نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ دھند
(گرنولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ
خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں اسکے
استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی
ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔
منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

بے کار نہ بیٹھو ۱/۱۲

دو روپے آٹھ آنے نقد بھیج کر
نمونیا چیچک کی اکسیر دوا
سے بچوں کا علاج کیجئے۔ اس قیمتی دوا نے بفضلہ
صدہا مریضوں کو چیچک اور نمونیا سے بچا لیا۔
بچوں کا پیکٹ قیمت چار آنے علاوہ محصول ڈاک۔
جواب کے لئے ٹکٹ بھیجئے اور پتہ صاف لکھئے۔
منیجر اکسیری دواخانہ شاہجہانپور ضلع میرٹھ

مفت۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب۔ (مہتمم)

تمام دنیا میں بے مثل ۳۱

غزنوی سفری جمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو
کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت
اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

کرامات اہلحدیث ۵/۱۲

مسئلہ کرامت کی توضیح و تشریح اور اسکے تمام پہلوؤں پر روشنی
ڈالنے کے علاوہ جماعت اہلحدیث کے اولیاء و صوفیا کے
حالات و کرامات کا تفصیلی بیان قابل دید ہے جو بالکل نئی
چیز ہے۔ ایک کے لئے ۸/ کے ٹکٹ بھیجئے اور زیادہ بھیج
وی پی طلب کیجئے۔

تحفۂ اہلحدیث ۱/۔ حدیث کی پہلی کتاب ہر ناجی فرقہ کون ہے
حنفی یا اہلحدیث قیمت ۲/ خطبات سلمان یعنی قاضی محمد سلیمان
صاحب منصور پوری کے علمی اور تبلیغی خطبے ۱۲/ جیبی حکیم یا
پاکٹ ڈاکٹر مجلد ۸/ ۔ پانچ ہزار مجربات جو طبی دنیا میں
ایک نئی اور لاجواب کتاب ہے ۸/
(ملنے کا پتہ)
منیجر اہلحدیث جنتری ملتہ ... لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲
رؤسا و جاگیرداران سے ۶ ،،
علم خریداران سے ۴ ،،
،، ،، ششماہی ۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

امرتسر ۲۲۔ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۵۔ مارچ ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

بانگ جرس - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
شرک اور آریہ مسافر - - - ص۳
ڈاکٹر بشارت احمد مرزا صاحب کی تکذیب پر ص۴
فاروق قادیان کا باطل دعویٰ - - ص۵
مرزائیوں کا رشتہ ناطہ ص۶۔ ناسعد دل - ص۶
ہمارا آرگن اہلحدیث ص۷ ویدک گپاشک ص۷
اتباع سنت راہ جنت - - - - ص۸
استفتاء ص۹۔ شان رسول علیہ السلام ص۱۰
تحقیق حرف ضاد - - - - ص۱۲
فتاوے ص۱۳۔ متفرقات - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵۔ اشتہارات - - ص۱۶ تا ۲۰

بانگ جرس

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب دار العلوم شکراوہ۔ گوڑگانوہ)

محبت ہو گئی ہے کیوں تجھے قعر مذلت سے
تجھے اے قوم! کیا رہنا نہیں دنیا میں عزت سے

کبھی تھا نام روشن گنبد افلاک تک تیرا
ہے اب نا آشنا تو علم سے دولت سے رفعت سے

ہے کیا ایمان؟ ملنا بادشاہی دونوں عالم کی
ملا ہے بس یہی نکتہ مجھے علم نبوت سے

تجارت کی زراعت کی نہیں مسدود ہیں راہیں
اگر محروم ہے تو آج کل تاج حکومت سے

یہ ممکن ہی نہیں کہ نقشۂ ماضی نہ پیدا ہو
جو میدان عمل میں گامزن ہو جائیں ہمت سے

ملیگی عزت دارین اب تیروں کے سایے میں
ملا ہے جسکو جو کچھ بھی ملا ہے رنج و محنت سے

یہی ہے اقتضائے وقت ہم سب ایک ہو جائیں
یہی ہے عشق ملت سے یہی ہے عشق سنت سے

الٰہی بھیج دے سیلاب ایسا اپنی رحمت کا
بہا لے جو خس و خاشاک تک کو راہ ملت سے

نوید جاوید جسکو سلطان المناظرین حضرت مولانا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور نے ۱۲۹۶ھ میں تصنیف کیا اور اعلان فرمایا کہ ابتداء سے آج تک اور آج سے قیامت تک جس قدر

تصانیف حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

(در تردید قادیانی مشن)

تعلیمات مرزا (مع جواب الجواب) قادیانی مشن کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" شائع ہوا تھا جسکو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا اڈیشن ختم ہو گیا تھا۔ اس کا جواب نکلا جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہو گئی ہے کہ اسکو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۶ر

فیصلہ مرزا (عربی و اردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے۔ اور آخری فیصلہ کے متعلق تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کیلئے زبردست حربہ ہے لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۴ر

ایضاً - مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۵ر

علم کلام مرزا - اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے۔ آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا قابل دید ہے۔ قیمت ۶ر

عجائبات مرزا یہ رسالہ علم کلام مرزا کا حصہ دوم ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے اقوال سے ان کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی گئی ہے قیمت ۳ر قابل دید ہے۔

بہاء اللہ اور مرزا اس رسالہ میں ہر دو مدعیان (شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی) کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ کرکے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب شیخ ایرانی سے مستفیض تھے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶ر

(در تردید عیسائی مشن)

تقابل ثلاثہ اس میں توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ کرکے بتلایا گیا ہے کہ احکام قرآنی ہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کیلئے کافی ووافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ قیمت ۵ر

توحید و تثلیث تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

جوابات نصاریٰ اس رسالہ میں عیسائیوں کی تین مشہور و معروف کتب کا جواب دیا گیا ہے۔ جن میں انہوں نے اہل اسلام پر اعتراضات کئے ہیں۔ انکے اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے۔ جن کی تردید آجتک عیسائی صاحبان نہیں کر سکے۔ قیمت ۸ر

(در تردید آریہ مشن)

حق پرکاش اس کتاب میں ان ۱۵۹ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ ان کا واحد جواب یہی حق پرکاش ہے۔ کاغذ کتابت طباعت عمدہ۔ پڑھئے اور ضرور پڑھئے۔ قیمت ۱۲ر

الہامی کتاب وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو مولانا ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتمارام صاحب کے مابین ہوا تھا جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ضخامت ۱۹۲ صفحات۔ قیمت ۱۲ر

ترک اسلام بجواب ترک اسلام۔ اس رسالہ میں انہی اعتراضوں کا قابلقدر جواب دیا گیا ہے جو دھرم پال نے اسلام چھوڑ کر قرآن پر کئے تھے۔ اس رسالہ کو دیکھ کر خود موصوف نے جوابات کی معقولیت کا اعتراف کیا اور داخل اسلام ہو کر غازی محمود نام رکھا۔ جدید اڈیشن۔ قیمت ۹ر

بحث تناسخ وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتمارام صاحب دربارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا اور آخر [illegible] قیمت ۳ر

حضرت محمد رسول اللہ حضرت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت توریت۔ انجیل اور وید سے نہایت صاف اور صریح حوالجات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲ر

حدوث وید اس رسالہ میں خود وید منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں۔ بلکہ اُس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ قیمت ۲ر

الہام الہام کی تعریف و تقسیم کرکے چند سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

پتہ ملنے کا } منیجر اہلحدیث امرتسر

(۳۸۰)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۲ - محرم الحرام ۱۳۵۷ھ

Jamia Millia Islamia ... DELHI

شرک اور آریہ مسافر

(۲)

گذشتہ پرچے میں اس سلسلے کا نمبر اول درج ہوچکا ہے جو سیاسی حیثیت کا تھا۔ آج مذہبی حیثیت سے اس مضمون پر نظر کی جاتی ہے۔ "آریہ مسافر" نے مسئلہ "توبہ اور معافی گناہ" پر بھی اعتراض کیا ہے۔ چنانچہ اسکے الفاظ یہ ہیں :-

"اول تو گناہوں کی معافی کا اصول ہی خلاف عقل اور روحانیت کی منزلیں طے کرنے میں ایک بھاری رکاوٹ ہے ×× پھر گناہ کی معافی کا یہی مطلب ہوسکتا ہے کہ گنہگار کا سدھار نہ ہو اور گناہ سے لوگ عبرت نہ پکڑیں۔ اب کونسا ایسا منصف ہوسکتا ہے کہ گناہ کی معافی دیگر گناہ کی ترقی کا باعث بنے" (آریہ مسافر مورخہ ۹۔ مارچ صکّ)

اہلحدیث اللہ اکبر! سچ فرمایا خدائے عالم الغیب نے مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ۔ یعنی غیر مسلم خدا کی قدر (جیسی چاہیئے) نہیں کرتے۔ اصل یہ ہے کہ آریہ سماج دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ ہم فلسفہ الہیات کے بڑے محقق ہیں۔ مگر سوامی دیانند کے ایسے مقلد ہیں کہ جو کچھ وہ کہہ گئے ہیں آنکھیں بند کئے اسکے پیچھے چلے جاتے ہیں سوامی دیانند نے بھی اپنی کتاب "ستیارتھ" میں لکھا ہے کہ :- "خدا اپنے بھگتوں کے بھی گناہ معاف نہیں کرسکتا"

اسلام ایسے عقیدے کو خدا کی توہین سمجھتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں جتنی صفات حسنہ پائی جاتی ہیں سب کا سرچشمہ خدا کی ذات ہے۔ آریہ سماج کے دس اصولوں میں سے ایک اصول یہ بھی ہے کہ سب علوم کا سرچشمہ خدا کی ذات ہے۔ مگر اسلام سکھاتا ہے کہ علوم کے علاوہ تمام اچھی صفات کا مخرج بھی خدا ہی کو سمجھو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کسی سخت دل بنئے کا نوکر کبھی اگر اسکے سامنے اپنے قصور کا اعتراف کرے اور اپنی عاجزی وزاری سے اسے یقین دلائے کہ میں آیندہ ایسا نہیں کرونگا تو وہ بنیا بھی معاف کردیتا ہے۔ اس گئے گزرے زمانے میں بھی سینکڑوں ہزاروں مقدمات میں معافیاں سننے میں آتی ہیں ایسے معاف کرنے والوں کو لوگ برا نہیں جانتے بلکہ اچھا جانتے ہیں۔ پھر خدا تعالےٰ اگر کسی بندے کی عاجزی پر اسکا گناہ معاف کردے تو یہ کام اس کی صفات حسنہ کے خلاف کیونکر ہوسکتا ہے۔

قرآن مجید نے فلسفہ توبہ کو نہایت ہی لطیف پیرائے میں بیان کیا ہے چنانچہ ارشاد ہے :-

وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ (پ ۲۵ ع ۴)

یعنی خدا ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہ معاف کردیتا ہے۔

اس آیت میں "عباد" کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرکے استحقاق قبولیت توبہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کیونکہ اس اضافت سے مفہوم ہوتا ہے کہ اللہ مالک ہے اور بندے اس کی مملوک ہیں۔ اگر مالک اپنی مملوک کی توبہ قبول نہ کرے تو اور کون کریگا۔ اسی لئے دوسری آیت میں ارشاد ہوا ہے :-

وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ ۔

یعنی خدا کے سوا کون گناہ بخشتا ہے۔

ایک سوال آریہ سماجی شدھی کے بڑے حامی ہیں۔ شدھی کے معنی ہیں غیر آریہ (مسلم۔ عیسائی۔ یہودی وغیرہ) کو آریہ بنانا۔ اگر کوئی غیر مسلم آریہ بنتا ہے تو وہ اپنے مذہب کو چھوڑ کر ویدک دھرم میں آتا ہے گویا وہ گناہ کا راستہ چھوڑ کر نیکی کا راستہ اختیار کرتا ہے بس یہی توبہ ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا اسکے ایسا کرنے سے اسکے پہلے گناہ (حتیٰ کہ غیر آریہ ہونا بھی) معاف ہوسکتے ہیں کہ نہیں ؟ اگر ہوسکتے ہیں تو یہی قبولیت توبہ ہے۔ اگر اسکی یہ توبہ قبول نہیں ہے تو شدھی کا فائدہ اسکو کیا ہوا ؟ جس حال میں وہ گنہگار کا گنہگار ہی رہا۔ آخر اس گنہگاری کے عوض میں اس کو مختلف قالبوں میں سزا بھگتنی پڑیگی۔

آریہ سے پراتھنا (التماس) مہاشہ جی! سوال کا جواب دیتے ہوئے اپنے گورو سوامی دیانند کی سوانحعمری غور سے مطالعہ کرلیجئے گا۔ اس میں آپ کو ملیگا کہ سوامی جی ایام جوانی میں تعلیم وید کے مخالف تھے "میں برہم ہوں" یعنی انا الحق ہی کہتے تھے۔ اس کے علاوہ آپ پاس دھاری بھی رہ چکے تھے۔ بت پرستوں کے گھر میں تو پیدا ہی ہوئے تھے مزید براں اور واقعات بھی ہیں جن کو ہم بتعلیم اسلام بعد توبہ قابل معافی جانتے ہیں۔ آریہ سماجی اگر ایسے

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۱۲۔ مارچ ۱۹۳۸ء

—— امسال حج بیت اللہ کے موقع پر ایک لاکھ بیس ہزار نوسو مسلمان جمع ہوئے۔ جن میں سب سے زیادہ جاوا سے (۱۴۹۷۶) اور دوسرے نمبر پر ہندوستان سے (۱۴۸۳۰) گئے۔

—— امرتسر میں ۱۸/۱۹ مارچ کی درمیانی شب کو بارش ہوئی۔ (آج کل بارش فصلوں کیلئے مفید نہیں

—— ڈاکٹر سیف الدین کچلو کے خلاف شیخ محمد صادق نے عذرداری دائر کر رکھی تھی جس کا فیصلہ ہوگیا ہے۔ انتخاب اسمبلی ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو مبلغ تین سو روپیہ بطور خرچہ شیخ صاحب کو ادا کرنا پڑیگا۔ اب انتخاب مکرر ہوگا۔ معلوم ہوا ہے ہردو اصحاب پھر امرتسر شہر کے مسلم حلقہ کی طرف سے امیدوار کھڑے ہو رہے ہیں۔

—— لاہور۔ ملک برکت علی کا بل پنجاب اسمبلی میں پیش کرنے کی بجائے وزیر اعظم پنجاب نے واپس کردیا ہے۔ اس بارہ میں انہوں نے ایک طویل بیان دیا ہے۔ جس کا ملخص یہ ہے کہ اس بل کی دفعات کا اثر ان تمام امور پر پڑ سکتا ہے جو گذشتہ زمانے میں طے ہو چکے ہیں۔ اس لئے تمام مقدمات جو جائز کاروائی کے ذریعے گذشتہ زمانے میں فیصل ہو چکے ہیں ان کو رد و بدل کر دیگا، غیر مسلم اقوام بھی بالمقابل بل پاس کرواکر اپنی عبادت گاہوں کو مسلمانوں سے واپس طلب کریں گی، دوسرے صوبوں میں مسلمانوں کو اقلیت کے باعث تکلیف ہوگی، پنجاب میں اس بل کو پاس کرنے سے اقلیتوں کے جائز مفاد کی محافظت نہیں رہیگی، اگر ہم کو یہ یقین دلایا جائے کہ ہمارے مستعفی ہونے سے مسجد شہید گنج مسلمانوں کو واپس مل جائیگی تو ہم بلا تامل اور فی الفور مستعفی ہونے کو تیار ہیں۔ ساتھ ہی آپ نے سکھ بھائیوں سے اپیل کی کہ وہ از خود فیاضانہ طور پر اس مسئلہ کا عرت مندانہ فیصلہ کرنے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ اگر ایسا نہ ہوسکا تو حکومت کوئی منصفانہ حل سوچیگی۔ اخیر میں یہ بھی فرمایا کہ حکومت تمام عبادت گاہوں کی حفاظت کے لئے غور کر رہی ہے۔

—— وزیر تعلیم اڑیسہ نے تمام سکولوں میں ہندی پڑھانے کے متعلق سرکلر جاری کیا ہے۔

—— گورنر پنجاب کے رخصت جانے پر سر مور کریک قائمقام گورنر ہونگے۔

یاد رکھئے

جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ مارچ میں ختم تھی ان کے نمبر خریداری "اہلحدیث" ۴ مارچ ۱۹۳۸ء میں شائع کردیئے گئے تھے۔ ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹکارڈ

۳۱۔ مارچ تک وصول نہ ہوگی

آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

ناظرین کرام

اخبار ہذا کا صفحہ ۲۰

ضرور ملاحظہ کریں

—— اگر جرمنی نے اکوسلاویکیہ پر حملہ کیا تو فرانس جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیگا۔

—— گورنمنٹ برطانیہ کے پاس صرف برطانیہ میں ۲½ لاکھ فوجی سپاہی موجود ہیں۔ برطانوی نوآبادیوں میں ایک لاکھ پچاس ہزار اور ہندوستان میں ایک لاکھ ستر ہزار سپاہی موجود ہیں۔

—— حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ ہجوموں کو منتشر کرنے کے لئے اشک آور گیس استعمال کی جایا کرے۔ چنانچہ اس کا تجربہ عنقریب کیا جائیگا۔

—— مرزاپور یوپی میں پلیگ سے ۲۳۸ اموات واقع ہوئی ہیں۔

—— الہ آباد میں ہندو مسلم فساد ہو جانے سے ۹ ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوئے۔

—— جبلپور کے قریب ایکسپریس ٹرین اور مال گاڑی کا تصادم ہونے سے ایک انجن ڈرائیور اور فائرمین ہلاک اور ۱۹ مسافر زخمی ہوئے۔

—— آسٹریا پر جرمنی کا قبضہ ہونے سے نازی پارٹی کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔ جس سے تنگ آکر بہت لوگ خودکشی کرنے لگ گئے ہیں۔ یہودیوں کے کاروبار سب بند ہیں ان کو آسٹریا سے باہر جانے کی بھی اجازت نہیں

—— آسٹریا کا سابق وزیر اعظم جرمنی میں نظر بند کردیا جائیگا۔

—— جاپان اور روس میں عنقریب جنگ چھڑنے والی ہے۔

—— جرمنی اور برطانیہ میں دوستانہ تعلقات کو پیدا کرنے کے لئے ایک معاہدہ ہونے والا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایڈن جو حال ہی میں وزارت خارجہ (برطانیہ) کے عہدہ سے مستعفی ہوئے تھے پھر کیبنٹ (وزارت) میں لے لئے جائینگے۔

—— پولینڈ نے لیتھونیا سے سیاسی تعلقات پیدا کرنے کا مطالبہ کیا تھا جو منظور کر لیا گیا ہے۔

غریب فنڈ میں از فتوحی فنڈ ۱۰/ر سابقہ ۱۲/ر جملہ ۶/ر از سائل ۲۷ عبدالرحمن مدح پور ۷ر۔ میزان ۱۲ر سائل مذکور کے نام ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا۔ بقایا ۶

وصولی داخلہ ۱۱ حافظ عبدالحکیم۔ ۱۲ محمد حسین ۱۳ محمد الدین ۱۴ محمد اسلم ۱۵ محمد چاند۔ ۱۶ عبدالرحمن۔ ۱۷ عبدالاحد۔ ۱۸ ابوتراب۔

۸۰ سائلین کے نام ابھی اخبار جاری ہونا ہے اصحاب خیر توجہ فرمائیں۔

خلیفہ مامون الرشید کی سوانحعمری معہ دیباچہ سید احمد خان مرحوم "المامون" میں پڑھئے قیمت عہ/ر رعایتی ۱۲/ر پتہ مینیجر اہلحدیث امرتسر

فاروق قادیان کا باطل دعویٰ

قادیانی جماعت کا یہ خاصہ ہے کہ ہر ایک واقعہ کو (خواہ اچھا ہو یا بُرا) قادیانی نبی کا اثر سمجھتی ہے۔ گویا زلزلہ بہار اور زلزلہ کوئٹہ وغیرہ سب قادیانی نبی کے اثرات سے ہیں۔ اس قسم کے ادعاؤں کے جوابات اپنے اپنے موقع پر ہماری طرف سے دئیے جا چکے ہیں۔ آج کل ایک نیا سوال اخبار "فاروق" قادیان میں لکھا گیا ہے جو قابل دید و شنید ہے۔ اڈیٹر "فاروق" پنڈت آتمانند صاحب (نامہ نگار اخبار اہلحدیث) سے پوچھتا ہے کہ

اپنے امام اسلام مولوی ثناء اللہ صاحب ہی سے دریافت کر لو کہ کیا انہوں نے آریہ سماج سے جس قدر مناظرے وغیرہ کئے ہیں وہ حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا صاحب) کی کتب اور حضور کے علم کلام کی مدد سے نہیں کئے؟

(فاروق ۱۴- فروری سنہ رواں)

اہلحدیث | پنڈت جی اس کا جواب دیں یا نہ دیں۔ ہم اس سوال کے جواب میں سچ کہتے ہیں کہ ہم نے مرزا صاحب کی کتب اور علم کلام سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ہم مرزا صاحب کو علم کلام سے ایسا ہی خالی پاتے ہیں جیسا نبوت اور الہام سے۔ بھلا جو بے چارے قضیہ ضروریہ مطلقہ اور دائمہ مطلقہ کی نسبت حکیم نور الدین سے پوچھیں، وہ علم کلام کیا جانیں۔ ہاں "فاروق" کے اس مقولے سے ہمیں ایک قسم کی خوشی حاصل ہوئی ہے وہ یہ کہ قادیانی پارٹی نے بھی ہمارے مناظرات کو کامیاب سمجھا۔ اسی لئے ان کو اپنے نبی کی تصنیفات سے ماخوذ قرار دیا۔ اس لئے امید ہے کہ وہ آئندہ ہمارے مناظرات کو ناکام یا ناقص قرار نہ دیں گے۔ رہی یہ بات کہ وہ مرزا صاحب کی تصنیفات سے ماخوذ ہیں تو اُن کا یہ دعویٰ غلط اور جذبۂ محبت مرزا پر مبنی ہے۔ بقول شاعر ؎ جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

مرزائیوں کا رشتہ ناطہ

خلیفہ قادیان کی درگاہ مجازی سے اصولاً آرڈر نافذ ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو رشتہ نہ دے۔ خلاف ورزی کے مرتکب کو جماعت سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ مگر واقعات شاہد ہیں کہ اگر کوئی غریب آدمی اس حکم کی خلاف ورزی کرے تو اس کے متعلق فوراً جماعت سے خارج کئے جانے کا آرڈر نافذ ہوتا ہے۔ برعکس ان کے کوئی متمول آدمی مرتکب ہو تو خلیفہ صاحب کے قلم اور زبان کا ناطقہ بند ہو جاتا ہے۔ ذیل میں چند واقعات پیش کئے جاتے ہیں:-

(الف) تونسہ سے ۹ میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ میں خلیفہ صاحب کے ارادت مندوں کی ایک مختصر سی جماعت بستی ہے۔ جس جماعت میں سے بعض افراد تیسری پشت سے متمول ہونے کے باعث چندہ کے جملہ اقسام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی وجہ سے خلیفہ صاحب کے منظور نظر ہیں۔ اس خاندان کی ایک لڑکی عرصہ دس بارہ سال سے ایک پختہ مسلمان غیر مرزائی کے گھر بمعاوضہ حق مہر سہ ہزار روپیہ موجود ہے۔ خلیفہ صاحب کی رگ حمیت میں تاحال کوئی حرکت پیدا نہیں ہوئی۔

(ب) پھر چار سال سے اُسی خاندان کی ایک اور لڑکی ایک دیگر معزز مسلمان بھاری زمیندار سکنہ میرو ستری تحصیل تونسہ شریف کے ہاں بیاہی گئی۔

(ج) پھر عرصہ دو سال سے اُسی خاندان کی ایک تیسری لڑکی اُن کے اپنے قصبہ میں سکونت رکھنے والے ایک مسلمان آنریری مجسٹریٹ پنشنر کے فرزند کے ساتھ منسوب ہوئی ہے۔ جس کی شادی عنقریب ہونے والی ہے

(د) پھر تازہ واقعہ یہ ہے کہ اُسی قصبہ کوٹ کرانی میں ایک معزز شخص نے اپنی لڑکی ایک پختہ مسلمان کے ساتھ منسوب کر دی۔ والد مخطوبہ قصبہ کی مرزائی جماعت کا عالم اور قابل ترین آدمی خیال کیا جاتا ہے۔ اگلے مہینہ میں نکاح کے وقت لڑکی والے نے چاہا کہ مرزائی مذہب کا نکاح خواں نکاح خوانی کرے۔ چونکہ والد ناکح ایک پختہ مسلمان غیر مرزائی ہے۔ لہذا اُس نے مرزائی نکاح خواں کا دخل نہ پسند کرتے ہوئے اصرار کیا کہ مسلمان نکاح خواں نکاح کی تکمیل کرے جس پر معاملہ متنازعہ ہو کر رہ گیا۔ والد ناکح واپس ملازمت پر ضلع پشاور کو چلے گئے۔

کیا ہم بذریعہ پیغام صلح لاہور خلیفہ صاحب سے دریافت کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ زیادہ چندہ دینے والوں کے ساتھ باوجود خلاف ورزی حکم مرکزیہ کے یہ امتیازی سلوک کیوں روا رکھا گیا ہے؟ وجوہات کچھ بھی ہوں۔ سوائے اس قوی وجہ کے اور کوئی معقول وجہ نہیں ہے کہ چونکہ کوٹ کرانی کی جماعت میں سے مذکورہ خاندان چندہ میں کافی حصہ لیا کرتا ہے اور تحفے تحائف کا سلسلہ بھی جاری رکھتا ہے۔ اس لئے منظور نظر ہونے کی وجہ سے خلاف ورزی احکام و اصول مرکز کا ارتکاب جرأت سے کیا جا رہا ہے۔ خلیفہ صاحب کی احساس حمیت پر بے التفاتی چھائی ہوئی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون!

(احمد بخش طالب علم۔ تونسہ شریف۔ ڈیرہ غازیخان)

ناسور دل

(از قلم مولوی ابو الوحید محمد عبد اللہ صاحب عقیل مئوی)

؎ ضبط کرتا ہوں تو ہر زخم لہو دیتا ہے
نالہ کرتا ہوں تو اندیشۂ رسوائی ہے

نوٹ:- مولوی صاحب موصوف کا طویل مضمون بغرض اشاعت موصول ہوا ہے۔ جس کا ملخص درج ذیل ہے:- (مدیر)

ہمیں عام مسلمانوں کی حالت کا رونا نہیں (کیونکہ یہ بڑی آنکھ والوں کا کام ہے) بلکہ صرف جماعت حقہ اہل حدیث کا ماتم ہے کہ یہ مسلمانوں کی سب سے زیادہ زندہ دل اور حساس و باعمل جماعت اس طرح بے پروا مردہ اور بے حس و بے عمل کیونکر ہو گئی۔ ابھی کل ہی کی تو بات ہے کہ ہندوستان کے چپہ چپہ میں اُن کی تبلیغ

(۳۸۵)

افعال کو قابل معافی نہیں جانتے تو وہ بتلائیں کیا یہ قانون (عدم قبولیت توبہ) سوامی جی پر بھی حاوی ہے؟ ہم تو اس کا تصور بھی کریں تو ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اتنا بڑا پیشوا جس نے بقول آریہ سماج لاکھوں گمراہوں کو آریہ دھرم کی ہدایت دی مگر خود ان کو آریہ دھرم سے فائدہ یہ ہوا کہ وہ ان غلطیوں سے بھی پاک صاف نہ ہوئے جو جوانی کی عمر میں ان سے سرزد ہوئی تھیں۔ اگر یہی حقیقت حال ہے تو جن لوگوں کو آپ شدھ کرنے جاتے ہیں خطرہ ہے وہ آپ کو یہ شعر نہ سنا دیں۔ ؎

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھیرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

قادیانی مشن
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لاہوری مرزا صاحب کی تکذیب پر

ڈاکٹر موصوف مرزا صاحب کے پرانے مرید ہیں جن کو فنافی المرزا کہنا بجا ہے۔ آپ قادیانی لٹریچر کے خاص ماہرین سے ہیں مگر تصرف قسمت ان سے بھی بالاتر ہے۔ اس لئے جب کوئی مضمون مرزا صاحب کی تصدیق میں لکھنا چاہتے ہیں تو قسمت خداوندی اس میں اپنا تصرف کر کے تکذیب مرزا کرا دیتی ہے۔ آپ نے ایک بڑی باریک بات پیدا کی ہے۔ جو آپ کے نزدیک شاید ارسطو کے فلسفے سے بھی زیادہ دقیق ہو۔ اس کو علم معانی کی چھوٹی سی کتاب تلخیص میں بھی طلبائے عربی نے پڑھا ہوگا۔ جو یہ ہے۔

علامة المجاز استحالة الحقيقة

یعنی کسی کلام میں جتنا حصہ اپنے حقیقی معنی میں محال ہو اتنے حصے میں بشرط قرینہ مجازی معنی لئے جائیں۔ مثلاً ید اللہ (اللہ کا ہاتھ) مرکب اضافی ہے۔ اس میں "ید" سے مراد بوجہ استحالہ حقیقت مجازی معنی لے سکتے ہیں مگر اللہ کے معنی حقیقی ہی بحال رہیں گے۔ یہ اصول سمجھ کر ڈاکٹر صاحب کے الفاظ سنئے:۔

"کسی صداقت کو منوانے کا بہترین طریق یہ ہوا کرتا ہے کہ پہلے کچھ اصول منوا لئے جائیں۔ جب مخاطب اصول کو سمجھ لیتا ہے اور تسلیم کر لیتا ہے تو پھر جو بات بھی اصول کے مطابق اسے نظر آئے گی اسے اسکے ماننے میں کچھ تامل نہ ہوگا۔ مثلاً ابن مریم کے نزول کے متعلق اگر ہم مخاطب کو پہلے یہ منوا لیں کہ جو مر جاتا ہے وہ دنیا میں واپس نہیں آتا۔ اور اگر کسی گذشتہ متوفی شخص کے متعلق یہ کہا جائے کہ وہ آگیا ہے یا آنے والا ہے تو اس سے مراد سوائے اسکے کچھ نہیں ہو سکتا کہ کسی اور شخص کو مجازاً اس شخص متوفی کا نام دیا گیا ہے۔ مثلاً میں کہوں کہ لوگ اسٹیشن پر رستم پہلوان کے استقبال کیلئے جمع ہیں تو ظاہر ہے کہ لوگ اس سے یہی سمجھیں گے کہ کسی پہلوان کو رستم کا نام مجازاً دیا گیا ہے وجہ یہ کہ لوگوں کو یہ مسلم ہے کہ اصلی رستم مر چکا اور مرے ہوئے واپس نہیں آتے۔ اسی طرح جب ہم اس اصول کو ابن مریم کی آمد پر لگائیں گے اور قرآن سے ثابت کر دکھائیں گے کہ اصلی ابن مریم مر چکا تو پھر ہمیں سوائے اسکے چارہ نہیں کہ تسلیم کر لیں کہ آنے والے موعود کو ابن مریم کا نام مجازی طور پر بوجہ کسی مماثلت اور مشابہت کے دیا گیا ہے۔ کیونکہ جو مر گیا وہ واپس نہیں آتا۔"
(پیغام صلح لاہور ۱۲ مارچ ص۲)

اہلحدیث | یہ اصول صحیح ہے مگر ترک حقیقت استحالہ حقیقت تک محدود رہیگا۔ جیسا ہم نے مثال (ید اللہ) میں بتایا ہے کہ مضاف (ید) میں ترک حقیقت ہے مگر مضاف الیہ (اللہ) میں ایسا نہیں۔ جس فراخدلی سے ہم نے ڈاکٹر صاحب کا اصول تسلیم کیا ہے اور اسکو علمی قانون سے مؤید بتایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب سے ہمیں امید ہے کہ وہ بھی ہمارا پیش کردہ اصول تسلیم کرینگے کیونکہ وہ علمی اصول اہل زبان کا مسلم ہے۔ پس اس اصول کے ماتحت ہم ڈاکٹر صاحب سے التماس کرتے ہیں کہ آپ کی پیش کردہ مثال میں "رستم" سے مراد تو مجازی معنے لئے جائیں گے۔ کیونکہ حقیقی معنے محال ہیں مگر "اسٹیشن" کے لفظ سے مجازی معنے نہیں لئے جائیں گے۔ (کیونکہ حقیقت محال نہیں) ہمارا یہ فرق بتانا بالکل صحیح اور واجب القبول ہے۔ اس اصولی تمہید کے بعد نزول مسیح کی حدیث کو آپ کی رستم والی مثال کے ساتھ منطبق کرنے کو پیش کرتے ہیں۔ سنئے!

ينزل عيسى ابن مريم عند المنارة البيضاء شرقی دمشق۔

یعنی عیسیٰ ابن مریم دمشق کے مشرقی سفید منارہ کے پاس اتریں گے۔

ان لفظوں میں سے (بقول آپکے) عیسیٰ ابن مریم کی حقیقت متروک ہے (کیونکہ وہ بقول آپ کے فوت ہو چکے ہیں) بہت اچھا! مگر دمشق اور منارہ بیضاء کی حقیقت کیوں متروک سمجھی جائے۔ کیا دمشق میں منارہ بیضاء کے پاس مثیل عیسیٰ کا اترنا محال ہے۔ یقیناً محال نہیں۔ پھر ایسا شخص جو مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کرے اور بجائے دمشق کے قادیان میں اترے کیونکر سچا ہو سکتا ہے۔ اسی وجہ سے ہم مرزا صاحب کو صادق الادعاء نہیں سمجھتے مگر آپ ہم کو ایسا کہنے میں صادق القول جانتے ہونگے۔

ڈاکٹر صاحب! | کیا ہمارا خیال صحیح ہے ؎

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

تقلیب الاسلام۔ بجواب دھرم پال کے اسلام پر اعتراضات اور ان کا جواب۔ از مولانا ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۱۲، (مجلد) (۳۸۴)

اور سعادت نہیں مل سکتی۔ افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ ہماری قوم نے اس صحیفہ کی پاس قدر بھی قدر نہیں کی کہ جس طرح کسی زمانہ میں بوسیدہ خطوط کی تھی۔ حالانکہ یہی آرگن ہمارے لئے سچی تاریخ اور بے کم وکاست واقعات کا ذریعہ ہے۔ علوم قدیم کا محافظ وعلوم جدیدہ کا مخزن وانشاء بلاغت کا معدن۔ اگر مجھ سے کوئی پوچھے تو اپنے ایمان سے دوستوں پر آج کی صحبت میں ظاہر کردونگا جو آج تک پوشیدہ راز رکھا ہوا تھا وہ یہ ہے کہ "اہلحدیث" کے اجراء سے لے کر آج تک میرے پاس فائل "اہلحدیث" سب کا سب موجود ہے اور ہر روز کوئی نہ کوئی فائل کسی سال کا مطالعہ میں رہتا ہے اور جو جو لطف اس آرگن سے یہ ناچیز اٹھاتا ہے وہ عاجز ہی جانتا ہے یا میرا مولیٰ کریم واقف حال ہے۔ برادران وجہ اسکی یہ ہے کہ میں نے اخبار اہلحدیث کو اس قدر مفید پایا کہ عمر بھر میں جو مباحثے میرے ساتھ حنفیہ وغیرہ کے ہوئے۔ وہ سب کا سب مواد میں نے فائلوں ہی سے حاصل کر کے مخالفین کو دندان شکن جواب دیئے۔ اور ہمیشہ خدا کے فضل سے مخالفین پر غالب رہا۔ حالانکہ مجھ جیسا دیہاتی کم علم اور کفرستان تقلیدی علاقہ میں رہنے والا پھر لطف یہ کہ سب علاقہ میں واحد حیثیت کا اہلحدیث اور طرہ یہ ہے کہ میرے گردو نواح میں بیسیوں حنفی رسمی مولوی موجود۔ ان سب مصائب میں محض خدا کے فضل وکرم اور پرچہ "اہلحدیث" کے مطالعہ سے دشمنوں پر غالب رہا

میرے محترم دوستو اور معزز بھائیو! پیارے "اہلحدیث" کی اشاعت میں حتی المقدور سعی کرنا قومی فرض ہے۔ جس کم حیثیت اہل علم کے پاس ذخیرہ کتب موجود نہ ہو تو وہ صرف اخبار "اہلحدیث" کا مطالعہ رکھے اور اسکو بغور دیکھے تو اس کا ہر مشکل مسئلہ حل ہوتا رہیگا۔

خاکسار تو عمر بھر میں اسی جریدہ پاکیزہ سے اپنا کام نکالتا رہا۔ ہاں اب ماشاء اللہ عزیزی محمد عبدالجبار کے پاس کافی اوراق کتب احادیث موجود ہیں اللہ تعالیٰ عزیز مذکور کی عمر دراز کرے اور سلف صالحین کے راستہ پر چلاوے۔ آمین۔ زیادہ والسلام خیر الختام!

(محررہ نور محمد میانوی جہلمی خادم اہل حدیث)

ویدک گپاشٹک

(از قلم پنڈت آتمانند صاحب از شہر گوجرانوالہ)

سورج یعنی شمس جسے انگریزی میں Sun بھی کہتے ہیں۔ جلتی ہوئی گیسوں کا گولہ ہے جو تحقیقات جدید کی رو سے ہمارے کرۂ زمین سے بھی لاکھوں گنا بڑا ہے۔ اگر کوئی یہ بات کہہ دے کہ سورج کسی عورت کے حمل میں سما گیا تو یقیناً ہمارے آریہ سماجی بھائی کہنے والے کو پاگل کا خطاب دینے کے لئے تیار ہو جائینگے چنانچہ بھاگوت کے اس قول پر کہ:-

"دکش کی بیٹی ادتی کے پیٹ سے سورج پیدا ہوا تھا" سوامی دیانندجی نے ستیارتھ پرکاش دفعہ ۴ صفحہ ۲۴۴ پر بڑا مذاق اڑایا ہے اور ہے بھی مذاق کی بات کہ سورج کا جلتا ہوا بڑا گولہ کیونکر کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہو سکتا ہے؟

لیکن جب ہم کہتے ہیں کہ پران ویدوں کے عین مطابق ہیں تو آریہ سماجی ہماری باتوں کا جواب تو دے نہیں سکتے اُلٹے ناک بھوں چڑھاتے اور جلی دل ہی دل میں بددعائیں دیتے ہیں۔ اور بعض آریہ سماجی تو یہ خوش گپیاں لگاتے ہوئے دل پر پتھر رکھ کر صبر کر جاتے ہیں کہ قادیانی مسیح موعود جس طرح ویدوں کو الہامی اور ان کو منزہ عن الخطا خدا کا کلام مان کر مرا تھا اُسی طرح یہ بھی اپنی آخری عمر میں ویدوں کو ایشوری گیان مان کر مریگا۔ سماجیو! یہاں قادیانی نبی نہیں کہ جو چاہا اُس سے منوالیا۔ یہاں نہہ کلنک سے واسطہ ہے۔ جب تک آریہ سماجیوں سے بھی ویدک الہام کا انکار نہ کرا لونگا تب تک پیچھا چھوڑنے کا نہیں۔ لیجئے پرانوں کا یہ گپوڑہ بھی ہم وید سے دکھلاتے ہیں۔ پہلے ہم وید میں انسانی تواریخ ثابت کرتے ہوئے دکھلاتے ہیں کہ بھاگوت کی مثل رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۷۲ منتر ۵ میں جس کی رشی بھی ادتی بنت دکش رشی لکھی ہے۔ ادتی کو دکش کی بیٹی لکھا ہے۔ وید منتر بحروف سنسکرت یہ ہے:-

"ادتی ہی اج نشٹ دکش یا دُہتا تو"

ترجمہ:- اے دکش! ادتی جو تیری بیٹی ہے پہلے پیدا ہوئی اس وید منتر میں دکش پرجاپتی اور اُس کی بیٹی ادتی کا نام اور اس سوکت کی رشی بھی دکش کی بیٹی ادتی لکھی ہونے سے صاف ثابت ہے کہ یہ وید منتر دکش کی بیٹی ادتی کا کلام ہے نہ کہ ایشور کا۔ نیز یہ کہ یہ وید منتر دکش اور اُس کی بیٹی ادتی کے بعد کی تصنیف ہے کیونکہ بقول مہرشی دیانندجی "اتہاس (تاریخ) جس کا ہو اُس کی پیدائش کے بعد لکھا جاتا ہے۔ نیز وہ کتاب مابعد اُسکے تولد کے ہوتی ہے" (ستیارتھ سملاس ۷)

اب سنئے ادتی بنت دکش کے فرزند ارجمند سورج بھگوان کی ولادت باسعادت کا ویدک گپوڑہ۔

رگ وید ۷۔ ۴۱۔ ۲ نیز یجروید ۳۴۔ ۳۵ نیز اتھرو وید ۳۔ ۱۶۔ ۲ میں بھی سورج کو پُترم ادتے' ادتی کا پُتر یعنی بیٹا لکھا ہے۔ اور رگ وید ۸۔ ۴۔ ۱۲۔ ۱ میں "سوریم آد تے یم" بھی ادتی کا بیٹا لکھا ہے جس کا ترجمہ آریہ سماجی پنڈت راجارام صاحب شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور نرکت ۲۔ ۱۴ میں حسب ذیل ترجمہ لکھتے ہیں:-

"جب یگی دیوتاؤں نے ادتی کے پُتر (بیٹے) سورج کو دیو (طبقۂ علوی) میں ستھاپن (قائم) کیا" (بلفظہ)

ہورہی تھی بلکہ واقعی مخالفوں کے دلوں میں ایک رعب دبدبہ اور شان وشوکت تھی۔ بجا اور صحیح طور پر

نُصِرتُ بالرُّعبِ مَسِیرَۃَ شَہر

کہا جاسکتا تھا۔ باوجود قلت تعداد سارے ملک پر چھائے ہوئے تھے اور روز افزوں منازل ترقی، ہوا، پانی اور بجلی کی طرح طے کر رہے تھے۔ یہ تاریخی واقعات وچشم دید حالات ہیں جو نہ جھٹلائے جاسکتے ہیں اور نہ ان کی تردید ممکن ہے۔ تمام افرادِ جماعت واقعی فرداً فرداً اور بنیان مرصوص و سدِ سکندری تھے۔ ہر مخدوم اپنے کو زبانی نہیں بلکہ عملی خادم قوم سمجھتا تھا اور ضرورت کی جگہ بغیر بلائے پہنچتا بلکہ خود لوگوں کو دعوت دیتا اور بلاتا تھا۔ جماعت کے ہر کام کو نہ صرف اپنا ذاتی کام سمجھتا بلکہ ذاتی کام پر بھی مقدم کرتا تھا۔

لیکن نہ دیکھنے والوں کو ان باتوں کا یقین ناممکن ہے بلکہ خود ان باتوں کو دیکھنے والے بھی اب اس کو موجودہ فضا میں خواب سے زیادہ وقعت دینے کیلئے تیار نہیں ہوتے اور برجستہ کہہ دیتے ہیں کہ

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا

آخر کیوں؟ محض اس لئے کہ اس قدر جلد اور چشم زدن میں یہ انقلاب عظیم یقیناً غیر متوقع اور ابعد و اعجب ہے۔ مگر ہماری کرتوت اس سے بھی ابعد تر اور اعجب ترین ہیں جنہیں واقعی اگر پیش کیا جاوے تو قسم ہے پاک پروردگار کی کہ ہر وہ شخص جس میں ذرہ برابر بھی انسانیت ہوگی خون کے آنسو روئے بغیر نہیں رہ سکتا

آہ! صد آہ!!

وہ مئو اور وہاں کی جماعت اہل حدیث کا اتفاق واتحاد، یک جہتی و یگانگت، جوانمردی و بہادری، سرگرمی وکارکنی اور شان وشوکت واقعی ضرب المثل تھی۔ لیکن گذشتہ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء میں اُسی مئو اور جماعت اہل حدیث مئو کی جو حالت وکیفیت میں نے بچشم خود دیکھی اور سنی واللہ کہ میں اس وقت اس کے اظہار پر قدرت نہیں رکھتا اور نہ ہی اس صحبت میں اس کی گنجائش ہے ؎

وہ قصے اور ہونگے جن کو سُن کر نیند آتی ہے
تڑپ جاؤ گے کانپ اٹھو گے سُنکر داستاں میری

خلاصہ کلام یہ کہ جماعت کی کشتی منجدھار میں ہچکولے کھا رہی ہے اور خود غرض ملاح ہیں۔ نہ جماعت کی بقا کی فکر اور نہ جماعت کی خوشی مجاعت خواہ برباد ہو یا آباد ان کی بلا سے۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسی جماعت وقوم میدان سیاست میں کیسے نکل سکتی اور کیا کام کر سکتی ہے؟

نہیں کہا جاسکتا کہ موجودہ سرپرستان جماعت اپنی آیندہ نسلوں کے لئے کونسا نقش راہ تیار کر رہے ہیں۔ جس پر ان کے نام لیوا تگ و دو کرکے فلاح دارین حاصل کرینگے اور اُن کو دعائے خیر سے یاد کرینگے۔

اے کاش۔ یہ حضرات جماعت کی حالتِ زار دیکھ کر ترس کھاتے اور اپنی سرداری وسرپرستی کی لاج رکھتے۔ اپنی ملاحی و ناخدائی کے صدقے جماعت کی کشتی پار لگانے کی کوشش فرماتے۔ نمائش اور نام ونمود کی بجائے ٹھوس کام کرنے کی طرف رغبت کرتے اور جماعت کی صحیح وخالص رہنمائی کرتے تاکہ خود بھی عزت سے رہتے اور جماعت و قوم اور مذہب کی عزت کے بھی باعث ہوتے۔ ع

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

وما ذالک علی اللہ بعزیز

ہمارا آرگن اہلحدیث

ناظرین اہلحدیث سے مخفی نہیں کہ جذبات انسانی کے بھڑکانے اور دبانے کے لئے انشا و بلاغت، کشادہ زبانی وفصاحت ایسے مؤثر آلات ہیں کہ ان کے آگے برقی اور آہنی طاقت کچھ بھی نہیں۔ عرب شجاعت میں ضرب المثل ہیں لیکن اُن کے ہاں ہیجان اور ارتعاش کی کنجی اگر تھی تو وہ یہی فصاحت تھی۔ یہ لوگ فصاحت سے وہ کام لیتے تھے جو ایک فوجی جنرل اپنے باقاعدہ فوج سے بمشکل لے سکتا تھا۔ کسی زمانہ میں قوم کو رجز پر اور علماء کرام کو علم کلام پر ناز تھا۔ اسی طرح ہم کو قومی اخبارات وجرائد پر فخر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نہ ہم ہونگے اور نہ یہ زمانہ ہوگا مگر یہ اوراق پریشاں کہیں کہیں باقی رہ جائینگے۔ اگر یہ بھی نہ رہے تو زبان پر افسانہ ضرور رہیگا افسوس یہ ہے کہ ہماری طبیعتوں میں نوادر اور آثار کے جمع کرنے اور محفوظ رکھنے کا میلان نہیں ہے جیسا کہ اب ہم لوگ سابقہ علماء وحکماء کی نوادر و آثار کی تلاش میں حیران وسرگردان ہیں۔ اسی طرح ہماری آنے والی نسل ہمارے زمانہ کے فضلا کے نوادر و آثار کے حاصل کرنے میں پریشان ہوگی۔

پیارے "اہلحدیث" کا میرے سامنے ۱۸ فروری کا پرچہ رکھا ہے۔ پرچہ کیا ہے بہار کا جلوہ ہے اور گلہائے مضامین تازہ شگفتہ ہیں۔ نظر اٹھانے پر بصارت اور بصیرت دونوں روشن ہوجاتے ہیں۔ اسکے مطالعہ اور قرأت سے جو کیفیت مجھ پر طاری ہوئی اسکی ادائیگی میں زبان قلم عاجز ہے۔ افسوس یہ ہے کہ رسائل وجرائد دینیہ سے ہماری طبیعتوں کو فائدہ اٹھانے اور منفعت حاصل کرنے کا ڈھنگ نہیں آتا۔ ایک دفعہ پڑھ کر پھینک دیتے ہیں۔ خدا ہماری حالت پر رحم فرمائے۔ مجھ کو اس خیال نے گھیر ہوا ہے کہ پیارے آرگن کی ماہیت لکھوں کہ کیا چیز ہے اور کس کام کا ہے۔

معزز بھائیو! پیارا "اہلحدیث" مختلف خیالات کا آئینہ اور پھر ان کی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ اسکے مطالعہ سے دور دراز ملکوں اور مختلف الطبائع کے مزاجوں سے واقفیت پیدا ہوجاتی ہے۔ گویا گھر بیٹھے اور بے تکلفی کے ساتھ مشاہیر زمانہ سے ملاقات ہوجاتی ہے۔ علاوہ اسکے علم کھلتا اور بڑھتا ہے۔ حقیقت میں یہ آرگن ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ کسی عربی فلاسفر کا مقولہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے ؎

لا سعادۃ لامۃ لیس لها سابق
الی الفضائل ولا زاجر عن الرذائل

یعنی جس قوم میں اچھی باتوں کی جانب ہدایت کرنے والا اور بُری باتوں سے منع کرنے والا نہ ہو اُسے نیک بختی

ظفر المبین - فرق مقلدین اور تقلید شخصی کی تردید (۳۸۹) میں ایک مشہور معروف کتاب ہے۔ قیمت ۸؍ (منیجر اہلحدیث)

فتاویٰ

س ۱۱۰ } زید دیہات میں رہتا ہے۔ وہاں سے کسی غیر مسلم (ہندو یا نصرانی) کے ہاتھ گوشت بکری کا شہر سے ۹ میل کے فاصلے سے منگوا کر کھاتا ہے کیا اس کا یہ فعل جائز ہے یا نہیں؟

(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۱۰ } جانور مسلم کے ہاتھ سے ذبح کیا ہوا ہونا چاہئے۔ اٹھانے والا خواہ غیر مسلم ہو اس کا کھانا جائز ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۱۱ } جنگلی جانور ہو یا پرندہ بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر بندوق چلانے سے مر گیا تو اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱۱ } بندوق تکبیر پڑھ کر چلائی ہو تو اس کا کھانا جائز ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۱۲ } اکثر مسلمان اپنی بیٹیوں، بہنوں، ماؤں کو غیر منقولہ جائداد سے ورثہ نہیں دیتے۔ کسی مقدمہ کے دوران میں اگر حاکم دریافت کرے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم رواج کے پابند ہیں۔ ایسے مسلمانوں سے تعلقات لین دین خورد و نوش، شادی بیاہ رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ (محمد داؤد باہر خانوی)

ج ۱۱۲ } ایسے مسلمان گویا کہ عمداً احکام قرآنیہ کے خلاف کرتے ہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے جس نے قرآن کی ایک آیت کا انکار کیا اس نے تمام آیات کا انکار کیا۔ اس لئے ان سے غیر مسلموں کا سا برتاؤ کرنا چاہئے۔

س ۱۱۳ } کیا مشترکہ سرمایہ سے لمیٹڈ تجارتی کمپنی بنانا شرعاً جائز ہے۔ اگر جائز ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ ایک خاص حد تک ہندی اسلامی نیویگیشن کمپنی بغرض سواری برداری جہاز بنائی جا سکے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۱۳ } کمپنی کے اصول شرعاً صحیح ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ آنحضرت صلعم نے ایک شخص کے حق میں تجارت میں نفع کی دعا کی تھی اس کے ساتھ مل کر لوگ تجارت کرتے تھے۔ آج کل اسی کو کمپنی کہتے ہیں۔

س ۱۱۴ } زکوٰۃ کا روپیہ نقد دینے کی بجائے غرباء کو کھانا پکا کر کھلا دیا جائے یا غرباء کے نام کوئی مذہبی اخبار جاری کرا دیا جائے تو اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جاویگی کہ نہیں؟ (محمد حسین سوداگر بڈی از شاہجہان پور)

ج ۱۱۴ } زکوٰۃ بعینہا حقدار کو دیدینی چاہئے وہ جہاں چاہے خرچ کرے۔ اپنی ضرورتیں جیسا وہ خود سمجھتا ہے دوسرا نہیں سمجھ سکتا۔ حدیث شریف سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مال ہی سپرد کرنا چاہئے۔

توخذ من اغنیاء ھم وترد علیٰ فقراء ھم

جمہور کا مذہب یہی ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۱۵ } اس مرتبہ رویت ہلال اور رمضان مبارک کی صحیح تاریخ میں اختلاف تھا۔ یعنی کسی مقام پر ۴۔ نومبر ۱۹۳۴ء یوم جمعرات کو چاند دیکھا گیا۔ اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوا ہے۔ اس لئے ایک عالم مفتی صاحب نے فتویٰ دیا ہے کہ پہلا روزہ مورخہ ۵۔ نومبر بروز جمعہ جن لوگوں نے نہ رکھا ہو ان پر بعد عید ایک روزہ قضا رکھنا فرض ہے۔ لہٰذا جواب دیں کیا ہم لوگ بھی قضا رکھیں یا نہ۔ اگر رکھیں گے تو گناہ ہوگا یا معاف؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱۵ } کسی پرچہ میں اسی وقت شائع کر دیا گیا تھا آپ نے نہیں پڑھا۔ لکھا گیا تھا کہ یہ روزہ قضا کیا جائے کیونکہ ماہ رمضان کا ایک روزہ رہ گیا ہے۔ البتہ اگر فاصلہ زیادہ ہو تو روزہ رکھنے کی ضرورت نہیں۔

س ۱۱۶ } ایک ہندو برہمنی عورت مسلمان ہو گئی ...۔ خان اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو کیا ہندو عورت کو عدت پوری کرنا ضروری نہیں۔ نیز اگر عدت گزارنی ہوگی تو کتنی۔ شادی شدہ و غیر شادی شدہ و حاملہ نومسلمہ کی عدت تحریر فرمائیں۔

(محمد عبد الغفور خریدار اہلحدیث ۶۴۹۳ چکر دھر پور)

ج ۱۱۶ } غیر مسلم عورت مسلمان ہو جائے تو مسلمان اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ مگر نکاح سے پہلے عورت تین حیض تک عدت گزارے (فتاویٰ نذیریہ)

ہندو عورت اگر مسلمان ہو جائے تو ہندو قانون کی رو سے اس کا نکاح نہیں ٹوٹتا۔ اس کا خیال رکھا جائے ورنہ فوجداری مقدمے کا خدشہ ہے۔

حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے۔ غیر شادی شدہ کی کوئی عدت نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۱۱۷ } زید کہتا ہے کہ میں صرف بیوی اور دو تین بچوں کو پرورش کر سکتا ہوں تو مجھے بالکل حق ہے کہ میں بیوی کو حمل سے روکوں یعنی دوا کے ذریعہ نطفہ کو گرا دوں۔ کیونکہ اگر اور بچے ہونگے تو سخت مصیبت برپا ہوگی۔ ہاں جب مالی حالت اجازت دیگی تو اس وقت نطفہ بحال رکھا جائیگا۔ میری دلیل آیت لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا اور علماء مصر کا فتویٰ بھی یہی ہے۔ کیا زید کا فعل درست ہے؟

(خریدار اہلحدیث ۱۱۲۰۵)

ج ۱۱۷ } زید کا فعل خلاف شرع ہے۔ قرآن پاک میں خرچ کے ڈر سے اولاد کو ضائع کرنا منع آیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُھُمْ وَاِیَّاکُمْ (الآیہ) مصر کے علماء کا فتویٰ ہم نے نہیں دیکھا۔ معلوم نہیں کہ ان کی دلیل کیا ہے۔

س ۱۱۸ } جماعت بندی بذریعہ اوقات گھڑی مسجد میں مقرر ہے نماز کے لئے بدعت تو نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱۸ } گھڑی وقت نماز معلوم کرنے کیلئے مسجد میں رکھنا منع نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الصَّلٰوةَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

س ۱۱۹ } چونا و سرخ مٹی و بالو میں گاڑی ہوئی تھمر یا ماربل یا سیمنٹ مٹی پختہ فرش زمین کے حکم میں داخل ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱۹ } زمین پر چونہ وغیرہ کا فرش زمین ہی کا حکم رکھتا ہے۔ بعض صحابہ کرام گرمی کے موسم میں پیشانی کے نیچے کنکریاں رکھ کر ان پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

ادتی کے فرزند سورج سے یہاں کسی لالہ یا پنڈت سورج مل جی سے مراد نہیں ہے بلکہ سورج یعنی شمس مراد ہے جو طبقہ علوی میں قائم ہے۔

ویدوں کی مستند ترین تفسیر نرکت ۲-۱۳ میں بھی مہرشی یاسک آچاریہ جی مہاراج آدتیہ یعنی سورج کو ادتی کا بیٹا لکھتے اور لفظ آدتیہ کی وجہ تسمیہ بھی ادتی کا بیٹا ہونا بتلاتے ہیں کہ "آدتیہ کسمات ؟ .... ادتے پتر اتی وا"

ترجمہ - سورج کو آدتیہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ادتی کا بیٹا ہے۔

اور درگا آچاریہ بھی "ادتی دیوماتا" ادتی کو سورج دیوتا کی ماں لکھتا ہے۔

نیز نرکت ۲-۱۳-۴ میں مہرشی یاسک آچاریہ رگوید ۸-۴-۱۲-۱ منتر میں درج الفاظ "شوریم آدتیم" کا ترجمہ یوں لکھتے ہیں:-

"شوریم آدتیم - ادتے پترم"

تا سورج جو ادتی کا بیٹا ہونے کی وجہ سے آدتیہ کہلاتا ہے۔ آریہ سماجی انصاف فرماویں کہ سورج کو ادتی بنت دکش سے پیدا شدہ بتلانے والے چاروں وید انسانی تصنیفات ہیں یا ایشوری گیان؟

نمونے کے لئے ہماری لاجواب تصنیف "ویدک تہذیب" ملاحظہ فرمائیے۔ اصلی قیمت ۱۲ رعایتی صرف ۱۰ ار- ملنے کا پتہ :- دفتر اہلحدیث امرتسر

کتاب الرحمٰن

آریوں نے ایک جدید کتاب شائع کی تھی جس کا نام ہے "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن" ؟ - اس میں انہوں نے بجائے قرآن کے وید کو الہامی ہونے کے دلائل دیئے تھے اور اسلام پر اعتراض کئے تھے۔ اس کا جواب مولانا ثناءاللہ صاحب نے دیا ہے۔ جس کے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈالدی ہے۔ قابل دید ہے قیمت صرف ۹ر پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر۔

اتباع سنت راہ جنت

(از قلم مولوی سید عبدالسلام صاحب عتیق شہر اجودھیا)

قبل اس کے کہ تحریر ہذا ناظرین کی خدمت میں پیش کروں اس امر کا اظہار بہتر سمجھتا ہوں وہ یہ کہ سطور ذیل محض اس غرض سے لکھی ہیں کہ جو لوگ مسلمان کہلا کر اتباع رسول سے غفلت و گریز کرتے ہیں وہ اس کو پڑھ کر سن کر سمجھ لیں کہ بغیر آنحضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی و فرمانبرداری کئے کوئی مسلمان ہو نہیں سکتا اور اس کے ترک و انکار سے کفر عاید ہوتا ہے۔ ؎

بیان اس کا بیانِ کبریا ہے
کلام حق ہے فرمانِ محمدؐ

کچھ شک نہیں کہ دنیا کے تمام مذاہب باطلہ نے بارہا سرو چوٹی کا زور لگایا اور بہترا اسلام کی آزمائش کی مگر یہ ہر بار اپنی ایک نئی خوبی سے چمکتا ہوا حق کو ثابت کرتا رہا یہاں تک کہ مخالفین کی کوئی جماعت ایسی دنیا میں نہ رہی کہ جس کے امراء ورؤسا و شرفاء و حکماء و علماء اور پیشوا تعریف کرتے ہوئے اور اس کا خلق و کرم و احسان اور خوبی آزماتے ہوئے داخل اسلام نہ ہوئے ہوں۔ محض کلمہ ہی پڑھ کر مسلمان نہیں کہلائے بلکہ اپنی عزت و آبرو جان و مال کل اُن پر تصدق و قربان کردیا اور خادم اسلام ہونے پر فخر کیا۔

ناظرین کرام! یہی صداقت اسلام ہے کہ بڑے بڑے بادشاہوں نے اس کے قدم چومے، سر ٹیک دیا، مرتے مرتے اسلام کی غلامی سے اف نہ کیا اور بار بار ذیل کے شعر کا مطلب زبان پر لاتے رہے ؎

اے محمدؐ تیرا در میں چھوڑ کر جاؤں کہاں
بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری

اس دین مقدس کا کیا کہنا جس کو اللہ تعالےٰ اپنا دین فرماوے۔ جس کی مداح و وصاف میں عقلائے عالم ہوں، جس کے سامنے حکمائے جہاں عاجز و مرعوب ہوں۔ سبحان اللہ! جو ہمیشہ سے ابر رحمت برسا رہا ہے۔ مقلد کو مبقر بنا رہا ہے، اگر کوئی اس کے فیض عام سے مستفید نہ ہو تو اس کی بدنصیبی کا کیا گلا ؎

آنکھیں اگر مُندی ہیں تو بس دن بھی رات ہے
اس میں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

ناظرین! جن کو اپنی روش و راہ پر ناز تھا سرنگون ہو کر تہ خاک ہوگئے، باطل کے شیدا فدائے حق ہوگئے یہ اس کی خوبی ہے کہ مخالفین اب تک اسلام سے سبق لیتے ہیں۔ دشمن فرار ہوگئے، معترض و عیب جو خاموش ہی نہیں بلکہ قدموں پر آگر نثار ہوگئے۔ اور اسلام تا قیامت اعلان حق دعوت توحید و سنت دیتا ہوا کہتا رہے گا ؎

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

ناظرین اگر کوئی ایسے دین سلیم صراط المستقیم کے ہوتے ہوئے بھی قبول صداقت سے باز رہے تو یہ اس کی بدبختی نہیں تو پھر کیا ہے۔ دانا و بینا کو لازم ہے کہ خدام اسلام میں خود کو ادب سے شامل کرے کہ اس میں بہتری و نجات ہے۔ قرآن و حدیث کو اپنا مسلک بنائے۔ کیسا ہی گنا ہگار کیوں نہ ہو اسکی مغفرت و رحمت سے مایوس نہ ہو۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَتِ اللّٰهِ ؎

مرد باید کہ ہراساں نشود ؛ مشکلے نیست کہ آساں نشود

جبکہ معلوم ہوگیا کہ جناب رسالت مآب علیہ التحیۃ والسلام کی اطاعت کرنی ایمانیت اور مخالفت کفریت ہے۔ تو پھر کسی فرد بشر کو اب کسی طرح انکار و عذر کی مجال نہیں۔ میں اپنے اس دعوے کے مزید ثبوت میں آیات ربانی و احادیث رسالت پناہی پیش کرتا ہوں جس کے آگے تمام اقوال الرجال ہیچ ہیں۔ سعادت مند کو لازم ہے کہ صداقت و حق کے قبول کرنے میں تاخیر

تاخیر نہ کرے اور بدیوں برائیوں سے جلد اجتناب کرے زندگی کا کچھ ٹھکانا نہیں ؎

ہردم از عمرے رود نفسے
چوں نگہ مے کنم نماند بسے

آمدم برسر مطلب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی منجانب اللہ تعالیٰ فرض ہے۔

ناظرین! اتباع سنت فرمانبرداری آنحضرت کی فرضیت کی دلیل قرآن حکیم اور احادیث رسول کریم سے نقل کرتا ہوں۔ بحول اللہ وقوتہ منبذ بین پر واضح کردونگا کہ اسلام اتباع سنت ہی کا نام ہے اور بس۔ تحریر ہذا سے میرا مقصد بھی صرف یہی ہے کہ لوگ کامل طور سے اتباع سنت میں مشمول ومشغول اور بدعت سے متنفر ومجتنب ہوجاویں کیونکہ مسلمانوں کی فلاح و بہبودی اتباع سنت ہی میں ہے ؎

راہ حق اینست باقی راہ کج
راہ حق اسلام ہست اے اہل کج

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن العظیم قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم۔ قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین

یعنی فرما دیجئے اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو کہ اگر تم چاہتے ہو اللہ کو بس میری محبت کے ساتھ پیروی کرو تو اللہ پاک تم کو چاہیگا اور تمہارے گناہوں کو بخش دیگا کیونکہ اللہ بہت بخشنے اور بڑا رحم کرنے والا ہے اور اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی کہہ دیجئے کہ اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

معلوم ہوا کہ جو اتباع سنت سے نفرت وگریز کرے وہ کافر ہے اور اللہ تعالیٰ کافروں کی محبت ان کے کفر کے باعث نہیں کرتا کیونکہ وہ مخالف سنت نبی علیہ السلام ہے ؎

مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا

وَقَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

یعنی پس تم ڈرو اللہ سے اور درست کرو معاملے اپنے اور فرمانبرداری کرو اللہ اور اُس کے رسول کی اگر ہو تم ایمان والے۔

ف:۔ یعنی اگر تم بے ایمان نہیں ہو تو تم کو اپنے معاملے درست کرنے اور اتباع قرآن وسنت میں کیا عذر ہے عذر وانکار کرنا ایمان والوں کا شیوہ نہیں یہ تو کافروں اور بے ایمانوں کا کام بلکہ تقلید ابوجہل ہے ؎

کرو دوستو دل سے طاعت نبی کی
نہیں فرض تقلید تم کو کسی کی

وَقَالَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۔

یعنی اے لوگو! اگر ایمان لائے ہو تو اسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤ اور شیطان کے قدموں پر مت چلو۔ یعنی اگر تم مسلمان ہوئے ہو اور شریعت مقدس کو تسلیم کیا ہے تو ہر طرح اعمال واطوار ورفتار وگفتار میں طریق ہادی اسلام اختیار کرو۔ یہ نہیں کہ کچھ تو اسلام کی اور کچھ نصاریٰ ویہود اور مجوس وہنود کی بلکہ ظاہر و باطن سب کو جامۂ اسلام سے ملبوس ہونا چاہئے ورنہ اعمال بگاڑ کر پیروی شیطان ہوگا۔ بس یہ چاہئے کہ ؎

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہوجا
سراسر موم ہو یا سنگ ہوجا

نافرمانی ومخالفت آنحضرت باعث عذاب آخرت ہی نہیں بلکہ اس غلطی کے سبب دنیا میں بھی آفت وعتاب باری میں پھنسنا پڑتا ہے۔ لازم ہے کہ ہر امر میں اتباع سنت کا کافی خیال رہے اور غفلت سے کامل پرہیز رہے۔ ورنہ سر پر بلا آجانا کوئی تعجب خیز حیرت انگیز بات نہیں یہ ہر روز کا مشاہدہ ہو رہا ہے۔

كما قال اللہ تعالیٰ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔

یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ ہمارے رسول کے حکم اور طریقہ یعنی سنت وحدیث کی مخالفت کرتے ہیں ان کو اس بات کا خوف کرنا چاہئے کہ کہیں کوئی بلا یا دردناک عذاب ان کو نہ پہنچ جائے!

ف:۔ اس آیت پاک سے خوب اچھی طرح ثابت ہوگیا ہے کہ حدیث وسنت نبوی علیہ السلام کی مخالفت کرنا عذاب الٰہی کا مستحق ہونا ہے۔ ایسا فصیح حکم جو صاف کہہ رہا ہے اگر اس کو سُن کر بھی کوئی نہ مانے اور نہ سمجھے تو ایسے گمراہ سے خدا سمجھے۔ ایمان والوں کا تو یہی کام ہے کہ احکام شریعت کو بکشادہ پیشانی تسلیم کریں نہ ان کا استہزاء کرنا بدبختی وکفر کی علامت ہے۔ علماء وواعظین کی نصیحت وپند پر تمسخر کرنا عین شیطنت ہے۔ تف برروئے ابلیس۔ خدا فرماتا ہے:۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۔

یعنی اے مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور مت پھرو اُس سے اور (حالانکہ) تم سنتے ہو (اس کے کلموں کو)

فرمایا:۔ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ ۔

یعنی فرمانبرداری کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی اور ہرگز آپس میں جھگڑا مت پیدا کرو (اگر جھگڑوگے) پس سست ہوجاؤ گے اور جاتی رہے گی ہوا (قوت دھاک) تمہاری (پس لازم ہے تم کو) کہ صبر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

معلوم ہوا کہ خدا و رسول کی اطاعت میں متفق ہونا چاہئے اور تنازع وفساد باعث کمزوری ہے۔ اور مطیع رسول کو تکلیف صبر کے ساتھ برداشت کرنی لازم ہے تاکہ مستحق قرب مولا ہو۔ جو اعلیٰ نعمت واصل دین ہے۔

اب میں اپنے اُن عزیزوں سے مخاطب ہوتا ہوں جو اپنی غلطی ونادانی سے اتباع سنت پر معترض ہوتے ہیں تاکہ سمجھیں اور آئندہ ایسی باتوں سے اجتناب کریں۔

پس اے عزیز لازم پکڑ اتباع سنت کو اور صبر ومحبت صدق وصفا پیدا کر اور ریا ورشک وحسد عجب غرور بغض وغیبت شرک وبدعت سے حذر کر اور یہ اُسی وقت

(۳۸۹)

متفرقات

مقدمہ حملہ کی آیندہ تاریخ پیشی ۲۸ مارچ مقرر ہوئی ہے۔ ناظرین حسن خاتمہ کے لئے صدق دل سے دعا فرماتے رہیں۔

گوسالہ سامری اور شمس القرین حافظ عنایت اللہ صاحب وزیرآبادی نے لفظ توفی کی بابت مرزا صاحب قادیانی کا چیلنج قبول کر کے خلیفہ قادیان اور مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو جو خطوط و مضامین لکھے ان کو اس رسالہ میں یک جا جمع کر دیا گیا ہے۔

لواء الاسلام جس میں قابل مصنف نے اسلام کے ضروری مسائل کو بے نقط عربی میں لکھا ہے۔ ساتھ ہی اردو داں اصحاب کے لئے اس کا اُردو ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ ہر دو رسالوں پر قیمت مرقوم نہیں۔ حافظ عنایت اللہ صاحب وزیرآبادی شہر گجرات پنجاب سے طلب کریں۔

ختم ہو گئے اخبار اہلحدیث جلد رواں کے نمبر ۱۲-۱۳-۱۴ ناظرین کے بکثرت طلب کرنے سے بالکل ختم ہو گئے ہیں۔ ناظرین میں سے اب کوئی صاحب طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

کوشش جاری رہے اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے لئے ناظرین عموماً اور بہی خواہان خصوصاً کوشش فرماتے رہیں تاکہ اس کی اشاعت میں کمی واقع نہ ہو۔

رعایتی اعلان ماہ مارچ میں کارخانہ امرت دھارا لاہور اپنی ادویات و مرکبات وغیرہ میں سالانہ رعایت کیا کرتا ہے۔ چنانچہ اس سال بھی یہ رعایت جاری ہے۔ رعایتی اعلان اہلحدیث ۶ مارچ سے ہر پرچہ میں شائع ہوتے ہیں۔

ہم اپنے ناظرین سے ایسے نادر موقع سے فائدہ حاصل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔ یہ رعایت ۳۱ مارچ تک جاری رہیگی۔ اس دن بھی جو اصحاب اپنی فرمائش بھیجدینگے وہ بھی رعایت کے مستحق ہونگے۔

(دفتر اہلحدیث امرتسر)

ہفت بند شیخ سعدیؒ کی از حد ضرورت ہے باوجود تلاش کے میسر نہیں ہوئی۔ ناظرین میں سے کسی صاحب کے پاس اگر ہو تو عاریتاً ارسال کر دیں۔ پھر واپس بھیج دی جائیگی۔ آمدورفت کا محصول خاکسار ادا کریگا۔ اگر کسی جگہ سے قیمتاً مل سکتی ہو تو جائے فروخت سے اطلاع بخشیں۔ (قاضی منظور حسین محرر دفتر اہلحدیث امرتسر)

اشاعت فنڈ کے متعلق ناظرین کو معلوم ہے کہ

اعلان عام دفتر ہذا کے ماتحت ایک شعبہ اشاعت بھی چند سال سے قائم ہے جس کی طرف سے مخالفین اسلام اور منکرین سنت سید المرسلین کے جوابی اشتہارات، ٹریکٹ وغیرہ حسب ضرورت مفت شائع کر کے ہر خاص و عام کو تقسیم کئے جاتے ہیں۔ چونکہ اس فنڈ کی مستقل آمدنی کوئی نہیں اس لئے خاص صورت امداد کی یہ ہے کہ

جو انجمنیں یا مدرسے اپنے متعلق کوئی نوٹس یا کاروائی درج اخبار کرانا چاہے وہ حسب طوالت مضمون عہ -/۴ بطور امداد پیشگی بھیجکر اس خرچ کو بھی کار خیر میں داخل کیجئے ورنہ عدم تعمیل کی شکائت غیر مسموع ہوگی۔

اہل حدیث انجمنائے و مدارس خصوصاً نوٹ کر رکھیں۔

خاکسار:۔ ناظم شعبہ اشاعت فنڈ دفتر اہلحدیث امرتسر

آمد و خرچ اشاعت فنڈ از عبدالجبار صاحب کنٹرکٹر ماستی ۸/ مولوی عبدالحمید صاحب پٹنہ عہ۔ آمد از اشتہار محرم اور تعزیہ عہ۔ از انجمن اہل حدیث بٹالہ ۸/۔ سابقہ ۳-۷-۲۴۲ میزان ۳-۷-۲۴۵ روپیہ

خرچ لاگت اشتہار قادیانی فیصلہ کن مناظرہ لعہ۔ اشتہار محرم اور تعزیہ ... میزان ...

بقایا ... ۳-۰-۱۸۰ روپے

شمع توحید کی امداد کے لئے انجمن اہل حدیث کوٹلی ضلع میرپور ریاست جموں معرفت مولوی ابو نعیم عبدالعلیم صاحب للعہ۔ میزان تا ۰-۱۵-۲۴۹

مقدمہ فنڈ میں از جناب بعدالدین صاحب موضع سرائے ضلع پورنیہ عہ۔

میزان تا ۱۹ مارچ ۳-۹-۳۳۸ روپے

خرچ از ۵ مارچ تا ۱۹ مارچ ۰-۲-۵۳

بقایا ۳-۱۳-۲۸۴ روپے

ناظرین سے عموماً اور اہل ثروت حضرات سے خصوصاً امید کی جاتی ہے کہ ہر دو (شمع توحید اور مقدمہ فنڈ) فنڈوں کی حتی الامکان اعانت فرمائینگے۔

(نیاز مند محاسب فنڈات)

انتقال پُرملال مولوی احمد الدین صاحب سیالکوٹی ایک خاموش کارکن بزرگ سلف کا نمونہ تھے۔ مولانا سیالکوٹی کے ذوالقرنی اور بہت بڑے تعلقدار تھے ۷۱ سال کی عمر پاکر گذشتہ ہفتہ انتقال کر گئے۔ ان کے انتقال کی خبر ایسے وقت ملی کہ اہلحدیث چھپ چکا تھا۔ غفر اللہ لہ ورحمہ۔ آپ کثیر العیال تھے جو سب برسرکار ہیں۔

ایضاً میرا بڑا بھائی عبدالرحمٰن برنج فورمین جو مرادآباد ریلوے پُل پر کام کروا رہا تھا۔ پُل پر سے اچانک گر کر آٹھ دن کے بعد انتقال کر گیا۔ انا للہ الخ

(مستری عبدالعزیز از کوٹلی لوہاراں مغربی)

ناظرین کرام ہر دو اصحاب کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلہم وارحمہم۔ (امرتسر میں جنازہ غائب پڑھا گیا)

جماعت اہل حدیث توجہ کرے مسجد اہل حدیث گنور ضلع بدایوں کا متولی (جو حنفی ہے) مسجد کی آمدنی (جو تقریباً چھ سو روپیہ سالانہ ہے) مسجد پر خرچ نہیں کرتا جس کی وجہ سے مسجد و مدرسہ کا خرچ چندہ وغیرہ سے پیدا کیا جاتا ہے۔ اب مجبور ہو کر متولی کے خلاف عدالتی چارہ جوئی کی گئی ہے اس لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے مولوی عبدالتواب صاحب غزنوی ملتانی بغرض چندہ مقدمہ مسجد اہل حدیث گنور سفر کر رہے ہیں جہاں جہاں موصوف تشریف لے جائیں ان کی امداد کریں۔

کے لئے یہ جائز ہے کہ کسی عالم غلطی سے لوگوں کو آگاہ نہ کرے؟

(۱۴) اس ظن سے کہ خدا و رسول کا حکم ہے ایک شخص ایک ممنوع کام کر رہا ہے۔ اگر اُسے روکیں اور خدا و رسول کا صحیح حکم دکھلائیں تو وہ شخص مامور اور ممنوع دونوں عبادتیں ترک کر دیتا ہے۔ کیا اسکے ترک کرنے کے ڈر سے اسے ممنوع امر سے آگاہ نہ کرنا جائز ہے؟

مدرسین مدرسہ باقیات الصالحات ویلور ضلع شمالی ارکاٹ کے جواب کا خلاصہ درج ذیل ہے :-

مکرم و محترم کے۔ یم۔ میران کوی صاحب دام فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا خط جس میں کئی سوالات درج ہیں پہنچا واضح ہو کہ ائمہ مجتہدین جو صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین عظام کے زمانہ مشہود بالخیر میں تھے۔ ما امکن مسائل مختلف فیہا و مجتہد فیہا میں تحقیق و تنقید کر کے احکام قرار دیئے ہیں۔ نماز تراویح مذاہب مشہورہ میں بیس رکعت مقرر ہوئی ہے جو آٹھ رکعت کے منافی نہیں۔ اب جدید تحقیقات بجز اضاعت و اوقات کے فائدہ نہیں اور کتب اصول میں اجماع کے شرائط بسطاً مذکور ہیں اوس میں لکھا گیا ہے وحکم الاجماع ان یثبت الحکم یقینا حتی یکفر جاحدہ انتہی۔ ہم کو آپ کے سوالات کے جوابات مفصل لکھنے کی جس میں ایک رسالہ لکھنا پڑیگا فرصت نہیں۔ فقط"

ناظرین! ذرا غور فرمائیں کہ مفتی صاحب کا آخری فقرہ کہ "ہم کو آپ کے سوالات کے جوابات مفصل لکھنے میں جس میں ایک رسالہ لکھنا پڑیگا" کہاں تک صحیح ہے۔ حالانکہ ہر سوال کا جواب صرف "ہاں" یا "نہ" سے ہو سکتا تھا۔ اس لئے میں حضرت العلامۃ مولنٰا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ سے درخواست کرتا ہوں کہ ان سوالات کو مع جواب کے اخبار میں شائع فرما دیں تاکہ عوام کو حنفی علماء کی روش معلوم ہو۔ عاجز کا مقصد یہ مضمون شائع کرنے سے صرف یہ ہے کہ ناظرین حضرات سوچیں کہ ان کے علماء کی دیانت داری کیسی ہے۔ میں اب بھی مفتی صاحب (مدرسہ باقیات) سے درخواست کرتا ہوں کہ ان سوالات کا جواب بذریعہ اخبار "اہلحدیث" کے شائع فرما دیں تاکہ ہم آپ کے علم سے فائدہ اٹھائیں۔

(ابو رشید محمد فضل اللہ از ترکچہ۔ کوچین)

شان رسول علیہ السلام

(از قلم مولوی عبدالعزیز صاحب کوٹلی لہاراں مغربی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا وہی ہے

برادران اسلام! آپ محض مخالفین کی چیرہ دستیوں اور افترا پردازیوں کو سُن پڑھ کر ایسی بے سمجھی کی ٹھوکر نہ کھائیں کہ جس سے آپ اس نور ہدایت، شمع رہ نجات منہاج رحمت صراط مستقیم سے بھٹک کر خدانخواستہ منزل مقصود تک نہ پہنچیں۔ یاد رکھو دنیا دار العمل ہے اور آخرت روز قیامت دار الحساب بروز محشر عمل کرنے کی فرصت اور اجازت نہیں ہوگی۔ آج ہی دلی صفائی اور روحانی بصارت سے غور فرمائیں ایسا نہ ہو کہ کونوامع الصادقین کے زریں اصول و ارشاد کی عدم تعمیل سے عتاب الٰہی وارد ہو۔ فی الحال آپ صرف اتنا عملی قدم بڑھائیں کہ کم از کم جماعت حقہ اہل حدیث کثرہم اللہ سوادہم کے عقائد صحیحہ کو بغور گوش ہوش سے ملاحظہ فرمالیں اور خود خداداد عقل سلیم سے اس بات کا موازنہ کریں کہ آیا جماعت اہل حدیث کے عقائد اسی قسم کے ہیں جس طرح کہ آپ کو ڈراؤنی شکل بنا کر بتائے جاتے ہیں یا کہ اس کے برعکس۔

عسیٰ ان تکرھو شیئاً وھو خیر لکم (القرآن)

ہم اس احکم الحاکمین خدائے واحد کو حاضر ناظر سمجھ کر حلفاً اس بات کو آپ کے سامنے واضح کرتے ہیں تاکہ آپ پر اتمام حجت ہو اور ہم اپنے تبلیغی فرض سے قاصر نہ رہیں۔ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس مخلصانہ مشورہ سے نور ہدایت کے مزید راستے آپ پر کھول دے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ سنو! ہمارے نزدیک جس طرح خدا تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں واحد و یکتا بے مثل اور لاشریک ہے اسی طرح جناب پیغمبر خدا شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم عبودیت میں خدا کے واحد عبادتگذار اولوالعزم پیغمبر افضل الرسل ہونے میں یکہ و تنہا ہیں جسطرح خدا کے بالمقابل کسی کو عبادت اور استعانت اور ندا میں کھڑا کرنے والا مشرک اور دائمی جہنمی ہوتا ہے۔ اسیطرح حضور علیہ السلام کے فرمان واجب الاذعان کے بالمقابل کسی نبی پیر و فقیر امام و غوث کو کھڑا کرنے والا حضور علیہ السلام کے ارشاد کے سامنے کسی اور کا قول پیش کرنے والا حضور پُر نور علیہ السلام کے بیان سے اپنے مرشد و رہبر امام پیشوا کی کلام کو ترجیح دینے والا یقیناً جہنمی، کافر، بے دین، گستاخ، بے ادب لامذہب ہوتا ہے۔ جہاں موسےٰ کلیم اللہ جیسے پیغمبر تشریف لے آویں تو سرکار مدینہ کی اطاعت کے سوائے انہیں اور کوئی چارہ نہ ہو تو بھلا ان امامان دین کا کیا حوصلہ کہ ان کو حضور علیہ السلام کے سامنے کھڑا کر دیں جن کا مرتبہ یہ ہو کہ اگر نبوت جاری ہوتی تو امت محمدیہ میں حضرت عمر نبوت کے خلعت سے بہرہ افروز ہوتے۔ ان کا خیال کرنے والا مسلمان ذرہ بھر دل میں پس و پیش لاکر فیصلہ سرکار مدینہ سے منہ پھیر کر صحابی کی طرف منہ لاتا ہے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف سے یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ تلوار لے کر اس مسلمان کا سر قلم کر دیتے ہیں اور فرماتے ہیں ؎ ھذا قضاء من لم یرض بقضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ میرا یہی فیصلہ ہے اس کے لئے جو سرکار مدینہ کے ارشاد عالیہ (پریوی کونسل) کے فیصلہ پر راضی خوشی سر تسلیم خم نہ کرے اور

حاصل ہوتا ہے جبکہ انسان اتباع سنت کو لازم پکڑے ورنہ غلط راہ چل کر گمراہ ہوگا جو باعث عذاب ہے۔

اور فرمایا:۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِىْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

اللہ تعالیٰ سورہ انعام میں فرماتا ہے کہ یہ راہ میری سیدھی ہے سو اسپر چلو اور مت چلو کئی راہیں پھر تم کو پھیر دینگے اُس کی راہ سے یہ کہہ دیا ہے تم کو تاکہ تم بچتے رہو۔ یعنی جو راستہ تم کو ہمارے نبی نے بتادیا اُسی راہ پر چلو ماسوا دوسرے کی روش مت اختیار کرو خواہ وہ باپ دادا کی راہ ہو یا کسی اور کا طور وطریقہ۔ زمانہ حال کے رسم ورواج کی پابندی نے مسلمانوں کو فرقہ فرقہ کر دیا۔ نئے نئے راستے نکلتے آئے اور شاہ راہ محمدی سے پھرتے گئے۔ ؎

بس یہ لازم ہے ہر مسلمان پر
کہ چلے وہ حدیث وقرآن پر
چھوڑ کر حکم اپنے حضرت کا
سا نہ دو تم نہ شرک وبدعت کا

کما قال اللہ تعالیٰ۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔

یعنی جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ اور اس کے رسول کی اور ڈرے اللہ سے اور پرہیز گاری کرے پس وہی لوگ ہیں مراد پانے والے۔

ف:۔ خدا سے ڈرنا اور پرہیزگاری کرنا حدیث وسنت پر عمل کرنے ہی کا نام ہے کیونکہ بدوں اتباع رسول کوئی شخص پرہیزگار ومتقی ہو غیر ممکن عالم دنیا میں اگر بلا اتباع نبوی کئے اہل اللہ یا متقی بنے یہ ہو نہیں سکتا

؎ ایں خیال است محال است وجنوں

آگے چل کر یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ نفسانی امنگ اور دلی خواہشات کو بھی پابند شریعت محمدیہ ہونا لازمی ضروری ہے خواہ وہ فعل دینی ہو یا دنیادی۔ غمی میں ہو یا شادی میں۔ بہرحال شیطانی خطرات سے بچنے کیلئے راستہ ہے تو وہ اتباع سنت محمدی ہے ؎

راہِ حق پر ہر طرف سے رہزنوں کا دور ہے
نقد ایماں کو بہر صورت بچانا چاہیئے

(باقی آئندہ)

استفتاء

اور

علمائے احناف کی بے توجہی

(مرسلہ مولوی ابو رشید محمد فضل اللہ صاحب از ترکیوڑ)

اس اطراف کے مسلمان عموماً مذہب کے شافعی ہیں پچھلے دنوں ایک گروہ نے حدیث شریف پر عمل کرتے ہوئے نماز تراویح آٹھ رکعات پر اکتفا کی تو دوسروں نے بیس رکعات ثابت کرنے کے لئے اقوال الرجال پیش کر کے عاملان حدیث کو گالیاں دیں۔ اس لئے میرے ایک دوست میراں کوی نامی نے مدرسین مدرسہ باقیات الصالحات کی خدمت میں ایک خط ارسال کیا جس میں چند سوالات درج تھے۔ کئی دن کے بعد اس کا جواب آیا تو کیسے آیا کہ بجائے استفتاء کے نیچے جواب تحریر فرمانے کے دوسرے ایک کاغذ کے ٹکڑے پر لکھ کر روانہ کر دیا گیا اور لطف یہ کہ اس جواب میں مفتی صاحب کا نہ دستخط ہے اور نہ ہی مہر وغیرہ۔ سوالات مع جواب ہدیہ ناظرین ہیں۔ منصف مزاج حضرات فیصلہ فرمائیں کہ کیا یہی علماء حق کی روش ہونی چاہیئے ؟ (سوالات ملیالم میں لکھے گئے تھے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے)

(۱) کیا کوئی صحیح حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضور صلعم نے نماز تراویح بیس رکعات پڑھی ؟ اگر ہے تو وہ کونسی ہے اور کہاں مذکور ہے ؟

(۲) کیا حضرت ابوبکرؓ نے کبھی بیس رکعات تراویح پڑھی۔ اگر پڑھی تو کہاں مذکور ہے ؟

(۳) وہ حدیث جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے گیارہ رکعات نماز تراویح پڑھانے کے لئے حکم دیا تھا۔ صحیح ہے یا نہیں ؟ اگر نہیں ہے تو کس وجہ سے ؟

(۴) نماز تراویح بیس رکعات ہونے پر اجماع بھی ہے ؟ اگر ہے تو اجماع کے کیا معنے ؟ کیا اجماع سے تجاوز کرنے والا کافر ہو جاتا ہے ؟ اگر ہو جاتا ہے تو اس کی دلیل کیا ہے ؟

(۵) کیا حضرت عائشہؓ کی حدیث کہ حضور صلعم نے رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہ پڑھی تراویح کے متعلق ہے ؟

(۶) اس بات پر کوئی دلیل ہے کہ حضور صلعم نے تراویح آٹھ رکعات مسجد میں پڑھنے کے بعد باقی بارہ رکعات گھر میں پڑھیں ؟

(۷) شافعی مذہب کا یہ قول کہ نماز تراویح کم از کم ایک یا دو رکعات ہیں۔ کس دلیل پر مبنی ہے ؟

(۸) تراویح آٹھ رکعات پڑھنے والا کیا دین اسلام سے خارج ہو جائیگا ؟ اگر ہو جائیگا تو اس کے لئے کیا ثبوت ہے ؟

(۹) کیا ائمہ مجتہدین معصوم ہیں ؟ اگر نہیں ہیں تو صحیح احادیث نہ ملنے کی وجہ سے انہوں نے صحیح احادیث کے خلاف کچھ کہا ہے ؟ اگر کہا ہے تو کیا یہ ہمارا فرض نہیں کہ ہم صحیح احادیث کے مطابق عمل کریں ؟

(۱۰) اپنے مذہب کے امام کی تائید کے لئے صحیح احادیث کو چھپانے والے پر کیا حکم ہے ؟

(۱۱) اگر ایک ہی مسئلہ میں چند علماء نے مختلف قسم کا فتویٰ صادر کیا تو اس میں کونسا جواب صحیح مانا جائیگا ؟ صحیح ماننے کا معیار کیا ہونا چاہیئے ؟

(۱۲) مذاہب اربعہ میں کونسا مذہب صحیح ہے ؟ کیا ائمہ اربعہ میں سے کسی نے آیات یا احادیث کے خلاف کچھ کہا بھی ہے ؟ اگر کہا ہے تو کیا علماء حق کا یہ فرض نہیں کہ اس کی تصحیح فرما کر لوگوں کو آگاہ کریں ؟

(۱۳) اس ڈر سے کہ کوئی فساد برپا ہو جائیگا کسی عالم

ملکی مطلع

مسجد شہید گنج اور پنجاب اسمبلی

"اہلحدیث" ایک مذہبی اخبار ہے اس لئے اس کی پالیٹکس (سیاست) ہر حال میں مذہبی نقطۂ نظر کے ماتحت رہتی ہے۔ اس لئے ہم یہ کہنے سے نہیں رُک سکتے کہ جب سے آئین جدید کے ماتحت اسمبلی کا سلسلہ جاری ہوا ہے۔ ہمارا ملک تباہی کی طرف جا رہا ہے۔

پیغمبر اسلام علیہ السلام کا ارشاد ہے :۔

ما هلك قوم قبلكم حتى اوتوا الجدل

یعنی تم سے پہلے جتنی قومیں تباہ ہوئیں وہ باہم جنگ و جدل کی وجہ سے ہوئیں۔

ہم ممبران اسمبلی کی کارروائی کو بڑی گہری نظر سے دیکھا کرتے ہیں۔ کیوں نہ دیکھیں جبکہ وہ ہمارے ہی بھیجے ہوئے ہیں۔ ہم بلاخوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ جب سے پنجاب اسمبلی بیٹھی ہے سوائے جنگ و جدال کے اس نے کچھ بھی نہیں کیا۔

گذشتہ ہفتے (۱۶۔ مارچ کو) تو یہاں تک نوبت پہنچی کہ اسمبلی کے پریزیڈنٹ (صدر صاحب) جب ممبروں کو خاموش کرانے میں ناکام رہے تو خود ہی باہر تشریف لے گئے۔ اسمبلی ہال میں اتنا شور ہوا کہ کان پڑی آواز سنی نہ جاتی تھی۔ کیا ممبران اسمبلی جانتے نہیں کہ زمانہ اخباری ہے۔ ان کی ہر قسم کی گفتار و کردار ملک میں شائع ہوتی ہے اور لوگ اس سے نتائج اخذ کرتے ہیں بلکہ اس سے جنگ و جدل کی تعلیم پاتے ہیں۔ کیوں ؎

ہرچہ گیرد علتی علت شود
کفر گیرد کاملے ملت شود

ہمارے خیال میں یہ تصادم ملک کے لئے کوئی اچھی علامت نہیں۔ اختلاف رائے ہونا ضروری ہے مگر جاری اسمبلی جو نمونہ دکھا رہی ہے اس کا اثر اگر قومی مجنون پر بھی جا پڑا تو خدا حافظ!

جب سے پنجاب اسمبلی ظہور پذیر ہوئی ہے صرف ایک بل کی ہمیں خبر پہنچی ہے جو ملک کے لئے مفید اور تہذیب و شائستگی کا سرچشمہ ہو سکتا ہے وہ انسداد گداگری کے متعلق ہے۔ جس کا ذکر ایک دفعہ اخبار "انقلاب" میں ہوا تھا۔ اس کے بعد ایسا گم ہوا کہ صدائے برنخواست حالانکہ وہ بل ایسا ضروری تھا کہ باقی سب کاموں سے پہلے اُسے پاس کیا جاتا۔ لیکن کرتا کون! جہاں ہر ایک پارٹی دوسری کو نیچا دکھانے کے فکر میں ہو تو ملک کا خدا حافظ!

ایسے موقع پر ہمارے سامنے دو ضرب الامثال آتی ہیں جو دو نوں یہی ہیں۔ ایک فارسی مثل ہے کہ ؎

دو مرغ جنگ کنند فائدہ تیر گر

اسکے معنی تو کوئی دور اندیش ہی سمجھیگا جو سیاسی عینک کے ساتھ واقعات کو دیکھتا ہوگا۔ دوسری ضرب المثل یہ ہے ؎

دو ملاّؤں کی لڑائی میں فرش کا ناس

پنجاب اسمبلی کی مختلف پارٹیوں میں اپنا اپنا نقطہ نظر ہی بنائے مخاصمت بننے کے لئے کافی تھا مگر شہید گنج کا واقعہ اس سونے پر سہاگہ بن گیا ہے۔ مسجد شہید گنج ایک تاریخی مسجد ہے جو پچھلی نسلوں کے لئے بھی رہنمائی کا کام دیگی۔ مگر بہ حیرت سے دیکھتے ہیں کہ مسلم قوم (جس کو اس مسجد کا سخت صدمہ ہے اور جو اس کی بازیابی کے لئے جان توڑ کوشش کر رہی ہے۔ خدا کامیاب کرے) وہ بھی اپنے خالق اور ہادی برحق کی تعلیم متعلقہ کامیابی کے بالکل برعکس جا رہی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے :۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

یعنی اے ایمان والو! تکلیف پر صبر کیا کرو اور ایک دوسرے کو صبر کی تعلیم دیا کرو اور آپس میں جڑے رہا کرو اور (نفاق و شقاق پیدا کرنے میں) خدا سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم کامیاب ہو۔

یہاں یہ حال ہے کہ اس اعلیٰ مقصد (واگذاری مسجد شہید گنج) کے لئے بھی مسلمان اس آیت پر عمل نہیں کرتے ہم کسی کی نیت پر حملہ نہیں کرتے اور نہ ہی ایسا کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ مگر واقعات سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی کہ مسلمان حصول مقصد کے طریق کار پر متفق نہیں ہیں۔ مجلس احرار سول نافرمانی کر کے سرکار کے جیل خانے پُر کر رہی ہے۔ ادھر مسلم لیگ اس کو ایسا کرنے سے روک رہی ہے ہم نے اپنی ذاتی رائے کو الگ رکھ کر ایک بڑے احراری لیڈر سے پوچھا کہ آپ لوگوں کا یہ طریق کار مسجد کی بازیابی کے لئے منتج (نتیجہ خیز) ہوگا؟ انہوں نے بڑی سچائی اور صاف دلی سے کہا کہ "نہیں" جس مجلس میں یہ گفتگو ہوئی وہ اس قابل نہ تھی کہ اس بات کو طوالت دی جاتی۔ اس لئے ہم نے بمصداق "خیر الکلام ما قل و دل" اتنے ہی جواب کو کافی سمجھا۔

ہم کسی خاص فریق کو مورد الزام نہیں بناتے۔ ہاں بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے ان کو زمانہ رسالت کا وہ واقعہ یاد دلاتے ہیں جس میں بوجہ اختلاف کے فتح کے بعد شکست ہو گئی تھی۔ اس واقعہ کو جنگ احد کہا جاتا ہے۔

شکست کا بڑا سبب قرآن شریف میں "تنازعتم" (باہمی نزاع) بتایا گیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آج اس باہمی نزاع کا اثر پورے طور پر جلوہ نما ہے۔ ایک فریق سول نافرمانی میں کامیابی کو مضمر سمجھتا ہے تو دوسرا فریق آئینی کارروائی کو مفید جانتا ہے اور تیسرا کچھ اور ہی بکتا ہے۔ وزیر اعظم پنجاب جو ایک ذی اثر مسلمان ہیں اپنے منصب کے لحاظ سے وہ بھی آئینی رہنمائی ہی کرتے ہیں اسمبلی کے ایک ممبر ملک برکت علی نے ایک بل اسمبلی کے اجلاس میں پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ مسلمانوں کے اوقاف محفوظ رہیں نہ صرف یہ کہ آئندہ قانون تمادی ان پر حاوی نہ ہو بلکہ گذشتہ واقعات پر بھی اس کا نفاذ ہونا چاہئے۔ گورنر پنجاب نے بمشورہ وزراء اس بل کو پیش کرنے کی اجازت نہ دی

ادھر ادھر جھانکتا پھرے۔ مسلمانو! یقیناً آج وہ محبت رسول کا بالکل جھوٹا دم بھر رہے ہیں جو صرف زبانی صدقے یا رسول اللہ کہہ کر اور دل میں کسی امتی کی طرف لو لگا کر اپنی دیانت داری اور عشق رسول کے دعویدار بن رہے ہیں۔ یقولون بافواھھم ما لیس فی قلوبھم صرف ادعائے زبانی بہت کچھ ہوتا ہے مگر دل چٹیل میدان کی طرح اطاعت اللہ ورسول اور الفت خدا و نبی علیہ السلام سے بالکل کورے۔ ورد ہے صرف "میرے مولا بلا لو مدینے مجھے"۔ ہاں آپ بلالیں یہ خود جانے کے نہیں۔ یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے۔ ویحسبون انھم علیٰ شئ الا انھم ھم الکٰذبون (پ ۲۸) بچارے گمان تو بڑا باندھتے ہیں کہ ہم کسی چیز پر کھڑے ہیں لیکن در اصل جھوٹے ہیں۔ آخر وہ ریت کا ٹیلا ہوا کے ایک جھونکے سے چٹیل میدان بن جاتا ہے۔

بھائیو! آج صرف ایک جماعت اہل حدیث ہی ایسی جماعت ہے جو خالص توحید اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت دل میں اور صحیح اطاعت صحابہ کرام کی الفت، اماماں دین سے پیار رکھتے ہوئے دنیا میں موجود ہے۔ ہم آپ کو کسی صحابی، کسی امام، کسی پنجابی نبی کی طرف آنے کی دعوت نہیں دیتے بلکہ ببانگ دہل کہتے ہیں کہ سرکار مدینہ ہی کامل رہبر اکمل مرشد افضل الانبیاء ہادی و رہنما مصلح و پیشوا بن کر آئے اور انہی کی اطاعت کریں اور تمام تعلقات اور نسبتیں جو خود تمہارے لئے اختراع کی گئی ہیں توڑ کر حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے دلی تعلق جوڑ لیں۔ جماعت اہل حدیث کے نزدیک خدا تعالےٰ کے بعد تمام انسان وجن، انبیاء و ملائکہ مرسل و پیغمبر حضرت موسےٰ ہوں یا حضرت عیسیٰ صاحب کتاب سب کے سب دنیا بھر کے نیک و صالحین انسان ایک طرف اور ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک طرف سب سے اعلیٰ ارفع ہیں۔ نہ آپ جیسا کوئی اکمل ہوا نہ ہوگا ؎

ہادی عالم ہے وہ نور المبین
ہے مخالف ان کا ناری بالیقین

؎ جبرئیل کہے میں لندن سے چودھویں پھر یا ملک ہیلا
محمد جیہا نہ مانس کوئی ہاشم جیہا قبیلہ

ہم اس شخص کو ملعون، بے دین، خارج از اسلام جانتے ہیں جو دل میں ذرہ بھر رائی برابر بھی جناب فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بغض، عناد، بے ادبی گستاخی، دشمنی، عداوت رکھتا ہو ؎

خدا لعنت کرے اس روسیاہ پر
کہ جس کے دل میں ہو بغض پیمبر

ساتھ ہی یہ بھی سن لیں ؎

جسے کچھ بغض ہووے اولیا سے
ہمیشہ ابر لعنت اس پہ برسے

اتنا اور بھی سن رکھئے ؎

جو حق پر نہ چلے اس پر بھی لعنت

جو حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگ، جری، بہادر، مجاہد کے متعلق لب کشائی کرے یا اس ولی اللہ، متقی، پرہیزگار کے لئے گستاخانہ الفاظ استعمال کرے اس پر بھی ریت کے ذروں جتنی لعنت۔

خدا تعالیٰ مسلمانوں کے دلوں میں خدا اور رسول علیہ السلام، صالحین اماماں دین کی سچی محبت عطا فرمائے درجہ اور مراتب کے لحاظ سے ہر ایک کی الفت بھر دے اور بے ادبی سے بچائے۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

استفتا بابت
تحقیق حرف ضاد

(منقول از الجمعیۃ دہلی)

حضرت علماء کرام کیا فرماتے ہیں اس بارے میں کہ عام طور سے بعض جگہ ضاد کو مشابہ بمخرج دال پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ رضی اللہ کو ردی اللہ۔ والضآلین کو والدآلین اور جیسا فضی کو جید الدیٰ وغیرہ۔ مگر اکثر مقامات پر ضاد کو ضاد ہی پڑھتے ہیں۔ مثلاً ماہ رمضان کو رمدان، حضرت کو حدرت اور مومن کو مرد نہیں کہتے۔ اور رضی اللہ کی جگہ ردی اللہ کہتے ہیں تو معنی بھی بدل جاتے ہیں۔ ردی کے معانی پھینکا انکار خشونی وغیرہ کے ہیں۔ اگرچہ اس سے یہ معنی نہیں لیتے مگر ظاہر میں ردی کہنا کریہہ ہے۔

الجواب

یہ صحیح ہے کہ حرف ضاد کو دال کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور یہ کہ وہ ظا کے ساتھ اپنی اکثر صفات میں مشابہ ہے مگر ظا سے بھی وہ جداگانہ حقیقت رکھتا ہے۔ پس جو شخص اسکو خالص ظا پڑھے وہ اور جو شخص خالص دال پڑھے وہ دونوں تبدیل حرف کے مرتکب ہیں اور جو شخص ضاد کو ادا کرنے کے قصد سے پڑھے اور اس کی آواز دال پُر کی نکلے یا ظا کے مشابہ نکلے ان دونوں کی نماز صحیح ہوگی اور ظا کے مشابہ پڑھنے والا اقرب الی الصحۃ ہوگا اور خالص دال کی آواز سے ادا کرنا غلط ہے۔ دال پُر جس آواز کو ہم نے کہا ہے وہ ضاد کی بگڑی ہوئی آواز ہے کیونکہ دال میں فی حد ذاتہ تفخیم نہیں ہوتی۔

(محمد کفایت اللہ عفی عنہ۔ دہلی)

الجواب

یہ مسئلہ فن تجوید کے اعتبار سے تو بہت اہم ہے لیکن فساد صلوٰۃ یا عدم فساد صلوٰۃ کے لحاظ سے اس قدر اہم نہیں ہے جس قدر کہ آج کل لوگوں نے سمجھ رکھا ہے۔ پس نماز کے ہونے نہ ہونے کو اس مسئلہ پہ موقوف کرنا تجوید کے مسئلہ کو فقہی بحث میں لاڈالنے کے مرادف ہے۔ اس لئے اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے کہ ضاد اصل حقیقت کے اعتبار سے تو آواز میں ظاء کے مشابہ ہے دال کے مشابہ نہیں۔ لیکن جو شخص سعی اور کوشش کے باوجود اس حرف کو صحیح ادا کرنے پر قادر نہ ہو سکے نماز اسکی بہرحال ہو جائیگی۔ فقط۔ واللہ اعلم!

(بندہ محمد یوسف عفی عنہ۔ مدرسہ امینیہ دہلی)

{ الجمعیۃ دہلی ۱۹-مارچ سنہ ۱۹۳۷ء }

...ے امراض متعلقہ مستورات

...حیض کی زیادتی۔ بے قاعدگی اور درد کو دور کرتا ہے۔
...م سیلان الرحم کے لئے بھی مفید ہے۔ قیمت ۳۲ گولی
...پے۔ ۱۶ گولی ایک روپیہ

حیض کی کمی یا بند ہو جانا یا درد سے آنا اور رحم کی کمزوریں
...کرتا ہے۔ قیمت دو روپے۔ نمونہ ۸ر

...تی۔ جریان الرحم یعنی سفید پانی آنا۔ اس مرض کی خاص دوا
...امیاب اکسیر ہے۔ اس کے ساتھ پچکاری کی دوا بھی
...تی ہے۔ قیمت دو روپیہ۔ نمونہ ۱۲ر

...نجن ہسٹریا کی مجرب دوا ہے۔ قیمت چار روپے
نصف دو روپے۔

...پاک عورتوں کے لئے طاقت بخش ہے۔ سیلان الرحم
...کرتی ہے۔ قیمت فی پاؤ ایک روپیہ چھ آنہ۔

...مانع حمل۔ برتھ کنٹرول کے لئے مجرب دوا ہے،
قیمت دو روپے۔

...بری۔ حمل استقرار میں خوب مدد دیتی ہے۔ تجربہ
دوا ہے۔ قیمت پانچ روپے۔

دافع امراض بچگان

بال شکھ۔ بد ہضمی۔ قبض ہرے پیلے دستوں کا آنا۔ بخار دائمی کمزوری اور بیماری وغیرہ بچوں کی کمزوری کے لئے لاثانی دوا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ نصف ۸ر

سوکھا ہرا۔ سوکھیا مسان کی دوا ہے۔ متواتر استعمال سے بچہ ضرور ہی تندرست اور صحت مند ہو جاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ

کا کردست۔ بچوں کیلئے مفید چورن ہے بدہضمی بخار وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ قیمت ۲ تولہ ۸ر نمونہ ۴ر

جلاب بچگان۔ بچوں کیلئے ہلکا دست آور دریچن ہے قیمت ۶۴ گولی ایک روپیہ ۳۲ گولی ۸ر

سرسوب۔ بچوں کے دانت آسانی سے نکالنے کیلئے اس کا استعمال کرائیں۔ قیمت ایک روپیہ۔

کرملو۔ بچوں کی کالی کھانسی کے لئے اسکے ساتھ خواہ بخار بھی جاری ہو نہایت مفید دوا ہے۔ قیمت ایکروپیہ نمونہ ۴ر

اگمر جن بچوں کی صحت مٹی کھانے سے بگڑ جاتی ہے۔ ان کے اندر سے مٹی خارج کرنے کیلئے بیشدہ دوا ہے قیمت ۲۴ گولی ایک روپیہ۔ ۱۲ گولی ۸ر

محافظ صحت

صحت کی تحفظ کے لئے عام بیماریوں کی دوائیں

امرت دھارا صحت کی حفاظت کیلئے تقریباً عام بیماریوں کے دور کرنے میں امرت دھارا سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں۔ یہ دوا ہر گھر میں اور ہر ایک جیب میں رہنی چاہئے۔ قیمت بڑی شیشی ۲ع نصف ۱ع نمونہ ۸ر

سلفری قرص قبض نکام نزلہ اور کمزوری ہاضمہ وغیرہ کو دور کرنے کیلئے اور صاف خون لانے کیلئے نہایت مفید دوا ہے قیمت ۲۸ گولی ۱۲ر

اکسیر لکشمی و لاس رس۔ بخاروں کے بعد ہونیوالی کمزوری اور نزلہ زکام۔ نزلہ۔ احتلام وغیرہ کو دور کرنے کے لئے آیورویدک کی نہایت فائدہ مند دوا ہے۔ قیمت ۶۴ گولی چار روپے ۳۲ گولی دو روپے نمونہ ۸ر

سرمہ عط۔ آنکھوں کی صحت کیلئے روزانہ استعمال کرنیکا سرمہ ہے قیمت فی تولہ ۱ع

منجن عط دانتوں کی صحت کیلئے روزانہ استعمال کا نہایت عمدہ منجن ہے قیمت ۴ر

امرت دھارا سوپ (صابن) جلد کو پھوڑا پھنسی سے بچانے اور دور کرنے کے لئے نہایت مفید صابون ہے۔ قیمت فی بکس تین ٹکیہ ۱ع فی ٹکیہ ۵ر

امرت دھارا لوشن۔ گلے کی صحت اور صحبت چھات کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ایک بے نظیر دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ایکروپیہ

مذکورہ بالا ادویات ½ قیمت پر ملیں گی۔

بس یہی نہیں امرت دھارا اور اُسکے مرکبات (لوشن۔ بام۔ مرہم وغیرہ) بھی ماہ مارچ میں ½ قیمت پر مل سکتے ہیں۔

نرالی سکیم۔ مارچ میں کچھ روپیہ جمع کروا دینے سے آپ سال بھر جب چاہیں اپنے اور اپنے خاندان کے علاج کے لئے اسی رعائتی قیمت پر حسب ضرورت جو دوا چاہیں تب تک منگوا سکتے ہیں جب تک آپ کا روپیہ ختم نہ ہو جاوے۔ بڑی فہرست ادویات و کتب اور رسالہ امراض مخصوصہ مرداں مفت منگوا لیں۔

وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں اس کے نقائص بیان کر کے سارے ملک کے مسلمانوں کے حق میں اسے مضر بتایا

بہت خوب! یہ بل تو یوں گر گیا۔ ایک دوسرا بل جو مسٹر گابا پیش کرنا چاہتے تھے۔ جو اپنے مضمون کے لحاظ سے ہندو مسلم اور سکھ وغیرہ سب اقوام کے حق میں یکساں مفید ہو سکتا تھا۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ قانون قبضۂ مخالفانہ اوقاف پر حاوی نہ ہو۔ یعنی آیندہ کو کسی مسجد کسی مندر یا کسی گوردوارے پر کسی شخص کا مخالفانہ قبضہ ۱۲ سال تو کیا پچاس بلکہ سو سال تک بھی رہے تو بھی وہ ناجائز سمجھا جائے۔ ہمیں یقین تھا کہ یہ بل بالاتفاق پاس ہو جائیگا کیونکہ اس میں وہ خرابیاں نہیں ہیں جن کا اظہار وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں کیا ہے۔ لیکن ہماری حیرت کی حد نہ رہی جب ہم نے اخبارات میں پڑھا کہ مسٹر گابا نے اپنا بل خود ہی واپس لے لیا۔ اس واپسی کی وجہ ہم نے اخبارات میں نہیں دیکھی۔ مختصر یہ ہے کہ مسلمانان ہند خصوصاً ساکنان پنجاب ایک ایسی شاہراہ پر چل رہے ہیں۔ جس کے حق میں اسلامی تعلیم کی روشنی میں یہ کہنا بالکل بجا ہے

؎ ایں راہ کہ تو مے روی بترکستان است

امرتسر شہر میں شراب نوشی کے اڈے

عرصہ ہوا کہ باشندگان امرتسر خصوصاً ٹمپرنس سوسائٹی کی ان تھک کوشش سے شہر امرتسر کی حدود میں شراب کی فروخت قانوناً بند ہو گئی تھی۔ شراب فروشی کی دوکانیں شہر سے باہر نکال دی گئی تھیں۔ جس سے یہ فائدہ ضرور تھا کہ بازاروں میں شراب فروشی کی وجہ سے شور و غل نہیں ہوتا تھا۔ معلوم نہیں کہ کس کی تحریک سے حکومت پنجاب نے اس بات کی اجازت دیدی ہے کہ شہر امرتسر میں دس اور شہر لاہور میں سات محفوظ مکانوں میں شراب نوشی کی جا سکتی ہے۔ بکنے کی اجازت نہیں مگر پینے کی اجازت ہے۔ اس پر اہل شہر کو (جو شہر میں شراب کے داخلے کو مضر سمجھتے ہیں) بڑا صدمہ ہوا۔ ٹمپرنس سوسائٹی جس کا خاص مقصد ہی یہ ہے کہ شراب نوشی اور دیگر منشیات کا انسداد کیا جائے۔ اس نے ۱۶۔ مارچ سنہ حال کو اپنے جنرل اجلاس میں حسب ذیل تجویزیں پاس کر کے ذمہ دار حکام کو توجہ دلائی:۔

(۱) باشندگان شہر امرتسر کا جلسہ عام اس وحشت اثر خبر کو سن کر کہ ان دوکانات شراب نوشی کی موجودگی میں جو عرصہ دراز سے امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی، میونسپل کمیٹی امرتسر اور اس وقت کی گورنمنٹ کی متفقہ رائے اور مجموعی کوششوں سے فصیل شہر سے باہر کر دی گئی تھیں اس شہر کے اندر مختلف مقامات میں شراب نوشی کیلئے دس نئے احاطے کھلنے والے ہیں۔ انتہائی رنج و اضطراب کا اظہار کرتا ہے۔ اور یہ یقین رکھتے ہوئے کہ اس قسم کے احاطوں کے کھلنے سے نہ صرف شراب نوشی کی تباہ کن عادت بڑھتی جائیگی بلکہ یہ احاطے شہر داروں کی صحت و ان کے اخلاق و مذہب کے لئے مہلک ثابت ہونگے حکومت کی اس فیروز ۔شمندانہ تجویز کے خلاف زبردست صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور بلا تفریق مذہب و ملت متفقہ طور پر ذمہ داران حکومت سے بزور درخواست کرتا ہے کہ وہ اس اجازت کو واپس لے لیں۔

(۲) باشندگان امرتسر کا یہ جلسہ عام اس تجویز کو بہ نظر استحسان دیکھتا ہے جو پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے ایک حالیہ اجلاس میں اس امر کے لئے متفقہ طور پر پاس ہوا ہے کہ دیگر صوبجات ہند کی مانند صوبہ پنجاب میں شراب یا دیگر مسکرات کے امتناع کلی کے اصول کو تسلیم کرتے ہوئے اس اصول پر پانچ اضلاع میں بتدریج تجربہ کیا جائے۔ اور فی الحال ایک ضلع کو اس کیلئے منتخب کیا جائے۔ اور حکومت سے بزور استدعا کی جائے کہ ضلع امرتسر کو سب سے پہلے اس کے لئے منتخب کیا جائے۔

(۳) باشندگان امرتسر کا یہ جلسہ قرار دیتا ہے کہ معززین امرتسر کا ایک ڈیپوٹیشن حکومت کی خدمت میں حاضر ہو کر مجوزہ احاطوں کے بند کئے جانے کیلئے پُرزور درخواست کرے۔

سرکاری اطلاع

فروری ۱۹۳۸ء کے اختتام پر گندم اور نخود کی قیمت (پرچون) مختلف مقامات پر حسب ذیل تھی:۔

مقام	گندم روپیہ	آنہ	پائی	نخود روپیہ	آنہ	پائی
انبالہ	۳	۴	۲	۲	۴	۱
فیروزپور	۲	۱۵	۰	۲	۵	۸
لاہور	۳	۶	۶	۲	۸	۸
سرگودہا	۲	۶	۹	۲	۸	۰
لائل پور	۲	۱۰	۸	۲	۸	۰
ملتان	۳	۰	۴	۲	۱۱	۹

۴۔ فروری ۱۹۳۸ء کو انگلستان میں درآمدہ گندم کا نرخ اوسطاً ۸ شلنگ ۳ پنس فی ۱۱۲ پونڈ (وزنی) تھا۔ جو ۴ روپے ۶ پائی فی من کے مساوی ہے۔

(لاہور۔ ۱۶۔ مارچ ۱۹۳۸ء)

قابل توجہ سردار محمد حسین خان ایم ایل اے

کیا حضور پنجاب اسمبلی کے کسی قریب ترین اجلاس میں بدیں مضمون کہ "قرآن شریف، کتب حدیث، پنجسورہ جات کی طباعت و تجارت صرف مسلمانوں کے ہاتھ میں ہونی چاہئے"۔ مسودہ قانون پیش فرمائینگے اور اس کی منظوری کے لئے بھی ہر ممکن کوشش کریں اگر آپ کی کوشش سے یہ قانون منظور ہو جائے تو ہماری تحصیل چونیاں کے طبقہ اہل حدیث کے سینکڑوں دیہات کے ہزاروں ووٹ قیامت تک آپ کیلئے رجسٹری ہو جائیں گے۔ دوسرے ممبران اسمبلی کو بھی توجہ فرمانی چاہئے۔ (محمد داؤد بابر غانوی)

ہندوستان کا دور جدید اور مسلمانوں کا مستقبل

کتاب کا مضمون نام سے ہی ظاہر ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲؍ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تاریخ القرآن - قرآن کی حفاظت اور کتابت (۳۹۶) اور اس کی صداقت کی ناقابل تردید علمی تحقیق

طبی مجربات

سرمہ نور نظر | یہ سرمہ ہمارا خاندانی مجرب ہے اسکی سینکڑوں شہادتیں موجود ہیں۔ اسکے استعمال سے دھند، جالا، غبار، سرخی چشم، ابتدائی پھولا۔ دنوں میں دور ہو جاتے ہیں۔ مرتے دم تک بینائی قائم رہتی ہے۔ اسکے ہمیشہ استعمال سے عینک کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ عمر

حبوب مقوی باہ و مقوی دماغ | ان کے استعمال سے جریان۔ کثرت احتلام۔ سرعت اور رقت وغیرہ دور ہو کر طاقت مردمی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ دماغ نہایت درجہ طاقتور ہو جاتا ہے۔ قیمت ۴۰ گولی ؏

طلائے خاص | آپنے اکثر طلاؤں کا استعمال کیا ہوگا یہ طلا ایسا نادر اور عجیب الاثر ہے کہ مجلوق کے کل عیوب کو چند دنوں میں دور کرکے کامل مرد بنا دیتا ہے گئے گزرے سالہا سال کے مریضوں کیلئے عجیب نعمت ہے۔ قیمت ؏

نوٹ: محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر: مینجر شفاخانہ صدیقی کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ؏

پتہ:۔ مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ ۸ محصول ڈاک ؏

پتہ: مینجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سردار گنڈا سنگھ صاحب بیدی سب جج بہادر مقام پھلور

بسنت سنگھ ولد گنگا سنگھ ساکن سرگوندی تحصیل پھلور مدعی۔

بنام غلام احمد ولد نور احمد ذات شیخ قریشی۔ ساکن سرگوندی تحصیل پھلور۔ مدعاعلیہ

دعویٰ مبلغ ۱۳۰/- روپیہ بروئے تمسک۔

نمبر مقدمہ ۳۹ بابت ۱۹۳۸ء

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی غلام محمد مدعاعلیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعاعلیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعاعلیہ مذکور تاریخ ۲۸/۵ کو مقام پھلور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۰/۳ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم   مہر عدالت

جدید انگلش ٹیچر

اس میں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ محاورات، قواعد گرامر اور اردو سے انگریزی ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنیکے واسطے بہت ہی مشقیہ عبارت دی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے سے انسان تھوڑی سی مدت میں انگریزی زبان میں گفتگو اور خط وکتابت باآسانی کرسکتا ہے۔

قیمت ؏ محصول ڈاک علیحدہ

فیروز اللغات مجلد

اس مشہور لغات میں اردو۔ عربی۔ فارسی۔ ہندی اور سنسکرت کے بے شمار الفاظ، محاورات اور ضرب الامثال اردو زبان میں درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ؏

ملنے کا پتہ } مینجر اہلحدیث امرتسر

نوید جاوید

جس کو امام المناظرین حضرت مولانا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور نے ۱۲۹۱ھ میں تصنیف کیا اور اعلان فرمایا کہ ابتداء سے آج تک اور آج سے قیامت تک جس قدر اعتراضات غیر مذاہب خصوصاً عیسائیت کی طرف سے اسلام پر عقلاً یا نقلاً ہو چکے ہیں یا آئندہ ہونگے ان سب کا اس میں جواب دیا گیا ہے۔ اور جس کو بمعاوضہ معقول رقم نہایت صحت کے ساتھ طبع کیا گیا ہے اور ان تمام حواشی اور نوٹوں کا اس میں اضافہ کیا گیا ہے جو مصنف مرحوم نے سلسلہ نظر ثانی میں طباعت اول کے بعد اضافہ فرمائے تھے رعائتی قیمت بجائے ؏ کے صرف ؏ کر دی گئی ہے جو کتاب کی خوبیوں کے لحاظ سے کچھ زیادہ نہیں۔

طبیب کامل

المعروف مجرب فارماکوپیا حصہ اول

مؤلفہ لقمان الحکمت فاضل طب حکیم و ڈاکٹر محمد شفیع صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات مشاہیر اطبا حکیم شریف خان صاحب۔ حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب و دیگر معزز اطبائے ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں اس کے علاوہ مؤلف کے خود ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ار مع محصول عمر

فارسی بول چال

اس کتاب کو پڑھ کر آپ بہت جلد فارسی زبان میں بات چیت کرنے پر قادر ہو سکتے ہیں۔ اور خط وکتابت و مضمون بھی آسانی سے فارسی میں لکھ سکیں گے۔

مؤلفہ مولوی محمد بشیر و مرزا محمد نذیر صاحب ؔمولوی اور منشی فاضل، قیمت ۱۲ار مع محصول عہ

منگوانے کا پتہ } مینجر اہلحدیث امرتسر

(۳۹۹)

مومیائی

(۱۲/)

صدقہ علمائے اہل حدیث و ہزار ہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی
ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور
وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار
دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی کی
کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔
بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک
عما۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک
علاوہ ازیں محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ بیرونجات والوں کو ایک پاؤ
سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب حکیم چودھری عظیم بخش صاحب رائیپور رانیاں

"میرے مریضوں کے لئے آپ کی مومیائی بہت
موافق ہے۔ آدھ پاؤ اور بذریعہ وی پی جلد روانہ
فرمائیں" (۱۴-جنوری ۳۸ء)

جناب بشیر احمد صاحب بلدروا۔

"جناب کے ہاں سے پانچ چھٹانک مومیائی
منگوائی تھی۔ چار چھٹانک عزیزوں میں تقسیم کر دی۔
اور ایک چھٹانک خود استعمال کی جس سے ایک گونہ
فائدہ محسوس ہو رہا ہے۔ اب ایک چھٹانک اور
ارسال فرمائیں" (۱۶-جنوری ۳۸ء)

منگوانے کا پتہ:- **حکیم محمد سردار خان**
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

حیرت انگیز ایجاد

(۱۶/)

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ اس کا فائدہ
تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال
فرمائیں گے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ
طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از
پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام
دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے
تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔
بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ
امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا
نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے۔
نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔
رو ہے دگر نوکس، ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا نیز
وہ تمام بیماریاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں اسکے
استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی
ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

منگوانے کا پتہ:- **منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

بے کار نہ بیٹھو

(۱۱/)

دو روپے ۱۲ آنے نقد بھیج کر

نمونیا چیچک کی اکسیر دوا

سے بچوں کا علاج کیجئے۔ اس میٹھی دوا نے بفضلہ صدہا
مریضوں کو چیچک اور نمونیا سے بچا لیا۔
بچوں کا پیکٹ قیمت چار آنے علاوہ محصول ڈاک۔
جواب کے لئے ٹکٹ بھیجئے اور پتہ صاف لکھئے۔

پتہ:- **منیجر اکسیری دواخانہ شاہجہانپور ضلع میرٹھ**

ثنائی برقی پریس امرتسر میں چھپائی کا کام عمدہ ہوتا ہے (منیجر پریس)

تمام دنیا میں بے مثل

(۸/)

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

**ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت
اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے**

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب حسان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

کرامات اہلحدیث

(۱۲/)

مسئلہ کرامت کی توضیح و تشریح اور اسکے تمام پہلوؤں پر
روشنی ڈالنے کے علاوہ جماعت اہل حدیث کے اولیاء
صوفیا کے حالات و کرامات کا تفصیلی بیان قابل دید ہے جو
بالکل نئی چیز ہے۔ ایک کے لئے ۶ کے ٹکٹ بھیجئے اور
زیادہ بصیغہ وی پی طلب کیجئے۔
تحفہ اہلحدیث ۱۰/ حدیث کی پہلی کتاب ۶/ ناجی فرقہ کون ہے
حنفی یا اہلحدیث قیمت ۳/ خطبات سلطان یعنی قاضی محمد سلیمان
صاحب منصور پوری کے علمی اور تبلیغی خطبے ۸/ جیبی حکیم یا
پاکٹ ڈاکٹر مجلد سنہری ۸/ پانچ ہزار مجربات جو طبی دنیا
میں ایک نئی اور لاجواب کتاب ہے۔

(ملنے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث جنتری حلقہ ۵۵ لاہور

۳۹۸

رجسٹرڈ ... یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۲۲

اخبار اہلحدیث امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ

رؤسا و جاگیرداران سے 〃 ـــعـــہ

عام خریداران سے 〃 〃 ـــہ

〃 〃 ششماہی ـــہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۹۔ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ مطابق یکم اپریل ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
نغمۂ توحید	۱
انتخاب الاخبار	۲
کوٹلی کے مقلدین تقلید ترک کر گئے	۳
محمدی بیگم کا نکاح (قادیانی مشن)	۴
اہلحدیث ہے یا آریہ سماج؟	۵
اتباع سنت راہ جنت	۸
محبت و متابعت رسول صلعم	۹
اسوۂ رسولؐ	۱۰
مذاکرہ علمیہ بابت حرف فیٍ	۱۱
فتاوے	۱۳
متفرقات ۱۴۔ ملکی مطلع	۱۵
اشتہارات	۱۶ تا ۲۰

نغمۂ توحید

(از جناب محمد حنیف صاحب خادم از ڈیرہ دون)

وسوسے غیر کے آتے نہ سوائے توحید — کاش دے دیتا خدا دل کے بجائے توحید

یاالٰہی یہ رہے گلشن عالم میں سدا — بلبل خامہ۔ نواسنج برائے توحید

شومیٔ بخت ہے اون کی جو رہیں تشنہ دیں — اوس کی رحمت کے تو دریا یوں بہائے توحید

دیر کے ہم نہ پجاری نہ ہیں تثلیث پرست — بھا گئی ہے ہمیں دل سے یہ ادائے توحید

ہفت افلاک و زمیں سے بڑی وسعت جس کی — قلب مومن میں وہی آج سمائے توحید

فرض اونکے ہی لئے جنت فردوس ہوئی، — جو کہ سنت کے ہیں شیدا و فدائے توحید

پنبہ در گوش رہے اِن سے سُنا پر نہ سُنا — گو بختی پھرتی تھی ہر سمت صدائے توحید

مشعل راہ ہدایت یہی دونوں ہیں ہمیں — شمع توحید ثناء اللہ۔ ضیائے توحید

کرسی و لوح و قلم ارض و سما اے خادمؔ

نور افشاں ہے سبھی پر یہ ضیائے توحید

نوید جاوید۔ جسکو امام المناظرین مولانا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور نے ۱۲۹۸ھ میں تصنیف کیا اور اعلان فرمایا کہ ابتدا سے آجتک اور آج سے قیامت تک جس قدر اعتراضات ...

DELHI

چند قابل مطالعہ کتابیں

نجد و حجاز

علامہ سید محمد رشید رضا صاحب مصری مرحوم ایڈیٹر المنار مصر کی ایک تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر اہل حدیث کو کرنا چاہئے۔ حسب ذیل امور پر بالوضاحت روشنی ڈالی گئی ہے:۔

وہابی اور حجاز۔ وہابی اپنا مذہب کیا بتاتے ہیں؟ وہابیوں کے لئے تاریخ کی شہادت کیا ہے؟ وہابیوں کے لئے حجاز پر حملہ کرنے کے عام اسباب۔ نجدیوں کے حملہ حجاز کے عام اسباب۔ وہ لوگ قبہ نبویہ اور قبہ حرم شریف کے ساتھ کیا برتاؤ کرینگے؟ سوال و جوابات۔ ... مساجد اور قبے۔ معاہدہ نجد و برطانیہ۔ معاہدہ کے فوائد۔ سلطنت برطانیہ کے ساتھ موالات۔ شریف حسین اور سلطان ابن سعود۔ حجاز اور عرب۔ دونوں فریق کا باہمی مقابلہ۔ سلطان ابن سعود۔

قیمت صرف ۱۲؍ محصول ڈاک ۶؍

کفریات مرزا

از جناب اسرار احمد صاحب آزاد۔

محقق مصنف نے حسب ذیل عنوانات کے متعلق تمام تصانیف مرزا صاحب سے تلاش کرکے یکجا کردئیے ہیں۔ ایک قابل دید کتاب ہے۔

خدا قادیان میں۔ میرزا خالق ارض و سما۔ میرزا باعث تکوین روزگار۔ میرزا خدا کا باپ۔ میرزا خدا کا بیٹا۔ میرزا خدا کی بیوی۔ میرزا کا حیض۔ میرزا کو درد زہ۔ میرزا کا استقرار حمل۔ حضرت محمد صلعم پر فضیلت۔ اہانت انبیاء علیہم السلام۔ اہانت قرآن۔ قرآن میں نحوی غلطیاں۔ نبوت میرزا صاحب۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے۔ غیر... سے لڑکی بیاہنا

منع ہے۔ انگریزی ... میرزا کا متضاد کلام۔ میرزا جی کا انتقال۔

قیمت ۹؍ محصول ڈاک ۵؍

تحقیق جلیل ترجمہ اسرار التنزیل

(مصنفہ حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ)

کتاب ہذا میں تین مقالے ہیں۔ پہلے مقالہ میں فضیلت علم، توریت، زبور، انجیل، قرآن مجید، حدیث شریف اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کی ہے۔ دوسرے مقالہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے گیارہ مختلف دلائل دیکر اس کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔ تیسرے مقالہ میں انسان کی پیدائش کی حکمتیں، ہر ہر اعضا کی پیدائش و فوائد پر مفصل دلائل دئیے ہیں۔ غرضیکہ اس کتاب کا مطالعہ ہر آدمی کے لئے مفید ہے۔ قیمت صرف ۹؍ محصول ڈاک ۶؍

برادران اسلام

اگر آپ

سرور کائنات، فخر موجودات کی مکمل و مفصل سوانح حیات مطالعہ فرمانا چاہتے ہیں تو

پیارے نبی کے پیارے حالات

کو پڑھیں۔ اس غرض کو مدنظر رکھ کر کہ کوئی بھائی اس نعمت سے محروم نہ رہے۔ ہر خاص و عام کو

ساڑھے نو سو صفحات

کی کتاب جس کی کتابت طباعت عمدہ ہے

چھ روپیہ کی بجائے صرف دو روپیہ

... آپ بھی آج ہی فرمائش بھیجکر طلب کریں ... تھوڑے نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ محصول ڈاک ۱۲؍

کیا آپ کو معلوم ہے؟

کہ

چودھویں صدی ہجری میں

کس کس نے نبوت، امامت اور مسیحیت کے دعوے کرکے خلق خدا کو صراط مستقیم سے گمراہ کیا۔ اگر نہیں تو آج

چودھویں صدی کے مدعیان نبوت

کے تاریخی حالات

منگوا کر لطف حاصل کریں۔ قیمت صرف ۱۲؍ محصول ڈاک ...

قرآن مجید کے پارہ عم

کی تفسیر دیکھنی ہو تو

ذکر عمّ

ملاحظہ فرمائیں جس میں نئی طرز تحریر و نئے معلومات کا ذخیرہ ہے۔ ہر سورت کے شروع میں اس کی مختصر کیفیت اہم مضامین کی تفصیل و تشریح نہایت فصاحت و بلاغت سے کی ہے۔ جب تک تمام کتاب ختم نہ کرلی جائے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ قیمت صرف ۱۲؍ محصول ڈاک ...

دنیائے اسلام کے درخشندہ ستارہ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

کے حالات از پیدائش تا وفات معلوم کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی الغزالی کا مطالعہ کریں۔

اصل قیمت ۱۲؍ رعایتی ۱۲؍

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۹۔ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ

کوٹلی ضلع سیالکوٹ کے علمائے مقلدین تقلید ترک کر گئے

ایک چھوٹا سا ٹریکٹ موسومہ بہ "وہابیہ سے مناکحت" نظر سے گزرا۔ جو مولوی محمد شریف صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ کی تالیف ہے۔ ان حضرت سے ہم کو جسمانی تعارف نہیں ہے۔ سنتے ہیں کہ آپ موضع کوٹلی میں احناف مقلدین کے امام ہیں اور تقلید شخصی میں ایسے پختہ ہیں کہ غیر مقلدین کے ساتھ مناکحت (لڑکی لڑکے کا رشتہ) بھی جائز نہیں سمجھتے۔ اور دلیل میں قرآن وحدیث تو کیا اپنے امام کا قول بھی پیش نہیں کرتے محض خیالی اور ہوائی قلعے بناتے ہیں۔ چونکہ ان کا دعویٰ تقلید شخصی کا ہے۔ اسی لئے ہم ان کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ پہلے مقلد کا منصب سمجھیں کہ کیا ہے۔ ہمارے لفظوں میں نہیں علمائے اصول کے الفاظ میں غور کرکے اپنے لئے فیصلہ کریں کہ وہ ایسا فتویٰ دے کر دائرہ تقلید سے باہر ہو گئے یا نہیں۔ (ہمارے خیال میں تو یقیناً آپ تقلید سے باہر ہو گئے) وجہ اس کی یہ ہے کہ مقلد کا مرتبہ ایک غلام کا سا ہے۔ جس طرح غلام کوئی کام اپنے مالک کے اذن کے بغیر نہیں کر سکتا اسی طرح مقلد اپنے امام کے قول کے بغیر فتویٰ نہیں دے سکتا۔ ہمارے اس دعوے کا ثبوت کتب اصول سے سنئے! مسلم الثبوت میں ہے:-

اما المقلد فمستندہ قول مجتہدہ

یعنی مقلد کی دلیل اس کے امام کا قول ہے۔ اس کا اپنا علم یا ظن کوئی چیز نہیں۔

صاحب توضیح نے مقلد کا طریق استدلال اپنے لفظوں میں یوں لکھا ہے:-

فیقول المقلد ھذا ما ادی الیہ رای ابی حنیفۃ وکل ما ادی الیہ رای ابی حنیفۃ فھو عندی صحیح

یعنی مقلد اپنی دلیل یوں بیان کرے کہ اس مسئلے میں امام ابوحنیفہ کی یہ رائے ہے اور جو رائے امام ابوحنیفہ کی ہو میرے نزدیک وہی صحیح ہے۔

یہ دو عادل گواہ ہمارے دعوے کو ثابت کرنے کیلئے کافی ہیں کہ مقلد اپنے ہر ایک مذہبی قول وفعل پر اپنے امام کا قول پیش کرے۔ اگر ایسا نہیں کریگا تو تقلید سے خارج ہو جائیگا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ رسالہ مذکور میں مصنف نے اپنے دعوے پر اپنے امام کا قول پیش نہیں کیا۔ بلکہ ایسے نازک اور اہم مسئلہ میں اپنے قیاسات اور خیالات سے کام لیا ہے۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ

چونکہ وہابی لوگ ہم حنفیوں کو مشرک کہتے ہیں اس لئے باہم مناکحت جائز نہیں۔ اگر وہابی حنفیوں کو بدعتی مشرک لکھنا کہنا سمجھنا چھوڑ دیں تو آج ہی رشتہ لینا دینا شروع ہو جاتا ہے۔ (ص۸)

یہ ہے فاضل مصنف کا دعویٰ۔ اس کی دلیل مصنف اور اس کے ہم نواؤں سے ہم پوچھتے ہیں کہ آپ کے اس دعویٰ اور دلیل پر کیا وہ طریقہ استدلال صادق آتا ہے جو صاحب توضیح نے مقلد کے لئے بتایا ہے۔ جس کو اردو الفاظ میں آپ کے سامنے یوں رکھتے ہیں کہ

وہابی حنفی میں مناکحت جائز نہیں کیونکہ امام ابوحنیفہ صاحب نے اس سے منع فرمایا ہے۔

اور اگر یہ صحیح ہے تو امام کا قول پیش کرکے بے شک مقلد بنے رہئے اور اگر نہیں ہے تو کسی آیت یا حدیث میں کھینچا تانی کی قسم کا استدلال کرکے دائرہ تقلید سے باہر نہ ہو جئے۔ کیونکہ مقلد جب استدلال کرتا ہے تو دائرہ تقلید سے نکل جاتا ہے۔ جو اس کے حق میں ہمارے نقطہ نگاہ سے تو اچھا ہے کیونکہ ہمارے افراد میں کثرت کا موجب ہے مگر آپ کے نقطہ نگاہ سے کسی طرح صحیح نہیں۔ ورنہ آپ کے بھائی بند آپ کو مخاطب کرکے یہ شعر پڑھیں گے ؎

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

نوٹ: کئی سال کا واقعہ ہے جن دنوں دیوبند اور گنگوہ سے حلت کوا کا فتویٰ شائع ہوا تھا تو بریلوی خیال کے مقلدین نے بڑی لے دے کی تھی۔ میں ان دنوں کسی کام پر دیوبند گیا تھا۔ حضرت مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ کیا ماجرا ہے، کیوں یہ طوفان بے تمیزی برپا ہو گیا فرمایا اور ٹھیک فرمایا کہ ہم کہتے ہیں کہ چونکہ

انتخاب الاخبار

(مرقومہ ۲۸۔مارچ سنہ رواں)

——شام کے کئی ایک لیڈروں نے جو حکومت کے دربار میں کافی اثر رکھتے ہیں۔ غازی عبدالکریم کی رہائی کے متعلق ایک یادداشت ارسال کی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ حکومت فرانس نے وعدہ کیا تھا کہ غازی صاحب کو رہا کر دیا جائیگا۔ مگر بعض لوگوں کے ورغلانے سے یہ رہائی عمل میں نہ آسکی۔ اب حکومت اپنے وعدے کا ایفا کرے۔

——معلوم ہوا ہے کہ اب جنگ میں جو ہوائی جہاز بم باری کرنے جایا کرینگے ان پر کوئی ڈرائیور نہیں ہوگا بلکہ وہ خود ہی اڑینگے اور خود ہی بم بھی برسائیں گے اور مرکزی ہوائی اسٹیشن انکو وائرلیس کے ذریعہ کنٹرول کرتا رہیگا۔ ایسی صورت میں ہوائی جہاز خواہ بم باری کے بعد واپس آجائیں خواہ گولیوں کا نشانہ ہو کر وہیں گر پڑیں دونوں صورتوں میں بمباری کا مقصد پورا ہوتا رہیگا۔

——شیخ جامعہ ازہر (مصر) کے نام چین کے ایک مسلمان عالم نے مراسلہ بھیجا ہے جس میں چین کی ان مساجد کے اعداد و شمار دیئے گئے ہیں جو جاپانی حملوں سے منہدم ہو گئی ہیں۔ چینی عالم رقمطراز ہے کہ جاپانی فوج نے حملہ کے وقت مسلمانوں اور بت پرستوں کی عبادتگاہوں میں کوئی امتیاز نہیں رکھا۔

—— اطلاع آئی ہے کہ حکومت فرانس نے جرمنی کو الٹی میٹم دیدیا ہے کہ تم نے اگر زیکوسلوکیہ کو ترچھی نظر سے بھی دیکھا تو میں برطانیہ سے مشورہ کئے بغیر اکیلا ہی تم سے ٹکرا جاؤنگا۔ اس الٹی میٹم کی ایک نقل حکومت برطانیہ کو بھی بھیجدی ہے۔

——انجمن حمایت اسلام لاہور کی سلور جوبلی جو ۱۸ اپریل کو ہونی تھی۔ بعض وجوہات کی بنا پر تعطیلات کرسمس سنہ رواں تک ملتوی کر دی گئی ہے۔

—— مہاراجہ صاحب پٹیالہ ۲۳۔ مارچ کی شام کو اس دنیائے فانی سے انتقال کر گئے آپ کے بعد آپکے صاحبزادہ یوراج گدی نشین ہونگے۔

—— آج کل حکومت فرانس جنگ اسپین پر خصوصیت سے توجہ دے رہی ہے۔ کیونکہ سپین کے باغی اگر کامیاب ہوگئے تو خطرہ ہے کہ فرانس ایک طرف، جرمنی دوسری طرف اٹلی تیسری طرف سپینی باغیوں کے نرغے میں پھنس جائیگا اس خطرے کے پیش نظر حکومت فرانس نے صاف الفاظ میں اعلان کر دیا ہے کہ وہ حکومت اسپین کی امداد کریگی۔

کاروائی مقدمہ حملہ

آج ۲۸۔ مارچ کو مقدمہ حملہ میں ملزم کے تین گواہ صفائی گزرے۔ جن میں ایک کلکتہ کا اور دو امرتسر کے (بغیر طلبی عدالت) بھگتے تھے۔ اب گواہان صفائی ختم ہو گئے ہیں۔ ۳۰۔ مارچ کو بحث ہوگی۔

امید ہے کہ فیصلہ بھی جلد ہو جائیگا۔ ناظرین دعا کریں۔

(مینجر اہلحدیث امرتسر)

ہر خریدار

چٹ اخبار سے اپنا نمبر خریداری دیکھ کر

حساب دوستاں

جو اخبار ہذا کے صفحہ ۱۵ پر درج ہے۔ ایک بار ضرور ملاحظہ کریں۔

ضرورت رشتہ میرے ایک عزیز ۲۳ سالہ نوجوان کے لئے جو پچاس روپیہ مستقل آمدنی کے علاوہ جائیداد منقولہ بھی رکھتا ہے ایک نوجوان باکرہ کے رشتہ کی ضرورت ہے جو پابند مذہب اہل حدیث ہو خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔ (خریدار اہلحدیث عــ۱۲۲۹۵ معرفت مینجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

ضرورت رشتہ کے متعلق جو اصحاب کوئی نوٹ اخبار میں شائع کرانا چاہیں وہ باقاعدہ اجرت طباعت پیشگی ارسال کر دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف (مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

جماعت اہل حدیث آرہ

اور

اہل حدیث کانفرنس

گزشتہ سال مئی ۱۹۳۶ء کے سالانہ جلسہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ شکربوہ ضلع گوڑگاؤں پر مولوی ابو مسعود قمر بنارسی پروفیسر جیندسی کالج نے جماعت اہل حدیث آرہ اور جناب مولانا عبدالوہاب صاحب آرہ کی طرف سے اعلان کیا تھا کہ کانفرنس کا آئندہ سال جلسہ آرہ میں ہوگا۔ سال قریب ختم کے آیا۔ خیال تھا کہ اصحاب آرہ کانفرنس کے جلسہ کا انتظام کر رہے ہونگے اور قریب ہے کہ تاریخوں کا اعلان ہو۔ یہ بھی خیال تھا کہ آرہ کا جلسہ تمام جگہوں سے بڑھ چڑھ کر شاندار ہوگا اس لئے کہ آرہ وہ مقام ہے کہ وہاں سابق مدرسہ احمدیہ کا سالانہ جلسہ بہت ہی شان و شوکت سے ہوا کرتا تھا۔ اوس کے طریقہ کار و طرز کے جاننے والے ہنوز موجود ہونگے مگر افسوس کہ خلاف امید ہوا۔ یعنی بجائے کانفرنس کے جلسہ کے موجودہ مدرسہ احمدیہ کے جلسہ کا اعلان ہوا۔ اور کانفرنس کے جلسہ کا کچھ بھی پتہ نہیں میری یہ غرض نہیں کہ اپنے مدرسہ کا جلسہ نہ کریں۔ کریں اور ضرور کریں۔ لیکن جس کو بذریعہ دعوت بلایا ہے اسکی خاطر و مدارات کا بھی خیال رکھیں۔ جماعت اہل حدیث کی طرف سے سخت افسوس ہے کہ وہ اپنی کانفرنس اور اپنی لیگ کو بالکل بھول گئی ہے۔ ہر دو کی خدمات خاصکر اہل حدیث کانفرنس کی خدمات جماعت اہل حدیث کے لئے بہت کچھ ہیں۔ پس جماعت اہل حدیث کو اس کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ کرنی چاہئے۔ میں اس مختصر نوٹ کی معرفت جماعت اہل حدیث آرہ اور مولانا عبدالوہاب صاحب کو توجہ دلاتا ہوں کہ جلد سے جلد ایفائے وعدہ فرمائیں اور آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے سالانہ جلسہ کے انعقاد کا انتظام فرمائیں۔

برکریماں کارہا دشوار نیست

(راقم ۔ یکے از ہمدردان کانفرنس اہل حدیث)

مضامین آمدہ مولوی ثناء اللہ صاحب ثناء ۲ عدد۔ مولوی محمد ابوالحسن صاحب پرواٸی ۳ عدد۔ مولوی عبدالمتین صاحب۔ مولوی محبوب عالم۔ محمد داؤد۔ عبدالواحد صاحب (نظم)

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں

اس لئے ہم اس بارے میں مرزا صاحب ہی کے اقوال پیش کر کے اس مضمون (نکاح محمدی بیگم) کا مرکزی نقطہ بتاتے ہیں۔ مرزا صاحب متوفیٰ فرماتے ہیں:۔

"محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ کے نکاح کی پیشگوئی کے اجزا یہ ہیں

(۱) کہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری تین سال کے میعاد کے اندر فوت ہو۔

(۲) اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو

(۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔

(۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

(۵) پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔

(۶) پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔"

(شہادت القرآن مصنفہ مرزا صاحب ص۸۰)

اہلحدیث | ان چھ نمبروں میں سے چھٹا نمبر اصل مرکزی نقطہ ہے۔ یعنی خاتون محترمہ کا مرزا صاحب کے نکاح میں آجانا۔ چنانچہ مرزا صاحب نے کتاب انجام آتھم میں اس امر کی تائید مزید فرمائی ہے۔ جہاں مرزا احمد بیگ کی موت کا ذکر کر کے لکھا ہے:۔

ثم ما قلت لکم ان القضیۃ علیٰ هذا القدر تمت والنتیجۃ الآخرۃ هی التی ظهرت وحقیقۃ النباء علیها ختمت بل الامر قائم علیٰ حاله ولا یرده احد باحتیاله والقدر قدر مبرم من عند الرب العظیم۔ وسیاتی وقته بفضل الله الکریم۔

یعنی میں (مرزا) تم سے یہ نہیں کہتا کہ کام ختم ہو گیا آخری نتیجہ یہی تھا جو ظاہر ہوا اور میری الہامی خبر کی حقیقت ختم ہو گئی بلکہ اصل بات اپنے حال پر قائم ہے کوئی بھی اس کو حیلے حوالے سے رد نہیں کر سکتا۔ وہ اللہ رب عظیم کی طرف سے تقدیر مبرم ہے اس کا وقت آنے والا ہے۔ جس خدا نے حضرت محمد مصطفےٰ کو بھیجا ہے اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خبر بالکل صحیح ہے جلدی ہی تم دیکھو گے اور اس آسمانی نکاح والی خبر کو اپنے صدق کذب کا معیار بناتا ہوں اور میں نے جو کچھ کہا ہے خدا سے خبر پا کر کہا ہے۔" (انجام آتھم ص۲۲۳)

ناظرین کرام! | صاحب الہام (مرزا صاحب) کی طرف سے اس مضمون کی یہ تشریح ایسی ہے کہ اس سے زیادہ صراحت نہیں ہو سکتی۔ باوجود اس کے چند لوگوں کے مرزائی ہو جانے پر اس پیشگوئی کو چسپاں کرنا مرزا صاحب کی تصریحات کے صریح خلاف ہے۔ اس سے تو اچھی توجیہ (عالمانہ، فاضلانہ بلکہ ڈاکٹرانہ) وہ ہے جو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لاہوری نے کی ہے جو یہ ہے:۔

محمدی بیگم سے مراد کوئی خاتون متعینہ نہیں ہے اور نکاح مرزا سے مراد تزوج (شادی) نہیں ہے بلکہ محمدی بیگم سے مراد وہ نو مسلموں کی جماعت ہے جو ہماری تبلیغ سے انگلستان میں امت محمدیہ میں داخل ہو گئی ہے۔

سبحان اللہ! | کیا ہی اچھی توجیہ ہے اور کیا ہی عمدہ تشریح ہے۔ جس کے حق میں یہ کہنا بے جا نہیں ؎

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الایا ایها الساقی ادر کاسا وناولها

مرزائی ممبرو! | شیخ عبدالرحمن مصری کا قول اگر صحیح نہیں تو سچ بتانا اور ایمان سے بتانا کہ اس قسم کی توجیہات کو تم لوگ قابل قبول جانتے ہو؟

بھئی! ہمارا یقین تو ہر بات میں مرزا صاحب کے قول پر ہے۔ اس لئے ہم تو تمہاری بھول بھلیوں میں آنے کے نہیں۔ وہ بے چارے سیدھے سادے بزرگ تھے۔ اس لئے صاف الفاظ میں کہہ گئے کہ رسول اللہ صلعم نے بھی اس نکاح کی بابت پیشگوئی کی ہوئی ہے۔ جہاں حضور نے فرمایا ہے:۔

یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَهٗ

یعنی مسیح موعود شادی کریگا اور اسکے لئے اولاد ہوگی یہ اسی نکاح کی طرف اشارہ ہے (ضمیمہ انجام آتھم مصنفہ مرزا صاحب)

باقی رہا یہ امر کہ یہ نکاح کیوں نہ ہوا۔ سو اس کا جواب عرفی کے شعر میں مل سکتا ہے ؎

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال
صد سال مے تواں بتمنا گریستن

یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج

(از قلم پنڈت آتمانند صاحب ست دھرمی)

مندرجہ صدر عنوان سے میرا ایک مضمون اخبار "اہلحدیث" کی کسی گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے جس میں میں نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام سے یہ ثابت کیا تھا کہ وید دھرم کا جتنا پرچار اور اشاعت مسلمانوں میں مرزا صاحب متوفیٰ اور ان کے پیروؤں نے گنتی کے چند برسوں میں کر دکھلایا ہے آریہ سماج شاید صدیوں میں بھی نہ کر سکتی۔ چنانچہ مرزا صاحب اور ان کے خلیفوں نے قریباً ستر ہزار مسلمانوں کو آریہ سماجی بنا ڈالا ہے۔ چنانچہ میں نے آریہ سماج اور احمدیت کے تین متفق علیہ مسائل (۱) قدامت مادہ و ارواح (۲) تناسخ (۳) ویدوں کا کلام الٰہی ہونا۔ کا ثبوت مرزا صاحب کی کتابوں سے دیا تھا۔ علاوہ ان مسائل علمیہ کے میں نے مرزا صاحب کی تحریروں اور تصنیفوں سے یہ بھی ثابت کر دیا تھا کہ

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کے مشہور (۲۰۵) الہامات کی واقعات سے تردید کی ہے قیمت ۹؍ (مینیجر اہلحدیث)

ہم فریقین (دیوبندی اور بریلوی) حنفی مقلد ہیں۔ امام ابوحنیفہ صاحب کا فتویٰ ہم دونوں پر نافذ ہے۔ پس تم لوگ ہمیں امام ابوحنیفہ کا قول دربارہ حرمت کو دکھا دو ہم مان جائینگے۔ واقعی حنفی مقلد کے لئے یہی سنہرا اصول ہے کہ اپنے امام کے قول پر مدار کار رکھے اگر اس سے سرمو تجاوز کرے گا تو تقلید سے باہر ہو جائے گا۔

اس اصول کے ماتحت مولوی محمد شریف صاحب کوٹلوی ہمیں بتائیں ہم ان کو اس رسالہ (وہابیہ سے مناکحت) کی وجہ سے مقلد سمجھیں یا غیر مقلد۔ اس کا جواب مدلل با اصول فقہ آنے پر اصل رسالے پر نظر کی جائیگی۔ انشاء اللہ! (باقی)

قادیانی مشن

محمدی بیگم کا نکاح

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہُوا

بہت عرصے کے بعد قادیانی اخبار میں محمدی بیگم کے نکاح کا ذکر آیا۔ جس کے دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی پارٹی نے اس مسئلہ پر بہت غور و فکر کیا ہے مگر اس غور و فکر کا نتیجہ اپنے عہد اسلاف کے خلاف نکالا ہے۔ اس لئے ہم اس مضمون پر توجہ کر کے ملک کو دکھاتے ہیں کہ محمدی بیگم کا نکاح عیسائیوں کی تثلیث کی طرح عقدۂ لاینحل ہے مگر کوشش دونوں فریق کئے جاتے ہیں جس طرح پادری فنڈر سے لیکر پادری عبدالحق تک اثبات تثلیث میں متعدد کتابیں لکھی گئیں۔ جن میں مختلف طریقے اختیار کئے گئے۔ اسی طرح حکیم نورالدین سے لے کر مرزا بشیر احمد (پسر دوم مرزا صاحب قادیانی) تک مختلف طریقوں سے اس تقضیہ اصم کو حل کیا گیا۔ جس کی تفصیل ہم نے رسالہ "نکاح مرزا" میں کی ہوئی ہے آج کا مضمون خاص نوعیت کا ہے۔ اس لئے ناظرین اسے توجہ سے پڑھیں۔ قادیانی اخبار الفضل لکھتا ہے

"اس پیشگوئی کا مرکزی نقطہ محمدی بیگم صاحبہ کی شادی نہیں تھی بلکہ خاندان کے بے دین اعزہ کو ایک رحمت یا غضب کا نشان دکھانا اصل مقصد تھا یعنی ان کے سامنے خدا تعالےٰ نے یہ بات پیش کی تھی کہ اگر بے دینی کو ترک کر کے میرے بھیجے ہوئے مسیح کے ساتھ حقیقی تعلق جوڑو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں بھی علیٰ قدر مراتب ان رحمتوں میں سے حصہ دیگا جو اس نے اپنے مسیح کی آل و اولاد اور متعلقین کے لئے مقدر کر رکھی ہیں۔ لیکن اگر تم بدستور بے دینی پر قائم رہے اور خدا کے مامور و مرسل کے ساتھ حقیقی رشتہ نہ جوڑا تو پھر تم بالآخر خدا کے غضب کا نشانہ بنو گے۔ محمدی بیگم صاحبہ کی شادی اس وقت کے حالات کے ماتحت اس تعلق کی صرف ایک ظاہری نشانی تھی جس طرح کہ حضرت صالح علیہ السلام کے زمانہ میں خدا تعالےٰ نے ایک طرف اپنے فضل و رحمت اور دوسری طرف اپنے غضب و لعنت کے دوہرے نشان کے لئے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو ایک ظاہری نشانی قرار دیدیا تھا (سورہ ہود۔ رکوع ۶) مگر نادان لوگ ظاہری بات کو لے کر جو محض ایک وقتی رنگ رکھتی ہے اپنی ضد پر اڑ جاتے ہیں اور بات کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش نہیں کرتے۔ بہر حال جہاں تک میں نے اس پیشگوئی کے متعلق غور کیا ہے میں اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس پیشگوئی میں محمدی بیگم صاحبہ کی شادی اصل مقصود نہیں تھی بلکہ پیشگوئی کی حقیقی غرض و غایت یہ تھی کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے رشتہ داروں کو ایک ایسا نشان دکھایا جائے جو اپنے اندر دو پہلو رکھتا ہو۔ ایک پہلو رحمت کا جو آپ کو ماننے والوں اور آپ کے ساتھ تعلق جوڑنے والوں کے لئے خاص ہو۔ اور دوسرا پہلو غضب کا۔ جو انکار کرنے والوں اور الگ رہنے والوں کے لئے مخصوص ہو۔ سو خدا تعالےٰ نے اپنا یہ دو دھاری نشان دکھا دیا اور دکھا رہا ہے اور اس وقت تک دکھاتا جائیگا جب تک یہ میدان اپنے اور غیروں کے درمیان امتیاز پیدا کر دینے کے رنگ میں صاف نہ ہو جائے۔ چنانچہ اس وقت تک اس خاندان میں سے ایک بہت بڑی تعداد خدا تعالےٰ کی مخفی تاروں کے ذریعہ کھنچی جا کر خدا تعالےٰ کی رحمت سے علیٰ قدر مراتب حصہ پا چکی ہے۔ اور کچھ لوگ جو انکار پر فوت ہوئے ہیں وہ پیشگوئی کے دوسرے پہلو کے مظہر ہیں۔ اور انکے انجام کی تلخی دنیا کے سامنے ہے۔ جس پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ باقی ایک تیسرا گروہ ہے جو ابھی تک ہم سے جدا ہے۔ لیکن چونکہ یہ لوگ ہنوز بقید حیات ہیں۔ اس لئے ہم ان کے متعلق حسن ظن رکھتے ہیں اور ہماری خواہش ہے اور ہم اسی کوشش میں ہیں کہ وہ بھی خدا تعالےٰ کی رحمت کے وارث بن جائیں۔ ولعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا"

(الفضل ۱۱۔ مارچ سنہ رواں صفحہ ۷)

اہلحدیث یہ ساری تحریر اصل مضمون سے پہلوتہی ہے اور اصول باطل تاویل الکلام بما لا یرضی بہ قائلہٗ کے ماتحت ہے۔ قادیان کے اہل قلم لکھتے وقت بھول جاتے ہیں یا دانستہ اس مضمون سے تجاہل کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کی تصنیفات اور مقالات کو جاننے والے ملک میں کافی سے زیادہ ہیں۔ "اہلحدیث" کا تو خصوصاً یہ دعویٰ ہے ؎

حسن البیان، مصنفہ مولانا رحیم آبادی مرحوم (۴۰) مولانا شبلی کے عربی اعتراضات کا جواب۔ قیمت

"کیونکہ نبی کی خواب تو ایک قسم کی وحی ہوتی ہے" (ازالہ اوہام ص ۲۱۱/۹۶۲)

جس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ خواب بھی خدا کا الہام اور وحی تھی کہ مرزا صاحب خود خدا تھے اور یقیناً وہی تھے

بجواب مرزا ۔ یہ لوگوں والی وحدۃ الوجودی تو بیشک نہیں تھی لیکن خدا والی وحدۃ الوجودی بلا شبہ تھی۔ کیونکہ ادھر مرزا صاحب کا ملہم "خدا" فرما چکا ہے کہ

"تو مجھ سے بمنزلہ اُس انتہائی قرب کے ہے جس کو دنیا نہیں جان سکتی۔" رہا مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ اس واقعہ سے حلولی وحدۃ الوجودی مراد نہیں، سراسر غلط ہے کیونکہ اسی کشف مندرجہ مکاشفات ص ۹ پر آگے چل کر لکھا ہے کہ :۔

"میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا۔ اور میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہو گیا تھا یا اُس شے کی طرح جسے کسی دوسرے شخص نے اپنی بغل میں دبا لیا ہو اور اُسے اپنے اندر بالکل مخفی کر لیا ہو یہاں تک کہ اُس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالٰے کی روح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضا اس کے اعضاء اور میری آنکھ اُس کی آنکھ اور میرے کان اُس کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی تھی۔ میرے رب نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ میں بالکل اُس میں محو ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اُس کی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی ہے اور اُس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے حضرت عزت کے خیمے میرے دل کے چاروں طرف لگائے گئے اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو پیس ڈالا۔ سو نہ تو میں ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنا باقی رہی۔ میری اپنی عمارت گر گئی اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے لگی اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی۔ اور میں سر کے بالوں سے ناخن پا تک اُس کی طرف کھینچا گیا۔ پھر میں ہمہ مغز ہو گیا۔ جس میں کوئی پوست نہ تھا اور ایسا تیل بن گیا کہ جس میں کوئی میل نہ تھی (گویا بغیر کسی فرق کے خالص خدا بن گیا) ...... الوہیت میری رگوں اور پٹھوں میں سرایت کر گئی اور میں بالکل اپنے آپ سے کھویا گیا ..... خدا تعالٰے میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور شیرینی۔ حرکت اور سکون سب اُسی کا ہو گیا اور اس حالت میں (جبکہ آپ خالص خدا بن گئے تھے) میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا ..... آخر میں دیکھتا تھا کہ میں اُس (زمین) کے خلق پر قادر ہوں اور پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا انا زینا السماء الدنیا بمصابیح پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا اردت ان استخلف فخلقت آدم خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔"

کیا خدا تعالٰے کا مرزا صاحب کے وجود میں داخل ہو جانا اور مرزا صاحب کا بلا پوست ہمہ مغز اور بلا میل خالص تیل یعنی خدا بن جانے اور حلولی اور وحدۃ الوجودی میں کوئی عقلمند فرق کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

نیز "الوصیۃ" بار ہفتم ص ۶ پر مرزا صاحب کا یہ لکھنا کہ

"میں خدا کی مجسم قدرت ہوں۔"

نیز تجلیات الٰہیہ ص ۱۳ پر یہ الہام شائع کرنا کہ خدا کہتا ہے کہ :۔ "تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میں (خدا) ہی ظاہر ہو گیا ہوں تیرا ظہور بعینہٖ میرا ظہور ہے۔" نیز یہ کہنا کہ "انت منی بمنزلۃ بروزی"۔ تو مجھ سے بمنزلہ میرے بروز یا اوتار کے ہے۔

یعنی اے مرزا تو اب بروزی نبوت سے ترقی فرما کر بروزی خدا بن چکا ہے۔

نیز تریاق القلوب ص ۱۱۶ نشان ۷۴ نیز حقیقۃ الوحی ص ۱۴۳ نیز براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۲۲ نیز البشریٰ جلد اول ص ۱۲ وغیرہ وغیرہ پر مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ

"قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔"

نیز خطبہ الہامیہ ص ۲۳ میں ہے :۔

"مجھ کو فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔"

اور اس پر اخبار الفضل مجریہ ۳۔ دسمبر ۱۹۳۳ء ص ۶ کالم ۲ کی یہ تشریح کہ :۔

"اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ ظلی طور پر خدا تعالٰی کی یہ (فنا کرنے اور زندہ کرنے کی) صفات حضور (مرزا جی) میں ظاہر ہوئیں۔"

صاف ثابت نہیں کرتیں کہ مرزا صاحب نے محدثیت، مجددیت، ظلی۔ بروزی۔ غیر شرعی اور شرع والی کامل نبوت سے ترقی کرتے کرتے ظلی خدا۔ بروزی خدا۔ بلکہ عین خالص خدا اور معاذ اللہ گویا خدا کا باپ ہونے کے مشرکانہ و ملحدانہ دعاوی کئے[1]۔ نیز تحفہ گولڑویہ ص ۲۴ نیز اربعین نمبر ۳ میں لکھا کہ

"دانیل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند۔"

کیا اب بھی مرزا صاحب کے دعویٰ خدائیت میں کوئی کسر باقی رہ جاتی ہے؟ کیا کوئی خدا پرست مومن ایسے کلمات زبان پر لانا تو کجا خیال تک بھی کر سکتا ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ (باقی دارد)

کفریات مرزا۔ مرزا صاحب کی خلاف تعلیم اسلام تحریرات کا مجموعہ۔ ایک قابل دید کتاب ہے۔ قیمت بجائے ۱۰/ کے ۹/ ملنے کا پتہ :۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

---

[1] مرزا صاحب نے اپنے بیٹے کے حق میں کہا تھا کان اللہ نزل من السماء

مرزا صاحب مشرک تھے۔ میری نظروں سے اخبار "فاروق" قادیان کا پرچہ مجریہ ۱۴ جنوری ۱۹۳۸ء جلد ۲۳ نمبر ۳ گزرا ہے۔ جس کے صفحہ ۵ و ۶ پر "ثنائی مشن" میں "اہلحدیث کا پنڈت" کے عنوان سے کسی مولوی عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل کے نام سے پس پردہ کسی پردہ نشین نے جواب دینے کی بے سود کوشش فرمائی ہے۔ جواب کیا ہے میری ہی تائید کی گئی ہے بخوف طوالت اور کم فرصتی کی وجہ سے میں مجیب کے جواب کا سارا اقتباس دینا مناسب نہیں سمجھتا صرف چند فقرے درج کئے جائینگے۔ میرے اس اعتراض پر کہ مرزا صاحب نے ایک جعلی الہام بنایا کہ گویا خدا فرماتا ہے۔ "انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی" یعنی تو مجھ سے ایسا قرب رکھتا ہے اور ایسا ہی میں تجھے چاہتا ہوں جیسا کہ اپنی توحید اور تفرید کو؟ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۸)

نیز نور الحق صفحہ ۲۲ جلد اول پر مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

"سو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے آخر میں میرے مرتبہ کی نسبت خدا تعالے کی طرف سے یہ لکھا ہوا ہے کہ تو ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید"

مولوی صاحب جواب دیتے ہیں کہ

"حضور (مرزا جی) کا یہ (انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی) اپنا کلام ہی نہیں بلکہ اللہ تعالے کی طرف سے الہام ہے۔

دوئم۔ اس الہام میں بمنزلہ کا لفظ بتاتا ہے کہ سیدنا مسیح موعود (مرزا جی) اللہ تعالے کو پیارے ہیں جیسے اسکی توحید و تفرید اسے پیاری ہے"

جواب الجواب اول یہ کلام ہی ظاہر کرتا ہے کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا کسی مخلوق کو بھی اپنی توحید و تفرید میں ہی شریک نہیں کر سکتا۔ لہذا یہ مشرکانہ قول خدا سے منسوب کرنا معاذ اللہ مرزا صاحب کا خدا پر بہتان عظیم ہے اور شرک در شرک ہے۔

دوئم۔ لفظ بمنزلہ کے معنی۔ قرب۔ مرتبہ۔ مانند۔ درجہ وغیرہ ہیں نہ کہ "پیارے" کے۔ اگر کسی لغت سے میرے مولوی فاضل دوست لفظ بمنزلہ کے معنے "پیارا" دکھلا دیں تو دس روپیہ انعام۔ مرزا صاحب نے بمنزلہ کے معنی قرب اور مرتبہ اور جیسا کئے ہیں جو کہ مرزا صاحب کی مندرجہ بالا تحریروں سے ظاہر ہے۔ نیز حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶ پر اس جعلی الہام کا ترجمہ و معنی یوں لکھے ہیں:-

"تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائیگا اور دنیا میں مشہور کیا جائیگا تو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔ تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے تو مجھ سے بمنزلہ اس انتہائی قرب کے ہے جس کو دنیا نہیں جان سکتی"

نیز ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۴ "تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید اور تفرید"

پس بمنزلہ لفظ کے معنی مرزا صاحب بھی انتہائی قرب کے جس کو دنیا نہیں جان سکتی۔ قرب۔ مرتبہ۔ جیسا۔ مانند وغیرہ کرتے ہیں نہ کہ پیارا۔ مرزا صاحب اس الہام کی تشریح حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶ پر یوں کرتے ہیں کہ:-

"تو (مرزا جی) مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے"

اب مرزا صاحب کی عرش کی تعریف یا معنے سنئے چنانچہ آپ خزینۃ العرفان جلد اول مطبوعہ ۲ فروری ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۱۶۵ پر لکھتے ہیں کہ:-

"اب اصل حقیقت سنو کہ قرآن شریف میں لفظ عرش کا جہاں جہاں استعمال ہوا ہے۔ اس سے مراد خدا کی عظمت اور جبروت اور بلندی ہے۔ اسی وجہ سے اس کو مخلوق چیزوں میں داخل نہیں کیا ...... یہ چاروں دیوتا (مانند سورج۔ چاند اور دھرتی) جیسا کہ ہم اس رسالہ میں بیان کر چکے ہیں خدا کی چار صفتوں کو جو اس کے جبروت اور عظمت کا اتم مظہر ہیں جن کو دوسرے لفظوں میں عرش کہا جاتا ہے۔ انتہا ہے ہیں"

نیز خزینۃ المعارف صفحہ ۱۶۶/۱۶۷ میں لکھا ہے کہ

"غرض یہ وید کے چار دیوتے یعنی آکاش۔ سورج۔ چاند۔ دھرتی خدا کے عرش کو جو ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت اور مالک یوم الدین ہے اٹھا رہے ہیں"

یہی عبارت رسالہ "نور الدین" بار سوئم صفحہ ۹۶ و صفحہ ۹۷ پر بھی درج ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے خلیفہ اول عرش کو خدا کی عین ذات و صفات ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت۔ مالکیت۔ جبروت عظمت اور بلندی مانتے تھے نہ کہ غیر ذات اور مخلوق گویا بالفاظ دیگر خدا نے مرزا صاحب کو یہ "الہام" بھیجا کہ اے مرزا جی تو مجھ سے وہی انتہائی قرب اور مرتبہ رکھتا ہے جو میری توحید اور تفرید اور ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت مالکیت جبروت عظمت اور میری بلندی کو حاصل ہے کوئی مومن کبھی خواب میں بھی خیال کر سکتا ہے کہ خدا کسی کو اپنی توحید اور تفرید اور ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت۔ مالکیت۔ جبروت۔ عظمت اور بلندی میں شریک کرے؟ نعوذ باللہ! ہرگز نہیں کیونکہ یہ صریح شرک ہے اور مرزا صاحب کا خدائی دعویٰ ہے۔

میں نے یہ بھی اعتراض کیا تھا کہ مرزا صاحب نے مکاشفات صفحہ ۹ نیز آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ نیز کتاب البریہ صفحہ ۹۶ وغیرہ پر لکھا ہے کہ:-

"میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں" (نعوذ باللہ من ذالک)

مولوی صاحب اس کا جواب یہ فرماتے ہیں کہ

"پنڈت صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ایک کشف ہے جو تعبیر طلب ہے"

اور مرزا صاحب کا اقرار و اعتراف شائع کرتے ہیں کہ

"ہماری (مرزا صاحب کی) مراد اس واقعہ سے حلولی یا وحدۃ الوجودی لوگوں والی نہیں"

جواب الجواب یوں تو مرزا صاحب کی ہر ایک پیشگوئی اور الہام بلکہ ان کی نبوت اور وہ خود بھی تعبیر طلب تھے۔ سمجھنے والوں کے لئے اشارہ ہی کافی ہے۔ لیکن کیا مولوی صاحب مرزا صاحب کی عبارت ذیل کی تشریح فرمائیں گے؟

افعال و اخلاق وغیرہ کتب حدیث صحیحہ میں درج ہیں انکو معلوم کرکے ان پر عمل کرنا چاہئے اور کسی کے قول و فعل و رائے و اجتہاد اور قیاس کو کسی آیت یا حدیث پر بصورت مخالفت دلیل کے ترجیح نہ دے اگر ایسا نہ کریگا تو خداوند عالم اور رسول کریم کا مخالف یعنی کافر ہو جائیگا ؎

عشق محبوب خدا لے دل جسے حاصل نہیں
لاکھ مومن ہو مگر ایمان میں کامل نہیں

قَالَ عزّ وجلّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۔

یعنی جو لوگ خدا اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کو بہت یاد کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُن کے لئے بہت ہی عمدہ اور نیک نمونہ ہیں

ف:۔ خدا پر ایمان لانے والے خدا کو یاد کرنے والے وہی مسلمان ہیں اور انہیں سے یہ خطاب ہے کہ اسی نمونہ کے مطابق اگر عمل ہے تو پاس ورنہ فیل۔ تمام مشکلات اس آیت سے حل ہوگئیں۔

اور ثابت ہوگیا کہ اگر انسان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روش کے خلاف ہے تو اس کا تمام عمل بیکار ہے اور خدا کے یہاں اس کی کوئی وقعت و عزت نہیں بلکہ وہ مستحق عذاب و عقاب کا ہے۔ جس کو چاہئے کہ ہر ہر حدیث و سنت کو اپنا ایمان و دین سمجھے اور اسی مطابق عمل کار ہو۔ خواہش دل و طلب نفس و رسومات واہیات کا اگر عامل ہو یا اس کے گھر میں ایسے فعل ہوتے ہیں تو اس کے چھوڑنے اور ترک کرانے کی کوشش کرے محض زبانی مسلمان و محب اور امتی نبی کا کہلانا ایسا ہے جیسے کہ کوئی کہے کہ میں تیرا عاشق ہوں اور اس کی شکل سے بیزار اور اس کی روش سے بیکنار اور اُس کے حکم سے عار کرے تو ایسا شخص عاشق نہیں بلکہ دشمن و کاذب کہلائیگا۔ معلوم ہوا کہ زبانی مسلمان کہنے اور بننے سے کوئی سنی یا مسلمان نہیں ہوتا جب تک ہر ایک حدیث صحیح اور سنت صریح پر عمل اور ایمان نہ ہو۔ پس جو شخص نبی علیہ السلام کی کسی صحیح حدیث کی تکذیب یا تحقیر کریگا وہ مردود اور دشمن نبی علیہ السلام میں محشور ہوگا۔ چاہئے کہ ہر عبادت و ریاضت میں طریقہ نبوی اور اطاعت رسول کا خیال رہے، شیطان کے فریب سے بچے اور ایمان کو بچائے۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ مولانا مسلم مرحوم نے زبانی جمع خرچ والوں کی بابت خوب فرمایا ہے

؎ مارتا ہو جو کوئی حب خداوندی میں دم
اس کو حب احمدی دل میں جمانا چاہئے
دین اور دنیا کے ہر ایک رنج اور آرام میں
اتباع احمدی میں سر جھکانا چاہئے
راہ حق پر ہر طرف سے رہزنوں کا زور ہے
نقد ایماں کو بہر صورت بچانا چاہئے

قال اللہ تعالیٰ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۔

یعنی پس قائم کرو نماز کو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال و افعال سے باخبر ہے۔

کیا قبر پرستی۔ تعزیہ داری، علم، مہندی۔ ٹھیلے شیخ سدو اور دیگر مراسم شرکیہ کا کچھ ثبوت دے سکتے ہیں۔ پس چاہئے کہ ہر رسم کو معیار سنت پر پرکھ لیں تاکہ بروز محشر ہم اہل البدعت کلاب النار کے مستحق نہ ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال و افعال و احوال سے باخبر ہے ؎

دوستو! سنت کے تم عامل بنو
شرک اور بدعات کے قاتل بنو
گر کیا بدعت کسی نے دین میں
بے شبہ وہ ہوگیا بے دین میں
گر کسی نے کام ایسا کیا
اپنا کچھ کھویا کسی کا کیا گیا
اہل سنت کو ملے جنت کا باغ
اہل بدعت کھائینگے دوزخ میں داغ
اے محب سنت خیر الوریٰ
جاں نثار ان حدیث مصطفےٰ
بھول کر بدعت میں مت رکھیو قدم
ہے یہی راہ شیاطین پُر الم
جو پھرا حق سے وہ در در پھرا
جسطرح ابلیس ہے راندا گیا
یاد رکھو تم سدا قول عتیق
راہ جنت ہے پیمبر کا طریق

اور فرمایا:۔ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

یعنی فرمانبرداری کرو اللہ اور اسکے رسول کی نہ کم دیگا (اللہ) تم کو کچھ تمہارے عملوں میں سے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یعنی نیکیوں کا بدلہ نیک جزا اور بدکاموں پر پوری سزا ملے گی۔

كَمَا قَالَ اللّٰهُ عزّ وجلّ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۔

یعنی نعمتیں ہیں واسطے اچھوں کے اور عذاب ہے واسطے بدوں کے۔ پس چاہئے کہ بھلائیوں کو قبول و رجوع کرے اور بدیوں کو ترک و رد کرے کہ الدنیا مزرعة الاخرة یعنی دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ پس چاہئے کہ اپنی کاشت کو تمام آفات سے بچاوے اور حفاظت ایمان کی آسان صورت یہ ہے کہ دنیا کے تمام افعال بد اور شرک و بدعات سے اجتناب کرے اور دوسروں کو بھی ان باتوں سے بچنے بچانے کی کوشش کرے اور اللہ رب العزت سے مغفرت و نجات کی امید رکھے۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

یعنی زمین و آسمان (اور کل چیزیں) اللہ ہی کی ملک و محکوم ہیں اور اللہ جس کو چاہے بخشے اور جس پر چاہے عذاب کرے اور اللہ ہی ہے بخشنے اور رحم کرنے والا۔

پس چاہئے کہ اسی ایک خدا کی عبادت بطریقہ سنت موافق شریعت اسلام اختیار کرے کہ یہی راہ نجات

اتباع سنت راہ جنت

(از قلم مولوی سید عبد السلام صاحب قلیتی شہر اجودھیا)

(گذشتہ سے پیوستہ)

خدا تعالےٰ فرماتا ہے :-

یا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللہِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۔

یعنی اے مسلمانو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت اس کے رسول کی اور بزرگ صاحب حکم کی پھر اگر تم میں کسی معاملہ یا مسئلہ میں نزاع و جھگڑا ہو تو رجوع کرو طرف اللہ اور اس کے رسول کی اگر ہو تم ایمان رکھتے اللہ اور دن قیامت پر یہ خوب اور بہتر تحقیق کرنا ہے ؛

آیت بالا میں اللہ تعالےٰ نے خوب واضح کرکے فرما دیا کہ اللہ اور رسول کی پیروی یعنی قرآن و حدیث کے احکام کی تعمیل کرو پھر اگر کسی سبب سے کسی مسئلہ میں جھگڑا ہو تو اس کا بھی فیصلہ قرآن و حدیث ہی سے ہو اور اس کے موافق عمل رہے۔ ہر فریق قرآن و سنت ہی کے فیصلہ کی طرف رجوع کرے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ خلاف قرآن و حدیث فیصلہ لائق عمل نہیں پھر اس رجوع و رد کو معلق کیا ایمان باللہ اور قیامت پر معلوم ہوا کہ جو شخص تنازعہ باہمی کا رد طرف کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہیں کرتا وہ منکر ہے اللہ اور دن قیامت کا۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مرجع تنازعہ امر کا دین میں انہیں دو اصل اصیل یعنی قرآن و حدیث کی طرف ہے نہ طرف رائے و قیاس وغیرہ کے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

فرمایا :- فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَہُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِہِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ؕ

یعنی قسم ہے (اے نبیؐ) پروردگار تیرے کی نہیں ایمان دار کوئی جب تک کہ نہ حاکم بنا دیں تجھ کو بیچ اس چیز کے کہ پڑے جھگڑا درمیان ان کے پھر نہ پاویں اپنے دلوں میں تنگی اس چیز سے کہ حکم کرے تو اور مان لیویں مان لینا۔

اللہ پاک نے صاف فرما دیا کہ اگر کوئی شخص اتباع نبوی سے گریز کرے اور سنت نبوی کا عامل بخوشی نہ بنے تو ایسا شخص ہرگز مسلمان نہیں۔ شیخ سعدی مرحوم فرماتے ہیں ؎ خلافِ پیمبر کسے راہ گزید

کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
مپندار سعدی کہ راہِ صفا
تواں رفت جز در پئے مصطفےٰ

اے عزیز! یہ خیال مت کرنا کہ اگر سنت کی پیروی کرینگے تو لوگ ہنسیں گے یا تکلیف دینگے ایذا رسا ہوں گے، آدمی کو ایسا خیال ہرگز نہ کرنا چاہئے بلکہ صبر و تحمل سے مطیع سنت ہونا لازم ہے۔ دنیا کی تکلیف و ایذا چند دن کی ہے۔ عاقبت میں ابدی زندگی اور ہمیشگی کا آرام اور وہی اصل مقام مومنین ہے۔ دنیا تو سرائے اہل سفر ہے ؎ درسفر آرام نیست قولِ عاقلاں مشہور است

ذرا بزرگان دین پر نظر ڈالو۔ حضرت بلال رضؓ و حسینؓ کا تذکرہ تو سنا ہی کرتے ہو۔ کیا تم اُن سے زیادہ مصائب میں ہو۔ دیکھو انہوں نے حق چھوڑنے سے جان چھوڑنا آسان سمجھا۔ پس سمجھو کہ دنیا فانی ہے اور آخرت کا عذاب سخت ہے۔ نعوذ باللہ من غضب اللہ۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے :-

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَہٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوْا وَاتَّقُوا اللہَ اِنَّ اللہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۔ یعنی (اے مسلمانو!) جو کچھ تم کو رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) دیویں وہ لیلو (اس پر عمل کرو) اور جن باتوں سے منع فرماویں ان فعلوں سے باز آؤ اور ڈرو اللہ سے بے شک اللہ تعالیٰ سخت کا عذاب (حکم نبی کو نہ ماننے والوں پر) کرنے والا ہے

آیت بالا سے ثابت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کی سنت و حدیث کا نہ ماننا مستحق عذاب الٰہی کا ہونا ہے۔ بعض جاہل آمین بالجہر و رفع الیدین فی الصلوٰۃ پر تمسخر اڑاتے ہیں بلکہ ایذا رساں ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کو لازم ہے کہ وہ اپنی غلطیوں سے تائب ہوں ورنہ موافق آیت بالا قہر عظیم و عذاب شدید میں گرفتار ہونگے۔ سعدی مرحوم فرماتے ہیں ؎

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا
دلِ دشمناں ہم نہ کردند تنگ
ترا کے میسر شود ایں مقام
کہ با دوستانت خلافست جنگ

بموافق حدیث پیغمبر علیہ السلام ایسے وقت میں عامل سنت کو سو شہید کا ثواب ملتا ہے ؎

تنازع جب پڑے امت میں میری
خلل جسے کہ ہو سنت میں میری
جو سنت کو میری تھامے تھما دے
مراتب سو شہیدوں کا وہ پاوے

فرمایا اللہ صاحب نے وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ؕ

یعنی قائم کرو نماز کو اور ادا کرو زکوٰۃ کو (ہمیشہ) اور فرمانبرداری کرو رسول کی تاکہ تم رحم کئے جاؤ یعنی تم پر خداوند رحم کرے تمہاری نجات و مغفرت ہو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بحکم خداوند عالم جس طرح نماز پنجگانہ اور زکوٰۃ فرض ہے اسی طرح سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری ہر غمی و خوشی میں بہر حال فرض ہے۔ صیغہ امر کا واسطے وجوب کے آتا ہے۔ پس طاعت نبی کی بغیر اسکے نہیں حاصل ہوتی کہ جو اعمال و

واسطے اسوہ رسول کا اختیار کرنا لازمی ہے تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ دونوں رنگوں میں اقتدا کیا جائے مسلمان تباہ کیوں ہوئے ہیں اور ان کی شامت کا دامن دن بدن کیوں لمبا ہوتا جاتا ہے صرف اس واسطے کہ اسوہ رسول کا دامن تنگ کر دیا گیا اور اس کی پرواہ نہ کی گئی۔ بہ رنگ نمائشی صرف عبادات میں ہی اس کا خاتمہ کر دیا گیا۔ معاملات میں اس کی قیمت گھٹا دی گئی۔ مسلمانوں کے لئے دو اسوہ ہیں۔ اسوۂ قرآن اسوۂ رسول۔ اسوۂ قرآن بھی اس قدر تنگ و تاریک کر دیا گیا کہ اسوہ کا دائرہ عبادات تک ہی ختم کر دیا گیا۔ معاملات گویا قرآن مجید میں بیان ہی نہیں ہوئے یہی حال اسوۂ رسول کا بھی ہے۔ عموماً مسلمان وہ احادیث اور وہ اقوال رسول تو یاد رکھتے ہیں جو محض عابدانہ رنگ رکھتے ہیں یا جن کا تعلق دوسری دنیا سے ہوتا ہے، جو اقوال اور جو احادیث، معاملات اور اس دنیا یا اس دنیا کی زندگی سے وابستہ ہیں ایک حد تک انکو فراموش کر دیا گیا ہے۔ یہی نحوست ہے جو دن بدن مسلمانوں کو تباہ کر رہی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی چند احادیث پیش کر کے مسلمانوں سے پوچھتے ہیں کہ ہمارا ان پر کہاں تک عمل ہے۔ مسلمان غور سے خیال کریں کہ ہم اسوۂ رسول کے کہاں تک پابند ہیں اور کہاں تک ہم اسے مدنظر رکھتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :-

(۱) اکمل المؤمنین ایماناً احسنهم خلقا

یعنی جو نیک خلق ہیں وہ ایمان میں کامل ہیں۔

اس حدیث میں تکمیل ایمان کی نشانی حسن اخلاق کو قرار دیا ہے اب بعض لوگ صرف دو چار رکوع کو کمال ایمان کی دلیل جانتے ہیں۔ نماز ایمان اور اخلاق کو کامل کرتی ہے جو نمازی حسن اخلاق نہیں رکھتا اسکی نماز نماز ہی نہیں ہے،

(۲) الدین نصیحة۔ دین خیر خواہی اور ہمدردی کا نام ہے، کیا ہم دین کا یہ مفہوم مراد لیتے ہیں۔ کیا ہم اس مفہوم سے واقف بھی ہیں۔ موجودہ مسلمان ذرا ٹھنڈے دل سے سوچ تو کریں کہ ہم کہاں تک اس پر عامل ہیں۔

(۳) ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء

یعنی زمین کے بسنے والوں پر رحم کرو تاکہ تم پر خدا رحم کرے۔

کیا ہم اس حدیث کو مانتے ہیں کیا ہمارا اس پر عمل ہے نہیں ہرگز نہیں۔

(۴) والذی نفسی بیده لا یومن عبد حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسه

مجھے خدا کی قسم تم اس وقت تک ایماندار نہ ہو گے جب تک تم دوسرے کو اپنے جیسا نہ سمجھو گے۔

کیا اس پر ہمارا عمل ہے؟

(۵) لا یکون المومن لعاناً۔

مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔

کیا موجودہ زمانہ کے مسلمانوں نے اس حدیث کو تسلیم کر لیا ہے۔ کیا ایک دوسرے پر حاسدانہ نکتہ چینی نہیں کی جاتی اور کفری فتاویٰ کا بازار گرم نہیں ہے؟

(۶) لا تلاعنوا بلعنة الله ولا بغضب الله ولا بجهنم۔ یعنی ایک دوسرے پر لعنت نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو جہنمی بناؤ۔

کیا اس وقت یہ حدیث بھلائی نہیں گئی۔ افسوس! افسوس صد افسوس۔ اسوۂ رسول کا نام تک نہیں رہا۔

(۷) لا تدخلون الجنة حتی تومنوا ولا تومنوا حتی تحابوا۔ تم جنت میں داخل نہ ہو گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور ایمان تمہارا کامل نہیں ہوگا جب تک آپس میں اتفاق نہ رکھو گے۔

(۸) المومنون کرجل واحد ان اشتکی عینه اشتکی کله وان اشتکی راسه اشتکی کله۔

سب مسلمان ایک واحد شخص کی مانند ہیں۔ اگر ایک کی آنکھ اور سر دکھتا ہے تو تمام بدن کو تکلیف ہوتی ہے۔

(۹) المومن للمومن کالبنیان یشد بعضه بعضا

یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے واسطے ایک مکان کا رتبہ رکھتا ہے۔

جس طرح ایک مکان اپنے اجزا کی کشش سے قائم رہتا ہے اسی طرح ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملا رہتا ہے۔

(۱۰) العلم فریضة علی کل مسلم

کہاں تک ہم نے علم دینی و دنیوی پڑھا اور کہاں تک اس میں سعی کی۔ اگر اس کا نقشہ دیکھنا ہو تو ذرا تکلیف گوارا فرما کر دیہات کا دورہ کریں اور علمی لیاقت کا موازنہ کریں۔ تشریحات احادیث مندرجہ بالا کی خود ناظرین کے سپرد ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر ایک مسلمان کو پورا مسلمان بنا دے۔ آمین۔ ثم آمین۔ زیادہ والسلام خیر الختام

(حررہ نور محمد میانوی جہلمی خادم اہل حدیث)

مذاکرہ علمیہ بابت حرف "ض"

(از مولوی عبد الجلیل صاحب رحمانی۔ برڈپور۔ بستی)

قرا تجوید اور ماہرین تعریف نے حرف "ض" کے مشتبہ الصوت بالظاء یا مشتبہ الصوت بالدال ہونے کے متعلق جو تحقیق انیق ارقام فرمائی ہے۔ اس کا ایک ملخص ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں ضرورت ہے کہ تعمق امعان سے دیکھ کر مذہب منصور کے حق میں تعصب سے الگ ہو کر صحیح فیصلہ کیا جائے۔

مخارج حروف ثلاثہ۔ سب سے پہلے ہم ض۔ ظ۔ د۔ ان حروف ثلاثہ کے مخارج کو بطریق لف و نشر الگ الگ بیان کرتے ہیں اسکے بعد ان کی باہمی مناسبت و مشابہت اور اتحاد تلفظ و تقارب فی السمع پر روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ!

حرف ضاد کے مخرج کے متعلق علامہ قاضی ناصر الدین البیضاوی اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

والضاد من اصل حافة اللسان وما یلیها من الاضراس یعنی ضاد کا مخرج زبان کا پورا کنارہ اور دائیں یا بائیں کی ڈاڑھ ہے نیز رضی و شافیہ اور کتب تجوید میں بھی مرقوم ہے۔ الضاد المعجمة من اول حافة اللسان وما یلیه من الاضراس من الجانب الایسر وقیل من الایمن کذا فی الاتقان۔ رئیس المتکلمین علامہ فخر الدین رازی نے بھی اپنی تفسیر میں یہی لکھا ہے۔

باعث غلامیٔ عذاب ہے۔ اِنّ ھٰذا صراطاً مستقیم

توحید تو جب ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے
مرداد دو عالم یہ کہیں ہے مرا سنّی
دل سے میری سنت پہ فدا میرے لئے ہے
اسلام کے حشر میں یہ ہے میرا حامی
ہر مذہب باطل سے لڑا میرے لئے ہے

اللّٰھمّ صلی علیٰ محمد و بارک وسلم۔

محبت و متابعت رسول صلعم

از مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا سندر پوری۔ مالدہ۔ بنگال

لاریب یہ خدائے قادر توانا۔ ذو الجلال والاکرام کی بہت بڑی مہربانی اور اسی کا فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمارے قلوب کو نور ایمان سے منور فرمایا اور ہم کو اپنے باعزت حبیب سید الانبیا سند الاصفیا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا اور ہمارے سینوں کو آپ کی محبت و تصدیق سے وسعت عطا فرمائی۔ اور ہماری زبان کو آپ کے ذکر مبارک سے زینت بخشی۔ خداوند جلت شانہٗ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے:-

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

یعنی اے محمد آپ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی اور اطاعت کرو تاکہ اللہ تمہیں دوست رکھے اور تمہارے گناہوں کو بخش دے۔ اور اللہ تعالےٰ بہت بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے۔ حضور صلعم ارشاد فرماتے ہیں:- لا یومن احدکم حتّٰی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔

کوئی تم میں کا مومن (کامل) نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

قول شعر صادق آتا ہے ؎

محبوب خدا کی جسے الفت نہیں ہوتی
حاصل اسے ایماں کی دولت نہیں ہوتی

بے شک آنحضرت صلعم کی محبت اور آپ کی متابعت ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ حضور کے جتنے حقوق امت کے ذمے ہیں ان میں آپ کی محبت و متابعت ام الحقوق ہیں۔ ایک مسلمان کا حاصل حیات اور ایک مومن کا سرمایہ افتخار یہی ہے کہ اس کا دل حب رسول سے معمور اور اس کی روح محبت رسول کی شراب سے مخمور ہو۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی محبت ہی خدائے قدوس کی محبت کا زینہ اور محبوب حقیقی جلشانہ تک پہنچنے کا ذریعہ اور باعث ہے۔ آپ کی محبت شرعاً وعقلاً واجب و لازم ہے اور آپ کی محبت آپ کے اتباع و اطاعت کو مستلزم ہے۔ بغیر اتباع و اطاعت حضور کے محبت کا دعویٰ محض ایک فریب و باطل ہے اور زبانی دعویٰ اس وقت تک بے فائدہ و لاحاصل ہے جب تک کہ عمل سے اس کی تائید نہ ہو۔ کیونکہ عشق و محبت کا اقتضا یہی ہے کہ محبوب کی پوری اطاعت کی جاوے اور اس کے ہر ایک فعل اور ہر ایک حکم کو بجان و دل قبول کر کے اس پر عمل کیا جائے۔

اللہ تعالےٰ خاکپائے حقیر اور سب مسلمانوں کو اتباع و اطاعت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین!

جمع القرآن والحدیث

(مصنفہ مولانا ابو القاسم سیف بنارسی)

آج کل اکثر لوگ قرآن اور حدیث کی کتابت، صحت اور حفاظت پر اعتراض کرتے ہیں۔ ان کا مدلل جواب عقلی اور نقلی دیا گیا ہے۔ جس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے قابل دید علمی تحفہ ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۶/ ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

اسوۂ رسول

نبیوں اور مرسلوں کا ملکۂ نبوت ان سب ملکات سے جداگانہ ہوتا ہے جو دوسرے انسانوں میں پائے جاتے ہیں اگرچہ نبیوں اور مرسلوں کی ذات میں بھی بعض ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جو دوسرے انسانوں کے ساتھ ایک قسم کا اشتراک رکھتی ہیں مگر پھر بھی ملکات نبوت مقابلتہً ایک خصوصیت اور امتیاز رکھتے ہیں۔ جس طرح ایک شخص کو حق کی نعمت دی جاتی ہے اسی طرح بعض کو ملکۂ نبوت کا حق بخشا جاتا ہے۔

حکمت، فلسفہ، لیاقت تو حسب پیمانہ کوشش کے حاصل ہو سکتی ہے اور اس حد تک جو قدرت کی جانب سے ہر شخص کے حصہ بخرہ میں آچکی ہے لیکن ملکۂ نبوت کوشش اور ہمت سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ کوئی شخص ہمت اور استقلال سے بادشاہ تو بن سکتا ہے لیکن نبی اور رسول نہیں بن سکتا۔ ہر نبی اور ہر رسول اگرچہ اپنی بعثت کی مقدم غرض روحانیت ہی رکھتا ہے لیکن روحانیت کے ساتھ ساتھ ہی تمدنی امور کی بابت بھی نبی اور رسول کی جانب سے جو کچھ کہا سنا جاتا ہے وہ بھی ایک قسم کی روحانیت ہی ہوتی ہے جسمانی اور روحانی سلاسل میں ایک بڑی حد تک اشتراک بھی ہے۔ ہم روح کا خیال جب کرتے ہیں تو جسم کا خیال بھی آہی جاتا ہے اور جسم کے ساتھ روح کا بھی۔ نبی اور رسول جو کچھ کہتا ہے وہ دونوں رنگ رکھتا ہے کبھی وہ ایک عملی رنگ رکھتا ہے اور کبھی قولی۔ دونوں رنگوں میں کوئی نہ کوئی مقصد زیر نظر ہوتا ہے خواہ کوئی سا رنگ ہو۔ اس کا نام اسوہ رسول ہے۔ اسوہ سے مراد محض عملی رنگ ہی نہیں بلکہ قولی رنگ بھی اور قول رسول بھی ایک عملی رنگ ہی رکھتا ہے۔ جب رسول کچھ کہتا ہے تو اس کا دوسرا رنگ عملی ہی ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ سمجھئے کہ اسوۂ رسول سے مراد قول اور فعل دونوں ہیں۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کے

فتاویٰ

تعاقب الف | اخبار اہلحدیث مجریہ ۵ محرم سنہ حال میں سوال ۱۰۰ کا جو جواب تحریر فرمایا گیا ہے کہ

"حدیث شریف میں ہر بھول پر سجدہ کا حکم ہے اس لئے قرأت بھول جائے تو بھی سجدہ سہو کرے"

میرے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اولاً ہر بھول پر سجدہ کرنے کی حدیث ضعیف ہے۔ بلوغ المرام میں ہے عن ثوبان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لکل سھو سجدتان بعد یسلم رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ بسند ضعیف

ثانیاً۔ قرأت بھول جانے کی حالت میں آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے سجدہ سہو کرنا ثابت نہیں ہے۔ سنن ابی داؤد میں ہے عن ابی المسعود بن یزید المالکی ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقرأ فی الصلوٰۃ فترک شیئًا لم یقرأہ فقال لہ رجل یا رسول اللّٰہ ترکت اٰیۃ کذا وکذا فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ھلا ذکرتنیھا قال کنت اراھا نسخت وفی روایۃ ابن حبان فقال ظننت انہا نسخت قال فانہا لم تنسخ یعنی مسعود بن یزید رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم نماز میں قرأت پڑھ رہے تھے پس کچھ چھوڑ دیا اور اس کو پڑھا نہیں تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللّٰہ آپ نے فلاں فلاں آیت چھوڑ دی تب آپ نے فرمایا کہ تو نے مجھے کیوں نہیں یاد دلایا اُس مرد نے کہا میں نے گمان کیا کہ وہ آیت (جس کو آپ نے چھوڑ دیا اور پڑھا نہیں) منسوخ ہو گئی ہے آپ نے فرمایا منسوخ نہیں ہوئی ہے۔

ونیز سنن ابی داؤد میں ہے۔ عن عبد اللّٰہ بن عمر ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم صلی صلوٰۃ فقرأ فلبس علیہ فلما انصرف قال لابی اصلیت معنا قال نعم قال فما منعک۔ یعنی عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھی پس آپ نے قرأت کی تو آپ پر قرأت ملتبس ہوئی۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ابی بن کعب سے کہا کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کس چیز نے لقمہ دینے سے تم کو روکا۔ (یہ دونوں حدیثیں فتاویٰ نذیریہ ج ۱ سے منقول ہیں)

الحاصل احادیث سے نماز کی کمی و زیادتی کی حالت میں آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم سے سجدہ سہو کرنا ثابت ہے مگر قرأت بھول جانے پر سجدہ سہو کرنا آپ سے ثابت نہیں ہے۔ جیسا کہ دونوں مذکورہ بالا حدیثوں سے ظاہر ہے۔ پس اگر امام نماز میں کوئی آیت بھول جائے یا چھوڑ دے تو اس کو سجدہ سہو نہیں کرنا چاہئے۔ ھذا ما عندی واللّٰہ اعلم بالصواب۔

تعاقب ب | نیز جواب، سوال ۹۶ کے متعلق عرض ہے کہ عاشورہ کے دن اہل وعیال پر فراخی رزق کرنے کی جو حدیث مشکوٰۃ شریف میں موجود ہے وہ حسب فتویٰ مولانا عبد الرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری رحمۃ اللّٰہ علیہ کثرت طرق کی وجہ سے حسن وقابل احتجاج ہے۔ (ملاحظہ ہو فتاویٰ نذیریہ ص ۱۸۰ ج اول)

(ابو الصمصام عبد السلام مبارکپوری اعظمی)

جواب تعاقب الف | آپ نے جو تعاقب کیا ہے اصول حدیث کے خلاف ہے لکل سھو سجدتان حدیث قولی ہے اور جو واقعات پیش کئے ہیں وہ حدیث فعلی ہیں۔ ان میں سجدے کی نفی نہیں عدم ذکر ہے۔ عدم ذکر سے نفی لازم نہیں آتی۔ علاوہ اس کے مسئلہ زیر بحث میں علماء کے متعدد اقوال ہیں۔ آپ نے جو اختیار کیا ہے وہ بھی ایک مذہب ہے۔ بلکہ ایک مذہب یہ بھی ہے کہ جن چند مقامات میں آپ نے سجدہ سہو کیا ہے صرف وہی قابل سجدہ ہیں۔ دوسرے نہیں۔ سفر السعادت میں اس کی تفصیل ملتی ہے۔ لہٰذا یہ مسئلہ زیادہ قابل بحث نہیں۔

جواب تعاقب ب | ضعف کے مراتب مختلف ہیں ہمیشہ کثرت طرق احتجاج کا موجب نہیں ہوتا۔ اس کی بحث شرح نخبہ میں ملتی ہے۔

س ۱۲۰ } ایک شخص کہتا ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاق کا ایک رجعی طلاق ہونا چونکہ چاروں مذاہب کے خلاف ہے۔ لہٰذا یہ پانچواں مذہب مردود ہے۔ کیا اس شخص کا یہ کہنا درست ہے؟ اور کیا واقعی ائمہ اربعہ اس کے خلاف تھے؟ اور کیا اسی بنا پر مقلدین کی اقتدا اہل حدیث امام کے پیچھے جائز نہیں؟

(راقم ۔ بوستان۔ سیکنڈ ماسٹر سرائے صالح)

ج ۱۲۰ } ائمہ اربعہ کا قول اجماع نہیں ہے خصوصًا اس وقت جبکہ اس کے خلاف بھی اسی زمانے کے بہت سے علماء ہوں۔ حافظ ابن قیم رحمۃ اللّٰہ علیہ لکھتے ہیں۔ لم یزل من یفتی بہ قرنًا بعد قرن الیٰ یومنا (اعلام) اور موصوف طلاق ثلٰث کے ایک ہونے پر صحابہ کا اجماع نقل کرتے ہیں۔ بالفرض اگر اجماع بھی ثابت ہو جائے تو حدیث مرفوع کو اجماع نہیں توڑ سکتا۔ حضرت ابن عباس کی روایت میں صاف مذکور ہے۔ کان الطلاق علیٰ عھد رسول اللّٰہ وابی بکر وسنتین من خلافۃ عمر رضی اللّٰہ عنہ طلاق الثلٰث واحدۃ (مسلم)

ان دو زمانوں میں تین طلاق کے ایک ہی ہونے پر اگر اجماع کا دعویٰ کیا جائے تو صحیح ہو سکتا ہے۔ پس طلاق الثلٰث کے واحد ہونے پر حدیث مرفوع کے علاوہ اجماع صحابہ بھی ناطق ہے۔ صدر اول کے بعد اجماع اس کے خلاف نہیں ہوا۔ اگر ہوتا بھی تو بحکم اصول فقہ پہلے اجماع کو توڑ نہیں سکتا۔ فاندفع ما اورد۔ رہا مقلدین کا اہل حدیث کے پیچھے نماز نہ پڑھنا۔ یہ نہ پڑھنے والے ہی جانیں کہ ان کے پاس اس کی کیا دلیل ہے۔

س ۱۲۱ } دوسری نماز میں یاد آوے کہ پہلی نماز میں بھولے سے سجدہ سہو ترک ہو گیا ہے تو کیا حکم ہے؟ (خریدار اہلحدیث ۱۱۲۰۵)

ج ۱۲۱ } چونکہ پہلی نماز میں نسیانًا ترک ہو گیا ہے اس لئے صرف دعائے مغفرت کافی ہے۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا (الآیۃ)

[illegible]

مخرج الضاد من اصل حافۃ اللسان و مایلیہا من الاضراس ۔ علامہ جار اللہ زمخشری بھی تفسیر کشاف میں لکھتے ہیں۔ مخرج الضاد من اصل حافۃ اللسان و مایلیہا من الاضراس ۔ اور حرف ظوے کے مخرج کے متعلق اتقان میں ہے۔ و الظاء و الثاء و الذال من بین طرفہ و اطراف الثنایا العلیا ھکذا فی الاتقان ۔ یعنی حرف ظوے کا مخرج اوپر کے دونوں دانتوں (ثنایا علیا) اور زبان کی نوک ہے اور حرف دال کے متعلق اسی اتقان میں یوں ہے۔ و للطاء و الدال والتاء من طرفہ و اصول الثنایا العلیا مصعد الی الحنک الخ یعنی دال کا مخرج زبان کی نوک اور اوپر کے دونوں دانتوں (ثنایا علیا) کی جڑ ہے ۔

صفات حروف ثلاثہ | ان حروف ثلاثہ کے مخارج کو جان لینے کے بعد ان کے اوصاف و صفات کی تشریح کی جاتی ہے تاکہ ان کی باہمی مناسبت و مشابہت کا مسئلہ آیندہ واضح ہو جائے ۔ حرف ضاد کی صفات کے متعلق کتب تجوید میں لکھا ہے ، الرخاوۃ و الجہر و الاستعلاء و الاطباق و التفخیم و الاستطالۃ و الاصمات من صفات الضاد المعجمۃ و التفشی عند البعض ایضا کذا فی جہد المقل ۔ یعنی رخاوت ۔ جہر ۔ استعلاء ۔ اطباق ۔ تفخیم ۔ استطالۃ ۔ اصمات اور عند البعض تفشی بھی ہے ۔ نیز بعض کتب تجوید میں ضاد کی صفات میں سے سکون کو بھی شمار کیا گیا ہے ۔ اور حرف ظوے کی صفات کے متعلق علامہ محمد مرعشی لکھتے ہیں ۔ الاصمات و الجہر و الرخاوۃ و الاستعلاء و الاطباق و التفخیم من صفات الظاء المعجمۃ کذا فی جہد المقل و شرحہ و فی منہاج النشر السکون ایضا ۔ یعنی اصمات ۔ جہر ۔ رخاوت ۔ استعلاء ۔ اطباق ۔ تفخیم ۔ سکون حرف ظاء کی صفتیں ہیں ۔ نیز اسی کتاب میں صفات دال کے متعلق یوں مرقوم ہے ۔ القلقلۃ و الشدۃ و الاصمات و الانفتاح و الترقیق و الاستفال من صفات الدال المہملۃ ۔ یعنی قلقلہ ۔ شدت ۔ اصمات ۔ انفتاح ۔ ترقیق ۔ استفال ۔ دال کی صفات ہیں ۔

مشابہت حروف ثلاثہ | اوصاف و صفات حروف ثلاثہ بیان کرنے کے بعد حرف ضاد و ظوے کے تشابہ و اشتراک فی الصفات کے متعلق ہم ذیل میں علماء تجوید کی تحقیق نقل کرتے ہیں ۔ الضاد و الظاء اشترکا صفۃ جہر اور رخاوۃ و استعلاء و انفردت الضاد بالاستطالۃ کذا فی الاتقان ۔ یعنی ضاد و ظوے بجز استطالۃ کے باقی تمامی صفات میں متحد ہیں ۔ علامہ موصلی حنبلی نے شرح شاطبیہ میں لکھا ہے ۔ ان الضاد و الظاء و الذال متشابہۃ فی السمع و الضاد لا تفترق من الظاء الا باختلاف المخرج و زیادۃ الاستطالۃ فی الضاد ولولا ھما لکانت احداھما عین الاخری ۔ یعنی ضاد و ظوے و ذال تشابہۃ الصوت ہیں اور ضاد و ظوے کے اندر اگر مخرج حقیقی اور استطالۃ کا فرق نہ ہوتا تو دونوں عین ہوتے اسی مشابہت کو علامہ فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں یوں تحریر فرماتے ہیں ۔ و بیان المشابہۃ من وجوہ الاول انہما من الحروف المجہورۃ و الثانی انہما من الحروف الرخوۃ و الثالث انہما من الحروف المطبقۃ الخ نیز علامہ محمد بن محمد جندی لکھتے ہیں ۔ و الناس یتفاوتون فی النطق بالضاد فمنہم من یجعلہ ظاء لان الضاد یشارک الظاء فی صفاتہا کلہا و یزید علی الظاء بالاستطالۃ ولولا الاستطالۃ و اختلاف المخرجین لکانت ظاء و ھم اکثر الشامیین و بعض اہل الشرق یعنی لوگ حرف ضاد کی ادائیگی میں مختلف ہیں ۔ بعض لوگ ضاد کو ظوے پڑھتے ہیں کیونکہ اکثر صفات میں شریک ہے ۔ اگر استطالۃ اور اختلاف مخرجین کا فرق نہ ہوتا تو ضاد عین ظوے ہو جاتا ۔ اکثر شامیوں اور اہل شرق کا یہی مذہب ہے ۔ قصیدہ جزریہ میں بھی اسی مشابہت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔ ؎

والضاد باستطالۃ و مخرج ٭ میز من الظاء و کلہا تجی

عبارات منقولہ بالا اور حروف ثلاثہ کی صفات سے کالشمس فی نصف النہار واضح ہو گیا کہ حرف ضاد و ظوے دونوں آٹھ نو صفات میں متحد ہیں لیکن حرف ضاد و دال میں کوئی مناسبت و مشابہت نہیں بلکہ ان میں تباین ہے ۔ ان دونوں کے اوصاف پر غور کیجئے ۔ ضاد میں رخاوت ہے تو دال میں شدت ۔ ضاد ساکنہ ہے دال قلقلہ ۔ ضاد مطبقہ ہے دال منفتحہ ۔ ضاد مستعلیہ ہے دال مستفلہ ضاد میں تفخیم ہے دال میں ترقیق ۔ ضاد مستطیلہ ہے دال الخ ۔ ضاد میں تفشی ہے دال میں عدم تفشی ۔

اہل لسان اور فقہاء | اس مشابہت و تضاد کے بیان کرنے کے بعد اب ہم اہل لسان اور فقہاء کے اقوال نقل کرتے ہیں تاکہ واضح ہو جائے کہ ضاد کو مشتبہ الصوت بالظاء پڑھنا چاہئے یا بالدال ۔ مشہور و معروف مورخ ابن خلکان اپنی تاریخ میں زیر ترجمہ ابن الاعرابی اللغوی لکھتے ہیں ۔ وکان (ای ابن الاعرابی) یقول جائز فی کلام العرب ان یعاقبوا بین الضاد و الظاء فلا یخطی من یجعل ھذہ فی موضع ھذہ و ینشد ؎

الی اللہ اشکو من خلیل اودہ
ثلاث خلال کلہا لی غائض ۔ بالضاد و یقول ھکذا سمعتہ من فصحاء العرب ۔ یعنی ابن الاعرابی کہتے تھے کہ کلام عرب میں ضاد کو ظوے کی جگہ میں اور ظوے کو ضاد کی جگہ پڑھنا جائز ہے جو شخص ایسا کرے خاطی نہ ہوگا پھر اس شعر کو پڑھتے جس میں ظوے کی جگہ ضاد پڑھنا فصحاء عرب سے ثابت ہوتا ہے ۔ نیز علامہ محمد بن محمد جزری لکھتے ہیں ۔ و حکی ابن جنی فی کتاب التنبیہ وغیرہ ان من العرب من یجعل الضاد ظاء مطلقا فی جمیع کلامہم و ھذا قریب و فیہ توسع للعامۃ کذا فی التمہید للجزری ۔ یعنی بعض اہل عرب ضاد کو مطلقاً ظوے ہی پڑھتے ہیں ۔ نیز علامہ جلال الدین فرماتے ہیں ۔ ابدال الضاد ظاء و ھی لغۃ اکثر اہل العرب الخ یعنی ضاد کو ظوے سے بدلنا اکثر اہل عرب کی لغت سے ثابت ہے ۔ اسی مفہوم کی تائید فقہاء کرام بھی فرماتے ہیں ۔ فتاویٰ قاضی خاں میں ہے لو قرء الضالین بالظاء او الذال لا تفسد صلوتہ ولو قرء بالدالین تفسد صلوتہ ۔ یعنی اگر الضالین کو الظالین یا الذالین ظوے و ذال کے ساتھ پڑھے تو نماز ہو جائیگی اور اگر الدالین دال کے ساتھ پڑھے تو نماز فاسد ہو جائیگی ۔ تفصیل کیلئے بزازیہ ۔ در مختار ۔ عالمگیریہ ۔ خلاصۃ الفتاویٰ

ضالین کو دالین پڑھا تو خود فقہاء حنفیہ کے اقوال کی رو سے اسکی نماز فاسد ہو جائیگی ۔ نیز اہل عرب کے کلام سے بھی ضاد کو دال سے بدلنے کا کوئی ثبوت نہیں ۔

ملکی مطلع

آئندہ مزعومہ جنگ اور برطانیہ عظمیٰ

آج کل اخباروں میں بیکاری کے اشغال کی طرح ایک شغل یہ بھی ہے کہ آئندہ مزعومہ جنگ میں برطانیہ کی روش کیا ہوگی۔ یہ سوال دراصل جنگ اطالیہ وحبشہ کے ایام میں پیدا ہوا تھا۔ اس زمانے میں لوگوں کا عام خیال تھا کہ برطانیہ بہت جلد میدان جنگ میں کود پڑیگی مگر برطانیہ نے اپنا مفاد علیحدگی ہی میں سمجھا۔ ادھر سیاسیٔوں اور تماشہ بینوں نے اس غیر جانبداری کو برطانیہ کی کمزوری پر محمول کیا۔ اب جو جرمنی نے آسٹریا پر قبضہ کرلیا ہے تو یہ سوال پھر پیدا ہوا ہے۔ وزیر اعظم برطانیہ نے اس کے متعلق ایک مفصل تقریر فرمائی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ نے اس وقت شیخ سعدی (رحمہ اللہ) کا سیاسی فلسفہ اپنے پیش نظر رکھا ہوا ہے جس کا مختصر مضمون مرحوم کے اس شعر میں ہے ؎

اگر صلح خواہی نہ خواہیم جنگ
وگر جنگ خواہی نہ باشد درنگ

ہمارے خیال میں برطانیہ اپنی وسیع سلطنت کے ساتھ اس قدر سیر ہوچکی ہے کہ اس کے دماغ میں مزید ملک حاصل کرنے کی ہوس باقی نہیں رہی بلکہ اپنے ہی مقبوضہ ممالک کو قابو میں رکھنے پر ساری قوت صرف کرنا چاہتی ہے۔ اندریں حالات اگر وہ کسی جنگ میں شریک ہوئی تو نقصان کے احتمال سے ہوگی نہ مزید حاصل کرنے کی غرض سے۔ ہمارا خیال تو یہی ہے مگر ہم اس خیال کو اپنی ذات تک محدود سمجھتے ہیں اور برطانیہ کے عندیہ کا اظہار حافظ شیرازیؒ کے اس شعر میں کرتے ہیں ؎

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

حقیقت یہ ہے کہ یورپ کی سیاسیات کی دو سطحیں ہیں ایک ظاہری دوسری باطنی۔ ظاہری سطح کے حالات تو اخباروں میں آجاتے ہیں مگر باطنی سطح کا حال وزراء کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ یورپ کی سلطنتوں کے مدنظر مختلف اصول رہتے ہیں کبھی توازن، کبھی تقسیم، کبھی غیر جانب داری (موسیٰ بدین خود عیسیٰ بدین خود)

توازن سے مراد یہ ہے کہ زور آور سلطنتیں، کمزور سلطنتوں پر نظر رکھتی ہیں کہ وہ اپنی محدود طاقت سے بڑھنے نہ پائیں۔ یہ اصول کبھی ترکوں کے حق میں برتا گیا جونہی انہوں نے ذرا پر پرزے نکالے یورپ کو گمان ہوا کہ یہ لوگ ترقی کر جائینگے فوراً چھاپہ مار کر ان کے راستے میں روڑے اٹکا دئیے۔

تقسیم سے مراد وہ اصول ہے جو کسی کمزور سلطنت کو بانٹتے وقت اختیار کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ گذشتہ جنگ عظیم کے بعد جرمنی، ترکی اور آسٹریا کے حق میں کیا گیا۔ غیر جانب داری کی مثالیں سننا چاہو تو بلشادر آسٹریا کا انجام ہمارے سامنے ہے کہ کس طرح اٹلی نے حبشہ کو اور جرمنی نے آسٹریا کو دبالیا۔ مگر کسی نے کچھ نہیں کیا۔

اصل بات یہ ہے کہ یہ سب اصول حسب مقتضائے زمانہ برتے جاتے ہیں۔ رہا یہ سوال کہ آئندہ کیا ہوگا اس کا حقیقی علم خدا ہی کو ہے۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ بقول وزیر اعظم انگلستان جنگ ہوگی اور ضرور ہوگی۔ اس جنگ کا نتیجہ وہی ہوگا جو قرآن مجید نے ان لفظوں میں بتایا ہے:-

تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ ۔

مسلمانوں کا مستقبل اور ہندوستان کا دور جدید
زمانہ ماضی، حال اور مستقبل کے واقعات اور حالات پر ایک سیاستدان کے خیالات قیمت عہ (دفتر اہلحدیث)

امرتسر کے ایک گاؤں میں سکھوں کا جبر و استبداد

مولوی خدابخش صاحب ناظم انجمن اسلامیہ موضع ٹھٹھی کھارہ تحصیل ترنتارن رقمطراز ہیں:-

موضع ٹھٹھی کھارہ ضلع امرتسر ترنتارن سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ چوبیس برس ہوئے وہاں کے ایک سکھ نے ۴ مرلہ زمین مسلمانوں کو مسجد اور کنواں بنانے کے واسطے ہبہ کردی۔ مسلمانوں نے دو دیواریں شمالی اور جنوبی بنالیں۔ ایک کنواں بنا کر ٹونٹیاں لگالیں۔ چار سال ہوئے مسلمانوں نے مسجد کو مکمل کرنے کا فیصلہ کیا۔ اینٹیں وغیرہ بنائی گئیں۔ تو وہاں کے سکھ چونکہ گاؤں کی زمین کے مالک ہیں انہوں نے غریب مسلمانوں کی مزاحمت کی اور عدالت دیوانی میں مقدمہ دائر کردیا۔ تین سال کے بعد عدالت نے مسلمانوں کا حق تسلیم کیا اور فیصلہ ان کے حق میں کردیا تو سکھوں نے ہائی کورٹ میں اپیل کی اور ہائی کورٹ نے بھی مسلمانوں کے حق میں فیصلہ کیا۔ اب مسلمانوں نے پھر مسجد بنانے کا فیصلہ کیا تو سکھوں نے پھر مزاحمت کی اور صاف کہا کہ ہم فیصلہ نہیں مانتے اور مسجد ہرگز نہیں بنانے دیںگے چونکہ یہاں کے مسلمان غریب ہیں اور سکھ گاؤں کی زمین کے مالک ہیں۔ اس واسطے سکھوں نے مسلمانوں کا بائیکاٹ کردیا ہے اور ہر طرح سے دق کرتے ہیں۔ آخر مسلمانوں نے مجبور ہوکر فروری ۳۸ء میں ڈپٹی کمشنر کو درخواست دی اور مسجد کی تعمیر میں پولیس کی امداد چاہی۔ ڈپٹی کمشنر کے حکم کے مطابق تحصیلدار اور تھانیدار آئے اور سکھوں کو بار بار سمجھایا کہ مسجد کے بنانے میں مداخلت نہ کرو مگر سکھ اپنی ضد سے باز نہیں آئے۔ وہ صاف طور پر کہتے ہیں کہ ہم مسجد نہیں بننے دینگے اور سول نافرمانی کی دھمکی دیتے ہیں۔ غریب مسلمان خطرہ میں ہیں۔ اگر حکومت نے اس معاملہ میں تساہل سے کام لیا تو اندیشہ ہے کہ معاملہ طول پکڑیگا۔

(خدابخش ناظم انجمن اسلامیہ موضع کھارہ تحصیل ترنتارن)

متفرقات

حساب دوستاں | خریداران ذیل کی قیمت ماہ اپریل سنہ رواں میں ختم ہے۔ اس لئے ان اصحاب کو اطلاع دی جاتی کہ اگر وہ اخبار بدستور اپنے نام جاری رکھنا چاہتے ہیں تو قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر (فیس منی آرڈر اصل قیمت میں سے ہی منہا کر کے) بھیجدیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے ہی انکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔ تاکہ وی پی نہ بھیجا جاوے۔

۶۱ - ۱۰۷ - ۱۱۵ - ۷۹۹ - ۱۱۲۸ - ۲۱۷۸ -
۲۲۲۴ - ۲۹۸۸ - ۳۱۹۱ - ۴۶۰۰ - ۴۹۱۱ -
۴۷۵۳ - ۴۸۰۶ - ۴۸۲۸ - ۵۰۳۲ - ۵۰۴۸ -
۶۰۴۶ - ۶۲۴۹ - ۶۹۰۳ - ۶۹۲۴ - ۶۹۳۲ -
۷۳۹۲ - ۷۵۳۶ - ۷۸۷۴ - ۷۸۷۷ - ۷۸۸۱ -
۸۴۰۸ - ۸۹۵۴ - ۹۲۲۴ - ۹۴۳۸ - ۹۷۸۶ -
۹۸۷۳ - ۱۰۱۳۸ - ۱۰۳۶۰ - ۱۰۳۲۴ - ۱۰۶۲۸ -
۱۰۶۶۰ - ۱۱۱۶۰ - ۱۱۳۷۷ - ۱۱۳۸۷ - ۱۱۳۸۹ -
۱۱۵۰۶ - ۱۱۶۴۸ - ۱۱۶۵۹ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۸۲
۱۱۶۹۶ - ۱۱۸۶۵ - ۱۱۸۶۹ - ۱۱۹۷۴ -
۱۲۰۳۴ - ۱۲۰۳۵ - ۱۲۰۳۹ - ۱۲۰۴۰ -
۱۲۰۹۴ - ۱۲۱۷۶ - ۱۲۱۷۷ - ۱۲۱۷۸ - ۱۲۱۸۰
۱۲۲۵۴ - ۱۲۲۵۷ - ۱۲۲۶۰ - ۱۲۲۶۱ -
۱۲۲۹۲ - ۱۲۳۳۱ -

غریب فنڈ | سے جن صاحبان کے نام اخبار جاری ہے ان میں سے مندرجہ ذیل خریداروں کی میعاد ماہ اپریل میں ختم ہو جائیگی۔ یہ حضرات بھی اگر اخبار بدستور جاری رکھنا چاہتے ہوں تو مبلغ تین روپیہ برائے داخلہ آئندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

۲۹۸۰ - ۱۱۲۲۴ - ۱۱۵۳۹ - ۱۱۸۶۰ - ۱۱۸۷۰

۱۲۰۶۰ - ۱۲۱۷۵ -

مہلت یافتگان | کے نمبر ذیل میں درج ہیں۔ ۳۰۔ اپریل تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر موصول ہونی چاہئے۔ ورنہ آئندہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۵۴۱۹ - ۵۶۱۱ - ۷۷۸۷ - ۹۳۴۳ -
۱۰۵۲۱ - ۱۰۹۱۴ - ۱۱۱۴۰ - ۱۱۲۳۲ - ۱۱۲۷۳ -
۱۱۳۴۲ - ۱۱۳۴۴ - ۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۹۴ - ۱۱۸۳۲ -
۱۱۹۵۰ - ۱۲۰۰۹ - ۱۲۰۶۸ - ۱۲۰۷۰ - ۱۲۱۱۲ -
۱۲۱۵۷ - ۱۲۱۵۹ - ۱۲۱۶۰ - ۱۲۲۱۶ - ۱۲۲۷۹ -

رسالہ شمع توحید | کے لئے ۲۶۔ مارچ تک مندرجہ ذیل احباب کرام کی طرف سے امدادی رقوم موصول ہوئی ہیں دیگر شائقین توحید بھی اس رسالہ کی اشاعت میں کما حقہ امداد فرما کر ثواب حاصل کریں۔

آمد:- مولوی محمد عبداللہ صاحب ملک پور ضلع بہاول نگر ۱۶؎ - جناب عبدالجبار صاحب لیس والے معرفت حافظ عبدالکریم صاحب رضوانی واشنگ کمپنی بمبئی ؏ ۔ احباب بمبئی معرفت حافظ صاحب موصوف ۵ؔ ۔ احباب انجمن محمدیہ معرفت حکیم قمرالدین صاحب مئو ائمہ سے۔ از احباب نوشہرہ معرفت بابو عطاء اللہ صاحب ایم ای ایس (بعد وضع محصول ڈاک) ؏ ۔ مولانا ابو العرفان محمد سلیمان صاحب چکلہ ضلع مرشد آباد ۔ میزان ۰۰-۷-۲۷۹ روپیہ

شمع توحید چھپ رہا ہے | اب صرف مقدمہ کے فیصلہ کا انتظار ہے۔ تاکہ مقدمہ کے حالات بھی مختصر طور پر ساتھ ہی شائع کر دئیے جائیں۔

مقدمہ فنڈ | از صدر دفتر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی ۸ؔ دو صد روپیہ۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب ملک پور ضلع بہاول نگر ۶ؔ - بابو عطاء اللہ صاحب از نوشہرہ ۵ؔ - شیخ عبدالقادر صاحب از نوشہرہ ۶ؔ۔

میزان مع سابقہ	۳	۱۳	۴۸۸	روپے
خرچ تا ۲۶ مارچ	۰۰	۳	۱۳	۰
بقایا	۳	۱۰	۴۷۵	"

عید آنہ فنڈ | بابو عطاء اللہ صاحب از نوشہرہ مع دیگر احباب ۱۲ؔ جناب محمد عباس صاحب متولی مسجد چنیلیہ

پر بھور بارکس مدراس ؏

احباب بمبئی | کی طرف سے حافظ عبدالکریم صاحب پروپرائٹر رضوانی واشنگ کمپنی بمبئی کی معرفت مبلغ عـــہ روپیہ برائے امداد اہل حدیث کانفرنس دفتر ہذا میں موصول ہوئے تھے۔ جن کی رسید اہلحدیث ۱۱ صفحہ ۱۲ پر حاجی عبدالکریم صاحب آف بمبئی کے نام سے غلطی سے شائع ہو گئی۔ دراصل وہ رقم حافظ صاحب کی معرفت موصول ہوئی تھی۔

مولوی حاکم علی صاحب | ممدوح نے سلسلہ تدریس تذکیر ملازمت کی خواہش ظاہر فرمائی تھی۔ آپ اپنا موجودہ پتہ رقم فرمائیں۔

(سلطان محمد آڑھتی بازار میاں گنج علی گڈھ)

یاد رفتگان | (۱) مولانا عبدالعزیز صاحب مرحوم رحیم آبادی کے بڑے بھائی مولانا عبدالرحیم صاحب رحیم آبادی کا عرصہ ایک ماہ سے زائد ہوا کہ انتقال ہو گیا۔ مرحوم دو لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑ کر فوت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۲) مولانا ابو النعمان عبدالرحمن صاحب مئوی کا اوائل محرم میں بعارضہ فالج انتقال ہو گیا۔ ایک لڑکا ان کی یادگار ہے۔ انا للہ! (سیف بنارسی) ۴۴

ناظرین ان مرحومین کا جنازہ غائبانہ ادا کریں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم۔ ۴۴

(۳) میرے محب عبدالغفار صاحب خزانچی مدرسہ ابلاغ الاسلام کی بڑی دختر نیک اختر مورخہ ۴ محرم کو انتقال کر گئیں۔ انا للہ! مرحومہ کی چھوٹی ہمشیرہ بلقیس ایک ہفتہ پہلے انتقال کر گئی تھی۔ انا للہ! (عبدالعظیم بستوی مدرس مدرسہ ابلاغ الاسلام الکلکتہ)

ضرورت پریس | ہم کو ایک اردو برقی پریس سیکنڈ ہینڈ کی ضرورت ہے۔ تمام پرزے مکمل ہوں۔ جن احباب کے پاس ہوں پتہ ذیل سے خط وکتابت کریں۔ پتہ:- ڈاکٹر عبدالوہاب شیرازی۔ مقام موارڈ۔ ضلع ناگپور۔ سی۔ پی۔

(بقیہ متفرقات صفحہ ۲ کالم ۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

مباحثہ گوشت خوری - ایک آریہ فاضل اور حکیم بشیر احمد ٹانڈوی کے درمیان - قیمت ۴ر (دفتر اہلحدیث)

اشتہار زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب شیخ عبدالحق صاحب سب جج بہادر درجہ اول لاہور

مسمات رفیقن دختر محمد شریف قوم عیسائی۔ ساکن بیرون شاہ عالمی دروازہ لاہور۔ مدعیہ

بنام محفوظ خان ولد یعقوب خان قوم پٹھان ساکن حال بردکان مختار احمد موگہ ضلع فیروزپور مدعا علیہ۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور مورخہ $\frac{۵}{۴۸}$ ۵ کو اصالتًا یا وکالتًا حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریگا تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاویگی۔

آج مورخہ ۱۹۔ ماہ ۳ ۱۹۳۸ء کو بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم　　　مہر عدالت

تحقیق جلیل ترجمہ اسرار التنزیل

مصنفہ حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ

کتاب ہذا میں تین مقالے ہیں۔ پہلے مقالہ میں فضیلت علم۔ توریت۔ زبور۔ انجیل۔ قرآن مجید، حدیث شریف، اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کی ہے۔ دوسرے مقالہ میں خدا تعالٰی کی ہستی کے گیارہ مختلف دلائل دے کر اس کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔ تیسرے مقالہ میں انسان کی پیدائش کی حکمتیں، ہر ہر اعضا کی پیدائش و فوائد پر مفصل دلائل دیئے ہیں۔ غرضیکہ اس کتاب کا مطالعہ ہر آدمی کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۹ر محصول ۶ر

الغزالی حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ کے حالات از پیدائش تا وفات۔ قابلدید ہے۔ اصل قیمت عہ۔ رعایتی ۱۲ر محصول ڈاک علیحدہ۔

منگوانے کا پتہ:۔ **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

از دفتر مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۵　　　نمبر مقدمہ ۶۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی نور دین ولد جھنڈا گوجر ساکن یوسف پور چک بہاؤ الدین تحصیل شکرگڑھ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ ۷ ۱۹۳۴ء درخواست گزاری ہے۔ لہٰذا مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ بتقرر $\frac{۴}{۳۸}$ ۲۶ بمقام شکرگڑھ حاضر بورڈ مذکور آویں۔

(تحریر $\frac{۳}{۳۸}$ ۲۶)

(دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

طبیب کامل المعروف مجرب فارماکوپیا مؤلفہ

مؤلفہ لقمان الحکمت فاضل طب حکیم و ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات، مشاہیر اطباء حکیم شریف خان صاحب۔ حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب و دیگر معزز اطبائے ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ اسکے علاوہ مؤلف کے خود ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ر مع محصول عہ

ملنے کا پتہ:۔ **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے اُردو تراجم

ولی اللہ اس رسالے میں امام موصوف نے ثابت کیا ہے کہ صبی اور مجنون مرفوع القلم ہونے کی وجہ سے احکام شرعی کے مکلف نہیں اور نہ ان کو درجہ ولایت حاصل ہے۔ قیمت ۵ر

قوالی ترجمہ رسالہ "السماع والرقص"۔ امام موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا طاعت الٰہی کا ذریعہ ہے۔ قیمت ۸ر

تفسیر آیہ کریمہ یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تفسیر ہے۔ اول لفظ دعا پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد ہر الفاظ کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفسیری نکات بیان کرکے بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے۔ قیمت ۱۲ر

ائمہ اسلام اس میں اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی وجہ بیان کی ہے نہایت عمدہ چیز ہے۔ قیمت ۲ر

الوصیۃ الکبریٰ اس کتاب میں فرقہ ناجیہ اہلسنت والجماعت کے عقائد کا خلاصہ نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۴ر

(۴۱۹)

الوصیۃ الصغریٰ (مع متن عربی) حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ ابن جبل صحابی کو جو وصیت کی تھی اس کی پوری پوری تشریح ہے۔ قیمت ۴ر

تفسیر سورہ فلق والناس (مع متن عربی) اس تفسیر میں پہلے تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کرکے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے۔ آیہ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے پوری پوری خوبی کا اندازہ دیکھنے پر منحصر ہے۔ قیمت ۹ر

تفسیر سورہ اخلاص جس میں مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑ دی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کے لئے ایک تیغ برہنہ کا کام دے گی۔ آج کل کے زمانہ میں ایسی کتاب کی اشد ضرورت خیال کی جاتی ہے۔ قیمت ۶ر

سرمہ نور العین ۳؍

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱۲؍

پتہ:۔ **مینجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ**

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں قیمت فی ڈبہ ۱۲؍ محصول ڈاک ۷؍ نمونہ ۴؍

مینجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

کرامات اہلحدیث ۱۲؍

مسئلہ کرامات کی توضیح و تشریح اور اسکے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے علاوہ جماعت اہل حدیث کے اولیاء و صوفیا کے حالات و کرامات کا تفصیل بیان قابلدید ہے جو بالکل نئی چیز ہے۔ ایک کے لئے ۴؍ کے ٹکٹ بھیجئے اور زیادہ بصیغہ وی پی طلب کیجئے۔

تحفہ اہلحدیث ۱؍ حدیث کی پہلی کتاب ۴؍ ناجی فرقہ کون ہے حنفی یا اہلحدیث قیمت ۳؍ خطبات سلمان یعنی قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری کے علمی اور تبلیغی خطبے ۱۲؍ جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر مجلد سنہری ۱۲؍ پانچ ہزار تجربات جو طبی دنیا میں ایک نئی اور لاجواب کتاب ہے۔ ۱۲؍

(ملنے کا پتہ)

مینجر اہلحدیث جنتری حلقہ نمبر ۵ لاہور

تصانیف حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

(در تردید آریہ مشن)

اصول آریہ اس رسالہ میں آریوں کے اصل الاصول مسائل کی فلسفیانہ طریق سے تردید کی گئی ہے۔ یعنی مادہ۔ روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا معقولی دلائل سے ابطال کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ آریہ سماج کی تردید کے لئے مفید ترین ہے ۲؍

شادی بیوگان اور نیوگ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ جیسے حیا سوز مسئلہ کے مقابلہ میں شادی بیوگان کو کئی درجہ بڑھ کر فضیلت ہے قیمت ۲؍

القرآن العظیم اس رسالہ میں تمام ضروریات الہام کو قرآن مجید سے ثابت کر کے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ انہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ قیمت ۲؍

جہاد وید اس رسالہ میں جہاد کا ثبوت وید مقدس سے پیش کر کے اسلامی جہاد پر آریوں کی لب کشائی ہمیشہ کے لئے بند کر دی ہے قیمت ۳؍

مقدس رسول (جدید اڈیشن) آریوں نے ایک زہریلے رسالہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر سخت ناپاک اعتراضات کئے جس کا نام تھا "رنگیلا رسول"۔ اس نامعقول رسالہ کا معقول، مدلل اور متین جواب "مقدس رسول" کے نام سے شائع ہوا ہے قیمت ۸؍

نکاح آریہ اس رسالہ میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر مندرجہ ذیل آٹھ عنوانات قائم کر کے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ (۱) نکاح کی ضرورت اور غرض۔ (۲) نکاح کس عمر میں ہو۔ (۳) نکاح کس عورت سے ہو (۴) بیاہ کی قسمیں۔ (۵) نکاح کرنے کا طریق (۶) میاں بیوی کے ملاپ کا طریق (۷) نکاح دائم لازم غیر منفک عقد ہے یا قابل فسخ۔ (۸) نکاح بیوگان قابل دید ہے۔ قیمت ۳؍

نماز اربعہ اس رسالہ میں ہر چہار مذہبوں (مسلمانوں عیسائیوں۔ آریوں اور ہندوؤں) کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب توحید کو پیش نہیں کر سکتا اور یہی اسکے منزل من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ قیمت ۳؍

ہندوستان کے دو ریفارمر یعنی شری سوامی دیانند اور میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دیگر اہل مذاہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ ان کے اپنے شیریں الفاظ میں دکھا کر نتیجہ ناظرین کی رائے پر چھوڑا گیا ہے قیمت ۲؍

سوامی دیانند کا علم و عقل اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی جی دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔

کتاب الرحمٰن آریوں کی ایک جدید کتاب ہے جس کا نام "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن"؟ اس کا مکمل و مدلل جواب مولانا صاحب موصوف نے اپنی خاص نرالی طرز میں دیا ہے۔ جس کے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈال دی ہے۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ کاغذ۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۹؍

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا

(منگوانے کا پتہ)

مینجر اہلحدیث امرتسر پنجاب

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۲۳

اخبار اہلحدیث امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ؔ
رؤسا و جاگیرداران ″ ۶ؔ
عام خریداران سے ″ ۴ؔ
″ ″ ششماہی ۲ؔ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ؔ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے!

امرتسر ۷۔ صفر المظفر ۱۳۵۷ھ مطابق ۸۔ اپریل ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

دعوتِ عمل - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
کیا شیخ بہاء اللہ پیغمبر تھے؟ - - - ص۳
امام مہدی اور خواجہ حسن نظامی - - ص۴
قادیانی مشن (تبصرہ بتذکرہ) - - ص۴
ویدک کہانیاں - - - ص۵
احمدیت ہے یا آریہ سماج - - ص۶
دلیع الایدی فی الصلوٰۃ - - - ص۸
مذاکرہ بابت اذان جمعہ - - - ص۱۰
توحید باری تعالیٰ - - - ص۱۲
فتاویٰ ص۱۳ متفرقات - - ص۱۴
علمی مطلع ص۱۵ اشتہارات - - ص۱۶/۲۰

دعوتِ عمل

(از جناب ابوالاخلاق محمد اسحاق صاحب منشی فاضل)

ابوبکرؓ و علیؓ۔ فاروقؓ سا ایمان پیدا کر
گلستانِ فنا میں شوکتِ عثمانؓ پیدا کر

مئے توحید سے سرشار ہو کر اے مسلماں تو
گزشتہ عظمتِ اسلام کے سامان پیدا کر

ترے دامن کو پکڑیگی زلیخائے کمالیت
بہارِ حسنِ ایماں سے مہِ کنعان پیدا کر

زمانے میں ہوا ہے دور دورہ شرک و بدعت کا
مسلماں ؟ غیرتِ ایماں میں ہیجان پیدا کر

سراپا آتشِ جاں سوز بن کر اے مسلماں تو
جہانِ کفر میں اک آتشیں طوفان پیدا کر

اطاعت میں عبادت میں سخاوت میں قناعت میں
حسن بصری سا ایماں عظمتِ سلمانؓ پیدا کر

پیامِ رحمۃ للعالمین پر خود عمل کر کے
بیابانِ ضلالت میں رہِ یزدان پیدا کر

نوید جاوید - جسکو امام المناظرین مولانا ناصرالدین محمد ابوالمنصور نے ۱۲۹۶ھ میں تصنیف کیا اور اعلان فرمایا کہ ابتدا سے آجتک اور ۲۲ صفحات تک جس قدر اعتراضات

زیارت القبور اردو
(مع متن عربی) اس کتاب میں قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے۔ جو لوگ قبروں پر جا کر مُردوں کو پکارتے اُن سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی منت مانتے ہیں۔ ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ قیمت ۹ر

مجذوب
رسالہ "الصوفیہ والفقرا" کا اردو ترجمہ۔ از مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی۔ مجذوب، مجنون اور ولی اللہ کی حقیقی شان و حیثیت کو واضح کر کے بتلایا ہے کہ مجنونوں اور پاگلوں کو مجذوب نام دے کر انہیں مقدس سمجھنا غلطی ہے۔ قیمت ۴ر

درجات الیقین
قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین مذکور ہیں۔ اس کتاب میں ان کی تفسیر ہے۔ قیمت ۲ر

العروۃ الوثقیٰ
ترجمہ "الواسطہ بین الحق والخلق" اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

کتاب الوسیلہ
مترجمہ مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی اڈیٹر "ہند جدید" اس میں محض لفظ "وسیلہ" ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل اصول "توحید" پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ اس میں توحید کی پرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے۔ ایک بے مثال علمی تحفہ ہے قیمت ۱۲ر

اصحاب صفہ
جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے، کہاں رہتے تھے ان کے متعلق پوری پوری واقفیت۔ قیمت ۱۰ر

صداقت رسول
نہایت خوبی سے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم جیسی سیرت رکھنے والا بجز نبی کے اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ قیمت ۴ر

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان
(مع متن عربی) اس کتاب میں کتاب و سنت کے حوالجات پیش کر کے صادق اور کاذب، اصلی اور نقلی اولیاء و مشائخ میں شناخت کر دی گئی ہے۔ جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں اور اصلی و اصلین حق کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے۔ قیمت عہ

حسینؓ و یزید
حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید بن معاویہؓ کے مسئلہ پر اسلام سے پوری تحقیق مطلوب ہے تو یہ رسالہ پڑھئے۔ قیمت صرف ۵ر

مناظرہ ابن تیمیہؒ
بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کریں یا ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ آپ نے یہ دونوں چیلنج منظور کر لئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ قیمت ۵ر

سیرت امام ابن تیمیہ
مصنفہ چودھری غلام رسول مہر بی۔ اے چیف اڈیٹر "انقلاب" لاہور۔ امام صاحب موصوف کی سوانحعمری مکمل لکھی ہے۔ قیمت ۹ر

اسوۂ حسنہ
شیخ الاسلام کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیم کی مشہور کتاب "زاد المعاد فی ہدی خیر العباد" کا اختصار "ہدی الرسول صلعم" کا اردو ترجمہ۔ جس میں قابل مصنف نے حضور کی حیات طیبہ کی ہر بات دکھائی ہے۔ جنگوں کے علاوہ اخلاقی معاشرتی اور خانگی معاملات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت غیر مجلد ۱۲؍ - مجلد ۲ر

اسلامی تصوف
از علامہ ابن قیمؒ موصوف۔ تصوف اسلامی کے موضوع پر نہایت جامع کتاب ہے صوفیاء کرام کے نزدیک سعادت اور تصوف کے متعلق بیش بہا معلومات قیمت عہ

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید
مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ از مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے (بمبئی)۔ جس میں امام صاحب موصوف نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنیٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔ اولہ توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کر کے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کر دیا ہے۔ حجم ۱۴۴ صفحات۔ قیمت ۱۲ر

برادران اسلام
اگر آپ

سرور کائنات، فخر موجودات کی مکمل و مفصل سوانح حیات مطالعہ فرمانا چاہتے ہیں تو

پیارے نبی کے پیارے حالات

کو پڑھیں۔ اس غرض کو مدنظر رکھ کر کہ کوئی بھائی اس نعمت سے محروم نہ رہے سب خاص و عام کو

ساڑھے نو سو صفحات

کی کتاب جس کی کتابت طباعت عمدہ ہے

چھ روپیہ کی بجائے صرف دو روپیہ

میں دی جا رہی ہے۔ آپ بھی آج ہی فرمائش بھیج کر طلب کریں بہت تھوڑے نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ محصولڈاک ۱۲ر

فیروز اللغات
مجلد اس مشہور لغات میں اردو۔ عربی۔ فارسی۔ ہندی اور سنسکرت کے بے شمار الفاظ محاورات اور ضرب الامثال اردو زبان میں درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۳ر

ملنے کا پتہ

منیجر اہلحدیث امرتسر

بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب "جامعہ ملیہ" دہلی

Delhi

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۶۔صفر المظفر ۱۳۵۷ھ

کیا شیخ بہاء اللہ پیغمبر تھے؟

شیخ بہاء اللہ ایرانی کی بابت "اہلحدیث" میں بارہا ذکر آچکا ہے کہ وہ دعویٰ رسالت کرتے تھے۔ نہ صرف دعویٰ رسالت بلکہ ناسخ قرآن ہونے کے مدعی تھے۔ ہمارے اس بیان کو بہائیوں کی طرف سے "غلط" کہا جاتا رہا۔ یعنی بہائی کہتے تھے کہ "اہلحدیث" بہاء اللہ کو نبی اور رسول کہنے میں قادیانیوں کی طرح غلط گوئی اور ہٹ دھرمی سے کام لیتا ہے۔ چنانچہ بہائی رسالہ "کوکب ہند"[1] کے الفاظ یہ ہیں:۔

جناب مدیر اہلحدیث حضرت بہاء اللہ کی طرف دعویٰ الوہیت تو منسوب نہیں کرتے مگر اپنے قدیم خیالات میں مقید ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں کہ حضرت بہاء اللہ نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں اور نہایت تفصیل و توضیح سے اس خیال کی غلطی کوکب ہند میں دکھائی جاچکی ہے۔ لیکن افسوس کہ جیسے اہل قادیان حضرت بہاء اللہ کی طرف دعویٰ الوہیت منسوب کرنے میں ضد سے کام لے رہے ہیں اسی طرح مولانا ثناء اللہ صاحب حضرت بہاء اللہ کی طرف دعویٰ نبوت و رسالت پر اصرار بے جا کر رہے ہیں۔ (کوکب ہند مارچ ۱۹۳۱ء صفحہ ۹)

اہلحدیث اس کا مدلل جواب تو ہم پرانے حوالجات سے اپنے رسالہ "بہاء اللہ اور مرزا" میں عرصہ ہوا دے چکے ہیں۔ لیکن آج ہم ایک جدید حوالہ پیش کرکے مدیر کوکب کی خفگی کا ازالہ کرتے ہیں۔ "بہائی میگزین" بابت فروری سنہ رواں میں ایک مضمون "دین بہائی" کے عنوان سے نکلا ہے جس میں شیخ بہاء اللہ کی بعثت کا ذکر ان لفظوں میں کیا گیا ہے:۔

اگر کسی ملک کو درست کرنے کی ضرورت تھی تو وہ اس وقت کا ایران تھا۔ ایسے گرے ہوئے ملک میں پیدا ہونا اور تنہا کھڑے ہوکر کام کرنا پبلک اور حکومت کی سخت مخالفت کے باوجود ملک کو اونچے مقام پر لے جانا ایک پیغمبر ہی کا کام ہوسکتا ہے × × حضرت بہاء اللہ نے فرمایا کہ آپ ہی موعود کل ادیان ہیں۔ بہاء اللہ کا مدعا یہ تھا کہ وہ عالمگیر برادری قائم کرینگے۔ گذشتہ پیغمبروں نے بھی برادری قائم کی تھی لیکن عالمگیر برادری قائم نہیں کی؛ (بہائی میگزین صفحہ ۲۱ بابت فروری سنہ رواں)

اہلحدیث یہ عبارت باواز بلند کہہ رہی ہے کہ اس کے لکھنے والے اور شائع کرنے والے شیخ بہاء اللہ کو پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر (رسول اللہ) کہتے ہیں۔ یعنی منصب رسالت پر فائز ہونے کا اظہار کرتے ہیں۔ یہاں تک تو ہمارا پرانا دعویٰ ہے جس کی بنا پر بہائی رسائل ہمیں غلطی پر سمجھتے تھے کہ ہم بہاء اللہ کو مدعی رسالت و نبوت کہتے ہیں۔ بقول ان کے وہ مدعی رسالت و پیغمبری نہ تھے۔ پھر تھے کیا؟ وہی جو خود شیخ بہاء اللہ کہتے ہیں:۔

هذا یوم لو ادرکه محمد رسول الله لقال قد عرفناك یا مقصود المرسلین۔

(الواح مبارکہ مصنفہ شیخ بہاء اللہ صفحہ ۹۲)

یعنی میرا یہ زمانہ ایسا ہے اگر محمد رسول اللہ اس کو پالیتے تو کہتے اے مقصود المرسلین ہم نے تجھے پہچان لیا۔

کس قدر بلند دعویٰ ہے اور کس قدر استعلاء ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہی نا کہ ایران سے بڑی تکلیف کی حالت میں نکالے گئے۔ اس کے بعد آپ بغداد گئے وہاں چند روز چھپے رہے۔ آخر وہاں سے بھی نکالے گئے بعد ازاں عکہ (شام) چلے گئے۔ وہاں جیل ہی میں وفات پاگئے۔ اور کہنے کو تو کہا جاتا ہے کہ

ایران جیسے گرے ہوئے ملک کو اونچا کرنے کو آئے تھے؛

جو مذہبی نقطہ نگاہ سے دن بدن پست ہو رہا ہے۔ فسق و فجور، عیاشی، دنیا پرستی یہاں تک کہ دین و مذہب سے بیزاری ایران میں اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ بحکم حکومت کوئی شخص اپنے آپ کو کسی خاص دین و مذہب سے ملسوب نہیں کرسکتا بلکہ محض ایرانی کہلاتا ہے۔

یہ ہے وہ ترقی جس پر اہل بہا کو ناز ہے جس طرح مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ حالت یہ ہے کہ قادیان کی اصلاح بھی نہ ہوسکی۔ آج جو کچھ قادیان میں از قسم مناکیر و مکروہات ہو رہا ہے وہ عدالتوں کے ریکارڈوں میں آچکا ہے جس روز یہ مواد پریس کے ذریعے شائع ہوا تو لوگوں کی زبان پر یہ مقولہ ہوگا۔ ؎

شیر قالین دگرست شیر نیستاں دگرست

[1] پہلے اس رسالہ کا نام کوکب ہند تھا۔

انتخاب الاخبار

——امرتسر موضع فتح وال ضلع امرتسر میں جو فساد ہوا تھا پولیس نے ۴۴ کانگرسیوں کا چالان کر دیا ہے جن میں سے ۲۲ روپوش ہیں۔ سپیشل مجسٹریٹ صاحب نے زیر دفعہ ۵۱۲ ضابطہ فوجداری روپوشوں کی فیصلی جائداد کا حکم دیدیا ہے۔ نیز سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ضلع امرتسر نے ان کی گرفتاری کے لئے ۲۵ - ۲۵ روپیہ فی کس انعام مقرر کیا ہے۔

——ڈاکٹر سیف الدین کچلو امرتسر شہر کے مسلم حلقہ کی طرف سے پنجاب اسمبلی کے ضمنی انتخاب کیلئے کانگرس کے ٹکٹ پر کھڑے ہوئے ہیں۔ شیخ محمد صادق صاحب بھی مقابل پر پھر کھڑے ہو رہے ہیں۔

——لاہور۔ مسجد شہید گنج کی بازیابی کے لئے سول نافرمانی جاری ہے۔ ۳۰۱ اپریل کو ۳۵ نیلی پوش گرفتار کئے گئے۔ احرار کی طرف سے بھی والنٹیر پہنچ رہے ہیں۔

——لاہور مسٹر مظہر علی اظہر مجلس احرار کی ورکنگ کمیٹی میں مشاورت کی غرض سے ایک دن کے لئے ضمانت دیکر جیل سے باہر آئے۔ بعدہٗ آپ نے بیان دیا کہ کلکتہ میں مسلم لیگ کا اجلاس ہونے تک سول نافرمانی جاری رہے گی۔

——یکم اپریل سے ہندوستان سے برما جانے والے کارڈوں اور لفافوں کی قیمت کم کر دی گئی ہے پوسٹ کارڈ ایک آنہ۔ جوابی ۲ر لفافہ ا تولہ تک ڈیڑھ آنہ

——مکہ مکرمہ کی اطلاع مظہر ہے کہ حکومت سعودیہ عربیہ کی طرف سے تین طلباء جو ایکسرے کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مصر گئے تھے۔ فارغ التحصیل ہو کر اب واپس آ گئے ہیں۔

——حیفا کی ایک اطلاع ہے کہ عربوں کے مسلح گروہوں نے صفد کی کے ٹیلیفون تار کاٹ دئیے۔ کھمبے بھی اکھاڑ دئیے۔ بہت سے عربوں نے

شہر میں داخل ہو کر کوتوالی کو نذر آتش کر دیا۔

——ہسپانیہ کی اطلاعات مظہر ہیں کہ جنرل فرانکو کی افواج نے گنڈیسا اور ٹلمارند پر قبضہ کر لیا ہے۔

——روما۔ ایک اطالوی اخبار نے اس حقیقت کا اظہار کیا ہے کہ اطالیہ میں زبردست جنگی تیاریاں اس وجہ سے ہو رہی ہیں کہ مسولینی اب مصر اور ہندوستان پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ مصر کی سرحد پر ایک خفیہ فضائی اڈہ بھی معلوم ہوا ہے۔

——لنڈن میں ریڈیو کنکشن کی تعداد ۸۵ لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔

فیصلہ مقدمہ

آج ۶ر اپریل ۱۹۳۸ء کو فیصلہ ہو گیا ملزم کو ۴ سال بامشقت کی سزا ہوئی۔

مفصل آئندہ

——

——جون ریلوے اسٹیشن کے قریب ریلوے لائن پر بم پھٹ گیا۔ ایک شخص ہلاک ہو گیا۔

——ریاست بڑودہ میں ایک قانون پاس کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے جنتر منتر پڑھنا ممنوع قرار دیا جاویگا۔

——مسلم لیگ کا اجلاس ۱۷-۱۸-۱۹ اپریل کو کلکتہ میں منعقد ہوگا جس میں مسجد شہید گنج کے متعلق غور و خوض کیا جاویگا۔

ناظرین اخبار "اہلحدیث" میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

(بقیہ متفرقات)

ضرورت ہے | ضلع ڈیرہ غازی خان کی جماعت اہل حدیث کو ایک ایسے مستند عالم (اہل حدیث) کی ضرورت ہے جو کہ تمام علوم عربیہ حدیث، صرف و نحو، منطق، معقول وغیرہ کا درس دے سکتے ہوں علاوہ ازیں تبلیغی کاروبار میں بھی اچھی خاصی دلچسپی لے سکیں۔ پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں:-

حاجی حسام الدین حاجی خدا بخش سوداگران چرم
ضلع ڈیرہ غازی خان

مضامین آمدہ | مولوی نور الٰہی صاحب کرپا کی مولوی زین العابدین صاحب۔ مولوی عبد التین صاحب جھنگوی۔ پنڈت آتمانند صاحب۔

غیر مقبولہ | تبادلہ خیالات بر مسئلہ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ مذمت عملہ قاتلانہ۔

مفت طلب کریں | جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی طرف سے دو رسائل "اسوہ حسنہ" و "فلسفہ ارکان اسلام" مفت شائع کئے گئے ہیں صرف محصول ڈاک کے لئے جوابی کارڈ بھیجکر ہر دو رسالے طلب کریں۔

مولوی محمد عبد اللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث
ڈھاب کھٹیکاں۔ امرتسر

قطعہ تاریخ وفات

مولانا ابو النعمان عبد الرحمن صاحب مئوی
(تغمدہٗ اللہ بغفرانہٖ)

آہ! مولانا ابو النعمان ما
بود ز آتش منبع فضل و کمال

دار فانی را بگفتا خیر باد
اہل دیں را شد بسے رنج و ملال

گفت ہاتف با سر اندوہگیں
یغفرہٗ اللہ ہست سال ارتحال

۱۳۵۷ھ

(مرقومہ شفا مبارکپوری اعظمی)

کی ایمانی حالت کی بھی آئینہ دار ہے کہ یہ لوگ دراصل مرزا صاحب کو مخاطب الہٰی وغیرہ کچھ نہیں سمجھتے ان کا مذہب صرف اور صرف دجل ہے۔

بابو منظور الہٰی صاحب نے اپنی کتب "البشریٰ" "مکاشفات"۔ "منظور الہٰی" وغیرہ میں اس قسم کی بیسیوں نہیں صدہا خیانتیں کی ہیں۔ مگر ہمارا مرکز تنقید اسوقت تذکرہ ہے۔ اس لئے ہم لاہوری احمدیوں کی کارستانیوں کو کسی دوسری صحبت پر چھوڑ کر صرف اتنے حصہ پر وہ بھی بطور نمونہ کچھ عرض کرینگے جو مولوی عبد الکریم کے بارے میں تذکرہ اور البشریٰ میں مشترک ہے۔

اخبار بدر جلد ۱ نمبر ۲ میں مرقوم ہے:-

"نماز صبح کے وقت ایک رؤیا دیکھا۔ ایک جگہ ایک بڑی حویلی ہے اس کے آگے ایک بڑا چبوترہ ہے جس کی کرسی بہت بلند ہے۔ اس پر مولوی عبد الکریم صاحب سفید کپڑا پہنے ہوئے دروازے پر بیٹھے ہیں اس جگہ میں ہوں اور چار اور دوست ہیں۔ جو ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں۔ میں نے کہا مولوی صاحب! میں آپ کو آپ کی صحت کی مبارک باد دیتا ہوں اور پھر میں رو پڑا اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے اور مولوی صاحب بھی رو پڑے۔ کسی نے کہا دعا کرو۔ اور تو دعا میں) تین دفعہ سورہ فاتحہ پڑھی"

اس رؤیا مرزا سے چونکہ صحت و موت دونوں پہلوؤں میں سے کسی ایک پہلو پر بالجزم اور قطعی استدلال نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے مصنف رسالہ مکاشفات نے صفحہ ۴۲ اور مرتبین تذکرہ نے صفحہ ۵۱۹ پر اس کو نقل کرنے میں دریغ نہیں کیا مگر اسکی اگلی عبارت جس کے اندر خود مرزا صاحب نے اس کی تشریح کی ہے جس سے روز روشن کی طرح اس رؤیا کا مولوی عبد الکریم صاحب کی صحت کی بشارت پر مشتمل ہونا ثابت ہوتا ہے سارے دونوں صاحب (مصنف مکاشفات و تذکرہ) ہونٹ ہلائے بغیر صاف نکل گئے۔ ملاحظہ ہو وہ عبارت یہ ہے۔ مرزا صاحب نے فرمایا:-

"اس خواب کے تمام اجزا مولوی صاحب کی صحت کی بشارت دیتے ہیں۔ سورہ فاتحہ پڑھنے کی تعبیر یہ ہے کہ انسان کوئی ایسا امر دیکھے جو اس کو خوش کرنے والا ہو۔ فرمایا جو الحمد خواب میں پڑھتا ہے۔ اس کی دعا قبول ہوتی ہے"

(اخبار الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء)

لاہوری اور قادیانی احمدیو! اپنی مذکورہ بالا تحریفات کو دیکھ کر ایمان سے بتلاؤ (ان کنتم مومنین) کہ تم لوگوں میں اور اس شریف قوم میں کیا فرق ہے جنہوں نے حضور نبوی فداہ روحی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے توریت پڑھتے ہوئے آیت رجم پر انگلی رکھ لی تھی؟ انصاف!!

ناظرین کرام! یہ ہیں وہ لوگ جن کے متعلق قادیانی نبی نے اعلان کر رکھا ہے کہ من دخل فی جماعتی دخل فی صحابۃ خیر المرسلین - یعنی جو میری جماعت میں داخل ہو۔ در حقیقت خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوتا ہے۔ (صفحہ ۱۷۱ خطبہ الہامیہ)

مرزا صاحب کی اس تحریر اور مرزائیوں کی مذکورہ کارستانیاں ملاحظہ کر کے بے ساختہ ہمارے قلم سے نکلا جا رہا ہے کہ ؎

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

(باقی پھر)

(خادم معمار امرتسری)

ویدک کہانیاں

(از قلم جناب مقصود حسن صاحب چتروید ی۔ متوطن رڑکی بہار پور)

پیروان وید کا سب سے جدید فرقہ الہامی کتاب کی پہلی پہچان یہ بتلاتا ہے کہ اس میں قصے کہانیاں نہ ہوں کیونکہ الہامی کتاب کو آغاز کائنات سے ہونا چاہئے۔ اور اگر کسی کتاب میں قصے کہانی ہونگے تو یقیناً وہ قصے کتاب سے قدیم تر زمانہ میں ہونگے لہٰذا وہ کتاب قدیم اور الہامی نہ ہوگی۔ اگر الہام کا یہی معیار ہے تو ظاہر ہے کہ وید اس معیار پر پورے نہیں اتر سکتے۔ کیونکہ ان میں بیسیوں بچاسوں قصے مندرج پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے تین قصے ہم اس مضمون میں درج کرتے ہیں۔

پہلا قصہ یم اور یمی کا ہے۔ یہ رگ وید کے دسویں منڈل کے دسویں سوکت یعنی گیت میں پایا جاتا ہے اور پھر دوبارہ اتھروید کے اٹھارویں کانڈ کے پہلے سوکت میں آیا ہے۔ ہندوؤں میں یم دیوتا عالم بالا میں مُردوں کا راجہ سمجھا جاتا ہے اور یمی اسکی سگی بہن ہے قصہ میں بہن بھائی کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی ہے لیکن بھائی گریز کرتا ہے۔

دوسرا قصہ رگ وید کے منڈل ۱۰۔ سوکت ۸۶ میں آیا ہے اور اتھروید کانڈ ۲۰ کے سوکت ۱۲۶ میں دہرایا گیا ہے اس قصہ میں مذکور ہے کہ اندرانی یعنی وید کے سب سے بڑے دیوتا اندر کی بیوی کسی مذہبی تہوار کے میلے میں پوجا پاٹ کے لئے گھر سے نکلی تھی کہ اندر کے ایک دوست ورشاکپی نے اس پر مجرمانہ حملہ کیا۔ لیکن اسکے بعد بھی اندر اور کپی کی دوستی میں فرق نہیں آیا۔ بلکہ دیوتا اندر برابر کپی کے یہاں جاتا اور وہاں سوم رس پیتا رہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عام لوگوں نے اندر کو دیوتا ماننا اور اس کی نذر کے لئے سوم رس نکالنا چھوڑ دیا۔ اندرانی ان امور کی طرف اندر کی توجہ منعطف کرتی اور کپی کو نہایت سخت و سست کہہ کر اپنے خاوند کو اس کی دوستی سے باز رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن اندر برابر کپی کی حمایت کئے چلا جاتا ہے۔

تیسرے قصہ میں کسی رمتے جوگی کی تعریف اور اس کے سفر کا حال ہے جس کو دمانیہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

امام مہدی اور خواجہ حسن نظامی

باتفاق فرقہائے شیعہ سنی امام مہدی علیہ السلام موعود اور معہود ہیں۔ یعنی حدیثوں میں اخیر زمانے میں آپ کی تشریف آوری کا ذکر ہے۔ احادیث شریفہ میں صاف مذکور ہے کہ اخیر زمانے میں امام مہدی ایسے وقت میں تشریف لائیں گے کہ زمین ظلم اور بغاوت سے بھرپور ہوگی وہ آکر اُسے عدل اور انصاف سے بھر دینگے غرض اُن کا زمانہ نور اور ہدایت کی حیثیت مثل زمانہ نبوت اور خلافت کے ہوگا۔ یہ مضمون احادیث کا ہر دو فریق (شیعہ سنی) میں متفق علیہ ہے۔ بلکہ یہ بھی آیا ہے کہ ان کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا۔

ان نصوص صریحہ کے ہوتے ہوئے خواجہ حسن نظامی آپ کے متعلق جو لکھتے ہیں وہ قابل دید و شنید ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

ظہور مہدی | آج محسوس کرتا ہوں کہ مسلمان لیڈروں سے یا کم سے کم مسلم لیگ کے لیڈروں سے خود پسندی اور خود غرضی دور ہو رہی ہے اس کا اثر تمام دنیا میں اس طرح پھیل جائیگا جس طرح ریڈیو کی لہریں ہر جگہ پھیل جاتی ہیں اور بہت تھوڑے عرصہ میں دنیا بھر میں امن اور عدل کا ڈنکا بج جائیگا اور اسی کا نام مہدی کا ظہور ہے:

(منادی دہلی ۱۱۔ مارچ سنہ رواں)

اہلحدیث | ناظرین کرام! کیا یہ حقیقت ہے یا نصوص شرعیہ سے استہزا ہے۔ اللہ رے! ایسی خوش آمد خلیفہ مہدی عباسی کے زمانے میں اس کی مثال ملتی ہے ایک دفعہ خلیفہ مہدی عباسی کبوتروں کے ساتھ کھیل رہا تھا ایک صاحب نے (جو اہل علم تھے) خلیفہ موصوف کو اس حال میں دیکھ کر ایک حدیث سنائی جس کا مضمون یہ تھا کہ

"بیوی اور گھوڑے اور کبوتر کے ساتھ کھیلنا جائز ہے"۔ خلیفہ مہدی سمجھ گیا کہ کبوتر کا لفظ میری وجہ سے حدیث میں بڑھایا گیا ہے۔ اس لئے اس گناہ کے کفارے میں اس نے حکم دیا کہ تمام کبوتر ذبح کر دئیے جائیں۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل کی گئی۔

امید ہے کہ مسلم لیگ کے سرکردہ ممبر بھی خواجہ صاحب سے دریافت کریں گے کہ کیا آپ کا عقیدہ بھی یہی ہے جو آپ نے ظاہر کیا یا محض دل لگی کی ہے۔

قادیانی مشن

تبصرہ ـــ بر ـــ تذکرہ

(قسط نمبر ۵)

(از قلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

اس مضمون کی گذشتہ قسط میں یہ ذکر ہوا تھا کہ مولوی عبد الکریم کی صحت کے متعلق مرزا صاحب قادیانی کے بکثرت الہامات تھے۔ جب مولوی صاحب مذکور وفات پائے تو جناب مرزا صاحب قادیانی نے مواخذات ثنائیہ سے تنگ آکر اسی میں خیریت دیکھی کہ وہ کسی ایسے الہام کی موجودگی تسلیم نہ کریں جس میں مولوی عبد الکریم کی صحت کی بشارت مرقوم ہو۔

چنانچہ مرزا صاحب نے یہی کمال دکھایا اور اپنی گلو خلاصی کرا گئے۔ مگر مشکل پڑی تو آ کر بیچارے ان غریب احمدیوں پر جنہوں بحکم خلیفہ قادیان الہامات مرزا کو جمع کرنے کی خدمت کی۔ ان کے لئے نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن کا مضمون تھا۔ الہامات مرزا متعلقہ صحت مولوی عبد الکریم کو نقل کرتے یا نہ کرتے دونوں صورتوں میں ان کے مسلمہ مسیح موعود کا دامن تقدس خارہائے گوناگوں سے بھرپور دکھائی نظر آتا تھا اور وہ اس منظر کو عوام کی نگاہوں میں لانے کے لئے تیار نہ تھے۔

اندریں صورت انہوں نے یہ دانائی کی کہ غیر مشہور رؤیا و الہامات تو سرے سے نقل ہی نہ کئے۔ چنانچہ سابقہ مضمون میں ہم اس قسم کی امثلہ پیش کر چکے ہیں آج آگے ملاحظہ ہو:۔ (معمار)

باقی رہے مشہور مشہور مکاشفات وغیرہ سو ان میں مرتبین "تذکرہ" نے خوب خوب کانٹ چھانٹ کی ہے۔ چنانچہ بابو منظور الٰہی صاحب مصنف رسالہ "البشریٰ" نے "مکاشفات" کے صفحہ ۳۳ پر ایک کشف مرزا بدیں الفاظ نقل کیا ہے:۔

"۳۰۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ مولوی عبد الکریم کی گردن کے نیچے پشت پر ایک پھوڑا ہے۔ جس کو چیرا دیا گیا ہے فرمایا۔ میں نے اس کے واسطے رات دعا کی تھی رؤیا میں دیکھا کہ مولوی نور الدین صاحب ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہیں اور رو رہے ہیں"۔

اس رؤیا سے بظاہر غم و حزن کا اظہار ہو رہا ہے۔ چونکہ رسالہ "مکاشفات" کی تصنیف کے زمانہ سے بہت پیشتر مولوی عبد الکریم صاحب وفات پا چکے تھے اس لئے "مکاشفات" کے مصنف نے اس کشف کو درج رسالہ کرنے میں بخل سے کام نہیں لیا۔ ہاں دانائی یا بالفاظ مرزا صاحب "یہودیانہ تحریف" یہ کی کہ اس رؤیا کی اگلی سطور جن میں بحکم "خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں" (بقول مرزا) خود خواب بین یعنی احمدیوں کے حضرت مسیح موعود نے اس رؤیا کی تعبیر کھول دی ہے کو بے ڈکار ہضم کر گئے ملاحظہ ہو وہ عبارت یہ ہے

"فرمایا ہمارا تجربہ ہے کہ خواب کے اندر رونا اچھا ہوتا ہے اور میری رائے میں طبیب کا رونا مولوی (عبد الکریم) صاحب کی صحت کی بشارت ہے"۔

(الحکم ۲۱۔ اگست ۱۹۰۵ء)

یہ تحریر جہاں یہ ثابت کر رہی ہے کہ مرزا صاحب کی رؤیا مولوی عبد الکریم کی وفات نہیں صحت پر مشتمل تھی۔ وہاں بابو منظور الٰہی و امثالہ علماء و اعیان احمدیت

یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج

(از قلم پنڈت آتمانند صاحب ست دھرمی از گوجرانوالہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

میں نے درثمین اور توضیح مرام ص۲۳ کے اشعار درج کر کے لکھا تھا کہ محض مسلمانوں کو دکھلانے کیلئے مرزا صاحب نے حضرت احمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں اس قدر غلو کیا ہے کہ انہیں خالص خدا ہی بنادیا ہے جیسا کہ:- ؎

شانِ احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم
زاں نمط شد محو دلبر کز کمالِ اتحاد
پیکر او شد سراسر صورتِ ربِّ رحیم
گرچہ منسوبم کند کس سوئے الحاد وضلال
چوں دلِ احمد نے بینم دگر عرش عظیم

ترجمہ:- احمد کی شان کو سوائے خداوند کریم کے کون جان سکتا ہے؟ وہ اپنے آپ سے کچھ ایسے جدا ہوئے کہ درمیانی میم گر کر احمد سے احد (خدا) بن گئے۔ وہ اس طرح دلبر میں محو ہوئے کہ کمال اتحاد کی وجہ سے اُن کا جسم سراسر خدا بن گیا۔ خواہ کوئی مجھ پر الحاد۔ کفر کا فتویٰ لگادے۔ لیکن مجھے احمدؐ کے دل جیسا دوسرا کوئی عرش عظیم (یعنی خدا کی صفات ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت مالکیت وغیرہ نظر نہیں آتیں۔

اس کے جواب میں مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ:- "اس میں تو آنحضرت کی ذات اقدس کو خدا تعالیٰ کی ذات سے ایک الگ وجود بتایا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو احد اور آپ کو احمدؐ کہا گیا ہے"

ناظرین! احمدی مولوی صاحب کے اس جواب اور تجاہل عارفانہ پر غور فرماویں۔ کیا

"آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم" اور
"پیکر او شد سراسر صورتِ ربِّ رحیم"

میں حضرت اقدس کو خدا سے الگ بتلایا گیا ہے یا درمیانی میم نکال کر خود احد (خدا) ہی بتایا گیا ہے؟ للہ انصاف فرماویں۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب! یاد رکھئے کہ سامنے نہ کلنک اوتار ہے۔ ع

ہرچناں کہ بشوئی پلید تر گردد

مرزا صاحب کے مشرکانہ عقائد دکھلانے اور آریہ سماج اور احمدیت کو ہم مشرب ثابت کرنے کے لئے میں نے (۱) قدامت مادہ و ارواح (۲) تناسخ (۳) وید مقدس کا الہام یا ایشوری گیان ہونا ان تینوں مسائل میں اتفاق مرزا صاحب کی مختلف اور متعدد تحریروں سے دکھایا تھا۔ میری توجہ اب تک اخبار "فاروق" مجریہ ۲۱۔ جنوری ۱۹۳۵ء کے صرف ایک مضمون کی طرف کسی دوست نے دلائی ہے۔ جس میں بظاہر جواب دینے کی کوشش اور درحقیقت میرے اعتراض کی تائید کی گئی ہے۔

بخوف طوالت میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب مجیب کی عبارت کو درج کرنا نہیں چاہتا کیونکہ میرے اعتراض کی ہی گونج ہے۔ اُن کی عبارت نقل کرنے کی بجائے میں دوبارہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الہامی لیکچر کی ہی لیاقت اور اہمیت دکھلانا چاہتا ہوں جس کے متعلق مرزا صاحب متوفیٰ اور جملہ احمدی بڑی ڈینگیں مارا کرتے تھے کہ خدا نے اُس لیکچر کے اعلیٰ ترین ہونے اور مقبول ترین ہونے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ نیز اس لئے بھی کہ اس سے مرزا صاحب کا شرک بہتر طور پر ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ آپ "اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب پر لیکچر" ص۳۰ پر فرماتے ہیں کہ

"ہمیں معلوم نہیں کہ دنیا پر اس طرح سے کتنے دور گزر چکے ہیں اور کتنے آدم اپنے اپنے وقت میں گزر چکے ہیں۔ چونکہ خدا قدیم سے خالق ہے۔ اس لئے ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے۔ لیکن اپنے شخص کے اعتبار سے قدیم نہیں ہے۔ افسوس کہ حضرات عیسائیاں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ صرف چھ ہزار برس ہوئے کہ جب خدا نے دنیا کو پیدا کیا اور زمین و آسمان بنائے اور اُس سے پہلے خدا ہمیشہ معطل اور بیکار رہا اور ازلی طور پر معطل چلا آتا تھا۔ یہ ایسا عقیدہ ہے کہ کوئی صاحب عقل اس کو قبول نہیں کریگا۔"

نیز "الوصیۃ" بار ہفتم ص۱۱ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:

"اس (خدا) کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی"

مرزا صاحب کی اس مختصر سی عبارت پر کئی اعتراض کئے جا سکتے ہیں۔ اور مرزا صاحب خدا کے منکر ثابت کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہاں مرزا صاحب کا شرک دکھلانا مقصود ہے اور بس کیونکہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ باقی سب قسم کے گناہ بخشے جا سکتے ہیں لیکن شرک اور مشرک نہیں بخشے جا سکتے۔ میں اپنے پس پردہ دوست کو فلاسفی کے چکر میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ مبادا کہیں دوران سر لاحق ہو جائے۔ اس لئے نہایت سادہ فلسفہ سمجھا دینا چاہتا ہوں۔ اگر کوئی آریہ سماجی مخاطب ہوتا تو بحث کو طول دینے کا لطف بھی آتا۔ ہمارے احمدیوں کو فلسفہ کی کیا سمجھ؟ لے دے کے مرزا صاحب نے پنڈت لیکھرام جی سے چند نکات سیکھے تھے مگر وہ بھی ناکمل طور پر۔ اب سنئے ہمارا اعتراض اور بار بار دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب پنڈت لیکھرام کی بحث سے عاجز آ کر آریہ سماجی عقائد مان چکے تھے۔ اور مادہ و ارواح کی ازلیت و ابدیت یعنی قدامت کے قائل بن چکے تھے۔ کیونکہ جب تک مادہ و ارواح کو بھی قدیم نہ مانا جاوے تب تک مرزا صاحب کا یہ ایمان کہ

"دنیا اپنے نوع کے اعتبار سے قدیم ہے"

تاقیامت ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارا یہ دعویٰ اور

یہ حال اتھرو وید کے پندرھویں کانڈ میں آیا ہے۔ اس
کانڈ میں چھوٹے چھوٹے اٹھارہ سوکت یا گیت ہیں۔
اور ان تمام گیتوں میں ورا تیہ ہی کا مذکور ہے۔ وید میں
لکھا ہے کہ اس جوگی کی لائبریری میں تواریخ کی کتابیں
پران۔ غزلیات اور مناجاتوں کے مجموعے تھے۔ جن کو
وہ سفر میں بھی اپنے پاس رکھتا تھا۔ اس حوالہ سے
صاف ظاہر ہے کہ پران وغیرہ کم از کم اتھرو وید کی
تصنیف اور تکمیل سے پہلے موجود تھے۔

اب یہ قصے ویدوں کے الفاظ میں لکھے جاتے ہیں
وید کا ایک ایک لفظ لکھ کر اسکے سامنے معنے دیدئیے
گئے ہیں۔ اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا گیا۔ البتہ کہیں کہیں
ایک دو لفظ محاورہ کی خاطر یا تشریح کے طور پر بڑھا
دیئے ہیں۔ لیکن ان کو قوسین (بریکٹ) میں جگہ دیگئی ہے
کہ اصل ترجمے سے جدا رہیں۔ ہر وید منتر بالعموم دو حصوں
کا ہوتا ہے۔ ان دونوں حصوں یا مصرعوں کے بیچ میں
میں نے ایک نشان + لگا دیا ہے۔

پہلا قصہ۔ یم اور یمی کا مکالمہ

منتر ۷۔ (یمی کہتی ہے) मा مجھ यमस्य
یمی میں यमस्य یم کی काम چاہت
समाने ایک ہی योनौ جگہ میں
सहशय्याय ایک ساتھ سونے کے لئے
आ अगन آگئی ہے + जाया بیوی کی
इव طرح पत्ये خاوند کیلئے तन्वम
(اپنے) بدن کو रिरिच्याम میں پھیلاؤں۔
रथ्या रथ کے चक्रा پہیوں کی इव
طرح चित् ہی विवृहव ہم دونوں
(ایک ساتھ) گھومیں۔

منتر ۸۔ (یم جواب دیتا ہے) देवानम
دیوتاؤں کے स्पशः = न तिष्ठन्ति سپاہی
(فرشتے کراماً کاتبین) ये جو इह یہاں
चरन्ति چلتے ہیں न نہ तिष्ठन्ति
(آرام کے لئے) کھڑے ہوتے ہیں نہ
निमिषन्ति (اپنی آنکھ) میچتے ہیں (بلکہ
سب کچھ دیکھتے ہیں) + आहनः اے (دل پر)
چوٹ لگانے والی मत میرے अन्येन
سوا دوسرے کے ساتھ तूयम جلد याहि تو جا
तेन اوس کے ساتھ वि वृह تو گھوم
इव جیسے रथ्या رتھ کا चक्रा پہیہ
(دوسرے پہیہ کے ساتھ گھومتا ہے)

منتر ۱۰۔ ता وہ उत्तरा آخری
युगानि زمانہ (کل جگ) घ ضرور
आगच्छान آویگا यत्र جس میں जामय
بہن بھائی कृणवन (وہ کام) کریں گے
अजामि جو بہن بھائیوں کے لائق نہیں ہے +
सुभगे اے خوش قسمت (یا اے بہتر اندام والی)
मत میرے अन्यम سوا دوسرے पतिम
شوہر کی इच्छस्व خواہش کر वृषभाय
(اوس) تنومند کے لئے बाहुम (اپنے) بازو کو
उप बर्हिहि تکیہ بنا۔

منتر ۱۱۔ (یمی کہتی ہے) भ्राता بھائی
किम کیسا असत् ہے यत् جبکہ (بہن)
अनाथम لاوارث भवाति ہو۔ उ اور
स्वसा (وہ) بہن किम کیا यत् کہ
जब निर्ऋतिः مصیبت निगच्छान
آوے (اور بھائی ساتھ نہ دے) +
काममूता خواہش سے بھری ہوئی इदम
यह बहु بہت کچھ रपामि میں کہہ رہی ہوں
तन्वा (اپنے) بدن سے मे میرے तन्वम
بدن کو सम् اچھی طرح पिपृग्धि ملا۔

منتر ۱۲۔ (یم جواب دیتا ہے) ते تیرے
तन्वा بدن سے तन्वम (اپنے) بدن کو تو
वै کبھی न ہرگز نہیں सम् पपृच्याम
ملاؤں گا पापम گنہگار आहुः کہا جاتا ہے
यः جو स्वसारम बہن کے پاس निगच्छात्
جاتا ہے + सुभगे اے خوش قسمت (یا بہتر
اندام والی) मत مجھے अन्येन غیر کے ساتھ
प्रमुदः عیش کو कल्पयस्व حاصل کر۔
ते تیرا भ्राता بھائی एतत् = न نہیں
वष्टि چاہتا۔

منتر ۱۳۔ (یمی کہتی ہے) यम اے یم
बत افسوس बत (میرے لئے) نامرد असि
تو ہے ते تجھ میں मनः طبیعت च اور
हृदयम दل کو अविदाम ہم نے پایا
एव ہی न نہیں + अन्या دوسری عورت
किल ضرور त्वाम تجھ سے
परि ष्वजाते ہم صحبت ہوگی گویا युक्तम
कक्ष्या پٹی युक्तम کے ہوتے سے
इव جیسے लिबुजा بیل वृक्षम
درخت سے (لپٹتی ہے)

منتر ۱۴۔ (یم جواب دیتا ہے) यमि اے یمی
त्वम तو अन्यम दوسرے سے उ اور
अन्यः دوسرا त्वाम تجھ سے उ بہت ہی
सु اچھی طرح परि ष्वजाते ہم صحبت ہو
इव جیسے लिबुजा بیل वृक्षम
درخت سے + वा اور त्वम तو तस्य
اس کی मनः طبیعت کو इच्छ چاہ वा
स वह तव تیری अध और
اس کے بعد संविदम بڑی مبارکی سے
सम ایک ساتھ विदम ملاقات
कृणुष्व کرو۔

نوٹ:۔ اوپر منتروں کا نمبر رگ وید کے مطابق
دیا گیا ہے۔ اتھرو وید میں منتروں کے نمبر اس سے
مختلف ہیں اور بعض جگہ الفاظ بھی بدلے ہوئے ہیں

ابطال الہام وید

اس کتاب میں وید منتروں سے ثابت کیا ہے کہ
وید آریہ سماج کے مسلمہ اصولوں کی بنا پر بھی ہرگز
ہرگز الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔ قابل دید ہے۔
قیمت ۶؍ ملنے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

امام احمد بن حنبلؒ، امام ابوحاتمؒ ابن معینؒ امام بخاریؒ
اور امام بیہقیؒ نے اور زیاد بن زید السوائی کو امام بخاریؒ
نے ضعیف کہا اور امام نوویؒ نے اپنی کتاب خلاصہ اور
شرح مسلم میں کہا کہ اس حدیث (زیر ناف) کے ضعف پر
ائمہ حدیث متفق ہیں اور عبدالرحمن بن اسحاق بالاتفاق
ائمہ محدثین ضعیف ہے۔ چنانچہ تعلیق المغنی کے صفحہ
(۲۸۸) میں مولانا شمس الحق عظیم آبادی فرماتے ہیں۔

قولہ عن عبد الرحمن ابن اسحاق حدثنا
زیاد بن زید السوائی عبدالرحمن ابن اسحاق ابو
شیبہ الواسطی قال فیہ ابن حنبل وابو حاتم
منکر الحدیث وقال ابن معین لیس بشئ وقال
البخاری فیہ نظر وزیاد بن زید ھذا لا یعرف
وقال البیہقی فی المعرفۃ لا یثبت اسنادہ تفرد
بہ عبدالرحمن ابن اسحاق الواسطی وھو متروک
انتھی وقال النووی فی الخلاصۃ وفی شرح مسلم
ھو حدیث متفق علی تضعیفہ قال عبدالرحمن
ابن اسحاق ضعیف بالاتفاق۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تقریب التہذیب
کے صفحہ (۲۲۵) میں لکھتے ہیں:۔

عبدالرحمن ابن اسحاق بن الحارث الواسطی
ابو شیبہ یقال کوفی ضعیف من السابعہ

یعنی عبدالرحمن ابن اسحاق ضعیف ہے اور ساتویں
طبقہ سے ہے۔

(۲) دوسری حدیث جس کو شیخ قاسم بن قطلوبغا نے
کتاب تخریج احادیث الاختیار عن ابی شیبہ میں نقل کیا
ہے۔ حسب ذیل ہے:۔

قال حدثنا وکیع عن موسی بن عمیرۃ عن
علقمۃ بن وائل بن حجر عن ابیہ قال رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضع یمینہ علی
شمالہ فی الصلوٰۃ تحت السرۃ۔

یعنی کہا ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ موسےٰ بن
عمیرہ سے وہ علقمہ بن وائل بن حجر سے وہ اپنے
باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بائیں ہاتھ پر
سیدھا ہاتھ ناف کے نیچے رکھے ہوئے دیکھا۔

فائدہ:۔ اولاً یہ کہ علقمہ بن وائل کو اپنے باپ وائل بن
حجر سے سماع نہیں ہے چنانچہ تقریب التہذیب کے صفحہ ۲۶۹
میں ہے۔ عن علقمہ بن حجر صدوق الا انہ لم
یسمع من ابیہ۔ ثانیاً۔ یہ کہ علامہ سندی حنفی اپنے
رسالہ وضع الیدین علی الصدر میں حدیث درج کرکے
لکھتے ہیں:۔

قلت فی ثبوت زیادۃ تحت السرۃ نظر بل
ھی غلط منشاء السھو فانی راجعت نسخۃ صحیحۃ
للمصنف فرأیت فیھا ھذا الحدیث بھذا السند
وبھذا الالفاظ الا انہ لیس فیھا تحت السرۃ
وذکر فیھا بعد ھذا الحدیث اثر النخعی ولفظہ
قریب من لفظ ھذا الحدیث وفی آخرہ فی الصلوٰۃ
تحت السرۃ ولعل بصر الکاتب زاغ من محل الی
آخر فادرج لفظ الموقوف فی المرفوع ویدل
علی ماذکرت ان کل النسخ لیست متفقۃ علی
ھذہ الزیادۃ ان غیروا حد من اھل الحدیث
رووا ھذا الحدیث ولم یذکروا تحت السرۃ
بل مارأیت ولا سمعت احدا منھم ذکر ھذا
الحدیث بھذہ الزیادۃ الا القاسم ملخصاً۔

میں کہتا ہوں جو اضافہ زیر ناف کا کیا گیا ہے اُس کے
ثبوت میں نظر تامل ہے بلکہ یہ غلط ہے جو سہواً وقوع
میں آیا ہے کیونکہ میں نے کتاب مصنف کا صحیح نسخہ دیکھا
ہے تو اُس میں حدیث مذکور اسی سند اور انہیں الفاظ
کے ساتھ دیکھی مگر اُس میں الفاظ تحت السرۃ یعنی زیر ناف
نہیں تھے البتہ کتاب مذکورہ میں اس حدیث کے بعد
نخعی کے اثر کا ذکر ضرور تھا اور اُس اثر کے الفاظ بھی
اس حدیث کے الفاظ کے لگ بھگ تھے اس اثر کے
آخری الفاظ یہ تھے کہ نماز میں زیر ناف اور (ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ) شاید کاتب کی نظر ایک جگہ سے
دوسری جگہ چوک گئی یہی وجہ ہوئی کہ موقوف (حدیث)
کو مرفوع لکھ دیا اور میرے اس بیان کی دلیل یہ ہے کہ
اس زیادتی (زیر ناف) پر کل نسخے متفق نہیں ہیں۔ نیز
یہ کہ اکثر اہل حدیث نے اس حدیث کو روایت کیا ہے
مگر کسی نے تحت السرۃ کا لفظ ذکر نہیں کیا اور میں نے
سوائے قاسم بن قطلوبغا کے کسی اہل حدیث کو نہ دیکھا
اور نہ سنا جس نے اس حدیث کو اس اضافہ کے ساتھ
روایت کیا ہو۔

نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا (۱) عن قبیصۃ
بن ھلب عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ینصرف عن یمینہ وعن یسارہ و
رأیتہ یضع یدہ علی صدرہ الخ

قبیصہ بن ہلب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے
روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو (نماز سے فارغ ہونے کے
بعد) دائیں بائیں طرف پھرتے اور (نماز میں)
سینہ پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا۔
(مسند امام احمد بن حنبلؒ)

(۲) عن وائل بن حجر قال صلیت مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسری
علی صدرہ۔ یعنی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے کہا میں
نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز
پڑھی تو آپ نے بائیں ہاتھ پر سیدھا ہاتھ سینہ
پر رکھا۔ (صحیح ابن خزیمہ)

فائدہ:۔ یہ حدیث بمقابل حدیث زیر ناف زیادہ صحیح
اور موثق ہے۔ چنانچہ علامہ عینی حنفی جو اپنے مذہب کی
تائید میں بڑے متشدد ہیں۔ اپنی شرح بخاری عمدۃ القاری
میں اعتراف فرماتے ہیں:۔

احتج الشافعی بحدیث وائل بن حجر اخرجہ
ابن خزیمہ فی صحیحہ قال صلیت مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی علی یدہ
الیسری علی صدرہ ویستدل علمائنا الحنفیہ
بدلائل غیر وثیقۃ۔

یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے وائل والی حدیث
سے حجت پکڑی ہے جسکو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں

اعتراض ہرگز ہرگز نہیں اٹھایا جا سکتا ۔ اس لئے کہ
(۱) ازلی یا قدیم شے محدود بزمانہ ماضی نہیں ہوا کرتی ۔ یعنی اُس کا کوئی شروع نہیں ہوا کرتا ۔
(۲) حادث اشیاء ہمیشہ محدود بزمانِ ماضی ہوتی ہیں یعنی کسی نہ کسی وقت اُن کی اولیں پیدائش ہوتی ہے ۔ اس لئے اگر مادہ وارواح کو قدیم ۔ ازلی نہ مانا جاوے اور حادث کہا جاوے تو اصول موضوعہ (۲) کی رو سے اُن کی اولیں پیدائش ماننی ہی پڑیگی خواہ کتنی بڑی مدت پہلے ہی کیوں نہ ہو مگر پیدائش اور پیدائش کا شروع وقت بھی ماننا ہی پڑیگا ۔ اور یہ بھی ماننا پڑیگا کہ جب تک مادہ وارواح پیدا نہیں کئے گئے تھے تب تک ازل ۔

زمانہ ماضی غیر منتہی سے خدا تعالیٰ کی صفتِ خالقیت اور قدرت معطل بلکہ ازلی طور پر معطل اور بیکار چلی آتی تھی جو مرزا صاحب جیسے صاحب عقل و دانش کے لئے قابل قبول نہیں تھی ۔ ہر ایک آستک اور موحد تسلیم کرتا ہے کہ خدا ازلی و ابدی ہے اور ماسوا خدا ہر ایک شے مخلوق اسی لئے حادث اور فانی ہے ۔ کل من علیہا فان و یبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

پس جب تک مادہ وارواح کو ازلی ۔ قدیم نہ مانا جاوے تب تک دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم نہیں ثابت کی جا سکتی ۔ میں تو کہتا ہوں کہ اس عقیدہ میں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے ۔ دونوں حضرات غلطی پر تھے ۔ آریہ سماجی بھائی بھی دھیان دیکر سنیں ۔ یاد رہے کہ آریہ سماج مادہ وارواح کو قدیم مانتی ہے نہ کہ دونوں کے اختلاط کو جسے دنیا کہتے ہیں اس لئے آریہ سماج دنیا کو تو اس کے تشخص کے لحاظ سے حادث مانتی ہے اور نوع (پرواہ روپ) سے قدیم ۔ فلسفہ بتلاتا ہے کہ جو بھی دو یا زیادہ اشیاء علیحدہ علیحدہ پڑی ہوں اُن کے ملاپ اور میلان کا بھی کوئی نہ کوئی وقت آغاز ضرور ہوتا ہے ۔ پس مادہ وارواح کو ازلی مان لینے سے بھی یہ تسلیم کرنا ہی پڑیگا کہ ان دونوں کے اولین ملاپ سے قبل ازلی طور پر خدا معطل اور بیکار تھا اور دنیا نوع کے لحاظ سے بھی قدیم نہیں تھی

تشریح اگر تھوڑی دیر کے لئے بفرض محال مان بھی لیا جاوے کہ مادہ وارواح بھی ازلی ہیں ۔ یعنی ازل ۔ بلا آغاز زمانہ ماضی سے تینوں ساتھ ساتھ چلے آرہے ہیں ۔ کسی خاص وقت سے مادہ کے اجزا اور ارواح کو ملاکر خدا نے دنیا بنائی تو جب پہلی مرتبہ خدا نے مادہ وارواح کو ملایا اُس سے قبل گو مادہ وارواح موجود بھی ہوں لیکن کائنات نہ تھی ۔ لہٰذا دنیا نوع کے اعتبار سے بھی قدیم نہ ہوئی اور خدا کی قدرت یعنی صفت خالقیت بھی ازلی طور پر معطل اور بیکار رہی کیونکہ خدا ازل سے ہے اور کائنات ازلی نہیں بلکہ حادث اور محدود بالزمان ہے ۔ اس لئے آریہ سماج اور احمدیت کا یہ متفق علیہ عقیدہ کہ دنیا اپنے نوع کے اعتبار (پرواہ روپ) سے قدیم ہے اور دنیا کو نوع کے اعتبار سے قدیم ماننے بغیر خدا پر ازلی طور سے بیکار اور اس کی صفات کے معطل چلے آنے کا معاذ اللہ الزام عائد ہوتا ہے ۔ سراسر بے سمجھی ہے ۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب ! ایسے دقیق فلسفیانہ مسائل کو سمجھنا آپ کے بس کی بات نہیں ۔ میں نے اسی واسطے تو لکھا تھا اور پھر لکھتا ہوں کہ قادیانی احمدیوں میں کوئی ایسا شخص نہیں نظر پڑتا جو میرے اعتراض کو سمجھ بھی سکے ، جواب دینا تو دور رہا ۔ بہتر ہو کہ آپ اپنے آریہ سماجی استادوں کو جنہوں نے آپ لوگوں کو یہ مشرکانہ عقائد پڑھائے ہوئے ہیں سامنے لا دیں ۔ مگر آریہ سماج تو کبھی کی پیٹھ دکھا گئی ہوئی ہے ۔ یہ آپ کا پہلا ہی سابقہ ہے ۔

میں اپنے پس پردہ دوست کی خدمت میں مرزا صاحب کے وہ شعر پیش کرتا ہوں کہ جو محمدی بیگم کی فرقت میں آپ نے لکھے تھے ؎

نہ سرکی ہوش ہے تم کو نہ پاکی
سمجھ ایسی کہاں تم کو خدا کی
مرے بخت اب سے پردہ میں رہو تم
کہ کافر ہو گئی خلقت خدا کی

ہماری تازہ ترین تصنیف کذب مرزا زیر اشاعت ہے قیمت عمر پیشگی قیمت بھیجنے والوں کو نصف قیمت میں ۔
ملنے کا پتہ :- دفتر اہلحدیث امرتسر

وضع الایدی فی الصلوٰة

(از قلم مولوی محمد جانباز خان نمدی حیدرآباد دکن)

نماز میں زیر ناف ہاتھ باندھنا (۱) حدثنا یعقوب بن ابراھیم البزاز حدثنا الحسن ابن عرفة اخبرنا ابو معاویة عن عبدالرحمٰن ابن اسحاق حدثنا محمد بن القاسم بن زکریا المحاربی ثنا ابو کریب ثنا یحییٰ بن ابی زائدة عن عبدالرحمٰن ابن اسحاق حدثنا زیاد ابن زید السوائی عن ابی جحیفة عن علی رضی اللہ عنہ قال ان من السنة فی الصلوٰة وضع الکف علی الکف تحت السرة ۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم بزاز نے بیان کیا کہ ہم سے حسن بن عرفہ نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسحاق سے (دوسری سند) ہم سے محمد بن قاسم بن زکریا محاربی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو کریب نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی زائدۃ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن ابن اسحاق سے انہوں کہا ہم سے زیاد بن زید السوائی نے بیان کیا وہ ابو جحیفہ سے اور ابو جحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا (سیدھا) ہاتھ (بائیں) ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھنا سنت ہے (دارقطنی صفحہ (۱۰۷) جلد ایک و ابو داؤد صفحہ (۴۸) قلمی ۔

فائدہ ۔ یہ حدیث ضعیف ہے عبدالرحمٰن ابن اسحاق کو

عمر رضی اللہ عنہ نے اوس کے لئے جماعت قائم کی۔ تو کچھ لوگ اوسی قدیم طریقے سے جو زمانہ نبوی میں تھا پڑھتے تو امیر المومنین نے فرمایا کہ جو لوگ اس وقت سو رہے ہیں تاکہ اس وقت پڑھیں وہ افضل ہیں اس سے جو لوگ اس وقت پڑھتے ہیں یہ افضلیت اس لئے ہے کہ اس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے ورنہ صلات الیل دونوں ہیں اور یہ جماعت حضرت عمر کے ایماء سے قائم کی گئی ہے۔ اگرچہ اس کی نظر قبل سے موجود ہے کیونکہ رسول اللہ صلعم نے دو شب با جماعت پڑھائی تھی۔ بخوف فرض ہونے کے اوس کا اہتمام نہیں کیا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ باوجود سنت صحابی کے ہوتے ہوئے سنت نبوی کا عامل جو ہو وہ افضل ہوگا اوس سے جو سنت صحابہ پر عمل کر رہا ہے۔ یعنی جو مسلمان صرف سنت نبی صلعم پر عمل کرتا ہے اور سنت صحابہ کا عامل نہیں ہے وہ افضل ہے۔ اسی بنا پر امیر المومنین نے جماعت میں حاضر ہونے کے لئے کسی پر زبردستی نہیں کی۔ دیکھئے حضرت ابی بن کعبؓ اوس کے امام تھے تیسری شب نہیں پڑھائی۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے حاضر ہونے کے قبل چل دیئے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے دو ہی شب جماعت سے پڑھائی ہے۔ پر امیر المومنینؓ نے اون پر کسی طرح کا عتاب بھی نہیں کیا اسی وجہ سے اختلاف بھی نہیں ہوا۔ پھر رمضان میں جماعت سے ادا کرنا سنت خلیفہ نہیں ہے۔ اگر ہے تو یہاں پر دو سنتیں مجتمع ہوگئی ہیں۔ ایک سنت رسول اللہ صلعم اور دوسری سنت خلیفہ لہذا دونوں پر عمل درآمد ہو رہا تھا۔ باہم کوئی اختلاف نہیں ہوا۔ پس یہ ایسا موقع ہے کہ جو چاہے سنت رسولؐ پر چلے یا سنت خلیفہ پر دونوں کے لئے خود خلیفۃ المسلمین نے اجازت دی ہے اور دونوں میں ثواب کا مستحق ہے۔ بلکہ سنت رسول اللہ صلعم افضل ہے اور اذان عثمانی کا واقعہ یہ ہے۔ سائب بن یزید فرماتے ہیں :-

اذا کثر الناس ام عثمان رضی اللہ عنہ بلالا ان یؤذن علی الذوراء۔ ترجمہ:- جب لوگ زیادہ ہوگئے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے بلالؓ کو حکم دیا کہ زوراء پر اذان کہیں۔ زوراء بازار میں ایک مقام ہے۔ فثبت الامر علی ذالك۔ جب سے برابر اذان ہوتی رہی پس یہ اذان عثمانی ہوئی اور خطبہ کی اذان اذان نبوی ہے۔ کیا اذان عثمانی بدعت بمعنے اصطلاحی کہی جا سکتی ہے۔ ایسا نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی جماعت تراویح ہے ویسا ہی یہ بھی ہے اور اس میں بھی کسی صحابی نے اختلاف نہیں کیا۔ اور اس اذان میں بھی اختلاف نہیں ہوا۔ البتہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ وہو ہذا۔

وفی روایۃ قال ابن عمر الاذان الاول یوم الجمعۃ بدعۃ۔ (ترجمہ) اور ایک روایت میں ہے فرمایا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اذان اول بدعت ہے پس اس قول میں دو احتمال ہیں اول یہ کہ اسکو علی سبیل الانکار کہا ہے اور دوسرا یہ کہ زمانہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نہ تھی۔ اور جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں نہیں ہوئی تھی اوس کا نام بدعت ہے۔ اذان عثمانی میں اس وجہ سے اختلاف نہیں ہوا کہ اس کی نظیر عہد نبوی میں موجود تھی۔ یعنی رمضان میں دو اذانیں شب کو ہوا کرتی تھیں۔ ایک وہی بلال رضی اللہ عنہ کچھ رات باقی رہے کہتے اوس وقت کھانا حرام نہیں ہوتا تھا اور دوسری ابن مکتوم رضی کہتے جس سے کھانا حرام ہو جاتا یہ فجر کی اذان تھی۔ اذان پنجگانہ کے بارہ میں ائمہ ثلثہ کا مذہب ہے کہ کوئی اذان قبل وقت کے صحیح نہیں ہے۔ لیکن امام مالک رح فرماتے ہیں کہ فجر کی اذان قبل وقت ہونی چاہیئے تاکہ ٹھیک فجر کے وقت لوگ جمع ہو جائیں اور اوسی حدیث بالا کو استدلال میں پیش کیا ہے۔ موطا شریف میں دیکھو۔ حامل حدیث کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آدمیوں کی کثرت ہوئی تب اذان اول کی ضرورت ہوئی۔ مفہوم کثرت کا اضافی ہے مثلاً سو آدمیوں کی تعداد کثرت پر محمول ہو سکتی ہے بہ نسبت چالیس اور پچاس کے اور وہی قلت پر محمول کی جا سکتی ہے بہ نسبت دوسرے کے۔ پس یہ تخمینہ قلت و کثرت کا ہر جگہ کے مقامی لوگوں پر محمول کیا جائے۔ لمعات میں شیخ عبد الحق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اذان عثمانی اس واسطے کہلائی گئی ہے کہ اطراف کے لوگ کم از کم خطبہ اولیٰ میں شریک ہو جائیں۔ خلاصہ یہ ہوا کہ قلیل و کثیر کی تعداد مسلمانوں کے قیاس کے متعلق ہے۔ پس جہاں کثیر آدمی ہوں وہاں اذان عثمانی ہونی چاہیئے۔ اور وہاں بھی کوئی زبردستی نہیں ہے اور جہاں قلیل ہوں وہاں نہ ہو۔ تو شرعاً کوئی جرم نہیں ہے۔ پس جیسا کہ تراویح باجماعت پر تحکم نہیں ہے اوسی طرح اذان کے بارہ میں بھی کوئی تحکم نہیں کیا جا سکتا۔

اذان اول کی بابت چند باتیں قابل غور ہیں۔ اول موذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کیوں متعین کئے گئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ اذان مقام زوراء پر کیوں کہلائی گئی۔ تیسرے یہ کہ وہ اذان قبل زوال ہوتی تھی یا بعد زوال۔ یہ بات جب صاف ہو جائے تو تمام مرحلے طے ہو جائے۔ اب سنو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ صلوات خمسہ کے موذن ابن مکتومؓ تھے اور تمام جمعہ میں جمعہ کے موذن بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ اسی لئے انہیں کو زوراء پر اذان کے لئے فرمایا۔ اور یہی مناسب بھی تھے۔ کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بلند آواز تھے۔ [illegible] اذان کا واقعہ ملاحظہ ہو۔ اور زوراء پر اس لئے کہلائی کہ وہاں بازار ہے۔ لوگ اپنے کاموں میں زیادہ مشغول ہونگے۔ چنانچہ خود عثمان رضی اللہ عنہ کی نسبت [illegible] ہے کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے [illegible] تھے یہ آخر میں حاضر ہوئے۔ امیر المومنین نے [illegible] کیا کہ تم کہاں تھے دیر کیوں ہوئی۔ فرمایا کہ یا امیر المومنین میں بازار میں تھا اذان سنی فوراً مکان پر آیا۔ وضو کیا۔ غسل بھی نہیں کیا حاضر ہوا۔ یعنی غسل کرتا تو خطبہ بھی نہ ملتا۔ فرمایا یہ خوب! میں کہتا ہوں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دل میں غالباً اسی وقت آیا ہوگا کہ ایک اذان اسکے قبل ہونی چاہئے مگر خلیفہ نہ تھے اس وجہ سے یہ حکم نہیں دیا۔ آخر کار جب خلافت ہوئی تو اوس کے لئے حکم فرمایا۔ (باقی باقی)

روایت کیا ہے۔ (اور وہ روایت یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور سینہ پر باندھا اور ہمارے علماء حنفیہ ایسے دلائل سے حجت پکڑتے ہیں جو موثق نہیں ہیں۔ (عمدۃ القاری)

ابن امیر الحاج حنفی شرح منیہ میں بایں الفاظ معترف ہیں۔ ان الثابت من السنۃ وضع الیمین علی الشمال ولم یثبت حدیث یوجب تعین المحل الذی یکون فیہ الوضع من البدن الا حدیث وائل ملخصًا۔

یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا سنت ہے مگر ایسی کوئی حدیث پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی جس کی رو سے بدن کے کسی خاص مقام پر ہاتھوں کا رکھنا واجب ہو سوائے وائل کی حدیث کے۔ (وضع الایدی علی الصدور)

علاوہ ازیں وائل ابن حجر کی حدیث ابن خزیمہ کی ہے اور ابن خزیمہ کو احادیث میں جو وقعت اور جو درجہ حاصل ہے۔ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ جلال الدین سیوطی کے بیان سے ظاہر ہے۔ چنانچہ مولانا موصوف رسالہ فیما یجب للنا ظرین میں علامہ سیوطی جمع الجوامع میں تحریر فرماتے ہیں کہ احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں جو کتابیں تصنیف ہوئی ہیں ان کے پانچ مراتب ہیں۔ ایک تو اس مرتبہ کی ہیں جن میں فقط صحیح صحیح حدیثیں ہیں ان میں ایسی حدیثیں نہیں ہیں جن کو ضعیف کہہ سکیں۔ موضوع کا تو کیا ذکر ہے۔ مثلاً موطا۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ صحیح حاکم۔ مختار ضیا مقدسی کی۔ صحیح ابن خزیمہ صحیح ابن عوانہ۔ صحیح ابن سکن۔ منتقی ابن جارود کی ملخصًا۔

لہذا اس حیثیت سے بھی ہماری پیش کردہ حدیث صحیح ابن خزیمہ لائق استدلال اور قابل عمل ہے۔

پس جبکہ از روئے دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ یہ بات مسلم ہوچکی کہ سینہ پر ہاتھ باندھنا موثق اور صحیح ہے اور بمقابل اس کے حدیث زیر ناف موثق نہیں ہے

تو حضرات اہل سنت والجماعت کو چاہئے کہ حکم رسول کی طرف اپنی طبیعت کو منعطف کریں۔ کیونکہ حق واضح ہوجانے کے بعد ضد اور تعصب کی وجہ اپنی خواہش کی پیروی کرنا ایمان کے منافی ہے۔

کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایماندار نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنی خواہشات کو میری شریعت کا تابع نہ کردے۔ (شرح السنۃ)

اللھم اھدنا لما اختلف فیہ من الحق فانک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم۔

مذاکرہ بابت اذان جمعہ

(از حکیم مولوی محمد احمد صاحب از سرائمیر ضلع اعظم گڈھ)

مجریہ ۱۰ دسمبر اہلحدیث میں بابت اذان عثمانی میں نے دیکھا تو میرے ذہن ناقص میں آیا کہ اس مسئلہ میں غلط فہمی واقع ہوگئی ہے۔ لہذا اس کا فیصلہ لازمی امر سمجھا۔ بہت ممکن ہے کہ خود میری سمجھ میں غلطی واقع ہو تو اوس سے آگاہ کیا جاؤں۔ کسی امر میں نفسانیت اور تعصب کی راہ چھوڑ کر سچے دل سے غور و فکر کیا جائے تو اللہ جلشانہ کی طرف سے سچی بات کا اوسکے دل پر القا ہوا کرتا ہے۔ سنئے!

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد متفق علیہ۔

(ترجمہ) جس نے ہمارے اس امر میں کوئی نئی چیز پیدا کی جو اوس سے نہیں ہے تو وہ شخص مردود ہے۔

قولہ فھو رد۔ ای الذی احدث مردود علیہ۔ والمعنی من احدث فی الاسلام رأیا لم یکن لہ من الکتاب او السنۃ سند ظاھر او خفی ملفوظ او مستنبط فھو مردود علیہ۔ اقول فی وصف ھذا الامر بھذا اشارۃ الی ان امر الاسلام کمل واشتھر فمن رام الزیادۃ علیہ حاول امرا غیر مرضی ۱۲ (مرقات)

یعنی اوس کو جس نے پیدا کیا وہ مردود علیہ ہے مطلب یہ ہے کہ جس نے اسلام میں ایسی رائے پیدا کی کہ جس کے لئے کتاب اور سنت سے ظاہرًا یا خفیًا کوئی سند نہیں ہے تو وہ مردود علیہ ہے میں کہتا ہوں کہ اس بات کے بیان سے اس طرف اشارہ ہے کہ اسلام کا کام مکمل ہوگیا ہے اور خوب مشہور ہوگیا ہے۔ پس جس نے اس پر زیادتی کا قصد کیا تو اوس نے امر غیر مرضی کا ارادہ کیا۔"

(مرقات)

حضرت ابوبکر امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک جہاد میں ستر قرا شہید ہوگئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین سے فرمایا کہ قرآن مجید کے اوراق جو منتشر ہیں اوسکے جمع کرنے کے لئے حکم صادر فرمایا جائے اس لئے کہ خدا نخواستہ اگر ایسا ہی حال رہا تو کلام پاک کے ضائع ہوجانے کا خطرہ ہے۔ فرمایا کہ اے عمر جو کام عہد نبوی میں نہیں ہوا اوس کام کی طرف میری ہمت کیسی متقاضی ہوگی۔ آخرکار کئی بار تقاضا کے بعد فرمایا کہ اے عمر اللہ تعالی نے میرے دل میں اوسکی طرف اشارہ کردیا۔ پھر وہ اوراق جمع ہوگئے۔ یہ کام جدید ہے جو عہد رسول اللہ صلعم میں نہیں ہوا۔ چونکہ اس سے دین میں کوئی خرابی نہیں پیدا ہوئی بلکہ دین اوس کے ذریعہ محفوظ اور مستحکم ہوگیا۔ اور اسی لئے کسی صحابی نے اختلاف نہیں کیا۔ پس یہ امر اس حدیث کے تحت میں نہیں آسکتا۔ اس عمل سے معلوم ہوا کہ کسی کام سے اسلام میں خرابی نہ ہو۔ بلکہ دین اوس کے ذریعہ سے محفوظ رہے تو وہ کام اس حدیث کے تحت میں نہیں آئے گا۔

ماہ رمضان میں صلاۃ اللیل (تراویح) کو عہد نبوی میں متفرق طریقے سے لوگ پڑھتے تھے۔ امیر المومنین

رعایتی
نام کتاب
قال اللہ
قال الرسول
تعلیم القرآن
قرآن اور دیگر کتب
کلمہ طیبہ
شریعت اور طریقہ
رسوم اسلامیہ
خصائل النبی
السلام علیکم
خطبہ عید الضحیٰ
الحریت فی الاسلام
توصیہ شہادت
دعوت عمل
معجزہ اور نیچر
الایمان
فتح اسلام
تحریم الخمر والزنا
اصلاح القلوب
اسلام کی صداقت
اسلام کی حمایت
اسلام کی خوبیاں
قال الفقہاء
علاج حرص
علاج معصیت
محشر کا بیان
برزخ کا بیان
تہذیب اور شائستگی
عزت
تعلیم الحج
تعلیم الصیام
تعلیم الزکوٰۃ
نوٹ: محصول
ملنے
مینیجر اہلحدیث

فتاویٰ

تعاقب | ۹ محرم الحرام ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۱ مارچ سنہ رواں س ۹۹ کے جواب میں عاشورہ کے دن میں اہل عیال پر فراخی کرنے کو منع فرمایا ہے۔ سوال فقرہ دسویں محرم کی تاریخ کا ہے۔ جس کی فضیلت مشکوٰۃ میں موجود ہے۔ فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص۱۰۱ میں فراخی کے متعلق حدیث مشکوٰۃ میں باب فضل الصدقۃ میں ہے کہ دسویں محرم کو اہل عیال پر فراخی کرنی جائز ہے۔ (بیہقی رزین) اس حدیث کو بعض محدثین ضعیف لکھتے ہیں۔ وقد ورد بالسند علی شرط مسلم اخرجہ ابن عبد البر فی الاستذکار من روایۃ ابی زبیر عنہ وقد قال البیہقی وھذہ الاسانید وان کانت ضعیفۃ فھی اذا ضم بعضھا الی بعض احدثت قوۃ الخ۔ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔ ورنہ جو حدیثیں ضعیف ہیں سب پر عمل مسنوخ ہوجائیگا۔ جس کی مثال یہ ہے کہ فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنی کونسی صحیح حدیث میں ہے جس کا رواج عام ہے۔ اگر ہے بھی تو ضعیف حدیث ہے۔ صحاح میں یا مشکوٰۃ میں کونسی حدیث ہے جس پر محدثین نے جرح نہ کی ہو۔ حتیٰ کہ بخاری کی حدیثوں پر بھی جرح ہے حدیث لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب باوجود صحیح ہونے کے آپ نے ایک تابعی کے قول پر فتویٰ دیا کہ بغیر فاتحہ کے نماز جائز ہے۔ تو عاشورہ کی حدیث فراخی والی گو ضعیف ہے لیکن اس کے مخالف منع والی کوئی حدیث نہیں ہے۔ تو اس پر عمل کیوں نہ کیا جاوے۔ منع کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

(فضل دین خریدار اہلحدیث ۱۹۶۵ام)

جواب | عاشورہ کے دن صحیح حدیث میں روزہ رکھنے کا ثبوت ملتا ہے۔ فراخی طعام کا ثبوت اس درجہ قوی نہیں اگر آپ روایات ضعیفہ کی بنا پر عمل کرنا چاہیں تو اختیار ہے۔ ہم نے حدیث کے مخالف کسی تابعی کے قول پر فتویٰ نہیں دیا۔ بلکہ حسب روایت امام ترمذی عبداللہ ابن مبارک کا فتویٰ بتایا تھا۔ آپ ترمذی میں اس قول کو دیکھ لیں خود امام ترمذی کا رویہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ بخاری شریف کی احادیث پر جنہوں نے استدراک کیا ہے۔ انکے جوابات حافظ ابن حجر نے شروع کتاب میں موقع بموقع دئیے ہیں والمقام لا یسعھا

س ۱۲۲ } برہنہ سر نماز پڑھنا۔ کھانا پینا بول براز کرانا جائز ہے؟ (خریدار اہلحدیث ۱۳۰۵)

ج ۱۲۲ } سب کام برہنہ سر جائز ہیں۔

س ۱۲۳ } طاق عدد سرخ مرچ و کچھ سرسوں اور نمک لے کر بسم اللہ پڑھ کر اس پر پھیرنا جس پر نظر بد لگنے کا گمان ہو پھر آگ میں ڈالنا شرک اکبر یا اصغر تو نہیں ہے؟

علامات:۔ اگر نظر بد ہے تو بالکل جلنے کی بو نہیں اٹھتی ہے۔ اگر نہیں ہے تو سخت پریشان کر دیتی ہے۔

(سائل مذکور)

ج ۱۲۳ } کسی پر کچھ وارنا شرعاً ناجائز ہے اللہ کے نام کے سوا کسی پر کسی شئے کو وارنا شرع شریف میں ثابت نہیں۔ اللہ اعلم!

یہ علامت بالکل غلط ہے۔ ہم نے خود تجربہ کیا بالکل غلط پایا۔ مرچ کو آگ پر جلانے سے جب اس سے دھواں نکلے ایذا دیتا ہے مگر جب اس کو جلتی آگ میں ڈال دیں اور وہ فوراً جل جاوے تو بالکل بو نہیں آتی۔ یہ محض ایک وہم ہے جو لوگوں کو بتایا جاتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۲۴ } شاکر اپنے لڑکے ذاکر کا نکاح عابد کی لڑکی رقیہ سے کرنا چاہتا ہے۔ درانحالیکہ اس کی تیسری بہن ذکیہ کا پہلے دودھ نوش کر چکا ہے اب جواب طلب امر یہ ہے کہ رقیہ کی بڑی بہن ذکیہ کا دودھ نوش کیا تھا اس کے بعد میں رقیہ ہے اس کے بعد میں تیسری بہن رقیہ ہے اب اس سے بھی رشتہ دودھ کا قائم ہوگا؟ جواب مدلل تحریر فرمائیں

(خریدار اہلحدیث ۶۳۴۵)

ج ۱۲۴ } موضعہ سب کی ایک ہے۔ شاکر نے اگر ذکیہ کے ساتھ دودھ پیا تھا تو اسی ماں کا پیا تھا جس کا تیسرے مرتبہ پر رقیہ نے پیا ہے۔ اس لئے شاکر اور رقیہ دودھ کے بہن بھائی ہیں۔ ان کا نکاح جائز نہیں حدیث شریف میں آیا ہے۔ یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب۔ یعنی دودھ کے بھی وہ رشتے حرام ہیں جو نسب کے حرام ہیں۔ اللہ اعلم!

فتویٰ پوچھنے والے

اصحاب مطلع رہیں

بعض دوست دفتر میں سوال لکھ کر بھیج دیتے ہیں بعض دفعہ تو صرف سنگل کارڈ پر اکتفا کرتے ہیں اور کبھی ملفوف رجسٹری کر کے ارسال کرتے ہیں۔ ڈاکخانہ میں چوگنا محصول ادا کرتے ہیں۔ مگر غریب فنڈ کے لئے ۶ پائی فی سوال بھی نہیں بھیجتے۔ کئی دوست اس قدر سادہ لوح واقع ہوئے ہیں کہ وہ غریب فنڈ کا حق چھوڑ واپسی محصول بھی دفتر کے ذمہ سمجھ کر صرف لفافہ میں سوال بند کر کے بھیج دیتے ہیں۔ ایسے مخلص دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ:۔

(۱) جواب کے لئے واپسی محصول نکالنے کا دفتر ذمہ دار نہیں۔ اس لئے ایسے سوال کا جواب نہیں بھیجا جاتا۔

(۲) غریب فنڈ نہ بھیجنے والے اصحاب کا استفتاء مفتی صاحب کے پیش نہیں کیا جاتا۔

لہٰذا فتویٰ دریافت کرنے والے دوست ان باتوں کا خیال رکھا کریں۔ محصول واپسی، غریب فنڈ جو غرباء کا حق ہوتا ہے استفتاء کے ہمراہ ضرور ارسال کیا کریں۔

حسب ذیل اصحاب کے استفتاء بلا محصول واپسی دفتر میں آئے ہیں اس لئے تعمیل نہ ہوسکی۔

غلام قادر حکیم بستی شیخ ضلع جالندھر۔
ا۔ظ۔ ہ۔ز۔ آسنسول
محمد حسن فنگی فروش۔ خاص بفہ ضلع ہزارہ۔
از دفتر آل محمد لاہور۔

(۴۲۳)

توحید باری تعالیٰ

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے :-

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ إِلَّا فِيْ ضَلَالٍ ۝

(سورہ رعد۔ پارہ ۱۲)

(ترجمہ) واسطے اوسی (اللہ) کے ہے پکارنا سچا۔ اور جن (مردہ) لوگوں کو پکارتے ہیں۔ سوائے اوس (اللہ) کے۔ نہیں جواب دیتے اون (پکارنے والوں) کو ساتھ کسی چیز کے۔ مگر جیسے کھولنے والا ہتھیلی اپنی کو طرف پانی کے۔ تاکہ پہنچے (پانی) مونہہ اوس کے کو اور نہیں وہ (پانی) پہنچنے والا اسکو اور نہیں دعا کافروں مگر بیچ گمراہی کے۔

ف:- کافر اور مشرک اور جاہل لوگ جن کو پکارتے ہیں بعض خیالی ہیں اور بعض جن ہیں اور بعض چیزیں ہیں کہ اون میں خواص ہیں۔ لیکن اپنے خواص کے مالک نہیں۔ پھر کیا حاصل اون کا پکارنا۔ جیسے آگ یا پانی اور شاید ستارے بھی اس قسم میں ہوں۔ یہ اس کی مثال فرمائی۔ اور ملاحظہ فرمایئے :-

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ

(ترجمہ) اور واسطے خدا کے سجدہ کرتا ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین کے ہے (تمام مخلوق) خوشی سے اور ناخوشی سے اور پرچھائیاں اونکی صبح کو اور شام کو۔

ف:- جو اللہ پر یقین لایا وہ خوشی سے سر رکھتا ہے اوسکے حکم پر اور جو یقین نہ لایا آخر اوس پر بھی اوسی کا حکم جاری ہے اور پرچھائیاں صبح وشام زمین پر پسر جاتی ہیں۔ یہی اون کا سجدہ ہے۔ جب درخت بھی رب کے حکم پر سجدہ کرے اور انسان باوجود اشرف المخلوقات ہونے کے سجدہ کرنے سے جی چرائے یا حیلے بہانے کرے یا اپنی کسر شان خیال کرے۔ تو کس قدر افسوس ہے اور وہ کیونکر درختوں کی طرح دوزخ کا ایندھن نہ بنے۔ الٰہی ہم کو ہدایت فرما اور صراط المستقیم پر چلا۔ ہم اپنی جبین نیاز تیرے اور صرف تیرے ہی دروازہ پر رگڑیں آمین! اور کسی سے کچھ نہ مانگیں۔ خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللّٰهُ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ أَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

(سورہ رعد۔ پارہ ۱۲)

(ترجمہ) کہہ۔ کون ہے پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا کہہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کہہ کیا پس پکڑا ہے تم نے سوائے اس (اللہ) کے کارساز کہ نہیں اختیار میں رکھتے (مردگان) واسطے جانوں اپنی کے نفع کا اور نہ ضرر کا۔ کہہ کہ کیا برابر ہوتا ہے اندھا اور دیکھنے والا یا برابر ہوتا ہے اندھیرا اور اوجالا۔ کیا مقرر کئے ہیں اونہوں نے واسطے خدا کے شریک کہ پیدا کیا اونہوں نے مانند پیدا کرنے اوس (اللہ) کے۔ پس مل گئی پیدائش اوپر اونکے۔ کہہ کہ اللہ پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا اور وہ ہے اکیلا غالب۔"

قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهٖ إِلَيْهِ أَدْعُوْ وَإِلَيْهِ مَاٰبِ ۝

(ترجمہ) کہہ سوائے اسکے نہیں کہ حکم کیا گیا ہوں میں کہ عبادت کروں اللہ کو اور نہ شریک لاؤں ساتھ اوس (اللہ) کے۔ (اور) طرف اوسی (اللہ) کے پکارتا ہوں میں۔ اور طرف اوس (اللہ) کے پھر جانا ہے میرا۔"

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَّمَا يَشْعُرُوْنَ أَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ (النحل پارہ ۱۴)

(ترجمہ) اور جن کو پکارتے ہیں (جاہل) سوائے اللہ کے نہیں پیدا کرتے کچھ (شے) اور وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں۔ مردہ ہیں نہ زندہ اور نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جاویں گے۔

ف:- شاید یہ اون کو فرمایا جو مردہ بزرگوں کو پوجتے ہیں اور اون کے نام کا وظیفہ اٹھتے بیٹھتے پڑھتے ہیں۔ اور اون کے نام کی چوٹی بچوں کے سروں پر رکھتے ہیں اور اون کی منت ومنوتی مانتے اور پوری کرتے ہیں۔ اون کا وہ حال ہے جو عالم الغیوب نے قرآن میں صاف اور کھلے لفظوں میں فرمایا وہ زندہ نہیں بلکہ مردہ ہیں اون کو تو اتنا علم اور شعور بھی نہیں کہ کب اٹھائے جاویں گے اور کب قیامت ہوگی۔ پھر ان کو جھوٹے مریدوں اور پرستاروں کی چیخ وپکار کا علم وشعور کیسے ہو جاوے گا۔ یہ سب عقل کی مار ہے۔ خدا رحم فرماوے۔

أَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْ أَوْلِيَاءَ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا (سورہ کہف پارہ ۱۶)

(ترجمہ) کیا پس گمان کیا ہے اون لوگوں نے جو کافر ہوئے یہ کہ پکڑیں بندوں میرے کو سوائے میرے دوست تحقیق ہم نے تیار کیا ہے دوزخ کو واسطے کافروں کے

وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَأَدْعُوْ رَبِّيْ عَسٰى أَلَّا أَكُوْنَ بِدُعَاءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ۝

(سورہ مریم) (ترجمہ) اور چھوڑ دونگا میں (ابراہیم) تم کو اور اس چیز کو کہ پکارتے ہو تم سوائے اللہ کے اور پکارونگا میں رب اپنے کو شتاب ہے کہ نہ ہوں میں

ملکی مطلع

بدیشی گورنمنٹ اور سودیشی حکومت

موجودہ ریفارم سکیم (اصلاحات جدیدہ) جاری ہونے سے پہلے بعض سخت قوانین کے اجرا یا بعض ضروری قوانین کے التوا کی وجہ یہ بیان کی جاتی تھی کہ ہماری حکومت بدیشی ہے۔ یہ وجہ معقول تھی یا غیر معقول۔ سردست اس سوال سے درگزر کیجئے۔ "اہلحدیث" میں بارہا توجہ دلائی گئی کہ حکومت کوئی قانون گداگری کے متعلق جاری کرے مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ اسی طرح پریس ایکٹ کے نامعقول ہونے کی وجوہات میں سے ایک وجہ ہم نے یہ بتائی تھی کہ اس قانون کے ماتحت بغیر جرم کے سزا دی جاتی ہے۔ اس لئے اسکو قانون کہنا خود قانون کی ہتک کرنا ہے۔ اس کی تشریح یہ ہے کہ

ایک شخص محض اپنی شکم پروری کے لئے جائز طریق سے روزی کمانے کو سو پچاس روپے کا پریس خریدتا ہے اب پریس ایکٹ کے ماتحت اسکو حکم ہو سکتا ہے کہ ایک معقول رقم بطور زرضمانت داخل کرے۔ کیوں! کس گناہ کی سزا میں؟ اس نے تو ابھی کام ہی شروع نہیں کیا کام کا آغاز کرنے سے پہلے ہی کافی رقم بطور زرضمانت سرکاری خزانے میں داخل کرنا بغیر جرم کے سزا نہیں تو اور کیا ہے؟

اس مضمون کو ہم نے بارہا حکومت کے گوشگزار کیا اس زمانے میں اخبارات میں یہی شکایت ہوتی رہی کہ چونکہ حکومت بدیشی ہے اس لئے ایسے سخت قوانین جاری کرتی ہے۔ اس کے بعد جونہی ملک میں اصلاحات جدیدہ کا نفاذ ہؤا (جس کی رو سے حکومت کا بہت سا حصہ ہندوستانیوں کے ہاتھ میں آگیا) تو سب سے پہلے ہم نے ممبران اسمبلی کو پریس ایکٹ کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ ہم نے لکھا تھا کہ باقی سب کاموں سے پہلے اس کام کو انجام دیجئے تاکہ قانون کے خوشنما چہرے سے یہ سیاہ داغ مٹ جائے۔ مگر افسوس ہے کہ ملک کے کسی صوبے میں اس کی منسوخی تو کیا ہوتی ترمیم بھی پیش نہ ہوئی۔

سب سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس وقت جن صوبوں میں کانگرسی حکومت ہے ان میں بھی اس کا ذکر نہیں آیا۔ کیا اب بھی یہ عذر ہو سکتا ہے کہ یہ سخت قوانین اس لئے جاری ہیں کہ حکومت بدیشی ہے۔

دوسرا قانون جو ملک کے لئے مفید ترین ہو سکتا ہے وہ قانون انسداد گداگری ہے جو مہذب ملکوں میں جاری ہے۔ اور ممالک کا ذکر چھوڑیئے خود انگلستان میں بھی جاری ہے۔ کوئی شخص بطور پیشے کے گداگری نہیں کر سکتا۔ برخلاف اسکے ہمارے ملک کے کاغذات مردم شماری میں گداگری کو ایک خاص پیشہ لکھا جاتا ہے۔ اس کی بابت بھی "اہلحدیث" میں بارہا توجہ دلائی گئی مگر صدائے برنخواست۔

ہم پنجاب اسمبلی کی کاروائی کو بہت غور سے دیکھتے ہیں تو ہمیں سخت افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے نمایندے جس کام کے لئے گئے تھے اس کی بجائے کسی اور کام میں مشغول ہو گئے۔ گئے تو تھے ملک کی بہتری سوچنے کے لئے مگر لگ گئے آپس کی لڑائی میں۔ جب سے اسمبلی قائم ہوئی ہے مختلف پارٹیوں کے درمیان باہمی جنگ کی خبریں سننے میں آتی ہیں۔ یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ سپیکر (صدر) صاحب خاموش رہنے کا حکم کرتے کرتے تھک کر خود جلسے سے باہر چلے جاتے ہیں ہم نے تو اس اثنا میں کوئی مفید قانون نہ دیکھا نہ سنا۔ سب سے پہلا قانون جو قابل توجہ تھا وہ پریس ایکٹ تھا۔ جسکو منسوخ قرار دینا یا اس کے ناجائز حصے کو حذف کر دینا ہماری اسمبلی کا اولیں فرض تھا۔ جسے اس نے ابھی تک چھوا تک نہیں بلکہ مزید سختی پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہو گیا ہے۔

دوسرا قانون گداگری کے متعلق ہے۔ جس کی بابت اخبار "انقلاب" نے خوشخبری سنائی تھی کہ پنجاب اسمبلی میں بل پیش ہونے والا ہے مگر وہ بھی کھٹائی میں پڑا رہ گیا ہماری رائے اگر غلطی نہیں کرتی تو ہم دیکھتے ہیں کہ اسمبلی میں ممبران کی ایک پارٹی دوسری کو نیچا دکھانے کے لئے کمربستہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح دوسری پارٹی بھی مقابلہ کرنے کے لئے کھڑی ہو جاتی ہے۔ اس کشمکش میں ملک کا کیا ہوگا؟ وہی جو اس مصرع میں بتایا گیا ہے۔ ؎

شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیرہا

قضیہ مسجد شہید گنج

هو المسك ما كررته يتضوع

یہ عربی شعر کا ایک مصرع ہے۔ شاعر کی محبوبہ نعمان پہاڑ پر رہتی ہے۔ شاعر اپنے مخاطب کو کہتا ہے کہ نعمان پہاڑ کا ذکر بار بار کر کیونکہ وہ ایک قسم کی کستوری ہے جتنی زیادہ رگڑیگا اتنی ہی زیادہ خوشبو دیگی۔ یہی مثال مسجد شہید گنج پر صادق آتی ہے۔

ہر پارٹی اس کا ذکر نفیاً یا اثباتاً بار بار کرتی ہے (اللہ اعلم بما فی صدورھم) بظاہر یہ ایک دلچسپ مشغلہ ہے جسے مذہبی حیثیت سے ایک اچھی صورت دی گئی ہے۔ گذشتہ پرچے میں ہم نے ایک احراری لیڈر کا قول ذکر کیا تھا کہ سول نافرمانی اس قضیے کے لئے مفید و نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی۔ ہم بھی اس رائے سے متفق ہیں۔ نتیجہ خیز اگر کوئی چیز ہے تو وہی قانونی کارروائی ہے یعنی پریوی کونسل میں اپیل دائر کرنا۔ اس میں اگر کامیابی ہو گئی (خدا کرے ایسا ہو) تو آیندہ کے لئے سب مشکلات حل ہو جائیں گی۔

یاد سلف جماعت اہل حدیث کی ایک مشہور اپیل کا فیصلہ پریوی کونسل میں ہؤا تھا۔ جس کا مضمون یہ ہے

متفرقات

اشاعت میں پھر کمی گذشتہ ماہ اخبار کی اشاعت میں ترقی ہونے کی بجائے مزید کمی واقع ہوئی۔ انا للہ۔ ابھی تک سابقہ کمی بھی پوری نہیں ہوسکی تھی کہ کمی در کمی واقع ہو رہی ہے۔ اگر یہی حال رہا تو خدانخواستہ اہلحدیث کی اشاعت میں زبردست رکاوٹ پیدا ہونے کا خطرہ ہے

توجہ کا وقت اس لئے ناظرین اخبار کو عموماً اور بہی خواہان کو خصوصاً اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اس کی اشاعت میں دلی توجہ سے کام لیتے ہوئے نئے خریدار بڑھا کر حوصلہ شکنی کی بجائے حوصلہ افزائی کا موقع دیں۔ (منیجر)

وی پی بھیجے گئے اہلحدیث یکم اپریل حسب ذیل خریداروں کے نام وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی واپس آیا اور قیمت اخبار موصول نہ ہوئی تو ایک ہفتہ بعد واپسی انتظار کے بعد اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۲۸۵ - ۲۲۴۱ - ۵۴۴۶ - ۶۳۸۱ - ۶۴۲۰ -
۶۴۷۲ - ۷۳۲۹ - ۸۷۳۵ - ۹۴۲۹ - ۹۷۲۱ -
۹۸۳۰ - ۹۸۹۳ - ۱۰۷۸۴ - ۱۰۸۸۹ - ۱۱۱۳۶ -
۱۱۳۶۴ - ۱۱۳۷۵ - ۱۱۴۹۹ - ۱۱۸۵۵ - ۱۱۹۲۱ -
۱۱۹۴۴ - ۱۲۰۱۶ - ۱۲۰۲۷ - ۱۲۰۲۹ - ۱۲۱۷۲ -
۱۲۲۵۱ -

حساب دوستاں بھی ملاحظہ فرمائیں سابقہ پرچہ میں حساب دوستاں شائع کیا گیا ہے۔ اسے ایک مرتبہ جملہ ناظرین ملاحظہ فرمالیں۔

ملک ابویحیٰی امام خان نوشہروی سے خط و کتابت سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب) کے پتہ پر کریں۔

دعائے صحت چوہدری لال دین صاحب بی۔ اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ضلع گجرات جو موجود ملتان ہیں اب بہ نسبت سابقہ رو بصحت ہیں۔ ناظرین موصوف کی بحالی صحت کے لئے دعا کریں (منشی محمد خان گوندل۔ ڈنیوال ضلع گجرات)

قدرت کا عجوبہ میرے یہاں بکری نے ۵۔ مارچ سنہ رواں کو جو بچہ دیا۔ اس کے دو دھڑ تھے۔ ایک حصہ نر۔ دوسرا مادہ۔ آٹھ پیر۔ دو کمر۔ اور سینہ، گردن اور مونہہ ایک۔ ۲ آنکھ ۴ کان۔ کھوپڑی ایک۔ مگر نر کی کھوپڑی میں ۲ سوراخ۔ پیدا ہوتے ہوتے مر گیا۔ بکری تندرست ہے اور دودھ دیتی ہے۔

(ظہور محمد قریشی از جبل پور)

ثنائی برقی پریس امرتسر
کے متعلق

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر براہ راست **نیجر صاحب ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر** کے نام ہونی چاہئے۔ ناظرین یاد رکھیں۔ ضروری تاکید ہے۔

نیازمند :۔ منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

رپورٹ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث حسب پروگرام شائع کردہ مولوی محمد عمر صاحب سلینہ ضلع فیروزپور کے جلسہ میں پہنچے۔ بانیان جلسہ نے ضرورت خیال کرتے ہوئے خاکسار کو بھی بلایا۔ چنانچہ میں بھی گیا۔ مولوی محمد عمر صاحب نے اہل بدعت کی تردید بہت عمدہ پیرایہ میں کی اور مذہب اہل توحید کو احسن طریق پر لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ جلسہ میں غیر مسلم بھی خاصی تعداد میں تشریف فرما تھے۔ عاجز نے محاسن اسلام بیان کرتے ہوئے مذہب اسلام کی اصلاح متعلقہ او ونچ نیچ پر تبصرہ کیا۔ جس کا بحمد اللہ خاصہ اثر ہوا۔ دوسرے اجلاس میں ایک غیر مسلم کنبہ مسلمان ہونے کے لئے پیش ہوا۔ چنانچہ ان کو مسجد میں لاکر خاکسار نے کلمہ پڑھایا۔ خاوند مع بیوی اور بچوں کے کل چھ افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ ناظرین دعا کریں کہ خدا ان کو استقامت بخشے اور جمعیۃ تبلیغ کے کارکنان کو تبلیغ اسلام کی توفیق عنایت کرے۔

(نوٹ) احباب جمعیۃ کی امداد دامے، درمے کریں اور ممبر بن کر کام کریں۔ چندہ ممبری سالانہ صرف ۸ر

{ راقم :۔ عبد اللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ امرتسر۔ ڈھاب کھٹیکاں }

رسالہ شمع توحید کی امداد کے لئے از مولوی محمد عبد الشکور صاحب دیوریہ ۵ر۔ خلیل احمد صاحب مرزاپور ۸ر۔

کل میزان تا ۲۸/۲	۲۸۴ - ۱۵ - ۰ روپے
خرچ کتابت و کاغذ علی الحساب تا ۲۸/۲	۱۹۵ - ۰ - ۰
بقایا	۲۱۹ - ۱۵ - ۰

مقدمہ فنڈ از مولوی محمد عبد الشکور صاحب دیوریہ ۵ر

میزان مع سابقہ تا ۲۸/۳	۴۸۵ - ۱۰ - ۳ روپے
خرچ تا ۲۸/۲	۱۸ - ۴ - ۰
بقایا	۴۶۷ - ۶ - ۳

(راقم :۔ محاسب فنڈات)

چندہ کانفرنس چوہدری کریم بخش صاحب چک ۱۵۱ ضلع سرگودھا۔ ۶ر

مدنی دار الحدیث از چوہدری کریم بخش موصوف عہ

غریب فنڈ میں از فتوحی فنڈ ۱۴ر۔ بابو عطاء اللہ صاحب نوشہرہ چھاؤنی عہ۔ چوہدری کریم بخش صاحب چک ۱۵۱ ۸ر۔ جملہ للعہ۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۶ر۔ بقایا للعہ از سائل ۳۸ شمس الدین انحول سے ۳۹ انجمن اشاعت السنت رتلام سے ۴۰ عبد الرحمن آگرہ ۶ میزان عہ سائلین مذکورہ بالا کے نام غریب فنڈ سے ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ عہ

وصولی داخلہ ۱۱۵ متوا مصری صاحب۔ ۱۲۰ محمد زین اللہ ۱۲۱ سردار محمد ۱۲۲ کریم عبد اللہ ۱۲۳ خلیل احمد۔

۴۸ سائلین ابھی باقی ہیں اصحاب خیر صدقات جاریہ کرتے وقت اس فنڈ کا بھی خیال رکھا کریں۔

ضروری اطلاع جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ (منیجر)

حسن البیان۔ مولانا شبلی کے سیرت النعمان کا جواب ۔۔۔ (منیجر)

مومیائی ۲۲/۱۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی
اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار
دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت بچے
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے
پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔
ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک
۶/۔ آدھ پاؤ ۱۲/۔ پاؤ بھر ۱/۹ مع محصول ڈاک۔
ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ بر ہما والوں کو
ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی محمد یسین صاحب بھروٹیا بازار۔
"میں آپ کے یہاں سے بارہا مومیائی منگا چکا ہوں۔ مفید
ثابت ہوتی ہے۔ اب دس چھٹانک مومیائی مرحمت فرمائیے"
(۲۰۔ فروری ۳۸ء)
جناب محمد حبیب اللہ صاحب رسولی:۔ "میں نے حضور کے
دوا خانہ سے مومیائی منگایا تھا۔ میرے اور میرے عزیز
دوست کے لئے مفید ثابت ہوا۔ اب ایک پاؤ بہت جلد
روانہ کر دیں۔" (۱۱۔ فروری ۳۸ء)
جناب محمود عالم صاحب رشرا۔ "میں ہر مہینے بہت سے لوگوں کو آپکے
ہاں سے مومیائی منگا کر دیتا ہوں سب کو فائدہ ہوتا ہے
اب تین چھٹانک بابو بسنت پرشاد کے نام بھیجدیں۔" (۱۷ فروری ۳۸ء)
منگونے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹوی میڈیسن ایجنسی امرتسر

طبی مجربات ۶/

سرمہ نورنظر۔ یہ سرمہ ہمارا خاندانی مجرب ہے اسکی سینکڑوں
شہادتیں موجود ہیں۔ اسکے استعمال سے دھند۔ جالا۔ غبار۔
سرخی چشم۔ ابتدائی پھولا۔ دنوں میں دور ہو جاتے ہیں۔ مرتے
دم تک بینائی قائم رہتی ہے۔ اسکے ہمیشہ استعمال سے
عینک کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ عصر
حبوب مقوی باہ و مقوی دماغ۔ انکے استعمال سے
جریان۔ کثرت احتلام۔ سرعت اور رقت وغیرہ دور ہو کر طاقت
مردمی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ دماغ نہایت درجہ طاقتور
ہو جاتا ہے۔ قیمت ۴۲ گولی ۲/۔
طلائے خاص۔ آپ نے اکثر طلاؤں کا استعمال کیا ہوگا
یہ طلا ایسا نادر اور عجیب الاثر ہے کہ مخلوق کے کل عیوب کو
چند دنوں میں دور کر کے کامل مرد بنا دیتا ہے۔ گئے گزرے
سالہا سال کے مریضوں کے لئے عجیب نعمت ہے قیمت ۵/
نوٹ:۔ محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔
المشتہر:۔ منیجر شفاخانہ صدیقی کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

چھ روپیہ کی بجائے دو روپیہ

برادران اسلام! اگر آپ سرور کائنات، فخر موجودات
کی مکمل و مفصل سوانح حیات مطالعہ فرمانا چاہتے ہیں تو

پیارے نبیؐ کے پیارے حالات

کو پڑھیں۔ اس غرض کو مدنظر رکھ کر کہ کوئی بھائی اس
نعمت سے محروم نہ رہے۔ ہر خاص و عام کو
ساڑھے نو سو صفحات
کی کتاب۔ جس کی کتابت طباعت عمدہ ہے
چھ روپیہ کی بجائے صرف دو روپیہ
میں دی جا رہی ہے۔ آپ بھی آج ہی فرمائش بھیجکر طلب
کریں۔ بہت تھوڑے نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ محصولڈاک
۱۲/ علیحدہ ہوگا۔
(منگوانے کا پتہ)
منیجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۱۹/
غزنوی سفری جمائل شریف
مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ ۴/
تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو
کا ہدیہ سات روپے
ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت
اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے،
پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

(۴۳۶

سرمہ نور العین ۲۵/
(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)
کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو
صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک
سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر
علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ/
پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ

فیروز اللغات مجلد
اس مشہور لغات میں اردو۔ عربی۔ فارسی۔ ہندی اور
سنسکرت کے بے شمار الفاظ، محاورات اور ضرب الامثال
اور معانی اردو زبان میں درج کئے گئے ہیں۔ خصوصاً
ہر اردو خواں گھر میں اس کا رہنا ضروری ہے۔ قیمت ۲/
ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

کہ افراد اہل حدیث ہر مسجد میں اپنے مسنون طریق پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ بلکہ حنفیہ کی مسجد کا امام جو حنفی مذہب کا پابند ہے۔ اگر اہل حدیث ہو جائے تو امامت سے معزول نہیں ہو سکتا۔ مسجد شہید گنج کی اپیل کے ساتھ مذکورہ اپیل کو پوری مشابہت حاصل ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ

مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی (رحمۃ اللہ علیہ) سنایا کرتے تھے کہ والد صاحب شیخ احمد اللہ مرحوم نے (جو ضلع دربھنگہ کے بہت بڑے زمیندار تھے) ولایت میں ایک فیصلے کی اپیل کی تھی جو جماعت اہلحدیث کے خلاف ہوا تھا۔ جس میں ان کو کامیابی ہوئی تھی۔

اس مقدمے کی مختصر روئداد یہ ہے کہ بنگال کے دیہات میں عموماً گھاس پھوس کی مسجدیں ہوتی ہیں۔ کسی ایسی ہی مسجد کے امام کو حنفی مقتدیوں نے امامت سے معزول کر دیا تو اس نے حق استقرار کا دعویٰ کیا جو خارج ہو گیا۔ بلکہ کلکتہ ہائی کورٹ میں اپیل بھی نامنظور ہو گئی۔ امام مذکور شیخ احمد اللہ مرحوم کی غیرت اور فیاضی کا شہرہ سن کر حاضر خدمت ہوا۔ شیخ صاحب پریوی کونسل میں اپیل کرنے کے لئے طیار ہو گئے۔ کلکتہ کے بعض وکلاء نے کہا کہ پریوی کونسل میں اپیل کرنے پر ہزارہا روپیہ خرچ ہوگا۔ اتنی رقم سے تو بہت سی مسجدیں بن سکتی ہیں۔ شیخ صاحب نے فرمایا کہ میں مسجد بنوانا نہیں چاہتا بلکہ قانون بنوانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ شیخ صاحب کے اخلاص اور حسن نیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ پریوی کونسل میں اپیل منظور ہو گئی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ سارے قلمرو برطانیہ میں آج کہیں بھی افراد اہل حدیث کو کسی مسجد میں بطریق مسنون نماز پڑھنے سے قانوناً روکا نہیں جا سکتا۔ چاہے مسجد والوں نے ممانعت کا سائن بورڈ بھی لگا رکھا ہو جیسے مسجد بیگم شاہی لاہور میں لگا ہوا ہے۔ اس اپیل اور فیصلے کا ترجمہ ہم نے رسالہ "فتوحات اہل حدیث" میں درج کر دیا ہوا ہے۔

ہمارے خیال میں مسجد شہید گنج کی اپیل اگر پریوی کونسل میں لی گئی۔ (انشاء اللہ کی جائیگی) اس کی منظوری کے بعد کسی اور بل یا ایکٹ کی ضرورت نہ رہے گی۔

پس مسلمانان پنجاب کو اپنے باہمی اختلافات چھوڑ کر (جن کی وجہ سے کافی جگ ہنسائی ہو چکی ہے) اس اپیل پر متوجہ ہو جانا چاہئیے۔

انجینئرنگ کی تعلیم اور مسلمان

امسال میکلیگن انجینئرنگ کالج مغلپورہ کا داخلہ حسب معمول ماہ مئی میں ہوگا۔ لہذا قبل از وقت اطلاع دی جاتی ہے تاکہ مسلم طلباء اس تعلیم سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں۔ کالج مذکور میں یوں تو تین کلاسیں ہیں لیکن ان میں سے دو قابل توجہ ہیں۔ اول اے کلاس جو فن انجینئرنگ کی تعلیم یعنی مکینیکل اور الیکٹریکل کے لئے مخصوص ہے۔ اس میں داخل ہونے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

عمر طالب علم ۱۷ - ۲۱ سال تک۔ یعنی یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء کو اکیس سال سے زائد نہ ہو۔

قابلیت :- الف :- پنجاب یونیورسٹی کا ایف۔ ایس۔ سی یا ایف۔ اے ہو۔ ایف۔ اے کے ساتھ حساب کیمسٹری اور فزکس کے مضامین ضرور لئے ہوں۔ اگر کسی نے ایف۔ اے یا ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دیا ہوا ہو تو اس کو نتیجہ کے انتظار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ مذکورہ طالب علم اے کلاس کے امتحان میں بیٹھ سکتا ہے۔

ب :- ایف۔ اے یا ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان اے کلاس میں داخل ہونے کے بعد بھی پاس کیا جا سکتا ہے۔ داخلہ کی فیس پچیس روپیہ ہے جو درخواست کے ہمراہ بھیجی جاتی ہے۔ امتحان داخلہ ہر سال ماہ مئی کے تیسرے ہفتہ میں ہوتا ہے جو ذیل کے مضامین میں ہوگا۔ انگلش اور جنرل نالج - پیور میتھیمیٹک - اپلائیڈ میتھیمیٹک اور جیومیٹریکل ڈرائنگ۔ لہذا جس طالب علم نے ایف۔ اے یا ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دیا ہو۔ اور میکلیگن انجینئرنگ کالج کی اے کلاس میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہو۔ یا وہ طالب علم جو میٹرک پاس ہو اور مندرجہ بالا مضامین کے امتحان دینے کی قابلیت رکھتا ہو۔ اُسے لازم ہے کہ فوراً کوئی ٹیوشن وغیرہ رکھ کر یا از خود مضامین کی تیاری شروع کر دے۔

امتحان داخلہ ایسا سخت نہیں ہوتا جیسا کہ عام لوگوں کا خیال ہے۔ جبکہ یہ ایک عام مقابلہ کا امتحان ہے۔ جس کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ کونسا طالب علم سب سے لائق ہے۔ جسکو تیس روپیہ ماہوار کا وظیفہ دیا جا سکے ——— کالج میں دوسری کلاس بی کلاس کے نام سے موسوم ہے۔ اس کلاس میں داخل ہونے کے لئے ذیل کی شرائط ہیں :-

طالب علم کی عمر سولہ اور انیس سال تک ہو۔ یعنی یکم جولائی ۱۹۳۶ء کو کسی حالت میں انیس سال سے زائد اور سولہ سال سے کم نہ ہو۔

تعلیمی قابلیت :- خواہ میٹرک پاس ہو یا فیل شدہ ہو۔ بشرطیکہ کالج کے داخلہ کے امتحان میں اچھے نمبروں میں پاس ہو۔ جن طالب علموں نے میٹرک کا امتحان دیا ہے اور بی کلاس میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں یا جو گذشتہ سال میٹرک میں فیل ہو گئے ہیں ان کے لئے لازم ہے کہ وہ فوراً ذیل کے مضامین کی تیاری شروع کر دیں :- میتھیمیٹک - انگلش - جنرل نالج اور جیومیٹریکل ڈرائنگ۔

اس کلاس کے داخلہ کا امتحان ماہ مئی کے تیسرے ہفتہ میں ہوتا ہے اور ذیل کی تعداد میں طلباء لئے جاتے ہیں۔ ریلوے کی طرف سے پندرہ پندرہ پنجابی اور غیر پنجابی۔ کل تعداد چالیس ہوتی ہے۔ پندرہ پنجابی طالب علموں میں سے جو دس امیدوار مقابلہ کے امتحان میں پہلی دس پوزیشن پر ہونگے اور غریب ہونگے ان کو بیس روپیہ ماہوار فی طالب علم وظیفہ ملیگا۔

باقی مفصل حالات پراسپکٹس میں ملینگے۔ جو کالج سے مفت بذریعہ ڈاک طلب کر سکتے ہیں۔

جدید انگلش ٹیچر۔ قیمت ۸ر پتہ :- نیجر اہلحدیث امرتسر

۵۷ قیمت ۸ر مع محصول ۵ر ملنے کا پتہ :- نیجر اہلحدیث امرتسر

مضامین رشید

پروفیسر رشید احمد صدیقی (مسلم یونیورسٹی علیگڑھ) اُردو کے چند منتخب لکھنے والوں میں ہیں۔ خصوصاً ان کی مزاحیہ نگاری ملک کے ہر طبقے میں غیر معمولی مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ یہ مضامین کیا ہیں۔ دریائے ظرافت سے سینچی ہوئی کشت زعفران، تر و تازہ، شاداب اور فرحت بخش۔ کتابت، طباعت اور ظاہری خوشنمائی میں بھی خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ قیمت مجلد ۱۲؎

واردات

منشی پریم چند کی نئی کتاب

یہ منشی صاحب کے ان تیرہ مگر مختصر افسانوں کا مجموعہ ہے۔ جو مختلف رسائل میں منتشر تھے۔ یہ افسانے ہماری معاشرت اور سماج کی جیتی جاگتی تصویریں ہیں ظاہری خوشنمائی خاص طور سے ملحوظ رکھی گئی ہے۔ قیمت مجلد ۱۲؎

کتاب نما

نئی کتابوں کی اطلاع دینے والا اُردو کا واحد پرچہ

ادب اُردو کے شائقین کے لئے مکتبہ جامعہ کا یہ پرچہ بہت ضروری ہے۔ آپ کو تمام جدید کتابوں کی اطلاع اس سے مل سکتی ہے کسی دار الاشاعت کی کوئی کتاب ایسی نہیں ہوتی جس کا اشتہار ہم فوراً کتاب نما میں شائع [illegible]۔ آپ کتاب منگائیں یا نہ منگائیں۔ کتاب نما [illegible] اُردو ادب کی رفتار ترقی سے واقف رہیں گے

[illegible] سالانہ ۸؍

پتہ:- مکتبہ جامعہ
دہلی - نئی دہلی - لاہور

سیرت و تاریخ کی کتابیں

رحمۃ اللعالمین مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ اس کتاب میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاول پور اور جامعہ ملیہ دہلی اور مدرسہ دیوبند کے نصابات میں داخل ہے۔ ایک بے نظیر علمی تحفہ ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ نہایت اعلےٰ۔ قیمت جلد اول ۲؎۔ جلد دوم ۱؎۔ جلد سوم ۱؎۔

سیرت ابن ہشام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ جس کا بامحاورہ سلیس اُردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قیمت ۶؎

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب مؤلفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ اس کتاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کل حالات و واقعات از پیدائش تا وفات قلم بند ہیں۔ قیمت ۱۲؍

شمائل ترمذی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ کا مفصل بیان ہے حدیث کی عربی عبارات کا ترجمہ بین السطور دیا گیا ہے ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۱۴؍

سید البشر مؤلفہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب فرید کوٹی۔ اس کتاب میں آنحضرت صلعم کی بعثت کے متعلق توراۃ، انجیل وغیرہ سے ۹۹ پیشگوئیاں درج کی ہیں۔ قیمت ۴؍

پیارے نبیؐ کے پیارے اخلاق حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و صفات کا بیان۔ قیمت ۶؍

صدیق اکبرؓ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات اور عہد صدیق کے شاندار واقعات کا بیان۔ از خواجہ عباد اللہ اختر۔ قیمت ۱۲؍

ایضاً خورد۔ قیمت ۴؍

الفاروق مؤلفہ مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مفصل سوانحعمری اور ان کی سیاسی، انتظامی تدابیر فتوحات اسلامی کا سیلاب، مسلمانوں کی عظمت و شجاعت غیر قوموں سے حسن سلوک کا بیان، اخوت اور خدمت خلق کا درس۔ غرضیکہ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۱۲؍

ذو النورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی کے حالات اور عثمانی عہد کے واقعات کا مفصل حال۔ قیمت ۴؍

اسد اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مفصل سوانحعمری اور آپ کے عہد کے حالات۔ قیمت ۱۲؍

سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سپہ سالار اعظم افواج اسلامیہ کی سوانحعمری۔ جس کے مطالعہ سے افسردہ رگوں میں خون حیات دوڑنے لگ جاتا ہے۔ قیمت ۱۲؍

حضرت ابو ایوب انصاریؓ میزبان رسول صلعم ابو ایوب انصاری کے ایثار و قربانی کے حالات۔ مع فوٹو مزار۔ قیمت صرف ۶؍

تذکرۃ العباد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ غلاموں کے حالات قیمت ۹؍

(۴۳۹)

کراماتِ اہلحدیث

مسئلہ کرامت کی توضیح و تشریح اور اسکے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے علاوہ جماعت اہل حدیث کے اولیاء و صوفیا کے حالات و کرامات کا تفصیلی بیان قابل دید ہے جو بالکل نئی چیز ہے۔ ایک کے لئے ۸ کے ٹکٹ بھیجئے اور زیادہ بصیغہ وی پی طلب کیجئے۔

تحفۂ اہلحدیث ۱ اہلحدیث کی پہلی کتاب ۸ ناجی فرقہ کون ہے حنفی یا اہلحدیث قیمت ۳ خطبات سلطان یعنی قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری کے علمی اور تبلیغی خطبے ۱۲ جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر مجلد سنہری ۱۲ پانچ ہزار مجربات جو طبی دنیا میں ایک نئی اور لاجواب کتاب ہے ۸

(ملنے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث جنتری ملقہ ۵۰ لاہور

ہاضم طعام

اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہماری طبیعت ہر وقت گلاب کے پھول کی طرح کھلی رہے اور ہمیشہ تندرستی رہے تو ہاضم طعام کا فوری استعمال شروع کر دیں۔ قیمت ۱۱ مع محصول بذریعہ منی آرڈر۔

ٹھنڈا سرمہ

اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہماری آنکھیں برف کی مانند ٹھنڈی رہیں اور نظر تیز ہو جائے تو ٹھنڈا سرمہ کا فوری استعمال شروع کر دیں۔ سرمہ لگانے سے گرم پانی نکل کر آنکھیں برف کی طرح ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں اور ہماری محنت کی داد دیں۔ قیمت ۱۲ مع محصول بذریعہ منی آرڈر۔

پتہ { اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

خواص آگ۔ ہر قسم کے کشتہ جات کی ترکیبیں قیمت ۴ ملنے کا پتہ ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

نجد و حجاز

علامہ سید محمد رشید رضا صاحب مصری مرحوم ایڈیٹر المنار مصری کی ایک تصنیف کا اردو ترجمہ ہے اس کتاب کا مطالعہ ہر اہل حدیث کو کرنا چاہئے۔

حسب ذیل امور پر بالوضاحت روشنی ڈالی گئی ہے
وہابی اور حجاز۔ وہابی اپنا مذہب کیا بتاتے ہیں
وہابیوں کے لئے تاریخ کی شہادت کیا ہے؟
وہابیوں کے لئے حجاز پر حملہ کرنے کے اسباب۔
نجدیوں کے حملہ حجاز کے عام اسباب۔
وہابی لوگ حجرۂ نبویہ اور قبہ حرم شریف کے ساتھ کیا برتاؤ کریں گے؟ سوال و جوابات۔
قبور اور اُن کی مساجد اور قبے۔
معاہدہ نجد و برطانیہ۔ معاہدہ کے فوائد۔
سلطنت برطانیہ کے ساتھ موالات۔
شریف حسین اور سلطان ابن سعود۔ حجاز اور روپ۔
دونوں فریقوں کا باہمی مقابلہ۔
سلطان ابن سعود۔

قیمت صرف ۸ محصول ڈاک ۶

تبویب القرآن

مصنفہ مولانا مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی (مرحوم) ہر صفحہ کے دو کالم ہیں ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) اعتقادیات۔ (۲) فقہ القرآن۔ (۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات۔ ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے قابل دید ہے۔ ضخامت ۸۴ صفحات۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت للعہ (چار روپے) محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

حلفیہ و مصدقہ اعلان

جھوٹ بولنا قطعاً حرام

ناظرین اخبار جو جو ادویات پیش کرتا ہوں ان کے متعلق میں خدا کو حاضر ناظر جان کر عرض کرتا ہوں کہ ہر موسم میں اکسیر ثابت ہوئیں۔ اگر فائدہ کلی نہ ہو تو حلفیہ قیمت واپس۔ قیمت پیشگی پر محصول معاف۔

طلاء اکسیر۔ تمام بیرونی نقائص کو دور کر کے بدن کو مثل فولاد بنا دیتا ہے خوبی یہ کہ بلا تکلیف۔ قیمت فی شیشی ۸
اکسیر اعظم۔ تمام اندرونی بیماریاں سرعت۔ رقت۔ جریان وغیرہ وغیرہ کو دور کر کے از سر نو قوت بخشتا ہے قیمت فی ڈبہ للعہ
طلاء مجلوق ۸ اکسیر وادا ۸ منجن دندان ۱۲ تریاق سوزاک ۸ تریاق آتشک ۸
فہرست مفت طلب فرمائیے۔ زیادہ تعریف بیکار ہے۔

منیجر صدیقی دواخانہ ۳۵ قاضی اسٹریٹ بجنور۔ (یو۔ پی) (انڈیا)

کفریات مرزا

از مولوی اسرار احمد صاحب آزاد۔ قابل مصنف نے حسب ذیل عنوانات کے متعلق حوالجات تصانیف مرزا صاحب قادیان سے تلاش کر کے یکجا کر دیئے ہیں۔ ایک قابل دید کتاب ہے۔ جو مرزائی مشن کی تردید کے لئے بہت مفید ہے۔

خدا قادیان میں۔ میرزا خالق ارض و سما۔ میرزا باعث تکوین روزگار۔ میرزا خدا کا باپ۔ میرزا خدا کا بیٹا۔ میرزا خدا کی بیوی۔ میرزا کا حیض۔ میرزا کو درد زہ۔ میرزا کا استقرار حمل۔ حضرت محمد صلعم پر فضیلت۔ اہانت انبیاء علیہم السلام اہانت قرآن۔ قرآن میں نحوی غلطیاں۔ نبوت میرزا صاحب۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے۔ غیر مرید سے لڑکی بیاہنا منع ہے۔ انگریزی الہامات۔ وفات مسیح۔ میرزا کا مقتضا و کلام۔ میرزا کا انتقال۔

قیمت ۹ محصول ڈاک ۵ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۲۴

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

امرتسر — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤسا و جاگیرداران سے ...

عام خریداران سے ...

" " ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۴ صفر المظفر ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

ضبط دل (نظم) - - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - ص۲

سوامی دیانند سرسوتی اور مرزا صاحب قادیانی ص۳

لاہوری پارٹی کو خلیفہ قادیان کے سامنے جھکنا چاہئے ص۴

مولوی ظفر علی خاں اور امام دہلی - - - ص۷

قادیانی کے کلاس فیلو - - - - ص۸

ویدوں کی زبان بھی الہامی نہیں - - - ص۱۰

مذاکرہ بابت اذان جمعہ - - - - ص۸

مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ اور عدالت کا فیصلہ ص۹

متفرقات مسئلہ فتاویٰ - - - ص۱۱

ملکی مطلع ص۱۲ اشتہارات - - - ص۱۷-۲۰

ضبطِ دل

(از جناب حافظ محمد عظیم صاحب زار)

ہم نے کب چاہا کسی کے ظلم کا شکوہ کریں — حد سے جب باہر نکل جائے ستم تو کیا کریں

دل لگی ہوتی ہے ان کی وہ اگر بے جا کریں — حسد ہوتا ہے انہیں پھر ہم اگر پوچھا کریں

وہ رہیں برہم جفا میں اور ہم دیکھا کریں — اس پہ شکوہ یہ بھی ہے انکا نہ ہم شکوہ کریں

چاہتے مشرک ہیں نور اللہ کو اطفا کریں — غیر ممکن ہے پڑے یہ رات دن پھونکا کریں

شور سے دو تسمعوا کے حشر بھی برپا کریں — مہربانی کے مقابل سرگرم بیجا کریں

جب محمد نام کا دن رات ہم چرچا کریں — اس کی سنت کو بھلا کس طور سے اخفا کریں

ہر جگہ سب کے لئے رب کی کھلی ہے بارگاہ — کاسۂ سر کیوں در اغیار پر ٹیکا کریں

آپ کو کہتے ہیں سنت والجماعت ہم اگر — سنتِ نبوی کا پھر کس واسطے اخفا کریں

گردشِ ایام کے چکر میں وہ رہتے ہیں زار

جستجوئے رزق میں جو رات دن گھوما کریں

مقدس رسول۔ آریوں نے ایک رسالہ بنام "رنگیلا رسول" شائع کیا تھا۔ اس میں آنحضرت صلعم کی ذات پر حملے کئے تھے۔ اس کا مدلل جواب مولانا ثناء اللہ صاحب

دہلی DELHI
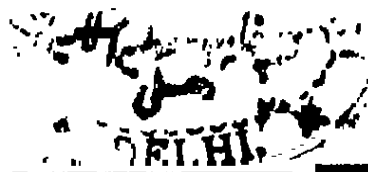
سیر الصحابہ صحابہ کرام جیسی مقدس ہستیوں کے عقاید۔ عبادات، معاملات حسن معاشرت، علم و فنون اور زندگی کے مفصل حالات درج ہیں۔ قیمت ۱۵ روپے

صحابیات یہ کتاب اکثر زنانہ سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس میں ۸۵ صحابیات (صحابہ کرام کی بیویوں) کے حالات درج ہیں قیمت صرف [illegible]۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔

ازواج النبیؐ حضور صلعم کی ازواج مطہرات کی سوانح عمریاں۔ (از حکیم سردار خان نشاط امرتسری) قیمت ۱۲ر

بنات الرسول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کے حالات ۴ر

سید الشہدا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے حالات میں عمدہ رسالہ ۲ر

ازواج النبی حضور صلعم کی ازواج مطہرات کے حالات زندگی۔ اور معترضین کے اعتراضات کا جواب۔ قیمت ۸ر

پیروی صحابیات از مولوی عبدالکریم صاحب فیروز پوری۔ صحابہ کرام کی بیویوں کے حالات پنجابی نظم میں مولوی صاحب موصوف نے قلم بند کئے ہیں۔ مستورات کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۰ر رعایتی ۸ر

تاریخ الخلفاء علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی تصنیف کا اُردو ترجمہ کیا ہے۔ جس میں خلفائے راشدین و دیگر خلفاء بنو امیہ و بنو عباس وغیرہ کے تمام حالات کا بیان ہے۔ ایک قابل مطالعہ تحفہ ہے۔ قیمت [illegible]

الہارون خلیفہ ہارون رشید اور ان کے زمانہ کے تمام حالات درج ہیں قیمت [illegible]

المامون خلیفہ مامون رشید کے حالات، اخلاق، عادات کی تفصیل درج ہے اور آپ کے عہد کے حالات۔ قیمت ۱۰ر

سیرت النعمان امام ابو حنیفہؒ کی سوانح عمری۔ از مولانا شبلی مرحوم [illegible]

سوانح مولانا روم۔ آپ کی پاکیزہ صوفیانہ زندگی کا تذکرہ۔ قیمت ۱۲ر

مولوی معنوی مولانا روم کی سوانح عمری۔ آپ کے حالات اردو میں سلیس طرز پر لکھے گئے ہیں۔ آپ کا نسب، ولادت، آپ کے والد کا حال، آپ کا ترک وطن، ظاہری و باطنی تعلیم، مثنوی شریف پر تبصرہ۔ آپ کے خلیفوں کے حالات قیمت ۵ر

حیات خسرو۔ ابوالحسن امیر خسرو دہلوی کے حالات ۶ر

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

بحسب تجویز و تصدیق مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس لکھا گیا اور آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ کی پنجاہ سالہ جوبلی منعقدہ ۲۹۔ مارچ ۱۹۳۶ء میں پڑھا گیا۔ اسمیں ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کی علمی خدمات کا تذکرہ ہے۔ علمائے اہل حدیث ہند کی تصنیفات بتعداد ایک ہزار چھبیس علم وار، فن وار، زبان وار، بمعہ نام مصنف ملیں گی جماعت اہل حدیث کے اخبارات کا خاکہ ہے۔ جن کی تعداد ۲۸ ہے مدارس اہل حدیث قدیم و جدید کا مرقع علیحدہ ہے۔ الغرض بالکل نیا مضمون، نئے طرز اور عجیب عجیب خاکوں کے ساتھ مزین ہے۔ سائز [illegible]۔ صفحات ۲۱۰۔ قیمت [illegible] علاوہ محصول ڈاک۔

منگوانے کا پتہ } **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سردار گورچرن سنگھ صاحب سب جج بہادر درجہ اول ترنتارن

نمبر مقدمہ ۴۶۲/۳

دیوا سنگھ ولد چوغط سنگھ جٹ سکنہ سوہل تحصیل ترنتارن مدعی۔ بنام لچھمن ولد کاہن چند کھتری سکنہ سوہل تحصیل ترنتارن۔ مدعا علیہ۔

دعوے ۴۰۰/- روپیہ بروئے پرونوٹ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی لچھمن مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام لچھمن مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر لچھمن مدعا علیہ مذکور تاریخ ۵ [illegible] کو مقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ [illegible] بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم۔ مہر عدالت۔

مخدرات۔ اسلام سے [illegible] اور بعد کی چند نامور اور ممتاز خواتین کے [illegible] حالات۔ اعلیٰ پیرایہ میں درج ہیں۔ [illegible]

الغزالی حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی مفصل سوانح عمری۔ قیمت ۱۲ر

حیات حافظ۔ خواجہ حافظ شیرازیؒ کے حالات زندگی۔ قیمت ۶ر

حیات سعدی یعنی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازیؒ کے حالات۔ قیمت ۶ر

نوٹ:۔ محصول ڈاک سب کتب کا علیحدہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ **مینیجر اہلحدیث** [illegible]

اسلامی سوانح عمریاں سولہ مشہور و معروف اللہ کے اولیاء و فضلاء اہل باطن حضرات کی سوانح عمریاں درج ہیں۔ جن کو مطالعہ کر کے ایک سچے مسلمان کے دل میں جذبہ علم و عمل پیدا ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۰ر

تاریخ المشاہیر دنیا کے پچاس مشہور لیڈروں، مولویوں، عالموں، حکیموں، شاعروں، بادشاہوں، مدبروں، جرنیلوں کے دلچسپ حالات۔ از قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی۔ قیمت [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۴ صفر المظفر ۱۳۵۷ھ

سوامی دیانند سرسوتی اور مرزا صاحب قادیانی

ہم ان دونوں صاحبوں کو بلحاظ قابلیت کے ہندوستان کے دو ہیرو کہیں تو بے جا نہیں۔ اسی لئے ہم نے جو کتاب ان دونوں کے حالات میں لکھی ہے اس کا نام "ہندوستان کے دو ریفارمر" رکھا ہے۔ اس کتاب میں ہم نے بحوالجات صحیحہ ان دونوں صاحبوں کو جس وصف میں شریک ثابت کیا ہے اس کا ذکر یہاں نہیں کرتے۔

یہاں ایک دوسرے وصف کا ذکر کیا جاتا ہے اس میں بھی یہ دونوں صاحب برابر کے شریک ہیں جس کا ہمیں اور ہر ایک بہی خواہ ملک کو افسوس ہے۔ وہ وصف یہ ہے کہ یہ دونوں ہیرو اپنے مقصد میں فیل گئے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے:-

مرزا صاحب قادیانی تو اس لئے فیل گئے ہیں کہ ان کا دعوےٰ تھا کہ عنقریب دیکھوگے کہ کوئی پڑھا لکھا آدمی ہندو نظر نہیں آئیگا۔ (ازالہ اوہام)

اس کے برعکس آج ہم دیکھتے ہیں کہ پڑھے لکھے لوگوں میں اکثریت ہندوؤں کی ہے جس کا انکار کرنا بداہت کا انکار ہے۔ ہم بلا خوف تردید صاف کہتے ہیں کہ جب تک ہندوستان میں گاندھی جی اور پنڈت مالویہ جی زندہ ہیں ہندوستان ہندوؤں سے خالی نہیں کہلا سکتا۔

مرزا صاحب کے اسی دعوے کا تتمہ یہ تھا کہ میرے آنے سے دنیا میں کوئی مذہب باقی نہ رہیگا سوائے ایک مذہب کے جس کا نام اسلام ہے۔ سب قومیں مٹ کر اسلام میں جذب ہو جائینگی۔ (چشمہ معرفت)

آج ان دونوں صاحبوں کو اس نوٹ میں شریک کرنے کی وجہ ہمیں یہ پیش آئی ہے کہ ان دنوں ہردوار میں میلہ کنبھ ہو رہا ہے۔ میلہ کنبھ کیوں اس امر کا باعث ہوا کہ ہم ان دونوں صاحبوں کو یکجا ذکر کریں۔ اسکی وجہ اصل میں یہ ہے کہ میلہ کنبھ ان ہر دو صاحبوں کے مذہبی نقطہ نگاہ کے خلاف ہے۔ مرزا صاحب کے خلاف تو اس لئے ہے کہ یہ میلہ تعلیم اسلام کے خلاف ہے اور مرزا صاحب اسلام کے مدعی تھے اور بقول خود اسلام ہی کو دنیا میں غالب دیکھنے اور دکھانے کے لئے آئے تھے مگر میلہ کنبھ سے ثابت ہو گیا کہ ان کا مقصد پورا نہیں ہوا۔

سوامی دیانند ہندو قوم کی اصلاح کے لئے آئے تھے۔ اگر غور کیا جائے تو وہ بھی فیل گئے ہیں۔ اس لئے کہ ہندو قوم نے حسب تعلیم سوامی دیانندجی نہ بت پرستی چھوڑی نہ گنگا پرستی۔ بلکہ یہاں تک ترقی کی کہ ہزارہا کی تعداد میں ننگے سادھو ہردوار میں اشنان کرنے آئے۔ جن کی شرکت پر لاہور کے آریہ اخبار "پرتاپ" نے بڑی چبھتی ہوئی چٹکی لی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"تین ہزار ننگے سادھوؤں کا جلوس"

"ہندو تہذیب اور تمدن پر بدنما داغ"

اس عنوان کے ذیل میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ جو قابل دید و شنید ہے:-

"شرمناک نظارے | برہم کنڈ کے تین طرف ہزاروں استریاں اور ان کے پیچھے مرد سادھوؤں کے درشن کرنے کے لئے بیٹھے تھے۔ استریوں کا جھک جھک کر ننگے سادھوؤں کے آگے پرنام کرنا نہایت شرمناک نظارہ پیش کر رہا تھا مقامات میں بھی جہاں جہاں سے جلوس گذرا۔ استریوں نے راکھ کی چٹکی حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اور بعض عورتوں کو تو میں نے ان کے پاؤں کی راکھ کو اپنے مستک سے لگاتے ہوئے دیکھا۔ اس نظارہ کو دیکھ ہندو جاتی کے ہر بہی خواہ کے دل کو ایک ٹھیس لگتی تھی۔ کئی لوگ پلیٹ فارم پر یہ سوال کرتے ہوئے سنے گئے کہ آخر ان شرمناک نظاروں کو کب بند کیا جائیگا۔ اس وقت جبکہ یوپی گورنمنٹ نے اس معاملہ میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا ہے ضرورت ہے کہ سناتن دھرمی لیڈر اس اہم معاملہ کی طرف توجہ دیں اور ہندو دھرم اور ہندو سنسکرتی کو دنیا کی نظروں میں ذلیل نہ کریں۔

ہر کی پوڑی پر ننگوں کا فوٹو | ہر کی پوڑی پر اشنان کرتے ہوئے یاتریوں کا فوٹو لینا ممنوع ہے۔ لیکن جب ننگے سادھو برہم کنڈ میں اشنان کر رہے تھے تو ایک گورے سارجنٹ نے جو مسٹر میلکم میلہ افسر کے ساتھ ایک مچان پر بیٹھا تھا نہایت پھرتی سے نہاتے ہوئے ننگوں کا فوٹو لے لیا۔ اس تصویر کو غالباً دوسرے ممالک میں

انتخاب الاخبار

——— امرتسر میں آج کل میلہ منڈی بساکھی لگا ہوا ہے
——— حکومت ہند کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل چار ماہ کی رخصت پر انگلستان جا رہے ہیں
——— ہندوستان کی موجودہ مرکزی اسمبلی کی میعاد میں یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء سے مزید ایک سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔
——— پنجاب کے نئے گورنر ہز ایکسیلنسی سر ہنری کریک نے لاہور پہنچ کر ۷۔ اپریل کو اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔
——— مولوی حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار بہار نو ۔ سے زیر دفعہ ۱۲۴ لدھیانہ میں ایک تقریر کرنے کے سلسلہ میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔
——— گورنر پنجاب نے دیوان پرنٹنگ پریس لاہور کی ضمانت دو ہزار روپیہ کی ضبط کر لی ہے۔ نیز اخبار "پرتاب" سے ایک مضمون چھپ جانے کے باعث تین ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔
——— لندن ۷۔ اپریل کی اطلاع ہے کہ سوچو میں جاپانی افواج کو زبردست شکست ہوئی ہے چینی سپاہی ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔ گذشتہ دو ہفتوں میں دس ہزار جاپانی سپاہی ہلاک ہو چکے ہیں۔
——— نئی دہلی کی اطلاع ہے کہ ۳۰۔ اپریل کے بعد غیر ملکی نمک پر ڈیوٹی نہیں لگائی جائے گی۔
——— ضلع گورداسپور و ہوشیارپور (پنجاب) میں ژالہ باری سے بہت فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔
——— دہلی۔ مرکزی گورنمنٹ کے اخراجات میں دس فیصدی کمی کرنے کا رزولیوشن پاس ہو گیا ہے۔
——— حکومت بنگال نے کلکتہ یونیورسٹی کے نام حکم بھیجا ہے کہ یونیورسٹی میں کلرکوں کی آسامیوں میں سے ۳۳ فیصدی مسلمانوں کو دی جائیں۔
——— ہردوار ریلوے اسٹیشن کے قریب یاتریوں کے خیموں میں آگ لگنے سے پندرہ ہزار روپے کا نقصان ہوا
——— حکومت فلسطین نے علاقہ رملہ کے عربوں کو ۲۵ ہزار گنی جرمانہ کیا ہے۔

خریداران سے نہایت ضروری

گذارش

ماہ اپریل میں جن خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ختم تھی ان کے نمبر خریداری "اہلحدیث" یکم اپریل سنہ رواں میں صفحہ ۱۴ پر شائع کر دئیے گئے ہیں۔ اسے ایک بار ملاحظہ فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بہت جلد ارسال کر دیں۔ مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ

اہلحدیث ۲۹۔ اپریل وی پی بھیجا جائیگا

نوٹ غریب فنڈ سے جن خریداروں کے نام اخبار جاری ہے اور مہلت یافتگان کو مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

شمع توحید!

یہ رسالہ چھپ چکا تھا مگر فیصلہ مقدمہ کے انتظار میں ملتوی تھا۔ اب فیصلہ مع دیگر تاریخی واقعات کے درج رسالہ ہو گئے ہیں۔ اسی ہفتہ انشاء اللہ تقسیم ہو جائیگا۔ جن اصحاب نے امداد چندہ بھیجی ہوئی ہے ان کو بصیغہ ڈاک یا بصیغہ بلٹی بھیجے جائینگے۔ ان کو چاہیئے کہ اہل توحید سے اس کو مخصوص نہ کریں بلکہ اکثر نسخے غلط راہ لوگوں میں تقسیم کریں۔ تاکہ مقصود (ہدایت) حاصل ہو۔ دوسرے اصحاب فی نسخہ ۶ پائی محصول ڈاک بھیجیں۔

پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

غریب فنڈ از فنومی فنڈ ہے از عجب خان صاحب موڑ ڈوما گمیرہ کوہاٹ ضلع پشاور ۱۲/۔ جملہ ۸/۔ سابقہ بذمہ فنڈ عہ ۔ بقایا للعہ۔ از سائلین ۴/۔ حاجی ہاشم سرون للیاہ ۔ ۴/۔ عبد القادر بیر ہیرہ ۱۲/۔ ۴/۔ کے سید علوی پانگھاٹ ۱۲/۔ کل میزان ۔ ہر سہ سائلین کے نام غریب فنڈ سے ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۱۰/

وصولی وافلہ ۱۲/۔ عبد العزیز لدھیانہ۔ ۱۲/۔ عبد الحی فیروزآباد۔

۴۲ سائلین اور ہیں جن کے نام ابھی غریب فنڈ سے اخبار جاری ہونا ہے۔ ارباب خیر توجہ فرمائیں۔

ضیاء الدین گھر آگیا ہے میرا لڑکا ضیاء الدین جو شروع دسمبر ۱۹۳۷ء سے کہیں باہر چلا گیا تھا جس کی بابت اہلحدیث میں بھی نوٹ دیا گیا تھا۔ بفضلہ بخیریت گھر واپس آگیا ہے۔ الحمد للہ! (راقم حکیم قائم الدین صدیقی امرتسر۔ کٹڑہ کرم سنگھ کوچہ راولاں)

مضامین آمدہ غلام خان صاحب بکش۔ مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی۔ مولوی عبد المتین صاحب ۲ عدد۔ زین العابدین صاحب صدیقی۔ محمد حفیظ بھوجیانوالی۔ مولوی نور محمد صاحب میانوی۔ ابو نعیم عبد الرحیم صاحب۔

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۸۶

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۴۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۔ مجلد قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسی یاتا نمبر ولد دو سندی ملاح ساکن میاوی شیر تحصیل شکر گڑھ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور درخواست گزاری ہے لہٰذا مقروض مذکور کے جملہ قرض خواہ اور دیگر متعلقہ اشخاص بمقام شکر گڑھ بتقرر ۱۴ ۳۸ حاضر ہو کر مذکورہ آویں

(تحریر ۹)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ ضلع گورداسپور

تنبیہات التوحید۔ ابو یوسف باقر ۔۔۔ افراد فصل کا دندان شکن جواب۔ قیمت عہر، دفتر اہلحدیث

آپ خدا سے الہام پاکر مجھے الہام کرتے ہیں۔
اس لئے میرا دعویٰ گویا رسول اللہ کا دعویٰ ہے۔

یہ ایک جدید اصطلاح ہے۔ بہرحال ہے یہی۔
اس تمہید کے بعد آپ اصل مراسلہ پڑھئے :۔

بخدمت مکرم و محترم ابوالوفا مولانا ثناء اللہ صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہ عنایت سطور ذیل اخبار میں درج کروادیں ۔

دہلی کے دعویدار امامت کی صداقت پرکھنے کا معیار

پرچہ "اہلحدیث" امرتسر مجریہ ۲۴ فروری سنہ رواں کے صفحہ ۲ پر خاکسار اور دہلی کے کسی مدعی امامت کا تھوڑا سا تذکرہ ہوا ہے۔ لیکن ہردو کے دعاوی کی تفصیل نہیں فرمائی گئی۔ لہذا گذارش ہے کہ میں قبل ازیں بارہا رسالہ خادم المسلمین میں علیٰ وجہ البصیرۃ والبینۃ عرض کرچکا ہوں کہ قرآن کریم کی پیشگوئیوں کے موجب یہ زمانہ نبی کریم محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری بعثت محمدیہ کا ہے۔ جس کا ذکر سورہ نسا۔ کہف۔ نحل۔ زمر۔ ق۔ نبا میں موجود ہے۔ آنحضرت علیہ السلام مع صحابہ کرام فرشتوں کے پیرایہ میں مبعوث ہوچکے ہیں۔ برائے ہدایت المسلمین خاکسار سے اپنے بیانات لکھواکر اشاعت کا حکم فرمارہے ہیں۔ پس میں مدعیان امامت وخلافت سے مودبانہ عرض کرتا ہوں کہ نبی کریم کی موجودگی میں کوئی شخص نبی، امام، خلیفہ نہیں کہلا سکتا جو ایسا کرتا ہے وہ غلطی خوردہ ہے۔ تیرھویں صدی میں ایسے دعاوی تھے اب تو آفتاب نبوت محمدیہ نصف النہار پر آچکا ہے۔ آفتاب کی موجودگی میں ستارے چھپ جایا کرتے ہیں۔ اس وقت نبی کریم کا وجود مسعود قطب مدار زمینی وآسمانی قوتوں کا مرکز ہے اور کوئی نہیں۔ زمین کی مرکزی قوت قائم مقام کعبہ ہے وہ فنا کی دستبرد سے محفوظ رہتی ہے۔ جو صاحب دہلی میں امامت یعنی مرکزی قوت کے مدعی ہیں وہ دہلی کو تھامیں۔ دہلی ہلنے کو تیار ہو رہی ہے، فرشتے مصروف العمل ہوگئے ہیں۔ تباہ کن زلزلہ آنا چاہتا ہے۔ شہروں کے شہر الٹ جاوینگے۔ نبی کریم کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے سے

خاص فرشتے ہاتھ رکھے بیٹھے ہیں اب ہند پر
جب تم کہوگے ہٹ جائینگے دیکھ لینا ہند پر

(راقم خاکسار مولوی فضل کاتب دربار محمدیہ)

اہلحدیث ہمارے شہر میں بھی ایک صاحب (حکیم بوتراب) ہیں جو امامت ہند کے مدعی ہیں۔ ایک روز ایک اور صاحب باہر سے آئے۔ جن کی شکل وصورت مطابق سنت تھی۔ وہ بھی امام مہدی کے مدعی ہیں۔ شہر والوں نے کہا پہلے آپ دونوں صاحب باہمی فیصلہ کرلیں تو ہم ایک کو ماننے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ بیرونی امام صاحب حکیم صاحب کی دوکان پر جا براجے۔ خوب بات چیت ہوئی۔ راویان کلام کا بیان ہے کہ بیرونی امام صاحب شہری امام پر غالب آگئے۔ یہ سن کر ہمیں سودیشی امام کی کمزوری پر افسوس ہوا۔

قادیانی کے کلاس فیلو

ہم جماعت

برادران اسلام وناظرین "اہلحدیث" کو بخوبی روشن ہے کہ قادیانی امت اکثر فریاد کرتی ہے کہ اگر مرزا صاحب اپنے دعوے میں جھوٹے ہوتے تو ان کو اس قدر مہلت نہ ملتی اور نہ اس قدر جماعت ان کی پیرو ہوتی۔ حالانکہ لاکھوں کی تعداد میں آپ کے مرید وجاں نثار موجود ہیں۔ سو واضح ہو کہ سچائی کا یہ کوئی معیار نہیں کہ اس کے پیرو تعداد میں بہت ہوں۔ بلکہ معیار صداقت یہ ہے غور سے سنئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :۔

وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ۔ یعنی مسیح کے نزول کے وقت اس زمانہ میں تمام اہل کتاب ایمان لائینگے۔

اور جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ

جس وقت عیسیٰ بن مریم جس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نازل نہ ہوگا تو اس کے زمانہ میں اسلام کو چاروں طرف سے فتح ہوگی اور دجال قتل ہوگا اور تمام مذاہب باطلہ ہلاک ہونگے۔

اس معیار مقررکردہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے مدعیان مسیحیت جھوٹے سمجھے گئے جنہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور بہت کثرت سے ان کے مرید بھی ہوئے اور کامیاب بھی ایسے ہوئے کہ اسی دعویٰ کی بدولت بادشاہت تک پہنچ گئے۔ اگر ہم قادیانی کو ان کے سابقہ کلاس فیلو دوستوں کے ساتھ موازنہ کریں تو بھی اس کے مذہب کے بطلان میں کلام نہیں۔

چند اصحاب قادیانی کی طرح دعویٰ کرنے والے پیش کرتے ہیں اور قادیانی امت کے اس فریب ودجل کو ناظرین پر ظاہر کرکے فیصلہ ان کے سپرد کرتے ہیں۔

(۱) یحییٰ بن فارس نے علاقہ مصر میں عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا اور اس نے طلسم وغیرہ کرکے ایک مردہ کو زندہ کرکے دکھادیا اور کئی ایک مریضوں کو بھی اچھا کیا۔

(۲) ابراہیم بذلہ نے بھی عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا اور اس کے ہزارہا پیرو ہوگئے۔ اور مدت تک اپنی تبلیغ میں شاغل رہا۔

(۳) شیخ محمد خراسانی نے بھی یہی دعویٰ کیا اور بہت سی جماعت قائم کرکے دنیا سے رخصت ہوا۔

(۴) بہبود ترکی نے بھی دعویٰ کیا اور اسکے پانچ کروڑ پانچ لاکھ مرید تھے۔ ناظرین سے پوشیدہ نہیں۔

(۵) عیسیٰ بن مہرویہ نے بھی مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور بہت سی جمعیت حاصل کرکے دنیا سے کوچ کیا۔

(۶) ابوجعفر محمد بن علی سلمانی کے بھی بڑے بڑے امیر ومتمول آدمی ہم عقیدہ ہوگئے اور اس نے بھی مسائل شرعیہ کو ادل بدل کرکے ہزارہا مخلوق خدا کو گمراہ کیا۔

(۷) ہندوستان میں ۱۸۹۹ء میں ایک شخص نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور بعض اپنے مریدوں کے نام اصحاب

ہندوستانیوں کے خلاف پراپیگنڈا کیلئے استعمال کیا جائیگا۔

ایک ہزار نئے ناگے | ناگے سادھوؤں کے متعلق ایک اطلاع یہ بھی موصول ہوئی ہے کہ کنبھ کے میلہ پر ۱۰۰۰ سادھوؤں نے دیکشا لے کر ناگا سادھو بننے کا پرن کیا ہے۔ یعنی دوسرے الفاظ میں ناگوں کی امت میں ایک بھاری اضافہ ہوگیا ہے ''

(پرتاپ لاہور ۴۔ اپریل سنہ رواں)

اہلحدیث | ان شرمناک نظاروں کے علاوہ ہر شہر ہر قصبہ، ہر گاؤں میں کوٹھا اور بنارس اور ہردوار وغیرہ مشہور مقامات میں خصوصاً بت خانوں اور بت پرستیوں کا جو زور ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔

میں جب کبھی بنارس گیا۔ قدرتی طور پر میری توجہ اس امر کی طرف منعطف ہوئی کہ اس قدر بت پرستی کی موجودگی میں ان دونوں ہیروؤں کو اپنے مقصد میں کامیاب کیسے کہہ سکتے ہیں۔

اس نوٹ میں ہم ان دونوں صاحبوں کے دعاوی کی پڑتال از روئے دلائل صدق و کذب نہیں کرتے بلکہ واقعات کی بنا پر یہ حقیقت ظاہر کرتے ہیں کہ یہ دونو ہیرو اپنے اپنے مقصد میں ناکام گئے ہیں جو مقام افسوس ہے۔

ہاں دعوے میں کامیابی کی مثال دیکھنی ہو تو آئیے ہم بتاتے ہیں۔ قرآن مجید کی سورہ نصر پڑھئے جس میں ارشاد ہے:۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَ الْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا۔

یہ چھوٹی سی سورہ حضور علیہ السلام کے مشن (مقصد) کا پتہ دیتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک وقت آنے والا ہے کہ لوگ دین اسلام میں جوق در جوق داخل ہونگے۔ پس آپ اس وقت خدا کی طرف ہمہ تن متوجہ ہوجانا کیونکہ اس وقت آپ کا مشن پورا ہو جائیگا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جس کا نقشہ مولانا حالی مرحوم نے اس بند میں دکھایا ہے۔ ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوتی بستی جگا دی

پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

قادیانی مشن
اب تو لاہوری پارٹی کو قادیانی خلیفہ کے سامنے
جھک جانا چاہئے

عرصہ دراز سے لاہوری اور قادیانی جماعتوں میں اختلاف چلا آرہا ہے جو بہت بری صورت اختیار کرچکا ہے۔ ایک دوسرے کا منہ دیکھنا اور گفتگو کرنا پسند نہیں کرتے۔ ہمارے خیال میں وقت آگیا ہے کہ دونوں پارٹیاں آپس میں مل جائیں اس کا ثبوت درج ذیل ہے:۔

ان دونوں پارٹیوں کے معلم اعظم مسیح موعود جو بقول ان کے حکم عدل کا منصب پاکر آئے تھے۔ ایک ہدایت نامہ جاری کرگئے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں

ایک متدین عالم کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ الہام اور کشف کا نام سن کر چپ ہو جائے اور لمبی چون وچرا سے باز آجائے''

(ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۱۴۸)

یہ قانون مسلمہ مرزائیہ ہے جو امت مرزائیہ سب پر حاوی ہے۔ اس کے بعد اخبار "الفضل" ۲۰۔ مارچ ملاحظہ ہو جس میں لکھا ہے کہ

"جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ہم کلامی کا شرف بخشا تھا اسی طرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی (خلیفہ قادیانی) کو بھی اپنے مکالمہ سے نوازا۔ آپ کو الہام ہوا تھا لیمزقنہم یہ بھی الہام ہوا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔

مرزا صاحب متوفیٰ (قادیانی مسیح) کا قول مذکور جو اصول عام کی شکل میں ہے اپنے اندر وسیع معنے رکھتا ہے۔ اس قانون کلی سے سب سے پہلے فائدہ اٹھانے والا ان کا بیٹا ہے۔ کیا لاہوری جماعت بوصف احمدیت مرزا صاحب کے اس ہدایت نامہ کے ماتحت موجودہ خلیفہ قادیان کے سامنے چون وچرا کرنا چھوڑ دیگی۔ دیدہ باید۔

مولوی فضل خان اور امام دہلی

آج کل خدا کے امامان اور مہدیان اسلام کی خوب کثرت ہے۔ ان کی اس کثرت سے ہم گھبراتے نہیں کیا عجب کہ صبح کاذب میں سے صبح صادق نکل آئے

"اہلحدیث" میں امام دہلی (مولوی عبدالوہاب صاحب مرحوم) اور ان کے خلیفہ حافظ عبدالستار صاحب کی امامت کا ذکر آتا رہتا ہے۔ فروری کے پرچے میں کسی خاص پیرایہ میں ذکر آنے پر مولوی فضل خان صاحب (ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی) مدعی امامت کو جوش آیا تو انہوں نے ایک مراسلہ بغرض اشاعت بھیجا۔ اس مراسلہ پڑھنے سے پہلے ان کا دعویٰ سمجھنا ضروری ہے موصوف کا دعویٰ ہے کہ میرے الہامات کے اصل مخاطب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں

اب ہاتھ کنگن کو آرسی کیا کی مثل سے چند نمونے اپنے آریہ سماجی بھائیوں کی واقفیت کے لئے درج کردیتے ہیں۔ مثلاً یجروید ۱۹-۴۸ میں वसानि دیتی جمع کی بجائے वयाति دیتی واحد کا صیغہ لکھا ہے۔

یجروید ۲۵-۲۹ میں नसानि تکشتی کی بجائے جمع کے नसाति صیغہ واحد میں لکھا ہے۔

یجروید ۲۱-۲۹ میں एकविंशति تیسری وبھکتی کی بجائے एकानि ٧ ٦ ساتویں وبھکتی لکھی گئی ہے۔

یجروید ۲۱-۳۰ میں ननूनपात پرتھما دوتیا کے معنی میں اور ईत्रन चतुर्थी دوسری کے معنی میں لکھی گئی ہیں۔

اسی طرح کی بے قاعدگیاں ہزاروں منتروں میں پائی جاتی ہیں۔ جن کو اگر یک جا جمع کرنے کی کوشش کی جاوے تو وید کے برابر ہی ایک اغلاط نامہ کی ضرورت ہے۔

شاید بعض متعصب آریہ سماجی بہنند نام زنگی کافور کی ضرب المثل کہیں ہماری ہی بھول نہ تصور فرما ویں۔ اس لئے ہم سنسکرت زبان کی صرف و نحو کے موجد شری مہرشی پانی جی مہاراج کی مشہور تصنیف اور ویدانگ اشٹادھیائی کے حوالوں سے ثابت کرتے ہیں کہ بقول مرزا غلام احمد صاحب ویدوں کا خدا بھی انسانی صرف و نحو کا پابند نہیں ہے۔ اور ہم

دروغ گو را تا بخانہ بباید رسید

پر عمل کر کے مہرشی پانی کے اقوال کا ترجمہ بھی آریہ سماجی مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی مہاراج کا کیا ہوا ہی درج کئے دیتے ہیں۔ تاکہ ترجمہ کی بھی شکایت نہ رہے۔

آریہ سماجو! سنو ویاکرن (صرف و نحو) کے موجد مہرشی پانی اور آپ کے گھریلو مہرشی کیا فرماتے ہیں۔ پانی کی تصنیف اشٹادھیائے ۲-۳-۶۲

चतुर्थ्यर्थे बहुलं छन्दसि ॥ ६।१।२-३-६२ षष्ठ्यर्थे चतुर्थी वक्तव्या। या खर्वेण पिबति तस्यै खर्वो जायते तिस्रो रात्रीरिति। तस्या इति प्राप्ते। एवमन्यत्रापि। अनेन चतुर्थ्यर्थे षष्ठी षष्ठ्यर्थे चतुर्थी द्वे एव भवतः।

نوٹ: از مہرشی سوامی دیانند دیکھئے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ویاکرن وشے ص۴۹۹

(या खर्वेण) اتیادی پاٹھ سے یہی پریوجن (مطلب) ہے کہ ویدوں میں ششٹی (چھٹی) وبھکتی (صیغہ) کے ستھان میں (بجائے) چترتھی (چوتھی) ہو جاتی ہے۔ لوک گرنتھوں (دنیوی کتابوں) میں نہیں۔

مزید ملاحظہ ہو اشٹادھیائے سوتر ۳-۱-۸۵

व्यत्ययो बहुलम् ।०५।०३।१।८५ व्यत्ययो भवति स्यादीनामिति। अनेन विकरण व्यत्ययः। सुपां व्यत्ययः। तिङां व्यत्ययः। वर्ण व्यत्ययः। लिङ्ग व्यत्ययः। पुरुष व्यत्ययः। काल व्यत्ययः। आत्मने पद व्यत्ययः। परस्मै पद व्यत्ययः। स्वर व्यत्ययः। कर्तृ व्यत्ययः। यङ् व्यत्ययश्च। एषां क्रमेणोदाहरणानि

نوٹ: از مہرشی دیانند۔ ملاحظہ ہو رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا ص۴۵۳

ویدوں میں جو ونتیہ ار تھات وپریت بھاو (بے قاعدگی) بہودھا (اکثر) ہوتا ہے وہ بھاشیہ کار پتنجلی نے ثو پرکار (طرح) سے مانا ہے۔ وے شپ آدی یہ ہیں۔ شپ۔ تنگ۔ سورن (لنگ) پلنگ۔ استری لنگ اور نپنسک لنگ (پرش) پرتھم۔ مدھیم۔ اور اتم (کال) بھوت۔ بھوشیت اور ورتمان۔ آتمنے پد (ورن) ویدوں میں اچھر کے استھان میں ہل اور ہلوں کے ستھان میں اچھر کے آدیش ہو جاتے ہیں۔ سور۔ آوات آدی کا ونتیہ۔ کرتا (فاعل) کا ونتیہ اور یگ کا ونتیہ ہوتے ہیں۔ ان سب کے اداہرن (مثالیں) سنسکرت میں لکھے ہیں وہاں دیکھ لینا چاہیے (بلفظہٖ)

ناظرین یہ ہے ویدوں کی صرف و نحو کا خلاصہ مطلب بفرمان مہرشیاں پانی۔ پتنجلی اور دیانند سرسوتی۔ اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ویدوں میں نہ فاعل کا لحاظ ہے نہ فعل کا نہ مفعول کا۔ نہ واحد کا نہ جمع کا نہ ثانیث کا۔ نہ ماضی کا خیال ہے نہ مضارع کا نہ حال کا نہ مستقبل کا۔ نہ مؤنث کی تفریق ہے نہ مذکر کی اور نہ جان دار اور نہ بے جان کی۔ نہ متکلم کی تمیز ہے نہ حاضر کی اور نہ غائب کی نہ جمع کی نہ واحد کی اور نہ اشارہ کی نہ مشارٌ الیہ کی۔ نہ اونچی نیچی آواز کی۔ غرضیکہ کسی بھی قسم کا کوئی خیال و لحاظ ویدک سنسکرت میں نہیں رکھا گیا۔ مختصر یہ کہ ویدوں کی زبان میں اگر یوں کلام کیا جاوے کہ

"میں وہاں گیا اور میں کیا دیکھونگی کہ وہاں گھاس بکریوں کو کھاتی تھیں"

غرضیکہ عجیب اور بے قاعدہ زبان ہے۔ جس صیغہ کو جو مرضی چاہے سمجھ لیجئے کوئی بندش نہیں ہے۔ چنانچہ مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج بھی رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا "ویاکرن وشے" ص۴۴۳ پر لکھتے ہیں کہ

"وید آدی شاستروں میں جو شبد (الفاظ) پڑھے جاتے ہیں اُن سب کے بیچ میں یہ نیم (قاعدہ) ہے کہ جس وبھکتی (صیغہ) کے ساتھ وے شبد (الفاظ) پڑھے ہوں اُسی وبھکتی (صیغہ) سے ارتھ (ترجمہ) کر لینا یہ بات نہیں ہے۔ کنتو (بلکہ) جس وبھکتی سے شاستر۔ تول۔ یکتی اور پرمان کے انوکول ارتھ بنتا ہو اُس وبھکتی کا آشرے (سہارا) کر کے ارتھ کرنا چاہیئے۔ (بلفظہٖ)

حبشیوں اور جنگلی لوگوں کی بولی میں بھی بلکہ جانوروں اور حیوانوں کی بولیوں میں بھی نرسادہ۔ فعل۔ فاعل۔ مفعول۔ متکلم۔ حاضر۔ غائب۔ واحد۔ ثانیث۔ جمع

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شکل مقرر کئے۔ چہ خلفاء راشدین۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

(۸) استاد سیس نے خراسان میں دعویٰ کیا اور اس کے مرید تین لاکھ صرف سپاہی فوجی بن گئے۔ بلکہ حاکم مرو نے اس کا مقابلہ بھی کیا اور شکست کھائی۔

(۹) عبد اللہ بن مہدی نے ۲۹۶ھ میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور اس قدر کامیاب ہوا کہ طرابلس و مصر کو فتح کر کے قابض ہو گیا اور زمانہ مہدویت میں ۲۴ سال ایک ماہ بیس روز گزار کے اور ۳۲۲ھ میں فوت ہوا۔

(۱۰) حسن بن صباح نے بھی قادیانی کی شکل دعویٰ کرکے ہزاروں سے متجاوز معتقد حاصل کئے۔

(۱۱) عبد المومن نے بھی ایسا ہی دعویٰ کو عوام الناس پر پیش کرکے کئی خرق عادت دکھائے اور لوگوں کو مرید کرکے اپنی جماعت قائم کی۔

(۱۲) حاکم بامر اللہ نے مصر میں اس دعویٰ سے ترقی پاکر آخر خدائی دعویٰ کیا اور بڑے کروفر سے تبلیغ مذہبی کرتا رہا ۱۲ و ۲۵ برس زندہ رہ کر داخل فی السقر ہوا۔

(۱۳) صالح بن طریف نے نبوت کا دعویٰ کیا اور قرآن ثانی بھی مرتب کرکے مخلوق خدا پر پیش کیا۔ اور ہزار ہا انسانوں کو ہاویہ میں لے گرا۔

(۱۴) شیخ محمد جونپوری ہندی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا جو اہل علم طبقہ سے پوشیدہ نہیں۔ اسکے مرید آج تک ہندوستان میں پائے جاتے ہیں

(۱۵) خراسان میں بہبک نام نامی نے بھی مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ لیکن بالکل کم جماعت اس کے ساتھ ہوئی۔

(۱۶) ایران میں باب نے بھی یہی دعویٰ کیا جو کسی اہل علم سے مخفی نہیں۔ جس کی امت فی زمانہ بھی ہند میں موجود ہے۔

(۱۷) جلال الدین اکبر جو عظیم بادشاہ ہند نے بھی نبی ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور بہت سے دنیاداروں نے اس کے دعویٰ کو تسلیم کرکے جلیل القدر مراتب حاصل کئے۔

(۱۸) ملک سندھ میں ایک شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور بہت سے انسانوں کو اپنا ہم نوا بنا لیا۔ (مجمع البحار)

(۱۹) بلوچستان کے سعد اللہ خان نامی نے بھی مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔

(۲۰) میرا احمد نام نامی نے موضع سنگھ پور ضلع جہلم میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ لیکن اسکے دعویٰ کو معدودے چند لوگوں نے تسلیم کیا اور آجتک زندہ موجود ہے۔ جس کی ملاقات راقم الحروف نے بھی کی ہے۔

سو ناظرین کی خدمت میں توجہ کی صحبت میں قادیانی کے کلاس فیلو شمار کرکے پیش کرتا ہوا امید پر بس کرتا ہوں ؎

رسول قادیانی کی رسالت ☆ جہالت ہے ضلالت ہے بطالت

(محررہ۔ نور محمد میانوی جہلمی۔ خادم اہل حدیث)

ویدوں کی زبان بھی الہامی نہیں

(از قلم پنڈت آتما نند صاحب از گوجرانوالہ)

اخبار آریہ مسافر نے قرآن شریف کی زبان میں صرف ونحوی بے قاعدگیاں بیان کی ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی جب اُن کی عربی میں علمائے اسلام غلطیاں بتلاتے تھے تو الزامی جواب میں قرآن شریف میں صرفی ونحوی بے قاعدگیاں بتلایا کرتے تھے۔ اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ لاہور بھی مؤنث اور مذکر کے صیغوں میں کچھ بے قاعدگیاں بتلاتے ہیں۔ لیکن ہم وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ آیا قرآن شریف میں بھی صرفی ونحوی بے قاعدگیاں ہیں یا نہیں۔ لیکن وید مقدس کے متعلق نہایت وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ویدوں کی "ایشوری" زبان میں صرفی و نحوی اتنی بے قاعدگیاں پائی جاتی ہیں کہ بعض آریہ سماجی وِدوانوں کو محض صرفی غلطیوں کی وجہ سے ویدوں کے ایشوری گیان یعنی کلام الٰہی ہونے پر شک ہو رہا ہے۔ مثال کے طور پر آریہ سماج کی سب سے بڑی یونیورسٹی گوروکل کانگڑی کے وید کے معلم شری پنڈت چندرمنی جی ودیا النکار۔ پالی رتن۔ ویاکرن آچاریہ اپنی کتاب ترجمہ نرکت صفحہ ۹۶ پر لکھتے ہیں کہ

"اِس کے اشرکت (علاوہ) وید میں ارتھ کے انوسار وبھکتی تنھا وچن کا وئتیہ (بے قاعدگی) بہت ادھک پایا جاتا ہے۔ اس وئتیہ (بے قاعدگی) کا کوئی وشیش نیم ہمیں پرتیکیات (معلوم) نہیں۔ یہ وئتیہ (بے قاعدگیاں) کیوں کئے جاویں؟ اِس کا سنتوش پرد (تسلی بخش) اُتر ہمیں نہیں ملتا۔ پرماتما پورن (مکمل) ہے۔ یدی (اگر) وید پرماتما کے ہی دئیے ہوئے ہیں تو اُس کی بھاشا (بولی) میں یہ اپورنتا (کمی) کا ہونا دوش (نقص عظیم) نہیں ہونا چاہئیے۔ (بے شک) یدی وئتیہ ہی کیا جانا تھا تو پرماتما نے اصلی شبد (الفاظ) ہی کیوں نہیں پریکت (استعمال) کر دئیے۔ جس سے یہ دوش (نقص) نہ رہتا۔ یہ آشنکا (اعتراض) ہمیں بہت ڈگمگاتی ہے۔ ویدک بھاشا میں اتنی بھاری ترٹی (کمزوری) کا ہونا بڑا کھٹکتا ہے۔" (بلفظہٖ)

ہم بھی آریہ سماجی ودوان پنڈت چندر منی جی پالی رتن نیائے بھوشن کے ساتھ سولہ آنے متفق ہیں۔

آریہ سماجی مترجم ہر چہار وید پنڈت جے دیو جی شرما اتھرووید جزو اوّل تمہید صفحہ ۴۵ پر لکھتے ہیں کہ "پنہلاد سنگھتا کے بہت سے استھل (مقامات) اتنے وکرت (بگڑے ہوئے) اور ویاکرن کے نیموں (صرف ونحو کے قواعد) سے وپریت (خلاف) ہیں کہ ان کو مُول وید ماننا ہی اسمبھو ہے"

مخزن ہر مسلمان - دارالمطالعہ - رسالہ ۴۴ و ۴۵ ...

مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ

اور

عدالت کا فیصلہ

۴- نومبر ۱۹۳۷ء کا واقعہ اہالی امرتسر بھولے نہ ہونگے جب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ جس کے رد عمل کے لئے ملزم کی طرف سے اُس کے حامیوں نے جو جو کاروائیاں کیں اور جو خلاف واقعہ شہادتیں مہیا کیں وہ سب مسل مقدمہ میں جمع ہونے کے علاوہ مسل خداوندی میں بھی درج ہیں جس کی شان ہے کُلُّ شَیْءٍ فَعَلُوْہُ فِی الزُّبُرِ وَکُلُّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ جسے سامنے رکھ کر حکم ہوگا۔ اِقْرَاْ کِتَابَکَ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا۔ گواہان استغاثہ میں ڈاکٹر محمد اسحاق چونکہ ایک خاص حیثیت کے مالک ہیں یعنی فوجی صوبیدار پنشنر ہیں۔ اس لئے بہت سی جرح اور سوالات کے علاوہ بیرونی دباؤ ڈالکر بھی ان کو تنگ کیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب کو خدا جزائے خیر دے کہ انہوں نے صداقت کا دامن نہ چھوڑا۔

مقام تعجب ہے | علماء احناف امرتسر نے انسانی ہمدردی کے ماتحت ایک فتویٰ لکھا جس میں جھوٹی شہادت کو گناہ کبیرہ بتا کر عام انسانوں کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً جھوٹی شہادت دینے سے منع کیا۔ وہ فتویٰ یہ ہے:-

سوال | جھوٹی شہادت دینے کا شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب | جھوٹی شہادت دینا شرعاً حرام گناہ کبیرہ معادل (برابر) شرک ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الاشراک باللہ و عقوق الوالدین وشھادۃ الزور (بخاری شریف) شھادۃ الزور حرام۔ (قاضی خاں وعالمگیری۔ رد المحتار وغیرہ) واللہ اعلم بالصواب۔

(کتبہ محمد عبداللہ عفی عنہ از لاہور)

جواب صحیح ہے۔ (مولوی) ابوالبیان محمد داؤد فاروقی۔ مسجد شیخ بڈھا مرحوم امرتسر

الجواب صحیح۔ (مولوی) عبدالرحمٰن عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر۔ مسجد شیخ بڈھا مرحوم۔

الجواب صواب۔ (مولوی) محمد حسن عفی عنہ مدرس نعمانیہ۔ امام عیدگاہ رامباغ امرتسر۔

جواب درست ہے۔ (مولوی) غلام محمد عفی عنہ امام جامع مسجد خیرالدین مرحوم امرتسر

جواب درست ہے۔ (مولوی) محمد بہاء الحق قاسمی۔ کٹڑہ کمہاراں امرتسر۔

الجواب | جھوٹی گواہی دینا سخت کبیرہ گناہ ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:- وَالَّذِیْنَ لَا یَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ یعنی مسلمان کا کام نہیں کہ جھوٹی گواہی دے۔ ایک ارشاد ہے وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ الآیہ جھوٹ سے بچو۔ حدیث شریف میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الا انبئکم باکبر الکبائر قلنا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ ... فقال الا وقول الزور وشھادۃ الزور۔ یعنی سب گناہوں سے بڑا گناہ شرک کرنا ہے اور جھوٹی بات کہنا اور جھوٹی گواہی دینا (بخاری ومسلم) ہدایہ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جھوٹے گواہ کو چالیس کوڑے لگا کر مونہہ کالا کر دیا تھا۔ ایک دفعہ خلیفہ ثانی رضہ نے حکم دیا تھا کہ جھوٹے گواہ کا منہ کالا کر کے اسکی پگڑی گلے میں ڈال کر شہر میں پھرایا جائے۔ (تخریج عسقلانی) ــــــ جھوٹی گواہی دینا ایسا بُرا فعل ہے کہ انگریزی قانون کی رو سے بھی جھوٹا گواہ سخت سزا پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں بلکہ جملہ انسانوں کو ہدایت کرے کہ کسی کے لحاظ میں یا کسی پارٹی یا کسی شخص کی حمایت میں بھی جھوٹی گواہی نہ دیا کریں۔ جو شخص جھوٹی گواہی دینے کیلئے کہے اسکو صاف کہدیں کہ آج ہم جھوٹ بول کر تمہیں چھڑائیں تو کل جب ہم دربار خداوندی میں جھوٹ کے عوض گرفتار ہونگے تو ہمیں کون چھڑائیگا؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس لعنتی کام سے بچائے۔ (عبدالکبیر عفا عنہ۔ مدرس نصرۃ الحق امرتسر مسجد میاں محمد جان مرحوم)

افسوس ہے کہ اس شرعی فتوے کی بھی قدر نہ کی گئی۔ آخر کار نتیجہ جو ہوا وہ مندرجہ ذیل عدالتی فیصلے سے ظاہر ہے:-

(مولوی) عبداللہ ثانی۔ ناظم جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب امرتسر محلہ ڈھاب کھٹیکاں)

ماضی، مستقبل، حال کا لحاظ اور خیال پایا جاتا ہے لیکن "بھگوان" ویدشریف ان سب پابندیوں سے آزاد ہے۔ اس لئے ہم اوپر صرف ونحو کے موجد مہرشی پانی اور مہا بھاشیہ کار پاتنجلی مہرشی بلکہ آرین تحریک کے بانی مبانی مہرشی دیانند سوامی جی کی تحریروں سے ثابت کر دیا ہے کہ جہاں تک صرف ونحو کا تعلق ہے۔ وید مقدس کی بولی منومان جی کی بولی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ کیا اسی زبان کے بل بوتے پر آریہ سماجی دوسروں کے مونہہ آتے ہیں۔

چھاج تو بولے لیکن چھلنی کیا بولے۔ جس میں سینکڑوں چھید ہوں۔ انہی غلطیوں کی بنا پر گوروکل کانگڑی کا وید ادھیاپک ویدوں کے خدائی کلام ہونے میں جائز شک کر رہا ہے۔ کہو آریہ سماجیو اور ویدوں کو کلام الٰہی ماننے والے احمدیو! کیا فرماتے ہو بیچ اس مسئلہ کے کہ ویدوں میں صرف ونحو کا نام ونشان بھی نہیں ہے۔

ویدوں کے صحیح معانی، مطالب اور ویدک زمانہ کی تہذیب کو جاننے کے خواہشمند ہماری لاجواب اور لاثانی تصنیف "ویدارتھ پرکاش" عرف اسم بامسمٰی "ویدک تہذیب" ضرور ملاحظہ فرماویں۔ آپ کی سہولت کے لئے قیمت بجائے سوا روپیہ (۱۴) کے صرف دس آنہ کر دی گئی ہے۔ ملنے کا پتہ:۔

دفتر "اہلحدیث" امرتسر

مذاکرہ بابت اذان جمعہ

(از قلم حکیم مولوی محمد احمد صاحب (اسرا)میر(اعظم گڈھ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

اب رہی یہ بات کہ وہ اذان قبل زوال ہوئی یا بعد زوال۔ اس کی بابت کوئی صحابی نہیں فرماتے (مجھے اب تک اس کی بابت روایت نہیں ملی) غالباً اس لئے کہ جب مسلمانوں کو جمعہ کے وقت سے واقفیت ہو جائیگی تو خود اون کو اذان عثمانی کا وقت معلوم ہو جائیگا۔ پس اس کے لئے پہلے آیت جمعہ میں غور کیا جائے بعد اوس کے عمل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا جائے۔ آیت یہ ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ الآیہ۔

(ترجمہ) اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے ندا کی جائے تو اللہ کے ذکر (خطبہ) کی طرف چلو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔

یہاں پر بیع وشرا کو مخصوص کیا گیا۔ مورد خاص ہے لیکن حکم عام ہے یعنی تمام کاموں کو ترک کر کے اوس کے ذکر کی طرف جو مسجد میں ہوتا ہے چلو۔

اس میں بازار کی طرف اشارہ ہے۔ مفہوم ظاہر بغیر تاویل یہی ہوتا ہے کہ اذان سنتے ہی سب کام چھوڑ کر مسجد میں حاضر ہو جاؤ تاکہ خطبہ کی سماعت کا ثواب حاصل کرو اس بنا پر کوئی آدمی اذان ہوتے ہی کام چھوڑ کر بہت کوشش کرے گا تو وہ خطبہ اولیٰ میں شریک ہو سکتا ہے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے یہی عمل ہوا تھا۔ پھر اوس عمل پر عتاب نہ ہونا چاہئے تھا حالانکہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے اون کو عتاب کے کلمات سے یاد کیا اس سے معلوم ہوا کہ اس ظاہری عمل پر عملدرآمد نہیں تھا۔ خصوصاً جبکہ خطبہ مختصر اور نماز طویل ہو۔ پس عمل ظاہری پر فعل کرنے اور سنت پڑھنے کا وقت نہیں مل سکتا۔ حالانکہ دونوں کام ضروری ہیں جیسا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہی موقع پیش آیا تھا اور صرف عثمان ہی رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے تھے۔ اس سے واضح ہو گیا کہ اور سب صحابہ رضی اللہ عنہم قبل سے حاضر ہو کر شریک خطبہ تھے اور نیز سنت پڑھ کر فارغ ہو گئے تھے کیونکہ اون کی نسبت کوئی عتاب نہیں ہوا۔ یہاں منشا امیر المومنین کا معلوم ہو گیا کہ جیسا کہ سب حاضر ہو گئے تم کو بھی حاضر ہونا چاہئے تھا۔ رہی یہ بات کہ پہلی اذان یعنی خطبہ کی کس وقت ہوتی تھی تو اس کو آیت کریمہ سے سمجھنا چاہئے۔

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ الآیہ

دُلُوكُ الشَّمْسِ اى مَيْلُهَا

آفتاب ڈھلتے وقت نماز کو قائم کر۔ یہ ظہر کی نماز کا وقت بتایا گیا ہے۔ آگے اور نمازوں کا وقت ہے اور جمعہ اور ظہر کا وقت ایک ہے۔ البتہ ظہر میں پہلے سنت پڑھی جاتی ہے پھر نماز قائم ہوتی ہے اور جمعہ میں بھی یہی ہوتا ہے۔ لیکن فرق اتنا رہا کہ جمعہ کی سنت قبل زوال ہوگی اور ظہر کی بعد زوال۔ خلاصہ آیت کا یہ ہوا کہ جمعہ کی اذان جب ہو تو فوراً حاضر ہو کر خطبہ سنو۔ یعنی اذان ہونے کے پہلے سنت پڑھ کر خطبہ کا انتظار کرو۔

بخلاف ظہر کے کہ جب اوس کی اذان ہو تو سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ اس سے جمعہ کی تبکیر وتعجیل بھی معلوم ہو گئی جس کی تاویل عمل رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے پائی جاتی ہے اور ظہر میں تاخیر فی الجملہ مفہوم ہوتی ہے۔

جمعہ کے پڑھنے کی مثال اس طرح سمجھی جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ مثلاً ہمارے اسٹیشن پر ٹھیک

الہامی کتاب

وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو مولانا ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتما رام صاحب امرتسری کے مابین ہوا۔ جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ مولانا موصوف کے دلائل پڑھئے اور خراج تحسین ادا کیجئے۔ ضخامت ۱۹۲ صفحات۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲ ؍ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

پیش کی ہے۔ رحیم بخش گواہ صفائی ۵ بیان کرتا ہے کہ اُس کا لڑکا بانکی پور جو کہ کلکتہ کے نزدیک ہے قیام پذیر ہے۔ اور ساڑھے چار ماہ گزر چکے ہیں کہ ملزم (فرید بیگ) شہر امرتسر سے گیارہ بجے رات کی گاڑی میں روانہ ہوا تھا۔ گواہ نے ملزم کو کچھ چیزیں اپنے لڑکے کو دینے کے لئے دی تھیں۔ بعد میں اُس نے اپنے لڑکے سے ان اشیاء کی رسید حاصل کی تھی۔

بابو معراج الدین ہیڈ بکنگ کلرک امرتسر گواہ صفائی ۶ اپنی روز نامہ کیش بک سے ظاہر کرتا ہے کہ پہلی نومبر ۱۹۱۰ء کو تھرڈ کلاس کی ۱/۲ ۸ ٹکٹیں فروخت ہوئی تھیں جو کہ گیارہ بجے والی گاڑی کے لئے جاری کی گئی تھیں۔

غلام رسول گواہ صفائی ۹ امرتسر کا درزی ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ ملزم اس کے گھر ۳- نومبر کو پہنچا۔ اور ۴ نومبر کو ملزم نے اپنے آپ کو ۴ دن کے لئے غیر حاضر کیا تھا۔ اور جب وہ واپس آیا تو اُس نے گواہ کے ساتھ ۲۰ دن گزارے۔

پچھلے دو گواہ بشیر احمد اور جیون فہرست گواہان صفائی میں درج نہیں تھے۔ اُن کو سماعت کے آخری روز ملزم کا باپ لایا تھا۔ اور ملزم کی عرض پر اُن کی گواہی بھی قلم بند کی گئی۔

بشیر احمد بیان کرتا ہے کہ قریباً پانچ ماہ گزرے ہونگے کہ دن کے ۱/۲ ۴ بجے وہ ڈاکٹر محمد اسحاق کی بیٹھک پر شطرنج کھیل رہا تھا۔ اسی اثنائے میں ایک آدمی دوڑے ہوئے آیا اور بیان کیا کہ کسی شخص نے مولوی ثناء اللہ پر جوتے سے حملہ کر دیا ہے۔ شطرنج کے کھلاڑی مسجد مبارک کی طرف دوڑے۔ جہاں انہوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو زخمی حالت میں زمین پر لیٹے دیکھا۔ میں (یعنی گواہ) واپس آگیا۔ مگر ڈاکٹر محمد اسحاق کو وہاں سے مولوی صاحب کے ساتھ تانگہ میں چھوڑ آیا۔

جیون گواہ صفائی ۱۱ بیان کرتا ہے کہ پانچ یا چھ ماہ گزرے ہونگے کہ دوپہر کے وقت وہ ڈاکٹر محمد اسحاق کے مکان کے آگے سے گزر رہا تھا تو اس نے ملزم کو ڈاکٹر محمد اسحاق سے گالی گلوچ ہوتے دیکھا۔ گواہ مذکور کے دریافت کرنے پر ڈاکٹر محمد اسحاق نے بتایا کہ ملزم نے اس کی ایک قیمتی دوائی کی شیشی توڑ دی ہے اور یہ کہ ڈاکٹر محمد اسحاق ملزم کو کسی مصیبت میں مبتلا کرائیگا جس سے اس کا بچنا ناممکن ہوگا۔

میں نے اس مقدمہ کو غور و خوض کے ساتھ دیکھا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ الزام ملزم پر ثابت ہوتا ہے۔ یہ درست ہے کہ اسماعیل گواہ استغاثہ مولوی صاحب کے دفتر میں نوکر ہے، عبد المجید انجمن اہل حدیث (جس کا مولوی ثناء اللہ پریزیڈنٹ ہے) کا سیکرٹری ہے، عبد الرؤف بھی اہل حدیث ہے اور رضا اللہ مولوی صاحب کا پوتا ہے۔ ملزم اور ان کے درمیان

کوئی دشمنی نہیں ہے اور حقیقت یہ ہے کہ وہ ملزم کو حملہ سے پہلے جانتے بھی نہیں تھے ان تمام نے بلا شبہ ملزم کو ہی مولوی ثناء اللہ صاحب کا حملہ آور بیان کیا ہے اور ملزم نے گواہان استغاثہ کے متعلق کوئی بھی ایسی بات ظاہر نہیں کی کہ انہوں نے کیوں ملزم کو جھوٹے طور پر اس مصیبت میں مبتلا کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد اسحاق کی بابت ملزم نے دشمنی ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اسکی یہ کوشش بالکل ناکام رہی اور قیمتی دوائی کی شیشی کے ٹوٹ جانے کا سبب جو جیون گواہ صفائی ۱۱ نے بیان کیا ہے صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ یہ بات بعد میں بنائی گئی ہے۔ اور ڈاکٹر محمد اسحاق پر اس معاملہ میں جرح نہیں کی گئی۔ درحقیقت جو کچھ اُس سے جرح کے دوران میں پوچھا گیا وہ بالکل کسی مختلف بات کی بابت تھا۔ اُس پر جرح کے سلسلے میں یہ ظاہر ہے کہ جو کچھ صفائی کی طرف سے اُس وقت بتایا گیا تھا یہ تھا کہ ڈاکٹر محمد اسحاق کے لڑکے کے سسر نے پولیس کی مدد سے ڈاکٹر کے گھر کی تلاشی کرائی تھی۔ نعمت بیگ ملزم کے باپ نے بھی گھر کی تلاشی کے سلسلے میں مدد کی تھی۔ ڈاکٹر محمد اسحاق کو ان الفاظ میں پوچھا گیا تھا کہ آیا اُس نے اُس وقت نعمت بیگ کو بدلہ لینے کی دھمکی دی تھی۔ میں کہہ چکا ہوں کہ جیون گواہ صفائی کو صفائی کے اور گواہوں کی فہرست میں نہیں رکھا گیا تھا۔ لیکن ملزم کے باپ کی طرف سے ۲۸- مارچ کو پیش کیا گیا تھا۔ اصل میں جب پہلی مارچ کو ملزم سے پوچھا گیا تھا کہ کیا وہ اپنی مبینہ شکایات جو کہ اُس کو ڈاکٹر محمد اسحاق کے خلاف ہیں پوری تفصیل سے بتانے کے لئے تیار ہے۔ ملزم نے جواب دیا کہ وہ اس وقت اپنی شکایات بتلانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ استغاثہ کے کسی بھی گواہ کا جھوٹا الزام دینے کا کوئی مقصد نہیں ہو سکتا۔

استغاثہ کے مضمون کی تصدیق ڈاکٹری گواہی بھی کرتی ہے۔ اور جو کچھ صفائی کے گواہوں کی طرف سے بتایا گیا اُس سے اختلاف رکھتی ہے۔ میں نے ابھی ذکر کیا ہے کہ ڈاکٹر پوری کی رائے کے مطابق سر کے پچھلے حصے پر زخم کھڑی والے جوتے سے نہیں لگایا جا سکتا تھا۔ بلکہ یہ زخم ٹوکے سے لگایا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر نے دو گہرے زخم ایک ہی لائن میں ایک دوسرے سے سوا انچ کے فاصلے پر دیکھے تھے۔ میں نے ٹوکا پی ۳ دیکھا ہے جس کی تیز دھار میں دو دندے ہیں۔ یہ دندے غالباً زخموں کے درمیان کے فاصلہ کی وجہ ظاہر کرتے ہیں۔ زخم جو اغلباً ایک ہی ضرب سے لگے تھے۔ جیسا کہ گواہان استغاثہ نے بتایا تھا۔ اسی طرح سے زخم نمبر ۲ اور نمبر ۳ جو کہ ڈاکٹری شہادت کے مطابق ایک ضرب سے لگائے جا سکتے ہیں۔ چشم دید گواہوں کے بیان کے مطابق دوسری ضرب لگنے سے پہلے بابو عبد المجید نے ملزم کے وار کرنے والے بازو کو

بعدالت مسٹر وشن بھگوان ایم - اے - پی - سی - ایس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر

فوجداری مقدمہ نمبر ۱/۲ ۱۹۳۸

مستغیث سرکار بنام ملزم قمر بیگ ولد نعمت بیگ مغل عمر ۲۲ سال۔ لوہار سکنہ امرتسر کٹڑہ جہاں سنگھ۔

بجرم ۳۰۷ تعزیرات ہند۔ تاریخ ارجاع ۳۸/۱/۱۱

فیصلہ

قمر بیگ ولد نعمت بیگ مغل، عمر ۲۲ سال لوہار سکنہ امرتسر پر جرم زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند عائد کیا گیا ہے۔ کیونکہ ملزم نے مولوی ثناء اللہ۔ لیڈر جماعت اہل حدیث پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔

مولوی ثناء اللہ حملہ کو یوں بیان کرتے ہیں:

۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء کو قریباً دن کے ۴ بجے وہ تانگہ میں سوار ہو کر کٹڑہ جہاں سنگھ میں جہاں کہ انہوں نے مسجد مبارک میں اہل حدیث فرقہ کو مخاطب کر کے تقریر کرنی تھی جا رہے تھے۔ ان کے ہمراہ بابو عبدالمجید۔ اسماعیل اور رضا اللہ تھے۔ تانگہ سے اترنے کے بعد انہوں نے ڈاکٹر محمد اسحاق سے مصافحہ کیا جبکہ اچانک ملزم نے یا رسول اللہ کا نعرہ لگا کر مولوی صاحب کی پیٹھ کی طرف سے ٹوکہ (گنڈاسہ) سے سر کی پچھلی اور داہنی جانب ضرب لگائی۔ مولوی صاحب حملہ آور کی طرف پھرے تو حملہ آور نے دوسری ضرب لگائی جو پیشانی اور چہرہ پر لگی۔ مولوی صاحب نے قمر بیگ کو اپنے حملہ آور کے طور پر شناخت کر لیا تھا۔ تب وہ گر گئے اور تھانہ بی ڈویژن میں لے جائے گئے۔ جہاں کہ انہوں نے ابتدائی رپورٹ دی۔ جو اگزیٹ پی۔ اے ہے۔ ان کی پگڑی اور کلاہ پی (۱) اور پی (۲) سر کی پچھلی طرف سے چوٹ لگنے کے سبب کاٹے گئے۔ اور پولیس نے اپنے قبضہ میں لے لئے۔ تھانہ سے وہ ہسپتال میں لے جائے گئے۔ جہاں پر ان کا ڈاکٹری معائنہ کیا گیا۔ حملہ کا باعث انہوں نے یوں بیان کیا ہے کہ مخالف پارٹی المعروف خادمان عرس نے زیر اہتمام محمد الدین دار بتواریخ۔ یکم۔ دوم سوم نومبر ۱۹۳۷ء مسجد محمد جان مرحوم میں جلسے کئے اور ان جلسوں میں مولوی ثناء اللہ اور ان کی پارٹی کے خلاف نفرت پھیلائی وہ اس کو زیادہ الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے۔ لیکن ان کو گمان ہے کہ ملزم جس کو وہ اس سے پیشتر جانتے بھی نہ تھے۔ غالباً مخالف پارٹی کا رکن ہے۔

مولوی ثناء اللہ کے بیان کی تصدیق کرتے ہیں: ڈاکٹر محمد اسحاق گواہ ۱ استغاثہ عبدالرؤف گواہ ۱ استغاثہ اسماعیل گواہ استغاثہ اور رضا اللہ گواہ استغاثہ اور عبدالمجید گواہ جو کہ ہندوستان سے باہر حج کو چلے گئے۔ انکی گواہی جو مسٹر شوری مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۵۱۲ ضابطہ فوجداری قلم بند کی تھی اس مسل میں منتقل کر دی گئی ہے۔ انہوں نے بھی ملزم کو حملہ آور گردانا ہے۔ اور استغاثہ کی کہانی سے جو دوسروں نے بیان کی ہے۔ اتفاق کرتے ہیں۔

بابو رام تانگہ ڈرائیور گواہ استغاثہ علا جو کہ مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو مسجد مبارک تک تانگہ میں لے گیا تھا۔ وہ بیان نہیں کر سکتا کہ آیا ملزم ہی حملہ آور تھا۔ سردار گوربچن سنگھ گواہ استغاثہ علا مجسٹریٹ فرسٹ کلاس جنہوں نے سب جیل کے اندر ۳۸/۱/۸ کو شناخت پریڈ کروائی تھی اور جنہوں نے فرد شناخت پی۔ ڈی۔ تیار کیا تھا بیان کرتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ، اسماعیل اور رضا اللہ نے درست طور پر ملزم کو شناخت کیا مگر بابو رام نے ایک دوسرے آدمی کو پہچانا۔ سب انسپکٹر گوربچن سنگھ گواہ استغاثہ علا نے ابتدائی رپورٹ پی۔ اے قلم بند کی اور مولوی صاحب کی کلاہ اور پگڑی کو قبضہ میں لے لیا۔ اور ٹوکہ (گنڈاسہ) پی نمبر ۲ جو کہ عبدالمجید نے پیش کیا تھا اسے بھی قبضہ میں لے لیا۔ اور اس نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے زخموں کی بھی فرد تیار کی جو بی ڈی ہے۔ ڈاکٹر پوری گواہ استغاثہ علا اسسٹنٹ سرجن سول ہسپتال امرتسر نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے زخموں کا ملاحظہ اسی دن شام کے ساڑھے چھ بجے کیا تھا اور انہوں نے مندرجہ ذیل زخم پائے۔

(۱) ایک گہرا زخم ۱/۸" × ۲" جو کہ ہڈی تک گہرا اور سر کے پچھلے حصہ میں تھا اور سر کے دائیں طرف سے شروع ہوتا تھا۔ قطار میں اس زخم کے ساتھ اور ۱/۲" کے فاصلہ پر ایک اور گہرا زخم ۱/۸" × ۱" تھا جو کہ ہڈی تک گہرا تھا۔ ہڈی میں کٹ (قطع) کا نشان تھا جو سلاخ سے معلوم ہوتا تھا۔

(۲) ایک گہرا زخم ۱/۸" × ۲" ناک کے بائیں اور اوپر کی طرف تھا اور ہڈی تک گہرا تھا جو کہ زیادہ گہرے کٹ کا نشان رکھتا تھا اور نچلے حصہ میں زخم کی گہرائی ۱/۴" تھی۔

(۳) ایک گہرا زخم ۱/۸" × ۱" جو ۱/۲" گہرا اور ترچھا تھا اور بائیں ابرو کے اندر کی طرف لگا ہوا تھا۔

یہ زخم ڈاکٹر صاحب کی رائے کے مطابق ٹوکہ سے لگائے جا سکتے ہیں اور وہ تازہ تھے۔ لیکن پنڈت دیویدیال پروسیکیوٹنگ انسپکٹر گواہ استغاثہ علا بیان کرتے ہیں کہ ملزم ان کے روبرو بتاریخ ۲۷ جنوری ۱۹۳۸ء دن کے دس بجے کلکتہ کے دو سپاہیوں نے پیش کیا اور ان کے پاس چٹھی P/H کمشنر آف پولیس کلکتہ کی تھی۔ اور ملزم نے اپنا منہ چادر سے لپیٹا ہوا تھا کیونکہ اس کی شناخت ہونی تھی۔ اس لئے گواہ نے اسکو تلقین کی تھی کہ وہ چہرہ کو چھپائے رکھے اور اس معاملہ کے بارے میں چٹھی P/H پر ایک نوٹ دیا تھا۔

ملزم حملہ کرنے سے انکار کرتا ہے اور اپنی غیر حاضری ظاہر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ اس دن جس دن کہ حملہ ہوا تھا کلکتہ میں تھا اور امرتسر سے وہ پہلی نومبر کو رات کی گاڑی میں روانہ ہو گیا تھا۔

کل گیارہ گواہان صفائی میں گزرے ہیں۔ پہلے چھ گواہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب پر حملہ ہوتے دیکھا تھا۔ اور ملزم حملہ آور نہیں ہے اور ہتھیار جو استعمال کیا گیا تھا وہ ٹوکہ نہیں تھا بلکہ لوہے کی گھنڈی والا [illegible] تھا۔ مگر ملزم کی غیر حاضری ثابت کرنے کی خاطر تین گواہان نے صفائی

۳ بجے گاڑی پہنچ جاتی ہے۔ اب اگر کوئی جانے والا
۳ بجے اسٹیشن پر آئے تو اوس کو گاڑی نہیں مل سکتی
اس لئے کہ ٹکٹ لینا ضروری ہے اور کبھی اوس سے
زیادہ کام کرنا ہوتا ہے۔ پس اسی طرح اذان کے قبل
غسل وغیرہ سے فارغ ہو جانا چاہئے۔ تاکہ خطبہ میں
اطمینان سے شرکت حاصل ہو۔ جیسا کہ تمام صحابہ کرام
کا عمل تھا۔

اب جمعہ کے بارہ میں جو حدیثیں ہیں اون کو ملاحظہ
کیا جائے۔ عن سهل بن سعد قال ما كنا نقيل
ولا نتغدى الا بعد الجمعة - ابن ماجه۔

وعن سهل بن سعد قال ما كنا نقيل ولا نتغدى
الا بعد الجمعة - متفق عليه - وفى رواية فى عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

ترجمہ: سہل بن سعد سے ہے انہوں نے کہا کہ ہم لوگ
قیلولہ اور کھانا نہیں کھاتے تھے مگر بعد جمعہ کے۔
اور ایک روایت میں ہے زمانہ میں رسول اللہ صلعم کے
یعنی قبل جمعہ دونوں کا موقع نہیں ملتا تھا۔ اس سے
اشارۃً معلوم ہو گیا کہ جمعہ بعد زوال کے فوراً ہوتا تھا

ابن ماجہ و مسلم۔ یعلی بن الحارث سمعت ایاسا
عن سلمة بن الاكوع عن ابيه قال كنا نصلى
مع النبى صلى الله عليه وسلم الجمعة ثم نرجع فلا
نرى للحيطان فيئا نستظل به -

ترجمہ: یعلی بن حارث نے فرمایا کہ میں نے ایاس
بن سلمہ سے سنا اور وہ اپنے باپ سے کہ ہم لوگ جمعہ
کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے۔ پھر
واپس جاتے لیکن دیوار کے نیچے اتنا سایہ نہ پاتے
کہ آرام سے چلے جاتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دوپہر
ڈھلنے کے بعد ہی خطبہ شروع ہوتا تھا۔ ورنہ خطبہ اور
نماز دونوں ختم ہونے کے بعد فوراً اتنا سایہ ہوتا جس میں
چلے جاتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ زمانہ گرمی کا تھا
ورنہ سایہ کی ضرورت نہ ہوتی۔

عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد يؤذن
النبى صلى الله عليه وسلم حدثنى ابى عن ابيه
عن جده انه كان يؤذن يوم الجمعة على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان الفئ مثل
الشراك - (ترجمہ) عبد الرحمن اپنے باپ سے وہ ان کے
دادا سے کہ جمعہ کے دن اذان رسول اللہ صلعم کے زمانہ
میں اوس وقت کہتے تھے جبکہ تسمہ کے برابر سایہ آ جاتا تھا
اس سے تبکیر جمعہ ثابت ہوتی ہے۔

مالك عن عمه ابى سهيل بن مالك عن ابيه
انه قال كنت ارى طنفسة لعقيل بن ابى طالب
يوم الجمعة تطرح الى جدار المسجد الغربى فاذا
غشى الطنفسة كلها ظل الجدار خرج عمر بن الخطاب
فصلى الجمعة قال ثم نرجع بعد صلوة الجمعة فنقيل
قائلة الضحاء -

(ترجمہ) مالک اپنے چچا ابی سہیل سے وہ اپنے باپ
سے روایت کرتے ہیں کہ مسجد کی دیوار غربی کے پاس عقیل
بن ابی طالب کی چٹائی بچھی رہتی اوس کو میں برابر دیکھتا
رہتا جب سایہ اوس پر پورا آ جاتا تو عمر بن الخطاب نکلتے
اور جمعہ کی نماز پڑھاتے پھر ہم لوگ جمعہ کے بعد چاشت
کا قیلولہ کرتے۔

طنفسہ [illegible] نصف شدن روز منتہی الارب
اس حدیث سے بھی جمعہ بعد زوال فوراً ثابت ہوتا ہے۔

مالك عن عمرو بن يحيى المازنى عن ابن ابى
سليط ان عثمان بن عفان صلى الجمعة بالمدينة
وصلى العصر بملل - قال مالك وذلك للتهجير
وسرعة السير - قال مالك وبينهما اثنان و
عشرون ميلا - وقال بعضهم اسم موضع بينه
عشرون ميلا من المدينة وقال البعض انه على
ثمانية وعشرين ميلا من المدينة

(ترجمہ) مالک عمرو بن یحییٰ مازنی سے وہ ابن ابی سلیط
سے کہ عثمان بن عفان جمعہ کی نماز مدینہ میں پڑھی اور عصر
ملل میں پڑھی۔ مالک نے فرمایا کہ یہ تہجیر اور سرعت سیر
کے سبب سے تھا۔ امام مالک نے فرمایا کہ ملل
ایک موضع ہے جو مدینہ سے بائیس میل پر واقع ہے۔
اور بعض نے کہا کہ سترہ میل پر ہے۔ اور بعض نے کہا کہ
اٹھائیس میل پر واقع ہے (موطا)

عن سلمة بن الاكوع قال كنا نجمع مع النبى
صلى الله عليه وسلم اذا زالت الشمس ثم نرجع
نتتبع الفئ - (ترجمہ) سلمہ بن اکوع نے کہا کہ ہم
جمعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب آفتاب
ڈھل جاتا پڑھتے۔ پھر مکان جاتے وقت سایہ تلاش
کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اتنے سویرے
ہوتا تھا کہ دیوار کا سایہ مشکل سے ملتا۔ تبکیر کی وجہ
سایہ نہیں ملتا تھا۔ مسلم میں ہے۔

عن جابر كنا نصلى مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم (ترجمہ) جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ
لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھ
پھر مکان جاتے خود آرام کرتے اور اپنے جانوروں
کو بھی آرام دیتے اور چارہ کھلاتے۔

عن انس بن مالك ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان يصلى الجمعة حين تميل الشمس
(ترجمہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول
صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز پڑھتے جونہی آفتاب ڈھلتا

وقال الامام البخارى وقت الجمعة اذا زالت
الشمس واستدل بلفظ راحوا على ان ذلك
بعد الزوال وذهب اليه بعض الصحابة منهم
عمرؓ و علیؓ و نعمان بن بشیرؓ و عمرو بن حریث
وذكر الحافظ ابن حجر فى فتح البارى عن ابن عباس
قال فلما كان يوم الجمعة وزالت الشمس خرج
فجلس على المنبر -

ابن عباس سے ہے کہ جب جمعہ کے دن ہوا اور آفتاب
ڈھل گیا۔ حضرت عمر نکلے (گھر سے) اور منبر پر بیٹھ گئے
واما على فروى ابن ابى شيبة من طريق ابى اسحاق
انه صلى خلف على اذا زالت الشمس - باسناد صحیح

(ترجمہ) لیکن علی تو ابن ابی شیبہ ابو اسحاق کے طریق سے
روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے علی کے پیچھے نماز پڑھی
جب آفتاب ڈھل گیا۔ باسناد صحیح۔

وايضا من طريق ابى رزين قال كنا نصلى مع

پکڑ لیا تھا۔ جس سے یہ ظاہر ہے کہ کیوں دوسری ضرب سے زیادہ نقصان پہنچایا صفائی کی کہانی میں تناقض اور ناممکنات بھی ہیں۔ صفائی کے چھ گواہوں نے بتایا کہ انہوں نے اوروں کے ساتھ حملہ دیکھا تھا۔ اُن میں سے کچھ حملہ آور کے پیچھے دوڑے لیکن پھر بھی حملہ آور بھاگ گیا۔ جو کہ ناممکن ہے۔ گواہوں میں سے کسی نے بھی سوائے اسکے کچھ نہیں بتایا کہ حملہ آور ملزم سے زیادہ موٹا اور لمبا تھا۔ یہ بات بعد میں بنائی گئی ہے۔

غیر حاضری کی شہادت بالکل مہمل ہے۔ یہ بات کہ ۸½ تیسرے درجہ کی ٹکٹیں یکم نومبر ۱۹۳۶ کو جاری کی گئی تھیں بذات خود یہ ظاہر نہیں کرتی کہ ملزم اُن لوگوں میں سے ایک تھا جنہوں نے ٹکٹیں لیں۔ رحیم بخش گواہ صفائی نمبر ۲ ملزم کا ہمسایہ ہے۔ اس لئے وہ اس کو بچانا چاہتا ہے۔ اس طرح کلکتے والا گواہ غلام رسول ملزم کے باپ کا ایک دیرینہ دوست ہے وہ میری تسلی نہیں کر سکا کہ کیونکر اُس کو نومبر کی تین تاریخ یاد ہے جس دن کہ ملزم کا کلکتے پہنچنا بیان کیا جاتا ہے

گواہ صفائی نمبر ۱ بشیر احمد جو کہ سمن کے ذریعے طلب نہیں کیا گیا کی شہادت بھی مضحکہ انگیز ہے۔ اُس نے یہ تسلیم کیا کہ عموماً وہ اپنی دکان ۶ بجے سے پہلے نہیں چھوڑتا۔ لیکن اُس دن وہ دکان سے ۴ بجے چلا گیا۔ کیونکہ اُسکے مہمانوں نے اُسے گھر بلایا تھا۔ لیکن بجائے مہمانوں کے پاس جانے کے وہ ڈاکٹر محمد اسحاق کی بیٹھک پر شطرنج کھیلنے چلا گیا۔

وکیل صفائی نے میری توجہ مولوی ثناء اللہ کے ابتدائی بیان اور دوسرے بیان جو کہ انہوں نے عدالت میں دیا کے اختلاف کی طرف دلائی ابتدائی رپورٹ کے مطابق مولوی صاحب کا بیان ہے کہ اُن کو صرف ایک ضرب لگی لیکن الکاعدالتی بیان اور دوسرے گواہوں کی شہادت یہ ہے کہ انکو دو نمایاں ضربیں لگیں۔ کیفیت پولیس جو کہ مولوی ثناء اللہ کی رپورٹ کے نیچے لکھی گئی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پولیس آفیسر جس نے رپورٹ مرتب کی تھی۔ اُس نے بھی خود دو زخموں کی موجودگی نوٹ کی ہے اور زخموں کی فرد میں جو کہ اسی پولیس افسر نے تیار کی تھی۔ دونوں زخموں کا واضح طور پر ذکر کیا ہے۔ ڈاکٹر نے اُس دن سوا چھ بجے شام ان زخموں کا ملاحظہ کیا۔ اس لئے اس میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا کہ دونوں زخم شروع ہی سے موجود تھے۔ یا تو مولوی صاحب دوسری ضرب کے لگنے کے بیان کرنے کو ابتدائی رپورٹ میں درج کروانا بھول گئے ہونگے کیونکہ اُس وقت ان پر ایک تکلیف دہ حالت طاری تھی یا ابتدائی رپورٹ کے لکھنے والے آفیسر نے سہواً چھوڑ دیا ہوگا۔

اس لئے مجھے یہ کہنے میں ذرہ بھر بھی تامل نہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب پر حملہ کرنے والا ملزم کے سوا اور کوئی نہیں ہے اور اس کا ارادہ مولوی صاحب کو قتل کرنا تھا۔ ملزم نے حملہ کا آغاز یا رسول اللہ کا نعرہ لگا کر کیا۔ یہ نعرہ ایک تنگ دل متعصبانہ خیالات رکھنے والے کا ہوتا ہے جس کا یہ اعتقاد ہو کہ وہ ایک نیکی کا کام کر رہا ہے۔ اس نے پہلی ضرب اپنے دونوں ہاتھوں سے مولوی ثناء اللہ صاحب کے جسم کے اہم ترین حصہ پر لگائی اور جب مضروب اس کی طرف پھرے اُس نے دوسرا وار کیا۔ پہلے وار کی شدت کلاہ اور پگڑی نے جو کہ مولوی صاحب نے پہنی ہوئی تھی نے کم کر دی اور دوسرے وار کا زور عبدالمجید گواہ کی مداخلت نے کم دیا تھا۔ ان حالات کے باوجود دونوں صورتوں میں ہڈی کٹ گئی۔ جرم جس کا ملزم مرتکب ہوا ہے دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند کی زد میں آتا ہے میں ان تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ملزم قمر بیگ کو مجرم گردان کر ۴ سال قید بامشقت کا حکم صادر کرتا ہوں۔

(سُنایا گیا)

(دستخط) وشن بھگوان

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر

۲۸/۴

رسالہ شمع توحید
جس میں مسائل توحید مفصل و مدلل بیان کئے گئے
کے علاوہ تاریخ اہل حدیث امرتسر
بجائے آٹھ آنہ کے
والسلام
(مینیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

فتاویٰ

تعاقب ۱۵-محرم الحرام سنہ رواں کے پرچہ اہلحدیث میں تعاقب دیکھا کہ عیدین میں منبر پر آنحضرت سے خطبہ دینا ثابت ہے وہ تعاقب صحیح نہیں۔ کیونکہ امام ترمذی خود اس حدیث کو بیان کرکے اخیر میں لکھتے ہیں۔ والمطلب بن عبد اللہ بن حنطب یقال انہ لم یسمع من جابر۔ اسی سند سے ابوداؤد میں ہے لہٰذا اس ضعیف حدیث سے استدلال پکڑنا صحیح نہیں اس کے خلاف احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ میں ہے عن طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ قال اخرج مروان المنبر فی یوم عید فبدأ بالخطبۃ قبل الصلوٰۃ فقام رجل فقال یا مروان خالفت السنۃ اخرجت المنبر فی یوم عید ولم یکن یخرج فیہ فقال ابو سعید اما ھذا فقد ادی ما علیہ (منتقی)

اسی حدیث کی طرف امام بخاری نے اشارہ کیا ہے بخاری شریف میں باب الخروج الی المصلی بغیر منبر جلد ۳ صفحہ ۳۰ فتح الباری ج ۲ صفحہ ۳۰ فی روایت ابن حبان فینصرف الی الناس قائما فی مصلاہ ولابن خزیمۃ فی روایت خطب یوم عید علی رجلیہ۔ اس کے بعد فتح الباری میں لکھا ہے۔ وھذا مشعر بانہ لم یکن بالمصلی فی زمانہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر ویدل علی ذلک قول ابی سعید فلم یزل الناس علی ذالک حتی خرجت مع مروان ومقتضی ذالک ان اول من اختذہ مروان۔ اور سبل السلام صفحہ ۱۵ میں تحت حدیث ابی سعید لکھا ہے۔ فیہ دلیل علی انہ لم یکن فی مصلاہ منبر وقد اخرج ابن حبان فی روایت خطب یوم عید علی راحلتہ وقد ذکر البخاری فی تمام روایتہ عن ابی سعید ان اول من اختذ المنبر فی مصلی العید مروان سفر السعادت مصری صفحہ ۶۳ میں ہے۔ وکان اذا فرغ من الصلوٰۃ قام وخطب قائما ولم یک ثم منبر تکرہ د فی الحدیث الصحیح فنزل نبی اللہ وھذا یدل علی انہ کان یخطب علی تل لو صنعۃ ما و مکان مال یقوم مقام المنبر وروی فی بعض الاحادیث علی راحلتہ وفی الصحیحین من جابر ثم قام متوکا علی بلال۔

تعاقب سوال نمبر ۱۰۷ کے جواب میں آپ نے لکھا ہے کہ آیت کے بھول جانے یا آیت کے چھوٹ جانے سے سجدہ سہو کرے۔ ابوداؤد صفحہ ۱۳۵ میں ہے۔ عن المسور بن یزید المالکی ان رسول اللہ صلعم یقرأ فی الصلوٰۃ فترک شیئا لم یقرأہ فقال لہ رجل یا رسول اللہ صلعم ترکت آیتہ کذا وکذا فقال لہ رسول اللہ صلعم ھلا اذکرتنیھا قال کنت اراھا نسخت اس کے بعد آپ نے سجدہ سہو نہیں کیا اور نہ حکم دیا سجدہ کرنے کا۔

(خاکسار سلیمان از منگووالہ۔ فیروزپور)

س ۱۲۵ ایک عورت کسی دنیاوی غرض کیلئے یا محض نکاح فسخ کرانے کیلئے اپنی رضامندی یا والدین کے مجبور کرنے سے عدالت میں جا کر اپنی زبان سے کہہ دے کہ میں عیسائن یا سکھنی ہوں یا اسلام کے ماسوا کسی اور مذہب کی طرف اپنے آپکو منسوب کرے درانحالیکہ اسلام سے متنفر نہیں اور جسکا بین ثبوت یہ ہے کہ وہ لحاظ اسلام کسی اور مذہب کے لوگوں سے کسی قسم کا تعلق پیدا نہیں کرتی اور نہ انمیں شمولیت حاصل کرتی ہے۔ کیا اس کلمۂ کفر کے کہنے سے اسکا نکاح شرعاً فسخ ہوجاتا ہے یا نہیں کیا اسکا کلمۂ کفر ان آیات پر محمول ہو یا نہیں (۱) اذا جاءک المنٰفقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشھد ان المنٰفقین لکٰذبون۔ (۲) ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ وبالیوم الاٰخر وما ھم بمؤمنین ۝ (۳) قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولٰکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم (۴) من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان حالانکہ آیات مذکورہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فقط اٰمنا واسلمنا وکفرنا وعصینا کہنے سے مومن یا کافر نہیں ہو سکتا باوجود زبان سے مومن ہونے کا دعوہ کرے اور دل میں کفر ہو یا دل میں ایمان ہو اور زبان پر کفر بخلاف اسکے قائل کے حالات اور اس کی علامات ظاہریہ سے ہی پورا پتہ چل سکتا ہے۔ جیسا کہ آیہ فامتحنوھن اللہ اعلم بایمانھن فان علمتموھن مؤمنات فلا ترجعوھن الی الکفار سے واضح ہے کہ اگر مہاجرات امتحان میں آکر مومنہ ثابت ہوجائیں تو کفار سے ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے جسکی وجہ سے انہیں کفار کی طرف لوٹانا منع ہے۔ لیکن اگر وہ امتحان میں ناکام رہیں اور مومنہ ثابت نہ ہوسکیں تو انہیں کفار کی طرف لوٹا دینے کا حکم دیا گیا کیونکہ اس صورت میں ان کا نکاح کفار سے نہیں ٹوٹتا۔ ظاہر ہے کہ جب محض زبان سے آمنا کہنے پر کفار کا نکاح نہیں ٹوٹتا تو مسلمہ کا نکاح طوعاً و کرہاً محض زبانی ارتداد سے کیسے ٹوٹ سکتا ہے جبکہ اسکے دل میں ایمان موجود ہو حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ لا طلاق ولا عتاق فی اغلاق رواہ ابوداؤد وابن ماجہ۔ ان آیات اور احادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا نکاح کیسے فسخ ہوسکتا ہے اور تعجب یہ ہے کہ وہ اسلام ہی میں رہتی ہے اور اس پر کفر کا کوئی اور کام نہیں پایا جاتا۔ سوائے اس کلمہ کے جو عدالت کے روبرو کہہ کر نکاح فسخ کراتی ہے۔ بعدہٗ اپنے مسلم خاوند کے سوا کسی اور مسلم سے نکاح کر لیتی ہے۔ حالانکہ حدیث وارد ہے عن ابن عباس قال اسلمت امرأۃ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتزوجت فجاء زوجھا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی قد کنت اسلمت وعلمت باسلامی فانتزعھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زوجھا الاٰخر وردھا الی زوجھا الاول (رواہ ابوداؤد)

علماء کو اس بارہ میں اظہار خیالات کا حق حاصل ہے۔

(سید حیدر شاہ از جم سنگھ والا۔ شیخوپورہ)

ج ۱۲۵ قلبی کیفیت کو سوائے خدائے عالم الغیب کے کوئی نہیں جانتا۔ اس لئے ہم بظاہر حکم لگانے کے مامور ہیں چنانچہ قرآن پاک میں فرمایا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا۔ یعنی بظاہر جو سلام کہے تم اسے مت کہو کہ تو مومن نہیں ہے۔ اسی موقع پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

الجمعة نا حیانا بعض فیشا وا حیانا لا تجد۔
نا محمول علی المبادرة او التاخیر قلیلاً۔

اور نیز ابی رزین سے ہے کہ ہم لوگ علی کے ساتھ
پڑھتے تو کبھی سایہ پاجاتے اور کبھی نہیں پاتے۔
یہ مبادرت کے یا قدرے تاخیر کے ساتھ۔

دیث بالا سے معلوم ہوگیا کہ بعد زوال فوراً جمعہ ہوتا تھا۔

شیخ رحمہ اللہ در جمعہ گفتہ این حدیث فی الجملہ
ہد مذہب امام احمد ست کند لیکن مقصود بیان اہتمام
است و تبکیر بدان تا اول وقت برسند انتہی۔

رسفر سعادت در فاصیت بازدہم جمعہ گفت نماز
لہ در وقت استوی روز جمعہ مکروہ نیست چنانکہ در
اثر ایام مکروہ است۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ
ایت مے کند کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکروہ
داشت نماز نیم روز را الا روز جمعہ۔ وفرمود دوزخ
درین وقت مے افروزند ہر روز الا روز جمعہ۔

حدیث صحیح وارد شدہ است نہی رسول اللہ
اللہ علیہ وسلم من الصلوٰة نصف النہار
تزول الشمس الا یوم الجمعة۔ مسک الختام
الحاشیہ علی الدارقطنی ۔ حاصل الکلام ان
لوٰة الجمعة بعد الزوال ثابتة من الاحادیث
صحیحة الصریحة غیر محتمل التاویل وما قبل
زوال فجائز ایضا۔ وبہ یقول احمد واسحاق و
اعة من السلف رحمہم اللہ تعالیٰ۔

اللہ اعلم وعلمہ اتم۔

(باقی آیندہ)

مجموعہ خطب مواعظ حسنہ

حضرت مولانا نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ!
ہر صفحہ پر دو کالم ہیں۔ ایک میں اصلی عربی الفاظ
، دوسرے میں ان کا اردو ترجمہ ہے۔ خصوصاً
خطیبوں اور امامان مساجد کیلئے بہت مفید ہے۔
قیمت ۸ آنہ روپیہ۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

متفرقات

اعیان اہلحدیث | اخبار کی اشاعت بڑھانے میں پوری طرح کوشش کریں۔ ہر خریدار اپنے اپنے حلقہ اثر میں ایک ایک نیا خریدار بنائے۔ اس تجویز پر عمل کرنے سے چند دنوں میں ہی اخبار کی اشاعت دگنی ہوسکتی ہے۔

شکریہ معاونین | احباب ذیل نے اہلحدیث کیلئے نئے خریدار بنا کر اپنی ہمدردی کا پورا ثبوت دیا ہے۔ منیجر ان کے اخلاص کا تہ دل سے شکر گذار ہے۔ امید ہے اور احباب بھی "اہلحدیث" کی اشاعت میں کوشاں رہینگے۔

ایم عبد الستار صاحب ۲ خریدار۔ حاجی امیر الدین صاحب۔ ابو الحلیم احمد حسین صاحب۔ جناب حاجی احمد شہید اللہ جو۔ حکیم اللہ بخش صاحب مستری غلام محمد صاحب۔

مجموعہ مہدویہ | یہ مجموعہ کتب ایک ایسے مصنف کی تصنیف ہے جو علوم ظاہریہ کی نسبت بڑی صفائی سے معترف ہے کہ

میری ظاہری تعلیم کا سرمایہ اردو کی چوتھی کتاب تک ہے ... میں صاف کہتا ہوں مجھے جملہ علیہ و خبریہ کی خبر نہیں۔ (کتاب ام القرآن ص)

باایں ہمہ بضاعت علیہ آپ اپنا تعارف ان القاب سے کراتے ہیں:-

مامور من اللہ نائب رسول اللہ۔ خلیفۃ اللہ
مہدی کلام اللہ محمد عبد اللہ تیماپوری ریاست
حیدر آباد دکن۔

یہ مراتب کمال آپ کو صرف مرزا صاحب قادیانی کے تعلق سے ملے ہیں —— یہ مجموعہ کتب ہم کو ان کے ایک مبلغ عبد القادر صاحب افغانی اس غرض سے دے گئے ہیں کہ ہم ان پر ریویو کریں۔ کتب کے نام یہ ہیں:-

ام القرآن عظیم۔ تفسیر آسمانی۔ معراج آسمانی
ظہور امام مہدی۔ مکاشفہ رشدوں کے حالات۔ زبان
انجیل و قرآن کا مقابلہ۔ منارہ محمدی۔ حقیقت النبیین
شہادات آسمانی۔ طوفان کفر۔ شان نور خداوندی۔

خوبی ان کتب کی یہ ہے کہ ہم ان کو سمجھ نہیں سکتے۔ قیمتیں جن پر لکھی ہیں ہم نے ناموں کے نیچے لکھ دی ہیں بعض کی قیمتیں مرقوم نہیں۔ پتہ:- مولوی عبد اللہ مقام تیماپور ضلع گلبرگہ۔ ریاست حیدر آباد دکن۔

مہلت یا فتگان نوٹ کرلیں | اگرچہ پہلی دفعہ ان کو پہلے اطلاع دی جاچکی ہے تاہم مکرر اطلاع دیجاتی ہے کہ مندرجہ ذیل خریدار جلد از جلد اپنی قیمت اخبار بھیجدیں ورنہ اخبار بند کردیا جائیگا۔

۵۴۱۹ - ۵۵۸۶ - ۱۰۹۱۴ - ۱۱۱۴۰ - ۱۱۲۳۳ -
۱۱۲۷۲ - ۱۱۳۴۲ - ۱۱۳۴۴ - ۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۹۴
۱۱۸۳۲ - ۱۱۹۵۰ - ۱۲۰۰۹ - ۱۲۰۷۰ - ۱۲۱۱۲ -
۱۲۱۵۷ - ۱۲۱۵۹ - ۱۲۲۱۶ -

پھر وی پی واپس | یکم اپریل کا پرچہ جنکو وی پی بھیجا گیا تھا۔ ان کے نمبر سابقہ پرچہ میں درج کئے جاچکے ہیں۔ ان میں سے بعض احباب کی طرف سے وی پی واپس موصول ہورہے ہیں۔ اس لئے ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ بہت جلد قیمت اخبار بھیجدیں ورنہ اخبار بند کردیا جائیگا۔

اعانت رسالہ شمع توحید | از مستری محمد اسمٰعیل کرم الٰہی صاحب منڈی کے بیریاں ۸ر
میزان ۔۔ ۲۲۰۰۷ روپے۔ ملاحظہ ہو پرچہ سابقہ۔

مقدمہ فنڈ | جناب محمد رفیق صاحب کوٹلی لوہاراں مغربی ۱۲-۰۰ - ۱۹ روپے۔ بعد خروج سابقہ بقایا ۲-۶-۴۷۴ میزان ۳-۲-۴۸۷ روپیہ۔ خرچ از ۳ تا ۹ اپریل ۰-۵-۲۴ - بقایا ۳-۱۳-۴۶۲ روپیہ (پرچہ سابقہ ملاحظہ ہو)

عید آنہ فنڈ | از مولوی قادر بخش صاحب ڈیرہ دین پناہ ۹ر

جنازہ غائب | مولوی گوہر علی موضع سیدی ونڈ ضلع امرتسر بعارضہ بخار نمونیا مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۳۸ء کو فوت ہوگئے۔ مرحوم نہایت نیک، متقی، پرہیزگار تھے اور پکے موحد تھے۔ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔ (محمد حسین سوداگر ہڈی از شاہجہانپور)

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی، ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمریں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ؏۔ آدھ پاؤ ؏ پاؤ بھر ؏ مع محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجی جائیگی۔

تازہ ترین شہادات

جناب حکیم ڈاکٹر احمد بخش صاحب عباسی انہا شمی لاڑکانہ۔ اس سے پہلے بھی مومیائی مریضوں کو استعمال کرا چکا ہوں۔ نہایت مفید ثابت ہو چکی ہے۔ اب ایک چھٹانک سیٹھ بیومل ہولا رام کے نام بھیجدیں۔ (۱۹ فروری ۳۸ء)

جناب محمود عالم صاحب رتسرا۔ میں ہر مہینے بہت سے لوگوں کو آپ کے ہاں سے مومیائی منگا کر دیتا ہوں سب کو فائدہ ہوتا ہے۔ اب تین چھٹانک بابو سنت پرشاد کے نام بھیجدیں۔ (۱۶- فروری ۳۸ء)

جناب محمد حبیب صاحب رسولی لکھتے ہیں میں نے حضور کے دواخانہ سے مومیائی منگایا تھا میرے اور میرے عزیز دوست کیلئے مفید ثابت ہوا۔ اب ایک پاؤ بہت جلد روانہ کر دیں۔ (۱۱ فروری)

مومیائی منگوانے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

طبی مجربات

درد گردہ کا بےنظیر تحفہ | یہ مرض ایسا تکلیف دہ ہے کہ مریض مارے درد کے ماہی بےآب کی طرح تڑپتا ہے۔ ایک منٹ چین نہیں آتا۔ ایسی تکلیف کے وقت اس دوائی کے استعمال سے چند منٹ میں مرض کا دورہ رک جاتا ہے بعد ازاں چند یوم کے استعمال سے ہمیشہ کے لئے اس موذی مرض سے بحکم خدا نجات مل جاتی ہے۔ قیمت ؏

تریاق رحم | رحم سے ہر قسم کے سیلان رطوبت کو روکتی ہے بچے پیدا ہو کر مر جانے اور اسقاط حمل کی عادت کو دور کرنے میں سریع الاثر ہے۔ قیمت ۔۴ خوراک ؏

خارش کی طلسمی دوا | خارش خشک ہو یا تر۔ بدن کے کسی حصہ پر ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے بفضل خدا صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت ۸ر تولہ۔

نوٹ:- محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر:- منیجر شفاخانہ صدیقی کٹرہ کرم سنگھ امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ؏

پتہ:- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

کرامات اہلحدیث

مسئلہ کرامت کی توضیح وتشریح اور اسکے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے علاوہ جماعت اہل حدیث کے اولیاء و صوفیہ کے حالات وکرامات کا تفصیل بیان قابل دید ہے۔ جو بالکل نئی چیز ہے۔ ایک کے لئے ۴ر کے ٹکٹ بھیجئے۔ اور زیادہ بصیغہ وی پی طلب کیجئے۔

تحفہ اہلحدیث ۱ر۔ حدیث کی پہلی کتاب ۴ر۔ ناجی فرقہ کون ہے حنفی یا اہلحدیث قیمت ۲ر۔ خطبات سلمان یعنی قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری کے علمی اور تبلیغی خطبے ۸ر

جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر مجلد سنہری ؏۔ پانچ ہزار مجربات جو طبی دنیا میں ایک نئی اور لاجواب کتاب ہے۔ ؏

(ملنے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث جنتری حلقہ ۵۰ لاہور

فیروز اللغات مجلد

یہ مشہور ومعروف لغات ہے۔ اس میں اردو۔ عربی۔ فارسی۔ ہندی اور سنسکرت کے بے شمار الفاظ، محاورات اور ضرب الامثال اردو زبان میں درج کئے گئے ہیں۔ اس لغات کا پاس رکھنا ہر اردو خواں کے لئے از حد ضروری ہے۔ قیمت رعائتی ؏ محصول علیحدہ

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ملکی مطلع

لکھنؤ میں مدح صحابہ کا فیصلہ

نیک نام رفتگاں ضائع مکن
تا بماند نام نیکت برقرار

عرصہ سے لکھنؤ کے شیعہ سنی باشندوں میں جو نزاع چلی آتی تھی۔ آخر اس کا فیصلہ شائع ہو گیا۔ گورنمنٹ کی طرف سے جو کمیٹی اس کی تحقیقات کے لئے مقرر کی گئی اس نے جو رپورٹ پیش کی گورنمنٹ نے اسکی تصدیق کر دی۔ رپورٹ کا مختصر مضمون یہ ہے کہ

علی الاعلان مدح صحابہ کرنے سے شیعوں کی دلآزاری ہوتی ہے اسلئے شارع عام پر نہ کی جائے:

ہمارے خیال میں کمیٹی نے دلآزاری ہونے اور دلآزاری کرنے میں فرق نہیں کیا۔ ہم نے پہلے بھی ایک دفعہ لکھا تھا اور اب بھی لکھتے ہیں کہ مسٹر سید محمود جسٹس ہائیکورٹ الہ آباد (یوپی) نے ایک فیصلہ میں دلآزاری کرنے اور دلآزاری ہونے میں بہت اچھا فرق کیا تھا۔ جس کا قصہ یہ ہے کہ مولانا شبلی مرحوم نے اثنائے گفتگو میں مجھ سے بیان کیا کہ بعض دفعہ حکام سے کوئی بات سرسری کی جائے تو وہ اس پر کر کے بہت باریک نتیجہ نکال لیتے ہیں فرمایا مجھ سے ایک دفعہ جسٹس سید محمود نے پوچھا تھا کہ شیعوں کی اذان میں جو جملہ اشہد ان علیا ولی اللہ کہا جاتا ہے سنی اس کو دلآزاری کا موجب جان کر خفا ہوتے ہیں کیا اسکو بند کر دینا چاہئے مولانا مرحوم نے فرمایا مجھے اس کا کوئی علم نہ تھا کہ ان کے ہاں کوئی اپیل اس قسم کی آئی ہوئی ہے جس میں سنیوں نے اس جملہ کو دلآزار سمجھ کر بند کرانے کی درخواست کی ہے میں (مرحوم) نے کہا کہ اس میں بندش کی کوئی وجہ نہیں شیعوں کی نیت دلآزاری کرنے کی نہیں ہوتی بلکہ اپنا مذہبی فعل ادا کرنے کی ہوتی ہے۔ شیعوں کی اذان میں اگر اس جملے کا استعمال بند کر دیا جائے تو کل کو غیر مسلم ساری اذان کو دلآزاری قرار دے کر بند کرانے کی درخواست کر بیٹھے تو کیا مسلمانوں کی اذان بند کر دی جائیگی فرمایا میں نے تو ایک بات سرسری طور پر کہدی تھی۔ مگر جسٹس محمود کے دل میں بیٹھ گئی انہوں نے اسی اثر کے ماتحت سنیوں کی اپیل خارج کر دی اور لکھ دیا کہ شیعہ کی نیت دلآزاری کرنے کی نہیں ہے۔ بلکہ اپنے فریضہ مذہبی کو ادا کرنے کی ہوتی ہے۔

ٹھیک اسی طرح چاہئے تو یہ تھا کہ سنیوں کے فعل (مدح صحابہ) کو بھی مذہبی حکم کی ادائیگی سمجھ کر جائز رکھا جاتا نہ کہ ممنوع قرار دیا جاتا۔ علم اصول میں لزوم اور التزام میں فرق کیا گیا ہے وہ اسی بنا پر ہے مگر ع

اب پچھتائے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

لکھنؤ کے اہل سنن کو چاہئے کہ وہ جسٹس محمود کا فیصلہ نکلوائیں اگر ہو سکے تو اس سے کام لیں۔ اگر زبانی کہنے سے گورنمنٹ نہ مانے تو بصیغہ دیوانی گورنمنٹ پر مقدمہ چلائیں انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

خطرہ ہے اس فیصلے کا نتیجہ بہت برا پیدا ہوگا۔ ہندو انسداد گاؤکشی پر تلے ہوئے ہیں، پنجاب کے سکھ بندش اذان پر کمربستہ ہیں۔ اگر یہ سب لوگ اس فیصلے سے فائدہ اٹھائیں تو عجب نہیں۔ اس لئے ہندوستان کے سب اہل سنن کو اس کے متعلق متفقہ آواز اٹھانی چاہئے۔

خدا شرے بر انگیزد کہ در آں خیر ما باشد

دنیا کو آیندہ جنگ کا خطرہ

جرس فریاد مے دارد کہ بربندید محملہا

دنیا بڑی تیزی کے ساتھ حرکت کر رہی ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ جنگ عظیم کے بعد جرمن حکومت پر یہ شرط لگائی گئی تھی کہ ایک لاکھ فوج سے زیادہ نہ رکھے۔ یہ شرط اس وقت تو اس نے بادل ناخواستہ مان لی۔ لیکن بہادر اور غیور قوم ایسی ذلت کو گوارا نہیں کر سکتی۔ چنانچہ اس نے آہستہ آہستہ ایسا سر اٹھایا کہ اب وہ بزبان حال اپنے حریفوں کے حق میں یہ شعر پڑھتی ہے

خطا ثابت کرینگے ہم کسی کی اور چھیڑینگے
سنا ہے ان کو غصے میں لپٹ جانے کی عادت ہے

گذشتہ دنوں میں حکومت جرمنی نے بعض ایسی حرکات کی ہیں جن میں سے ایک حرکت بھی لڑائی کی آگ بھڑکانے کو کافی ہو سکتی ہے مگر برطانیہ۔ فرانس وغیرہ بڑی متانت سے خاموش ہیں۔ مگر حکومت جرمنی کو ان کی خاموشی سے مزید دلیری ہو رہی ہے۔ اس موقع پر ہمیں عرب کا ایک شعر یاد آگیا ہے۔ جس سے عرب جاہلیت کی جنگی ذہانت کا پتہ ملتا ہے کہ وہ اپنے مخالف کی کوئی ایسی حرکت بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے جو ان کی توہین کی موجب یا مشعر ہو۔ شاعر کہتا ہے

جاء شقیق عارضا رمحہ
ان بنی عمک فیہم رماح

یعنی دیکھو لوگو شقیق جا رہا ہے نیزہ جھکائے چلا آتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ ہم نہتے ہیں اس سے کہہ دو کہ ہم میں (بھی) نیزے موجود ہیں یعنی ہم تیری اس حرکت کو محسوس کرتے ہیں کہ تو ہمیں ذلیل جانتا ہے اور لڑائی سے جی چرانے والا سمجھتا ہے۔ ہم لڑائی سے کبھی نہیں رکنے کے۔

اسیطرح جرمن قوم کی چھیڑ خانی شقیق کے نیزہ نکالنے سے بہت زیادہ موجب اشتعال ہے۔ مگر برطانیہ، فرانس وغیرہ اس کو عرب شاعر کی طرح للکارتے نہیں ہیں کہ ہم میں بھی اتنی طاقت ہے کہ تجھے سیدھا کر دیں۔ دیکھیں اسکا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔

وزیر خارجہ برطانیہ نے اعلان کر دیا ہے کہ ہم جنگ سے محترز بیٹھے تاوقتیکہ ہماری حق تلفی نہ ہو۔ بیشک یہ اصول صحیح ہے لیکن مخالف طاقتوں کا ادھر ادھر ہاتھ مار کر اپنی طاقت کو بڑھانا بھی ایک معنی سے حق تلفی ہے۔

جنگ یورپ اگرچہ سپین میں عرصہ سے جاری ہے۔ اس کے علاوہ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ یورپ میں جنگ عمومی کا وقت قریب آگیا ہے۔ اس لئے ۲۸۔ مارچ کے اخبار "پرتاپ" میں کسی نجومی لیڈی کی پیشگوئی شائع ہوئی تھی کہ ماہ مئی میں عالمگیر جنگ شروع ہو جائیگی۔ خدا خیر کرے

از سرشتہ مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۵　　نمبر مقدمہ ۹۳

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی نور دین ولد جھنڈا گوجر ساکن یوسف پور چک بہاؤ الدین تحصیل شکرگڑھ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ ۷ ۱۹۳۴ء درخواست گزاری ہے۔ لہذا مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ بتقرر ۲۶/۴/۳۸ بمقام شکرگڑھ حاضر بورڈ مذکور آویں۔　(تحریر ۲۶/۳/۳۸)

(دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

از مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۵　　نمبر مقدمہ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی لکھو ولد کشمیری مل ذات مہاجن ساکن چک قلعہ میاں نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ ۷ ۱۹۳۴ء درخواست گزاری ہے اور بورڈ مذکور نے تاریخ سماعت ۲۲/۴/۳۸ بمقام شکرگڑھ مقرر کی ہے۔ لہذا تاریخ مقررہ پر بھومن نمبردار ذات گوجر ساکن تجل پور تحصیل شکرگڑھ مقروض کے تمام متعلقہ ساہوکاران یا دیگر متعلقہ اشخاص حاضر بورڈ مذکور آویں۔　(تحریر ۶/۴/۳۸)

(دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

حزب الاعظم از ملا علی قاری صاحب مرحوم (صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ اردو حاشیہ پر اوراد کی برکات کی کامل تفسیر بزبان اردو۔ آخر میں مکمل نماز وغیرہ عناشدہ۔ قیمت ۱۰/

حزب المقبول قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ۔ اس میں ہر موقعہ کی دعا موجود ہے مترجم۔ اس کا ہر اہل حدیث گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے۔ جلد منگوالیں۔ قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ:۔ **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی قابل دید کتابیں

حیات طیبہ از قلم مرزا حیرت دہلوی مرحوم۔ حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کے مکمل و مفصل حالات از پیدائش تا وفات درج کئے ہیں۔ سکھوں کے ساتھ مذہبی جہاد کے اسباب اور لڑائیوں کے حالات درج کئے ہیں۔ نیز مولانا شہیدؒ کے مرشد حضرت سید احمد صاحبؒ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات درج کئے ہیں۔ جدید اڈیشن ہے۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت ۲/ روپے۔ محصول علیحدہ۔

حیات حافظ یعنی حضرت خواجہ حافظ شیرازیؒ کے حالات۔ قیمت ۶/

حیات خسرو۔ حضرت ابوالحسن امیر خسرو دہلویؒ کے حالات زندگی۔ قیمت ۶/

تذکرہ مشاہیر عالم جس میں حسب ذیل سوانح درج ہیں ۱۔ خلیفہ ناصر الدین اللہ۔ زبیر بن عوام۔ عبداللہ بن زبیر۔ ابن بطوطہ۔ بقراط۔ جالینوس۔ مانی۔ سائنس۔ والعبسی۔ علاؤالدین حسین۔ حاتم طائی۔ جبلہ ابن ایہم۔ محمد بن تومرت مہدی البربری ابوعثمان سعید۔ ابن مسیح سبا تائی سیوطی۔ دمشق کی جامع بنی امیہ۔ ابوالاسود دؤلی۔ احمد بن طولون۔ ابوالضحاک۔ عمرو بن معدی۔ کرب زبیدی۔ نابغہ زبیانی۔ اسکندر اعظم۔ سموئل۔ ابن قراقرشا مغانی۔ الحکم المستنصر۔ محمد بن عبداللہ الزقیر۔ منذر بن مغیرہ۔ حجاج۔ دمشقی مسجد ابا صوفیہ۔ محمد علی پاشا۔ ابوجعفر منصور۔ ابودلامہ شاعر۔ مسجد اقصیٰ۔ صلیبی جہاد۔ قیمت مجلد ۸/

نجد و حجاز مؤلفہ علامہ سید محمد رشید رضا مصری مرحوم کا اردو ترجمہ۔ نجد کی تاریخ۔ نجدی قوم کے عادات و خصائل اور ان کی مذہبی حیثیت و حالت۔ سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمن کے سوانح

شریف حسین کے حالات درج ہیں۔ قیمت ۸/

اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر از مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ شہنشاہ عالمگیرؒ کے متعلق صحیح اور مستند حالات درج ہیں۔ مخالفین کے بے بنیاد خلاف عقل اور غلط الزامات کا جواب بھی ہے۔ جو کہ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۶/

سفرنامہ بلاد اسلامیہ از حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسری۔ آپ گھر بیٹھے عالم اسلام کے حالات اور وہاں کے طرز معاشرت، تہذیب و تمدن، مشاغل علمی اور دیگر ضروری حالات سے واقف ہو سکتے ہیں۔ قیمت ۱۲/

سفرنامہ روم مصر شام از مولانا شبلی مرحوم۔ مولانا کا ان ممالک میں جانا اور راستے اور وہاں کے حالات کا قلم بند کرنا۔ ۸/

تاریخ مکہ معظمہ جو ہر کلمہ گو مسلمان کے لئے مفید ہے ضرور منگوائیں۔ قیمت ۳/

تاریخ بنی اسرائیل بنی اسرائیل کے حالات اعلیٰ پیرایہ میں۔ قیمت ۹/

تاریخ ابلیس اس کا مطالعہ بھی ہر مسلمان کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۴/

سوانح بخاری امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانح۔ قیمت صرف ۱/

مشاہیر امت مشہور صحابہ کرام اور آئمہ دین اور ہر فن کے مشہور اماموں کا ذکر ہے قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۶/

پیروی صحابیات پنجابی نظم میں صحابہ کرامؓ کی بیویوں کے حالات زندگی۔ قیمت رعایتی ۸/

(۲۵۹)

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سے سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہو گا جب آپ نمونہ استعمال فرمائیں گے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے:۔

نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ روہے (گرنیولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں اسکے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصولڈاک

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

(مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب پٹالوی)

یہ کتاب آریہ سماج کی تردید کے لئے بے نظیر ہے۔ پنڈت صاحب نے بدلائل قوی ویدوں کو غیر الہامی اور رشیوں کی تصنیف ثابت کیا ہے۔ اور اس کے ثبوت میں وید منتروں کے حوالے دیئے ہیں۔ نیز وید منتروں سے ویدک تہذیب کا نمونہ بھی دکھایا گیا ہے آریہ سماج کی طرف سے آج تک اس کا جواب شائع نہیں ہوا۔ غرضیکہ قابلدید ہے۔ قیمت ۱۲؍ رعایتی ۱۰؍ محصول ڈاک علیحدہ۔

البلاغ المبین فی ذکر خاتم النبیین

(مصنفہ شیخ محی الدین صاحب مرحوم)

یہ کتاب اہل حدیث میں بہت مقبول ہے۔ اور بہت پرانی کتاب ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ختم تھی اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوالیں۔ ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت صرف دو روپیہ۔ (۲) محصول ڈاک علیحدہ۔

عربی بول چال حصہ اول ۱۲؍۔ دوم ۱۲؍

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

گنجینہ روزگار

وہ لوگ جو تعلیم حاصل کر کے روزگار کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ اور بوجہ بے روزگاری کے خودکشی کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے یہ کتاب چشمہ حیات ہے۔ انہیں چاہئے کہ کتاب ہذا منگوائیں۔ کیونکہ اس میں ہر قسم کی دستکاری صنعت حرفت، مفید ادویات اور روزی کمانے کے بے شمار جائز طریق بتائے گئے ہیں۔ اکثر اصحاب جنہوں نے اس کتاب کو منگوا کر اس کے بتائے ہوئے رازوں پر عمل کیا۔ آج باعزت ہو۔ آرام سے روٹی کما کر کھا رہے۔ جلد منگوائیں ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت ۸؍ محصول علیحدہ۔

نوید جاوید

جس کو فخر المناظرین حضرت مولانا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور نے ۱۲۹۶ھ میں تصنیف کیا اور اعلان فرمایا کہ ابتداء سے آج تک اور آج سے قیامت تک جس قدر اعتراضات غیر مذاہب خصوصاً عیسائیت کی طرف سے اسلام پر عقلاً یا نقلاً ہو چکے ہیں۔ یا آیندہ ہونگے ان سب کا اس میں جواب دیا گیا ہے اور جس کو بمعاوضہ معقول رقم نہایت صحت کے ساتھ طبع کیا گیا ہے اور ان تمام حواشی اور نوٹوں کا اس میں اضافہ کیا گیا ہے جو مصنف مرحوم نے سلسلہ نظر ثانی میں طباعت اول کے بعد اضافہ فرمائے تھے۔ رعایتی قیمت بجائے ۲ کے صرف ۱؍ کر دی گئی ہے۔ جو کتاب کی خوبیوں کے لحاظ سے کچھ زیادہ نہیں کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ محصول علیحدہ۔

جدید انگلش ٹیچر

اگر انگریزی زبان بغیر استاد کے جلد سیکھنی ہو تو یہ انگلش ٹیچر منگوائیے۔ قیمت ۸؍ محصول علیحدہ۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

حلفیہ و مصدقہ اعلان

جھوٹ بولنا قطعاً حرام

ناظرین اخبار۔ جو جو ادویات پیش کرتا ہوں۔ ان کے متعلق میں خدا کو حاضر ناظر جان کر عرض کرتا ہوں کہ ہر موسم میں اکسیر ثابت ہوئیں ہیں۔ اگر فائدہ کلی نہ ہو تو حلفیہ قیمت واپس۔ قیمت پیشگی آنے پر محصول معاف۔

طلاء اکسیر | تمام بیرونی نقائص کو دور کر کے بدن کو مثل فولاد بنا دیتا ہے۔ خوبی یہ کہ بلا تکلیف قیمت فی شیشی ۸؍

اکسیر اعظم | تمام اندرونی بیماریاں سرعت۔ رقت۔ جریان وغیرہ وغیرہ کو دور کر کے از سر نو قوت بخشتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ للعہ (چار روپے)

طلا مجلوق للعہ۔ اکسیر داد ۸؍۔ منجن دندان ۱۲؍۔ تریاق سوزاک ۸؍۔ تریاق آتشک ۸؍۔ فہرست مفت طلب فرمائیے زیادہ تعریف بیکار۔ المشتہر:۔ منیجر صدیقی دواخانہ ۳۵ قاضی اسٹریٹ بجنور۔ (یو۔ پی) انڈیا۔

اخبار اہلحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو چار چاند لگائیں۔ (منیجر اہلحدیث)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۲۵

اخبار اہلحدیث امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ

رؤسا و جاگیرداران سے

عام خریداران سے

ششماہی

ممالک غیر سے سالانہ ... شلنگ

فی پرچہ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۲ صفر المظفر ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۲ اپریل ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

شاعر کا خطاب انسان سے

انتخاب الاخبار

تقلید شخصی کی آواز دیوبند سے ... ص۳

مقدمہ حلہ اور ایک سوال کا جواب ... ص۷

امر جامع پر جمع ہو جاؤ (قادیانی مشن) ص۸

مذاکرہ بابت اذان جمعہ ... ص۸

سکھ دھرم کا فلسفہ کائنات ... ص۹

خطاب بہ مسلم ... ص۱۱

توحید باری تعالیٰ ... ص۱۲

فتاوے ... ص۱۳

متفرقات ... ص۱۴

مکمل مطلع صاف۔ اشتہارات ... ص۱۵-۲۰

شاعر کا خطاب انسان سے

(از قلم محمد جعفر سلیم پرتاب گڈھی تلمیذ حضرت زیبا ناروی)

تجھ کو انسان بنایا ہے خلافت کے لئے
باندھ لو اپنی کمر تم اس کی عبادت کے لئے

تجھ کو اللہ نے بخشا ہے شرف اے انسان
رات دن ورد زباں رکھ تو کلام مولا

حور و غلماں و ملک، ارض و سما شمس و قمر
کرو ہی کام تو بس جس میں رضا ہو اس کی

رات دن آٹھ پہر حق سے دعا مانگا کرو
شیوۂ سنت و توحید سکھا اک اک کو

صدق دل نیت خالص سے عمل کر ہیم
یاد حق سے رہو اک آن بھی غافل نہ سلیم

سچ تو یہ ہے کہ ہے سب تیرے ہی عزت کیلئے
ستیں خوب پڑھو رونق زینت کے لئے

اور شیطان ہے ساعی تیری ذلت کے لئے
اپنی خوش بختی و بہبودی و دولت کے لئے

سب بنائے گئے انسان کی خدمت کے لئے
بے رضا کچھ بھی نہ کر خواری و ذلت کے لئے

دین و دنیا کے لئے بخشش و رحمت کے لئے
باندھ مضبوط کمر دفع جہالت کے لئے

نوع انساں کے لئے یعنی اخوت کے لئے
کار آمد ہے یہی چیز قیامت کے لئے

کتاب الرحمٰن۔ آریوں نے ایک کتاب بنام "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن؟" شائع کی تھی۔ جس میں بمقابلہ قرآن کے وید کو الہامی ثابت کیا تھا۔ اس کا جواب مولانا ثناء اللہ

الغفاری حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے عجیب و غریب حالات ساتھ ہی اخلاقی نتائج کا درس بھی نہایت مہذب پیرایہ میں درج ہے۔ قیمت ۵ر

شاہان اسلام حصہ اول۔ جس میں محمد بن قاسم فاتح سندھ وملتان کے ہندوستان پر حملہ کرنے کے مفصل حالات درج ہیں۔ قیمت ۱۲ر

شاہان اسلام حصہ دوم جس میں خاندان غزنوی اور خاندان غوری وغیرہ کے مفصل حالات درج کئے گئے ہیں قیمت ۱۲ر

شاہان اسلام حصہ سوم جس میں خاندان غلاماں اور خاندان خلجی کے سوا مشہور بادشاہوں کا تذکرہ ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

شاہان اسلام حصہ چہارم تغلق خاندان کے مشہور بادشاہوں کے حالات۔ قیمت ۱۲ر

سوانح بلقیس حضرت سلیمان کی زوجہ محترمہ ملکہ بلقیس کی مفصل سوانح قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

شداد اور اس کا بہشت اور اس کے متعلق مفید معلومات درج کی ہیں۔ قیمت ۲ر

بابل شہر بابل کے حالات۔ عجائبات گذشتہ اور ہاروت ماروت کا بیان۔ قیمت ۶ر

مہر نبوت سید الانبیاء صلعم کی مختصر سوانح عمری۔ بچوں کے لئے نہایت مفید۔ قیمت ۲ر

تاریخ بیت اللہ شریف یعنی مکہ معظمہ کو کب اور کس طرح بیت اللہ شریف کی عظمت و بزرگی حاصل ہوئی۔ قابل دید رسالہ ہے۔ قیمت ۹ر

ازواج النبی حضور صلعم کی ازواج مطہرات کے حالات۔ قیمت ۱۲ر

تفسیر واضح البیان ازحضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ سائز ۳۰×۲۰ ۔ ضخامت ۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد ۱۲ر۔ مجلد ۱ر

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

بحسب تجویز و تصدیق مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس لکھا گیا اور آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ کی پنجاہ سالہ جوبلی منعقدہ ۲۹ مارچ ۱۹۳۷ء میں پڑھا گیا۔ اس میں ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کی علمی خدمات کا تذکرہ ہے۔ علمائے اہل حدیث ہند کی تصنیفات بتعداد ایک ہزار چھبیس نام وار، فن وار، زبان وار، بلحاظ نام مصنف لیں گے۔ جماعت اہل حدیث کے اخبارات کا خاکہ ہے۔ جن کی تعداد ۸۰ ہے۔ مدارس اہل حدیث قدیم وجدید کا مرقع علیحدہ ہے۔ الغرض بالکل نیا مضمون، نئے طرز اور عجیب عجیب فاکوں کے ساتھ مزین ہے۔ سائز ۲۶×۳۰ ۔ صفحات ۲۱۰ ۔ قیمت ۱ر محصول ڈاک علیحدہ۔ ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

تبویب القرآن مصنفہ مولانا مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی۔ ہر صفحے کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مع ... حواشی درج ہیں۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) اعتقادیات (۲) فقہ القرآن (۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات۔ ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ ضخامت ۷۰۰ صفحات قیمت للعہ روپیہ۔

تفسیر سورہ یوسف سورہ یوسف میں جو عجیب و دلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبر و استقامت کے نکات ہیں اسکی پوری تفسیر سلیس اردو نظم میں درج ہے۔ قیمت ۱ر

تفسیر محمدی مصنفہ مولوی محمد صاحب لکھوی پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی اس کے نیچے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے۔ قیمت جلد اول ۱۲ر۔ جلد دوم ۱۲ر جلد سوم ۱۲ر۔ چہارم ۱۲ر۔ پنجم ۱۲ر۔ ششم ۱۲ر ہفتم ۱۲ر۔ مکمل سولہ روپیہ (۱۶)

تفسیر سورہ والتین ازحضرت مولانا ابوالکلام آزاد۔ کتاب کی خوبی کے متعلق مولانا کا اسم گرامی ہی کافی ضمانت ہے۔ قیمت ۸ر

اکرام محمدی (پنجابی نظم) مصنفہ مولانا محمد ولید پوری صاحب بیروی۔ اس میں سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات درج ہیں۔ ضخامت ۵۰۲ صفحات۔ قیمت ۵ر

تفسیر موضح القرآن مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلوی۔ اس قدر جامع اور مختصر تفسیر کسی نے نہیں لکھی۔ قیمت ۸ر۔ درجہ دوم ...

مشکوٰۃ شریف (مطبوعہ مطبع مجتبائی کانپور) ... حدیث کی مستند کتاب۔ ہر ایک ...

نوٹ: محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۱- صفر المظفر ۱۳۵۷ھ

تقلید شخصی کی آواز دیوبند سے

مسئلہ تقلید شخصی پر آج تک ان لوگوں سے ہمارا روئے سخن رہا جو علوم شرعیہ اور آلیہ سے یا تو خالی ہیں یا ان کو استعمال کرنا نہیں جانتے۔ لیکن ہم خوش ہیں کہ اب یہ مسئلہ اہل علم کے زیر بحث آگیا ہے۔ اس سے امید ہے کہ جلدی طے ہو جائیگا۔

رسالہ "سلطان العلوم" دیوبند میں تقلید شخصی کے عنوان سے ایک بسیط مضمون نظر سے گزرا جس میں راقم مضمون (مولوی محمد شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند) نے اپنا دعویٰ (وجوب تقلید شخصی) خوش اسلوبی سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ قابل مضمون نگار اگر زیر بحث مضمون کو اپنی نفسہٖ ثابت کرنے پر توجہ رکھتے تو ہم سمجھتے کہ انہوں نے اپنا ایک عقیدہ ظاہر کیا ہے جس سے ہمیں کوئی سروکار نہ ہوتا۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ جا بجا جماعت اہل حدیث کا ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مضمون منکرین تقلید شخصی (جماعت اہل حدیث) کی تردید یا تفہیم کے لئے لکھا گیا ہے۔ اس لئے ہمیں بھی حق حاصل ہے کہ اس مضمون پر توجہ کریں۔ جو بات صحیح ہو اسے قبول کریں اور جو غلط ہو اس کا جواب دیں

بغرض تحقیق مسئلہ ہم راقم موصوف کی ساری عبارت انہی کے الفاظ میں پیش کئے دیتے ہیں مگر تمہیدی طور پر ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ مفتی صاحب نے مضمون کے ابتدا ہی میں ایک اصولی غلطی کی ہے جو ان کی علمی شان سے بہت بعید ہے۔ وہ غلطی یہ ہے کہ آپ نے تقلید کی تعریف علمائے اصول کے لفظوں میں نہیں بتائی حالانکہ تقسیم سے پہلے مقسم کی تعریف ہونی ضروری ہے اگر آپ تقلید کی تعریف کر دیتے تو ہمارا خیال ہے کہ اس سے نصف نزاع ختم ہو جاتی۔ کیونکہ تقلید کی تعریف خود اپنے اندر دلیل رکھتی ہے۔ جس کی وجہ سے اس کے حق میں مقولہ مشہور قضیۃ قیاسہا معہا کہنا بالکل ٹھیک ہے۔ اس لئے ہم سب سے پہلے تقلید کی تعریف علمائے سلف کے اقوال میں دکھاتے ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن السبکی جمع الجوامع میں لکھتے ہیں:-

التقلید اخذ القول من غیر معرفۃ دلیلہ

یعنی کسی شخص کے قول (متعلقہ حکم شرعی) پر اسکی دلیل جاننے کے بغیر عمل کرنا تقلید ہے۔

کتب اصول کی درسی کتاب مسلم الثبوت میں ہے:-

"التقلید العمل بقول الغیر من غیر حجۃ"

اس عبارت میں جملہ "من غیر حجۃ" عمل کے متعلق ہے۔ پس ان ہر دو مذکورہ تعریفوں کا مطلب ایک ہی ہے۔ یعنی مقلد اپنے امام کے قول کی دلیل جب تک نہ جانے مقلد ہے۔ اگر اسکے قول کی دلیل کا علم اس کو حاصل ہو جائے تو مقلد نہیں رہتا۔ یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ جمع الجوامع کے شارح جلال محلی لکھتے ہیں:

اخذ قول الغیر مع معرفۃ دلیلہ اجتہاد وافق اجتہاد القائل۔ (شرح جمع الجوامع جلد ۲ صفحہ ۲۵۱) یعنی کسی مجتہد کے قول کی دلیل جاننے کے بعد اس کو قبول کرنا یہ اجتہاد ہے جو اصل قائل کے اجتہاد سے موافق ہے۔

ایک با معنی استفسار

مفتی محمد شفیع صاحب! میں آپ سے ایک معمولی سوال پوچھتا ہوں جس کا جواب بجز "ہاں" کے ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے امید ہے کہ آپ بھی "ہاں" کر کے مجھے تسلی بخشیں گے۔ وہ سوال یہ ہے کہ دیوبند، سہارن پور، مراد آباد، میرٹھ اور دہلی وغیرہ مدارس دینیہ حنفیہ کے اساتذہ کرام جو مسائل فقہیہ حنفیہ اپنے شاگردوں کو پڑھاتے ہیں اور لوگوں کو ان مسائل پر عمل کرنا سکھاتے ہیں وہ ان مسائل کے دلائل جانتے ہیں یا نہیں؟ نیز ان کے تلامذہ جو صحاح ستہ اور ہدایہ جیسی مدلل کتب کو پڑھ کر فارغ ہوتے ہیں اور سند تکمیل لیتے ہیں وہ بھی ان مسائل کو مدلل و مبرہن صورت میں جانتے ہیں یا نہیں؟

اس سوال کا جواب "ہاں" کے سوا ہو ہی نہیں سکتا۔ ورنہ لازم آئیگا کہ یہ اساتذہ مع اپنے تلامذہ کے علم ہولہ سے بے خبر ہوں۔ وھو کما تری! پس جبکہ وہ عالم بالدلیل ہیں تو بقول علمائے اصول مقلد نہ رہے۔ کیونکہ تقلید کی تعریف میں عدم معرفت دلیل داخل ہے۔ اس لئے وہ قضیہ مشروطہ عامہ ہے جس کی تعبیر یوں ہوگی:

الانسان مقلد مادام جاھلا بالدلیل

یہ بعینہ وہی مثال ہے جو علمائے منطق دیا کرتے ہیں

اہل حدیث کا مذہب ... (۴۸۳) ... (مخالف اہل حدیث)

انتخاب الاخبار

۱۸، ۱۰ اپریل ۱۹۳۶ء

—— امرتسر شہر میں آج ایک ہندو پان فروش ہیضے سے مر گیا۔ ایک اور مریض بھی اسی مرض میں مبتلا ہے۔ محکمہ صفائی اس کے انسداد کی کوشش میں مصروف ہے۔

—— لاہور مسٹر مظہر علی اظہر لاہور جیل سے پشاور جیل میں تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔

—— پنجاب اسمبلی کا آیندہ سیشن شملہ میں ۲۰ جون سے شروع ہو کر تین ہفتے جاری رہیگا۔

—— موضع نتے وال ضلع امرتسر میں فساد ہونے کی وجہ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر ضلع امرتسر نے تحصیل اجنالہ میں دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔ مذہبی جلسے اس دفعہ سے مستثنیٰ رہینگے۔

—— مولوی حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار کی طرف سے ضمانت کی درخواست دی گئی تھی جو نامنظور ہوئی آیندہ پیشی ۱۲-اپریل کو ہوگی۔

—— نئی دہلی میں ۱۵-اپریل کو گاندھی جی نے وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔

—— سرکاری اعلان مظہر ہے کہ قبائل اور سرکاری افواج میں پھر جنگ ہوئی۔ سات سکاؤٹ زخمی اور ایک انگریز کپتان ہلاک ہوا۔

—— سلہٹ کے قریب مٹی کے تیل کے کنوؤں میں زلزلہ محسوس ہونے سے ڈائنامیٹ پھٹ گیا۔ ۲ یورپین ہلاک اور ایک مجروح ہوا۔

—— ہردوار میلہ کنبھ کے موقع پر وہاں ہیضہ پھوٹ نکلا۔ ایک عارضی بازار میں خوفناک آگ لگنے سے تقریباً پچاس لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ریلوے پلیٹ فارم پر ایک ٹرین کو اتفاقیہ حادثہ پیش آنے سے ۶ ہلاک اور ۲۷ زخمی ہوئے۔

—— نئی دہلی میں ۱۵-اپریل کو نئے شاردا ایکٹ کے ماتحت رزیڈنٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں سب سے پہلا مقدمہ پیش ہوا۔

—— بمبئی میں ہندو مسلم فساد ہو جانے سے کرفیو آرڈر و دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔

—— اعلیٰ حضرت سلطان ابن سعود خلد اللہ ملکہٗ مکہ معظمہ میں چار ماہ قیام فرمانے کے بعد ریاض (نجد) تشریف لے گئے ہیں۔

—— حکومت جرمنی حکومت عراق سے ایک تجارتی معاہدہ کرنا چاہتی ہے۔

—— لندن ۱۶-اپریل۔ حکومت برطانیہ اور اطالیہ کے مابین دوستانہ معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

—— وزیر تعلیمات مصر نے عربی صرف و نحو و لغت کو آسان بنانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔

—— فرانس کی کیبنٹ (وزارت) پھر مستعفی ہو گئی ہے۔

آخری اطلاع

جن خریداران "اہلحدیث" کی قیمت ماہ اپریل میں ختم ہے اور ۲۹-اپریل تک وصول نہ ہوگی۔ ان کے نام آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ وصول کریں واپس نہ بھیجیں۔

رسالہ شمع توحید کا حجم چونکہ بڑھ گیا ہے۔ اس لئے محصول ڈاک فی نسخہ بجائے تین پیسہ کے پانچ پیسہ فی نسخہ ہوگا۔ زیادہ طلب کرنے والوں کو کچھ رعایت رہیگی۔ رسالہ مذکور انشاء اللہ اس ہفتے مکمل ہو کر ناظرین کی خدمت میں پہنچ جائیگا۔

مضامین آمدہ مولوی عبد الستار صاحب۔ مولوی ثناء اللہ شاہ صاحب گمنام عدد۔ سید عبد الغفار صاحب۔ مولوی فضل محمد صاحب۔ مولوی عبد العزیز صاحب۔ مقصود حسن صاحب زین العابدین صاحب۔ مولوی محمد شفیع صاحب لعیم ۳ عدد مولوی محمد شفیع صاحب۔ عبد الرزاق بن سعید۔

مضامین غیر مقبولہ ترانہ نعت۔ لوگوں کو اعتراض۔ معروضہ حال۔ وہی خالق۔ یا الٰہی تو رحم کر مجھ پر۔ معجون مرکب۔ ترانہ اخوان نجد۔

جمعیۃ تبلیغ کے مبلغ جنگلوں میں

چک ۱۲۵ شمالی جنوبی ضلع سرگودھا میں ایک شیعہ مبلغ کے دعوم مچا رکھی تھی اور وہ بڑے زور سے خلفائے ثلاثہ رحمہم اللہ کے ایمان پر حملے کرتا تھا۔ چنانچہ اس کے اثر میں بعض حنفی مسلمان آ گئے۔ جن میں ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی سکول چنگی بھاگٹ بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ دفتر جمعیۃ کی طرف سے اہل علاقہ کی دعوت پر مولانا محمد عبد اللہ صاحب ثانی۔ ناظم جمعیۃ ہذا اور منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار کو بھیجا گیا۔ پہلے تبلیغی وعظ ہوئے اور ۲-اپریل کو بعد نماز شام مجلس مناظرہ قائم ہوئی۔ مناظرہ ۹ سے گیارہ بجے شب تک ہوتا رہا۔

اہل حدیث کی طرف سے مولانا محمد عبد اللہ صاحب مناظر تھے۔ بحمد اللہ مناظرہ اس خوبی سے ختم ہوا کہ ہیڈ ماسٹر صاحب مذکور نے مجلس مناظرہ ہی میں اپنے عقیدہ کی اصلاح کی آواز بلند کی۔ عوام پر اس فتح اسلامی کا اس قدر نمایاں اثر ہوا کہ ان کا بیان تھا کہ ہم نے اب تک کسی مناظرہ میں ایسا نمایاں اور فوری اثر ہوتا نہیں دیکھا۔ سب دعائیں کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ جمعیۃ تبلیغ کی بنیادیں محکم کرے اور مولانا ثانی کو دین و دنیا میں ترقی عطا فرمائے۔

مناظرہ کی روئداد بصورت اشتہار شائع ہوگی۔ انشاء اللہ

راقم:- عبد الغنی ساکن کڑہ حکیماں امرتسر

شامل جلسہ

ضروری اعلان اشاعت فنڈ بہت مفید سلسلہ ہے اس کی امداد کے لئے یہ قرار پایا تھا کہ منتظمین جلسہ اعلان جلسہ کے لئے عم اس فنڈ میں بھیجا کریں۔ اسی طرح جلسوں اور مدرسوں کی رپورٹوں کے لئے عم بھیجا کریں۔ یہ روپیہ ذاتی فائدہ کے لئے نہیں بلکہ توحید و سنت کی اشاعت میں خرچ ہوتا ہے۔ باوجود اعلان پر اطلاع کرنے کے بہت کم اصحاب اس پر عمل کرتے ہیں۔ اللہ الموفق۔

غریب فنڈ میں از فتوی فنڈ ہر۔ سابقہ غریب فنڈ مار۔ بقایا ۷ر

[illegible] کی تردید میں ایک مشہور کتاب (۴۴۴) [illegible] قیمت [illegible] ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث امرتسر

صورت موجودہ میں حالات جو شہادت دیتے ہیں انکو بیرونی احباب نہیں سمجھ سکتے۔ واقعات فسانہ پر دور بیٹھے رائے زنی کرنا اس مصرع کے ماتحت ہے

ع　شنیدہ کے بود مانند دیدہ

مشرکین احد سے مشابہت | جنگِ احد میں مسلمانوں کی جمعیت کو دیکھ کر احد کی پہاڑی پر چڑھ کر مشرکوں کے سردار نے آواز دی

اعلُ ھبل اعلُ ھبل

اے ہمارے بُت ہبل تو بلند ہو جا۔

یہ بھی کہا :-

ان العزیٰ لنا ولا عزیٰ لکم

اے مسلمانو! عزیٰ بت ہمارا پروردگار ہے تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

یہ سُن کر صحابہ کرام نے حسب تعلیم نبوی جواب دیا۔

اللہ مولیٰ لنا ولا مولیٰ لکم

اللہ ہمارا مددگار ہے تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

تیس ۳۰ مارچ سسٹنزوال کو وکلاء کی بحث ہوئی تھی جب جماعت موحدین واپس آرہی تھی تو حوالات کے پاس سے اس کا گذر ہوا۔ اچانک پُرجوش لہجے میں یہ نعرے سُنے گئے :۔

یارسول اللہ مدد! یا علی مدد!!

جماعت کے کان ادھر متوجہ ہوئے۔ ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ یہ کیا آواز ہے۔ معلوم ہوا کہ ملزم حوالات میں بڑے جوش کے ساتھ اپنے معاونوں اور مددگاروں کو پکار رہا ہے۔ میں نے سُن کر کہا الحمد للہ! ہمیں یہ مشابہت بھی حاصل ہوگئی

فیصلے کے روز ۶-اپریل کو فریق ثانی کے اعیان بڑی جماعت لے کر شان و شوکت کے ساتھ کچہری گئے تھے۔ نئے کپڑے اور پھولوں کے ہار ساتھ تھے۔ سب کا گمان بلکہ یقین تھا کہ ہم ملزم کو بری کراکر ایک جلوس کی شکل میں شہر میں لائیں گے۔ کیونکہ ایک بااقتدار ولی هندان کے ساتھ تھا۔ جو کمرہ عدالت سے باہر حاضرین کو کہتا تھا تم لوگ جاؤ میں دربار رسول سے پُوچھ کر آیا ہوں یہ بری ہوجائیگا میں اس کو ساتھ لاؤنگا، نام نامی اس بزرگ کا سائیں ہیتے شاہ ہے۔ یہ شخص کمرۂ عدالت کے دروازے پر پھونکیں مارتا تھا۔ مجسٹریٹ کا حکم تھا کہ کمرے کے اندر کوئی نہ آئے بلکہ برآمدہ بھی خالی رکھا جائے۔ ملزم کو جب پولیس اندر لانے لگی تو حکم ہوا کہ کمرہ عدالت میں اکیلا آئے۔ سائیں ہیتے شاہ جب ساتھ جانے لگا تو پولیس نے اس کو باہر ہی روک لیا۔ ملزم کے دوستوں میں سے کسی نے کہا کہ اس کو مت روکو یہ ایسا بزرگ ہے کہ جس کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ دے وہ تھانیدار بن جاتا ہے پولیس مین نے جواب دیا کہ ہم بعد فراغت اس کے پاؤں دبادینگے مگر سردست پرے بیٹھے رہیں ورنہ ہم خود مورد عتاب ٹھیرینگے۔ ملزم بھی اپنے حمائیتوں کا جتھا دیکھ کر شاداں و فرحاں کمرہ میں داخل ہوا۔ چار سال قید کا حکم سُن کر منہ بسورے ہوئے کمرے سے باہر نکلا تو آہستہ سے کہا کہ چار سال قید بامشقت کی سزا ہوئی ہے۔ ملزم کے دوستوں کی تمام امیدوں پر اوس پڑگئی۔ اس وقت ان کے منہ سے (گویا) یہ شعر نکلا ؎

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال

اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

یہ ہیں وہ واقعات جن کو ملحوظ رکھ کر رائے دینا مناسب ہے کہ قرآن مجید کی دو مختلف ہدائتوں میں سے جو معافی اور بدلہ لینے کے متعلق ہیں کس ہدایت پر عمل کرنا چاہئے تھا۔ میں نے جو راہ اختیار کی اس کے متعلق ہدایت قرآن مجید میں موجود ہے۔ جو میں نے سطور بالا میں لکھ دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری جگہ جو بھی ہوگا وہ بھی اپنے ماحول کو دیکھ کر اسی ہدایت پر عمل کریگا جس پر میں نے کیا۔

مختصر یہ ہے | کہ حالات حاضرہ اور ہیں اور رائے غائبین اور ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی افواہیں اور مخفی ارادے پہنچتے ہیں۔ جن کی بابت وہی جواب ہے جو قرآن مجید نے ہمیں سکھایا ہے :۔

لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا

؎　عاشقاں از ہیبت تیغ تو سر پیچیدہ اند
جامیؔ بیچارہ را چوں دیگراں پنداشتی

اسکے برخلاف | بعض اطراف سے یہ شکایت آئی ہے کہ اتنے بڑے جُرم کی سزا ۴ سال کم ہے ایسا کیوں ہوا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کام بھی ہمارے بس کا نہیں ہے۔ حاکم کی رائے ہے جو اس نے مناسب سمجھا وہی کیا۔ سُنا گیا ہے کہ فریق ثانی اپیل کریگا۔ احباب کرام دعا کریں کہ خدا انجام بخیر کرے۔

قادیانی مشن

امر جامع پر جمع ہو جاؤ

مولوی محمد علی صاحب لاہوری کا خطبہ

موصوف نے یکم اپریل کو جو خطبہ جمعہ پڑھا وہ ۹-اپریل کے اخبار "پیغام صلح" میں چھپا ہے۔ اس میں آپنے جو کچھ فرمایا اصولی نظر سے بالکل صحیح ہے مگر نتیجہ کے لحاظ سے صحیح نہیں۔ آپ نے تمہید میں بتایا ہے کہ مسلمانوں کے لئے امر جامع اشاعت قرآن ہے (لاریب فیہ) ہماری طرف سے مزید یہ ہے کہ اشاعت قرآن کے ساتھ اتباع سنت بھی امر جامع میں داخل ہے۔ غالباً اس سے مولوی صاحب کو بھی انکار نہ ہوگا۔ اس تمہید کے بعد آپ کا قول ملاحظہ ہو جو یہ ہے :۔

"افسوس آج مسلمانوں کی حالت اس کے برعکس ہے۔ وہ اسلام کے اس امر جامع پر اکٹھے نہیں ہوتے۔ اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور انہیں احساس تک نہیں۔ انہیں حکم تھا کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا سب کے سب اللہ کی رسی یعنی قرآن کو مضبوط پکڑلو اور تفرقہ نہ کرو۔ مسلمانوں نے اللہ کی اس

الہامات مرزا صاحب کے مخصوص انداز کی (۴۸۵)

الانسان متعرض الاوصایع ما دام کا تبا تغفیہ مشروطہ عامہ لادوام سے مقید ہو سکتا ہے۔

مقام مسرت | جماعت اہل حدیث کے لئے مسرت (خوشی) کا مقام ہے کہ مدارس عربیہ حنفیہ کے اساتذہ کرام مع اپنے تلامذہ کے بحکم اصول فقہ تقلیدی ملقہ سے نکل کر عدم تقلید کے میدان میں آگئے۔ الحمد للہ!

گھر کا شاہد | آج بارہ سال ہونے کو ہیں کہ ایک دیوبندی عالم (مولانا مرتضیٰ حسن) سے اس بارے میں گفتگو ہوئی تھی۔ اس سوال کے جواب میں بڑی صفائی سے انہوں نے تسلیم فرمایا تھا کہ

"مقلد جس جس مسئلے کی دلیل پڑھتا جائیگا اس اس مسئلے میں بجائے مقلد کے مجتہد یا غیر مقلد ہوتا جائیگا۔ (اخبار العدل، جون ۱۹۳۵ء ص ۸)

نتیجہ دوم | ان حوالہ جات اصولیہ کا دوسرا نتیجہ یہ ہے کہ جن مدارس عربیہ میں حدیث و فقہ اور اصول فقہ پڑھائے جاتے ہیں وہ دراصل ترک تقلید کی تعلیم دیتے ہیں۔ اگر علم اصول اور فقہ کو باقاعدہ سمجھ کر پڑھیں تو مدارس سے باہر نکل کر طلباء کے منہ پر یہ شعر جاری ہو۔

بیا در بزم رنداں تا بہ بینی عالم دیگر
بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

(باقی آئندہ)

مقدمہ حملہ کی بابت ایک سوال
اور
اس کا جواب

ہمیشہ سے یہ طریقہ چلا آیا ہے کہ مخالفین کے پروپیگنڈا (اشاعت کذب) کے اثر میں اپنے افراد بھی آجاتے ہیں۔ زمانہ رسالت میں بھی ایسا ہوتا رہا چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد نازل ہوا۔

واذا جاءهم امر من الامن او الخوف اذاعوا به ولو ردوه الى الرسول والى اولى الامر منهم لعلمه الذين يستنبطونه منهم (پ ۵ ع)۔ یعنی مخالف لوگوں کو امن یا خوف کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اسے پھیلا دیتے ہیں اگر وہ رسول علیہ السلام یا حاکمان وقت کے پاس لے جاتے تو ان میں سے باریک بین اصحاب ان خبروں کی اصلیت جان لیتے۔

یہ آیت زمانہ رسالت کے ان واقعات کی طرف اشارہ کر رہی ہے جو مخالفین کی کوششوں سے ظہور پذیر ہوتے تھے۔ اسی طرح میرے حادثہ (حملہ قاتلانہ) میں مخالفوں نے پروپیگنڈا کیا کہ مولوی صاحب کو چاہئے کہ مجرم کو بخش دیں اس سے ان کی عزت بڑھ جائیگی اور مخالف بھی نرم ہو جائینگے۔ بعض مخلص احباب بھی اس پروپیگنڈا سے متاثر ہو گئے۔ بعض نے زبانی گفتگو میں اور بعض نے بذریعہ تحریر معافی کی خواہش کا اظہار مجھ سے کیا۔

جواب | اس کا یہ ہے کہ اول تو میں اس جرم کو معاف کر ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ جو دفعہ (۳۰۷) اس مقدمہ میں لگائی گئی تھی اس میں مدعی سرکار ہوتی ہے۔ میرا بیان اس میں بطور شہادت کے تھا اس لئے دوسرے گواہوں کی طرح مجھے بھی یومیہ خرچہ ملا تھا کیا میں شہادت حقہ کو چھپا کر حکم خداوندی لا تكتموا الشهادة [1] کی خلاف ورزی کرتا۔

دوم۔ معاف کرنے کے لئے مجرم کی طرف سے معافی کی درخواست بھی آنی ضروری ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:۔

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما

اگر وہ ظالم لوگ ظلم کر کے تیرے پاس آتے اور اللہ سے بخشش مانگتے اور رسول بھی ان کے لئے بخشش مانگتے تو خدا ان کو بخش دیتا

یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ مجرم کا معافی مانگنے کیلئے حاضر ہونا ضروری ہے۔ مگر ہمارے مہربان جنہوں نے یہ پروپیگنڈا شروع کیا میرے حملہ آور کی شخصیت ایسی برتر جانتے ہیں کہ اسے معافی مانگنے کی بھی ضرورت نہیں۔

ہاں اگر زخم کی وجہ سے میرے سر کا خون ٹونٹی کی طرح جاری ہو کر زمین تک نہ پہنچ جاتا تو میں بھی کسی شاعر کی طرح کہہ دیتا ہے

بخش دے اس بت سفاک کو اے داور حشر
خون خود مجھ میں نہ تھا خون کا دعوےٰ کیسا

تیسری وجہ | جو درحقیقت قرآنی تعلیم پر مبنی ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح خداوند تعالیٰ نے معاف کرنے والوں کی تعریف کی ہے اسی طرح بدلہ لینے والوں کی بھی مدح کی ہے اور ان کو مستحقان آخرت اور وارثان جنت میں داخل کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

وما عند الله خير وابقى للذين ... والذين اذا اصابهم البغي هم ينتصرون (پ ۲۵ ع ۵)

یعنی آخرت کی نعمتیں ان لوگوں کے لئے ہیں جن کے اوصاف میں سے یہ وصف بھی ہے کہ جب ان پر ظلم ہو تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔

یہ اس موقع کے لئے ہے جہاں معاف کرنے سے ظالم کا حوصلہ اور بڑھ جائے اور وہ مزید شرارت پر کمربستہ ہو جائے۔ جس کے حق میں شیخ سعدیؒ نے بھی فرمایا ہے

نکوئی با بداں کردن چنان است
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

[1] شہادت حقہ مت چھپاؤ (سورہ بقرہ)

الارشاد الی سبیل الرشاد۔ تقلید شخصی کے (۴۸۴) رد میں ایک زبردست کتاب۔ جدید اڈیشن۔ قیمت ۸ (دفتر اہلحدیث)

بتایا ہے کہ اپنی طاقت کو ضائع کرنے کی بجائے کفر کے مقابل میں خرچ کرو۔

مرزا صاحب کی زندگی کا اپنا طرز عمل اس کی تردید کرتا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کا یہ کہنا بھی مستعجبات سے ہے کہ :-

"مجدد زماں (مرزا) کے دامن سے وابستہ ہوئے بغیر ترقی ناممکن ہے۔
اور یہی بات تو یہ ہے کہ جب تک مسلمان اس نقطۂ خیال پر نہیں آئینگے کہ ہمارا اصلی مقابلہ کفر کے ساتھ ہے ایک دوسرے کے ساتھ نہیں اور ہمارا کام اسلام اور قرآن کو دنیا بھر میں پھیلانا ہے۔ ان کے اندر طاقت نہیں آئے گی اور نہ وہ ترقی کرینگے۔ اور خوب یاد رکھیں یہ بات ان میں مجدد وقت کے دامن سے وابستہ ہوئے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک وہ مجدد وقت کا دامن نہیں پکڑتے ان کی موجودہ خانہ جنگی کی ذہنیت نہیں بدل سکتی۔ جب وہ اس دامن کو پکڑ لیں گے تو ان کو خود بخود سمجھ آ جائے گی کہ جن چیزوں کے لئے ہم جھگڑ رہے ہیں، یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں" (پیغام صلح مؤرخہ ۹- اپریل سنہ رواں)

اہلحدیث اگر آپ کا یہ قول صحیح ہے تو پھر آپ نے اس سے پہلے یہ کیوں فرمایا کہ

قادیانی جماعت کیا تمام مسلمانوں کی یہی حالت ہے۔

اس مقولے میں آپ کے قادیانی مجدد کے وابستگان میں سے نوے فیصدی× (جماعت قادیانیہ کو) بدنصیب، غفلت شعار مسلمانوں سے کیوں ملا دیا۔ اس کے علاوہ آپ ہی کے اخبار ۱۴ اپریل میں یہ کیوں لکھا گیا کہ قادیانیت کے غلو کی بیخ کنی کرنا ضروری ہے؟ کیا قادیانیوں کو مجدد قادیانی کے دامن سے وابستگی نہیں ہے۔ یا ان کے حق میں آپ یہ کہیں گے کہ

تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

منشرح ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کا کلام ناصحانہ صورت میں بہت اچھا ہے مگر ان کی اور ان کے مجدد اور مسیح کی عملی زندگی ان کی تردید کرتی ہے۔ سو یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ واعظوں کے قول و فعل میں مخالفت کا ہونا امر ممکن ہی نہیں بلکہ واقعہ بھی ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے

چوں بخلوت مے روند آں کار دیگر مے کنند

مذاکرہ بابت اذان جمعہ

(از قلم حکیم مولوی محمد احمد صاحب۔ سرائے میر اعظم گڈھ)

گذشتہ ہفتے نماز جمعہ کے صحیح وقت پر بحث ہو چکی ہے۔ آج ناظرین اس مضمون کو آگے پڑھیں۔ (مدیر)

اب وہ ساعتیں جو قبل خطبہ کے آئی ہیں۔ جس میں فرشتگان لکھتے ہیں ان کو ملاحظہ کیا جائے۔ ترغیب میں ہے :-

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة - ثم راح فی الساعة الاولی فكانما قرب بدنة ومن راح فی الساعة الثانية فكانما قرب بقرة ومن راح فی الساعة الثالثة فكانما قرب كبشا اقرن ومن راح فی الساعة الرابعة فكانما قرب دجاجة ومن راح - فی الساعة الخامسة - فكانما قرب بيضة فاذا خرج الامام حضرت الملائكة يستمعون الذكر - رواه مالك والبخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة۔

(ترجمہ) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن جنابت ایسا غسل کیا۔ پھر ساعت اولیٰ میں حاضر ہوا تو گویا کہ ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو ساعت ثانیہ میں چلا تو گویا ایک گائے کی قربانی کی۔ اور جو ساعت ثالثہ میں چلا تو گویا ایک مینڈھا سینگ والے کی قربانی کی اور جو ساعت رابعہ میں چلا تو گویا ایک مرغی کی قربانی کی (صدقہ) اور جو ساعت خامسہ میں چلا تو گویا ایک انڈے کی قربانی کی (صدقہ) پھر جب امام نکلا تو وہ فرشتے حاضر ہو جاتے ہیں خطبہ سننے کے لئے۔ اس کو امام مالک اور اصحاب ستہ نے روایت کیا ہے۔

اور بعض روایت میں ہے مسجد کے ہر دروازہ پر فرشتے یہ ثواب لکھتے ہیں جب امام خطبہ کے لئے تیار ہو گیا۔ اپنے صحیفوں کو لپیٹ کر خطبہ سنتے ہیں۔

ان ساعتوں کا اندازہ وہی فرشتے جانتے ہیں جو لکھتے ہیں اذان عثمانی والی حدیث دوبارہ دیکھی جائے۔ (ابن ماجہ)

عن محمد بن اسحاق عن الزهری عن السائب بن يزيد قال ما كان لرسول الله صلی الله عليه وسلم الا مؤذن واحد اذا خرج الی الخطبة اذان و اذا نزل اقام وابو بكر وعمر كذالك فلما كان عثمان كثر الناس زاد النداء الثالث علی دار فی السوق يقال لها الزوراء فاذا خرج (الی الخطبة) اذن واذا نزل اقام۔

وفی شرحه مفتاح الحاجه - قوله زاد النداء وفی رواية ان بلالا كان يؤذن علی باب المسجد فالظاهر انه كان لمطلق الاعلام و لخصوص الانصات والاذان الذی كان بين يدی الخطبة للانصات - فاذان بالزوراء قبل خروجه ليعلم الناس ان الجمعة قد حضر ونحوه وان الناس اخذوا بفعل عثمان فی جميع البلاد - اذ ذاك لكونه خليفة مطاع الامر

(ترجمہ) محمد بن اسحاق وہ زہری سے وہ سائب بن یزید سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

× مولوی محمد علی صاحب کا اپنا قول ہے کہ ہماری جماعت دس فیصدی ہے۔

رسی کو چھوڑ رکھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا کی باقی تمام قوموں میں بھی جھگڑے اور اختلافات موجود ہیں۔ ان میں بھی مختلف فرقے ہیں۔ بعض لوگ لکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں فرقے نہیں ہونے چاہئیں۔ تمام فرقوں کو مٹا دینا چاہئے۔ فرقے اور اختلافات تو ایک قدرتی چیز ہیں ـــــ بات صرف یہ ہے کہ مسلمان اپنے اختلافات کو غیر معمولی اہمیت دیتے ہیں۔ اور باقی قومیں اپنے اختلافات کو دشمن کے مقابلے میں فراموش کر دیتی ہیں اور یہی چیز ان کی کامیابی کا باعث ہے مگر مسلمان دشمن کے مقابلے پر بھی اپنے اختلافات کو فراموش نہیں کرتے اور یہی چیز ان کی پستی اور ناکامی کی وجہ ہے۔ حفاظت اسلام ہی مسلمانوں کے لئے سب سے اعلیٰ امر جامع ہے۔"

(پیغام صلح لاہور ص۳ ۹- اپریل سنہ ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث اس اقتباس میں مولوی صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے ایک حد تک صحیح ہے۔ لیکن اس واقعہ کی صحت مرزا صاحب کے دعوی پر بُرا اثر ڈالتی ہے جو فرماتے تھے کہ میں مسلمانوں کو اصل معنے میں متقی بنانے آیا ہوں۔ کیا اصل معنے میں متقی جماعت ایسی ہوتی ہے جس کی تصویر آپ نے دکھائی ہے جو قرآن کی اشاعت پر جمع نہیں ہوتی۔ ہمیں افسوس ہے کہ مسلمان بقول آپ کے ایسے متفرق ہوئے ہیں کہ مہدی اور مسیح بھی ان کی اصلاح نہ کر سکے حالانکہ وہ اسی کام کو آئے تھے پس اب ہمارے سامنے دو راہیں ہیں یا تو ہم مرزا صاحب کو اپنے مقصد میں فیل سمجھیں یا مسلمانوں کے حق میں یہ شعر پڑھیں ؎

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:-

"اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں امر جامع موجود ہے۔ افسوس ہے کہ یہ احساس کہ مسلمانوں میں امر جامع کیا چیز ہے اور اسلام کا اصلی دشمن کون ہے جس کا مقابلہ سب مسلمانوں کو مل کر کرنا چاہئے۔ قادیانی جماعت میں بھی موجود نہیں۔ آج کل اسلام اور کفر کی ایک جنگ لگی ہوئی ہے۔ کفر کے ساتھ عظیم الشان مقابلہ درپیش ہے۔ اس مقابلہ کے لئے سب کو اکٹھے ہو جانا چاہئے۔ اور ایک قادیانی جماعت کیا تمام مسلمانوں کی یہی حالت ہے۔ خدا کا احسان ہے کہ ہماری چھوٹی سی قوم (لاہوری مرزائیوں) میں یہ امر جامع موجود ہے۔ جس سے باقی مسلمان خالی ہیں۔" (پیغام صلح ۹- اپریل)

مولوی صاحب کو یاد نہیں رہا کہ آپ کے اسی اخبار (پیغام صلح) میں چار روز پیشتر آپ کے اس فخر و مباہات کا جواب دیا گیا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"کیا جماعت احمدیہ کے نوجوان واقعی جماعت سے وابستہ ہیں؟ کیا واقعی ان کے ارادے جماعت کے ارادوں سے مغلوب ہیں؟ جہاں تک میں نے محسوس کیا ہے۔ مجھے اس کے اظہار میں مطلق باک نہیں کہ جماعت احمدیہ کے اکثر نوجوانوں میں کافی حد تک تساہل ہے۔ انہیں جماعت سے کوئی قومی ربط نہیں۔"

(پیغام صلح ص۳ ۴- اپریل)

یہ ہے وہ جواب جس کا ذکر کسی شاعر نے یوں کیا ہے ؎

حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بُری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

کہاں یہ افتخار کہ ہماری جماعت میں یہ صفت موجود ہے کہ امر جامع پر ہم جمع ہیں اور کہاں یہ جواب کہ جماعت کے اکثر نوجوان غافل اور قومی ربط سے خالی ہیں۔

بالآخر ہم مجدد قادیانی یا مرسل یزدانی یا کرشن گوپال کا کارنامہ بھی دیکھنا اور دکھانا چاہتے ہیں۔

مرزا صاحب نے ۱۳۰۸ہجری میں مسیحیت موعودہ کا دعویٰ کیا تھا۔ اس کے بعد انتقال تک آپ کی جملہ تصنیفات (بقول آپ کے) امر جامع (اشاعت قرآن) سے خالی نظر آتی ہیں۔ کوئی قادیانی یا لاہوری ہم کو مرزا صاحب کی کسی ایک کتاب کا حوالہ دے۔ جس میں انہوں نے اپنی شخصیت کا محمول بھی نہ لیا ہو ہر کتاب ہر اشتہار میں مسلمانوں کو طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ جس کتاب کا نام آپ نے "آئینۂ کمالات اسلام" رکھا ہے۔ اس کا بھی بہت سا حصہ مسلمانوں سے روئے سخن پر حاوی ہے۔ ہاں ہاں اسی بابرکت کتاب میں آپ نے مسلمان منکروں کو کنجنیوں کی اولاد بھی لکھا ہے۔ "براہین احمدیہ" میں جس کی ابتدا میں خاص تائید اسلام کی غرض ظاہر کی گئی تھی مسیحیت موعودہ کے زمانے میں اس کتاب کا جو پانچواں حصہ شائع ہوا وہ بھی جنگ و جدل سے لبریز نظر آتا ہے

چیلنج ہم اس امر کے لئے چیلنج دینے کو تیار ہیں کہ مرزا صاحب کی جملہ تصنیفات میں سے نوے بلکہ ننانوے فیصدی میں مسلمانوں ہی سے جنگ و جدل ہے۔ پھر مولوی محمد علی صاحب کا یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ مرزا صاحب نے ہم کو امر جامع کا احساس کرایا۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"لوگ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے آکر مسلمانوں کے لئے کیا بنایا، انہوں نے کیا کام کیا۔ میں کہتا ہوں کہ ان کے خدمت اسلام کے دوسرے کاموں سے اگر تھوڑی دیر کے لئے قطع نظر بھی کر لی جائے تو کیا ان کا یہ کام کچھ کم عظیم الشان ہے کہ انہوں نے اس امر جامع کا ازسرنو احساس پیدا کر دیا۔ جسکو مسلمان بھول چکے تھے۔ مسلمانوں کی توجہ کو دوبارہ دشمن کے مقابلہ پر لگا دیا۔ ان کی طاقت اپنے اندرونی جھگڑوں پر ضائع ہو رہی تھی۔ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے بتایا کہ اپنی طاقت کو اس طرح ضائع کرنے کی بجائے کفر کے مقابلے پر صرف کرنا چاہئے۔" (پیغام صلح ۹- اپریل)

اہلحدیث کاش کہ واقعات مولوی صاحب کے دعوے کی شہادت دیتے۔ ہم تو دیکھتے ہیں کہ مولوی صاحب کا یہ قول کہ قادیانی مجدد نے ہم کو

(۱۳) رادھا سوامی مت (۱۴) ست دھرم کا برہم گیان یعنی خالق و مخلوق کے تعلقات اور کہ ان مذاہب کی کتب مقدسہ کی رُو سے خدا نے کائنات کس طرح بنائی آیا آپ ہی خود کائنات کی شکل میں تبدیل ہو گیا یا ازلی مادہ و ارواح کی مدد سے بنائی یا نیستی سے ہست کی۔ موجودہ علم سائنس کی روشنی میں درج کر رہا ہوں۔ سکھ دھرم کا جو بھی تھوڑا سا مطالعہ مجھے کرنے کا موقع ملا ہے اُس سے میں سمجھتا ہوں کہ سب کے سب گوروصاحبان اور خصوصًا شری گورو بابا نانک دیوجی مہاراج جن کے متعلق بعض غلام احمدیوں کو مسلمان ہونے کا وہم ہے پکے سناتن دھرمی ہندو تھے۔ اور نوین ویدانت یعنی ہمہ اوست کا عقیدہ مانتے تھے۔ جس کی بنیاد شری سوامی شنکر آچاریہ جی مہاراج نے رکھی تھی۔ یعنی یہ کہ ہر ایک روح انفرادی طور پر برہم یا خدا کا جزو ہے اور جب اسے برہم گیان یعنی اپنی اصلیت کا پتہ لگ جاتا ہے تو یہ انسانی روح برہم میں اُسی طرح جا ملتی ہے جس طرح کہ پانی سمندر میں مل کر ایک ہو جاتا ہے اور کسی قسم کا فرق نہیں رہ جاتا۔

اسی دوران میں خوش قسمتی سے مجھے پرنسپل سردار جودھ سنگھ صاحب ایم۔ اے کی تصنیف "گورومت نرنے" بزبان گورمکھی پڑھنے کا اتفاق ہُوا۔ جس میں آپ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ شری گوروصاحبان ہمہ اوست کی بجائے ہمہ از اوست کا موحدانہ عقیدہ رکھتے تھے۔ مجھے پرنسپل صاحب کے ساتھ اتفاق نہیں ہے کیونکہ شری گورو گرنتھ صاحب جی کے جن جن شلوکوں سے روح اور خدا کا ہم جنس ہونا صاف ثابت ہے وہاں پرنسپل صاحب خود بھی دونو کو ایک تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ مثلاً گورومت نرنے صفحہ ۹۰ پر لکھتے ہیں کہ:-

"ہر ایک جیو آتما برہم رُوپ ہو سکدا ہے۔ پر ایس مَیل بھری حالت وچ اوہ برہم نہیں۔ ہاں پربرہم نرنکاری جوت اوہدے اندر بھی ہے"

(ترجمہ) ہر ایک رُوح خدا بن جا سکتی ہے۔ لیکن اس گنہگار مَیلی حالت میں وہ برہم نہیں۔ ہاں۔ مگر خالص خدائی روشنی (مراد روح) اُس کے اندر بھی ہے۔

اور صفحہ ۹۱ پر آپ نے دسم گورو شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کے اس قول کی کی کہ:-

"جو ہم کو پرمیشور اُچرہے۔ تے سبھ نرک کُنڈ ہی پرہے"

یعنی جو شخص مجھے پرمیشور کہنے والے ہیں وے سب دوزخ میں پڑینگے۔ تطبیق دسم پادشاہ کے مندرجہ ذیل مکھ واک سے کر کے کہ

"ہر ہر جن دوئے ایک ہے بِب بچار کچھو نا ہی
جل تے اُپج ترنگ جیوں جل ہی بکھے سماہی"

(ترجمہ) خدا اور اُس کی مخلوق دونو ایک ہیں کچھ بھی فرق نہیں ہے۔ جس طرح پانی سے ہی پیدا ہو کر لہر پانی میں ہی مل جاتی ہے (اسی طرح یہ روح خدا میں سے ہی نکل کر خدا میں ہی سما جاتی ہے)

پرنسپل جودھ سنگھ صاحب ایم۔ اے لکھتے ہیں کہ:-

"تے آپ نے (دسم پاتشاہ شری گورو گوبند سنگھ صاحب جی مہاراج نے) پہلے جنم دا کتھن کردے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"دوئے تے ایک روپ ہو گئیو"

ترجمہ۔ دو سے ایک ہی بن گیا۔

"پر ایہہ سکھی دا اصول ہے کہ ست گورو انتر آتمے نرنکار نال ابھید ہے ..... اِتھے اتنا ہی نرنے ہوندا ہے کہ ست گورُو دی دیہہ نرنکار دی مُورتی نہیں۔ اُنہاں دی آتما نرنکار دا رُوپ ہے" (جودھ سنگھ ایم-اے)

(ترجمہ) مگر یہ سکھ دھرم کا اصول ہے کہ گوروصاحب کا انتر آتما (رُوح) خدا سے علاوہ نہیں ..... اس جگہ اتنا ہی فیصلہ ہے کہ گوروصاحبان کے جسم خدا کی مورت نہیں (لیکن) انہوں کی روح خدا کا روپ تھی۔

مَیں یہاں شری گورو گرنتھ صاحب کے چند شلوک درج کر دینا ناظرین کی معلومات متعلقہ سکھ دھرم کیلئے ضروری خیال کرتا ہوں جو اس مسئلہ ہمہ اوست پر کافی روشنی ڈالتے ہیں۔ ہزاروں میں سے صرف چند شلوک بطور نمونہ مشتے از خروارے حسب ذیل ہیں:-

(۱) جب دیکھیو تب سب کچھ مول
نانک سو سوکھم سوئی استھول۔

(گوڑی سکھمنی صاحب محلہ ۵- ۵-۱۴)

(ترجمہ) جب دیکھا تو سب کچھ وہی اصل ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ کثیف کائنات بھی خدا خود ہی ہے اور لطیف بھی وہ آپ ہی ہے"

(۲) آپے پیڑ بستھاری ساکھ۔ اپنی کھیتی آپے راکھ۔۱۔ جدکت پیکھیو ایکے اوہی۔ گھٹ گھٹ انتر آپے سوئی۔۱۔ رہاؤ آپے سُورکرن بستھارُ۔ سوئی گپت سوئی آکارُ۔۲۔ سرگن نرگن تھاپے ناؤ۔ دوہ مل ایکے کینو ٹھاؤ۔۳۔۱۷۔۴۸

(آسا۔ محلہ ۵)

(ترجمہ) اُس خدا نے اپنے تنے ہی سے سب شاخیں پھیلا رکھی ہیں۔ یہ سب کھیتی اُسی کی ہے اور وہ خود ہی اس کا رکھوالا محافظ ہے۔ جہاں کہیں دیکھو وہی ایک ہے ہر جسم کے اندر آپ خود ہے۔ وہ خود ہی سورج ہے اور یہ کائنات اُسی کی کرنیں ہیں۔ وہی پوشیدہ ہے اور وہی مجسم ہے۔ مجسم اور غیر مجسم دو نام اپنے رکھ لئے ہیں۔ لیکن مجسم اور غیر مجسم سب کچھ ایک وہی ہی ہے"

(۳) بازیگر جیسے بازی پائی۔ نانا رُوپ بھیکھ دکھلائی سانگ اُتار تھمیو پاسارا۔ تب اِنکو ایکنکارا کون روپ درسٹیو بنسائیو۔ کتہی گئیو اوہ کت تے آئیو۔۱ جل تے اُٹھی انک ترنگا۔ کنک بھوکھن کینے بہو رنگا بیج بیج ایک اکاس۔ گھٹ پھوٹے تے اوہی پرکاس۔ بھرم لوبھ موہ مایا وکار۔ بھرم چھوٹے تے ایکنکار۔۳

(سوہی محلہ ۵)

(ترجمہ) جیسے بازی گر بازی کرتا ہُوا اپنے بھیس بدل بدل کر کئی دکھلاتا ہے اور جب سوانگ اتار کر اپنی علیا اکٹھی کر لیتا ہے تب وہ اونکار خدا ایک ہی رہ جاتا ہے جون سی شکل دکھلائی پڑتی تھی وہ دُور ہو گئی۔ وہ کہاں گئی اور کہاں سے آئی تھی۔ جس طرح پانی میں انیک لہریں اٹھ کر پھر پانی میں ہی مل جاتی ہیں اور جس طرح طرح طرح کے زیوروں سے سونا جدا نہیں۔ نیز جسطرح ہزاروں گھروں کے اندر آکاش ایک ہونے کے باوجود

(۴۸۹) [illegible]

کے لئے صرف ایک مؤذن تھا۔ (جمعہ) جب آنحضرت حجرہ سے خطبہ کے لئے برآمد ہوتے وہ اذان کہتے اور جب نازل ہوتے منبر سے تو وہی اقامت کہتے۔ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے وقت میں بھی ایسا ہی ہوتا تھا۔ تو جب عثمان خلیفہ ہوئے اور لوگ زیادہ ہوگئے تو انہوں نے اذان ثالث ایک گھر کے پاس جو بازار میں ہے زیادہ کی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ بلال مسجد کے دروازے پر اذان کہتے۔ پس معلوم ہوا کہ وہ اذان مطلق اعلام کے لئے تھی۔ انصات کے لئے نہیں۔ اور جو اذان خطبہ کے سامنے ہوتی تھی وہ انصات کے لئے تھی۔ پس اذان زوراء کی قبل خروج خلیفہ کے ہوتی تاکہ وہ لوگ معلوم کرلیں کہ جمعہ حاضر ہوگیا۔

پس آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ مذکورہ بالا اور اعمال صحابہ کے مجموعہ کو ملایا جائے تو مفہوم یہی ہوتا ہے کہ جمعہ بعد زوال فوراً ہونا چاہئے۔ اسی میں تبکیر و تعجیل کی تعمیل ہوسکتی ہے اور تبکیر کے معنی یہی اول شے ہے۔ اور یہی عمل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام صحابہ کرام کا چلا آیا ہے۔ اب لامحالہ سنت جمعہ کا وقت قبل زوال کے ہوگا۔ پھر اس سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ اذان عثمانی قبل زوال کے ہوتی تھی۔ تاکہ لوگ تیار ہوکر جلد جمعہ میں حاضر ہوں۔ پس یہ اذان مثل اعلام کے ہے۔ ورنہ اصل اذان خطبہ کی ہے جو اذان نبوی ہے۔ کلمات اذان ہی کے ہیں۔ اس لئے اذان کہتے ہیں اور عدم اختلاف کی وجہ بھی معلوم ہوگئی کہ خطبہ کے وقت کی اذان جو بعد زوال ہوتی تھی وہ اپنے وقت پر قائم و باقی رہی ورنہ ضرور اختلاف ہوتا۔ —— پس ایسے وقت وہ اذان کہی جائے تو سنت عثمانیہ ہوگی۔ اور یہ بھی جہاں ضرورت ہو ورنہ کوئی زبردستی نہیں ہے کہ ہر جگہ ہو اور جہاں نہ ہو وہاں کے مسلمان سنت کا اتباع نہیں کرتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ پھر جہاں دونوں سنتوں کی ضرورت ہو وہاں دونوں پر عمل کیا جائے اور ہر جگہ دونوں سنتوں کی تاکید ہی نہیں معلوم ہوتی ہے۔ بلکہ افضل وہی لوگ ہونگے جو ایک ہی اذان سے جمعہ پڑھتے ہیں کیونکہ وہ سنت رسول اللہ صلعم ہے۔ جیسا کہ امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ نے سونے والوں کو افضل فرمایا ہے خلاصہ یہ کہ افضیلت ایک ہی اذان کو ہوگی جو اذان نبوی ہے۔

باقی رہا یہ حکم ابتعوا سنتی و سنۃ خلفاء الراشدین تو اس میں بتایا گیا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ جہاں میری سنت نہ ہو۔ صرف خلیفہ کی سنت ہو تو خلیفہ کی سنت چھوڑ دیں یا کاہلی کریں۔ نہیں اوس کو ضرور کرنا چاہئے اوس کو میری سنت سمجھو۔ اس مقام کو لمعات میں ملاحظہ کیا جائے۔

اب فی زمانہ مسلمانوں کے عمل کی طرف توجہ کی جائے۔ میں دیکھتا ہوں کہ نماز جمعہ اور اوس کی اذان کہیں طریقہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق نہیں ہوتی ہے۔ الاماشاءاللہ۔ البتہ ایسا جمعہ دہیں ہوتا ہوگا۔ جہاں ایک اذان ہوتی ہوگی۔ اب تو بغیر اذان ہوئے عوام سنت جمعہ بھی نہیں پڑھتے مسجد میں آتے ہی دو رکعت پڑھی پھر بیٹھ گئے۔ یا وہ بھی نہیں پڑھتے۔ جب اذان بعد زوال ہوئی تو سنت پڑھنے لگے۔ قصور معاف ہو یہ علماء کے ہدایت کردہ لوگ ہیں۔ اب زوال کے بعد اذان عثمانی کہی جاتی ہے۔ پھر کچھ دیر کے بعد خطبہ کے اذان کہی جاتی (وہ بھی منبر سے کچھ ہاتھ کے فاصلہ پر) جو اذان نبوی ہے۔ یہ ایک تغیر ہے کہ جو عہد صحابہ رضوان اللہ علیہم میں نہیں تھے۔ پھر وہ نہایت پست آواز سے کہی جاتی ہے کہ اندرون مسجد سے باہر نہ جائے۔ (یا اس لئے کہ انصات کے لئے ہے) یہ دوسرا تغیر ہوا۔ حالانکہ علماء کی جماعت اس کو مشاہدہ کرتی ہے۔ پس ایسی حالت میں اذان عثمانی کے بارہ میں کیوں نہ اختلاف ہو۔ اسی بنا پر جو لوگ زوال کے بعد فوراً خطبہ پڑھتے ہیں۔ وہی لوگ متبع سنت ہونگے اور اسکے خلاف کرنیوالے نہ سنت نبوی پر ہیں اور نہ سنت صحابہ پر۔

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنۃ رسولہ

اسی حدیث کے مطابق جماعت اول پابند ہے۔ یہود و نصاریٰ کے علماء نے توراۃ و انجیل میں تحریف کی اور کفار نے بینہ کو ہٹا دیا۔ اور اس زمانہ کے علماء نے سنت نبیؐ اور سنت صحابہ کو ہٹا دیا۔ بہرحال تغیر میں سب مساوی ہیں۔ نعوذباللہ منہ۔ اس میں نہ سنت نبی رہی اور نہ سنت صحابہ۔ دونوں سے گئے اللہ تعالےٰ ہدایت کرے۔ آمین! وھو علی کل شئی قدیر۔ ھذا ما وجدناہ من الکتب الصحیحۃ وعمل الصحابۃ رضی اللہ عنھم۔

سکھ دھرم کا فلسفۂ کائنات

(از قلم پنڈت آتمانند صاحب از لدھیانہ)

میں نے مندرجہ ذیل ایک چٹھی بعض سکھ ودوانوں مثلاً سردار بہادر بھائی کاہن سنگھ صاحب نابھہ۔ سردار سنت سنگھ صاحب کمالیہ۔ پرنسپل سردار جودھ سنگھ صاحب ایم۔ اے۔ پروفیسر سردار تیجا سنگھ صاحب ایم۔ اے اور سردار ویر سنگھ صاحب مالک وزیر ہند پریس امرتسر وغیرہ کے نام بزبان انگریزی بھیجی ہے۔ جس کا ترجمہ ناظرین کی واقفیت و اضافہ معلومات متعلقہ سکھ دھرم کے لئے اخبار "اہلحدیث" میں شائع کیا جاتا ہے۔ اگر مذکورہ بالا صاحبان یا کسی دیگر سکھ ودوان کی نظر سے گزرے تو بذریعہ اخبار یا خط میری غلط فہمی کو دور فرمانے کی کرپا کریں۔

پیارے سردار صاحبان! ست نام

معلوم رہے کہ میں ایک تصنیف "برہم گیان" لکھ رہا ہوں۔ جس میں تمام بڑے بڑے مروجہ مذاہب مثلاً (۱) جین دھرم (۲) ویدک دھرم۔ (۳) پورانک دھرم (۴) ویدانت (۵) یہودی مذہب (۶) عیسائیت (۷) بدھ مذہب (۸) پارسی مذہب (۹) اسلام۔ (۱۰) سکھ دھرم (۱۱) آریہ سماج (۱۲) غلام احمدیت

خطاب بہ مسلم

(نتیجۂ فکر سید ابراہیم صاحب غریب سکندرآبادی)

آہ! مسلم تیری پہلی سی وہ حالت نہ رہی
کچھ خبر ہے بھی کہ اب قوم کی حالت کیا ہے
کتنے بے دین ہوئے جاتے ہیں توبہ توبہ
تجھ کو اب قوم کی بربادی کا احساس نہیں
پاس دولت ہے اگر تیرے تو کچھ کام بھی لے
اُٹھ کہ اب قوم تباہ حال ہے خوابیدہ ہے
خوف کس بات کا ہے تجھ کو نگہبان ہے خدا
توڑ دے اُٹھ کے تو اب طوقِ غلامی مسلم
مستعد ہیں سنبھل! اب غیر ستانے کے لئے
خوابِ غفلت سے تو اب جاگ خدارا مسلم!
یوں تو کہنے کو تو مسلم ہے مگر نام کا ہے
تو تو دن رات ہے مشغول تماشائے جہاں
تیری دلچسپی کا ساماں ہے تو بزمِ طرب
علمِ دیں گرا چاہتا ہے اس کو سنبھال
قوم کو متحد و متفق و یک دل کر * *

حیف ہے تجھ پہ کہ اللہ سے الفت نہ رہی
جانتا یہ بھی ہے تو دین کی عزت کیا ہے؟
غیر کے ہاتھ بکے جاتے ہیں توبہ! توبہ!
سچ تو یہ ہے تجھے اسلام کا اب پاس نہیں
قوم مفلس ہوئی جاتی ہے ذرا تھام بھی لے
للہ لے ان کی خبر زندگی پیچیدہ ہے
اُٹھ کہ ہر حال میں تجھ پر وہ مہرباں ہے خدا
ہو کے آزاد تو بن قوم کا حامی مسلم!
صفحۂ دہر سے "اسلام" مٹانے کے لئے
سر پہ اب آئے کو ہے کاٹنے آرا مسلم!
یہ تو بتلادے کہ تو قوم کے کچھ کام کا ہے
اب ترے فہم میں "اسلام" کی بات آئے کہاں
تیری عشرت کی کوئی چیز ہے تو بزمِ طرب
واسطہ رب کا تجھے قوم کا کچھ کر خیال
تاکہ "اسلام" کے جھنڈے کو اٹھائیں مل کر

متحد قوم کو کرنے کا یہ نسخہ ہے عجیب
رہ امیروں میں امیر اور غریبوں میں غریب

الفاروق۔ مصنفہ مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانحعمری اور انکی سیاسی انتظامی تدابیر، فتوحات اسلامی کا سیلاب۔ مسلمانوں کی عظمت و شجاعت۔ غیر قوموں سے حسن سلوک کا بیان ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ؏۔ محصول ڈاک علیحدہ۔ پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

توحید باری تعالیٰ

(گذشتہ سے پیوستہ)

قرآن مجید میں ارشاد ہے :-
اَلَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا ۝ (فرقان)

(ترجمہ) وہ (اللہ) جو واسطے اوس کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور نہ پکڑی اولاد اور نہیں ہے واسطے اوس کے شریک بیچ بادشاہی کے اور پیدا کیا ہر چیز کو پس اندازہ کیا اندازہ کرنا۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اٰلِہَۃً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّہُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَمْلِکُوْنَ لِاَنْفُسِہِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا یَمْلِکُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَیٰوۃً وَّلَا نُشُوْرًا ۝ (سورہ فرقان)

(ترجمہ) اور پکڑے سوائے اوس (اللہ) کے معبود کہ نہیں پیدا کرتے کچھ اور وہ (جھوٹے معبود) خود پیدا کئے جاتے ہیں اور نہیں مالک واسطے جان اپنی کے ضرر کے اور نہ نفع کے اور نہ اختیار میں رکھتے موت پر اور نہ زندگی پر اور نہ پھر اٹھنے کو۔

وَیَوْمَ یَحْشُرُہُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ ہٰٓؤُلَآءِ اَمْ ہُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَ ۝ (سورہ فرقان)

(ترجمہ) اور جس دن اکٹھا کریگا اون کو (اللہ) اور اوس چیز کو کہ عبادت کرتے ہیں سوائے خدا کے پس کہیگا (اللہ) کیا تم نے گمراہ کیا بندوں میرے کو اون کو۔ یا وہی بہک گئے راہ سے۔

قَالُوْا سُبْحٰنَکَ مَا کَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِکَ مِنْ اَوْلِیَآءَ وَلٰکِنْ مَّتَّعْتَہُمْ وَاٰبَآءَہُمْ حَتّٰی نَسُوا الذِّکْرَ وَکَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ (سورہ فرقان)

کہیں گے پاکی ہے تجھ (اللہ) کو نہیں تھا لائق ہم کو یہ کہ پکڑیں ہم سوائے تیرے کارساز ولیکن فائدہ دیا تو (اللہ) نے اون (منکروں) کو اور باپوں اون کے کو۔ یہاں تلک کہ بھول گئے یاد تیری اور ہوئے قوم ہلاک ہونے والے۔

وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُہُمْ وَلَا یَضُرُّہُمْ وَکَانَ الْکَافِرُ عَلٰی رَبِّہٖ ظَہِیْرًا ۝

اور عبادت کرتے ہیں (نافرمان) سوائے خدا کے اوس چیز کی کہ نہ نفع دے اون کو نہ ضرر دے اونکو اور ہے کافر اوپر رب اپنے کے پیٹھ دینے والا۔

لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ (فرقان)

(ترجمہ) نہیں پکارتے (مسلمان) ساتھ اللہ کے معبود اور کو

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ

مختلف دکھلائی پڑتا ہے اور جب گھڑا ٹوٹ جاتا ہے تو ایک ہی رہ جاتا ہے۔ اسی طرح شبہات۔ لالچ۔ محبت اور مایا کا وکار جب چھوٹ جاتا ہے تو پھر یہ روح خدا ہی خدا ہو جاتی ہے۔

(۴) "من توں جوت سروپ ہیں اپنا مول پچھان
من ہر جی تیرے نال ہے گورمتی رنگ مان
(آسا چند محلہ ۳)

(ترجمہ) اے من (روح)! تو خود ذوالجلال ہے۔ اپنی اصلیت کو پہچان۔

(۵) دن رین نام دھیائی دا پھر پاؤں نہ ہوئیا
جس کے اُپجیا نانکا سوئی پھر ہو یا
(وار بسنت محلہ ۵)

ترجمہ (پرنسپل جودھ سنگھ صاحب ایم۔ اے)
"ہو مے دے ناس ہون نال جیو جس نرنکار توں اپجیا ہے اوہدا روپ ہو جاندا ہے"
(ترجمہ در ترجمہ) انانیت کے دُور ہو جانے پر روح جس خدا سے نکلی ہے اُسی کی شکل بن جاتی ہے۔ یعنی خود خدا بن جاتی ہے۔"

پیارے سردار صاحبان! بعض سکھ دوانوں کا یہ خیال ہے کہ سکھ دھرم پورانک ہندو سناتن دھرم سے جدا ایک مستقل مذہب ہے۔ کیا آپ براہ مہربانی مجھے بتلائینگے کہ سکھ دھرم کا موجودہ سناتن دھرم سے کن اصولوں میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس اختلاف کے ثبوت میں گورو گرنتھ صاحب کا حوالہ اور شبد ضرور لکھیں۔ میرا خیال ہے کہ سکھ دھرم خالص پورانک دھرم ہی ہے کہیں کوئی فرق تل بھر نہیں ہے۔

مزید برآں گورو صاحبان پنر جنم یعنی مسئلہ تناسخ کے قائل تھے۔ جیسا کہ شری گورو گرنتھ صاحب گوڑی گوارے ری محلہ ۵-۲-۳-۷۲ میں ہے کہ
"کئی جنم بھئے کیٹ پتنگا۔ کئی جنم گج۔ مین کرنگا
کئی جنم پنکھی سرپ ہوئیو۔ کئی جنم ہیور برکھ جوئیو۔۔۔۔
کئی جنم ساکھ کر اُپایا۔ لکھ چوراسی جونی بھرمایا"
کیا آپ سکھ ودوان مسئلہ تناسخ کے برخلاف مندرجہ ذیل اعتراضات کا جواب دیکر اپنے گورو صاحبان کے اس عقیدہ کو صحیح ثابت کرینگے؟

اعتراض اوّل۔ ہر شخص جانتا ہے کہ جڑ روح بلا جسم کے کسی قسم کے اچھے یا بُرے کرم نہیں کر سکتی۔ پس ثابت ہوا کہ کرم کے وقوع میں آنے سے پیشتر رُوح کے ساتھ جسم کا ہونا لازمی و لابدی ہے۔ لہٰذا جو جسم کرموں سے بھی پہلے موجود ہے اُس کو اعمال کا ثمرہ یا نتیجہ ماننا ٹھیک ایسا ہے جیسے کوئی نادان یہ کہہ دے کہ باپ بیٹے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ پس جس طرح باپ کا بیٹے کے پیچھے پیدا ہونا غلط ہے۔ اُسی طرح مختلف اجسام کو اعمال کا ثمرہ ماننا بھی غلط ہے۔

اعتراض دوئم۔ اگر آپ یہ فرمادیں کہ یہ موجودہ جسم پہلے جنم کے اعمال کا نتیجہ ہے اور اس سے پہلے جسم اُس سے پہلے جنم و علیٰ ہذا القیاس ہر ایک پہلا جسم اپنے سے پیشتر والے جنموں کے اعمال کا نتیجہ ہے اور یہ سلسلہ ازلی ہے تو انوستھا دوش یعنی دور تسلسل یا Argument in a Circle لازم آئیگا جو محال ہونے سے باطل ہے بحکم سانکھیہ درشن ادھیائے ۱۔ سُوتر ۱۹

न कर्मणा ऽ स्य धर्मत्वादि
प्रसक्ते श्च

(ترجمہ) (سوامی درشنانند جی آریہ سماجی)
"وید کے انوکول یا مخالف کرم کرنے سے بھی بندھن رُوپی (قید جسمانی) دُکھ پیدا نہیں ہوتا۔۔۔۔ دوسرے کرم شریر (جسم) سے ہوگا اور شریر کرم کے پھل سے پیدا ہوتا ہے تو انوستھا یعنی دورِ تسلسل آجائیگا۔"
ورنہ دنیا ازلی ماننی پڑیگی اور اس کے خالق خدا سے انکار کرنا پڑیگا کیونکہ ازلی شے کا خالق نہیں ہوتا۔

اعتراض سوئم۔ مسئلہ تناسخ محض اس لئے گھڑا یا فرض کر لیا گیا ہے تاکہ دنیا میں روحوں کے مختلف مراتب کی کوئی معقول وجہ بیان کی جا سکے اور خدا کو عادل ثابت کیا جا سکے۔ اب اگر کوئی قائلان تناسخ سے یہ سوال پوچھے کہ خدا کے نیائے کاری، عادل ہونے کا کیا ثبوت ہے؟ تو سوائے روحوں کے مختلف مراتب یعنی مسئلہ تناسخ کو ماننے بغیر ایشور نیائے کاری ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ اور جب تک پہلے ایشور کو نیائے کاری نہ فرض کر لیا جاوے تب تک مسئلہ تناسخ کا اثبات ناممکن ہے۔ گویا ہر ایک بات کا ثبوت دوسری پر منحصر ہے۔ جسے پرسپر آشرے دوش یعنی انگریزی فلاسفی میں جسے Argument in a Vicious circle کہتے ہیں لازم آئیگا جو محال ہونے سے باطل ہے جیسے کوئی پوچھے کہ ایشور کی ہستی میں کیا ثبوت ہے؟ تو دوسرا کہے کہ وید بتلاتا ہے اور جب پھر پوچھا جائے کہ وید مقدس کی صداقت کا کیا ثبوت تو دوسرا یہ کہے کہ چونکہ وید ایشور کا کلام ہے۔ جس طرح یہ طریقہ استدلال غلط ہے اُسی طرح مسئلہ تناسخ بھی غلط ہے۔

اعتراض چہارم۔ اگر مادہ و ارواح کو نیستی سے ہستی میں پیدا شدہ مانیں تو سب سے پہلی کائنات میں جو انسانوں حیوانوں۔ پرندوں۔ نباتات وغیرہ جانداروں میں تفرقہ تھا۔ وہ کن سابقہ اعمال کی بنا یا ثمرہ تھا۔ پس جسطرح پہلی کائنات میں اعمال کے بغیر ہی تفرقہ تھا اُسیطرح اگر اسی موجودہ دنیا کو پہلی ہی کائنات تصور کر لیں تو اُسیطرح اب بھی ہے۔

اعتراض پنجم۔ اگر بفرض محال مادہ و ارواح کو ازلی بھی مانا جاوے تو بھی کبھی نہ کبھی مادہ کے اجزا اور ارواح کے باہم ملاپ سے سب سے پہلی کائنات کا آغاز ماننا ہی پڑیگا اور پھر اعتراض چہارم عائد ہو جائیگا۔

اعتراض ششم۔ اگر اعمال کا پھل یا سزا جزا کا دینے والا ایشور ہو تو کسی قصائی یا سخی کو بد یا نیک نہیں مانا جا سکتا کیونکہ بکری یا محتاج کو جو دُکھ قصائی کی چھری یا سخی کی سخاوت سے جو آرام ملتا ہے وہ بکری یا محتاج کے اپنے ہی سابقہ اعمال کا ثمرہ ہے جس کا دینے والا ایشور ہے پھر قصائی کا کیا قصور اور سخی کا کیا احسان؟ پس نیک و بد کے امتیاز کو مٹانے والا عقیدہ تناسخ غلط ہے۔ وغیرہ

داس نہہ کلنک آتمانند۔ ڈاج موٹرز۔ لدھیانہ

فتاویٰ

تعاقب بر تعاقب | ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ کے اخبار "اہلحدیث" میں سوال ۸۰ کے جواب باصواب میں فاضل مفتی صاحب مدظلہ العالی نے تحریر کیا کہ عیدین کا خطبہ منبر پر آنحضرت صلعم سے ثابت نہیں اور اسکی دلیل میں صحیح مسلم شریف کی حدیث پیش کی۔ جواب مذکور صواب و صحیح تھا۔ لیکن اس پر جلدی سے جناب مولوی ابوالعصام عبدالسلام مبارک پوری نے تعاقب کردیا۔ مولوی صاحب کا یہ تعاقب دوراز تحقیق ہے اس لئے کہ جس روایت کو فاضل متعاقب نے نقل کیا ہے منقطع اور ضعیف ہے۔ اس حدیث کا راوی مطلب بن عبداللہ کثیر التدلیس والارسال ہے (تقریب) اس کی روایت حجت نہیں مانی جاتی جیساکہ ذہبی نے میزان میں نقل کیا ہے (لیس یحتج بحدیثہ) اس کو جابر صحابی سے سماع بھی حاصل نہیں۔ امام ترمذی خود ہی حدیث نزل من منبرہ والی نقل کرکے لکھ دیا ہے۔ المطلب بن عبداللہ بن حنطب یقال انہ لم یسمع من جابر

امام بخاریؒ بھی فرماتے ہیں ولا اعرف للمطلب بن عبداللہ بن حنطب سماعا من احد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ترمذی جلد ثانی ص۱۴۲) (کسی صحابی سے مطلب بن عبداللہ کی سماع مجھ کو معلوم نہیں) پس مولوی صاحب کی منقولہ روایت قابل حجت نہیں۔ صحیح مسلم شریف و ابوداؤد ودیگر کتب احادیث سے پتہ ملتاہے کہ عیدگاہ میں باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں تھا۔ بلکہ مروان کے زمانہ میں کثیر بن صلت نے عیدگاہ میں اس کا آغاز کیا۔ اس واقعہ کی طرف اشارہ کرکے امام بخاری نے اپنی صحیح میں باب منعقد کیا (باب الخروج الی المصلی بغیر منبر) (ومن ادعی خلافہ فعلیہ البیان بالبرھان)

راقم سیف الدین مرشد آبادی تریل گوڑی پوتا)

س ۱۲۶ } کیا انسان بے موت بھی مرتا ہے؟

(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۲۶ } قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

اذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون۔ یعنی جب کسی کی موت آجائے تو ایک گھڑی بھی ادھر ادھر نہیں ہوتی۔ اس آیت سے بھی ثابت ہوتاہے کہ موت اپنے وقت پر آتی ہے۔

س ۱۲۷ } تارک سنت گنہگار ہے یا نہیں مثلاً ظہر کی سنتیں جو علاوہ فرض کے ہیں قصداً چھوڑ دیتا ہے اور خیال یہ ہے کہ اس کے ترک میں گناہ نہیں ہے۔ کیا یہ صحیح ہے کہ اس طرح سنتوں کو ترک کرنے میں معصیت نہیں ہے؟ بینوا توجروا۔

(خاکسار۔ محمد یوسف از سکندرآباد دکن)

ج ۱۲۷ } ترک سنت سے ثواب سے محرومی ہے۔ استحقار سے عذاب ہوگا۔ اللہ اعلم!

س ۱۲۸ } ایک لڑکی جیونی کا نکاح محمد شفیع ولد ولی محمد سے ہوا اور وہ آباد رہے اور دو لڑکے بھی پیدا ہوئے۔ اب محمد شفیع ایک دوسری عورت سے زنا کرتا ہے۔ لوگ شہادت دیتے ہیں۔ ایک برس سے اپنی بیوی کو بلاتا بھی نہیں۔ کیا اب وہ عورت (جیونی) نکاح ثانی کرسکتی ہے؟

(مستری رحیم بخش خریدار نمبر ۱۰۹)

ج ۱۲۸ } جب تک نکاح اول فسخ نہ کرائے یا طلاق حاصل نہ کرے دوسرا نکاح نہیں کرسکتی ہے اگر وہ معلقہ ہے تو اپنے ضلع کے سب جج کے پاس معقول وجوہات کی بناپر فسخ نکاح کی درخواست کرے۔ بعد فسخ نکاح ثانی کرسکتی ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۲۹ } زید کو بوجہ فوت ہوجانے اپنی زوجہ کے اپنی مرضعہ لڑکی برائے حضانت لڑکی کی خالہ کو دیدی۔ جب وہ بڑی ہوئی اور ہوش سنبھالا تو زید اپنے ہاں لے گیا۔ بعد میں خالہ نے دعویٰ کیا کہ لڑکی تو آپ نے مجھے للہ دیدی تھی اب تیرا کوئی حق نہیں ہے اور لڑکی کو جبراً واپس لے آئی۔ اب لڑکی بالغ ہوگئی تو اس کا نکاح بغیر رضامندی واجازت زید کے اپنے خاوند کو ولی بناکر کردیا۔ کیا یہ نکاح ازروئے شرع محمدی درست ہے یا نہیں؟

(عبدالجبار عفی عنہ مراد آبادی)

ج ۱۲۹ } باپ جائز اور صحیح ولی ہے۔ اسکی موجودگی میں دوسرا شخص اس کی رضا کے بغیر نکاح نہیں کرسکتا۔ مگر اس صورت میں کہ باپ ولایت کے استعمال میں ظالم ہو یعنی منافع ذاتی حاصل کرنے کے لئے لڑکی پر ظلم کرے۔ قال علیہ السلام لا نکاح الا بولی مرشد الحدیث

تائید | سوال ۹۸ مندرجہ اخبار اہلحدیث ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ کے جواب میں تحریر فرمایا گیا ہے۔

"سنت طریق یہی ہے کہ پہلے اہل میت کو تسلی دے کیونکہ تعزیت کے معنی یہی ہیں۔ اسی ضمن میں میت کے لئے بخشش مانگے تو منع نہیں۔"

میں کہتا ہوں بلکہ تعزیت کے وقت میت کے واسطے دعا رحمت ومغفرت کرنا ثابت ہے۔ نسائی اور ابوداؤد کی ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہؓ کسی صحابی کے گھر تعزیت کے واسطے گئی تھیں۔ جب واپس آئیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں گئی تھیں؟ حضرت فاطمہؓ نے کہا اس گھر والوں کے پاس گئی تھیں۔ پس ان کی میت کے واسطے میں نے دعاء رحمت کی اور ان کی تعزیت کی۔" (ابوداؤد مع عون المعبود ص۱۶۱ ج ۳)

(کتبہ ابوالعصام عبدالسلام از مبارک پور)

فتاویٰ نذیریہ

مولانا سید نذیر حسین محدث دہلویؒ کی تمام عمر کے فتاویٰ کا مجموعہ۔ ہر سوال کا جواب مطابق قرآن وحدیث کے دیاگیاہے۔ قیمت بجائے ۱۶ کے صرف ۱۲ روپے منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

(۴۹۳)

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۔ (سورہ قصص)

(ترجمہ) اور مت پکار ساتھ اللہ کے معبود اور کو نہیں کوئی معبود مگر وہ۔ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے مگر ذات اوس کی واسطے اوس کے ہے حکم اور طرف اوسی کے پھیرے جاؤ گے۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ ہر چیز فنا ہوتی ہے۔ کبھی ہو مگر اوس کا چہرہ یعنی وہ آپ۔

وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ۔ (سورہ عنکبوت)

(ترجمہ) اور کہا (ابراہیم علیہ السلام) نے۔ سوائے اس کے نہیں کہ پکڑا ہے تم نے سوائے خدا کے بتوں (اور قبروں) دوستی سے درمیان اپنے بیچ زندگانی دنیا کے پھر دن قیامت کے کافر ہو جاویں گے بعضے تمہارے بعضوں سے اور لعنت کریں گے بعضے تمہارے بعضوں کو اور جگہ رہنے تمہارے کی آگ ہے اور نہیں واسطے تمہارے کوئی مددگار۔

ف :- یعنی وہ شیطان جن کے نام کے تھان ہیں۔ اللہ کے روبرو منکر ہونگے کہ ہم نے نہیں کہا کہ ہم کو پوجو بت پوجنے والے اون کو پھٹکار دیں گے کہ ہماری نذر نیاز لیکر وقت پر پھر گئے۔

مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۔ (سورہ عنکبوت)

(ترجمہ) مثال ان لوگوں کی کہ پکڑتے ہیں سوائے اللہ کے دوست مانند مکڑی کے ہے کہ بناتی ہے گھر اور بہت سست گھروں میں البتہ گھر مکڑی کا ہے کاش کہ ہوتے جانتے۔

ف :- یعنی گھر اس واسطے کہ جان ومال کا بچاؤ ہو مکڑی کا جالا کہ دامن کے جھٹکے سے ٹوٹ پڑے ویسا ہی ہے جو اللہ کے سوائے کسی کو اپنا بچاؤ سمجھے

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۔

(ترجمہ) تحقیق اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ پکارتے ہیں سوائے خدا کے کسی چیز سے اور وہ غالب ہے باحکمت

ف :- یعنی کبھی سننے والا تعجب کرے کہ سب کو ایک مکڑی سے ہانک دیا۔ بعضے خلق بت پوجتے ہیں بعضے آگ، پانی کو، بعضے اولیاء انبیاء کو یا فرشتوں کو سو اللہ نے فرمادیا کہ اللہ کو سب معلوم ہیں۔ اگر کوئی کچھ کر سکتا تو اللہ سب کو یک قلم موقوف نہ کرتا۔ اور اللہ کو کسی کی نہیں چاہئے زبردست ہے اور مشورہ نہیں چاہئے حکمتیں اوسی کو ہیں۔

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ۔ (سورہ روم)

(ترجمہ) اور جس دن برپا ہوگی قیامت ناامید ہونگے گنہگار اور نہ ہونگے واسطے اون کے شریکوں اون کے سے کوئی شفاعت کرنے والے۔ اور ہو جاوینگے ساتھ شریکوں اپنے کے کافر۔

ف :- یعنی جن کو اللہ کا شریک بناتے تھے۔

مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۔ (سورہ روم)

(ترجمہ) رجوع کرنے والے ہو طرف اوس کے اور ڈرو اس سے اور برپا رکھو نماز کو مت ہو شریک لانے والوں سے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۔ (سورہ لقمان)

(ترجمہ) یہ بسبب اس کے ہے کہ اللہ وہ ہے حق ثابت اور یہ کہ جو کچھ پکارتے ہیں۔ سوائے اوس (اللہ) کے ناپید ہو جانے والا ہے۔ اور

یہ کہ اللہ وہ ہے بلند مرتبہ بزرگ قدر۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ۔ (سورہ السجدہ)

(ترجمہ) اللہ وہ ذات ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ درمیان ان دونوں (زمین آسمان) کے ہے بیچ چھ دن کے پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے نہیں واسطے تمہارے سوا اوس (اللہ) کے کوئی دوست اور نہ شفاعت کرنے والا کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۔ (السبا)

کہہ پکارو تم (نافرمانو) اون لوگوں کو کہ گمان کرتے ہو تم اون کو سوائے خدا کے۔ نہیں مالک ہیں برابر ایک ذرہ کے بیچ آسمانوں کے اور نہ بیچ زمین کے اور نہیں واسطے اون (معبودوں باطل کے) بیچ ان دونوں (زمین و آسمان) کے کچھ ساجھا۔ اور نہیں واسطے اوس (اللہ کے) اون (جھوٹے معبودوں) میں سے کوئی پشتیبان۔ اور نہیں فائدہ دیتی شفاعت نزدیک اوس (اللہ) کے مگر واسطے اوس شخص کے کہ اذن دیوے وہ (اللہ) واسطے اوس (شخص) کے اور فرشتے منتظر رہتے ہیں حکم اوس (اللہ) کے کہ یہاں تک کہ جب دور کیا جاوے اضطراب دلوں اون کے سے کہتے ہیں آپس میں (فرشتے) کیا کیا حکم پروردگار تمہارے نے کہتے ہیں (جواباً) کہ کہا حق اور وہ بلند ہے بڑا۔

ف :- یعنی عوام اللہ کے ہاں سفارش چاہتے ہیں اولیاء اور وہ انبیاء سے وہ فرشتوں سے۔ فرشتوں کا یہ حال ہے جو فرمایا جب اوپر سے اللہ کا حکم اترتا ہے آواز آتی ہے جیسے پتھر پر زنجیر فرشتے ڈر سے تھرتھراتے ہیں۔ جب تسکین آتی

ملکی مطلع

امرتسر کی صفائی

قابل توجہ افسران پولیس وصفائی

ہم نے بادل نخواستہ کئی دفعہ ظاہر کیا ہے کہ امرتسر جیسا غلیظ اور گندہ شہر ہم نے سارے ملک میں نہیں دیکھا۔ اور لطف یہ ہے کہ آمدن بہت زیادہ لاکھوں تک پہنچتی ہے۔ کام کا کوئی صیغہ ٹھیک نہیں۔ گاڑیاں غلاظت سے بھری ہوئی بازاروں سے گزرتی ہیں جہاں دودھ، مٹھائی، گوشت وغیرہ خوردنی اشیاء سب ننگی پڑی ہوتی ہیں۔ کیا مجال کہ باوجود شکایت کے گاڑیوں پر ڈھکنا دیا جائے۔ گاڑیوں کے علاوہ گدھے بھی غلاظت سے لدے ہوئے راستوں سے گزرتے ہیں۔ کچھ پھینکتے جاتے ہیں کچھ لئے جاتے ہیں مگر وہ بھی برہنہ۔ جس سے تمام بازار اور راستے معطر ہوتے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ اہل شہر آج کل ایک بڑی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جس کی بابت ہم نے بارہا ذمہ دار افسروں کو توجہ دلائی ہے۔ مگر کسی کے کان میں آواز تک نہیں پہنچی۔ وہ تکلیف یہ ہے کہ

تانگوں کا بازاروں میں کھڑا ہونا۔

جس کی وجہ سے بسا اوقات بوڑھے، بچے، عورتیں چلنے سے رُک جاتے ہیں اور کئی ایک کو چوٹیں بھی لگتی ہیں۔ تانگے والے کسی کے کہنے سے نہیں ہٹتے۔ گویا سارا بازار انہوں نے اڈہ بنا رکھا ہے۔ گھوڑوں کے پیشاب اور لید کی وجہ سے اتنی بدبو پھیلتی ہے کہ بغیر ناک بند کئے چلا نہیں جا سکتا۔ لیکن ہماری خوش قسمتی کہئے یا بدنصیبی ہمارے شہر کے ذمہ دار افسر سب بیرون شہر کوٹھیوں میں رہتے ہیں۔ ان کو ہم غریبوں کی تکلیف کی کیا خبر! زیادہ نہیں ہم صرف ایک ہی بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ کوئی میونسپل افسر یا پولیس افسر بھیس بدل کر یا اطلاع قریب شام کے بازاروں میں گشت لگائے تو معلوم ہو جائیگا کہ کس قدر اہل شہر کو تکلیف ہے۔

ہم یہ لکھنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ پولیس کے سپاہی جہاں پہرے پر ہوں (ایسا کبھی کبھی ہوتا ہے) وہاں تانگے والے کھڑے نہیں ہوتے۔ لیکن ان سپاہیوں میں بھی جو نرم طبیعت ہوتے ہیں وہ اپنی نرمی کی وجہ سے خاموش کھڑے رہتے ہیں۔ اور تانگے والے ان کی نرمی سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

آج (۱۶ اپریل) سننے میں آیا کہ دفتر "اہلحدیث" کے قریب ایک گلی میں ہیضے کی واردات ہوگئی ہے۔ بس اب دیکھئے سارا عملہ صفائی اس گلی میں پہنچیگا۔ اور ایسا معلوم ہوگا گویا کسی جنگ عظیم میں فوج کا اجتماع ہو رہا ہے۔ یہ نہیں کہ وبا کے پھیلنے سے پہلے ہی صفائی کا انتظام کیا جائے۔

بیرون شہر جو پارک لگائے گئے ہیں کوئی نفاست پسند انسان ان میں سیر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ان کے دائیں بائیں گندے نالوں سے اس قدر بدبو اٹھتی ہے کہ دماغ پھٹا جاتا ہے۔ تحقیق کرنے کے لئے ہمارے قریبی باغ بیرون دروازہ جدید میں آکر ملاحظہ کریں دونوں طرف گندے نالوں کی بدبو سے باغ میں بیٹھا نہیں جاتا۔

تانگے والے شکایت کرتے ہیں کہ ہمارے لئے شہر میں اڈے نہیں ہیں۔ کمیٹی ہم سے ٹیکس لیتی ہے مگر ہمارا حق ادا نہیں کرتی، اگر ہم کمائیں نہیں تو دیں کہاں سے؟ مثال کے طور پر ہم دفتر "اہلحدیث" کے قریب قریب کے بازار پیش کرتے ہیں۔ چوک لونگڑھ تانگوں سے اٹا ہوتا ہے اور بدبو سے سنڈاس بنا ہوا۔ چوک کڑہ بھائی، چوک کڑہ سفید۔ چوک نمک منڈی وغیرہ۔ اسی طرح سارے شہر کا حال ہے نہ پولیس راستہ صاف رکھواتی ہے نہ میونسپلٹی صفائی کرواتی ہے۔ ہم اہل شہر بقول "دو گھر کا مہمان بھوکا" سخت تکلیف میں ہیں۔ کمیٹی کے ممبران دو سال دس ماہ کے بعد اپنی زیارت کراتے ہیں۔ دو مہینے الیکشن کے دوران میں ملاقات ہو جائے تو ان کی مہربانی۔

یہ حال ہے ہمارے کثیر آبادی اور کثیر آمدنی والے شہر امرتسر کا۔ باقی شہروں کی بابت وہاں کے باشندے خود ہی جانتے ہیں۔ جہاں تک ہمارا علم ہے امرتسر اس خصوص میں اوّل درجہ ہے۔

نوٹ ممکن ہے آئندہ نمبروں میں ہم نو آبادیوں کا بھی ذکر کریں۔

مختصر یہ ہے کہ بلدیہ امرتسر جس قدر اپنے فرائض میں غافل ہے دنیا کی کوئی ذمہ دار باڈی (جماعت) ایسی غافل نہ ہوگی۔ ہم چاہتے ہیں کہ ممبران اپنی غفلت کا حال ہم سے پوچھیں اور ہم جواب دیں۔ مگر وہ ایسی جرأت نہیں کر سکیں گے کہ کبھی کسی میٹنگ میں ہم سے سوال کریں اور ہمارے معقول جواب سن کر اپنی غفلت کی تلافی کریں۔ اسی لئے ہم ان کو جتائے دیتے ہیں۔ ع

اگر تو مے نہ دہی داد روزِ دادے ہست

جلسہ مذاکرہ علمیہ دربھنگہ

گذشتہ ۲۶ و ۲۷ مارچ سنہ رواں کو مذاکرہ علمیہ کا بارھواں سالانہ اجلاس حکیم مولانا عبدالمجید صاحب صادقپوری نہایت وسیع پیمانہ پر منعقد ہوا۔ جس میں شہر کے لوگوں کے علاوہ طلباء، اساتذہ، مدارس اور مقامی علماء نیز مضافات شہر اور دیہاتوں سے غیر معمولی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اور مقرروں میں طلبائے دارالعلوم احمدیہ سلفیہ کے علاوہ مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی، حکیم مولانا عبیدالرحمن صاحب دہلوی، مولانا محمد یوسف صاحب شمس فیض آبادی، مولانا عبدالنور صاحب مظفرپوری، مولانا محمد قمر صاحب اعظم گڈھی وغیرہ نے خصوصیت سے شرکت فرمائی۔ دارالعلوم احمدیہ سلفیہ کے ۲۵ طلبہ نے اردو، فارسی، عربی، بنگلہ اور انگریزی زبانوں میں

متفرقات

تبلیغی جہاد میں شامل ہونے کا وقت

ناظرین باتمکین سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ آج کل مذہب اسلام پر اندرونی اور بیرونی طرف سے کس قدر حملے ہو رہے ہیں اصل اسلام کو چھپانے اور رواجی اسلام کو فروغ دینے کی جو کوشش بیگانوں کے علاوہ یگانوں کی طرف سے ہو رہی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ اس کی اصلی وجہ تبلیغ حق سے عوام کی ناآشنائی ہے۔ جس کا واحد علاج یہ ہے کہ ہر مسلمان خود توحید و سنت کا عامل بنے اور اپنے حلقہ اثر میں اس کی تبلیغ کرے۔ گویا توحید و سنت کی تبلیغ کرنا ہی زمانہ موجودہ کا سب سے بڑا

دینی جہاد ہے

چنانچہ اہل توحید کا دیرینہ قومی خادم، توحید و سنت کا سچا مبلغ اخبار "اہلحدیث" ۳۲ سال سے اس میدان جہاد میں گامزن ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر بلاد میں ہر ہفتہ بلا روک ٹوک وقت مقررہ پر پہنچکر اپنا تبلیغی فرض ادا کرتا ہے۔ مگر کچھ عرصہ سے بوجہ انقلاب زمانہ اسکی ترقی رکی ہوئی ہے۔ اسلئے تمام احباب و بہی خواہان کو چاہیئے کہ اس وقت جس قدر اس کی اشاعت کو بڑھانے میں کوشش کرسکیں کریں۔ ورنہ خطرہ ہے کہ ان کی غفلت اور سستی سے یہ تبلیغی جریدہ بھی خاطر خواہ اپنے مقاصد کی تکمیل نہ کرسکے۔

قابل توجہ شکائت

دفتر کی شکائت کرنیوالے حضرات ایک ضروری بات کا سب سے مقدم خیال رکھا کریں۔ یعنی خط لکھتے وقت شروع ہی میں اپنا مفصل پتہ یا کم از کم نمبر خریداری لکھ دیا کریں۔ کیونکہ بعض اصحاب دفتر کی شکائت لکھتے لکھتے اخیر میں اپنا نام لکھنا بھی بھول جاتے ہیں یا ایسی طرح لکھتے ہیں کہ وہ پڑھنا مشکل ہوتا ہے اور اگر کہیں اس پر ڈاک خانہ کی مہر لگ جائے تو بالکل ہی پڑھا نہیں جاتا۔ جس کا نتیجہ لازمی طور پر یہ ہوتا ہے کہ اس شکائت کی تعمیل نہیں ہوسکتی۔ اور شکایت کنندہ مکرر شکایت کرتا ہے اور دفتر اپنی بے خبری میں معذور۔

تاریخ مطلوب ہے

خاکسار کو حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وفات بحساب بکرمی سمت کی مطلوب ہے۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو بذریعہ اخبار اطلاع دیں۔ (خریدار ۳۲۹)

ناظرین نوٹ کرلیں

جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ اپریل میں ختم ہے اور ۲۹۔ اپریل تک۔ وصول نہ ہونگی۔ ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔
(منیجر اہلحدیث امرتسر)

روح سخن

ادبی تصنیف کے دو طریق ہیں۔
(اول) خاص خاص استادوں کا کلام جس کو دیوان وغیرہ کہتے ہیں۔ جیسے دیوان متنبی، دیوان قیس وغیرہ۔
(دوم) یہ کہ مختلف شعراء کے کلام کو یکجا کر کے مجموعہ بنایا جاتا ہے۔ جیسے عربی میں "حماسہ" یا جمہرۃ اشعار العرب وغیرہ۔
کتاب زیر تقریظ "روح سخن" قسم ثانی سے ہے۔ اس میں کئی ایک اُردو شعراء کا کلام جمع کیا گیا ہے۔ اہل مذاق کے لئے کتاب موجب تفریح ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ سب عمدہ۔ قیمت ۱۲/۔ محصول علاوہ۔

ایضاً عطر سخن

اسی موضوع پر ہے۔ قیمت ۱۲/۔ محصول ڈاک علاوہ۔
پتہ۔ سید احمد حسین خلف مؤلف۔ مقام چھپرا ضلع سارن

منکوحہ آسمانی

مرزا صاحب قادیانی کے نکاح آسمانی کا ذکر۔ قیمت ا/ پتہ۔ انجمن تبلیغ الاسلام۔ گنج۔ مغل پورہ۔ لاہور۔

قیام امن اور قانون کی پابندی

کئی ایک عدالتوں نے قادیانی جماعت کے متعلق فیصلوں میں کچھ اچھے الفاظ نہیں لکھے۔ غالباً اس کے دفعیہ کے لئے یہ ٹریکٹ قادیان سے شائع ہوا ہے۔ قیمت مرقوم نہیں۔ پتہ۔ انجمن انصار قادیان۔

توہین مسیح

مرزا صاحب قادیانی نے بہت جگہ حضرت مسیح کے حق میں متجاوز الفاظ لکھے ہیں جن سے ان کی توہین سمجھی جاتی ہے۔ اس الزام کے دفعیہ کیلئے جماعت قادیانیہ کی طرف سے یہ رسالہ شائع ہوا ہے ملنے کا پتہ۔ حافظ سلیم احمد اٹاوی قادیان۔

پنج گنج

اس کتاب کے پانچ حصے ہیں۔ سب میں توحید و سنت کے مسائل ہیں۔ قیمت مرقوم نہیں۔
پتہ۔ مولوی فضل الرحمٰن خطیب مسجد تیلیاں۔ شہر ہری پور۔ ضلع ہزارہ۔

دعا فرمائیں

خاکسار نارمل کلاس میں داخل ہونے کی کوشش میں ہے۔ احباب کرام دعا فرماتے رہیں۔
(راقم محمد خان مدرس مدرسے دکے والا)

مدرسہ دار التکمیل مظفرپور

کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۴-۵-۶ صفر مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ اپریل ۱۹۳۶ء مظفرپور محلہ کلیانی میں منعقد ہوگا۔ جس میں مشاہیر علماء کرام اپنے مواعظ حسنہ سے سامعین کو مستفید فرمائینگے سوا طلباء مدرسہ اپنی حسن تعلیم کا نمونہ پیش کرینگے۔ برادران اسلام اپنی شرکت سے جلسہ کو کامیاب بنائیں۔ (محمد ایوب صدر استقبالیہ کمیٹی) ۸ر داخل اشاعت فنڈ)

مقدمہ حملہ کی اپیل

بعض احباب اپیل کا حال پوچھتے ہیں۔ ان کو اطلاع ہے کہ بریلوی جماعت کا اخبار "الفقیہ" امرتسر مورخہ ۲۸ اپریل پڑھنے سے معلوم ہوا ہے کہ فریق ثانی اپیل کریگا۔ شاید تاریخ اشاعت پرچہ ہذا تک اپیل دائر ہو جائیگی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ انجام بخیر کرے۔
اَللّٰهُمَّ اَجْعَلْنَا فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

جنگلوں کی دنیا۔ مصنفہ یردن ہمپنوں ۱۹۰ صفحے لوہزہروں کے دلچسپ حالات۔ قیمت ۸ر (منیجر اہلحدیث)

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے..... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔
بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
فی چھٹانک ۱۲/-۔ آدھ پاؤ ۲۲ پاؤ بھر ۴۲ مع محصول ڈاک
ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ
سے کم روانہ نہیں کی جائیگی۔ اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی محمد یٰسین صاحب بھروٹیا بازار۔ میں
آپکے یہاں سے بارہا مومیائی منگا چکا ہوں۔ مفید ثابت
ہوتی ہے۔ اب دس چھٹانک مومیائی مرحمت فرمائیے
(۳۔ فروری ۱۹۳۶ء)

جناب حکیم ڈاکٹر احمد بخش صاحب عباسی الہاشمی
لاڑکانہ۔ اس سے پہلے بھی مومیائی مریضوں کو
استعمال کرا چکا ہوں۔ نہایت مفید ثابت ہو چکی ہے
اب ایک چھٹانک سیٹھ ہیومل ہو لو رام کے نام
بھیج دیں" (۱۶۔ فروری ۱۹۳۶ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)
حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تاجران ہڈی کو خوشخبری

تاجران ہڈی و چرم یہ معلوم کر کے خوش ہونگے کہ کلکتہ میں ہڈی کی ایک آڑھت ہماری قائم ہے۔ جس کے ذریعہ ہڈی کے بڑے بڑے ملوں میں سپلائی کا خاص انتظام ہے۔ بیوپاریوں کا کام نہایت خوش اسلوبی و دیانت داری کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے۔ ہڈی و چرسہ کے وزن اور بکائی کے وقت بیوپاریوں کے فائدے کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس تھوڑے عرصے میں آڑھت نے کافی ترقی کر لی ہے اور اپنی دیانت داری اور راست بازی کی وجہ بڑا اعتماد حاصل کیا اور ہندوستان بنگال کے اکثر شہر و قصبات سے بیوپاری اپنے مال کا اس آڑھت سے سلسلہ شروع کر کے خوش ہیں۔ آپ بھی سردست نمونتاً ایک مرتبہ ہماری آڑھت میں بلٹی بھیج کر ہمارے ذریعہ نفع حاصل کیجئے۔ اور ہمیں اپنی خدمت گزاری کا موقع عنایت فرمائیے۔ بلٹی وصول ہونے پر بازار کے مطابق ایڈوانس کا روپیہ روانہ کیا جاتا ہے۔ ہڈی کے علاوہ چمڑا۔ سینگ بھینس و شاخ سرن وغیرہ کا کام بھی ہوتا ہے۔

مولوی محمد یحییٰ تاجر ہڈی و کمیشن ایجنٹ ہیڈ آفس نمبر ۱ ڈھرن لین کلکتہ
برانچ آفس۔ نمبر ۲۳ بنیا پوکھر روڈ کلکتہ

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائینگے۔ یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی نازبرداری سے بچاتی ہے۔ روزانہ پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے:۔ نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ دھند۔ دیگر نیولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں اسکے استعمال سے دفع ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ علاوہ محصول ڈاک

منگوانے کا پتہ:۔ **منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

طبی مجربات

دردگردہ کا بےنظیر تحفہ یہ مرض ایسا تکلیف دہ ہے کہ مریض مارے درد کے ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہے ایک منٹ چین نہیں آتا۔ ایسی تکلیف کے وقت اس دوائی کے استعمال سے چند منٹ میں مرض کا دورہ رُک جاتا ہے بعد ازاں چند یوم کے استعمال سے ہمیشہ کے لئے اس موذی مرض سے بحکم خدا نجات مل جاتی ہے۔ قیمت عہ

تریاق رحم رحم سے ہر قسم کے سیلان رطوبت کو روکتی ہے۔ بچے پیدا ہو کر مرجانے اور اسقاط حمل کی عادت کو دور کرنے میں سریع الاثر ہے۔ قیمت ۔ عہ خوراک ۱۲

خارش کی طلسمی دوا خارش خشک ہو یا تر۔ بدن کے کسی حصہ پر ہو۔ صرف ہاتھوں پر ملنے سے بفضل خدا صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت ۸ر تولہ

نوٹ:۔ محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔
المشتہر:۔ منیجر شفاخانہ صدیقی کڑہ کرم سنگھ امرتسر

خواص آک آک کے ذریعے کشتہ جات بنانے کی ترکیبیں اور اکثر رازوں کا انکشاف کیا ہے۔ قیمت عہ محصول ڈاک علیحدہ۔
پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تقریریں کیں۔ آٹھ فارغ التحصیل طلباء کے سروں پر مجمع عام میں دستار فضیلت باندھی گئی۔

سال رواں سے مدرسہ میں دستکاری بھی لازم قرار دی گئی ہے۔ اس لئے جلسہ میں طلبہ کے ہاتھ کی بنی ہوئی بعض چیزیں بھی بطور نمائش پیش کی گئیں اور ان میں سے اکثر چیزیں معقول قیمتوں پر نیلام بھی ہوئیں۔

جناب ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب مہتمم دارالعلوم کی اپیل پر چندہ بھی ہوا۔ چنانچہ نقد کے علاوہ حاجی محمد شیخ صاحب دہلوی کی جانب سے تین من چاول سالانہ اور حافظ محمد اسمٰعیل صاحب تاجر کلکتہ کی جانب سے مبلغ تین سو روپیہ نقد سالانہ کا اعلان کیا گیا۔

شیخ عبدالستار صاحب کنور نے موازی دس کٹھے (بسوا) شیخ عبدالحق صاحب کنور نے دو کٹھے۔ منشی اٰبا حق صاحب کنور نے پانچ کٹھے۔ منشی ابوالحسن صاحب کنور نے دس کٹھے۔ منشی عبدالعزیز صاحب سمیلا نے پانچ کٹھے اور منشی محمد خلیل صاحب سمیلا نے چھ کٹھے زمین مدرسہ میں دینے کا اعلان کیا۔ امید قوی ہے کہ حضرات موصوفین موہوبہ زمین مدرسہ کے نام جلد رجسٹرڈ کردیں گے جزاہم اللہ خیر الجزا۔

اس سال بھی جلسہ گاہ میں خواتین کے لئے الگ انتظام تھا۔ چنانچہ سینکڑوں کی تعداد میں وہ بھی شریک ہوئیں

(سید محمد سعید غفرلہ سکرٹری دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ)　　(عہ داخل اشاعت فنڈ)

نوٹ۔ جو صاحب اشاعت فنڈ سے کوئی مضمون درج کروانا چاہیں وہ زیادہ طویل نہ ہونا چاہئے۔ ورنہ حسب ضرورت اس کا اختصار درج ہوگا۔ (مینجر اہلحدیث)

لال مرچ کی کاشت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

اس فصل کے لئے ریتلی میرا زمین اچھی ہے جس میں بیس تیس گڈے فی ایکڑ کھاد کے ڈالے گئے ہوں۔ کھیت میں نیری لگانے سے پہلے پانچ چھ دفعہ ہل چلایا جاتا ہے۔ اور اتنی ہی دفعہ سوہاگہ دیا جاتا ہے یہ فصل عام طور پر پنیری کے ذریعہ لگائی جاتی ہے۔ لیکن جب پہلی فصل تمباکو ہو تو بعض دفعہ اسکے تخم کا تمباکو کی کمزوری فصل میں ہی ماہ مئی کے وسط میں چھٹا دیدیا جاتا ہے۔ شرح تخم ۱½ سے ۲ سیر فی ایکڑ ہے۔ پنیری حاصل کرنے کے لئے ۸ سے ۱۲ چھٹانک تخم پانچ چھ مرلہ میں ماہ مارچ کے پہلے دو ہفتہ میں بویا جاتا ہے۔ اور پنیری جون کے دوسرے نصف میں اگانے کے قابل ہوجاتی ہے۔ لائنوں اور پودوں کا درمیانی فاصلہ ایک سے ۱½ فٹ ہوتا ہے۔ پنیری اگانے کے بعد فوراً ہی پانی دیا جاتا ہے۔

فصل کو عموماً ۱۰ سے ۱۶ پانی دیئے جاتے ہیں۔ لیکن آبپاشی کی تعداد جولائی سے ستمبر تک کی بارش پر منحصر ہے۔ کھرپہ کے ساتھ تین چار دفعہ گوڈی کی جاتی ہے۔ مرچ کی چنائی ستمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہوتی ہے اور ماہ دسمبر میں ختم ہوجاتی ہے۔ دو آدمی ایک دن میں ایک کنال کی مرچیں چن سکتے ہیں۔

چننے کے بعد مرچیں دھوپ میں بکھیر دی جاتی ہیں اور ان کو کبھی کبھی ہلاتے رہتے ہیں تاکہ اچھی طرح سے خشک ہوجائیں۔ اگر مرچیں خشک ہونے کے بغیر ہی اکٹھی کرکے رکھی جائیں تو سڑنے لگ جاتی ہیں۔

اوسطاً پیداوار خشک مرچ تقریباً ۲۰ من فی ایکڑ ہے نرخ تقریباً پانچ یا چھ روپیہ فی من ہوتا ہے۔

مرچوں کی چنائی ختم ہونے کے بعد خشک پودے بطور ایندھن استعمال کئے جاتے ہیں۔

مرچ کی کاشت کے لئے عام طور پر مندرجہ ذیل ہیر پھیر عمل میں لائے جاتے ہیں:-

(۱) گندم۔ لال مرچ۔ سینجی۔ کماد۔
(۲) گندم۔ تمباکو۔ لال مرچ۔ سینجی۔ کماد۔
(۳) سینجی۔ تمباکو۔ لال مرچ۔

آخری ہیر پھیر عموماً اس وقت ہوتا ہے جبکہ لال مرچ چھٹا کے ذریعہ تمباکو کی کمزوری فصل میں کاشت کی جاتی ہے۔ سینجی، لال مرچ کی کمزوری فصل میں کاشت کی جاتی ہے۔ تخم سینجی اکتوبر کے آخری یا نومبر کے پہلے ہفتہ میں چھٹا سے بویا جاتا ہے

(لاہور ۹- اپریل ۱۹۳۶ء)

ڈاکوؤں نے گاڑی لوٹ لی

الہ آباد ۱۰- اپریل۔ آج صبح بنگال نارتھ ویسٹرن ریلوے پر گورکھپور اور الہ آباد کے درمیان بنارس کے نزدیک ڈکیتی کی ایک دلیرانہ واردات ہوئی۔ گاڑی آدھی رات کے بعد ڈھائی بجے کے قریب پریم اور دلاہ پور ریلوے اسٹیشنوں کے درمیان خطرہ کی زنجیر کھینچ کر روک لی گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گاڑی کے رکتے ہی تیس کے قریب نوجوانوں کی ایک پارٹی نے جو کہ پستولوں سے مسلح تھے۔ گولیاں چلاتے ہوئے (تاکہ مسافر خوف زدہ ہوجائیں) ریلوے میل سروس کے ڈبہ پر دھاوا بول دیا۔ اور اس ڈبہ کے انچارج سارٹرون کو ٹٹی میں بند کردیا۔ پورٹر کو شدید زخمی کیا اور ڈاک کے ڈبہ کو لوٹنا شروع کیا۔ اس دوران میں کچھ ڈاکو پستول ہاتھ میں لئے ہوئے گاڑی کے دونوں طرف پھرتے رہے اور مسافروں سے کہا کہ وہ بالکل باہر نہ جھانکیں۔ انہیں کہا گیا کہ مسافروں کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائیگا اس لئے وہ کمرہ کیاڑ بند کرکے اندر دبکے رہیں اگر کسی نے باہر جھانکا تو اسے گولیوں کا نشانہ بنادیا جائیگا۔ اسکے بعد ڈاکوؤں نے ریلوے کا روپیہ لوٹا جو گارڈ کے ڈبہ میں تھا۔ گارڈ کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے اور منہ میں کپڑا ٹھونس دیا۔ ایک کانسٹبل نے ایک ڈاکو کو گرفتار کرنے کی کوشش کی لیکن اسے چاقو گھونپ کر شدید زخمی کردیا گیا۔

ڈاکوؤں نے بڑی دلجمعی سے ریلوے اور ڈاک کو لوٹا اور کہا جاتا ہے کہ وہ تقریباً ایک لاکھ روپیہ لوٹ کر لے گئے ہیں۔ جن میں ۲۵ بیمہ شدہ لفافے بھی ہیں گاڑی ۴۵ منٹ لیٹ ہوگئی۔

ڈاکوؤں کی گرفتاری کیلئے ایک ہزار روپیہ انعام مقرر ہوا ہے

خون کے تمام امراض ... (۹۹۶) ... کا اسباب ... (مینجر اہلحدیث)

تفاسیر ثلاثہ ثنائیہ

از حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

تفسیر ثنائی اُردو

قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں مگر تفسیر ثنائی اُردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ جسے زمانہ حاضرہ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اُردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں جن کے نیچے اُردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی و شان نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی اصلاح بھی موقع بموقع کی ہے۔ مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲؎ (دو روپیہ) مکمل سٹ بارہ روپیہ (۱۲؎)

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

(بزبان عربی)

تفسیر ہذا عربی زبان میں مفسرین کے مسلمہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضاً پر لکھی گئی ہے۔ جسے ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث اہل علم حضرات نے پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی بے حد مقبول ہو چکی ہے۔ بعض مدارس میں بطور نصاب (جلالین کی طرح) پڑھائی جا رہی ہے ہر آیت کی تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ مصری سائز اور رنگ کے کاغذ پر اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ سارے قرآن کی تفسیر ہے۔ قیمت صرف چار روپے۔

بیان الفرقان علیٰ علم البیان

(بزبان عربی)

قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی تفسیر ہے۔ جو علم معانی و بیان کی روشنی میں عربی میں لکھی گئی ہے شروع میں علم معانی وعلم بیان کی اصطلاحات درج کر کے اُن پر نمبر ڈالے گئے ہیں۔ دوران تفسیر میں جہاں کسی اصطلاح کا ذکر آیا ہے۔ اس پر اس اصطلاح کا نمبر دے دیا گیا ہے۔ سر دست سورہ صرف سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ اعلیٰ سرورق رنگین۔ سفید آرٹ پیپر پر چھاپا گیا ہے۔ قیمت صرف دس آنے (۱۰؍) محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

(۹)

شہادت القرآن

مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں فقط قرآنی تحقیق انیق کی گئی ہے۔ اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے اپنے دعوے (وفات مسیح) پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت حصہ اول عہ۔ حصہ دوم عہ۔ مکمل دو روپے

الخبر الصحیح

اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر شریف پر مفصل بحث کر کے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲؍ از مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔

تفسیر واضح البیان اُردو

(از مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتہً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ سائز ۲۰×۳۰ ضخامت ۲۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد عہ۔ مجلد عہ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

الترغیب والترہیب

مصنفہ امام عبدالعظیم منذری جس میں ہر مشروع فعل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر مرفوع احادیث جمع کی گئی ہیں۔ ایک بے بہا تحفہ ہے۔ جلد منگوائیں۔ قیمت عہ

ستینی

امام رازیؒ کی مشہور کتاب ستینی کا اُردو ترجمہ جس میں ساٹھ علوم کے مشہور و ضروری مسائل پر عالمانہ رنگ میں بحث کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ

حیات طیبہ

مصنفہ مرزا حیرت دہلوی مرحوم۔ ہندوستان میں جب کفر و شرک اور بدعات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا۔ اور توحید و سنت سے لوگ بالکل بیگانہ تھے۔ اس وقت جس اللہ کے بندے نے چلتی تلواروں میں توحید و سنت کی تبلیغ کی اور اپنی جان تبلیغ توحید میں قربان کر دی۔ اس مرد خدا کی مکمل سوانح عمری پڑھئے۔ اور خاتمہ کا سلوک ملاحظہ کیجئے۔ اب دوبارہ شائع ہوئی۔ کاغذ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲؍ محصول ڈاک علیحدہ

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۲۱

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت

اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ :- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

۱/۱۲

کرامات اہلحدیث

مسئلہ کرامات کی توضیح وتشریح اور اسکے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے علاوہ جماعت اہل حدیث کے اولیاء وصوفیا کے حالات وکرامات کا تفصیلی بیان قابل دید ہے جو بالکل نئی چیز ہے۔ ایک کے لئے ۴ر کے ٹکٹ بھیجئے اور زیادہ بصیغہ وی پی طلب کیجئے۔

تحفہ اہلحدیث ۱ر۔ حدیث کی پہلی کتاب ۴ر۔ ناجی فرقہ کون ہے حنفی یا اہلحدیث قیمت ۳ر۔ خطبات سلمان یعنی قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری کے علمی اور تبلیغی خطبے ۱۲ر۔ جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر مجلد سنہری ۱۲ر۔ پانچہزار مجربات جو طبی دنیا میں ایک نئی اور لاجواب کتاب ہے۔ ۱۲ر

(ملنے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث جنتری حلقہ ۵ لاہور

سرمہ نور العین ۲۷

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸ر

پتہ :- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

۳۶

از مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۱ نمبر مقدمہ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۳- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی نکھو ولد کشمیری مل ذات مہاجن ساکن چک قاضیاں نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ ۱۹۳۴ء درخواست گزاری ہے اور بورڈ مذکور نے تاریخ سماعت ۲۲ ۴/۳۸ بمقام شکر گڑھ مقرر کی ہے۔ لہذا تاریخ مقررہ پر پھومن نمبردار ذات گوجر ساکن تجلی پور تحصیل شکر گڑھ مقروض کے تمام متعلقہ ساہوکاران یا دیگر متعلقہ اشخاص حاضر بورڈ مذکور آویں۔ (تحریر ۶ ۴/۳۸)

(دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ)

پیٹنٹ ادویات

اور

ہندوستان

فرانس- انگلستان- امریکہ اور ہندوستان کی تین صد شہرہ آفاق پیٹنٹ دواؤں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے مندرج ہیں۔ اگر آپ سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو کتاب مذکورہ کی ایک جلد خرید کر دیکھیں اور تجربہ کریں۔

قیمت عہ محصول ڈاک علیحدہ۔

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں قیمت فی ڈبہ ۱۲ر۔ محصول ڈاک ۲ر، نمونہ ۴ر

(ملنے کا پتہ)

منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

۲۷

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۹۶

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۳- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی بانا نمبردار ولد دوسندھی ملاح ساکن میاوی شیرا تحصیل شکر گڑھ نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور درخواست گزاری ہے۔ لہذا مقروض مذکور کے جملہ قرضخواہ اور دیگر متعلقہ اشخاص بمقام شکر گڑھ بتقرر ۱۶ ۵/۳۸ حاضر بورڈ مذکور آویں۔

(تحریر ۹ ۴/۳۸)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ ضلع گورداسپور

البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین

(مصنفہ شیخ محی الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

یہ کتاب اہل حدیث میں بہت مقبول ہے اور بہت چلتی کتاب ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ختم تھی اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوالیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ قیمت صرف دو روپیہ۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۲۶

اخبار اہلحدیث امرتسر

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے ،، ـــہ
عام خریداران سے ،، ـــہ
،، ،، ششماہی ـــہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی تمہید مشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مرسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

امرتسر ۲۸ صفر المظفر ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۹ اپریل ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

خطاب بہ مسلم - - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
تقلید شخصی کی آواز دیوبند سے - - - ص۳
مرزا صاحب چینی الاصل تھے یا فارسی النسل ایرانی (قادیانی مشن) - - - - - ص۴
نکاح ام کلثوم - - - - - ص۵
جمعہ فی القریٰ - - - - - ص۶
علمائے اہل حدیث کی خدمت میں گذارش ص۸
توحید باری تعالیٰ - - - - ص۱۰
خطاب بجناب شیر پنجاب (نظم) - - ص۱۲
فتاویٰ ص۱۳ حرکات - - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ اشتہارات - ص۱۶ تا ۲۰

خطاب بہ مسلم

(از قلم محمد جعفر سلیم پرتاب گڈھی تلمیذ حضرت زیبا ناردی)

فکر بہبودی نہ قومیت کا دل میں جوش ہے — دیکھئے جس کو مئے غفلت میں وہ مدہوش ہے
اب وہ میدان عمل میں تیری سرگرمی نہیں — غیرت مسلم کہاں اگلا سا تیرا جوش ہے
غیر قومیں بڑھ رہی ہیں تجھ کو غافل دیکھ کر — تو رہ جاتا ہے پیچھے کچھ تجھے بھی ہوش ہے
وہ تیری قوت کہاں ہے وہ شجاعت ہے کہاں — حوصلے ہیں وہ نہ تجھ میں وہ نہ دل میں جوش ہے
کل تو پہنچاتا تھا اک دنیا کو پیغام حق — قوم مسلم آج کیوں تیری زباں خاموش ہے
قیصر و کسریٰ کو تو نے ہی کیا زیر و زبر — یاد ہے کچھ تجھ کو اے مسلم تجھے کچھ ہوش ہے
کل تیرے ہاتھوں رہا کرتے تھے سب میدان ہند — آج تیری جرأت و ہمت کہاں روپوش ہے

مذہب و ملت کی وہ ہنگامہ آرائی نہیں
اے سلیم اب قوم مسلم کس قدر خاموش ہے

DELHI

جوابات نصاریٰ (سنہ ...) ... کے مسیحیوں نے اپنی تصانیف میں اسلام پر اعتراضات کئے ہیں۔ ان سب کا جواب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے دیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۸۔ صفر المظفر ۱۳۵۷ سنہ ہجری

تقلید شخصی کی آواز دیوبند سے

(۲)

گذشتہ پرچے میں اس مضمون میں ہم تقلید کی تعریف اور اس کا حکم بتا چکے ہیں۔ آج اس کے دوسرے حصے پر نظر کی جاتی ہے جو قاعدہ علمیہ کے مطابق ہے تعریف تقلید کے بعد دیکھنا ہے کہ اس کا موضوع کیا ہے۔ یعنی کن لوگوں کو تقلید کا حکم ہے۔ علماء کو یا جہلاء کو؟ علماء کو کیسے ہونے لگا۔ کیونکہ تقلید کی تعریف میں تو عدم علم داخل ہے۔ چنانچہ امام غزالیؒ کی صاف تصریح موجود ہے:۔

لیس ذالک (التقلید) طریقا الی العلم فی الاصول والفروع۔ (المستصفی جلد ۲ صفحہ ۳۸۷ بحث تقلید)

یعنی تقلید علم کا ذریعہ نہیں نہ اصول میں نہ فروع میں (کیونکہ تقلید کی تعریف میں علم کی نفی ہے) پس اگر علماء بھی تقلید کے مکلف ہوں تو اجتماع نقیضین لازم آئیگا۔ ایک طرف ان کا علم اور دوسری طرف بحیثیت مقلد ہونے کے عدم علم وھما متناقضان۔

ہمارے مخالفین بطور توہین اہل حدیث کہا کرتے ہیں۔ چنانچہ رسالہ "سلطان العلوم" میں بھی کہا گیا ہے کہ آج کل جو لوگ علماء بنے پھرتے ہیں ان کی علمی حیثیت صرف اتنی ہوتی ہے کہ بلوغ المرام یا مشکوٰۃ (معریٰ یا مترجم) بغل میں دبا کر مولوی کہلاتے ہوئے تقلید کا رد کرتے پھرتے ہیں۔"

جواباً گذارش ہے کہ ہمارے نزدیک علماء سے مراد وہ حضرات ہیں جو مدارس عربیہ میں کتب درسیہ پڑھاتے ہیں سر کیا ہمارے مخاطب ان کو بھی علماء نہیں سمجھتے۔ اگر یہ لوگ بھی علماء نہیں ہیں تو پھر خود ہی بتائیں کہ علماء کہاں بستے ہیں۔ کیا انہی کے حق میں یہ شعر کہا گیا ہے ؎

یارب وہ ہستیاں کس جا پہ بستی ہیں
کہ جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں

نتیجہ صاف ہے کہ عالم بوصف علم تقلید کا مکلف نہیں ہو سکتا۔ ورنہ جیسا قضیہ مشروطہ عامہ (الکاتب ساکن الاصابع مادام کاتبا) صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح یہ قضیہ (العالم مقلد مادام عالما) بھی صحیح نہیں۔

رہے جہلاء سو ان کی بابت بھی فقہائے حنفیہ کی تصریحات موجود ہیں کہ وہ نہ حنفی ہیں نہ شافعی۔ چنانچہ رد المختار (شامی) میں مرقوم ہے:۔

العامی لا مذھب لہ بل مذھبہ مذھب مفتیہ۔ (شامی مصری جلد ۳ صفحہ ۱۹۶)

پس اگر جہلاء کو تقلید کا مخاطب سمجھا جائے تو وہ اپنے زمانے کے علماء کے مقلد ہونگے۔ جن سے انہوں نے سوال کر کے مسئلہ دریافت کرنا ہے نہ کہ ائمہ اربعہ کے۔ زمانہ سلف میں بھی یہی دستور تھا۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ اس زمانے کی کیفیت یوں تحریر فرماتے ہیں:

"اعلم ان الناس کانوا قبل المائتہ الرابعۃ غیر مجمعین علی التقلید الخالص لمذھب معین ×× وکان من خبر العامۃ ×× اذا وقعت لھم واقعۃ استفتوا فیھا ای مفت وجدوا من غیر تعیین مذھب"

(حجۃ اللہ مصری جلد ۱ صفحہ ۱۵۲)

جاننا چاہیے کہ چوتھی صدی سے پہلے لوگ کسی خاص مذہب کی تقلید پر جمع نہ تھے (یعنی تقلید شخصی نہ کرتے تھے) عام لوگوں کی یہ حالت تھی کہ جب ان کو کوئی ضرورت پیش آتی۔ جس مفتی کو پاتے بغیر تعیین مذہب اس سے مسئلہ پوچھ لیتے۔"

پس شاہ صاحب کی شہادت سے جو امر ثابت ہوتا ہے وہ عیاں ہے۔ اسی کی تائید یا تشریح صاحب شامی کے الفاظ میں یوں ملتی ہے۔ جہاں شیخ ابن الہمام کا قول نقل کیا ہے۔ چنانچہ علامہ موصوف کے اصل الفاظ یہ ہیں:۔

وفی آخر التحریر للمحقق ابن الھمام مسئلۃ لا یرجع فیما قلد فیہ ای عمل بہ اتفاقا وھل یقلد غیرہ فی غیرہ المختار نعم للقطع بانھم کانوا یستفتون مرۃ واحدا ومرۃ غیرہ غیر ملتزمین مفتیا واحدا (رد المختار جلد ۳ صفحہ ۱۹۶)

یعنی محقق ابن ہمام (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ کوئی مقلد تقلیدی صورت میں عمل کر کے اس سے رجوع نہ کرے (رہا یہ سوال کہ) اس کے سوا

انتخاب الاخبار

——— کنبھ کے میلہ پر ہیضہ پھوٹنے سے وہاں بہت سی اموات واقع ہوئیں۔ میلہ سے فارغ ہو کر زائرین جہاں جہاں پہنچے وہاں بھی ہیضہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ دہلی۔ لاہور۔ امرتسر اور شیخوپورہ وغیرہ اضلاع کے علاوہ دیگر کئی شہروں میں ہیضہ کی وارداتیں ہو چکی ہیں۔ امرتسر میں بھی کئی اموات ہو چکی ہیں۔ چنانچہ بلدیہ کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۲۲ اپریل کو ۴۸ بچے پیدا ہوئے اور ۴۵ اموات ہوئیں۔ جن میں ۱۹ ہیضہ سے تھیں۔

——— ڈاکٹر سر محمد اقبال ۲۱۔اپریل کو صبح ۵ بجے انتقال کر گئے۔ آپ کا جنازہ بے شمار مسلمانوں نے پڑھا اور شاہی مسجد کے قریب حضوری باغ میں دفن کئے گئے۔ جنازہ کے ہمراہ دیگر بہت سے احباب بھی شامل تھے۔ ہندوستان کے ہر حصہ میں مرحوم کی وفات پر اظہار تعزیت کیا گیا۔

——— لاہور ۲۴۔اپریل کو رات کے وقت خان بہادر میاں عبدالعزیز صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ پولیس پر کسی نے گولی چلائی مگر آپ بال بال بچ گئے

——— حکومت پنجاب نے چند سیاسی قیدیوں کو ان کی مدت قید ختم ہونے سے پیشتر ہی رہا کر دیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مزید قیدی بھی رہا کئے جانے والے ہیں۔

——— مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی ضمانت دے کر رہا ہو گئے ہیں۔

——— امرتسر میں ضمنی انتخاب اسمبلی کے امیدواروں نے اپنا اپنا پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔ چوہدری افضل حق مجلس احرار کی طرف سے۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو کانگریس ٹکٹ پر اور شیخ محمد صادق مسلم لیگ کی جانب سے کھڑے ہوئے ہیں۔

——— معلوم ہوا ہے کہ کانگرس فیڈریشن میں ردو تبدیلیاں کرانا چاہتی ہے۔ وائسرائے نے ان سے اتفاق کر لیا ہے

——— اطلاع ملی ہے کہ بی بی سی آئی ریلوے پر الہ آباد کے نزدیک سید پور سٹیشن پر ایک مسافر گاڑی رکی تو چند ڈاکوؤں نے گارڈ پر حملہ کر دیا۔ چپراسی ڈاک کے تھیلے نکال رہے تھے کہ ڈاکو دو تھیلے لے کر فرار ہو گئے۔

——— لندن کی ایک اطلاع ہے کہ سپین کے ۵۱ صوبوں میں سے ۳۶ پر جنرل فرانکو نے قبضہ کر لیا ہے۔

——— لندن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اناطولیہ (ترکی) میں زبردست زلزلہ آیا۔ جس سے مالی و جانی نقصان ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۱۔ اپریل تک آٹھ سو نعشیں برآمد ہو چکی ہیں۔

ناظرین اہلحدیث

سب سے پہلے

اپنا چٹ نمبر

ملاحظہ کر کے اخبار ہذا کا صفحہ ۴ ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ اگر اس میں آپ کا نمبر خریداری ہو تو قیمت اخبار جلد از جلد بھیج دیں۔

نیاز مند۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

——— گاندھی جی مسٹر جناح سے سیاسی حالات پر تبادلہ خیالات کرنے کے لئے بمبئی جائیں گے۔ وہاں سے فارغ ہو کر صوبہ سرحد کا دورہ بھی کریں گے۔

——— سرکاری اطلاع ہے کہ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء تک پنجاب میں موٹر کاروں، موٹر لاریوں، موٹر بسوں، اور موٹر سائیکلوں کی مجموعی تعداد ۱۹ ہزار پانچ سو ۴۳ تھی

——— مصری یونیورسٹی کی ایک انجمن نے ایک تجویز پاس کی ہے کہ ترکی کی طرح مصری یونیورسٹی کے تمام کالجوں میں فوجی تعلیم و تربیت لازمی قرار دی جائے۔

——— ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ نے اعلان کیا تھا کہ ۲۶ آنریری مجسٹریٹوں کی ضرورت ہے۔ جن کے لئے ۶ سو سے زائد درخواستیں وصول ہوئیں۔

رزولیوشن تعزیت

انجمن اہل حدیث امرتسر کی مجلس عاملہ نے ۲۲ ۲۸ کو منسلکہ ذیل رزولیوشن پاس کیا۔

ڈاکٹر شیخ محمد اقبال کی وفات کو بحیثیت ان کی لیاقت اور توحید پسندی کے انجمن اہل حدیث امرتسر قومی نقصان سمجھتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ خدا ان کو بخشے اور ان کے متعلقین کو صبر جمیل اور مرحوم کا بدل عطا کرے

اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ۔

(سیکرٹری انجمن اہل حدیث امرتسر)

یاد رفتگان | برخوردار مولا بخش جو جماعت اہل حدیث ملتان کا سرگرم رکن تھا فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

(حاجی شیخ محمد عبد اللہ سوداگر چرم ملتان)

(۲) میرے والد مولوی سید عبد اللہ صاحب جوناگڈھی تین چار ہفتہ کی علالت کے بعد ۱۷۔ اپریل کو انتقال فرما گئے۔ مرحوم حضرت میاں صاحب مرحوم کے شاگردوں میں سے تھے۔ ۱۰۵ سال کی عمر سے ۵۵ سال (آخری وقت) تک تبلیغ حق میں مصروف رہے۔ (سید عبد السلام و سید محمد میاں از جوناگڈھ کاٹھیاواڑ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم

خواجہ حسن نظامی نے | اپنے الزامات کو غلط جان کر مالک اخبار "مدینہ" بجنور سے معافی مانگ کر مصالحت کر لی۔ ہم اس مصالحت پر خواجہ صاحب کی صاف گوئی کی تعریف کرتے ہیں اور آئندہ کے لئے انہیں یہ آیت قرآنی ملحوظ رکھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا۔

ڈاکٹر اقبال | کا جنازہ غائب حسب تحریک خان بہادر حاجی مولوی محمد مونس خان صاحب شروانی رئیس دتاؤلی ۲۲ کو دتاؤلی میں پڑھا گیا۔

(کرامت اللہ از دتاؤلی)

اگر اس زمانہ (مسیح موعود) میں ایمان ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا۔ تو وہ فارسی الاصل انسان اسے دوبارہ دُنیا میں لا کر رائج کرے گا۔

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے الہامات میں بھی اللہ تعالےٰ نے متعدد بار آپ کے اس عظیم الشان کام کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ آتا ہے کہ یقیم الشریعۃ ویحی الدین ولو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ (تذکرہ ص۳۹۷) (ترجمہ) یعنی کہ آپ شریعت کو قائم کرینگے اور دین اسلام کو زندہ کریں گے۔ اور اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا تو اسے واپس لائینگے ؂

(الفضل قادیان ص۵-۱۶-اپریل سنہ رواں)

اس حدیث کو پیش کرتے ہوئے مرزا صاحب اور آپ کے اتباع سابقہ تصریحات کو بھول جاتے ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے کہ

حضرت شیخ ابن عربی نے لکھا ہے ؂

آخر مولود من ھذا النوع الانسانی ٭٭ یکون مولدہ بالصین ولغتہ لغت بلدہ الیٰ آخرہٖ

یعنی آخری انسان چین میں پیدا ہوگا اور اس کی بولی اس کے شہر کی بولی ہوگی اور اس کے ساتھ اس کی بہن پیدا ہوگی۔

مرزا صاحب نے شیخ موصوف کی اس پیشین گوئی کو اپنے حق میں لکھا ہے۔ ہم ناظرین کو ان بھول بھلیوں میں لے جانا نہیں چاہتے جو مرزا صاحب نے اس پیشین گوئی کو اپنی ذات پر چسپاں کرکے اپنے اتباع کو اس میں پھنسایا ہے۔ اس سے ہمیں یہاں کوئی مطلب نہیں بلکہ یہ بتانا منظور ہے کہ مرزا صاحب اپنے آپ کو چینی الاصل مغل کہتے تھے۔ (ملاحظہ ہو تریاق القلوب طبع اول ص۱۵۱)

اس کے بعد میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے بھی تحفہ شہزادہ ویلز میں مرزا صاحب کو چینی مغل لکھا ہے ان تصریحات کے ہوتے ہوئے مرزا صاحب کا اپنے آپ کو فارسی الاصل کہکر حدیث مذکور کا مصداق قرار دینا دو متضاد باتوں کو جمع کرنا ہے۔ جو کسی طرح جائز نہیں الا شیخ عطار کے قول میں جو نفس امارہ کے حق میں فرما گئے ہیں ؂

چوں شتر مرغ شناس این نفس را
نے کشد بار و نہ پرد بر ہوا
چوں بپر گوئیش گوید اشترم
ور نہی بارش بگوید طائرم

جب شیخ ابن عربی کے کلام سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہوئی تو چینی مغل بن گئے۔ جب حدیث مذکور کو لینے کا شوق ہوا تو فارسی بن گئے۔ بالکل سچ ہے ؂

معشوق ما بمذہب ہرکس برابر است
با ما شراب خورد و با زاہد نماز کرد

نکاح ام کلثوم رض

(از قلم مولوی نور الہیٰ صاحب گرجاکھی)

چند دن ہوئے ایک شیعہ دوست میرے پاس آیا دوران گفتگو میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے شان میں گستاخی کرنے لگا۔ میں نے کہا زبان کو روکو یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے داماد ہیں، اگر حضرت علی یہ بات سن لیتے تو ہرگز برداشت نہ کرتے۔ اس نے کہا توبہ توبہ، حضرت عمر ہرگز حضرت علی کے داماد نہ تھے۔ میں نے کہا اگر یہ ثابت ہوجائے تو پھر۔ اس نے کہا میں شیعہ مذہب چھوڑ دونگا۔

میں نے ان کی کتابوں سے نکال کر دکھا دیا۔ جس پر اس شیعہ دوست نے کہا مجھے یہ مضمون لکھ دیجئے تاکہ میں علماء شیعہ کو دکھا کر تسلی کرلوں۔ اگر کسی نے جواب نہ دیا تو میں شیعہ مذہب سے بیزاری کا اعلان کردونگا! ناظرین کی آگاہی کے لئے مضمون درج ذیل کیا جاتا ہے۔

قبل اسکے کہ میں کتب حضرات شیعہ سے اس کا ثبوت پیش کروں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے کتب اہل سنت سے اس واقعہ کو لکھوں۔ کیوں بعض حضرات اہلسنت بھی اس بات سے بالکل ناواقف ہیں۔ بلکہ بعض تو بوجہ ناواقفی انکار ہی کردیتے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو

(۱) صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی عورتوں میں کچھ چادریں تقسیم کیں۔ ایک عمدہ چادر بچ رہی تو کسی نے کہا ؂

یا امیر المومنین اعط ھذا ابنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی عندک یریدون اُمّ کلثوم بنت علی

اے امیر المومنین! یہ چادر آپ رسول اللہ کی بیٹی ام کلثوم کو جو آپ کے نکاح میں ہے دیدیں۔ مراد اس سے ام کلثوم بنت علی تھیں۔

(بخاری کتاب الجہاد پ ۱۱ ص۴۹ و بخاری مصری ص۲۰۳)

(۲) علامہ حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں ؂

یریدون ام کلثوم وکان عمر قد تزوج ام کلثوم بنت علی و امھا فاطمۃ ولھذا قالوا لھا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت قد ولدت فی حیاتہ وھی اصغر بنات فاطمۃ علیھا السلام

کہ ام کلثوم بنت علی رض سے حضرت عمر رض نے نکاح کیا تھا۔ ام کلثوم کی ماں حضرت فاطمہ رض تھیں اسی وجہ سے لوگوں نے ان کو رسول اللہ کی صاحبزادی کہا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پیدا ہوئی تھیں اور حضرت فاطمہ کی سب سے چھوٹی لڑکی تھیں ؂ (فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۶ ص۵۶ و عمدۃ القاری ص۳۸۰ ج ۶)

(۳) وتزوج عمر ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب امھا فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کسی اور مسئلے میں کسی دوسرے کی تقلید کرنا چاہے تو کر سکتا ہے؟

اس کا جواب "ہاں" میں دیتے ہوئے وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ زمانہ سلف کے لوگ کبھی ایک عالم سے مسئلہ پوچھتے اور کبھی کسی دوسرے سے۔ کسی ایک مفتی کا التزام نہیں رکھتے تھے۔

ناظرین کرام! ان تصریحات علمائے کرام سے مسئلہ تقلید شخصی کا جو حکم ثابت ہوتا ہے وہ عیاں ہے یہی اہل حدیث کا مسلک ہے۔ یہی حق اور راہ راست ہے ان تصریحات کے بعد چاہئے تو یہ تھا کہ علمائے احناف خصوصاً وہ احناف جن کو مدرسہ دیوبند سے کسی قسم کا تعلق ہے، مسئلہ تقلید شخصی میں وہی مسلک اختیار کرتے جو مذکورہ حضرات کی تحریروں سے مدلل و مبرہن ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ ابھی اس مسلک سے علیحدہ ہیں لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔

ہمارے دل میں ان حضرات کی علمی خدمات کی قدر ہے اس لئے ان کو انہی علوم پر توجہ دلاتے ہیں جن کا درس تدریس ان کا دن رات کا مشغلہ ہے۔ رسالہ "سلطان العلوم" دیوبند میں مسئلہ تقلید شخصی پر جو کچھ لکھا گیا اس کا لب لباب درج ذیل ہے۔ چنانچہ مفتی محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں :-

"اب خلاف تقلید شخصی میں رہا (یعنی کسی امام معین کی تقلید ہر مسئلہ اور ہر حکم میں کرنا۔ یہ علماء اہلسنت والجماعت کے نزدیک واجب ہے۔ کیونکہ مطلق تقلید جس کی فرضیت عند الفریقین مسلم ہے اُسکے دو فرد ہیں۔ شخصی اور غیر شخصی۔ اس لئے جائز ہوا کہ اس مطلق فرض کو اُس کے جس فرد میں چاہیں ادا کر دیں۔ تقلید غیر شخصی کر کے بھی اس فریضہ سے ایسے ہی بری ہو سکیں جیسے تقلید شخصی کر کے بری ہو سکتے ہیں۔

کیونکہ مامور بہ جب مطلق ہوتا ہے تو لاعلی التعیین اس کے کسی فرد کو ادا کر دینے سے مامور بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص اپنے خادم کو حکم کرے کہ کسی آدمی کو بلا لو تو وہ مختار ہے چاہے زید کو بلالے یا عمر کو یا بکر وغیرہ کو اور جس کو بلائے گا اپنے فرض منصبی سے بری الذمہ ہو جائیگا"۔ (سلطان العلوم دیوبند ص۲۳ جمادی الثانی ۱۳۷۴ھ)

جواب ہاں صاحب بات یہی ہے۔ مگر اس کو علمی حیثیت سے دیکھنا چاہئے۔ مطلق کے بارے میں علمائے اصول کی چند تصریحات ملتی ہیں :-

(۱) المطلق یجری علی اطلاقہ (۲) حکم المطلق الآتی بای فرد کان آتیا بالمامور بہ

جملہ نمبر (۲) خاص علماء و طلباء کے سمجھنے کے لائق ہے علمائے اصول کے الفاظ میں اس کا مطلب میں عرض کئے دیتا ہوں۔ مفتی صاحب اور دیگر علمائے احناف اس کو شرف قبولیت بخشیں اگر ناقابل قبول ہو تو بالفاظ علمائے اصول اس کو رد کریں۔

قرآن مجید کا حکم کفارۂ ظہار کے متعلق تحریر رقبہ (غلام آزاد کرنا) حسب تصریح علمائے اصول مطلق ہے۔ اب کوئی حنفی مظاہر رقبہ کافرہ کو آزاد کرے اور دوسرا حنفی رقبہ مومنہ کو تو دونو تکلیف شرع سے عہدہ برا ہو جائینگے (لاریب) لیکن سوال یہ ہے کہ رقبہ کافرہ میں کفر کو اور رقبہ مومنہ میں ایمان کو بھی کچھ دخل ہے (کلا)

اسی طرح تقلید شخصی میں جو مطلق تقلید کی ایک قسم ہے شخصیت کو دخل نہیں۔ اگر مقلد شخصیت کو داخل سمجھیگا تو مطلق پر عامل نہیں رہیگا۔

حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی نے اپنی کتاب "معیار الحق" میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

مختصر یہ ہے کہ مطلق تقلید بحکم المطلق یجری علی اطلاقہ تقلید شخصی کو بحیثیت اسکے شخصی ہونے کے شامل نہیں بلکہ بحیثیت اطلاق شامل ہے جیسے تصور (مقسم) تصور ساذج اور تصور مع الحکم دونو کو شامل ہے نہ بشرط شئ یا بشرط لاشئ بلکہ لا بشرط شئ یہ ایک ایسا علمی قانون ہے کہ مدارس وغیرہ خصوصاً مدرسہ دیوبند کے ادنیٰ طالب علم بھی اسے جانتے ہونگے۔ مگر صرف جان لینے سے کام نہیں چل سکتا بلکہ علمی مسائل میں اس کو جاری کرنے سے عقدہ حل ہو سکتا ہے۔ ؎

ہزار نکتہ باریک تر زمو اینجاست
نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

قادیانی مشن

مرزا صاحب چینی مغل تھے
یا
فارسی الاصل ایرانی؟

یہ تو ہمارے ناظرین کو خوب یاد ہو گا کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے دعوے کے اثبات میں ہر طرح کے دلائل دیا کرتے تھے۔ ان کو اس بات کی بھی پرواہ نہ ہوتی تھی کہ میری پچھلی دلیل سابقہ دلیل کے متناقض تو نہیں رہا اُن کو بوجہ ضعف حافظہ یاد نہ رہتا تھا ان کے اتباع بھی اسی روش پر چلے ہیں۔

حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کے حق میں یہ الفاظ فرمائے ہیں :-

لو کان الدین معلقا بالثریا لنالہ رجل (او رجال) من ابناء فارس

اس حدیث کو مرزا صاحب نے اپنے حق میں لیا ہے اور آپ کے اتباع بھی اس حدیث کو مرزا صاحب کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اخبار الفضل ۱۶۔ اپریل میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں یہ الفاظ درج ہیں :-

"مخبر صادق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پیشتر یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی کہ لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس (مشکوٰۃ) کہ

مذکور گشت و چوں عمر مقتول شد محمد بن جعفر بن ابی طالب اورا در حبالۂ نکاح در آوردند

(تاریخ مذکور مطبوعہ ایران ص ۲۴۵) کہ جناب ام کلثوم فاطمہ زہرا کی بیٹی عمر خطاب کے گھر میں تھی اور حضرت عمر سے ان کی اولاد بھی ہوئی جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اور جب عمر قتل کئے گئے تو محمد بن جعفر ان کو اپنے نکاح میں لائے۔

(۱۰) امام جعفر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں:- لما ماتت ام کلثوم بنت علی و ابنها زید بن عمر بن الخطاب فی ساعۃ واحدۃ ... وصلی علیهما بینا (تہذیب الاحکام ص ۳۸۰)

کہ ام کلثوم بنت علی اور اس کا لڑکا زید بن عمر بن خطاب دونوں ماں بیٹا اکٹھے فوت ہوئے اور ان پر اکٹھا جنازہ پڑھا گیا۔

اہلحدیث مومن مسلم کے لئے یہ حوالجات کافی ہیں۔ نہ ماننے والے کے لئے دفتر بھی ناکافی ہے۔ ؎

اگر صد باب حکمت پیش ناداں
بخوانی آیدش بازیچہ در گوش

جمعہ فی القریٰ

(از قلم مولوی محمد عبد السلام صاحب مبارکپوری)

آیت جمعہ[1] سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز جمعہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ شہر کا رہنے والا ہو یا دیہات کا یا کسی اور مقام کا۔ اور اقامت جمعہ ہر مقام میں جائز ہے خواہ شہر ہو یا قریہ یا صحرا۔ کیونکہ آیت جمعہ ہر مکلف کو عام ہے اور بلا تخصیص ہر مقام کو شامل۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے دلیل الافتراض من کلام اللّٰہ تعالیٰ علی العموم فی الامکنۃ انتہی۔ اور حدیث لا جمعۃ ولا تشریق الا فی مصر جامع سے قریہ میں اقامت جمعہ کے عدم جواز پر استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث موقوف (یعنی حضرت علی کا قول) ہے ساتھ اسکے محتمل بھی ہے۔ اور ایسی حدیث جو مشہور ہو اور ساتھ اسکے محتمل بھی ہو تو اس سے عند الاحناف زیادت علی الکتاب جائز نہیں ہے۔ دیکھو علامہ عینی حنفی نے بنایہ میں حدیث لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب کا یہ جواب دیا ہے۔ ولئن سلمنا انہ مشہور فالزیادۃ بالمشهور انما یجوز اذا کان محکما اما اذا کان محتملا فلا وهذا الحدیث محتمل لنفی الجواز و یستعمل لنفی الفضیلۃ لقولہ علیہ السلام لاصلوٰۃ لجار المسجد الا فی المسجد

یعنی اگر ہم تسلیم کرلیں کہ یہ حدیث مشہور ہے تو حدیث مشہور سے زیادۃ علی الکتاب اسی صورت میں جائز ہے کہ حدیث محکم ہو لیکن جب محتمل ہو تو جائز نہیں ہے۔ اور یہ حدیث[2] محتمل ہے۔ کیونکہ اس میں احتمال ہے کہ نفی جواز مراد ہو۔ اور احتمال ہے کہ نفی فضیلت مراد ہو۔ جیسے حدیث لاصلوٰۃ لجار المسجد الا فی المسجد میں۔ پس جب عند الاحناف حدیث مشہور سے زیادۃ علی الکتاب اسی صورت میں جائز ہے کہ حدیث محکم ہو تو اولاً حدیث لا جمعۃ ولا تشریق الا فی مصر جامع حضرت علی کا قول ہے حدیث مشہور تو درکنار خبر واحد بھی نہیں ہے۔ ثانیاً محکم بھی نہیں ہے کیونکہ احتمال ہے کہ نفی فضیلت مراد ہو یعنی اس کا مطلب یہ ہو کہ شہر میں نماز جمعہ اولیٰ و افضل ہے اور قریہ میں جائز و درست بلکہ یہی متعین ہے۔

کما قال محققنا العلامۃ عبد الرحمن المبارکفوری رحمہ اللّٰہ تعالیٰ لا تشریق ولا جمعۃ علی وجہ الکمال الا فی مصر جامع جمعاً منہ وبین الاحادیث والآثار (نور الابصار ص ۱۳)

غرض حدیث لا جمعۃ ولا تشریق الا فی مصر جامع احناف کے نزدیک بھی پایہ استدلال سے ساقط ہے۔ تعجب ہے کہ احناف حضرت علی رض کے قول سے جو خبر واحد کے درجہ میں بھی نہیں ہے آیت جمعہ کی تخصیص کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اقامت جمعہ فقط شہر ہی میں جائز ہے اور دیہات میں ناجائز۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

دیگر واضح ہو کہ حضرت علی کا قول مذکور اُن احادیث صحیحہ کے معارض و مخالف ہے[3]۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز جمعہ ہر مسلمان پر بجز پانچ اشخاص (غلام۔ عورت۔ مریض۔ لڑکے۔ مسافر) کے فرض ہے اور ہر مقام میں اس کا ادا کرنا جائز و صحیح ہے۔ چنانچہ ابوداؤد میں ہے:-

عن طارق بن شهاب رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم فی جماعۃ الا اربعۃ عبد مملوک او امرأۃ او صبی او مریض۔

یعنی فرمایا رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ حق ہے واجب ہے مگر چار شخص پر غلام، عورت، لڑکے، بیمار پر نہیں۔ بعض روایات صحیحہ سے مسافر کا مستثنا ہونا بھی ثابت ہے مگر اہل قریہ کا استثنا کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں۔ اور نسائی وغیرہ میں ہے:-

عن نافع عن ابن عمر عن حفصۃ قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الجمعۃ واجبۃ علی کل محتلم۔ یعنی فرمایا رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے کہ ہر مرد بالغ پر نماز جمعہ واجب ہے۔ بلکہ دیہات میں نماز جمعہ پڑھنا خود آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم سے ثابت ہے

---

[1] قال اللّٰہ تعالیٰ یا ایها الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللّٰہ وذروا البیع۔ ۱۲

[2] یعنی حدیث لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب۔ ۱۲

[3] وصرح ابن الہمام وغیرہ ان قول الصحابی حجۃ ما لم ینفہ شیٔ من السنۃ انتہی کذا فی امام الکلام۔ ۱۲

... بجواب مناظرات ... (۵۰۷) ...

اور نکاح کیا حضرت عمر فاروق نے حضرت علی کی بیٹی ام کلثوم سے جو فاطمہ بنت رسول اللہ کی صاحبزادی تھیں۔" (تاریخ الامم والملوک ابن جریر طبری مصری جلد ۵ صفحہ ۱۶)

(۴) وتزوج عمر بن الخطاب ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب امہا فاطمۃ الزہراءُ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وولدت لعمر بن الخطاب زید بن عمر ورقیۃ بنت عمر۔

حضرت عمر نے حضرت علی کی بیٹی ام کلثوم سے نکاح کیا جس کی ماں رسول اللہ کی صاحبزادی فاطمۃ الزہرا تھیں اور ام کلثوم کے بطن سے حضرت عمر کی اولاد ایک لڑکا زید اور ایک لڑکی رقیہ پیدا ہوئی۔" (ابن عبد البر بر حاشیہ اصابہ جلد ۴ صفحہ ۴۹۰)

(۵) اور اسی طرح ہے (اصابہ فی تمیز الصحابہ جلد ۴ صفحہ ۴۹۲)

(۶) ووضعت جنازۃ ام کلثوم بنت علی امرأۃ عمر بن الخطاب وابن لہا یقال لہ زید وضعا جمیعاً والامام یومئذٍ سعید بن العاص

حضرت سعد بن عاص نے ام کلثوم حضرت علی کی بیٹی زوجہ حضرت عمر کا اور ان کے بیٹے زید کا اکٹھا جنازہ پڑھا۔ (نسائی کتاب الجنائز جلد ۱ صفحہ ۲۸۰)

کتب شیعہ سے حضرت عمر کے داماد علی ہونے کا ثبوت

(۱) باب تزویج ام کلثوم

یہ باب ہے حضرت ام کلثوم کے نکاح کے بیان میں امام شیعہ اس باب میں ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ام کلثوم کا نکاح کس سے ہوا۔ (فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۴۱)

(۲) عن زرارۃ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی تزویج ام کلثوم فقال ذلک فرج غصبناہ (فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۴۱)

زرارہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ام کلثوم کے نکاح کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ ذلک فرج غصبناہ۔ اس کا ترجمہ کرنے سے شرم محسوس ہوتی ہے اہل علم خود سمجھ لیجئے مطلب یہ ہے کہ گو حضرت عمر سے ام کلثوم کا نکاح ہوا لیکن حضرت علی نے رضامندی سے نہیں کیا بلکہ حضرت عمر نے زبردستی سے نکاح کر لیا۔

(۳) اور سنئے:۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما خطب الیہ قال امیر المومنین انہا صبیۃ قال فلقی العباس فقال لہ مالی أبی باسٌ قال وما ذاک قال خطبت الی ابن اخیک فردّنی اما واللہ لاعودنّ زمزم ولا ادع لکم مکرمۃ الا ھدمتہا ولا قیمنّ علیہ شاھدین بانہ سارق ولا قطعنّ یمینہ فاتاہ العباس فاخبرہ وسألہ ان یجعل الامر الیہ فجعلہ الیہ (فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۴۱)

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر نے حضرت علی کو ام کلثوم کے متعلق کہا تو امیر المومنین حضرت علی نے فرمایا کہ وہ ابھی کمسن بچی ہے۔ امام فرماتے ہیں پھر حضرت عمر حضرت عباس سے ملے تو ان کو کہا۔ کیا مجھ میں کوئی عیب ہے۔ حضرت عباس نے کہا بات کیا ہے۔ تو حضرت عمر نے کہا میں نے تیرے بھتیجے علی کو ام کلثوم کے نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے مجھ سے انکار کر دیا خدا کی قسم میں زمزم کی تولیت تم سے واپس لے لونگا اور تم لوگوں کو بے عزت کر دونگا۔ اور علی پر دو گواہ بناؤنگا کہ اس نے چوری کی ہے اور اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دونگا۔ پس عباس حضرت علی کے پاس آئے اور پیغمبران کے پاس بیان کی اور ان سے درخواست کی کہ اس کام کا اختیار مجھے دیدو۔ چنانچہ امیر المومنین نے انکو اختیار دیدیا اور حضرت عباس نے ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر سے کر دیا۔"

(۴) ابو القاسم قمی شرح شرائع میں لکھتا ہے۔

زوّج علی ابنتہ ام کلثوم من عمر

کہ حضرت علی نے ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر سے کر دیا تھا۔

(۵) قاضی نور اللہ صاحب شوستری لکھتے ہیں:۔

اگر نبی دختر بعثمان داد۔ ولی دختر بعمر فرستاد

کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کا نکاح عثمان سے کر دیا تو اسی طرح حضرت علی نے اپنی لڑکی کا نکاح حضرت عمرؓ سے کر دیا۔" (مجالس المومنین صفحہ ۸۲)

(۶) نیز قاضی نور اللہ شوستری فرماتے ہیں کہ

محمد بن جعفر طیار بعد از فوت شدن عمر بن الخطاب بشرف مصاہرت حضرت امیر المومنین مشرف گشتہ ام کلثوم را تزویج نمود۔

"حضرت عمرؓ کے فوت ہونے کے بعد ام کلثوم کا نکاح محمد بن جعفر طیار سے ہوا۔" (مجالس المومنین صفحہ ۸۲)

(۷) امام جعفر صادق فرماتے ہیں:۔

لمّا توفی عمر اتی علی ام کلثوم فانطلق بہا الی بیتہ کہ جب حضرت عمر فوت ہوئے تو حضرت علی ام کلثوم کو اپنے گھر لے گئے۔" (تہذیب الاحکام صفحہ ۲۳۸)

(۸) امام جعفر صادق فرماتے ہیں:۔

ان علیاً صلوات اللہ علیہ لما مات عمر اتی ام کلثوم فاخذ بیدہا فانطلق بہا الی بیتہ

کہ جب حضرت عمر فاروق فوت ہوئے تو حضرت علی ام کلثوم کے پاس آئے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے۔ (فروع کافی صفحہ ۳۱۱/۱۴۳)

(۹) مورخ تاریخ التواریخ کاتب الرشید تاریخ خلفاء مذہب مظفری میں یوں تبویب فرما کر (حکایت تزویج ام کلثوم با عمر بن خطاب) لکھتا ہے:۔

"جناب ام کلثوم کبریٰ دختر فاطمہ زہرا در سرائے عمر بن خطاب بود وازوے فرزند بیاورد چنانکہ

فیروز اللغات مجلد- عربی- فارسی- ہندی الفاظ (۵۰۶) کے معانی اور تلفظ۔ قیمت ۔ (فیروز سنز)

جس پر حنفی، اہل حدیث، شافعی وغیرہ کی کوئی تمیز و خصوصیت نہ ہو۔ سب مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ دوش بدوش مل کر کام کریں۔ اور یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ اگر علماء کرام خصوصاً نوجوان علماء اس کی طرف توجہ کریں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی فرقہ وارانہ انجمنوں کی وجہ سے لوگوں کی ذہنیتیں بھی فرقہ وارانہ ہو گئیں جماعت اہل حدیث کے جلسہ میں کوئی حنفی عالم خواہ وہ ہندوستان کا فرد ہی کیوں نہ ہو ہرگز نہیں بلایا جائیگا فرض کر لیجئے کہ کسی جلسہ میں حنفی عالم کو بلا بھی لیا گیا تو یقین کیجئے کہ اس کی باتوں کا اتنا اثر عوام کے دلوں پر ہرگز نہ ہوگا جتنا کہ ایک معمولی اہل حدیث کا ہوگا۔ اس حنفی عالم کی تمام قومی اور ملی خدمات عمومی طور پر جماعت اہل حدیث کی نظروں میں ہیچ ہونگی۔ کیونکہ اسکی نماز میں آمین اور رفع الیدین موجود نہیں۔ اسی طرح احناف کے جلسہ میں اہل حدیث عالم کو ہرگز دعوت نہ دی جائیگی کیونکہ کہیں وہ آمین اور رفع یدین کی تلقین نہ شروع کر دے۔

اس جماعتی عصبیت کی آڑ لے کر آج مذہب و ملت کو جو نقصان پہنچایا جا رہا ہے وہ پوشیدہ نہیں ہے۔ گذشتہ رمضان میں ایک اہل حدیث مولوی صاحب جو کسی اہل حدیث مدرسہ کے سفیر تھے اپنا دکھڑا سنانے لگے کہ میں ایک جگہ چندہ کی غرض سے گیا تو اس مسجد میں ایک مولوی ڈیرا جمائے ہوئے تھا اور لوگ اس کے اس قدر معتقد تھے کہ اسکے سامنے کسی کی نہیں سنتے تھے۔ میں نے ہرچند سمجھایا کہ یہ شخص اہل حدیث نہیں بلکہ حنفی ہے مگر ان لوگوں نے میری ایک بھی نہ سنی۔ مجبوراً مجھے وہاں سے خالی ہاتھ آنا پڑا۔

میں نے یہ ایک واقعہ بطور نمونہ نقل کیا ہے۔ اگر اس قسم کے واقعات کو جمع کیا جائے تو سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں پہنچ جائینگے۔ آپ اس واقعہ کو ذرا بصیرت کی نظر سے دیکھئے کہ آج کس طرح اسلام کے نام لینے والے اپنے ذاتی مفاد کی خاطر اسلام کو رسوا کر رہے ہیں۔ کیا اسلام اسی کی تعلیم دیتا ہے کہ اختلاف رائے کی بنا پر فریق مخالف کسی ہمدردی اور کسی رواداری کا مستحق نہیں؟ کیا سلف کے مسلمانوں نے غیر مسلموں کے ساتھ اس سے بڑھ کر اخلاق اور رواداری کا ثبوت نہیں دیا ہے جتنا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے ساتھ دے رہا ہے؟

آج اسی جماعتی عصبیت کا نتیجہ ہے کہ چالاک سفیر اپنے سفر میں موقع اور محل دیکھ کر نہ معلوم کتنی بار حنفی اور اہل حدیث بنتے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ روپ نہ بدلیں تو ان کی مٹھی ہر جگہ گرم نہیں ہو سکتی۔

آج تنظیم جماعت اہل حدیث کی کوشش ہو رہی ہے اور اہل قلم حضرات اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ مجھے اس جماعتی عصبیت کی تنظیم سے اتفاق نہیں میں اس کو اسلامی اخوت و وحدت کے منافی سمجھتا ہوں کیونکہ جس دن سے اس کی عملی کاروائی شروع ہو گی اسی دن سے نئی نئی انجمنیں برسات کے کیڑوں کی طرح نکل پڑینگی اور دھڑا دھڑ جلسے شروع ہو جائینگے۔ مثال کے طور پر یوں سمجھئے کہ ایک گاؤں میں سو مسلمان ہیں جن میں کچھ اہل حدیث اور کچھ حنفی ہیں۔ اب اس جگہ ضرورت تنظیم اور اہل حدیث کے مناقب پر دھواں دھار تقریریں ہونگی۔ جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے۔ اس جلسہ کی خوشی میں اہل حدیث بغلیں بجائینگے اور احناف گردن جھکائے ادھر سے ادھر چلے جائیں گے اور جب ان کو بھی جوش آجائیگا تو وہ بھی اپنے ہم مذہب مولوی لوگوں کو بلا کر شاندار جلسہ کرینگے۔ اہل حدیث کے خلاف دھواں دھار تقریریں کرا کر دل کی بھڑاس نکالیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ چیلے قربان کئے جائینگے، مولوی لوگوں کو لذیذ غذائیں نصیب ہونگی۔ اور آپس میں بے اعتمادی اور عدم رواداری پہلے سے زیادہ ہو جائے گی۔

اس سلسلہ میں مجھے اہل حدیث لیگ سے بھی اتفاق نہیں کیونکہ یہ بھی فرقہ وارانہ مناقشات کی ایک شاخ ہے اس کی تقلید میں حنفی لیگ اور شافعی لیگ بھی منصۂ ہستی پر آجائینگی اور سب جماعتیں تحفظ حقوق کے جھولا سنبھالے اپنے حقوق لینے کے لئے پہنچ جائینگی۔ کس سے؟ اس کو آپ حضرات سمجھئے۔

میری رائے یہ ہے کہ مسلمانوں کی تنظیم جماعتی عصبیت کی بنا پر نہ ہو بلکہ عام مسلمانوں کی ہو اور سب کو سمیکم المسلمین کے رشتہ میں منسلک کر کے عہد سلف کے اعلیٰ اخلاق کا دوبارہ منظر دنیا کو دکھا دیا جائے۔ مسلمانوں کی تنظیم کے لئے ہندوستان میں صرف ایک مرکزی جماعت ہے اور وہ میرے نزدیک جمعیۃ علماء ہند ہے۔ اسکی شاخ ہر ہر صوبہ، ہر ہر شہر، ہر ہر گاؤں میں ہو اور اس کے کارکن نہایت سرگرمی سے کام کریں۔ عوام کی تنظیم علماء کی تنظیم سے ہوگی۔ کیونکہ عوام کے کان، آنکھ حتیٰ کہ دل اور دماغ علماء ہی ہوتے ہیں۔ ان کی اگر تنظیم ہو گئی تو سمجھ لیجئے کہ ہندوستان کے نو کروڑ مسلمانوں کی تنظیم ہو گئی۔

تنظیم کے سلسلہ میں تحریک خلافت کے زمانہ پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ کیونکہ اس زمانہ میں حنفی اور اہل حدیث کے جھگڑے بہت ہی کم تھے۔ اب ہماری تنظیم اسی اصول پر ہونی چاہئے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے جمعیۃ علماء ہند سے زیادہ مناسب کوئی جماعت نہیں ہے۔

یہ چند سطریں میں نے کسی عناد کی بنا پر نہیں لکھی ہیں بلکہ علمائے اہل حدیث کی خدمت میں یہ ناچیز خیال محض استفسار کے لئے ہے کہ موجودہ جماعت اہل حدیث کی روش ملک اور مسلمانوں کے لئے کہاں تک مفید ہے؟ جماعتی عصبیت مثلاً حنفی، شافعی اور اہل حدیث کی کیا اب بھی ضرورت ہے؟ اور اس قسم کی فرقہ وارانہ انجمنیں اب تک مسلمانوں کی اصلاح کہاں تک کر چکی ہیں؟ اہل حدیث لیگ (مرحوم) کا تحفظ حقوق کی خاطر منصۂ ہستی پر آنا جماعت اہل حدیث کے بلند دعاوی کے ساتھ کیا مناسبت رکھتا ہے؟ امید ہے کہ علماء اہل حدیث اس پر ضرور اظہار خیال فرمائیں گے۔

اہلحدیث آپ کی تقریر جس بنا پر ہے وہ وحدت اسلامی ہے۔ اس قسم کی انجمنیں ہندوستان میں موجود ہیں جن میں اہل حدیث، حنفی بلکہ شیعہ بھی داخل ہیں مسلم لیگ جمعیۃ علماء، انجمن حمایت اسلام، ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑھ اس قسم کی ہیں مگر ان میں اشاعت مسائل خاصہ

امام ابن حزم رح محلی ص ۲۵۳ ج ۵ میں تحریر فرماتے ہیں:۔
ومن اعظم البرهان عليهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى المدينة وانما هي قرى صغار متفرقة (الى قوله) فبنى مسجده في بني مالك بن النجار وجمع فيه في قرية ليست بالكبيرة ولا مصر هنالك فبطل قول من ادعى ان لا جمعة الا في مصر وهذا لا يجهله احد لا مومن ولا كافر الخ۔

یعنی دیہات میں اقامت جمعہ کے جائز ہونے کی بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو اُس وقت مدینہ شہر نہ تھا چند متفرق بستیاں تھیں۔ وہاں آپ نے بنو مالک بنو نجار میں مسجد کی بنیاد ڈالی اور اُس میں قریہ کے اندر جمعہ کی نماز پڑھی۔ وہ کوئی بڑا قریہ نہ تھا اور نہ وہاں شہر تھا۔ پس ثابت ہوا کہ اس شخص کا قول باطل ہے جو دعویٰ کرے کہ شہر کے سوا اور کہیں جمعہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔" اور یہ ایسا امر ہے جو کسی مومن اور کافر سے مخفی نہیں۔

الحاصل آیہ جمعہ اور احادیث مذکورہ سے صاف ظاہر ہے کہ بجز پانچ اشخاص مذکورین کے ہر مکلف پر جماعت کے ساتھ نماز جمعہ فرض ہے اور ہر مقام میں اُس کا ادا کرنا جائز و صحیح ہے شہر ہو یا قریہ۔ اور کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں کہ دیہات میں نماز جمعہ ناجائز ہے۔ بلکہ دیہات میں نماز جمعہ پڑھنا خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کما مر اور بالتفصیل معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت علی کا قول لا جمعة ولا تشريق الا في مصر جامع ناقابل احتجاج و استدلال ہے۔ هذا آخر الكلام وخلاصة المرام والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب

ہدایت المسلمین۔ اس میں فاتحہ خلف الامام، رفع یدین، آمین بالجہر، سینہ پر ہاتھ باندھنے۔ گاؤں میں جمعہ پڑھنے کا ثبوت بدلائل قوی دیا ہے۔ قیمت صرف ۲ر محصول ڈاک علیحدہ۔ ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

علمائے اہل حدیث کی خدمت میں گذارش

(از ذاکر انصاری صاحب۔ مئوناتھ بھنجن ضلع اعظم گڑھ)

میں اہل حدیث حضرات اور اہل حدیث کانفرنس کی گذشتہ خدمات کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا بلکہ مجھے اس کے حال اور مستقبل کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔

بدقسمتی سے ہندوستان کی حالت اس وقت ایسی ہے کہ محض چند جزوی اختلاف کی بنا پر آپس میں خلاف ہو کر فرقہ بندی شروع ہو جاتی ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ مسلمانوں میں جزوی اختلاف آج سے نہیں بلکہ ابتدائے عہد اسلام سے ہے۔ فرق یہ ہے کہ اس زمانہ کے اختلاف میں خلاف کا جذبہ نہیں ہوتا تھا۔ اور اس اختلاف کی بنا پر اس وقت جتھہ بندی نہ ہوتی تھی۔ اس وقت کے لوگ عمل سے بریت ظاہر کرتے تھے اور آج کل کے لوگ ذات سے کرتے ہیں۔

اگر ہندوستان کے مسلمانوں کی فرقہ بندی کسی سیاسی غرض کے ماتحت ہوتی جس سے ان کی مذہبی، اقتصادی اور معاشی فلاح بہبود مقصود ہوتی تو یہ ایک نہایت مبارک چیز ثابت ہوتی۔ مگر آج کل کی فرقہ بندیاں تو اس قسم کی ہوتی ہیں جن میں دوسرے فریق کے ساتھ کسی قسم کی رواداری اور اعتماد نہیں پایا جاتا۔ حالانکہ یہ چیز مذہبی، اخلاقی اور سیاسی نقطہ نگاہ سے جس قدر مضر چیز ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں۔

جماعت اہل حدیث اپنے کو تمام مذہبی جماعتوں میں اقرب الی الخیر کہتی ہے مگر میں جماعت اہل حدیث کو بھی ایک عام جماعت سمجھتا ہوں۔ فرق اتنا ہے کہ وہ آمین اور رفع الیدین کی قائل ہے اور نکاح و طلاق میں کچھ اختلاف ہے۔ میں نے اہل حدیث مولویوں کو اپنے وعظ میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ۷۳ فرقوں میں سے صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا اور بقیہ جہنمی۔ اس جنتی فرقہ کے متعلق آپ نے فرمایا ہے: "ما انا عليه واصحابي" اس سے مراد ہم اہل حدیث لوگ ہیں۔

غور کیجئے کس قدر پست ذہنی کا اعتراف ہے کیا آپ اور آپ کے صحابہ کی ممتاز خصوصیت آمین اور رفع یدین ہی تھی؟ کیا انہی دونوں چیزوں کو جنت میں داخل کرنے کا سبب قرار دینا شان اسلام کے منافی نہیں ہے؟ آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ جس جماعت کی یہ ذہنیت ہو وہ کسی دوسری جماعت کے ساتھ رواداری اور اعتماد کیسے کر سکتی ہے؟ آپ اسلامی روایات کو چھوڑ دیجئے کہ وہ دشمنوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ بلکہ روزمرہ کے واقعات دیکھئے عوام اور نیم ملاؤں کا طبقہ کیا اپنی مخالف جماعت کو انتہائی حقارت و نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا ہے ظاہر لفظوں میں تو اس کا یہی مطلب نکلتا ہے کہ کسی کی اخلاقی حالت کیسی ہی شرمناک کیوں نہ ہو۔ اس کا ضمیر کتنا ہی سیاہ کیوں نہ ہو۔ اگر اس کی نماز میں آمین اور رفع یدین پایا گیا تو وہ جنتی ہے۔

نعوذ باللہ! معاف کیا جائے میں تمام اہل حدیث علماء کے متعلق یہ الزام نہیں لگاتا۔

مجھے ایک اہل حدیث متقی مولوی صاحب کا واقعہ معلوم ہے کہ جب ان کے پاس سینکڑوں میل سے دو آدمی جن میں ایک عالم اور دوسرے رئیس تھے۔ ملاقات کے لئے آئے تو مولوی صاحب نے ان دونوں آدمیوں سے اس لئے بے رخی کی کہ عملی طور پر ان کی نمازوں میں آمین اور رفع یدین کا وجود نہیں تھا۔

غرض جب ہماری فرقہ بندیاں سیاسی اور مذہبی دونوں حیثیتوں سے بری ہیں تو اہل علم حضرات کو کچھ غور کرنا چاہئے۔ میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی بابت اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ اب ہندوستان کو اس کی بھی ضرورت نہیں بلکہ اس کو تو ضرورت اس کی ہے کہ اس کے لئے ایک آئینی پلیٹ فارم طیار کیا جائے

حسن البیان۔ مولانا شبلی نے امام بخاری و مقدمہ پر اعتراض کئے تھے۔ ان کا جواب۔ قیمت ۸ر (مینیجر اہلحدیث)

کریں ہم کو طرف اللہ کے نزدیک کرنے کو۔ یعنی کہتے ہیں مشرک کہ ہم قبروں کے مردہ لوگوں کو امداد کے لئے اس لئے پکارتے ہیں کہ ہم کو اللہ تک پہنچا دیویں سو نہیں پہنچا سکتا کوئی کسی کو سوائے پیروی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جو مرتے دم شریعت پر قائم رہا وہ بے شک ولی ہے اوس کی ولایت میں کسی کو شک نہیں کرنا چاہئے۔ جو غیر شرعی طریقہ پر پیر بنے پھرتے ہیں۔ اون کو ولی اللہ نہیں کہنا چاہئے۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نہ باید داد دست

أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ؕ وَ يُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۚ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۔ (سورہ زمر)

(ترجمہ) کیا نہیں اللہ کفایت کرنے والا بندے اپنے کو اور ڈراتے ہیں تجھ کو ساتھ اون لوگوں کے کہ نیچے ہیں اوس (اللہ) سے (یعنی بندے ہیں) اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہیں واسطے اوس (شخص) کے کوئی راہ دکھانے والا اور جسکو راہ دکھاوے اللہ پس نہیں واسطے اوسکے کوئی گمراہ کرنے والا کیا نہیں اللہ غالب بدلہ لینے والا۔

ف ۱- تجھ کو ڈراتے ہیں۔ یعنی تو بتوں اور غیر خدا کو نہیں مانتا تو وہ تجھ پر غضبناک ہو کر کچھ تیرا برا کر دینگے۔ سو جس کی مدد پر اللہ ہو اُس کا برا کون کر سکے۔ آج کل یہ حالت ہے کہ اگر آپ کسی شخص سے دریافت کریں کہ لڑکے کے سر پر چوٹی کیسی ہے تو جواب ہوگا کہ پیر صاحب کی ہے۔ اگر آپ کترنے کی کوشش کرینگے تو آپ کو اس بزرگ کی طرف سے ڈرایا دھمکایا جاویگا۔ کہا جائیگا کہ میاں پیر صاحب کی ناراضگی سے ڈرو بلکہ اوس کو مول نہ لو۔ یا کوئی آدمی پیر صاحب کی نذر کا جانور پیر صاحب کے مزار پر لے جا رہا ہو اور آپ اسکو سمجھا دیں۔ کہ بھلے آدمی اس کو واپس لے جا کر گھر ذبح کرو اور فقراء تقسیم کر کے ثواب پیر صاحب کو پہنچا دو۔ کیونکہ پیر صاحب کو بھی ثواب پہنچانا مقصود ہے جیسے کہ قرآن مفروح وغیرہ تو جواب یہ ہوگا۔ میاں تم وہابی ہو، نجدی ہو، پیروں کے منکر ہو، پیر صاحب کے غضب سے بھی ڈر نہیں آتا ابھی سے چلتے بنئے۔ شاید پیر صاحب تکلیف اور نقصان مال اور جان نہ پہنچا دیں۔ اگرچہ پیر صاحب کو اس بات کا علم بھی نہ ہو۔ تو ایک دین دار، مومن مسلمان ایماندار کو ان قبر پرست بے دین، وحشی جاہلوں کی ایسی باتوں سے بالکل نہیں ڈرنا چاہئے۔

قُلْ أَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ أَوْ أَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۔

(سورہ الزمر)

(ترجمہ) کہہ کہ کیا دیکھا ہے تم نے اوس کو کہ پکارتے ہو سوائے خدا کے۔ اگر ارادہ کرے مجھ کو اللہ ساتھ تکلیف کے کیا وہ (معبود باطل) کھولنے والے ہیں تکلیف اوس کی کو۔ یا ارادہ کرے (اللہ) مجھ کو ساتھ مہربانی کے کیا ہیں وہ (لوگ مردہ) بند کرنے والے مہربانی اوس (اللہ) کی کو کہ کفایت ہے مجھ کو اللہ اوپر اسی کے توکل کرتے ہیں توکل کرنے والے۔

لطیفہ میں یک دن اپنے گاؤں کے ایک ہندو دکاندار سے سودا لے رہا تھا۔ دوسرا ایک ہندو مسمی گنیشا رام بھی اسی دوکان پر بیٹھا دوسرے ہندو سے باتیں کر رہا تھا۔ میں بھی اوس کی بات کو سننے کے لئے ٹھہر گیا۔ اوس نے کہا کہ آج کل کی تازہ اور صحیح بات ہے کہ ایک بوڑھی عورت بالکل نابینا اپنے کسی وارث کے ساتھ لکڑی ٹیکتی خانقاہ شیخ عبدالستار مرحوم پر گئی یہ خانقاہ خان پور سے ۲ میل غرباً واقع ہے۔ اور مولوی محمد صاحب کے پایہ تخت یا دار السلطنت گراھی نغیار خان کے ایک میل شرقاً واقع ہے۔ بڑھیا نے خانقاہ مبارک پر جا کر عرض کی کہ حضرت میں علاج کر کے تھک گئی ہوں۔ اب آپ کے حضور میں آئی ہوں ایک آنکھ آپ عطا فرماویں، دوسری آنکھ میں جیئے جھنڈے صاحب سے لونگی۔ رات کو خواب میں پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوئی۔ ارشاد ہوا کل فلاں چیز آنکھوں میں لگاؤ یا ڈالو ایک آنکھ درست ہو جاویگی۔ صبح کو جب اوس عورت نے وہی دوائی یا چیز لگائی، فی الفور ایک آنکھ اوس کی ٹھیک ہو گئی۔ دوسری آنکھ لینے کے واسطے جیئے جھنڈے صاحب کے مزار کو روانہ ہوئی جو خان پور سے ایک میل شرقاً واقع ہے۔ جب اس بزرگ کے مزار پر گئی تو سوال کیا کہ ایک آنکھ تو شیخ عبدالستار نے عنایت فرمائی ہے دوسری آنکھ حضور عطا فرماویں۔ میں اس لئے حاضر حضور ہوئی ہوں۔ رات کو بدستور عالم خواب میں اوس کو پیر صاحب کی طرف سے ارشاد ہوا کہ تم نے بڑی غلطی کی ہے۔ اگر دونوں آنکھیں شیخ عبدالستار مرحوم کے مزار پر طلب کرتی تو دونوں کی دونوں آنکھیں اس وقت مل جاتیں۔ کیونکہ ہم سب بزرگان اوسی رات اوسی مقام پر بغرض دعوت موجود تھے سب کچھ بن جاتا۔ اب تمہاری سزا یہ ہے کہ تم چلی جاؤ اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ عورت صبح کو ایک آنکھ پر قانع ہو کر واپس آئی۔ یہ تو ہندو کا اعتقاد ہے ان بزرگوں کے حق میں۔ مسلمانوں کا اس سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

أَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّ لَا يَعْقِلُوْنَ ۔ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ؕ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۔ (سورہ الزمر)

(ترجمہ) کیا پکڑے ہیں انہوں نے سوائے اللہ کے سفارش کرنے والے۔ کہہ کیا سفارش کرینگے وہ جو نہیں اختیار رکھتے ہوں کسی چیز کا اور نہ سمجھتے ہوں کہہ واسطے اللہ کے ہے سفارش ساری واسطے اوسی (اللہ) کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی پھر طرف اوسی (اللہ) کے پھیرے جاؤ گے۔

ف ۔ یعنی اللہ کے روبرو سفارش ہے۔ پر اللہ کے حکم سے

نہیں ہوسکتی جو ہر فریق چاہتا ہے۔ مثلاً کوئی انجمن جو مشترک ہو جس میں اہل حدیث اور حنفی و شیعہ شریک ہوں اس میں تعزیہ پرستی یا قبر پرستی کی تردید میں کوئی موحد تقریر نہیں کرسکتا۔ بلکہ ہم نے تو یہاں تک بھی دیکھا ہے کہ مسئلہ علم غیب جیسے متفقہ عقیدہ کی تائید میں بھی تقریر نہیں کرسکتا۔ فوراً نوٹس دے دیا جاتا ہے کہ اختلافی حدود میں نہ جائیے۔ پھر آپ ہی فرمائیے کہ ان عقائد کی تائید یا تردید کے لئے ان کے ماننے والے یا انکار کرنے والے کیا کریں۔ میں آپ کو قانون قدرت کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ قدرت نے عناصر اربعہ یکجا جمع کئے اور اپنی زبردست قوت سے ان کو قابو میں رکھا ہے لیکن وہ اپنی نوعیت مخصوصہ سے خالی نہیں ہوئے۔ آگ آگ ہے پانی پانی ہے وغیرہ۔ پھر آپ اور میں کون کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کی شخصیت کو معدوم کرکے متحد کردیں۔ کلا ثم کلا۔

پس صورت ممکنہ یہی ہے کہ ہر فریق اپنے خیالات شائع کرنے کے لئے اپنی اپنی انجمن الگ بنالے مگر ضرورت مشترکہ اسلامیہ کے لئے ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہوجائیں۔ اس کے سوا اگر آپ یا میں یا کوئی اور کسی ایک فرقے کو اپنی شخصیت چھوڑنے کے لئے کہیگا تو جواب یہی سنیگا کہ پہلے دوسرے کو سمجھاؤ۔ آخر سمجھانے والا یہ کہہ کر خاموش ہوجائیگا ؎

گفتم اے ماہ بارقیب روسیاہ کمتر نشین
زیر لب خندیدہ گفت اُو نیز مے گوید چنیں

الفاروق

(مصنفہ مولانا شبلی نعمانی رحمہ اللہ علیہ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مفصل سوانحعمری اور ان کی سیاسی انتظامی تدابیر، فتوحات اسلامی کا سیلاب مسلمانوں کی عظمت و شجاعت، غیر قوموں سے حسن سلوک کا بیان۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ قیمت ۴ؔ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

توحید باری تعالیٰ

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

قرآن مجید میں ارشاد ہے:۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ۝ (سبا)

(ترجمہ) اور جس دن کہ جمع کریگا اون کو اکٹھے۔ پھر کہیگا۔ (اللہ) واسطے فرشتوں کے کیا یہ (لوگ) تم کو تھے عبادت کرتے۔ کہیں گے (فرشتے) پاکی ہے تجھ (اللہ) کو اور تو (اللہ) کارساز ہے ہمارا سوائے اون کے بلکہ وہ (لوگ) تھے عبادت کرتے جنوں کو اکثر اون کے ساتھ اُن جنوں کے ایمان رکھتے۔ پس آج کے دن نہ اختیار میں رکھیگا بعض تمہارا واسطے بعض کے نفع کو نہ ضرر کو اور کہیں گے ہم (اللہ) اون لوگوں کو ظلم کرتے تھے چکھو عذاب آگ کا وہ جو تم تھے اوسکو جھٹلاتے۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِنْهُ بَلْ إِنْ يَعِدُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ۝ (سورہ فاطر)

(ترجمہ) کہہ کیا دیکھا تم نے شریکوں اپنوں کو جن کو پکارتے ہو تم سوائے خدا کے دکھلاؤ مجھ کو دکھلاؤ مجھ کو جو کچھ پیدا کیا ہے انہوں نے زمین میں سے یا واسطے اون کے ساجھا ہے بیچ آسمان کے یا دی ہم نے اون کو کوئی کتاب پس وہ اوپر دلیل ظاہر کے ہیں اوس سے۔ بلکہ نہیں وعدہ دیتے ظالم بعضے اون کے بعضوں کو مگر فریب دینا۔

أَأَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ آلِهَةً إِنْ يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُونِ إِنِّي إِذًا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ (سورہ یٰسین)

(ترجمہ) کیا پکڑوں میں سوائے اوس (اللہ) کے معبود اگر چاہے خدا میرے تئیں کوئی نقصان نہ کفایت کرے مجھ سے سفارش اون (جھوٹے معبودوں) کی کچھ اور نہ چھوڑادیں مجھ کو تحقیق میں اس وقت البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہوں۔

قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ۝ (سورہ صٰفٰت)

(ترجمہ) کہا ابراہیم علیہ السلام نے کیا عبادت کرتے ہو اوس چیز کی کہ آپ ہی تراشتے ہو اور اللہ نے پیدا کیا تم کو اور جو کچھ کرتے ہو تم۔

احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْجَحِيمِ ۝

(ترجمہ) اکٹھا کرو اون لوگوں کو جو ظلم کرتے تھے اور عورتوں ان کی کو اور جو کچھ کہ عبادت کرتے تھے۔ سوائے اللہ کے۔ پس دکھلاؤ اون کو راہ دوزخ کی۔

ف:۔ یہ حکم ہوگا فرشتوں کو اور ان کی عورتوں کو کہا یا ایک قسم کے گنہگار جو اکٹھے ہیں اون کو کہا۔

أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ (سورہ زمر)

(ترجمہ) خبردار ہو واسطے اللہ کے ہے عبادت خالص اور جن لوگوں نے پکڑے ہیں سوائے اوس (اللہ) کے دوست نہیں عبادت کرتے ہم اونکی تو کہتے کہ

چھوڑ
صرف
برادران
فرموجود
مطالعہ فرما
پیارے
کو پڑھیں
کوئی بھا
ہر خاص و
کی کتاب
چھ رو
میں
آپ بھی
بہت مفید
قابلقدر
ترجمہ
مصنفہ حضرو
کتاب
مقالہ میں
قرآن مجید
سے ثابت
خدا تعالیٰ
دیگر اس کا
مقالہ میں
ہر پہلو
دلائل و
مطالعہ
قیمت ۹
منیجر

فتاویٰ

عیدین میں دو خطبہ

تعاقب سوال ۵۳ مرقومہ اخبار اہلحدیث بابت ۲۸-جنوری سنہ رواں کے جواب میں تحریر فرمایا گیا ہے "عیدین کے خطبہ کے درمیان بیٹھنا سنت ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے السنۃ ان یخطب الامام فی العیدین خطبتین بینھما بجلوس (رواہ الشافعی) کذا فی المنتقی۔ جو شخص اسکے خلاف کرے وہ خلاف سنت کرتا ہے"

پس واضح ہو کہ یہ جواب صحیح نہیں ہے کیونکہ السنۃ ان یخطب الامام فی العیدین خطبتین؛ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ تابعی کا قول ہے لہذا ان کے اس قول سے کہ "عیدین میں دو خطبے سنت ہیں" سنت نبوی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ قاضی شوکانی ج۲ نیل ص۱۹۲ میں لکھتے ہیں:۔ عبید اللہ بن عبد اللہ تابعی فلا یکون قولہ من السنۃ دلیلا علیٰ انھا سنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما تقرر فی الاصول۔

علاوہ اسکے عیدین میں دو خطبے مسنون ہونا کسی حدیث صحیح مرفوع سے ثابت نہیں۔ اور جو حدیثیں عیدین میں دو خطبوں کے مسنون ہونے کے ثبوت میں ذکر کی جاتی ہیں وہ سب ضعیف و ناقابل احتجاج ہیں۔ ازانجملہ ابن ماجہ کی ایک حدیث یہ ہے۔ عن جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فطر او اضحیٰ قائما ثم قعد قعدۃ ثم قام۔ یعنی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر یا عید اضحیٰ کے دن نکلے۔ پس کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا پھر بیٹھے پھر کھڑے ہوئے۔ لیکن یہ حدیث ضعیف ہے۔ اسکی سند میں اسمٰعیل بن مسلم واقع ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔ دنیز اس کی سند میں ابو الزبیر واقع ہیں اور یہ مدلس ہیں۔

اور انہوں نے اس حدیث کو جابر رضہ سے بلفظ عن روایت کیا ہے۔ اور عنعنہ مدلس کا مقبول نہیں۔ اور انہاں جملہ ایک حدیث یہ بھی ہے عن عبید اللہ بن مسعود قال السنۃ ان یخطب فی العیدین خطبتین یفصل بینھما بجلوس۔ یعنی سنت یہ ہے کہ امام عیدین میں دو خطبے پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان فصل کرے لیکن یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔ حافظ زیلعی تخریج ہدایہ ص۲۲۱ میں لکھتے ہیں۔ قال النووی فی الخلاصۃ وروی عن ابن مسعود قال السنۃ ان یخطب فی العیدین خطبتین یفصل بینھما بجلوس ضعیف غیر متصل ولم یثبت فی تکریر الخطبۃ شیٔ ولکن المعتمد فیہ ایضا القیاس علی الجمعۃ انتہیٰ کلامہ

اور از انجملہ ایک روایت یہ ہے عن سعد بن ابی وقاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی العید بغیر اذان ولا اقامۃ وکان یخطب خطبتین یفصل بینھما بجلسۃ۔ یعنی سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بغیر اذان اور اقامت کے عید کی نماز پڑھی۔ اور آپ دو خطبے پڑھتے تھے اور دونوں کے درمیان میں بیٹھ کر فصل کرتے تھے۔ مگر یہ روایت بھی ضعیف ہے۔ حافظ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں لکھا ہے۔ رواہ البزار و رجالہ فی اسنادہ من لم اعرفہ۔ اور علامہ امیر یمانی رد سبل السلام ص۱۲۱ میں تحت حدیث ابی سعود خدری (و یقوم مقابل الناس والناس علی صفوفھم فیعظھم ویامرھم متفق علیہ) لکھتے ہیں۔ وفیہ دلیل علیٰ مشروعیۃ خطبۃ العید وانھا کخطب الجمع امر ووعظ ولیس فیہ انھا خطبتان کالجمعۃ وانہ یقعد بینھما ولعلہ لم یثبت ذلک من فعلہ صلی اللہ علیہ وسلم وانما صنعۃ الناس قیاسا علی الجمعۃ انتہیٰ۔

الحاصل عیدین میں دو خطبے مسنون ہونا کسی حدیث صحیح مرفوع سے ثابت نہیں ہے۔ پس جو شخص عیدین میں ایک ہی خطبہ پڑھتا ہے وہ خلاف سنت نہیں کرتا ہے۔ ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ ابو صمصام محمد عبد السلام مبارکپوری (اعظمی)

مفتی آپ نے چند حدیثیں ضعیف لکھی ہیں جس کا طرق ان کو قوی کرتا ہے۔ بہر حال آپ نے قیاس علی الجمعہ پر تعامل کو صحیح مانا ہے اور ہم نے احادیث کو دلیل بنایا ہے جن کو آپ موید تو مان ہی لیجئے۔ بہرصورت ہم دونوں متفق ہیں کہ تعامل امت درست ہے یہ کوئی قابل بحث چیز نہیں اس لئے آیندہ ختم۔

س ۱۳۰ } خطبہ اُردو زبان میں جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو شرعی دلیل کیا ہے؟

(ایک خریدار اہلحدیث از گلبرگہ)

ج ۱۳۰ } حدیث شریف میں آیا ہے۔ کان یذکر الناس۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نصیحت کیا کرتے تھے۔ اس وقت لوگوں کی زبان عربی تھی ان کو عربی میں نصیحت ہو سکتی تھی غیر زبان والوں کو عربی زبان پڑھ کر سنانے سے تذکیر (نصیحت) نہیں ہو سکتی۔

س ۱۳۱ } ایک گاؤں ہے۔ اس گاؤں کے جانے کو دو راستے ہیں۔ ایک راستہ کی مسافت ۱۰ میل ہے۔ دوسرے راستہ کی مسافت ۸ میل ہے اب ایک شخص ۸ میل کے راستے سے اس گاؤں کو پہنچتا ہے تو وہ نماز قصر نہیں کر سکتا۔ اب شخص مذکور اسی گاؤں کو ۱۰ میل کے راستہ سے پہنچتا ہے۔ تو کیا شخص مذکور نماز قصر کر سکتا ہے یا نہیں؟ (سائل شیخ یوسف مقام باقی پور۔ امرتسر)

ج ۱۳۱ } قصر ہمارے نزدیک فرض نہیں ہاں جائز ہے۔ آٹھ دس میل کے فاصلے پر بھی جائز ہے۔ لحدیث عمر رضی اللہ عنہ۔

س ۱۳۲ } جو نکاح بذریعہ عدالت منسوخ کرایا جاتا ہے یہ کونسی طلاق میں شمار ہے خاں نفقہ کے عدم یا گم شدگی کے سبب۔ کیا یہ طلاق مغلظہ میں شمار کیا جاتا ہے یا طلاق بائنہ میں۔ یعنی اس کا رجوع ہو سکتا ہے یا نہیں؟ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۳۲۶)

ج ۱۳۲ } جو نکاح بذریعہ حاکم فسخ کرایا جائے وہ طلاق بائن ہے۔ اگر اسکے بعد کوئی بہتر صورت ہو تو ...

خطاب بجناب حضرت شیر پنجاب مد ظلہ

(از شاکر صدیقی صاحب مدرس ضلع گیا)

ضیغم اسلام! اے ملت کے فخر بے مثال شیر پنجاب، اے ہمارے محترم نیکو خصال
اے سراپا علم ودانش، حامل فضل وکمال بوالوفا اے انبیاء کے وارث شیریں مقال

شکر ہے آقا نے بخشی آپ کو تازہ حیات
آپ ہم میں پھر ہوئے رونق فزائے کائنات

عرض ہے ناچیز شاکر کی اسے سن لیجئے ازسرِ نو زندگی کا شکریہ کچھ کیجئے
بادۂ وفاں کا تازہ جام، پھر سے پیجئے قوم کو تنظیم اور وحدت کی دعوت دیجئے

دیکھتے ہیں آپ؟ کیا ہے قوم کا حالِ زیاں
کس تباہی میں پڑے ہیں مسلم ہندوستاں

راہبروں نے دوسری قوموں کے کیا کیا کر دیا علم ودانش مال وزر سے دامن انکا بھر دیا
قوم کی خاطر انہوں نے سر کھپایا زر دیا ہر جگہ جا کر فلاحِ قوم کا لیکچر دیا

اختلافِ باہمی انمیں بھی ہے اور خوب ہے
اس سے کیا انکا ارادہ بھی کوئی مسلوب ہے؟

آج بھی وہ قوم کی اصلاح میں ہیں گامزن بلکہ کوشش ہے کہ سب مل جائیں شیخ وبرہمن
اپنے مقصد پر فدا کرتے ہیں رہنا جان وتن ہیں مثال زندہ انمیں گاندھی ونہرو مدن

شمع اسلامی سے کچھ ایسے ہوئے وہ مستفید
انکی اکثر کوششیں، لاریب ہوتی ہیں مفید

سعی پیہم آپ کی کیونکر نہ ہوگی کامیاب؟ کیا اصول شہرہا سے مسلم کو ہوگا اجتناب؟
یوں تو ہر ملت میں ہیں فرعی مسائل بے حساب یہ مگر تنظیم میں ہونے لگے کیوں سدِ باب

قوم کی تنظیم کا طرز وطریقہ ہے وسیع
ایک رستے پر چلانے کا سلیقہ ہے وسیع

حلقۂ قومی میں کیجے پیش آپ ایسے اصول جن کو کثرت سے مسلماں کر لیں منظور وقبول
گو مخالف بھی ملینگے آپ کو کتنے جہول انکی پروا آپ کو کرنا، مگر ہوگا فضول

نام لیکر حضرت رحماں کا کیجے ابتدا
بے حیاتِ نو میں بہتر آپ کو موقع ملا

کیجے وہ، جنمیں ہو مضمر عام اسلامی مفاد مرضیٔ مولا ہوئی تو آپ ہونگے بامراد
گلشن قومی کا سینچیں آپ، نخلِ اتحاد ساتھ لیں ان راہبروں کو بھی جو ہیں قدسی نہاد

میرؔ وآزاد وسلیماں سیف وداؤد وسعید
اور بھی ہندوستاں کے رہبرو لیڈر مزید

امرِ مہم شوریٰ کا قائم کیجے اسطرح نظم جنمیں ہر طبقے کے ہوں افراد رونق بخش بزم
رہ کے فرعیات میں کیجے نہ اب آپس میں رزم سب کا ہو، اکثریت مسلم کی بہبودی کا عزم

متفق ہو کر کرینگے آپ جب ملت کا کام
بالیقیں ہندوستاں ہوگا بشکل مصر وشام

منتخب کیجے کسی جا مرکز ہندوستاں اک مدیر خاص چن لیں آپ اپنے درمیاں
پھر یہ کوشش ہو کہ اک حلقہ میں ہوں خیل ولاں ہر جگہ قائم ہو بیت المالِ قوم مسلماں

سعی یہ کیجے مسلماں چھوڑدیں کذب ودروغ
دیکھ لو نگا قوم پھر کیونکر نہ پائیگی فروغ

کیجے اس کا نہایت جلد بہتر انتظام قوم کا ہندوستاں میں ہے بہت برہم نظام
دیکھئے اغیار کیا کیا کر چکے ہیں اہتمام اختلاف نسل وملت سے نہیں کچھ ان کو کام

ہیں وہ مقصد در کہ ان میں رنگ ہے اسلام کا
آپ بھی کیجے علم اونچا خدا کے نام کا

آپ فرمائینگے شاکر ہے نہایت بے ادب کانفرنس ولیگ کیا قائم ہوئے ہیں بے سبب
مشورے دینے کے بھی آتے نہیں ہیں اسکو ڈھب حضرت والا! مگر ہے اور کچھ میری طلب

میری گستاخی کو اے حضرت اگر کیجے معاف
پوچھتا ہوں عام اسلامی بھی ہے کوئی مصاف؟

مصنفہ مولانا ابو یحییٰ محمد صاحب شاہجہانپوری

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد دوسری کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۸؍ کاغذ۔ کتابت، طباعت عمدہ۔

مؤلفہ مولانا محمد عبد اللہ صاحب مئوی

الآثار المتبوعہ لرد الاعلام المرفوعہ اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ رسالہ ہذا میں مخالفین کے تمام دلائل کا قلع قمع کر کے ثابت کر دیا ہے کہ طلاق مذکورہ بحث ایک ہی ہوگی۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۵؍

مؤلفہ مولوی محمد جمال صاحب امرتسری

المرقات فی احکام الصلوٰۃ جس میں نماز کے اقسام، شرائط، نواقض اور دیگر ضروری مسائل نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ قیمت ۴؍

مصنفہ مولوی غلام علی صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں تقلید شخصی کا

القول المبین بطلان آیات بینات واحادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ کے ذریعہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۵؍

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ــــــہ مولانا سیالکوٹی۔ مولانا ابو الکلام آزاد۔ سید سلیمان ندوی۔ مولانا سیف بنارسی۔ مولانا داؤد غزنوی۔ مولانا [illegible]

ملکی مطلع

ڈاکٹر اقبال کا انتقال پُرملال

ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید
زجام دہر مئے کل من علیہا فان

"اہلحدیث" کا گذشتہ پرچہ ڈاک خانے میں جا چکا تھا جبکہ خبر آئی کہ ڈاکٹر اقبال کا انتقال ہو گیا ہے۔
ڈاکٹر مرحوم کی شخصیت کی شہرت عام طور پر انکی شاعری کی وجہ سے ہے۔ بے شک یہ امر مسلم ہے کہ آپ اُردو اور فارسی شاعروں میں خاص پایہ رکھتے تھے گویا ہندوستان میں آپ کی شاعرانہ حیثیت حافظ شیرازی اور صائب ایرانی کے برابر تھی۔ لیکن ہماری نظر ان کی شخصیت پر اس حیثیت سے ہے کہ آپ پختہ اہل توحید تھے اور حضرت مولوی غلام حسن مرحوم سیالکوٹی (استاد مولوی ابراہیم صاحب) سے صحبت واثر یافتہ تھے۔ مولوی صاحب مرحوم اعلیٰ درجہ کے متقی اور ذی اثر بزرگ تھے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے والد بزرگوار بھی مولوی صاحب مرحوم کی صحبت سے متاثر تھے۔ اس لئے جہاں تک ہمیں ذاتی علم ہے ڈاکٹر صاحب پختہ اہل توحید اور راسخ العقیدہ موحد تھے۔ فن شاعری سے آپ کی طبیعت کو خاص انس تھا۔ سیاسی مذاق رکھنے والے لوگوں کی مسرت کے لئے مرحوم کی نظم کا ایک ہی شعر کافی ہے۔ جو درج ذیل ہے۔ ؎

سارے جہاں میں اچھا ہندوستاں ہمارا
ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

آج تک موت نے نہ کسی کو چھوڑا ہے اور نہ آئندہ چھوڑیگی آپ نے باسٹھ سال کی عمر میں انتقال کیا ہے۔ مسلمانوں کی ایک بڑی قابل شخصیت اُن سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔
استاد غالب نے اپنے ایک شعر میں شاید ڈاکٹر مرحوم ہی کی نعش اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ بلحاظ مجانست شعری کے ہم اسی شعر کو نقل کئے دیتے ہیں ؎

یہ نعش بے کفن اسد خستہ جاں کی ہے
حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

ممکن ہے قادیان سے ڈاکٹر صاحب مرحوم کے انتقال پر شماتت کی کوئی آواز اُٹھے۔ اس لئے ان کو واضح رہے کہ آج سے بہت عرصہ پہلے اہل دل اصحاب کی طرف سے ان کی آواز کا جواب دیا جا چکا ہے ؎

اے دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری
خندہ مزن کہ بر تو ہمیں ماجرا رود

اللھم اغفر لہ وارحمہ وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ۔

مُسلم لیگ اور مسجد شہید گنج

شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیرہا

ہماری رائے سے کوئی متفق ہو یا نہ ہو لیکن ہم کہنے سے ہم نہیں رُک سکتے کہ بے نماز کو مسجد سے کبھی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ اس کی ہمدردی جب کبھی ہو گی تو کسی غرض پر مبنی ہو گی۔ مسجد شہید گنج لاہور سے ہمدردی کا اظہار کرنا مسلمانوں کی مختلف سوسائٹیوں کے لئے ترقی وارتقا کا ذریعہ بن گیا ہے۔ ہر سوسائٹی اس کے ذریعے سے عوام میں اپنی قبولیت پیدا کرنا چاہتی ہے۔ ہم اپنی رائے ظاہر کرنے سے بھی نہیں رُک سکتے بلکہ بارہا ظاہر بھی کر چکے ہیں کہ مسلمان سوسائٹیاں اپنے مختلف امتیازات کو چھوڑ کر بحکم

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا۔ جب تک باہم متفق ہو کر اس عقدہ کے حل پر توجہ نہیں کریں یہ حل نہ ہو گا۔ ایک فریق اگر سول نافرمانی کرتا ہے تو دوسرا اس سے روکتا ہے لطف یہ ہے کہ سول نافرمانی کرنے والے خود بھی اسکو راہ فلاح نہیں جانتے۔ عرصہ سے یہ آواز کانوں میں گونج رہی تھی کہ کلکتہ میں مسلم لیگ کا ایک خاص اجلاس منعقد ہو گا جو اس مشکل کا حل تلاش کریگا۔ اب یہ اجلاس بھی ہو چکا مگر آں مثال مشہور کوہ کندن وکاہ برآوردن کا مصداق ہے۔ وہ حل کیا ہے؟ یہی نا کہ سر سکندر حیات کی معرفت سکھوں سے سمجھوتہ کیا جائے، ادھر سکھ جب سمجھوتے کا ذکر سنتے ہیں تو وہ اور زیادہ سخت ہو کر استاد غالب کے اس شعر کے مصداق بن جاتے ہیں ؎

غالب تم ہی کہو کہ ملیگا جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

ہمارے خیال میں مسلمانوں کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر اس عقدے کا حل نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کو حل کرنا ہے تو پہلے اپنی کمزوریوں کو دور کریں اور سب مل کر خدا کے حضور اپنے گذشتہ گناہوں سے معافی مانگیں، اپنی نیتوں کو درست کریں۔ بڑی بات یہ ہے کہ مسجد کی واگذاری اس غرض سے چاہیں جس غرض سے مسجدیں بنائی جاتی ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے انما بنیت المساجد لذکر اللہ واقامۃ الصلوٰۃ۔ اس کے بغیر سب کوشش بے کار اور وقت ضائع ہو گا۔

یورپ کی آیندہ جنگ

قریب سے بعید ہو گئی

گذشتہ مہینوں میں یورپ کی جنگ عظیم کا امکان ہر آن بڑھتا جاتا تھا۔ کیونکہ اٹلی اور جرمنی کی طرف سے روزانہ چھیڑ خانی ہوتی تھی۔ برطانیہ کی خاموشی کو اسکے ضعف پر محمول کیا جاتا تھا۔ مگر ہم سمجھتے تھے کہ برطانیہ کی خاموشی اس مصرع کی مصداق ہے ؎

خاموشی معنیٔ دارد کہ در گفتن نمے آید

گورنمنٹ برطانیہ کے وزراء بڑے دور اندیش نکلے جنہوں نے اپنے بڑے زبردست حریف (اٹلی)

متفرقات

حساب دوستاں ۱۵ مئی میں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت ختم ہو جائیگی۔ اس لئے ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ۲۶ مئی تک ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں وصول ہو جانی چاہئے۔ ورنہ ۲۰ مئی کا پرچہ ان کے نام وی پی بھیجا جائیگا۔

۲۴۰ - ۸۸۷ - ۱۹۵۴ - ۲۷۸۲ - ۲۷۹۰ -
۶۰۲۵ - ۷۴۲۰ - ۷۴۲۵ - ۷۴۲۷ - ۷۴۴۹ -
۷۴۶۲ - ۷۴۶۹ - ۷۵۳۶ - ۸۲۲۴ - ۸۴۰۸ -
۸۴۶۹ - ۸۴۷۱ - ۸۴۷۵ - ۸۸۹۲ - ۹۰۱۹ -
۹۰۳۶ - ۹۴۳۱ - ۹۴۳۸ - ۹۴۷۳ - ۹۹۰۸ -
۱۰۱۷۰ - ۱۰۲۸۶ - ۱۰۳۸۷ - ۱۰۵۵۵ - ۱۰۵۶۴ -
۱۰۹۳۴ - ۱۰۹۴۴ - ۱۱۰۹۳ - ۱۱۱۳۲ - ۱۱۱۳۷ -
۱۱۱۴۷ - ۱۱۱۹۹ - ۱۱۱۷۱ - ۱۱۲۶۴ - ۱۱۲۷۵ -
۱۱۳۹۴ - ۱۱۶۰۲ - ۱۱۶۶۳ - ۱۱۶۰۳ - ۱۱۶۸۲ -
۱۱۶۹۶ - ۱۱۸۷۴ - ۱۱۸۷۵ - ۱۱۸۷۷ - ۱۲۰۳۶ -
۱۲۰۴۳ - ۱۲۰۹۹ - ۱۲۱۰۹ - ۱۲۱۱۷ - ۱۲۱۲۰ -
۱۲۱۲۴ - ۱۲۱۴۱ - ۱۲۱۴۴ - ۱۲۱۴۵ - ۱۲۱۷۱ -
۱۲۱۸۱ - ۱۲۱۸۳ - ۱۲۲۶۸ - ۱۲۲۷۰ - ۱۲۲۷۱ -
۱۲۲۷۵ - ۱۲۲۸۱ - ۱۲۲۸۶ - ۱۲۳۳۳ -

غریب فنڈ سے مندرجہ ذیل خریداروں کے نام اخبار جاری ہے۔ ان کی میعاد بھی ماہ مئی میں ختم ہو جائیگی اگر آئندہ اخبار کو مسلسل جاری رکھنا چاہیں تو حسب قواعد غریب فنڈ داخلہ ارسال کردیں۔ ورنہ ۳۱ مئی سے اخبار بند کردیا جائیگا۔

نوٹ مہلت وغیرہ ہرگز نہیں دی جائیگی۔

۱۰۵۹۴ - ۱۱۲۵۳ - ۱۱۵۶۴ - ۱۱۷۴۹ -
۱۱۸۹۸ - ۱۲۱۸۲ -

مہلت ختم حسب ذیل حضرات کی مہلت ۱۵ مئی میں ختم ہو جائیگی اگر ۱۳ مئی تک قیمت اخبار وصول نہ ہوئی تو آئندہ اخبار بھیجنا بند کردیا جائیگا۔

۵۵۹ - ۷۲۹۲ - ۷۴۴۲ - ۸۸۸۵ -
۹۳۹۸ - ۹۴۵۷ - ۹۴۹۳ - ۹۷۲۱ - ۱۰۱۸۵ -
۱۰۸۷۴ - ۱۰۸۸۹ - ۱۰۹۰۲ - ۱۱۷۱۰ - ۱۱۸۴۴ -
۱۱۸۷۳ - ۱۱۹۲۱ - ۱۱۹۳۷ - ۱۲۰۲۵ - ۱۲۰۹۴ -
۱۲۱۹۳ -

بیرون ہند کے خریدار بھی جلد از جلد قیمت اخبار ارسال کردیں۔ زیادہ مہلت نہیں دی جا سکتی۔

شمع توحید کی روانگی سابقہ پرچہ میں اس کی روانگی کا اعلان کردیا گیا تھا جو برابر جاری ہے۔ ضخامت کا پورا علم نہ تھا اس لئے محصول ڈاک کا صحیح اندازہ نہیں لگایا گیا۔ اب فی نسخہ ۱؍ ہوگا۔ ایک نسخہ طلب کرنے والے جوابی کارڈ بھیج کر منگا سکتے ہیں۔

آمد از حافظ محمد یامین صاحب ڈیرہ دون ۱۰؍ ڈاکٹر رمضان علی صاحب از سرینگر کشمیر ۸؍ جملہ ۱۸؍ ۔ خرچ ڈاک کا حساب آئندہ۔

اعلان مدرسہ باڑھی مدرسہ محمدیہ باڑھی ریاست دھول پور عرصہ بیس سال سے جاری ہے جس میں قرآن و حدیث اور دیگر علوم مروجہ کی تعلیم دی جاتی ہے بیرونی طلباء کا طعام قیام اور درسی کتب بذمہ مدرسہ ہے بغرض مالی امداد مدرسہ ہذا مولوی عبدالمعبود صاحب کانپوری حسب معمول امسال بھی ربیع الاول ۱۳۵۷ھ میں باہر تشریف لے جائینگے۔ امید ہے کہ علم دوست اصحاب بسلسلہ مالی امداد مدرسہ بوساطت مولوی صاحب موصوف کارکنان مدرسہ کی حوصلہ افزائی فرما کر شکریہ کا موقع دینگے یا براہ راست منی آرڈر اور ڈاک مولوی عبدالمجید صاحب سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑھی ارسال کر کے عنداللہ ماجور ہونگے۔ والسلام!

خاکسار احسان محمد سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑھی ریاست دھول پور۔ (مہر داخل اشاعت فنڈ)

اشاعت فنڈ از مدرسہ محمدیہ باڑھی مہر۔ مدرسہ محمدیہ مانی ڈونگ مہر۔ کل میزان مع سابقہ [illegible]

غریب فنڈ میں از فتوحی فنڈ ۱۲؍ سابقہ ۸؍ از ساکل ۵؍ محمد شفیع ۱۵؍ ۱۲؍ ۔ ۵؍ محمد عبداللہ باقی پور ۲؍ ۔ میزان ۱۲؍ ۔ ہر دو سائلوں کے نام غریب فنڈ سے ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کردیا گیا بذمہ فنڈ ۹؍

وصولی داخلہ ۱۲۶۱ محمد یحییٰ۔ ویلور۔ ۱۳۳۶ عبدالغنی رتلام۔

۸۲ سائلین ابھی اور ہیں اصحاب خیر دست کرم کو ذراسی جنبش دیں تو ان سائلین کے نام بہت جلد اخبار جاری ہوسکتا ہے۔

مدرسہ محمدیہ رائیدرگ کا معائنہ میں نے مدرسہ محمدیہ رائیدرگ ضلع بلہاری کے طلبہ کا آج حسن اتفاق سے امتحان لیا۔ کل طلبہ مندرجہ رجسٹر ایک سو ہیں جن میں ۸۶ حاضر تھے۔ یہ مدرسہ ضلع بلہاری ملک کرناٹک میں ازبس غنیمت ہے۔ مولانا سید محمد اسمٰعیل صاحب اسکے بانی و مہتمم ہیں۔ اور نو لڑکے اس مدرسہ کے جامعہ دارالسلام عمرآباد میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس مدرسہ میں اس وقت تین مدرس ہیں جو نہایت محنت اور جانفشانی سے طلبہ کی تعلیم و تربیت میں کمال سعی سے کام لیتے ہیں۔ تعلیمی حالت اس مدرسہ کی امید افزا ہے۔ اس مدرسہ میں اگر لڑکیوں کی تعلیم کے لئے بھی ایک درجہ کھول دیا جائے تو نہایت بہتر ہو۔ عربی فارسی کی تعلیم کے لئے بھی مدرس کی ضرورت ہے۔ مگر سرمایہ کی کمی مانع رہی ہے۔ چار سال کے اندر مدرسہ نے جو کام کیا ہے وہ معائنین کے معائنہ سے ظاہر ہے۔ افسوس ہے کہ مدرسہ کیلئے اب تک کوئی مستقل مکان کا انتظام نہ ہوسکا۔ جس کی اشد ضرورت ہے۔ اصحاب کرم حضرات کو توجہ کی سخت ضرورت ہے

الراقم (مولانا مولوی) محمد صدیق بہاری مبلغ اسلام
۹-۱ اپریل ۱۹۳۸ء

المعلن۔ حافظ عبدالرزاق مدرسہ محمدیہ رائیدرگ
(مہر داخل اشاعت فنڈ)

درخواست دعا میں نے امسال مولوی جماعت کا امتحان دیا ہے۔ ناظرین میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مومیائی ۱۵ عہ

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت
بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال
ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی
قیمت فی چھٹانک ۱۵؍ ساڑھے پاؤ ۳؍ پاؤ بھر ۵؍ مع
محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برما
والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ
ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب حکیم ڈاکٹر احمد بخش صاحب عباسی الہاشمی
لاڑکانہ سندھ سے پہلے بھی مومیائی مریضوں کو استعمال کرا چکا ہوں۔ نہایت مفید ثابت ہو چکی ہے۔ اب ایک چھٹانک
سیٹھ جیول ہولارام کے نام بھیج دیں۔" (۲۱-فروری ۱۹۳۸ء)

جناب محمد عالم صاحب رشیرا۔
"میں ہر مہینے بہت سے لوگوں کو آپ کے ہاں سے
مومیائی منگا کر دیتا ہوں سب کو فائدہ ہوتا ہے۔
اب تین چھٹانک بابو بسنت پرشاد کے نام بھیج دیں۔"
(۲۱-فروری ۱۹۳۸ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان
بہرہ پر نشرودی میڈیسن ایجنسی امرتسر۔

حیرت انگیز ایجاد عہ

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ
تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ خود استعمال فرمائینگے
یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں
کی نازبرداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے
قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے
اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں
کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات
تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس
سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔ امراض ذیل
میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے:-
نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ چربال۔
دھند (گرنیولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔
نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی
ہیں اسکے استعمال سے دفع ہو جاتی ہیں اور آنکھیں
صحت یاب ہو جاتی ہیں قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔
علاوہ محصول ڈاک۔

منگوانے کا پتہ:- منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

ہاضم طعام

اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہماری طبیعت ہر وقت گلاب
کے پھول کی طرح کھلی رہے اور ہمیشہ تندرستی رہے
تو "ہاضم طعام" کا فوراً استعمال شروع کر دیں۔
قیمت ۱۲؍ مع محصول بذریعہ منی آرڈر۔
پتہ:- اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

مفت۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست مفت منگوالیں۔

طبی مجربات ۹

سرمہ نور نظر | یہ سرمہ ہمارا خاندانی مجرب ہے اس کی
سینکڑوں شہادتیں موجود ہیں۔ اسکے استعمال سے دھند۔
جالا۔ غبار۔ سرخی چشم۔ ابتدائی پھولا۔ دنوں میں دفع ہو جاتے
ہیں۔ مرتے دم تک بینائی قائم رہتی ہے۔ اسکے ہمیشہ استعمال
سے عینک کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

حبوب مقوی باہ و مقوی دماغ | انکے استعمال سے
جریان۔ کثرت احتلام۔ سرعت اور رقت وغیرہ دور ہو کر
طاقت مردی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ دماغ نہایت درجہ
طاقت ور ہو جاتا ہے۔ قیمت ۴۸ عدد ۱۲؍

طلائے خاص | آپ نے اکثر طلاؤں کا استعمال کیا ہوگا
یہ طلا ایسا نادر اور عجیب الاثر ہے کہ جملہ قسم کے کل عیوب کو
چند دنوں میں دور کر کے کامل مرد بنا دیتا ہے۔ نئے ٹھکرائے
سالہاسال کے مریضوں کیلئے عجیب نعمت ہے۔ قیمت عہ
نوٹ:- محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔
المشتہر: منیجر شفاخانہ صدیقی کوچہ کرم سنگھ امرتسر (۵۱۷)

البلاغ المبین
فی اتباع
خاتم النبیّین

(مصنفہ شیخ محی الدین صاحب مرحوم)
یہ کتاب اہل حدیث میں بہت مقبول ہے۔ اور بہت
پرانی کتاب ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل
بحث کی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ختم تھی اب دوبارہ طبع
ہوئی ہے۔ جلد منگوالیں۔ ورنہ دوسرے اڈیشن کا
انتظار کرنا پڑے گا۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔
قیمت صرف دو روپیہ (عہ) محصول ڈاک علیحدہ۔

عربی بول چال:- اسکے مطالعہ سے عربی زبان جلد تر
سیکھ سکتا ہے۔ حصہ اول ۴؍ - دوم ۱۲؍
ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

اندہی اندر ایک معاہدہ مصالحت کر لیا جس پر دونوں ملکوں کے ہمسدر راضی خوشی نظر آتے ہیں۔ اس معاہدے میں (جیسا کہ دستور ہے) حلوائی کی دکان پر فاتحہ خوانی کی گئی۔ یعنی ایک نے کہا کہ فلاں ملک کا فلاں حصہ تم لے لو اور دوسرے نے کہا فلاں ملک کے فلاں حصے پر تم قبضہ کر لو۔ دوسرے ممالک کا حال کچھ ہی ہو ہم ہندوستانیوں کو اس وقت جو سوال پریشان کر رہا ہے وہ روٹی کا سوال ہے۔ اس سوال کو حل کرنا کسی انسان کا کام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ منصب خالق کائنات کا ہے۔ جس کی شان میں وارد ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ ۔

یعنی اللہ ہی ہر کسی کو رزق دینے والا ہے۔

باقی رہے فرانس، جرمن اور روس وغیرہ ممالک۔ دیکھئے ان کا انجام کیا ہوتا ہے۔ غالباً جرمن کسی معاہدے پر مطمئن نہ ہوگا جب تک اس کی نوآبادیات مغضوبہ اس کو واپس نہ ملینگی۔ لیکن ان کو واپس دینا، دینے والوں کی کمال کمزوری یا دُور اندیشی پر مبنی ہوگا۔ دیکھئے پردۂ غیب سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے۔

برسیم کا بیج پیدا کرنا

(مرقومہ بھائی پدن سنگھ منیجر گورنمنٹ سیڈ فارم سالیوال)

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

تخم برسیم پر چیونٹیاں بہت زیادہ آتی ہیں۔ کھڑے پانی میں بجائی کرنے کا یہ نقص ہے کہ بیج نرم ہو کر زمین پر ہی پڑے رہتے ہیں جن کو پانی خشک ہونے پر چیونٹیاں جلد اٹھا کر لے جاتی ہیں۔ اس لئے بعض کھیتوں پر دوبارہ تخم ریزی کرنی پڑتی ہے۔ اور چیونٹیوں کا تلف کرنا ایک بڑی محنت اور خرچ کا کام ہے۔ گذشتہ سال برسیم کی تخم ریزی کے وقت بیج کو چیونٹیوں سے بچانے کے لئے یہ مناسب خیال کیا گیا کہ بیج کو ذرے مٹی سے ڈھانپ دیا جائے اس لئے بیج کھڑے پانی میں بونے کی بجائے خشک زمین پر سوہاگہ دیکر چھٹا دیا گیا۔ بیج کو ڈھانپنے کے لئے بار ہیرو یا سوہاگہ چلایا گیا اور اس کے بعد ہی پانی دیا گیا۔ اس طرح چیونٹیوں کی وجہ سے بیج کو نقصان نہ پہنچا۔ اور دوبارہ تخم ریزی کرنے کی فالتو محنت اور خرچ بھی بچ گیا۔ چھٹا دینے کے بعد سوہاگہ کرنے یا بار ہیرو کرنے سے ہر حالت میں بیج یکساں اور بہت اچھا اُگا۔ عمدہ اور اچھا بیج پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آخری کٹائی دینے میں زیادہ عرصہ نہ لگایا جائے اور جب برسیم کی تمام فصل کو پھول نکل آئیں اور بیج بننا شروع ہو جائے تو فصل کی آبپاشی قریباً دس دن کے لئے بند کر دی جائے۔ اس طرح نئی شاخیں نکلنی بند ہو جائیں گی اور نئے پھول بھی نہیں نکلیں گے۔ جو باقی فصل کے ساتھ نہیں پکتے اور ان کا بیج بھی کچا رہ جاتا ہے۔ یہی کچے بیج تمام بیج کی خوبی اور عمدگی کو خراب کر دیتے ہیں۔ پالے کی وجہ سے بیج والی برسیم کا نقصان نہیں ہوتا۔ کیونکہ پالا ختم ہو جانے پر مرجھائی ہوئی شاخوں کی جگہ جلد ہی نئی شاخیں جڑوں سے نکل آتی ہیں۔ لیکن جنوری کی کٹائی لینے کے بعد جب جاڑا پڑتا ہے تو اس چھوٹی فصل کو کمزور کر دیتا ہے اگر یہ پھر کاٹ لی جائے تو پودے اچھی طرح نشوونما پا کر پورے قد کے نہیں ہونگے۔ برسیم کی فصل جو بیج پیدا کرنے کے لئے چھوڑ دی جائے وہ بہت تند آور نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ وہ زمین پر گر جاتی ہے اور نہ ہی یہ فصل بالکل چھوٹے قد کی ہونی چاہئے۔ برسیم کی پانچویں کٹائی کے بعد بھی بیج پیدا کیا گیا ہے مگر بیج کی زیادہ پیداوار دوسری یا تیسری کٹائی کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔

(لاہور ۹-اپریل ۱۹۳۶ء)

لکھنؤ کا فساد

لکھنؤ ۲۳-اپریل۔ شیعہ سنی فساد میں تین اور اشخاص ہلاک ہوئے۔ اب تک ہلاک شدوں کی تعداد آٹھ تک پہنچ گئی ہے۔ جن میں سے چار سنی اور چار شیعہ ہیں زخمیوں کی تعداد ۸۰ تک پہنچ گئی ہے۔ چند معمولی حادثوں کے علاوہ اب شہر میں امن ہے۔ کشمیری محلہ میں ایک آدمی کے پیٹ میں کسی نے چاقو گھونپ دیا۔ اب تک ۴۳ آدمی گرفتار ہو چکے ہیں۔ شہر میں پولیس کا پہرا ہے۔ باہر سے بھی پولیس منگائی گئی ہے۔ لیکن حالات ایسے نازک نہیں ہوئے کہ فوج کی ضرورت پڑتی۔ کہا جاتا ہے کہ ایک سنی کے گھر کو کسی نے آگ لگا دی آگ بجھانے والے انجن نے آ کر جلد آگ پر قابو پا لیا زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری بلدیہ لکھنؤ کی حدود میں رہنے والے تمام مسلمانوں کے خلاف امتناعی احکام جاری کر دیئے ہیں۔ جس کی رو سے ۱۵ دن تک ۵ سے زیادہ آدمیوں کا مجمع نہیں ہو سکتا جو مسلمان مسجدوں اور دیگر عبادتگاہوں میں خاص اجازت کے ماتحت جمع ہوں وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ مزید برآں کوئی مسلمان شام کے ۷ بجے سے صبح کے ۵½ بجے تک باہر نہیں نکل سکتا۔

دوسرے حکم کے ذریعہ عام پبلک کو منع کیا گیا ہے کہ ایک مہینہ تک کوئی ایسی خبر، اطلاع یا بیان کسی رنگ میں بھی طبع، شائع یا مشتہر نہ کریں جس سے عوام میں ایسا خوف یا خطرہ پیدا ہو کہ کوئی شخص جوش میں آ کر کسی انسانی جان یا امن عامہ کے خلاف کوئی اقدام کر بیٹھے۔

پُرامن حالات پیدا کرنے کے پیش نظر کئی کانگرسی ایم ایل سے۔ فساد زدہ علاقوں کا دورہ کر رہے ہیں۔

(انقلاب۔ لاہور ۲۶-اپریل سنہ رواں)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارب سٹاڈرڈ کی "نیو ورلڈ آف اسلام" کا اُردو ترجمہ۔ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست۔ بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کو بنا پر آنیوالے امکانات کا صحیح جائزہ۔ قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

کتب خانہ ثنائیہ کی بے نظیر کتابیں

تفسیر موضح القرآن مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب دہلوی۔ اس قدر جامع اور مختصر تفسیر کسی نے نہیں لکھی جو بہت مشہور ہے۔ قیمت ۸ - درجہ دوم للعہ

تخریج ہدایہ عسقلانی فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں۔ اس کتاب میں ان کو سند مع تنقید بتایا گیا ہے۔ مؤلفہ حافظ ابن حجر عسقلانی۔ علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت عہ

ریاض الصالحین عربی سطریں زیر زبر سمیت رنگ پڑھائی ہوئی ہر سطر کے نیچے اس سطر کا ترجمہ حاشیہ مولانا عبد الاول صاحب غزنوی اہل حدیث عالم کا ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ۸

حزب الاعظم از ملا علی قاری۔ زیر متن ترجمہ عمدہ حاشیہ پر اور ادکی برکات کی کامل تفصیل بزبان اردو۔ آخر میں کمل نماز وغیرہ۔ قیمت ۱۰ر

حکمت افلاطون اس میں جمیع اقسام کی ترکیب ادویہ اور تعویذات مجرب نسخہ جات ہیں۔ قیمت ۶ر

کتاب التعویذات یعنی الدعاء والدواء مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی۔ جس میں اعمال قرآنی و حدیثی جمع کئے گئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶ر

اعمال قرآنی مترجم از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ قیمت ۸ر اس میں قرآنی آیات کے وظائف بتائے ہیں۔

قرآن کے عملیات قیمت ۸ر

رسول اللہ کے عملیات قیمت ۸ر

عملیات مشائخ قیمت ۸ر

حزب البحر ۱۸ر

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

(از ملک مولانا ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی)

ایک مشہور مقالہ جس میں ہندوستان میں اہل حدیث حضرات کی آمد (از سنہ المقدس) ثابت ہے۔ ملک ہندوستان میں اس جماعت کی تدریجی ترقیاں، تاآنکہ حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ہاتھوں باقاعدہ تاسیس اور ان کے عالی قدر پوتے سیدنا شاہ محمد اسمٰعیل شہید دہلوی کی تدریس، تذکیر، تبلیغ و تحریض علی الجہاد اور آخر شہادت ہونے کا خونی ماجرا مذکور ہے۔ علمائے اہل حدیث کی تصانیف، ہر باب و صنف علم میں تبویب وار، مع اسامی المصنفین و زبان کتاب، جماعت اہل حدیث کے مطابع، اخبار و مدارس اور یہ سب مضامین انواع و اقسام کے خاکوں میں مزین ہو کر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی تحریک پر لکھا گیا اور اس کی مجلس شوریٰ میں خواندگی کے بعد تصدیق ہو کر مسلمانوں کی واحد تعلیمی انجمن آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی مستہد سالہ جوبلی میں (بمقام علیگڑھ بتاریخ ۲۹- مارچ ۱۹۳۷ء) پڑھا گیا۔ صفحات ۲۱۰۔ قیمت عام معیار سے بھی کم ترین۔ صرف ۱۲ر پتہ:- منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

مشکوٰۃ شریف عربی فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے۔ مطبع مجتبائی کانپور قیمت ۸ر مطبوعہ دہلی ۸ر

جامع ترمذی (عربی) یہ کتاب نہ صرف صحاح ستہ ہی میں مشہور ہے بلکہ درس میں بھی داخل ہے۔ فہرست ابواب، رسالہ اصول حدیث و شمائل و نفع قوت مغتذی و حاشیہ جدیدہ کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۱۸ر

تجرید البخاری جلد اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف مکررات جمع کر دی گئی ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحات کے دو کالم کئے گئے ہیں ... عربی عبارت مع اعراب کے دی گئی ... کالم میں بالمقابل اس کا ترجمہ سلیس ... گیا ہے۔ قیمت ۸ر

حزب المقبول قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ۔ اس میں ہر موقعہ کی دعا موجود ہے۔ مترجم ہے۔ اس کا ہر اہل حدیث گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے۔ قیمت ۱۲ر

شفاء العلیل اردو ترجمہ القول الجمیل مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی۔ کتاب ہذا میں اقسام و شرائط بیعت اور اس کے جواز و عدم جواز پر بحث ہے۔ ساتھ ہی بعض اعمال اور وظائف برائے حل مشکلات و قضاء حاجات مندرج ہیں۔ بہت سے مسائل تصوف بھی زیر بحث آگئے ہیں۔ ۳ر

شرح اسمائے حسنیٰ مؤلفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ اسمائے الٰہی کی تشریح و تفصیل۔ عام فہم انداز بیان قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲ر

احسن القصص مع نہجی یعنی قصہ حضرت یوسف علیہ السلام - از مولوی غلام ... صاحب۔ قیمت ۹ر

قصص المحسنین قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کا از مولانا عبد الستار صاحب (پنجابی نظم) قیمت عہ

(۵۱۹)

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بینظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ :- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناءاللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ :- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

پیٹنٹ ادویات او ہندوستان

فرانس۔ انگلستان۔ امریکہ اور ہندوستان کی تین صد مشہور آفاق پیٹنٹ دواؤں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے درج ہیں۔ اگر آپ سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو کتاب مذکورہ کی ایک جلد خریں۔ اور تجربہ کریں۔ قیمت عہ محصول ڈاک علیحدہ۔

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

تاجران ہڈی کو خوشخبری

تاجران ہڈی و چرم یہ معلوم کر کے خوش ہونگے کہ کلکتہ میں ہڈی کی ایک آڑھت ہماری قائم ہے۔ جس کے ذریعہ ہڈی کے بڑے بڑے ملوں میں سپلائی کا خاص انتظام ہے۔ بیوپاریوں کا کام نہایت خوش اسلوبی و دیانت داری کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے۔ ہڈی و چرسہ کے وزن اور چھانی کے وقت بیوپاریوں کے فائدے کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس تھوڑے عرصے میں آڑھت نے کافی ترقی کر لی ہے اور اپنی دیانت داری اور راست بازی کی وجہ بڑا اعتماد حاصل کیا اور ہندوستان بنگال کے اکثر شہر و قصبات سے بیوپاری اپنے مال کا اس آڑھت سے سلسلہ شروع کر کے خوش ہیں۔ آپ بھی سر دست نمونتاً ایک مرتبہ ہماری آڑھت میں بلٹی بھیج کر ہمارے ذریعہ نفع حاصل کیجئے۔ اور ہمیں اپنی خدمت گزاری کا موقع عنایت فرمائیے۔ بلٹی وصول ہونے پر بازار کے مطابق ایڈوانس کا روپیہ روانہ کیا جاتا ہے۔ ہڈی کے علاوہ چمڑا۔ سینگ بھینس و شاخ ہرن وغیرہ کا کام بھی ہوتا ہے۔ مولوی محمد یحییٰ تاجر ہڈی و کمیشن ایجنٹ ہیڈ آفس نمبر ۱ ڈمزن لین کلکتہ
برانچ آفس۔ نمبر ۳۳ بنیاپوکر روڈ کلکتہ

کرامات اہلحدیث

مسئلہ کرامات کی توضیح و تشریح اور اسکے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے علاوہ جماعت اہل حدیث کے اولیا و صوفیا کے حالات و کرامات کا تفصیل بیان قابلدید ہے جو بالکل نئی چیز ہے۔ ایک کے لئے ۸ر کے ٹکٹ بھیجئے اور زیادہ بصیغہ وی پی طلب کیجئے۔

تحفہ اہلحدیث ۸ر۔ حدیث کی پہلی کتاب ۸ر۔ ناجی فرقہ کون ہے، حنفی یا اہلحدیث قیمت ۳ر۔ خطبات سلمان یعنی قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری کے علمی اور تبلیغی خطبے عہ۔ جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر مجلد سنہری عہ۔ پانچہزار مجربات جو طبی دنیا میں ایک نئی اور لاجواب کتاب ہے عہ

(ملنے کا پتہ)
منیجر اہلحدیث جنتری حلقہ منڈی لاہور

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس جج بہادر مطالبہ خفیفہ امرتسر

نمبر مقدمہ ۲۷۲۹ بابت سال ۱۹۳۶ء

فرم جلال الدین جگدیش نارائن سوداگر چرم امرتسر بائیڈ مارکیٹ بذریعہ بابو جگدیش نرائن یکے از مالکان فرم مذکور بذریعہ بابو بلدیو بہاری مختار عام فرم مذکور مدعی۔ بنام عبدالرزاق وغیرہ مدعا علیہم

دعوےٰ مبلغ ۱۸۴/۱/۹ روپیہ

نوٹس بنام وزیر محمد۔ عبدالکریم سوداگران چرم واقعہ نگروٹہ تحصیل دھرم سالہ ضلع کانگڑہ۔ مدعا علیہم۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں سمیان نذیر محمد۔ عبدالکریم مدعا علیہم مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں اس لئے اشتہار ہذا بنام وزیر محمد و عبدالکریم مدعا علیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر نذیر محمد عبدالکریم مدعا علیہم مذکوران واقعہ ۲۸/۹/۳۶ کو مقام امرتسر حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہونگے تو انکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج تاریخ یوم ۱۹ بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم
مہر عدالت

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ، سے

عام خریداران سے ، صہ

، ، ششماہی ۲/۸

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۴ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۵ مئی ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۵۱۱)

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

فہرست مضامین

میری ہستی - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
صلوٰۃ سید المرسلین - - - - ص۳
خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم - - ص۴
کتاب رئیس قادیان کے متعلق ایک اطلاع ص۵
آفتاب کا طلوع و غروب - - - ص۶
اہل حدیث کی موجودہ درسگاہیں - - ص۷
بریلوی مشن - - - - - ص۸
عیسائیت کا ملونہ - - - - ص۱۰
خطبہ جمعہ اور علمائے احناف - - ص۱۱
متفرقات - - - - - ص۱۲
ملکی مطلع - - - - - ص۱۳
اشتہارات - - - - - ص۱۴-۲۰

میری ہستی

(از جناب حمید احمد صاحب عارف بہانوی نزیل سرگانؤں ضلع بلاسپور سی پی)

زمیں سے آسماں تک غلغلہ تھا میرا دوراں میں ۔۔۔ مماثل تھا نہ ہمسر کوئی اپنا بزم امکاں میں

لرزجاتے تھے میرا نام سن کر قیصر و کسریٰ ۔۔۔ نہ تھی تاب سخن مجھ سے کسی کو سارے دوراں میں

بیک جنبش قلم کرتی تھی صدہا دشمنوں کے سر ۔۔۔ روانی اس بلا کی تھی میری شمشیر ایماں میں

نہ تھا دشواریٔ منزل کا خطرہ نے حوادث کا ۔۔۔ مجھے آغوش مادر کا مزا تھا موج طوفاں میں

جدھر اٹھتی اُدھر اک فتنۂ محشر بپا ہوتا ۔۔۔ بلا کا سحر تھا میری نگاہ فتنہ ساماں میں

ہزاروں بلبلیں کرتی تھیں مجھ پر جان و دل صدقے ۔۔۔ مری ہستی گل خوشرنگ تھی گویا گلستاں میں

نمایاں پیش استاد ازل بھی تھی مری ہستی ۔۔۔ ہوا جو منتخب بہر امانت میں دبستاں میں

بنایا آکے اس ویراں مکاں کو رشک جنت ۔۔۔ ہوئی رونق میرے آنے سے پر شوبزم امکاں میں

نہیں پوشیدہ تھا مجھ پر کوئی راز نہفتہ ۔۔۔ مرا دل جام تھا گیتی نما مشہور دوراں میں

حقیقت تھی تہِ دریا صدف میں مثل دُر عارف
نکالا میں نے ہی غوطہ لگا کر بحر عرفاں میں

سید البشر۔ مصنفہ مولانا عبد الرحمٰن صاحب فریدکوٹی۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی تائید میں تورات، انجیل کی صریح ۵۰ پیشگوئیاں در

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۴- ربیع الاول ۱۳۵۸ھ

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

صلوٰۃ سیّد المرسلین

بجواب

رسالہ "صلوٰۃ المرسلین"

اہل قرآن کا جدید حملہ حدیث اور اہل حدیث پر

رسالہ زیر عنوان جو چھاپوں میں طبع ہوا ہے چند روز ہوئے ہمارے پاس پہنچا ہے۔ یہ میاں محمد فاضل مسلم حنیف اہل الذکر و القرآن چکوال ضلع جہلم کا تالیف کردہ ہے۔ اس میں مروجہ نماز پر بڑی تنقید کر کے اہل قرآن کی نماز قرآن سے بتائی گئی ہے۔ ہمارے علم میں یہ کوئی نیا واقعہ نہیں ہے۔ سب سے پہلے مولوی عبداللہ چکڑالوی نے قرآنی نماز موسومہ "برہان الفرقان" شائع کی۔ جس کے جواب میں ہم نے ایک رسالہ "دلیل الفرقان بجواب برہان الفرقان" لکھا جو عرصہ ہوا شائع ہو چکا ہے۔

یہ مسلم حنیف صاحب نئے اسلحہ سے مسلح ہو کر آئے ہیں۔ لیکن یہ اسلحہ اہل علم کی نظر میں کچھ کارآمد نہیں ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سارا رسالہ من جہل شیئاً عاداہ کا مصداق ہے۔ آج نمونہ کے طور پر ہم اس رسالہ سے اللہ اکبر کی بحث ناظرین کو دکھاتے ہیں۔ مصنف مذکور نماز میں اللہ اکبر کہنے کو ناجائز کہتا ہے۔ بے شک کہے کون روک سکتا ہے۔ مگر اس کی دلیل عجیب ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اللہ اکبر کے معنی ہیں اللہ بہت بڑا معبود ہے۔ قرآن مجید سے آیات صفات نقل کر کے لکھتا ہے:-

"ان کل صفاتِ الٰہیہ پر غور کرو۔ سوچو کیا کوئی دوسرا ہے۔ جس میں یہ صفات پائی جاتی ہوں یا اللہ تعالیٰ کا کوئی ہم جنس ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں صرف و محض اللہ تعالیٰ ہی ان صفات سے متصف ہے اور بس۔

پس یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس زبردست اللہ تعالیٰ کا کوئی ہم جنس یا اس سے نسبت رکھنے والا کوئی چھوٹا اللہ بھی موجود ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اکبر صفت لگانے سے پایا جاتا ہے۔ کیونکہ اکبر اسم تفضیل ہے اور اسم تفضیل کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنے ہم جنس کے مقابلے پر نسبتاً بڑائی رکھنے پر بولا جاتا ہے۔ جیسے کوئی شخص کہے کہ یہ میز بہت بڑی ہے۔ اس فقرے سے ہر ذی عقل سمجھ سکتا ہے کہ میز کی بڑائی کسی مکان کے مقابلہ پر نہیں بلکہ اور میزیں جو دنیا میں موجود ہیں۔ اُن سے یہ میز بڑی ہے۔ اسی طرح بمبئی شہر بہت بڑا ہے۔ سمجھ میں آجائیگا کہ اور شہروں سے بڑا ہے۔ یہ نہیں کہ بڑائی کسی سمندر کے مقابلہ پر سمجھی جائے۔ نیز اسم تفضیل کی یہ تعریف بھی ہے کہ وہ صفت حصولی ہو ذاتی نہ ہو جیسے فلاں علامہ بہت بڑے عالم ہیں۔ یہ علم کا ہونا ذاتی نہیں بلکہ حصولی ہے۔ اسی طرح اب جملہ اللہ اکبر پر غور کرنا چاہئے جس کے معنی ہیں "اللہ بہت بڑا ہے" یعنی دنیا میں بہت سے اللہ یا الٰہ موجود ہیں جن میں بہت بڑا بھی ہے اور چھوٹا بھی۔ اور یہ بڑائی ہر اللہ کی حصولی ہے ذاتی نہیں۔ نہ معلوم مسلمانوں کے علماء کس اسکول کے تعلیم یافتہ ہیں۔ جنہوں نے غضب تک اس مفہوم ہی کو نہ سمجھا۔ کیا انہوں نے اسم تفضیل کو نہیں پڑھا۔ پڑھا اور ضرور پڑھا۔ پھر انہیں اللہ کی صفت اکبر مقرر کرتے ہوئے کیوں احساس نہیں ہوتا کہ ہم توحید کے پوجاری "اللہ اکبر" کا وظیفہ کر کے سینکڑوں الہوں کا اقرار کئے لیتے ہیں۔"

(صلوٰۃ المرسلین صـ ۷)

اہلحدیث | فاضل مصنف منطق میں اگر زیادہ نہیں قطبی تک مطالعہ کئے ہوتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ موضوع (مبتدا) کی جانب ذات ہوتی ہے اور محکوم بہ (خبر) کی جانب محض صفت بلا لحاظ ذات ہوتی ہے۔ مصنف کو یہ غلطی لگی ہے کہ وہ محکوم بہ میں محکوم علیہ کی ذات بھی ماخوذ کرتا ہے۔ اسی لئے دھوکا کھاتا ہے چنانچہ فریب خوردہ ہو کر کہتا ہے کہ

"قرآن مجید میں لفظ اکبر جو جس مقام پر آیا ہے لیکن کوئی مقام ایسا نہیں جہاں وہ جنسیت کو نہ چاہتا ہو یا اس کے مقابل لفظاً یا مفہوماً اصغر موجود نہ ہو۔ یعنی ہر جگہ مقابلہ پر ہی بولا گیا ہے۔"

(صلوٰۃ المرسلین صـ ۹)

اس غلطی میں مبتلا ہو کر وہ کہتا ہے کہ اللہ کو اکبر کہنے میں چھوٹے اللہ بھی ثابت ہونگے مگر وہ اتنا بھی نہیں جانتا کہ جیسے اکبر اسم تفضیل ہے ویسے ہی اعلم بھی ہے چنانچہ ارشاد ہے:- اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ

انتخاب الاخبار

امرتسر میں اب دن کو کافی گرمی پڑتی بلکہ لو بھی چلتی ہے۔ البتہ رات کو خنکی ہو جاتی ہے۔

یکم مئی کو "یوم مزدور" منانے کے لئے امرتسر کے مزدوروں نے جلوس نکالا اور جلسہ بھی کیا۔

آل انڈیا وومن کانفرنس کا اجلاس امرتسر میں ہوا۔ جس میں امرتسر شہر میں مستورات کے لئے پردہ دار باغ لگانے کی تجویز پاس کی گئی۔

حیدر آباد ایجی ٹیشن بدستور جاری ہے۔

لکھنؤ میں تبرّا ایجی ٹیشن کے لئے پنجاب اور دیگر صوبوں سے شیعوں کے جتھے جا رہے ہیں کئی سرکردہ شیعہ گرفتار ہو چکے ہیں۔

سید رضا علی صاحب مراد آبادی نے لکھنؤ کے شیعہ سنی سمجھوتہ کے لئے دو تجویزیں پیش کی ہیں۔ اوّل۔ مدح صحابہ یا تبرّا کا نام بدل کر حمد خدا یا نعت رسول نام رکھا جائے۔ دوم۔ اس نزاع کو سفیر ترکی و سفیر ایران کے حوالے کیا جاوے۔ وہ بطور ثالث فیصلہ کریں۔

حکومت سرحد نے نمبرداروں کو موقوف کر کے پٹواریوں اور تحصیلداروں کے ذریعہ مالیہ وصول کرنے کا انتظام کر لیا ہے۔

ہز ہائی نس نواب صاحب بھوپال نے اپنی لڑکی کی شادی کی خوشی میں ایک لاکھ روپیہ مالیہ معاف کر دیا ہے۔

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لاہوری مرزائی وفات پا گئے ہیں۔

اور میں آگ لگنے سے پانچسو مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔

ایران سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ ولیعہد ایران کی شادی کے جشن کی تقریب ۲۲ اپریل سے ۲۵ اپریل تک جاری رہی۔ شاہ ایران نے سنگ مرمر اور قیمتی پتھروں سے بنے ہوئے دو محل شہزادے اور شہزادی کو پیش کئے ہیں۔

دول یورپ اور آئندہ جنگ

قرآن مجید چونکہ بانئ فطرت کا کلام ہے اس لئے وہ وہی بات پیش کرتا ہے جو فطرت انسانی کے مطابق ہوتی ہے۔ ارشاد ہے وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ یعنی ہر نفس کو اپنا ہی لالچ ہے۔ یورپ کی حکومتیں اس آیت کے ماتحت اپنے اپنے مخصوص مفاد کی فکر میں ہیں۔ لڑائی کے خواہاں بھی اپنا مفاد پیش کرتے ہیں امن کے خواہاں بھی اپنا فائدہ مدنظر رکھتے ہیں۔ جنگ پسند حکومتیں کہتی ہیں کہ ہماری مغصوبہ چیزیں ہمیں واپس دیدو، ورنہ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اُدھر جواب میں امن پسند حکومتیں کہتی ہیں کہ چپکے بیٹھے رہو اگر کچھ مانگو گے تو جنگ کی ذمہ داری تم پر عائد ہوگی۔ ایک فریق معاہدہ پیش کرتا ہے تو دوسرا معاہدہ کا احترام کرتا ہوا کہتا ہے کہ معاہدہ تو بے شک ہے لیکن حالات بدل گئے ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ آج کل حکومتوں کے معاہدے پابندی کے لئے نہیں ہوتے بلکہ دفع الوقتی کے لئے ہوتے ہیں۔ امریکہ کا ملک یورپ سے قریباً پانچ ہزار میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ وہ اپنے کاروباری مشاغل اور بعد بعید کے سبب یورپ کی آگ سے دُور رہے گا۔ خدا جانے اس کے دماغ میں کیا چیز سمائی ہے کہ وہ بھی دول یورپ کے جھگڑے میں مداخلت کرنے کو کُود پڑا ہے۔ ابھی چند روز ہوئے کہ اس نے جرمنی اور اطالیہ کو پیغام بھیجا تھا کہ کم سے کم دس سال تک کسی آزاد ملک پر حملہ نہ کرو۔ جرمنی کے مختار کل (ہر ہٹلر) نے اس کو ایسا جواب دیا کہ باید و شاید۔ یعنی ہر ہٹلر نے جواباً کہا کہ میاں حملہ اور اپنی چیز کا مطالبہ دو جداگانہ مفہوم ہیں۔ ہم کسی پر حملہ نہیں کرنا چاہتے البتہ اپنے وہ علاقے واپس لینا چاہتے ہیں جو ہمارے ضعف کی وجہ سے ہم سے چھینے گئے تھے اب ہم چونکہ قوت پا گئے ہیں لہذا ہماری چیز ہم کو واپس ملنی چاہئے۔

ہمارے خیال میں ہر ہٹلر کا یہ مطالبہ قرآن مجید کی اس آیت کے ماتحت آتا ہے جس میں تیموں کے متولیوں کو بدیں الفاظ ارشاد ہوتا ہے کہ ۱؎

یہ قاعدہ بھی کوئی عام نہیں ہے بلکہ خاص خاص لوگوں کے واسطے معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ ترکوں کو بھی حق پہنچتا ہے کہ وہ بھی اپنے مغصوبہ علاقے واپس طلب کریں۔ اگر جرمنی کو کچھ واپس دیا جائے تو ان کو بھی دیا جائے لیکن ترکوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کسی طرح جائز نہیں کیونکہ وہ ترک ہیں اور ان میں ابھی وہ قوت نہیں جو جرمنی میں ہے۔

بہرحال اس وقت تک زمانے کی جو رفتار ہے وہ امن و امان کا جلوہ نہیں دکھاتی بلکہ اس شعر کا نقشہ پیش کرتی ہے ؎

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

بغداد میں تمام جرمن آبادی کو بغداد چھوڑنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس کلکتہ میں ہوا جس میں ورکنگ کمیٹی کے انتخاب کے معاملے میں مجبور ہو کر مسٹر سوبھاش چندر بوس مستعفی ہو گئے۔ ان کی جگہ بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس منتخب کئے گئے۔

معلوم ہوا ہے کہ روس برطانیہ اور فرانس کی طرح رومانیہ۔ پولینڈ کی امداد کرنے کو تیار ہے۔

سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جرمنی کی طرف سے حکومت پولینڈ کو الٹی میٹم دیا گیا ہے کہ وہ حکومت جرمنی کے مطالبات تسلیم کرے ورنہ اس کا حشر چیکوسلواکیہ کا سا ہوگا۔ جرمنی کو اپنے مطالبات بزور شمشیر منوانے پڑینگے۔ حکومت پولینڈ نے جواب دیا ہے کہ وہ جرمنی مطالبات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔

مضامین آمدہ حافظ فضل الرحمن صاحب۔ محمد عبداللہ صاحب شاقی۔ قمر النسا صاحبہ امرتسر۔ مولوی محمد عبداللہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار۔ مولوی محمد عبدالمجید صاحب

۱؎ اگر یتیموں میں سمجھ کے آثار پاؤ تو ان کے مال ان کو واپس کر دو۔

(۲) "اس حدیث سے آنحضرت کے بعد نبوت کے جاری ہونے کا امکان ثابت ہے۔" (صـ۳۴)

(۳) "خاتم النبیین کے یہ معنے کرنا کہ آنحضرت کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔ ظلم ہے۔" (صـ۳۵)

(۴) "آنحضرت کے بعد نبوت کا دروازہ کلی طور پر بند نہیں۔" (صـ۳۹)

(۴) آنحضرت کے بعد نبوت جاری ہے۔ (صـ۴۲)

(۵) آنحضرت کے بعد نبی آئیں گے (صـ۴۲)

(۶) آنحضرت کے بعد نبوت جاری ہے۔ (صـ۴۳)

کوئی مرد میدان ہے جو میاں محمود احمد صاحب کی علمی فضیلت کو سنبھالنے کے لئے "بعد" کے معنے آنحضرت کی نبوت کا سلسلہ "ختم" کر کے دکھائے۔

"بعد کے معنے خاتم" لینے کی صورت میں میاں صاحب کی عبارتوں کا مطلب یہ نکلیگا کہ قرآن و حدیث سے آنحضرت کی نبوت ختم کر چکنے کے بعد امکان نبوت کا ثبوت موجود ہے میاں صاحب! دیکھئے قدرت نے آپ کو کیا پھنسایا ہے۔ الحاصل اس حدیث کا مضمون مظہر ہے کہ

لاشریك معه ولا نبی بعده

(قول مرزا مندرجہ تحفۃ الرحمن)

یعنی نہ کوئی آنحضرت کی نبوت میں آپ کے ساتھ شریک ہے۔ خواہ پیچھے چلنے والا ہی ہو اور آپ کی وفات کے بعد قیامت تک کوئی نبی مبعوث کیا جائیگا۔ تشریعی ہو خواہ غیر تشریعی۔ ظلی ہو یا بروزی۔" (باقی)

کتاب رئیس قادیان کے متعلق ایک اطلاع

بلکہ عنوان کتاب (رئیس قادیان) جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے سوانح حیات پر مشتمل ہے جسے مولوی ابو القاسم صاحب دلاوری نے تالیف کیا ہے۔ اس کے صـ۳۴ و صـ۳۵ کی چند سطور پڑھنے سے اس بات کی طرف ذہن منتقل ہوتا ہے کہ حضرت مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی و دیگر اعیان اہل حدیث رحمہم اللہ علیہم اجمعین گویا مرزا غلام احمد قادیانی کے ہم پیالہ اور ہم مشرب تھے۔ چونکہ یہ مضمون خلاف واقعہ اور اہل حدیث عظیمی قادم قرآن، فدائے سنت نبی علیہ السلام۔ قاتل وطلک قادیانی جماعت کے حق میں دلآزار تھا۔ اس لئے میں نے انہی دنوں جبکہ یہ کتاب میرے دیکھنے میں آئی بطور احتجاج مصنف کتاب مذکور کو ایک چٹھی لکھی۔ اس چٹھی کے جواب میں مؤلف موصوف نے جماعت اہل حدیث کو اس الزام سے بری قرار دیتے ہوئے معذرت کی ہے۔ چنانچہ ان کے مکتوب کے چند فقرات ذیل اس پر شاہد ہیں :-

"مکرمی و محترمی جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب بیدک اللہ بنصرہ العزیز۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عتاب نامہ موصول ہوا۔ میں یہ دیکھ کر سخت نادم ہوں کہ کسی تحریر نے آپ کو دکھ پہنچایا۔ میں آپ کے اس بیان سے پوری طرح متفق ہوں کہ اہل حدیث عاشقانِ قرآن، فدائیانِ سنت خیر الانام علیہ التحیہ والسلام اور جان نثارانِ اسلام ہیں۔ اسکو بھی تسلیم کرتا ہوں کہ اس جماعت نے ہر دشمن اسلام کو کلہ توڑ جواب دیا۔ یہ بھی درست ہے کہ مرزائیت کی تردید و ابطال میں اہل حدیث کی خدمات قابل رشک اور عدیم المثال ہیں۔ اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ میں بھی اس مقدس اور قابل احترام جماعت کے خوشہ چینوں میں سے ہوں ×× حضرت والا! ضد اور ہٹ دھرمی میری عادت نہیں ہے۔ اگر مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہو تو میں بڑی خوشی سے رجوع اور تلافی کرنے کو طیار ہوں۔ ××× میرے دل میں جماعت اہل حدیث کی انتہائی محبت اور قدر و منزلت ہے۔ اس لئے یہ ممکن نہیں کہ میں کبھی شرارت سے اس قابل احترام جماعت کی دل آزاری کا قصد کروں۔ دوسرے اہل حدیث تو درکنار میں خود آپ سے بھی "رئیس قادیان" کی طیاری میں مدد لیتا رہا ہوں۔ اس لئے التماس ہے کہ آپ میری نسبت کسی بدگمانی کو دل میں جگہ نہ دیجئے آپ نے مجھے دشمن اور بد اندیش سمجھ کر کتاب کی صاف اور صریح عبارت سے جو مطلب نکالا تو یہ میرے فرشتوں کو بھی کبھی نہ سوجھا ہوگا۔ چہ جائیکہ میں نے خدانخواستہ کسی شر کا قصد کیا ہو۔

خاکسار ابو القاسم رفیق دلاوری۔ لاہور۔"

معمار اگرچہ مؤلف "رئیس قادیان" کا مذکورہ بالا بیان اس غلطی کی تلافی میں قطعًا ناکافی ہے جو کتاب مذکور میں ان سے ہو چکی ہے تاہم ہم بحث کو طول نہ دیتے ہوئے "رئیس قادیان" کے جملہ ناظرین کو مطلع کئے دیتے ہیں کہ وہ اس غلطی کا شکار نہ ہوں۔ ہمیں مولوی ابو القاسم صاحب مصنف کتاب مذکور سے بھی امید ہے کہ وہ آئندہ اڈیشن میں اس مقام کی پوری اصلاح کر دینگے۔ ورنہ قیامت کے دن

آفتاب کا طلوع وغروب

(از قلم مولوی عبد الجلیل صاحب سامرودی)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ النبی الکریم و بعد حضرات اہل حدیث کثر اللہ سوادہم، پرچہ اہلحدیث مجریہ ۱۶ و ۲۳ دسمبر ۱۹۳۸ء میں مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈانگری نے قرآن کریم اور سائنس کے ملاپ میں اندھیر نگری سے کام لیا ہے۔ آپ نے قرآن کریم سے چھ دعاوی بیان کر کے ان کے جواب دوسرے معنوں میں قرآن و سائنس میں اتحاد قائم کیا ہے۔

(۱) غروب - (۲) حرکت زمین - (۳) آسمانی گردوں پر انسانی آبادی - (۴) نزول بارش - (۵) ہر چیز کا جفت (۶) تسبیح وعبادت ہر شئی -

میرے محترم اہل حدیثو! مولوی صاحب نے جماعت حقہ کی رہبری صحیح طور پر نہیں کی بلکہ قرآنی آیتوں کے معنی اور لفظوں میں بھی تحریف سے کام لیا ہے -

(۱) نمبر اول۔ **آفتاب کا غروب ہونا** آپ قرآنی آیت سے نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ آفتاب کبھی غروب نہیں ہوتا۔ اب اصل آیت کو مع ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔ "ذو القرنین

اگر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے میں اللہ کبیر بھی ثابت ہوتے ہیں تو اَللّٰہُ اَعْلَمُ کہنے میں کئی الٰہ علیم ثابت ہونگے کیونکہ جیسے اکبر میں مصنف نے ذات موضوع ماخوذ کی ہے اسی طرح اللہ اعلم کہنے میں بھی ذات موضوع داخل ہوکر مفضل علیہ اس کا آلٰہ علیم نکلیگا اور ایسا ماننا کفر ہے پس مصنف کا یہ نتیجہ پیدا کرنا کہ

یہ بات ثابت ہوگئی کہ اللہ اکبر کہنے والے حضرات سینکڑوں چھوٹے چھوٹے الہوں کا بھی اقرار کرتے ہیں اس کی کوئی دلیل اور سند ان کے پاس نہیں (صفحہ ۱۰)

ہم کہتے ہیں کہ ایک دلیل اور سند کیا چیز ہے۔ اگر کہا جائے کہ آپ کے ادعا کے خلاف دلائل موجود ہیں۔ تو بالکل صحیح ہے۔ پس جس طرح آپ نے اللہ اکبر کہنے والوں پر اظہار غضب کیا ہے اور غضب کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اکبر کا مفضل علیہ الٰہ کبیر ثابت ہوتا ہے۔ ٹھیک اسی اصول پر اللہ اعلم کا مفضل علیہ آپ کو الٰہ علیم ضرور ماننا پڑیگا اور یہ صریح شرک ہے۔ یہ غلطی دراصل آپ کو ہمارا پیش کردہ اصول نہ سمجھنے سے لگی ہے۔

وہ اصول ہم مکرر ذکر کئے دیتے ہیں کہ

محکوم علیہ میں ذات ماخوذ ہوتی ہے اور محکوم بہ میں صفت بلالحاظ ذات مقصود ہوتی ہے۔

پس اس غلطی کے اظہار کے بعد ہم آپ کی ایک لن ترانی بھی ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں۔ جو آپ ہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

"ہماری رائے میں یہ ہزاروں راویوں اور ملاؤں کی تقلید ہی کا ادنیٰ کرشمہ ہے جو ہمارے علماء کو قرآن اور قواعد عربیہ پر غور و فکر کا موقع نہیں دیتی کاش اب بھی قرآن حکیم کی پیروی کی جائے اور صرف و محض اسی میں غور و خوض کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے" (صٹ)

ہم اس دعا پر آمین ثم آمین بلکہ بکثرت آمین کہتے ہیں۔ خدا آپ کو بھی توفیق دے کہ آپ بھی قرآن مجید پر غور کریں اور قواعد عربیت کو ملحوظ رکھ کر غور کریں۔ جیسا غور و خوض اب تک آپ نے کیا ہے ایسا نہ کریں

ورنہ ہمیں یہ کہنے کی اجازت دیں ؎

گر تو قرآں بریں نمط خوانی ٭ ببری رونق مسلمانی

(باقی آئندہ)

قادیانی مشن

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(از قلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

——— اہلحدیث ۱۴ اپریل سے آگے ———

ختم نبوت کا مضمون اہلحدیث ۱۷ فروری سے شروع ہوکر ۱۴ اپریل سنہ رواں تک مسلسل شائع ہوتا رہا ہے۔ اہلحدیث ۱۴ اپریل میں حدیث انا العاقب والعاقب الذی لا نبی بعدہ پر بحث ہوئی ہے آج بھی اسی کا تتمہ ہے۔

<u>خلیفہ صاحب قادیانی کی ہوشیاری</u> چونکہ حدیث مذکور اپنے اصلی معنوں کے لحاظ سے قیامت تک کے لئے جملہ مدعیان نبوت کے حق میں زہر ہلاہل کا حکم رکھتی ہے اس لئے خلیفہ صاحب قادیانی نے بکمال دور اندیشی لفظ "بعد" کو "بعد ختم شریعت" کے معنوں میں محصور کردیا۔ خلیفہ صاحب! اگر آپ کے بیان کردہ معنے ہی درست ہیں تو پھر حدیث شریف

قال الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (بخاری ومسلم)

کے کیا معنے ہونگے؟ کیا حضرت ہارون حضرت موسیٰ کی نبوت کو فنا کرکے نبی بنائے گئے تھے؟

قارئین کرام! غور فرمائیں۔ حضور علیہ السلام حضرت علی کو فرماتے ہیں کہ تجھ کو ایسا ہے جیسے ہارون موسیٰ کے ساتھ مگر میرے بعد نبی مبعوث نہیں ہوگا۔

خلیفہ قادیانی کے ترجمہ کی بنا پر یہ مطلب بنیگا کہ "میری نبوت کو فنا کرکے نبی نہیں آسکتا" کیسا ناقص ترجمہ ہے۔

حضرت ہارون جناب موسیٰ کے شیدائی تھے تو حضرت علی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی نبوت کو فنا کرنے کا خیال ہی باطل ہے۔ اسی طرح ایک حدیث میں فرمایا:۔

انا رسول من ادرکت حیا ومن یولد بعدی

(مسند احمد) میں اس کے لئے بھی رسول ہوں جو موجود ہے اور اس کے لئے بھی جو میرے بعد پیدا ہوگا۔"

کون دانا کہیگا کہ یہاں بعد کے معنے "فنا نبوت" مراد ہے اور سنئے! مرزائی لوگ حضرت عائشہ رض کا ایک بے سند قول پیش کیا کرتے ہیں۔ اور خود میاں محمود احمد نے ریویو ماہ نومبر ۱۹۳۸ء میں اسے پیش کیا ہے کہ قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔ یعنی آنحضرت کو خاتم النبیین تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد نبی نہیں اب بعد کے معنے اگر خاتمہ نبوت ہوں تو مطلب یہ ہوا کہ حضرت عائشہ آنحضرت کی نبوت فنا ہوجانے کے بعد امکان نبوت کی قائل تھیں اور لوگوں کو منع کیا کرتی تھیں کہ اس نبوت سے انکار نہ کرو۔ پھر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ

میرے بعد میرے والدین کے گھر کوئی اولاد نہ ہوئی۔ (تریاق القلوب)

مرزائیو! بتلا سکتے ہو کہ یہاں بعد کے معنے کیا ہیں۔ حضرت عائشہ کا قول مرزا صاحب کی تصریحات کے خلاف ہے "حمامۃ البشریٰ" میں آپ لا نبی بعدی کو نقل کرکے اس کو مقدم رکھتے ہیں۔

ذرہ اور آگے آؤ۔ خود میاں محمود احمد صاحب ریویو بابت ماہ دسمبر ۱۹۳۸ء کے اندر لکھتے ہیں:۔

یونعلم بہ لقصور عقولنا عن الاحاطة بذلك
یعنی اللہ میاں چھوٹی چیز کے بڑے کرنے اور بڑے کو
چھوٹے کرنے پر قادر ہے۔ چشمہ گل و کرہ ارض کو
اس قدر فراخ کرسکتا ہے کہ جس میں حضرت سورج کی
ذات شریف سما سکے یہ کیوں جائز نہ قرار دیا جاوے
اگرچہ ہم اپنی عقل کے قصور کی بنا پر اس کا احاطہ نہ کرسکیں
اسی طرح ذوالقرنین کا مطلع الشمس و مغرب الشمس
تک پہنچنا بھی کوئی امر محال غیر ممکن نہیں۔ جن اہل تفسیر نے
فی رای العین سے تعبیر کی ہے وہ محض اس استبعاد
کی بنا پر کہ وہ وہاں تک پہنچے ہی نہیں۔
امام شوکانی مسلم الثبوت اہل حدیثوں میں اپنی تفسیر
فتح القدیر ص۲۹۵ ج ۳ میں فرماتے ہیں:۔

قیل وصل ذوالقرنین لما بلغ ساحل البحر
المحیط رآھا کذلك فی نظرہ ولا یبعد ان یقال
لا مانع من ان یمکنه الله من عبور البحر المحیط
حتی یصل الی تلك العین التی تغرب فیھا الشمس
وما مانع من ھذا بعد ان حکی الله عنه انه بلغ
مغرب الشمس مکن له الارض والبحر من
جملتھا ومجرد الاستبعاد لا یوجب حمل القرآن
علی خلاف الظاھر۔

اور ص۲۹۵ ج ۳ میں فرماتے ہیں:۔

قوله حتی اذا بلغ مطلع الشمس ای الموضع
الذی تطلع فیه الشمس اولا من معمور الارض
او مکان طلوعھا لعدم المانع شرعا ولا عقلا
من وصوله الیه کما اوضحناہ فیما سبق۔

یعنی مطلع الشمس اور مغرب الشمس کے مقامات پر پہنچنا
ذوالقرنین کا جب خداوند کریم نے ذکر کیا ہے تو پھر کونسی
چیز مانع ہے صرف اپنی عقل میں نہ آنے کی بنا پر ہی قرآن مجید
کو ظاہر کے خلاف بتانا روا نہیں ہے۔ کوئی مانع طلوع
اور غروب تک پہنچنے کے لئے عقلی و نقلی نہیں۔
نواب والا جاہ امیر الملک سید صدیق حسن بھوپالیؒ نے
اپنی تفسیر فتح البیان اور ترجمان القرآن میں اسی طرح
بیان کیا ہے۔ میرے معزز اہل حدیثو! رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے رات اور دن کے چوبیس کلاک بتائے ہیں۔
طلوع فجر، غروب الشمس، طلوع الشمس کے احکام بعنوان مختلف
کی طرح فرمائے۔ شیطان کا سر ٹیک کر ہو و بلکہ ہر سمت
ارشاد فرمایا اگر طلوع و غروب ہی نہ ہو تو پھر کیا یہ
محض ریگستان ہی پر آپ نے شریعت کا جہاز چلایا ہے
سوچئے اللہ الموفق! (باقی)

؎ معلوم نہیں اس فقرے کو اصل بحث سے کیا تعلق
ہے۔ بحث تو یہ ہے کہ سورج غروب ہوتا ہے یا نہیں اور
غروب کے لئے اس کی جسامت کا صغر یا کبر بالکل بے تعلق
ہے۔ ہماری یہ رائے اپنے علم پر مبنی ہے۔ آگے دونوں صاحب
ذی علم ہیں وہ جانیں۔ (اہلحدیث)

اہل حدیث کی موجودہ درسگاہیں

ایک جدید تصنیف کا خاکہ

(از جناب ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی)

ہندوستان کے مسلمانوں میں جماعت اہل حدیث
نے جو ذہنی اور عملی انقلاب پیدا کیا۔ اس کے احساس سے
خود اہل حدیث افراد بے خبر ہیں۔ مگر ہندوستانی اسلام
کی تاریخ میں یہ داستان جلی حروف میں لکھی جائیگی
اور آپ کو کیا خبر ہے کہ اس وقت بھی ملک کے غیر اہل حدیث
اہل قلم اس تحریک پر کیا کچھ لکھنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔
وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا
امثالکم۔

اہل حدیث کا اجتماعی نظام غیر مربوط ہے جس کی
وجہ سے تعمیر کی طرف سے یکسر بے پرواہی ہے۔ صوبہ بصوبہ
میں امارتوں سے کھیلا جا رہا ہے۔ رہا سہا کاروبار دین
کانگرس اور لیگ کی چشمک کی نذر ہو رہا ہے۔ ملک میں
جماعت کی باقاعدہ نشو و نما نہ ایک صدی سے زیادہ
ہونے کو آیا مگر آج تک تاریخ اہل حدیث؎ کی تدوین نہیں
ہو سکی۔ ہمارے اسلاف اخیار کے متعلق ازل سے دو
کتابیں چلی آ رہی ہیں یعنی حیات طیبہ اور سوانح احمدی
تمام جماعت انہی پر قانع ہے۔ گویا مرزا حیرت مرحوم
اور منشی جعفر علی مغفور دونوں حجۃ اشفق العالمین تھے
کہ شاہ اسماعیل اور امیر المؤمنین سید احمد رحمہما اللہ تعالیٰ نے
پر یہ حضرات جو کچھ لکھ گئے وہ اکلی فی الباب ہے حالانکہ
مرزا حیرت باقاعدہ یا بے قاعدہ اہل حدیث ہی نہ تھے
نہ سیدنا شہیدؒ کے مسلک کے حامل۔ اور منشی جعفر علی
مرحوم اگرچہ عملاً و علماً ہر لحاظ سے اس مسلک کے پیرو
تھے۔ بڑے مخلص اور جانباز کہ انبالہ وہابی کیس کے
وہ بھی مجرم تھے۔ مگر امیر المؤمنین علیہ الرحمۃ کی سوانحعمری
میں ان کا طرز تحریر بحیثیت سوانح نگار مالکی نہیں
انہوں نے حضرت (سید احمد) کے سوانح بحیثیت امام وقت
کے نہیں بلکہ محض ولی اللہ اور بزرگ باکرامت کے
اعتبار سے منضبط فرمائے ہیں اور ان اہل الظاہر کی
حیثیت غازیانہ تھی اور غزوا افضل ہے کرامت سے
پس حضرت کی یہ سوانحعمری (سوانح احمدی) بجائے خود
تنقیح و تہذیب کی مستحق ہے۔ نہ یہ کہ ہر مرتبہ اسی ڈھب
پر طبع و اشاعت کی سزاوار۔ میں اپنی اس قسم کی [illegible]
کا ذکر کن لفظوں میں عرض کروں ؎

دریں امید بسر شد دریغ عمر عزیز
کہ ہر چہ در دلم است اندرم فراز آید

مگر اہل حدیث تو ان جہات کے قابل ہی نہ رہے۔ اور
انہیں اب دوسرے حضرات سر کریں گے ؎

امید بستہ بر آید و لے چہ فائدہ زانکہ
امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید

اپنی اس (جماعتی) مرگ ناگہاں کا مرثیہ کہاں تک
پڑھتا جاؤں۔ ہم ہی نے تعلیمی راہیں مسدود کی تھیں
مگر ہمارے ہی سر دلو آسودۂ خواب ہو جانے سے وہ
نئے سرے سے کشادہ ہونے لگیں۔ ذرا دیوبند اور ڈابھیل

؎ تالیف ہو چکی ہے۔ بتوفیقہ تعالیٰ طبع ہونے
والی ہے۔ (اہلحدیث)

قصہ میں ارشاد ہے کہ غروب آفتاب کے موقعہ پر پہنچے تو آفتاب سیاہ رنگ کے پانی میں ان کو ڈوبتا ہوا دکھلائی دیا[1] اس کے آگے ارشاد ہے :-

حتی اذا بلغ مطلع الشمس وجدھا علی قوم لم نجعل لھم من دونھا ستراً۔

ترجمہ ہے کہ جب طلوع آفتاب کے موقع پر پہنچے تو آفتاب کو ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے دیکھا جن کیلئے ہم نے آفتاب پر کوئی آڑ نہیں رکھی تھی۔

آپ اب یوں فرماتے ہیں :-

ناظرین کرام! آفتاب کو اس قوم پر طلوع دیکھا جن کے لئے ہم نے آفتاب پر کوئی آڑ نہیں رکھی۔ کے الفاظ خود گواہ ہیں کہ آفتاب کبھی غروب نہیں ہوتا۔ البتہ جن کی اوٹ میں آفتاب پڑ جاتا ہے ان کو غروب ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور جہاں اوٹ نہیں ہوتا ہے وہاں آفتاب طالع دکھائی دیتا ہے۔

ناظرین! مولوی صاحب ترجمہ میں تو صاف طلوع ہوتے دیکھا تحریر فرما رہے ہیں۔ مگر نتیجہ میں جا کر اسے فراموش کر جاتے ہیں اور لکھتے ہیں۔ اس قوم پر طلوع دیکھا! ببیں تفاوت راہ از کجا تا بکجا۔ اور اسی نتیجہ کے صحیح دکھانے کی خاطر اصل آیت میں علی قوم اور وجدھا کے درمیان سے لفظ تطلع یکسر اڑا دیا۔ جل جلالہ۔ ہاں بلا اس لفظ کے حذف واڑانے کے نتیجہ بھی صحیح نہیں بر آمد ہو سکتا ہے۔ میرے معزز برادران اہل حدیث! طلوع ہوتے دیکھنا اور طلوع دیکھنا میں کچھ فرق معلوم ہوتا ہے یا وہی اندھیر نگری کا سا معاملہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جب سورج کا غروب اور طلوع ہی نہیں تو پھر شارع کے احکام غروب وطلوع کے بالکل غلط ثابت ہونگے۔ آپ نے عین طلوع وغروب کے وقت نماز سے منع کیا کیونکہ ان وقتوں میں ابلیس لعین اپنا سر ٹیک دیتا ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں وارد ہے اور نیز صحیح مسلم وغیرہ میں ہے کہ آپ نے ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ تم جانتے ہو سورج غروب ہو کر کہاں جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ میاں کے آگے عرش تلے سر بسجود ہوتا ہے اور پھر طلوع کی اجازت چاہتا ہے۔ ایک وہ بھی وقت آئیگا کہ اس کو کہا جائیگا وہیں سے نکلو جہاں سے آتے ہو۔ اس وقت ایمان لانا بیکار ہوگا پھر آپ نے والشمس تجری لمستقر لھا ذالك تقدیر العزیز العلیم پڑھی صحیح بخاری شریف میں ابوذر رضی اللہ عنہ والی حدیث کے الفاظ یہ ہیں :-

قال مستقرھا تحت العرش

جامع البیان میں ہے :- لمستقر لھا اسم مکان و فسر النبی المنزل علیہ القرآن ان مستقرھا تحت العرش تذھب وتسجد ھناك۔ یعنی مستقر اسم مکان ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جن پر قرآن اترا ہے خود تفسیر فرمائی کہ وہ جگہ عرش معلی کے نیچے کی ہے جہاں جاتا ہے اور سجدہ کرتا ہے اس جگہ ابن جریر طبری میں ۸ ص ۲۷ ہے۔ قولہ والشمس تجری لمستقر لھا یقول تعالیٰ ذکرہ والشمس تجری لموضع قرارھا وبذالك جاء الاثر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الروایۃ بذلك۔ ارشاد خداوندی کہ سورج جاتا ہے اپنے ٹھیرنے کی جگہ کو اللہ میاں فرماتے ہیں سورج اپنے قرار کی جگہ جاتا ہے یعنی اپنے قرار کی جگہ کی طرف جاتا ہے۔ یہی معنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوتے ہیں۔ پھر وہ حدیثیں بیان کیں۔ جامع البیان کے مؤلف نے اپنے حاشیہ وجیز میں لکھا ہے :-

قولہ فسر النبی المنزل علیہ القرآن الخ کے اوپر کما ثبت فی الصحیحین وغیرھما بروایات متعددۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مستقرھا تحت العرش الی ان قال ھذا ھو التفسیر فیا عجبا لمن عدل وھو یدعی الایمان

یعنی مستقرہا کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود تفسیر کی ہے کہ جن پر قرآن شریف اترا ہے جیسا کہ صحیحین وغیرہ میں متعدد روایتوں سے ثابت ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی جگہ ٹھیرنے کی عرش کے نیچے ہے یہ تو آپ کی تفسیر ہے۔ تعجب ہے اس آدمی پر کہ اس تفسیر سے عدول کرتا ہے اور پھر ایمان کا بھی دعویٰ۔ البتہ جانے کی کیفیت اور سجدہ کی سو یہ ہم خدا کے حوالہ کرتے ہیں۔

میرے معزز اہل حدیثو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم سورج کا غروب ہونا فرماتے ہیں اور مولوی صاحب جھنڈ سنگری فرماتے ہیں کبھی غروب نہیں ہوتا۔ ببیں تفاوت۔

سائنس عالموں کا خیال کرد انا صرف اس وجہ سے ہے کہ سورج تمام دنیا سے بڑا ہے۔ بڑی چیز چھوٹی چیز میں کس طرح آسکے۔ بس یہی ایک عقدہ ہے جس کا حل بآسانی ہو سکتا ہے اور ائمہ سلف نے کر بھی دیا ہے یہ ایک سوال تھا جس کا جواب جمل ص ۵۲۲ ج ۳ اور الفوز ج جلیل رازی ص ۱۵۸ ج ۲ میں یوں ہے :-

قال اللہ تعالیٰ قادر علی تصغیر جرم الشمس وتوسیع العین وکرۃ الارض بحیث تسع عین الماء عین الشمس فلم لا یجوز ذلك وان کنا

---

[1] وجد افعال قلوب سے ہے۔ ملاحظہ ہو سے

خلت باشد با ظلمت پس حسبت بازعمت
پس ظننت با رأیت پس وجدت بے خطا

[2] دونوں صاحب اہل علم ہیں میں ان میں دخل دینا پسند نہیں کرتا۔ مگر واقعہ عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کلکتہ میں بندش سحری ایسے وقت ہوتی ہے جب امرتسر لاہور میں کم از کم نصف گھنٹہ رات ہوتی ہے اور روزہ سے دار

[2] خوب کھاتے ہیں۔ کلکتہ میں صبح کی نماز ہو چکی ہے مگر امرتسر لاہور میں ابھی اذان بھی نہیں ہوتی۔ کلکتہ میں روزہ افطار ہو جاتا ہے امرتسر لاہور میں سورج ابھی کئی نیزے بلند ہوتا ہے۔ علی ہذا القیاس امرتسر لاہور میں صبح کی جماعت ہو جاتی ہے۔ کراچی میں ابھی رات ہوتی ہے۔ لاہور میں روزہ افطار ہو جاتا ہے۔ کراچی میں ابھی کئی نیزے سورج کھڑا ہوتا ہے۔ کراچی میں شام ہو جاتی ہے۔ مکہ شریف میں ابھی تین گھنٹہ دن باقی ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اور آگے چلئے کیا علمائے اسلام کا فرض نہیں کہ آیات واحادیث کی تشریح کے وقت واقعات کو بھی ملحوظ رکھیں تاکہ ملحدین کو اعتراض کا موقع نہ ملے۔ دونوں صاحب میری معروضہ واقعات پر غور کر کے سورج کے اپنے مستقر میں جانے اور تحت العرش سجدہ کرنے پر بحث کرینگے تو مفید ہوگی انشاء اللہ!

(اہلحدیث)

وجہ سے اس قدر اہم اور ضروری چیز ہمارے ہاتھوں سے نکل گئی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہو چکی ہے - جہاں پر جو زبان بولی جاتی ہو اسی زبان میں خطبہ جمعہ دیا جاتا تھا۔

صحیح مسلم شریف میں صاف موجود ہے :-
ویذکر الناس

یعنی آنحضور لوگوں کو جمعہ میں وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے - چونکہ وہاں کے لوگ عربی تھے یہی ان کی زبان تھی اس لئے دوسری زبان میں خطبہ کی قطعاً کوئی ضرورت نہ تھی - اس لئے آپ نے ہمیشہ عربی ہی زبان میں وعظ فرمایا - لیکن ضد اور تعصب نے کچھ لوگوں کو مجبور کیا اور انہوں نے کہا کہ چونکہ آپ سے اردو زبان یا کسی اور غیر عربی زبان میں خطبہ کا ثبوت نہیں ہے لہذا عربی ہی میں ہونا چاہئے - مگر ان سے جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ آپ یہ جو اردو زبان میں مضمون تقریریں فرمایا کرتے ہیں کہئے اس کا کیا ثبوت ہے ؟ اس کو بھی بند کر دیجئے تو خاموش رہ جاتے ہیں -

خود سمجھنا چاہئے کہ اس کی جب وہاں ضرورت ہی نہ تھی تو پھر کیونکر غیر زبان میں آپ خطبہ یا وعظ فرماتے کس قدر افسوس ان لوگوں پر ہے جو اس بات کی مخالفت کرتے ہیں کہ اردو زبان میں خطبہ نہ ہونا چاہئے صرف جماعت اہل حدیث کا اس بات پر عمل ہے لیکن اللہ کا شکر ہے کہ علمائے احناف بھی اس امر اہم کی جانب توجہ کر رہے ہیں - چنانچہ کچھ روز کا عرصہ ہوا کہ رسالہ "فاران" بجنور میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ تقریباً پچاس علماء نے خطبہ جمعہ اردو زبان میں کہنے کے لئے دستخط کر چکے ہیں - اگرچہ ان کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے مگر وہ کب اس کی پرواہ کرنے لگے - حق بات کے اظہار میں کسی بات کا خیال ہرگز نہ کرنا چاہئے - اس وقت ناظرین کے سامنے میں مولوی عبد الماجد صاحب بدایونی کی اس تحریر کو پیش کرنا چاہتا ہوں جو انہوں نے خطبہ جمعہ کے متعلق تحریر فرمایا ہے - آپ حنفیوں میں بہت بڑے عالم شمار کئے جاتے ہیں وھو ھذا :-

"اضلاع و قصبات کی تنظیم اور جمعہ کی باجمعیت مسجد جامع میں زیادہ سے زیادہ اجتماع کی غرض یہ ہے کہ خطبات جمعہ میں مسلمانوں کو اہم ضروریات سے باخبر کیا جائے - افسوس کہ زبان عربی سے بے توجہی کا یہ نتیجہ ہے کہ خطیبوں کے احکام سے مسلمان بے خبر رہتے ہیں اور اس عظیم الشان اجتماع کی حقیقی روح فنا ہو رہی ہے - اگر خطبوں کی اہمیت پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ختم رسالت روحی لہ الفداء کے زمانۂ اقدس میں مسلمانوں کے قلوب میں خطبات ہی اسلامی جوش و حمیت پیدا کرتے تھے اور آپ کا معمول شریف تھا کہ ضروریات کے موافق خطبہ میں احکام ارشاد فرماتے کتب حدیث میں آپ کے مواعظ و خطبات کی تفصیلات موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ میں ہر قسم کی قولی و مذہبی ضروریات بیان کی جائیں، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم پر بسا اوقات حضور انور کی تقاریر کا یہ اثر ہوتا کہ بے اختیار ہو جاتے خطبہ مردہ جسموں میں روح حیات پیدا کرنے کا ذریعہ ہے - عربیت سے ناواقفیت اور پھر اماموں خطیبوں کا مسائل حاضرہ سے بے خبر ہونا بھی مسلمانوں میں جمود پیدا کر رہا ہے اردو خطبات کی بحث عرصہ سے جاری ہے مگر اب تک متفقہ طور پر آخری فیصلہ نہیں کیا گیا - بعض تو اس مسئلہ میں یہاں تک تشدد اختیار کئے ہوئے ہیں کہ اگر کسی خطیب نے حالات کی اہمیت و ضرورت کے باعث عربی کے علاوہ دوسری زبان میں کوئی ہدایت کر دی تو اس کے خلاف ہنگامہ برپا کیا جائیگا - خطبہ اصل میں وعظ نصیحت کا نام ہے اس کو جزو عبادت نہ سمجھنا چاہئے اگر ایسا ہوتا تو سرکار عالم صلے اللہ علیہ وسلم دوران خطبہ میں منبر پر سے اتر کر دوسرے کام کیوں فرماتے - اس کی مثالیں کتب احادیث میں متعدد ملتی ہیں -

امام محمد یہ فرماتے ہیں (ترجمہ ملخصاً) خطبہ سراپا وعظ اور امر بالمعروف ہے - حضرت سیدنا امام اعظم عربی الفاظ کے علاوہ فارسی زبان میں خطبہ دینے کو جائز فرماتے ہیں - آج اگر ہماری زبان عربی ہوتی تو دوسری زبان میں خطبہ کی حاجت نہ ہوتی - جب دوسرے ممالک میں مسلمان فاتح کی حیثیت سے جاتے ہیں تو وہاں عربی سرکاری زبان لازمی زبان ہو جاتی ہے جس کا سیکھنا ضروری تھا اسی وجہ سے کبھی زبان میں خطبہ نہیں دیا گیا - اس مسئلہ میں ایک شکل یہ بھی ہو سکتی ہے کہ عربی خطبہ کے ساتھ ساتھ اردو میں ضروری ضروری احکام جمع کئے جائیں جن کو خطیب بیان کرے تاکہ عربیت کے فنا ہونے کا اندیشہ بھی نہ رہے اور خطبہ کی اصل غرض بھی پوری ہو جائے اور مردہ قلوب میں ہر ہفتہ حیات تازہ پیدا ہو سکے۔"
(نظام عمل ص ۵۵-۵۸)

یاد رفتگان

میری اہلیہ جو دیندار پابند صوم و صلوٰۃ تھی انتقال کر گئی ہے انا للہ ! (بہم اللہ انصار اللہ موضع بسن پور ضلع بلیا)

(۲) میرا تایازاد بھائی شیخ دین محمد صاحب محمود ترک حیدر آباد سندھ میں اپنے کاروبار کے سلسلے میں گیا ہوا تھا - اچانک بیمار ہونے سے ۲۱- اپریل کو فوت ہو گیا - اناللہ ! مرحوم صالح نوجوان تھا -
(شیخ نذیر احمد کلرک محکمہ آبادی. روڑی - بہاولپور)

(۳) خاکسار کی اہلیہ جو کہ موحدہ اور بہت زیادہ پابند صوم و صلوٰۃ تھی - ۴ ماہ مرض دق میں مبتلا رہ کر ۲۳- اپریل کو انتقال کر گئی - اناللہ !
(حکیم ابو المرتضیٰ عصمت اللہ سابق مدرس مدرسہ فیض عام، مئو - اعظم گڈھ)

اہلحدیث | ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔
اللھم اغفر لھا وارحمھا

ضروری نوٹ | اہلحدیث خط و کتابت اردو میں ہی کرنی چاہئے۔

تدریسی اور تصنیفی کوششوں پر نظر ڈالئے اور اپنے کارناموں کا جائزہ لیجئے؟ ع

پیادہ رے رو دم وہمراں سوار انند

"عون المعبود" سے ۴۰ سال بعد "تحفۃ الاحوذی" چھپی اور بس۔ او صرشرح نووی کو خلاف مسلک سمجھ کر مسلم شریف کی ایک جدید شرح لکھی گئی۔ جو بنام "فتح الملہم" چھپ گئی ہے۔ اور خلاف مسلک کہنا کچھ میری تعریض نہیں بلکہ خود حضرت مفتی دیوبند جناب مولانا محمد شفیع صاحب دام ظلہ کا ارشاد ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"اسی طرح شیخ التفسیر والحدیث سیدی واستاذی مولانا بشیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی نے حال ہی میں علم حدیث میں ایک ایسی عظیم الشان خدمت فرمائی ہے کہ اس قرن میں اس کا تصور مشکل تھا۔ یعنی حدیث کی مشہور کتاب صحیح مسلم جس پر کوئی مبسوط و مفصل شرح ایسی موجود نہ تھی جس پر اکتفا کیا جاسکے۔ امام نوویؒ کی شرح بہترین اور جامع شرح ہے۔ لیکن اول تو موصوف شافعی المذہب ہیں اسی مذہب کے اصول پر یہ شرح کی گئی۔ حنفیہ کے لئے اس پر قناعت نہیں ہوسکتی"۔

(رسالہ المفتی دیوبند صفحہ بابت ذیقعد ۱۳۵۷ھ)

اسی طرح "عون المعبود" کے (گویا) جواب میں "بذل المجہود" ہے جس کی مدح میں ممدوح ہی فرماتے ہیں کہ "اور بیان وتوصیف سے بے نیاز ہے۔"

(بحوالہ مذکور)

ادھر ہماری کوتاہ دستی کے المناک افسانے ہیں کہ ؎

اگر فرصت کسی دن دے مجھے آہ و فغانِ دل
سناؤں ہم نشیں تجھ کو میں اک دن داستانِ دل

ان پے بہ پے حوادث میں خیال آیا کہ اپنے موجودہ دور کی ایک ایسی مختصر روئداد بھی لکھ دوں جو ہماری موجودہ درس گاہوں کے ذکر خیر پر مشتمل ہو۔ اس کتاب کی بسم اللہ یکم ربیع الثانی ۷۴ھ سے ہوئی مگر حوادث سے مخلصی کی فکر میں اس طرف پورے طور سے توجہ نہ کر سکا اور آخر جب ان حوادث سے گلو خلاصی کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ تو میں نے بھی پھر سے چاک دامانی شروع کردی۔ آہ! ؎

مجھ سے نہ پوچھئے میری فرصت کا مشغلہ
دامن کی دھجیوں سے کفن سی رہا ہوں میں

اس سے قبل میں نے گزرے ہوئے قافلہ کی داستان زیب اوراق کر دی ہے[1]۔ اب حال کا تذکرہ مقصود ہے۔ جو اپنی حکایت حال کے ساتھ ساتھ ماضی سے بھی وابستہ ہوتا جائیگا۔

میری کتاب "ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات" جو چھپ چکی ہے[2]۔ اس میں اگرچہ قدیم و جدید دونوں قسم کی درس گاہوں کا ذکر آچکا ہے۔ مگر یہ جدید کتاب ایسے طرز سے لکھی جارہی ہے۔ جسے اپنے ماسبق سے کوئی صوری یا معنوی مناسبت نہ ہوگی کیونکہ اس میں ہر درسگاہ کی موجودہ روایات پر اکتفا ہے۔ پس اہل علم و اہل قلم اصحاب اپنے مدارس کی کیفیت بھیجکر اس اہم جماعتی فریضہ میں اعانت فرمائیں۔ اور آپ جس مدرسہ کی روئداد بھیجنا چاہیں اس کے لئے مندرجہ ذیل عنوان سامنے رکھئے:۔

(۱) مدرسہ کی تاریخ ابتدا۔ (۲) بانی کا نام۔ (۳) متولی کا نام۔ (۴) مدرسہ کا نام۔ (۵) اساتذہ کے نام۔ (۶) بقید وطن و مشاہرہ۔ (۷) حد نصاب (۸) طلبا کی تعداد۔ (۹) طریق رہائش و خوراک (۱۰) دار الاقامہ کی حالت (۱۱) مکانات مدرسہ کی تفصیل۔ (۱۲) وظیفہ کی رقم۔ (۱۳) جاگیرات کا حال (۱۴) مطبخ کا ذکر۔ (۱۵) کتب خانہ۔ (۱۶) اخبار و رسائل کی تعداد۔ (۱۷) طلباء کس کس صوبہ کے ہیں۔ (۱۸) ہونہار طلباء کے نام۔ (۱۹) مدرسہ کی امداد کہاں سے ہوتی ہے۔ (۲۰) اگر وقف ہے تو اس کا ذکر۔

الغرض اس قسم کا مضمون اخبار اہلحدیث کے ایک صفحہ کے برابر بھی ہوسکتا ہے۔

یہ مضمون اصحاب تدریس کے مذاق کا ہے۔ اہل حدیث ہند و پاک کا کوئی مدرسہ اس ذکر سے رہ نہ جائے۔ میں اسوقت تک ۱۲۔ مدرسوں کی مکمل داستان قلمبند کر چکا ہوں اور ملک میں ہمارے سینکڑوں مدرسے ہیں اگر اہل حدیث حضرات نے اس کتاب کی تکمیل میں اعانت نہ فرمائی تو اب مجھ سے بھی اس کے لئے سفر نہیں کئے جائینگے کیونکہ پہلے سفروں ہی کی سزا سے ابھی تک سبکدوش نہیں ہوسکا۔ اس وقت خیال یہ ہے کہ ۳۔ ۴ ماہ میں یہ کتاب مکمل کر دی جائے۔ پس اس مدت میں جس قدر مواد جمع ہوسکے گا اس پر اکتفا کر لیا جائیگا۔ مگر یاد رہے کہ کتاب "اہل حدیث کی موجودہ درس گاہیں" ہمارے اس دور (حال) کی تاریخ کا اہم باب ہے۔ اگر آج آپ کے نزدیک اس کی منزلت نہیں تو کیا آنیوالا زمانہ جب ہماری تاریخ پر نظر ڈالیگا تو ہمارے اس عہد کی تاریخ کا اندازہ ہماری موجودہ درسگاہوں سے بہتر طریق پر کر سکے گا۔

اہل بنگال برادران اہل حدیث ان معاملات میں بہت کوتاہ دست ہیں حالانکہ ہماری جماعتی تاریخ میں ان کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ پس ان حضرات کو خصوصیت سے توجہ فرمانا چاہئے اور مدرسوں کی کیفیت فوراً ارسال فرمانی چاہئے۔ والسلام!

مضامین بھیجنے کا پتہ:۔ ابویحیٰ مقام سہدہ ضلع گوجرانوالہ

[1] کتاب تراجم علمائے حدیث ہند کی طرف اشارہ ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر قیمت ۸ علاوہ محصولڈاک

[2] قیمت ۱۲ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

بریلوی مشن!

بریلوی مولوی وجد میں

بریلوی عقائد کے کرشمے

(از قلم مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

گروہ غالیہ پر مدت سے ہم اظہار افسوس کر رہے ہیں کہ یہ لوگ حنفیت کے مدعی ضرور ہیں مگر درحقیقت حنفیت کے خلاف چلنے والے ہیں۔ اس کا بڑا ثبوت ایک جلسہ کی روئداد میں ملتا ہے جو ہمارے ایک دوست محمد عبداللہ ساکن کوٹلی ورک ضلع شیخوپورہ نے ہمیں تحریر کی ہے یہ جلسہ ۱۵-۱۶ ماہ حال کو انجمن شبان المسلمین کی طرف سے میرووال ضلع شیخوپورہ پنجاب میں ہوا۔ یہ شکایت الگ ہے کہ بانیان جلسہ نے چندہ کرتے وقت یہ ظاہر کیا تھا کہ جلسہ مشترکہ ہوگا جس میں تمام اسلامی [illegible]

احکام بیان ہونگے۔ جلسہ میں جو کچھ ہُوا وہ شریک جلسہ نے جو حالات تحریر کئے ہیں۔ ان میں سے اقتباسات درج ذیل ہیں :-

جلسہ میں پہلی تقریر مولوی محمد یار بہاولپوری کی تھی جس کا خلاصہ یہ تھا۔ فرمایا :-

ان وہابیوں سے پوچھا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ آدم ابھی مٹی میں تھا اور میں خاتم الانبیاء تھا۔ اس سے معلوم ہُوا کہ آپ کو بشریت آدم کے بعد لگی ہے تو ان سے پوچھو کہ پہلے کون تھے ؟ اور کہا :-

جب ماں خوبصورت بچے کو اچھے لباس میں سجاتی ہے تو اس کے ماتھے ایک سیاہی کا داغ لگادیتی ہے تاکہ نظر نہ لگ جائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ پر بشریت کا داغ لگا دیا۔ یہ بدوہابی ہیں جو آپ کو بشر کہتے ہیں۔ حقیقت میں آپ اور خدا ایک ہی ہیں۔

نیز کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بشریت کا غلاف تھا۔ جس طرح کتاب کھولی جائے تو وہ زیادہ جگہ گھیرتی ہے اسی طرح آپ سے معراج میں غلاف اتار اگیا۔ یہ مت کہنا کہ علیحدہ علیحدہ باتیں ہوئیں ورنہ کافر ہوجاؤ گے وہ ایک ہی تھے۔

ہم اس کے متعلق اور کچھ نہیں کہتے۔ صرف ناظرین کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ خود ہی غور کریں کہ بہاولپوری مدعی حنفیت نے اپنے دعوے کے اثبات میں کونسا ثبوت پیش کیا ہے۔ کم از کم ان کا بحیثیت مقلد کے فرض تھا کہ اپنے امام حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول پیش کرتے یا کوئی فقہ کی عبارت پیش کی ہوتی۔ کیا یہ اس امر کا کھلا ثبوت نہیں ہے کہ یہ عقیدہ (وحدت خدا و رسول یا بشریت رسول سے انکار) حنفی عقیدہ نہیں یہ کسی اور مشرک گروہ کی دیکھا دیکھی اپنے پاس سے یار لوگوں نے گھڑ لیا ہے۔ اور بس ! ورنہ اس کا ثبوت نہ قرآن و حدیث میں ہے نہ ائمہ دین سے اس کا پتہ چلتا ہے۔ بلکہ اس کے خلاف ائمہ دین کی تصریحات موجود ہیں۔ ہاں کسی مطلب کے لئے ایک حدیث بیان کی گئی جس کا

ترجمہ بریلوی مولوی نے یوں کیا ہے کہ

آدم ابھی مٹی میں تھا اور میں (رسول اللہ) خاتم الانبیاء تھا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح وحدت خدا و رسول کا عقیدہ گھڑ لیا گیا ہے اسی طرح حدیث کے یہ الفاظ بھی من گھڑت ہیں۔ جو ترجمہ بریلوی مولوی نے کیا ہے۔ یہ کسی روایت میں الفاظ نہیں ملتے۔ اگر سچے ہوں تو کتاب کا حوالہ دیں اور اپنی برئت کریں۔ ہاں بعض روایات میں یہ الفاظ آئے ہیں :-

کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد

یعنی میں نبی تھا اور ابھی آدم روح وجسم کے مابین تھے۔

اس کا مطلب یہ ہرگز ہرگز نہیں کہ میرا وجود آدم سے پہلے تھا۔ اگر یہ مطلب ہو تو آپ کا دوسرا فرمان غلط ہوگا جس میں آپ نے فرمایا ہے :-

انا سید ولد آدم

میں اولاد آدم کا سردار ہوں

یعنی آدم کی اولاد میں سے ان کا سردار ہوں۔

اور سنئے ! حدیث معراج میں مروی ہے کہ

پہلے آسمان پر حضرت آدم کو دیکھا تو جبریل نے کہا کہ

ھذا ابوک آدم (بخاری) یہ آپکے باپ آدم ہیں۔

آدم علیہ السلام نے بھی فرمایا :-

مرحبا بالابن الصالح۔ صالح بیٹے کی آمد باعث فرحت ہے۔

ان روایات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت آدم کے بیٹے تھے اور آپ حضرت آدم کی اولاد میں سے تھے۔

اب ہر عقلمند قیاس کرسکیگا کہ باپ سے پہلے بیٹا کس طرح ہوسکتا ہے اور بیٹا ابنیت کا اقرار کرکے یہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ میں اس وقت بن گیا تھا جب میرا باپ بھی پیدا نہ ہُوا تھا۔

کاش یہ لوگ بھی کسی محدث سے حدیث پڑھ لیں یا درس حدیث سن لیا کریں یا خادمان حدیث سے حدیث کا مطلب دریافت کرلیا کریں تو ایسی فاش غلطیاں نہ کریں۔

حدیث کا صحیح مفہوم حدیث کنت نبیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت بڑے اصول کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ یہ کہ

نبوت وہبی ہے کسبی نہیں

عالم الغیب خداوند تعالیٰ کو یہ علم تھا کہ کسی وقت کوئی کاذب مدعی نبوت یہ اصول بیان کریگا کہ انسان کثرت عبادات و مجاہدہ سے ترقی کے مدارج طے کرتا ہُوا نبی بن جاتا ہے ؟

اس لئے اس غلط اصول کی تردید خاتم الانبیاء کی زبان پر پہلے ہی کرادی۔ اور فرمایا نبوت کسب سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ یہ عطیہ خداوندی ہے۔ چنانچہ میں رسول اللہ (غار حرا) میں عبادت و مجاہدہ نفس کرکے درجہ نبوت کو نہیں پہنچا بلکہ میں اس وقت بھی اللہ کے علم میں نبی تھا جب میں کیا میرے باپ آدم (علیہ السلام) بھی پیدا نہ ہوئے تھے۔

انہیں معنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول بھی قرآن مجید میں مذکور ہے :-

اٰتانی الکتاب وجعلنی نبیا

مجھے خدا نے میری پیدائش سے قبل ہی کتاب کا حامل اور نبی بنا چھوڑا ہے۔

یہ ہے وہ صحیح مفہوم اس حدیث کا جس کے الفاظ وہ ہیں جو ہم نے شروع ہی میں نقل کئے ہیں۔ ہم نے نہایت اختصار کے ساتھ اس تحقیق کو سپرد قلم کیا ہے۔ جو عاقل اور انصاف پسند کے لئے کافی ہے۔

واللہ الھادی وھو الموفق

رجوع بمطلب۔ جلسہ میروال میں دوسری تقریر مولوی محمد حسین امین آبادی کی ہوئی۔ جنہوں نے جماعت اہل حدیث کے خلاف بہت زہر اگلا اور کہا کہ ان وہابیوں کو کوئی تمیز نہیں ؛ پھر ہاتھی دیکھنے والے اندھوں کی مثال دی اور کہا :-

وہابی الو کے پٹھے ، بدوں کے بد اندے ہیں "

جلسہ میں قوالی یہ بات خاص قابل ذکر ہے کہ جلسہ ہذا میں قوالی بھی ہوئی۔ جس میں محمد یار بہاولپوری

(519)

متفرقات

۴۔ نومبر ۳۶ء | کے حملہ آور قمر بیگ مجرم نے دوسری اپیل ہائی کورٹ پنجاب میں کی ہوئی تھی۔ جو ۲۵۔ اپریل کو نامنظور ہو کر سشن جج کا فیصلہ (دو سال سزا) بحال رہا۔ مزید سزا کی نگرانی بھی خارج کی گئی۔ دنیاوی سلسلہ عدالت ختم۔

شکریہ معاونین | مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری اور حکیم اللہ بخش صاحب جالندھری نے اس ہفتہ "اہلحدیث" کے نہ صرف دو خریدار بنائے بلکہ ان سے نقد قیمت وصول کرکے دفتر میں جمع کرادی۔

جزاہم اللہ احسن الجزا

امید ہے دیگر حضرات بھی اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں حصہ لے کر تبلیغی خدمت سرانجام دینگے۔

وی پی بھیجے گئے | حسب اعلان سابق اہلحدیث ۲۸۔ اپریل مندرجہ ذیل خریداروں کے نام وی پی بھیجا گیا ہے۔ کسی صاحب کا وی پی اگر بلا وجہ واپس آگیا تو بعد انتظار ایک ہفتہ (قیمت وصول نہ ہونے کی صورت میں) مجبوراً اخبار بند کرنا پڑیگا۔

۷۹۹ - ۱۱۲۸ - ۲۲۱۴ - ۴۶۱۱ - ۴۷۵۳ -
۴۸۰۷ - ۶۰۴۶ - ۶۲۴۹ - ۶۹۰۳ - ۶۹۲۴ -
۷۸۷۴ - ۷۸۸۱ - ۱۰۲۶۰ - ۱۰۶۶۰ - ۱۱۱۶۰ -
۱۱۳۷۷ - ۱۱۳۸۷ - ۱۱۷۱۰ - ۱۲۰۳۴ -
۱۲۰۳۵ - ۱۲۰۴۰ - ۱۲۱۷۷ - ۱۲۱۸۰ -
۱۲۲۶۰ - ۱۲۳۵۵ - ۱۲۳۵۷ - ۱۲۳۶۱ -
۱۲۳۶۵ - ۱۲۳۶۹ -

وی پی واپس آتے ہیں | گذشتہ ماہ خلاف معمول اخبار اہلحدیث کے وی پی بہت زیادہ واپس آئے ہیں۔ ایسے حضرات اگر وی پی واپس کرنے کی بجائے جس پرچہ میں ان کا نمبر شائع ہو بعد ملاحظہ اس کو ہی واپس کر دیا کریں تو معلوم ہو جانے پر کہ آپ کو آیندہ خریداری منظور نہیں وی پی نہ بھیجا جائیگا۔ اس طرح ہر مہینہ دفتر کو وی پی واپس آنے سے جس قدر محصول ڈاک کا نقصان ہوتا ہے نہ ہوا کرے۔

یہ تجویز بالکل آسان اور سہل ہے۔ امید ہے جملہ خریداران اس پر عمل درآمد کرکے شکریہ کا موقع دیجیے

کنز المجربات جلد اول | ختم تھی اب مکرر اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ چھپ گئی ہے۔ جن شائقین کو ضرورت ہو بصد شوق طلب فرمائیں۔ کاغذ کی گرانی کی وجہ سے قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ کی گئی ہے۔

خاکسار منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

پتہ تبدیل کرانا ہو | تو بہت جلد اطلاع دیں کیونکہ نئی چٹیں چھپنے والی ہیں۔ (منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر)

مولانا ثناء اللہ صاحب کی ایک نئی اور اچھوتی تصنیف

"تفسیر بالرائے"

چھپ رہی ہے

جس میں نئے طرز اور انوکھے انداز بیان سے مرزائی، بریلوی، چکڑالوی، شیعہ وغیرہ تفاسیر کی جانچ پڑتال کرکے بتایا گیا ہے کہ ان مصنفین نے کس کس آیت کی تفسیر بالرائے کی ہے۔

سردست صرف سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر شائع کی جارہی ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱

پتہ:۔ منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

روئداد گول میز کانفرنس | جلسہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس فتح گڈھ چوڑیاں کے موقع پر جو گول میز کانفرنس منعقد ہوئی تھی اس کا مختصر ذکر سابقہ پرچہ اہلحدیث میں کیا گیا ہے۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی۔ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار نے اس کانفرنس کی مفصل روئداد بصورت رسالہ شائع کی ہے۔ شائقین بذریعہ کارڈ دیکھ پتہ ذیل سے طلب کرسکتے ہیں۔

مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی معرفت دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

اعلان عام | لدھیانہ کی مشہور لیڈی ڈاکٹر مس براؤن نے خاکسار سے تحریری وعدہ کیا ہے کہ جو مستورات ہسٹیریا، اختناق الرحم یا باؤگولہ وغیرہ امراض میں مبتلا ہوں (اپنے خیال میں آسیب یا جادو وغیرہ خیال کرتی ہو) ان کا نہایت ہمدردی سے مفت علاج کیا کریگی۔ راقم:۔ محمد الدین کلرک دفتر نہر عامل جن و روح محلہ کریم پورہ شہر لدھیانہ

منشی محمد خان گوندل | مونگ ضلع گجرات پنجاب سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

(۱) انجمن اہل حدیث کھیوہ محبت پور ضلع گجرات میں اپنی ایک مسجد کی تعمیر عنقریب شروع کرنے والی ہے ناظرین دعا فرمائیں کہ بخیر و خوبی تکمیل پہنچے۔

(۲) کوئی صاحب کسی اہل حدیث روزنامہ کے پتہ و دیگر کوائف سے اطلاع دیں۔

(۳) جلسہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ فتح گڈھ چوڑیاں کی روئداد اگر طبع ہو تو خاکسار کے نام دو چار کاپیاں ضرور بھیجی جائیں۔

(۴) "تقلید عمل بالحدیث" حصہ دوم کے جائے فروخت و قیمت وغیرہ کا کسی صاحب کو علم ہو تو مجھے اطلاع بخشیں۔

(۵) مولوی محمد عالم صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ میرے خطوط کا جواب عنایت فرمائیں۔

مسجد اہل حدیث جلالپور پیروالہ | ضلع ملتان (جس کی بابت سابقہ پرچہ میں مفصل تحریر کیا گیا ہے) کی تعمیر کے خلاف فریق مخالف نے دعویٰ دیوانی استقرار حق دائر کر دیا ہے۔ جس کی تاریخ سماعت ۵۔ مئی مقرر ہوئی ہے۔ عدالت نے امور تنقیح میں جماعت اہل حدیث کے آغاز کا سوال بھی چھیڑ دیا ہے اسلئے جملہ ناظرین دردِ دل سے جماعت اہل حدیث کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

محمد رمضان سیکرٹری انجمن اہل حدیث
جلالپور پیروالہ ضلع ملتان

آل انڈیا ریلوے | ٹائم ٹیبل جس میں ہندوستان کی تمام ریلوں کے، ریلوے سٹیشنوں اور دہلی سے لاہور کا مفصل ذکر موجود کا ہے۔ نئے کی ضرورت نہیں پرانا اگر کسی صاحب کے پاس ہو تو ارسال کردیں۔ محصولڈاک بر...

مارا گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا یہو آخز تخت نشین ہوا۔ ۲ سلاطین میں لکھا ہے:-

"اور اس نے اس سب کی مانند جو اس کے باپ دادوں نے کیا خداوند کے حضور بدی کی"

اس کو صرف تین ماہ کے بعد فرعون مصر نے تخت سے اوتار کر اس کے بھائی یہو یقیم کو بٹھا دیا" اس نے بھی باپ دادوں کی مانند خداوند کے حضور بدی کی" (آیت ۳۷) تو اس پر بخت نصر چڑھ آیا اور اس کو اسیر کر کے بابل لے گیا (۲ تواریخ ب ۳۶ ۶) اور اس کے بعد یہو یکین تخت پر بیٹھا۔ اور وہی باپ دادوں کی سی بداعمالیاں شروع کیں (۲ سلاطین ب ۲۴ ۹) تو تین ماہ بعد ہی بخت نصر نے دوبارہ حملہ کیا اور خزانہ شاہی ظروف طلائی سلیمانی بہت کچھ لوٹ لے گیا اور بادشاہ کو مع اس کی جورؤں و خواجہ سراؤں اور ملک کے تمام بہادروں کے اسیر کر کے بابل پہنچا دیا۔ (۲ سلاطین ب ۲۴ ۸ - ۱۶) اور یہو یکین کے چچا متنیاہ کا نام یا خطاب صدقیاہ رکھ کر تخت یروشلیم پر بٹھایا مگر اس نے بھی خداوند کے حضور بدی کی اور قریباً نو برس بعد بخت نصر سے باغی ہو گیا تو بخت نصر نے یروشلیم پر سہ بارہ حملہ کیا۔ جس کے حالات ذیل میں درج کئے گئے ہیں جو کہ ۵۸۶ ق م میں واقع ہوئے۔

جیسا کہ بائبل میں درج ہے حزقی ایل کی مندرجہ بالا پیشگوئی ۵۸۷ق کی ہے اور اس سے ایک سال پیشتر بخت نصر نے یروشلم پر تیسرا حملہ کر کے بنی اسرائیل کے آخری باجگذار باغی بادشاہ صدقیاہ کو گرفتار کر کے اس کے سامنے اس کے بیٹوں کو قتل کیا گیا اور بعد کو بادشاہ کی آنکھیں نکلوا کر اندھا کر دیا پھر تمام شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ حتیٰ کہ شہر کی فصیل بھی گرا دی گئی اور سب سے آخر شہر کو آگ لگا کر تودۂ خاک بنا دیا گیا۔ ہیکل میں جو کروڑں روپے کا سامان تھا سب بابل پہنچا دیا گیا اور قتل عام کے بعد بچے کھچے اسرائیلیوں کو قید کر کے اپنے ہمراہ لے گیا جو کہ بابل میں لے جا کر غلام بنائے گئے اور ہزارہا بنی اسرائیل مفقود ہو گئے۔ مفصل دیکھو ۲ سلاطین ب ۲۵ ۱ اور ۲ تواریخ ب ۳۶ ۱۲ اور یرمیاہ ب ۵۲ ۱

اس قیامت خیز اور الم انگیز مظالم کے ایام میں یروشلم میں بہت سے نبی موجود تھے جن میں یرمیاہ، عبدیاہ صفنیاہ، دانی ایل، حزقی ایل اور حجی نبی قابل ذکر ہیں یہ بھی اسیر ہو کر بابل چلے گئے تھے۔ ظاہر ہے کہ ایسے مظالم پر ایک نبی کہاں تک متاثر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ بعض نبیوں نے اپنی کتابوں میں ان مظالم پر خون کے آنسو بہائے ہیں۔ خصوصاً یرمیاہ نبی کا نوحہ قابل ذکر ہے جس کے ہر سہ ابواب سے چند آیات درج ذیل کی جاتی ہیں تاکہ میرے مافی الضمیر کی مزید توضیح ہو سکے ملاحظہ فرماتے ہیں:-

"وہ بستی کیونکر اکیلی بیٹھی ہے جو خلائق سے بھری تھی۔ وہ بیوہ کی مانند ہو گئی اور جو قوموں کے درمیان بزرگ اور صوبوں کے بیچ ملکہ تھی ۔۔۔ صیہون کی راہیں ماتم کرتی ہیں کہ کوئی مقررہ عیدوں کو نہیں آتا۔ اس کے سارے پھاٹک سنسان ہیں اس کے کاہن ٹھنڈی سانس بھرتے ہیں اس کی کنواریاں غمگین اور وہ آزردہ خاطر ہے ...... خداوند نے یہوداہ کی کنواری بیٹی کو کولہو میں نچوڑا اور انہیں سببوں سے میں روتی ہوں۔ میری آنکھ پانی ہو کے بہی جاتی ہے اس لئے کہ تسلی دینے والا میرے جی کا سنبھالنے والا مجھ سے دور ہے میرے لڑکے بالے جاتے رہے اس لئے کہ دشمن غالب ہوا ...... جیسا تو نے میرے سارے گناہوں کے سبب مجھ سے کیا ہے ویسا ہی ان (دشمنوں) سے کر۔ کیونکہ میری آہیں بہت ہیں اور میرا دل سست ہے ...... میری قوم کی بیٹی کی شکستہ حالی کی بابت میری آنکھوں کی بینائی آنسوؤں سے گھٹ چلی۔ میری انتڑیوں میں مروڑ ہے۔ میرا کلیجہ بہکے زمین پر گرا اس لئے کہ اطفال اور دودھ پیتے بچے شہر کے کوچوں میں غش کھاتے ہیں ...... جوان اور بوڑھے گلیوں میں خاک پر پڑے ہیں میری کنواریاں اور میرے جوان تلوار سے کاٹ ڈالے گئے ..... انہوں نے صیہون میں عورتوں کو اور یہوداہ کے شہروں میں کنواری چھوکریوں کو جبراً بے عصمت کیا ہے۔ ...... اے خداوند ہم کو اپنی طرف پھرا اور ہم پھرینگے ہمارے دن نئے سرے سے جاری کر جیسا کہ قدیم زمانہ میں ہوا پھر تو نے ہم کو بالکل رد کر دیا تو ہم سے بہت بیزار ہے"

یہی یرمیاہ نبی اپنی کتاب کے ب ۴ ۱۹ - ۲۲ میں لکھتے ہیں کہ:- "ہائے مجھ پر میرے درار کے سبب میری چوٹ درد انگیز ہے پھر میں نے کہا یقیناً یہ آفت ہے اور مجھے اسے اٹھانا ہے میرا خیمہ غارت کیا گیا اور میری سب میخیں اکھاڑی گئیں میرے لڑکے میرے پاس سے چلے گئے اور موجود نہیں ہیں اب کوئی نہ رہا جو میرا خیمہ تانے اور میرے پردے لگائے۔ کیونکہ چرواہے حیوان کی مانند ہو گئے اور انہوں نے خداوند کو نہیں ڈھونڈا ہے اس لئے وہ کامیاب نہ ہوئے اور ان کے سارے گلے تتر بتر ہو گئے دیکھو غوغا کی اور بڑے ہنگامے کی آواز اُتر کے ملک کی طرف سے آئی ہے یہوداہ کے شہر اجاڑے جائیں گے اور گیدڑوں کے غار بنیں گے"

یرمیاہ نبی کے نوحہ یا کتاب کی مندرجہ بالا آیات کو پڑھ کر جب ہم حزقی ایل نبی کی پیشگوئی کو پڑھتے ہیں تو کچھ متامل سے ہو جاتے ہیں کہ اس پیشگوئی کو ہم پیشگوئی بھی کہہ سکتے ہیں یا یرمیاہ نبی کے نوحہ کی طرح یہ بھی صرف نوحہ کہلایا جا سکتا ہے۔ خصوصاً بدیں حالات کہ یروشلیم کی تباہی اور یرمیاہ نبی کے نوحہ کے ایک سال بعد حزقی ایل نے یہ نوحہ تحریر کیا ہے۔ جس کی چند آیات درج ذیل ہیں تاکہ ناظرین کرام موازنہ فرما سکیں۔

"اے چرواہو! تم خداوند کا کلام سنو۔ خداوند یہوواہ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم ازبسکہ میری بھیڑیں شکار ہو گئیں ہاں میری بھیڑیں ہر ایک دشمن درندہ کی خوراک ہوئیں اس لئے کہ کوئی گڈریا نہ تھا اور میرے چرواہوں نے میری بھیڑوں کی تلاش نہ کی بلکہ چرواہوں نے اپنا پیٹ بھرا اور میرے گلے کو نہیں چرایا اس لئے

نور محمد امین آبادی۔ محمد حسین صاحب شریک تھے۔ ساز بج رہا تھا، گیت گائے جاتے تھے۔ سنتے سنتے محمد یار صاحب کو وجد آگیا۔ پھر تو آپ نے خوب ناچ دکھایا۔ ننگے[1] ہو کر تالیاں بجاتے تھے۔ وجد کی حالت میں ایک دوسرے سے ملتے تھے۔ قوالوں کے ساتھ مل کر گاتے، نیز طبلہ بجانے والے کا ماتھا اور منہ چومتے تھے اور سر کے اوپر دونوں ہاتھ لے جا کر خوب زور سے تالیاں بجاتے تھے[2]۔ یہ کارروائی ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

حیرانی راقم حیران ہوتا ہے کہ ان حضرات کی یہ حرکات تمام لوگ دیکھ رہے تھے مگر پیر ان کے احترام کا یہ حال تھا کہ جب جلسہ گاہ میں آتے تو لوگ ان کے پاؤں پر گر کر سجدہ کرتے تھے۔

ہم اپنے دوست کو مطلع کرتے ہیں کہ یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں۔ ایسے لوگ زمانہ رسالت میں بھی موجود تھے جن کے متعلق ارشاد ہے:۔

من الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ۔ کہ لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو لغو باتوں کا خریدار ہے تاکہ لوگوں کو ان کی وجہ سے گمراہ کریں۔

ان لوگوں کے وجد اور قوالی و گیت گانے کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے کہ عوام کو مسخر کر کے گمراہی کی طرف پھینک دیا جائے۔ ان کے مقابلہ میں آج اہل توحید کا فرض ہو گیا ہے کہ گروہ غالیہ کے سامنے توحید و سنت کا علم ہاتھوں میں لیکر میدان میں آئیں ؎

آ ہمنشیں جہاں کو پیغام حق سنا دیں
دنیا کے بت کدہ کو بیت الحرم بنا دیں

اطلاع خدا جزائے خیر دے حضرت مولانا سیالکوٹی کو جنہوں نے حالات حاضرہ کو دیکھ کر ایک تبلیغی مرکز کی بنیاد رکھی۔ یعنی "جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب" قائم کی احباب اہل حدیث کا فرض ہے کہ جمعیۃ مذکور کے ممبر بنیں اور جمعیۃ کو تقویت دیں۔ اور خالص توحید و سنت کی تبلیغ کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ خدا توفیق بخشے۔

راقم:۔ محمد عبد اللہ ثانی ناظم جمعیۃ
تبلیغ اہل حدیث پنجاب
ڈھاب کھٹیکاں۔ امرتسر

[1] ننگے ہونے سے مراد غالباً یہ ہوگی کہ چادر اور پگڑی وغیرہ نہ ہوگی۔ (ثانی)

[2] جو لوگ ان باتوں کو جائز نہیں سمجھتے انہیں کو جلسے میں وہابی اور کے پیچھے یہود کے بد کہا گیا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ کوئی برا منانے کی بات نہیں بلکہ یک اصطلاحی بات ہے۔ جیسے مسیحی ان لوگوں کو مومن کہتے ہیں جو تثلیث کے قائل ہوں۔ جو تثلیث کی بجائے توحید کے قائل ہوں وہ ان کے نزدیک کافر ہیں۔ افراد اہل حدیث برا نہ مانیں بلکہ وہ اس بارے میں امام شافعی کا شعر پڑھ دیا کریں ؎

ان کان الرفض حب آل محمد
فلیشھد الثقلان انی رافضی

بلکہ کھلے لفظوں میں کہہ دیا کریں کہ ہم اس سنیت اور اس اسلام کے قائل نہیں ہیں جو یہ لوگ پیش کرتے ہیں۔ ایسے اسلام اور ایسی سنیت کو ہمارا دور سے سلام۔ مولانا حالی مرحوم نے اس مضمون کو ایک رباعی میں خوب ادا کیا ہے ؎

اک گور پرست نے یہ دہری سے کہا
جو کا نہ شقی کوئی جہاں میں تجھ سا
دہری نے کہا کیا خدا کا منکر
اس سے بھی گیا جسکے لاکھوں ہوں خدا

یہی حال ان مدعیان اسلام اور حامیان سنیت اور ملزمان حنفیت کا ہے ؎

گر ہمیں مکتب است و ایں ملاں
کار طفلاں تمام خواہد شد

(اہلحدیث)

عیسائیت کا جلویٰ

اسرائیلی چرواہے بادشاہ تھے یا نبی؟

؏ اپنے جلووں میں مقید آپ انساں ہو گیا

(مرقومہ ابو المحمود ملک ہدایت اللہ صاحب سوہدروی از باغبانپورہ)

عیسائیوں کے رسالہ "المائدہ" ماہ مئی ۱۹۳۸ء میں عیسائی نامہ نگار نے ایک مضمون لکھا تھا جس میں حزقی ایل نبی کے باب ۳۴ کی آیات میں چرواہوں سے مراد انبیاء بنی اسرائیل لے کر یہ دعویٰ کیا تھا کہ اس پیشگوئی کی بنا پر ملاکی نبی کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا جس کا اجمالاً جواب حضرت مولانا ابو الوفاء مدظلہ نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۴ اکتوبر میں تحریر فرمایا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں اس اجمال کی کسی قدر تفصیل کر دوں کہ کن واقعات میں یہ نوحہ یا پیشگوئی کی گئی تھی اس وقت اسرائیلی سیاسیات کس منزل پر تھیں جس سے یہ صاف عیاں ہو جائیگا کہ چرواہوں سے مراد شاہان بنی اسرائیل ہیں یا انبیاء بنی اسرائیل؟

حزقی ایل نبی کی پیشگوئی مختصر الفاظ میں یوں سمجھئے کہ خداوند فرماتا ہے کہ

میں چرواہوں کا مخالف ہوں اور اپنا گلہ ان کے ہاتھ سے طلب کروں گا اور انہیں گلہ بانی کی خدمت سے معزول کرونگا۔ (۳۴ : ۹)

خداوند کیوں مخالف ہے؟ اور کیوں معزول کریگا؟ اس سے پہلے بہت سی وجوہات بتلائی گئی ہیں۔ مختصر یہ کہ چرواہوں نے "بے مروتی اور بے رحمی سے ان پر حکومت کی"۔ (آیت ۴)

نامہ نگار مذکور عیسائی مذہب کی پابندی میں گفتگو کرتا تو مطلع صاف تھا کہ یہ پیشگوئی خاتمہ نبوت کی بجائے خاتمہ ملوکیت پر چسپاں ہوتی ہے۔

بائبل کی کتب ۲ سلاطین، ۲ تواریخ اور یرمیاہ کے آخری ابواب سے معلوم ہوتا ہے کہ یروشلیم کے آخری باجگذار اور باغی بادشاہ صدقیاہ کا باپ یوسیاہ ۶۰۸ء قبل مسیح فرعون مصر کے مقابلہ پر زخمی ہو کر

ملکی مطلع

قابل توجہ بلدیہ امرتسر

ہم نے کسی گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں بلدیہ امرتسر کو توجہ دلائی تھی کہ کٹرہ بھائی سنت سنگھ میں تانگوں کی وجہ سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ خاصکر اس چوک میں جس کا ایک راستہ کٹرہ سفید کو جاتا ہے۔ تانگوں اور لاریوں کی بھرمار اور راہروؤں کی کثرت سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس تکلیف کے دفعیے کے لئے اس چوک کا ایک کونہ اڑا دینا چاہئے۔ جس کے پیچھے ہندوؤں کا ایک چھوٹا سا مندر ہے مگر اس کونے میں کوئی مندر نہیں ہے۔ رفع تکلیف کا دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ تانگوں اور لاریوں کے آنے جانے کے لئے دو راستے الگ الگ کر دیئے جائیں۔ صدر صاحب بلدیہ اور اگزکٹو افسر صاحب دن کے دس گیارہ بجے تشریف لاکر اس موقع کو خفیہ طور پر ملاحظہ کریں تو ان کو اہل شہر کی تکلیف کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کا گذرنا تو کیا طاقتور جوان بھی دھکے کھاتے ہیں۔ اسی ہفتے ہمارے سامنے ایک بچہ تانگہ کے نیچے آگیا جو بمشکل بچایا گیا۔ راستے کی تبدیلی تو آسان کام ہے۔ اگر کمیٹی کے اختیار میں نہیں ہے تو وہ گورنمنٹ سے اجازت لیکر فوراً حکم نافذ کرسکتی ہے۔ بہرحال ہمارا فرض کہنا ہے اور افسران کمیٹی کا فرض توجہ کرنا ہے۔ غضب تو یہ ہے کہ کمیٹی اپنی محنت اور روپیہ کو بھی ضائع ہوتے دیکھتی ہے مگر توجہ نہیں کرتی۔ ڈھاب کھٹیکاں کے کرنے پر تانگوں کے لئے ایک چھوٹا سا اڈہ بنایا گیا تھا مگر ہم نے کبھی ایک تانگہ بھی وہاں کھڑا نہیں دیکھا کیونکہ جو ان کھڑا کرانے والے ذمہ دار آدمی (کمیٹی یا پولیس کے) وہاں حاضر ہی نہیں ہوتے۔ جس سے کمیٹی کا روپیہ اور وقت سب کچھ ضائع ہے۔

دوسری گذارش لوہگڑھ اور لاہوری دروازوں کے درمیان جو پارک بنائے گئے ہیں جہاں اہل شہر جاکر تفریح کرتے ہیں۔ برساتی نالے کی سمت سے (جو قلعے کی جانب ہے) پاخانے اور غلیظ پانی کی اتنی بدبو آتی ہے کہ آدمی کھڑا نہیں ہوسکتا۔ جی چاہتا ہے کہ ہیلتھ افسر صاحب سے درخواست کی جائے کہ آپ از راہ مہربانی شام کے وقت اس باغ میں کبھی سیر کیلئے تشریف لایا کریں۔ تاکہ آپ کو اندازہ ہوجائے کہ شہر کے لوگوں پر کیا گذرتی ہے اور چھوٹے چھوٹے بچوں کا دماغ جو وہاں کھیلتے ہیں کیسے متعفن ہوتا ہے۔

ہماری حیرانی کی حد نہیں رہتی جب ہم صفائی کے کام میں بھی اپنی کمیٹی کو فیل پاتے ہیں۔ امید ہے کہ کمیٹی ہم کو مزید شکایت کا موقع نہ دیگی۔ اخیر میں ہم اس گذارش پر اپنے مضمون کو ختم کرتے ہیں کہ ممبران کمیٹی کو انگریزی میں فادرز آف سٹی یعنی شہر کے باپ کہا جاتا ہے۔ کمیٹی کے ممبران اور ذمہ دار افسران ہمیں بتائیں کہ وہ اپنے رہائشی مکانوں کی صفائی اپنے بچوں کے لئے ایسی ہی رکھتے ہیں جیسی کہ شہر کی۔ کیونکہ وہ شہر کے باپ کہلاتے ہیں۔

لکھنؤ میں شیعہ سنی ایجیٹیشن؟
نہیں
مسلم قوم کا ماتم

اسلامی تاریخوں میں ترکی اور ایرانی سرحدوں کی لڑائیاں مشہور ہیں جہاں شیعہ سنی یعنی ترکی اور ایرانی ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں کام آتے رہے۔ کاہے پر؟ اسی تبرا بازی پر۔ ہم نے سمجھا تھا کہ وہ زمانہ ختم ہوگیا اور وہ چیز (حکومت) بھی چلی گئی جس کی وجہ سے دونوں فریق آپس میں لڑتے تھے۔ اب تو ہندوستان میں مسلمانوں کی نہ حکومت ہے نہ حکومت کا وہم و گمان۔ عرصہ سے ہندوستان کی حالت اس رباعی کے ماتحت پہنچی ہے

جہاں نے ساز بدلا سازنے نغموں کی گت بدلی
گتوں نے رنگ بدلا رنگ سقیاروں کی مت بدلی
فلک نے دور بدلا دور نے انسان کو بدلا
گئے ہم تم بدل قانون بدلا سلطنت بدلی

خیال گذرتا تھا کہ اس تبدیلی کا اثر دلوں کی تبدیلی پر بھی ہوا ہوگا کہ مسلم قوم سمجھ چکی ہوگی کہ ؎

ہر چہ ہست از قامت ناساز و بد اندام ماست
ورنہ تشریف تو بر بالائے کس کوتاہ نیست

مگر لکھنؤ کی ایجیٹیشن نے بتادیا کہ مسلم قوم ابھی تک نہیں سمجھی کہ ہماری ہستی اور بقا کس چیز میں ہے۔ لکھنؤ میں جو کچھ ہورہا ہے وہ لکھنؤ کی حیثیت سے مہابھارت کی جنگ سے کم نہیں ہے۔ جیسا کہ ہمارا خیال تھا کہ اس کا اثر دوسرے شہروں میں بھی پہنچیگا۔ ٹھیک وہی ہوا۔ پنجاب، بمبئی اور بنگال وغیرہ صوبوں سے شیعوں کے جتھے آرہے ہیں۔ کاہے کے لئے؟ تبرا ایجیٹیشن میں حصہ لینے کے لئے۔

اس موقع پر کلکتہ کے ایک ہمدرد اخبار "ھند" کی درد بھری آواز ہم اپنے ناظرین تک پہنچاتے ہیں۔ جس کے چند جملے درج ذیل ہیں:-

"شیعہ سنی کے اس جھگڑے نے یوپی کی حکومت کو عجیب مشکل میں مبتلا کر دیا ہے۔ یوپی کی حکومت قومی حکومت ہے مگر اسے ناکام بنانے اور نالائق ثابت کرنے کے لئے شیعہ اور سنی دونوں آمادہ ہوچکے ہیں۔ اس حرکت کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں کہ برطانی سامراج اور زیادہ مستحکم ہوجائے ×× میں جو کچھ لکھتا ہوں اس میں کسی قسم کا تعصب نہیں ہوتا بلکہ پوری ایمانداری سے میرا جو خیال ہوتا ہے اسے پیش کر دیتا ہوں۔ چاہے کوئی خوش ہو یا ناخوش۔

مدح صحابہ کی نسبت اپنی رائے اوپر لکھ آیا ہوں (کہ یہ ایک نئی ایجاد ہے) رہ گیا تبرا تو اس فعل کو بھی میں سخت مکروہ سمجھتا ہوں۔ صدہا مرتبہ ظاہر کر چکا ہوں کہ اہل بیت اور خلفاء ثلاثہ کے معاملہ کو شیعوں نے جو اہمیت دیدی ہے وہ بالکل غلط اور خلاف عقل ہے۔ تیرہ صدیاں گذرجانے کے بعد یہ بحث عملاً کوئی معنی بھی رکھتی ہے کہ خلافت کا

…ذلت چرواہو خداوند کا کلام سنو خدا یہوواہ یوں فرماتا ہے کہ دیکھو میں چرواہوں کا مخالف ہوں اور اپنا گلہ ان کے ہاتھ سے طلب کروں گا اور انہیں گلہ بانی کی خدمت سے معزول کروں گا اور چرواہے بھی کھا نہ سکیں گے کیونکہ میں اپنا گلہ ان کے منہ سے چھڑا لوں گا کہ وہ ان کی خوراک نہ ہوں۔ (حزقی ایل ۳۴ ب ۷-۱۰)

اب یہ سب حالات "المائدہ" کے مضمون نگار کے سامنے ہیں کہ کس طرح شاہان اسرائیل کی مسلسل بدکرداریوں عیاشیوں اور رعایا کی تباہیوں کے بعد بخت نصر کے حملہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا جس سے تمام یروشلیم تودہ راکھ بن کر رہ گیا اور ہزارہا اسرائیلی مقتول و مفرور اسیر حقیر اور بے توقیر ہوئے۔ انبیاء بنی اسرائیل نے ان پر ماتم کیا اور نوحے کہے۔ لیکن رسالہ "المائدہ" کے نامہ نگار نے چشم پوشی کر کے پھر بھی شاہان بدکردار کی توقیر اور انبیاء معصوم کی تحقیر کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ جو لوگ اپنے خداوند یسوع مسیح تک کو مصلوب کہنے سے نہیں جھجکتے وہ انبیاء کا احترام کیا کر سکتے ہیں۔ "المائدہ" کا نامہ نگار مصر ہے کہ چرواہوں سے مراد اسرائیلی انبیاء ہیں۔ حالانکہ عزرا نبی (۵۳۶ ق م)، ذکریا نبی (۵۲۰ ق م) نحمیاہ نبی[۱] (۴۴۶ ق م) نے حزقی ایل نبی کی اس پیشگوئی کے بالترتیب مذکورہ پچاس- ۶۷ سال اور ڈیڑھ صد سال بعد میں نبوت کی ہے اور اگر ان سب کو قطع نظر بھی کیا جائے تو بھی ملاکی نبی کا قریباً دو صد سال بعد ہونا آپ کو بھی تسلیم ہے اور قاعدہ کلیہ جس طرح سینکڑوں نبی پیدا ہونے سے ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح ایک نبی سے بھی یقیناً ٹوٹ جائیگا اور پیشگوئی جھوٹی ثابت ہوگی۔

ہاں اگر چرواہوں سے مراد شاہان اسرائیل لئے جائیں تو بائیبل ہمیں بتلاتی ہے کہ بخت نصر کے بعد اس کا بیٹا بیلشضر (۵۵۵ ق م)[۳] میں تخت نشین ہوا اور اسرائیلیوں پر حکومت کرتا رہا۔ اس کے بیس[۴] سال بعد افسویرس شاہ فارس کے بیٹے دارا (دانی ایل ب ۹، ۱) نے بابل پر حملہ کر کے بیلشضر بن بخت نصر کو قتل کر دیا۔ اور یہ تمام سلطنت ایران کے مادی خاندان کی طرف منتقل ہو گئی اور ارتخششتا جو ۴۶۵ ق م میں تخت نشین ہوا تھا (نحمیاہ ب ۲، ۱) اسی خاندان سے تھا جو کہ یروشلم کا سب سے آخری اور غیر اسرائیلی بادشاہ یا گورنر تھا جن کا ذکر کہ بائیبل میں آیا ہے اور جو ۴۳۲ ق م تک ملتا ہے اس کے بعد بائیبل کا عہد قدیم کسی اور بادشاہ کا ذکر نہیں کرتا۔ جس سے یہ صاف ثابت ہو گیا کہ چرواہوں سے مراد حزقی ایل نبی اور یرمیاہ نبی کی اسرائیلی بادشاہوں سے تھی جو کہ اسرائیلی بادشاہت[۵] کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا۔ چرواہوں سے مراد انبیاء نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اس پیشگوئی کے بعد بروئے بائیبل ذکریاہ۔ عزرا۔ نحمیاہ اور یوحنا نبی پیدا ہوئے ہیں یا کم از کم ملاکی نبی کا دو صد سال بعد پیدا ہونا تو خود نامہ نگار کو بھی تسلیم ہے جس سے پیشگوئی صریحاً غلط ثابت ہوتی ہے اور حزقی ایل کی ایسی پیشگوئی پر نامہ نگار کا انحصار ہے۔

طرہ یہ کہ حزقی ایل کی اسی پیشگوئی کی آیت نمبر ۴ میں چرواہوں کے متعلق یہ صاف الفاظ موجود ہیں کہ انہوں نے

"بے مروتی اور بے رحمی سے ان پر حکومت کی"

نامہ نگار "المائدہ" کے دماغ پر عیسائیت کے مندہ جبلا نسبی اور اداکی جلوؤں سے ایسی غفلت چھائی ہوئی ہے کہ اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ حزقی ایل کے وقت حکومت شاہان بنی اسرائیل کی تھی یا انبیاء بنی اسرائیل کی؟

گزرتی تعمیرِ عالم وجہ بربادی ہوئی
بڑھ گئی آبادیاں اتنی کہ ویراں ہو گئیں

باقی رہی یہ بحث کہ "وہ نبی" اور "بیابان میں پکارنے والا" کا مشارٌ الیہ کون ہے؟ اس کے متعلق انشاء اللہ پھر کبھی حاضر ہونگا

پھر دل کو محوِ جلوۂ جاناں بناؤں گا
پھر شامِ غم کو صبح درخشاں بناؤں گا

---

[۱] نحمیاہ کی کتاب بائیبل میں شامل ہے جس کا ایک ایک حرف الہامی تسلیم کیا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ کاہن نبوت نہیں کر سکتا ورنہ سب بائیبل الہامی نہیں ہو سکتی۔ منہ

[۳] دانی ایل ب ۵ حاشیہ۔ [۴] حاشیہ عزرا ب ۱

[۵] ۳۳۲ ق م میں اسکندر اعظم نے جب دارا ثانی کو قتل کیا تب سے بابل کا صوبہ شاہان یونان کے قبضہ میں جن سے مسیح کی پیدائش سے چند سال قبل اغسطس قیصر روم نے چھین لیا۔ ہیرودیس جو مسیح کی پیدائش کے وقت یروشلم کا حاکم تھا اسی اغسطس کی طرف سے مامور تھا۔ دیکھو تاریخ ملوک وسطِ ایشیا و تاریخ عالم صفحہ ۱۴۳۔ منہ۔

خطبہ جمعہ اور علمائے احناف

اسلام اور تنظیم و اتحاد کا بہترین درس

(راقم محمد ابوالخیر صاحب رحمانی پرتاب گڈھی از مشا…)

عزیزان ملت! جس قوم میں اتحاد اور تنظیم نہ ہوگی وہ قوم ارتقاء و عروج کبھی حاصل نہیں کر سکتی۔ اقوام عالم میں اس قوم یا جماعت کی کوئی وقعت نہیں ہو سکتی ہے چونکہ اسلام ایک فطری مذہب ہے بدیں وجہ اس نے اپنے ماننے والوں کو اس بات کی بہت سخت تاکید کی ہے چنانچہ اسلامی عبادات میں اتفاق و تنظیم کا درس بہترین طریقہ سے ہر ہر موقع پر دیا گیا ہے۔ پنجوقتہ نماز باجماعت پر اس قدر زور کیوں دیا گیا؟ اگر بنظر عمیق دیکھا جائے تو یہ بات نمایاں طور پر نظر آ سکتی ہے۔ اسی طرح عیدین اور حج وغیرہ عبادات اسلامیہ پر غور و فکر کر کے اچھی طرح اس بات کا نتیجہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ سردست جمعہ ہی کو دیکھئے مذہب اسلام نے حکم دیا کہ ہفتہ وار شہر بھر کے مسلمانوں کا اجتماع ایک ہی مسجد میں ہوا کرے۔ کیونکہ اس صورت میں اسلامی اتحاد تنظیم، اخوت، محبت، مودت، امر بالمعروف نہی عن المنکر باقی رہ سکتا ہے۔ کیونکہ خطیب کے سامنے یہی چیزیں پیش نظر رہا کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ اہم ضروریات سے وہ باخبر کیا کرتا ہے۔ لیکن افسوس آج مسلمانوں نے بلکہ علماء نے وہ روش و طریقہ اختیار کیا جس کی

۱۴ع

بیمۂ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے۔ جسے بیمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خودمختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

اورنٹیل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد اپنے متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگ بنیاد رکھتے ہیں

دیر نہ کریں

بلکہ آج ہی اورنٹیل کی پالیسی خریدیں

مزید معلومات کے لئے

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ

قائم شدہ ۱۸۷۴ء ہیڈ آفس بمبئی

یا

سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ برانچ سیکرٹری اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے

(۵۲۶)

تمام دنیا میں بے مثل ۱۴ع

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ۱۲؍

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی حافظ محمد ایوب خان غزنوی مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

سرمہ رفیق چشم ہزاروں مفت

تقسیم کیا جا رہا ہے۔ آپ بھی محصول ڈاک کیلئے صرف ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر یہ بیش قیمت سرمہ اور کتاب "نور نظر کے پوشیدہ خزانے" بالکل مفت طلب فرمائیے۔ مفصل فوائد اور ترکیب استعمال ہمراہ ہوگی۔

پتہ:۔ منیجر دار الکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

خوشبودار اور زود اثر طلا

سائنس کے جدید طریقوں سے ماہر سائنسدانوں کی زیر نگرانی ولائتی و دیسی ادویات سے تیار کیا گیا ہے۔ کیسی ہی کمزوری ہو اس کا استعمال بہت جلد اپنا اثر ظاہر کر کے مستقل طور پر قابل بناتا ہے۔ یہ مجرب ہے۔ ہر عمر کے شائقین فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ تحریر کے مطابق فائدہ نہ ہو تو دگنی قیمت واپس۔ چھوٹی شیشی یک تولہ پانچ روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک

پتہ:۔ ڈلیویا کیمیکل ورکس ۲۴ فرید کوٹ (پنجاب)

آب شفا

سر درد، ہیضہ، کھٹی ڈکاریں۔ بھوک کم۔ معدہ کمزور وغیرہ کے علاوہ درد سر۔ دانت۔ سینہ، شکم، کمر، جوڑوں کا درد، بیضہ اور بچھو کے کاٹنے کا مجرب علاج ہے۔ مفت بصورت بڑے ڈاکٹر حکیم کا کام دیتی ہے۔ مفت ہے۔ صرف ۱۲؍ محصول وغیرہ آنا ضروری ہیں۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا۔

پتہ:۔ منیجر اکسیر اعظم کمپنی۔ خزانہ گیٹ کوچہ چٹاں امرتسر

جدید انگلش ٹیچر

اس کتاب کو خرید کر آپ انگریزی زبان بغیر استاد کے پڑھ سکتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ انگریزی زبان کی واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ضرور کتاب ہذا منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ بڑی مفید ہے۔ قیمت صرف ۱۲؍

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

اصلی حقدار کون تھا؟ اہل بیت یا وہ لوگ جو خلفاء ثلاثہ کہلاتے ہیں؟

سب سے زیادہ حیرت اس پر ہے کہ شیعوں نے اسی بحث کو اصلی اسلام و ایمان بنالیا ہے۔ کون عقل تسلیم کرتی ہے کہ اللہ کا دین محض اس لئے آیا ہے کہ رسول صلعم کی اولاد کی پرستش کرائے؟ اگر رسول اللہ کے اولاد ہی نہ ہوتی تو پھر شیعہ کیا کرتے؟ کیا اسلام کو چھوڑ دیتے؟

خلفاء ثلاثہ معصوم نہیں تھے۔ اگر تمہیں ان کی کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور، اُن پر نکتہ چینی کرو۔ مگر تاریخی نقطۂ نظر سے۔ دین کا مدار نہ اہل بیت کی طرفداری پر ہے نہ خلفاء ثلاثہ کی حمایت پر۔ اہل بیت اور خلفاء ثلاثہ کی شخصیتوں کو دین میں ایک ذرہ برابر بھی اہمیت حاصل نہیں ہے۔

اہل بیت سے مسلمانوں کا محبت کرنا فطری بات ہے۔ رسولؐ کی اولاد سے نفرت کرنا کسی مسلمان سے بھی ممکن نہیں۔ لیکن اس محبت کو دین کی بنیاد بتانا ہرگز صحیح نہیں۔ اسی طرح خلفاء ثلاثہ سے بھی محبت کرنا قدرتی بات ہے۔ ان اصحاب نے دین کی جو عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں ساری دنیا کے سامنے ہیں۔ ان سے کسی مسلمان کا نفرت کرنا میری سمجھ میں نہیں آتا۔"

(ہند کلکتہ ص ۳ ۲۴ اپریل ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث | ہماری دعا ہے کہ خدا اس فتنے کو بہت جلد ختم کرے *

ہم اور کانگرس

سب انسان حضرت آدم کی اولاد ہیں۔ اس لئے ان کی نسبت فرشتوں کا اظہار خیال اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا کم و بیش سب میں پایا جاتا ہے۔ اہل حدیث گول میز کانفرنس ماہ گذشتہ میں باوجود بڑی کوشش کے فریق ثانی انکار ہی پر مصر رہا اور مجلس کے حسب منشا فیصلہ نہ ہوسکا۔ اس واقعہ کی روئداد بالاجمال اہلحدیث مورخہ ۲۸ اپریل اور بالتفصیل رسالہ روئداد گول میز کانفرنس میں درج ہو چکی ہے۔ آج ہم اعیان اہل حدیث کا رنج دور کرنے کے لئے کانگرس کا ایک واقعہ سناتے ہیں۔ دنیاوی کاروبار کی حیثیت سے ارکان کانگرس افراد اہل حدیث سے بہت زیادہ دور اندیش ہیں کیونکہ یہ لوگ ملکی انتظام کی لائن پر چل رہے ہیں جس میں بڑی باریک بینی کی ضرورت ہے برخلاف اس کے افراد اہل حدیث ان کے مقابلہ میں ابجد خواں بھی نہیں ہیں۔ اگرچہ قرآن و حدیث میں باہمی اتحاد و اتفاق سے رہنے کی بڑی بڑی تاکیدیں کی گئی ہیں۔ مگر علم اور عمل میں بہت فرق ہوتا ہے۔ بنگال کے لیڈر سبھاش بابو بڑی قابلیت کے آدمی ہیں مگر ان کی پالیسی گاندھی جی کی پالیسی سے موافق نہیں ہے۔ اگر ہم اپنی اصطلاح میں ان دونو پالیسیوں کی مثال بتائیں تو ناظرین ہمیں معاف رکھیں۔

حضرت خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہما کی پالیسیوں میں جو فرق تھا اسی قسم کا فرق گاندھی جی اور سبھاش بابو کی پالیسیوں میں ہے۔ یعنی ایک نرم ہے دوسرا گرم۔

سبھاش بابو کی صدارت اول ایک سال کے عرصہ میں بمشکل ختم ہوئی تو دوسرے انتخاب کے موقع پر ان کے ہم خیالوں نے ان کو دوبارہ صدر منتخب کر دیا۔ لیکن گاندھی جی اور ان کے پیرو اس انتخاب پر خوش نہیں تھے اس لئے کہ سبھاش بابو بمقابلہ گاندھی جی کے تیز گام ہیں۔ آج تک کانگرس میں یہ دستور چلا آیا ہے کہ مجلس عاملہ کے ممبروں کا انتخاب صدر کانگرس بااختیار خود کیا کرتا ہے کیونکہ وہ اس کے لئے بمنزلہ مشیر کار کے ہوتے ہیں۔

گاندھی پارٹی نے سبھاش بابو کی تیز رفتاری کو درجہ اعتدال پر لانے کے لئے ایک ضروری ریزولیوشن پاس کرایا جس کا مضمون یہ تھا کہ مجلس عاملہ کے انتخاب میں صدر کانگرس گاندھی جی سے مشورہ لیا کریں۔ یہ ریزولیوشن آئینی طور پر پاس تو ہو گیا مگر حقیقت میں یہی ریزولیوشن اختلاف کا بیج بن گیا۔ اسی اختلاف کو مٹانے کے لئے ارکان کانگرس ہفتوں بیٹھے صرف کرتے رہے مگر کچھ فیصلہ نہ ہوسکا۔ یہاں تک کہ اسی کے تصفیہ کیلئے کلکتہ میں کانگرس کی مجلس منتظمہ کا اجلاس بھی منعقد کیا گیا۔ باوجود بہت کوشش کے وہاں بھی فیصلہ نہ ہوسکا۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ سبھاش بابو نے صدارت سے استعفا دیدیا جو بصد افسوس منظور کیا گیا۔ ان کی جگہ صوبہ بہار کے ایک بڑے زمیندار راجندر بابو صدر منتخب کئے گئے جو پہلے بھی کانگرس کے صدر رہ چکے ہیں۔ اس موقع پر بنگالیوں نے بڑے جوش و خروش کا مظاہرہ کیا۔ بابو راجندر پرشاد کو گھیر لیا گیا۔ آپ کو گھونسے دکھائے گئے۔ آپ کی کار پر پتھر پھینکے گئے۔ اس کے علاوہ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی پر بھی حملہ ہوا۔ بہرحال یہ مرحلہ اس ناخوشگوار صورت میں ختم ہوا۔

کانگرس کی پچاس سالہ تاریخ میں یہ دوسرا موقع ہے۔ پہلے ایک دفعہ سورت (گجرات) میں جلسہ سالانہ کے موقع پر اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ اس وقت گرم پارٹی مسٹر تلک کے پیروکاروں پر مشتمل تھی۔ گاندھی جی غالباً ابھی تک افریقہ سے ہندوستان میں واپس بھی نہ آئے تھے۔ اس موقع پر کانگرس کے معدوم ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ مگر ارکان کانگرس نے کام کو پھر سنبھال لیا۔ یہ ہے کانگرس کے اختلاف کی مختصر روئداد جسے ہم نے اس لئے بیان کیا ہے کہ ہمارے ناظرین جو اہل حدیث گول میز کانفرنس کی ناکامی پر شکستہ خاطر ہیں وہ جان لیں کہ جماعتوں میں اختلاف اور بگاڑ ہوا ہی کرتا ہے۔ اس موقع پر مصلحین کا فرض ہوتا ہے کہ وہ کوشش (اصلاح) کو جاری رکھیں یہاں تک کہ کامیاب ہو جائیں یا بحکم قرآن مجید فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ غیر مائل بہ صلح کا مقابلہ ڈٹ کر کریں تاکہ اس کو معلوم ہو جائے کہ مجھ اکیلا کچھ نہیں کر سکتا۔ اب مجھے صلح کی طرف جھک جانا چاہئے۔ اسی لئے آیت موصوفہ کے ساتھ جملہ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ بھی مذکور ہے۔ واللّٰہ الموفق!

سیف اللہ حضرت خالد بن ولید سپہ سالار اسلام کی سوانح عمری - قیمت ... ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث امرتسر

طبی جواہرات کوڑیوں کے مول

مجربات جیلانی عہ	کلید حکمت عہ	نشاط زندگی عمر	طبی فارماکوپیا ۱۲ر	کنز المجربات ۱۸ر	کنز المرکبات ۱۸ر
کنز المفردات عہ	صحیفہ رحمت ۸ر	طبی چٹکلے ۸ر	جڑی بوٹیاں ۱۲ر	دیہاتی حکیم ۱۲ر	پاکٹ ڈاکٹر عہ
گنجینہ روزگار عہ	علاج الغرباء ۱۲ر	پیٹنٹ ادویات عہ	مسیحائی گوہر طب عہ	خواص بادام ۴ر	خواص پیاز ۵ر
خواص نمک ۲ر	خواص گھیکوار ۹ر	خواص پھٹکڑی عمر	خواص برگد ۳ر	خواص پیپل ۴ر	خواص آک عہ
خواص انار ۳ر	خواص ریٹھا ۲ر	خواص سونف ۸ر	خواص کیکر ۴ر	خواص نیم ۶ر	خواص ستیاناسی ۶ر
خواص دودھ ۸ر	خواص گھی ۴ر	خواص تربوز ۲ر	خواص لہسن ۴ر	خواص دھتورا ۶ر	خواص ارنڈ ۷ر
خواص لیموں ۸ر	خواص انڈراش ۴ر	خواص گاجر ۳ر	خواص مولی ۵ر	خواص ہلدی ۳ر	خواص مرچ ۴ر
خواص کشنیز ۳ر	خواص مہندی ۴ر	خواص کوڑی ۶ر	خواص سیب ۳ر	خواص انگور ۵ر	خواص سنگترہ ۳ر

کتب عملیات

کتب لغت و صرف نحو وغیرہ

کتب عملیات		کتب لغت و صرف نحو وغیرہ			
شفاء العلیل ۸ر	کتاب التعویذات ۶ر	کافیہ (عربی) ۱۲ر	شافیہ (عربی) عہ	ادب العرب ۴ر	کتاب الصرف ۱۲ر
حکمت افلاطون ۶ر	اعمال قرآنی ۸ر	کتاب النحو ۸ر	عربی بول چال ۱۲ر	شرح اصول اکبری ۸ر	فارسی بول چال ۴ر
قرآن کے عملیات ۸ر	رسول اللہ کے عملیات ۸ر	نجوم الفرقان عہ	فیروز اللغات عہ	کریم اللغات ۸ر	رحمت باری ۳ر
عملیات مشائخ ۶ر	حزب البحر ۴ر	عمدہ لغات القرآن المجید ۸ر	جمال القرآن ۳ر	تیسر المنطق ۳ر	نفحۃ الیمن (عربی) ۶ر
حزب الاعظم ۱۰ر	حزب المقبول ۱۲ر	التلویح والتوضیح للعہ	کتاب النحو جدید ۸ر	کتاب الصرف جدید ۸ر	رموز الاجزاء ۱ر
شرح اسمائے حسنیٰ قیمت عہ		منظومۃ النحو [illegible]	عربی کا معلم ۶ر	جدید انگلش ٹیچر عہ	(نوٹ) محصول ڈاک جلد کتب کا علیحدہ ہوگا

ملنے کا پتہ [illegible] امرتسر (پنجاب)

مومیائی ۳؎

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک للعہ۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک۔ علاوہ ازیں محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اطلاع بر ہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادتیں

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور۔ دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے۔ اس سے قبل چند بار منگوا چکا ہوں بے حد مفید ثابت ہوئی۔ (۲۶۔ فروری ۳۹ء)

جناب راؤ عبد الواسع خان صاحب کیری۔ آپکی مومیائی کی بہت تعریف ہے اور فائدہ مند بھی ہے۔ میں نے اس سے پیشتر منگائی تھی بہت اچھی ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔ (۲۲۔ فروری ۳۹ء)

جناب عبد الستار صاحب بمبئی۔ میں نے آپکے پاس سے تین چھٹانک مومیائی منگایا تھا از حد فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک تاج محمد کے نام ارسال کر دیجئے۔ (۱۹۔ فروری ۳۹ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

(۲۸)

تصانیف قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری مرحوم

رحمۃ اللعالمین حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانح عمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ مستند مانی گئی ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاول پور، جامعہ ملیہ دہلی اور مدرسہ دیوبند اور اکثر دیگر اسلامی درسگاہوں کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت جلد اول عہ۔ جلد دوئم ہے۔ جلد سوئم ہے۔

سفرنامہ حجاز جس میں حرمین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ مناسک حج کا دلچسپ بیان۔ مفرضیت حج کے عقلی دلائل و نقشہ جات درج ہیں قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍

الجمال والکمال سورہ یوسف کی عالمانہ محققانہ تفسیر کی ہے۔ قیمت عہ

استقامت اس رسالہ میں عیسائیت پر اسلام کی فضیلت بیان کی ہے۔ قیمت ۲؍

معراج المومنین۔ اس رسالہ میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ۔ ترجمہ عربی خط امام احمدؒ ۸؍

مہر نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر سوانح عمری جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت ۸؍

غائت المرام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا ثبوت بدلائل دیا ہے۔ قیمت ۶؍

سرمہ نور العین ۳؎

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کہ اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ پنجاب

تائید الاسلام یہ غائت المرام کا دوسرا حصہ ہے۔ حیات مسیح کا ثبوت۔ ۶؍

تبلیغ الاسلام تمام مذاہب پر تبصرہ کر کے صرف اسلام کو سچا ثابت کیا ہے۔ ضرور منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت ۴؍

تبیان الاسلام اس رسالہ میں واعظین و مبلغین کے لئے عالمانہ مضامین درج ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱؍

برہان ایک عیسائی پادری کے سوالات کا جواب دلائل قابل دید ہیں۔ قیمت ۲؍

تصنیفات خواجہ عبد الحی صاحب پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی

بیان یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح، معجزات ابن مریم اور وفات حیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے۔ اجبار و رہبان کے عقائد باطلہ کی تردید ہے۔ قیمت عہ

صراط المستقیم اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے جو مسلمانوں کے لئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے۔ قیمت عہ

سبیل الرشاد مجلس شوریٰ کی ترتیب ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط و لوازمات پر بحث کی گئی ہے۔ خلفائے راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱۰؍

بصائر اس میں بنی اسرائیل کے ان واقعات و حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۶؍

عبرت سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع ہے۔ عہ

برہان سورہ نور کی عالمانہ و محققانہ تفسیر امت اسلامیہ کے لئے مکمل لائحہ عمل۔ قیمت عہ

کتب منگوانے کا پتہ

منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۲۸

اہلحدیث

بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

اخبار — امرتسر

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

مدیر و مالک ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔ ۱۵ء

رؤسا و جاگیرداران سے ” ۔ ۷ء

عام خریداران سے ” ۔ ۴ء

” ” ششماہی ۲ء

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲ء

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

(۴۱)

امرتسر ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۳ مئی ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

مد ۱

انتخاب الاخبار - - - - - ۲

شاردا ایکٹ میں ترمیم یا تشدید - - - ۳

آریوں میں امپیریل فول - - - - - ۴

کیا جماعت احمدیہ سے حکومتیں بھی ڈرتی ہیں؟ ۴

جرمن ترجمۂ قرآن - - - - - ۴

ویدک کہانیاں - - - - - - ۵

مسئلہ کفارت اور اسلام - - - - ۶

عرش والا زمین پر آیا - - - - ۷

نحن نقص علیک احسن القصص - - ۸

اطاعت رسول علیہ السلام - - - ۹

فتاویٰ ۱۳ متفرقات ۱۴ ملکی مطلع ۱۵/۱۶

رباعیات

(از مولوی محمد یونس صاحب حافظ مبارکپوری)

شرک و بدعت کی تو بنیاد ہلا دے مسلم — بلکہ جڑ کھود کے دنیا سے مٹا دے مسلم

سارے عالم کو پلا کے تو شراب اطہر — مست و دیوانۂ توحید بنا دے مسلم

۲

مثل بوبکرؓ و عمرؓ اور علیؓ و عثمانؓ — کفر و الحاد تو عالم سے مٹا دے مسلم

خالدؓ و جعفرؓ و سلمانؓ و ابوذرؓ کی طرح — خود کو ناموس پیمبرؐ پہ مٹا دے مسلم

۳

پھر دکھا ہند میں اسلام کے جوہر مسلم — کانپیں اغیار ترے رعب سے تھر تھر مسلم

غیر قوموں کی طرح بزدل و کمزور نہ بن — طوق و زنجیر غلامی میں تو پھنس کر مسلم

عرب کا چاند — رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک غیر مسلم (سوامی لکشمن جی) کے قلم حقیقت رقم سے۔ جو کہ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۸/ (علاوہ محصول)

مرقاۃ القرآن

یعنی عربی کی پہلی کتاب مولفہ مولوی محمد عبداللہ صاحب ایم۔ اے لائلپوری۔ عربی زبان سیکھنے کیلئے فاضل مؤلف نے کتاب ہذا چالیس سبقوں میں مرتب کی ہے۔ ہر سبق کے تمام فقرات صرف قرآن شریف سے ہی لئے گئے ہیں۔ کتاب ہذا پڑھنے کے بعد مبتدی قرآن مجید کا ترجمہ بھی بخوبی پڑھ سکتا ہے۔ قیمت ۶؍

کلید مرقاۃ القرآن

یہ مرقاۃ القرآن کا خلاصہ ہے۔ جس سے طالب علم کو مدد مل سکتی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی خاص استاد کی ضرورت نہیں۔ قیمت ۸؍

اسلامی پردہ

شرعی پردہ کی حقیقت و اہمیت کو قرآن و حدیث سے واضح کرکے

مفتاح القرآن

قرآن مجید کی آیات و الفاظ کی تلاش کے وقت بہت دقت ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ اسی تکلیف کے حل کیلئے مفتاح القرآن بے نظیر کتاب ہے۔ اس میں ہر ایک لفظ قرآن مجید میں جن جن آیات میں آیا ہے بحوالہ سیپارہ و رکوع مندرج ہے جو بہت آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید کے عام شائقین، مناظروں اور مبلغوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ قیمت ۳؍

تنویر الحوالک

فی شرح موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور معروف کتاب موطا امام مالکؒ کا نام اہل علم حضرات سے مخفی نہیں۔ اس کتاب کی بہت سے اہل علم نے شرحیں لکھیں جو میں کتاب ہذا بھی کافی سے زیادہ مشہور بلکہ نایاب ہے

تحقیق جلیل

ترجمہ اسرار التنزیل (مصنفہ امام فخر الدین رازیؒ)۔ کتاب ہذا میں تین مقالے ہیں۔ پہلے مقالہ میں فضیلت علم، توریت، زبور، انجیل، قرآن مجید و حدیث شریف اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کی ہے۔ دوسرے مقالہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے گیارہ مختلف دلائل دیکر اس کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔ تیسرے مقالہ میں انسان کی پیدائش کی حکمتیں۔ ہر ہر اعضا کی پیدائش و فوائد پر مفصل دلائل دیئے ہیں۔ غرضیکہ اس کتاب کا مطالعہ ہر آدمی کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۹؍

کشف الملہم

یعنی مقدمہ صحیح مسلم کا اردو ترجمہ جو اردو خوان ناظرین کے لئے بے حد دلچسپ ہے۔ قیمت ۶؍

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو، انگریزی، ہندی، گورمکھی، لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ ... ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب ... رسالہ، ... اشتہار، رسید، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو ہذا ... تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ خط و کتابت کرنے کا پتہ:- مینیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

چودھویں صدی ... پر

سنہری موقعہ

پنڈت آتمانند صاحب ست دھرمی کی مشہور تصنیف "ویدارتھ پرکاس" عرف "ویدک تہذیب" ۸؍ کی بجائے ۵؍ (پانچ آنہ) میں منگوالیں۔ کتاب ہذا آریہ دھرم کی تردید میں بے مثال ہے۔ جس جس نے کتاب مذکور پڑھی ہے پنڈت صاحب کو داد تحسین دیئے بغیر نہیں رہ سکا۔ جلد منگوالیں ورنہ جلد ختم ہو جائیگی۔ پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

معترضین کے اعتراضات کا دندان شکن مگر تسلی بخش جواب دیا ہے۔ قیمت صرف ۴؍

سرمہ اکسیر العین

رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ پھولا۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) منگوانے کا پتہ:- کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

ایک صاحب سے چند نسخے موصول ہوئے ہیں۔ شائقین بہت جلد طلب کریں۔ ورنہ ختم ہونے پر افسوس ہوگا۔ کتاب ہذا تین حصوں پر منقسم اور مصر کی مطبوعہ ہے قیمت صرف تین روپیہ (عہ)

غنیۃ الطالبین

مع فتوح الغیب۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی مشہور معروف تصنیف ہے۔ جس میں آپ کے مقالات و ارشادات و اذکار۔ توحید و سنت کے مواعظ حسنہ۔ مسائل کی تشریح اسلام کی فلاسفی۔ غرضیکہ تمام اسلامی مسائل پر مدلل بحث فرمائی ہے۔ اصل عبارت عربی ہے مترجم ... قیمت صرف پانچ روپیہ

المرقات فی احکام الصلوٰۃ

مصنفہ مولوی محمد جمال صاحب امرتسری۔ جس میں نماز کے تمام مسائل و دعائیں مع ترجمہ تحریر کی گئی ہیں۔ قابل دید ہے۔ ضرور منگوائیں۔ اصل قیمت ۶؍۔ رعایتی ۴؍

ملنے کا پتہ: مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

شاردا ایکٹ میں ترمیم بلکہ تشدید

شاردا ایکٹ کا مضمون یہ ہے کہ بوقت نکاح لڑکی کی عمر چودہ سال سے کم نہ ہو اور لڑکے کی عمر اٹھارہ سال سے کم نہ ہو۔ امریکہ کی ایک لیڈی (مس میو) نے ہندوستان میں آکر ہندو لڑکیوں کی حالت زار کا ملاحظہ کیا تو اس کے دل میں بڑا رحم آیا۔ اس نے ایک کتاب "مدر انڈیا" کے نام سے لکھی۔ جسے پڑھ کر ایک پتھر دل انسان بھی نرم ہو جائے۔ گو بظاہر ہندو سوسائٹیاں اس کتاب پر بہت چیں بجبیں ہوئیں مگر دل میں اس کا اثر قبول کر لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرکزی اسمبلی کے ایک ممبر (مسٹر شاردا) نے ایک بل پیش کر کے پاس کرا دیا کہ چودہ سال سے کم لڑکی یا اٹھارہ سال سے کم لڑکے کی شادی کرنے والے مستوجب سزا ٹھیریں گے۔ جمہور اہل اسلام نے اس پر سخت احتجاج کیا اور اس کو مداخلت فی الدین قرار دیا۔ مگر ہمارے سامنے واقعات پر مبنی تھی (جن میں ہم نابالغ لڑکیوں کے نکاح کا انجام بُرا دیکھتے تھے) یہ تھی کہ یہ ایکٹ ظلم دافع ظلم ہے خیر یہ منظور ہو کر نافذ العمل بھی ہو گیا۔ اب عملی طور میں اس میں یہ خرابی نظر آئی کہ سزا بہت کم ہے۔ اس لئے مرکزی اسمبلی میں اس کی ترمیم پیش ہوئی۔ جس کا ذکر آریہ اخبار (آریہ ویر) کے الفاظ میں درج ذیل ہے :-

"مرکزی اسمبلی میں شاردا ایکٹ کی ترمیم پاس ہو گئی۔ مولانا شوکت علی نے اس کی زبردست مخالفت کی اور مسلمانوں کو اس ترمیمی بل کے دائرے سے مستثنیٰ قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی"

(آریہ ویر لاہور ۳۱ مارچ سنہ رواں)

اہلحدیث | اڈیٹر صاحب آریہ ویر کو اس کے متعلق ایک واقعہ عظیمہ اگر یاد ہوتا تو بے چارے شوکت علی پر خفا ہونے کی بجائے شاردا صاحب پر اظہار خفگی کرتے۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ ایکٹ مذکور پاس ہو جانے کے بعد جب اس کی خلاف ورزی پر لوگوں کو سزائیں ہونے لگیں۔ شاردا جی کو ضرورت ہوئی کہ وہ اپنی کمسن بھتیجی کی شادی کریں تو وہ کسی ریاست میں چلے گئے جہاں انہوں نے اس کی شادی کر دی۔ کام بھی کر لیا اور ایکٹ سے بھی بچ گئے۔ یہی مضمون ہے ؎

چوں بخلوت مے روند آں کار دیگر مے کنند

حضرت محمد رشی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت۔ توراۃ، انجیل اور وید کے صاف اور صریح حوالجات سے دیا ہے۔ قیمت ۲ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

آریوں میں اپریل فول

یورپ میں یہ دستور ہے کہ اخباروں میں یکم اپریل کو بغرض تفریح بہت کچھ اناپ شناپ لکھ دیتے ہیں۔ اسے اپریل فول کہتے ہیں۔ ہندوستان میں آریوں کا دستور ہو گیا ہے کہ ہر سال تناسخ کا اپریل فول اڑاتے ہیں۔ اس کی ابتدا پنڈت لیکھ رام نے اپنے رسالہ ثبوت تناسخ میں کی ہے۔ جہاں کسی نابالغ لڑکے کی زبانی اس کے گزشتہ جنم کے حالات بتائے ہیں۔ اس کے بعد اخبار "پرتاپ" وغیرہ میں ہر سال یہ اپریل فول نکلتا رہتا ہے۔ اس کو اپریل فول کہنا ہماری ہی ایجاد نہیں ہے بلکہ آریوں کے گورو سوامی دیانند کی ہے۔ ان پر سوال ہوا تھا کہ گزشتہ جنم اگر ٹھیک ہے تو ہمیں اس کے حالات کیوں معلوم نہیں؟ انہوں نے نہایت صفائی سے اس کا جواب دیا کہ گزشتہ جنم کے حالات کو جاننا خاصہ خداوندی ہے۔ (ستیارتھ پرکاش)

پس جبکہ یہ علم خدا کا خاصہ ہے تو ان اپریل چڑیوں میں کیسے آجاتا ہے۔ یا سوامی دیانند کے قول کو غلط کہیں یا ان چڑیوں کے کلام کو غلط کہیں۔ اس کا اختیار آریوں کو ہے۔ ہم سے کوئی پوچھے تو ہم سوامی دیانند کے کلام کو صحیح سمجھتے ہیں۔ کیونکہ قانون قدرت اس کی شہادت دیتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قانون قدرت جو ہم سب انسانوں کو یکساں حاوی ہے یہ ہے کہ ہم ہندو مسلم آریہ عیسائی وغیرہ گزشتہ جنم کے حالات بالکل نہیں جانتے۔ پھر ایک آدھ بچے کے متعلق ایسا دعویٰ کرنا بلا وجہ استثنا ہے اور قانون قدرت میں اس قسم کا استثنا ماننا جائز نہیں پس آریہ اخبارات یہ اپریل فول اڑاتے ہوئے سوچ لیا کریں کہ اس کا اثر مسلمانوں کی بجائے سوامی دیانند پر تو نہیں پڑتا۔ اپنا گھر شیشے کا بنا کر دوسروں پر پتھر پھینکنا۔

کہو جی! کون دھرم ہے۔

انتخاب الاخبار

اپیل دائر ہو گئی قربیگ قاتلانہ حملہ آور کی طرف سے سشن کورٹ میں اپیل دائر کر دی گئی ہے۔ جس کی سماعت ۱۰ جون کو ہو گی۔ ناظرین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انجام بہتر کرے (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— مکہ معظمہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حرم شریف میں بجلی کا انجن جو خراب ہو گیا تھا درست ہو گیا ہے۔ اب روشنی باقاعدہ ہوتی ہے حکومت کی طرف سے عنقریب دو نئے شفا خانے (ایک زنانہ دوسرا برائے علاج امراض دندان) کھولے جانے والے ہیں۔ نیز حکومت کی طرف سے غیر ملکی باشندوں کے قیام کے قانون کا نفاذ عمل میں لایا گیا ہے۔

—— مغلستان کے ایک اخبار میں جنرل ونشوانگ کا ایک بیان شائع ہوا ہے کہ مغل قوم چینی سلطنت کو اپنا ورثہ سمجھتی ہے اور ایک عظیم الشان تاتاری سلطنت قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

—— امرتسر میں پنجاب اسمبلی کے مسلم ضمنی انتخاب کا زبردست پروپیگنڈا جاری ہے۔ انتخاب ۱۴ مئی سے شروع ہو گا۔

—— لاہور میں ہندو مہا سبھا کے صدر مسٹر ساورکر ۸۔ مئی کو آئے ان کا جلوس نکالا گیا۔ جس پر بعض ہندوؤں نے اینٹیں اور پتھر برسائے۔

—— لاہور میں سکھوں نے ایک دیوان کر کے فیصلہ کیا ہے کہ گورنمنٹ جہاں سنگھ باغ پر سکھوں کا قبضہ تسلیم کرے اگر جہاں سنگھ کی سمادھ کو مسمار کیا تو سکھ مورچہ بندی قائم کرینگے۔

—— ڈاکٹر ستیہ پال پنجاب اسمبلی کے ممبر ووٹوں کی کثرت سے منتخب ہو گئے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے برما میں داخل ہونے کے لئے ہندوستانیوں پر کچھ پابندیاں عائد کی جائیں گی۔

—— لکھنؤ میں مدح صحابہ کے سلسلے میں ممبر سول نافرمانی جاری ہو گئی ہے۔

—— میلہ کنبھ میں ۲۱۴ عورتیں اغوا ہوئیں۔ دریائے گنگا کے ۳ عارضی پل اسی میلہ کی خاطر بنائے گئے تھے۔ جن کو توڑنے پر ان کی قینچیوں میں بیسیوں لاشیں ملیں۔

—— صوبہ سی پی کے آنریری مجسٹریٹوں کے عہدے بالکل اٹھا دیئے گئے ہیں۔ نیز ۲۵ سالہ سرکاری ملازمت کے بعد ہر ملازم کو ریٹائر کیا جائیگا۔

—— سپین کی باغی افواج کی امداد کے سلسلہ میں جنرل فرانکو پر اٹلی اور جرمنی کی طرف سے ۱۵ کروڑ پونڈ قرض ہو گیا ہے۔

ناظرین مطلع رہیں

کہ جن خریداروں کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے ان کی طرف سے ۲۶۔ مئی سے **پہلے پہلے** قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے ورنہ ۲۷ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

مہلت یافتگان کی طرف سے قیمت وصول نہ ہوئی تو اخبار بند کر دیا جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث)

—— صوبہ اڑیسہ کے قائمقام گورنر مسٹر ڈبی ریونیو کمشنر مقرر ہوئے تھے مگر وزارت صوبہ اس تقرر پر ناخوش تھی بلکہ مستعفی ہونے کو تیار تھی۔ اسلئے اب کسی اور صاحب کو قائمقام گورنر بنایا جائیگا۔ اول الذکر طویل رخصت پر چلے گئے ہیں۔

—— ہندوستان کے ایک اور مشہور اردو شاعر جگر مراد آبادی کا انتقال ہو گیا۔

—— صوبہ سرحد کے پولیٹیکل قیدی مسٹر لرزہ وائرلیس کو رہا کر دیا گیا ہے۔

—— بمبئی اور کلکتہ کی طرح لاہور میں بھی ایک علیحدہ میونسپل ایکٹ نافذ کیا جائیگا۔

گورو کی نگری میں —— تبلیغ حق

ضلع امرتسر میں ایک قصبہ ترنتارن ہے۔ وہاں پر سکھوں کا تیرتھ ہے اور سکھ آبادی بہت زیادہ ہے۔ مسلم آبادی کم اور ان میں اکثریت بریلوی حنفیوں کی ہے وہاں پر جمعیتہ کی طرف سے ۷۔ ۸ مئی کو جلسہ ہوا۔ ابتدا میں رکاوٹیں ڈالی گئیں۔ مگر الحمد للہ جلسہ رُک نہ سکا اور آخر حق کا غلبہ ہوا۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی۔ ناظم جمعیتہ ہذا، مولوی خدا بخش صاحب، مولوی عبد المجید صاحب اور دیگر علماء جلسہ میں شریک ہوئے ناظم صاحب نے اغراض جمعیتہ کے ماتحت توحید و سنت پر ہر دو روز دو مبسوط تقریریں کیں۔ بحمد للہ بہت کافی اثر ہوا۔ اغیار بھی آشنا بن گئے۔ بفضل خدا امید ہے کہ آئندہ جلسہ ہوا تو روکنے والے خود جلسہ کے حامی ہونگے انشاء اللہ! دعا ہے کہ خدا تعالیٰ کارکنان جمعیتہ تبلیغ کو مزید توفیق عطا کرے اور جمعیتہ ہذا کی بنیادیں مستحکم کر دے۔ تاکہ جماعت میں تبلیغ وسیع ہو۔ آمین! (احمد اللہ از ترنتارن ضلع امرتسر)

شکریہ ترنتارن کے جلسہ میں علماء و زعماء کی دعوت کا انتظام مولوی حکیم عبد اللہ صاحب ترنتارنی کے ہاں تھی۔ جن کا میں جمعیتہ کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ موصوف کو کار خیر میں شرکت کی مزید توفیق عطا کرے۔

(خاکسار: عبد اللہ ثانی ناظم جمعیتہ تبلیغ)

مضامین آمدہ مولوی محمد ایوب صاحب۔ مولوی محمد داؤد صاحب ارشد ۳ عدد۔ محمد یوسف صاحب۔ مولوی زین العابدین صاحب۔ شاکر صاحب صدیقی ۳ عدد نظم۔ منشی محمد خان۔

آٹھ آنہ کی بجائے دو آنہ اخبار اہلحدیث کا نبی نمبر جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت مبارک پر بہترین اہل قلم حضرات کا مرقع ہے۔ اخباری صفحات کے پچاس صفحوں پر مشتمل ہے اگر رسالہ کی صورت ہو تو اسکی قیمت ۸ سے کم نہ ہو۔ مگر ماہ ربیع الاول میں عاشقان سیرت کو تقسیم کرنے کیلئے

قادیانی مشن

کیا احمدیہ جماعت سے حکومتیں بھی ڈرتی ہیں؟

شاعرانہ طریق کلام یہ ہے کہ تشبیہ کے طور پر اگر محبوب کو کسی چیز سے موصوف کریں تو صفت کے لوازم بھی ضرور بتایا کرتے ہیں۔ یہ ایک عام انداز گفتگو ہے مثلاً محبوب کو اگر سورج سے تشبیہ دی ہے تو سورج کے لوازم بھی ثابت کئے جائینگے۔ چنانچہ ایک اُردو شاعر نے اپنے محبوب کو سورج سے تشبیہ دیکر کیا خوب کہا ہے۔

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

قادیانی علم کلام کا بھی بہت سا حصہ تشبیہات پر مبنی ہے چنانچہ یہ عبارت بھی شاعرانہ تخیل سے بیان کی گئی ہے جو خلیفہ قادیانی کے خطبے میں درج ہے کہ

"جماعت (احمدیہ) اب ایک ایسے مقام پر پہنچ گئی ہے کہ بعض حکومتیں بھی اسے ڈر یا اہمیت کی نگاہ سے دیکھنے لگی ہیں اور قومیں بھی اسے ڈر یا اہمیت کی نگاہ سے دیکھنے لگی ہیں" (الفضل ۲۰۔ اپریل سنہ رواں ص ۲)

ناظرین کرام! اسے غلط نہ سمجھیں کیونکہ یہ ایک تشبیہ ہے جو مبالغے کی وجہ سے استعارے تک پہنچ گئی ہے۔ جیسے شیخ سعدی نے استعارے کے رنگ میں ایک شعر کہا ہے جو حقیقت کے لحاظ سے تو غلط ہے مگر استعارے کے رنگ میں صحیح ہے۔ چنانچہ وہ شعر یہ ہے

عجب در زنخدان آں دلفریب
کہ ہرگز نہ بودہ است بر سرو سیب

اس شعر میں محبوب کو سرو سے تشبیہ دیکر کمال کو پہنچا دیا پھر اس کی ٹھوڑی کو سیب قرار دیکر تعجب کا اظہار کیا ہے کہ سرو پر سیب کیسے لگ گیا۔

قادیان کے رسالہ ریویو میں ایک نوٹ نکلا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

پیشگوئی | زار روس کا عصا آپ (مرزا صاحب) کے ہاتھ میں دیا جائیگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روس کے ملک میں احمدیت کثرت سے پھیل جائیگی۔ حتیٰ کہ وہ حکومت ہی احمدی ہو جائیگی"

(ریویو بابت ستمبر ۱۹۱۷ء)

اہلحدیث | اس بیان میں احمدی جماعت کو روسیوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی بلکہ استعارہ کیا گیا ہے (ورنہ حقیقت تو یہ نہیں ہے) تشبیہ کس امر میں ہے؟ اس کا جواب علم معانی کے قاعدے میں ملتا ہے۔ کہ مشبہ بہ کے مشہور وصف میں تشبیہ ہوتی ہے۔ روسیوں کا مشہور وصف سب جانتے ہیں کہ لامذہبیت ہے۔ پس اگر یہی وجہ شبہ ہے تو ہمیں بھی اس سے انکار نہیں اگر اس کے سوا کچھ اور ہے تو قادیانی اخبارات بتائیں چونکہ یہاں تشبیہ دی گئی ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ جس طرح روسیوں سے بعض حکومتیں ڈرتی ہیں اسی طرح احمدیوں سے بھی ڈرتی ہوں۔ اس لئے خلیفہ صاحب کا مذکورہ بیان شاعرانہ تخیل کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے۔

قادیانی ممبرو! | دیکھی ہماری ہمدردی کہ تمہارے اس قسم کے دعاوی کاذبہ کو بھی ہم علمی قواعد سے صحیح ثابت کر دکھاتے ہیں۔ اب بھی ہمارا یہ شعر صحیح سمجھو گے یا نہیں؟

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

محمدیہ پاکٹ بک۔ مرزائیت کی تردید میں قیمت عہ

جرمن ترجمہ قرآن

بخدمت شریف جناب اڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث

السلام علیکم! براہ مہربانی مندرجہ ذیل چند سطور کو اپنے گرانبہا اخبار میں شائع فرما کر مجھے مرہون منت فرمائیے

میں نے ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۲ء تک احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی خواہش پر قرآن مجید کا ترجمہ جرمن زبان میں کیا تھا۔ اب وہ ترجمہ انجمن کی طرف سے جرمن میں شائع ہو رہا ہے۔ اور اس کے صفحہ اول کا عکس میری نظر سے "لائٹ" میں گذرا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر نہایت تعجب ہوا کہ اس میں مترجم کا نام مولوی صدرالدین ہے مولوی صاحب مذکور انجمن کے جنرل سیکرٹری ہیں اور اس ترجمے کو چھپوانے کے لئے وہی برلین گئے ہوئے ہیں۔ یہ ترجمہ شروع سے آخر تک میرا کیا ہوا ہے اور مولوی صاحب موصوف کا اس میں ایک لفظ بھی نہیں

جب میں لاہور میں یہ ترجمہ کر رہا تھا تو اسی زمانے بیرن عمر ایرنفلز وہاں آئے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے تمام اراکین انجمن کے سامنے میرے ترجمے کی صحت کی تعریف کی تھی۔ جب مولوی صدرالدین جرمنی گئے تو انہوں نے پہلے انجمن کو اس مضمون کے خطوط لکھے کہ وہ ترجمہ کی اصلاح کرا رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خود الحمد کی پہلی آیت کا ترجمہ بلحاظ جرمن کے غلط ہے۔ "لائٹ" میں محض صفحہ اول کا عکس چھپا ہے معلوم نہیں کہ باقی صفحوں میں اور کتنی غلطیاں ہونگی۔ جب مجھے اس بات کا علم ہوا تو میں نے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے صدر مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں احتجاج کیا اور خط رجسٹری شدہ بھیجا۔ اس واقع کو تین ماہ سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب نے اس خط کا جواب اب تک دینا گوارا نہیں کیا۔ لہٰذا میری خواہش ہے کہ آپکے اخبار کے ذریعہ سے کم از کم اس کے قارئین کرام کو اصل واقعہ سے واقفیت ہو جائے۔ امید ہے کہ آپ میری اس

کا نکاح بلال جیسے حبشی النسل سے ہوا تھا۔
(۴) خلیفۂ ثانی فاروق اعظم قرشی نے اپنی بیٹی حفصہ کو سلمان جیسے فارسی النسل پر پیش کیا تھا۔ سبل۔
(۵) خاندان بنی ہاشم کی محترم خاتون ضباعہ بنت الزبیر الہاشمیہ مقداد بن اسود الکندی کے نکاح میں تھیں۔ کہاں بنی ہاشم اور کہاں بنی الکندہ۔
(۶) ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ جیسی محترم خاتون قرشیہ کا نکاح سالم بن معقل آزاد کردہ غلام سے کردیا تھا۔ باشندگان یثرب کے غرور اور عجب، و تکبر کو دیکھو جس وقت زمانہ جاہلیت میں سردار مکہ نے ایک انصاریہ خاتون کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا تو انصار کا مغرور قبیلہ اس شرط پر راضی ہوا کہ سردار مکہ کو ان کی لڑکی اپنے مکان پر رخصت کرا لانے کا کوئی اختیار نہ ہوگا یہ تھی ان کی جہالت اور آبائی نخوت و غرور۔ مگر جب آنحضور علیہ السلام نے آبائی فخر و غرور کا خاتمہ کر دیا تو بلال حبشی کے خواہش نکاح کا اظہار کرتے ہی بیسیوں انصار اپنی بیٹیاں دینے کے لئے تیار ہوگئے۔
یہی نہیں بلکہ عرب کا مشہور شاعر شہزادہ امرء القیس ملک ضلیل جس محترم خاتون کے جد امجد کا بہت بڑا مداح تھا۔ اسی ممدوح اعظم کی پوتی بھی ایک ادنےٰ مسلمان کے نکاح میں رہ کر اس کی کفش برداری پر فخر کرتی تھی۔ نہایت اختصار کے ساتھ یہ چند واقعات لکھ دیئے گئے۔ جن کے پیش نظر ہر صاحب بصیرت فیصلہ کرسکتا ہے کہ کفاءت قومی کوئی چیز نہیں۔ اگر شریعت مطہرہ میں کوئی چیز معتبر ہے تو وہ کفاءت فی الدین ہے۔ یہی مذہب ہے زید بن علی۔ امام مالک۔ عمر و ابن مسعود ابن سیرین عمر بن عبد العزیز امام بخاری وغیرہم کا

فاعتبروا یا اولی الابصار

الآثار المتبوعہ رد اعلام المرفوعہ۔ ایک مجلس کی تین طلاقیں اور اہل حدیث کا مذہب۔ اور معترضین کے جملہ اعتراضات کا مدلل جواب۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۸/ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

"عرش والا زمین پہ آیا"

(از قلم مولوی عبد الرحیم صاحب۔ جامعہ نذیر حسن خان)

ایک نظم دس ابیات کی رسالہ صوفی پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات بابت ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء نمبر ۳-۴-جلد ۵۶ کے صفحہ ۴ پر بعنوان بالا میری نظر سے گزری ہے، جو ایک دوست نے بغرض واقفیت میرے ہاں ارسال کی تھی۔ ناظرین باتمکین اسے مطالعہ کرکے حظ حاصل کریں کیونکہ ناظم صاحب نظم ہذا نے کمال کردیا ہے اور اپنے عقائد کو اور ما فی الضمیر کو بلا بخل پیش فرمایا ہے۔ آجتک خانہ ساز صوفیوں نے اپنے مذہب کو ایسی طرح افشا نہیں کیا بہرحال وہ نظم یہ ہے:-

"عرش[1] والا زمین پر آیا
فاتقوا اللہ یا اولی الابصار[2]
قابل حمد[2] خود محمد تھا
کاروان میں تھا کارواں سالار
شکل احمد[3] میں خود احد آیا
ہوا مطلق مقید اظہار
دائرہ مختفی تھا نقطہ میں
ہوگئی ختم گردش پرکار
وہی اژدر وہی عطائے کلیم
وہی قطرہ وہی در شہوار
ہے وہی خون وہی ہے نافہ مشک
الیواقیت بوجھۃ الاحجار
بیج بھی ہے وہی شجر بھی وہی
وہی قہار ہے وہی غفار
آپ اپنا پیام پہنچایا
آپ خود اپنا کرگیا اقرار[4]
یار[5] آیا تھا نامہ بر بن کر
خط کے دھوکے میں رہ گئے اغیار"

اہلحدیث | یہ لوگ اپنی مجالس میں ایسی نظمیں پڑھتے ہیں۔ مگر جب تعاقب ہوتا ہے تو انکار کرجاتے ہیں۔ جیسے امرتسر میں اخبار الفقیہ وغیرہ نے جلسے عرس کی بابت کیا اور آج تک کر رہا ہے۔ اب یہ لوگ اس نظم کو غور سے پڑھیں اور ہمیں بتائیں کہ یہ تعلیم کس مجتہد یا امام کی ہے؟

---

[1] عرش والا سے مراد حضرت اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔ زمین پر آیا سے یہ مطلب ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صورت میں تبدیل ہوکر خود ہی خدائے پاک زمین پر تشریف لائے۔ دوسرا مصرعہ عربی کا یہ مطلب ہے کہ اے آنکھوں والے اللہ سے ڈرو۔ مگر اوس اللہ سے ڈرو جو زمین پر خدا بن کر آیا ہے۔ اولی الابصار سے مراد صوفی لوگ ہیں غیر اُن کے نہیں۔

[2] حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خود قابل حمد و عبادت تھے نہ اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ اللہ تبارک نے شکل نبوی اختیار فرمائی تھی لوگ ناحق اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے اور کرتے ہیں۔

[3] اس بیت میں بالکل* ظاہر فرمایا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جلا و اعلیٰ شانہ نے شکل انسانی اختیار فرمائی تھی۔

[4] یعنی نبی علیہ السلام نے خدا ہوکر اپنا اقرار لوگوں سے کرایا۔

[5] یار یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ شکل نبوی میں پیغام رساں بن کر آئے دراصل تھے (اللہ) مگر لوگ خط یعنی قرآن کریم کے دھوکے میں رہ گئے۔ آخر رب کو بندہ بنادیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اثبات التوحید۔ فرقہ بریلویہ کے جملہ اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ جو قابل دید ہے۔ کاغذ۔ کتابت عمدہ۔ قیمت ۸/، پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

اطاعت رسول (علیہ السلام)

اَمْ لَمْ یَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ

جو شخص قرآن مجید کو بغور پڑھتا ہے وہ اس نتیجے پر ضرور پہنچتا ہے کہ قرآنی تعلیم میں بعد اطاعت خدا، اطاعت رسول سب سے مقدم ہے۔ علمائے اصول کا یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ اللہ کے حکم کی دلیل اللہ کی الوہیت ہے اور رسول کے حکم کی دلیل اس کی رسالت ہے۔ یہ دونوں اطاعتیں کسی اور اطاعت پر متفرع نہیں ہیں۔ اسی لئے ان دو شخصیتوں پر حکم کی دلیل کا سوال وارد نہیں ہو سکتا ان کے سوا ہر ایک آمر، حاکم اور مجتہد وغیرہ پر سوال وارد ہو سکتا ہے۔ متقدمین اہل قرآن نے اطاعت رسول سے انکار کیا۔ جہاں قرآن میں اس کا ذکر آیا وہاں انہوں نے رسول سے مراد قرآن لیا اور واؤ کو عطف تفسیری قرار دیا۔ یعنی اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ کے معنی انہوں نے یوں کئے کہ پیروی کرو اللہ کی یعنی قرآن کی اور بس۔ چونکہ ایک بلیغ کلام کی ایسی تفسیر کرنی اس کی تحریف کرنے کے برابر ہے اور اطاعت رسول کو بحکم خدا مستقل ماننا بھی ان لوگوں (منکرین حدیث) کو ناگوار ہے۔ اسلئے متاخرین اہل قرآن نے ایک نئی صورت پیدا کی ہے۔ یعنی رسول سے مراد مرکز امت ہے جو رسول کے انتقال کے بعد بشکل حکام وقت برابر منتقل ہوتا چلا جاتا ہے۔

مولانا حافظ اسلم جیراجپوری (جدید اہل القرآن) کا ایک جامع مضمون رسالہ "جامعہ" دہلی بابت اپریل سنہ رواں میں نکلا ہے جو اس مطلب کو واضح الفاظ میں بتلانے کیلئے کافی ہے۔ جسکے حصص نمبروار ہم ذیل میں درج کرتے ہیں

(۱) "رسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو حیثیتیں تھیں۔ (۱) پیغمبری۔ یعنی پیغام الٰہی کو لوگوں کے پاس بے کم وکاست پہنچا دینا۔ اس حیثیت سے آپ کی تصدیق کرنا اور آپ کے اوپر ایمان لانا فرض کیا گیا۔ (۲) امامت۔ یعنی امت کا انتظام، اُس کی شیرازہ بندی، اُن کے باہمی قضایا کے فیصلے، تدبیر مہات۔ جنگ وصلح وغیرہ اجتماعی امور میں ان کی قیادت اور قائم مقامی وغیرہ۔ اس حیثیت سے بھی آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری لازم کی گئی۔

پہلی حیثیت یعنی پیغمبری کے لحاظ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی سے مشورہ لینے کا حکم نہ تھا بلکہ فریضہ تبلیغ اللہ کی طرف سے آپ کے ذمہ لازم کر دیا گیا تھا۔

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ (۵/۹) اے رسول جو تجھ پر اتارا گیا اُس کو پہنچا دے اور اگر تو نے نہ کیا تو اللہ کے پیغام کی تبلیغ نہیں کی۔

لیکن بحیثیت امام لوگوں سے مشورہ لینے کیلئے مامور تھے۔ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ (۴/۱۵۹) اور امر (حکومت) میں اُن سے مشورہ لیا کرو۔

(نمبر ۲) "یہ امامت کبریٰ جو آپ کی ذات سے بنی نوع انسان کی ہدایت ورہنمائی وصلاح وفلاح کے لئے قائم ہوئی قیامت تک مستمر ہے۔ جو آپ کے لئے جانشینوں کے ذریعہ سے ہمیشہ رہنی چاہئے۔"

(نمبر ۳) "قرآن میں جو احکام رسول کی اطاعت کے لئے ہیں وہ آپ کی ذات اور زندگی تک محدود نہیں ہیں بلکہ منصب امامت کے لئے ہیں جس میں آپ کے خلفاء بھی داخل ہیں۔

یہ رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (۴/۸۰)

اور جو رسول کی اطاعت کریگا اُس نے اللہ کی اطاعت کی"

(نمبر ۴) خلفاء رسول کی اطاعت اللہ اور رسول دونوں کی اطاعت ہے۔ چنانچہ مرکز کے لئے یہی لفظ قرآن نے استعمال کیا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ (۸/۲۰)

اے مومنو! اطاعت کرو اللہ اور اُس کے رسول کی اور اس سے منہ نہ موڑو جس حال میں کہ تم سن رہے ہو اس آیت میں "عنہ" کی ضمیر مفرد ہے۔ جس سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ "اللہ و رسول" دونوں سے ایک ہی شے مراد ہے یعنی مرکز۔ ورنہ قاعدہ کے مطابق یہاں "عنہما" ہونا چاہئے تھا۔ اور "جس حال میں کہ تم سن رہے ہو" کی قید سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ اطاعت بالمشافہہ ہے۔ اور عربی میں اطاعت کے معنی ہی ہیں زندہ کی فرمانبرداری۔

(نمبر ۵) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ (۸/۲۴)

اے مومنو! اللہ و رسول کی بات مانو جب وہ تم کو ایسے کلام کے لئے بلائے جس میں تمہاری زندگی ہو

یہاں بھی دُعا کا صیغہ مفرد ہی اللہ و رسول دونوں کے لئے مستعمل ہوا ہے۔ اور یہ حکم بھی صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک محدود نہیں ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے جو آپ کے تمام آنے والے خلفاء پر مشتمل ہے۔"

(نمبر ۶) الغرض بیسیوں آیات ہیں جن میں "اللہ و رسول"

۱؎ ہر شخص جو حدیث کو حجت شرعی نہیں مانتا اور قرآن ہی پر اکتفا کرتا ہے وہ بقول مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہل قرآن ہے۔ اسی اصطلاح کے ماتحت ہم بھی ایسے لوگوں کو اہل قرآن لکھتے ہیں جو درحقیقت ان کے لئے عزت کا لفظ ہے جیسے اہل الانجیل وغیرہ اس سے ان کی توہین مقصود نہیں۔ منہ

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی از جہلم)

(گذشتہ سے پیوستہ)

قرآن کریم نے سورہ یوسف کے پیرایہ میں ایک طرف نہایت ہی لطیف و دلفریب طریقہ سے صحابہ کو ان کا شاندار و زریں مستقبل دکھا دیا اور کفار و معاندین اسلام کی ہزیمت و تنزل و انحطاط اور زوال و اقتدار کا یقین دلا دیا۔ اُدھر دوسری جانب یہ ظاہر کر دیا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مثیل یوسف ہونگے۔ ان کو بھی اسی قسم کے واقعات پیش آئیں گے جس طرح حضرت یوسف کو پیش آئے۔ ان کے لئے بھی ہجرت ہی میں کامیابی ہے اور حقیقت میں یہی وہ نکتہ ہے جس کے باعث قصہ یوسف کو احسن القصص فرمایا گیا۔ گویا دراصل یوسف کے واقعات زندگی کی صورت میں خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے آئندہ حالات پیشین گوئی کے طور پر بیان فرما دیئے ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ قارئین کرام کی مزید دلچسپی اور مزید لطف کی خاطر دونوں حضرات علیہما السلام کے موٹے موٹے وقائع زندگی بیان کئے جائیں۔

(۱) آپ نے خواب دیکھا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ وہ وعدہ خداوندی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا گیا تھا کہ بنی اسرائیل کو حکومت ملیگی، وہ ان کے ذریعہ سے معرض ظہور میں آنے والا ہے، اور آپ بنی اسرائیل میں ایک انقلاب پیدا کرینگے، تاکہ یہ لوگ حکومت میں دخیل ہو کر بعد میں حاکم بن جائیں۔ بھائیوں کو ان کی اس ترقی سے غصہ پیدا ہوا اور از راہ حسد و عداوت انکو گھر سے نکال دیا۔ (۲) کنوئیں میں تین دن تک رہے۔ (۳) کئی سال تک زندان میں رہے۔ (۴) جب مصر میں قحط نمودار ہوا تو ان کے بھائی غلہ لینے کے لئے کنعان سے مصر گئے۔ (۵) اشتداد قحط کے باعث برادران یوسف غلہ لینے کے واسطے مصری دربار میں حاضر ہوئے۔ (۶) بھائیوں نے انجام کار پہچان کر آپ سے معافی کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ؕ یعنی تم پر کوئی مواخذہ نہیں خداتعالیٰ تم کو بخش دے وہ ارحم الراحمین ہے۔ (۷) والدین نے بھی آپ کی عظمت و جلال کا اقرار کیا۔ (۸) آپ نے کنعان کو چھوڑا۔ اور مصر میں تشریف فرما ہوئے۔ جہاں آپ کا خواب درست ثابت ہوا۔ حکومت میں حصہ مل گیا اور بنی اسرائیل بھی دخیل ہو گئے۔

اب اسکے بالمقابل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوادث حیات طیبہ ملاحظہ ہوں۔ جن کے عنوانات حسب ذیل ہیں:-

(۱) جب آپ کو خدا نے مبعوث کیا بیانگ دہل خداواحد کی غلامی کی طرف آپ دعوت دینے لگے اور اصنام و طواغیت کی تذلیل کرنے لگے جو اہل مکہ کے معبودان باطل تھے تو آپ کی اس ترقی کو قریش نہ دیکھ سکے اور اہل مکہ نے متفقہ طور پر آپ کو ہجرت پر مجبور کیا۔ ورنہ مکہ سے زیادہ عزیز آپ کے نزدیک کوئی مقام نہ تھا۔ (۲) آپ غار ثور میں تین دن تک مقیم رہے جب آپ مکہ سے مدینہ کی جانب روانہ ہوئے۔ (۳) جب آپ نے شرک و بت پرستی کی بے حد مذمت کی تو مشرکین مکہ کا پیمانہ صبر چھلک گیا۔ بیت اللہ میں جمع ہو کر سب نے آپ سے تقاطع کا فیصلہ کیا۔ عہد نامہ پر دستخط ہوئے اور اس قرطاس کو بیت اللہ میں آویزاں کیا گیا۔ ہر قسم کے تعلقات آپ سے ممنوع قرار دیئے اور آپ کئی سال تک ابن ابی شعب کی گھاٹی میں قید بے زنجیر رہے۔ (۴) مدینہ میں آپ کی تشریف آوری کے بعد مکہ میں امساک باران کے باعث قحط نمودار ہوا۔ ابوسفیان آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی یا محمد انک تامرنا بصلۃ الرحم فادع اللہ لنا۔ یعنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم ہم کو صلہ رحم کا حکم دیا کرتے ہو۔ اب جناب الٰہی میں ہمارے لئے دعا کرو۔ آپ نے دعا فرمائی نزول باراں سے اہل مکہ کا قحط دور ہو گیا (۵) نجد کا شہر جو مکہ میں غلہ بہم پہنچایا کرتا تھا اور اس لحاظ سے وہ مکہ کی منڈی تھی۔ اس کے ناظم حضرت ثمامہ بن اثال مسلمان ہو گئے۔ کفار کے ہاتھ غلہ بیچنا بند کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مکہ میں قحط پڑ گیا۔ اہل مکہ کا ایک وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر طالب امداد ہوا۔ آپ نے ثمامہ کو خط ارسال فرمایا اور انہوں نے غلہ فروخت کرنا شروع کر دیا۔ (۶) فتح مکہ کے دن اُن لوگوں نے آپ سے معافی طلب کی۔ آپ نے فرمایا میں تم سے وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ؕ (۷) آپ کے والد فوت ہو چکے تھے۔ آپ کے چچا حضرت عباسؓ فتح مکہ کے دن مسلمان ہو گئے اور آپ کی رفعت شان کے اقراری ہوئے آپ نے فرمایا العتبۃ صنوا بیہ (۸) آپ نے مکہ سے ہجرت اختیار کی اور مدینہ کو نشیمن نبوت قرار دیا۔ وہاں کی زندگی روز روشن کی طرح دنیا کے سامنے ہے جو کسی دلیل و برہان کی محتاج نہیں۔

اس قدر ضروری تفصیل کے بعد اب ہم دوبارہ قصہ یوسفؑ پر دوسری حیثیت سے نظر ڈالتے ہیں اور اس کے بعض نتائج عبر کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔ یوسف علیہ السلام کا داخلہ مصر میں غلامانہ حیثیت سے ہوتا ہے عزیز مصر کے گھر میں کچھ مدت اسی رنگ میں بسر ہوتی ہے یہاں تک کہ عزیز مصر کی بیوی کا مشہور واقعہ ہوتا ہے خاتون عزیز کے عشوہ و ناز جب ناکام ثابت ہوتے ہیں تو ہیبت و سطوت سے وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو رام کرنا چاہتی ہے، زندان کی خوفناک زندگی سے ڈراتی ہے، ضیاع عزت و بربادی ناموس حیات کا خوف دلاتی ہے کہ کسی طریق سے وہ اسکے دام تزویر میں پھنس جائیں، باایں ہمہ حضرت یوسفؑ ٹس سے مس نہ ہوئے خوبصورت خاتون کہتی ہے لَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ

رسالت سے متصل بیک وقت نہیں ہے۔ اس لئے اسمیں وہ زور نہیں ہے جو آنحضرت صلعم کی امامت کبریٰ میں ہے
پس آپ سے یہ سوال ہے کہ امامت صدیقی یا فاروقی یا ان کے بعد کی اماموں کو امامت رسالت سے کیا نسبت ہے؟ کیا بعد کی امامتیں امامت اولیٰ کی تابع ہیں یا اپنی اپنی جگہ پر مستقل ہیں۔ مسلمانوں کا مذہب تو آپ کو معلوم ہوگا اس کا تو ذکر نہیں۔ ہاں آپ ہی بتائیں کہ نمبر ۹ میں جو لکھا ہے کہ

ان امرا کا کوئی فیصلہ قرآن کے خلاف معلوم ہو تو مرکز کی طرف رجوع کرنا ہوگا جو خود فیصلہ کر دیگا!

اس پر سوال یہ ہے کہ اگر آج کا مرکز ایسا فیصلہ کرے جو مرکز اول کے خلاف ہو تو ایسی صورت میں ہم کیا کریں۔ کیا دونوں فیصلوں کو برابر سمجھیں یا مرکز اول کے فیصلے کو ترجیح دیں۔ برابر سمجھنا تو صحیح عقیدے کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہاں امامت رسالت کے ساتھ متصل تھی مگر یہاں نہیں ہے۔ باوجود اسکے دونوں کو برابر سمجھنا توہین رسالت کے مترادف ہے۔ اگر مرکز اول کو ترجیح دیں جیسا کہ جملہ اہل اسلام کا مذہب ہے تو ثابت ہوتا ہے کہ آج کا مرکز پہلے مرکز سے وہی نسبت رکھتا ہے جو ماتحت عدالتیں ہائی کورٹ (عدالت عالیہ) سے رکھتی ہیں۔ اگر آپ کے نزدیک بھی یہ اصول صحیح ہے تو ہم ایک مثال آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

ماعز اسلمی کی بابت صحیح روایات میں ملتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس کو زنا کی سزا میں سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ حالانکہ قرآن شریف میں یہ سزا نہیں ہے اگر آج کے مرکز کو یہی واقعہ پیش آجائے اور ماتحت عدالتیں جو چاہیں فیصلہ کریں۔ لیکن اس کی اپیل مرکز میں آئے جہاں آپ (حافظ صاحب) مع اپنے ہم خیالوں کے منصب مرکزیت پر فائز ہوں اور فیصلہ کریں کہ اس قسم کے جرم کی سزا سنگساری نہیں ہے اور فریق ثانی کا وکیل مرکز اول کا فیصلہ آپ کے سامنے پیش کرے تو آپ بحیثیت اعلےٰ حاکم کیا فیصلہ دینگے؟ کیا اپنے ہی فیصلے پر اڑے رہینگے یا مرکز اول کے سامنے جھک جائینگے؟

ع حافظ! تجھے خدا کی قسم تو ہو تو کیا کرے

نمبر ۶ میں آپ نے لکھا ہے کہ "اللہ و رسول کا لفظ مرکز کے معنی میں مستعمل ہوا ہے" اور اس کی تشریح آگے چل کر یوں کی ہے کہ اجتماعی لحاظ سے مرکز ہی کی اطاعت کو قرآن اللہ اور رسول کی اطاعت قرار دیتا ہے۔ بشرطیکہ مرکز قرآن کے مطابق ہو۔

سوال | یہ شرط جو آپ نے مرکز کے لئے لگائی ہے۔ اگر مرکز اول کے لئے بھی ہے اور اس کے بعد آنے والے سب مرکزوں کے لئے بھی تو سوال یہ ہے کہ مرکز اول یعنی رسول بحالت حیات کوئی حکم دیں اور وہ ہماری نظر میں قرآن کے لفظوں میں نہ ملتا ہو تو اسکی بابت اسکی تعمیل کے لئے ہمیں کیا حکم ہے؟ کیا ہم اپنے علم کو حوالہ مرکز کریں یا علم حاصل کرکے عمل کریں۔ اگر شق ثانی ہے تو اس آیت کے کیا معنی ہونگے:۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ

اس میں صیغہ نُهُوا فعل ماضی کی شکل میں لایا گیا ہے کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس سے پہلے نہی وارد ہو چکی تھی۔ جس کی یہ حکایت ہے۔ اگر وارد ہو چکی تھی تو اس کا حوالہ کیا ہے اگر نہیں ہوئی تھی تو اس کی عدم تعمیل پر خفگی کیوں ہے۔

بہر حال آپ کے مرکز کے لئے یہ ایک مرکزی بحث ہے ہاں یہ بھی فرمائیے کہ پچھلے مراکز جتنے بھی ہیں ان کو بھی قرآن کی تعلیم ملحوظ رکھنے کا حکم ہے؟ اگر ہے تو اس کا فیصلہ کون کریگا کہ مرکز کہتا ہے کہ میں حکم ٹھیک دے رہا ہوں دوسرے ماتحت اس کو ٹھیک نہیں مانتے۔ کیا زمانہ خلافت میں ایسے واقعات آپ کے علم میں ہوئے ہیں یا نہیں کہ خلیفہ کے حکم کو مخالف نصوص سمجھا گیا اور اس مخالفت کے واسطے مرکز اول کو دلیل میں پیش کیا گیا۔ جب خلیفہ نے بھی اپنا فیصلہ مرکز اول کے خلاف سمجھا تو اپنا حکم واپس لے لیا۔ مہربانی کرکے آپ بھی کھلے لفظوں میں ہم کو اطلاع دیجئے کہ جملہ مراکز لاحقہ مرکز اول کے اسی طرح محتاج ہیں۔ جس طرح ماتحت عدالتیں عدالت عالیہ کی محتاج ہیں اس لئے اس کا نام اسوہ حسنہ رکھا گیا ہے اور یہ معزز لقب (اسوہ حسنہ) کسی پچھلے مرکز کے واسطے نہیں۔

پس حافظ صاحب! اس معزز لقب اسوہ حسنہ کے ساتھ موصوف مرکز کو تمام مراکز کے لئے مرجع قرار دیں تو ہم خوشی میں ترنم کرتے ہوئے آپکو یہ شعر سنائینگے کہ ؎

شکر شد میان من و او صلح فتاد
حوریاں رقص کناں سجدۂ شکرانہ زدند

نمبر ۳ میں آپ لکھتے ہیں:۔

قرآن میں جو احکام رسول کی اطاعت کے لئے ہیں وہ آپ کی ذات اور زندگی تک محدود نہیں ہیں بلکہ منصب امامت کے لئے ہیں۔

یہ عبارت بھی اپنے اندر اغلاق رکھنے کی وجہ سے تشنہ تشریح ہے۔ کیونکہ منصب امامت آپ کے نزدیک منصب انتظام کا نام ہے۔ اس لئے آپ سے پوچھتا ہوں کہ ہم لوگ اس امر کے بھی مکلف ہیں یا نہیں کہ نماز روزہ وغیرہ افعال شرعیہ بطریق مسنون ادا کریں۔ اگر مکلف ہیں تو رسول کی کس حیثیت کے ماتحت ہیں۔ رسالت کی حیثیت کے ماتحت تو ہو نہیں سکتے کیونکہ وہ انتظام میں بدل گئی ہے اور جب تک وہ بدلی نہ تھی تب بھی بقول آپ کے محض تبلیغ احکام کے متعلق تھی۔ ملاحظہ ہو نمبر اول۔

پھر یہ اتباع سنت کا مسئلہ کس ذیل میں آسکتا ہے رسول کی دونوں حیثیتیں تو نہ زندگی میں اس کی متحمل ہیں نہ بعد انتقال۔ اس کا حل کرنا بھی آپ جیسے ذی فہم کا کام ہے۔ جس کا اپنا قول اور مذہب یہ ہے کہ

تعلیم کتاب کا ایک شعبہ یہ بھی تھا کہ رسول اس کے احکام پر عمل کرکے دکھا دے تاکہ امت اسی نمونہ پر عامل ہو جائے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (تمہارے لئے رسول اللہ کے اندر اچھا نمونہ ہے) چنانچہ ہمارے رسول نے جملہ احکام قرآنی نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ پر عمل کرکے دکھلا دیا اور مسلمان اسی نمونہ پر عمل کرنے لگے یہ اسوہ حسنہ امت کے پاس عمل متواتر کی شکل میں موجود ہے۔ جس کے مطابق رسول اللہ کے بعد سے نسلاً بعد نسلٍ وہ عمل کرتی چلی آتی ہے۔ اس لئے

کا لفظ مرکز کے معنی میں مستعمل ہوا ہے۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اجتماعی لحاظ سے مرکز کی اطاعت اللہ و رسول کی اطاعت ہے :

(نمبر ۷) **دستور العمل** جس طرح امت اسلامیہ کی انفرادی زندگی کی اصلاح کے لئے قرآن اتارا گیا ہے۔ اسی طرح اُس کی اجتماعی زندگی کا بھی دستور العمل وہی ہے وہ ایسی کامل کتاب ہے کہ ہر زمان و مکان اور ہر ماحول میں افراد کی ہدایت اور ملت کی رہنمائی کے لئے کافی ہے۔ اسی لئے جہاں ہر شخص کو ہدایت کی گئی ہے کہ قرآن کی پیروی کرے وہاں مرکز کو بھی یہی حکم دیا گیا ہے کہ قرآن ہی کے مطابق لوگوں کے درمیان حکومت کرے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ (۱۰۵/۴)

ہم نے تیرے اوپر حق کے ساتھ کتاب اتاری ہے کہ جو کچھ اللہ تجھ کو سمجھائے اُس کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلے کر۔

قرآن کے سوا کسی دوسرے کی طرف رجوع کرنے کی ممانعت کی گئی :

(نمبر ۸) شدید تاکید کی گئی کہ مرکز کو قرآنی تعلیمات سے ذرا بھی غفلت روا نہیں ہے اور نہایت حزم و احتیاط کے ساتھ اس پر کاربند رہنا چاہئے۔

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ (۵/۴)

اور یہ کہ تو فیصلے کر اُن کے درمیان اسی کے مطابق جو اللہ نے نازل فرمایا ہے اور ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ جا۔ اور احتیاط رکھ کہ اللہ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے وہ تجھ کو ہٹا کر فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

(نمبر ۹) **اطاعت** یہ پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے کہ قرآن سوائے اللہ کے کسی دوسرے کی اطاعت کا حکم نہیں دیتا۔ یہاں تک کہ والدین کا بھی جہاں ذکر کیا ہے اُن کے ساتھ سلوک اور احسان ہی کی وصیت فرمائی ہے اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے۔ دینی اطاعت خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی صرف اکیلے اللہ کی ہے۔ انفرادی لحاظ سے قرآن کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور اجتماعی لحاظ سے مرکز کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امت میں موجود تھے اُن کی اطاعت اللہ کی اطاعت تھی اور آپ کے بعد اس امامت کبریٰ پر آپ کے زندہ جانشینوں کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ جن کا فریضہ یہ ہے کہ کتاب الٰہی کے مطابق احکام نافذ کریں اور امت کے منتخبہ افراد کو مشاورت کے لئے ساتھ رکھیں۔ یہ احکام قطعی اور حتمی ہونگے۔ جن سے سرتابی کرنے والا اللہ اور رسول کا دشمن ہوگا۔"

(جامعہ دہلی بابت اپریل سنہ رواں)

اہلحدیث ہم نے حافظ صاحب کا مضمون الگ الگ حصوں میں بانٹ دیا ہے تاکہ ناظرین کو جواب سمجھنے میں آسانی ہو۔ ابھی ہم کہہ آئے ہیں کہ حافظ صاحب جیراجپوری کا اصل مقصد یہ ہے کہ حدیث رسول حجت شرعیہ نہیں ہے۔ مسلمانوں کے اس اجتماعی عقیدے کے ابطال کے لئے حافظ صاحب کا سارا زور خرچ ہوا ہے چونکہ یہ اجماعی عقیدہ اپنے اندر پہاڑ سے بھی زیادہ مضبوطی رکھتا ہے۔ اس لئے حافظ صاحب کو اس مشکل کام میں بڑی زحمت اٹھانی پڑی ہے۔ باوجود اختلاف رائے ہمیں حافظ صاحب کی زحمت کشی پر بڑا ترس آیا۔ خاصکر اس لئے کہ آپ نے اس مضمون میں ایسے لوگوں کا اتباع کیا ہے جو علوم شرعیہ اور علوم عقلیہ سے واقف نہ تھے۔ وہ اپنی نلوا تفنیت میں جو چاہتے تھے کہہ جاتے تھے اور ان کے اتباع ان کی طرف سے یہ میٹھی سی معذرت کر دیتے تھے کہ خواجہ صاحب خاصان بارگاہ الٰہی کی طرح رسمی تعلیم و تعلم کے منت کش نہ تھے۔ مگر حافظ صاحب جیراجپوری تو ایک علمی خاندان کے ممبر اور ایک برگزیدہ عالم کے خلف رشید ہیں۔ اس لئے اگر آپ ایسی تقلید یا اتباع کریں گے تو خطاب خداوندی لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۔ آپ کی طرف متوجہ ہوگا۔

اب ہم ترتیب وار ان نمبروں کا جواب عرض کرتے ہیں۔ آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دو حیثیتیں تسلیم کی ہیں۔ ملاحظہ ہو نمبر اول۔

حیثیت رسالت کو تو آپ نے آنحضرت کی زندگی تک محدود رکھا۔ اور حلقہ عمل (بلا مشورہ) مستقل منفرد قرار دیا۔ مگر امامت کبریٰ کو مستمر رکھا۔ ملاحظہ ہو نمبر دوم۔

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آنحضرت کو جو امامت کبریٰ کا درجہ ملا ہے اس میں رسالت کو دخل ہے یا نہیں؟ یعنی یہ امامت کبریٰ رسالت سے متاثر ہے یا انسانی اجزا "حیوان ناطق" کی طرح ہر ایک جزو دوسرے سے الگ ہے۔ بالفاظ دیگر رسالت اس امامت کبریٰ کے لئے واسطہ فی الثبوت ہے یا واسطہ فی العروض یا سفیر محض؟

ہم اہل اسلام کا عقیدہ تو یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی امامت کبریٰ بلکہ جملہ اوصاف رسالت پر متفرع ہیں یعنی رسالت آپ کے جملہ اوصاف کے لئے واسطہ فی الثبوت تھی۔ چنانچہ ارشاد ہے :-

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ

نیز فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ؕ

یہ جملہ القاب اَرْسَلْنَا سے تعلق رکھتے ہیں۔ رسالت ان کے لئے واسطہ فی الثبوت ہے۔ اور یہ امر طلباء پر مخفی نہیں ہے کہ واسطہ فی الثبوت میں دو حرکتیں ہوتی ہیں۔ ایک دوسری سے مستفید اور وہ دو حرکتیں بیک وقت ہوتی ہیں ——— پس ثابت ہوا کہ آنحضرت صلعم کی امامت کبریٰ کیلئے آپکی رسالت مؤثر اور متصل بیک وقت ہے۔

سوال قابل غور چونکہ افراد امت کی امامت کبریٰ

فتاویٰ

س ۱۳۷ } مسلمان مذہب اسلام کو حقیقت و انصاف سمجھتے ہیں۔ مگر برعکس اس کے ان کا خیال ہے کہ کوئی مسلم محنت و مشقت سے دولت جمع کرتا ہے اس کا باپ اور اولاد بھی ہوتے ہیں۔ اچانک مر جاتا ہے تو اوس کی اولاد لاوارث ہو جاتی ہے۔

(احمد اللہ امام مسجد۔ از سری نگر کشمیر)

ج ۱۳۷ } ہم نے جو سوال پر غور کیا تو یہ سمجھ میں آیا کہ زید ایک مال دار شخص تھا جو مر گیا اور اسکے وارثوں میں اس کا باپ اور اولاد زندہ ہیں۔ صورت مرقومہ میں باپ کو چھٹا حصہ الباقی متوفی کی اولاد کو ملیگا۔ اس کے سوا اگر مطلب کچھ اور ہے تو واضح الفاظ میں بیان کر کے جواب لیں۔

س ۱۳۸ } بت پرست اعتراض کرتے ہیں کہ کیوں مسلمان ہم پر ملامت کرتے ہیں کہ ایک پتھر کی پوجا کرتے ہیں۔ یہ لوگ آپ بھی ایک پتھر جس کا نام حجر الاسود ہے اس کا طواف بھی کرتے ہیں اور بوسہ بھی دیتے ہیں (سائل مذکور)

ج ۱۳۸ } عبادت کا مفہوم سب جانتے ہیں کہ اپنے آپ کو معبود کے سامنے نہایت ذلیل اور عاجزانہ حالت میں پیش کرے اس کے برعکس معبود کو سب سے بلند بڑا طاقت ور، حاجت روا، مشکل کشا سمجھے یہ ہے عبادت۔ انہی معنی سے قرآن مجید نے ہم کو ایاک نعبد و ایاک نستعین سکھایا ہے۔ جو شخص ان اوصاف سے موصوف کسی غیر خدا کو سمجھتا ہے وہ مشرک ہے۔ ہم حجر اسود کو ایسا نہیں سمجھتے بلکہ کھلے الفاظ میں کہتے ہیں انك حجر لا تنفع ولا تضر یعنی تو ایک پتھر ہی ہے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان (قول خلیفہ ثانی) ہم مسلمانوں پر حجر اسود کی عبادت کا الزام قطعاً غلط ہے۔ برخلاف اسکے ہندو لوگ اپنے معبودوں کو وہی درجہ دیتے ہیں جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ شوبی کے بنگ (ڈوکر) کی بھی وہی تعظیم کرتے ہیں جو صرف معبود حقیقی کا حق ہے۔ لہٰذا وہ لوگ کھلم کھلا مشرک ہیں۔

س ۱۳۹ } ایک دیوبندی مولوی جو مذہب اہل حدیث پر زور شور سے حملہ کر رہے ہیں۔ اپنے وعظ میں بعد نماز جمعہ کہتے ہیں کہ لوگو جو یہ نام نہاد اہل حدیث زمانہ حال کے ہیں یہ جماعت سنت کو بدعت قرار دیتے ہیں اھ بدعت کو سنت قرار دیتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ تراویح بیس رکعت سنت نبوی ہے، سنت خلفاء راشدین ہے اس کو بدعت تسلیم کرتے ہیں۔ باوجودیکہ علیکم بسنتی وسنت خلفاء الراشدین ہے۔ اب جو حدیث عائشہ آٹھ رکعات کی وارد ہوئی ہے اس کا جواب ہمارے ہاں یہ ہے کہ حدیث صحیح میں ام المومنین ام سلمہ کی روایت ہے کہ آنحضور علیہ السلام رمضان شریف میں اسکی زیادہ عبادت کرتے تھے"۔ کیا جواب ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۳۹ } بیس رکعت تراویح کا ثبوت "اہلحدیث" کی گذشتہ اشاعت میں "الجمعیۃ" دہلی سے بھی طلب کیا گیا ہے۔ آج ان مولوی صاحب کو بھی وہی جواب دیا جاتا ہے (هاتوا برهانکم ان کنتم صادقین) ہمیں تو کتب حدیث میں بیس رکعت تراویح مسنونہ کا ثبوت نہیں ملتا۔ ہم ان مولوی صاحب کے مشکور ہونگے اگر بیس رکعت کا ثبوت دکھا دیں۔

اہل حدیث کو بدعتی کہنا تو اپنی خفگی کا اظہار ہے۔ اہل حدیث اگر اہل بدعت ہوتے تو آج مزارات اور قبروں کی آمدنی سے مزے اڑاتے۔

س ۱۴۰ } یہ جو زمانہ حال کے نام نہاد اہل حدیث ہیں یہ لوگ یقیناً بدعتی ہیں۔ نماز میں اپنے امام کے پیچھے جواب آیات دیتے ہیں۔ حالانکہ حدیث میں قاری بدون نماز قاری ہی کو جواب دیتا ہے (من قرأ منکم) جو یہ جواب امام کے پیچھے دیتے ہیں یہ کہیں ثابت ہی نہیں ہے۔ یہ لوگ ایسی ایسی بدعات کے خود مرتکب ہیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۴۰ } حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے نماز میں سورہ الرحمان پڑھی تو فبای الاء ربکما تکذبان پر صحابہ کو خاموش پا کر فرمایا کہ تم سے اچھا جواب تو جنوں نے دیا ہے۔ صحابہ کے عرض کرنے پر فرمایا کہ انہوں نے کہا تھا لا بشیء من نعمك تکذب ربنا فلك الحمد گویا یہ تعلیم تھی صحابہ کرام کو کہ تم بھی اسی طرح سوال قرآنی کا جواب دیا کرو۔ اسی واسطے شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے لکھا ہے کہ قرآنی سوال (سورہ والتین وغیرہ) کا جواب دینا جائز ہے۔

س ۱۴۱ } حدیث میں اتنا ہی وارد ہوا ہے کہ ایک مہینہ تک آنحضور علیہ السلام بعد از رکوع قنوت پڑھا کرتے تھے۔ اسکے بعد یہ کہنا ثابت نہیں ہے آنحضور نے قنوت بعد از رکوع پڑھا ہوا ہو یہ اہل حدیث نہیں ہیں بلکہ آج سے ان کا نام اہل ہوا یاد رکھ لیں (سائل مذکور)

ج ۱۴۱ } مخالف بھی مانتا ہے کہ آنحضرت نے قنوت بعد الرکوع پڑھی اور جس کام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ سنت ہے تاوقتیکہ ممانعت کا حکم ثابت نہ ہو

س ۱۴۲ } اور جو خطبہ جمعہ کا ترجمہ کرتے ہیں بالکل بے بنیاد ہے۔ حدیث میں یا قرون صحابہ میں کہیں یہ ثابت نہیں ہے جو لوگ جمعہ میں ان کے ساتھ نماز جمعہ میں شامل ہو جاتے ہیں اپنی نماز کو ضائع کر دیتے ہیں ان لوگوں سے الگ رہو یہ لوگ اہل ہوا ہیں اہل حدیث نہیں ہیں اور دعوی سے کہتا ہے کہ میں ان سب مسائل میں ان کا جھوٹا ہونا ثابت کر دونگا۔ (سائل مذکور)

ج ۱۴۲ } حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت وعظ کیا کرتے تھے (یذکر الناس) اور نصیحت تب ہی ہوتی ہے جب سامعین سمجھیں۔ اگر غیر زبان مثلاً (عربی) میں خطبہ ہو تو پنجابی یا کشمیری یہی کہیں گے۔ ع

شور غ من ترکی است من ترکی نمے دانم

باقی جماعت کو برا کہنا یہ کوئی بات نہیں۔

فاصبر ان العاقبۃ للمتقین۔ الآیۃ

یہ یقینی ہے اور دینی ہے اور اس کی مخالفت
خود قرآن کی مخالفت ہے ؎
(تعلیمات قرآن مؤلفہ حافظ محمد اسلم صاحب
جیراجپوری ص۱۴۹)

اہلحدیث یہ اسوۂ حسنہ جس کا اتباع اور پیروی کرنا بقول آپ کے بھی دین میں داخل بلکہ خود دین ہے۔ یہ رسول کی کس حیثیت سے تعلق رکھتا ہے۔ رسالت کا صیغہ تو تبلیغ احکام کا ہوا جو سوائے کتاب اللہ کے کسی دوسری چیز کو شامل نہیں۔ رہا دوسرا وہ منصب امت وہ امراء کی طرف منتقل ہو کر انتظامی شکل میں آگیا۔ تیسری حیثیت رسول کی کونسی ہے جس سے اس کو وابستہ کیا جائے۔ مہربانی کر کے دقیق نظر سے غور کریں کیوں؟ ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجاست

نمبر چار میں آپ نے اللہ رسول کی اطاعت کو اصطلاحی مرکز کی اطاعت بتایا ہے۔ آیات قرآنیہ اس سے بھی اِبا (انکار) کرتی ہیں۔ اس نمبر میں آپ نے ضمیر مفرد سے استدلال کیا ہے۔ یہ بھی بہت کمزور ہے۔ ایسے موقع پر ضمیر مفرد محض مفرد نہیں ہوتی بلکہ ہر واحد مراد ہوتا ہے۔ آپ ایک ادیب بزرگ ہیں۔ اس لئے ادبی شہادت آپ کے لئے کافی ہوگی۔

امرأالقیس سفر میں مارا گیا۔ مارنے والے دو شخص تھے۔ جن کو اس نے کہا بھائیو! میرا ایک پیغام میرے وطن میں پہنچا دینا

یا بنتی امرأالقیس انّ اباکما

انہوں نے آکر بعد تلاش اس کی لڑکیوں کے سامنے یہ مصرع پڑھ دیا۔ لڑکیاں یہ پیغام سنتے ہی ان سے لپٹ گئیں کہ تم دونوں ہی نے ہمارے باپ کو قتل کیا ہے۔ وہ بولے کیونکر؟ کہنے لگیں کہ اس مصرع سے ثابت ہوتا ہے جو ہمارے باپ نے ہم کو تمہاری معرفت پہنچایا ہے کیونکہ اس کا دوسرا مصرع یوں لگتا ہے ؎

قد قتل و قاتلاہ اتاکما

معنی اس بیت کے یہ ہیں کہ
اے امرأالقیس کی دو بیٹیو! تمہارا باپ (ترجمہ مصرع اول) قتل کیا گیا ہے اور اسکے دونوں قاتل تمہارے پاس پہنچ رہے ہیں۔ (ترجمہ مصرع دوم)
جیوری نے جب تحقیق کیا تو وہی دونوں شخص قاتل نکلے۔

میرا استشہاد دوسرے مصرع سے یوں ہے کہ قاتلاہ تثنیہ ہے اور اتاکما میں فعل واحد ہے آپ کے فرمانے کے مطابق اتیاکما چاہئے تھا۔ مگر ایسا نہیں ہے کیا قاتل وہ دونوں نہ تھے؟ ضرور تھے۔ تعبیر کلام یوں ہے کہ

قاتلاہ اتیٰ کل واحد منہما

اس قسم کی وحدت ضمیر سے مرجع کی وحدت مراد نہیں لی جاتی ایسا کہنا ایک ادیب کی شان سے بعید ہے۔ اگر پھر آپ ایسا کہیں گے یا اس پر زور دیں گے تو میں یہ شعر پڑھنے پر مجبور ہونگا ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

لیجئے اب میں آپ کی خاطر مانے لیتا ہوں کہ ضمیر عنہ رسول ہی کی طرف پھرتی ہے۔ چونکہ علم معقول کا یہ مسئلہ بڑا معقول ہے کہ

التزام اور لزوم میں فرق ہوتا ہے

کفار رسول اللہ سے بالالتزام تولی (روگردانی) کرتے تھے۔ جس کا ذکر ان لفظوں میں آیا ہے کہ

يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْئَوْنَ عَنْهُ

مگر خدا کے قائل ہونے کی وجہ سے بالالتزام اس سے روگرداں نہ تھے۔ لیکن ان کے عصیان رسالت سے خدا کا عصیان یا انکار لازم آتا تھا جسکو شریعت نے التزام کے برابر قرار دیکر اس پر کفر باللہ کا حکم لگایا ورنہ حقیقت میں وہ بالالتزام خدا کے منکر نہ تھے۔

ملاحظہ ہو آیت ذیل :۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ

اس التزام اور لزوم میں فرق کی بنا پر ضمیر مفرد لائی گئی ہے۔ کیونکہ وہ بالالتزام ایک ہی سے منکر تھے۔ جس سے دوسرے کا انکار لازم آتا تھا

نمبر سات میں آپ نے دستور العمل لکھا ہے۔ اس میں بھی وہی تداخل بے جا ہے۔ ملاحظہ ہو آپ فرماتے ہیں ؎

جہاں ہر شخص کو ہدایت کی گئی ہے کہ قرآن کی پیروی کرے وہاں مرکز کو بھی حکم کیا گیا ہے کہ قرآن ہی کے مطابق لوگوں کے درمیان حکومت کرے

مگر مرکز کیا ہے؟ بقول آپ کے

اللہ و رسول کا لفظ مرکز کے معنی میں مستعمل ہوا ہے ؎

نتیجہ کیا ہے؟ یہی کہ اللہ جو اس مرکز کا جزو اعظم ہے آمر ہے اور بحیثیت مرکز مامور بھی یہی معنی ہیں ؎

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ
خود بر سر بازار خریدار بر آمد

حافظ صاحب! آپ جتنی بھی کوشش کریں گے کہ لوگ حدیث اور سنت سے روگرداں ہو کر مسلمان نہیں اتنی ہی غلطیاں آپ سے سرزد ہونگی۔ خطرہ ہے کہ کسی دن وہ آواز ہمارے سننے میں نہ آئے۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں آیا ہے ؎

يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ؕ

تمثیل مولانا رومی مرحوم نے ایک حکایت لکھی ہے کہ چیل اور باز کے دو انڈے چیل کے نیچے رکھے گئے۔ دونوں سے بچے پیدا ہوئے پہلے تو دونوں مل کر چہچہاتے رہے۔ آخر باز پر اثر پدری نے غلبہ کیا تو چیل کا گھونسلا چھوڑ کر جنگل میں جا کر شکار کرنے لگا۔

مولانا اسلم جیراجپوری سے امید ہے کہ وہ بھی مولانا روم کی حکایت پر غور کر کے کسی نہ کسی دن اپنے والد مرحوم کی دعاؤں کا اثر بازیت کی شکل میں دکھائیں گے ؎

کشش ہے جذب الفت میں تو کھنچ کر آہی جائیں گے
ہمیں پرواہ نہیں گر ہم سے وہ کچھ تن کے بیٹھے ہیں

(نوٹ) مضمون ہذا علیحدہ بھی مل سکتا ہے۔ جو صاحب چاہیں ایک آنے کا ٹکٹ ارسال کر کے دفتر اہلحدیث

ملکی مطلع

خلافت اسلامیہ سے دل لگی

مسلمانوں نے جب سے خلافت کے معنی سمجھنے میں غلطی کھائی ہے آئے دن اغیار کے کھلونے بن رہے ہیں۔ دراصل یہ غلطی ترکی حکومت سے چلی ہے۔ جنہوں نے باوجود خلافت کے غیر مستحق ہونے کے خلافت کا منصب اپنے لئے اختیار کر لیا۔ جس کا نتیجہ مسلمانان ہندوستان نے اپنے حق میں بدترین دیکھ لیا کہ سلطان ٹیپو کو خلافت ترکیہ کی طرف سے حکم آیا کہ لڑائی بند کردو۔ وہ بے چارہ غالب ہونے کے باوجود مغلوب ہوگیا۔ جس کا خمیانہ ہمارا ملک (ہندوستان) اب تک بھگت رہا ہے۔ تصریحات کلامیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ وقت وہی ہے جو احکام شرعیہ کو نافذ کرے۔ کیونکہ خلیفہ ایک ذو اضافت لفظ ہے جس کا مضاف الیہ رسول ہے۔ پس اصل لفظ خلیفۃ الرسول سمجھنا چاہئے۔ یعنی نائب الرسول فی تنفیذ الاحکام الشرعیہ۔ مسلمانوں نے چونکہ خود خلافت کے معنی نہیں سمجھے۔ اس لئے اگر اغیار ان کو کھلونا بنائیں تو تعجب نہیں۔ چنانچہ حال ہی میں یہ گرم خبر آئی ہے کہ شاہ فاروق (والی مصر) کو خلیفۃ المسلمین بنانے کی تجویز ہو رہی ہے۔ ہم خوش ہیں اگر دنیا میں صحیح معنی میں کوئی خلیفۃ الرسول ہو۔ جو احکام شرعیہ کی تنفیذ پر قدرت رکھے بلکہ عملاً کرے۔

لطیفہ | خلیفۃ المسلمین اور امیر المومنین وغیرہ الفاظ مسلمانوں نے ایسے ذلیل کئے ہیں کہ ایک ایسا شخص بھی خلیفہ کہلانے لگ جاتا ہے۔ جسکو اگر پانچ روپے کا چپڑاسی بھی پکڑ کر کچہری میں لے جائے تو اُس کو کوئی عذر نہ ہو۔ مگر اسکے اپنے گھر میں اُسے امیر المومنین کہتے کہتے اس کے اتباع کی زبان خشک ہو جاتی ہے ایسا کہنا دراصل ان الفاظ (خلیفہ اور امیر المومنین) ہی کی ہتک نہیں بلکہ اپنی بدتمیزی کا ثبوت بھی ہے۔

ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ دنیائے اسلام کے فرمان رواؤں میں خلیفہ بننے کی اہلیت اگر کسی میں ہے تو جلالت الملک ابن سعود میں ہے۔ جن کا مطمح نظر ہر وقت تنفیذ احکام شرعیہ ہے۔ کیا کسی مسلم کو اس سے انکار ہو سکتا ہے کہ قرآن مجید میں چور کی سزا ہاتھ کاٹ ڈالنا مذکور ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس پر عمل درآمد کس ملک میں ہو رہا ہے؟ اس کا جواب یہی ملیگا کہ حجاز و نجد میں۔

مسلمانوں کو سب سے پہلے جو غلطی لگی وہ اصول حکومت سمجھنے میں لگی۔ یعنی بادشاہ کا لڑکا جو آج پیدا ہوا ہے وہ بادشاہ ہے۔ چاہے وہ بلوغت تک کسی حال میں رہے اس کا انتظار کیا جاتا ہے دوسری غلطی خلیفہ کے معنی سمجھنے میں لگی۔ خلیفہ کا کام نہیں دیکھا جاتا ہے بلکہ نام دیکھا جاتا ہے۔ تیسری غلطی یہ لگی کہ خلیفہ خواہ کسی ملک کا حاکم ہو مگر ساری دنیائے اسلام کا خلیفہ سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ خلافت کے معنی میں سیاست داخل ہے اور سیاست میں حکومت۔

ایسی حالت میں شاہ فاروق ہو یا شاہ نجد۔ ہم ہندوستانیوں کے خلیفے کیونکر ہو سکتے ہیں۔ جبکہ ان کی حکومت ہی ہم پر نہیں، ہم ان کے ٹیکس گذار نہیں، ہم ان کے قلم بردار نہیں۔ پھر خلافت کیسی! پس شاہ مصر کو خلیفہ بنا دینا دنیائے اسلام کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا۔ چونکہ خود مسلمان اس غلطی میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ اس لئے برطانیہ یا اطالیہ اگر ان سے دل لگی کرے تو بجا ہے +

الفاروق۔ خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد کے حالات۔ از مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ قیمت عہ محصول ڈاک علیحدہ۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث

امرتسر میں ضمنی انتخاب

گذشتہ انتخاب امرتسر کے لئے قیامت کا نمونہ تھا مسلمان تین گروہوں میں تقسیم ہو گئے تھے۔ ہر گروہ اپنے اپنے امیدوار کا حامی تھا۔ خدا خدا کرکے وہ ختم ہوا اور ڈاکٹر سیف الدین کچلو کامیاب ہو گئے۔ ایک ناکام امیدوار (شیخ محمد صادق صاحب) کی عذرداری پر سارا انتخاب ناجائز قرار پایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انتخاب نئے سرے سے دوبارہ ہوگا۔

اب پھر وہی تینوں امیدوار کھڑے ہیں۔ ہم کسی امیدوار کے حق میں یا اس کے خلاف رائے نہیں دے سکتے۔ کیونکہ پہلی عذرداری امیدواروں کے کسی فعل کی وجہ سے منظور نہیں ہوئی بلکہ ایک ثالث بالخیر (مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب) کی ایک تقریر کی وجہ سے ہوئی۔ جس میں موصوف نے کہا تھا کہ فلاں امیدوار کو ووٹ دینا حرام ہے۔ بس اس فقرے کو ججوں نے قانونی رنگ دے کر انتخاب ناجائز قرار دیدیا۔ بلکہ شاہ صاحب موصوف سے چھ سال کے لئے حق رائے دہندگی بھی چھین لیا۔ جس کا نتیجہ امرتسر کی ساری مسلم آبادی کو بھگتنا پڑا یہی معنی ہیں

کرے مونچھوں والا پکڑا جائے ڈاڑھی والا

ہاں ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ تینوں پارٹیاں اسلامی شرافت کا لحاظ رکھیں۔ انتخاب میں کامیابی قومی شرافت کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں۔

۵۔مئی کی رات کو چوک کڑہ سفید میں ایک انتخابی جلسہ کے دوران میں جو ہنگامہ ہوا اور جس میں لاٹھیوں اور [illegible] کا آزادانہ استعمال ہوا وہ مسلم قوم کے چہرے پر ایک بدنما سیاہ داغ کی طرح ہے۔ ڈاکٹر کچلو [illegible] کانگرس کے ٹکٹ پر کھڑے ہیں۔ اس لئے جملہ [illegible] ہندو مسلم اور سکھ وغیرہ ان کی حمایت پر ہیں۔ چودھری فضل حق باوجود کانگرسی ہونے کے احرار کی طرف سے امیدوار کھڑے ہیں اور شیخ محمد صادق

متفرقات

حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے اخبار تنظیم مورخہ ۶- مئی میں میرے پاس آنے اور تفسیر کے متعلق گفتگو کرنے کا ذکر جو کیا ہے۔ اس میں بہت کچھ تحریف اور تبدیلی کی ہے۔ میں اس بات پر اصرار کرتا تھا اور کرتا ہوں کہ سلطان ابن سعود کے درباری فیصلے کو تسلیم کیا جائے۔ وہ ادھر نہ آئے۔ اصل جواب اس کا علیم خبیر کے سپرد کرتا ہوں۔ کبھی ضرورت ہوئی تو حالات و مقالات پبلک کے سامنے رکھ دونگا۔

الی اللہ المشتکی۔

یاد رفتگان | مولوی داؤد صاحب غزنوی اپنی بیوی کی طویل علالت سے پریشان تھے۔ آخر بمشورہ اطباء اس کو کشمیر لے گئے۔ وہاں جاتے ہی مرضیہ فوت ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ مولوی عبدالغفور غزنوی کے بھائی مولوی عبدالاول مرحوم کی لڑکی تھی۔ مولوی داؤد صاحب نے علاج میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ آخر فرمان خداوندی لکل اجل کتاب نے اپنا اثر دکھایا۔

ناظرین مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں (امرتسر میں پڑھا گیا) اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھا وارحمھا

نوشتہ تقدیر | امرتسر شریف شیخ بیدکان شیخ عبدالرحمن عبدالرحیم ایک تیتری (پرندہ جانور) نے پندانڈے دیئے ہیں۔ جو رنگت میں سرخی مائل ہیں مگر لکیریں ان پر سفید ہیں۔ ایک انڈے پر صاف لکھا ہے

بسم اللہ　　یا اللہ　　یا اللہ

وفی کل شئی لہ ایۃ ٭ تدل علی انہ واحد

بہی خواہان اہلحدیث | اس کی توسیع اشاعت کے لئے حتی الامکان کوشش فرماتے رہیں۔

چند معروضات | خریداران اہلحدیث وجملہ ناظرین معروضات ذیل بغور ملاحظہ فرماکر عمل پیرا ہوں۔ جن سے طرفین کو فائدہ رہے گا۔

(۱) خط و کتابت کرتے وقت سب سے پہلے اپنا نام مقام اور مفصل پتہ اردو یا انگریزی میں تحریر کیا کریں۔ گجراتی، بنگالی یا کسی اور زبان میں جو عبارت تحریر ہوگی اس کی تعمیل نہیں ہوسکیگی۔

(۲) اگر ایک ہی دفعہ متعدد امور (شکایات، استفتا، فرمائش کتب وغیرہ) کے متعلق لکھنا ہو تو علیحدہ علیحدہ کاغذ پر لکھنا چاہئے۔ ایک چٹھی میں سب کچھ لکھنے سے تعمیل میں تاخیر ہوجاتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات کسی امر کی تعمیل نہیں ہوسکتی۔ جو صاحب پوسٹ کارڈ ہی پر سب کچھ تحریر کرجاتے ہیں وہ خاص طور پر نوٹ کرلیں۔

(۳) ٹکٹ ارسال کرتے وقت کاغذ کے ساتھ چپکا دیا کریں۔ کھلے رہنے سے لفافہ کھولتے وقت گر پڑنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ بعض احباب کاغذ پر پورا ٹکٹ چپکا دیتے ہیں۔ جس پر عموماً سیاہی کے داغ بھی پڑ جاتے ہیں۔ بعض حالتوں میں صحیح ٹکٹ نکمے ہوجاتا ہے۔ نیز مستعمل ٹکٹ بھیجنا قانوناً و اخلاقاً ممنوع ہے۔ آٹھ آنہ سے زائد ٹکٹ بھیجتے وقت ۲، یا ۴، کے آنے چاہئیں۔

(۴) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہئے۔ ورنہ عدم جواب کی شکایت بے جا۔

درخواست دعا | خاکسار نے اس سال ایک عربی امتحان دیا ہے۔ ناظرین کامیابی کے لئے دعاء فرمائیں۔ راقم ابوالاحسان۔ نکلسن روڈ لاہور

تفسیر ثنائی مکمل | کی ضرورت ہے۔ پہلے بھی کئی دفعہ ناظرین کی خدمت میں گذارش کی گئی کہ کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ مجھے تفسیر ثنائی خرید دیں۔ مگر اب تک میری امید بر نہیں آئی۔ اب مکرر ملتمس ہوں کہ مجھے تفسیر مذکور کا ازحد شوق ہے بوجہ مفلسی قیمتاً خرید نہیں سکتا لہذا کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ مجھے تفسیر مذکور خرید دیں۔ (علی حسن خان آزاد مبلغ اسلام۔ قصبہ پرہنڈہ۔ ڈاک خانہ بیناپور۔ ضلع مظفرپور)

قبول اسلام | ہمارے گاؤں میں دو فاروب مشرف باسلام ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے۔ (ولی محمد از بربار۔ ریاست کپورتھلہ)

دعائے صحت | میری والدہ مکرمہ عرصہ سے علیل ہیں۔ باوجود علاج معالجہ کے آفاقہ نہیں ناظرین کرام ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

اللھم اشفہا بشفائک وداوہا بدوائک

راقم قاری احمد سعید۔ دار الاقامۃ رحمانیہ مدن پور شہر بنارس

ضرورت ملازمت | میرے ایک دوست جو علم حدیث وفقہ اصول معانی طب عربی فارسی میں کافی دسترس رکھتے ہیں۔ ملازمت کے خواہاں ہیں کسی مدرسہ میں مدرس کی ضرورت ہو تو مجھے اطلاع دیں۔

ولی محمد ساکن بربار۔ ڈاک خانہ بیگوال۔ ریاست کپورتھلہ

نسخہ درکار ہے | خاکسار کا بدن ہر وقت گرم رہتا ہے۔ عمل کرنے سے بھی افاقہ نہیں ہوتا۔ اطباء کرام مجھے کوئی نسخہ تحریر فرمائیں۔ مفصل کیفیت طلب کرنے پر تحریر کی جائیگی۔ (ولی محمد مذکور)

یاد رفتگان | (۱) میرا لڑکا عبدالخالق فوت ہوگیا۔ اناللہ! مولوی زین العابدین مکوی مظفرپوری از بارہ ضلع غازی پور۔

(۲) میرا ایک دوست رحم الہی ساکن راجی پور ضلع مظفرگڑھ فوت ہوگیا۔ اناللہ! قاضی عبدالغفور از رحیم یار خان

(۳) شیخ جتن ساکن فیض آباد جو ایک پکے موحد اور متبع سنت تھے۔ انتقال کرگئے۔ راقم غلام محمد عرف گٹا۔ ساکن فیض آباد۔

(۴) میرے گھر لڑکا پیدا ہوکر دو دن بعد فوت ہوگیا۔ ناظرین دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے نعم البدل عطا فرمائے

راقم محمد سلیمان ٹھیکیدار۔ موضع کمبہ ضلع فیروزپور

۴۴ ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھم وارحمھم

نوٹ:- باقی متفرقات صفحہ ۱۶ کالم ۳ پر دیکھیں۔

مومیائی

معدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک ۸ؔ؍ ۔ آدھ پاؤ ۱۶؍ ۔ پاؤ بھر ۳۲؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی۔ اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

ماہ مارچ ۳۸ء

جناب محمد یوسف خان صاحب بے نگرا۔ "میں نے اس سے قبل آدھ پاؤ مومیائی منگایا تھا۔ جس سے کافی فائدہ ہوا۔ اب آدھ پاؤ میرے دوست محمد عاشق خان صاحب رئیس کے نام ارسال فرمائیں" (یکم مارچ ۳۸ء)

جناب مولوی ابو زین عبد المتین صاحب احمد پور شرقیہ "بندہ کئی دفعہ مومیائی منگوا چکا ہے اور بہت فائدہ پایا ہے۔ جزاک اللہ۔ اب آدھ پاؤ مولانا محمد عبد الحق صاحب کے نام ارسال فرمائیں" (۲۳۔ مارچ ۳۸ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ :۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تاجران ہڈی کو خوشخبری

تاجران ہڈی و چرم یہ معلوم کرکے خوش ہونگے کہ کلکتہ میں ہڈی کی ایک آڑھت ہماری قایم ہے۔ جس کے ذریعہ ہڈی کے بڑے بڑے ملوں میں سپلائی کا خاص انتظام ہے۔ بیوپاریوں کا کام نہایت خوش اسلوبی و دیانتداری کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے۔ ہڈی وچرسہ کے وزن اور جچائی کے وقت بیوپاریوں کے فائدے کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس تھوڑے وصے میں آڑھت نے کافی ترقی کرلی ہے اور اپنی دیانتداری اور راست بازی کی وجہ بڑا اعتماد حاصل کیا۔ اور ہندوستان۔ بنگال کے اکثر شہر و قصبات سے بیوپاری اپنے مال کا اس آڑھت سے سلسلہ شروع کرکے خوش ہیں۔ آپ بھی سردست نمونتاً ایک مرتبہ ہماری آڑھت میں بلٹی بھیج کر ہمارے ذریعہ نفع حاصل کیجئے اور ہمیں اپنی خدمت گزاری کا موقعہ عنایت فرمائیے۔ بلٹی وصول ہونے پر بازار کے مطابق ایڈوانس کا روپیہ روانہ کیا جاتا ہے۔ ہڈی کے علاوہ چمڑا۔ سینگ بھینس و شلخ ہرن وغیرہ کا کام بھی ہوتا ہے۔

مولوی محمد یحییٰ تاجر ہڈی و کمیشن ایجنٹ ہیڈ آفس نمبر ۱ ڈمزن لین کلکتہ

برانچ آفس۔ نمبر ۲۳ بنیا پوکھر روڈ کلکتہ

طبی مجربات

دردگردہ کا بینظیر تحفہ یہ مرض ایسا تکلیف دہ ہے کہ مریض مارے درد کے ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہے۔ ایک منٹ چین نہیں آتا۔ ایسی تکلیف کے وقت اس دوائی کے استعمال سے چند منٹ میں مرض کا دورہ رک جاتا ہے۔ بعد ازاں چند یوم کے استعمال سے ہمیشہ کے لئے اس موذی مرض سے بحکم خدا نجات مل جاتی ہے۔ قیمت عہ

تریاق رحم رحم سے ہر قسم کے سیلان رطوبت کو روکتی ہے بچے پیدا ہوکر مرجانے اور اسقاط حمل کی عادت کو دور کرنے میں سریع الاثر ہے۔ قیمت ۶ خوراک ۲؍

خارش کی طلسمی دوا خارش خشک ہو یا تر۔ بدن کے کسی حصہ پر ہو۔ صرف ہاتھوں پر ملنے سے بفضل خدا صحت ہوجاتی ہے۔ قیمت ۸؍ تولہ

نوٹ :۔ محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر :۔ منیجر شفاخانہ صدیقی کڑہ کرم سنگھ امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا، اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ :۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

(۵۵۷)

مچھر مار

ہندوستان کے اندر مچھر ہر جگہ افراط سے اس قدر پائے جاتے ہیں کہ لوگوں کو رات بھر سونا نصیب نہیں ہوتا۔ گرمی کی مصیبت بھری راتوں میں کم بخت مچھر خوب ستاتے ہیں۔ اس سے نجات پانے اور میٹھی نیند سونے کیلئے ہمارا تیار کردہ تیل جسم کے ننگے حصوں پر مل کر سوجائیں۔ مچھر نزدیک تک نہ آئیگا معصوم اور ننھے بچوں کے لئے ضروری ہے کہ استعمال کیا جائے۔ قیمت بالکل کم ۴؍ ۔ محصول ۸ آنہ تک ۴؍ ۔ رجسٹری ۲؍

پتہ :۔ اکسیر اعظم ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت طلب کریں

حیات حافظ

حضرت خواجہ حافظ شیرازیؒ کے حالات زندگی۔ قیمت ۶؍

ملنے کا پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

اپنی ذات خاص کی حیثیت سے کھڑے ہیں۔ غرض یہ ابھی خاصی تثلیث ہے۔ دیکھئے اس کا انجام بصورت توحید کس کے حق میں ہوگا اور پھر اس کے بعد کیا ہوگا۔

مَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ

(نوٹ) یہ انتخاب ۱۴- مئی کو شروع ہوگا۔

ایران میں لغوی کانفرنس

یہ بات مسلم ہے کہ ایرانیوں کا دماغ اور ذہن بہت رسا ہوتا ہے۔ لیکن عرب کا مقولہ ذیل بھی صحیح ہے :-

"لکل جواد کبوة - لکل عالم جبوة"

ہر گھوڑا گرتا ہے اور ہر عالم سے غلطی ہوتی ہے :

آج کل ایران میں یہ تحریک ہو رہی ہے کہ غیر فارسی الفاظ کو فارسی سے نکال دیا جائے۔ ہم ایرانیوں کو ایسا کرنے سے روک نہیں سکتے۔ لیکن اتنا مشورہ دے سکتے ہیں کہ آج ساری دنیا میں ایران کی شہرت شعرائے ایران کی وجہ سے ہے۔ جن میں شیخ سعدی، عرفی، نوری، صائب اور حافظ (رحمہم اللہ) خصوصاً قابل ذکر ہیں ایران کی تہذیب و تمدن کا اثر بیرون ایران اگر کچھ ہے تو وہ انہی حضرات کی تصنیفات کے باعث ہے پس ان کی تصنیفات کو دیکھ لیں کہ ان میں فارسی کے ساتھ عربی کے الفاظ کتنے ہیں۔ اگر ان کو نکال دیا جائے تو باقی جو کچھ بچے گا اس کی حیثیت وہی رہ جائیگی جو انسانی بدن سے دل و دماغ نکال ڈالنے کے بعد باقی بدن کی رہ جاتی ہے۔ پس اہالی ایران ذرا سوچ سمجھ کر قدم اٹھائیں :

وزیر اعظم پنجاب پر اقلیتوں کا اعتماد

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

آنریبل میجر سردار سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب اور سردار صاحب سردار اجل سنگھ ایم ایل اے پارلیمنٹری سیکرٹری کے سفر لائل پور کے دوران میں وہاں کی خالصہ نیشنل پارٹی نے ان کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا۔ جس میں اس امر کا اعتراف کیا گیا کہ وزیر اعظم صاحب نے اپنے آپ کو عملاً اقلیتوں کا محافظ ثابت کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پنجاب میں گورنر کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی اُن دفعات کے استعمال کی نوبت نہیں آئی جو اقلیتوں کے حقوق کے متعلق ہیں۔ سپاسنامہ میں یہ تسلیم کرنے کے بعد کہ مسلمانوں کی طرح سکھوں کی ایک زبردست اکثریت کو بھی وزیر اعظم صاحب پر اعتماد ہے۔ اس حقیقت کا اعلان کیا گیا کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے بعد یہ امتیاز سر ممدوح ہی کو حاصل ہے کہ ان کو سکھ، ہندو اور مسلمان اپنا مشترکہ لیڈر تسلیم کرتے ہیں۔ سپاسنامہ میں امید ظاہر کی گئی کہ آپ کے زیر سایہ پنجاب صحیح معنی میں "قومی" بنے گا۔ اور "قومی پنجاب" ہندوستان کو "قومی" اور "آزاد" بنانے میں کامیاب ہوگا۔

سر سکندر حیات خان صاحب نے جواب میں آخر الذکر نظریہ کی پورے زور سے تائید کی اور فرمایا کہ دوسرے صوبوں کی حکومتیں باتیں کرتی ہیں۔ مگر پنجاب کی حکومت عملی کام کرتی ہے۔ آپ نے اس امر پر مسرت کا اظہار کیا کہ سکھ ہندو اور مسلمان حکومت پنجاب کی پشت پر ہیں۔ یہ حکومت زمینداروں کی ہے اور اگر سب مل کر محنت کریں تو یہاں زمینداروں ہی کی حکومت رہے گی۔

آنریبل ممدوح نے یقین دلایا کہ جب تک حکومت کے ساتھ ان کا تعلق ہے وہ کسی فرقہ کو بوجہ اکثریت کسی قلیل التعداد فرقے پر زیادتی کی اجازت نہیں دیں گے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ ہمیں صرف ایک نظریہ سامنے رکھنا چاہئے۔ اور وہ یہ ہے کہ یہاں حکومت نہ مسلمانوں کی ہے نہ سکھوں کی اور نہ ہندوؤں کی۔ صرف پنجابی زمینداروں کی حکومت ہے۔

(لاہور ۵- مئی ۱۹۳۸ء)

ناظرین خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں۔

ریڈ کراس کے امتیازی نشانات کا استعمال معاہدہ جنیوا کے مطابق ممنوع ہے

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

سال رواں کے اولین حصہ میں حکومت ہند نے قانون تکمیل معاہدہ جنیوا معمدہ ۱۹۳۶ء کے مطابق ریڈ کراس کے امتیازی نشانات کے محدود استعمال کے متعلق ہدایات نافذ کی تھیں۔ اب یہ مزید فیصلہ کیا گیا ہے کہ سرخ زمین پر سفید صلیب کے نشان یا اسکی نقل کے استعمال کی ممانعت صرف تجارت یا کاروبار کی اغراض تک محدود ہے اور اس کا استعمال دیگر اغراض کے لئے ہو سکتا ہے۔ لیکن سفید زمین پر صلیب احمر کے نشان یا اس کی نقل کا استعمال ہر قسم کی غرض کے لئے ممنوع ہے۔ (لاہور ۷- مئی ۱۹۳۸ء)

استفتاء بھیجدیں دارالافتاء، دفتر ہذا میں ایک صاحب شیخ عبدالکریم نے سری نواس پور ضلع کولار سے بذریعہ منی آرڈر آٹھ آنے برائے غریب فنڈ روانہ کر کے کوپن پر تحریر کیا ہے کہ استفتاء بھیج چکا ہوں، جواب بھیجدیں اطلاعاً تحریر ہے کہ سائل کا منی آرڈر ثنائی برقی پریس کی معرفت ہمیں ملا ہے مگر استفتاء نہیں آیا۔ اسلئے استفتاء بھیج دیں۔

عام اطلاع دفتر اخبار و دارالافتاء ایک جگہ ہے۔ مگر پریس دفتر ہذا سے فاصلہ پر ہے۔ اسلئے خط و کتابت کرنے والے پریس کے ساتھ ہال بازار لکھا کریں اور دفتر کے ساتھ کڑہ بھائی لکھا کریں۔ تاکہ ہر ڈاک اپنی اپنی جگہ پر پہنچ جائے۔ (نائب مفتی)

ضرورت کتاب کتاب حیات والاجاہی کامل از تصنیف سید علی حسن خلف الرشید نواب بھوپال مولوی سید صدیق الحسن مرحوم کی ضرورت ہے اگر کوئی صاحب علیحدہ کرنا چاہیں یا اسکے ملنے کا پتہ مع قیمت بذریعہ اخبار اہلحدیث اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔ پتہ :- گنتکل جنکشن۔ مدارس در مسجد عبدالحفیظ خان مرحوم۔ مولوی عبدالرحمٰن کو ملے۔

بے مثل طبی کتابوں کا ذخیرہ

کنز المجربات

مصنفہ حکیم حاجی محمد عبد اللہ صاحب روڈوی

مؤلف ممدوح نے اس میں وہ صدری و سینہ بسینہ نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جاچکے ہیں۔ سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کرکے انکے فائدے بتائے گئے ہیں۔ پھر ان سے پیدا ہونے والے امراض بتائے گئے ہیں۔ اس کے بعد ہر مرض کا طبی، ویدک اور ڈاکٹری نام۔ پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں۔ اس کے بعد بیماری کے اسباب اور اسکے پہچاننے کے طریقے نہایت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۲؍ حصہ دوم ۲؍

کنز المفردات

مؤلفہ حکیم [illegible] ممدوح۔ اس کتاب میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں۔ بے نظیر تحفہ ہے مشہور ہوئی ہے۔ قیمت ۱؍

کنز المرکبات حصہ اول

یہ کتاب مصنف "کنز المجربات" کی محنت و کاوش کا نتیجہ ہے جس میں مصنف علام نے تمام امراض انسانی کے متعلق وہ تیر بہدف نسخہ جات درج کئے ہیں جو "کنز المجربات" میں اندراج سے رہ گئے تھے۔ اسکے علاوہ دوسرے مرکبات مثلاً مختلف قسم کے حلوے، سفوف، طلا، جوارشیں، معجون، خمیرے، مفرحات اور عرق، شربت وغیرہ کے بے نظیر نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض نسخے قوماً سینہ بسینہ چلے آتے ہیں۔ مصنف موصوف نے بڑی محنت و جانفشانی سے حاصل کئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو عربی، فارسی کی ضخیم طبی کتب میں پائے جاتے ہیں۔ اسلئے عوام کی رسائی ان تک مشکل ہے۔ یہ کتاب طبیبوں اور دیگر شوقین حضرات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ۔ سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت ۴۸۰ صفحات۔ قیمت ۲؍ دو روپے محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

کلید حکمت

(مصنفہ حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری)

اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک مرض کی علامات درج ہیں۔ اسی طرح علمی بحث مرض اور اسکی پیدائش کے اسباب۔ بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہایت آسانی سے مہیا ہوسکیں اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں۔ درج کئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱؍ حصہ دوم ۱؍

مجربات جیلانی

حکیم صاحب موصوف نے انتہائی فراخدلی اور مالی جو مسلکی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کرکے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا کو مرہون منت کرلیا۔ جلد منگوائیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت جلد اول ۱؍ جلد دوم ۱؍

(۵۵۹)

حکیم حاجی محمد عبد اللہ صاحب روڈوی کی بےمثل تصنیفات

ہر گھر میں موجود رہنی ضروری ہیں

خواص بادام ۴؍ — خواص پیاز ۵؍ — خواص گھی ۴؍ — خواص دودھ ۸؍

خواص نمک ۲؍ — خواص گھی کوار ۹؍ — خواص تربوز ۲؍ — خواص لہسن ۴؍

خواص [illegible] ۱؍ — خواص برگد ۴؍ — خواص دھتورا ۶؍ — خواص انڈا ۷؍

[illegible] ۴؍ — خواص آک ۱؍ — خواص سیب ۳؍ — خواص کوڑی ۶؍ — خواص لیموں ۸؍ — خواص اندرائن ۴؍

[illegible] ۴؍ — خواص ریٹھا ۶؍ — خواص انگور ۵؍ — خواص سنگترہ ۳؍ — خواص گاجر ۳؍ — خواص مولی ۵؍

[illegible] ۴؍ — خواص کیکر ۴؍ — خواص ہلدی ۲؍ — خواص مرچ ۴؍

[illegible] ۶؍ — خواص ستیاناسی ۶؍ — خواص کشنیز ۳؍ — خواص مہندی ۴؍

نوٹ:- محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ ایک روپیہ سے کم قیمت کا وی پی نہیں بھیجا جائیگا۔

سب کتابیں منگوانے کا پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونۃً استعمال فرمائیں گے یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔

امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے:

نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ دو جے دگر نیولس ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اس کے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ علاوہ محصول ڈاک۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر او دھ فارمیسی ہردوئی

پیٹنٹ ادویات او ہندوستان

فرانس۔ انگلستان۔ امریکہ اور ہندوستان کی تین صد مشہور آفاق پیٹنٹ دواؤں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے درج ہیں۔ اگر آپ سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو کتاب مذکورہ کی ایک جلد خرید کر دیکھیں اور تجربہ کریں۔ قیمت عہ۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

(ملنے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بیمثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو نوبے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

فیروز اللغات اردو جس میں مستعمل الفاظ ہندی، سنسکرت، ترکی، رومی وغیرہ کے معانی اور ضرب الامثال مشہور درج ہیں ہر خواندہ گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت ...

نجوم الفرقان الفاظ قرآنی کی فہرست۔ جس میں متعدد مرتبہ آنے والے الفاظ پارہ اور رکوع کے حوالے سے یکجا دکھائے گئے ہیں۔ قیمت ...

کتاب النحو جدید از مولوی محمد عالم صاحب امرتسری علم نحو کی مشکلات کا حل کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

کتاب الصرف جدید۔ قیمت ۸ر

رموز الاجزاء۔ قیمت صرف ۱ر

منظومۃ النحو۔ قیمت ۳ر

محصول ڈاک سب کا علیحدہ بذمہ خریدار ہوگا۔

پتہ:- **منیجر اہلحدیث امرتسر**

وعظ سکھانے والی کتابیں

خطبات دین محمدی جس میں ساٹھ عدد خطبات ہیں اور ہر ایک خطبہ کے بعد ایک ایک وعظ علیحدہ درج ہے۔ قیمت ...

مجموعہ خطب دوازدہ ماہی مترجم اردو۔ جس میں بارہ مہینوں کے خطبے از تالیفات مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ، مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ درج ہیں۔ قیمت عہ

خطبہ دوازدہ ماہی عربی۔ جو کہ خالص عربی زبان میں ہے۔ قیمت ۴ر

خطبات حسینی توحید و سنت کے مطابق وعظ کی لاجواب کتاب ہے۔ قیمت ...

مجموعہ خطب مواعظ حسنہ از حضرت مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم۔ ہر صفحہ پر دو کالم ہیں ایک میں اصل عربی الفاظ ہیں دوسرے میں ان کا اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ...

خطبات التوحید جدید مصنفہ مولانا ابو الحسن صاحب نیز شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ اسماعیل صاحب شہیدؒ کے خطبات درج ہیں۔

کتاب الصلوٰۃ یعنی نماز کریمی۔ مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب امرتسری۔ اس کتاب میں نماز اور اس کے جملہ ارکان کو تفصیل وار بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ر۔ رعایتی ۸ر

بدایۃ الہدایۃ یہ امام غزالی رح کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں نماز طہارت وغیرہ کے متعلق جملہ ضروری مسائل کو نہایت خوبی سے قلم بند کیا ہے۔ قیمت ۱۰ر

علم الیقین ترجمہ تذکرۃ الواعظین اس کتاب میں ستاون باب ہیں اور ہر باب میں مختلف مواعظ پند و نصائح درج ہیں۔ قیمت ...

ملنے کا پتہ:- **منیجر اہلحدیث امرتسر**

(۵۲

جیسٹرڈ ایل نمبر ۲۴۴

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ؔ

رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۸ؔ

عام خریداران سے ۔ ۴ؔ

۔ ۔ ۔ ششماہی ۲؍۴

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۹- ربیع الاول ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۰- مئی ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

رباعیات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲
شیخ بہاء اللہ ایرانی مدعی الوہیت بحیثیت رسالت ص۳
مرزا صاحب قادیان کا احیائے اسلام ۔ ص۳
جماعت اہل حدیث کو تنبیہ ۔ ۔ ۔ ص۴
۱۲- ربیع الاول کو دوکانیں بند کرنا اور مجلس مولود کرنا گناہ ہے
ص۵۔ شان مولویانہ ۔ ۔ ۔ ص۶
شیعہ کی حقیقت ۔ ۔ ۔ ص۸
توحید و شرک میں موازنہ ص۹ تثلیث مقدس ص۱۰
نحن نقص علیک احسن القصص ۔ ۔ ۔ ص۱۱
فتاویٰ ص۱۳ متفرقات ۔ ۔ ص۱۴
علمی مطلع ص۱۵ اشتہارات ۔ ۔ ص۱۶-۲۰

رباعیات

(از مولوی محمد یونس صاحب حافظ مبارکپوری)

جملہ دینوں سے ترا دین ہے اعلیٰ مسلم — اور خود تو بھی ہے ہر قوم سے بالا مسلم
سرنگوں ہو کے کیا تیری اطاعت کو قبول — جب پڑا تیرا کسی قوم سے پالا مسلم

کر شب و روز خدا کی تو عبادت مسلم — اور دل و جاں سے پیمبر کی اطاعت مسلم
تھام لے ہاتھوں سے مضبوط حدیث و قرآں — دونوں عالم کی اسی میں ہے سعادت مسلم

رکھ مساکین و یتامیٰ سے محبت مسلم — اور محتاج و ایامیٰ سے بھی الفت مسلم
اپنی تو قوت حق داد پہ ہو کر مغرور — کر نہ کمزوروں سے زنہار عداوت مسلم

عرب کا چاند۔ ہمدرد بنی نوع انسان، رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک منصف مزاج غیر مسلم (سوامی لکشمن جی) کے قلم حقیقت رقم

تصانیف خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی

بیان یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح۔ معجزات ابن مریم اور وفات و حیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے۔ اور احبار و رہبان کے عقائد باطلہ کی تردید کی ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۸؍

صراط مستقیم اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے۔ قابلدید ہے۔ کاغذ، کتابت اور طباعت عمدہ۔ قیمت ۱؂ روپے

سبیل الرشاد مجلس شوریٰ کی ترتیب، اراکین کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط و لوازمات پر بحث کی گئی ہے۔ اور خلفائے راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ ۱۰؍

ذکریٰ یعنی پارہ عم کی عالمانہ و محققانہ تفسیر جس میں جزا و سزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آ گئے ہیں۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۶؍

بصائر اس میں بنی اسرائیل کے ان واقعات و حوادث [illegible] بیان ہے۔ نہایت دلکش [illegible] قیمت ۶؍

عبرت سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع ہے۔ عجیب انداز میں لکھی ہے۔ قیمت ۸؍

برہان [illegible] و محققانہ تفسیر۔ [illegible] کے لئے مکمل لائحہ عمل ہے قابل مطالعہ کتاب ہے۔ قیمت ۸؍

سبل السلام اٹھائیسویں پارے کی تفسیر جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے اور اہل ذوق حضرات میں بڑی مقبول ہو رہی ہے۔ قیمت ۱۲؍

ہمارے رسول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات زندگی۔ خصوصاً بچوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔ قیمت ۱؍

سیرت خلفائے اربعہ آنحضرتؐ کے چاروں خلیفوں کے حالات زندگی۔ اور ان کے عہد حکومت کے ملکی واقعات۔ آسان اور مختلف پیرائے میں۔ قیمت ۱۰؍

بلوغ المرام مع شرح مولانا احمد حسن صاحب دہلوی۔ حدیث کی مشہور کتاب ہے۔ تمام مدارس کے ابتدائی نصابوں میں داخل ہے شائقین علم حدیث کے لئے ایک تحفہ ہے۔ یہ کتاب بھی عرصہ سے نایاب تھی۔ حال ہی میں کرر طبع ہوئی ہے جس کے دو جزو ہیں۔ قیمت فی جزو ۱۲؍ مکمل ۸؍ جلد منگوالیں ورنہ پھر انتظار کرنا پڑیگا۔

ویدارتھ پرکاش نو ویدک تہذیب
(مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بٹالوی)
اس کتاب میں آپ نے وید منتروں کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ وید افسانوں، پہیلیوں اور دندوں وغیرہ کے کلام ہیں۔ الہامی [illegible] نہیں۔ ویدک تہذیب اور اخلاق بھی دیکھ [illegible] کے ۱۰؍

مجاہد ہند

جس میں حضرت مولانا شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانح عمری، آپ کا حسب نسب۔ آپ کی تحریک احیاء، توحید و سنت۔ آپ کی دینی و ملی خدمات۔ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے آپ کے مجاہدانہ اقدامات، آپ کی جنگ حریت اور دیگر کارہائے نمایاں کا مفصل تذکرہ ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۲؍

اسلامیان ہند کا پندرہ روزہ مسلمی
رسالہ انوار رسالت

بالکل مفت

رسالہ کا سالانہ چندہ دو روپے ہے مگر کچھ عرصہ کے لئے کارکنان انوار رسالت نے رسالہ کا سالانہ چندہ صرف چھ آنے کر دیا ہے۔ وہ بھی صرف محصول ڈاک کے لئے لیا جاتا ہے۔ آپ بھی آج ہی چھ آنے بذریعہ ٹکٹ منی آرڈر بھیج کر رسالہ کے خریدار بن جائیے اور سال بھر رسالہ مفت پڑھئے۔ ملنے کا پتہ:۔

نیجر رسالہ انوار رسالت باری شریف سرائے عالمگیر ضلع گجرات (پنجاب)

ترجمان وہابیہ۔ مصنفہ نواب صدیق حسن خان مرحوم بھوپالی۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۸؍

اثبات التوحید۔ فرقہ بریلویہ کی ایک کتاب کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۸؍

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب [illegible]

ملنے کا پتہ } **نیجر الہدیٰ**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

شیخ بہاء اللہ ایرانی

مدعی الوہیت تھے یا رسالت؟

قادیانیوں، بہائیوں اور اہل حدیث میں یہ مسئلہ عرصے سے زیر بحث چلا آرہا ہے کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی کا دعویٰ کیا تھا۔ قادیانی چونکہ اس بات کے دعویدار ہیں کہ رسالت کا ذبہ کا مدعی تیئیس ۲۳ سال تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے ان کے اس دعوے کے معارضے میں شیخ بہاء اللہ کا دعویٰ نبوت پیش کر کے کہا جاتا تھا کہ وہ دعوئ نبوت کے بعد چالیس سال تک زندہ رہے تھے، اس کے جواب میں قادیانیوں نے یہ بات نکالی کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی مدعی رسالت نہ تھے بلکہ مدعی الوہیت تھے۔

اس کے خلاف ہماری رائے شروع سے یہی ہے کہ شیخ موصوف مدعی رسالت تھے مگر بہائی رسالہ جو پہلے "کوکب ہند" کے نام سے موسوم تھا ہماری رائے کی تحقیر کرتے ہوئے اس کو ٹھکراتا رہا۔ چنانچہ اس کی اصل عبارت "اہلحدیث" مورخہ ۸۔ اپریل سنہ رواں میں نقل ہو چکی ہے۔ آج ہم تازہ رسالہ "بہائی میگزین" سے کچھ عبارت دکھاتے ہیں جو قدرتی تائید کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ چنانچہ "بہائی میگزین" بابت ماہ مئی صلا پر ایک سرخی بدیں الفاظ قائم کی گئی ہے:۔

"طلوع بہاء اللہ"
"پیغمبر وقت"

اس کے نیچے لکھا ہے:۔

"جب حضرت بہاء اللہ نے پیغمبری کا دعویٰ ظاہر کیا تو اس وقت لوگوں نے پھولوں کے بدلے پتھروں سے آپ کا استقبال کیا۔"

ناظرین کرام! ہمارے دعوے کے ثابت شدہ و مبرہن ہونے میں اب بھی کسی کو شک و شبہ کی گنجائش ہے؟ کیا معزز ایڈیٹر صاحب "بہائی میگزین" کھلے لفظوں میں ہمارے دعوے کی تصدیق کریں گے؟

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

بہاء اللہ اور میرزا۔ مؤلفہ مولانا ثناء اللہ صاحب۔ ہر دو مدعیان کے دعاوی کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ بے نظیر کتاب ہے۔ قیمت ۲ر پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی کا احیائے اسلام

شیر قالین دگر است۔ شیر نیستان دگر

قادیان کی نبوت، قادیان کا حج اور قادیان کا اسلام یہ سب چیزیں بروزی یعنی عکسی ہیں۔ قادیانی پریس اپنے نبی کی فضیلت جو کچھ ظاہر کرتا ہے اس کی حقیقت شیخ چلی کی بات سے زیادہ نہیں۔ آج ہم جس مضمون کو سامنے رکھ کر یہ نوٹ لکھ رہے ہیں وہ اخبار الفضل مورخہ ۸۔ مئی میں شائع ہوا ہے۔ جس میں مرزا صاحب کی بعثت اور ضرورت کو اس طریق سے ثابت کیا ہے کہ اس زمانے کے مخالفین اسلام (آریوں اور عیسائیوں وغیرہ) کے حملوں کا ذکر کر کے بتایا ہے کہ اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے تھے۔ پھر اس زمانے کی ضلالت (گمراہی) کا ذکر ان لفظوں میں کیا ہے:۔

"اسلام کے بڑے بڑے حامیوں اور خیر خواہوں کی اپنی حالت* ایسے لوگوں نے معاندین اسلام سے بھی بڑھ کر اسلام کو نقصان پہنچایا۔ کیونکہ انہوں نے دوست بن کر دشمنی کی اور مسلمان کہلا کر اسلام کو غلط رنگ میں پیش کیا۔ ان حالات میں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ کسی ایسے شخص کی ضرورت نہیں تھی جو اسلام کو ایسے نادان دوستوں سے بچاتا۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر اسلام کو پھر زندہ کرتا۔ اور اس کے منور چہرہ پر اس کے کمزور اور نادان حامیوں کی دون ہمتی اور مداہنت کے باعث گرد و غبار کی جو تہیں جم چکی تھیں ان کو وحی کے مصفےٰ پانی سے دھو ڈالتا اور اپنے مسیحی نفس سے مُردوں میں از سر نو زندگی کی روح پھونکتا۔"

(الفضل قادیان صلا ۸۔ مئی سنہ رواں)

اس دعوے پر ہم دو طرح سے نظر کرتے ہیں۔ اول اس طرح سے کہ یہ ساری تحریر مع تمہید مرزا صاحب قادیانی کی

* اسی طرح مرقوم ہے۔ (مصحح)

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۱۶ مئی ۱۹۳۶ء

—— امرتسر شہر میں مسلم حلقی انتخاب کل (۱۷ مئی) سے شروع ہوگا۔ ہر سا امیدواران اپنے لئے زبردست پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔

—— امرتسر ۱۳ مئی کو عید میلاد النبی کے سلسلہ میں حسب دستور سابق جلوس نکلا۔ میلاد کمیٹی نے قبل ازیں اشتہار دیا تھا کہ اس روز مسلمان دکانیں بند رکھیں جس کی تردید کے لئے انجمن اہل حدیث امرتسر کی طرف سے اہلسنت والجماعت و اہل حدیث اکابر علماء دہلی کا متفقہ فتویٰ چھپوا کر ایک روز پیشتر شہر میں بکثرت تقسیم کر دیا گیا۔

—— امرتسر میں ہندو مہاسبھا کے صدر مسٹر ساورکر ۱۰ مئی کی شام کو آئے۔ ہندوؤں کی طرف سے آپ کا استقبال کیا گیا۔ دو روز ہندو سبھا کالج امرتسر میں ان کی تقریریں بھی ہوئیں۔

—— مولانا اشرف علی صاحب تھانوی لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں۔

—— معاصر انقلاب ۱۰ مئی سے معلوم ہوا کہ مولوی اکبر شاہ خاں نجیب آبادی مؤلف تاریخ الاسلام انتقال کر گئے۔ انا للہ!

—— گذشتہ پرچہ میں مشہور اردو شاعر جگر مراد آبادی کی وفات کی خبر شائع ہوئی تھی۔ اخبار چھپ جانے کے بعد ان کی زندگی کی خبر دیگر اخباروں میں چھپ گئی۔

—— صوبہ پنجاب کی کانگرس کی اگزیکٹو کمیٹی کے خلاف ایک کانگرس سوراج پارٹی قائم ہوئی ہے۔

—— لکھنؤ میں ایک سو چنتیس شیعہ سنی جو سول نافرمانی اور مدح صحابہ کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے تھے ڈپٹی کمشنر نے رہا کر دیا ہے۔ سنیوں کی طرف سے سول نافرمانی بند کر دی گئی ہے اور شیعوں سے اس بارہ میں سمجھوتہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— بنوں میں پانچ مزید بم برآمد ہوئے ہیں۔ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس بنوں نے اعلان کیا ہے کہ اگر کوئی اور بم برآمد ہوا تو شہر میں کرفیو آرڈر جاری کر دیا جائیگا۔

—— ہنگری کی گورنمنٹ مستعفی ہو گئی ہے۔ جس کا سبب نازی پارٹی کا زور ہے۔ عنقریب نئی وزارت مرتب کی جائیگی۔

—— معلوم ہوا ہے کہ جرمنی کے سفیر چین و جاپان کی صلح کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

—— بلجیم گورنمنٹ میں بھی پھوٹ پڑ گئی ہے کیونکہ لیبر پارٹی نیا ٹیکس لگانا چاہتی تھی۔

مولانا عبید اللہ سندھی کا

خیر مقدم

اخبار ہند و مدراس نے یہ خوشخبری ملک کو سنائی ہے کہ مولانا عبید اللہ سندھی (پنجابی) کو گورنمنٹ نے ہندوستان میں آنے کی اجازت دیدی ہے۔ ہم اس خبر کی صحت کی شرط پر مولانا موصوف کا

خیر مقدم

کرتے ہیں اور اپنے ناظرین کے ساتھ ہم آواز ہو کر یہ مصرع گاتے ہیں ؎

یوسف گم گشتہ را آرد بکنعان دم زدن

—— نئی دہلی گورنر جنرل باجلاس کونسل نے مرکزی اسمبلی کی میعاد یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء تک توسیع کر دی ہے۔

—— مسٹر بوس (صدر کانگرس) اور مسٹر جناح میں ملاقات ختم ہو گئی ہے۔

—— بمبئی میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں مسٹر شریف وزیر انصاف صوبہ سی پی کا استعفیٰ بھی پیش ہوا جو منظور کر لیا گیا۔ موصوف کے متعلق جعفر حسین قیدی کو قبل از وقت رہا کر دینے کا الزام تھا۔ جس کا دفعیہ انہوں نے ہر چند کیا۔ مگر وزارت نے کوئی شنوائی نہ کی۔

—— بمبئی میں وزراء کانگرس کی ایک کانفرنس ہو رہی ہے۔ جس میں موجودہ تعزیرات ہند میں ترمیم کرنے کا معاملہ زیر غور ہے۔

—— روما کا سرکاری اعلان ہے کہ باغی قبائل سے مقابلہ کرتے ہوئے حبشہ میں پانچ اطالوی افسر اور ۲۸ آدمی ہلاک ہوئے۔

—— اخبار "پرتاپ" لاہور اور جس پریس میں وہ چھپتا ہے سے حال ہی میں تین تین ہزار کی ضمانتیں طلب کی گئی تھیں جو ایک ایک ہزار کم کر دی گئی ہیں۔

—— جنیوا۔ جمعیۃ الاقوام کی ایک میٹنگ میں سوویٹ روس، چین، نیوزی لینڈ اور بولیویا کے سوا باقی تمام ممالک نے برطانیہ کی تجویز کے ساتھ اتفاق کر لیا ہے کہ ابی سینیا کی فتح کو تسلیم کر لیا جاوے۔

—— نانگا پربت کی چوٹی کو سر کرنے کے لئے جرمنی سے ایک قافلہ ہندوستان آیا ہے۔

جنازہ غائب | مولوی محرم علی صاحب ساکن موضع ابھور ضلع سارن جو پکے اہل حدیث تھے انتقال کر گئے۔ انا للہ! ناظرین ان کا جنازہ غائب پڑھیں (راقم عبد الغفور بنی گنج ضلع سارن)

مضامین آمدہ | محبوب الرحمٰن صاحب۔ احمد اللہ صاحب۔ مولوی عبد العزیز صاحب قلعہ میہاں سنگھ مولوی عبد العزیز صاحب کوٹلوی ۲ عدد۔ عبد الحکیم صاحب ۲ عدد۔ سید عبد الستار صاحب۔ مولوی عبد السلام صاحب

مظاہر حق مکمل | کی خاکسار کو ضرورت ہے۔ کوئی صاحب فروخت کرنا چاہتے ہوں تو راقم سے خط و کتابت کریں۔ (قاضی منظور حسین امرتسر بازار نوکریاں)

اہلحدیث کا نبی نمبر

اخبار "اہلحدیث" کا نبی نمبر جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت مبارک پر بہترین اہل قلم حضرات کا مرقع ہے اخباری صفحات کے پچاس صفحوں پر مشتمل ہے ساگر رسالہ کی صورت ہو تو ہمہ سے کم نہ ہو۔ مگر ماہ ربیع الاول میں عاشقان سیرت کو تقسیم کرنے کیلئے مع محصول ڈاک صرف ہر میں دیا جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

آخرت کی فکر سے معمور تھیں۔ ہماری کوششیں قال اللہ اور قال الرسول کی اتباع سے بھرپور تھیں۔ ہم اپنوں کو اور غیروں کو ملازمین کو اور متعلقین کو ملنے جلنے والوں کو اور ملک رہنے والوں کو۔ دوستوں کو اور انجان کو ہر وقت توحید کی تلقین کرتے اور شرک سے نفرین دلاتے رہتے تھے۔ ہم تقلیدی عمارت کے برباد کرنے میں اور سنت کے محلات کو آباد کرنے میں ہر وقت پیش پیش رہا کرتے تھے۔ ہماری رفتار و گفتار سب کی سب مطابق سنت رہا کرتی تھی۔ وعدہ خلافی، جھوٹ غیبت، ناٹک تماشے لہو و لعب۔ گنجفہ، شطرنج، شراب خوری، ڈاڑھی سے دست برداری یہ وہ عیوب تھے جن کے ناپاک دھبوں سے ہمارا دامن بالکل پاک تھا۔ یہ وقت تھا جبکہ ساری دنیا کی نگاہیں محبت و حرمت عزت و ادب سے ہماری جانب اٹھتی تھیں۔ لیکن آہ!

ع زمانہ سن رہا تھا بڑے شوق سے
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

اب وہ وقت ہے کہ یہ پاک نشہ اترتا چلا ہے۔ یہ سچا جذبہ زوال پذیر ہو رہا ہے، یہ شوق صداقت کم ہو رہا ہے۔ یہ پابندی شرع اٹھتی جا رہی ہے۔ آپس میں گتھ گئے ہیں۔ غیروں سے دل دوستیاں ہو گئی ہیں آپس میں نفرت و حقارت کے برتاؤ ہیں، غیروں سے دبے جھکے جا رہے ہیں۔ اپنے مذہب کا نام لینا بھی دشوار ہو گیا ہے۔ سنت کا رواج دینا پہاڑ ہو گیا ہے دو چار سنتوں کے سوا ہاتھ سے سب کچھ چھوٹا جا رہا ہے۔ بے نماز جیسے کفار بھی آج ہم میں پیدا ہو گئے ہیں دوسروں کو اپنا بنانا تو کجا؟ ہماری عورتیں توحید و سنت سے بیگانہ بن گئیں۔ ہماری اولادیں بھی تعزیوں کے مجمع کی شیدائی اور بائیسکوپوں کی فدائی ہو گئیں۔ ایک اہل حدیث کے مرنے کے بعد اس کی اولاد میں سے اس کی جگہ پُر کرنے والا ایک بھی نظر نہیں آتا۔ ہمارے نوجوان تو ایک طرف بڈھے بڈھے بزرگ بھی ڈاڑھی مونچھ صاف کرا بیٹھے۔ یہ بڈھے نیں بھی سینگ کٹا کر بچھڑوں میں ملنے کے وسیلے ہو گئے۔ آپس میں وہ انتشار اور تفرق قائم ہو گئی کہ آج الفقیہ جیسے سرتاپا جھوٹوں اور ناانصافیوں میں گھرے ہوئے اخباروں کو بھی موقعہ ملا کہ وہ ہم پر حرف رکھیں۔ اور کچھ سچ کے ساتھ بہت سے جھوٹ ملا کر ہمیں بدنام کریں۔ چنانچہ ۷ دسمبر کی اشاعت میں یہ اخبار لکھتا ہے کہ اہل حدیث میں بھی چار مذہب قائم ہو گئے۔ شریفی۔ ثنائی۔ محمدی۔ غزنوی۔ حالانکہ یہ سب غلط ہے جھوٹ ہے۔ ہم میں سے نہ کسی نے مولوی محمد شریف صاحب کا مذہب اختیار کیا ہے۔ نہ کوئی ہم میں سے مولانا ثناء اللہ کا مقلد بنا ہے۔ نہ کسی نے مجھ عاجز (محمد) کی تقلید اختیار کی ہے۔ نہ کوئی غزنوی علماء کی تقلید میں پھنسا ہے۔ پس اب بھی وقت ہے کہ آپ حضرات ان تباہ کن طریقوں کو حذف کر دیں، پورے اسلام میں داخل ہو جائیں۔ اعمال و عقائد کی اصلاح کر لیں۔ جو جو نئے دعویدار ہوئے ہیں انہیں چھوڑ دیجئے تاکہ وہ خود اپنے غلط دعووں سے دست کش ہو جائیں۔ سب مل کر توحید و سنت کی اشاعت میں لگ جائیے۔ تبلیغ کا سلسلہ جو بند ہے اُسے جاری کر دیجئے۔ اپنوں اور غیروں میں توحید و سنت کی اشاعت اُٹھتے بیٹھتے کرتے جائیے۔ کتابوں کے ذریعے اشتہاروں کے ذریعے اخبارات کے ذریعے اور زبانی کسی وقت بھی تبلیغ میں کمی نہ کیجئے۔ اپنے گھروں میں بال بچوں اور عورتوں میں شیدائیت توحید اور فدائیت سنت پیدا کیجئے۔ خلاف شرع کاموں پر سختی سے باز پرس رکھئے۔ اپنے نوکروں چاکروں میں تبلیغ کرتے رہئے۔ اپنی پارٹیوں میں مجمع میں مجلسوں میں دوستوں میں بیٹھک میں دعوت میں ان چیزوں کو ضروری اور فرض کر لیجئے۔ منہ میں گھنگنیاں بھر کر چپ سادھ لینا موحد کی شان کے خلاف ہے۔ خود اپنی اصلاح کر لیجئے۔ شکل صورت ظاہر باطن، تقویٰ طہارت اور اتباع سنت سے مزین کر لیجئے۔ خدا کی باتوں کے پھیلانے میں کسی کا خوف ڈر اور کسی کی ملامت کی پروا نہ کیجئے۔ رزق بٹ چکے ہیں۔ موت مقرر ہو چکی ہے عزت ذلت رب کے ہاتھ ہے۔ دنیا لینا اُسی کا کام ہے۔ آپ کے کھلم کھلا اہل حدیث ہو جانے سے رسم و رواج کے ترک کر دینے سے قرآن حدیث کی اشاعت کرنے سے۔ آبائی دقیانوسی خیالات پر قائم دہنے سے روزی گھٹ نہ جائیگی۔ موت قریب نہ ہو جائے گی ذلت آ نہ جائے گی۔ اس صورت میں آپ کا مددگار معاون خود خدا ہو جائیگا۔ اُس کی امداد و نصرت آپ کا ساتھ دے گی وہ اپنے دشمنوں کے ہاتھوں میں آپ کو ہرگز سونپ نہ دیگا۔

مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (قرآن)
مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ (حدیث)

برادران! جب آپ ہی محرم کے مجمع میں شرکت کرینگے، جب آپ ہی تیجے دسویں کے لقموں کو نہ چھوڑینگے جب آپ ہی خلاف شرع شادیوں غموں میں شرکت کرینگے جب آپ ہی تھیٹروں اور بائیسکوپوں میں نظر آئیں گے جب آپ ہی اشاعت و تبلیغ قرآن و حدیث سے خاموشی برتیں گے تو فرمائیے تو سہی کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ آپ اپنے حق مذہب پر پردہ کیوں ڈال رہے ہیں؟ آپ اپنے سچے خدا کی توحید قبروں اور تعزیوں اور بتوں کی خدائی کے خلاف کیوں نہ پھیلائیں؟ آپ حنفیت شافعیت کے سامنے محمدیت کو پیش کر کے کیوں اس کی نورانیت ظاہر نہ کریں ؎

نہ بیٹھو ڈال کر پردہ خدا را روئے روشن پر
کہ پروانے نہیں آتے چراغ زیر دامن پر

(ماخوذ از محمدی دہلی)

تحقیق جلیل ترجمہ اسرار التنزیل

مصنفہ حضرت امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ۔ کتاب ہذا میں تین مقالے ہیں۔ پہلے مقالہ میں فضیلت علم۔ توریت، زبور۔ انجیل۔ قرآن مجید۔ حدیث شریف اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کی ہے دوسرے مقالہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے گیارہ مختلف دلائل دیکر اس کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔ تیسرے میں انسان کی پیدائش کی حکمتیں اور ہر عضو کی تفصیلی تشریح ہے۔ قیمت ۹؍ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

تصریحات کے خلاف ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے دنیا کی ابتدا سے اپنی پیدائش تک کل چھ ہزار سال کا عرصہ تسلیم کیا ہے اور ساتواں ہزار اپنی بعثت کا قرار دیا ہے۔ اس کے متعلق ہم اپنے لفظوں میں کچھ نہیں کہتے بلکہ مرزا صاحب ہی کے الفاظ پیش کئے دیتے ہیں۔ ناظرین غور کریں کہ مرزا صاحب اپنے بیان میں سچے ہیں یا ان کی امت۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خدا کی تمام کتابوں سے یہی نکلتا ہے کہ ہزار ششم ضلالت (گمراہی) کا ہزار ہے اور وہ ہزار ہجرت کی تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چودھویں صدی کے سر تک ختم ہوتا ہے۔ اس ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت صلعم نے فیج اعوج (کج رو گمراہ) رکھا ہے۔ اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۷)

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ مرزا صاحب ہزار ششم کے کونسے سال میں پیدا ہوئے۔ خود مرزا صاحب کتاب تحفہ گولڑویہ میں اپنی پیدائش ہزار ششم سے گیارہ سال باقی رہتے ہونے بتاتے ہیں۔ ساتویں ہزار سے پچیس تیس سال لیکر مرزا صاحب علی بلوغ کو پہنچے سو وہ وقت بقول مرزا صاحب ہدایت کا تھا پھر اخبار الفضل کا اسکو گمراہی کا زمانہ کہنا مرزا صاحب کی تکذیب نہیں تو اور کیا ہے؟

(**نوٹ**) ہم نے بارہا کہا ہے اور اب بھی ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ ہم ساری جماعت مرزائیہ سے اقوال مرزا کے زیادہ حافظ ہیں۔ جس کا ثبوت ہم اپنی تحریروں میں کئی دفعہ دے چکے ہیں اور آئندہ بھی دینگے (انشاء اللہ) اسی لئے ہم نے ان لوگوں کو بارہا مشورہ دیا ہے کہ مرزا صاحب کے متعلق مضمون لکھ کر ہمیں دکھا لیا کریں۔ لیکن جن لوگوں کے حق میں

وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ

وارد ہوا ہے وہ کسی ناصح کی نصیحت کیسے مان سکتے ہیں

دوسری طرح سے نظر اس مضمون پر یوں ہے کہ الفضل نے مرزا صاحب کی آمد سے پیشتر مسلمانوں میں جن خرابیوں اور اسلام پر جن حملوں کا ذکر کیا ہے اور جن کو بعثت مرزا کے اسباب قرار دیا ہے کیا مرزا صاحب کے آنے کے بعد وہ خرابیاں زائل ہوگئیں اور وہ حملے ختم ہوگئے؟ کیا عیسائیوں کی طرف سے مخالف اسلام تصنیفات بند ہوگئیں؟ کیا ڈپٹی آتھم نے مرزا صاحب کے ساتھ پندرہ دن تک مناظرہ نہیں کیا اور کیا مناظرہ کے بعد اس نے اسلامی توحید کو مجنونانہ توحید نہیں کہا؟ کیا پادری عماد الدین اور مسٹر اکبر مسیح کی تصنیفات (خلاف اسلام) شائع نہیں ہوئیں۔ کیا پادری عبد الحق (مسلم زادہ) نے علاوہ تردید اسلام کے قادیان میں جاکر مناظرہ کرنے کے لئے نہیں للکارا؟ کیا پادری سلطان محمد خان نے اسلام کے خلاف کتابیں نہیں لکھیں کیا آریوں کی طرف سے اسلام کے خلاف تہذیب الاسلام ترک اسلام۔ رنگیلا رسول۔ کتاب اللہ وید ہے یا قرآن۔ وغیرہ کتب شائع نہیں ہوئیں؟

اس کے علاوہ کیا یہ امر واقعی نہیں ہے کہ "براہین احمدیہ" کی تصنیف کے زمانے میں مرزا صاحب نے سارے ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد پانچ لاکھ لکھی تھی جو گذشتہ مردم شماری کی رو سے باسٹھ لاکھ ستانوے ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ کیا یہ سب کچھ مرزا صاحب کے نفس مسیحائی کا اثر ہے؟ سچ ہے سہ

نوش دارو نے کیا کیا اثر سم پیدا

ناظرین! مؤرخ ہمیشہ اس اصول کو مد نظر رکھتے ہیں کہ جس زمانے کی تاریخ لکھتے ہیں اس سے سابق اور لاحق زمانوں کے بادشاہوں کی ترقی و تنزل کا مقابلہ کرکے دکھاتے ہیں اور یہ اصول علم تاریخ میں بڑا صحیح اور قابل اقتدا ہے۔ اس سنہرے اصول کے ماتحت ہم مرزا صاحب کی بعثت کے پچھلے زمانے کا مقابلہ پچھلے زمانے سے کرتے ہیں تو ہمیں ہر طرف سے مسلم قوم کا زوال اور تنزل نظر آتا ہے۔

مسلمانوں کی پولٹیکل حیثیت تو دنیا میں بہت کمزور ہوگئی، مالی حیثیت میں بھی نیچے گر گئے، مذہبی حیثیت کا تو ذکر ہی چھوڑئیے۔ کلمۂ توحید کے صحیح مضمون پر اعتقاد تو بجائے خود رہا صحیح طور پر کلمہ پڑھنا بھی نہیں آتا۔ شرک و کفر، رسوم و بدعات کی کوئی انتہا نہیں۔ جیل خانے اور شراب خانے مسلمانوں سے اٹے پڑے ہیں۔ بت پرستی وہم پرستی حتےٰ کہ تعزیہ پرستی بھی روز بروز ترقی پر ہے۔ باایں ہمہ کہا جاتا ہے کہ مسیح موعود آئے اور اصلاح کرکے چلے گئے۔ سہ

ایسی ہیں جیسی خواب کی باتیں

جماعت اہل حدیث کو تنبیہ

(از مولانا محمد صاحب دہلوی)

زیادہ زمانہ نہیں گزرا کہ اہل حدیث جماعت تِلْكَ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کی عکسی تصویر نظر آتی تھی۔ آپس میں سب سگے بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے ہمدرد و معاون تھے۔ گو تعداد میں کم تھے لیکن سبھی کَانَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ۔ سیسہ پلائی ہوئی ایک دیوار کی طرح۔ کسی غریب الوطن پردیسی انجان آدمی کو نماز میں رفع الیدین کرتے دیکھ لیا جاتا تھا تو دل میں محبت کا مواج سمندر لہریں مارنے لگتا تھا کہ کب یہ نماز سے فارغ ہو اور کب میں اس سے ملاقات کروں جی چاہتا تھا کہ دل چیر کر اسے بٹھا لوں، کلیجہ سے لگا لوں۔ ہماری نمازیں ایسی خشوع و خضوع سے پُر اثر کر باقاعدہ ادا ہوتی تھیں کہ دوسروں کے لئے جاذب نظر بن کر اپنی مقناطیسی قوت سے انہیں ہماری طرف کھینچ لے آتی تھیں۔ ہماری اسلامی صورتیں اپنے اندر ایک خاص رعب اور ہیبت اور خدا ترسی کا نمونہ رکھتی تھیں۔ اسلام کے اصول و فروع کی پابندی نے ہمیں نمونہ اسلام کا لقب دے رکھا تھا۔ ہماری وہ تبلیغ توحید و سنت جو شیریں زبانی اور جوش روحانی سے ہوا کرتی تھی۔ ہر ایک کے دل کو موہ لیتی تھی۔ ہماری مجلسیں دینی ذکر سے، ہماری مسجدیں

شانِ موحدانہ

شوقِ شہادت کی بے پناہ آرزو

(از مولانا ابوالخیر رحمانی پرتابگڈھی حال مئو آئمہ)

عزیزانِ ملت! اس میں کوئی شک نہیں کہ مذہب اسلام پر جان دینے سے قلب کو اطمینان اور دماغ کو سکون حاصل ہوتا ہے اور خدا کی راہ میں خون گرانے سے مسلمانوں کا وجود تمام آسائش اور راحتوں کا سرچشمہ بن جاتا ہے۔ خوف و دہشت وہ کرے جس کا سینہ شوقِ شہادت سے معمور نہ ہو۔ موحد کی شان تو یہ ہوتی ہے کہ تلوار کے سایہ میں مسرت و ابتہاج کے فوارے اس کے مقدس چہرے سے جاری ہوتے ہیں۔ مسلمان کے سامنے خوف و ہراس کا ہمالہ چور چور ہو جاتا ہے حق کی حمایت میں اسلام کی حفاظت میں، خداوند قیوم کی خوشنودگی میں ایک جان نہیں اگر ہزاروں جانیں قربان کرنے کی ضرورت ہو تو موحد کی شان تمنا یہی ہوگی کہ تمام کو بے دریغ قربان کر دے۔ بلکہ موحد کی حالت تو یہ ہوتی ہے کہ وہ جامِ شہادت کو نوش کرنے کے لئے ہر وقت مضطرب اور بے قرار رہتا ہے۔ اور اگر کہیں موقع آگیا تو اس کی تمام دیرینہ تمنائیں قلبی چاہت، مقصدِ زندگی سے ہم آغوش ہو جاتی ہیں اور دشمنانِ اسلام کی صفوں کو صفایا کرتا چلا جاتا ہے۔ بپھرے ہوئے شیر کی طرح کبھی ادھر آتا ہے اور کبھی ادھر برق و رعد کی طرح کڑکتا اور چمکتا ہوا نہ جانے کتنے شدید سروں کو اپنی روحانی طاقت و قوت سے کیفرِ کردار پہنچاتا ہوا جنت الفردوس کو سدھار جاتا ہے اور حیاتِ ابدی حاصل کرتا ہے۔

موحد موت کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر وہ جوانمردی اور جرأت و دلیری کے ساتھ معاندین اسلام کا مقابلہ کرتا ہے کہ دشمنوں کے چھکے چھوٹ جاتے ہیں۔

آخر کن اسباب کی بنا پر مسلمان ہر وقت راہِ خدا میں پروانہ وار نثار ہونے کے لئے تیار رہتا ہے؟ اور اپنی عزیز جان کو مٹھی میں لئے ہوئے میدان کارزار میں صف آرا ہوتا ہے؟ اور اس کی زبان سے بے ساختہ یہ دعا نکلتی رہتی ہے۔ اللّٰھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک۔

سنئے! مسلمان چاہتا ہے اعلائے کلمۃ اللہ ہو، شرک و کفر کو دنیا سے نیست و نابود کر دے۔ مسلمان چاہتا ہے رحمت ربانی کے تمام دروازے وا ہو جائیں۔ مسلمان چاہتا ہے کہ پروردگارِ عالم اس سے خوش ہو جائے۔ اگرچہ اس کے پاداش میں اس کے جسم کے ہر رونگٹے میں جان ڈال دی جائے اس کو نہایت خوشی کے ساتھ قربان کر دے۔ ہاں ہاں وہ جہاد کا نام سن کر گھر سے جب نکلتا ہے تو یہ نیت اور ارادہ کرکے کہ کاش میرے جسم کی بوٹی بوٹی کر دی جائے، جسم کے ایک ایک ٹکڑے کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے بے دردی اور سفاکی کے ساتھ روند ڈالا جائے۔ اس کے سر کو کچلا جائے۔ اس کی تمنا ہوتی ہے، ایک طرف توپ و تفنگ کے دہانے میں اس کا ہاتھ ہو۔ مشین گن کا منہ اس کے سینہ پر ہو، چمکتی ہوئی تلوار اس کے سر پر ہو، ہر طرف سے کفر کی متفقہ یورش ہو چکی ہو اور وہ اچھی طرح دشمنوں کے نرغہ میں پھنس چکا ہو اور پھر اس سے یہ کہا جا رہا ہو کہ حمایتِ حق سے باز آجاؤ، اسلام کی طرفداری سے منہ موڑ لو مگر نہیں وہ ان تمام ہلاکت کن اسباب کی ذرہ برابر پرواہ نہ کرتے ہوئے اعلانِ حق سے سرمو نہیں پھرتا بلکہ دشمنوں کی طرف سے حملہ شروع کر دیا جاتا ہے۔ اس شیدائی مقدس کے جسم سے نرم گرم خون کا فوارہ جاری ہو جاتا ہے، جسم چھلنی بنایا جاتا ہے، جسم کا ایک ایک عضو نشانہ گاہ دشمنانِ اسلام بنا ہوا ہے مگر زبان کلمۂ شہادت برابر پڑھتی ہوئی اس کی جان قفسِ عنصری سے پرواز کر جاتی ہے۔ یہ سرفروشی، یہ بے دریغ جاں نثاری، یہ ہمت، یہ حوصلہ، یہ قوتِ ایمان، یہ لذتِ شہادت کا مظاہرہ، یہ تسلیم و رضا، یہ ہمت شکن صبر و استقامت۔ یہ چیزیں کیونکر حاصل ہوئیں۔ وجہ یہ ہے کہ مسلمان کو تعلیم ملی ہے کہ راہِ خدا کی قربانی حیاتِ جاودانی ہے راہِ خدا کی تکلیف چیونٹی کے کاٹنے سے زیادہ نہیں محسوس ہوتی۔ جنت تلوار کے سایہ کے نیچے مسلمان کا انتظار کرتی ہے۔ اس کو بتایا گیا ہے کہ مجاہد جس صورت میں قربان ہوتا ہے اسی حالت میں میدانِ محشر سے اٹھایا جائیگا اور اس کے خون کی خوشبو مشک و عنبر سے زیادہ ہوگی۔ اس کو یہ تعلیم ملی ہے کہ انسانی قربانی سے زیادہ خدا کے نزدیک کوئی عمل مقبول نہیں ہے۔ اس کو بتلایا گیا ہے کہ ادھر وہ شہید ہوا ادھر حورانِ بہشت اور تزیینوں کی جماعت مرحبا کہنے کے لئے صف در صف نظر آرہی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ جو دل شوقِ شہادت سے خالی ہے اس دل میں نفاق کی آمیزش ہے۔ یہ کوئی شاعر کا تخیل نہیں یا کوئی افسانہ اور داستان نہیں بلکہ پیغمبر کا فرمان ہے جس کی بات آج تک نہ کبھی غلط ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ نقوش حجر محو ہو جائیں لیکن یہ ناممکن کہ فرمودۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ذرا بھی فرق آجائے۔ اس بات کی تعلیم اگر تم حاصل کرنا چاہتے ہو تو صحابہ کرام سے سیکھو جو آرزو کرکے میدانِ کارزار میں جاتے تھے اور نہ صرف یہ کہ آرزو ہی کرتے رہتے بلکہ عملی صورت میں پیش کرتے تھے۔

عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے بوقت جنگ بخیر و عافیت واپسی کی دعا کی تو انہوں نے فی البدیہہ اشعار پڑھے۔ جس کا مطلب یہ ہے:-

میرا سوال رحمٰن سے تو یہ ہے کہ تلوار ایسی چوٹ لگے جو کھوپڑی کو توڑ ڈالے، نیزہ و تلوار میرے دل و جگر کو چھید ڈالیں تاکہ خدا میری مغفرت کرے۔

عمرو بن جموح کی دعا یہ تھی:-

اللّٰھم ارزقنی شہادۃ ولا تردنی الی اھلی خائبا

علمائے احناف وعلماء اہل حدیث کا متفقہ فتویٰ

۱۲۔ ربیع الاول کو دوکانیں بند کرنا اور مجلس مولود کرنا گناہ ہے

مندرجہ ذیل مطبوعہ اشتہار بنگلور سے ہمارے پاس پہنچا تھا۔ جسے انجمن اہل حدیث امرتسر نے اشتہاری صورت میں نقل کر کے امرتسر میں بموقع "میلاد النبی" بکثرت شائع کیا ناظرین کے استفادہ کے لئے یہاں درج کیا جاتا ہے:۔ (مدیر)

برادران اسلام! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوئے آج تیرہ سو برس گزر گئے اور اب تک ہر سال ربیع الاول کا مہینہ آیا۔ مگر کسی زمانے میں نہ کاروبار بند ہوئے نہ چھ سو سال تک عید میلاد منائی گئی۔ نہ کسی امام یا مجتہد نے اس کا فتویٰ دیا۔ اسی بنا پر اس وقت علمائے کرام سے فتویٰ حاصل کیا گیا ہے جو مسلمانوں کی خیرخواہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم کو راہ راست پر قائم رکھے اور بدعات سے بچائے۔

استفتاء کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ماہ محرم میں دسویں تاریخ کا اور ماہ ربیع الاول کی بارھویں تاریخ کی عظمت کا ثبوت حدیث و قرآن و صحابہ و تابعین و تبع تابعین آئمہ اربعہ محدثین سے ہے یا نہیں؟

(۲) ماہ ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ اور محرم کی دسویں تاریخ کو تمام دن کاروبار بند کرنا اور اسکی عظمت سمجھنا اور اس دن محفل میلاد کرنا کیا وقعت رکھتا ہے۔ اس دن کی عظمت اور محفل میلاد کرنے کا ثبوت قرآن و حدیث صحابہ تابعین آئمہ محدثین سے ہے یا نہیں؟

(۳) ماہ ربیع الاول میں شریعت مطہرہ سے محفل میلاد کرنے کا ثبوت ہے یا نہیں؟ فقط۔

الجواب دنیا کا کاروبار بند کر دینا مسلمانوں کیلئے بغرض اظہار غم عاشورہ کے روز بھی شرعاً ادلہ شرعیہ اربعہ میں سے کسی ایک دلیل سے بھی ثابت نہیں۔ اس بندش پر بارھویں ربیع الاول کی بندش کو قیاس کرنا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ خلفائے راشدینؓ آئمہ مجتہدین وسلف صالحین کے زمانہ میں اس بارھویں تاریخ میں دنیا کے کاروبار بند رکھنا ثابت نہیں اور اسی طرح پر محفل میلاد کا منعقد کرنا بھی اس مروج طور پر ثابت نہیں اور شرعاً کسی میت پر تین روز سے زائد صدمہ کا اظہار کرنا جائز نہیں۔ ماسوا بیوہ عورت کے کہ اس کے لئے صرف چار مہینے دس دن مقرر ہیں کہ ان ایام میں زینت و آرائش نہ کرے۔ لیکن دنیاوی ضروری کام کے ترک کر دینے کا حکم شرعی اس کے لئے بھی نہیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کی بارھویں تاریخ کے روز اگر اس زمانے میں دنیاوی روزگار و بازار کا بند کر دیا جانا جاری کر دیا جائیگا تو چند سال کے بعد عوام الناس اس حکم کو شرعی و ضروری ٹھہرانے کی وجہ سے گنہگار و گمراہ ہونگے اور ایسا کام جو ذریعہ معصیت کا ہوتا ہے تو وہ بھی ناجائز و گناہ ہوجاتا ہے۔ اجابہ وکتبہ حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی (حنفی) الجواب صحیح۔ مولوی محمد موسیٰ خان۔ مدرس مدرسہ حسینیہ دہلی (حنفی) الجواب صحیح۔ محمد ابراہیم عفی عنہ مدرسہ حسینیہ دہلی (حنفی) الجواب صحیح۔ محمد اسحٰق عفی عنہ محلہ گردھیا دہلی (حنفی) الجواب صحیح۔ ابو یحیٰی عبداللطیف صدر بازار دہلی (اہل حدیث)

بغرض اظہار غم کاروبار بند کرنا یہ ایک دنیاوی رسم ہے۔ شرعاً اس کا ثبوت نہیں ہے اور اظہار عظمت کے واسطے بھی کاروبار بند کرنے کا شرع شریف سے بالکل ثبوت نہیں۔ (محمد شفیع عفی عنہ مدرسہ مولوی عبدالرب دہلی (حنفی)

جواب صحیح ہے بے شک اس روز کاروبار بند کرنا کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔ اس کو شرعی حیثیت دیکر تعطیل جاری کرنا ایک ایجاد و احداث فی الدین ہوگا (محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی) حنفی صدر جمعیۃ العلما

اصل جواب اور بعد کی تصدیقات از روئے ادلہ شرعیہ صحیح ہے۔ (بندہ محمد میاں مدرسہ حسین بخش دہلی۔ (حنفی)

محفل میلاد مروّج ساتویں صدی کی بدعت اور اس دن کاروبار بند کرنا چودھویں صدی کی بدعت ہے۔ بدعتی خدا اور رسول کے دشمن ہیں۔ اس دن دکانیں بند رکھنے والے دنیاوی نقصان کے ساتھ ہی ساتھ اخروی نقصان بھی کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو مل جل کر اس بدعت کو اٹھا دینا چاہئے۔ واللہ الموفق۔

(محمد۔ اڈیٹر محمدی دہلی)

الجواب الصحیح۔ مولوی احمد اللہ شیخ الحدیث دہلی

الجواب صحیح (مولوی عبدالسلام مدرس مدرسہ حاجی علی جان دہلی (اہل حدیث)

الجواب صحیح۔ (مولوی محمد یونس مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب پھاٹک حبش خان دہلی (اہل حدیث)

الجواب صحیح (مولوی ابوالفضل دہلی (اہل حدیث)

(منقول از اشتہار بنگلور)

(المشتہر:۔ سکرٹری انجمن اہل حدیث امرتسر)

(۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۲ مئی ۱۹۳۷ء)

حزب المقبول۔ قرآن مجید حدیث شریف کی دعاؤں کا مجموعہ۔ اس میں ہر موقع کی دعا کا ذکر موجود ہے۔ قیمت ۲؍ علاوہ محصول ڈاک پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

توحید و شرک میں موازنہ

(از قلم حافظ رکن الدین صاحب امرتسر)

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۔ (سورہ آل عمران)

اے اہل کتاب (مومنین قرآن) ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان (مسلم ہونے میں) برابر ہے (وہ یہ) کہ بجز اللہ تعالےٰ کے ہم کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی مخلوق (ادنیٰ یا اعلیٰ) کو شریک نہ ٹھیرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو رب نہ قرار دے خدا تعالےٰ کو چھوڑ کر پس اگر تم (راہ حق سے) اعراض کرو تو گواہ رہو کہ ہم (خدا تعالےٰ کے) خالص فرمان بردار ہیں۔

توحید و شرک توحید کے معنی ہیں اللہ تعالےٰ کو اس کی ذات اور صفات میں بے مثل ماننا۔ اب اسکی ضد کا نام شرک ہوگا۔ یعنی خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں کوئی اس کی مخلوق کو خدا ٹھیرائے تو یہ اسکی ذات اقدس میں شریک ٹھیرانا ہوگا۔ جیسے ہندو لوگ کرشن کو خدا کہتے ہیں اور عیسائی حضرت عیسیٰ کو خدا ٹھیراتے ہیں اگر خدا تعالیٰ کی صفات خاصہ سے کسی مخلوق کو متصف مانا جائے تو یہ خدا کی صفات میں شرک کا ارتکاب ہوگا مثلاً کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ کوئی نبی یا ولی کسی کو اولاد بخش سکتا ہے یا کسی کا رزق فراخ کر سکتا ہے یا اس کی بیماری دفع کرنے پر قادر ہے یا بارش اتار سکتا ہے یا کسی اور مصیبت میں آڑے آسکتا ہو وغیرہ وغیرہ۔

توحید و شرک کا یہ مختصر تصور ذہن نشین کر لینے کے بعد شرک کی مذمت پر قرآن و حدیث سے استدلال کرنا بھی مناسب ہے۔ اسکے بعد مشرکین عرب کے عقائد اور آج کل کے مشرکین کے عقائد پر مختصر سا تبصرہ کیا جائیگا۔ (وکلہ وقوتہ)

شرک کی مذمت ثابت کرنے سے پہلے یہ بتا دینا خالی از فائدہ نہیں کہ دین اسلام کی جڑ بنیاد ہی مسئلہ توحید ہے۔ باقی جو کچھ ہے اس کی فروعات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بے شمار انبیاء کرام اسی توحید کو سمجھانے اور قائم رکھنے کے لئے دنیا میں مبعوث فرمائے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۔ (سورہ نحل)

یعنی ہم (خدا) نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا۔ (جس کی تعلیم یہ تھی) کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور جھوٹے معبودوں سے بچتے رہو۔

شرک کی مذمت شرک ہی ایسا گناہ ہے جس کے متعلق خدا تعالےٰ نے صاف لفظوں میں فرما دیا کہ یہ جرم ناقابل معافی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۔ (سورہ نساء)

یعنی خدا تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کریگا۔ اسکے سوا دوسرے گناہ جس کے واسطے چاہیگا معاف کردیگا کسی بڑے سے بڑے نبی کے مشرک والدین کے گناہوں کی معافی بھی ناممکن ہے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میرے اس دعوے پر شاہد ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد آذر کے حق میں دعائے مغفرت مانگی جو بوجہ اسکے مشرک ہونے کے بدرگاہ ایزدی میں شرف قبولیت نہ پاسکی۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور بعض صحابہ کے دل میں خیال آیا کہ اپنے مشرک رشتہ داروں کے لئے جو فوت ہو چکے تھے بخشش کی دعا مانگیں جس پر آیت ذیل نازل ہوئی۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۔

(سورہ توبہ)

یعنی پیغمبر (علیہ السلام) کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ (اُن کے) رشتہ دار ہی (کیوں نہ) ہوں اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں

سورہ انعام میں اٹھارہ ذی شان انبیاء علیہم السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

لَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

یعنی انبیاء کرام کی یہ جماعت اگر خدا کے ساتھ کسی مخلوق کو شریک کرتی تو ان کے نیک اعمال ضائع ہو جاتے۔

اسی طرح خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا۔

لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۔ (سورہ زمر)

یعنی (بفرض محال اے پیغمبر!) اگر آپ بھی شرک کریں تو آپ کے نیک اعمال اکارت ہو جائینگے اور آپ نقصان اٹھانے والوں سے ہو جائینگے۔

بعض آیتوں میں تو آنحضرت صلعم جیسے عالیشان پیغمبر کو ایسے تہدید آمیز الفاظ میں تنبیہ فرمائی ہے کہ سن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ شرک کیسی خوفناک چیز ہے۔ ملاحظہ ہو آیت ذیل ۔

وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ۔ إِذًا لَأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ۔ (سورہ بنی اسرائیل)

یعنی اگر ہم (خدا) آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو

انس بن نضر جنگ بدر میں شرکت نہ کر سکے۔ جس کا رنج و ملال اُن کو بہت کچھ تھا۔ لیکن اس کے بعد ہی جو جنگ ہوئی اس میں وہ شریک ہوئے، اسلامی جوہر دکھاتے ہوئے اپنے قول کو پورا کیا اور راہ خدا میں شہید ہو گئے۔ جسم پر ۸۰ سے زیادہ زخم تیر و تلوار اور نیزہ کے تھے یہ تھے شمع توحید کے پروانے اور سچے پرستاران خدا جنہوں نے اپنے متاع عزیز کو اسلام کے پیروں پر قربان کر دیا۔ اللہ ان پر اپنی رحمت کی موسلادھار بارش کرے اور ہم کو ان کی راہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین!

دُلدُل کی حقیقت

(مرقومہ خان زادہ غلام احمد خان صاحب از بنگہ کوہاٹ)

دُلدُل جس کو سال بسال شیعہ صاحبان محرم میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ نکالتے اور پھراتے ہوئے فساد کے موجب بن رہے ہیں۔ کاش کہ اہل ذوی فہم طبقہ اوس کی اصلیت پر نگاہ رکھ کر اس مذموم اور خندہ آفرین رسم کو بند فرماتا جو خواہ مخواہ تفرقہ کا موجب بنا ہوا ہے۔ اور پچھلے دور صدر صاحب شیعہ پولیٹیکل کانفرنس پنجاب کا اپنے صدارتی خطبہ میں اوس کو ایک مذہبی فریضہ بتا کر حکام کو متوجہ کرنے کے علاوہ اہل سنت سے رواداری کی اپیل کرنا کہاں تک حق بجانب ہے۔ اگر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو مدنظر رکھ کر خاموش رہنا رواداری ہو تو پھر شیعہ صاحبان مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی خونی مہدی کی تردید اور (صد حسین است در گریبانم) وغیرہ وغیرہ۔ پر کیوں رواداری سے کام لے کر اوس کے مشن کو امداد دینے سے دریغ فرماتے ہیں۔ دلدل کو آراستہ کر کے کوچہ بکوچہ پھرانے سے خود اپنے گریبان میں دیکھیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو باقر مجلسی کی کتاب حیات القلوب جلد دوم صفحہ ۵ :-

"اما مقوقس چون نامہ حضرت بادو رسید نامہ را گرامی داشت و بوسید و در جواب نوشت کہ می دانم کہ پیغمبرے مانندہ است کہ باید کہ مبعوث گردد رسول ترا گرامی داشتم و برائے حضرت چہار کنیز فرستاد کہ یکے از آنہا مادر ابراہیم بود و دراز گوشے کہ آں را یعفور و استرے کہ آں را دلدل مے گفتند فرستاد و مسلمان نہ شد۔"

(ترجمہ) یعنی مصر کے بادشاہ مقوقس نے حضرت رسولؐ کے فرمان کے جواب میں احترام اور ادب سے لکھا کہ البتہ اس قدر تو ہم کو بھی علم حاصل ہے کہ ایک پیغمبر آنے والا ہے اور حضور پر نور کی خدمت میں چار نفر لونڈیاں جن میں سے ایک کو رسول خدا نے اپنے لئے منتخب فرمایا۔ جس کے بطن سے رسول خدا کا بیٹا ابراہیم پیدا ہوا۔ اور ایک گدھا جس کا نام یعفور تھا اور ایک خچر جس کو دلدل کہتے تھے آنحضرت کی خدمت میں روانہ کئے اور خود ایمان نہ ہوا۔"

ایضاً مدارج النبوت رکن چہارم صفحہ ۱۹۶ میں بھی مطابق کتاب مجلسی مرقومۃ الصدر یہی واقعہ ہو بہو درج ہے

ایضاً۔ غیاث اللغات باب دال مہملہ مع لام

دلدل بضم ہر دو دال نام مادہ استرے سفید مائل بسیاہی کہ حاکم اسکندریہ بخدمت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرستادہ بود و آں حضرت بامیر المومنین علی بخشیدہ بود برائے سواری۔

یعنی دُلدُل ایک خاکستری رنگ ایک مادین خچر تھی جو ملک مصر شہر اسکندریہ کے حاکم نے رسول خدا کی خدمت میں بھیجی تھی اور حضور نے وہ واسطے سواری کے حضرت علی کو بخش دی تھی؛

ایضاً۔ کریم اللغات میں بھی بشرح صدر۔ آخر کوئی ان مومنین سے پوچھے کہ اس میں رکھا کیا ہے۔ دین کا فائدہ تو معلوم۔ دنیا کا فائدہ سوائے مثل سراب ظاہری نمائش کے کچھ بھی نہیں۔ بلکہ دیگر مذاہب کے سامنے ہنسی اور ذلت ہے۔ ایسی حالت میں ہم سوائے اس کے کیا اظہار کریں کہ

برعکس نہند نام زنگی کافور

برادران اسلام! واللہ کہ یہ ایک مشرکانہ رسم ہے۔

از دسہرہ نقل عاشورہ شدہ
ہر بہمہ داخل دریں ماتمکدہ
ورنہ آخر از چنیں نام و نمود
وز گریبان چاکی فلسا ہرچہ سود

پس ہر مسلمان اہل سنت پر فرض ہے کہ ایسے اسلام شکن مراسم سے اپنے زیر اثر لوگوں کو روکیں۔ ورنہ کسی مقام پر اگر تعزیہ اور دُلدل کی حمایت میں خدانخواستہ ہندوؤں کے ہاتھوں سے ہلاکت تک نوبت پہنچے تو ایسی حالت میں اہل سنت کے حق میں مکرر دہراتا ہوں ؎

آں بزعم خود شہید کربلا
لانسلم لا ولا نام خدا
کا بہ گبران کردہ و نامش شہید
حق ازو بیزار و خوش دیو پلید

وما علینا الا البلاغ

نوٹ:۔ ایک مفید مطلب مشورہ۔

اگر شیعہ برادران وطن اس امر کو بلا دلیل ہی ایک مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں تو پھر جس طرح تیر و کمان، علم تعزیہ وغیرہ بنا کر کربلا کے واقعہ ائمہ کے فوٹو اتارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے تو اسی طرح سے خچر بازی کے افسر اعلیٰ سے ایک خاکستری رنگ والی مادہ خچر کو بھی مستعار یا فیس کے ذریعہ حاصل کر کے دُلدل کا پورا پورا نمونہ بنانا چاہئے۔ اگر مشورہ معقول ہو تو قبول کرنے میں کیا حرج ہے۔ جو ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوگا۔ (غلام احمد خان بنگش)

رسالہ مجددیہ۔ حضرت مجدد الف ثانی سرہندیؒ کے فارسی مکتوبات کی عبارتوں کا اُردو ترجمہ۔ ان میں فرقہ شیعہ کے جملہ عقائد کی تردید کی ہے۔ قابل دید ہے قیمت صرف ۲ محصول علیحدہ۔ پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

اور بغیر منہ کے بولتا ہے۔ اسی طرح وہ بغیر جسم کے بیٹا بھی پیدا کر سکتا ہے۔

خاکسار۔ حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کو اگر خدا کا بیٹا مانا جائے تو لازم آئیگا کہ وہ خدا کے تخم سے ہوں اور متی باب ۱۔ آیت ۱۸ میں بھی لکھا ہے کہ جب یسوع کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی؛ اور اگر خدا کے تخم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش نہ مانی جاوے بلکہ بغیر نطفے کے مانی جاوے تو کونسی ایسی وجہ ہے کہ آپ کی ابنیت خدا سے منسوب کی جاوے۔ اگر روح القدس سے منسوب کی جاوے تو کیا ہرج ہے؟ کیونکہ آپ کے عقیدہ کی رو سے روح القدس بھی ویسا ہی ازلی خدا ہے جیسا کہ خود خدا تعالےٰ۔ لیکن اگر آپ روحانی بیٹا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرار دیں تو خدا کی کوئی روحانی بیوی بھی ماننی پڑیگی ورنہ بیوی کے بغیر بیٹا ہونا ہماری سمجھ میں نہیں آسکتا۔ کچھ مسیحی لوگ خصوصاً قادیانی مسیحی ہی اس معمہ کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں کیونکہ اُن کے نبی اور مسیح موعود کا ذاتی تجربہ ہے۔ اور روحانی بیوی ماننے سے تین کی بجائے چار کا کُنبہ بن جائیگا۔

دوسرا سوال۔ یہ کہ اگر خدا باپ۔ یسوع مسیح بیٹا اور روح القدس تینوں ازلی ہوں تو حضرت یسوع مسیح کو بیٹا اور خدا کو باپ کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ باپ کا بیٹے سے مقدم ہونا لازمی و لابدی ہے اور بیٹے کا نہ صرف باپ کے بعد ہونا بلکہ باپ سے پیدا ہونا بھی لازمی ہے اور جب تک حضرت یسوع مسیح پیدا نہیں ہوئے تھے۔ تب تک خدا کا واحد ہونا اور حضرت مسیح سے پہلے ہونا بھی ثابت ہوا۔ لہذا خدا کو باپ اور حضرت یسوع مسیح کو بیٹا قرار دینے سے باپ اور بیٹے میں فرق زمانی ماننا لازم آئیگا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ازلی خدا ثابت نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ ازلی شے کا کبھی آغاز نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دونوں میں باپ بیٹے کی نسبت محال عقلی ہے ورنہ بتلایئے کہ اگر کوئی کافر یہ کہہ دے کہ (معاذ اللہ) حضرت یسوع مسیح علیہ السلام باپ تھا اور خدا بیٹا تھا یا یہ کہ خدا اور یسوع دونو بیٹے تھے اور روح القدس باپ تھا تو کیا عیسائی اس قول فرض کو بھی مان لینے کے لئے تیار ہیں؟ اگر نہیں تو تینوں ازلی خداؤں میں سے کیوں بلا تقدم ایک کو باپ اور دوسرے کو بیٹا کہا جائے۔ ورنہ یہ تو وید منتر جیسی ناممکن بات ہوئی۔ جس میں لکھا ہے کہ सपित्: पिता सत्

"سپتو پتا ست" ترجمہ:۔ وہ بیٹا اپنے باپ کا بھی باپ بن جاتا ہے۔ پس جس طرح یہ وید منتر غلط ہے۔ اُسی طرح ازلی طور پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بیٹا اور خدا کو باپ قرار دینا بھی محال عقلی ہے۔ البتہ تینوں ازلی ہونے سے جوڑے بھائی کہلا سکتے ہیں پھر خدا رحم کرے ان تینوں جوڑے بھائیوں کے پیدا کرنے والے ماں باپ بھی ماننے پڑینگے اور یہ قبیلۂ مقدس کم از کم پانچ افراد پر مشتمل ہو جائیگا۔ میں نے پادری صاحب کو کہا کہ آپ تو حضرت یسوع مسیح کو خدا قرار دے رہے ہیں لیکن بائبل شریف خدا کا خادم اور بعض فرشتوں سے بھی کم درجہ قرار دیتی ہے۔ اب آپ کی بات سچی مانیں یا بائبل شریف کی؟ جیسا کہ رسولوں کے اعمال باب ۴ آیات ۲۷ و ۳۰ میں لکھا ہوا ہے کہ:۔

"کیونکہ واقعی تیرے پاک **خادم** یسوع کے برخلاف جسے تو نے مسح کیا:..... اور تو اپنا ہاتھ شفا دینے کو بڑھا اور تیرے پاک **خادم** یسوع کے نام سے معجزے اور عجیب کام ظہور میں آئیں:"

نیز عبرانیوں باب ۲ آیات ۷، ۹ میں لکھا ہے کہ:۔

"تو نے اسے (یسوع کو) فرشتوں سے کچھ ہی کم کیا۔ البتہ اُس کو دیکھتے ہیں جو فرشتوں سے کچھ ہی کم کیا گیا۔ یعنی یسوع کو کہ موت کا دکھ سہنے کے سبب جلال اور عزت کا تاج اُسے پہنایا گیا ہے:"

پادری صاحب۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ بائبل اور انجیل مقدس کی پاک تعلیم کی بہاریکیاں میری سمجھ سے باہر ہیں۔ نہ صرف میری بلکہ بڑے بڑے پادریوں کی سمجھ میں نہیں آتیں۔

خاکسار۔ جواک اللہ ا

(باقی آئندہ)

نحن نقص عليك احسن القصص

(نمبر ۳)

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی از جہلم)

حضرت یوسف علیہ السلام نے واقعہ پر آپ نے غور کیا کہ ایک دولت مند پری پیکر زوجہ عزیز ان پر شیفتہ ہے طرح طرح کی تدبیروں سے ان کو اپنے قابو میں لانا چاہتی ہے، بہانے بناتی ہے، ڈراتی اور دھمکاتی ہے۔ مگر ان کے آگے کچھ پیش نہیں جاتی۔ وہ جانتے ہیں کہ فرزندان اسلم صرف خدا کے غلام ہیں۔ اور خدا ہی کی رضا جوئی ان کا کام ہے۔ دنیاوی ترغیبات میں ان کو خدا سے برگشتہ بنانے کی طاقت نہیں۔ وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ یعنی ہم کیوں نہ فقط اسکی پرستش کریں جس نے ہم کو پیدا کیا۔ ہماری طرح آخر تم بھی تو اُسی کی جانب لوٹ کر واپس جانے والے ہو۔

ءَ اَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ۔ کیا ہم خدا کو چھوڑ کر ایسوں کو اپنا معبود ٹھہرائیں کہ اگر خدا ہم کو تکلیف دینا چاہے تو ان کی سفارش ہمارے کام آوے اور نہ خود ان کو مدد مل سکے۔"

وہ یوسف جن کے لئے عرص و ہوا کے تمام اسباب موجود ہوں از دیاد عزت و حرمت کا وعدہ عطائے اقتدار کا عہد و ثوق ہو۔ اگر وہ ان کے ارشاد سے گریز کریں اور امتثال امر سے اجتناب کرنے پر آمادہ ہوں تو آہنی زنجیروں اور ہر قسم کے خوفناک عواقب سے و المناک نتائج سے ڈرایا جائے۔ لیکن وہ ان باتوں کی پرواہ نہ کریں۔ قید کو عزیز و گرانمایہ متاع زندگی خیال کریں، اس ذلت کو حقارت سے نہ دیکھیں۔ کہ اصلی عزت اور حقیقی رفعت شان الہٰی میں ہے۔ اگر آہنی زنجیروں کی کھٹاکھٹ اور تاریک و مظلم کوٹھڑیوں میں جذبات صادقہ

آپ مشرکوں کی طرف کسی قدر جھک جاتے تو اس وقت ہم آپ کو حالت حیات میں بھی اور بعد الموت بھی دوگنا عذاب چکھاتے پھر آپ ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار بھی نہ پاتے۔

جو لوگ اللہ اور رسول کا تعلق دنیاوی محب و محبوب جیسا بتاتے ہیں وہ ان جیسی بیسیوں آیات پر نظر ڈال کر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ کی شان جلالی کے سامنے بڑی سے بڑی مخلوق بھی عاجز و بے چارہ ہے۔

ایک اور آیت میں صراحۃً فرما دیا کہ مشرک پر جنت حرام ہے۔ پڑھئے سورہ مائدہ رکوع ۱۰۔

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ

ناظرین غور کریں کہ ان آیتوں کا ترجمہ ہی اپنا مطلب صاف صاف بتا رہا ہے کسی حاشیہ یا تشریح کی ضرورت نہیں۔ اب ایک حدیث بھی سن لیں۔ جس میں شرک کی قباحت بیان کی گئی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ اَوْ حُرِّقْتَ (مشکوٰۃ شریف)

یعنی اے مومن! تو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ ٹھیرا اگرچہ تو قتل کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔

ان سطور میں شرک کی بھیانک تصویر نہایت مختصر لفظوں میں پیش کی گئی ہے ورنہ یہ دفتر بے پایاں ہے۔

اب میں ناظرین کی توجہ گرامی عرب جاہلیت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کے مذہبی عقائد و اعمال کیا تھے۔ جن کی بنا پر قرآن شریف نے ان کو مشرک کہہ کر سخت خفگی کا اظہار فرمایا۔

عربوں کے دو طبقے | عربوں کے دو طبقے ہوئے ہیں۔ طبقہ اولیٰ عرب عاربہ (خالص عرب) یعنی عاد و ثمود کی قومیں جو نہایت شہ زور اور قوی ہیکل لوگ تھے۔ قدیم زمانہ میں حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام کے زمانے میں عذاب الٰہی سے ہلاک ہو گئے۔ جن کی نسل سے اب کوئی انسان روئے زمین پر آباد نہیں۔

طبقہ دوم | عرب مستعربہ (بنے ہوئے عرب) یہ وہ لوگ تھے جو اصل عربوں کے ہمسایہ اور ان کے زیر اثر تھے۔ خالص عربوں کی بربادی کے بعد عربستان میں آباد ہو کر ان لوگوں نے بڑی بڑی سلطنتیں قائم کیں۔ مذہبی حیثیت سے ان میں بعض قبیلے یہود یا نصاریٰ تھے بعض لامذہب یعنی دہریت کا عقیدہ رکھتے تھے۔ لیکن ان میں اکثر ایسے تھے جو خدا کو اپنا خالق مالک رازق جانتے تھے۔ مگر اس کے باوجود وہ لوگ اپنے فوت شدہ بزرگوں (انبیاء و اولیاء) کے مجسمے (بت) بناتے اور ان سے دعا مانگتے وقت خدا کے ہاں ان کو وسیلہ ٹھیراتے۔ بعض لوگوں کی قبروں پر عمدہ عمدہ عمارتیں بناتے اور ان سے اپنی حاجتیں طلب کرتے۔ بعض لوگ فرشتوں اور ارواح کو اپنا سفارشی سمجھ کر ان سے التجائیں کرتے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ دنیا کا اصل متصرف و منتظم تو خدا ہی ہے مگر ہمارے بزرگ (جو در اصل خدا کے نیک بندے تھے) خدائی عدالت کے ناظر یا پیش کار ہیں۔ وہ کہتے تھے جیسے دنیوی بادشاہوں تک عام انسانوں کی رسائی نہیں ہو سکتی بلکہ اہل کاروں کا وسیلہ تلاش کرنا ضروری ہوتا ہے۔ یہی حال خدا تعالیٰ کے دربار کا ہے۔ قرآن مجید نے ان لوگوں کو کھلے الفاظ میں مشرک قرار دے کر ان کے ایسے افعال پر عدالت بغیر اللہ کا حکم لگایا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ان لوگوں کے عقائد و اعمال کا بیان بڑی شرح و بسط کے ساتھ ہوا ہے۔

(باقی آئندہ)

اثبات التوحید قاضی فضل احمد لدھیانوی بریلوی حنفی نے اپنی کتاب انوار آفتاب صداقت میں جماعت اہل حدیث، علماء دیوبند اور مولانا شہید دہلوی مرحوم پر ان کے عقائد شمار کر کے کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ اس کے جواب میں اثبات التوحید میں قاضی مذکور کے جملہ اعتراضات کو باطل ٹھیرا کر دندان شکن جواب دیا ہے۔ جو کہ قابل دید ہے ہر توحید پسند کے پاس اس کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۸؁ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

تثلیث مقدسہ

(از قلم پنڈت آتمانند صاحب از امرتسر)

میں کسی روز اپنے دوست سوامی بھولا ناتھ صاحب ایم۔ اے کے ساتھ گوجرانوالہ کے گرجا گھر میں چلا گیا۔ ایک نوجوان پادری صاحب نے جو مسلمان سے عیسائی ہوا ہوا تھا تقریر فرمائی اور ثابت کرنے کی کوشش کی کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے ازلی خدا ہونے کا ایک ثبوت یہ ہے کہ آپ نے بتصدیق قرآن شریف مُردوں کو زندہ کیا جو کہ سوائے خدا کے اور کسی کا کام نہیں کیونکہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ صرف خدا ہی جِلا یعنی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ نوجوان پادری صاحب کا لیکچر بلحاظ عمر کے بہت اچھا تھا۔ لیکچر کے بعد آپ نے سوالات کا موقع بخشا۔ مجھے اپنی زیر تصنیف کتاب "برہم گیان" وف آتم درشن کے لئے عیسائی مذہب کا نقطہ نگاہ بھی درکار تھا۔ اس لئے میں نے موقع کو غنیمت خیال کر کے فائدہ اٹھانا چاہا اور مودبانہ طور پر پوچھا کہ کیا خدا مجسم ہے اور اُس کا نطفہ و ریج ہے اور کیا ماتا مریم صدیقہ خدا کی بیوی تھیں؟ اگر نہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے کیونکر ہوئے؟ اور اگر بغیر جسم۔ ویریہ اور بیوی کے بھی بیٹا ہو سکتا ہے تو پھر ہمارے پڑوسی حضرت مسیح موعود قادیانی بھی تو خدا کے بیٹے تھے۔ جیسا الہام انجیلوں میں پایا جاتا ہے ویسا قادیانی کو بھی اُس کے خدا نے بھیجا کہ "اسمع ولدی" اے میرے بیٹے سُن (البشریٰ جلد اول صفحہ ۴۹)

اگر فرق ہے تو صرف اتنا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اکلوتا بیٹا کہا ہے تو حضرت مسیح قادیانی پیٹ گھروندی کے ہی ہیں۔

پادری صاحب! آپ لوگ دنیوی رشتہ کا خیال کر کے ایسے اعتراض کرتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح خدا کا روحانی بیٹا تھا نہ کہ جسمانی۔ کیونکہ جس طرح خدا بغیر ہاتھوں کے سب کچھ کرتا ہے اور بغیر آنکھوں کے دیکھتا

فتاویٰ

س ۴۳} کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بکر کو تقریباً ایک نیم سال کا عرصہ ہوا جو اپنی خاص املاک منقولہ غیر منقولہ کثیر تعداد میں چھوڑ مرا ہے اور پسماندگان حسب تفصیل ذیل وارث ہیں :- یعنی بکر مرحوم کا ایک برادر خورد ہے اور اس برادر کی ۳ دختران شادی شدہ اور ۳ فرزندان بھی شادی شدہ ہیں - اور بکر مرحوم کی ایک دختر بیوہ اور اس بیوہ کی ایک لڑکی شادی شدہ اور ایک لڑکا ناکتخدا ہے - بکر کی پہلی بیوی کی نواسی کی ۳ لڑکیاں ناکتخدا اور ایک لڑکا ناکتخدا ہے - عرض طلب یہ ہے کہ از روئے شرع تقسیم ترکہ کے کون کون حقدار ہیں اور ہر ایک حق دار کو موافق شارع کیا پہنچتا ہے - مثلاً اندازاً بکر مرحوم کی جائداد غیر منقولہ زمین اور گھر وغیرہ تخمیناً دس ہزار ہے - اور منقولہ روپیہ زر زیورات وغیرہ بیس ہزار کی تعداد ہے - (شیخ عبدالکریم خریدار اہلحدیث نمبر ۱۳۲۱۱ ازمری نواس پور)

ج ۴۳} بکر مرحوم کا ترکہ یوں تقسیم ہوگا - کل تقریباً پندرہ ہزار میں سے نصف یعنی ۷½ ہزار لڑکی کو ملیگا اور باقی اُس کے بھائی کو ملیگا - اس کے سوا باقی تمام محروم ہونگے -

س ۴۴} زید کپڑے کی تجارت کرتا ہے اور خصوصاً اُس کے خریدار سنتال اور پہاڑیہ ہیں - یہ لوگ کاہے بگاہے شراب پی کر زید مذکور کی دکان پر آتے ہیں - جس کے باعث زید کو سخت نفرت و کراہت ہوتی ہے - لہٰذا ایسے لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرنا تقویٰ کے خلاف ہے یا نہیں ؟

(محمد شہامت اللہ خریدار اہلحدیث)

ج ۴۴} ایسے لوگوں سے خرید و فروخت جائز ہے - ہاں نرمی سے نصیحت کرتا رہے - قرآن مجید میں ارشاد ہے - مَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَلَٰكِنْ ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۔

س ۴۵} زید نے ایک ہندو عورت کو اسلام قبول کرا کر اپنے عقد میں لیا - اس عورت کے اس وقت دو لڑکے بھی تھے - ایک کی عمر ۱۲ سال کی ایک کی عمر ۹ سال کی - ان کو بھی اسلام قبول کرایا - اب سوال یہ ہے کہ زید ان دونوں لڑکوں کا قرآن شریف یا حدیث کی رو سے باپ کہلانے کا مستحق ہے کہ نہیں - اس کا جواب بذریعہ اخبار اہلحدیث شائع کیا جائے -

(محمد یٰسین بلور - ہوڑہ)

ج ۴۵} باپ وہی ہے جس کے نطفہ سے وہ لڑکے ہیں - زید ان کا حقیقی باپ نہیں - مربی ضرور ہے - قال اللہ تعالیٰ اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ الآیہ - اللہ اعلم ! (از دارالغرباء فنڈ)

س ۴۶} شجرہ

حاجی منور صاحب

فقیر محمد ۱ × لاولد

پیر محمد ۲ × عبدالمجید فرزند

محمد خواجہ ۳

عبدالرحمٰن ۴
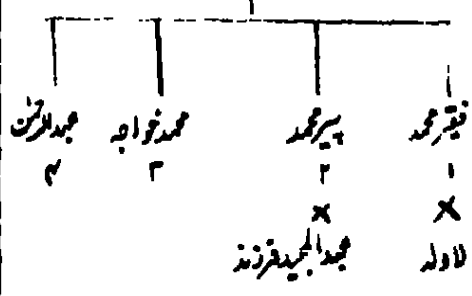
حاجی منور صاحب کے چار فرزند تھے - چاروں کی کمائی جائداد مشترکہ ہے - نمبر ۱-۲ انتقال کر گئے اس کے بعد حاجی منور صاحب کا انتقال ہوگیا ہے - نمبر ۳-۴ بقید حیات ہیں اور نمبر ۲ کا فرزند عبدالمجید بقید حیات ہے - اُس کو یہ کہا جا رہا ہے کہ دادا کے سامنے اس کے والد کا انتقال ہوگیا ہے - اس لئے از روئے شریعت محروم الارث ہے - یہ از روئے شریعت کہاں تک صحیح ہے - یعنی عبدالمجید کو کیا ترکہ ملنا چاہیئے

(محمد یوسف از ضلع گلبرگہ دکن)

ج ۴۶} عبدالمجید کو اس کے باپ کا ترکہ ملے گا - دادا کے حقیقی بیٹوں کی موجودگی میں پوتا وارث نہیں - فقیر محمد کی متروکہ جائداد میں سے ایک روپیہ میں ۴ کی وارث اس کی بیوی ہوگی - اللہ اعلم !

س ۴۷} زید کی شادی ایک نیک عورت سے ہوئی - عورت اُس کے گھر آباد رہ کر تین چار بچوں کی ماں بھی بنی - لیکن وہ شروع سے ہی اپنی بیوی سے تند ہے زجر و توبیخ کے علاوہ جسمانی سزا دینے کا عادی ہے اور کئی دفعہ مار کر گھر سے نکال چکا ہے - لیکن عورت نیک ہے اور وہ خود بخود آ بستی ہے - اب کہ اُس نے عورت کو بہت سخت بدنی سزا دی اور اُس کے بھائی کو بلا کر اُس کے حوالے کر کے کہہ دیا کہ اسے لے جاؤ ، مجھے اس کی ضرورت نہیں - یہ کہہ کر زیور چھین لئے اور گھر سے نکال دیا - کیا اس صورت میں طلاق ہو سکتی ہے ؟

(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۴۷} الفاظ "لے جاؤ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے" سے طلاق کنائی واقع ہوگئی ہے - اللہ اعلم

س ۴۸} کیا فرماتے ہیں علماء دین بیچ اس مسئلہ کے کہ ایک مسلمان مرد ایک عیسائی عورت سے شادی کر سکتا ہے کہ نہیں - اگر نہیں تو کیوں ؟ اور اگر شریعت جائز قرار دیتی ہے تو کن حالات میں - ذرا واضح طور پر لکھا جائے - (ایس طفیل محمد کنری (سندھ))

ج ۴۸} کتابیہ (عیسائی یا یہودی عورت) سے مسلمان شادی کر سکتا ہے جب ضرورت ہو اور ایسی عورت مل جائے تو نکاح جائز ہے - قرآن پاک میں صراحتہ یہ حکم موجود ہے - اللہ اعلم !

فتاویٰ نذیریہ

مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ کی تمام عمر کے فتاویٰ کا مجموعہ - اس میں ہر سوال کا جواب قرآن مجید اور حدیث شریف کے مطابق دیا ہے جو کہ اہل حدیث اصحاب کے لئے بہت ضروری ہے - پہلے اسکی قیمت پانچ روپے تھی مگر اب صرف ۳ میں فروخت ہو رہا ہے - محصول ڈاک علیحدہ - جلد منگوائیں منگوانے کا پتہ :- (منیجر اہلحدیث امرتسر)

(۵۸۳)

اور ذہنی محسوسات مدفون ہو سکتے ہیں تو طغیان وصف اس کا تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل خانہ کو پسند کیا مگر باوجود ان تکالیف کے وہ اپنے مقصد حیات کو بھول نہیں گئے۔ اس تاریک زندان میں صداقت و حق کا وعظ فرماتے رہے کیونکہ یہی ان کا نصب العین تھا اور اسی بنا پر ان دونوں قیدیوں کو جو آپ سے تعبیر خواب دریافت کر رہے تھے یوں کہا

وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ؛

يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۔ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۔ یعنی ہم کو مناسب نہیں کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں۔ اے یاران زندان! غور کرو جدا جدا معبود اچھے ہیں یا خدا یگانہ و قہار تمام جہان میں بس ایک خدا کی حکومت ہے۔ اس نے حکم دیا ہے کہ صرف اسی کی غلامی و پوجا کریں کہ یہی دین کا سیدھا راستہ ہے۔ (هَٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ)

وہ لوگ جن کا مقصد حیات محض نشر قرآن کریم ہے، جو اعلائے کلمۃ اللہ ہی کو اپنی زندگی کی غایت مقصود خیال کرتے ہیں۔ جو دنیا میں تمام شیطانی باتوں کے مقابلہ میں صرف دین الٰہی کو بلند و برتر کرنا چاہتے ہیں کہ وہی امن و امان عالم اور ترقی انسانی کا کفیل ہے۔ اگر غارت گران حقیقت اسلامی اور دزدان متاع ایمانی ان لوگوں کے مخالف ہوں، مفسدان ملت و مدعیان صلاح اگر ان حضرات کی بیخ کنی کے درپے ہوں، اگر دولت و سطوت ان کی تذلیل کا بیڑا اٹھائے، اگر ان کو ضیاع جان و مال کا خوف ہو اور اسلامیت صادقہ اور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر مجبور کئے گئے ہوں۔ ایسے پر از آلام و مصائب وقت میں ابتلاء و آزمائش کا وقت ہوتا ہے کھوٹے اور کھرے غث و ثمین کے درمیان تمیز کا وقت ہوتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ واقعہ زندگی صادق ترین لوگوں کے لئے ایک اسوہ حسنہ بن کر پیش ہوتا ہے۔ اور بلند آہنگی سے کہتا ہے کہ خواہ آب و ہوا مخالف ہو، موسم خراب ہو، قابلیت مفقود ہو۔ مگر تم تبلیغ حق کے متعلق اپنا فرض اسلامی انجام دیئے جاؤ کہ نتائج و عواقب کی مضبوط و مستحکم رسی ایک بالاتر قوت کے ہاتھ میں ہے جو قلوب کے پوشیدہ حالات سے واقف اور نیتوں کا عالم ہے۔ عليه فليتوكل المومنون - ایکلی ہی ایک قوت کاملہ ایسی ہے جس پر مسلمانوں کا بھروسہ ہونا چاہیئے۔ دوسرا کوئی بھی بھروسے کے لائق نہیں

حضرت یوسف علیہ السلام جب مصر میں جاتے ہیں تو غلام کی حیثیت ہوتی ہے۔ مگر جب وہ ان تمام دشوار اور کٹھن وادیوں کو صبر و تحمل سے طے کر جاتے ہیں تو پھر ان کی کیا حالت ہوتی ہے؟ یہ حالت ہوتی ہے :۔

(۱) جذبات پر قابو رکھتے ہیں۔

(۲) اعلے درجہ کے امین ثابت ہوتے ہیں۔

(۳) صحیح اصول کی پابندی میں دقتوں اور تکلیفوں کو برداشت کرتے ہیں۔

(۴) خواہ حالت کیسی ہی خطرناک ہو اپنا فرض منصبی ادا کرتے ہیں۔

(۵) پریشانیوں سے خوف زدہ ہو کر اور دار و رسن سے ڈر کر اپنا کام نہیں چھوڑتے۔

ان اخلاق فاضلہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسی غلام کا خواب درست ثابت ہوتا ہے۔ وہی غلام اپنے باپ سے عرض کرتا ہے :۔

يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۔ اے میرے باپ میں پہلے جو خواب دیکھا تھا میری یہ حالت و حیثیت اسی خواب کی تعبیر ہے میرے پروردگار نے اس خواب کو ٹھیک ٹھیک انداز میں پورا کیا۔ ہاں وہی یوسف اب کہتا ہے :۔

رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ

اے میرے پروردگار یہ صرف تیرا ہی فضل و کرم ہے کہ تو نے اپنی عنایت سے مجھے ملک و حکومت و سلطنت نوازش فرمائی ؎

بے طلب جو ملا مجھ کو ۔ بے سبب جو دیا دیا مجھ کو

داغ کو کون دینے والا تھا
جو دیا اے خدا دیا تو نے

اس قصہ میں کس قدر عبرتیں اور بصیرتیں ان لوگوں کیلئے ہیں جو ہر اچھی بات کو گم شدہ متاع مسلم سمجھے۔ جن پر خدا کا خاص طور پر انعام ہو۔ جو

أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ؕ

کی مقدس جماعت میں شامل ہو۔

اس حسن خاتمہ کے قربان جائیے جس میں صاف طور پر بتا دیا کہ اگر ایک مطیع و منقاد مسلمان بے بسی کی حالت میں پریشان ہو۔ وہ عظمت و جلال کو کس طرح حاصل کر سکتا ہے۔ یہ بشارت صرف انہیں غلامان الٰہی کے لئے ہے جن میں مذکورہ بالا اوصاف موجود ہوں، جو شیاطین و طواغیت کی بندگی سے آزاد ہوں، جو صرف خدائے عزیز و حکیم کی چوکھٹ پر سر خم کرتے ہوں۔ جن کے قلب خارجی اثرات ضلالت سے بالکل محفوظ ہوں۔ خدا کا سب سے بڑا انعام جو کسی برگزیدہ بندے پر ہوتا ہے وہ نیابت و خلافت الٰہی ہے اس کو حصہ عطا کرنا ہے۔

یہ ایک شاہد معنی ہے۔ جس کے روئے روشن کو وہی غلام بے نقاب کر سکتا ہے جو حقیقی طور پر مسلمان ہو اور جس کا یہ فیصلہ ہو :۔

إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔ میری نماز میری عبادت میرا جینا میرا مرنا یہ سب اللہ تعالے کے لئے ہے جو پروردگار عالم ہے۔

يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ ۔

اے بزرگان قوم! خدا کا داعی تمہیں خدا کی جانب حاضر ہونے کو بلا رہا ہے تم اس کی بات تسلیم کرو اور اس کے کہنے کے مطابق چلو۔ وما علينا الا البلاغ زیادہ والسلام خیر الختام ۔ واللہ الہادی

احسن القصص ۔ سورہ یوسف کی پنجابی نظم میں تفسیر۔ از مولانا عبد الستار مرحوم ۔ قیمت ۶/ (منیجر اہلحدیث)

البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین ۔ (۵۴۲) جدید اڈیشن ۔ قیمت ۶/ پتہ :- منیجر اہلحدیث

ملکی مطلع

مسلم حلقہ امرتسر کا ضمنی انتخاب

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

گذشتہ سے پیوستہ موسم سرما خصوصاً ماہ صیام انتخابی جلسوں کی بھرمار میں گزرا تھا۔ امرتسر کے مسلم حلقہ کی طرف سے تین امیدوار کھڑے تھے۔ ان میں سے ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو کامیاب ہوگئے۔ مگر ایک فریق کے اعتراضی درخواست کرنے پر بعد تحقیقات انتخاب ناجائز قرار پایا۔ اس کی وجہ ایک مضحکہ خیز قانونی نکتہ ہے جس پر اس وقت بحث کرنا بعد از وقت ہے۔ ہاں اتنا کہے بغیر ہم نہیں رہ سکتے کہ وہ قانونی نکتہ ایسا ہے کہ ہر کمزور فریق اس پر عمل کرکے انتخاب ناجائز ٹھیرا سکتا ہے چنانچہ امرتسر میں ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد پھر تین امیدوار کھڑے ہوگئے۔ اب تینوں اپنا زور لگا رہے ہیں۔ اور اپنے اپنے استحقاق کی وجوہات بتا رہے ہیں۔

"اہلحدیث" نے اس بارے میں کسی کی حمایت نہیں کی اس لئے کہ تینوں شہر کے باشندے ہیں اور تینوں کو اہل شہر جانتے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ اخبار "الجمعیۃ" دہلی دور بیٹھے ہوئے کبھی ایک کی حمایت کردیتا ہے اور کبھی دوسرے کی۔ اس لئے دونو فریق الجمعیۃ کی رائے پیش کرتے ہیں۔ اور اہل شہر الجمعیۃ کی صاف گوئی پر ہنستے ہیں۔

الجمعیۃ مورخہ ۲۰/۴ اپریل میں بعنوان "امرتسر کا ضمنی انتخاب" ایک نوٹ نکلا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:

"ڈاکٹر کچلو کا انتخاب ناجائز قرار دینے سے امرتسر کی نشست پر دوبارہ انتخاب ہوگا۔ سرکارہ پارٹی کی حمایت پر شیخ صادق حسن (محمد صادق) اور کانگرس کے ٹکٹ پر خود ڈاکٹر کچلو مقابلہ کر رہے ہیں۔ لیکن ہم نے نہایت حیرت و استعجاب کے ساتھ سنا کہ اسی نشست کے لئے مجلس احرار نے بھی اپنا امیدوار نامزد کردیا ہے × ×۔ یوپی اور دوسرے صوبوں میں مجلس احرار نے پوری طاقت کے ساتھ کانگرس کی حمایت کی ہے۔ ان حالات میں امرتسر کی نشست پر ڈاکٹر کچلو کا اعلان ہونے کے باوجود چودھری افضل حق صاحب (احراری) کی نامزدگی کی غایت ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔"

اس کے بعد "الجمعیۃ" مورخہ ۱۳- مئی میں چودھری افضل حق کو ترجیح دی گئی ہے۔ ان دونو مضمونوں کو دو فریق پیش کر رہے ہیں۔ بعض لوگ اس پر رائے زنی کرتے ہوئے اخباروں کو کوس رہے ہیں کہ ان کا کیا اعتبار! کبھی ادھر ہیں تو کبھی ادھر۔ واقعی بات ہے کہ ایک ذمہ دار اخبار کو اپنی رائے کا اظہار کرنے سے پہلے سوچ لینا چاہئے کہ میری رائے سے کسی ایک فریق کو فائدہ اور دوسرے کو نقصان پہنچنے کے علاوہ خود میری سبکی تو نہ ہوگی۔

یہ انتخاب ۱۷- مئی کو شروع ہوکر چار روز میں ختم ہوجائیگا۔ دیکھئے نتیجہ کس کے حق میں نکلتا ہے اور اس کے بعد کیا ہوتا ہے۔ خدا توفیق دے کہ مسلمان مقدمہ بازی سے بچ جائیں ◆

عام ملکی حالات

مجموعی حیثیت سے ملک میں دن بدن فسادات بڑھ رہے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ پہلے کہا جاتا تھا کہ ان فسادات کا سبب غیر ملکی (انگریزی) حکومت ہے۔ اب جن سات صوبوں میں کانگرسی حکومت ہے وہاں سے بھی خیر کی آواز نہیں آتی۔ صوبہ یوپی کے صدر مقام لکھنؤ میں ایک معمولی سی بات (مدح صحابہ) پر فساد بڑھتا جا رہا ہے۔ پہلے اسکی رفتار اگر دس درجے تھی تو اب بیس درجے ہوگئی ہے۔ دراصل یہ ہمارے ملک کی بد قسمتی ہے کہ ہم باہمی رواداری کرنا نہیں جانتے مولانا حالی مرحوم نے فسادات عرب کا جو نقشہ کھینچا ہے اشعار ذیل میں ملاحظہ فرمایئے ؎

کہیں تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا
کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
لب جُو کہیں آنے جانے پہ جھگڑا
کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
یونہی روز ہوتی تھی تکرار ان میں
یونہی چلتی رہتی تھی تلوار ان میں

یہی حال آج ہم ہندوستانیوں کا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ تاریخ انگلستان بھی ہمیں بتاتی ہے کہ وہاں بھی مختلف جماعتوں میں فسادات ہوتے رہے ہیں کیونکہ آخر وہ بھی حضرت آدم کی اولاد ہیں۔ جن کی بابت ملائکہ نے کہا تھا۔

اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَاءَ

لیکن ان کے سر پر اپنی حکومت تھی جو فوراً قابو پالیتی تھی ہم باشندگان ہندوستان ایسے شتر بے مہار ہیں کہ ہمیں نہ خود بخود سوجھ آتی ہے نہ کوئی زبردست سوجھانے والا ہی ہمیں ملتا ہے۔ دیکھئے ہمارا یہ تفرق اتصال کب ٹھیک ہوتا ہے۔

نوٹ: عام ہندوستانیوں کا تفرق بجائے اتصال اگر مضر ملک ہے تو عام مسلمانوں کا تفرق مضر دین ہے۔ خصوصاً افراد اہل حدیث کا تفرق مذہب حق کو مضر ہونے کے علاوہ اشاعت توحید و سنت میں بھی سدراہ ہے۔

اعیان اہل حدیث! ہمیں بارہا ایک حدیث یاد آتی ہے اور ہم سچ کہتے ہیں کہ اس کے یاد آتے ہی ہمارا دل بیٹھ جاتا ہے کیونکہ وہ ہماری ساری امانی اور دعاوی پر پانی پھیرتی ہے۔ آج بھی وہ حدیث ہمیں یاد آتی ہے بڑے درد دل کے ساتھ اسے ہم جماعت کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ باوجودیکہ ہمیں علم ہے کہ ہماری درسگاہوں میں حدیث مذکور روزانہ ہی پڑھائی

متفرقات

رسالہ شمع توحید کی بابت اہل توحید حضرات کی خدمت میں اپیل کی گئی تھی کہ اس کو مختلف زبانوں میں بکثرت شائع کیا جائے اور عوام میں تقسیم کیا جائے تاکہ توحید کی حقیقت عالم میں آشکارا ہو جائے

ارباب ذوق نے اعانت میں جس قدر حصہ لیا اس کا اظہار اہلحدیث میں ہوتا رہا۔ پہلے اردو زبان میں اسکی اشاعت ہوئی۔ چنانچہ اس کو ہزارہا کی تعداد میں طبع کرایا گیا۔ سب سے پہلے معاونین، بعد میں دیگر خواہشمند حضرات کو بھیجا گیا۔ اس کے شائع ہونے کے بعد طلبی اس قدر ہوئی کہ اب بہت کم نسخے دفتر میں باقی ہیں۔ وہ بھی چند روز تک نکل جائینگے۔

اردو کے بعد سب سے پہلے ملتانی زبان میں نظم ہونی چاہئے۔ اصحاب ملتان اور بہاولپور وغیرہ ناظم کی تلاش کرکے مشکور کریں۔ اسکے علاوہ دیگر زبانوں مثلاً گجراتی بنگالی وغیرہ میں شائع کرانے کا ارادہ ہے ارباب ذوق مالی امداد کی طرف توجہ فرمائیں۔

حساب | ۲۸ اپریل تک کل آمد ۔۔۹۔۳۰۰۔۴ روپے

لاگت رسالہ مع محصول، روانگی وغیرہ ۔۔۳۔۳۵۸

بقایا ۔۔۱۳۔۴۱

حملہ آور مجرم | فریق کی طرف سے اپیل دائر ہوگئی ہے۔ جس کی سماعت ۱۰۔ جون کو سیشن جج صاحب ضلع امرتسر کی عدالت میں ہوگی۔ احباب کرام دلی توجہ سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انجام بخیر کرے۔

کامیابی مقدمہ | جامع مسجد کیندراپاڑہ ضلع کٹک کا جو مقدمہ دوسال سے اہل حدیث و بریلوی احناف کے مابین بعدالت منصف کیندراپاڑہ دائر تھا۔ چنانچہ اہل حدیث کے حق میں فیصلہ ہوگیا ہے۔ فریق ثانی پر ڈگری مع خرچہ ہوگئی۔ چونکہ جماعت موحدہ حسب معمول مسجد مذکور میں نماز ادا کرتی ہے۔ اس لئے بیرونی حضرات کی طرف سے سخت مخالفت ہورہی ہے۔ آیندہ خدا حافظ۔ احباب دعا کریں خدا انجام بخیر کرے۔

(مرسلہ محمد داؤد احمد خادم اہل حدیث از کیندراپاڑہ ضلع کٹک (اڑیسہ))

ضرورت تزویج | ایک سنی سید خاندان کو صحیح النسب نجیب الطرفین و بہ صفات متصف لڑکے اور لڑکی کے رشتہ کے واسطے جس کی سالانہ آمدنی منقل جائداد سے ساڑھے تین ہزار اور ملازمت وغیرہ سے ڈیڑھ ہزار جملہ پانچہزار روپیہ سالانہ ہے ایسے نجیب الطرفین ایک لڑکی اور ایک لڑکے کی ضرورت ہے۔ عمر و قرب و بُعد کی قید نہیں۔ سجادہ نشینوں یا جاگیرداروں یا عہدہ داروں کو ترجیح رہے گی۔ نکاح اور رخصتی شرعی طریقے پر انجام ہوگی۔ نسب نامہ اور مفصل حالات کے ساتھ نشان ذیل پر خط و کتابت ہو۔

حافظ سید معین الحق سادات پوری بہ توسل حکیم مولانا سید عبدالستار صاحب شفا صدر مولوی شیخ محلہ سیوان ضلع چھپرہ (مغرب بہار) بی۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔

یاد رفتگان | (۱) اخی مولوی عبدالغفار صاحب انتقال فرما گئے۔ انا للہ! (راقم محمد عبدالتواب از ملتان)

(۲) میری ہمشیرہ ۲۹۔ اپریل ۳۹ء چار ماہ بیمار رہ کر انتقال کر گئی۔ انا للہ! (حکیم اللہ بخش ساکن بیرسیان ضلع جالندھر حال وارد سلیم پور اسلام)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم

غریب فنڈ | از فتوی فنڈ عہ ۔ از ڈوڈی اینڈ سنز سیالکوٹ عہ ۔ سابقہ بقایا ۸ے ۔ از سائلین ۲۶ ۔ ۲۴ حشمت علی بنگال محمد بخش لائل پور ۲۴ نور محمد میاں ۲۴ لوہیاں ۔ ۲۹ عبدالغفار گھمان ضلع لاہور ۔ میزان ۔ سائلین مذکورہ کے نام ایک سال کیلئے اخبار جاری

وصولی داخلہ | ۱۲۸ عبدالقادر فخ گڑھ پچھور ۔ ۱۳۰ محمد شفیع سملی ۔ احمد علی چک ۱۳۵ ۔ ۱۳۱ مولوی محمد صاحب کوٹ بھائی ۱۳۲ عبدالرحیم فتح گڑھ چوڑیاں

احباب خیر | غریب فنڈ کی امداد کریں تاکہ سلسلہ غرباء کے نام اخبار جلد جاری ہو سکے۔

اہل حدیث کانفرنس | نے نئے وعدے کوئی امداد نہیں آتی۔ اس کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے معاونین کانفرنس کو حتی الامکان اس کی امداد کرنی چاہئے تاکہ اسکے پروگرام میں فرق نہ آئے۔

ہفت بند شیخ سعدی | کے لئے خاکسار نے ایک مرتبہ پہلے بھی عرض کیا تھا۔ اب مکرر یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ کوئی صاحب اس کی جائے فروخت کا علم رکھتے ہوں تو اطلاع دیں۔ یا کسی صاحب کے ہاں ہو تو عاریتاً ہی ارسال کردیں۔ (قاضی منظور حسین بازار ڈوکریل امرتسر)

قیام انجمن اہل حدیث | انجمن اہل حدیث صوبہ سی پی کامٹی ضلع ناگپور میں قائم ہوگئی ہے۔ اسکی معاونت کے لئے مولوی عبداللہ صاحب سفیر انجمن مذکور دورہ کررہے ہیں۔ احباب خیر ان کی امداد فرماکر کارکنان انجمن کو شکریہ کا موقع دیں۔ (راقم مولوی عبدالعزیز خازن انجمن اہل حدیث صوبہ سی پی کامٹی ضلع ناگپور) (حق اشاعت فنڈ بذمہ انجمن)

خطبات التوحید | مصنفہ مولانا حمید اللہ صاحب میرٹھی ختم ہوگئے تھے۔ اب مکرر طبع ہوگئے ہیں۔ ناظرین میں سے ضرورتمند حضرات طلب کرسکتے ہیں۔ قیمت ۱ر محصول ڈاک ۲ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

تصحیح اغلاط رسالہ شمع توحید | خدا بھلا کرے مولانا ابوالقاسم بنارسی کا جنہوں نے شمع توحید کو خوب غور سے پڑھ کر اس کی اغلاط طباعت پر اطلاع دی ہے۔ ناظرین ان اغلاط کو صحیح کرلیں۔

صفحہ ۱۰ آیت افرأیتم ما تحرثون کا حوالہ پ ۲۵ غلط ہے پ ۲۷ چاہئے۔

صفحہ ۱۱ ۔ دہم سطر ۳۔ آیت یا ایھا الذین آمنوا اجتنبوا چاہئے آمنوا چھوٹ گیا ہے۔

صفحہ ۲۰ سطر ۱۸۔ "بشریت کہاں رہے" غلط ہے۔ صحیح "بشر کہاں رہے" چاہئے۔

صفحہ ۲۱ و صفحہ ۲۲۔ حدیث لو استقبلت من امری ما استدبرت واقعہ حدیبیہ کا نہیں ہے بلکہ حجۃ الوداع کا ہے کفار کے عمرہ سے روکنے کے وقت نہیں فرمایا تھا بلکہ صحابہ سے

مومیائی ۲۵

مصدقہ علمائے اہلحدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث۔
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ نزلہ۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔
بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر
کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال
ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی
قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ ۔ آدھ پاؤ ۳؍ ۔ پاؤ بھر ۵؍
مع محصول ڈاک۔ معہ ایک فہرست محصول ڈاک علیحدہ ہوگا
بر ہمارا لوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی
اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات ماہ مارچ ۱۹۳۵ء

جناب مولوی ابو زین عبد المتین صاحب احمد پور شرقیہ
"بندہ کئی دفعہ مومیائی منگوا چکا ہے اور بہت مفید
پایا ہے۔ جزاک اللہ۔ اب آدھ پاؤ مولانا محمد عبد الحق
صاحب کے نام ارسال فرمائیے۔" (۲۳-مارچ ۱۹۳۵ء)

جناب سید حامد علی صاحب رائے پور
"میں نے اشرف علی صاحب ڈرافس مین کی معرفت
آپ کے دوا خانہ سے مومیائی منگوا کر خود استعمال کی
خدا کا شکر ہے کہ مرض میں تخفیف ہوئی۔ اب میرے
ایک دوست کے نام آدھ پاؤ بھیجدیں۔" (۳ مارچ)

مومیائی منگوانے کا پتہ۔ **حکیم محمد سردار خان**
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ اس کا فائدہ
تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائینگے
یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی
ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے
قدر دانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے
اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں
کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات
تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں
اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔
امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے:۔
نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔
رو ہے (کرنیولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔
نیز دہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی
ہیں۔ اسکے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں
صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔
علاوہ محصول ڈاک۔

منگوانے کا پتہ:۔ **منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

ہندوستان کے اندر مچھر ہر جگہ افراط سے اس قدر
مچھر مار پائے جاتے ہیں کہ لوگوں کو رات بھر سونا نصیب
نہیں ہوتا۔ گرمی کی مصیبت بھری راتوں میں کم بخت مچھر خوب
ستاتے ہیں۔ اس سے نجات پانے اور میٹھی نیند سونے
کیلئے ہمارا تیار کردہ تیل جسم کے ننگے حصوں پر مل کر سو جائیں
مچھر نزدیک تک نہ آئیگا۔ معصوم اور ننھے بچوں کے لئے
ضروری ہے کہ استعمال کیا جائے۔ قیمت بالکل کم ۴؍
محصول آنا ۴؍ تک ۴؍۔ رجسٹری ۲؍
پتہ۔ **اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر**

طبی مجربات ۳؍

سرمہ نور نظر یہ سرمہ ہمارا خاندانی مجرب ہے۔ اس کی
سینکڑوں شہادتیں موجود ہیں۔ اسکے استعمال سے دھند۔
جالا۔ غبار۔ سرخی چشم۔ ابتدائی پھولا دنوں میں دور ہو جاتے
ہیں۔ مرتے دم تک بینائی قائم رہتی ہے۔ اسکے ہمیشہ استعمال
سے عینک کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۸؍

حبوب مقوی باہ و مقوی دماغ اسکے استعمال سے
جریان۔ کثرت احتلام۔ سرعت اور رقت وغیرہ دور ہو کر
طاقت مردمی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ دماغ نہایت
درجہ طاقتور ہو جاتا ہے۔ قیمت ۴۰ گولی ۱۲؍

طلائے خاص آپ نے اکثر طلاؤں کا استعمال کیا
ہوگا۔ یہ طلا ایسا نادر اور عجیب الاثر ہے کہ بحلوق کے
کل عیوب کو چند دنوں میں دور کر کے کامل مرد بنا دیتا ہے سکے
گزرے سالہا سال کے مریضوں کے لئے عجیب نعمت ہے
قیمت ۲؍

نوٹ:۔ محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔
المشتہر:۔ منیجر شفاخانہ صدیقی کڑہ کرم سنگھ امرتسر

(۵۷۷)

تبویب القرآن

مصنفہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی
ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات
ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے۔ اور
نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔ تمام کتاب
کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
(۱) اعتقادیات (۲) فقہ القرآن (۳) قصص القرآن
(۴) المتفرقات۔ ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں۔
ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے۔
قابل دید ہے۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ کاغذ۔ کتابت
طباعت عمدہ۔ قیمت مجلد ۲ روپے۔ محصول ڈاک
علیحدہ۔ منگوانے کا پتہ:۔
منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

جاتی ہے۔ پھر ہم اسے یہاں کیوں پیش کرتے ہیں؟ محض اس آیت کے ماتحت

اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰهَا

بہرحال اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تَحَابُّوْا

سچ تو یہ ہے کہ اس کا ترجمہ کرتے ہوئے بھی ہمیں شرم آتی ہے۔

مثال | بعض دفعہ میلوں کے موقع پر ہم نے دیکھا ہے کہ اسٹیشنوں پر بھیڑ بہت زیادہ ہوتی ہے۔ تیسرے درجے کے مسافر تیسرے درجے کا ٹکٹ لیکر درمیانے یا درجہ دوم کے دروازے سے اندر داخل ہونا چاہتے ہیں تو وہاں کے ٹکٹ چیکر اور پولیس والے ان کو روک دیتے ہیں کہ ادھر سے مت آؤ۔

اس وقت انہیں جو مایوسی ہوتی ہے اس کو ملحوظ رکھ کر حدیث مذکور کا ترجمہ سنئے! حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

اے مسلمانو! تم کبھی جنت میں داخل نہیں ہوسکو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو گے۔

اعیان جماعت | یہ حدیث چلہ خبریہ ہے انشائیہ نہیں کہ اس کے متعلق کوئی شخص منسوخ ہونے کا دعوے کرسکے۔ پھر کوئی بھی صورت ایسی ہے کہ ہم حسد و عداوت و نفاق حتے کہ ترک سلام کلام کے باوجود جنت میں داخل ہو جائیں۔ تیسرے درجہ کا ٹکٹ خریدنے والے تو درمیانے درجہ سے داخل نہ ہوں (حالانکہ گاڑی ان سب کی ایک ہی ہے ہاں کرایہ میں تھوڑا سا فرق ہے) اور ہم بغیر ٹکٹ حاصل کئے جنت میں داخل ہو جائیں

ایں چہ بوالعجبی است

مذاکرہ علمیہ | اس کے جواب میں یا یوں کہئے کہ اپنے نفاق و شقاق کے جواز میں افراد اہل حدیث جو کچھ کہا کرتے ہیں وہ ہمیں معلوم ہے ہم چاہتے ہیں کہ وہ خود ہی اس کو بیان کریں تاکہ حدیث مذکور کے معنے صاف ہو جائیں۔ اس لئے اس مضمون کو ہم مذاکرہ علمیہ کی شکل پر پیش کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ارباب علم اصحاب قلم اپنی خداداد قابلیت سے جماعت کو مستفید فرمائیں گے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

حلقہ ہمدردان جامعہ دہلی کی طرف سے آج کل ہندوستان کے مختلف صوبوں میں وفد بھیجے جا رہے ہیں تاکہ اس سال کے چندوں کا بجٹ تیس ہزار جولائی ۳۸ء سے پہلے پہلے پورا ہو جائے۔ حلقہ ہمدردان نے اسی سال تمام صوبوں سے تیس ہزار وصولی کا تخمینہ کیا تھا جس میں سے آخر اپریل ۳۸ء تک ۱۷ ہزار کی رقم وصول ہوگئی ہے۔ اب باقی تیرہ ہزار کے لئے جد وجہد کا زمانہ شروع ہوگیا ہے۔

جامعہ کے مدرسوں میں جون جولائی میں چھٹیاں ہوجاتی ہیں۔ اب وہ اساتذہ جو آج تک مسند درس پر تھے کل قوم کے دروازے پر چندے کی جھولی لیکر پہنچیں گے۔ ہر چند کہ قوم جامعہ کے وفود کا بڑی سرگرمی کے ساتھ خیر مقدم کرتی ہے۔ تاہم اس درس گاہ کی خوش بختی اور کامیابی اس وقت کہی جاسکتی ہے کہ مانگنے سے پہلے دیا جائے۔

اس وقت حلقہ ہمدردان کے بجٹ میں تیرہ ہزار کی کمی ہے۔ اس کمی کو جولائی ۳۸ء کے ختم تک پورا ہونا چاہئے۔ اس کے لئے تدبیریں کی جارہی ہیں، وفود بھیجے جا رہے ہیں، خطوط لکھے جا رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ رقم انشاء اللہ ضرور وصول ہوجائیگی۔ ہماری تمنا یہ ہے کہ وفود سے زیادہ منی آرڈروں کے ذریعہ رقم وصول ہو اور ہم آخر جولائی سے پہلے اعلان کرسکیں کہ مقررہ رقم براہ راست وصول ہوگئی۔

(شفیق الرحمن قدوائی۔ ناظم ہمدردان جامعہ ملیہ دہلی)

۲۶ مئی کو
عرس مرزا

قادیانی اخبار نے مرزا صاحب قادیانی کی تاریخ وفات (۲۶ مئی) کو تبلیغی جلسے کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ چونکہ اس تاریخ کو خدا نے اہل حدیث کی معرفت اسلام کو فتح دی تھی۔ اس لئے اعیان اسلام اور افراد اہل حدیث ۲۶ مئی کو اپنے اپنے مقامات میں مرزا صاحب قادیانی کے اشتہار "آخری فیصلہ" پر تقریریں کریں۔ زیادہ نہ کرسکیں تو ان کا اشتہار جس کا عنوان ہے:۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ"

جلسہ میں پڑھ کر واقعات کی روشنی میں تشریح کردیں۔ کسی مقام میں وہ اشتہار نہ ہو تو وہاں کے لوگ وابسی پوسٹ کارڈ بھیجکر دفتر "اہلحدیث" سے منگالیں۔

زمینداروں کو انتباہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ماہ جون میں بالعموم کھیتوں کو پانی دینے کے بعد فصل پنبہ (کپاس) میں بیماری کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس بیماری کی تشخیص پودا کی حالت سے بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے پودا مرض کے حملہ سے کامل طور پر پژمردہ ہو جاتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانی نہ ملنے کے باعث پودا خشک ہو رہا ہے۔ جوں جوں بیماری بڑھتی ہے پودا میں ذرہ بھر رس باقی نہیں رہتا۔ اسکے پتے جھڑ جاتے ہیں اور وہ ٹنڈ منڈ نظر آنے لگتا ہے ——— بیمار پودوں کو جڑوں سمیت فوراً اکھیڑا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اسکی جڑیں عام طور پر بے جان ہوجاتی ہیں اور پھر انکو دیمک چٹ کر جاتی ہے۔ تنے اور شاخوں کا چھلکا جابجا پھٹ جاتا ہے اور اسکے ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور انکے نیچے زرد رنگ کا سادہ باقی رہ جاتا ہے۔ بیماری بڑھتی جاتی ہے تا آنکہ جولائی کے اختتام تک پودوں کا اتلاف درجہ انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ اگست کے بعد بیماری کا حملہ کم ہوجاتا ہے اور ستمبر کے آخر تک کسی پیدا حملہ نہیں ہوتا۔ جن رقبہ جات پر اس بیماری کا حملہ ہوتا ہے وہاں پودے خشک ہو کر سڑ جاتے ہیں۔ ایک کھیت میں بالعموم ایسے حصے جہاں بیماری نے حملہ کیا ہو منتشر صورت میں نظر آتے ہیں ان کا رقبہ ایک مرلہ سے لیکر بعض اوقات

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۱　　نمبر مقدمہ ۳۶

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰- منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی علی احمد ولد شیر محمد ذات گوجر ساکن بروٹی تحصیل شکرگڑھ نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے لہذا مقروض مذکور کے جملہ قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ بتقرر ۶/۲۸ ۱۰ بمقام شکرگڑھ اصالتاً حاضر بورڈ مذکور آویں۔

(تحریر ۵/۲۸ ۱)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۱　　نمبر مقدمہ ۱۶۷

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰- منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی علی مرید ولد نظام دین ذات گوجر ساکن چوڑہ تحصیل شکرگڑھ نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے لہذا مقروض مذکور کے جملہ قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ بتقرر ۶/۲۸ ۱۶ بمقام شکرگڑھ اصالتاً حاضر بورڈ مذکور آویں۔

(تحریر ۵/۲۸ ۱)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

جدید انگلش ٹیچر

اگر آپ انگریزی زبان میں گفتگو اور خط و کتابت کرنا چاہتے ہیں اور جلد سیکھنا چاہتے ہیں تو جدید انگلش ٹیچر طلب کر کے پڑھیں۔ اس کے مطالعہ سے آپ جلد واقفیت [illegible]

قیمت ۱۲ر [illegible] (اہلحدیث امرتسر)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۱　　نمبر مقدمہ ۸۰

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰- منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد شریف ولد بھائی خان ذات پٹھان ساکن جلالہ تحصیل شکرگڑھ نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے لہذا مقروض مذکور کے جملہ قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ بتقرر ۶/۲۸ ۱۶ بمقام شکرگڑھ اصالتاً روبرو بورڈ حاضر آویں۔

(تحریر ۵/۲۸ ۱۱)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

(مصنفہ جناب پنڈت آتمانند صاحب بٹالوی)

اس کتاب میں آپ نے وید منتروں کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ وید انسانوں، مچھلیوں اور درندوں وغیرہ کے کلام ہیں۔ الہامی ہرگز نہیں۔ ویدک تہذیب اور اخلاق کا نمونہ بھی دکھایا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت بجائے عہ کے ۱۰ر پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

مسلمانان ہند کا پندرہ روزہ علمی رسالہ

انوار رسالت بالکل مفت

رسالہ کا سالانہ چندہ دو روپے ہے مگر کچھ عرصہ کیلئے کارکنان انوار رسالت نے رسالہ کا سالانہ چندہ صرف چھ آنے کر دیا ہے۔ وہ بھی صرف محصول ڈاک کیلئے لیا جاتا ہے۔ آپ بھی آج ہی چھ آنے بذریعہ ٹکٹ بھیج کر رسالہ کے خریدار بن جائیے اور سال بھر رسالہ مفت پڑھتے رہئے۔ (ملنے کا پتہ)

منیجر رسالہ انوار رسالت ہاڑی شریف سرائے عالمگیر ضلع گجرات (پنجاب)

خطبات التوحید

مؤلفہ فاضل اجل مولانا حمید اللہ صاحب محدث میرٹھی

جس میں توحید و سنت کے متعلق بہترین خطبے درج ہیں۔ جو سال بھر کے لئے کافی ہیں۔ عربی عبارتوں پر اعراب بھی لگے ہوئے ہیں۔ تاکہ غیر عربی دان اصحاب بھی صحیح عبارت پڑھ سکیں۔ جدید اڈیشن میں لکھائی چھپائی اور کاغذ کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

قیمت صرف ۱۰ر محصول ڈاک علیحدہ۔

حزب الاعظم

از ملا علی قاری (صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ اردو حاشیہ پر اوراد کی برکات کی کامل تفسیر بزبان اردو ہے۔ آخر میں مکمل نماز وغیرہ۔ حنا شدہ۔ قیمت ۱۰ر

حزب المقبول

قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ اس میں ہر موقعہ کی دعا موجود ہے مترجم ہے۔ اس کا ہر اہل حدیث گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے۔ قیمت ۱۲ر محصول ڈاک علیحدہ۔

(۵۸۹)

شفاء العلیل اردو ترجمہ القول الجمیل

مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ کتاب ہذا میں اقسام و شرائط بیعت اور اس کے جواز عدم جواز پر بحث ہے۔ ساتھ ہی بعض اعمال اور وظائف برائے حل مشکلات و قضاء حاجات مندرج ہیں۔ بہت سے مسائل تصوف بھی زیر بحث آگئے ہیں۔ قیمت ۸ر

حکمت افلاطون

اس میں جمیع اقسام کی ترکیب ادعیہ اور تعویذات مجرب نسخہ جات ہیں۔ قیمت ۴ر محصول ڈاک علیحدہ۔

کتاب التعویذات

یعنی الدعاء والدواء (مصنفہ) نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی۔ جس میں اعمال قرآنی و حدیثی جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶ر محصول ڈاک علیحدہ۔

ملنے کا پتہ { منیجر اہلحدیث امرتسر

سُرمہ نور العین ۳؎

(مصنفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ:۔ مینجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ

تمام دنیا میں بے مثل ۲۵؎

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اُردو

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

فرانس، انگلستان، امریکہ اور ہندوستان کی تین صد مشہور آفاق پیٹنٹ ادویات کے اصلی نسخے کتاب مذکورہ کی ایک جلد خرید کریں۔ اور فائدہ اٹھائیں قیمت عہ

پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ

کی مشہور ومعروف تصنیف

غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب

جس میں آپ کے مقالات، ارشادات، اذکار۔ توحید وسنت کے مواعظ حسنہ، مسائل کی تشریح، اسلام اور ارکان اسلام کی فلاسفی۔ غرضیکہ تمام اسلامی مسائل پر مدلل بحث فرمائی ہے۔ اصل عبارت عربی ہے۔ اور بین السطور اُردو ترجمہ۔ حاشیہ پر فتوح الغیب۔ ایک نادر اور گران قدر علمی تحفہ ہے۔ قیمت صرف پانچ روپیہ محصول ڈاک عہ علیحدہ ہوگا۔

کشف المحجوب اُردو

مصنفہ عارف باللہ حضرت علی ہجویری عرف داتا گنج بخش لاہوری۔ کون مسلمان ہے جو آپ کے نام نامی سے واقف نہیں۔ لاہور میں آپ کا مزار ہونے کی وجہ سے پنجاب کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ جہلاء ان کو "داتا گنج بخش" کہا کرتے ہیں۔ اس کتاب میں آپ نے فقر کی تشریح، صوفی کامل کی شناخت، اسلامی تصوف کی حقیقت، توحید الٰہی کی کیفیت، اتباع سنت کی تائید میں بہت سے ارشادات عالیہ فرمائے ہیں۔ ضرورت ہے کہ تمام مسلمان جو آپ کی عقیدت مندی کا دم بھرتے ہیں، ان کی اس کتاب کو پڑھیں اور سچے مسلمان بنیں۔ قیمت عہ۔ محصول علیحدہ ہوگا۔

بلوغ المرام

مع شرح مولانا احمد حسن دہلوی۔ حدیث کی مشہور کتاب ہے، تمام مدارس کے ابتدائی نصابوں میں داخل ہے۔ شائقین علم حدیث کے لئے ایک تحفہ ہے۔ یہ کتاب بھی عرصہ سے نایاب تھی۔ حال ہی میں مکرر طبع ہوئی ہے جس کے دو جزء ہیں۔ قیمت فی جزء ۱۲ار مکمل عہ۔ مترجم مکمل عہ۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

مجاہد ہند

جس میں حضرت مولانا شہید دہلوی رحمہ اللہ کی مختصر سوانح عمری، آپ کا حسب نسب، آپ کی تحریک احیاء توحید وسنت، آپ کی دینی وملی خدمات، اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے آپ کے مجاہدانہ اقدامات، آپ کی جنگ حریت اور دیگر کارہائے نمایاں کا مفصل تذکرہ ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۲ر

ترجمان وہابیہ

نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم بھوپال نے "ترجمان وہابیہ" کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی جس میں اہل حدیث پر سے یہ الزام ہٹایا گیا تھا کہ یہ جماعت "عبد الوہاب نجدی" کی مقلد ہے ساتھ ہی امام محمد بن عبد الوہاب کی کامل سوانح عمری لکھی تھی نجدیوں کے حالات لکھے تھے، اہل حدیث کا مذہب بیان کیا تھا۔ ان پر سے تہمتیں ہٹائی تھیں۔ ثابت کیا تھا کہ انہیں وہابی کہنا اپنے ایمان کا خون کرنا ہے لیکن عرصہ سے یہ کتاب کہیں نہ تھی۔ الحمد للہ اب پھر آب وتاب سے چھپ گئی ہے۔ اور آپ تعجب سے سنیں گے کہ باوجود ۱۰۰ صفحے ہونے کے اسکی قیمت صرف ۴ر (چار آنے) رکھی گئی ہے۔ بہت جلد منگوا لیجئے۔ بڑے کام کی کتاب ہے۔ علاوہ محصول ڈاک

شان قرآن

علامہ فرید وجدی فاضل مصر کے مشہور رسالہ "القرآن" کا اُردو ترجمہ ہے جس میں قرآن مجید کی جمع تدوین۔ تحریف وتبدیل سے محفوظ رہنے کی وجہ جو محض قرآن مجید کے لئے مخصوص ہیں۔ بیان کی گئی ہیں۔ قیمت صرف پانچ آنے ۵ر محصول علیحدہ

(جملہ کتب کے منگوانے کا پتہ)

مینجر اہلحدیث امرتسر

(۵۶۸)

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ
DELHI

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

جلد ۳۵ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — نمبر ۳۰

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ

روساء و جاگیرداران سے " ـلـہ

عام خریداران سے " ـعہ

" " ششماہی ـعـہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

تمام خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۶ - ربیع الاول ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۷ - مئی ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

اتحاد بین المسلمین - - - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - ص۲

عیسائی مذہب نے اپنا جلوہ دکھا دیا - ص۳

مرزا صاحب قادیانی کی کامیابی خواب ہیں؟ ص۵

مولوی کوٹلوی کی توحید دانی - - - ص۶

اسرار زکوٰۃ ص۸ - امامیوں سے مناظرہ ص۹

اہل حدیث اور وہابی - - - ص۸

شرک و توحید میں موازنہ - - ص۹

کفارۃ المسیح - - - ص۱۱

فتاویٰ - - - ص۱۳

متفرقات ص۱۴ ملکی مطلع ص۱۵

اشتہارات - - - ص۱۶

اتحاد بین المسلمین

(از قلم مولوی ابو سعید محمد شفیع صاحب نعیم دینانگری)

بڑا مزا ہو اگر اتحاد ہو جائے | وقار اپنا ہر اک جا زیادہ ہو جائے

حریف طور بنے ذرہ ذرہ ہند کا پھر | یہاں سے دور تمامی فساد ہو جائے

شگفتہ آئے نظر میں ہر ایک کی صورت | گھڑی میں درس خودی سب کو یاد ہو جائے

خلش رہے نہ کسی آرزو کی پھر دل میں | ہر ایک بچہ و زن بامراد ہو جائے

ترقی یافتہ قوموں میں نام ہو اپنا

خدائے پاک بھی پھر ہم سے شاد ہو جائے

حزب المقبول - قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ - اس میں ہر موقعہ کی دعا موجود ہے - مترجم ہے - اس کا ہر اہل حدیث گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے - قیمت ۱۲؍

DELHI

کتب متعلقہ عام اہل اسلام

تصنیفات مولوی رحیم بخش صاحب لاہوری

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ قیمت ۱/

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز۔ روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قیمت صرف ۲/

اسلام کی تیسری کتاب (مع فرہنگ) حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، عدت وغیرہ کے متعلق ہے۔ قیمت ۲/

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) خرید و فروخت، تجارت، زراعت، ... نذر، قصاص، دیت، فرائض وغیرہ کے ... بیان ہیں۔ قیمت ۳/

اسلام کی پانچویں کتاب اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین وصحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ وجدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت صرف ۶/

اسلام کی چھٹی کتاب قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج ہیں۔ قیمت ۶/

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں اخلاص، اتباع سنت، تعلیم دین، تعظیم، علماء کی بے ادبی کا بیان ہے۔ ۶/

اسلام کی آٹھویں کتاب جہاد، طعام، لباس، حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا حال۔ قیمت ۶/

اسلام کی نویں کتاب۔ اس میں نیک صحبت، زہد، وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی، عذاب قبر، اللہ کے ڈر، توکل اور صبر اور تقویٰ کا بیان ہے۔ قیمت ۶/

اسلام کی دسویں کتاب حضرت آدمؑ سے لے کر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ اور خواجہ امام حسنؓ وامام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات درج ہیں۔ قیمت عـہ/

اسلام کی گیارھویں کتاب عقائد اسلام، توحید، ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت و عظمت انبیاء علیہم السلام، ثبوت قیامت، رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت عـہ/

اسلام کی بارھویں کتاب اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث۔ پانی کے پاک ہونے، اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کر کے استعمال کرنے میں، بول، منی، مذی وغیرہ احکام، چمڑے کی پاکیزگی کا استنجا، وضو، جنبی اور حائضہ، جمعہ، میت اور استحاضہ کے احکام وغیرہ۔ قیمت عـہ/

اسلام کی تیرھویں کتاب کشتی پر اور سواری پر ... عبادت خانوں میں نماز پڑھنے کے طریق، مسجد کے آداب، قبلہ کے احکام، صفوں کی درستی، قرأت فاتحہ خلف الامام، بسم اللہ کے جہر و خفا کے مسائل، رفع یدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات کے بقیہ مسائل۔ قیمت عـہ/

اسلام کی چودھویں کتاب صلوٰۃ سواری کی نماز اور سفر و حضر ... و قیمین، ایام ابر اور بارش کے دن میں نماز کا حکم اور غسل وغیرہ کے احکام و خطبہ چاند کے احکام، سوگ و ماتم، کفن دفن، تکبیرات، جنازہ علی الغائب، قبر کے حالات، زیارت قبور اور میت کے ایصال ثواب، زکوٰۃ کے احکام اور زکوٰۃ کے مصارف وغیرہ درج ہیں۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت عـہ/

(تصانیف دیگر مصنفین)

کتاب الروح (اردو ترجمہ مصنفہ امام ابن قیم رحمہ) عذاب قبر و روح کی حقیقت کو اپنے طرز سے بدلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے کہ جواب انکار نہیں رہتی۔ قیمت ۱ـہ/

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی؟ مصنفہ امام غزالی رحمہ۔ اس میں وہ مسائل تحریر ہیں جن سے معمولی آدمی بھی ترقی کر کے معراج کمال تک پہنچ سکتا ہے۔ علم کیمسٹری، سحر، طلسم و کرامات وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے۔ قیمت ۱ـہ/

الترغیب والترہیب مصنفہ امام عبد العظیم صاحب منذریؒ۔ ہر مشروع عمل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر مرفوع احادیث لا کر ان کے ثواب و عذاب کی تشریح کی گئی ہے۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ کتابت، طباعت کاغذ عمدہ۔ قیمت ...

ستینی امام رازیؒ کی مشہور کتاب ستینی کا اردو ترجمہ ... علوم کے بعض مشہور مسائل پر بحث کی ہے۔ قیمت صرف ۱ـہ/

العقل والنقل مصنفہ مولانا ... یہ ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا ...

ملنے کا پتہ ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۶- ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

عیسائی مذہب نے اپنا جلوہ دکھا دیا

آج تک جو عیسائی مذہب ہم سنتے اور دیکھتے آئے ہیں اس کا خلاصہ کفارہ مسیح پر ایمان لانا ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ گنہگار توبہ کرے اور اس پر ایمان لائے کہ یسوع مسیح میرے اور تمام گنہگاروں کے بدلے میں سولی کی موت مرکر کفارہ ہو گیا۔ آج ہم نے ایک حوالہ مسیحی رسالہ (المائدہ بابت مئی) میں دیکھا ہے۔ جس سے ہماری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ کیونکہ اس میں ایک ایسے اعتقاد کا ذکر ہے جس کی شہادت الہامی نوشتوں میں کہیں نہیں ملتی۔ بلکہ وہ الہامی نوشتوں کے صریح مخالف اور مناقض ہے۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ اس حوالے کو دیکھ کر ہمیں اس سے زیادہ صدمہ ہوا جتنا کہ آریوں اور دہریوں کی کتابوں میں انبیاء کی بلکہ خدا کی توہین پڑھ کر ہوتا ہے۔ اس لئے دل نہیں چاہتا تھا کہ اس صدمے میں اپنے ناظرین کو شریک کریں۔ لیکن محض یہ بتلانے کے لئے کہ اشرف المخلوقات انسان نے دنیا کی ظلمات میں مبتلا ہو کر اپنے خالق کو کہاں تک چھوڑ دیا ہے۔ پس حوالہ مذکور ہم یہاں نقل کرتے ہیں اور اس کے نقل کرنے پر بکمال معذرت کا اظہار کرتے ہیں۔

رسالہ مذکور (المائدہ) میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے "فضل و شریعت"۔ اس کی عبارت جو ہمارے زیر نظر ہے۔ یہ ہے:-

"ابراہیم سے نبوت کا سلسلہ جاری ہوا اور حضرت ملاکی نبی پر ختم ہو گیا۔ ان کے بعد نہ کوئی نبی ہوا اور نہ کبھی ہو گا چونکہ انبیاء اپنے فرض منصبی کے بجا لانے میں قاصر نکلے لہذا خدا تعالیٰ نے سلسلہ نبوت کو توڑ دیا اور نبیوں کو ان کے عہدۂ نبوت سے معزول کر دیا اور آیندہ ہمیشہ کے لئے اپنے بندوں کی نگہبانی اور چوپانی کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا"

(المائدہ لاہور صفحہ ۱۵ بابت مئی ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث | اس عبارت میں انبیاء کرام اور خدا تعالیٰ کی جو توہین کی گئی ہے۔ ناظرین سے مخفی نہیں۔ اس کا بدلہ تو خدا ہی دیگا۔ ہمیں اس سے کیا مطلب ع

محتسب را درون خانہ چہ کار

ہاں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ عقیدہ خود عیسائیوں کے مسلمہ الہامی نوشتوں کے بھی خلاف ہے۔ یہاں ہم ایک حوالہ عیسائیوں کے مسلمہ الہامی نوشتوں سے نقل کرتے ہیں۔ پس ناظرین متوجہ ہو کر سنیں:-

"پس توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں اور یسوع مسیح کو پھر بھیجے جس کی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے ہوئی ضرور ہے کہ آسمان اُسے لئے رہے اس وقت تک کہ سب چیزیں جن کا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیوں کی زبانی شروع کیا۔ اپنی حالت پر آویں کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اٹھائے گا۔ جو کچھ وہ تمہیں کہے اُس کی سب سنو اور ایسا ہو گا کہ ہر نفس جو اس نبی کی نہ سنے وہ قوم میں سے نیست کیا جائیگا۔" (اعمال ۳: ۱۹)

اہلحدیث | قابل مضمون نگار اور فاضل اڈیٹر المائدہ مہربانی کر کے ہمیں بتائیں کہ اس عبارت میں جو دفعہ جس نبی کا ذکر آیا ہے وہ ان معزول نبیوں میں سے کوئی ایک ہے یا جدید نبی؟ اگر نبوت کا سلسلہ خدا نے توڑ دیا تھا تو اس نبی کا انتظار کیوں کرایا گیا؟

پادری فنڈر اور پادری عماد الدین وغیرہ علمائے مسیحیہ کی تحریرات سے المائدہ کے فاضل ایڈیٹر اور قابل نامہ نگار بے خبر نہ ہونگے کہ انہوں نے اس عبارت کو مسیح کے حق میں چسپاں کرنے میں کس قدر کوشش کی ہے۔ آج کی صحبت میں ہمیں ان کی اس ناکام کوشش کی تردید سے غرض نہیں بلکہ مقصود صرف یہ ہے کہ بقول المائدہ سلسلہ نبوت ملاکی نبی پر ختم ہو گیا اور ملاکی نبی مسیح سے پہلے ہیں۔ جن کا صحیفہ عہد قدیم کا آخری صحیفہ ہے اور ہماری پیش کردہ عبارت کا لکھنے والا (پطرس حواری) مسیح کے چلے جانے کے بعد یہ وعظ قوم کو کہتا ہے۔ تو پھر یہ کون نبی ہے جس کے لئے اتنا زور دیا جا رہا ہے۔

ناظرین! | ہم نے عیسائیوں کی بہت سی تصنیفات متعلقہ شریعت اور کفارہ دیکھی ہیں مگر المائدہ کے قابل نامہ نگار کا انداز بیان بالکل نرالا اور قابل داد ہے۔ سچ ہے ؎

ہیں اور بھی دنیا میں سخن ور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیان اور

(۵۸۳)

انتخاب الاخبار

(مرقومہ ۲۳ مئی)

—— امرتسر شہر میں آج کل گرمی کا کافی زور ہے۔ تمام دن گرم لو چلتی رہتی ہے۔

—— امرتسر شہر کا مسلم ضمنی انتخاب ۱۷ تا ۲۰ مئی تک ہوا۔ شہر کے متعدد پولنگ سٹیشن قائم کئے گئے تھے ہر سہ امیدواروں کے ووٹوں کی مجموعی تعداد ۱۱۸۲ ہے۔ ۲۴ مئی کو نتیجہ برآمد ہوگا۔

—— پنجاب یونیورسٹی نے میٹرکولیشن (دسویں جماعت) کا نتیجہ ۲۱ مئی کو شائع کر دیا ہے جس میں کل ۲۲۶۹۴ طلباء میں سے ۱۸۳۷۱ پاس ہوئے سب سے اول نمبر ایک ہندو طالب علم آیا جس نے ۸۵۰ میں سے ۷۴۸ نمبر حاصل کئے۔

—— لاہور ہائیکورٹ نے مقدمہ شہید گنج کے متعلق پریوی کونسل میں اپیل دائر کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ نیز گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے نام حکم امتناعی جاری کر دیا ہے کہ یکم دسمبر ۱۹۳۹ء تک متنازعہ جگہ پر کوئی عمارت تعمیر نہ کی جائے۔ (۵۸۳)

—— مسٹر سوبھاش صدر کانگرس نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کانگرس فیڈریشن منظور نہیں کریگی۔ اگر ضرورت ہوئی تو تحریک عامہ سے بھی کام کیا جائیگا۔

—— لاہور مجلس احرار نے شہید گنج کی بازیابی کے لئے جو سول نافرمانی شروع کر رکھی تھی مسلم لیگ کلکتہ کے فیصلہ کی پابندی کرتے ہوئے بند کر دینے کا اعلان کر دیا ہے۔

—— یروشلم کی اطلاع ہے کہ برطانی فوج نے فلسطین کے ایک بڑے حصہ کو اپنے تسلط میں لے لیا ہے۔ مختلف مقامات پر مسلح فوج متعین کر دی ہے سماریہ اور گیلیلی کے گرد و نواح فوج اور پولیس کو نیم مستقل طور پر مقرر کر دیا ہے تاکہ باہر سے عربوں کو مدد نہ مل سکے۔

—— سرکاری اعلان ہے کہ ہسپانیہ میں بیٹول اور ساحل کے درمیان حکومت کی افواج اب بہت سے زیادہ مسلح ہو گئی ہیں۔ گذشتہ ایک ماہ فرانس کی راہ بے شمار اسلحہ پہنچایا گیا۔ لریڈا کی فتح کے بعد باغیوں کی کامیابی کی امید نہیں۔

—— جرمنی کا ارادہ ہے کہ چیکوسلواکیہ کی جرمن اقلیت کی حفاظت ہر ممکن طریق سے کرے۔ اس سلسلہ میں جرمنی ہر حالت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

—— میکسیکو میں باغیوں نے بغاوت پھیلانی شروع کی مگر ان پر قابو پا لیا گیا۔

—— مکہ معظمہ میں ڈاکٹر محمد علی الشواف آئی سپیشلسٹ نے حجاز میں جس قدر اپریشن کئے ان میں ان کو پچانوے فیصدی کامیابی ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب دھوپ اور ریت سے محفوظ رکھنے والی عینکوں کا حجاز میں رواج دینا چاہتے ہیں۔ پہلے مصر سے ایسی عینکیں منگوائی جائینگی۔ پھر حجاز میں ہی کارخانہ کھولا جائے گا۔

—— حجاز میں تعلیمی ترقی کے لئے مدارس و نصاب کی نگرانی کے لئے غیر سرکاری کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔

—— مکہ مکرمہ میں یتیم خانہ کی جو عمارت بن رہی تھی وہ مکمل ہو چکی ہے۔

—— مکہ مکرمہ کی میونسپل کمیٹی نے چار آگ بجھانے والے انجن منگائے ہیں۔

—— بمبئی کی اطلاع ہے کہ مسٹر جناح اور گاندھی جی میں ۲۰ مئی کو پھر ملاقات ہوئی جو ۲½ گھنٹے تک جاری رہی۔ مگر ابھی تک صیغہ راز میں ہے۔

—— ٹوکیو ۱۹ مئی کی اطلاع ہے کہ سوچو میں جاپانی اور چینی افواج میں زبردست لڑائی ہوئی جاپانیوں نے سوچو پر قبضہ کر لیا ہے۔

—— آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ۴ جون کو بمبئی میں ہوگا۔

—— کراچی میں شور و شر رفع کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ پولیس ایکٹ کی دفعہ ۴۵ نافذ کر دی گئی ہے جو گراموفون اور ریڈیو پر بھی شامل ہوگی۔

—— پشاور سے ایک مکان پر پولیس نے چھاپہ مار کر اڑھائی من افیون برآمد کی۔

سرکاری اطلاع

۱۳ مئی ۱۹۳۸ء کو ایک اشتہار شائع ہوا تھا جس میں محکمہ تعمیرات عامہ پنجاب شعبہ انہار میں اسسٹنٹ انجنیروں کی دس آسامیوں کے واسطے درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ اس سلسلہ میں پنجاب اور صوبہ شمال مغربی سرحد کی مشترکہ پبلک سروس کمیشن امیدواروں کی واقفیت کے لئے اعلان کرتی ہے کہ وہ امتحان مقابلہ یا انتخاب کے ذریعہ بھرتی کرنے کے حق کو محفوظ رکھتی ہے اور امتحان مقابلہ کی صورت میں امیدواروں کو تین ماہ کا نوٹس دیا جائیگا۔ (لاہور ۱۸ مئی ۱۹۳۸ء)

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

رعایتی اعلان

مندرجہ ذیل کتب میں رعایت کر دی گئی ہے۔ ناظرین جلد از جلد خرید لیں۔

کتاب		
نشان حج اور مرزا	۳ر	۲ر
الہامی بوتل	۳ر	۲ر
عالم کباب مرزا	۲ر	۱ر
فیصلہ مقدمہ بہاولپور	۱۳ر	۱۲ر
بیانات علمائے ربانی بر ارتداد فرقہ قادیانی	۹ر	۸ر
مرزا اور یسوع	۱ر	۰ر
مرزائیت اور عیسائیت	۱ر	۰ر

منگوانے کا پتہ:۔ مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

تصحیح اہلحدیث ۲۰ مئی صفحہ ۲ کالم ۳ میں آیہ کریمہ ءَاتَّخَذُ مِنْ دُوْنِهٖ اٰلِهَةً الآیہ کے آخری الفاظ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ کی بجائے وَلَا يُنْقِذُوْنِ چاہئیں۔

(مصحح)

مولوی کوٹلوی کی توحید دانی

ناظرین میرا مکان اور محمد بشیر کا مکان ایک ہی محلہ میں ہے۔ ایک دوکان محمد رفیق و نور حسین کی بھی ہمارے محلے میں ہے۔ وہاں پر ہم اور محمد بشیر کبھی کبھی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ ایک روز تبادلہ خیالات میں مولوی صاحب (محمد بشیر) فرمانے لگے کہ

وہابی لوگ خدا کو ایک ایک کہتے ہیں۔ ایک کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ چیزوں کے پیدا کرنے والا اللہ ہے اور بانٹنے والے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور کلمے میں بھی دونوں نام برابر ہیں لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ۔ اور پھر خیال کرو کہ ایک اکیلی چیز کس کام کی ہوتی ہے۔ مثلاً آدمی کی ایک ٹانگ توڑ دی جائے تو کیا ہوتا ہے۔ اگر ایک بازو اڑا دیا جائے تو کس کام کا رہ جاتا ہے۔ اگر ایک آنکھ نکال دی جائے تو خوبصورتی کہاں رہیگی۔ اگر ایک کان کاٹ دیا جائے تو کیا بدنما ہو جائیگا۔ پس ایک اکیلی چیز کسی کام کی نہیں ہوتی "

دوسرا نکتہ اس سے بھی توحید کو کامل کرنے والا اس طرح بیان کیا کہ:-

وہابیوں کا ایک مولوی نور حسین تھا اوس کا نام انہوں نے بدل کر نور الٰہی رکھ دیا۔ تو میں نے اس کے سامنے کھڑا ہو کر بہت غور سے دیکھا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ایسا عمدہ نام بدل کر دوسرا نام رکھا۔ میں نے دیکھا کہ یہ صاحب تو بصورت نہیں اس کا چہرہ اچھا نہیں اس واسطے یہ نور حسین کے لائق نہیں۔ نور الٰہی کے لائق ہے "

اللہ اکبر! یہ ہے مولوی کوٹلوی کی توحید دانی۔ صاحبان میں یہ سچ کہتا ہوں۔ اگر مولوی صاحب مذکور مجھے جھوٹا کہیں تو اس پر میں مباہلہ کرنے کو تیار ہوں۔ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔

(عبد العزیز تاگی۔ کوٹلی لہاراں مغربی سیالکوٹ)

اسرار زکوٰۃ

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی جہلمی)

اسلام کے ہر رکن کی ایک صورت ہے اور ایک حقیقت۔ صورت تو بمنزلہ قالب کے ہے اور حقیقت بمنزلہ روح کے۔ زکوٰۃ کی بھی ایک صورت اور ایک حقیقت ہے جو کوئی حقیقت زکوٰۃ سے بے خبر ہے اسکی زکوٰۃ ایک صورت ہی بے معنی یا یوں کہو کہ ایک قالب بے روح۔ اس بنا پر زکوٰۃ و صدقات کے اسرار و حقائق کو جاننا ضروری ہے۔ جو قارئین کرام کے تفنن طبع کے لئے ذیل میں مندرج ہیں۔

اسلام نے اپنے تبعین کو ہدایت فرمائی ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کو سب چیزوں سے زیادہ دوست رکھیں ارشاد ہوتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (پ ۲) جو ایمان والے ہیں ان کو تو سب سے بڑھ کر خدا کی محبت ہوتی ہے۔ اسی طرح پارہ دس میں فرمایا "اے نبی مسلمانوں کو سمجھا دو کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بی بیاں اور تمہارے کنبے دار اور جو مال تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جسکے مندا پڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہے اور مکانات جن میں رہنے کو تمہارا جی چاہتا ہے اگر یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ عزیز ہوں تو ذرا صبر کرو یہاں تک کہ جو کچھ خدا کو کرنا ہے وہ تمہارے سامنے لا موجود کرے اور اللہ اُن لوگوں کو جو اسکے حکم سے سرتابی کریں ہدایت نہیں دیا کرتا۔

مال و زر کو بھی انسان عزیز رکھتا ہے۔ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ (پ ۳۰) بلاشبہ انسان مال کی محبت میں بڑا سخت تر ہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ نے آدمی کو مال و زر سے آزمایا ہے اور فرمایا کہ اگر تو میری دوستی میں سچا ہے تو مال و زر کو مجھ پر فدا کر دے چنانچہ جن لوگوں نے اس حقیقت کو سمجھا اور اس امتحان میں کامیابی حاصل کی ان کے تین درجے ہیں سنئے:-

پہلے درجے میں کامیاب ہونے والے صدیقین ہیں کہ جو کچھ اپنے پاس رکھتے ہیں سب کا سب اپنے محبوب حقیقی پر تصدق کر دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک صرف اڑھائی فیصدی خدا کی راہ میں صرف کرنا کنجوسی ہے وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم پر لازم ہے کہ خدا کی محبت میں سب کچھ دیدیں۔ چنانچہ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا سارا مال پیش کر دیا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اپنے عیال و اطفال کے واسطے کیا چھوڑ آئے۔ تو عرض کیا کہ فقط خدا و رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ بعض نے اپنا نصف مال خدا کی راہ میں دیدیا۔ چنانچہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا نصف مال آپ کی خدمت میں حاضر کیا تو آنحضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا یا فاروق! اپنے بال بچوں کے لئے کیا چھوڑا؟ عرض کی اسی قدر چھوڑ آیا ہوں جس قدر یہاں لایا ہوں تو آپنے یوں فرمایا بینکما کما بین کلمتیکما تفاوت۔

یعنی تم دونوں کے درجوں میں اتنا ہی تفاوت ہے جتنا تم دونوں کے کلام میں۔

دوسرے درجے میں کامیاب ہونے والے صالحین ہیں جو اپنا مال یکبارگی خرچ نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ اسکی قدرت و استطاعت نہیں رکھتے لیکن مال کو محفوظ رکھتے ہیں اور فقراء و مساکین کی حاجات اور خیرات و صدقات کے مواقع و مصارف کے منتظر رہتے ہیں۔ اور بوقت ضرورت صرف زکوٰۃ دینے پر اکتفا و انحصار نہیں کرتے بلکہ فقرا و مساکین کو اپنے برابر و مساوی خیال کرتے ہیں

ا؎ کوٹلی لہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ۔

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی کی کامیابی خواب میں؟

وصے سے ہمارا یہ دعویٰ ہے جس کو ہم ببانگ دہل پکار پکار کر کہتے چلے آئے ہیں۔ آج بھی ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے مقصد میں بری طرح فیل ہو کر گئے ہیں۔ اس کی وجہ آج ہم یہ نہیں بتاتے کہ وہ ہمارے سامنے مر گئے۔ بلکہ اس کے سوا کچھ اور بتائیں گے جو قابل شنید ہے۔ ہمارے جواب میں قادیانی پریس یہ کہہ کر جی خوش کر لیتا ہے کہ

"مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اہلحدیث کے دیرینہ معاند ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے قدم قدم پر اُن کی مخالفانہ سرگرمیوں میں ہمیشہ ناکام و نامراد رکھا۔" (الفضل ۱۰-مئی ۱۹۳۸ء)

اچھا دل خوش کن جملہ ہے۔ کامیاب مخالفوں کو ناکام کہنا دلفریبی کا اچھا سامان ہے۔ خیر ہم اس بحث میں اس وقت نہیں جاتے بلکہ اصل مضمون پر توجہ کرتے ہیں جو "اہلحدیث" ۱۵-اپریل سے تعلق رکھتا ہے۔

"اہلحدیث" ۱۵-اپریل میں ہم نے سوامی دیانند اور مرزا صاحب قادیانی کی ناکامی کا ذکر کیا ہے۔ اس کا جواب اخبار الفضل ۱۰-مئی میں یوں دیا گیا ہے کہ

"مرزا صاحب نے اپنے لئے جس غلبہ کاملہ کا ذکر کیا ہے۔ اس کی مدت تین سو سال ہے۔"

بہت خوب! پہلے مرزا صاحب کے الفاظ ہمارے سنئے۔ پھر ہمارے سوال پر غور کیجئے گا۔ آپ فرماتے ہیں:-

میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت و شان دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔" (اخبار بدر ۱۹-جولائی ۱۹۰۶ء)

سوال اے ممبران قادیانیہ ولاہوریہ! انصاف اور فہم سے ہمارا سوال سنئے اور عقل و تدبر سے جواب دیجئے کہ تثلیث پر توحید کو غالب کرنا اور رسالت محمدیہ کی عظمت اور شان ساری دنیا پر ثابت کر دینا یہ نشان صداقت ہے۔ مرزا صاحب کا جو بقول آپ لوگوں کے تین سو سال میں پورا ہوگا تو کیا اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ تین سو سال تک مرزا صاحب کی صداقت ملتوی ہے۔

مثال کسی دیوانی مقدمہ میں مدعی اپنے گواہوں کی فہرست داخل عدالت کر دے حاکم اس فہرست کے مطابق تین چار روز تواریخ برائے شہادت مقرر کر دے جب تک شہادت پوری نہ ہو جائے مدعی کے دعوے کو ثابت نہیں کہہ سکتے۔ ٹھیک اسی طرح جب تک مرزا صاحب کا یہ مرقومہ نشان ثابت نہ ہو جس کے لئے تین سو سال کی مدت ہے موصوف کی صداقت ثابت نہیں ہو سکتی۔ اب سوال ہمارا یہ ہے کہ آپ لوگوں نے مرزا صاحب کو پہلی صدی ہی میں کیوں سچا مان لیا۔ تین سو سال گذرنے دیجئے پھر دیکھئے کہ کیا ہوتا ہے۔

نوٹ ناظرین! قادیانیوں کی چالبازیوں میں سے ایک چالبازی یہ بھی ہے کہ تین سو سال کی شرط لگاتے ہیں جس سے مقصد ان کا یہ ہے کہ موجودہ نسل تین سو سال تک خاموش رہے۔ تین سو سال جب گزر جائیں گے اس وقت کا حال خدا کو معلوم کیا ہو۔

ہندوستان بلکہ کل دنیا کی رو جو لامذہبیت اور بے دینیت کی طرف جا رہی ہے اور احادیث نبویہ بھی اس کی طرف اشارہ کر رہی ہیں کہ ایک وقت آئیگا اللہ اللہ کہنے والا بھی کوئی نہ ہوگا۔ اس وقت کون پوچھے گا مرزا صاحب کون تھے اور ان کا دعویٰ کیا تھا۔ چونکہ ہم قادیانیوں کے دلی خیر خواہ ہیں اس لئے ان کو سیدھی راہ بتاتے ہیں کہ تین سو سال گزرنے پر مرزا صاحب کی حقیقت جو کھلے گی اس وقت کے لوگ مناسب برتاؤ کر لیں گے۔ آپ لوگ ابھی سے کیوں اس بلا میں پھنستے ہیں۔ اخیر میں ایک حوالہ فیصلہ کن بقلم مرزا صاحب ہم پیش کر کے فیصلہ ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

خدا تعالے چاہتا ہے کہ قبل اس کے کہ
ہم اس ناپائدار گھر سے گذر جائیں ہمارے
تمام مقاصد پورے کر دے اور ہمارے
لئے وہ آخری سفر حسرت کا سفر نہ ہو۔
(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۰)

ناظرین کرام واقعات صحیحہ کو سامنے رکھ کر اُن کی تائید میں خلیفہ قادیان میاں محمود کا قول

"مرزا صاحب کے مقاصد میں سے اربواں حصہ بھی پورا نہیں ہوا۔"
(الفضل ۲۶-اکتوبر ۱۹۳۷ء)

ملحوظ رکھ کر فیصلہ دیجئے کہ بقول مرزا صاحب ان کا آخری سفر، سفر حسرت ہوا یا نہیں؟ کیا اس پر یہ شعر موزوں نہیں ہے؟

کوئی بھی کام مسیحا! تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

فیصلہ مرزا (عربی و اردو) اس رسالہ میں مرزا صاحب کے "آخری فیصلہ" والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے اور "آخری فیصلہ" کے متعلق اُن تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اردو ہے قادیانیوں کی تردید میں ایک زبردست حربہ ہے۔ قیمت ۴/ر۔ انگریزی ترجمہ ۸/ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

کیا تھا اور اس اشتہار میں شیر پنجاب حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری دام ظلہ پر اتہام باندھا تھا۔ جکی صحت ثابت کرنے کی صورت میں حضرت مولانا امرتسری نے مشتہر کیلئے مبلغ یک صد روپے کا انعام مشتہر کیا تھا اس سلسلے میں یہ حضرت بریلی سے چھوٹا دھر تشریف لے آئے۔ اور ان امامیہ "اراکین خلافت" میں سے ہیں جن کے نزدیک صرف نحو کے مباحث بھی کتاب و سنت کے خلاف ہیں۔ علمائے اہل حدیث کو گالیں دینے اور تمام اہل اسلام کو جہالت وکفر کی موت مارنے میں کسی مرنائی سے پیچھے نہیں ہیں۔ وفد اہل حدیث کی تقریروں سے متاثر ہو کر مقامی مریدین ان کی خدمت میں درخواست مناظرہ لے کر پہنچے۔ چنانچہ آپ تشریف لے آئے اور ۶- ذی الحج کو بعد مغرب شرکیہ نمبر پر مباحثہ شروع ہوا۔ اہل حدیث کی طرف سے جناب مولانا مولوی محمد داؤد صاحب شکراوی مناظر قرار پائے مناظرہ ۱۲ بجے تک رہا۔ حاضرین نے خوب جان لیا کہ امامیہ اس عقیدے میں سخت غلطی پر ہیں اور شرکیہ لفظ کسی حال میں استعمال کرنا درست نہیں۔ امامیہ مناظر نے اثنائے مناظرہ میں اپنی علمیت کے ایسے نمونے پیش کئے جن کی تفصیل کے لئے دفتر درکار ہیں۔ مثلاً ایک دفعہ آیت شریفہ من کفر باللہ کا ترجمہ کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ شرک کفر دونوں ایک چیز ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ شرک میں بھی تین حرف ہیں اور کفر میں بھی تین حرف ہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ شرک کفر ایک ہی چیز ہیں۔" اس پر اہل حدیث مناظر

ملہ جماعت اہل حدیث کی شومئ قسمت سے یہ مسئلہ بھی ان میں زیر بحث آگیا ہے کہ مجبوری کی حالت میں کسی ایسے کلام کو بغرض علاج پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ جس میں الفاظ شرکیہ ہوں یعنی غیر اللہ کو ندا کی گئی ہو۔ (جیسے شیئاً للہ۔ یا پیر المدد یا کالی ماتا کی جے وغیرہ) حیرانی ہے کہ مجوز فریق (امامیہ) بھی اس کو ایسی چند شرائط سے مشروط کرتا ہے جس کا تحقق شاذ نہیں ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ سوا ایسا مہمل مسئلہ کو زیر بحث لانا عن اللغو معرضون کے خلاف نہیں تو کیا ہے؟

نے جرح کرتے ہوئے آپ سے دریافت کیا کہ من کفر باللہ الآیہ میں من کیسا ہے اور کلام عرب میں یہ کس کس مقام پر کیا کیا فائدہ دیتا ہے تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ یہاں من ایسا ہے جیسے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کا لا ہے۔ الغرض اس قسم کی بہت سی "علمی دلیلیں" یہ مبلغ پیش کرتا رہا۔ مگر اہل انصاف پر واضح ہوگیا کہ یہ مسئلہ قطعاً غلط ہے۔ اور امامیوں کے دلائل "مکڑی کے جالے" سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔

دوسرے روز "بیعت خلافت" پر بحث کرنے سے وہ لیت ولعل کرتا رہا۔ آخر ظہر کے بعد اس مبحث پر مناظرہ شروع ہوا۔ اہل حدیث مناظر نے مطالبہ کیا کہ اپنی امامت کی تعیین کرتے ہوئے دعویٰ کی دلیل بیان کرو اور یہ بتلاؤ کہ تمہاری مزعومہ امامت کس قسم کی ہے۔ کیونکہ امام کا لفظ کتاب وسنت میں بہت سے معانی کے لئے آیا ہے۔ جس کی تفصیل اخبار اہلحدیث میں بارہا کی گئی ہے۔ جس کا جواب امامیوں سے آج تک نہیں ہوسکا۔ یہ حضرت بھی اس سوال کو سن کر پریشان ہوگئے اور عالم پریشانی میں قرآن شریف کی آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ (سورہ فتح) پڑھتے ہوئے یوں گویا ہوئے کہ جیسی بیعت کا ذکر آیت ہذا میں ہے ہم اسی قسم کی بیعت لیتے ہیں۔ تم بیعت کی ممانعت قرآن سے دکھلاؤ۔

اہل حدیث مناظر نے مولوی عبد الغفار کی اس تقریر کا نہایت معقول جواب دیا۔ جسے حاضرین نے بہت پسند کیا اور پھر اپنے مطالبہ کو بہت ہی واضح کر کے پیش کیا آخر مقامی مریدوں نے جب دیکھا کہ ان کا مناظر پورے طور پر گرفت میں آگیا ہے تو وقت مقررہ سے پہلے ہی عصر کی اذان کہلا کر مجمع کو منتشر کرا دیا۔ اور بعد نماز امامیہ مبلغ مع اپنے مریدوں کے ایسا روپوش ہوا کہ مناظرے کے نام سے کروٹ بھی نہ لی اور کافی دیر تک اہل حدیث مع اپنے مناظر کے مقام مناظرہ میں بیٹھے ہوئے ان کو پکارتے رہے مگر وہ نہ آئے بلکہ ان کے چند مریدین آمادہ فساد ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہر ایک فتنہ وشر سے محفوظ رکھے۔ آمین!

عبد الحمید واعظ اہل حدیث کانفرنس
جھانڈہ۔ ضلع گوڑگانوہ

اہل حدیث — اور — وہابی

حضرات ناظرین! آج کل متعصب اور جاہل لوگ ہم اہل حدیثوں کو لقب وہابی سے یاد کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ عبد الوہاب نجدی کے پیرو ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ فرقہ اہل حدیث ایک جدید فرقہ ہے اور ہم حنفی، شافعی، مالکی وغیرہ قدیم سے ہیں۔ راقم الحروف آج کی صحبت میں دلائل اور براہین سے ثابت کرے گا کہ ہم اہل حدیث ہی قدیم سے ہیں باقی جملہ مذاہب حنفی، شافعی، نقشبندی جدید اور تیسری چوتھی صدی ہجری اور بعد میں پیدا ہوئے ہیں ہمارا مسلک ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

شیخ عبد الوہاب نجدی ۱۱۱۵ھ میں پیدا ہوا اور ۱۲۰۶ھ میں اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔

مگر مذہب اہل حدیث ان سے صدیوں پیشتر کا ہے کتب فقہ حنفیہ میں اہل حدیث کو ایک فرقہ لکھا ہے چنانچہ رد المختار شرح الدر المختار طبع سوم صفحہ ۲۹۵ و صفحہ ۲۹۶ میں سید محمد امین ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:-

قاضی ابو بکر جوزجانی کے عہد میں ایک حنفی نے ایک اہل حدیث سے اس کی لڑکی کا رشتہ مانگا تو اس (اہل حدیث) نے انکار کر دیا۔ مگر اس صورت میں کہ وہ (حنفی) اپنا مذہب چھوڑ دے اور امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھے اور رکوع جاتے وقت رفع یدین کرے اور مثل اسکے (اہل حدیث) کا

اور جو محتاج ان کے پاس آتا ہے۔ اس کی خبر گیری اُسی طرح کرتے ہیں جس طرح اپنے عیال و اطفال کی۔

تیسرے درجے میں کامیاب ہونے والے عامۃ المسلمین ہیں جو اس سے زیادہ قدرت نہیں رکھ سکتے کہ اڑھائی فیصدی سے زیادہ راہ خدا میں دیں وہ فقط ادائے فرض پر اکتفا کرتے ہیں اور خدا و رسول کا حکم بطیب خاطر بجا لاتے ہیں۔ لیکن خیرات و صدقات دیکر فقراء و مساکین پر احسان نہیں جتلاتے یہ لوگ اخیر درجہ میں کامیاب ہونے والے ہیں۔ غور کریں کہ جو لوگ سرے سے زکوٰۃ دیتے ہی نہیں اور جو کچھ خداوند تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کو عطا فرمایا ہے اُس میں سے اڑھائی فیصدی بھی خدا کی راہ میں دینا ان کو مشکل معلوم ہوتا ہے۔ ان کا دعویٰ اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ محض غلط اور بے بنیاد ہے۔ انہی کی نسبت ارشاد ہوتا ہے:۔ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ وَاللّٰہُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفَاسِقِیْنَ۔

اسلام نے تمام عبادات میں اخلاقی حالت کی اصلاح کو مدنظر رکھا ہے۔ چنانچہ زکوٰۃ میں بھی ایک بدترین اخلاق بخل کی اصلاح کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ بلاشبہ بخل انسان کے دل میں نجاست کی مانند ہے۔ جس طرح ظاہری نجاست بدن کو نماز کی نزدیکی کے قابل نہیں رہنے دیتی۔ اسی طرح بخل کی نجاست دل کو جناب احدیت کے قرب کے لائق نہیں رکھتی۔ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ بدون مال خرچ کرنے کے دل بخل کی نجاست سے پاک و صاف نہیں ہو سکتا۔ زکوٰۃ تو اس پانی کے مشابہ ہے جس سے نجاست دھوئی جاتی ہے۔ اسی بناء پر زکوٰۃ و صدقات کا مال حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت پر حرام ہے۔ کیونکہ اعزاز کے لحاظ سے سب سے زیادہ معزز خود جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کا خاندان ہے۔ اور اس خاندان کے منصب پاکیزہ کو لوگوں کے مال کی میل سے محفوظ و مصئون رکھنا ضروری و لابدی ہے۔ فقط زکوٰۃ خود روحانی اور اخلاقی حالت کی اصلاح پر دال ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں یہ لفظ ہمیشہ اسی معنے میں مستعمل ہوا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا مقصد اولین صرف تزکیہ نفس تھا۔ آپ کی شان میں اس لفظ کا خاص طور پر استعمال ہوا ہے جیسا کہ حق سبحانہٗ ارشاد فرماتا ہے:۔

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔ (سورہ جمعہ)

یعنی وہی خدا ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اُن کے روبرو خدا کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کو کفر و شرک کی گندگی سے پاک و صاف کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے،

قرآن مجید میں زکوٰۃ و صدقات کے متعلق اس روحانی اصلاح کا ذکر ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّیْهِمْ بِهَا (پ ۱۱)

ان کے مال سے صدقہ لے کر ان کو گناہوں سے پاک کر اور ان کا تزکیہ نفس کر۔ بلاشبہ زکوٰۃ ان تمام روحانی امراض کا علاج ہے جو بخل اور محبت مال سے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی آیت شریفہ میں صدقہ کو ان ہی نفسانی نجاستوں کا مطہر و مزکی قرار دیا گیا ہے۔ غور کرو یہی گرد ہے جو زکوٰۃ دینے والوں کے دامن سے اڑ کر گداگروں کے دل کو بلکہ تمام اخلاقی افق کو غبار آلود کر دیتی ہے۔ چنانچہ اسی بناء پر حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الصدقۃ اوساخ المسلمین یعنی صدقہ مسلمانوں کا میل ہے۔ اس لحاظ سے اگر تمام صاحب نصاب مسلمان اس فرض اہم و اقدم کے ادا کرنے کے لئے آمادہ اور مستعد ہو جائیں تو یقیناً مسلمانوں کو ان تمام امراض سے شفا عاجل و کامل ہو جائے جن کی تولید بخل سے ہوتی ہے۔ ادائے زکوٰۃ میں شکر نعمت باری تعالیٰ بھی مرکوز ہے۔ یہ امر محتاج بیان نہیں کہ مال و زر دنیا و آخرت میں مسلمان کے واسطے موجب راحت ہے۔ تو جس طرح صوم و صلوٰۃ و حج نعمت بدن کا شکر ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ نعمت مال کا شکر ہے۔ آدمی جب اپنے آپ کو آسودہ و مرفہ الحال دیکھے اور اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو محتاج و درماندہ پائے تو اس کو اپنے دل میں غور کرنا چاہئے کہ یہ بھی میری ہی طرح خدا کا بندہ ہے۔ خدا کا شکر و احسان ہے کہ اُس نے اپنے انعام و فضل سے مجھے محروم و معطل نہیں چھوڑا اور اس مسلمان بھائی کو میرا محتاج و دست نگر بنایا۔ اس کے ساتھ احسان و مدارات مجھ پر لازم و واجب ہے۔ مبادا یہ آزمائش ہو۔ اگر میں اس کے ساتھ حسن سلوک نہ کروں اور مدارات میں تقصیر کروں تو ایسا نہ ہو کہ خدا مجھے محتاج اور اس کو غنی کر دے۔ ہر شخص کو زکوٰۃ کے ان غوامض اسرار سے باخبر ہونا چاہئے تاکہ اس کی عبادت صورت بے معنی اور قالب بے روح نہ رہے۔

اللہ تعالےٰ ہر ایک مسلمان کو سمجھ دیوے اور صراط مستقیم پر چلاوے۔ آمین ثم آمین۔ واللہ الہادی۔

امامیوں سے مناظرہ

مؤرخہ ۵- ذی الحج ۱۳۵۶ھ کو جماعت اہل حدیث میوات کا تبلیغی وفد بسرکردگی جناب مولوی حکیم عبدالشکور صاحب زید مجدہ قصبہ شیرگڑھ ضلع متھرا پہنچا۔ یہاں پر معلوم ہوا کہ چند امامیوں[۱] کی وجہ سے جماعت میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ اور امامیہ مبلغ مولوی عبدالغفار پینگری لوگوں سے بیعت خلافت لے رہے ہیں اور شرکیہ منتر کے جواز کی تلقین کر رہے ہیں۔ یہ مولوی صاحب وہی صاحب ہیں جنہوں نے گذشتہ سال شہر بریلی سے امامت کی تبلیغ میں ایک اشتہار شائع

---

[۱] امامیہ سے مراد وہ جماعت ہے جو مولوی عبدالوہاب دہلوی صدری اور ان کے بیٹے کو اپنا امام مانتی ہے۔ عام اہل حدیث سے چند مسائل میں منفرد ہیں۔ اہل دہلی کی اصطلاح میں ان کو امامیہ کہتے ہیں۔

رزق میں فضیلت دی ہے سو جن لوگوں کو فضیلت دی گئی ہے وہ اپنا مال اپنے غلاموں کو اس طرح کبھی دینے والے نہیں کہ وہ (مالک و مملوک) سب اس میں برابر ہو جائیں۔

خدا تعالیٰ نے اس آیت میں مثال دیکر سمجھا دیا کہ جب تم میں سے مالدار لوگ اپنے غلاموں کو اس طریق سے مال نہیں دیتے کہ مالک اور مملوک آپس میں برابر ہو جائیں تو پھر خدائی غیرت کیونکر تقاضا کر سکتی ہے کہ اپنی مخلوق کو اپنے مخصوص اختیارات دے کر اپنا شریک بنالے۔

(۶) قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ (سورہ سبا)

(اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے کہ جن کو تم خدا کے سوا (دخیل خدائی) سمجھ رہے ہو ان کو پکارو وہ ذرہ برابر اختیار نہیں رکھتے نہ آسمانوں میں نہ زمین میں نہ انکی ان دونوں کے پیدا کرنے میں شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا (کسی کام میں) مددگار ہے۔

فائدہ | پکارنے والے حاجت مند کی مراد وہ شخص پوری کر سکتا ہے جس کو تین باتوں سے کوئی بات حاصل ہو یا تو خود مختار مالک ہو یا مالک پر اس کا دباؤ ہو۔ جیسا امیر وزیر جو سلطنت کے رکن ہوتے ہیں اور انکی ناراضگی سے بادشاہ کو سلطنت بگڑنے کا خوف ہوتا ہے تو ناچار ان کا کہا ماننا پڑتا ہے یا ایسا پیارا جسکی پاس خاطر منظور ہو خواہ جی چاہے یا نہ چاہے جیسا بیٹا یا عورت کہ محبت اور الفت کے سبب ان کی سفارش رد نہ کر سکے۔ سو فرمایا کہ مشرک لوگ جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں اور اُن سے مرادیں مانگتے ہیں ان کو ان تینوں باتوں سے کوئی بھی حاصل نہیں۔ نہ ان کو آسمانوں زمینوں میں ذرہ بھر اختیار ہے نہ کوئی اللہ تعالیٰ کا مددگار اور رکن ہے نہ اللہ تعالیٰ پہ کسی کی محبت غالب ہے کہ خواہ مخواہ اس کی سفارش قبول ہو۔ بلکہ فرشتے اور انبیاء و اولیاء سب ڈرتے ہیں اور بغیر اجازت کے دم نہیں مار سکتے۔ سو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہئے اور مشکل کے وقت سوائے اس کے کسی کو نہ پکارنا چاہئے۔ (معجز نما قرآن مجید)

(۷) وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۔ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًاۢ بُوْرًا

(فرقان)

یعنی جس روز اللہ تعالیٰ ان (مشرک) لوگوں کو اور جن کو وہ خدا کے سوا پوجتے تھے (ان سب کو) جمع کریگا پھر اُن (معبودین) سے فرمائیگا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ (خود ہی) راہِ حق سے بھٹک گئے تھے وہ (معبودین) عرض کرینگے کہ معاذ اللہ ہماری کیا مجال تھی کہ ہم آپ کے سوا اوروں کو اپنا کارساز تجویز کرتے لیکن آپ نے تو ان کو اور ان کے بڑوں کو خوب آسودگی دی یہاں تک کہ وہ (آپ کی) یاد کو بھلا بیٹھے اور یہ لوگ خود ہی برباد ہوئے۔

فائدہ | یعنی وہ انبیاء اور اولیاء جن کو لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا پکارا کرتے ہیں اور ان کے نام پر نذر و نیاز مانا کرتے ہیں اور اٹھتے بیٹھتے ان کا نام لیتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ جواب دینگے سُبْحٰنَكَ الآیہ۔ یعنی مخلوق کو کہاں لائق ہے کہ کسی اور کو معبود مشکل کشا، فریاد رس کارساز وغیرہ ٹھیرالیں نہ ہم کو لائق ہے نہ ان کو سزاوار ہے ہم نے تو ان کو اس گمراہی کی طرف ہرگز نہیں بلایا بلکہ انہوں نے یہ کام اپنی طرف سے کیا ہماری رضا جوئی کے سوا۔ ہم اُن سے اور ان کی عبادت سے بیزار ہیں ایک دوسری آیت میں خدائے پاک نے فرمایا کہ وہ معبود ان مشرکوں کے دشمن بن جائینگے۔ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ (۱) پھر وہ معبود کہیں گے نہیں بہکایا ہم نے ان کو اے مالک! لیکن آپ نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو نعمتیں دیں اور ان کا رزق فراخ کیا اور ان کی مدت کو دراز کیا یہاں تک کہ غافل ہو گئے وہ تیری یاد سے اور بھول گئے وہ تیری نصیحت اور غور کرنا تیری کتاب میں اور انہوں نے بنالیا تیری نعمتوں کو اپنی گمراہی کا ذریعہ۔ (معجز نما قرآن مجید)

(نوٹ) اس مضمون کی آیات قرآن کریم میں بے شمار ہیں بخوف طوالت اس مضمون میں ان کو نقل کرنے کی گنجائش نہیں۔ (باقی آئندہ)

کفارۃ المسیح

(از قلم پنڈت آتما نند ایجنٹ تاج موٹرز امرتسر)

(قسط دوم)

اتفاق سے مجھے اگلے روز پھر عیسائی مشنریوں کے دار التبلیغ میں جانا پڑا۔ قابل لیکچرار نے اس امر کو ثابت کرنے کی سعی بلیغ کی کہ خدا کو انسانوں پر اس قدر رحم آیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا تمام بنی نوع انسان کی خاطر بطور کفارہ قربانی چڑھا دیا جو ہماری خاطر صلیب دیا گیا، کانٹوں کا تاج پہنایا گیا، برچھی سے چھیدا گیا وغیرہ وغیرہ۔ اور خود ہی سوال اٹھا کر کہ کیا خدا بغیر مسیح کے کفارہ کے بنی نوع انسان کو نہیں بخش سکتا تھا؟ جواب دیا کہ بے شک خدا بخش سکتا تھا لیکن اِس طرح اُس کا انصاف قائم نہیں رہ سکتا تھا۔ لیکچر کے اختتام پر میں نے لیکچرار صاحب کی قابلیت کی داد دی اور اجازت طلب کی کہ باقی لیکچر تو میں بخوبی سمجھ گیا۔ لیکن کفارہ کی بابت مزید سمجھنا چاہتا ہوں۔ پادری صاحب نے نہایت فراخدلی سے مجھے اپنے پاس بلا کر سوال کرنے کی اجازت بخشی۔ جس کا شکریہ ادا کیا گیا۔

خاکسار - عدل تو تب ہوتا اگر بنی نوع انسان کے[۴]

[۴] گناہوں کے عوض قربانی کے بترہ کو (معاذ اللہ) گناہوں کی سزا بھگتنی پڑتی۔ صرف سُولی دیئے جانے سے بنی نوع انسان کے ×× (صلا کے شروع)

دوسری آیت أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ۔

یعنی کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنالیا اور خدا نے باوجود علم کے اس کو گمراہ کر دیا۔

دیکھو اس آیت میں خواہش نفسانی کی پیروی کرنے والے کو کہا گیا ہے کہ اس نے اپنی خواہش کو معبود بنالیا ہے کیونکہ ایسا کرنا بھی شرک کی فہرست میں آجاتا ہے۔ ذیل میں جو آیتیں پیش کی جاتی ہیں اگرچہ ان کا شان نزول عرب کے مشرکین سے متعلق ہے۔ مگر قرآنی ہدایت چونکہ تمام دنیا کے واسطے تا قیامت مقصود ہے۔ اسی لئے جن لوگوں کے عقائد مشرکین عرب کے عقائد سے ملتے جلتے ہوں وہ اپنے حسن خاتمہ کے پیش نظر اپنے خلاف اسلام عقائد و اعمال کی اصلاح کریں ؎

مرد باید کہ گیرد اندر گوش
ور نبشت است پند بر دیوار

آیات (۱) وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ۔ إِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ۔ (سورہ فاطر)

اللہ کے ماسوا جن کو تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار (اول تو) سنیں گے نہیں اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو تمہارا کہنا نہیں کریں گے اور قیامت کے روز وہ (خود) تمہارے شرک کی مخالفت کریں گے اور تجھ کو خبر رکھنے والے (خدا) کی مانند کوئی نہیں بتلائیگا۔

اس آیہ مبارکہ سے چند باتیں صراحۃً ثابت ہوتی ہیں۔ (۱) لوگ جن فوت شدہ ارواح کو یا فرشتوں وغیرہ کو پکارتے ہیں وہ کسی چیز کے مالک و مختار نہیں ہیں (۲) وہ ان کی پکار نہیں سنتے (۳) اگر بالفرض سن بھی لیں تو ان کی حاجت روائی پر قدرت نہیں رکھتے (۴) قیامت کے دن ان کے شرک کا انکار کر کے خود بری الذمہ ہو جائیں گے۔

(۲) قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا۔ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ۔ (بنی اسرائیل)

اے پیغمبر! آپ ان سے کہہ دیں کہ جن بزرگوں کی عبادت کا تم کو خیال ہے وہ بزرگ تمہاری کسی تکلیف کو تم سے دور نہیں کر سکتے اور نہ اس کو پھیر سکتے ہیں (بلکہ) جتنے بھی بزرگ گزرے ہیں جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ خدائی قرب (حاصل کرنے کے) لئے وسیلۂ عبادت تلاش کرتے تھے اور یہ کوشش کرتے تھے کہ (عبادت کے ذریعہ) خدا کے ہاں زیادہ قرب کس کو حاصل ہو سکتا ہے اور (اپنے اپنے وقت میں) یہ سب خدا کی رحمت کی امید رکھتے اور اسکے عذاب سے ڈرتے تھے

مطلب یہ کہ بجائے اسکے کہ لوگ اللہ تعالے کی خالص عبادت کرتے اور اسی کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے الٹا اپنے بزرگوں کی ارواح سے خدا کا سا معاملہ کرنے لگے اور اس پر غور نہ کیا کہ ہم بھی نیک اعمال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اپنے حقیقی معبود سے روگردان ہو کر ایسے غیر اللہ کے نام کے وظائف پڑھنے جن کے شرکیہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ مثلاً ؎

امداد کن امداد کن۔ از بند غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن۔ یا شیخ عبد القادرا۔

(۳) وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا۔ (سورہ فرقان)

ان (مشرکین) نے خدا کی توحید کو چھوڑ کر ایسے معبود قرار دے لئے ہیں جو کسی چیز کے خالق نہیں بلکہ وہ خود مخلوق ہیں اور وہ اپنے لئے نہ کسی نقصان (کے رفع کرنے) کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ کسی نفع (کے حاصل کرنے) کا اور نہ کسی کے مرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ جینے کا اور نہ کسی کو جلانے کا۔ جیسا کہ میں پہلے ثابت کر چکا ہوں کہ مشرکین عرب بھی دنیا کا اصل خالق مالک رازق حاجت روا، مشکل کشا، متصرف اور منتظم خدا تعالیٰ ہی کو جانتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ بھی تھا کہ انبیاء عظام اور اولیائے کرام بلکہ ملائکہ مقربین کو بھی اللہ تعالے نے اپنے ماتحت خاص اختیارات دے رکھے ہیں۔ اسی لئے وہ ان ارواح اور ملائکہ کے مجسمے بنا کر ان کے آگے قربانیاں کرتے ان پر نذر و نیاز چڑھاتے، ان کے آگے سجدے کرتے ان کا طواف کرتے اُن سے اپنی حاجات طلب کرتے مثلاً کشائش رزق، شفاء امراض، کامیابی مقدمات، حصول اولاد، نزول باراں وغیرہ وغیرہ۔

خدا تعالے نے اس قسم کے جملہ افعال کو شرک جلی قرار دیکر ان لوگوں پر سخت خفگی کا اظہار فرمایا اور صاف صاف الفاظ میں جتا دیا کہ ایسے تصرفات و اختیارات میرے سوا کسی بڑے سے بڑے پیغمبر کو بھی حاصل نہیں چنانچہ آنحضرت صلعم کی زبان مبارک سے ان الفاظ میں اعلان کرایا گیا۔

(۴) قُلْ إِنِّيْ لَآ أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا۔ قُلْ إِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ أَحَدٌ وَّلَنْ أَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا۔ (سورہ جن)

یعنی آپ کہہ دیجئے کہ میں نہ تمہارے کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی بھلائی کا (اگر خدا نخواستہ میں ایسا دعویٰ کروں) تو مجھ کو بھی خدا کے غضب سے کوئی نہیں بچا سکتا نہ اس کے سوا میں کوئی پناہ (کی جگہ) پا سکتا ہوں۔[1]

(۵) وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ۔ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ۔ (سورہ نحل)

یعنی اللہ تعالے نے تم میں سے بعضوں کو بعضوں

[1] اس آیت کی مزید تشریح شبہات کے جواب میں آئے گی۔ انشاء اللہ! منہ

فتاویٰ

تعاقب | جناب کے اخبار گوہربار مورخہ محرم ۱۳۵۷ھ جلد ۳۵ پرچہ ۱۹ صفحہ ۱۳ فتاویٰ نمبر ۲ کالم ۲ میں جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک کا قول ہے کہ جو شخص فاتحہ کو دیانتًہ چھوڑ دے اسکی نماز جائز ہے۔ (ترمذی)

لیکن ترمذی شریف میں اس کے خلاف موجود ہے ملاحظہ ہو ترمذی شریف صفحہ ۳۴ باب ماجاء انہ لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاصلوۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب وفی الباب عن ابی ھریرۃ وعائشۃ وانس وابی قتادۃ و عبداللہ بن عمرو قال ابوعیسٰی حدیث عبادۃ حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم عمر بن الخطاب وجابر بن عبداللہ وعمران بن حصین وغیرھم قالوا لاتجزی صلوٰۃ الا بقرائۃ فاتحۃ الکتاب وبہ یقول ابن مبارک والشافعی واحمد واسحٰق۔ (نواب الدین۔ توپ خانہ روڈ پٹیالہ)

جواب | آپ نے جو حوالہ دیا ہے وہ صحیح ہے ہمارا نقل کردہ قول دوسری جگہ ترمذی میں موجود ہے چنانچہ باب ماجاء فی ترک القرأۃ خلف الامام اذا جھر الامام بالقرأۃ میں ہے۔ وروی عن عبداللہ ابن المبارک انہ قال انا اقرأ خلف الامام والناس یقرؤون الاقوم من الکوفیین واری ان من لم یقرأ صلوتہ جائزۃ۔

اس کا مطلب یہی ہے کہ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں جو شخص اپنی تحقیق میں دیانتًہ یہی سمجھے کہ ترک فاتحہ سے نماز ہو جاتی ہے وہ اگر نہ پڑھے تو اس کی نماز ہو جائیگی بلکہ امام احمد کی رائے بھی یہی ہے۔ ہاں عنادًا نہ پڑھنے والے کی نماز ہرگز نہ ہوگی۔ سلف کا یہی طریق تھا کہ وہ اختلافی مسائل میں دیانت کو مؤثر خیال کرتے تھے۔ فافہم واللہ اعلم!

س ۴۹ } زید نے اپنی لڑکی ہندہ کی عدم بلوغت کے وقت میں بکر سے شادی کردی۔ بعد بلوغت کے ہندہ بکر پر کسی صورت سے راضی نہیں۔ ازروئے شرع شریف کے کیا فیصلہ ہے۔

(ضمیر الدین از برہیت۔ ضلع سنتال پرگنہ)

ج ۴۹ } ہندہ کو بعد بلوغت کے نکاح فسخ کرانے کا اختیار ہے۔ مفصل فتویٰ بارہا شائع ہوچکا ہے۔ اب دفتر ہذا سے مطبوعہ الگ بھی مل سکتا ہے۔ بذریعہ ڈاک منگوالیں۔

س ۵۰ } زید نے اپنی لڑکی باکرہ سلمہ کی شادی خالد سے کردی اس حالت میں کہ سلمہ انکار کرتی تھی اب بعد بلوغت کے سلمہ خالد سے کسی صورت سے راضی نہیں۔ ازروئے قرآن وحدیث اس کا فیصلہ کیا ہے؟

(سائل مذکور)

ج ۵۰ } یہ نکاح صحیح نہیں۔ باکرہ بالغہ کو اختیار ہے نکاح بحال رکھے یا نہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک عورت نے آکر کہا کہ میرے والد نے میری ناراضگی میں نکاح کردیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے اختیار دے دیا۔ (ابوداؤد)

س ۵۱ } غفورہ کی شادی عمرو سے ہوئی مگر بعد شادی کے غفورہ کہتی ہے کہ میں عمرو کے یہاں ہرگز نہ جاؤں گی۔ اس لئے کہ مجھے خوف نافرمانی شوہر اور خلاف شریعت پر عمل ہونے کا شبہ ہوتا ہے اس لئے کل مہر واپس دیکر خلع کرنا چاہتی ہوں مگر عمرو خلع کرنے پر کسی صورت سے راضی نہیں نہ غفورہ شوہر کی خدمت کرنے پر راضی ہے۔ اور عمرو کہتا ہے کہ بوڑھیا ہوکر مرجائے پر میں خلع کرنے کا نہیں۔ چونکہ میں نے تو دوسری شادی کرلی ہے۔ اس طرح کا باہم اختلاف ہے۔ آج سات آٹھ برس ہوگئے ہیں اور اب بھی وہی تنازعہ باقی ہے۔ لہٰذا شریعت کا کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۵۱ } صورت مسئولہ میں خاوند خلع قبول نہ کرے تو معقول وجوہات پیش کرکے بذریعہ صیغہ علاقہ نکاح فسخ کراسکتی ہے۔ خاوند کا اس طرح اپنی بیوی کو تنگ کرنا بحکم لا تمسکوھن ضرارًا بہت بُرا فعل ہے۔

س ۵۲ } زید کہتا ہے اذان میں جو اللہ اکبر چار بار کہتا ہے ان کو ایک آواز میں دو بار ملا کر نہ کہے بلکہ ہر ایک اللہ اکبر کو اپنی پوری آواز سے علیحدہ علیحدہ کہے اور بکر کہتا ہے کہ اللہ اکبر جو چار بار وارد ہے۔ پہلی آواز میں دو کو ملا کر کہے اور دوسری آواز میں دو کو ملا کر کہے۔ پس گذارش ہے کہ زید کا قول صحیح ہے یا بکر کا۔ مدلل جواب دیں۔ (شیر خان احمد حسین باہرپیٹ ضلع بلہاری)

ج ۵۲ } حدیث شریف میں آیا ہے اذا قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر۔ یعنی جب اذان دینے والا اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر کوئی تم میں سے جواب میں ایسا ہی کہے تو جنت میں جاوے گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤذن ہر دو کلمات کو ملا کر کہے۔ واللہ اعلم!

س ۵۳ } ایک شخص مسلمان مالدار پیشتر سے سودخوار تھا۔ فی الحال جو روپیہ مقروضان کے پاس باقی ہے وہ اصل روپیہ لینے کے لئے راضی ہے۔ یعنی اصل روپیہ جو دیا گیا وہ وصول کرتا ہے اور سود نہیں لیتا اور کہتا ہے کہ اصل روپیہ ادا ہوجانے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ حج کو جاؤں گا۔ اور سود پر کسی کو روپیہ نہ دونگا۔ اور پیشتر سے ماسوائے کاروبار سودی کے اور بھی بزازی وغیرہ تجارت اور کاشتکاری اپنی زمین کی تھی۔ اب بھی ہے اور تعلقداری یعنی رعایا سے خراج بھی پاتا ہے۔ ایسے شخص کی دعوت کھانا اور اکل وشرب کرنا اور اسکی دختر سے مسلمان کی شادی نکاح کرنا جائز ودرست ہے یا نہیں۔

(ابوالقاسم احمد حسین ساکن محسن پور پٹنہ)

ج ۵۳ } شخص مذکور تائب ہوگیا ہے۔ اس لئے تمام اسلامی برتاؤ بلاشک وشبہ جائز ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہٗ۔ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے جیسے اس کا کوئی گناہ نہیں۔ اللہ اعلم!

گناہوں کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔ خیر میں اس ناگوار بحث میں اس لئے پڑنا نہیں چاہتا کہ میرے دل میں حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے لئے نہ صرف گہری عزت ہی ہے بلکہ محبت بھی ہے اور میں آپ کی شان کے خلاف کہنا تو کجا خیال کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔ لیکن انجیلوں سے ثابت ہے کہ حضرت عیسےٰ بہ رضا و رغبت خود سولی پر نہیں چڑھے اور نہ ہی دنیا کے گناہوں کے کفارہ کے خیال سے۔ بلکہ جب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے حضرت عیسےٰ کے قتل کا مشورہ کرنے لگے۔ "پس اس وقت سے یسوع یہودیوں میں علانیہ نہیں پھرا بلکہ وہاں سے جنگل کے نزدیک کے علاقے میں افرائیم نام ایک شہر کو چلا گیا اور اپنے شاگردوں کے ساتھ وہیں رہنے لگا" (یوحنا ۱۱: ۵۴) نیز "یسوع یہ باتیں کہہ کر چلا گیا اور اُن سے اپنے آپ کو چھپایا" (یوحنا ۱۲: ۳۶)

دوسری بات جو بڑی ہی قابلِ غور ہے یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کو اس جُرم کے عوض صلیب دیا گیا تھا کہ وہ اپنے تئیں یہودیوں کا بادشاہ فرمایا کرتے تھے جیسا کہ مرقس کی انجیل باب ۱۵ آیت ۲۷ نیز متی کی انجیل باب ۲۷ آیت ۳۷ نیز یوحنا کی انجیل باب ۱۹ آیت ۱۹ میں لکھا ہے کہ :۔

"اور اُس کا الزام لکھ کر اُس کے اوپر لگا دیا گیا کہ یہودیوں کا بادشاہ"

حضرت عیسیٰ نے اس سے قبل بچنے کی بہتیری کوشش کی یہاں تک کہ شاگردوں کو تلواریں خریدنے کا بھی حکم فرمایا۔ جیسا کہ لوقا کی انجیل باب ۲۲ آیات ۳۶ تا ۳۸ میں بھی لکھا ہے کہ :۔

"اُس نے اُن سے کہا مگر اب جس کے پاس بٹوا ہو وہ اُسے لے اور اسی طرح جھولی بھی اور جس کے پاس نہ ہو وہ اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خریدے۔ انہوں نے کہا اے خداوند دیکھ یہاں دو تلواریں ہیں۔ اُس نے اُن سے کہا بہت ہیں"

حتے کہ ایک شاگرد نے سردار کاہن کے نوکر کا کان اڑا دیا۔ جیسا کہ یوحنا کی انجیل باب ۱۸ آیت ۱۰ یا مرقس باب ۱۴ آیت ۴۷ یا متی باب ۲۶ آیت ۵۱ یا لوقا باب ۲۲ آیت ۵۰ میں لکھا ہے کہ :۔

"پس شمعون پطرس نے تلوار جو اُس کے پاس تھی کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلا کر اُس کا دہنا کان اڑا دیا۔ اُس نوکر کا نام ملخس تھا"

اگر حضرت مسیح بقول بائبل اس گرفت سے بچنے کی خواہش نہیں رکھتے تھے تو بجائے دائیں گال کے بائیں آگے کرنے کے شاگردوں کو تلواریں خریدنے کا حکم کیوں فرماتے؟ لیکن آخر جب پکڑے ہی گئے تو بھی خدا سے اِس "قربانی" کے پیالے کو دور کرانے کے لئے دعائیں مانگتے رہے۔ جیسا کہ لوقا باب ۲۲ آیت ۴۲ تا ۴۴ میں لکھا ہے کہ :۔

"اے باپ۔ اگر تو چاہے تو یہ پیالہ مجھ سے ہٹا لے ...... اور آسمان سے ایک فرشتہ اُس کو دکھائی دیا۔ وہ اُسے تقویت دیتا تھا پھر وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو کر اور بھی دلسوزی سے دعا مانگنے لگا اور اُس کا پسینہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا"

یہی بیان متی باب ۲۶ آیات ۳۷ تا ۴۶ میں اور مرقس باب ۱۴ آیات ۳۳ تا ۳۶ میں مزید لکھا ہے کہ :۔

"اور پطرس اور یعقوب اور یوحنا کو اپنے ساتھ لے کر نہایت حیران اور بے قرار ہونے لگا۔ اور اُن سے کہا میری جان نہایت غمگین ہے یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے ...... اور زمین پر گر کر دعا مانگنے لگا کہ اگر ہو سکے تو یہ گھڑی مجھ پر سے ٹل جائے۔ اور کہا اے ابا اے باپ تجھ سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اس پیالے کو میرے پاس سے ہٹا لے"

اتنا ہی نہیں بلکہ عیسائیوں کا کفارہ یعنی قربانی کا بکرہ "یسوع بڑی آواز سے چلایا کہ ایلی ایلی لما شبقتنی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے اے میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" (مرقس ۱۵-۳۴ و متی ۲۷-۴۶)

اب عیسائی بھائی غور فرمائیں کہ اناجیل مقدسہ کی رُو سے کیا حضرت عیسیٰ خدا تھے۔ کیا خدا ایسی بے بسی کی حالت میں چلاتا اور مخلوق سے پھانسی یا سُولی دیا جا سکتا ہے؟ اور کیا حضرت عیسیٰ نے بنی نوع انسان کی خاطر دُکھ سہے تھے یا مجبور کئے جا کر اس جرم کی پاداش میں صلیب دیئے گئے تھے کہ آپ اپنے تئیں "یہودیوں کا بادشاہ" فرمایا کرتے تھے۔ میرے دل میں حضرت عیسیٰ کے لئے بے حد عزت و وقار و محبت ہے لیکن میں اُن کو خدا یا خدا کا بیٹا یا اپنے گناہوں کا کفارہ نہیں مان سکتا۔

اے کاش کہ خدا عیسائیوں کو عقل بخشے اور وہ ایک کمزور (نہایت نیک) انسان کو خدا ماننے والے شرکیہ عقیدہ سے باز آکر سچا راستہ اختیار کریں۔ آمین!

(آتما نند حال امرتسر)

نوید جاوید جس کو فخر المناظرین مولانا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور نے ۱۲۹۶ھ میں تصنیف کیا اور اعلان فرمایا کہ ابتدا سے آج تک اور آج سے قیامت تک جس قدر اعتراضات عیسائیت وغیرہ کی طرف سے اسلام پر نقلاً یا عقلاً ہوئے ہیں یا ہوں گے ان سب کا اس میں جواب دیا گیا ہے۔ طبع ثانی میں ان تمام حواشی اور نوٹوں کا اضافہ کیا گیا ہے جو مصنف مرحوم نے سلسلہ نظر ثانی میں طباعت اول کے بعد اضافہ فرمائے تھے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ قیمت ۳ر محصول ڈاک علیحدہ۔

تقابل ثلاثہ تورات، انجیل اور قرآن مجید کی تعلیم کا مقابلہ۔ قیمت ۱۲ر محصول علیحدہ۔

منگوانے کا پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

(۵۹۲) [illegible] تثلیث کے مقابلہ میں توحید [illegible] اسلام کی فضیلت ثابت کی ہے۔ قیمت ۲ر (منیجر اہلحدیث)

ملکی مطلع

ہندو مسلم اتحاد

خدا کرے

یہ صداقت کسی سے مخفی نہیں ہے کہ ملک کی ترقی اور آبادی بلکہ ہر ایک گھر کے رہنے والوں کے اتفاق پر مبنی ہے۔ شیخ سعدیؒ تو ترقی کر کے یہاں تک پہنچ گئے ہیں کہ میاں بیوی کے نزاع کو بھی موجب بربادی قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

دو خرمی بر سرائے بنند
کہ بانگ زن از وے بر آید بلند

ہندوستان کی بہبودی اور ترقی بھی اسی اصول کے ماتحت ہندوستانی قوموں کے اتفاق پر مبنی ہے۔ مگر ہندوستانی اقوام کچھ ایسی عقلمند واقع ہوئی ہیں کہ استاد کا شعر انہیں پر صادق آتا ہے ؎

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

۱۹۱۹ء میں اور اس کے بعد سب قومیں یک دل اور یک جان تھیں۔ کانگرس بھی تو مسلم لیگ بھی تھی۔ اس وقت کا نظارہ ہم کبھی نہیں بھولینگے۔ کہ جبکہ امرتسر میں کانگرس کا جلسہ ہوا اور اسی کے ساتھ مسلم لیگ کا بھی حکیم اجمل خاں مرحوم لیگ کے صدر تھے اور اعیان اسلام بھی اس میں شریک تھے۔ بایں ہمہ جلسہ کانگرس میں بھی جاتے تھے اور برابر کا حصہ لیتے تھے۔ پنڈت مالویہ جیسے ہندو لیڈر مسلم لیگ کے جلسہ میں درشن دیتے تھے۔ اسیطرح دہلی کے جلسہ کانگرس میں ہم نے یہ نظارہ دیکھا کہ ڈاکٹر انصاری مرحوم استقبالیہ کمیٹی کے صدر تھے اور مسٹر فضل حق (حال وزیر اعظم بنگال) جلسۂ لیگ کے صدر تھے اور ڈاکٹر انصاری وغیرہ اعیان اسلام کانگرس میں بھی برابر شریک ہوتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان دونوں جماعتوں میں کوئی اختلاف یا نزاع نہیں۔ بلکہ دونوں اپنے اپنے طریق پر ملک کی خدمت میں لگی ہوئی ہیں۔ خدا جانے کسی کی نظر بد لگ گئی یا کسی جادوگر کا جادو چل گیا۔ جس نے یہاں تک نوبت پہنچادی کہ آج دفتر اہلحدیث میں استفتاء آتے ہیں کہ ہم از روئے شریعت کانگرس میں شریک ہوں یا مسلم لیگ میں؟ ہم اس کا جواب دینے کی بجائے گذشتہ واقعات بتادیا کرتے ہیں۔

آج سارے ہندوستان کی نظر بمبئی کی طرف لگ رہی ہے۔ جہاں کانگرس اور مسلم لیگ کے اعیان باہمی مصالحت کی گفتگو کر رہے ہیں۔ دونوں طرف بڑے پایہ کے اصحاب ہیں۔ جن کی سیاست دانی مسلّم ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک پولیٹیشن (سیاست دان) اپنی سیاست میں کسی بڑے سیاست دان کی پالیسی کا پابند ہوتا ہے۔ انگلستان میں بھی آج بعض سے سیاسی لیڈر مسٹر گلیڈسٹون کی پالیسی پر چلتے ہیں۔ بعض سالسبری کی پالیسی پر ہماری سیاست دانی شیخ سعدی مرحوم کی سیاست پر مبنی ہوتی ہے۔ ہم ہمیشہ سیاسی امور میں شیخ موصوف کے اصول کو مدنظر رکھا کرتے ہیں جو فرما گئے ہیں ؎

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد
بے دولتی از نفاق خیزد

خدا کرے ان لیڈروں کی کوشش بار آور ہو۔ خدانخواستہ اگر یہ کوشش ناکام رہی تو خلیج نفاق بڑھ جانے کا خطرہ ہے۔ ان دونوں جماعتوں میں کیا گفتگو ہوئی ہے اور کیا کچھ طے ہوا اور کیا ہوگا یہ سب باتیں آج تک صیغہ راز میں ہیں۔ اخبارات میں جو ظاہر کیا جاتا ہے وہ سب خیالات اور قیاسات ہیں۔ حقیقت کا علم عند اللہ ہے۔

احمدیہ جماعت ہر دو صنف کو

ضروری کام پر توجہ کرنی چاہئے

آپ دونوں صنفیں (قادیانی اور لاہوری) اپنے مسائل اختلافیہ پر جی کھول کر لکھتے رہتے ہیں۔ لیکن مشترک مخالف کی طرف کبھی توجہ نہیں کرتے۔ جسکے حملے روزانہ احمدی قلعہ کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ کیا یہ بات قرین دانش نہیں ہے کہ اپنے اختلافات سے الگ ہو کر آپ اس مخالف کے سامنے آئیں جس سے بہت تکلیف پاکر مرزا صاحب بھی خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہے کہ یا اللہ! اسکے حملے سے مجھے بچا۔ اس دعا کو انہوں نے آخری فیصلہ کی صورت میں پبلک کے سامنے یوں پیش کیا کہ ہم (مرزا۔ ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے۔ یہ ہے ایک ضروری امر جو احمدیت اور محمدیت کے درمیان حد فاصل ہے۔ ۲۶ مئی کو یادگار منانے کیلئے تجویزیں کی جا رہی ہیں۔ کیا یہ تجویز معقول نہیں ہے کہ قلعہ احمدیت سے دشمن کی گولہ باری روکنے کی کوئی صورت کی جائے۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ ہمارا شیعہ کے ساتھ کتنا ہی اختلاف ہو لیکن جہاں مسئلہ نبوت محمدیہ پر بحث ہوگی ہم اور شیعہ اپنے اندرونی جھگڑے کو چھوڑ دینگے۔ کیا وجہ ہے کہ احمدیہ جماعت ہر دو صنف ہمارے اس معقول مطالبہ پر توجہ نہیں کرتی جسکی صورت یہ ہے کہ دونوں فریق مل کر مرزا صاحب کے اصلی مخاطب (مولانا ثناء اللہ صاحب) کے ساتھ آخری فیصلہ کے اعلان پر فیصلہ کن مباحثہ کریں تاکہ آیندہ کو یہ نزاع ختم ہو جائے اور ہر دو صنف بلکہ ہر سہ فریق مل کر توحید و سنت کی تبلیغ کریں۔

خادم محمد عبد اللہ ثالث (معمار امرتسری)

امرتسری ضمنی انتخاب (الیکشن)

امرتسر میں ضمنی انتخاب کیا ہوا ایک محشر صغیر قائم ہو گیا۔ رات دن جلسوں کی بھرمار، تقریروں کا طوفان مزید یہ کہ ہاتھاپائی تک نوبت پہنچی۔ ایک دوسرے کی توہین و تذلیل کی گئی۔ نام کے سب مسلمان ہیں جن کو حکم ہے کہ

تمہاری جان کی طرح تمہاری عزت بھی
تم پر حرام ہے۔

ہم ذاتی طور پر اس ہنگامے سے الگ رہتے ہیں کیونکہ احادیث پر نظر کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمانہ جس کے لئے ارشاد ہے :-

فاعتزل تلك الفرق كلها

متفرقات

بیداری کا وقت معاونین و بہی خواہان اہلحدیث کو عرصہ سے توجہ دلائی جارہی ہے کہ اخبار کی رفتار ترقی بہت سست ہے۔ بلکہ برعکس ہے۔ اخباری اخراجات بھی بمشکل پورے ہورہے ہیں۔ اگر اسکے مربیوں نے اس کی اشاعت کو وسعت نہ دی تو خطرہ ہے کہ کسی روز یہ توحید و سنت کی تبلیغی خدمات کما حقہ انجام نہ دے سکے۔

پس بہت جلد اس کی خریداری کو بڑھائیں تاکہ اخراجات کے فکر سے بے نیاز ہو کر دینی خدمات سرانجام دیتا رہے۔

رسالہ شمع توحید یہ رسالہ شائع ہونے کے بعد ملک میں بڑی قبولیت کی نظر سے دیکھا گیا۔ دس لاکھ طبع کرانے کی اپیل کی گئی تھی جو اشاعت توحید کے لئے ضروری تھی۔ جماعت نے اس میں جس قدر امداد دی خدا اسکو قبول کرے۔ دور اندیشی اور احتیاط کے ساتھ عمل کرنے کے سبب اب تھوڑی سی تعداد باقی رہ گئی ہے۔ جہاں اشاعت توحید کی ضرورت ہو وہاں کے احباب مناسب تعداد میں منگوا کر تقسیم کریں مگر نہ اپنوں میں بلکہ ان پیاسوں میں جو آب توحید کے لئے تشنہ لب ہیں۔ اگر اپنوں کو دیں تو یہ کہہ دیں کہ دیکھنے کے بعد ضرورت مندوں تک پہنچا دیں۔ جو جماعت بوجہ کمزوری کے محصول ادا نہ کرسکے وہ بلا محصول بھی طلب کرسکتی ہے۔ مگر ارباب ہمت اگر ایسا کریں تو سمجھ لیں کہ وہ خداداد نعمت کی ناشکری کر رہے ہیں

(منیجر اہلحدیث)

قادیانی قول و فعل مؤلفہ جناب محمد الیاس صاحب برنی۔ بیت السلام حیدرآباد دکن۔ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ کتابت طباعت عمدہ قیمت ۱۲/ مؤلف ممدوح نے "قادیانی مذہب" کے نام سے ایک کتاب لکھی جو بار ہا طبع ہوئی۔ جس کا جواب قادیان کی طرف سے "بشارت احمد" نامی کتاب میں دیا گیا۔ "قادیانی قول و فعل" "بشارت احمد" کا تردیدی جواب ہے۔ جس میں بہت سی باتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کمال احمد فاروقی بیت السلام حیدرآباد دکن سے طلب کریں۔

راجپوت گوتیں مجلد مؤلفہ چوہدری محمد افضل خان (منشی فاضل) ایڈیٹر مسلم راجپوت امرتسر۔ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۳۲۰ صفحات۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت عہ

چوہدری صاحب نے کتاب ہذا میں تمام ہندوستان کے راجپوت خاندانوں اور گوتوں کا مفصل تذکرہ کیا ہے جو ہندوستان میں مختلف مقامات پر آباد ہیں۔ اور

ناظرین مطلع رہیں

حساب دوستان بابت ماہ جون آیندہ پرچہ میں شائع ہوگا۔

صوبہ وار تعداد بھی درج ہے۔ ہر گوت کا تاریخی سلسلہ بتایا ہے۔ غرضیکہ راجپوت برادری کا مکمل نقشہ اس میں موجود ہے۔ قیمت عہ۔ مگر مسلم راجپوت کا سالانہ چندہ ۳ ادا کرنے والے اصحاب کو مفت

پتہ:- منیجر مسلم راجپوت۔ شریف پورہ امرتسر

مدرسہ مدینہ کے لئے از جناب ... راجمانی صاحب پورٹ لوئیس ماریشس ۱۲/

عید آنہ فنڈ از جماعت اہل حدیث مالیگاؤں ۲/

غریب فنڈ میں از فتویٰ فنڈ ۱۶/ - سابقہ بذمہ فنڈ ۱۴/ - بقایا فنڈ ۲/

وصولی داخلہ ۱۳۳ مولوی نور محمد۔ ۱۳۴ محمد حسن ۱۳۵ از عبد الکریم سے۔

۱۴۸ سائلین کے داخلے وصول ہوچکے ہیں مگر فنڈ میں گنجائش نہ ہونے کے باعث جاری نہیں ہو سکتا۔ ناظرین کرام عموماً اور اصحاب خیر خصوصاً صدقات جاریہ کرتے وقت اس فنڈ کا ضرور خیال رکھا کریں۔ ضروری تاکید ہے۔

مضامین آمدہ مولوی عبد الرحیم۔ عبد العزیز فہیم محترمہ رابعہ راشدہ۔

غیر مقبولہ علم الٰہی پر مناظرہ۔ کیفیت علم و عمل۔ قائدین اقوام اور مصائب و آلام۔ دیوبندکی تقلید شیعہ مجیب کی منطق دانی۔

طبی سوال میرے ایک عزیز کو جو جوان، اور صاحب اولاد اور نماز روزے کا پابند ہے۔ چند سال سے غشی کا دورہ ہوا کرتا ہے۔ کبھی مہینے میں دو بار کبھی ایک بار۔ دورے کی حالت میں اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور بدن اکڑتا ہے۔ اب ایکماہ سے عجیب کیفیت ہے کہ دورے کی حالت میں بولتا بھی ہے اور کہتا ہے کہ تم کو اب پتہ لگا ہے کہ آسیب ہے۔ اچھا کرلو جو کچھ کرنا ہے۔ اس کے علاوہ اب اسکے بدن پر سرخ رنگ کے ابھرے ہوئے گول گول نشان پڑ جاتے ہیں کچھ کمر کے اوپر اور کچھ شانوں پر۔ اسکو خاص تکلیف ان سے سوائے تھوڑی سی سوزش کے نہیں ہوتی۔ اہل حدیث بھائیوں میں سے کسی کو کوئی عمل یا دعا تجربے میں آئی ہو تو بذریعہ اخبار مطلع کرکے مشکور فرماویں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ (خان بہادر مولوی فیروز الدین ریٹائرڈ ڈی۔ ٹی۔ ایس۔ سیالکوٹ شہر)

شکایات استفتاء بعض دوست سادہ پرچے دفتر ہذا میں استفتاء بھیجدیتے ہیں اور واپسی محصول کا بوجھ بھی دفتر کے ذمہ ڈالتے ہیں۔ غریب فنڈ کا حق بھی ادا نہیں کرتے۔ موخر الذکر دوستوں کو مفتی صاحب کے دستخطوں کے بغیر فتویٰ بھیجدیا جاتا ہے۔ اول الذکر ڈاک کو تلف کردیا جاتا ہے اس لئے ایسے اصحاب فتویٰ نہ ملنے کی شکایت نہ کیا کریں۔ (نائب مفتی دفتر اہلحدیث امرتسر)

دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھ بیکس کا کہیں ذریعہ معاش بنادیں۔ (نادار محمد حسین معرفت دفتر اہلحدیث)

مومیائی

۲۹/۱۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دوچار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بڈھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک عا/ ۔ آدھ پاؤ ۴ ۔ پاؤ بھر ۶ ۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی۔ اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب مولوی ابوزین عبدالمتین صاحب احمد پور شرقیہ

"بندہ کئی دفعہ مومیائی منگوا چکا ہے اور بہت مفید پایا۔ جزاک اللہ۔ اب آدھ پاؤ مولانا محمد عبدالحق صاحب کے نام ارسال فرمائیں" (۱۳۔ مارچ ۳۶ء)

جناب سید حامد علی صاحب رائے پور۔ "میں نے اشرف علی صاحب ڈرانسین کی معرفت آپ کے دواخانہ سے مومیائی منگوا کر خود استعمال کی۔ خدا کا شکر ہے کہ مرض میں تخفیف ہوئی۔ اب میرے ایک دوست کے نام آدھ پاؤ بھیجدیں" (۲۸۔ مارچ ۳۶ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ :- حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

حیرت انگیز ایجاد

۱۲/۸

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

؎ سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائینگے سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔

امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے :-

نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ روہے دگر نیولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہوجاتی ہیں اسکے استعمال سے دفعہ ہوجاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہوجاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

گلاب کی مانند

اپنے چہرہ کے کیل۔ داغ۔ دھبے۔ سیاہیاں وغیرہ کو دور کرکے اپنے چہرہ کو گورا اور چمکدار چاند کی مانند اور رنگ گلاب کی پتی کی طرح دیکھنا چاہتے ہیں تو آج ہی ہمارا تیار کردہ اکسیر حسن یوسف کو استعمال کرنا شروع کردیں۔ قیمت بالکل کم۔ ایک روپیہ ۴/ مع محصول۔ قیمت پیشگی آنی ضروری ہے۔

پتہ :- منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل　　۳۶

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ :- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

(۹۷)

اسلامیان ہند کا پندرہ روزہ علمی رسالہ

انوار رسالت بالکل مفت

رسالہ کا سالانہ چندہ دو روپے ہے مگر کچھ عرصہ کیلئے کارکنان انوار رسالت نے رسالہ کا سالانہ چندہ صرف چھ آنے کردیا ہے۔ وہ بھی صرف محصول ڈاک کے لئے لیا جاتا ہے آپ بھی آج ہی چھ آنے بذریعہ منی آرڈر ٹکٹ بھیج کر رسالہ کے خریدار بن جائیے اور سال بھر رسالہ مفت پڑھئے۔

ملنے کا پتہ :- منیجر رسالہ انوار رسالت ہاری شریف سرائے عالمگیر۔ ضلع گجرات (پنجاب)

کتاب الصلوٰۃ

یعنی نماز کریمی۔ مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب امرتسری۔ اس کتاب میں نماز اور اس کے جملہ ارکان کو تفصیلوار بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰/ رعایتی ۸/

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

(اس زمانے کی سب پارٹیوں سے الگ رہنا) اسی زمانے کے حق میں ہے۔ ہم اس ہنگامے کا نقشہ نہیں دکھا سکتے جو انتخاب ممبری (اسمبلی) کے موقع پر دکھایا جاتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ ہر فریق اسلام اور اہل اسلام کی خیرخواہی کا دعویٰ کرتا ہے۔ نعروں میں بھی "اسلام زندہ باد" سنا جاتا ہے۔

مزید لطف یہ ہے کہ گوشہ نشین پیر بھی اس پھندے میں پھنس جاتے ہیں۔ امرتسر میں ایک اشتہار شائع ہؤا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے :-

"حضرت امیر ملت (پیر جماعت علی) کا فرمان"

فلاں شخص ہمدرد اسلام ہے اسکو ووٹ دو:

اس طرز پر طرہ جو سننے اور دیکھنے کے قابل ہے یہ ہے کہ امرتسر میں ایک شخص اہل حدیث کا خلف ہے، حکیم ہے، حافظ ہے، مولوی ہے۔ بلکہ اور بھی جو کچھ ہے وہ اسی کے الفاظ میں ہم بتلاتے ہیں۔ آپ اپنے بیٹے کے نام سے اعلان کراتے ہیں :-

"جناب شیخ محمد صادق صاحب رئیس امرتسر کے متعلق حضرت مولانا ابوتراب محمد عبدالحق صاحب کا فرمان واجب الاذعان

حضرات! آپ کو اخبارات و اشتہارات کے ذریعہ سے معلوم ہو چکا ہوگا کہ عالی جناب پیشوا طریقت مقتداء ملت و وارث انبیاء و امام وقت و مصلح قوم حضرت مولانا مفتی، محدث، واعظ، حاجی حافظ مناظر، حکیم ابوتراب محمد عبدالحق صاحب پرنسپل اصل طبیہ کالج امرتسر، پریزیڈنٹ ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس امرتسر نے ازراہ ہمدردی ملک و قوم ارشاد فرمایا ہے کہ آپ اپنے مہربان، فیض رساں، سینہ میں دل اور دل میں درد اسلام رکھنے والے ہردل عزیز جناب شیخ محمد صادق صاحب رئیس امرتسری کو اپنا ووٹ دیں۔ شیخ صاحب موصوف مسلمانوں کا کام بڑی توجہ سے کرتے ہیں اور صاحب علم و تجربہ کار ہیں۔ کونسلوں میں اچھی طرح مسلمانوں کی نیابت ادا کرتے ہیں اور یتیموں اور لاوارث بچوں کے بڑے خیرخواہ اور حکام آتے ہیں اور دیانتدار اور مذہبی و قومی کاموں سے خوب واقف ہیں اور بسبب تمول کے کسی کے محتاج نہیں اور حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم الید العلیا خیر من الید السفلیٰ کا مصداق ہیں۔ یعنی خدا کے راستہ میں مال دینے والے لینے والے سے بہتر ہے اور خاندانی رئیس ابن الرئیس ہیں اور مسلمانوں کو فتنہ و فساد سے روکتے ہیں اور قیام امن کی ہمیشہ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ الغرض آپ بہت سے اوصاف کے ساتھ متصف ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو لازم ہے کہ بموجب آیت قرآنی وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ پر عمل کرتے ہوئے متفقہ طور پر جناب شیخ محمد صادق صاحب کو ووٹ دیں" (اہلسنت والجماعت ۸ مئی ۱۹۳۷ء)

ناظرین کرام! یہ خود ساختہ امامت ہے یا شریعت اسلام سے استہزاء ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے یہ صاحب کیوں اسلام اور شریعت اسلام سے آئے دن ایسا استہزاء کرتے رہتے ہیں۔ آپ کو چند دنوں سے یہ خیال ہو گیا ہے کہ میں ہندوستان کے نوکروڑ مسلمانوں کا "امام وقت" ہوں۔ اس وقت ہمارے سامنے کئی ایک "**امام وقت**" ہیں۔ مناسب ہے کہ یہ سب مل کر باہمی فیصلہ کر کے ہمیں سوچنے کا موقع دیں۔ ورنہ ہم یہ کہنے میں بالکل حق بجانب ہونگے ؎

ایک سے جب دو ہوئے پھر لطف یکتائی نہیں

نوٹ لحاظ رہے کہ تینوں امیدوار امرتسر کے مسلمان ہیں۔ اس لئے ہم تینوں کی کامیابی چاہنے میں حق بجانب ہوتے مگر بموجب ارشاد خداوندی لَا تَقُوْلُوْا ثَلَاثَةٌ ایک ہی ہونا چاہئے تھا۔ چنانچہ آج مورخہ ۲۴ مئی کو شہر میں اعلان ہؤا کہ شیخ محمد صادق صاحب (جنکو مسلم لیگ کے سکوروہ ایکلان کی حمایت حاصل تھی) کامیاب ہوگئے دیکھیں آیندہ کیا ہوتا ہے۔

اصلاح حجاز کے متعلق تجاویز

(از علی حسن خان صاحب محلہ ڈل حسن یار سری نگر کشمیر)

حجاج کرام اور دیگر زائرین حرمین شریفین کی زبانی اکثر اوقات حجاز کی حالت کی اطلاع ملتی رہتی ہے اگرچہ اعلیحضرت سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ دن رات ترقی حجاز کے ذرائع پر غور پرداخت فرماتے رہتے ہیں۔ تاہم دیگر مسلمانان عالم کا بھی فرض ہے کہ وہ بھی اصلاح حجاز میں کوشش فرمائیں۔ خاکسار کے ذہن میں چند تجاویز ہیں جو درج کرکے امید کرتا ہوں کہ دیگر برادران اسلام بھی میری تائید فرما کر جلد از جلد کوئی نہ کوئی عملی قدم اٹھائینگے۔

(۱) اصلاح حجاز کے لئے سب سے ضروری امر یہ ہے کہ حکومت حجاز کی مالی امداد کی جائے۔ تاکہ وہ رعایا کی فلاح و بہبود کی کوشش کرے۔ ہر مسلمان کو سالانہ کچھ نہ کچھ حجاز میں بھیجنا چاہئے۔ (۲) مسلمانوں کی ایک کمپنی وہاں جاکر کارخانے وغیرہ کھولے۔ جس سے اہل حجاز اور دیگر مسلمانوں کو بھی فائدہ ہو سکے (۳) مکہ معظمہ میں ایک ریڈیو سٹیشن قائم کیا جائے۔ جس کے ذریعہ مختلف زبانوں میں تبلیغ اسلام کی جایا کرے تاکہ عوام کو حجاز سے وابستگی پیدا ہو۔ (۴) مستقل امداد کے علاوہ ایک ایک روپیہ کی ٹکٹیں شائع کرائی جائیں۔ جو عوام میں فروخت کرکے فراہم شدہ روپیہ حجاز میں بھیجا جاوے۔

اعلان —— بابت ممانعت چندہ

(از مکتبۃ الدعائیہ مکہ)

رئیس مکتبہ ہذا ایک چٹھی کے ذریعہ اطلاع دیتے ہیں کہ بعض اخباروں میں فقرائے حرمین شریفین کے لئے چندہ کا اعلان کیا گیا ہے۔ عوام کو واضح رہے کہ یہاں ایسی کوئی مد نہیں ہے جس کے لئے چندہ کا اعلان ہے یہ چندہ کرنے والے حضرات ایسا کرنے سے رک جاویں ویسے صاحب خیر حضرات حرمین شریفین اور اہل حرمین تک صدقات براہ راست بھیجا سکتے ہیں۔

(رئیس مکتبۃ الدعائیہ)

بزرگوں کی دنیا - مجموعہ چہرہ دن بزرگوں (۵۹۶) اور صحیح معروف بزرگوں کے حالات۔ قیمت ۱، (مجلد ۱؎)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ
ضلع گورداسپور

فارم ۱ — نمبر مقدمہ ۱۳۶

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ - منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی علی احمد ولد شیر محمد ذات گوجر ساکن بردی تحصیل شکرگڑھ نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے لہٰذا مقروض مذکور کے جملہ قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ بتقرر ۱۰ $\frac{6}{38}$ بمقام شکرگڑھ اصالتاً حاضر بورڈ مذکور آویں۔ (تحریر $\frac{5}{38}$ ۱۱)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ
ضلع گورداسپور

فارم ۱ — نمبر مقدمہ ۱۶۷

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ - منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی علی مرید ولد نظام دین ذات گوجر ساکن چوڑہ تحصیل شکرگڑھ نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے لہٰذا مقروض مذکور کے جملہ قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ بتقرر ۱۶ $\frac{6}{38}$ بمقام شکرگڑھ اصالتاً حاضر بورڈ مذکور آویں۔ (تحریر $\frac{5}{38}$ ۱۱)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

ائمہ تلبیس
جس میں زمانہ رسالت سے لے کر موجودہ زمانہ تک کے جھوٹے نبیوں، مجددوں اور ولیوں کے حالات نہایت مکمل و مفصل طور پر لکھے ہیں۔ آج ہی منگوا کر لطف حاصل کریں۔ جلد منگوالیں۔ ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶/ محصولڈاک ۹/
منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ
ضلع گورداسپور

فارم ۱ — نمبر مقدمہ ۸۰

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ - منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد شریف ولد بھائی خان ذات پٹھان ساکن جلالہ تحصیل شکرگڑھ نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے لہٰذا مقروض مذکور کے جملہ قرضخواہ اور دیگر اشخاص متعلقہ بتقرر ۱۶ $\frac{6}{38}$ بمقام شکرگڑھ اصالتاً روبرو بورڈ حاضر آویں۔ (تحریر $\frac{5}{38}$ ۱۱)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

تفسیر واضح البیان
(مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

بظاہر تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتہً اسمیں تمام قرآن کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے - اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ بحث کی گئی ہے کتابت - طباعت - کاغذ اعلےٰ - سائز $\frac{20 \times 30}{8}$ ضخامت ۴۰۸ صفحات - قیمت بے جلد ۱۲/ - مجلد ۱/۸ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

محمدیہ پاکٹ بک
(مؤلفہ منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری)

مرزائیت کی تردید میں بہت مفید کتاب ہے۔ اس کتاب کو پاس رکھنے والا بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا میدان مناظرہ وغیرہ میں ناطقہ بند کرسکتا ہے - مرزائیوں کے جملہ اعتراضات کا جواب دیکر ان کے دلائل کی تردید کی گئی - یہ دوسرا ایڈیشن چھپا ہے - کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت صرف ۱۲/ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔
ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب
فاتح قادیان کی تصانیف

الہامات مرزا اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کرکے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے قابل دید ہے - کئی دفعہ چھپی ہے۔ قیمت ۹/

تاریخ مرزا مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں - قیمت ۶/

نکاح مرزا (مع اضافات جدیدہ) جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے - جدید اڈیشن ہے - قیمت ۳/

عقائد مرزا مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان - ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے - قیمت ۰/

فاتح قادیان (جدید اڈیشن) جس میں لودھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا صاحب قادیانی بابت وفات مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب - مع فیصلہ منصفان و سرپنچ کی بعنہ درج ہے اور کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم - اے امیر جماعت احمدیہ لاہوری پارٹی کا مدلل جواب دیا گیا ہے - قیمت ۶/

شہادات مرزا (ملقب بہ عشرہ مرزائیہ) جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعویٰ مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے اور جسکے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کرسکی۔ قیمت صرف ۳/

(باقی کتب صفحہ ۲ پر)

سرمہ نور العین ۳۲

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا۔ اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ہے

پتہ:- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

کلید حکمت

(مصنفہ حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری)

اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک مرض کی علامات درج ہیں۔ اسی طرح علمی بحث۔ مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب۔ بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات۔ چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہایت آسانی سے مہیا ہو سکیں اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں۔ درج کئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم عہ

مجربات جیلانی

حکیم صاحب موصوف نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کرکے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ جلد مکمل ہے۔ جلد اول عہ۔ دوم عہ

نشاط زندگی

نوجوانوں کی صحت برقرار رکھنے اور درازی عمر کے راز بتلائے گئے ہیں۔ عیاشی کے نقصانات اور فطرتی اصولوں کی پابندی کے فوائد وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

تصانیف خواجہ عبد الحی صاحب فاروقی پروفیسر جامعہ ملیہ

تصحیح اہلحدیث مورخہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ میں مندرجہ ذیل کتابوں میں سے چند کی قیمت غلط شائع ہو گئی ہے۔ تصحیح کریں۔ صحیح قیمتیں یہ ہیں:-

بصائر ۸ر - ہمارے رسول ۵ر - خلفائے اربعہ ۸ر (منیجر اہلحدیث)

بیان یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح۔ معجزات ابن مریم اور وفات حیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے۔ اور احبار و رہبان کے عقائد باطلہ کی تردید کی ہے۔ کاغذ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت عہ

صراط مستقیم اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے۔ قابل دید ہے۔ کاغذ۔ کتابت اور طباعت عمدہ۔ قیمت ۱/۲ روپے۔

سبیل الرشاد مجلس شوریٰ کی ترتیب، ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط و لوازمات پر بحث کی گئی ہے اور خلفائے راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ر

ذکریٰ یعنی پارہ عم کی عالمانہ و محققانہ تفسیر جس میں جزا و سزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ

بصائر اس میں بنی اسرائیل کے ان واقعات و حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے۔ نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

عبرت سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع ہے۔ عجیب انداز میں لکھی ہے۔ قیمت عہ

برہان سورہ نور کی عالمانہ و محققانہ تفسیر امت اسلامیہ کے لئے مکمل لائحہ عمل ہے قابل مطالعہ کتاب ہے۔ قیمت عہ

سبل السلام اٹھائیسویں پارے کی تفسیر جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ اور اہل ذوق حضرات میں بڑی مقبول ہو رہی ہے قیمت ۱ ار

ہمارے رسول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات زندگی۔ خصوصاً بچوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔ قیمت ۵ر

خلفائے اربعہ آنحضرت کے چاروں خلیفوں کے حالات زندگی اور ان کے عہد حکومت کے ملکی واقعات آسان اور دلکش پیرائے میں۔ قیمت ۸ر

نوٹ:- اس جگہ صرف اصل قیمتیں درج کی گئی ہیں۔ محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔ اور ایک روپیہ سے کم قیمت کا وی پی نہیں بھیجا جائے گا۔

منگوانے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

رجسٹرڈ ایل نمبر ... یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۳۱

اخبار اہلحدیث امرتسر

تارک فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی — قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔۔
عام خریداران سے ۔۔۔
" " ششماہی ۔۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

امرتسر ۴۔ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۳ جون ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

جناب رسالتمآب میں - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
مولانا علی ص۳ مسیح موعود اور تقسیم مال۔ ص۳
مرزا صاحب قادیانی رسول پاک کی توہین کرنے والے تھے؟ } ص۴
توحید و شرک میں موازنہ - - - ص۵
جزیرۃ العرب کی حالت پر ایک نظر - - ص۸
حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی اور ہم - ص۹
قابل توجہ اعیان اہل حدیث - - ص۱۰
دولت اسلامیہ کا سبب زوال - - ص۱۱
فتاویٰ ص۱۲ - متفرقات - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ - اشتہارات - - ص۱۷-۲۰

جناب رسالتمآب میں

(از مولوی محمد شفیع صاحب نعیم گورداسپوری)

عرب کی سرزمیں کو آشنائے حق کیا تو نے
بہت مدت سے کعبہ تھا خدا کی یاد سے خالی
بچائیں تو نے جانیں کس قدر راہِ ہلاکت سے
بہت ہی بے سرو ساماں اور محتاج تھی دنیا
ترے احسان کے ممنون ہیں اہل دنیا میں
کسی مشکل کا کوئی نکتہ داں اب شکوہ گر کیوں ہو
قیامت خیز تاریکی میں تھی دنیا غریبوں کی

بتیغ لاتوں کی گردنیں کردیں جدا تو نے
مئے توحید کے نغموں سے اسکو بھر دیا تو نے
بہائم پر بھی یہ احساں نہیں کچھ کم کیا تو نے
بشرق و غرب حکمت کے ڈھیر موتی لٹا تو نے
کہ طوفانِ حوادث سے لیا اُن کو بچا تو نے
نکات علم و عرفاں کے دیئے دریا بہا تو نے
جہاں سے دی تمیز کہتر و بہتر اٹھا تو نے

اخوت آدمیت اور آئین جہانبانی
سکھائے ہم کو اے مجموعۂ صدق و صفا تو نے

انتقال پر ملال:۔ سخت صدمہ ہے کہ میاں عبد الستار سوداگر مالیر کوٹلہ ہیضہ سے وفات پا گئے۔ مرحوم ایک کارکن نوجوان تھے انا للہ۔ ناظرین دعا

چیستان مرزا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلافات ثابت کیا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۱۰

فتح ربانی ایک زبردست تحریری مباحثہ دربارہ حیات مسیح۔ مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے۔ جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۹

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۱

فسخ نکاح مرزائیاں مرزائیوں سے میل جول [illegible] شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق [illegible] جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی [illegible] اسلام [illegible]

نکات مرزا چونکہ مرزا صاحب [illegible] معارف اور نکات کے تبحر دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ صاحب کو بھی یہی دعویٰ ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف ونکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں۔ اور ساتھ ہی مولوی عبداللہ چکڑالوی کے معارف نکات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ دونوں کا خوب مقابلہ ہو سکے۔ قیمت ۴

محمد قادیانی مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی میں مثیل ہوں جو ان کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے۔ ان کے اپنے اقوال سے ان کے اس دعویٰ محمدیت ثانیہ کی کماحقہ تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲

تعلیمات مرزا (مع جواب الجواب) قادیانیہ جماعت کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" شائع ہوا تھا جس کو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا اڈیشن ختم ہوگیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہوگئی ہے کہ اس کو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۶

فیصلہ مرزا عربی واردو۔ اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے اور "آخری فیصلہ" کے متعلق ان تمام اعتراضات کا مفصل ومدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا [illegible] عربی بالمقابل اُردو ہے۔ قادیانیوں [illegible] کے لئے ایک زبردست حربہ ہے۔ قیمت ۴

ایضاً۔ مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۵

علم کلام مرزا اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے۔ آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۶

عجائبات مرزا یہ رسالہ "علم کلام مرزا" کا حصہ دوم ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے اقوال سے ان کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ۳

بہاء اللہ اور مرزا اس رسالہ میں بہود میاں (شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی) کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ کرکے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب، شیخ ایرانی سے مستفیض تھے۔ اپنی طرز کے لحاظ سے یہ بے نظیر ہے۔ قیمت ۶

[illegible] محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

حق پرکاش ۱۵۹ در تردید آریہ مشن اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ ان کا واحد جواب یہی "حق پرکاش" ہے۔ قیمت ۱۲

الہامی کتاب وہ قابلدید تحریری مباحثہ جو مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتمارام صاحب کے مابین ہوا جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ضخامت ۱۹۲ صفحات ہے۔ قیمت ۱۲

ترک اسلام بجواب "ترک اسلام"۔ اس رسالہ میں اُن تمام اعتراضوں کا قابلقدر جواب دیا گیا ہے جو دھرمپال نے اسلام چھوڑ کر قرآن پر کئے تھے۔ اس رسالہ کو دیکھ کر خود موصوف نے جوابات کی معقولیت کا اعتراف کیا اور داخل اسلام ہو کر غازی محمود نام رکھا۔ جدید اڈیشن۔ قیمت ۹

بحث تناسخ وہ قابلدید تحریری مباحثہ جو کئی ہفتہ تک مابین مولانا ابوالوفاء صاحب اور ماسٹر آتمارام صاحب دربارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا اور آخر حق کی فتح ہوئی۔ قیمت ۳

حضرت محمد رشی حضرت محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا ثبوت توریت، انجیل اور وید سے ایسے صاف اور صریح حوالجات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲

نوٹ:۔ محصول ڈاک ہر کتاب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

(منگوانے کا پتہ)

مینجر اہلحدیث

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۴- ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ

مولیٰ علی

بجواب "شیعہ" لاہور - ۱۶ مئی

اخبار اہلحدیث ۲۵ - فروری میں ایک مضمون نکلا تھا۔ جس کی سرخی تھی "شیعہ سنی کی نزاع کا فیصلہ" - اس مضمون میں ہم نے شیعہ کی بڑی دلیل

من کنت مولاہ فعلی مولاہ

کی تشریح کر دی تھی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولا سے مراد اس حدیث میں محبوب اور دوست ہے۔ ان معنی کا قرینہ ہم نے بتایا تھا کہ اسی حدیث کے آخر میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں :-

اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ

اے خدا جو علی سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت کر جو اس سے دشمنی کرے تو بھی اس سے دشمنی کر۔

اس فقرے پر اخبار "شیعہ" کے ایک نامہ نگار نے توجہ کی ہے۔ ان کی توجہ کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ فقرہ دعائیہ جس کو "اہلحدیث" نے نقل کیا ہے الحاقی ہے۔ چنانچہ نامہ نگار کے اصل الفاظ یہ ہیں :-

"اخبار اہلحدیث" امرتسر مورخہ ۲۵ - فروری ۱۹۳۸ء کے صفحہ ۳ پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے مشہور حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے بارہ میں ایک فیصلہ لکھا ہے۔ مگر یہ فیصلہ غلط ہے کیونکہ مولوی صاحب نے حدیث مذکور کے ساتھ لکھا ہے کہ اس حدیث کے بعد الفاظ دعائیہ یعنی

اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ

بھی آئے ہیں۔ حالانکہ یہ الفاظ دعائیہ لوگوں نے بعد میں بڑھا دیئے ہیں۔ چنانچہ امام احمد حنبل نے اپنے مسند کی پہلی جلد مطبوعہ مصر کے صفحہ ۱۴ میں روایت کی ہے کہ اس حدیث میں لوگوں نے الفاظ دعائیہ بعد میں بڑھا دیئے ہیں۔ اس لئے مولوی صاحب کا استدلال الفاظ دعائیہ سے غلط ہوا۔" (شیعہ لاہور صفحہ ۸ - ۱۶ مئی)

اہلحدیث کتاب مسند امام احمد جلد اول کا صفحہ ۱۴ ہم نے بار بار دیکھا اور اپنے سٹاف کے ممبروں کو بھی دکھایا لیکن فاضل نامہ نگار مذکور کا حوالہ ہم کو نہیں ملا۔ آخر خیال ہوا کہ ہندسہ کی غلطی نہ ہو۔ اس بنا پر صفحہ ۱۴۰ ایک سو چالیس کو دیکھا۔ اس میں بھی یہ حوالہ نہیں ملا۔ ہاں ایک حوالہ ایسا ملا جو اس سے بھی زیادہ واضح اور فیصلہ کن ہے۔ حضرت علی امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب سے روایت ہے :-

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یظہر فی آخر الزمان قوم یسمون الرافضۃ یرفضون الاسلام۔ (مسند احمد جلد اول مطبوعہ مصر صفحہ ۱۰۳ ایک سو تین)

یعنی حضرت علی روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانے میں ایک قوم ظاہر ہوگی جن کو رافضی کہا جائیگا وہ اسلام کو چھوڑ دینگے۔ یہ حدیث اپنے معنے میں صاف ہے کہ رافضی لوگ اصل اسلام کو چھوڑ دینگے۔

(یہ ہمارا قول نہیں بلکہ پیغمبر اسلام علیہ السلام کا ارشاد ہے)

منطقی طور پر یہ حدیث شکل اول کا کبریٰ ہے۔ اس لئے اسکے صغریٰ کا وجود ضروری ہے تاکہ شکل اول مرتب ہو کر نتیجہ دے سکے۔ صغریٰ کا ثبوت شیعہ کی معتبر کتاب "کتاب الروضہ" صفحہ ۱۶ سے ملتا ہے۔ جہاں امام ابو عبداللہ فرماتے ہیں :-

"ہمارا نام رافضی اللہ نے رکھا ہے :"

بس یہ ہے شکل اول کا صغریٰ اور حدیث مذکور اس کا کبریٰ۔

اعیان شیعہ اور اہل علم اصحاب ہماری پیش کردہ منطقی شکل کے ہر دو مقدمات پر نظر کر کے نتیجہ سے ہمیں اطلاع دیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں یہ کہنے کا موقعہ ملے۔

ع غالب تمہیں کہو کہ ملا ہے جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

قادیانی مشن

مسیح موعود اور تقسیم مال

حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسیح موعود جب آئینگے تو مال تقسیم کرینگے لوگ بوجہ تمول اور مالداری کے اسے قبول نہیں کرینگے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں :-

یفیض المال حتی لا یقبل احدا

مرزا صاحب نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو اس حدیث کے ماتحت ان پر اعتراض ہوا کہ آپ اپنے مریدوں سے چندے مانگتے ہیں۔ آپ کا اعلان ہے کہ جو تین مہینے چندہ نہ دیگا وہ جماعت سے خارج کر دیا

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں آج کل دن بھر خوب لو چلتی رہتی ہے مگر آدھی رات کے بعد خنکی ہو جاتی ہے۔

—— امرتسر شہر کے مسلم ضمنی انتخاب کا نتیجہ ۲۴ مئی کو برآمد ہوا۔ شیخ محمد صادق کو ۵۸۷۴۔ چوہدری افضل حق کو ۳۹۳۱ اور ڈاکٹر سیف الدین کچلو کو ۲۴۲۵ ووٹ ملے۔ کل ووٹ ۱۱ ہزار ایک سو ۸۱ تھے۔ جن میں ۱۱۹ ناجائز قرار دیئے گئے۔ شیخ محمد صادق کامیاب ہو گئے۔

—— امرتسر نئی میونسپل کمیٹی کا سب سے پہلا اجلاس ۲۷۔مئی کو بوقت شام ہوا۔ جس میں پریزیڈنٹ و وائس پریزیڈنٹ کا انتخاب ہوا۔ لالہ پرکاش چند (نامزد ممبر) لالہ کیشو رام (کانگرسی ممبر) کے مقابلہ میں کامیاب ہو گئے۔ چوہدری ظہور الدین پال سینئر وائس پریزیڈنٹ اور سردار ہرنام سنگھ جونیئر وائس پریزیڈنٹ ہوئے۔ اس دفعہ نامزد ممبروں میں میاں غلام محمود۔ شیخ محمد صدیق۔ شیخ عنایت اللہ اور سندر داس (اچھوت) نئے ممبر بنے۔

—— امرتسر میڈیکل سکول کا داخلہ یکم جولائی کو ہوگا۔ مگر درخواستیں ۷۔جون تک پرنسپل میڈیکل کالج امرتسر کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔

—— اعلیٰ حضرت حضور نظام دکن نے الہ آباد یونیورسٹی کی جوبلی کے لئے پچیس ہزار روپیہ عطا کیا ہے۔

—— بنگال کے مختلف اضلاع میں بہت بارشیں ہوئی ہیں۔ کلکتہ میں بھی بہت سی بارش ہوئی۔

—— میمن سنگھ بنگال کے ایک گاؤں میں ایک ساہوکار کے گھر ڈاکہ پڑا۔ ڈاکوؤں نے ساہوکار کو فائر سے زخمی کر دیا۔ اور کئی ہزار روپیہ نقد و زیورات لے کر فرار ہو گئے۔

—— ناسک میں مسٹر ساورکر نے تقریر کی کہ کانگرس کو جو کچھ ملا ہے ہندوؤں کی قربانیوں سے ہی ملا ہے اس لئے اسے مسلم لیگ سے سمجھوتہ کا خیال نہ کرنا چاہئے۔

—— صوبہ بمبئی میں سکولوں کے طلباء کے لئے ورزش لازمی قرار دی گئی ہے۔

—— یوپی میں ابھی ہیضہ دور نہیں ہوا۔ ۲۰ مئی کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران میں ۱۰۸۹۱ اموات واقع ہوئیں۔

—— امرتسر میں مزدوروں کی ہڑتال (۳۰ مئی تک) دسواں روز ہے۔ بعض کارخانوں پر پُرامن پکٹنگ جاری ہے۔ بہت سے مزدور اور ان کے تین لیڈر گرفتار ہو چکے ہیں۔

—— ہندوستان کے آئندہ قائمقام گورنر جنرل لارڈ برے بورن ۲۵۔جون کو حلف اٹھائیں گے۔

—— کینٹن پر جاپانیوں نے بم باری کی پانچسو چینی ہلاک اور ۹ سو زخمی ہوئے۔

—— مکہ معظمہ میں ۲۱ صفر سن رواں کو مردانہ کھیلوں کا ایک عظیم الشان ٹورنمنٹ ہوا۔ جس میں طلباء مدارس نے کھیلیں دکھائیں۔ جیتنے والوں کو انعام بھی دیئے گئے

—— ایران کے شہزادہ ولی عہد کی منگنی شاہ فاروق فرمانروائے مصر کی ہمشیرہ کے ساتھ ہوئی ہے

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت سعودیہ و حکومت عراق میں دینار اور چند اور سکے یکساں معیار کے چلا کریں گے۔

—— کلکتہ کے الحاج امین برادرز نے جو بڑے تاجر ہیں۔ نہر زبیدہ کے لئے ایک ہزار روپیہ دیا ہے۔

—— انگورہ۔ اناطولیہ میں حال ہی میں جو زلزلہ آیا تھا۔ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ترکی پارلیمنٹ نے تیس ہزار پونڈ کی رقم منظور کی ہے۔

—— ترکی و یونانی معاہدہ جو ۲۸۔فروری کو ہوا تھا اس پر دستخط کرنے کے لئے ترکی وزیر اعظم خارجیہ ایتھنز میں تشریف لے گئے۔ جہاں ان کا شاندار استقبال کیا گیا

—— پیرس کی اطلاع ہے کہ مسلمانان الجیریا کیلئے حقوق شہریت تسلیم کر لئے گئے ہیں۔

(بقیہ متفرقات)

مآثر صدیقی | مصنفہ نواب سید علی حسن خان صاحب مرحوم، شبلی بک ڈپو ندوۃ العلماء لکھنؤ یا صدیق بک ڈپو لکھنؤ سے بقیمت چار پانچ روپیہ مل سکتی ہے۔

تلبیس ابلیس | مع ترجمہ تدلیس تجنیس کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب فروخت کرنا چاہیں تو مجھ سے خط و کتابت کریں یا کوئی صاحب جائے فروخت سے ہی اطلاع دیں۔ راقم: نسیم الانصاری، دواخانہ انصاری۔ مئو آئمہ ضلع الہ آباد۔

دعائے صحت | میرے دوست عبدالرب صاحب عرصہ سے علیل ہیں ان کے لئے دعا صحت فرمائیں۔

(محمد معین الدین از جائس)

ایضاً | خاکسار ۱۰ مئی سے درد کولہا و ناف شکم و کمر کے باعث سخت پریشان ہے۔ علاج معالجہ مناسب ہو رہا ہے۔ تاہم ناظرین بھی میرے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ (محمد عبدالحکیم از حاجی پور ضلع مظفر پور)

مدرسہ مدینہ منورہ | کے لئے از حاجی نور علی صاحب بیڑ مارڈی ۵ ؎

یاد رفتگان | میرے عزیز بھائی سعد اللہ ۱۶ مئی کو انتقال کر گئے۔ انا للہ! (راقم قبیل اللہ خواہرزادہ مولانا سیف بنارسی از پریوا ضلع پرتاب گڑھ)

ایضاً۔ اہلیہ مولوی ابراہیم صاحب ۱۳۔مئی کو فوت ہو گئی۔ انا للہ! راقم عبدالرحمن خاں ناصری گنج ضلع

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفرلھما وارحمھما

—— معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر کے قتل کے لئے ایک سازش ہو رہی ہے۔ اس لئے اس کو ہر وقت اپنی جان کا خطرہ رہتا ہے۔

—— پونہ سے بیس میل کے فاصلہ پر کھانڈ کے ایک کارخانہ میں دھماکا ہونے سے ۱۹ اشخاص مر گئے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو عنقریب یورپ جانے والے ہیں۔

توحید و شرک میں موازنہ

(قسط سوم)

(از قلم حافظ رکن الدین صاحب امرت سر)

مضمون نویس نے گذشتہ قسط میں یہ حقیقت آشکارا کرنے کی کوشش کی ہے کہ مشرکین عرب اپنے فوت شدہ بزرگوں (جن کے نام کے بُت انہوں نے بنا رکھے تھے) کے حق میں جو عقائد رکھتے تھے بعینہٖ وہی عقائد ہمارے زمانہ کے رسمی مسلمان اپنے فوت شدہ اولیاء و انبیاء خصوصاً سرور انبیاء کے حق میں رکھتے ہیں (تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ) ہاں فرق اتنا ہے کہ زمانہ جاہلیت کے مشرکین ان بُتوں (مجسموں) کو مقبولان الٰہی کے مظاہر سمجھ کر ان کی طرف متوجہ ہوتے تھے (جیسا کہ آج کل بھی غیر مسلم مشرکین کا تعامل ہے) مگر زمانہ حال کے رسمی مسلمانوں میں سے بعض بلاواسطہ اور بعض بواسطہ مزارات اپنے بزرگوں کی ارواح طیبہ کی طرف رجوع کر کے اُن سے وہی معاملہ کرتے ہیں جو غیر مسلم مشرکین اپنے خود ساختہ بتوں سے کیا کرتے تھے اور کیا کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اصل فعل (ارتکاب شرک) میں دونو گروہ برابر ہیں اعاذنا اللہ منہ۔ آج کی صحبت میں نامہ نگار نے فریق ثانی کی طرف سے خود ہی کچھ توہمات پیش کر کے جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ ناظرین غور سے پڑھیں:۔ (مدیر)

ممکن ہے کہ میری گذشتہ تحریر پر بعض حضرات کو کچھ شبہات پیدا ہوں۔ اس لئے ان کا ازالہ کر دینا بھی مناسب ہے اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِيْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ

شبہات (الف) تم کہتے ہو کہ خدا کے سوا خالق، مالک، رازق، شافی الامراض اور منتظم کائنات اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت بھی کوئی نہیں۔ کیا قرآن مجید سے ثابت نہیں کہ فرشتے بھی بعض امور کی تدبیر کرتے ہیں۔ مثلاً فرشتہ عزرائیل جان کنی پر مامور ہے اور جبرائیل حضرات انبیاء علیہم السلام کے پاس پیغام الٰہی لاتے رہے اور بعض فرشتے مجرموں کو عذاب کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ ملاحظہ ہو آیت فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ؕ

جوابات (الف) حقیقت یہ ہے کہ سب امور کی تدبیر اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے جیسا کہ قرآن شریف سے ثابت ہے (يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ الآیہ) اور فرشتوں کی تدبیر یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے جاری کردہ احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ وہ اپنے ارادہ و اختیار سے کچھ نہیں کر سکتے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی بھی نہیں کرتے۔ (لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ؕ تحریم) فرشتوں کی تو یہ حالت ہے کہ وہ خدا کے حضور بڑھ کر بات بھی نہیں کر سکتے اور نہ خدا کی رضامندی حاصل کئے بغیر کسی کی سفارش کر سکتے ہیں۔ پڑھئے آیہ کریمہ

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ... لَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ؕ (سورہ انبیاء)

آیہ شریفہ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا سے آپ کا دعوےٰ ثابت نہیں ہو سکتا کہ حضور اللہ تعالےٰ کے نائب مطلق ہیں جو جسے چاہیں دیں جو جس سے چاہیں لیں[1]۔ گویا خدا کے مقابلے میں آپ دوسرے خدا ہیں (صدق اللہ لَا تَتَّخِذُوْۤا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ) علاوہ اس کے جن بزرگوں کے تصرف و قدرت کے آپ قائل ہیں ان کا کسی کے نفع و نقصان کا اختیار نہ رکھنا بلکہ آسمانوں زمین میں ایک ذرے کا بھی مالک و مختار نہ ہونا قرآن مجید کی نصوص صریحہ سے ثابت کر چکا ہوں۔ ایمانداری کا تقاضا یہ ہے کہ اقوال الرجال کے مقابلہ میں قرآنی نصوص پر ایمان لا کر غلط عقائد کی اصلاح کر لیں۔

(اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ)

(ب) کیا مسیح علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے مُردے زندہ نہ کئے تھے اور مٹی سے پرندے پیدا نہ کئے تھے۔ کیا آپ مادرزاد اندھے اور مجذوم (کوڑھی) کو صحت یاب نہ فرماتے تھے؟

جواب (ب) حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف جو افعال آپ نے منسوب کئے ہیں وہ ٹھیک ہیں۔ اللہ کے حکم سے بے شک آپ ایسا کرتے تھے نہ کہ ذاتی قدرت تصرف سے۔ مگر یہ کام آپ کے معجزات ہیں جو خدائی تصرف سے ظاہر ہوتے تھے۔ کوئی رسول بھی اپنی طاقت و اختیار سے معجزہ نہیں دکھا سکتا۔ ارشاد خداوندی ملاحظہ ہو:۔

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ (سورہ رعد)

یعنی کسی پیغمبر کو یہ اختیار نہیں کہ کوئی معجزہ دکھا سکے مگر اللہ کے حکم سے۔ یعنی بغیر اذن الٰہی کسی پیغمبر سے معجزے کا صدور ناممکن ہے۔

حاصل یہ ہے کہ کسی نبی یا ولی میں معجزہ یا کرامت[2] دکھانے کی طاقت اسطرح نہیں ہوتی کہ جب جی چاہے اپنے کسی مخالف کو معجزہ یا کرامت دکھا سکے بلکہ یہ خدا کا فعل ہوتا ہے وہ جب چاہتا ہے اپنے کسی مقبول بندہ کے ہاتھ سے ظاہر کر دیتا ہے۔

---

[1] رسالہ العقائد منجانب انجمن حزب الاحناف لاہور ۳

[2] کوئی خارق عادت اگر نبی کے ہاتھ سے ظاہر ہو تو اس کو معجزہ کہتے ہیں اگر ولی کے ہاتھ سے ظاہر ہو تو اُسے کرامت کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ۔

۳ ملاحظہ ہو۔ اسکے علاوہ کوئی صاحب منبر رسول پر کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ کائنات کا انتظام حضورؐ کے ہاتھ میں ہے، اگر کوئی اس خلاف اسلام مشرکانہ عقیدہ کی دلیل

حالانکہ حدیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود خود مال تقسیم کریگا یہ کیسی گنگا ہے جو الٹی بہہ رہی ہے - اس کا جواب اخبار الفضل ۱۵-مئی سنہ رواں میں جو نکلا ہے وہ قابل دید شنید ہے۔ اس سب کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے مخالفوں کو انعامی دعوتیں دیں لیکن کوئی مقابلے پر نہ آیا۔ نہ کسی نے انعام حاصل کیا۔ یہی معنے حدیث کے ہیں جو مسیح موعود کے حق میں آئی ہے کہ وہ مال تقسیم کریگا اور کوئی قبول نہیں کریگا۔

جواب | لاریب! چونکہ انعامی مخالفین میں ہمارا نام بھی درج ہے بلکہ سب سے بڑھ کر ہے کیونکہ ہمارے لئے انعامی رقم ایک لاکھ پندرہ ہزار تھی جس کا ذکر مرزا صاحب کی کتاب "اعجاز احمدی" میں صفحات $\frac{11}{22}$ میں ملتا ہے۔ اس انعام کی تفصیل مرزا صاحب نے یہ کی تھی کہ میری پیشگوئیاں ڈیڑھ سو ہیں تم (ثناء اللہ قادیانی) میں آکر ان کو جھوٹا ثابت کردو تو فی پیشگوئی ایک ایک روپیہ میں تم کو دونگا اور ایک لاکھ میرے مرید ہیں۔ ان سے بھی ایک ایک روپیہ لے کر تمہیں دونگا - یہ جملہ رقم ایک لاکھ پندرہ ہزار تمہاری نذر ہوگی۔

اتنی بڑی انعامی رقم سن کر ہمارے منہ سے بھی رال ٹپکنی ضروری تھی، چنانچہ ہم پورا انتظام کر کے بتاریخ ۱۰-جنوری ۱۹۰۳ء قادیان میں مع اپنے خدم وحشم کے جا پہنچے ہمارے پہنچنے کی اطلاع مرزا صاحب کو اپنے مخبروں کے ذریعے مل گئی - چنانچہ ایک مخبر نے کہا کہ

"ثناء اللہ آگیا ہے"

تو آپ نے کمال بے نیازی سے فرمایا کہ :-

ہمیں کیا! ہزاروں راہ رو آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ (اخبار البدر ۱۶-جنوری ۱۹۰۳ء)

یہ سن کر ہمیں ایک رباعی یاد آگئی۔ جو کسی مقتول مشتاق نے اپنے بے نیاز محبوب کے حق میں کہی ہے ؎

مجھے قتل کر کے وہ بھولا سا قاتل
لگا کہنے کس کا یہ تازہ لہو ہے
کسی نے کہا جس کا وہ سر پڑا ہے
کہا بھول جانے کی کیا بری خو ہے

یہی حال مرزا صاحب کی بے نیازی کا ہے۔ انعامی دعوتیں دیتے ہیں اور اس دعوت کو ان لفظوں سے پختہ بھی کرتے ہیں کہ :-

"تم قادیان میں نہیں آؤ گے۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۳۷)

لیکن جب میں وہاں والہانہ پہنچ جاتا ہوں تو فرماتے ہیں کہ ہمیں کیا! آخر میں حرف مطلب کا خط لکھتا ہوں کہ حسب وعدہ خود مجھے تردید و تکذیب کا موقع دیجئے تو اسکے جواب میں بڑے غصے سے بھرا ہوا مکتوب پہنچتا ہے کہ ہمیں اپنے مشاغل سے فرصت نہیں ہے تاہم تین گھنٹے تمہاری خاطر ہم دے سکتے ہیں۔ جس کی صورت یہ ہوگی کہ ہم ایک گھنٹہ تقریر کرینگے ۔ اس کے بعد تم سے پوچھیں گے کہ تمہاری تسلی ہوئی یا نہیں؟ تمہیں اس کے جواب میں ایک دو سطریں لکھ کر دینی ہونگی مگر زبان سے نہیں بولنا ہوگا۔ تمہارے منہ میں لگام دی جائیگی[1] اور صم بکم[2] ہو کر تمہیں سننا ہوگا اسی طرح ہم تین گھنٹے وقت دینگے۔ تم لعنتی ہو اور لعنت لے کر جاؤ گے وغیرہ وغیرہ۔

(نوٹ) اس واقعہ کی پوری تفصیل مع اصل خطوط کے ہمارے رسالہ "الہامات مرزا" میں درج ہے۔

ناظرین کرام! | یہ ہے مرزا صاحب کی انعامی رقوم تقسیم کرنے کی حقیقت - وعدے تو اتنے لمبے چوڑے مگر جب کوئی مرد میدان پہنچے تو اس کو ٹالنے کا یہ طریقہ - کیا ہی سچ ہے ؎

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

اعیان قادیان سے ایک سوال | مرزا صاحب نے جو لکھا تھا کہ ڈیڑھ سو پیشگوئی اگر تم جھوٹی ثابت کر دو تو میں اپنے ایک لاکھ مریدوں سے ایک ایک روپیہ تم کو لے دونگا - قادیانی اور لاہوری ممبرو! کیا تم لوگ ڈیڑھ سو پیشگوئی جھوٹی ثابت ہونے

[1] قادیانی اخلاق فاضلہ کا نمونہ ہے۔
[2] صم ہو کر سننا قادیانی معجزہ ہے۔

کے باوجود بھی مرزا صاحب کے مرید بنے رہتے ہیں۔ اور مریدی کی حیثیت میں ایک ایک روپیہ چندہ دیدیتے تب تو تمہارے حق میں یہ شعر خوب صادق آتا ؎

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

کیا مرزا صاحب قادیانی رسول پاک کی توہین کرنیوالے تھے؟

اخبار فاروق قادیان مؤرخہ ۲۱-مئی میں ایک مضمون نکلا ہے کہ علمائے اسلام جو حضرت مسیح علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانتے ہیں وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں۔

اس قسم کی باتیں قادیانی اصحاب حسب تعلیم مرزا صاحب ہمیشہ سے کہتے آئے ہیں۔ اس کا مختصر سا جواب ہماری طرف سے وہی ہے جو براہین احمدیہ میں مرزا صاحب نے حسب دعویٰ خود خدا سے الہام پا کر بلکہ مجددیت کے عہدہ پر فائز ہو کر لکھا تھا۔ چنانچہ آپ نے کتاب مذکور کے صفحہ ۴۹۹ پر حضرت مسیح کو آسمان پر زندہ مانا ہے۔ پھر کیا ایسا لکھ کر مرزا صاحب نے رسول کریم کی توہین کی ہے؟ کیا کوئی راسخ العقیدہ مرید ہمیں اس کا جواب دے سکتا ہے؟

مرزائی دوستو! | ؎

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

فتح ربانی ایک زبردست تحریری مباحثہ۔ دربارہ حیات مسیح۔ مابین مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے (قادیانی) جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ منگوا کر پڑھیں۔ کاغذ۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۲؍ محصولڈاک علیحدہ پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

[1] قیمت ۹؍ مع محصول ۱۰؍ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

یعنی اے نوح (علیہ السلام) آپ ایسے بات کا سوال نہ کریں جس کا آپ کو علم نہیں۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام غیب دان نہیں ہوتے ورنہ یوں نہ کہا جاتا کہ جس چیز کا آپ کو علم نہیں۔

(د) وہابیوں کے سردار نواب صدیق حسن خان بھوپالی تو اموات سے استمداد کے قائل ہیں بلکہ خود اپنے فوت شدہ بزرگوں سے استمداد فرماتے ہیں۔ ملاحظہ ہو آپ کا کلام حسب ذیل ؎

ابن قیم مددے قاضیٔ شوکاں مددے

جواب (د) نواب صاحب مرحوم کے مذکورہ شعر کا مطلب آپ کی عام تصنیفات کی روشنی میں سمجھنا چاہئے تو معلوم ہوگا کہ اس سے مقصود حقیقۃً استمداد نہیں بلکہ اظہار محبت ہے۔

اس شعر کی یہ توجیہہ بالکل ٹھیک ہے کیونکہ نواب صاحب ممدوح عام اہل توحید کی طرح نہ ہی سماع موتیٰ کے قائل تھے نہ ہی فوت شدہ بزرگوں سے اس قسم کی مدد خواہی جائز سمجھتے تھے۔ آپ کی مشہور زمان کتب "الدین الخالص" اور "فتح البیان" وغیرہ ان کے موحدانہ عقائد پر شاہد ہیں۔ چنانچہ آپ آیت مَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ کے ذیل میں سماع موتیٰ کی نفی فرماتے ہیں اور آیہ کریمہ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ کی تفسیر میں استمداد متنازعہ فیہ کا رد ان لفظوں میں فرماتے ہیں:۔

ای لا احد اضل منه ولا اجهل فانه دعا من لا یسمع فکیف یطمع فی الاجابت فضلاً عن جلب نفع او دفع ضر فتبین بهذا انه اجهل الجاهلین واضل الضالین والاستفهام للتوبیخ والتقریع (فتح البیان) ۴۴

(ہ) جو آیتیں آپ نے پیش کی ہیں وہ تو عرب کے بت پرستوں، کافروں اور مشرکوں سے متعلق ہیں۔ ہم پر وہ کیونکر چسپاں ہو سکتی ہیں ہم تو موحد مسلمان ہیں۔ اللہ رسول پر ہمارا ایمان ہی نہیں بلکہ ہم ان کے سچے محب ہیں اور ارکان اسلام کے پابند ہیں۔

جواب پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مشرکین عرب نے اپنے فوت شدہ بزرگوں (جو دراصل مقبولان الٰہی تھے) کے مجسمے بنا رکھے تھے ان کا حقیقی رجوع دراصل ان فوت شدہ بزرگوں کی ارواح طیبہ کی طرف تھا وہ کہتے تھے کہ ہم ان کی پرستش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے نزدیک کر دیں تاہم خدا تعالےٰ نے اسے شرک قرار دے کر بڑی خفگی کا اظہار فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰهِ زُلْفٰی ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ فِیْ مَا هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ؕ

یعنی جن لوگوں نے خدا کے سوا اور کارساز تجویز کر رکھے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو ان کی پرستش صرف اسلئے کرتے ہیں کہ ہم کو خدا کا مقرب بنا دیں تو اللہ تعالےٰ ان کے (اور اہل ایمان کے) باہمی اختلافات کا فیصلہ (قیامت کے روز) فرمائیگا۔

یہ عذر پیش کرنا کہ یہ آیتیں بت پرستوں کے حق میں نازل ہوئی ہیں ہمیں ان سے کیا تعلق؟ آیت ذیل پر غور کرنے سے بھی ناقابل قبول معلوم ہوتا ہے۔

اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ نُزُلًا ؕ یعنی کیا ان کافروں کا خیال ہے کہ مجھ کو چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنا کارساز (حاجت روا) قرار دے لیں۔ ہم نے ان کافروں کی دعوت کے لئے دوزخ طیار کر رکھا ہے۔"

یہ آیت ان سب لوگوں کے لئے تازیانۂ عبرت ہے جو اپنی مصیبتوں اور حاجتوں میں خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر اللہ تعالےٰ کے فوت شدہ نیک بندوں (نبیوں ولیوں) کی طرف رجوع کرتے ہیں بلکہ اس آیت کی رو سے ایسے لوگ کافر ہیں۔

اس کے علاوہ غور طلب بات یہ ہے کہ غیر اللہ سے ایسا معاملہ کرنا جو صرف خدا سے کرنا چاہئے بلاشبہ شرک ہے جس کا ارتکاب کرنے سے اولوالعزم انبیاء علیہم السلام کے بھی اعمال ضائع ہو سکتے تھے۔ پھر ماوشما کس شمار میں ہیں۔ کفار مشرکین نے اگر اپنے بزرگوں کے نام کے بت بنالئے تو مسلمانوں نے اپنے بزرگوں کے مزارات پر خوب دھوم دھام سے عرس رچائے، قوالیاں کیں، نذریں چڑھائیں، قربانیاں کیں، طواف کئے، سجدے کئے۔ حتیٰ کہ وہ سب ہی کچھ کر گزرے جو غیر مسلم اپنے بتوں کے حضور میں کرتے ہیں۔ پھر غیر مسلم جو کام کر کے مشرک ٹھیریں وہی کام اگر مسلمان کریں تو توحید کہلائیگا؟ سچ فرمایا مولانا حالی مرحوم نے ؎

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

(باقی)

اثبات التوحید قاضی فضل احمد لدھانوی نے اپنی کتاب "انوار آفتاب صداقت" میں جماعت اہل حدیث، علماء دیوبند اور دیگر اکابرین اہل حدیث پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ اس کتاب کا جواب "اثبات التوحید" میں دیا گیا ہے اور تقریباً تیس مختلف مسائل پر بحث کر کے قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے قاضی صاحب مذکور کے اعتراضات کو توڑ دیا ہے۔ گویا بریلوی فرقہ کی تردید میں ایک زبردست کتاب ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ

اسلامی توحید مؤلفہ مولانا عبد السلام صاحب بستوی اہل بدعت کی تردید میں بہت مفید کتاب ہے۔ کفر، شرک اور دیگر بدعات کی بدلائل قرآن و حدیث تردید کی ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ قیمت ۴؍

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

۴۴ نیز نواب صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ دعا (پکار) عبادت اور ندا ہے اور واسطے غیر اللہ کے منہی عنہ ہے اور منادیٰ (جسکو پکارا جائے) الٰہ (معبود) ہوتا ہے منادیٰ (پکارنے والے) کا اور یہ فعل شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ؕ (الولاء المعقود لتوحید رب المعبود۔ صفحہ ۲۱)

کفار عرب آنحضرت صلعم سے اپنے حسب منشا معجزات طلب کرتے تھے۔ (جن کی تفصیل سورہ بنی اسرائیل میں آئی ہے) اور یہ بھی کہتے کہ اس (پیغمبر) کو موسیٰ (علیہ السلام) جیسے معجزات کیوں نہ دیئے گئے۔ (لَوْ لَا أُوْتِيَ مِثْلَ مَا أُوْتِيَ مُوْسٰى) اس بہانے سے وہ لوگ قرآنی ہدایت سے باز رہتے تھے جس سے آنحضرت صلعم کا دل کڑھتا تھا۔ اس پر جناب باری نے جو ارشاد فرمایا وہ قابل شنید ہے:-

وَ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ؕ

یعنی اگر آپ کو ان کا اعراض گراں گزرتا ہے اور آپ کو یہ قدرت ہے کہ زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی ڈھونڈھ لو اور کوئی معجزہ لے آؤ تو (ایسا ہرگز نہ کرو) اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا پس آپ نادانوں میں سے نہ ہو جیئے۔

سبحان اللہ! کس قدر شان بے نیازی ہے آخر خالق خالق ہی ہے اور مخلوق مخلوق ہی ہے۔ ایک مرتبے میں کیونکر ہو سکتے ہیں۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے جلسوں میں سٹیج پر جھوم جھوم کر پڑھا کرتے ہیں

ع وان منظور ہیں ابرو کے اشارے

آئیں اور ان آیتوں پر غور کر کے اپنے خلاف اسلام عقائد کی تصحیح کریں۔

(ج) کیا آج کل کے ڈاکٹر اور طبیب باذن خداوندی شافی الامراض نہیں ہیں؟

جواب (ج) ڈاکٹر یا طبیب باذن خدا شافی الامراض ہرگز نہیں ہیں۔ یعنی خدا نے ان کو اس قسم کا اختیار نہیں بخشا کہ جس مریض کو چاہیں صحت یاب کر دیں۔ شافی الامراض خدا کے سوا کوئی نہیں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقولہ قرآن مجید میں وارد ہوا ہے

اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ؕ یعنی جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو خدا تعالیٰ ہی مجھے شفا دیتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض طبیب آج کل بھی اپنے نسخوں کے سر پر هُوَ الشَّافِيْ لکھا کرتے ہیں۔ اس سے ان کی مراد یہی ہوتی ہے کہ شفا دہی خدا ہی کے اختیار میں ہے حقیقت یہ ہے کہ ادویات میں تاثیر بھی اسی ذات پاک نے پیدا کی ہے اور اسی کے حکم سے دوا کا اثر ظاہر ہوتا ہے (اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ) اگر وہ نہ چاہے تو مثل مشہور "روغن بادام خشکی مے آرد" صادق آتی ہے۔

وہم در وہم ممکن ہے کوئی صاحب یوں کہیں کہ تمہاری یہ تقریر دربارہ شفائے امراض وغیرہ بھی مسلم ہے مگر ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے خود کسی کو شفا یا اولاد وغیرہ نہیں دیتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کر کے دلوا دیتے ہیں اور ان کی دعا رد نہیں ہوتی بلکہ ضرور قبول ہو جاتی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ؕ یعنی اللہ تعالیٰ نیک بندوں سے ضرور قبول کرتا ہے۔

جواب الجواب اس کا یہ ہے کہ زندہ بزرگ سے دعا کروانے میں تو کوئی مضائقہ نہیں مگر اس کی دعا کے موافق نتیجہ ظاہر ہونا ضروری نہیں جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلعم بہت چاہتے تھے کہ آپکا چچا ابوطالب مشرف باسلام ہو جائے مگر آخر وقت تک اس کو کلمہ شہادت پڑھنے کی توفیق نہ ملی۔ اس لئے کہ اس کا اسلام سے مشرف ہونا تقدیر الٰہی میں نہ تھا چنانچہ قرآن مجید سے اس مضمون کی آیت ملاحظہ ہو۔ ارشاد ہے:

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ ؕ

یعنی آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے مگر اللہ جس کو چاہے ہدایت کر دیتا ہے۔

باقی رہا مردہ بزرگوں سے حاجات طلب کرنا سو یہ قرآن کریم کی رو سے نہ صرف شرک ہے بلکہ اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ تمہاری پکار کو نہیں سنتے۔ اگر (بالفرض) سن لیں تو تمہاری حاجت براری نہیں کریں گے (کیونکہ ان کو ایسے اختیارات حاصل نہیں) اب رہی آپ کی پیش کردہ آیت سو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مقبولان الٰہی کی تمام دعائیں نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہیں۔ یہ آیت ہابیل اور قابیل کے باہمی نزاع کے ذکر میں آئی ہے۔ جس کا مختصر بیان یہ ہے کہ ہابیل اور قابیل حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے۔ جو کسی معاملے میں آپس میں جھگڑ پڑے۔ انہوں نے بمشورہ حضرت آدم اپنی نزاع کا فیصلہ یوں کرنا چاہا کہ خدا کی درگاہ میں دونوں بھائی کچھ نیاز پیش کریں جس کی نیاز قبول ہو جائے وہی حق بجانب ٹھہرے سو اس کے مطابق ہابیل کی نیاز قبول ہو گئی۔ اس پر قابیل نے بگڑ کر ہابیل کو قتل کرنے کی دھمکی دی۔ اس کے جواب میں ہابیل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے اعمال قبول کر لیا کرتا ہے۔ اس آیت کو دعا سے کچھ تعلق نہیں۔ اگر دعا بھی اس میں داخل سمجھیں تو بھی کچھ ہرج نہیں کیونکہ دعا کے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نہ صرف مقبولان الٰہی کی بلکہ ہر مؤمن کی دعا شرف قبولیت پاتی ہے ضائع نہیں جاتی اس کا اجر قیامت کے روز ضرور ملیگا۔ ہاں یہ بات نہیں کہ ہر ایک دعا کا اثر (خواہ نبی ہی کی طرف سے ہو) ضرور بالضرور دنیا میں ظہور پذیر ہو۔ چنانچہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاء مغفرت ان کے مشرک والد کے حق میں قبول نہیں ہوئی۔ اسی طرح حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلعم کو اپنی والدہ ماجدہ کے حق میں بخشش کی دعا کرنے کی اجازت نہیں ملی کیونکہ بحالت شرک ان کا انتقال ہوا تھا۔ نیز حضرت نوح کی دعا ان کے نافرمان بیٹے کے حق میں قبول نہیں ہوئی بلکہ صاف لفظوں میں خدا کی طرف سے تنبیہ کی گئی:-

فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ

حافظ عبداللہ صاحب روپڑی اور ہم!

امرتسری نزاع جو اربعین غزنویہ کی صورت میں ظاہر ہوئی تھی بتوجہ جلالت الملک سلطان المعظم ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ ایام حج ۱۳۴۴ھ میں ختم ہو چکی تھی۔ چنانچہ غزنوی خاندان کے اخبار "توحید" میں یہ دل خوش کن مژدہ صاف لفظوں میں سنایا گیا تھا کہ

> مولوی ثناء اللہ صاحب اور ہمارے (خاندان غزنویہ) کے درمیان جلالۃ الملک ابن سعود کے فیصلے کے مطابق اب نزاع کی صورت باقی نہیں رہی۔
>
> (توحید ۶۔ مارچ ۱۹۲۹ء)

اس کے بعد بحمد اللہ عرصہ تک خاموشی رہی۔ مگر حافظ عبداللہ صاحب کمیرپوری (روپڑی) کو خدا جانے اس میں کیا لذت حاصل ہوتی ہے کہ باوجود فیصلہ امیر اعظم اور باوجود منع کرنے ان کے امیر (شاہ محمد شریف صاحب گھڑیالوی) کے کبھی نہ کبھی اس نزاع کو زندہ کرتے رہتے ہیں۔

۲۱۔ اپریل سنہ حال کو آپ نے مع تین کس اپنے ہم نواؤں کے میرے مکان پر آ کر اسی قسم کی گفتگو کی۔ جس کا مناسب جواب میں نے دیدیا۔ میں سمجھا تھا کہ بحکم المجالس مؤتمنة یہ گفتگو یہاں تک ہی رہیگی مگر حافظ صاحب نے اپنی نیت کے ماتحت اس کو اخبار میں شائع کر کے پبلک تک پہنچایا۔ جس کے متعلق میں نے "اہلحدیث" مورخہ ۱۳۔ مئی میں لکھا کہ حافظ صاحب نے گفتگو میں تحریف و تبدیل کی ہے میں اس امر کو **علیم و خبیر** (خدا) کے حوالے کرتا ہوں۔

نوٹ | حافظ صاحب نے تحریف تبدیل سے انکار کیا ہے۔ میں اس کا فیصلہ کرانے کے لئے طیار ہوں۔ آپ کسی سمجھدار غیر جانب دار کو منصف مان لیں۔ وہ بیان فریقین و غیرہ سُن کر جو فیصلہ کر دیگا مجھے منظور ہوگا۔

حافظ صاحب کو گلہ ہے کہ میں ان کو بیٹھے چھوڑ کر اٹھ گیا۔ میرا ایسا کرنا سنت نبویہ کے مطابق تھا۔ میں اس کا ثبوت بھی منصف کے سامنے دونگا۔ انشاء اللہ!

ہاں یاد آیا | حافظ عبداللہ صاحب نے آج سے پہلے بارہا منصفی کے لئے مولوی احمد اللہ صاحب دہلوی کا نام پیش کیا ہے۔ اگر وہ آج اس نزاع کے لئے مولوی صاحب موصوف کو منظور کریں تو مجھے بھی منظور ہے۔ ان کا سفر خرچ فریقین پر ہوگا۔ کیا میں امید رکھوں؟ (ضرور!)

میرا تقاضا یہ تھا اور ہے | کہ سلطانی فیصلے کو پہلے صاف الفاظ میں منظور کرو پھر کوئی اور بات کرو۔

حافظ صاحب کو جب کبھی فیصلہ سلطانی تسلیم کرنے کے لئے کہا گیا تو وہ یہی عذر کرتے رہے کہ یہ فیصلہ مشکوک ہے، اس پر مہر سلطانی نہیں، اس پر فریقین کے دستخط نہیں۔ گذشتہ سال جب آپ حج کو جانے لگے تو میں نے "اہلحدیث" ۸۔ جنوری ۱۹۳۵ء میں آپ کے نام ایک کھلا مکتوب لکھا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

> آپ حج کو جاتے ہیں۔ جلالت الملک سے دریافت کریں کہ آپ کے دربار میں بحکم آپ کے قاضی ابن بلیہد نے (غزنویہ اور ثناء اللہ) میں فیصلہ لکھا تھا یا نہیں؟

میں نے اس فیصلہ کی عبارت کا فوٹو بھی دیدیا تھا جو ۸۔ جنوری ۱۹۳۵ء کے اہلحدیث میں بر صفحہ ۹ درج ہے۔

یہ مضمون دیکھ کر حافظ صاحب نے مکہ معظمہ سے ایک خط اپنے اخبار مورخہ ۲۳ میں شائع کرایا۔ جس میں صاف لکھا کہ میں ضرور دریافت کر کے آؤنگا۔

چونکہ یہ اعلان حافظ صاحب کی جانب سے ایک وعدہ موثقہ ہے۔ چاہئے تھا کہ آپ آتے ہی اہلحدیث پبلک کیلئے اپنی تحقیق دربارہ فیصلہ سلطانی شائع کرتے۔ مگر انہوں نے آج تک ایسا نہ کیا اسلئے صحبت مذکورہ میں میں نے مطالبہ کیا کہ آپ پہلے وہ رپورٹ پیش کریں جو فیصلہ سلطانی کی بابت تحقیق کر کے لائے ہیں۔ آپ نے کہا اسے جانے دیجئے وہ آپ کو مضر ہے میں نے کہا کہ مجھ پر رحم نہ کیجئے آپ بتائیے کہ وہ کیا ہے

ناظرین! | باوجود ادھر سے سخت اصرار کے اور ادھر سے سخت انکار کے بحکم

> حق برزبان جاری گردد

حافظ صاحب کے قلم سے دو دفعہ فیصلہ سلطانی کی تصدیق نکل گئی۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

> "مولوی ثناء اللہ نے سلطانی فیصلہ کو ٹھکرا دیا۔ (۶۔ مئی ۱۹۳۶ء)
>
> مولوی ثناء اللہ نے لکھا ہے کہ میں اس بات پر اصرار کرتا تھا اور کرتا ہوں کہ سلطان ابن سعود کے درباری فیصلے کو تسلیم کیا جائے۔ حالانکہ مولوی ثناء اللہ نے اس کو ٹھکرا دیا اور دوبارہ تفسیر چھاپی تو اس میں نہ اغلاط کی اصلاح کی نہ ان کو بیان کیا۔"
>
> (۲۰۔ مئی ۱۹۳۶ء)

اعیان اہل حدیث! | ان دونوں عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دربار سلطانی میں فیصلہ ضرور ہوا۔ مگر یہ معلوم ہونا ضمنی علم ہے۔ اس لئے میں بتوسط حق پسند ممبران جماعت اہل حدیث کے حافظ عبداللہ صاحب سے مطالبہ کرتا ہوں کہ

> صاف صاف الفاظ میں فیصلہ سلطانی کی تصدیق اور تسلیم کریں۔

ہاں اس کے بعد آپ مجھ سے واضح الفاظ میں تعمیل فیصلہ سلطانی کا مطالبہ کریں۔ میں اعیان اہل حدیث سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حافظ صاحب کے اس مطالبہ میں ان کے شریک ہو کر مجھ پر زور ڈالیں میں اگر ان کا مطالبہ نہ مانوں تو بحکم

> قَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي

جزیرۃ العرب کی حالت پر ایک نظر

عرب کے بارے میں مشہور ہے کہ ریگستانی ملک ہے، یہ اس لحاظ سے بے شک صحیح ہے کہ اُس ملک میں بہت بڑا ریگستان موجود ہے لیکن تمام ملک ریگستانی نہیں ہے، یمن تو بہت ہی زرخیز خطہ ہے، اسی طرح عسیر الاحسار بھی سرسبز علاقے ہیں۔ نجد اور حجاز میں بھی بہت سا حصہ قابل کاشت ہے۔ اور اُس میں کھیتی ہوتی بھی ہے۔ عرب کی اصلی مصیبت ریگستان نہیں بلکہ آبپاشی کے انتظام کا فقدان ہے۔ عرب میں اچھی خاصی بارش ہوتی ہے۔ مگر پانی روکنے کا کوئی بندوبست چونکہ نہیں ہے۔ اس لئے وہ ریگستان میں جاکر جذب ہو جاتا ہے۔ لیکن قارئین یہ معلوم کر کے خوش ہونگے کہ شاہ ابن سعود نے اب اس ضرورت کی طرف توجہ کی ہے اور جلدی ایسے انتظامات ہونے والے ہیں کہ برسات کا پانی ضائع نہ ہو بلکہ زراعت کے کام آ سکے۔

پھر خود صحرا میں بھی کھیتی کی جا سکتی ہے۔ عرب کا ریگستان بالکل بنجر نہیں ہے۔ ثبوت یہ ہے کہ موسم بہار میں تمام صحرا ایک قسم کی ہلکی گھانس اور پھولوں سے ڈھک جاتا ہے۔ یعنی اس کی مٹی میں نباتات پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اگرچہ یہ صلاحیت سال بھر میں دو تین ماہ ہی کے لئے ہوتی ہے۔

لیکن اس صلاحیت سے بھی پورا پورا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ سائنس نے اب ایسے طریقے پیدا کر دیئے ہیں جن کے ذریعہ کھیتی دیکھتے دیکھتے طیار ہو جاتی ہے۔ روسی ترکستان کے صحرا میں اسی طرح کھیتی شروع کر دی گئی ہے۔ عرب کے صحرا میں بھی یہ کیا جا سکتا ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ سائنسدان پہلے ان نباتات کی جانچ کرتے ہیں جو ریگستان میں کچھ مدت کے لئے پیدا ہوتی ہے۔ پھر ایسے غلے کا انتخاب کر لیتے ہیں جس کا نباتاتی مزاج صحرا کے نباتات سے ملتا جلتا ہے۔ پھر اس غلے پر کیمیاوی اثر ڈالا جاتا ہے اور وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ زمین میں جاتے ہی کلے نکال لے اور جلد سے جلد اُس کے پیڑ بڑھ کر پختہ ہو جائیں اس وقت روسی ترکستان کے صحرا میں جو کھیت قائم کئے گئے ہیں وہ چند ہفتوں میں کھیتی کو پختہ کر دیتے ہیں۔ امید ہے شاہ ابن سعود بھی سائنس کی اس دریافت سے عرب کو فائدہ پہنچائیں گے۔

ایک بات اور بھی یاد رکھنے کی ہے۔ صحیح احادیث میں وارد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اُس وقت تک نہیں آئے گی جب تک عرب کا صحرا کھیتی سے لہلہانے نہ لگے۔ سائنس نے اب ایسی صورتیں پیدا کر دی ہیں کہ یہ نبوی پیشین گوئی پوری ہو جائے پھر یہ واقعہ بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ عرب میں دریا نہیں ہے۔ صرف نالے ہیں۔ اور یہ تمام نالے صحرا کی طرف ہی جاتے ہیں۔ اگر صحرا کے تھوڑے تھوڑے حصوں میں پانی روکنے کا انتظام کیا جائے تو ایک مدت کے بعد ریگ مٹی کی صورت اختیار کر لیگی اور آسانی سے کھیتی ہو سکیگی۔ مگر صحرا کے باہر بھی بے شمار اچھی زمینیں موجود ہیں۔ جن میں زراعت محض اس وجہ سے نہیں ہو رہی ہے کہ آبپاشی کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

اس کے علاوہ عام طور پر بدوؤں میں مشہور ہے اور تاریخی کتابوں میں بعض اشارے پائے جاتے ہیں کہ صحرا میں ایک یا کئی شہر ریگ کے اندر دفن ہیں اور ان شہروں میں بیش بہا خزانے موجود ہیں۔ اگر ان شہروں کو تلاش کیا جائے اور وہ مل جائیں تو عرب کے ہاتھ میں بڑی دولت آ جائیگی اور صحرا میں یہ تلاش ایک سال میں ممکن نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ سالہا سال تلاش جاری رکھی جائے۔ کیونکہ ریگ کے پہاڑ جب کبھی خود ہی ہٹینگے تو اندر کی چیزیں نظر آئینگی۔

صحرا عرب عجائبات سے خالی نہیں ہے شریف زید کا بیان ہے کہ جب وہ جنگ عظیم کے دوران میں صحرا کا دورہ کرنے پر مجبور ہوئے تو انہیں ایک جگہ بہت ہی عظیم الشان چالیس کنوئیں یا اندارے نظر آئے۔ یہ بہت گہرے ہیں اور پتھریلی زمین کو کاٹ کر بنائے گئے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا ان کی تاریخ کیا ہے اور کس نے انہیں بنایا ہے مگر سب میں پانی ہے۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ ایک کنوئیں کا پانی کھاری ہے تو دوسرے کا میٹھا۔ یہی حال سب کنوؤں کا ہے۔ ایک کھاری دوسرا میٹھا۔

عرب کو غریب ملک کہنا غلطی ہے۔ وہ غریب صرف اس وجہ سے رہا ہے کہ کسی نے اُس کی دولت سے کام نہیں لیا۔ عرب کی زمین کے نیچے پٹرول کے کبھی نہ خشک ہونیوالے چشمے موجود ہیں اور پہاڑ مختلف قسم کی دھاتوں سے لبریز ہیں۔ حجاز کے پہاڑوں میں تانبا بھرا پڑا ہے اور آسانی سے نکالا جا سکتا ہے۔

اب تک عرب کی سرزمین کی کوئی عملی تحقیق نہیں کی گئی ہے اگر معدنیات وغیرہ کے ماہر تحقیقات کریں تو نہ جانے کتنی بے شمار دولت کا پتہ چل جائے۔

بدقسمتی سے شاہ ابن سعود کے پاس سرمایہ نہیں ہے۔ انہوں نے پٹرول نکالنے کا ٹھیکہ دیدیا ہے مگر دوسری کانیں یونہی بند پڑی ہیں۔ یہ کیونکر کہا جائے کہ ہندوستانی مسلمان اس مہم کو سر کریں۔ خود بھی فائدہ اٹھائیں اور عرب کو بھی مالا مال کر دیں۔ ہندوستانی مسلمان خود ہی بدنصیبیوں میں مبتلا ہیں۔ اپنی مدد نہیں کر سکتے تو کسی اور کی کیا کرینگے۔ لیکن یہ دیکھ کر اطمینان ہوتا ہے کہ شاہ ابن سعود کو فکر ہے کہ عرب کی اقتصادی حالت درست کر دیں۔ ارادہ پختہ ہے تو خدا کوئی نہ کوئی سامان کر ہی دیگا۔ ہماری رائے میں تو شاہ کو چاہئے کہ مناسب شرطوں پر اجنبی سرمایہ داروں سے فائدہ اٹھائیں " (از ہند کلکتہ ۱۹ مئی)

دولت اسلامیہ کا سبب زوال

(از مولوی عبدالجلیل صاحب رحمانی سنتیاں ضلع بستی)

لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ

آپس میں منازعت مت کرو ورنہ کمزور پڑ جاؤ گے۔

وتشبو اشعبا فکل جزیرۃ - فیھا امیر المومنین ومنبر

آیہ کریمہ کے بعد میں ساور بن ہند بن زہیر کے اس شعر سے اپنے عنوان کی ابتدا کرتا ہوں۔

اے معشر مسلمین! اور اے فرزندان اسلام خدا را اپنی مخموریت و میگساری، بے خودی اور سرمستگی سے اب بھی بیدار ہو جاؤ۔ دیکھو آنکھ پھاڑ کر دیکھو آسمان نے تمہاری غفلت سے فائدہ اٹھایا۔ تمہیں پیس کر ریزہ ریزہ کر دیا۔ حکومت و سلطنت، امامت کبریٰ اور خلافت جیسا منصب تم سے چھین لیا گیا۔ یہ کیا مدہوشی ہے تمہارے لئے یہ درد انگیز واقعات اور جگر سوز حوادثات قطعاً تازیانہ عبرت ثابت نہیں ہوتے۔ آٹھ سو سال تک اندلس پر حکومت کرنے کے بعد وہاں سے نکالے گئے۔ چھ سات سو صدیوں تک نہایت شان و شوکت کے ساتھ عروس البلاد بغداد پر اسلامی پرچم لہرایا گیا مگر کفر و شرک کے باد صرصر سے آخر کار اکھڑ کر رہ گیا آہ اے بدنصیب مسلمان تو نے تاریخ کا وہ دردناک واقعہ نہیں دیکھا۔ غرناطہ جو کسی وقت رشک قرطبہ بنا ہوا تھا نیز مسلمانوں کا علمی مرکز بھی رہ چکا ہے جس وقت آخری فرماں روا ابو عبداللہ سے خالی کرایا گیا تو وحشی درندوں خونخوار عیسائیوں نے کیا ظلم ڈھایا۔

۱۵۶۷ء سے ۱۶۱۰ء تک کی ایک قلیل مدت میں تیس لاکھ مسلمانوں کو وہاں سے جلا وطن کر دیا گیا۔ عیسائی بادشاہ ہنری ہفتم نے خود مستعد ہو کر پانچ لاکھ مسلمانوں کو بیک وقت جلا وطن کر دیا۔ ان کا جرم یہ تھا کہ عیسائیت کیوں نہیں قبول کرتے ؎

مکش بہ تیغ ستم والہان ملت را
نہ کردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر

یہی وحشی درندے ہیں جنہوں نے ارض مقدس اور مسجد اقصیٰ کی متبرک زمین پر ستر ہزار محمدیوں کو تہ تیغ کر دیا تھا۔ اے بے حس اور جامد مسلمانو! تمہارا خون بہا کر تمہارے بچوں تمہاری عورتوں، فقہاء اور محدثین مفسرین اور امت کے برگزیدہ بزرگوں کو قتل کر کے بھٹیوں میں جھونک کر اور جلا کر فخریہ طور پر گاڈفری اور ڈینند فاتحین یروشلم نے یورپ کو یہ خط لکھا تھا

"آپ اس کا اندازہ اور صحیح اندازہ اس سے لگائیں کہ رواق سلیمان اور کلیسا اعظم میں ہمارے گھوڑے گھٹنوں تک مسلمانوں کے نجس خون میں چلتے رہے"

(کروسیڈ از مجاد جلد ۳)

مسلمانو! دیکھا تمہارے ساتھ کیا کیا گیا۔ یہ تو محض نمونہ پیش کر دیا ہے۔ اگر ساتویں صدی کے اواخر اور آٹھویں صدی کے اوائل کا زمانہ جو کہ تاریخ اسلام کا نہایت پُر آشوب، نازک اور انقلابی زمانہ ہے۔ اس پُر آفات دور کو دیکھا جائے تو پچاس لاکھ مسلمانوں کی خونریزی کی سب سے بڑی ذمہ داری خود مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ مسلمانوں کے باہمی تشتت و افتراق، جنگ و جدال، معرکے اور جنگ آرائیاں، بے جا تعصب مذہبی آپس کے نفاق و شقاق ہی نے غارتگران تاتار ہلاکو خان اور اس کے دیگر وحشی درندوں کو اپنے گھروں میں بلا لیا۔ خلیفۃ المسلمین کو کچے چمڑے میں بند کرایا حرم سرا کی محترم خواتین کو انتہائی بے دردی، سفاکی اور بے رحمی کے ساتھ قیدی بنا کر پیدل چلایا۔

اے بے غیرت مسلمان! خاندان نبوت سے تعلق رکھنے والی خواتین ہی کے حسرتناک اور الم انگیز واقعات کا نقشہ کھینچتے ہوئے شیراز کا علامہ خون کے آنسو روتا ہوا ہمارے رلانے کے لئے یہ کہہ گیا ہے ؎

یساقون سوق المعز فی کبد الفلا
من اثر قوم لا یعودون بالزجر
جلین سبایا سافرات وجوھھا
کوا عب لا تبرزن من حلل الخدر

اے فرزندان اسلام! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسی خاندان عباسیہ کے ایک پُر شوکت خلیفہ نے بقول "ایڈورڈ گبن" قیصر روم کو "اے کتے کے بچے" کے لقب سے خط لکھا تھا۔ مگر آہ آج اسی خاندان عباسیہ کی حرم سرائیں کتنی بے پردگی کے ساتھ گھسیٹی جا رہی ہیں مسلمانو! تم اور تمہاری گردنیں اس کی ذمہ دار ہیں، ایثار اور قربانی سے اس کا کفارہ ادا کرو۔ دیکھو حنفی، شافعی مالکی، حنبلی، شیعہ، سنی کے باہمی اختلافات۔ الگ الگ احکام۔ الگ الگ مساجد۔ اوقاف و مدارس۔ ائمہ جمعہ کی تقسیم۔ خاصکر حنفی شافعی کی باہمی جنگ۔ مالکی و شافعی کی عداوت وحدت ملیہ کی بربادی۔ شیرازہ اسلام کے انتشار اور دولت اسلامیہ کے زوال کا واحد سبب ہے، شیعہ سنی کے بھی باہمی پیکار و خلش نے اسلام کو بے انتہا نقصان پہنچایا۔ چنانچہ چھ صدیوں کی اسلامی تہذیب و تمدن کا خاتمہ بغداد کی پامالی و بربادی اسی کا نتیجہ ہے خواجہ نصیر الدین طوسی شیعی ہی کی ریشہ دوانیوں سے بغداد کی شان و شوکت کا خاتمہ ہو گیا۔ بیت المقدس کی قدیم تاریخ پڑھئے اور مسلمانوں کی شومئی قسمت پر آنسو بہائیے۔ دولت سلجوقیہ اگر خطرے میں ہے تو دولت فاطمیہ عیسائی درندوں سے مراسم قائم کر کے سلجوقیہ کی بربادی کا سامان فراہم کرتی ہے اور بیت المقدس میں عیسائیوں کے داخلہ کو بنظر استحسان دیکھتے ہوئے عیسائیوں کو امداد و اعانت کی امید بھی دلاتی ہے۔ یا للعجب! مسلمانو! اپنی وحدت کو دیکھو۔ تم واحد خدا واحد کتاب۔ واحد رسول کے فرمانبردار ہو تمہیں اقوال رجال کا مکلف نہیں بنایا گیا۔ تاکہ تمہارے اندر تشتت و افتراق، ٹولیاں اور جماعتیں نہ پیدا ہوں۔ کیونکہ لوگوں کی رائیں الگ الگ، ان کے خیالات باہم مختلف

میری مخالفت میں حافظ صاحب کے ساتھ ہو جائیں۔ برادران اہل حدیث! کیسی سیدھی اور صاف ہدایت کی راہ ہے۔

اعیان اہل حدیث! آپ لوگ للہ غور کریں کہ میری نزاع کا فیصلہ تین مرتبہ ہوا۔ قانونی اصطلاح میں ان دفعات کے نام ذیل میں رکھتا ہوں۔

اول جی میں میرے حق میں ہوا۔

دوم ہائی کورٹ میں ہوا۔

سوم پریوی کونسل میں ہوا۔

فیصلہ جی سے مراد فیصلہ آرہ ہے۔

۲- فیصلہ ہائیکورٹ سے مراد فیصلہ آرہ کی وہ تصدیق ہے جو اہل حدیث کانفرنس کے جلسہ مدراس میں ہوئی

۳- فیصلہ پریوی کونسل سے مراد دربار سلطانی کا فیصلہ ہے۔

(لہ الحمد فی الاولیٰ والاٰخرۃ ۵)

آخری بات میری طرف سے بطور تاکید سابق یہ ہے کہ زبانی گفتگو بغریب خانہ کی بابت میں کسی سمجھ دار شہری کو منصف مانتا ہوں۔ اور باقی تفسیری نزاع کی بابت حافظ صاحب سے مطالبہ کرتا ہوں کہ

آپ فیصلہ سلطانی کو تسلیم کرکے مجھ سے اسکی تعمیل کا مطالبہ کریں۔ میں اس کے لئے حاضر ہوں۔

حافظ صاحب! آخر ہمیں ایک وقت اس دنیائے فانی کو چھوڑ کر خدا کے حضور حاضر ہونا ہے کیا یہ بات کوئی معقول اور پسندیدہ ہے کہ ہم نزاع کی صورت میں جائیں؟ ہرگز نہیں۔ پس میرے عزیز برادر سنئے! ؎

جنگ کردی آشتی کن زانکہ نزد عاقلاں
ایں مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

قابل توجہ اعیان اہل حدیث

(از منشی محمد خان صاحب وتے وال ضلع گجرات)

برادران اہل حدیث! یہ وقت خواب غفلت میں سونے کا نہیں۔ بلکہ خود بیدار ہونے اور دوسروں کو خواب خرگوش سے جگانے کا سنہری موقع ہے۔ اگر ہم اسی حال میں رہے جس میں کہ آج نظر آ رہے ہیں تو ترقی و ارتقا کرنا ہمارے لئے ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ہر ایک قوم بیدار ہو کر بام عروج پر گامزن ہو رہی ہے۔ مگر ہم ہیں کہ ہمارے گھر کی لڑائیاں ہی تا حال ختم نہیں ہوئیں۔ طعن وتشنیع، غیبت، آتش حسد وغیرہ ہم میں موجود ہیں۔ نہ ہم میں محبت ہے نہ اخوت، نہ ہمدردی نہ یک جہتی۔ غرضیکہ جملہ اوصاف بشریہ ہم سے یوماً فیوماً مفقود ہو رہے ہیں۔

برادران! آپ دل وجان سے توحید وسنت کی اشاعت میں حصہ لیں۔ حلال کمائیں اور کھائیں بلکہ دوسروں کو کھلائیں۔ اور علم توحید وسنت کو مشرق تا مغرب لہرادیں۔ آپ مساعی جمیلہ سے اس کار خیر میں حصہ لیں۔ ؎

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

ہر ضلع میں ہر ایک دیہہ اور شہر میں انجمنیں قائم کرو۔ پھر ان کا الحاق تحصیلی انجمن سے اور تحصیل انجمنوں کا ضلع کی انجمن سے اور ضلع کی انجمنوں کا صوبہ کی انجمن سے اور صوبہ کی انجمنوں کا کانفرنس دہلی سے الحاق ہو۔ اس طرح سے ایک سلسلہ حکومت کا سا ہو جاوے گا۔

جو حکم مرکز سے نکلیگا اس پر تمام کے تمام کو جبراً قہراً گامزن ہونا پڑیگا۔ اس طرح سے جماعت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی اور سرخروئی حاصل ہوگی۔ صوبہ پنجاب میں جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث قائم ہو چکی ہے اس کے ممبر بنو اور کام شروع کرو۔

اگر نظام کے ماتحت کام ہوتا تو ہم نومبر سنہ گذشتہ کو جو واقعۂ جانکاہ پیش آیا ہے کبھی نہ آتا۔ اور احباب اہل حدیث کو اس قدر صدمے نہ اٹھانے پڑتے۔ آپ رسالہ شمع توحید کی اشاعت میں کافی سے زیادہ حصہ لیں اور مفت تقسیم کرکے اس واقعہ فاجعہ کی یادگار قائم کریں اور تبلیغ توحید وسنت کریں۔

ایک بات یہ بھی قابل گوش گذار ہے کہ اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر موحد اہل حدیث کا فرض اولیں ہے۔ کیونکہ اخبار "اہلحدیث" مبلغ توحید وسنت اور قاطع شرک وبدعت ہے۔

آپ حضرات جلد ہی میدان عمل میں آویں۔ اور زندہ قوم بن کر صفحۂ گیتی پر کالے بادلوں کی طرح چھا جاویں۔ اور سب اولاد آدم پر سکہ ورعب قائم کریں۔ کیونکہ زمانہ عمل کا ہے۔

حیات طیبہ مصنفہ مرزا حیرت دہلوی مرحوم۔ مجاہد ہند۔ قائد جیوش اسلامیہ۔ مبلغ توحید وسنت حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات۔ مع مختصر سوانح حضرت مولانا سید احمد صاحب رائے بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ اس کتاب میں آپ کی زندگی کے کارہائے نمایاں درج کئے گئے ہیں۔ سکھوں کے ساتھ مذہبی جہاد کے وجوہ اور لڑائیوں کی کیفیت درج ہے۔ توحید وسنت کی اشاعت میں جو جو رکاوٹیں اور تکلیفیں آپ نے اٹھائیں۔ غرض مفصل طور پر آپ کی دینی خدمات کا ذکر کیا ہے۔ پڑھئے اور ضرور پڑھئے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲/ محصول ڈاک علیحدہ۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

جوابات نصاریٰ۔ مسیحیوں کے اسلام پر اعتراضات اور ان کا جواب۔ از مولانا ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۸/ (عہ)

فتاویٰ

س ۵۴ } ایک شخص نے نہم ذی الحجہ کو روزہ رکھا۔ اور شخص مذکور نے ساتھ ہی فرضی روزہ کی نیت کرلی۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا شخص مذکور کا فرضی روزہ ہو جائیگا۔ اور کیا شخص مذکور کو نفلی روزہ کا ثواب ملے گا۔ جواب قرآن وحدیث سے ہو۔

(شیخ سلیمان از باقی پور۔ امرتسر)

ج ۵۴ } روزہ رکھتے وقت فرضی روزہ کی نیت کرلے تو نفلی کا ثواب بھی مل جاویگا (الاعمال بالنیات۔ نیۃ المومن خیر من عملہ کے یہی معنی ہیں کہ مومن کی نیت اس کے عمل سے اچھی ہو جاتی ہے جیسے کوئی شخص پیر کے دن نفلی روزہ رکھتا ہے اور اتفاقاً اسی دن رمضان کی پہلی تاریخ ہو جاتی ہے تو اس کو دونو روزوں کا ثواب ملیگا۔ اللہ اعلم!

س ۵۵ } جو روایت مشکوٰۃ کتاب الفتن باب الجنۃ بالفاظ سیحون جیحون اور فرات اور نیل کیا یہ نہریں جنت کی ہیں یا زمین کی کسی جنت کی تشبیہ دی گئی ہے۔ اگر جنت کی ہیں تو اس کے لئے بقا ضروری ہے۔ اور زمین متعلم فنا ہے۔ (حکیم عبدالغنی نظام آباد)

ج ۵۵ } استاد الہند شاہ ولی اللہ مرحوم نے حجۃ اللہ میں لکھا ہے کہ یہ نہریں مثالی رنگ میں واقع ہیں۔ "حجۃ اللہ" کا اردو ترجمہ چھپ چکا ہے۔ وہ دیکھ لیں۔

س ۵۶ } ایک عورت مسمات فاطمہ اہلیہ زید زید سے کسی عداوت کی وجہ سے بکر کے ساتھ محبت رکھتی ہے۔ اور زید اس کو طلاق نہیں دیتا اور فاطمہ طلاق چاہتی ہے۔ فاطمہ اپنا نکاح فسخ کرانے کے لئے مذہب عیسائی قبول کرتی ہے۔ عرصہ چار ماہ گزرنے پر وہ بکر سے نکاح کرلیتی ہے اور عیسائیت کو ترک کر دیتی ہے۔ کیا یہ طلاق اور نکاح ٹھیک ہے؟ اگر یہ نکاح غلط ہے تو ناکح پر کیا حد شرعی ہے؟

(سائل مذکور)

ج ۵۶ } عورت عیسائی ہو جائے اور مرد مسلمان ہو تو جمہور کے نزدیک نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ پھر عورت مسلمان ہو کر نکاح ثانی کرسکتی ہے۔ اللہ اعلم!

س ۵۷ } سود خوار امام ہوسکتا ہے کہ نہیں اگر نہیں تو کس دلیل کے ساتھ۔ مہربانی فرما کر حدیث تحریر فرما دیں۔ (سائل مذکور)

ج ۵۷ } سود خوار کو امام نہیں بنانا چاہئے حدیث شریف میں ہے اجعلوا ائمتکم خیارکم اپنے میں سے بہتر امام بنایا کرو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف تھوک پھینکنے والے کو امامت سے معطل کر دیا تھا۔

س ۵۸ } کمائی عورت زانیہ اور چور اور سود خوار کی کمائی ان کے تائب ہو جانے کے بعد کیا حکم رکھتی ہے۔ یعنی حلال ہے یا حرام؟ (نور محمد امام مسجد علیوال)

ج ۵۸ } توبہ کے متعلق قرآن شریف میں آیا ہے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ یعنی سچی توبہ کرکے نیک عمل کرنے والے کی برائیاں خدا تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ التائب من الذنب کمن لاذنب لہٗ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے جیسا اس کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ سود خوار کے متعلق قرآن پاک میں صاف ارشاد ہے۔ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۔ جو شخص نصیحت سننے کے بعد رک جائے تو اسکے لئے ہے جو پہلے ہو چکا اور اس کا کام سپرد خدا ہے کہ اس نے سچے دل سے توبہ کی ہے یا محض ریا سے۔

ان آیات سے بعض علماء نے استدلال کیا ہے کہ زانیہ عورت کی خرچی بعد سچی توبہ کے حلال ہو جاتی ہے۔ حافظ ابن قیم رح کا رجحان بھی اسی طرف ہے اور حافظ عبد اللہ غازی پوری مرحوم بھی اسی کے قائل تھے میری رائے ناقص میں سود خوار کے مال کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ دونو صورتوں میں وجہ ایک ہے۔ یعنی اخذ مال برضائے مالک برخلاف حکم شریعت میں اپنی رائے پر اعتماد نہیں کرتا۔ حضرات علمائے کرام کے جواب کا انتظار ہے۔

چوری کا مال ہرگز جائز نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اس میں مالک کی رضامندی نہیں ہوتی۔

س ۵۹ } جن کا مال مشتبہ ہو مثلاً کسی کے پاس تمام اراضی از قسم گروی ہو اور وہ خود اس میں کمائی کرتا ہو تو اس کی آمدنی اس کی محنت ذاتی کے باعث مشتبہ ہے کہ حرام؟ اور مشتبہ مال کا استعمال اہل اسلام کے حق میں کیسا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۵۹ } مشکوک مال سے پرہیز چاہئے گو وہ حرام نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے:۔

اتقوا الشبہات

س ۶۰ } مکروہ چیز کی تجارت مثلاً تمباکو اور تمباکو نوشی کے اسباب حقہ ونے وغیرہ جائز ہے کہ نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۶۰ } حقہ نوشی وسگرٹ نوشی ناجائز ہے اور ان کی تجارت بھی ناجائز ہے۔

س ۶۱ } ندائیہ درود یعنی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وغیرہ پڑھنا جائز ہے کہ نہیں

ج ۶۱ } اس کا ثبوت عہد نبوی وعہد صحابہ سے نہیں ملتا۔ اس لئے مسنون درود کو چھوڑ کر اس کو پڑھنا جائز نہیں بلکہ بدعت ہے۔ آنحضرت کی تعلیم کو چھوڑ کر کسی اور کی تعلیم اختیار کرنا آنحضرت کی توہین ہے اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ۔

س ۶۲ } دعا میں بطفیل رسولؐ یا بحق بنی فاطمہؓ جیسے سعدی مرحوم نے بوستان میں خدایا بحق بنی فاطمہ رضؓ لکھا ہے۔ کہنا جائز ہے کہ نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۶۲ } تعلیم نبوی میں دعا کا یہ طریقہ نہیں آیا۔ اس لئے اسلم طریق یہی ہے جو قرآن پاک میں وارد ہے واذا سألك عبادي عني فاني قريب ۔ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں اس کے متعلق امام ابوحنیفہ کا فتویٰ کراہت نقل کیا ہے۔

تحقیقات جدا جدا پھر بھی اگر اقوال رجال کی تابعداری کی جائے تو تفرق کی خلیج بہت زیادہ وسیع ہو جائیگی حالانکہ مسلمان کی شان یہ ہے :-

المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا

(حدیث) مؤمن کو ایک ہوکر رہنا چاہئے تاکہ بنیان مرصوص ہو جائیں۔

خدارا مسلمانو! پردۂ غفلت سے سر نکالو۔ فرقہ بندیوں کو اٹھاؤ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی کشتی پر سوار ہو جاؤ۔ یہی وہ جہاز ہے جو تمہیں منزل مقصود تک پہنچا دیگا۔ یہی وہ بیڑا ہے جس نے تشنہ کامان عرب، گم کردہ منزل، صحرائی بدوؤں اور کاروان حجاز، لات و عزیٰ کے پجاریوں، ہبل اور نائلہ کے پرستاروں، یزدان و اہرمن کے دلدادوں، نور و ظلمت کے گرویدوں کو اوہام پرستی، تخیلات پرستی، اشجار پرستی اور اصنام پرستی سے نجات دلائی۔ ان کی ٹولیوں اور جتھہ بندیوں کو حرف غلط کی طرح صفحۂ ہستی سے مٹایا۔ بکر و تغلب شیبان و ازد۔ قضاعہ۔ کندہ۔ لخم و جذام۔ بو حنیفہ طے۔ اسد۔ ہوازن۔ غطفان۔ اوس و خزرج وغیرہ قبائل عربیہ کو ایک سلک میں منسلک کر دیا۔ حرب فجار حرب بسوس۔ حرب داحس و غبراء کی خطرناک جنگوں سے جو دائمی بغض و عناد دلوں میں پیدا ہو گیا تھا۔ عرب کے صحرا نورد بدو۔ خانہ بدوش عربی جن کے دلوں میں ان جنگوں کا جوش انتقام ہر وقت موجزن رہتا تھا ان سب کو ایک کر دیا۔ عہد رسالت کے عظیم الشان مجمع میں اعلان کیا گیا :-

جاہلیت کا خون معاف کیا جاتا ہے :

انما المومنون اخوۃ کا سبق پڑھاتا تھا کہ صہیب رومی، صہیب نینوائی۔ بلال حبشی۔ عمر قریشی۔ ابوذر غفاری۔ ابوہریرہ دوسی۔ حذیفہ یمانی۔ آتش پرست سلمان۔ بت پرست خالد۔ تثلیث پرست عباس بن مرداس۔ یہودیت نواز عبد اللہ بن سلام۔ کلیساؤں اور گرجوں، خانقاہوں اور معبدوں سے نکل نکل کر کشتیٔ اسلام پر سوار ہو گئے۔ اور قل ہذا اسلام پڑھا بھی تو کس طرف ان کے جولان گاہ بنے بھی تو کون کونسے ممالک سنو اور غور سے سنو! یہ تھوڑی سی جمعیت مگر متحدہ قوت دم کے دم میں عراق۔ خراسان۔ ترکستان۔ ایران۔ سیستان۔ ہندوستان اور کابل کو مسخر کر لیتی ہے اور دوسری سمت میں افریقہ۔ الجزائر۔ ٹیونس مصر اسپین اور مراکش پر بدلی کی طرح چھا جاتی ہے۔

ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ بحری بیڑوں، دریائی آبدوزوں۔ کشتیوں اور جہازوں کے ذریعہ حبشہ۔ زنجبار جزائر ہند۔ جاوا۔ سماٹرا۔ جزائر افریقہ۔ چین۔ کریٹ۔ سائپرس اور سسلی پر بھی مسلمان جا دھمکے۔ یہاں تک کہ امریکہ کے مشہور عالم "ڈریپر" کو کہہ دینا پڑا :-

"کوئی مذہب اتنی جلدی اور اس قدر وسعت کے ساتھ نہیں پھیلا جیسا کہ مذہب اسلام تھوڑے ہی عرصہ میں کوہ التائی سے بحر الکاہل تک اور ایشیا کے مرکز سے افریقہ کے جنوبی کنارے تک جا پہنچا"

مسلمانو! ایک لمحہ کے لئے غور کرو۔ متقدمین مسلمانوں میں کونسی اسپرٹ اور ان کے پاس کونسی جنرل تعلیم تھی جس کی بدولت دنیا کا چپہ چپہ خدا کی وسیع زمین کا ایک ایک گوشہ ہفت اقلیم کا ایک ایک خطہ ان کا جولانگاہ بنا ہوا تھا۔

ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں اس کا سبب یہ تھا کہ ان میں وحدت تھی تفرق نہیں۔ اتحاد تھا۔ نفاق نہیں اجتماع تھا تشتت نہیں۔ مرکزیت تھی لامرکزیت نہیں۔ مگر آہ مسلمانوں کی بدقسمتی سے وحدت گاہ مکہ میں بھی تثلیث کی بجائے تربیع کی بنیاد رکھ دی گئی تھی۔ چار مصلے قائم کر دیئے گئے تھے۔ جہاں کے اتفاق و اتحاد کی ضیا بار کرنیں تمام عالم کے لئے تنویر بخش ثابت ہوئی تھیں۔ جس کی پاک زمین پر قافلہ سالار محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے اتفاق و تنظیم کے ہزاروں قوانین وضع کئے وہاں پر یہ سب کچھ ہوئے جنہیں ہرگز نہیں ہونا تھا اسلام کے ہیرو نے گویا آخری وصیت کی تھی :-

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی الخ

یعنی میں نے تمہاری ہدایت کے لئے قرآن و حدیث جیسے دو راہبر چھوڑے ہیں۔ جبتک ان کی اقتدا کروگے گمراہ نہ ہوگے۔

مسلمانو! اس تفرق و اختلاف کو ترک کرو۔ تم حنفی شافعی مالکی، حنبلی۔ معتزلی۔ جبری۔ قدری۔ مرجی۔ خارجی۔ رافضی۔ زیدی۔ اثنا عشری بنا کر نہیں بھیجے گئے بلکہ صرف مسلمان پیدا کئے گئے ہو۔

ھو سمکم المسلمین ط میں یہی بیان کیا گیا ہے

پس مسلمان ہونے کی حیثیت سے ایک خدا، ایک کتاب، ایک رسول کی پاک تعلیم کو لو۔ اگر اماموں، مرشدوں، پیروں اور مشائخوں کے اقوال پر عمل کیا تو سمجھ لو اختلاف و تشتت، تفرق و انتشار کے عمیق گڑھے میں کود پڑے کیونکہ آئمہ کے مذاہب الگ الگ، ان کی رائیں مختلف، ان کی قیاس آرائیاں جدا جدا، اجتہادات باہم متضاد۔ لہذا سب کو چھوڑ کر اسلام کے واحد پلیٹ فارم پر آجاؤ اور صرف قرآن و حدیث ہی کو اپنا شاہراہ عمل بناؤ۔ تمہاری بربادی و تباہی، نکبت و ادبار، افلاس و گداگری، ذلت و رسوائی، غلامی اور محکومی کا سب سے بڑا سبب یہی تمہارا باہمی اختلاف ہے۔

خدا کرے میری آواز قبول ہو۔ آمین

رعایتی اعلان

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی
نشان حج اور مرزا	۳ر	۲ر
الہامی بوتل	۳ر	۲ر
عالم کباب مرزا	۲ر	۱ر
فیصلہ مقدمہ بہاولپور	۱۳ر	۱۲ر
بیانات علمائے ربانی بر ارتداد فرقہ قادیانی	۹ر	۸ر
مرزا اور یسوع	۱ر	۰ر
مرزائیت اور عیسائیت	۱ر	۰ر

منگوانے کا پتہ :- منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات (۱۲۸) ... قیمت ۸ر (منیجر اہلحدیث)

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ

بیانات علمائے ربانی بر ارتداد فرقہ قادیانی

مقدمہ مرزائیہ بہاولپور کے متعلق مرزائیت کے

کفر و ارتداد اور فسخ نکاح پر علماء اسلام مثلاً مولانا غلام محمد صاحب گھوٹوی۔ مولوی ابو القاسم محمد حسن صاحب کولوتارڑوی۔ مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دیوبند۔ مولانا سید محمد انور شاہ صاحب مرحوم۔ مولانا محمد نجم الدین صاحب سابق پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور وغیرہم کے مفصل بیانات جو ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر بہاولپور کی عدالت میں ہوئے۔ مفصل درج ہیں۔ جن میں ختم نبوت و دیگر مسائل پر زبردست دلائل درج ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۹؍ رعایتی ۶؍

فیصلہ مقدمہ بہاولپور

ریاست بہاولپور میں ایک شخص کے مرزائی ہو جانے پر اسکی عورت نے فسخ نکاح کا دعویٰ کیا جسمیں طرفین کے علماء فضلاء کی شہادتیں ہوئیں۔ بالآخر ڈسٹرکٹ جج صاحب بہاولنگر نے مدعیہ کے حق میں ڈگری دی [illegible] فسخ قرار دے دیا۔ کتابت طباعت کاغذ [illegible] قیمت ۱۳؍ رعایتی ۱۲؍

ملنے کا پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

مغلطات مرزا

جناب مرزا صاحب قادیانی نے علماء اسلام و دیگر مسلمانوں و دیگر مذاہب کے لوگوں کو جس قدر گالیاں اپنی زندگی میں دیں وہ سب ردیف وار درج ہیں۔ مصنفہ مولانا حافظ نور محمد صاحب سہارنپوری۔ قیمت ۵؍

مسیح موعود کی پہچان

جس میں قرآن و حدیث کی روسے مسیح موعود کی شناخت بتائی گئی ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۴؍۔ رعایتی ۲؍

دعاوی مرزا

مرزا صاحب نے اپنے متعلق جس قدر دعاوی بیان کئے وہ سب درج ہیں۔ قیمت ۲؍ رعایتی ۱؍

تبویب القرآن

مؤلفہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی مرحوم۔ ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے :-

(۱) اعتقادیات۔ (۲) فقہ القرآن۔ (۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات۔ ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ قیمت للعہ؍

تفسیر فاتحۃ الکتاب

مؤلفہ مولوی محمد یوسف صاحب جے پوری۔ یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے جو مضامین عقلیہ و نقلیہ کے اعتبار سے مجمع البحرین ہے۔ علاوہ ذاتی استنباط کے ۵۰ کتب کی عبارات مرتب کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲؍

تفسیر سورہ یوسف

سورہ یوسف میں جو عجیب و دلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبر و استقامت کے نکات ہیں اس کی پوری تفسیر سلیس اُردو نظم میں درج ہے۔ قیمت ۱۰؍

تفسیر محمدی

مصنفہ مولوی محمد صاحب لکھوی۔ پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی اس کے نیچے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے۔ قیمت جلد اول ۴؍۔ جلد دوم ۴؍۔ سوم ۴؍۔ چہارم ۴؍۔ پنجم ۴؍۔ ششم ۴؍۔ ہفتم ۴؍ مکمل عہ (ستولہ روپیہ)

اکرام محمدی

(پنجابی نظم) مصنفہ مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیروی۔ اسمیں سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات درج ہیں ضخامت ۷۲۵ صفحات۔ قیمت ۳؍

تفسیر موضح القرآن

مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب دہلوی اس قدر جامع اور مختصر تفسیر کسی نے نہیں لکھی۔ مشہور ہے۔ قیمت ۵؍۔ درجہ دوم للعہ۔

تخریج ہدایہ عسقلانی

فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں۔ اس کتاب میں ان کو مسند مع تنقید بتایا گیا ہے۔ مؤلفہ حافظ ابن حجر عسقلانی۔ علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے۔ قیمت ۳؍

مشکوٰۃ شریف عربی

فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے۔ مطبع مجتبائی کانپور سے۔ مطبوعہ دہلی ۵؍۔

جامع الترمذی

(عربی) یہ کتاب نہ صرف صحاح ستہ ہی میں مشہور ہے بلکہ درس میں بھی داخل ہے۔ فہرست ابواب رسالہ اصول حدیث شمائل دفع قوت مغتذی و حاشیہ جدید کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ قیمت ۵؍

نوٹ :- محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث امرتسر

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔۔۔ کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔
بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال
ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔
قیمت فی چھٹانک ۱۰/- آدھ پاؤ ۹/- پاؤ بھر ۱۶/-
مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔
بیرجات والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور
نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب مولوی ابو زین عبدالمتین صاحب احمد پور شرقیہ
"بندہ کئی دفعہ مومیائی منگوا چکا ہے اور بہت مفید پایا
جزاک اللہ۔ اب آدھ پاؤ مولانا محمد عبدالحق صاحب کے
نام ارسال فرمائیں" (۱۳۔ مارچ ۳۸ء)
جناب سید حامد علی صاحب رائے پور
"میں نے اشرف علی صاحب ڈرافٹسمین کی معرفت آپ کے
دوا خانہ سے مومیائی منگوا کر خود استعمال کی۔ خدا کا شکر ہے کہ
مرض میں تخفیف ہوئی۔ اب میرے ایک دوست کے نام
آدھ پاؤ بھیج دیں" (۲۸۔ مارچ ۳۸ء)
مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

محمدی ایجنسی

سے حسب ذیل اشیاء آرڈر آنے پر روانہ کی جا سکتی ہیں
گیس لیمپ۔۔ ۲ کینڈل پاور کا۔ از قسم ڈاکٹری اوزار
مشین بادام روغن۔ مشین سویاں۔ قینچی بال تراش۔
عمارتی سامان آل دراز۔ چنگڑی چھپکا وغیرہ چاقو ہر قسم
تالہ۔ مشینری و انجن کے پرزے۔ و مرمت دیگ
پیتل کی ڈھلائی۔ آٹا مشینوں کے رول بر ہنگ ساکے
علاوہ جو نمونہ مطلوب ہو تیار ہو سکتا ہے۔ مال خوشنما اور
پائدار بمقابلہ دیگر دکانداروں کے سستا دیا جاتا ہے
بیس روپے یا اس سے زائد مال منگوانے پر مبلغ
دس روپیہ فی صدی کے حساب پیشگی بھیجنا ہوگا۔ ورنہ
تعمیل نہ ہوگی۔ مزید حالات کے لئے جوابی کارڈ یا
ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔
المشتہر:۔ منیجر محمدی ایجنسی منشی محمد عالم بانی مدرسہ
تعلیم القرآن کوٹلی لوہاراں مغربی۔ ضلع سیالکوٹ

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

کا ہدیہ سات روپے
ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت
اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے
پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے
سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے
جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ
تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائیں گے
یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور نانہ طبیب ڈاکٹروں
کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے
ہمدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔
اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں
کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات
تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس
سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔
امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے:۔
نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ روہے
(گرنولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز
وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں
اسکے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحتیاب
ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ
محصول ڈاک۔ (منگوانے کا پتہ)
منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

عرب کا چاند

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ
ایک منصف مزاج غیر مسلم (سوامی لکشمن جی) کے
قلم حقیقت رقم سے۔ انداز بیان عمدہ عبارت صاف
شستہ اردو میں ہے۔ ضرور منگوا کر پڑھیں اور
لطف حاصل کریں۔ قیمت ۱۲/- محصول ڈاک علیحدہ۔
ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۔۔۔ ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ
رؤسا و جاگیرداران سے
عام خریداران سے
شسشماہی
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

امرتسر ۱۱۔ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۰۔ جون ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

(۶۲۷)

فہرست مضامین

مصطفٰے سے قبل اور بعد - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
جانشین رسول (بجواب اخبار شیعہ) - ص۳
خلیفہ قادیان کی خدمت میں عریضہ انکے مریدوں کا ص۴
چوہدری عبدالغنی مرزائی کے ساتھ مباہلہ - ص۵
مرزائیوں کو کھلا چیلنج - - - - ص۶
دل آزادی سب گناہوں کی جڑ ہے - - ص۶
عمل صالح - - - - - ص۷
توحید و شرک میں موازنہ - - - ص۸
جماعت اہل حدیث اور ترقی - - - ص۱۱
فتاوی - - - - - ص۱۳
متفرقات ص۱۴ ملکی مطلع - - - ص۱۵
اشتہارات - - - - ص۱۶

مصطفٰے سے قبل اور بعد

(از جناب عبدالخالق صاحب کرجاکھی)

عرب کیا تھا مشرکوں کا ایک کاشانہ تھا وہ
کعبہ جو تھا گھر خدا کا ایک بت خانہ تھا وہ

مے پرستی اور بدکاری وہاں کا شغل تھا
میکشوں کا تھا وہ مسکن ایک میخانہ تھا وہ

الغرض تھی وحشیانہ چال ہر اک بشر کی
بے حیائی کا ہُوا لبریز پیمانہ تھا وہ

دیکھ کر حالت یہ ابر کرم آیا جوش میں
جس بشر کو دیکھو گویا دین سے بیگانہ تھا وہ

کر دیا مبعوث خالق نے محمدؐ کو وہاں
بن گیا رشک چمن جو ایک ویرانہ تھا وہ

مصطفٰے سے قبل تھے قعر ضلالت میں پڑے
بعد میں دیکھو جسے وحدت کا پروانہ تھا وہ

فتاوی پاکٹ بک ۔ جلد ۔ اس کتاب میں تمام مذاہب (آریہ ۔ عیسائی ۔ بہائی ۔ مرزائی ۔ شیعہ ۔ نیچری ۔ دہریہ ۔ منکرین نبوت ۔ سکنہ الذہب پرست وغیرہ) پر عالمانہ انداز میں

DELHI

تفاسیر ثلاثہ ثنائیہ

از حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

تفسیر ثنائی اُردو

قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں مگر تفسیر ثنائی اُردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ جیسے لیاقت عامیوں میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اُردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں۔ جن کے نیچے اُردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے نیچے حواشی و شان نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی اصلاح بھی موقع بموقع کی گئی ہے۔ مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت فی جلد دو روپیہ مکمل سٹ بارہ روپیہ (۱۲) محصول علیحدہ۔

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

(بزبان عربی)

تفسیر ہذا عربی زبان میں مفسرین کے مسلّمہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا پر لکھی گئی ہے۔ جسے ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث اہل علم حضرات نے پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی بے حد مقبول ہو چکی ہے۔ بعض مدارس میں بطور نصاب (جلالین کی طرح) پڑھائی جا رہی ہے ہر آیت کی تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔

مصری سائز اور رنگ کے کاغذ پر اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ سارے قرآن کی تفسیر ہے قیمت صرف چار روپے (۴) محصول ڈاک علیحدہ۔

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائیں گے یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی نازبرداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے ہمدردانہ خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے۔ اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس

سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ جلد منگوالیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ کتابت، طباعت اور کاغذ اعلےٰ ہے۔ سرورق رنگین سفید آرٹ پیپر پر چھاپا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱۰؍ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

دیارِ حبیب کا تحفہ۔ مدنی حکیم کا عطیہ

مجھے دیارِ حبیب کے اس [illegible] کامیاب نسخے میسر ہوئے [illegible] کو افادہ عام مشتہر کرتا ہوں۔ [illegible] قوت باہ کے۔ سوزاک کا [illegible] کا معاوضہ صرف [illegible]۔

(ملنے کا پتہ)

ملا غلام رسول کاتب و کندہ ساز نیا بازار ہوشیارپور

تجرید البخاری مجلد

اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف مکررات جمع کر دی گئی ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحات کے دو کالم کئے گئے ہیں۔ ایک کالم میں عربی عبارت مع اعراب کے دی گئی ہے۔ اور دوسرے کالم میں بالمقابل اس کا ترجمہ سلیس اُردو زبان میں دیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ اہل حدیث گھرانوں میں اور اُردو خوان اصحاب کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۔؍۲ روپیہ۔ پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

ریاض الصالحین

عربی سطریں نیز زبر سمیت سنگ چھپائی ہوئی ہر سطر کے نیچے اس سطر کا ترجمہ۔ حاشیہ مولانا عبدالاول صاحب غزنوی اہل حدیث عالم کا ہے قیمت ہر دو حصہ ۸؍

حزب الاعظم

از ملا علی قاری (مؤلف مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ اُردو حاشیہ پر اوراد کی برکات کی کامل تفسیر بزبان اُردو آخر میں مکمل نماز وغیرہ۔ حنا شدہ۔ قیمت ۱۰؍

ملنے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

سب سے پہلے حساب دوستاں صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۱- ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ

جانشین رسول

شیعہ جماعت صدیوں سے واقعات کے خلاف کوشش کر رہی ہے۔ باوجود ان تھک کوشش کے کامیاب نہیں ہوئی اور نہ آیندہ ہونے کی امید ہے۔ مسئلہ خلافتِ رسول جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔ فریقین کی کتابوں میں اس پر کافی سے زیادہ دلائل درج ہیں مگر اس واقعہ کا انکار کسی سے نہیں ہو سکتا کہ خلفاء اربعہ بترتیب وقوعی خلیفہ ہوئے اور انہوں نے باہمی تعاون سے اسلام کی بہت بڑی خدمت سرانجام دی۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

مگر شیعہ جماعت آج تک یہی کہے جاتی ہے کہ اصل جانشین رسول حضرت علی تھے اصحاب ثلٰثہ ناجائز خلیفے تھے۔ اس دعوے پر شیعہ کی طرف سے جو دلائل پیش ہوتے رہے ہیں آج ہم ان میں سے ایک دلیل کا ذکر کرتے ہیں۔

شیعہ اخبار "درنجف" نے ایک عجیب دلیل لکھی ہے جو خاص شیعہ جماعت کے بھی قابل غور ہے۔ اس دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ کے فرائض میں تعلیم کتاب تھی حکومت نہیں تھی۔ بس حقیقی جانشین وہی تھے جو کتاب اللہ کی تعلیم دیتے تھے اور بس۔ جیسے آئمہ اہل بیت اخبار مذکور کے اپنے الفاظ یہ ہیں:۔

"جاننا چاہئے کہ کسی کا جانشین وہ شخص ہوتا ہے جو اس کے کام کو سرانجام دے۔ اور جو اغراض اس کی ذات سے پوری ہوتی ہیں۔ وہی اس کے جانشین سے پوری ہوں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ایک ڈاکٹر کا جانشین ڈاکٹر ہی ہو سکتا ہے۔ اور ایک مدرس کی ڈیوٹی مدرس ہی ادا کر سکتا ہے اور جج یا مجسٹریٹ کی کرسی پر جج یا مجسٹریٹ ہی بیٹھنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ نیز واعظ کا قائمقام واعظ ہی ہو سکتا ہے۔ جاہل اس کام کو سرانجام نہیں دے سکتا۔ اسی طرح ایک ہادی کا جانشین بھی ہادی ہی ہونا چاہئے۔ تاکہ وہ مخلوق خدا کو ہدایت کر سکے اور ان کو صحیح راستہ پر چلانے کی قابلیت رکھتا ہو۔ سارا قرآن ایک سرے سے دوسرے سرے تک پڑھ جائیے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فرائض کے متعلق کہیں سلطنت، حکومت اور بادشاہی نہیں لکھی۔ اگر ہے تو بس جو سورۂ جمعہ کی آیات سے ظاہر ہے خداوند عالم اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ اللہ تعالے وہ ہے جس نے امیین میں سے ایک پیغمبر مبعوث فرمایا۔ جو پڑھتا ہے اُن پر آیات قرآن کریم اور پاک کرتا ہے ان کو اور سکھاتا ہے کتاب اور حکمت اور تحقیق تھے لوگ قبل اس کے بیچ گمراہی ظاہر کے۔

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بادشاہی اور حکومت سے کیا غرض؟ اُس کے فرائض تو یہ تھے کہ لوگوں پر آیات کلام اللہ کی تلاوت اُن کا تزکیہ نفس اور اصلاح اخلاق۔ نیز تعلیم کتاب وحکمت"۔

(درنجف سیالکوٹ ص۵ ۱۵-مئی ۳۸ء)

اہلحدیث ہم اس دلیل کو صحیح فرض کر لیں تو مسئلہ متنازعہ فیہ (خلافت علی بلا فصل) آسانی سے حل ہو سکتا ہے۔ بے شک سارے آئمہ اہل بیت اور حضرت علی (منصب حکومت کے حصول سے پہلے) ان معنے سے خلیفہ تھے یعنی معلم قرآن تھے نہ ان معنے سے جن میں حکومت بھی داخل ہے۔ بس ہمارا اور شیعہ کا عرصہ دراز کی نزاع کے بعد فیصلہ ہو گیا کہ خلفاء ثلٰثہ با حکومت خلیفہ تھے اور ائمہ اہل بیت بے حکومت۔

بس ہو چکی نماز مصلا اٹھائیے

اب ہم بتاتے ہیں کہ دلیل مذکور سراسر غلط اور قرآن مجید کی نصوص صریحہ کے خلاف ہے۔ قرآن شریف میں رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو حاکم بلکہ اعلیٰ حاکم مقرر فرمایا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہے:۔

(۱) اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۝

(۲) فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

پہلی آیت کا ترجمہ یہ ہے:۔

ہم (خدا) نے تیری طرف کتاب (قرآن) اس لئے نازل کی ہے کہ تو خدا کی تعلیم کے مطابق لوگوں میں فیصلہ کرے۔

دوسری آیت کا ترجمہ یہ ہے:۔

حق پرکاش- سوامی دیانند کے قرآن پر اعتراضات اور (۱۶۳) ان کا جواب- قیمت عمر از مولانا ثناءاللہ صاحب (منیجر)

انتخاب الاخبار

—— بلدیہ امرتسر کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۲۹۔ مئی سے ۳۔ جون تک ۱۵۹ بچے پیدا ہوئے اور ۱۴۷۔ اموات واقع ہوئیں۔

—— امرتسر میں یکم جون کو سات بجے شام نہایت خوفناک آندھی آئی۔ جس سے آنا فانا تمام شہر میں گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد مطلع صاف ہوا۔ امرتسر میں گرمی بہت زوروں پر ہے۔

—— امرتسر میونسپل کمیٹی نے کمیٹی کے ملازم یا ٹھیکہ کا کام کرنے والے خاکروبوں کو حکم دیا ہے کہ جبتک کوئی خاکروب کمیٹی میں نام درج نہیں کرائیگا وہ کسی مکان کی صفائی نہیں کر سکتا۔ اس کے خلاف کرنے والے کو پچاس روپیہ جرمانہ کیا جائیگا۔

—— انتخاب صدر بلدیہ کے وقت جن کانگرسی ممبروں نے کانگرس امیدوار کے حق میں رائے نہیں دی سٹی کانگرس کمیٹی امرتسر نے ان سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا ہے۔ ممبران نے اس معاملہ میں کانگرس کمیٹی کے سامنے صفائی پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔

—— لاہور میں گذشتہ ہفتہ گرمی کی شدت کے باعث سن سٹروک سے چند اموات واقع ہوئیں۔

—— صوبہ سندھ کی جیلوں میں اصلاح کے لئے حکومت سندھ نے حکم جاری کیا ہے کہ قیدیوں کو بیڑیاں نہ لگائی جائیں۔

—— ناگ پور میں ایمپرس مل میں آگ لگنے سے ایک لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔

—— مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی صدر مجلس احرار کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ الف مقدمہ دائر تھا۔ عدالت نے ان کو صاف بری کر دیا۔

—— بنوں میونسپل کمیٹی توڑ دی گئی ہے۔

—— لکھنؤ میں شیعہ سنی جھگڑے کی وجہ سے ۲ جون سے ۱۵ دن کے لئے پھر کرفیو آرڈر جاری کیا گیا ہے۔

—— پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ایک بل پیش ہونے والا ہے۔ جس کی رو سے تمام ساہوکاروں کو فیس دیکر اپنا نام درج رجسٹر کرانا پڑیگا۔

—— پنجاب کے تاجران غلہ نے حکومت پنجاب سے استدعا کی ہے کہ وہ حکومت ہند سے غیر ملکی گندم کی درآمد پر دوبارہ ٹیکس عائد کرے۔

—— شملہ ۴۔ جون۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ وزیرستان میں ابھی جنگ جاری ہے۔ ۲۔ جون کو ۱۵۔ اشخاص ہلاک اور ۱۴ مجروح ہوئے۔

—— افغانستان کے علاقہ موضع فولادی میں برف کا تودہ گرنے سے چھ عورتیں ہلاک ہو گئیں۔

—— بیت المقدس کی اطلاع ہے کہ ایک برطانوی سب انسپکٹر گولی سے ہلاک پایا گیا۔

مکرر یاددہانی
۳۰۔ جون سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجئے یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ اگر دفتر ہذا میں موصول نہ ہوئی تو "اہلحدیث" یکم جولائی وی پی بھیجا جائیگا۔

خریداران اہلحدیث نوٹ کرلیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— لندن میں جنگ کے ضمنی مصارف شائع ہو گئے ہیں۔ جس میں ۱۷ لاکھ ۳۷ ہزار پانچسو پونڈ نئے جہازوں کی تعمیر کے لئے ہے۔

—— لندن کی ایک اطلاع ہے کہ جنرل فرانکو کے خلاف جبرالٹر میں بغاوت شروع ہو گئی ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سے افسر ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔

—— برطانوی سائنسدانوں نے تجربہ کے طور پر بڑے بڑے تھالوں میں مٹی ڈال کر ان میں بیج ڈال دیئے پھر بعض نمک (جو کھاد کا کام دیتے ہیں) چھڑکے۔ اس طریق سے ۸ سے ۱۰ دن کے اندر اندر زمین اور سورج کی روشنی کے بغیر فصل تیار کر لی ہے۔

—— امریکہ میں ہوائی جہاز بنانے کا ایک اور کارخانہ جاری ہونے والا ہے۔ جس میں ایسے ہوائی جہاز تیار ہونگے جو تین سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کر سکیں گے۔

—— بمبئی میں ۴۔ جون کو مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ہوا یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ کونسل کے مطالبات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) بندے ماترم کا گیت ترک کر دیا جائے (۲) بعض صوبوں میں اس وقت مسلمانوں کی اکثریتیں ہیں۔ علاقوں کا تغیر و تبدل یا اسی قسم کی اور کانٹ چھانٹ ان اکثریتوں پر اثر انداز نہ ہونے پائے (۳) شیڈول میں مسلم پرسنل لاء (شریعت اسلامیہ) اور مسلم تہذیب کی گارنٹی دی جائے (۴) سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کا تناسب مقرر کیا جائے (۵) کانگرس کمیونل ایوارڈ کی مخالفت ترک کردے اور اسے قوم پرستی کے منافی تصور نہ کرے (۶) ڈسٹرکٹ بورڈوں اور بلدیات کے تناسب میں کمیونل ایوارڈ کے قائم کردہ اصول یعنی جداگانہ انتخاب اور آبادی کے لحاظ کو رکھا جائے (۷) کانگرسی جھنڈے کو تبدیل کر دیا جائے یا دوسری صورت میں مسلم لیگ کے جھنڈے کو بھی وہی اہمیت دی جائے۔ (۸) اس امر کو تسلیم کر لیا جائے کہ مسلم لیگ ہی ہندوستان کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے (۹) اتحادی وزارتیں قائم کی جائیں۔

یہ مطالبات مسٹر جناح کے مشہور چودہ نکات کے علاوہ ہیں۔

—— خان محمد یوسف خان آف راولپنڈی ایم ایل اے نے مندرجہ ذیل بلوں کو پنجاب اسمبلی میں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے:۔ (۱) تمام خانقاہوں، درگاہوں اور مزاروں پر طوائفوں کا گانا بند کر دیا جائے (۲) قرآن مجید کی طباعت صرف مسلمانوں تک ہی محدود ہو۔

ماسٹر حبیب اللہ از ریاست بہاولپور سے برائے مدرسہ مکہ معظمہ ۳ے۔ برائے مدرسہ مدینہ منورہ ۳ے

—— بمبئی میں ۴۸ گھنٹے متواتر بارش ہوئی ہے۔

ہمیشہ کے لئے ذلیل وخوار اور تباہ وبرباد ہوں (آمین) اور حضور پر دوبارہ کسی کو اس قسم کے گندے الزامات کی جرأت نہ ہوسکے۔

(نوٹ) ہم نے یہ کھلی درخواست اس لئے بھجوائی ہے تا دوسری احمدی جماعتیں بھی وقت کی نزاکت اور سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے بانی کی عزت کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امیرالمومنین کی خدمت میں پرزور درخواستیں بھجوائیں کہ حضور اپنی پوزیشن کو صاف فرماکر عنداللہ سرخرو ہوں اور تبلیغ احمدیت میں جو روکیں پڑگئی ہیں ان کو دور فرمائیں اور حضرت مسیح موعود کے نام کو دنیا میں روشن کریں۔

(نوٹ نمبر۲) اس کی ایک نقل جناب خلیفہ صاحب اور ایڈیٹر صاحب "الفضل" اور ایڈیٹر صاحب "فاروق" قادیان و دیگر اخبارات کو بھجوائی گئیں۔

ہم ہیں حضور کے خدام

(۱) چوہدری برکت علی احمدی سیکرٹری جماعت احمدیہ مروڑی۔ ریاست جیند

(۲) چوہدری عبدالحکیم احمدی مروڑی۔ ریاست جیند۔

(۳) چوہدری سلیمان احمدی مروڑی۔ ریاست جیند۔

(مورخہ ۲۸۔مئی ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث ہم کون جو اس امر میں دخل دیں خلیفہ صاحب کے حاشیوں نے تو ایک ہی رٹ میں نجات سمجھ رکھی ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے پس اس پر اعتراض کی مجال نہیں۔ کوئی پوچھے کونسی چیز ہے جو بحکم خالقُ کلِّ شیءٍ خدا نے نہیں بنائی۔ پھر تو چور اور زانی کی طرف سے بھی یہی جواب ہے کہ ہم کو خدا نے بنایا ہے۔ یاللعجب!

چوہدری عبدالغنی مرزائی کے ساتھ مباہلہ

زمانہ حال میں مباہلہ کی رسم مرزا صاحب نے ڈالی تھی آپ نے ساری عمر میں ایک ہی مباہلہ مولوی عبدالحق غزنوی سے امرتسر میں ۱۸۹۳ء میں کیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ مرزا صاحب مولوی صاحب سے سات سال پہلے مرے تھے۔ بعد ازاں مرزائیوں کو بھی شوق ہوتا رہا۔ مندرجہ ذیل مباہلہ اسی شوق کا نتیجہ ہے۔ (مدیر)

ناظرین! موضع نھتو پور متصل ٹانڈہ میں چوہدری عبداللہ صاحب سٹیشن ماسٹر دیرینہ مرزائی ہیں۔ ان کے بھائی چوہدری عبدالغنی صاحب مرزائی کے ساتھ احقر کی گفتگو ہوئی۔ چوہدری صاحب نے تنگ آکر مباہلہ کی طرح ڈالی۔ احقر نے انکار کیا مگر آپ نہ مانے۔ بلکہ مباہلہ پر مجبور کیا۔ آخر ۲۷۔فروری ۱۹۳۷ء سے ۲۷۔فروری ۱۹۳۸ء تک میعاد مباہلہ مقرر ہوئی۔ چنانچہ تاریخ آخری تک خداوند تعالےٰ نے بندہ کو صحیح وسلامت رکھا اور چوہدری عبدالغنی صاحب مندرجہ ذیل تکالیف اور مصائب کا شکار ہوئے:۔

(۱) ۵۔جون ۱۹۳۷ء کو چوہدری عبداللہ چوہدری عبدالغنی صاحب کے برادر کلاں بعارضہ ضعف قلب ایسے بیمار ہوئے کہ دل کی حرکت بند ہوگئی۔ ڈاکٹری علاج سے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر خاکسار نے علاج کیا اور روبصحت ہوئے۔ اس بیماری میں سارا خاندان سخت پریشان رہا۔

(۲) اسی ماہ میں ان کی اونٹنی باہر چرنے کے واسطے چھوڑی گئی اور گم ہوگئی جس کا تا حال پتہ نہیں چلتا کوشش اور تلاش کے باوجود نہ مل سکی۔

(۳) ۱۹۔ستمبر کو چوہدری عبدالغنی صاحب کے اپنے ہی ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کے انگوٹھہ پر ایک ایسی سخت ضرب لگی کہ پورے ایک ماہ تک نیندارہ کام کاج سے بیکار ہوگئے اور ڈاکٹری علاج ہوتا رہا۔

(۴) ۱۰۔دسمبر کو چوہدری صاحب مباہل کی لڑکی نے اپنے ہی ہاتھ سے ایک لکڑی کے ذریعہ ایک آنکھ میں زخم کر لیا اور کئی دن پریشان رہی۔

(۵) ۴۔جنوری ۱۹۳۸ء کو پھر چوہدری عبدالغنی صاحب بخار، دردسر اور نزلہ کی وجہ سے سخت لاچار اور کئی دن تکلیف میں رہے۔

(۶) ۲۹۔جنوری کو چوہدری صاحب موصوف چارہ بنانے والی مشین میں چارہ بناتے وقت کپڑوں سمیت پھنس کر مشین کے گرداگرد گھومتے رہے۔ حتےٰ کہ کپڑے سب چاک ہوگئے اور چوہدری صاحب خدا خدا کرکے جانبر ہوئے۔

(۷) اسی سال چوہدری صاحب کی نظر کمزور ہوگئی اب عینک بغیر پڑھ نہیں سکتے۔

(۸) چوہدری صاحب کے بڑے لڑکے کی زبان میں اسی سال لکنت پیدا ہوگئی ہے۔

(۹) چوہدری صاحب موصوف کے برادر زادہ کی گردن بازو اور کمر نیز پنڈلیوں پر بیماری خنبل اس شدت سے ہوئی کہ دیکھا نہیں جاتا تھا۔

(۱۰) ماہ بھادوں میں چوہدری صاحب کے برادر زادہ کی ایک بھینس کھاد کے ڈھیر میں ایسی دھنسی کہ گاؤں کے بہت لوگوں نے زور سے نکالی۔

(۱۱) ماہ جنوری کی آخری تاریخ میں چوہدری صاحب مباہل کی تازہ شیردار بھینس کی کٹی جو شام کو بالکل تندرست تھی صبح کو مری ہوئی دیکھی گئی۔

الغرض خدا کے فضل وکرم سے خاکسار ۲۷۔فروری ۱۹۳۸ء تک بالکل صحیح وسلامت اور نور ایمان سے بھرپور اور احباب کرام کی دعاؤں سے باخیریت ہے اور چوہدری صاحب مباہل کو گیارہ نقصانات اور پریشانیاں وارد ہوئیں۔ خدا ان کو راہ ہدایت اور توبہ نصیب کرے۔ ان واقعات پر ذیل کی شہادتیں ثبت ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

گواہ شد چوہدری شاہ محمد ساکن نھتو پوری۔ بقلم خود

(جدید اڈیشن) جس میں لودھیانہ

فاتح قادیان

کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا صاحب قادیانی بابت وفات مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب مع فیصلہ منصفان وسرپنچ کی روئداد درج ہے اور کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے امیر جماعت احمدیہ لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

خدا کی ذات کی قسم ہے یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہونگے جب تک اپنے جھگڑے تجھ سے فیصلہ نہ کرائیں پھر تیرے حاکمانہ فیصلہ سے دل تنگ بھی نہ ہوں اور دل و جان سے تسلیم کریں

اس کے علاوہ کون نہیں جانتا کہ چوروں اور ڈاکوؤں زانیوں کی سزائیں قرآن شریف میں مذکور ہیں اور آنحضرت اپنی زندگی میں یہ سزائیں نافذ فرماتے رہے پھر کیا شک رہا کہ حضور بحکم قرآن (بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ) مبلغ قرآن تھے اور بحکم نص (يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ) معلم قرآن بھی تھے اور بحکم نص (حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ) حاکم بھی تھے ... (ثُمَّ لَا يَجِدُوْا) آپ کا حاکمانہ ... امت کے واسطے واجب العمل تھا اور ہے۔

وجوہات مذکورہ بالا کے ماتحت میں کیا کوئی دانا انسان بھی اس فقرے کو صحیح ... کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ... حکومت سے کیا غرض!

شیعہ دوستو! اگر یہ فقرہ صحیح ہے تو ائمہ موجود ... رفع ... اور ... نظام ... اور تقسیم غنیمت اور خراج خمس ... زکوۃ وغیرہ کہاں جائیں گے۔

ناظرین! اس فقرے ... کہ اس ... والے تصدیق کنندہ نے قرآن مجید کو نہیں پڑھا اور نہ مسئلہ خلافت پر غور کیا اور نہ منصب رسالت محمدیہ کو سمجھا۔ اس لئے ہمارا یہ کہنا بالکل بجا ہے۔ ؎

تا آشنائے حقیقت نئی خطا اینجا است

(باقی)

خلافت محمدیہ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اسمی پر ... ثلاثہ کو ثابت کرکے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر علمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۲ مہر

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

قادیانی مشن

خلیفہ قادیان کی خدمت میں عریضہ

ان کے مریدوں کی طرف سے

کبھی نصرت نہیں ملتی درمولیٰ سے گندوں کو ؎ کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

کھلی درخواست

بحضور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

خلیفۃ المسیح ثانی قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ہم احمدیان جن کے نام درج ذیل ہیں حضور کی خدمت عالیہ میں دست بستہ عرض پرداز ہیں کہ جب سے منافقین و معترضین نے حضور کی ذات والا صفات پر طرح طرح کے اتہامات والزامات لگانے شروع کئے ہیں اسی وقت سے معاندین سلسلہ اور اسکے مقدس بانی پر دشمن سلسلہ قسم قسم کے اعتراضات کر رہے ہیں۔ اور اب تو یہ حال ہو گیا ہے کہ معاندین سلسلہ احمدیت کا نام تک لینے نہیں دیتے۔ اور اگر کسی جگہ تبلیغ کرنی شروع کریں تو ... مخالفین منافقین و معترضین کے لگائے ہوئے الزامات پیش کرنے شروع کر دیتے ہیں اور ہم سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر آپکے خلیفہ صاحب ان عیوب یعنی زنا وغیرہ سے بری ہیں تو کیوں اپنی پوزیشن صاف نہیں کرتے جیسا کہ گذشتہ تمام بزرگان اپنی اپنی پوزیشن کو صاف کرتے چلے آئے ہیں۔ جیسا کہ حضرت یوسف قید سے باہر نہیں آتے جب تک اپنی بریت نہیں کرا لیتے۔ اور آنحضرت صلعم اپنی پیاری بیوی حضرت عائشہ صدیقہ سے سلام کلام تک بند کر دیتے ہیں جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی بریت نہیں آجاتی اور آنحضرت صلعم خود اپنی ازواج مطہرہ کے چہرہ مبارکہ سے نقاب اٹھا کر ایک شخص کو فرماتے ہیں کہ دیکھ میری اپنی بیوی ہے کوئی غیر نہیں۔ تاکہ اس کو حضور کے متعلق کوئی شبہ نہ ہو۔ پھر حضرت عمرؓ خطبہ بند کر دیتے ہیں اور آگے خطبہ نہیں کرتے جب تک کہ معترض کے سوال کا جواب نہیں دیتے۔ پھر امام بخاریؒ صاحب اپنی ہزاروں ... کی ... کو سمندر میں گرا دیتے ہیں۔ تاکہ امام صاحب کی پوزیشن پر کسی کو شبہ۔ گزرے وغیرہ۔ پس اگر آپکے خلیفہ ... یہ بھی سچے ہیں تو ان کو بھی اپنی بریت کرنی چاہئے

حضور والا! ایک طرف منافقین و معترضین کا حضور کی ذات گرامی کے متعلق گندے سے گندے الزامات لگانا دوسری طرف حضور کی خاموشی۔ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں کہ دشمن ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے کہ نعوذ باللہ حضور کی ذات بابرکات میں وہ تمام گندے سے گندے عیوب پائے جاتے ہیں جو منافقین حضور کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ (نقل کفر کفر نباشد)

اگر حضور کی صرف اپنی ذات کا سوال ہوتا پھر تو بیشک حضور اپنی پوزیشن نہ بھی صاف کرتے۔ لیکن یہاں تو ایک قوم کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ حضور کی اس خاموشی سے سلسلہ عالیہ اور اس کا بانی بدنام ہو رہا ہے۔ پس ہم حضور کو خدا اور اسکے رسول اکرم صلعم اور حضرت مسیح موعود اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا واسطہ دیکر عرض کرتے ہیں کہ حضور خدا کیلئے اپنی پوزیشن صاف فرما کر ہم غریب و بے کس احمدیوں کو ان مشکلات سے رہائی عطا فرمائیں۔ احمدیت اور اسکے بانی پر جو بدنما دھبہ دشمنوں کی طرف سے لگایا جا رہا ہے اس کو دور فرما کر احمدیت کے روشن چہرہ کو منور کریں۔ تا ایک دفعہ پھر احمدیت اپنی پوری شان سے چمکے اور اصل حقیقت کھل جائے۔ اور حضور پر نور کا نورانی چہرہ بھی روشن ہو اور حضور پر گندے الزامات لگانے والے

ترا کے میسر شود ایں مقام
کہ با دوستانت خلافت جنگ

جاننا چاہیے کہ اگر کسی شہر کی پولیس دل آزاری کے لحاظ سے اپنے فرائض میں کوتاہی کرے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تھوڑے ہی دنوں میں نظام و امن درہم برہم ہو جائیگا۔ اور دل آزاری کا بازار از حد گرم ہوتا نظر آئیگا پس اس کا فرض ہے کہ عام دل آزاری کو روکے اور دل آزار کو ٹوکے۔ اسی طرح انسان جہاں خدا کی آبادی کا کوتوال ہے۔ اپنے تئیں دل آزاری سے باز رکھے اور ہر غلط رَو کو ہدایت کرے اور ہر خطا کار کو سمجھائے اگر دل آزاری کے ترک کرنے پر دنیا کمر باندھ لے تو ہمدردی، اتفاق، محبت وغیرہ کلیم پاؤں چومنے کو تیار ہیں کیا ناظرین کو معلوم نہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ حقوق اللہ کی معافی تو ہو سکتی ہے لیکن حقوق العباد کی ہرگز ہرگز نہیں۔ ہاں معاف کر دینے پر۔ کیا دل آزاری حقوق العباد نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان بھائی کو سمجھ دے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین! زیادہ والسلام خیر الختام۔

عمل صالح

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے صالحین کو فتح و نصرت اور غلبہ عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اور صاف صریح الفاظ میں فرماتا ہے کہ اگر تم ایمان پر قائم رہے اور نیک عمل کرتے رہے تو سربلندی و سرفرازی تمہارا ہی نصیب بن کر رہے گی۔ لا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین ارشاد ربی ہے۔ اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون خدا فیصلہ کر چکا ہے (کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ان اللہ قوی عزیز وکان حقا علینا نصر المؤمنین وان جندنا لھم الغالبون) کہ ہم اور ہمارے پیغمبر ضرور غالب ہو کر رہیں گے بے شک اللہ تعالیٰ قوی اور زبردست ہے ایمان والوں کی امداد کرنا ہم نے اپنا فرض قرار دے لیا ہے۔ ہماری فوج یعنی اسلام ہی کامیاب و غالب رہے گا۔

وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم

یعنی تم میں سے جو لوگ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور عمل صالح کرتے ہیں ان کے ساتھ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ ان کو زمین پر خلیفہ (بادشاہ) بنائیگا جیسا کہ اس کے قبل خلیفہ بنایا۔

پھر دوسری جگہ یہ بھی جتا دیا ہے کہ جو قوم عمل صالح نہیں کریگی وہ یقیناً ہلاک ہو جائیگی جیسا کہ ارشاد ہے ٭٭

ثم جعلناکم خلائف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون۔ کلام مجید سے یہ بات ثابت ہے کہ جن لوگوں نے عمل صالح کئے خدا نے ان کو اس دنیا میں حکومت، دولت، عزت بخشی اور آخرت میں اجر دینے کا وعدہ فرمایا اور جو اس کے خلاف کرینگے وہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

آیات مذکورہ میں ایمان لانے والوں سے جو وعدے کئے گئے تھے اور کافروں کو جو وعید۔ اس کا زندہ نتیجہ دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ یہ وعدے کسی کثیر جماعت اور بڑھنے والی جماعت سے نہیں کئے گئے تھے بلکہ اس جماعت سے اس وقت کئے گئے تھے جو بہت قلیل بہت مغلوب اور بے کسی کی حالت میں روٹیوں کو محتاج تھی اور اپنی جانوں کے لئے ادھر اُدھر پریشان پھر رہی تھی۔ جس کو ایک حملہ اور ایک یلغار میں ختم کر دینے کا دم داعیہ کفار رکھتے تھے مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ ابھی چوتھائی صدی گزرنے نہیں پائی تھی کہ اس کا پرچم اقبال بڑے بڑے فرمانروایان ذی حشم کے محلات کے کنگروں پر لہرا رہا تھا اور ان کے عملی اقدام کی وجہ سے غلبہ و فتوحات کی دنیا بھر پر دھاک بیٹھ گئی ہوئی تھی۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور وہ جو چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور جو چاہتا ہے کر لیتا ہے وہ بھی سچا، اس کا کلام بھی سچا اور اس کے وعدے بھی سچے اور اس کے وعید بھی درست۔

سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا باللہ۔ ہم عنقریب تمہاری ہیبت کافروں کے قلوب میں ڈال دیں گے۔ اس لئے کہ ان کافروں نے اللہ کے ساتھ شرک کیا ہے۔

سورہ روم میں غلبۂ روم کی جو عظیم الشان اور انقلاب انگیز پیشین گوئی کی گئی تھی وہ کس وقت کی گئی تھی جبکہ خسرو پرویز یلغاریں کرتا اور بلاد و ولایات کو مغلوب و منکوب کرتا اور فتح و نصرت کے پھریرے اڑاتا چلا جا رہا تھا۔ یہ پیشگوئی سن کر کفار ہنستے تھے لیکن وعدہ لاشریک لہ جو کہہ چکا تھا وہ ہر حالت میں ہونا اور ہو کر رہنا تھا اور وہی ہوا۔ دس سال کے اندر اندر افواج ساسانی کا سمندر بالکل خاموش ہو گیا۔ بڑھتے ہوئے قدم رُک گئے اور پرویزی شیر غران قفس نصیب ہو کر مارا گیا۔ اس کا اقتدار خاک میں مل گیا۔ فقیر بے نوا اور بے سرو سامان مسلمان کیانی سلطنت کے وارث ہو گئے اور اس کی ساری دولت اور ساری عظمتیں مسلمانوں اور صالح دینداروں کے قدموں پر لوٹنے لگیں۔ اس سلسلہ کے آخری تاجدار یزدجرد نے اسی انقلاب سے متاثر ہو کر پوری حسرت اور نامرادی کے عالم میں یہ کہا تھا

ز شیر شتر خوردن و سوسمار
عرب را بجائے رسید است کار
کہ تاج کیان را کنند آرزو
تفو بر تو اے چرخ گردوں تفو

اگر وہ اس وقت بھی حقیقت کی گہرائیوں پر نظر ڈالتا اور سوچتا سمجھتا تو اُسے معلوم ہو جاتا کہ یہ نتیجہ ہے کیانیوں کی بد اعمالیوں اور ایمان دار مسلمانوں کی نیکی اور جادۂ مستقیم پر گامزنی کا۔ ازل سے یہی ہوتا آیا ہے اور قیامت تک یہی ہوتا رہے گا۔ بد اعمال بندے اور قومیں تباہ ہوتی رہیں گی۔ صالح اور نیک اعمال بندے اور قومیں سرسبز ہوتی اور انعام الٰہی سے سرفراز ہوتی چلی جائینگی۔

(یوسف خوشگیری بیر بھومی)

٭٭ فھل یھلک الا القوم الفاسقون یعنی بدکاروں کے سوا دوسرے لوگ عذاب سے ہلاک نہیں ہونے۔

سیف اللہ۔ حضرت خالد بن ولیدؓ سپہ سالار افواج اسلامیہ کی سوانح عمری۔ قیمت ۸/ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

چوہدری عنائت علی صاحب نتھوپوری (نشان انگوٹھا)
چوہدری شاہ محمد ولد کالا مرحوم - بقلم خود -
چوہدری پیر بخش نتھوپوری - بقلم خود -
چوہدری محمد علی صاحب نتھوپوری - (نشان انگوٹھا)

الراقـــــم

محبوب عالم خطیب نتھوپور - متصل ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

مرزائیوں کو کھلا چیلنج

(از قلم مولوی عبد العزیز صاحب از لدھیانہ)

امابعد حضرات ناظرین اخبار اہلحدیث سے پوشیدہ نہیں کہ آج کل مرزائی کس طرح لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں - مگر جب کوئی جواب دینے والا انکو نظر آتا ہے تو سوائے ٹال مٹول، حیلے بہانے کے ان کا کوئی چارہ نہیں ہوتا - اسی طریقہ پر جماعت مرزائیہ لودھانہ بھی اس افسوس میں جو حضرت مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب کو مبلغ تین سو روپیہ دے چکی ہے - چیختی چلاتی پھرتی ہے اور اس سیاہ داغ کو اتارنے کے لئے ہر طریقہ سے کوشش کر رہی ہے - چنانچہ اسی کوشش میں بندہ کے ساتھ چار مناظرے کر چکی ہے - جس کا اثر یہ ہوا کہ تین مرزائی تائب ہو کر مسلمان ہو گئے - اب پھر وہ لوگوں میں اپنی صداقت کا نقارہ پیٹتی ہے - پس میں ایک خادم اسلام ادنیٰ خادم ہوں جو ہر دو مرزائی فریقین لاہوری و قادیانی صاحبان کی خدمت کرنے کو تیار ہوں میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ جس مضمون پر مرزائی چاہیں مناظرہ کر لیں اور جس جگہ چاہیں میں حاضر ہوں -

اے مرزائیو! میں تمہاری طرح محض اعلان کرنے والا نہیں ہوں بلکہ اللہ کی مدد سے پہلے کی طرح آپ کو صحیح راستہ دکھانے والا ہوں - اگر واقعی تمہارے پاس سچائی ہے تو آؤ میدان میں نکلو - ورنہ سچے دل سے تائب ہو کر اعلان کر دو -

---

الہامات مرزا - مرزا صاحب کے مشہور الہامات کی تردید کی گئی ہے - قیمت ۹/ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

دل آزاری سب گناہوں کی جڑ ہے

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی - جہلمی)

دنیا میں شرک کے بعد جس قدر گناہ ہیں اُن سب کا نتیجہ دل آزاری ہے - اور دل آزاری کی وجہ سے گناہ قرار دیئے گئے ہیں - قتل - چوری، غیبت، بہتان، اتہام، حسد، نفاق، سود، قطع رحمی، عیب جوئی وغیرہ وغیرہ سب کا انجام دل آزاری ہے - اسی کے انسداد کے لئے روحانی طاقت کا استعمال ہوا - یعنی پیغمبر مبعوث ہوئے اور اسی غرض کے لئے مادی طاقت سے کام لیا گیا - یعنی بادشاہ مقرر ہوئے - علماء کرام نے تہذیب و اخلاق میں بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں اور حکام مجموعہ قوانین مرتب کرتے رہے ہیں - جن کی علت غائی اور مقصد اصل دل آزاری کا روکنا ہے اور بس - ان صاحبان نے علیحدہ علیحدہ جرم قرار دیئے اور الگ الگ سزائیں مقرر کی ہیں مگر جماعت صوفیاء کے مشائخ عظام صرف اسی ایک نقطہ پر زور دیتے رہے کہ دل آزاری سے بچو - یہ ایسا گناہ ہے کہ کبھی معاف نہ ہوگا - بات یہ ہے کہ حکمائے تمدن عوارض کے روکنے میں کوشش کرتے ہیں اور حکمائے روحانی سبب کو مٹانا چاہتے ہیں - تم نہیں دیکھتے کہ طبیب وہی حاذق ہوتا ہے جو سبب مرض کو توڑے نہ کہ عوارض کے گھٹانے میں اپنی طاقت صرف کرے - اسی نقطہ کو پیش نظر رکھ کر خواجہ حافظ صاحب فرماتے ہیں ؎

مباش درپئے آزار و ہرچہ خواہی کن
کہ در طریقت ما غیر ازیں گناہے نیست

یعنی دل آزاری مت کرو اور جو چاہو کرو کیونکہ ہماری طریقت میں اس کے سوا کوئی گناہ نہیں ہے -

حقیقت میں حافظ صاحب سچ فرماتے ہیں کہ کوئی گناہ ایسا ہے ہی نہیں جس میں دل آزاری کا جزء پایا جاتا ہو - جب دل آزاری چھوڑ دی جائے تو کوئی گناہ باقی رہتا ہی نہیں - یہی خواجہ صاحب اجازت دیتے ہیں مانتے ہیں کہ اخلاق میں بڑی بڑی کتابیں لکھی گئی ہیں - انسداد جرائم میں سخت قوانین وضع کئے گئے ہیں لیکن فضائل کے ترازو میں ایک طرف اخلاق جلالی و اخلاق ناصری اور فتاویٰ عالمگیری اور تعزیرات ہند رکھو اور دوسری جانب صرف یہ مصرع

مباش درپئے آزار ہرچہ خواہی کن

رکھو اور پھر دیکھو - بلاشبہ اس مصرع کا پلہ بھاری رہیگا تمام کتب اخلاق و قانون زیادہ سے زیادہ اسی مصرع کی تفسیر و شرح کا کام دیں گی - راستہ میں پیشاب کرنا، کانٹے بچھانا، فحش بکنا وغیرہم اخلاقی اور قانونی جرم ہے مگر یہ بھی کبھی سوچا ہے - ہاں صرف اس لئے کہ اس سے ایذا پہنچتی ہے اور ایذا دل آزاری ہے -

دل آزاری کے لئے کوئی تخصیص نہیں - ہر انسان جس مذہب و ملت کا ہو ہر جانور ہر چیز جس قسم کی ہو اکی دل آزاری ظلم ہے - اور ظلم کی یہ حالت کہ جہاں شرک کا ذکر آتا ہے - ظلم بھی ساتھ ہوتا ہے - اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ - اور ظالموں کی گردن میں وہی طوق ڈالا جاتا ہے جو شیطان کی گردن میں ڈالا گیا تھا - اور ابتک وہ طوق نکالے نہیں نکلتا اور نہ بوسیدہ ہو کر ٹوٹتا ہے دیگر بعض دوست ایک شبہ پیش کرتے ہیں کہ اگر حالت یہ ہے تو چور کو پکڑ کر کیوں سزا دیں، قاتل سے کیوں قصاص لیں - ہاں عفو و درگذر، عیب کو ڈھانکنا، خطاؤں سے چشم پوشی کرنا بلاشبہ ایک بہترین وصف ہے اور بزرگان دین اس کا استعمال بھی کرتے ہیں - جیسے گلستان میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ کے گھر میں چور آیا اور گھر میں کچھ نہ پایا اور واپس گیا تو اس بزرگ کو خیال آیا کہ اس کو ناامیدی کا صدمہ گذرا ہوگا تو جو کپڑے اوڑھے ہوئے تھے وہی چور کے راستہ میں ڈال دیئے تاکہ محروم نہ جائے -

اس موقعہ پر مولانا سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

شنیدم کہ مردان راہ خدا ✤ دل دشمناں ہم نہ کردند تنگ

DELHI

مختار اور منتظم ہیں۔ (پڑھئے سورہ کوثر)

جواب (ز) سورہ کوثر میں کہاں لکھا ہے کہ حضور پر نور ہر اک چیز کے مالک اور متصرف ہیں۔ میں وثوق سے کہتا ہوں کہ آپ قرآن مجید کی کوئی آیت بلکہ کوئی صحیح حدیث بھی اس مضمون کی پیش نہیں کر سکتے کہ آنحضرت صلعم ہر چیز کے مالک مختار اور متصرف ہیں۔ (اگر ثابت کر دیں تو ہمیں مان لینے میں کیا عذر ہو سکتا ہے) اس کے برعکس آپ کا یہ عقیدہ آیات بینات سے ٹکرا رہا ہے۔ پڑھئے آیات ذیل

(۱) فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ (یٰس)

پس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر اک چیز کی بادشاہت ہے۔

(۲) لَا اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَائِنُ اللّٰہِ (سورہ ہود)

حضور فرماتے ہیں کہ میں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔

بڑے تعجب کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلعم کی زبان مبارک سے اعلان کروا رہا ہے کہ آپ کہہ دیں کہ میرے پاس خدائی خزانے (وہبی اور عطائی بھی) نہیں ہیں مگر آپ ہیں کہ یہی کہے چلے جاتے ہیں کہ حضور صلعم تو فقط ایسا فرما رہے ہیں ورنہ حقیقت اس کے خلاف ہے۔ معاذ اللہ! کیا خدا نے جھوٹا اعلان کروا دیا؟

اب سورہ کوثر کا مطلب بھی سن لیجئے!

خدا فرماتا ہے کہ ہم نے (اے پیغمبر!) آپ کو کوثر دیا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ کوثر بہشت میں ایک نہر کا نام ہے۔ جس سے آنحضرت صلعم اپنے نیک اتباع کو نہایت شیریں اور لذیذ پانی پلائیں گے۔ اس کے علاوہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ کوثر سے مراد ہے خیر کثیر (بہت سی بھلائی) ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ کوثر یعنی نہر بھی منجملہ خیر کثیر کے ہے۔ اسی طرح بعض دیگر صحابہ نے اس لفظ سے قرآن یا نبوت وغیرہ مراد لی ہے۔ مگر یہ سب چیزیں خیر کثیر کے مفہوم میں داخل ہیں۔ پس مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید، نبوت ۴۲

(ح) اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اپنے خاص علم غیب سے حصہ وافر دیا۔ سورہ جن سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ رسولوں کو علم غیب دیدیا کرتا ہے (لَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ) حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور نے خود فرمایا کہ مجھے علم الاولین والآخرین دیا گیا۔ جن آیتوں میں آنحضرت صلعم کی ذات مبارک سے علم غیب کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد علم ذاتی کی نفی ہے نہ کہ وہبی عطائی کی نفی۔ ہر قسم کی نفی مراد لینا وہابیوں کا مغالطہ ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ حضور کے پیش نظر ہے۔ حضور کے حاضر ناظر ہونے کے ثبوت میں تو نماز کا التحیات ہی کافی ہے۔ کیونکہ اس میں السلام علیک ایہا النبی پڑھا جاتا ہے۔ اگر آنحضرت صلعم ہر جگہ حاضر ناظر نہیں ہیں تو یہ جملہ بے کار ٹھیرتا ہے۔ حضور نے خود ہی فرما دیا کہ میں جیسا آگے دیکھتا ہوں ایسا ہی پیچھے دیکھتا ہوں (حتیٰ کہ مشرق و مغرب اور شمال و جنوب تک دیکھتا ہوں) اس سے بھی معلوم ہوا کہ حضور ہر جگہ حاضر ناظر ہیں۔

جواب (ح) مسئلہ علم غیب امت مسلمہ کا ایک اجماعی مسئلہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عالم الغیب نہیں، نہ ذاتی حیثیت سے نہ عطائی سے نہ کسبی سے۔ ہاں وقتاً فوقتاً جتنا علم غیب اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہم السلام کو بذریعہ وحی دیا۔ انہوں نے (بحکم بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ) اپنی اپنی امت تک پہنچا دیا۔ مگر ہماری بدقسمتی ہے کہ آج ہم اپنے غالی برادران کے منہ سے سنتے ہیں کہ کائنات کا ذرہ ذرہ حضورؐ کے پیش نظر ہے (رسالہ العقائد منجانب انجمن حزب الاحناف لاہور) بالفاظ دیگر (ان کے زعم میں) حضور کو یہ بھی علم ہے کہ زید کے سر پر کتنے بال ہیں یا اس درخت پر کتنے پتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ہم اس عقیدہ کو شرک جانتے ہیں کیونکہ بے شمار قرآنی و حدیثی نصوص ہمارے اس دعوے پر شاہد ہیں کہ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ کوئی ولی، نبی، جن یا فرشتہ ہرگز اس میں شریک نہیں (سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ) خاص آنحضرت صلعم کی غیب دانی کا حال تو ایک ہی آیت ذیل پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمِنْ اَہْلِ الْمَدِیْنَۃِ مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُہُمْ نَحْنُ نَعْلَمُہُمْ (پ ۱۱ ع ۲)

یعنی اہل مدینہ سے بعض لوگ منافقانہ سرکشی کرتے ہیں آپ ان کو نہیں جانتے ہم ہی جانتے ہیں۔

اس آیت سے صراحۃً معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم غیب دان نہ تھے نہ لوگوں کے دلوں کے بھید پر اطلاع رکھتے تھے افسوس ہے کہ آج کل کے واعظ کھلم کھلا اعلان کرتے ہیں کہ حضور صلعم عالم الغیب اور علیم بذات الصدور تھے بلکہ یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا کو عالم الغیب کہنا ناجائز ہے (پناہ بخدا) معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ قرآن مجید کی نصوص صریحہ کی مخالفت کرنے کا ٹھیکہ لے چکے ہیں۔ ان کے سامعین کی غیرت ایمانی بھی معلوم!

پھر علم ذاتی اور عطائی[1] میں فرق کرنا بھی حقیقت سے ناآشنا لوگوں کا کام ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ شے معلوم کے لحاظ سے دونو علم برابر ہوتے ہیں (خصوصاً جبکہ اطلاع دینے والا خود اللہ تعالیٰ ہو) مثلاً ایک واقعہ آپکا چشمدید ہے اور دوسرا کسی مخبر صادق سے سنا ہے تو معلوم ہونے کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں۔ آنحضرت صلعم کی زبان مبارک سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعلان ذیل کروایا ہے جو قابل شنید ہے:-

لَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ (سورہ اعراف)

یعنی اگر میں (پیغمبر) غیب دان ہوتا تو میں بہت سی بھلائی جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔

واقعات سے ظاہر ہے کہ آپ کو بھی بعض دفعہ تکلیف پہنچ جاتی تھی۔ اگر غیب دان ہوتے تو ایسا ہرگز نہ ہوتا۔ مثلاً جنگ احد میں آپ کے دندان مبارک شہید ہو گئے کافروں نے پتھر مار کر آپ کے سر مبارک کو زخمی کر دیا۔ اور بے خبری میں زہر آلود کھانا کھا گئے۔ آپ کی معصوم بیوی پر زنا کی تہمت لگی، کئی دنوں تک آپ مغموم رہے اور ان سے بات چیت بھی چھوڑ دی آخر قرآن شریف میں ان کی پاک دامنی کا اعلان کیا گیا تب جا کر

[1] علم ذاتی خود بخود ہوتا ہے۔ علم عطائی دوسرے کے بتانے سے ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ

۴۲ یعنی شہادت امامت اور نہر کوثر وغیرہ چیزیں آپ کو دی گئیں۔ نحن علی ذالک من الشاہدین۔

توحید و شرک میں موازنہ

(قسط چہارم)

(از قلم حافظ رکن الدین صاحب امرتسر)

ازالہ وہم گذشتہ پرچے میں بعض شبہات کا جواب دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ بعض اولوالعزم انبیاء علیہم السلام کی دعا بھی دنیا میں ان کے حسب منشا نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوئی۔ اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ خاکسار (نامہ نگار) نے قبولیت و عدم قبولیت دعا کے بارے میں بڑے بڑے نبیوں کو عام مؤمنین کی صف میں کھڑا کر دیا ہے ایسا ہرگز نہیں۔ کیونکہ ہمارا ایمان ہے کہ عام مؤمنین کی نسبت اولیاء اللہ کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ ان سے بڑھ کر حضرات انبیاء خصوصاً سرور انبیاء علیہم السلام کی دعائیں سب سے زیادہ قبول ہوئیں۔ بخاری شریف میں حضرت عائشہ رض سے جو حدیث مروی ہے کہ "یا حضرت! اللہ تعالیٰ آپ کی دلی مراد بر لانے میں جلدی کرتا ہے"! اس کا بھی یہی مطلب ہے۔ سچ ہے۔ من کان للہ کان اللہ لہ۔ (جو خدا کا ہو گیا خدا اس کا ہو گیا) مگر باوجود ان سب باتوں کے اللہ تعالیٰ مختار مطلق شہنشاہ ہے نہ اس پر کسی ولی یا نبی کا زور چل سکتا ہے نہ اُس پر کسی کی محبت غالب ہے کہ مجبور ہو کر اپنے خلاف منشا بھی خواہ مخواہ کسی ولی یا نبی کی دعا یا کسی کے حق میں اس کی سفارش ضرور ہی قبول کرے اور بصورت عدم قبولیت اس مقبول بندے کی ناراضگی کا اسکو اندیشہ ہو۔ ایسا ہرگز نہیں اس کی سرکار عالی میں تو بغیر اس کے اذن کے کوئی بڑے سے بڑا نبی بھی کسی مجرم کی سفارش تک نہیں کر سکتا۔ چنانچہ ارشاد ہے ا۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط

یعنی کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کر سکے :

کیا ہی سچ کہا ہے ؎

وہ مالک ہے سب آگے اس کے لاچار
نہیں ہے کوئی اس کے گھر کا مختار

شبہات (و) وہابیوں کے پیشوا مولوی ثناء اللہ صاحب تو کھڑا لویوں (اہلقرآن) کے مقابلہ میں حضور کو ماتحت حکم خدا اصل مطاع، منتہائے سوال بلکہ احکم الحاکمین تک مان چکے ہیں۔ (ملاحظہ ہو ان کے مباحثے کی مطبوعہ روئداد جس کا نام رسالہ اتباع الرسول ہے)

جواب (و) ہاں یہ ٹھیک ہے کہ ہم (اہل حدیث) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجازی رنگ میں اصل مطاع، منتہائے سوال اور احکم الحاکمین وغیرہ مانتے ہیں۔ قرآن کی آیات (وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ ط اور فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ وغیرہ ہمارے اس دعوے پر شاہد ہیں۔ مگر حضور پُرنور کے حق میں ان الفاظ کے استعمال سے ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ ہم آپ سے شرعی حکم کی دلیل طلب کرنا جائز نہیں جانتے۔ یعنی جس طرح خدا کا حکم جو قرآن کریم میں آیا ہے بلا چون و چرا واجب التسلیم ہے۔ اسی طرح بحیثیت رسالت حضور (صلعم) کا حکم بھی واجب الاطاعت ہے۔ یہ اصول آپ کو بھی مسلم ہے سوائے منکرین حدیث کے ابتدائے اسلام سے آج تک کل اسلامی فرقوں میں مسلم چلا آیا ہے اور مولانا ثناء اللہ صاحب اس میں متفرد نہیں ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کے قلب مبارک پر منشا خداوندی کبھی لفظاً نازل ہوتا تھا (نَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِکَ) اور کبھی بغیر الفاظ کے صرف معنی و مفہوم کا القا ہوتا تھا (وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا الآیہ) پہلی صورت میں جو کچھ ملا وہ قرآن شریف ہے دوسری صورت میں جو چیز ملی اس کا نام حدیث شریف ہے۔

نیز یہ امر بھی مسلمہ اہل اسلام ہے کہ اجتہاد نبوی بھی حجت شرعیہ ہے۔ اگر اس میں کبھی خطا واقع ہوئی تو فوراً اصلاح کر دی گئی۔ کیونکہ آپ کے بعد قیامت تک نہ کوئی جدید نبی آنے والا ہے اور نہ کوئی الہامی کتاب نازل ہونے والی ہے جس پر اسلامی تعلیم کی غلطیوں کی اصلاح ملتوی رکھی جاتی۔ اسی طرح حقیقتہً احکم الحاکمین تو خدا ہی ہے مگر آنحضرت صلعم کو اس حیثیت سے احکم الحاکمین کہہ سکتے ہیں کہ آپ کی ذات شرعی حیثیت سے محکمہ اپیل ہے دوسرے الفاظ میں احکم الحاکمین سے مراد اعلیٰ حاکم ہے جیسے دنیا میں بعض بڑے بادشاہوں کو جن کے ماتحت اور چھوٹے بادشاہ ہوتے ہیں شہنشاہ کہا جاتا ہے ان کو حقیقی شہنشاہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ نیز آیہ مبارکہ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ (الیٰ) وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط سے صراحتہً ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے اجتہادی فیصلے کو تسلیم نہ کرنے والا دولت ایمان سے محروم ہے اب غور طلب امر یہ ہے کہ ساری امت مسلمہ میں اور بھی کسی اعلیٰ حاکم کی شان ایسی ہے کہ اسکے فیصلہ کے انکار سے انسان بے ایمان ہو جائے۔ اگر ساری امت میں اور کوئی ہستی اس شان کی حامل نہیں تو پھر آنحضرت صلعم کو جو خدا ہی کا پیغام پہنچاتے تھے اللہ تعالیٰ کے حکم سے احکم الحاکمین یا اقتدار اعلیٰ تسلیم کر لینے میں کیا مضائقہ ہے۔ خود خدا تو ہمارے سامنے نہیں آتا۔ اگر اس کے رسول کے ساتھ بھی بحث و نزاع جائز ہو تو اسلامی نظام کیونکر چل سکتا ہے۔ اگر یہ شبہ ہو کہ آپ کی زندگی میں تو یہ بات (بغیر مشورہ اطاعت) ممکن تھی (ممکن نہ کہو بلکہ واقعہ تھی) اب ایسا کیونکر ہو سکتا ہے تو جواب یہ ہے کہ جیسا اس زمانے میں آپکا ہر دینی حکم (قرآنی یا حدیثی) واجب العمل تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔ کیونکہ قرآن و حدیث دونوں چیزیں اس وقت بھی ہمارے پاس باحفاظت موجود ہیں۔

(ق) ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ جملہ اولیاء کرام و انبیاء علیہم السلام عموماً اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم خصوصاً باذن اللہ دو جہاں کی ہر چیز کے مالک ؟

اللہ تعالیٰ اپنی شان میں فرماتا ہے :-

(۱) كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۔ (سورہ احزاب)

یعنی اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگران ہے۔

(۲) اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيْرٌ ۔ (سورہ ملک)

وہی ہے جو ہر چیز کو دیکھتا ہے۔

(۳) وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۔ (سورہ بروج)

اللہ ہی ہر چیز پر گواہ ہے یا حاضر ہے۔

ان نصوص کی موجودگی میں کسی انسان یا فرشتہ کو ہر جگہ حاضر ناظر سمجھنا بالفاظ دیگر اس کو عالم الغیب جاننا ہے اور علم غیب کا خاصہ خداوندی ہونا سطور بالا میں ثابت کیا جا چکا ہے۔

آپ کی پیش کردہ دلیل اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ سے حضور کا ہر جگہ حاضر ناظر ہونا ثابت نہیں ہوتا بات یہ ہے کہ شب معراج میں آنحضرت صلعم نے خدا کے حضور اپنی عبودیت کا اظہار کرتے ہوئے بالفاظ التحیات للہ تحفہ بندگی پیش کیا تو جناب باری کی طرف سے بالفاظ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ جواب دیا گیا۔ اسی شب معراج میں پانچ نمازیں فرض کی گئیں تو آپ نے تعلیم الٰہی اس ملاقات کے الفاظ مبارکہ نمازیں بعینہٖ داخل فرمائے۔ کیونکہ یہ نماز مومنوں کیلئے بمنزلہ معراج کے ہے۔ آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد بعض صحابہ بجائے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کے اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ پڑھنے لگے تھے۔ جیسا کہ بخاری شریف میں آیا ہے۔ ہمارے نزدیک دونوں طرح پڑھنا صحیح ہے۔ مگر حضور کو حاضر ناظر سمجھ کر نماز یا غیر نماز میں صیغہ خطاب کا استعمال شرک ہے جو ناقابل معافی ہے[1]۔

باقی رہی آپ کی دوسری دلیل کہ حضور نے فرمایا کہ میں جیسا آگے دیکھتا ہوں ایسا ہی پیچھے دیکھتا ہوں وغیرہ یہ الفاظ غلط ہیں۔ اصل الفاظ میں حدیث یوں آئی ہے:-

عن انس قال اقیمت الصلوٰۃ فاقبل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی اراکم من وراء ظھری (مشکوٰۃ باب تسویۃ الصفوف)

یعنی حضرت انس سے روایت ہے کہ نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو حضور ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ اپنی صفیں سیدھی رکھو اور آپس میں مل کر رہو کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

اس حدیث کی شرح میں صاحب مرقات فرماتے ہیں :-

فانی اراکم من وراء ظھری ای بالمکاشفۃ ولا یلزم دوامھا لینافیہ خبر لا اعلم ماوراء جداری فیخص ھذا بحالت الصلوٰۃ و علمہ بالمصلین (مرقات باب تسویۃ الصفوف)

یعنی پیچھے دیکھنے سے مطلب یہ ہے کہ کشفی رنگ میں دیکھتا ہوں۔ پس یہ حالت نماز سے مخصوص ہے ورنہ عام حالت کے متعلق تو حضور کا ارشاد ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے۔

اسی طرح بخاری و مسلم کی وہ حدیث بھی اس مضمون کے معارض ہے جس میں ذکر ہے کہ

ایک شخص پردہ اٹھا کر حضور کے حجرہ مبارک میں جھانک رہا تھا۔ جس حال میں کہ آپ ایک لوہے کے پنجہ سے اپنی پیٹھ کھجلا رہے تھے۔ بعد فراغت حضور نے منہ پھیر کر جو اس شخص کو دیکھا تو بڑی خفگی کے لہجے میں فرمایا کہ اگر میں پہلے جانتا کہ تو مجھے اس حالت میں دیکھ رہا ہے تو میں یہ پنجہ تیری آنکھ پر مارتا۔ (مشکوٰۃ شریف)

(باقی)

[1] ہاں درود شریف کے متعلق ہمارا اعتقاد بموجب حدیث صحیح یہ ہے کہ وہ آنحضرت کی خدمت میں بذریعہ فرشتوں کے پہنچایا جاتا ہے۔ لیکن درود شریف وہی ؎؎ معتبر ہے جو خود حضور نے سکھایا۔ مثلاً جو نماز میں پڑھا جاتا ہے نہ کہ وہ جو بعد میں ایجاد کیا گیا مثلاً الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ۔

جماعت اہل حدیث اور ترقی

(از مولوی ابو مسعود محمد خان صاحب قمر بنارسی)

ہندوستان کی جماعت اہل حدیث کی ترقی و تنظیم کے متعلق جس قدر مضامین اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوئے انہیں نیز "مسلم اہل حدیث گزٹ" دہلی کے بعض مضامین کا میں نے بغور مطالعہ کیا۔ اور اس وقت تک میں یہ دیکھتا رہا کہ ان مضمونوں کا اثر جماعت پر کیا ہوتا ہے۔ مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہنوز روز اول ہے۔ حضرت مولانا ابوالوفا صاحب مدظلہ نے جس دلسوزی سے "اظہار درد دل" فرمایا۔ جماعت اہل حدیث کے چوکنے اور ترقی کے لئے آگ پر پانی کا کام دینا چاہئے تھا۔ مگر میں سچ عرض کرتا ہوں کہ جماعت اہل حدیث ان مضمونوں سے بھی مطلقاً متاثر نہیں ہوئی۔ دوسرے مضامین کا تو ذکر ہی نہیں۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

میں نے اس پر غور کیا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ جماعت اہل حدیث کی ترقی کا زمانہ ختم ہو گیا اور اب اس جماعت کے زوال کا وقت ہے۔ قاعدہ ہے کہ ہر کمال کو زوال ہے۔ ایک وہ وقت تھا کہ ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کا وجود بہت بہت ہی خال خال تھا۔ اوس وقت کے علمائے اہل حدیث نے توحید و سنت کی اشاعت میں تحریر و تقریر، وعظ و مناظرہ اور مقدمات کے ذریعے کوششیں کیں۔ ہر قسم کے دکھ سہے، ماریں کھائیں، جیل گئے۔ سب کچھ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت اہل حدیث بڑھی اور خوب بڑھی۔ اوس وقت کے اہل حدیث بھائیوں میں اخلاص تھا، محبت تھی اور توحید و سنت سے شغف تھا۔ محض اہل حدیث عالم کا وعظ سننے کوسوں دور سے آتے اور توحید و سنت کا درس حاصل کرتے۔ اُس وقت کے اہل حدیث حضرات اشاعت توحید و سنت کو اپنا "اوڑھنا بچھونا" سمجھتے اور شوق سے اُن پر عمل کرتے یہی ان کی دنیا اور یہی ان کا دین تھا۔ ہر کام میں اخلاص تھا، آپس میں دلی محبت تھی۔ اُس وقت کے اہل حدیث ہر اہل حدیث کو اپنی ہی برادری اور قرابت داری کا عزیز ترین فرد سمجھتے تھے۔ چاہے وہ کسی برادری کا ہو اور کہیں کا ہو۔ ہر ایک کا دکھ درد اپنا دکھ درد سمجھتے تھے۔ سلف صالحین کے سچے نمونہ تھے کہ دوسرے لوگ متاثر ہو کر جوق جوق اس جماعت میں آ کر شامل ہوتے تھے۔ یہی وجہ

قلب مبارک کو تسلی ہوئی۔ یہی حال دوسرے انبیاء عظام کا ہے۔ حضرت ابراہیم اور حضرت لوط علیہما السلام کے پاس فرشتے بصورت انسان آتے ہیں مگر وہ دونوں بزرگ ان کو انسان ہی سمجھتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو ان مہمانوں کے لئے کھانا تک لے آتے ہیں مگر بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ فرشتے ہیں اسی لئے نہیں کھاتے۔

جب حضرات انبیاء علیہم السلام غیب دان نہیں تھے تو اولیاء اللہ کیونکر ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ولی کا مرتبہ تو بہرحال نبی سے کم ہوتا ہے۔ جو لوگ اولیاء اللہ کے کتوں بلوں کو غیب دان کہا کرتے ہیں وہ خدا را کچھ انصاف سے کام لیں۔ آپ کی پیش کردہ آیت اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ کا مطلب صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے امور غیبیہ پر اطلاع بذریعہ وحی اپنے برگزیدہ رسولوں ہی کو دیا کرتا ہے ہر کس و ناکس کو نہیں۔ اس معنی کی تائید قرآن مجید کی ایک دوسری آیت سے بھی ہوتی ہے جسکے الفاظ یہ ہیں :-

وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ

اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم (عوام) کو اپنے خاص غیب پر (بذریعہ وحی) مطلع کرے ہاں اس غرض کیلئے وہ اپنے پیغمبروں کو چن لیتا ہے۔ ؎

کلاہ خسروی و تاج شہی
بہر کس کے رسد حاشا و کلا

اس سے آپ کا دعویٰ ثابت نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت کے سامنے کائنات کا ذرہ ذرہ موجود ہے۔ اسی طرح آپ کی پیش کردہ حدیث علم الاولین والاخرین کا مطلب بھی یہی ہے کہ پہلے اور پچھلے لوگوں کے حالات زندگی آنحضرت کو بذریعہ وحی بتائے گئے۔ اس سے تو ہمیں بھی انکار نہیں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ آنحضرت صلعم کو از قسم مغیبات خدا کی طرف سے دیا گیا تھا وہ سب کا سب حضور پُر نور نے قرآن و حدیث کی شکل میں ہمیں بتا دیا اور کچھ باقی نہیں رکھا۔ کیونکہ خدا کی طرف سے آپ کو حکم تھا :-

یٰۤاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ط یعنی اے پیغمبر! جو کچھ آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر نازل ہوا ہے آپ اس کو اپنی امت تک پہنچا دیں۔ (سورہ مائدہ)

فقہائے حنفیہ تو آنحضرت صلعم کے حق میں علم غیب کے اعتقاد رکھنے کو کفر جانتے ہیں۔ چنانچہ چند حوالہ جات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

فقہاء حنفیہ نے بالاتفاق لکھا ہے کہ حضور کے حق میں علم غیب کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ حنفی جماعت کے عقائد کی معتبر کتاب "مسایرہ" مصنفہ شیخ زین الدین حنفی اور اس کی شرح مصنفہ شیخ ابن الہمام میں یوں مرقوم ہے متن اور شرح کی عبارت یکجا ملاحظہ ہو :-

"ذکر الحنفیۃ فی فروعھم تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالیٰ قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ واللہ اعلم۔ (مطبوعہ مصر ص۲۰۲)

(علمائے حنفیہ نے صاف لکھا ہے کہ جو کوئی آنحضرت کے حق میں علم غیب کا اعتقاد رکھے وہ کافر ہے)

یہی عبارت ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں لکھی ہے اور اسی کو عقیدہ صافیہ مقبولہ حنفیہ بتایا ہے۔

"فتاویٰ قاضی خان" جو فقہ حنفیہ کی مستند اور معتبر کتاب ہے اس میں لکھا ہے :-

"رجل تزوج بغیر شھود فقال الرجل والمرأۃ خدا و رسول را گواہ کردیم۔ قالوا یکون کفرا لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب وھو ما کان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت (جلد۴)

یعنی جو شخص اپنے نکاح وغیرہ میں اللہ و رسول کو گواہ کرے فقہاء حنفیہ اس کو کافر کہتے ہیں کیونکہ اس نے اعتقاد کیا کہ رسول اللہ غیب جانتے تھے حالانکہ رسول اللہ جب زندہ تھے غیب نہیں جانتے تھے تو بعد وفات کیسے جانتے ہونگے۔

فقہ حنفیہ کی مختصر معتبر کتاب مصنفہ قاضی صاحب پانی پتی میں مرقوم ہے :-

"اگر کسے بدون شہود نکاح کرد و گفت کہ خدا و رسول را گواہ کردم یا فرشتہ را گواہ کردم کافر شود۔

(مالابد)

وجہ اس کفر کی وہی ہے جو قاضی خان کی عبارت میں مذکور ہے اسی طرح دیگر کتب عقائد میں صاف صاف لکھا ہے کہ سوائے خدا کے غیب کوئی نہیں جانتا۔ ملاحظہ ہو کتاب شرح فقہ اکبر مصنفہ ملا علی قاری مرحوم۔ وغیرہ۔

صدق اللہ العلی العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاھدین۔ (شمع توحید)

کشف یہ ہے کہ ہزاروں کوس دور کی چیز یا سینکڑوں برس بعد آنے والے واقعات آنکھوں کے سامنے آجائیں۔ جیسے آنحضرت صلعم نے غزوہ خندق میں پتھر پر کدال ماری جس سے ایک قسم کی روشنی نمودار ہوئی اس سے آپ نے قیصر و کسریٰ کے محل دیکھ لئے۔ اسی قسم کے بعض اور واقعات آپ کی طرف منسوب ہیں جو اپنے معنی میں صحیح ہیں۔ مگر ایسی حالت دائمی نہیں ہوتی عارضی و ہنگامی ہوتی تھی۔ اس حقیقت کو شیخ سعدی مرحوم نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے حق میں یوں پیش کیا ہے ؎

کسے پرسید زاں گم کردہ فرزند
کہ اے روشن گہر پیر خرد مند
ز مصرش بوئے پیراہن شنیدی
چرا در چاہ کنعانش نہ دیدی
بگفت احوال ما برق جہان است
دمے پیدا و دم دیگر نہان است
گہے بر طارم اعلیٰ نشینیم
گہے بر پشت پائے خود نہ بینیم

ان اشعار کا مطلب بھی یہی ہے کہ خاصان خدا کی حالت ہمیشہ یکساں نہیں ہوتی کبھی تو عالم بالا کی خبر دیتے ہیں اور کبھی اپنے آپ سے بھی بے خبر ہوتے ہیں۔ مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام ایک وقت یوسفی قمیص کی خوشبو مصر جیسے دور دراز ملک سے سونگھ لیتے ہیں اور دوسرے وقت پاس ہی کنعان کے کنوئیں میں پڑے ہوئے پیارے بیٹے یوسف کے حال سے بے خبر ہیں۔

ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا تو اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے کوئی مخلوق (نبی ہو یا ولی) اس میں شریک نہیں

پچاس
تصانیف
شمس محمد
سراج

فتاویٰ

س ۶۳ } میت کے واسطے بلاتعین یوم صدقہ ازقسم طعام یا پارچات یا نقد دینا کیسا ہے۔ اور تیجہ ساتہ وچہلم کا اور اول کھانے کی کسی چیز پر ختم مروجہ پڑھنے کا کوئی ثبوت ہے کہ نہیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ بعض صحابہ کرام سردار دو جہاں کی خدمت میں پھل لاتے تو آپ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْہِ دعا فرماتے اور وہ پھل حضرت حسنین کو دیدیتے۔ اس کا کوئی ثبوت ہے؟

(نور محمد امام مسجد علی وال)

ج ۶۳ } خدا کے نام پر بلا تخصیص یوم صدقہ دینا اور اس کا ثواب میت کو پہنچانا جائز ہے۔ صدقہ غرباء کو کھانا کھلایا جائے یا پارچات پہنائے جاویں ہر طرح جائز ہے۔ اور تیجہ چالیسواں اور ختم بر طعام موجبہ کا کوئی ثبوت عہد نبوی و زمانہ صحابہ سے نہیں ملتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھل لائے جانا اور لانے والوں کے حق میں حضور کا دعا فرمانا ختم بطعام کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ ایسے واقعات پر ختم کو قیاس کرنا غلط ہے۔ نیز یہ روایت ہمیں معلوم نہیں کہ ایسے پھل حسنینؓ کو دیئے جاتے تھے۔

س ۶۴ } بے نماز کی نماز جنازہ بالکل منع ہے یا عبرتہ؟ (سائل مذکور)

ج ۶۴ } جن لوگوں کا یہ مذہب ہے کہ بحکم حدیث بے نماز حقیقی کافر ہے جیسے امام احمد اور آپکے اتباع وہ بے نماز کا جنازہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں جو لوگ بے نماز کو فاسق سمجھتے ہیں جیسے امام ابو حنیفہ اور ان کے اتباع۔ ان کے نزدیک جنازہ پڑھا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

س ۶۵ } صبح کی نماز ہر روز اول وقت پڑھنے میں چند اشخاص تہجد خوان سنتیں پڑھ کر شریک ہوتے ہیں اور لمبی قرأت کرنے میں پہلے تنگ ہوتے ہیں اور بعض ہر روز سنتیں بعد نماز پڑھتے ہیں۔ ان کی ہر روز سنتیں فوت ہو جانے کو مدنظر رکھ کر باقی نمازیوں کا انتظار کر کے میانہ وقت میں نماز بہتر ہے کہ صبح صادق کے ہوتے ہی موجودہ اشخاص کے ساتھ جماعت کرا لینا بہتر ہے۔

(سائل مذکور)

ج ۶۵ } نماز ہر حالت میں اول وقت پڑھنی افضل ہے۔ دیر سے آنے والوں کو جماعت میں شامل ہونے کی ترغیب دیں۔ ہاں اول وقت پڑھنے والے اس حدیث کا خیال رکھیں۔ جس میں اتنی انتظار کا حکم ہے کہ کھانا کھانے والا اور صاحب حاجت قضائے حاجت سے فارغ ہو کر نماز میں شامل ہو سکے۔ اس کی مقدار آج کل کے لحاظ سے پندرہ بیس منٹ ہے۔ سست نمازیوں کی انتظار میں نماز کو دیر سے پڑھنا گناہ ہے۔ اللہ اعلم!

مسئلہ ۶۶ } جو شخص نامرد ہو اور ثابت ہو جائے کہ نامردی کی حالت میں نکاح ہوا ہے تو ایسا نکاح کالعدم ہے۔ کیونکہ نامرد بعرف شریعت مذکر نہیں ہے بلکہ مخنث ہے اور مخنث کے ساتھ مؤنث کا نکاح کالعدم ہے۔ اگر بعد نکاح کے نامرد ہوا ہے تو ایک سال علاج کے لئے مہلت دی جائے۔ اگر علاج سے اچھا نہ ہو تو منکوحہ اپنا نکاح فسخ کرانے کا حق رکھتی ہے۔

مسئلہ ۶۷ } مسجد کے لئے زمین معین کر دی جائے اور قبل از ادائیگی نماز اس کے نچلے حصے میں غسل خانہ بنایا جائے یا دو کانیں بنائی جائیں اور چھت پر نماز کے لئے جگہ رکھی جائے تو یہ صورت جائز ہے اگر کسی زمین پر نماز بطور مسجد کے پڑھی جائے تو پھر اس پر غسل خانہ یا دوکان بنانا جائز نہیں۔ کیونکہ وہ جگہ اِنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ کے ماتحت مسجد کے حکم میں ہے۔ اور کسی غرض کے لئے اس کا استعمال جائز نہیں۔

س ۶۸ } میرے ایک دوست صاحب کے والد کی تیسری شادی ہوئی ہے اور جس کے ساتھ ان کے والد کی شادی ہوئی ہے اُس کی ایک چھوٹی بہن ہے وہ ان کے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں اس لئے انہوں نے مجھ سے پوچھا۔ اب آپ فرمائیں کہ کیا حکم ہے؟ (محمد عثمان از لکھنؤ)

ج ۶۸ } بحکم آیت وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ یہ نکاح جائز ہے۔ اللہ اعلم!

(اردا خل غریب فنڈ)

(بقیہ متفرقات)

تصحیح اغلاط رسالہ شمع توحید | عزیزی نسیم صاحب آسی نے رسالہ مذکور کو بعد مطالعہ مندرجہ ذیل مزید اغلاط کی تصحیح بھیجی ہے۔ ناظرین درست کر لیں۔

ص۱۲ سطر ۱۵ "ہم کرتے ہیں" کی جگہ "ہم کرتے ہو" لکھا ہے

ص۲۲ سطر ۱۱ "صبر و رضا" کی جگہ "ضبر و ضا" لکھا ہے

ص۵ "شاء اللہ کے ہاتھوں میں ہے" کی جگہ "ہاتھوں میں" رہے چاہئے۔ (نسیم آسی)

سندھ کی بھی خبر لیں | صوبہ سندھ میں شرک و بدعت کا پہلے سے بھی بہت زور ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ قادیانی و شیعہ مبلغ ادھر بہت دورہ کرتے رہتے ہیں۔ علماء اہل توحید کی توجہ اس طرف بہت کم ہے۔ اس لئے مبلغین توحید و سنت اپنے پروگرام میں صوبہ سندھ کا بھی خیال رکھا کریں۔ (حاجی فیض محمد از گجیرہ)

نتیجہ امتحانات طلباء جامعہ دار السلام عمرآباد

افضل العلماء سال اول و دوم میں گیارہ طلباء } جن میں سات کامیاب ہوئے

منشی فاضل سال اول و دوم میں پندرہ طلباء } جن میں گیارہ کامیاب ہوئے

پروفیشنسی میں چار طلباء۔ جن میں دو کامیاب ہوئے

نوٹ:۔ پروفیشنسی کے امتحان میں ہمارے جامعہ سے صرف اسی سال طلبہ شریک ہوئے۔ اس امتحان میں جوابی پرچہ انگریزی میں لکھنا پڑتا ہے۔ خدا کے فضل سے ہمارے طلباء اس امتحان میں پچاس فیصدی کامیاب رہے اب اس سلسلہ سے طلباء بی۔ اے اور ایم۔ اے کے مساوی امتحانات بی۔ او۔ ایل۔ او۔ ایم۔ ایل تک پہنچ سکتے ہیں۔ یہ خصوصیت صرف دار السلام کو ہی حاصل ہے کہ اسکے طلباء اس طرح سے اسقدر کم مدت میں ان تمام عربی و فارسی اور انگریزی امتحانات میں کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔ جس سے وہ دین و دنیا دونوں میں سرفراز ہو سکتے ہیں۔ مجموعی طور پر نتیجہ امتحانات پچھتر فیصدی کامیاب رہا۔ والحمد للہ علیٰ ذلک۔ لکھے محمد اسمٰعیل عفی عنہ سیکرٹری جامعہ عربیہ دار السلام عمرآباد (علاقہ مدراس)

(۶۴۳)

تھی کہ جماعت اہل حدیث نے ترقی کی اور خوب ترقی کی۔ ہندوستان کے علاوہ افراد اہل حدیث سابق مدرسہ احمدیہ آرہ کے سالانہ جلسہ کا بے چینی سے انتظار کرتے تھے اور اسے اپنی عید سمجھ کر جوق جوق اس میں شامل ہوتے تھے۔ مگر افسوس کہ اب وہ باتیں جماعت اہل حدیث میں باقی نہیں رہیں۔ نہ ان میں اخلاص ہے نہ محبت ہے نہ دین کا شوق ہے اور نہ سنت سے شغف ہے۔ اب تو جماعت کی ترقی کا خیال ہے نہ حصول دنیا کا شغل ہے اپنی جماعت کا ہر شخص اپنے کو عالم سمجھتا ہے اور علماء کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے، ان کے مواعظ کو مصلحت دنیا کے خلاف سمجھ کر بند کرانے کی کوشش کرتا ہے۔ دنیاوی عزت حاصل کرنے کے لئے اپنی جماعت اہل حدیث کو، اپنی جماعت کے بزرگان کرام و علمائے عظام کو برا بھلا کہتا ہے۔ آج کل یہ حالت ہے کہ اگر کوئی اہل حدیث عالم کسی عام اسلامی جلسے کے سلسلہ میں کسی دوسرے مقام پر چلا جائے تو وہاں کے اہل حدیث حضرات اس عالم سے ملتے تک نہیں۔ کیا یہ چلتن اس جماعت کی ترقی کے ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

پس مولانا! ایسی حالت میں نہ اس جماعت کی ترقی ہو سکتی ہے اور نہ تنظیم۔ ان میں نہ جماعتی نظام ہے اور نہ اب یہ اس کے اہل ہیں۔ اب تو یہ اس قابل ہیں کہ اس کفران نعمت میں سزا پائیں اور دنیا میں بحیثیت اہل حدیث فنا ہو جائیں۔ اور یہی اس وقت ہو رہا ہے پس میرے نزدیک جماعت کی تنظیم محال ہے اور کوئی اسکیم ان کو راہ ترقی پر نہیں لا سکتی۔ آپ خود خیال فرمائیں کہ سوائے صوبہ پنجاب کے اہل حدیث کے اور کسی صوبہ کے اہل حدیث کسی قسم کا تبلیغی کام کر رہے ہیں؟ ماشاء اللہ پنجاب کے اکثر ضلعوں میں انجمن ہائے اہل حدیث ہیں جو اپنے سالانہ جلسوں سے تبلیغی کام کر رہی ہیں۔ کلکتہ میں "جمعیتہ اہل حدیث" تھی۔ معلوم نہیں کہ اب ہے یا نہیں اور کیا کر رہی ہے۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ ہر صوبہ اور ہر مقام کے اہل حدیث توحید و سنت کی اشاعت و تبلیغ کے سلسلہ میں جو کچھ کرتے یا کر رہے ہیں اس کی مختصر رپورٹ عام اطلاع کے لئے اخبار "اہلحدیث" میں شائع کرتے باوجود ان خرابیوں کے جماعت اہل حدیث اپنی جماعت ہے اور اس کی حالت درست کرنا ہمارا فرض ہے۔ جماعت اہل حدیث میں اصل مرض جمود ہے۔ اگر یہ مرض دفع ہو گیا تو تمام امراض متعلقہ دفع ہو سکتے ہیں۔ اس مرض کے لئے میں مجرب دوا عرض کرتا ہوں۔ میں نے اسے اپنے صوبہ یوپی میں آزمایا ہے۔

اول انجمن اہل حدیث قائم کر کے حسب حیثیت اس کا سالانہ جلسہ کرنا۔ دوم بذریعہ اشتہار تبلیغ کرنا۔ ہمارے اس صوبہ میں بریلی، اٹاوہ، الہ آباد، پرتاب گڑھ، پریوا، مرزاپور، بنارس اور غازی پور میں اہل حدیث کی انجمنیں ہیں جو اپنا سالانہ جلسہ ہر برس کیا کرتی ہیں اور توحید و سنت کی اشاعت کرتی ہیں۔ جس سے جماعت اہل حدیث کو یہ فائدہ پہنچا ہے کہ ان پر سے مردنی و جمود دور ہو کر تازگی آنے لگی ہے۔ اور دوسروں کے کانوں میں صدائے حق کے پہنچنے سے ان سے اجنبیت دور ہونے لگی ہے اور بعض کی توجہ اپنی طرف ہونے لگی ہے۔ پس پہلی سفارش برادران اہل حدیث سے میری یہ ہے کہ وہ ہر مقام پر انجمن اہل حدیث قائم کریں۔ چاہے تین ہی فرد کیوں نہ ہوں ہر برس تبلیغی جلسہ اپنی اپنی انجمنوں کا ضرور کریں۔ جلسہ کے لئے یہ ضروری نہیں کہ دور دور کے علمائے اہل حدیث مدعو کئے جائیں اور نہ زیادہ روپیہ کی ضرورت ہے بلکہ اپنے قرب و جوار کے علماء کو بلا کر کم سے کم صرفہ میں تبلیغی جلسہ کریں۔ جس طرح کہ الہ آباد اور مرزاپور میں اہل حدیث کا ایک ایک گھر ہے۔ جس میں تین چار افراد سے زیادہ اہل حدیث نہیں ہیں اور غریب ہیں مگر بنارس کے اہل حدیث بھائیوں سے امداد لے کر ہر برس تبلیغی جلسہ کرتے ہیں اور اپنے قرب و جوار کے علماء سے تبلیغی کام لیتے ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے اس کا اچھا اثر پڑ رہا ہے۔ اسی طرح ہر صوبہ، ہر ضلع اور ہر شہر و قصبہ میں ہونا چاہئے۔ ابتدا میں ضرور ہر قسم کی تکلیف ہوگی مگر رفتہ رفتہ انشاء اللہ مخالفین بھی ساتھ دینگے۔

دوسری تجویز تحریر سے تبلیغ کرنا ہے۔ اور یہ کام مخصوص ہے مگر اس میں فنڈ اور کافی روپے کی ضرورت ہے۔ بعض انجمنیں تو اسے برداشت کر سکیں گی اور زیادہ تر نہیں۔ ہندوؤں کے رسم و رواج کی طرح مسلمانوں میں بھی بہت زیادہ رسم و رواج پھیل گئے ہیں اور ان میں ہر رسم نے مذہبی شکل اختیار کر لی ہے اور آئے دن نئی نئی چیزیں نکلتی رہتی ہیں۔ ہر ماہ میں کسی نہ کسی کی نیاز ہوتی ہے روزہ کے سلسلہ میں کئی ایک روزے نکال لئے ہیں۔ موت کے دفن کے بعد قبر پر اذان دی جاتی ہے عشا کی نماز کے وقت جماعت کے شروع کرنے سے پہلے اذان کی طرح کھڑے ہو کر قبلہ رو ہو کر بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام پڑھا جاتا ہے۔ گو جماعت اہل حدیث درود شریف کے پڑھنے کو ضروری اور کار ثواب جانتی ہے اور خدا کا حکم ہے۔ اور جماعت اہل حدیث کے نزدیک بغیر درود پڑھے نماز ہی نہیں ہوتی۔ مگر جو نیا طریقہ جاری کیا گیا ہے یہ طریقہ بدعت و ناجائز ہے۔ مختصر یہ کہ خلاف سنت بہت سے کام مسلمانوں میں جاری ہیں پس ضرورت اس کی ہے کہ ہر مہینہ میں جس قدر خلاف سنت کام ہوتے ہیں ہر جگہ کے اہل حدیث بھائی ان خلاف سنت کاموں کی فہرست اخبار اہلحدیث میں شائع کرا دیں۔ اسمیں مروجہ میلاد و عرس وغیرہ سب شامل ہیں۔ پھر ہر مہینہ ایک ایک اشتہار شائع کیا جائے جس میں اس مہینہ میں ہونے والی رسوں و خلاف سنت کاموں کی تردید قرآن شریف و حدیث شریف سے کی جائے اور تمام ہندوستان میں ہر مہینہ ایسا اشتہار شائع کیا جائے اور کوشش کی جائے کہ گاؤں گاؤں اور محلہ محلہ میں پہنچ جائے۔ صوبہ بنگال کیلئے بنگلہ زبان میں اور سندھ کے لئے سندھی زبان اور صوبہ سرحد کے لئے پشتو زبان میں ہونا چاہئے۔ یہ خاموش اور وسیع اشاعت ہوگی۔ اسکے لئے بہت زیادہ فنڈ کی ضرورت ہے اور اسی کا انتظام مشکل ہے۔ تو اس کا حل یوں ہو سکتا ہے کہ جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث کلکتہ بنگال میں، حضرت مولانا عبدالخبیر صاحب مدظلہ پٹنہ صوبہ بہار میں، اخی معظم حضرت مولانا محمد ابو القاسم صاحب بنارسی صوبہ آگرہ و اودھ میں، جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب، پنجاب و صوبہ سرحد میں، جماعت اہل حدیث سندھ صوبہ متوسط میں۔ اس طرح کی اشاعت کا کام شروع کریں۔ گو ذرا یہ بھی مشکل ہے۔ لیکن اگر تیار ہو جائیں اور ہمت سے کام لیں تو یہ مشکل بھی حل ہو سکتی ہے۔

ملکی مطلع

کیا ہمارے ملک سے زیادہ بے امنی کہیں ہوگی؟

قابل توجہ حکومت

عرب جاہلیت کا نقشہ جو مولانا حالی مرحوم نے اپنی مسدس میں کھینچ کر دکھایا ہے۔ ہمارا ملک ہندوستان خصوصاً پنجاب اسی لائن پر چل رہا ہے۔ بلکہ اُس زمانے کے ماحول کا مقابلہ اس زمانے کے ماحول سے کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہمارا ملک عرب جاہلیت سے بہت آگے نکل گیا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ اس زمانے میں وہاں نہ کوئی منظم حکومت تھی نہ بحالی امن وامان کیلئے پولیس اور فوج تھی۔ نہ ریل نہ تار نہ ٹیلیفون نہ بجلی کی روشنی۔ مگر آج یہ سب چیزیں اس ملک میں مہیا ہیں جو انتظام میں بڑی حد تک کارآمد ہیں۔ مثلاً امرتسر میں اگر کوئی واقعہ ہائلہ پیش آجائے تو ایک منٹ کے اندر فوجی مرکز میں ٹیلیفون جا سکتا ہے اور وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز فوراً فوج پہنچ سکتی ہے۔ مگر باوجود اتنے بڑے انتظام و اہتمام کے اخبار بین حضرات سے مخفی نہ ہوگا کہ آئے دن ڈکیتیوں اور چوریوں کی کثرت ہے۔ نہ شہروں میں امن ہے نہ بستیوں میں امان نہ ریل میں بےخوفی ہے نہ گھروں میں چین پھر لطف یہ ہے کہ ڈکیتیوں کے نئے نئے طریقے ایجاد ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ یا تو عمال حکومت کی غفلت ہے یا ڈاکوؤں کی ذہنی ترقی۔ مثال کے طور پر آج ہم ایک دو واقعات روزانہ اخبار "پرتاپ" لاہور سے نقل کر کے ناظرین کو دکھاتے ہیں:۔

(۱) تحصیل پانی پت میں نقاب پوش مسلح ڈاکوؤں کا دھاوا

پانی پت یکم جون۔ موضع کارد تھانہ امرالانہ سے ایک سنسنی خیز ڈاکہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ شب دو بجے نقاب پوش ڈاکوؤں نے جو بندوقوں اور دیگر اسلحہ سے مسلح تھے موضع کارو کے ایک متمول مہاجن متو رام کے مکان پر ڈاکہ ڈالا۔ گھروالوں نے مزاحمت کی۔ جس پر ڈاکوؤں نے گولی چلادی۔ اس سے متو رام کی جان ہلاک ہوگئی۔ متو رام اس کی بہو اور گھر کے چند اور آدمی مجروح ہوئے۔ ڈاکوؤں نے مکان کی اچھی طرح تلاشی لی۔ اور جو کچھ ان کے ہاتھ لگا۔ لیکر چلتے بنے۔ کئی ہزار روپے کے سونے اور چاندی کے زیورات ڈاکو لے گئے۔ مجروحین کو پانی پت ہسپتال میں لایا گیا ہے۔ جہاں ان کی مرہم پٹی کی گئی ہے۔

(پرتاپ لاہور۔ ۴۔ جون سنہ رواں)

(۲) برقعہ پوش چوروں کی دیدہ دلیری

(جالندھر یکم جون) ضلع ہوشیارپور سے چوری کی ایک عجیب وغریب اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دو چور جو کہ برقعہ پہنے ہوئے تھے دن کے وقت ایک گھر میں داخل ہوگئے۔ اور اندر جاکر دروازہ اندر سے بند کردیا اور گھر میں جو عورتیں موجود تھیں۔ اُن کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اُن کو ڈرا دیا کہ اگر وہ شور کریں گی تو قتل کر دی جاویں گی اس کے بعد گھر کا تمام زیور ونقدی لے کر بھاگ نکلے۔ (نامہ نگار) (پرتاپ تاریخ مذکور)

اہلحدیث: ہمارے ناظرین بحکم قرآن فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ان واقعات سے عبرت حاصل کریں اور ہوشیار رہیں۔ ان ڈکیتیوں کے علاوہ رہزنیاں، گرہ کٹیاں، دھوکہ بازیاں، فریب کاریاں جو کچھ ہو رہی ہیں وہ کسی بستی کے رہنے والوں سے مخفی نہیں ہیں۔

حکومت سے درخواست: حکومت پنجاب ہو یا پشاور حکومت یوپی ہو یا بنگال، حکومت بمبئی ہو یا مدراس۔ ان سب سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اپنے جماعتی جھگڑوں کو چھوڑ کر سب سے پہلے امن وامان بحال کرنے پر دل و جان سے متوجہ ہوں۔

ایک مفید گذارش: پیش کرنے سے ہم نہیں رُک سکتے اگر ہندوستان کی حکومت سے امن وامان بحال نہیں ہوسکتا تو مہربانی کرکے وہ سلطان ابن سعود سے درخواست کرے کہ وہ چند ماہ کے لئے ہندوستان میں آکر وائسرائے کے مشیر خاص ہونے کی حیثیت سے انتظام کریں۔ پھر دیکھیں کہ چند دنوں میں کس طرح ملک کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ ہماری یہ درخواست نہایت دلسوزی سے ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستانی حکومتیں آپس کے جھگڑوں میں اتنی منہمک ہیں کہ انتظامی امور کی طرف ان کی توجہ ہی نہیں ہوتی۔ اگر چندے یہی حال رہا تو استاد غالب کا یہ شعر صادق آئیگا ؎

یونہی گر روتا رہا غالب تو اے اہل جہاں
دیکھنا ان بستیوں کو تم کہ ویراں ہوگئیں

وزیرستان میں جنگ جاری ہوگئی

سردی کی وجہ سے وزیرستان کی جنگ رُک گئی تھی ہم نے سمجھا تھا کہ گورنمنٹ کی سمجھ میں اسکے نقصانات آگئے ہونگے کہ ایسے ملک پر چڑھائی کرنا جہاں حکومت کو کوئی فائدہ نہ ہو عقلمندی سے بعید ہے۔ لیکن موسم گرما شروع ہوتے ہی جنگ جاری ہونے کی خبریں آنی شروع ہوگئیں۔ یہ صحیح ہے کہ بعض دفعہ حکومتوں کو اپنا وقار قائم رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے سامنے اس امر کی مثالیں بھی ملتی ہیں کہ حکومت انگریزی نے بہت دفعہ اشد بلا سے منہ پھیر کر اہون (نرم) کو اختیار کرلیا۔ آئرلینڈ کی آزادی اسی اصول پر ہے۔ اس سے پہلے افغانستان کی مکمل آزادی اسی اصول پر تھی جنگ حبش کے معاملہ میں خاموشی اسی اصول کی فرع تھی اور چین وجاپان کی جنگ میں بظاہر غیر جانبداری اسی اصول پر مبنی ہے۔ پھر وزیرستان کے حق میں یہ اصول کیوں نہیں برتا جاتا کہ یورپ کی ہیبت جنگ کے خوف کے پیش نظر ان قبائلیوں کو چھوڑ کر صرف اپنی حدود کی نگرانی کی جائے۔ بس کافی ہے۔ کیا فائدہ کہ ان پر حملہ کر کے مذہبی دیوانوں کو جہاد کا سبق یاد کرایا جائے جس کو عموماً مسلمان بھول چکے ہیں۔ افسوس ہے کہ حکومت ان مذہبی دیوانوں کی چھیڑ چھاڑ کو بڑی اہمیت کی نگاہ سے

متفرقات

یاد رفتگان | مالیرکوٹلہ کے ایک صالح نوجوان میاں عبدالستار کے صدمہ سے ابھی طبیعت بحال نہ ہوئی تھی کہ دہلی سے یہ وحشت اثر خبر آئی کہ شیخ عطاء الرحمن صاحب مہتمم اعلیٰ مدرسہ رحمانیہ جن کو ابو الطلباء کہنا چاہئے مرض سینہ سے (بحکم حدیث) شہید ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کی فیاضی کوئی مدرسہ رحمانیہ تک محدود نہ تھی بلکہ غربا و مساکین کو بھی شامل تھی۔ اس لحاظ سے حضرت زینب کی طرح اُن کو ابو المساکین بھی کہیں تو بجا ہے۔ حدیث اعمار امتی بین ستین و سبعین کے ماتحت ۶۴ سال کی عمر پاکر یکم جون کو انتقال کر گئے مرحوم سے اختلاف رائے رکھنے والے بھی آپ کی فیاضی کے مداح ہیں۔ رہا خطا و نسیان فقلما یخلو منہ الانسان۔ اس صدمہ میں بجز صدمہ شدید پہنچا جب ہم نے سنا کہ دہلی کی اہلحدیث جماعت مع اپنے امام کے مرحوم کے جنازے میں شریک نہیں ہوئی۔ حالانکہ مرحوم خود ان کے امام اول مولوی عبدالوہاب صاحب کے جنازے میں شریک ہوئے تھے۔ بجائیکہ ایسا کرنا کل اعیان اہل حدیث دہلی کے خلاف تھا مگر انکی رواداری نے اس مخالفت کی پرواہ نہ کی۔ حق تو یہ ہے کہ ایسی یبوست اہل حدیث جماعت سے جتنی بھی کم ہو سکے بہتر ہے۔ خدا ہم کو اسلامی مودت سے حصہ وافر عطا فرمائے

اللھم اغفر لحینا و میتنا و ابدلھم دارا خیرا من دارھم و اھلا خیرا من اھلھم۔

ایضاً | میری اہلیہ ۶ ماہ کی علالت کے بعد انتقال کر گئی۔ انا للہ! مرحومہ نیک خوش اخلاق، پابند صوم و صلوٰۃ تھی۔ (راقم عبدالحی از برڈ پور ضلع بستی) ۴۴

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

خطرہ کا الارم | ناظرین و معاونین کرام کی خدمت میں عرصہ سے اپیل کی جا رہی ہے کہ اخبار کی مقدار میں یونا فیونا بجائے ترقی کے تنزل واقع ہو رہا ہے۔ چونکہ اسکی زندگی خریداروں پر منحصر ہے۔ اس لئے ہر خریدار کم از کم سال بھر میں ایک ایک نیا خریدار بناتا رہے تاکہ اشاعت میں کمی نہ ہو۔ بہت کم حضرات نے اس طرف توجہ فرمائی ہے باقی احباب بھی متوجہ ہوں۔

پھر وی پی واپس | اخبار کے وی پی بھیجتے وقت بہت احتیاط کی جاتی ہے کہ کسی ایسے صاحب کو وی پی نہ جائے جس سے واپسی کا خطرہ ہو۔ مگر پھر بھی کئی واپس آ ہی جاتے ہیں۔ جن کو مکرر اطلاع عرض کرنے میں فی وی پی کم از کم ۴/ دفتر کے خرچ ہوتے ہیں جس کی تلافی کا کوئی صیغہ دفتر میں نہیں۔

اسلئے | تمام خریدار اصحاب کو نوٹ کر لینا چاہئے کہ اول تو وی پی بھیجنے کا موقع ہی نہ دیا کریں۔ جس کا واحد علاج یہی ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیا کریں۔ بصورت دیگر اگر وی پی بھیجا بھی جائے تو اسے وصول ضرور کر لینا چاہئے۔

یاد رہے کہ اگر روپیہ تیار نہ ہو تو وی پی کو ڈاک خانہ میں امانت رکھوا دیا کریں (جو ایک ہفتہ تک امانت رہ سکتا ہے)

مضامین آمدہ | مولوی ابو صالح محمد عثمان۔ محمد یوسف۔ مولوی علی۔ مولوی عبدالکریم۔ شاکر صدیقی ۲ عدد۔ عبدالصبور۔ ابو القاسم محمد خالد۔ محمد نصیر الدین۔ نسیم نمی محمد جعفر سلیم ۲ عدد۔ مولوی محمد فضل اللہ۔ منشی محمد عبداللہ معمار۔ رابعہ راشدہ خاتون۔ مولوی محمد افضل۔

غیر مقبولہ | قادیانی امت سے سوال۔ جذبات۔ نظم (کل سہولت) درس قرآن۔ عقیدت مندی۔ قومی فاکہ۔ معجون مرکب۔ ناگہانی مناظرہ۔ ترانہ اخوان مجد۔ ترانہ معروضہ حال۔ بحضور سید البشر۔ معروضہ اہل حدیث۔

ابکار المنن و اعلام الرقن | فی تنقید آثار السنن و تنویر العینین فی رفع الیدین کی خاکسار کو سخت ضرورت ہے اگر کسی صاحب کے پاس ہوں تو مجھے اطلاع بخشیں۔ (ابو محمد الحق متعلم جامع مسجد اہل حدیث مدرسہ محمدیہ جلال پور پیر والہ ضلع ملتان)

غنیۃ الطالبین کی ضرورت | راقم کو غنیۃ الطالبین مع ترجمہ کی از حد ضرورت ہے۔ کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ مجھے خرید دیں (محمد الدین ولد ابراہیم قیدی پانچ سالہ سنٹرل جیل منٹگمری (پنجاب)

بریلویوں سے مناظرہ | ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کو ہمارے گاؤں میں جماعت اہل حدیث اور بریلویوں کے مابین فاتحہ (کھانا آگے رکھ کر کچھ پڑھنا) پر زبردست مناظرہ ہوا۔ جماعت اہل حدیث کی طرف سے مولوی ہدایت اللہ صاحب اور بریلویوں کی طرف سے مولوی یوسف صاحب سیالکوٹی مناظر تھے۔ مولوی ہدایت اللہ صاحب نے قرآن و حدیث سے اس مسئلہ پر خوب روشنی ڈالی کہ یہ بدعت ہے۔ احناف کے مسلم اماموں اور علماء کے فتوے پیش کئے۔ مگر مولوی یوسف یہی فرماتے رہے کہ ہدیۃ الحرمین لکھا ہے کہ جائز ہے اور کوئی حدیث اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش نہ کر سکے۔ اہل حدیث کے مناظر نے بڑے زور سے اس بات کا مطالبہ کیا کہ اس فعل کا ثبوت کتب احادیث سے پیش کرو یا صحابہ کرام کا کوئی اثر دکھاؤ یا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول و فعل ثابت کرو۔ لیکن مولوی یوسف سے کچھ نہ بن پڑا۔ اور بہت مبہوت ہوئے۔ شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی و شاہ ولی اللہ صاحب کے فتاووں سے صاف انکار کر دیا کہ ہم نہیں مانتے۔ جماعت اہل حدیث کو بفضلہ نمایاں فتح ہوئی۔ سامعین مناظرہ پر بہت اچھا اثر ہوا۔ (عبدالعزیز از کوٹلی مصبت مل ضلع گورداسپور)

ترک مرزائیت | میں اپنے بھائی اسد اللہ زرگر کی تحریک سے قادیانی جماعت میں مع اہل و عیال داخل ہو چکا تھا اور فہرست مریدین میں تمام گھر کے نام دے چکا تھا مگر بحمد اللہ اتفاق حسنہ سے موضع بھٹویہ متصل دینا نگر رشتہ داروں کو ملنے کے واسطے گیا وہاں پر مولوی ابو محمد عبدالحمید صاحب کے وعظ و کلام سننے سے میرے دل پر اثر ڈالا کہ فدوی باطل پرستی کو چھوڑ کر حق پرستی یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے پر مجبور ہوا۔ اور بھائی اسد اللہ کی لڑکی جو میرے لڑکے سے منسوب تھی اسکو بھی ترک کرکے اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ کوئی شخص مجھے مرزائی خیال نہ فرماوے اور میرے حق میں دعائے استقامت فرماویں۔ آمین۔ (نظام الدین زرگر چک علاقہ تمن گرہ)

گرمیوں میں

طاقت جوانی قائم رکھیں

موسم کا صحت پر اثر لازمی ہے۔ موسم گرما میں ہاضمہ کمزور اور زیادہ پسینہ آنے سے گرمی سے جسم اور دماغ سست ہو جاتا ہے۔ اگرچہ برداشت کرسکنے والے تندرست اشخاص کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن تو بھی دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ عام طور پر لوگ گرمیوں میں اپنی تندرستی۔ پھرتی۔ حوصلہ میں کمی پاتے ہیں۔ صرف وہ لوگ جو سمجھدار ہیں اور موسم کے مطابق

گرمیوں کے رسائن

استعمال کرتے ہیں۔ گرمیوں میں بھی اپنی صحت کو۔ طاقت کو ترقی کرتا ہوا پاتے ہیں۔ کارخانہ امرت دھارا کی مندرجہ ذیل اکسیریں و مقوی ادویات خاصکر گرمیوں میں صحت کو ٹھیک رکھنے کے اور بڑھانے کیلئے بہت ہی اعلیٰ ہیں۔

اکسیر عـ ۱۶	دت یاقوتی	اکسیر عـ ۴۷
جریان و ڈایابیٹیز سے کمزور شدہ اشخاص کیواسطے بہت مفید ہے۔ طاقت جسمانی و مردمی بڑھاتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی للعہ۔ نمونہ ۸ گولی عمر	دل دماغ اور مردمی طاقت کے لئے مقوی دا جی کرن قیمت ! تولہ ایک روپیہ عہ	عورتوں مردوں کے لئے جنہیں گرمی برداشت نہ ہوسکے صحت دینے والی۔ قیمت ایک تولہ ۸ر

پتہ :- امرت دھارا عـ ۱۶ لاہور

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ :- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

اداب القرآن

مولانا محمد اشرف صاحب تھانوی کی تصنیف ہے جس میں قرآن مجید کے ساتھ جو کوتاہیاں اور نقصانات فی زمانہ واقع ہو رہے ہیں ان کے متعلق نہایت ضروری اور مفید تنبیہات اور نہایت قابل قدر ہدایات و اصلاحات مندرج ہیں۔ قیمت ۳ر

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

گنجینہ روزگار

وہ لوگ جو تعلیم حاصل کر کے بوجہ بے روزگاری مارے مارے پھرتے ہیں اور تنگ آکر خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے۔ انہیں چاہئے کہ گنجینہ روزگار منگوا کر پڑھیں۔ اس میں ہر قسم کی دستکاریاں اور دلچسپ ٹرک کے مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ قیمت عمر

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

دیکھتی ہے۔ خدا جانے کیوں!

ہماری رائے میں وزیرستان کی مہم حکومت کے لئے کسی طرح فائدہ بخش ثابت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ قریباً عرصہ ساٹھ سال سے ہم یہی دیکھتے اور سنتے آئے ہیں کہ ان قبائل کی مغلوبیت کا اثر صرف اتنا ہوتا ہے کہ دو سرخیاں اور چار بھیڑیں نذرانہ پیش کرنے صلح کر لیتے ہیں اور بس۔ آج سے کئی سال پہلے آفریدیوں اور مہمندوں کے ساتھ حکومت ہند کی جنگ ہوئی تھی۔ جس کا نتیجہ وہی ہوا تھا جو ہوتا تھا۔ آج کل یہ خاک نشین لوگ بزبان حال حکومت کو کہہ رہے ہیں ؎

ہم خاک نشینوں کو ستانا نہیں اچھا
ہل جائینگے افلاک جو فریاد کرینگے

پنجاب میں وبائے ہیضہ کے متعلق صورت حال

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہیضہ مختتمہ ۲۱۔ مئی ۱۹۳۸ء کے دوران میں ہیضہ کی واردا توں اور اس سے اموات کی کل تعداد بروئے اطلاع علی الترتیب ۱۱۹۶ اور ۵۹۲ تھی۔ ہفتہ ماسبق میں اس کے بالمقابل ۸۷۵ واردات اور ۴۴۴ اموات ہوئیں۔ موجودہ اعداد و شمار میں ۱۴۲ وارداتیں اور ۸۲ اموات شامل نہیں۔ جن کا ہفتہ مذکور کے دوران میں پتہ لگا اور جن کے متعلق پہلے اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ ہفتہ مذکور کے دوران میں نئے وبازدہ مقامات کی تعداد ۳۴ سے بڑھ کر ۱۷۸ تک پہنچ گئی۔ ہفتہ کے دوران میں اطلاع موصول ہوئی کہ کھماوالی اور چند دیگر ضلع فیروز پور میں یکایک وبا پھوٹ پڑی۔ جس سے ۵۷ واردات اور ۳۵ موتیں واقع ہوئیں نیز گوسیا اور فتح پور چندیلا ضلع گڑگاؤں میں ۸۸ واردات اور ۲۲ اموات اور کیتھل پوڈا۔ گھراسی اور پائی ضلع کرنال میں ۱۴۴ واردات اور ۷۶ اموات واقع ہوئیں۔

بروئے اطلاعات اضلاع انبالہ۔ کرنال۔ گڑگاؤں اور فیروزپور میں سب سے زیادہ اشخاص اس مرض میں گرفتار ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ضلع انبالہ میں ان لوگوں کے منتشر ہو جانے سے بیماری پھیل گئی۔ جو حال میں ریاست پٹیالہ میں میلہ چھچھود دیکھنے گئے تھے۔ اور کرنال میں زیادہ تر ان براتیوں کے ذریعہ بیماری پھیل جو جیند اور پٹیالہ کے وبازدہ علاقوں میں سے واپس آئے تھے۔ اس لئے یہ امر صریح ہے کہ میلوں اور جلسوں نیز براتوں کے ذریعہ وبائے ہیضہ کو پھیلنے میں بڑی بھاری مدد ملتی ہے۔ لہٰذا عوام کو اس معاملہ میں اپنی ذمہ داری کو محسوس کرنا چاہئے اور سمجھ لینا چاہئے کہ وبا کو متعدی نوعیت اختیار کرنے اور مزید اتلاف جان کو روکنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ محکمہ صحت عامہ کے ساتھ پوری طرح شرکت عمل سے کام لیں اندریں حالات یہ امر نہایت قرین مصلحت ہے کہ یا تو شادیوں اور ان کے متعلقہ رسوم کو کسی بہتر وقت کے لئے ملتوی کر دیا جائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ان رسوم میں شریک ہونے والے اصحاب کی تعداد بہت ہی کم کر دی جائے۔ ان کی تعداد مقامی میڈیکل افسر صحت کے مشورہ سے مقرر کی جا سکتی ہے۔ اور جو لوگ ان رسوم میں شامل ہوں ان کو لازمی طور پر ٹیکہ لگوا لینا چاہئے اور پھر شامل کی اجازت ملنی چاہئے۔

صوبہ بھر میں وبازدہ علاقوں میں عملہ صحت عامہ میں کافی اضافہ کر دیا گیا ہے اور وہ صورت حال سے بہرہ برا ہونے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ تازہ ترین کوائف مظہر ہیں کہ اس وقت تک ۲ لاکھ اشخاص کو ہیضہ سے محفوظ رکھنے کا ٹیکہ لگا دیا گیا ہے۔

(لاہور یکم جون ۱۹۳۸ء)

چین کی لڑائی نے جاپان کو تباہ کر دیا

شنگھائی (بذریعہ ڈاک) ایک امریکن سیاح جاپان کا جو دوسری بار دورہ کرنے گئے بعد جب شنگھائی واپس آیا تو نمائندہ رائٹر نے اُس سے انٹرویو کے دوران میں یہ دریافت کیا کہ وہ کیا تاثرات لے کر آیا ہے؟

امریکن موصوف نے کہا کہ شروع میں جب کہ جاپان نے چین کے خلاف غیر علانیہ طور پر جنگ شروع کی ہوئی تھی جاپان کے رویہ میں جو زور و شور پایا جاتا تھا وہ اب ختم ہو چکا ہے۔ گزشتہ اکتوبر میں جبکہ جنگ شروع ہی ہوئی تھی جاپان میں ہر شخص کی زبان سے یہی سنائی پڑتا تھا کہ چند ہی ماہ کے اندر جاپان کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہو جائیگی اس وقت ہر جگہ جھنڈے ہی جھنڈے لہراتے ہوئے نظر آتے تھے اور جب سپاہی جنگ پر جاتے تھے تو ان کو الوداع کہنے کے لئے لوگ بڑی تعداد میں ریلوے اسٹیشنوں پر جمع ہوتے تھے۔ سڑکوں اور گلیوں میں بینڈ باجہ بھی بجتا تھا۔ لیکن اب نہ فوجی باجہ سنائی پڑتا ہے نہ جنگ پر جانے والے سپاہیوں کو الوداع کہنے کے لئے کوئی ریلوے اسٹیشنوں پر نظر آتا ہے بلکہ اب وہی لوگ پژمردہ اور بے حس و حرکت نظر آتے ہیں۔ اب جھنڈے بھی لہراتے ہوئے نظر نہیں آتے اب اخبارات میں لڑائی کی کوئی خبر ہی نہیں ہوتی اور اگر کوئی ہوتی بھی ہے تو اُسے چھاپا اس بُرے طریق سے جاتا ہے کہ وہ پڑھنے میں ہی نہیں آتی اس لئے عام طور پر لوگ اپنے غیر ملکی دوستوں سے چین کی لڑائی اور سیاسیات کا حال دریافت کیا کرتے ہیں۔ اب تجارت پیشہ لوگ جن میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو کہ برآمدی تجارت کرتے ہیں اس بات کی شکایت کرتے ہیں کہ انکا کاروبار چوپٹ ہو گیا ہے اور وہ اپنے پرانے معاہدوں کو بھی پورا کرنے سے معذور ہیں۔ کیونکہ صرف سامان جنگ کے تیار کئے جانے کی وجہ سے جاپان کی صنعتی زندگی بالکل تباہ ہو گئی ہے۔ اجناس اور دیگر اشیاء کی قیمتوں میں ۴۰ فیصدی یا اس سے بھی زائد کا اضافہ ہو جانے کی وجہ سے لوگوں کو روزانہ زندگی کا بار اٹھانے میں مشکل پیش آرہی ہے اب ریل گاڑیاں اور بسیں بھی خالی نظر آتی ہیں۔ اگرچہ بڑے بڑے گودام کھلتے تو روزانہ ہیں لیکن انکی فروخت ۱۰ یا ۱۵ پونڈ روزانہ سے زیادہ کی نہیں ہوتی اب جاپان میں سیاح بھی نظر نہیں آتے اور ہوٹلیں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ پٹرول اور تیل کا لڑائی کے اغراض میں استعمال ہونے کی وجہ سے ملنا اب محال ہو گیا ہے اور اب سائیکل ہی بار برداری کا ہمہ گیر ذریعہ بن گئی ہے۔ سنسر کا یہ حال کہ اسے روز بروز سخت تر بنایا جا رہا ہے حتیٰ کہ اب ان رسالوں کو بھی ضبط کر لیا جاتا ہے جو کہ سابق سپاہیوں کی انجمنوں کے زیر اہتمام شائع ہوتے ہیں ان کی ضبطی کی وجہ

محمدی الخنسی

سے حسب ذیل اشیاء آرڈر آنے پر روانہ کی جاسکتی ہیں۔
گیس لیمپ ۲۰۰ کینڈل پاور کا۔ از قسم ڈاکٹری اوزار۔
مشین بلوام روغن۔ مشین سویاں۔ قینچی بال تراش۔
عمارتی سامان آل دراز۔ چنگڑی چھکا وغیرہ۔ چاقو ہر قسم
تالہ۔ مشینری و انجن کے پرزے۔ مرمت دیگ۔ پیتل
کی ڈھلائی۔ آٹا مشینوں کے بول برینگ۔ اسکے علاوہ
جو نمونہ مطلوب ہو تیار ہوسکتا ہے۔ مال خوشنما اور پائدار۔
بمقابلہ دیگر دوکانداروں کے سستا دیا جاتا ہے۔
بیس روپے یا اس سے زائد مال منگوانے پر مبلغ
عہ روپیہ فی صدی کے حساب پیشگی بھیجنا ہوگا۔ ورنہ
تعمیل نہ ہوگی۔ مزید حالات کے لئے جوابی کارڈ یا
ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔
المشتہر۔ منیجر محمدی الخنسی منشی محمد عالم بانی مدرسہ
تعلیم القرآن کوٹلی لوہاراں مغربی۔ ضلع سیالکوٹ

حزب الاعظم

از ملا علی قاری (صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)
زیر متن ترجمہ اُردو۔ حاشیہ پر اوراد کی برکات کی کامل
تفسیر بزبان اُردو۔ آخر میں کمل نماز وغیرہ درج ہے
حنا شدہ۔ قیمت ۱۰ار۔ محصول علیحدہ۔

حزب المقبول

قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ۔ اس کتاب میں
ہر موقعہ کی دعا موجود ہے۔ مترجم ہے۔ اس کتاب کا
ہر اہل حدیث گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے۔
قیمت ۱۰ار محصول ڈاک علیحدہ۔

شفاء العلیل

اُردو ترجمہ القول الجمیل۔ مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی
کتاب ہذا میں اقسام و شرائط بیعت اور اس کے جواز و عدم جواز پر بحث ہے۔ ساتھ ہی بعض اعمال اور وظائف برائے حل مشکلات و قضاء حاجات درج ہیں۔ اکثر مسائل تصوف کا بھی حل کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر محصول علیحدہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تصانیف مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

کتب متعلقہ عام اہل اسلام

تعلیم القرآن اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ چند ورقوں میں جمع کیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ا ر

قرآن اور دیگر کتب قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کر کے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے۔ قیمت ا ر

خصائل النبی ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پُر نور کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان قابل دید ہے۔ قیمت ا ر

حیات مسنونہ مسلمانوں کا معراج کمال یہ ہے کہ ان کی عملی زندگی سنت نبوی کے مطابق ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر مولانا موصوف نے رسالہ ہذا تصنیف فرمایا ہے۔ جو اس قابل ہے کہ مخیر حضرات اور انجمن ہائے اہل حدیث اس کو عوام میں مفت تقسیم کرائیں۔ فی نسخہ ۲ر۔ بغرض تقسیم فی سینکڑہ عہ روپے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔

السلام علیکم اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ قیمت ا ر

ہدایت الزوجین اس رسالہ میں نکاح، طلاق اور خلع وغیرہ احکام کے علاوہ بیوی کے خاوند پر اور خاوند کے بیوی پر جو حقوق ہیں مختصر طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ا ر

کلمہ طیبہ کلمہ شریف لا الٰہ کی تفسیر کرتے ہوئے مسئلہ توحید پر عالمانہ دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

شریعت اور طریقت اس رسالہ میں شریعت اور طریقت دونوں مضامین

بحث کی گئی ہے۔ قیمت ا ر

رسوم اسلامیہ رسوم مروجہ بدعیہ کو خلاف شریعت ثابت کر کے ان کے مقابلہ پر اسلامی رسوم کا بیان ہے۔ قیمت ا ر

الفوز العظیم قرآن مجید میں جو مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں ان کی حکمتوں کا بیان ہے۔ قیمت ۳ر

اتباع الرسول امرتسری منکر حدیث پارٹی کے سرگروہ مولوی احمد الدین صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے مابین حجیت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع رسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اسکے فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کو شرک اور زنا سے بدتر ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ قیمت ۴ر

دلیل القرآن بجواب صلوٰۃ القرآن مصنفہ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی۔ اس میں اہل قرآن کے طریقہ نماز کو مدلل طور پر رد کیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳ر

خلافت محمدیہ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

خلافت رسالت اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے۔ اور تاریخی حوالہ جات کی روشنی میں مسئلہ خلافت مختلف فیہ کو محقق و مبرہن کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ ا ر

اسلام اور برٹش لاء اس رسالہ میں سیاسیات محمدیہ کو انگریزی قوانین کے

(۴۲۹)

مومیائی ؁

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ سدمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ؏۔ آدھ پاؤ ؏۔ پاؤ بھر ؏۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ ہر جا والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی۔ اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب مولوی ابو زین عبد المتین صاحب احمد پور شرقیہ

"بندہ کئی دفعہ مومیائی منگوا چکا ہے اور بہت مفید پایا جزاک اللہ! اب آدھ پاؤ مولانا محمد عبد الحق صاحب کے نام ارسال فرمائیں" (۳۰۔ مارچ ۱۹۳۸ء)

جناب سید حامد علی صاحب رائے پور

"میں نے اشرف علی صاحب ڈرافسمین کی معرفت آپ کے دواخانہ سے مومیائی منگوا کر خود استعمال کی۔ خدا کا شکر ہے کہ مرض میں تخفیف ہوئی۔ اب میرے ایک دوست کے نام آدھ پاؤ بھیجدیں" (۲۸ مارچ ۱۹۳۸ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

(۴۳۸)

تمام دنیا میں بےمثل ؁

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ :- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

مغلظات مرزا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے علماء اسلام و دیگر مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں کو جس قدر گالیاں اپنی زندگی میں دیں۔ وہ سب ردیف وار درج ہیں۔ مصنفہ مولانا حافظ نور محمد صاحب سہارنپوری قابلدید ہے۔ قیمت ۵؍

مسیح موعود کی پہچان

جس میں قرآن و حدیث کی رو سے مسیح موعود کی شناخت بتائی گئی ہے۔ ضرور منگوا کر پڑھیں۔ قیمت ۴؍۔ رعایتی ۲؍

دعاوی مرزا

مرزا صاحب نے اپنے متعلق جس قدر دعاوی بیان کئے وہ سب اس میں درج ہیں۔ قیمت ۲؍۔ رعایتی ۱؍

نوٹ :- محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

(منگوانے کا پتہ)

مینجر اہلحدیث امرتسر

حیرت انگیز ایجاد ؁

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے

ع سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائیں گے یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے مدت ازپچیس سال سے قدردانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔

امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے :-

نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ روہے (گرینولس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اسکے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

منگوانے کا پتہ :- مینجر اودھ فارمیسی ہردوئی

دیار حبیب کا تحفہ۔ مدنی حکیم کا عطیہ ؁

مجھے دیار حبیب کے اس سفر سے مندرجہ ذیل مجرب اور کامیاب نسخے میسر ہوئے۔ جن کو میں بعد آزمائش افادہ عام کی خاطر مشتہر کرتا ہوں۔

گولیاں اٹھراہ ۶؍۔ معجون قوت باہ ۶؍۔ سوزاک کا سفوف ۸؍۔ سفوف دماغی کمزوری کا محافظ عہ۔

(منگوانے کا پتہ)

الحاج غلام رسول کاتب و کندن ساز

نیا بازار۔ ہوشیار پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۳۳

اخبار اہلحدیث امرتسر

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر و مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ

رؤسا وجاگیرداران سے " ستے

عام خریداران سے " ؎

" " ششماہی ۲/

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

(۱۴۱۱) امرتسر ۱۷۔ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۷۔ جون ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

پیغام عمل - - - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - - ص۲

مولودیوں کی ناکام کوشش - - - ص۳

احمدیہ اخباروں کا مسیح موعود نمبر (قادیانی مشن) ص۶

اخبار اہل النار - - - - - ص۸

توحید وشرک میں موازنہ - - - - ص۱۰

فتاویٰ - - - - - - ص۱۳

متفرقات - - - - - - ص۱۴

ملکی مطلع - - - - ص۱۵

اشتہارات - - - - - ص۱۶-۲۰

حیات طیبہ۔ مولانا اسماعیل شہید دہلوی کی مفصل سوانح عمری جدید اڈیشن قیمت ۱۲/ ۔ پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

پیغام عمل

(از قلم جناب محمد جعفر صاحب سلیم پرتابگڈھی تلمیذ جناب زیبا ناردی)

اتحاد باہمی میں شان وہ پیدا کریں ۔۔۔ غیر کو ہم رشک کرتے ہر طرف دیکھا کریں

سنت وتوحید کا ہم اس قدر چرچا کریں ۔۔۔ شرک وبدعت کو جہاں پائیں وہیں رسوا کریں

خودسروں کے سر جھکیں خود ہی ہمارے سامنے ۔۔۔ اس خرابات جہاں میں وہ اثر پیدا کریں

نسخۂ توحید سے ہم کام لیں اکسیر کا ۔۔۔ دہر میں اک اک مریض کفر کو اچھا کریں

کاش بن جائیں سراپا پیکر علم وعمل ۔۔۔ زندگی میں زندگی کی شان ہم پیدا کریں

ہر طرح تقریر کا پہلو ہو پیغام عمل ۔۔۔ راز جو پوشیدہ ہے ابتک اُسے افشا کریں

قوم والو پاسداری چاہئے ہر قول کی ۔۔۔ جو کریں وعدہ کسی سے تو اسے ایفا کریں

اے خدا تو پھر وہی ہمت وہی ایمان دے ۔۔۔ پھر ذرا ہم کفر کی دنیا تہ وبالا کریں

اک اشارے میں جو ڈھا دیتے تھے کفرستان کو ۔۔۔ قوم کی مائیں وہی اولاد پھر پیدا کریں

حضرت زیبا کے ہیں شاگرد جب ہم اے سلیم
جا زبیت کیوں نہ پھر اشعار میں پیدا کریں

حزب المقبول | ۲/- قرآن وحدیث کی دعاؤں کا مجموعہ۔ اس کتاب میں ہر موقعہ کی دعا موجود ہے۔ مترجم ہے۔ ہر اہل حدیث گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے۔ کتابت طباعت

مقابلہ میں اعلیٰ اور افضل ثابت کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

قرآنی قاعدہ ثنائیہ قرآن شریف کی تعلیم میں ابتدائی قاعدوں کا بچوں کے ذہن کے موافق نہ ہونے سے ان کو بہت مشکل پیش آتی تھی۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے یہ قاعدہ تصنیف کیا ہے۔ جو بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے بہت مفید ہے۔ فی سینکڑہ ۶ر۔ فی عدد ۱ر

ثنائی پاکٹ بک مجلد۔ اس مختصر کتاب میں تمام مذاہب (آریہ۔ عیسائی۔ بہائی۔ مرزائی۔ شیعہ۔ نیچری۔ دہریہ۔ سکھ۔ منکرین نبوت۔ بت پرست وغیرہ) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے۔ اور ہر ایک مذہب کی تردید میں دو دلیلیں بھی دی گئی ہیں۔ پاکٹ سائز۔ قیمت [illegible] کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ سائز ۲۰ × ۲۶

نوٹ:۔ محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

بواسیر کا شرطیہ علاج

جو لوگ بواسیر کو مرض لاعلاج سمجھ چکے ہیں وہ ہماری دوا استعمال فرماویں ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے۔

یہ نسخہ ایک سنیاسی مہاتما کا خاص عطیہ ہے
آرام نہ آنے کی صورت میں قیمت واپس

قیمت مکمل علاج پچیس ۲۵ روپیہ۔

(ملنے کا پتہ)

آتمانند۔ ست دھرمی

ایجنٹ ڈاج موٹرز۔ پرانا تار گھر۔ امرتسر

(کتب متعلقہ اہل حدیث)

اہل حدیث کا مذہب اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قیمت ۶ر

تقلید شخصی و سلفی جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دیگر فرقہ [illegible] ذکر کئے دوسرے حصہ میں مقلدین اور [illegible] کی تحریروں کا اقتباس درج کرکے [illegible] اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی [illegible] دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ آخر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کرکے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

آمین رفعیدین مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام

ان مسائل پر عالمانہ [illegible] کرکے ثابت کیا گیا ہے [illegible] یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں۔ اور بعض [illegible] علماء احناف ان [illegible] کے مسنون ہونے کے قائل ہیں کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ قیمت ۲ر

علم الفقہ اسمیں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ میں قرآن اور حدیث ہے۔ قیمت ۲ر

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱ — نمبر مقدمہ ۱۳۳

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ شاہ محمد ولد بڈھا ذات گوجر سکنہ باقرپور تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۱/۹/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ (تحریر ۲۹/۸)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱ — نمبر مقدمہ ۱۸۸

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ عبداللہ ولد نظام الدین ذات تیلی سکنہ جھنلے چک تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۳/۹/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ (تحریر ۲۹/۸)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱ — نمبر مقدمہ ۱۳۰

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ شاہ محمد ولد فقر ذات ترکھان سکنہ لالیاں تحصیل شکرگڑھ [illegible] ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی [illegible] ۲۱/۹/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ اصالتاً پیش ہوں۔ (تحریر ۲۹/۸)

(دستخط چیئرمین [illegible])

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۸- ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۷ھ

مولودیوں کی ناکام کوشش

مجھے طالب علمی کے زمانے کا ایک واقعہ یاد ہے کہ مدرسہ دیوبند کے درس حدیث میں ایک حدیث آئی جس کا مضمون یہ ہے کہ ایک بستر اپنا ایک اپنی بیوی کا اور ایک زائد رکھو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی مہمان آجائے تو اس کے کام آئے۔ ایک پشاوری طالب علم جو مجلس مولود کا بڑا شائق تھا کہنے لگا کہ مولانا! مجلس مولود کا ثبوت اس حدیث سے ملتا ہے کیونکہ یہ بسترہ مجلس مولود ہی میں بچھانے کے واسطے ہے۔ مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی لیاقت کے مطابق اس کو خوب تفہیم و تنبیہ فرمائی جس میں سے ایک فقرہ یہ تھا کہ "او کم بخت! تجھے ہر بات میں مولود ہی سوجھتا ہے" ہم نے سمجھا تھا کہ اس دماغ کا آدمی صرف ایک ہی ہوگا۔ مگر واقعات نے بتادیا کہ آج کل بھی ایسے لوگ ہیں جو مولود کی ریتلی دیوار کی پشتیبانی کر رہے ہیں۔

رسالہ شمع توحید مئی پر مولوی یوسف صاحب فیض آبادی کی ایک چٹھی درج ہوئی ہے۔ جس میں موصوف نے اپنی ذاتی رائے سے یہ تجویز پیش کی ہے کہ جس دن (تاریخ) مولانا زخمی ہوئے یعنی ۹ شعبان کو ہمیشہ کے لئے یوم تبلیغ بنایا جائے اور اس دن سب اہل حدیث سب کام چھوڑ کر مذہب اہل حدیث کی طرف اغیار کو کھلے کھلے لفظوں میں صاف صاف دعوت دیں۔

ناظرین! اس تحریر کو دیکھ سکتے ہیں کہ یہ ایک شخص کی ذاتی رائے بصورت تجویز ہے جس کی نہ ابھی تائید ہوئی نہ اس کا فیصلہ ہوا نہ اسپر عمل درآمد ہوا۔ مگر اہل مولود کی طرف سے اس پر اعتراضوں کی بوچھاڑ شروع ہوگئی کہ لوجی! مولود سے تو منع کریں مگر اپنی یادگار بتعیین تاریخ منائیں۔ این چہ بوالعجبی است :

پہلے تو ہم زبانی لسانی یہ اعتراض سنتے رہے آخرکار رسمی حنفی اخبار "الفقیہ" میں بھی یہی اعتراض دیکھنے میں آیا تو ہم نے سمجھا کہ جس طالب علم نے مدرسہ دیوبند میں ایک زائد بستر سے مولود کا ثبوت دیا تھا اس کی نوع ابھی دنیا میں باقی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اتنا تو جانتے ہیں کہ اس تجویز پر اعتراض کرنا قبل از وقت ہے کیونکہ جماعت اہل حدیث نے ابھی اسکو پاس نہیں کیا بلکہ کسی نے اس کی تائید بھی نہیں کی پھر یہ لوگ کیوں اتنی جلدی سٹ پٹا گئے۔

اس کی وجہ عبارت منقولہ ہی سے معلوم ہوتی ہے کہ مولوی محمد یوسف کی تجویز تبلیغ توحید و سنت کے متعلق ہے۔ مضروب یا مجروح (زخمی مولانا) کی پیدائش یا فضائل و مناقب سے اس کو تعلق نہیں۔ مگر چونکہ توحید و سنت کی تبلیغ ان لوگوں کو ایک آنکھ نہیں بھاتی اس لئے انہوں نے قبل از مرگ واویلا کرنا شروع کردیا۔ ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ ان بھلے والوں سے مولود کی کچی دیوار ہرگز تعمیر نہیں سکتی۔ کیونکہ یہ بات کسی سے مخفی نہیں ہے کہ مجلس مولود میں توحید و سنت کی اشاعت نہیں ہوتی۔ پھر وہاں ہوتا کیا ہے یہی نا جس کا نمونہ ذیل کے ایک دو شعروں میں ملتا ہے۔ پہلے روایات ضعیفہ بلکہ موضوعہ میں آنحضرت کی پیدائش کا ذکر کرتے ہیں۔ پھر سب سے مقدس شعر پڑھا جاتا ہے وہ یہ ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہوکر
اتر پڑا ہے وہ مدینہ میں مصطفےٰ ہوکر

اس کے بعد حاضرین کو کہا جاتا ہے ؎

اٹھو مومنو! بہر تعظیم سب
تولد ہوئے آج شاہ عرب

پھر اس حکم کی دلیل بیان کی جاتی ہے۔ گویا حاضرین کو کہا جاتا ہے کہ تم لوگ کیوں اٹھ کر قیام نہیں کرتے حالانکہ ؎

ندا از حاملان عرش آمد
کہ برخیز از پئے تعظیم احمد

یہ ہے نمونہ مجلس مولود مروج کا۔ مولوی محمد یوسف صاحب کی تجویز میں اور اس میں مشرق و مغرب کا فرق ہے۔ باوجود اس کے ہم کہتے ہیں کہ مولودیو! ذرا صبر کرو اور جلدی نہ کرو۔ یہ تجویز یوسفی پاس ہوکر عمل میں آجائے تو پھر اعتراض کرنا۔ ابھی سے تصور کو تصدیق نہ بناؤ۔ کیا تم میں کوئی اتنی منطق بھی نہیں جانتا کہ محض تصور سے تصدیق نہیں بنا کرتی۔

اس موقع پر ہم ایک حنفی رسالہ "الفرقان" بریلی سے ایک مضمون نقل کرتے ہیں جو درج ذیل ہے :-

"مولود کی انتہائی ترقی

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

چونکہ بدعت ایک بے اصل چیز ہوتی ہے اور اُسکے واسطے کوئی مرکز نہیں ہوتا اس لئے اس میں یکسانیت کبھی ہو ہی نہیں سکتی۔ ہر زمانے ہر موسم اور ہر ملک کے لحاظ سے اس کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں۔ مثلاً صرف مشومرم

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۱۳۔ جون ۱۹۳۸ء

—— امرتسر میں سب سے پہلی بارش ۸ جون بروز بدھ ہوئی۔ اس کے علاوہ اس ہفتہ دو تین معمولی سی بارشیں اور بھی ہوئیں۔ موسم کسی قدر خوشگوار ہو گیا ہے۔

—— امرتسر شہر میں ۴ جون سے ۱۰ جون تک ۱۳۱ بچے پیدا ہوئے اور ۱۹۷ اموات واقع ہوئیں۔ جن میں ایک موت ہیضہ سے ہوئی۔

—— پنجاب اسمبلی کا اجلاس ۲۰ جون کو شملہ میں شروع ہو کر ۸ جولائی تک رہے گا۔ گورنر پنجاب ۲۰ جون کو تقریر کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کانگرسی ممبر اس تقریر کا بائیکاٹ کریں گے۔

—— ۷ جون کو اپ پنجاب میل ٹرین اسنسول کے قریب پٹڑی سے اتر گئی۔ انجن اور اس کے ساتھ کے پانچ ڈبے پٹڑی سے اتر کر زمین میں دھنس گئے۔ ڈرائیور اور میل سارٹر ہلاک اور چند مسافر زخمی ہوئے۔

—— ڈل پور میں بم پھٹ جانے سے تین نوجوان زخمی ہوئے۔

—— رعیہ ضلع امرتسر کے زمینداروں نے نہر کے موگے چھوٹے کر دینے کی وجہ سے نہر سے پانی لینا بند کر دیا ہے۔

—— بریلی کی اطلاع ہے کہ ایک متمول تاجر سیکنڈ کلاس میں سفر کر رہا تھا کہ ایک سٹیشن پر ایک اور آدمی اس ڈبے میں سوار ہو گیا۔ تاجر کے غسل خانہ میں جانے سے دوسرا شخص اناچی کیس جس میں ستر ہزار روپیہ کے نوٹ تھے لے کر فرار ہو گیا۔

—— معظم خادم کعبہ مشعر ہے کہ ۱۳ ماہ ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں خوب بارش ہوئی۔

—— موٹر کمپنی نے کمعظمہ میں ٹیکسی سروس کا سلسلہ جاری کر دیا ہے۔ ہر شخص مناسب کرایہ پر اعلیٰ درجہ کی موٹر کار حاصل کر سکتا ہے۔

—— موسم گرما کی وجہ سے طائف میں غیر معمولی رونق ہو گئی ہے۔ سرکاری افسر و رؤسا وہاں پہنچ گئے ہیں۔

—— جلالت الملک کے حکم سے شیخ ظہیر مدیر

میں نئے وائرلیس سٹیشن کھول دیئے گئے ہیں۔

—— سعودی ایر فورس کے ایک دستہ نے جدہ سے ینبوع تک مشق پرواز کی۔

—— روم ۷۔ جون۔ شاہ امان اللہ خان کی صاحبزادی کی شادی سول میرج ایکٹ کے ماتحت شہزادہ احمد علی خان آف افغانستان سے ہوئی۔

—— ضلع شیخوپورہ کے ایک گاؤں سے جعلی سکے بنانے کی مشین برآمد ہوئی ہے جو ایک ہزار روپیہ روزانہ بناتی تھی۔ اس سلسلہ میں پولیس نے ۲ ہندو زرگر اور پانچ مسلمان لوہار گرفتار کئے ہیں۔

قطعۂ تاریخ

وفات حسرت آیات شیخ عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم و مغفور مہتمم دار الحدیث رحمانیہ دہلی

(از جناب بصیر صاحب ٹونکی)

عطارا عطا باغ فردوس کرد

۱۹۳۸ء

چوں شنیدم خبر فوتِ عطاء الرحمٰن
جانم افسرد و دلم مُرد ز رنج و آلام

کوچ فرمودہ سوئے ملکِ بقا زیں عالم
نزد رب یافتہ مرحوم بفردوس مقام

فکر تاریخ مرا بود کہ ہاتف فرمود
ہر دو سن ہجری و انگریزی ز روئے الہام

شد ز دنیا بارم شیخ عطاء الرحمٰن
۱۹۳۸ء

جاوداں باد بداں رحمتِ رحمانِ مدام
۱۳۵۷ھ

—— حکومت صوبہ سرحد نے ایک لاکھ روپیہ مالیہ معاف کر دیا ہے۔

—— برطانیہ اور اٹلی کے مابین حال ہی میں جو معاہدہ ہوا ہے اس کی رو سے حکومت برطانیہ حکومت اٹلی کو فوجی طاقت مضبوط بنانے کے لئے امداد کو پسند کرے گی۔

—— ایک ہندوستانی ترک معز گھوڑی پہ جھک کر

روزہ دار انگلستان کو جھوڑ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

—— سائنس کے ایک ماہر کا بیان ہے کہ سال بھر میں ہر آدمی اوسطاً چالیس لاکھ بار آنکھ کھولتا اور بند کرتا ہے۔

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی مساعی

انجمن اہل حدیث پٹیالہ کے طلب کرنے پر خاکسار وہاں پہنچا۔ چونکہ وہاں فرقہ غالیہ مشرکانہ عقائد کا پروپیگنڈا کر رہا تھا۔ اس لئے ۲ جون سے ۵ جون تک پٹیالہ میں مسئلہ توحید کو قرآن مجید و اسوہ رسول علیہ السلام کی روشنی میں متعدد تقریروں میں بیان کیا۔ الحمد للہ کہ سامعین بہت محظوظ ہوئے۔

۱۰ جون کو خاکسار موضع بھینی سدھواں ضلع امرتسر کے تبلیغی جلسہ پر پہنچا۔ توحید سنت کی تائید اور رسوم بدعیہ کی تردید پر دو تقریریں کر کے ۱۲ جون کو نوشہرہ مجا سنگھ ضلع گورداسپور گیا۔ منشی عبد اللہ معمار، مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی بھی پہنچ گئے۔ تردید مرزائیت و اتباع سنت پر پُرزور تقریریں ہوئیں۔

حضرت مولانا ابو الوفاء مدظلہ | بھی ۱۲۔ جون کو صبح بھینی سدھواں کے احباب کے شدید تقاضا و اصرار پر تشریف لے گئے۔ ایک گھنٹہ ذکر اللہ پر تصوف کے رنگ میں مؤثر تقریر فرمائی۔

مولوی نور الٰہی گرجاکھی | نے بھی ۱۲۔ جون کو جنڈیالہ گورو ضلع امرتسر میں توحید و سنت پر تقریر کی۔

حضرت مولانا سیالکوٹی | صدر جمعیۃ تبلیغ بھی اتفاقیہ گکھڑ سے ہوتے ہوئے ۱۲۔ جون کو امرت سر رونق افروز ہوئے۔ رات امرتسر میں بسر کی۔ صبح حسب معمول درس بھی فرمایا۔ ۱۳۔ جون کو سیالکوٹ تشریف لے گئے۔

فلسفہ ارکان اسلام مفت | صرف جوابی کارڈ بھیج کر خاکسار سے مفت حاصل کریں۔

خاکسار۔ محمد عبد اللہ شائق۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ ڈھاب کھٹیکاں امرت سر

رعایتی قیمت | مرزا صاحب قادیانی کے مشہور الہام "عالم کباب" پر تبصرہ کر کے اس کی تردید کی ہے۔ کتاب "عالم کباب مرزا" سے مرزا صاحب کی حیات [illegible] سے آپ واقف [illegible]

[illegible]

شبہور احمد آباد کا ایک محلہ ہے۔ اس کا مصرعہ طور سے اس لئے بلند ہے کہ وہاں بادشاہ لامکاں یعنی اللہ میاں (بشکل محمود میاں) پیدا ہوئے ہیں۔ تیسرے شعر میں ان کو حاضر و ناظر مانا گیا ہے۔ فرمائیے شرک کی کونسی منزل باقی رہی۔ اور پیر شاہ صاحب مولوی صاحب ہیں۔ ملک حبیب اللہ رہو کی ایک رباعی ہے ؎

آں ذات احد چو خواست ہستی بوجود
بالصورت مصطفے محمد بنمود
پس جسم گرفت بہر دید عالم
در شش جہت آمد آں محمد محمود

رباعی کا مطلب ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں کہ جب اللہ میاں نے وجود میں آنا چاہا تو محمد کی صورت اختیار کی اور جب دنیا کو دیکھنا چاہا تو دنیا میں بشکل محمود ظاہر ہوا (یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کی شکل میں پیدا ہونے سے پیشتر وہ "غیر موجود اور نیست" تھا اور محمود میاں کی شکل میں پیدا ہونے سے پیشتر "نابینا" تھا کہ کچھ نہ دیکھتا تھا۔ (نعوذ باللہ العظیم)

میرداد صاحب طرب کی غزل ملاحظہ ہو۔ آپ پیر صاحب کی مولود اس طرح پڑھتے ہیں ؎

جس کے باعث یہ زمین و آسماں پیدا ہوا
تو وہ پیدا ہوا جس سے جہاں پیدا ہوا
چشم حق بیں میں مکین لامکاں پیدا ہوا
با نشاں ہو کر نشاں بے نشاں پیدا ہوا
اول و آخر وہی ہے کون ہے تیرے سوا
جب نہاں تھا دل کے اندر اب عیاں پیدا ہوا
ہے رشید و خوب سے سارا ظہور کائنات
فخر محمود زماں برہاں میاں پیدا ہوا

رشید میاں۔ خوب میاں اور برہان میاں یہ سب محمد میاں کے متعلقین میں سے ہیں کہتے ہیں کہ ساری دنیا کا ظہور (حتی کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور بھی) انہیں سے ہوا ہے۔

کریم اللہ صاحب عاشق جو پیر صاحب کے خلیفہ ہیں۔ حق خلافت اس طرح ادا کرتے ہیں ؎

کنت کنزاً مخفیاً سے یہ بیاں پیدا ہوا
جسم میں محمود کے خود جان جاں پیدا ہوا
شان میں آیا ہے جس کے صاف لولاک لما
وہ شہنشاہ زمین و آسماں پیدا ہوا
کھل گئی مجھ پر حقیقت سے محمد کی یہ رمز
ذات سے محمود کے سارا جہاں پیدا ہوا
شش جہت کے آئینوں میں عکس ہر جس شخص کا
خود مکیں کی شکل میں وہ لامکاں پیدا ہوا
دیکھ لو محمود کی ہے خود محمد کی شبیہ
آج پیر احمد سوئے ہندوستاں پیدا ہوا
بن گیا واجب سے ممکن عشق میں جس کا وجود
وہ وجود بے نشاں خود با نشاں پیدا ہوا
سر باطن کی حقیقت پوچھئے اس پیر سے
یہ میاں محمود اچھا غیب داں پیدا ہوا

جناب سید ثروت علی صاحب وکیل درجہ اول فرماتے ہیں ؎

کوئی کعبہ میں ہوا کوئی مدینہ میں ہوا
شکر اے مجرا تو پیر اپنا یہاں پیدا ہوا
تھی عجب حیرت کہ وہ ہے کون جس کے واسطے
یہ زمیں پیدا ہوئی یہ آسماں پیدا ہوا

یہ ان اشعار کا انتخاب ہے جو پیر صاحب کی مولود میں پڑھے جاتے ہیں۔ مسلمان بغور پڑھیں اور سوچیں کہ اب میلاد کی ترقی کے واسطے اور کونسا درجہ باقی رہا۔ اور وہ کونسا شرکیہ مضمون ہے جو ان شعروں میں ادا نہیں کیا گیا ہے اور نہ معلوم خدا کے کتنے بندے اس مولود نامسعود کے ذریعہ بحر شرک میں غرقاب ہو چکے ہیں۔ لیکن اب بھی جو اس "مولود" سے اختلاف کرے اور اس کو بدعت و منکر کہے وہ مولودی مولویوں کے فتوے کے مطابق وہابی ہے، دشمن رسول ہے، اولیاء کرام سے بغض و عداوت رکھتا ہے، اور اس لئے گردن زدنی ہے۔ ؏

ہنسی کیوں نہیں اٹھتی قیامت ماجرا کیا ہے"

(الفرقان بریلی بابت صفر و ربیع الاول ۱۳۵۵ھ)

اہلحدیث | فاضل مضمون نگار مذکور نے جو ان مولودیوں کی گستاخیاں بحق رسالت پناہ نقل کی ہیں اس کی مثال یہ ہم بھی امرتسر کی مجلس میلاد کے ہیڈ واعظ مولوی محمد یار ریاست بہاول پور کا ایک شعر سناتے ہیں جو اس نے کسی خاص غرض کے ماتحت پیر صدر الدین ملتانی کے حق میں لکھا ہے۔ جس کے الفاظ نقل کرتے ہوئے ہمارے بدن پر رعشہ طاری ہوتا ہے اور دل میں خوف پیدا ہوتا ہے کہ کہیں ایسی مجالس مولود میں کوئٹہ جیسا زلزلہ نہ آجائے۔ جی نہیں چاہتا کہ وہ شعر نقل کریں۔ مگر ان بے راہ غالیوں کا غلو بتانے کے لئے مجبوراً نقل کیا جاتا ہے۔ ہمارے ناظرین اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر اور دل کو مضبوط کر کے واعظ مذکور کا شعر ذیل سنیں ؎

بجائے چشم بینا از مدینہ بر سر ملتاں
بشکل صدر الدین خود رحمۃ للعالمین[1] آمد

اف رے گستاخی! ہائے رے توہین رسالت!

؏ تفو بر تو اے چرخ گردوں تفو

یہی ہیں وہ لوگ جو مجالس مولود و عرس میں آستینیں چڑھا چڑھا کر اہل توحید کو گستاخ اور بے ادب کہا کرتے ہیں۔ جن کی اپنی حالت یہ ہے کہ کسی خاص غرض کے لئے ایک معمولی آدمی کی شان میں اتنا غلو کرتے ہیں کہ اس سے توہین رسالت بھی ہو جائے تو پرواہ نہیں۔ سچ ہے ؎

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دیں گے

تقویۃ الایمان مصنفہ حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی۔ مع تذکرۃ الاخوان و رسالہ عارق الاشرار و رسالہ راہ سنت و خط حضرت مولانا شہید و فتوی حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی۔ اصل اسلامی توحید کی تائید ہے اور شرک و دیگر بدعات مروجہ کی بدلائل تردید کی ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۶؍ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

---

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بذات خود پیر صدر الدین کی شکل میں مدینہ سے چل کر ملتان تشریف لے آئے۔

کی بدعات ہی کو لے لیجئے ایک بدعت ایک جگہ جاری ہے تو دوسری جگہ اس کا نام ونشان تک نہیں۔ تمام ہندوستان کو دیکھ جائیے ایک تعزیہ کی صورت کبھی دوسرے تعزیہ کی شکل سے نہ ملیگی۔ ٹھیک یہی حال بزم میلاد کا ہے۔ ہندوستان کے ہر صوبہ میں میلاد کا رنگ الگ ہی نظر آئیگا۔ شمالی ہند میں مجالس میلاد میں مطبوعہ کتابوں کی مقفی عبارتیں اور مقررہ مضامین دیکھ کر یا زبانی یاد کئے ہوئے پڑھے جاتے ہیں اور اسی نثر کے مطابق نظمیں اور غزلیں پڑھی یا گائی جاتی ہیں حتیٰ کہ دعا تک کہ جس میں تضرع اور خشوع کی ضرورت ہے وہ بھی گا کر مانگی جاتی ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے ع

دعائیں لب پہ آئیں بھی تو آئیں ٹھمریاں ہو کر

صوبہ گجرات میں اس کی صورت شمالی ہندوستان سے بالکل مختلف ہے۔ یہاں کی عربی اور اردو کے قصیدے اور غزلیں بیاضوں میں لکھی ہوتی ہیں۔ وہی قصائد جو پشتہ در میلاد خوانوں کی ٹولیوں میں سینہ بسینہ چلے آتے ہیں۔ آٹھ دس آدمی متفقہ آواز سے گاتے ہیں۔ حصہ نثر بالکل نہیں پڑھا جاتا۔ بمبئی میں جنازے کے آگے آگے ایرانی مولود پڑھنے والے اپنی مخصوص آواز اور مخصوص طرز میں مولود پڑھتے جاتے ہیں۔ لیکن شمالی ہندوستان میں جنازے کے ساتھ مولود پڑھنا کوئی جانتا تک نہیں غرض کہ ہر صوبہ کی میلاد بھی دوسرے صوبہ سے مختلف ہے

بدعت جب ترقی کرتے کرتے شرک کی صورت اختیار کرلے تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ اپنی انتہائی ترقی پر پہنچ گئی۔ میلاد کے متعلق مولانا عبدالشکور مرزاپوری نے تحریر فرمایا ہے کہ "نہ معلوم اور کیا کیا ترقی ہوگی۔ میرے خیال میں اس کی انتہائی ترقی یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا اپنے پیروں کے نام سے مجلس میلاد منعقد ہو اور اس میں مثلیث شرکیہ مضامین کا بیان ہو اور یہ دونوں چیزیں پیدا ہو چکی ہیں آج کی نہیں بلکہ برسوں پہلے۔ اگرچہ ابھی عام نہیں ہوئی ہیں مگر یہی ہیل ونہار ہیں تو عام بھی ہو جائیں گی۔ ناظرین کے سامنے ذرا گجرات کا جو ایک خاص واقعہ بیان کرنا چاہتا ہوں وہ ان دونوں صورتوں کا حامل ہے اور اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ غالباً اب "بزم میلاد" اپنے ارتقا کی آخری منزل پر پہنچ گئی ہے۔ یہاں گجرات احمد آباد میں ایک بزرگ گزرے ہیں محمود میاں۔ جن کے حلقہ ارادت میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو اپنے آپ کو "علما" میں شمار کرتے ہیں اور وعظ گوئی اُن کا پیشہ ہے۔ مثلاً مولوی احمد علی صاحب بڑودی وغیرہ۔ پیر صاحب موصوف کے مریدوں کی ایک خاص جماعت ہے اور وہ گجرات سے لے کر حیدر آباد دکن تک پھیلی ہوئی ہے پیر صاحب "آنجہانی" اور "مرحوم" ہو چکے ہیں اور اب مریدوں میں اُن کی میلاد کی محفل منعقد کی جاتی ہے اور یہ سلسلہ ۱۳۰۴ھ ہی سے شروع ہو گیا تھا کہ جب پیر صاحب "ایں جہانی اور مدظلہ العالی" تھے۔ اس مجلس میں جو مولودیانہ توحید سوز اشعار پڑھے جاتے ہیں وہ "گلدستہ محمودی" کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ چنانچہ اس کے دیباچہ میں لکھا ہے:

(بعد حمد وصلوٰۃ کے) قادر علی خاں مالک مطبع گلزار دکن خدمات شائقین میں عرض کرتا ہے کہ جناب حافظ منیر الدین چشتی المحمودی حیدر آبادی خلیفہ حضرت قبلہ عالم شیخ محمود میاں صاحب قبلہ چشتی گجراتی احمد آبادی ادام اللہ برکاتہم نے ایک مجلس بطرز جدید قرار دی ہے کہ ہر سال اپنے پیر روشن ضمیر کا جلسہ جشن تولد تاریخ ۱۵ ماہ جمادی الاول کو منعقد فرماتے ہیں۔

یہ طریقہ جدید پر نشان نبی انس وجان میں اصحاب نے ادا کیا تھا۔ کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی میلاد شریف کی خوشی سال بسال ادا کرتے تھے۔ حافظ صاحب موصوف نے اس طریقہ سنت کو اپنے اوپر واجب کیا ہے اور دستور یہ مقرر ہے کہ اپنے پیر بھائیوں سے ایک ایک شے قسم ماکول سے منگا کر اپنے مکان پر تقریب دسترخوان ادا کرتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ جو شخص کوئی چیز لاتا ہے وہ شریک دسترخوان ہوتا ہے بعد اس کے اپنے گھر کو اپنا پورا حصہ لے جاتا ہے۔ اب نوبت یہ پہنچی ہے کہ مرید غیر مرید سب کے سب بہزار آرزو شریک ہونے کی تمنا رکھتے ہیں۔ چنانچہ اب کے سال ایسا ہی ہوا کہ اکثر اعتقادمند بھی شریک تھے۔" (انتہی بلفظہ)

سے حمد ایزد را بود زیبا کہ از احسان او
جشن میلاد مبارک درجہاں آمد پدید
مصرع تاریخ از ہاتف شنیدم اے نفیس
مجلس میلاد محمود است امشب صبح عید

۱۳ ۰ ۴

اب ناظرین ذرا ان توحید سوز اشعار کو ملاحظہ فرمائیں۔ جو پیر صاحب کی شان میں پڑھے جاتے ہیں اور ان مدعیان توحید کی "توحید" پر ماتم کریں۔

ان کے کوئی مرید صاحب تراب علی نوؔر ہیں وہ اپنے پیر صاحب کی ولادت اس طرح بیان کرتے ہیں سے

آج وہ شب ہے چراغ لامکاں پیدا ہوا
ہے خدا کی شان نور جلوہ داں پیدا ہوا
ذات ہے اس کی ہو اللہ اور احمد کی صفات
کثرت و توحید کا راز نہاں پیدا ہوا
ہو گیا اللہ کو منظور جب اپنا ظہور
تھا کہاں پہلے یہ بندہ اب کہاں پیدا ہوا
نقش پا اسکا جو ہے وہ سجدہ گاہ نور ہے
اور ہے گجرات کعبہ وہ جہاں پیدا ہوا

ملاحظہ فرمائیے ان شعروں میں محمود میاں صاحب کو چراغ لامکاں۔ نور جاوداں۔ ہو اللہ۔ کہا جا رہا ہے۔ کیا اب بھی شرک میں کچھ کسر باقی ہے۔ کیا اس کے بعد بھی مولود کی ترقی کا کوئی زینہ باقی ہے۔ فرمائیے قادیانیوں اور ان میں کیا فرق ہے بلکہ انصاف یہ ہے کہ ان شیطان کے مسخروں نے مرزائی امت کو بھی مات دیدی کیونکہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی ہی مانتے ہیں اور یہ لوگ اپنے پیر کو خدا۔ وہ قادیان کو قبلہ کہتے ہیں اور انہوں نے سارے گجرات کو کعبہ بنا رکھا ہے۔

مولوی غلام محمود صاحب محمودی حامد ترنم ریز ہیں سے

غلط شہپور کیونکر ہو نہ نازاں طور پر
جس جگہ پر بادشاہ لامکاں پیدا ہوا
نور مطلق لاتعین آ گیا امکان میں
بے نشاں جو تھا وہ با نام ونشاں پیدا ہوا
رابطہ سے وا ہوئی ہو جبکی چشم معرفت
جس جگہ دیکھو جہاں وہ ہے وہاں پیدا ہوا

حاصل تھا۔ اس لئے آپ نے قانون پڑھ کر مختاری قانون (مختاری) کا امتحان دیا۔ جس میں آپ فیل ہو گئے۔ یہ واقعات بتا رہے ہیں کہ مرزا صاحب فطرۃً سیدھے سادے نہ تھے۔ بلکہ بقول اہل پنجاب

شولاں جمدیاں دے منہ تکھے

جس کا مطلب اردو میں یوں سمجھئے کہ

ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات

یہ واقعات ایسے نہیں ہیں کہ کسی کو معلوم نہ ہوں۔ ہماری کتاب "تاریخ مرزا" کے علاوہ اکثر واقعات کتاب "سیرت المہدی" مصنفہ مرزا بشیر احمد صاحب (پسر مرزا صاحب متوفی) میں بھی ملتے ہیں۔

ہم شروع میں بتا آئے ہیں کہ مرزا صاحب کے ساتھ علماء کو ان کی علمیت میں اختلاف نہ تھا بلکہ ان کے الہامی دعوے پر اعتراض تھا۔ یعنی علماء انکو الہام الٰہی کا مخاطب نہیں سمجھتے تھے اور مرزا صاحب بھی اس امر کی حقیقت پا گئے تھے کہ میرے ساتھ علماء کا اختلاف الہامی حیثیت میں حق بجانب ہے۔ اس لئے انہوں نے کتاب "آئینہ کمالات اسلام" میں بالتصریح لکھا کہ مجھے میری پیشین گوئیوں سے جانچو۔ (کتاب شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا) مدیر "پیغام صلح" کو بھی یہ تسلیم ہے کہ سچے مدعی کی پیشین گوئیاں یکے بعد دیگرے پوری ہوتی ہیں مگر جب غلط پیشین گوئیاں پیش کی جاتی ہیں تو امیر جماعت پیغامیہ یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ

ایک دو کا کیا ذکر اکثر کو دیکھنا چاہئے

(ریویو بابت جون جولائی ۱۹۰۸ء)

یہاں پر وہ منطقی قانون بھول جاتے ہیں کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتی ہے۔ مدعی کی جانب موجبہ کلیہ ہونا ضروری ہے۔ (کتاب حقیقۃ الوحی مصنفہ مرزا)

نوٹ | ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب کی کوئی متحدیانہ پیشگوئی صحیح ثابت نہیں ہوئی۔ اس لئے ہم چیلنج دیتے ہیں کہ ہمارے مخاطبین (قادیانی اور لاہوری) مرزا صاحب کی متحدیانہ پیشگوئیوں کی فہرست ہمیں دے کر ہمارے ساتھ تبادلہ خیالات کریں۔ ہاں ہم یہ بھی کہتے ہیں بلکہ بزور درخواست کرتے ہیں کہ پنڈت لیکھرام مقتول والی پیشگوئی بھی اس فہرست میں داخل کریں بلکہ اس کو پہلے لکھیں۔ پھر دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

ناظرین کرام! | ان مرزائیوں کی جرأت کو دیکھئے کہ مرزا صاحب کی اپنی پیشگوئیوں کے علاوہ یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ کتب سابقہ میں مرزا صاحب کے حق میں پیشگوئیاں آئی ہیں۔ اخبار الفضل کے اس بارے میں یہ الفاظ ہیں

دیگر مذاہب کی کتابوں میں بھی اس آخری زمانے میں ایک مجدد یا نبی یا مصلح کے آنے کی خبر دی گئی ہے اور علامتوں کے ساتھ وقت بھی یہی بتلایا گیا ہے۔ تورات میں اس کا وقت بارہ سو نوّے ۱۲۹۰ سے تیرہ سو نوّے ۱۳۹۰ بتلایا گیا ہے۔

(اخبار الفضل ۱۴ مئی ۱۹۳۸ء صفحہ ۲)

اہلحدیث | ہم اس کے متعلق خود مرزا صاحب کا قول پیش کر کے فیصلہ بانصاف ناظرین پر چھوڑتے ہیں پس ہر وہ شخص جس کو خدا عالم الغیب پر ایمان ہے اور جو کسی مذہب کو نجات کا ذریعہ سمجھ کر قبول کرتا ہے وہ ہمارا پیش کردہ بیان سنے اور حق کو قبول کرنے میں پس و پیش نہ کرے۔ مرزا صاحب کا ایک قول جو کتب سابقہ سے منقول دکھا کر لکھا ہے ہم نقل کرتے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

پھر آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال تیرہ سو پینتیس ۱۳۳۵ء لکھتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۰)

اس کی مزید تشریح دوسرے مقام پر ملتی ہے۔ جہاں آپ نے کھول کر لکھا ہے:۔

مسیح موعود ۱۳۳۵ھ تک کام کرے گا۔

(تحفہ گولڑویہ کلاں صفحہ ۱۱۶ حاشیہ)

یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ کتب سابقہ کی جو پیشگوئی اپنے حق میں چسپاں کی تھی وہ صحیح نہیں ثابت ہوئی کیونکہ مرزا صاحب کا انتقال ۱۳۲۶ھ میں ہوا ہے۔ یعنی مرزا صاحب کی روح ۹ سال قبل از وقت واپس چلی گئی غالباً اس دار نجاست (دنیا) میں رہنے سے آپ اکتا گئے ہونگے اور شوق وصال الٰہی میں آپ یہ بھی بھول گئے کہ میں دانیال کی پیشگوئی کی تردید کرنے کے علاوہ اپنے الہام کی بھی تکذیب کرتا ہوں۔ جو حقیقۃ الوحی کی منقولہ عبارت کے ساتھ یوں درج ہے:

مسیح موعود کا زمانہ دانیال ۱۳۳۵ لکھتا ہے جو خدا تعالےٰ کے اس الہام سے مشابہ ہے جو میری عمر کی نسبت بیان فرمایا ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۰)

یہ عبارت باآواز بلند پکار رہی ہے کہ مرزا صاحب کو خود بھی الہام ہی ہوا تھا کہ آپ ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہینگے مگر ۹ سال قبل ۱۳۲۶ھ میں تشریف لے گئے۔ جس پر ہمیں بافسوس یہ کہنے کا موقعہ ملا ؎

کیا آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے

احمدی ممبرو! تم اپنی لغاظیوں کے ذریعہ کہاں تک اہل دنیا سے ایک بت کی پوجا کرا سکتے ہو۔

"پیغام صلح" مورخہ ۳۱۔ مئی میں مسیح موعود نمبر کا بقیہ ایک مضمون نکلا ہے۔ جسے دیکھ کر ہمیں اتنا صدمہ ہوا جتنا آپ لوگوں کو مرزا صاحب کے انتقال پر ہوا تھا کیونکہ سارا مضمون محض لغاظی سے بھرا ہوا، جھوٹ اور افترا سے پُر، بے معنی طوالت سے پُر۔

نوٹ | میرے مقدمہ حملہ قاتلانہ میں وکیل ملزم کی تقریر طول پر فضول تھی۔ جس کا جواب سرکاری وکیل نے چند منٹوں میں دیدیا۔

پیغام کے گجراتی نامہ نگار کے مضمون میں کئی ایک نمبر ہیں۔ ہر ایک نمبر دل آزاری سے پُر۔ خاصکر نمبر چار دل آزاری کے سوا کذب و افترا کا مجموعہ۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

(نمبر ۴) (مرزا صاحب مجدد) مامور نے اندرونی اصلاح کے لئے یہ کہا کہ قرآن سب سے مقدم ہے۔ حدیث اس کے بعد۔ اقوال آئمہ حدیث کے دوسرے درجے پر ہیں۔ یہ آواز بھی کانوں کو ناگوار گزری۔ اسلام کے سب سے بڑے مولوی نے مامور سے اس بات پر مناظرہ کیا کہ حدیث قرآن پر مقدم ہے۔ یہ کوئی افسانہ نہیں نہ کوئی کہانی ہے۔ مباحثہ لکھا ہوا اب تک

NATIONAL MUSLIM UNIVERSITY

قادیانی مسیح

احمدیہ اخباروں کا مسیح موعود نمبر

مرزا صاحب قادیانی اپنے آخری فیصلہ کی دعا کے مطابق جو ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کو انہوں نے کی تھی کہ ہم (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جھوٹا پہلے مریگا۔ اس دعا کے مطابق آپ ۲۶- مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال کر گئے۔ اس سال قادیانیوں اور لاہوریوں نے غیر معمولی طور پر اپنے اخباروں کے مسیح موعود نمبر نکالے ہیں جن میں مرزا صاحب کی سوانح زندگی پبلک کو بہت اچھی شکل میں دکھائی ہے جو ان کا کام تھا کہ تصویر کا ایک ہی رُخ دکھائیں۔ انہوں نے اچھی طرح کر دیا۔ دوسرا رخ دکھانا "اہلحدیث" کا کام ہے جو آج کیا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ فرض ہم نے اپنی کتاب "تاریخ مرزا" میں بڑی خوش اسلوبی سے ادا کر دیا ہے۔ لیکن اخباری حیثیت سے جو فرض ہم پر عائد ہوتا ہے وہ آج ادا کیا جاتا ہے۔

پبلک کو یاد رکھنا چاہئے کہ مرزا صاحب کی دو حیثیتیں تھیں ایک اہل علم ہونے کی دوسری اہل الہام ہونے کی۔ مسلم پبلک کو جو مرزا صاحب سے شدید اختلاف تھا وہ ان کے اہل علم ہونے کی حیثیت سے نہ تھا۔ کیونکہ مرزا صاحب بہت بڑے علم کے مدعی نہ تھے بلکہ ایک معمولی استعداد کے اہل قلم تھے۔ چنانچہ آپ نے جو اپنا نصاب تعلیمی بتایا ہے وہ یونیورسٹی کی عربی تعلیم کی پہلی جماعت کے قریب ہے۔ (ملاحظہ ہو کتاب آئینہ اسلام صفحہ ۵۴۴) اس علمی قلت کی وجہ سے حکیم نورالدین سے آپ نے پوچھا تھا کہ قضیہ ضروریہ مطلقہ اور دائمہ مطلقہ میں کیا نسبت ہوتی ہے جو ادنیٰ طالب علم بھی جانتے ہیں۔

بحیثیت علم کلام آپ کی تصنیفات کو جانچا جائے تو سرسید احمد کا قول بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ

تصانیف مرزا ایک ذرہ کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتیں۔ (خط سید مندرجہ آئینہ اسلام۔ مصنفہ مرزا صفحہ ۳۲۳)

ہم حیران ہیں کہ سرسید مرحوم نے کس ایجاز اور اختصار سے تصانیف مرزا پر اظہار رائے فرمایا جو بالکل صحیح ہے۔ جماعت لاہوریہ کے امیر نے مرزا صاحب کی کتابوں میں سے "براہین احمدیہ" پر بڑا فخر کیا ہے۔ کاش وہ ہماری کتاب "علم کلام مرزا" مطالعہ کرکے اظہار رائے کرتے۔ ہم نے "براہین احمدیہ" کو بحیثیت علم کلام کے جانچا تو ہمارے منہ سے بے ساختہ یہ شعر نکلا ؎

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ

مرزا صاحب کے الہامات کو براہین سے الگ کر دیا جائے (جو خود محل بحث ہیں) تو باقی مضمون سوائے لفاظی اور طول کلامی کے کچھ نہیں ملتا۔ ہم نے رسالہ "علم کلام مرزا" میں مفصل بتا دیا ہے کہ براہین احمدیہ میں جن تین سو دلائل پیش کرنے کا دعویٰ کیا تھا انمیں سے ایک بھی نہیں لکھی۔ مرزا صاحب کے کوئی مرید ہمارے اس بیان کو تلخ سمجھیں تو مہربانی کرکے براہین احمدیہ کے صفحات کا حوالہ دیں کہ فلاں دلیل فلاں صفحہ سے شروع ہو کر فلاں صفحہ پر ختم ہوئی ہے۔ تاکہ ہم بھی اس گوہر بے بہا کو پا سکیں۔ بغیر اس کے ہم اس راست گوئی پر مجبور ہیں کہ مرزا صاحب کا تین سو دلائل پیش کرنے کا وعدہ اس عربی مصرعہ کا مصداق ہے۔ ؏

ما مواعیدھا الا الاباطیل

براہین احمدیہ کے بعد مرزا صاحب کی جملہ تصنیفات ان کے دعویٰ (مسیحیت) سے وابستہ ہوگئیں۔ جو کتاب بھی دیکھو اس کا خلاصہ یہی ہوتا ہے :-

چونکہ مسیح فوت ہوگیا اس کی جگہ میں آگیا۔

یہ استدلال مسلمانوں کے مقابلے میں ہے۔ کفار کے سامنے آپ کا علم کلام یوں گویا ہوتا ہے کہ :-

اسلام ایسا کامل مذہب ہے کہ مجھ جیسے کامل انسان پیدا کر دیتا ہے :

بنظر غور دیکھا جائے تو ان دونوں دلیلوں میں منطقی اصطلاح میں آپ کی ذات ہی شکل اول کا صغریٰ ہے۔ اس لحاظ سے سارا مدار آپ کے علم کلام کا آپ کی ذات شریف پر ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ پہلے شکل اول کے اس صغریٰ کو جانچا جائے (اس کے متعلق جانچ آگے آتی ہے)

لاہوری جماعت کے امیر صاحب مرزا صاحب کے حق میں یہ بڑا کمال سمجھتے ہیں کہ وہ ایک گاؤں کے رہنے والے تھے۔ پھر اتنے دور اندیش اور اتنی سمجھ کے مالک بغیر تعلیم اور توفیق الٰہی کے کیوں کر گئے؟ امیر صاحب اگر مرزا صاحب کی سوانحعمری کو نہ چھپاتے تو ان کو یہ حیرت نہ ہوتی۔ ہم اصل واقعات پیش کرکے ان کی حیرت کو رفع کرتے ہیں۔

سنئے! مرزا صاحب طبیعت کے ذکی تھے۔ اسی لئے خاندان کے مقدمات متعلقہ زمینداری وغیرہ کی پیروی بھی کیا کرتے تھے۔ اُن کو اس کام میں یہاں تک انہماک تھا کہ شرع اور رواج کے تصادم کے وقت حسب ضرورت وہ شرع کو چھوڑ کر رواج کی جانب اختیار کر لیتے تھے چنانچہ ۱۸۸۶ء میں ایک ایسے مقدمہ کی پیروی کی جسمیں برادری کی ایک پارٹی شرعی تقسیم کی حامی تھی دوسری رواج کی۔ مرزا صاحب اس پارٹی کی طرف سے پیروکار تھے جو شریعت کے خلاف رواج کی پابند تھی۔ اتفاق حسنہ سے اس مقدمہ کی اپیل ڈویژنل کورٹ امرتسر میں آئی۔ جس کے فیصلے میں جج صاحب نے لکھا کہ مرزا غلام احمد نے رواج کا ثبوت نہیں دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب طبعی طور پر ذہین تھے۔ کیونکہ ایسے مقدمات کی پیروی کرنے والے سیدھے سادے نہیں ہوتے اسی لئے مرزا صاحب نے سیالکوٹ میں سیاہ نویسی کی ملازمت اختیار کی۔ مگر چونکہ مقدمات میں انکو ملکہ تھا

دین اپنا تماشہ اور کھیل اور فریب دیا اون (نافرمانوں) کو زندگانی دنیا نے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیگا:۔

فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ (اعراف)

(ترجمہ) پس آج بھول جاویں گے ہم اون (کافروں) کو (نافرمانوں) کو جیسا بھول گئے وہ ملاقات دن اپنے کے جو یہ ہے (قیامت) اور جیسا تھے ساتھ نشانیوں ہماری کے انکار کرتے۔

نیز دوزخ کے خازن (زبانیہ) بھی دوزخیوں سے پوچھینگے کہ کونسی بدبختی تم کو اس مقام عذاب میں لے آئی وہ کونسے کردار تھے جو تم کو دوزخ میں لائے وہ کونسی نافرمانی تھی جس کے باعث تم دردناک عذاب میں گرفتار اور مبتلا ہو گئے۔

يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ (مدثر)

(ترجمہ) پوچھتے ہونگے (فرشتے) گناہگاروں سے (دوزخیوں سے) کیا چیز لے گئی تم کو (اے دوزخیو) بیچ دوزخ کے۔

دوزخی جواب دینگے فرشتوں کو کہ ہم یہ کام نہ کرتے تھے جس کے باعث ہم کو جیلخانہ دوزخ میں بھیجدیا گیا۔

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ (مدثر)

(ترجمہ) کہیں گے (دوزخی) نہ تھے ہم نماز پڑھنے والوں سے اور نہ تھے ہم کھانا کھلاتے فقیروں کو اور تھے ہم بحث کرتے ساتھ بحث کرنے والوں کے اور تھے جھٹلاتے دن جزا (قیامت) کو یہاں تک کہ آئی ہم کو موت۔

ف:۔ یعنی ایمان کی باتوں پر انکار کرتے سب کے ساتھ مل کر۔ نتیجہ ان باتوں کا یہ ہوگا:۔

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝ ترجمہ۔ پس نہ فائدہ دیگی اون (دوزخیوں) کو سفارش سفارش کرنیوالوں کی

ف:۔ کافر مشرک، بے دین کے حق میں کوئی سفارش نہ کریگا۔ اگر کریگا تو قبول نہ ہوگی۔

(دوزخی قیدی یا بندی والوں کی مدت قید یعنی کتنے سال رہیں گے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۝ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ (ہود)

(ترجمہ) پس جو لوگ کہ بدبخت ہوئے۔ پس بیچ آگ کے ہیں واسطے اُن کے بیچ اوس (دوزخ) کے چلانا ہے آواز باریک سے اور موٹی سے ہمیشہ رہنے والے بیچ اوس (دوزخ) کے جب تلک کہ رہیں آسمان اور زمین مگر جو چاہے پروردگار تیرا (اے نبی) تحقیق پروردگار تیرا (اے نبی) کرنیوالا ہے جو ارادہ کرتا ہے۔

ف:۔ دو معنے ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ رہیں گے آگ میں جتنی دیر رہ چکے ہیں آسمان و زمین دنیا میں۔ مگر جتنا اور چاہے تیرا رب وہ اسی کو معلوم ہے۔ دوسرے یہ کہ رہیں گے آگ میں جب تک رہے آسمان و زمین اوس جہان کا یعنی ہمیشہ۔ مگر جو چاہے رب تو موقوف کردے لیکن چاہ چکا کہ موقوف نہ ہو۔ اس کہنے میں فرق نکلا اللہ کے ہمیشہ رکھنے میں اور بندے کے ہمیشہ رہنے میں۔ پر ساتھ یہ بات لگی ہے کہ اللہ چاہے تو فنا کردے۔

دوزخیوں کی خاطر تواضع جس پانی سے کی جائیگی اس کی شان یہ ہے:۔

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۝ بِئْسَ الشَّرَابُ ۝ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝ (الکہف)

(ترجمہ) تحقیق تیار کر رکھا ہے ہم (اللہ) نے واسطے ظالموں کے آگ کو کہ گھیر رکھا ہے اون کو پردوں اوس کے نے اور اگر فریاد کریں۔ فریاد کو پہنچے جاوینگے ساتھ پانی کے مانند تانبے گلے ہوئے کے کہ بھون ڈالتا ہے مونہوں کو، بُرا پینا ہے۔ اور بُری ہے وہ آگ فائدہ اوٹھانے میں۔

دوزخیوں کو عذاب دوزخ کا اوپر سے ڈھانک لیگا۔

يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (عنکبوت)

(ترجمہ) اوس دن (قیامت) کو ڈھانک لیگا اون (نافرمانوں) کو عذاب اوپر اون کے سے اور نیچے پاؤں اون کے سے اور کہیگا (اللہ تعالیٰ) چکھو جو کچھ تھے تم کرتے۔

(ف) یہ اللہ تعالیٰ کہیگا یا وہ عذاب ہی بولیگا جیسے زکوٰۃ نہ دینے والے کا مال سانپ ہو کر گلے میں پڑیگا۔ گلے چمٹیگا اور کہیگا میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں۔

دوزخی دوزخ سے نکلنا چاہیں گے مگر نکل نہ سکیں گے

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۝ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ (السجدہ)

(ترجمہ) اور لیکن جو لوگ کہ فاسق ہیں پس جگہ رہنے اون کے کی آگ ہے۔ جب ارادہ کریں یہ کہ نکلیں اوس میں سے پھیرے جاوینگے بیچ اوس کے اور کہا جاویگا اون کو چکھو عذاب آگ کا جو تھے تم ساتھ اوس کے جھٹلاتے۔

دوزخ والے اطاعت اللہ و رسول نہ کرنے پر افسوس کھائینگے اور اپنے بڑوں کیلئے جنہوں نے ان کو گمراہ کیا تھا سفارش کرینگے کہ ان کا عذاب دوگنا کیا جائے۔

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝

(احزاب) جس دن کہ پھیرے جاوینگے منہ اون (دوزخیوں کے) بیچ آگ کے کہیں گے (دوزخی) اے کاش کہ ہم نے فرمانبرداری کی ہوتی رسول (صلعم) کی اور کہیں گے (دوزخی) اے رب ہمارے تحقیق ہم نے فرمانبرداری کی سرداروں اپنے کی اور بڑوں اپنے کی۔ پس گمراہ کر دیا انہوں (سرداروں اور بڑوں) نے ہم کو راہ سے۔ اے رب ہمارے دے اون (سرداروں اور بڑوں) کو دوگنا عذاب سے اور لعنت کر اون پر لعنت بڑی۔ (الاحزاب) (باقی)

کتاب کی شکل میں موجود ہے۔

(پیغام مذکور صفحہ ۹ کالم اول)

اہلحدیث ہم اس بیان کو محض بہتان سمجھتے ہیں۔ جس عالم کی طرف یہ اشارہ ہے انہیں ہم جانتے ہیں وہ تو بہت بڑے عالم تھے۔ مدارس عربیہ کا ادنٰے طالب علم بھی جس نے اصول حدیث میں نخبہ اور اصول فقہ میں اصول شاشی پڑھی ہوگی وہ بھی یہ بات نہیں کہہ سکتا۔ بلکہ مسئلہ زیر بحث کچھ اور تھا۔ جس میں مرزا صاحب نے کمال ہوشیاری دکھائی تھی۔ جس کا ذکر بوقت ضرورت ہم کبھی کرینگے۔ سردست ہم بجائے معارضہ کے منع (طلب دلیل) پر اکتفا کرتے ہوئے نامہ نگار اور اس کی پارٹی سے اس بڑے مولوی کا نام سننا اور اس عبارت کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ پس وہ اصلی عبارت نقل کریں جو اس دعوے کے مطابق ہو ایسا نہ ہو اپنے مجدد اعظم مرزا صاحب کی پیروی کریں۔ جب ان سے پوچھا گیا آپ نے جو لکھا ہے کہ مولوی غلام دستگیر قصوری نے لکھا تھا کہ ہم دونوں (قصوری اور قادیانی) میں سے جھوٹا سچے سے پہلے مریگا۔ چنانچہ مولوی مذکور مجھ سے پہلے مر کر میری تصدیق کر گیا۔ اس کا ثبوت کیا ہے۔ تو تمہارے مسیح موعود اور تمہارے مسیحی بھائیوں پر جو نزعی حالت وارد ہوئی وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اس سوال کے جواب میں بھی امید ہے تمہاری بھی یہی حالت ہوگی اگر سچے ہو تو اپنے اس بیان کو ثابت کرو۔ سنو!

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب نہ بحیثیت علم کوئی برگزیدہ متکلم تھے نہ بحیثیت وحی و الہام خدا کے مخاطب تھے۔ حق تو یہ ہے کہ یہ شعر انہی پر صادق ہے

؎ نہ عارض نہ زلف دوتا دیکھتے ہیں
خدا جانے ہم ان میں کیا دیکھتے ہیں

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کے مشہور الہامات کی تردید کی گئی ہے۔ قابل دید ہے قیمت ۹ر (دفتر اہلحدیث)

اخبار اہل النار

(از مولوی عبدالرحیم صاحب جامعہ فضل حسن خان۔ بہاولپور)

دوستو! جب اللہ تبارک و تعالیٰ جل و اعلیٰ شانہ کے حکم فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر سے کئی لوگ بغرض جزا اعمال صالحہ داخل جنت کئے جاوینگے۔ اور کئی لوگ بغرض سزا اعمال شنیعہ داخل جہنم کئے جاوینگے اور کہا جاویگا کہ لاموت۔ اب تمہیں مرنا نہیں۔ پھر دونوں بہشت اور دوزخ کو برابر برابر آمنے سامنے لایا جاویگا اور بہشتی لوگ دوزخیوں کو دیکھیں گے اور دوزخی بہشتیوں کو نظر میں لاوینگے۔ بہشتی دوزخیوں کو دیکھ کر اپنی حالت پر شکر کریں گے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد کرینگے کہ اوس نے انہیں دوزخ کی آگ سے نجات بخشی اور پناہ دی۔ اور اہل دوزخ لوگ بہشتیوں کو دیکھ کر حسرت اور افسوس و ارمان کھاوینگے اور اپنے کئے کرائے پر پچھتائیں گے کہ کاش ہم نے دنیا میں ایمان لایا ہوتا یا اچھے کام کئے ہوتے۔ یا اطاعت اوس (اللہ) کی اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی کی ہوتی۔ ان کی حسرت و افسوس کو زیادہ کرنے کے لئے ان کو بہشتی لوگ بحالت عیش و آرام دکھائے جاویں گے تاکہ ان پر عذاب دگنا ہو جائے۔ ایک تو عذاب دوزخ۔ دوسرا حسرت آخر الامر جب دوزخی لوگوں کو بہشتی دیکھیں گے تو ایک سوال بہشتی لوگ دوزخیوں سے کرینگے جو اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن کریم اور فرقان عظیم میں ہمیں بتلایا ہے۔

وَنَادٰی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا (اعراف)

(ترجمہ) اور پکاریں گے رہنے والے بہشت کے رہنے والوں دوزخ کو کہ تحقیق پایا ہم نے جو کچھ وعدہ دیا تھا ہم کو رب ہمارے نے سچ۔ پس کیا پایا تم نے (اے دوزخیو) جو کچھ وعدہ دیا تھا پروردگار تمہارے نے سچ۔ یعنی تم اپنی سزا کو پہنچے۔ جیسے ہم نعمتوں میں ہیں۔

دوزخی جواب دیں گے:-

قَالُوْا نَعَمْ (اعراف) ترجمہ:- (دوزخی) کہیں گے ہاں (ہم اپنے کرداروں کے باعث دوزخ میں ہیں)

پھر پکارنے والا پکارے گا:-

فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ

(ترجمہ) پس پکار دیویگا۔ ایک پکارنے والا درمیان اون (اہل جنت اور اہل نار کے) یہ کہ لعنت خدا کی اوپر ظالموں کے جو لوگ کہ بند کرتے ہیں راہ خدا کی سے اور چاہتے ہیں واسطے اوس کے کجی اور وہ ساتھ آخرت کے کافر (منکر) ہیں۔

ف:- حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف لعنت فرمائی۔ اکثر گناہوں پر لیکن ہر گناہ پر لعنت نہیں مگر ایسوں پر۔ دوزخی لوگ بہشتی لوگوں سے پانی اور طعام بھی مانگیں گے

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ (سورہ اعراف)

(ترجمہ) اور پکاریں گے رہنے والے آگ کے رہنے والے بہشت کے کو یہ کہ ڈالو اوپر ہمارے پانی سے یا اوس چیز سے کہ روزی دی ہے تم کو اللہ (تعالیٰ) نے۔

بہشتی دوزخیوں کو جواب دینگے:-

قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا (اعراف)

ترجمہ۔ (بہشتی جوابا دوزخیوں سے) کہیں گے تحقیق اللہ (تعالیٰ) نے حرام کیا اون دونوں (آب و طعام) کو اوپر کافروں کے (وہ لوگ) جنہوں نے بنا لیا

ہو مسیحیانہ عقائد سے مجھے کیا نسبت! میں تو آنحضرت صلعم کو ماتحت حکم خدا ایسا ایسا جانتا ہوں نہ کہ مستقل اور بالذات طور پر؛

ناظرین باتمکین! خدا را انصاف سے بتائیں کہ ایک مسلمان جو باوجود اس کے کہ آنحضرت صلعم کی ذات بابرکات سے خود خدا یا خدا کا بیٹا ہونے کی نفی کرتا ہے مگر پھر بھی حضور کی شخصیت مبارکہ میں وہی اوصاف تسلیم کرتا ہے جو ایک سناتن دھرمی ہندو کرشن جی میں اور ایک عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام میں مانتا ہے تو مشرکانہ عقائد کی حیثیت سے ان تینوں اشخاص میں اتحاد ہے یا نہیں؟

مذکورہ بالا عقائد کی تائید میں جو کچھ آپ فرمائیں گے اس پر غور کیا جائیگا جو بات صحیح ہوگی یعنی قرآن و حدیث سے مدلل ہوگی اس کو مان لیا جائیگا۔ سردست اپنے مذکورہ عقائد کی تردید میں چند آیات و احادیث اور سنئے!

(۱) وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ۝ (سورہ بنی اسرائیل) یعنی (آپ) کہہ دیجئے کہ تمام خوبیاں اسی اللہ پاک کے لئے (خاص) ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ اس کا کوئی (امور) سلطنت میں شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی مددگار ہے اور اس کی بڑائیاں خوب بیان کیا کیجئے۔

(۲) ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِیْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ (سورہ روم)

اللہ تعالیٰ ایک (عجیب) مثال تم سے تمہارے ہی حالات سے بیان فرماتا ہے کہ کیا تمہارے غلاموں میں کوئی شخص تمہارے اس مال میں جو ہم نے تم کو دیا ہے شریک ہے کہ تم اور وہ اس میں برابر ہوں جن کا تم ایسا لحاظ رکھو جیسا آپس کا رکھتے ہو اسی طرح ہم سمجھدار لوگوں کے لئے دلائل صاف صاف بیان کرتے ہیں۔

(فائدہ) یعنی جب تم نہیں چاہتے کہ تمہارا غلام تمہارے مال میں شریک ہو۔ وہ اور تم یکساں اس مال میں تصرف کرو اور نہ تم کو اس بات کا خوف ہے کہ تمہارا مال بانٹ لیگا۔ پس اللہ کے واسطے اس کی مخلوق سے کیونکر شریک پسند کرتے ہو۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں مشرک لوگ حج میں اس طرح کہا کرتے تھے کہ یا اللہ! میں تیری عبادت کے واسطے حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ جس کا تو مالک ہے۔ اور وہ از خود کسی چیز کا مالک نہیں تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت نازل فرمائی (ابن کثیر[1])

(۳) لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ (آل عمران) یعنی (اے پیغمبر!) آپ کو اختیار نہیں یہاں تک کہ خدا تعالیٰ ان پر یا متوجہ ہو جائیں اور یا ان کو کوئی سزا دیں کیونکہ وہ ظلم بھی بڑا کر رہے ہیں۔

(فائدہ) حق تعالیٰ نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو تعلیم فرمائی کہ بندے کو اختیار نہیں اللہ تعالیٰ جو چاہے سو کرے۔ اگر چاہے تو آپ کے مخالفوں کو ہدایت دے اگر چاہے تو عذاب کرے اپنی طرف سے بد دعا نہ کرو۔ (موضح القرآن)

(۴) قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ (سورہ جن) آپ (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ میں نہ تمہارے نقصان کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی بھلائی کا۔ آپ کہہ دیجئے کہ (اگر خدانخواستہ میں ایسا دعویٰ کروں) تو مجھ کو خدا (کے غضب) سے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ میں اسکے سوا کوئی پناہ (کی جگہ) پا سکتا ہوں۔

اگر کوئی خوش فہم یہ کہہ دے کہ اس آیت میں ذاتی اختیارات کی نفی تو بیشک ہے مگر وہبی وعطائی (دئیے ہوئے) اختیارات کی نفی اس سے لازم نہیں آتی تو جواب یہ ہے کہ مشرکین عرب بھی اپنے بزرگوں میں خدا کے دیئے ہوئے اختیارات ہی مانتے تھے۔ پھر قرآن میں ان کو مشرک کیوں کہا گیا اس لئے عطائی اختیارات تسلیم کرنے کی صورت میں بھی اس آیت کا مضمون غلط ٹھیرتا ہے۔ (معاذ اللہ!)

قابل غور نکتہ مسلمانوں کے لئے اس آیت میں یہ ہے کہ ان کے عقیدہ میں ساری امت مسلمہ میں بلکہ کل انبیاء و رسل میں آنحضرت صلعم کی شخصیت بابرکات سب سے زیادہ بزرگ ہے۔ پھر جو بات حضور کی طاقت سے باہر ہے وہ کسی اور نبی یا ولی کے اختیار میں کیونکر ہو سکتی ہے یا دوسرے الفاظ میں یوں سمجھو کہ ہمارے وائسرائے بہادر جس چیز کا اختیار نہیں رکھتے اس پر کسی ضلع کے ڈپٹی کمشنر یا تحصیلدار کا تصرف و اختیار تسلیم کرنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے!

(۵) قُلْ فَمَنْ یَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝ (سورہ فتح) یعنی آپ کہدیجئے کہ وہ کون ہے جو خدا کے سامنے تمہارے لئے کسی چیز کا (کچھ بھی) اختیار رکھتا ہو اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی نقصان یا کوئی نفع پہنچانا چاہے بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں پر مطلع ہے۔

(۶) وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَیْـًٔا وَّلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ۝ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (سورہ نحل)

اللہ کو چھوڑ کر ایسے معبودوں کی پرستش کرتے ہیں جو ان کو نہ آسمانوں سے رزق پہنچانے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ زمین سے اور نہ قدرت رکھتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے لئے مثالیں نہ بیان کیا کرو کیونکہ (حقیقت حال کو) اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور تم (مشرک) نہیں جانتے۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ تم (مشرک) جن بزرگوں اور فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے سفارشی اور اسکے گھر کے مختار سمجھ کر ان کی طرف رجوع کرتے ہو اور اس طرح تم نے خدا کو دنیاوی بادشاہوں پر قیاس کر لیا ہے کہ جیسے ان کے دربار میں رسائی بغیر امراء وزراء کے وسیلہ و سفارش کے ناممکن ہے ایسا ہی خدا کا دربار ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں

[1] [illegible]

DELHI

توحید و شرک میں موازنہ

(قسط پنجم)

(از قلم حافظ رکن الدین صاحب امرتسر)

گذشتہ دو ہفتوں میں ناظرین کرام فریق ثانی کے چند شبہات اور ان کے جوابات پڑھ چکے ہیں۔ آج اس سے آگے پڑھیں :-

شبہات (ط) دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ انسان بہت سی چیزوں کا مالک مختار ہے اور اپنے حسب منشا ان میں تصرف کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے لوگوں کے لئے مویشی پیدا کئے ہیں پھر لوگ ان کے مالک بن گئے ہیں۔ (فَهُمْ لَهَا مَالِكُوْنَ ۰) ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اصل مالک و متصرف ہر چیز کا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر اس نے اپنے بندگان خاص (اولیاء و انبیاء) کو عموماً اور سرور کائنات (آنحضرتؐ) کو خصوصاً اپنے حکم سے مالک مختار اور متصرف فی الکائنات بنا دیا ہے۔ پس حضور ہر چیز کے مالک مختار ہیں ہر چیز آپ کے زیر تصرف و انتظام ہے۔ جس حالت میں عام مومن بلکہ کافر و مشرک بھی بہتیری چیزوں کے مالک مختار ہیں بلکہ وہابی بھی کہتے ہیں کہ یہ چیز میری ہے، وہ تمہاری ہے اور کوئی بھی اس بات کو شرک نہیں کہتا۔ پھر ہمارا عقیدہ کہ حضور اللہ تعالیٰ کے بنا دینے سے ہر چیز کے مالکِ مختار بن گئے کیونکر شرک ہو گیا؟

جواب ط دنیا میں جیسے عام انسان (مومن و کافر) بعض چیزوں کے مالک اور ان پر متصرف ہیں۔ ایسے ہی حضرات انبیاء و اولیاء بھی دنیا میں بعض چیزوں کے باختیار مالک ہوتے ہیں یہ ملکیت خاصان خدا ہی سے مخصوص نہیں کیونکہ آپ کو بھی مسلّم ہے کہ مشرک و کافر بھی اس میں شریک ہیں۔ آیہ کریمہ فَهُمْ لَهَا مَالِكُوْنَ ط میں اسی قسم کی ملکیت مراد ہے۔ اس سے ہمیں بھی انکار نہیں ہے۔ ہاں اس سے انکار ہے جو آپ کا عقیدہ ہے کہ :-

"نہ صرف زندگی میں بلکہ بعد وصال بھی جملہ اولیاء و انبیاء عموماً اور آنحضرت صلعم خصوصاً دو نو جہاں کی ہر چیز کے مالکِ مختار ہیں۔ کائنات کا انتظام حضور کے ہاتھ میں ہے آپ اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں جو جسے چاہیں دیں اور جو جس سے چاہیں واپس لیں"

بالفاظ دیگر آپ کا مطلب یہ ہوا کہ آنحضرت صلعم تو اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں۔ باقی انبیاء و اولیاء درجہ بدرجہ حضور کے ماتحت ہیں۔ ٹھیک جیسے وائسرائے ہند قلمرو ہند میں ملک معظم حضور جارج ششم کے نائب مطلق ہیں اور صوبوں کے گورنر اور ضلعوں کے ڈپٹی کمشنر وائسرائے بہادر کے ماتحت با اختیار حاکم ہیں۔ جو بعض اہم امور میں تو وائسرائے بہادر سے مشورہ کر لیتے ہیں مگر اکثر امور سلطنت میں خود مختارانہ حیثیت سے تنفیذ احکام کرتے ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو آپکا دعویٰ تو بہت بڑا ہے اور کل موحد مسلمانوں کے خلاف ہے مگر ثبوت آپ کے پاس کچھ بھی نہیں۔ غور سے سنئے !

آپ کی کتب اصول فقہ (شاشی اور نور الانوار وغیرہ) میں لکھا ہے کہ ادلہ شرعیہ (شرعی دلیلیں) چار ہیں۔

(۱) قرآن (۲) حدیث (۳) اجماع (۴) قیاس مجتہد۔ یعنی کسی شرعی مسئلہ کے ثبوت کے لئے ان چار دلیلوں میں سے کم سے کم ایک ضرور ہونی چاہئے ان کے بغیر کوئی شرعی مسئلہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ عقائد کے بارے میں تو کتب عقائد میں صاف تصریح ہے کہ کسی عقیدہ کا ثبوت قرآن و حدیث کی نصوص صریحہ سے ہونا چاہئے (ملاحظہ ہو شرح عقائد مسلمہ و مقبول احناف) اس کے علاوہ قیاس کرنا مجتہد کا کام ہے نہ کہ مقلد کا۔ چنانچہ اصول فقہ میں صاف مرقوم ہے :-

"فالادلة الاربعة انما توصل بها المجتهد لا المقلد (توضیح بحث تعریف اصول فقہ)"

یعنی قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس کے ذریعہ احکام تک رسائی حاصل کرنا مجتہد کا کام ہے مقلد کا نہیں آپ لوگ ایک طرف مقلد بنتے ہیں اور دوسری طرف قرآن و حدیث میں اجتہاد کر کے عملی طور پر مجتہد بنتے ہیں

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

پس خلاصہ جواب یہ ہے کہ جب تک قرآن سے یا حدیث صحیح سے یا کم سے کم اپنے امام واجب الاحترام (ابوحنیفہؒ) کے قول سے اپنے دعوے کا ثبوت نہ دیں گے تب تک آپ کا دعویٰ اہل علم کے نزدیک قابل التفات نہ ہوگا ہاں یہ بات ممکن ہے کہ آپ لوگ دینی علم سے ناواقف مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ جس کا وبال آپ کی گردن پر ہمیشہ رہے گا۔ (وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ)

باانصاف ناظرین سے ایک سوال کرتا ہوں جسکی مختصر تقریر یوں ہے کہ ا، ب، ج نامی تین اشخاص ہیں۔ جن کا دعویٰ ترتیب وار حسب ذیل ہے :-

(ا) کہتا ہے کہ کرشن جی خدا کے اوتار ہیں لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ کے جملہ اوصاف و اختیارات کے حامل ہیں

(ب) کہتا ہے کہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کو اپنا منجی (نجات دہندہ) اور خدا کا اکلوتا بیٹا مانتا ہوں میرا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بوجہ ابن اللہ ہونے کے اپنی ذات میں وہ تمام تصرفات و اختیارات رکھتے ہیں جن کو ایک موحد مسلمان خدا کی ذات سے مخصوص مانتا ہے۔

(ج) کہتا ہے کہ میں آنحضرت صلعم کو خود خدا یا خدا کا بیٹا تو نہیں کہتا۔ ہاں یہ کہتا ہوں کہ حضور اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں یعنی باذن الٰہی آپ خدا کے نائب مطلق مختار مطلق، منتظم مطلق، قادر مطلق، مالک الکل، متصرف فی الکائنات، قاضی الحاجات، دافع البلیات، شافی الامراض، عالم الغیب اور ہر جگہ حاضر ناظر وغیرہ وغیرہ ان تمام اوصاف سے متصف ہیں جنکو وہابی اپنے زعم میں خواص خداوندی سے تعبیر کرتے ہیں۔ ہندوانہ

فتاویٰ

س ۶۹ } ایک حنفی نے کہا کہ صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ اگر کوئی مرد اپنا ختنہ عورت کے فرج میں ڈالے اور انزال نہ ہو تو غسل ضروری نہیں۔ کیا یہ حدیث بخاری میں ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۶۹ } مسئلہ غسل میں حدیثیں مختلف آئی ہیں اذا جاوز الخ بھی آئی ہے اور الماء بالماء بھی ہے امام بخاریؒ نے ان مختلف احادیث میں تطبیق دینے کو کہا ہے فالغسل احوط۔ بغیر نزول منی غسل واجب نہیں لیکن غسل میں احتیاط ہے۔

س ۷۰ } زید کہتا ہے کہ جلوس کے ساتھ جھنڈا اٹھا کر بازاروں میں مدح خلفائے اربعہ کہتے پھرنا اور چار یاری جھنڈا کھڑا کرنا حنفی اہل حدیث مذہب میں جائز ہے۔ بکر کہتا ہے کہ رسول اللہ کے عہد مبارک سے اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ لہذا کون سچا ہے؟

(سائل مذکور)

ج ۷۰ } بکر درست کہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اور عہد صحابہ سے یہ طریق ثابت نہیں

(نائب مفتی)

س ۷۱ } ایک حنفی کہتا ہے کہ لڑکی بالغہ ہو یا نابالغہ بوقت نکاح اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں کیا یہ صحیح ہے؟

ج ۷۱ } حدیث شریف میں آیا ہے ایسکر تستأمر کنواری بالغہ سے بھی نکاح کے لئے اجازت لی جاوے اس لئے صحیح یہی ہے۔

س ۷۲ } سینٹ تھامس مونٹ (مدراس) میں ایک انجمن دینی اور قومی خدمت کے لئے قائم ہوئی ہے جس میں بچوں کو دینی اور دنیوی تعلیم کے علاوہ کچھ ہنر بھی سکھائے جاتے ہیں۔ کچھ مذہبی ٹریکٹ بھی نکالتے ہیں اب اس انجمن میں کچھ روپیہ جمع ہوا ہے۔ اراکین کی رائے ہے کہ اس رقم کو صابون، ماچس، بیڑی سگرٹ وغیرہ کی تجارت میں لگایا جائے۔ کیا بیڑی سگرٹ جیسی تجارت سے فائدہ اٹھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (صدر انجمن)

ج ۷۲ } بیڑی سگرٹ نوشی ممنوع ہے اس لئے اس کی تجارت بھی جائز نہیں ہے۔ (مہر داخل فریب فتنہ)

س ۷۳ } قرآن پاک کے اندر خداوند تعالیٰ کو مخاطب کرنے کے لئے آدم علیہ السلام سے لے کر امت رسول اللہ تک کسی نے لفظ یا کے ساتھ مخاطب کیا ہو تو دلیل قرآن پاک سے دیجئے اور تمام قرآن پاک میں پیغمبروں کو ان کی امت نے لفظ یا کے ساتھ ندا کیا جس کا ثبوت قرآن پاک سے ملتا ہے۔ اس لئے لفظ یا کے ساتھ اس وقت بھی امت رسول اپنے پیغمبر کو پکار سکتی ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ نماز کے اندر پانچ وقت لفظ یا کے ساتھ مخاطب کرتی ہے۔ السلام علیک ایہا النبی جب تک نہ کہے اس وقت تک نماز نہ ہوگی بلکہ فاسد ہو جائیگی۔ جب رسول اللہ کو خدا کی خاص عبادت میں شامل کیا تو ہر وقت اور ہر آن یا کے ساتھ رسول اللہ کو ندا کر سکتے ہیں۔ جواب تحریر فرمائیں۔ (محمد یعقوب)

ج ۷۳ } کافر لوگ بھی پیغمبروں کو ان کی زندگی میں یا سے خطاب کرتے تھے۔ جیسے ارشاد ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ۔ (سورہ حجر) يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا (سورہ ہود)

سائل کی بے خبری ملاحظہ ہو کہ ایہا النبی میں تو خطاب یا کے ساتھ مانتا ہے حالانکہ اس جگہ "یا" نہیں بلکہ محذوف کو ملفوظ کا حکم دیتا ہے مگر قرآن مجید کی دوسری آیات بھول جاتا ہے جن میں اسی طرح "یا" محذوف بحکم ملفوظ ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

(۱) قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ (۲) رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔ (وغیر ذالک من الآیات)

ان آیتوں میں لفظ "یا" محذوف بحکم ملفوظ ہے۔ سائل کا یہ کہنا کہ جو ایہا النبی نہ پڑھے اس کی نماز فاسد ہے بے خبری پر دلالت کرتا ہے۔ صحیح بخاری میں استاد الحنفیہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (صحابہ) بعد انتقال آنحضرت کے بجائے السلام ایہا النبی کے السلام علی النبی پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری باب الاخذ بالیدین) التحیات میں بنیت حکایت پڑھ سکتے ہیں بنیت حاضر ناظر نہیں۔ صرف اہل حدیث ہی کا یہ قول نہیں بلکہ حنفیہ کے اول امام مولانا رشید احمد گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص التحیات کے اندر رسول اللہ کو حاضر ناظر جان کر ایہا النبی کہے وہ مشرک ہے۔ ہم رسول اللہ کو خدا کی عبادت میں شریک نہیں

س ۷۴ } زید کا ابتدائے جوانی میں غلطی سے ایک ہندو عورت سے تعلق ہو گیا۔ جس سے دو اولاد ذکور بھی ہوئی۔ کچھ عرصہ کے بعد اسکی شادی ایک اہل حدیث عورت سے ہوئی جس نے اس کے خیالات اور اعتقاد کو درست کیا۔ یعنی زید اپنے افعال شنیعہ سے تائب ہو کر نماز روزہ کا پابند ہو گیا اور اس داشتہ سے بھی قطع تعلق کر لیا مگر بچوں کی پرورش کے لئے اسکو گذارہ دیا کرتا تھا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ اس نے بچوں کو ہندو مذہب کی تعلیم دی ہے تو زید نے اپنی بیوی کی رائے کے موافق اسکو گذارہ دینا بند کر دیا ہے اور بالکل قطع تعلق کر لیا۔ اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ کیا اسکی بیوی نے جو بچوں کا گزارہ موقوف کرا دیا اسکو کوئی گناہ تو نہیں ہوا کیونکہ قطع رحم کی خدا نے بہت سخت وعید فرمائی ہے اور وہ عورت ڈرتی ہے کہ مبادا وہ قطع رحم کے مواخذہ میں نہ پکڑی جاوے۔ اور کیا ان بچوں کو زید کی جائداد میں سے کچھ مل سکتا ہے۔ کیا کوئی ایسی حدیث ہے جس سے ولد الزنا باپ کے وارث ہو سکتے ہیں۔ زید کی بیوی نے گذارہ دینے کو بھی گناہ خیال کیا۔ کیونکہ اسمیں گذشتہ گناہوں کی معاونت سمجھی گئی اور اب جبکہ زید تائب ہو گیا ہے اور آئندہ بھی اس نے عہد کر لیا ہے تو ان بچوں کی پرورش چھوڑ دینا ضروری ہے یا نہیں۔ جبکہ وہ گناہ کا نتیجہ ہیں۔ (خریدار نمبر ۱۲۰۸۵)

ج ۷۴ } زید کی بیوی نے اُسے نہایت اچھے راستے پر لگا دیا ہے اور اس نے بچوں اور زانیہ کے ترک کرانے میں کوئی گناہ نہیں کیا بلکہ ثواب عظیم کی حقدار ہوگی انشاء اللہ۔ ولد الزنا وراثت میں حقدار نہیں۔ ہاں حنفی مذہب میں وراثت ثابت ہو جاتی ہے۔

خدا کے لئے اس قسم کی مثالیں مت بیان کرو کیونکہ اصلیت تم نہیں جانتے۔ واقعہ یہ ہے کہ جھوٹے معبود نہ آسمان سے مینہ برسا کر تمہیں رزق پہنچا سکتے ہیں نہ زمین سے اناج اُگا کر۔ نہ وہ ان کاموں پر کسی قسم کی قدرت رکھتے ہیں

(۷) مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبَّانِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (آل عمران)

یعنی کسی بشر سے یہ بات (ممکن) نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالیٰ اُسے کتاب اور فہم اور پیغمبری عطا فرمائیں۔ پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ میرے بندے بن جاؤ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر لیکن کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ بوجہ اسکے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور بوجہ اسکے کہ تم (خود بھی اُسے) پڑھتے ہو۔ نہ یوں کہیگا کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو اپنا رب قرار دے لو۔ کیا وہ تم کو کفر کی بات بتلائیگا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ انبیاء کرام جن کو اللہ تعالیٰ کتاب اور اس کا فہم عطا کرتا ہے دنیا میں اس لئے آتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے بندوں کا عابدانہ تعلق قائم کریں چنانچہ وہ خالص توحید کی تعلیم سکھاتے ہیں جو ان کی کتاب کا اصل منشا ہوتا ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں کہتے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ہمارے ہی بندے بن جاؤ یا بالفاظ دیگر ہمیں اللہ تعالیٰ کا نائب مطلق، متصرف فی الکائنات، قاضی الحاجات اور شافی الامراض وغیرہ سمجھ لو۔ کیونکہ یہ امور تو اللہ تعالیٰ کے قبضہ و تصرف میں ہیں کوئی ولی یا نبی ان میں خدا کا شریک نہیں۔ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں (نبیوں اور فرشتوں) کو پوجتے تھے یعنی اپنی حاجات میں ان کی طرف رجوع کرتے تھے۔ نیز آیت کے پہلے حصے میں اُن اہل کتاب کو جواب دیا گیا ہے جو کہتے تھے کہ ہم اللہ کی عبادت تو پہلے ہی سے کرتے ہیں اور حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہمیں اپنی عبادت کا حکم دیتے ہیں۔ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی بھی پیغمبر کی شان یہ نہیں کہ ایسی مشرکانہ تعلیم دے۔ ہاں ہمارا پیغمبر تمہیں یہ کہتا ہے کہ اب تم میں پہلی سی دینداری نہیں رہی کیونکہ تم خالص توحید اور اعمال صالحہ کے پابند نہیں ہو رہے۔

حدیثیں | اب اپنے عقائد باطلہ کے خلاف ایک دو حدیثیں بھی سن لیجئے:۔

(۱) قال رجل ماشاء اللہ وماشئت یا رسول اللہ قال اجعلتنی للہ ندا قل ماشاء اللہ وحدہ (مشکوٰۃ شریف)

یعنی آنحضرت صلعم کے سامنے ایک شخص نے کہا کہ جو کچھ اللہ کے رسول چاہیں گے وہی ہوگا، اس پر حضور نے ناراضگی کے لہجے میں فرمایا۔ کیا تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک بنا دیا ہے۔ یوں کہو کہ اکیلا خدا جو چاہے گا وہی ہوگا۔

اس حدیث میں حضور نے صراحتہً اپنے مختار مطلق ہونے کی نفی فرما دی۔

(۲) لَا تُطْرُوْنِیْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِنَّمَا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ (مشکوٰۃ شریف)

مولانا حالی مرحوم کے الفاظ میں اس کا مطلب یوں سنئے! ؎

نصاریٰ نے جس طرح کھایا ہے دھوکا
کہ سمجھے ہیں عیسیٰ کو بیٹا خدا کا
مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا
میری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا
سب انسان ہیں واں جس طرح سرفگندہ
اسی طرح ہوں میں بھی اک اس کا بندہ

خلاصہ | اس ساری تحریر کا یہ ہے کہ ہنود کرشن جی کو خدا کا اوتار مان کر اور عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دیکر ان کے حق میں اعتقاد رکھتے ہیں (جیسا کہ ہنود دھرم شاستروں اور بائیبل سے معلوم ہوتا ہے) کہ یہ حضرات قادر مطلق، مختار مطلق، مالک الکل، متصرف کائنات، حاجت روا، مشکل کشا، عالم الغیب، اور ہر جگہ حاضر ناظر وغیرہ ہیں۔ ہمارے غالی برادران نے بحث مباحثہ میں آکر یہ تو کہہ دیا کہ ہم آنحضرت صلعم کو خود خدا یا خدا کا بیٹا نہیں کہتے۔ مگر اس کے باوجود اپنے جلسوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قریب قریب ان تمام اوصاف و اختیارات کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں جو یہود و نصاریٰ حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں اور ہنود کرشن جی کے حق میں مانتے ہیں۔ قرآن مجید میں انہی عقائد کو ملحوظ رکھ کر ان لوگوں کو کافر و مشرک قرار دیکر بہت بڑی خفگی کا اظہار کیا گیا۔ پس ایسی تعلیم کو جو صراحتہً قرآن و حدیث اور اقوال فقہاء کرام کے سراسر خلاف ہے اگر کسی نے سناتن دھرمی کہہ دیا تو کیا غلطی کی؟

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ

(نوٹ) اگر کوئی صاحب اس مضمون کے جواب پر قلم اٹھائیں تو مہربانی کرکے قرآن و حدیث کے اسلحہ سے مسلح ہو کر آئیں ورنہ اقوال الرجال ہم نہیں سنیں گے ؎

گر زعشقت خبرے ہست بگو اے واعظ!
ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

صلائے عام | ناظرین "اہلحدیث" کی خدمت میں گذارش ہے کہ ملک میں انواع و اقسام کے شرک کی جو کثرت ہے وہ آپ حضرات سے مخفی نہیں۔ شرک کے خلاف تبلیغی مساعی میں حصہ لینا جماعت حقہ اہل حدیث کے ہر فرد کا مذہبی فریضہ ہے۔ اسی جذبہ سے متاثر ہو کر مضمون ہذا (جو پانچ قسطوں میں پورا ہوا ہے) تحریر کیا گیا ہے۔ اس میں میرا روئے سخن ان لوگوں کی طرف ہے جو مشرکانہ تقریروں تحریروں سے متاثر ہو چکے ہیں۔ میں حسب لیاقت اپنا فرض پورا کر چکا ہوں۔ اب یہ کام جماعت کے ذمہ ہے کہ اس کو ایسے لوگوں تک پہنچائے جن کے کان اس روشنی کے زمانے میں بھی توحید کی شیریں آواز سے ناآشنا ہیں۔ توحید کے شیدائی اخبارات و جرائد اس مضمون کو حسب منشا ترمیم و اضافہ کے ساتھ شائع کرسکتے ہیں۔

(خاکسار مضمون نگار)

ملکی مطلع

گراموفون بجانے کا وقت مقرر کیا جائے

قابل توجہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر

ہم عرصے اس تکلیف پر گورنمنٹ کو توجہ دلا رہے ہیں جو گراموفون کی وجہ سے پبلک کو ہو رہی ہے۔ رات کو جتنی دیر تک چاہتے ہیں بجاتے رہتے ہیں۔ ہم نے بارہا عرض کیا ہے کہ گراموفون بجانے کا وقت مقرر کیا جائے تاکہ پبلک کی نیند میں خلل پڑ کر تکلیف کا باعث نہ ہو۔ حال ہی میں ایک دل خوش کن خبر آئی ہے کہ کراچی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پبلک کی تکلیف کو ملحوظ رکھ کر گراموفون اور ریڈیو وغیرہ بجانے کا وقت مقرر کر دیا ہے۔

(پرتاپ لاہور ۲۱۔ مئی سنہ رواں)

اس لئے ہم بھی اپنے ضلع کے شریف النفس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے پبلک کی طرف سے درخواست کرتے ہیں کہ غریب پبلک کی تکلیف کو دور کرنے پر بہت جلد توجہ فرمائیں +

جرمنی سے عیسائیت کا خاتمہ

انقلاب زمانہ یوں تو بہت عرصہ سے یورپ مذہب بلکہ خدا کو بھی چھوڑے ہوئے ہے مگر آج کل ایک نئی خبر آئی ہے کہ جرمنی سے عیسائیت کا خاتمہ ہو گیا بائیبل کی جگہ ہٹلر کی کتاب پڑھائی جاتی ہے۔ ایک سوسائٹی نیشنل چرچ کے نام سے بنی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ جرمنی سے عیسائیت کا خاتمہ کر دیا جائے اور عیسائی لٹریچر کی اشاعت بند کر دی جائے؛ یہ خبر ہم مسلمانوں کے لئے دل خوش کن اور اسلام کے لئے کچھ مفید نہیں ہے۔ کیونکہ کسی قوم کا اپنا کفریہ مذہب چھوڑ کر الحاد اور دہریت میں داخل ہو جانا اسلام کی تعلیم اور منشا کے سراسر خلاف ہے۔ یہ تو ہم پہلے ہی سے جانتے ہیں اور ہمارے ناظرین بھی اسے باور کرینگے کہ ہندوستان میں جو لوگ یورپ کے پکے شاگرد ہیں (ہندو ہوں یا مسلمان) مذہب کو چھوڑتے چلے جا رہے ہیں۔ جب ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے شاگردوں کا یہ حال ہے تو استادوں کی حالت کیا ہو گی۔ اس لئے یورپ کی کسی قوم کے متعلق ایسی خبر کا آنا کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے۔ ایسی خبروں پر قادیانیوں کا خوش ہونا پیر من خس است اعتقاد من بس است کی مثال ہے۔

سوامی دیانند کی تلاش

لاہور کا آریہ اخبار پرتاپ بڑے مزے سے لکھتا ہے کہ کراچی کے مسلم میئر (صدر میونسپل کمیٹی) نے یہ تمنا ظاہر کی کہ اگر میں دیانند کو پاؤں تو نوکر کی طرح ان کی خدمت کروں؛ ممکن ہے کوئی بے خبر مسلمان ایسا ہو۔ اگر یہ صحیح ہے کہ کسی شخص کو سوامی دیانند کی ملاقات کا شوق ہے تو اُسے غیر محدود زمانے تک اس کو انتظار کرنا پڑیگا کیونکہ سوامی جی کی تشریف آوری میں ابھی بہت دیر ہے۔ ہاں اس کی علامت ہم بتا دیتے ہیں جب وہ ظاہر ہو گی تو سمجھ لینا چاہئے کہ سوامی جی دنیا میں پھر آ گئے۔ وہ علامت ایسی صاف ہے کہ متلاشی صاحب صدر میونسپل کمیٹی ہوں یا کوئی اور ان کو صاف پتہ چل جائیگا۔ اور سوامی جی کی دست بوسی کرنا ان کو آسان ہو گا۔ وہ علامت ہم سوامی جی ہی کے الفاظ میں بتاتے ہیں۔ چنانچہ سوامی جی کا قول ان کی سوانحعمری کلاں میں درج ہے کہ "ہم بقیہ دو ویدوں کی تفسیر دوبارہ آ کر کرینگے؛"

ہم دیکھتے ہیں کہ بقیہ تفسیر آج تک پوری نہیں ہوئی جب پوری ہو جائیگی تو متلاشی صاحب مفسر وید کو تلاش کر کے بے شک ان کی دست بوسی کریں۔ سردست یہ سمجھیں کہ سوامی جی بقاعدہ تناسخ کہیں راستے میں رُک گئے ہیں۔ یا آریہ سماج سے دریافت کریں کہ سوامی جی نے ۱۸۸۳ء میں انتقال کیا تھا وہ آج تک کہاں ہیں۔ جہاں کا پتہ بتائیں وہاں ان کو تلاش کر کے ان کے فعل تفسیر وید سے ان کو پہچان لیں۔ زیادہ لکھنے یا بکنے کا موقع نہیں۔ اگر گویم زباں سوزد

لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد

ع ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمین نہیں

بدقسمت ہندوستان کا ایک مشہور شہر جو عرصے تک حکومت کا پایۂ تخت رہ چکا ہے۔ جس نے کسی زمانے میں حضرت امیر المومنین سید احمد قائد المجاہدین اور مولانا اسماعیل شہید کے پاؤں چومے تھے وہ آج کل خود اسلامیوں کی رزم گاہ بن رہا ہے۔ یعنی اسلام کے دو گروہوں (شیعہ و سنی) میں سخت فساد بپا ہے۔ قریباً سات سال یا اس سے کچھ زیادہ عرصہ ہوا ہے کہ لکھنؤ میں ایسا فساد ہوا تھا۔ وہاں قتل قتال تک نوبت پہنچی تھی۔ فساد اور مخالفت کی وجہ یہ ہے کہ شیعہ لوگ تعزیہ اور دلدل کا جلوس بڑے زور شور سے نکالتے ہیں جس میں بہت سے کام سنیوں کے خلاف مذہب کرتے ہیں۔ انکے مقابلے میں سنی (حنفی) مدح صحابہ پڑھتے ہوئے جلوس نکالنا چاہتے ہیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے سنیوں کے جلوس پر بندش ہے مگر ان کو اپنی مساجد اور مجالس میں مدح صحابہ پڑھنے سے ممانعت نہیں ہے۔ قانونی کاروائی اور اس کا طریق کار وہاں کی گورنمنٹ ہی جانے۔ ہم اپنے ضمیر کی شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر سنیوں کو جلوس کی صورت میں مدح صحابہ پڑھنے سے روکا جائے تو شیعوں کو بھی تعزیوں اور دلدل کا جلوس نکالنے سے روکنا چاہئے۔ اگر گورنمنٹ امن و امان بحال کرنا چاہتی ہے تو ہم ایک مشورہ عرض کرتے ہیں کہ وہ اس بارے میں شاہ ایران کی روش اختیار کرے۔

در خانہ اگر کس است یک حرف بس است

خون کے آنسو۔ مسلمانانِ ہند کی موجودہ خستہ حالی کے وجوہ۔ جن میں سے ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ امت محمدیہ کا آپس میں ہی دست و گریبان رہنا۔ ہر وہ مسلمان جس کے دل میں مسلمانوں کی فلاح و بہبود کا احساس ہے اس کتاب (خون کے آنسو) کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت صرف ۴؍ منگوانے کا پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

متفرقات

اپیل کی سماعت ملتوی | ۱۰- جون کو قربیگ مجرم کی اپیل کی سماعت ڈسٹرکٹ سشن جج صاحب امرتسر کی عدالت میں ہونی تھی مگر بغیر کسی کاروائی کے ۶ جولائی پر ملتوی ہوئی۔ احباب کے اصرار سے مولانا کی طرف سے نگرانی مزید سزا کی درخواست کی بھی یہی تاریخ تھی۔ وہ بھی اسی تاریخ پر ملتوی ہو گئی۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاتمہ بالخیر کرے۔ (منیجر)

"اہلحدیث" کے معاونین | میں سے حضرات ذیل نے نئے خریدار بنائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے علی ہذا القیاس اگر جملہ ناظرین کوشش و ہمت سے اس کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں تو اس کے پائے ثبات کو کبھی لغزش نہ آئے۔

مولانا ابوالقاسم صاحب ۱ خریدار

مولوی غلام نبی صاحب مبارکی ۳ خریدار

غریب فنڈ کی خبر لیں | عرصہ سے فنڈ ہذا میں کوئی امدادی رقم نہیں آئی۔ سائلین کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ آج (۱۲) جون تک ۸۵ سائلین کے داخلے وصول ہیں۔ چونکہ سائلین داخلہ بھیج کر بے چینی بلکہ بدگمانی کا اظہار کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے جب تک مذکورہ سائلین کی کامیابی قریب نہ آجائے جدید داخلے بند کئے گئے ہیں۔ ایک اللہ کے بندے نے مبلغ پانچ روپے ارسال کئے۔ اصحاب خیر اس علمی فنڈ کی امداد پر توجہ فرمائیں۔

شیعہ سے اہل حدیث | منشی علی نقی صاحب ساکن باڑی بمع ۴- افراد خاندان کے برضا و رغبت خود اپنے سابق مذہب شیعہ کو چھوڑ کر مذہب اہل حدیث میں داخل ہوئے اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے۔

(مولوی عبدالمجید مدرسہ محمدیہ باڑی)

حق کی فتح | ایک عرصہ سے مقدمہ آمین بالجہر میں عدالت سب جج نے صرف ایک تنقیح کہ جماعت اہل حدیث کا دعویٰ اندرون میعاد ہے یا نہیں کا فیصلہ بحق اہل حدیث دیا ہے۔ الحمد للہ! ناظرین دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اصل مقدمہ میں بھی کامیاب کرے۔ راقم: عبدالغنی اینڈ برادرز کسیرہ بازار تلام

مولوی عبدالتواب صاحب علیگڑھی | کے متعلق جماعت اہل حدیث کنور ضلع بدایوں نے ایک نوٹ اخبار "اہلحدیث" ۳- جون سنہ رواں صفحہ ۱۶ پر درج کرایا تھا۔ اس کے متعلق مولوی صاحب موصوف نے تحریر کیا ہے کہ

> میں نہ مسجد کے واسطے نکلا ہوں نہ میں نے کوئی چندہ طلب کیا ہے اور نہ آیندہ کروں گا۔
>
> (عبدالتواب غزنوی)

جنازہ غائب | شیخ عطاء الرحمن صاحب مرحوم دہلوی کا جنازہ غائب ریاست ٹونک و میرٹھ میں کثیر تعداد اشخاص نے پڑھا۔ انجمن اہل حدیث میرٹھ نے جلسہ تعزیت بھی کیا۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

کہ

حساب دوستاں

بابت ماہ جون "اہلحدیث" ۳- جون میں شائع ہو چکا ہے اگر واقعی علم ہے تو مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ جلد از جلد بھیجیں ورنہ یکم جولائی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

(منیجر اہلحدیث)

شیخ عطاء الرحمن مرحوم کا جنازہ | جناب مولانا ثناء اللہ صاحب السلام علیکم! آپ نے جو اپنے معزز اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ .. ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ میں شیخ عطاء الرحمن صاحب مہتمم مدرسہ رحمانیہ دہلی کے انتقال پُرملال کی خبر شائع کی ہے اور اس میں امامیہ جماعت اہل حدیث اور ان کے ... کی عدم شرکت جنازہ کی جو شکایت درج کی ہے وہ خبر بالکل غلط آپ کو کسی نے دی ہے۔ کسی کی عداوت میں آکر اصل حقیقت کو چھپانا شریعت کے خلاف ہے۔ بلکہ شیخ صاحب مرحوم کے جنازہ میں بلا تفریق ہر عقائد کے لوگ شریک تھے۔ اور اس میں مولوی عبدالستار صاحب ولد مولوی عبدالوہاب صاحب مرحوم کے معتقد شریک جنازہ تھے۔ اور مولوی عبدالستار صاحب دہلی میں موجود ہی نہ تھے بلکہ کئی روز پیشتر دہلی سے باہر تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ لہٰذا اس خبر کی تصحیح فرما کر آخرت کے بوجھ سے سبکدوش ہو جاویں۔ وما علینا الا البلاغ

مرسلہ (مولوی) محمد یونس۔ پھاٹک حبش خان دہلی گلی ہینگا بیگ۔ متصل مکان شیخ صاحب مرحوم۔

اہلحدیث | میں جو کچھ لکھا گیا وہ طبیہ کالج دہلی کے دو منتہی طلباء مظفر اور حافظ ثناء اللہ پنجابیاں نے بتایا تھا۔ جس پر بے حد افسوس ہوا۔ آپ کی روایت بحیثیت مثبت بقاعدہ محدثین المثبت مقدم علی النافی ترجیح رکھتی ہے۔

یاد رفتگان | میرے مخلص دوست شیخ محمد اکبر صاحب فاروقی جام پوری یکم جون کو انتقال کر گئے۔ انا للہ! مرحوم خوش خلق، متبع شریعت، نہایت صالح نوجوان اہل حدیث تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔

(ابوحفص الداجلی۔ ضلع ڈیرہ غازی خان)

ایضاً۔ خاکسار کی اہلیہ طویل علالت کے بعد انتقال کر گئی۔ انا للہ! (عبدالغنی از تلام)

(۳) بندہ کی زوجہ صاحبہ نمونیہ کی بیماری سے دس دن بیمار رہ کر اس دنیا سے رحلت کر گئی۔ مرحومہ نہایت پابند صوم و صلوٰۃ تھیں اور خاصکر تہجد پڑھنے میں نہایت پابند تھیں۔ (مستری امام الدین۔ قلعہ سیف اللہ۔ بلوچستان)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

مضامین آمدہ | مولوی ابوسعید عبدالرحمٰن۔ شیر عالم۔ مولوی گلزار احمد عبداللطیف۔

اطلاع عام | "اہلحدیث" کا نبی نمبر جو کسی زمانے میں شائع ہو کر مقبول عام و خاص ہوا تھا۔ اس کے کچھ نسخے باقی رہ گئے تھے۔ جو شائقین کی فرمائشوں نے ختم کر دیئے ہیں۔ اب دفتر میں کوئی نسخہ برائے فروخت نہیں ہے۔ ناظرین مطلع رہیں۔ (منیجر)

(بقیہ متفرقات صفحہ ... پر)

بے روزگاروں کیلئے

اس کتاب میں ہر قسم کی زود فہم صنعتوں کے نسخہ جات اور بازار میں فروخت ہونے والی مشہور اشیاء اور عام ضروریات انسانی کے لئے کام آنے والی چیزوں کے بنانے کے راز بتلائے گئے ہیں - بے روزگار اصحاب کتاب "گنجینہ روزگار" منگوائیں - قیمت عہ

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے - آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے - نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے

قیمت ایک تولہ عہ

پتہ :- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

دیار حبیب کا تحفہ - مدنی حکیم کا عطیہ

مجھے دیار حبیب کے اس سفر سے مندرجہ ذیل مجرب اور کامیاب نسخے میسر ہوئے - جن کو میں بعد آزمائش افادہ عام کی خاطر مشتہر کرتا ہوں - گولیاں اٹھرا ۶ - معجون قوت باہ ۸ - سوزاک کا سفوف ۶ - سفوف دماغی کمزوری کا محافظ عہ

(ملنے کا پتہ)

الحاج غلام رسول کاتب وکندن ساز - نیا بازار ہوشیارپور

(۵۵۷)

جمعیۃ العلماء کی خدمات اور استمداد

مسلمانوں کی ترقی ان کا عروج اور ان کی بقا کا دارو مدار تمام تر مذہبی زندگی پر ہے۔ مقدس مذہب اسلام اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ اور مقدس زندگی ہی مسلمانوں کے لئے مشعل ہدایت اور نجات کی راہ مستقیم ہے مسلمانوں کی زندگی کے ہر شعبہ کے لئے خواہ وہ سیاسی ہو یا مذہبی ایک مکمل نظام اور ایک روشن شریعت موجود ہے یہی وجہ ہے کہ امت اسلامیہ کی صحیح رہنمائی کا فریضہ سب سے زیادہ حضرات اہل علم پر عائد ہوتا ہے۔

اس اہم ذمہ داری اور ادائیگی فریضہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہندوستان کے اکابر علماء اور اہل الرائے حضرات نے جمعیۃ علماء ہند کی ۱۹۱۹ء میں بنیاد ڈالی تھی۔ جمعیۃ علماء ہند کو قائم ہوئے تقریباً سترہ سال کا عرصہ ہوا ہے اس عرصہ میں جمعیۃ علماء ہند نے مسلمانوں کی جو دینی اور سیاسی خدمات انجام دی ہیں وہ مسلمانان ہندوستان سے مخفی نہیں ہیں۔

۱۹۲۰ء تحریک خلافت میں جمعیۃ علماء ہند کے ارکان نے جس سرفروشانہ جدوجہد کا ثبوت پیش کیا اور متفقہ فتویٰ کی ترتیب و اشاعت میں جو تکالیف برداشت کیں اس سے تمام ہندوستان کے مسلمان واقف ہیں۔ ۲۲-۱۹۲۱ء میں مظلومین موپلہ کی خدمت انجام دینے میں جس دلیری کا ثبوت دیا وہ جمعیۃ علماء ہند کا ایک روشن کارنامہ ہے۔ ۱۹۲۳ء سے لے کر ۱۹۲۸ء کے آخر تک تحریک ارتداد کا جس طرح مقابلہ کیا وہ جمعیۃ علماء ہند کے شعبہ تبلیغ کی رپورٹ میں اب تک موجود ہے۔ مختلف دیہات میں مکاتب کا قیام، مبلغین و مدرسین کا تقرر۔ نومسلموں کا انتظام۔ مختلف مقامات پر پنچائتوں کا قیام۔ دو ہزار سے زائد غیر مسلموں کا قبول اسلام۔ گیارہ ہزار سے زائد مرتدین کی واپسی۔ غرض یہ وہ خدمات ہیں کہ کوئی شخص ان سے انکار نہیں کرسکتا۔

شاردا ایکٹ کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء ہند کی سول نافرمانی اور سرفروشانہ اقدام بھی اظہر من الشمس ہے۔ ان تمام خدمات ملیہ و مذہبیہ کے علاوہ آزادی وطن کی راہ میں بھی جمعیۃ علماء ہند نے جس شجاعت و ہمت اور دلیری کا ثبوت بہم پہنچایا ہے وہ کسی بہی خواہ ملک پر پوشیدہ نہیں بلکہ آزادی وطن کی راہ میں جس استقلال و ایثار اور شجاعت و ہمت اور ثابت قدمی کا ثبوت جمعیۃ علماء ہند اور اس کے ارکان کی جانب سے وقوع میں آیا ہے اس کا اعتراف صرف مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ ملک کی دیگر اقوام کو بھی اس کا اقرار و اعتراف ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کی ہی قربانیوں کا یہ اثر ہے کہ آج مسلمانان ہندوستان دوسری قوموں کے سامنے شرمندہ نہیں ہیں۔ علماء کرام نے اپنے ایثار سے یہ ثابت کردیا ہے کہ جس طرح ملک کی دوسری قوموں کے دل میں اخلاص وطن اور آزادی ملک کا جذبہ ہے اس سے کہیں زیادہ مسلمانان ہند کے قلوب میں بھی اپنے ملک کو آزاد دیکھنے کی خواہش اور تمنا ہے اور سیاسی سرگرمیوں میں ہندوستان کی دوسری قوموں سے کسی طرح پیچھے نہیں ہیں۔

مسئلہ حج اور حجاج کے آرام و آسائش کے سلسلے میں بھی جمعیۃ علماء ہند نے آواز بلند کی وہ جمعیۃ علماء ہند کی بے لوث خدمات کی ایک واضح اور بہترین دلیل ہے۔

اسی طرح صوبہ سرحد کی کونسل میں شریعت بل کی کامیابی بھی جمعیۃ علماء ہند ہی کی مرہون منت ہے۔ اخبار بین طبقے کو معلوم ہے کہ مسلمانان سرحد کی سب سے بڑی کانفرنس جس میں شریعت بل منظور کیا گیا ہے اس کانفرنس کی صدارت کے فرائض حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند نے انجام دیئے تھے۔ خلع اور فسخ نکاح کا وہ بل جو اس وقت ہندوستان کی اسمبلی میں زیر غور ہے وہ بھی جمعیۃ علماء ہند کے محترم ارکان کی مخلصانہ اور ان تھک مساعی کا ثمرہ ہے۔ میرا یہ عرض کرنا غلط نہ ہوگا کہ آج جمعیۃ علماء ہند ہی ایک ایسی جماعت ہے جس نے مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کا حق ادا کیا ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک

میں نے نہایت اختصار کے ساتھ جمعیۃ علماء ہند کی خدمات کا ایک اجمالی خاکہ آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ دور حاضر کی گوناگوں پیچیدگیوں اور استقبال کے طویل و عریض دامنوں میں جو کچھ پوشیدہ ہے اس کے متعلق کسی چیز کا اظہار قبل از وقت ہوگا۔

باوجود ان تمام مذہبی و ملی خدمات کے مجھے نہایت افسوس کے ساتھ یہ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ ہندوستان کی یہ بہت بڑی مذہبی جماعت سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ ملازمین دفتر کی تنخواہوں کے علاوہ کئی ماہ سے مکان کا کرایہ بھی نہیں ادا کیا جا سکا ہے۔ علاقہ ارتداد کے مکاتب و مدارس بھی خطرے میں ہیں۔ آئندہ کے لئے جو اصلاحی و اقتصادی پروگرام جمعیۃ کے زیر غور ہے وہ بھی مالی مشکلات کے باعث معرض التوا میں پڑا ہوا ہے۔

میں یہ عریضہ جناب کی خدمت میں سخت پریشانی اور اضطراب کی حالت میں لکھ رہا ہوں اور آپ کے خلوص و ہمدردی اور جذبات مذہبی و ملی سے متوقع ہوں کہ آپ خود بھی جمعیۃ علماء ہند کی مالی اعانت کی جانب توجہ فرمائیں گے اور اپنے احباب کو بھی توجہ دلا کر عند اللہ ماجور ہوں گے ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

نوٹ:۔ زکوٰۃ۔ صدقہ۔ فطر اور دیگر صدقات واجبہ یا چرم قربانی کی تصریح کردینی چاہئے۔

آپ کا مخلص:۔ فقیر احمد سعید۔ کان اللہ لہٗ۔
ناظم جمعیۃ علماء ہند۔ بازار بلیماراں دہلی

اہل مالابار توجہ فرمائیں

خاکسار نومسلم اہل حدیث ہے۔ آج کل مسجد اہل حدیث کا امام ہے۔ مگر تنگی گذران کی وجہ سے مقروض ہے۔ اس لئے اصحاب خیر سے ملتجی ہے کہ مجھ کو ڈیڑھ صد روپیہ کی ضرورت ہے۔ میری امداد فرما کر ثواب حاصل کریں۔

خاکسار پیش امام عبدالغفور مسجد اہل حدیث
کالینگ روڈ سیکاکول ضلع ویزاگ

تصدیق | میں مضمون بالا کی تصدیق کرتا ہوں۔ اور اصحاب خیر کو مولوی صاحب کی امداد کی توجہ دلاتا ہوں۔ راقم:۔ ابوالقاسم خالد بن محمد سعید صدیقی
مبلغ اسلام بانت ضلع بالاسور

نامہ نگاران "اہلحدیث" مضامین سفید کاغذ کے ایک طرف پختہ روشنائی سے خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ پنسل سے ہرگز نہ لکھا کریں ورنہ مضمون مندرج اخبار نہیں ہوگا۔ (منیجر)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱ — نمبر مقدمہ ۱۳۲

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمّی شاہ محمد ولد بڈھا ذات گوجر سکنہ باتر پور تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۴/۴/۲۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۲۹/۳/۲۸)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱ — نمبر مقدمہ ۱۸۸

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
فارم ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمّی عبد اللہ ولد نظام الدین ذات تیلی سکنہ نہلے چک تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۳/۴/۲۸ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں

(تحریر ۲۹/۳/۲۸)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

تصانیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

(متعلقہ اہل حدیث)

فقہ اور فقیہ اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳؍

تنقید تقلید یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں "اہلحدیث" میں شائع ہوتا رہا۔ جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں۔ جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے اس کے علاوہ جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید پر بینظیر ہے۔ قیمت ۴؍

فتوحات اہل حدیث اُن مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ سب درج ہیں۔ قیمت صرف ۴؍

اجتہاد و تقلید اس رسالہ میں مسئلہ تقلید شخصی پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہیگا کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶؍

(در تردید قادیانی مشن)

الہامات مرزا اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۹؍

تاریخ مرزا مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۶؍

نکاح مرزا (مع اضافات جدیدہ) جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ جدید اڈیشن ہے۔ قیمت ۳؍

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱ — نمبر مقدمہ ۱۴۰

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمّی شاہ محمد ولد فقر ذات ترکھان سکنہ ڈلیہان تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۱/۴/۲۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۲۹/۳/۲۸)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

اسلامیان ہند کا بلند معیار علمی رسالہ

انوار رسالت ۱؍

بالکل مفت

رسالہ کا سالانہ چندہ دو روپے ہے مگر کچھ عرصہ کیلئے کارکنان انوار رسالت نے رسالہ کا سالانہ چندہ صرف چھ آنے کر دیا ہے۔ وہ بھی صرف محصول ڈاک کیلئے لیا جاتا ہے۔ آپ بھی آج ہی چھ آنے بذریعہ منی آرڈر یا ٹکٹ بھیج کر رسالہ کے خریدار بن جائیے اور سال بھر رسالہ مفت پڑھئے۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر رسالہ انوار رسالت بادی قریب سرائے عالمگیر ضلع گجرات (پنجاب)

حزب الاعظم از ملا علی قاری (صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ اُردو۔ حاشیہ پر اسماء کی بیانات کی کامل تفسیر بزبان اُردو آخر میں مکمل نماز و دعوات بھی ہے۔ ہر مسلمان گھر میں اس کا [illegible] مفید ہے۔ جلد عمدہ۔ قیمت ۱۰؍ محصول علیحدہ

[illegible] امرتسر

حیرت انگیز ایجاد

آزمائش کو نمونہ مفت و بلا صرفہ منگوائیے
سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جو اکسیر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے اس کا فائدہ تو آپ کو اس وقت ظاہر ہوگا جب آپ نمونہ استعمال فرمائیں گے یہ سینکڑوں روپیہ کی ادویات اور روزانہ طبیب ڈاکٹروں کی ناز برداری سے بچاتی ہے۔ زائد از پچیس سال سے قدر دانوں کی خدمات نیک نامی سے انجام دے رہی ہے اگر اس کا استعمال حسب ہدایت کیا جائے تو آنکھوں میں کسی مرض کی کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ بکثرت حضرات تحریری و تقریری اظہار فرما چکے ہیں کہ امراض چشم میں اس سرمہ سے زیادہ مفید دوسری دوا نہیں ملی۔

امراض ذیل میں ضرور استعمال فرما کر دیکھئے:۔

نگاہ کی کمزوری۔ پرانا آشوب چشم۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ رو ہے (ٹرکومس) ڈھلکا یعنی آنکھوں سے پانی بہنا۔ نیز وہ خرابیاں جن سے رفتہ رفتہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں اس کے استعمال سے دفعہ ہو جاتی ہیں اور آنکھیں صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک

(منگوانے کا پتہ)
منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

سیرت صدیقہ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حالات زندگی مکمل و مفصل طور پر لکھے گئے ہیں قابل مطالعہ کتاب ہے۔ کاغذ۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱/۴ ۔ رعایتی ۱/-

فلسفہ خواب

جس میں مسئلہ خواب کی پوری پوری تحقیق درج کی ہے ضرور منگوائیں اور واقفیت حاصل کریں۔
قیمت ۱۰/ ۔ رعایتی ۸/

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

محمدی ایجنسی

سے حسب ذیل اشیاء آرڈر آنے پر روانہ کی جا سکتی ہیں۔

گیس لیمپ ۲۰۰ کینڈل پاور کا۔ از قسم ڈلکڑی اوزار۔ مشین باادام روغن۔ مشین سویاں۔ قینچی بال تراش۔ عمارتی سامان آل در از۔ چکڑی چھبکا وغیرہ۔ چاقو ہر قسم۔ تالہ۔ مشینری و انجن کے پرزے۔ و مرمت دیگ۔ پیتل کی ڈھلائی۔ آٹا مشینوں کے بول برننگ۔ اس کے علاوہ جو نمونہ مطلوب ہو تیار ہو سکتا ہے۔ مال خوشنما اور پائدار بمقابلہ دیگر دوکانداروں کے سستا دیا جاتا ہے بیس روپے یا اس سے زائد مال منگوانے پر مبلغ ۲۵ روپیہ فی صدی کے حساب پیشگی بھیجنا ہوگا۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔ مزید حالات کے لئے جوابی کارڈ یا ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

المشتہر:۔ منیجر محمدی ایجنسی منشی محمد عالم بانی مدرسہ تعلیم القرآن کوٹلی لوہاراں مغربی۔ ضلع سیالکوٹ

تمام دنیا میں بےمثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک ۱۲/ ۔ آدھ پاؤ ۱/۸ ۔ پاؤ بھر ۳/- مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب مولوی ابو زین عبدالمتین صاحب حنیف احمد پور شرقیہ

"بندہ کئی دفعہ مومیائی منگوا چکا ہے اور بہت مفید پایا جزاک اللہ! اب آدھ پاؤ مولانا محمد عبدالحق صاحب کے نام ارسال فرمائیں" (۳ مارچ ۳۸ء)

جناب سید حامد علی صاحب رائے پور

میں نے اشرف علی صاحب ڈرافٹسمین کی معرفت آپکے دواخانہ سے مومیائی منگوا کر خود استعمال کی۔ خدا کا شکر ہے کہ مرض میں تخفیف ہوئی۔ اب میرے ایک دوست کے نام آدھ پاؤ بھیجدیں" (۲۸۔ مارچ ۳۸ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)
حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی کیمیڈین ایجنسی امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلے سے لوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے " " ہے
عام خریداران سے " " ۳
" " " ششماہی ۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۴۔ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۴۔ جون ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک (۶۶۱)

فہرست مضامین

وعظ پُرتاثیر - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
قرآن میں خلافت علی بلافصل ؟ - - - ص۳
مرزا صاحب قادیانی بُری طرح فیل ہوئے ص۵
امرتسری آسی صاحب کی قلم خواری - - ص۶
تبلیغ حق - - - - - ص۶
غـزوہ احـد - - - - ص۸
اسلامی مکارم اخلاق کا معلم ہے - - ص۹
اخبار اہل الحدیث - - - - ص۱۱
فتاوی - - - - - ص۱۳
متفرقات - - - - - ص۱۴
ملکی مطلع صاف - اشتہارات - ص۱۶-۲۰

وعظ پُرتاثیر

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب۔ دار العلوم عربیہ شکراوہ ضلع گوڑگانوہ)

خوگر تخریب مت ہو فکر کر تعمیر کا
سرد کر بازار اب تفریق اور تکفیر کا
ہو کمر بستہ مسلم! کرشمہ کچھ دکھا تدبیر کا
چھوڑ عشرت عزت اسلام پر قربان ہو
اہل باطل میں ہو ستاناً پڑے اک کھلبلی
قوتیں باطل کی ساری ہیچ ہیں سب ہیچ ہیں
ہائے ذلت کا گلہ کس سے کروں اور کیا کہوں
تہ ذلت میں ہیں اور احساس ذلت بھی نہیں

یہ خلاصہ ہے ہمارے "وعظ" پُرتاثیر کا
"صلح" ہونا چاہیئے عنوان تری تقریر کا
پیکر اخلاص بن منشا ہے یہ تقدیر کا
کچھ اثر دنیا کو دکھلا نالۂ شبگیر کا
غلغلہ ایسا ہو تیرے نعرۂ تکبیر کا
سامنے نقشہ ہو جب کہ سنت شبیر کا
پیش آیا جو کہ تھا لکھا ہؤا تقدیر کا
شغل ہم نے جب سے چھوڑا ہے تبر اور تیر کا

غایت اسلام سے یارب ہمیں کر آشنا
جلد چمکا دے ستارہ قوم کی تقدیر کا

حزب المقبول۔ قرآن مجید و حدیث شریف کی دعاؤں کا مجموعہ۔ اس کتاب میں ہر موقعہ کی دعا موجود ہے۔ مترجم ہے۔ ہر اہل حدیث گھر میں رہنا ضروری ہے۔ کتابت

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱　　نمبر مقدمہ ۲۲۰

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ نوشی محمد ولد اللہ دین ذات گوجر سکنہ کیلیاں تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۲۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ (تحریر ۴/۶/۳۵ء)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱　　نمبر مقدمہ ۱۹۵

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ شیر محمد شاہ محمد پسران شہاب دین ذات گوجر سکنہ ماجرہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۴/۶/۳۵ء)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱　　نمبر مقدمہ ۱۹۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ برکت علی ولد ابادہ ذات گوجر سکنہ ماجرہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۷ مقرر کیا ہے لہذا جائے مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۴/۶/۳۵ء)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

اس کتاب میں انگریزی، فرانسیسی اور ہندوستانی پیٹنٹ ادویات وغیرہ کے نسخہ جات لکھے گئے ہیں۔ بہت مفید ہے

قیمت ایک روپیہ (عہ)　مینیجر اہلحدیث امرتسر

بواسیر کا شرطیہ علاج

جو لوگ بواسیر کو مرض لاعلاج سمجھ چکے ہیں وہ ہماری دوا استعمال فرماویں ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے۔

یہ نسخہ ایک سنیاسی مہاتما کا خاص عطیہ ہے آرام نہ آنے کی صورت میں قیمت واپس

قیمت مکمل علاج پچیس ۲۵ روپیہ۔

(ملنے کا پتہ)

آتما نند ست دھرمی

ایجنٹ فلاح مورخز۔ پرانا تار گھر۔ امرتسر

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱　　نمبر مقدمہ ۱۹۳

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ بہودین ولد نور محمد ذات گوجر سکنہ ماجرہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۴/۶/۳۵ء)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

فتح ربانی ایک زبردست تحریری مباحثہ کی روئداد صبارہ حیات مسیح، مابین مولانا ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکی (قادیانی)، جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶/

ملنے کا پتہ

عقائد مرزا - مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت کاغذ عمدہ۔ قیمت ۲/

(جدید اڈیشن) جس میں لودھیانہ

فاتح قادیان کے ابتدائی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا صاحب قادیانی بابت وفات مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ ثالث منصفان و سرپنچ کی روئداد درج ہے اور کتاب آیۃ اللہ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم-اے امیر جماعت احمدیہ لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۶/

چیستان مرزا - مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲/

شہادات مرزا - جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال العلماء) سے مرزا صاحب کے ...

ملنے کا پتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ

قرآن میں خلافتِ علیؓ بلا فصل؟

بجواب "درنجف" سیالکوٹ

اہل سنت کا مذہب خلافت کے بارے میں یہ ہے کہ خلفاء اربعہ علیٰ ترتیب وقوعی خلفاء حق ہیں۔ مگر شیعہ کا عقیدہ ہے کہ جناب علی خلیفہ بلافصل تھے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا حق انتقال نبوی کے بعد صرف حضرت علی کو پہنچتا تھا۔ اہل سنت کا مذہب خلافت علی کو شامل ہے اور عقیدہ شیعہ اہل سنت کے متناقض ہے۔ منطقی اصطلاح میں فصل اور بلافصل کو جو خلافت کی قید بنایا جائے تو دونوں مفہوم متباین ہو جاتے ہیں اور اگر اس قید سے قطع نظر کی جائے تو سنی عقیدہ عام ہوگا اور شیعی عقیدہ خاص۔ ان میں وہی نسبت ہوگی جو تصور مطلق اور تصور سازج میں ہوتی ہے۔ خیر کچھ بھی ہو شیعہ عقیدہ یہی ہے کہ حضرت علی ایسے خلیفہ بلافصل تھے کہ خلفاء ثلاثہ کی خلافت کے زمانہ میں بھی اصلی خلیفہ وہی تھے۔ دیگر خلفائے ثلاثہ کیا تھے؟

اگر گویم زباں سوزد

اس دعوے پر بہت سے دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ جن میں سے اکثر روایات اور اقوال الرجال پر مبنی ہیں آج جو مضمون ہمارے زیر نظر ہے اس میں آیت قرآنی سے استدلال کیا گیا ہے۔ شیعہ جب قرآن سے استدلال کرتے ہیں تو ہمیں کمال خوشی ہوتی ہے۔ شیعہ کیا کوئی بھی اسلامی گروہ قرآن سے دلیل لائے تو ہمارا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ لیکن جب وہ آیت کی تفسیر اور تشریح منشاء خداوندی کے خلاف کرتے ہیں تو ہماری خوشی ناخوشی سے بدل جاتی ہے۔

واقعہ گذشتہ خلافت اولیٰ (صدیقیہ) کے زمانے میں مانعین زکوٰۃ نے خلیفہ کو زکوٰۃ نہ دینے پر قرآن مجید کی یہ آیت پیش کی تھی:۔

صَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ

اس آیت کا مطلب انہوں نے یہ بتایا کہ اس میں پیغمبر علیہ السلام کو حکم ہے کہ زکوٰۃ پیش کرنے والوں کے لئے دعا کرو تمہاری دعا ان کے لئے موجب برکت ہوگی۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ دعا خاصہ پیغمبر علیہ السلام ہے جو بعینہ خطاب خلیفہ میں نہیں پایا۔ خلیفہ راشد نے اس دلیل کو غلط قرار دے کر فوجی کارروائی کرنے کا حکم دیدیا۔

دوسری مثال حضرت علی نے معاویہ کے نزاع کو دو منصفوں کے سپرد کیا تو خارجیوں نے اس منصف نامہ کو ناجائز قرار دیا اور دلیل میں یہ آیت پیش کی:۔

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ

اس سے نتیجہ نکالا کہ انسان کو حکم ماننا جیسے علی نے کیا ہے قرآن کے خلاف ہے۔ حضرت علی نے ان کی اس دلیل کو غلط قرار دیا۔

ہماری غرض ان مثالوں کے پیش کرنے سے یہ ہے کہ مدعی اگر قرآنی آیت کو پیش کرے تو ہمیں خوشی ہوتی ہے مگر ہم اس کی تفسیر اور تشریح سے مرعوب نہیں ہوتے بلکہ ان دو جلیل القدر خلیفوں کی طرح بڑی مستقل مزاجی سے غلطی کی تردید کرتے ہیں۔ چنانچہ آج بھی شیعہ کی طرف سے جو قرآنی دلیل پیش کی گئی ہے اس کا جواب بڑی متانت سے دیں گے۔ انشاء اللہ!

"درنجف" کا مضمون نگار لکھتا ہے:۔

"حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں جناب امیر المومنین علیہ السلام کو نفس محمدؐ ارشاد فرمایا ہے۔ اور یہ امر مشاہیر تفاسیر اہل سنت سے ثابت ہے کہ آیت انفسنا میں نفس سے مراد صرف صرف حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ اور ابناءنا سے مراد صرف حضرات حسنین اور مقصود نساءنا سے صرف جناب سیدہؑ ہیں۔ اس سے چند امور ظاہر ہیں۔ اوّلاً یہ کہ واقعہ مباہلہ میں اجابت دعوت اہل بیت میں نبیؐ کو یقین کامل تھا اس وجہ سے آپ ان کو اپنے ہمراہ لے گئے۔ ورنہ کوئی شخص معرض ہلاکت میں اپنے پارہ ہائے جگر اور اپنی اولاد کو داخل کرنے کا ارادہ نہیں کرتا ہے چہ جائیکہ آنحضرت صلعم ایسا کرتے جو افضل عقلاء ہیں ثانیاً یہ کہ دعوت اسلام و تبلیغ رسالت میں خداو نبی نے اہل بیت نبی کو شامل فرمایا اور یہ دلیل ہے اوپر نص امامت اہل بیت کے۔ ثالثاً حضرت امیر علیہ السلام نفس محمد ہیں۔ اور جو نفس نبی ہو وہ بطریق اولیٰ مستحق امامت کا ہوگا۔ رابعاً نفس نبی سے افضلیت جمیع انبیاء و مرسلین سلف باستثنائے حضرت خاتم النبیین لازم آئی۔ اور یہ الفاظ صیغہ جمع ہیں۔ بایں وجہ اگر کوئی اور بھی اس منقبت عظمیٰ یعنی نفس نبی ہونے کی صلاحیت رکھتا تو یقیناً پیغمبر خدا اُسے لے جاتے۔ پس نہ لے جانے سے ثابت

انتخاب الاخبار

(مرقومہ ۲۰ - جون)

——— امرتسر میں ۱۸ و ۱۹ جون کو زبردست بارش ہوئی - ہوا میں کافی خنکی پیدا ہوگئی ہے - رات کو اوس بھی خوب پڑتی ہے -

——— لاہور میں بھی ۱۸ - ۱۹ جون کو موسلادھار بارش ہوئی - بعض بعض بازاروں میں پانی کافی عرصہ تک ٹھہرا رہا - دریائے راوی میں پانی چڑھ گیا ہے -

——— شملہ ۱۹ - جون - معاصر "ملاپ" راوی ہے کہ پنجاب اسمبلی کے ممبران اتحاد پارٹی میں افتراق پیدا ہوگیا وزیراعظم نے مسلم لیگ پارٹی قائم کر لی ہے - ملک برکت علی و مسٹر گابا اب اس میں شامل ہوگئے ہیں - ۱۵ مسلمان ممبروں اور چند ہندو سکھ وغیرہ ممبوں نے ایک نئی پارٹی موسومہ انڈی پنڈنٹ پارٹی کے نام سے قائم کر لی ہے -

——— پنجاب اسمبلی کے موجودہ اجلاس منعقدہ شملہ میں کانگرسی پارٹی ۲۲ ریزولیوشن پیش کر رہی ہے - جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حکومت پنجاب جن اخبارات کی ضمانتیں ضبط کر چکی ہے وہ واپس دی جائیں -

——— سردار کشن سنگھ صاحب ایم - ایل - اے پنجاب دو ریزولیوشن پیش کرینگے کہ صوبہ پنجاب کے تمام کالجوں و سکولوں میں فوجی تعلیم لازمی قرار دی جائے اور سزائے پھانسی منسوخ ہو جائے -

——— معلوم ہوا ہے کہ یوپی کے بہت سے جیل توڑ دیئے جائینگے - ڈیرہ دون ڈسٹرکٹ جیل کو زنانہ ہسپتال بنا دیا جائیگا -

——— چین کے دریائے زرد میں زبردست طغیانی آنے سے دو سو گاؤں بالکل زیر آب ہوگئے - کئی لاکھ اشخاص خانماں برباد ہوگئے ہیں -

——— افواہ ہے کہ سپین کی جنگ ختم ہونے کے بعد جرمنی فرانس پر حملہ کریگا - اس سلسلہ میں سار میں قلعے اور بارکیں بنائی جارہی ہیں -

——— معلوم ہوا ہے سٹالن (ڈکٹیٹر روس) اور ہٹلر کے مابین ایک معاہدہ کے متعلق خط و کتابت ہورہی ہے جس کا مقصد یہ ہوگا کہ روس ایشیا پر قبضہ کرے -

——— گورنر پنجاب نے چانسلر کی حیثیت سے پنجاب یونیورسٹی کے لئے تنخواہ دار وائس چانسلر کی منظوری دیدی ہے - یونیورسٹی سینٹ نے اسکے خلاف فیصلہ کیا تھا -

——— سر آغا خان نے شاہی مسجد لاہور کی مرمت کے لئے بیس ہزار روپیہ چندہ دیا ہے -

——— لاہور کے ایک گرجا گھر سے قیمتی دھاتوں کا بنا ہوا آٹھ من وزنی گھنٹہ جس کی قیمت دو ہزار روپے سے زیادہ ہے چوری ہوگیا -

یاد رہے

کہ

جن خریداروں کی قیمت ماہ جون میں ختم ہے - اور ۳۰ - جون تک وصول نہ ہوگی - ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا -

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

——— معلوم ہوا ہے کہ وزیر خزانہ حکومت ایران نے اعلان کیا ہے کہ امریکن ایران آئل کمپنی کو ۱۹۳۷ء میں جو ٹھیکہ تیل نکالنے کا دیا گیا تھا اب اس نے ترک کر دیا ہے -

——— سویڈن کے بادشاہ شاہ گسٹو نے جو دنیا کے بادشاہ ہونے سے معمر ترین بادشاہ ہیں حال ہی میں اپنی ۸۰ ویں سالگرہ منائی ہے -

——— شیخ حسام الدین میونسپل کمشنر امرتسر کے خلاف باغیانہ تقریر کے الزام میں اے - ڈی - ام لدھانہ کی عدالت میں مقدمہ دائر تھا - عدالت نے ایک سال قید سخت کی سزا دی - لاہور ہائیکورٹ نے دو ہزار روپے کی ضمانت پر تا فیصلہ اپیل رہا کر دیا ہے -

——— وزیر مالیات عراق نے پانچسالہ پروگرام مرتب کیا ہے - جس کی رو سے جدید انہار کی تعمیر اور ناکارہ زمین کو قابل کاشت بنانے اور ملک کی پیداوار کو ترقی دینے کی کوشش کی جائیگی - اس سلسلہ میں اسی لاکھ پونڈ خرچ ہوگا -

——— ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں اس وقت تک ایک لاکھ مسلمان کام آچکے ہیں - جنرل فرینکو نے مجاہدین ریف سے ریف کو آزاد کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن اب اعلان ہوا ہے کہ ایسا کوئی وعدہ نہیں ہوا -

——— ملک معظم اور ملکہ معظمہ عنقریب فرانس آرہے ہیں - حکومت فرانس نے آپ کے استقبال کے لئے تیس لاکھ پونڈ منظور کئے ہیں -

مضامین آمدہ | مولوی ثناء اللہ صاحب ۲ عدد - منشی محمد عبد اللہ معمار - مولوی عبد العزیز صاحب ۴ عدد - ملک ہدایت اللہ صاحب سوہدروی ۴ عدد - مولوی عبد السلام صاحب - مولوی عبد الرحمن فریدکوٹی - ابو القاسم صاحب -

گھبرائیے نہیں | مضمون نگار حضرات کی خدمت میں باادب گذارش ہے کہ اس وقت اس قدر مضامین جمع ہیں کہ ان کو جلد شائع کرنا تو کجا ان پر سرسری نظر ڈالنا بھی مشکل ہے - اس لئے تمام مضامین مشن وار محفوظ ہیں - ان میں سے نمبروار درج ہوتے رہینگے - جلدی کی ضرورت نہیں -

نوٹ | ہر مضمون کے شروع میں موٹی قلم سے مشن کا نام ضرور لکھا کریں - جیسے "عام اسلامی" اہل حدیث - عیسائی - مرزائی - چکڑالوی - شیعہ وغیرہ وغیرہ -

غیر مقبولہ | ارشاد نبوی عالم خواب میں - جماعت اہل حدیث میں پھوٹ - تاریخ حملہ قاتلانہ - نظم (رحم اپنا درگاہ حق .....) نعت (خدا کا پیارا پیارا محمد) علماء اسلام سے چند سوالات -

جلد طلب کرلیں | غیر مقبولہ مضامین جو اصحاب واپس طلب کرنا چاہیں وہ یوم اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اندر طلب کر لیا کریں اور خط لکھتے وقت تاریخ غیر مقبولہ کا حوالہ دیا کریں - ورنہ دفتر ذمہ دار نہیں ہوگا -

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر امیر اپنے خاص ارکان کو اور ہر عالم اپنے خاص اتباع کو مع ان کی اولاد کے ہمراہ لے کر مباہلہ کر سکتا ہے۔ اس کے سوا قرآن مجید کو کسی شخص یا خاندان سے مخصوص کرنا خلاف منشا خداوندی وسیع سمندر کو تنگ کرنا ہے جو کسی طرح جائز نہیں۔

شیعہ دوستو! تمہارے نزدیک تو مسئلہ خلافت اتنا نازک ہے کہ کفر و اسلام میں حد فاصل ہے اور ثبوت اس کا یہی جو آپ بیان کر رہے ہیں جو تار عنکبوت سے بھی کمزور ہے۔

ناظرین! اس دلیل سے زیادہ لطیف دوسری دلیل ہے جو قابل شنید ہے۔ نامہ نگار نے کمال کیا ہے کہ آیت وضو سے خلافت علی بلا فصل ثابت کی ہے آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں :-

" آیت وضو سے آپ کی امامت و خلافت بلا فصل | ہم کو پاک اور خالص پانی سے وضو کا حکم ہے۔ لیکن اگر پانی میسر نہ ہو تو خاک پر تیمم کرنے کا حکم ہے لیکن ہر طرح کی خاک نہیں بلکہ طیب خاک پر۔ اور پانی چیزوں کو طاہر کرتا ہے اور آنحضرت کی کنیت ابو طاہر ہے۔ اور جناب امیر کی کنیت ابو تراب ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ اے مومنو! اگر تم کو کبھی پانی نہ ملے تو نماز پڑھنے کے لئے خاک پر تیمم کرلو۔ اور اسی طرح تم کو کوئی ایسا زمانہ ملے کہ ابو طاہر نہ ہوں تو اسی مناسبت سے ابو تراب کی طرف رجوع کرو۔ تاکہ تمہارے اعمال درجہ قبولیت تک پہنچیں " (در نجف ۱۵۔ مئی)

اہلحدیث ہم نے سمجھا تھا کہ یہ کمال مرزا صاحب قادیانی ہی میں ہے کہ آپ قرآن مجید سے ایسے نکات بیان کیا کرتے ہیں جو بقول نواب محسن الملک (بخطاب سر سید احمد خان مرحوم) خدا کو بھی معلوم نہیں۔ چنانچہ سورہ فاتحہ کے ابتدائی لفظ اَلْحَمْدُ سے لے کر وَلَا الضَّالِّیْنَ تک متعدد دلائل سے اپنی مسیحیت کا ثبوت دیا ہے۔ بلکہ یوں سمجھئے کہ ساری سورہ فاتحہ ہی اپنے حق میں نکالی ہے۔ شیعہ نامہ نگار کے مذکورہ مضمون سے ہمیں معلوم ہوا کہ یہ وصف مرزا صاحب ہی سے مخصوص نہیں بلکہ شیعہ حضرات بھی اس میں شریک ہیں۔ ملاحظہ ہو منقولہ عبارت جس میں ایسا پر زور منطقی استدلال ہے کہ اسے سنتے ہی ارسطو کی روح بھی پھڑک اٹھے۔

معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار نے قرآن مجید کی آیات متعلقہ وضو اور تیمم غور سے نہیں پڑھیں ورنہ آپ ایسا نہ لکھتے کیونکہ تطہیر کا لفظ تیمم کے ساتھ آیا ہے وضو کے ساتھ نہیں۔ اس آیت کے الفاظ ملاحظہ ہوں :-

فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ (سورہ مائدہ)

دیکھئے اس آیت میں تطہیر کو تیمم کے ساتھ لگایا ہے جس سے آپ کی دلیل الٹ گئی۔ کیونکہ بقول آپ کے آیت کے معنے یہ ہوئے ہیں کہ اگر تیمم کا موقع نہ پاؤ تو وضو کرلو۔ یعنی تیمم اصل ہوا اور وضو اس کی فرع (جل جلالہٗ)

ناظرین! اس سے بھی لطیف تر سنئے!

فاضل نامہ نگار اپنے مذہب کی تیسری دلیل لکھتے ہیں :-

" انا ھدینٰہ السبیل اما شاکرًا و اما کفورًا۔ یعنی ہم نے انسان کو سبیل کی ہدایت کردی۔ اب یا تو وہ میرے شکر گذار بندوں سے ہوگا یا ناشکروں سے۔ مجھے اس وقت ظاہری معنوں سے بحث نہیں۔ بلکہ باطنی معنوں سے مقصود ہے۔ پس واضح ہو کہ اس آیہ میں سبیل سے مراد جناب امیر علیہ السلام ہیں، اب معنی یہ ہوئے کہ ہم نے تم لوگوں کو جناب امیر کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ پس دو حال سے خالی نہیں یا تو تم ان کی پیروی کرکے میرے مومن بندوں سے ہوگے یا اس کے منکر ہو کر کافر بندوں سے ہو جاؤ گے۔ اور بجائے شکر کے تم ناشکری کروگے۔

شکر خدا شیعیان علی بن ابی طالب علیہم السلام اس سبیل خدا کی اطاعت کرکے مصداق قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ کے ہیں " (در نجف تاریخ مذکور)

اہلحدیث ہم نامہ نگار کی اس دلیل کو بطور معارضہ بالقلب اپنے حق میں دکھلاتے ہیں۔ سنئے! سبیل سے مراد ہیں حضرت علی بحیثیت خلیفہ راشد۔ شاکر سے مراد انکو اسی حیثیت سے ماننے والا جس میں وہ صورت پذیر ہو کر مرئی ہوئے (دیکھے گئے) پس معنی آیت کے یہ ہوئے کہ ہم نے خلافت علی کی شان کو چوتھے درجے پر لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ انکو اسی چوتھے درجے پر مان کر اکثر لوگ شاکر ہوئے اور بعض لوگ انکی اس حیثیت سے انکار کرکے کفور ہوگئے۔ کیا ہی اچھے معنی ہیں (معاذ اللہ!)

شیعہ دوستو! ہمارے نزدیک تو دونو تفسیریں تحریف قرآن میں داخل ہیں مگر کیا کریں تمہاری خاطر ہمیں ایسا کرنا پڑا۔ بقول استاد غالب ؎

سیکھے ہیں مہ رخوں کے لئے ہم مصوری
تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہئے

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی بُری طرح فیل ہوئے

اخبار "اہلحدیث" میں مرزا صاحب قادیانی کے فیل ہونے پر کئی دفعہ آنسو بہائے گئے ہیں۔ مگر ان کے اتباع ان کو یاس شدہ بلکہ یاس شدگان میں نمبر اول بتاتے ہیں۔ لیکن ہماری پیش کردہ عبارات کا جواب نہیں دیتے ہمارے جواب میں یہی کہے جاتے ہیں کہ کسی نبی کے زمانے میں ایسا نہیں ہوا کہ ساری دنیا نے ان کی ہدایت کو مان لیا ہو۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ "اہلحدیث" کیسا ضدی ہے کہ مرزا صاحب سے وہ کام دیکھنا چاہتا ہے جو ان کے مخدوم (سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) سے بھی نہیں ہوا۔ حالانکہ اُن پر یہ آیت بھی نازل ہوئی تھی۔

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَ

کوئی شخص بھی اس رتبہ عظیمہ کی لیاقت نہ رکھتا تھا جسے ہمراہ لے جاتے۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ نفس حقیقی ہونا محال ہے۔ پس مراد مساوی ہوگا۔ اور جو کہ مساوی پیغمبر زمان ہوگا وہ بالضرور افضل و اولیٰ تصرف ہوگا امامت کا دوسروں سے۔ اور یہی معنی امامت کے ہیں اور کیونکر خاص نفس رسول مختار ہو سکتا ہے؟ اس لئے کہ انسان خود اپنے نفس کو نہیں بلا سکتا ہے۔ بلکہ مراد سوائے پیغمبر کے کوئی دوسرا ہے۔ اور سب متفق ہیں کہ وہ دوسرا شخص سوائے جناب امیر المؤمنین کے اور کوئی نہیں ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ علی مثل رسول کے ہیں۔ اور یہ امر مقتضی اس کا ہے کہ جمیع امور میں پیغمبر اور وصی برحق مساوی ہوں۔ سوائے ان بعض امور کے جو مستثنیٰ باجماع ہیں کہ علی ان میں شریک نہیں ہیں۔ پس لابد دیگر کمالات میں شریک ہونگے اور منجملہ دیگر کمالات حضرت رسول خدا یہ ہے کہ آپ جمیع پیغمبران و جمیع صحابہ سے افضل ہیں۔ لہٰذا چاہئے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام بھی جمیع پیغمبران اور جمیع صحابہ سے افضل ہوں باستثنائے رسول خدا۔ اور معلوم ہے کہ ہمارے ائمہ علیہ السلام سوائے آنحضرت صلعم کے جمیع پیغمبران سے افضل ہیں:

(در نجف سیالکوٹ ۱۵ مئی سنہ رواں)

اہلحدیث | ان وجوہات میں بڑی وجہ تیسری ہے جس میں حضرت امیر علیہ السلام کو نفس محمد قرار دیا گیا ہے۔ اس سے نتیجہ نکالا ہے کہ جو نفس نبی ہو وہ بطریق اولیٰ مستحق امامت ہوگا۔ بس یہی ایک دلیل ہے جس پر شیعہ حضرات کو بڑا ناز ہے۔ اے کاش! ان کو اپنی اس دلیل کے نقائص معلوم ہوتے۔ سنئے! برا نہ مانیئگا ہم جو کچھ کہیں گے وہ آپ ہی کی دلیل کی بناء پر ہوگا۔ جو معارضہ یا منع نہیں بلکہ نقض اجمالی ہوگا۔

اگر علی نفس محمد ہیں تو بتائیے کہ خاتون جنت کس کی بیٹی تھیں اور کس سے نکاح ہوا اور کیوں ہوا؟ نیز یہ نکاح جائز ہوا یا ناجائز؟ میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہتا ذرہ اپنی ہی دلیل کو دیکھئے کہ وہ کیا کہتی ہے۔

اور سنئے! علی اگر نفس محمد ہیں تو ان دونوں کے باپ بھی دو تھے یا ایک ہی تھا۔ اسلامی لٹریچر میں تو ان کی ولدیت یوں ملتی ہے:-

(۱) علی ولد ابی طالب (۲) محمد بن عبداللہ (علیہم السلام)

اگر علی نفس محمد ان معنی سے تھے جو آپ نے سمجھے تو یہ اثنینیت آباء (باپوں کی دوئی) کیوں ہوئی؟ اور سنئے! پھر ان ہر دو پاک ہستیوں میں عمر کے لحاظ سے تقدم و تاخر کیوں ہے؟ پھر بتائیے کہ آپ حسنین کی ولدیت بتاتے ہوئے کیا بتائیں گے؟ کیا حسن ولد محمد اور حسین ولد محمد کہنا صحیح ہوگا؟

ممکن ہے محبت اہل بیت کے غلو میں آپ ایسا کہنا جائز سمجھیں۔ اس لئے میں قرآن مجید کی ایک آیت آپکو یاد دلائے دیتا ہوں۔ آگے ماننا نہ ماننا آپ کا اختیار ہے۔ وہ آیت یہ ہے:-

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ

یعنی حضرت محمد علیہ السلام تم میں کسی بالغ مرد کے والد (باپ) نہیں ہیں۔

پھر حسن حسین آپ کے ولد کیسے ٹھیرے؟

اور بتائیے! اگر علی نفس محمد ہیں (ہو بہو وہی ہیں) تو کلمہ شریف (لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ) کی طرح علی رسول اللہ کہنا بھی جائز ہے؟

چونکہ یہ سوالات علی کو نفس محمد کہنے پر صراحۃً وارد ہوتے ہیں جن کا جواب دینا محال ہے۔ اسلئے قابل مضمون نگار نے پہلو بدل کر دانستہ یا نادانستہ یہ لکھ دیا کہ "نفس حقیقی مراد ہونا محال ہے پس مساوی مراد ہوگا" یہ بھی کہا ہے کہ معلوم ہوا کہ علی مثل رسول کے ہیں۔ اس کا نتیجہ بھی خود ہی نکالا ہے کہ ہمارے آئمہ علیہم السلام سوائے آنحضرت علیہ السلام کے جمیع پیغمبروں سے افضل ہیں۔

اے جناب! ذرہ اس کلمہ کو دیکھئے اور بتائیے کہ آپ کے آئمہ حضرت فاطمۃ الزہرا سے بھی افضل ہیں کیونکہ حضرت فاطمہ بھی تو آنحضرت کے ماسوا میں داخل ہیں۔ اللہ رے غلو! يَا اَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ (اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق غلو نہ کیا کرو)

خیر یہ تو ہوا آپ کی دلیل پر نقض اجمالی۔ اب سنئے اس کا صحیح مطلب۔ قرآن مجید کے محاورہ میں انفسنا سے مراد بھائی بند ہوتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں آیات۔

(۱) لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ (سورہ بقر)

(۲) تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ (سورہ روم)

پہلی آیت میں بنی اسرائیل کو حکم ہوتا ہے کہ اپنے بھائی بندوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالا کرو۔ یہ مراد نہیں کہ اپنی جانوں کو اپنے گھروں سے نہ نکالا کرو۔ اسلئے کہ اس کے ساتھ ہی فرمایا۔

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ تُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ۔

مطلب اس کا یہ ہے کہ اے یہودیو! تم باوجود منع کرنے کے اپنے بھائی بندوں کو ان کے گھروں سے نکالتے ہو۔ اگر اخراج نفوس سے مراد اپنی ہی جانوں کو اپنے گھروں سے نکالنا ہوتا تو مخاطب کر کے الزام کس کو دیا جاتا؟

دوسری آیت بھی انہی معنی میں ہے اس میں ارشاد ہے کہ جس طرح تم اپنے بھائی بندوں سے ڈرتے ہو اسی طرح غلاموں سے نہیں ڈرتے۔ یہاں انفسکم سے مراد صراحۃً بھائی بند ہی ہیں اس لئے کہ یہاں اور کوئی معنی نہیں بن سکتے۔ اس کی مثالیں قرآن مجید میں بہت ہیں۔

آیت مباہلہ کے معنی یہ ہیں کہ ہم (پیغمبر) اپنی اولاد اور بھائی بندوں کے ساتھ مباہلہ کو نکلیں گے۔ اور تم مخاطبین (اہل کتاب) بھی اپنی اولاد اور اپنے بھائی بندوں (برادر وغیرہ) کو بلا لو۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر یوں عمل کیا کہ خلفائے اربعہ کو مع ان کی اولاد کے بلا کر اپنے ساتھ لیا۔ محدث ابن عساکر کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:-

اخرج ابن عساکر عن جعفر ابن محمد عن ابیه تعالوا ندع ابناءنا الآیہ قال فجاء بابی بکر و ولدہ وبعمر وولدہ وبعثمان وولدہ وبعلی وولدہ۔ (فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۔۔)

اہلحدیث | یہ ہے انفسنا اور ابناءنا کی صحیح تفسیر

امرتسری آسی صاحب کی غمخواری!

(از مولوی عبداللہ صاحب ثانی ۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب)

امرتسر میں حنفی گروہ کے ایک عالم مولوی محمد عالم صاحب ہیں ۔ آپ درس تدریس کے کام میں مشغول رہا کرتے ہیں مگر تھوڑے دنوں سے صحافتی دنیا میں بھی آپ حصہ لیتے ہیں اور زیادہ کرمفرمائی آپ کی جماعت اہل حدیث پر ہوتی ہے ۔ تھوڑے دن ہوئے ایک مضمون آپ نے سپرد قلم فرمایا تھا ۔ جس میں بڑی جانفشانی سے جنڈیالہ کی انجمن اہل حدیث کی طرف سے شائع شدہ اشتہار کو تلاش کر کے اس پر نکتہ چینی فرمائی تھی اور اس کو غرض آپ کی اہل توحید کو الزام دینا ہے ۔ اشتہار کے شائع شدہ الفاظ کو آسی صاحب یوں درج فرماتے ہیں :۔

اس جلسہ میں شہنشاہ حقیقی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے باغیوں کے خلاف پُر زور صدائے احتجاج بلند کی جائیگی ۔

اس کے بعد فرماتے ہیں :۔

اب بات بات پر کفر و شرک کی بمبارمنٹ کرنے والے وہابی خدائے وحدہ لاشریک کو حاضر ناظر سمجھ کر بتلائیں کہ شہنشاہ حقیقی خدا تعالیٰ ہے یا رسول علیہ السلام الخ

آسی صاحب! آپ کو خدا کی حاضری کا واسطہ دینے کی ضرورت نہ تھی ۔ بفضل خدا ہم ہر وقت حق کہنے کو تیار ہیں ہم مذہبی امور میں کسی اپنے پرائے کی رعایت نہیں کیا کرتے ۔ ہمارا عمل آیہ کریمہ لایخافون لومۃ لائم پر ہے اس لئے آپ کی غمخواری کی قدر کرتے ہیں کہ آپ نے بہت محنت سے ہماری جماعت کے افراد کی کم فہمی کو جو ان کے عقیدہ پر اثرانداز خیال کی جا سکتی ہے ہم پر ظاہر کیا ۔ خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور توفیق عطا کرے کہ ہر جماعت کے افراد کی غلطی کو آپ غلطی سمجھ کر ان کو سمجھا دیا کریں ۔ ہم کھلے لفظوں میں اعلان کرتے ہیں کہ جنہوں نے ایسا لکھا ہے انہوں نے اپنی کم فہمی کا ثبوت دیا ہے ۔ اور انہیں ہدایت کرتے ہیں کہ آئندہ یہ لفظ (شہنشاہ حقیقی) سوائے خدائے واحد کے کسی کے حق میں نہ بولا کریں اور انشاء اللہ نہیں بولیں گے ۔

مولانا! آئیے ہم اور آپ مسلمانوں کو ہدایت کریں کہ وہ موہم شرک الفاظ کسی پیر، رسول، ولی، شہید کے حق میں بھی استعمال نہ کیا کریں ۔ امید ہے کہ آپ "الفقیہ" کی فائل کو بغور پڑھ کر ہر ہفتہ ہمارے اشتہار کی طرح اس پر بھی تنقید کر کے بھی اور بے لوث تبلیغ کا ثبوت دیا کریں گے ۔ اگر اس سے پہلے کی فائل نہ دیکھ سکیں تو آئندہ خیال رکھئے ابھی تازہ پرچہ ۲۱ ۔ مئی سنہ رواں کا صفحہ ۹ پڑھئے ۔ جہاں پر ایک نظم لکھی گئی ہے ۔ جس کے دو شعر یہ ہیں ؎

احمد مختار علام الغیوب ۔ سید ابرار علام الغیوب
دافع آفات و آلام امم ۔ شافع فجار علام الغیوب

اب آپ خدا کو حاضر ناظر جان کر قرآن و حدیث کے ماتحت بتلائیں کہ علام الغیوب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہیں یا صرف اللہ تعالیٰ ہی قرآن پاک کی آیت

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۔

میں اِنَّكَ اَنْتَ جو تاکید کے لئے ہے اس کا کیا فائدہ ہے ۔ اپنے علم سے فائدہ اٹھائیے اور حق کہئے ۔ حق گوئی سے چپ رہنا ذی علم کی شان کے خلاف ہے اور اس پر حدیث شریف میں سخت وعید آئی ہے ۔

صاف بتائیے ! جو کوئی آنحضرت (فداہ روحی) صلے اللہ علیہ وسلم کو علام الغیوب کہے وہ مشرک ہے یا نہیں ؟ یا اگر کسی نے کم فہمی سے ایسا لکھا ہے تو ہماری طرح اعلان کیجئے کہ آئندہ ایسا نہ ہوگا ۔ جیسا ہم نے ذمہ داری سے اعلان کر دیا ہے کہ آئندہ موحدین جنڈیالہ کی طرف سے کبھی یہ الفاظ (شہنشاہ حقیقی) اللہ رب العزت کے سوا کسی کے حق میں نہ کہے جائیں گے ۔

اگر آپ بھی ذمہ دار ہیں تو اعلان کریں ورنہ بحیثیت عالم دین فتویٰ دیں کہ ایسا شخص جان بوجھ کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو علام الغیوب کہنے والا ازروئے قرآن و حدیث اور فقہ حنفیہ مشرک ہے ۔

یہ تو فیصلہ ہو گیا ۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ دو تین مخلصانہ معروضات ہم بھی پیش کریں ۔ اور آپ ان پر روشنی ڈالیں وہ یہ ہیں :۔

(۱) بڑے پیر صاحب کی گیارھویں ۔
(۲) مجلس مولود ۔
(۳) مجلس مولود میں قیام اور ایام مولود میں جلوس ۔

ازراہ عنایت ان مسائل کو قرآن و حدیث و فقہ حنفیہ کی روشنی میں حل فرمائیں ۔

تبلیغ حق

(از مولوی ہدایت اللہ صاحب از کوٹلی صورت ملی ۔ گورداسپور)

؎ این نامہ عاصی را ناخواندہ مکن پارہ
بیچارہ رقم کرد است از خون جگر چیزے

جب سے اسلام اور اہل اسلام اس دنیا میں رونما ہوئے ہیں غالباً اسی وقت سے ایک فریق ان کے بالمقابل گمراہ کن طریق پر مصر رہا ہے ۔ اہل حق ان کو ہدایت کی طرف بلاتے رہے ۔ ہر پہلو جو ان کے سمجھانے کے لئے ممکن سمجھا اس کو طریق کار بنایا ۔ چنانچہ ارشاد ہے :۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ..... ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۔

باوجود اس کے فرقہ ضالہ حق گو جماعت کو ہر ممکن تکلیف پہنچانے کے لئے تیار رہا ۔ لیکن یہ بات ان کے حق کہنے میں ذرہ بھر بھی روڑا نہ اٹکا سکی اور نہ ان کی ہمت میں کوئی فرق آیا ۔ میرے اس دعوے کی دلیل انبیاء علیہم السلام کے وہ واقعات ہیں جو قرآن نے بیان فرمائے ہیں اور اصحاب بصیرت پر مخفی نہیں ۔ انجام جو ہوا وہ اظہر من الشمس ہے کہ اہل حق کو فتح اور معاندین حق کو

جوابات نصاریٰ ۔ مسیحیوں کے اعتراضات کا جواب (از مولانا ثناء اللہ صاحب ۔ قیمت ۸ر ، دفتر اہلحدیث) (۴۶۶)

دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ ۔

اس کا ترجمہ یہ ہے اللہ نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو سارے دینوں پر غالب کرے)

جب اسلام آنحضرت کے زمانے میں سب دینوں پر غالب نہیں ہوا بلکہ آج تک بھی نہیں ہوا تو مرزا صاحب سے کیوں یہ خواہش کی جاتی ہے کہ وہ سب دینوں پر غالب آتے ؟

جواب | یہ ہے کہ ہم مرزا صاحب سے خواہش نہیں کرتے اور نہ ان کو اس خواہش کا مخاطب سمجھتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم ان کے کسی الہامی دعوے کو سچا نہیں سمجھتے۔ پھر ہم ان کے الہامی کلام کو پیش کیوں کرتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ محض ان کو اور ان کے اتباع کو الزام دینے کے لئے چونکہ کسی نبی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں ساری دنیا کو اپنا ہم خیال بنا لونگا۔ اس لئے ان پر سوال نہیں ہو سکتا۔ نہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا اظہار کیا کہ میری تبلیغ سب پر غالب آئیگی بلکہ قرآن و حدیث میں صاف اظہار ہے کہ کفر شرک دنیا میں برابر جاری رہیگی۔ لیکن اس کے برخلاف مرزا صاحب نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ میرے ذریعہ سے آیت مرقومہ کا ظہور ہوگا۔ ہم مرزا صاحب کی اصل عبارت جو اس دعوے کی مظہر ہے مع جواب ان کے اتباع کے نقل کر کے با انصاف ناظرین سے انصاف کی توقع رکھتے ہیں۔

پس ناظرین عموماً اور اتباع مرزا خصوصاً مرقومہ ذیل عبارت کو دیکھ کر اپنے ایمان کو تازہ کریں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گزرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔ اور اس کا نام خاتم الخلفاء ہے۔

پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے۔

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ ۔ یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے۔ یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئیگا۔" (چشمۂ معرفت ص ۸۲/۸۳)

اہلحدیث | ناظرین کرام! یہ عبارت اپنا مضمون بتانے میں بالکل صاف ہے۔ تاہم تھوڑی سی تشریح ہم بھی کر دیتے ہیں۔ بقول مرزا صاحب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روز بعثت سے مرزا صاحب کے یوم انتقال تک ایک ہی زمانہ ہے۔ جس کو بقول مرزا صاحب زمانہ محمدی کہنا چاہئے چونکہ یہ سارا زمانہ ایک ہی ہے اس لئے جو کام (غلبہ اسلام بشکل وحدت اقوام) آنحضرت کی زندگی میں ہونے کی خبر تھی وہ نہیں ہوا۔ اس لئے کہ مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ہاتھ سے اس کا ظہور میں آنا مقدر تھا اور مسیح موعود کا یہ فعل نیابت نبوت محمدیہ کی حیثیت سے ہوگا۔ چونکہ نائب کا فعل منیب ہی کا فعل ہوتا ہے اس لئے مسیح موعود کے زمانے میں جبکہ دنیا ایک ہی مذہب (اسلام) پر آجائیگی وہ کام آنحضرت ہی کے زمانے میں داخل سمجھا جائیگا۔

پس | اب ہمارا سوال صاف ہو گیا کہ کیا مسیح موعود یعنی مرزا صاحب کے زمانے میں ایسا ہو گیا؟ یعنی بقول مرزا صاحب عالمگیر غلبہ اسلام کو حاصل ہو گیا اور کیا مرزا صاحب کا یہ مقولہ صحیح ہے کہ:۔

یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود (مرزا) کے وقت میں ظہور میں آئیگا۔

جہاں تک واقعات شہادت دیتے ہیں اسلام کیا بحیثیت تعلیم اور کیا بحیثیت سیاست دن بدن تنزل کی طرف جا رہا ہے۔ حالانکہ مسیح موعود آیا اور آ کر چلا بھی گیا اور جن لوگوں نے ان کو اس نیت سے مسیح موعود مانا تھا کہ ان کے ذریعہ سے ہم دنیا میں سب ادیان کفریہ کو مٹا ہوا اور اسلام کو سب پر غالب اور مختلف اقوام کو ایک ہی مسلم قوم کی شکل میں دیکھیں گے وہ آج زمانے کی حالت کو دیکھ کر آٹھ آٹھ آنسو رو رہے ہیں اور منہ سے کہتے ہیں کہ:۔ تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

ناظرین کرام! | ایک طرف حالات حاضرہ کو سامنے رکھئے اور دوسری طرف مرزا صاحب کی مرقومہ عبارت کو دیکھئے۔ اس کے بعد مرزا صاحب کا مندرجہ ذیل کلام ملاحظہ کیجئے کہ:۔

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ قبل اس کے کہ ہم
اس ناپائیدار گھر سے گزر جائیں ہمارے
تمام مقاصد پورے کر دے اور ہمارے
لئے وہ آخری سفر حسرت کا سفر نہ ہو۔
(تبلیغ رسالت جلد اول ص ۱)

مگر حالات اور واقعات صحیحہ کے لحاظ سے مرزا صاحب بزبان حال کہہ رہے ہیں ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کے اس دنیا سے ہم نکلے

محمدیہ پاکٹ بک۔ جدید اڈیشن۔ مرزائیت کی تردید میں بہت مفید ہے۔ اسکو پاس رکھنے والا ہر بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کو لاجواب کر سکتا ہے۔ جلد منگوالیں۔ قیمت ... ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

اقوال قرآنی۔ ہر دو حصہ مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ قیمت ... پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

اٹھایا تو معلوم ہوا کہ آپ کے مارے جانے کی خبر غلط تھی۔ رفتہ رفتہ اور چند اصحاب جمع ہوگئے۔ کفار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مقتول سمجھ کر ہٹ گئے تھے آنحضرت نے کوہ احد پر چڑھ جانا چاہا تا کہ کفار کی دسترس نہ ہو۔ جب پہاڑ پر آپ چڑھنے لگے تو کفار نے تعاقب کرنا چاہا۔ عمر بن الخطابؓ نے ان کو روکا اور آنحضرت صلعم پہاڑ کی چوٹی پر ایک شعب میں جاکر ٹھہرے۔ آہستہ آہستہ آپ کے تمام جان نثار وہاں جمع ہوگئے۔ کچھ تو مسلمانوں کی تیر اندازی سے دشمن کی فوج کو نقصان پہنچا اور مسلمانوں کے بلند مقام پر پہنچ جانے سے دشمن ان کی زد میں آگئے اور اوپر سے پتھر برسنے شروع ہوئے اور کچھ وہ مسلمانوں کی جانبازیوں سے واقف تھے۔ اس لئے انہوں نے مناسب سمجھا کہ میدان جنگ سے پیچھے ہٹ جائیں۔ مسلمانوں کو پہاڑ کی آڑ میں آجانے سے کھٹکا تھا کہ کہیں مدینہ کی طرف رُخ نہ کریں۔ مگر ان پر کچھ ایسی ہیبت طاری ہوگئی اور اس قدر سراسیمگی کی حالت میں میدان جنگ سے نکلے کہ مدینہ کا رخ نہ کر سکے۔ لیکن ان کی رائے پھر بدلی اور انہوں نے چاہا کہ مدینہ پر حملہ کریں۔ آنحضرت صلعم کو یہ خبر پہنچی۔ جنگ احد کے دوسرے ہی دن آپ نے کفار قریش کے تعاقب کا قصد کیا اور مع اصحاب مقام حمراء الاسد میں پہنچے۔ کفار کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعاقب کی خبر ملی تو سراسیمہ ہو کر بھاگے مسلمانوں نے کچھ دور تک تعاقب بھی کیا مگر کفار نے سامنا نہ کیا۔ جنگ احد میں بعض صحابہ نے بڑے بڑے کام کئے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غار سے اوپر چڑھنے کا قصد کیا وہاں ایک پتھر تھا زخموں کے ضعف اور زرہوں کے بوجھ سے آپ اس پتھر پر نہ چڑھ سکے تو حضرت طلحہ بیٹھ گئے اور آپ حضرت طلحہ کے کندھے پر پاؤں رکھ کر اوپر چڑھے۔ حضرت عبیدہ بن جراح نے خود کے حلقوں کو جو رخسار مبارک میں گھس گئے تھے دانتوں سے زور کر کے نکالا پہلے ایک حلقہ پر دانت جما کر نکالا جس سے ان کا ایک دانت ٹوٹ گیا۔ دوسرے حلقہ کے نکالنے میں دوسرا دانت بھی ٹوٹ گیا۔ حضرت فاطمہؓ نے بوریئے کا ٹکڑا جلا کر زخموں میں بھرا تب خون بند ہوا۔ اسی طرح اور بھی بعض لوگوں نے بڑے بڑے کام کئے۔ حضرت عائشہؓ بھی اس غزوہ میں ہمراہ تھیں اور دوسری مومنات کیطرح زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔ یہ بھی ایک عظیم الشان غزوہ ہے بعد غزوہ بدر کے اس کا رتبہ ہے۔ سید الشہداء حضرت حمزہ بھی اسی غزوہ میں شہید ہوئے۔

جو اصحاب غزوہ احد میں بھاگ گئے تھے اللہ جل جلالہ نے ان کا قصور معاف فرمایا۔ قرآن مجید میں آیت عفو کی موجود ہے۔ وما توکلت و الیہ انیب۔

اسلام ہی مکارم اخلاق کا معلم ہے

(از قلم جناب محبوب الرحمٰن صاحب ڈھاکوی)

دور حاضر میں ہر قوم اپنے آپ کو تہذیب و تمدن سے آراستہ اور اخلاق حمیدہ سے پیراستہ سمجھتی ہے۔ ہر مذہب اپنے آپ کو مکارم اخلاق کا پیکر سمجھتا ہے لیکن حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ اس لئے میں آج آپ کو مکارم اخلاق و محاسن آداب کو تشریح کر کے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ حقیقت میں کونسا مذہب ودھرم مکارم اخلاق کا معلم ہو سکتا ہے اور بنی نوع انسان کو سرچشمہ مکارم اخلاق سے بہرہ اندوز ہونے کی تعلیم دیتا ہے۔ قبل ازیں کہ میں عنوان بیان کا آغاز کروں مناسب سمجھتا ہوں کہ مکارم اخلاق کے معلم ہونے کا مفہوم واضح طور پر بیان کردوں تاکہ آگے چل کر مضمون کو سمجھنے میں کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے۔ مکارم اخلاق کا معلم وہی مذہب ہو سکتا ہے جو بنی نوع انسان کو امور دنیاوی و اخروی کی تعلیم دیتا ہو اور انسان کی فلاح و بہبود کے لئے عالمگیر قوانین و ضوابط پیش کرتا ہو جو ہر ملک ہر قوم ہر زمانہ اور ہر وقت میں نافذ ہو سکتا ہو۔ اس معیار کو قائم کرنے کے بعد اب ہم مذاہب مروجہ سے اسلام کو مقابلہ کر کے دیکھنا چاہتے ہیں کہ اسلام اپنے دعویٰ مکارم اخلاق کا معلم ہونے میں کہاں تک کامیاب ہوا ہے۔

اسلام نے اولاً توحید کو انسانی زندگی کے لئے سنگ بنیاد قرار دیا۔ توحید ہمارے تمام اعمال کی اساس ہے جس کے بغیر ہر عمل بے بنیاد ہے وہ ہماری سیرابی کا اصل سرچشمہ ہے۔ جس کے فقدان سے ہمارے کاموں کی حقیقت سراب سے زیادہ نہیں کہ وہ دیکھنے میں کام کا معلوم ہوتا ہے مگر روحانی اثر و فائدہ سے خالی و بے نتیجہ ہے۔ بنابریں مذہب اسلام کی پہلی تعلیم لا الہ الا اللہ ہے۔ یعنی اللہ رب العزت کے سوا کوئی معبود نہیں وہی خالق و مالک ہے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے:۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

بخلاف دیگر مذاہب کے کہیں تو بت پرستی کا سبق ہے اور کہیں تثلیث کی تعلیم۔ غرض اس بنیادی چیز کو چھوڑ دیئے۔ آیئے ہم مذہب اسلام کے فروعی مسائل کو لے کر دیگر مذاہب کے ساتھ مقابلہ کریں۔ پھر آپ کو حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

مسئلہ وراثت | یہ وہ مسئلہ ہے جو کسی مذہب نے نفس سے مس تک بھی نہیں کیا۔ ہندو مذہب میں عورتوں کے لئے کوئی سہام و حصہ مقرر نہیں۔ لڑکی کے لئے وید منتر نے باپ کے مال و متاع سے ایک تنکہ بھی مقرر نہیں کیا۔ بائیبل کے اوراق گردانی کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بائیبل شریف باب وراثت میں بالکل خاموش و بے زبان ہے۔ کیا مکارم اخلاق اسی کا نام ہے کہ مسئلہ وراثت کو بالکل ہضم کر جائے۔ کیا کسی کی حق تلفی بھی مکارم اخلاق میں شامل ہے؟ اب ہم دیکھتے ہیں کہ مذہب اسلام نے اس مکارم اخلاق کو کس خوش اسلوبی سے بیان کیا۔ ارشاد ربانی ہے:۔

اسلامی توحید۔ شرک و بدعت اور دیگر خلاف اسلام (۴۹۱) امور کی بدلائل قرآن و حدیث تردید کی ہے۔ قیمت ۴ر دفتر

شکست فاش ہوئی۔ فالحمدللہ! یہی ایک بات تھی جو انبیاء علیہم السلام کو خصوصیت سے عطا ہوئی کہ باطل کے سامنے حق بات (توحید باری تعالیٰ) واضح کر دیں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر کس قدر تکالیف برداشت کیں۔ اہل مکہ دشمن ہو گئے۔ اہل طائف کے جور وستم سہے۔ وطن چھوڑا۔ غرضکہ کونسی تکلیف تھی جس کے پہنچانے کے لئے کفار نے منصوبے نہ باندھے لیکن آپ کا حوصلہ پھر بھی حق کہنے سے ذرہ برابر پست نہ ہوا۔ مالک کی طرف سے ارشاد ہوا:۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

اسی لئے آپ نے ارشاد فرمایا:۔

بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً الحدیث

صحابہ کرام کی زندگی کے مطالعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی تبلیغ حق میں لیل ونہار سرگرم رہے۔ یمن ایران شام وغیرہ ممالک میں ان کے مبلغ بدیں غرض ہی پہنچے تھے اور ان کو بھی رنگارنگ کے مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن تبلیغ میں بدستور سینہ سپر رہے۔ بعد میں ائمہ دین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم نے کس قدر جانفشانی سے تبلیغ حق میں حصہ لیا۔ کیا امام احمد بن حنبل رح کے واقعات اوراق تاریخ سے محو ہو گئے ہیں؟ امام مالکؒ اور ابوحنیفہؒ کو کونسی تکلیف نہ پہنچی تھی۔ کیا اس بات نے ان کی تبلیغی ہمت کو زیر وزبر کر دیا؟ نہیں نہیں بلکہ دوبالا کیا۔ اس ملک میں دیکھو حضرت مولانا اسماعیل شہید رضوان اللہ عنہ وعن اصحابہ نے کس تن دہی سے تبلیغ کی۔ اس ضلالت کدہ ملک کو توحید وسنت کی دولت سے مالامال کر دیا۔ اس کے عوض میں جو سلوک فرقہ ضالہ کی طرف سے ان کے ساتھ ہوا وہ آسمان دنیا پر چمکتا ستارہ ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ اسی کلمہ توحید کی اشاعت کے صلہ میں مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری اطال اللہ عمرہ واذل اللہ اعدائہ کو معاندین حق نے شہید کر دینے سے فرق نہ چھوڑا تھا۔

اس قدر لکھنے سے میرا مدعا یہ ہے کہ جب تبلیغ خدائی حکم اور جملہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ اور کفار سے تکالیف برداشت کرنا ان کا طریق رہا ہے۔ تو آج جماعت اہل حدیث کیوں خواب غفلت میں مدہوش ہے۔ کیا اپنے سلف کی زندگی کا کبھی مطالعہ نہیں کیا؟

تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

دن رات کی چوٹوں سے ہوش میں آ جانا چاہئے۔ اگر آج ہم نے مخالفین توحید وسنت کو سم قاتل نہ سمجھا۔ اور قرآن و حدیث کے احکام کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل نہ بنایا تو وہ دن دور نہیں کہ ہم کہیں کے بھی نہ رہیں گے۔ حملوں کا کیا ڈر ہے۔ کیا داور محشر اہل حق کی داد نہ دیگا۔

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہیگی زبان خنجر لہو پکارے گا آستین کا

شرک وبدعت کے حامی دیہاتوں میں زہر اگلتے پھرتے ہیں حق بات کو چھوڑ کر خرافات سے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں میں بھی آج دردمند دل سے تمام جماعت کے سامنے اپیل کرتا ہوں کہ کسی نظام کے ماتحت فوراً تبلیغی کام شروع کرنا چاہئے تاکہ دین ودنیا میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

کشتی شکستگانیم اے باد شرطہ برخیز
باشد کہ باز بینیم آں یار آشنا را

جمعیۃ تبلیغ کا قوی کر کے اس سے یہ کام لیا جائے۔ تبلیغی وفد قائم کئے جاویں۔ واعظین کرام تبلیغ حق میں سرگرم رہیں۔ توحید وسنت کی تائید اور شرک وبدعت کی تردید میں رسائل شائع کر کے ایسے لوگوں میں (شمع توحید کی طرح) مفت تقسیم کئے جائیں۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ جماعت جس کی تعداد بفضلہ لاکھوں ہے وہ شمع توحید جیسے مفید رسالے کو ایک لاکھ بھی شائع نہیں کر سکی۔ توحید وسنت کے حامیو! اب بھی ہمت کرو اور دوبارہ کثرت سے چھپوا کر لوگوں میں مفت تقسیم کرو۔ کاش تبلیغی سبق ہم کو نہ بھولا ہوتا۔ والی اللہ المشتکی۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

غزوۂ اُحد

(نوشتہ مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا سندرپوری ازالٰہ)

منجملہ غزوات مشہورہ غزوۂ احد بھی ہے۔ یہ غزوہ شوال المکرم سنہ ۳ھ میں واقع ہوا۔ بدر میں کافروں کو جو سخت ہزیمت ہوئی اس کا ان کو بہت بڑا رنج اور صدمہ تھا۔ چنانچہ بہت جوش میں آئے اور کامل ایک سال تک بڑی بڑی تیاریاں کرنے کے بعد ایک بھاری لشکر مرتب کر کے بارادۂ انتقام مدینہ پر چڑھائی کی۔ عباس بن عبدالمطلب نے پہلے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مطلع کر دیا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مع لشکر بغرض مقابلہ لشکر کفار مدینہ سے باہر کو روانہ ہوئے۔ کوہ احد کے متصل دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا۔ آنحضرت صلعم نے عبداللہ بن جبیرؓ کو مع پچاس تیراندازوں کے ایک مورچہ پر متعین فرما کر حکم دیا کہ بغیر حکم میرے یہاں سے نہ ہٹنا غرض لڑائی شروع ہوئی۔ بہادران اسلام خوب دل کھول کر لڑے اور کافروں کے خون سے اس سرزمین کو لالہ زار کر دیا۔ آخر کفار کو ہزیمت ہوئی اور ان کی جماعت بھاگنے لگی۔ جب مسلمان مال غنیمت کی طرف متوجہ ہوئے تو عبداللہ بن جبیر کے ہمراہی بھی آگے بڑھے۔ صرف چند آدمی اُن کے ساتھ رہ گئے۔ کافر جو بھاگ رہے تھے اس موقع کو دیکھ کر لوٹ پڑے۔ انہوں نے پیچھے سے لشکر اسلام پر حملہ کر دیا۔ ستر مسلمان شہید ہوئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی زخموں کا صدمہ پہنچا۔ دندان مبارک سامنے کا پتھر لگنے سے شہید ہو گیا۔ ابن قمیہ کافر نے آپ تک پہنچ کر تلوار ماری۔ بہ سبب صدمہ زخم اور نیز اس سبب سے کہ آپ دو زرہیں پہنے ہوئے تھے بہت بوجھ آپ پر تھا۔ ایک غار میں گر پڑے۔ ابن قمیہ نے پکار کر کہا کہ میں نے محمد (صلعم) کو قتل کر دیا اور اسی اثنا میں ابلیس نے بھی آواز دی کہ محمد (صلعم) قتل ہو گئے۔ یہ سن کر مسلمانوں کے پیر اکھڑ گئے اور ان میں سراسیمگی پھیل گئی صرف چند جانباز واصحاب رہ گئے تھے حضرت طلحہؓ اور حضرت علیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

دیانند جی کی ایک فہرست یہ ہے۔ سوامی جی ان عورتوں کی فہرست دیتے ہیں جن کے ساتھ ویدک دھرمی کو نکاح کرنا منع فرمایا۔ فہرست حسب ذیل ہے:۔
نہ زرد رنگ والی عورت ہو نہ مرد سے زیادہ لمبی چوڑی نہ مرد سے زیادہ طاقت ور نہ بیمار اور نہ وہ عورت جس کے جسم پر بال بالکل نہ ہوں اور نہ بہت بال والی، نہ بکواس کرنے والی اور نہ بھوری آنکھ والی وغیرہ۔

(باقی آیندہ)

اخبار اہل النار

(۲)

(نوٹ) اس مضمون کی گذشتہ قسط میں سورہ احزاب کی آیت میں دو لفظ کتابت سے رہ گئے۔ ناظرین آیت کی تصحیح کر لیں:۔
قَالُوْا رَبَّنَا سَادَتَنَا کی جگہ قَالُوْا رَبَّنَا اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا چاہئے۔ (مصحح)

قرآن مجید میں ارشاد ہے:۔

وَلَوْ تَرٰى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ وَقَالُوْا اٰمَنَّا بِهٖ ۝ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۝ (السباء)

(ترجمہ) اور اے کاش کہ دیکھے تو (اے نبی) جس وقت کہ یہ گھبراویں گے۔ پس نہ بھاگ سکیں گے اور نہ پکڑے جاویں گے مکان نزدیک سے اور کہیں گے ایمان لائے ہم ساتھ اوس (اللہ) کے اور کہاں ممکن ہے۔ واسطے اون کے پکڑا مکان دور سے۔

ف:۔ ایمان لانے کا وقت نہ رہا۔ کیا فائدہ ہوا۔ دوزخی عرض کرینگے کہ نکال اے اللہ ہم کو دوزخ سے تاکہ کریں عمل اچھے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۝ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۝ (فاطر)

(ترجمہ) اور وہ لوگ کہ کافر (نافرمان) ہوئے واسطے اون کے آگ ہے دوزخ کی۔ نہیں تمام کیا جاتا ہے اوپر اون کے پس مر جاویں اور نہ ہلکا کیا جاویگا اون سے عذاب اوسکے سے اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم ہر کفر کرنے والے کو

وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا رَبَّنَا اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝ (فاطر)

(ترجمہ) اور وہ (نافرمان) چلاویں گے بیچ اوس کے (کہا) (یہ کہ) اے پروردگار ہمارے نکال ہم کو (عذاب سے) عمل کریں ہم اچھے سوائے اس کے کہ ہم تھے عمل کرتے (حکم ہوگا) کیا نہیں عمر دی تھی ہم (اللہ) نے تم کو (اے دوزخیو!) اوس قدر کہ نصیحت پکڑ لیتے بیچ اوس کے۔ جو کوئی نصیحت پکڑتا ہے۔ اور آیا تھا تمہارے پاس ڈرانے والا (پیغمبر) پس چکھو پس نہیں واسطے ظالموں کے کوئی مددگار۔

ف:۔ وہ نہیں جو کرتے تھے یعنی اوس وقت تو اوس کو بھلا سمجھتے تھے پر اب وہ نہ کریں گے۔
نافرمان لوگ ایک دوسرے کو الزام دینگے کہ تم نے گمراہ کیا تھا۔

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝ (صٰفٰت)

(ترجمہ) (حکم ہوگا) اکٹھا کرو ان لوگوں کو کہ ظلم کرتے تھے اور جوڑے اون کے کو اور جو کچھ کہ عبادت کرتے تھے سوائے اللہ کے پس دکھلاؤ اون کو طرف راہ دوزخ کے۔

ف:۔ یہ حکم ہوگا فرشتوں کو اون کے جوڑے یا اون کے جورو ؤں کو کہا یا ایک قسم کے گنہگار جو اکٹھے ہیں اونکو کہا

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝

کھڑا کردو (فرشتو) اون (ظالموں) کو تحقیق اون سے پوچھنا ہے۔

ف:۔ حکم کے بعد پھر آپس میں لڑیں گے۔

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ۝

(ترجمہ) (اللہ فرماویگا) کیا ہے تم کو نہیں مدد کرتے ایک دوسرے کی۔ بلکہ وہ آج فرمان بردار ہیں اور منہ کرینگے بعضے اون کے اوپر بعض کے پوچھتے ہوئے کہیں گے تم ہی تھے آتے ہمارے پاس داہنے طرف سے۔

ف:۔ یعنی ہم پر چڑھے آتے تھے بہکانے کو زور سے اور رعب سے داہنا ہاتھ زور کا ہے۔

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۝ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ۝ (والصّٰفّٰت)

(ترجمہ) کہیں گے بلکہ تھیں نہ تھے ایمان والے۔ اور نہیں تھا ہم کو اوپر تمہارے غلبہ (زور) بلکہ تھے تم ایک قوم سرکش۔ پس ثابت ہوئی اوپر ہمارے بات رب ہمارے کی تحقیق ہم البتہ چکھنے والے ہیں عذاب۔

ف:۔ بات رب کی وہی لاملئن جہنم منک

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ۝ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝

(ترجمہ) پس گمراہ کیا تھا ہم نے تم کو (بڑے دوزخی کہیں گے) جیسے ہم تھے گمراہ۔ پس وہ آج کے دن بیچ عذاب کے شریک ہیں۔ تحقیق ہم (اللہ) اسی طرح کرتے ہیں ساتھ گنہگاروں کے۔

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ الخ

یعنی اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ سب سے پہلے میت کا قرض و وصیت پوری کی جاوے پھر باقی مال بقاعدہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ وارثین پر تقسیم کیا جاوے یہ ایک ٹھوس تعلیم ہے جو کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی

آداب طعام | یہ انسانی زندگی کا وہ شعبہ ہے جو روزمرہ کی ضروریات میں سے ہے۔ اس میدان میں آپ ہندو و عیسائی مذہب کو بالکل خاموش پائیں گے اس اہم ضروری شعبہ کو بالکل چھوڑ دیا۔ آپ کہیں گے کہ آخر ہندو و عیسائی کھاتے ہیں پیتے ہیں۔ مزے کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ جواباً عرض ہے ہم مانتے ہیں کہ سب کچھ سہی اجی حضرت یہ تو بتائیے کہ آداب طعام کے متعلق ان کی مذہبی تعلیم کیا ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ مذہب کی کسوٹی میں ہندو عیسائی ناکام رہے اب ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام نے آداب طعام کے متعلق کیا تعلیم دی ہے

ایک روز ہادیٔ اسلام، پیکر اخلاق، تاجدار مدینہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما رہے تھے اور آپ کے ساتھ ایک صحابی بھی کھا رہے تھے۔ صحابی مذکور کا ہاتھ پلیٹ کی چاروں طرف طواف کر رہا تھا۔ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمایا اور یہ تعلیم دی کہ سامنے سے کھایا کرو۔ پھر ایک روز کسی شخص نے معلم اخلاق کی خدمت میں کچھ کھجوریں تحفتہً پیش کیں۔ اتفاق سے ایک صحابی بھی وہاں تشریف فرما تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھجوریں کھانے بیٹھے تو حضور پرنور نے ان سے یہ فرمایا کہ یہ کھجوریں سب یکساں نہیں ہیں جہاں سے تراجی چاہے کھا!

یہ ایک عالمگیر تعلیم ہے جو کسی مذہب نے نہیں دی اور یہ ایک معمولی بات ہے جس کا بھی مذہب اسلام نے لحاظ فرمایا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے قبل جتنے انبیاء اور ہادیان مذہب تشریف لائے ان کے عملی نمونوں اور مثالوں کی تلاش و جستجو کرنے سے یہ حقیقت منکشف ہو جاتی ہے کہ اسلام کے علاوہ اور جتنے تبلیغی مذہب سمجھے جاتے ہیں وہ حقیقت میں تبلیغی نہیں۔ خود مہاتما بدھ نے ہند کے علاوہ کسی کو اپنی نجات کا راستہ نہیں بتایا اور نہ اس کا حکم دیا۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے علاوہ اور کسی دوسری قوم کو نہ اپنا وعظ سنایا اور نہ ان کو اپنا مخاطب بنایا۔ ایک دفعہ ایک کنعانی عورت نے ان سے برکت چاہی تو حضرت عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ پھر فرمایا کہ یہ مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی یعنی بنی اسرائیل کا مذہب کتوں کو پھینک دیں (یعنی غیر بنی اسرائیل) اور اپنی قیمتی چیزیں سوئروں کے آگے نہ پھینکو۔ اسی طرح ہندوؤں نے بھی اپنے مذہب کو تمام قوموں سے چھپا کر رکھا۔ کیونکہ وہ اپنا پاک دھرم اچھوتوں کو سکھا کر ناپاک کرنا نہیں چاہتے۔

حوائج ضروریہ کے متعلق مذہب اسلام نے نہایت اکمل و احسن طریقہ پر تعلیم دی ہے اور دیگر مذاہب اس سے بالکل خاموش ہیں۔

عورتوں پر ظلم | آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عورتوں کی جو حالت تھی وہ کسی پر مخفی نہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب وہ بیوہ ہو جاتی تھی تو اس کو گھر سے باہر ایک نہایت تنگ کوٹھڑی میں رہنے کو اور خراب سے خراب کپڑے پہننے کو دیئے جاتے تھے۔ کسی قسم کی خوشبو استعمال نہ کر سکتی۔ اس حالت کے ساتھ جب پورا سال گزر جاتا تو ایک بکری یا گدھا لاتے اس سے وہ اپنے جسم کو مس کرتی۔ نہ معلوم کیا کیا وحشیانہ برتاؤ کیا جاتا اور ان چیزوں کو عمل میں لانے کے بعد پھر کوٹھڑی سے باہر نکلتی اور اس کے ہاتھ میں مینگنی دی جاتی وہ اس مینگنی کو پھینک دیتی۔ اس وقت گھر سے نکل آتی اور پہلی حالت بحال ہوتی۔ عورتوں کا جو مہر مقرر ہوتا وہ باپ کو ملتا۔ عورت کو اس سے کوئی سروکار نہ ہوتا۔

غرض مجموعی حیثیت سے عورتوں کو بہت بدترین مخلوق سمجھا جاتا اور ان پر ہر قسم کی جبر و تعدی کی جاتی۔ آخرکار یہاں تک نوبت پہنچی کہ جس کے گھر میں لڑکی پیدا ہوتی اس کو سخت ناگوار و رنج ہوتا اور شرمندگی کی وجہ سے لوگوں سے چھپتا پھرتا۔ جس کے متعلق ارشاد باری ہوتا ہے :-

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ

کسی شاعر نے ان افعال قبیحہ کا اس طرح نقشہ کھینچا ہے ؎

مالابی حمزة لا یاتینا
یبیت فی بیت التی تلینا
غضبان الا تلد البنینا
تاللہ ماذاک بایدینا
ونحن کالزرع لزارعینا
ننبت ماقد زرعوہ فینا

لیکن جب بطحائے مکہ میں آفتاب نبوت ظہور ہوتا ہے تو ان افعال قبیحہ و شنیعہ کو ممنوع قرار دیتے ہوئے اس جاہل قوم کو قلیل مدت کے اندر صراط مستقیم پر لایا۔

آپ ہی بتلائیے کہ عورتوں اور بچوں کے ساتھ اس قسم کا برتاؤ کرنا اور معصوم لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ یہ کونسی تہذیب اور اخلاق حسنہ کا ثبوت ہے۔

شادی بیاہ | نکاح کرنا ہر مذہب و دھرم میں جائز ہے۔ چونکہ اس کا تقاضا فطری ہے۔ اس لئے ہر مذہب میں اس کے متعلق کوئی نہ کوئی احکام موجود ہیں۔ قرآن کریم چونکہ بانیٔ فطرت کا کلام ہے اس لئے وہ انسان کی فطری ضروریات کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ لہٰذا اس نے شادی بیاہ کے متعلق سب سے پہلے ایک قانون مرتب کرکے ان عورتوں کا دیا جن سے شادی کرنا حرام و ناجائز ہے۔ اس قانون کے اول الفاظ یہ ہیں :-

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ الخ

ویدک دھرم والوں کا دعویٰ ہے کہ ویدوں میں انسانی ضروریات کے تمام احکام ملتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس فطری تقاضا کے متعلق ہم کو کوئی فہرست نہیں ملتی جو انسانی زندگی میں رہنما ہو سکے۔ اس لئے ویدک دھرم کے عالموں نے ایک فہرست تراشی ہے۔ چنانچہ سوامی

فتاویٰ

س ۸۵} زید بکر کے پاس مبلغ ایک صد روپیہ بطور امانت رکھ دیتا ہے۔ بکر زید کی رکھی ہوئی امانت میں سے وقت ضرورت زید کے بغیر اجازت دس پندرہ روپیہ لے کر اپنے مصرف میں صرف کر ڈالتا ہے اور پھر کما کر زید کی امانت میں سے جو بھی دس پندرہ لے کر اپنی مد میں خرچ کیا تھا وہ اسی طرح رکھ دیتا ہے۔ اور یہ بات زید کو معلوم نہیں ہوتی۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ بکر کا زید کی امانت میں سے بغیر اس کے پوچھے ہوئے اپنے کام میں خرچ کرنا اور پھر کما کر اس میں رکھ دینا از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟ یا بکر کا مذکورہ بالا فعل خیانت میں داخل ہے کیا قرآن و حدیث سے اس کا جواب دیں۔

(خریدار اہلحدیث نمبر ۹۳۷۷)

ج ۸۵} امانت کو اس طرح خرچ کرنا پورا غصب ہے۔ اس لئے امین پوری امانت ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ آپ رکھی ہوئی چیز پر امانت کا حکم نہ ہوگا بلکہ مغصوب (قرض) ہوگا۔ اللہ اعلم!

س ۸۶} زانی کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا جائز ہے یا ناجائز؟　(سائل مذکور)

ج ۸۶} زانی کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے جبکہ وہ اسلامی تعلیم (متعلقہ ذبیحہ) کے ماتحت ذبح کرے۔ اللہ اعلم!

س ۸۷} میرا دل اس بات کے لئے ہر وقت پریشان رہتا ہے کہ ہمارے پاس ایک مسجد ہے۔ لوگ نماز پڑھتے ہیں تو سورہ فاتحہ کے شروع میں بسم اللہ نہیں پڑھتے۔ میرا ایک دوست ہے جو کہ ہر سورت کے شروع میں جو فرضوں میں سورت فاتحہ کے بعد پڑھتا ہے بسم اللہ پڑھتا ہے۔ مثلاً سورہ اخلاص و مزمل و تغابن وغیرہ۔ آیا ان سورتوں کے اول بسم اللہ پڑھنے والے کی نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۴۳۴)

ج ۸۷} بسم اللہ سورہ فاتحہ و دیگر سورتوں کے شروع میں قراءت نماز کے وقت جہری نمازوں میں بلند آواز سے یا آہستہ پڑھنے میں اختلاف ہے۔ امام شافعی اور اکثر محدثین رحمہم اللہ بلند آواز سے مسنون بتاتے ہیں۔ حنفیہ و بعض محدثین آہستہ پڑھنے کے قائل ہیں۔ نماز دونوں طرح بلا خلل ہو جاتی ہے۔ اس میں جھگڑے کی ضرورت نہیں اور نہ پریشانی کی بات ہے میرے نزدیک راجح قراءت بالجہر ہے۔

س ۸۸} ڈاڑھی کی شرعی حد کیا ہے؟ گردن اور رخساروں کے بال ڈاڑھی کے حکم میں شامل ہیں یا جداگانہ ہیں؟ خط بنانا جائز ہے؟ گردن اور رخساروں کے بال رکھنے ضروری ہیں؟

(خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۰۹۱)

ج ۸۸} بعض روایتوں میں ڈاڑھی کی اقل حد ایک مشت تک آئی ہے۔ لیکن لمبی چھوڑنے کی بابت بھی حدیث ہے جو کہ اولیٰ ہے۔ اور آنحضرت کی نسبت حدیث میں الفاظ کان یاخذ اطراف لحیتہ بھی آئے ہیں یعنی ڈاڑھی کے کناروں کے بال کتر لیا کرتے تھے۔ گردن اور رخساروں کے بال ڈاڑھی میں داخل نہیں۔

س ۸۹} قرآن مجید اور کسی حدیث صحیحہ سے حوا کا آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا ہونا ثابت ہے یا نہیں حدیث صحیح ہو اور آنحضرت صلعم کا فرمان صاف ہو کہ حوا آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی۔ (عبدالرحمٰن فریدکوٹی)

ج ۸۹} ہمارے علم میں کوئی ایسی حدیث یا آیت نہیں جس کا یہ مضمون ہو کہ حوا علیہا السلام حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا ہوئی تھیں۔

س ۹۰} آپ کے نزدیک حوا کا پسلی سے پیدا ہونا یا جنس آدم سے پیدا ہونا کونسا مرجح ہے۔

ج ۹۰} فہم ناقص میں دوسری شق (جنس آدم سے پیدا ہونا) مرجح ہے۔

س ۹۱} ایک شخص حنفی المذہب کہتا ہے کہ ایک وتر پڑھنا گمراہی ہے۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟　(سائل مذکور)

ج ۹۱} ایک وتر پڑھنا حدیث شریف میں آیا ہے (بخاری شریف) جو شخص جان بوجھ کر حدیث کو گمراہی کہے وہ خود گمراہ ہے۔ امام احمد کا قول ہے کہ ایک رکعت وتر اثبت (زیادہ ثابت) ہے۔ نماز بحکم تقویٰ و دیانت

س ۹۲} میں مسماۃ آمنہ .... سکنہ دھاندہ عرض گزار ہوں کہ میرا نکاح محمد اسمٰعیل ولد حاجی چراغدین سکنہ وڈالی ڈوگراں کے ساتھ مورخہ ۱۴- جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ کو ہوا۔ اور خاوند مذکور نے نکاح نامہ کے فارم پر یہ معاہدہ کیا تھا کہ میں حسن سلوک و حسن معاشرت کے علاوہ ماہوار عہ ۱۵ روپیہ دیا کرونگا اور گھر سے غائب نہ ہونگا۔ اور اگر ان شرائط کی خلاف ورزی کروں تو میری طرف سے میری زوجہ (آمنہ) کو طلاق بائن واقع کرنے کا اختیار ہوگا! خاوند مذکور نے نکاح سے آجتک ایک شرط پوری نہیں کی۔ بعدہ۔ اپریل ۱۹۳۷ء کو پھر ایک معاہدہ تحریر کیا کہ میں آج سے سات روپیہ ماہوار نان و نفقہ دیا کرونگا اور گھر سے غائب نہ رہونگا۔ اور اگر اس معاہدہ کی خلاف ورزی کروں تو میری طرف سے میری زوجہ کو طلاق بائن ہو۔ چنانچہ اس معاہدہ ثانی کو لکھے ہوئے آج قریباً ایک سال دو ماہ ہوتے ہیں خاوند مذکور نے کوئی شرط پوری نہیں کی۔ نہ نان و نفقہ دیا اور نہ ہی گھر میں رہتا ہے۔ بلکہ کوئٹہ وغیرہ علاقوں میں مارا مارا پھرتا ہے نہ خط لکھتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ خاوند مذکور کے معاہدوں کے مطابق مجھ پر طلاق بائن پڑتی ہے یا نہیں؟ اور میں اپنے اوپر طلاق بائن وارد کر کے اور عدت پوری کر کے اپنا نکاح ثانی کر سکتی ہوں یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(راقمہ: آمنہ۔ ۴ جون ۱۹۳۸ء)

ج ۹۲} حسب معاہدہ محمد اسمٰعیل آمنہ کو طلاق بائن ہو گئی۔ حصول فتویٰ کے بعد عدت طلاق گزار کر نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں یہ طلاق امرک بیدک کی قسم سے ہے۔

فتاویٰ نذیریہ۔ ہر سوال کا جواب بمطابق قرآن و حدیث قیمت بجلئے عہ کے عہ پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

نشاہر مجنون ؕ

(ترجمہ) تحقیق یہ (دوزخی) تھے (اس قسم کے کہ) جس وقت کہا جاتا تھا واسطے اون کے نہیں کوئی معبود مگر (اللہ) تکبر کرتے۔ اور کہتے تھے (دنیا میں یہ دوزخی) کیا ہم چھوڑ دینے والے ہیں معبودوں (دیوتاؤں) اپنوں کو واسطے ایک شاعر دیوانہ کے

ف ۱۔ آج کل بھی یہی حالت ہے کہ معصوم عن الخطاء پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بات نہیں مانی جاتی جتنی اپنے بزرگوں اور شکم پرور ملاؤں، دوفٹ اونچی توند والے بوڑھوں کی مانی جاتی ہے۔ بلاشک یہ بلائیں ان کو ایک روز دوزخ کا ایندھن بنا کر رہیں گی۔ خدایا ہم کو ان بلاؤں سے بچا اور اپنے پاک پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے صحیح راستہ پر چلا۔ والحقنی بالصالحین۔ یا ارحم الراحمین۔

دوزخ والوں کی مہمانی۔

أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِّلظَّالِمِينَ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ (سورہ والصّٰفّٰت)

(ترجمہ) کیا یہ بہتر ہے مہمانی درخت سینڈھ کا (تھوہر کا) تحقیق کیا ہم نے اوسکو بلا واسطے ظالموں کے تحقیق وہ درخت ہے کہ نکلتا ہے بیچ جڑ دوزخ کے سر اوس کا گویا کہ سر ہیں شیطانوں کے۔

ف ۲۔ یعنی بدنما۔ یا شیطان کا سانپوں کو۔

فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ

(ترجمہ) پس تحقیق وہ البتہ کھانے والے ہیں اوس میں سے پس بھرنے والے ہیں اس سے پیٹوں کو پھر تحقیق واسطے اون کے اوپر اوس کے ملونی ہے آب گرم سے پھر تحقیق پھر جانا اون کا البتہ طرف دوزخ کے ہے۔

ف ۱۔ یعنی بہت بھوکے ہونگے تو آگ سے ہٹا کر کھانا پانی کھلا پلا کر پھر آگ میں ڈالیں گے۔ دوزخی لوگ مسلمانوں کو تلاش کرینگے کہ وہ کہاں ہیں۔

هَٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ هَٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ قَالُوا بَلْ أَنتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ قَالُوا رَبَّنَا مَن قَدَّمَ لَنَا هَٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ (ص)

(ترجمہ) بات یہ ہے اور تحقیق واسطے سرکشوں کے بُری جگہ ہے پھر جانے کی دوزخ داخل ہوں گے اوس میں پس بُرا ہے بچھونا۔ یہ ہے عذاب پس چکھو اوس کو گرم پانی اور پیپ اور اسی قسم کے سے طرح طرح کے۔ یہ جماعت ہے بیٹھنے والی ساتھ تمہارے نہ خوشی ہو جو ساتھ اون کے تحقیق وہ داخل ہونے والے ہیں آگ میں۔ کہیں گے بلکہ تمہیں ناخوشی ہو جو ساتھ تمہارے تحقیق تم نے آگے تیار کر رکھا تھا واسطے ہمارے پس بُری جگہ ہے رہنے کی۔ کہیں گے اے رب ہمارے جس نے پہلے تیار کر رکھا تھا واسطے ہمارے یہ پس زیادہ دے اوسکو عذاب دوگنا بیچ آگ کے

ف ۱۔ دوزخ کے کنارے پر دوزخیوں کو فرشتے لاکر جمع کرتے ہیں۔ اوس تنگی اور بے قراری میں پہلے بیٹے پچھلوں کو کوسنے لگے۔ اور پہلے وہ تھے جو دنیا میں سردار تھے پچھلے وہ جو ادنیٰ تھے۔ آپس میں یہ بھنکار کر بولیں گے۔

وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ (ص)

(ترجمہ) اور کہیں گے کیا ہے ہم کو کہ نہیں دیکھتے ہم اون مردوں کو کہ تھے ہم گنتے اون (مسلمانوں) کو شریروں سے کیا پکڑا تھا ہم نے اون کو ٹھٹھا میں یا کج ہو گئیں اون سے آنکھیں ہماری۔

ف ۲۔ وہاں دیکھیں گے سب بیچارے لوگ ادنیٰ اور اعلیٰ دوزخ کے واسطے جمع ہوتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو پہچانتے تھے وہ نظر نہیں آتے تو حیران ہو کر کہیں گے کہ ہم نے اون کو غلط سمجھا تھا شیطے ہیں۔ وہ اس قابل نہ تھے کہ آج دوزخ سے بچ جاتے۔ یا ایسی جگہ کہیں ہیں پر ہماری آنکھیں چوک گئیں ہمارے دیکھنے میں نہیں آتے۔

اللہ تعالیٰ دوزخ کا عذاب بیان فرما کر اپنے بندوں کو اوس سے ڈراتا ہے۔

لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ ۚ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ

(ترجمہ) واسطے اون (دوزخیوں) کے اوپر اون کے سائبان ہونگے آگ سے اور نیچے اونکے سائبان ہونگے یہ ہے کہ ڈراتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اسکے بندوں اپنے کو۔ اے بندے میرے پس ڈرو مجھ سے۔

چھوٹے (دوزخی) بڑے دوزخیوں سے کہیں گے کہ اس عذاب میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ (المؤمن)

(ترجمہ) جس وقت جھگڑیں گے بیچ آگ کے پس کہیں گے ناتوان واسطے اون لوگوں کے کہ تکبر کرتے تھے۔ تحقیق تھے ہم واسطے تمہارے تابع پس کیا ہو تم کفایت کرنے والے ہم سے ایک حصہ آگ کے سے۔ کہیں گے (بڑے دوزخی) وہ جو تکبر کرتے تھے۔ تحقیق ہم سبھی ہیں بیچ اوس کے تحقیق اللہ (تعالیٰ) نے تحقیق حکم کیا ہے درمیان بندوں کے۔

ف ۱۔ یعنی اب جگہ نہیں رہی کہ کوئی کسی کے کام آوے

احسن المواعظ حصہ اول۔ مؤلفہ مولانا ابراہیم صاحب دہلوی۔ قیمت ۸ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ملکی مطلع

جماعت اہل حدیث کی پراگندگی

اور

اس کا اثر

معزز معاصر محمدی دہلی نے ۱۵-جون کے پرچے میں جماعت اہل حدیث کی سستی و کاہلی، غفلت و جمود اور اشاعت توحید و سنت سے بے پروائی کا ذکر جس دلسوزی سے کیا ہے وہ قابل صد ستائش ہے؟! اسی لئے اس نے اعیان اہل حدیث کو بڑے رقت آمیز لہجہ میں سمجھایا ہے کہ اپنی غفلت کو چھوڑو اور توحید و سنت کی اشاعت پر کمربستہ ہو جاؤ۔ ہمارا ذاتی خیال ہے جس کی صحت کے ہم ذمہ دار ہیں کہ مسلمان بحیثیت قوم اگر متفق ہو کر کفر کا مقابلہ کریں تو کفر ٹھیر نہیں سکتا۔ اسی طرح افراد اہل حدیث اگر توحید و سنت کا مشترک مفہوم لے کر اسکی اشاعت پر کمربستہ ہو جائیں تو ہندوستان سے قبر پرستی، پیر پرستی، دیگر جملہ رسومات کفریہ، شرکیہ اور بدعیہ بہت جلد دور ہو سکتی ہیں (انشاء اللہ) لیکن یہ کیوں متفق نہیں ہوتے۔ ؏

اگر گویم زباں سوزد

اس عدم اتفاق کی دلیل ہر فریق جو بیان کرتا ہے (گو وہ اپنے خیال میں اس دلیل کو مضبوط سمجھے) مگر ہمارے نزدیک بلکہ (انشاء اللہ) خدا کے نزدیک بھی عدم ملاپ کی دلیل وَيُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ کی مصداق ہے۔ ہمارے ناقص علم میں کوئی آیت یا کوئی حدیث اس امر کے جواز کے لئے نہیں ملتی کہ مختلف الرائے مسلمان کسی مشترک اصول پر بھی جمع نہ ہوں۔ خیر یہ تو ہوئی معاصر محمدی کی دلسوزی کی تائید۔ ہم ان صفحات میں ملکی حیثیت سے بھی جماعت اہل حدیث کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ باوجود کثیر التعداد ہونے کے قلیل الوجود بلکہ عدیم النشان ہیں (واحسرتا!) یہ سب کچھ اس تنگ دلی کا نتیجہ ہے جو مذہبی شکل میں موجب تفرقہ ہو رہی ہے۔ ہم آج کی صحبت میں جماعت اہل حدیث کو ان کے ایک بڑے نقصان پر اطلاع دیتے ہیں وہ اگر غور کریں گے تو سمجھ جائیں گے کہ ہماری ہستی معرض خطرہ میں ہے۔ کیوں نہ ہو جبکہ خداوند تبارک و تعالیٰ نے پہلے ہی سے فرمادیا ہوا ہے:۔

وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ

شیخ عطاء الرحمن دہلوی

اور

جماعت امامیہ

مرحوم کے جنازہ میں جماعت امامیہ دہلی کی عدم شرکت کی اطلاع درج ہوئی تھی۔ اس کے بعد مولوی یونس صاحب کے نام سے اس کی تردید درج ہوئی۔ اس تردید کی تردید کیلئے متعدد خطوط آئے۔ جن میں سے ایک خود مولوی یونس صاحب کے نام سے بھی ہے۔ ان سب خطوط کا مضمون یہ ہے کہ تردیدی خط جعلی ہے۔ دراصل امامیہ جماعت شریک جنازہ نہیں ہوئی۔

ہم حیران ہیں کیا کہیں۔ کیونکہ اب ہماری نگاہ میں ہر تحریر مشتبہ ہوگئی ہے۔ لہٰذا ہم بغرض تحقیق یہ لکھنے پر مجبور ہیں کہ مراسلہ نویسان دفتر محمدی دہلی کی تصدیق سے مراسلہ بھیجیں تو درج کیا جائیگا۔ اس کے بغیر ہرگز نہیں۔

باہمی تنازع نہ کرنا ورنہ پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا بگڑ جائیگی یعنی بے عزت ہو جاؤ گے۔

میں بادل نخواستہ اس بے عزتی کی ایک مثال جماعت اہل حدیث کے سامنے پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

۴ نومبر ۳۷ء کے حملہ قاتلانہ کی اطلاع سے افراد اہل حدیث ہند کو جو صدمہ پہنچا اس کا ثبوت ہمدردی کے ان تاروں اور خطوط سے مل سکتا ہے جو دفتر ہذا میں موصول ہوئے۔ اس صدمہ جانکاہ کی اطلاع کے تار بے شمار گورنمنٹ پنجاب کو پہنچے۔ خاص اہل حدیث کانفرنس دہلی کے دفتر سے ایک معروضہ وزیر اعظم پنجاب کی خدمت میں بھیجا گیا۔ ان سب معروضات کا مضمون ایک ہی تھا کہ گورنمنٹ اس حملے کی تہ کو معلوم کرے کہ ایسا قاتلانہ حملہ کیوں ہوا؟ کیونکہ بقول اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر اس حملے میں مذہبی تعصب کو بڑا دخل تھا مجلس اہل حدیث امرتسر کڑہ حکیماں نے ایک اشتہار کے ذریعہ اس کی تہ کا سراغ لگا کر گورنمنٹ کی رہنمائی بھی کی مگر باوجود اتنی گذارشات کے گورنمنٹ پنجاب نے اس معاملے پر کوئی توجہ نہیں دی۔ کیوں؟ اس لئے کہ آج زمانے کی حکومتیں جس اصول پر چل رہی ہیں وہ یہ ہے کہ باربار مانگو، چیخو، چلاؤ۔ اتنے چلاؤ کہ حکومت کے کانوں تک کو تکلیف پہنچے۔ پھر وہ تمہاری بات سنیگی۔

جس جماعت نے اس اصول کو سمجھا ہے۔ وہ حکومت سے اپنی بات منوالیتی ہے۔ مگر جماعت اہل حدیث چونکہ ایک مذہبی جماعت ہے۔ اس لئے حکومت سے معمولی سی گذارش کر کے بمشورہ حافظ شیرازی

در بند آں مباش کہ شنید یا نہ شنید

خاموش ہو کر بیٹھ جاتی ہے۔ ادھر زمانہ چیخنے چلانے کا متقاضی ہے مگر یہ کام تنظیم جماعت پر موقوف ہے۔ اس لئے جماعت اہل حدیث بوجہ اپنی عدم تنظیم کے ناکام رہتی ہے اور خدا جانے کب تک ناکام رہے گی۔ (الی اللہ المشتکیٰ)

ہندوستان کی سیاسی تاریخ بتاتی ہے کہ ہندوستان کی پولیٹیکل تحریک کے بانی اول اعیان و اکابر اہل حدیث ہی تھے۔ جس کا ثبوت ہم سرکاری کاغذات سے پیش کر سکتے ہیں۔ ان اعیان و اکابر کے اجرائے تحریک کی وجہ سے آج خوابیدہ افراد اہل حدیث جملہ سیاسی اداروں کو مخاطب کر کے کہہ سکتے ہیں ؎

لے اڑی طرز فغاں بلبل نالاں ہم سے
گل نے سیکھی روش چاک گریباں ہم سے

حسرتناک واقعات | خاکسار (مدیر اہلحدیث) امر

متفرقات

ایک دردمندانہ آواز | ناظرین کرام ومعاونین عظام کی خدمت میں بارہا عرض کیا جا چکا ہے کہ "اہلحدیث" کی کمی اشاعت کو بہت جلد پورا کریں۔ کیونکہ خریداران کی کمی اور اخراجات کی زیادتی ناقابل برداشت ہے کوئی ایسا محفوظ فنڈ تو ہے نہیں جہاں سے ہر ماہ خسارہ پورا کیا جا سکے۔

اس لئے جملہ ناظرین کو اس کی توسیع اشاعت میں بیش از بیش حصہ لینا چاہیئے۔ ہر ایک خریدار نیا خریدار بنانے کا تہیہ کر لے تو پھر دیکھئے کتنی جلدی اخبار کی مشکلات کا انسداد ہو جاتا ہے۔

شکریہ | احباب ذیل نے اس ہفتہ ایک ایک نیا خریدار بنایا ہے۔ ادارہ "اہلحدیث" ان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔
حکیم اللہ بخش صاحب۔ جناب عبدالکبیر صاحب۔
جناب مقبول بیگ صاحب۔ شیخ ظہور الحق صاحب۔

رسالہ شمع توحید | کی طلبی روز افزوں ہے مگر افسوس ہے کہ رسالہ مذکور خاطر خواہ تعداد میں نہ چھپ سکنے کے باعث جن حضرات کی فرمائشات کی کما حقہ تعمیل نہیں کی جا سکتی۔ وہ ہمیں معذور سمجھیں۔ بہت تھوڑے نسخے باقی ہیں۔ جہاں جہاں ہنوز نہ پہنچ سکے ہوں وہاں کے حضرات جلد طلب کر لیں ورنہ ختم ہو جانے پر مکرر طباعت بغیر ملنا مشکل ہے۔

محرر کی ضرورت | مولوی حاجی یونس خان صاحب رئیس و تاؤلی حال ملک پور ضلع بلند شہر کو ایک ایسے محرر کی ضرورت ہے جو خوشخط ہو۔ ان کے قلمی مضامین کو صاف خط میں لکھ دیا کرے۔ ضرورت مند حضرات موصوف سے خط و کتابت کریں۔

اہلحدیث کا شوق | فدوی ایک غریب نادار طالب علم ہے۔ اخبار اہلحدیث کا ازحد شائق ہے۔ کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ بندہ کے نام اخبار جاری کرا دیں۔
راقم محمد رمضان طالب علم بابر خانی ڈاک خانہ گھلن براستہ قصور۔ ضلع لاہور

غریب فنڈ | میں ایک صاحب خیر عہ۔ از فتوی فنڈ ۲ عہ جملہ ۲ عہ ہے۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۲ ر بقایا ہے۔ از سائل ۱۲۵ عبدالقادر الہ آباد ۶۔ ۱۲۸ خیرالدین از کیلہ ۶۔ ۱۲۵ سردار محمد از نوشہرہ ۶۔ میزان جمع ۱۲؎
وصولی داخلہ ۱۳۶ خیرالدین ۱۳۷ غلام قادر ۱۳۸ محی الدین۔ میزان قیمت حسب غریب فنڈ ۸ ر
۸ ر بذمہ فنڈ

۱۸۸ سائلین اور ہیں | اگر اصحاب خیر دست کرم کو ذرہ سی بھی جنبش دیں تو بہت جلد ان سائلین کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے۔

نوٹ | آئندہ تا گنجائش داخلہ بند۔ سائلین تسلی رکھیں نمبر وار اجرا ہوگا۔ تسلی نہ ہو تو داخلہ واپس لے سکتے ہیں

نوٹ کر لیں

آئندہ پرچہ ان حضرات کی خدمت میں وی پی بھیجا جائیگا۔ جن کی قیمت ماہ جون میں ختم ہے۔ اور ۳۰۔ جون تک۔ دفتر ہذا میں وصول نہیں ہوگی۔
نیز مہلت یافتگان وی پی کے منتظر رہیں۔ ان کی قیمت اگر وصول نہ ہوئی تو اخبار بند کر دینے کی شکایت نہ فرمائیں۔

اشاعت فنڈ | میں عرصہ سے کوئی رقم نہیں آئی۔ شائقین توحید و سنت اس فنڈ کی ضرور امداد کریں۔ اس لئے بارہا اعلان کیا گیا ہے کہ جملہ مدارس و انجمنیں اخبار میں اپنے متعلق کوئی نوٹ چھپوانا چاہیں وہ اس فنڈ کا حق ضرور ادا کیا کریں۔ جس میں ان کو اجر مضاعف ہے

تبلیغی وعظ | انجمن اہل حدیث کوٹلی لوہاراں مغربی نے مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی۔ مولوی احمد الدین صاحب گکھڑوی، مولوی علی محمد صاحب۔ مبلغین جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کو ۲۸ کو بلوا کر توحید و سنت کی تائید و شرک و بدعت کی تردید میں وعظ کرائے۔ الحمد للہ ان کا اثر اچھا ہوا۔
(عبدالعزیز از کوٹلی لوہاراں مغربی)

یاد رفتگان | میاں عبیداللہ صاحب کچلو برادر کلاں ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو کانگرسی لیڈر جو بڑے پکے موحد اور ہماری مسجد جمعہ کے نمازی تھے۔ عرصہ میں علیل رہ کر اور عیال کثیر چھوڑ کر ۱۷۔ جون کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا تعالیٰ مرحوم کو بخشے
(راقم:۔ رضاء اللہ نبیرہ حضرت مولانا)

ایضاً | میرا والد کچھ عرصہ بیمار رہ کر فوت ہو گیا۔ انا للہ۔
(محمد اسمٰعیل ملازم دفتر اہلحدیث امرتسر)

صدمہ پر صدمہ | عرصہ بارہ یوم کا ہوا کہ میری لڑکی اور بھانجا فوت ہو گئے تھے۔ وہ صدمہ کیا کم تھا کہ ۱۵۔ جون بروز بدھ میرا لڑکا عمر سوا سال نام نظیر حسین قضاء الٰہی سے فوت ہو گیا۔ احباب دعا کریں کہ خداوند کریم ہم لوگوں کو صبر عطا فرماوے۔
(محمد حسین سوداگر ہڈی۔ شاہجہانپور۔ حال وارد امرتسر)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ان کے حق میں دعا مغفرت کریں۔
اللھم اغفر لھم وارحمھم

بیرنگ خطوط کیوں واپس ہوتے ہیں | جب سے لفافوں کے محصول میں کمی بیشی ہوئی ہے۔ بہت سے حضرات لفافہ بند کر کے یہ خیال نہیں فرماتے کہ یہ بیرنگ تو نہیں ہوگا روانہ کر دیتے ہیں۔ حالانکہ وزنی ہونے کی وجہ سے وہ بیرنگ ہو جاتے ہیں۔ دفتر میں چونکہ ایسا کوئی فنڈ نہیں جس سے یہ زائد محصول ادا کیا جا سکے اس لئے واپس کر دیئے جاتے ہیں۔ اس پر بعض احباب رنجیدہ ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا جملہ ناظرین کی خدمت میں باادب گذارش ہے کہ محصول لفافہ ایک آنہ پہلے تولہ پر ہے اس سے اوپر فی تولہ دو پیسہ زائد اس لئے آپ حضرات لفافہ کو روانہ کرنے سے پہلے وزن کر لیا کریں۔
نوٹ:۔ اہل بر ماخاصکر اس گذارش پر غور فرمائیں۔
(ڈاک محرر)

یاد رفتگان | عزیزی برادر سلامت اللہ عرصہ ۲۔ ماہ بیمار رہ کر ۱۲ ربیع الثانی بوقت مغرب انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (ابوالوفاء ثناء اللہ سنہ سیلیپی مالدیپ)

(۶۷۷)

دیارِ حبیبؐ کا تحفہ۔ مدنی حکیم کا عطیہ

مجھے دیارِ حبیب کے اس سفر سے مندرجہ ذیل مجرب و کامیاب نسخے میسر ہوئے جن کو میں بعد آزمائش افادہ عام کی خاطر مشتہر کرتا ہوں۔ گولیاں اٹھراہ ۶؍۔ معجون قوت باہ ۶؍۔ سوزاک کا سفوف ۱۲؍۔ سفوف دماغی کمزوری کا محافظ عہ۔ (منگوانے کا پتہ)
الحاج غلام رسول کاتب وکندن ساز
نیا بازار۔ ہوشیارپور

سرمہ نور العین ۱۲ء

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)
کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ
پتہ:- منیجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ

اصلاح الرسوم

(مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی)
اس کتاب میں عقلی و نقلی دلائل سے ہر قسم کے رسم و رواج کی تردید کی گئی ہے۔ واعظین حضرات کے لئے بہت مفید ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸؍۔ محصول ڈاک علیحدہ۔
ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے جو احباب حسن ظن رکھتے ہیں وہ ہمیں مورد عتاب ٹھیرایا کرتے ہیں کہ آپ دونوں صاحب جماعت کی رہنمائی کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ محض اس عتاب کو دور کرنے کے لئے میں واقعات صحیحہ پیش کرکے جماعت کو متوجہ کرتا ہوں کہ وہ ان پر ذرا غور کرکے اپنا عتاب ہم سے دور کریں۔

پہلی مذہبی تحریک جماعت اہل حدیث کی مذہبی ضرورت کے لئے ہم دونوں نے زیر سایہ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی مرحوم ملک کا دورہ کرکے مولانا عبداللہ غازی پوری مرحوم کے زیر صدارت بمقام آرہ اہل حدیث کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اس کانفرنس نے جو ترقی کی اس کا ثبوت واقعات صحیحہ سے ملتا ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں اس کے جلسے ہوئے جن میں علمائے اہل حدیث بکثرت شریک ہوتے رہے جس سے توحید وسنت کی اشاعت بھی خوب ہوئی۔ اگر ایک طرف پشاور جیسے سخت دل شہر میں اس کا جلسہ ہوا تو دوسری طرف ملک کے دور دراز شہروں (مدراس اور کلکتہ وغیرہ) میں بھی جلسے ہوئے۔ آخرکار جماعت اہل حدیث کی سستی اور کاہلی سے (جس کی شکایت معاصر محمدی کو ہے) اہل حدیث کانفرنس بھی قوی ہوکر ضعیف ہوگئی۔

دوسری مذہبی تحریک خاص پنجاب میں تبلیغ کیلئے جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب قائم کی گئی۔ جس کے جلسے مختلف مقامات پر ہوئے اور ہورہے ہیں۔ توحید وسنت کی اشاعت کے پیش نظر اس نے متعدد رسائل بھی شائع کئے مگر افراد اہل حدیث کی طرف سے جس سرد مہری کا اظہار کیا گیا۔ اس کی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے ؎

وہی آلو کی ترکاری جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے

پہلی سیاسی ضرورت پولیٹیکل ضرورتوں کے لئے ہم نے تحریک کی تھی کہ ایک اہل حدیث لیگ قائم کی جائے۔ چنانچہ وہ کلکتے کے جلسہ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث میں وجود پذیر ہوئی اور جلسہ اہل حدیث کانفرنس منعقدہ چھپرہ میں اس کے عہدیدار مقرر ہوجانے کے بعد کام بھی جاری کیا گیا۔ اس کے بعد کیا ہوا؟ اس کا جواب اس کے ذمہ دار عہدیدار دے سکتے ہیں۔

دوسری سیاسی ضرورت جدید ریفارم سکیم کے موقع پر اخبار "اہلحدیث" کے ذریعہ تحریک کی گئی کہ پنجاب میں انتخابات کے لئے ایک اہل حدیث الیکشن بورڈ بنایا جائے۔ چنانچہ امرتسر میں جلسہ جمعیۃ تبلیغ کے موقع پر زیر صدارت مولانا سیالکوٹی اس بورڈ کی تشکیل کی گئی۔ اس کے بعد لاہور میں اس کے کئی اجلاس بھی ہوئے۔ اتنی سی آواز کا اثر یہ ہوا کہ امیدواران اسمبلی درخواستیں پیش کرتے تھے کہ اہل حدیث الیکشن بورڈ ہماری مدد کرے۔ اس بورڈ نے اپنے حسب منشا کام کیا۔ مگر اس کام کے بعد فوراً سو گیا۔ میں نے تحریک کی کہ اسی بورڈ کو اہل حدیث لیگ صوبہ پنجاب کی شکل میں تبدیل کردیا جائے۔ مگر اس کے کارکنوں (عہدیداروں) نے معمولی سی رضامندی کا اظہار کرکے وہی غفلت شعاری اختیار کرلی جس کا رونا معاصر محمدی نے رویا ہے۔

ناظرین کرام! یہ مختصر واقعات میں نے اس لئے پیش کئے ہیں کہ ہم دونو کو مورد عتاب بنانے والے عتاب میں کچھ اپنا حصہ بھی رکھیں ورنہ ہمیں یہ کہنے میں معذور سمجھیں۔ ؎

نہیں تقصیر اس بت کی جو ہے میری خطا لگتی
مسلمانو! ذرہ انصاف سے کہیو خدا لگتی

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

اضلاع لاہور۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ شیخوپورہ۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ لائل پور اور منٹگمری کے رہنے والے امیدواروں کی درخواستوں پر جو اپریل ۱۹۳۶ء میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کے عہدہ کے لئے ہونگی۔ صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سنٹرل رینج لاہور غور فرمائیں گے۔ یہ ضروری ہے کہ درخواست کنندگان کی عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو۔ وہ عمدہ چال چلن کے ہوں۔ جسمانی طور پر مضبوط ہوں اور چست وچالاک ہوں۔ اس آسامی کے لئے کم سے کم تعلیمی معیار ایف۔ اے یا دیگر مضامین میں اس کے مساوی امتحان یا ایچیسن چیفس کالج کا ڈپلومہ ہے۔ بلاواسطہ یا بالواسطہ سفارش کرانے کی کوشش امیدوار کے خلاف جائیگی۔ (لاہور ۱۷ جون ۳۶ء)

شادی بیاہ کی تباہ کن رسمیں!

لکھنؤ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک ۱۸ سالہ نوجوان لڑکی نے اس بنا پر خودکشی کرلی ہے کہ اس کے خویش و اقارب اپنی اقتصادی مجبوریوں اور دقتوں کی بنا پر اس کی شادی کے لئے سخت تردد اور پریشانی میں مبتلا رہا کرتے تھے۔

یہ واقعہ جس قدر دلگداز اور افسوسناک ہے ظاہر ہے لیکن یہ اپنی نوعیت کا کوئی نرالا واقعہ نہیں ہے۔ اس قسم کے واقعات ہندوستان میں آئے دن پیش آتے رہتے ہیں۔ اور شادی بیاہ کی موجودہ رسموں کے یہ لازمی اور غیر منفک نتائج ہیں۔ ہندوستانی سوسائٹی نے شادی و بیاہ کی رسموں کو اس درجہ سخت اور گراں بار بنادیا ہے کہ ایک بار ان سے دوچار ہونے کے بعد والدین کو اپنی زندگی یا زندگی کی راحت و مسرت ان پر قربان کردی دیا کرتے ہیں لیکن ایسا بھی بالعموم ہوتا رہتا ہے کہ ان کے تلخ نتائج یا ان کے تصور سے بہتری حساس لڑکیاں بھی اپنی زندگی کی بہار دیکھنے سے پہلے اپنے جسم و روح کا رشتہ منقطع کرلیتی ہیں۔ اس قسم کی رسمیں کچھ ہندوؤں ہی میں رائج نہیں ہیں بلکہ حیرت اور افسوس تو یہ ہے کہ مسلمان بھی ان کے شکار ہیں۔ حالانکہ اقتصادی اور تمدنی مقتضیات سے قطع نظر، مذہبی نقطۂ نظر سے بھی یہ تباہ کن اور ہلاکت آفریں رسمیں ان کے لئے کسی حال میں جائز نہیں ہیں بلکہ ان کا بجالانا گناہ اور شارع اسلام صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور بزرگان ملت کی تعلیمات اور اعمال کے سراسر منافی ہے۔

ہم علمائے کرام کو خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے فرائض محسوس کرتے ہوئے مسلمانوں کو ان تباہ کن لعنتوں سے نجات دلانے کے لئے منظم کوششیں عمل میں لائیں۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کرسکتے

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱ نمبر مقدمہ ۲۲۰

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ خوشی محمد ولد لال دین ذات گوجر سکنہ گیگیاں تحصیل شکرگڑھ۔ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۶/۲۸ ۲۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۶/۲۸ ۴)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱ نمبر مقدمہ ۱۹۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ برکت علی ولد سجادہ ذات گوجر سکنہ ماجرہ تحصیل شکرگڑھ۔ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۶/۲۸ ۲۷ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۶/۲۸ ۴)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱ نمبر مقدمہ ۱۹۵

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ شیر محمد و شاہ محمد پسران شہاب الدین ذات گوجر سکنہ ماجرہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۶/۲۸ ۲۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۶/۲۸ ۴)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم نمبر ۱ نمبر مقدمہ ۱۹۳

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ مہر دین ولد نور محمد ذات گوجر سکنہ ماجرہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۶/۲۸ ۲۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۶/۲۸ ۴)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ شکرگڑھ)

القول المبین مصنفہ مولوی غلام علی صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں تقلید شخصی کا بطلان آیات بینات و احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ کے ذریعہ سے ثابت کیا گیا ہے قابل دید ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸ر محصول ڈاک علیحدہ۔

خیر الکلام فاتحہ خلف الامام کی فرضیت بدلائل احادیث صحیحہ ثابت کی گئی ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ کتابت، طباعت، عمدہ۔ قیمت ۴ر (محصول ڈاک علیحدہ۔

منگوانے کا پتہ:۔ ——— مینیجر اہلحدیث امرتسر۔

الارشاد الی سبیل الرشاد مصنفہ مولانا ابو یحییٰ محمد صاحب شاہجہانپوری۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد دوسری کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ ضرور مطالعہ کریں۔ قیمت عہ

الاثار المتبوعہ لرد اعلام المرفوعہ

مؤلفہ مولانا محمد عبد اللہ صاحب مئوی۔ اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ رسالہ ہذا میں مخالفین کے تمام دلائل کا قلع قمع کرکے ثابت کردیا ہے کہ طلاق زیر بحث ایک ہی ہوگی۔ قیمت ۸ر

ہدایۃ المعتدی فی القراۃ للمقتدی

مصنفہ مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی مرحوم۔ اس رسالہ میں الحمد کی فرضیت کو بدلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے۔ مانعین کے جوابات بھی کافی طور پر دیئے گئے ہیں۔ چونکہ یہ کتاب نایاب ہوچکی تھی اب دوبارہ چھپوائی گئی ہے۔ زبان اردو ہے قیمت ۳ر

المرقات فی احکام الصلوٰۃ مصنفہ مولوی محمد جمال صاحب امرتسری مرحوم۔ جس میں نماز کے اقسام، شرائط و فرائض اور دیگر ضروری مسائل نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۴ر

الترغیب والترہیب مصنفہ امام عبد العظیم صاحب منذری۔ ہر مشروع فعل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر مرفوع احادیث لاکر ان کے ثواب و عذاب کی تشریح کی گئی ہے۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ قیمت ۲ے۔

وحی اور اسکی عظمت۔ وحی کی تعریف اور تقسیم کا بیان ہے۔ قیمت ۲ر

نوٹ:۔ محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

دہلی DELHI

(۶۶۸)

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزار ہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ آدھ پاؤ ۳؍ پاؤ بھر ۶؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب محمد یوسف خان صاحب بجے نگرا

"اس سے قبل میں نے آدھ پاؤ مومیائی منگایا تھا جس سے کافی فائدہ ہوا۔ اب آدھ پاؤ میرے دوست محمد عاشق خان صاحب رئیس کے نام ارسال فرمائیں۔"

(یکم مارچ ۳۸ء)

جناب سید حامد علی صاحب رائے پور

"میں نے اشرف علی صاحب ڈرافٹسمین کی معرفت آپکے دواخانہ سے مومیائی منگوا کر خود استعمال کی۔ خدا کا شکر ہے کہ مرض میں تخفیف ہوئی۔ اب میرے ایک دوست کے نام آدھ پاؤ بھیجدیں۔" (۲۸۔ مارچ ۳۸ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

محمدی ایجنسی

سے حسب ذیل اشیاء آرڈر آنے پر روانہ کی جاسکتی ہیں۔ گیس لیمپ ۲۰۰ کینڈل پاور کا۔ ہر قسم ڈاکٹری اوزار۔ مشین بادام روغن۔ مشین سویاں۔ قینچی بال تراش۔ عمارتی سامان آل دماز۔ چنگڑی چھپکا وغیرہ۔ چاقو ہر قسم۔ تالہ۔ مشینری و انجن کے پرزے و مرمت دیگ۔ پیتل کی ڈھلائی آٹا مشینوں کے بول بیرنگ۔ اس کے علاوہ جو نمونہ مطلوب ہو تیار ہو سکتا ہے۔ مال خوشنما اور پائدار بمقابلہ دیگر دوکانداروں کے سستا دیا جاتا ہے۔ بیس روپے یا اس سے زائد مال منگوانے پر مبلغ ۲۵ روپیہ فیصدی کے حساب پیشگی بھیجنا ہوگا۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔ مزید حالات کے لئے جوابی کارڈ یا ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

المشتہر:- منیجر محمدی ایجنسی منشی محمد عالم۔ بانی مدرسہ تعلیم القرآن کوٹلی لوہاراں مغربی۔ ضلع سیالکوٹ

تمام دنیا میں بے مثیل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چودھری محمد عبد اللہ صاحب چیمہ سب جج بہادر درجہ سوئم میانوالی

نمبر مقدمہ ۱۹۹ بابت سال ۱۹۳۸ء

پیارا ولد خدا یار مسلی سکنہ میانوالی - مدعی

بنام احمد دین ولد الف دین۔ اللہ دتہ ولد نظام دین اقوام کمبوہ۔ سکنائے سوئیاں خورد تحصیل و ضلع امرتسر

دعویٰ - ۱۲۰/-

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی احمد دین۔ اللہ دتہ مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام احمد دین۔ اللہ دتہ مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ ۲۹-جون ۱۹۳۸ء کو مقام میانوالی حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۳-جون ۳۸ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

عالم کباب مرزا

مؤلفہ منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری۔ مرزا صاحب قادیانی کا ایک مشہور الہام "عالم کباب" ہے۔ مؤلف موصوف نے مرزا صاحب کی تحریروں سے ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب اسی الہام کو مختلف صورتوں میں مختلف اوقات پر چسپاں کرتے رہے۔ قابل مطالعہ رسالہ ہے۔ قیمت دو آنے رعایتی ایک آنہ ؍۱

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مؤلفہ پنڈت آتمانند صاحب۔ اس میں وید منتروں کے حوالے دیکر ثابت کیا ہے کہ ویدوں کا مطالعہ اخلاق کے خلاف ہے۔ مؤلف نے اپنا یہ دعویٰ بھی ثابت کیا ہے کہ وید الہامی نہیں بلکہ انسانی تصانیف ہیں۔ اصل قیمت ۱۲؍ رعایتی ۱۰؍

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۳۵

اخبار اہلحدیث امرتسر

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ ؎
رؤسا و جاگیرداران سے " ۸ ؎
علم خریداران سے " ۴ ؎
" " ششماہی ۲ ؎
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲ ؎

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر یکم جمادی الاول ۱۳۵۷ھ مطابق یکم جولائی ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

اسلام اور موجودہ مسلمان -
انتخاب الاخبار - - -
آریہ سماج دہریت کی طرف جا رہی ہے ؟ -
آخری فیصلہ پر فیصلہ کن مناظرہ - ص۷
جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کے جلسے - - ص۸
جماعت اہل حدیث اور جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث ص۹
تحقیقات علمیہ کا ایک ورق - - - ص۹
قرآن کریم اور بارش - - - - ص۱۰
اخبار اہل النار - - - - ص۱۲
فتاوے - - - - - ص۱۳
متفرقات - - - - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ - اشتہارات - ص۱۶ تا ۲۰

اسلام اور موجودہ مسلمان

(از شاکر صدیقی۔ سرس۔ ضلع گیا)

ہے ملت بیضا سے مسلماں کا جدا رنگ — مذہب ہے وسیع اور دل انکا ہے بہت تنگ
اغیار پہ بھی جن کو ہے تعلیم تلطف — آمادہ ہیں وہ آج یگانوں سے پئے جنگ
تھا پلہ گراں جن کے محاسن کا جہاں میں — اب انکی نکوئی کے ترازو میں ہے پاسنگ
جو قوم کہ تھی سنت و قرآں کی طرفدار — صد حیف کہ اس قوم کے بھی پاؤں میں ہو لنگ
گو شورش و ہنگامہ میں بڑھ کر ہیں مسلماں — ملت سے مگر دور، اور اسلاف کے ہیں ننگ
اسلام ہے اک نور مسلماں ہیں شب تار — یہ دیکھ کر اعداء خردمند بھی ہیں دنگ
اے مصلحت وقت کے بندو یہ بتاؤ — ہوتے ہیں کہیں مومن و مشرک بھی ہم آہنگ

ان بے تکی باتوں سے تو بہتر تھی خموشی
شاکر نہ جوانی میں بھی، کچھ تجھ کو ہوا ڈھنگ

حزب المقبول۔ قرآن مجید و حدیث شریف کی دعاؤں کا مجموعہ۔ اس کتاب میں ہر موقعہ کی دعا موجود ہے۔ ہر اہل حدیث گھر میں خصوصاً اور دیگر مسلمانوں کے ہاں عموماً

تصانیف حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

شہادات مرزا ملقب بہ عشرہ مرزائیہ جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور جس کے جواب پر بقید مصنف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی۔ قیمت صرف ۳/

محمد قادیانی مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی میں مثیل ہوں۔ جو ان کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے ان کے اپنے اقوال سے ان کے اس دعویٰ محمدیت ثانیہ کی کماحقہ تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲/

عقائد مرزا مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان ان کی اپنی عبارات سے۔ /

والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے۔ اور آخری فیصلہ کے متعلق ان تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ رسالہ کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کے لئے زبردست حربہ ہے۔ قیمت ۴/

ایضاً۔ انگریزی ترجمہ۔ قیمت ۵/

فتح ربانی ایک زبردست تحریری مباحثہ در بارہ حیات مسیح۔ مابین مولانا صاحب موصوف اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے (قادیانی) جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۶/

علم کلام مرزا رسالہ ہذا میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے مرزائیت کی تردید میں اپنی شان میں بالکل نیا اور جدید طرز پر ہے۔ قیمت ۶/

عجائبات مرزا رسالہ ہذا علم کلام مرزا کا حصہ دوم ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے اپنے اقوال سے ان کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی ہے۔ قیمت ۲/

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

مشہور ——— مقالہ

(مقالہ نگار) ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی

اس مقالہ کی خوبی پر بے ساختہ ہر زبان سے نکلتا ہے کہ

دیکھو تو آج [illegible] غالب بے مثال کی صورت

کیونکہ اس [illegible] ۲۱ [illegible] میں جماعت اہل حدیث ہند کی تمام علمی خدمات [illegible] تدریس [illegible] تصنیف و تحقیق وغیرہ کا مفصل تذکرہ تبویب وار مذکور ہے۔ یہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا مصدقہ اور آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ علی گڑھ میں پڑھا گیا ہے اس مقالہ پر رسالہ "معارف" اعظم گڑھ جیسے وقیع صحیفہ کی رائے ہے کہ نہایت مفید اور کارآمد ہے۔ جماعت اہل حدیث کے ہر خواندہ فرد پر ایسی قابل قدر کتاب کا پڑھنا ضروری ہے۔ قیمت عام معیاد سے بھی کم یعنی ۸/ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا قابل دید ہے۔ قیمت ۱/

فسخ نکاح مرزائیاں مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتویٰ۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی اہل اسلام سے خارج ہیں۔ قیمت ۱/

عربی سیکھنی آسان ہو گئی

طلباء مدارس و شائقین کو خوشخبری

عربک ٹیچر مصنفہ مولانا محمد عالم صاحب امرتسری جس میں عربی کے ابتدائی تا انتہائی مسائل کو بطرز جدید حل کیا ہے۔ علم صرف و نحو کے قواعد، مسائل، ضرب الامثال، روزمرہ کی گفتگو۔ عام فقرے۔ گردانوں کے نقشہ جات مفصل درج ہیں۔ اس کتاب کے ہوتے ہوئے جلدی کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت

پتہ:۔ منیجر ا[illegible]

تعلیمات مرزا یعنی جواب الوہب۔ قادیانیوں کی تردید کی ایک مختصر مگر جامع رسالہ تعلیمات مرزا شائع ہوا تھا۔ جس کو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا اڈیشن ختم ہو گیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی کتاب ہے کہ اس کو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۶/

فیصلہ مرزا [illegible] اس رسالہ میں آخری فیصلہ [illegible]

نکات مرزا چونکہ مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکات قرآنیہ دکھلانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ صاحب کو بھی یہی دعویٰ ہے اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھلائے گئے ہیں۔ اور ساتھ ہی مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے معارف و نکات بھی دیئے گئے ہیں۔ تاکہ دونوں کا موازنہ ہو سکے۔ قابل دید ہے لکھائی چھپائی اعلیٰ کاغذ [illegible] قیمت ۳/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

یکم جمادی الاول ۱۳۵۷ھ

آریہ سماج دہریت کی طرف جارہی ہے؟

اسلام اور آریہ سماج میں خدا تعالیٰ کی ہستی اور افعال مسلم ہیں اس لئے مسلمان کی طرف سے آریہ پر یا آریہ کی طرف سے مسلمان پر کوئی ایسا سوال نہیں ہوسکتا جو خدا کی ذات پر وارد ہو۔ کیونکہ ایسا سوال کرنا دہریت کی طرف جانا ہے۔ آج ہم ایک سوال "آریہ ویر" لاہور سے نقل کرتے ہیں جس سے ہمیں شبہ ہوتا ہے کہ آریہ سماج دہریت کی طرف جارہی ہے۔ سوال کی سرخی مع الفاظ درج ذیل ہے :-

" اسلامی خدا اور پیدائش دنیا

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ دنیا کے بننے سے پہلے سوائے خدا کی ہستی کے دوسری کوئی چیز موجود نہ تھی۔ خدا نے اپنی قدرت سے دنیا کو پیدا کیا۔ اس عقیدہ کو صداقت کی کسوٹی پر پرکھنے کے لئے یہ چند سطور لکھی جارہی ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب دنیا کے بننے سے پہلے سوائے خدا کے اور کوئی چیز نہ تھی تو اس نے روح اور مادہ کو کیوں پیدا کیا۔ اس کی کیا ضرورت تھی۔ اگر مسلمان بھائی یہ کہیں کہ اس نے اپنی فضیلت دکھلانے کے لئے دنیا کو پیدا کیا۔ تو سوال ہوتا ہے فضیلت دنیا میں دو طرح سے دکھلائی جاتی ہے۔ ایک تو اپنے آپ کو بڑا ثابت کرنے کے لئے اور دوسرے کسی غیر چیز کو اپنے زیر کرکے کوئی کام نکالنے کے لئے جب کہ خدا کے سوا دوسری کوئی چیز ہی نہ تھی۔ تو خدا کو یہ خواہش ہی کیسے پیدا ہوئی کہ میں اپنی فضیلت دکھلاؤں۔ کیا خدا کا کوئی ایسا کام رُکا ہوا تھا۔ جسے کرنے کے لئے اُس نے دنیا بنائی ہو اور جبکہ خدا کے سوائے کوئی دوسری چیز ہی نہ تھی تو اپنے آپ کو بڑا ثابت کرنے کے لئے دنیا کو بنانا ہی فضول ہے۔" (آریہ ویر لاہور ۱۶ جون سنہ رواں)

اہلحدیث بے شک خدا نے حسب تعلیم اسلام اور بتصدیق سوامی دیانند دنیا کو اپنی سامرتھ (قدرت) سے پیدا کیا (بھومکا مصنفہ سوامی جی صفحہ ۸۵) رہا یہ سوال کہ کیوں پیدا کیا؟ آریہ مترو! آؤ ہم دونو (مسلم و آریہ) سر جوڑ کر بیٹھیں اور سوچیں کہ کیوں پیدا کیا؟ پیدائش کا اصل فعل تو تم بھی مانتے ہو فرق اتنا ہی ہے کہ آریہ دھرم روح اور مادہ کائنات کو قدیم مانتا ہے مگر اسلام حادث۔ بہرحال خلق کا فعل خواہ کسی معنی میں ہو آپ بھی خدا کو صفت خالقیت سے موصوف مانتے ہیں۔ پس یا تو اس کی وجہ بتائیے یا اقرار کیجئے کہ یہ دہریت کا سوال ہے۔ ہمارا جواب سنئے! خالقیت کو کسی معنی میں لیجئے خدا کی صفت خاصہ ہے اور اس کا ظہور بھی لازم ہے۔ اس میں خدا کا کوئی ذاتی فائدہ نہیں ہے بلکہ اس کی صفت خالقیت کا تقاضا ہے۔ ہمارا یہ جواب اگر پسند نہ ہو تو آپ ہی جواب دیجئے۔ کیونکہ یہ سوال مشترک ہے۔ ورنہ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم اس امر کا اظہار کریں کہ آریہ سماج دہریت کی طرف جارہی ہے۔

دوسرا سوال "دوسری بات یہ ہے کہ اس دنیا میں جو کئی طرح کے گناہ نظر آتے ہیں۔ اُن کا منبع کیا ہے۔ قرآن شریف میں آتا ہے کہ خدا نے انسانوں کو کمزور پیدا کیا۔ دنیا میں آدمی کمزوری سے دو طرح کے گناہ کرتے ہیں۔ ایک بے وقوفی سے دوسرے جان بوجھ کر۔ بے وقوفی بھی کمزوری ہے۔ اور جو جان بوجھ کرتے ہیں وہ بھی کسی عادت سے مجبور ہو کر ہی کرتے ہیں۔ وہ بھی ایک طرح کی کمزوری ہی ہے۔" (آریہ ویر۔ تاریخ مذکور)

یہ سوال بھی مشترک ہے۔ آؤ ہم سر جوڑ کر بیٹھیں اور سوچیں کہ انسان گناہ کیوں کرتا ہے؟ یہ سوال تو زیادہ تر ویدک دھرم پر وارد ہوتا ہے۔ کیونکہ ویدک دھرم کی رو سے روح انادی (قدیم) ہے اور وہ اپنی تمام صفات کمال میں مکمل ہے پھر اس میں گناہ کی ناپاکی کیوں آتی ہے؟ قرآن مجید نے جو انسان کو ضعیف بتایا ہے وہ اپنے معنی میں بالکل صحیح ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ سخت احکام برداشت نہیں کرسکتا۔ یہاں ہم ایک دو حکم ویدک دھرم کے پیش کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک حکم تعبدی ہے۔ دوسرا تمدنی۔ تعبدی (عباداتی) حکم ہون کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ہون کے لئے سوامی دیانند کے بتائے ہوئے جو اخراجات ہیں ان کا برداشت کرنا غریب طبقے کا تو ذکر ہی کیا۔ آج کل سو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار آمدنی والا بھی اُسے برداشت نہیں کرسکتا۔ ستیارتھ پرکاش دیکھ کر انصاف کیجئے۔

دوسرا حکم جو تمدنی ہے وہ رانڈ اور رنڈوے کی شادی کے متعلق ہے۔ سوامی جی فرماتے ہیں کہ جس جوڑے (بیوی خاوند) کا ملاپ ہوگیا ہو (خواہ ایک ہی شب ہوا ہو) ان میں سے اگر کوئی ایک مرجائے تو دوسرا نکاح ثانی نہ کرے۔ (ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش)

انتخاب الاخبار

مرقومہ ۲۷ جون ۱۹۳۸ء

——— امرتسر ۲۳ کو ایک ہندو نیم کچھ روپیہ کپڑے میں باندھ کر ہاتھ میں لئے ہوئے جارہا تھا کہ کوئی چھین کرلے بھاگا۔

——— ہندوستان کے وائسرائے لارڈ لنلتھگو چار ماہ کی رخصت پر مع لیڈی صاحبہ انگلستان روانہ ہوگئے ہیں۔ آپ کے قائمقام لارڈ برابورن نے ۲۵ جون کو شملہ میں سر شاہ سلیمان صاحب جج فیڈرل کورٹ کے سامنے حلف وفاداری اٹھالیا ہے۔

——— خان بہادر مرزا معراج الدین سپرنٹنڈنٹ سی۔ آئی۔ ڈی سپیشل برانچ شملہ میں حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال کرگئے۔

——— لاہور ہزایکسیلنسی گورنر پنجاب نے اپنے اختیارات کی رو سے ان تمام قیدیوں کو رہا کردیا ہے جو گذشتہ دنوں مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں قید ہوئے تھے مسٹر مظہر علی اظہر بھی رہا ہوگئے ہیں۔

——— کنبھ کے میلہ کے بعد پنجاب میں ہیضہ پھوٹنے سے سات ہزار افراد بیمار ہوئے۔ جن میں سے ۴½ ہزار مرگئے۔

——— دریائے سندھ میں زبردست طغیانی آنے سے سکھر کے قریب کئی دیہات برباد ہوگئے ہیں۔ حکومت سندھ طغیانی کی روک تھام کے لئے تین ہزار ایک سو روپیہ روزانہ خرچ کررہی ہے۔

——— حکومت یوپی نے حکم دیا ہے کہ سیاسی قیدیوں سے ملاقات کے وقت پولیس موقع پر موجود نہ ہوا کرے۔

——— بنگال کی وزارت مستعفی ہوگئی تھی ۲۳ جون کو پھر نئی وزارت مرتب ہوگئی ہے۔ وزراء سب وہی ہیں۔ صرف سید نوشیر علی کی جگہ ایچ۔ ایس سہروردی وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ مقرر ہوئے ہیں۔

——— وائسرائے ہند کی طرف سے دربار بے پور کو حکم دیا گیا ہے کہ دو ہفتہ کے اندر اندر قضیہ سیکر کا فیصلہ کرے۔

——— یوپی میں زمینداروں اور مزارعین کے تصادم کا خطرہ ہے۔ زمیندار ایک لاکھ والنٹیر بھرتی کررہے ہیں کانگرس بھی اس تصادم کو روکنے کی کوشش کررہی ہے

——— کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس جولائی کے شروع میں واردھا میں ہوگا۔ جس میں گاندھی جی کی سکیم ہر شہر میں امن کی فوج رکھی جانے پر غور ہوگا۔

——— پنڈت جواہر لال نہرو لندن پہنچ گئے ہیں۔

——— چینی حکام نے اعلان کیا ہے کہ ۲۵ جون کو چینی ہوائی جہازوں نے جاپانی جہازوں پر بمباری کی دو جاپانی جہاز تباہ کئے۔ دریائے ینگسی کے کنارے جو لڑائی ہوئی تھی اس میں ۲½ ہزار چینی کام آئے۔

ناظرین کرام

سب سے پہلے اپنا نمبر خریداری چٹ اخبار پر دیکھ کر اخبار ہذا صفحہ ۱۴ پر

حساب دوستاں

ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ (منیجر اہلحدیث)

فوری ضرورت ہے

اخبار اہلحدیث کے لئے محنتی، دیانتدار اور ہونہار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن اور دیگر معلومات حاصل کرنے کے لئے منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر سے خط وکتابت کریں

——— ترکی میں ایک قانون بننے والا ہے کہ ۱۴ سال سے ۲۲ سال تک غیر شادی شدہ عورتوں کیلئے سپیشل ملٹری نرسنگ سکول قائم کئے جائیں۔ مدت تعلیم تین سال ہوگی۔ بعد تعلیم پانچسال ترکی فوج میں ملازمت کرنی ہوگی

——— حجاز میں غیر ملکی باشندوں پر جو ٹیکس عائد ہے اعلیٰ حضرت سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے طلباء کو اس ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

——— امرتسر میں گذشتہ ہفتے بارش ہوئی تھی چنانچہ اب پھر گرمی بڑھ رہی ہے۔ بہرحال بارش کی ضرورت ہے

بقیہ متفرقات

یاد رفتگان | میرے بھائی منشی وحید اللہ خان صاحب مالک اسٹیشن پریس میرٹھ ۱۵ جون کو انتقال فرماگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(راقم عباد اللہ خان از میرٹھ)

ایضاً | میری اہلیہ ایک عرصہ بیمار رہ کر ۱۸ جون کو فوت ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(راقم خلیل احمد ناظم انجمن اہل حدیث مرزاپور۔ یوپی)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھما وارحمہم

مضامین آمدہ | عبدالمنان صاحب۔ وحیدالزمان صاحب محمد رفیع صاحب نظم ۲ عدد۔ محترمہ جمیلہ خاتون۔ شفا صاحب مبارکپوری۔ نسیم صاحب آثمی۔

مضامین غیر مقبولہ | غزوہ فتح مکہ۔ طباعت قرآن شریف حشر تک آسان نہیں اقبال کا غم البدل۔ صلوٰۃ السمع دل سودیشی صنعتوں پر آدمی مائل کرے۔ انقلاب زمانہ خدائے پاک کی کرتا ہوں میں حمد وثنا پہلے۔ نظم در مذمت شرک۔

غریب فنڈ | میں از ڈاکٹر محمد داؤد صاحب ۴/ از فتویٰ فنڈ ۱۱۱/۔ جملہ ۱۱۵/ سابقہ بذمہ فنڈ ۸/ بقایا ۳/

اشاعت فنڈ | از سیکرٹری صاحب انجمن اہل حدیث نوشہرہ مجاسنگھ۔ ضلع گورداسپور ۵/

امداد جمعیۃ تبلیغ | ایک صاحب خیر از امرتسر ۵/ از سیکرٹری انجمن اہل حدیث نوشہرہ مجاسنگھ ۱۲/

تصحیح | ۱۷ جون کے پرچے میں بعض الفاظ غلط طبع ہوگئے ہیں۔ ناظرین ان کو صحیح کرلیں اخبار مذکور ص۱۳ کالم اول میں الماء بالماء غلط ہے۔ اس کی جگہ انما الماء من الماء چاہئے۔ ایضاً ص۱۳ کالم ۳ میں المثبت مقدم علی النافی کی بجائے المثبت مقدم علی النافی ہونا چاہئے۔

(مصحح)

نجم القرآن والحدیث۔ قرآن مجید اور حدیث شریف (۴۸۳) کی جامع ترتیب اور خلافت کے متعلق ...

فرمایا تھا کہ من دخل فی جماعتی دخل فی صحابتہ۔ سیدی خیر المرسلین۔

۔ تھا اگر یہ صحیح ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے تو قادیان کی ان کانٹے دار بے ثمر جھاڑیوں کی موجودگی گلستان احمدیت کی حقیقت کو بالکل عیاں و عریاں کئے دیتی ہے۔ احمدی مولوی صاحب! آپ ان نقلی بھول بھلیوں سے احمدیوں کو دھوکہ بیشک دے سکتے ہیں مگر سمجھدار لوگ ہرگز آپ کے دام میں نہیں آسکتے۔ ہاں ہاں میں جانتا ہوں کہ آپ اس قسم کی کاروائیوں سے "نمک حلال خادم" کا لقب حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ واللہ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں آپ ایک دفعہ نہیں ہزار دفعہ خلیفہ صاحب کے منظور نظر بن جائیں۔ مگر خدا را محض لفاظی سے نہیں۔ کچھ معقول خدمت کرکے "نمک حلال" بنیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں خود قادیاں میں حاضر ہو کر آپ کو مبارک باد عرض کرونگا آپ نے جو میری سیدھی سادی شریفانہ تجویز کے جواب میں تعلیق بالمحال کی صورت میں پناہ لی ہے کیا یہ دیانتداری پر مبنی ہے ؎

تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

مولوی صاحب! آپ سمجھدار آدمی ہیں۔ کیا آپ نے کبھی اس مقدمہ کی نوعیت پر غور نہیں کیا جو ہمارے اور آپ کے طلاپ میں سد سکندری بنا ہوا ہے؟ اگر آپ نے آج تک غور نہیں کیا تو سنئے میں بطور ایک واضح مثال کے عرض کرتا ہوں۔

زید اور عمر میں لین دین کا دیوانی مقدمہ ہے۔ اثناء مقدمہ میں عمر مر گیا اس کا بیٹا اس کی جملہ املاک پر قابض ہوا۔ شرع اور قانون عمر کے بیٹے کو باپ کی جگہ بحیثیت مدعا علیہ مقرر کریگی۔ زید بجائے خود قائم ہے اس کی تبدیلی یا نیابت کا حکم نہیں دینگے۔

ہمارے اس بیان کی تصدیق کسی ماہر شرع و قانون سے آپ کرا سکتے ہیں۔ پس اس صحیح اور سنہرے اصول کے ماتحت مولانا ثناء اللہ صاحب اپنی جگہ پر قائم ہیں اور فریق مدعا علیہ (مرزا صاحب) چونکہ وفات پا گئے ہیں اور ان کے صاحبزادے انکے گدی نشین ہیں اس لئے انہیں باپ کے قائمقام ہو کر فریق مقدمہ کی حیثیت سے مولانا ابوالوفاء کے سامنے آنا چاہئے۔ میں مولوی اللہ دتا صاحب کی وساطت سے خلیفہ قادیان کی خدمت میں یہ پیغام پہنچاتا ہوں کہ جس جرأت کے ساتھ انہوں نے مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے ساتھ مباحثہ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اسی جرأت سے کام لیکر مولانا ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ پر آئیں۔ ورنہ سمجھا جائیگا

نرم چوب یا کرم مے خورد

پس مولوی اللہ دتا آئندہ کو ہوشیار رہیں اور یہ بات دل سے نکال دیں کہ ان کے مضامین پڑھنے والے سب بے سمجھ ہیں۔ نہیں بلکہ بہت سے لوگ بفضلہ تعالیٰ حقیقت شناس بھی ہیں۔

بالآخر ہم اپنے فاضل مخاطب کو بطور تنبیہ جتلائے دیتے ہیں کہ یاد رکھو ہم کو بھی کے وہ چھلکے نہیں ہیں جو آپ کے خلیفہ صاحب کو احمدیہ بلڈنگ لاہور کی گلی میں کوڑے کے ڈھیر پر نظر آئے تھے۔ ہم بفضلہ تعالیٰ وہ فولادی کانٹے ہیں کہ دامن سے چھوتے ہی دست بدامن ہو جائیں۔ وہ بھی اس صورت میں کہ

جب تک دامن نہ پھٹے۔ گرفت نہ چھٹے

پس ہم دھوکہ نہیں کھائیں گے بفضل اللہ الکریم۔ اگر آپ آخری فیصلہ پر گفتگو کرنے کی جرأت رکھتے ہیں تو مرزا صاحب کے قائمقام کو جلد از جلد کھڑا کیجئے۔ ادھر تمہارے نبی کا مسلّمہ فریق ثانی یعنی مولانا ثناء اللہ صاحب منتظر کھڑے ہیں۔ پس جلدی کرو ؎

ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

(خادم۔ محمد عبداللہ ثالث امرتسری)

فیصلہ مرزا۔ مرزا صاحب کے اشتہار آخری فیصلہ کی تشریح اور مرزائی اعتراضات کا جواب۔ قیمت ۴؍ (منیجر اہلحدیث)

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے جلسے

محترم مدیر صاحب مدیر اہلحدیث امرتسر

السلام علیکم! جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کے جلسے ذیل سیالکوٹ میں ہوئے۔ ان کی رپورٹ بغرض اندراج مرسل ہے جو وہاں سے موصول ہوئی ہے۔

(عبداللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب)

الف۔ مقدمہ حملہ قاتلانہ کے فیصلہ کے بعد شہر سیالکوٹ کے محلہ میانہ پورہ کے وہ لوگ جو پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کے مرید ہیں۔ بہت کھسیانے ہوئے تو انہوں نے دل کے بخارات نکالنے کے لئے مولوی محمد بشیر کوٹلوی کو بلایا۔ جنہوں نے اتحاد خدا و رسول پر ایسی بےدھڑک اور بےباک تقریریں کیں کہ عیسائی تو پھر بھی کچھ پردہ رکھ کر اتحادِ خدا و مسیح ذکر کرتے ہیں لیکن مولوی محمد بشیر نے وہ پردہ بھی اٹھا دیا۔ اہل حدیث محلہ میانہ پورہ جناب مولانا و فخرنا حافظ محمد ابراہیم صاحب میر فاضل سیالکوٹی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جنہوں نے اسی وقت بعض علمائے اہل حدیث کو دعوت دے کر محلہ میانہ پورہ میں جلسہ قائم کر دیا۔ پہلے موصوف نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ پر کوئی ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر کی۔ حاضرین میں کثرت حنفیوں کی تھی۔ سب نے باتفاق کہہ دیا کہ سبحان اللہ! ہم نے آج سمجھا کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے کیا معنے ہیں۔ ان ملّا لوگوں نے ہمیں ساری عمر اندھیرے میں رکھا کہ ہم کو کلمہ کے معنے بھی نہ سمجھائے اور ہمیشہ شرک کی تعلیم دیتے رہے۔ یہ تقریر ایسی مؤثر ہوئی کہ مولوی محمد بشیر کی تین تقریروں پر ہی نہیں بلکہ پیر جماعت علی شاہ صاحب کی ۴۵ (پینتالیس) سال کی شرکی تعلیم پہ پانی پھر گیا۔ حضرت مولانا صاحب کے بعد مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی نے اتباع سنت پر تقریر کی۔ یہ تقریر بھی بہت مؤثر ثابت ہوئی۔ اس کے بعد مولوی علی محمد صاحب صمصام نے دلکش آواز میں بعض نظمیں پڑھیں۔ جن سے حاضرین نہایت ہی محظوظ ہوئے۔ پونے ایک بجے شب تک جلسہ جاری رہا اور حاضرین کا شوق ابھی پورا نہ ہوا۔

سماجی مترو! انصاف سے کہنا اور اپنے چوتھے اصول کو ملحوظ رکھ کر کہنا کہ یہ حکم انسانی طاقت کے مطابق ہے؟ ہم سمجھتے ہیں کہ اس سوال کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ آریہ سماج نے عملی طور پر اس حکم کو انسانی طاقت سے باہر سمجھ کر شادی بیوگان کی رسم جاری کر دی ہے اور بڑے فخر سے اس کا اظہار کرتے ہیں ہم بھی اسے قابل فخر سمجھ کر آریہ سماج کی آزادی دلیری کی داد دیتے ہیں۔ اسی اصول کے ماتحت قرآن مجید میں ارشاد ہے:-

يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا

یعنی خدا چاہتا ہے کہ احکام جاری کرنے میں تم سے نرمی برتے۔ کیونکہ انسان فطرۃً کمزور ہے سخت احکام برداشت نہیں کر سکتا۔

اس آیت کے معنی یہ نہیں ہیں کہ انسان کو کمزور اس لئے بنایا ہے کہ گناہ کرے بلکہ یہی معنی ہیں کہ انسان سخت احکام برداشت نہیں کر سکتا۔

گناہ کا صدور انسان سے اس لئے ہے کہ یہ خدا کی دی ہوئی طاقت کو بے موقعہ خرچ کرتا ہے۔ مثلاً مرد عورت کے ملاپ کی قوتیں جو دونوں میں رکھی ہیں بجائے جائز استعمال کے ان کا ناجائز استعمال کرتا ہے۔ خدا نے فوائد حاصل کرنے کی جو قوت رکھی ہے بجائے جائز محل پر استعمال کرنے کے چوری، ڈاکہ زنی وغیرہ میں خرچ کرتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بیٹے کو دس ہزار روپیہ دیکر تجارت کے لئے کلکتہ، بمبئی وغیرہ بھیجتا ہے۔ اس سے غرض اس کی یہ ہے کہ جائز طور پر فوائد حاصل کرے۔ مگر وہ کا بدمعاشی اور آوارہ گردی میں روپیہ خرچ کر دیتا ہے۔ اس میں باپ کا کوئی قصور نہیں

تیسرا سوال تیسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا نے دنیا کہاں سے بنائی۔ کیونکہ ایسی کوئی مثال دکھائی نہیں دیتی کہ جس کی پہلے ہستی نہ ہو اور وہ پیچھے بن جاوے۔ اگر اس کے جواب میں یہ کہا جاوے کہ اپنے اندر سے خدا نے دنیا کو بنایا تو اس پر دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔ پہلا یہ کہ جتنے حصے کو کاٹ کر اس نے دنیا بنائی۔ کیا خدا کا اتنا حصہ کم نہیں ہو گیا۔ اور کیا اس حالت میں خدا کو مکمل کہہ سکتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی دوسری بات یہ ہے کہ جو چیز جس سے بنتی ہے۔ اس چیز کی صفات اس بننے والی چیز میں ضرور ہوتی ہیں۔ یہ منطق کا اصول ہے کہ جو صفات علت میں ہوتی ہیں۔ وہی معلول میں ہوا کرتی ہیں۔ اگر روح و مادہ خدا سے بنے ہیں تو خدا کی صفات ان میں ضرور ہونی چاہئیں لیکن ایسا نہیں ہے۔ (آریہ ویر تاریخ مذکور)

اس سوال کا جواب پہلے نمبر میں آ چکا ہے۔ جو مسلمان کہتے ہیں کہ خدا نے اپنی ذات سے مخلوق کو پیدا کیا ان کا خیال غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنی قدرت کے ساتھ پیدا کیا

فرق صرف اتنا ہے کہ اسلام نے جس چیز کو قدرت کہا ہے۔ سوامی جی نے اپنی اصطلاح اسی کو "سامرتھ" کے لفظ سے بیان کیا ہے۔ چنانچہ بابو نہال سنگھ مترجم بھومکا نے اس لفظ کا ترجمہ قدرت ہی کیا ہے۔ (صفحہ ۸۵)

(نوٹ) آریہ سماجی ایسا اعتراض نہ کیا کریں جو اسلام اور ویدک دھرم دونوں پر پڑتا ہو۔ ورنہ ہم سمجھیں گے کہ آریہ سماج دہریت کی طرف جا رہی ہے۔ اور ہمیں افسوس ہوگا کہ آستکوں سے نکل کر ناستکوں میں جا ملی ہے۔

قادیانی مشن

آخری فیصلہ پر فیصلہ کن مناظرہ

۲۷ مئی سن رواں کے "اہلحدیث" میں خاکسار نے احمدیوں کی دونوں جماعتوں کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ آپ اپنے باہمی مناقشات و مشاجرات کو چھوڑ کر پہلے احمدیت کے اس "اشد ترین مخالف" سے دو دو ہاتھ کر لیں جو سالہا سال سے آسمانی مشین گن موسومہ "آخری فیصلہ" کے ساتھ نہ ختم ہونے والی تباہ و برباد کن بمباری کر کے قادیانی قلعہ کو زیر و زبر کئے دیتا ہے۔ اور آپ اس کے مقابلہ پر اموات غیر احیاء کا مصداق بنے ہوئے ہیں۔

ہمارا گمان تھا کہ ہمیں اس معقول مشورہ کا ادھر سے وہی جواب ملیگا جو آج سے قریباً پونے چار ہزار برس پیشتر ایک شریف قوم نے جناب موسیٰ علیہ السلام کو دیا تھا یعنی فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ مگر "الفضل" ۱۸ جون ۳۸ء میں "آخری فیصلہ پر مناظرہ" کا عنوان پڑھ کر ہمیں اپنے گمان کے غلط ہونے کا گمان ہو چلا تھا کہ بعد کی سطور نے ہمارے گمان کو ایقان کی صورت میں کر دیا۔ صدق اللہ تعالیٰ وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۔ الفضل کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ

"اگر اہل حدیثوں کو گمان ہے کہ وہ مناظرہ کی تاب رکھتے ہیں تو ایک شخص کو اپنا نمائندہ مقرر کر کے اعلان کر دیں جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی اعلان ہو جائیگا۔ پھر فیصلہ کن تحریری و تقریری مناظرہ ہو سکیگا"۔

گویا احمدی مجیب اپنے مسیح موعود کے دائر کردہ مقدمہ کو پائے انکار سے ٹھکراتا ہوا۔ مرزا صاحب مدعی نبوت در سالت کے تسلیم بلکہ خود تعین کردہ مدمقابل سے از سر نو جماعت اہل حدیث کی سند نیابت کا مطالبہ کر کے کسی جدید بحث کی طرح ڈال رہا ہے۔

واللہ! ہم ان مدعیان علم و عقل کی اس قسم کی مقدس چالیں ملاحظہ کر کے حیران ہوئے جاتے ہیں کہ کیا یہ وہی راست باز انسان ہیں جن کے متعلق مرزا صاحب نے

کچھ بھی نہ کیا ہو تو اوائل ماہ جون سنہ میں جو کامیابی اسے شہر سیالکوٹ میں شرک و بدعت کے ستون کو گرانے میں ہوئی ہے وہی کافی ہے۔ اس کی تفصیل آپ اسی اخبار اہلحدیث میں مطالعہ فرما چکے ہیں۔ والحمد للہ حمداً کثیرا۔

(۲) میں نے اجتماع میں اتفیاطاً آپ صاحبان کو مالی امداد کی طرف توجہ نہ دلائی۔ جو کچھ ہو سکا وہ بعض مخلص احباب کے خاص چندے سے کیا گیا۔ جس میں زیادہ حصہ سیالکوٹ کی غریب جماعت کا تھا۔ اب جب کوشش کو بار آور دیکھ لیا تو میں نہایت حوصلہ اور دل کی کشائش سے اپنے اہل حدیث برادران کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ باقاعدہ دفتر الجدیث امرتسر میں جمعیۃ تبلیغ کے لئے چندہ بھیجا کریں۔ کیونکہ ابھی تک مستقل آمدنی بہت کم ہے۔ اور کام کی زیادتی کی وجہ سے خرچ زیادہ ہے۔

انشاء اللہ اب مسلسل مضامین متعلق جمعیۃ اخبار میں چھپتے رہیں گے۔ واللہ معتاد ھو نعم المعین۔

(خادم سنت :۔ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی صدر جمعیۃ تبلیغ)

تحقیقات علمیہ کا ایک ورق

حوا حضرت آدم (علیہما السلام) کی پسلی سے پیدا نہیں ہوئیں

(از مولوی ابو سعید عبدالرحمن صاحب فریدکوٹی)

نامہ نگاران اپنی آراء کے ذمہ دار ہیں۔

تخلیق بنی آدم کی بابت قرآن مجید میں اس طرح ارشاد ہوا ہے:۔

یا أیھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء الخ

(ترجمہ) اے لوگو! ڈرو اللہ سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک نفس[۱] سے اور پیدا کیا اسی نفس[۲] سے جوڑا[۳] اس کا[۴] اور پھیلا یا ان دونوں سے کثیر مردوں اور عورتوں کو۔

یعنی [۱] ایک نفس سے مراد آدم۔ اور اسی نفس[۲] سے مراد بھی آدم۔ اور [۳] جوڑا سے مراد آدم کی بیوی حوا۔ [۴] اس کا سے مراد آدم کا۔ اور ان دونوں[۵] سے مراد آدم اور حوا۔

اب خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم سے حوا کو پیدا کیا اور پھر آدم و حوا ان دونوں سے تمام نوع انسان کو پیدا کیا۔ یہ ترجمہ ان علماء کا ہے جو آدم کی پسلی سے حوا کی پیدائش تسلیم کرتے ہیں۔ مگر اس آیت میں آدم کی پسلی کا کہیں ذکر نہیں۔ فرمان نبوی صحیح روایت کے ساتھ کسی کتاب میں موجود نہیں کہ آدم کی پسلی سے حوا پیدا ہوئی۔ مسطورہ آیت اور پسلی والی روایتوں کا صحیح معنی و مطلب بیان کرنے سے پہلے ہم وہ روایات پیش کرنا چاہتے ہیں جو تخلیق حوا کی بابت وارد ہوئی ہیں۔

(۱) عن ابن عباس و ابن مسعود و ناس من الصحابۃ قالوا لما سکن آدم الجنۃ کان یمشی فیھا وحشا لیس لہ زوج یسکن الیھا فنام نومۃ فاستیقظ فاذا عند راسہ امرأۃ قاعدۃ خلقھا اللہ من ضلعہ فسالھا ما انت قالت حواء۔ (ابن جریر۔ بیہقی۔ ابن عساکر بحوالہ درمنثور جلد ۱ صہ۲)

خلاصہ ترجمہ۔ جب آدم جنت میں سکونت پذیر ہوئے تو اکیلے وحشت زدہ رہتے تھے ان کی بیوی نہ تھی جس سے دل بہلاتے۔ ایک بار جبکہ سوکر بیدار ہوئے تو سر کے پاس ایک عورت کو بیٹھے ہوئے دیکھا جس کو اللہ تعالیٰ نے (آدم کی) پسلی سے پیدا کیا تھا۔ آدم نے پوچھا تو کون؟ اس نے جواب دیا حواء۔

(۲) اخرج ابن ابی حاتم من اشعث الحدانی قال کانت حواء من نساء الجنۃ وکان الولد یری فی بطنھا اذا حملت ذکر ام انثی من صفائھا (درمنثور صہ۵۲)

خلاصہ ترجمہ :۔ حواء جنت کی عورتوں (حوروں میں) سے ایک عورت تھی۔ اور چونکہ حواء کا پیٹ نہایت گورا و شفاف تھا اس لئے ان کے پیٹ کا بچہ باہر سے دیکھ لیا جاتا تھا کہ مذکر ہے یا مونث۔

(۳) اخرج ابن عدی و ابن عساکر عن ابراھیم النخعی قال لما خلق اللہ آدم وخلق لہ زوجہ وبعث الیہ ملکا۔ الخ (حوالہ مذکورہ)

خلاصہ ترجمہ :۔ جس وقت اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور ان کے جوڑے (بیوی حواء) کو بھی پیدا کیا تو آدم کے پاس ایک فرشتہ بھیج کر حکم دیا کہ بیوی سے صحبت کرو۔

(۴) قال کعب بن الاحبار و وھب بن اسحاق خلقت قبل دخولہ الجنۃ وقال ابن مسعود و ابن عباس انما خلقت فی الجنۃ بعد دخولہ ایاھا (خازن صہ۲۹۵ ج ۱)

ترجمہ :۔ کعب اور وہب کہتے ہیں کہ حواء دخول جنت سے پہلے پیدا ہوئیں۔ (لیکن) ابن مسعود و ابن عباس کہتے ہیں کہ حواء دخول جنت کے بعد (جنت میں) پیدا ہوئیں۔

اب آپ نمبروار ان روایات کی تنقیح کرتے جائیے

پہلی روایت موقوف ہے مرفوع نہیں۔ اور چونکہ اس روایت کا تمام تر ترجمہ و تفسیر جدید عیسائی کتب میں موجود ہے۔ اس لئے ہم کامل وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ روایت اسرائیلیات سے ماخوذ ہے جو ہمارے لئے سند نہیں۔

(۲) اس روایت سے صاف ثابت ہو رہا ہے کہ حواء آدم کی پسلی سے پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ جنتی عورتوں (یعنی حوروں میں) سے ایک عورت یا حور ہے۔ اور یہ عقیدہ نص قرآنی کے سراسر خلاف ہے۔ اس لئے کہ قرآن مجید نے آدم و حوا کا مادہ ایک ہی بتلایا ہے۔

(۳) تیسری روایت سے ثابت ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ

(۶۸۷)

دوسری شب کو محلہ پنڈنیکا میں وعظ ہوئے۔ یہ بھی نہایت ہی مؤثر ہوئے۔ تیسری شب کو پیر محلہ میانہ پورہ میں بڑے بھاری پیمانہ پر جلسہ قائم کیا گیا۔ اور عین اُس مقام میں جو پیر جماعت علی شاہ صاحب کے مریدوں کا مرکز ہے۔ اور اُسی کے متصل آنجناب کا قیام گاہ بنام جماعت منزل واقع ہے۔ جلسہ ہوا۔ حضرت مولانا صاحب فاضل سیالکوٹی نے شروع تقریر میں کہا کہ خانہ کعبہ خدا کی عبادت کے لئے بنایا گیا تھا خدا کے خلیل ابراہیمؑ اور اُس کے بنی اسماعیلؑ نے اُسے بنایا تھا۔ انہی کی اولاد اس کی متولی تھی۔ پھر وہ بت خانہ کس طرح بن گیا اور اس میں بُت کس طرح رکھے گئے؟ پھر اسی کے ضمن میں تمام عقائد شرکیہ اور رسوم بدعیہ کی یکے بعد دیگرے مفصل تردید کردی۔ تقریر کی تھی ایک امنڈا ہوا دریا معلوم ہوتا تھا۔ حنفی لوگ ہی کہتے تھے کہ آج مولوی صاحب نے تو "میاں یاد تا اے"۔ (پنجابی) یعنی آج مولوی صاحب نے (ملانوں کو) زمین پر لٹا دیا ہے۔ اب کوئی اٹھنے کے قابل نہیں رہا۔ جس دن سے اہل حدیث کے جلسے شروع ہوئے مولوی محمد بشیر کوٹلوی شہر میں دکھائی نہیں دیئے حنفی لوگ آپ کے پیچھے ان کے موضع کوٹلی میں گئے کہ حضرت آپ آگ لگا کر بھاگ آئے ہیں، علمائے اہل حدیث آئے ہوئے ہیں، ہمارے ساتھ تشریف لے چلئے تاکہ ہم اپنا جلسہ الگ قائم رکھ کر لوگوں کو ان کے وعظوں میں جانے سے روک رکھیں کیونکہ ان کے وعظوں کا اثر شہر میں بہت ہوگیا ہے لیکن دونوں باپ بیٹا (شریف و بشیر) کو حوصلہ نہ ہوا کہ پھر شہر کو منہ کریں۔ پس میدان اہل حدیث کے ہاتھ رہا۔ الحمد للہ!

چوتھا وعظ جمعہ کے روز مولانا محمد ابراہیم صاحب کی مسجد میں ہوا۔ خطبہ جمعہ میں مولانا موصوف نے بحکم آیت اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ (شوریٰ پ ۲۵) اُس تقلید کو جو آیت قرآن یا حدیث رسول اللہ صلعم کے مقابلہ میں ہو شرک ثابت کیا اور ایسی تقریر کی کہ حاضرین میں جو علماء تھے وہ بھی ششدر رہ گئے۔ نماز جمعہ کے بعد مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی اور مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی اور مولوی علی محمد صاحب صمصام نے یکے بعد دیگرے نماز عصر تک مؤثر تقریریں کیں۔ حاضرین میں صدہا مرد و عورتیں تھیں حضرت مولانا صاحب کی مسجد کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ عورتوں کے لئے نشست اور ضروریات نماز طہارت وغیرہ کے لئے باآسائش اور بالکل الگ اور محفوظ جگہ ہے۔

۴۔ جون کو نماز عصر کے بعد علمائے اہل حدیث موضع کوٹلی لوہاراں مغربی میں وہاں کی انجمن اہل حدیث کی دعوت پر چلے گئے۔ جہاں پر مولوی محمد شریف اور ان کے فرزند مولوی بشیر رہتے ہیں۔ وہاں پر رات کو اور پھر دن کو اور پھر رات کو علمائے اہل حدیث نے نوبت بنوبت توحید و سنت کی تائید اور شرک و بدعت کی تردید میں خوب زوردار تقریریں کیں۔ لیکن ہر دو باپ بیٹا کو حوصلہ نہ ہوا کہ علمائے اہل حدیث کے سامنے ہوں۔

۵۔ جون کو اتوار کے دن علمائے اہل حدیث کوٹلی سے موضع ٹلے کلاں میں وہاں کی انجمن اہل حدیث کی دعوت پر چلے گئے۔ وہاں کے گرد و نواح میں قدرے مرزائیت کا اور زیادہ تر شیعیت کا چرچا ہے۔ حنفی اور اہل حدیث میں عموماً اتفاق ہے۔ چنانچہ حنفیوں نے اس جلسہ میں ہر طرح کی دلی و انتظامی معاونت کی۔ علمائے اہل حدیث نے مرزائیت اور شیعیت کی تردید میں اور توحید و سنت کی تائید میں نہایت زبردست تقریریں کیں۔ اور ۶۔ جون کو جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کے یہ جلسے ختم ہوئے اور علمائے اہل حدیث بخیریت اپنے اپنے مکان پر واپس تشریف لے گئے۔ جزاہم اللہ!

اس نواح میں ایک جلسہ جمعیۃ کا ابھی باقی ہے وہ بہت ضروری ہے۔ وہ یہ کہ ضلع جموں میں جہالت بہت ہے۔ چکروہی میں استاد پنجاب جناب حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیرآبادی مرحوم کے ایک شاگرد مولوی احمد علی صاحب مقیم ہیں۔ اُن کی مساعی جمیلہ سے بہت سے لوگ اہل حدیث ہو گئے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ مولوی احمد علی صاحب کا رقعہ لے کر حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ہمارے ہاں بھی جلسہ ہونا چاہئے چنانچہ اس جلسہ کی تاریخ بھی ۱۸۔ ۱۹ جون مقرر ہوگئیں۔ اس علاقہ میں یہ جلسہ اپنی نوعیت کا پہلا ہوگا۔ اور خدا کے فضل سے بہت شاندار ہوگا۔

ناظم | چنانچہ یہ جلسہ ہوا جس میں خاکسار بھی شریک ہوا جلسہ کی رونق اور کامیابی قابل دید تھی۔ مفصل پھر۔

(محمد عبد اللہ ثانی۔ ناظم)

اعیان اہل حدیث

اور

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث

حضرات! السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

۱۹۳۵ء میں جناب حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب نے مجھ عاجز کو فرمایا کہ سیاسی تحریکات میں شامل ہو کر اہل حدیث جماعت اپنی امتیازی خصوصیت خالص توحید اتباع سنت کو چھوڑتی جارہی ہے۔ اس کا تدارک ضروری ہے۔ میں نے عرض کیا کہ سیاسی خواہشوں کی آندھی کے مقابلہ میں ہماری عبادت گزاری کی آواز کون سنیگا؟ ع

کون سنتا ہے صدا طوطی کی نقار خانہ میں

حضرت مولانا صاحب نے فرمایا۔

"تم خدا کے بھروسے پر کام شروع کردو۔ خدا کے فضل سے دیہات کے دیہات اور جماعتوں کی جماعتیں اس میں شامل ہوجائیں گی"

سبحان اللہ! حضرت مولانا صاحب نے یہ بات کیسی نیک ساعت میں اور کیسے خلوص بھرے دل سے نکالی تھی کہ کام شروع کرنے کے ساتھ ہی اسے سولہ آنے صحیح پایا گیا۔ اس وقت سے آج تک بہت مقامات پر تبلیغی جلسے ہوئے۔ کئی جگہ کامیاب مناظرے بھی ہوئے کئی جگہ تبلیغی دورے پر علماء کو بھیجا گیا۔ ان سب امور میں خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا۔ اور توحید و سنت کی اشاعت بہت ہوئی۔ اگر لئے عرصہ میں جمعیۃ نے

لے یہ مضمون کئی ہفتوں سے آیا ہوا ہے مگر نظرات وغیرہ کی کثرت سے بوجہ جلسے کے باعث دیر سے شائع ہو رہا ہے۔ (اہلحدیث)

رحمۃ للعالمین ۔ رسول اکرم کی سیرت طیبہ ۔ مستند ... (۴۸۶) جلد اول ... (منیجر اہلحدیث)

ہیں جو مبحث فیہ بنا ہوا ہے۔ یا ایّھا النّاس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالاً کثیراً ونساءً۔ الخ

اے لوگو! ڈرو تم اس اللہ سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک نفس سے اور پیدا کیا اسی نفس (ایک سے) جوڑا (مذکر و مونث) اس کا۔ اور پھیلایا اس جوڑے سے اولاد کثیر۔ یہاں زیادہ بحث نفس واحدہ پر ہوتی ہے علامہ فخر الدین رازیؒ صاحب تفسیر کبیر نے بھی یہ ترجمہ کیا ہے منھا من جنسھا۔ یعنی حوا کو آدم کی جنس سے پیدا کیا۔

اسلام ہی مکارم اخلاق کا معلم ہے

(از قلم مولوی محبوب الرحمن صاحب ڈھاکوی)

مضمون ہذا کی گذشتہ قسط یہاں پر ختم ہوئی تھی کہ ویدوں میں محرمات کا بھی کوئی ذکر نہیں۔ البتہ ویدک دھرم کے عالموں نے ایک مصنوعی فہرست بنائی ہے جس کا ذکر انہی کے الفاظ میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ (مدیر)

آپ نے سوامی جی کی بنائی ہوئی فہرست کو ملاحظہ فرمایا کہ یہ کس درجہ کی ہے۔ اگر آپ مذہب اسلام کی بتائی فہرست کے ساتھ مقابلہ کریں تو اسکی حقیقت آپ کے سامنے درخشاں ہو جائیگی۔

اسلام میں فقیر و مسکین کا حق | یہ ایک نہایت پاکیزہ اور مقدس تعلیم ہے جو کسی مذہب کے اندر نہیں پائی جاتی ہے۔ کیا مکارم اخلاق اسی کا نام ہے کہ ہم نہایت سیر ہو کر کھائیں اور مزے کی زندگی بسر کریں اور ہمارے دیگر بھائی بھوک سے اور ہر قسم کے مصائب و آلام سے دوچار ہو کر نہایت ذلت و خواری کی زندگی بسر کریں۔ اس قسم کی تعلیم سے مذہب اسلام نہایت ہی منزہ و مبری ہے۔ اس میدان میں مذہب اسلام ببانگ دہل یہ قانون پیش کرتا ہے کہ فقراء و مساکین کا حصہ مال زکوٰۃ میں واجب قرار دیتے ہوئے مال زکوٰۃ کی کل آمدنی میں سے آٹھواں حصہ ضرور ملنا چاہئے۔ جیسا کہ خداوند قدوس ارشاد فرماتا ہے۔ انما الصدقات للفقراء والمساکین الخ

اسلام میں عدل و انصاف اور احسان | مذہب اسلام عدل و انصاف کا سب سے بڑا علمبردار ہے کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ مذہب اسلام نے کسی فرد بشر یا کسی حیوان کے ساتھ بے انصافی کا حکم دیا ہو؟ بلکہ ارشاد ہوتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھی عن الفحشاء والمنکر۔

یعنی بے انصافی و عدم احسان بہت ہی بڑی چیز ہے بلکہ اس آیت کریمہ کے اندر عدل و انصاف کرنا اور احسان کرنا لازمی و ضروری قرار دیا اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتلایا گیا کہ قرابت والے کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور فحش و منکر باتوں سے باز رہو۔

کیا اطاعت والدین کے متعلق کسی مذہب نے تعلیم دی ہے؟ لیکن مذہب اسلام نہایت زور دار الفاظ کے ساتھ اعلان کرتا ہے:۔

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَا اَوْ کِلَاھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ الخ۔ خیر میں ان چیزوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اور دو چیز آپ کے سامنے پیش کر کے مضمون کو ختم کرتا ہوں

مساوات | آفتاب نبوت کے ظہور کے قبل مساوات کی یہ حالت تھی جو عام مساوات کے بالکل ناموافق تھا۔ اگر کوئی کم درجہ کا انسان ذیشان و عالی مرتبہ والے انسان کے قریب بیٹھ جاتا تو اس کے ساتھ بہت بری طرح کا برتاؤ کیا جاتا تھا یہاں تک نوبت ہوتی کہ اس کو جلا وطن کر دیا جاتا۔ آج ہم پر تاریخ شاہد ہے کہ اگر کوئی امیر و مالدار کسی غریب کو قتل کر دیتا تو اس سے قصاص نہیں لیا جاتا۔ بخلاف اس کے اگر کوئی غریب کسی رئیس کو ایک معمولی بات بھی کہہ دیتا تو اس کو حد درجہ کا مجرم ٹھیرایا جاتا تھا جو بالکل ہی نامناسب ہوتا تھا۔ مرد کے مقابل عورتوں کا کوئی درجہ ہی نہ تھا قبل از اسلام عیسائی مذہب کا جو قانون تھا اس کو سننے سے جسم کے تمام رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ غرباء و مساکین کو امراء و شرفاء نے نہایت قعر ذلت میں ڈال رکھا تھا۔ علی ہذا القیاس جس کی طاقت ہوتی اسی کے لئے سب کچھ تھا۔ غریب و مسکین کو حیوان سے بھی بدتر سمجھتے تھے۔

اسی میدان میں آپ مذہب اسلام کو دیکھئے کہ کہاں تک کامیاب ہوا۔ جب دنیا میں مذہب اسلام کا آفتاب نمودار ہوا۔ تو کفر و ظلمت کی گھٹا اڑاتا ہوا شرک و بدعت کا قلع قمع کرتا ہوا، عدم مساوات کی جڑ کو کھودتا ہوا صاف لفظوں میں مساوات کا اعلان کیا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ یعنی تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ خواہ وہ امیر ہوں یا غریب، آزاد ہوں یا غلام۔ سب مساوی درجہ رکھتے ہیں اور اسلام کی مجلس شوریٰ میں ہر کوئی امیر و غریب، غلام و آزاد شامل ہو کر مشورہ دے سکتا ہے۔ ہاں فرق اتنا ہے کہ اللہ لایزال کے نزدیک وہی شخص اچھا اور بہتر ہے جو تقویٰ سے لبریز ہو جیسا کہ خداوند قدوس ارشاد فرماتا ہے:۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔

اور ہمارے آقائے نامدار تاجدار مدینہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لافضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لابیض علی اسود ولا لاسود علی ابیض الا بالتقویٰ۔

یعنی کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر اور کسی ابیض کو اسود پر اور کسی اسود کو ابیض پر کوئی نضیلت نہیں مگر جو متقی و پرہیزگار ہو وہی افضل ہے قرآن کریم فرقان حمید کے اندر ارشاد ہوتا ہے کہ اِنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ الخ

یعنی جان کے بدلے میں جان اور اگر کسی نے آنکھ پھوڑ دی تو اس کے بدلے میں آنکھ پھوڑ دی جاوے۔ علی ہذا القیاس ہر طرح برابر برابر بدلہ رکھا گیا کسی قسم کی کمی بیشی بالکل حرام ہے۔ اور ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبیٰ الخ

نے پہلے آدم کو پیدا کیا پھر حوا کو۔ یعنی آدم و حوا کی تخلیق جدا جدا ہوئی نہ کہ آدم کی پسلی سے حوا پیدا ہوئی۔

(۴) چوتھی روایت میں دو قسم کی شہادتیں موجود ہیں۔ (۱) پہلی شہادت یہ ہے کہ حوا جنت میں داخل ہونے سے قبل پیدا ہوئی۔ اور دوسری شہادت اسکے برخلاف یعنی جنت میں داخل ہونے کے بعد پیدا ہوئی اب یہ دونوں اسرائیلی روایات ایک دوسری کو کاٹ رہی ہیں۔ وہ اس طرح کہ اگر دخول جنت سے قبل حوا کی پیدائش تسلیم کر لی جائے تو حوا کا پسلی سے پیدا ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ پسلی سے پیدا ہونے کی جس قدر بھی روایات ہیں وہ حوا کی پیدائش جنت میں بتلاتی ہیں۔

ثانیاً اگر حوا کی پیدائش جنت میں تسلیم کر لی جائے تو نص قرآنی مخالف پڑتی ہے یادم اسکن انت و زوجک الجنۃ۔ الغرض ان روایات کی پریشان حالی کے لحاظ سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تمام اسرائیلی قصے و کہانیاں ہیں۔ جو مرفوع متصل الاسانید نہیں ہیں۔

اب ہم آپ کے سامنے صحیحین کی وہ دو روایات پیش کرتے ہیں۔ جن سے بعض اصحاب نے یہ کہا ہے کہ حوا، آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی۔ پہلی روایت یہ ہے

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المراۃ کالضلع ان ذھبت تقیمھا کسرتھا و ان ترکتھا استمتعت بھا علی عوج (بخاری و مسلم)

(ترجمہ) آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ عورت مانند پسلی کے ہے۔ اگر سیدھا کرنا چاہو تو ٹوٹ جائیگی اور اگر اسکو ٹیڑھا رہنے دو اور اسی حالت میں اس سے فائدہ اٹھانا چاہو تو فائدہ اٹھا لوگے۔

اس حدیث پر امام بخاری نے یہ باب باندھا ہے مداراۃ النساء و قول النبی صلعم ان المراۃ کالضلع اور امام مسلم نے اس حدیث اور دوسری حدیث پر یہ باب باندھا ہے۔ الوصیۃ للنساء۔

دوسری حدیث یہ ہے:-

(۲) عن ابی ھریرۃ استوصوا بالنساء خیرا فان المراۃ خلقت من ضلع (بخاری و مسلم)

خلاصہ ترجمہ:- عورتوں کے ساتھ نیک وصیت (سلوک) کرو۔ کہ تحقیق عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے۔

انہی دونوں حدیثوں پر صاحب نیل الاوطار نے یہ باب باندھا ہے۔ احسان العشرۃ و ما لکل واحد من الحقوق۔ اور مشکوۃ میں یہ باب ہے۔ عشرۃ النساء و ما لکل واحدۃ من الحقوق۔ ان تمام ابوابوں کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ عورتوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا جائے اور یہ ظاہر ہے کہ ہر مزاج کے مطابق سلوک کیا جاتا ہے۔ اس لئے محدثین کرام نے ان عورتوں کے اخلاق کا ذکر کیا ہے کہ ان کے عادات و اخلاق پسلی کی مانند ٹیڑھے ہوتے ہیں۔

صحیحین کی ان دو روایات میں کہیں ذکر نہیں کہ آدم کی پسلی سے حوا پیدا ہوئی۔ اور جو من ضلع کا ترجمہ یہ کرتے ہیں من ضلع آدم یعنی آدم کا لفظ بڑھا کر کہتے ہیں کہ آدم کی پسلی سے عورت پیدا ہوئی اور پھر عورت سے مراد حوا لیتے ہیں۔ حالانکہ تا قیامت یہ معنیٰ نہیں بن سکتا اس لئے کہ نساء کا لفظ جمع ہے۔ جس سے آدم کی تمام بیٹیاں مراد ہیں۔ تو اس کا معنیٰ یہ ہوا کہ تمام عورتیں پسلی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اب آپ خواہ آدم کی پسلی سے ہر عورت کی پیدائش کیجئے یا ہر عورت کی پیدائش کا گمر یا بنت اس کے خاوند کی پسلی کو تصور کیجئے۔ اور یہ دونوں معانی اور بھی غلط ہونگے۔ اس لئے کہ آج تک کسی نے کسی عورت کو نہیں دیکھا کہ وہ آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی ہو یا اپنے خاوند کی پسلی سے پیدا ہوئی ہو۔ اور ان لفظوں کا ظاہری معنیٰ تو یہی نکلتا ہے کہ ہر عورت پسلی سے پیدا ہوتی ہے یا ہوئی ہے۔ اب ایسی صورت میں جبکہ آدم کی پسلی مانی جاتی ہے اور پھر نساء سے مراد حوا لی جاتی ہے تو کیوں یہ تسلیم نہیں کیا جاتا کہ ہر عورت اپنے مرد کی پسلی سے پیدا ہوتی ہے حالانکہ فرمان نبی کا صریح معنیٰ یہی ہے کہ ہر عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے۔ لیکن پسلی کے قائلین خواہ مخواہ اس حدیث کا یہی معنیٰ کرتے جا رہے ہیں کہ اس جگہ آدم کی پسلی مراد ہے۔ اور نہ تخلیق کا ثبوت ہے۔

اب ہم آپ کی توجہات فرمان نبیؐ کے ظاہر الفاظ کی طرف منعطف کرانا چاہتے ہیں جس سے آپ حدیث کا صحیح مفہوم جلد سمجھ لیں گے۔ وہ یہ ہے کہ پہلی حدیث میں آنحضرت صلعم نے عورت کی عادت، خو، اور خلق کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے کہ ان المراۃ کالضلع یعنی عورت ٹیڑھی پسلی کی طرح ہے۔ اور پھر فرمایا کہ جس طرح پسلی کی ہڈی کبھی سیدھا نہیں ہو سکتی اسی طرح عورت کی عادت، خلق یا اس کی ضد کبھی درست نہیں ہو سکتی۔ اور اگر تم سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو وہ ٹوٹ جائیگی۔ یعنی اور بھی سخت ہو جائیگی اور یا وہ بار بار سیدھا کرنے سے ٹوٹ کر رہ جائیگی۔ اور اگر اس عورت سے کچھ نفع اٹھانا چاہتے ہو تو اس کے اسی ٹیڑھے پن سے فائدہ حاصل کر سکتے ہو۔ اور یہ لفظ صاف بتلا رہے ہیں کہ کوئی عورت پسلی سے پیدا نہیں ہوئی بلکہ پسلی کی مانند ہیں۔ ان المراۃ کالضلع

دوسری حدیث میں جہاں ارشاد ہوا ہے کہ خلقت من ضلع۔ اس جگہ بھی یہی مفہوم ہے کہ وہ فطرتی اور پیدائشی طور پر ٹیڑھی مزاج واقع ہوئی ہے جس طرح پسلی کی ہڈی ساخت و پرداخت میں ٹیڑھی ہوتی ہے اس طرح یہ عورت بھی ٹیڑھی مزاج واقع ہوئی ہے۔

علامہ شوکانیؒ نے نیل جلد ۶ صفحہ ۲۴۳ پر ان احادیث کی یہ تشریح کی ہے فیہ الارشاد الی ملاطفۃ النساء علی ما لا یستقیم من اخلاقھن والتنبیہ علی انھن خلقن علی تلک الصفۃ التی لا یفید معھا التادیب ولا ینجح عندھا النصح الخ

خلاصہ مطلب۔ عورتوں سے ملاطفت کی جائے اور ان کے ٹیڑھے پن ضد اور کجی پر صبر کیا جائے۔ اس لئے کہ یہ ٹیڑھی پسلی کی مانند ہیں۔ امام نووی نے اس کی توجیہ یہ کی ہے۔ والصبر علی عوج اخلاقھن یعنی ان کی کج خلقی پر صبر کرنا۔ اسی طرح اکثر علماء نے ٹیڑھی پسلی کا یہی معنیٰ لیا ہے کہ اس سے عورتوں کی ضد اور کج خلقی مراد ہے۔

اب اس آیت کا ترجمہ کیجئے جو ابتداء مضمون میں ہم لکھ آئے ہیں اور جس سے بعض لوگ یہ مطلب نکالتے

پانی ابر کی صورت میں رہتا ہے اس وقت تک ہوا میں معلق رہتا ہے۔ جب پانی کے چھوٹے چھوٹے ذرات ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں تو وزنی ہونے سے ہوا میں ٹھیر نہیں سکتے اور برسنے لگتے ہیں:

آیت مندرجہ بالا میں دو لفظ قابل غور ہیں۔ اول کسف۔ اس کے معنی ٹکڑے کے ہیں اور دوسرا لفظ ودق ہے۔ اس کے معنے مینہ کے ہیں۔ اب آیت بالا کی شرح یوں ہوئی کہ ہوا بادلوں کو اٹھا کر آسمان میں پھیلاتی ہے۔ اور جب پانی کے چھوٹے چھوٹے ذرے آپس میں مل کر بڑے بڑے قطرے بن جاتے ہیں تو بادل میں سے ودق یعنی مینہ برسنے لگتا ہے۔

کتب سائنس کے مطالعہ سے صبح روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ بادلوں کی تکوین اور پانی کے برسنے میں ہوا کی خدمتوں کا معقول حصہ ہے۔ یہ ہوا ہی ہے جو سمندر کے ٹھیرے ہوئے پانی کے قطرات کو لے جاتی ہے یہ ہوا ہی کی جانفشانی ہے کہ وہ پانی کے بخارات کو بلندی پر اڑائے جاتی ہے یہ ہوا ہی ہے کہ جس کی کارگذاری سے ابر بنتے ہیں یہ ہوا ہی ہے جو بادلوں کو اپنی آغوش میں اٹھائے ہوئے ادھر اُدھر سیر کراتی پھرتی ہے۔ یہ ہوا ہی ہے جو خدا تعالیٰ کے حکموں کی تابع ہے۔ بادل بھی فرمان خداوندی کے مطیع ہیں۔ جہاں وہ حکم دیتا ہے برستے ہیں جہاں منع کرتا ہے وہاں سے بغیر برسنے کے چلے جاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے ہوا مندرجہ بالا کے کارناموں کا سورہ ذاریات کے ابتدا میں بیان کیا ہے:۔

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۔

قسم ہے ہواؤں کی جو دھول اور پانی کے ذروں کو لاکر اڑا کر لانے والی اور پھیلانے والی ہیں۔ پھر یہ ہوائیں بوجھ اٹھانے والی اور گراں بار ہونے والی ہیں۔ بادلوں میں پانی ہی تو ہے جس کو ہوا اٹھاتی ہے۔ پھر ان بادلوں کو اٹھا کر آہستہ آہستہ چلتی ہے۔ اور ادھر اُدھر تقسیم کرتی ہے۔

ارشاد باری سے واضح ہو رہا ہے کہ پانی برسنے میں ہوا کی شدید ضرورت ہے۔ ہوا ہی پانی کے بخارات یا ذرات کو لے کر آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے۔ اور ہوا ہی بادلوں کو ادھر اُدھر لے جا کر برساتی ہے۔ اگر مبادا بادل آسمان پر پہنچ کر ہوا کی ماتحتی سے نکل کر آزاد ہو جائیں تو پھر پانی کسی ایک ہی جگہ برس جائے اور زمین کے دوسرے قطعے رحمت ایزدی سے قطعی محروم رہ جائیں اور اس سے جو دنیا کو نقصان پہنچ سکتا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔

خداوند کریم نے سورہ مرسلات میں چند ہواؤں کا ذکر کیا ہے اور ان کے اعمال و وظائف بیان کئے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۔

یعنی قسم ہے ان ہواؤں کی جو بھیجی جاتی ہیں نرم رفتار پھر ان ہواؤں کی جو جھونکے دینے والی ہیں زور سے اور پھر ان ہواؤں کی جو اٹھانے والی ہیں ابر کو۔ پھر اُن ہواؤں کی جو جدا کرنے والی ہیں، متفرق کر کے۔

ان آیتوں میں چار قسم کی ہواؤں کی قسم کھائی ہے یہاں ہر قسم کی مصلحت پر بحث کرنا مقصود نہیں۔ ہم کو تو اس مضمون میں بارش اور اس کے متعلقات سے مطلب ہے۔ ہوا کی پہلی قسم کا نام مرسلات ہے یہ وہ معمولی ہوا ہے جو ہمیشہ آہستہ آہستہ چلتی رہتی ہے۔ دوسری ہوا عاصفات ہے۔ جب موسم گرما میں سطح زمین گرم ہو جاتی ہے تو سطح کے قریب والی ہوا بھی گرم ہو کر سبک ہو جاتی ہے اور اس لئے آندھی بن کر زور شور سے چلنے لگتی ہے اور اس کے چلنے سے اور بلندی کی طرف چڑھ جانے سے سطح کے قریب خلا پیدا ہو جاتا ہے۔ تیسری قسم کی ناشرات ہے۔ جو سمندر سے بخارات کو اپنے ساتھ لا کر خلا مذکورہ کو پھر بھر دیتی ہے۔ اور جب سبک ہو کر اوپر کی طرف چڑھتی ہے تو اس میں جو بخارات ہوتے ہیں وہ بادل کی صورت اختیار کر لیتے ہیں کیونکہ اوپر سردی ہوتی ہے ہوا کی چوتھی قسم کا نام فارقات ہے جو پانی کے چھوٹے چھوٹے قطروں کو باہم ملا کر بڑے بڑے قطروں کی شکل میں بدل دیتی ہیں۔ کیونکہ جب تک پانی کے قطرے بالکل چھوٹے ہوتے ہیں وہ سب مل جل کر ایک ہی شے نظر آتے ہیں۔ لیکن جب چند چھوٹے قطرے مل کر بڑے قطرے بن جاتے ہیں تو ان میں تفرقہ پڑ جاتا ہے۔ اور یہ عمل فارقات نامی ہوا کا ہے اور پس بڑے بڑے قطرے بن جاتے ہیں اور الگ الگ ہو جاتے ہیں تو مینہ کی صورت میں زمین پر برسنے لگتے ہیں۔

اگر ناظرین نے بغور پیش کردہ حوالوں کا مطالعہ کیا تو ان پر بخوبی واضح ہوگا کہ مذکورہ بالا چاروں ہواؤں کا بادلوں کے بننے اور بارش کے برسنے سے کتنا گہرا تعلق ہے اور یہ بھی روشن ہو گیا کہ سائنس نے تکوین ابر و بارش کے برسنے کے متعلق ہوا کی کارگذاریوں کی جس قدر ضرورت سمجھی ہے وہ ان چاروں ہواؤں کے اعمال و وظائف میں محدود ہے۔ العلم عند اللہ!

اللہ تعالیٰ کا علم پورے طور پر اس کے گنہگار بندوں کو نہیں آسکتا۔ اور نہ ان کے مغز اس کے متحمل و اہل ہیں۔ ہاں جس قدر اپنا علم اپنی برگزیدہ جماعت انبیاء علیہم السلام پر اپنے خاص فضل و کرم سے عنایت فرمایا ہے وہ دوسری بات ہے۔ اللہ تعالیٰ صراط مستقیم پر چلائے۔ اور آقائے نامدار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری نصیب کرے۔ آمین ثم آمین۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ واللہ الہادی۔

تفسیر واضح البیان اردو

مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ قسم۔ سائز ۳۰×۲۰ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد ؏ مجلد ؏ منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

یعنی جب تم کوئی بات کرو تو نہایت صاف انصاف کی کہو اگرچہ کسی عزیز و اقارب پر نقصان ہی کیوں نہ ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ خواہ مشرق کے رہنے والے ہوں یا مغرب کے خواہ شمال کے رہنے والے ہوں یا جنوب کے خواہ دوست ہوں یا دشمن، قرابت دار ہوں یا غیر قرابت دار سب کے ساتھ انصاف کیا جاوے اور سب کے ساتھ اچھا برتاؤ ہونا لازمی و ضروری ہے یہ ایک عالمگیر قانون ہے جو کسی مذہب و دھرم میں نہیں پایا جاتا۔ مساوات کے متعلق ایک اور واقعہ پیش کرتا ہوں تاکہ حقیقت و اصلیت آپ کے سامنے اچھی طرح منکشف ہو جائے۔

جنگ بدر کے موقع پر قلت سامان کی وجہ سے ایک اونٹ تین اشخاص کے درمیان منقسم تھا۔ نوبت بہ نوبت سواری کرتے تھے۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی اور حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہما کے حصہ میں بھی ایک ہی اونٹ تھا۔ حضرات مذکورہ اپنی اپنی باری پر سواری کرتے تھے اور پیکر اخلاق، مجسمۂ رحمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لگام پکڑ کر آگے آگے چلتے تھے۔ یہ کسی پر مخفی نہیں کہ تمام صحابہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دل و جان سے فدا تھے۔ یہ کس طرح ان حضرات سے گوارا ہو سکتا تھا کہ خود سواری پر ہوں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کی لگام پکڑ کر چلیں۔ لیکن پیکر اخلاق صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہی تھا کہ اپنی امت کو مساوات کا سبق سکھائے۔ چنانچہ آپ نے وہ تعلیم دی کہ آج دنیا کی تاریخ میں مساوات کے واقعات زریں حروف میں موجود ہے۔

امور خانگی و سیاسی کے متعلق اسلام کی تعلیم

مذہب اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ

کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ (الحدیث)

یعنی مسلمانوں کا ہر فرد ذمہ دار ہے اور اپنی ذمہ داری سے سوال کیا جائیگا۔ آج کل بدنظمی اور بدنظامی کے سرچشمے امور خانگی اور امور سیاسی ہیں۔ تاریخ کے اوراق گردان کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطنت کا کایا پلٹنے والی شاہوں کے تختوں کو الٹ دینے والی اگر کوئی چیز ہے تو صرف بغاوت ہے۔ اسلام نے اس فساد کے سدباب کے لئے قانون مقرر کیا۔ موجودہ دور میں اہل یورپ کو ناز ہے کہ انتظام خانگی و جنگی امور کے موجد و معلم ہم ہی ہیں کاش کہ اہل یورپ سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مختصر تعلیم کو مدنظر رکھتے تو اپنے معلم ہونے کا دعویٰ نہ کرتے۔

الغرض مذہب اسلام نے کسی دنیاوی و اخروی امور کو نہیں چھوڑا بلکہ ہر ایک کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اہل دنیا کے سامنے پیش کیا۔ پس معلوم ہوا کہ مذہب اسلام عالمگیر قوانین و ضوابط لے کر آیا۔ اور یہ خداداد مذہب ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا:۔

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

یہ کسی دوسرے مذہب کے محتاج نہیں بلکہ اسلام کی محتاج ساری دنیا ہے اور قیامت تک رہیگی۔ پس یہی ایک پاک مذہب ہے جس نے بطحاء مکہ میں آخری پیغام ان الفاظ کے ساتھ سنایا:۔

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا۔

پس مذہب اسلام اپنے دعویٰ اسلام ہی مکارم اخلاق کا معلم ہے میں کامیاب ہوا۔

قرآن کریم اور بارش

(از مولوی نور محمد صاحب میانوی جہلمی)

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں کس طور پر نہایت دلکش پیرایہ میں بیان فرماتے ہیں:۔

وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

یعنی ہم نے بوجھل کر دینے والی ہوائیں بھیجیں پھر ہم نے اتارا آسمان سے پانی۔

اس مقام میں اللہ تعالیٰ نے ہوا کی تعریف میں ایک لفظ لواقح استعمال فرمایا ہے جو کثیر المعنی ہے۔ لواقح۔ لاقح کی جمع ہے۔ لاقح کے لغت میں کئی معنے ہیں۔ ازاں جملہ یہاں صرف دو معنے بیان کئے جاتے ہیں۔ دوسرے معانی علم نباتات اور دوسرے علوم کے ماتحت مذکور ہیں لاقح کے ایک معنے اُس ہوا کے ہیں جو مرطوب اور تر ہو۔ یعنی جب سمندروں اور پانی کے دوسری ظروف میں تبخیر ہوتی ہے۔ بخارات اٹھتے ہیں تو ہواؤں کو جذب کر کے مرطوب اور تر ہو جاتی ہے۔ لاقح کے دوسرے معنے اس ہوا کے ہیں جن سے بادلوں کی تکوین ہوتی ہے (منتہی الارب) لفظ لاقح کے ان لغوی معنوں کو پیش نظر رکھ کر آیت مندرجہ بالا کے حسب ذیل معنے ہوئے:۔

خداوند عالم ایسی ہوائیں بھیجتا ہے جو پانی کے بخارات کو لے کر آسمان پہ بلند ہوتی ہیں اور بادلوں کو بناتی ہیں جس سے پانی برستا ہے۔

سورہ روم میں خدائے برتر نے اس مضمون کو ایک اور انداز سے بیان کیا ہے۔ دیکھئے کیا ہی عمدہ پیرایہ ہے اور کیسے رجستہ الفاظ ہیں:۔

اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ۔

یعنی اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ اٹھا لاتی ہیں بادلوں کو پھر اللہ ان کو پھیلا دیتا ہے آسمان میں جس طرح چاہتا ہے اور اس کو کر دیتا ہے تہ بہ تہ پس تو دیکھتا ہے مینہ نکلتا ہے اس کے درمیان سے

آیت مذکورہ نہایت واضح و صاف ہے اس کے مفہوم و مطلب کو سائنس کی مندرجہ ذیل تحقیق سے مطابق کیجئے:۔

ایسی ہوا جو پانی کے بخارات سے بھری ہوتی ہے بلند ہوتی ہے اور ایسی ہوا جو فضا کے اعلیٰ طبقات تک پہنچتی ہے تو اس میں جو بخارات ہوتے ہیں وہ بوجہ سردی کے کثیف ہو کر ابر کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جبکہ

فتاویٰ

تعاقب } ۔ فروری سنہ ۱۱ کالم ۳ کے "اہلحدیث" میں ایک سوال کے جواب میں آپ کا فتویٰ عیدگاہ کے متعلق نظر سے گزرا۔ چونکہ جواب بلا دلیل شرعی ہے اس لئے مجھے حق پہنچتا ہے کہ آپ سے مزید تحقیق حاصل کروں نیز اس کا جواب دینا اولیں فرض ہے۔ چونکہ یہ تعاقب ہے اس لئے غریب فنڈ روانہ نہیں کیا جاتا آپ کا جواب ہے۔ عیدگاہ کی نماز آنحضرت صلعم میدان میں پڑھا کرتے تھے۔ لیکن زمانہ بدل گیا ہے۔ اسلئے بغرض حفاظت چار دیواری بنائی جائے نہ بنیت فرض واجب بلکہ محض برائے حفاظت۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا زمانے کے تغیر سے احکام شرعیہ تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو دلیل کیا ہے۔ عیدگاہ تو خود محفوظ و مخصوص جگہ ہوتی ہے اور وہ جگہ اگر موقوفہ ہے تو پٹواریوں کے کاغذات میں عیدگاہ لکھا جاتا ہے۔ اگر وہ جگہ خلاف مذکورہ ہے تو صاحب زمین کی مرضی سے نماز عید اس جگہ ادا ہوتی ہے۔ لہٰذا حفاظت کا طریقہ بصورت چار دیواری کا سوال پیش آتا ہی نہیں۔ بغرض اگر کہیں ظاہراً حفاظت کا سوال پیدا ہو تو عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے یا اس صورت پر عمل کیا جائے کہ چاروں طرف پتھر نصب کر کے درمیان میں تار کھنچوا دیا جائے۔ اس صورت میں میرے نزدیک اس جگہ سے صحرائیت خارج نہ ہوگی اور چار دیواری کی صورت میں صحرائیت بالکل فنا ہو جاتی ہے جو بالکل خلاف سنت ہے۔

(نیازمند۔ ضیا آثمی)

جواب } تبدیل احکام کا اعتراض اس صورت میں ہوتا جب ہم اس کو اقسام اربعہ فرض سنت واجب مستحب میں داخل سمجھتے۔ ہم نے تو ان سے خارج ایک امر بغرض فائدہ جواز کی شکل میں لکھا ہے۔ اور آپ کا تجویز کرنا کہ چاروں طرف پتھر لگائے جا دیں ہمارے بیان کی تسلیم ہے۔

س ۸۳ } مشکوٰۃ ص ۱۷۰ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہٖ وسلم من وسع علی عیالہ فی النفقۃ یوم عاشورا اوسع اللہ علیہ سائر سنۃ قال سفیان انا قد جربناہ فوجدناہ کذالک رواہ رزین وروی البیہقی فی شعب الایمان عنہ وعن ابی ھریرۃ و ابی سعید و جابر وضعفہ حاشیہ قال العراقی لہ طرق صحیح بعضھا وبعضھا علی شرط مسلم اما حدیث الا کتحال یوم عاشورا فلا اصل لہ۔ کیا اس حدیث پر عمل کرنا جائز ہے کہ نہیں۔ اس حدیث کے صحت سقم کے متعلق روشنی ڈالیں۔

(سلیمان از کوٹ کپورہ)

ج ۸۳ } یہ حدیث صحیح قابل احتجاج نہیں، تفصیل موضوعات کبیر ملا علی قاری میں دیکھئے۔ اللہ اعلم!

س ۸۴ } معراج شریف میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سدرۃ المنتہیٰ سے اوپر گزرے کرام الکاتبین ساتھ تھے یا الگ کئے گئے؟

(عبدالعلی از سری نگر کشمیر)

ج ۸۴ } نہیں کسی حدیث سے اس کے متعلق معلوم ہوا ہے اور نہ ہم ساتھ تھے۔ ہم کیا کہیں آپ کو کچھ علم ہو تو بتا دیجئے۔ آیت ان علیکم لحافظین اگر سب کو شامل ہے اور ہر حالت کے لئے ہے تو بے شک ساتھ ہی ہوں گے۔ مگر تفصیل کا علم نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۸۵ } ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورا۔ کسی جگہ اس کا تذکرہ نہ تھا کسی کے علم میں جب نہ تھا اتجعل فیھا X ویسفک الدماء یہ علم ملائکہ میں کس طرح تھا

(سائل مذکور)

ج ۸۵ } انسانی پیدائش میں خواہشات مختلف تھیں جس کا اظہار آیت احضرت الانفس الشح میں کیا گیا ہے۔ جن سے ہر ایک دانا قیاس کر سکتا ہے جو فرشتوں نے کیا اور ایسے قیافے بچے بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ اللہ اعلم!

س ۸۶ } حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے کس کی سکونت تھی۔ انی جاعل فی الارض خلیفہ تو خلیفہ کس کا ہوا۔ وضاحت سے ارقام فرمائیے۔

ج ۸۶ } قرآن پاک میں آیا ہے والجان خلقناہ من قبل من نار السموم کہ آدم سے پہلے ہم نے جنوں کو پیدا کیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے زمین پر جن آباد تھے۔

س ۸۷ } ایک بادشاہ نے شراب خوری کے بارے میں سزا کا حکم نافذ کیا ہے۔ وہی بادشاہ اپنی رعیت کو شراب پلاتا ہے۔ کیا عجب غریب حاکم کا حکم ہے۔ ہمارے ملک کے اکثر باشندے خدا تعالےٰ کے حق میں ایسی بے ادبی کی تشبیہ دیتے ہیں۔ جواب فرمائیں۔ (سائل مذکور)

ج ۸۷ } ان کی تشبیہ غلط ہے۔ شراب خدا نے نہیں بنائی انسان خود بناتا ہے۔ اسی لئے ارشاد ہے۔ تتخذون منہ سکرا الآیہ

س ۸۸ } زید اپنے دعویٰ علم سے کہتا ہے کہ سورہ جمعہ میں اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ جو تذکرہ ہے اس دن میں کونسی اذان مراد ہے۔ میرے خیال میں کسی ایک کو جواب کا ملکہ نہیں ہے۔ جواب فرمائیے کونسی اذان مراد ہے۔

ج ۸۸ } اس آیت کے نزول کے وقت جو اذان تھی وہی مراد ہے۔ پہلی اذان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت میں شروع ہوئی ہے۔ اللہ اعلم!

س ۸۹ } جب سے ہمارے ملک میں دیوبندی مولوی صاحبان آمد پدید ہونے لگے ریش (داڑھی) رکھنے لگے اور مونچھوں کا صفایا کرنے لگے۔ لوگوں کو بھی اسی طرف بلانے لگے یہ کرنے سے یعنی لب بالا بالکل بے مو رکھنے سے بدزیب ہو جاتے ہیں۔ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ثابت ہے۔ اگر ہے تو ارقام فرما دیں اگر نہیں تو وضاحت سے تحریر فرما دیں کہ وہ طریقہ عالیہ کیا تھا؟ (سائل مذکور)

ج ۸۹ } حدیث شریف میں قصوا الشوارب آیا ہے۔ یعنی مونچھیں کم کرو۔ حلق (منڈانا) نہیں آیا۔ مگر حضرت عمرؓ منڈایا کرتے تھے۔ اس لئے منڈانے والے پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ اللہ اعلم!

اخبار اہل النار

اس سلسلہ کے دو نمبر پہلے دو پرچوں میں درج ہو چکے ہیں۔ دوسرے نمبر کا خاتمہ دوزخ میں اہل نار کے داخل ہو جانے پر ہوا ہے۔ اس سے آگے پڑھئے۔ (مدیر)

دوزخی دوزخ کے چوکیداروں سے ملتجی ہونگے کہ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہم کو نجات دے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ۝ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ۝ (سورہ مومن)

(ترجمہ) اور کہیں گے وہ لوگ کہ بیچ آگ کے ہیں چوکیداروں دوزخ کے سے دعا کرو پروردگار اپنے سے کہ تخفیف کرے ہم سے ایک دن عذاب سے کہیں گے وہ چوکیدار کیا نہ آتے تھے تمہارے پاس پیغمبر تمہارے (جو تم سے تھے) ساتھ دلیلوں ظاہر کے کہیں گے کہ ہاں بیشک آتے تھے (پیغمبر ہم میں سے) (یعنی انسان) کہیں گے (چوکیدار دوزخ کے)۔ پس دعا کرو۔ اور نہیں دعا کافروں کی مگر بیچ گمراہی کے۔

ف:۔ دوزخ کے فرشتے کہیں گے سفارش کرنی ہمارا کام نہیں ہم تو عذاب پر مقرر ہیں۔ سفارش کام ہے رسولوں کا صلوات اللہ علیہم سو رسولوں کے تو تم برخلاف ہی تھے۔

دوزخی کہیں گے اے رب ہم کو دکھا وہ لوگ جنہوں نے گمراہ کیا تھا تاکہ بدلہ لیں ہم ان سے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ۝ (السجدہ)

اور کہیں گے وہ لوگ جو کافر ہوئے اے رب ہمارے دکھلا ہم کو وہ لوگ کہ گمراہ کیا ہم کو جن سے اور آدمی سے کردیں ہم ان دونوں کو نیچے قدموں اپنے کے تاکہ ہو جاویں وہ نیچے والوں سے۔

(دوزخیوں کا طعام و پانی)

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ۝ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ۝ (الدخان)

(ترجمہ) جس دن کہ نہ کفایت کریگا کوئی دوست کسی دوست سے کچھ۔ اور نہ وہ مدد دیئے جاوینگے مگر جس کو رحمت کی اللہ تعالیٰ نے۔ تحقیق وہ غالب ہے مہربان۔ تحقیق درخت زقوم کا کھانا ہے گنہگار کا۔ مانند تانبے گلے ہوئے کے جوش کرتا ہے بیچ پیٹوں کے۔ جیسا جوش کرتا ہے گرم پانی پکڑو اوسکو پس گھسیٹو اوسکو بیچوں بیچ دوزخ کے۔ پھر ڈالو اوپر سر اوس کے عذاب گرم پانی سے چکھ تحقیق تو ہے عزت والا۔ بزرگی والا۔

ف:۔ وہ دنیا میں آپ کو ایسا ہی سمجھتا تھا کہ وہ عزت والا ہے۔

دوزخی موت کے خواہشمند ہونگے۔ مگر موت بالکل نہ آئیگی

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ۝ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ۝ (الزخرف)

(ترجمہ) تحقیق گنہگار بیچ عذاب دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ نہ سست کیا جاویگا اون (گنہگاروں) سے (عذاب) اور وہ بیچ اوس (عذاب دوزخ) کے ناامید ہیں۔ اور نہیں ظلم کیا ہم (اللہ) نے اون (گنہگاروں) پر ولیکن تھے (خود) وہ ظالم۔ اور ندا دیں گے وہ (دوزخی) کہ اے مالک (خازن دوزخ) چاہئے کہ موت ڈال دے اوپر ہمارے پروردگار تیرا کہیگا وہ مالک (خازن دوزخ) تحقیق تم ہمیش رہنے والے ہو۔

ف:۔ مالک نام ہے فرشتے کا جو دوزخ کا داروغہ ہے کہتے ہیں ہزار برس چلاویں گے تب وہ ایک جواب دیگا ناامیدی کا۔ فیصل کر چکے یعنی مار ڈال چکے عذاب کفار اور فساق کے عمل کی جزا نہ ملیگی۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ۝ (احقاف)

(ترجمہ) اور جس دن روبرو لائے جاوینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اوپر آگ کے۔ کہا جاویگا۔ لے گئے تم نیکیاں اپنی بیچ زندگانی دنیا کے اور فائدہ اٹھا لیا تم نے ساتھ اون کے۔ پس آج جزا دیئے جاؤگے عذاب رسوائی کا بسبب اسکے کہ تھے تم تکبر کرتے بیچ زمین کے ساتھ ناحق کے اور بسبب اسکے کہ تھے تم فسق کرتے۔

ف:۔ جن لوگوں نے آخرت نہ چاہی فقط دنیا ہی چاہی اون کی نیکیوں کا بدلہ اسی دنیا میں مل چکا۔

کفار کو عذاب پر قائل کیا جائیگا۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ۝

اور جس دن روبرو کئے جاوینگے۔ وہ لوگ کہ کافر ہوئے اوپر آگ کے کیا نہیں یہ حق کہیں گے بلکہ حق ہے قسم ہے پروردگار ہمارے کی۔ کہیگا حق (تعالیٰ) پس چکھو عذاب بسبب اس کے کہ تھے تم کفر کرتے

(باقی باقی)

جوابات نصاریٰ۔ مسیحیوں کے اسلام پر (۴۹۲) اعتراضات اور ان کا جواب۔ قیمت ۸ /

ملکی مطلع

پریس ایکٹ اور آفت آنیوالی ہے

علم سیاست کے ماتحت پریس کو وہی حق حاصل ہے جو مشیر قانون (وکیل بیرسٹر وغیرہ) کو عدالت میں یعنی وکیل کو از روئے قانون مشیر عدالت کا منصب دیا گیا ہے۔ اس لئے اس کی غلط روی پر بھی اسکو مجرم نہیں ٹھیرایا جاتا۔ کیوں؟ اس بنا پر کہ اسکی غلط روی کو نیک نیتی پر مبنی سمجھا جاتا ہے۔ چاہے وہ سنگین سے سنگین مقدمہ (بغاوت وغیرہ) میں بھی ملزم کی طرف سے پیش ہو کر اس کی بریت کی کوشش کرے۔ اور ماتحت عدالت سے ہائی کورٹ (عدالت عالیہ) تک اس کا فہم غلط قرار پا کر ملزم کو سزا دی جائے۔ ٹھیک اسی طرح پریس (اخبارات) کو بھی حکومت کے آنریری مشیر کا درجہ حاصل ہے۔ کیونکہ پریس ہمیشہ حکومت کو اصلاحی امور کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ بعض اوقات ایسے مخفی امور پر اطلاع دیتا ہے کہ حکومت کے خفیہ نویس بھی ان پر مطلع نہیں کر سکتے۔ بعض دفعہ ایسی دور اندیشانہ رائے دیتا ہے کہ حکومت کے وزرا بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔ لطف یہ ہے کہ یہ سب خدمات پریس بلا تنخواہ بجا لاتا ہے۔ ہمارے ملک کی خوش قسمتی دیکھئے کہ وکیل بیرسٹر وغیرہ سرکاری مقدمات میں مخالفت کرنے کے باوجود آزاد ہیں۔ لیکن پریس اتنا پابند ہے کہ چور اور ڈاکو بھی اتنے پابند نہ ہونگے ہمارے اس مقولے کو کوئی صاحب مبالغے پر محمول نہ کریں۔ کیونکہ ہم حقیقت حال بتلاتے ہیں مثلاً چور یا ڈاکو بارادہ چوری یا ڈکیتی گھر سے باہر نکلیں (جس کا علم پولیس کو بھی ہو) تو بھی وہ مجرم نہیں قرار دئیے جائینگے اور نہ ان کو کسی قسم کی سزا ملیگی جب تک وہ ارتکاب جرم نہ کریں۔ لیکن ہندوستان کا پریس اتنا مجرم ہے کہ ارتکاب جرم سے پہلے ہی اس کو سزا دی جاتی ہے مثلاً کوئی بیکار شخص محض اپنی روزی کمانے کو پریس جاری کرنا چاہتا ہے درخواست دینے پر اسکو حکم ہوتا ہے کہ پہلے اتنا زر ضمانت (۵۰۰ یا ہزار وغیرہ حسب تجویز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ) عدالت میں داخل کرو۔ اہل دانش ہمیں بتائیں کہ زر ضمانت کا یہ داخلہ اس کے حق میں انعام ہے یا سزا؟ سزا ہونے میں کیا شک ہے۔

اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ سزا کس جرم کی ہے جواب ملتا ہے کہ تم سے امکان جرم ہے۔ پھر کیا پریس چوروں اور ڈاکوؤں سے زیادہ مجرم ثابت ہوا یا نہیں ان کو تو ارتکاب جرم سے پہلے سزا نہ ہو مگر پریس کو ارتکاب جرم سے قبل ہی سزا ہو جائے۔ کوئی ایسا فعل کرنے پر جو حکومت کے خلاف منشا ہو داخل کردہ زر ضمانت ضبط کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور جدید ضمانت پہلے سے زیادہ طلب کی جاتی ہے بلکہ بعض دفعہ جسمانی سزا بھی دی جاتی ہے۔

جب سے ملک میں اصلاحات جدیدہ کا آغاز ہوا ہے اور اس کو اہل ملک نے نعمت غیر مترقبہ سمجھا ہے ہم بارہا گورنمنٹ اور اسمبلی کے ممبروں کو توجہ دلا چکے ہیں کہ پریس ایکٹ کی مصیبت سے پریس کو نجات دلائیں مگر بجائے نجات دہی کے گورنمنٹ کی طرف سے اس پر ایک جدید گرہ لگانے کی تجویز ہو رہی ہے یعنی گورنمنٹ پنجاب ایک نیا بل اسمبلی سے پاس کرانا چاہتی ہے جو پہلے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ جس پر بے ساختہ یہ شعر زبان قلم سے نکلا جاتا ہے ؎

کیا نصیبا ہے تیرا بلبل شیدا الٹا
رحم کی جا انہیں آجاتا ہے غصہ الٹا

پریس کے متعلق جدید بل جو اسمبلی میں پیش ہونے والا ہے۔ بقول اخبار "انقلاب" اس کا مقصد یہ ہے کہ

"ایسے غلط بیانات، افواہوں اور اطلاعات کی اشاعت وتشہیر متوجب سزا قرار دی جائے جن کی اشاعت وتشہیر سے عوام یا عوام کے کسی طبقہ میں خوف وہراس پیدا ہونے کا احتمال ہو یا جن کی اشاعت وتشہیر سے سرکاری ملازموں کے کسی طبقہ یا ملک معظم کی رعایا میں سے کسی قوم یا جماعت کے خلاف نفرت وحقارت کے جذبات پیدا ہوں۔ ایسے بیانات افواہوں اور خبروں کی اشاعت کی سزا ایک سال تک کی قید یا جرمانہ یا دونوں ہوں گی۔

معلوم ہوا ہے کہ زیر بحث مسودہ قانون میں یہ جزو بھی ہوگی کہ اگر اس قسم کے غلط بیانات، افواہیں یا خبریں سرکاری ملازموں کو ان کے سرکاری فرائض کی ادائیگی سے مانع رکھیں تو جو لوگ ایسے بیانات، افواہوں اور خبروں کو مشتہر یا شائع کرینگے انہیں دو سال تک کی قید محض یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

مذکورہ بالا مسودہ قانون میں یہ چیز بھی شامل ہوگی کہ حکومت پنجاب کی شکایت کے بغیر کوئی عدالت محولہ بالا الزامات کے ماتحت مقدمات سماعت کرنے کی مجاز نہ ہوگی!

(انقلاب لاہور۔ ۲۳۔ جولائی)

اہلحدیث اس بل کی مخالفت پریس نے بالاتفاق کی ہے اور کر رہا ہے۔ ہم تو اس کی مخالفت اس لئے کرتے ہیں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ پہلے بھی جھوٹی خبروں کا اڑانا جرم ہے اور کسی قوم یا فرقہ کے حق میں نفرت پھیلانا بھی جرم ہے۔ جس کی سزا زیر دفعہ ۱۵۳۔ الف پائی جاتی ہے۔ آج تک دفعہ مذکور کو بعض عدالتوں نے ایسے مواقع پر بھی استعمال کیا ہے جہاں ان کو نہیں کرنا چاہئے تھا۔ خیر یہ بحث الگ ہے۔ ہمیں سب سے زیادہ خطرہ یہ ہے کہ اس بل کی دفعات کی تشریح اتنی مختلف ہوگی جتنی کہ کسی مغلق اور مجمل کلام کی ہو سکتی ہے۔ ہماری رائے میں اس بل کا مقصد آسانی سے حاصل ہو سکتا ہے وہ یوں کہ جس اخبار میں قابل اعتراض مضمون شائع ہو، گورنمنٹ اس کی تردید اسی اخبار میں شائع کرا دے۔ اگر مضمون دلآزار یا اشتعال انگیز ہو تو اڈیٹر کو اس کی تلافی کا حکم دے۔ مقدمہ جاری ہونے کی صورت میں جو عدالتی ریکارڈ شائع ہوتا ہے

متفرقات

قیمت ختم | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ جولائی میں ختم ہے۔ لہٰذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اطلاع پاتے ہی قیمت اخبار جلد از جلد بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ اگر خریداری سے انکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں اطلاع بھیجدیں۔

۲۰۵۹ سیکرٹری صاحب انجمن نور الاسلام
۳۱۵۸ بیوہ مولوی محمد الدین
۳۲۵۷ شیخ افضل حسین
۳۲۴۴ حاجی محمد جو شہداد جو
۴۵۳۵ عبدالمجید
۵۱۰۹ مولوی ادریس خان
۵۲۰۹ ماسٹر محمد حسین
۵۳۲۹ عبداللہ جو احسن جو
۶۱۲۷ شیخ غلام قادر عبدالرشید
۶۴۵۳ مولوی عبدالغنی
۶۴۵۴ حشمت خان وجاہت حسین
۶۹۲۲ محمد عظیم
۷۰۰۷ محمد ابراہیم یوسف
۷۰۶۴ شیخ امام
۷۵۳۶ ایم۔ اے۔ حی
۷۸۶۴ عبدالقدوس
۸۰۰۳ بابو خدا بخش
۸۰۲۸ سید احمد حسین رضوی
۸۴۰۸ بابو حفیظ اللہ
۸۵۱۶ میاں خوشی محمد
۸۵۱۸ ایچ۔ ایم۔ امام الدین اینڈ سنز
۸۵۲۹ سعید برادرز
۸۵۵۴ نعمت واح کو
۸۷۸۵ شیخ عبدالجبار عبدالستار
۹۰۶۸ میاں قمر الدین
۹۲۴۲ چوہدری اسماعیل
۹۴۳۱ محمد حسن
۹۴۳۸ محمد ابراہیم۔
۹۴۶۳ ملک امام خان
۹۵۱۳ مولوی فتح الدین
۱۰۱۴۸ منشی عبدالغفور
[illegible] حاجی کریم بھائی حسن بھائی۔
۱۰۴۵۹ مولوی اللہ بخش
۱۰۶۶۷ مولوی نور عالم
۱۰۹۳۲ مولوی عبدالعزیز
۱۰۹۷۱ شیخ غلام محمد قریشی
۱۰۹۷۳ محمد ابراہیم
۱۰۹۹۲ ایم صادق بٹ
۱۱۰۸۲ مولوی عبدالعزیز
۱۱۱۳۵ مولوی عبدالخالق
۱۱۱۷۷ شیخ نذیر احمد
۱۱۱۹۹ سکرٹری جمعیۃ اشاعۃ السنۃ
۱۱۲۰۱ میاں نور محمد
۱۱۲۰۵ ایچ راجانی
۱۱۲۶۵ ضیاء الرحمٰن
۵۳۱۰ مولوی عبدالغفور
۱۱۳۱۳ مولوی علی صاحب
۱۱۴۰۲ مولوی شبیر محمد
۱۱۴۰۷ ماسٹر بوستان سنگھ
۱۱۴۲۷ ایم۔ اے۔ آر سعید
۱۱۴۳۲ منشی سعید احمد خان
۱۱۴۳۹ سکرٹری نیشنل پبلک لائبریری
۱۱۵۷۵ مولوی الٰہی بخش
۱۱۶۰۴ مولوی ابو عبدالجبار محمد محی الدین
۱۱۶۹۶ رمضان علی
۱۱۷۱۲ مولوی عبدالرحمٰن
۱۱۷۵۲ چوہدری فضل الدین
۱۱۷۸۴ اے۔ ایس ماموں
۱۱۸۶۵ جے۔ اے۔ محمد خان
۱۱۹۰۱ ایچ فضل الرحمٰن
۱۱۹۰۴ شیخ محمد سلیمان
۱۱۹۰۵ میر علی احمد خان
۱۱۹۱۱ مولوی ثناء اللہ ثنا
۱۱۹۲۷ محمد صالح
۱۲۰۴۵ حافظ محمد یعقوب
۱۲۰۶۶ سید محمد ادریس
۱۲۰۹۴ مولوی نیر الدین
۱۲۱۰۳ احمد علی
- - - -
۱۲۱۵۵ قریشی عبدالجبار
۱۲۱۸۳ ایچ۔ ایم داؤد انوری۔
۱۲۱۹۷ ایم عبدالجبار
۱۲۱۹۸ غلام حسین
۱۲۱۹۹ میاں فضل الٰہی محمد سعید
۱۲۲۰۰ حاجی زین العابدین
۱۲۲۰۲ چوہدری محمد شفیع خان
۱۲۲۰۳ مولوی محمد جانباز خان
۱۲۲۰۵ ڈاکٹر سید مظہر علی۔
۱۲۲۰۶ مولوی غلام قادر
۱۲۲۰۷ ایم مرغوب احمد
۱۲۲۰۸ بابو عبدالرحمٰن
۱۲۲۰۹ مولوی شرف الدین
۱۲۲۱۰ عبدالکریم حاجی حبیب اللہ
۱۲۲۱۸ عبدالصمد محمد حسن
۱۲۲۲۱ شیخ علی بن محی الدین
۱۲۲۴۳ ایم محمد غوث
۱۲۲۹۷ اولاد حسین
۱۲۳۱۱ حکیم محمد اسحٰق ہدایت اللہ
۱۲۳۱۶ معین الدین
۱۲۳۲۰ عبدالعزیز خان

غریب فنڈ

غریب فنڈ سے مندرجہ ذیل احباب کے نام اخبار جاری تھا۔ ان کی میعاد ماہ جولائی میں ختم ہو جائے گی۔ اگر آئندہ اخبار جاری رکھنا منظور ہو تو حسب قواعد غریب فنڈ مبلغ ۳۔ روپے داخل یا ارسال کر دیں۔

۱۰۵۵۰ مولوی حبیب اللہ
۱۱۴۲۱ مستری بشیر احمد
۱۱۶۸۷ عبداللہ
۱۱۷۰۰ محمد امین
۱۱۷۹۹ غلام باری
۱۲۰۷۱ حافظ عبدالرزاق
۱۲۲۱۱ مولوی غلام محمد قریشی
۱۲۲۱۳ حافظ کمال الدین

جمعیۃ تبلیغ کا اعلاءِ کلمۃ الحق علاقہ جموں میں

موضع چکروہی علاقہ جموں میں مولینا سیالکوٹی کی طرف سے جمعیۃ کے زیر اہتمام جلسہ کا اعلان ہو چکا تھا۔ چنانچہ وہ جلسہ ۱۸۔۱۹ جون کو بہت تزک واحتشام سے ہؤا۔ مولوی احمد دین صاحب، مولوی نور حسین صاحب وخاکسار شریک جلسہ تھے۔ اس جلسہ میں یہ خاص بات تھی کہ مختلف دیہات اور شہروں کے افراد اہل حدیث وغیر اہل حدیث بصد شوق شامل تھے۔ دیہات وقصبات اور شہروں کے افراد نے ہمیں نام لکھائے وہ ۳۶ مقامات ہیں۔ دعا کریں خدا تعالیٰ جمعیۃ کی نیک کوششوں میں برکت کرے اور ہمیں توحید وسنت کی تبلیغ کی مزید توفیق عنایت کرے۔ آمین! جلسہ ہذا میں حضرت مولانا صدر صاحب بنفس نفیس شرکت فرماتے۔

(راقم محمد عبداللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث)

کاروائی جلسہ انجمن محمدیہ نوشہرہ

بجا سنگھ ضلع گورداسپور کا ابتدائی سالانہ جلسہ بتواریخ ۱۱۔۱۲ جون سنہ رواں زیر صدارت مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب منعقد ہؤا۔ توحید سنت اور تردید فتنہ مرزائیت پر مؤثر تقاریر ہوئیں۔ شروع شروع میں گردو نواح کے مرزائی چیلنج لے کر آئے جسے ہم نے بصورت سوا گھنٹہ وقت اور موضوع آخری فیصلہ منظور کیا۔ مگر دوسرے روز انہوں نے آخری فیصلہ پر مباحثہ سے انکار کر دیا۔ اور انہیں تاریخوں میں جلسہ کیا۔ ہمارے علمائے کرام نے ان کی بیان کردہ تقاریر کی احسن طریقہ سے تردید کی۔ بحمد اللہ بہت اچھا اثر رہا۔ خدا تعالیٰ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کی بنیادیں مستحکم کرے۔ جس کی برکت سے ہمارا جلسہ کامیاب ہؤا۔

(ایم سردار محمد ناظم انجمن ہذا) عہ داخل اشاعت فنڈ

تبدیل پتہ

میں نے اپنا سابقہ مکان چھوڑ دیا ہے۔ آئندہ میرے ساتھ خط وکتابت کرنے والے احباب پتہ ذیل پر کریں:۔

محمد عبداللہ معمار۔ کٹڑہ کرم سنگھ۔ امرتسر
متصل مسجد بڑیاں والی۔

عربی سیکھنی ــــــ آسان ہوگئی

طلباء مدارس و شائقین کو خوشخبری

عربک ٹیچر مصنفہ مولانا محمد عالم صاحب امرتسری۔ جس میں علم عربی کے ابتدائی تا انتہائی مسائل کو بطرز جدید حل کیا ہے۔ علم صرف و نحو کے قواعد۔ مع امثل۔ ضرب الامثال۔ روزمرہ کی گفتگو۔ عام فقرے گردانوں کے نقشہ جات مفصل درج ہیں۔ اس کتاب کے ہوتے ہوئے مبتدی کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ جلد منگوالیں۔ قیمت ۸/ علاوہ محصول ڈاک۔

منگوانے کا پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

سرمہ نور العین ۲۷

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج، قیمت ایک تولہ ۸/

پتہ :- مینیجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ

بسا اوقات اصل تحریر سے زیادہ معتبر ہوتا ہے۔ اس لئے مناسب وہی تجویز ہے جو ہم نے عرض کی ہے آئندہ اختیار بدست مختار ؎

حافظا! وظیفۂ تو دعا گفتن است و بس
در بند آں مباش کہ نشنید یا شنید

(۲۷/۲۸)

چوری اور ڈاکہ

ہر ملک کی حکومت کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ اس ملک میں امن قائم رکھے۔ اگر کسی ملک میں امن نہیں ہے، تو حکومت سے جو غرض ہے وہ مفقود ہے ان کے معنی یہ ہیں کہ ہر شخص اپنی جان و مال میں بے خوف ہو۔

ہمارے ملک میں یہ بات کچھ عرصہ سے معدوم ہو رہی ہے۔ ہر اخبار میں چوریوں اور ڈکیتیوں کی خبریں روزانہ اتنی چھپتی ہیں کہ ایک ہمدرد ملک کا دل پریشان کرنے کو کافی ہوتی ہیں۔ حالانکہ اس قسم کی خبروں کی اشاعت وقوعات کی نسبت بہت کم ہوتی ہے۔ چوری کے واقعات اس سے پہلے رات کے وقت ہوتے تھے اور ڈکیتی کے حادثات عموماً بیرون آبادی راہ چلتے لوگوں کو پیش آیا کرتے تھے۔ مگر اب ان دو نوافعال قبیحہ نے یہاں تک ترقی کر لی ہے کہ امرتسر اور لاہور جیسے آباد اور بارونق شہروں کے اندر بھی ڈاکے پڑنے لگے ہیں۔ امرتسر کا چوک لوہگڑھ ایک بڑی گنجان آبادی ہے۔ اسکے قریب ہی آریہ سماج مندر والا بازار ہے۔ جہاں چند روز ہوئے ایک شخص تخمیناً تین سو روپیہ کپڑے میں باندھ کر اس کا ایک سرا اپنے کندھے پر ڈالے ہوئے اور نقدی ہاتھ میں پکڑے ہوئے جا رہا تھا کہ کوئی من چلا ڈاکو اس کے ہاتھ سے نقدی والا کپڑا چھین کر اس طرح بھاگ گیا جس طرح چیل کسی نابالغ بچے کے ہاتھ سے دہی کا دونا لے کر اڑ جاتی ہے۔ یہ دلیرانہ اقدام دن دہاڑے ایک بارونق بازار میں ہوا ہے۔ لطف یہ ہے کہ ڈاکو مذکور ابھی تک گرفتار نہیں ہوا۔

کسی گذشتہ پرچے میں ہم نے لکھا تھا کہ صوبوں کی حکومتیں آپس کی پارٹی بازی میں ایسی الجھی ہوئی ہیں کہ ملک کے انتظام کی طرف کافی توجہ نہیں دے سکیں اس لئے بڑے رنجیدہ دل کے ساتھ ہم نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ مرکزی حکومت سلطان ابن سعود کو بلا کر اپنے مشیر کی حیثیت سے اُن سے مشورہ لے کر انتظام کرے پھر دیکھئے کہ ملک میں امن و امان کیسے قائم ہوتا ہے۔ خیر یہ تو ایک دور کی بات ہے گورنمنٹ اسے قبول کرے یا نہ کرے۔ آج ہم ایک اور تجویز پیش کرتے ہیں جو بالکل سہل ہے۔

حکومت کے پاس پولیس نفری بہت تھوڑی ہے اور کام زیادہ ہے۔ بازاروں اور کوچوں میں واردات بکثرت ہوتی ہیں۔ قلت نفری کی وجہ سے انتظام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم حکومت کو مشورہ دیتے ہیں کہ دیہات کی طرح شہروں میں بھی ٹھیکری پہرے کا طریقہ جاری کرے۔ یعنی ہر گلی کوچے کے باشندوں میں سے نوجوانوں کو روزانہ پولیس والوں کے ساتھ پہرے پر مقرر کرے۔ اور ان کی حفاظت کے لئے اسلحہ بہم پہنچانے کا بھی انتظام کرے۔

اس کے سوا اگر گورنمنٹ کوئی اور انتظام کرنا چاہے تو بے شک کرے۔ ہمیں تو امن امان سے غرض ہے۔ ہاں ہم اتنا جانتے ہیں اور بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ موجودہ انتظام کافی نہیں +

سرکاری اطلاع

یہ امر واقفیت عامہ کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ انڈین سول سروس میں داخلہ کے مقابلہ کا امتحان دہلی میں ۴۔ جنوری ۱۹۳۹ء سے اُن قواعد و ہدایات کے مطابق شروع ہوگا جو گورنمنٹ کے اشتہار نمبری ۳۳/۳۸ مورخہ ۱۹۔ مئی ۱۹۳۸ء کے ساتھ شائع کئے گئے ہیں۔ جتنے امیدوار اس امتحان میں منتخب کئے جائینگے ان کے متعلق بعد کو اعلان کیا جائیگا۔

(۲) جو امیدوار امتحان میں داخل ہونا چاہیں وہ ۱۵۔ جولائی ۱۹۳۸ء تک اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں درخواستیں بھیجدیں۔

(۳) قواعد درخواست و انتخاب کے فارم اور امیدواروں کے طبی معائنہ کے متعلق قواعد و ضوابط کی نقول مندرجہ ذیل دفاتر سے مل سکتی ہیں۔
(۱) پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور (۲) محکمہ اطلاعات پنجاب لاہور۔ (۳) صاحب رجسٹرار یونیورسٹی پنجاب لاہور۔

(۶/۲۸)

سرکاری اطلاع

پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور میں جاگیروں کے منتظمین کو زراعت کے بہتر طریقوں کے متعلق تربیت دینے کے لئے پندرہ روزہ علمی نصاب ۱۵۔ اگست ۱۹۳۸ء سے بلا فیس جاری کیا جائیگا۔ جس میں تقریباً ۴۰ اشخاص داخل کئے جائیں گے۔ ان اشخاص کو ترجیح دی جائیگی جو بڑے فارموں کا جن میں کورٹ آف وارڈز کی جاگیریں شامل ہیں انتظام کر رہے ہوں۔ کالج ہوسٹل میں ۳ روپیہ ۹۔ آنہ ادا کر نے پر اقامت کا انتظام کیا جائیگا۔ ہوسٹل میں رہنے کے لئے دس روپیہ فیس بطور ضمانت جمع کرانی ضروری ہے یہ زرِ ضمانت نصاب کے خاتمہ پر واپس کر دیا جائیگا۔ داخلہ کے لئے درخواستیں صاحب پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور کی خدمت میں ۲۷ جولائی ۱۹۳۸ء سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب) (لاہور۔ ۲۴ جون ۱۹۳۸ء)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارب شاودٹ کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اُردو ترجمہ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست۔ اور بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کی سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنیوالے امکانات کا صحیح جائزہ۔ گویا ماضی کی تصویر ہے اور مستقبل کا آئینہ ہے۔

قیمت ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک علیحدہ۔
منگوانے کا پتہ۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

محکمہ صنعت وحرفت گورنمنٹ پنجاب

اطلاع برائے داخلہ

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر کا نیا سیشن ۵ اکتوبر ۱۹۳۸ء سے شروع ہوگا۔

درخواستہائے داخلہ برائے (۱) ڈپلوما (اے کلاس کورس) (۲) آرٹیزن، کمخواب (بی وسی کلاس) سرکاری فارموں پر بنام ٹیکسٹائیل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر ۲۰۔ جولائی تک بھیجنی چاہئیں۔ فارم داخلہ درخواست آنے پر بھیج دیا جاویگا۔ درخواست کنندگان کے لئے یونیورسٹی و دیگر سارٹیفکیٹوں کی مستند نقلیں بمعہ فارم داخلہ، ثبوت عمر وغیرہ بھیجنی ضروری ہیں۔

حسب قواعد چند مستحق طلباء کو وظیفے عطا کئے جاتے ہیں۔ پیشہ ور جولاہوں کو ترجیح دی جاتی ہے باہر سے آنے والے طلباء کی رہائش کے لئے سرکاری بورڈنگ ہاؤس کا انتظام بھی ہے۔

علاوہ پارچہ بافی کے لئے رنگائی۔ دھلائی ٹھپائی (Finishing) کا کام بھی سکھایا جاتا ہے۔

مزید تفصیلات انسٹیٹیوٹ ہذا کے پراسپکٹس سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتا ہے۔

المشتہر

ٹیکسٹائیل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عبدالرحمان خان صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

دی ٹوبہ ٹیک سنگھ کوآپریٹو بارگیج بنک لمیٹڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ بذریعہ محمد حسین منیجر بنک ہذا۔ مدعی۔

بنام۔ شیر علی ولد نتھو ذات ارائیں ساکن چک ۳۸۰ جھنگ برانچ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

مولا سنگھ ولد نامعلوم ذات جٹ ساکن چک ۴۱۹ جھنگ برانچ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور۔ مدعا علیہم

دعوے دلاپانے مبلغ -/۵۵ روپیہ بابت بقایا لگان ومبلغ ۲/۱۴/۳ سود بابت سال ۱۹۳۷-۳۶ء، ۱۹۳۸-۳۷ء بابت مربع نمبری $\frac{45}{47}$ کھتہ جات ۱۰ تا ۱۰- ۱/۲ تا ۱/۲ برقبہ ۱۱۰ کنال ۱۲ مرلہ واقعہ ۴۱۹ جھنگ برانچ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم مذکوران تعمیل سمنات سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکوران بتاریخ $\frac{7}{28}$ ۱۵ حاضر عدالت ہذا نہ ہونگے تو ان کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ $\frac{6}{38}$ ۲۲ بثبت دستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم مہر عدالت

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

(مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب ست دھری)

اس کتاب میں آپ نے ویدوں کے اندرونی رازوں کو طشت ازبام کردیا ہے۔ ان کی تعلیم، اخلاق پر مستقل بحث کرکے بدلائل ثابت کیا ہے کہ وید انسانوں، مچھلیوں اور درندوں کے کلام ہیں الہامی ہرگز نہیں۔ آریہ سماج آجتک اسکی تردید نہیں کرسکی۔ قابلدید ہے۔ کاغذ۔ کتابت اور طباعت اعلےٰ۔ قیمت بجائے عہ کے صرف ۱۰/ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ریاض الصالحین عربی عبارت مع اعراب اور ترجمہ اُردو بین السطور مع حاشیہ مولانا عبدالاول صاحب غزنوی (اہل حدیث عالم) قیمت ہر دو جلد مہ۔

تفسیر موضح القرآن مؤلفہ مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی مرحوم ایسی مختصر اور جامع تفسیر جس کو علمائے اہل سنت نے بالاتفاق مستند قرار دیا ہو اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ قیمت للعہ (چار روپے)

جامع ترمذی عربی یہ کتاب نہ صرف صحاح ستہ میں مشہور ہے بلکہ درس میں داخل ہے۔ مع اصول حدیث وشمائل اور حواشی جدیدہ کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت عہ

ترجمان وہابیہ نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم بھوپال نے ترجمان وہابیہ کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی۔ جس میں اہل حدیث پر سے یہ الزام ہٹایا گیا تھا کہ یہ جماعت عبدالوہاب نجدی کی مقلد ہے۔ ساتھ ہی امام محمد بن عبدالوہاب رح کی کامل سوانحعمری لکھی گئی تھی، نجدیوں کے حالات لکھے تھے، اہل حدیث کا مذہب بیان کیا تھا، ان پر سے تہمتیں ہٹائی تھیں۔ ثابت کیا تھا کہ انہیں وہابی کہنا اپنے ایمان کا خون کرنا ہے۔ لیکن عرصے سے یہ کتاب کہیں نہ تھی۔ الحمد للہ اب پھر آب وتاب سے چھپ گئی ہے۔ ضخامت ۲۰۰ صفحات۔ قیمت صرف ۴/

مجاہد ہند جس میں حضرت مولانا شہید دہلوی رح کی مختصر سوانحعمری۔ آپ کا حسب نسب، آپ کی تحریک احیاء توحید وسنت، آپ کی دینی وملی خدمات، اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے آپ کے مجاہدانہ اقدامات آپ کی جنگ حریت اور دیگر کارہائے نمایاں کا مفصل تذکرہ ہے۔ کاغذ کتابت عمدہ۔ قیمت ۲/

نوٹ:۔ محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

(۶۹۹)

مومیائی

۱ تولہ ۲ روپے

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو
رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان
یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ..... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال
ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی
قیمت فی چھٹانک ۱۲ /۔ آدھ پاؤ ۲۴ /۔ پاؤ بھر ۴۸ /۔
مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا
برما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی۔
اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب داؤد داد صاحب مجاور بٹالہ

"آپ کی مومیائی خود کے لئے اور دیگروں کے لئے پانچ
چھ مرتبہ منگائی۔ خدا کے فضل سے فائدہ ہوا۔ اب
میرے برادر یعقوب صاحب کے نام ایک چھٹانک
ضرور ضرور ارسال فرمائیں۔" (۲۔ اپریل ۱۹۳۸ء)

جناب مولوی بشیر احمد صاحب ضلع گورکھپور

"مومیائی میرے حق میں بے حد مفید ثابت ہوا۔
اس لئے معروض خدمت ہوں کہ ایک چھٹانک مولوی
محمد ناصر علی صاحب کے نام ارسال فرمائیں۔" (۱۱ مئی ۱۹۳۸ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

۳۱

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری شمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ ۴

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بےنظیر کتابوں کی کیفیت
اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔
پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

البلاغ المبین

فی اتباع

خاتم النبیین

(مصنفہ حضرت شیخ محی الدین مرحوم)

یہ کتاب اہل حدیث میں بہت مقبول ہے اور بہت
پرانی کتاب ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر
مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ختم تھی اب دوبارہ
طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوائیں۔ ورنہ دوسرے اڈیشن کا
انتظار کرنا پڑیگا۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔
قیمت ۱۲ /۔ روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

تاریخ المشاہیر

آسمان اسلام کے ۸۴ درخشندہ ستاروں کے حالات درج
ہیں۔ از قاضی سلیمان پٹیالوی مرحوم۔ قیمت ۱۲ /۔
ملنے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت لالہ جگدیش نرائن صاحب سب جج بہادر درجہ اول امرتسر

گیان چند بالغ۔ کرم چند نابالغ بسر براہی مسمات لال دئی
والدہ خود پسران گوردیال قوم کھتری سکنہ بھنگالی کلاں
تحصیل وضلع امرتسر و لال دئی بیوہ گوردیال کھتری
سکنہ بھنگالی کلاں تحصیل امرتسر۔ سائلان۔
بنام ملکھ راج۔ دینا ناتھ۔ بیرنگی لال پسران جلی رام
کھتری۔ ساکن بھنگالی کلاں تحصیل ضلع امرتسر
فریق ثانی۔

درخواست حصول سارٹیفکیٹ جانشینی

گوردیال متوفی۔ زیر دفعہ ۳۷۲ ایکٹ ۳۹ ۱۹۲۵ء
مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں سائلان مذکور نے درخواست
حصول سارٹیفکیٹ جانشینی ترکہ گوردیال متوفی زیر دفعہ
۳۷۲۔ ایکٹ ۳۹ ۱۹۲۵ء عدالت ہذا میں گزرانی ہے
لہذا بذریعہ اشتہار ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے
کہ جو عذر نسبت درخواست مذکور کے کسی شخص کو ہو وہ
تاریخ مورخہ ۲۸/۷ کو حاضر عدالت ہذا حاضر ہو کر
پیش کرے۔　(تحریر ۲۰/۶/۳۸)

دستخط حاکم　　مہر عدالت

آئینہ مذاہب امامیہ

ترجمہ اردو

تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ
جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ
ان کے عقائد واعمال غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ طور پر
روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی میں تھی۔ مگر
اردو خوان ناظرین کے لئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔
ایک نایاب کتاب ہے۔ ضرور منگوائیں۔
قیمت فی جلد تین روپے (۳)، محصول ڈاک علیحدہ
پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۶ ہے
عام خریداران سے ۴ عہ
" " ششماہی ۲ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۹ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ مطابق ۸ جولائی ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک (۴۰۱)

فہرست مضامین

حضور علیہ السلام کی خدمت میں - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
اسلام - آریہ سماج اور مسئلہ تقدیر - ص۳
تاریخ مرزائیت (قادیانی مشن) - ص۵
رسمی حنفیوں کے ملتی کوٹلی میں - - - ص۹
عاشقان رسول صلعم - - - - ص۱۲
فتاوی - - - - ص۱۳
متفرقات - - - ص۱۴
ملکی مطلع - - ص۱۵ - اشتہارات ص۱۶-۲۰

مجاہد ہند - بطل حریت، شیر اسلام، قائد جیوش اسلامیہ مولانا اسماعیل شہید دہلوی کی مختصر سوانح حیات۔ قیمت ۲ر ملنے کا پتہ: مینجر اہلحدیث امرتسر

حضور علیہ السلام کی خدمت میں

(از قلم مولوی محمد شفیع صاحب نعیم گورداسپوری)

عرب کی سرزمیں کو آشنائے حق کیا تو نے
بتیغ لابتوں کی گردنیں کردیں جدا تو نے

بہت مدت سے کعبہ تھا خدا کی یاد سے خالی
مئے توحید کے نغموں سے اسکو بھر دیا تو نے

بچائیں تو نے جانیں کسقدر راہِ ہلاکت سے
بہائم پر بھی یہ احساں نہیں کچھ کم کیا تو نے

بہت ہی بے سر و سامان اور محتاج تھی دنیا
بشرق و غرب حکمت کے دئیے موتی لٹا تو نے

ترے احسان کے ممنون بیحد اہل دنیا ہیں
کہ طوفانِ حوادث سے لیا انکو بچا تو نے

کسی مشکل کا کوئی نکتہ داں اب شکوہ گر کیوں ہو
نکاتِ علم و عرفاں کے دئیے دریا بہا تو نے

قیامت خیز تاریکی میں تھی دنیا غریبوں کی
جہاں سے دی تمیزِ کہتر و مہتر اٹھا تو نے

اخوت، آدمیت اور آئین جہانبانی
سکھائے ہم کو اے مجموعۂ صدق و صفا تو نے

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۲۷۷

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی کرم داد ولد لبھو ذات گوجر سکنہ نیامت پور تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۲-۷-۳۵ مقرر کیا ہے۔ لہذا جانے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۱۸-۶-۳۵)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۲۳۹

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی اسماعیل ولد شادی ذات گوجر سکنہ بھگوان پور تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۲-۷-۳۵ مقرر کیا ہے۔ لہذا جانے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۱۸-۶-۳۵)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۲۱۵

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی علم دین ولد کالو ذات گوجر سکنہ مونن تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۲-۷-۳۵ مقرر کیا ہے۔ لہذا جانے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مذکورہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۱۴-۶-۳۵)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۳۴۶

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی عمر دین ولد فضلا ذات گوجر سکنہ بکلی پور تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۹-۷-۳۵ مقرر کیا ہے۔ لہذا جانے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۱۸-۶-۳۵)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۳۹۷

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی شاہ محمد ولد غلام محمد ذات گوجر سکنہ بھگوان پور تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۲-۷-۳۵ مقرر کیا ہے۔ لہذا جانے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۱۸-۶-۳۵)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

(تصانیف مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

تقابل ثلاثہ اس میں [illegible]، انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی ہر نوع مکمل ہیں۔ اور ضروریات انسانی کے لئے کافی ووافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت عہ

توحید و تثلیث تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت کیا ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۲ر

جوابات نصاریٰ چند تعلیم یافتہ اشخاص نے اسلام چھوڑ کر عیسائیت قبول کر لی۔ اور اسلام پر اعتراضات کئے۔ ان کے اعتراضات کا معقول، مدلل اور عالمانہ جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

بے روزگاروں کیلئے وہ تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوان جو تعلیم حاصل کرنے کے بعد معاش کے لئے دربدر مارے مارے پھرتے ہیں اور ناکام رہتے ہیں وہ کتاب "گنجینہ روزگار" منگوائیں۔ اس میں انسانی ضروریات اور روزمرہ کے کام آنے والی اشیاء کے نسخہ جات اور [illegible] درج ہیں۔ اکثر بے کار اس پر عمل پیرا ہو کر باعزت گھر بیٹھے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جلد منگوائیں [illegible] دوسرا ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت عہ۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۸ - جمادی الاول ۱۳۵۷ھ

اسلام، آریہ سماج اور مسئلہ تقدیر

گذشتہ پرچہ "اہلحدیث" میں ہم نے اظہار کیا ہے کہ دو مذہبوں میں جو امر مشترک ہو اس پر ان دو مذہبوں میں سے کسی کا دوسرے پر سوال کرنا اپنے مذہب سے ناواقفیت یا دوسرے مذہب سے عناد کا ثبوت ہے۔ گذشتہ پرچے میں ہم ایک مثال بیان کر چکے ہیں۔ آج ایک اور مثال پیش کرتے ہیں۔ "آریہ مسافر" لاہور میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کی سرخی یہ ہے:-

"اسلام اور مسئلہ تقدیر"

اس مضمون میں معترض نے قرآن مجید پر مسئلہ تقدیر کی حیثیت سے اعتراضات کئے ہیں۔ آج قریباً پچاس سال ہونے کو ہیں کہ ہمارا روئے سخن آریوں سے شروع ہوا ہے۔ مگر حیرت کا مقام ہے کہ جو عادت ابتدا میں ہم نے آریوں میں دیکھی تھی وہی آج بھی موجود ہے۔ اور آئندہ بھی اس کا ہٹنا مشکل ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد سوامی دیانند نے رکھی ہے اور پنڈت لیکھرام نے اپنی کتاب تکذیب وغیرہ میں اس کو پختہ کیا ہے۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ قرآن مجید کے نام سے مضمون بنا کر پولوگ تفسیروں سے مدد لیتے ہیں۔ تفسیریں بھی وہ جو مستند نہیں۔ جیسے تفسیر حسینی وغیرہ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آریہ سماج کا یہ طرز عمل اختیار کرنا قرآن مجید کے بے اعتراض ہونے کی تصدیق کرتا ہے۔ خیر آریہ سماجی اپنے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔ ہم تو قرآن مجید کی تعلیم پر ایمان لائے ہیں اور اس سے دفاع (ڈیفنس) کرنا ہمارا فرض ہے۔ کچھ شک نہیں کہ قرآن مجید نے مسئلہ تقدیر کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:-

خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا

یعنی خدا نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اس کی موت وحیات اور ہر حرکت وسکون سب اس کے علم میں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ تقدیر علم الٰہی کا نام ہے مثلاً جو بچہ آج پیدا ہوا ہے خدا جس طرح اس کی پیدائش کو جانتا ہے ٹھیک اسی طرح پیدائش کے وقت ہی اس کی موت کا وقت بھی جانتا ہے۔ پیدائش اور موت کے علاوہ اُس کے زمانہ حیات کی ہر حرکت وسکون کو بھی جانتا ہے تقدیر کی اس تصویر کو سامنے رکھ کر آریہ معترض کے الفاظ سنئے :-

"اسلام اور ویدک دھرم کے درمیان جو سدھانت متنازعہ فیہ ہیں۔ اُن میں سے ایک تقدیر کا سدھانت (اصول) بھی ہے۔ اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ خدا کے حکم سے ہوتا ہے۔ لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ۔

چونکہ اسلام میں ارواح کو ازلی وابدی نہیں مانا گیا بلکہ انہیں دیگر اشیاء کی طرح مخلوق تسلیم کیا گیا ہے اس لئے اس کے ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑا ہے کہ روح کی جتنی صفات ہیں وہ بھی خدا کی عطا کردہ ہیں اگر ایک شخص نیک ہے تو وہ اپنی کوشش، ہمت یا محنت کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس وجہ سے ہے کہ خدا نے اُسے ایسا ہی بنا دیا۔ آریہ سماجی اس پر یہ زبردست اعتراض کرتے ہیں کہ اگر ہمارا نیک یا بد اعمال کرنا خدا کی مرضی یا اُس کی تعین کردہ تقدیر کی وجہ سے ہے تو پھر ان اعمال وافعال کے لئے ہمیں ذمہ دار ٹھہرا کر ہمیں کیوں سزا وجزا دی جاتی ہے۔ اگر ان تمام افعال کا اصلی فاعل وہی ہے تو پھر ان کی سزا وجزا بھی اُسے ہی بھگتنی چاہئے۔ اسلام میں صرف یہی نہیں قرار دیا گیا کہ خدا نے ہماری تقدیر کو پیدا کیا ہے۔ بلکہ یہاں تک بھی لکھا ہے کہ خدا ہمارے حال۔ ماضی اور مستقبل تینوں زمانوں کے اعمال وافعال سے بخوبی واقف ہے۔ اور اس نے ان کا حال لفظاً بلفظاً لوح محفوظ میں درج کر رکھا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ اس نے ہم میں سے بعض کو بہشت میں بھیجے جانے کے لئے اور بعض کو دوزخ میں بھیجے جانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ چنانچہ قرآن سورہ فاتحہ میں لکھا ہے

صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔

یعنی راستہ اُن کا جن پر نعمت کی تُو نے۔ نہ اُن کا جن پر غضب ہوا۔ نہ گمراہوں کا۔

تفسیر حسینی میں اس آیت کے اس حصہ کے متعلق لکھا ہے :-

"نہ آں کسانیکہ خشم گرفتہ بر ایشاں۔ یعنی قبل از وجود بعرض غضب تو آمدہ اند وبداں سبب بر کفر اقدام نمودہ"

اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ اُن لوگوں کا راستہ

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے گرمی پھر بڑھ گئی ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ شیخ محمد صادق ایم۔ ایل۔ اے کے خلاف غداری دائر کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔

—— مولوی شوکت علی صاحب صوبہ سرحد کے دورہ پر جاتے ہوئے لاہور بھی ایک دن ٹھیرے۔

—— ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ شامی پیر نے حکومت برطانیہ کی اطاعت قبول کر لی ہے۔ چنانچہ اسے بذریعہ ہوائی جہاز دہلی لایا گیا پھر کراچی پہنچا دیا گیا ہے۔ وہاں سے اصلی وطن پہنچا دیا جائے گا۔ اس پیر کی انگیخت پر افغانستان پر حملہ کرنے کی غرض سے جو قبائلی لشکر جمع ہوا تھا وہ منتشر ہو رہا ہے۔

—— حکومت پنجاب نے مسٹر نور محمد صاحب بی۔ اے رکن ادارہ سول اینڈ ملٹری گزٹ کو محکمہ اطلاعات پنجاب کا ڈائرکٹر مقرر کر دیا ہے۔

—— امرتسر ٹیکسٹائل ملز کی ہڑتال کے دوران میں گرفتار شدہ ۴ سو اٹھارہ قیدیوں کو پنجاب گورنمنٹ نے رہا کر دیا ہے۔

—— وی آنا (آسٹریا) کی اطلاع ہے کہ نازی حکومت نے ۲۶۷ یہودی وکلاء کو پریکٹس کرنے کے حق سے محروم کر دیا ہے۔

—— ٹوکیو اور یوکوہاما (جاپان) کے علاقوں میں بارش کے طوفان سے ایک لاکھ بیس ہزار مکانات مسمار ہو گئے۔

—— روم کی خبر ہے کہ عدیس بابا (حبشہ) کے گورنر نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ اطالوی اور دیگر یورپین لوگوں کو جن ہوٹلوں میں حبشی رہتے ہیں، جانے کی اجازت نہیں۔

—— تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ سیکر کی حالت بہت خراب ہو گئی ہے ۲ جون کو شہر والوں کے

مسلح ہجوم نے پولیس اور فوج کے ایک دستہ پر حملہ کر دیا۔ طرفین کے متعدد آدمی مجروح ہوئے۔

—— آئرلینڈ کے وزیر اعظم مسٹر ڈی ویلرا نے پنڈت جواہر لال نہرو کو لندن میں آئرلینڈ آنے کی دعوت بھیجی ہے۔

—— چینی افواج کا دعویٰ ہے کہ حال ہی میں انہوں نے نانکن میں ایک جاپانی جہاز اور دو تباہ کن کشتیوں کو غرق کر دیا ہے۔

—— یو پی گورنمنٹ نے دیسی شکر ہی استعمال کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— لاہور ہائیکورٹ موسم گرما کی تعطیلات کے باعث ۱۵۔ جولائی سے بند ہو جائیگی۔

مکرر یاد دہانی

ناظرین —— غور —— فرمائیں

سابقہ پرچہ میں حساب دوستاں درج ہے۔ اسے ملاحظہ فرما کر از راہ نوازش قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد از جلد ارسال کر دیں۔ بیرون ہند کے خریدار حضرات بھی قیمت اخبار بہت جلد ارسال کر دیں۔ نیز مہلت یافتگان بھی ایفائے وعدہ کا خیال فرماتے ہوئے سابقہ بقایا و آئندہ کے لئے قیمت اخبار ارسال کر دیں۔

(منیجر الحدیث امرتسر)

—— مصر کو جانیوالے ہندوستانی مسافروں پر جو چیچک کی پابندیاں عائد تھیں وہ دور ہو گئی ہیں۔

—— وزیر اعظم برطانیہ نے لندن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر شہری آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے سوائے جنگ کے کوئی طریقہ باقی نہ رہا تو اس صورت میں ہم ضرور لڑینگے۔

مضامین آمدہ | ایم ابوالقاسم صالح بن محمد سعید صاحب۔ فیض الرحمٰن صاحب۔ نواب الدین۔ عبدالرب۔

غیر مقبولہ | خطاب بہ مسلم۔ پیام عمل۔ تاسف نامہ۔

جمعیۃ تبلیغ کی مساعی اس ہفتہ میں | یکم و دوم جولائی ۱۹۳۹ء کو موضع سوہیاں خورد ضلع امرتسر میں زیر اہتمام جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث جلسہ ہوا۔ جس میں خاکسار اور مولوی نور الٰہی۔ مولوی میر محمد۔ مولوی علی محمد صاحب اور مولوی جان محمد صاحب و دیگر واعظین شریک ہوئے۔ ہر دو روز توحید و سنت پر تقریریں ہوئیں۔ جہاں تک ہمیں علم ہوا ہے جماعت کے افراد گرد و نواح سے تقریباً بیس پچیس دیہات و قصبجات سے آئے ہوئے تھے۔ جلسہ کے اثر نے بریلوی جماعت کے افراد کو بھی جذب کر لیا تھا۔ فالحمد للہ!

مرزائی مناظرہ | جمعیۃ ہذا کی طرف سے منشی عبداللہ صاحب معمار شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ میں مناظرہ پر تشریف لے گئے اور ۲۔۳ جولائی کو ہر دو روز چار چار گھنٹے حیات مسیح و صدق کذب مرزا پر مناظرہ ہوا۔ جسمیں مرزائی مناظر کو بہت بری طرح ناکامی ہوئی اور گرد و نواح میں اس مناظرہ کی دھاک بندھ گئی۔ ہم قریشیا نوالہ کی جماعت اہل حدیث کے لئے دعا کرتے ہیں کہ جنہوں نے شاہ مسکین میں یہ مناظرہ کرایا۔ اور تائید حق کے لئے ہر طرح کی امداد دی۔ خدا تعالیٰ انکو دین حق کی تائید کی مزید توفیق عطا کرے۔

(راقم:۔ محمد عبداللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ امرتسر)

ضرورت نکاح | میرے ایک دوست کو نکاح ثانی کی ضرورت ہے۔ موصوف کی ماہانہ آمدنی دو ہزار روپیہ کے قریب ہے۔ لڑکی اہل حدیث، دیندار، صالحہ اور لکھی پڑھی سلیقہ شعار۔ خوبصورت و نیک سیرت ہو۔ کنواری ہو یا بیوہ۔ موصوف کا ارادہ ہے کہ اگر کوئی نیک دیندار عورت مل جائے تو اسکے ذریعہ عوام غریب مسلمان لڑکیوں کو مفت دینی تعلیم دلواؤں اور اس عقد کا اصل مقصد یہی ہے اسی لئے بیوہ یا کنوارے رشتہ کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ اگر کسی بیوہ کے پاس پہلے خاوند سے کوئی اولاد بھی ہو تب بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن مذکورہ صفات کا ہونا ضروری ہے۔ دہلی۔ یو پی و پنجاب کو ترجیح دیجائیگی۔ خواہشمند احباب ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کریں۔

قادیانی مشن

تاریخ مرزائیت

مرزا غلام احمد کا قدوم دہلی اور مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث کو مناظرہ کا چیلنج

(منقول از کتاب "رئیس قادیان" مرتبہ ابوالقاسم رفیق دلاوری مصنف "ائمہ تلبیس" لاہور)

لدھیانہ میں ہزیمت و رسوائی کا جو دھبہ مرزا غلام احمد کے دامن شہرت پر لگا اس نے مریدوں میں بددلی کی لہر دوڑا دی۔ اس لئے مرزا صاحب شب و روز اسی اُدھیڑبن میں مصروف رہتے تھے کہ کسی طرح اس داغ رسوائی کو دھویا جائے۔ اسی کوشش میں انہوں نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو مسئلہ حیات و ممات مسیح علیہ السلام پر بحث کرنے کا چیلنج دیا تھا۔ مگر مولوی صاحب ان کی علمی بے مایگی اور ان کی ترکیب مزاج سے واقف تھے۔ انہوں نے اس چیلنج کو بصد اشتیاق قبول کیا اور سارا مرزائی منصوبہ اس آندھی کے ایک جھونکے سے خس و خاشاک کی طرح اُڑ گیا۔ ادھر سے مایوسی ہوئی تو خیال آیا کہ دہلی چل کر قسمت آزمائی کریں اور یقین ہوا کہ گئی ہوئی وقعت وہیں جا کر واپس مل سکتی ہے کیونکہ وہاں مولوی محمد حسین بٹالوی کے استاذ مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی معروف بہ میاں صاحب کو دعوت مناظرہ دی جائیگی تو وہ اپنی پیری اور مرزا کی نااہلی کے پیش نظر انہیں منہ نہ لگائینگے اور مفت کی شہرت و ناموری حاصل ہو جائیگی۔ اس فیصلہ کے بموجب مرزا صاحب اواخر ستمبر ۱۸۹۱ء میں دہلی جا براجے۔ ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو دہلی میں جو پہلا اشتہار شائع کیا وہ حسب زعم مرزائیاں توپ کا ایک گولہ تھا۔ جس نے دہلی کی پُرسکون فضا میں تلاطم برپا کر دیا۔ اس اشتہار کا اقتباس ملاحظہ ہو:۔

"اے برادران سکنائے دہلی! اس عاجز نے سنا ہے کہ اس شہر کے بعض اکابر علماء میری نسبت یہ الزام مشہور کرتے ہیں کہ یہ شخص نبوت کا مدعی، ملائکہ کا منکر، بہشت و دوزخ کا انکاری اور ایسا ہی وجود جبرائیل اور لیلۃ القدر اور معجزات اور معراج نبوی سے بکلی منکر ہے۔ یہ الزام سراسر افترا ہے۔ میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ ملائکہ اور معجزات وغیرہ سے منکر۔ بلکہ ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ سنت و جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی اور مجھے مسیح بن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ میں محدث ہوں اور مامور من اللہ ہوں۔ چودھویں صدی کے لئے مسیح بن مریم کی خصلت اور رنگ میں مجدد دین ہو کر آیا ہوں۔ میں حضرت مسیح بن مریم کو فوت شدہ اور داخل موتیٰ یقین کرتا ہوں اور جو آنے والے مسیح کے بارے میں پیشگوئی ہے وہ اپنے حق میں یقینی اور قطعی اعتقاد رکھتا ہوں۔ چونکہ میں اس وقت اس شہر دہلی میں وارد ہوں اور افواہ سنتا ہوں کہ اس شہر کے بعض علماء جیسے حضرت سید مولوی نذیر حسین صاحب اور جناب مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب حقانی اس عاجز کی تکذیب و تکفیر کے درپے ہیں اور الحاد و ارتداد کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس لئے اتماماً للحجۃ حضرات موصوف کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ حیات مسیح بن مریم کی نسبت مجھے انکار ہے۔ اگر یہ دونوں حضرات مجھے مخل خیال کرتے ہیں یا ملحد تصور فرماتے ہیں تو ان پر فرض ہے کہ عامۂ خلائق کو فتنہ سے بچانے کے لئے اس مسئلہ میں میرے ساتھ بحث کریں۔

تین شرطیں ہونگی۔ (۱) امن قائم رہنے کے لئے وہ خود سرکاری انتظام کرا دیں۔ یعنی ایک انگریز افسر مجلس بحث میں موجود ہو کیونکہ میں اپنی قوم کا مورد عتاب ہوں (۲) بحث تحریری ہو۔ (۳) بحث وفات حیات مسیح میں ہو۔ میں اس اشتہار کے شائع ہونے کے بعد ایک ہفتہ تک جواب کا انتظار کرونگا۔ اگر دونوں حضرات شرائط مذکورہ بالا کو منظور کر کے مجھے طلب کریں تو جس جگہ چاہیں میں حاضر ہو جاؤنگا"۔

(خاکسار غلام احمد قادیانی حال وارد دہلی۔ بازار بلیماراں۔ کوٹھی نواب لوہارو)

دہلی کے وہ علماء جنہوں نے مناظرہ کا چیلنج دیا

جب مرزا صاحب کا چیلنج حضرت میاں صاحب کے پاس پہنچا تو انہوں نے بہ نفس نفیس قادیانی صاحب کے شبہات کو دور کرنا چاہا۔ چنانچہ یکم ربیع الاول مطابق ۵۔ اکتوبر کو اس مضمون کا ایک خط مرزا جی کے نام لکھا کہ "آپ بے تکلف میرے مکان پر آ جائیے اور اپنے شکوک پیش کر کے اطمینان کر لیجئے"۔ اس خط کے جواب میں مرزا صاحب نے آنے سے انکار کیا اور زبانی کہلا بھیجا کہ جب تک یورپین افسر موجود نہ ہوگا میں آپ سے گفتگو نہ کرونگا۔ مولانا ممدوح کے علاوہ دہلی کے بعض دوسرے علماء نے بھی قادیانی صاحب سے مناظرہ کرنے کی خواہش کی۔ ان میں سے ایک مولوی عبدالمجید صاحب واعظ تھے انہوں نے متعدد اشتہار چھپوا کر مرزا جی کو مناظرہ کیلئے مدعو کیا اور اعلان کیا کہ اگر وہ اپنا دعویٰ ثابت کر دیں تو انہیں ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ ازاں جملہ مولوی رحیم بخش صاحب مدرس مدرسۃ القرآن تھے۔ انہوں نے بمنظوری جملہ شرائط انہیں مدرسہ میں بلا بھیجا مگر قادیانی صاحب نے ادھر کا رُخ نہ کیا۔ اسی طرح

جن پر تو نے غضب کیا۔ یعنی موجود ہونے سے پیشتر تیرے غضب کا نشانہ ہوئے۔ اور اس سبب سے کافر ہوئے۔ کیا لطف کی بات یہ ہے کہ ایک طرف مسلمان یہ مانتے ہیں کہ خدا نے بعض اشخاص کو اُن کے وجود میں آنے سے پہلے ہی کفر کے لئے مخصوص کر رکھا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی تبلیغ دین کے لئے بھی انتہائی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر مندرجہ بالا آیت میں مندرج بات درست ہے۔ تو پھر یہ مولوی مولانے لوگوں میں دین اسلام کے لئے کیوں مارے مارے پھرتے ہیں۔ جن کی قسمت میں کافر ہونا لکھا ہے وہ کافر ہی بنیں گے۔ اور جو بہشت کے لئے مخصوص ہوچکے ہیں وہ ویسے ہی بنیں گے۔ پھر یہ تگ و دو کیسی؟

(آریہ مسافر لاہور۔ ص ۱۹ جون)

اہلحدیث | یہ بالکل غلط ہے کہ اسلام اور ویدک دھرم میں مسئلہ تقدیر متنازعہ ہے اس کے ثبوت میں آریوں کی مسلمہ کتاب ستیارتھ پرکاش سے ایک حوالہ دکھاتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ یہ مسئلہ فریقین میں مشترک ہے۔ سوامی دیانند لکھتے ہیں:۔

"جس طرح جیو خود مختاری سے کام کرتا ہے اسی طرح علیم کل ہونے سے ایشور جانتا ہے اور جس طرح ایشور جانتا ہے اسی طرح جیو کام کرتا ہے۔ یعنی ایشور زمانہ ماضی مستقبل اور حال کے علم میں اور نتیجہ دینے میں خود مختار ہے اور جیو کسی قدر زمانہ حال (کے علم میں) اور کام کرنے میں خود مختار ہے۔ ایشور کا علم ازلی ہونے کے باعث فعل کے علم کی طرح سزا دینے کا علم بھی ازلی ہے۔ اس لئے یہ دونوں علم سچے ہیں۔ کیا فعل کا علم سچا اور سزا دینے کا علم کبھی جھوٹا ہوسکتا ہے پس اس میں کوئی بھی نقص پیدا نہیں ہوتا۔

(ستیارتھ پرکاش سموہس ساتواں ص ۲۵۳)

اہلحدیث | جو معنی اس عبارت کے ہیں وہی مضمون قرآن کی بیان کردہ تقدیر الٰہی کا ہے۔ یعنی انسان اپنے افعال کا ذمہ دار ہے۔ وہ یہ عذر نہیں کرسکتا کہ میں نے یہ کام علم الٰہی کے مطابق کیا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے فرمایا:۔ لها ما کسبت وعلیها ما اکتسبت

یعنی انسان جو نیک کام کرتا ہے وہ اُسکے فائدے کے ہونگے اور جو برے کام کرتا ہے ان کا وبال اسی پر ہوگا۔

سماجی مترو! | ہم نے جو دعوی کیا ہے کہ مسئلہ تقدیر اسلام اور ویدک دہرم میں متفق علیہ ہے مختلف فیہ نہیں۔ ثابت ہوا یا نہیں؟ باقی رہا تفسیر حسینی کا جواب یہ اس کے مصنف کے ذمہ ہے ہم اسکے ذمہ دار نہیں اگر بقاعدہ تناسخ آپ سے ان کی ملاقات ہو تو ان سے پوچھیئے گا۔

مہاشہ سجنو! | آؤ ذرہ تمہیں تمہارے سوامی جی کے انصاف اور فہم کلام کا نمونہ دکھائیں۔ دیکھ کر بُرا نہ منائیگا اور ہم پر خفا نہ ہوجائیگا۔ بلکہ اپنے چوتھے اصول کو ملحوظ رکھ کر سچ کو قبول کیجئے گا اور جھوٹ کو چھوڑ دیجیئگا۔ اسی مسئلہ تقدیر کے متعلق سوامی جی پر ذیل کا سوال ہوا:۔

سوال | پرمیشور تینوں زمانوں کا دیکھنے والا ہے اس لئے مستقبل کی باتیں جانتا ہے۔ جس طرح وہ جیسا یقین کریگا اسی طرح جیو کام کریگا۔ اسی وجہ سے جیو خود مختار نہیں اور نہ جیو کو ایشور سزا دے سکتا ہے کیونکہ جس طرح ایشور کے علم سے یقین ہوتا ہے اسی طرح جیو کام کرتا ہے

(ستیارتھ پرکاش)

اہلحدیث | یہ سوال بعینہ وہی ہے جو آریہ معترض نے آج کے مضمون میں کیا ہے۔ سوامی جی نے اس کا جواب جو دیا ہے وہ اہل علم اور اہل عقل کے لئے قابل غور ہے سوامی جی فرماتے ہیں:۔

جواب | ایشور کو تینوں زمانوں کا جاننے والا کہنا جہالت کا کام ہے کیونکہ زمانہ ماضی وہ ہے جو ہوکر نہ رہے اور زمانہ مستقبل وہ ہے جو نہ ہوکے ہووے (یعنی پہلے سے نہ ہو مگر بعد میں ہووے) کیا کبھی یہ ہوسکتا ہے کہ ایشور کو کوئی علم ہوکر نہیں رہتا یا نہ ہوکے ہوتا ہے؟ (یعنی پہلے نہیں ہوتا مگر بعد میں ہوجاتا ہے) نظر برین پرمیشور کا گیان ہمیشہ یکساں اور ناشکستہ بنا رہتا ہے۔ ماضی اور مستقبل جیووں کے واسطے ہیں۔ ایشور میں بلحاظ اعمال جیووں کے تین زمانہ کی واقفیت کا اطلاق ہے نہ کہ بذاتہٖ ہے

(ستیارتھ پرکاش)

آریہ مہاشو! | سوامی جی کا جواب دیکھا کہ پہلے تو فرماتے ہیں کہ

"پرمیشور کو تینوں زمانوں کا جاننے والا کہنا جہالت ہے"

پھر اسی اقتباس میں خود ہی اس کی تردید کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ

ایشور میں بلحاظ اعمال جیووں کے تینوں زمانوں کی واقفیت کا اطلاق ہے نہ کہ بذاتہٖ ہے۔

کیا یہ ٹھیک نہیں ہے کہ معترض کا دلی منشا بھی یہی ہے (یعنی ہم انسانوں کی نسبت) زمانہ ماضی یا مستقبل ہے جسے آخرکار سوامی جی نے تصدیق کردیا کہ ماضی اور مستقبل وغیرہ ہمارے اعتبار سے ہے۔ پہلے اس کو جہالت کا کام بتایا پھر خود ہی اسکی تصدیق فرمادی۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر سوامی جی معترض کے اعتراض پر توجہ فرماتے اور جواب دینے میں جلدی نہ کرتے جو اہل علم کی شان ہے۔

اس کے علاوہ سوامی جی کی فلاسفی دیکھئے جو اسی اقتباس سے ہم دکھاتے ہیں۔ سوامی جی فرماتے ہیں کہ زمانہ ماضی وہ ہے جو ہوکر نہ رہے اور زمانہ مستقبل وہ ہے جو نہ ہوکے ہووے ×× کیا کبھی یہ ہوسکتا ہے کہ ایشور کو کوئی علم ہوکر نہیں رہتا یا نہ ہوکے ہوتا ہے۔

سجنو! | زمانہ ماضی اور اس کا علم الگ الگ دو چیزیں ہیں یا دونو ایک ہی ہیں؟ بتائیے کہ سلطان محمود غزنوی کے حملوں کا زمانہ ماضی ہے یا نہیں اور وہ زمانہ موجود ہوکر معدوم ہوا ہے یا نہیں؟ پھر کیا اس زمانے کے واقعات کا علم بھی تمہارے حق میں معدوم ہوگیا ہے؟ اگر نہیں ہوا تو سوامی دیانند کے کلام کا کیا مطلب؟ سچ ہے۔ انہی معنی میں کہا گیا ہے ؎

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامے کے سوا ہیچ

ترک اسلام، عبارت دہرم پال کے اعتراضات (۲۰۰) کا جواب مدلل اور عالمانہ۔ قیمت ۹ ر ... منیجر اہلحدیث۔

صاحبزادہ میاں بشیر احمد ایم۔ اے ابن مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب سیرت المہدی میں جامع مسجد سے مرزائی صاحب کا جو عبرتناک فوٹو اُتارا ہے۔ ذرا اس کو بھی ایک نظر دیکھ لیجئے۔ صاحب موصوف لکھتے ہیں:-

"جب زیادہ مسجد سے نکل چکے تو حضرت (مرزا) صاحب بھی اُٹھ کر باہر تشریف لائے۔ اور بہت سے سپاہی اور پولیس افسر آپ کے اردگرد تھے۔ جب آپ شمالی دروازہ پر آئے تو خدام نے اپنی گاڑیاں تلاش کیں کیونکہ ان کو آنے جانے کا کرایہ دینا کر کے ساتھ لائے تھے اور کرایہ پیشگی دیدیا گیا تھا۔ لیکن معلوم ہوا کہ لوگوں نے مالکوں کو بہکا کر روانہ کر دیا تھا اور دوسری بھی کوئی گاڑی، یکہ، ٹمٹم، تانگہ پاس نہ آنے دیتے تھے۔ اس طرح حضرت (مرزا) کو قریباً پندرہ منٹ دروازہ پر انتظار کرنا پڑا۔ اس اثنا میں لوگوں کے گروہ در گروہ جو مسجد کے باہر کھڑے تھے بلوہ کر کے حضرت کی طرف آنے لگے۔ پولیس کا افسر ہوشیار تھا اس نے حضرت سے کہا کہ آپ فوراً میری گاڑی میں بیٹھ کر اپنے مکان کی طرف روانہ ہو جائیں کیونکہ لوگوں کا ارادہ فاسد ہے۔ چنانچہ حضرت اور مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی دونوں اس گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے اور باقی لوگ بعد میں پیدل مکان پر پہنچے اس موقع پر حضرت کے ساتھ مولوی عبد الکریم سیالکوٹی، سید امیر علی۔ غلام قادر صاحب فصیح، محمد خان صاحب کپورتھلوی۔ حکیم فضل الدین بھیروی۔ پیر سراج الحق نور حج اور دوست تھے" (سیرۃ المہدی جلد ۲ صفحہ ۹)

تاریخ مرزا مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات مندرج ہیں۔ قابلدید ہے کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۶؍

ائمہ تلبیس مصنفہ مولوی ابو القاسم رفیق دلاوری اس کتاب میں زمانہ رسالت سے لیکر موجودہ زمانہ تک کے جھوٹے نبیوں۔ مجددوں اور ولیوں کے حالات نہایت مکمل، مفصل طور پر لکھے ہیں۔ آج ہی منگوا کر لطف حاصل کریں۔ پھر یہ موقع حاصل نہیں ہو گا۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۲؍۔ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

رسمی حنفیوں کے مفتی کوٹلی میں

(از قلم مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی۔ امرتسری)

رسالہ مناکحت وہابیہ کوٹلی ضلع سیالکوٹ سے شائع ہوا ہے جس کے متعلق حضرت مولانا مدیر مدظلہ نے اہلحدیث مورخہ ۱۲ بجم ۱۱ میں ایک مقالہ لکھا تھا۔ جس میں اصولاً تحریر فرمایا تھا کہ مقلد بر بحیثیت مقلد ہونے کے لازم ہے کہ ہر مسئلے میں اپنے امام کا قول سنداً پیش کرے اس کے سوا اور کچھ کہنے کا اُسے حق نہیں۔ مناکحت وہابیہ کا مصنف چونکہ مقلد ہے۔ اسلئے اس کا فرض ہے کہ اپنے پیش کردہ مسائل پر اپنے امام کا قول پیش کرے۔ بحوالہ کتب اصول فقہ اس کو مدلل لکھا تھا۔ اس اصولی تبصرہ کا جواب تاحال نہ مصنف دے سکا اور نہ ان کے اعوان و انصار جرأت کر سکے ہیں نہ آیندہ سکیں گے۔ انشاء اللہ!

اس کے بعد احباب کوٹلی کا تقاضا آیا کہ تفصیلی جواب بھی شائع ہونا چاہئے چنانچہ ان کے شوق کو ہم پورا کئے دیتے ہیں۔ ورنہ حضرت مولانا موصوف کے آہنی پنجہ سے ایسے لوگ کبھی نہیں چھوٹ سکتے۔ درحقیقت وہی اصول فیصلہ کن ہے۔ (نامہ نگار)

کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ میں ایک بستی ہے جہاں کے ایک مفتی صاحب بریلوی خیال کے رسمی حنفی ہیں۔ ان کی طرف سے ایک فتویٰ شائع ہوا ہے کہ اہل حدیث و حنفی کے مابین کوئی رشتہ نکاح کا نہ ہونا چاہئے نہ ان وہابیوں کو لڑکی دیں نہ لیں۔ رشتہ کیوں نہ ہو مفتی صاحب نے اس کی بیس۲۰ وجہیں تحریر کیں جو قابل دید ہیں۔ بغرض ملاحظہ ناظرین انہیں کے الفاظ میں درج ذیل ہیں:-

"ہم لوگ یا رسول اللہ کہتے ہیں وہ اسے شرک کہتے ہیں (۲) ہم مقبولان بارگاہ الٰہی سے توسل کرواتے ہیں وہ اسے شرک کہتے ہیں۔ (۳) ہم تقلید شخصی ضروری جانتے ہیں وہ اسے شرک سمجھتے ہیں۔ (۴) ہم مجلس میلاد میں قیام کرتے ہیں وہ اسے شرک کہتے ہیں۔ (۵) ہم تصور شیخ کرتے کراتے ہیں وہ اسے شرک کہتے ہیں۔ (۶) ہم یا شیخ عبد القادر پڑھنا جائز سمجھتے ہیں وہ اسے شرک سمجھتے ہیں۔ (۷) ہم پیر صاحب کی گیارھویں دیتے ہیں وہ اسے شرک جانتے ہیں (۸) ہم پیر صاحب کا بکرا جب خدا کے نام پر ذبح کیا جائے حلال جانتے ہیں وہ اسے شرک اور حرام کہتے ہیں۔ (۹) ہم سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم ما کان و ما یکون سمجھتے ہیں وہ اسے شرک کہتے ہیں۔ (۱۰) ہم حضور علیہ السلام کو مختار مانتے ہیں وہ اسے شرک کہتے ہیں۔ (۱۱) ہم حضور علیہ السلام کو نور کہتے ہیں اور صرف بشر کہنے کو بے ادبی سمجھتے ہیں وہ اسے شرک کہتے ہیں۔ (۱۲) ہم جمعہ کے بعد ظہر پڑھتے ہیں وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔ (۱۳) ہم ایصال ثواب کے لئے تیجا، دسواں چالیسواں کرتے ہیں وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔ (۱۴) ہم کفنی لکھتے ہیں وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔ (۱۵) ہم کھانا سامنے رکھ کر ختم پڑھتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔ (۱۶) ہم میت کی اسقاط کرتے کراتے ہیں وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔ (۱۷) ہم تدفین میت کے بعد کلمہ پڑھتے ہیں وہ اسے بدعت کہتے ہیں (۱۸) ہم جنازہ کے بعد

ان کے بطلان پر حلف اٹھالیں تو کیا آپ توبہ کریں گے ؟

مرزا جی نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ انگریز سپرنٹنڈنٹ مرزا صاحب اور ان کے وام افتادوں کو دیر تک کہتا رہا کہ تم کیوں بات بڑھاتے ہو۔ ایک مختصر بات کہو۔

مرزا صاحب۔ ہم صرف مسئلہ حیات و ممات مسیح پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔

مولوی عبد المجید۔ ہم نہ صرف مسئلہ حیات و ممات مسیح کا بلکہ آپ کے تمام عقائد کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ جس صورت میں کہ آپ کے بہت سے دوسرے عقاید بھی اسلام کے خلاف ہیں ہم کیوں ایک ہی مسئلہ کا تصفیہ کریں۔ بڑا دعویٰ تو آپ کو مسیحائی کا ہے۔ آپ اس کا کیا ثبوت پیش کر سکتے ہیں ؟

سپرنٹنڈنٹ، نواب صاحب بخشی اکرام اللہ خان سب رجسٹرار و مجسٹریٹ۔ نواب سید سلطان مرزا آنریری مجسٹریٹ اور تمام معززین و اراکین جلسہ نے اس کی تائید کی اور کہا مرزا صاحب دوسرے قصوں کو چھوڑ کر آپ صرف اپنی مسیحیت کا ثبوت پیش کیجئے۔

مرزا صاحب۔ ہم صرف مسئلہ حیات و ممات مسیح علیہ السلام پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔

یہ سُن کر نواب سید سلطان مرزا صاحب اور مولوی عبد المجید صاحب نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں قادیانی صاحب کے سامنے کر دیا اور کہا لیجئے! یہ مولوی صاحب حاضر ہیں ان سے مسئلہ حیات و ممات علیہ السلام پر ہی گفتگو کر لیجئے۔

مرزا صاحب مولانا بٹالوی صاحب کو دیکھ کر سہم گئے اور گفتگو سے انکار کر دیا۔

مولوی عبد المجید۔ اچھا مرزا صاحب! اگر آپ مناظرہ سے ہی چراتے ہیں تو پبلک کی رائے پر فیصلہ کر لیجئے۔

مرزا جی کے پیرو۔ پبلک تو آپ لوگوں کے ساتھ ہے۔

سپرنٹنڈنٹ۔ (مرزا صاحب کی طرف خطاب کرتے ہوئے) فرض کرو۔ حضرت مسیح انتقال کر گئے تو اس حالت میں سب برابر ہیں۔ آپ کو دوسروں سے زیادہ کیا استحقاق ہے کہ آپ کو مسیح سمجھ لیا جائے ؟ بہرحال

آپ کو اپنے دعوے کا ثبوت دینا ضرور ہے۔

مرزا صاحب۔ جواب ندارد۔

مولوی عبد المجید۔ (باآواز بلند) صاحبو! خاموش۔ ہم ہر مسئلہ میں گفتگو کے لئے طیار ہیں۔ (مرزا صاحب کی طرف خطاب کر کے) جناب آپ کے پاس کوئی شرعی دلیل ہے تو پیش کیجئے۔

خواجہ محمد یوسف وکیل علی گڑھ منجانب مرزا صاحب (مولوی عبد المجید صاحب کو خطاب کرتے ہوئے) حضرت ایک شخص مسلمان ہوتا ہے اسے کیوں مسلمان نہیں کرتے

مولوی عبد المجید۔ اگر توبہ کرے تو ہمارا بھائی ہے۔

خواجہ محمد یوسف۔ میں ابھی ان سے توبہ لکھوائے دیتا ہوں۔ وہ لکھ دیں گے کہ جو کچھ قرآن و حدیث کے خلاف میں نے لکھا ہے وہ مردود ہے اور میں مسلمان ہوں۔

مولوی عبد المجید۔ اگر کسی مغالطہ کے بغیر ایسا لکھ دیں تو ہم ابھی منظور کرتے ہیں۔

مرزا صاحب توبہ نامہ لکھنے لگے مگر وہی الفاظ لکھے جو ۲- اکتوبر کے اشتہار میں شائع کر چکے تھے۔ یعنی مجھ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ شخص نبوت کا مدعی، معجزات، ملائکہ اور لیلۃ القدر کا منکر ہے۔ حالانکہ میں تمام اسلامی عقائد کو مانتا ہوں۔

مولوی صاحب۔ مرزا صاحب! یہ تو آپ پہلے ہی شائع کر چکے ہیں۔ لکھنا تو یہ چاہئے کہ میں نے اپنی کتابوں فتح اسلام، توضیح مرام اور ازالہ اوہام میں جو عقیدے اسلامی عقائد کے خلاف لکھے ہیں ان سے توبہ کرتا ہوں

خواجہ صاحب۔ مرزا صاحب نے کوئی امر خلاف اہل اسلام نہیں لکھا مگر سمجھنے کا فرق ہے۔

مولوی صاحب۔ اچھا مرزا صاحب اسی موضوع پر گفتگو کر لیں کہ ان کے عقائد قرآن اور حدیث کے خلاف ہیں یا نہیں؟ ہم ابھی ان کی کتابیں پیش کر دیتے ہیں

مرزا صاحب۔ ہم گفتگو نہیں کرتے۔

اراکین جلسہ۔ یہ اجتماع اس لئے ہوا ہے کہ آپ اپنے عقائد کا ثبوت پیش کریں یا اگر مولانا نذیر حسین صاحب بلکہ آپ کے عقاید کا خلاف قرآن و حدیث ہونا بیان

کر دیں تو آپ توبہ کریں۔

مرزا صاحب۔ ہم صرف مسئلہ حیات و ممات مسیح کا تحریری ثبوت چاہتے ہیں اور کوئی گفتگو نہیں کرتے۔

اراکین جلسہ۔ مرزا صاحب یہ مجمع تحریروں کے لئے نہیں ہوا۔ یہ کام تو گھر بیٹھے ہی ہو سکتا ہے اور ہو رہا ہے جب آپ اپنے دعوے کا ثبوت نہیں دے سکتے تو بہتر ہے کہ لوگوں کو رخصت کر دیا جائے۔

نواب سعید الدین خان۔ (اراکین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے) اور کچھ نہیں تو مرزا صاحب وفات مسیح علیہ السلام کے متعلق اپنے دلائل پیش کریں۔

مرزا صاحب۔ ہم تو صرف مولانا صاحب سے حیات مسیح کا تحریری ثبوت چاہتے ہیں۔

اراکین جلسہ۔ اگر واقعی آپ کی خواہش ہے کہ گفتگو ہو اور یہ گفتگو کسی مفید نتیجہ پر پہنچے تو نہ صرف میاں صاحب بلکہ ان کے شاگرد بھی آپ سے گفتگو کرنے کو طیار ہیں لیکن خلاف مقصود تحریروں کے لئے یہ جلسہ نہیں ہوا۔

سپرنٹنڈنٹ۔ (مولوی عبد المجید صاحب کی طرف خطاب کر کے) آپ پکار کر کہہ دیجئے کہ مرزا صاحب گفتگو نہیں کرتے لہذا جلسہ برخاست۔ سب لوگ خاموشی کے ساتھ رخصت ہو جائیں۔

مولوی صاحب۔ صاحبو! جلسہ برخاست۔ مرزا صاحب اپنے دعوے کا ثبوت پیش نہیں کر سکتے۔

سپرنٹنڈنٹ۔ مولوی نذیر حسین صاحب سے بھی جا کر کہہ دیجئے کہ جلسہ برخاست۔

اب مولوی صاحب اور میر بشارت حسین کوتوال شہر میاں صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ مرزا صاحب گفتگو نہیں کرتے۔ اس لئے جلسہ برخاست ہے۔ اسکے بعد کوتوال نے مرزا صاحب کے پاس جا کر کہا کہ اب آپ تشریف لے جائیے۔ بیٹھنا بیکار ہے۔ مرزا صاحب اس کو غنیمت سمجھے کہ جان بچی لاکھوں پائے۔

واپسی کا عبرتناک منظر بوقت مراجعت مرزا صاحب اس شعر کا مصداق تھے ؎

بجانب چاہ سے ظالم ترا مستانہ آتا ہے
اڑاتا خاک سر پر جھومتا مستانہ آتا ہے

ان کا خیال ہے کہ یہ (تقلید شخصی) پکے، سچے مومنوں (صحابہ۔ تابعین اور ان کے اتباع و ائمہ رحمہم اللہ) میں نہ تھی اس لئے یہ راستہ ان کا غیر ہے۔ آپ کے پاس اس کا جواب ہو تو احسن طریق پر ادا کریں۔

(۴) اس کے متعلق بھی ہم دریافت کرتے ہیں کہ اس کا وجود قرون خیر سے ثابت کیجئے۔ اگر نہ کرسکو اور ہرگز نہ کرسکو گے تو اپنے حنفی علماء کا فتویٰ سنئے۔ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی حنفی لکھتے ہیں :-

مولود مروجہ بدعت ہے اور بسبب غلط امور مکروہہ کے مکروہ تحریمہ ہے۔ ص۱۲۱ ج ۱۔ عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام و تداعی اس میں بھی موجود ہے۔ مجلس مولود مروجہ خود بدعت ہے اور اس میں قیام کو سنت موکد جاننا بھی بدعت ضلالت ہے۔ (ص۱۲۲)

فتاویٰ رشیدیہ میں محفل میلاد کے بدعت ہونے پر تقریباً ساٹھ علماء کے دستخط موجود ہیں۔ دیکھو ص۱۴۱

(۵) اس امر کا بھی ثبوت مطلوب ہے۔ عہد نبوی و قرون مشہود لھا بالخیر سے ثابت کیجئے۔

اور یہ بھی بتائیے کہ تصور شیخ نماز میں بھی ہوگا۔ اگر ہوگا تو حدیث نبوی ان تعبد اللہ کانک تراہ الخ کے خلاف تو نہیں ہوگا۔ اور جب نماز سے الگ کرے گا تو یہ ذکر میں شامل ہے یا الگ امر ہے۔ اگر یہ بھی ذکر ہے تو ذکر الٰہی میں مداخل تو نہیں؟ اور آیت شریفہ ام لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین مالم یأذن بہ اللہ ۔ کے خلاف تو نہ ہوگا۔ اور یہ بھی بتادیں کہ تصور شیخ سے شرعی غرض کیا ہے۔ اور توجہ الی اللہ کی بجائے تصور شیخ سے کیا حاصل۔ بہرصورت اصول شریعت سے ثبوت دینے کے علاوہ امور مذکورہ پر بھی روشنی ڈالیں۔

(۶) یہ بالکل درست ہے کہ ہم نداء لغیر اللہ کو شرک کہتے ہیں۔ ہم نہیں قرآن پاک بھیجنے والا کہتا ہے۔

لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا آخَرَ فَتُلْقٰی فِیْ جَھَنَّمَ الآیہ

اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔ اگر ایسا کریگا تو جہنم میں ذلت کے ساتھ ڈالا جائے گا۔

اور سنو! ارشاد ہے :- لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا -

اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارا کرو۔

اور فرمایا :- اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ الآیہ۔

اللہ کے سوا بے بس کی پکار کو سننے والا کون ہے جب بھی وہ پکارے۔ اگر آیات قرآنیہ سے شبہ رفع نہ ہو تو ایک معتمد حنفی عالم کی سنئے۔ وہ لکھتے ہیں :-

وظیفہ شیئاً للہ پڑھنا شرک اور موہم شرک ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص۲۶ ج ۱)

(۷) وہ بے مراد مفتی صاحب کی عاملین بالقرآن ہیں جو مَا اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ پڑھ کر نذر لغیر اللہ کو حرام جانتے ہیں۔

مولوی صاحب سنئے! قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ جیسا خنزیر حرام ہے ویسے ہی نذر لغیر اللہ بھی حرام ہے۔ یہ قرآن پاک کی آیت ہے اس کی تفسیر دیکھنی ہو تو تفسیر عزیزی حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی اور امام رازیؒ کی تفسیر کبیر ملاحظہ فرمادیں۔ پھر ایمانداری بھی ہے کہ فرمان الٰہی کے سامنے سر جھکادیں۔ یا اس آیت اور ان تفسیروں کا صحیح مطلب بتادیں۔ اور ساتھ ہی شرح فقہ اکبر بھی ملاحظہ کرلیں اور جان بوجھ کر آیت قرآنیہ کے خلاف کریں تو آپ کو کوئی منع نہیں کرسکتا۔ ہمیں اگر آیت وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مشرکون کا مصداق معلوم کرنے کی ضرورت ہوئی تو کوٹلی میں آجاوینگے۔

(۸) ہم بھی جانتے ہیں کہ کھانے پینے میں آپ ہوشیار ہیں۔ یہاں تک کہ پیر صاحب کا مال بھی ہضم کرجاتے ہیں اسی لئے تو پیر صاحب کا بکرا بھی کھانے کو تیار ہوگئے۔ مفتی صاحب نے یہ خوب کہی کہ بکرا خدا کے نام پر ذبح کیا جائے۔ مفتی صاحب کا اصل مطلب یہ ہے کہ پیر صاحب کے نام پر جو بکرا پکارا جائے وہ اگر بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا جائے تو حلال ہے۔

آیت قرآنیہ کا مطلب صاف ہے کہ خنزیر حرام ہے اور جو چیز غیر اللہ کے نام پر تقرباً پکاری جائے وہ بھی حرام ہے اور یہ بالکل درست ہے کہ خنزیر کی حرمت اصلی ہے تو بکرے کی حرمت لغوی۔ مگر حرام ہونے میں دونوں یکساں ہیں۔ پھر کیا یہ ٹھیک ہے کہ خنزیر کو کوئی شخص اللہ کا نام لے کر ذبح کرلے تو حلال ہوگا اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو بکرے کو اللہ کے نام پر ذبح کرکے کس طرح آپ حلال اور طیب سمجھ کر کھاسکتے ہیں۔

(۹) آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ماکان ویکون (عالم الغیب) کہیں مگر یاد رکھیں مقابلہ زبردست ہستی (خدا) سے ہے۔ اس کے مقابلہ میں آپ کو کوئی ذرہ ناچیز بھی نہ سمجھے گا۔

آپ کہتے ہیں کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور قرآن پاک میں خدا تعالیٰ بزبان سید الانبیاء کہلواتا ہے :-

قُلْ لَا اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَائِنُ اللّٰہِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَیْبَ

اے پیغمبر! اعلان کردو کہ میں تمہیں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور میں غیب جانتا ہوں۔

اب بتائیے حضور علیہ السلام سے خدا کہلوائے کہ کہو میں غیب نہیں جانتا

اور آپ فرمادیں کہ رسول عالم الغیب ہے۔

کوئی شک نہیں کہ دونوں جملے بالکل ایک دوسرے کی نقیض (ضد) ہیں۔ اور ان کے قائل بھی الگ الگ ہیں۔ اگر ایک فریق سچا ہے تو دوسرا کاذب۔ اب آپ ہی بتائیں کہ کون سچا ہے۔ ہمارا تو ایمان ہے :-

صدق اللہ و رسولہ

اللہ و رسول نے سچ کہا ہے۔

دیکھیں کوٹلی کے مسلمان کیا کہتے ہیں۔ (باقی)

تقویۃ الایمان

مصنفہ حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی۔ مع تذکرۃ الاخوان و رسالہ طارق الاشرار و رسالہ راہ سنت وخط حضرت مولانا اسماعیل شہید و فتویٰ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہ اللہ۔ توحید و سنت کی تائید اور شرک و بدعت کی بدلائل قرآن و حدیث تردید کی ہے۔ قیمت ۱۲؍ (پتہ) منیجر اہلحدیث امرتسر

دعا مانگتے ہیں وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔

(۱۹) ہم حنفی ۲۰ رکعت تراویح پڑھتے ہیں وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔ (۲۰) ہم ۱۲۔ ربیع الاول کو میلاد شریف کی خوشی میں جلوس نکالتے ہیں وہ بدعت کہتے ہیں۔ (رسالہ وہابیہ سے مناکحت ص۲۰)

وجوہ مذکورہ بالا کے بعد مفتی صاحب یوں فتویٰ ترتیب کرتے ہیں۔ چونکہ وہابی (اہل حدیث) حنفیوں کو مشرک کہتے ہیں اور ہم ان کو مشرک کہتے ہیں اس لئے دونوں کو جائز نہیں ہے کہ ایک دوسرے سے رشتہ لین دین کا معاملہ کریں۔ اس پر آپ نے تمام وہ آیتیں جو مشرکوں سے علیحدگی کے متعلق آئی ہیں انہیں دو گروہوں پر منطبق کی ہیں۔ ولا تنکحوا المشرکین الآیہ ولا تنکحوا المشرکات الآیہ کو آج کل کے اپنے جیسے حنفیوں اور فرقہ اہل حدیث پر چسپاں کیا ہے کہ چونکہ یہ لوگ ایک دوسرے کو مشرک بدعتی کہتے ہیں لہذا ان کو ناجائز ہے کہ باہم رشتہ (مناکحت) کریں۔

یہ ہے خلاصہ تمام رسالہ کا جس سے مفتی صاحب نے باہم اسلامی گروہوں میں منافرت کی کوشش کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مفتی صاحب کے خلف بشیر میاں نے منافرت انگیزی کا ملکہ اپنے ابا جی سے ہی سیکھا ہے بہرحال اب ہم نے اس رسالہ پر تین طرح سے بحث کرنی ہے۔

(۱) مفتی صاحب کے بیان کردہ عقائد اصل حنفی مذہب کو لحاظ رکھ کر کیا واقعی متنازعہ ہیں۔

(۲) امور مذکورہ کی مذہبی حیثیت کیا ہے اور کیا وہ فی الواقع جزو مذہب قرار دیئے جانے کے قابل ہیں۔

(۳) اگر کوئی ان کو شرک یا بدعت کہے تو وہ حق بجانب ہے؟ یا ان کی تردید کے باعث خود بدعتی اور مشرک کہلانے کا حقدار ہے؟

امر اول کے متعلق تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے اعلان کرتے ہیں کہ کوئی ذی علم و صاحب دیانت امور مذکورہ کو حنفی اہل حدیث کے درمیان متنازع قرار نہیں دے سکتا۔ اگر یہ امور باعث نزاع ہوتے تو زمانہ سابق میں ان پہ بحث ہوتی اور وہ آج کتب فقہ حنفیہ میں بحثیں درج ہوتیں۔ مگر کتب حنفیہ ایسے بدعیہ شرکیہ امور سے خالی ہیں یہی وجہ ہے کہ حضرت مولانا میر اہل حدیث کے مواخذہ (جس کا ذکر ابتدائی نوٹ میں ہم نے کیا ہے) کا جواب آج تک مفتی مع اعوان و انصار نہیں دے سکے اور نہ دے سکیں گے۔ انشاء اللہ

پس بات بالکل صاف ہے جن امور میں عہد سابق کے مسلمان مختلف نہ تھے بلکہ بالاتفاق ان کو بدعت سمجھتے تھے۔ آج ان کو باعث نزاع خیال کرنا نہایت ہی کم علمی کا ثبوت ہے یا ہٹ دھرمی اور ضد ہے۔ جو مسلمان کی شان سے ابعد ہے۔

امر دوم | اس کے متعلق ہم تفصیل بحث کرنا چاہتے اور نمبروار ہر ضمن کی وضاحت کرتے ہیں تاکہ عوام کو بخوبی سمجھ آجائے کہ ان امور کی شرعی حیثیت کیا ہے۔

ناظرین پھر سے تمام نمبر سلسلہ وار پڑھیں اور جواب بھی ملاحظہ فرماویں۔

(۱) مفتی صاحب کا تقابل قابل داد ہے۔ ہم سے مراد آپ کی یقیناً احناف ہیں جس کا مطلب صاف ہے کہ حنفی یا رسول اللہ کہتے ہیں اور ہم (اہل حدیث) یا رسول اللہ کہنے کو شرک کہتے ہیں۔ پس مفتی صاحب یاد رکھیں ہم حق گوئی میں کسی لومۃ لائم سے ڈرنے والے نہیں ہیں ہم نے لم یخش احدا الا اللہ پڑھا ہوا ہے۔ ہمیں نہ کسی کا ڈر ہے نہ کسی سے حلوہ مانڈہ کا لالچ ہے۔ پس سنئے اور صاف سنئے! ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر جان کر یا رسول اللہ کہنے والے کو مشرک کہتے ہیں مگر یہ بھی یاد رکھئے کہ آپ کے حنفی علماء بھی ہمارے ساتھ اس عقیدہ میں متفق ہیں۔ چنانچہ فقہ کی مشہور کتاب قاضی خان میں ہے۔ من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر۔ جو بزرگوں کے ارواح کو حاضر سمجھے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اور سنئے!

ہندوستان کے استاد حنفیہ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم لکھتے ہیں :-

اگر کوئی التحیات میں السلام علیک ایہا النبی پڑھے اور عقیدہ رکھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود خطاب سلام کا سنتے ہیں تو کفر ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۹۹ ج۱)

اور لیجئے۔ رئیس الحنفیہ مولانا عبد الحی حنفی لکھنوی مرحوم لکھتے ہیں :-

اعتقاد کہ حضرات انبیاء و اولیاء ہر وقت حاضر و ناظر اند و بہمہ حال بہ نداء ما مطلع مے شوند اگرچہ از بعید است شرک است۔

پھر مولانا نے عبارت قاضی خان مندرجہ بالا استناداً تحریر فرمائی ہے۔ فتاویٰ لکھنوی ص۳۳۲ ج الطبع اول۔

(۲) توسل بہ مقبولان بارگاہ الٰہی کو شرک نہیں کہتے ثبوت طلب کرتے ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں دعا کرنے کا جو طریقہ بتایا گیا ہے وہ یہ ہے اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ جب مجھے پکارنے والا پکارے ہم قبول کرتے ہیں۔ نیز فرمایا :-

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ مجھے پکارو میں منظور کرونگا۔ اس میں وسیلے کا ذکر نہیں ہے اس کے خلاف طریق دعا کا ثبوت ہو تو پیش کیجئے۔

(۳) اس کا بھی ثبوت مطلوب ہے۔ چونکہ آپ اس (تقلید شخصی) کو مذہبی امر قرار دیتے ہیں اور ایسا مذہبی کہ اس کو واجب یا فرض تک پہنچاتے ہیں۔ اس لئے ہم اصول کے مطابق ثبوت مانگتے ہیں کہ اس ضروری امر کا وجود ان ضروریات اسلام میں ہونا چاہیئے۔ حالانکہ قرون خیر میں کوئی اس کو نہ جانتا تھا۔ بلکہ شاہ ولی اللہ مرحوم نے تو اس کا وجود چوتھی صدی ہجری میں بتایا ہے تو صاف بات ہے کہ اس سے قبل کے مسلمان ایک واجب یا فرض سے خالی رہے تو پورے مسلمان (معاذ اللہ) کس طرح ہوئے اگر وہ سچے اور پکے مسلمان اور مومن تھے اور یقیناً یہی بات صحیح ہے تو کیا وجہ ہے کہ آج صدیوں کے بعد اس امر (تقلید شخصی) کو جزو اسلام قرار دیا جائے اس کے لئے ثبوت کی ضرورت ہے ہاں جو کوئی تقلید شخصی کو ایسا ویسا کہتا ہوگا اس کے زیر نظر یہ آیت ہوگی۔

وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَہَنَّمَ الآیہ

یعنی جو شخص پکے سچے مومنوں کی سبیل کے سوا دوسرا راستہ اختیار کرے ہم اس کو جہنم میں داخل کریں گے۔

فتاویٰ

س ع۹۰} ہماری مسجد میں نماز گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ اول وقت کے بعد ہوتی ہے۔ اس وجہ سے ہم چند اشخاص اول وقت جماعت کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ اس پر ہم کو لوگ فسادی اور پھوٹ ڈالنے والا بتلاتے ہیں۔ کیا ہم فسادی اور پھوٹ ڈالنے والے ہیں۔ اور اس کی قرآن وحدیث میں کوئی نظیر ہے یا نہیں؟

(محمد حیات مسجد اہل حدیث از کلکتہ)

ج ع۹۰} نماز اول وقت میں افضل ہے لیکن ایسا کرنے سے جماعت میں تفرقہ ہو تو اس فضیلت کو مودت اور محبت کے لئے چھوڑنا جائز جیسے کعبہ شریف کا دوسرا دروازہ بنانا ترک کردیا تھا۔ فساد اور تفرقہ کو ہر طرح سے بند کرنا چاہئے۔

س ع۹۱} زید بزرگوں کے توسل سے دعا مانگنا جائز کہتا ہے اور بکر اس کے خلاف ہے۔ وہ کہتا ہے توسل جائز نہیں۔ خصوصاً مردہ بزرگوں کا از روئے قرآن وحدیث جواب ہو۔

(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ع۹۱} توسل سے دعا مانگنا قرآن وحدیث سے ثابت نہیں۔ بلکہ قرآن مجید کی آیت اس کے خلاف ہے۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ جب مجھے پکارنے والا پکارے میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔

س ع۹۲} ہمارے یہاں جامع مسجد میں ایک ایسا امام امامت کراتا ہے جس نے اسکے قبل ایک جعلسازی کے مقدمہ میں چند مہینہ جیل خانہ سے واپس آکر امامت سے برسر مجلس علیحدگی اختیار کرلی تھی۔ اب باوجودیکہ چند امور غیر شرعیہ خصوصاً جھوٹ موٹ مقدمہ ایک پکے موحد مسلمان پر دائر کیا اور نیز بہت لوگ ان کی امامت کو ناپسند کرتے ہیں مگر زبردستی امامت کرتا ہے اور جماعت میں فساد بپا کر رکھا ہے اب سوال یہ ہے کہ ایسے امام کا امامت کرانا صحیح ہے یا نہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے ہیں اور شروفساد سے پرہیز ہے اگر دوسری جگہ جمعہ قائم کریں تو جائز ہوگا یا نہیں؟

ج ع۹۲} سائل کے سوال سے یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ امام مذکور دھینگا زوری سے امامت کیسے کراتا ہے جبکہ مقتدی اس کی اقتداء نہ کریں۔ اس لئے کوئی صحیح جواب نہیں دیا جاسکتا۔ ہاں جس شخص کی امامت کو اس کے مقتدی بوجوہات شرعیہ ناپسند کریں اس پر خدا اور رسول کی طرف سے بڑی خفگی آتی ہے۔ درصورت صحت سوال جواب اتنا ہی کافی ہے۔

مفصل جواب فریق ثانی کا بیان ہمراہ آنے پر دیا جائے گا۔

س ع۹۳} ایک شخص فوت ہوچکا اور وہ نمازی اور تہجد گزار تھا اوس کا جنازہ قبروں میں لے گئے اور اس جگہ نماز پر تکرار ہوا۔ ایک فریق کہتا ہے کہ اسکی نماز جو آدمی نمازی ہو، وہ پڑھے اور تارک نماز نہ پڑھے جبکہ تارک نماز فرض عین کا ہے اوسکو جنازہ کی نماز نہ پڑھنی چاہئے۔ اس جگہ بہت تکرار ہوا۔ اب یہ مسئلہ پیش کرتے ہیں کہ آیا تارک نماز فرض جنازہ کی نماز پڑھے درست ہے یا نہیں؟

(میاں جی نور محمد اہل حدیث۔ از پٹیالہ)

ج ع۹۳} بے نماز کو نماز جنازہ پڑھنے سے روکنا اس کو اور متنفر کرنا ہے اور حدیث یسّروا ولا تنفروا کے مطابق یہ فعل صحیح نہیں۔ اسواسطے روکنا نہیں چاہئے۔ نماز کی تاکید ہر وقت کرنی چاہئے۔

س ع۹۴} اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ اس میں شیعہ صاحب کا میرے ساتھ تکرار ہے وہ کہتا ہے یہ آیت ذبیحہ کے واسطے آئی ہے غیر اللہ کا اور کوئی فرع مراد نہیں ہے ہم جو نذریں وغیرہ کرتے ہیں یعنی اللہ کی یا حسین کی یا کسی اور بزرگ کی۔ اوس پر یہ آیت عاید نہیں ہوتی۔ یہ خاص ذبیحہ کے لئے اتری ہے۔ آپ تحریر کریں کہ غیر اللہ کس کس پر بولتے ہیں حدیث شریف اور شیعہ کتابوں سے حوالہ دیکر مشکور فرمادیں۔ (سائل مذکور)

ج ع۹۴} اہلال ذبح کو نہیں کہتے۔ اس لئے شیعہ کا استدلال قرآن مجید سے غلط ہے۔ غیر اللہ کا لفظ ماسوائے اللہ کے سب پر حاوی ہے۔ خواہ ولی ہو یا نبی۔ حتیٰ کہ غیر ذوی العقول بلکہ غیر جاندار بھی اس میں شامل ہیں۔ مجمع البیان جو شیعہ کے ہاں معتبر اور معقول تفسیر ہے اس میں مَا اُھِلَّ بِہٖ کے پسندیدہ معنے یوں لکھے ہیں:۔ ماذکر غیر اسم اللہ علیہ۔ یعنی اسکو ذبح سے مخصوص نہیں کیا بلکہ ہر چیز جس پر غیر اللہ کا نام بطور تقرب بولا جائے حرام قرار دیا۔

مفسر نے ان معنی کو اچھا کہا ہے۔

س ع۹۵} زید کا نکاح ہندہ سے ہوا اور وہ تین سال اسکے گھر آباد رہی۔ اس اثنا میں ہندہ جب کبھی اپنے ماں باپ کے گھر جاتی ہے زید وہاں بے پردگی ہونے کے باعث یا بوجہ فرط محبت وخوف جدائی ہندہ کو ماں باپ کے گھر جانے سے روکتا ہے۔ اسی حالت میں اگر ہندہ اپنے والدین کے گھر جاتی ہے تو اسکو والدین حسب منشا زید واپس نہیں بھیجتے۔ اسی نزاع میں وہ اپنے ماں باپ کے گھر عرصہ ایکسال سے بیٹھی ہے اب اگر انکی مصالحت کی صورت کی جاتی ہے تو ہندہ یہ شرط پیش کرتی ہے کہ اگر تو مجھ کو لے جانا چاہتا ہے تو میں اس شرط پر چلتی ہوں کہ تجھ کو میرے ماں باپ کے ملنے سے نہ روکنا ہوگا چاہے وہ تمہارے گھر جاکر ملیں۔ یا اگر وہ بیمار ہوں تو میں انکو گھر جاکر ملوں۔ خاوند یہ شرط قبول نہیں کرتا۔ بلکہ وہ کہتا ہے کہ اگر تم نے میرے گھر بسنا ہے تو تم کو لازم ہے کہ میرے تابع ہوکر رہو۔ جب میرا دل چاہیگا میں ملاؤنگا۔ ایسی صورت میں عورت کی شرط مردنہ مانے تو پھر اسکو بذریعہ طلاق جدا کیا جاوے؟ آیا ایسی جدائی کو طلاق کہیں گے یا خلع۔ بصورت خلع خاوند پر مہر مقررہ واجب الادا ہوگا یا نہیں؟ جبکہ ہندہ شرط مذکورہ کے ساتھ بسنا چاہتی ہے اور خاوند اس شرط سے اسکو بسانے کو تیار نہیں۔ بر وقت نکاح ایسی کوئی شرط نہیں ہوئی۔

ج ع۹۵} عورت کو ماں باپ کی ملاقات سے روکنا ظلم ہے اگر عورت یہ شرط کرتی ہے کہ مجھے ماں باپ کی ملاقات م

عاشقانِ رسول صلعم

(از قلم مولوی محمد داؤد ارشد کوٹلوی)

قارئین کرام! دنیا میں عشقِ رسول کا دعویٰ کرنیوالے تو بے شمار ہیں۔ لیکن ایک اصول ہے کہ دعوی الشئی لا یبتین الا من الدلیل۔ کسی شخص کا دعویٰ قابلِ سماعت نہیں ہوتا جب تک کہ اس پر بینہ قائم نہ کی جائے۔ یہی طرح ہمارے عاشقانِ رسول (بریلوی جماعت) کے دلائل بھی وقتاً فوقتاً عیاں ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اپریل سنہ رواں کے اخیر میں انجمن نعمانیہ لاہور کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جسمیں مختلف اضلاع کے علماء کرام تشریف لائے ہوئے تھے اور مختلف طریقہ سے عشقِ رسول کا اظہار ہوتا رہا۔ واقعی عشق ہو تو ایسا ہو۔ ایک صاحب نبی اکرمؐ کی مدح کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ ؎

ایستادہ درمیان مخلوق حق
یک جہت مخلوق دیگر عین حق

حضرات! اس شعر کے سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے مسئلہ تثلیث کو سامنے رکھیں تاکہ یہ دورنگی توحید بھی واضح ہو جائے۔ عیسائی حضرات بھی یہی دعویٰ کرتے ہیں کہ عیسیٰ۔ روح القدس۔ اللہ تعالیٰ تینوں مل کر ایک خدا۔ ادھر عشقِ محمدی کا دم بھرنے والوں کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید ثابت نہیں ہو سکتی۔ یا بالفاظ دیگر یوں کہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ادھورا۔ نامکمل اور ناقص رہتا ہے۔ جب تک کہ محمد صلعم کو عین ذاتِ باری نہ مان لیا جائے اسی لئے تو شعر مذکور میں کہا ہے کہ نبی صلعم ایک جہت سے مخلوق اور دوسری جہت سے عین باری تعالیٰ ہیں۔ یہ ایک معمہ ہے جس میں عیسائی بھی آج تک سرپٹ رہے ہیں اور ہمارے مسلمان بھائی بھی اس جال میں پھنس گئے ہیں اگر کوئی کہے کہ بھئی خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو تو وہابی، غیر مقلد، لامذہب، اماموں کے دشمن وغیرہ وغیرہ کیا کیا لقب ان کی جانب سے حاصل نہیں ہوتے اسی پر اکتفا نہیں بلکہ بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ دوسرے صاحب اٹھے اور اٹھتے ہی آیت سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ الآیہ پڑھی۔ دل خوش ہوا کہ منکرینِ معراج کے لئے براہین قاطعہ حاصل ہونگے۔ لیکن ان کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے۔ آیت کا اختتام ہے۔ انہ ھو السمیع البصیر۔ اس پر اشارے دیکھنے کے قابل تھے۔ ایک انگلی عرش کی طرف دوسری زمین کی طرف۔ پھر آسمان کی طرف اور زمین کی طرف اور زبان پر تھا کہ اللہ تعالیٰ محمد صلعم کے مدح خواں ہیں کہ محمد سمیع بصیر ہے اور میری طرح حاضر ناظر ہے۔ جو کوئی اس میں فرق کرے کہ عرش والا اور مدینہ والا دو ہیں وہ بدترین مشرک ہے۔ جس کے لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کی وعید فرمائی ہے۔ توحید اسی میں ہے کہ خداوند تعالیٰ کو اور محمد کو ایک شمار کیا جائے۔ جس میں صرف اتنا فرق ہے۔ فرق کچھ بھی نہیں۔ بس میم مجازی ہے ؎

اللہ کی تصویر ہے تصویر محمد کی

اور اگر کوئی فہمیدہ اور دانشمند آدمی بھلائی کی بات کہہ بیٹھے تو جان پر بن جاتی ہے۔ چنانچہ اسی اثنا میں ایک صاحب جو صدارت کے لئے بلائے گئے تھے انہوں نے ایک نہائت اعلیٰ اور مخلصانہ مشورہ دیا کہ مدرسہ نعمانیہ کافی عرصہ سے جاری ہے لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ جو طلباء بھی فارغ التحصیل ہوتے ہیں وہ جس طرح کہ ہمارے کالج کے سٹوڈنٹ کالجوں سے فارغ ہو کر گورنمنٹ کے دروازوں پر اپنی قسمت بیچتے ہیں۔ اسیطرح یہ طلباء مساجد کی امامت کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں میرا مشورہ ہے کہ مدرسہ نعمانیہ میں پریکٹیکل ورک کوئی دستکاری کا کام ہونا چاہیے۔ جس کے لئے میں ابھی پچاس روپیہ دیتا ہوں اور آئندہ بھی خاطر خواہ چندہ دینے کا وعدہ کرتا ہوں۔ دوسرا یہ کہ فروعی مسائل آمین رفعیدین وغیرہ میں پڑ کر اپنی قومیت اور اسلامی رعب و داب کو برباد نہ کریں بلکہ اتحاد پیدا کرکے پہلے کی سی شان اسلامی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔" بس اتنا کہنا تھا کہ ایک وزیر آبادی ملاں نے جسے اپنی منطق پر ناز ہے جس کی بنا پر وہ اناخیر منہ بنے ہوئے ہیں نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ تمام ایڑی چوٹی کا زور اس بات پر لگایا کہ ہم ہرگز ہرگز اتحاد کرنا نہیں چاہتے۔ بالکل صحیح ہے۔ اتحاد کے خواہاں کیوں ہوں؟ اس سے تو ایسے پیٹو ملاؤں کا حلوا مانڈا جاتا ہے۔ اور حلوا مانڈا کے منکرین ان کے بدترین دشمن ہیں۔ خواہ کوئی کتنی شخصیت کیوں نہ رکھتا ہوں۔ چنانچہ مقرر مذکور نے صاحب صدر کا پیچھا چھوڑ کر مبلغنا مولوی مفتی کفائت اللہ صاحب دہلوی جن کی شخصیت دنیا میں مسلم ہے۔ جنہوں نے قل الحق لو کان مرا پر عمل کرتے ہوئے ثابت کر دیا کہ میلاد۔ عرس وغیرہ کی سی بدعات کا کہیں خیر القرون اور ائمہ ہدیٰ کے زمانہ میں ثبوت نہیں ملتا۔ یہ محض ملاؤں نے اپنی پیٹ پروری کی خاطر مجلا پر جال بچھا رکھا ہے بس اس فتوے کو ہمارے وزیر آبادی ملاں دہرا کر یوں گوہر افشانی کرنے لگے کہ "اس کفایت اللہ جاہل کو کیا آتا ہے وہ مشکوٰۃ بھی نہیں جانتا، اس نائی کو کیا خبر کہ علم کس چیز کو کہتے ہیں۔" گویا اس بیباکی سے مقرر مذکور نے ثابت کر دیا کہ قرآن پاک کا فرمان ولا تنابزوا بالالقاب بالکل نعوذ باللہ غلط محض ہے اور خوب مفتی صاحب کو نائی نائی کا بیٹا کہہ کر اپنی تہذیب کا ثبوت دیا۔ محض اسلئے کہ مفتی صاحب نے بدعات کی اور ان بدعات کی جن کے متعلق حضور پاک صلعم کا فرمان ہے کہ کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔ تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ میلاد گیارھویں وغیرہ وغیرہ یہ تمام پیٹو ملاؤں نے اپنی طرف سے اختراع کئے ہیں خیر القرون اور ائمہ ہدیٰ کے عہد مبارک میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ چنانچہ وزیر آبادی ملاں نے ان بدعات کے اثبات کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور سب سے بڑی دلیل یہ دی کہ جب دوسرے لوگ کانفرنس پر خرچ کر سکتے ہیں تو ہم میلاد وغیرہ پر بالاولیٰ خرچ کر سکتے ہیں۔ انکی وہی مثال ہے کہ زمین گول ہے۔ دلیل یہ کہ چاول سفید ہیں۔ ان بدعات کے اثبات کے لئے جو دلائل دیئے جاتے ہیں وہ بھی ایسے ہی ہیں۔ کجا سیاسی کانفرنس اور کجا مذہبی اور اصولی مسائل۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے مسائل کے دلائل کا نقشہ قرآن پاک نے نہایت وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔ اِنَّ اَوْھَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ الآیہ۔

۲ من گھڑت مسائل کے دلائل ایک مکڑی کے گھر کی طرح ہوتے ہیں بالکل ردی اور بودے۔ ذرا سے تفکر کرنے سے حقیقت کا انکشاف ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ

ملکی مطلع

اہل حدیث لیگ کا تار گاندھی جی کے نام

(بے بنیاد)

ڈاکٹر فریدصاحب دربھنگہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ پٹنہ کے اخبار انڈین نیشن مورخہ ۲۶ جون میں ایک نوٹ (جس کی نقل ڈاکٹر موصوف نے ہمیں بھیجی ہے) نکلا ہے کہ اہل حدیث لیگ نے بنارس سے گاندھی جی کو تار دیا ہے کہ مسٹر جناح مسلمانوں کے نمائندہ نہیں ہیں۔ ہم بحیثیت اپنی ذمہ داری کے اعلان کرتے ہیں کہ لیگ کی کسی مجلس عام یا خاص (انتظامیہ یا عاملہ) میں یہ مضمون پیش ہوکر پاس نہیں ہوا۔ اس لئے یہ تار جس شخص نے دیا ہے لیگ کے نام سے اپنی طرف سے دیا ہوگا۔ لیگ مذکور اس کی ذمہ دار نہیں۔ لطف یہ ہے کہ کسی ذمہ دار شخص کا نام بھی مرقوم نہیں جس سے دریافت کیا جائے۔ بہرحال اس کی ذمہ دار اہل حدیث لیگ نہیں ہے۔

سکوں کی چلنت میں تکلیف

آج کل روپوں کی چلنت میں جو تکلیف ہو رہی ہے وہ ان ایام سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ جس کا ادنیٰ کرشمہ یہ ہے کہ ہر شہر و قصبہ میں دوکانداروں کی طرف سے جو تکلیف ہے وہ تو الگ رہی کوئی شخص دہلی یا کسی اور مقام کا صرف کرایہ ہی لے کر جائے اور کچھ زائد رقم ہمراہ نہ لے تو کبھی سفر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ٹکٹ فروش صاحب چار روپے میں سے دو روپے تو فوراً واپس کر دیتے ہیں۔ اور کچھ عذر نہ ہو تو اتنا ہی کافی ہے کہ یہ روپے ۱۹۳۶ء کے ہیں۔ اور اگر ذرہ سی پست ہو تو بھی نہیں لیتے۔ بظاہر یہ تکلیف ختم ہونے والی نہیں بلکہ روز بروز بڑھ رہی ہے۔

جس روپے کو بنک، ڈاک خانہ یا ریلوے والے ذرہ بھر عیب کی بنا پر بھی نہیں لیتے اُسے شہر کے دوکاندار کچھ بٹہ لگا کر لے لیتے ہیں۔ پھر کسی خاص حکمت عملی (بٹہ وغیرہ) سے سرکاری خزانے میں پہنچا دیتے ہیں اور وہاں سے وہ روپیہ پھر واپس آجاتا ہے۔ جس سے اہل شہر کو پھر وہی تکلیف ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ عرصے سے جاری ہے اور آیندہ بھی شاید جاری رہیگا ہم نے مکہ معظمہ میں دیکھا ہے کہ وہاں حکومت حجاز کے علاوہ ہر حکومت کا روپیہ چلتا ہے۔ کوئی روک ٹوک نہیں۔ ہماری حیرت کی حد نہ رہی جب ہم نے دیکھا کہ ہندوستان کا روپیہ ایسی آسانی سے چلتا ہے کہ ہندوستان میں بھی نہیں چلتا۔

اس تکلیف کے پیش نظر معاصر "الفضل" میں ایک نوٹ نکلا ہے۔ جسے ہم ذیل میں درج کر کے اپنی تائید کے ساتھ گورنمنٹ تک پہنچاتے ہیں :۔

"**جعلی سکے اور حکومت** عرصے سے پبلک کو یہ شکایت ہے کہ جعلی سکوں کے باعث اسے طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ یہ شکایت کئی بار اخبارات میں بھی آچکی ہے۔ لیکن افسوس ہے حکومت نے اس کے متعلق کوئی تسلی بخش انتظام نہیں کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ پبلک کی مشکلات اور زیادہ بڑھ رہی ہیں۔ اور اب تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اگر دس روپے کے کرنسی نوٹ کی ریزگاری کسی دوکاندار سے لی جائے۔ اور پھر انہی روپوں میں سے اسی سے سودا لیا جائے تو وہ انہیں چلنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ پھر ایک اور مصیبت یہ ہے کہ ملکہ کے روپوں کو قبول نہیں کیا جاتا۔ اور تو اور نیم سرکاری ادارے مثلاً ڈاک خانہ والے بھی انکار کر دیتے ہیں جس سے سکوں کے متعلق پبلک کے شبہات بہت بڑھ رہے ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ حکومت ہند کے اس سرکلر کے باوجود کہ ملکہ کا روپیہ لیگل ٹنڈر ہے اور کہ جو شخص اسے محض اس وجہ سے قبول نہیں کریگا کہ وہ ملکہ کا ہے وہ مستوجب سزا سمجھا جائے گا خود سرکاری ادارے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ ان حالات میں حکومت کا فرض ہے کہ یا تو وہ ملکہ کے روپیہ کو منسوخ کر دے۔ اور ایسے تمام روپوں کو واپس لے کر ان کی جگہ دوسرے سکے دیدے۔ یا پھر اس امر کا پورا پورا انتظام کرے کہ اس کے لینے سے کوئی انکار نہ کر سکے حکومت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اگر وہ جعلی سکوں کی ساخت کا انسداد کرنے سے قاصر ہے تو پھر یہ قرار دے کہ کوئی سکہ جعلی نہیں سب کے سب لیگل ٹنڈر ہیں۔ کیونکہ اگر وہ جعلی سکوں کو مارکیٹ میں آنے سے روک نہیں سکتی تو اس کا بار پبلک پر کیوں پڑے؟"

(الفضل ۲۸۔جون سنہ رواں ص۳)

جنگ چین و جاپان

چین و جاپان کی جنگ ایشیا میں عذاب الٰہی کی شکل اختیار کر رہی ہے۔ قرآن شریف میں تین قسم کے عذابوں کا ذکر ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے :۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ○ (سورۃ الانعام)

یعنی خدا قادر ہے اس بات پر کہ تم پر عذاب بھیجے اوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے یا تم میں تفرقہ ڈال کر ایک کو دوسرے کا عذاب چکھائے۔ یہ تینوں قسم کے عذاب آج چین و جاپان میں نازل ہو رہے ہیں۔ اوپر کا عذاب تو ہوائی جہاز وغیرہ ہیں نیچے کا عذاب توپیں، سرنگیں اور آب دوز کشتیاں وغیرہ ہیں اور تیسری قسم کا عذاب ظاہر ہے۔ ایک سال پورا ہونے والا ہے مگر لڑائی ابھی پورے جوش پر ہے بلکہ روز افزوں ترقی پذیر ہے۔ کیونکہ ایسے

(۵۱۵)

متفرقات

وی پی بھیجے گئے | ماہ جون میں جن خریداروں کی قیمت ختم تھی ان کو اطلاع دی گئی تھی۔ چنانچہ حسب دستور سابق کافی انتظار کے بعد حسب ذیل خریداروں کے نام اہلحدیث وی پی بھیجا گیا ہے۔ امید ہے کہ تمام حضرات وصول کر لیں گے تاہم کسی صاحب کی عدم موجودگی کے باعث یا کسی اور سبب سے وی پی واپس ہو جائے اور وہ اخبار جاری رکھنا چاہتے ہوں تو مہربانی فرماکر قیمت اخبار جلد از جلد بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ مجبوراً اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۷۱ - ۵۶۷ - ۴۳۰۶ - ۵۶۳۸ - ۶۴۹۳ -
۸۹۵۴ - ۹۲۲۴ - ۹۹۴۹ - ۱۰۳۰۷ - ۱۰۳۰۹ -
۱۰۶۶۸ - ۱۰۹۵۲ - ۱۰۹۶۱ - ۱۱۱۸۷ - ۱۱۳۱۶ -
۱۱۴۱۷ - ۱۱۶۸۲ - ۱۱۸۶۵ - ۱۲۰۴۳ - ۱۲۰۵۸ -
۱۲۰۶۲ - ۱۲۱۲۰ - ۱۲۱۸۹ - ۱۲۱۹۰ - ۱۲۱۹۱ -
۱۲۲۹۴ - ۱۲۳۰۷ -

نئے خریدار | مولوی ہدایت اللہ صاحب خریدار نمبر ۱۱۹۵۳ و بابو اللہ دتہ صاحب ساکن بحرین نے اس ہفتہ اہلحدیث کے لئے ایک ایک نیا خریدار بنایا ہے ادارہ اہلحدیث ان کی اس عنایت فرمائی کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دیگر احباب سے بھی امید ہے کہ وہ بھی "اہلحدیث" کی کمی اشاعت کو پورا کرنے کے لئے ایک ایک نیا خریدار بنائیں گے۔

اہل حدیث کانفرنس | کی امداد کے لئے میاں حشمت علی صاحب کوہیر سکنہ و بیاں خاص ضلع جالندھر نے بتقریب تولید فرزند مبلغ ایک روپیہ ارسال فرمایا ہے اللہ تعالیٰ مولود مسعود کی عمر دراز فرمائے اور خادم دین اسلام بنائے۔

مدنی دار الحدیث مدینہ منورہ | کے لئے حاجی حکیم محمد عبد اللہ صاحب مالک دار الکتب سلیمانیہ روڑی ضلع حصار نے مبلغ پندرہ روپیہ ارسال فرمائے۔

مبلغین توحید و سنت توجہ فرمائیں | علاقہ ہذا میں توحید و سنت کی تبلیغ کما حقہ نہ ہونے سے عوام کو کجا خود اہل حدیث کہلانے والے بھی طرح طرح کی بدعات میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اسلئے ضرورت ہے کہ مبلغین حضرات اس علاقہ کے تشنگان تبلیغ توحید و سنت کو اپنے مواعظ حسنہ سے سیراب فرمایا کریں۔ (خاکسار وحید الزمان ساکن بھیر بھوم ضلع سنگھ بھوم بنگال)

اہلحدیث کے متعلق | جناب خلیل احمد صاحب مرزاپور سے حسب ذیل تجویز تحریر فرماتے ہیں۔ امید ہے دیگر احباب بھی اسکے متعلق اپنی آراء سے اطلاع دینگے۔

"شمع توحید" ختم

مقدمہ حملہ کی یادگار میں رسالہ شمع توحید بغرض تبلیغ توحید شائع کرنے کی اپیل کی گئی تھی۔ چنانچہ جماعت اہل حدیث نے جس قدر اعانت فرمائی اس میں سے رسالہ ہزارہا کی تعداد میں چھپوایا گیا جو ہندوستان کے علاوہ بیرونی ممالک میں بھی بے حد مقبول ہوا۔ اپریل ۳۸ء کے آخری عشرہ میں اسکی روانگی شروع ہوئی اور جون کے اخیر میں بالکل ختم ہو گیا اب صرف چند نسخے بغرض ریکارڈ محفوظ ہیں۔ اسلئے کوئی صاحب بغیر اشد ضرورت کے آئندہ طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ ہاں جس جگہ زیادہ ضرورت ہو وہاں کے احباب خود چھپوا لیں۔

پھر جو مناسب تجویز ہوگی اس پر عمل کیا جائیگا۔

اخبار اہلحدیث میں مضامین اس طرح درج ہوا کریں کہ اگر ان کو علیحدہ محفوظ رکھنا چاہیں تو بآسانی رکھ سکیں۔ خصوصاً جو مضامین متعدد قسطوں میں شائع ہوں وہ تو ضرور اسی علیحدہ صورت میں شائع کئے جایا کریں۔ (دفتر اہلحدیث اسکو مشکل العمل جانتا ہے)

تصحیح | "اہلحدیث" ۲۸/۶ ۱۰ صفحہ پر چوہدری عبد الغنی مرزائی کے ساتھ مباہلہ ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ چوہدری عبد الغنی نام غلط چھپ گیا اصل نام چوہدری عبد النبی ہے۔ (راقم محبوب عالم خطیب تلمو پور ضلع ہوشیارپور)

یاد رفتگان | مولانا عبد الجبار صاحب بہاری ثم مدھوپوری ضلع سنتھال پرگنہ ۲۵ جون کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم عالم باعمل متقی اور صالح تھے۔ (راقم عبد العزیز سیکرٹری مدرسہ اسلامیہ مدھوپور)

ایضاً | مولوی عبد الجلیل صاحب الہ آباد تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور پنجاب کا صاحبزادہ احمد حسن فوت ہو گیا۔ انا للہ! (راقم حشمت علی از لودھیاں)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفرھم وارحمھم

شیخ عطاء الرحمٰن صاحب | کا جنازہ غائب لودھیاں تمام میں احناف و اہل حدیث حضرات نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ (راقم حشمت علی کوہیر)

غریب فنڈ | میں سابقہ بقایا ۱۲؍ ہے از سائلین ۵۳ عبد السلام دہلی ہے۔ ۵۴ عبد الرحمٰن عزیز احمد رام پور ہے۔ ۵۵ عبد الرزاق رائیڈرگ ۵۶ حسن الدین سیالکوٹ ہے۔ میزان ۸؍ ۔ بقیہ فنڈ ۴؍

وصولی داخلہ | ۱۲۹ عبد العزیز جودھ پور ۱۳۰ محمد یوسف ملک والہ ۱۳۱ مولوی عبد السلام دہلی ۱۳۲ عبد الرحمٰن رام پور۔ ۱۳۳ عبد اللطیف دہلی۔

۱۲ سائلین باقی ہیں | اصحاب خیر اس فنڈ کی طرف خصوصیت سے توجہ فرمائیں۔ تاکہ ان غرباء کے نام جلد از جلد اخبار جاری ہو جائے۔

نام نہ نشان۔ اُلٹے بدگمان | پیشتر ازیں ناظرین کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت ہمیشہ شروع میں ہی اپنا نام و مقام مع ڈاکخانہ و ضلع وغیرہ تحریر کیا کریں تاکہ تعمیل میں تاخیر نہ ہوا کرے۔ باوجود اتنی دفعہ ناظرین کی سمع خراشی کرنے کے کوئی نہ کوئی کارڈ یا لفافہ ایسا ضرور آ جاتا ہے جس میں راقم کا پتہ تک تحریر نہیں ہوتا۔ مگر ایسے حضرات بعد میں بدگمانی کی شکایت کرتے ہوئے تمام نزلہ عملہ دفتر پر گراتے ہیں۔

ضروری | ملتانی زبان میں شمع توحید کو نظم کرانے کا اعلان کیا تھا۔ اب تک کسی ناظم کا پتہ نشان نہیں ملا۔ ناظرین اہلحدیث کوشش کر کے ملتانی زبان کے

عربی سیکھنی آسان ہوگئی

طلباء مدارس و شائقین کو خوشخبری

عربک ٹیچر مصنفہ مولانا محمد عالم صاحب امرتسری۔ جس میں علم عربی کے ابتدائی تا انتہائی مسائل کو بطرز جدید حل کیا ہے۔ علم صرف و نحو کے قواعد۔ مسائل۔ ضرب الامثال۔ روزمرہ کی گفتگو۔ عام فقرے۔ گردانوں کے نقشہ جات مفصل درج ہیں۔ اس کتاب کے ہوتے ہوئے مبتدی کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ جلد منگوالیں۔ قیمت عہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر۔

سرمہ نور العین ۲۸

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸

پتہ:- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

بازیگر (خود غرض حکومتیں) اس میں شریک ہیں۔
آج تک ہم نے یہی سمجھ رکھا تھا کہ اس جنگ کی ابتدا جاپان کی طرف سے ہوئی ہے۔ مگر حال ہی میں جاپان کے دارالحکومت (ٹوکیو) سے ایک رسالہ (عربی زبان میں) آیا ہے۔ جس کا نام نیپون[1] ہے۔ اسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے چین نے جاپان کے ہراول دستوں پر حملہ کیا۔ جس کے جواب میں جاپان نے احتجاج کیا مگر چین نے اس کی پرواہ نہ کی۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

آج کل جو خبریں آرہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ فریقین کے لاکھوں آدمی میدان جنگ میں لڑنے کے لئے کربستہ کھڑے ہیں۔ اب تک دونوں حکومتوں کے بے شمار اشخاص مقتول و مجروح ہو چکے ہیں۔ دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

شیخ عطاء الرحمن دہلوی مرحوم

آپ کی جدائی سے جو نقصان جماعت اہل حدیث کو پہنچا ہے وہ تو ناقابل تلافی ہے ہی۔ مگر اس سلسلہ میں ایک اور نزاع پیدا ہوگئی ہے۔ جس کی بنا اس خط کی اشاعت ہے جو اہلحدیث میں بروائت دو راویاں (حکیم ظفر اور حکیم ثناءاللہ سند یافتگان طبیہ کالج دہلی) لکھا گیا تھا کہ دہلی کی امامیہ جماعت شیخ صاحب کے جنازے میں شریک نہیں ہوئی۔ اس کے جواب میں کسی صاحب یونس نامی (جنکو مولوی یونس سمجھا گیا اور وہ جماعت امامیہ سے تعلق رکھتا ہے) کی طرف سے اہلحدیث میں ایک مراسلہ درج ہوا تھا جس کا مضمون یہ تھا کہ حافظ عبدالستار صاحب ان دنوں دہلی میں موجود نہ تھے لیکن آپ کی جماعت سے چند آدمی شیخ صاحب کی نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ اس کے جواب الجواب میں مولوی یونس صاحب (مدرس مدرسہ میاں صاحب) وغیرہ کے مراسلات موصول ہوئے۔ موصوف نے اپنے مراسلہ میں پہلے تو مکتوب مذکور سے اپنی بریت ظاہر کی پھر اس کی بھی تردید کی کہ جماعت امامیہ میں سے بعض اشخاص جنازہ میں شریک ہوئے تھے۔ ادھر حکیم ثناءاللہ اپنی روائت کے صداقت پر ابھی تک مصر ہیں۔

ہم اور غیر حاضرین کیا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ پس یا تو اس قضیہ کو حوالہ خدا کر کے یہیں ختم کر دیا جائے یا اگر مزید تحقیق مطلوب ہو تو یونس میاں اپنی جماعت کے شرکاء جنازہ کے ناموں کی فہرست لکھیں اور مولوی محمد صاحب کے پاس جاکر اس کی تصدیق کرائیں۔ پھر آپ جو فیصلہ دیں وہ ہمارے پاس بغرض اشاعت بھیجدیا جائے۔ اسکے بعد یہ نزاع ختم سمجھیں۔

[1] اس رسالے کے اڈیٹر صاحب سے التماس ہے کہ اس رسالے کا نام اس کی زبان (عربی) ہی میں رکھیں "نیپون" کا لفظ عربی نہیں ہے۔ اگر ضرورت سمجھیں تو اس کو قوس میں لکھ دیا کریں۔

حجاج کی تکالیف

استاذی المکرم مولانا فاتح قادیان۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ گذارش ہے کہ پچھلے سال میرے ایک بزرگ حج کرنے گئے تھے۔ ان کی تشریف آوری پر خاکسار نے ان سے حالات سفر حج وغیرہ دریافت کئے جو انہوں نے مفصل بیان کئے۔ ان کے بیان میں دو تین باتیں ایسی تھیں جو حجاج کی تکالیف اور بعض اخلاقی امور پر مبنی تھیں۔ جنہیں خاکسار بغرض اصلاح ذیل میں عرض کرتا ہے۔ امید ہے آپ ان کو درج اخبار کر کے حکومت حجاز کو توجہ دلائیں گے۔

(خادم:- محمد عبداللہ ثالث امرتسری)

(۱) مکہ کے دوکاندار مسافر خریداروں کے ساتھ نہائت ہی خشونت۔ درشتگی اور بد اخلاقی سے پیش آتے ہیں۔

(۲) سرکاری نلکے اور پمپ جو مختلف بازاروں میں لگے ہوئے ہیں۔ ان پر ایام حج میں عرب لوگ قابض ہوتے ہیں۔ کسی مسافر کو پانی نہیں لینے دیتے

(۳) معلم لوگ عموماً بے نماز ہوتے ہیں۔

سرکاری اعلان

بیگار

دورہ کرنے والے افسروں کو گورنمنٹ وقتاً فوقتاً تاکید کرتی رہی ہے کہ وہ لازمی طور پر اس امر کا خیال رکھا کریں کہ جن مزدوروں سے خیمہ جات لگانے کیمپ کی حفاظت کرنے یا ان کے دورہ کے متعلق دیگر فرائض سرانجام دینے کا کام لیا جائے۔ ان کو کافی معاوضہ ملے تاکہ شکائت کی کوئی جائز وجہ باقی نہ رہے اور وہ رضامندی سے کام کریں۔

معلوم ہوتا ہے کہ ان ہدایات کو بعض اوقات نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور وہ جبری خدمت کا جسے عام طور پر بیگار کہتے ہیں رواج ابھی تک جاری ہے۔ گو خیال ہے کہ یہ رواج پہلے کی نسبت اب بہت کم ہے۔ لہٰذا ان احکام کو جملہ افسروں کے نوٹس میں لانے اور یہ ظاہر کرنے کا انتظام کیا گیا ہے کہ اگر بیگار کے بارہ میں کوئی شکایت ان تک پہنچے تو وہ اس کے متعلق فوری اور کامل تحقیقات کریں۔ اور اگر الزامات پایۂ ثبوت کو پہنچ جائیں تو قصوروار کو مناسب سزا دی جائے۔

گورنمنٹ از سرنو واضح کر دینا چاہتی ہے کہ یہ اس کی زبردست خواہش اور مصمم ارادہ ہے کہ اس قسم کی جبری خدمت کا خواہ اس کی کوئی صورت ہو خاتمہ کر دیا جائے اور وہ اس مقصد کے حصول کے لئے اپنی مساعی میں عوام کی شرکت کی متمنی ہے۔

لاہور　　محمد حسین
۳۰ جون ۱۹۳۸ء　۔　ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست اور بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور آنیوالے امکانات کا صحیح جائزہ۔ قیمت ایک روپیہ۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

محکمہ صنعت وحرفت گورنمنٹ پنجاب

اطلاع برائے داخلہ

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر کا نیا سیشن ۵-اکتوبر ۱۹۳۸ء سے شروع ہوگا۔

درخواستہائے داخلہ برائے (۱) ڈپلوما (دا سے کلاس کورس) (۲) آرٹیزن، کمخواب (بی دی کلاس) سرکاری فارمس پر بنام ٹیکسٹائیل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر ۲۰-جولائی تک پہنچ جانی چاہئیں۔ فارم داخلہ درخواست آنے پر بھیج دیا جاوے گا۔ درخواست کنندگان کے لئے یونیورسٹی ودیگر سارٹیفکیٹوں کی مستند نقلیں بمعہ فارم داخلہ، ثبوت عمر وفیس بھیجنی ضروری ہیں۔

حسب قواعد چند مستحق طلباء کو وظیفے عطا کئے جاتے ہیں۔ پیشہ ور جولاہوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ باہر سے آنے والے طلباء کی رہائش کے لئے سرکاری بورڈنگ ہاؤس کا انتظام بھی ہے۔

علاوہ پارچہ بافی کے لئے رنگائی۔ دھلائی۔ چھپائی (Finishing) کا کام بھی سکھایا جاتا ہے۔

مزید تفصیلات انسٹیٹیوٹ ہذا کے پراسپکٹس سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتا ہے۔

المشتہر

ٹیکسٹائیل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب خان صلاح الدین صاحب سب جج بہادر درجہ سوئم چنیوٹ

نمبر مقدمہ ۴۳۵ سال ۱۹۳۸ء

دوکان چودہری رام گنیش داس واقعہ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ چودھری ہوشناک رام ولد بھائی فتح چند کھتوریہ۔ چمن لعل ولد دیوان چند کھتوریہ سکنہ بدھوانہ تحصیل شورکوٹ

بنام پہلوان

دعوےٰ ۱۱۰۲/۶/۹

بنام پہلوان ولد بہاب قوم بھروانہ سکنہ چاپلی والہ تحصیل شورکوٹ۔

مقدمہ بالا میں عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے کہ مدعا علیہ تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کر رہا ہے لہذا پہلوان مدعا علیہ کے نام اشتہار ہذا جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ اصالتاً یا وکالتاً ۱۲/۷/۳۸ کو بوقت ۷ بجے صبح حاضر عدالت ہذا نہ ہوگا تو مدعا علیہ مذکور کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۲۹/۶/۳۸ بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۲۷۷

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰- منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ کرم داد ولد لبھو ذات گوجر سکنہ نیامت پور تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۲/۷/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۱۸/۶/۳۸)

(دستخط چیرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۲۳۹

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰- منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ اسماعیل ولد شادی ذات گوجر سکنہ بھگوان پور تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۲/۷/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۱۸/۶/۳۸)

(دستخط چیرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۱۶۵

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰- منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ علم دین ولد کالو ذات گوجر سکنہ مونن تحصیل شکرگڑھ۔ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۲/۷/۳۸ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مذکورہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۱۴/۶/۳۸)

(دستخط چیرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

ہندوستانی اور پیٹنٹ ادویات

اس کتاب میں فرانس، انگلستان، امریکہ اور ہندوستان کی مشہور ادویات کے نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ قابل دید اور بہت مفید ہے۔ قیمت ۸/

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

مومیائی ۲۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق ۔ دمہ ۔ کھانسی ۔ ریزش ۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ چریلی یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت ۔ بچے ۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲/- آدھ پاؤ ۴/- پاؤ بھر ۸/- علاوہ محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ بیرونجات والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی۔ اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی بشیر احمد صاحب ضلع گورکھپور
مومیائی میرے حق میں بے حد مفید ثابت ہوا۔ اس لئے معروض خدمت ہوں کہ ایک چھٹانک مولوی محمد ناصر علی صاحب کے نام ارسال فرمائیں۔ (۲۱- مئی ۳۶ء)
جناب مولوی گلزار احمد صاحب کمٹر دھول
میں نے کئی مرتبہ آپ سے اپنے نام پر اور دیگروں کے نام پر مومیائی منگائی۔ ماشاء اللہ تیر بہدف پایا۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دوکان کو ترقی پر ترقی دے۔ آمین ثم آمین۔ ایک چھٹانک بامیر الدین میاں کے نام ارسال فرمائیں۔ (۳۰ مئی ۳۶ء)
(منگوانے کا پتہ) حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرت سر

تمام دنیا میں بے مثل ۲۰

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بینظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو نوبے نظیر کتابوں کی کیفیت
اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ :- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرت سر

ہندوستان میں

اہلحدیث کی علمی خدمات

مشہور ——— مقالہ
(مقالہ نگار) ملک ابو یحیٰ امام خان صاحب نوشہروی
اس مقالہ کی خوبیوں پر بے ساختہ یہ شعر زبان سے نکلتا ہے کہ
ے دیکھو تو آج پھر نہ دیکھو گے
غالب بے مثال کی صورت
کیونکہ اس کے ۲۱۰ صفحوں (بتقطیع ۲۲×۲۶) میں جماعت اہل حدیث ہند کی تمام علمی خدمات از قسم تدریس، تذکیر، تصنیف و تصحیف وغیرہ کا مفصل تذکرہ تبویب وار مذکور ہے۔ یہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا مصدقہ اور آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ علی گڑھ میں پڑھا گیا ہے۔ اہل حدیث خواندہ اصحاب کو اس کا پڑھنا ضروری ہے۔ قیمت ۱۲/ محصول ڈاک علیحدہ۔
ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرت سر

باجلاس مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے
سب جج بہادر درجہ اول منتظم جائداد دیوالیاں
گوجرانوالہ

رحمت ولد نبی بخش قوم جٹ ساکن پیناکہ تحصیل گوجرانوالہ دیوالیہ ۔ بنام بنک زمیندارہ وغیرہ ۔ قرضخواہاں۔
بنام بنک زمیندارہ واقعہ پیناکہ تحصیل گوجرانوالہ
سرجن سنگھ ولد سردار چند ۔ جٹ سکنہ مذکور ، ،
سوہنا ولد گنپت قوم جین ، ، ،
شیر سنگھ ولد دولت رام قوم اروڑہ ، ، ،
ہربنس سنگھ ولد خوشحال چند قوم اروڑہ سکنہ سائیکے تحصیل گوجرانوالہ
فرم موتی رام ساون مل واقعہ پیناکہ تحصیل گوجرانوالہ۔
فضل الٰہی ولد نامعلوم کشمیری سکنہ گجرات ۔
امرناتھ ولد شبدیال قوم برہمن سکنہ پیناکہ تحصیل گوجرانوالہ
مقدمہ مندرجہ عنوان میں رحمت دیوالیہ مذکورہ بالا بحکم امروزہ عدالت ہذا قطعی ڈسچارج کیا گیا ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام و جملہ قرضخواہان کو مطلع کیا جاتا ہے۔
آج بتاریخ ۲۳- جون ۳۶ء دستخط ہمارے اور مہر عدالت ہذا سے جاری کیا گیا۔
دستخط حاکم   مہر عدالت

نصف قیمت پر!

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

(مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب ست دہرمی)
اس کتاب میں آپ نے ویدوں کے اندرونی رازوں کو طشت از بام کر دیا ہے۔ ان کی تعلیم، اخلاق پر معقول بحث کر کے بدلائل ثابت کیا ہے کہ وید انسانوں چھلیوں اور درندوں کے کلام ہیں الہامی ہرگز نہیں۔ آریہ سماج آج تک اس کی تردید نہیں کر سکی ۔ قابلدید ہے۔ کاغذ ۔ کتابت ۔ طباعت اعلےٰ ۔ قیمت بجائے ۱۲/ کے صرف ۶/۔ محصول ڈاک علیحدہ۔
ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرت سر

(۸۱۸)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵

نمبر ۳۷

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ صہ

روساء و جاگیرداران سے ۶ للعہ

عام خریداران سے ۴ صہ

〃 〃 ششماہی ۲ صہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۶ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۵ جولائی ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک (۴۲۱)

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی
DELHI

فہرست مضامین

نظم (اپنا خیال) - - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - ص۲

لحسم البقرہ (بجواب آریہ مسافر) - ص۳

اتفاق اور اتحاد اسلامی سے کون فرقہ الگ رہتا ہے؟ - - - - ص۴

سوالات متعلقہ حیات مسیح کے جوابات - ص۵

رسمی حنفیوں کے مفتی کوٹلی میں - - ص۷

سنسکار ودھی کی تصحیح و ترمیم - - ص۸

درد جگر۔ آہ! - - - - ص۱۰

اخبار اہل النار - - - - ص۱۱

فتاویٰ ص۱۳ ۔ متفرقات - - ص۱۴

ملکی مطلع - - - - ص۱۵

اشتہارات - - - - ص۱۶-۲۰

اپنا خیال

(از قلم محمد جعفر صاحب سلیم پرتابگڑھی)

نہ دیکھیں آجکل کیوں قوم کو ہم چشم حیراں سے
تعلق کفر کا ممکن نہیں ہو جائے ایماں سے

جو دانشمند ہے وہ مشورہ لیتا ہے قرآں سے
یہی امید رکھنی چاہئے سچے مسلماں سے

برائے قوم بیداری کا نغمہ جو ہو دنیا میں
سلیم زار جو نکلے صدا ساز رگ جاں سے

خبر کیا تھی گرائیگا فلک یوں بجلیاں پیہم
نہیں تو آشیاں اپنا اٹھا لیتے گلستاں سے

ہمیں سب امتیاز حق و باطل آپ ہی ہو جائے
بہ نظر غور ہم گذریں جو راہ کفر و ایماں سے

یہ ضبط غم کا عالم ہے نہیں منہ میں زباں گویا
کوئی ہو کسطرح واقف مرے غمہائے پنہاں سے

کہیں کیا قوم کی بدحالیاں ہم قوم سے اپنی
کھلا جاتا ہے سب کچھ راز خود چاک گریباں سے

حیات دائمی مرنے سے بڑھ کر ہو نہیں سکتی
جناب خضر باز آئے ہم ایسے آب حیواں سے

تری رحمت جو ہو یارب تو ممکن ہے سنبھل جائے
سفینہ قوم کا ٹکرا رہا ہے آج طوفاں سے

سلیم زار ہے یا بلبل ناشاد ہے کوئی
صدا رونے کی کس کے آرہی ہے یہ گلستاں سے

فوید جاوید مصنفہ فخر المناظرین سید ناصر الدین محمد ابو المنصور مرحوم۔ عیسائیت کی تردید میں ایک مشہور اور بے نظیر کتاب ہے۔ قیمت بجائے ...ے کے

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۲۴۹

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسکہ عمردین ولد فضلا ذات گوجر سکنہ بجلی پور تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۹ ۔۔ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۱۸ ۔۔)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

باجلاس مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور

فارم ۱ نمبر مقدمہ ۳۹۷

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسکہ شاہ محمد ولد غلام محمد ذات گوجر سکنہ بھنگوان پورہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۲ ۔۔ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۱۸ ۔۔)

(دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ)

اسلامی تصوف مولفہ شیخ الاسلام حافظ ابن قیم الجوزی رح

جسمیں تصوف اسلام، فنون مسنون طریقت و حقیقت کے اصول و قواعد بیان کرکے بتلایا ہے کہ شاہراہ شریعت کی رو سے فقر او عبودیت ہی سعادت کا حقیقی دروازہ اور سالک باللہ کا مقصود مطلوب ہے۔ قیمت ۔۔ (منیجر اہلحدیث)

جامعہ ملیہ دہلی کی تصانیف

بیان یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح۔ معجزات ابن مریم اور وفات حیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے۔ اور اجماعاً ۔۔ کے عقاید باطلہ کی تردید کی ہے۔ کاغذ۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۔۔

سبیل الرشاد مجلس شوریٰ کی ترتیب۔ ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط و لوازمات پر بحث کی گئی ہے۔ اور خلفائے راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ قیمت ۔۔

بصائر اس میں بنی اسرائیل کے تمام واقعات و حوادث ۔۔ جن کو قرآن مجید میں بیان ۔۔ نہایت دلکش رنگ ۔۔

برہان سورہ نور کی عالمانہ و محققانہ تفسیر۔ امت اسلامیہ کے ۔۔ لائحہ عمل ہے قابل مطالعہ کتاب ہے۔ قیمت ۔۔

ہمارے رسول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات زندگی۔ خصوصاً بچوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔ قیمت ۔۔

صراط مستقیم اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے جو مسلمانوں کے لئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے۔ قابل دید ہے۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت ۔۔

ذکریٰ یعنی پارہ عم کی عالمانہ و محققانہ تفسیر جس میں جزا و سزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آگئے ہیں قیمت ۔۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ

عبرت سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع ہے۔ عجیب انداز میں لکھی ہے۔ قیمت ۔۔

سُبل السلام اٹھائیسویں پارے کی تفسیر جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے اور اہل ذوق حضرات میں بڑی مقبول ہو رہی ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۔۔

خلفائے اربعہ آنحضرت کے چاروں خلیفوں کے حالات زندگی اور ان کے عہد حکومت کے ملکی واقعات۔ آسان اور مختلف پیرائے میں۔ قیمت ۔۔

چالیس حدیثیں خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی نے ایسی چالیس حدیثیں انتخاب فرمائی ہیں جو خاص طور پر بچوں کے لئے سبق آموز ہیں۔ یہ مختلف عنوانات مثلاً سادگی۔ استقلال۔ اتفاق وغیرہ کے ماتحت درج کی گئی ہیں اور ان کا ترجمہ و تشریح بھی کی گئی ہے۔ قیمت ۲ ۔

تاریخ نجد از قلم مولانا حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری جسمیں نجد اور نجدیوں کی مفصل تاریخ مع حالات و واقعات درج ہے۔ قیمت ۔۔

تاریخ القرآن حافظ صاحب موصوف کی بہترین تصنیف ہے کہ قرآن مجید کے ابتدائے نزول سے زمانہ حاضرہ تک کے تمام واقعات و حالات اور دلچسپ معلومات درج ہیں۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت ۔۔

فتح مصر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اکابر صحابہ کرام میں سے ہیں کی سیرت مبارک درج ہے۔ قیمت ۔۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۶- جمادی الاول ۱۳۵۷ھ

لحم البقرہ

بجواب "آریہ مسافر" لاہور

ہندوستان میں سیاسی اختلافات کو چھوڑ کر باقی جتنے فرقہ وارانہ اختلافات ہیں۔ ان میں سے اکثر مذاہب کی اصل تعلیم کو چھوڑنے سے پیدا ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر آج ہم دو اختلاف پیش کرتے ہیں۔ ایک تعزیہ۔ دوسرا ذبح گائے۔ تعزیہ کی وجہ سے جو فسادات ہندوستان میں ہوتے ہیں وہ ہوا خواہان ملک کے لئے سخت رنجدہ ہیں۔ حالانکہ یہ رسم اسلامی نہیں ہے بہت پیچھے ایجاد ہوئی ہے۔

دوسری مثال ذبح گائے کی ہے جس پر آئے دن جھگڑے (فسادات) ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی کوئی اہم مذہبی مسئلہ نہیں ہے۔

جس طرح اسلام میں گوشت خوری کے لئے گائے کا استعمال جائز رکھا گیا ہے اسی طرح ویدوں کے زمانہ میں گائے کو دودھ اور گوشت (دونو چیزیں) حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ چنانچہ تاریخ قدیم ہندوستان کا ہندو مصنف اس حقیقت کو واضح کرتا ہوا لکھتا ہے کہ ویدک زمانے میں رشی منی گائے کا گوشت بلا کراہت کھاتے تھے۔

اس لئے ہمارا خیال ہے کہ اگر ہندو مسلمان اپنے اپنے مذہب کی صحیح تعلیم پر قائم ہو جائیں تو ہندوستان کے فرقہ واری جھگڑے سب ختم ہو سکتے ہیں۔ آج ہمیں یہ نوٹ لکھنے کی ضرورت یوں پیش آئی کہ اخبار "آریہ مسافر" لاہور مورخہ ۲۶ جون میں کسی مسلمان صاحب کے نام سے مضمون نکلا ہے۔ جس میں موصوف نے بڑی کوشش کرکے ہمدردانہ لہجے میں مسلمانوں کو مورد الزام ٹھیرایا ہے کہ وہ گائے ذبح کرنے میں پیغمبر اسلام کی سنت کا خلاف کر رہے ہیں کیونکہ پیغمبر علیہ السلام کی ہدایت سے یہی ملتا ہے کہ گائے کو دودھ کی غرض سے استعمال کرنا چاہئے۔ اسی لئے آنحضرت صلعم نے کبھی گائے کا گوشت نہیں کھایا نہ قربانی کے لئے آنحضرت سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ اس مضمون کو بڑی طوالت سے بیان کیا ہے اس کے لئے ہم قابل مضمون نگار کے قدردان ہیں کہ انہوں نے بڑی محنت کی ہے۔ مگر وہ ہمیں معاف رکھیں انہوں نے کسی خاص غرض سے تصویر کا ایک ہی رخ دیکھا اور دکھایا ہے۔ ورنہ اگر وہ محققانہ نظر سے قرآن وحدیث کو دیکھتے تو ان کو صاف ہدایات مل جاتیں کہ گائے کو ذبح کرنا اور اس کا گوشت استعمال کرنا کھلے لفظوں میں جائز ہے۔

سنئے! لحم البقرہ کو حرام کہنے والوں کو قرآن مجید نے صاف لفظوں میں مخاطب کرکے فرمایا ہے:-

وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ ۖ

(پ ۸- ع ۴)

یعنی خدا نے اونٹ کو نر و مادہ بنایا اور بقرہ (گائے) کا بھی جوڑا پیدا کیا۔ اے رسول! آپ ان (مانعین ذبح بقرہ) سے پوچھیں کہ خدا نے ان کا نر حرام کیا ہے یا مادہ یا نر و مادہ دونو کو حرام ٹھیرایا ہے۔

اس سوال کا جواب مذکورہ چوپایوں کی حرمت کی صورت میں دینا مانعین ذبح بقرہ کا فرض ہے۔ اسلامی کتب پر خوب غور وفکر کرکے اس کا جواب دیں۔ جب تک وہ حرمت کا اثبات کریں اس سے پہلے ہم سے حلت کا ثبوت سن لیں۔ ارشاد ہے:-

إِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ (پ ۱۸- ع ۱)

یعنی تم لوگ (بنی نوع انسان) کے لئے چار پایوں میں بڑی نصیحت ہے ہم انکے پیٹوں سے تم کو دودھ پلاتے ہیں اور تمہارے لئے ان میں بڑے فوائد ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھانے کے کام میں لاتے ہو۔

فاضل موصوف نے حدیثوں کا بہت تتبع کیا ہے۔ مگر چونکہ وہ ایک خاص غرض لیکر اٹھے ہیں اس لئے انکو وہی نظر آیا ہے جو ان کا مقصود تھا۔ دیکھئے کس قدر بے انصافی کی بات ہے کہ آپ نے یہ حدیث تو دیکھی کہ آنحضرت نے عید کے موقع پر دو مینڈھے قربانی کئے۔ لیکن اسی کتاب (مشکوٰۃ) کی اسی فصل میں اسی صفحے پر آپ کو وہ روایت نظر نہ آئی جو آنحضرت کے چچازاد بھائی ابن عباس سے مروی ہے کہ ہم آنحضرت کے ساتھ سفر میں تھے کہ قربانی کا موقع آگیا۔ (فاشترکنا فی البقرۃ سبعۃ) تو ہم سات آدمیوں نے مل کر گائے کی قربانی کی۔ اگر گائے کی قربانی

انتخاب الاخبار

ـــــ امرتسر میں کئی روز سے بارش نہیں ہوئی جس کے باعث گرمی میں اضافہ ہوگیا ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔

ـــــ حکومت پنجاب کی طرف سے زمینداروں اور ساہوکاروں کے متعلق جو بعض بل پیش ہوئے ہیں ان کے خلاف بطور احتجاج غیر زراعت پیشہ ہندوؤں نے ۱۰-جولائی کو عام ہڑتال کی۔

ـــــ لاہور میں پولیس نے ۱۴-اشخاص کو جن میں ایک ڈاکٹر ایک وکیل بھی شامل ہیں۔ متعدد چوریوں کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ انہوں نے لاہور کے مختلف مقامات پر مبینہ زائد چوریاں کیں

ـــــ اچھوتوں پر کانگرس پروپیگنڈا کا جو اثر ہورہا ہے اس کو زائل کرنے کے لئے ڈاکٹر امبیدکار پنجاب آرہے ہیں۔

ـــــ دربار پٹیالہ نے اندرون ریاست تلوار پر سے پابندی اٹھادی ہے۔

ـــــ آگرہ میں ایک پنجابی پہلوان کا یوپی کی عورت پہلوان سے شاندار دنگل ہوا۔ جس میں مرد پہلوان کو شکست ہوئی۔

ـــــ لاہور میں نئے بانی لاء جاری کرنے کی حکومت نے اجازت دیدی ہے جس کی رو سے یونیس باغات میں گینڈ تی وغیرہ کھیلنا۔ بائیسکل چلانا۔ پتنگ اڑانا ممنوع قرار دیا جائیگا۔ پبلک جلسوں کی اجازت صرف دہلی دروازہ اور بھاٹی دروازہ کے باہر باغات کے لئے ہے۔

ـــــ معلوم ہوا ہے کہ سی پی کی عدالتہائے مطالبہ خفیفہ اڑادی جائیں گی۔

ـــــ سندھ کے دریا میں طغیانی آنے سے تقریباً ۲۴ ہزار ایکڑ زمین زیر آب ہوگئی۔

ـــــ حکومت ترکیہ اور فرانس میں حال ہی میں دس سال کے لئے ایک معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے دونوں حکومتیں ایک دوسرے کے خلاف کسی سیاسی یا اقتصادی تحریک میں حصہ نہیں لینگی۔

ـــــ نحاس پاشا سابق وزیر اعظم مصر نے پنڈت جواہر لال نہرو کی دعوت پر ہندوستان آنا منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ آپ انڈین نیشنل کانگرس کے آئندہ اجلاس میں شریک ہونگے۔

ـــــ شہنشاہ ایران نے اپنی بہو کو موتیوں کے تین عدیم النظیر ہار تحفۃً بھیجے ہیں۔ نیز ولیعہد ایران نے بھی اپنی منسوبہ کے لئے تحفۃً زمرد کا انمول ہار۔ جڑاؤ انگوٹھی اور ایک قلمی قرآن مجید جو ایرانی خوشنویسی اور طلاکاری کا نہایت نادر نمونہ ہے۔

مشورہ

جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ جولائی میں ختم ہے ان کو اہلحدیث یکم جولائی میں اطلاع دی جاچکی ہے۔ وہ مہربانی فرماکر ۲۸-جولائی سے پہلے پہلے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ اگر خریداری سے انکار ہو تو بھی دفتر میں جلد از جلد اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ

۲۹-جولائی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ ایسا نہ ہو کہ آپ قیمت یا اطلاع بھی نہ بھیجیں اور وی پی بھی واپس کرکے دفتر کو محصول ڈاک کا نقصان پہنچائیں۔

ـــــ سٹی مجسٹریٹ لکھنؤ نے لکھنؤ کے شیعہ اور سنی اصحاب سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے کشیدہ تعلقات کو خوشگوار بنائیں ورنہ نقص امن کو دور کرنے کیلئے سخت قدم اٹھانا پڑیگا

رجسٹری واپس شیخ فخرالدین سوداگر چرم چھتہ بازار حیدرآباد دکن نے ٹکٹ بھیجکر رسالہ شمع توحید طلب کیا تھا۔ چنانچہ ۲۸/۶/۳۸ کو ۱۴ عدد رسالہ شمع توحید بذریعہ رجسٹری پیکٹ ارسال کئے گئے جو ۲/۷/۳۸ کو واپس آگیا۔ اس لئے موصوف دفتر پر کسی قسم کا گلہ نہ کریں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

فقیر ایپی کا لشکر گمتی پہاڑ پر

کوہاٹ ۴-جولائی۔ بنوں اور اس کے گرد و نواح میں یہ خبر زور شور سے پھیل رہی ہے کہ فقیر ایپی کا لشکر گمتی پہاڑ پر پہنچ گیا ہے۔ یہ لشکر قریباً ڈیڑھ ہزار اشخاص پر مشتمل ہے۔ اس کے پاس دیسی ساخت کی ۱۵ توپیں بھی ہیں۔ یہ بھی خبر ہے کہ فقیر ایپی کے حامی مختلف مقامات پر چندہ فراہم کر رہے ہیں۔ نیز والنٹیروں کی بھرتی کا کام بھی شروع ہے۔ دیہات میں آزادانہ طور پر فقیر موصوف کا پروپیگنڈا فروغ ہے۔ فقیر ایپی کا مطالبہ ہے کہ جو شخص نقدی سے امداد نہیں کرسکتا وہ غلہ کی صورت میں ہی چندہ دے۔ ایک گاؤں کے تمام کے تمام باشندے فقیر ایپی کے لشکر میں شامل ہوگئے ہیں۔ سینکڑوں خوچی اور خٹک گمتی پہاڑ کو روانہ ہوگئے ہیں تاکہ فقیر ایپی کی امداد کرسکیں۔ کھانڈ اور غلہ کی بوریاں کافی تعداد میں پکڑی گئی ہیں۔

کوہاٹ روڈ کے بند ہوجانے اور دیگر پابندیوں کے عائد کرنے کے سلسلہ میں بھی قسم قسم کی چہ میگوئیاں ہورہی ہیں۔ بنوں شہر پر سارا دن (سرکاری) ہوائی جہاز منڈلاتے رہتے ہیں۔ عام افواہ ہے کہ فقیر دینا اپنے لشکر کو لے کر لاکے بینے کی پہاڑیوں میں فقیر ایپی کے پاس پہنچ گیا ہے۔ اور وہاں دونوں جرنیلوں کے درمیان کانفرنس ہوئی ہے۔ جس میں اہم جنگی مسائل پر گفتگو ہوئی۔ بنوں کے لوگ خوف زدہ ہورہے ہیں۔ یہ افواہ عام پھیل رہی ہے کہ فقیر ایپی لاکے بینے کی پہاڑیوں میں اسلحہ اور گولہ بارود کے کارخانے کھول رہا ہے۔ جہاں متذکرہ بالا سامان جنگ تیار ہوا کرے گا۔

نیز فقیر ایپی نے انگریز فوجوں کے جو سامان جنگ و خوراک بھیج رہی ہیں۔ پینے والے پانی کے نل کاٹنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی پشت پر ایک خاص طاقت ہے۔

(پرتاپ لاہور ۱۱/۷/۳۸)

بیان نہ کیا جائے۔

اس کے باوجود ہم آپ کی تائید کرتے ہیں کہ جہاں صنفی مجالس اپنی اپنی اغراض کے ماتحت قائم ہوں وہاں ایک ایک مشترکہ قومی مجلس بھی ہونی چاہئے مگر اس قومی مجلس میں امور عامہ کا ذکر ہوگا۔ امور خاصہ کا نہیں۔

آپ اہل حدیث کانفرنس کو بھی غیر مفید لکھتے ہیں آپ کی یہ رائے اسی اصول پر مبنی ہے جو آپ نے بغیر غور و فکر کے اپنے ذہن میں قائم کر لیا ہے۔

ہاں آپ کا یہ لکھنا بھی بے ثبوت ہے کہ اہل حدیث کے جلسوں میں کسی حنفی عالم کو نہیں بلایا جاتا۔ واقعات اس کی تردید کرتے ہیں۔ زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ پنجاب میں دو عالم (مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولوی احمد علی لاہوری) بڑے پکے حنفی ہیں۔ مگر اس کے باوجود وہ عموماً اہل حدیث کے جلسوں میں بلائے جاتے ہیں۔ اور کوئی ان کی مزاحمت نہیں کرتا۔

مختصر یہ ہے کہ آپ واقعات صحیحہ پر نظر کر کے رائے قائم کریں تو وہ قابل قدر ہوگی۔ ورنہ آپ کی موجودہ رائے جانبدارانہ سمجھی جائے گی۔

آپ نے کسی عالم کا حوالہ دیا ہے کہ انہوں نے آمین و رفع یدین نہ کرنے والوں سے روا داری نہیں برتی۔ اُس عالم کا نام معلوم ہونا چاہئے تاکہ میں اُن سے پوچھ سکوں۔ پھر اگر وہ اس کی تصدیق کر دیں تو میں جواب میں کہونگا۔

الجزیٰ لا یکون کما سباولا مکتسبا

اخیر میں میں آپ کی دلسوزی کا شکریہ ادا کرتا ہوں

اہل حدیث کا مذہب

(مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

اس کتاب میں اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

قادیانی مشن

سوالات متعلقہ حیات مسیح کے جوابات

(از قلم منشی محمد عبد اللہ ثالث (معمار) امرتسری)

(الفضل ۹ مئی ۱۹۳۸ء میں ملک محمد حسین صاحب محرر چونگی میونسپل کمیٹی وزیر آباد کی طرف سے حیات و نزول مسیح علیہ السلام سے متعلق چند سوالات شائع کئے گئے ہیں۔ جن کا جواب حسب ذیل ہے۔

مکرمی ملک صاحب السلام علیکم!

آپ اہل حدیث ہونے کے مدعی ہیں۔ لیکن آپ نے اپنے شبہات کو بجائے علماء اسلام سے بالمشافہ یا بلاواسطہ بذریعہ خط و کتابت حل کرنے کے انہیں مخالفین کے اخبار میں شائع کر کے اپنے اور اہل اسلام کے درمیان معاندانہ مباحثے کی بنیاد ڈالی ہے کیا اہل حدیثی اسی کا نام ہے؟ ؎

تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

آپ لکھتے ہیں:-

"اگر جواب نہ آیا تو کمترین کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے میں کوئی روک نہ ہوگی"

سبحان اللہ! کیا عجیب دلیل اور معقول دھمکی ہے۔

اے جناب! کیا حیات مسیح کے ہر منکر کے لئے احمدی ہونا لازم ہے؟ پھر تو یہود ونا مسعود۔ آریہ۔ ہندو۔ سکھ وغیرہ سب کے سب احمدیت کی رونق کہے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ سب حیات مسیح کے منکر ہیں مخالفین اسلام کو جانے دیجئے۔ مسلمانوں میں کئی گروہ نیچری، چکڑالوی وغیرہ وفات مسیح کے قائل ہیں۔ کیا یہ سب مرزائی ہیں؟

برادرم غور فرمائیے اس نامعقول دلیل پر کہ مرزا صاحب اس لئے مسیح موعود ہیں کہ مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

یہ تو وہی بات ہوئی کہ چاول سفید ہوتے ہیں ولہذا زمین گول ہے۔ ؎

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

ملک صاحب! مرزا جی نے خود فیصلہ کر دیا کہ "مسیح کے نزول کا عقیدہ ایسا نہیں جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے ارکان سے ہو۔ بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں" (ازالہ اوہام ص۱۴۰ طبع اول۔ ص۵۵ طبع سوم)

اندریں صورت ہم کہتے ہیں کہ مرزا کی صداقت خود انہی کے مقرر کئے ہوئے معیار دس مثل متحدیانہ پیشگوئیوں نیز دلائل قرآنیہ۔ علامات مسیح موعود مندرجہ احادیث نبویہ سے جانچو۔ اگر مرزا صاحب ان پر پورے اتریں تو وہ سچے۔ بصورت دیگر ہم حیات و وفات مسیح جیسی علمی بحثوں میں پڑ کر کسی ایسے ویسے شخص کو مسیح موعود تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہیں۔

یہ ہے وہ اصل الاصول۔ جس پر عمل کرنے سے مرزائیت کا تمام تانا بانا ادھیڑ کر رہ جاتا ہے۔ کیا کوئی مرد میدان ہے کہ اس اصول کے مطابق ہمارے ساتھ تحریری یا تقریری بحث مباحثہ کر سکے۔ اور فیصلہ کے لئے کسی ایک غیر جانبدار آدمی کو ثالث مقرر کر لے؟ میں علی الاعلان وجدانی پیشگوئی کرتا ہوں کہ کوئی بھی احمدی اس مقابلہ کے لئے کھڑا نہ ہوگا۔

مکرم من! تدبر سے کام لیجئے۔ فرض کیا کہ حضرت مسیح وفات پا گئے۔ کیا اس سے کوئی ایسا شخص مسیح کہلانے کا حقدار ہو جائیگا جس کی تمام متحدیانہ پیشگوئیاں سراسر کذب و افترا ثابت ہوں جس کے تمام اصول دفع الوقتی اور خود غرضی پر مبنی ہوں جس کی تحریرات

کے لئے یہ روائت کافی ثبوت نہیں ہے۔

تو اور سنئے!

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت کے ساتھ حج کو گئی۔ قربانی کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا یہ کیا ہے فقیل نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ازواجہ جواب میں کہا گیا کہ آنحضرت صلعم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

آریہ مترو! تمہاری اس کوشش سے یہ مشکل حل نہ ہوگی۔ بلکہ بقول ؎

تعزیر جرم عشق ہے بے صرفہ محتسب
بڑھتا ہے اور ذوق گناہ یاں سزا کے بعد

اس مشکل میں اور اضافہ ہوتا چلا جائیگا۔

کیا مزے کی بات ہے کہ جب مانعین کو حرمت گائے کی دلیل نہیں ملتی تو بعض طبیبوں کے قول نقل کر دیتے ہیں کہ اس کے گوشت میں ضرر ہے اور دودھ میں شفا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا سب سے لطیف غذا دودھ سے جو بعض اشخاص کو نفخ ہو جاتا ہے وہ ضرر نہیں ہے۔ مسور اور بینگن سے مرض بواسیر پیدا ہو جاتی ہے یہ ضرر نہیں ہے؟ برف سے بعض لوگوں کے گلے میں تکلیف ہو جاتی ہے یہ ضرر نہیں؟ ماش کی دال اور گوبھی کھانے سے بدن میں بلغمی درد ہو جاتا ہے یہ ضرر نہیں ہے؟ کونسی چیز ہے جس میں نفع اور ضرر کے دونو پہلو نہیں ہیں۔ اعتبار نفع یا ضرر کے غلبے کا ہے۔ اس قسم کے ضرر سے اگر کوئی چیز حرام ہو سکتی ہے تو پھر شائد ہی کوئی چیز نظر آنے گی جو حلت و حرمت کے امتحان میں پاس ہو سکے اس قسم کی کوشش سے کسی چیز کو حرام ٹھیرانا ناحق وقت ضائع کرنا ہے۔ حرمت شرعی دلیل سے ہونی چاہیئے۔

(نوٹ) ہم ہندوؤں اور آریوں کو مجبور نہیں کرتے بلکہ مشورہ بھی نہیں دیتے کہ وہ گائے کا گوشت کھایا کریں کیونکہ ان کے ایسا کرنے سے گوشت گراں ہو جائیگا جس سے مسلمان کو بڑا نقصان پہنچیگا۔

ہاں ہم اتنا کہتے ہیں کہ اس کو اسلامی تعلیم کی رو سے حرام نہ ٹھیرائیں۔ کیونکہ اسلام کے متفقہ مسائل میں ایک مسئلہ حلت لحم البقرہ بھی ہے بلکہ اس کا استعمال کرنا اسلامی نشان سمجھا گیا ہے۔ بعض جلد باز مسلمان کسی غیر مسلم کو جب اسلام میں داخل کرتے ہیں تو سب سے پہلی غذا جو اس کو پیش کرتے ہیں وہ گائے کا گوشت ہی ہوتا ہے۔

فاضل مضمون نگار کی پیش کردہ روایات اور دلائل میں اگر کچھ زور ہوتا تو اسلامی فرقوں میں کوئی ایک فرقہ تو ضرور منع کا قائل ہوتا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اس لئے مسلمان اس نعمت سے روکنے والے کو بڑے ادب سے کہا کرتے ہیں۔ ؎

ناصحا قدرِ مئے تو کیا جانے
ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

اتفاق اور اتحاد اسلامی

سے

کون فرقہ الگ رہتا ہے

۲۹- اپریل سنہ رواں کے "اہلحدیث" میں ایک مضمون بعنوان "علمائے اہل حدیث کی خدمت میں گذارش" میری بےخبری میں درج ہو گیا ہے۔ اس پر بعض احباب نے مجھے توجہ دلائی تو میں نے آج (بتاریخ ۲ جولائی) اس مضمون کو بغور پڑھا۔ مضمون پڑھ کر میں اس مرحلے پر پہنچا ہوں کہ راقم مضمون مذکور نے اپنے قلم کو واقعات صحیحہ کے شاہراہ پر نہیں چلایا۔ اس نے ہر تفرقہ کا بانی اہل حدیث کو قرار دیا ہے جو صحیح نہیں۔ اس نے بار بار اس امر پر زور دیا ہے کہ اہل حدیث کے ہاں آمین و رفعیدین دو ہی فعل ہیں جن کو وہ قابل فخر اور موجب نجات جانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جو مسلمان ان دو سنتوں پر عمل نہیں کرتا وہ قابل اقتدا نہیں۔

میں اس کو صحیح نہیں سمجھتا۔ میں موصوف کو اس امر کی تحقیق کے لئے ایک راستہ بتاتا ہوں کہ وہ خود آزمالیں۔ اہل حدیث کی کسی مسجد میں چلے جائیں اور حنفی[1] طریق پر نماز پڑھ کر دیکھ لیں کہ کوئی بھی ان کو مسجد سے نکالتا ہے۔ اگر کوئی اُن کو نکال دے تو مجھے اطلاع دیں۔ اس کے بعد کسی حنفی مسجد میں چلے جائیں اور وہاں اہل حدیث کے طریق پر آمین و رفعیدین کے ساتھ نماز پڑھیں پھر دیکھیں کہ اُن کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ تب اُن کو معلوم ہو جائیگا کہ عدم رواداری کس فریق کی طرف سے ہے۔ اس تجویز پر عمل پیرا ہو کر ان کو صحیح رائے قائم کرنے میں آسانی ہوگی — باقی رہا آپ کا یہ کہنا کہ سب مسلمانوں کا ایک ہی پلیٹ فارم ہونا چاہئے۔ ظاہری صورت تو اس کی بڑی دلفریب ہے مگر عمل میں اس کے اندر بہت سی لاینحل مشکلات ہیں۔

کیا کسی مشترک مذہبی پلیٹ فارم پر کوئی واعظ رسوم مروجہ (تعزیہ، مولود، گیارھویں وغیرہ) کی تردید یا تائید کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہاں تک کہ جو مسائل کتب سلف میں متفقہ طور پر درج ہیں۔ مگر آج اختلافی سمجھے جاتے ہیں۔ کوئی بھی ان کی تائید یا تردید نہیں کر سکتا۔ معاف فرمائیگا اس کا تجربہ ہم کو آپ سے زیادہ ہے کیونکہ سارے ملک کی بڑی بڑی مجالس وعظ اور تبلیغی جلسوں میں مدعو ہو کر عملی شریک ہونے کا موقع ملا ہے۔ ہم نے تو یہاں تک دیکھا کہ اگر آنحضرت علیہ السلام کی بشریت اور عدم علم غیب کا ذکر بھی کہیں آگیا تو فوراً رقعہ ملا کہ اختلافی مسائل کو

[1] حنفی سے مراد بریلوی خیال کے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو پکے اہل سنت کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

مکرم من! اسی شخص کو آپ نبی اور رسول ماننے کی دھمکیاں دے رہے ہیں ؂

میرے پہلو سے اٹھا۔ آگے ستمگر ہے کمرا
مل رہیگی ملکؔ کو کفران نعمت کی سزا

ملک صاحب! اتقو اللہ۔ اتقوا اللہ۔ اتقوا اللہ۔

مرزا صاحب کی منقولہ تحریرات شاہد ہیں کہ عیسائی حضرت مسیح کی زندگی میں ہی بگڑے ہیں۔ بخلاف اس کے مرزا صاحب نے ۲۰-مئی ۱۹۰۲ء کو گورداسپور میں تقریر کرتے ہوئے کہا

"وہ (حضرت عیسٰی) کہتے ہیں کہ عیسائی اگر بگڑے تو میری وفات کے بعد بگڑے ہیں۔"
(ریویو جلد ۶ عـ۵ صـ۱۹۹)

پیارے ملک صاحب! آپ کے نزدیک مسیح موعود کے لئے راست گوئی بھی شرط ہے یا نہیں؟ انصاف! آپ لکھتے ہیں کہ "اگر حضرت مسیح دنیا میں آئیں اور عیسائیوں کو بگڑا ہوا دیکھیں تو قیامت کے دن وہ یہ جواب نہیں دے سکتے کہ مجھے امت کے بگڑنے کا علم نہیں۔"

جناب من! مسیح کا یہ قول کہ مجھے امت کے بگڑنے کا علم نہیں۔ یہ قرآن کے کون سے پارے، حدیث کی کس کتاب میں درج ہے۔ بخدا یہ لا یزال یہ حضرت مسیح پر "چٹا جھوٹ" ہے۔ قرآن پاک گواہ ہے کہ جناب مسیح قیامت کے دن اپنی امت کے بگاڑ کو جانتے ہوئے مخفی رنگ میں سفارش کرینگے۔

ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم (سورہ مائدہ رکوع آخر)

علام الغیوب! اگر تو ان (بگڑے ہوئے) بندوں کو عذاب کرنا چاہے تو یہ تیرے غلام ہیں اور اگر تو ان گنہگاروں کو بخش دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔

کیا یہ الفاظ کسی بے خبر انسان کے ہو سکتے ہیں تدبر۔ مرزائیوں کی عادت ہے کہ وہ مرزا صاحب کو زیر مواخذہ پا کر قرآن مجید میں ہر طرح کی تحریف پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ممکن ہے کوئی عدو مبین آپ کے اردگرد بھی ہو جو مذکورہ بالا آیت شریف میں تحریف کی کوشش کرے۔ اس لئے میں آپ کو ایک آسان طریقہ سے سمجھائے دیتا ہوں۔ یعنی خود مرزا غلام احمد صاحب مدعی مسیحیت کی دستخطی تحریر دکھائے دیتا ہوں کہ عیسائیوں کے بگاڑ کا حضرت مسیح کو قیامت بلکہ مرزا جی کی پیدائش سے بھی پیشتر اچھی طرح علم ہے۔ سنئے۔ مرزا صاحب رقمطراز ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے اس عیسائی فتنہ کے وقت یہ فتنہ حضرت مسیح کو دکھایا یعنی ان کو آسمان پر اس فتنہ کی اطلاع دیدی۔ تب وہ اپنی قوم کی خرابی کو کمال فساد پر دیکھ کر نزول کے لئے بے قرار ہوا۔ (چنانچہ میں اس کا مظہر ہو کر آیا ہوں)
(آئینہ کمالات اسلام صـ۲۶۸ کا حاشیہ)

ملک صاحب! جب جناب مسیح کو اپنی امت کے بگاڑ کی اطلاع ہے۔ تو اس صورت میں وہ قیامت کے دن انکار کیسے کر سکتے ہیں؟ غور فرمائیے۔

ابھی ایک مرحلہ اور باقی ہے کہ جس صورت میں خود مرزا صاحب کو تسلیم ہے کہ حضرت مسیح اپنی امت کے احوال سے باخبر ہیں تو پھر مرزا صاحب نے یہ کیوں لکھا کہ

"وہ عرض کرینگے بار خدایا مجھے کوئی علم نہیں کہ میرے پیچھے انہوں نے کیا کیا"
(ریویو جلد ۶ عـ۵ صـ۱۹۹)

خدا نہ کہیگا کہ جھوٹ کے پتلے میں نے تو خود تجھے آسمان پر اطلاع دیدی تھی یہاں تک کہ تو نے خود محترمہ چراغ بی بی کے بیٹے کو "مسیح ابن مریم" بنا کر قادیان میں روانہ کیا۔

مکرم ملک صاحب! یہی وہ مسیح موعود صاحب ہیں جن کے مذہب میں چلے جانے کی آپ ہمیں دھمکی دیتے ہیں۔ اگر آپ سچ مچ جوہر شناس ہیں تو ہمیں امید ہے کہ آپ جواہر اور کنکریوں میں تمیز کر کے جوہر کو ترجیح دیجئے

برادرم! میرا دل تو یہ چاہتا ہے کہ مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام میں مرزا صاحب نے جس قدر پلٹے کھائے آیات کو بگاڑا، احادیث میں تحریف کی۔ بزرگان دین پر افترا کئے۔ غلط بیانیاں کیں۔ متضاد تحریریں لکھیں وہ سب ایک ایک کر کے آپ کے سامنے رکھوں۔ مگر یہ مضمون اخباری ہے۔ بخوف طوالت سردست اس طرز کو چھوڑ کر آپ کے سوال کے بقیہ حصہ کی طرف آتا ہوں۔ ؂

کبھی فرصت میں سُن لینا بڑی ہے داستاں میری

(باقی آئندہ)

رسمی حنفیوں کے مفتی کوٹلی میں!

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

(۱۰) یہ آپ کی ایمان داری ہے کہ آپ ایک مختار کے مقابلہ میں دوسرا مختار بھی مانتے ہیں۔ قرآن مجید کی مخالفت آپ ہی کے حصے میں آئی ہے اور کوئی کیا کر سکتا ہے۔ آپ جانیں اور مختار جہاں جل جلالہ جس نے صاف اعلان کر دیا ہے:-

بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ

اسی (خدا) کے ہاتھ میں ہر چیز کے اختیارات ہیں۔

اور سنئے! جن کو آپ مختار کہتے ہیں ان سے خدا کہلواتا ہے:- قل لا املك لنفسي نفعا ولا ضرا الآية

یعنی میں اپنے نفس کے بھلے برے کا بھی مالک نہیں

اور اپنی بیٹی کو فرماتے ہیں:-

فانی لا املك لك من الله شيئا

میں تیرے لئے اللہ سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں

اب بتائیے کونسا کلمہ سچا ہے۔ خدا تعالیٰ جو مختار جہاں ہے پیغمبر آخر الزماں سے کہلواتا ہے کہہ دو

لَا اَمْلِكُ میں مالک نہیں۔

اور حضورؐ اپنی بیٹی کو فرماتے ہیں:-

لا املك! میں مالک نہیں۔

اور آپ (کوٹلوی) کہتے ہیں:-

نبی علیہ السلام مالک مختار ہیں۔

میں صدہا خلاف واقعہ امور۔ ہزارہا بدیہی اختلافات۔ عوام سے لیکر انبیاء کرام بلکہ خود خالق انس وجان تک کی ذات ستودہ صفات اس کے زور قلم سے نہ چھوٹی ہو۔ اس پر مستزاد یہ کہ خود اس کی صحت جسمانی بھی مراق۔ ہسٹریا۔ درد گردہ۔ دن میں سو سو دفعہ پیشاب آنا۔ سل و دق جیسی موذی امراض سے قابل رحم ہو۔

ملک صاحب! یہ باتیں جو میں نے تحریر کی ہیں کسی سے سن سنا کر نہیں بلکہ علیٰ وجہ البصیرت لکھی ہیں۔ جن کا کھلا کھلا ثبوت میرے پاس ہے۔ آپ اگر اس پر آمادہ ہوں تو بالمشافہ بھی آپ کو ان کا ثبوت دینے پر تیار ہوں۔

باقی رہے آپ کے سوالات سو اگرچہ بحالات مذکورہ بالا۔ نیز اس وجہ سے کہ ہماری طرف سے بیسیوں دفعہ ان کے مسکت و مدلل جوابات دئیے جا چکے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو تفسیر ثنائی۔ مؤلفہ استاذنا العلام مولانا فاتح قادیان محمد ثناء اللہ صاحب امرتسری و رسالہ "شہادت القرآن" ہر دو حصہ مصنفہ حضرت المکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ "محمدیہ پاکٹ بک" مؤلفہ خاکسار راقم الحروف ہذا وغیرہ۔ تاہم بپاس خاطر جناب ذیل میں کچھ مختصراً عرض کئے دیتا ہوں۔

سوال نمبر ۱ | بخاری میں ہے۔ پیغمبر خدا قیامت کے دن عرض کرینگے۔ میں جب تک زندہ رہا صحابہ کا نگران رہا۔ جب تو نے مجھے وفات دیدی پھر مجھے علم نہیں۔ رسول کریم نے فرمایا میں قیامت کے دن خدا کو وہی جواب دونگا جو حضرت عیسیٰ نے دیا کہ

فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم۔

کیا اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتا کہ توفی کے معنے موت ہیں۔ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے۔ اگر وہ دوبارہ دنیا میں آئیں اور عیسائیوں کو بگڑا ہوا دیکھیں تو قیامت کے دن وہ یہ جواب نہیں دے سکتے۔

معیار | آپ کی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ یہ سوال و جواب قیامت کے دن ہوگا۔ مرزا صاحب نے بھی آخر میں یہی مسلک اختیار کیا تھا کہ

"یہ سوال و جواب حضرت عیسیٰ سے قیامت کے دن ہوگا۔" (حقیقۃ الوحی صـ۳۱)

بخلاف اس کے "ازالہ اوہام" (جسکے متعلق مرزا جی نے اشتہار میں اعلان کیا تھا کہ "اس کتاب میں رب جلیل کے القاء سے مسیح کی وفات کے ثبوت میں حکیم و حمید تعالیٰ شانہ کی تعلیم اور تفہیم سے قرآن کی ۳۰ صریح آیتوں سے استدلال کیا ہے۔ اس کتاب میں نور۔ ہدایت۔ حق ملیگا۔") اس کتاب کے اندر مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے

"بخاری اور مسلم کی حدیث میں آنحضرت آیت فلما توفیتنی کی یہی تفسیر فرماتے ہیں کہ اس سے وفات ہی مراد ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ سوال و جواب مسیح سے عالم برزخ میں ان کی وفات کے بعد کیا گیا نہ کہ قیامت میں کیا جائیگا۔ پس جس آیت کی تفسیر کو آنحضرت نے کھول دیا۔ پھر اگر کوئی تفسیر نبوی کو سن کر شک میں رہے تو اس کے ایمان اور اسلام پر تعجب ہے۔" (ازالہ صـ۶۰۳ طبع ۳)

ملک صاحب! پہلی تحریر سے ظاہر ہے کہ یہ سوال و جواب قیامت کے دن ہوگا۔ اور اس تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ یہ سوال و جواب ہو بھی چکا ہے۔ فرمائیے۔ مرزا صاحب مدعی نبوت و رسالت کی ہر دو تحریروں سے کون سی حق اور کون سی افتراءً علی اللہ والرسول پر مبنی ہے۔ کیوں جی خدا کے راستباز بندے ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جو ایک وقت تو نہ صرف قرآن میں بلکہ جناب سید الانبیاء صلعم کی حدیث میں بھی تحریف کرکے مسیح کے مکالمہ کو عالم برزخ سے متعلق ٹھیرائیں اور دوسرے وقت اس کے صریح خلاف لکھیں۔ انصاف سے فرمائیے کہ اب افسوس اور تعجب کس کے ایمان اور اسلام پر کرنا چاہئے؟

جناب مرزا صاحب نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ

"اختلاف اور تضاد یا منافق کے اقوال میں ہوتا ہے یا پاگل کے اقوال میں۔"

(مفہوم ست بچن صـ۳۱)

ملک صاحب راقم ہیں کہ:-

"حضرت عیسیٰ قیامت کے دن خدا کی درگاہ میں عرض کرینگے۔ یا اللہ میں جب تک زندہ رہا ان کا نگران رہا۔ جب تو نے مجھے وفات دیدی تو مجھے ان کے حالات کا علم نہیں۔"

اس تحریر سے عیاں ہے کہ ملک صاحب توفیتنی کے معنے وفات لے کر نتیجہ نکالتے ہیں کہ عیسائی بعد وفات مسیح بگڑے ہیں۔ اب اگر میں خود مرزا صاحب کی تحریرات سے یہ دکھا دوں کہ عیسائی جناب مسیح کی زندگی میں بگڑے ہیں تو یقیناً آپ کو توفیتنی کے معنے موت نہیں زندگی ماننے پڑینگے۔ پس آپ توجہ سے سنیں۔ مرزا جی راقم ہیں:-

(۱) "جب (مسیح علیہ السلام) صلیب سے نجات پاکر کشمیر چلے آئے تو اس (پولس) نے تثلیث کا مسئلہ گھڑا۔" (کشتی نوح حاشیہ صـ۶۵)

(۲) "انجیل پر ابھی تیس[۳۰] برس نہیں گزرے تھے کہ بجائے خدا کی پرستش کے ایک عاجز انسان کی پرستش نے جگہ لے لی۔" (چشمہ معرفت صـ۲۵۴)

ضروری نوٹ | پولس کی تاریخ وفات ۶۴ء ہے دیکھو انڈکس ٹو دی ہولی بائیبل مشتہرہ جارج ای آئل اینڈ ولیم سپائس وڈ لندن)

(۳) "وہ (مسیح) صلیب سے زندہ اتارا گیا اور احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ کے بعد مسیح نے ایک سو بیس[۱۲۰] برس عمر پائی۔" (تذکرۃ الشہادتین صـ۲۷)

تحریرات بالا سے صاف واضح ہے کہ حضرت مسیح بعد واقعہ صلیب ۱۲۰ برس زندہ رہے اور تثلیث ۳۰ برس بعد ہی پھیل گئی تھی۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ عیسائی جناب مسیح کی زندگی میں ہی بگڑے ہیں[۱] اور ہو ثابت ہو چکا کہ تثلیث کا عقیدہ مسیح کی حیات میں پھیلا ہے پس توفی کے معنے موت نہیں ہو سکتے۔ مرزائی توفی بمعنی ہجرت الی الکشمیر کرلیں۔ ہم بقرینہ رافعک الی رفع آسمانی مراد لیتے ہیں۔

[۱] کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہے۔ مرزا صاحب کا اپنا مقولہ ہے۔

۲۰۴ ملک صاحب! آپ مانتے ہیں کہ عیسائی حضرت مسیح ...

استری کو پراپت کر جس میں منشیہ۔ فن شیل پُرش اپنا بیج بوتے ہیں۔ جو استری کامنا کرتی ہوئی ہمارے لئے اپنی دونو جنگھائیں (رانیں) کھول کر دھرلے اور جس میں ہم کامنا کرتے ہوئے پرجنن انگ (عضو تناسل) کو پرویش (داخل) کریں" (بلفظہ)

اسی وید منتر کا ترجمہ آریہ سماجی مترجم اتھرو وید پنڈت کشیم کرن داس ترویدی پردھان آریہ سماج الہ آباد یوں کرتے ہیں:-

"ہے پوشک پتی! اُس اتی شے کلیان کرنے ہاری پتی کو پریرنا کر جس میں منشیہ لوگ ویریہ (نطفہ) بوویں۔ جو ہماری کامنا (شہوت کی خواہش) کرتی ہوئی دونو جنگھاؤں (رانوں) کو پھیلادے اور جس میں کامنا (شہوت کی خواہش) کرتے ہوئے ہم لوگ اُپستھ اندری (آلۂ تناسل) کا پرہرن کریں" (زور زور سے چوٹ لگادیں)

اسی وید منتر کا ترجمہ آریہ سماجی پروفیسر پنڈت راجارام صاحب شاستری ترجمہ نرکت ۳-۲۱ میں یوں لکھتے ہیں:-

"جس میں کامنا کرتے ہوئے ہم پرجنن اندری (آلۂ تناسل) کو ڈالیں"

شری سایَن اچاریہ جی مہاراج بھی یہی ترجمہ کرتے ہیں جو بزبان سنسکرت ہم نے اپنی لاجواب تصنیف 'ویدارتھ پرکاش' میں لفظ بلفظ کردیا ہے۔ اور شری دُرگا آچاریہ جی نے بھی نرکت ۳-۲۱ کے ترجمہ میں ایسا ہی لکھا ہے۔

خود آریہ سماجیوں کے مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج بانئے آریہ سماج نے بھی اس منتر شریف کا ترجمہ سنسکار ودھی ص۱۹۲ پر یوں لکھا ہے کہ:-

"ہے ورتھی کارک پُرش! جس میں منشیہ لوگ ویریہ (نطفہ) کو بوتے ہیں۔ جو ہماری کامنا (شہوت کی خواہش) کرتی ہوئی اور و (رانوں) کو سندرتا سے وشیش کرکے آشرے کرتی ہے۔ جس میں سنتانوں کی کامنا کرتے ہوئے ہم اُپستھ اندری (آلۂ تناسل) کا پرہرن کرتے ہیں۔ اُس اتی شے کلیان کرنے ہاری استری کو سنتان اُتپتی کے لئے پریم سے پریرنا کر" (بلفظہ)

غضب تو یہ ہے کہ مردوں کے لئے الفاظ "نہ منشیاہ۔ وفتی۔ پرہریم" وغیرہ جمع کے صیغہ میں اور کنواری قابل شادی لڑکی کے لئے الفاظ تام بشوتمام۔ یسیام۔ یا۔ اُشتی۔ وشریاتی۔ یسیام وغیرہ صیغہ واحد میں مستعمل کئے گئے ہیں۔ گویا بوقت نکاح تمام حاضرین ایک اکیلی کنواری لڑکی سے بن پاکیزہ الفاظ میں کلام کرتے ہیں۔

یہ منتر کتنا مہذب ہے۔ اس کا اندازہ آریہ سماج الہ آباد کے پردھان پنڈت گنگا پرساد اُپادھیائے ایم۔ اے نیز پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج الہ آباد کے اُس مضمون سے لگایا جاسکتا ہے جو آپ نے اخبار آریہ متر آگرہ مجریہ ۶۔ جون ۱۹۲۹ء صفحہ ۲ پر درج کرایا تھا۔ جس کے چند فقرے درج ذیل ہیں:

"وہ (رگ وید ۱۰-۸۵-۳۸) منتر اتنا اشلیل خلاف اخلاق ہے کہ سادھارن (معمولی) سنسکرت جاننے والا ور (دولہا) بھی اُسے پڑھنے کا ساہس (حوصلہ) نہ کریگا۔ ابھی تو لوگ اس لئے پڑھ دیتے ہیں کہ نہ تو پڑھنے والا سمجھتا ہے نہ سننے والے۔ پرنتو کیا آریہ سماج سروداہی اودستھا (امید) رکھنا چاہتا ہے؟ یدی (اگر) اس منتر کو نہ نکالا گیا تو اس کے وِرُدھ (خلاف) یا تو بھیانک وردھ (خوفناک مخالفت) ہوگی۔ یا لوگ اسے اپیکشا کی درشٹی سے (بنظر حقارت) دیکھ کر چھوڑ دیا کرینگے۔ دونوں ہی باتیں انشٹ (بُری) ہیں" (بلفظہ)

نیز پنڈت گنگا پرساد اُپادھیائے ایم۔ اے پردھان آریہ سماج الہ آباد اپنے ایک اور مضمون مندرجہ اخبار آریہ متر آگرہ مجریہ ۸۔ اگست ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ:-

"وِواہ کے سمے (بوقت نکاح) سبھا منڈپ (مجلس عامہ) میں سانہ پوشا..... نوشٹی منتر کا پڑھنا نس سندیہہ (بلاشک وشبہ) اشلیل (خلاف اخلاق) ہے"

آریہ سماج مین پوری (یو پی) کے پردھان بابو شیام سندر لعل جی بی۔ اے وکیل ہائیکورٹ بھی اس منتر کو خلاف تہذیب محسوس کرتے ہیں۔ دیکھئے ان کا مضمون مندرجہ اخبار آریہ متر آگرہ مجریہ ۵۔ ستمبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۱۔ کالم ۱۔

(۲) رگوید منڈل ۱۰۔ سوکت ۸۵ منتر ۴۰-۴۱-۴۵ یا اتھرو وید کانڈ ۱۴۔ سوکت ۲ منتر ۳-۴-۲۲ بھی حد درجہ خلاف تہذیب ہونے کی وجہ سے قابل اخراج ہے۔ اور جو یہ ہیں:-

सोमस्य जाया प्रथम
गन्धर्वस्ते परः पतिः।
अग्निष्टे तृतीयः
पतिस्तुरीयस्ते मनुष्यजाः॥
सोमो ददद् गन्धर्वाय
गन्धर्वो दददग्नये
रयिं पुत्रांश्चादादग्निर्मह्यमथो
इमाम् - - - - - - -
देवा समस्पृशन्त तन्वास्तनू
भिः॥

ترجمہ:- (اے کنواری کنیا) تو پہلے سوم (دیوتا) کی زوجہ بنتی ہے۔ تیرا دوسرا خاوند گندھرو (دیوتا) ہے۔ تیرا تیسرا خاوند اگنی (دیوتا) ہے اور آدم زاد لوگ چوتھے نمبر پر تیرے خاوند ہیں۔ ۳۔ سوم (دیوتا) نے گندھرو کو تجھے دیا۔ بعد ازاں گندھرو (دیوتا) نے دتجھے اگنی (دیوتا) کے حوالہ کیا۔ اب اگنی (دیوتا)

ہمارا تو ایمان ہے کہ خدا سچا اور اس کا رسول سچا ان کے کلمات سچے۔ اب دیکھیں بڑے میاں (مولوی محمد شریف) کیا فرماتے ہیں۔

(۱۱) ہم بھی حضور علیہ السلام کو نورٌ علیٰ نور خیال کرتے ہیں اور آپ خاکی پیدائش ہو کر اعلیٰ درجہ کا نور ایمان حاصل کئے ہوئے ہیں از سرتا پا لمعہ ایمان سے منور ہیں گویا کہ مجسم نور ایمان ہیں۔ مگر پیدائش خاکی ہے جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں۔

انا سید ولد آدم۔ میں اولاد آدم کا سردار ہوں آپ اولاد آدم سے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو خدا نے مٹی سے پیدا کیا۔ خلقہ من تراب الآیہ۔

(۱۲) اگر سچے ہو تو اس فعل کا ثبوت عہد نبوی و عہد صحابہ سے دو ورنہ ہم صاف کہیں گے کہ یہ بدعت ہے اگر اپنے گھر کی شہادت چاہتے ہو تو در مختار دیکھو۔

(۱۳ تا ۱۸) یہ تمام امور ٹھیک بدعت ہیں اور ملانوں نے کھانے پینے کے لئے بنا لئے ہیں اگر سچے ہو تو عہد نبوی و زمانہ صحابہ سے ان کا ثبوت دو

؎ ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

(۱۹) یہ افترا ہے۔ ہم بیس رکعت تراویح کو بدعت نہیں کہتے۔ البتہ آٹھ کو سنت ضرور کہتے ہیں۔ حنفی مذہب کے امام شیخ ابن ہمام بھی اسی کے قائل ہیں۔ معلوم نہ ہو تو فتح القدیر دیکھ لیں۔

(۲۰) یہ ٹھیک بدعت ہے۔ اگر نہیں تو اس کا ثبوت چھٹی صدی سے قبل دیجئے۔ اگر نہ دے سکو اور ہرگز نہ دے سکو گے انشاء اللہ تو یوم قیامت کو یاد کرو دنیا ہمیشہ نہیں رہے گی۔ ملوہ مانڈہ چند روزہ ہے۔ آخر حساب کا دن آنا ہے۔

واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ۔

اس دن سے ڈرو جس دن خدا کی طرف واپس کئے جاؤ گے۔

راقم محمد عبد اللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ از امرتسر

ادب التوحید۔ فرقہ بریلویہ کے رد میں۔ قیمت ۲ (دیکھو)

سنسکار ودھی کی تصحیح و ترمیم

(بقلم پنڈت آتمانند جی ست دھرمی۔ ایجنٹ ڈاج موٹرز امرتسر)

عرصہ دراز گزرا جب ہم نے پٹنہ آریہ سماج کے جلسہ میں وید شریف کے چند خلاف اخلاق منتر آریہ سماجی ودوانوں کے روبرو پیش کرکے درخواست کی تھی کہ للہ اخلاق عامہ اور تہذیب کے حال پر رحم فرما کر ان اور دیگر بے شمار بیہودہ وید منتروں کو ویدوں سے خارج فرما کر وید خواں پبلک پر رحم فرمائیے۔ اور ہمیں خوشی ہوئی تھی کہ ہماری آواز بہرے کانوں پر نہ پڑی۔ بلکہ سوامی سوتنترا نند جی مہاراج نے ہمارے بتلائے ہوئے چند وید منتر ویدوں سے تو نہیں بلکہ مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی تصنیف "سنسکار ودھی" سے ضرور خارج کر دیئے۔ اور ہمیں امید کی جھلک دکھلائی دینے لگی۔ بقول شخصے

سالیکہ نکو است از بہارش پیدا است

سوامی سوتنترا نند جی مہاراج کا دم خدا سلامت رکھے تو وہ دن دور نہیں جب وید شریف سے بھی خلاف اخلاق منتر نو دو گیارہ ہو جائیں گے۔ لیکن خلاف اخلاق تعلیم کو پسند کرنے والے آریہ سماجیوں نے پوجیہ سوامی سوتنترا نند جی مہاراج کی شائع کردہ "سنسکار ودھی" کے نئے ایڈیشن کا بائیکاٹ کرکے ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ ہمیں پھر خوشی محسوس ہوتی ہے کہ شری سوامی سوتنترا نند جی مہاراج نے اب زیادہ طاقت اور زور کے ساتھ مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی تصنیف سنسکار ودھی کو بعض خلاف اخلاق منتروں کی آلائش سے پاک و صاف کرنے کا بیڑا مستحکم طور پر اٹھا لیا ہے اور ان کی کامیابی کی زیادہ امید اس امر واقع سے بندھ گئی ہے کہ ہمارے دوست پنڈت برہمدت جی جگیاسو جیسے قابل ودوان بھی سنسکار ودھی کی ترمیم ضروری سمجھنے لگ پڑے ہیں۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ ایشور، سوامی سوتنترا نند جی اور پنڈت برہمدت جی جگیاسو کو ان کے ارادوں میں کامیاب کرے۔ اور اگر ویدوں کو نہیں تو سنسکار ودھی کو ہی بعض خلاف اخلاق وید منتروں کی آلائش سے پاک و صاف ہونے میں توفیق بخشے۔ ہم سنشودھن کمیٹی کی عموماً اور سوامی سوتنترا نند جی اور پنڈت برہمدت جگیاسو جی کی خصوصاً توجہ مندرجہ ذیل وید منتروں کی طرف دلاتے اور درخواست کرتے ہیں کہ خدارا آریہ جاتی کے اخلاق اور تہذیب اور حال پر رحم فرما کر ان خلاف اخلاق وید منتروں کو جلد از جلد سنسکار ودھی سے خارج فرما دیں اور ہندو جاتی کے آشیرباد (دعا) کے مستحق بنیں۔ آمین!

پہلا وید منتر جو قابل اخراج ہے۔ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۵ کا ۳۷ واں اور اتھروید کانڈ ۱۴ سوکت ۲ کا اڑتیسواں ۳۸ ہے اور موجودہ سنسکار ودھی میں وواہ پرکرن ودھی (باب نکاح) میں مندرج ہے حسب ذیل ہے:-

तां पूषंछिवतमामेरय स्व
यस्यो मनुष्यानीजंवपन्ति।
यानऊरूउशती विश्रयाति
यस्यामुशन्त: प्रहरेम शेप:॥
ऋग्वेद १० - ८५ - 36

وید منتر بالفاظ اردو:-

تام پوشن شو تمام ایرسیو یسیام بیجم منشیاہ ونتی یانہ اُرو اُشتی وشریاتی یسیام اُشن تہ پرہرم شیپ

ترجمہ (شری پنڈت جے دیو شرما آریہ سماجی مترجم ہر چہار وید) "ہے پوشن! پوشک پتے! تو اُس پرم پریہ تمام کلیان کاری اُس

اخبار اہل النار

(سلسلہ کے لئے دیکھو "اہلحدیث" یکم جولائی ۱۹۳۸ء)

دوزخی دوزخ کا پانی پی کر ہی معلوم کریں گے کہ اون کی آنتیں کٹ چکی ہیں۔

كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ

(ترجمہ) کیا وہ (جنتی) مانند اوس شخص کے ہے کہ وہ رہنے والا ہے بیچ آگ کے اور پلائے جاویں گے گرم پانی۔ پس کاٹ ڈالیگا ان کی انتڑیوں کو۔

دوزخی چہرے سے پہچانے جاویں گے :-

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۔ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۔

(سورہ الرحمٰن)

(ترجمہ) پہچانے جاوینگے گنہگار ساتھ چہرے اپنے کے۔ پس پکڑا جاویگا ساتھ بالوں پیشانی کے اور قدموں کے پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کی جھٹلاتے ہو۔ یہ ہے دوزخ وہ جو جھٹلاتے تھے اوس کو گنہگار پھرینگے درمیان اوس کے اور درمیان گرم پانی کھولتے کے۔ پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کی جھٹلاتے ہو۔

دوزخیوں پر بادل کی طرح دھواں ہوگا :-

وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ۔ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ۔ وَظِلٍّ مِنْ يَحْمُومٍ ۔ لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ۔ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ۔ (سورت واقعہ)

(ترجمہ) اور صاحب بائیں طرف کے اور کیا ہیں صاحب بائیں طرف کے بیچ باؤ گرم کے اور پانی گرم کے۔ اور سایہ دھوئیں کے کہ نہیں ٹھنڈا نہ عزت والا۔ تحقیق وہ تھے پہلے اس سے نعمت میں پلے ہوئے۔

ایضاً۔ اور گرم پانی ہی ان کی مہمانی ہوگی :-

وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ۔ فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ ۔ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ۔ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ۔ (سورہ واقعہ)

(ترجمہ) اور اگر ہے جھٹلانے والوں گمراہوں سے پس مہمانی ہے گرم پانی سے اور داخل ہونا ہے دوزخ میں۔ تحقیق یہ بات ہے البتہ یقین۔

دنیا میں انسان شیطان کی کفر کی بات مان جاتا ہے آخرت میں دونوں اکٹھے ہونگے دوزخ میں :

كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۔ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۔

(سورہ الحشر)

(ترجمہ) مانند مثال شیطان کے ہے جس وقت کہ کہا اوس (شیطان) نے آدمی کو کہ کفر کر پس جب کفر کیا۔ کہا (شیطان) نے تحقیق میں بیزار ہوں تجھ سے (اے آدمی) تحقیق میں (شیطان) ڈرتا ہوں۔ اللہ پروردگار عالموں کے سے پس ہوا انجام اون دونوں (شیطان اور آدمی) کا یہ کہ دونوں بیچ آگ کے ہیں ہمیشہ رہنے والے بیچ اوس (دوزخ) کے۔ اور یہ ہے بدلہ ظالموں (نا انصافوں کا)

دوزخ کے (جیلر) فاذن نہایت سخت دل ہیں کسی دوزخی پر ترس نہ کھاویں گے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۔

(تحریم)

(ترجمہ) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو بچاؤ جانوں اپنی کو اور لوگوں اپنے کو (جو تابع ہیں تمہارے) آگ (دوزخ) سے کہ ایندھن اوس (دوزخ) کا لوگ ہیں اور پتھر ہیں۔ اوپر اوس (دوزخ) کے مقرر ہیں فرشتے سخت دل زور آور۔ نہیں نافرمانی کرتے اللہ کی (فرشتے دوزخ کے) جو حکم کرے (اللہ) اون کو اور کرتے ہیں جو حکم کئے جاتے ہیں۔

ف :- ہر مسلمان کو لازم ہے اپنے گھر والوں کو دین کی راہ پر لاوے لالچ دے کر ڈرا دھمکا کر۔ پیار سے مار سے تو بھی اگر راہ پر نہ آویں تو اون کی کم بختی اور یہ بے گناہ۔ اس نے اپنی طرف سے تو بہتیری کوشش کی۔

دوزخی زنجیروں میں باندھا جاویگا جنکی پیمائش ستر ہاتھ ہوگی۔

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ۔ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۔ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۔ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ ۔ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ ۔ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۔ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۔ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ۔ إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ۔ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۔ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ ۔ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ۔ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ۔ (الحاقہ)

(ترجمہ) اور جو کوئی دیا گیا عمل نامہ اپنا بیچ بائیں ہاتھ اپنے کے پس کہیگا اے کاش کہ میں نہ دیا گیا ہوتا عمل نامہ اپنا اور نہ جانتا میں کیا ہے حساب میرا۔ اے کاش کہ یہ موت ہوتی تمام کرنیوالی نہ کفایت کیا مجھ سے مال میرے نے جاتی رہی مجھ سے سلطنت میری۔ پکڑو اوس کو پس پہناؤ اوس کو طوق پھر

نے اسے دولت اور اولاد کے ساتھ میرے سپرد کیا۔ ہم۔ دیوتا پہلے اِس بیوی کے ساتھ ہم بستری (صحبت) کر چکتے ہیں اور اپنے اعضاء مخصوصہ کو اُس کے اعضائے مخصوصہ کے ساتھ واصل کر چکتے ہیں۔ ۲۲-

آریہ سماجی مترجم اتھروید پنڈت جے دیو شرما بھی اتھروید کے اِن منتروں کے ترجمہ کے ضمن میں سمرتیوں پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "آٹھ برس تک سوم بھوگتا ہے۔ رجو درشن کے پورو (حیض کے آغاز تک) گندھرو اور رجو درشن (حیض) کے بعد اگنی بھوگتا ہے"۔

ان وید منتروں کے متعلق بھی آریہ سماج الہ آباد کے پردھان پنڈت گنگا پرساد اُپادھیائے ایم۔ اے اپنے مضمون مندرجہ اخبار آریہ مترا آگرہ مجریہ ۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ:

"پارسکر میں یہ منتر دواہ پرکرن (باب النکاح) میں اس لئے دیئے ہوئے کہ پورانک لوگ ان کا ارتھ کنیا (باکرہ) کا سوم۔ گندھرو آدی دیوتاؤں دوارا دواہ سے پہلے (قبل از نکاح) بھوگا جانا کرتے ہیں۔ اس سے اُن کے مت انوکول یہ دواہ برک ہو جاتے ہیں"۔

امید ہے کہ سنشودھک کمیٹی عموماً اور سوامی سوتنترانند جی مہاراج اور پنڈت برہمدت جی جگیاسو خصوصاً ہماری معروضات کو بوقت اخراج خیال میں رکھیں گے۔ بہتر ہوگا اگر سنشودھک کمیٹی ہم سے وقتاً فوقتاً مشورہ لیتی رہے۔ مزید تفصیل میری تصنیف "وید ارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب" میں ملاحظہ فرمائیں۔ اصل قیمت ۱ھ۔ رعایتی ۱ر ملنے کا پتہ:

(۱) آنند ایجنٹ ڈراج موٹر زنہ پرانا تار گھر۔ امرتسر

(۲) دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر۔

اے کاش! سوامی سوتنترانند جی و پنڈت برہمدت جی مہاراج ہماری زندگی میں ہی سنسکار ودھی کی مرمت کر چکنے کے بعد ان و دیگر بہت بے شمار خلاف اخلاق وید منتروں کو ان کے اصلی منبع و مخزن وید سے

بھی نکالنے کی کوشش فرماویئگے۔ بقولیکہ "بُرے دی ماں مرے جیہڑی وَت بُرا نہ جنے"۔

دردِ جگر۔ آہ!

(از قلم مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا شندرپوری مالدہی)

تو وہی مسلم ہے جس کا کوئی ہم پلہ نہ تھا	تو وہی مسلم ہے اک عالم تھا جس کا ہم نوا
تو وہی مسلم ہے جس کے دین کا ڈنکا بجا	تو وہی مسلم ہے جس کا مدتوں چرچا رہا
اب وہی تو ہے کہ دنیا میں ذلیل و خوار ہے	ہر طرح مجبور ہے اور ہر طرح ناچار ہے
تو وہی مسلم ہے جس نے سر کیا سارا جہاں	تو وہی مسلم ہے گاڑا جس نے یورپ میں نشاں
آج تم کیوں ہو ذلیل و خوار رسوا سربسر	غیر کرتے ہیں تاسف اب تمہارے حال پر
تم تو ایوان شریعت کے تھے اک رکن رکیں	تم کو خالق نے دیا تھا خلعت شرع متیں
تم نے پایا تھا پیمبر رحمت اللعالمیں	تھا تمہارے ہاتھ میں دامان ختم المرسلیں
اب نہ وہ جوہر ہے تم میں اور نہ وہ تم میں کمال	ہو رہے ہو تم جہاں میں ہر قدم پر پائمال
اس تباہی پر بھی تم کو کچھ نہیں ہوتا خیال	اللہ اللہ یہ تغیر یہ تبدل یہ زوال
ایک دن مٹ جاؤگے تم گر یہی حالت رہی	لعنتیں بھیجیں گی نسلیں گر یہی حالت رہی
آہ! غافل مذہب و ملت سے ہو تم کس قدر	لٹ رہا ہے دین اور تم ہو ابھی تک بیخبر
اس سے بڑھ کر کیا برا وقت آئیگا اسلام پر	گر مسلماں ہو تو اٹھو عزم ہمت باندھ کر
ہے یہ مشکل کی گھڑی کچھ دو مدد اسلام کو	گر مسلماں ہو تو چمکا دو خدا کے نام کو
وقت باقی ہے ابھی چونکو اٹھو ہوشیار ہو	پردۂ غفلت اٹھا دو خواب سے بیدار ہو
اپنے مذہب کے بچانے کے لئے تیار ہو	موت کو آسان سمجھو خواہ وہ دشوار ہو

ہوش میں آؤ ثنا اب ہوش سے تم کام لو
پست ہمت تم نہ ہو ہمت کا دامن تھام لو

رحمۃ للعالمین
مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی

فتاویٰ

س ۹۶ } امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے متعلق آپ کی تحقیق از روئے قرآن و حدیث کیا ہے کیا فاتحہ کے بغیر نماز ہو جاتی ہے ؟
(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۹۶ } میں سورہ فاتحہ کو امام کے پیچھے پڑھنے کو ضروری جانتا ہوں۔ از روئے قرآن و حدیث میری تحقیق ہے کہ فاتحہ کے بغیر منفرد ہو یا مقتدی کسی کی نماز نہیں ہوتی۔ (تفسیر ثنائی)

س ۹۷ } کیا عبداللہ بن مبارک سورہ فاتحہ کو امام کے پیچھے پڑھنے کو ضروری سمجھتے تھے یا نہیں ؟ (سائل مذکور)

ج ۹۷ } عبداللہ بن مبارک فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے اور پڑھا کرتے تھے۔ جیسا ترمذی میں دوسری جگہ موجود ہے۔

س ۹۸ } حدیث صحیح کے مقابلہ میں عبداللہ بن مبارک کا قول کیا وقعت رکھتا ہے ؟
(سائل مذکور)

ج ۹۸ } حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں کسی صحابی یا امام کا قول سند نہیں بلکہ فی نفسہٖ بھی حجت شرعیہ نہیں ہے۔ یہ سوال از بدیہی ہے جو محصل کی شان سے بعید ہے۔ اور میں نے کبھی حدیث صحیح کے مقابلہ میں کسی امام یا بزرگ کی تقلید نہیں کی اور نہ اس کو جائز جانتا ہوں۔ عبداللہ بن مبارک کا قول روش سلف بتانے کے لئے ذکر کیا تھا۔ آپ کو منظور نہیں تو جانے دیجئے۔ مشکل یہ ہے کہ اگر ہم کوئی تحقیق جدید لکھیں تو سوال ہوتا ہے کہ کس نے لکھا ہے اگر کسی پہلے بزرگ کا قول لکھیں تو چہ میگوئیاں ہوتی ہیں۔ سچ ہے ؎
بلائے صحبت لیلےٰ و فرقت لیلےٰ

ہم پھر بطور انقطاع خصام کے کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک کا قول بمقابلہ حدیث حجت کے طور پر نہیں لکھا گیا تھا بلکہ سلف صالحین کی روش بتانے کو لکھا تھا کہ وہ مسائل اختلافیہ میں اپنی جانب کو راجح بلکہ اصح جان کر بھی جانب ثانی پر تشدد نہیں کرتے تھے۔ اس کے بعد آپ کو اختیار ہے۔

س ۹۹ } نماز فجر کی جماعت کھڑی ہو تو آنے والا فجر کی سنتیں ادا کر کے جماعت میں شامل ہو یا بعد ادا کرے۔ از روئے حدیث شریف بیان فرمائیں۔ (سائل مذکور)

ج ۹۹ } حدیث شریف میں آیا ہے :۔
اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ
جب نماز (جماعت) کھڑی ہو جاوے تو سوائے نماز فریضہ کے کوئی نماز نہیں ہوتی۔
دارقطنی کی ایک روایت میں ہے :۔
فلا صلوٰۃ الا التی اقیمت
جماعت کھڑی ہونے پر اس نماز کے سوا جس کی اقامت کہی گئی ہے کوئی نماز نہیں ہوتی۔

س ۱۰۰ } ایک شخص پیش امام مقرر ہے اور وہ مرض سبات یعنی نیند میں مبتلا ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ تشہد میں اُسے ایسی نیند آتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے اُس نے تشہد اور درود دعا بھی نہیں پڑھی۔ حتیٰ کہ مقتدیوں کو کھنگ کھنگ کر اور دیگر ذریعہ سے اسکو بیدار کرنا پڑتا ہے اور نیز اسکو حقہ نوشی کی سخت عادت ہے۔ لہٰذا مسجد اور احاطہ مسجد میں ہر وقت حقہ نوشی کرتا ہے اور منع کرنے پر بگڑتا ہے اگر کہا جائے کہ از روئے حدیث مسجد میں ملائکہ کو بدبو سے نفرت ہے تو امام صاحب مذکور جواب دیتا ہے کہ مسجد میں فرشتوں کا کیا کام ہے۔ اس لئے مقتدی اس سے تنگ ہیں۔ لہٰذا گذارش ہے کہ کیا ایسا شخص امامت کا مستحق ہے اور ایسے شخص کی اقتدا جائز ہے۔ اگر جائز ہے تو کیا جس نماز میں وہ نیند میں مبتلا ہو وہ نماز لوٹانی تو نہیں پڑتی (عبدالوہاب خریدار اہلحدیث ۱۴۹۳)

ج ۱۰۰ } ایسا شخص فرائض امامت ادا کرنے سے قاصر ہے۔ اس لئے اس کو امام نہ بنانا چاہئے اور امام مسجد کا یہ قول کہ مسجد میں فرشتوں کا کیا کام۔ اگر اس نے واقعی کہا ہے تو یہ بھی اس کی ناقابلیت امامت کا ثبوت ہے۔

س ۱۰۱ } ایک گبر جس کی عمر ۴۵ سال کے قریب ہے اسلام لایا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب تک وہ ختنہ نہ کرائے وہ پورا مسلمان نہیں اور اُس کے ساتھ کھانا پینا جائز نہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ ایسی عمر کے نومسلم کے لئے ختنہ کرانا ضروری نہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ شیخین اور بعض دیگر صحابہ کے ختنہ کے متعلق انہوں نے کسی کتاب میں نہیں دیکھا کہ انہوں نے کرایا ہو۔ حالانکہ اُن کے مومن مسلمان ہونے میں کوئی شک نہیں آپ مہربانی فرما کر فتویٰ دیں کہ از روئے شرع شریف نومسلم بغیر ختنہ کرائے مسلمانوں میں ملنے جلنے اور کھانے پینے کا مجاز ہے کہ نہیں۔ اور کیا اُسے اس بات پر مجبور کرنا کہ وہ ختنہ کرائے ضروری ہے ؟
(خاکسار محمد اسماعیل از گوادر)

ج ۱۰۱ } نومسلم کو ختنہ پر اتنا زور نہ دیا جائے کہ دوسرے غیر مسلموں کو اسلام میں آنے کی رکاوٹ ہو جائے۔ حکم شرعی بتا کر اس کی مرضی پر چھوڑا جائے۔ اللہ اعلم!

نوٹ :۔ مستفتی صاحبان کو چاہئے کہ ہر سوال کے جواب کے لئے ۱ر کا ٹکٹ برائے غریب فنڈ بھیجا کریں۔ غریب فنڈ سے نادار اور غریب اشخاص کے نام اخبار اہلحدیث جاری کیا جاتا ہے۔ جس کا حساب "اہلحدیث" میں چھپتا رہتا ہے۔

فتاویٰ نذیریہ ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث کے مطابق دیا گیا ہے۔ ہر اہل حدیث گھر میں اس کا موجود ہونا لازم ہے۔ قیمت بجائے ۱۵ روپے کے ۱۲ روپے
ملنے کا پتہ :۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

دوزخ میں لے جاؤ پھر بیچ زنجیر کے کہ پیمائش
اوس کی ستر ہاتھ ہے۔ پس داخل کرو اوس کو
تحقیق وہ تھا۔ نہیں ایمان لاتا ساتھ اللہ بزرگ کے
اور نہ رغبت دلاتا تھا اوپر کھانے فقیر کے۔ پس
نہیں واسطے اوس کے آج اس جگہ کوئی دوست
اور نہ کھانا۔ مگر دھوون زخموں کے سے نہیں
کھاویں گے اوس کو مگر گنہگار۔

ف۔ ہر ایک کے اعمال کے کاغذ دیئے جائینگے۔
جس کے داہنے ہاتھ میں آیا نشان ہوا بھلائی کا۔
اگر بائیں ہاتھ میں آیا پیٹھ کی طرف سے تو نشان
ہوا برائی کا۔

دوزخی لوگ اپنی طرف سے بدلہ دینا چاہینگے
اپنے خویش واقربا سے مگر نہ منظور کیا جاویگا۔
وَلَا يَسْئَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا يُبَصَّرُونَهُمْ يَوَدُّ
الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ
بِبَنِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي
تُؤْوِيهِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ
كَلَّا إِنَّهَا لَظَىٰ نَزَّاعَةً لِلشَّوَىٰ تَدْعُو
مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ (المعارج)

(ترجمہ) اور نہ پوچھے گا (اوس وقت) کوئی دوست
دوست کو دکھلائے جاویں گے اون (دوزخیوں)
کو۔ دوست رکھیگا گنہگار کاش کہ بدلا دوے
عذاب اوس دن (قیامت) کے سے ساتھ
بیٹوں اپنے کے اور بی بیوں اپنے کے اور بھائی
اپنے کے اور کنبہ اپنا جو جگہ دیتا ہے اوسکو
اور جو کوئی کہ بیچ زمین کے ہیں سارے پھر
چھڑا دے یہ بدلہ دینا اوسکو۔

(ف) سب نظر آجاویں گے یعنی دوستی اون کی
نکمی تھی۔ دکھ ہرگز نہ چھوڑیگا تحقیق وہ شعلہ والی
آگ ہے ادھیڑنے والی منہ کی کھال کو۔ بلاتی ہے
اوس شخص کو کہ اوس نے پیٹھ دی۔ اور منہ پھیر لیا
اور اکٹھا کیا مال پس بند رکھا۔

طعام وہ ہوگا جو گلے میں اٹکنے والا ہے۔
إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا وَطَعَامًا ذَا
غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا (مزمل)
تحقیق نزدیک ہمارے بیڑیاں ہیں اور آگ ہے
اور کھانا ہے گلے میں اٹکنے والا اور عذاب ہے
درد دینے والا۔

دوزخیوں کو دوزخ کے بچھونے ملیں گے اور بالاپوش
بھی دوزخ کے ہوں گے۔
لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ
غَوَاشٍ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ
(سورہ اعراف) ترجمہ۔ واسطے اون (دوزخیوں)
کے دوزخ سے بچھونا ہے اور اوپر اون کے
سے بالاپوش ہیں۔ اسی طرح جزا دیتے ہیں
ہم (اللہ) ظالموں (نافرمانوں) کو۔

دوزخی لوگوں کو دوزخ میں آگ کے کپڑے پہنائے
جاویں گے۔
فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ
نَارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ يُصْهَرُ
بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ وَلَهُمْ
مَقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا
مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ
الْحَرِيقِ (سورۃ الحج)

(ترجمہ) پس وہ لوگ کہ کافر ہوئے قطع کئے
جاویں گے واسطے اون کے کپڑے آگ کے
ڈالا جاویگا اوپر سروں اون کے گرم پانی۔
گلایا جاویگا ساتھ اوس کے جو کچھ بیچ پیٹوں
اون کے ہے۔ اور چمڑے بھی اور واسطے
اون کے ہتھوڑے ہیں لوہے کے سے جب وقت
کہ ارادہ کرینگے (دوزخی) یہ کہ نکلیں اوس سے
غم سے۔ پھیرے جاویں گے بیچ اوس کے
اور چکھو عذاب جلنے کا۔

عذاب کی تخفیف ہرگز نہ ہوگی۔
لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ
يُنْظَرُونَ (البقرہ)
(ترجمہ) نہیں ہلکا کیا جاویگا اون (دوزخیوں)
سے عذاب اور نہ ڈھیل دیئے جاویں گے۔

دوزخیوں کے لئے آگ کے طوق اور زنجیر ہونگے
إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا
وَسَعِيرًا (دہر)
(ترجمہ) تحقیق ہم (اللہ) نے تیار کیں ہیں واسطے
کافروں (نافرمانوں) کے زنجیریں اور طوق
آگ کے۔

دوزخ کی تعریف بھی سنئے۔ جس میں دوزخیوں کو
گزارنا ہوگا۔
انْطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ
انْطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ لَا ظَلِيلٍ
وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ
كَالْقَصْرِ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ
لِلْمُكَذِّبِينَ (المرسلات)

دوزخیوں کو کہا جاویگا چلو طرف اوس چیز کے
کہ جھٹلاتے تھے تم اوس کو چلو طرف سایہ تین
شاخوں والے کے۔ نہیں سایہ دینے والا۔ اور
نہ کفایت کرنے والا شعلے سے۔ تحقیق وہ
(دوزخ) پھینکتی ہے چنگاریاں مانند محلوں کے
گویا وہ (چنگاریاں) قطار ہے اونٹوں زرد رنگ
والے ہے اوس دن واسطے جھٹلانے والوں کے

ف: چھلاؤں کی تین پھانکیں یعنی پھٹی ہوئی جس میں
سے گرمی آتی رہے۔

سرکش اور مغرور۔ اور نافرمان لوگ قرنوں تک دوزخ میں
رہینگے۔ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلطَّاغِينَ
مَآبًا لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا لَا يَذُوقُونَ فِيهَا
بَرْدًا وَلَا شَرَابًا إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا جَزَاءً
وِفَاقًا إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا وَكَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا كِذَّابًا وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا
فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا (النبا)

(ترجمہ) تحقیق دوزخ ہے گھات میں۔ واسطے
سرکشوں کے جگہ پھر جانے کی۔ بیچ اوسکے رہینگے زمانوں
بے شمار نہ چکھیں گے بیچ اوس کے ٹھنڈک اور نہ پینا
مگر پانی گرم اور پیپ بدلا دیئے جاویں گے موافق تحقیق
وہ دوزخی نہ تھے امید رکھتے حساب کی اور جھٹلاتے تھے

ملکی مطلع

سینما اور گورنمنٹ

مندرجہ ذیل نوٹ سینما کے متعلق مذہبی نقطۂ نگاہ سے نہیں بلکہ خالص اقتصادی نقطۂ نظر سے لکھا گیا ہے اس لئے ہمیں امید ہے کہ گورنمنٹ اس پر ضرور توجہ کریگی۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ سینما تفریح طبع کے سامان میں سے ہے۔ گو ہم بذات خود آج تک اس کے دیکھنے سے محروم ہیں۔ لیکن دیکھنے والوں کی زبانی جو کچھ ہمیں معلوم ہوا ہے اس کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ سینما ملک کی تباہی کا بہت بڑا سبب ہے۔

ثبوت اول نہ صرف وہ لوگ جو پچاس ساٹھ روپے ماہوار بذریعہ ملازمت یا بذریعہ دستکاری کماتے ہیں بلکہ وہ نوجوان بھی جن کی یومیہ آمدنی صرف روپیہ آٹھ آنے تک محدود ہے۔ قریبًا روزانہ سینما میں جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ایسے لوگوں کی خانگی ضروریات کے لئے جو رقم بچتی ہے وہ بالکل ناکافی ہوتی ہے۔ بیوی بچے ضروریات زندگی رُک جانے سے تنگ آجاتے ہیں۔ اِدھر اُدھر سے قرض وام اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں کبھی تو قرض مل جاتا ہے اور کبھی نہیں ملتا۔ اگر کہیں سے مل جائے تو اس کی ادائیگی کی صورت نہیں نکلتی۔ یہاں تک کہ گھر کا اثاثہ بھی آہستہ آہستہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس موقع پر مولانا حالی مرحوم کا یہ کلام صادق آتا ہے ؎

جو کی حضرت عشق نے رہنمائی!!
تو کردی بھرے گھر کی دم میں صفائی
پھر آ تو سکے مانگنے اور کھانے
یونہی مٹ گئے یاں ہزاروں گھرانے

آج کل کے عیالداری کے اخراجات اور بچوں کی تعلیمی ضروریات کو ملحوظ رکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ سو روپیہ ماہوار آمدنی والا بھی اگر روزانہ سینما دیکھیگا تو گھر کی ضروریات تک پوری نہ کر سکیگا۔ پھر کیا حال ہوگا اُن لوگوں کا جن کی آمدنی صرف بیس پچیس یا تیس چالیس روپے ماہوار ہے۔ گورنمنٹ اپنے خاص ذرائع سے معلوم کر سکتی ہے کہ ایسے لوگوں کی آمدنیاں اُن کی ضروریات کے لئے کافی ہیں یا نہیں؟ (بے شک نہیں) پھر ان کی ضروریات کیسے پوری ہوتی ہیں؟ جواب میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ ناجائز وصولی سے یا قرض وام اٹھا کر۔ مزدور پیشہ لوگ جن میں دستکار (درزی موچی وغیرہ بھی) شامل ہیں ان کو جائز آمدنی بھی اتنی نہیں ہوتی کہ وہ گزارہ کر سکیں۔ گورنمنٹ کے اعلیٰ حکام و ارکان اُن تکالیف کو محسوس بھی نہیں کر سکتے جو گھروں میں معصوم بچوں اور پردہ نشین عورتوں کو پیش آتی ہیں۔ گورنمنٹ کو اپنی رعایا کے ہر فرد سے وہی تعلق ہونا چاہئے جو والدہ کو اپنے متعدد بچوں سے ہوتا ہے۔ لیکن جہاں والد کی آمدنی اور ناجائز خرچ کا یہ حال ہو وہاں اس کی زبان پر شیخ سعدی کا یہ شعر کس قدر موزوں ہوگا ؎

شب چو عقد نماز بر بندم
چہ خورد بامداد فرزندم

ثبوت دوم ناظرین سینما سے معلوم ہوا ہے کہ سینما میں بعض کھیل ایسے دکھائے جاتے ہیں جن میں بڑی بڑی عمارتوں پر بآسانی چڑھ جانا بخوبی سمجھ میں آجاتا ہے۔ ہم حیران تھے کہ آجکل چوریوں کی کثرت کیوں ہے۔ ناظرین سینما نے ہمیں بتایا کہ سینما اس کام کے لئے بہت اچھی درس گاہ ہے۔ گذشتہ ہفتے ہم سے ملنے والے ایک شخص نے بیان کیا۔ ہمارے مکان کے باہر گلی میں بجلی لگی ہوئی ہے۔ اس کی تیز روشنی کے باوجود رات کو جب ہم سوئے تھے تو ہمارے ایک بھائی نے (جو بیمار رہتے ہیں) دیکھا کہ گلی والی دیوار کے اوپر سے ایک سر نما شکل نظر آئی۔ بیمار کے آواز دینے پر ہم نے دیکھا کہ ایک شخص بہت جلد نیچے اُتر گیا۔ اس کا دوسرا ساتھی گلی میں کھڑا تھا تب وہ دونو فورًا بھاگ گئے۔ حالانکہ مکان کافی اونچا ہے۔ پھر چور کیسے چڑھ گیا؟ اس کا جواب یہی ہے کہ سینما کی تعلیم سے۔

اس قسم کے بے شمار واقعات کو ملحوظ رکھ کر ہم گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ سینما کی مضرتوں پر غور کر کے اس کی اصلاح کرنے کی کوشش کرے تاکہ غریب اور متوسط درجے کے لوگ اس عیاشی میں مبتلا ہو کر تباہ نہ ہو جائیں۔ شیخ سعدی مرحوم کیا خوب فرما گئے ہیں ؎

رعیت چو درخت است اگر بروری
بکام دل دوستان برخوری

مسئلہ احیائے خلافت

آج کل اخبارات میں پھر اس امر کا چرچا ہو رہا ہے کہ دنیائے اسلام کے لئے کوئی خلیفہ ہونا چاہئے اس پر قادیان سے آواز آئی ہے کہ "حور کا گمان میرے ہی حق میں کیا جاتا ہے"۔ یہ مقولہ ایک واقعہ سے متعلق ہے۔ جس کی تفصیل یوں ہے کہ ایک شخص کسی گاؤں میں چلا گیا جہاں اس نے ایک کالی کلوٹی عورت دیکھی۔ جس نے حسن کی شان میں شیخ سعدی کا یہ شعر خوب موزوں تھا ؎

تو گوئی تا قیامت زشت روئی
برو ختم است دبر یوسف نکوئی

اس شخص نے اس عورت سے پوچھا کہ حور کیا ہوتی ہے۔ اس ماہ رُو نے جواب دیا کہ لوگوں کا گمان میرے ہی حق میں ہے۔

اخباروں میں ذکر آنے لگا ہے کہ شاہ مصر کو خلیفۂ اسلام بنایا جائے۔ ادھر قادیان سے آواز اٹھی کہ خلیفہ تو ہم میں موجود ہے اس کے سوا اور کون خلیفہ ہو سکتا ہے۔ یہ آواز سنتے ہی استاد

متفرقات

برادران اہل حدیث اخبار اہلحدیث کی ترقی پر توجہ فرمائیں۔

اہل خیر حضرات توجہ کریں مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی مرحوم کا لڑکا محمد حسین معہ اہلیہ بیمار ہیں۔ علاج معالجہ کے لئے پیسہ نہیں۔ مولانا مرحوم کے عقیدت مند اور دیگر اہل ثروت حضرات اس کار خیر میں امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

پتہ وزیرآباد۔ ضلع گوجرانوالہ۔

ترک مرزائیت خاکسار ایک عرصہ سے مرزائیت اختیار کر چکا تھا۔ مگر بعد تحقیقات مرزائیت سے تائب ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔ میں نے فسخ بیعت کی اطلاع خلیفہ محمود احمد صاحب کو بھی بھیج دی ہے۔

راقم:۔ چوہدری محمد الدین ولد سردار خان قوم باجوہ جٹ ساکن خیوہ۔ ضلع سیالکوٹ

دعائے صحت میاں عبدالعزیز صاحب ناگی بعارضہ دمہ و درد گردہ بیمار ہیں۔ ناظرین ان کے حق میں دعائے صحت کریں۔ اللّٰھم اشفہ بشفائک وداوہ بدوائک۔

ضرورت کتب راقم الحروف نے بفضلہ تعالیٰ اپنے آبائی مذہب (بدعت) کو چھوڑ کر مذہب اہل حدیث اختیار کر لیا ہے۔ اس لئے مذہب حقہ کی معلومات حاصل کرنے کے لئے کتب و رسائل کی ضرورت ہے۔ اخوان اہل حدیث کی خدمت میں بادب ملتجی ہوں کہ اس کار خیر میں میری اعانت فرمائیں۔ نیز کوئی صاحب خیر اخبار اہلحدیث بھی میرے نام فی سبیل اللہ جاری کرا دیں تاکہ میں علم و عرفان کے سرچشمہ سے ہفتہ وار سیراب ہوتا رہوں۔ راقم:۔ محمد لیاقت علی ساکن ظہیرآباد ضلع بیدر، ریاست حیدرآباد دکن۔

اپیل کی تاریخ ملتوی قمر بیگ مجرم حملہ قاتلانہ کی اپیل کی سماعت کے لئے ۱۹ جولائی مقرر تھی۔ مگر بغیر کسی کاروائی کے آیندہ تاریخ ۲۶ اگست مقرر ہوئی ہے۔ ناظرین حسن خاتمہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

جماعت اہل حدیث تاوا جزیرہ فجی نے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب پر حملہ قاتلانہ ہونے کی خبر بذریعہ اخبارات پاکر حال ہی میں ایک ملفوف بھیجا جس میں مولانا ممدوح سے اظہار ہمدردی کیا گیا ہے۔ نیز مقدمہ فنڈ کے لئے پانچ روپیہ و رسالہ شمع توحید کی اعانت کے لئے مبلغ آٹھ روپیہ چار آنہ بذریعہ منی آرڈر بھیجے ہیں۔ نیز یہ خوشخبری تحریر کی ہے کہ پہلے یہاں جماعت اہل حدیث قائم نہ تھی بلکہ احباب اہل حدیث کو دیگر حضرات سخت تنگ کیا کرتے تھے اب بفضلہ جماعت بھی قائم ہو گئی ہے اور اعلانیہ طور پر توحید و سنت کی تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری کر دیا ہے۔

بیگل دکن میں قیام انجمن اہل حدیث اخبار اہلحدیث و محمدی کے پے درپے مطالعہ کے بعد احباب بیگل نے انجمن اہل حدیث کی بنیاد رکھ دی ہے۔ جس کے ابھی تک ۳۸ ممبر بنے ہیں انشاء اللہ تحریراً و تقریراً توحید و سنت کی تبلیغ کی جایا کریگی۔ مولانا محمد بن علی صاحب مہتمم مقرر ہوئے ہیں۔ راقم محمد عنایت اللہ رکن انجمن

غریب فنڈ میں اس ہفتہ کوئی رقم نہیں آئی۔ چونکہ سائلین کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ اس لئے مجبوراً آیندہ تا اطلاع ثانی داخلہ سائلین بند کر دیا گیا ہے۔

لہذا جو سائل داخلہ ارسال کرینگے تو واپس بھیجا جائے گا۔ سائلین حضرات ایسا کرنے میں ہمیں معذور سمجھیں۔

یاد رفتگاں ہمارے نانا حاجی محمد خلیل خان صاحب رئیس بجوا بعمر ۸۰ سال رحلت فرما گئے انا للہ! مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ۔ تہجد گزار اور عامل سنت نبوی صلعم تھے۔ (حکیم فضل الرحمن خان)

(۲) اہلیہ مولوی عبدالاحد صاحب بنارسی و حافظ فتح محمد صاحب تاجر کتب بنارس انتقال کر گئے۔ انا للہ! (قاری احمد سعید از بنارس)

(۳) میری سب سے چھوٹی بچی عزیزہ عابدہ فوت ہو گئی۔ انا للہ!

(حافظ عبدالرحمن آزاد مسلم پورہ گوجرانوالہ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھم وارحمھم

مرکزی حج کمیٹی انڈیا جماعت اہل حدیث گوجرانوالہ کا یہ اجلاس حج کمیٹی کی موجودہ تشکیل پر پوری بے اطمینانی کا اظہار کرتا ہے۔ کیونکہ ایک تو اس کے تمام نمایندے نامی نیشن کے ذریعہ مقرر کئے جاتے ہیں جو کہ اس ممبری کو صرف حکومت کا اعزازی عطیہ سمجھنے پر اکتفا کرتے ہوئے حجاج کی طرف سے عائد شدہ فرائض سے قطعاً غافل ہوتے ہیں۔ دوسرا اس میں غیر مسلم افراد کی کافی تعداد رکھی گئی ہے۔ اور خصوصاً کمیٹی کا پریذیڈنٹ ایک ہندو سر جگدیش پرشاد جی کو مقرر کیا گیا ہے۔ ایسے صدر اور ارکان کو اسلام اور مسلمین کے متعلقہ امور سے کیا تعلق اور نسبت ہو سکتی ہے؟ بجز اس کے کہ مشکلات کا موجب ہو سکیں۔

لہذا جماعت حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ حالات زمانہ کے مطابق کمیٹی کی تشکیل انتخاب کے ذریعے کی جائے۔ اور غیر مسلموں کو تکلیف دینے کی بجائے مسلمانوں کے خالص مذہبی کام کو مسلمانوں کے ہی سپرد کیا جائے۔

یہ قرارداد مختلف اخبارات میں بھیجی جائے۔ اور ان سے استدعا کی جائے کہ وہ اس خالص مذہبی اور اسلامی امر پر اپنے اخبارات میں پوری پوری روشنی ڈال کر مسلمانوں کو ممنون فرما دیں۔

خادم اسلام غلام محمد ڈار ناظم انجمن اہل حدیث گوجرانوالہ (۵ ۔ ۔)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (منیجر اہلحدیث)

نرالی دوستی

سچا دوست آجکل بہت کم نصیب ہوتا ہے۔ دنیا میں خود غرضی اتنی بڑھ گئی ہے کہ کسی پر یقین کرنا مشکل ہے۔ لیکن بے جان چیزیں اپنی خوبیوں سے ہمیشہ ایک جیسی ہماری خدمت کرتی ہیں۔

"امرت دھارا"

اپنے حیرت انگیز اثر سے آپکی آپکے گھر دوستوں کی بیماری سے حفاظت کرتی ہے مصیبت کے وقت ایک پورے ڈاکٹر کا کام دیتی ہے۔ اس کا استعمال اچانک ہونے والی اندرونی و بیرونی امراض و حادثات میں کھانے و لگانے سے بہت جلد فائدہ دیتا ہے۔ سر درد۔ پیٹ درد۔ کان درد۔ دانت درد۔ بدہضمی۔ قے۔ دست ہیضہ۔ زکام۔ نزلہ۔ بخار۔ بھڑ بچھو سانپ وغیرہ کا ڈنگ۔ چوٹ۔ زخم۔ پھوڑا و پھنسی اور ایسے ہی اور بیسوں امراض پر آپ اطمینان سے استعمال کر سکتے ہیں نقلوں سے بچیں! کبھی وقت پر دھوکہ دیں گی!!

قیمت فی شیشی سالم دو روپیہ آٹھ آنہ /8/ ۲ نصف شیشی سوا روپیہ لعہ۔ نمونہ آٹھ آنہ /8/

پتہ :- امرت دھارا ۱۶ لاہور

سرمہ نور العین ۲۹

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ :- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

بے روزگار پڑھیں

وہ لوگ جو تعلیم حاصل کرنے کے بعد بالکل بے کار ہیں وہ کتاب گنجینہ روزگار منگوا کر پڑھیں۔ اس کے مطالعہ کے بعد آپ گھر بیٹھے بآرام، فارغ البالی سے زندگی بسر کر سکیں گے۔ قیمت عہ۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۳۳

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بینظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ :- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

مومیائی ۳۶

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۳ آدھ پاؤ ۲ پاؤ بھر ۱۲ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی بشیر احمد صاحب ضلع گورکھپور

"مومیائی میرے حق میں بے حد مفید ثابت ہوا۔ اس لئے معروض خدمت ہوں کہ ایک چھٹانک مولوی ناصر علی صاحب کے نام ارسال فرمائیں" (۲۱-مئی ۳۸ء)

جناب مولوی گلزار احمد صاحب کھرڈھول

"میں نے کئی مرتبہ آپ سے اپنے نام پر اور دیگروں کے نام پر مومیائی منگائی۔ ماشاءاللہ تیر بہدف پایا۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دوکان کو ترقی پر ترقی دے آمین ثم آمین۔ ایک چھٹانک ماہیر الدین میاں کے نام ارسال فرمائیں" (۳۰-مئی ۳۸ء)

(منگوانے کا پتہ) **حکیم محمد سردار خان**
پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی امرتسر

غالب کا یہ شعر ہماری زبان پر جاری ہو گیا ؎

الجھتے ہو جو کبھی دیکھتے ہو آئینہ
جو تم سے شہر میں دو ایک ہوں تو کیسے ہو

خلافت قادیان میں چونکہ سیاست اور حکومت نہیں ہے۔ اگر ایک پولیس مین آجائے تو خلیفہ صاحب مع اعوان کے حاضر عدالت ہو جائیں۔

اسی لئے قادیانی اخباروں نے لکھ دیا کہ خلیفہ اسلام کے لئے حکومت اور سیاست ضروری نہیں۔ یہ الفاظ پڑھ کر ہمیں یاد آیا کہ شاید اسی اصطلاح کے ماتحت پورب میں درزی اور حجام کو بھی خلیفہ کہتے ہیں۔ خیر ہمیں اس اصطلاح سے نزاع نہیں ہے۔ ہم تو خلیفہ اسلام اس کو مانتے ہیں جو خلافت کے فرائض ادا کرے۔

خلافتِ رسالت کیا ہے؟ احکام شریعت محمدیہ (از قسم عبادت ہوں یا از قسم سیاست) کو جاری و نافذ کرے کا نام خلافت رسالت ہے۔ شاہ ولی اللہ قدس اللہ سرہ کی بے نظیر کتاب "ازالۃ الخفا" کا شروع ملاحظہ ہو۔

دنیا کے مختلف ممالک پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو حجاز اور نجد کے سوا کسی اسلامی ملک میں ہم احکام شرعیہ کو جاری و نافذ نہیں پاتے۔ ہاں حجاز و نجد میں بے شک احکام شرعیہ کا نفاذ پایا جاتا ہے۔ اس لئے ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ خلیفہ اسلام بننے کا حقدار سلاطین اسلام میں اگر کوئی ہے تو جلالت الملک سلطان ابن سعود (ایدہ اللہ بنصرہ) کی ذات گرامی ہے دیگر ہیچ۔

ہاں یہ بھی ہماری مذہبی تحقیق ہے کہ ہم یہ نہیں مانتے کہ ایک ملک کا خلیفہ تمام دنیائے اسلام کا خلیفہ ہو۔ وہ انہی لوگوں کا خلیفہ ہو گا جن پر اس کے احکام جاری ہوں گے خواہ شاہ فاروق ہو یا سلطان ابن سعود۔ ہم بدنصیب ہندی مسلمانوں پر ان میں سے کسی کے احکام نافذ نہیں ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اخباری دنیا میں مسئلہ خلافت بچوں کا کھیل بن رہا ہے۔ شرعی اصطلاح میں اس کی جامع مانع تعریف نہیں کی جاتی۔ جو چاہتا ہے اپنے نام کے ساتھ ایسے الفاظ کا اضافہ کر کے خلیفہ وقت یا امیر ملت بن بیٹھتا ہے اور اس کے اتباع اس کو مان لیتے ہیں اگر اس سے پوچھو آپ کہاں جا رہے ہیں تو جواب ملتا ہے کہ ایک سمن جج نے آیا تھا اس کی تعمیل کے لئے عدالت میں حاضر ہونے جا رہا ہوں۔

سبحان اللہ! کیا ہی اچھے خلیفہ ہیں اور کیا ہی اچھے امیر ہیں۔ مغلیہ خاندان کے آخری بادشاہ دہلی کا یہ شعر انہی معنی میں ہے ؎

جوہر تو مجھ میں تھے ملکوتی خصال کے
آدم بنا کے کیوں میری مٹی خراب کی

گھر کی آواز صدر بازار دہلی میں ایک بزرگ مولوی عبدالوہاب مرحوم رہا کرتے تھے۔ جنہوں نے امامت کا دعویٰ کر کے ضرورت امام کی کل حدیثیں اپنی ذات پر چسپاں کر لیں (بہت خوب!) ان سے بھی ہم نے پوچھا کہ آپ کی امامت با سیاست ہے یا بے سیاست؟ جواب ملا کہ سر دست تو بے سیاست ہے (بہت اچھا) آخر وہ دنیا سے تشریف لے گئے تو ان کی بجائے ان کے بیٹے مولوی عبدالستار صاحب مسند نشین ہوئے۔ آپ نے ایک جلسہ عام کے خطبہ صدارت میں یہ دعویٰ کیا کہ جو کوئی میری امامت نہیں مانے گا اس کی نجات نہیں ہو گی؛ ہم سخت حیران ہوئے کہ الٰہی! کلمہ شریف "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے دو جزوؤں میں یہ تیسرا جزء کہاں سے آ گیا۔ اس لئے ہم نے ان پر سوال کیا کہ قرآن و حدیث میں لفظ "امام" ان چار معنوں میں مستعمل ہوا ہے:

(۱) امامتِ نبوت (۲) امامتِ سیاست۔
(۳) امامتِ ہدایت۔ (۴) امامتِ صلوٰۃ۔

آپ کی امامت ان چار قسموں میں کس قسم کی ہے پہلے اس کی تعیین کیجئے پھر اس کا حکم (اور مراتب) بیان کیجئے۔

اس کا جواب صاف الفاظ میں ہمیں آج تک نہیں ملا۔ جس کے ہم منتظر ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل عام طور پر اسلامی دنیا میں امام یا امیر بننے کا شوق بہت پایا جاتا ہے۔ اس طرح امیر یا امام بن کر پہلا حکم جو جاری کرتے ہیں وہ یہ ہوتا ہے کہ جو شخص ہماری امارت یا امامت نہ مانے وہ شُذَّ فِی النَّار کے حکم میں ہے۔ اس پر بے ساختہ ہمارے منہ سے نکل جاتا ہے ؎

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز! آپ کسی کے خدا نہیں

امیر ملت مسجد شہید گنج لاہور کے ہیجان میں مسلمانوں نے جلسہ راولپنڈی میں غلطی سے یا دل لگی سے پیر جماعت علی شاہ علی پوری کو اس خاص وعدے پر امیر ملت بنایا کہ اپنی قیادت میں مسجد شہید گنج مسلمانوں کو واپس دلا دیں۔ آپ نے اس کے متعلق کیا کچھ کیا اور اس کا انجام کیا ہوا؟ اس کا تفصیلی جواب دیکھنا ہو تو ہمارا رسالہ "پیر جماعت علی شاہ کی قیادت کی ابتدا اور انتہا" ملاحظہ فرمائیں۔ مختصر یہ ہے کہ اس ابتدا کی خبر سننے میں نہ آئی۔ یہاں تک کہ پیر صاحب کے حوالی موالی نے بھی اُن کو ایسا علیحدہ کیا کہ پھر کبھی اس کام میں شریک تک نہیں کیا۔ مگر پیر صاحب کے خاص مرید اب تک ان کو امیر ملت کہے جاتے ہیں کیا ہی سچ ہے ؎

شیر قالین دگر است شیر نیستان دگر

مسلمانوں کا دورِ جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارب سٹاڈرڈ کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ترجمہ۔ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ قیمت عہ محصول ڈاک

منگوانے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

ولی اللہ اس رسالے میں امام موصوف نے ثابت کیا ہے کہ صبی اور مجنون مرفوع القلم ہونے کی وجہ سے احکام شرعی کے مکلف نہیں اور نہ ان کو درجہ ولایت حاصل ہے کاغذ۔کتابت۔طباعت عمدہ۔قیمت ۵؍

قوالی ترجمہ رسالہ السماع والرقص۔امام موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا طاعت الٰہی کا ذریعہ ہے۔قیمت ۸؍

زیارت القبور (مع متن عربی) اس کتاب میں قرآن وحدیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے۔جو لوگ قبروں پر جاکر مُردوں کو پکارتے۔ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے۔قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی منت مانتے ہیں۔ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں ۹؍

العروۃ الوثقیٰ ترجمہ الواسطہ بین الحق والخلق اس رسالہ میں خالق ومخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔قیمت ۶؍

درجات الیقین قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین عین الیقین۔اور حق الیقین مذکور ہیں۔اس کتاب میں اُن کی تفسیر ہے۔ قیمت ۲؍

صداقت رسول نہایت خوبی سے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسی سیرت رکھنے والا بجز نبی کے اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ قابل دید ہے۔کاغذ کتابت، طباعت عمدہ۔قیمت ۴؍

حسین ویزید حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید بن معاویہ کے مسئلہ پر اسلام سے پوری تحقیق مطلوب ہے تو یہ رسالہ پڑھئے۔ پھر آپ ایک صحیح رائے قائم کرنے کے قابل ہوجائیں گے۔ قیمت ۵؍

مناظرہ ابن تیمیہؒ بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کرلیں یا ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔آپ نے یہ دونو چیلنج قبول کرلئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔قیمت ۵؍

سیرت امام ابن تیمیہ مصنفہ چودھری غلام رسول مہر اڈیٹر "انقلاب" لاہور۔ امام صاحب موصوف کی سوانحعمری مکمل لکھی ہے۔ قیمت ۵؍

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اُردو ترجمہ از مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے (بمبئی) جس میں امام صاحب موصوف نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنیٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔اولہ توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کرکے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کردیا ہے حجم ۱۸۴ صفحات۔قیمت ۲؍

تفسیر سورۃ الکوثر مترجمہ مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی اڈیٹر "ہند" کلکتہ۔ قابل دید ہے۔قیمت ۴؍

طبیب کامل المعروف مجرب فارما کوپیا حصہ اوّل

اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات۔آیو۔ویدک طریقہ علاج کے مجربات۔مشاہیر اطباء حکیم شریف خان صاحب۔حکیم اجمل خان صاحب ودیگر معزز اطباء ہندوستان ویورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ اس کے علاوہ مؤلف کے خود ذاتی وخاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے۔قیمت ۱۲؍ محصول ۴؍

ملنے کا پتہ:۔ **مینجر اہلحدیث امرتسر**

اشتہار زیر دفعہ ۵۔رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر درجہ اول گوجرانوالہ باختیار مطالبہ خفیفہ

نمبر مقدمہ ۲۲۵ ۱۹۳۵ء

بمقدمہ الیکٹرک کمپنی گوجرانوالہ

بنام فضل کریم ٹھیکیدار سکنہ گوجرانوالہ محلہ باغبانپورہ۔ مدعا علیہ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی فضل کریم مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔اس لئے اشتہار ہذا بنام فضل کریم مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۲۳۔جولائی ۱۹۳۵ء کو مقام گوجرانوالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۴۔جولائی ۱۹۳۵ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم	:مہر عدالت:

(۳۹)

تحقیق جلیل ترجمہ اسرار التنزیل

(مصنفہ حضرت امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ)

کتاب ہذا میں تین مقالے ہیں۔پہلے مقالہ میں فضیلت علم۔توریت۔زبور۔انجیل۔قرآن مجید۔حدیث شریف اور عقلی ونقلی دلائل سے ثابت کی ہے دوسرے مقالہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے گیارہ مختلف دلائل دے کر اس کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔تیسرے مقالہ میں انسان کی پیدائش کی حکمتیں ہر ہر اعضاء کی پیدائش و فوائد پر مفصل دلائل دیئے ہیں۔غرضیکہ اس کتاب کا مطالعہ ہر آدمی کے لئے مفید ہے۔قیمت ۹؍ محصول ڈاک ۶؍

نوٹ:۔ ہر کتاب کا محصول ڈاک علیحدہ ہوگا جو کہ بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ: **مینجر اہلحدیث امرتسر**

محکمہ صنعت و حرفت گورنمنٹ پنجاب

اطلاع برائے داخلہ

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر کا نیا سیشن ۵-اکتوبر ۱۹۳۸ء سے شروع ہوگا۔
درخواستہائے داخلہ برائے (۱) ڈپلوما (اے کلاس کورس) (۲) آرٹیزن، کمخواب (بی وسی کلاس) سرکاری فارموں پر بنام ٹیکسٹائیل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر ۲۰-جولائی تک بھیجنی چاہئیں۔ فارم داخلہ درخواست آنے پر بھیج دیا جاوے گا۔ درخواست کنندگان کے لئے یونیورسٹی و دیگر سارٹیفکیٹوں کی مستند نقلیں بمعہ فارم داخلہ، ثبوت عمر وغیرہ بھیجنی ضروری ہیں۔
حسب قواعد چند مستحق طلباء کو وظیفے عطا کئے جاتے ہیں۔ پیشہ ور جولاہوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ باہر سے آنے والے طلباء کی رہائش کے لئے سرکاری بورڈنگ ہاؤس کا انتظام بھی ہے۔
علاوہ پارچہ بافی کے لئے رنگائی۔ دھلائی چھپائی (Finishing) کا کام بھی سکھایا جاتا ہے۔
مزید تفصیلات انسٹیٹیوٹ ہذا کے پراسپکٹس سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتا ہے۔

المشتہر
ٹیکسٹائیل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر

(۷۳۸)

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے اُردو تراجم

تفسیر سورہ اخلاص جس میں مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑ دی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کے لئے ایک تیغ برہنہ کا کام دیگی۔ آج کل کے زمانہ میں ایسی کتاب کی اشد ضرورت خیال کی جاتی ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۶؍

اسوہ حسنہ شیخ الاسلام کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیمؒ کی مشہور کتاب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد کے اختصار ہدی الرسول صلعم کا اُردو ترجمہ۔ جس میں قابل مصنف نے حضور کی حیات طیبہ کی ہر بات دکھائی ہے۔ جنگوں کے علاوہ اخلاقی، معاشرتی اور خانگی معاملات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت مجلد عہ؍

کتاب الوسیلہ مترجمہ مولانا عبد الرزاق صاحب ملیح آبادی اڈیٹر "ہند" اس میں محض لفظ "وسیلہ" ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل اصول "توحید" پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ اس میں توحید کی پُر جوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے۔ ایک بے مثال علمی تحفہ ہے قیمت ۸؍

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان (مع متن عربی) اس کتاب میں کتاب و سنت کے والجات پیش کر کے صادق اور کاذب، اصلی اور نقلی اولیاء و مشائخ میں شناخت کردی گئی ہے۔ جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں اور اصلی واصلین حق کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے۔ قیمت عہ؍ پڑھئے اور ضرور پڑھئے۔ قابل دید ہے۔

تفسیر آیت کریمہ یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کی تفسیر ہے۔ اول لفظ دعا پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد ہر الفاظ کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفسیری نکات بیان کر کے بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲؍

آئمہ اسلام اس میں اجتہادی اور فروعی مسائل میں آئمہ دین کے اختلاف کی وجہ بیان کی ہے۔ نہایت عمدہ چیز ہے۔ قیمت ۱۲؍

اصحاب صفہ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے۔ کہاں رہتے تھے۔ ان کے متعلق پوری پوری واقفیت بتائی گئی ہے۔ قیمت ۱۰؍

تفسیر سورہ فلق والناس (مع متن عربی) اس تفسیر میں پہلے تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کر کے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے۔ آیہ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاس کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وساوس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ پوری پوری خوبی کا اندازہ دیکھنے پر منحصر ہے۔ قیمت ۹؍

الوصیۃ الکبریٰ اس کتاب میں فرقہ ناجیہ اہلسنت والجماعت کے عقائد کا خلاصہ نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍

الوصیۃ الصغریٰ (مع متن عربی) حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ ابن جبل صحابی کو جو وصیت کی تھی۔ اس کی پوری پوری تشریح ہے۔ قیمت ۴؍

ملنے کا پتہ: [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ نمبر ۳۸

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

اخبار امرتسر

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤساء و جاگیرداران سے ۔ ۔ سے
عام خریداران سے ۔ ۔ ۔ ۴ؔ
، ، ششماہی ۲ؔ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ؔ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۳ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نغمۂ توحید ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲
آریہ کے سوالات علمائے اسلام سے ۔ ص۳
سوالات متعلقہ حیات مسیح کے جوابات۔ ص۴
جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کا اعلان ۔ ۔ ص۵
مرتدات کے متعلق مشورہ ص۸۔ عرس اور مستورات ص۹
زمانہ کی نیرنگیاں ص۸۔ شیعوں کے افسانے۔ ص۱۱
فتاوی ص۱۲ متفرقات ص۱۴ ملکی مطلع ص۱۵ اشتہارات

نغمۂ توحید

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب دار العلوم عربیہ شکراوہ)

مرے اللہ تیری شان خلقت سے نرالی ہے
تو ہی خالق و رازق ہے تو ہی ہر شے کا والی ہے

جہاں کے ذرہ ذرہ سے عیاں توحید ہے تیری
دلیل معرفت ہر پتہ پتہ ڈالی ڈالی ہے

خبر رکھتا ہے تو ادنیٰ و اعلیٰ کی مرے مولا
نبی ہو یا ولی ہر اک ترے در کا سوالی ہے

تو ہی معبود ہے اپنا تو ہی مقصود ہے اپنا
ہمارا قبلہ حاجات تیرا باب عالی ہے

بشر کی کیا حقیقت ہے جو تیری ماہیت پائے
فرشتوں نے بھی اس میدان میں گردن جھکالی ہے

یہ سورج چاند کا منظر عجب ہی کیف آور ہے
کہیں شان جلالی ہے کہیں شان جمالی ہے

جو دل عشق الٰہی سے شناسائی نہ رکھتا ہو
قسم اللہ کی ایمان کی قطعاً وہ خالی ہے

ہمیشہ خلوت و جلوت میں تجھ کو یاد رکھتا ہوں
یہیں نے دل لگی کی اک نئی صورت نکالی ہے

بیکاروں کو مژدہ

اخبار اہلحدیث کے لئے محنتی دیانتدار اور ہونہار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دیا جائیگا جلد خط و کتابت مینیجر اہلحدیث امرتسر سے کریں۔

تجرید البخاری جلد۔ اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف مکررات جمع کر دی گئی ہیں۔ ایک کالم میں عربی عبارت مع اعراب کے درج ہے۔ دوسرے کالم میں اس کا

جامعہ ملیہ DELHI

کتب متعلقہ عام اہل اسلام

تصنیفات مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم لاہوری

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات و صفات باریتعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ قیمت ۱؎

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز۔ روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قیمت صرف ۲؎

اسلام کی تیسری کتاب (مع فرہنگ) حج زکوٰۃ، نکاح، طلاق عدت وغیرہ کے متعلق ہے۔ قیمت ۲؎

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) خرید فروخت۔ تجارت و زراعت، شراکت، نذر، وصیت وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۲؎

اسلام کی پانچویں کتاب اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین و صحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ و جدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت صرف ۶؎

اسلام کی چھٹی کتاب قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج ہیں۔ قیمت ۶؎

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں اخلاص۔ اتباع سنت۔ تعلیم دین۔ تعظیم۔ علماء کی بے ادبی کا بیان ہے۔ قیمت ۶؎

اسلام کی آٹھویں کتاب جہاد۔ طعام۔ لباس۔ حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا حال۔ قیمت ۶؎

اسلام کی نویں کتاب اس میں نیک صحبت زہد و صیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی۔ دوزخ۔ عذاب قبر۔ اللہ کے ڈر۔ توکل اور صبر اور تقویٰ کا بیان ہے قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۶؎

اسلام کی دسویں کتاب حضرت آدمؑ سے لے کر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ اور بنو امیہ و امام حسنؓ و امام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات درج ہیں۔ قیمت عمر

اسلام کی گیارھویں کتاب عقائد اسلام۔ توحید باریتعالیٰ ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت و عظمت انبیاء علیہم السلام ثبوت قیامت رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت عمر

اسلام کی بارھویں کتاب اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث۔ پانی کے پاک ہونے۔ اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کر کے استعمال کرنے میں۔ بول، منی۔ مذی وغیرہ احکام۔ چمڑے کی پاکیزگی کا۔ استنجاء۔ وضوء۔ جنبی اور حائضہ جنبہ۔ میت اور استحاضہ کے احکام۔ وغیرہ۔ قیمت عمر

اسلام کی تیرھویں کتاب کشتی پر اور یہود و نصاریٰ کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنے کے طریق۔ مسجد کے آداب۔ قبلہ کے احکام۔ صفوں کی درستی قرأت فاتحہ خلف الامام۔ بسم اللہ کے جہر و خفا کے مسائل رفع یدین فی الصلوٰۃ کے متعلقات کے

بقیہ مسائل۔ قیمت عمر

اسلام کی چودھویں کتاب کی نماز اور مسافر، سوار سفر و حضر کی حد و تعیین۔ ایام ابر اور بارش کے دن میں نماز کا حکم اور غسل وغیرہ کے احکام و خطبہ چاند کے احکام، سوگ و ماتم۔ کفن و دفن، تکبیرات جنازہ اہل المصائب۔ قبر کے حالات۔ زیارت قبور۔ اور میت کے ایصال ثواب۔ زکوٰۃ کے احکام اور زکوٰۃ کے مصارف وغیرہ درج ہیں۔ قیمت عمر

(تصانیف دیگر مصنفین)

کتاب الروح (اردو ترجمہ) مصنفہ امام ابن قیم رحمۃ اللہ۔ عذاب قبر و روح کی حقیقت کو بیسیوں [illegible] دلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے کہ [illegible] قیمت عہ

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی؟ مصنفہ امام غزالی رحمہ اللہ۔ اس میں وہ مسائل تحریر ہیں جن سے معمولی آدمی بھی ترقی کر کے معراج کمال تک پہنچ سکتا ہے۔ علم کیمسٹری۔ سحر۔ طلسم و کرامات وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے۔ قیمت عہ

ستین ستین امام رازی رحمۃ اللہ کی مشہور کتاب "ستین" کا اردو ترجمہ۔ ساٹھ علوم کے بعض مشہور مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ ہر شخص کو اس کتاب کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔ قیمت صرف عہ

ملنے کا پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۳- جمادی الاول ۱۳۵۷ھ

آریہ کے سوالات علمائے اسلام سے

ہم آریہ لوگوں کی قدر اس لئے کرتے ہیں کہ اس گروہ کے افراد تعلیمیافتہ ہیں معقولیت پسندی اور صداقت شعاری کے مدعی ہیں۔ مگر بعض آریوں کی تحریروں سے ہمارے اس خیال کو صدمہ پہنچتا ہے۔ کیونکہ ان کی تحریریں اپنے اندر معقولیت نہیں رکھتیں چنانچہ اخبار آریہ مسافر ۲۲- مئی میں ایک سلسلہ سوالات کا شروع ہوا ہے جو اسی قسم کا ہے جس سے ہمارے حسن ظن کو صدمہ پہنچا ہے۔ خیر یہ ان کی مرضی کہ اپنے سوالوں کو معقولیت کے رنگ میں پیش کریں یا غیر معقول طور پر۔ مگر ہم جواب دینے کو طیار ہیں۔ بقول ؎

تیر پر تیر چلاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے
سینہ کس کا ہے مری جان جگر کس کا ہے

اس میں شک نہیں کہ آریہ دھرم اور اسلام میں جو امور اختلافی ہیں ان میں سر دفتر روح مادہ کی پیدائش اور مسئلہ تناسخ ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ مسئلہ تناسخ متفرع ہے روح کی پیدائش پر۔ کیونکہ روح اگر مخلوق ثابت ہو جائے تو مسئلہ تناسخ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ اس کی تفصیل ہمارے رسالہ بحث تناسخ میں مل سکتی ہے۔ ان تین مسئلوں کے سوا باقی سب مسائل بے فائدہ طوالت اور نمبر شماری ہیں۔ آج ہم پہلے روح کے متعلق ایک مختصر سا نوٹ لکھنا چاہتے ہیں جو ہمیشہ کام آنے کی چیز ہے۔ غور سے سنئے :-

سوامی دیانند (بانی آریہ سماج) نے لکھا ہے کہ روح انادی (قدیم) ہے (ستیارتھ پرکاش) آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ قدیم کے اوصاف بھی قدیم ہوتے ہیں۔ ان دو فقروں کو ملحوظ رکھ کر آریہ متر بآسانی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ روح کیا چیز ہے؟ سوامی جی کے ان دو فقروں سے یہ مسئلہ بآسانی حل ہو جاتا ہے۔

<u>سماجی مترو!</u> آپ لوگ اپنا کوئی نمایندہ بھیجیں جو ہمارے نمایندہ کے ساتھ مل جوڑ کر بیٹھے پھر وہ دونو نہایت پریم (محبت) سے اس سوال کا جواب اپنے دل سے پوچھیں کہ ہم کیا ہیں۔ پہلے یہ جواب ملیگا کہ ہم میں سے ایک ہندو ہے اور دوسرا مسلمان۔ میں ان دونوں سے کہونگا کہ آپ اس سوال کو حل کرنے کے لئے نہیں بیٹھے۔ یہ امتیازات تو بعد میں پیدا ہوئے ہیں۔ تم یہ بتاؤ کہ تم دونو اصل میں کیا ہو؟ میرا ہی یقین نہیں بلکہ آریہ مہاشے بھی میرے ساتھ اس یقین میں شریک ہونگے۔ وہ دونو اس سوال کو ہرگز حل نہیں کر سکیں گے کہ ہم دراصل کیا ہیں۔ (چاہے ساری عمر اسی سوچ وچار میں ختم کر دیں)۔

<u>لطیفہ</u> | ایک صوفی منش متلاشی کسی باصفا بزرگ سے ملنے گیا۔ بزرگ موصوف نے پوچھا آپ کون ہیں؟ متلاشی نے کہا کہ میں یہی دریافت کرنے آیا ہوں کہ میں کون ہوں؟

عارف خدا اس کا سوال تو سمجھ گیا مگر جواب میں اس سے زیادہ نہ کہہ سکا وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ۔ یعنی ہم انسانوں کو اس کا علم نہیں ہے

<u>مہاشہ مترو!</u> | اس تلاش میں اپنی ناکامی اور سوامی جی کے مقولہ مذکور (کہ قدیم کی صفات بھی قدیم ہوتی ہیں) کو سامنے رکھ کر سوچو کہ روح قدیم ہو سکتی ہے جس کو اپنی ذات کا بھی علم نہیں ہے۔ روح کی یہ بے علمی اس کے حدوث (غیر قدیم ہونے) پر بین دلیل ہے اور غیر قدیم کا جو نام چاہو رکھ لو ؎

ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

پس اس تمہید کے بعد ہم آریہ مسافر کے سوالوں کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ پہلے نمبر کو کسی وجہ سے ملتوی رکھ کر دوسرے نمبر سے شروع کرتے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :-

<u>سوال ۲</u> | خدا نے روح اور مادے کو اپنی کسی ضرورت کے لئے بنایا یا فضول بلا ضرورت بنایا؟ (آریہ مسافر حوالہ مذکور)

<u>جواب ۲</u> | نہ ہی اپنی ضرورت کے لئے نہ ہی فضول بلکہ حسب اقتضائے قدرت بنایا۔ بتائیے! سورج کی روشنی سورج کی ضرورت کے لئے ہے یا فضول ہے؟ دونو ہی باتیں نہیں بلکہ حسب اقتضائے ذات شمسی ہے۔

<u>سوال ۳</u> | لفظ تقدیر کے کیا معنی ہیں؟ تقدیر کیا شے ہے؟ (حوالہ مذکور)

<u>جواب ۳</u> | اس کا مفصل ذکر اہلحدیث مورخہ

انتخاب الاخبار

—— چینی مسلمانوں کا ایک وفد ہندوستان کا دورہ کرتا ہوا لاہور بھی پہنچا۔ ۱۴ جولائی کو انہوں نے ایک جلسہ میں تقریریں بھی کیں۔ جن کا ماحصل جاپانی مال کا بائیکاٹ تھا۔ ۱۶ جولائی کو لاہور سے واپس چین کو روانہ ہو گیا۔ انجمن اہل حدیث امرتسر نے وفد مذکور کو امرتسر آنے کی دعوت دی۔ مگر تنگی وقت کے باعث دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

—— شملہ سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پنجاب اسمبلی کا موجودہ اجلاس ۲۵۔ جولائی تک جاری رہے گا۔

—— پنجاب اسمبلی نے قانون انتقال اراضی و ساہوکارہ بل پاس کر دیئے ہیں۔

—— اسمبلی صوبہ سرحد کا خیال ہے کہ اسمبلی کے تمام ووٹروں کو بشرطیکہ ان کا سابقہ چال چلن قابل اعتراض نہ ہو۔ بندوق رکھنے کے لائسنس دیئے جائیں۔

—— راجہ جنگ ضلع لاہور میں سکھوں اور مسلمانوں کے مابین اذان دینے پر عرصہ سے جھگڑا چلا آتا تھا۔ آخر کار حکومت پنجاب کے سرکاری حکام نے ہر دو فریقوں کے نمائندوں کو بلوا کر مصالحت کرا دی ہے۔ اب ۱۷۔ جولائی سے اذان دینے پر کوئی پابندی نہیں رہی۔

—— حکومت بنگال نے ۲۵ مزید نظر بند غیر مشروط طور پر رہا کر دیئے ہیں۔

—— وزیر اعظم سی پی جہیز کے خلاف ایک مسودہ مرتب کر رہے ہیں۔ جو عنقریب حکومت کے روبرو پیش کیا جائیگا۔ جس کی رو سے جہیز لینا دینا قابل تعزیر سمجھا جائیگا۔

—— بمبئی کے پانچ اور مندر اچھوتوں پر کھول دیئے گئے ہیں۔

—— علاقہ کاٹھیاواڑ میں ایک گاؤں میں ۱۸ روز سے زلزلے آ رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس گاؤں کے اردگرد کوئلے کی کان ہے۔

—— لندن کی ایک خبر مظہر ہے کہ حکومت برطانیہ نے ایک ہزار نئے جنگی ہوائی جہازوں کا آرڈر دیا ہے۔

—— فلسطین میں ابھی شورش جاری ہے۔ حکومت برطانیہ عنقریب ایک بین الاقوامی کمیشن فلسطین بھیجنے والی ہے۔

—— مصر اور روس کے درمیان عنقریب ایک اقتصادی اور تجارتی معاہدہ ہونے والا ہے۔

—— ہسپانیہ کی خانہ جنگی جب سے شروع ہوئی ہے تب سے اس وقت تک ۱۳۔ اطالوی ہوا باز ہلاک ہو چکے ہیں۔ سرکاری فوج کے ۵۸۰ طیارے تباہ ہو چکے ہیں۔

یاد رکھیں!

جن خریداروں کی قیمت ماہ جولائی میں ختم ہے اور ۲۵۔ جولائی تک وصول نہ ہوگی ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

—— ہوائی حملوں سے شہری آبادی کو بچانے کے لئے جمہوریہ ترکیہ نے انگورہ میں دس لاکھ پونڈ صرف کئے ہیں۔ نیز پولیس اور ارکان بلدیہ کو بھی زہریلی گیسوں سے بچانے والے نقاب دیئے گئے ہیں۔

—— ٹوکیو ۱۲۔ جولائی۔ جاپانیوں نے لڑائی کے آغاز سے اس وقت تک چینیوں سے حسب ذیل سامان حرب چھینا ہے۔ بڑی توپیں ۲۱۸۔ ہووٹزرز (ایک اعلیٰ قسم کی توپ) ۲۸۹۔ ٹینک مسلح کاریں۔ موٹر لاریاں ۲۷۵۔ مسلح ٹرینیں ۸۔ لکوموٹو ۸۹۔ کوچ اور ویگن ۲۱۷۱۔ تلواریں ۹۹۵۰۔ ۱۰۷۰ چینی طیارے تباہ کئے گئے ہیں۔ جاپان کے ۸۰ طیارے تباہ ہوئے اور بحری افواج کے ۲۲۰ سپاہی ہلاک ہوئے۔

نوشہرہ نہیں چکر دی | اہلحدیث یکم جولائی ۱۹۳۷ء میں صفحہ ۵ کالم ۳ میں جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی اعانت کے سلسلے میں نوشہرہ مجانسنگ ضلع گوجرانوالہ کی طرف سے مبلغ تین روپیہ غلط درج کئے گئے ہیں در اصل یہ رقم انجمن اہل حدیث چکر دی ضلع جموں کی طرف سے تھی۔ (ناظم جمعیۃ تبلیغ)

مضامین آمدہ | مولوی عبدالعزیز۔ شہاب الدین۔

غیر مطبوعہ | اقبال اور تقلید۔ غزوات۔ ملک عبدالعزیز سیالکوٹی کی غلط بیانی۔

سرکاری اطلاع

محکمہ صنعت و حرفت پنجاب ۱۰۰ روپیہ ماہوار کا سلور جوبلی وظیفہ ان اجناس خام کے متعلق تحقیقات کے لئے دیگا جن کا تعلق مصنوعات پنجاب سے ہے۔ کسی مسلمہ یونیورسٹی کے سائنس کے گریجوایٹ یہ وظیفہ حاصل کرنے کے اہل ہو سکتے ہیں۔ اس امیدوار کو ترجیح دی جائیگی جس نے ڈگری حاصل کرنے کے بعد شعبہ تحقیقات میں تجربہ حاصل کیا ہو۔ وظیفہ کی میعاد ایک سال ہوگی اور یہ وظیفہ انڈسٹریل ریسرچ لیبوریٹری شاہدرہ۔ گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف ڈائنگ اینڈ کیمیکو پرنٹنگ شاہدرہ۔ یونیورسٹی کیمیکل لیبوریٹریز یا کسی اور ایسی موزوں لیبوریٹری یا ادارہ میں جسے صاحب ڈائرکٹر صنعت و حرفت پنجاب نے منظور کیا ہو تحقیقاتی کام کرنے کے لئے دیا جائیگا۔

انتخاب کردہ امیدوار کسی مرکزی مضمون کی تحقیقات ہوگی۔ یہ امر صاحب ڈائرکٹر صنعت و حرفت پنجاب کی پہلی منظوری کے تابع متعلقہ لیبوریٹری یا ادارہ کے افسر اعلیٰ کی رائے پر موقوف ہوگا۔

اس وظیفہ کے لئے صرف مسلمان درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواستیں صاحب ڈائرکٹر صنعت و حرفت پنجاب کی خدمت میں یکم اگست ۱۹۳۷ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ (لاہور ۹ جولائی ۱۹۳۷ء)

دعائے صحت | میرے بیٹے بھائی کو بیمار ہوئے بارہ برس سے ان دنوں حالت بہت زیادہ خطرناک ہے

اٹھائے جاؤ گے۔ پھر حضور نے یہ آیت پڑھی :۔
کَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ - یعنی خدا فرماتا ہے کہ جیسے ہم نے تمہیں پہلے پیدا کیا ہے ویسے ہی پھر کرینگے۔ ملاحظہ ہو اس جگہ صرف "کما" سے صرف ننگے بدن۔ ننگے پاؤں۔ غیر مختون اٹھائے جانا مطلوب ہے نہ کہ بعینہ پہلی پیدائش کی طرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہونا۔

مکرمی ملک صاحب! اگر اب بھی آپکے شبہات زائل نہ ہوئے ہوں تو آپ اس بارے میں کتاب "شہادت القرآن" ہر دو حصہ مؤلفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی ملاحظہ فرمائیں۔ نیز مرزا صاحب کی کتاب براہین احمدیہ جو بقول مرزا صاحب بحکم خدا لکھی گئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے پسند فرما کر اس کا نام قطبی رکھا وغیرہ کا صفحہ ۴۹۸/۴۹۹ و صفحہ ۵۰۵ و صفحہ ۵۱۹ ملاحظہ فرمائیں۔ جہاں خود مرزا صاحب نے قرآن کی آیات کو اپنے الہامات ظاہر کر کے ان سے حضرت مسیح کی زندگی۔ دوبارہ آمد متوفیک کے معنے "پورا لینے والا" کئے ہیں۔

ملک صاحب! سوچئے۔ اگر حیات مسیح کا مسئلہ قرآن کے خلاف ہوتا اور شرک ہوتا جیسا کہ مرزا صاحب نے بعد میں لکھا ہے تو خود مرزا صاحب کیوں ۵۲ برس کی عمر تک اس میں مبتلا رہے۔ مشرک تو نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ کما قال اللہ تعالیٰ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ۔ خود مرزا صاحب نے بھی ریویو سنہ صفحہ تا صفحہ پر لکھا ہے کہ نبی سے شرک کا صدور قطعاً محال ہے۔

فتدبر ولا تکن من العاجلین۔

آپ کے پہلے سوال کا مختصر جواب ہو چکا مفصل جواب بذریعہ خط آپ کو بھیج چکا ہوں۔ آیندہ آپ کے بقیہ سوالات پر کچھ عرض کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

فتح ربانی۔ تحریری مباحثہ "حیات مسیح" پر۔ درمیان مولانا ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول راجیکی قیمت ۶/ پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

جمعیتہ تبلیغ اہلحدیث کا اعلان

اعیان اہل حدیث کی خدمت میں

(نمبر۲ - یکم جولائی کے بعد)

(از مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

حضرات! السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

سابقاً اخبار اہلحدیث مورخہ یکم جولائی میں جمعیتہ کی مالی امداد کے لئے ایک تحریر آپ کی نظر سے گزر چکی ہے۔ آج یہ دوسری تحریر ہے جو آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب، وسط ۱۹۳۵ء میں قائم ہوئی تھی۔ اتنے عرصہ میں مختلف مقامات پر متعدد جلسے اور کئی ایک کامیاب مناظرات بھی ہوئے کئی اضلاع کے دیہات میں انجمن ہائے اہل حدیث نے جمعیتہ سے الحاق بھی کیا۔ اور صدہا غیر مسلم اور اچھوت لوگوں کو داخل اسلام بھی کیا گیا۔ جن کے کوائف آپ کو اخبار اہلحدیث سے معلوم ہوتے رہے ہیں۔ جن جن مقامات پر جلسے یا مناظرے ہوئے جو خوشی اور مسرت ان مقامات کے اہل حدیث حاضرین کو ہوئی اس کا بیان میرا کام نہیں۔ لیکن بعض احباب جن سے گفتگو کا موقع ملا۔ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ توحید و اتباع سنت کی ایک لہر اُن کے سینوں میں دوڑ گئی اور ان کو اپنے آپ میں ایک نئی زندگی معلوم ہونے لگی۔ خصوصاً اس بات سے کہ بہت لوگ جن کو شکم پرور ملانوں نے جماعت اہل حدیث سے بدظن کر رکھا تھا۔ ان کی بدظنی حسن ظنی سے بدل گئی اور وہ نہایت عقیدتمندی سے علمائے اہل حدیث کے مدح خوان ہو گئے۔ اور کئی ایک ان میں سے کھلے اہل حدیث ہو گئے!

ان احباب کے ایسے بیانات سے میرا دل نہایت رقیق ہو جاتا اور میں مارے شرم کے سر نیچے کر لیتا اور دلی خلوص سے آبدیدہ ہو کر کہتا کہ خدا وندا! یہ تیری عنایت ہے کہ تو ہم عاجزوں سے اس پیرانہ سالی اور ضعف کی عمر میں اپنی توحید اور اپنے نبی علیہ السلام کی سنت کے متعلق ایسی خدمات لے رہا ہے اور تو اپنی توفیق ہمارے شامل حال کر رہا ہے ؎

منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمی کنی ،
منت بداں ازو کہ بخدمت گذاشتت

اظہار حقیقت خدا تعالیٰ کے شکر کے بعد اظہار حقیقت کے لئے یہ چند سطریں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

جمعیتہ کے قائم کرنے کے بعد پہلا دو ورقہ جو قرطاس قواعد شائع کیا گیا تھا۔ اس کے دوسرے صفحہ پر بیان کیا گیا تھا :۔

"ابتدا میں صرف اس آواز کا قوم کے کانوں تک پہنچانا ضروری سمجھا۔ اور فراہمی فنڈ کو اس کی قبولیت پر موقوف رکھا"

الحمد للہ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں امید افزا قبولیت ہو گئی (جو بوجہ اس کے کہ ملک میں سیاسی تحریکات زوروں پر تھیں۔ میری امید سے بہت زیادہ ہوئی) امید افزا حالات کو سمجھ کر ایک دھیمی آواز فراہمی فنڈ کے لئے کی گئی۔ لیکن اس میں زیادہ تر انحصار سیالکوٹ کی غریب جماعت پر یا اپنے اپنے خاص خاص بیرونی احباب پر رکھا اور عام طور پر یہ خیال رکھا کہ دیگر مقامات کے احباب جب تک سیالکوٹیوں کی طرح مطمئن نہ ہو جائیں۔ انہیں عام طور پر تکلیف دینی مناسب نہیں۔ کیونکہ میرا ہمیشہ سے یہی قول ہے اور اسی پر (خدا کے فضل سے)

۲۸ میں ہو چکا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ تقدیر علم الٰہی (ایشوری گیان) کا نام ہے جو غلط نہیں ہو سکتا۔ آپ کی پیش کردہ آیت فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا کے معنی یہ ہیں کہ بیماری میں بدپرہیزی کرنے سے بیماری بڑھ جاتی ہے۔ کیا آپ کو اس میں شک ہے کہ زکام کی حالت میں سرکہ پینے سے کھانسی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسیطرح جو لوگ بدکاری سے پرہیز نہیں کرتے ان کی بری عادت ترقی کر جاتی ہے۔ یہ سب کچھ قانون قدرت کے ماتحت ظہور میں آتا ہے۔ اسی لئے قانون ساز (مجدد پرشور) کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے ہمارا رسالہ "حق پرکاش" دیکھئے۔

سوال ۱۰۷ جو واقعات یا جو افعال من جانب اللہ ہوتے ہیں وہ حلال ہیں یا حرام؟ (حوالہ مذکور)

جواب ۱۰۷ بعض حلال ہوتے ہیں اور بعض حرام حلال کی مثال گائے بھینس کا دودھ اور حرام کی مثال پاخانہ پیشاب وغیرہ۔

(باقی آئندہ)

قادیانی مشن

سوالات متعلقہ حیات مسیح کے جوابات

(قسط نمبر۲)

(از قلم مستری محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

ملک صاحب کا سارا زور لفظ توفی پر ہے۔

جواباً عرض ہے کہ از روئے لغت و قرآن حدیث لفظ توفی کے تین معنے ہو سکتے ہیں۔ (۱) پورا لینا۔ (۲) موت (۳) نیند۔ اب آئیے اس بات پر غور کریں کہ حضرت مسیح کے متعلق جو توفی کا وعدہ دیا گیا وہ کن معنوں سے ہے۔

اس وقت کا نقشہ یہ ہے کہ حضرت مسیح محصور ہیں۔ دشمن مکان کا گھیرا ڈالے کھڑے ہیں۔ اللہ تعالےٰ وعدہ دیتا ہے۔ یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا (الآیہ) اے عیسیٰ (علیہ السلام) میں تیری توفی کروں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھاؤنگا اور ان کفار سے تجھے پاک رکھونگا۔

ملک صاحب! یہ مسلمہ فریقین ہے کہ اس آیت میں خدا نے حضرت مسیح کو کفار کے ہاتھوں سے بچانے کا وعدہ دیا ہے۔ چنانچہ الفاظ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اس پر نص صریح ہیں۔ مرزا صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے کہ حضرت مسیح بچ گئے تھے بعد میں کشمیر چلے آئے اور ۱۲۰ بیس برس عمر پا کر فوت ہوئے۔ اب اگر توفی کے معنے موت لئے جائیں تو مطلب آیت کا یہ نکلا کہ اے عیسیٰ میں پہلے تیری جان نکالوں گا پھر تجھے اپنی طرف اٹھاؤنگا پھر تجھے کفار کے ہاتھوں سے بچاؤں گا۔

مکرمی! کیا آپ کا ضمیر اس غلط اور بے ڈھنگے ترجمہ کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو سکتا ہے۔ یقیناً نہیں ہوگا۔ ممکن ہے کوئی احمدی آپ کو یہ کہہ کر مغالطہ میں ڈالے کہ تطہیر تو اسی وقت ہو گئی تھی مگر توفی کشمیر میں جا کر ہوئی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن پاک میں توفی کا لفظ پہلے اور تطہیر از کفار کا فقرہ بعد ہے اور مرزا صاحب نے نہ ایک دو جگہ بلکہ بیسیوں مقامات پر اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس آیت کی ترتیب کو بدلنا نہ جائز ہے۔ بلکہ لکھا کہ ترتیب بدلنے والے بے ایمان۔ دجال۔ محرف ہیں۔ (معاذ اللہ استغفر اللہ) ملاحظہ ہو تریاق القلوب۔ ازالہ اوہام ضمیمہ نصرۃ الحق وغیرہ۔ اور مرزائی حضرات بھی اس کو مانتے ہیں۔ اندریں صورت توفی کے معنے اس جگہ کسی حالت میں بھی موت نہیں ہو سکتے۔

احمدی دوست توفی بمعنے کشمیر کی طرف جانا کرلیں۔ ہم بقرینہ رافعك الیّ صعود الی السماء کریں گے لہم دینہم ولنا دیننا

کیا کوئی مرد میدان احمدی ہے کہ مرزا صاحب کے اقوال کو حجت مانتا ہوا اس جگہ توفی کے معنے موت کر کے ہم سے منہ مانگا انعام حاصل کرے۔ دیدہ باید

ملک صاحب کہیں گے کہ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان اقول کما قال عبد الصالح فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم کا کیا مطلب ہے۔ جواباً عرض ہے کہ آنحضرت صلعم نے یہ نہیں فرمایا کہ میں وہی کہونگا جو حضرت مسیح کہیں گے۔ بلکہ اقول کما قال عبد الصالح فرمایا ہے۔ یعنی میں اس کی مانند کہوں گا۔ یہ بات محتاج دلیل نہیں کہ "کما" حرف تشبیہ ہے۔ اور مرزا صاحب کو بھی یہ تسلیم ہے کہ

"تشبیہات میں پوری پوری تطبیق کی ضرورت نہیں بلکہ بسا اوقات ایک ادنیٰ مماثلت بلکہ صرف ایک جزو میں مشارکت کے باعث ایک چیز دوسری چیز پر اطلاق کر دیتے ہیں"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۶۲ ط ۱ صفحہ ۳۰ ط ۲)

بنابریں آنحضرت کے فرمان کا یہ مطلب ہے کہ جسطرح مسیح کی توفی بمعنے رفع الی السماء کے بعد ان کی امت بگڑی ہے۔ ویسے ہی میری موت کے بعد میری امت میں تغیرات ہوئے ہیں۔ ملک صاحب! اس حدیث سے یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ توفی کے معنے موت ہیں اور آنحضرت نے اپنے حق میں توفی کا لفظ کہاں استعمال کیا ہے۔ مزید توضیح مطلوب ہو تو بخاری شریف کی اکل حدیث کا پہلا ٹکڑہ ملاحظہ فرمائیں۔

فرمایا نبی کریم صلعم نے انکم محشورون حفاۃ عراۃ غرلا ثم قرأ کما بدأنا اول خلق نعیدہ تم قیامت کے دن ننگے پاؤں۔ ننگے بدن۔ بےختنہ

منظور کرکے امرتسر میں دفتر جمعیتہ میں یا سیالکوٹ میں مجھ کو اطلاع دیں۔

چونکہ تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ اخبار بین اصحاب میں سے کئی ایک رسالے اور اخبار اپنے نام جاری کرالیتے ہیں۔ اور زرچندہ کی ادائیگی کے وقت وی پی واپس کردیتے ہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ مبلغ ایک روپیہ زرچندہ منظوری خریداری کے ساتھ ہی ارسال فرمادیں۔ ایسا نہ ہو کہ مسلمانوں کے گاڑھے پسینے کی کمائی کا روپیہ مفت خوروں کی کوتاہ اندیشی اور بدمعاملگی کے سبب برباد ہو جائے۔ کیونکہ اس کا سرمایہ کسی کی ذاتی جائداد نہیں بلکہ چندہ کا جمع کردہ للہی کھاتہ ہوگا۔

(۳) یہ کہ میں نے جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث کی گذشتہ آمد و خرچ کا حساب دفتر امرتسر سے منگا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ضروری اخراجات کے بعد جمعیتہ کا بقایا نقد رسالہ تبلیغ کی متواتر مفت اشاعت کا متحمل نہیں ہوسکیگا۔ اس لئے میں نے یہ تجویز سوچی کہ اسوقت تک رسالہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔ بارہ۱۲ متمول احباب کھڑے ہو جائیں۔ جو ایک سال کے مصارف کا ذمہ اٹھالیں۔ اُن میں سے ہر صاحب ایک ایک ماہ کا خرچ پیشگی دیدیا کرے۔ اس تجویز سے کام بھی سلسل چلتا رہے گا اور بوجھ بھی ہلکا رہیگا۔

ماہوار خرچ کتنا ہوگا؟ اس وقت تک دفتر کا سب کام مولوی عبداللہ صاحب ثانی رجزاہ اللہ بتوجہ جناب مولانا ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری بلامعاوضہ انجام دے رہے ہیں۔ رسالے کی مضمون نویسی جو اس عاجز کے سپرد ہے وہ بھی بلامعاوضہ ہے۔ اس لئے ان ہردو مدّوں کو نظرانداز کرکے محض کتابت و طباعت و کاغذ اور پوسٹیج کے لئے میں نے تیس۳۰ روپے ماہوار کا خرچ سمجھا ہے۔

گذشتہ ایام میں میرا جانا امرتسر میں ہوا۔ تو اپنی یہ تجویز ایک نہایت عزیز دوست میاں اللہ دتہ صاحب سوداگر چرم سے ذکر کی تو انہوں نے میرے ساتھ موافقت کرتے ہوئے پندرہ روپے تو نقد دیدیئے اور باقی کا وعدہ کیا۔ اسی طرح سیالکوٹ میں بھی بعض احباب سے کہونگا۔ خدا کے فضل سے امید ہے کہ آواز خالی نہیں جائیگی۔ اس لئے کلکتہ، دہلی۔ بنارس۔ سکندرآباد دکن اور مدراس کے متمول احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان میں سے دس۱۰ اصحاب خود بخود بغیر اسکے کہ میں اُن کے اسماء معین کروں، ہمت کرکے ایک ایک مہینے کے خرچ کا ذمہ لے لیں۔

فی الحال سب احباب روپے بھیج دینے کی تکلیف نہ اٹھائیں۔ صرف اپنے اپنے نام لکھ کر میرے پاس بھیجدیں، میں خود انشاء اللہ باری باری سے حسب ضرورت ہرماہ کا خرچ ایک ایک صاحب سے پیشگی منگوا لیا کروں گا۔

دوسری تجویز } اگر تیس روپے کی رقم ایکدم ادا کرنے میں بوجھ معلوم ہو تو دوسری تجویز اس سے بھی سہل ہے کہ یہی بارہ۱۲ احباب ایک سال تک بحساب ڈھائی روپے فی ماہ چندہ دیتے رہیں۔ اسی حساب سے ہرماہ میں تیس۳۰ روپے کی مجوزہ رقم بھی جمع ہو جائیگی اور اصحاب معاونین پر بوجھ بھی ہلکا رہیگا۔

بارہ اہل ہمت کے آگے ایک سال کے لئے تین سو ساٹھ روپے کی رقم بحساب ڈھائی روپے منفرداً اور مبلغ تیس۳۰ روپے ماہوار مجموعۃً کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ تجویز سہل العمل ہے اور نفع پائدار اور مسلسل ہے۔ ھذا واللہ الموفق للخیر

محمد ابراہیم میر سیالکوٹی
صدر جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

مرتدات کے متعلق مشورہ

ایک مضمون بعنوان مرتدات کے متعلق مشورہ درج ہوا ہے۱؎۔ جس کے متعلق چاہئے تھا کہ علماء اور ہواخواہ فوراً توجہ کرتے۔ مگر حیرت ہے کہ ایسی ضرورت پر توجہ نہ ہوئی۔ مندرجہ ذیل مضمون مولوی ابوسعید عبدالرحمٰن صاحب فریدکوٹی کی طرف سے آیا ہے جو ہدیہ ناظرین ہے:۔ (مدیر)

اخبار اہلحدیث مورخہ ۸۔ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ کے مقالہ افتتاحیہ میں عنوان بالا کے تحت مولانا محترم نے ایک تجویز تحریر فرماکر عام رائے طلب کی ہے۔ اور عورت کی تکلیفات اور ارتداد سے بچاؤ کی صورت کے لئے ایک اقرارنامہ مرتب فرمایا ہے کہ نکاح کے وقت خاوند سے ان شرائط پر دستخط کرالئے جائیں تاکہ زوجہ کو شقاق ونشوز کے وقت خلع کے لئے دشواریاں پیدا نہ ہوں۔ اس اقرارنامہ کی آپ نے گیارہ صورتیں نکالی ہیں۔ جناب کے اس مسودہ کی ایک ایک سطر آپ کے قوی درد و الم کا ثبوت پیش کررہی ہے۔ اور آپ کے اس نفس مسئلہ سے کسی کو اختلاف کی گنجائش نہیں۔ البتہ اگر کچھ اختلاف ہوسکتا ہے تو انہی گیارہ شرطوں پر کلاً یا جزاً ہوسکتا ہے۔

مثلاً آپ نے فرمایا ہے۔ شکل ۳ اپنی منکوحہ کو زدوکوب کروں۔ شکل ۴ منکوحہ کے واجب العزت بزرگوں سے لڑوں یا ان کی بے ادبی کروں۔ شکل ۵۔ کوئی ایسا کام کروں جس سے ان کے خاندان پر دھبہ لگتا ہو وغیرہم۔ اسی طرح آپ نے گیارہ شرائط پیش کی ہیں کہ اگر ان شرائط کی خلاف ورزی کی جائے تو نکاح ٹوٹ جائے گا۔ انساس علیٰ شاہد وطلبہم۔

اب اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ شرائط زوجین کے لئے نہایت مضر ثابت ہوں گی۔ یعنی شرائط میں تو عندالنکاح یہ طے ہوچکا ہوگا کہ اگر زوج ان شرائط کو توڑے تو طلاق واقع ہو جائیگی۔ لیکن ان شرائط سے جو خرابیاں ہوں گی وہ نہایت ہی خوفناک اور لامحدود ہونگی۔ مثلاً (۱) ایسے اختلاف میاں بیوی سے بغیر قصد و ارادہ طلاق اگر سرزد ہو گئے۔ تو

۱؎ اہلحدیث ۵-مارچ ۱۹۳۸ء ص۱۰۔

میرا عمل ہے کہ پہلے کوئی نیک کام عملی طور پر قوم کے سامنے رکھ دیا جائے۔ پھر قوم کو اس کی فضیلت کی طرف متوجہ کیا جائے تو آواز با اثر اور کامیاب ہوتی ہے۔ جمعیۃ ہذا کے عمل کو افق پر نظر رکھتے ہوئے اس کی کامیابی پر میں خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر کرتا ہوں۔

دو خطرے اور اُن سے امان

جمعیۃ کا کام شروع کرنے سے پہلے مجھے دو امروں کا اندیشہ ضرور تھا۔ اوّل اس بات کا کہ اس وقت جماعت اہل حدیث میں انتشار بہت ہے اور میں ضعیف ہوں۔ میری آواز بھی ضعیف ہے۔ خدا جانے ایسے وقت و حالت میں میری آواز کا کیا حشر ہو۔ دوّم اس بات کا خطرہ تھا کہ ملک کے طول و عرض میں مسلمانوں کی دماغی اور عملی قوتیں سیاسیات میں مصروف ہیں اور اہل حدیث کا قدم بھی بغیر کسی نظام کے ان مساعی میں پیش از پیش چل رہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ سیاسیات میں حصہ لینے والے احباب یہ سمجھ لیں کہ یہ تبلیغی مساعی ہمارے رستے میں روکاوٹ ڈالیں گی اور وہ مجھے پیر آزمودہ کار نہیں بلکہ فرسودہ خیال بوڑھا قرار دیکر میری آواز کو ٹھکرا دیں گے۔

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میرے دونوں اندیشے میرے دل کی کمزوری کے وہم نکلے اور جمعیۃ کی مخالفت کسی جماعت کی طرف سے بھی نہ ہوئی۔ اس کا ظاہری سبب یہ ہے کہ جب جمعیۃ کی بنیاد رکھتے وقت ان دونوں خطروں کو سمجھ لیا تھا تو جمعیۃ کو عملی طور پر چلانے کے لئے کوئی ایسا اقدام اپنے ذمہ لینا جس سے یہ خطرات واقعات کی صورت پکڑ لیں، عقلمندی نہیں تھی۔

اس لئے قرطاس قواعد کی دفعہ ۴ میں بالتصریح ذکر کر دیا تھا کہ جمعیۃ ہذا کو اہل حدیث کی کسی کارکن جماعت سے تصادم یا مخالفت نہیں ہوگی۔ کیونکہ ہمارا مقصود توحید و سنت کا جھنڈا بلند کرنا ہے۔ جو جملہ اہل حدیث کا مشترک کام ہے۔

نیز اسی قرطاس کی دفعہ ۵ میں بصراحت لکھ دیا تھا کہ اس جمعیۃ کو مسلمانوں کے سیاسی تعلقات سے بھی کسی قسم کی مزاحمت نہ ہوگی۔ کیونکہ اس کی بنیاد محض تبلیغ دین کے لئے رکھی گئی ہے۔ جو قوم کی سیاسی مساعی جمیلہ کے خلاف نہیں۔

اشاعت اسلام اور جمعیۃ تبلیغ

بلکہ یہ جمعیۃ خدا کے فضل سے غیر ملکوں میں اشاعت اسلام کی وجہ سے سیاسی مقاصد میں ایک گونہ معاون ثابت ہوئی ہے۔ اور میں اپنے علم کے مطابق بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ اچھوت قوم کو مشرف باسلام کرنے میں جو کامیابی جمعیۃ ہذا کو ہوئی ہے وہ دیگر کسی ایک جماعت کو نہیں ہوئی۔ وَهٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ۔

خدا تعالیٰ ڈاکٹر امبیدکار کو بھی مشرف باسلام کرے جن کے اعلان نے ہمارے دماغی اور عملی قویٰ میں حرکت پیدا کر کے اس کام میں لگا دیا اور پانچ سو سے زائد نفوس کفر کی ڈگمگاتی کشتی سے اُتر کر جہاز محمدی میں سوار ہو گئے اور ہلاکتِ ابدی سے بچ گئے۔

سیاسی اور تعلیمی یا تبلیغی کارکن جماعتوں کا شکریہ

میں ایک کثیر الاشغال دنیادار آدمی ہوں اور میری کم فرصتی اور کم عقلمندی بھی واقف حال احباب کو خوب معلوم ہے۔ اس لئے اس لائق نہیں تھا کہ میں اس اہم کام کو سنبھال سکتا۔ لیکن خدا تعالیٰ کا فضل خصوصی ہے کہ باوجود میری سب ناقابلیتوں کے یا یوں سمجھئے کہ بوجہ میری نالائقیوں کے ملک میں (ہندوؤں میں بھی اور مسلمانوں میں بھی اور اہل حدیث میں بھی اور حنفیوں میں بھی) میری مخالفت بہت کم ہے کیونکہ بعض وقت مخالفت کسی کمال کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور مجھ میں کوئی کمال نہیں۔ اس لئے میں خدا کے شکر کے بعد قوم کی مختلف جماعتوں اور سیاسی حلقوں کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری آواز کے اصل مقصد (اشاعت توحید و سنت) کو بخوبی ذہن نشین کر کے کسی قسم کی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ کسی نہ کسی پہلو سے میری حوصلہ افزائی کی۔ اور ان تین سال کی متواتر مساعی اور کثیر جلسوں سے جہاں تک میرا علم ہے کوئی مخالف آواز نہیں اُٹھی۔ والحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

امتحان کے بعد ترقی

اب جبکہ خدا کے فضل سے جمعیۃ امتحان و آزمایش کے سب مراحل طے کر چکی ہے اور اس کی کشتی خطرات سے سلامت نکل گئی ہے تو میں پورے وثوق اور حوصلہ سے قوم کی توجہ اس طرف مبذول کرانی چاہتا ہوں کہ وہ اشاعت توحید و سنت کے لئے تین چیزوں کو کھلے دل سے خرچ کریں۔ اوّل زر کو۔ دوّم زور اور رسوخ کو۔ سوّم علم و عقل کو۔ ان تینوں کا انتخاب میں نے قرآن شریف سے کیا ہے۔ جن کی تفصیل مع بیان آیات و نکاتِ قرآنیہ بطریق خاص جو خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو عطا کیا ہے۔ دوسری قسط میں کی جائیگی فی الحال صرف متمول احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ جمعیۃ نے ایک ماہوار رسالہ تبلیغ کا بوجھ بھی اپنے ذمہ لیا تھا۔ جس کے تین نمبر نکل چکے ہیں۔ اس کے متعلق چند گزارشات ہیں :-

اول یہ کہ اب تک اس رسالہ تبلیغ کی اشاعت بلا کسی معاوضہ کے مفت ہوتی رہی ہے۔ جب ان لوگوں کی طرف سے جن کو رسالہ بھیجا جائے کوئی رقم دفتر میں نہ آئے تو وہ سلسلہ کب تک چلیگا۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس سلسلہ کو باقاعدہ چلانے کے لئے ہلکا سا چندہ مقرر کر دیا جائے جو میرے خیال میں فی الحال ایک روپیہ سالانہ کافی ہے

(۲) یہ کہ یہ رسالہ رجسٹرڈ نہیں ہے۔ اسلئے ہر اشاعت میں دو پیسے یا تین پیسے کا ٹکٹ لگانا پڑتا ہے۔ یہ خرچ کتابت اور طباعت اور قیمت کاغذ کے علاوہ ایسا خرچ ہے جس کی واپسی نہیں ہوتی۔ اس لئے ضروری ہے کہ رسالہ کو رجسٹری کرایا جائے۔ تاکہ ہر اشاعت میں ایک پیسہ کا ٹکٹ لگا کرے۔

لیکن محصول کی رعایت کے لئے ڈیکلریشن کی منظوری کے ساتھ ضروری ہے کہ پہلے محکمہ والوں کو تعداد اشاعت بتائی جائے۔ پس جب تک شائقین اپنے اسمائے گرامی درج دفتر نہ کرائیں تب تک یہ غرض حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے رسالہ کے قدردان شائقین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ جلد از جلد اس کی

عرس اور مستورات

گدی نشینان بنگال توجہ فرمائیں

(از قلم مولوی ثناء اللہ ثنا سندرپوری۔ انگلش بازار ملک بنگال)

آج زمانہ ترقی پر ہے اور روز افزوں ترقی میں کوشاں نظر آرہا ہے۔ لیکن مسلمان ہیں کہ قعر مذلت میں گرے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ اور ترقی کا نام و نشان مفقود ہے۔ ناظرین اہلحدیث سے مخفی نہیں کہ ملک کے گدی نشینوں نے ایک ایسی قبیح بدعت جاری کی ہوئی ہے جس سے ہر قسم کے دینی و دنیوی نقصانات نظر آرہے ہیں اور تمام مریدوں کا گناہ ان پیرزادوں کی گردن پر ہے۔ جس کو یہ پیرزادے بڑی خوشی سے برداشت کر رہے ہیں۔ ان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ایک دن دنیا کو چھوڑ کر خدائے واحد کے روبرو حاضر ہونا ہے۔ تعجب تو اس بات پر ہے کہ جتنے بھی گدی نشین حضرات ہیں۔ سب کے سب بزعم خود پکے حنفی ہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ عرسوں اور میلوں کا طریقہ کہاں سے لیا ہے نہ ہی یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور نہ ہی آئمہ اربعہ نے نہ ہی فقہائے عظام نے۔ جب قدیم زمانہ میں اس کا کوئی پتہ نہیں چلتا تو کیا وجہ ہے کہ مقتدر امام بن کر دائرہ تقلید سے نکل رہے ہیں۔ کیا یہ پیرزادے اس بارے میں اپنے امام اعظم کا قول پیش کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بجائے مردوں کے مستورات اس موقعہ پر جس سرگرمی کا اظہار کرتی ہیں کسی رکن دین کے لئے اس کا عشر عشیر ظاہر نہیں کیا جاتا۔ اول تو عورتوں کا میلوں اور عرسوں میں شامل ہو کر مردوں کے ساتھ ہونا خلاف ملت بیضا اظہر من الشمس ہے جبکہ فقہاء عظام نے مسجدوں میں نماز جماعت کیواسطے مردوں کے ساتھ شامل ہونے سے منع کر دیا ہے تو میلوں اور عرسوں میں مردوں کے ساتھ پہلو بہ پہلو چلنا پھرنا بیٹھنا کیسے درست ہو سکتا ہے۔ یہ عورتیں جس شان و شوکت سے مزین ہو کر اور ستر و پردہ کو بالائے طاق رکھ کر گھروں سے نکلتی ہیں۔ ناظرین اہلحدیث سے مخفی نہیں حالانکہ خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے :-

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ (الآیہ) کہہ دیجئے یا رسول اللہ (صلعم) مومن عورتوں کو کہ وہ اپنی آنکھوں کو بند کریں نامحرم مردوں کو دیکھنے سے اور اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھیں بدکاری سے اور ظاہر نہ کریں اپنی زیبائش و آرائش کو مگر وہ چیز جو ظاہر ہو اور ڈھانکیں اپنی اوڑھنیوں سے گریبان اور گردنوں کو اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں کے لئے "

کیا کوئی مسلمان مرد ایسا ہے جو حکم خداوندی کے سنتے ہوئے اپنی بی بیوں اور بہو بیٹیوں کو عرس یا میلے میں بھیجے۔ مسلمانو! کیا تم میں ذرہ بھر بھی غیرت نہیں رہی اور اتنے دلیر ہو گئے ہو گویا کہ قیامت آنی ہی نہیں۔ یاد رکھو کہ قیامت ضرور آئیگی اور جو عذاب ان عورتوں پر نازل ہوگا تم بھی اسکے حصہ دار ضرور ہو گے۔ علاوہ اس کے پیرزادے مستحق اس کار خیر کے ضرور ہونگے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے :-

فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ بدکاروں کے سوا دوسرے لوگ عذاب سے ہلاک نہیں ہوتے "

ہمارے نزدیک قریبا ۲ میل کے فاصلہ پر پنڈوا میں ایک عظیم الشان میلہ لگتا ہے جس میں مزار شریف کے سامنے دس بارہ پیر صاحب بیٹھے ہوتے ہیں اور مروجہ قوال قوالی وغیرہ کرتے رہتے ہیں۔ پھر ان کے مریدوں میں وجد شروع ہو جاتا ہے۔ مرد تو ایک طرف رہے عورتیں بھی وجد شروع کر دیتی ہیں اور حالت وجد میں بالکل برہنہ ہو جاتی ہیں۔ اور کسی مسلمان کو غیرت تک نہیں ہوتی بلکہ پیرزادے بڑے خوش ہوتے ہیں۔ اور تمام دن و رات ان کو سجدے ہوتے رہتے ہیں۔ بھلا اے پیرزادو! مردوں کو تو آپ نے گمراہ کیا عورتوں کو اس جم غفیر مجلس میں کیوں نچانے لگے ہو اور خدا کے حکم کی صریح خلاف ورزی کر رہے ہو۔ اس کا خدائے سمیع بصیر کے سامنے کیا جواب دو گے۔ کچھ تو خداوند تعالیٰ سے خوف کرو۔ اگر مخالفین اسلام اس فحش حرکت کو دیکھتے ہونگے تو کیا خیال کرتے ہونگے۔ للہ کچھ شرم کرو۔ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کمائی کو کیوں آگ لگاتے ہو۔ اگر آپ ایسی ہی روش پر رہے تو یوم محشر حضرت سید البشر صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی شفاعت کیسے کرینگے۔ ہرگز نہیں۔ علمائے احناف تدبر و تفکر کریں۔ اور ڈوبتی ناؤ کو قعر مذلت سے اٹھا کر بام عروج پر گامزن فرماویں۔ ما احفظ فی القلب فهو موجود فان کان عاملا فليعمل۔

قوالی امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے رسالۃ السماع والرقص کا اردو ترجمہ۔ از مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی۔ اس رسالہ میں امام صاحب موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا طاعت الٰہی کا ذریعہ ہے۔ قابل دید ہے۔ کتابت۔ طباعت اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸ر محصول ڈاک علیحدہ۔
ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

بلا وجہ طلاق پڑ جائیگی۔ اس لئے کہ معاہدہ میں یہ طے ہو چکا تھا۔ (۲) اتفاقی طور پر یا بعض خاندانی اختلاف کے اعتبار سے اگر کوئی مناقشہ پیدا ہو گیا تب بھی طلاق پڑ جائیگی۔ (۳) طلاق بازی ایک کھیل ہو کر رہ جائیگا۔ (۴) ہزاروں میں سے کوئی خوش قسمت جوڑا ہوگا جن کا نکاح ان شرائط کے تحت قائم رہے وغیرہ۔ نیز ان شرائط کو ذیل کی تنقیدی نظر سے دیکھا جائے۔

(۱) یہ کہ جب خاوند ان شرائط کو بالقصد یا بغیر قصد توڑ بیٹھے تو ان شرائط کے ٹوٹنے سے خود بخود طلاق واقع ہو جائیگی یا نہیں؟ اور اگر طلاق واقع ہوئی تو رجعی ہوگی یا بتہ؟ (۲) یہ کہ جب خاوند ان شرائط کو توڑ دے تو ان شرائط کے ٹوٹنے سے عورت اپنے زوج سے طلاق کی درخواست کریگی؟

اگر صورت اول کو تسلیم کر لیا جائے تو طلاقوں کا غیر معمولی طوفان برپا ہو جائے گا۔ ادھر خاوند سے ذرہ برابر غلطی ہوئی ادھر جھٹ طلاق پڑ گئی۔ اگرچہ زوجین میں سے کوئی بھی طلاق کا خواہاں نہ ہو۔ اور اگر دوسری شکل کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر ان تمام شرائط کا وجود بیکار ثابت ہوگا۔ اور عورت کے لئے پھر وہی مشکلات ہیں یعنی بیچاری اپنے ظالم مرد کے سامنے درخواست کر کے کہے کہ میاں تم نے فلاں دفعہ کو توڑا ہے۔ اور میں معاہدہ کے مطابق طلاق لینے کی حقدار ہوں۔ پس براہ کرم مجھے طلاق دیدی جائے۔ اس درخواست پر خاوند کا اختیار طلاق دے یا نہ دے۔

پس اس جگہ یہ بات ضرور وضاحت طلب ہے کہ ایسے موقع پر کون سے ذرائع اختیار کئے جائینگے اور اس اقرارنامہ کا عملی صورت میں کیا نتیجہ رہیگا۔ میرے خیال میں جو امور توضیح طلب ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں مثلاً

(۱) اقرارنامہ کی مخالفت سے نکاح خود بخود ٹوٹ جائیگا یا نہیں۔ (۲) اور اگر ٹوٹیگا تو ایک طلاق پڑیگی یا تین۔ (۳) بعض یا تمام شرائط کے ٹوٹنے سے زوجہ خاوند سے طلاق کی درخواست کریگی یا نہیں؟ (۴) اور پھر اس درخواست کا قبول کرنا خاوند پر ضروری ہوگا یا نہیں؟ (۵) اور اگر خاوند طلاق دینے سے انکار کر دے تو پھر کونسا طریقہ اختیار کیا جائیگا وغیرہم۔ یہ تمام تر ایسی باتیں ہیں جو قانون کی محتاج ہیں اور بعض تو قوانین حکومت کے بالکل منافی ہیں۔ پس اگر یہ مسئلہ وضاحت کے ساتھ پیش کیا جائے تو پھر ایک مفید اقرارنامہ مرتب ہو سکتا ہے۔

میری ناقص رائے میں ان تمام شرائط کی جگہ صرف ایک شرط اگر لگا دی جائے تو ان تمام شرائط کا نچوڑ اس ایک ہی میں آسکتا ہے۔ اس لئے کہ ان تمام شرائط کا مقصود بھی خلع ہے اور اس ایک شرط کا مقصود بھی یہی ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ عند النکاح باضوابط فارموں پر خاوند سے یہ اقرار لے لیا جائے کہ جس وقت زوجہ خلع مانگے گی اس وقت مجھے (یعنی خاوند کو) خلع دینے سے انکار نہ ہوگا۔ اور اگر میں خلع دینے سے انکار کروں تو میرا انکار ہی طلاق بائن تصور کر لیا جائے۔ اور جس وقت زوجہ خلع چاہے میرے انکار پر اپنے فسخ نکاح کا اعلان کر دے۔ خلع کا جو مسودہ ہو اس کی شکل اس طرح ہو۔

میں ——— اقرار کرتا ہوں کہ اپنی زوجہ کو شریعت کے مطابق حسن معاشرت کے ساتھ رکھونگا اور اگر میری زوجہ مسمات ——— مجھ سے خلع کی درخواست کرے تو مجھے قبول کرنا ہوگا۔ اور اگر میں زوجہ کی درخواست پر خلع نہ دوں تو میرا انکار ہی طلاق بائن تصور کیا جائے۔

زوجہ کے لئے چند شرائط یہ لگائی جائیں کہ بوقت خلع اس درخواست میں اپنے والدین یا ولی کو شریک کرے۔ بغیر شرکت ولی کے درخواست نامقبول ہو۔ اور حصول خلع کے وقت خاوند کا زر نقد از قسم زیورات وغیرہ خاوند کو ادا کر دے وغیرہ۔ زوجہ ذور قد کی قسم سے نہ ہو وغیرہم۔

شریعت محمدی کے نقطہ نگاہ سے اگر دیکھا جائے تو حصول خلع کے لئے کسی شرط کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اسلام نے تو خلع کو بالکل عام حیثیت سے پیش کیا ہے۔ فلا جناح علیہما فیما افتدت بہ الخ پس جب تک ہم خالص اور ٹھوس اسلامی تعلیم کو لے کر نہ اٹھیں گے صحیح کامیابی کبھی حاصل نہیں کر سکتے۔

یہ مسئلہ عام طوالت چاہتا ہے۔ اگر مولانا محترم "اہلحدیث" کے چند صفحات پانچ چھ ماہ کے لئے وقف فرما کر علماء کرام کو اظہار رائے کا موقعہ دیں تو جلد ہی بہترین مسودہ مرتب ہو سکتا ہے۔ زاں بعد ایک اقرارنامہ چھاپ لیا جائے۔ جس پر نامی گرامی علماء کرام کے دستخط ہوں اور پھر یہ اقرارنامہ برائے عمل قوم میں مشتہر کیا جائے جو قلیل عرصہ میں خود بخود ایک نیم قانونی حیثیت اختیار کر لیگا۔ انشاء اللہ!

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

خاکسار ابو سعید عبد الرحمٰن فریدکوٹی

چنیوٹ۔ ضلع جھنگ

اہلحدیث اس صورت میں عورت کو بہت وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں جو کسی طرح مناسب اور موزوں نہیں۔ دیگر اصحاب بھی توجہ فرمائیں۔ مگر ۵۔ مارچ کا پرچہ "اہلحدیث" دیکھ کر۔

حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

کی مشہور و معروف تصنیف

غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب

جس میں آپ کے مقالات۔ ارشادات۔ اذکار۔ توحید و سنت کے مواعظ حسنہ۔ مسائل کی تشریح۔ اسلام اور ارکان اسلام کی فلاسفی۔ غرضیکہ تمام اسلامی مسائل پر مدلل بحث فرمائی ہے۔ اصل عبارت عربی ہے اور بین السطور اُردو ترجمہ۔ حاشیہ پر فتوح الغیب درج ہے۔ نادر اور گراں قدر علمی تحفہ ہے۔ قیمت صرف پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک جو علیحدہ ہوگا۔ منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

شفاء العلیل اُردو ترجمہ القول الجمیل مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی۔ قیمت ۴ر ۔ منیجر اہلحدیث

کرنے میں دریغ نہ کیا جاویگا۔ امید ہے کہ ہمارے پرانے دوست مدیر "درنجف" ابھی مع اخبار زندہ ہی ہونگے اور آپ براہ کرم اپنی تبرا بازی کی پرانی اداؤں سے شیریں نمک پاشی فرماکر ہمارے مندمل زخموں کو ہرے بھرے کرتے ہوئے ہمیں مشکور وممنون فرمائیں گے۔

اے خوش آں روز کہ آئی و بصد ناز آئی
بے حجابانہ سوئے محفل ما باز آئی

مسئلہ امامت مع اپنی ہیئت کذائی مندرجہ ذیل کے شیعوں کی ایک انوکھی اور عجوبہ ایجاد ہے۔ اور انہیں اپنی اس ایجاد پر ناز بھی ہے۔ چنانچہ وہ اپنے لئے امامیہ کے لقب سے ملقب ہونا نہایت پسند کرتے ہیں اور اس کو اصل دین سے جانتے ہیں۔ بلکہ جیسا کہ آئندہ نمبروں سے آپ پر ثابت ہوگا۔ وہ امامت کا رتبہ نبوت سے بھی زیادہ جانتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ امام عالم الغیب ہوتا ہے۔ (صافی شرح کافی جزء دوم صفحہ ۲۲) اور مخلوق خدا پر قضا وقدر اور حلال وحرام و دیگر احکام کا جاری کرنا امام کے اختیار میں ہوتا ہے (اصول کافی صفحہ ۲۶) تاہم وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اماموں میں شمار نہیں کرتے۔ چنانچہ ان کے بارہ امام مندرجہ ذیل ہیں

(۱) علیؓ۔ (۲) حسنؓ۔ (۳) حسینؓ۔
(۴) زین العابدینؒ۔ (۵) باقرؒ (۶) جعفرؒ
(۷) موسیٰؒ۔ (۸) رضاؒ۔ (۹) تقیؒ۔
(۱۰) نقیؒ۔ (۱۱) حسن عسکریؒ۔ (۱۲) مہدی۔

شیعوں کا خیال ہے کہ قرآن شریف میں ان اماموں کے نام وحقوق درج تھے۔ جو کہ مخالفین نے خارج کر دیئے۔ چنانچہ تفسیر صافی میں تفسیر عیاشی سے منقول ہے کہ امام محمد باقر نے فرمایا۔

(۶۳) لَوْ قُرِئَ الْقُرْآنُ كَمَا اُنْزِلَ لَاَلْفَيْتَنَا فِيْهِ مُسَمَّيْنَ اگر قرآن اسی طرح پڑھا جائے جیسا کہ نازل کیا گیا تھا تو یقیناً ہم لوگوں کو اس میں نام بنام پائے گا۔ پھر آگے فرماتے ہیں۔

(۶۴) لَوْلَا اَنَّهٗ زِيْدَ فِي الْقُرْآنِ وَنُقِصَ مَا خَفِيَ حَقُّنَا عَلٰى ذِيْ حِجًى۔ اگر قرآن میں بڑھایا گیا نہ ہوتا اور گھٹایا گیا نہ ہوتا تو ہم لوگوں (یعنی اماموں) کا حق کسی عقلمند پر پوشیدہ نہ رہتا لیکن جب ہم کافی کی مندرجہ ذیل روائت دیکھتے ہیں کہ امامت یا ولائت کو اللہ عز وجل نے بطور راز کے نازل کیا تھا تو تعجب ہوتا ہے کہ راز کو پوشیدہ بھی رکھنا اور پھر قرآن میں بھی نازل کرنا دو متضاد امور ہیں۔ چنانچہ اصول کافی صفحہ ۴۸۶ میں ہے۔

(۶۵) قال ابو جعفر علیه السلام ولایة الله اسرّها الی جبریل واسرّها الخ وَاَنْتُمْ تُذِيْعُوْنَ ذَالِكَ۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ولایت الٰہی یعنی امامت بطور راز کے خدا نے جبریل سے بیان کی اور جبریل نے بطور راز کے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کی اور محمد صلعم نے بطور راز کے علیؓ سے بیان کی اور علیؓ نے بطور راز کے جن لوگوں سے چاہا بیان کیا اور اب تم لوگ اسکو مشہور کر رہے ہو۔

سمجھ میں نہیں آتا جب یہ راز تھا تو قرآن میں کیوں نازل کیا گیا۔ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ جن اصحاب نے اس راز کو قرآن مجید سے نکال دیا ہے انہوں نے مشیت ایزدی کی تعمیل کی ہے پھر شکایت کیسی؟ پھر اس میں راز ہے بھی کیا۔ جس امامت کی تبلیغ کتب شیعہ کر رہی ہیں اس میں تو کوئی راز کی بات معلوم نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ سینہ بسینہ کوئی راز آرہا ہو تو کہہ نہیں سکتے۔ لیکن اس روایت سے وہ تمام افسانے موضوع ثابت ہوئے جو شیعہ بیان کرتے ہیں کہ غدیر خم کے موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑے مجمع میں حضرت علی کی امامت کا اعلان کیا تھا ؎

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

اماموں کے اختیارات ومعصومیت

اصول کافی صفحہ ۱۱۵ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا

(۶۶) ما جاء به علیؑ اٰخُذُ به وما نهی عنه انتهی عنه جَرٰی له من الفضل مثلُ ما جَرٰی لمحمد الخ وكذٰلك يَجْرِيْ لائمة الهدٰی واحدٍ بعد واحدٍ

یعنی جو احکام علی لائے ہیں ان پر عمل کرتا ہوں اور جس چیز سے علی نے منع کیا ہے اس سے باز رہتا ہوں ان کی بزرگی مثل اس کے ہے جو محمدؐ کی ہے اور محمدؐ کو خدا کی تمام مخلوقات پر فضیلت ہے اور علی پر ان کے کسی حکم کے متعلق اعتراض کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ پر اور اس کے رسول پر اعتراض کرنے والا اور علی کا انکار کرنے والا چھوٹی بات میں یا بڑی بات میں اللہ کے ساتھ شرک کرنے کی حد میں ہے۔ امیر المومنین اللہ کے دروازہ تھے کہ اللہ تک سوا اس دروازہ کے پہنچ نہیں ہوسکتی اور اللہ کی راہ تھے کہ جو شخص اس راہ کے سوا دوسری راہ پر چلا وہ ہلاک ہوا۔ اور اس طرح تمام آئمہ ہدیٰ کی بزرگی یکے بعد دیگرے ہے

حدیث صاف کہہ رہی ہے کہ بارہ اماموں کی بزرگی اور فضیلت بالکل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر ہے اور تمام انبیاء سے بڑھ کر ہے۔ حملہ حیدری کا مصنف اسی حدیث کا ترجمہ کرتا ہے ؎

ہمہ صاحب حکم بر کائنات
ہمہ چوں محمد منزہ صفات

اسی اصول کافی میں آگے بڑھ کر صفحہ ۲۷۸ میں ہمیں ایک اور روائت ملتی ہے کہ

(۶۷) عن محمد بن سنان قال کنت عند ابی جعفر الثانی علیه السلام فاجریت اختلاف الشیعة الخ ولن یشاؤ الا ان یشاء الله تبارك وتعالٰی

یعنی محمد بن سنان کہتے ہیں کہ میں امام تقی علیہ السلام کے پاس تھا شیعوں کے (مذہبی) اختلاف کا تذکرہ کیا تو امام نے فرمایا کہ بتحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی واحدنیت کے ساتھ منفرد رہا پھر اس نے محمدؐ اور علیؓ اور فاطمہؓ کو پیدا کیا۔ پھر یہ لوگ ہزاروں برس رہے

زمانہ کی نیرنگیاں

(محررہ مولوی نور محمد میانوی از جہلم شہر)

دنیا کے عجائبات ہزاروں لاکھوں سے متجاوز ہیں۔ جن کا شمار انسانی دماغ سے بالاتر ہے۔ سیاحان ملک و تحریر کنندگان تواریخ بھی آخر اسی نقطہ پر ختم کرتے ہیں کہ سوائے رب العلمین عالم الغیب کے کوئی بنی نوع انسان عجائبات دنیا کو شمار نہیں کرسکتا۔ بقول شخصے ؎

ابھی اس راہ سے گزرا ہے کوئی
کہے دیتی ہے شوخی نقش پاکی

منجملہ ان عجائبات میں سے ایک دنیا کا ایک عجوبہ دمجوبہ اسلام کے فرزندان وعاشقان نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا بناکردہ جامع قرطبہ تھا۔ جس کے حالات تحریر کرتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے اور آنسو کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ اللہ اللہ کیا تھا اور کیا ہوگیا۔ اے مولا کریم اپنے بندوں میں وہی جوش پیدا کردے تاکہ پھر اسلامی جھلک دنیا میں نظر آئے۔ آمین یا الہ العلمین۔

؎ یہ چمن یونہی رہیگا اور ہزاروں جانور
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اُڑ جائینگے

جامع قرطبہ ایک عالیشان مسجد تھی۔ جس کو اموی حکمرانوں کے ایک بادشاہ عبد الرحمن ثانی نے تعمیر کیا تھا۔ ۸۰۰ء میں اس کو یہ خیال پیدا ہوا۔ اور ایک وسیع و بلند جگہ تجویز کر کے روئے زمین کے مشہور اور چیدہ صناعوں اور معماروں کو طلب کرکے ان کو مسجد کے تعمیر کرنے کا کام سپرد کیا۔ انہوں نے اس کو ایک عرصہ دراز میں ختم کیا اور بادشاہ کا بہت سا روپیہ اس میں خرچ ہوا۔ اور یہ مسجد نہ صرف مغرب میں ہی بے مثال تھی بلکہ مشرقی اسلامی شہر بھی اس وقت اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کرسکتے تھے۔ یہ ایک دریا کے کنارے ایک بلند مقام پر واقع ہے۔ اس کی اندرونی عمارت پتھروں کے بے شمار ستونوں پر قائم ہے۔ ستونوں کی ۱۹ قطاریں ہیں۔ اور ایسی ترتیب سے بنائے گئے ہیں کہ جس طرف سے دیکھا جائے ایک ہی قطار میں نظر آتے ہیں۔ اور صحیح طور پر شمار نہیں ہوسکتے۔ بعض مورخ اسکی تعداد ایک ہزار چارسو بیان کرتے ہیں اور بعض صرف چارسو۔ اگر مشرق کی طرف کھڑے ہوکر جانب مغرب ان کو دیکھا جائے تو ۳۵ قطاریں نظر آتی ہیں حالانکہ کل قطاریں ۱۹ ہیں۔ مسجد کا صدر دروازہ مطلا و مذہب تھا۔ دروازوں سے محراب و منبر تک ۱۹ اور بعض کے نزدیک ۲۸ صفیں تھیں۔ فرش سنگ مرمر کا تھا۔ اور سنگ موسیٰ سے اس میں بیل بوٹے بنے ہوئے تھے۔ مسجد میں چار ہزار چارسو روشنی کے جھاڑ اور فانوس رات کو روشن کئے جاتے تھے اور ان پر چار ہزار رطل (آدھ سیر) تیل خرچ ہوتا تھا۔ ایک سوبیس رطل سالانہ عود اور لوبان مسجد کو معطر رکھنے کے واسطے خرچ کیا جاتا تھا۔ اور کبھی اس سے بھی زیادہ خرچ ہوتا تھا۔ مسجد کے دروازے پیتل کے پتروں سے جڑے ہوئے تھے اور اس پر صناعی کی ہوئی تھی۔ چھت کی کڑیاں اور شہتیر صنوبر کی لکڑی کے تھے اور ان پر بھی نقش و نگار کئے ہوئے تھے۔ معماروں نے ان پر کوئی ایسا عمدہ مصالحہ لگایا ہوا تھا کہ باوجود سینکڑوں برس گزر جانے کے اب تک بھی ویسے کے ویسے نظر آتے ہیں۔ تمام مسجد پر نقاشی و گلکاری کرنے میں بڑی صنعت دکھائی گئی ہے۔ جا بجا قرآن مجید کی آیات لکھی ہوئی ہیں۔ مسجد کے متعلق ایک عالیشان حجرہ بھی تعمیر کیا ہوا ہے۔ اسکے بنانے میں بھی صنعت کاری سے کام لیا گیا ہے۔ اس میں قرآن مجید رکھے جاتے ہیں۔ اس کا نام حجرہ مقصورہ تھا۔ اسکے علاوہ اور بھی عمارتیں مسجد کے متعلق مسجد کے احاطہ میں واقع تھیں۔ حجرہ میں ایک چاندی کا جھاڑ لگا ہوتا تھا۔ جس کی روشنی سے تمام حجرہ جگمگ کرتا تھا۔ مسجد کے اندر ایک باغیچہ بھی تھا۔ جس کے اندر ایک وسیع حوض وضو کرنے کے واسطے تھا۔ حوض میں سنگ مرمر کے چشمے جاری تھے جو باغیچہ کے درختوں کو سیراب کرتے تھے۔ اور ان میں رنگ برنگ کی مچھلیاں ہوتی تھیں۔ باغیچہ کا دروازہ ۶۲ ستونوں پر قائم تھا۔ مسجد کا سب سے بلند مینار جس پر اذان ہوتی تھی ۲۴۰ فٹ بلند تھا۔ میناروں کے علاوہ کئی سنہری اور روپہلی گنبد تھے جو دور سے دھوپ میں چمکتے تھے۔ اب سنا جاتا ہے کہ یہ مسجد مبارک کلب میں تبدیل ہوگئی ہے۔ اور اب اس کے صرف ۶۲۰ ستون باقی رہ گئے ہیں۔ مگر نام اس کا اب تک بھی مسجد ہے۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ (ماخوذ)

شیعوں کے افسانے

امامت کے ترانے

(نمبر ۱۰)

مرقومہ ملک ہدایت اللہ صاحب سوہدروی از بابینا سنٹرل انڈیا

شیعوں کے افسانوں کا آخری نوواں مضمون ۱۴۔ اگست ۱۹۲۹ء کو شائع ہوا تھا۔ جس میں افسانوں کی تعداد ۶۲ تک پہنچی تھی۔ اسکے بعد آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس نے تدوین تاریخ اہلحدیث کا بار جو میرے سر ڈالا تو سات آٹھ سال تک میری فرصت کے اوقات بالعموم اسی کام کے لئے وقف ہوگئے۔ طباعت تاریخ کے بعد بعض دیگر جھمیلے ایسے آڑے آئے کہ آج تک ادھر توجہ نہ کرسکا۔ میں اپنی اس طویل اور مجبوراً غیر حاضری پر شیعہ مومنین سے معذرت کرتا ہوں۔ انشاء اللہ آئندہ حتی الامکان خدمت

فتاویٰ

س ۱۰۲؎ } ایک منکوحہ عورت اپنے آشنا کے ساتھ ناجائز تعلق پیدا کر کے خاوند کے گھر سے مفرور ہو گئی۔ آشنا نے خاوند سے طلاق حاصل کرنے کی بہت کوشش کی۔ لیکن خاوند نے طلاق نہ دی۔ الشاعدالت میں عورت اور اس کے آشنا کے برخلاف اغوا کا مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ عورت اور اس کے آشنا نے طلاق لینے سے مایوس ہو کر یہ کیا کہ عورت نے عیسائی مشن میں جا کر عیسائیت اختیار کی ہے۔ ارادہ یہ رکھتی ہے کہ خاوند سے جدا ہو کر پھر تائب ہو کر اور بعد توبہ دوسرا خاوند حسب منشا کرے گی۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس نیت سے یعنی تبدیل زوج کی وجہ سے عورت کا مرتد ہو جانے سے نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا۔ دوسرا یہ کہ جس آشنا کی امداد سے عورت نے عیسائیت اختیار کی ہے۔ یا جس جس شخص نے رشتہ نسبی سے مجبور ہو کر ارتداد میں مالی امداد دی ہے ان کے ساتھ مجالست مکالمت مواکلت مشاربت شرعاً جائز ہے یا نہ۔

(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۰۲؎ } ارتداد حقیقۃً ہو یا حیلۃً عند الجمہور مرتدہ کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ من قال انی بری من الاسلام فان کان کاذبا فھو کما قال (نسائی ابن ماجہ) ہمارے دوست ایسی بیہودہ عورت کے متعلق بے جا کوشش کرتے ہیں کہ اس کے متعلق یہ فتویٰ حاصل کریں کہ اس کا نکاح فسخ نہیں ہوا۔ یہ نہیں سوچتے کہ ایسی بدچلن عورت کا اگر ان کے زعم کے مطابق نکاح فسخ نہ بھی ہو تو وہ مسلمان نیک چلن کے کس کام کی ہے۔ پھر بھی وہ عادۃً زانیہ ہے جو نیک مرد کے لئے حرام ہے۔ اگر اسکو جبراً و قہراً شخص مذکور کے گھر میں رکھا جائے تو وہ آباد نہ ہو گی۔ ایسے حالات میں علماء سے حصول فتویٰ کا خدا جانے کیا فائدہ ہے۔

بہر حال فتویٰ یہی ہے کہ مرتدہ کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ لقولہ تعالیٰ ولا تمسکوا بعصم الکوافر (الآیۃ)

س ۱۰۳؎ } ہندہ غیر مسلم پیشہ طوائف کا کرتی تھی۔ اس حالت میں ہندہ نے کچھ مال اور اولاد بھی حاصل کی۔ مابعد ہندہ نے اسلام قبول کر کے زید مسلم سے نکاح کر لیا۔ ہندہ کی اولاد یعنی لڑکے محنت اور مزدوری کرنے کے قابل ہیں لیکن ہندہ سے جدا ہیں۔ سوال (۱) ہندہ کا مال خود حاصل کردہ اس کی اولاد کا شمار کیا جائے یا ہندہ کی ملکیت ہے (۲) مال مذکورہ سے زید یعنی ہندہ کا خاوند نفع اٹھا سکتا ہے یا نہیں؟ (۳) ادائیگی زکوٰۃ زید کے ذمہ ہو گی یا ہندہ کے ذمہ ہو گی؟

(محمد علی خریدار اہلحدیث ۱۹۵۹ راجپوتانہ)

ج ۱۰۳؎ } ہندہ کا مال جو پیشہ زنا سے کمایا ہوا ہے جمہور کے نزدیک توبہ کرنے کے بعد بھی حرام مال ہے۔ ہاں جو علماء بعد توبہ کے ایسے مال کو حلال قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک ہندہ خود اور اس کا خاوند اور اولاد اس مال سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس کی زکوٰۃ بھی ہندہ کے ذمہ ہے۔ کیونکہ اب وہ اپنے مال کی جائز مالک بن گئی ہے

اللہ اعلم!

س ۱۰۴؎ } اخبار "اہلحدیث" میں چھپا ہے کہ احکام شرعی بالغ پر نافذ ہوتے ہیں، تو صدقہ فطر نابالغ پر کیوں قرار دیا جاتا ہے حالانکہ بچہ روزہ بھی نہیں رکھتا اور بغیر فطرہ روزہ کے معلق رہنے کی بابت ذکر آیا ہے۔ جب روزہ ہی نہیں تو معلق کیا معنی۔

(عبد الغنی اینڈ برادرز رتلام)

ج ۱۰۴؎ } صدقہ فطر بچہ پر واجب نہیں بلکہ بچے کے والدین پر ہے جیسے اس کا نان نفقہ دیگر حقوق والدین کے ذمہ ہیں۔ ویسے یہ بھی ہے۔ بچے کے ثواب کے حقدار بھی ماں باپ ہیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج ولک اجرا۔ (الحدیث) اللہ اعلم!

قواعد بابت استفتاء

از دفتر اہلحدیث امرتسر

(۱) محصول کے لئے واپسی لفافہ آنا چاہئے بیرنگ جواب نہ دیا جائیگا۔

(۲) واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ اُردو یا انگریزی یا دیسی حرفوں میں لکھا کریں۔ (اخبار اہلحدیث میں جواب لینے کے لئے اسکی ضرورت نہیں)

(۳) علاوہ محصول ڈاک کے فی سوال دو پیسے (۲) غریب فنڈ کے لئے آنا چاہئے۔

(۴) فرائض (تقسیم وراثت) میں فی بطن ۸ (آٹھ آنے) غریب فنڈ میں آنے چاہئیں۔

نوٹ:- نمبر دوم پر عمل کرنا بہت ضروری ہے یعنی واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ واپسی لفافہ پر پتہ مرقوم نہ ہونے سے تکلیف ہوتی ہے اور دیر بھی لگتی ہے۔ اس لئے اپنا پتہ خود لکھ کر لفافہ داخل لفافہ کر کے بھیجا کریں۔

غریب فنڈ کی آمد سے غریبوں کی مدد کی جاتی ہے جس کا حساب اخبار "اہلحدیث" میں چھپتا رہتا ہے۔ یہ بڑا مفید سلسلہ ہے۔

فتاویٰ نذیریہ

شیخ الحدیث مولانا سید نذیر حسین مرحوم دہلوی کی تمام عمر کے فتاویٰ کا مجموعہ۔ جس میں آپ نے ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث کی رو سے دیا ہے۔ ہر اہل حدیث گھر میں اس کتاب کا موجود ہونا ضروری ہے۔ پہلے اس کی قیمت پانچ روپے تھی اب صرف ۳ روپے ہے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

اثار المتبوعہ۔ مذہب اہل حدیث کی رو سے ایک مجلس کی تین طلاقوں کا ذکر۔ اور معترضین کو جواب۔ قیمت ۸ر (منیجر اہلحدیث)

پھر خدا نے تمام چیزوں کو پیدا کیا اور ان کو اپنی مخلوق پر گواہ بنایا اور ان کی اطاعت مخلوق پر فرض کی اور مخلوق کے تمام معاملات ان کے سپرد کئے۔ پس یہ حضرات جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کر دیتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کر دیتے ہیں اور وہ ہرگز نہیں چاہتے بغیر اس کے کہ اللہ تبارک تعالیٰ چاہے۔

لیجیئے تمام معاملات دنیا کے تو حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے سپرد ہیں مگر باقوال شیعہ ہی حضرت فاطمہؓ باغ فدک کے حصول کے لئے حضرت صدیق اکبر کی محتاج تھیں۔ جس پر حضرت عمرؓ نے ناروا سلوک کیا اور حضرت علیؓ تین خلافتوں تک اپنا حق خلافت ہی نہ حاصل کر سکے۔ اس کے بعد جب حاصل کرنا چاہا تو حضرت معاویہؓ ایسے آڑے آئے کہ تمام عمر اسی جھمیلے میں گزر گئی۔ مگر تمام صحابہ آپکی خلافت پر متفق نہ ہو سکے۔ شاید اس وقت یہ اختیارات بحق حضرات ثلاثہؓ ضبط کئے گئے ہوں۔

مصحف فاطمہ۔ کتاب علی اور چمڑے کے تھیلے کی کہانی

اصول کافی صفحہ ۱۴۶ میں ایک مستقل باب ہے جس کا عنوان ہے:-

باب فیہ ذکر الصحیفۃ والجفر والجامعۃ ومصحف فاطمہ علیہا السلام۔

اس باب میں سب سے پہلی حدیث جناب ابو بصیر صاحب سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں:-

ایک روز میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس گیا اور میں نے ان سے کہا کہ میں کچھ آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ یہاں کوئی غیر آدمی تو نہیں ہے غرضیکہ بطور راز کے امام نے سب کچھ ان سے بیان فرمایا:

اس حدیث کے چند فقرات ملاحظہ ہوں:-

(۴۸) ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَ اِنَّ عِنْدَنَا الجامعۃ الخ حتّٰی اَرْشٍ هٰذَا کَاَنَّہٗ مُغْضَبٌ ثُمَّ قَالَ وَعِنْدَنَا الجفر۔ الخ الَّذِیْنَ مَضَوْا مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْل۔ ثُمَّ قَالَ وَعِنْدَنَا لَمُصْحَفُ فَاطِمَۃَ الخ وَاللّٰہِ مَا فِیْہِ مِنْ قُرآنِکُمْ حَرْفٌ وَّاحِدٌ۔

پھر امام نے فرمایا کہ اے ابو محمد بہ تحقیق ہمارے پاس جامعہ ہے اور لوگوں کو کیا معلوم کہ جامعہ کیا چیز ہے ابو محمد کہتے ہیں میں نے کہا کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں[1] جامعہ کیا چیز ہے امام نے فرمایا وہ ایک کتاب ہے جس کا طول ستر ہاتھ ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے رسول کی اپنی منہ کی بولی ہوئی اور علی کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی میں یہاں تک کہ زخم میں چھل جانے کی دیت بھی اس میں ہے۔ پھر امام نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے مجھے فرمایا کہ اے ابو محمد کیا تم اجازت دیتے ہو میں نے کہا میں آپ پر فدا ہو جاؤں میں تو آپ ہی کا ہوں[2] آپ جو چاہیں کریں پھر امام نے اپنے ہاتھ سے گویا کہ غصہ کی حالت میں مجھے دبایا اور فرمایا کہ ہاں اس کی دیت بھی۔

پھر امام نے فرمایا کہ بہ تحقیق ہمارے پاس جفر ہے اور لوگوں کو کیا معلوم کہ جفر کیا چیز ہے۔ میں نے کہا جفر کیا چیز ہے امام نے فرمایا وہ تھیلہ ہے چمڑے کا۔ جس میں نبیوں اور وصیوں کا علم[3] ہے۔ اور جو علماء بنی اسرائیل گزرے ہیں ان سب کا علم اس میں ہے۔

پھر امام نے فرمایا کہ ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہا السلام ہے اور لوگوں کو کیا معلوم کہ مصحف فاطمہ کیا ہے فرمایا کہ وہ ایک مصحف ہے جو تمہارے اس قرآن سے تگنا ہے قسم اللہ کی تمہارے اس قرآن کا ایک حرف بھی اس میں نہیں ہے۔

حیرانگی تو یہ ہے کہ ان سب اماموں کے پاس یہ جملہ علوم اور اختیارات بھی تھے اور ان کو خلافت کی خواہش بھی بہت رہی مگر ان علوم اور اختیارات سے انہوں نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ حضرت علیؓ اگر اپنے ان اختیارات خصوصی اور علوم ازلی و ابدی سے کام لیتے تو جنگ جمل و صفین میں لاکھوں مسلمان شہید ہونے کے باعث پھر بھی مسلمہ خلافت سے محروم نہ رہتے۔ امام حسینؓ نے باوجود زہد اور شہادت کا علم اور اختیار ہوتے ہوئے خواہ مخواہ اپنے ساتھ بے گناہ خاندان کو بھی ہلاکت میں ڈالا امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے بھائی حضرت زید کی کچھ مدد نہ فرمائی اور وہ ہزاروں شیعوں کے ساتھ خود بھی شہید ہو گئے۔

خلافت عباسیہ میں بے چارے معصوم اماموں پر جو مصائب نازل ہوتے رہے ہیں تاریخ اور کتب شیعہ ماتم کناں ہیں۔ مگر انہوں نے نہ کبھی اپنے اختیارات سے کام لیا نہ علوم سے فائدہ اٹھایا ؎

زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری غالب
ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ خدا رکھتے تھے

(باقی آیندہ)

---

[1] حجرہ میں صرف زبانی یا میدان جنگ میں عملاً؟ شیعوں کی گذشتہ تاریخ اس کا صحیح جواب دیتی ہے۔ (نامہ نگار)

[2] تقیہ کی آڑ میں؟

[3] تھیلے میں علم؟ منہ

آئینہ مذاہب امامیہ

ترجمہ اُردو
تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلویؒ

جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ۔ ان کے عقائد، اعمال غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی میں تھی مگر اُردو خواں ناظرین کے لئے اُردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ ضرور منگائیں ورنہ ختم ہونے پر انتظار کرنا پڑیگا۔

قیمت فی جلد تین روپیہ۔ محصول ڈاک ۱۲؍

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ملکی مطلع

حج کمیٹی پر اعتراض

اخبار "خادم کعبہ" لاہور کی ۸ جولائی کی اشاعت میں کسی صاحب نے پنجاب کی حج کمیٹی پر کچھ اعتراضات کئے ہیں کہ اس کے ممبر سرکاری طور پر نامزد ہونے کی وجہ سے سرکار کے حسب منشا کام کرتے ہیں۔ چونکہ میں بھی گورنمنٹ کی طرف سے اس کمیٹی کا منتخب ممبر ہوں۔ اس لئے مجھے بھی خاص طور پر مورد الزام بنایا گیا ہے۔ آج کل یہ عام رواج ہے کہ ملزم کا بیان سننے سے پہلے ہی اسکو صحیح معنی میں مجرم قرار دے کر اپنی تعلّی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ خیر ایسا کرنے والے جانیں اور ان کا کام۔ مگر اعتراض کا جو حصہ میری ذات سے تعلق رکھتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مجھے سرکار کی طرف سے کبھی کوئی ایما نہیں ہوا جس کے زیر اثر میں نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہو۔ نہ کبھی میں نے اپنے مافی الضمیر کے اظہار میں حکومت کا مفاد اپنے ذہن میں رکھا ہے وکفیٰ باللہ شہیداً۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ گورنمنٹ نے ابتدا ہی سے اعلان کر رکھا ہے کہ صوبہ پنجاب کی حج کمیٹی (غالباً ہر صوبہ کی حج کمیٹی) ایڈوائزری کمیٹی ہے۔ یعنی اس کا کام صرف مشورہ دینا ہے۔ گورنمنٹ اس کے ماننے پر مجبور نہیں ہے۔ یہ اعلان بھی صاف لفظوں میں ہو چکا ہے کہ حج کمیٹی کے ممبروں کو کوئی الاؤنس حتیٰ کہ ریل کا کرایہ بھی نہیں ملیگا۔ اس اعلان کے باوجود ہمدردانِ اسلام دور دراز سے کمیٹی کے اجلاسوں میں شریک ہوتے ہیں اور اپنی ہمدردانہ تجاویز کا اظہار کر جاتے ہیں۔ جن کو قبول کرنے پر گورنمنٹ کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن بمصداق "کس نشنود یا نہ شنود من گفتگوئے مے کنم" حاجیوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنے میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ مثال کے طور پر ایک پاس شدہ تجویز کا ذکر کرتا ہوں جو گورنمنٹ کی خدمت میں بھیجی گئی۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ حج کمیٹی کے دو ممبروں کو کراچی تک ریل کا ٹکٹ مفت دیا جائے تاکہ وہ وہاں جا کر بچشم خود حاجیوں کے حالات کا معائنہ کریں۔ اس تجویز کے ماتحت ایک وکیل صاحب کو کراچی بھیجا گیا۔ نامہ نگار کیسی تعلّی سے اس بے چارے بے گناہ کا ذکر کرتا ہے:۔

اس پنجاب حج کمیٹی نے لاکالج کے ایک گریجوائٹ کو جسے بار روم کی ہوا شاید موافق نہ آئی کراچی بھیج دیا اور وہ حجاج کرام سے پوچھتا رہا کہ تمہیں جہاز میں کیا کیا تکالیف پیش آئیں۔

اللہ رے رعونت اور استکبار۔ کس قدر توہین آمیز الفاظ میں اس بے چارے کارکن کا ذکر کیا ہے۔ اس بات کا جواب تو اس وقت دینگے جب وہ اس گریجوائٹ کا نام اور اس مہینے کا نام بتاویں گے جس میں گریجوائٹ مذکور گیا تھا۔

ادارہ حج مکہ سر دست ہم ادارۂ حج مکہ کے ذمہ داروں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ خادم کعبہ کو حجازی حکومت کا سرکاری اخبار سمجھا جاتا ہے۔ کیا اسی خدمت کے لئے اسکو ہزارہا روپیہ کی امداد ملتی ہے؟ کیا خدمت حجاج کا یہی طریقہ ہے جس سے حج کمیٹی کے ارکان اور کارکنوں کی دل آزاری اور توہین ہو۔ ایسے ہی ہوا خواہوں کے حق میں کہا گیا ہے؎

ہوئے تم دوست جسکے دشمن اُس کا آسماں کیوں ہو

اسی طرح کئی ایک تجاویز ہیں جو میری موجودگی میں پاس ہونے کے بعد بھیجی گئیں۔ جن کا حشر خدا جانے کیا ہوا۔ اندریں حالات حج کمیٹی مورد الزام کیونکر ہو سکتی ہے۔ ہاں عازمین حج سے ہمدردی کا اظہار کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ہر ہمدرد کو اختیار ہے کہ اپنی تجویز سکرٹری صاحب حج کمیٹی پنجاب لاہور کے پاس بھیجکر التماس کرے کہ وہ اس کو کمیٹی کے اجلاس میں پیش کریں۔ پھر اسکے متعلق فیصلے کی ایک عام اطلاع شائع کریں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مزید استفسار کیا جائے ایسا ہرگز نہ ہونا چاہئے کہ دور بیٹھے بیٹھے ممبران حج کمیٹی کو سرکاری پٹھو کہہ کر بدنام کیا جائے۔ جس سے مقصود یہ ہو کہ مکہ شریف کے ادارہ حج کو جتلایا جائے کہ کام کرنے والے دراصل ہم (معترض) ہی ہیں۔ اگر ایسا کرنے سے معترضین کو کچھ فائدہ پہنچ جائے تو اس میں ہمارا کیا حرج ہے۔

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ۭ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝

چینی وفد ہندوستان میں

چند روز سے چینی وفد ہندوستان میں گھوم رہا ہے۔ تاریخ اشاعت تک تو شاید جہاز پر سوار ہو کر عازم وطن ہو جائیگا۔ پنجاب کے دار الحکومت لاہور میں بھی آیا۔ وہاں دو تین تقریریں بھی کیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ چینی حکومت کے ماتحت پانچ کروڑ مسلمان بستے ہیں جو دوسرے چینی باشندوں کے ساتھ ملک کی خدمت میں مساوی حصہ لیتے ہیں اس جنگ میں بڑا جرنیل ایک مسلمان ہے جس کے ماتحت تین لاکھ مسلمان جاپانیوں سے لڑ رہے ہیں ہم ہندوستان میں اس لئے آئے ہیں کہ ہندوستان کے باشندے جاپانی مال کا بائیکاٹ (مقاطعہ) کر دیں اور کچھ نہیں چاہتے۔"

لیکن یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ اس غرض کے لئے خاص مسلمانوں کا وفد کیوں آیا۔ جاپانی مال کا مقاطعہ کرانے میں بالخصوص مسلم جماعت کو کیا دخل ہے۔ دوسری بات بھی سمجھ میں نہیں آئی کہ وفد کے ارکان چینی زبان میں کیوں تقریریں کرتے رہے۔ ان کو چاہئے تھا کہ ہندوستان کی لسانی خصوصیت کے لحاظ سے ہندوستانی زبانوں کے جاننے والے ساتھ ہوتے۔ خیر جو کچھ انہوں نے کیا اچھا کیا۔

متفرقات

شکریہ معاونین | اس ہفتہ مولانا اشرف الدین صاحب دہلوی، شیخ نذیر احمد صاحب بہاولپوری اور جناب محمد بن ولی صاحب ساکن رنگون نے اخبار اہلحدیث کے لئے ایک ایک نیا خریدار بنایا ہے۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

تبلیغ اسلام کے شیدائیوں کو خصوصاً ناظرین اہلحدیث کو اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔

تقریظات

مرقاۃ القرآن | مولوی محمد عبداللہ صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لائل پور نے حال ہی میں ایک کتاب موسومہ مرقاۃ القرآن تالیف کی ہے۔ جس میں قرآن کریم پڑھنے کے لئے مختلف جملے و آیات صرفی نحوی اصول کے ماتحت علیحدہ علیحدہ سبقوں میں علی الترتیب لکھی ہیں۔ جن کو پڑھ لینے سے قرآن مجید روانی اور آسانی سے پڑھا جا سکتا ہے۔ طلباء کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۱۲/ - مولوی عبدالواحد مہتمم کتب خانہ انجمن ارباب، ذوق جھوانہ بازار لائلپور سے طلب کریں۔

تنقید | درس نمبر ۱۳ میں بجائے "المتنازع" کے نفی محمد بہ لم لکھنا چاہئے تھا۔

رسالہ نور | جالندھر شہر سے ہر ماہ شائع ہوتا ہے جس میں اسلامی، علمی، ادبی، اخلاقی، تجارتی، معاشی، طبی مضامین اور نظمیں وغیرہ شائع ہوتی ہیں قیمت سالانہ ایک روپیہ۔ پتہ: منیجر رسالہ نور بازار شیخاں۔ شہر جالندھر۔

یار غار ثانی | امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی کی سوانح عمری جو بچوں کو پڑھانے کے لئے خان صاحب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ ایل۔ این۔ پی وکیل سکریٹری انجمن رفیق الاسلام گوجرانوالہ نے لکھی ہے۔ قیمت مرقوم نہیں۔ پتہ مذکور سے طلب کریں۔

تقریر سیرت | رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک پر مولانا عبدالسلام صاحب ندوی کی تقریر۔ ٹریکٹ کی صورت میں شائع کی گئی ہے۔ انجمن منور الاسلام باغبانپورہ لاہور سے حاصل کریں۔

عذاب الہون | علی الفاتن المفتون - خواجہ حسن نظامی دہلوی نے قوالی کے جواز میں جو جو دلائل دیں۔ مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی نے ان کا مفصل جواب قرآن و حدیث و فقہ کی کتب سے لکھا خواجہ صاحب کے کسی مرید نے اس کتاب کا جواب لکھا۔ جس کا جواب الجواب مولانا نے ایسا مدلل دیا کہ پھر کسی کو جواب کی جرأت نہیں ہوئی۔ حاجی سید عبدالغفار صاحب متولی مسجد اہل حدیث بنگلور چھاؤنی سے ۲/ برائے محصول ڈاک بھیج کر مفت حاصل کریں۔

قیمتوں میں تخفیف

تفسیر ثنائی اردو | مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ مکمل آٹھ جلد کی اصل قیمت سولہ روپے تھی۔ مگر اب دس ۱۰ روپیہ کر دی گئی ہے۔

محمدیہ پاکٹ بک | مصنفہ منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری۔ جو مرزائی مشن کی تردید میں بہترین کتاب ہے قیمت بجائے ہے/ کے عہ (ایک روپیہ)

پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

امام کاذب کا دہلی میں ظہور | حکیم عبدالشکور صاحب شکراوی نے مولوی عبدالوہاب صاحب صدری دہلوی اور ان کے مریدین کے عقائد انہی کے الفاظ میں بصورت رسالہ شائع کئے ہیں۔ حکیم صاحب موصوف سے شکراوہ ضلع گوڑگانوہ سے طلب کریں۔

دعائے صحت | خاکسار ضعیف العمری کے باعث درد گھٹنہ میں مبتلا ہے۔ نماز باجماعت کے لئے مسجد تک نہیں جا سکتا۔ ناظرین میرے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار لال احمد ٹھیکیدار شولاپور

(مدیر) میں بھی اس تکلیف میں مستدعی کا شریک ہوں۔ لہٰذا میں بھی شریک دعا کیا جاؤں۔ (ابوالوفاء)

کوئی امداد نہیں آئی | ناظرین کرام کو غریب فنڈ کی امداد کی طرف بارہا توجہ دلائی گئی ہے مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ آیندہ کے لئے تو وصول داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔ خدانخواستہ کہیں سائلین کو موصول شدہ داخلے واپس نہ بھیجنے پڑیں۔ کیونکہ فنڈ نہ ہونے کے باعث اخبار نہیں جاری ہو سکیگا۔

از نو فنڈ عہ/ سابقہ بذمہ فنڈ عہ/ حساب بے باق۔

مولوی عبدالتواب صاحب غزنوی علیگڈھی | قصبہ باڑی ریاست دھولپور تشریف لائے تو آپ نے تین دفعہ وعظ فرمائی۔ جسے سب مسلمان بھائی خصوصاً برادران احناف ذوق شوق سے سنتے رہے۔ (دین محمد آہنگر از باڑی)

ضرورت ملازمت | خاکسار اردو مڈل پاس ہے غریب اور نادار ہونے کے باعث تنگ دست ہے کسی مدرسہ میں ابتدائی تعلیم اردو۔ حساب۔ جغرافیہ۔ وغیرہ پڑھانے کے لئے ضرورت ہو تو خاکسار کو یاد فرمائیں۔ (عبدالرشید از کھوتی چک۔ ڈاکخانہ لالہ موسیٰ۔ ضلع گجرات)

یاد رفتگاں | مولانا احمد مختار صاحب صدیقی نے شب دوشنبہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء مابین مغرب و عشاء داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے جان شیریں جان آفرین کے سپرد فرما دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (نذیر احمد خجندی از بمبئی)

اہلحدیث | خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

(۲) بنارس کے پرانے اہل حدیث تاجر کتب منشی فتح محمد صاحب قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے۔ (سیف بنارسی)

(۳) حاجی عبدالجبار صاحب بنارسی مرحوم کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ! (قاری احمد سعید از بنارس)

(۴) میاں نظیر الحق صاحب ولد حکیم محمد یعقوب صاحب [illegible]

چابک کھانے کی عادت

گھوڑا گھوڑا چابک کھا کر چلتا ہے۔ لیکن چابک کھا کر چلتے رہنے سے وہ دن بدن اور کمزور ہوتا جاتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اسے مناسب آرام دینے اور طاقتور غذا کھلانے سے خوب مضبوط بنانا چاہیئے۔ پھر وہ چابک لگے بغیر ہی اشاروں سے ہی ہوا کے ساتھ باتیں کرنے لگیگا۔ آدمیوں کو آجکل بناوٹی طاقت پیدا کرنے والی دوائیوں کے کھانے کی عادت سی پڑ گئی ہے جو انہیں اور بھی کمزور بنا رہی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ ایسی دوائیں استعمال کریں جن کی بدولت بدن کی صحت بڑھے۔ تمام اعضاء اور اجزا کو طاقت نصیب ہو اور حقیقی جوش اور جوانی پیدا ہو۔

کرن جوانی

ایسی ہی صفات کا مرقع ہے۔ جن کے کھانے سے تمام اعضائے رئیسہ اور غدود کو مناسب کام کرنے کی قدرت پیدا ہو جاتی ہے۔ تمام اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی تمام غدود کو اپنے کام پر لگاتی ہے اور جوان رکھتی اور جوانی لاتی ہے۔

قیمت ۱۰۰ گولی چار روپیہ للعہ۔ ۲۴ گولی ایک روپیہ عہ

پتہ:- امرت دھارا ۱۴ لاہور

سرمہ نور العین عہ

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ:- مینجر دوا خانہ نور العین مالیر کوٹلہ

اسلامی تصوف

مؤلفہ شیخ الاسلام حافظ ابن قیم جوزی رحمہ

جس میں تصوف اسلام۔ فقر مسنون۔ طریقت و حقیقت کے اصول و قواعد بیان کر کے بتلایا ہے کہ شاہراہ شریعت کی رو سے فقر اور عبودیت ہی سعادت کا حقیقی دروازہ اور سالک باللہ کا مقصود مطلوب ہے۔ قیمت عہ ملنے کا پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۲۴

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بینظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

مومیائی ۳۷

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/- آدھ پاؤ ۔۔ پاؤ بھر ۔۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

(۵۷)

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی بشیر احمد صاحب ضلع گورکھپور
"مومیائی میرے حق میں بے حد مفید ثابت ہوا۔ اس لئے معروض خدمت ہوں کہ ایک چھٹانک مولوی محمد ظہور علی صاحب کے نام ارسال فرمائیں" (۲۱-مئی ۳۸ء)

جناب مولوی گلزار احمد صاحب کھڑدھون
"میں نے کئی مرتبہ آپ سے اپنے نام پر اور دیگروں کے نام پر مومیائی منگائی۔ ماشاء اللہ تیر بہدف پایا۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دوکان کو ترقی پر ترقی دے۔ آمین ثم آمین۔ ایک چھٹانک امیر الدین میاں کے نام ارسال فرمائیں" (۳۰-مئی ۳۸ء)

(منگوانے کا پتہ۔ حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی امرتسر

انجمن اہل حدیث شہر امرتسر نے ۱۶ جولائی کو وفد کے پاس لاہور میں اپنا سفیر عربی زبان میں دعوتی نعرہ دے کر بھیجا۔ عربی زبان کو سب مسلمانوں کی مشترکہ زبان سمجھ کر رقعہ مذکور اسی زبان میں لکھا گیا۔ اس کا جواب آیا کہ ہم بہت جلد لکھنؤ جانے کا انتظام کر چکے ہیں اس لئے امرتسر نہیں جا سکتے۔ وفد مذکور نے تحریک اہل حدیث کے متعلق چند سوالات کئے جن کا جواب سفیر مذکور نے دیدیا۔ آخر انجمن کا سفیر یہ کہہ کر واپس آ گیا۔ ؎

بسلامت روی و باز آئی

اہل حدیث لیگ کا تار گاندھی جی کے نام

(اصل حقیقت)

عنوان بالا سے اخبار اہلحدیث ۸- جولائی کے ملکی مطلع میں فاضل اڈیٹر کا اعلان میں نے پڑھا۔ ڈاکٹر فرید صاحب سے میں اجنبی نہیں ہوں۔ جس طرح وہ اور امور مجھ سے دریافت فرما لیا کرتے تھے کاش اس امر کو بھی مجھ سے پوچھ لیتے تو اصل حقیقت ظاہر ہو جاتی اور اُن کو اس قدر پاپڑ بیلنے نہ پڑتے (آپ کا خط مذکورہ آیا لیکن میرے پاس نہیں)۔ واقعہ یہ ہے کہ کانگرس اور مسلم لیگ کے سمجھوتہ سے متعلق مسٹر جناح نے کانگرس کے صدر کو مسلم لیگ کی تمام شرطیں بلاکم و کاست مان لینے کے لئے جب یہ دعونس جمائی کہ "مسلم لیگ ہندوستان کے ۹ کروڑ مسلمانوں کی واحد نمایندہ جماعت ہے جس کا میں صدر ہوں" تو ہندوستان کی بعض مسلم سیاسی جماعتوں (جمعیت علماء ہند- احرار- خدائی خدمتگار اور شیعہ) نے اعلان کیا کہ مسٹر جناح کا دعوی مذکور صحیح نہیں ہے ہم مسلم لیگ کو اپنا نمایندہ تسلیم نہیں کرتے۔ ہندوستان کی مومن برادری نے بھی ڈاکٹر فرید صاحب کے وطن لہرپاسرائے میں جلسہ کر کے تجویز پاس کی کہ "ہم لوگ ہرگز مسلم لیگ کو اپنا رہنما نہیں مانتے" (ہند کلکتہ ۲- جولائی) اہل حدیثوں سے لیگیوں کا سلوک (جس کا نمونہ درج ذیل ہے) میرے پیش نظر تھا۔ میں نے ایسے وقت میں خاموشی مناسب نہ سمجھی اور گاندھی جی کو حسب ذیل تار ۲۸- جون کو بھیجدیا (کیونکہ اسی تاریخ میں کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کے ممبران (پٹیل، بوس اور مولانا آزاد وغیرہ) وردھا میں مجتمع تھے)۔

"میں بحیثیت صدر اہل حدیث لیگ کے آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ صدر کانگرس سے کہدیں کہ جماعت اہل حدیث نے مسٹر جناح کو اپنا امام و پیشوا[1] ہرگز نہیں مانا ہے نہ مسلم لیگ کو تمام اہل حدیثوں نے اپنی نمایندہ جماعت[2] تسلیم کیا ہے" (ملخصاً)

یہ اس لئے تا کہ جناح کے خط کے جواب میں اس امر کا وہ لحاظ رکھیں۔ یہ تار خاص گاندھی جی کے نام تھا۔ ایسوی ایٹڈ پریس والے جو اسی تاک میں رہا کرتے ہیں تار مذکور کی سُن گُن پا کر مختلف عنوانوں اور لفظوں سے شائع کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ پترکا کلکتہ ۲۰ جون میں تار کے جتنے الفاظ ہیں اُتنے ہندوستان اسٹنڈرڈ کلکتہ ۲۸- جون میں نہیں ہیں۔ معلوم نہیں انڈین نیشن پٹنہ میں اس میں کیا کمی بیشی کی گئی؟ ایسوی ایٹڈ پریس کے لفظوں کا ذمہ دار تو میں نہیں ہو سکتا۔ میری طرف اس امر کا انتساب کہ میں نے کہا ہے "مسٹر جناح مسلمانوں کے نمایندہ نہیں ہیں" صحیح نہیں۔ میں نے یہ کہا ہے کہ "اہل حدیث اُن کو اپنا پیشوا نہیں مان سکتے" میری بیدائے مذہب اہل حدیث کو مدنظر رکھ کر ہے۔ اگر کوئی اہل حدیث جناح کو اپنا امام[3] یا گاندھی کو اپنا پیشوا مانتا ہے تو اُسے مبارک ہو۔ لیکن میں اور جو لوگ میرے ہمخیال ہیں مسلم لیگ اور اُس کے صدر کو اپنا پیشوا اور رہبر تسلیم نہیں کرتے۔ اس کی بہت سی وجہیں ہیں۔ سیاسی وجوہ سے قطع نظر چند وہ باتیں عرض ہیں جو مذہبی کہی جاتی ہیں۔

(۱) گذشتہ الیکشن میں ہماری جماعت اور شہر کے لائق ترین شخص جناب مولوی عبدالمجید صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی خاص مسلم لیگ کے ٹکٹ پر صوبہ کی کونسل کے لئے کھڑے ہوئے تھے کیونکہ شہر مسلم لیگ کے زیر اثر تھا لیکن مولوی صاحب ممدوح بہت بری طرح گرا دیئے گئے۔ (۲) حال کا واقعہ ہے کہ شہر کے لیگیوں کی طرف سے مولوی حشمت علی بریلوی مولوی حبیب الرحمن الہ آبادی وغیرہ مفسدین تبرا باز بلائے گئے۔ اور صدر لیگ کی زیر صدارت ان کی تقریریں محلہ بہ محلہ کرائی گئیں۔ ان تقریروں کا مضمون کیا تھا؟ کلیجہ پر ہاتھ رکھ کر سنئے:-

"اہل حدیثوں، غیر مقلدوں، وہابیوں، دیوبندیوں گنگوہیوں اور کانگرسیوں کی آبرو، مال، جائیداد سنی مسلمانوں کو حلال ہے جہاں پاؤ لوٹ لو۔ ان کو لڑکیاں دینی گناہ ہے۔ ان کی بیٹیاں بہنیں لینی جرم عظیم ہے۔ یہ واجب القتل ہیں۔ یہ دوزخ کے ایندھن ہیں۔ ان سے کوئی تعلق نہ رکھو۔ تمہارے پیشوا مسلم لیگ بنارس کے صدر مولوی صفی الرحمن صاحب ہیں ان کے کہنے کے مطابق چلو وغیرہ وغیرہ۔"

اتنی سخت سخت باتیں کہی گئی ہیں کہ ان کا نقل کرنا بھی خلاف قانون ہے۔ ان تقریروں کا اثر یہ ہوا ہے کہ اہل حدیث ہندوؤں کے محلوں سے تو بلاخوف و خطر گزر سکتے ہیں لیکن لیگیوں کے محلوں میں خیریت نہیں ہے۔ ایسی مسلم لیگ اور اس کے کرتا دھرتا کو دور سے سات سلام۔ ؎

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی
بیچ ہی ڈالیں جو یوسف سا برادر پائیں

(قتیل الاخوان ابوالقاسم بنارسی)

اہلحدیث بھائی صاحب! بات تو صرف اتنی ہے کہ آپ نے یہ تار اگر اپنی ذات خاص سے بھیجا تھا تو آپ کی رائے پر مواخذہ نہیں۔ اگر اہل حدیث لیگ کی طرف سے

---

[1] اس سے مراد اگر مذہبی پیشوا ہے تو اس کی نفی کی ضرورت کیا ہے؟ (اہلحدیث)

[2] آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے پہلے قواعد و ضوابط جو زیر صدارت مولانا حافظ عبداللہ غازیپوری مرحوم مرتب ہو کر شائع ہوئے تھے۔ ان میں اپنی معروضات بذریعہ مسلم لیگ بھیجنے کا ذکر موجود ہے۔ (اہلحدیث)

[3] بنارس میں کانگرسی حکومت قائم ہو اور ایسی تقریریں کر کے دفعہ ۱۵۳- الف کی یوں توہین کی جائے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس امر میں لیگ سے زیادہ کانگرس کو ملعون کرنا چاہئے۔ (اہلحدیث)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی قابلقدر کتابیں

وعظ سکھانیوالی کتب

خطبات دین محمدی جس میں ساٹھ عدد خطبات ہیں۔ اور ہرایک خطبہ کے بعد ایک ایک وعظ علیحدہ درج ہے۔ قیمت ۶

مجموعہ خطب دوازدہ ماہی مترجم اُردو جس میں بارہ مہینوں کے خطبے از تالیفات مولانا محمد اسماعیل شہید دہلویؒ و مولانا شاہ ولی اللہ صاحب درج ہیں۔ قیمت ۸؍

خطبات حسینی توحید و سنت کے مطابق وعظ کی لاجواب کتاب۔ قیمت ۸؍

خطبہ دوازدہ ماہی عربی جو کہ خالص عربی زبان میں ہے قیمت صرف ۸؍

مجموعہ خطب مواعظ حسنہ از حضرت مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم۔ ہر صفحہ پر دو کالم ہیں۔ ایک میں اصل عربی الفاظ ہیں۔ دوسرے میں ان کا اُردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۱۲؍

خطبات التوحید مؤلفہ جناب مولانا حمید اللہ صاحب میرٹھی۔ قیمت ۱؍

کتاب الصلوٰۃ یعنی نماز کربی۔ مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب امرتسری اس کتاب میں نمازوں اور اس کے جملہ ارکان کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱؍

ہدایت الہدایت یہ امام غزالیؒ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ ہے [illegible] طہارت وغیرہ کے [illegible] قیمت ۱؍

علم الیقین ترجمہ تذکرۃ الواعظین اس کتاب میں ستاون باب ہیں اور ہر باب میں مختلف مواعظ پند و نصائح درج ہیں۔ قیمت ۸؍

انیس الواعظین ترجمہ اُردو مجلس الثامنین فن وعظ میں نایاب کتاب ہے۔ قیمت ۱۲؍

وعظ بینظیر اس میں دس وعظ ہیں ا۔ فضائل بسم اللہ۔ فضائل درود شریف معراج شریف۔ لقاء الٰہی۔ اعمال صالح صدقہ فضائل تقویٰ۔ رحمت الٰہی۔ اطاعت والدین۔ توکل۔ موت و قلب و زینت۔ قیمت ۱۲؍

احسن المواعظ حصہ اول۔ از تالیف عالم بے بدل۔ جامع معقول و منقول مولانا محمد ابراہیم صاحب دہلوی۔ قیمت ۸؍

فضائل الشہور والصیام سال کے بارہ مہینوں اور ہفتہ کے ساتوں دن اور روزوں کے فضائل، وظائف صحیح لکھے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۳؍

وعظ روزہ جس میں روزوں کے فضائل مفصل لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۲؍

حکایات الصالحین جس میں چند مشہور صالحین کی حکایات درج ہیں ضرور منگوائیں۔ قیمت ۸؍

تنبیہ الغافلین جس میں بد اعمال لوگوں کیلئے تازیانہ عبرت ہے۔ قیمت ۹؍

تذکرۃ الموت اس رسالہ کا مضمون اس کے نام سے ہی ظاہر ہے۔ قیمت ۱؍

تذکرۃ المسلمین مذمت کاہن و منجم و فضیلت نماز وغیرہ کا بیان ہے۔ قیمت ۱؍

شریعت کا لٹھ غیر پابند شرع لوگوں کے لئے لکھا ہے۔ قیمت ۱؍

کتاب الجنائز اس کتاب میں جنازہ کے متعلق وہ ضروری احکام و مسائل جمع کئے گئے ہیں جو احادیث سے ثابت ہیں۔ قیمت چھ آنے (۶؍)

کتاب الصیام حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کی مشہور کتاب مصفیٰ شرح مؤطا امام مالک کا اردو ترجمہ ۳؍

غنیۃ الطالبین تحفہ دستگیر۔ حضرت یعنی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی مشہور عالم کتاب غنیہ کا صرف اُردو ترجمہ۔ ۱۲؍

فتوح الغیب یہ بھی پیر صاحب موصوف رحؒ کی مشہور کتاب ہے۔ جو طالبان سلوک کے لئے ایک بیش بہا تحفہ ہے۔ ۸؍

کشف المحجوب (اُردو ترجمہ) یہ کتاب علم تصوف میں پنجاب کے مشہور و معروف بزرگ شیخ علی ہجویری صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم الشان یادگار ہے۔ اس کی تعریف میں جناب کا اسم ہی کافی ضمانت ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲؍

(کتب عملیات و تعویذات)

شفاء العلیل اُردو ترجمہ القول الجمیل۔ مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ۔ کتاب ہذا میں اقسام و شرائط بیعت۔ اور اس کے جواز عدم جواز پر بحث ہے۔ ساتھ ہی بعض اعمال اور وظائف برائے حل مشکلات و قضاء حاجات مندرج ہیں۔ بہت سے مسائل تصوف بھی زیر بحث آ گئے ہیں۔ قیمت ۸؍

کتاب التعویذات یعنی الدعا والدوا۔ مصنفہ نواب صدیق حسن خان مرحوم۔ اسمیں اعمال قرآنی و حدیثی جمع کئے گئے ہیں۔ ۹؍

حکمت افلاطون جمیع اقسام کی ترکیب ادعیہ اور تعویذات مجرب نسخہ جات ہیں قیمت ۶؍

(۴۵۹)

کتب تفاسیر و احادیث

تفسیر واضح البیان اُردو۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت نہایت عمدہ۔ کاغذ سفید ڈمی۔ سائز ۲۰×۳۰/۸۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد [illegible]۔ مجلد [illegible]

تبویب القرآن مصنفہ مولوی وحید الزمان صاحب حیدر آبادی مرحوم۔ ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) اعتقادیات۔ (۲) لغۃ القرآن۔
(۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات۔

ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے۔ ضخامت ۸۰۰ صفحات قیمت چار روپے (للعہ)

تفسیر فاتحۃ الکتاب مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جے پوری۔ یہ تفسیر ابواب الا ول کا ایک حصہ ہے جو مضامین عقلیہ و نقلیہ کے اعتبار سے مجمع البحرین ہے۔ علاوہ ذاتی استنباط کے ۸۵ کتب کی عبارات سے مرتب کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲؍

تفسیر سورہ یوسف سورہ یوسف میں جو عجیب دلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبر و استقامت کے نکات ہیں اس کی پوری تفسیر سلیس اُردو نظم میں درج ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰؍

تفسیر محمدی مصنفہ مولوی محمد صاحب لکھوی۔ پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی اس کے نیچے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے۔ قیمت جلد اول [illegible]۔ جلد دوم [illegible]۔ جلد سوم [illegible]۔ جلد چہارم [illegible]۔ پنجم [illegible]۔ ششم [illegible]۔ جلد ہفتم [illegible]۔ مکمل سولہ روپیہ (للعہ)

اکرام محمدی (پنجابی نظم) مصنفہ مولوی محمد دل پذیر صاحب بھیروی۔ اس میں سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات درج ہیں۔ ضخامت ۷۵ صفحات۔ قیمت [illegible]

تفسیر موضح القرآن مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب۔ اس قدر جامع اور مختصر تفسیر کسی نے نہیں لکھی۔ قیمت [illegible]۔ درجہ دوم للعہ

تخریج ہدایہ عسقلانی فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں۔ اس کتاب میں ان کو سند مع تنقید بتایا گیا ہے۔ مؤلفہ حافظ ابن حجر عسقلانی علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے۔ قیمت [illegible]

مشکوٰۃ شریف عربی فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے مطبع مجتبائی کانپور قیمت [illegible]۔ مطبوعہ دہلی [illegible]

جامع الترمذی عربی یہ کتاب نہ صرف صحاح ستہ میں مشہور ہے بلکہ درس میں بھی داخل ہے۔ فہرست ابواب رسالہ اصول حدیث و شمائل و رفع قوت مقتدی و حاشیہ جدیدہ کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ [illegible]

تجرید البخاری مجلد اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف مکررات جمع کر دی گئی ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحات کے دو کالم کئے گئے ہیں۔ ایک کالم میں عربی عبارت مع اعراب کے دی گئی ہے۔ اور دوسرے کالم میں بالمقابل اس کا ترجمہ سلیس اُردو زبان میں دیا گیا ہے۔ لکھائی، چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت [illegible]

ریاض الصالحین عربی سطریں زیر زبر سمیت رنگ چڑھائی ہوئی ہر سطر کے نیچے اس سطر کا ترجمہ حاشیہ مولانا عبد الاول صاحب غزنوی اہل حدیث عالم کا ہے۔ قیمت ہر دو حصہ [illegible]

حزب الاعظم از ملا علی قاری صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ زیر متن ترجمہ اُردو حاشیہ پر اوراد کی برکات کی کامل تفسیر بزبان اُردو آخر میں مکمل نماز وغیرہ۔ حنا شدہ قیمت ۱۰؍

حزب المقبول قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ۔ اس میں ہر موقعہ کی دعا موجود ہے۔ مترجم ہے۔ اس کا ہر اہل حدیث کے گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے۔ قیمت ۱۲؍

معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم بدو ترجمہ زیر متن

ترجمہ اول شاہ رفیع الدین دہلوی ترجمہ دوم مولانا اشرف علی صاحب اور حاشیہ پر کامل تفسیر اُردو ہے شروع میں تمام پیغمبروں کے حالات و عملیات و فہرست مضامین۔ حنا شدہ۔ مجلد [illegible]

قرآن شریف مترجم از مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم دہلوی حنا شدہ۔ مجلد چرمی۔ ہدیہ صرف [illegible]

قرآن مجید مصری ۱۵ سطری مجلد پارچہ [illegible] جلد چرمی [illegible]

قرآن مجید مصری ۱۳ سطری مجلد پارچہ ۱۲؍ جلد چرمی [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

DELHI

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۳۹

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا وجاگیرداروں سے 〃 ـــہ
عام خریداران سے 〃 ـــہ
〃 〃 ششماہی ـــہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۳ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۹ جولائی ۱۹۳۸ء یوم جمعہ المبارک

فہرست مضامین

نظم۔ ربنالک الحمد۔ ص۱۔ انتخاب الاخبار ص۲
آریہ کے سوالات ص۳۔ حضرت امام مہدی دہلی میں ص۴
مسلمانوں کی بدحالی اور مرزا صاحب کی ناکامی ص۵
مولوی محمد یوسف سیالکوٹی جواب دیں۔ ص۶
شمع توحید کی مقبولیت ص۸۔ فضیلت نماز ص۹
تعلیم کا اثر اہل تقلید پر ص۱۰۔ شیعوں کے افسانے ص۱۱
فتاوے ص۱۳۔ متفرقات ص۱۴ ملکی مطلع ص۱۵
اشتہارات ص۱۶

بے کاروں کو مژدہ

اخبار اہلحدیث کے لئے محنتی دیانتدار اور ہونہار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دیا جائیگا۔ جملہ خط وکتابت مینیجر اہلحدیث امرتسر سے کریں۔

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

(از حکیم خواجہ شوکت علی صاحب شوکت دہلوی)

کبریائی تجھے شایاں ہے خود آرائی بھی | شان یکتائی بھی رعنائی بھی زیبائی بھی
تیری تسبیح میں مشغول ہے ساری مخلوق | عرشی وفرشی ودریائی بھی صحرائی بھی
دیکھنے سے ترے عاجز ہے بیاں کرنا چاہ | قوت باصرہ اور طاقت گویائی بھی
کون کرسکتا ہے معلوم حقیقت تیری | علم بیکار ہے انسان کی دانائی بھی
شکر کس کس تیری نعمت کا کریں اے منعم | ہوش بھی تو نے دیا تاب وتوانائی بھی
میہماں ہیں ترے سب خوان کرم کے مولا | منکر ذات بھی تیرے ترے شیدائی بھی
ترے دیدار کا رکھتے ہیں خدایا سب شوق | گبر بھی تیرے مسلمان بھی عیسائی بھی

نظر رحم کی رکھتا ہے تمنا شوکت
بندۂ عاجز ومستانہ ہے سودائی بھی

تجرید البخاری۔ اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف مکررات جمع کر دی گئی ہیں۔ ایک کالم میں عربی عبارت مع ابواب کے درج ہے۔ دوسرے کالم میں اس کا ترجمہ

قرآن کے عملیات - قیمت
رسول اللہ کے عملیات۔ قیمت ۵ر
عملیات مشائخ - قیمت ۶ر
اعمال قرآنی - از مولوی اشرف علی صاحب تھانوی
حزب البحر - قیمت ۴ر
حزب الاعظم - قیمت ۱۰ر حزب المقبول ۳ر
(تصانیف قاضی محمد سلیمان پٹیالوی)
شرح اسمائے حسنیٰ اسمائے الٰہی کی تشریح و تفصیل عام فہم انداز بیان
یہ کتاب بھی قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم کی یادگار ہے۔ قابل دید ہے قیمت ۱۲ر
رحمۃ اللعالمین جس میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں ... اور ... بہاول پور ...
دہلی۔ مدرسہ دیوبند کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت۔ طباعت اور کاغذ اعلےٰ۔ قیمت جلد اول ۶ر جلد دوم ۱۲ر۔ جلد سوم ۱۲ر۔
الجمال والکمال سورہ یوسف کی عالمانہ و محققانہ تفسیر کی ہے۔ ۸ر
استقامت اس رسالہ میں عیسائیت پر اسلام کی فضیلت بیان کی ہے۔ قیمت ۳ر
معراج المومنین اس میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ بتایا ہے

امام احمدؒ کے عربی خط کا اُردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۵ر
مہر نبوت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مختصر سوانحعمری لکھی ہے۔ قیمت ۴ر
غائت المرام یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی حیات کا ثبوت۔ قیمت ۶ر
تائیدالاسلام - یہ غائت المرام کا دوسرا حصہ ہے قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۶ر
تبلیغ الاسلام تمام مذاہب پر تبصرہ کر کے صرف اسلام کو سچا ثابت کیا ہے۔ ۴ر
تبیان الاسلام - واعظین و مبلغین کے لئے ہے قیمت ۶ر
برہان - ایک عیسائی پادری کے سوالات کا جواب قابل دید ہے - قیمت ۲ر
(تصانیف دیگر مصنفین)
العقل والنقل مؤلفہ مولانا شبیر احمد صاحب دیوبندی - جس میں مستند حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ قیمت ۱۰ر
کائنات روحانی قرآن حکیم کا انسان کی روحانی ... قیمت ۵ر

حیات المسلمین رسالہ ہذا میں مسلمانوں کی دینی و دنیوی بہبودی کا حال ہے قیمت صرف ۸ر
وحی اور اسکی عظمت وحی کی تعریف اور تقسیم کا بیان - ۲ر
تعلیمات اسلام مؤلفہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی مرحوم - جس میں اسلام کی تعلیمات کی اہمیت پر ایک فاضلانہ مضمون درج کیا ہے۔ قیمت ۱۲ر
گلزار سنت اس میں مختلف مسائل کو احادیث کی بندش میں حل کیا گیا ہے - قیمت ۱ر
تحفۃ الزوجین حقوق خاوند کے بیوی پر اور بیوی کے خاوند پر بتائے گئے ہیں قیمت ۴ر
اصلاح الرسوم اس کتاب میں اُن فضول رسموں کی نہایت تفصیل کے ساتھ تشریح کی گئی ہے - جن کی وجہ سے مسلمانوں کی قوم تباہ ہو رہی ہے - از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی - قیمت ۶ر
نوٹ :- محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا

اور کیا چاہیئے ؟

سولہ روپیہ کی بجائے دس روپیہ
تفسیر ثنائی اُردو مکمل ہشت جلد

مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری
یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ... ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے ... شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

سوا روپیہ کی بجائے صرف ایک روپیہ
محمدیہ پاکٹ بک مجلد

مصنفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری
مرزائیت کی تردید میں ایک زبردست کتاب ہے۔ اس کتاب کو پاس رکھنے والا ہر بڑے سے بڑے مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے۔ دوبارہ طبع ہوئی ہے اور آج تک قادیانی اس کا جواب نہیں دے سکے۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت اعلیٰ۔ پتہ :- منیجر اہلحدیث

پتہ ملنے کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۳۰-جمادی الاول ۱۳۵۷ھ

آریہ کے سوالات علمائے اسلام سے

(۲)

گذشتہ پرچے میں ان سوالوں میں سے چار کا جواب دیا گیا ہے۔ مگر تمہید جو ہم نے لکھی تھی وہ ان سب سوالوں کے جواب کے لئے کافی ہو سکتی ہے بشرطیکہ آریہ اُسے انصاف اور سائنس فلاسفی کی نظر سے پڑھیں۔

اہل منطق کے نزدیک ایک طریق استدلال وجدانی بھی ہے۔ جس کو قرآن مجید نے ان لفظوں میں بیان کیا ہے:- وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۔ یعنی خدا کی ہستی سمجھنے کے لئے زمین میں بہت سے نشانات ہیں اور تم (انسانوں) کے اندر بھی نشانات قدرت موجود ہیں پھر کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔

زمینی نشانات کا نام آفاقی دلائل ہے اور انسان کے اندرونی دلائل کا نام وجدانی ہے۔ اسی وجدانی استدلال سے ہم نے تمہید میں بتایا تھا کہ ہمیں خود اپنی ذات کا علم بھی نہیں کہ ہم کیا ہیں۔ اس عدم علم سے ثابت ہوا کہ ہم (ارواح) مخلوق اور حادث ہیں۔ کیونکہ "ہم" کہنے والی "روح" ہی ہے۔ اسی وجدانی دلیل کو سامنے رکھ کر آریہ کا پانچواں اعتراض پڑھ کر آریہ فلاسفی کی داد دیجئے۔

"(۵) روح مرکب ہے یا غیر مرکب؟ روح اور خدا میں کیا تفاوت ہے؟ آپ لوگ روح کو شے مخلوق مانتے ہیں۔ کیا آپ اپنے اس دعوے کے ثابت کرنے کے لئے (کہ روح مخلوق اور غیر مرکب ہے) دنیا میں کوئی ایسی مثال دے سکتے ہیں کہ جس سے یہ ثابت ہو جائے کہ شے مخلوق غیر مرکب ہوتی ہے۔" (آریہ مسافر لاہور ۲۲-مئی ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث مہاشہ سجنو! آؤ ہم تم سر جوڑ کر بیٹھیں اور سوچیں کہ ہماری روحیں مرکب ہیں یا بسیط۔ کیونکہ ہم سب کی روحیں نوعیت کے لحاظ سے ایک ہی ہیں اگر وجدانی دلیل سے کامیابی نہ ہو تو پھر کسی بیرونی دلیل سے اس مرحلہ کو طے کریں کیونکہ یہ کام صرف مسلم ہی کا نہیں بلکہ آریہ بھی اس میں شریک ہیں۔ ہماری سمجھ میں تو روح بسیط ہے۔ اگر ہمارا یہ جواب تمہارے نزدیک صحیح نہیں تو پھر تم خود ہی بتاؤ کہ روح بسیط ہے یا مرکب۔ کیونکہ یہ سوال ہمارے درمیان مشترک ہے۔ ہاں یہ عجیب سوال ہے کہ روح اور خدا میں کیا فرق ہے۔ مسلم کے نزدیک تو کھلا فرق ہے کہ خدا خالق ہے اور روح مخلوق۔ چنانچہ آپ بھی مانتے ہیں کہ مسلمان روح کو مخلوق کہتے ہیں۔ ہاں آریہ معترض بھی بتائے کہ اس کے نزدیک روح اور خدا میں کیا فرق ہے۔ جبکہ روح اس کے نزدیک قدیم ہے اور خدا بھی قدیم ہے۔ اس کے علاوہ روح چیتن (مدرک بالذات) ہے اور خدا بھی علیم ہے۔ ہاں ان دونوں میں یہ فرق بتایا جاتا ہے کہ خدا کا علم غیر محدود ہے اور روح کا علم محدود۔ مگر آریہ اس سوال کو حل نہیں کر سکتا کہ روح جبکہ قدیم ہے اور اس کا علم بھی قدیم ہے تو انسان کا بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی اپنا علم کہاں چھوڑ آتا ہے کیونکہ وہ بے علمی کی حالت میں دنیا میں آتا ہے۔ حالانکہ اس میں روح موجود ہوتی ہے۔ آریہ کے اس غلط خیال کی تردید کے لئے قرآن مجید منش ماتر (بنی نوع انسان) کو مخاطب کر کے منطقیانہ نہج میں فرماتا ہے:-

وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا (اے منش ماترو!) اللہ تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے اس حال میں نکالتا ہے کہ تم کچھ نہیں جانتے ہوتے۔ (بالکل سچ ہے)

پس اس بے علمی سے ثابت ہوا کہ علم روح کے لئے لازم غیر منفک نہیں ہے۔ اگر روح بھی خدا کی طرح قدیم ہوتی تو اس کا علم بھی غیر منفک (نہ جدا ہونے والا) ہوتا۔ پس آریہ دوست یا تو روح سے اُسکی بے علمی کو زائل کریں یا روح کو بے علمی کی وجہ سے حادث مانیں یا اس اصول کو غلط کہیں کہ انادی کے گن سبھاؤ بھی انادی ہوتے ہیں یعنی قدیم کے اوصاف بھی قدیم ہوتے ہیں۔

ہاں یہ عجیب سوال ہے کہ کوئی شے مخلوق غیر مرکب ہو سکتی ہے؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ کے نزدیک دنیا میں کوئی چیز بے مثال ہے ہی نہیں۔

مہاشہ سجنو! کیا تم بتا سکتے ہو کہ سوریہ دیوتا (سورج) کی مثال دنیا میں ہے؟ اگر نہیں ہے تو کیا سورج موجود ہی نہیں۔ ذرہ سوچ کر جواب دیجئے گا۔

انتخاب الاخبار

——— امرتسر میں تا ۲۵ جولائی تک دو تین دفعہ موسلا دھار بارشیں ہو چکی ہیں۔ شہر میں کئی دیرینہ اور بوسیدہ مکان مسمار ہو چکے ہیں۔

——— ڈسٹرکٹ کسان کمیٹی ضلع امرتسر نے ۲۰ جولائی کو دفعہ ۱۴۴ توڑنے کی غرض سے جلوس نکالا۔ جو علاقہ ممنوعہ میں داخل ہوا۔ باوجود روکنے اور منتشر نہ ہونے کے بحکم ڈپٹی کمشنر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ تقریباً تین آدمی زخمی ہوئے۔ چھ لیڈر گرفتار کئے گئے ہیں جن پر مقدمہ دائر ہے۔ مظاہرین کو پولیس لاری میں بٹھا کر دس بارہ کوس کے فاصلے پر چھوڑ آئی۔ ۲۱۔ جولائی سے وار کونسل مقرر ہے۔ ہر روز ۲۵ اشخاص کا جتھا جاتا ہے۔ جسے حکم امتناعی دکھا دیا جاتا ہے۔ خلاف ورزی کرنے پر گرفتار کر کے باہر لے جا کر رہا کر دیا جاتا ہے۔

معلوم ہوا ہے وزیر اعظم پنجاب کے حسب تحریک اس سلسلہ کی تحقیقات کے لئے میر مقبول محمود اور سردار اجل سنگھ امرتسر آئے ہیں۔ جو اس واقعہ کی تحقیق کر رہے ہیں۔

——— بنوں ۲۴۔ جولائی۔ ۳۰۰ وزیریوں نے شہر میں داخل ہو کر چوکی پولیس کے سامنے مورچہ لگا دیا۔ نصف گھنٹہ ایک دوسرے پر گولیاں برستی رہیں۔ طرفین کے ۹۔ آدمی ہلاک ۲۴ مجروح ہوئے۔

——— سیکر کو مہاراجہ جے پور کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ مہاراجہ نے ایک اعلان کے ذریعہ تمام رعایا کو معاف کر دیا ہے۔ مگر دس لیڈروں کے خلاف فرداً فرداً مقدمے چلائے جائیں گے۔

——— بجنور بنک کا ایک ملازم جسے دس ہزار روپیہ کے نوٹ نجیب آباد سے بجنور لے جانے کو دئے گئے تھے۔ روپیہ سمیت فرار ہو گیا۔

——— مولوی عنایت اللہ صاحب صدر مجلس احرار قادیان زیر دفعہ ۱۰۸ گرفتار کئے گئے ہیں۔

——— معلوم ہوا ہے کہ اب ہندوستانی فوج کو سوائے سکھ پلٹنوں کے پگڑی کے بجائے ہیٹ پہنائے جائیں گے۔

——— اسمبلی صوبہ سرحد میں بھی ایک بل پیش ہونے والا ہے کہ بیس سال کی رہن شدہ اراضیات بلا معاوضہ اصلی مالکوں کو واپس دیدی جائیں۔

——— یوپی و بنگال کے دریاؤں میں طغیانی آنے سے سینکڑوں دیہات زیر آب ہو گئے۔

——— لاہور ہندو مہا سبھا پنجاب کے ممبر موجودہ بلوں (جو حال ہی میں پاس ہوئے ہیں) کی مخالفت پر غور کر رہی ہے۔ اگر قانون نے اجازت دی تو یہ مقدمہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۹۸ کے ماتحت پریوی کونسل میں لڑا جائے۔

پہلے مجھے دیکھئے

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر حساب دوستاں درج ہے۔ مہربانی فرما کر ایک بار اسے ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

——— چین کی امداد کے لئے ایک طبی وفد (جس میں چھ ڈاکٹر ہونگے) ۱۵۔ اگست کو بمبئی سے روانہ ہوگا اس سلسلہ میں ۲۵ ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ نیز بچوں کے لئے پانچ ہزار کرتے نیکریں اور فراک بھی فراہم ہو چکے ہیں جو عنقریب چین بھیجے جائینگے۔

——— نواب محمد شاہ نواز صاحب آف ممدوٹ کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ (اناللہ!)

——— پیرس۔ ۱۹ جولائی کو ملک معظم جارج ششم اور ملکہ معظمہ شام کے وقت پیرس تشریف فرما ہوئے سب سے پہلے ایک سو ایک توپوں کی سلامی دی گئی۔ پیرس میں شاہانہ جلوس نکالا گیا۔ جس میں ساٹھ ہزار اشخاص نے شرکت کی۔ ایفل کے مینار پر (جو ۹۸۳ فٹ بلند ہے) جھنڈا لہرایا گیا صلح کی علامت کے طور پر دس ہزار کبوتر چھوڑے گئے۔

——— جاپان نے روس کو دھمکی دی ہے کہ اگر مانچوکیو کی سرحد پر سے فوج نہ ہٹائی گئی تو سخت جنگی کارروائی کی جائے گی۔

——— کوہ ہمالیہ کی چوٹی پر چڑھنے کے لئے ایک اور جرمن جماعت اگلے ماہ ہندوستان پہنچ رہی ہے۔

دو کامیاب مناظرے | ڈینی سر ضلع تھرپارکر سندھ کے گرد و نواح میں مرزائیوں نے اراضیات خرید کر بود و باش اختیار کر رکھی ہے۔ وہاں کے مسلمانوں میں تبلیغ مرزائیت شروع کی تو جمعیۃ العلماء تھرپارکر نے ۲۱۔ ۲۲۔ جولائی کو تبلیغی جلسہ منعقد کیا چنانچہ ان کی دعوت پر جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی طرف سے منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری کو وہاں بھیجا گیا جنہوں نے وہاں حیات مسیح و کذبات مرزا پر زبردست مناظرے کئے۔ الحمد للہ کہ سامعین پر بہت اچھا اثر پڑا اور مرزائی تبلیغ کی قلعی کھل گئی۔ (ناظم جمعیۃ)

دعائے صحت | میری اہلیہ کو دورہ کی شکایت ہے۔ بعض حضرات مرگی تصور کرتے ہیں۔ جن صاحبان کو نسخہ یا تعویذ۔ اسکے ہونے کے وجوہات اور اسکی شناخت کے جو اصول ہیں معلوم ہوں اس سے بالتشریح مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ خدا اس کا اجر عظیم عطا فرمائیگا۔ اور ناظرین کرام عموماً اور حضرت مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی خصوصاً ان کے حق میں خدا کے دربار میں صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ پتہ:۔ عبد الغفار جنید ہوی۔ ایم۔ اے کمر کیا۔ بی۔ یو۔ پی۔ ایس۔ ڈاکخانہ شاہپور سونپہار ضلع سارن۔

اخبار اہلحدیث جاری کرا دیں | خاکسار کو اخبار "اہلحدیث" کے مطالعہ کا بہت شوق ہے مگر نادار ہونے کے باعث قیمتاً تو کجا غریب فنڈ سے بھی نہیں جاری کرا سکتا لہذا مخیر حضرات سے ملتمس ہوں کہ ازراہ نوازش خاکسار کے نام ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث جاری کرا دیں۔ نیاز مند:۔ محمد ابراہیم اہل حدیث موضع بھوری ماجری۔ ڈاکخانہ شمبھو ریاست پٹیالہ

پہنچو اور امام مہدی کی زیارت کرکے یہ شعر پڑھو ؎

خدا سنیتم آنچہ مافراز آمد
آب از جوئے رفتہ باز آمد

دہلی والو! تمہیں بھی مبارک ہو کہ امام مہدی تمہارے درمیان پیدا ہو گئے ہیں۔ مگر ہمیں خطرہ ہے کہ ہم غریب اہل حدیث اس سے محروم ہی رہیں گے۔ کیونکہ ہمیں ایسے امام مہدی کو ماننے سے ایک حدیث مانع ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ

یواطئ اسمہٗ اسمی واسم ابیہ اسم ابی۔ یعنی امام مہدی کا نام محمد ابن عبداللہ ہوگا۔ یہی معنی ہیں ؎

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

قادیانی مشن

مسلمانوں کی بدحالی اور مرزا صاحب کی ناکامی

لاہور کے مرزائی اخبار "پیغام صلح" نے "ہمدم" لکھنؤ سے ایک رقت آمیز مضمون نقل کیا ہے جو درج ذیل ہے:-

اخبار "الاہرام" قاہرہ میں کیپٹن ذوالفقار سنجولی ساکن دیار مغرب نے ہندوستان کے متعلق اپنے تاثرات ظاہر کئے ہیں جو خالی از دلچسپی نہیں۔

"دس ہفتہ کے مختصر قیام کے بعد میں اس کا حقدار نہیں کہ اس وسیع ملک کے باشندوں کی نسبت کوئی قطعی رائے ظاہر کروں جو ملک کہ ایک براعظم کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن ہندوستانی مسلمانوں نے مجھے ایک عزیز بھائی کی طرح کشادہ ہاتھوں سے اپنی سوسائٹی کی آغوش محبت میں لے لیا اور انکی اخوت اسلامی کے مظاہرہ نے مجھے اس اجنبی ملک میں اجنبیت نہ محسوس ہونے دی۔

ہندوستانی مسلمانوں کے خود غرض اکابر لاریب ہندوستانی مسلمانوں میں حمیت مذہبی اور غیرت اسلامی بہت زیادہ ہے۔ لیکن افسوس کہ وہ عیوب جو ہمارے اکابر میں نظر آتے ہیں۔ مسلمانان ہند کے لیڈروں میں بھی نمایاں ہیں وہ نہایت خود غرض اور طماع ہیں، خلوص و ایثار کا ان میں نام نہیں اور نہ قومی درد رکھتے ہیں۔ لیڈروں کی پست ذہنیت نے عوام میں حوصلہ مندی باقی نہیں رکھی۔ اور وہ غیر ملکی حکومت سے مطمئن اور قانع ہیں۔

ہندوستان کی مسلم آبادی یہ غلط خیال ہے کہ ہندوستان ایک اسلامی ملک ہے اور وہاں مسلمان ہی مسلمان بستے ہیں۔ اس ملک میں اگرچہ ایک ہزار برس اسلامی حکومت پر تو افگن رہی مگر ان کی رواداری یا تغافل شعاری کی وجہ سے وہاں مسلمانوں کی آبادی بہت کم ہے۔ اس سے بھی کم جتنی مصر میں قبطیوں کی آبادی ہے۔ ان کی جسمانی، اخلاقی اور اقتصادی حالت بہت گری ہوئی ہے۔ ہندوستان میں سب سے پہلا شہر جو میں نے دیکھا وہ بمبئی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شہر ہندوستان کی تجارت کا مرکز تھا اور ساری کی ساری تجارت مسلمانوں کے ہاتھ میں تھی مگر جو مجھے نظر آیا وہ یہ تھا کہ اس وقت تقریباً ساری تجارت غیر مسلموں کے ہاتھ میں ہے۔ جن میں بیداری، حوصلہ مندی اور شوق حکومت ہے۔ مسلمان نہایت مفلس پست ہمت اور بد اخلاق ہیں۔ ان کو عام طور پر موالی یا بدمعاش کہا جاتا ہے۔ سڑکوں پر لڑنے جھگڑنے اور گالیاں بکنے والے زیادہ تر مسلمان ہی ہوتے ہیں اور میں نے سنا ہے کہ جرائم بھی زیادہ تر وہی کرتے ہیں۔ غیر مسلم اسقدر بیدار و ہوشیار ہو چکے ہیں کہ وہ غیر ملکی اشیاء کے استعمال سے پرہیز کرتے ہیں۔ مگر مسلمان زن و مرد اپنی قوم کی مالی خستہ حالی دیکھتے ہوئے بھی باوجود بدیشی مال استعمال کرتے ہیں۔ تماشہ گاہوں یعنی گھوڑ دوڑ، سینما اور تھیٹر میں علی العموم مسلمان زرق برق کپڑے پہنے ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے یا غیر مہذب مذاق کرتے نظر آویں گے۔ وہ متانت اور سنجیدگی جو شعار اسلامی میں داخل ہے رفو چکر ہو گئی ہے۔ فضول خرچی اور بیکاری بڑھ گئی ہے۔ غیر مسلموں میں علم و عمل کا اس قدر شوق ہے کہ وہ تعلیم گاہوں میں بھرے ہوئے ہیں اور چستی و چالاکی رکھتے ہیں۔

جنگی اسپرٹ ایک بات بے شک تسلی بخش ہے وہ یہ کہ مسلمانوں میں اب تک جنگی اسپرٹ موجود ہے مگر افسوس کہ اس سے کوئی فائدہ اٹھانے والا نہیں ان کے قائد اور لیڈران اپنی لیڈری کی شان جتانے میں اس قدر منہمک رہتے ہیں کہ وہ عوام کے مذہبی جوش یا جنگی اسپرٹ کو صحیح راستہ پر لگانے کی فرصت نہیں پاتے۔ ان کی بے حسی یا ناسمجھی کا اس سے بڑھ کر کیا مظاہرہ ہو سکتا ہے کہ اگرچہ خلافت ختم بھی ہو گئی مگر ہندوستان کے مسلمانوں میں خلافت کی تحریک اب بھی پوری سرگرمی سے جاری ہے۔ "خلافت ہوس" بھی ہے۔ خلافت کمیٹی بھی ہے اور خلافت والنٹیر بھی ہیں جو اس خلافت عثمانیہ کے تحفظ کے لئے مقرر ہیں۔ جس کو تقریباً بیس برس ہوئے دست برد زمانہ نے نسیاً منسیاً کر دیا۔ مگر یہ والنٹیر صرف نمائش کے لئے ہیں جس طرح کہ مصر میں بینڈ بجانے والے زرق برق وردیاں پہن کر نکلتے ہیں۔ حالانکہ جمہور اسلام میں جو جنگی اسپرٹ ہے اگر اس سے کوئی کام لینے والا ہوتا اور اسے فوری طریقہ پر منظم کرتا تو یقیناً وہ اتنی طاقت اور قوت حاصل کر لیتے کہ غیر مسلموں سے مرعوب ہوتے۔

مذہبی اسپرٹ ہندوستان کے مسلمانوں کی مذہبی اسپرٹ نمائشی حیثیت رکھتی ہے۔ مذہب کو وہ بطور نمائش کے استعمال کرتے ہیں اور یہ فضول جھگڑوں پر اپنا وقت اور اپنی جانیں صرف کرتے ہیں، بمبئی سے قریب کسی مسجد کے پاس ایک غیر اسلامی معبد بنا

(ط) روح فعل مختار ہے یا نہیں؟ اور اُس کو نیکی بدی کا علم ہے یا نہیں؟ سزا کی مستحق روح ہے یا قالب؟

(آریہ مسافر)

اہلحدیث | یہ سوال بھی مشترک ہے۔ ہم "اہلحدیث" مورخہ ۸- جولائی میں بتا آئے ہیں کہ جس طرح آریہ دھرم میں روح فاعل مختار ہے اسی طرح اسلام میں بھی فاعل مختار ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:-

مَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ

یعنی جو چاہے ایمان لائے جو چاہے انکار کرے

سوال ۹ | فرشتوں۔ انسانوں و حیوانوں میں فرق جسمانی ہی ہے یا فرق روحانی بھی؟ یعنی بلحاظ روح کے انسان۔ حیوان اور فرشتوں میں کیا فرق ہے؟ اگر انسان۔ حیوان اور فرشتوں کی روحوں میں کوئی فرق ہے تو اس فرق کو معہ دلیل و ثبوت کے لکھئے"

(آریہ مسافر)

اہلحدیث | اس سوال کا مضمون بھی دراصل ویدک دھرم اور اسلام میں مشترک ہے۔ بلکہ ویدک دھرم کے ساتھ خصوصیت زیادہ رکھتا ہے۔ کیونکہ جتنے آریہ سماجی ہیں (چھوٹے ہوں یا بڑے) کسی نہ کسی وقت بقاعدہ تناسخ حیوانی قالب میں ضرور گئے ہونگے کوئی شخص کسی دوسرے سے پوچھے کہ آزاد زندگی اور زندانی زندگی میں کیا فرق ہے۔ وہ اگر یہ جواب دے کہ کسی ایسے شخص سے پوچھو جو جیل خانے میں سزا بھگت چکا ہے۔ وہ اس فرق کو جانتا ہوگا۔ میں نے تو جیل خانہ دیکھا ہی نہیں اس کا یہ جواب غالباً آریہ کے نزدیک بھی صحیح ہوگا۔

پس پنڈت لیکھرام کا رسالہ "ثبوت تناسخ" دیکھ کر آپ ہی بتائیے کہ انسانی قالب اور حیوانی قالب میں کیا فرق ہے۔ کیونکہ ہمارا علم اس بارے میں شنید پر مبنی ہے مگر آپ کا دید پر (شنیدہ کے بود مانند دیدہ) ہاں ہمارے خیال میں جو فرق ہے آپ سننا چاہو تو سن لو۔ فرشتوں کی روح میں مادۂ عصیان (نافرمانی) بالکل نہیں۔ انسانی روح میں بے شک ہے۔ اور حیوانی روح میں انسانی روح کی طرح مادۂ ترقی نہیں ہے

سوال ۱۰ | کیونکہ خدا کے سب کام بے عیب اور انصافانہ ہیں۔ اس لئے آپ بتلاویں کہ جو بچے پیدا ہونے کے ایک گھنٹہ بعد مرجاتے ہیں۔ (۱) اُن کو دنیا میں خدا نے کس لئے بھیجا تھا؟ (۲) اپنی تقدیر ساتھ لے کر آئے تھے یا نہیں؟ اُن کو خدا نے اتنی تھوڑی عمر کیوں عطا کی تھی؟

(ب) ایسے بچوں نے اپنی اُس تھوڑی سی عمر میں کوئی نیکی یا بدی کا کام نہیں کیا۔ انصاف کے دن ایسے بچے کن نیک یا بد اعمال کی بدولت بہشت یا دوزخ میں جاوینگے۔ قیامت کے دن ایسے بچوں کا انصاف ہوگا یا نہیں؟ اگر اُن کا بھی انصاف ہوگا تو اُن کے کن اعمال کا انصاف ہوگا؟ جبکہ انہوں نے اپنی اُس تھوڑی سی عمر میں کوئی نیک یا بد عمل ہی نہیں کیا" (آریہ مسافر)

اہلحدیث | یہ سوال بھی دراصل مشترک ہے۔ بلکہ آریہ سماج پر اس کا جواب زیادہ مشکل ہے۔ پنڈت لیکھرام جی رسالہ "ثبوت تناسخ" میں لکھتے ہیں کہ حیوانی قالب روحوں کے لئے جیل خانہ ہے۔ جس طرح جیل کی میعاد ختم ہونے کے بعد مجرم کو باہر نکال دیا جاتا ہے اسی طرح روح اپنے برے کاموں کی سزا حیوانی قالب میں بھگت کر جس درجے سے گئی تھی اسی درجے میں واپس آجاتی ہے بغیر کسی نیک عمل کے۔ اس عقیدے کے ماتحت آریہ معترض بتلائے کہ وہ بچہ جو پیدا ہوتے ہی ایک گھنٹے بعد مرگیا۔ کیوں اسکو اتنی تھوڑی سی زندگی ملی۔ اب وہ کہاں جائیگا؟ اگر نرک (دوزخ) میں جائیگا تو کیوں؟ اگر سورگ (بہشت) میں جائیگا تو کیوں؟

آریہ اصول کے مطابق پرمیشور کسی کو بغیر کسی کام کے نہ انعام دے سکتا ہے نہ سزا۔ اب اس بچے کی خلاصی اس گرداب سے کیونکر ہوسکتی ہے۔

ہم سے پوچھو تو ہم صاف کہیں گے کہ یہ بچہ مستوجب عذاب نہیں ہے۔ کیونکہ عذاب برے کاموں کی سزا کا نام ہے اور بغیر برے کام کے سزا دینا قرآن کی رو سے خدا کی شان سے بعید ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

(سورہ نساء)

حضرت امام مہدی دہلی میں پیدا ہوگئے؟

خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی پہلے ہی سے ایک باکمال انسان ہیں۔ مگر اب تو ان میں ایک اور کمال کا انکشاف ہوگیا کہ آپ امام مہدی کے باپ ہیں آپ نے اپنے ایک لڑکے کا نام "مہدی" رکھا ہے۔ اس نام کے اور لڑکے بھی ہوئے ہیں۔ چنانچہ اسلامی تاریخ سے ثابت ہے کہ خلیفہ ہارون رشید کے والد کا نام بھی مہدی تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ حسن نظامی صاحب نے "مہدی" نام رکھنے میں ایک خاص غرض دل میں مضمر رکھی ہے وہ یہ کہ آپ آیندہ اس عَلَم کو لقب کی حیثیت دینا چاہتے ہیں خدا کی شان کہ منادی کے ذریعہ یہ راز جلدی فاش ہوگیا۔ آپ موٹر میں اپنے بچوں کو ساتھ لئے جارہے تھے۔ جس کا ذکر آپ نے ان لفظوں میں کیا ہے:-

شام کو پانچ بجے حسین اور ابن عربی کے ساتھ (میں) دہلی گیا تھا۔ حضرت امام مہدی نظامی موٹر میں میری گود میں بیٹھے رہے۔

(منادی ۱۵- جولائی ۱۹۳۸ء)

شیعہ دوستو! | سے

بھاگو دوڑو لیکو دہلی میں ڈرانے والا آیا

تمہارے امام منتظر دہلی میں پیدا ہوگئے۔ اب تمہیں غار سرمن میں جانے کی ضرورت نہیں۔ گھر ہی میں گنگا بہنے لگی ہے۔ خواجہ حسن نظامی کے دین بسویں

یاد رکھنا چاہئے کہ خدائی انتخاب سے منتخب ہونے والا راہنما آج جماعت احمدیہ کے سوا اور کسی کو میسر نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ غیر معمولی سرعت سے ترقی کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ وہ بھی ترقی کریں تو انہیں چاہئے کہ اس اولوالعزم راہنما کے جھنڈے تلے آجائیں۔ جو بہزار شان و شوکت آج جماعت احمدیہ کی راہنمائی کا فرض سرانجام دے رہا ہے۔ بے شک ہمارا یہ مشورہ انہیں گراں گزرے گا۔ مگر کیا جائے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی زبوں حالی کا علاج بجز اس کے اور کوئی نہیں۔"

(الفضل ۱۵- جولائی ۱۹۳۸ء صہ اول)

اہلحدیث ہمیں یہ دعوت سنتے ہوئے سالہا سال گزر گئے۔ پہلے بڑے میاں کی زندگی میں سنتے رہے اس کے بعد خلیفہ اول نورالدین کی زندگی میں سنتے رہے اب خلیفہ ثانی کی زندگی میں بھی سنتے ہیں۔ رہی یہ بات کہ جماعت احمدیہ بڑی ترقی کر رہی ہے واقعات کے لحاظ سے ہم اسکو ایک بے تعبیر خواب سمجھتے ہیں۔ گذشتہ مردم شماری کی رپورٹ میں سارے پنجاب میں (جو احمدیت کا مرکز ہے) احمدیوں کی تعداد چھپن ہزار لکھی گئی ہے۔ جن میں لاہوری غیر مبایعین اور قادیانی مخرجین اور منافقین بھی شامل ہیں۔ حالانکہ مرزا صاحب نے اپنی زندگی میں اعجاز احمدی میں اپنے مریدوں کی تعداد پہلے ایک لاکھ بتائی پھر چھلانگ مار کر دفعتہً چار لاکھ تک پہنچ گئے۔ آپ کے بعد خلیفہ ثانی کی گدی نشینی کے وقت اٹھارہ ہزار بتلاتے ہیں۔ پھر ترقی کر کے دو اڑھائی لاکھ بتانے لگ جاتے ہیں آخر ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں صرف چھپن ہزار نکلتے ہیں۔ ان مختلف اقوال کو ملحوظ رکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں

إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ ۔

جماعت احمدیہ کی ترقی کا راز معلوم کرنا ہو تو ناظرین ارکان احمدیہ کی تحریرات دیکھیں جو پوشیدہ رازوں کو طشت ازبام کر رہی ہیں۔ ؎

سنا کرتے تھے شہرہ ذوق! جن کی پارسائی کا ۔ وہ سب رند خرابات اپنے نکلے ہم نوا نکلے

مولوی محمد یوسف صاحب سیالکوٹی جواب دیں

(از قلم نواب الدین متعلم دارالسلام پٹیالہ شہر)

جناب نے اپنے وعظ میں فرمایا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خدائی کے مالک ہیں اور وہ جو چاہیں حکم صادر فرمائیں اور اس کی دلیل میں یہ حدیث پیش کی تھی کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر دو نمازیں فرض کیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس قسم کی کوئی حدیث نہیں ہے جس کے یہ الفاظ ہوں کہ آپ نے فرض کیں۔ اور جس حدیث کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:-

عن عبد اللہ عن ابیہ ثنا محمد بن جعفر عن قتادۃ عن نصر بن عاصم عن رجل منہم انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم علی انہ لا یصلی الا صلاتین فقبل ذالک منہ۔

حدیث پر جرح محدثین کا اصول ہے الجرح مقدم علی التعدیل یعنی اگر چار محدثین ایک راوی کو ثقہ کہتے ہوں اور ایک محدث اسے ضعیف کہے تو ایک کی بات مانی جائیگی۔ اس لحاظ سے اس کی سند میں ضعف ہے۔ دیکھو میزان الاعتدال فی نقد الرجال۔ تالیف للذہبی الدمشقی۔ اس کتاب میں ایسے راوی ہیں جن میں کلام کی گئی ہے۔ فیہ من تکلم فیہ ج۲ اس حدیث کا پہلا راوی عبد اللہ عن ابیہ ہے۔ جو اس کتاب میں مذکور ہے۔ اور محمد بن جعفر بھی موجود ہے۔ اور نصر بن عاصم تو بالکل ہی متروک الحدیث ہے۔ متروک کی تعریف صاحب کتاب نے یوں فرمائی ہے ثم المتروکین الہلکی الذین کثر خطاء ھم ولم یعتمد علی روایا تھم۔ ترجمہ۔ پھر متروک وہ ہلاک شدہ ہیں کہ جن کی خطائیں بہت ہیں اور انکی حدیث چھوڑی گئی ہے۔ اور ان کی روایات پر اعتماد نہیں ہے۔ لہذا محدثین کے نزدیک اس حدیث کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

اگر اس حدیث کو تھوڑی دیر کے لئے باوجود اتنا بھاری ضعف ہونے کے صحیح بھی مان لیا جائے تو بھی اس میں صراحتہً کوئی ایسا لفظ موجود نہیں کہ حضور نے اس پر دو نمازیں ہی فرض کیں۔ بلکہ یہ ہے کہ اس شخص نے کہا کہ میں دو نمازیں پڑھا کروں گا تو آپ نے قبول فرمایا۔ جیسے کوئی ہندو کہتا ہے کہ مولوی صاحب میں آپ کے جمعہ کا خطبہ سننا چاہتا ہوں۔ تو مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ بسم اللہ کیجئے دو چار روز کے بعد متاثر ہو کر وہ کہے کہ میں آپ کے پیچھے جمعہ بھی پڑھونگا۔ تو مولوی صاحب اسے بھی قبول فرمالیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ باقی نمازیں اس پر فرض نہ رہیں۔ بلکہ حکمت عملی یہی ہے کہ وہ جتنا بھی اسلام کی طرف آئے اس کو اتنا ہی قبول کر لیا جائے۔ اگر آپ اسے فرماتے کہ ہم تیری دو نمازیں قبول نہیں کرتے تو وہ مشرک کا مشرک ہی رہ جاتا لیکن اب امید تھی کہ وہ مسلمانوں میں رہ کر پورے اسلام کا پابند ہو جائیگا۔

اگر حضور اپنی طرف سے حکم جاری کرنے پر مختار ہوتے تو قرآن مجید میں کوئی ایسی آیت وارد ہوتی جسکا مضمون یہ ہوتا کہ آپ مختار کل ہیں جو چاہیں اپنی طرف سے حکم صادر فرمائیں۔ بلکہ قرآن مجید میں اس کے خلاف موجود ہے۔ جیسے لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ۔ یعنی آپ کا کوئی اختیار نہیں۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي

اور سارے بمبئی کے مسلمان بے چین تھے کہ غیر مسلم اس معبد میں عبادت نہ کرنے پائیں۔ مذہب سے لاعلمی کا یہ حال ہے کہ وہ بزرگوں کی قبروں پر جا کر نذر و نیاز پڑھاتے ہیں، میلہ لگاتے ہیں اور قدم قدم پر مسجدیں بناتے ہیں۔ لیکن نو کروڑ مسلمان جو محکومیت کی زندگی بسر کر رہے ہیں ان کے نزدیک اسلام کی اس سے کوئی توہین نہیں ہوتی۔ شادی میں تماش بینی میں غرض نمائش کے ہر موقع پر بے دریغ روپیہ خرچ کرتے ہیں مگر قومی ضرورتوں کے لئے ایک پیسہ اپنی جیب سے نہیں نکالتے۔ اور ان کے قائد اعظم شیخ شوکت علی نے مجھ سے بیان کیا کہ قومی تحریکیں عدم میسری سرمایہ کی وجہ سے معطل پڑی ہیں۔ نماز روزہ کی پابندی کو مدار اسلام کہا جاتا ہے لیکن اسلام کی ترقی اور ناموری کو مذہب سے علیحدہ سمجھا جاتا ہے ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ اگر اس نے نماز روزہ ادا کر لیا تو نجات کا حقدار بن گیا۔ لیکن قومی یا ملکی خدمت کی طرف کوئی راغب نہیں۔ نہ کسی کو اس کا خیال ہے کہ مسلمانوں کی اقتصادی اور اخلاقی حالت کی اصلاح ایک فریضہ مذہبی ہے۔ مافوق الفطرت قوتوں پر ان کو اس قدر اعتماد ہے کہ وہ اپنے دست و بازو سے کچھ کرنا نہیں چاہتے اور ان کو اس سے کچھ غیرت نہیں آتی کہ غیر مسلم جن کو وہ اپنا حریف سمجھتے ہیں ان پر مالی اقتصادی اور سیاسی فوقیت رکھتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ مذہب کو انہوں نے ایک نمائشی چیز بنا رکھا ہوا ہے جو ملاؤں کے ہات میں ایک کھلونا بن گیا ہے۔

مسلمانان ہند کی فرومایگی | جو حالت طنجہ یا الجیریا کے ہوٹلوں میں مسلمان قلیوں کی نظر آتی ہے کہ وہ فرانسیسی افسروں کی خوشنودی کے لئے ہر قسم کی ذلیل حرکت کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں قریب قریب وہی حالت میں نے ہندوستان میں مسلمانوں کی دیکھی کہ وہ روپیہ کے لئے ہر قسم کی ذلیل حرکت کرنے کو تیار ہو سکتے ہیں اور جس طرح تیونس یا طیطوان کے مسلمان اپنے ماضی کو بھول کر اپنے فرنگی آقاؤں کی فرمانبرداری پر خوش ہیں اسی طرح ہندوستان کے مسلمانوں کو بھی اس کی کوئی غیرت نہیں کہ جس ملک پر انہوں نے ایک ہزار برس حکومت کی وہاں وہ اب محکومیت کی ذلت برداشت کر رہے ہیں یا دولت و تجارت سے محروم ہو گئے ہیں۔ ہمارے ہم وطن بھائیوں کی طرح وہ ہر بات کو قسمت کے حوالہ کرتے ہیں اور اس سوء ظنی میں گرفتار ہیں کہ ان کی ذلت و خواری خداوند عالم کی طرف سے ہے اور ان کے ہاتوں کی کمائی نہیں۔

نوجوانوں کی حالت | مصر اور مراقش میں بھی قوم کی امیدیں نوجوانوں سے وابستہ ہیں جو علوم جدیدہ حاصل کر کے رفتار زمانہ کو پہچانتے اور اپنی ملت کی اصلاح کی کوشش میں مصروف ہیں۔ ہندوستان کے مسلمان نوجوانوں میں تعلیم بہت کم ہے۔ لیکن جو تعلیم یافتہ کہلاتے ہیں ان میں کوئی مذہبی جوش نہیں۔ کیونکہ فرنگی حکومت مذہب سے کنارہ کشی کرتی ہے۔ اور مہمان ملت قومی تعلیم کی اہمیت و ضرورت کو نہیں سمجھتے۔ سارے ہندوستان میں جو ایک براعظم کی حیثیت رکھتا ہے صرف دو تین قومی مدرسہ ہیں۔ ایک دہلی میں دوسرا دیوبند میں تیسرا علیگڑھ میں۔ بمبئی میں مجھے امید دلائی گئی تھی کہ اندرون ملک مسلمانوں میں فوجی اسپرٹ بہت نمایاں ہے۔ لیکن میں سارا ہندوستان گھوما مگر مجھے کہیں بھی مسلمانوں میں بیداری۔ ہشیاری یا صحیح فوجی اسپرٹ دکھائی نہ دی۔ اور ہر جگہ میں نے کاہلی سستی یا توہم پرستی کا دور دورہ دیکھا۔ بعض جگہ تو جہالت اور بے حسی کا یہ عالم دیکھا کہ مسلمان یا تو آپس میں ہی لڑتے بھڑتے ہیں یا ہمسایہ اقوام سے مصروف پیکار ہیں۔

لیڈروں کی کیفیت | مسلمان لیڈروں کی حالت میں اوپر لکھ چکا ہوں کہ کسی کے دل میں قومی درد نہیں۔ ہر شخص اپنا ذاتی مطلب نکالنے کا خواہشمند اور اپنے رقیب یا حریف سے جو مسلمان ہوتا ہے لڑنے پر کمربستہ۔ مجھے اس کا نہایت افسوسناک تماشہ دہلی میں نظر آیا۔ جہاں میں دو مسلمان مولویوں سے ملا جو اخبار نویسی بھی کرتے ہیں اور لیڈری بھی کرتے ہیں لیکن ایک دوسرے کے جانی دشمن ہیں اور اپنا زیادہ وقت ایک دوسرے کی فضیحت میں صرف کرتے ہیں۔ میں جب تک ان کے پاس بیٹھا رہا۔ ان کی لن ترانیاں سُن سُن کر افسوس کرتا رہا۔ کیونکہ ہر دو اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے کہ وہ مسلمانوں کے حاکم یا آقا ہیں۔ اور مسلمان اُن کے فرمان بردار۔ وہ چاہیں تو مسلمانوں میں انقلاب برپا کر دیں۔ مگر میرے اس سوال کا جواب نہ دے سکے کہ وہ انقلاب برپا کیوں نہیں کرتے؟"

(پیغام صلح لاہور ۱۳۔ جولائی ۱۹۲۸ء)

اہلحدیث | اس دل ہلا دینے والے مضمون کو پڑھنے کے بعد مرزا صاحب قادیانی کا یہ زریں فقرہ بھی سنئے

> میرے آنے کا ایک مقصد یہ ہے کہ مسلمان اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے:
>
> (الحکم ۱۷۔ جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

احمدی ممبرو! | مرقومہ بالا مضمون اور مرزا صاحب کا یہ کلام ہدایت التیام دیکھ کر بتاؤ کہ مرزا صاحب اپنے مقصد میں کامیاب گئے ہیں یا ناکام؟ ؎

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

قادیانی دعوت | قادیان کے اخبار الفضل نے بھی مسلمانوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی دعوت دی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

" مسلمانوں کی زبوں حالی کا یہ نقشہ اور ان کے خود ساختہ لیڈروں کے حالات کا یہ مرقع بہت کچھ عبرت ناک ہے۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ راہ نمائی کا معیار یہ نہیں کہ زید یا بکر یا عمرو یا خالد ایک شخص کو بظاہر اچھا سمجھ کر اسے اپنا لیڈر منتخب کر لیں۔ بلکہ راہ نمائی کا معیار یہ ہے کہ خدا اُسے لوگوں کا راہ نما بنائے۔ کیونکہ بندوں کے فیصلے غلط ہو سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کا انتخاب غلط نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ امر بھی اسی طرح

۲۸۔ مئی ۱۹۳۸ء میں صرف لوگوں کو بہکانے کے لئے بات کا بتنگڑ بنا کر ناحق اتہام جڑ دیا۔ حکیم صاحب اپنی آنکھوں کا علاج کرا لیتے تو اس قدر فاش غلط بیانی کا جرم عظیم اپنے کندھوں پر نہ اٹھاتے۔ شیخ توحید میں حملہ کی تاریخ کو ہمیشہ کے لئے یوم التبلیغ منانے کا نہ حضرت سردار جماعت نے اپنی قلم سے اس تجویز کو لکھا نہ قوم نے اس رائے کو پاس کر کے اس پر عمل کرنا شروع کیا۔ ہاں اہل اللہ مرد حق مقدر ہستی بدو وقت سردار جماعت کی تعریف ہوتی دیکھ کر تڑپنا مٹنا کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔

دوسری غلط فہمی | جو عرس مرزا کے عنوان پر بشیر کوٹلوی نے الفضل ۲۸ مئی سنہ رواں اعتراض کیا ہے یہ بھی محض غلط فہمی اور اغماض عن الحق کا نتیجہ ہے۔ بشیر صاحب اس ساری تحریر کو دوبارہ بغور پڑھیں تو خود ہی حقیقت کا انکشاف ہو جائیگا۔ خدا کے لئے اپنے مطلب کی عبارت نہ چن لیا کریں سیاق و سباق بھی پیش کر دیا کریں تاکہ آپ نہ سہی عامۃ الناس تو حق بات سمجھ لیا کریں۔ جس جگہ بشیر صاحب نے تحریر شروع کی ہے اسکے پہلے دو سطریں از خود ہضم فرما گئے۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ۔

قادیانی اخبار نے مرزا صاحب کی تاریخ وفات ۲۶۔ مئی کو تبلیغی جلسے کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ اس لئے افراد اہل حدیث بھی ۲۶۔ مئی کو آخری فیصلہ پر جوابی تقریریں کریں۔

بات تو اتنی تھی لیکن جناب مولا بات کا بتنگڑ بنا کر اس سے مروجہ شرکیہ و بدعیہ عرسوں کا جواز سمجھ بیٹھے۔ خدا تعالیٰ ہدایت نصیب کرے۔

اہلحدیث | سخت کلامی کا جواب سخت دیا جائے تو تمہارے اور اُن کے درمیان فرق کیا رہا۔ آپ تسلی رکھیں جواب الجواب نکلیگا۔ جس کا نام نور توحید ہوگا۔ انشاء اللہ!

تقویۃ الایمان۔ قرآن مجید اور احادیث نبوی سے شرک بدعت کی تردید کی ہے۔ قیمت ۸؎ (منیجر اہلحدیث)

فضیلت نماز

(مرقومہ مولوی ثناء اللہ ثنا سندر پوری ملک بنگال)

> سر جھکانے نشان اسلام کا
> رتبہ سب سے ہے بڑا اس کام کا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللهَ إِنَّ اللهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

ترجمہ:۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اے لوگو ایمان والو ڈرو اللہ سے اور چاہئے کہ ہر شخص اس بات کا اندازہ کرے کہ قیامت کے دن کے واسطے کیا توشہ طیار کیا ہے اور اللہ سے بہت ڈرو کیونکہ اللہ تمہاری ہر بات سے خبردار ہے اور ان لوگوں کی مانند مت ہو جاؤ جو خدا تعالیٰ کو بھول گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ایسا کر دیا کہ ان کو اپنے برے بھلے کی تمیز نہ رہی یعنی اللہ پاک نے خبردار کیا اور فرمایا کہ ہر آدمی کو لازم ہے کہ خدا کا خوف رکھے اور قیامت کے واسطے توشہ جمع کرے۔ سو قیامت کا توشہ ایمان و نیک عمل ہیں۔ جیسا کہ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے:۔

وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولَئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَى جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ جَزَاءُ مَنْ تَزَكَّى۔

اور جو کوئی آئیگا اللہ کے پاس ایمان والا ہو کر اور اس نے نیک عمل کئے ہونگے پس ایسے ہی لوگوں کے واسطے جنت کے بلند درجے اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور ان میں ہمیشہ عیش کے ساتھ رہیں گے۔ یہ بدلہ اس کے واسطے ہے جو پاک ہوا۔ درجے حاصل کرنے اور گناہوں سے پاک ہونے کا ذریعہ نماز ہے۔ صحیح بخاری ص۲؎ میں ابوہریرہ رض سے مرفوعاً روایت ہے:۔ ارایتم لو ان نهرا بباب احدکم یغتسل فیه کل یوم خمسا ماتقولون ذالك یبقی من درنه شیئا قال فذلك مثل الصلوات الخمس یمحوا الله بها الخطایا

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ بھلا بتاؤ تو اگر کسی شخص کے دروازے پر کوئی نہر ہو اور وہ شخص ہر روز اس نہر میں پانچ دفعہ غسل کرتا رہا ہو تو تمہاری دانست میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرنا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل چھوڑیگا۔ صحابہ نے عرض کیا کچھ میل نہیں چھوڑیگا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بس پانچ وقت کی نماز کی بھی مثال یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے

اور ترغیب ترہیب ص۲؎ میں حضرت انس رض سے مرفوعاً روایت ہے:۔

ان الله ملکا ینادی عند کل صلوٰة یا بنی آدم قوموا الی نیرانکم التی اوقدتموها فاطفئوها۔ رواہ الطبرانی۔

فرمایا رسول اللہ صلعم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو مقرر کر رکھا ہے جو پکارتا ہے ہر ایک نماز کے وقت کہ اے اولاد آدم علیہ السلام کی اس آگ کے بجھانے کو اٹھو جسکو تم نے بھڑکایا ہے یعنی آدمی سے جب گناہ ہوتا ہے تو دوزخ کی آگ بھڑکتی ہے اور تیز ہوتی ہے کیونکہ وہ اللہ پاک کے غضب و غصہ کا اثر ہے۔ جب کسی نماز کا وقت آتا ہے تو رحمت اور بخشش کے خزانے کھولے جاتے ہیں اس لئے وہ نقیب پکارتا ہے کہ لوگو، اب رحمت اور بخشش کا وقت آیا ہے۔ ایسے وقت میں اللہ کی عبادت اور توبہ استغفار کرو تو تمہارے گناہ معاف ہوں اور دوزخ کی آگ ٹھنڈی ہو جائے۔ یہ نماز وہ چیز ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت

من یشآء - یعنی آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے اور لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہدایت کرتا ہے۔ اس قسم کی اور بہت سی آیات ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اپنی طرف سے اس قسم کا اختیار نہیں دیا تھا۔ اگر کوئی بات انہوں نے اپنی طرف سے کسی موقع پر مصلحت سمجھ کر کر بھی لی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

عَفَا اللّٰہُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ

صرف لِمَ کی طرف توجہ کرو کہ کیسے موقع پر بولا جاتا ہے۔

(۵) حضورؐ نے اپنے اوپر شہد کو حرام کر لیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فوراً وحی نازل فرمائی۔

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَكَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (سورہ تحریم)

(۶) جنگ بدر کے قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا تو فرمایا۔ مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ (الآیہ)

(۷) آپ مکہ کے بڑے بڑے رؤسا کو وعظ فرما رہے تھے جبکہ ایک نابینا (ابن ام مکتوم) نے آپکی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ مجھے اپنا دین ارشاد فرمائیے۔ آپ نے سمجھا کہ اگر اس سے بات چیت شروع کی تو رؤسا منتشر ہو جائیں گے۔ اس پر وحی نازل ہوئی عَبَسَ وَتَوَلّٰی .... الآیات۔

(۸) حضورؐ نے اپنی امت کے لئے دعا کی کہ یا اللہ میری امت میں لڑائی نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو بھی رد فرمایا۔ الفاظ یہ ہیں:-

وسألتہ ان لا یجعل بأسھم بینھم فمنعنیھا (مشکوٰۃ شریف)

اللہ کے بندو! خدا سے ڈرو۔ جو شخص ہر چیز پر قادر و مختار ہو گیا اس کی یہی سیرت ہوتی ہے۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی ہستی بھی مختار کل نہیں

نوٹ :- اگر آپ نے اپنی قلم سے بہت جلد قرآن، حدیث و فقہ ابی حنیفہؒ سے مجھے جواب نہ دیا تو میں اس بات کا اعلان کر دونگا کہ آپ محض مسلمانوں کے درمیان تفرقہ کا بیج بو رہے ہیں۔ اور میں اپنے اس مضمون کو اخباروں اور اشتہاروں میں شائع کرا دوں گا۔ ہاں اگر آپ کو زیادہ مہلت کی ضرورت ہو تو آپ مجھے تحریر دیں کہ میں فلاں تاریخ تک جواب دے سکتا ہوں۔ فقط

لیکن کئی دن گزر چکے ہیں نہ تو جناب نے جواب ہی دیا ہے اور نہ ہی کوئی اس کے متعلق عذر کیا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ وہ بیچارے اس بات سے عاجز ہیں۔

اہلحدیث حنفیہ کا اصول ہے کہ قرآن کے عموم کو خبر واحد تخصیص نہیں کر سکتی۔ قرآن مجید میں پانچ نمازوں کا حکم ہے تو حدیث اس کے خلاف دو کیسے کہہ سکتی ہے۔ ایسا کہنے والے لوگ مذہبی علوم خصوصاً اپنے اصول اور فقہ سے محض بے خبر ہوتے ہیں۔

رسالہ شمع توحید کی قبولیت

(از قلم مولوی عبدالعزیز صاحب از کوٹلی لوہاراں مغربی)

برادران اسلام! جہاں اور بہت سا قابل قدر بہترین لاجواب لٹریچر حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ دامت برکاتہم کے قلم مبارک رقم سے لکھا ہوا دنیائے عالم میں موجود ہے وہاں سب سے بڑھ کر نمایاں حیثیت میں یہ بہترین رسالہ شمع توحید جس کی خوبی اس کے نام ہی سے ٹپک ٹپک کر ظاہر ہو رہی ہے۔ اسے وہ شرف قبولیت ہر خاص و عام میں پیدا ہوا ہے کہ طبع ہوتے ہی ہاتھوں ہاتھ قوم نے اسے قیمتی موتی سمجھ کر حاصل کر لیا۔ جماعت کی فیاضی نے شمع کی قدر و قیمت کو واقعی چار چاند لگا دئیے۔ جو قوم کے کرمفرما توحید کے صاف و شفاف چشمہ کو مکدر کر کے اسلامی توحید کو بگاڑنا چاہتے ہیں، انہیں آستانہ خداوندی پر لانے اور حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح قدر و عظمت، شان و نعت بتانے میں بہترین تحفہ قوم کی ہدایت اور اخروی نجات کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ واقعی اہل انصاف منصف مزاج جو مدتوں سے شکستہ دل اور مذبذب تھے۔ اس مبارک بیش بہا قیمتی دُر کو پڑھتے ہی دل و جان سے موحد متبع سنت بن گئے۔ لیکن جب شقی القلب اہل ہوا نفس پرست طبقہ نے ہر چہار اطراف عالم میں شمع توحید کی شعاعیں پھیلتی ہوئی دیکھیں تو ان کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ فکر پڑ گیا کہ اب تو ہماری طاغوتی چالیں لگی خاک میں ملنے۔ اگر توحید کا جھنڈا، حضور علیہ السلام کی سچی اور صحیح اطاعت کا پرچم اسی طرح لہراتا ہوا ترقی کر گیا تو بس پھر ہماری آؤ بھگت خدمت تواضع کا جنازہ نکلا سمجھو۔

قربان جائیں ہمارے جری بہادر محمدی جرنیل شیر پنجاب نے تو دلائل و براہین کی وہ مدلل مضبوط زبردست ایک آہنی دیوار موحدین کے لئے ڈھال کھڑی کر دی ہے جس کا اب قبر پرستوں سے کوئی معقول جواب تو بن نہیں پڑا۔ صرف مریدوں کی ڈھارس کے لئے "الفقیہ" امرتسر نے ایک چھوٹا سا رسالہ "پروانہ تنقید" لکھوا کر شائع کیا جس میں سوائے بدزبانی اور سخت کلامی کے کچھ نہیں۔ مولانا صاحب سردار اہل حدیث اجازت دیں تو ہم اس کا دندان شکن جواب دے سکتے ہیں۔ کیا کریں ہمارے سردار ہم کو ان بدکلامیوں کا مناسب جواب دینے سے منع فرما دیتے ہیں۔ اگر مہذبانہ طریق سے علماء حنفیہ اہل حدیث سے کوئی مسئلہ یا بات دریافت کرنی ہو تو خوشی حق چیز کو سمجھیں۔ اگر اسی روش اور طریقہ چال بے ڈھنگی کو ترک نہ کریں تو پھر ادلے کا بدلہ تو ضرور ہے۔ گالی کا جواب گالی میں دیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہم اسلامی تہذیب کو ایک غالی شخص کے مقابلہ میں چھوڑنا نہیں چاہتے۔

ایک غلط فہمی اخبار "الفقیہ"

تائید کے لئے حدیث کا استعمال کرتے ہیں :-
(رسالہ قاسم العلوم دیوبند رجب ۱۳۵۷ھ)

مجیب اس تقریر دلپذیر کا مطلب ہم یہ سمجھے ہیں اور غالبًا ہر ایک پڑھنے والا یہی سمجھیگا کہ کتب فقہ قدوری اور کنز الدقائق وغیرہ اصل مقصود ہیں۔ حدیث کا پڑھنا اس لئے ہے کہ کوئی غیر مقلد ان کے مسائل کو بے سند کہے تو ہم سند دکھاسکیں۔ ورنہ حدیث مقصود بالذات نہیں بلکہ کتب فقہ مقصود بالذات ہیں :- میں اس خیال کی تائید یا تردید نہیں کرتا بلکہ اہل علم ناظرین کے سامنے اس کو رکھ کر صرف اتنا پوچھتا ہوں کہ جس طرح حنفی حدیث کو اس غرض سے پڑھتے ہیں کہ مسائل فقہیہ کا ثبوت دے سکیں کیا شافعیہ بھی اسی طرح پڑھتے ہیں۔ مالکیہ اور حنبلیہ بھی ایسے ہی ہونگے۔ اگر یہ صحیح ہے تو اہل حدیث جماعت کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں ان کا مقصود اصلی وہی ہے جو ہونا چاہئے۔ یعنی محبوب حقیقی کے ارشادات کو حاصل کرنا اور حتی المقدور ان پر عمل کرنا۔

حضرت الشیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا قول مجھے یاد آیا۔ فرماتے ہیں ؎

اجعل الکتاب والسنۃ امامك
وانظر فیہما واعمل بہما ولا تغتر بالقال
والقیل والہوس الخ (فتوح الغیب)

پس میں حدیث نبوی کو مخاطب کرکے اہل حدیث جماعت کی طرف سے یہ شعر پڑھ کر ختم کرتا ہوں ؎

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلیٰ
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد
مصنفہ مولانا ابو یحیٰی محمد صاحب شاہجہانپوری

موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ تقلید شخصی کی تردید میں ایک بے مثل کتاب ہے۔ جدید اڈیشن ہے۔ قیمت عمر
ملنے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

شیعوں کے افسانے
امامت کے ترانے

(نمبر ۱۱)

(ازقلم مولوی ہدایت اللہ صاحب سوہدروی از بابینا سنٹرل انڈیا)

مضمون نمبر ۱۰۔ افسانہ ۶۸ میں آپ علم جفر کی کہانی پڑھ چکے ہیں۔ وہ ایک چمڑے کا تھیلہ تھا جو شیعوں کے اماموں کے پاس ہوتا تھا۔ اس حدیث کو دیکھ کر ہمیں علم نجوم کی حدیث بھی یاد آگئی وہ اس سے بھی پر لطف ہے۔ ملاحظہ فرماویں۔ فروع کافی جلد سوم کتاب الروضہ ص۱۵۲ میں ہے۔

ستارہ مشتری کی کہانی (۶۹) عن معلیٰ بن خنیس قال سألت اباعبد اللہ علیہ السلام عن النجوم الخ دورث علمہ اہلہ فالعلم ہناك

معلیٰ بن خنیس کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا نجوم حق ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں بہ تحقیق اللہ عزوجل نے مشتری ستارہ کو زمین کی طرف ایک آدمی کی شکل میں بھیجا۔ اس نے عجم کے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسکو نجوم سکھلایا یہاں تک کہ اس نے خیال کیا کہ اب یہ کامل ہوگیا تو اس سے کہا کہ دیکھو تو مشتری کہاں ہے۔ اس عجمی نے کہا میں آسمان میں تو اسکو نہیں دیکھتا اور نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے۔ پھر مشتری نے اس شخص کو علیحدہ کردیا اور ایک ہندوستانی کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کو نجوم سکھایا یہاں تک کہ اس نے سمجھا یہ کامل ہوگیا تو کہا (پنڈت جی) دیکھ کر بتلاؤ تو مشتری کہاں ہے (پنڈت جی بڑے کائیاں تھے) بولے میرا حساب تو بتلاتا ہے کہ مشتری میاں آنجناب ہی ہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ سُن کر مشتری نے ایک چیخ ماری اور مرگیا اور اس کے علم کے وارث ہندوستانی ہوئے۔ یہ علم ہندوستان میں ہے۔

معلوم ہوتا ہے اس روائت میں راوی کچھ چوک گیا ہے۔ کیونکہ اسی کتاب میں اس کے بعد ہی دوسری روائت میں ہے کہ

قال لا یعلمہا الّا اَھلُ بَیتٍ من العرب واھل بیت من الھند۔ تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نجوم کو کوئی نہیں جانتا سوائے عرب کے ایک (ہمارے) خاندان کے اور ہندوستان کے ایک ہمارے خاندان کے۔

مگر بعض مشکلات ایسی بے ڈھب آپڑتی ہیں جن کا حل ہونا محال معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً استاد جی مشتری صاحب آسمان سے نجوم سکھلانے تو آگئے اور خود استاد صاحب اپنے علم میں ابھی اس قدر ناقص ہیں کہ عجمی کی نسبت یہ خیال غلط پیدا کرلیا کہ یہ کامل ہوگیا۔ مگر ہمارا خیال ہے کہ عجمی نے دیدہ دانستہ تجاہل عارفانہ سے کام لیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ مشتری صاحب اپنا پتہ کیا پوچھتے ہیں اپنی موت کو بلاتے ہیں ورنہ ؎

پوچھتے ہیں یہ کہ غالب کون ہے
کوئی بتلائے۔ انہیں بتلائیں کیا؟

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ادھر پنڈت جی نے کہا

تم ہی تو ہو میری جاں تم ہی تو ہو

ادھر حضرت مشتری نے ایک چیخ ماری اور گئے عدم آباد۔ لیکن اب مشکل یہ پڑجاتی ہے کہ یہ چرخ نیلی فام پر جو زمین سے صدہا گنا بڑے مسٹر مشتری (ستارہ) چلتے پھرتے نظر آتے ہیں یہ کہاں سے آگئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب ہندوستان کے جوتشی پنڈتوں سے اماموں نے نجوم سیکھ لیا اور انہیں معلوم ہوا کہ ہمارے استاذ الاستاذ تو بیچارے بے موت ہی مرگئے تو انہوں نے اپنے اختیارات خصوصی سے

جب آپ کی زبان مبارک جاری رہی اس وقت تک برابر نماز کی تاکید فرماتے رہے۔ چنانچہ ابن ماجہ ص۱۱۸ میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے :-

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی مرضہ الذی توفی فیہ الصلٰوۃ وما ملکت ایمانکم فما زال یقولہا حتی مایفیض بہا لسانہ

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلعم اس بیماری کی حالت میں جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی فرماتے تھے کہ نمازوں کی حفاظت کرنا اور لونڈی غلاموں کی رعایت کرنا یعنی ان پر ظلم نہ کرنا۔ جب تک آپ کی زبان مبارک چلتی رہی تب تک برابر اسی طرح فرماتے رہے۔

اب سوچنا چاہئے کہ اس سے زیادہ کونسی بے نصیبی اور محرومی ہوگی کہ جس کام کے واسطے آنحضرت صلعم کی اس قدر تاکید ہو کہ آخر وقت تک زبان مبارک پر اس کا تعید جاری رہا۔ اس کام میں سستی اور بے فکری کریں۔ اگر کوئی نالائق بھی ہوتا ہے وہ بھی اپنے بزرگوں کی ایسی بات کا ضرور بالضرور لحاظ رکھتا ہے جس کی انہوں نے آخری وقت میں وصیت کی۔ مگر ہم لوگوں کا کیا اسلام ہے اور ہم لوگ کیسے خلف امتی ہیں جو دین کی بات اور نجات کے ذریعہ اور اپنے پیارے نبی کی آخری وقت کی تاکیدی وصیت کا لحاظ نہیں کرتے۔ ایمان و اسلام کی غیرت کا تقاضا تو یہ ہے کہ جب تک دم میں دم رہے نماز ہرگز نہ چھوڑے اور نماز بھی رسمی اور نصلی نہ ہو یعنی یہ نہ ہو کہ کبھی پڑھی اور کبھی نہ پڑھی۔ اور سویر کا لحاظ نہیں یا جماعت کی پابندی نہیں یا رکوع سجود کا خیال نہیں۔ کیونکہ ایسی نماز والا اللہ پاک کے نزدیک نمازی نہیں ہے۔ نماز وہی ہوتی ہے جو شریعت نے بتلائی ہے۔ ابوداؤد صفحہ ۱۶ باب المحافظۃ علی الصلٰوۃ میں عبادہ بن صامتؓ سے مرفوعاً روایت ہے :- خمس صلوٰۃ افترضہن اللہ عز دجل من احسن وضوءھن وصلاھن لوقتہن و اتم رکوعہن وخشوعہن کان لہ علی اللہ عہد ان یغفر لہ ومن لم یفعل فلیس لہ علی اللہ عہد ان شاء غفر لہ وان شاء عذبہ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ جو پانچ وقت کی نمازیں ہیں ان کو اللہ پاک نے فرض کر دیا ہے۔ جس شخص نے ان کا وضوء اچھی طرح کیا اور ٹھیک وقتوں پر پڑھا اور رکوع سجدہ کو اچھی طرح ادا کیا واسطے اس شخص کے عہد ہے اوپر اللہ تعالیٰ کے کہ یہ بخشے اس کو اور جس شخص نے ایسا نہ کیا اس کے واسطے اللہ پاک کا عہد نہیں ہے چاہے اس کو بخشے چاہے عذاب کرے۔

اور ترمذی ص۱۵۵ جلد دوم ابن عباس سے مرفوعاً روایت ہے :- الکفارات المکث فی المسجد بعد الصلٰوۃ والمشی الاقدام الی الجماعات واسباغ الوضوء علی المکارہ من فعل ذالک عاش بخیر ومات بخیر وکان من خطیئتہ کیوم ولدتہ امہ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گناہوں کی مٹانے والی یہ چیزیں ہیں۔ ٹھیرنا مسجد میں بعد نماز کے یعنی گھبرا کر جلدی نہ بھاگے بلکہ اطمینان سے بعد نماز کے کچھ ذکر الٰہی میں یا دعا میں مصروف رہے یا دوسرے وقت کی نماز کے انتظار میں ٹھیرا رہے اور چلنا قدموں پر طرف جماعتوں کے یعنی نماز اور جماعت کے واسطے پیادہ پا چلنا اور پورا کرنا وضو کا وقت ناگوار ہونے کے یعنی بعض وقت سردی کے سبب یا اور کسی وجہ سے پانی میں ہاتھ پیر وغیرہ بھگونے کو جی نہ چاہتا ہو ایسے وقت میں اچھی طرح اور پورا وضو کرنا۔ جس شخص نے ایسا کیا وہ زندہ رہا بھلائی کے ساتھ اور مرا بھلائی کے ساتھ اور گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا اس وقت تھا جب پیدا ہوا تھا۔ اور ترمذی ص۳۱ جلد اول باب فضل العشاء والفجر میں بریدہ اسلمیؓ سے مرفوعاً روایت ہے :-

بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیامۃ۔

فرمایا رسول صلعم نے کہ جو لوگ اندھیری راتوں میں جماعتوں کی خاطر مسجدوں میں جاتے ہیں انکو خوشخبری سنادے کہ قیامت کے دن ان کو پورا اور کامل نور ملیگا۔ وما علینا الا البلاغ

تقلید کا اثر اہل تقلید پر

(از مولوی ابوسعید عبدالرحمٰن صاحب فرید کوٹی)

علماء اصول فقہ (شکر اللہ سعیہم) صاف الفاظ میں لکھ گئے کہ ادلہ شرعیہ چار ہیں۔ اول دلیل قرآن دوسری حدیث نبوی۔ تیسرا قیاس مجتہد - جو آیت حدیث سے ماخوذ ہو۔ چوتھا اجماع جو کسی آیت یا حدیث پر مبنی ہو۔

یہ تصریحات کتب اصول کی ہر ایک کتاب میں ملتی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی طرح حدیث بھی مقصود اصلی اور ماخذ دینی ہے۔ حدیث صریح صحیح کے ہوتے ہوئے کسی مجتہد یا محدث کے قول سے اس کی تائید تلاش کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ فی نفسہٖ حجت شرعی ہے۔ مستقل حجت شرعیہ کسی دوسری چیز کی محتاج نہیں ہوتی۔

ان تصریحات کے ہوتے ہوئے ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم علماء مقلدین کی آواز اس کے برعکس سنتے ہیں۔ خاص کر ان علماء تقلید کی آواز جن کا رات دن شغل درس حدیث ہے۔

مولانا محمد رسول سابق مدرس مدرسہ دیوبند کی ایک تقریر انجمن خدام الملت دیوبند کے جلسہ میں کی ہوئی میں نے رسالہ قاسم العلوم میں پڑھی جس کا اہم حصہ ناظرین کے سامنے رکھتا ہوں تاکہ علماء و طلباء اسکو علم اصول کی کسوٹی پر پرکھیں۔ اس کے الفاظ یہ ہیں :-

"اہل حدیث اور ہم اتنے امر میں شریک ہیں کہ وہ بھی قرآن و حدیث پڑھتے ہیں اور ہم بھی۔ مگر فرق صرف یہ ہے کہ ہم حدیث اس وجہ سے پڑھتے ہیں کہ امام کے جن اقوال کا منشا (ماخذ) ہمیں معلوم نہیں معلوم ہوجائے۔ لیکن ہم فقہاء کے اقوال کو

فتاویٰ

س ۱۰۵} زید کا نکاح ہندہ سے ہوا تھا۔ چند برس آمدورفت اور جتنی ضرورت تھی سب کچھ ہوا تھا اب ہندہ زید کو ناپسند کرتی ہے اور زید طلاق نہیں دیتا ہے۔ لیکن خلع طلاق میں راضی ہے۔ مگر ہندہ کے والدین نے مفلسی کی وجہ سے زیور وغیرہ فروخت کرکے کھالیا ہے۔ ایسی حالت میں ہندہ زندگی بھر رہیگی یا کوئی صورت ہے۔ اگر سب جج سے نکاح فسخ ہوگا تو طلاق کی ضرورت ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(محمد زین العابدین از رام پور ضلع بیربھوم)

ج ۱۰۵} صورت مسئولہ میں عورت معقول وجوہات کی بنا پر عدالت سب جج سے نکاح فسخ کرائیگی تو پھر طلاق کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اللہ اعلم۔

س ۱۰۶} سوال مذکورہ بالا میں زید ہندہ کو ناپسند کرتا ہے اور دوسری شادی کرچکا ہے اور خلع کا انتظار کرتا ہے مگر ہندہ کے والدین نے لاچاری کی وجہ سے زیور بیچ کر کھالیا ہے۔ خلع نہیں لے سکتے۔ ایسی حالت میں ہی رہیگی یا سب جج سے نکاح فسخ ہوجائیگا۔ اور طلاق کی ضرورت ہوگی یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۰۶} زید کا فرض ہے کہ منکوحہ کو آباد کرے اور اس کے حقوق زوجیت ادا کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا اور اُسے ناپسند کرتا ہے تو طلاق دے کر آزاد کردے۔ اس بات کا منتظر نہ رہے کہ عورت خلع کی درخواست کرے۔ صورت ہذا میں جبکہ خاوند بیوی کو ناپسند کرتا ہے تو اس کی ذمہ داری عورت پر نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۱۰۷} یاجوج ماجوج ایک فرقہ ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ یاجوج ماجوج کے افراد ۹۹ فیصدی جہنم میں جائیں گے اور سو میں سے ایک بہشت میں جائیگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں ارشاد فرمایا ہے میں کسی قوم کو بغیر پیغمبر بھیجے ہوئے عذاب نہیں کرونگا۔ اب سوال یہ ہے کہ ہمارے رسول ساری مخلوق کے پیغمبر ہیں تو ان قوموں کو ہدایت کرنے کے لئے کس وقت گئے اگر نہیں گئے تو اللہ تعالیٰ کا ظلم ان قوموں پر ہوگا (سائل مذکور)

ج ۱۰۷} یاجوج ماجوج بھی بنی آدم سے ہیں۔ جو عام انسانوں کے رسول ہیں وہی ان کے بھی ہیں۔ یعنی شرعی تعلیم سب کے لئے یکساں ہے اور سب کو پہنچ چکی ہے۔ حدیث مذکور سے ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج وصفی نام ہے قومی نہیں

س ۱۰۸} ہمارے یہاں خراج (سرکاری مالیہ) پورا لگتا ہے۔ قریبًا اس زمانہ میں چھ حصہ کے طور پر پڑتا ہے۔ ایسی حالت میں بیسواں حصہ عشر دے تو جائز ہوگا یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۰۸} ایسی حالت میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ ادا کردینا کافی ہے۔

س ۱۰۹} اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ ۔ الی و اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۔ اور دوسری آیات میں خود ابلیس کہتا ہے میں آگ سے پیدا کیا گیا ہوں اور تم سے بہتر ہوں سجدہ نہیں کروں گا اور فرشتہ نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ اب سوال یہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرشتہ کو سجدہ کرنے کے لئے حکم دیا تم ہیں حکم نہیں کیا تو ابلیس کا کیا قصور۔ (سائل مذکور)

ج ۱۰۹} سجدۂ آدم زمین پر سر رکھنے کے معنی میں نہ تھا بلکہ آدم کی تعظیم و تکریم کا حکم تھا جیسے ماتحت اپنے افسروں کے آداب بجالایا کرتے ہیں۔

س ۱۱۰} پندرہ بیس شخص سالی (چاول) وغیرہ خریدنے جاتے ہیں مگر مسلمانوں کا گاؤں نہیں اور جمعہ کا دن آجائے تو ان شخصوں کو جمعہ کی نماز پڑھنی چاہئے یا ظہر کی نماز۔ (سائل مذکور)

ج ۱۱۰} مذکورہ اشخاص مسافر ہیں۔ اسی لئے بحکم حدیث جمعہ ان پر فرض نہیں۔ پس وہ ظہر کی نماز پڑھ لیں تو کافی ہے۔

س ۱۱۱} ایک شخص بوجہ مفلسی کے لڑکے یا لڑکی کا عقیقہ دے نہیں سکتا۔ اس مفلس کا لڑکا بلوغت کے بعد اپنا عقیقہ ادا کرسکتا ہے یا نہیں؟

ج ۱۱۱} شخص مذکور بعد بلوغت اپنا عقیقہ خود کرسکتا ہے بعض حدیثوں میں اس کا ثبوت ملتا ہے

س ۱۱۲} ایک شخص بڑا متقی ہے اسکی بی بی نماز پڑھتی ہے تو جلدی جلدی پڑھتی ہے اور وقت پر نہیں پڑھتی اور پردہ شرعی کی بھی پابند نہیں ہے۔ مگر بدفعلی زنا وغیرہ ایسی نہیں ہے اور شوہر کا حکم دربارۂ نماز اور پردہ نہیں مانتی۔ مگر شوہر بھلائی کے لئے ہر وقت نصیحت کرتا ہے۔ ایسی بی بی کے ساتھ رہنا کیسا ہے اور یہ فعل دیوثی میں شمار ہے یا نہیں؟

ج ۱۱۲} قرآن شریف میں ارشاد ہے:-
وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ۔ (۳)

یعنی جن عورتوں سے تم حکم عدولی پاؤ تو پہلے ان کو نصیحت کرو اگر نہ مانیں تو بستروں سے الگ کردو۔ پھر بھی اطاعت نہ کریں تو کچھ زدوکوب (دھول دھپہ) بھی کرو۔

س ۱۱۳} ہمارے یہاں اکثر وقت کی نماز دس منٹ میں ختم ہوجاتی ہے اور فجر کی نماز پندرہ منٹ میں ختم ہوتی ہے۔ اور فجر کی نماز کے بعد کسی موسم میں پون گھنٹہ کے بعد اور کسی موسم میں ایک گھنٹہ کے بعد سورج نکلتا ہے۔ از روئے شریعت ایسے وقتوں میں نماز پڑھنا ٹھیک ہوتا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱۳} ایسے اوقات میں نماز فجر جائز ہے۔ لحدیث جبرئیل الوقت ما بین ہذین الوقتین۔

س ۱۱۴} ہمارے یہاں بہت سے مفلس ہیں کئی کئی روز ایک مرتبہ بھی کھانا نہیں ملتا۔ یہ لوگ شریعت کے کام نماز روزہ وغیرہ کرتے ہیں انکو فطرہ اور قربانی کا مال دینا چاہئے یا دوسرے قریہ کے جو فقیر ہیں جو ہم

کام نے کرمشتری کو پھر زندہ کرکے آسمان کی طرف پھینک دیا۔

حیرانگی تو یہ ہے کہ ائمہ کو علم نجوم بھی یاد تھا اور جفر بھی (حوالہ مذکور) ان کو ماضی۔ حال اور مستقبل کی تمام باتیں معلوم تھیں (اصول کافی صفحہ ۱۶۰) بلکہ اگر موسےٰ اور خضر علیہ السلام بھی ہوتے تو امام جعفر صادق ان کو بتاتے کہ آپ کو (امام جعفر کو) ان دونوں سے زیادہ علم ہے (حوالہ ایضاً) یا یوں سمجھئے کہ ہر ایک امام کو ہر دو انبیاء سے زیادہ علم ہے کیونکہ وہ ماضی حال اور مستقبل کے حالات جانتے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ یہی امام جب مفتی کی حیثیت پر آتے ہیں تو انہیں یہ بھی علم نہیں ہوتا کہ اس فحش فتویٰ کی زد ہم پر پڑیگی۔ اور فتویٰ دیتے ہی سائل ایسا دندان شکن جواب دیگا کہ ہمارے پاس سوائے خاموشی کے اور کوئی چارہ نہ ہوگا۔

فروع کافی جلد دوم صفحہ ۱۹۰ میں شیعہ محدثین کا مشہور راوی زرارہ کہتا ہے:-

(۷۰) جاء عبد اللہ بن عمیر الی ابی جعفر علیہ السلام فقال له ما تقول فی متعة النساء فقال احل الخ فاعرض عنه ابو جعفر علیہ السلام حین ذکر نساءہ و بنات عمہ۔

یعنی امام باقر کے پاس عبداللہ بن عمیر آئے اور کہنے لگے کہ آپ کی متعۃ النساء کے بارے میں کیا رائے ہے۔ امام نے فرمایا متعۃ النساء کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور لسان نبوت پر حلال فرمایا ہے لہذا وہ قیامت تک کے لئے حلال ہے۔ یہ سن کر عبداللہ بن عمیر امام باقر کو مخاطب کرکے کہنے لگے حضرت آپ اور ایسا فرماتے ہیں حالانکہ عمر رض نے اس کو حرام کیا ہے اور لوگوں کو منع کیا ہے۔ یہ سن کر امام کہنے لگے (حضرت) عمر رض نے حرام کیا ہوگا عبداللہ نے کہا اے امام خدا سے پناہ مانگو تم ایسی چیز کو حلال کہتے ہو جس کو (حضرت) عمر رض نے حرام کہا تو فرمایا اچھا تم اپنے صاحب (عمر رض) کے قول پر رہو اور میں رسول اللہ کے قول پر۔ پھر آؤ ہم تم باہم لعنت بازی کریں۔ حق بات وہی ہے جو رسول اللہ نے کہی ہے۔ اور تمہارے صاحب (عمر) کا قول بالکل غلط ہے۔ اس پر عبداللہ بن عمیر نے کہا کہ آپ اس کو پسند کرتے ہیں کہ آپ کی بیویاں اور بہنیں بیٹیاں (سر بازار) متعہ کرایا کریں؟ زرارہ کہتا ہے کہ امام نے جیسے ہی اپنی گھروالیوں کا نام سنا منہ پھیر لیا۔

یہئے جس مسئلہ کی صداقت پر ابھی ابھی امام صاحب لعنت بازی پر اتر آئے تھے جس پر رسول اللہ کے فرمان کا بڑے زور سے حوالہ دیا جا رہا تھا (۷۱) جس متعہ کے ایک بار کرنے سے امام حسین رض دو بار کرنے سے امام حسن رض تین بار کرنے سے امام علی رض اور چار بار کرنے سے رسول اللہ کا درجہ ملتا ہے۔ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑنے سے تمام گناہ انگلیوں کے پوروں سے نکل پڑتے ہیں۔ اور غسل جنابت کے پانی کے ہر قطرہ سے اللہ تعالےٰ فرشتے پیدا کرتا ہے جو اس کی تسبیح و تقدیس کہتے ہیں اور ثواب اس کا قیامت تک ملتا رہیگا۔ (دیکھو منہاج الصادقین صفحہ ۳۵۶ من تمتع مرۃ کان درجتہ کدرجۃ الحسین الخ)

غرضیکہ ؎

اس قدر شرین طلسم بزم حسن ناز ہے
جلوہ اندر جلوہ پیدا راز اندر راز ہے

اس قدر کار خیر کے متعلق جب عمیر ابن عبداللہ امام صاحب سے عرض کرتا ہے کہ حضرت آپ اس کو پسند کرتے ہیں کہ آپ کی بہنیں بیٹیاں بھی اس اجر عظیم کو حاصل کیا کریں تو جب جب گھر کو آتی ہے تو امام صاحب چپ سادہ لیتے ہیں کیوں؟ کیا بے چارے شیعہ مؤمنین کی بہو بیٹیاں فضول اور فالتو ہیں کہ امام صاحب انہیں تو بڑے بڑے سبز باغ دکھا کر اپنے استعمال میں لاتے رہیں۔ لیکن اپنے گھر آئے تو خاموش ہو جائیں

آنچہ خود پسندی بہ دیگراں مپسند

پھر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ چار بار متعہ کرنے سے تو رسول اللہ کا درجہ مل گیا تو جو پاک دامن عورتیں تمام عمر متعہ کرتی رہیں تو اس ہزارہا بار متعہ کرنے سے ان کا درجہ کیا ہوگا۔ ؎

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

ناظرین یہ نہ سمجھیں کہ میں امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کی نعوذ باللہ من ذالك توہین کر رہا ہوں۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ غلط گو شیعہ رواۃ کا کچا چٹھا دکھا رہا ہوں کہ انہوں نے اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے بے چارے بھولے بھالے شیعوں کو کیسے کیسے سبز باغ دکھا کر اُن کی شریف اور نیک بہو بیٹیوں کی عصمت پر روز روشن میں ڈاکہ مارتے رہے۔

؎ نگویند از سر بازیچہ حرفے
کزاں پندے نگیرد صاحب ہوش

(باقی آیندہ)

تحفہ مجددیہ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رح کے فارسی مکتوبات کی ان عبارتوں کا ترجمہ جس میں آپ نے فرقہ شیعہ کے عقائد کی تردید کی ہے۔ بہت مفید کتاب ہے۔ بلحاظ ضخامت قیمت بہت کم ہے۔ یعنی آٹھ آنے۔

خلافت محمدیہ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کرکے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے۔ اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

خلافت رسالت اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے۔ اور تاریخی حوالجات کی روشنی میں مسئلہ خلافت مختلف فیہ کو محقق و مبرہن کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت صرف ۱ر

نوٹ:- محصول ڈاک ہر کتاب کا بذمہ خریدار ہوگا۔
(۲) خلافت محمدیہ اور خلافت رسالت مولانا ابوالوفاء کی تصنیف ہیں۔ پتہ:- نیجر اہلحدیث امرت سر

کائنات روحانی۔ قرآن مجید کا انسان کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کا ثبوت۔ قیمت ۵ (مجلد)

ملکی مطلع

پنجاب کی اراضیات میں انقلاب

پنجاب میں قانونی حیثیت سے اقوام کی تقسیم دو قسموں "زراعت پیشہ" اور "غیر زراعت پیشہ" میں کی گئی ہے۔ اس تقسیم میں مذہبی اختلاف کا کوئی لحاظ نہیں بلکہ یہ تقسیم پیشہ کے لحاظ سے عمل میں لائی گئی ہے اس لئے ہر ضلع میں اس کا اثر جداگانہ ہے۔ مثلاً ایک ضلع میں سید قوم زراعت پیشہ ہے تو دوسرے ضلع میں نہیں۔ یہ تقسیم دراصل آبائی پیشہ کی بنا پر ہے۔ زراعت پیشہ اقوام نے اپنی نادانی، عیاشی اور فضول خرچی کے باعث مہاجنوں کے قرضہ سے زیر بار ہو کر اپنی اراضی مزروعہ جب بکثرت فروخت کر دیں تو گورنمنٹ نے ملکی انتظام کے پیش نظر ایک قانون بنایا۔ جس کا نام قانون انتقال اراضی ہے۔ اس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ کوئی زراعت پیشہ قوم اپنی اراضی کسی غیر زراعت پیشہ قوم کے پاس فروخت نہ کرے۔ اس قانون کا نفاذ ۱۹۰۱ء سے ہوا۔ انہی دنوں مہاجن قوم نے اس قانون کی سخت مخالفت کی تھی۔ مگر حکومت نے ان کی ایک نہ سنی۔ جن دنوں یہ قانون نافذ ہوا تھا ہم نے اس کی تائید میں ایک حدیث پیش کی تھی جو ہماری کتاب "اسلام اور برٹش لاء"[1] میں مندرج ہے۔ ہمارا مقصد اس حدیث کے پیش کرنے سے یہ تھا کہ ہم بتائیں کہ آج انگریزی حکومت رعایا کی فلاح و بہبود کے لئے بہت سوچ سمجھ کر قانون بناتی ہے۔ مگر عرب کے ریگستان میں خدائی مقنن نے جو اصلاح کی ہے وہ ہماری حکومت کے موجودہ قانون سے بہت بڑھ کر ہے۔ انگریزی حکومت کی نظر تو زراعت پیشہ اقوام تک محدود ہے مگر خدائی مقنن کی نظر ساری رعایا پر حاوی ہے۔ جس میں ہر قسم کے لوگ دیہاتی و شہری شامل ہیں۔ چنانچہ خدائی مقنن کا ارشاد ہے کہ جو کوئی زمین یا مکان وغیرہ فروخت کرے پھر اس رقم کو اسی مصرف (مکان یا زمین وغیرہ) پر خرچ نہ کرے۔ خدا اس میں برکت نہیں کریگا۔

یہ حدیث بڑی سختی کے ساتھ جائداد غیر منقولہ کو انتقال کرنے سے روکتی ہے۔ پنجاب کی زراعت پیشہ قوم نے جب اس تعلیم نبوی کی ناقدری کی تو ان پر خدائی تازیانہ قانون انتقال اراضی کی شکل میں لگایا گیا مگر چونکہ انہوں نے اس تازیانہ کی بھی پروا نہ کی اسلئے القائے خداوندی سے حکومت نے ان کی اصلاح پر دوبارہ توجہ مبذول کی۔ اس سلسلے میں متعدد بل پاس کئے گئے۔ سب سے بڑا بل جو پاس ہوا ہے وہ بنامی انتقالات کی منسوخی کے متعلق ہے۔ جس کی مختصر تشریح یوں ہے کہ

انتقال اراضی کے قانون کی زد سے بچنے کیلئے مہاجنوں نے زراعت پیشہ افراد کو یہ ڈھب سکھایا کہ اپنی اراضی زراعت پیشہ اشخاص کے پاس (جو فی الحقیقت ہمارے وکیل ہیں) بیع کر دیا کرو۔ اس تجویز پر عمل اس طرح کیا گیا کہ مہاجن لوگ اپنے وکیلوں سے اس رقم (ثمن مبیع) کے خفیہ پرونوٹ لکھواتے رہے۔ اور اپنے وکیلوں کی آڑ لے کر اراضیات پر قابض ہو کر خود فوائد حاصل کرتے رہے اس انتقال کا نام قانونی اصطلاح میں بنامی انتقال ہے۔ آج کل جدید سکیم کے مطابق حکومت وزارت کے ہاتھ میں ہے اور وزراء میں اکثر ممبر زراعت پیشہ زمیندار ہیں۔ جو اس قسم کے حالات سے خوب واقف ہیں۔ اس لئے وزارت نے اسمبلی میں اس بل کو پیش کر کے یہ قانون پاس کروایا کہ اس قسم کے انتقالات کو منسوخ قرار دیا جائے۔ یہ جدید قانون اس قسم کے تمام بنامی سودوں کو شامل ہوگا۔

دوسرا بل جو پاس ہوا ہے وہ اراضی مرہونہ کے متعلق ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مہاجن لوگ جو سود در سود کی کثیر رقوم کی بنا پر زمینوں سے زرعی منافع حاصل کر رہے ہیں اور اصل مالک بوجہ ناداری کے اپنی زمینوں سے گویا بے دخل ہو چکے ہیں۔ ان کی زمینیں بھی ان کو واپس دلائی جائیں بعض حالتوں میں ساہوکاروں کو کچھ معاوضہ ملیگا اور بعض میں نہیں۔

تیسرا بل جو حکومت کی طرف سے پاس ہوا ہے اس کا منشا یہ ہے کہ ساہوکار لوگ لائسنس لے کر اپنا کاروبار کریں جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کے بہی کھاتہ کی پڑتال حکومت کے عمال کر سکیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ مہاجنوں کی طرف سے جو مظالم غریب لوگوں پر ہو رہے تھے اور ہو رہے ہیں ان کا لحاظ کر کے کوئی ذی فہم شخص قرآن مجید کی تعلیم متعلقہ حرمت سود کی تحسین کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اول سود پھر سود در سود۔ اس کے علاوہ اصل رقم کے اندراج میں کمی بیشی خدا کی پناہ!

اگر کسی مقروض کے ذمے ایک ہزار روپے سے زائد صرف چار آنے ہوں اور وہ ہزار روپیہ تو ادا کر دے مگر چار آنے کو حقیر سی رقم سمجھ کر نظر انداز کر دے تو کچھ مدت کے بعد وہ چار آنے بھی سود در سود کے ذریعہ پہلے چار روپے پھر چالیس روپے۔ حتیٰ کہ کسی روز چار سو روپے تک پہنچ جاتے ہیں۔ غالباً اسی لئے ہندو دھرم شاستر میں منو جی نے لکھا ہے کہ سود خوار کے گھر کا کھانا کھانا گناہ کے برابر ہے گورنمنٹ نے زمینداروں کے فائدے کے لئے جو کچھ کیا اچھا کیا۔ اس میں اس کا اپنا بھی فائدہ ہے۔ مگر ہم اتنا عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ غریب شہری بھی تو آخر حکومت کی رعایا ہیں اس نے ان کے سودی قرضوں کا کیا انتظام کیا ہے۔

ایک غریب آدمی اپنی ضرورت سے مجبور ہو کر ہزار روپے کا مکان سو روپیہ میں گرو رکھ دیتا ہے پھر سود در سود کے حساب سے وہ سو روپیہ ہزار تک پہنچ جاتا ہے۔ کیا اس کا بھی کوئی انتظام ہوگا؟ اگر صرف دیہاتیوں پر نظر عنایت رہی تو غریب شہری رعایا گورنمنٹ کو مخاطب کر کے یہ شعر پڑھیگی ؎

[1] قیمت ۳ر۔ پتہ: دفتر اہلحدیث امرتسر۔

متفرقات

پہلے اسے پڑھئے | خریداران اہلحدیث کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ جب آپ حضرات کو قیمت ختم ہونے کی اطلاع ہو جایا کرے تو قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی بھیجدیا کریں۔ اگر مہلت درکار ہو (جو زیادہ سے زیادہ ایک ماہ تک دی جائیگی) یا خریداری سے ہی انکار ہو تو جلد از جلد بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا کو اطلاع دے دیا کریں۔ ورنہ جب دفتر سے وی پی بھیجا جائے تو اسے ضرور وصول کر لیا کریں۔

مندرجہ ذیل حضرات کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ اگست میں ختم ہے۔ سو ان کی خدمت میں مکرر اطلاع دی جاتی ہے کہ اپنے اپنے نمبر خریداری ملاحظہ فرماتے ہی ہدایات مندرجہ بالا پر جلد از جلد عملدرآمد کریں۔

نوٹ | جن حضرات کی مہلت ختم ہے وہ مزید مہلت طلب کرنے کی بجائے قیمت اخبار ہی روانہ کریں۔

۱۳۲۵- مولوی اسماعیل
۱۵۱۲- مولوی محمد حسین
۱۶۷۵- مولوی محمد حیات
۲۰۰۳- خان بہادر مولوی فیروز الدین صاحب
۲۴۰۹- عبد المغنی
۲۴۱۲- حاجی محمد حسین
۳۱۵۸- محترمہ غلام فاطمہ
۳۶۴۳- شیخ فیض محمد
۵۱۱۱- ایم عبد الحفیظ
۵۵۹۱- بابو محمد حسین صابری
۵۵۹۵- حاجی عثمان غنی
۶۱۲۷- شیخ عبد الرشید غلام قادر
۶۵۵۱- محمد قاسم
۶۹۴۱- حمید الرحمن خان غوری

۷۰۷۰- مولوی محمد مصطفیٰ
۷۰۷۷- محمد ابراہیم محمد یوسف
۷۵۳۶- ایم اے جی
۸۰۱۹- مولوی عبد الرحمن
۸۰۲۸- سید احمد حسین رضوی
۸۰۴۴- ڈاکٹر سید محمد فرید
۸۰۹۵- سیٹھ حاجی ولی محمد جیوا بھائی۔
۸۰۷۰- سیٹھ سکندر عبد القادر صاحب پٹیل۔
۸۱۸۶- حاجی کے محی الدین
۸۲۵۹- برکات احمد
۸۳۵۷- مولوی عبد اللطیف
۸۵۳۱- شیخ محمد حسین محمد یوسف
۸۵۶۰- شیخ نظام الدین
۸۵۶۳- مولوی محمد ابراہیم

۸۶۰۴- حکیم ابو عبد الرحمن محمد اکبر
۹۱۰۰- خواجہ غلام حسن ولیش
۹۱۲۵- مستری رحیم بخش۔
۹۲۰۳- ابراہیم رحیم بھائی
۹۲۴۲- ڈاکٹر اسماعیل
۹۲۵۴- مولوی ابو مسعود خان قمر بنارسی
۹۴۳۱- محمد حسن
۹۴۳۸- محمد ابراہیم احمد منجو
۹۴۳۹- مولوی عبد الحکیم
۹۵۵۷- غلام ہادی
۱۰۰۲۲ عنایت اللہ خان
۱۰۰۲۷ حاجی محمد علی
۱۰۱۴۸- منشی عبد الغفور

۱۱۴۱۷ مولوی محمد صدیق
۱۱۴۴۳ مولوی عبد الغفور
۱۱۴۴۶ عنایت اللہ
۱۱۴۵۲- مولوی محمد احمد
۱۱۴۹۵- عبد العزیز عبد الرحیم
۱۱۵۷۵- مولوی الہی بخش
۱۱۶۰۱- عزیز احمد
۱۱۶۰۳- مولوی ابو محمد عبد الجبار محی الدین
۱۱۶۷۳- مستری محمد سعید
۱۱۶۹۶- ایم رمضان علی
۱۱۷۰۴- بابو عطاء اللہ
۱۱۷۰۷- صوبیدار عبد القادر
۱۱۷۱۵- سید عبد الرحیم

۱۲۱۸۳- ایچ- ایم- داؤد انوری
۱۲۲۰۵- ڈاکٹر سید مظہر علی
۱۲۲۰۷- ایم محبوب احمد
۱۲۲۰۸ بابو عبد الرحمن
۱۲۲۱۴- انچارج صاحب دفتر تحریک جدید
۱۲۲۱۷ میاں کرم الدین
۱۲۲۱۹- چوہدری محمد یار
۱۲۲۲۰- مولوی عبد الحق
۱۲۲۲۲- الہ داد خان
۱۲۲۲۳ سید محمد شاہ
۱۲۲۲۴- مولوی ابو یونس خان
۱۲۲۲۵- ایم- اے ستار
۱۲۲۲۶- حافظ محمد زبیر
۱۲۲۲۸- شیخ عبد الرزاق
۱۲۲۳۰- ایم محمد اسماعیل
۱۲۲۳۱- حاجی محمد قاسم
۱۲۲۳۲ محمد یوسف عثمان غنی

۱۲۲۳۳- محمد ایوب
۱۲۲۳۶- سیکرٹری اسلامیہ لائبریری
۱۲۲۴۰- محمد خلیل خان
۱۲۲۴۴- مولانا عبد الوہاب
۱۲۲۸۳- حسن محی الدین شاہ
۱۲۳۲۲- عبد الحمید
۱۲۳۲۶- ایچ- ایم قاسم
۱۲۳۳۰- جان محمد۔
۱۲۳۳۵- چوہدری ولی محمد
۱۲۳۵۱- عبد الغفور۔

غریب فنڈ

۱۱۴۴۴- خدا بخش
۱۱۵۸۳- حاجی فیض احمد
۱۱۶۴۵ مولوی کریم عبد اللہ
۱۱۹۰۷ سید محمد امین
۱۱۹۱۹- ناظم مدرسہ شمسیہ
۱۲۲۲۹- عبد الرحمن
۱۲۲۳۵- محمد ایوب

قادیان میں ایک اہم مقدمہ

سنا ہے کہ قادیان میں ایک مقدمہ دائر عدالت ہے۔ جو اپنے اندر بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ قادیانی اخبارات اس کے متعلق خاموش کیوں ہیں؟

۱۰۱۸۲- مستری معراج الدین
۱۰۶۵۹- مولوی اللہ بخش صاحب
۱۰۷۰۳- مولوی محمد حسین
۱۰۷۱۲- حاجی عبد العزیز
۱۰۷۴۶ ڈاکٹر عبد الحکیم تبسم
۱۰۹۵۲- محمد صالح
۱۰۹۸۳- روشن علی
۱۰۹۸۸ حاجی شیخ عبد العزیز بیگ
۱۰۹۹۱ صدیق حسن شوق
۱۱۱۱۳ چوہدری عبد الشکور
۱۱۱۸۶ مستری امام الدین
۱۱۲۷۵- ایس کے خلیل الرحمن
۱۱۴۰۳- مولوی شیر محمد

۱۱۷۱۹- مولوی عبد الرحمن خان
۱۱۷۵۲- چوہدری فضل الدین
۱۱۷۸۴- مولوی محمد سلیمان
۱۱۸۹۰- مولوی محمد صاحب
۱۱۹۰۶- مستری امام الدین
۱۱۹۰۸- مولوی عبد المالک
۱۱۹۱۱ مولوی محمد ثناء اللہ
۱۱۹۱۴- جعفر علی خان علی خان
۱۱۹۲۰ محمد یسین
۱۱۹۲۷- محمد صالح
۱۱۹۳۴- مولوی عبد الرزاق
۱۲۰۷۹ حاجی مولا بخش
۷۰۹۴ مولوی ظہیر الدین

ایک اہم گذارش

تقریباً پچاس برس سے پٹنہ میں مدرسہ اصلاح المسلمین تعلیمی خدمت انجام دے رہا ہے اس وقت جبکہ لازمی یا جبری تعلیم کے مشورے ہو رہے ہیں اور ایک ایسا نصاب بروئے کار آنے والا ہے جس میں مذہبی تعلیم کا مطلق وجود نہیں ہوگا۔ احساس فرض کی بناء پر مدرسہ اصلاح المسلمین نے طے کیا ہے کہ اپنی جد و جہد میں اور سرگرمی پیدا کرے۔ جس کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ حصول چندہ میں سرگرمی پیدا کی جائے چنانچہ اس وقت ایک سفیر (حافظ مولوی محمد شعیب کے علاوہ) حافظ عبد الکریم کا مزید اضافہ کیا گیا ہے۔ عنقریب مدرسہ ہذا کے سفیر مختلف جگہوں کا دورہ کرنیوالے ہیں۔ برادران ملت سے پُرزور اپیل ہے کہ اپنے قدیمی خادم مدرسہ کے سفیر کی ہمت افزائی فرمائیں۔ **نوٹ**:- چندہ دہندگان سے گذارش ہے کہ مدرسہ کے سفیر کے پاس مدرسہ کی مطبوعہ اور میری مہر کردہ

نرالی دوستی

سچا دوست آجکل بہت کم نصیب ہوتا ہے۔ دنیا میں خود غرضی اتنی بڑھ گئی ہے کہ کسی پر یقین کرنا مشکل ہے۔ لیکن بے جان چیزیں اپنی خوبیوں سے ہمیشہ ایک جیسی ہماری خدمت کرتی ہیں۔

امرت دھارا

اپنے حیرت انگیز اثر سے آپ کی آپکے گھر دوستوں کی بیماری سے حفاظت کرتی ہے مصیبت کے وقت ایک پورے ڈاکٹر کا کام دیتی ہے۔ اس کا استعمال اچانک ہونیوالی اندرونی و بیرونی امراض و ملاقات میں کھانے و لگانے سے بہت جلد فائدہ دیتا ہے۔ سردرد۔ پیٹ درد۔ کان درد۔ دانت درد۔ بدہضمی۔ قے۔ دست ہیضہ۔ زکام۔ نزلہ۔ بخار۔ بھڑ۔ بچھو۔ سانپ وغیرہ کا ڈنگ۔ چوٹ۔ زخم۔ پھوڑا و پھنسی۔ اور ایسے ہی اور بیسیوں امراض پر آپ اطمینان سے استعمال کرسکتے ہیں۔

نقلوں سے بچیں! کبھی وقت پر دھوکہ دیں گی!!

قیمت فی شیشی سالم دو روپیہ آٹھ آنہ ۸/۲ نصف شیشی سوا روپیہ ۱۴/ نمونہ آٹھ آنہ

پتہ:- امرت دھارا ۱۶ لاہور

سرمہ نور العین ۲/۱

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ:- مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

فارسی بول چال

اس کتاب کے پڑھنے سے فارسی زبان میں گفتگو، خط و کتابت نہایت آسانی سے کرسکتا ہے۔ قواعد گرامر کے بھی درج ہیں۔ قیمت ۱۲ محصول علیحدہ۔ پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر

۲/۵

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہتی ہے

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

مومیائی ۱/۲/۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزار ہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۸/ آدھ پاؤ ۱/۳ (۴۴۷) پاؤ بھر ۱/۶ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ بر ہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی۔ اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی بشیر احمد صاحب ضلع گورکھپور

مومیائی میرے حق میں بے حد مفید ثابت ہوا۔ اسلئے معروض خدمت ہوں کہ ایک چھٹانک مولوی ناصر علی صاحب کے نام ارسال فرمائیں۔" (۲۱-مئی ۳۸ء)

جناب مولوی گلزار احمد صاحب کمر دھول

"میں نے کئی مرتبہ آپ سے اپنے نام پر اور دیگروں کے نام پر مومیائی منگائی۔ ماشاء اللہ تیر بہدف پایا۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دوکان کو ترقی پر ترقی دے۔ آمین ثم آمین۔ ایک چھٹانک ناصر الدین میاں کے نام ارسال فرمائیں۔" (۳۰-مئی ۳۸ء)

منگوانے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم بہر وفا کچھ تو ادھر بھی

(نوٹ) جو قانون منڈیوں کی بابت ہے جو ابھی پاس نہیں ہوا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ منڈیوں میں جو کسان اپنا غلہ فروخت کرتے ہیں اس کی قیمت میں سے فی روپیہ قریباً ساڑھے چھ آنے دلالوں اور آڑھتیوں کی جیب میں جاتے ہیں اور باقی فی روپیہ ساڑھے نو آنے بیچارے مالک کو ملتے ہیں اگر یہ بل پاس ہو گیا تو اس قسم کی تمام خرابیوں کا سد باب ہو جائیگا۔

امرتسر میں کسانوں کا مورچہ

آج کل ضلع امرتسر کا نیا بندوبست ہو رہا ہے جو ابھی تمام نہیں ہوا۔ اس کے متعلق زمینداروں میں افواہ پھیل گئی کہ اراضیات کا مالیہ زیادہ کیا گیا ہے زمینداروں کو یہ ناگوار گزرا۔ ضلع امرتسر میں سکھ زمینداروں کی کثرت ہے۔ انہوں نے اس بارے میں جلسہ کر کے اعلان کیا کہ ہم وزیر زراعت کی کوٹھی پر جا کر مظاہرہ کریں گے۔ اس پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر نے زیر دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت جلوس کی شکل میں وہاں جانا ممنوع قرار دیا۔

ادھر کسان بھی ضد میں آ گئے۔ انہوں نے بھی مثل سابق اپنی تنظیم کر کے حکم مذکور کی خلاف ورزی کرنے کو ممنوعہ مقام پر روزانہ اپنا جتھا بھیجنے کا انتظام کر لیا چنانچہ پہلا جتھا مورخہ ۲۰- جولائی کو روانہ ہوا۔

جب وہ علاقہ ممنوعہ کے قریب پہنچا تو پولیس کی طرف سے پہلے تو لاٹھی چارج ہوا۔ پھر جتھے والوں کی گرفتاریاں ہوئیں۔ جن کو بعد میں رہا کر دیا گیا۔ مگر دوسرے دن سے یہ طریق عمل اختیار کیا کہ جتھے کو صرف گرفتار کرنا کافی سمجھا۔ اب اسی اصول پر عمل ہو رہا ہے۔ چنانچہ آج (۲۵ جولائی) تک روزانہ پچیس اشخاص گرفتار ہو رہے ہیں۔ ابھی سلسلہ جاری ہے دیکھئے اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک دول دنیا اسلامی قانون کی پابندی نہ کریں گی رعایا کو چیخ و پکار کا موقع برابر ملتا رہیگا۔ بندوبست کا مروجہ قانون جس کی میعاد بیس ۲۰ سال تک ہوتی ہے۔ کچھ معقول نہیں ہے۔ کیونکہ آفات ارضی و سماوی کا کسی کو علم نہیں۔ بعض دفعہ زمینداروں کو ان آفات کی وجہ سے کھانے کو بھی میسر نہیں آتا۔ ایسی حالت میں سرکاری مالیہ کہاں سے ادا کریں۔

اس کے بالمقابل اسلامی قانون پر عمل پیرا ہونا بالکل آسان ہے۔ یہ وہ طریقہ ہے جس کو قانون کی اصطلاح میں بوئی بھوئی کہتے ہیں۔ یعنی جتنی پیداوار ہو اس میں سے بیسواں حصہ بلکہ آج کل کے اخراجات کے لحاظ سے اس سے بھی کم سرکار وصول کرے۔ خدائی مقنن کا حکم تھا کہ کاٹنے سے پہلے پیداوار کا اندازہ کر لو۔ پھر اس میں سے تہائی یا چوتھائی چھوڑ دو یعنی جس پیداوار کا اندازہ سو من کیا ہو اس میں سے تینتیس ۳۳ من یا کم سے کم پچیس ۲۵ من چھوڑ کر باقی ۷۵ من کا مالیہ وصول کرو۔

ناظرین! کتنی بڑی رعایت ہے جو اسلامی (شرعی) حکومت نے زمینداروں سے روا رکھی ہے۔ اس کا مقابلہ مروجہ قانون سے دیکھنا ہو تو ہمارا رسالہ "اسلام اور برٹش لاء" ملاحظہ فرمائیں۔ ہمارا مذہبی عقیدہ جو حقیقت پر مبنی ہے یہی ہے کہ جب تک اسلامی قوانین کو جاری نہ کیا جائے ناممکن ہے کہ رعایا کو فلاح و کامرانی حاصل ہو۔

پیارے اسلام! | اے
کیا جانیں تجھ میں کیا ہے کہ لوٹے ہے تجھ پہ جی
یوں اور کیا جہان میں کوئی حسیں نہیں

ماہ مئی میں عالمگیر جنگ چھڑ چکی ہے؟

روزنامہ "پرتاپ" لاہور ۲۸- مارچ میں عالمگیر جنگ کے متعلق ایک پیشگوئی شائع ہوئی تھی جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"لندن ۲۵- مارچ- ایک یورپین لڑکی نے جس کی شاہ جارج پنجم آنجہانی کی موت اور کنگ ایڈورڈ کی تخت و تاج سے دستبرداری کے متعلق پیشگوئیاں حرف بحرف صحیح ثابت ہو چکی ہیں۔ یہ سنسنی خیز پیشگوئی کی ہے کہ یورپ کی سیاسی بے چینی ماہ مئی ۱۹۳۶ء تک انتہائی درجہ کو پہنچ جائیگی۔ اور بین الاقوامی جنگ کا آغاز ہو جائیگا۔ اس لڑکی کا نام دورسکا سلنگر ہے۔ وہ ہنگری کی رہنے والی ہے۔"

اہلحدیث | کذب المنجمون ورب الکعبہ
خدا کی قسم نجومی جھوٹے ہیں۔

نیا مدرسہ محمدیہ

نہایت مسرت اور خوشی کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ موضع اونری ضلع گورکھپور میں جناب مولانا محمد انصاری صاحب مرحوم کی مساعی جمیلہ سے مدرسہ عربیہ کی صورت میں قائم ہے اور اچھے پیمانہ پر تعلیمی کام انجام دیتا ہے جس میں اس موضع کے علاوہ بیرونی طلبہ بھی داخل ہیں اور ابھی اور داخل ہونا چاہتے ہیں لیکن بوجہ عدم گنجائش کے داخل نہیں کئے جاتے۔ مدرسہ ہر ایک حیثیت سے کمزور اور امداد کا محتاج ہے۔ مدرسہ صرف اہل موضع کی امداد و اعانت سے چلتا ہے کہیں سے چندہ اور امداد کی کوئی صورت نہیں ہے نہ کوئی سفیر مقرر ہے اور نہ کسی اور ذریعہ سے آمدنی ہوتی ہے اور مدرسہ کو کئی ایک ضرورتیں درپیش ہیں۔ طلبہ کو مسائل کی تعلیم دینے کے لئے تقویۃ الایمان اور فقہ محمدیہ اور اسکے مثل مسئلے کی کتاب اور مشکوٰۃ شریف، بلوغ المرام اور جلالین کی ضرورت ہے۔ اسکے علاوہ سب سے بڑی ضرورت مدرسہ کیلئے ایک مکان کی ہے۔ ابتک مسجد میں تعلیم ہوتی ہے لیکن مسجد ان موجودہ طلبہ کے لئے ناکافی ہے۔ اور طلبہ اور مدرس ہر دو کو ہمیشہ سخت تکلیف ہوتی ہے پس ارباب کرم سے عرض ہے کہ وہ اس مدرسہ کی جانب اپنی توجہ مبذول فرمائیں اور مدرسہ کی امداد فرما کر ان ضرورتوں کو پوری کریں۔ امراء اہل حدیث خاص طور سے توجہ فرمائیں۔ ترسیل زر چندہ کا پتہ:۔ عبد الرزاق خان ناظم مدرسہ محمدیہ

اشتہار زیر دفعہ ۵۔رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت جناب چوہدری محمد علی صاحب سب جج
بہادر درجہ سوم سرگودھا
دعویٰ دیوانی ۲۹۸

گنیا سنگھ وغیرہ سکنائے چک ۱۲۱ جنوبی
بنام دیوان سنگھ ولد چرن سنگھ ذات سکھ
مذہبی ساکن حال رام گڑھ چک ۱۲ ضلع شیخوپورہ
معرفت بھان سنگھ منشی

دعوےٰ ۔ ۳۴۳/-

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی دیوان سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام دیوان سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر دیوان سنگھ مذکور تاریخ ۱۲ [illegible] کو مقام سرگودھا حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آوے گی
آج بتاریخ ۲۱ [illegible] بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔
دستخط حاکم	مہر عدالت

طلاء اعظم بری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہوکر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی وفربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں ہارج نہیں۔ قیمت ۱؎۔ محصول ڈاک ۸/
المشتہر۔ منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

اصلاح الرسوم
اس کتاب میں اُن فضول رسموں کی نہایت تفصیل کے ساتھ تشریح کی گئی ہے جن کی وجہ سے مسلمانوں کی قوم تباہ ہورہی ہے۔ از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی
قیمت ۶/ منگوانے کا پتہ
منیجر اہلحدیث امرتسر

بچوں کی کہانیاں
درجہ اوّل
ننھی مرغابی - از عبدالواحد صاحب سندھی استاد جامعہ ۲/
بچوں کی کہانیاں۔ " " ۲/
درجہ دوم
لال مرغی - از عبدالواحد صاحب سندھی استاد جامعہ ۲/
جنگو کی بلی - " " ۲/
مرغی اجیر چلی - از رقیہ ریحانہ ۲/
تانبیل خاں - از محمد حسین خاں صاحب ایڈیٹر پیام تعلیم ۲/
چھوٹا چھو " " ۲/
نوری جو کرد ھائی سے نکل بھاگی - از رقیہ ریحانہ ۲/
درجہ سوم
نیت کا پھل - از مرزا مظفر حسین صاحب ۲/
شیدلا - از پروفیسر محمد مجیب صاحب ۳/
چھدو - از رقیہ ریحانہ ۳/
بیکاری - " " ۳/
انعامی مقابلہ - از محمد حسین خاں صاحب ایڈیٹر پیام تعلیم ۳/
درجہ چہارم
شہزادی گلنار - از پروفیسر محمد عطاء اللہ - ۴/
عقاب - از رقیہ ریحانہ ۴/
ترکوں کی کہانیاں ۴/
ملنے کا پتہ :- **مکتبہ جامعہ**
دہلی - نئی دہلی - لاہور

رحمۃ للعالمین
(مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم)
حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل ومکمل طور پر لکھی گئی ہے۔
قیمت جلد اول ۲؎۔ دوم ۲؎۔ سوم ۲؎۔
ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی
بےنظیر کتابیں

آداب المساجد اس رسالہ میں مسجد کے آداب اور ناروا امور کا بیان ہے
کاغذ کتابت - طباعت عمدہ۔ قیمت ۳/

بہشتی زیور مع بہشتی گوہر اس کے دس حصے اُن مسائل پر مشتمل ہیں جو لڑکیوں اور عورتوں کے لئے مخصوص ہیں۔ جن کو پڑھ کر طبقہ نسواں کو تمام ضروریات دین سے واقفیت ہوجاتی ہے۔ گیارھویں حصہ بہشتی گوہر میں مردوں کے متعلق ضروری مسائل بھی اختصاراً درج کردیئے گئے ہیں۔ از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی
قیمت مکمل ۲؎ روپے۔

زواجر ہندی مشہور زواجر نامی کتاب کا اُردو ترجمہ جس میں مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸/

فلسفہ عبادت وسرمایہ سعادت اس کتاب میں اسلامی نماز کا فلسفہ اور اس کے فوائد دلکش پیرایہ میں درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۶/

علامات قیامت آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ سے قیامت کی علامتیں درج ہیں۔ قیمت ۳/

تقسیم میراث اس کتاب میں وراثت کی شرعی تقسیم کے قواعد لکھے گئے ہیں ۲/

مجموعہ مصباح الحیات اس میں مختلف اعتقادی وعملی مسائل کو اُردو نظم میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰/

مسدس حالی (مع حیات حالی) ہندوستان کے مشہور قومی شاعر مولانا حالی کی قومی اور مذہبی نظموں کا مجموعہ۔ قیمت ۱۲/

(۷۷۹)

بے مثل طبی کتابوں کا ذخیرہ

کنز المجربات

مصنفہ حکیم حاجی محمد عبد اللہ صاحب روڑوی

مؤلف ممدوح نے اس میں وہی صدری دنیا سی نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں۔ سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کر کے انکے فائدے بتائے گئے ہیں۔ پھر ان سے پیدا ہونے والے امراض بتائے گئے ہیں۔ اس کے بعد ہر مرض کا طبی، ویدک، اور ڈاکٹری نام۔ پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں۔ اس کے بعد بیماری کے اسباب اور اسکے پہچاننے کے طریقے نہایت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں

قیمت حصہ اول ۶۔ حصہ دوم عا

کنز المفردات

مؤلفہ حکیم صاحب ممدوح۔ اس کتاب میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں۔ بے نظیر تحفہ ہے۔ بہت مشہور ہوئی ہے۔ قیمت عہ

کنز المرکبات حصہ اول

یہ کتاب مصنف "کنز المجربات" کی محنت وکاوش کا نتیجہ ہے جس میں مصنف علام نے تمام امراض انسانی کے متعلق وہ تیر بہدف نسخہ جات درج کئے ہیں جو کنز المجربات میں اندراج سے رہ گئے تھے۔ اسکے علاوہ دوسرے مرکبات مثلاً مختلف قسم کے حلوے، سفوف۔ طلا۔ جوارشیں معجون خمیرے مفرحات اور عرق، شربت وغیرہ کے بے نظیر نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض نسخے جو خوناسینہ بسینہ چلے آتے ہیں مصنف موصوف نے بڑی محنت و جانفشانی سے حاصل کئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو عربی، فارسی کی ضخیم طبی کتب میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے عوام کی رسائی ان تک مشکل ہے۔ یہ کتاب طبیبوں اور دیگر شوقین حضرات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔

کتابت۔ طباعت اور کاغذ عمدہ۔ سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۴۸۰ صفحات۔ قیمت دو روپے محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

کلید حکمت

(مصنفہ حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری

اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک مرض کی علامات درج ہیں۔ اسی طرح علمی بحث۔ مرض اور اسکی پیدائش کے اسباب۔ بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہایت آسانی سے مہیا ہو سکیں اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں۔ درج کئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول عہ۔ حصہ دوم عہ

مجربات جیلانی

حکیم صاحب موصوف نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفاء میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کر کے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ جلد منگوائیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت جلد اول ۸۔ جلد دوم عہ۔

حکیم حاجی محمد عبد اللہ صاحب روڑوی کی

بیمثل تصنیفات

ہر گھر میں موجود رہنی ضروری ہیں

خواص بادام ۴ر	خواص پیاز ۵ر
خواص نمک ۲ر	خواص گھی کوار ۹ر
خواص پھٹکڑی عہ	خواص برگد ۴ر
خواص پیپل ۴ر	خواص آک عہ
خواص انار ۴ر	خواص ریٹھا ۶ر
خواص سونف ۸ر	خواص کیکر ۴ر
خواص نیم ۶ر	خواص سیاناسی ۶ر

خواص سیب ۳ر	خواص کوڑی ۶ر
خواص انگور ۸ر	خواص سنگترہ ۳ر

خواص گھی ۴ر	خواص دودھ ۸ر
خواص تربوز ۲ر	خواص لہسن ۴ر
خواص دھتورا ۴ر	خواص ارنڈ ۷ر
خواص لیموں ۸ر	خواص اندرائن ۴ر
خواص گاجر ۳ر	خواص مولی ۵ر
خواص ہلدی ۳ر	خواص مرچ ۴ر
خواص کشنیز ۳ر	خواص مہندی ۴ر

نوٹ:۔ محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ ایک روپیہ سے کم قیمت کا وی پی نہیں بھیجا جائیگا

ملنے کا پتہ} منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۱۸ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداروں سے " للعہ
عام خریداران سے " ہ
" " ششماہی ۳ ؎
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ ؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۷- جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۵- اگست ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم نعت شریف - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
زمانہ بر سر جنگ است یا علی مدد سے - ص۳
شیعہ اور اہل حدیث ص۳ - شیریں کلامی کا نمونہ ص۴
یاجوج ماجوج کی حقیقت (قادیانی مشن) - ص۵
اتباع سنت ص۶ - شیعوں کے افسانے ص۹
حافظ اسلم جیراجپوری اور عذاب قبر - ص۱۰
اہل حدیث سے کون لوگ مراد ہیں؟ - ص۱۱
کیا کنیت ابو حنیفہ مخصوص ہے؟ - - ص۱۲
فتاویٰ ص۱۳ - متفرقات ص۱۴ - نظم بطلوع ص۱۵-۱۶ - اشتہارات

استاد روزگار - بے کار اور بے روزگار اشخاص کے لئے ہے۔ قیمت ۴ ؍ پتہ - منیجر اہلحدیث امرتسر

نعت شریف

(از قلم محمد رفیع صاحب محضر پرتاب گڈھی - تلمیذ حضرت زیبا ناروی)

زمانے میں نظر آیا ہے جلوہ محمد کا
وہ محضر بے تامل ہو گیا شیدا محمد کا

شہادت دی نبوت کی شجر نے بھی حجر نے بھی
جہاں کے ذرہ ذرہ نے پڑھا کلمہ محمد کا

نہ ہوگا حشر کے میدان میں ان کا کوئی ثانی
نظر آئیگا لہراتا ہوا جھنڈا محمد کا

یہ ختم المرسلیں ہیں اور ہیں اللہ کے پیارے
یہ ہے درجہ محمد کا یہ ہے رتبہ محمد کا

تمنا ہے الٰہی جب سر بالیں اجل آئے
دم رخصت رہے لب پر مرے کلمہ محمد کا

اُسے کیا خوف دوزخ فکر جنت خطرۂ محشر
لئے پھرتا ہے اپنے سر میں جو سودا محمد کا

جلا سکتی نہیں پھر آگ دوزخ کی اُسے ہرگز
جو پڑھ لے مرتے مرتے اک دفعہ کلمہ محمد کا

جو شرک و کفر سے دامن بچا لے اپنا اے محضر
وہی پیارا خدا کا ہے وہی پیارا محمد کا

مسلمانوں کا دورِ جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر اسمتھ صاحب سٹادسٹ کی موڈرن ٹرینڈ آف اسلام کا اردو ترجمہ۔ یعنی صدی سابقہ وحال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست۔ بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ قیمت عہ

مقالات شبلی

اس رسالہ میں مصنف مرحوم کے وہ بیش بہا مضامین درج ہیں جو وقتاً فوقتاً الہلال۔ الندوہ۔ زمیندار وغیرہ میں نکلے قابل دید ہے۔ قیمت عہ

مجموعہ نظم شبلی

اس کتاب میں مولانا کی وہ نظمیں موجود ہیں جو انہوں نے مختلف جلسوں میں پڑھی ہیں۔ قیمت ۸ر

رسائل شبلی

محققانہ، علمی، تاریخی، اسلامی مضامین ہیں۔ قیمت عہ

فلسفہ اور معجزہ

روئداد مباحثہ مابین مولوی ہدایت اللہ صاحب سوہدروی و مولوی عبدالعزیز صاحب جس میں معجزہ اور قانون قدرت پر محققانہ بحث کی گئی ہے۔ آخر میں مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کا فیصلہ بھی درج ہے۔ قیمت ۸ر

خون کے آنسو

اس میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور موجودہ روش ان کے لئے تباہ کن ہوگی۔ اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کو فوراً اپنی روش بدل

دینا چاہئے۔ اور ان تدابیر پر عمل کرنا چاہئے۔ جو ان کی فلاح و بہبود کا موجب ہیں۔ اس کتاب میں ان تدابیر پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے جو مسلمانوں کی ترقی و کامیابی کی ضامن ہیں۔ خود پڑھئے۔ گھر والوں، محلہ والوں اور عزیزوں، رشتہ داروں کو سنائیے۔ پھر ان باتوں پر عمل کیجئے۔ جو اس کتاب میں بتلائی گئی ہیں۔ قیمت ۴ر

احوال الروح

علامہ عبد الہادی مصری کا اردو ترجمہ۔ جس میں روح انسانی کے متعلق نہایت محققانہ اور فلسفیانہ بحث کی گئی ہے۔ ۸ر

فلسفہ خواب

اس میں فلسفہ خواب کا قدیم و جدید بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

فطرت نسوانی

[illegible] کتاب ہے۔ جو [illegible] زبان میں لکھی [illegible] شبلی کا اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ عہ

اسلام اور تعدد ازدواج

اسلام میں ایک سے زائد عورتوں کا رکھنا کس حد تک جائز ہے اور مخالفین کے اعتراضات کا جواب۔ قیمت ۲ر

گلستان مصری ۲ر۔ مشرح مترجم عہ

بوستان مصری ۲ر۔ مشرح مترجم عہ

ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

مرآۃ العروس

لڑکیوں کو امور خانہ داری و سلیقہ سکھانے والی کتاب۔ مولفہ مولانا نذیر احمد صاحب دہلوی۔ ۲ر

بنات النعش

یہ گویا مرآۃ العروس کا دوسرا حصہ ہے۔ ۸ر

توبۃ النصوح

نیک کرداری۔ اخلاق اور مذہبی تعلیم کا بیش بہا خزانہ ہے۔ قیمت ۲ر

کشف المحجوب

یہ کتاب علم تصوف میں پنجاب کے مشہور و معروف بزرگ شیخ علی ہجویری صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم الشان یادگار ہے۔ اس کی تعریف میں جناب کا اسم ہی کافی ضمانت ہے۔ اردو ترجمہ ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲ر

احسن القصص

یعنی تفسیر سورہ یوسف۔ منظوم پنجابی زبان میں ہے۔ مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب عالم پوری۔ مکمل قیمت ۶ر (چھ آنے)

اور کیا چاہیئے؟

سولہ روپیہ کی بجائے دس روپیہ
تفسیر ثنائی اردو مکمل ہشت جلد

مصنفہ حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔

ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

سوا روپیہ کی بجائے صرف ایک روپیہ
محمدیہ پاکٹ بک

مصنفہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری۔ مرزائیت کی تردید میں ایک زبردست کتاب ہے۔ اس کتاب کو پاس رکھنے والا ہر بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے۔ دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ اور آج تک قادیانی اس کا جواب نہیں دے سکے۔ ہر محمدی مسلمان کو قادیانی حملہ کی مدافعت کے لئے اپنے پاس رکھنی چاہئے۔

پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۷۔ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ

زمانہ برسر جنگ است یا علیؓ مددے

عرصہ سے یہ بحث "اہلحدیث" اور اخبارات شیعہ میں جاری ہے کہ حدیث "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" کے کیا معنی ہیں۔ اخبار "شیعہ" لاہور نے مسند امام احمد جلد اول کے صفحہ ایک سو دو ۱۰۲ کے حوالہ سے لکھا تھا کہ اس حدیث کے آخری الفاظ "اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ" مرفوع نہیں ہیں۔ بلکہ یہ الفاظ بعد میں لوگوں نے ملا دیئے ہیں۔ جب صفحہ مذکور پر ہمیں یہ الفاظ نہ ملے تو ہم نے تصحیح حوالہ کا مطالبہ کیا۔ اس کا جواب دیا گیا کہ صفحہ ۱۰۲ غلط ہے اس کی جگہ صفحہ ایک سو باون ۱۵۲ چاہیئے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ شیعہ کا آخری حوالہ صحیح ہے مگر اس سے شیعہ کا مدعا حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ہم جواب سے پہلے روایت کے پورے الفاظ نقل کئے دیتے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں :۔

عن علی رضی اللّٰہ عنہ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ قال فزاد الناس بعد وال من والاہ وعاد من عاداہ۔

(مسند احمد جلد اول ص۱۵۲)

حضرت علی نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے غدیر خم کے روز فرمایا کہ میں جس کا مولیٰ ہوں علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔ حضرت علی نے کہا کہ اسکے بعد لوگوں نے ان الفاظ کا اضافہ کیا وال من والاہ وعاد من عاداہ :۔

اہلحدیث | اس روائت کا مطلب یہ ہے کہ جب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ الفاظ "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" فرمائے تو حاضرین نے اسکا جو مطلب سمجھا اسی کے مطابق انہوں نے ان الفاظ میں دعا کی کہ :

اے اللہ جو علی سے محبت رکھے تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو علی کو برا جانے تو بھی اسکو مبغوض رکھ

یہ سارا واقعہ آنحضرت کے سامنے ہوا جو بالکل ویسا ہی ہے جیسے امیر المؤمنین فاروق اعظم نے یہ حدیث سنتے ہی کہا تھا :

بخ بخ یا ابا الحسن اصبحت مولائی ومولیٰ کل مومن

اے علی آپ کو مبارک ہو کہ آپ میرے اور ہر ایک مومن کے مولیٰ بن گئے ہیں۔

یہاں بھی مولیٰ سے مراد محبوب ہے جس سے ہم (جمیع فرقہائے اہل سنت) کو کوئی اختلاف نہیں۔ ہاں اختلاف اس میں ہے کہ مولیٰ سے حاکم مراد لیا جائے اگر دقیق نظر سے اس حدیث کو دیکھا جائے تو شیعہ کے خیال کی تردید اور اہل سنت کے عقیدہ کی تائید خود حدیث کے الفاظ سے ہو سکتی ہے۔ کیونکہ حدیث مذکور کا ترجمہ یہ ہے :۔

کہ میں جس کا مولیٰ ہوں علی بھی اس کا مولیٰ ہے :

ان دونوں مولاؤں کا زمانہ ایک ہی ہے۔ یعنی جس زمانے میں آنحضرت مولیٰ ہیں اسی زمانے میں علی بھی مولیٰ ہیں۔ بس اب مطلع صاف ہے کہ ایک زمانے میں دو مولیٰ جن معنی سے جمع ہو سکتے ہیں وہ معنی محبوب اور دوست ہی کے ہیں۔

مگر خلیفہ اور امیر المومنین کے معنی سے جمع نہیں ہو سکتے کیونکہ خلافت کا زمانہ تحقق زمانہ رسالت کے ختم ہونے کے بعد ہے۔ خود خلیفہ کا لفظ ہی خلفیت (بعدیت) کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے :۔ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

شیعہ دوستو! | قرآن مجید کتاب مبین حبل اللہ المتین (جو سب کتب پر مہیمن ہے) سے لفظ مولیٰ کے معنی کا فیصلہ کرالیں تو غلط فہمی آسانی سے رفع ہو سکتی ہے۔ سنئے ارشاد ہے :۔

يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا

جس دن کوئی مولیٰ کسی مولیٰ کے کام نہیں آئیگا۔ اس آیت میں مولیٰ کے معنی دوست ہونے سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہاں مولیٰ سے مراد حاکم یا خلیفہ لینا اصل مقصد سے بہت دور جانا ہے۔ پس بشہادت قرآنی اور بسیاق عبارت حدیث "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" کے معنی واضح طور پر سامنے آگئے کسی مومن کا کام نہیں کہ جس امر کا فیصلہ قرآن مجید کردے اس سے انحراف کرے۔ امید ہے کہ شیعہ مومنین قرآن مجید کے اس فیصلہ کو ضرور تسلیم کریں گے۔

ع درخانہ اگر کس است یک حرف بس است

شیعہ اور اہل حدیث

ہمارا یقین ہے کہ اہل ادیان اگر تعصب چھوڑ کر دل سے خدا کی رضا جوئی پر متوجہ ہو جائیں تو دین اسلام کو ضرور قبول کرلیں اور اسلام کے اندرونی فرقے

سلہ وھو العلی العظیم۔

انتخاب الاخبار

——— امرتسر میں سکھوں کی طرف سے آج (۲۸ء) ایک سول نافرمانی جاری ہے۔ ہر روز جتھا سول نافرمانی کرنے جاتا ہے جسے پولیس گرفتار کر کے امرتسر سے باہر لے جا کر رہا کر دیتی ہے۔

——— امرتسر میں سکھوں کے جتھا پر جو لاٹھی چارج ہوا تھا اس کی تحقیقات ہو رہی ہے۔

——— پنجاب کے زمیندارہ بل جو حال ہی میں پنجاب اسمبلی نے پاس کئے ہیں گورنر پنجاب کے زیر غور ہیں امید کی جاتی ہے کہ اگر ان میں کوئی ایسی دفعہ نہ ہوئی جو ہندوستان کے مروجہ قانون کے خلاف ہو تو گورنر پنجاب ان پر مہر تصدیق ثبت کر کے گورنر جنرل کی منظوری کے لئے بھیجدینگے۔

——— لائل پور ۲۱- جولائی غیر زراعت پیشہ کانفرنس کی سبجیکٹس کمیٹی کا اجلاس آج صبح منعقد ہوا۔ متعدد ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ ایک ریزولیوشن میں قرار دیا گیا کہ زمیندارہ بلوں کے لئے یونینسٹ گورنمنٹ اعتماد کمو بیٹھی ہے۔ ایک ریزولیوشن میں کہا گیا کہ ان بلوں کے خلاف زبردست ایجیٹیشن کی جائے۔ مہاشہ کرشن نے تجویز کی کہ تمام آئینی وسائل اختیار کر لینے کے بعد براہ راست کاروائی اختیار کی جائے ایک اور تجویز یہ تھی کہ جونہی گورنر ان بلوں پر مہر تصدیق ثبت کریں۔ برطانوی مال کے بائیکاٹ کی تحریک شروع کر دی جائے۔ لالہ رام گوپال نے تجویز پیش کی کہ زرعی پیداوار خریدی نہ جائے۔ ایک اور لالہ جی نے تجویز پیش کی کہ گورنر جونہی ان بلوں کو منظور کریں سول نافرمانی شروع کر دی جائے اور ایوان اسمبلی کے سامنے مظاہرہ کیا جائے اگر اس کی ممانعت کی جائے تو اس امتناعی حکم کی خلاف ورزی کی جائے۔ ڈاکٹر نارنگ نے کہا کہ یہ تمام تجاویز قابل غور ہیں مگر وار کونسل کو قبل از وقت پابند کرنا مناسب نہیں۔ مہاشہ کرشن نے کہا کہ ہمیں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے بلآخر اصل ریزولیوشن ترمیم کے بعد منظور ہو گیا جس کا مفاد یہ ہے کہ بلوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام اضلاع میں کانفرنسیں اور جلسے منعقد کئے جائیں اور ان کی تنسیخ کے لئے تمام قانونی اور آئینی تدابیر اختیار کی جائیں۔ ایک اور قرارداد میں اسمبلی کانگرس پارٹی کی مذمت کی گئی۔ کیونکہ ان بلوں پر اسمبلی میں بحث کے دوران میں کانگرس پارٹی نے غیر جانبدارانہ طرز عمل اختیار کئے رکھا۔ نیز ان ممبروں سے مستعفی ہو جانے کا مطالبہ کیا گیا۔ جنہوں نے ان بلوں کی مخالفت نہیں کی۔ (انقلاب لاہور ۲- اگست)

——— کلکتہ میں کانگرس کمیٹی ایک لاکھ روپیہ کی لاگت سے ایک کانگرسی ہال بنانا چاہتی ہے۔

دوسری بار مشن لیجئے

اگر آپکو قیمت ختم ہونے کی اطلاع سابقہ پرچہ میں مل چکی ہو تو جلد از جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ ورنہ

۲۶- اگست کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

——— نئی دہلی ۳۱- جولائی۔ آج مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں قرار پایا کہ ۲۶- اگست کو تمام ہندوستان کے مسلمان "یوم فلسطین" منائیں۔ اس روز جلسے کر کے برطانیہ کے تشدد آمیز رویہ کی مذمت کرے۔ کونسل نے ایک سب کمیٹی مقرر کی ہے جو فلسطین اور انگلستان بھیجنے کے لئے ایک وفد کے مسئلہ پر غور کرے۔ نیز آیندہ اجلاس کرسمس کی تعطیلات میں پٹنہ ہو اس موقع پر صنعتی نمائش بھی منعقد کی جائے۔

——— رنگون میں ہندو مسلم فساد ہو جانے سے متعدد اشخاص زخمی و مجروح ہوئے۔ پولیس کو تین دفعہ گولی چلانی پڑی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کسی مسلمان نے بدھ مت کے خلاف کوئی کتاب لکھی تھی۔ برما کانگرس کمیٹی نے اخبارات کے نام ایک بیان شائع کرایا ہے کہ اب رنگون میں حالات رو بہ اصلاح ہیں اور خطرہ کا ڈر نہیں۔ ہندوستانی اکابر فرقہ وار مصالحت کی کوشش کر رہے ہیں۔ آج صبح مانڈلے کے فساد کی تصدیق ہو گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کل شام وہاں کئی حملے ہوئے۔ ایک مرتبہ پولیس کو گولی چلانا پڑی اب تک ۵۰- آدمی زخمی ہو چکے ہیں اب حالات قابو میں ہیں۔ دیگر کئی اضلاع میں بھی معمولی فسادات ہو گئے رنگون کے قریب انسین میں سخت فساد ہوا جس میں ۴۷ آدمی ہلاک اور ۲۰۰ زخمی ہوئے۔ اسکے علاوہ مالی نقصان کا اندازہ ۱۰ لاکھ روپیہ بیان کیا جاتا ہے۔

——— لاہور۔ بادشاہی مسجد کی مرمت موسم سرما میں شروع ہو جائیگی۔ نواب صاحب جوناگڈھ نے ۱۲ ہزار روپیہ برائے مرمت عنایت کیا ہے۔ اور مزید چار سو روپیہ سالانہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

——— یونان کے جزیرہ کینیا میں بغاوت ہو گئی باغیوں نے سرکاری عمارتوں پر قبضہ کر لیا مگر حکومت کی طرف سے بروقت پہنچ جانے پر حالات پر قابو پا لیا گیا اور عمارتوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا گیا۔

——— لندن۔ حکومت برطانیہ نے حکومت جاپان کو مطلع کر دیا ہے کہ اگر مشرق بعید میں برطانوی مفاد کا لحاظ نہ رکھا گیا تو حکومت برطانیہ ۱۹۱۱ء کے معاہدہ کو ختم کر دیگی۔ جس کی وجہ سے جاپان برطانوی نوآبادیات سے جو فوائد حاصل کر رہا ہے نہ کر سکیگا۔

——— ہندوستانی ہائی کمشنر مقیم لندن نے اپنے دفتر میں ایک اور افسر کی نئی خدمات اسلئے حاصل کی ہیں کہ جو طلباء ہندوستان سے حصول تعلیم کی خاطر انگلستان جائیں ان کے قیام و طعام کا انتظام ان کے سپرد ہو۔ چنانچہ حکومت ہند نے بھی اعلان کیا ہے کہ طلباء کو انگلستان روانہ ہونے سے پہلے انڈیا آفس سے خط و کتابت کرنی چاہئے۔

ضرورت ہے ایک اچھے خوش الحان، خوش اخلاق واعظ کی ضرورت ہے جو سفیر کے فرائض انجام دے سکے۔ جملہ امور کے لئے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

ڈاکٹر سید محمد فرید۔ مہتمم دار العلوم مدرسہ احمدیہ سلفیہ۔ لہریا سرائے دربھنگہ

محال است سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پئے مصطفےٰ
خلاف پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

(۴) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔ (الحجرات پ ۲۶ - ع ۱)

مسلمانو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے بڑھ کر بات نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۵) اس آیت کی تفسیر میں حضرت مجاہدؒ نے اس طرح فرمایا ہے:-

لا تفتاتوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى يقضي الله على لسانه۔ (صحیح بخاری پ ۔ ...)

کہ تم آگے بڑھو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر یہاں تک کہ خدا اس کی زبان پر حکم کرے۔ اور نہ عمل کرو بدوں حکم اسکے کہ (فتح الباری) ؎

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

(۶) عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں۔ كنت اكتب كل شيء اسمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم کہ میں جو بات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنتا وہ یاد کرنے کی خاطر لکھ لیا کرتا تھا۔ مجھے بعض لوگوں نے کہا۔ انك تكتب كل شيء تسمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم بشر يتكلم في الغضب والرضا۔ کہ جو کچھ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنتا ہے وہ لکھ لیتا ہے حالانکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بشر ہیں کبھی غصے کی حالت اور کبھی خوش طبعی سے کلام کرتے ہیں۔ فامسكت عن الكتب۔ پس میں لکھنے سے رک گیا۔ فذكرت ذالك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اكتب - میں نے یہ واقعہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا بے شک لکھ

والذي نفسي بيده ما خرج منه الا حق۔

اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میرے منہ سے جو نکلتا ہے حق ہی نکلتا ہے۔ خواہ کسی حالت میں کہوں۔ (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۱۶۲)

سچ ہے ؎

اس کا ہر ہر حکم ہے قوت رواں
اس کی ہر ہر بات ہے جان جہاں

(۷) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

والذي نفس محمد بيده لو بدا لكم موسى فاتبعتموه وتركتموني لضللتم عن سواء السبيل ولو كان موسى حيا وادرك نبوتي لاتبعني (دارمی)

قسم خدا کی کہ جان محمد کی اس کے قبضہ میں ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام تمہارے درمیان آجائیں۔ اور تم ان کی پیروی کرنے لگو اور میری اطاعت چھوڑ دو۔ تو بیشک سیدھے راہ سے گمراہ ہو جاؤ اور اگر موسےٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو میری اتباع کے بغیر ان کو چارہ نہ ہوتا۔

(۸) ایک حدیث میں ہے۔ لو اتاكم يوسف فاتبعتموه وتركتموني لضللتم کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر یوسف علیہ السلام تشریف لائیں اور تم لوگ ان کی اتباع کرو اور مجھے چھوڑ دو تو گمراہ ہو جاؤ (کنز العمال)

اے مسلمانو! محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر غیروں کی تقلید کرنے والو سوچو تو سہی۔ یہاں تو یوسف علیہ السلام اور موسےٰ علیہ السلام جیسے پیغمبر صاحب شریعت کی اطاعت بھی گمراہی کا باعث ہے تو تم مسلمان کہلا کر غیروں کا مذہب اور غیروں کی طرف نسبت کرنا کسطرح گوارا کرتے ہو

(۹) حضرت حسان فرماتے ہیں:-

جبرائيل ينزل على النبي صلى الله عليه وسلم بالسنة كما ينزل عليه بالقرآن۔ (دارمی صفحہ ۷۷)

کہ جبرائیل علیہ السلام احکام سنت لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح نازل ہوا کرتے تھے۔ جس طرح آپ پر قرآن لیکر اترتے تھے۔

(۱۰) اسی واسطے عبد اللہ بن مسعود فرمایا کرتے تھے

لو تركتم سنة نبيكم لضللتم (وفي رواية لكفرتم) (مسلم) کہ اگر تم نے اپنے نبی کی سنت کو چھوڑا تو گمراہ بلکہ کافر ہو جاؤ گے۔

(۱۱) غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع تمام امت پر فرض کر دی اور فرمایا:-

من يطع الرسول فقد اطاع الله

کہ ان کی اتباع میری عین تابعداری ہے۔

(۱۲) اور حدیث میں ہے:-

من اطاع محمدا فقد اطاع الله ومن عصى محمدا فقد عصى الله (بخاری)

کہ جس نے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی بے شک اوس نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جس نے محمد کی نافرمانی کی اوس نے اللہ کی بے فرمانی کی۔

(۱۳) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ (النور پ ۱۸ ع ۹)

کہ جو لوگ ہمارے رسول کے حکم اور طریقہ یعنی سنت اور حدیث کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان کو اس بات کا خوف کرنا چاہیئے کہ کہیں کوئی بلا یا دردناک عذاب ان کو نہ پہنچ جائے۔

اس آیت سے اچھی طرح ثابت ہوگیا کہ حدیث و سنت کی مخالفت کرنا عذاب الٰہی کا مستحق ہونا ہے اور آپ کی سنت و حدیث سے استہزاء کرنا بدبختی و کفر کی علامت ہے ؎

اگر اب بھی نہ تم سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے

(۱۴) حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔

فخط خطا هكذا امامه ←

فقال هذا سبيل الله وخطين عن يمينه وخطين عن شماله قال هذه سبيل الشيطان ثم وضع يده في الخط الاوسط ثم تلا هذه الآية وان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل

افراد کی تربیت قائم کی جائے۔ اور دوسری طرف چیدہ افراد کی قابلیتوں سے فائدہ اٹھانے کا راستہ کھولا جائے۔ مگر یہ اتنا بڑا کام ہے کہ جو اسلام کی حامل یعنی جماعت احمدیہ کی موجودہ قوتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے انسانی نقطہ نگاہ سے ناممکن نظر آتا ہے۔ ان دونوں گروہوں کی پوری شوکت اگر کسی نے دیکھنی ہو تو وہ دنیا کی برتری حاصل کرنے کی کوشش کرنے والی مختلف جماعتوں کو دیکھ لے۔ اور اسے معلوم ہو جائیگا کہ اس وقت مذکورہ بالا دو اصول کلی طور پر دنیا کو تقسیم کئے ہوئے ہیں۔ آدھی دنیا ایک طرف ہے اور آدھی دوسری طرف اور بیچ میں بے سامان و بے کس جماعت احمدیہ ہے جو اسلامی اصول کی حمایت میں کھڑی ہے۔ پس اگر اسلامی اصول نے دنیا میں ترقی کرنی ہے تو ہمارے لئے ضروری ہوگا کہ ان دونوں طاقتوں کو ایک درمیانی نقطہ پر جمع کیا جائے۔ اور پھر اسلامی تعلیم کے ماتحت ان کو چلایا جائے۔ مگر ایک ایسی جماعت جسے اپنے مرکز میں بھی امن حاصل نہیں۔ جسے چھوٹی چھوٹی اقلیتیں بھی دبانے اور ڈرانے کی کوشش کرتی رہتی ہیں جنکی مثال اپنے مخالفین کے مقابلہ میں ایسی ہی ہے جیسے بتیس دانتوں میں زبان ہوتی ہے۔ وہ ان زبردست اور عظیم الشان طاقتوں کی اصلاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ یہ ایک سوال ہے جو ہر شخص کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور بظاہر انسانی سامانوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ امر بالکل ناممکن نظر آتا ہے"۔ (الفضل تاریخ مذکور)

اہلحدیث | بس ہو چکی نماز مصلا اٹھائیے

مسیح موعود آنجہانی تشریف بھی لے گئے ان کے جانشین اول بھی رحلت فرما گئے اور ان کے بعد خلیفہ ثانی نے بھی بڑی ترقی کی۔ بڑے تیر مارے اور دشمنوں کو فنا کر دیا مگر یاجوج ماجوج ابھی تک زندہ ہیں اور ان کے سامنے جماعت احمدیہ بے کسی اور بے سرو سامانی (کی) حالت میں کہتی ہے ؎

پھٹے کپڑوں میں خنداں مثل گل ہیں ٭ شرافت کیا بہار بے خزاں ہیں

اتباع سنت

(از مولوی نور الٰہی صاحب گمرالکمی)

(۱) الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔ امابعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدیٰ ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتھا وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔

بعد حمد و صلوٰۃ کے جاننا چاہئے کہ بہترین سب کلاموں سے کلام الٰہی ہے اور بہترین راہوں میں سے راہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اور بدترین چیزوں کی نئی نکلی ہوئی چیزیں ہیں۔ اور ہر ایک نیا کام بدعت ہے اور ہر ایک بدعت گمراہی ہے۔ اور ہر ایک گمراہی دوزخ کو لے جانے والی ہے ؎

بدعتی بدعت سے اپنی باز آ
مت قدم حد شریعت سے بڑھا
کوئی کام ایسا شریعت میں نہیں
جو رسول اللہ بھی بھولے ہو کہیں

(۲) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ؁

یعنی فرما دیجئے اے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) ان لوگوں کو کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری محبت کے ساتھ پیروی کرو۔ تو اللہ پاک تم کو دوست رکھیگا اور تمہارے گناہوں کو بخش دیگا۔ کیونکہ اللہ بڑا بخشنے اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔ اور اے رسول یہ بھی کہہ دیجئے کہ اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرو۔ پھر اگر وہ نہ مانیں تو اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔

معلوم ہوا کہ جو اتباع سنت سے نفرت و گریز کرے وہ کافر ہے۔ ؎

یہی فیصلہ ہے کتاب ہدیٰ کا
مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا

(۳) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

من اقتدی بی فھو منی کہ جو شخص میری پیروی کرے وہ میری امت سے ہے۔ ومن رغب عن سنتی فلیس منی اور جو شخص میری سنت سے روگردانی کرے وہ میری امت سے خارج ہے۔

فمن استمسک بحدیثی وفہمہ وحفظہ جاء مع القرآن۔ پس جو شخص میری حدیث کو سمجھے اور یاد کرے اور اسی کے ساتھ تمسک کرے وہ قرآن کا عامل ہے۔

ومن تھاون بالقرآن وحدیثی خسر الدنیا والآخرۃ۔ اور جس نے قرآن اور میری حدیث کو ہلکا جانا وہ دنیا اور آخرت میں خوار ہوا۔

امرت امتی ان یاخذوا بقولی ویطیعوا امری ویتبعوا سنتی۔ میری امت کو حکم دیا گیا ہے کہ میرا امر قبول کریں اور میری سنت کی پیروی کریں۔

فمن رضی بقولی فقد رضی بالقرآن قال اللہ تعالیٰ وما آتاکم الرسول فخذوہ والآیۃ پس جو شخص خوش ہو کر میری بات کو مانتا ہے وہی قرآن کو بھی مانتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے جو حکم تم کو رسول دے اس کو مان لو اور جس کام سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔ ورنہ خدا سخت عذاب کریگا۔

(شفا جلد ۲ صفحہ ۹)

معلوم ہوا کہ جو شخص آپ کی حدیث و سنت پر عمل نہیں کرتا وہ قرآن کا منکر ہے۔ کیونکہ قرآن نے ہی آپ کی پیروی کا حکم دیا ہے ؎

(رحمۃ للعالمین۔ رسول اکرم کی سیرت طیبہ ... جلد اول ۵ ۔ جلد دوم ... جلد سوم ... (۸۹) ... (اہلحدیث))

صرف قرآن پر عمل کرو۔ حدیث کی ضرورت نہیں۔
(۷) دوسرا گروہ ہوگا۔ یقیسون الامور برایھم
جو دین میں اپنی مرضی سے مسائل بنا لیا کریگا۔
یہ بھی گمراہی کا باعث ہے۔

اگر کوئی شخص سنت نبوی چھوڑ کر صرف قرآن پر عمل کرنے کا
مدعی ہو وہ بھی گمراہ۔ اور جو شخص کتاب و سنت کے ساتھ
اپنی طرف سے کچھ ملا دے وہ بھی گمراہ۔
اللھم اجعلنا من المتبعین للکتاب والسنۃ۔ امین

شیعوں کے افسانے

امامت کے ترانے

(نمبر ۱۳)

(مرقومہ ابوالمحمود ملک ۔ ایت اللہ صاحب سوہدری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس سلسلہ مضامین میں نمبر ۹ تک عام کہانیاں
بحار الانوار سے اور کچھ مائۃ اخبار سے درج کی گئی
تھیں۔ نمبر ۱۰ سے عموماً حوالجات اصول کافی، فروع
کافی اور صافی شرح کافی سے ماخوذ ہوئے۔ اور
آیندہ نمبروں میں بھی زیادہ تر یہی ہونگے۔ ناظرین کو
خیال ہوگا کہ آخر یہ کافی کیا شے ہے۔ جس میں ہر قسم
کے مضامین بھرے پڑے ہیں۔

توبہ۔ توبہ۔ یوں نہ کہئے۔ کیونکہ یہ کتاب تو شیعہ
مومنین کے نزدیک قرآن مجید کی طرح مستند ہے۔
اس قرآن مجید کے متعلق تو ان کا یہ خیال ہے کہ

انھم اثبتوا فی الکتاب ما لم یقلہ اللہ
لیلبسوا علی الخلیقۃ۔ یعنی صحابہ نے قرآن مجید
میں وہ باتیں درج کردیں جو اللہ نے نہیں فرمائیں
تاکہ مخلوق کو دھوکہ میں ڈالیں۔

ویقمیدہ من تلعا تھم ما یقیمون بہ
دعائم کفرھم۔ اور انہوں نے اپنی طرف سے
دو باتیں شامل کیں جن سے اپنے کفر کے ستون
قائم کریں۔

ولو شرحت لک کل ما اسقط وحرف
وبدل مما ھو من ھذا الباطن ما یحظر التقیۃ اظھارہ
اگر میں تجھ سے تمام وہ آیتیں بیان کردوں جو نکال
ڈالی گئیں اور تحریف و تبدیلی کی گئیں تو طول ہوگا

اور تقیہ جس چیز سے منع کرتا ہے اس کا اظہار ہوگا۔
(بہر سہ حوالجات از احتجاج طبرسی مطبوعہ ایران ص ۱۱۹/۱۳۱)

یہ تو ہوا قرآن مجید کے متعلق شیعہ مومنین کا عقیدہ
اب کافی کے متعلق سنئے۔ یہ شیعوں کے سب سے بڑے
محدث محمد بن یعقوب کلینی کی تصنیف ہے۔ جس نے اپنی
کتاب کافی کو امام غائب کے پاس آخری سفیر کے ذریعہ
بھیجا اور حضرت امام نے اس کتاب کو ملاحظہ فرما کر ارشاد
کیا کہ ھذا کاف لشیعتنا۔ یعنی یہ کتاب ہمارے
شیعوں کے لئے کافی ہے۔ اور اس وجہ سے اس کتاب
کا نام کافی رکھا گیا ہے۔ اب بعض ناظرین یہ کہیں گے
کہ یہ امام غائب اور آخری سفیر کی چیستاں سمجھ میں نہیں
آئی۔ یہ کہانی کس طرح ہے۔ اُف سے

نظر آئیں مجھے تقدیر کی گہرائیاں اس میں
نہ پوچھ اے ہمنشیں مجھ سے یہ چشم سرمہ سا کیا ہے

کہانی جس قدر طویل ہے اسی قدر دلچسپ بھی اور درد انگیز
بھی۔ سن لیجئے۔ تضیع اوقات ہی ہے۔

ابتدا ہی سے حضرات شیعہ اس امر کے منتظر ہیں
کہ ایک مہدی آویگا اور خلافت ہم کو واپس دلائیگا
چنانچہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ۷۰ھ مقرر بھی کردیا
مگر پھر آخر غلطی ہو ہی جاتی ہے۔ چنانچہ اس وقت
اللہ تعالیٰ کو جنگ کربلا کا دھیان نہ آیا۔ مگر جب
یہ جنگ ہوگئی تو پھر کیا ہوا۔ ذرا حضرت کلینی کی زبان سے

سنئے۔ اسی اصول کافی کے ص ۲۳۲ میں امام باقر
علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں۔

(۷۲) ان اللہ تبارک وتعالیٰ قد کان وقت ھذا
الامر فی السبعین الخ فقال قد کان ذالک
یعنی بہ تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کام (ظہور مہدی)
کا وقت ۷۰ھ میں مقرر کیا تھا مگر جب امام حسین
صلوات اللہ علیہ قتل ہوئے تو اللہ کا غصہ زمین والوں
پر زیادہ ہوگیا اور اس نے ۱۴۰ھ تک اس کام کو
پیچھے کردیا۔ پھر ہم نے تم سے بیان کیا اور تم نے بات مشہور کردی
اور اس کے بعد اللہ نے کوئی وقت ہمارے نزدیک
معین نہیں کیا۔ ابو حمزہ کہتا ہے میں نے یہ حدیث
جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا
کہ ایسا ہی ہوا۔ بلکہ علامہ طوسی کتاب الغیبۃ میں
لکھتے ہیں۔

(۷۳) عن عثمان ابن النواء قال سمعت ابا
عبد اللہ علیہ السلام یقول کان ھذا الامر فیّ
فاخرہ اللہ فی ذریتی ما یشاء۔

یعنی عثمان بن نواء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں
میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا وہ فرماتے
تھے کہ یہ عہدہ میرے ہی لئے تھا مگر اس کو اللہ نے
موخر کردیا اور اب اللہ میری اولاد میں جو چاہے گا
کرلیگا۔

یہ احادیث نقل کرتے ہوئے میرے دل میں یہ
خیال پیدا ہوا کہ یہ ۷۰ھ سے ۱۴۰ھ تک کی تاخیر
اور پھر بے میعادی حدیث کے وضع کرنے کے درحقیقت
اسباب کیا تھے۔ مگر میری نظر تاریخ پر جو پڑی تو ایک
عجیب انکشاف ہوا۔ یہ تو میں عرض کرچکا ہوں کہ
حضرات شیعہ خصوصاً شیعان کوفہ حصول خلافت
کے لئے ہمیشہ مضطرب رہتے تھے۔ جنگ کربلا کے بعد
ان کا خیال تھا کہ دس گیارہ سال تک امام زین العابدین
علیہ السلام قربانی دینے کے قابل ہوجاویں گے۔ اسلئے
امام کے ظہور کا وقت انہوں نے ۷۰ھ مقرر کردیا
لیکن حضرت امام کوفیوں کی بے وفائی اور اپنی خاندان کا
انجام میدان کربلا میں دیکھ چکے تھے۔ اس لئے وہ تو

تتفرق بکم عن سبیلہ ذالکم وصّاکم بہ لعلکم تتقون﴾ (مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۴۶۵ و ابن ماجہ ص۳)

آپ نے ایک سیدھا خط کھینچا اور دو لکیریں اس کے دائیں اور دو بائیں جانب کھینچیں (اسطرح <——>) پھر درمیان کے خط پر ہاتھ رکھ کر فرمایا یہ اللہ کی سیدھی راہ یہی ایک ہے۔ پھر آپ نے آیت سورہ انعام کی پڑھی وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ کہ یہ میری راہ سیدھی ہے اس پر چلو۔ اور دوسری ادھر اُدھر کی چاروں راہوں پر مت چلو ورنہ راہ راست سے بھٹک جاؤگے اور یہ تم کو وصیت کی جاتی ہے کہ شاید تم دوسرے راہوں سے بچو۔

یعنی جو راستہ کہ ہمارے نبی نے تم کو بتایا ہے اسی پر چلو اور دوسرے کی روش مت اختیار کرو۔ خواہ وہ باپ دادا کی ہو یا کسی امام یا پیر کی ؎

مسلمانو پہ واجب ہے کہ لیویں راہ پیغمبر
کریں دائم عمل اپنا احادیث اور قرآں پر
نہ لیں پھر قول دیگر کو ملے جب قول آں سرور
اماموں نے بھی ایسا ہی کہا ہے متفق ہو کر
حدیثوں سے نہ منہ پھیرو عمل ان پر سنوارو تم
خلاف ان کے ہمارا قول ہو تو پھینک مارو تم

(۱۵) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ۔ (پ ۲۱۔ ع ۳)

مسلمانو! تمہارے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نیک نمونہ ہیں اونہی کی چال اختیار کرو۔

(۱۶) یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام اپنی نسبت بھی غیر کی طرف کرنا پسند نہ کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس سے پوچھا گیا:۔

انت علی ملۃ علیؓ او علی ملۃ عثمان

کہ آپ حضرت علی کے مذہب پر ہیں یا عثمان کے۔ جواب میں فرماتے ہیں:۔

لست علی ملۃ علیؓ ولا علی ملۃ عثمان

کہ میں نہ حضرت علی کے مذہب پر ہوں اور نہ حضرت عثمان کے مذہب پر۔ بل انا علی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

بلکہ میں تو رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مذہب پر ہوں۔ ؎

کوئی شیدا کسی کا ہو مجھے اسکی نہیں پرواہ
میں ہوں شیدا محمد کا پڑھا کلمہ محمد کا

(۱۷) حضرت خبیب مسیلمہ کذاب کے روبرو پیش ہوا تو اس نے کہا (تاریخ ابن کثیر جلد ۲ ص۱۶۵)

اتشھد ان محمدا رسول اللہ۔ فقال نعم۔

کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ خبیب نے کہا ہاں وہ اللہ کے رسول ہیں۔

فقال اتشھد انی رسول اللہ فقال لا اسمع۔

پھر مسیلمہ نے کہا کہ تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ خبیب نے کہا میں تیری بات نہیں سنتا۔

فجعل یقطعہ عضوا عضوا حتی مات فی یدیہ۔

پھر کیا تھا مسیلمہ نے حضرت خبیب کا ایک ایک عضو کاٹ کر شہید کر ڈالا۔ اور کہتا رہا ؎

نحن الّذین بایعوا محمّدا
علی الاسلام ما بقینا ابدا

ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمدؐ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور اسی کا کلمہ پڑھتے ہوئے جان دینگے۔ رضی اللہ عنہ

(۱۸) زیاد بن سکن جنگ احد میں شہید ہوا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی لاش میرے سامنے لاؤ۔ جب لائے تو ابھی کچھ جان باقی تھی۔ قدموں پر سر رکھ کر یہ کہتا دم دیتا ہے ؎

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

(۱۹) حضرت انس جنگ احد میں لڑتے لڑتے دوسری طرف نکل گئے۔ دیکھا تو کچھ صحابی رو رہے ہیں پوچھا کیوں روتے ہو۔ کہنے لگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے۔ تو فرمایا:۔

مُوْتُوْا علی ما مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۲۰) ابو مسلم خولانی کو اسود عنسی نے دربار میں بلایا اور کہا اتشھد انی رسول اللہ قال ما اسمع

کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابو مسلم نے کہا میں نہیں سنتا۔ پھر اسود نے کہا۔

اتشھد ان محمدا رسول اللہ قال نعم

کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ کہا ہاں بے شک وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اور تو کذاب ہے۔

فامر بنار فالقی فیھا فوجدوہ قائما یصلی فیھا وقد صارت علیہ بردا وسلاما

پس اسود نے آگ میں ڈالنے کا حکم دیا۔ جب وہ آگ میں ڈالے گئے تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ آگ میں نماز پڑھ رہے ہیں اور آگ ان پر کچھ اثر نہیں کرتی

سنت اور اسکے معنے (۱) سُنَّۃ۔ طریقہ اور خصلت کو کہتے ہیں۔

(۲) شریعت میں سنت اس کام کو کہتے ہیں جس کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہو۔ یا جس کام سے منع کیا ہو قولاً یا فعلاً۔

(۳) پیران پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔ السنۃ ما سنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (غنیۃ الطالبین ص۱۸۰) کہ سنت وہ طریق ہے جس پر چلے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یا جو لوگوں کو حکم دیا۔

(۴) کتابٌ وسنۃٌ قرآن اور حدیث یہی دو شرع کی دلیلیں ہیں۔ جس نے ان میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا وہ گمراہ ہے۔

(۵) ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنتی۔ (موطا)

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تک ان دونوں پر عمل کروگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ایک قرآن دوسری اپنی حدیث۔

(۶) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ایسا گروہ ہوگا۔ یاتیہ الامر من امری کہ جب انکو میری سنت یا حدیث بتائی جائیگی۔ فیقول لا ادری کہیگا میں نہیں جانتا۔ علیکم بھذا القرآن

اہل حدیث سے کون لوگ مراد ہیں؟

(از قلم مولوی ابو صالح محمد عثمان صاحب نصیر آبادی)

ہمارے بھائی بعض اہلفقہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ لفظ اہل حدیث بھی اپنے معنے میں وہی خصوصیت لئے ہوئے ہے جو خصوصیت کہ لفظ اہل قرآن رکھتا ہے۔ گویا ایسا کہنے سے ان کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح اہل قرآن صرف قرآن کو مانتے ہیں اور حدیث سے ان کو سراسر انکار ہے اسی طرح یہ اہل حدیث بھی صرف حدیث کو مانتے ہیں اور سنت سنت پکارتے ہیں۔ مگر قرآن سے ان کو چنداں سروکار نہیں ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ ہاں یہ بالکل بجا ہے کہ المرأ یقیس علی نفسہ یعنی جو انسان جیسا خود ہوتا ہے ویسا ہی وہ دوسروں کو خیال کرتا ہے۔ چونکہ اہلفقہ میں ہم یہی کیفیت پاتے ہیں کہ وہ رات دن فقہ فقہ گاتے پھرتے ہیں اور سوائے فقہ کے نہ ان کو قرآن سے کچھ سروکار ہوتا ہے نہ حدیث سے۔ اور ہو بھی کیسے۔ آخر کار ہیں تو وہ مقلد ہی۔ اور مقلد کا یہ منصب ہی نہیں ہوتا کہ وہ سوائے قول امام کے کسی اور دلیل شرعی سے سروکار رکھے۔ (دیکھو اصول فقہ) لہٰذا اسی پر قیاس کرکے وہ لفظ اہل حدیث کے معنے خلاف منشاء متکلم کے کرکے جماعت اہل حدیث کو بدنام کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ اہل حدیث کا ماٹو ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

اور یہی نہیں بلکہ اہل حدیث کا طرز عمل رات دن ثابت کر رہا ہے کہ وہ تو کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ دونوں ہی کے دلدادہ ہیں۔ مگر جب ان کو بدنام ہی کرنا مقصود ہے تو معترض کو ایسی باتوں سے کیا کام۔

اگرچہ لفظ اہل قرآن کے لغوی معنے پر نظر کرنے سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو بمقابلہ دیگر اہل کتاب کے قرآن کو مانتے ہیں اور جب قرآن کو انہوں نے اپنے لئے دینی کتاب مان لیا ہے تو اس کے ساتھ ہی اس قرآن کے لانے والے پیغمبر کی ہدایتوں کو بھی جو تفسیر قرآن کا کام دیتی ہیں انہوں نے واجب الاتباع جان لیا ہے۔ اور ان کا یہ فعل بھی ان کے عقیدہ میں قرآنی ہدایت پر مبنی ہے۔ جو ان کو اہل قرآن والحدیث ثابت کرتے ہیں۔ مگر بعض لوگوں نے (جیسا کہ آج کل بھی ملک پنجاب میں ایک فرقہ منکر حدیث نمودار ہے) اور جن کا عقیدہ صرف قرآن کو ماننا اور حدیث نبوی سے اعراض و انکار کرنا ہے۔ اور اصطلاحاً وہ اپنے آپ کو اہلقرآن یا امت مسلمہ کہلاتے بھی ہیں۔ اسی لئے اس خیال کے فرقوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اہل حدیث نے اپنا امتیازی نام باوجود لغوی معنے میں اہلقرآن کا مصداق ہونے کے اہل حدیث تجویز کیا ہے۔ پس اہلفقہ کا لغوی معنے کی بجائے اصطلاحی معنے پر محمول کرکے اہل حدیث کو ان اصطلاحی اہلقرآن پر قیاس کرنا درحقیقت قیاس مع الفارق ہے۔ جو سراسر ان کی غلط فہمی یا دھوکہ دہی پر مبنی ہے۔

اب رہا امتیاز اہلسنت اور اہلحدیث کا سو اسکے نسبت عرض ہے کہ اہلسنت سے اصطلاح اہل اسلام میں وہ لوگ مراد ہیں جو قرآن کے ساتھ سنت رسول اللہ کو بھی اپنا دستور العمل ٹھہراتے ہیں۔ گویا یوں کہئے کہ لفظ اہلسنت اور اہلحدیث دونوں ایک دوسرے کے مترادف اور ہم معنی ہیں۔ مگر چونکہ مقلدین ائمہ اربعہ نے باوجود تقلید شخصی امام معین کی اپنے اوپر واجب سمجھنے کے اور سنت رسول اللہ کی پیروی کو بماتحتی عقیدہ اور عمل اپنے مخصوص امام کے ماننے کے۔ نیز فقہ اور قیاس امام کو مثل ادلہ شرعیہ (قرآن و حدیث) کے اپنے لئے حجت شرعی گردانتے کے بھی اپنے آپ کو اہل سنت قرار دے رکھا ہے۔ لہٰذا اہل حدیث نے اصولاً ان عقیدہ سے اختلاف کے باعث اپنا امتیازی نام بوجہ مترادف اور ہم معنے ہونے کے اہل حدیث قرار دیا ہے۔ تاکہ خود اہل حدیث جو درحقیقت اہل سنت ہی ہیں (یعنی سنت رسول اللہ کی پیروی کرنے والے) اُن اہلسنت سے جو مقلد ہیں یعنی جو تقلید امام معین کی اپنے لئے واجب ٹھہراتے ہیں اور بجائے کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ کے فقہ اور قیاس امام کو اپنے لئے حجت شرعی سمجھتے ہیں۔ ممتاز ہو جاویں۔

اب اہلفقہ کا خود کو باوجود تقلید امام کو واجب سمجھنے کے اور سنت رسول اللہ کو بماتحتی عقیدہ اور عمل اپنے مخصوص امام کے بجالانے کے اہلسنت بتلانا اور اہلحدیث کو باوجود دلدادہ کتاب و سنت ہونے کے اہل سنت سے خارج سمجھنا سراسر تعصب اور ہٹ دھرمی پر مبنی ہے۔ لہٰذا مناسب معلوم ہوا کہ ماہیت اہل حدیث پر مزید روشنی ڈالی جاوے تاکہ معاملہ صاف ہو جاوے آئیے ہم آپ کو بتلاتے ہیں کہ لفظ اہل حدیث سے کیا مراد ہے؟ اور اسکے مصداق کون لوگ ہیں؟

سنئے! اہل حدیث وہ فرقہ ہے جو حدیث کو واجب الاتباع جانتا ہے اور اسی کو اپنا دستور العمل ٹھہراتا ہے اور بس مگر واضح رہے کہ اصطلاح اہل حدیث میں حدیث سے مراد کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ دونوں ہیں۔ اور لفظ حدیث دونوں پر حاوی ہے۔ لہٰذا انکے نزدیک سچا اور پکا اہل حدیث وہی ہے جو دونوں کو واجب الاتباع مانتا ہے اور ان کے سوا کسی اور چیز کو دلیل شرعی نہیں گردانتا۔ چنانچہ لفظ حدیث بمعنے کلام اللہ قرآن مجید میں ایک مقام پر نہیں بلکہ دس مقام پر تو میں بتلا سکتا ہوں۔ (دیکھئے پ ۵ ر ۱۳ و پ ۱۵ ر ۱۳ و پ ۲۵ ر ۱۷ و پ ۲۷ ر ۴ و ۷ و ۱۶ و پ ۲۹ ر ۴ و ۲۲ و پ ۱۳ ر ۹) منجملہ ان کے حسب ذیل آیت میں بھی موجود ہے:۔ اللّٰہ نزل احسن الحدیث (پ ۲۳ ع ۱۷) یعنی اللہ تعالیٰ نے ہی نازل کیا ہے اس سب سے اچھی حدیث (کلام اللہ) کو۔ اسیطرح ایک حدیث رسول اللہ میں بھی ہے۔ امابعد فان خیر الحدیث کتاب اللّٰہ یعنی سب سے بہتر حدیث کتاب اللہ ہے۔ اس آیت

اپنے وظیفہ پر ہی قانع رہ کر کوفیوں کے مکر و فریب یا بقول علامہ مجلسی اپنے شیعوں کے تقیہ میں نہ آئے مرتا کیا نہیں کرتا۔ اب بے چارے شیعہ مجبور تھے۔
اس لئے انہیں مجبوراً ۷۰ھ کے بعد ۱۴۰ھ کی نہیں بلکہ ۱۲۰ھ تک کی حدیث وضع کرنی پڑی۔ کیونکہ ایک ہی سن کے تقرر سے وہ پہلے دھوکا کھا چکے تھے یوں سمجھئے کہ مرزا صاحب اور محمدی بیگم کے نکاح کی طرح معاملہ کچھ کھٹائی یا تاخیر میں پڑ گیا۔ اور مرزا صاحب کی انوکھی تاویلوں کی طرح تاویل یہ کی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظہور امام کا وقت تو ۷۰ھ ہی مقرر تھا مگر شہادت حسین کی وجہ سے اس کو بہت غصہ آیا ہے اور غصے میں اس نے ۷۰ھ کی بجائے ۱۴۰ھ تک مقرر کر دیا ہے۔ گویا کہ پہلے اللہ تعالیٰ کو جنگ کربلا کا علم ہی نہ تھا کہ یہ واقع ہوگا۔
۱۲۰ھ تک کی میعاد اس لئے بڑھائی کہ حضرت امام کی اولاد تو ہے[1] ہی ان میں سے کوئی نہ کوئی تو ہتے چڑھیگا۔ جوئندہ یابندہ۔ آخر نصف صدی کے بعد ان کی امیدیں بر آئیں۔ حضرت امام کے آٹھ (۸) صاحبزادوں میں سب سے بڑے امام محمد باقر علیہ السلام تھے اور ان سے چھوٹے حضرت زید علیہ السلام امام محمد باقر کو شیعوں نے بار بار اکسایا مگر وہ ان کے ہتے نہ چڑھے۔ یا یوں سمجھئے کہ تدبر اور دور اندیشی سے کام لے کر سیاسی فضا کو حسب حال نہ پاکر قطعی جواب دیدیا مگر مفسد اور شریر طبیعتوں کو ہنگامہ کے بغیر سکون حاصل نہیں ہوتا وہ اب بھی مایوس نہ ہوئے اور اپنا جال حضرت زید علیہ السلام پر پھینکا تو امام حسین علیہ السلام کی طرح معصوم اور بھولا شکار بہت جلد دام میں پھنس گیا۔ یہ ۱۲۲ھ کا واقعہ ہے جبکہ جنگ کربلا کو نصف صدی سے بھی اوپر گزر چکی تھی کہ دہی شکال کی تعداد چالیس ہزار شیعان جن میں زیادہ تعداد کوفیوں کی تھی حضرت زید کے ہاتھ پر بیعت کر کے مرنے مارنے پر تیار ہو گئے۔ یہ زمانہ ہشام بن عبد الملک کا تھا اور حکومت امویہ کو گو عروج نہ تھا تاہم زوال پذیر بھی نہ تھی۔

راویان خوش مقال اور مورخین شیریں گفتار یوں فرماتے ہیں کہ جب بہادران حیدر کرار اپنی اپنی سیف مثل ذوالفقار ہاتھوں میں لئے ہوئے میدان جنگ میں نمودار ہوئے تو رن کانپنے لگا اور افواج امویہ کے اجسام سے پسینہ کی دھاریں بہنے لگیں مگر حکم حاکم تو لے مرنے پر وہ بھی مجبور تھے۔ ورنہ شیران اسد اللہ کے سامنے ان کی حقیقت ہی کیا تھی۔ غرضیکہ اُدھر حکومت کی طرف سے طبل جنگ پر چوٹ پڑی۔ لڑائی کا نقارہ یا حامہ کا بگل بجنا شروع ہوا۔ ادھر دلیران علی اور شاہان حسنین نے مبلغ ایک عدد شرط حضرت زید کے سامنے پیش کر دی۔ وہ شرط کیا تھی؟[2] آئندہ نمبر میں ملاحظہ فرمائیے یا حضرت میر کی زبانی مختصر طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ؎

قبر سے آگے کسی نے بھی نہیں رکھا قدم
بھاگ آئے چھوڑ کر سارے سر منزل مجھے

(باقی باقی)

حافظ اسلم صاحب جیراجپوری

اور

عذاب قبر

حافظ اسلم صاحب جیراجپوری عذاب قبر کے منکر ہیں۔ کیونکہ آپ بزعم خود قرآن مجید میں اس کا ثبوت بصورت نفی پاتے ہیں۔ اور احادیث بوجہ ظنی ہونے کے حافظ اسلم صاحب کے نزدیک ناقابل احتجاج و عمل ہیں۔ مگر حافظ اسلم صاحب کا یہ فعل میرے نزدیک بہت زیادہ حیرت انگیز و تعجب خیز ہے۔ لہذا میں آج کی صحبت میں اس کے متعلق کچھ تبصرہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں حافظ اسلم صاحب اپنے رسالہ تعلیمات قرآن ص۵۹ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"تعلیم کتاب کا ایک شعبہ یہ بھی تھا کہ رسول اس کے احکام پر عمل کر کے دکھا دے تاکہ امت اسی نمونہ پر عامل ہو جائے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (تمہارے لئے رسول اللہ کے اندر اچھا نمونہ ہے) چنانچہ ہمارے رسول نے جملہ احکام قرآنی نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ پر عمل کر کے دکھلا دیا اور مسلمان اسی نمونہ پر عمل کرنے لگے۔ یہ اسوہ حسنہ امت کے پاس عمل متواتر کی شکل میں موجود ہے۔ جس کے مطابق رسول اللہ کے عہد سے نسلاً بعد نسل وہ عمل کرتی چلی آتی ہے اس لئے یہ یقینی اور دینی ہے اور اس کی مخالفت خود قرآن کی مخالفت ہے"

میں کہتا ہوں کہ جب حافظ اسلم صاحب کے نزدیک احکام قرآنی نماز وغیرہ کی تعمیل میں اسوہ حسنہ کا لحاظ لابدی و ضروری ہے۔ بلکہ بقول آپ کے اسکی مخالفت خود قرآن کی مخالفت ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ مسلمان عہد رسالت سے لے کر اب تک باتباع اسوہ حسنہ تشہد کے اندر یہ دعا بھی مسنون پڑھتے چلے آتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (یا اللہ میں تجھ سے قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں) پس حافظ اسلم صاحب ہی اپنے قول بالا کو سامنے رکھ کر انصاف سے فیصلہ کریں کہ کیا مسلمان تشہد میں یہ دعا پڑھیں اور اس کی صحت پر عقیدہ رکھیں یا آپ کی طرح عذاب قبر کو بے ثبوت بلکہ خلاف عقل و نقل جان کر ترک کر دیں؟

اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا۔

حافظ صاحب! واضح رہے کہ پہلی صورت میں عذاب قبر کو برحق ماننا پڑیگا جو آپ کے عقیدہ کے خلاف و منافی ہے اور دوسری صورت میں اسوہ حسنہ کو چھوڑنا ہوگا۔ جو آپکے نزدیک کسی طرح جائز نہیں۔ بہرکیف ؎

دو گونہ رنج و عذاب است جان مجنوں را
بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

---

[1] اس وقت تک آپ کی اولاد سے محمد باقر، زید اور عمر پیدا ہو چکے تھے۔ اور امام محمد باقر کی عمر ۱۳ سال کی تھی۔ منہ

[2] مندرجہ بالا حالات طبری اور ابن اثیر سے اخذ کئے گئے ہیں اور حالات پر قیاسات نامہ نگار کے ہیں۔ جن کی تصدیق شیعی حوالوں سے آئندہ نمبر میں آوے گی۔ منہ

فتاویٰ

س ۱۱۵} اہلحدیث مورخہ ۲۴ ربیع الآخر جلد ۳۵ نمبر ۳۴ میں جواب ۸۸ حسب ذیل وجوہ کے مدنظر لائق نظرثانی ہے۔

اولاً۔ حدیث یاخذ من لحیتہ الخ کی اسناد میں راوی عمرو بن ہارون ثقفی متروک ہے۔

عمرو بن هارون بن یزید الثقفی مولاهم البلخی متروك (تقریب التهذیب ص۲۸۴)

اس لئے حدیث مذکور بوجہ ضعف (احکام میں) استدلال کے لائق نہیں۔ ان الحدیث الضعیف معتبر فی فضائل الاعمال لا فی غیرها

(۲) ثانیاً صحیح مرفوع متفق علیہ حدیث خالفوا المشرکین الخ کے معارض ہے۔

ایضاً۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قطع شعرۃ من لحیتہ او تحت لحیتہ لا یستجاب دعاءہ ولا تنزل علیہ الرحمۃ ولا ینظر اللہ الیہ برحمتہ وسمیہ الملائکۃ ملعونا و هو عند اللہ بمنزلۃ الیهود والنصاریٰ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اپنی داڑھی سے خواہ نیچے سے ہی ایک بال کاٹے گا اُس کی دعا قبول نہ ہوگی اس پر رحمت نازل نہ ہوگی نہ خدا اس پر رحم کریگا۔ فرشتے اُس کا نام ملعون رکھتے ہیں اور وہ خدا کے نزدیک یہود و نصاریٰ کے برابر ہے (طحاوی)

ثالثاً۔ حدیث خالفوا المشرکین کے سیاق وسباق سے واضح ہے کہ ڈاڑھی کترانے میں اہل کتاب کی موافقت ومشابہت ہے۔ اس لئے آنحضرت صلعم نے ڈاڑھی بڑھا کر مشرکین کی مخالفت کرنے کا حکم فرمایا جیسا کہ اکثر دفعہ آپ نے مشرکین کی ریس ومشابہت سے منع فرمایا ہے جو اہل علم حضرات پر پوشیدہ نہیں حدیث من تشبہ بقوم فهو منهم سے مزید تائید ہوتی ہے۔

ایسی صورت میں (داڑھی کترانے یا تعین حد میں) کھینچ تان کر جواز کا اسلوب پیدا کرنا جبکہ کسی صحیح مرفوع حدیث سے یہ ثابت نہیں ہے۔ شارع علیہ السلام کے منشا کے بالکل خلاف ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(محمد جانباز خان محمدی حیدرآبادی)

ج ۱۱۵} حدیث مذکور کی تائید صحابہ کے عمل سے ہوتی ہے۔ ابوداؤد ونسائی میں ہے:۔

رأیت ابن عمر یقبض علی لحیتہ یقطع ما زاد علی الکف۔ صحیح بخاری میں ہے:۔

کان ابن عمر اذا حج او اعتمر قبض علی لحیتہ فما فضل اخذہ۔

احادیث مرقومہ کے تعاقبات منظور نہیں ہیں کیونکہ معمولی فعل پر اگر شدید وعید وارد ہو تو حدیث بقاعدہ محدثین صحت کو نہیں پہنچتی۔ وللتفصیل مقام آخر

س ۱۱۶} زید کی پہلی زوجہ سے دو لڑکے اور دوسری زوجہ سے چار لڑکے موجود ہیں۔ زید کا انتقال ہوا۔ زید کا متروکہ مال کل لڑکوں میں مساوی طور پر ہوگا یا کم وبیش۔ بینوا توجروا۔

(خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۷۵۳)

ج ۱۱۶} ہر ایک کو مساوی تقسیم ہوگا۔ کیونکہ تمام لڑکے زید کے نطفے سے ہیں۔ اللہ اعلم!

س ۱۱۷} زید ایک مسجد کا متولی ہے۔ اس نے عمرو کو جو کہ بالکل نوعمر ہے اور اس کی قرأت بھی اچھی نہیں امام مقرر کیا۔ امام موصوف سے کل جماعت کے لوگ ناراض ہیں۔ مگر چونکہ متولی موصوف ایک رئیس آدمی ہیں اور امام صاحب کی تنخواہ وغیرہ کا سب انتظام کرتے ہیں۔ اس لئے لوگ صرف اوپر دل سے ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں اور لحاظ سے نماز بھی پڑھ لیتے ہیں۔ تو ایسی صورت میں متولی صاحب کو امام مذکور کا رکھنا اور لوگوں کا اس طرح نماز پڑھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۱۷} حدیث شریف میں آیا ہے۔ ان سرکم ان تقبل صلوتکم فلیؤمکم خیارکم اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری نمازیں قبول ہوں تو اپنے امام اپنے سے بہتر بناؤ (طبرانی) دوسری حدیث میں آیا ہے۔ ثلاثۃ لا یجاوز صلوتهم اذانهم تین آدمی ہیں جن کی نماز ان کے کانوں کے اوپر نہیں جاتی۔ فرمایا ان میں سے ایک امام قوم وهم له کارهون (ترمذی) قوم کا وہ امام جس سے مقتدی ناراض ہوں۔

صورت مسئولہ میں متولی کو چاہئے کوئی ذی علم جس کی قرأت بھی اچھی ہو امام مقرر کرے جسے مقتدی بھی پسند کریں۔ اور مقتدیوں کو بھی چاہئے کہ وہ اپنا مافی الضمیر کھلے لفظوں میں ظاہر کریں۔ متولی کو کیا خبر ہے۔ وہ تو ظاہر پر عمل کریگا۔ اللہ اعلم!

س ۱۱۸} یہاں پر عرصہ دراز و نامعلوم سے یہ عمل ہے کہ جب کوئی شخص فوت ہو تو دوسرے دن سوا تیرہ سیر غلہ نخود بریاں کرا کر مجمع عام میں (جو تعزیت کرنے آتا ہے) رکھ دئیے جاتے ہیں۔ آنے والے لوگ اُن دانوں پر کلمہ شریف پڑھتے ہیں۔ اُن پڑھے ہوئے دانوں کو بآمیزش و اضافہ الائچی دانہ وغیرہ شیرینی کے حاضرین کو فی سبیل اللہ بانٹ دیتے ہیں۔ مطلع فرمائیں کہ شرعاً ایسا عمل کیا حکم رکھتا ہے؟

(میانجی نور محمد از سانانہ محلہ سرائے)

ج ۱۱۸} یہ رسوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نہ تھیں۔ بلکہ آج تک بھی عرب میں مروج نہیں ہیں۔ اہل ہنود کے طریق پر جاری کی گئی ہیں اسلئے سب بدعت ہیں۔

س ۱۱۹} یہاں پر مدت دراز سے یہ عمل ہے کہ جب کوئی شخص فوت ہو تو اسکے وارث دسویں دن اور بیسویں دن اور تیسویں دن اور چالیسویں دن حسب توفیق متعدد غریب محتاجوں اور مسکینوں کو کھانا فی سبیل اللہ بغرض ایصال ثواب روح موتیٰ کھلاتے ہیں اور ایسا ہی چھ ماہی اور برسینی بھی کی جاتی ہے۔ مطلع فرمائیں کہ بتعین تواریخ ایسا عمل شرعاً کیا حکم رکھتا ہے اور نیز یہ کہ غسال کو ایک روپیہ بطور اجرت دینا جائز ہے یا ناجائز؟

ج ۱۱۹} مسنون طریق کے سوا ایصال ثواب ناممکن ہے

کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ سے ثابت ہوا کہ حدیث کا لفظ قرآن کے معنے میں بھی آتا ہے اور فرمان رسول اللہ کے معنے میں اس کا استعمال تو ایسی مشہور بات ہے جس کا انکار شاید وہی شخص کر سکے جس کو حدیث رسول اللہ سے مطلق سروکار نہ ہو۔ یا جس نے کبھی کتب حدیث کا دیکھنا ہو تو درکنار نام تک بھی نہ سنا ہو۔ ورنہ آیت کریمہ

و اذا اسر النبی الیٰ بعض ازواجہ حدیثا

صاف بتلا دیگی کہ نبی کا کلام بھی حدیث کہلاتا ہے۔

چونکہ حدیث ایسا جامع لفظ ہے کہ اس کا اطلاق کلام اللہ اور کلام رسول اللہ دونوں پر ہوتا ہے اور اہل حدیث وہی لوگ ہوتے ہیں جو درحقیقت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ دونوں کو واجب الاتباع جانتے ہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ جو لوگ محض کلام اللہ کو واجب الاتباع جانیں اور کلام رسول اللہ سے اعراض کریں وہ ہرگز اہل حدیث کہلانے کے مستحق نہیں۔ اسیطرح وہ لوگ بھی جو سنت رسول اللہ کی اتباع کے تو مدعی ہوں مگر کلام اللہ کی ہدایتوں سے اعراض کریں ہرگز ہرگز اہل حدیث نہیں کہلا سکتے۔ پس کیا حال ہے ان لوگوں کا جو باوجود دعویٰ اہل سنت رکھنے کے اپنے لئے تقلید امام معین کو واجب ٹھہراتے ہیں اور مقلد کا منصب دیتے ہیں کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ سے خود مسائل کا استنباط کر کے ان کی پیروی کرنے کے۔ فقہ اور قیاس امام کا اتباع کو واجب جانتے ہیں اور جس کو مثل ادلۂ شرعیہ کلام اللہ و حدیث رسول اللہ کے واجب الاتباع سمجھتے ہیں۔ خود ہی سوچئے کہ وہ درحقیقت اہل حدیث یا یوں کہئے کہ صحیح معنے میں اہلسنت کہلانے کے کس طرح مستحق ہیں۔ حالانکہ صاف صاف فرما دیا اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں کہ ما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا (پ ۲۸۔ ع ۴) یعنی جو کچھ بھی ہمارا رسول تجھ کو دیوے (بلالحاظ اسکے کہ وہ قرآن میں ہے یا حدیث میں) اس کو لیلو۔ اور جس سے وہ تم کو منع کر دے اس سے باز آجاؤ۔ اسی طرح فرما دیا نبی اکرم صلعم نے کہ:۔

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنتی۔ یعنی میں تم میں دو چیزیں چھوڑ جاتا ہوں جب تک تم ان کو مضبوط پکڑے رہوگے ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک تو ہے کتاب اللہ اور دوسری ہے میری سنت۔

دیکھئے! اور انصاف کی نظر سے دیکھئے کہ یہاں آپ نے ادلۂ شرعیہ صرف دو چیزوں (کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ) ہی کو قرار دیا ہے۔ اگر ان کے سوا کوئی اور چیز بھی دلیل شرعی اور واجب الاتباع ہوتی تو آپ ضرور بالضرور ارشاد فرما دیتے۔ کیونکہ یہ آپکی آخری وصیت تھی جس کی طرف اشارہ لفظ ترکت فیکم میں ہے۔ نیز ان دلائل تو یہ کتاب و سنت سے صاف صاف بتلا دیا کہ انسان کو گمراہی اور ضلالت سے بچانے والی صرف یہی دونوں چیزیں ہیں اور ان میں کسی کی رائے اور قیاس کو مطلق دخل نہیں ہے۔ یعنی کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ جو اصل الاصول ہے اہل حدیث کا۔ جس کی نسبت ان کا مقولہ ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

فقط۔ واللہ اعلم بالصواب

کیا کنیت ابوحنیفہ مخصوص ہے؟

(مرقومہ مولوی نور محمد صاحب میانوی جہلمی)

اہل علم طبقہ سے مخفی نہیں کہ ہمارے بزرگ امام نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابوحنیفہ تھی بلکہ کنیت اس قدر مشہور ہوئی کہ اکثر اسلامی دنیا امام موصوف کو ان کی کنیت ہی سے ان کو پیش کیا کرتے ہیں۔ اصلی نام تو ذکر تک بھی نہیں ہوتا۔ تمام فقہ مروجہ میں عند ابوحنیفہ وغیرہ لکھا ہوا نظر آتا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ابوحنیفہ کنیت امام صاحب کے لئے ہی مختص تھی۔ کیونکہ امام خطیب بغدادی اپنی مشہور کتاب تاریخ بغدادی میں یوں رقمطراز ہیں۔ سنئے! یعنی امام صاحب فرماتے ہیں:۔

لا یکتنی بکنیتی بعدی الا مجنون

یعنی میرے بعد جو ابوحنیفہ کنیت رکھیگا وہ پاگل ہوگا اور آپ کے پڑپوتے ابراہیم فرماتے ہیں:۔

ثم رأینا عدۃ اکتنوا بھا فکان فی عقولھم ضعف

یعنی ہم نے خود دیکھا کہ کئی ایک لوگوں نے کنیت ابوحنیفہ رکھی لیکن سب کم عقل ہوگئے۔

بہت اچھا! اب ناظرین احناف سے سوال ہے کہ کنیت ابوحنیفہ رکھنا اس زمانہ میں اس قدر ممنوع ہے کہ رکھنے والا پاگل اور بے وقوف ہو جاتا ہے۔ جناب والا یہ تو آپ نے بھی تسلیم کر لیا ہوگا کہ بہت سے اہل علم لوگوں نے اپنی کنیت ابوحنیفہ رکھی ہے۔ جو آپ پر پوشیدہ نہیں۔ اگر یاد نہ ہو تو میں بتلاتا ہوں۔ خدا جزائے خیر بخشے مولانا محمد حسین ہزاروی مرحوم کو جنہوں نے ہم کو ورق گردانی کی محنت سے سبکدوش کر دیا۔ جزاہ اللہ۔ بغور سنئے! امت محمدیہ میں مشہور اہل علم اپنے اپنے زمانہ کے امام ہو گزرے ہیں جن کی کنیت ابوحنیفہ تھی

(۱) ابوحنیفہ الدینوری اسمہ احمد۔

(۲) ابوحنیفہ الکوفی والد عبد الکریم۔ (۳) ابوحنیفہ الواسطی عن خالد بن یوسف السمتی (۴) ابوحنیفہ النعمان بن عبد اللہ بن منصور احمد بن حیوان (۵) ابوحنیفہ الخوارزمی (۶) ابوحنیفہ شہد جنازۃ جبیر بن مطعم۔ (۷) ابوحنیفہ عن سلیمان عبد اللہ عبد الکریم (۸) ابوحنیفہ بن سماک بن فضل روی عنہ الشافعی (۹) ابوحنیفہ بن بیان سابق الحاج (۱۰) ابوحنیفہ احمد المصدق بن محمد الیث پوری۔ (۱۱) ابوحنیفہ بن ماحان الواسطی۔ (۱۲) ابوحنیفہ الزلجی فقیہ فاضل (۱۳) ابوحنیفہ العدوی سلیمان بن حبان (۱۴) ابوحنیفہ الصغیر کتب بذلک محمد بن عبد اللہ ابوجعفر الہندوانی (۱۵) ابوحنیفہ جعفر بن احمد (۱۶) ابوحنیفہ الحلیمی محمد بن عبید اللہ بن علی۔ (۱۷) ابوحنیفہ ثانی عرف بذلک حبیب اللہ بن ابراہیم بن الملک (۱۸) ابوحنیفہ الاصغر کبیر بن محمد بن علی بن الفضل (۱۹) ابوحنیفہ بریہ من الرجال الشیعۃ ومن مسنفی کتبہم۔

الغرض کئی ایک بزرگان دین نے کنیت موصوفہ رکھی ہے۔ پھر ان لوگوں میں سے کونسا صاحب ۴

۴ پاگل ہوا ہے اور کس کی عقل میں فتور آیا ہے۔ کیونکہ یہ کنیت ایسی مخصوص ہے کہ بقول شخصے سوائے ایک بزرگ کے کوئی اس لفظ کو استعمال نہیں کرسکتا۔

ملکی مطلع

زراعت پیشہ اور غیرزراعت پیشہ

عرب کا مشہور شاعر متنبی اپنے ایک شعر میں قانون قدرت کا اظہار یوں کرتا ہے ؎

بذا قضت الایام مابین اھلھا
مصائب قوم عند قوم فوائد

یعنی عرصہ دراز سے دنیا میں یہ قانون قدرت جاری ہے کہ ایک قوم کی تکلیف دوسری قوم کے واسطے موجب فائدہ ہوتی ہے۔ آج اس شعر کی صداقت ہم پنجاب اسمبلی کے زراعتی بلوں میں پاتے ہیں۔ جن کا مختصر مضمون یہ ہے کہ غیرزراعت پیشہ قوموں نے قانون انتقال اراضی کے برخلاف جو زمینیں بصورت بنامی انتقال (خفیہ بیع) یا بصورت رہن زراعت پیشہ لوگوں سے چھین لی ہیں اب وہ سب اصل مالکوں کو واپس دینی پڑیں گی۔

اس ردّ و بدل میں غیرزراعت پیشہ مہاجنوں کو لاکھوں روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑے گا ادھر زمینداروں کو اسی قدر فائدہ پہنچیگا۔ ساہوکار لوگ روپیہ کے نقصان کو اپنی جان کے نقصان سے زیادہ اہم سمجھتے ہیں۔ اس لئے یہ لوگ جس قدر چیخ و پکار کریں اپنے نقطۂ نگاہ سے حق بجانب ہیں۔ چنانچہ لائل پور میں بتاریخ ۳۱ جولائی غیرزراعت پیشہ لوگوں کی بہت بڑی کانفرنس ڈاکٹر نارنگ (سابق وزیر پنجاب) کی صدارت میں ہوئی۔ آپ نے اپنے خطبہ صدارت میں نئے بلوں کی مخالفت کے علاوہ قانون انتقال اراضی کا نام ام الخبائث رکھ کر اسے بدترین قانون قرار دیا۔ اس لئے کہ یہ قانون ہندو مہاجنوں کے حق میں مضر ہے۔ ڈاکٹر موصوف اپنے نقطۂ نگاہ سے جو چاہیں سو کہیں ہم بھی اپنا نقطۂ نگاہ پیش کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

یہی قدرت کا قانون ہے کہ جب کوئی قوم دوسری قوم کو اتنا دبائے کہ وہ قریب الفنا ہو جائے تو خداوند تعالیٰ کچھ ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جو اس جابر قوم کو کمزور بنا دیتے ہیں۔ اس گفتگو میں ہماری نظر مذہبی حیثیت سے فرقہ واری امتیاز پر نہیں ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے ہندو بھی زراعت پیشہ ہیں اور بہت سے مسلمان بھی ہندوؤں کی طرح ساہوکارہ کاروبار کرتے ہیں جو ہندوؤں سے بڑھ کر شرح سود لگاتے ہیں۔

غیرزراعت پیشہ ایسوسی ایشن نے حکومت کو الٹی میٹم (اعلان جنگ) دیا ہے کہ ہم لوگوں سے انصاف کیا جائے ورنہ سخت کاروائی کی جائیگی۔ ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ حکومت جانے اور ساہوکار جانیں۔ ہاں ہم اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ نئے بلوں کے ماتحت عمل درآمد اس طرح کیا جائے کہ شرح سود امپیریل بنک کے مساوی کر دیجائے اور یہ قانون دیہی اور شہری دونوں طبقوں میں نافذ کیا جائے۔ کیا یہ مطالبہ بے جا ہے؟

جس طرح دیہاتی باشندے حکومت کی رعایا ہیں اسی طرح شہری بھی ہیں۔ جس بیماری سے دیہاتیوں کی حفاظت مقصود ہے اسی سے شہریوں کی حفاظت بھی حکومت کو ملحوظ رکھنی چاہئے۔ بحالیکہ شہریوں کو بھی وہی بیماری موت کے گھاٹ اتار رہی ہے۔ ہم ابھی سے حکومت کو جتا دینا چاہتے ہیں کہ اگر شہریوں کے سودی قرضوں کی شرح میں تخفیف نہ کی گئی تو دیہاتی مہاجن بھی شہریوں کی طرف متوجہ ہو جائینگے اور سودی رقم کے بوجھ تلے دب کر غریب شہریوں کے پاس رہنے کو ذاتی مکان یا دینے کو کرایہ تک نہ ہوگا۔ پھر وہ خانہ بدوشوں کی طرح جنگلوں میں مارے مارے پھریں گے اور ان کی زبان پر یہ شعر ہوگا ؎

ایک جا رہتے نہیں عاشق بدنام کہیں
دن کہیں رات کہیں صبح کہیں شام کہیں

ایشیا اور یورپ میں جنگ

چین و جاپان میں جنگ چھڑے قریباً سال گذر گیا ہے۔ مگر ہنوز روز اول ہے۔ دونوں ملک بربادی کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ ہاں ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ جاپان ملک گیری کا خواہشمند ہے اور چین صرف اپنی سلامتی چاہتا ہے۔ سپین کی خانہ جنگی نے تیسرے سال میں قدم رکھا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو ان دونو جنگوں میں یورپ کی ساری سلطنتیں شریک ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ سپین کی خانہ جنگی میں اگر یورپ کی بڑی بڑی طاقتوں کا ہاتھ نہ ہوتا تو باغیوں کو یہ جرأت کیسے ہو سکتی کہ وہ انگریزی حکومت کے قریباً ساٹھ جہاز غرقاب کر دیتے اور حکومت برطانیہ سوائے زبانی احتجاج کے عملی کاروائی سے احتراز کرتی۔ ایسا کیوں ہوا؟ اس لئے کہ پنجابی زبان میں ایک حکیمانہ کہاوت مشہور ہے۔ ہمارے خیال میں حکومت برطانیہ اسی پر عمل کر رہی ہے۔ کہاوت یہ ہے:

سمن سماں تھوا نئیں جے کوئی مارے اٹ پاسا کر کے جانئیں

(۴۹۵)

یعنی اگر کوئی شخص اینٹ پتھر بھی دے مارے تو حسب مصلحت وقت اس کو مذاق سمجھ کر مقابلہ نہ کرنا چاہئے۔

اخبارات برطانیہ کو اس کی قیصر کی سی طاقت یاد دلا کر ظالم سے بدلہ لینے پر ابھارتے رہتے ہیں مگر وہ مذکورہ بالا حکیمانہ کہاوت پر نظر کر کے خاموش رہتی ہے لیکن یہ خاموشی دیر تک نہیں رہ سکتی اسی لئے اخباروں میں لگاتار یہ مضمون شائع ہو رہا ہے کہ عالمگیر جنگ شروع ہونے والی ہے۔ واقعات پر نظر ڈال کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ جنگ شروع تو دو سال سے ہو چکی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ سپین کی خانہ جنگی کو جتنی طوالت دی گئی ہے وہ بظاہر اتنی طوالت کی طاقت نہ رکھتی تھی۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس میں یورپین دلالوں کا ہاتھ کارفرما ہے۔ یہ دلال اتنے ہوشیار ہیں کہ سب سے بڑا ہوشیار جس کو مذہبی اصطلاح میں شیطان کہتے ہیں، صبح سویرے اٹھتے ہی ان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر پوچھتا ہے کہ استاد صاحبان! آج میرا پروگرام کیا ہے؟ ادھر

متفرقات

خطرے کا الارم ناظرین اہلحدیث سے مخفی نہیں کہ عرصہ سے ان کو اس کی کمی اشاعت کی بابت توجہ دلائی جارہی ہے۔ گو بہت سے بہی خواہان و ہمدردان بہت دکوشش سے نئے نئے خریدار بناتے رہتے ہیں مگر پھر بھی کمی پوری نہیں ہوتی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ کساد بازاری وکاغذ اور دیگر اشیاء کی گرانی کے باعث اخبار اپنا خرچ برداشت نہیں کرسکتا۔ لہذا جملہ ناظرین اخبار، انجمنہائے اہل حدیث اماماں مساجد اہل حدیث اور دیگر بہی خواہان کو دلی توجہ سے کام لیتے ہوئے اخبار کی اشاعت میں امداد کرنی چاہئے تاکہ اخبار کو انگشت نمائی کا موقع نہ ملے۔

دی پی بھیجے گئے سابقہ پرچہ مندرجہ ذیل خریداروں کے نام دی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا دی پی واپس آجائے اور وہ خریداری کو بدستور جاری رکھنا چاہیں تو از راہ نوازش بہت جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں ورنہ دی پی واپس وصول ہونے کی صورت میں مجبوراً اخبار بند کرنا پڑیگا کیونکہ محصول ڈاک کا نقصان بار بار اٹھانا ہمارے حیطۂ امکان سے باہر ہے۔

۲۸۵۹-۳۲۵۷-۴۳۴۴-۴۵۳۵۔
۵۳۲۹-۸۰۰۳-۸۵۱۶-۸۵۱۸۔
۸۵۲۹-۸۵۵۴-۸۵۷۸-۱۰۳۴۵-
۱۰۹۷۱-۱۰۹۷۳-۱۱۰۸۲-۱۱۱۳۵-۱۱۱۹۹
۱۱۲۰۱-۱۱۴۲۷-۱۱۴۳۲-۱۱۹۰۱-۱۱۹۰۴-
۱۱۹۰۵-۱۲۰۶۶-۱۲۱۵۵-۱۲۱۹۷-
۱۳۲۰۰-۱۲۲۰۲-۱۲۲۰۳-۱۲۲۰۶-۱۲۲۰۹-
۱۲۲۱۰-۱۲۲۲۱-۱۲۲۴۳-۱۲۲۹۷-
۱۲۳۱۶-۱۲۳۲۰-

ایک مستند عالم کی ضرورت ہے مدرسہ محمدیہ رائیدرگ کے لئے جو علم عربی و فارسی میں استعداد تام رکھتے ہوں۔ اور درس نظامی کے جملہ کتب بسہل و خوبی سے سرانجام دے سکتے ہوں۔ اور مذہباً اہل حدیث ہو۔ سند یافتہ کو ترجیح دی جائیگی۔ تنخواہ وغیرہ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

وکیل محمد غوث سیکرٹری مدرسہ محمدیہ
رائیدرگ۔ ضلع بلہاری

عیسائیوں سے مناظرہ ۷-۸ کی شام کو گرجا گھر چوڑا بازار لدھانہ میں ایک عیسائی پادری صاحب سے مولوی عبدالعزیز صاحب مدرس مدرسہ دار الحدیث لدھانہ نے "مسیح ابن اللہ تھے یا نہیں" کے موضوع پر دو گھنٹہ مناظرہ کیا۔ مولوی صاحب نے مسیح کے ابن اللہ نہ ہونے پر عقلی و نقلی دلائل دیں۔ جن کا پادری صاحب کوئی معقول جواب نہ دے سکے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ راقم ان چوہدری عبداللہ و عبدالشکور از لدھانہ

نورِ توحید

شمع توحید کے جواب میں طائفہ غالیہ نے رسالہ "پروانہ تنقید" شائع کیا ہے۔ اس کا جواب "نورِ توحید" کاپی ہورہا ہے جو مثل شمع توحید مفت تقسیم ہوگا۔ ناظرین ابھی سے اپنی مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں محصول ڈاک غالباً فی نسخہ ۹ پائی ہوگا۔ (مینیجر)

بریلوی مولوی صاحب کی حق گوئی ۹-جولائی کو ہمارے گاؤں میں مولوی علم الدین صاحب چشتی راماکی تشریف لائے اور وعظ فرمایا۔ مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ پر کئی اتہام لگائے۔ خاکسار بھی جلسہ میں گیا ہوا تھا۔ اور کئی خلاف عقیدہ اہل اسلام باتوں سے مولوی صاحب کو روکا۔ آخر الامر انہوں نے فرمایا کہ یہ تمام اتہام گاؤں والوں نے مجبور کرکے مجھ سے کہلائے ہیں میں ان باتوں کو اچھا نہیں سمجھتا۔ تمام مجلس کے سامنے اقرار فرمایا کہ میرا ایمان ہے کہ نبی صلعم کو عالم الغیب جاننا کفر ہے۔ گیارھویں، چالیہ، ساتہ کرنا کفر ہے۔ اہل حدیث کو بُرا کہنا کفر ہے۔

مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری ہمارے بزرگ ہیں ان کا حملہ آور بے ایمان ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔
(عبدالعزیز ایاآلی از کوٹلی صورت ملی ضلع گورداسپور)

پارٹیشن مفت الحدیث ۲۲ جون ۱۹۳۷ء مطابق پر ٹریکٹ مذکورہ پر ریویو کیا گیا تھا مگر اس پر قیمت مرقوم نہ ہونے کے باعث لکھی نہ گئی۔ مشتہر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ارینغرض ڈاک بھیجکر خان صاحب مولوی محمد ظفر صاحب وکیل گوجرانوالہ سے مفت طلب کرسکتے ہیں۔

دعائے صحت ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب ساکن ہردوئی (الحدیث کے دیرینہ کرمفرما) بعارضہ کاربنکل سور بیمار ہیں۔ ناظرین دعا فرمائیں۔ اللہ تعالے موصوف کو مکمل صحت عطا فرمائے۔

(خاکسار مینیجر الحدیث امرتسر)

چیلنج مباہلہ چوہدری رحیم بخش صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شیخوپورہ! آپ کا دعوتی پرچہ جس میں آپ نے مجھے مرزائیت کی دعوت دی ہے ملا۔ میں نے اس پرچہ کو غور سے پڑھا۔ اسکے مضامین سراسر غلط اور موجب ضلالت پائے۔ جواب کی تفصیل کا موقع اخبار میں نہیں ہے۔ بلکہ الٹا آپ کو دستی لکھ کر دے چکا ہوں اخبار کے ذریعہ آپ کو مباہلہ کی دعوت دیتا ہوں۔ تاکہ حق اور باطل کا فیصلہ ہو جاوے۔ آپ میرے ساتھ اس مضمون پر مباہلہ کرلیں کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے دعویٰ الہام اور مسیح موعود ہونے میں کاذب تھے۔ آپکی طرف سے بجائے کاذب کے "صادق" کا لفظ ہوگا۔ اس اظہار کے بعد بحکم قرآن یہ دعا کریئے۔

اللہم العن علیٰ من ھو کاذب منا

اگر آپ کو منظور ہے تو آئیے میں حاضر ہوں۔ والسلام
(خاکسار ولی محمد خادم جامع اہل حدیث قلعہ شیخوپورہ)

رہنمائے حجاج جو حال ہی میں محکمہ دعوت حج کمہ معظمہ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس میں حجاج کے تمام ضروری اخراجات و مفید معلومات مندرج ہیں ۱ محصول ڈاک آنے پر مفت روانہ کیا جائیگا۔
منگوانے کا پتہ:- مینیجر الحدیث امرتسر

شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر۔ استنبول۔ بیروت۔ شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو۔ عربی۔ فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔
نمونۂ چند کتب کی عارضی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں :۔

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
۱ تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	[illegible]	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	[illegible]
زاد المعاد۔ ابن قیم سفید	[illegible]	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	[illegible]
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	[illegible]		
تفسیر روح المعانی کامل طبع مصر	[illegible]	نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا ملا علی مصری	[illegible]
تفسیر فتح القدیر شوکانی	[illegible]		

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں۔ اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی ذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار۔ دہلی

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک [illegible]۔ آدھ پاؤ [illegible]۔ پاؤ بھر [illegible] مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ بیرونجات والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب محمد صادق صاحب ٹھیکیدار جھبڑی پانی۔ مدت کچھ پہلے سے قبل ازیں دو چھٹانک مومیائی منگایا تھا جو اپنے محل میں بہت مفید ثابت ہوگیا۔ دو چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔ (۲۷۔ اپریل ۳۸ء)

جناب قاری احمد سعید صاحب بنارس۔ اس سے قبل کئی مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں جو مفید ثابت ہوئی۔ ایک چھٹانک اور وی پی ارسال فرمائیں۔ (یکم جولائی ۳۸ء)

جناب محمد غنی اللہ خان صاحب نور پور۔ آپ کی تیار کردہ مومیائی نے ہم سب کے لئے مومیائی کا کام کیا۔ اب ایک پاؤ اور ارسال فرمائیں۔ (۶۔ جولائی ۳۸ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ :۔ **حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ :۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

مفت کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب ہر شخص بالکل مفت منگوا سکتا ہے۔

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ [illegible]

پتہ :۔ **منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ**

طلائے اعظم

بری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں ہارج نہیں قیمت [illegible]۔ محصول ڈاک ۸

المشتہر :۔ **منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ**

اس کے استاد اتنے مشاق ہیں کہ سات سمندر پی کر بھی لب تر نہ ہونے دیں۔

آج کل یہ خبر بڑے زور سے گشت لگا رہی ہے کہ روس اور جاپان میں جنگ چھڑنے والی ہے۔ اس سے مراد براہ راست دونو حکومتوں کی جنگ ہے ورنہ آج تک چینیوں کی ثابت قدمی صرف روس کے سہارے رہی ہے۔ حکومت روس کی طرف سے سینکڑوں طیارے (ہوائی جہاز) چین میں پہنچ چکے ہیں۔ روس کے فوجی نوجوان اور فوجی افسر بظاہر اپنے منصب سے علیحدہ ہو کر رضا کارانہ طور پر حکومت چین کی امداد کر رہے ہیں۔

یورپ کے دولوں کا یہ عجیب طریقہ ہے کہ جہاں بے قاعدہ امداد منظور ہو تو اپنے فوجی افسروں اور فوجی نوجوانوں کو حکم دیتے ہیں کہ اپنے اپنے عہدوں سے استعفا دیکر فلاں ملک میں چلے جاؤ وہ بیچارے حکم کی تعمیل کرنے کو چلے جاتے ہیں آج اسی طریق عمل کا نام غیر جانبداری یا عدم شرکت ہے۔ اگر کوئی پوچھے تو یہ مدلل جواب دیتے ہیں کہ رضاکار ذاتی حیثیت سے چلے گئے ہیں۔ ہم نے ان کو میدان کارزار میں نہیں بھیجا۔ مگر باعتبار جنگ میں ایسے ہی تو ان کو شمولیت کرانے کی حاجت ہی نہیں ہوتی وہ [illegible] اپنی حکومت کے ماتحت جنگ میں حصہ لیتے ہیں۔

یہ ہے ان مدبران یورپ کی حکمت عملی جس سے یہ لوگ اپنا کام بھی نکال لیتے ہیں اور بظاہر الگ ہو کر غیر جانبدار بھی رہتے ہیں۔ ایسے مکاروں کے حق میں قرآن مجید میں ارشاد ہے:

یَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسْتَخْفُونَ مِنَ اللّٰہِ

ہنگامۂ وزیرستان

وزیرستان کے جنگی ہنگامے کی بابت اخباروں میں جو کچھ آتا ہے وہ واقعات کے لحاظ سے بہت کم معلوم ہوتا ہے۔ بہرحال جو کچھ اخبارات کے ذریعہ پہنچتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وزیرستان کی جنگ ابھی بڑے زور سے جاری ہے۔ جب سے قبائل کے ساتھ لڑائی شروع ہوئی ہے کبھی یہ سننے میں نہ آیا تھا جو گذشتہ ہفتے سے سن رہے ہیں کہ بنوں جیسے سرحد کے محفوظ شہر میں قبائل لوگ آکر سرکار کو اور رعایا کو نقصان پہنچا جاتے ہیں۔ اول تو ایسے قلعہ بند محفوظ شہر میں ان کا داخلہ ہی تعجب سے خالی نہیں۔ دوم اہل شہر کو کافی نقصان پہنچا کر اور خود تھوڑا سا نقصان اٹھا کر واپس چلے جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بقول اخبار "پرتاب" لاہور اکثر ہندو دکاندار سہمے بحالت خوف بنوں کو چھوڑ کر ملک کے اندرونی حصے میں آرہے ہیں۔ ہندو اخباروں کا بالخصوص ہندوؤں اور سکھوں کا ذکر کرنا ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ قبائلی لوگ سرکار انگریزی کی تمام رعایا کو یکساں سمجھتے ہیں۔ ان کا تو اعتقادی اصول ہی یہ ہے کہ کافر اور اس کی رعایا دونو برابر ہیں۔ پھر تمیز کیسی ہے۔ غالبا مبالغے پر مبنی ہے۔ اللہ اعلم!

ہندوستانی زائرین کو انتباہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

جو ہندوستانی زائرین عراق یا عراق کے رستہ [illegible] جانے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ ہندوستان سے روانہ ہونے سے پیشتر ان کے لئے عراقی ویسا یا کم از کم زائرین کے پاس حاصل کرنا ضروری ہے۔ گو ویسا کو اس بارہ میں ترجیح دی جاتی ہے۔ زائرین کے پاس ہندوستان بھر میں جاری کئے جا سکتے ہیں لیکن ایسے عراقی ویسا جن کی رو سے ایک سال تک زائر جتنی مرتبہ چاہے عراق میں سیاحت کر سکتا ہے حکومت عراق کی جانب سے عراقی قونصل متعینہ بمبئی یا حکومت سندھ (کراچی) سے عطا کئے جاتے ہیں ایسی متعدد صورتیں ہوئیں کہ زائرین نے ہندوستان سے عراق کو جانے کے لئے جہاز پر چڑھتے وقت عراقی ویسا لیا۔ اور بصرہ میں عراقی حکام پولیس نے ایسے اشخاص کو ہنگامی "ویسا" دیدیئے۔ جن کی رو سے عراق کا صرف ایک مرتبہ سفر کیا جا سکتا ہے۔ اور ویسا کی معمولی فیس وصول کر لی۔ اسی طرح یہ زائرین اس استحقاق سے محروم ہو گئے جو ان اشخاص کو حاصل تھا۔ جنہوں نے ہندوستان میں جہاز پر سوار ہونے کے وقت اپنے اپنے "ویسا" حاصل کر لئے تھے۔ عراق کو جانے والے زائرین مطلع رہیں کہ اس ملک سے روانگی سے پیشتر اگر وہ اس شرط کو پورا کریں تو وہ منزل مقصود پر پہنچنے پر بہت سی غیر ضروری تکلیف اور خرچ سے بچ سکتے ہیں۔

کوٹلی صورتملیاں میں بریلویوں کی یاوہ گوئی

موضع مذکور میں ۲۵۔ جولائی کو بریلوی جماعت کا جلسہ ہوا جس میں مولوی عبد الغفور ہزاروی اور مولوی یوسف سیالکوٹی وغیرہ شریک ہوئے۔ تقریروں میں بجز اسکے کہ اکابر اہل حدیث مولانا شہید، مولانا عبد المنان وزیر آبادی۔ مولانا محمد حسین بٹالوی۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہم کو بے نقط سنائی گئیں۔ ہزاروی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ لوگو! نماز روزے کی کوئی ضرورت نہیں اگر شفاعت چاہتے ہو تو وہابیوں سے میل جول کھانا پینا چھوڑ دو یہی اسلام ہے اس امر پر لوگوں سے عہد لیا گیا۔ اناللہ!

جلسہ میں سرکاری رپورٹر موجود تھا۔ معلوم نہیں گالیوں کے پلندے حکومت تک پہنچے ہیں یا نہیں (نامہ نگار)

حافظ قرآن کی ضرورت

ہمارے ایک دوست حاجی محمد اسحاق صاحب نے قرآن مجید ناظرہ و حفظ پڑھانے کے لئے مدرسہ کھول رکھا ہے جس میں ایک ایسے مدرس کی ضرورت ہے جو قرآن مجید کا بینا حافظ ہو۔ قرآن مجید تجوید سے یا کم از کم صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھا سکتا ہو۔ حفظ قرآن کے ساتھ ساتھ اردو حساب کی ابتدائی تعلیم بھی دے سکتا ہو۔ اعتقاداً اہل حدیث ہو یا دیوبندی حنفی ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں۔

راقم: محمد عبد اللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ از ڈھاب کھٹیکاں امرتسر

کتب سیر و تواریخ

رحمۃ اللعالمین مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ اس کتاب میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحمری مفصل ومکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی، مدرسہ دیوبند وغیرہ کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ۔ قیمت جلد اول ۱۲/۔ جلد دوم ۱۲/ جلد سوم ۸/۔

سیرت ابن ہشام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبدالملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ جس کا بامحاورہ سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قیمت ۶/۔

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب

مؤلفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلعم کے کل حالات وواقعات از پیدائش تا وفات قلمبند ہیں۔ قیمت ۱۲/۔

پیارے نبی کے پیارے حالات

مؤلفہ مولانا فیروزالدین صاحب ڈسکوی۔ یہ کتاب قرآن مجید اور تمام آسمانی کتابوں کا لب لباب ہے زبور، تورات، انجیل میں جس قدر پیشگوئیاں پیغمبر اسلام کے متعلق ہیں ان میں سے اکثر کتاب ہذا میں درج کی گئی ہیں جس کی وجہ سے یہ کتاب بھی بے حد مقبول ہے۔ اس کی تین جلدیں ہیں۔ قیمت رعایتی فی جلد ۲/۔ ہر سہ جلد ۶/ روپیہ

پیارے نبی کے پیارے اخلاق

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وصفات کا ذکر کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶/۔

شمائل ترمذی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوہ حسنہ کا مفصل بیان ہے حدیث کی عربی عبارت کا ترجمہ بین السطور دیا گیا ہے ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۱۴/۔

سید البشر حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نبی آخرالزمان کی بعثت کے متعلق تورات، انجیل سے ۵۰ پیشگوئیاں۔ قیمت ۴/۔

عرب کا چاند ایک غیر مسلم انصاف پسند سوامی لکشمن جی کے قلم سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے حالات۔ انداز بیان نہایت عمدہ اور عبارت سلیس ہے۔ ہر مسلمان کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے اور غیر مسلم افراد میں اس کی اشاعت کرنی چاہئے۔ تاکہ تمام دنیا ماہ عرب کی روشنی سے لطف حاصل کرے قیمت صرف دو روپیہ (۲/)

صدیق اکبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات اور عہد صدیق کے شاندار واقعات کا بیان ہے۔ قیمت ۴/۔

الفاروق از مولانا شبلی مرحوم۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مفصل سوانحمری اور ان کی سیاسی، انتظامی تدابیر۔ فتوحات اسلامی کا سیلاب۔ مسلمانوں کی عظمت وشجاعت، غیر قوموں سے حسن سلوک کا بیان۔ عدل وانصاف کی مثالیں۔ اخوت اسلامی کے نظارے۔ قیمت ۱۲/۔

ذوالنورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی اور عثمانی عہد کے واقعات کا مفصل حال۔ قیمت ۴/۔

اسد اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مفصل سوانح اور آپ کے عہد کے حالات کا مفصل ذکر ہے۔ قیمت ۸/۔

سیف اللہ حضرت خالد بن ولید سپہ سالار اعظم (افواج اسلامیہ) کی سوانحمری۔ بہادری وجان نثاری کے حیرت انگیز کارنامے درج ہیں۔ اس کے مطالعہ سے فسردہ رگوں میں خون جہاد دوڑنے لگ جاتا ہے۔ قیمت ۸/۔

سیرت الکبریٰ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی مفصل سوانحیات مع فوٹو مزار۔ کتابت۔ طباعت۔ کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۸/۔

سیرت الصدیقہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے حالات زندگی۔ مسلمان بچیوں کے لئے قابل مطالعہ اور قابل تعلیم ہے کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۰/۔

ازواج النبی مصنفہ حکیم سردار خان نشاط امرتسری حضور صلعم کی ازواج مطہرات کی سوانحمریاں۔ قیمت ۱۲/۔

(۴۹۹)

تذکرۃ العباد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ غلاموں کے حالات نہایت پُراثر پیرایہ میں درج ہیں۔ قیمت ۹/۔

بنات الرسول حضور صلعم کی صاحبزادیوں کے حالات زندگی۔ قیمت ۴/۔

سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے حالات میں عمدہ رسالہ۔ قیمت ۲/۔

تاریخ الخلفاء علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی تصنیف کا اردو ترجمہ۔ جس میں خلفائے راشدین ودیگر خلفاء بنو امیہ بنو عباس وغیرہ کے تمام حالات کا بیان ہے۔ قیمت ۲/۔

الہارون خلیفہ ہارون رشید اور ان کے زمانے کے تمام حالات درج ہیں۔ قیمت ۱۲/۔

المامون خلیفہ مامون الرشید کے حالات۔ اخلاق وعادات کی تفصیل درج ہے۔ قیمت [illegible]

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی بے مثل کتابیں

تفسیر ثنائی اُردو

قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں مگر تفسیر ثنائی اُردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ جسے زمانہ حاضرہ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اُردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی نمونہ مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں جن کے نیچے اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی و شان نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی اصلاح بھی موقع بموقع کی گئی ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ ہے۔ مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت فی جلد عہ روپیہ مکمل ۱۶ روپیہ۔ رعایتی قیمت مکمل ۱۰ روپیہ۔

(۴۹۸)

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان

(بزبان عربی) قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی تفسیر ہے جو علم معانی و بیان کی روشنی میں عربی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی و علم بیان کی اصطلاحات درج کر کے اُن پر نمبر ڈالے گئے ہیں۔ دوران تفسیر میں جہاں کسی اصطلاح کا ذکر آیا ہے۔ اس پر اس اصطلاح کا نمبر دیدیا گیا ہے۔ سردست صرف سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ جلد منگوالیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ کتابت۔ طباعت، کاغذ اعلیٰ ہے۔ اصل قیمت ۱۲/ رعایتی ۱۰/ (دس آنے)

بیانات علمائے ربانی برارتداد فرقہ قادیانی

مقدمہ مرزائیہ بہاول پور کے متعلق مرزائیت کے کفر و ارتداد اور فسخ نکاح پر علماء اسلام مثلاً مولانا غلام محمد صاحب گھوٹوی۔ مولوی ابوالقاسم محمد حسن صاحب کولوتاردی۔ مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دیوبند۔ مولانا سید محمد انور شاہ صاحب مرحوم۔ مولانا محمد نجم الدین صاحب سابق پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور وغیرہم کے مفصل بیانات جو ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر بہاول پور کی عدالت میں ہوئے۔ مفصل درج ہیں۔ جن میں ختم نبوت و دیگر مسائل پر زبردست دلائل درج ہیں۔ قابل دید ہے۔ کاغذ، کتابت طباعت عمدہ۔ اصل قیمت ۹/ رعایتی ۸/

فیصلہ مقدمہ بہاول پور

ریاست بہاولپور میں ایک شخص کے مرزائی ہوجانے پر اس کی عورت نے فسخ نکاح کا دعویٰ کیا۔ جس میں طرفین کے علماء و فضلاء کی شہادتیں ہوئیں۔ بالآخر ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر بہاول پور نے مدعیہ کے حق میں ڈگری دی اور نکاح فسخ قرار دے دیا۔ کتابت۔ طباعت۔ کاغذ عمدہ قیمت ۱۳/ رعایتی ۱۲/

محمدیہ پاکٹ بک مجلد

مصنفہ مفتی محمد عبداللہ معمار امرتسری۔ مرزائیت کے تمام مباحثات کا اس میں ذکر کیا گیا ہے گویا مرزائیت کی تردید میں ایک زبردست کتاب ہے اس کتاب کو پاس رکھنے والا ہر بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے۔ اپنی خوبیوں کے لحاظ سے بہت مقبول ہوئی ہے۔ دوبارہ طبع ہوئی ہے اور آج تک قادیانی اس کا جواب نہیں دے سکے ہر مجدی مسلمان کو قادیانی حملہ کی مدافعت کے لئے اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ کاغذ، کتابت۔ طباعت اعلیٰ۔ اصل قیمت عہ/ رعایتی عہ/

تقسیم میراث

اس کتاب میں وراثت کی شرعی تقسیم کے قواعد لکھے گئے ہیں۔ جن کا مطالعہ ازحد مفید ہے۔ اصل قیمت ۴/ رعایتی صرف ۲/

فلسفہ عبادت و سرمایہ سعادت

اس کتاب میں اسلامی نماز کا فلسفہ اور اس کے فوائد دلکش پیرایہ میں درج ہیں۔ اصل قیمت ۱۲/ رعایتی ۹/

ہدایۃ المعتدی فی القراۃ للمقتدی

مصنفہ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ اس رسالہ میں الحمد کی فرضیت کو بدلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے۔ مانعین کے جوابات بھی کافی طور پر دیئے گئے ہیں۔ چونکہ یہ کتاب نایاب ہو چکی تھی اب دوبارہ چھپوائی گئی ہے۔ زبان اُردو ہے اصل قیمت ۸/ رعایتی ۴/

حسن البیان بجواب سیرۃ النعمان

مصنفہ مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی مرحوم۔ "سیرۃ النعمان" کے مصنف مولانا شبلی نے ائمہ حدیث مثلاً امام بخاری (رحمہ اللہ) و دیگر محدثین پر خوب رد و قدح کی ہے اور فقہ حنفیہ کو حدیث رسول کے ہم پلہ قرار دیا ہے مولانا مرحوم نے تمام اعتراضات کے دندان شکن مدلل اور عالمانہ جواب دیئے۔ جس کو مولانا شبلی نے تسلیم کیا۔ اصل قیمت عہ/ رعایتی ۱۲/

بلوغ المرام

مع شرح مولانا احمد حسن دہلوی۔ حدیث کی مشہور کتاب ہے۔ تمام مدارس کے ابتدائی نصابوں میں داخل ہے۔ شائقین علم حدیث کے لئے ایک تحفہ ہے۔ یہ کتاب بھی عرصہ سے نایاب تھی۔ حال ہی میں کر رطبع ہوئی ہے۔ جس کے دو جزء ہیں۔ قیمت عگا/ رعایتی عہ/

نوٹ۔ محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

جلد ۳۵ — نمبر ۴۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح چندہ

والیان ریاست سے سالانہ عــہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ″ ″ ــہ

عام خریداران سے ″ ″ ــہ

″ ″ ششماہی ــہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ــ ــ ــ ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

[library stamp]

امرتسر ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۲ اگست ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

قبہ و گنبد پسند ــ ــ ــ ــ ــ ص۱
انتخاب الاخبار ــ ــ ــ ــ ص۲
بہائی تحریک اور اسلام ــ ــ ــ ص۳
پیغام صلح کے الفاظ میں مرزا صاحب کی طرف دعوت } قادیانی مشن ص۵
قادیانی مغالطہ (متعلق حیات مسیح) ــ ص۶
شیعوں کے افسانے (نمبر ۱۳) ــ ــ ص۷
کھلی چٹھی بنام علمائے دیوبند ــ ــ ــ ص۹
برادری پرستی ــ ــ ــ ــ ص۱۰
ویدک کہانیاں ــ ــ ــ ــ ص۱۱
فتاوی ص۱۲ ــ متفرقات ــ ــ ص۱۴
ملکی مطلع ــ ــ ــ ــ ص۱۵
اشتہارات ــ ــ ــ ــ ص۱۶–۳۰

قبہ و گنبد پسند

از جناب عبدالرزاق صاحب سعید بن مستری صاحب

مسلم ہندوستاں اے قبہ و گنبد پسند — ہے دل افسردہ برسوں سے ترا مرقد پسند
دین میں ہر امر محدث ہے تجھے بیحد پسند — کیوں نہیں آتا ہے تجھ کو مسلک احمد پسند

سیدھی سادی راہ پر چلنا تجھے دشوار ہے
کیا تجھے دین ہدیٰ کی سادگی سے عار ہے

تو شریک عرس و صندل ہے تبرک و اختشام — دُلدل و تعزیہ و مجلس کا ہر سال اہتمام
کیا ہی مستعدی سے ہر تقریب میں کرتا ہے کام — کیا نمازوں کا بھی ایسا ہی کیا ہے انتظام؟

تو نے بیت المال بھی اس شان سے قائم کیا؟
ایسی سرگرمی سے زر نام خدا پر بھی دیا؟

رات بھر جاگا ہے تقریبوں میں ہنگاموں میں تو — کی اخیر شب کبھی قرب خدا کی جستجو؟
تو عبادات سحرگاہی سے ہوکر ترش رو — بادۂ تخییل سے کرنے لگا غسل و وضو

حیلہ جوئی تابکے ۔ کب تک قیاس آرائیاں
تیرے مذہب کو ترے افعال سے پہنچا زیاں

نجد و حجاز مؤلفہ علامہ سید محمد رشید رضا مصری مرحوم کا اُردو ترجمہ۔ نجد کی تاریخ نجدی قوم کے عادات و خصائل اور ان کی مذہبی حیثیت و حالات۔ سلطان عبد العزیز بن عبد الرحمن کے سوانح۔ شریف حسین کی غداری کے حالات درج ہیں۔ قیمت ۸؍ **تاریخ نجد**۔ قیمت ۴؍

سفرنامہ بلاد اسلامیہ از حافظ عبد الرحمن امرتسری مرحوم۔ انداز بیان دلچسپ ہے۔ قیمت ۱۲؍

عجیب الاثر فلیو یا مقوی رجسٹرڈ

دھوکہ لاٹری کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار کرنیوالے کو انعام لو قیمت واپس۔ ایمان والوں کو یقین کرنا چاہئے۔ کھوئی ہوئی طاقت بحت۔ نئی جوانی۔ ایک گولی کھانے سے خواہ بڈھا ہو یا جوان بغیر قضاء حاجت کے نہیں رہ سکتا۔ سرعت۔ جریان جڑ سے غائب۔ ایک متقی پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲؍

لکی ٹانک رجسٹرڈ مرد، عورت دونوں کیلئے مقوی ہے ۲؍

پتہ:۔ نظام برادرز نمبر ۲۵ فرید کوٹ پنجاب

(۸۰۰)

ہندوستانی صنعت

ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری۔ ہمارے کارخانہ میں ایک عرصہ سے موسم گرما میں بنیان ہر قسم اور موسم سرما میں موزہ سوئٹر اور اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور بطور تحریک فروش دہلی و بیرونجات فروخت کئے جاتے ہیں۔ آپ بھی ایک دفعہ منگوا کر آزمائش کریں۔ مال بمقابلہ اور کارخانوں کے عمدہ اور نرخ میں کم ہوگا۔

ملنے کا پتہ

منیجر انڈین ہوزری مینوفیکچرنگ ہوس صدر بازار دہلی

اہلحدیث یہ اشتہار جاعت اہل حدیث کے ایک معزز رکن حاجی بشیر الدین کا ہے۔ اس لئے اہل جماعت کو اس کا خیال رکھنا چاہئے۔

سیرت النعمان امام ابو حنیفہ ؒ کی سوانح عمری۔ از مولانا شبلی۔ قیمت ۸؍

سوانح مولانا روم آپ کی پاکیزہ صوفیانہ زندگی کا تذکرہ۔ قیمت ۸؍

مولوی معنوی مولانا روم مرحوم کی سوانح عمری آپ کے حالات اردو میں سلیس طرز پر لکھے گئے ہیں۔ آپ کا نسب ولادت آپ کے والد کا حال۔ آپ کا ترک وطن۔ ظاہری و باطنی علم۔ مثنوی شریف پر تبصرہ۔ آپ کے تصنیفوں کے حالات ۵؍

اسلامی سوانح عمریاں سو مشہور و معروف علماء، کملاء و فضلاء اہل باطن حضرات کی سوانح عمریاں درج ہیں۔ جن کو مطالعہ کر کے ایک سچے مسلمان کے دل میں جذبہ علم و عمل پیدا ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۲؍

تاریخ المشاہیر دنیا کے پچاس مشہور ریفارمروں، عالموں۔ حکیموں۔ شاعروں بادشاہوں۔ وزیروں۔ جرنیلوں کے دلچسپ حالات از قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی۔ قیمت ۸؍

مخدرات اسلام سے پیشتر اور بعد کی چند نامور اور ممتاز خواتین کے مفصل حالات۔ قیمت ۱۲؍

الغزالی یعنی حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری۔ قیمت ۴؍

حیات حافظ۔ حضرت خواجہ حافظ شیرازیؒ کے حالات زندگی۔ قیمت ۶؍

حیات سعدی یعنی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی کے حالات زندگی۔ قیمت ۶؍

حیات خسرو۔ ابوالحسن امیر خسرو دہلوی کے حالات زندگی۔ قیمت ۶؍

حیات طیبہ از قلم مرزا حیرت دہلوی۔ بطل حریت مجاہد ہند، قائد جیوش اسلامیہ مولانا محمد اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مکمل و مفصل حالات از پیدائش تا وفات درج ہیں۔ جدید ایڈیشن قیمت ۲؍

تذکرہ مشاہیر عالم جس میں حسب ذیل سوانح درج ہیں:۔ خلیفہ مامون الرشید۔ زبیر بن عوام۔ عبد اللہ بن زبیر۔ ابن بطوطہ۔ بقراط۔ جالینوس۔ مانی۔ سالدین۔ دا لعلی۔ امرا القیس۔ حاتم طائی۔ حمید ابن ابہم۔ محمد بن تومرت مہدی الہرغی۔ ابو عثمان سعید۔ ابن مسیح سبا تانی سیبوی۔ دمشق کی جامع بنی امیہ۔ ابو الاسود دوئلی۔ احمد بن طولون۔ ابو الضحاک۔ عمرو بن معدی کرب زبیدی۔ نابغہ زبیانی۔ اسکندر اعظم۔ سمون۔ ابن قراقر شامقانی۔ الحکم المتنصر۔ محمد بن عبد اللہ الزرقر۔ منذر بن مغیرہ۔ حجاج۔ دمشقی ہیوس۔ مسجد ایا صوفیہ۔ محمد علی پاشا۔ ابو جعفر منصور۔ ابو دلامہ شاعر۔ مسجد اقصیٰ۔ صلیبی جہاد۔ قیمت مجلد ۱۲؍ (ڈیڑھ روپیہ)

حیات صلاح الدین سلطان صلاح الدین ایوبی فاتح بیت المقدس کی سوانح عمری۔ جس نے سارے یورپ کے صلیبی جہاد کے مقابلہ میں کس طرح بیت المقدس کو فتح کیا تھا قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۱۲؍

اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر مصنفہ مولانا شبلی مرحوم شہنشاہ عالمگیر کے متعلق صحیح اور مستند حالات درج ہیں۔ بعض بے بنیاد الزامات کا جواب بھی ہے۔ ۶؍

تاریخ الحرمین الشریفین مصنفہ مولانا عبد السلام صاحب ندوی۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے حالات لکھے گئے ہیں۔ جو آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہ ملیں گے۔ تمام راستوں اور حرم ہائے محترم کے خاکے، مشہور مناظر کے فوٹو اور عرب شریف کا نقشہ بھی ہے۔ ۸؍

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر اہلحدیث**

5 AUG 38

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۴- جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ

DELHI

تحریک بہائی اور اسلام

کس نیاموخت علم تیر از من - کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد

ایران کے شیخ بہاء اللہ مدعی نبوت و رسالت مسلمانوں کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کا دعویٰ تھا کہ میں کل ادیان کا موعود ہوں۔ خصوصاً مسلمانوں کیلئے اسلامی روایات کے ماتحت مسیح موعود (وغیرہ) ہوں آپ کی زندگی کے ضروری واقعات اور تعلیمات کا ذکر ہمارے رسالہ "بہاء اللہ اور میرزا" میں مل سکتا ہے آج کی صحبت میں ہمیں بہائی میگزین کے ایک زہریلے مضمون کا جواب دینا منظور ہے جو اسلام اور اہل اسلام کے حق میں سخت ہتک آمیز ہے۔ ہماری مراد ہتک آمیز سے وہ نہیں ہے جس پر قانونی کارروائی کی جا سکے۔ بلکہ مذہبی حیثیت سے دل آزار ہونا مراد ہے۔ یہ اسی طرح کا دل آزار ہے جس طرح بہاء اللہ ایرانی کے متبع مرزا صاحب قادیانی کا یہ الہام ہے کہ خدا نے مجھے فرمایا ہے کہ تیرا تخت سب تختوں سے اونچا بچھایا گیا ہے۔ اس کلیہ کی ذیل میں چونکہ سب انبیاء داخل ہیں اس لئے مذہبی طور پر یہ مقولہ اہل اسلام کے لئے سخت دل آزار ہے جس کے جواب میں رنجیدہ ہو کر اہل اسلام نے کہا تھا ؎

خیال زاغ کو بلبل کی ہمسری کا ہے
غلام زادے کو دعویٰ پیمبری کا ہے

خیر یہ باتیں تو ہمارے ملک کی ہیں۔ شیخ ایرانی کی امت نے اس سے بھی بڑھ کر ترقی دکھائی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اسلامی احکام کی روح اڑ چکی ہے امت مسلمہ تتر بتر ہو چکی ہے۔ باہم تکفیر اور جنگ و جدل کر رہے ہیں۔ نئے نئے فرقے پیدا ہوتے رہتے ہیں لاکھوں حافظ قرآن ہیں مگر قرآن کے معنی نہیں جانتے واعظین عمل عمل پکارتے ہیں اور خود عمل سے محروم ہیں۔ یہ تمام باتیں اسی لئے ہیں کہ امت میں سے روح حیات پرواز کر گئی ہے۔ اقتضائے زمانہ بدل کچھ اور ہے۔ آج سے ہزار دو ہزار سال پہلے کے احکام آج کی فضا کے مطابق نہیں ہیں۔

پھر نمونے کے طور پر چند احکام کا ذکر کیا ہے۔ جو انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہیں:-

صلوٰۃ الخوف | مثلاً قرآن مجید میں ایک حکم تھا کہ جب مسلمان جنگ کر رہے ہوں اور نماز کا وقت آ جائے تو چاہئے کہ کچھ لوگ تو لڑتے رہیں اور کچھ لوگ پیچھے ہٹ کر نماز پڑھیں جب یہ لوگ نماز پڑھ چکیں تو آگے بڑھیں اور باقی لوگ پیچھے ہٹ کر نماز پڑھیں۔ اس کا نام صلوٰۃ الخوف ہے اب ظاہر ہے کہ یہ طریق اس وقت ٹھیک تھا جب دست بدست لڑائی ہوتی تھی۔ آج کل جبکہ مشین گن چلتی ہے ہوائی جہاز سے گولیاں برستی ہیں یہ طریق مفید نہیں ہو سکتا کہ کچھ لوگ نماز پڑھیں اور کچھ لوگ آگے بڑھ کر لڑتے رہیں۔ کوئی مسلمان فوج اس پر آج کل عمل نہیں کرتی اور نہیں کر سکتی۔

قطع ید | چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم قرآن مجید میں ہے۔ لیکن اس تمدن اور کاروبار کے زمانہ میں ہاتھ کاٹ ڈالنے سے تو وہ شخص بالکل بیکار ہو کر رہ جائیگا اور قوم پر بوجھ ہوگا۔ آجکل کسی اسلامی سلطنت میں بھی یہ حکم جاری نہیں۔ اور جاری نہیں ہو سکتا۔

تعدد ازواج | پرانے زمانے کی باتوں میں ایک تعدد ازواج بھی ہے۔ آج کل تو مسلمان عورتوں میں اس کے خلاف سخت جوش ہے۔ یہاں تک کہ کتنی ہی مسلمان عورتیں صاف طور پر یہ کہتی دکھائی دیتی ہیں کہ قرآن کا یہ حکم ہم ہرگز نہیں مانیں گے کہ ایک سے زیادہ بیوی کر سکتے ہو۔

نماز باجماعت | نماز باجماعت کا حکم سب کو معلوم ہے مگر شہروں کے بازاروں میں دکانیں رکھنے والے مسلمان تاجر اگر دن میں تین دفعہ ظہر، عصر، مغرب کے وقت دکان بند کر کے مسجد میں نماز باجماعت کے لئے جائیں تو تھوڑے ہی دنوں میں ان کا کاروبار ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ اس لئے کوئی ان وقتوں میں نماز باجماعت کے لئے نہیں جاتا۔ کوئی بڑا متقی ہوتا ہے تو دکان میں مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھ لیتا ہے۔ حالانکہ حکم یہ ہے کہ نماز جماعت سے پڑھی جائے اور ہم دیکھتے ہیں کہ روز بروز نماز جماعت کا شوق کم ہوتا جا رہا ہے سب مسجدیں نوحہ کناں ہیں کہ نمازی نہ رہے

جواز سود | قرآن مجید میں سود حرام ہے۔ لیکن کوئی تاجر سودی لین دین سے نہیں بچ سکتا۔ سود کا جال اس قدر وسیع ہے کہ علماء اسلام طرح طرح کے حیلوں سے اسے جائز کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ کیونکہ زمانہ کی حالت بدل گئی ہے

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں آج (۸۔ اگست) تک بارش نہیں ہوئی۔ بارش کی بہت ضرورت ہے۔ ناظرین بصدق دل باران رحمت کے لئے دعا کریں۔

—— امرتسر میں سکھوں کی طرف سے حسب دستور سول نافرمانی جاری ہے۔

—— لاہور۔ معلوم ہوا ہے سر ہنری کریک جو آجکل قائمقام گورنر پنجاب ہیں آیندہ بھی مستقل گورنر ہونگے۔

—— ۶۔ اگست کو تمام پنجاب میں موٹر ڈرائیوروں نے ہڑتال کی۔ لاہور میں آل انڈیا موٹر یونین کانفرنس ۶۔ ۷۔ اگست کو ہوئی۔ جس میں موٹر وہیکل بل کے خلاف قرارداد پاس کی گئی۔

—— اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اسنخیل اور دوشالی کے درمیان قبائلیوں نے دو پرائیویٹ لاریاں لوٹ لیں۔ ایک سکھ اور آٹھ ہندوؤں کو پکڑ کر لے گئے۔

—— دوانا (مدراس) کے بشپ نے اعلان کیا ہے کہ کوئی عیسائی شراب نہ پئے۔ تمام عیسائی انجمنیں شراب کے خلاف پروپیگنڈا کریں۔

—— دریائے باگمتی میں ہولناک سیلاب آنے سے ضلع مظفر پور بہار کے بیس دیہات غرق ہو گئے تمام فصلیں برباد ہو گئی ہیں۔ ریلیف کمیٹیاں امداد کر رہی ہیں۔

—— حکومت بہار نے ۷۔ اگست سے ۱۷۔ اگست تک لاٹھیاں اور اسلحہ لے کر چلنا ممنوع قرار دیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ کسان لیڈروں نے اعلان کیا ہے کہ ۱۵۔ اگست کو کانگرس اور زمینداروں کے اتحاد کے خلاف قانون مزارعین کے سلسلہ میں مظاہرے کئے جائیں گے۔

—— ناگ پور ۷۔ اگست۔ مقامی کانگرسیوں کے ایک جلسہ عام میں ڈاکٹر کھارے کی حمایت اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کی مذمت کی گئی اور قرار دیا گیا کہ انفرادی سول برٹی کے تحفظ کے لئے اگر ہمیں کانگرس سے جنگ کرنی پڑی تو اس سے دریغ نہ کرینگے۔

—— بمبئی ۷۔ اگست۔ بمبئی پراونشل کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں اس مطلب کا ریزولیوشن پیش کیا گیا کہ چین میں جاپان نے جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے اس کے خلاف احتجاج کے طور پر تمام جاپانی مال کے عام بائیکاٹ کا اعلان کیا جائے۔ اور اس بائیکاٹ کو جامۂ عملی پہنانے کے لئے تدابیر اختیار کی جائیں مگر یہ ریزولیوشن مسترد کر دیا گیا۔ اس کے مخالفین نے کہا کہ جاپان کے خلاف عام بائیکاٹ کا اعلان کرنے سے غیر پسندیدہ پیچیدگیاں پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ اس ریزولیوشن کے بجائے یہ قرارداد منظور کی گئی کہ پبلک سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ جاپانی مال خریدنے سے اجتناب کریں۔

—— سری نگر ۵۔ اگست۔ کل یہاں ذمہ دار گورنمنٹ کے سلسلے میں دن منانے کے لئے زبردست مظاہرہ ہوا۔ پنڈت پریم ناتھ بزاز مشہور کشمیری لیڈر کے برخلاف دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری حکم جاری کیا گیا کہ وہ چھ ماہ تک ریاست کشمیر میں کسی مقام پر کوئی تقریر نہ کریں۔ شیخ محمد عبد اللہ مشہور قومی کارکن اور کشمیر مسلم کانفرنس کے صدر کو انتباہ کیا گیا کہ وہ ریاست میں ذمہ دار حکومت کے سلسلے میں تقریر کرنے سے اجتناب کریں۔

—— شمالی چین میں شدید بارشیں ہو رہی ہیں جس سے جاپانی فوجوں کو بے حد دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ چنانچہ جاپان نے اپنی فوجیں پیچھے ہٹالی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ چین کی فوجوں نے ۱۹ قصبوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔

—— جالندھر ۵۔ اگست۔ خان بہادر شیخ خورشید محمد پی۔ سی۔ ایس جو لاہور کے ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔ چارج لے لیا ہے۔

—— جرمنی کی طرح اٹلی سے بھی یہودی ملک بدر کئے جا رہے ہیں۔

انجمن اہلحدیث کوٹلی صورت ملی ضلع گورداسپور کا اجلاس

قرار دیتا ہے کہ اس سال ترغیب حج کے لئے تمام انجمنیں جمعیتیں اور ادارے پوری کوشش کریں۔ مخالفین کے گمراہ کن پروپیگنڈا کی پرزور تردید کر کے اپنے فرض منصبی سے سبکدوش ہوں۔ از ریز

(۲) سلطان المعظم ابن سعود کے حسن انتظام سے (جو حجاج کے لئے ہر سال سال ماسبق سے بہتر و آرام دہ ثابت ہو رہا ہے) عامۃ الناس کو مطلع کیا جائے۔ تاکہ سفر کی صعوبتوں سے ڈرنے والے جان لیں کہ آجکل سفر حج میں کوئی تکلیف نہیں ہے۔ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا زندہ زمانہ جس نے دیکھنا ہو وہ آجکل حجاز میں دیکھے۔

(۳) محکمہ ریلوے سے درخواست کرتا ہے کہ جس طرح اندرون ملک کے میلوں کے لئے سپیشل گاڑیاں اور واپسی ٹکٹ جاری کئے جاتے ہیں اسی طرح حجاج کے جم غفیر کو بھی اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیا جائے۔

(۴) زمزم کا پانی جو حجاج تبرکاً ساتھ لاتے ہیں اس پر محصول لگایا جاتا ہے حالانکہ وہ تجارتی چیز نہیں ہے متبرک چیزوں کو تمام دنیا کی حکومتیں مستثنیٰ رکھتی ہیں بہت جلد محصول اٹھا لیا جاوے۔

—— برلن ۳۔ اگست۔ سپریم وار کونسل نے حکم دیا ہے کہ جب ہر ہٹلر بحیثیت کمانڈر انچیف یا دوسرے افسران تقریریں کریں تو مسلح سپاہی فوجی طریقے کے مطابق خاموش رہیں اور تالیاں نہ بجائیں۔

—— حکومت ترکیہ نے تمام حکومتوں کو لکھا ہے کہ حکومت تمام بیرونی قرضوں کی ادائیگی ملکی پیداوار سے جلد از جلد کر دینا چاہتی ہے اور ترکی کے پاس اپنے ملک کی پیداوار کا اتنا بڑا حصہ جمع ہو چکا ہے جو بیرونی قرضوں کے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ ہے۔

—— کلکتہ کی جواہرات کی ایک مشہور دوکان میں نقب زنی کی واردات ہوئی۔ چور تین لاکھ روپے کے زیورات چرا کر لے گئے۔ انہیں میں ایک ہیرا ایک لاکھ روپیہ کا تھا

تاریخ القرآن۔ قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے پر (۲۰۲) دلائل قویہ اور شکوک کا جواب۔ قیمت ۴ر (منیجر اہلحدیث)

ہمیں خطرہ ہے کہ آپ ان دوکانداروں کو دوکانداری کے اوقات میں قضائے حاجت بشریہ سے بھی نہ روک دیں۔ ہمارا مطلب ایسی مثال پیش کرنے سے یہ ہے کہ جس طرح دوکان دار قضائے حاجت کے وقت دوکان کسی کے سپرد کر کے چلا جاتا ہے اسی طرح نماز فریضہ کے لئے بھی جا سکتا ہے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دوکاندار اگر پابند نماز ہے تو کسی نابالغ لڑکے کو نوکر رکھ سکتا ہے جو ایسے موقع پر دوکان کی حفاظت کرے۔

مسئلہ سود کے متعلق جو آپ نے دقت پیش کی ہے یہ وقت زیادہ تر علماء اور فقہاء کی تفریعات اور تفصیلات سے پیدا ہوتی ہے ورنہ قرآنی حکم متعلقہ سود اتنا مشکل نہیں جتنا سمجھا گیا۔ آج کل ہمارے صوبہ کی اسمبلی نے سودی معاملات کے متعلق جو بل پاس کئے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ

اراضی مرہونہ بلا کسی معاوضہ کے واپس دلائی جائیں گی

بتائیے وہ قرآن مجید کی تردید کرتے ہیں یا تردید؟ قرآن مجید میں جو حکم سود خواروں کے متعلق ہے اس کے ساتھ ہی وہ بھی آپ کے قابل غور ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:- وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُؤُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ (پ ۳ ع)

اب جگر تھام کر بیٹھو میری باری آئی

چور کے بارے میں اپنی کتاب اقدس کا حکم سنئے ارشاد ہوتا ہے:-

قد کتب علی السارق النفی والحبس وفی الثالث فاجعلوا فی جبینہ علامۃ یعرف بہا لئلا تقبلہ مدن اللہ ودیارہ

(کتاب اقدس صفحہ)

یعنی چور کے بارے میں حکم دیا گیا ہے کہ اُسے جلا وطن کرنا اور قید کرنا اور اگر تیسری دفعہ چوری کرے تو اس کے ماتھے پر کوئی ایسا نشان لگا دینا جس سے وہ پہچانا جائے کہ یہ چور ہے تاکہ اسکو کوئی شہر اور ملک قبول نہ کرے یعنی ہر جگہ ذلیل وخوار اور بیکار پھرتا رہے۔

کیوں جناب! کیا یہ سزا قطع ید سے ذلیل نہیں ہے؟ پنجاب کا چور یہ بہائی سزا پا کر بنگال میں چلا جائے تو وہاں بھی نکوؤں کی طرح پہچانا جائے نہ کوئی اس کو نوکر رکھے نہ کام دے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ خودکشی کر کے مر جائے۔ ہاں یہ بھی بتائیے کہ اس حکم پر کسی سلطنت میں کبھی عمل بھی ہوا ہے؟ سب سے پہلے ایران کی بابت بتائیے جہاں سے یہ علم نکلا ہے۔

اسی طرح کتاب اقدس میں تقسیم ترکہ کے جو احکام بتائے گئے ہیں کہ

یرجع الثلثان مما ترک الی الذریۃ والثلث الی بیت العدل (صفحہ)

میت کے متروکہ مال میں سے دو ثلث (⅔) اولاد کو ملے اور ایک ثلث (⅓) سرکاری بیت المال میں داخل کیا جائے۔

کیا اس حکم پر بھی کبھی عمل ہوا ہے یا آج کل کسی ملک میں ہو رہا ہے؟

پس اگر کسی زمانے میں الہامی کتاب کے احکام پر عمل نہ ہونے سے وہ منسوخ اور قابل محو ہو جاتی ہے تو جس کتاب کے احکام پر عمل کبھی ہوا ہی نہیں وہ کتاب کس سلوک کی مستحق سمجھی جائیگی؟ اس کا جواب ذرا سوچ سمجھ کر دیجئے۔

اڈیٹر صاحب! شیشہ کا گھر بنا کر دوسروں پر تیر برسانا ہے

ہوا تھی کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

قادیانی مشن

پیغام صلح کے الفاظ میں مرزا صاحب کی طرف دعوت

اور

ہماری طرف سے اس کی اجابت

لاہور کا مرزائی اخبار "پیغام صلح" لکھتا ہے:-

"مغربی تعلیم و تہذیب اور مغربی خیالات کے رواج کے ساتھ ساتھ ملک میں دہریت کی رو بڑھ رہی ہے[1] اب تو یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ جو کوئی شاعر، اخبار نویس افسانہ نگار یا لیڈر سستی شہرت حاصل کرنے اور اپنی "آزاد خیالی" کا سکہ جمانے کا خواہاں ہوتا ہے وہ خدا اور مذہب کے خلاف ہرزہ سرائی شروع کر دیتا ہے پہلے ایسے آدمی زیادہ تر ہندوؤں اور دوسری غیر مسلم اقوام میں تھے۔ لیکن افسوس اب مسلمانوں میں بھی بکثرت پیدا ہو گئے ہیں۔ اس سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ اپنے ان غلط ملحدانہ خیالات کو مسلمان نوجوانوں میں پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اب ان کو مسلمان قوم کے اندر ہی سے قدردان بھی ملنے لگے ہیں۔ ان کے رسائل اور کتابیں کافی تعداد میں فروخت ہونے لگی ہیں۔ اس طرح دہریت و الحاد کا زہر ہماری آئندہ نسل میں پھیل رہا ہے۔ حال ہی میں ایک مشہور شاعر (جو ایک رسالہ کے ایڈیٹر بھی ہیں) کا ملحدانہ کلام شائع ہوا ہے۔ جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔ انسانوں کو مخاطب کر کے کہا ہے ؎

آہ اے آدم کے بچے نامراد و ناتمام
اے خدائی کے اسیر اے شہریاری کے غلام
شہریاری سنگدل ہے اور خدائی بے نیاز
آدمی ہے آمی۔ تو اور اٹھائے ان کے ناز
اغنیا بے حس۔ خدا غافل۔ حکومت بے عمل
بن پڑے تجھ سے تو ان تینوں کے پنجے سے نکل

[1] دہریت ہمارے تک ترقی کر گئی۔ مگر تو اِ معرہ جماعت قادیانی حملہ اتباع خلافت در مصر ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

پُرانے احکام اب تنگ ہوگئے ہیں۔ موجودہ زمانہ کی اقتضا اور مشیت الٰہی نئے احکام جاری کررہی ہے۔ مبارک وہ جو آنکھ کھول کر دیکھتے ہیں ؎ (بہائی میگزین ۱۲ جون سنہ رواں)

اہلحدیث اس سے مطلب بہائی صاحب کا یہ ہے کہ اب ان احکام کی ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ اسلامی شریعت منسوخ ہوگئی۔ اس کی جگہ بہائی شریعت آگئی۔ جواب اس کا یہ ہے کہ صلوٰۃ خوف جنگ کی حالت میں کوئی فرض واجب حکم نہیں ہے۔ بلکہ ایک آسان صورت بتائی گئی ہے (جس پر حسب اقتضائے وقت عمل ہوسکتا ہے) مگر اس صورت میں حصر نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں یہ بھی ارشاد ہے۔

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا (پ۲ ع۱۵)

یعنی اگر مزید خوف ہو (جس کا نقشہ آجکل کی جنگوں میں آپ نے دکھایا ہے) تو پا پیادہ یا سواری کی حالت میں بھی نماز پڑھ سکتے ہو۔ حسب قدرت خدا کو یاد کرلیا کرو۔

چنانچہ دوسری آیت میں ارشاد ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (پ۱۰ ع۲)

جس طرح صلوٰۃ خوف صلوٰۃ امن کا قائم مقام ہے اس طرح اس آیت کا مضمون صلوٰۃ خوف کا قائم مقام ہے۔ مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ مسلمانو! جب تم لڑائی میں مخالف گروہ سے ملاکرو تو ثابت قدم رہا کرو اور خدا کی یاد بہت بہت کیا کرو تاکہ اس کی مدد سے کامیاب ہوتے رہو۔

بتائیے اس حکم کی تعمیل آج کل کی لڑائیوں میں ہوسکتی ہے یا نہیں؟ یقیناً ہوسکتی ہے۔

نکتۂ عارفانہ منزل قرآن عالم الغیب خدا کے علم میں تھا کہ بہائی گروہ کی طرف سے صلوٰۃ خوف پر اعتراض ہوگا اس نے اس اعتراض کا جواب خود ہی اپنی کتاب میں نازل فرماکر ہمیں کسی قسم کی تاویل کرنے سے سبکدوش فرمادیا (صدق اللہ ورسولہ)

قطع ید (ہاتھ کاٹنا) قرآن مجید کے اس حکم پر جو چور کے بارے میں ہے کہ بعد ثبوت جرم اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ آپ کا اعتراض کرنا انصاف سے بہت بعید ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ آپ بھی غور سے زمانہ ہذا کی رفتار کا ملاحظہ کیجئے کہ روز بروز جرائم کا ارتکاب بڑھ رہا ہے۔ اگر میرے کہنے کا یقین نہ ہو تو جیل خانوں کی رپورٹیں پڑھئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہر سال گذشتہ سال کی نسبت جرائم کی ترقی نظر آتی ہے۔ اس لئے کہ قانونی سزائیں کافی نہیں ہیں آج اگر چوروں کو وہی سزا دی جائے جو قرآن مجید میں مذکور ہے تو ہمارے ملک میں ویسا ہی امن قائم ہوجائے جیسا آج کل نجد و حجاز میں پایا جاتا ہے۔

آپ کیا مزے سے لکھتے ہیں کہ:۔

ہاتھ کاٹ ڈالنے سے وہ شخص بیکار ہوکر رہ جائیگا۔

شاید آپ کو معلوم نہیں کہ چور ڈاکو وغیرہ سزا بھگت کر جیل سے نکلتے ہی کس کام میں لگ جاتے ہیں۔ جناب من! واقعات کو ذرہ گہری نظر سے دیکھئے کہ چور ڈاکو جیل سے باہر آکر پہلے سے بھی زیادہ دلیر ہوجاتے ہیں اور بقول آپ کی اُن کی باکار زندگیاں اہل ملک کے لئے وبال جان ہوجاتی ہیں۔ اب تو روز افزوں ترقی ہے۔ اس سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ ایک شخص ہاتھ سے ناکارہ ہونے کے باعث سرکاری دارالغرباء میں داخل ہوکر زندگی گزارے۔ اسلام نے جہاں چوروں کی سزا قطع ید مقرر فرمائی ہے وہاں حکومت کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ دارالعجزہ بنائے جس کا نمونہ حکومت حجاز میں ملتا ہے۔ آپ ایک دفعہ حج کو تشریف لے جائیے وہاں آپ کو اپنے اس فقرے کی حقیقت بھی معلوم ہوجائیگی جو آپ نے سالبہ کلیہ کی شکل میں لکھا ہے کہ

آج کسی اسلامی سلطنت میں بھی یہ حکم جاری نہیں اور جاری نہیں ہوسکتا۔

وہاں آپ کو اس کی نقیض موجبہ جزئیہ کی شکل میں مل جائیگی کہ چوروں کے ہاتھ کاٹے جارہے ہیں۔ یہ دیکھ کر (امید ہے کہ) آپ اپنی رائے سے رجوع کرلیں گے۔

تعدد ازواج یعنی ایک سے زیادہ عورتوں سے نکاح کرنا کوئی فرض واجب حکم نہیں ہے۔ قرآن مجید کے اس ارشاد کو ملحوظ رکھئے۔ جہاں ایک ہی بیوی کو بہتر اور اولیٰ قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا (پ۴۔ ع۱)

یعنی ایک ہی بیوی کا رکھنا تمہارے لئے ظلم یا زیادہ عیالداری سے بچنے کا اچھا ذریعہ ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ تعداد ازواج کا حکم شرعاً کوئی فرض واجب نہیں ہے۔

ہاں جناب! آپ کے جدید نبی ورسول بلکہ بقول قادیانی جماعت خدا (شیخ بہاء اللہ) کا ارشاد بھی یہی ہے۔ وہ بھی تعدد ازواج کی اجازت دیتے ہیں اگر آپ کو ان کا فرمان یاد نہ ہو تو ہم ہی سنائے دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"علیکم النکاح ولا تجاوزوا عن الاثنین" (کتاب اقدس[1] صفحہ ۱۲)

یعنی نکاح کرنا تم (افراد بہائیہ) پر فرض ہے مگر دو بیویوں سے تجاوز نہ کرنا!

بتائیے دو کے عدد سے تعدد ثابت نہیں ہوتا؟ یا تو آپ اپنے مذہب کی تعلیم بھول چکے ہیں یا ہمیں ناواقف سمجھتے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ دونوں باتیں ہی غلط ہیں۔ اور آپ کی طرف سے صرف مضمون نگاری ہے دگر ہیچ۔

نماز باجماعت اس پاکیزہ اور مقدس حکم پر آپ نے جو اعتراض کیا ہے وہ بالکل سرسری نگاہ کا نتیجہ ہے۔ جن دوکانداروں پر آپ نے رحم کی نظر ڈالی ہے ان کی طرف سے جواب سننا ہو تو آپ زیادہ دور نہیں صرف دہلی۔ سہارنپور اور مرادآباد وغیرہ میں جاکر دیکھئے۔ جہاں جامع مسجدوں کے قریب مسلمانوں کی دوکانیں بکثرت ہیں۔ ان تینوں وقتوں میں وہ لوگ اذان سنتے ہی نماز باجماعت میں شامل ہوجاتے ہیں ان کا فعل ہی آپ کے لئے کافی جواب ہے۔

[1] شیخ بہاء اللہ ایرانی کی الہامی کتاب کا نام "کتاب اقدس" ہے۔ (اہلحدیث)

ناظرین کرام! سادہ لوح مسلمان تو اس تاویل فاسد کو دیکھ کر مغالطہ وفریب میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ مگر جن حضرات کی قرآن و حدیث پر کافی نظر ہے۔ اور ساتھ اس کے وہ کتب مرزا کے بھی ماہر ہیں۔ اُن کے نزدیک تو یہ تاویل پادر ہوا ہے۔ پس سنئے! تاویل مذکور احادیث[1] صحیحہ صریحہ کے خلاف ہونے کے علاوہ خود مرزا صاحب کے بیان کے بھی مخالف ہے کیونکہ مرزا صاحب نے بھی تصریح کے ساتھ حدیث بیان فرمائی ہے کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے اتریں گے قادیان میں نہ پیدا ہونگے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

"دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اُتریگا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی۔ تو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔"

(اخبار بدر قادیان ۷۔ جون ۱۹۰۶ء ص۵)

چونکہ مرزا صاحب کی بیان کردہ حدیث میں مسیح علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کا صاف ذکر ہے اس لئے جماعت مرزائیہ کے لئے اب اس سے انکار کرنے کی بالکل گنجائش نہیں رہی۔ وجہ اس کی یہ ہے بقول جماعت مرزائیہ آیت بل رفعہ اللہ الیہ میں آسمان کا لفظ نہیں ہے۔ لہذا ثابت نہیں ہوتا کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ چنانچہ ٹریکٹ "عجائبات مسیح" ص۸ میں مرقوم ہے۔ پھر یہ بھی سوچو کہ آیت میں تو کہیں آسمان کا لفظ نہیں بلکہ رفعہ اللہ الیہ ہے۔ یعنی خدا نے حضرت عیسٰی کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اس سے کہاں ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسٰی آسمان پر ہیں۔"

پس جبکہ حدیث میں (بشہادت مرزا صاحب) آسمان کا لفظ موجود ہے تو مسیح علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کا انکار کرنا خود اپنے ہی قول بالا سے باطل ہوتا ہے اور مسیح موعود مرزا صاحب کے قول کی جو تکذیب لازم آتی ہے۔ وہ علاوہ برین۔ لیجئے ؎

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(راقم:۔ شفا مبارک پوری اعظمی)

[1] ازانجملہ ایک حدیث یہ ہے کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم من السماء الخ (بیہقی) یعنی اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ تم میں ابن مریم (مسیح علیہ السلام) آسمان سے اتریں گے۔ اس حدیث میں آسمان سے اُترنے کی تصریح موجود ہے۔ ۱۲

[2] اسوقت مرزا صاحب کی تاویل سے بحث نہیں ہے۔ ۱۲

شیعوں کے افسانے

امامت کے ترانے

(نمبر ۱۳)

(از قلم ابوالمحمود ملک ہدایت اللہ صاحب سوہدروی)

گذشتہ نمبر ۱۲ میں امام غائب کے حالات میں ضمناً حضرت زید علیہ السلام کا ذکر آگیا تھا کہ چالیس ہزار شیعوں نے آپ کی بیعت خلافت کر کے ان کو اموی افواج کے سامنے میدان جنگ میں کھڑا کر دیا لیکن طبل جنگ پر چوٹ پڑتے ہی شیران اسد اللہ نے حضرت زید کے سامنے عجیب و غریب شرط پیش کر دی وہ شرط کیا تھی؟ میری زبانی نہیں بلکہ شیعوں کے مشہور و معروف امام لغت کی زبانی سنئے کہ ایک حوالہ میں دو رازوں کا انکشاف ہوگا۔ مجمع البحرین مطبوعہ ایران ص۳۵۲ پر زیر لفظ رفض فرماتے ہیں:

فی الحدیث ذکر الرافضۃ والروافض وھم فرقۃ من الشیعۃ رفضوا ای ترکوا زید بن علی حین نھاھم عن الطعن فی الصحابۃ فلما عرفوا مقالہ وانہ لا یبرء من الشیخین رفضوا ثم استعمل ھذا اللقب فی کل من غلا فی ھذا المذھب واجاز الطعن فی الصحابۃ۔

یعنی حدیث میں رافضہ اور رافضیوں کا ذکر آیا ہے اور یہ ایک فرقہ ہے شیعوں سے جنہوں نے رفض کیا یعنی ترک کر دیا زید بن علی کو جبکہ انہوں نے ان کو صحابہ پر طعن و تشنیع کرنے سے منع فرمایا۔ جب ان کو معلوم ہو گیا کہ وہ یوں کہتے ہیں اور یہ کہ شیخین رضی اللہ عنہما سے تبرا نہیں کرتے تو ان کی رفاقت سے الگ ہو گئے۔ جب سے یہ لقب ہر اس شخص کو دیا جاتا ہے جو اس مذہب میں غلو کرے اور صحابہ رضی اللہ عنہم پر طعن کرنے کو جائز قرار دے[1]۔

مصنف تذکرۃ الائمہ مجلسی نے اس کو کچھ تفصیلاً ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

احوالات زید بدانکہ اہل کوفہ جملہ منافق بودند دعوی تشیع کردند تا آخر مستحق حقیقی امام محمد باقر است: (تذکرۃ الائمہ مجلسی ذکر حالات حضرت سید الساجدین مطبوعہ ایران ص۲۰۹)

یعنی اور زید صاحب خروج کا حال یوں ہے جان تو کہ کوفہ والے سبھی منافق تھے اور شیعہ ہونے کے مدعی تھے جناب امیر المومنین اور امام حسین کے ساتھ جو کرتوت ان سے ظاہر ہوئے تم سن ہی چکے ہو اور یہ ملعون بنی امیہ کے بھی دشمن تھے ہر چند چاہتے تھے کہ خروج کریں مگر نہ کر سکتے تھے کوئی ان پر سردار نہ تھا

[1] ہندوستان کے موجودہ شیعہ بھی اس لقب پر فخر کرتے ہیں کیونکہ ان کی معتبر کتاب کافی کتاب الروضہ میں ہے کہ تمہارا نام رافضی اللہ تعالٰی نے رکھا ہوا ہے۔ منہ

سنگ پاروں کی حقیقت کیا سونے کو ہنر دیکھ
ناخدا کیسا۔ خدا کی سمت بھی مڑ کر نہ دیکھ
کر بھی دے بے دخل ان ارباب عز و جاہ کو
آسمانوں پر خدا کو اور زمین پر شاہ کو

اس کے بعد شاہ صاحب یوں گویا ہوتے ہیں ؎

ایک شاہ بحر و بر ہے۔ ایک پر دنیا ہے تنگ
کھا چکا ہے کیا تری میزان کے لوہے کو زنگ
فاقہ کش مخلوق مضطر ہے ذرا آنکھیں تو کھول
بھوک کے کانٹے پہ اپنے رزق کے وعدے کو تول
دائرے میں رزق کے جب اتنی وسعت ہی نہ تھی
اتنی آبادی بڑھانے کی ضرورت ہی نہ تھی
اے خدا اے سرپرست نکتہ سنجان ریا
اے خدا اے نادر و چنگیز کے حاجت روا

ان اشعار سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ مسلمان کہلانے والے غلط رو شاعر کس قدر بے باک ہو چکے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ پہلے بھی بڑے بڑے رند مشرب اور شوخ نگار شاعر گزرے ہیں۔ لیکن خدا سے یہ بغاوت اور سرکشی صرف دور حاضر کی خصوصیت ہے۔

بعض اسلامی اخبارات اس روش کے خلاف آواز بلند کرتے رہتے ہیں چنانچہ ان اشعار کے خلاف بھی انہوں نے لکھا ہے اور سخت بیزاری کا اظہار کیا ہے۔ لیکن یہ صرف ان کے درد اسلامی اور قوت ایمانی کی دلیل ہے۔ اس سے مرض کا علاج نہیں ہو سکتا ہے، بلکہ بعض اوقات اظہار بیزاری میں شدت مخالفت کے اندر ضد اور غلط خیالات پر مزید پختگی پیدا کر دیتی ہے۔ دہریت کا حملہ بڑا ہی سخت ہے۔ اس کی مدافعت کے لئے انتہائی سنجیدگی اور کوشش کی ضرورت ہے۔

ہر ایک صاحب الرائے اس امر سے اتفاق کریگا کہ اس طوفان دہریت کے ازالہ کے لئے عقلی و منطقی دلائل بہت زیادہ مفید ثابت نہیں ہو سکتے۔ ان سے صرف ایک حد تک ہی کام لیا جا سکتا ہے۔ ضرورت ہے کسی ایسے شخص کی جس کا خدا کے ساتھ زندہ اور حقیقی تعلق ہو۔ جو اس بات کا مدعی ہو کہ خدا موجود ہے اور اب بھی وہ انسانوں کے ساتھ کلام کرتا ہے۔ اور جو لوگ ایک صحیح راستہ پر چل کر خدا کو دیکھنے اور اس کے ساتھ کلام کرنے کی کوشش کریں اور وہ کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس زمانہ میں ایسی شخصیت صرف حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی نظر آتی ہے انہوں نے تمام منکران مذہب و خدا کو دعوت دی کہ خدا مجھ سے کلام کرتا ہے میری التجاؤں اور دعاؤں کو سنتا ہے اس کے لئے ثبوت دیئے اور دنیا نے آپ کے اس دعویٰ کی صداقت کے بے شمار ایمان افروز کرشمے بھی دیکھے۔

خوب یاد رکھئے دہریت کی رو کا مقابلہ کسی ایسی شخصیت اور ایک خالص خدا پرستانہ تحریک کے بغیر ناممکن ہے۔ تمام خدا پرستوں کو یا تو کوئی ایک ایسی شخصیت تلاش کرنی چاہئے اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے اور یقیناً نہیں کر سکتے تو پھر اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ تحریک احمدیت کے معاون بن کر دہریت کی رو کا مقابلہ کریں ؎

(پیغام صلح لاہور۔ مؤرخہ ۲۲۔ جولائی ۱۹۳۱ء)

اہلحدیث | جس بزرگ کی طرف آپ نے ان گمراہ لوگوں کو دعوت دی ہے اس کے متعلق ان کا عذر بھی آپ نے سنا ہوگا۔ جو یہ ہے کہ اس بزرگ کے اقوال سے ان کو یقین ہو گیا ہے کہ (بقول ان کے) یا تو خدا کا الہام ہی غلط ہے یا یہ بزرگ غلط گو ہیں۔ کیونکہ اس بزرگ کا قول تھا کہ

"میں دنیا میں وحدت اسلامی قائم کرنے آیا ہوں۔ تمام اقوام مٹ جائیں گی صرف ایک اسلامی قوم رہ جائیگی اور وہ ایک اعلیٰ درجہ کے متقی ہونگے"

(رسالہ چشمہ معرفت۔ مصنفہ مرزا صاحب)

جب واقعہ یہ ہے جو آپ نے لکھا ہے تو پھر اس میں کیا شک رہا کہ بقول ان کے یا تو الہام غلط ہے یا یہ بزرگ اپنے دعوے میں غلط گو ہیں۔

پس آپ ہی بتائیے کہ وہ کونسی شق اختیار کریں یہ تو وہی بات ہوئی۔ جیسے اردو میں مثال ہے کہ

تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

وہ بزرگ آئے بھی اور تعلیم دیکر چلے بھی گئے۔ اور ان کے ماننے والوں کی نسبت ساری دنیا کے مقابلے میں وہی ہے۔ جو شرح چغمینی (علم ہیئت کی کتاب) میں بلند سے بلند پہاڑ کی جبح عرض قطر کے ساتھ دی گئی ہے۔ بلکہ اس سے بھی اور وہ بھی ایسے کہ حسب اعتقاد "پیغام"

سب غالی عیسائیوں کی روش پر چلنے والے،
خلافت یزیدیہ کا نمونہ، سرکاری سانڈ وغیرہ وغیرہ

تو پھر اس بزرگ کے دامن سے وابستہ ہونے کا فائدہ کیا۔ اور لوگ بھی جو ان بزرگ سے تعلق پیدا کرینگے وہ بھی نمک میں مل کر نمک ہو جائینگے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

قادیانی مغالطہ

نزول مسیح کی تاویل اور اس کا جواب

احادیث صحیحہ صریحہ سے صاف صاف طور پر ثابت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور پھر دوبارہ دنیا میں نزول فرمائینگے۔ مگر جماعت مرزائیہ چونکہ حیات و نزول مسیح علیہ السلام کی منکر ہے اس لئے وہ اپنے مسیح موعود مہدی معہود مرزا صاحب کی غلط رہنمائی میں لفظ نزول مسیح کی نہایت رکیک تاویل کرتی ہے اور وہ بھی ایسی کہ جس سے خود مرزا صاحب کے قول کی تکذیب لازم آتی ہے۔ بہرکیف وہ تاویل یہ ہے:-

"یہ امر کہ احادیث میں مسیح کے لئے نزول کا لفظ آتا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح آسمان سے اتریگے۔ سو یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ نزول کے معنی پیدا ہونے کے بھی ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وانزلنا الحدید یعنی ہم نے لوہا اتارا۔ تو کیا لوہا آسمان سے اترتا ہے"

(ٹریکٹ نمبر ۳ منجانب انجمن احمدیہ دہلی)

انکار ہؤا تو مجبوراً عباسیہ خاندان سے ابوالعباس عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کے ہاتھ پر تمام کوفیوں نے بیعت کی۔ اس نے تخت خلافت پر بیٹھتے ہی سب سے پہلے ابوسلمہ کوفی مذکور کو قتل کروا دیا کہ یہ حامیٔ سادات کا کانٹا آیندہ میرے جگر میں پیوست نہ ہو جائے۔ افسوس یہ موقعہ امام جعفر صادق کا خلافت سے چوکنے کا نہ تھا مگر جب شیعوں کے خدا کو بدا (دھوکا) لگ جاتا ہے۔ اگر اماموں کو ہو گیا تو کونسا تعجب ہے۔ گو وہ ماضی مستقبل وحال کے تمام حالات جانتے ہیں۔ مگر سچ پوچھو تو بدا بھی بڑی بلا ہے۔ جس کے بغیر خدائی اور امامت کی تکمیل نہیں ہوتی؎

اے میرے حسنِ عقیدت لے میرے ذوقِ یقین
کفر کی بھی اک جھلک تکمیلِ ایماں کے لئے

(باقی باقی)

کھلی چٹھی بنام علمائے دیوبند

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد پس کمترین احقر الخلیقہ بل لاشئی فی الحقیقہ ناچیز عبدالعزیز خلف مولوی غلام رسول صاحب مرحوم ساکن قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ آپ کی خدمت میں بصد ادب گزارش کرتا ہے کہ آپ کے دارالعلوم سے جو دستار فضیلت پہن کر نکلتا ہے، پہلے اس کی یہ ڈیوٹی ہوتی ہے کہ وہ گاؤں بگاؤں پھر کر گاؤں والوں سے کہتا ہے کہ تم پر نماز جمعہ فرض نہیں، جمعہ فرض وہاں ہے جہاں شہر ہو اور بادشاہ بھی مسلمان ہو۔ الغرض جمعہ کے پڑھنے سے دیہات والوں کو روکتا ہے اور کہتا ہے کہ جمعہ مت پڑھو۔ اور جہاں کوئی حنفی بیچارا پڑھتا بھی ہو تو اس کو بھی منع کرتا ہے۔ کیا ایسا شخص آپ کی تعلیم سے یہ کام کرتا ہے یا اپنے پاس سے وہ اس نہی عن المعروف کا مرتکب ہوتا ہے۔ اگر آپ کی تعلیم سے یہ امر ممنوع کرتا ہے تو آپ اس مسئلہ کو قرآن وحدیث سے مدلل ثابت فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ تاکہ ہم لوگ جو جمعہ کو دیہات والوں پر فرض جانتے ہیں آپ کے دلائل ناقابل تردید دیکھ کر آپ کے ساتھ ہو جاویں۔ مگر یاد رہے کہ دلائل قرآن اور حدیث سے ہوں۔ اقوال الرجال سے کام نہ لیں۔ اور جواب باصواب جلدی مسرور فرماویں خاموشی اختیار نہ کریں۔

(راقم عبدالعزیز از قلعہ میاں سنگھ)

برادری پرستی

(مرقومہ شیخ احمد اللہ صاحب از ہردوئی دیوبی)

قبر پرستی، تعزیہ پرستی، پیر پرستی، جھنڈا پرستی، چبوترا پرستی اور ہر قسم کی بت پرستی، کفر و شرک۔ بدعات وغیرہ کی تردید اور مذمت اہل توحید برابر کرتے رہتے ہیں۔ بدعتی حضرات ایسے افراد کو وہابی وغیرہ کے لقب سے یاد کرتے ہیں، بزرگوں کا منکر، خدا رسول کا دشمن وغیرہ کہتے ہیں۔ مگر یہ حضرات بیک زبان کہا کرتے ہیں کہ اتباع سنت کرو۔ قال اللہ و قال الرسول پر عمل کرو۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اللہ کا رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) تمہارے واسطے ایک اچھا نقشہ ونمونہ ہے۔ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل پر عمل کرو۔ جو حضور نے فرمایا ہے اس پر عمل کرو جو کیا ہے اوس پر چلو۔ جس سے منع کیا ہے اس سے بچو۔؎

خلاف پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

بایں ہمہ حیرت اور تعجب کا مقام ہے کہ کفاءت کے مسئلہ میں شادی بیاہ کرتے وقت یہ حضرات بھی حدیث وقرآن کو، اتباع سنت کو، قال اللہ وقال الرسول کو بھول جاتے ہیں، فراموش کر دیتے ہیں۔ بلکہ سختی سے خلاف سنت طور وطریق۔ رسم ورواج کی پابندی کرتے ہیں۔ خاصکر برادری والی قومیں نائی، درزی جلاہے وغیرہ اس قدر سختی اور پابندی سے خلاف شرع اور خلاف سنت برادری کے قوانین پر عمل کرتی ہیں۔ سنت واتباع سنت کو ٹھکراتی ہیں۔ جس ایک مبصر اور صاحب فہم مسلمان بے ساختہ یہ کہہ اٹھتا ہے کہ یہ برادری پرستی ہے۔ تمام امور میں شرک وکفر کا فتویٰ لگائیں گے۔ قبر پرستی وتعزیہ پرستی کرنے والوں سے اظہار نفرت وبیزاری کرینگے۔ لیکن برادری کے قوانین پر آنکھ بند کر کے عمل کرینگے۔ گویا دیگر تمام امور میں اتباع سنت ضروری ہے لیکن جہاں سنت اور برادری کے قوانین میں ٹکر اور تصادم ہو جاوے وہاں برادری کے قوانین مقدم اور واجب العمل ہیں۔ ایک بے نمازی، بددین، فاسق وفاجر، بلکہ زانی و شرابی بھی برادری کا ممبر، پنچ، سرپنچ سب کچھ ہو سکتا ہے برادری میں برادری کی مجالس میں شریک ہو سکتا اور بیٹھ سکتا ہے۔ لیکن ایک موحد، دیندار، اہل توحید برادری کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والا فوراً برادری سے خارج کر دیا جائیگا برادری کے کسی کام کاج میں شریک نہیں ہو سکتا برادران کے برابر بیٹھ نہیں سکتا۔ بددین۔ فاسق وفاجر برادری کی مجلس میں شریک ہوگا، حکم واحکام جاری کرے گا ہر ایک معاملہ میں رائے دیگا، اپنی کہیگا دوسروں کی سنے گا۔ لیکن ایک دیندار نمازی مسلمان، متبع سنت مسلمان مجالس کے قریب نہیں جا سکتا۔ کیوں ہ صرف اس لئے کہ اوس نے برادری کے قوانین کے خلاف غیر برادری کی عورت سے شادی کر لی ہے۔ نکاح کر لیا ہے اگرچہ وہ عورت عالی خاندان سے ہی کیوں نہ ہو۔ پس غیر برادری میں نکاح کر لینا یہ ایک خاص جرم ہے۔

بلوغ المرام۔ مع شرح مولانا احمد حسن دہلوی۔ (۸۰۹) حدیث کی مشہور کتاب ہے۔ قیمت رعایتی ۱۲ (منیجر)

آخر یہ شیطنت سوجھی کہ ایک ایک شیعہ کے پاس گئے اور کہا تم جانتے ہو امر بالمعروف واجب ہے اور یہ ظلم بنی امیہ نے کیا ہے گویا ایک جہان کا ناس کر دیا ہے ان پر خروج کرنا فرض عین ہے ورنہ ہم کافر ٹھیریں گے۔ ایک جماعت شیعہ کی اپنے رئیسوں کے فریب میں آگئی۔ حالانکہ غرض ان کی یہ تھی کہ اہل بیت رسول سے جو باقی ہیں ان کا بھی صفایا کر دیں۔ لہٰذا سب مل کر حضرت زید کی خدمت میں گئے اور اس قدر پرزور اپیل کی کہ زید بھی آمادہ ہو گئے اور زید اپنے بھائیوں کی نسبت سب سے زیادہ فقیہ، پرہیزگار اور بہادر تھے اور ہمیشہ اپنے جد امجد (حسینؓ) کے انتقام کی فکر میں رہتے تھے۔ اسی سبب سے بعض لوگوں کو گمان ہوا کہ وہ مدعی امامت تھے۔ لیکن اس قسم کا گمان درست نہیں ہے کیونکہ وہ اپنے بھائی کا مرتبہ جانتے تھے اور کہ حقیقی خلافت کے مستحق امام محمد باقر ہی ہیں۔

علامہ شوستری لکھتے ہیں:۔

از یں جہت غبار ملال بر حاشیہ خاطر عاطر زید نشست و از بے وفائی کوفیاں تعجب نمود۔

(مجالس المومنین مجلس ۸ صفحہ ۲۶۱)

یعنی یہ کیفیت (کہ تبرا بازی کے ترک کرنے پر شیعوں نے حضرت زید کو ہی ترک کر دیا) دیکھ کر حضرت زید کا دل ملول ہوا اور کوفیوں کی بے وفائی پر حیران رہ گئے[1]۔

نتیجہ کیا ہوا وہی جو امام حسین کا ہوا تھا کہ بے یار و مددگار شہید کئے گئے۔

اب آپ حدیث مندرجہ نمبر ۱۲ کو سامنے رکھیں کہ

"ظہور مہدی کا وقت اللہ تعالیٰ نے ۷۰ھ مقرر کیا تھا جو کہ قتل حسین پر ۱۴۰ھ تک کر دیا پھر اس بات کو مشہور کر دینے کی وجہ سے کوئی میعاد قائم نہ کی"

حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ ۷۰ھ میں شیعوں کی نظریں امام زین العابدین پر تھیں۔ جب انہوں نے گریز کیا تو شیعوں نے خدا کو بدا کر دیا اور ۱۴۰ھ تک مقرر کر دی ـــــ اب جب ۱۱۹ھ میں حضرت زید کی یہ عبرت ناک شہادت ہوئی تو آپ خیال فرماویں گے کہ شیعہ اب باز آگئے ہونگے۔ لیکن بے چارے غریب مسکین شیعہ کیسے باز رہ سکتے ہیں۔ ابھی ۱۴۰ھ تک ۲۱ سال باقی تھے۔ انہوں نے پھر امام محمد پر ڈورے ڈالنے کی کوشش کی۔

صافی شرح کافی کتاب الحجۃ باب فی الغیبۃ مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۱۲ھ میں ہے کہ عبداللہ بن عطارد سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ آپ کے شیعہ کوفہ میں بہت ہیں اور خدا کی قسم آپ کے خاندان میں آپ کا ثانی باعتبار حیثیت دنیاوی کے کوئی نہیں۔ مطلب یہ کہ اپنے کنبہ والے بھی آپ کے مطیع ہیں۔ پھر آپ بنی امیہ پر خروج کیوں نہیں کرتے؟

اس کا جواب ایک اور روایت میں ہے جو کہ عبداللہ بن عطارد سے بحار الانوار فارسی جلد ۱۳ مطبوعہ ایران ۱۹۰۵ء پر درج ہے کہ

"امام باقر نے فرمایا اے عطارد کے بیٹے میری نظر میں تم احمقوں کی باتیں سنتے رہے ہو اور مانتے ہو خدا کی قسم ہے کہ میں تمہارا صاحب نہیں ہوں۔ ہم اہلبیت میں سے کسی بزرگ اور پر لوگ جمع نہ ہوئے مگر وہ مارا ہی گیا یا مارے غم و غصہ کے ہلاک ہو گیا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کھڑا کریگا اس کو کہ لوگوں کو اس کی ولادت کا علم نہ ہوگا کہ آیا پیدا بھی ہوا یا نہ؟[2]

اس پہ شیدا ہوں کہ جس کی نہ خبر تک پہنچے

روایت صاف کہہ رہی ہے کہ امام محمد باقر نے تو بالکل ہی کانوں پر ہاتھ رکھ دئیے کہ نہ بھئی میں اس گاڑی کا بیل نہیں ہوں اور ٹالا بھی ایسا کہ مسکین شیعوں کے لئے نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن کا معاملہ ہو گیا کہ امام قائم کی پیدائش کا بھی تم کو علم نہ ہوگا تو پھر وہ بے چارے جائیں کہاں۔ مگر شاباش رافضیو شاباش! وہ غریب پھر بھی اپنی کوششوں سے باز نہ رہے اور امام محمد باقر کے فرزند ارجمند امام جعفر صادق پر دام ڈالنا شروع کیا۔ مگر حضرت زید کی شہادت ایسی عبرتناک واقع ہوئی تھی کہ اب کسی قسم کا حوصلہ کرنا کارے دارد تھا۔ انہوں نے عجیب و غریب طریقہ سے ٹالا۔ سنئے تو فرماتے ہیں:۔

"امر در خصوص من بود یعنی از مشیت الٰہی چنیں گذشتہ بود کہ من خروج کنم و زمین پُر از عدل گردانم لیکن بدا واقع شد پس آں را خدا تعالیٰ تاخیر نمود و در خصوص ذریتہ من بعد از یں ہر چہ مے خواہد مے کند۔ (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۰)

یعنی تقدیر میں تو میرے لئے ہی امام قائم ہونا لکھا تھا کہ میں خروج کرکے دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دوں[3] مگر (اس کا کیا علاج کہ خدا کو) بدا (دھوکا) ہو گیا۔ پس اس نے اس کام کو میری اولاد میں اب پیچھے کر دیا ہے"

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذر

حقیقت آپ کے سامنے ہے کہ جب مسکین شیعہ امام باقر اور امام جعفر دونوں سے قطعاً مایوس ہو گئے تو اب انہیں اپنے اماموں کی زبانی یہ حدیث وضع کرنی پڑی کہ امام قائم کے کھڑا ہونے کی کوئی میعاد نہیں ہے جب داؤ چلا چلا لیا۔ اگر امام پھنس گیا فہو المراد نکل گیا تو پھر سہی۔ میعاد تو مقرر کوئی نہیں۔ داشتہ بکار آید۔ یہ حدیث بیٹوں پوتوں تک کام آ سکتی ہے۔ بقول شخصے دودھ کا جلا چھاچھ کو بھی پھونک کر پیتا ہے۔

مروان حمار کے زمانہ میں جب حکومت امویہ چراغ سحری ہو رہی تھی۔ ابو مسلمہ کوفی نے امام جعفر صادق کے سامنے تخت خلافت پیش کیا مگر آپ نے قطعاً انکار کر دیا تو عبداللہ بن علی بن حسین کو کہا ان کے بھی انکار پر محمد بن علی بن حسین کو لکھا مگر صاف

---

[1] ان ہر سہ حوالجات شیعی سے یہ اظہر من الشمس ہو رہا ہے کہ قاتلان حسین و زید بڑے پکے شیعہ رافضی تھے۔ منہ۔

[2] ...

[3] آپ کے والد ماجد تو فرماتے تھے کہ اس کے پیدا ہونے کی کسی کو خبر نہ ہوگی تو کیا آپ کے پیدا ہونے کی بھی کسی کو خبر نہ تھی؟ لطف یہ کہ دونوں روایات بحار الانوار کی ہیں۔ منہ

مدرسہ "دار الحدیث" واقع مدینہ طیبہ (حجاز مقدس)

کے

حساب کتاب و انتظامات پر تبصرہ

بقلم حضرات عاشقان و محبان سید الانبیاء و امام الاولیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم

حضرات! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس تبصرہ سے پہلے مسلم اخبارات میں دار الحدیث مدینہ طیبہ کی تعلیمات پر تبصرہ بقلم اعیان علماء اسلام آپ کی نظر سے گزرا ہوگا اور آپ نے اس کو بغور ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ دار الحدیث میں حجازی عربی۔ یمنی۔ سوڈانی۔ مغربی۔ افریقی۔ جاوی وغیرہ دور دراز ملکوں کے باشندے تعلیم پا رہے ہیں۔ انشاء اللہ عنقریب یہی طلباء اپنی اپنی قوم اور ملک کے دینی رہنما بنیں گے۔ اب اس خوش نصیبی پر ہم اور آپ حضرات جس قدر بھی خوشی کریں کم ہے کیونکہ ہماری محنت اور آپ کی امداد اُس بقعہ طاہرہ، سرزمین مقدس کے طلباء پر صرف ہو رہی ہے۔ جہاں نفس نفیس سید المرسلین شفیع المذنبین صلوات اللہ علیہ والتسلیم آرام فرما ہیں۔ لہذا معاونین مدرسہ ہذا اور امداد فرمایندگان وچندہ دہندگان حضرات اس سعادتِ دارین اور مقدس دربار عالیہ کی چوکھٹ کی علمی خدمات پر جتنی بھی خوشی کریں ان کو زیبا و درست ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ تمام حضرات کی اولاد اور کمائی میں برکت و کاروبار میں ترقی کرے اور معاونین دار الحدیث کی محنت قبول کرے۔ آمین!

آج ہم اس دار الحدیث کے انتظامات اور حساب و کتاب پر خصوصیت کے ساتھ اون معتمد علیہ حضرات کا تبصرہ نقل کرتے ہیں جو تجارتی دنیا میں اور کاروباری معاملات حساب کتاب کے دیکھ بھال میں ایک ممتاز ہستیاں ہیں۔

معائنہ اول مجھ کو دار الحدیث واقع مدینہ طیبہ کے دیکھنے کا کئی بار موقع ملا۔ میں نے اچھی طرح اس دار الحدیث اور اس کے پورے ادارے کا معائنہ کیا۔ تمام رجسٹر۔ حاضری طلباء و مدرسین اور اوقات تعلیم بالکل مگر تعلیمات کے موافق صحیح اور زمانہ حال کے مطابق پایا۔ خاصکر حساب کتاب کے رجسٹر بھی بنظر امعان ملاحظہ کئے۔ ۱۳۵۱ھ سے آج اختتام ۱۳۵۶ھ تک کا کُل حساب نہایت صحیح، اور باقاعدہ درست پایا۔ جو بالکل باضابطہ ہے۔ جس کا نقشہ درج ذیل ہے:-

بہت بڑا گناہ ہے۔ برادری میں شریک ہونے اور بیٹھنے کے قابل نہیں رہا۔ ہاں اگر یونہی اوس عورت سے ناجائز تعلق رکھتا۔ رات دن منہ کالا کرتا رہتا تو کوئی مضائقہ نہیں تھا۔ نہ برادری سے خارج کیا جاتا۔ نہ اوس پر کوئی جرم عائد ہوتا۔ غور فرمائیں یہ کیا چیز ہے کیا اس کو برادری پرستی کے سوا کوئی اور لقب دیا جاسکتا ہے۔ ہاں میرے نزدیک جب ان پیشہ ور اقوام میں یہ مرض یہاں تک ترقی کر گیا ہے کہ خدا و رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے مجرم گنہگار فاسق و فاجر کو برادری سے خارج نہیں کرتے بلکہ اوس کو پنچ و سرپنچ وغیرہ سب کچھ بناتے ہیں۔ اور جس نے خدا کا کوئی گناہ نہیں ہے موحد ہے دیندار ہے صرف ایک غیر برادری کی عورت سے نکاح کر لیا ہے جو کسی طرح خدا و رسول کا جرم یا گنہگار نہیں ہے اوس کو برادری سے خارج کرتے ہیں۔ برادری میں آنے جانے اور شریک ہونے کے روادار نہیں۔ تو ایسی حالت میں یہ دیندار لوگ خواہ اہل توحید وغیرہ یقیناً برادری پرست ہیں۔ ان سے پوچھنا چاہئے کہ "برادری بڑی ہے یا خدا"

حنفی افراد پر اس قدر تعجب نہیں۔ وہ تو فیر فقہاء کی تشریحات کے پابند ہیں۔ اگرچہ انہوں نے بھی غیر برادری میں نکاح کو ناجائز حرام یا گناہ نہیں قرار دیا ہے۔ ہاں مسئلہ کفاءت سے انہوں نے یہی سمجھا ہے کہ برادری یا ہم قوم میں شادی بیاہ کرنا چاہئے تاہم غیر برادری میں نکاح کو حرام یا ناجائز نہیں کہا۔ بلکہ یہ بھی لکھ دیا ہے کہ نسب میں ماں کا اعتبار نہیں۔ جب نسب میں ماں کا اعتبار نہیں تو اہل برادری کا شور و غوغا اور طرز عمل یقیناً فقہاء کے منشاء کے بھی خلاف ہے۔

بڑا تعجب جماعت اہل حدیث پر ہے جن کو فقہاء سے کوئی تعلق نہیں، فقہاء سے کوئی رشتہ نہیں جن کا قول ہے ؎

بوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

جس کا دعویٰ ہے :۔ ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

وہ بھی برادری کے ان قوانین کے پابند اور عامل ہیں کفاءت کے مسئلہ کو جہاں تک میں نے سمجھا ہے اور غور کیا ہے اس میں جو فقہاء کرام نے سخت گیری اختیار کی ہے وہ قرآن کریم کی کسی آیت یا رسول کریم کی کسی صحیح حدیث سے مستنبط نہیں ہوتی۔ حدیث و قرآن میں کفو یا کفاءت دینداری سے عبارت ہے دینداری مراد ہے نہ کہ پیشہ کی برادری۔

محترمی حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدیر "اہلحدیث" کا فتویٰ "اہلحدیث" مورخہ یکم فروری ۱۹۳۵ء میں جماعت اہل حدیث کو پڑھنا چاہئے۔ نیز رسالہ محدث بابت نومبر ۱۹۳۵ء میں ایک مفصل مضمون کفاءت کے متعلق شائع ہوا ہے۔ اس کو بھی جماعت اہل حدیث غور سے ملاحظہ فرمائے۔ نیز کفاءت اور اسلام کے عنوان سے ایک مضمون اہلحدیث مئی ۱۹۳۶ء میں بھی شائع ہوا ہے۔ اس کو بھی غور سے پڑھنا چاہئے۔ جماعت اہل حدیث ان مضامین کو غور سے پڑھے اور برادری پرستی سے توبہ کرے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اہل حدیث بھائی ضرور ان مضامین کو غور سے پڑھ کر اپنی اصلاح کریں گے اور برادری پرستی کی لعنت اپنے گلے سے دور کریں گے ورنہ بہتر یہ ہے کہ پھر اہل حدیث کے لقب کو بدنام نہ کریں۔ یا پھر دلائل و براہین سے حدیث و قرآن سے امور ذیل پر روشنی ڈالیں۔

(۱) کیا غیر برادری میں نکاح ناجائز اور گناہ ہے۔

(۲) کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے غیر قوم اور غیر برادری میں نکاح کرنا ثابت نہیں ہے۔ اگر ثابت ہے اور یقیناً ثابت ہے تو ظاہر ہے کہ غیر برادری میں نکاح کرنا سنت ہوا۔ سنت سے بیزاری و نفرت اور عامل سنت سے نفرت یہ کس کا مذہب ہے؟

(۳) کیا نسب میں ماں کا اعتبار ہے؟

(۴) کیا پیشہ اور برادریوں کا یہ قانون و قاعدہ کہ زانی حرامکار غیر عورت سے کالا منہ کرنیوالا برادری سے خارج نہیں ہوگا بلکہ غیر برادری کی عورت سے نکاح کرنے والا برادری سے خارج ہے، مجرم ہے، شرع شریف کی مخالفت نہیں ہے۔

(۵) کیا ایسے قوانین پر عمل کرنے والے اور ایسے لوگوں کا ساتھ دینے والے اور ایسے قوانین بنانے والے گنہگار نہیں ہونگے؟

رعایتی اعلان

مندرجہ ذیل کتب میں کافی رعایت کردی گئی ہے ناظرین جلد طلب کریں ورنہ ختم ہونے پر دستیاب نہیں ہوسکیں گی۔

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی
پیارے نبی کے پیارے حالات۔ ہر سہ حصہ	۳/	۲/
تفسیر ثنائی اردو مکمل آٹھ جلد۔	۱۶/	۱۰/
تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان	۱۲/	۱۰/
محمدیہ پاکٹ بک مجلد	۴/	۳/
حسن البیان بجواب سیرۃ النعمان	۳/	۲/
ہدایت المعتدی فی القراۃ للمقتدی	۸/	۴/
فلسفہ عبادت	۱۲/	۶/
تقسیم میراث	۴/	۲/
بلوغ المرام مع شرح مکمل	۶/	۴/
بلوغ المرام مترجم مکمل	۵/	۴/
فیصلہ مقدمہ بہاولپور	۱۳/	۱۲/
بیانات علمائے ربانی برارتداد فرقہ قادیانی	۹/	۸/

نوٹ :۔ محصول ڈاک ان سب کتب کا علیحدہ ہوگا جو کہ بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ :۔ مینجر اخبار اہلحدیث امرتسر

معائنہ دوم

خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے محض اپنے فضل و کرم سے عاجز کو مدینۃ الرسول صلوات اللہ علیہ والتسلیم کی زیارت باسعادت سے مشرف فرمایا۔ اسی مبارک سلسلہ میں میرے مکرم محترم دوست جناب حافظ حمید اللہ صاحب سوداگر صدر بازار دہلی نے مجھ کو ہدایت کی تھی کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر دارالحدیث کا بنظر انصاف معائنہ کروں۔ اس لئے میں نے مدرسہ دارالحدیث کو بغور ملاحظہ کیا۔ خدا کی رحمت و برکت سے اس دارالحدیث کا کام نہایت تسلی بخش ہے۔ حساب و کتاب مدرسہ کا از وقت تاسیس ۱۳۵۱ھ تا ختم ماہ شوال ۱۳۵۶ھ باقاعدہ بلاشک صحیح ہے (جس کی مثال شاذ و نادر ملیگی) طلبہ کے قیام۔ طعام کی حالت بہت اچھی ہے۔ تعلیمی حالت قابل تعریف ہے۔ باوجود اس کے مدرسہ کی مالی حالت حد سے زائد کمزور ہے۔ جس کی وجہ سے مدرسہ ترقی نہیں کر سکتا۔ رجسٹر آمد نمبر اول از ۱۳۵۰ھ تا شوال ۱۳۵۶ھ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مدرسہ اس چھ سال کی مدت میں وقتاً فوقتاً مقروض ہوتا ہوتا آج قریباً آٹھ سو روپیہ کا قرضدار ہے۔ بعض قرضخواہوں سے خود میں نے اس کی تصدیق کی ہے۔ اس لئے میری تمام برادران اہل خیر و صدقات سے عرض ہے کہ اس دارالحدیث کی دوامی امداد کی طرف توجہ کریں۔ اور وہ امداد رمضان شریف میں مدینہ طیبہ پہنچ جانی چاہیئے۔ اور میں خود بھی انشاء اللہ کوشش کرونگا۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے اور قبول فرمائے۔ آمین۔ والسلام

راقم:- محمد یعقوب سوداگر

فرم حاجی عبدالعزیز محمد اشفاق۔ صدر بازار دہلی۔ (۲۷-ذیقعد ۱۳۵۶ھ)

معائنہ سوم

دارالحدیث واقع مدینہ منورہ کا میں نے کئی بار معائنہ کیا۔ ماشاء اللہ اس کی تعلیمی حالت قابل تحسین ہے۔ آج کل ۲۵ طلباء حدیث شریف زیر تعلیم ہیں۔ حساب کتاب بالکل درست اور صحیح ہے۔ لیکن مالی حالت سخت کمزور ہے۔ بغیر روپیہ کے کوئی کام ترقی یا اپنے مقصد کو پورا نہیں کر سکتا۔ اس لئے اصحاب خیر اپنی مالی امداد سے اس مدرسہ کی امداد کریں۔ اور اس بہترین باقیات الصالحات میں شرکت فرما کر قرب سید المرسلین شفیع المذنبین صلوات اللہ علیہ والتسلیم کی سعادت دارین سے مشرف ہوں۔ میں خود بھی سالانہ امداد کرتا رہتا ہوں اور اب بھی کی ہے۔ آئندہ بھی کرونگا۔ انشاء اللہ۔ والسلام ۱۰-ذی قعدہ ۱۳۵۶ھ

(راقم:- محمد عبدالاحد بن حاجی عبدالرحمن مرحوم۔ فرم کوٹھی حاجی عبدالرحمن کمپنی مدن پورہ۔ بنارس شہر)

سچی محبت۔ حقیقی ایثار اور اس کا شکریہ

حضرت فاضل جلیل۔ محب صادق۔ حقیقی عاشق مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اصلاحی مدظلہ العالی قصبہ لار ضلع گورکھ پور۔ یو پی نے حسن اخلاص کے ساتھ سید الانبیاء امام الاولیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار عالیہ کے اس مدرسہ دارالحدیث پر جو ایثار فرمایا ہے وہ آپ کی سچی الفت و عشق رسول کریم اور مسلم صادق ہونے کی پوری شہادت دے رہا ہے اور بتا رہا ہے کہ مولانا موصوف کا دل اس دربار عالیہ کی خدمت کے لئے بے قرار ہے اور محبت سے پر ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔ آپ نے بسعی جمیل اپنے مخلص احباب سے مبلغ ــــــ کی گراں رقم مدرسہ ہذا کو حدیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے عطا کی۔ فجزا ھم اللہ جمیعا وبارک فیما رزقھم وایاہ۔ آمین

مولانا موصوف نے صف انصار مدینہ کی شمولیت کا ہمیشہ کے لئے پختہ وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ عز و جل مولانا موصوف کو اپنے حبیب محبوب کے اس خفیہ اسلامی دارالحدیث کی خدمت کی ہمیشہ توفیق بخشے۔ آمین یا رب العالمین۔

معائنہ چہارم

دارالحدیث واقع مدینہ طیبہ کو ملاحظہ کر کے بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مولوی شیخ احمد صاحب دہلوی کی اس مبارک سعی کو قبول فرماوے آمین! حقیقتہً مولانا موصوف کا وجود مسعود ہی اس علمی ادارے کے قیام کا باعث ہوا ہے جو صدیوں کے بعد قوم کو اپنا علمی تبلیغی ادارہ چو گوشہ افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم پر دیکھنا نصیب ہوا۔ اب قوم کا فرض ہے کہ مولانا موصوف کی حوصلہ افزائی کرے ان کا بوجھ اس قدر ہلکا کردے کہ موصوف اس کی آمد سے بے فکر ہو کر اس علمی ادارے کو دنیائے اسلام کے لئے اس مدرسہ کو ایک عظیم الشان "دارالحدیث" بنادیں۔ آمین۔ طلباء اور تعلیمات اور مدرسین سب کو دیکھنے اور کلیجہ ٹھنڈا کرنے کا موقع ملا۔ طبیعت بہت ہی خوش ہوئی۔ مگر تنگی سرمایہ کی وجہ سے رفتار بہت کمزور ہے۔ میں نے بھی حسب مقدور امداد کی ہے۔ بھائیو! تم بھی امداد کرو۔ یہ اُخروی تجارت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دارالحدیث کو ہمیشہ نظر بد سے بچا کر قائم دائم رکھے آمین۔ اور جیران سید المرسلین شفیع المذنبین کی اس دارالحدیث کو مولانا موصوف کی اور ہم تمام مسلمانوں کی باقیات صالحات میں سے کر کے اس قرب سے مشرف کرے۔ آمین! والسلام۔

محررہ محمد عبدالتواب۔ مبصر۔ سوداگر

ادیٹکس منو فیکچرنگ ہاؤس ۱۱/۶ بو بازار اسٹریٹ کلکتہ۔ (۱۹-ذی قعدہ ۱۳۵۶ھ)

نقشہ رجسٹر آمد نمبر اول و رجسٹر خرچہ نمبر ۲

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان بمع مکمل پتہ	خود یا کسی کی معرفت	آنہ	رقم	خزانچی نے یہ رقم وصول کی ؟	یا کسی کے پاس امانت جمع ہے ؟	کتب یا کپڑا وغیرہ	وصول ہوا ؟	تاریخ و ماہ و سنہ	نمبر رسید بک	یہ رقم بصیغہ قرضہ مدرسہ نے لی ہے	یہ رقم اوس قرضہ میں ادا کی گئی جو رجسٹر ہذا کے صفحہ ... پر درج ہے	موجودہ سرمایہ	میزان کل سرمایہ	کیفیت

نمبر شمار	اسماء الموظفین وطلاب الحدیث والتفسیر وخدام دارالحدیث وغیرہ	عہدہ	مشاہرہ شہریہ	ایام کارگذاری	تنخواہ سپردگی کی مقدار	تاریخ ماہ و سنہ	لینے والوں کے دستخط یا مہر	کیفیت

(۲) "دارالحدیث" کو باب مجیدی حرم شریف نبویؐ کے بالکل قریب تو ہے۔ مگر گلی کے اندر ہونے کی وجہ سے حجاج اور اصحاب خیرات کی نگاہوں سے دور ہے۔ اسی لئے اکثر اصحاب خیر وصدقات کو یہاں آنے کا احساس نہیں ہوتا۔ کیا اچھا ہو کہ موجودہ مکان جس کا کرایہ سالانہ تین سو روپیہ کے قریب دینا پڑتا ہے۔ اس کو بدل کر دیگر کوئی عمدہ اور جاذب نظر عمارت حاصل کی جائے تو مدرسہ ہذا کی ترقی کے لئے نہایت موزوں ثابت ہوگی۔

(۳) مجھ کو مدرسہ ہذا اور اس کے نظام کو دیکھ کر تو خوشی ہوئی مگر عاشقان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی عدم توجہی کے باعث جو ترقی معدوم ہوری ہے اس سے دلی رنج محسوس ہورہا ہے۔ دارالحدیث کے پرانے ریکارڈوں سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ سالوں میں دارالحدیث کے اندر طلباء حدیث شریف وتفسیر کریم کی تعداد ۶۰ تک پہنچ چکی تھی مگر معقول آمدنی نہ ہونے کی وجہ سے آج مدرسہ ہذا کو بیس ۲۰ بڑے طلباء سے زائد رکھنے کی قطعی گنجائش نہیں ہے کیونکہ مدرسین کی تنخواہوں کے علاوہ طلباء کے قیام گاہ، طعام، لباس اور کتب درسیہ وغیرہ ہر ضروریات کا انتظام مدرسہ ہذا کے ذمہ ہے۔ یہ انتظام طلباء حدیث وتفسیر کے لئے میرے خیال میں سوا اس دارالحدیث کے حجاز مقدس کے دیگر مدارس میں نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہ شعبان و رمضان شریف میں اس دارالحدیث کے پاس ایک پیسہ تک نہیں رہتا۔ مگر پھر بھی مہتمم صاحب مدرسہ صبر اور استقلال کے ساتھ مدرسہ کو چلاتے رہتے ہیں۔

(۴) اور مولوی صاحب موصوف فن پروپیگنڈا سے ناواقف۔ ایک دیندار عالم پابند شرع شریف۔ متوکل علی اللہ ہیں اور مدرسین نہائت ایثار پیشہ اور محنتی ہیں۔ طلباء بھی سب کے سب شائقین علم اور بے نفس ہیں۔

(۵) اس لئے حضور رسول مقبول صلواۃ اللہ علیہ والتسلیم کی چوکھٹ پر علوم وفنون کی خدمت کرنے والوں سے اور محبان دیار مقدس عاشقان رسول اکرم سے دو امر کی پُرزور اپیل ہے۔ اول یہ کہ ہر صاحب استطاعت اپنی اپنی ہمت کے مطابق اس مدنی دارالحدیث کے "زمین فنڈ" کے لئے ایک رقم معین فرما کر بغیر ارسال رقم صرف اپنے پورے پتہ کے ہمراہ مہتمم صاحب دارالحدیث کو براہ راست مدینہ منورہ اطلاع دیں۔ پھر حسب مطلوب اطلاعوں کے جمع ہونے پر ہندوستان میں کسی معتبر ہستی کے ذریعہ یہ رقمیں وصول کر کے اس دارالحدیث کی ذاتی عمارت کے لئے جیران شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین میں کام شروع کر دیا جائیگا۔ انشاء اللہ!

دوم یہ کہ ماہانہ یا سالانہ دوامی زکوٰۃ یا غیر زکوٰۃ۔ تھوڑا۔ زیادہ جو کچھ بھی ہو ہر مبلغ مسلم شیدائی رسول اکرمؐ پر ضروری ہے کہ اس کو مقرر فرما کر اس کی بھی اطلاع براہ راست مہتمم دارالحدیث کو مدینہ طیبہ دیں۔ تاکہ اس کی وصول یابی کا معقول انتظام کیا جاوے۔ اور میں نے بذات خود سالانہ دوامی چندہ ۶۰ ساٹھ روپیہ مقرر کر دیا ہے۔ اور "زمین فنڈ" کے لئے بھی۔

آخر میں دلی دعا ہے کہ اللہ عزوجل اپنی بے نیاز درگاہ سے خود ہی اس نیک کام کو پورا کرا دے۔ آمین۔ والسلام۔ ۲۱ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ

الراقم:- بابو عبدالمجید خان۔ انڈین ٹیلیگراف۔ (پنجاب)

ویدک کہانیاں

(اہلحدیث ۱۳ مئی ۱۹۳۸ء سے آگے)

نوشتہ مقصود حسن صاحب متوطن نڈلی

تیسرا قصہ۔ وراتیہ جوگی کا سفرنامہ

جیساکہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ اتھرو وید کا پورا پندرھواں کانڈ وراتیہ نام ایک رمتے جوگی کے سفر کے بیان میں ہے۔ اور قدیم زمانہ کے دستور کے مطابق اس بیان میں بڑا مبالغہ کیا گیا ہے۔ اس کانڈ میں اٹھارہ سوکت یا گیت ہیں۔ جن میں سے بعض کا انتخاب درج ذیل کیا جاتا ہے:-

کانڈ ۱۵۔ سوکت ۱

منترا:- इयमान: ایک چلتا ہوا आसीत वراتیہ व्रात्य ہی एव تھا۔ सः اُس نے प्रजापतिम پرجاپتی (مخلوق کے مالک) کو सम ऐरयत اُکسایا۔

منتر ۳۔ सः وہ अवर्धत بڑھا۔ सः وہ महान बڑا अभवत ہوا۔ सः وہ महादेव: مہا دیو (بڑا دیوتا) अभवत ہوا۔

منتر ۴۔ सः وہ एक ایک ہی (یکتا) व्रात्य: وراتیہ अभवत ہوا۔ सः اُس نے धनु: کمان کو आदत्त پکڑا۔ तद وہ एव ہی इन्द्र اندر کی धनु: کمان ہے۔

کانڈ ۱۵۔ سوکت ۲

منترا۔ सः وہ उद अतिष्ठत کھڑا ہوا۔ सः وہ प्राचीं پورب کی दिशाम سمت کو अनु व्यचलत چلا۔ (वि अचलत)

منتر ۲۔ तम اُس کے अनु پیچھے پیچھے बृहत برہت च اور रथन्तरम رتھنتر च اور आदित्या: آدتیہ च اور विश्वे देवा: سب دیوتا व्यचलन چلے۔

نوٹ:- برہت اور رتھنتر وید کے دو مشہور گیت ہیں۔ آدتیہ کے معنے ہیں ادیتی کے فرزند یعنی سورج وغیرہ دیوتا جو ادیتی یعنی فطرت کے بطن سے پیدا ہوئے۔

منتر ۴۔ यः جو एवं یہ वेद جانتا ہے۔ सः وہ वै ضرور बृहत برہت کا च اور रथन्तरस्य رتھنتر کا च اور आदित्यानां آدتیوں کا च اور विश्वेषां देवानां سب دیوتاؤں کا प्रियं پیارا धाम گھر (رہنے کی جگہ) भवति ہو جاتا ہے۔

منتر ۵۔ प्राच्यां پورب کی दिशि سمت میں श्रद्धा شردھا तस्य اُس کی पुंश्चली عورت ہے۔

(* اس لفظ (पुंश्चली) کے بارہ میں ویدک انڈکس کے مصنفین لکھتے ہیں کہ:-

The terms pumschali and Mahanagni undoubtedly mean harlot.

ترجمہ۔ الفاظ پُنس چلی اور مہاناگنی کے معنے بلاشبہ ایک فاحشہ عورت کے ہیں)۔

منتر ۹۔ सः وہ उद अतिष्ठत کھڑا ہوا۔ सः وہ दक्षिणाम دکھن کی दिशाम سمت کو अनु व्यचलत چلا۔

منتر ۱۰۔ तम اُس کے अनु پیچھے پیچھے यज्ञायज्ञियं یجنا یگنیہ च اور वामदेव्यं وام دیویہ च اور यज्ञ: قربانی च اور यजमान: یجمان (قربانی گزراننے والا) च اور पशव: (قربانی کے) جانور व्यचलन چلے۔

نوٹ:- یجنا یگنیہ اور وام دیویہ بھی وید کے مشہور گیتوں کے نام ہیں۔

منتر ۱۲۔ यः جو एवं یہ वेद جانتا ہے۔ सः وہ वै ضرور यज्ञायज्ञियस्य یجنا یگنیہ کا च اور वामदेव्यस्य وام دیویہ کا च اور यज्ञस्य قربانی کا च اور यजमानस्य च اور पशूनां جانوروں کا प्रियं پیارا धाम گھر भवति ہو جاتا ہے۔

منتر ۱۳۔ दक्षिणायाम دکھن کی दिशि سمت میں उषा اوشا तस्य اُسکی पुंश्चली عورت ہے۔

کانڈ ۱۵۔ سوکت ۳

منترا۔ सः وہ (وراتیہ) संवत्सरम ایک سال تک ऊर्ध्व: سیدھا अतिष्ठत کھڑا رہا۔ तम اُس سے देवा: دیوتا अब्रुवन بولے व्रात्य اے وراتیہ किम کس واسطے नु اب इति اس طرح तिष्ठसि تو کھڑا ہے۔

منتر ۲۔ सः وہ इति اس طرح अब्रवीत بولا मे میرے لئے आसन्दीं چارپائی सम भरन्तु سب مل کر لے آؤ۔

منتر ۹۔ ताम اُس आसन्दीम چارپائی پر व्रात्य: وراتیہ अरोहत چڑھا۔

کانڈ ۱۵۔ سوکت ۴

منترا۔ सः وہ ध्रुवाम نیچے کی

معائنہ پنجم مدرسہ دارالحدیث واقع مدینہ طیبہ قریباً سات آٹھ سال سے چل رہا ہے۔ مدرسہ کا نصاب نہائت عمدہ ہے۔ اساتذہ اور طلباء نہایت محنتی ہیں۔ یہ دارالحدیث تعلیمی لحاظ سے نہایت بلند پایہ ہے۔ اور اس قابل ہے کہ اس کی کما حقہ خدمت کی جاوے طلبہ کے قیام وطعام اور درسیہ کتب وغیرہ کا انتظام مدرسہ ہذا کے ذمہ ہے۔ حجاز بھر میں اس دارالحدیث (واقع مدینہ منورہ) کے سوا اور کہیں طلاب حدیث وتفسیر کے لئے قیام وطعام وغیرہ کا انتظام میرے خیال میں شاذونادر ہی ملیگا (ہاں علوم عصریہ کے لئے بہت کچھ ہے)۔
لیکن افسوس ہے کہ اس دارالحدیث کی آمدنی کے ذرائع نہائت محدود یا بالکل معدم ہیں۔ اس کی یہ محدود آمد سال بھر کے اخراجات کی کفیل نہیں ہوسکتی۔ قرضہ لے کر کام چلانا پڑتا ہے۔ اس لئے مسلمانانِ ہند کو بالعموم اور عاشقانِ سنت کو بالخصوص اس خالص دینی، علمی درسگاہ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ تاکہ یہ علمی ادارہ مالی مشکلات سے بے نیاز ہوکر اپنے مقاصد شرعیہ علمیہ کی تکمیل میں ہمہ تن مصروف رہے۔ آمین میں نے بھی اپنی طرف سے عنہ روپیہ کی رقم پیش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمادے۔ آمین! ۵ محرم ۱۳۵۷ھ

(حررہ محمد اسحٰق حنیف اڈیٹر اخبار "مبلغ" امرتسر)

اطلاع ضروری

(۱) روئداد حساب مدرسہ شعبان تک انشاء اللہ شائع ہوجائیگی۔ (۲) اس دارالحدیث کے نمائندے مولوی حافظ عبدالرحمٰن صاحب آزاد دہلوی ساکن مسلم پورہ گوجرانوالہ (پنجاب) ہیں۔ آپ نہایت خوش اسلوبی اور اخلاص کے ساتھ دارالحدیث کی خدمات کو انجام دے رہے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیرا۔ مولوی موصوف جہاں جہاں پہنچیں یا خط لکھیں وہاں کے حضرات توجہ فرماکر اس دارالحدیث کی امداد کریں۔ اور اپنے اپنے شہر کے آنے والے حجاج کو ترغیب دیں کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر مدرسہ دارالحدیث واقع باب مجیدی کی ضرور امداد کریں۔

براہ راست روپیہ بذریعہ بیمہ انشور بھیجنے اور خط وکتابت کرنے کا پتہ یہ ہے:۔

ناظم ومہتمم دارالحدیث۔ باب مجیدی۔ مدینہ طیبہ (حجاز مقدس)

ناشر

سیکرٹری "دارالحدیث" مدینہ طیبہ (حجاز عرب)

فتاویٰ

س ۱۲۰} رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کافروں کے ظلم سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی جب سے ہجری سال شروع ہوا۔ پھر اس کے کیا معنی کہ ہجرت کی تاریخ سے شروع نہ کر کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے وقت سے سال گننا شروع کیا گیا۔ اور سال کا پہلا مہینہ محرم رکھا گیا۔ حالانکہ آپ نے صفر میں ہجرت فرمائی تھی۔

محمد محبوب الرحمٰن سعیدی ضلع رنگ پور ملک بنگال

ج ۱۲۰} محرم الحرام کو سال کا پہلا مہینہ مقرر کرنے میں زمانہ قبل اسلام کا لحاظ رکھا گیا ہے یہ کام خلافت ثانیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ہوا ہے۔ سنہ ہجری کی ابتدا واقعہ ہجرت سے کی گئی۔ خلافت سے گنتی شروع نہیں ہوئی۔ سائل کا یہ بیان غلط ہے کہ خلافت کے وقت سے گننا شروع ہوا۔ اللہ اعلم!

س ۱۲۱} میت عورت کی ہو تو جنازہ لے جاتے وقت اگر پردہ کے لئے تابوت دیا جائے تو یہ فعل مطابق قرآن و حدیث جائز ہوگا یا نہیں۔ جواب مدلل ہونا شرط ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۲۱} آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جنازہ چارپائی پر اٹھایا جاتا تھا (ابن ماجہ) مردہ عورت محل پردہ نہیں ہے۔ علاوہ ازیں میت کے لئے کفن کا پردہ کافی ہے۔

س ۱۲۲} زید نے اپنی بیوی رحیمہ کو کسی خراب عادت کی وجہ سے غصہ ہو کر یعنی تشبیہ کسی عضو کے محض یوں کہا تو میری ماں ہے میں تیرا باپ ہوں۔ اس کے بعد دونوں میں میل ملاپ ہوتا رہا۔ تو کیا اس سے نکاح میں کچھ خلل آئیگا۔ اور ظہار کا جو حد ہے وہ اس پر جاری کیا جائیگا؟ جواب تحریر فرمائیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۲۲} اس قسم کی صورتوں میں مرد کی نیت طلاق کی ہوتی ہے۔ فقہائے حنفیہ نے بھی تصریحاً لکھا ہے کہ محرمات کا لفظ بول کر طلاق مراد لی جائے تو طلاق بائن واقع ہو جائیگی۔ یہ صورت ظہار نہیں ہے۔

س ۱۲۳} بندہ خلاف شرع کوئی کام کرے اور اس وجہ سے امام یا سردار جماعت اس پر حد یا تعزیر کا حکم سنائے تو کون جاری کریگا؟ امام یا اور کوئی غیر محرم مار سکتا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۲۳} امام جس کو مقرر کرے وہ تعزیر لگا سکتا ہے۔ اس میں محرم اور غیر محرم کو کوئی قید نہیں ہے۔ جیسا زمانہ رسالت میں ایک عورت کو سنگسار کیا گیا جو مردوں نے کیا تھا۔

س ۱۲۴} ایک عورت کنواری عاقل بالغ بدپیشہ کے خیال سے گھر سے نکل کر اپنا حقیقی ولی چھوڑ کر چوری اپنا نکاح کرواتی ہے۔ ایسی صورت میں بغیر رضامندی حقیقی ولی و عزیز و اقارب کے نکاح میں کوئی نقص تو نہیں رہتا۔ اگر نکاح درست ہے تو گاؤں یا علاقہ کی عورتوں و مردوں پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ اگر ایسے برے اثر کے روکنے کے لئے کوشش کی جائے تو شرع شریف کیا حکم دیتی ہے۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۳۶۷)

ج ۱۲۴} اگر کنواری لڑکی محض برائی کی وجہ سے نکل کر نکاح کر لیتی ہے تو بموجب حدیث لا نکاح الا بولی نکاح صحیح نہ ہوگا۔ اگر باپ یا وکیل بالغہ ہونے کے بعد اس کے نکاح کو بلا وجہ روک رکھے تو اس کی اس برائی کا ذمہ دار وہ ہوگا لڑکی دوسرے شخص کو ولی مقرر کر کے نکاح کر سکتی ہے۔ عند الحنفیہ بالغہ کا نکاح بغیر ولی کے درست ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۲۵} زید اپنی بیوی کو اپنی بساط کے مطابق خرچ دیتا ہے۔ لیکن اس کی بیوی اس کی طاقت سے زیادہ خرچ مانگتی ہے۔ اب وہ زیادہ خرچ نہیں دے سکتا۔ تو کیا نان نفقہ کم دینے سے گنہگار ہوگا۔ (سائل محمد یونس از دہلی)

ج ۱۲۵} قرآن پاک میں ارشاد ہے:۔ من وجدکم۔ کہ اپنی طاقت کے موافق ان عورتوں پر خرچ کرو۔ اس لئے صورت مسئولہ میں مرد اپنی طاقت کے مطابق خرچ دیتا ہے تو گنہگار نہیں۔ اگر اس کی ضرورت سے کم دیتا ہے تو عورت لے سکتی ہے (نوٹ) جس صورت میں کھانا ایک جا پکتا ہے جیسا مرد کھاتا ہے عورت کھائے۔ یہاں کمی بیشی کا سوال کیا ہے۔ رہا کپڑے کا سوال جیسا مرد پہنے عورت کو بھی پہنائے۔ اللہ اعلم!

س ۱۲۶} نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ جمعہ میں خاموشی اختیار کرنے کے متعلق نہایت تاکید فرمائی ہے۔ ازراہ نوازش آپ بیان فرماویں کہ انسان پنکھا کا استعمال دوران خطبہ میں کر سکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ ایک صاحب اس بات پر مصر ہیں کہ خطبہ جمعہ میں پنکھا کا استعمال قطعاً ناجائز ہے۔ کیونکہ نبی صلعم نے فرمایا ہے:۔ اذا قلت لصاحبک انصت فقد لغوت دوسرے صاحب فرماتے ہیں کہ یہ گفتگو کے متعلق ہے۔ پنکھا وغیرہ اس سے خارج ہے۔ جواب مدلل تحریر فرماویں۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۳۲)

ج ۱۲۶} اپنی جسمانی راحت کے لئے خطبہ میں ایسی حرکت منع نہیں جس سے سماع میں خلل واقع نہ ہو۔ جیسے نماز میں صحابہ کرام شدت گرمی کے باعث کنکریاں لے کر ماتھے کے نیچے رکھ لیا کرتے تھے۔ واللہ اعلم!

فتاویٰ نذیریہ حضرت میاں صاحب مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی رح کی تمام عمر کے فتاویٰ کا مجموعہ۔ اس میں ہر سوال کا جواب بمطابق قرآن و حدیث دیا گیا ہے۔ دو جلدیں ہیں۔ قیمت بجائے [illegible] روپے
ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

(۸۱۳)

दिशाम طرف अनु کو व्यचलत چلو
منتر ۲ - भूमिः زمین च اور
अग्निः آگ च اور औषधयः
वनस्पतयः بڑے درخت च اور پودے
च اور वानस्पत्याः درختوں کے
پھل پھول च اور च نیز वीरुधाः
ساگ پات तम اُس کے अनु پیچھے پیچھے
व्यचलन چلے۔
منتر ۴ - सः وہ ऊर्ध्वां اونچی
दिशाम سمت کی अनु طرف کو
व्यचलन چلے۔
منتر ۵ - ऋतं قوانین च اور
सत्यम سچائی च اور सूर्यः سورج
च اور चन्द्रः چاند च اور नक्षत्राणि
ستارے च بھی तम اُس کے अनु پیچھے
व्यचलन چلے۔
منتر ۷ - सः وہ उत्तमाम
بڑی اونچی दिशाम جانب अनु کو
व्यचलत چلا۔
منتر ۸ - च اور ऋचः رچائیں
(یعنی رگ وید کے منتر) च اور सामानि
سام کے گیت च اور यजूंषि یجر کے
منتر च اور ब्रह्म علم الٰہی (یعنی اتھرو
وید کے منتر) अनु پیچھے پیچھے व्यचलन
چلے۔
منتر ۱۰ - सः وہ बृहती بڑی
दिशाम سمت अनु کو व्यचलत
گیا۔
منتر ۱۱ - च اور इतिहासः
تاریخی کتابیں च اور पुराणं پوران
च اور गाथाः گانے کی غزلیات च اور
नाराशंसीः بہادروں کی داستانیں अनु
پیچھے پیچھے व्यचलन چلیں۔

نوٹ :- اس منتر سے ظاہر ہوتا ہے کہ
تواریخ پران - زبور اور شاہنامے اتھرو
وید کی تصنیف سے قبل موجود تھے - آجکل
لفظ اتہاس سے کتب تواریخ یا رامائن اور
مہابھارت مفہوم لیا جاتا ہے - معلوم نہیں
اس منتر میں انہی کتابوں کی طرف اشارہ ہے
یا دوسری کتابوں کی طرف جواب موجود نہیں۔

کانڈ ۱۵ - سوکت ۹

منتر ۱ - सः وہ विशः آدمیوں
अनु کی طرف व्यचलत چلا۔
منتر ۲ - सः وہ सभा مجلس
च اور समितिः [illegible] च सेना
فوج च اور सुरा شراب अनु پیچھے
پیچھے व्यचलन چلے۔
منتر ۳ - यः جو एवं اس طرح
वेद جانتا ہے सः وہ सभायाः
مجلس کا च اور समितेः مجمع کا च
اور सुरायाः شراب کا च بھی वै
ضرور प्रियं پیارا धाम گھر भवति
ہو جاتا ہے۔

کانڈ ۱۵ - سوکت ۱۱

منتر ۱ - यस्य جس کے गृहान
گھر پر एवं ایسا विद्वान جاننے والا
व्रात्यः ورتیہ अतिथिः مہمان
ہو کر आ गच्छेत آ جائے۔
तव تو
منتر ۲ - स्वयम (میزبان)
خود एनम اُس کے अभि سامنے
उत एत्य اُٹھ آ کر ब्रूयात
کہے۔ व्रात्य اے ورتیہ क्व کہاں
अवात्सीः تو نے رات گزاری व्रात्य

اے ورتیہ उदकम پانی (موجود ہے)
व्रात्य اے ورتیہ तर्पयन्तु
(میرے عزیز) تجھے آسودہ (شکم سیر) کریں

کانڈ ۱۵ - سوکت ۱۳

منتر ۱۲ - अथ اور यस्य
جس کے گھر پر गृहान व्रात्य
غیر ورتیہ व्रात्यब्रुवः (خود کو
ورتیہ بتلاتا ہوا नामबिभ्रती
محض نام رکھے ہوئے अतिथिः (مہمان)
आ गच्छेत آ جاوے - एनम
اُس کو कर्षेत بے عزت کرے (دل
میں بے عزت سمجھے لیکن ظاہر میں) एनम
اُس کو च بھی न نہ कर्षेत
بے عزت کرے۔

کانڈ ۱۵ - سوکت ۱۸

منتر ۱
तस्य اُس व्रात्यस्य
ورتیہ کی - الخ
منتر ۲
यद जो अस्य اُس کی
दक्षिणम داہنی अक्षि آنکھ ہے
सः وہ سورج ہے - यद جو अस्य
सव्यम بائیں अक्षि اُس کی
آنکھ ہے - सः وہ चन्द्रमा
چاند ہے۔
منتر ۵
अह्ना دن میں व्रात्यः ورتیہ
प्रत्यङ् پچھم کی جانب ہوتا ہے۔
रात्र्या رات میں प्राङ् پورب
کی جانب۔
नमः ورتیہ کو व्रात्याय تعظیم ہو۔

ملکی مطلع

مدارس عربیہ کی اصلاح

ندوۃ العلماء کے ظہور پذیر ہونے کی تاریخ سے جسے آج چالیس برس ہونے کو ہیں۔ یہ آواز گونج رہی ہے کہ مدارس عربیہ کے نصاب کی اصلاح کی جائے۔ ارکان ندوہ نے اس آواز کو خوب پھیلایا۔ مگر آج تک یہ آواز صدا بصحرا ہی ثابت ہوئی۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ تعلیم عربی کی ذمہ دار حکومت وقت نہیں ہے بلکہ مختلف انجمنیں ہیں جو اپنے اپنے مذاق کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ ہم نے بھی اپنا مافی الضمیر اہلحدیث مورخہ ۲۶- مارچ ۱۹۳۸ء میں مفصل شائع کیا تھا۔ آج اخبار "ہندوستان" کی ۳۱- جولائی کی اشاعت ہمارے سامنے ہے۔ جس میں فاضل مضمون نگار نے اپنے درد دل کا اظہار بڑی وضاحت سے کیا ہے اس کا ملخص ہم چند فقروں میں پیش کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے سنیں :-

طلبائے عربی کو عربی کے علم ادب میں مہارت نہیں ہوتی۔ عربی بولنا اور لکھنا نہیں جانتے منطق اور فلسفہ جو پڑھایا جاتا ہے اس کا بہت سا حصہ الجھنوں اور لفظی بحثوں پر مشتمل ہے۔ کوئی فن فن کی حیثیت سے نہیں پڑھایا جاتا۔ طلباء میں تنقید کی اہلیت پیدا نہیں ہوتی۔ معمولی سے معمولی مسئلے کو بھی صاف کرنا مشکل ہو جاتا ہے عربی مدرسہ سے نکلا ہوا طالب علم اس دنیا سے کوسوں دور رہتا ہے۔ علم تاریخ، جغرافیہ، سیاست اور اقتصادیات وغیرہ سے واقفیت بالکل نہیں ہوتی: (وغیر ذالک)

ہم اپنے فہم ناقص کے مطابق ان جملہ نقصانوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ بلکہ اس پر اتنا اضافہ کرتے ہیں بعض فارغ التحصیل طلباء کو اردو زبان میں خط لکھنے کا سلیقہ نہیں ہوتا۔ خوشخطی تو بڑی بات اردو املا بھی صحیح نہیں لکھ سکتے۔ علم حساب کے ابتدائی چاروں قاعدے (جمع، تفریق، ضرب، تقسیم) بھی نہیں جانتے، حالانکہ علم فرائض (تقسیم ترکہ) میں ان قاعدوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس قسم کے نقصانات کی تلافی کیونکر ہو سکتی ہے؟

میں نے اپنے خیال کے مطابق چھوٹے پیمانے پر ایک تجویز پیش کی تھی جس کی ابتدا جماعت اہل حدیث کے ساتھ مخصوص تھی مگر اس کی انتہا تمام مدارس عربیہ کو حاوی ہو سکتی تھی۔ تجویز یہ تھی کہ

اہل حدیث کے بڑے بڑے مدارس کا ایک ایک نمائندہ (ان کے علاوہ کوئی صاحب جن کو علوم عربیہ سے دلچسپی ہو) ہر سال مدرسہ رحمانیہ دہلی میں جمع ہو کر سال بھر کے تعلیمی تجربات پیش کیا کریں اور آیندہ تعلیمی ضروریات پر غور کیا کریں؛

میرا خیال تھا کہ اگر اس تجویز پر عمل کیا گیا تو کوئی تعجب نہیں کہ کسی روز ہندوستان میں اہل حدیث یونیورسٹی بھی متشکل نظر آئے۔ میں اب بھی مایوس نہیں ہوں اس لئے شیخ عبدالوہاب صاحب مہتمم مدرسہ رحمانیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں۔

سردست مدرسہ رحمانیہ دہلی، جامعہ عربیہ دارالسلام عمر آباد (مدراس) مدرسہ لہریا سرائے دربھنگہ وغیرہ کے نمائندے دہلی میں جمع ہوں۔ علمائے دہلی میں سے ان حضرات کو بھی شامل کیا جائے جو علوم عربیہ میں کافی دسترس رکھتے ہیں۔ بلکہ علی گڑھ کالج کے بعض قابل اساتذہ کو بھی شرکت کی دعوت دیجائے پہلی صحبت میں اس بورڈ کو باضابطہ بنایا جائے جس سے مراد یہ ہے کہ ذمہ دار عہدیدار مقرر کئے جائیں اور حسب لیاقت کام ان کے سپرد کیا جائے اور وہ تمام ابتدائی امور جو مجلسوں کے ہوتے ہیں طے کر لئے جائیں۔ پھر دیکھئے خدائی نصرت و تائید کیسے نازل ہوتی ہے۔

میری ناقص رائے "ہندوستان" کے فاضل نامہ نگار سے بھی چند قدم آگے ہے۔ میں مدارس عربیہ کے طلباء کے لئے انگریزی اور سنسکرت بھی اقتضائے زمانہ کے ماتحت ضروری جانتا ہوں۔ میں نے اپنی آواز آلہ نشر الصوت (ریڈیو) کی طرح فضائے ملک میں پھیلا دی ہے۔ اب اسکو شرف قبولیت بخشنا اہل حدیث کا کام ہے۔ اگر موجودہ نسل اس ضرورت کو محسوس نہیں کرے گی تو آیندہ نسلیں (انشاء اللہ) ضرور کریں گی ؛

خادم کعبہ اور حج کمیٹی

اخبار "خادم کعبہ" نے حج کمیٹیوں پر اعتراض کیا تھا کہ یہ کمیٹیاں سرکار کی مقرر کردہ ہیں۔ انتخاب سے نہیں بنیں۔ اس لئے حجاج کی کوئی خدمت نہیں کرتیں۔ اس کے جواب میں "اہلحدیث" میں ایک مختصر سا نوٹ لکھا گیا تھا۔ جس کے جواب میں خادم کعبہ نے اپنی خدمت کعبہ دکھانے کو ۲۹- جولائی کے پرچہ میں ایک طویل مضمون شائع کیا۔ جس کے دیکھنے سے ادنےٰ عقل کا آدمی بھی مضمون نگار کی غرض و غایت سمجھ سکتا ہے۔ اس لئے ہم مکتب اللہ علیہ للحج کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ خادم کعبہ کے ایسے مضامین غور سے پڑھیں اور بتائیں کہ خدمت کعبہ اسی کا نام ہے؟ اس مضمون میں بھی حکومت پنجاب کی شکایت کی گئی ہے کہ اس نے حج کمیٹی انتخاب سے نہیں بنائی۔ ہم بھی اصل مقصد کی تائید کرتے ہیں کہ حکومت حج کمیٹی انتخاب سے بنائے۔ لیکن حکومت اگر جواب میں یہ کہے کہ خادم کعبہ جس انجمن کی سرپرستی میں بنا اجرا ظاہر کرتا ہے یعنی آل انڈیا پلگرمز پروٹیکشن لیگ (انجمن محافظ حجاج ہند) اس کا وجود کہاں ہے اس کا انتخاب کب ہوا؟ اور اس کے ممبر کون کون ہیں؟ ان باتوں کا جواب دینا خادم کعبہ کے ذمے ہوگا۔ ہمیں تو ان سوالوں کا جواب سننے کی ضرورت نہیں

متفرقات

نور توحید مع حیات ثنائیہ | رسالہ "نور توحید" کی کتابت شروع ہے۔ عنقریب طباعت بھی شروع ہو جائیگی۔ رسالہ ہذا میں مختصر سوانح ثنائیہ بھی شائع کی جائے گی۔

"شمع توحید" کے شیدائی آج تک اس کو طلب کر رہے ہیں مگر رسالہ ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے ابھی سے اعلان کیا جاتا ہے کہ "نور توحید" کے شائقین ابھی سے اپنی فرمائشات بھیجدیں تاکہ بعد میں تکلیف نہ ہو۔ اور مطلوبہ تعداد نسخ سے مطلع فرمائیں۔ محصول ڈاک بذمہ طالب ہوگا۔

(نیاز مند منیجر الہدیث امرتسر)

ادباء حضرات توجہ فرمائیں | اخبار "اہلحدیث" ۸-اپریل ۱۹۳۸ء کے صفحہ ۱۵ پر آپ نے عربی کا ایک مصرعہ

"هو المسك ما كررته يتضوع"

پیش فرمایا ہے۔ اہل علم مجھے مہربانی کر کے اطلاع دیں کہ یہ شعر کس کا ہے اور کس کے حق میں ہے؟

(ابو طاہر مقیم جنت گڈھ)

ضرورت ہے | اہل حدیث زمیندار بھائیوں سے جہالت دور کرنے کی خاطر ہم اپنے موضع میں نائٹ سکول بالغان و اہل حدیث زمیندارہ لائبریری جاری کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا جملہ انجمن ہائے اسلامیہ، محکمہ عالیہ اصلاح دیہات، محکمہ عالیہ زراعت، تاجران کتب و دیگر سوداگران سے التماس ہے کہ حسب ذیل لٹریچر ارسال فرما کر ثواب حاصل فرماویں

(۱) رسائل، کتب، پمفلٹ، پوسٹر، اشتہارات جو تبلیغی اغراض کے لئے مفت تقسیم ہوتے ہوں۔

(۲) فہرست کتب اردو مذہبی (اہل حدیث و حنفیہ) علاج مویشی و مرغیاں، زراعت، تجارت، باغبانی، کاشت سبزیات وغیرہ۔

(۳) نمونہ جات، اخبارات، رسالہ جات متعلقہ مذہب اہل حدیث، زراعت، باغبانی، تعلیم وغیرہ

(۴) فہارست اردو و انگریزی آلات کشاورزی آب پاشی، بلغ وغیرہ۔

محمد داؤد پنشنر۔ سیکرٹری انجمن اہل حدیث بابر خانوی پوسٹ کھلن براستہ قصور ضلع لاہور

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث | کے لئے بابو سکندر خان صاحب اے-ڈی-آئی ہزارہ نے مبلغ للعہ روپے ارسال کئے ہیں۔

غریب فنڈ | میں از فتویٰ فنڈ ہے۔ جناب سکندر خان صاحب موصوف ۱۴؍ ۔ جناب عبد القدوس صاحب مدراس عہ۔ میزان ہے ۱۴؍ ۔ لاگت فارم فتویٰ نویسی عہ۔ سابقہ بذمہ فنڈ عہ ۔ جملہ ۱۴؍ ۔ بقایا للعہ ۔ از سائلین ۸۵ بلال احمد ہے۔ ۸۶ غلام محمد قریشی ہے

پھر نہ کہئے ہمیں خبر نہ ہوئی

ماہ اگست میں جن خریداروں کی قیمت اخبار ختم ہے ان کو اہلحدیث ۲۹-جولائی میں اطلاع دی گئی ہے لہذا مکرر یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ قیمت اخبار جلد از جلد بھیج کر شکریہ کا موقع دیں ورنہ پرچہ وی پی بھیجا جاویگا۔ (منیجر اہلحدیث)

۵۹ حافظ کمال الدین ہے ۔ میزان ۱۴؍ بذمہ فنڈ ۶؍

۸۸ سائلین اور ہیں | جو اخبار کے اجراء کے دیر سے منتظر ہیں۔ احباب خیر و دیگر اصحاب دست کرم کشادہ کرتے وقت اس فنڈ کا خاص طور پر خیال رکھا کریں۔ کیونکہ یہ بھی ایک مفید تبلیغی سلسلہ ہے۔ چونکہ سائلین بکثرت ہیں اور آمد کم ہے۔ اس لئے تا اطلاع ثانی کوئی صاحب داخلہ نہ بھیجیں۔

اہل حدیث کانفرنس | کے لئے عرصہ سے کوئی امداد نہیں آئی۔ حالانکہ ناظرین اہل حدیث پر بخوبی واضح ہے کہ اس کانفرنس کے وجود سے ہندوستان کے کونے کونے میں توحید و سنت کی تبلیغ ہوئی اور ہو رہی ہے۔ کئی ایک مدرس و مکاتب جاری ہیں جن میں قال اللہ و قال الرسول کی تعلیم دی جاتی ہے۔ کئی مبلغ و واعظ تبلیغ توحید و سنت پر ہیں جو مختلف علاقوں میں دین حق کی اشاعت کر رہے ہیں۔ لہذا معاونین اہل حدیث کانفرنس کو چاہئے جہاں تک ممکن ہو سکے دامے درمے اسکی امداد کریں

گریجوایٹوں اور میٹرک پاس نوجوانوں کو مژدہ | اشاعت اسلام کالج لاہور میں عربی داں گریجویٹوں کو ۲۵؍ اور عربی داں میٹرک ۲۰؍ روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جاتا ہے اور دو سال میں تبلیغ اسلام کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ مزید معلومات اور فارم داخلہ وغیرہ کے لئے پرنسپل کو لکھیں۔ خط و کتابت کا پتہ مفصل لکھئے۔

دعائے صحت | میرا لڑکا سات ماہ کا چھت سے گر پڑا ہے۔ سخت چوٹ لگی ہے۔ ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ داخل ہسپتال ہے۔ ناظرین اخبار سے استدعا ہے کہ معصوم کے حق میں دعائے صحت کامل فرماویں۔ (سید اولاد حسن کان پور)

ضرورت معاش | میرے ایک دوست کو جنہوں نے سیکنڈ ڈویژن میں ہائی اسکول انٹرمیڈیٹ اردو اعلیٰ قابلیت اور منشی (الہ آباد) کے امتحانات پاس کئے ہیں۔ تلاش ذریعہ معاش ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کی خدمت کی ضرورت ہو تو تحریر فرمائیں۔ (مولوی) عبد الاحد۔ اونچی مسجد فضل گنج کان پور)

ناظرین اہلحدیث کا فرض ہے

کہ اخبار کی توسیع اشاعت کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔

اخبار اہلحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ نرخنامہ طلب کرنے پر ارسال کر دیا جائیگا۔ (منیجر)

بزرگوں کی دنیا - مجموعہ ... (۸۸۴) کے حالات ... منیجر اہلحدیث۔

شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر۔ استنبول۔ بیروت۔ شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو۔ عربی۔ فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔
نمونۃً چند کتب کی عارضی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:-

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	عہ
زاد المعاد۔ ابن قیم سفید	ے	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	ے
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	ے	نسیم الریاض شرح شفا بر حاشیہ شرح شفا ملا علی مصری	ے
تفسیر روح المعانی کامل طبع مصر	عہ		
تفسیر فتح القدیر شوکانی	عہ		

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں۔ اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار۔ دہلی

سرمہ نور العین

مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب
کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ
پتہ:- **مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ**

طلائے اعظم

بری عادتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں مانع نہیں۔
قیمت عہ۔ محصول ڈاک ۸
المشتہر:- **مینجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ**

عجیب الاثر فلیویا مقوی (رجسٹرڈ)

وعدہ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار کرنیوالے کو انعام اور قیمت واپس۔ ایمان والوں کو یقین کرنا چاہئے کھوئی ہوئی طاقت۔ صحت۔ نئی جوانی۔ ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان بغیر قضا حاجت کے نہیں رہ سکتا۔ سرعت، جریان جڑ سے غائب۔ ایک متقی پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ
لکی ٹانک رجسٹرڈ مرد۔ عورت دونوں کے لئے مقوی ہے۔ قیمت عہ
پتہ:- **نظام برادرز ۲۵ فرید کوٹ پنجاب**

اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر

مصنفہ مولانا شبلی مرحوم۔ شہنشاہ عالمگیرؒ کے متعلق صحیح اور مستند حالات درج ہیں۔ بعض بے بنیاد الزامات کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ جو مخالفین نے تعصب سے مشہور کر رکھے ہیں۔ قیمت ۶
ملنے کا پتہ:- **مینجر اہلحدیث امرتسر**

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ سردی۔ بلغم۔ درد سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔
جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ے۔ پاؤ بھر ے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

(۸۱۷)

تازہ شہادات

جناب قاری احمد سعید صاحب بنارس۔ اس سے قبل کئی مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں جو مفید ثابت ہوئی۔ ایک چھٹانک اور وی پی ارسال فرمائیں۔ (یکم جولائی ۱۹۳۸ء)
جناب محمد عظمت اللہ خان صاحب فور پور۔ آپ کی تیار کردہ مومیائی نے ہم سب کے لئے مسیحائی کا کام کیا۔ اب ایک پاؤ اور ارسال فرمائیں۔ (۲۶۔ جولائی ۱۹۳۸ء)
جناب عبد الرحمن خان صاحب والد ہاڑی۔ آپ کے پاس سے بہت دفعہ مومیائی منگوائی گئی۔ الحمد للہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ جناب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ آدھ پاؤ اور بھیجدیں۔ (۱۳۔ جولائی ۱۹۳۸ء)
مومیائی منگوانے کا پتہ:- **حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر**

کیونکہ ہم تو ان سب باتوں کی حقیقت سے پہلے ہی واقف ہیں۔

خادم کعبہ نے حج کمیٹی کے فرضی فرستادہ کی رپورٹ کیسے اچھے لفظوں میں لکھی ہے کہ

"حجاز میں جانوروں کو ٹھیک طور پر ذبح نہیں کیا جاتا اس لئے ذبح کرنے کے لئے قصائی ہندوستان سے بھیجے جانے چاہئیں۔

قصائی سے مراد غالباً ٹہل سنگھ جھٹکئی ہوگا جو مولوی ثناء اللہ صاحب کا ہمسایہ ہے"

اہلحدیث | کیسا بازاری فقرہ ہے۔ اس کے لکھنے والے کو ہم جانتے ہیں۔ ایسے فقرات اس کی ذات سے تو کچھ تعجب خیز نہیں لیکن خادم کعبہ کو اس سے جو چار چاند لگ رہے ہیں وہ نمایاں ہیں۔ اگر یہ لکھنے والا اپنے بیان میں سچا ہے تو مع اپنے سٹاف اور صدر کے امرتسر میں آکر میری ہمسائیگی میں کسی ٹہل سنگھ جھٹکئی کا پتہ بتائے تو آمد و رفت کے لئے درجہ دوم (سیکنڈ کلاس) کا کرایہ بھی لیتا جائے۔ میرے پڑوس میں کیا سارے محلے میں بلکہ سارے ڈویژن میں بھی کوئی جھٹکئی نہیں ہے۔

محدثین کا اصول ہے کہ جس راوی کی ایک روایت بھی جھوٹی ثابت ہو جائے اس کی کسی بات کا اعتبار نہیں رہتا۔ ہم اس اصول کے پورے پابند ہیں۔ چونکہ یہ مضمون ادارۂ خادم کعبہ کی طرف سے ہے۔ اس لئے ہم اس اصول کے ماتحت خادم صاحب کی ہر بات کو آئندہ غلط سمجھنے پر مجبور ہونگے۔ تاوقتیکہ بیرونی دلائل سے اس کی صحت ثابت نہ ہو جائے

پھر لکھا ہے کہ ہمیں مکہ شریف کے ادارۂ حج سے کوئی مالی امداد نہیں ملتی۔ ہم وقت پر دکھائیں گے کہ یہ فقرہ ہی غلط ہے۔ سردست خادم کعبہ کے اس نامہ نگار کو اخبار منادی دہلی مورخہ $\frac{5}{38}$ ۶ دیکھنے کی فرمائش کرتے ہیں۔ اور "خادم کعبہ" کو یقین دلاتے ہیں کہ بحکم ؎

مصلحت نیست کہ از پردہ بیروں افتد راز
ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

خادم صاحب ہمیں افشائے راز پر مجبور نہ کریں۔

اسی قسم کی ایک اور گپ بھی ہانک دی ہے۔ جس کی عبارت سراسر کذب (جھوٹ) سے لبریز ہے۔ عبارت مکذوبہ یہ ہے:-

"فتویٰ فروشی ہمارا ذریعہ معاش نہیں ہے۔ ہم نے تین سو روپیہ لے کر سرکار انگریزی کے کسی فتوے پر بھی دستخط نہیں کئے۔ ہم اگر بسلسلہ تبلیغ کلکتہ یا دیناج پور جائیں اور راستے میں ہر مشہور مقام میں قیام کرتے رہیں تو ہم نے ہر جائے قیام سے کرایہ یا سفرخرچ کبھی وصول نہیں کیا"

اہلحدیث | اس منفی عبارت میں مثبت اشارہ اگر میری طرف ہے تو میں اس لکھنے والے کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ ان واقعات کا ثبوت دے جتنی رقم اس طریق سے وصول کی ہوئی وہ ثابت کر دے اس سے ڈبل (دگنی) رقم بطور تاوان کے مجھ سے وصول کرے۔ ورنہ وہ اور اس کے ہم نوا یاد رکھیں کہ حدیث شریف میں آیا ہے:-

کل لحم نبت بالسحت فالنار اولی بہ

یعنی جو گوشت حرام سے پلا ہو اس کو آگ ہی کھائیگی۔

اخیر میں ہم گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ حج کمیٹی کا تقرر حسب خواہش خادم کعبہ انتخاب سے کرے۔ اگر اس کو یہ عذر ہو کہ انجمن محافظ حجاج بھی انتخاب سے نہیں بلکہ خود ساختہ ہے تو میری طرف سے درخواست ہے کہ میری جگہ خادم کعبہ کے سٹاف میں سے کسی کو مقرر کر دے تاکہ میں اور حج کمیٹی کے ارکان سیف حجاج سے محفوظ ہو جائیں۔

آئندہ کسی پرچے میں ان اکاذیب کی تصحیح کے ماسوا خادم کعبہ نے کچھ اور لکھا تو ہم اس تحریر کو قابل توجہ ہی نہیں سمجھیں گے۔

خط و کتابت کرتے وقت ناظرین چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکید ہے۔ (منیجر)

دیسی طریق علاج کے متعلق
تحقیقاتی کمیٹی کا قیام
(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

صوبہ ہذا میں دیسی طبابت جس طریق پر رائج ہے اس کو بہتر اور باقاعدہ بنانے کے متعلق حکومت پنجاب نے جو فیصلہ کیا تھا اس کے مطابق حکومت مذکور نے اس معاملہ کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو آٹھ ممبروں پر مشتمل ہوگی۔ کرنل جی۔جی۔جالی سی۔ آئی۔ای۔ڈی۔ایچ۔ایس۔آئی۔ایم۔ایس۔ انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات پنجاب کمیٹی مذکور کے صدر ہونگے۔ کمیٹی مندرجہ ذیل امور کے متعلق تحقیقات کریگی:-

(الف) دیسی طریق پر علاج کرنیوالوں کا باقاعدہ رجسٹر رکھنے کے لئے کیا تدابیر (اگر کوئی ہوں) اختیار کی جاسکتی ہیں۔

(ب) متذکرہ بالا طریق پر علاج کرنے والوں کی طبی تعلیم کے متعلق کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔

(ج) کیا امور مندرجہ (الف) یا (ب) کے متعلق کسی قانون کی ضرورت ہے اگر ہے تو اس قانون کی نوعیت کیا ہو؟ صاحب صدر کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب کمیٹی مذکور کے ممبر ہونگے:-

(۱) حکیم ظفریاب علی خان لاہور۔
(۲) پنڈت سریندر موہن پرنسپل دیانند آیورویدک کالج لاہور
(۳) خان بہادر ایم مشتاق حمد گرمانی ایم۔ایل۔سی
(۴) راجہ نریندر ناتھ ایم۔ایل۔اے۔
(۵) حکیم محمد حسن قریشی۔ پرنسپل طبیہ کالج لاہور۔
(۶) پنڈت ٹھاکر دت شرما۔ پروپرائٹر امرت دھارا لاہور
(۷) ڈاکٹر محمد یوسف ایم۔ڈی۔ پروفیسر کلینیکل میڈیسن کے کلینیکل اسسٹنٹ (جنہیں انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات پنجاب نے نامزد کیا ہے)
(۸) ڈاکٹر نہال چند سیکری۔ ایل۔ایم۔ایس جو پنجاب کے پرائیویٹ پریکٹیشنرز کی نمائندگی کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔

(لاہور، مورخہ ۲۔اگست ۱۹۳۸ء)

جوابات نصاریٰ۔ مسیحیوں کے اسلام پر اعتراضات (۸۱۹) اور ان کا جواب از مولانا ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۸ر (منیجر)

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۳۷۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ - منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ نتھو ولد حاکم ذات راجپوت سکنہ ڈلہرہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ $\frac{8}{38}$ مقرر کیا ہے - لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں -

دستخط چیئرمین (سلطان علی) مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر:

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۲۶۳

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ - منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ ابراہیم ولد چوہلے خان ذات راجپوت سکنہ جبال تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ $\frac{8}{38}$ مقرر کیا ہے - لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں -

دستخط چیئرمین (سلطان علی) مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر:

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۳۸۵

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ - منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ رحیم بخش ولد کاکا ذات جٹ سکنہ جوری تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ $\frac{8}{38}$ مقرر کیا ہے - لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں -

دستخط چیئرمین (سلطان علی) مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر:

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۲۵۷

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ - منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ عطا محمد ولد مغل ذات گوجر سکنہ لوانکہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ $\frac{8}{38}$ مقرر کیا ہے - لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں -

دستخط چیئرمین (سلطان علی) مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر:

نجد و حجاز مؤلفہ علامہ رشید رضا مصری مرحوم یہ اس کا اردو ترجمہ ہے - جس میں نجد کی تاریخ، نجد کی قوم کے عادات وخصائل اور ان کی مذہبی حیثیت و حالت - سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمن کے سوانح - شریف حسین کی بے وفائی کے حالات درج ہیں - قیمت عہ

تاریخ نجد - قیمت عہ

سفرنامہ بلاد اسلامیہ از حافظ عبدالرحمن امرتسری مرحوم - اسلامی ممالک کے دلچسپ حالات ہیں قیمت ۱۲

سفرنامہ روم مصر شام از مولانا شبلی نعمانی مرحوم - مولانا نے ان ممالک کے حالات تحریر کئے ہیں - قیمت عہ

تاریخ مکہ معظمہ - - - قیمت ۳

تاریخ بنی اسرائیل - - - قیمت ۹

تاریخ ابلیس - - - قیمت ۴

سوانح بخاری امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانحعمری - قیمت ۱

مشاہیر امت رسالہ ہذا میں مشہور صحابہ کرام اور ائمہ دین اور ہر فن کے مشہور اماموں کا ذکر ہے - قیمت صرف ۶

شاہان اسلام حصہ اول - جس میں محمد بن قاسم فاتح سندھ وملتان کے ہندوستان پر حملہ کرنے کے مفصل حالات درج ہیں - قیمت ۱۲

شاہان اسلام حصہ دوم جس میں خاندان غزنوی اور خاندان غوری وغیرہ کے مفصل حالات درج کئے گئے ہیں - قیمت ۱۲

شاہان اسلام حصہ سوم جس میں خاندان غلامان اور خاندان خلجی کے سولہ مشہور بادشاہوں کا تذکرہ ہے - قیمت ۱۲

شاہان اسلام حصہ چہارم تغلق خاندان کے مشہور بادشاہوں کے حالات - قیمت ۱۲

ملنے کا پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

(۸۱۹)

بیکاروں کیلئے بے روزگار نوجوان کتاب "استاد روزگار" منگوا کر اس کو بغور پڑھیں اور اپنے حسب منشا کام شروع کریں - پھر دیکھئے گھر بیٹھے سینکڑوں روپیہ کی آمدنی شروع ہو جائے گی - قیمت ۲ ملنے کا پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں پہلی
غزنوی سفری حمائل شریف
مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ
تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو
کا ہدیہ سات روپے
ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت
اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے
پتہ :- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۳۴۳

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ فتح سنگھ ولد بھگتا ذات راجپوت سکنہ چکوال ملوتراں تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۹/۳۸ مقرر کیا ہے - لہذا جانے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں -

دستخط چیئرمین (سلطان علی) مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر :

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۳۸۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ بھگتو ولد عالم ذات جٹ سکنہ ککر تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۹/۳۸ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں -

دستخط چیئرمین (سلطان علی) مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر :

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۳۴۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ لہناں ولد گجا ذات راجپوت سکنہ چکوال تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۹/۳۸ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں -

دستخط چیئرمین (سلطان علی) مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر :

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۳۵۲

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ بالا سنگھ ولد لہنا ذات جٹ ساکن بھائیکے ڈھوڈے تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۹/۳۸ مقرر کیا ہے - لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں -

دستخط چیئرمین (سلطان علی) مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر :

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۲۷۶

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ بھگت ولد گنیا ذات راجپوت سکنہ جھجھر تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۹/۳۸ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں -

دستخط چیئرمین (سلطان علی) مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر :

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوائیں (منیجر)

الغزالی حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی درج کئے گئے ہیں ہر مسلمان کو ایک دفعہ ضرور پڑھنے چاہئیں - قیمت عمر پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ عہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ ۶ ۔
عام خریداران سے ۔ ۵ ۔
۔ ۔ ششماہی ۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

امرتسر ۱۲۔ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۹۔ اگست ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نغمۂ بیداری (نظم) ۔ ۔ ۔ ص۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲
مشرکانہ تعلیم اور خواجہ صاحب دہلوی ۔ ص۳
شیخ بہاء اللہ کی بابت سوال اور اس کا جواب ص۴
تقلید اور امام شافعیؒ ۔ ۔ ۔ ص۵
شیعہ کے گھر کی شہادت ۔ ۔ ۔ ص۶
آہ! شیخ عطاء الرحمن مرحوم دہلوی ۔ ص۷
اہل بدعت کو دعوت توحید ۔ ۔ ۔ ص۷
ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ ۔ ۔ ۔ ص۸
فلسفہ صلوٰۃ ص۹ ۔ مدرس شاکر ۔ ۔ ص۱۰
اسلام اور خوش طبعی ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۲
فتاویٰ ص۱۳ ۔ متفرقات ۔ ۔ ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ ۔ اشتہارات ۔ ۔ ص۱۶-۲۰

نغمۂ بیداری

(از محمد رفیع صاحب مضطر زیبائی پرتاب گڈھی)

اے مسلم رنجیدہ اے قوم ستم دیدہ
کیا حال ہوا تیرا اللہ کے رستے میں
آلام ومصائب پر کیوں بند ہوئیں آنکھیں
خالدؓ کا زمانہ کیا اب یاد نہیں تجھ کو
آغوش میں کھول آنکھیں وہ دھوپ چڑھی سر پر
تکبیر کے نعروں سے چوکا دے زمانے کو
میدان عمل میں آ شمشیر برہنہ بن
ایمان کے جلوؤں میں یوں ڈوب کے ظاہر ہو

تھے اگلے زمانے میں سب کام ترے چیدہ
اٹھتے ہیں قدم تیرے کس واسطے لغزیدہ
جو مرد ہیں میداں کے ہوتے نہیں رنجیدہ
وہ مرد بہادر تھا تجھ میں ہی سے اک چیدہ
اٹھ بستر غفلت سے اے مسلم خوابیدہ
پھر غیر نظر آئیں ہر گوشے میں ترسیدہ
اب بھی تری ہمت سے ہر ذرہ ہے لرزیدہ
جو دیکھ لے ہوجائے فوراً ترا گرویدہ

ہر شعر ہے مضطرؔ کا اک نغمۂ بیداری
اے مسلم خوابیدہ اے مسلم خوابیدہ

القول المبین ۔ مصنفہ مولوی غلام علی صاحب مرحوم امرتسری۔ تقلید شخصی کا بطلان آیات بینات واحادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ کے ذریعہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ قابل دید

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ
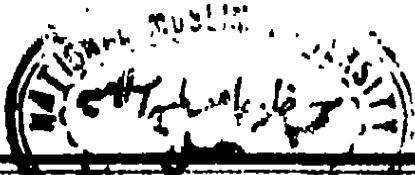
پیروی صحابیات

فیروز پوری۔ اس کتاب میں صحابیات (صحابہ کرام کی بیویوں) کے حالات پنجابی زبان میں نظم کر دیئے ہیں۔ قیمت ۸ر

سوانح بلقیس

حضرت سلیمانؑ کی زوجہ محترمہ ملکہ بلقیس کی مفصل سوانحعمری اور دلچسپ حالات۔ قیمت ۳ر

شداد اور اس کا بہشت

اور اس کے متعلق مفید معلومات درج ہیں۔ قیمت ۲ر

بابل

مشہور شہر بابل کے حالات۔ عجائبات گذشتہ اور باقیات کا بیان۔ پڑھئے اور معلومات حاصل کیجئے۔ قیمت ۶ر

مہر نبوت

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر سوانحعمری۔ بچوں کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت ۲ر

شفاء العلیل اردو ترجمہ القول الجمیل

مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ۔ کتاب ہذا میں اقسام دستار فضیلت اور اس کے جواز عدم جواز پر بحث ہے۔ ساتھ ہی بعض اعمال اور وظائف برائے حل مشکلات و قضاء حاجات مندرج ہیں۔ بہت سے مسائل تصوف بھی زیر بحث آگئے ہیں۔ ۸ر

آئینہ مذاہب امامیہ ترجمہ اردو تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلویؒ جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ۔ ان کے عقائد، اعمال وغیرہ پر عالمانہ طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی میں تھی مگر اردو خوان ناظرین کے لئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے ضرور منگوائیں۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت فی جلد تین روپیہ۔ محصول ڈاک ۱۱ر

رسالہ مجددیہ در بیان تردید عقائد شیعہ

از حضرت مجدد الف ثانی صاحب سرہندیؒ

کتاب ہذا حضرت مجدد صاحب سرہندی کی تصانیف و مکاتیب میں سے ہے۔ اس میں آپ نے اپنے تمام خیالات مبارکہ فرقہ شیعہ کی تردید میں ظاہر فرمائے ہیں۔ اصل مضمون فارسی میں تھا۔ یہ اردو ترجمہ ہے۔ تابلدیہ ہے۔ قیمت صرف ۸ر

اسلامی توحید

مؤلفہ مولانا عبد السلام صاحب بستوی۔ جس میں تعزیہ پرستی، رونا، پیٹنا، علم نکالنا اور جو جو بدعات ماہ محرم میں مروج ہیں ان کی عقلی و نقلی طور پر تردید کردی گئی ہے اور بدلائل ثابت کیا ہے کہ ان رسوم کی اصل شیعہ مذہب میں بھی نہیں۔ تابلدیہ ہے۔ قیمت صرف ۳ر

شہادت حسینؓ

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت عظمیٰ کے صحیح واقعات معلوم کرنا چاہتے ہیں تو "شہادت حسین" ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت ۴ر

خلافت محمدیہ

مصنفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی [illegible] کیا گیا ہے اور مسئلہ [illegible] پر بھی روشنی [illegible] ہے۔ ۳ر

خلافت رسالت

اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے اور تاریخی حوالوں کی روشنی میں مسئلہ خلافت مختلف فیہ کو محقق و مبرہن کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ تابلدیہ ہے۔ قیمت ۱ر

البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین

مصنفہ شیخ محی الدین صاحب مرحوم۔ یہ کتاب اہل حدیث میں بہت مقبول ہے اور بہت پرانی کتاب ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ختم تھی اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوالیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ ہر اہل حدیث فرد کو چاہئے کہ ضرور اس کا مطالعہ کرے۔ قیمت عہ روپے

وید ارتھ پرکاش

مصنفہ پنڈت آتما نند صاحب بٹالوی ست دہرمی۔ اس کتاب میں آپ نے ویدوں کے اندرونی راز وں کی ملمع کاری کا اہتمام کر دیا ہے۔ ان کی تعلیم، اخلاق پر معقول بحث کر کے بدلائل ثابت کیا ہے کہ وید انسانوں، مچھلیوں اور درندوں کے کلام ہیں۔ الہامی ہرگز نہیں۔ آریہ سماج آج تک اس کی تردید نہیں کر سکی۔ تابلدیہ ہے۔ قیمت بجائے ۱ر کے ۱۰ر

القول المبین

مصنفہ مولوی غلام علی صاحب امرتسری مرحوم۔ اس رسالہ میں تقلید شخصی کا بطلان آیات بینات و احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ کے ذریعہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ تابلدیہ ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۸ر

نوٹ:۔ محصول ڈاک [illegible]

پتہ ملنے کا — منیجر ا[illegible]

ہندوستانی صنعت

ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری۔ ہمارے کارخانہ میں ایک عرصہ سے موسم گرما میں بنیان ہر قسم اور موسم سرما میں اونی سوئٹر، پلور، اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور بطور تھوک نو ذونو دہلی و بیرونجات فروخت کئے جاتے ہیں۔ آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش کریں۔ مال بمقابلہ دیگر کارخانوں کے عمدہ اور نرخ میں کم ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر انڈین مینوفیکچرنگ ہوس صدر بازار دہلی

رجسٹرڈ ۱۲ نمبر ۳۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۲۔ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ

مشرکانہ تعلیم
خواجہ صاحب دہلوی کی
مریدین کو تلقین

امت مسلمہ میں بہت سے فرقے مختلف خیال کے پیدا ہوئے اور مٹ گئے۔ مگر ان میں باوجود بہت سے اختلاف کے اس مسئلے پر سب کا اتفاق رہا کہ سجدہ خدا کے سوا کسی کو جائز نہیں۔ بلکہ اس پر بھی اتفاق رہا کہ جو کام بطور عبادت اسلام نے بندوں پر مقرر کیا ہے وہ سارا یا اس کا کوئی حصہ مخلوق کے لئے جائز نہیں۔ مثلاً نماز اپنی ہیئت مخصوصہ کے ساتھ یا اس کا کوئی رکن کسی مخلوق کے لئے جائز نہیں۔ مثلاً قیام یا رکوع یا سجدہ وغیرہ کسی مخلوق کے لئے جائز نہیں۔ اسی طرح روزہ وغیرہ جملہ عبادات خدا تعالےٰ کی ذات سے مخصوص ہیں۔ اسی لئے ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم ان لوگوں کے اقوال دیکھتے ہیں یا ان کے کسی مذہبی پیشوا کی زبان یا قلم سے سنتے یا پڑھتے ہیں کہ سجدہ مخلوق کو بھی جائز ہے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی اس خصوص میں خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ آپ کی تلقین آپ کے اخبار منادی مورخہ ۲۲۔ جولائی سنہ حال میں شائع ہوئی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :-

"خدا سمت کعبہ میں بھی قابل سجدہ وعبادت ہے۔ اور سمت مشرق وشمال وجنوب میں بھی۔ اور خود وجود انسانی میں بھی۔ کیونکہ وہ انسانی وجود میں بھی موجود ہے۔ جیسا کہ اس نے فرمایا ہے :-

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ

"ہم آدمی کی رگ جان سے بھی قریب تر رہتے ہیں۔ رگ جان حبل الورید کا ترجمہ ہے۔ اور حبل الورید ایک لفظ ہے۔ مگر صوفی جانتے ہیں کہ حبل الورید سے مراد کیا ہے اور ورید کا مطلب کیا ہے۔ اور اقرب کا اشارہ کس طرف ہے۔ اور نحن (ہم) کہنے والا کون ہے اور اس ہم ہی کے دعوے میں وہ اپنی ذات کے کس جلوہ کو نمایاں کرنا چاہتا ہے یقین کرو۔ یقین مانو۔ یقین دیکھو اور یقین کی آگ میں اپنی خودی اور موہوم وجود کو نابود کرنے کیلئے جلا ڈالو تاکہ ہر سمت کے سجدہ میں ساجدین کو مسجود کا چہرہ نظر آجائے" (منادی ص ۲۲ جولائی ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث خواجہ صاحب کی دلیل کیا اچھی ہے کہ خود انسان میں بھی خدا ہے۔ اس لئے انسان کو سمت سجدہ بنانا جائز ہے۔ مگر خواجہ صاحب! یہ تو بتایئے کہ جس عقیدہ سے انسان مسجود میں خدا موجود ہے اسی عقیدہ سے سجدہ کرنے والے انسان میں بھی خدا موجود ہے۔ پھر خود خدا خدا کو سجدہ کیوں کرے۔ ہم آپ کو عارفانہ عینک دیتے ہیں اُسے لگا کر آپ دیکھئے کہ بت خانے میں مہادیو کی جو مورتی ہے اور گرجا گھر میں مسیح کی صلیب کی جو تصویر ہے کیا ان میں خدا نہیں؟ پھر کیا ان سب چیزوں کو سجدہ کرنا جائز ہے؟

خواجہ صاحب! ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ہم باکمال صوفی نہیں ہیں لیکن باکمال صوفیوں کو جانتے ہیں۔ اسی لئے ان میں سے ایک دو باکمال حضرات کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ آپ بھی ان شہادتوں پر غور کریں۔ اور قبولیت سے ہمیں اطلاع دیں۔

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی جو بڑے بلند پایہ صوفی ہیں۔ صاف لکھتے ہیں :-

الممکنات ماشمت رائحۃ الوجود

یعنی ممکن الوجود مخلوق نے وجود کی بو بھی نہیں سونگھی اس کی تشریح مولانا جامی کی ایک رباعی میں سنئے۔ سچ تو یہ ہے کہ مجھے آج معلوم ہوا کہ یہ رباعی آپ ہی کے حق میں کہی گئی ہے۔ غور سے سنئے! مولانا مرحوم کس لطیف پیرائے میں موحدانہ کلام فرماتے ہیں :- ؎

رفتم بتماشائے گل آں شمع طراز
چوں دیدمیاں گلشنم گفت بناز
من اصل وگلہائے چمن فرع من اند
از اصل چرا بفرع مے مانی باز

اگر امکان میں ہو تو مولانا جامی کا وہ قلم چوم لوں جس سے یہ رباعی لکھی گئی ہے۔ مولانا موصوف خدا کی مخلوق کو مسجود یا مطلوب، مقصود یا محبوب بنانے والوں کو ڈانٹ بتلاتے ہیں کہ ایسا کرنا خدا کے ساتھ شرک کرنا ہے۔

اس سے بڑھ کر ایک اور لطیف رباعی سنئے فرماتے ہیں :- ؎

انتخاب الاخبار

——— امرتسر آج (۱۵ اگست) کئی روز کے بعد معمولی سی بارش ہوئی۔ شملہ اور بٹالہ وغیرہ شہروں کے قرب وجوار میں بارشیں ہونے سے ہوا مرطوب چلتی رہتی ہے۔ تاہم مزید بارش کے لئے دعا کریں۔

——— امرتسر ۸۔ اگست کو آنریبل وزیر اعظم پنجاب وچوہدری چھوٹو رام تشریف لائے۔ ۹۔ اگست کو وزیر اعظم موضع کھلچیاں ضلع امرتسر تشریف لے گئے۔ جہاں کئی ہزار کسان ودیگر اشخاص جمع تھے۔ وہاں کے معززین نے ایک سنہری تلوار و "حیات پنجاب" کا خطاب وزیر اعظم کو دیا۔ وہاں سے فارغ ہو کر ترنتارن واجنالہ بھی تشریف لے گئے۔

——— یونینسٹ پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ زمیندارہ بلوں کے حق میں ۲۸۔ اگست کو مظاہرے کئے جائیں (یہ بل اردو وانگریزی میں گورنمنٹ کی طرف سے طبع ہو چکے ہیں جو ارزاں نسخہ پر سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور سے مل سکتے ہیں) نیز ان بلوں کی تائید میں ۴۔ ستمبر کو لائل پور میں کانفرنس ہوگی۔ جس کی صدارت وزیر اعظم پنجاب فرمائیں گے۔

——— امرتسر میں سکھوں کی طرف سے جو سول نافرمانی جاری تھی وہ اب بند ہوگئی ہے۔ کیونکہ دفعہ ۱۴۴ کی پابندی علاقہ ممنوعہ سے ہٹالی گئی ہے۔

——— لاہور۔ بیگم شاہ نواز ایم۔ ایل۔ اے کے خاوند میاں محمد شاہ نواز صاحب عرصے بعارضہ فالج بیمار رہ کر ۱۱۔ اگست کو فوت ہو گئے۔

——— وائسرائے ہند مع لیڈی وائسرائے اوائل اکتوبر میں کشمیر جا رہے ہیں۔

——— راولپنڈی کے ایک بجلی کے ماہر ایس مہندر سنگھ نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے کہ جس سے سورج کی کرنوں کو یکجا کر کے بڑی بڑی مشینوں کو چلایا جا سکے گا۔

——— حکومت پنجاب نے سونی پت۔ دیپالپور۔ بھلوال۔ حصار۔ قصور۔ لائل پور اور ڈیرہ غازیخان میں قرضہ بورڈ جاری کئے ہیں۔

——— امرتسر ڈسٹرکٹ بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ جن لوگوں کی آمدنی ۱۷۰ روپیہ سے زائد ہو ان پر ٹیکس عائد کیا جائے۔

——— افواہ ہے کہ صوبہ سرحد کا فقیر دینا۔ ڈیرہ اسماعیل خان و بنوں پر حملہ کرنے کی غرض سے لشکر جمع کر رہا ہے۔

——— بنوں کی ایک اطلاع ہے کہ قبائلیوں نے ایک ہوائی جہاز کو گولیاں مار کر نیچے گرا لیا۔ جن میں چند انگریز تھے۔ جن کو قبائلیوں نے زندہ گرفتار کر لیا۔

——— ضلع بنیا۔ گونڈا میں سیلاب آنے سے سینکڑوں دیہات زیر آب ہو گئے۔

یاد رکھئے

جن خریداروں کی قیمت ماہ اگست میں ختم ہے اور ۲۶۔ اگست تک وصول نہ ہوگی ان کے نام آیندہ پرچہ وی پی کیا جائے گا۔

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

——— جدہ کے برطانوی قونصل خانے میں ڈاکٹر مرزا غلام رسول انڈین میڈیکل آفیسر مقرر کئے گئے ہیں۔

——— جلالۃ الملک ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہٖ نے تنظیم عساکر کے متعلق احکام جاری کر دیئے ہیں کہ آہن پوش موٹروں، ٹینکوں اور طیاروں سے تعلق رکھنے والے افسروں اور سپاہیوں کو ڈھیلا لباس پہننے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اب یہ بھی تجویز ہو رہی ہے کہ جنگی وہوائی فنون کے مدارس اندرون ملک کھول دیئے جائیں۔

——— مکہ مکرمہ کے بازار قشاشیہ میں گوشت، سبزی اور پھلوں کی ایک عظیم الشان مارکیٹ کھل گئی ہے۔

——— جدہ بندر کے قریب ہی اینگلو امریکن کمپنی نے اپنے استعمال کے لئے ایک شاندار بندرگاہ تیار کی ہے۔

——— قاہرہ میں محمد علی پاشا قضیہ فلسطین کے سلسلہ میں اسلامی ممالک کے سرکردہ رہنماؤں کی ایک کانفرنس کرنا چاہتے ہیں۔ جس میں شمولیت کے لئے مسٹر جناح کو بھی دعوت موصول ہوئی ہے۔

——— روس کے وزیر خارجہ نے سرحد کے تصفیہ کے لئے جاپانی تجاویز کو منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ دونو حکومتوں میں اب عارضی صلح ہو گئی ہے۔

——— آیندہ ہندوستان میں کسی قسم کی کان میں عورتوں کو زیر زمین کام کرنے کے لئے ملازم نہیں رکھا جائیگا۔

تصحیح | "اہلحدیث" ۱۲۔ اگست ص۹ کالم اول سطر ۱۷ یوں صحیح ہے:- "بتائیے وہ قرآن مجید کی تائید کرتے ہیں یا تردید؟" ناظرین تصحیح فرمالیں۔

مضامین آمدہ | ابونعیم عبدالرحیم صاحب۔ محمد خان صاحب گوندل ۳ عدد۔ مولوی محمد ایوب صاحب۔ مولوی عبد السلام مولوی محمد داؤد صاحب۔ مولوی محمد یوسف صاحب ابو طاہر صاحب۔ عبد الخالق صاحب۔ مولوی عبد الرؤف عبد الخالق۔ صالح بن سلمان صاحب۔ حاجی ابراہیم۔

غیر مقبولہ | عتیق ان سے خدا سمجھے (نظم)۔ کیا متوفی عنہا زوجہا عورتیں سرمہ وغیرہ بعذر بھی لگانے کی مجاز نہیں ہیں۔ اظہار صداقت۔ منظر قیامت۔ حجۃ الوداع۔ خیالات نفسانی۔ کل نفس ذائقۃ الموت۔ خصماء بہائم۔

ملک امام خان صاحب | جہاں کہیں ہوں اپنے مفصل پتہ سے اطلاع دیں۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

ضرورت ہے | ہمارے دفتر میں ایک ایسے کاتب صاحب کی ضرورت ہے۔ جس کا خط نہایت اعلیٰ ہو۔ مذہب اہل حدیث رکھتا ہو۔ طبیعت بالکل سادی اور زمانہ حال کے صوفیوں میں سے نہ ہو۔ قیام وطعام کا انتظام ہمارے ذمہ ہوگا۔ اپنے اپنے نمونہ تحریر اور انتہائی رعائتی اجرت لکھ کر مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

محمد رحمت اللہ مینیجر دار الکتب سلیمانی
قصبہ روڑی۔ ضلع حصار۔ (پنجاب)

اور بے رحمی سے دھتکارا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مساجد سے اِن اللہ والے لوگوں کو بے دردی سے باہر نکالا جاتا ہے۔ بتائیے۔ آخر جرم یہی ہے کہ تقلید کا استیصال کرتے ہیں اور اقرار اُس چیز کا کرتے کراتے ہیں کہ جس کا خود صحابہ کرام اقرار فرماتے تھے یعنی الیس حسبکم سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.... ما حسبکم سنة نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم نسائی شریف صلاح ۲ باب ما یحل من حبس عن الحج ؎

اھل الحدیث ھم اھل النبی وان
لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا

ہاں تقلید کے استیصال پر غلط عام اور صحیح تمام کے ماتحت آپ کو ناراضگی ضرور آئیگی مگر کیا کیا جائے! جبکہ ائمہ اسلام سلف صالحین نے خود اس کا استیصال فرما دیا ہے لہذا ہم مجبور ہیں کسی طرح بھی تقلید کے دائرہ کے اندر نہیں آسکتے۔ بجز اس کے کہ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کو کافی سمجھیں۔ ولیس اللھم اشہد اشھد۔ دیکھو امام شافعیؒ جو کہ دوسری صدی اور خیر القرون کے ائمہ اسلامؒ سے بلند پایہ اور مایہ ناز بزرگ انسان ہیں جن کی تقلید کا بھی اہل دنیا نے بہت چرچا مچا رکھا ہے۔ اپنی کتاب فقہ اکبر مطبوعہ مصر ۵ میں تقلید کا کیسے استیصال کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں :۔

اعلموا اسعدکم اللہ ان کل مکلف مامور بمعرفة اللہ تعالیٰ ومعنی المعرفة ان یعلم المعلوم علی ما ھو علیہ بحیث لا یخفی علیہ شئی من صفات المعلوم و بالظن والتقلید لا یحصل العلم والمعرفة لان معنی الظن تجویز الامرین ومعنی التقلید قبول قول من لا یدری ما قال من این قال وذلک لا یکون علما دلیلہ قولہ تعالیٰ (فاعلم انہ لا الہ الا اللہ) فامر بالمعرفة لا بالظن والتقلید۔ انتھی۔

اس عبارت کا معنی ہم تو اتنا سمجھ سکتے ہیں کہ ہر مسلمان کو فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت و پہچان حاصل کرے کہ خدا ضرور ہے اور ہے بھی ایک بے مثل و مثال اور ظن اور تقلید کے ساتھ علم اور معرفت حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ ظن کا معنی ہے صحیح و غلط کے مابین شک میں رہنا اور تقلید کا معنی ہے قبول کرنا اُس شخص کے سخن کو کہ پتہ نہ چلے کہ جو کچھ کہتا ہے کہاں سے کہتا ہے اور یہ ظن و تقلید علم نہیں ہے۔ دلیل ان کے علم نہ ہونے کی یہ قول باری تعالیٰ ہے کہ فاعلم انہ لا الہ الا اللہ یعنی یقین کر اور دل سے جان رکھ کہ ایک برحق معبود اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے۔ پس اللہ پاک نے معرفت دعلم کے ساتھ امر اور حکم فرمایا ہے نہ کہ ظن اور تقلید کے ساتھ۔ حاصل یہ کہ تقلید علم نہیں مقلد عالم نہیں ہے۔ تقلید سے معرفت نہیں آسکتی۔ مقلد کو اللہ تعالیٰ کی پہچان حاصل نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ فاعلم انہ لا الہ الا اللہ فرمایا ہے نہ کہ قلد انہ لا الہ الا اللہ۔

پس ہم نے تو امام شافعیؒ کی مذکورہ بالا تحریر کا یہی مفہوم سمجھا ہے جو ظاہر کیا ہے۔ ہاں اگر کسی محب تقلید کو وہم ہو تو اطلاع فرماوے۔ وورنہ حرفِ انتقاد نقل شدت شدت نہ باشد۔

تقلید کا استیصال اور دیکھئے۔ مایہ ناز حنفیہ کے قلم سے ترمذی شریف ج۱ صـ۱ باب ما جاء فی التمتع میں ہے کہ ایک شامی شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے تمتع بالعمرہ الی الحج کے متعلق سوال کیا تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ یہی حلال ہے۔ جس پر اُس سائل نے کچھ وہم پیش کیا۔ آخر حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ لقد منعھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حاشیہ پر ملا علی قاریؒ کیا خوب لکھتے ہیں :۔

والمعنی ان ھذا یکفی فی الجواب ان کنت من اھل التحقیق دون اھل التقلید۔

یعنی معنے یہ ہے کہ ابن عمر صحابیؓ نے اُس شامی کو فرمایا کہ اگر تو محقق ہے تو تیرے لئے رسول اللہؐ کی حدیث کافی ہے اور اگر تو مقلد ہے تو تیرا حق ہے کہ حدیث کے مقابلہ میں ادھر ادھر کے اقوال و افعال پیش کرے۔

مذکورہ بالا حوالہ سے یہ بھی ظاہر باہر ہو گیا کہ مقلد کو محقق کہنا قطعاً ناجائز ہے۔ محقق وہی ہوگا جو کہ سوال کے جواب میں سیدھا کہہ دے کہ لقد منعھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہ فلاں یوں کہتا ہے اور فلاں یوں۔ چنانچہ کتب اصول میں لکھا ہے کہ

مستند المقلد قول امامہ

ولس۔ مذکورہ بالا حوالہ دیکھ کر فرمان ایزدی یاد آتا ہے کہ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا فللہ الحمد۔

استیصال تقلید کے لئے یہ بھی سمجھنے کے لئے کافی ہے کہ سارے قرآن کریم اور سب احادیث صحیحہ میں کہیں بھی اور کسی صیغہ صرفی کے ساتھ بھی تقلید کا لفظ تابعداری کے معنے کے ساتھ بالکل وارد نہیں ہوا اگر ہیں تو یہی لفظ ہیں۔

اِتَّبِعُوْا - اَطِیْعُوْا - اَسْلِمُوْا - آمِنُوْا - اِسْئَلُوْا - خُذُوْا - اَجِیْبُوْا - وغیرہ

اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلعم فداہ ابی و امی کے ہاں یہ لفظ بمعنے اتباع کچھ درجہ رکھتا تو ضرور کسی نہ کسی جگہ اس کا اطلاق فرمایا جاتا۔ اور متروک عن النظر نہ فرمایا جاتا۔ فافہم ان کنت فہیما یہی وجہ ہے کہ جب کبھی مقلدین کے ساتھ مناظرہ کیا جاتا ہے تو یہی رٹ لگائے رکھتے ہیں کہ فلاں آیت سے یوں تقلید نکلتی ہے اور فلاں حدیث سے یوں تقلید نکلتی ہے۔ ایسی نکلتی نکاتی سنائے جاتے ہیں کہیں یہ نہیں پڑھتے کہ قال اللہ یا قال رسول اللہ قَلِّدُوا اللہ یا قَلِّدُوا الرسول وغیرہ ؎

مناظرہ با مقلد ہمچو حلوا خوردن باشد
کہ آں مسکین نمے داند بدون تقلید چیزے را

استیصال تقلید کی چوتھی دلیل یہ ہے کہ خود ائمہ اربعہ کرامؒ غیر مقلد اہل حدیث تھے۔ بعض مقلدین جھٹ جواب دیتے ہیں کہ صاحب وہ ائمہ تو مجتہد تھے ان کو تقلید سے کیا تعلق۔ مگر یاد رہے کہ ہم ان کے مجتہد ہونے سے تو منکر نہیں ہیں۔ ہم نے تو یہ بتانا ہے کہ جب وہ بسبب مجتہد ہونے کے ہی ہی مقلد نہ تھے تو

آمد سحراں دلبر خونی جگراں
گفت اے ز تو بر خاطر من بار گراں
شرمت بادا من بسوئے تو نگراں
باشم تو نہی چشم بسوئے دگراں

اللہ اللہ !! کس قدر بلند پایہ توحید ہے۔ مولانا رمزاً فرماتے ہیں کہ میں (جامی) جب کسی مخلوق سے تعلق محبت پیدا کرتا ہوں تو محبوب حقیقی کی طرف سے ڈانٹ ڈپٹ آتی ہے کہ جامی ! تجھ کو شرم نہیں آتی کہ میں (خدا) تیری طرف دیکھ رہا ہوں۔ اور تو دوسرے لوگوں کو دیکھ رہا ہے" کس قدر زور کلام ہے۔

خواجہ صاحب ! یہ ہے صوفیانہ توحید۔ جو وہابیانہ توحید سے بھی بلند ہے۔ ایک آپ جیسے صوفی ہیں کہ مخلوق کو پیر ہو یا فقیر، حجر ہو یا شجر مظہر قدرت بتا کر سجدہ کراتے ہیں

؎ ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

الراقم مرزا غلام احمد قادیانی۔

بتلائیے ! مسیحیت کا مدعی رسول ہوتا ہے یا خدا جو لقب بھی آپ ایسے مدعی کے لئے تجویز کریں گے ہم مرزا صاحب قادیانی کو اسی لقب سے ملقب سمجھ لیں گے۔ کیونکہ وہ بھی شیخ بہاء اللہ کی طرح مدعی مسیحیت تھے۔ پس اب یہ فیصلہ قادیانی جماعت کے ہاتھ میں ہے کہ بہاء اللہ ایرانی مدعی مسیحیت کو مدعی رسالت کہیں یا مدعی الوہیت ؎

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

قادیانی مشن
شیخ بہاء اللہ ایرانی کی بابت سوال
اور
اس کا جواب

عرصہ سے یہ مسئلہ ہماری طرف سے شائع ہوتا آیا ہے۔ جس کا ثبوت ہم بدلائل کثیرہ دے چکے ہیں کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی مدعی رسالت تھے۔ باوجود اس کے قادیانی اخبار "الفضل" ۲ جون میں لکھا گیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ کا دعویٰ متعلقہ رسالت بہاء اللہ غلط ہے اگر وہ سچے ہیں تو اس کا ثبوت دیں بلکہ وہ (بہاء اللہ) الوہیت کا دعویدار تھا۔

اصل بات یہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ کا دعویٰ رسالت کرنے کے بعد چالیس سال تک زندہ رہنا قادیانی رسالت کے لئے سخت مضر ہے اس لئے وہ ان کو مدعی رسالت کی بجائے مدعی الوہیت بتلاتے ہیں۔ آج تک ہم نے جتنے ثبوت اپنے دعوے پر پیش کئے ہیں وہ سب کتب بہائیہ سے ماخوذ ہیں۔ خود شیخ بہاء اللہ کا الہام جس میں آپ لفظ "رسول" سے مخاطب ہیں آپ کی کتاب "اقدس" میں مرقوم ملتا ہے اس کے علاوہ خدا کی طرف سے قرآنی طرز پر بصیغہ خطاب بلفظ "قل" بہاء اللہ کا مخاطب ہونا آپ کے دعویٰ نبوت و رسالت ثابت کرنے کو واضح دلیل ہے۔

ملاحظہ ہو کتاب "اقدس" (از بہاء اللہ) صفحات ۵۴۔ ۵۹۔ ۷۴۔ ۷۶ وغیرہ۔

اس زبردست دلیل کے بعد ہم ایک دلیل شیخ بہاء اللہ کے دعویٰ رسالت پر ایسی پیش کرتے ہیں جس کے سامنے قادیانی جماعت کی گردنیں بحکم (فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ ۝) جھک جائیں گی۔ ناممکن ہے کہ بحیثیت مرزائی ہونے کے ہمارے دعوے کی تکذیب کر سکیں۔ پس سنئے !

قادیانی نبی حضرت مرزا غلام احمد صاحب جماعت مرزائیہ کے حقیقی پیشوا جو بقول جماعت مرزائیہ حکم، عدل، صادق، مصدوق اور مسیح موعود ہو کر تشریف لائے تھے۔ ان کا اپنا قول ہے :۔

"آج پرچہ پیسہ اخبار ۲۷۔ اگست ۱۹۰۵ء کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہوا کہ حکیم مرزا محمود نام ایرانی لاہور میں فروکش ہیں وہ بھی ایک مسیحیت کے مدعی کے حامی ہیں۔

(دیکھو لاہور ٹائٹل پیج صفحہ ۲)

اس عبارت کے نیچے صاف لفظوں میں لکھا ہے

تقلید اور امام شافعیؒ

(از قلم مولوی عبد المتین صاحب خطیب جامع مسجد احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور)

آہ ! تغیرات زمانہ نے آہستہ آہستہ ہر ہر امر شرعی میں ردّ و بدل کر دیا اور بعض بعض امور کو تو ایسا نسیًا منسیًا کر دیا کہ سطح ارضی پر اُن کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ کیوں نہ ہو جبکہ یہ زمانہ بھی عنقریب آنے والا ہے کہ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اللّٰہ اللّٰہ۔ اس پر ہی بس نہیں کی بلکہ اہل دنیا نے معاملہ بالکل برعکس کر دیا ہے۔ یعنی صحیح کو غلط کر دیا اور غلط کو صحیح۔ بیماری کو صحت کہنے لگے اور صحت کو بیماری۔ وقس علیٰ ہذا۔ نمونے کے طور پر دیکھنا ہو تو مثلاً داڑھی کو دیکھو کہ کیسے برعکس ہو گیا ہے کہ کٹانے منڈانے والا بے عیب تصور کیا جاتا ہے اور سنت کے موافق رکھنے والا عیب دار۔ اسی طرح شادی غمی رسومات جاہلیہ کے ساتھ نباہنے والے کو نظر تحسین سے دیکھا جاتا ہے اور سنت کے موافق نباہنے کو نظر حقارت سے۔ اب آئیے اصل مقصود آئمہ کرام غیر معصومین کی تقلید کرنے والے کو مرحبا کہا جاتا ہے مگر بیچارے متبع سنت مطیع رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو نہایت

آہ! شیخ عطاء الرحمٰن مرحوم

وقلت راثیا الصدیق الکریم الشیخ عطاء الرحمٰن ناظم المدرسۃ الرحمانیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ

العیش نوم وموت المرء یقظتہ	وانت بینھما کالوھم یا فطن
ماذا تؤمل فی الدنیا وبھجتھا	ولا یصاحبك منھا المال والوطن
ولا یساعدك اخوان ولا ولد	اذا تربت وخلیٰ روحك البدن
دع زخارف ذی الدنیا فلیس بھا	ما ینفع المرء الا البستر والکفن
علام حزنك فیما فات من امل	ولا یرد علیك الفائت الحزن
ماذا یقیك اذا ما حان حینك من	رب الوری لا جیوش لا ولا حصن
عطاء رحمٰن قد لاقین مغفرۃ	من غافر الذنب ستار لہ المنن
بل رمسك شؤبوب الحنان وقد	وافاك من ربك الرضوان والعدن
فی بعدت وقد خلفت مدرسۃ	دینیۃ تتھادیٰ سوحھا السنن
حییت سنۃ طٰہٰ بعد موتتھا	وانت ما بقیت من اجرھا تمن
فیھا من العلماء الغرتر اسھا	عزائم الخیر والاخلاص والمنن
لذاك خلفت اولاد مکرمۃ	ھم یأنسون بکم والخیر قد امنوا
خیر الاود من یتبع اباکرما	ان الکریم بخیر الخلق م تھن
ثم الصلوٰۃ علی المختار من مضر	ما غرد الطیر وما اھتزت الغصن

(راقمہ:- خلیل بن محمد عرب۔ بھوپال)

اہل بدعت کو دعوت توحید

(از مولوی محمد داؤد ارشد از کوٹلی رائے ابو بکر ضلع لاہور)

ناظرین کرام! ابتدائے آفرینش سے لیکر دنیاء عالم میں دو ہی قسم کے لوگ رہے ہیں اور آج بھی موجود ہیں۔ اگر ایک طرف اہل توحید اعلاء کلمۃ الحق کے لئے دنیا کے سامنے آتے ہیں تو دوسری جانب اہل بدعت بھی اپنا دجل و فریب کا جال پھیلانے میں کوشاں اور سرگرداں رہے ہیں۔ جیسا کہ آج بھی اہل بدعت آیات قرآنیہ کو چھوڑ کر اور ذاتی الجھنوں میں پڑ کر غلط بحث کرنا چاہتے ہیں مگر ہم ان ذاتی حملوں گالیوں اور تو تو میں میں سے عمداً کنارہ کشی کرتے ہوئے بجز اسکے اور کچھ نہیں کہنا چاہتے کہ ؎

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نیکو گفتی
جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خارا

ہمارا مقصد ہرگز ذاتیات نہیں ہے اور نہ ہی ہمیں کسی کی ذات سے عناد اور دشمنی ہے۔ اور اگر وہ گالی گلوچ کے سوا لاٹھی اور کلہاڑیوں سے حملہ آور بھی ہوں جیسے کہ جناب حضرت مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب زید مجدہ کی ذات گرامی پر گذشتہ ایام میں امرتسر میں ہی حملہ کرکے ایک دشمن اسلام نے طائف کا نقشہ پیش کیا تو ہم پھر بھی وہی سرزار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی دیرینہ سنت زندہ کرتے ہوئے صرف اسی قدر عرض کرینگے

اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون

لیکن فرمان مصطفوی قل الحق پر ضرور عمل کریں گے خواہ مصائب اور مشکلات کا اس سے دو چند سامنا کرنا پڑے۔ اس لئے آج میں اہل بدعت سے ایک گذارش کرنا چاہتا ہوں ؎

دیکھئے انہیں ہوتا کیسے اثر نہیں
لو آج نامہ لکھتے ہیں خون جگر سے ہم

چونکہ ایسے لوگ صرف بزرگوں کے اقوال کی رٹ لگا کر لوگوں کو اہل توحید سے متنفر کرنا چاہتے ہیں کہ یہ بے ادب ہیں۔ بزرگوں کے منکر ہیں وغیرہ وغیرہ اور یہ صحیح ہے کہ ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

قرآن و حدیث کے سوا کوئی تیسری چیز ایسی نہیں جس کا منکر مستحق نار ہو۔ جیسا کہ آقائے نامدار فداہ روحی صلعم کا منکر جہنم کا مستحق ہو سکتا ہے۔ کیونکہ سرور کائنات فخر موجودات صلعم کے ہر حرکات و سکنات کو مدنظر رکھ کر اللہ رب العزت نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کا ارشاد فرمایا

غیر مقلد ہونا لازم آئے گا۔ کیونکہ نقیضین کا رفع ہونا محال ہے۔

دوسری صورت لاجواب یہ ہے کہ ہم اُن ائمہ کرام کی وہ زندگی پیش کر رہے ہیں جبکہ وہ ابھی ملکۂ اجتہاد کو نہیں پہنچے تھے۔ جس کو ہماری اصطلاح میں زمانہ طالب علمی کہا جاتا ہے۔ چنانچہ امام ابوحنیفہؒ کے بہت سے استاد و شیوخ لکھے گئے ہیں۔

(دیکھو تبییض الصحیفہ للسیوطی مطبوعہ دیوبند)

اور ان شیوخ کے پاس امام صاحبؒ بہت کافی عرصہ علم حاصل کرتے رہے ہیں۔ اور کتب اصول حنفیہ میں یہ بھی عام موجود ہے کہ اجتہاد و استنباط کا درجہ تب حاصل ہوتا ہے جبکہ پہلے تمام علوم پر احاطہ کامل حاصل ہو۔

پس ظاہر ہوا کہ امام صاحب نے جب تک تمام علوم کا احاطہ نہیں فرمایا اور جب تک ان تمام شیوخ سے پڑھ کر فارغ نہیں ہوئے لازمی اور لابدی طور اس کافی عرصہ میں کم سے کم اپنی نصف عمر مبارک تک پکے غیر مقلد رہے ہیں۔ وھذا ھوا المقصود فی استیصال التقلید۔

ہے کوئی مقلد کہ اپنے امامؒ کا مقلد ہونا ثابت کرے و دونہ خرط القتاد۔

نہیں نہیں امام صاحب تو صاحب فرماتے تھے کہ اذا صح الحدیث فھو مذھبی۔ یعنی میرا مذہب حدیث ہے اور میں اہل حدیث ہوں، یہ نہ فرماتے تھے کہ میرا مذہب تقلید ہے اور میں مقلد ہوں۔

رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ آمین!

اگرچہ اس موضوع پر اور بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے مگر اہل تدبر کے لئے اس پر اکتفا کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ ناظرین حضرات توجہ فرما کر فائدہ حاصل کریں گے اور اس عاجز کو دعا فرماوینگے۔

تقلید شخصی و سلفی۔ ثابت کیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت در دفتر اہلحدیث امرتسر

شیعہ کے گھر کی شہادت

(از مولوی عبد المتین صاحب۔ احمد پور شرقیہ۔ بہاولپور)

تروی مناقبہم لہم اعدائہم ۔ والفضل ما شہدت بہ الاعداء

شیعہ حضرات اہل سنت اور اہل سنت کے بزرگوں کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں مگر اپنی کتب معتبرہ اور ائمہ دوازدہ علیہم السلام کے فرامین کو نظر انصاف سے دیکھ لیتے تو انشاء اللہ سب و شتم کرنے کی تکلیف کرنے سے بچ جاتے۔ دیکھو خود حضرت علیؓ خلیفہ رابع نے خلفاء ثلاثہؓ کی تعریف فرما کر ان کی خلافت برحق ثابت کی ہے اور ساتھ ہی خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس پر راضی و خوش ہے۔ فرمایا

انہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابا بکر و عمر و عثمان علی ما بایعوھم علیہ ..... وانما الشوریٰ للمھاجرین والانصار فان اجتمعوا علی رجل وسموہ اماماً کان ذلک للہ رضیً (نہج البلاغہ جلد ۲ صفحہ ۸) تفسیر قمی شیعہ صفحہ ۶۸۶ سورہ تحریم میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بی حفصہؓ ام المؤمنین کو فرمایا کہ

ان ابا بکر یلی الخلافۃ من بعدی ثم من بعدہ ابوک فقالت من اخبرک بھذا قال اللہ اخبرنی۔

یعنی میرے بعد خلیفہ بلا فصل ابوبکر صدیق بنے گا اور اس کے بعد تیرا باپ حضرت عمر خلیفہ بنے گا۔ جس پر بی بی صاحبہ نے پوچھا کہ تم کو کیسے خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے یہی خبر دی ہے۔

اسی تفسیر قمی صفحہ ۲۶۶ سورۂ براءۃ زیر آیت اذ ھما فی الغار مرقوم ہے کہ

رسول اللہ صلعم نے ابوبکرؓ کی آنکھوں پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور فرمایا انت الصدیق

یعنی تو بڑا صادق ہے۔

آیئے اب تم کو ایک شیعہ کی چوٹی کی معتبر کتاب کافی کلینی جس کے اول اور آخر میں امام مہدیؑ کے دستخط ہیں کہ ھذا کاف لشیعتنا یعنی یہ کتاب شیعہ کے لئے کافی ہے سے ایک صاف حدیث کر کے ختم کرتے ہیں۔ سنئے! امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ:۔

ینادی مناد من السماء آخر النھار ان عثمان وشیعتہ ھم الفائزون (فروع کافی کلینی جلد ۳ صفحہ ۱۴۷ کتاب ...)

یعنی ہر پچھلے پہر دن کے آسمان سے ایک منادی اور آواز دیتا رہتا ہے کہ خبردار (اے شیعہ) تحقیق حضرت عثمانؓ خلیفہ اور اس کے ماننے والے (اہل سنت والجماعت) سب کے سب فائز اور کامیاب اور بہشتی ناجی ہیں۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ! کہ خود شیعہ کے گھر سے یہ گواہی آسمانی ملی کہ اہل سنت والجماعت اور ان کے سب بزرگ بہشتی اور ناجی ہیں۔ سب بزرگ ابوبکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ و تمام صحابہؓ و تابعین و امام ابوحنیفہؒ و دیگر ائمہ ثلاثہؒ و امام بخاریؒ ... بیان کئے ہیں کہ یہ سب حضرت عثمان ذی النورین ماننے والے ہیں اور اس کے ساتھ کامل محبت ہیں۔ پس لفظ وشیعتہ میں شامل ہو کر سب بہشتی وھو المقصود۔ نہیں نہیں بلکہ مولانا ثناء اللہ سردار اہل حدیث اور مولانا میر سیالکوٹی صاحب مولانا محمد صاحب دہلوی وغیرہ علماء کرام و غیر علماء سب فائز و ناجی ہیں۔ کیونکہ یہ سب عثمانی ہیں۔

پہآپ کو بشریت سے نکالنے کے لئے کھینچ تان کر جڑ دیں۔ دیکھو اخبار الفقیہ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۵ء۔

اور آج الٹا طعن ویں۔ بہتان باندھیں جماعت حقہ اہل حدیث پر۔ تلك اذی قسمۃ ضیزی۔

افسوس بجائے اسکے کہ اس صریح شرک سے خود باز آتے بلکہ عذر گناہ بدتر از گناہ کے مصداق اُلٹے مجاہد ملت حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر لگے افترا کرنے اور اپنی دیرینہ عادت کے مطابق جھوٹ کو فروغ دینے۔

بشیر صاحب! یہ آپ کو سخت دھوکا لگا ہے یا آپ نے عمداً کتمان حق کا بوجھ اپنے کاندھوں پر اٹھا کر عوام الناس کو دھوکا دینا چاہا ہے۔ حضرت سردار جماعت نے ہرگز من کل الوجوہ یہ تشبیہ نہیں دی بلکہ ان کے فعل کو مشرکین عرب کے فعل سے تشبیہ دی ہے۔ جیسا قرآن شریف میں مشرک کے فعل (دعائے غیر اللہ) کو باسط کفیہ الی الماء سا تھ بے کاری اور لغویت میں تشبیہ دی ہے۔ مگر چونکہ یہ لوگ قرآن مجید نہیں پڑھتے اس لئے ایسی تشبیہوں کے معنے سمجھنے میں غلطی کھاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کو سمجھ دے۔

فلسفہ صلوٰۃ

(از قلم حفیظ بھوجیانی نزیل امرتسر)

اُتْلُ مَا اُوْحِيَ مِنَ الْكِتَابِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔

ناظرین کرام! اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کی فطرت میں یہ بات داخل کر دی کہ ہر ایک انسان مفید اور نافع اشیاء کا طالب اور انہیں کی طرف راغب ہوتا ہے۔ اور اس شے سے اعراض اور اجتناب اختیار کرتا ہے۔ جس کے متعلق اس کی عقل سلیم مضر اور ضرر رساں ہونے کا فیصلہ کرتی ہے۔ اس لئے ہر اس شخص کے لئے جو کہ کسی تحریک کا محرک بنتا ہے لازمی ہے کہ وہ عام پبلک کے سامنے ایسا پروگرام اور لائحہ عمل پیش کرے جو کہ اس فطری اصول پر مبنی ہو تاکہ اس میں جاذبیت اور کشش پیدا ہو اور عوام الناس کو اپنی توجہات اس کی طرف مرکوز کرنے پر مجبور کر دے ورنہ اس کی فوری اور ناکامی حتمی اور یقینی ہے۔ لہذا ہر اس شخص کے لئے جو کہ مبعوث من اللہ ہونے کا مدعی ہو اور خصوصاً جبکہ نئے مذہب کی تشکیل کا دعویٰ کر کے جمیع ادیان سابقہ اور ملل گذشتہ کی تنسیخ کا قائل ہو لازمی ہے کہ وہ اہل دنیا کے سامنے ایسے قواعد و ضوابط پیش کرے جس کی طرف فطرۃً طبائع مائل ہوں اور لوگوں کو ایسے اعمال و احکام کی طرف جو کہ علاوہ سہل اور آسان ہونے کے ان میں تمام دینی و دنیاوی مصائب کا حقیقی حل موجود ہو۔ ورنہ اس کی ترقی اور عالمگیری کے تمام ذرائع محدود و معدوم ہوں گے اس لئے آج جبکہ ہم مذہب اسلام کی فوقیت تمام مذاہب عالم پر ثابت کرتے ہیں اور چار دانگ عالم میں ان الدین عند اللہ الاسلام کا ڈنکہ بجاتے ہیں لازمی ہے کہ ہم اسلام کے مختلف پہلوؤں کو اس طرح واضح کریں جس سے اسلام کی برتری و فوقیت اظہر من الشمس ہو جائے۔ اسی کے ماتحت آج میں آپکے سامنے فلسفہ صلوٰۃ پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کے قلوب میں نماز کی اہمیت راسخ ہو جائے اور اس دور میں (جبکہ کفر و الحاد کی مسموم فضا مسلمانوں کے قلوب سے ایمانی روحوں کو فنا کئے جا رہی ہے اور لامذہبیت کا بے پناہ سیلاب مسلم نوجوانوں کے ایمانوں کو خس و خاشاک کی طرح بہائے جا رہا ہے) عام مسلمانوں کے ایمانوں کو خارجی تباہ کن تاثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے سد سکندری کا کام دے۔

مسئلہ نماز سے مندرجہ ذیل مسائل پر روشنی پڑتی ہے

(۱) (نہی عن الفحشاء) نماز فحش کاری کا (جو نہ صرف طبی نقطہ نگاہ سے مضر اور نسل انسانی کے لئے بیخ کن ہے بلکہ عوام الناس کے نظریہ سے بھی انسانیت سوز اور ذلت و رسوائی کا اشد ترین باعث ہے) استیصال کرتی ہے۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اقم الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر ولذکر اللہ اکبر

(ترجمہ) اے نبی تو خود بھی نماز کو قائم کر (اور اپنے اتباع کو اس کا حکم کر) کیونکہ نماز فحش کاری سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام بہت بڑا ہے۔

چنانچہ نبی علیہ السلام سے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا کہ وہ نماز بھی پڑھتا ہے اور چوری وغیرہ دیگر اعمال سیئہ کا بھی مرتکب ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ ستنھاہ صلوتہ۔ یعنی اس کی نماز عنقریب ہی اسے ان افعال سے روک دیگی چنانچہ ایسے ہی ہوا اور وہ شخص تھوڑے ہی عرصہ میں تائب ہو گیا۔

لیکن شرط یہ ہے کہ نمازی خلوص نیت اور بغیر ریاء و سمعہ کے فرمان الہٰی کی تعمیل کے لئے اس فریضہ کو ادا کرے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص صرف تقویٰ اور خوف الہٰی سے اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی تعمیل کرے اور بدستور اعمال سیئہ کا بھی مرتکب رہے بلکہ وہ بتدریج ان سے بھی اپنے نفس کی اصلاح کی کوشش کریگا۔

درس اتحاد | نماز کو باجماعت ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو باہمی رشتہ یگانگت قائم رکھنے اور تمام امور کو اجتماعی حیثیت سے سر انجام دینے کا طریقہ بتایا ہے۔ چنانچہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

صلوٰۃ الجماعۃ تفضل صلوٰۃ الفذ بسبع و عشرین درجۃ۔

(ترجمہ) نماز باجماعت ادا کی ہوئی ایک شخص کی نماز سے ستائیس گنا درجہ رکھتی ہے۔

اسی امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر ہفتہ کے بعد ایک عام اجتماع بصورت جمعہ کا حکم دیا گیا ہے تاکہ مسلمانوں میں محبت و اخوت کا جذبہ موجزن ہو اور تمام امور کو مشورہ سے طے کیا کریں۔ اس امر کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے نبی علیہ السلام نے ایسے احکام صادر کئے۔ جن سے اتفاق و اتحاد کی بنیادیں اچھی طرح

اور اگر ان مبتدعین کو رسول اللہ صلعم کا اسوۂ حسنہ اور آیات قرآنی کافی نہیں جیسا کہ ان کے قرآنی آیات اور فرامین آقائے نامدار صلعم کو چھوڑ کر اقوال بزرگان کے اخذ کرنے سے ظاہر ہے۔ دراں حال کہ بزرگان دین قابل عزت و احترام ہیں مگر حجت شرعی نہیں ہیں۔ تاہم اہل بدعت کی تسلی اور اتمام حجت کے لئے چند بزرگان دین اور محققین امت کی آراء اور خیالات پیش کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ بزرگان دین کا دم بھرنے والے کس قدر ان کے فرامین پر عمل کرتے ہیں۔ مثلاً حضرت امام ابو حنیفہؒ کا ارشاد گرامی غرائب فی تحقیق المذاہب میں مسطور ہے۔ جس کا ملخص یہ ہے کہ حضرت امام موصوف نے ایک شخص کو قبروں پر جاتے اور ان کو پکارتے سنا جو کہتا تھا کہ تمہارے پاس کئی بار استمداد کے لئے آیا ہوں۔

سمع ابو حنیفۃ یقول یخاطبہ بھم فقال ھل اجابو لک قال لا فقال لہ سحقاً لک وتربت یداک۔

خصوصاً حضرت الامام کے مقلدین کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اس سے عبرت حاصل کریں کہ ؎

امداد کن امداد کن در دین دنیا شاد کن

یا اس قسم کی دیگر امداد چاہنے والو! امام صاحب فرماتے ہیں دوری ہو تمہارے لئے (اللہ کی رحمت سے) اور خاک میں رلیں ہاتھ تمہارے کیوں خدا کا در چھوڑ کر غیر کی مدد چاہتے ہو۔

اسی طرح حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی اپنی کتاب "ارشاد الطالبین" میں فرماتے ہیں کہ

آنچہ جہال مے گویند یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی شیئاً للہ جائز نیست شرک و کفر است۔

فرماتے ہیں کہ جاہل لوگ جو اللہ کے سوا غیر کو پکارتے ہیں انہیں باز آ جانا چاہئے کیونکہ یہ فعل شنیع اور بہت بڑا شرک ہے۔

۱؎ امام موصوف نے اصحاب قبور کے پکارنے والے کو کہا تجھ پر پھٹکار ہو اور غضب ہو۔

علیٰ ہذا القیاس حضرت مخدوم علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ المعروف داتا گنج بخش فرماتے ہیں:

صفت خدا مردم باشد گفت کہ بغیر او کسے مستظہر مانیست و مستغیث ما بجز خدا تعالیٰ نیست

ناظرین کرام! قرآن پاک اور حدیث خیر الانام صلعم کے سوا قطعاً اس امر کی ضرورت نہ تھی کہ علماء امت کے اقوال پیش کئے جاتے۔ لیکن چند حوالجات محض اس غرض سے پیش کر دیئے گئے ہیں کہ اہل بدعت کو جو بزرگان کی محبت کا دعویٰ کرنے والے ہیں یہ معلوم ہو جائے کہ ان کا یہ فعل (استمداد عن الغیر) قرآن و حدیث کے خلاف اجماع امت کے خلاف بلکہ ہر عقل و نقل کے خلاف ہے۔ اسی لئے تو حضرت امام اعظم رحمہ اللہ نے یہ دعا فرمائی ہے اور خصوصاً اہل بدعت اس بات پر غور کریں کہ جب دنیا میں حضرت امام مذکور کی طرف سے جن کی انہیں تقلید کا دعویٰ ہے۔ سحقاً سحقاً کہا گیا اور آخرت میں سرکار مدینہ جناب شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے سحقاً سحقاً کہا گیا تو کہیں یہ کہتے ہوئے کوئی دوسری راہ نہ اختیار کرنی پڑے ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

بالآخر میں ان نام نہاد مولوی صاحبان کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ آخر یہ دنیا فانی ہے، اس میں بدعات کی ترویج دے کر اور چند دن بسر کر کے اس پیٹ کی خاطر احکام کلام اللہ اور فرامین سرکار مدینہ صلعم کو پس پشت ڈال کر اگر چند ٹکے حاصل کر بھی لئے تو کیا حاصل۔ آخر اللہ رب العزت کے حضور جانا ہے۔ اس لئے اللہ رب ذو الجلال سے دست بدعا ہوں کہ اے مالک حشر اے سمیع بصیر خدا تو انہیں توفیق عطا فرما کہ تیرے حبیب کی اصلی تعلیم کو سمجھیں اور اس پر عمل پیرا ہوں۔ آمین!

وما علینا الا البلاغ۔ ؎

من تبلیغ دعوت بود کردیم
حوالت با خدا کردیم رفتیم

والسلام!

ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ

(از مولوی عبد العزیز صاحب کوٹلوی ضلع سیالکوٹ)

حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر بنصرہٖ نے اخبار "اہلحدیث" ۲۲-اپریل ۱۹۳۸ء میں مقدمہ حملہ کے حالات درج فرما کر غالی فرقہ کا واقعہ لکھا تھا۔ جس کا لب لباب یہ ہے کہ جس وقت مشرکین اور مسلمانوں کے بالمقابل کھڑے ہو کر کہتے تھے اعلُ ھبل اعلُ ھبل۔ اے ہمارے بت بلند ہو جا۔ یہ بھی کہتے تھے ان العزیٰ لنا ولا عزیٰ لکم اے مسلمانو! عزیٰ بت ہمارا مددگار ہے تمہارا کوئی مددگار نہیں ۴ بعینہٖ اسی طرح جماعت مرزا تیس مارچ کو جب عدالت سے واپس آ رہی تھی، تو حوالات کے قریب سے جماعت کا گزر ہوا، اچانک پُرجوش لہجہ میں یہ نعرے سُنے گئے "یا رسول مدد۔ یا علی مدد" جماعت کے کان ادھر متوجہ ہوئے، ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ یہ کیا آواز ہے۔ معلوم ہوا کہ ملزم حوالات میں بڑے جوش کے ساتھ اپنے معاونوں اور مددگاروں کو پکار رہا ہے۔ میں نے سُن کر کہا الحمد للہ! ہمیں یہ مشابہت بھی حاصل ہو گئی!

اس روشن اور صاف تحریر پر دہی بشیر صاحب کوٹلوی جو کہ آجکل جماعت حقہ اہل حدیث کی مخالفت کرنے میں سب سے پیش پیش ہیں۔ اخبار "الفقیہ" ۱۴-مئی کے پرچہ میں چونک اٹھے اور کس دیدہ دلیری سے لکھتے ہیں کہ

مولوی ثناء اللہ صاحب نے کمال جرأت سے ہمیں (یعنی بریلویوں کو) تو بھلا مشرکین اور سے تشبیہ دی ہی تھی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو عزیٰ و ہبل سے تشبیہ دیدی۔ قربان جائیں ایسی منطق اور فلسفہ دانی پر کوئی رمز شناس ہو تو ایسا ہی ہو۔ توہین نبی علیہ السلام تو خود کریں۔ سلطان محمود غزنوی کا قصہ بیان کر کے چار چوروں کی کہانی بنا کر منحوس تشبیہ خود ذات مقدس نبی علیہ السلام

۴ یہ سُن کر صحابہ کرامؓ نے حسب تعلیم نبوی جواب دیا اللہ مولٰنا ولا مولٰی لکم۔ اللہ ہمارا مددگار ہے تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

تقویۃ الایمان۔ [illegible] (۸۲۸) [illegible]

گزری ہے ایسی بھی جہاں میں ہستی کامل سرے سے جس نے ایسے کلیہ کو کر دیا باطل
بنایا تھا خدا نے ان کو ایسا جوہر قابل کہ اُمی تھے مگر ہر علم تھا تنہا انہیں حاصل

جہاں میں خوبیاں جتنی بھی ہیں موجود تھیں ان میں
صفات قدسیہ ان گنت و کل محدود تھیں ان میں

جہاں میں گلشن انسانیت کے وہ گل تر تھے مئے وحدت خانہ وخم میکش و ساقی وساغر تھے
بشر ہو کر سراپا نور تھے وہ اور انور تھے خدا کی بادشاہت میں بلا شبہ گورنر تھے

انہیں کا چل رہا ہے سکہ دنیائے ہدایت میں
انہیں کی روشنی کا نور ہے ہر ملک و ملت میں

سوا حق بات کے دیگر نہ کچھ پیغام تھا ان کا خدا سے لو لگانا بچپنے سے کام تھا ان کا
ہر اک انساں سے بڑھ کر خلق اور اکرام تھا ان کا تمامی انبیاء کا وصف وصف عام تھا ان کا

علوم ظاہری و باطنی کے آپ ماہر تھے
نہ کوئی آپ کے استاذ و ٹیچر گو بظاہر تھے

جو تھے حیوان بصفت انساں، انہیں انساں بناتے تھے خدا جس سے ملے بندوں کو وہ نکتہ بتاتے تھے
سکھاتے تھے جو اوروں کو وہ پہلے کر دکھاتے تھے مئے توحید جن و انس کو ہر دم پلاتے تھے

جہاں میں اب بھی ہے آباد میخانہ محمد کا
مخالف کے بھی ہاتھوں میں ہے پیمانہ محمد کا

غریب و مفلس و مسکین پر وہ رحم کرتے تھے جو خفگی کی جگہ ہوتی تو نرمی پر اُترتے تھے
کسی کی حرکت بے جا سے فوراً درگذرتے تھے بھلائی خلق پر کرکے نہ کچھ احسان دھرتے تھے

لقب تھا رحمۃ للعالمین کا آپ کو حاصل
کٹا تھا آپ کے تشریف لاتے ہی سر باطل

حقوق انسانیت کے آپ نے بخشے غلاموں کو معافی پر معافی آپ نے دی بدلگاموں کو
بنایا آپ نے رستم صفت نازک خراموں کو فضائے دہر میں پھیلا دیا رب کے پیاموں کو

یتیموں اور غریبوں کی ہمیشہ سرپرستی کی
مٹا دیں آپ نے رسمیں بلندی اور پستی کی

میرا یہ قول ہرگز رد و باطل ہو نہیں سکتا محمد کا کوئی ہمسر مقابل ہو نہیں سکتا
بغیر ان کے کبھی ایمان حاصل ہو نہیں سکتا جو خوشہ چیں نہ ہو ان کا وہ کامل ہو نہیں سکتا

عمل اغیار بھی کرتے ہیں ان کے حکم و فرماں پر
علم ان کا نصب دیکھا ہے قلب شورہ بختاں پر

مسدس میں بتادوں میں تمہیں کیا آپ کی سیرت نہ فرصت ہے نہ وقت اتنا نہ مجھ میں اسکی ہے طاقت
مگر یہ مختصر سمجھو کہ وہ ہے آپ کی رفعت پہنچ جائے وہاں تک یہ تخیل کی نہیں ہمت

سمجھنا چاہتا ہے آپ کی سیرت کو جو شاکر
پڑھے وہ غور سے قرآں کو اول سے تا آخر

بشیر البشر: رسول اکرم کی بعثت کے متعلق تورات، انجیل وغیرہ کی ۵۰ پیشگوئیاں۔ قیمت ۴ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۰ کالم اول)

بلال ایک حبشی غلام تھا لیکن اس کے متعلق بھی آپ نے فرمایا کہ اے بلال وہ کونسا عمل ہے جس کی وجہ سے جب میں بہشت میں گیا تو تیری جوتیوں کی آواز میں نے آگے آگے سنی تو اس نے کہا کہ جب میں وضو کرتا ہوں تو دو عدد نفل پڑھ لیتا ہوں۔

اسی طرح مساوات نماز کے مسئلہ جات سے بھی واضح ہوتا ہے جبکہ ایک ہی صف میں جملہ طبقوں کے لوگ بلا تمیز شاہ گدا دوش بدوش کھڑے ہوتے ہیں اور کسی بڑے سے بڑے سرمایہ دار کو یہ جرأت نہیں ہوتی کہ وہ کسی ادنیٰ شخص کو اپنے مساوی کھڑا ہونے سے روک سکے۔

(۴) تعیین حکم نما: با جماعت میں اللہ تعالیٰ نے امام اور سپہ سالار کے تعیں ارشاد کا حکم عطا فرمایا ہے تاکہ سیاسی اور جنگی پہلو سے بھی مسلم قوم منظم ہو جائے اور جو شخص امام کے حکم کے بغیر کسی رکن کو ادا کرے اس کے متعلق سخت وعید فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے:۔

الیس یخشی الذی یرفع راسہ قبل امامہ ان یحول اللہ راسہ راس حمار

(ترجمہ) کیا وہ شخص جو کہ امام سے پہلے اپنے سر کو اٹھائے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے۔

یہی وہ حکم تھا جس کی وجہ سے عربوں کی وحشی اور غیر منظم جماعت نہ صرف منظم اور مہذب بن گئی بلکہ دنیا کے بیشتر حصہ پر اس کی عملداری ہو گئی۔ اور دیوار چین سے لیکر اندلس تک ان کا طوطی بولنے لگا۔

(۵) اخلاص نماز کے مسئلہ سے اس بات پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ وہی فعل و عمل مفید ہو سکتا ہے جو کہ بغیر کسی طمع و لالچ کے سرانجام دیا جائے۔ چنانچہ نماز بھی بغیر ریاء سمعہ یا طمع و لالچ کے سرانجام دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اس فریضہ کو محض تقویٰ اور خوف الٰہی سے ادا کیا جائے۔ اور اس کارگذاری کا صلہ صرف منعم حقیقی سے ہی مطلوب ہو اور فریضہ کو

مستحکم ہو جائیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ

رصوا صفوفکم رحمکم اللہ

یعنی صفوں کو چونہ سے پلستر شدہ دیواروں کی طرح ہموار اور سیدھا کرو خدا تم پر رحم کریگا۔

اور فرمایا :-

لا تختلفوا فتختلف قلوبکم

یعنی جدا جدا نہ کھڑے ہوا کرو کیونکہ اس سے تمہارے قلوب کے افتراق کا خطرہ ہے۔

اور جو شخص نماز باجماعت ادا کرنے سے پہلو تہی کرے اس کے متعلق سخت وعید فرمائی۔ چنانچہ فرمایا :-

والذی نفسی بیدہ لقد ہممت ان آمر بحطب فیحتطب ثم آمر بالصلوٰۃ فیوذن بہا ثم آمر رجلا فیوم الناس ثم اخالف الی الرجال لا یشہدون الصلوٰۃ فاحرق علیہم بیوتہم۔

(ترجمہ) قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری ذات ہے میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر نماز کا حکم کروں اور کسی آدمی کو کہوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر میں ان لوگوں کے گھروں کو کہ جو نماز باجماعت ادا نہیں کرتے ان کے سمیت جلا دوں۔

مساوات | یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس کے بغیر ہر ایک مذہب کی جڑیں کھوکھلی رہتی ہیں۔ آج اچھوتوں کے کئی بار مذہب ہنود سے برأت کی دھمکیوں کے باوجود بھی مذہب ہنود کے پیشوا اتنا نہیں کر سکے کہ وہ اچھوتوں کو دیگر ہنود کی طرح مندروں میں پوجا پاٹ کے فرائض ادا کرنے کی اجازت دیں۔ لیکن وہ مذہب اسلام ہی ہے جو کہ مساوات کا داعی اور سب سے پیش پیش ہے۔ چنانچہ نماز کے مسئلہ سے بھی اس مسئلہ پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ کیونکہ نماز ایک ایسا فریضہ ہے جس میں شاہ گدا امیر غریب ادنیٰ و اعلیٰ مساوی طور پر شریک ہیں۔ اور سزا و جزا کسی لحاظ سے بھی ان میں فرق نہیں۔ چنانچہ باوجودیکہ

(باقی دیکھو صفحہ ۱۱ ۳)

مسدس شاکر

(نوشتہ جناب شاکر صدیقی صاحب از مرس ضلع گیا)

جہاں میں بالیقیں کچھ ہستیاں باکار ہوتی ہیں　　ادیب و فاضل ہر علم میں ہشیار ہوتی ہیں
وطن کی، قوم کی، ملت کی خدمت گار ہوتی ہیں　　مگر اس قسم کی روحیں فقط دو چار ہوتی ہیں
بغیر استاد کے لیکن کب کوئی سیکھ سکتا ہے
نہ سینچے باغباں جبتک، تو گلشن کب مہکتا ہے

تعالی اللہ خلقت میں فزوں رتبے بشر کے ہیں　　بشر میں بھی بڑے درجے ہمارے راہبر کے ہیں
محمد مصطفےٰ سردار [illegible] پیغامبر کے ہیں　　وہ ان پڑھ تھے، مگر استاد سارے نکتہ ور کے ہیں
جہاں میں گو بہت گزرے ہیں مدعیٔ ہمہ دانی
مگر ان میں سے ہمسر ہے، نہ کوئی آپ کا ثانی

زمانے میں بہت رشی منی ریفارمر آئے　　خلائق کی ہدایت کے لئے پیغامبر آئے
تمامی امتوں میں گو [illegible] راہبر آئے　　ہزاروں بلکہ لاکھوں انبیاء مقتدر آئے
نہیں ہے کوئی قوم ایسی رسول آئے نہ ہوں جس میں
ضروری تھا مگر یہ بھی کوئی سید ہو اس آفس میں

نبی کے سلسلہ میں [illegible] وسنرنگ تھے　　کوئی صناع کوئی بادشاہ بحر و برتک تھے
موحد اور اہل کفر کے لخت جگر تک تھے　　نبی یعقوب تک تھے، اور آذر کے پسر تک تھے
پیمبر جناب بوالبشر، آدم سے تا خیر البشر آئے
خدا کا نور پھیلا جن سے وہ شمس و قمر آئے

مگر یہ دیکھنا لازم ہے افضل کون گذرے ہیں　　پیمبر جتنے آئے ان میں اکمل کون گذرے ہیں
جہان صورت و سیرت میں اجمل کون گذرے ہیں　　صفِ آخر میں آکر سب سے اول کون گذرے ہیں
مکمل کر دیا کس شخص نے رشد و ہدایت کو
منور کر دیا کس نور نے دنیائے ظلمت کو

ہوا کرتا ہے کوئی ایک افسر افسروں میں بھی　　فضیلت ایک کو ہوتی ہے سارے رہبروں میں بھی
بزرگی ماہ کو ہے آسماں پر اختروں میں بھی　　یہ لازم تھا بڑے ہوتے کوئی پیغمبروں میں بھی
ہر اک شے میں خدا نے جس طرح افسر بنایا ہے
نبی میں بھی لہٰذا ایک کو سرور بنایا ہے

کوئی ایسا نہیں ہے جس میں ہوں اوصاف کُل کے کُل　　جو مُل ہے وہ نہیں ساغر، جو ساغر ہے، نہیں وہ مُل
چمن میں کوئی گلچیں ہے کوئی گل ہے، کوئی بلبل　　جو غنچہ ہے وہ غنچہ ہے جو سنبل ہے وہ ہے سنبل
غرض اک چیز ہر ہر وصف میں کامل نہیں ہوتی
کہ تنہا شمع محفل، زینت محفل نہیں ہوتی

البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین۔ یہ کتاب (۸۳۰) اس موضوع میں بہت مقبول ہے۔ قیمت ۴ر (مجلد ۶ر)

فتاویٰ

س ۱۲۷ } ہمارے ہاں بریلوی خیال کا ایک شخص مولوی کہلاتا ہے۔ جب مردہ قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اذان کہتا ہے اور کہتا ہے کہ قبر پر اذان کہنا شرعاً جائز ہے۔ گذارش ہے کہ یہ اذان کہنی جائز ہے یا بدعت۔ نیز آیت قل یا عبادی الذین اسرفوا کا ترجمہ کرنے میں یا عبادی سے بندگان نبی مراد لیتا ہے۔ یعنی کہو اے نبی اے میرے بندو! ترجمہ کرتا ہے۔ کیا یہ ترجمہ درست ہے یا تحریف ہے۔ اور حدیث لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ قبر پر اذان کہنی کے جواز میں دلیل بیان کرتا ہے۔ آپ کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟

(عبداللہ ساکن مٹوا نوالہ۔ خریدار اہلحدیث ۱۰۵۵۲)

ج ۱۲۷ } مردہ قبر میں دفن کرکے قبر پر اذان کہنا قرآن، حدیث و کتب فقہ سے ثابت نہیں ہے جو ایسا کرتا ہے وہ نہ اہل حدیث ہے نہ حنفی نہ شافعی بلکہ اہل رائے ہے۔ آیت مذکورہ میں نبی کے بندے ترجمہ کرنا دوسری آیت کے صریح خلاف ہے۔

ماکان لبشر ان یوتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ الآیہ (پ۳-ع۱۶)

کسی بشر کو لائق نہیں کہ خدا اُسے کتاب اور حکمت اور نبوت دے پھر وہ لوگوں کو کہے کہ میرے بندے بن جاؤ۔

اس لئے آیت یا عبادی الذین میں یہی ترجمہ درست ہے کہ خدا فرماتا ہے اے پیغمبر! میری طرف سے کہو میرے بندو۔ اور حدیث لقنوا موتاکم سے نزع کے وقت کی تلقین ہے۔ جیسا کہ دوسری روایت میں آیا ہے۔ احضروا موتاکم ولقنوھم لا الٰہ الا اللہ وبشروھم بالجنۃ۔ یعنی اپنے مرنے والوں کے پاس جاکر لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو اور ان کو جنت کی بشارت دو۔

س ۱۲۸ } زید کی عدم موجودگی میں زید کی بیوی نے اس کی والدہ کی بے عزتی کی اور ایک تھپڑ مار کر دھکا دیا۔ جب زید اپنے کام سے فارغ ہوکر کھانا کھانے گھر گیا تو والدہ کی یہ بے عزتی سُن کر دل پر سخت صدمہ ہؤا اور غصے میں آکر اُس نے اپنی بیوی کو یہ لفظ کہہ دیئے کہ

"تیرے ہاتھ کا کھانا اگر میں کھاؤں تو تیری اولاد ہوں"

اس کے بعد زید کو ان الفاظ کا جو اپنی بیوی کو غصے کی حالت میں کہہ دیئے تھے بہت فکر ہؤا۔ پھر اس نے اس بارے میں مسئلہ پوچھا۔ اُسے بتلایا گیا کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ زید نے توبہ کی اور کفارہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد اس کی بیوی اسکے گھر تین چار ماہ رہی۔ پھر وہ اپنے والدین کے گھر ملنے کی غرض سے چلی گئی۔ وہاں اس کے والدین کہتے ہیں کہ نکاح ٹوٹ گیا ہے۔ اب عرض ہے کہ جو حکم خدا و رسول کا ہو اس کے متعلق فتویٰ دیں۔

(گلاب الدین از جھنڈ داڑہ)

ج ۱۲۸ } جو شخص اپنی بیوی کو کہے کہ اگر میں تیرے ہاتھ کا کھانا کھاؤں تو میں تیری اولاد ہوں ایسا کہنے سے مراد ایسے اشخاص کی یہ ہوتی ہے کہ تجھے طلاق۔ اس لئے اس لفظ سے طلاق ہو جائیگی واللہ اعلم! (مہر داخل غریب فنڈ)

س ۱۲۹ } ۲۲۔ جنوری ۱۹۲۶ء کے پرچہ "اہلحدیث" میں جواب نمبر ۵۶ میں مجددین کی نفی درج ہے۔ مگر ۱۵۔ جولائی ۱۹۲۶ء کے پرچہ اہلحدیث کے اخلاقی صفحہ میں جناب مولانا میر سیالکوٹی صاحب نے ہر صدی پر مجدد کا ہونا ثابت کر دیا ہے۔ براہِ مہربانی اس اختلاف کو دور کرکے متفق رائے کرکے پرچہ میں درج فرماویں۔ اگر میر سیالکوٹی صاحب کی رائے غالب ہو تو چودھویں صدی کے مجدد سے آگاہ کریں۔ (حکیم اللہ بخش جالندھری)

ج ۱۲۹ } ۲۲۔ جنوری کے محولہ پرچہ اہلحدیث میں یہ سوال ہے۔ کس کس صدی میں کون کون مجدد ہؤا ہے؟ اس کا جواب دیا گیا ہے اور مجدد کی تعیین کوئی شرعی مسئلہ نہیں بلکہ اعتقادی ہے۔ جس جماعت کو کسی بزرگ سے حسن ظن ہؤا اس نے اس کو مجدد کہہ دیا۔ ۱۵۔ جولائی کے پرچہ میں مولانا سیالکوٹی نے لکھا ہے خلیفہ راشد جو پہلی صدی کا بالاتفاق مجدد تھا۔ دونوں عبارتوں میں کوئی اختلاف نہیں مجدد کے وجود کا انکار نہیں کیا گیا۔ تعیین میں اختلاف بتایا گیا ہے۔ جس کا انکار مولانا سیالکوٹی کو بھی نہیں ہوگا۔

چودھویں صدی کے مجدد کی تعیین کے متعلق پھر وہی جواب ہے جو ۲۲۔ جنوری کے پرچہ میں دیا گیا ہے۔ یعنی تعیین کوئی شرعی مسئلہ نہیں جو کسی سے حسن ظن رکھے اُسے مجدد کہہ دیتا ہے۔

س ۱۳۰ } کیا ہر کلمہ گو دائرہ اسلام میں ہے۔ یا اپنے اعمال بد کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ ایک عقیدہ والا دوسرے عقیدہ والے کو بُرا جانتا ہے۔ بلکہ ایک دوسرے کے پیچھے فرض نماز یا فرض کفایا نہیں پڑھتا۔ جیسا کہ قادیانی۔ تو کیا دوسرے مسلمانوں کو بھی اُن کے پیچھے اقتدا کرنی نہ چاہئے۔ یا کیا؟

(سائل مذکور)

ج ۱۳۰ } ہر کلمہ گو جو اسلامی اصول کو صحیح طور پر حسب تعلیم قرآن مانتا ہو وہ دائرہ اسلام میں ہے عملی غلطیوں کے باعث اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ اصول اسلام میں مسئلہ نبوت بھی ہے جکی قادیانی صریح مخالفت کرتے ہیں۔

(نوٹ) باقی سوال مع جوابات آئندہ اشاعت میں درج کئے جائینگے۔ (منیجر)

فتاویٰ نذیریہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کی تمام عمر کے فتاوی کا مجموعہ۔ ہر سوال کا جواب مطابق قرآن و حدیث ہے قیمت بجائے عہ کے ہے۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ادا کرتے وقت صرف رضا خالق ہی مقصود وحید ہو۔
الغرض نماز کا ہرایک رکن نکات وفوائد سے بھرپور ہے اور قلم کو اس قدر یارا نہیں کہ ان کا احاطہ کر سکے اور اس کے متعلق یہی کہہ دینا کافی ہے کہ ؎

بس تھام لے کشتیٔ قلم کو تو اسے حنیظ
کیونکہ یہ ایک بحر ناپیدا کنار ہے

لہٰذا ہرایک مسلمان پر واجب ہے کہ وہ نماز کا نہایت سختی سے پابند ہو جائے۔ کیونکہ نماز ہی اسلام کا اصل الاصول ہے۔ چنانچہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔
الصلوٰۃ عماد الدین فمن اقام الصلوٰۃ فقد اقام الدین ومن اضاع الصلوٰۃ فقد اضاع الدین۔
اخیر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہرایک مسلمان کو نماز کا پابند بنائے اور اس پر قائم و دائم رکھے۔ آمین

اسلام اور خوش طبعی

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی۔ ضلع جہلم)

اسلام جو ایک فطری اور خدا تعالیٰ کا ایک فرستادہ مذہب ہے۔ جب اس کی دعوت و اشاعت پر سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کو مامور کیا گیا اور آپ کی پیغمبری کا زمانہ شروع ہوا۔ اور آپ نے اس تعلیم سے لوگوں کو آشنا بنایا جو وقتاً فوقتاً انبیاء مرسلین کے ذریعہ دنیا میں آتی رہی ہے۔ اور جو ایک مکمل قانون کی شکل میں قیامت تک باقی رہنے والی تھی۔ تو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے انسانی زندگی کے ہرپہلو پر نظر ڈالی اور آپ نے یہ اندازہ لگا لیا کہ تفریح طبع سے انسان کا روکنا اور مذاق و مزاح کے تمام دروازوں کو بند کر دینا انسان کے لئے تکلیف مالایطاق ہوگا۔ جب ہر جاندار کی جبلت کا موضوع یہی ہے کہ وہ کبھی کبھی معیشت اور زندگانی کے مدوجزر سے فارغ ہو کر آرام و سکون کی تلاش کرنا چاہتا ہے سوسائٹی میں بیٹھ کر ہنسنے بولنے کا خوگر ہے جس طرح مجبوراً ہرقسم کے غم و آلام کو برداشت کرتا ہے اسیطرح ہنس کھیل کر دل کو بھی بہلانا چاہتا ہے اور طبیعت کو خوش کرنے کی فکر بھی کرتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہرقسم کے مذاق و مزاح کو ناجائز قرار دیدیتے تو یہ کہا جاتا کہ اسلام نہائت خشک مذہب ہے کہ اس میں نہ کسی قسم کی تفریح کی اجازت ہے اور نہ کسی قسم کی دل لگی اور خوش طبعی کو دخل ہے

اسلام انسان کو اس کی فطرت کے خلاف مجبور کرنے کا نام ہے۔ انسان کی فطرت تو دل لگی اور خوش طبعی کی جویاں ہے اور اسلام اس کو حرام کہتا ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش طبعی کو حرام نہیں کیا بلکہ فطرت انسانی کے اس جذبہ کا احترام کرتے ہوئے خوش طبعی اور مزاح کی اس شرط کے ساتھ اجازت دیدی کہ خوش طبعی کو کذب اور فحش کی آلائش سے محفوظ رکھا جائے۔ ایسا مذاق اور ایسی خوش طبعی کی جا سکتی ہے کہ جس میں فحش اور کذب نہ ہو۔ بعض مواقع پر خود ہی مزاح فرمایا تاکہ امت اس کے جواز و اباحت کو سمجھ لے۔ سرور دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے مزاح اور خوش طبعی کے سلسلہ میں اکثر واقعات مشہور ہیں۔ مثلاً کسی بڑھیا عورت کا یہ دریافت کرنا کہ میں جنت میں جاؤں گی یا نہیں اور آنجناب کا یہ فرمانا کہ کوئی بڑھیا جنت میں نہ جائیگی۔ اور پھر اسکی پریشانی کو دیکھ کر یہ فرمایا کہ کوئی بڑھیا بڑھاپے کی حالت میں نہ جائیگی بلکہ جوان ہو کر جائیگی۔ یہ آپ کا مزاح تھا۔ اسی طرح کسی شخص کے اونٹ مانگنے پر یہ فرمانا کہ تم کو اونٹنی کا بچہ دیا جائیگا۔ اور اسکے اصرار پر یہ فرمانا کہ اونٹ بھی تو اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے۔
اسی طرح کھجور والے کا واقعہ ہے کہ جس کی آنکھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس غلام کا کون خریدار ہے۔ جب اس نے کہا یارسول اللہ میں تو بڑا کھوٹا اور نقصان کا مال ہوں۔ اور پھر آپ کا یہ فرمانا کہ خدا کی قسم تو کھوٹا نہیں ہے۔ اور پھر غلام کی توجیہہ میں یہ فرمانا کہ ہم سب اللہ تعالےٰ کے غلام ہیں۔
یہ تمام واقعات مذاق اور خوش طبعی پر مشتمل ہیں۔
لطائف و ظرائف کی بعض کتابوں میں نظر سے گزرا ہے کہ حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک طباق میں سے کھجوریں کھا رہے تھے تو حضرت عمر بن خطاب نے کھجوریں کھاتے کھاتے یہ مذاق شروع کیا کہ جو کھجور کھاتے اس کی گٹھلی حضرت عثمان کی گٹھلیوں میں ملا دیتے۔ جب کھانے سے فارغ ہوئے تو بطور مزاح حضرت عثمان سے کہا۔ انت الاکال یا عثمان یعنی اے عثمان تم بڑے کھانے والے ہو۔ چونکہ حضرت عمر کی گٹھلیاں بھی حضرت عثمان کی گٹھلیوں میں شامل تھیں۔ اس لئے یہ مذاق کیا۔ حضرت عثمان نے برجستہ جواب میں کہا بے شک میں بہت کھانے والا ہوں لیکن آپ سے کم ہوں آپ نے کھجوروں کے ساتھ گٹھلیاں بھی کھالیں۔ چونکہ حضرت عمر کے سامنے گٹھلیاں نہ تھیں کیونکہ وہ ادھر ملا چکے تھے اس لئے خاموش ہونا پڑا۔
اسی طرح حضرت علی کا واقعہ مشہور ہے کہ ایک دن آپ حضرت عمرو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان چل رہے تھے۔ چونکہ حضرت علی کا قد ان دونوں صاحبوں سے چھوٹا تھا اس لئے ان سے کہا گیا اے علی! تو ہمارے درمیان ایسے ہے جیسے لنا کا نون۔ لنا لکھنے میں چونکہ نون کا شوشہ بیچ میں ہوتا ہے اس لئے حضرت علی کو لنا کے نون کی تشبیہہ دی۔ لیکن حضرت علی نے فوراً اس مذاق کا اسی طرح جواب دیا کہ بے شک میں لنا کا نون ہوں لیکن تم دونوں میری وجہ سے لنا بنے ہوئے ہو اگر مجھ کو بیچ سے نکال دو تو تم لا رہ جاؤ گے اور لا کے معنے نفی کے ہیں تو گویا تمہارا وجود میرے دم سے ہے اگر میں نہ ہوں تو تم نفی محض رہ جاؤ۔ یہ ایک جواب تھا جس کو سن کر مذاق کرنے والا ساکت ہو گیا۔ (باقی آئندہ)

القول المبین۔ تقلید شخصی کا بطلان آیات اور (۴۳۲) احادیث رسول سے کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر پتہ: منیجر اہلحدیث

ملکی مطلع

وزیرستان کی شورش

وزیرستان کے وزیریوں اور برطانیہ کی فوجی طاقت کا مقابلہ کرنا ایک رائی کے دانے کو ہمالیہ پہاڑ کے مقابلہ میں دکھانا ہے۔ اتنی بڑی سلطنت جس میں سورج بھی نہیں ڈوبتا۔ اسکے مقابلہ میں ایک ایسی قوم جس کا شمار انگلیوں پر ہو سکتا ہے کیا حیثیت رکھتی ہے۔ مگر ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم روزانہ اخباروں میں یہ پڑھتے ہیں کہ

"آج بنوں پر ڈاکہ پڑا، آج کوہاٹ کے قریب پولیس چوکی پر قبائلی گروہ نے حملہ کر دیا، اسلحہ لوٹ کر لے گئے۔ دو لاریوں پر گولیاں چلائی گئیں۔ ایک کو لوٹ لیا گیا دوسری کو آگ لگا دی گئی۔ پولیس کے کئی آدمی مجروح ہوئے، آج قبائل نے ایک انگریزی"

غرض آئے دن ایسے واقعات سننے میں آتے ہیں جو انگریزی علاقہ کی حدود کے اندر رونما ہوتے ہیں ہمیں حیرت اس لئے ہے کہ سرحد پر فوجی انتظام اتنا مضبوط ہے کہ سارے ہندوستان کی کسی چھاؤنی میں نہیں ہے۔ پھر اس کا کیا باعث ہے کہ وہ لوگ انگریزی حدود کو عبور کر کے اندرون ملک چلے آتے ہیں۔

اگر یہ خبریں سانچے میں ڈھل کر نہ آتی ہوں تو ہم ان کو غلط سمجھیں۔ دیکھئے یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے حقیقت یہ ہے کہ ہمیں اس شورش کا پورا علم نہیں ہے اس شورش کی طوالت ہمارے لئے باعث حیرانی ہے حکومت انگریزی کے پاس اعلیٰ درجہ کے اسلحہ جنگ موجود ہیں۔ بندوقیں ایسی ہیں جو ساڑھے ستر میل تک مار کریں۔ توپیں ایسی جو پہاڑوں کو بھی چکنا چور کر دیں ان کے علاوہ ہوائی جہاز جو بلند فضا سے آگ برساتے ہیں۔ اس ہیبت ناک سامان جنگ کے باوجود معلوم نہیں کہ وہ مٹھی بھر لوگ کس بل بوتے پر شیر برطانیہ کے مقابلہ میں ڈٹے ہوئے ہیں۔

جو لوگ یہ خیال رکھتے ہیں کہ ان کی پیٹھ پر کوئی مخالف سلطنت ہے۔ یہ ان کا ذاتی خیال ہے۔ اس کا ثبوت اخباری دنیا میں نہیں آیا۔

کہنے کو تو کہا جاتا ہے کہ ان کا سردار ایک فقیر ہے جس کے پاس نہ کوئی فوج ہے نہ رسد نہ سامان جنگ یہ خیال ہماری حیرت میں اضافہ کرنے کا موجب ہے نہ کہ تسلی بخش۔ اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

ریڈیو اور گورنمنٹ

اس میں شک نہیں کہ "اہلحدیث" ایک مذہبی پرچہ ہے۔ جس کی آواز مذہبی ہدایتوں پر مبنی ہوتی ہے۔ ہم خوش ہیں کہ اس کی آواز کو ابتدا میں بعض دفعہ قبولیت نہیں ہوتی مگر آخر جب ریڈیو کی لہروں کی طرح سارے ملک میں پھیل جاتی ہے تو سب طرف سے یہی آواز آنے لگتی ہے۔ ریڈیو اور سنیما کی بابت ہم نے بارہا نوٹ لکھے جن کا اثر حکومت پر کچھ نہ ہوا آخر یہ آواز خفیہ خفیہ یہاں تک پہنچی کہ مرکزی اسمبلی میں یہ امر زیر بحث آ گیا کہ ریڈیو کے ذریعہ سے مضر اخلاق مضامین نشر کئے جاتے ہیں ایسے مضامین کو بند کرنا چاہئے۔

اصل بات یہ ہے کہ اخلاق کا معیار بھی الگ الگ ہے۔ یورپ کا معیار اخلاق جدا ہے اور ایشیا کا جدا۔ پھر ایشیا کے مختلف ممالک کا معیار بھی الگ الگ ہے۔ پھر اہل مذاہب اور لامذہبوں کا معیار اخلاق بھی علیحدہ علیحدہ ہے۔ مگر اس بات پر سب متفق ہیں کہ عاشقانہ غزلیں اور ہیجان شہوات ڈرامے اور کہانیاں سننے والوں پر برا اثر ڈالتی ہیں۔ اخبار تو زیادہ تر نوجوانوں کا فکر کرتے ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ایسی غزلیں بھی ہوتی ہیں جن کو زاہد فریب کہنا کچھ مبالغہ نہیں۔ بات اصل یہ ہے کہ یورپ کی زہریلی ہوا کا مقابلہ بڑا مشکل ہے۔ یہ آندھی اتنی زبردست ہے کہ پروٹیکٹر (چشم محافظ چشم) کتنا ہی اچھا آنکھوں پر لگا ہوا ہو مگر آندھی اپنا اثر کئے بغیر نہیں رہتی۔ آج سے دس سال پہلے جو کام معیوب سمجھا جاتا تھا آج کھلے بندوں اس پر عمل ہو رہا ہے۔ فارسی کا یہ مصرع

ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر است

گویا اسی زمانہ کے لئے کہا گیا ہے۔

بعد غور و فکر ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ بنی اسرائیل میں بدعملی شروع ہونے پر جس طرح تین گروہ بن گئے تھے وہی حال آج ہمارے ملک کا ہو رہا ہے۔ بنی اسرائیل کا ایک گروہ برے کام کیا کرتا تھا۔ دوسرا گروہ ان بدکاروں کو روکتا تھا۔ تیسرا گروہ ان روکنے والوں کو روکتا تھا اور کہتا تھا

لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَانِ اللّٰہُ مُھْلِکُھُمْ

اَوْ مُعَذِّبُھُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا ؕ

کیوں ایسے لوگوں کو نصیحت کرتے ہو جو ہلاک ہونے والے ہیں یا سخت عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں۔

ادھر بدکار لوگ بھی ان ناصحین کو جواب دیتے تھے

ناصحا! اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم

لاکھ ناداں ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے

مگر وہ نصیحت کرنے والے اپنے کام میں لگے رہتے اور مانعین کے منع کرنے پر جواب میں کہتے۔

مَعْذِرَۃً اِلٰی رَبِّکُمْ وَلَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ ؕ

ہم تو خدا کے ہاں اپنا عذر تیار کرتے ہیں شاید وہ بھی خدا کی نافرمانی سے بچ جائیں۔

اسی اصول پر ہم اپنے ناظرین کو ترغیب دیتے ہیں کہ وہ زمانے کی رسوم قبیحہ (بری رسموں) کی اصلاح میں لگے رہیں اور اس بات کا خیال نہ کریں کہ مغرب زدہ لوگ ان کی بات نہیں سنتے اور نہ مانعین کی طرف کان لگائیں بلکہ بحکم

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰھِلِیْنَ

اور باتباع سنت نبوی اصلاحی کوششوں میں مصروف ہو کر

(۸۲۵)

متفرقات

ہمارے مہربان | مولوی محمد فضل اللہ صاحب ساکن کلکتہ نے جو اہلحدیث کے دیرینہ کرمفرما ہیں اپنی تحریک سے اخبار اہلحدیث کے دو نئے خریدار بنائے ہیں۔ جزاہ اللہ!

امید ہے دیگر بہی خواہان و شائقین تبلیغ توحید و سنت اخبار اہلحدیث کی ترقی اشاعت کے لئے کوشش کرتے رہیں گے۔

شیخ یوسف آفندی مصری | جو عرصہ سے نصرانیت چھوڑ کر حلقہ بگوش اسلام ہو کر مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ ۱۱-اگست کو امرتسر تشریف لائے۔ آپ نے دو روز دفتر اہلحدیث میں قیام فرمایا ۱۲-اگست کو انجمن اہل حدیث امرتسر نے ایک جلسہ عام منعقد کیا۔ جس میں انجمن کی طرف سے آپ کو ایک ایڈریس عربی زبان میں حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ نے دیا۔ جس کا اردو ترجمہ مولوی عبداللہ صاحب ثانی نے حاضرین کو سنایا۔ شیخ صاحب موصوف نے عربی میں "صراط مستقیم" کے عنوان پر نہایت عمدہ تقریر فرمائی۔ جس کا ترجمہ اردو میں حضرت مولانا ابوالوفا ساتھ ساتھ حاضرین کو سناتے جاتے تھے۔ سامعین حضرات نے اپنے معزز مہمان کی تقریر نہایت دلچسپی سے سنی۔ (منیجر اہلحدیث)

یہ واپسی کیوں؟ | "اہلحدیث" $\frac{۷}{۴۸}$ ۲۹ جن خریداروں کو وی پی بھیجا گیا تھا ان میں سے بعض حضرات نے وی پی واپس بھیجدیئے ہیں۔ جن سے دفتر کو ناحق نقصان پہنچا ہے۔ اگر ایسے حضرات پہلے ہی اطلاع بھیجدیا کریں کہ ہم کو خریداری منظور نہیں یا کسی اور وجہ کے باعث وی پی وصول نہیں کیا جائیگا۔ تو کم از کم دفتر کو خرچ رجسٹری وغیرہ سے نقصان اٹھانا پڑے۔ آیندہ اطلاع سے

اہلحدیث جاری کرادیں | خاکسار عرصہ دراز سے اخبار "اہلحدیث" کے جاری کرانے کا خواہاں ہے مگر غربت و بیکسی کے باعث آجتک اس اشتیاق کو پورا نہیں کر سکا۔ کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ میرے نام ایک سال کے لئے "اہلحدیث" جاری کرادیں۔ نیازمند احمد شاہ ولد رحمان شاہ موضع پاندرح گاندربل ریاست کشمیر۔

کاربنکل کا علاج | مولانا حاجی یونس خان صاحب رئیس دتاؤلی ضلع علی گڈھ تحریر فرماتے ہیں کہ موضع گمنونہ تحصیل کاسگنج ضلع ایٹہ میں کاربنکل پھوڑے کا علاج مفت ہوتا ہے۔

"نور توحید"

کے لئے شائقین حضرات ابھی سے اپنی اپنی فرمائشات بھیجدیں۔ تاکہ طباعت کے وقت اشاعت کا خاص طور پر خیال رکھا جاوے۔

ایسا نہ ہو کہ "شمع توحید" کی طرح ختم ہونے پر طلبی زیادہ ہو سو اہل حدیث انجمنیں خاص طور پر نوٹ کرلیں۔ مگر فرمائش میں حصہ رسدی کا خیال رہے۔ (منیجر اہلحدیث)

خوشخبری | مولوی ابوالوحید محمد عبداللہ صاحب عقیل مئوی جن کو ناظرین بخوبی جانتے ہیں۔ انجمن اہل حدیث مرزاپور کے سیکر مقرر ہوئے ہیں۔ اب آپ مرزاپور میں قیام رکھیں گے۔ احباب ان سے حسب ضرورت استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

نیز معاونین انجمن ہذا کی خدمت میں اپیل ہے کہ حسب دستور سابق انجمن کی مالی امداد فرماتے رہا کریں۔ (خاکسار خلیل احمد ناظم انجمن اہل حدیث مرزاپور)

غریب کی پکار | خاکسار ایک غریب متبع سنت موحد اہل حدیث ہے۔ مخالفین ہر طرح سے تنگ کرتے رہتے ہیں۔ ناظرین میرے حق میں دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے توحید و سنت کا خادم بنائے رکھے نیز اہل توحید مبلغین حضرات تبلیغی دورہ کرتے ہوئے علاقہ ہذا کا بھی خیال رکھا کریں۔

(قاری عبدالرب محافظ دفتر چونیاں ضلع لاہور)

حج کے لئے بالکل مفت | عازمین حجاز حج بیت اللہ روانہ ہونے سے پہلے "رہبر حجاج" جس میں اخراجات حج و دیگر معلومات مفصل درج ہیں۔ صرف ۱/ بغرض محصول ڈاک بھیجکر مفت حاصل کریں۔

پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

منی آرڈر کوپن | لکھتے وقت رقم کی تفصیل و نام مع پورا پتہ ضرور لکھنا چاہئے تاکہ تعمیل میں آسانی ہو۔

یادگار سلف | ایک صاحب سید محمد امین صاحب نصیر آبادی عارف خدا، صاحب ارشاد گزرے ہیں۔ یہ کتاب ان کی سوانحعمری ہے۔ قیمت سوا روپیہ (۱۴/۱) پتہ:- مولوی نجم الدین اصلاحی مدرس مدرسۃ الاصلاح سرائے میر اعظم گڈھ۔

اسلامی معاشرت | قرآن مجید کے وہ احکام جو انسانی زندگی کے متعلق ہیں اس رسالہ میں بالاجمال دکھائے گئے ہیں۔ رسالہ اپنے مضمون میں مفید ہے قیمت مع محصول ۴/۰

پتہ۔ دفتر "طلوع اسلام" دہلی بلی ماران

نوٹ:- رسالہ "حیات مسنونہ" کو اس رسالہ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو مفید تر ہوگا۔ قیمت ۲/

پتہ۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

۲۶-اگست سے پہلے پہلے

ان حضرات کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ خط دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے۔ ورنہ آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

وی پی واپس نہ کریں | کوئی صاحب اگر گھر پر موجود نہ ہوں یا کسی اور وجہ سے وی پی وصول نہ کرسکتے ہوں تو وی پی کا اطلاعی کاغذ وصول کرکے ڈاکخانہ میں امانت رکھادیں۔ اس طرح ایک ہفتہ تک وی پی امانت رکھا جاسکتا ہے۔ مگر واپسی سے طرفین کو نقصان ہوتا ہے۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

مومیائی

اصلی

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزار ہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ ... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲/۶۔ آدھ پاؤ ۵/-۔ پاؤ بھر ۱۰/- مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ بیرونجات والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کیجائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب قاری احمد سعید صاحب بنارس۔ "اس سے قبل کئی مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں جو مفید ثابت ہوئی۔ ایک چھٹانک اور وی پی ارسال فرمائیں" (یکم جولائی ۱۹۳۸ء)

جناب محمد غنی اللہ خان صاحب نورپور۔ "آپکی تیار کردہ مومیائی نے ہم سب کے لئے مسیحائی کا کام کیا۔ اب ایک پاؤ اور ارسال فرمائیں" (۶۔ جولائی ۱۹۳۸ء)

جناب عبدالرحمن خان صاحب والد باڑی۔ "آپ کے پاس سے بہت دفعہ مومیائی منگوائی گئی۔ الحمدللہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ جناب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ آدھ پاؤ اور بھیجدیں" (۱۳۔ جولائی ۱۹۳۸ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:- **حکیم محمد سردار خان** پروپرائٹر دی ینڈیسن ایجنسی امرتسر

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۳۴۳

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمٰی فتح سنگھ ولد بھگتا ذات راجپوت سکنہ چکوال للو تراں تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۸/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۳۸۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمٰی ٹھکر ولد عالم ذات جٹ سکنہ گکر تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۸/۳۸ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۳۵۲

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمٰی بالا سنگھ ولد لہنا ذات جٹ ساکن بھائیکے ڈھوڈے۔ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۸/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

---

(۸۳۶)

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۲۷۶

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمٰی بھگت رام ولد گنیا ذات راجپوت سکنہ چھمبر تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۸/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

ثنائی برقی پریس امرتسر میں ہر قسم کی چھپائی کا کام کیا جاتا ہے۔ (منیجر پریس)

فلسطین میں خون مسلم کی ارزانی

۱۹۱۹ء میں جبکہ امرتسر میں مارشل لگایا گیا تھا۔ اس زمانہ کے واقعات میں بڑا واقعہ یہ تھا کہ بعض شریف آدمیوں کو پیٹ کے بل چلایا گیا تھا۔ آج کل فلسطین سے جو خبریں آتی ہیں یعنی جو واقعات عربوں پر گزر رہے ہیں ان کے مقابلہ میں امرتسر کا یہ واقعہ کچھ وزن نہیں رکھتا۔ ہاں اس میں بھی شک نہیں کہ امرتسر کی رعایا نہتی تھی۔ اس وجہ سے سرکار کا مقابلہ نہیں کرتی تھی۔ مگر فلسطین کے عرب کسی قدر آلات حرب (جنگی ہتھیار) رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ غم و غصہ کی حالت میں بقول شیخ سعدی کستور مغلوب بصول علی الکلب یعنی باصول تنگ آمد بجنگ کبھی کبھار حکام یا مخالف قوم کے افراد کو نقصان پہنچا دیتے ہیں جو مجموعی طور پر ملک کے حق میں سخت مضر ہے اس لئے واقعات پر نظر کر کے ہم اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ فلسطین میں حکومتِ برطانیہ کی پالیسی قابلِ تبدیل ہے۔ امرتسر وغیرہ میں مارشل لاء کے زمانے میں رعایا پر جو ظلم و ستم ہوا تھا۔ انجام کار حکومت اس پر بہت نادم ہوئی تھی، اس کی تلافی کے لئے لاکھوں روپیہ ان لوگوں کو دیا گیا تھا جو اس موقع پر مقتول یا مجروح ہوئے تھے۔

ہمیں یقین ہے کہ حکومت برطانیہ نے فلسطین میں اگر اپنی غلط روش تبدیل نہ کی تو کسی روز اسکو اپنی غلطی پر سخت پشیمانی ہوگی۔

مسلم لیگ کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ ۲۶ اگست کو جمعۃ المبارک کے دن مظلومین فلسطین کے لئے اس مالک الملک کی بارگاہ میں دعا کی جائے۔ جس کے ہاتھ میں بادشاہ و رعایا سب ہی کے دل ہیں اور جو ہر چیز پر قادر ہے۔

وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

آمین!

غیر ملکی سکوں کے متعلق

حکومت افغانستان کے نئے قواعد

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہر اس غیر ملک کے باشندہ کو جو افغانستان میں داخل ہو لازم ہے کہ وہ سرحد پر حکام کسٹم کو جو غیر ملکی سکے اسکے پاس ہوں دکھائے اور ایک سرٹیفکیٹ حاصل کرے۔ اس سرٹیفکیٹ کی بنا پر افغانستان سے روانہ ہونے پر اسکو حق حاصل ہوگا کہ وہ بغیر کسی خاص پرمٹ کے وہ غیر ملکی سکے اپنے ساتھ لاسکے جو سرٹیفکیٹ مذکور میں درج ہوں۔

گذشتہ قواعد اور احکام کے تسلسل میں مندرجہ ذیل مستثنیات کو چھوڑ کر سونے، چاندی اور افغانی نوٹوں کی برآمد کی سخت ممانعت ہے۔

ملک سے سونے یا چاندی کی برآمد کے لئے خواہ وہ سکوں کی شکل میں ہو یا نہ ہو بغیر کسی استثنیٰ کے اور اُن کی مقدار سے قطع نظر کابینہ کے خاص حکم اور پرمٹ کی ضرورت ہے۔ پرمٹ مذکور وزارت تجارت کے ذریعہ کسٹم ہاؤس کو ارسال کر دیا جائیگا۔ اور برآمد کنندہ کو لازم ہے کہ وہ اپنے پاس کسٹم کا پرمٹ رکھے۔ جس پر کابینہ کے حکم کا نمبر درج ہو۔

ہر سیاح اور تاجر کو جو ملک میں داخل ہو یا وہاں سے روانہ ہو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے پاس سو افغانی نوٹوں کی صورت میں رکھے۔ اگر اس کے پاس سے زیادہ رقم نکلے تو یہ خیال کیا جائیگا کہ وہ یہ فالتو رقم چوری سے اپنے ساتھ لایا ہے۔ اور اس کے خلاف کسٹم کے قواعد کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ (لاہور ۱۳- اگست ۱۹۳۸ء)

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب یونیورسٹی نے ان متعدد شکایات کے پیش نظر جو اسے موصول ہوئیں فیصلہ کیا ہے کہ ان تمام فحش حصوں کو حذف کر دیا جائے جو بعض درسی کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ یونیورسٹی نے ان درسی کتابوں کے پبلشروں کو لکھا ہے کہ وہ ان کتابوں کی ایسی ایڈیشن نکالیں جن میں یہ حصے حذف کئے گئے ہوں۔ نیز خود یونیورسٹی ایک درسی کتاب دوبارہ شائع کرا رہی ہے۔ جس میں تمام فحش حصے حذف کر دئیے گئے ہیں۔ (لاہور ۱۳۔ اگست ۱۹۳۸ء)

(بقیہ متفرقات)

یاد رفتگان خاکسار کی صالحہ و عابدہ والدہ محترمہ انتقال کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(راقم عبد الوحید تاجر عطر محلہ کنگری قنوج)

(۲) برادرم حکیم عبد السمیع کی اہلیہ ۷ سال کی طویل اور مسلسل علالت کے بعد فوت ہوگئیں۔ انا للہ!

(راقم عبد السلام از مبارک پور اعظم گڈھ)

(۳) محترم والد صاحب حاجی اسماعیل موسیٰ جی آٹا جو تبیع سنت، صالح اور مخیر بزرگ تھے۔ انتقال کر گئے انا للہ! (راقم احمد اسماعیل و داؤد اسماعیل رنگون - برما)

(۴) میاں محمد رمضان زرگر ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور جو پکے موحد، تبع سنت تھے ۲۸/۵ ۱۱ کو انتقال کر گئے انا للہ! قاضی فتح محمد سیکرٹری انجمن اہل حدیث بٹالہ ضلع گورداسپور

(۵) مولوی کبیۃ اللہ صاحب ساکن بلوا گھاٹ ضلع مالدہ جو مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ کے فارغ التحصیل تھے۔ انتقال کر گئے۔ انا للہ! مرحوم متبع سنت اور عالم باعمل تھے۔ (محمد جوہر حسین مالدہی۔ متعلم مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ)

ناظرین کرام مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھم وارحمھم

بارش کے لئے دعا کریں امسال پنجاب میں بہت کم بارش ہوئی ہے۔ جملہ ناظرین بارگاہ خداوندی میں دعا کریں کہ خدا ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور باران رحمت کرے۔ ہم غریب کاشت کاروں کا تو انحصار ہی زیادہ تر

شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت۔ شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو۔ عربی۔ فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔
نمونۃً چند کتب کی عارضی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:-

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر عـہ
زاد المعاد۔ ابن قیم سفید ۱۲/
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ ۱۲/
تفسیر روح المعانی کامل طبع مصر ۵۲/
تفسیر فتح القدیر شوکانی ۱۳/

زرقانی شرح مواہب اللدنیہ عـہ/
سبل السلام شرح بلوغ المرام، کاغذ سفید عمدہ ۱۲/
نسیم الریاض شرح شفا بر حاشیہ شرح شفا ملا علی مصری ۶/

فرمائش خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں۔ اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ اُردو بازار۔ دھلی

نوید جاوید

جس کو فخر المناظرین مولانا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور نے ۱۲۹۶ھ میں تصنیف کیا اور اعلان فرمایا کہ ابتدا سے آج تک اور آج سے قیامت تک جس قدر اعتراضات غیر مذاہب خصوصاً عیسائیت کی طرف سے اسلام پر عقلاً یا نقلاً ہو چکے ہیں یا آئندہ ہونگے ان سب کا اس میں جواب دیا گیا ہے اور جس کو بعوض معقول رقم نہایت صحت کے ساتھ طبع کیا گیا ہے اور ان تمام حواشی اور نوٹوں کا اس میں اضافہ کیا گیا ہے جو مصنف مرحوم نے سلسلہ نظر ثانی میں طباعت اول کے بعد اضافہ فرمائے تھے۔ رعایتی قیمت بجائے ۳ کے صرف ۲/ کر دی گئی ہے۔ جو کتاب کی خوبیوں کے لحاظ سے کچھ زیادہ نہیں۔ ضرور منگوائیں۔

طبیب کامل

المعروف مجرب فارما کوپیا حصہ اول
مؤلفہ لقمان الحکمت فاضل طب حکیم و ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات، مشاہیر اطبا حکیم شریف خان صاحب۔ حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب و دیگر معروف اطبائے ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں اس کے علاوہ خود مؤلف کے ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲/ مع محصول عـہ/

(۸۵۹)

فارسی بول چال

اس کتاب کو پڑھ کر آپ بہت جلد فارسی زبان میں بات چیت کرنے پر قادر ہو سکتے ہیں اور خط و کتابت و مضمون بھی آسانی سے فارسی میں لکھ سکیں گے۔
مؤلفہ مولوی محمد بشیر و مرزا محمد نصیر صاحب (مولوی و منشی فاضل) قیمت ۱۲/ مع محصول عـہ/
(منگوانے کا پتہ)
منیجر اہلحدیث امرتسر

عجیب الاثر فلویا امساک

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے)
وحدہٗ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہیئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان، اس رات قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہزاروں گئے گزرے انسان فلویا کے استعمال سے از سر نو طاقت مردی حاصل کر چکے ہیں۔ ایک متقی اور پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ مکمل علاج صرف عـہ روپیہ۔ یعنی دوائی امساک فی شیشی ۲/۔
(نوٹ) اگر کوئی صاحب خود تشریف لادیں تو رہائش خوراک اعلیٰ انتظام ہوگا۔
(نظام برادرز ۲۵ فرید کوٹ۔ پنجاب)

بابل

مشہور شہر بابل کے حالات۔ عجائبات گذشتہ اور باقیات کا بیان۔ قابل مطالعہ ہے
قیمت ۶/ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بےمثل
غزنوی سفری حمائل شریف
مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو
کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بےنظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔
پتہ:- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

مفت
کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوالیں۔

فارم ا - نمبر مقدمہ ۳۴۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰- منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ لبھاں ولد گجی ذات راجپوت سکنہ چکوال تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۸/۳۸ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

فارم ا - نمبر مقدمہ ۳۶۳

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰- منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ لبھاں ولد جوہلے خان ذات راجپوت سکنہ جبال تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۸/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا، اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ:- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

طلائے اعظم

بری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں بارج نہیں۔

قیمت ۶/ - محصول ڈاک ۸/

المشتہر:- منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

فارم ا - نمبر مقدمہ ۳۵۷

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰- منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ عطا محمد ولد نتھی ذات گوجر سکنہ لوانکہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۸/۳۸ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

(۸۳۸)

فارم ا - نمبر مقدمہ ۳۷۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰- منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ نتھو ولد عالم ذات راجپوت سکنہ ڈہیرہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۸/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

فارم ا - نمبر مقدمہ ۳۸۵

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰- منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ رحیم بخش ولد کالا ذات جٹ سکنہ جوری تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۰ ۸/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ - ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

شداد اور اس کا بہشت اور اس کے متعلق مفید معلومات درج ہیں۔ منگوا کر پڑھئے۔ مصنفہ حکیم سردار خان نشاط امرتسری۔ قیمت ۲/ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۴۳

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بجاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤساء و جاگیرداروں سے ” للعہ
عام خریداران سے ” ۵ عہ
” ” ششماہی ۳
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۸۶۱)

امرتسر ۲۸۔ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۶۔ اگست ۱۹۳۸ء یوم جمعہ المبارک

National Muslim University کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی DELHI

فہرست مضامین

افکار عالیہ - - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
صبح یوم موعود - - - - - ص۳
حدیث مسند احمد اور شیعہ - - - ص۵
مسئلہ تقدیم اور تاخیر اور اخبار فاروق " ص۶
متابعة الدلیل اور تقلید شخصی - - - ص۸
امیرلت علی پوری کے کارنامے - - ص۹
ہجرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم - ص۱۰
فتاوے ص۱۱ - متفرقات - - ص۱۲
ملکی مطلع ص۱۵ - اشتہارات - ص۱۶

الغزالی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات از پیدائش تا وفات۔ قابل دید ہے۔
قیمت ۸ر۔ محصول ۲ر۔ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

افکار عالیہ

(از قلم محترمہ جمیلہ خاتون جمیلہ کلکتوی)

مئے وحدت سے اپنے دل کو ہم سرشار کرتے ہیں
یونہی سوئے ہوئے جذبات کو بیدار کرتے ہیں

زمانہ ہم سے واقف ہے ہمارے نام پر واقف
جو دشمن ہو ہمارا ہم تو اس سے پیار کرتے ہیں

ہمارے زیر اثر قوموں سے واقف ہیں جہاں والے
نہ ہو کچھ ہوش جس کو ہم اسے ہشیار کرتے ہیں

شریعت کے طریقے پر زمانے سے جدا ہو کر
نئے راہ حقیقت کارواں تیار کرتے ہیں

ہمیں نے پائی ہے راہ طلب میں استقامت
ذرا اس دیر میں طے وادی پرخار کرتے ہیں

سنا کر حکم قرآں اور فرمان رسول حق
بہرصورت ہم اپنی قوم کو ہشیار کرتے ہیں

لرزتے ہیں زمین و آسماں سب دیکھ کر ہم کو
کبھی اٹھ کر جو ہم زیب کمر تلوار کرتے ہیں

نظر آتا نہیں کوئی بھی ہم کو روکنے والا
ارادہ جس طرف جانے کا ہم اک بار کرتے ہیں

خدا رکھے ہماری ہر صدا ہے بانگ بیداری
خدائی کو خدا کے حکم سے ہشیار کرتے ہیں

جمیلہ کیوں نہ ہو اسلام ہے اللہ کا مذہب
جہاں کو کفر کی غفلت سے ہم ہشیار کرتے ہیں

القول المسدد۔ مصنفہ مولوی غلام علی صاحب مرحوم امرتسری۔ تقلید شخصی کا بطلان آیات بینات واحادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ کے ذریعہ سے ثابت کیا گیا ہے۔

نجد و حجاز

علامہ سید محمد رشید رضا صاحب مصری مرحوم اڈیٹر "المنار" مصر کی ایک تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر اہل حدیث کو کرنا چاہئے جس میں ذیل امور پر بالوضاحت روشنی ڈالی گئی ہے۔

وہابی اور حجاز۔
وہابی اپنا مذہب کیا بتاتے ہیں؟
وہابیوں کے لئے تاریخ کی شہادت کیا ہے؟
وہابیوں کے لئے حجاز پر حملہ کرنے کے عام اسباب۔
نجدیوں کے حملہ حجاز کے عام اسباب۔
وہابی لوگ حجرہ نبویہ اور قبہ حرم شریف کے ساتھ کیا برتاؤ کریں گے؟ (سوال و جوابات)
قبور اور اُن کی مساجد اور قبے۔
معاہدہ نجد، برطانیہ۔ معاہدہ کے فوائد۔
سلطنت برطانیہ کے ساتھ موالات۔
شریف حسین اور سلطان ابن سعود۔
حجاز اور عرب۔ دونوں فریق کا باہمی مقابلہ۔
سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ۔

قیمت ۸؍ محصول ڈاک ۶؍

الغزالی

دنیائے اسلام کے درخشندہ ستارے یعنی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی تا وفات معلوم کرنا چاہتے ہوں تو الغزالی دیکھیں۔ اصل قیمت ۸؍ رعایتی ۱۲؍

ہندوستانی صنعت

ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری۔ ہمارے کارخانہ میں ایک عرصہ سے موسم گرما میں بنیان ہر قسم اور موسم سرما میں موزہ، سویٹر، بلور اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور بطور تھوک فروش دہلی و بیرونجات فروخت کئے جاتے ہیں۔ آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش کریں۔ بمقابلہ دیگر کارخانوں کے عمدہ اور نرخ میں کم ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر انڈین مینوفیکچرنگ ہوس صدر بازار دہلی

کفریات مرزا

از جناب اسرار احمد صاحب آزاد۔

قابل مصنف نے حسب ذیل عنوانات کے متعلق حوالجات تصانیف مرزا صاحب سے تلاش کر کے یکجا کر دیئے ہیں۔ ایک قابل دید کتاب ہے۔

خدا قادیان میں۔ میرزا خالق ارض و سما۔ میرزا باعث تکوین روزگار۔ میرزا خدا کا باپ۔ میرزا خدا کا بیٹا۔ میرزا خدا کی بیوی۔ میرزا کا حیض۔ میرزا کو درد زہ۔ میرزا کا استقرار حمل۔ حضرت محمد صلعم پر فضیلت۔ اہانت انبیاء علیہم السلام۔ اہانت قرآن۔ قرآن میں نحوی غلطیاں۔ نبوت مرزا صاحب۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے۔ غیر مرید سے لڑکی بیاہنا منع ہے۔ انگریزی الہامات۔ وفات مسیح علیہ السلام۔ میرزا کا متضاد کلام۔ میرزا جی کا انتقال۔

قیمت ۹؍ محصول ڈاک ۵؍

برادران اسلام

اگر آپ

سرور کائنات، فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل اور مفصل سوانح حیات مطالعہ فرمانا چاہتے ہیں تو

پیارے نبی کے پیارے حالات

کو پڑھیں۔ اس غرض کو مدنظر رکھ کر کہ کوئی بھائی اس نعمت سے محروم نہ رہے۔ ہر خاص و عام کو

ساڑھے نو سو صفحات

کی کتاب جس کی کتابت، طباعت عمدہ ہے

چھ روپیہ کی بجائے صرف دو روپیہ

میں دی جا رہی ہے۔ آپ بھی آج ہی فرمائش بھیج کر طلب کریں۔ بہت تھوڑے نسخے باقی رہ گئے ہیں

محصول ڈاک ۱۲؍ علیحدہ ہوگا۔

جدید انگلش ٹیچر

اس کا بغور مطالعہ کرنے سے انسان تھوڑی سی مدت میں انگریزی زبان میں گفتگو اور خط و کتابت باسانی کر سکتا ہے۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت ۸؍ محصول ڈاک علیحدہ۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟ کہ

چودھویں صدی ہجری میں

کس کس نے نبوت، امامت اور مسیحیت کے دعوے کر کے خلق خدا کو صراط مستقیم سے گمراہ کیا۔ اگر نہیں تو آج ہی

چودھویں صدی کے مدعیان نبوت کے تاریخی حالات

منگوا کر لطف حاصل کریں۔ قیمت صرف ۸؍ محصول ۵؍

تحقیق جلیل ترجمہ اسرار التنزیل

(مصنفہ حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ)

کتاب ہذا میں تین مقالے ہیں۔ پہلے مقالہ میں فضیلت علم، توریت، زبور، انجیل، قرآن مجید، حدیث شریف اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کی ہے۔ دوسرے مقالہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے گیارہ مختلف دلائل دیکر اس کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔ تیسرے مقالہ میں انسان کی پیدائش کی حکمتیں، ہر ہر اعضا کی پیدائش و فوائد پر مفصل دلائل دیئے ہیں۔ غرضیکہ اس کتاب کا مطالعہ ہر آدمی کے لئے مفید ہے۔ قیمت صرف ۹؍ محصول ڈاک ۶؍

قرآن مجید کے پارہ عم

کی تفسیر دیکھنی ہو تو ذکر جلی ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں نئی تحریر و نئے معلومات کا ذخیرہ ہے۔ ہر سورت کے شروع میں اس کی مختصر کیفیت، اہم مضامین کی تفصیل و تشریح نہایت فصاحت و بلاغت سے کی ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف ۶؍ محصول ڈاک ۷؍

ملنے کا پتہ { منیجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۸- جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ

صبح یوم موعود

دل کے بہلانے کو غالب! یہ خیال اچھا ہے

مصرع زیب عنوان مرزا غالب مرحوم کا ہے۔ جنہوں نے رندانہ رنگ میں جنت کے متعلق کہا تھا پورا شعر یوں ہے :-

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے بہلانے کو غالب! یہ خیال اچھا ہے

ہم اس شعر کو شاعرانہ طرز کا کلام جانتے تھے۔ جس کو کسی عقلی یا نقلی دلیل سے جانچا نہیں جاتا۔ کیونکہ وہ محض دماغی تخیل ہوتا ہے۔ لیکن ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم قادیانیوں اور بہائیوں جیسے مذہبی فرقوں کے کلام کو اسی سانچہ میں ڈھلا ہوا دیکھتے ہیں۔ قادیانیوں سے پوچھا جاتا ہے کہ مسیح موعود کے آنے سے اسلام کا غلبہ ہونا لازمی ہے۔ وہ کہاں ہے۔ جواب ملتا ہے۔ ہمارے دلائل قاہرہ سے تمام دنیا کا کفر مغلوب ہو گیا (خواب میں!) اسی طرح بہائی فرقے کا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید کے تیسویں پارے کے شروع میں جس نبا عظیم کا ذکر ہے اس سے مراد قیامت ہے اور قیامت سے مراد طلوع بہاء اللہ ہے۔ جب سوال ہوا کہ قیام قیامت کی علامات ظہور پذیر ہو گئی ہیں؟ تو اس کا جواب جس رنگ میں دیا گیا ہے وہ استاد غالب کے شعر کا مصرع ثانی یاد دلاتا ہے ناظرین غور سے سنیں۔ بہائی میگزین کے الفاظ یہ ہیں:-

"پوچھتے ہیں کہ کیا وہ گھڑی آگئی؟ سو تو کہہ دے کہ قسم ہے اس کی جو کھلی دلیلوں کا ظاہر کرنے والا ہے کہ ہاں وہ گذر بھی گئی۔ بیشک وہ گھڑی جو آنے والی تھی آگئی۔ اور کھلے ثبوت اور یقینی دلیلوں کے ساتھ حق بھی آگیا۔ اب وہ وسیع کھلا میدان بھی ظاہر ہو گیا۔ اور مخلوق خوف و اضطراب سے بے چین ہو رہی ہے۔ بھونچال آچکے اور تمام قبیلے اس خدائے قادر و جبار کے خوف سے رونے لگے۔ تو ان سے کہہ دے کہ اب وہ کان پھوڑنے والی آواز بھی دی جا چکی۔ اور آج کا دن صرف اللہ ہی کا ہے جو اکیلا با اختیار ہے۔ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ کیا طامّہ[1] پوری ہو گئی۔ سو تو کہہ دے کہ ہاں مالکوں کے مالک کی قسم (ضرور پوری ہو گئی)۔ کہتے ہیں کہ قیامت قائم ہو گئی؟ پس کہدے کہ خود وہ قادر قیوم بھی آیتوں کی سلطنت کے ساتھ آموجود ہوا۔ (کہتے ہیں) کیا تو لوگوں کو زمین پر بچھڑا[2] ہوا دیکھ رہا ہے۔ (تو کہدے) کہ ہاں مجھے اپنے بلند و برتر پروردگار کی قسم وہ ضرور زمین پر بچھڑے ہوئے ہیں۔ (کہتے ہیں) کہ کیا درخت زمین سے اکھڑ کر زمین پر گر پڑے؟ (تو کہہ ہاں) صفات کے مالک کی قسم پہاڑ تک ریزہ ریزہ ہو گئے۔ (کہتے ہیں) بہشت اور دوزخ کہاں ہیں؟ کہہ دے اے شک کرنے والے مشرک بہشت میرا دیدار[3] ہے اور دوزخ تمہارا نفس۔ کہتے ہیں کہ ہمیں میزان نظر نہیں آتی! کہہ دے قسم ہے مجھے اپنے مہربان پروردگار کی اُسے صرف وہی دیکھ سکتے ہیں جنہیں خدا نے آنکھیں دی ہیں۔ کہتے ہیں ستارے ٹوٹ کر کب گرے؟ کہہ دے تب گرے جب قیوم ارض سر اور نابل میں تھا۔ پس اے صاحبان بصیرت عبرت پکڑو۔ تمام نشانیاں تو اُس وقت ظاہر ہو چکیں جس وقت ہم نے عظمت و اقتدار کے گریبان سے قدرت کا ہاتھ نکالا۔ جب وہ مقررہ وقت آگیا تو ایک پکارنے والے نے پکارا اور تیرے پروردگار کے رعب سے جو ایجاد کا مالک ہے طور کے باشندے بے ہوش ہو کر حیرت کے جنگل میں گر پڑے۔ کہتے ہیں صور پھونکا گیا؟ کہہ دے کہ سلطان ظہور کی قسم صور اُس ہی وقت پھونکا گیا جس وقت وہ اپنے نام رحمٰن کے عرش پر جلوہ فرما ہوا۔ کچھ شک نہیں کہ تیرے پروردگار مطلع الانوار کی صبح صادق نے اندھیری رات میں اجالا کر دیا۔ کچھ شبہ نہیں کہ خدائے رحمٰن کی نسیم لطف چلی اور روحیں بدن کی قبروں میں کلبلانے لگیں۔ خدا کی طرف سے جو بڑا غالب اور بڑا احسان کرنے والا ہے اسی طرح کا حکم ہوا ہے۔ منکر کہتے ہیں کہ آسمان کب پھٹا؟ کہہ دے کہ جب تم غفلت اور گمراہی کی قبروں میں

---

[1] قرآن مجید کی آیت الطامۃ الکبریٰ کی طرف اشارہ ہے۔ (اہلحدیث)

[2] جواب میں بچھڑا ہے۔ سچ کیا ہے؟ (اہلحدیث)

[3] بہشت دیدار ہے تو انہار جنت سے کیا مراد جیل عکہ میں اشک باری؟ (اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

مرتوبہ ۲۲ اگست

—— امرتسر میں اس ہفتہ دو دفعہ معمولی بارش ہوئی۔ مزید بارش کی ضرورت ہے۔ ناظرین دعا کریں۔

—— امرتسر شیخ محمد صادق ایم۔ ایل۔ اے کے خلاف انتخابی عذرداری خواجہ محمد زکریا کچلو کی طرف سے دائر کر دی گئی ہے۔ چنانچہ گورنر پنجاب نے الیکشن ٹریبونل کو سماعت کی اجازت دیدی ہے۔

—— لاہور پٹیالہ ہاؤس میں ۲۹ اکتوبر سے آل انڈیا نمائش زیر سرپرستی وزیر اعظم پنجاب شروع ہوگی۔

—— لاہور میں نئے پنجاب اسمبلی چیمبر کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ ماہ اکتوبر میں گورنر پنجاب اس کا افتتاح کرینگے۔

—— لاہور میونسپل ایڈمنسٹریٹر نے تجویز کی ہے کہ جو شخص اپنے گھر میں ملازم رکھے اس سے دو روپیہ ماہوار ٹیکس لیا جائے۔ نیز بائیسکلوں وغیرہ سواری کے گھوڑوں اور کتوں پر آٹھ آنہ فی سہ ماہی اور دودھ دینے والی گائے بھینسوں پر دو روپیہ فی سہ ماہی ٹیکس لگایا جائے۔

—— ضلع شیخوپورہ کے ایک گاؤں سے دو ہندو سنار اور چھ دیگر اشخاص جعلی سکے بنانے کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

—— یوپی کے بعض دریاؤں میں خوفناک طغیانی آنے سے ۵ ہزار دیہات نذر سیلاب ہو گئے ہیں۔ ہزارہا انسان خانماں برباد ہو گئے ہیں۔

—— موضع دھموٹ ریاست پٹیالہ سے خبر آئی ہے کہ وہاں ایک بکرا دودھ دیتا ہے۔

—— ترچناپلی کے قریب بوجہ بارش ایک ریل گاڑی کا انجن اور چار ڈبے لائن سے اتر گئے۔ ۲۸۰ مسافر ہلاک اور ۱۰۷ زخمی ہوئے۔

—— شملہ۔ مرکزی اسمبلی میں ڈیفنس سکرٹری نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ جب تک کانگرس آئینی جماعت بنی رہے گی فوجی پنشنرز اگر چاہیں تو اس کے ممبر بن سکتے ہیں اور اسکے ٹکٹ پر مجالس آئین ساز کے ممبر بن سکتے ہیں۔

—— کانگرس کی طرف سے صدر مسلم لیگ کو اس امر کا جواب دیا گیا ہے کہ کانگرس مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمایندہ جماعت تسلیم نہیں کر سکتی

—— ڈاکٹر ستیہ پال نے صوبہ پنجاب کی کانگرس کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

—— حکومت عراق اور بصرہ میں پٹرولیم کمپنی کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا ہے جس کی رو سے کمپنی مذکور کو جنوبی عراق سے تیل نکالنے کا ٹھیکہ دیا گیا ہے۔

"نور توحید"

اسی ہفتے میں شائع ہونے والا ہے (بلا قیمت مفت) محصول ڈاک ایک نسخہ کے لئے ۹ پائی ہوگا۔ تعداد مطلوبہ سے جلدی اطلاع دیں۔

واضح رہے | کہ اہل توحید پر واجب ہے کہ اس رسالہ کو پڑھ کر اہل بدعت تک ضرور پہنچائیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— بعض عربی اخبارات لکھتے ہیں کہ حکومتہائے برطانیہ و حجاز میں شمال مغربی سرحد پر واقع ایک شہر شیواہ کی ملکیت کے متعلق جھگڑا پیدا ہو گیا ہے۔ دونو حکومتیں اسے اپنی حکومت بتاتی ہیں۔ دونوں کی فوجیں وہاں جمع ہو رہی ہیں۔

—— جنرل فرانکو کی افواج نے حملہ کر کے سرکاری افواج کو دو مرتبہ شکست دی ہے۔ سرکاری افواج کے تقریباً دو ہزار سپاہی ہلاک و زخمی ہوئے ہیں

—— حکومت افغانستان اور زیکوسلاویکیہ کی حکومتوں کے مابین ایک دوستانہ معاہدہ طے پایا ہے۔

—— ٹیونس میں حکومت فرانس مسلمانوں پر بہت سختیاں کر رہی ہے۔ آٹھ نو ہزار قید یا نظر بند ہیں۔ سینکڑوں کو گولی کا نشانہ بنایا جا چکا ہے

مجرم حملہ کی اپیل

۲۶ اگست کو پیش ہے | ناظرین خلوص دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا بہتر فیصلہ کرائے۔

(منیجر اہلحدیث)

اہل حدیث معلم کی فوری ضرورت

| ایک زمیندار کے بچے کے لئے اہل حدیث معلم کی ضرورت ہے جو مذہب اہل حدیث سے پوری واقفیت رکھتا ہو۔ معلم نیک نیت و محنتی ہونا چاہئے۔ تنخواہ ۲۵ تا ۳۰ ماہوار ہوگی۔ خوراک و رہائش علاوہ۔

جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ایک آنہ کی ٹکٹ مع حالات تعلیم آنی چاہئے۔

معرفت نظام برادرز عـ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)

—— لندن کے ایک اخبار سپکٹیٹر میں ایک انگریز نے جو ایک طویل مدت تک ہندوستان میں رہ چکا ہے یہ تجویز پیش کی ہے کہ آسٹریا اور جرمنی سے نکالے ہوئے یہودیوں کو ہندوستان میں اور خاص طور پر حیدر آباد اور میسور میں آباد کیا جا سکتا ہے

—— نئی دہلی ۲۱۔ اگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ دہلی ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی نے ۹ ممبروں پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر کی ہے جو صوبہ دہلی میں سول نافرمانی کرنے کے وسائل پر غور و فکر کرے گی۔ پہلے یہ کمیٹی لوگوں کے اہم مطالبات کی ایک فہرست تیار کر کے حکومت سے مطالبہ کریگی کہ ایک مدت کے اندر انہیں پورا کیا جائے۔ بصورت دیگر اس سب کمیٹی کو اجازت ہوگی کہ آل انڈیا ورکنگ کمیٹی کی اجازت سے سول نافرمانی کی تحریک جاری کر دے

—— بریلی ۲۱۔ اگست ایک اطلاع مظہر ہے آج اس جگہ ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس میں کئی اشخاص سنگ باری کی وجہ سے زخمی ہو گئے۔ شہر میں آج مکمل ہڑتال رہی اور تمام دکانیں بند رہیں۔ مقامی حکام سمجھوتہ کے لئے دونو قوموں کے لیڈروں سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔

حوالہ دیا ہے) کا صفحہ۳۰ فصل چوالیسواں جس میں مصنف "اتقان" نے مسئلہ تقدیم و تاخیر پر مکمل بحث کر کے اس کی متعدد امثلہ پیش کی ہیں۔ دیکھ لیتا تو اسے کبھی یہ بہتان باندھنے کی جرأت نہ ہوتی۔

تفسیر اتقان کا سمجھنا تو مشکل ہے۔ میں کہتا ہوں اگر اڈیٹر "فاروق" یا اس کا نامہ نگار مرزا صاحب کی کتاب "تریاق القلوب" کے مطالعہ سے ہی بہرہ ور ہوتا تو اسے اس "یہودیانہ" فعل کا ایک ممتاز فاعل بہشتی مقبرہ میں ہی یہ فریاد کرتا ہؤا مل جاتا کہ ؎

کئے لاکھوں ستم فاروق نے اس پیار میں ہم پر
خدانخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا ہوتا

او فاروق کے بے خبر اڈیٹر! سن تو سہی تیرا مسلمہ نبی کیا کہتا ہے :۔

"یہ تو سچ ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ حرف واؤ کے ساتھ ہمیشہ ترتیب کا لحاظ واجب ہو ..... اگر بعض آیات میں مفسرین نے ترتیب موجودہ قرآن شریف کے برخلاف بیان کیا ہے تو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ انہوں نے ازخود ایسا کیا ہے۔ بلکہ بعض نصوص حدیثیہ نے اسی طرح ان کی شرح کی تھی یا قرآن شریف کے دوسرے مواضع کے قرائن واضحہ نے اس بات کے ماننے کے لئے انہیں مجبور کر دیا تھا کہ ظاہری ترتیب نظر انداز کی جائے۔ (لیکن) بجز چند مقامات کے باقی تمام قرآنی مقامات کو ظاہری ترتیب میں پاؤ گے"۔ (ملخصاً بلفظہ)

(تریاق صفحہ۲۵۴ تا صفحہ۲۵۵ طبع دوم)

بیان بالا سے صاف عیاں ہے کہ مفسرین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین آیت انی متوفیک میں ہی نہیں بلکہ اور بھی آیات میں تقدیم و تاخیر کے قائل ہیں اور ان کا یہ فعل دیگر نصوص قرآنیہ و حدیثیہ پر مبنی ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ خود مرزا صاحب بھی "دو چار مقاما" میں تقدیم و تاخیر کے قائل تھے۔ اندریں صورت فاروق کا "یہودیانہ" فتویٰ خود اسی پر الٹ پڑتا ہے۔ کیا خوب ؎

ہم الزام ان کو دیتے تھے تصور اپنا نکل آیا

فاروق کی ایک اور غلطی | حضرت ابن عباس کا مذہب ہے کہ آیت انی متوفیک و رافعک الیّ میں تقدیم و تاخیر ہے۔ یعنی حضرت مسیح کا رفع تو اسی وقت ہو گیا تھا مگر آپ کی وفات آخری زمانہ میں (آسمان سے نازل ہونے کے بعد) ہوگی۔ چنانچہ تفسیر ابن جریر جس کا مصنف عند المرزا بھی "رئیس المفسرین، معتبر ائمہ محدثین" میں داخل ہے۔ (ملاحظہ ہو آئینہ کمالات صفحہ۱۶۸ و چشمہ معرفت صفحہ۲۵۰) ایسا ہی تفسیر در منثور وغیرہ میں حضرت ابن عباس سے بسند صحیح منقول ہے۔

اس پر "فاروق" کا نامہ نگار لکھتا ہے :۔

یہ لمبی لمبی تفسیریں جو ابن عباس سے منسوب کی گئی ہیں غیر مقبول ہیں۔ ان کے راوی مجہول ہیں۔ (تفسیر اتقان جلد ۲ صفحہ۲۵۸)

معیار | قطع نظر اس کے کہ تفسیر اتقان کا جو حوالہ دیا گیا ہے وہ غلط ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تفسیر اتقان کی یہ عبارت حضرت ابن عباسؓ کی اس تفسیر کے بارے میں ہے جو ان کی تالیف شدہ کہی جاتی ہے۔ یعنی تفسیر "عباسی"۔ چنانچہ خود آپ نے علامہ شوکانی کی جو عبارت دوسرے نمبر پر پیش کی ہے اس میں یہ امر مصرح ہے پس ان عبارات کا یہ مطلب نہیں کہ تفسیر عباسی کے علاوہ دیگر کتب احادیث و تفاسیر معتبرہ مثل ابن جریر وغیرہ میں حضرت ابن عباس کی جو روایات متعلقہ تفسیر قرآن منقول و مندرج ہیں وہ بھی غیر مقبول ہیں۔ دیکھئے خود آپ نے بلکہ مرزا صاحب نے بھی حضرت ابن عباس کی روائت متوفیک (ممیتک) کو بطور سند و دلیل پیش کیا ہے۔ کیا یہ بھی غیر معتبر ہے؟

فتدبر ولا تکن من الغافلین۔

نامہ نگار فاروق کی بیجا تعلی | "جماعت احمدیہ کا ایک کھلا چیلنج دنیا کے سامنے ہے کہ قرآن مجید کا کوئی ایسا لفظ دکھاؤ جس کو ہم نے اپنے مطلب کے لئے معنوں میں بگاڑ لیا ہو"۔

الجواب | مرزا صاحب نے ازالہ اوہام میں آیت متعلقہ مسیحؑ بل رفعہ اللہ الیہ کے معنے "عزت کی موت" کئے ہیں (صفحہ۲۴۶ ط ۳ و صفحہ۵۹۱ ط ۱) ایسا ہی آیت خاتم النبیین کے معنے نبی گر اور آیت و آوینٰھما الی ربوۃ ذات قرار و معین کے معنے ہجرت الی الکشمیر کئے ہیں (حقیقۃ الوحی صفحہ۲۸ و صفحہ۱۰۰) وغیرہ۔

مہربانی کر کے سردست ان تین ہی معنوں کا ثبوت کسی گذشتہ تفسیر میں دکھائیں اور منہ مانگا انعام پائیں۔ ورنہ خدا سے شرمائیں اور قادیان کے کسی جوہڑ میں غسل فرمائیں۔

خادم :۔ محمد عبد اللہ (ثالث) امرتسری

متابعۃ الدلیل
اور
تقلید شخصی

(از قلم مولوی عبد الکریم صاحب جتوئی نوہری)

مسئلہ تقلید احناف اور اہل حدیث کے درمیان مدت مدید اور عرصہ بعید سے حد فاصل ہو چکا ہے۔ یہ تو دنیا جانتی ہے کہ جو صحیح بات کو تسلیم نہ کرے اور غلط سے کنارہ کش نہ ہو اُس سے بڑھ کر دشمن حق اور کون ہوگا۔

آج کل علماء و جہلاء میں ترک تقلید سے دور تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ اہل حدیث کو اس تقلید کے نہ کرنے کے باعث لوگوں نے ناواقفوں کے دلوں میں ایک ایسا خوف بٹھا رکھا ہے کہ غیر مقلد کا نام سُن کر کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ غیر مقلدی نے بیچارے سیدھے سادے مسلمانوں کو زمرۂ اہلسنت سے بھی محروم کروا دیا۔

جہلاء لوگ اہل حدیث سے نفرت کریں نہ تو کیا کریں جب ادھر سے ان کے عالم فاضل فتوے دے رہے ہیں کہ تقلید واجب ہے اس کے بغیر نجات نہیں اور یہی اہل سنت والجماعت کا امتیازی نشان ہے اَن پڑھ تو بغیر تقلید کے ایمان ہی کھو بیٹھتا ہے۔

پڑے ہوئے تھے۔ مشرکوں میں سے بعض اپنی آنکھیں ٹل ٹل کر دہنے بائیں دیکھ رہے ہیں۔ اُن سے کہہ دے کہ تمہاری بینائی کھو گئی۔ اور آج تمہیں کہیں پناہ نہ ملے گی۔ اُن میں سے کوئی کہتا ہے کیا لوگوں کا حشر ہو گیا؟ تو کہہ دے کہ ہاں مجھے اپنے پروردگار کی قسم ہو گیا جب کہ تو اوہام کے گہوارہ میں پڑا تھا اور کوئی ان میں سے کہتا ہے کیا فطرت کے مطابق کوئی کتاب نازل ہوئی ہے؟ تو اُن سے کہہ دو کہ عقل والو خدا سے ڈرو۔ اس کتاب سے تو فطرت خود حیرت میں ہے کوئی کہتا ہے کہ کیا میں اندھا اٹھایا گیا ہوں؟ کہہ دے کہ ہاں مجھے ابر پر سوار ہونے والے کی قسم تو اندھا اٹھایا گیا ہے۔ بے شک معانی کے پھولوں سے جنت آراستہ ہے اور نافرمانی کی آگ سے دوزخ دہک رہا ہے۔ کہہ دے کہ ظہور کے افق سے نور چمکا اور سارا جہان روشن ہو گیا کیونکہ یوم میثاق کا مالک آ گیا۔"

(بہائی میگزین بمبئی ص۱۶/۱۷ جولائی ۳۸ء)

اہلحدیث ناظرین کرام! بہائیہ کی یہ عبارت پڑھ کر کچھ شبہ نہیں رہتا کہ دل کے بہلانے کو یہ بیان بہت اچھا ہے۔ قیامت بھی آ گئی۔ بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل بھی ہو گئے۔ مگر دنیاوی فسادات اور چین جاپان اور یورپ کی لڑائیاں ابھی تک جاری ہیں۔ غالباً دنیا کا پہلا دور بہاء اللہ کے طلوع سے شروع ہو کر ختم ہو گیا۔ اب یہ دوسرا دور شروع ہوا ہے۔ جیسا کہ مرزا صاحب قادیانی کے صاحبزادے محمود احمد لکھتے ہیں کہ

بڑے مرزا صاحب گذشتہ دنیا کے خاتم ہیں اور آئندہ دنیا کے آدم۔ اس لئے اب ان کی اولاد سے حضرت شیث حضرت موسٰے حضرت زکریا حضرت یحییٰ وغیرہ پیدا ہونگے۔ (الفضل ۲/۲۸ ۴)

ہم سمجھتے تھے کہ مرزا غالب مرحوم فوت ہو گئے ہیں اب ان کا ہم خیال کوئی نہ ہوگا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ان کے ہم نوا (خیالی پلاؤ پکانے والے) دنیا میں موجود ہیں۔

حدیث مسند احمد اور شیعہ

اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۵۔ اگست میں اخبار "شیعہ" کو جواب دیتے ہوئے حدیث مسند احمد مندرجہ جلد اوّل ص۱۱۹ کا ذکر آیا تھا۔ اس میں حدیث مذکور کے الفاظ اللّٰھم وال من والاہ کو شیعہ نامہ نگار نے غیر مرفوع قرار دیا تھا۔ پرچہ "اہلحدیث" مذکور میں اسکو لفظاً غیر مرفوع مان کر حکماً مرفوع ثابت کیا تھا۔ اس پر مولانا ابو القاسم صاحب بنارسی نے مسند احمد جلد چہارم پر توجہ دلائی ہے۔ جس میں کئی جگہ حدیث مرفوع مرقوم ہے۔ منجملہ ص۳۷۲ پر جو حدیث ہے اس کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"قال علیہ السلام من کنت مولاہ فھذا (علی) مولاہ اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔"

یعنی فقرہ (اللّٰھم وال الخ) آنحضرت کی زبان مبارک پر جاری ہوا تھا۔ لہٰذا مرفوع ہے۔

(جزی اللہ مولانا البنارسی عن الناظرین)

قادیانی مشن

مسئلہ تقدیم و تاخیر اور اخبار "فاروق" قادیانی

اخبار "فاروق" مورخہ ۲۸۔ جولائی ۳۸ء میں مسئلہ تقدیم و تاخیر پر ایک مضمون شائع کیا گیا ہے جس میں "فاروق" کے نامہ نگار نے علماء اسلام کو جی کھول کر برا بھلا کہا ہے۔ مطلب یہ کہ یہ لوگ قرآن پاک کی بعض آیات میں تقدیم و تاخیر کے قائل ہیں۔ اس لئے محرف یہودی لعنتی ہیں۔

ہمیں مضمون نگار کی سخت گوئی پر تعجب نہیں، یہ تو ان کے "حضرت مسیح موعود" کی سنت مؤکدہ ہے ہاں تعجب ہے تو یہ ہے کہ اڈیٹر صاحب فاروق نے (جو اگرچہ علوم عربیہ سے مطلقاً بے بہرہ نہیں تاہم کتب مرزا سے تو کچھ نہ کچھ واقف ہیں) یہ مضمون اپنے اخبار میں کیسے درج کر دیا جو خود مرزا غلام احمد صاحب مدعی رسالت کے بھی خلاف ہے۔ اخبار "فاروق" میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس کا خلاصہ اسی کے الفاظ میں یہ ہے کہ

"علماء نے قرآن و احادیث میں یہودیانہ تحریف کی ہے۔ مثال کے طور پر ... تقدیم و تاخیر ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ قرآن پاک کے الفاظ کو اپنی جگہ سے تبدیل کر کے آگے پیچھے کر دینا تمام علماء کی تحریریں تقریریں پڑھ سن جائیے سوائے آیت یٰعیسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ کے کسی اور جگہ یہ مسئلہ پیش نہیں کیا جاتا۔ ہم پوچھتے ہیں تقدیم و تاخیر کا مسئلہ صرف اسی آیت کے لئے ہے کسی اور آیت کے لئے نہیں الخ۔

معمار سطور بالا میں دو باتوں پر زور دیا گیا ہے

(۱) یہ کہ تقدیم و تاخیر کرنا یہودیانہ تحریف ہے۔

(۲) یہ کہ سوائے آیت یاعیسٰی انی متوفیک کے کسی اور آیت میں علماء اسلام نے اس مسئلہ کو جاری نہیں کیا۔

حالانکہ یہ دونوں باتیں یکسر بہتان و افترا ہیں وقال اللہ تعالیٰ انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیات اللہ۔

نامہ نگار اگر تفسیر اتقان (جس کا خود اس نے

۱؎ - آنحضرت علیہ السلام کے ارشاد کو مرفوع کہتے ہیں۔

جمع القرآن والحدیث - قرآن مجید اور حدیث نبوی کی حفاظت کی تاریخ میں۔ قیمت ۱۲ (منیجر اہلحدیث)

نہیں بیٹھیں گے"

(سیاست ۱۱۔ ستمبر ۱۹۳۵ء ۲ ط)

اور آتے ہی "امیر ملت" کا لقب حاصل کر کے آپ نے مسجد شہید گنج کی خاطر راولپنڈی میں کانفرنس کی اور سول نافرمانی کا ریزولیوشن پاس کر دیا۔ اور امیر ملت کی طرف سے ان کا دستخطی اعلان بھی شائع ہو گیا کہ

"یہ کانفرنس حضرت امیر ملت اسلامیہ کے ارشاد کے مطابق اعلان کرتی ہے کہ مسجد شہید گنج کے حصول کے لئے سول نافرمانی کا حربہ استعمال کیا جاویگا۔

(روزنامہ انقلاب ۸۔ ستمبر ۱۹۳۵ء)

اور پیر صاحب نے یہ بھی بار بار ظاہر کیا کہ:

میں سید ہوں کسی سے ڈرتا نہیں ہوں۔

(اشتہار دہلی)

اور ایک جگہ اپنی یہ کرامت بھی لوگوں کو سنائی:۔

اگر میں ایک آیت شریفہ پڑھ کر کسی آدمی پر پھونک دوں تو چوبیں گھنٹہ تک اسکے جسم پر گولی بم، تلوار یا بھالا کوئی ہتھیار اثر نہیں کریگا۔ (الجمعیۃ دہلی بحوالہ ہلال بمبئی ۲۴۔ نومبر ۱۹۳۵ء)

مسلمانوں کے لئے کتنا عمدہ موقع تھا جب ان کو ایسا رہنما مل گیا جس نے مسجد شہید گنج کی واگذاری کیلئے سول نافرمانی کا اعلان بھی کر دیا اور ساتھ ہی یہ بھی اعلان کیا کہ جس پر وہ (امیر ملت) دم کر دیں وہ چوبیس گھنٹہ تک ہر ہتھیار و زخم سے محفوظ رہے۔ تو اب مسلمانوں کے لئے نہایت ہی عمدہ طریق یہ تھا کہ ہر صبح ایک جم غفیر سول نافرمانی کا ارادہ کر کے آئے پیر صاحب سے دم کرائے اور ڈٹ کر مسجد شہید گنج پر مورچہ باندھ لے۔ اس بات سے تو وہ بالکل مامون ہیں کہ کوئی گن مشین ان پر چلائے وہ تو اثر نہ کریگی سنگینوں کی نوکیں ان کو زخمی نہ کر سکیں گی۔ پھر اور لوگ دوسری صبح آویں اور دم کرا کے مورچہ پر چلے جائیں اور پہلے لوگوں کو واپس کر دیں تاکہ وہ تازہ دم ہو کر آئیں۔ جب ایسا ہوگا تو مسجد شہید گنج کی واگذاری بالکل آسان ہے۔ یہ ایک خیال تھا جو پیر صاحب کی قیادت کے زمانہ کی ابتدا میں آپ کے اعلان سن کر دلنشین ہو سکتا تھا۔

نتیجہ | مگر آخر کیا ہؤا۔ امیر ملت صاحب بجائے امیر کے بندہ درگاہ انگلشیہ بن گئے۔ چنانچہ آپ نے اعلان کیا:

میں ہمیشہ سے گورنمنٹ کا وفادار رہا ہوں ۔۔ ہم بچے ہیں اور گورنمنٹ والدین کے برابر ہے اگر بچہ ماں کے پاس فریادی ہووے اور ماں اس کی دادرسی کرنے کی بجائے اسے پیٹے تو بچہ کہاں جائے۔ گورنمنٹ بڑی قوت اور قدرت والی ہے۔ اس قدر قوی ہے کہ دنیا بھر میں کوئی طاقت اس کے ہم پلہ نہیں:

(اشتہار پیر صاحب) مجاہد ۹۔ دسمبر ۱۹۳۵ء)

اس کے بعد جو کچھ ہؤا وہ دنیا جانتی ہے۔ چوھدری مولا بخش صاحب (جن کو امیر ملت صاحب سے مایوس ہو کر قوم نے ڈکٹیٹر بنایا) نے اپنی تقریر میں کہا:۔

امیر ملت حج کو جا رہے ہیں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ امیر ملت نے قوم کو ذلیل کیا۔ ان کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ (حاضرین نے آوازیں دیں) ٹھیک ٹھیک :

(پرتاپ لاہور ۲۶۔ جنوری ۱۹۳۶ء)

تمام واقعات مفصل دیکھنے ہوں تو دفتر اہلحدیث امرتسر سے رسالہ "پیر جماعت علی شاہ علی پوری کی امارت ملیک[1] ابتدا اور انتہا" منگا کر پڑھیں۔

ان واقعات کو سامنے رکھ کر اب پیر صاحب کے مریدین کی ڈینگ بھی سنیں کہ وہ اپنے پیر کے کارنامے کس طرح بیان کرتے ہیں۔

اخبار "الفقیہ" میں گھٹھڑ (ایک گاؤں) کے ایک مناظرہ کی روئداد چھپی ہے۔ روئداد غلط ہو یا صحیح اس سے ہمیں مطلب نہیں۔ ہمارے زیر نظر وہ حصہ ہے جس میں مولوی عبد الغفور مناظر جماعت شاہی نے پیر جماعت علی شاہ صاحب کے کارنامے بیان کئے ہیں۔ چنانچہ ان کے الفاظ میں وہ درج ذیل ہیں:۔

حضرت امیر کی ہستی کو آپ کیا جانیں میں پیش کرتا ہوں۔ وہ ہستی پاک ہے جس نے (۱) یکستان[3] سے لے کر راسکماری تک اور کشمیر سے عرب پاک تک لوگوں کے دلوں کو منور فرمایا ہے (۲) بڑے بڑے بادشاہوں کے درباروں میں پہنچ کر نعرہ حق سنایا ہے۔ (۳) اور بڑے بڑے سرکشوں کو زاہد بنایا ہے۔ (۴) وہ وہ ہستی ہے جن کو ہر مذہب و ملت نے، دیوبندیوں کے سرداروں نے بلا روک ٹوک امیر ملت مانا ہے (۵) وہ وہ ہستی ہے جنہوں نے شدھی کے بیج کا ستیاناس کیا ہے۔ (۶) اور ساردا ایکٹ کے خلاف وہ تقریر فرمائی کہ جاری کرنے والوں کے دانت کھٹے کر دئیے۔ بلکہ خود اسی تاریخ کو نکاح کر کے عملی ثبوت پیش کر دیا (۷) وہ وہ ہستی ہے جنہوں نے تمہارے بڑے گرو ابن سعود کی بادشاہی میں اپنے مذہب حقہ کی تبلیغ فرمائی:

(الفقیہ ۱۴۔ جون ۱۹۳۸ء صـ۱۱ کالم اول)

عبارت مذکورہ میں مولوی صاحب نے پیر صاحب کی خدمات مختلف بیان کی ہیں۔ جن پر ہم نے نمبر لگا دئیے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ہمیں یہ مضمون پڑھ کر آیت

یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا

کی صحیح تفسیر سامنے آگئی ہے۔

ہم پیر صاحب کی خدمات جو مولوی عبد الغفور نے تحریر کی ہیں نمبروار درج کر کے ان پر تفصیلی نظر ڈالنا چاہتے ہیں۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ مقولہ ع

پیراں نے پرند مریداں ہمی پرانند

بھی کسی حد تک صحیح ہے۔ پیر صاحب کے کارنامے سنئے

پہلا کارنامہ | (۱) (پیر صاحب نے) یکستان[3] سے لے کر راسکماری تک، کشمیر سے عرب تک لوگوں کے دلوں کو منور فرمایا ہے"

آپ کی نور افشانی کا نمونہ درج ذیل ہے:۔

ایک مرتبہ سیالکوٹ میں آپ نے تقریر فرمائی

---

[1] محصول ڈاک ۹ پائی آنے پر مفت مل سکتا ہے۔ (ثانی)

[2] نقل مطابق اصل ہے۔ ۱۲ منہ

[3] غالبا یاغستان مراد ہوگا۔ ۱۲ منہ

عوام الناس نے یہ فتویٰ سُن کر غیر مقلدوں سے نفرت کرنا اور بھاگنا مذمت کرنا، تہمتیں لگانا، مقلد مولویوں کو ولی بزرگ، امین سمجھنا تو لازم پکڑ لیا۔ مگر اس طرف ان کے ذہن نہ گئے کہ کچھ دیکھ بھال کریں کسی اور سے پوچھ لیں۔ ایسا نہ ہو کہ کسی نے غوطہ کھلا دیا ہو۔ ایسا کیوں کرنے لگے تھے جب تقلید کی یہ پختگی ہے کہ دلیل کی دیکھا بھالی نہیں کرنی چاہیئے ورنہ آدمی بھٹک جاتا ہے اور سیدھا راستہ کھو بیٹھتا ہے۔

ایسی کمزوری ان کو صرف تقلید نے سکھائی ہے اور نہ انہوں نے کوئی مسئلہ دیکھا ہے نہ کوئی علم کی بات سنی ہے نہ کسی نے ان کو اس جھنجھٹ میں پڑنے کے لئے مجبور کیا ہے۔

عرب کے قریش وغیرہ بھی محض آبائی اجدائی تقلید کے باعث آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ساحر شاعر، کاہن وغیرہ کہتے تھے۔ ایسے بیہودہ اقوال ان کے موہنہ سے اپنے بڑوں کی تقلید ہی کہلاتی تھی۔ لہٰذا ایسا طریق باطل اور منہج فاسد جس کی مذمت سے تمام کتب شرعیہ بھری پڑی ہوں کسی کو لائق نہیں کہ نزدیک جائے۔

تقلید پر بھروسہ کر بیٹھنے سے تو یہ بات بہت عمدہ ہے کہ انسان دلیل کی طرف رجوع کرے۔ کیونکہ آج تک جو انبیاء اولیاء ہوئے ہیں اور انہوں نے آبائی اجدائی دین سے بیزاری کی ہے تو دلیل کی پختگی کے سبب کی ہے۔ جس پہلو سے دیکھنا چاہو دیکھ لو۔ متابعت دلیل تقلید سے اولیٰ ہے۔ دلیل ہی کی روشنی میں تمام ملمع سازیاں اور کھوٹ کپٹ نظر آتے ہیں۔ ؎

قمر ہے یا کہ ہے مہر درخشاں
ترا روئے نکو کیا جانے کیا ہے

اہل تقلید کی طرف دیکھ کر بعض ناتجربہ کار لوگوں کو تعجب ہوتا ہے کہ افضل اور اعلیٰ چیز کو بلا دیکھے بھالے کیسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ سو واضح رہے کہ یہ طریقہ پہلے دن سے چلا آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں ایسے لوگوں کے حالات اسطرح بتائے ہیں:۔

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝ (پ٢٥۔ ع٨)

اور اسی طرح نہیں بھیجے ہم نے پہلے تجھ سے کسی بستی میں ڈرانے والے مگر وہاں کے مالداروں نے کہا کہ ہم تو اپنے بڑوں کے نقش قدم پر چلیں گے۔

قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۚ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ (پ٢٥۔ ع٨)

ان کے پیغمبر نے کہا اگرچہ لایا ہوں میں تمہارے پاس بہت سیدھی راہ بہ نسبت اُس راہ کے کہ پایا تم نے اپنے باپوں کو اور اسکے کہا انہوں نے تحقیق ہم ساتھ اُسی چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اسکے کافر ہیں۔

تقلید کرنے والوں کا یہ طریقہ ابتداء سے چلا آتا ہے کہ دلیل خواہ کیسی ہی بہتر اور عمدہ چیز ہو ان کو زہر لگتی ہے حالانکہ ترک تقلید اور متابعت دلیل دین اور دنیا میں ایک اعلیٰ اور افضل چیز موصل الی الہدیٰ ہے اور روز قیامت تک اثر محمود رکھنے والی ہی ہے۔

تقلید کو واجب کہنا اس بات کا موجب ثابت ہوتا ہے کہ تقلید کو پاس نہیں پھٹکنے دینا چاہیئے۔ کیونکہ جس چیز کا ثبوت مفضی الی النفی ہو باطل ہوتا ہے۔

دوسری چیز جو تقلید میں مقلد کو پکا بناتی ہے وہ مذکورۃ الصدر آیت سے نعمتوں کی محبت لذیذ لقموں کی خواہش کسلمندی اور سستی ہے۔ اسی وجہ سے مشکل کاموں سے بغض اور نفرت کرنے لگ جاتے ہیں طلب حق میں جو مصیبت اٹھانی پڑتی ہے، اُس سے مقلد کا دل بہت گھبراتا ہے۔ امیروں اور مالداروں کو تو رنگ راگ عیش خوشی ہی پیاری ہوتی ہے۔ وہ اس تقلید کی طرف کیوں آنے لگے اس واسطے تقلید آبائی کو واجب فرض بناکر موج اڑا رہے ہیں۔

اسی واسطے تمام آفات کی جڑ دنیا کمینی کی محبت بتائی گئی ہے۔ محبت دنیا و لذات جسمانی تمام فسادوں کی جڑ ہے۔ اللہ کی محبت اور آخرت کی خواہش تمام نیکیوں کی جان ہے۔ اسی واسطے جناب رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہے:۔

حب الدنیا رأس کل خطیئة وما الحیٰوة الدنیا الا متاع الغرور۔

امیر ملّت علی پوری کے کارنامے

(از قلم مولوی عبد اللہ صاحب ثنائی، امرتسری)

مسجد شہید گنج لاہور کا قصہ بھی نہایت عجیب ہے جس نے لاکھوں لوگوں کو شہرت کا موقع دیا۔ مختلف رنگوں میں کئی ایک جماعتیں اس میدان میں آئیں اور ہر ایک نے دوسری کو ناکارہ قرار دیکر خود کو اس قابل ظاہر کیا کہ وہ ضرور کامیابی کا سہرا اپنے سر پر لے گی۔ مگر مسلمانوں کی انتہائی بد قسمتی نے ناؤ اسی منجدھار میں رکھی جہاں پہلے تھی۔ انا للہ!

سب سے حیرت انگیز واقعہ یہ ہے کہ ایک صوفی منش بزرگ (پیر جماعت علی شاہ صاحب علیپوری) بھی کنج عزلت کو چھوڑ اس میدان میں آئے۔ اور کیسی شان سے فتح کا پھریرا ہاتھ میں لے کر آئے اور یہ تہیہ کرکے آئے کہ مسجد کو ضرور واگذار کرا کے چھوڑیں گے۔ چنانچہ ایڈیٹر "سیاست" نے جو پیر صاحب خاص آدمی ہے بڑے زور سے اعلان شائع کیا کہ پیر صاحب نے عہد کر لیا ہے کہ آپ جب تک مسجد شہید گنج کو واگذار نہ کرالیں گے چین سے

(القول المبین - تقلید شخصی کا بطلان آیات و احادیث (۴۶۶) اور اقوال ائمہ سے کیا گیا ہے قیمت ۸ر دفتر اہلحدیث)

کے سامنے دور سے ہی دست بستہ عرض کر رہے ہیں
کہ حضور! میں وفادار غلام ہوں! کیا کبھی ایسے
شخص پر امید کی جا سکتی ہے کہ دربار شاہان میں تشریف
لے جا کر نعرۂ حق بلند کریگے۔ ع
ایں خیال است و محال است و جنوں

تیسرا کارنامہ "بڑے بڑے سرکشوں کو زاہد بنایا ہے"

دوز ابد تو ہم نے بھی دیکھے ہیں جو ہمارے امرتسر میں ہیں۔ مرید ہونے سے قبل وہ کبھی کبھار امور خیر میں حصہ لیا کرتے اور غرباء و مساکین کی خبر گیری کرنے اور مسلمانوں سے ملا جلا کرتے تھے۔ مگر مریدی کے بعد یہ حالت ہے کہ کسی مسلمان کو دیکھ کر خوش نہیں، امور خیر کی بجائے ہر وقت .... اور غرباء و مساکین کی خبر گیری بالکل مفقود ہو چکی ہے۔ پیر صاحب کی اصطلاح میں شاید زہد اسی کا نام ہو کہ تمام امور اسلامیہ سے بے رغبت ہو جائے کیونکہ اس کو محض پیر صاحب کا سہارا کافی ہے۔ چنانچہ ایک مرید کا یہ شعر بھی ان کی مدح میں شائع ہو چکا ہے ؎

سوال رح پہ محشر میں جو پوچھینگے تو کہہ دونگا
میں زائر ہوں علی پور کا علی پور والیا شاہا

اور سنئے! ؎

لحد میں جو پوچھیں گے نکیرین شاہا
تو پیش کر دونگا اسوقت ہیں صورت تیری

چوتھا کارنامہ "وہ ہستی ہے جسے ہر مذہب ملت نے دیوبندیوں کے سرداروں نے بلا روک ٹوک امیر ملت مانا ہے۔"

کیا اچھا خواب ہے۔ پیر صاحب نے بھی یہ فخر کیا تھا چنانچہ ایک تقریر میں یہاں تک کہہ دیا:

فقیر کو سب سے زیادہ خوشی اس بات کی ہے کہ سب اسلامی فرقوں نے ... یہاں تک کہ اہل قادیان نے بھی فقیر کی قیادت ملی کو تسلیم کر لیا ہے۔

(اخبار سیاست ۲۶ ستمبر ۱۹۳۵ء ص۸)

کوئیں کے ساکن کی طرح مولوی عبد الغفور نے یہ تو کہہ دیا کہ دیوبندیوں کے سرداروں نے بلا روک ٹوک امیر ملت مان لیا۔ مگر اسے معلوم نہیں کہ یہ میری رائے موضع گکھڑ میں تو چند زمینداروں میں کام دے جائیگی مگر اس احاطہ سے باہر یہ رائے منہ آئے کے منہ پر پڑیگی۔ جماعت شاہی ناظر ذرا دہلی پہنچیں بریلی جائیں۔ بجنور چلے جائیں، اور معلوم کریں کہ پیر صاحب[1] کے متعلق رائے عامہ کیا ہے۔ دور نہ جا سکتے ہوں تو اخبار "انقلاب" لاہور کے دفتر میں چلے جاویں اور وہاں انقلاب ۱۳ جنوری ۱۹۳۶ء کا صفحہ پڑھیں اور پیر صاحب کی قیادت اور تدبیر سیاست کا نقشہ دیکھیں اور یہ بھی معلوم کریں کہ ان کی قیادت کی قدر ذی فہم لوگوں کے سامنے کیا ہے۔

پانچواں کارنامہ "وہ وہ ہستی ہے جس نے شدھی کے بیج کا ستیاناس کیا ہے!"

گویا کہ اب دنیا میں شدھی کا بیج ناس ہو گیا ہے۔ اب کوئی شدھ نہیں ہوتا۔ مگر ڈیرہ بابا نانک کے قریب گاؤں (جہاں پیر صاحب کا مسکن بھی قریب ہے) وہاں ایک عورت سکھ ہو گئی ہے۔ ضلع امرتسر میں موہیاں متصل مجیٹھہ کا واقعہ ہمارے پاس پہنچا کہ ایک مسلمان نے اپنی لڑکی کو خوشی خود ایک سکھ کے ساتھ بھیجدی ہے۔ مگر پیر صاحب شدھی کا ناس کر چکے ہیں۔ غالباً تصور ہی تصور میں۔ اور بس۔

چھٹا کارنامہ شاردا ایکٹ کے خلاف ایسی تقریر کی کہ جاری کرنے والوں کے دانت کھٹے ہو گئے۔

ایسے دانت کھٹے ہوئے کہ اپریل ۱۹۳۰ء سے تمام انڈیا میں وہ قانون نافذ کر دیا گیا ہے۔ دور دراز مقامات میں مقدمے بھی ہو چکے ہیں۔ معلوم نہیں ایسی بڑ ہانکنے والے کو کیا حاصل اور دنیا کے سامنے ایسے کذب سے کیا وقعت حاصل ہو سکتی ہے

---

[1] ناظرین رسالہ پیر جماعت علی شاہ کی امارت ملیہ صفحہ ۴۰ دیکھ لیں۔ (منہ)

ساتواں کارنامہ "وہ وہ ہستی ہے جس نے تمہارے بڑے گرو سلطان ابن سعود کی بادشاہی میں اپنے مذہب حقہ کی تبلیغ فرمائی۔"

یہ وہ ڈینگ ہے جس کا ثبوت کچھ نہیں۔ پیر صاحب مکہ شریف جایا کرتے ہیں مگر وہاں جا کر اتنی جرأت نہیں ہوتی کہ حرم شریف میں نماز باجماعت ادا کریں۔ صرف اپنے مسکن پر ہی نماز ادا کیا کرتے ہیں۔ تبلیغ کرنا ایک طرف رہا علانیہ حرم میں جا کر نماز نہیں پڑھتے

عجیب واقعہ پیر صاحب جب امیر مدینہ (نجدی) کے سامنے بلائے گئے تو اس کے سامنے پیر صاحب نے جو نعرہ حق لگایا وہ خواجہ حسن نظامی صاحب سے پوچھئے جنہوں نے اس پر افسوس کیا تھا کہ میں اگر اس موقع پر ہوتا تو وہ نہ کرتا جو پیر صاحب نے کیا۔

بہرحال ہمیں نہایت درجہ کی خوشی ہے۔ اگر ایسا باکمال بزرگ پنجاب میں پیدا ہو۔

ہم یو پی، سی پی، بنگال پر فخر کر سکتے ہیں کہ ہمارے پنجاب میں ایک زاہد و سیاست دان ہستی ہے۔ مگر بدقسمتی سے پنجاب کا نبی پیدا ہوا تو اس نے آسمان تک اونچا سر دکھا کر پیشانی خاک پر رکھ دی اور صوفی صاحب میدان میں آئے تو انہوں نے بھی سب کچھ کیا مگر مراقبہ ہی میں اور بس۔

اب تو بجائے فخر کے ہمیں ندامت ہی اٹھانی پڑتی ہے۔ کیونکہ ہندوستان کے دوسرے صوبے جب ان کا ذکر کرینگے تو کسی شخص کی ہتک کے موقع پر بطور ضرب المثل "پنجابی نبی" اور "پنجابی ولی" کہیں گے۔ سچ ہے

ع نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

(نوٹ) پیر صاحب کے مریدوں کے ایسا لکھنے سے ان کی غرض ناواقف مسلمانوں کو ان کے حلقہ ارادت میں لانے کی ہے۔ اس لئے ہمیں ضرورت محسوس ہوئی کہ ہم پبلک کے مفاد کے لئے ان کی غلطیوں کا اظہار کریں ورنہ ہمیں پیر صاحب سے ذاتی عداوت نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری ایک آنکھ اگر مرزا جی قادیانی پر پڑتی ہے تو دوسری پیر صاحب علی پوری پر۔ ہماری نگاہ میں تو دونوں "روشن ستارے" ہیں۔ (منہ)

(۸۶۹) [illegible]

؎ حسن بکا معنی [illegible] شاہ صاحب کی زیر قیادت ہو رہا ہے۔ مجلس احرار [illegible] (ثنائی)

کھڑے ہوتے ہی فرمایا :-

کہو لوگو! وہابیوں نجدیوں پر لعنت -

ابن سعود پر لعنت -

تقریر کے خاتمے پر بھی فرمایا :-

کہدو نجدی پرستوں پر لعنت . لعنت .

(در نجف سیالکوٹ)

(۲) شہید گنج ایجی ٹیشن میں آپ بمبئی تشریف لے گئے . وہاں کے لوگ جس قدر آپ سے منور ہوئے وہ انہیں کے الفاظ میں نقل ہے . پیر صاحب کی نورانی تقریر سے مستفید ہو کر اخبار "ہلال" کا مدیر لکھتا ہے :-

"آج میں ان ہزاروں مسلمانوں سے جو چھوٹے قبرستان میں "امیر ملت" کی تقریر سن رہے تھے دریافت کرتا ہوں کہ ذرا ایک لحہ فکر یہ صرف کر کے بتائیں کہ پیر جماعت علی شاہ صاحب نے کوئی ایک بات بھی ایسی کہی جس سے اسلام کی عزت کا تحفظ ہو سکے - ان کا انداز بیان . انکے پیش کردہ خیالات ، ان کا فلسفہ و منطق ، ان کے بیان کردہ افسانے اور قصے سب اس قدر مضحکہ خیز اس قدر ذلت انگیز اور اس قدر دور از حقیقت تھے کہ میں اور غالباً تمام اسلام دوست و صاحب فہم مسلمان ان کو سن سن کر دل ہی دل میں ماتم کر رہے تھے - مجھے احساس ہے کہ ان کے معتقدین کی کہار کی کہار بمبئی میں موجود ہے اور میرے الفاظ پر یہ لوگ لال پیلے ہو جائینگے مگر کیا کروں رات کے جلسہ میں اسلام کی جو ذلت میں نے دیکھی اس پر چند آنسو بہائے اور اس ماتم میں قارئین "ہلال" کو شریک کئے بغیر نہیں رہ سکتا"

(۳) دہلی کے لوگوں نے جو آپ سے نورانیت حاصل کی - وہ بھی سن لیجئے - وہاں سے ایک اشتہار نکلا تھا جس میں پیر صاحب کے مذہبی معلومات یوں درج تھے :-

"ان (پیر صاحب) کی مذہبی معلومات کا یہ حال ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنے والا ان کے نزدیک کافر ، مرتد ، اور حرامزادہ ہے - ان کے نزدیک غیر ہاشمی قریشی اگر ہاشمیہ سے نکاح کرلے تو نکاح باطل اور اولاد حرامی ہوتی ہے - نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات کفر کا فتویٰ لگا دینا اور جنازہ نہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرنا ان کی معمولی اور روزمرہ کی بول چال ہے"

(پیر جماعت علی کی امارت صلا)

(۴) اخبار مدینہ بجنور نے آگرہ . شاہجہان پور ، مرادآباد کی تقریروں کا خلاصہ لکھا ہے - یعنی وہ نورانیت جس سے آپ نے اس علاقہ کو منور کیا :-

پیر صاحب کو (تقریروں میں) اس امر کا اہتمام ہوتا ہے کہ بشریت رسول اور علم غیب رسول کے بارے میں جو لوگ ان کے نقطہ نگاہ سے متفق نہیں ہیں ان کو کافر اور حرامزادہ کہا جائے

(مدینہ بجنور ۱۳- نومبر ۳۵ء صلا)

(۵) آپ کے نورانی الفاظ کا نمونہ جس سے آپ نے اہل بریلی کو منور فرمایا وہ رسالہ "الفرقان" سے نقل کئے جاتے ہیں - پیر صاحب نے تقریر میں فرمایا :-

"بھائیو! میں ایک مسئلہ بیان کردوں - اچھی بات کان میں پڑی رہتی ہے تو کبھی کام ہی آجاتی ہے یہ ملعون کہتے ہیں کہ جس چیز پر غیر اللہ کا نام آجائے وہ حرام ہو جاتی ہے - اور فقیر کہتا ہے کہ جب تک کسی چیز پر غیر اللہ کا نام نہ آئے وہ حلال ہی نہیں ہو سکتی سو اگر ان وہابیوں سے پوچھا جائے کہ تم کس کے نطفہ سے ہو؟ تمہاری ماں کس کی جورو ہے؟ تو وہ اپنے باپ کا نام بتائینگے اور اگر وہ اپنے کسی خاص باپ کا نام نہ بتادینگے تو حرامی سمجھے جائینگے - تو دیکھو یہ خود تب تک حلالی نہیں ہو سکتے جب تک غیر اللہ کا نام بیچ میں نہ آوے - × فرمایا اچھا ایک مسئلہ اور سن لو : وہ بھی کبھی کام دیگا - یہ کم بخت کہتے ہیں کہ حضور کو معراج جسمانی نہیں ہوئی اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ جسم کا خاصہ ہے کہ وہ ہمیشہ نیچے کو آئے گا چونکہ وہ بوجھل ہوتا ہے وہ اوپر نہیں ٹھیر سکتا - ان کم بختوں سے پوچھو کہ تمہارے باپ کا نطفہ تمہاری ماں کے رحم میں کیسے ٹھیر گیا اور وہ نیچے کو کیوں نہیں نکل پڑا ×× لو سنو! یہ کم بخت وہابی حضور کو بشر کہتے ہیں اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ خدا نے قرآن میں آپ کو بشر کہا ہے - اُن سے کہو خدا نے کہا کہا تم کہنے والے کون ہو؟ لاہور میں ایک شخص نور محمد تھا وہ خود بھی صاحب اولاد تھا اور اس کا باپ بھی زندہ تھا تو اُس کا باپ اپنی عادت کے موافق یوں پکارا کرتا تھا - "ابے نور محمد! ابے نور محمد"!! ایک دن نور محمد کے لڑکے نے بھی دادا کی دیکھا دیکھی اپنے باپ یوں پکارنا شروع کیا - "ابے نور محمد! ابے نور محمد" تو لوگوں نے اس سے کہا کہ جو لڑکا باپ کو ایسا کہتا ہے وہ حرامی ہوتا ہے - ایسے ہی لوگ خدا کی دیکھا دیکھی حضور کو بشر کہتے ہیں وہ بھی حرامزادے ہیں - ××× یہ وہابی ملعون کہتے ہیں کہ حضور کو علم غیب نہیں تھا - میں کہتا ہوں کہ حضور تو حضور آپ کے غلاموں بلکہ غلاموں کے بلی کتوں کو علم غیب ہوتا ہے - حضرت خواجہ باقی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ایک پالتو بلی تھی اُس کو بھی علم غیب تھا"

(پیر جماعت علی شاہ کی امارت ۶۶)

دوسرا کارنامہ | بڑے بڑے بادشاہوں کے درباروں میں پہنچ کر نعرہ حق سنایا ہے "

سبحان اللہ! پیر صاحب کے مریدین تو بہت خوش ہونگے کہ ہمارے پیر صاحب جرمن ، روس ، فرانس لندن کے شاہان یورپ کے درباروں میں ضرور پہنچے ہونگے اور نعرہ حق سنا آئے ہونگے - کیونکہ انکو تصور شیخ کے وقت ہی یہ سب کچھ معلوم ہو گیا ہوگا . مگر ہمیں پیر صاحب کی وہ عبارت شک میں ڈالتی ہے جو مسجد شہید گنج کے متعلق آپ نے اشتہار میں لکھی "میں ہمیشہ گورنمنٹ کا وفادار رہا ہوں"

ناظرین غور کریں - پیر صاحب کس طرح دولت برطانیہ

بزرگوں کی دنیا . مضمون پیروں فقیروں اور ملنگ (۸۶۸) صوفیوں وغیرہ کے عجیب حالات . ...

آئے - ابوجہل نے آنحضرت اور حضرت ابوبکرؓ کی گرفتاری کے لئے انعامی اعلان کئے اور انعام کی طمع میں کفار ادھر ادھر آپ کی جستجو میں مشغول ہوئے - تین دن آپ مع اپنے رفیق حضرت ابوبکر صدیق رض کے غار میں رہے - عبد اللہ بن ابوبکر ان ایام میں مجالس قریش کی خبریں دریافت کر کے رات کو آپ کے حضور میں آکر بیان کر دیتے تھے - اور عامر بن فہیرہ (جو حضرت ابوبکر صدیق کے آزاد کردہ غلام تھے) متصل غار کے بکریاں چراتے اور بکریوں کا دودھ آپ کو اور حضرت ابوبکر صدیق کو پلا جاتے تھے اور حضرت اسماء بنت ابوبکر کھانا پہنچایا کرتی تھیں - چوتھے دن آپ غار سے نکلے دونوں اونٹنیاں جو حضرت ابوبکر نے (جو اسی سفر کے لئے خریدی تھیں) در غار پر تیار تھیں آنحضرت صلعم نے باوجود اس بات کے کہ حضرت ابوبکر صدیق اپنی جان اور اپنا مال آپ پر فدا کر چکے تھے - یہی پسند کیا کہ حضرت ابوبکر سے اونٹنی خرید کر سوار ہوں -
رہبری کے لئے ایک شریف غیر مسلم کو اپنے ساتھ لے لیا

الحاصل آپ اور حضرت ابوبکر صدیق مع عامر بن فہیرہ کے اونٹنیوں پر سوار ہو کر مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے سراقہ بن خشعم جو بطمع انعام آپ کی جستجو میں نکلا تھا - اس نے آپ کو دیکھ لیا - اور گھوڑا دوڑا کر قریب آگیا - لیکن گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور گر پڑا - دوبارہ گھوڑے پر سوار ہو کر آگے بڑھا - اس مرتبہ گھوڑے کے پاؤں گھٹنے تک زمین میں دھنس گئے - اس پر کچھ ایسا خوف و ہراس طاری ہو گیا کہ پھر حملہ کی جرأت نہ کر سکا اور آپ سے بہ آشتی و نرمی معذرت کی اور اس بات کا بھی وعدہ کیا کہ واپسی میں جو کوئی ملیگا اس کو پتہ نہ بتاؤں گا - و نیز آپ سے ایک امان نامہ تحریر کرنے کی درخواست کی - آپ نے عامر بن فہیرہ کے ہاتھ سے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر فرمان امن لکھوا دیا - اگرچہ اس وقت سراقہ مسلمان نہ ہوا - لیکن بعد کو مسلمان ہو گیا - یہ شخص بڑا بہادر تھا - جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو بریدہ بن الحصیب اسلمی مع ستر سواروں کے آپ کو ملے - اگرچہ وہ سب انعام کی طمع میں بہ ارادہ بد آئے تھے - لیکن جمال مبارک کو دیکھ کر اور کلام پاک سن کر سب مسخر ہو گئے اور بریدہ اور اس کے سب ہمراہی مسلمان ہو گئے -

اہل مدینہ آپ کی تشریف آوری کے منتظر تھے - ہر روز آپ کے استقبال کے لئے مکہ کی راہ پر آتے اور دوپہر کے قریب لوٹ جاتے - جس روز آپ پہنچے اُس روز بھی اہل مدینہ لوٹ چلے تھے کہ یکبارگی ایک یہودی نے ایک ٹیلہ پر سے آپ کی سواری دیکھی اور چلا کر کہا کہ اے گروہ عرب یہ تمہارا خوشی کا سامان آ پہنچا وہ لوگ پھرے اور حضور کے ہمراہ مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے - مدینہ والوں کو اس روز بے حد مسرت و خوشی حاصل ہوئی - مدینہ میں پہنچکر آپ محلہ قبا میں منازل بن عمرو بن عوف میں چودہ دن ٹھیرے اور وہیں مسجد قبا کی بنیاد ڈالی - تیسرے روز حضرت علی بھی امانتیں ادا کر کے آپ کی خدمت میں پہنچ گئے - پھر آپ نے شہر مدینہ میں قیام فرمانے کا ارادہ کیا - ہر شخص متمنی تھا کہ آپ ہمارے محلہ میں ہمارے ہاں قیام فرمائیں - آپ نے فرمایا کہ میری اونٹنی مامور ہے جہاں وہ بیٹھ جائیگی وہاں ہی میں مقیم ہونگا - اونٹنی چلتے چلتے وہاں آبیٹھی جہاں اب مسجد نبوی ہے - اس کے قریب ہی حضرت ایوب انصاری کا گھر تھا - وہاں آپ کا اسباب اتارا گیا اور آپ نے ان کے گھر میں قیام فرمایا - پھر آپ نے وہ زمین جہاں اونٹنی بیٹھی تھی خرید لی اور مسجد نبوی کی تعمیر شروع ہوئی - اس مسجد کی تعمیر میں خود حضرت سرور عالم صلعم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شریک تھے مسجد کے ایک سرے پر ایک مسقف چبوترہ (سائبان) بنایا گیا جو صفہ کہلاتا تھا - یہاں وہ لوگ رہتے تھے جو اپنا گھر بار نہیں رکھتے تھے اور اصحاب صفہ کے نام سے مشہور تھے - گویا یہ مسجد کے ساتھ تعلیم گاہ کی بنیاد تھی - کیونکہ یہ لوگ اپنا وقت تعلیم دین میں صرف کرتے تھے - انہی اصحاب صفہ میں سے ایک درخشندہ اور گرانمایہ گوہر حضرت ابوہریرہ رض ہیں جن کے توسط سے حدیث نبوی کے وسیع ذخیرہ کا بہت زیادہ حصہ ہم تک پہنچا ہے -

اس مسجد کے ساتھ ملے ہوئے دو حجرے ازواج مطہرات کے لئے بنائے گئے - بعد میں جب اور بیبیوں سے آپ نے نکاح کیا تو اور حجرے بنتے گئے - اوقات نماز میں لوگوں کو بلانے کے لئے مدینہ میں آکر اذان کی بنا ڈالی گئی - جمعہ کی ابتدا بھی یہیں ہوئی - پہلا جمعہ آپ نے اس دن پڑھا جب آپ قبا سے نکل کر شہر کی طرف تشریف لائے - نماز کے انتظام کے علاوہ دوسری ضرورت مہاجرین کی رہائش وغیرہ کا انتظام کرنا تھا - جس کے لئے آپ نے یہ تدبیر کی کہ ایک ایک مہاجر اور ایک ایک انصاری میں مواخات قائم کر دی یعنی دو دو کو بھائی بھائی بنا دیا - انصار نے اپنے مہاجر بھائیوں کے ساتھ پوری ہمدردی کی اور سچی محبت کر کے دکھائی - انصار نے اپنے مہاجر بھائی کو گھر لے جا کر اپنا نصف مکان رہائش کے لئے دیدیا اور نصف سامان ان کے آرام کے لئے حوالہ کیا - انصار نے یہ بھی چاہا کہ مہاجرین کو اپنی نصف نصف کھیتیاں دیدیں مگر مہاجر چونکہ تجارت پیشہ تھے اس لئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا تب انصار نے یہ فیصلہ کیا کہ خود محنت اور کھیتی کا کاروبار کریں اور نصف پیداوار اپنے مہاجر بھائیوں کو دیدیں - یہ عقد اخوت یہاں تک مضبوط ہوا کہ حقیقی رشتہ دار بھی پیچھے رہ گئے - اور جب ایک ان دو بھائیوں سے مر جاتا تو دوسرا اس کی جائداد کا وارث ہو جاتا - مگر اس کو قرآن کریم نے بعد میں روک دیا اور حکم ہوا کہ اقربا ہی ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں (اس لئے ورثہ انہی کو ملیگا) مہاجرین بھی ایسے نہ تھے کہ اپنے بھائیوں کے سر پر بوجھ بن کر بیٹھ جاتے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کو جب سعد بن الربیع نے ہر ایک چیز کا نصف دینا چاہا تو انہوں نے اس ہمدردی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مجھے بازار کا راستہ بتا دو - چنانچہ تھوڑے ہی دنوں میں تجارت کر کے انہوں نے اچھا مال حاصل کر لیا - بعض صحابہ نے دوکانیں کھول لیں - حضرت ابوبکر کا کارخانہ مقام سنح

ہم دونوں سے کسی ایک کو ترجیح نہیں دے سکتے۔
یہ مرزائیوں کی غلطی ہے کہ وہ پیر صاحب کو نہ مانیں اور پیر صاحب کے مریدین کی غلطی ہے کہ وہ مرزا صاحب سے علیحدہ رہیں۔
ہمارے منہ پر تو یہ شعر ہے ؎
دل کو چاہوں یا جگر کو میں - میری دونوں سے آشنائی ہے

ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(از قلم مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا سندپوری - مالدہ ملک بنگال)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبائل عرب کو جو بموسم حج مکہ میں آتے انہیں اسلام کی دعوت دیتے مگر کوئی قبیلہ متوجہ نہ ہوتا۔ یہاں تک کہ نبوت کے گیارھویں سال موسم حج میں آپ حسب دستور دعوت اسلام فرما رہے تھے کہ کچھ لوگ قوم انصار کے آپ کو ملے۔ آپ نے ان کو اسلام کی دعوت فرمائی۔ انہوں نے مدینہ کے یہود سے سنا تھا کہ عنقریب ایک پیغمبر ہونگے تو ہم ان کے ساتھ ہوکر تمہیں قتل کرینگے۔ انصار نے آپ کی دعوت سن کر کہا کہ یہ وہی پیغمبر معلوم ہوتے ہیں جن کے متعلق یہود ذکر کرتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہود ہم سے پہلے ان سے آکر ملیں اور چھ آدمی ان میں سے مسلمان ہوئے اور سال آیندہ پھر آنے کا وعدہ کیا۔ وہ لوگ مکے سے مدینہ کو واپس گئے۔ وہاں جاکر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا۔ نبوت کے بارھویں سال موسم حج میں مدینہ کے بارہ آدمیوں نے آپ سے آکر ملاقات کی (پانچ پہلوں میں سے اور سات اور) انہوں نے احکام اسلام و اطاعت پر بیعت کی۔ اس کا نام بیعت عقبیٰ اولیٰ ہے۔ آنحضرت نے ان کی درخواست پر مصعب بن عمیر کو مدینہ بھیج دیا کہ وہاں جاکر قرآن مجید اور شرائع اسلام کی تعلیم کریں مصعب بن عمیر کی تعلیم سے اکثر آدمی انصار کے مشرف باسلام ہوئے اور ان لوگوں سے تھوڑے باقی رہ گئے نبوت کے تیرھویں سال ستر یا بہتر یا پچھتر آدمی معززین انصار میں سے آپ کی خدمت میں آئے اور مشرف باسلام ہوئے۔ اور ان لوگوں نے آپ سے درخواست کی کہ آپ مدینہ میں چل کر قیام فرمادیں اور اس بات کا عہد و پیمان کیا کہ ہم آپ کی خدمتگزاری میں کوتاہی نہ کرینگے۔ اس کا نام بیعت عقبہ ثانیہ ہے جب مدینہ والوں کی طرف سے پورا اطمینان ہوگیا تو آنحضرت صلعم نے مسلمانوں کو ہجرت مدینہ طیبہ کی اجازت عطا فرمائی۔ یہ لوگ مکہ میں زندگی سے بیزار تھے۔ حکم ہوتے ہی انہوں نے روانگی کی تیاری شروع کردی۔ پہلا شخص جو مکہ سے مدینہ کو گیا وہ مصعب بن عمیر تھا جس کا ذکر اوپر ہو چکا۔ اس کے بعد ابن ام مکتوم عمار یاسر بلال اور سعد بن ابی وقاص روانہ ہوئے۔ ان لوگوں کے بعد حضرت عمر بن الخطاب بیس اصحاب کی جمعیت سے روانہ ہوئے۔ الغرض سوائے حضرت علیؓ اور حضرت ابوبکرؓ کے سب مسلمان ہجرت کر گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے بھی ارادہ ہجرت کیا مگر آنحضرت صلعم نے روک دیا اور انہیں بشارت دی کہ تم ہمیں رفاقت میں چلوگے۔ عنقریب ایسا حکم ہوا چاہتا ہے۔ مدینہ والوں کے مسلمان ہونے اور مکہ کے مسلمانوں کی ہجرت کرنے سے کفار قریش کو خوف ہوا کہ مسلمانوں نے زور پکڑا تو ضرور بدلہ لیں گے۔ اس کے متعلق غور و مشورہ کرنے کے لئے سرداران قریش مثل ابوجہل وغیرہ کہ دار الندوہ میں جمع ہوئے پہلے آنحضرت کا قید کرنا پھر جلاوطن کرنا شوریٰ میں پیش ہوا۔ آخر میں ابوجہل نے آنحضرت صلعم کے قتل کرنے کی تجویز پیش کی اور پھر تجویز قرار پاگئی۔ ہر قبیلہ میں سے ایک ایک آدمی اس کام کے لئے منتخب ہوا۔ باین خیال کہ بنوہاشم (جو آپ کے حامی ہیں) سارے قبائل عرب سے لڑنے کی طاقت نہیں رکھتے اور اگر خون بہا پر راضی ہوئے تو سب مل کر دیت دینگے۔ خداوند نے اس راز پر آنحضرت کو مطلع فرمایا اور آپکو مدینہ طیبہ کا حکم مل گیا۔ اور آپ نے حضرت ابوبکر کو اطلاع دی کہ تیار ہو جاؤ ہجرت کا حکم ہوگیا۔ آپ رات کے وقت دولت خانہ میں تشریف فرما۔ کفار نے دروازہ مبارک کا محاصرہ کرلیا۔ آپ امانتیں حضرت علیؓ کے سپرد کیں اور ان کو مالکوں کے پاس پہنچاکر مدینہ طیبہ پہنچ جانے کی ہدایت فرمائی اپنی خوابگاہ میں سلا دیا۔ حضرت علیؓ نے ردا کو اوڑھ لیا۔ آنحضرت صلعم خدا تعالےٰ پر بھروسہ کر دروازہ سے باہر نکلے اور اپنے دشمنوں کے اندر ہوتے ہوئے اور ان پر خاک ڈالتے ہوئے صاف نکل گئے۔ قدرت خدا سے کسی کو نظر نہ آئے اور حضرت ابوبکر صدیق کے گھر پہنچے۔ وہ پہلے ہی سے تیار بیٹھے تھے روانگی کا سب سامان درست ہوگیا تھا۔ آپ اپنے رفیق ابوبکر صدیق کو ہمراہ لے کر غار ثور میں پہنچے حضرت ابوبکر پہلے اس غار کے اندر داخل ہوئے اس کو رہنے کے قابل بنایا زمین کو صاف کیا۔ سوراخوں کو کپڑے پھاڑ کر بند کیا۔ ایک سوراخ بند ہونے سے رہ گیا تھا اس میں اپنا انگوٹھا لگا دیا آنحضرتؐ ابوبکرؓ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر سو رہے حضرت ابوبکر کے پاؤں میں سانپ نے کاٹا۔ انہوں نے اس کی تکلیف گوارا کی اور باین خیال کہ آپ کے آرام میں خلل نہ ہو جنبش نہ کی۔ لیکن شدت تکلیف کے باعث ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور رخسار مبارک پر گرے۔ آپ بیدار ہوگئے۔ ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ مجھے سانپ نے کاٹا ہے۔ آپ نے کاٹے پر لعاب دہن مبارک لگا دیا اور فوراً حضرت ابوبکرؓ اچھے ہوگئے۔ یہاں کفار نے گھر جاکر آپ کو نہ پایا اور حضرت علیؓ کو خوابگاہ رسول پر سوتا پاکر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مکان پر گئے۔ وہاں بھی آپ کو نہ پایا یہاں تک کہ تلاش کرتے کرتے غار ثور تک پہنچے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کے ایسے سامان فرمادیئے کہ کسی کو نظر نہ آئے اور کفار محروم و ناکام

فتاوی

تعاقب } اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۰ - جمادی الاولیٰ سنہ رواں میں سوال ۱۱۵ کے جواب میں آپ کا تحریر فرمانا کہ :- شخص مذکور بعد بلوغت اپنا عقیقہ خود کر سکتا ہے۔ بعض حدیثوں میں اس کا ثبوت ملتا ہے(۱) (ص ۱۱) محل نظر ہے۔ کیونکہ عقیقہ کے دن کے متعلق باسانید صحیحہ جتنی حدیثیں وارد ہوئی اُن سے عقیقہ فقط ساتویں دن اور بعض ضعیف حدیثوں سے چودھویں اور اکیسویں دن کرنا ثابت ہوتا ہے۔ مگر کسی حدیث مرفوع صحیح وصریح سے قبل یا بعد بلوغت کرنا ثابت نہیں ہے ومن ادعیٰ خلافه فعليه البيان۔ اور بعض علماء جو حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسه بعد النبوة سے بعد بلوغت ہی عقیقہ کرنے کی دلیل پکڑتے ہیں۔ سو اُن کا یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ اولاً اس وجہ سے کہ حدیث مذکور ضعیف وغیر ثابت ہے۔ قال الحافظ فی فتح الباری اخرج البزار من رواية عبد الله بن محرر عن قتادة عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسه بعد النبوة قال البزار تفرد به عبد الله وهو ضعيف انتهى۔

ثانیاً حدیث مذکور کی صحت فرض کرنے کے بعد بھی قبل یا اس سے بعد بلوغت عقیقہ کرنے پر استدلال صحیح نہیں کیونکہ حدیث مذکور فعلی ہے۔ پس احتمال ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بعد نبوت اپنا عقیقہ کرنا آپ کی خصوصیات سے رہا ہو۔ اور امت کیلئے جائز نہ ہو۔ قال ويحتمل ان يقال ان صح هذا الخبر كان من خصائصه صلی اللہ علیہ وسلم كما قالوا فی تضحيته عمن لم يضح من امته انتهى۔

هذا ما عندی والله اعلم بالصواب۔

(کتبہ ابو الصمصام عبد السلام مبارکپوری اعظمی)

(۱) غالباً آپ کا بھی اشارہ اسی حدیث کی طرف ہے ۱۲۔

جواب } آپ جس کا ثبوت مانگتے ہیں وہ ادا ہے اور ہمارا جواب قضا کے متعلق ہے۔ جو شخص تخصیص کا احتمال پیدا کرتا ہے۔ اس کو نی رسول اللہ اسوة حسنة کے عموم پر غور کرنا چاہئے۔ العام يجری علی عمومه مالم يخص بدليل شرعی۔ اللہ اعلم!

س ۱۳۱ } ۱۶ - نومبر ۱۹۳۳ء کے پرچہ اہلحدیث میں درج ہے کہ غیر اللہ کے نام کا جانور حرام ہے مگر اُس کی نسل کی جو اولاد ہے وہ حرام نہیں ہے۔ تو زانیہ عورت کے پیٹ کی اولاد کو کیا کہا جائیگا حلال یا حرام کی۔

(حکیم اللہ بخش جالندھری)

ج ۱۳۱ } حرامزادہ بوجہ تولد کے فی نفسہ بُرا نہیں ہے۔ بلوغت کے بعد جیسے اعمال ہونگے ویسا بنے گا۔ اچھے ہیں تو اچھا بُرے ہیں تو بُرا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے :-

لا تزر وازرة وزر اخرى

کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک عورت کو زنا کا حمل ہوا۔ آپ نے اس کو وضع حمل تک مہلت دی۔ پھر بچے کا کفیل ایک انصاری بنا۔ ولد الزنا کو حرامزادہ کہنے سے اسکی برائی کی نسبت عورت زانیہ اور زانی کی طرف ہوتی ہے۔ بچے پر کوئی برائی نہیں آتی۔ اور ایسا کہنا بھی نہیں چاہئے۔ واللہ اعلم!

س ۱۳۲ } گیارھویں۔ چالیسویں وغیرہ کا کھانا کھانا اور کھانے آگے رکھ کر ختم دلوا کر کھلانا نیت نیک کی وجہ سے دو طرح کا ثواب کا انسان مستحق ہوا۔ ایک کھانا دوسرا ختم۔ ایسا کرنا شریعت کی رو سے جائز ہے یا ناجائز۔ (مگر جواب دیتے وقت پرچہ اہلحدیث ۱۷ - جولائی ۱۹۳۶ء جواب نمبر ۲۱۴ ملاحظہ فرمالیں) (سائل مذکور)

ج ۱۳۲ } کسی سائل نے سوال کیا تھا کہ مقتدی عشاء کی آخری رکعت میں جماعت کے ساتھ ملا۔ بعد سلام کے مقتدی مذکور نماز پڑھتا ہے۔ مگر قرأت بلند آواز سے پڑھتا ہے اور ایک اور شخص اس کی اقتدا کرتا ہے۔ کیا زید کا یہ فعل (جہری قرأت) جائز ہے۔ اس کا جواب دیا گیا یہ صورت حدیث میں نہیں آئی۔ اگر کوئی شخص نیک نیتی سے کرے تو اجر ملے گا۔ محدثین اور امام شافعی کا یہی مذہب ہے (۱۷ - جولائی ۱۹۳۶ء) اس کی توضیح اس طرح ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے - واقض ما سبقك - جو گزرا ہے اسکو پورا کر لیا کرو - اس کی ایک تشریح یہ کی گئی ہے کہ جماعت کے بعد جو اکیلا پڑھے گا اس کی وہ پہلی رکعت ہوگی اس لئے وہ قرأت بالجہر کرسکتا ہے۔ اس تشریح کو ملحوظ رکھ کر جواب دیا گیا۔ ممکن ہے کہ شخص مذکور نے یہ فعل اس تشریح کے ماتحت کیا ہو۔ اس لئے باعث اجر ہے۔ اس صورت میں ایسا کرنے والے کے لئے ماخذ (حدیث) موجود ہے۔ بخلاف گیارھویں اور رسوم چالیسواں وغیرہ کا ماخذ قرآن حدیث نہیں ہے وہ شرک اور بدعت ہیں۔ گیارھویں و رسوم چالیسواں وغیرہ تو ایسے امور قبیحہ ہیں کہ ان کا ثبوت اقوال ائمہ سے بھی نہیں ملتا بلکہ اس کی تردید ملتی ہے۔ محض اہل ہنود کی دیکھا دیکھی ایجاد کی گئی ہیں۔ ان کو تو اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۱۳۳ } اخصاء بہائم جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو کیا ماکولات کا یا غیر ماکولات کا۔

(راقم مولوی محمد یوسف خوشنگیری ضلع بیربھوم)

ج ۱۳۳ } بہائم کو خصی کرنا منع ہے چونکہ اس میں قطع نسل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے نهى النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اخصاء الخيل والبهائم (احمد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے اور دیگر مویشی خصی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ مگر خصی شدہ جانور حلال ہے اور اس کا کھانا قربانی کرنا منع نہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے خصی مینڈھے قربانی کئے

میں تھا۔ جہاں وہ کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ حضرت عثمان بنو قینقاع کے بازار میں کھجور فروخت کرتے تھے۔ حضرت عمر بھی تجارت میں مشغول ہو گئے اور شاید ان کی اس تجارت کی وسعت ایران تک پہنچ گئی تھی۔ اور صحابہ نے بھی چھوٹی بڑی تجارت شروع کر دی تھی۔ بعض ایسے بھی تھے کہ ان کو اور کوئی کام نہ ملتا تھا تو بازار میں مزدوری کا کام کر کے جو کچھ کماتے اس میں سے کچھ خود کھاتے اور کچھ بیت المال میں داخل کرتے تاکہ مسلمانوں کی بہبودی پر صرف ہو سکے۔ سکتہ میں جب بنو نضیر جلاوطن ہوئے اور ان کی زمین مسلمانوں کے قبضہ میں آئی تو اس وقت مہاجرین کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے ان زمینوں کو انہی کو دینا تجویز کیا گیا۔ انصار نے اس تجویز کو نہایت خوشی سے قبول کیا۔ بلکہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ یہ زمینیں بھی مہاجرین کو دیدی جائیں اور ہمارے نخلستان میں بھی وہ حصہ دار ہیں۔

تجارت کی برکت سے تھوڑے ہی دنوں میں مسلمان مہاجرین کو اللہ تعالیٰ نے اتنی وسعت عطا فرمائی اور ان پر اس قدر کشائش کی کہ بعض صحابہ کا اسباب تجارت سات سو اونٹوں پر لدا کرتا تھا۔ اور جس دن مدینہ میں پہنچا تھا سارے شہر میں دھوم مچ جاتی تھی مگر وہ نہ افلاس کی حالت میں حرف شکایت زبان پر لائے اور نہ کشائش و آسودگی کی حالت میں خداوند کریم کے عطا کئے ہوئے مال کو ضائع و برباد کیا۔ بلکہ جو ان میں آسودہ حال و صاحب مال تھے وہ غرباء و مساکین کی پوری خبر گیری کرتے۔ اور بالخصوص اصحاب صفہ کی جو سارا دن بارگاہ نبوی میں تعلیم دین کے لئے حاضر رہتے اور رات کو خدا کی عبادت کرتے۔ ان لوگوں کی چونکہ کوئی صورت معاش نہ تھی۔ اس لئے خوشحال صحابہ ان کو اپنے گھروں میں کھانے کے لئے لے جاتے تھے

حضرت سعد بن عبادہ کے متعلق لکھا ہے کہ بعض وقت اسی اسی مہمانوں کو اپنے گھر لے جاتے تھے۔ بلا شبہ یہ جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی پاک تعلیم کا نتیجہ تھا کہ جو لوگ قبل اسلام کے تہذیب و تمدن سے نا آشنا، علوم و فنون سے بے بہرہ اور اخلاق حسنہ سے دور تھے۔ معمولی بات پر لڑنا اور باہمی جنگ و جدال کرنا ان کا عام شیوہ اور رہزنی و ڈکیتی ان کا پیشہ تھا۔ وہی لوگ جب اسلام لائے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حلقہ غلامی میں داخل ہوئے تو دنیا کی تمام مہذب و متمدن اقوام سے سبقت لے گئے دنیا کے ہر گوشہ میں علوم و فنون کے دریا بہا دئیے۔ تمام حرکات ناشائستہ اور اخلاق رذیلہ سے کنارہ کشی کی اور اعلےٰ درجہ کے شائستہ و با اخلاق ہو گئے۔ ایثار و ہمدردی، اتفاق و اخوت، صلہ رحمی و حسن سلوک اور باہمی الفت و محبت کی وہ لہر ان میں دوڑ گئی کہ خود تکلیف و مصیبت برداشت کر لیتے مگر دوسروں کی تکلیف ان سے دیکھی نہ جاتی۔ اپنا نقصان اٹھا کر بھی دوسروں کی بھلائی اور فائدہ رسانی کی کوشش کرتے۔ غریبوں، بے کسوں، یتیموں اور بیواؤں کی خبر گیری کرتے۔ اگر محنت سے کما کر ایک حصہ خود اپنی ذات اور اپنے اہل عیال پر خرچ کرتے تو دوسرا حصہ خدا کی راہ میں اپنی قوم کی بھلائی کے لئے صرف کرتے

غرض حضرات صحابہ کرام اور سلف صالحین نے نبی صلعم کی پاک تعلیم اور آپ کی ہدایت و ارشاد پر پورا پورا عمل کیا اور اپنے رہبر کامل و مقدس پیشوا کے نقش قدم پر چل کر انہوں نے وہ عزت و وقار اور وہ قوت و طاقت حاصل کی کہ دنیا کی تمام قوموں پر گوئے سبقت لے گئے۔

افسوس! کہ اب مسلمانوں نے اپنے رہبر کامل و مقدس حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم اور ہدایت پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ اصول اسلامیہ سے انحراف کیا۔ احکام قرآنی و ارشاد نبوی کو پس پشت ڈال دیا۔ اپنی عادات و اطوار و اخلاق بدل ڈالے اب مسلمانوں میں نہ اگلوں کی طرح ایثار ہے نہ ہمدردی نہ اخوت ہے اور نہ محبت و الفت ہے۔ بجائے اتفاق و اخوت کے نفاق و کینہ نے دل میں گھر کر لیا ہے۔ اور صلہ رحمی باہمی کی جگہ مخالفت و عداوت کی آگ بھڑک رہی ہے۔ نہ ارکان دین پر عمل ہے نہ ممنوعات شرعیہ سے حذر ہے۔ نہ تحصیل علوم دینیہ کا شوق۔ اور نہ عبادت الٰہی و اطاعت رسول کا ذوق ہے۔

کاش! کہ ہم اہل اسلام اب بھی اس کی طرف توجہ کریں، نبی کریم صلعم کی پاک تعلیم کو دل میں جگہ دیں آپ کی پاک زندگی کی پیروی کریں اور آپ کے نقش قدم پر چل کر اپنی کھوئی ہوئی عزت و وقار اور گئی ہوئی کو پھر حاصل کر لیں۔ آمین! ثم آمین!

عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ ط

رعایتی اعلان

مندرجہ ذیل کتب میں کافی رعایت کر دی گئی ہے ناظرین جلد طلب کریں۔ ورنہ ختم ہونے پر دستیاب نہیں ہو سکیں گی۔

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی
پیارے نبی کے پیارے حالات	۷ر	۶
تفسیر ثنائی اُردو مکمل آٹھ جلد	[illegible]	[illegible]
تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان	۱۲ر	۱۰
محمدیہ پاکٹ بک مجلد	[illegible]	۶
حسن البیان بجواب سیرة النعمان	[illegible]	۲
ہدایت المعتدی فی القرأة للمقتدی	۸ر	۶
فلسفہ عبادات	۱۲ر	[illegible]
تقسیم میراث	۴ر	۲
بلوغ المرام مع شرح مکمل	[illegible]	[illegible]
بلوغ المرام مترجم مکمل	[illegible]	[illegible]
فیصلہ مقدمہ بہاول پور	۱۳ر	۱۲
بیانات علمائے ربانی بر ارتداد فرقہ قادیانی	۹ر	۸

نوٹ:۔ محصول ڈاک ان سب کتب کا علیحدہ ہوگا۔ جو کہ بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔

مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

ملکی مطلع

کانگرس اور مُسلم لیگ

ان دونو جماعتوں کی جس خط و کتابت پر عرصے سے ملک کی نگاہ لگ رہی تھی آخر وہ شائع ہوئی جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ مسلم لیگ کے صدر صاحب دو باتوں پر زور دیتے رہے۔ (۱) لیگ کو ہندوستانی مسلمانوں کی واحد نمایندہ جماعت تسلیم کیا جائے (۲) کانگرس ہندوؤں کی نمایندہ جماعت بن کر بات چیت کرے۔ (یہ گفتگو ابھی تک جاری ہے ختم نہیں ہوئی) ہماری رائے میں بڑے بڑے ذمہ دار اصحاب کا ایسی مبادی پر اڑ جانا چنداں ضروری نہ تھا۔ صدر صاحب مسلم لیگ اگر اپنی گفتگو یوں شروع کرتے کہ "بسلسلہ معاہدہ لکھنؤ مابین مسلم لیگ و کانگرس" تو یہ امر ایک حد تک آسانی سے طے ہو جاتا۔ کیونکہ معاہدہ لکھنؤ میں یہ دونو جماعتیں اپنی حقیقی حیثیت سے متعاہد ہوئی تھیں۔

دوسرا مطالبہ کہ کانگرس خاص ہندوؤں کی نمائندگی کرے کانگرس کے نام کے لحاظ سے اجنبی ہے۔ کیونکہ اس کا پورا نام انڈین نیشنل کانگرس ہے۔ جس کے معنی ہیں "ہندوستان کی قومی مجلس"۔ پس کانگرس اگر صرف ہندوؤں کی نمائندگی کا ذمہ لے تو وہ اپنے اس مرتبہ سے گر جائیگی۔ اسکی مثال ایسی ہوگی جیسے مسلم لیگ سے کہا جائے کہ وہ صرف شیعوں کی نمائندگی کی ذمہ داری قبول کرے۔ بہر حال اس گفتگو سے ہم کوئی اچھا نتیجہ نہیں پا سکے ایسے ابتدائی امور میں نزاع کرنا بڑے دماغوں کی شان سے بعید ہوتا ہے۔

ہمیں مسرت ہے کہ ابھی سلسلۂ مفاہمت منقطع نہیں ہؤا۔ مسٹر سوبھاش بوس صدر کانگرس کے آخری خط سے پایا جاتا ہے کہ ابھی یہ معاملہ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کے روبرو پیش ہوگا۔ پھر اُس کے فیصلے سے مُسلم لیگ کو اطلاع دی جائے گی ؛

ہندوستانیوں اور برمیوں میں
خون ریز لڑائی

اس لڑائی کی تفصیل اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ جس کا نتیجہ بقول اخبار "انقلاب" کے یہ ہے کہ قریباً ڈیڑھ ہزار ہندوستانی قتل اور زخمی ہوئے۔ اس لڑائی کی وجہ (ہمارے ایک دوست نے جو حال ہی میں برما سے آئے ہیں) یہ بتائی ہے کہ بدھ مذہب کے کسی راہب نے ایک کتاب لکھی تھی جس میں اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ السلام پر سخت توہین آمیز حملے کئے تھے۔ اس کے جواب میں ایک مسلمان عالم نے (جو پہلے بدھ مت کے پَیرو تھے) ایک کتاب لکھی جس میں الزامی جوابات دینے کی غرض سے بدھ مذہب اور راہبان بدھ مذہب کا ذکر بھی کیا۔ اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد راہبوں کی ایک مجلس شوریٰ ہوئی۔ جس میں انہوں نے اپنے پیروؤں کو یہاں تک بھڑکایا کہ ان ہندوستانیوں کو خصوصاً مسلمانوں کو برما سے نکال دو۔ حالانکہ مسلمان مصنف نے پولیس افسر کے سامنے اقرار کیا کہ یہ کتاب میں نے لکھی ہے اور میں ہی اس کا ذمہ دار ہوں۔ اس کے علاوہ خود مسلمانوں نے جلسے کر کے مسلمان مصنف اور اس کی کتاب سے بے تعلقی کا اظہار کیا اور اس کے خلاف بھاری تعداد میں پمفلٹ شائع کئے۔ مگر باوجود اس قدر اظہار بیزاری کے بدھ مت والوں نے کسی بات کی کچھ پروا نہ کی بلکہ سارے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ جس کا نتیجہ وہی ہؤا جس کا اوپر ذکر ہؤا ہے۔ یعنی

شہر کی بے شمار عمارتیں مسمار کر دی گئیں ہندوستانیوں کی دوکانیں اور گھر لوٹ لئے گئے۔ سینکڑوں مسجدیں اور درگاہیں جلا دی گئیں۔ قرآن مجید کے بے شمار نسخے پائمال کر دیئے گئے۔ مساجد کے ائمہ شہید کر دیئے گئے۔ مسلمانوں کو نماز کی حالت میں قتل کر دیا گیا۔ (انقلاب لاہور ۲۸/۲۱)

گویا برما میں بغداد کی تباہی کا نقشہ دوسری مرتبہ ظاہر ہؤا۔ ہم نے برما کے مسلمانوں کی تباہی کو بغداد کی تباہی سے جو تشبیہ دی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ایک دل خوش کن راز مخفی ہے۔ وہ یہ کہ بغداد کی تباہی جن لوگوں کے ہاتھوں ظہور میں آئی تھی وہ بھی بدھ مذہب کے پیرو تھے۔ یعنی بلاکو خان وغیرہ۔ اس کا نتیجہ یہ ہؤا تھا کہ آخر وہی قوم مسلمان ہو کر ترک کہلائی اور اسلام کی محافظ بنی۔ امید ہے کہ برما میں مسلمانوں کی تباہی کسی اچھے نتیجے پر منتج ہوگی۔ واللہ قدیر و بالاجابت جدیر۔

ریڈیو اور سنیما

ان دو گمراہ کن چیزوں کی بابت "اہلحدیث" میں بار ہا لکھا گیا ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ ہماری یہ رائے (کہ جس ملک میں یہ دونو چیزیں جائینگی اس کی بدنصیبی کی کوئی انتہا نہیں) شاید اسلامی تعلیم کے ماتحت ہوگی۔ مگر ہمیں یہ سن کر خوشی ہوئی کہ سمجھ دار غیر مسلم ہم سے بھی دو قدم آگے ہیں۔ چنانچہ آج ہم اس سلسلے میں ایک مضمون اخبار "پرتاپ" لاہور سے نقل کر کے ناظرین تک پہنچاتے ہیں :-

"جب میں لکھتا ہوں کہ ریڈیو ہندوستان میں نعمت کی بجائے لعنت ثابت ہو رہا ہے۔ تو اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ میں کسی خاص ریڈیو سٹیشن کی طرف اشارہ کر رہا ہوں۔ خاص ریڈیو سٹیشن کی طرف تو اشارہ تب کیا جائے۔ جب ان میں دو چار ملک کے روبرو مفید پروگرام بھی پیش کرتے ہوں۔ ریڈیو سٹیشن لاہور کا ہو یا پشاور کا۔ دہلی کا ہو یا لکھنؤ کا۔ ہر ایک سننے والوں کو لہو و لعب کی ترغیب دیتا ہے۔ فحش

متفرقات

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ ستمبر میں ختم ہو جائیگی۔ اس لئے ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر وہ اخبار اہلحدیث کو بدستور جاری رکھنا چاہتے ہیں تو قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ بہت جلد دفتر میں ارسال کردیں۔ ورنہ

۳۰۔ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

۲۰۵۲۔ شیخ عبدالتواب	۱۰۷۳۹۔ عزیز الدین۔
۲۴۸۰۔ مولوی ابوالوقار قمرالدین	۱۰۷۸۴۔ مولوی ابوالحسن صاحب بسمل
۴۔۳۹۰۔ قاضی محمد رمضان	۱۱۰۱۷۔ شیخ عبدالرحمٰن
۵۶۱۱۔ حاجی یار محمد	۱۱۱۱۲۔ چوہدری عبدالشکور
۵۶۲۳۔ مولوی محمد حبیب الرحمٰن	۱۱۲۳۴۔ محمد صادق۔
۶۸۴۷۔ سیٹھ احمد حاجی عبدالکریم۔	۱۱۲۵۲۔ عبداللہ بن بلال
	۱۱۳۴۲۔ محمد عبدالرحیم۔
۷۱۲۰۔ مولوی محی الدین	۱۱۳۶۳۔ منشی عبدالمجید خان
۷۱۴۸۔ حاجی محمد عمر	۱۱۴۶۹۔ ماسٹر قطب الدین
۷۱۵۲۔ بابو محمد اسحٰق	۱۱۶۱۰۔ ڈاکٹر غلام محی الدین
۷۱۶۱۔ بابو عبدالسبحان	۱۱۶۸۲۔ ملک عبدالحق سالک
۸۰۷۵۔ خان محمد	۱۱۸۶۶۔ مولوی عبدالاحد
۸۵۳۱۔ محمد یوسف محمد حسین	۱۱۹۳۷۔ ملک غلام قادر
۸۷۳۵۔ عبدالکریم	۱۱۹۴۴۔ حافظ عبدالستار
۹۳۲۳۔ ایس۔ کے۔ ایم جان محمد۔	۱۲۰۲۶۔ ایم عبدالوہاب
	۱۲۰۸۷۔ حکیم عبدالخالق
۹۶۱۱۔ قاضی عبدالغفور	۱۲۰۸۹۔ حکیم ایم۔ اے ساد
۹۶۱۲۔ عبدالعزیز عبدالصمد	۱۲۱۴۳۔ پنڈت آتمانند
۹۶۳۱۔ خانصاحب محمد اسحاق	۱۲۱۸۸۔ محمد حسین
۱۰۰۱۸۔ حاجی احمد حسین	۱۲۱۹۶۔ حکیم خدا بخش فارانی
۱۰۳۷۹۔ عبدالحمید۔	۱۲۲۳۴۔ سید محمد عبدالسلام
۱۰۷۲۶۔ مولوی عنایت اللہ	۱۲۲۳۷۔ ابوالعلیٰ محمد عبداللہ
۱۲۲۳۸۔ بابو اللہ دتہ	۱۲۲۵۱۔ عبدالسلام
۱۲۲۴۰۔ محمد جمیل	۱۲۲۷۸۔ محمد شفیق
۱۲۲۴۶۔ حاجی شیخ نصراللہ	۱۲۳۴۷۔ مولا بخش

غریب فنڈ سے مندرجہ ذیل اصحاب کے نام اخبار جاری تھا جس کی میعاد بھی ماہ ستمبر میں ختم ہو جائے گی۔

۶۷۸۹۔ خلیل احمد وکیل احمد۔	۱۱۹۳۵۔ عبدالسلام
	۱۲۰۸۲۔ محمد فضل اللہ
۱۱۱۸۴۔ مولوی محی الدین	۱۲۰۸۶۔ اصغر علی شاہ
۱۱۹۲۸۔ مولوی ابن العابدین	۱۲۲۴۲۔ عبدالغفار۔

آخری اطلاع مندرجہ ذیل خریدار چونکہ عرصہ ہندوستان سے باہر اقامت گزیں ہیں اور خط وکتابت میں کافی دیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے ان کو آخری بار اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ صاحبان ۳۰۔ستمبر تک قیمت ضرور بھیجدیں۔ تاکید ہے۔

۷۵۳۶۔ ایم۔ اے حی	۱۱۶۹۶۔ ایم رمضان علی
۹۴۳۱۔ ایم ابراہیم	۱۱۷۵۲۔ چوہدری فضل الدین
۹۴۳۸۔ محمد حسین	۱۱۸۷۴۔ ایم۔ اے۔ ایس مامون۔

مہلت ختم جن حضرات کی مہلت ماہ ستمبر میں ختم ہے وہ مہربانی فرماکر خود ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ ورنہ مزید مہلت دیئے بغیر اخبار بند کرنا پڑے گا۔

حافظ عبدالحلیم صاحب عارف پرتابگڈھی جہاں کہیں ہوں خاکسار کو مطلع فرماویں۔

(محمد ابوالخیر رحمانی مئو ائمہ ضلع الہ آباد)

رسالہ فاران بجنور بابت ماہ مئی جون۔ جولائی ۱۹۳۵ء مطلوب ہیں۔ کوئی صاحب قیمتاً فروخت کرنا چاہیں تو خاکسار کو اطلاع دیں۔ (راقم نسیم آئمی۔ انصاری دواخانہ رجسٹرڈ مئو آئمہ۔ الہ آباد)

تلاش گمشدہ میرا بھانجہ عزیزی عبدالحفیظ عمر ۱۵ سال رنگ گورا چندماہ سے گم ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گورکھپور کے علاقہ میں ہے۔ اگر عزیز موصوف خود پڑھے تو گھر چلا آئے۔ اور اگر کسی صاحب کو اس کا علم ہو تو مجھے مطلع فرمائیں۔ (مولوی عبدالرؤف مدرس مدرسہ جھنڈے نگر۔ ڈاک خانہ رام دت گنج۔ ضلع بستی)

تصحیح اخبار اہلحدیث ۵۔ اگست ۱۹۳۸ء صفحہ کالم اول سطر ۱۲ کا حوالہ صحیح حسب ذیل ہے:۔

مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۳۹۷۔

ناظرین تصحیح کرلیں۔ (منیجر)

ضرورت نکاح میرے ایک صاحب جائیداد دوست جو برسر روزگار ہیں۔ نکاح ثانی کے خواہاں ہیں۔ لڑکی کنواری ہو یا بیوہ مگر موحدہ، دیندار اور پابند صوم وصلوٰۃ ہونے کے علاوہ سلیقہ شعار ہو۔ خط وکتابت کا پتہ:۔ منشی محمد عالم، مدرسہ تعلیم القرآن کوٹلی لوہاراں مغربی۔ ضلع سیالکوٹ۔

اچھوتوں میں اشاعت اسلام جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ کی جنوری ۱۹۳۶ء سے مئی ۱۹۳۸ء تک کی کارگذاری کی رپورٹ ہے۔ جس میں جمعیۃ کا حساب آمد وخرچ بھی درج ہے۔ شائقین دفتر مذکور سے حاصل کرسکتے ہیں۔

مجرب نسخہ راقم اپنا مجرب سنیاسی نسخہ ہدیہ گذارتا ہے جو نامردی، سرعت، سلسل البول اور جریان کو بے حد نافع ہے۔ ایک تولہ شنگرف رومی کو دو چھٹانک دودھ آک میں سلسل کھرل کریں۔ بعد ازاں ایک پاؤ نمک سنگ کو ایک پاؤ پختہ دودھ آک میں بھگو دیں۔ شنگرف کا قرص کف دست بناکر پندرہ روز دھوپ میں رکھیں بعد ازاں کوزہ میں نصف نمک نیچے ڈال کر اوپر شنگرف کا قرص رکھ کر باقی نمک اوپر رکھ کر گل حکمت کریں بعد ازاں ایسی بند جگہ کہ ہوا نہ پہنچتی ہو۔ چار سیر جنگلی اپلوں کی آنچ دیں۔ قرص کا قرص جلد ہو جائیگا جیرہ کشتہ ہو جاویگا۔ کشتہ ہذا ۶ ماشہ۔ ست سلاجیت ½ تولہ۔ ورق طلاء بیس عدد۔ تینوں کو روح کیوڑہ میں کھرل کرکے سفوف بنالیں۔ صبح شام دودھ کے ساتھ ایک رتی استعمال کرنے سے وہ طاقتیں جن کے نہ ہونے سے آدمی زندہ درگور ہو جاتا ہے۔ پیدا ہو جائینگی۔ انشاء اللہ! (راقم محمد حنیف خلف الرشید

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح کو پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ بواسیر۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمریں درد کرتی ہوں ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۶ آدھ پاؤ ۱۲ پاؤ بھر ۱۲ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب قاری احمد سعید صاحب از بنارس۔ "اس سے قبل کئی مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں جو مفید ثابت ہوئی ہے ایک چھٹانک اور وی پی ارسال فرمائیں" (۷ جولائی ۱۹۳۸ء)

جناب محمد رفیق اشتغان صاحب نور پور "آپکی تیار کردہ مومیائی نے ہم سب کے لئے مسیحائی کا کام کیا۔ اب ایک پاؤ اور ارسال فرمائیں" (۲۱۔ جولائی ۱۹۳۸ء)

جناب عبدالرحمن خان صاحب والدبار جی۔ "آپ کے پاس سے بہت دفعہ مومیائی منگوائی گئی الحمدللہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ جناب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے آدھ پاؤ اور بھیجدیں" (۱۳۔ جولائی ۱۹۳۸ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:- حکیم محمد سوار خان پرنسپل اثر طبی میڈیسن ایجنسی امرتسر

شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر۔ استنبول۔ بیروت۔ شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو۔ عربی۔ فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی عارضی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:۔

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	عہ
زاد المعاد۔ ابن قیم سفید	ہے	سبل السلام شرح بلوغ المرام	ہے
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	ہے	کاغذ سفید عمدہ	۱۲
تفسیر روح المعانی کامل طبع مصر	عہ	نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ	لعہ
تفسیر فتح القدیر شوکانی	عہ	شرح شفا ملا علی مصری	

فرمائشی خطوط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں۔ اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار۔ دہلی

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا۔ اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ:- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

طلائے اعظم

بری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں پیدا ہوں۔ یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہوکر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں ہرج نہیں۔

قیمت ع۔ محصول ڈاک ۔

المشتہر: منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو نوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار الحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی حافظ محمد ایوب خان غزنوی مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

اخبار الحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیئے

(۸۸۷)

غزلیں گانے والوں اور گانے والیوں کی ہر ریڈیو سٹیشن پر قدر ہے۔ ان کی دل کھول کر سرپرستی ہوتی ہے۔ کوئلوں کی کان میں سب کا منہ کالا ہے۔ اس لئے جب سب کا پروگرام ایک قسم کا ہو تو پھر یہ کیوں کہا جائے کہ فلاں سٹیشن اچھا ہے اور فلاں بُرا۔

سٹیشن ڈائرکٹر پبلک کی ایک کمزوری سے آگاہ ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ پبلک اچھی چیزوں میں اتنی دلچسپی نہیں لیتی۔ جتنی فحش گانوں اور عشقیہ غزلوں میں لیتی ہے۔ اپنے سٹیشن کو ہردلعزیز بنانے کے لئے ڈائرکٹر پبلک کی اس کمزوری کا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ پروگراموں میں جو "بائیوں" اور "جانوں" کی بھرمار رہتی ہے۔ اس کی تہ میں یہی بات ہے۔ مثال کے طور پر اگر رشکِ جہاں لکھنؤ والی یا محبوب جان شو لاپور والی لاہور سٹیشن سے پکارے ؎

یہ نہیں معلوم کوئی زینتِ آغوش ہے
بے نیاز ہوش کتنا بے نیاز ہوش ہے

تو ریڈیو سیٹ رکھنے والے نہایت بے تابی سے لاہور سٹیشن کا پروگرام لگائیں گے۔ اور اس کے برعکس اگر پروفیسر گلشن رائے چلاتے رہیں:۔ "دریائے جہلم کے کنارے سکندر کے کیمپ" تو کوئی توجہ نہیں دے گا۔ اگر سکندر (بادشاہ) نے جہلم کے کنارے کیمپ لگائے تھے تو ہم کیا کریں۔ سٹیشن ڈائرکٹر پبلک کے اس مذاق کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ وہ اسے بلندی کی طرف لے جانے کی بجائے خود اس کے ساتھ پستی کی طرف چلے آ رہے ہیں۔ تاریخی اور ادبی فضا میں تو شاذو نادر ہی ریلے ہوتے ہیں۔ البتہ ؎

مزا جب ہے وفا پر دل سے وہ تیار ہو جائے
گلے میں ڈال کر بانہیں گلے کا ہار ہو جائے

وغیرہ ہم قسم کے مضامین بار بار ریلے کئے جاتے ہیں۔

اغلباً ریڈیو والوں کو اس ذمہ داری کا احساس نہیں جو ان کے کندھوں پر پڑی ہوئی ہے۔ انہوں نے ریڈیو کو ایک بلند مقام سے بہت نیچے گرا لیا ہے اور بیشتر حالات میں اپنے آپ کو گانے والیوں کے پراپیگنڈا کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ ریڈیو کی مثال فلمی دنیا کے متعلق اس گھٹیا درجے کے رسالے کی سی ہے جو ان "بائیوں" اور "جانوں" کی تصویریں چھاپ چھاپ کر اور ان کی تعریف میں قصیدے لکھ کر پیٹ پالتا ہو۔ ریڈیو کے خزانہ سے اندھا دھند ان "بائیوں" اور "جانوں" کی جیب میں روپیہ جاتا ہے۔ ریڈیو کے واحد آفیشل رسالہ "آواز" کے ہر اشوع میں تین چار "جانوں" اور "بائیوں" کو ناظرین سے متعارف کرایا جاتا ہے۔

اس طرح ریڈیو سے آواز آ رہی ہے۔ بچوں کے اخلاق کو تباہ کرتی اور ہندوستانیوں کے روپیہ کو برباد کرتی۔ کچھ ایسی ہستیوں کو ہوا میں اچھالتی ہوئی جن پر ریڈیو والے فخر کر سکتے ہیں اور نہ ہندوستان والے۔" (پرتاپ لاہور۔ ۱۹۔ اگست ۳۸ء)

پنجاب میں بھی مرادآبادی برتن تیار ہو سکتے ہیں

حال ہی میں صوبہ پنجاب میں جو تجربات کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں متعدد علاقوں میں اسی قسم کی مٹی پائی جاتی ہے جس نے صوبجات متحدہ کے شہر مرادآباد کو باریک ڈھلے ہوئے برتنوں کی ساخت کے لحاظ سے ملک کا ایک اہم مرکز بنا دیا ہے۔ ہندوستان میں پیتل اور برنجی کے برتنوں کا استعمال غالباً اس وقت تک جاری رہے گا جب تک یہاں کے سماجی رواج اور دستور قائم ہیں۔ لہذا پیتل اور برنجی کے برتنوں کی صنعت لگاتار ترقی کرتی جائیگی۔ اور آبادی میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس قسم کے برتنوں کی مانگ بھی بڑھتی جائیگی۔ البتہ اس روز افزوں مانگ کو پورا کرنے کے لئے ماہر کاریگروں کی ضرورت ہوگی۔ چنانچہ اس بارہ میں صوبجاتی ذرائع کی توسیع وترقی کے خیال سے حکومت نے گورنمنٹ انڈسٹریل سکول انبالہ چھاؤنی میں ڈھلے ہوئے برنجی کے برتن تیار کرنے کی ایک جماعت کھول دی ہے اور طلباء کو اس پیشہ کے مختلف شعبوں میں تعلیم دینے کے لئے ماہرین مقرر کئے گئے ہیں۔ اس تعلیم کے نصاب کی میعاد دو سال ہوگی۔ تعلیم ختم کرنے کے بعد تھوڑے سے سرمایہ کے ساتھ کام شروع کیا جا سکتا ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ کوئی ایسی جگہ منتخب کی جائے جہاں یہ خاص مٹی پائی جائے یا آسانی کے ساتھ حاصل کی جا سکے۔

اس بارہ میں مزید تفاصیل ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ انڈسٹریل سکول انبالہ چھاؤنی سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

(لاہور۔ ۵۔ اگست ۳۸ء)

قادیانی مقدمات جس مقدمہ کی بابت اہلحدیث ۲۹۔ جولائی میں قادیانی اخباروں کو توجہ دلائی تھی کہ وہ اس کو شائع کریں وہ معلوم ہو گیا۔ ۲۰۔ اگست کو بٹالہ میں اس کی پیشی تھی مستغیث حکومت ہے۔ محمد حیات احراری واعظ کے دو لفظوں پر زیر دفعہ ۱۵۳۔ الف مقدمہ ہے۔

(۱) بڑے مرزا صاحب دجال تھے۔

(۲) چھوٹے مرزا بقول شیخ عبد الرحمن مصری بدکار ہیں۔

ملزم کے اعتراف کرنے پر فرد جرم لگ چکا ہے۔ دجال کے اثبات کے لئے مولوی کفایت اللہ صاحب دہلوی اور مولوی محمد چراغ صاحب از گجرانوالہ کی شہادت ہوئی۔ باقی کارروائی کے لئے تاریخ ۸۔ ستمبر مقرر ہوئی۔

غریب فنڈ میں از فتوی فنڈ ہے۔ بذمہ فنڈ ۶ر بقایا ۲ر۔ از سائل ۱۲ محمد امین مبارک پور۔ ۱۲ عبد الرزاق سائل مندرجہ رہ پورہ ۶ر۔ میزان ۱۱ر۔ ہر دو سائلین کے نام اہلحدیث ایک ایک سال کے لئے جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۱۲ر

ناظرین! اس فنڈ کی امداد کی طرف بہت جلد توجہ فرمائیں۔ تاکہ باقی سائلین کے نام بھی اخبار جاری ہو جائے۔ غریب فنڈ سے غریب اور نادار اشخاص کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے۔ (مینجر)

البلاغ المبین

فی اتباع

خاتم النبیین

(مصنفہ حضرت شیخ محی الدین صاحب مرحوم)

یہ کتاب اہلحدیث میں بہت مقبول ہے۔ اور بہت پرانی کتاب ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ختم تھی اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوالیں۔ ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ قیمت ۶؍ روپیہ۔

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

مشہور ——— مقالہ

(مقالہ نگار) ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی

اس مقالہ کی خوبیوں پر بے ساختہ یہ شعر زبان سے نکلتا ہے ؎

دیکھو گے تو آج پھر نہ دیکھو گے ۔ غالب بے مثال کی صورت

کیونکہ اس کے ۲۱۰ صفحوں (بتقطیع ۲۰×۲۶) میں جماعت اہل حدیث ہند کی تمام علمی خدمات از قسم تدریس، تذکیر، تصنیف و تصحیف وغیرہ کا مفصل تذکرہ تبویب وار مذکور ہے۔ یہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا مصدقہ اور آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ علی گڑھ میں پڑھا گیا ہے۔

اس مقالہ پر رسالہ "معارف" اعظم گڑھ جیسے وقیع صحیفہ کی رائے ہے کہ بے حد مفید اور کار آمد ہے۔ جماعت اہل حدیث کے ہر خواندہ فرد پر ایسی قابل قدر کتاب کا پڑھنا ضروری ہے۔ قیمت عام معیار سے بھی کم۔ یعنی عہ۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ ہے۔

آئینہ مذاہب امامیہ

ترجمہ اردو

تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ

جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ۔ ان کے عقائد و اعمال غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ طور پر روشنی ڈالی گئی ہے اصل کتاب فارسی میں تھی مگر اردو خوان ناظرین کے لئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ ضرور منگوائیں۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ قیمت فی جلد تین روپے (۳؍)

عربک ٹیچر

(مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب امرتسری)

جس میں علم عربی کے ابتدائی تا انتہائی مسائل کو بطرز جدید حل کیا ہے۔ علم صرف و نحو کے قواعد۔ مسائل۔ ضرب الامثال۔ روزمرہ کی گفتگو معہ فقرے۔ گردانوں کے نقشہ جات مفصل درج ہیں اس کتاب کے ہوتے ہوئے مبتدی کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ جلد منگوالیں۔ قیمت عہ

فارسی بول چال

اس کتاب کو پڑھ کر آپ بہت جلد فارسی زبان میں بات چیت کرنے پر قادر ہو سکتے ہیں اور خط و کتابت و مضمون بھی آسانی سے فارسی میں لکھ سکیں گے مؤلفہ مولوی محمد بشیر و مرزا محمد نصیر صاحب (مولوی منشی فاضل) قیمت ۱۲؍ معہ محصول عہ

جدید انگلش ٹیچر

اس میں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ محاورات۔ قواعد گرامر۔ اور اردو سے انگریزی ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کے واسطے بہت ہی مشقیہ عبارت دی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے سے انسان تھوڑی سی مدت میں انگریزی زبان میں گفتگو کر سکتا ہے۔ اور خط و کتابت بھی کر سکتا ہے۔ ضرور منگوا رکھیں۔ کیونکہ فی زمانہ زبان انگریزی سے واقفیت رکھنا بہت ضروری ہے۔ قیمت عہ

بلوغ المرام

(مع شرح مولانا احمد حسن صاحب دہلوی)

حدیث کی مشہور کتاب ہے۔ تمام مدارس کے ابتدائی نصابوں میں داخل ہے۔ شائقین علم حدیث کے لئے ایک تحفہ ہے۔ یہ کتاب بھی عرصہ سے نایاب تھی حال ہی میں مکرر طبع ہوئی ہے۔ جس کے دو جزء ہیں۔ قیمت فی جزء ۱۲؍۔ مکمل عہ۔ جلد منگوالیں۔ ورنہ پھر انتظار کرنا پڑیگا۔

ویدارتھ پرکاش مع ویدک تہذیب

(مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب ست دہرمی)

اس کتاب میں آپ نے ویدوں کے اندرونی رازوں کو طشت ازبام کر دیا ہے۔ ان کی تعلیم، اخلاق پر معقول بحث کر کے بدلائل ثابت کیا ہے کہ وید انسانوں، مچھلیوں اور درندوں کے کلام ہیں۔ الہامی ہرگز نہیں۔ آریہ سماج آج تک اسکی تردید نہیں کر سکی۔ قابل دید اور بے نظیر ہے۔ قیمت عہ رعایتی ۱۰؍

نوٹ :۔ محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا

ملنے کا پتہ :۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

عجیب الاثر فلو یا امساک

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے)

دعدۂ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان۔ اس رات تقاضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہزاروں گئے گذرے انسان فلویا کے استعمال سے از سر نو طاقت مردمی حاصل کر چکے ہیں۔ ایک متقی اور پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ مکمل علاج صرف ۱۰ روپیہ یعنی دوائی امساک فی شیشی ۱۲؍۔

(نوٹ) اگر کوئی صاحب خود تشریف لاویں تو رہائش و خوراک کا اعلیٰ انتظام ہوگا۔

(نظام برادرز ۲۵ فرید کوٹ۔ پنجاب)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت سردار گورچرن سنگھ صاحب سب جج بہادر درجہ اول ترنتارن

نمبر مقدمہ ۹۳

ہرنام سنگھ ولد نرائن سنگھ قوم جٹ ساکن رتو کے تحصیل ترنتارن۔ بنام امام دین وغیرہ۔

دعوےٰ ۲۷۵/

بنام امام دین ولد بدھو قوم گھمیار ساکن رتو کے۔ تحصیل ترنتارن۔ ضلع امرتسر۔ مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی امام دین مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام امام دین مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر امام دین مدعا علیہ مذکور تاریخ ۶۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو مقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی

آج بتاریخ ۱۳۔ اگست ۳۸ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم　　مہر عدالت

رحمۃ للعالمین

مؤلفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ اس مستند کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی اور مدرسہ دیوبند وغیرہ کے نصابات میں داخل ہے۔ قیمت جلد اول ۴؍۔ دوم ۳؍۔ جلد سوم ۳؍

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رح

کی مشہور و معروف تصنیف

غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب

جس میں آپ کے مقالات۔ ارشادات۔ اذکار۔ توحید و سنت کے مواعظ حسنہ۔ مسائل کی تشریح۔ اسلام اور ارکان اسلام کی فلاسفی۔ غرضیکہ تمام اسلامی مسائل پر مدلل بحث فرمائی ہے۔ اصل عبارت عربی ہے۔ بین السطور اردو ترجمہ۔ حاشیہ پر فتوح الغیب ایک نادر اور گراں قدر علمی تحفہ ہے۔ قیمت صرف ۵؍ روپیہ۔ محصول ڈاک ۱۲؍ علیحدہ ہوگا۔

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

ہندوستان امریکہ۔ فرانس اور انگلینڈ کی تین صد شہرہ آفاق ادویات کے نسخہ جات درج کئے ہیں۔ اگر آپ ان ادویات کو بنا کر خود فروخت کریں تو گھر بیٹھے بآرام خوشحال زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ موجودہ بے روزگاری کے زمانہ میں تو یہ کتاب آبحیات سے کم نہیں۔ تعلیم یافتہ بے کار طبقہ جو تلاش معاش کے لئے در بدر ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ چاہئے کہ اس کتاب کو منگوا کر ضرور عمل پیرا ہوں۔ قیمت ۲؍ روپیہ

جدید انگلش ٹیچر

زمانہ حال میں انگریزی زبان سے واقفیت رکھنا بہت ضروری ہے۔ اس لئے اس کتاب کو آپ بغیر استاد کے پڑھ سکتے ہیں۔ اور تھوڑے عرصہ میں آپ بخوبی واقفیت حاصل کر سکیں گے۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت ۱۲؍

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ائمہ تلبیس

مصنفہ مولوی ابوالقاسم رفیق دلاوری۔ ائمہ تلبیس کی دو حیثیتیں ہیں۔ اول علمی اور تاریخی۔ دوم تبلیغی اور کلامی۔ پہلی حیثیت کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی نوعیت میں سب سے پہلی اور مفصل کوشش ہے۔ جس میں تاریخی لحاظ سے مدعیان کاذب کے حالات اس شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں کہ زبان اردو کو اس پر بجا فخر ہونا چاہئے۔

عصر حاضر میں جبکہ مسیحیت، الوہیت، مہدویت وغیرہ کے دعوے کرکے لوگوں کو لوٹنا رواج ہو گیا ہے۔ "ائمہ تلبیس" پڑھنے والوں کے لئے بہت دیدہ کشا اور بصیرت افروز ثابت ہوگی۔ کتاب قابلدید ہے۔ قیمت ۱۲؍۔ محصول ڈاک ۹؍

شداد اور اس کا بہشت

اسکے متعلق معلومات قیمت ۲؍

جمع القرآن والحدیث

(مصنفہ مولانا سیف صاحب بنارسی)

قرآن مجید اور حدیث شریف کے جمع، ترتیب، کتابت اور حفاظت کے متعلق ہے۔ معترضین جو قرآن اور حدیث کے جمع اور حفاظت کے بارے میں اعتراض کیا کرتے ہیں۔ ان کا عالمانہ، مدلل، تسلی بخش جواب دیا گیا۔ ہر اہلحدیث فرد کو اس کتاب کا مطالعہ ایک دفعہ ازحد ضروری ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ ہے قیمت صرف چھ آنے (۶؍)

سوانح بلقیس

حضرت سلیمانؑ کی زوجہ محترمہ (ملکہ بلقیس) کی مفصل سوانح عمری۔ اور دلچسپ حالات۔ قیمت ۳؍

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

(۸۷۸)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

جامعہ ملیہ دہلی DELHI

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ

رؤسا وجاگیرداروں سے " سے

عام خریداران سے " ۵؎

" " ششماہی ۲/۱۲

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۶۔ رجب المرجب ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۔ ستمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک (۸۸۱)

فہرست مضامین

صدائے اہل حدیث - - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
شیعوں کا حملہ اپنے بزرگوں پر - - - - ص۳
قادیانیوں اور لاہوریوں میں مباحثہ کب ہوگا؟ ص۵
سوالات متعلقہ حیات مسیح اور قادیان میں صف ماتم ص۵
منکرین حدیث کی حیرانی اور پریشانی - - - ص۸
چند افترا اور ان کا جواب - - - - ص۹
قابل توجہ علماء اسلام خصوصاً احناف - ص۱۰
انجیل کا ناقابل حل تضاد - - - - - ص۱۱
مسلمان اور نماز فریضہ - - - - ص۱۲
متفرقات - - - - - - ص۱۴
ملکی مطلع - - - - - - ص۱۵
اشتہارات - - - - - - ص۱۶/۲۰

صدائے اہل حدیث

(از قلم مولوی محمد یوسف صاحب خوشنگیری)

طریقہ اہلسنت کا ہر اک کو ہم سکھا دینگے ۔۔۔ درِ حق پر جھکیں گے اور دنیا کو جھکا دینگے

جھکانا سر کو قبروں پر ضلالت ہے ضلالت ہے ۔۔۔ یہ جملہ صاف لفظوں میں مسلم کو سنا دینگے

یقیناً قوم سے تربت پرستی ہم چھوڑا دینگے ۔۔۔ جہاں میں سنت توحید کا ڈنکا بجا دینگے

خدا کے اور نبی کے حکم کا عامل بنا دینگے ۔۔۔ فضائے شرک اور بدعت میں ہم ہلچل مچا دینگے

مسلماں دین کے کاموں میں گر سو جائینگے غفلت سے ۔۔۔ تو قول انتم الاعلون سے ان کو جگا دینگے

مسلماں جب کبھی مایوس ہونگے حق کی رحمت سے ۔۔۔ تو پھر لا تقنطوا کا ان کو مژدہ ہم سنا دینگے

اگر تکلیف ہوگی مومنوں کو دین کی خدمت میں ۔۔۔ تو اوذوا فی سبیلی کا سبق ان کو سنا دینگے

الٰہی اپنی رحمت سے اگر توفیق تو دیگا ۔۔۔ تو ہم ہر شخص کو دین حنیفی پر لگا دینگے

جہاں مجمع مسلمانوں کا اے یوسف دیکھیں گے
کلام حق۔ حدیث مصطفےٰ سب کو سنا دینگے

عرب کا چاند۔ ایک منصف مزاج غیر مسلم کا قلم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ۔ نثر میں۔ ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی روپیہ

غنچہ

یہ ہفتہ وار رسالہ ۱۹۲۲ء سے ۲۰×۳۰ سائز کے ۲۰ صفحات پر شائع ہوتا ہے۔ ملک کے بچوں میں عام مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ بچے اس کے نام سے محبت کرتے ہیں۔ اور بڑے شوق سے پڑھتے ہیں کیونکہ غنچہ بچوں کو نئی نئی دلچسپ باتیں بتاتا ہے مذہب سے واقف کرتا ہے۔ نصیحت آمیز قصے سناتا ہے۔ لکھنے پڑھنے کی طرف مائل کرتا ہے۔ غنچہ پڑھنے والا بچہ پڑھنے سے جی نہیں چراتا۔

نمونہ مفت

سالانہ چندہ ہے۔ مالک غیر سے للعہ

(منگوانے کا پتہ)

محمد مجید حسن۔ مالک رسالہ غنچہ

بجنور۔ یو۔ پی

قرآن مجید کے پارہ عم

کی تفسیر دیکھنی ہو تو ذکری ملاحظہ فرمائیں جس میں نئی طرز تحریر و نئے معلومات کا ذخیرہ ہے۔ ہر سورت سے شروع میں اسکی مختصر کیفیت۔ اہم مضامین کی تفصیل و تشریح نہایت فصاحت و بلاغت سے کی ہے۔ قیمت صرف ۸ محصول ڈاک ۷ر۔ پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

ہندوستانی صنعت

ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری۔ ہمارے کارخانہ میں ایک عرصہ سے موسم گرما میں بنیان ہر قسم اور موسم سرما میں موزہ۔ سوئٹر پلو اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور بعوض تھوک فروش دہلی و بیرونجات فروخت کئے جاتے ہیں آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش کریں۔ مال بمقابلہ دیگر کارخانوں کے عمدہ اور نرخ میں کم ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ مینجر انڈین مینوفیکچرنگ ہوس صدر بازار۔ دہلی

تفسیر واضح البیان اردو

(مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ گویا حقائق و معارف کا ایک بحر زخار ہے کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ سائز ۲۰×۳۰ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد ؏

محمدیہ پاکٹ بک

(مؤلفہ منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری)

مرزائیت کی تردید میں بہت مفید ہے۔ اس کتاب کو پاس رکھنے والے بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کو نیچا دکھا سکتا ہے۔ جملہ مرزائی مباحث پر بحث کی گئی ہے۔ پہلا اڈیشن فروخت ہو جانے کے بعد دوسرا اڈیشن چھپا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت مجلد ... بلحاظ ضخامت اور خوبیوں کے بہت کم ...

طبیب کامل

المعروف مجرب فارماکوپیا حصہ اول

مؤلفہ لقمان الحکمت فاضل طب حکیم وڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی وڈاکٹری کی بہترین مجربات آیورویدک طریقہ علاج کے تجربات مشاہیر اطباء حکیم شریف خان صاحب و دیگر معزز اطبائے ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ اس کے علاوہ خود مولف کے ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲؍

خواص انار

مشہور پھل انار کے فوائد اور اس کے استعمال کے طریق۔ اور عام انسانی بیماریوں کا علاج بذریعہ انار بتایا گیا ہے۔ ضرور منگائیے۔ ۴ر

عرب کا چاند

سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ ... کی سیرت طیبہ ایک غیر مسلم کے قلم سے۔ یوں اکثر غیر مسلموں کے خیالات ذات رسالت ... متعلق سنتے اور پڑھتے ہونگے۔ مگر سوامی لکشمن ... نے تو پورا پورا حق انصاف ادا کر دیا ہے۔ ... اور ضرور پڑھئے۔ ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہ... ہے۔ قیمت ؏ (دو روپے)

اکسیر ہدایت

(ترجمہ کیمیائے سعادت) حجۃ الاسلام امام ... رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب ہے۔ جس میں ممدوح نے فلسفہ اسلامی کو اپنے عقلی و نقلی ... اور موجودہ سائنس کے مطابق ثابت کیا ہے ... ایک عمدہ اور بے بہا تالیف ہے۔ قابل ... کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ؏

سید البشر

(مصنفہ مولوی ابو سعید عبدالرحمن صاحب فرید ...) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق تورات، انجیل، زبور سے پچاس پیشگوئیاں ... کی ہیں۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت صرف ۸ر

خواص انگور

قدرت کے بیش بہا عطیہ مشہور پھل انگور ... فوائد۔ اور اس کے استعمال کے صحیح طریق۔ از ... امراض کا اس کے استعمال سے دفعیہ۔ غرض ... اصولوں سے اسکے جملہ فوائد بتائے گئے ہیں۔ ضرور منگوالیں۔ بہت مفید ہے۔ قیمت صرف ...

نوٹ:۔ محصول ڈاک سب کتب کا ذمہ خریدار ...

ملنے کا پتہ } مینجر اہلحدیث ...

NATIONAL MUSLIM UNI... DELHI

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۶۔رجب المرجب ۱۳۵۷ھ

شیعوں کا حملہ اپنے بزرگوں پر

بجواب
"شیعہ" لاہور ۸۔اگست

جس انسان کو بُرا کہنے اور گالی گلوچ کرنے کی عادت ہو تو اس کی عادت غیروں ہی سے مخصوص نہیں ہوتی بلکہ کبھی کبھی گھر والوں پر بھی اثر کر جاتی ہے۔ہم نے بہت سے اشخاص دیکھے ہیں اور ناظرین نے بھی دیکھے ہونگے جو بازاروں میں گالی گلوچ کرنے کے عادی ہوتے ہیں اپنے گھروں میں بھی ان سے ان سے احتیاط نہیں ہو سکتی۔آج مذہبی میدان میں ہم شیعہ کی ایک تحریر پاتے ہیں جو اسی قسم کی ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ شیعہ گروہ بزرگان اہل سنت کو الفاظ مکروہہ سے یاد کرنے کا عادی ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ اس مضمون میں (جسے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے) شیعہ کی عادت اپنے بزرگوں کے حق میں بھی یہی اثر دکھا رہی ہے۔ اس کا ثبوت دینے سے پہلے ہم شیعہ کا ایک لطیف مضمون انہی کے الفاظ میں دکھاتے ہیں۔چنانچہ شیعہ نامہ نگار مولوی محمد باقر صاحب کرنپوری لکھتے ہیں:۔

"مسلمانوں کے یہاں یہ امر مسلم ہے کہ انبیاء و مرسلین میں مثل عام انسان وراثت جاری رہی لہٰذا وہ بھی آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوا کئے۔بدقسمتی سے ایک گروہ نے اس امر میں بھی مسلمانوں کی مخالفت کی ہے اور بغیر دلیل و برہان کے وراثت انبیاءؑ رسول سے انکار کر دیا ہے۔مسلمانوں نے وراثت انبیاء کے مسئلہ کو قرآن سے ثابت کیا تو انصاف اسی کی اجازت دیتا تھا کہ صاحبان انکار بھی اپنا دعویٰ قرآن سے پیش کرتے مگر نہیں۔جب ان کو بعد غور و تفحص کے معلوم ہوا کہ قرآن سراسر وراثت انبیاء کے جاری ہونے کی خبریں دیتا ہے تو بمجبوری و ناچاری اس گروہ کو قرآن سے منحرف ہونا پڑا تاکہ وہ اپنے مذہب کو باقی رکھ سکیں جو تمام و کمال مخالفات قرآن پر قائم کیا گیا ہے۔لہٰذا منکرین وراثت انبیاء نے قرآن سے روکش ہوکر احادیث میں پناہ لی جس میں ہر وقت وضع و جعل کا خوف موجود ہے اور اس طرح حکم قرآن کو بے باکانہ حدیث سے رد کر دیا × × فرود ہے کہ آنحضرت نے بہ نظر آیت مذکورہ مثل انبیاء ماضیہ اپنی خلافت اور وراثت اپنی پاک ذریت میں محدود کر دی ہو اس لئے کہ آپ بھی ویسے ہی نبی تھے جیسے اور مرسلین ہر نبی ایک ہی دین اور طریقہ پر تھا تو کیسے ممکن ہے کہ انبیاء ماضیہ میں وراثت جاری رہی ہو اور آپ کا وارث آپ کی وراثت سے بہرہ یاب نہ ہو × × × پس اگر وراثت انبیاء کا انکار کیا جائے تو کیا قرآن پر ایمان ممکن ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔اور اگر انبیاء میں وراثت جاری نہ ہوتی تو حق تعالیٰ کیوں فرماتا کہ سلیمان داؤد کے وارث ہوئے؟ لہٰذا مسلمانوں[1] نے جس طرح وراثت انبیاء کو قرآن سے ثابت کیا اسی طرح منکرین کو چاہئے کہ کوئی ایسی آیت پیش کرسکیں جس سے ثابت ہو کہ انبیاء میں وراثت جاری نہیں ہوئی۔بغیر ایسے کسی ثبوت کو پیش کئے ہوئے وراثت انبیا کا انکار کرنا حد درجہ کی سفاہت اور نادانی ہے اس سے بڑھ کر نا انصافی کیا ہو سکتی ہے کہ اہل اسلام قرآن پیش کریں اور اس کا جواب حدیث سے دیا جائے۔آخر اس کمزوری کا سبب پھر حق تعالیٰ فرماتا ہے واولی الارحام بعضھم اولی ببعض یعنی اہل قربت میں بعض لوگ بعض سے زیادہ (وراثت پانے میں) حقدار ہیں۔پھر جناب باری فرماتا ہے وآت ذی القربیٰ حقہ یعنی اے رسول اہل قرابت کا حق اس کو دیدو تو یہ حق جس کو دینے کا حکم ہے

---

[1] آج تک تو گروہ شیعہ کی اصطلاح یہ رہی ہے کہ اپنے کو "مومن" کہتے تھے یعنی اللہ و رسول کو دل سے ماننے والے۔ اور اہل سنت کو "مسلمان" کہتے تھے یعنی ظاہری طور سے ماننے والے۔آج ہمیں خوشی ہے کہ مضمون نگار اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔جس پر استاد مومن خان مرحوم کا مصرعہ بڑا چسپاں ہے ؎

آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہونگے

(اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

اپیل کا فیصلہ مجرم قمر بیگ کی اپیل آج (۲۹- اگست) کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ سشن جج صاحب کے روبرو پیش ہوئی۔ ہر دو وکلاء کی بحث سننے کے بعد سزا چار سال کی بجائے دو سال رہ گئی۔ اور درخواست نگرانی نامنظور ہوئی۔

—— امرتسر میں اس ہفتہ بارشیں ہوتی رہیں ۲۶- اگست کو ½۲ بجے موسلادھار بارش ہوئی۔ موسم قدرے خوشگوار ہے۔

—— لاہور سے اطلاع ملی ہے کہ پنجاب پراونشل کانگرس کی صدارت سے ڈاکٹر ستیہ پال کے مستعفی ہونے کے بعد لالہ دنی چند ایم-ایل-اے نے بھی ورکنگ کونسل سے استعفیٰ داخل کر دیا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اندرونی بدنظمیوں کو دور کرنے کے لئے مسٹر اچاریہ کرپلانی لاہور آرہے ہیں۔

—— ڈیرہ دون کی خبر ہے کہ وہاں محکمہ جنگلات کی ۴ آسامیوں کے لئے تقریباً تین ہزار درخواستیں وصول ہوئیں۔ جن میں اکثر گریجویٹ تھے۔

—— لائل پور میں ۴- ستمبر کو جو زمیندارہ کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس کی شاندار تیاریاں ہو رہی ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لاہور سے لائل پور تک سپیشل گاڑیوں کا انتظام بھی کیا جائیگا۔ وزیراعظم کی صدارتی تقریر کے علاوہ چند دیگر تقریروں کی فلمیں لی جائیں گی۔

—— سری نگر سے اطلاع ملی ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سری نگر میں ایک ماہ کے لئے ہر قسم کے سیاسی جلسے ممنوع قرار دئیے ہیں۔

—— حکومت افغانستان ایک شکر سازی کا کارخانہ قائم کرنا چاہتی ہے۔ اسکی مشینری بھی جرمنی سے منگوائی گئی ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت اطالیہ نے اطالیہ کی سرحد کے قریب واقع صوبوں میں بسنے والے فرانسیسیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ایک ماہ تک اپنی زمینیں حکومت اطالیہ کے سپرد کر دیں۔ ورنہ ان پر قبضہ کر لیا جائیگا۔

—— حضور نظام دکن نے سلور جوبلی ہسپتال خام گاؤں ضلع بلدانہ کے لئے دس ہزار روپیہ عنایت فرمایا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ چند ایسے تیز رفتار ہوائی جہاز تیار ہو رہے ہیں جن میں لندن سے کراچی تک ۲۴ گھنٹے میں سفر ہو سکیگا۔

—— شملہ۔ مرکزی اسمبلی نے آرمی بل پاس کر دیا ہے۔ جس کی رو سے ہر اس شخص کو جو فوج میں بھرتی ہونے سے روکے گا ایک سال قید کی سزا دیجائیگی۔

—— رنگون۔ ضلع تارا دیدی کی ۲۸۔ انجمنوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔

ناظرین "اہلحدیث"

حساب دوستاں

جو سابقہ پرچہ میں شائع کیا گیا ہے۔
ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیں

—— برلن۔ حکومت جرمنی نے اعلان کیا ہے کہ آیندہ غیر ممالک پر جرمنی میں داخلہ پر پابندیاں عائد کی جائیں گی۔ صرف ان اشخاص کو قیام کی اجازت ہوگی جن کے متعلق حکومت کو پورا یقین ہو کہ وہ حکومت کے خلاف کسی قسم کی سازش نہیں کرینگے

کتب در تردید مرزائیت القول الفصیح فی تحقیق المہدی والمسیح ۲/ر- سنت اللہ کے معنے ۲/ر- مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں ۱/ر- مرزا غلام احمد کی قرآن دانی ۱/ر حضرت عیسیٰ کا رفع و آمد ثانی ۱/ر- مرزا قادیانی نبی نہ تھا عمر مرزا ۱/ر- مرزا غلام احمد رئیس قادیان ۔/ر بطلان مرزا ۱/ر- امراض مرزا ۱/ر- الہامی بوتل ۲/ر عالم کباب مرزا ۱/ر-

مینجر اہلحدیث امرتسر

یاد رفتگان میری ہمشیرہ چار بچے چھوڑ کر بحالت زچگی ۱۳ اگست کو انتقال کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (عبدالحکیم سوداگر بنڈی بریلی)

(۲) جماعت اہل حدیث بریلی کے ایک سرگرم کارکن منشی مقبول حسین صاحب ۱۲- اگست کو انتقال کر گئے مرحوم پکے موحد مخلص کارکن تھے۔

(عبدالحکیم سوداگر بنڈی بریلی)

(۳) مولوی محمد زبیر صاحب ندوی جو ندوۃ العلماء لکھنؤ کے فارغ التحصیل تھے۔ وفات پا گئے۔ انا للہ

(مولوی سید محمد نذیر حسین امام مسجد اہل حدیث جمال پور۔ ضلع مونگیر)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحم

ترک مرزائیت خاکسار پانچ برس مرزائی رہنے کے بعد مرزائیت سے تائب ہو گیا ہے۔ الحمد للہ! ناظرین دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے صراط مستقیم پر قائم رکھے۔

(راقم۔ غلام مرتضیٰ از کلکتہ)

تصحیح "اہلحدیث" مورخہ ۱۹۔ اگست ۱۹۳۷ء میں یہ غلط شائع ہو گیا ہے کہ اب مولوی عقیل صاحب مرزاپور میں قیام رکھیں گے۔ بلکہ انجمن مرزاپور کی تبلیغی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے آپ بہار و بنگال دورہ کر رہے ہیں۔ مخیر حضرات اور تبلیغی امور سے دلچسپی رکھنے والے حضرات سے امید ہے کہ انجمن ہذا کی ہر ممکن طریقہ سے اعانت فرما کر اپنی ہمدردی کا ثبوت دینگے

(خاکسار خلیل احمد خادم انجمن اہل حدیث مرزاپور)

ضروری تصحیح اہلحدیث ۱۲۔ اگست ص۱۳ سطر ۲ پر جو رقم ۱۳۵ روپیہ کی درج ہے۔ وہ دراصل ماہوار ۱۳۵ روپیہ ہے۔

(راقم حافظ عبدالرحمن آزاد از گوجرانوالہ)

برکات الصلوٰت مولانا سیالکوٹی نے ایک مفید عام سلسلہ "برکات محمدیہ" کے نام سے جاری کر رکھا ہے۔ اس کا تیسرا چوتھا نمبر ہے۔ اس میں نماز استخارہ۔ نماز حاجت۔ نماز تسبیح۔ صلوٰۃ توبہ۔ آ

قادیانی مشن

قادیانی اور لاہوری مرزائیوں میں مباحثہ کب ہوگا؟ شاید قیامت سے ایک روز پہلے

آج قریبًا دو سال کا عرصہ ہونے کو ہے کہ قادیانیوں اور لاہوریوں میں ایک فیصلہ کن مباحثے کی تحریک جاری ہے۔ دونو طرف سے دعوتِ مبارزت (آؤ تو۔ نکلو تو) شائع ہو رہی ہے۔ آج اس سلسلہ کی آخری کڑی وہ مضمون ہے جو "پیغام صلح" مورخہ ۲۲۔ اگست سنہ رواں میں بابو عمر الدین صاحب کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ ہم نے اس اثنا میں بارہا دونو فریقوں کو مشورہ دیا ہے کہ تم لوگوں کا آپس میں اتفاق ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ ہاں اگر ہمارے مشورہ پر عمل کرو تو یہ مشکل حل ہو سکتی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ تم دونو فریقوں کا مبحث (مضمون بحث) تو متعین نہیں ہوتا۔ آؤ ہم تم دونوں کو ایک متعین (طے شدہ) مضمون بتائیں وہ یہ کہ مرزا صاحب کے آخری فیصلہ والے مضمون[1] پر دونو فریق مل کر ہم سے فیصلہ کن مباحثہ کر لو۔ اس سے تمہاری باہمی شکر رنجی بھی دور ہو جائے گی۔ اور تمہارے لیڈر ایک دوسرے سے صحیح معنی میں بغل گیر ہو جائیں گے۔ (سیواجی اور افضل خاں کی طرح نہیں) مگر تم لوگوں نے ہماری گذارش پر توجہ نہیں کی۔ کیونکہ یہ مباحثہ تمہارے حق میں بہت کٹھن ہے اب ہم تمہیں اس میں معذور سمجھ کر ایک اور مبحث پیش کرتے ہیں۔ جس پر (امید ہے کہ) تم دونوں فریق دل و جان سے متفق ہو جاؤ گے۔ سنئے! آپ لوگ دو سال سے اس میں نزاع کر رہے ہو کہ مرزا صاحب نبی تھے یا مجدد؟ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ (دونو گروہوں) کا کسی طرح اتفاق نہیں ہوتا اس لئے آج ہم ایک دوسرا عنوان پیش کر کے امید رکھتے ہیں کہ آپ (دونو گروہ) ہمارے مقابلہ میں متفق ہو جاؤ گے (یا ہو جانا چاہئے) وہ عنوان یہ ہے کہ:

مرزا صاحب مسلم تھے یا غیر مسلم؟

دونو فریقوں کا اتفاق کرانے کے لئے کوئی مبحث اس سے زیادہ اچھا نہیں ہو سکتا۔

پس آپ ہر دو صنف اپنے محترم بزرگ حضرت مرزا صاحب مدعی مسیحیت و مجددیت کی لاج رکھ لیں جو آپ کی دونوں جماعتوں کا فرض ہے۔ کیا میں آپ لوگوں کی خوش اعتقادی بحق مرزا صاحب سے امید رکھوں کہ اس دعوت کی قبولیت سے باقاعدہ اطلاع دیں گے۔ میرا یہ مضمون بہت مجمل ہے کیونکہ استاد غالب مجھے مشورہ دے رہے ہیں ؎

نہ دے نامے کو غالب طول اتنا مختصر لکھ دے
کہ حسرت سنج ہوں عرض ستم ہائے جدائی کا

فیصلہ مرزا۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ اور مرزائیوں کے اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب بھی دیا گیا ہے۔ آج تک مرزائی جواب نہیں دے سکے۔ قیمت ۲؍ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

[1] مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ ہم دونو (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائیگا۔ اس مضمون کا نام ہے "مرزا صاحب کا آخری فیصلہ"۔

سوالات متعلقہ حیات مسیح کے جوابات پر

قادیان میں صفِ ماتم

(از قلم منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

ملک محمد حسین صاحب محرر چونگی وزیر آباد ہماری جماعت کے پرانے رکن ہیں۔ پچھلے دنوں مرزائیوں نے ان پر ڈورے ڈالنے شروع کئے۔ چنانچہ وہ خود ایک خط میں مجھے لکھتے ہیں کہ

"آخر کار مرزائیوں نے مجھ پر داؤ چلانا چاہا اور آمد و رفت شروع کر دی اور کہا حدیث ابن عباس کا جواب تمہارے علماء کے پاس کوئی نہیں اس سے وفات مسیح ثابت ہے"

آخر کار ملک صاحب نے اخبار "الفضل" میں چند سوالات شائع کروائے۔ جن کا مختصر سا جواب تو میں نے اخبار "اہلحدیث" میں دیا۔ مگر بذریعہ خط و کتابت قریبًا ۲۰-۲۰ صفحات کے مضامین ان کی خدمت میں ارسال کئے۔ اس کا نتیجہ وہی ہوا جس کی مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے امید تھی۔ یعنی ملک صاحب نے چند دنوں کی خط و کتابت کے بعد بکمال سعادت تحریر فرمایا کہ

میری تسلی ہو گئی ہے۔ واقعی فرقہ مرزائیہ کذب گوئی سے نہیں ڈرتا۔ پھر اس کذب پر تاویل ایسی کرتا ہے کہ جس کا نہ سر نہ پیر۔ آپ کے مضامین جو آتے تھے وہ وزیر آباد کے اکثر لوگ جو حیات مسیح کے قائل نہیں تھے مجھ سے لیجاتے تھے اور پڑھ کر بہت خوش ہوتے تھے۔ بلکہ بعض کے خیالات آپ کی طرف ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش کرے جس نے میرے جیسے گنہگار کو جو ایک نہایت گمراہی میں پڑنے والا تھا۔ بچا لیا۔ جزاکم اللہ"

ادھر مرزائیوں کو جب اس کا علم ہوا تو انہوں نے اس ناکامی کا بدلہ یوں لینا شروع کیا کہ اخبار "الفضل"

بجز مال اور وراثت کے کیا ہو سکتا ہے؟ لہٰذا آں حضرت نے حقداروں کو حق دیا۔ منجملہ ان کے جناب سیدہ کو فدک ہبہ کر دیا و بقولہ تعالیٰ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین یعنی خدا تم کو تمہاری اولاد کے بارہ میں یہ وصیت کرتا ہے کہ بیٹوں کو میراث میں دوہرا حصہ اور بیٹیوں کو اکہرا حصہ۔ اور حضرت زکریا نبی کا قول فھب لی من لدنک ولیا یرثنی و یرث من آل یعقوب۔ یعنی حضرت زکریا نبی فرماتے ہیں کہ اے بار خدایا تو اپنی درگاہ سے مجھے جانشین اور وارث عطا کر جو میرا اور بعض آل یعقوب کا وارث ہو۔ حضرت زکریا لاولد تھے اس لئے خدا سے وارث طلب کیا تاکہ وہ آپ کے متروکات کا وارث ہو۔" (شیعہ لاہور ۸۔ اگست ۱۹۳۸ء ص)

اہلحدیث | شیعہ ہو یا نیچری، حنفی ہو یا خارجی، معتزلی ہو یا جہمی ہر ایک مؤمن بالقرآن کا حق ہے کہ وہ قرآن سے استدلال کرے۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ جب کوئی اسلامی فرقہ قرآن مجید سے استدلال کرتا ہے تو ہمیں بہت خوشی ہوتی ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اب اس کے ساتھ ہماری نزاع جلد ختم ہو جائیگی لیکن جب وہ قرآن مجید میں اپنے مزعومہ معنی داخل کرتے ہیں تو ہماری خوشی رنج میں تبدیل ہو جاتی ہے اس مضمون میں صاحب مضمون نے ایسا ہی کیا ہے جس کا ثبوت ہمارے ذمہ ہے۔

کچھ شک نہیں کہ آیت یوصیکم اللہ نبی غیر نبی سب کو شامل ہے۔ مگر اس کا اجرا ترکہ میت میں ہے قرآن مجید میں الفاظ مما ترک موجود ہیں۔ اور فاضل مضمون نگار کے مضمون میں "متروکات" کا لفظ بھی لکھا ہے۔ پس ہم مانتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ترکہ میں آپ کے ورثا کا حق تھا۔ لیکن جناب سے مخفی نہ ہوگا اہل منطق کہتے ہیں کہ قضیہ موجبہ میں موضوع کا وجود ضروری ہے۔ یعنی جو چیز ترکہ میں ہوگی یا جو چیز میت ترکہ میں چھوڑ جائے اس میں ورثا کا حق ہے۔ لیکن جس چیز کو متوفی خود صدقہ قرار دے اور صاف کہہ دے کہ

ما ترکنا صدقۃ (صحیح بخاری)

وہ صدقہ فی سبیل اللہ میں داخل ہوگی نہ کہ ترکہ للورثا میں۔ پس جب اس قضیہ موجبہ کا موضوع ہی نہ ملا تو قضیہ اپنے معنی میں صحیح ثابت نہ ہوا۔

یہ مسئلہ کہ انبیاء کا ترکہ صحیح معنی میں متروکہ نہیں ہوتا بلکہ صدقہ ہوتا ہے۔ شیعہ کی معتبر کتاب اصول کلینی سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ جس میں مرفوع اور موقوف دونو روایتیں موجود ہیں۔ مرفوع (ارشاد نبوی) کے الفاظ یہ ہیں:۔

ان العلماء ورثۃ الانبیاء ان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما ولکن اورثوا العلم فمن اخذ منہ اخذ بحظ وافر (اصول کلینی کتاب العلم)

یعنی علماء کرام انبیاء کے وارث ہیں کیونکہ انبیاء علیہم السلام ورثہ میں مال و دولت نہیں چھوڑتے بلکہ وہ علم چھوڑتے ہیں پھر جو کوئی اس علم سے کچھ حاصل کرتا ہے وہ بہت بڑا حصہ پاتا ہے۔

اسی کی تائید میں شیعہ سنی کے واجب العزت امام حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق فرماتے ہیں:۔

ان داؤد ورث علم الانبیاء وان سلیمان ورث داؤد وان محمدا ورث سلیمان وانا ورثنا محمدا وان عندنا صحف ابراھیم و الواح موسیٰ۔

(اصول کلینی کتاب الحجۃ)

یعنی حضرت داؤد انبیاء علیہم السلام کے وارث ہوئے اور حضرت سلیمان حضرت داؤد کے اور حضرت محمد علیہ السلام حضرت سلیمان کے اور ہم حضرت محمد صلعم کے وارث ہوئے اور ہمارے پاس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی الواح موجود ہیں۔

ناظرین کرام! | بخاری اور کلینی کی روایات متفقہ قرآنی آیت کے مخالف یا اس کی مخصص نہیں ہیں کیونکہ یہ دونو روایتیں اظہار کر رہی ہیں کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اپنے پیچھے مال متروکہ بشکل ترکہ نہیں چھوڑا کرتے بلکہ بشکل صدقہ چھوڑا کرتے ہیں۔ اس تشریح کے ساتھ اگر نظر غائر سے دیکھا جائے تو آج یہ اصول موجودہ امت کو بھی شامل ہے آج بھی اگر کوئی اپنی جائیداد کو بصورت صدقہ چھوڑ جائے تو وہ بھی وارثوں میں تقسیم نہ ہوگی۔ وقف علی الاولاد کا قانون جو آج کل مروج ہے وہ بھی اسی کی مثل ہے۔ پس آیت شریفہ (یوصیکم اللہ) اپنے حدود میں جاری ہے اور حدیث مذکورہ اس کے مخالف نہیں ہے۔

شیعہ دوستو! | روایات اصول کلینی کو پڑھ کر اپنے فاضل مضمون نگار کے مندرجہ ذیل الفاظ بھی پڑھو:۔

"قرآن سراسر وراثت انبیاء کے جاری ہونے کی خبر دیتا ہے تو یہ مجبوری ناچاری اس گروہ (مانعین وراثت) کو قرآن سے منحرف ہونا پڑا۔ اگر وراثت انبیاء کا انکار کیا جائے تو قرآن کی تصدیق ناممکن ہے"

بتاؤ کہ یہ فقرات ہمارے پیش کردہ دعوے کی تصدیق کرتے ہیں یا نہیں کہ شیعہ حضرات بزرگان سنت کو الفاظ مکروہہ سے یاد کرتے کرتے اپنے ائمہ سے بھی یہی برتاؤ کرنے لگ پڑے۔ جس پر یہ صادق آتا ہے

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

خلافت محمدیہ۔ مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۳ر پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

امراض کی مزید فہرست دیکھنے کے خواہشمند ہیں تو اڈیٹر صاحب "فاروق" کی معرفت چار پیسے کے ٹکٹ ارسال کرکے دریافت کرلیں۔ چند امراض کا نام لکھ دیتا ہوں۔ حوالے پتاشے کھانے کے بعد بتاؤں گا۔ دوران سر۔ درد سر۔ تشنج قلب۔ حالت مردی کالعدم۔ قولنج زہیری۔ جسم بے حس۔ خطاب جنوں۔ امراض دماغی۔ ذہول۔ نسیان۔ کمی حافظ وغیرہ۔

منکرین حدیث کی حیرانی و پریشانی

(از قلم مولانا ابو الطیب عبد الصمد صاحب مبارکپوری)

ان دنوں ہمیں ایک ذی علم دوست کی معرفت ایک کتاب ملی ہے۔ جس کا نام ہے "مطالعہ حدیث تنقید صحیح کی روشنی میں"۔ اس کے مصنف سید مقبول احمد صاحب بی۔ اے ہیں۔ اور مولانا اسلم صاحب نے اس کی تصحیح اور اس پر نظر ثانی کی ہے یہ کتاب کیا ہے کفر و الحاد کی طرف دعوت ہے اور نہ صرف حدیث ہی سے اعراض و انکار اور تنفیر و تبعید ہے بلکہ قرآن مجید کی مقدس و باصفا تعلیم و تعمیل سے لوگوں کو برگشتہ و بدظن کرنے کا زبردست پروپیگنڈا ہے۔ حق یہ ہے کہ قرآن کریم کی تحریف میں کوئی کسر نہیں باقی رکھی گئی ہے۔ اور علماء اسلام و ائمہ سلف پر دل کھول کر آوازے کسے گئے ہیں اور پانی پی پی کر انہیں کوسا گیا ہے۔ صحابہ و تابعین اور جملہ راویان حدیث کو کذاب، وضاع حدیث اور بے سمجھ وغیرہ بنایا گیا ہے۔ اس وقت ہم اسکے چند مقامات بطور نمونہ دکھلاتے ہیں۔ جن سے منکرین حدیث کی علم شریعت سے تہیدستی اور بےمائیگی کا کافی ثبوت ہوگا۔ شاید وہ اپنی بے علمی اور بےبضاعتی کا احساس کرکے ایسے گندہ خیالات اور غیر محقق و دل آزار تحریروں کی اشاعت سے تائب ہوں۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

اب ناظرین کرام غور سے پڑھیں "مطالعہ حدیث" کے صفحہ ۳۱ پر ہے کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثقیف میں ایک دجال ہوگا"

مصنف نے اس حدیث کا حوالہ نہیں دیا کہ کس کتاب سے نقل کیا ہے۔ اور مولانا اسلم صاحب بھی خاموشی سے آگے گزر گئے ہیں اور الفاظ روایت پر متنبہ نہیں ہوئے ہیں کہ روایت کے اصلی الفاظ کیا ہیں۔ ہم سے سنئے! اس حدیث کے اصلی الفاظ یہ ہیں:-

فی ثقیف کذاب ومبیر (ترمذی عن ابن عمر)

یعنی قبیلہ ثقیف میں ایک شخص ہلاک کرنے والا ہوگا اور ایک کذاب ہوگا۔

یہ حدیث لفظ بلفظ صادق ہوئی چنانچہ ہلاک کرنیوالا حجاج بن یوسف اسی قبیلہ میں ہوا جس نے بےشمار مسلمانوں کو بے جرم و خطا قتل کرکے ہلاک کیا۔ اور کذاب (بڑا جھوٹا) مختار ابن ابی عبید اسی قبیلہ ثقیف میں گزرا۔ جس نے طرح طرح کی بدعقیدگی اور بیدینی اور خلاف شرع باتیں ظاہر کی۔ اور انہیں عقائد باطلہ کاذبہ پر رہا۔ یہاں تک کہ مصعب بن زبیرؓ کی خلافت میں کوفہ میں قتل کیا گیا۔ اس حدیث میں دجال کا کہیں نام و نشان تک نہیں ہے۔ لیکن مصنف "مطالعہ حدیث" نے دجال کا ہونا لکھا ہے۔ جو یا تو ان کے فہم حدیث کا قصور ہے یا تو دیدہ دانستہ لوگوں کو حدیث سے بدظن و برگشتہ کرنے کے لئے حدیث میں تحریف کی ہے۔

اور میرا تو یہ گمان ہے کہ مصنف نے حدیث کو سمجھا ہی نہیں کیونکہ آپ عربیت سے بے بہرہ معلوم ہوتے ہیں۔ اس کتاب کی عربی عبارتوں میں بے شمار ایسی غلطیاں موجود ہیں جو کاتب کی نہیں کہی جا سکتیں مثلاً صفحہ ۲۳ پر سطر ۱۰ میں ہے۔ "یترکب اسناداً" جو عربیت کے لحاظ سے غلط ہے۔ جیسا کہ اہل علم پر پوشیدہ نہیں۔ اور اسی طرح صفحہ ۲۳ پر ہے "لاباس اذا کلام حسن ان یضع لہ اسناد"۔ اس عبارت میں دو جگہ غلطی واقع ہوئی ہے۔ جس پر نہ تو مصنف آگاہ ہوا اور نہ ہی مولانا اسلم صاحب کو تنبہ ہوا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مصنف کو علم عربیت میں دخل نہیں ہے۔ پس وہ کلام عربی کو صحیح طور پر تو کیا کسی طرح بھی نہیں سمجھ سکتے۔ اور اسی طرح صفحہ ۲۲ سطر اخیر میں ہے۔ "رجمًا للغیب" یہ لفظ بھی عربیت کے خلاف ہے۔ قرآن مجید میں بھی یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے اور صحیح محاورہ کے ساتھ "رجمًا بالغیب" بولا گیا ہے۔ غرض اس قسم کی غلطیاں بے انتہا ہیں جو ہمارے شمار سے باہر ہیں۔

اور مطالعہ حدیث کے صفحہ ۲۵ پر ہے :-

"دسویں صدی ہجری میں عسقلانی، ابن جوزی، ملا علی قاری، شوکانی، نووی وغیرہ نے جو تفصیل تنقید کی ہے" الخ

ناظرین کرام! یہاں پر بھی مغالطہ اور غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ کسی محدث کی صحیح تاریخ نہیں لکھی گئی ہم ہر ایک کے سنہ وفات کو بالترتیب تحریر کرتے ہیں

عسقلانی یعنی حافظ ابن حجر مصنف فتح الباری شرح صحیح بخاری ۷۷۳ھ اور ایک دوسرے قول کے مطابق ۷۷۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۸۵۲ھ میں انتقال فرمایا۔ (دیکھو التعلیقات السنیہ از مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی) یعنی حافظ عسقلانی نویں صدی ہجری کے محدث ہیں۔

اور علامہ ابن الجوزی تقریباً ۵۱۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۹۷ھ میں دار آخرت کو رحلت فرمائی (دیکھو تذکرۃ الحفاظ ج ۱ صفحہ ۱۳۱)

اور ملا علی قاری حنفی مؤلف مرقات شرح مشکوٰۃ نے ۱۰۱۴ھ میں انتقال فرمایا (دیکھو خلاصۃ الاثر

اور اخبار "فاروق" قادیانی میں مسلسل مضامین شائع کرنے شروع کئے۔ مدعا یہ کہ جوابات ہمارے غلط ہیں ملک صاحب ہمارے دام سے نہ نکلیں۔ الغرض قصر مرزائیت میں ایک کھلبلی مچ گئی اور ان کی پریشانی کا باعث سر دست وہ مضمون ہے جو خاکسار کی طرف سے "اہلحدیث" میں لکھا گیا ہے۔ اگر انہیں ان مضامین کی سن گن مل جائے جو خاکسار نے بذریعہ خطوط ملک محمد حسین صاحب کو بھیجے ہیں تو میرا گمان ہے کہ قادیانی اخبارات کے نامہ نگاروں کی تحریرات پریشانیوں کی حد سے گزر کر کتاب "مضحکات المجانین" کا دلچسپ ترین باب بن جائیں

خدا گواہ ہے کہ قادیانی اخباروں میں جو سلسلہ مضامین شروع ہے میں جیسے جیسے اسے پڑھتا ہوں اپنے قلب و روح کی گہرائیوں میں خوشی و مسرت کی ایک لہر دوڑتی ہوئی محسوس کرتا ہوں۔

بات یہ ہے کہ اس قرعہ اندازی میں جو طبقہ زہریر اور خطۂ کشمیر جنت نظیر کے متعلق کی گئی تھی ہم بفضلہ تعالیٰ جنتی طبقہ کے مالک و وارث ٹھیرائے گئے ہیں۔ اس لئے ہمارے قلوب سرور و راحت سے معمور و لبریز ہیں۔ پھر اگر ہمارے مخالف اپنی بدقسمتی پر چیخیں چلائیں تو ہمیں ان پر ناراض ہونے کا کوئی موقع نہیں وہ اس وقت قابل رحم ہیں اور ہمیں ان سے پوری ہمدردی ہے۔

ہمارے امرتسری احباب کہتے ہیں کہ آپ جواب کیوں نہیں دیتے۔ میں کہتا ہوں کہ بھائی ایک تو وہ بے چارے پہلے ہی نیم جان ہو رہے ہیں۔ اب ان پر ایک اور وار کرنا گویا

"مرے کو مارے شاہ مدار"

کا مصداق ہے۔ مگر ہمارے دوست ان کی اس نیم بسمل حالت میں شاید کچھ روحانی لذت محسوس کرتے ہیں۔ تقاضے پر تقاضا ہو رہا ہے۔ آخر کار مجھے ان کی خواہشات پر قادیانی حالت کرب و بلا کے نظارے کو قربان ہی کرنا پڑا۔

مرزائی دوستوں کو ہم سے بڑی شکایت یہ ہے کہ ملک محمد حسین صاحب کے سوالات تو مسئلہ حیات مسیح پر تھے۔ مرزا صاحب کے کذبات کا راز کیوں طشت از بام کیا گیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں :-

"خواہ مخواہ حضرت (مرزا صاحب) کو گالیاں دی گئی ہیں"

حالانکہ ہم نے کوئی گالی نہیں دی۔ البتہ مرزائیوں کی ان تحریرات سے ہم پر یہ مزید انکشاف ہوا ہے کہ قادیانی مجیب مرزا صاحب کی کتابوں سے بھی ناواقف ہیں۔ دیکھئے مرزا صاحب تو لکھتے ہیں

"دشنام دہی اور چیز ہے اور بیان واقع دوسری شے ہے" (ازالہ اوہام ط ۳)

مگر قادیانی اصحاب ہمارے بیانات کو جو از سرتاپا کتب مرزا سے ماخوذ ہیں گالیاں قرار دے رہے ہیں

ع قلم حیرت میں غرق ہے اسے کیا کہئے

اخبار "فاروق" رقمطراز ہے کہ

"اگر حضرت (مرزا صاحب) کی پیشگوئیاں غلط ثابت ہوگئیں تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہے"

جواباً گزارش ہے سائل نے لکھا تھا کہ اگر سوالات متعلقہ حیات مسیح کا جواب نہ دیا گیا تو میں ایک ماہ کے بعد مرزائی ہو جاؤں گا۔

اس لئے اصل سوال کا جواب دینے کے ساتھ ساتھ ایک دور رس مجیب کا فرض تھا کہ جس مذہب کو حق سمجھ کر سائل اس کی طرف جانا چاہتا ہے ذرا اس کی بھونڈی شکل کے درشن بھی اسے کرا دے تاکہ بحکم تعرف الاشیاء باضدادھا" وہ اس فعل سے محفوظ رہے۔ بتلائیے میں نے ایسا کرنے میں کونسا گناہ کیا۔ بخدا اگر آپ جوہر شناس ہوتے تو مجھے اس پر مبارک باد دیتے نہ کہ الٹا ہدف ملامت بناتے ؎

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

فاروق کو ایک یہ بھی شکایت ہے کہ ہم نے اپنے بیان میں مبالغہ کیا ہے جیسا کہ وہ لکھتا ہے :-

"پیشین گوئیوں کو ایک سرے سے باطل ٹھیرا دیا تحریرات (مرزائیہ) کے متعلق لکھ دیا کہ ان میں ہزارہا اختلاف ہیں جسمانی صحت پر نکتہ چینی کرنے لگے تو کسی طبی رسالے سے تمام بیماریوں کی فہرست لے کر نقل کر دی۔ کذب بیانی کی انتہا کر دی"

ئیں ناکردہ گناہ اس بارے میں سوائے اس کے کس طرح اپنے مخاطب کو سمجھا سکتا ہوں کہ جناب معلوم ہوتا ہے آپ ابھی تک کتب مرزا سے واقف ہی نہیں۔ پھر اتنی جلدی احمدی ہو جانے کی کیا ضرورت تھی۔ کچھ تو تحقیق کی ہوتی۔

سنئے صاحب! میں نے جو لکھا ہے کتب مرزا سے لکھا ہے۔ میرے الفاظ ذیل جو اخبار اہلحدیث میں شائع ہو چکے ہیں ملاحظہ کر کے ہر ایک بات کا ثبوت لے لیں۔ میں نے لکھا تھا

"اس پر مستزاد یہ کہ خود اس (مرزا صاحب) کی جسمانی صحت بھی مراق[۱]۔ ہسٹریا[۲]۔ درد گردہ[۳]۔ دن میں سو سو دفعہ پیشاب[۴] آنا۔ سل[۵]۔ دق[۶]۔ جیسی موذی امراض سے قابل رحم ہو"

اب مذکورہ امراض کا نمبر وار ثبوت ملاحظہ کریں۔

(۱) "مجھ کو دو بیماریاں ہیں مراق اور کثرت بول" (رسالہ تشحیذ جلد ۱ نمبر ۲)

(۲) "حضرت کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے بعد ہوا تھا" (سیرت المہدی ج ۱ ص ۵۵ ط ۲)

(۳) "۱۶۔ اکتوبر ۱۸۰۵ء کو درد گردہ شروع ہو گئی۔ ایک دفعہ دس دن برابر درد گردہ رہی" (حقیقۃ الوحی ص ۳۴۵ ط ۳)

(۴) "بعض وقت سو سو دفعہ دن میں پیشاب آیا ہے" (نسیم دعوت ص ۶۷)

(۵) "دق کی بیماری" (تریاق القلوب ص ۶۷ ط ۲)

(۶) "حضرت کو سل ہو گئی" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۵۵ ط ۲)

مجھے امید ہے کہ ان حوالجات کو پڑھ کر میرے دوست اپنی خفگی کو واپس لیں گے۔ اور اگر مرزا صاحب کی

تحریر پاکٹ بک مرزائیت کی تردید میں ایک (۸۸۶) بہت مفید کتاب۔ قیمت رعایتی [illegible] (دفتر اہلحدیث)

چند افتراء اور اُن کے جواب

"خادم کعبہ" جو خدمت کعبہ کے لئے جاری ہوا تھا۔ اس نے خدمت کعبہ میں اس خدمت کو بھی داخل کرلیا ہے کہ مجھ پر آئے دن افترا کرے، اور بہتان لگائے۔ پہلے افتراؤں کے جوابات پرچہ ہا "اہلحدیث" مورخہ ۲۲۔جولائی اور ۱۳۔اگست سنہ رواں میں دیئے گئے ہیں۔ آج چند جدید افتراؤں کا ذکر کرتا ہوں۔

تیسرا افتراء امرتسر میں بتوسط منشی عبداللہ معمار حافظ محمد حسین کمیرپوری اور پنڈت آتما نند کا مباحثہ مسئلہ "استوی علی العرش" پر ہوا۔ میں نے اس مباحثہ کو فریقین کا محض اظہار شوق سمجھ کر اس میں دخل نہ دیا۔ یہاں تک کہ فریقین* نے مجھ سے خواہش کی کہ میں جلسہ مباحثہ کا صدر بنوں۔ میں نے انکار کیا۔ جب مصر ہوئے تو میں نے مولوی عبدالغفار غزنوی کا نام پیش کیا۔ اس سے زیادہ مجھے کوئی دخل نہیں۔ باوجود اسکے خادم کعبہ نے ایک مصنوعی حکایت لکھی ہے کہ میں نے اپنے درس میں کہا کہ میں نے پنڈت آتما نند کو اہم نکات بتا دیئے تھے۔ (۱۹۔اگست)

یہ محض بہتان اور افترا ہے۔

چوتھا افتراء رسالہ رہبر حجاج کا محصول تین پیسے لگتا ہے مگر مولوی ثناء اللہ پانچ پیسے وصول کرکے خود کھا جاتے ہیں۔ (۲۹۔اگست)

یہ ایسا بہتان ہے کہ اسکی تردید کرنے کو رسالہ کا وزن ہی کافی ہے۔ صرف رسالہ کا وزن ساڑھے سات تولے ہے۔ کور اس پر مستزاد۔ ڈاکخانہ کے قواعد جاننے والوں سے مخفی نہیں کہ ساڑھے سات تولہ سے ایک رتی زیادہ ہونے سے بھی پانچ پیسے لگتے ہیں۔ ناظرین خادم کعبہ کا افترا جانچنا چاہیں تو رسالہ رہبر حجاج کا وزن کریں۔

پانچواں افترا مولوی ثناء اللہ نے بعض لوگوں کو جمع کرکے خواہش ظاہر کی کہ خادم کعبہ کے برخلاف اشتہار شائع کیا جائے۔ (۲۶۔اگست)

محض بہتان اور افترا ایسی روایات کے گھڑنے والوں کو ہم جانتے ہیں۔ اگر وہ سچائی کا دم بھرتے ہیں تو سامنے آکر ثبوت دیں۔

چھٹا افترا رسالہ رنگیلا رسول کی ایجیٹیشن کو مولوی ثناء اللہ نے یہ کہہ کر ختم کر دینا چاہا کہ اس کتاب کا جواب میں نے لکھ دیا ہے۔ (۲۰)

محض افترا ہے نہ میں ایجیٹیٹروں میں کبھی گیا نہ کبھی میری اُن سے میں ملاقات ہوئی نہ مجھ سے مشورہ ہوا۔ ہاں میں کہتا تھا کہ ایجیٹیشن کے علاوہ کتاب کا معقول جواب بھی ہونا چاہئے محض ایجیٹیشن کافی نہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ رسالہ رنگیلا رسول ضبط نہیں ہوا کھلا ہے۔ پنجاب کے آریہ کسی مصلحت سے شائع نہیں کرتے۔ مگر صوبہ گجرات سے خبر آئی ہے کہ رنگیلا رسول شائع ہو رہا ہے۔ اسلئے ملک گجرات کے مسلمانوں نے میرے جواب "مقدس رسول" کو گجراتی زبان میں ترجمہ کرکے شائع کر دیا ہے۔ ایک نسخہ میرے پاس بھیجا گیا ہے جسے دکھا سکتا ہوں۔

یہ ہے اصل حقیقت جسکو خادم کعبہ الٹ پلٹ کرکے شائع کر رہا ہے اور کعبہ شریف کے اصل خادموں کو بدنام کرکے اپنا مقصود حاصل کرنا چاہتا ہے۔

ساتواں افترا مولوی ثناء اللہ نے علم الدین شہید کے خلاف سخت نکتہ چینی کی اور مسلمانوں کو بھی سخت سست کہا۔ (۲۰)

محض جھوٹ اور بہتان "خادم کعبہ" اگر سچا ہے تو ان سب افتراؤں کے لئے کمیشن منظور کرے میں اس کمیشن کے لئے لاہوری اہل توحید میں سے تین اصحاب کو منظور کرتا ہوں۔

(۱) مولوی غلام رسول صاحب قہر اڈیٹر "انقلاب"

(۲) میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹر

(۳) مولوی داؤد صاحب غزنوی

یہ تینوں چیدہ اصحاب فریقین سے اور فریقین کی عادات و خصائل سے واقف ہیں۔ ہاں فریق ثانی میں اصل راقم ہمارے مخاطب ہونگے، ظاہری ذمہ دار مخاطب نہیں۔ حقیقت حال سے ہم باخبر ہیں۔ "خادم کعبہ" میں کچھ دم خم ہے تو سامنے آئے اگر نہ آئے جیسا کہ یقین ہے تو میں دعا کرتا ہوں وہ آمین کہے:۔

اے خدا ہم دونوں فریقوں میں سے جو اس امر میں جھوٹا ہے تو اس پر وہ عذاب نازل کر جو دیکھنے اور سننے والوں کے لئے عبرتناک ہو آمین۔ (اللھم العن الکاذب منا)

اطلاع ہم اپنے ناظرین کو محدثین کا ایک اصول بتاتے ہیں۔ جو یہ ہے کہ

جس راوی کا ایک کذب بھی معلوم ہو جائے اس کی کوئی روائت بھی معتبر نہیں۔

پس "خادم کعبہ" کی روایات خاصکر میری ذات کے متعلق حکایات کو آئندہ اسی اصول سے جانچا کریں۔

(ابوالوفاء)

*پنڈت صاحب نے خود اور حافظ صاحب کی طرف سے معمار صاحب نے باجازت حافظ صاحب

فی اعیان القرن الحادی عشر وغیرہ۔

امام علامہ قاضی شوکانی رح ۱۱۷۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۵۵ھ میں انتقال فرمایا۔ (دیکھو التعلیقات السنیہ)

امام نووی شارح صحیح مسلم کی ولادت ۶۳۱ھ میں ہوئی اور ۶۷۶ھ میں وفات پائی۔

(دیکھو تذکرۃ الحفاظ ص۲۵۴ ج ۱ وغیرہ)

مصنف "مطالعہ حدیث" نے بڑی جسارت اور دلیری یہ کی ہے کہ امام ابن الجوزی اور امام نووی کو دسویں صدی ہجری کے محدثین میں گنا ہے۔ حالانکہ امام ابن الجوزی چھٹی صدی کے آخر میں ہوئے ہیں۔ اور امام نووی ساتویں صدی ہجری میں۔ پھر ان کو دسویں صدی میں گننا علم اور تحقیق کا خون کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔ اسی علم اور تحقیق اور اسی مایہ علم و فضل پر مصنف کو علماء محدثین اور ائمہ محققین پر تنقید اور ان کی تصنیفات پر معارضہ کا شوق ہوا ہے۔ فیھذا العجب وضیعۃ الادب۔

اور پھر جو لکھا ہے کہ تفحص و تنقید کی۔ یہ بھی مصنف مطالعہ حدیث کی غفلت اور اسلامی تالیفات اور حدیثی خدمات و اشاعت سے بے خبری ہے۔ اس لئے کہ ان علماء سے بہت پہلے صحابہ اور تابعین کے عہد مبارک میں احادیث کے دفتر مرتب ہو چکے تھے اور ان کی حدیثیں سلسلہ بسلسلہ اسناد کے ساتھ مروی ہو کر محدثین تک پہنچیں پھر انہوں نے اپنی اپنی تصانیف میں جمع کیں اور وہ مقبول انام ہوئیں اور بعد میں علماء دین نے ان کی شروح لکھیں۔ چنانچہ صحیح مسلم کی متعدد شرحیں امام نووی سے پہلے لکھی گئیں۔ اسی طرح صحیح بخاری کی کئی ایک شرحیں حافظ ابن حجر سے پیشتر لکھی گئیں۔ چنانچہ شرح ابن بطال، شرح حلبی، شرح مازری، شرح کرمانی، شرح ابن منیر وغیرہا حافظ سے پہلے تصنیف ہو کر صفحۂ عالم پر جلوہ فگن ہوئیں۔ علیٰ ہذا القیاس مشکوٰۃ کی متعدد شرحیں ملا علی قاری سے پہلے تصنیف کی گئیں۔ شرح طیبی، شرح ابن الملک، شرح سید جمال الدین، شرح مظہر، میرک شاہ وغیرہ کی ضیا سے ملا علی قاری سے بہت پہلے دنیا منور ہو چکی تھی۔ پس ان ہی علماء کو جستجو اور تنقید کرنے والا قرار دینا تعصب و عناد سے خالی نہیں۔ ع

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

اور یا تو یہ مانا جائے کہ مصنف مطالعہ حدیث بلکہ جملہ منکرین حدیث علم شریعت سے عموماً اور علم حدیث سے خصوصاً نابلد اور کورے ہیں۔

اس کے بعد مصنف "مطالعہ حدیث" لکھتے ہیں:۔

"صحاح ستہ میں اکثر روائتیں ایسی ہیں جو لفظاً بہ لفظ تمام صحاح ستہ میں ملتی ہیں اس واسطے بہت سے لوگوں نے ان منتشر دفاتر احادیث کو ایک مستقل کتاب میں ترتیب دینے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ دسویں ہجری میں امام بغوی نے مصابیح السنن کے نام سے حدیثوں کا عطر کشید کیا۔ اسی طرح بارھویں صدی ہجری میں ایک دوسرے عالم نے مشکوٰۃ المصابیح میں یہی کوشش کی ہے۔" (مطالعہ حدیث ص۳۰)

سبحان اللہ! ہائے تعصب تیرا ستیاناس۔ ناظرین کرام! ہم اس قسم کی عبارت کو مقبول احمد صاحب بی۔ اے کے قلم سے نکلی ہوئی دیکھ کر متعجب و متاسف نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہ بے چارے اپنی طبیعت اور تعلیم سے مجبور ہیں۔ ان کو تعلیم ہی ایسی دی گئی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ عربیت اور علوم عربیہ سے بے بہرہ ہیں۔ مگر جب ہم خیال کرتے ہیں کہ مولانا حافظ اسلم صاحب جیسے خاندان علم حدیث کے روشن چراغ نے اپنے علم سے کام نہ لے کر اس کتاب پر تقریظ لکھی ہے۔ تو تعجب نہیں بلکہ افسوس کا مقام ہے کہ صحبت کے اثر سے متاثر ہو گئے۔

بہرحال اب میں عرض کرتا ہوں کہ اگر مصنف "مطالعہ حدیث" کبھی دفترہائے حدیث اور اصول حدیث پر ٹھنڈے دل سے غور کئے ہوتے اور حقیقت امر دریافت کرنے کی کوشش کئے ہوتے تو ایسی بے اصل اور علمیت سے دور باتیں کبھی زبان قلم پر نہ لاتے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ جب کوئی حدیث متحد اللفظ والمعنے یا صرف متحد المعنے (یعنی ایک مضمون کی حدیث) کئی کتابوں میں مروی ہوتی ہے۔ تو تعدد اسناد کی وجہ سے اس روایت میں زیادہ قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ایک اسناد دوسری کی موید و تائید کنندہ ہوتی ہے۔ اگر اس قسم کی حدیث متعدد اسناد کے ساتھ ایک ہی صحابی سے مروی ہو تو اس کو محدثین کی اصطلاح میں متابع کہتے ہیں۔ چنانچہ شرح نخبہ میں ہے:۔

"ویستفاد منھا التقویۃ ولوجاءت بالمعنی لکنھا مختصۃ بکونھا من روایۃ ذلک الصحابی"

یعنی متابعت سے حدیث (متابع) کی تقویت حاصل ہوتی ہے اور اگر صرف معنی کے لحاظ سے ہو تو بھی کافی ہے۔ ہاں متابعت کی صورت میں یہ ضروری ہے کہ دوسری حدیث اس صحابی سے مروی ہو جس سے کہ پہلی حدیث مروی ہے۔ اور اگر مضمون متحد ہو اور صحابی ہر روایت کے الگ اور دوسرے ہوں تو اس کو شاہد کہتے ہیں۔

اور یہ امر مسلم ہے کہ کسی ایک واقعہ کو متعدد آدمی نقل کرتے ہیں تو اس پر وثوق اور اعتماد اس سے بہت زیادہ ہوتا ہے جس کو کوئی ایک شخص بیان کرتا ہے۔ یہی حال احادیث کا ہے۔ اور اگر الفاظ باہم متحد و متفق ہوں اور اسانید الگ الگ تو ایسی حدیث رواۃ کے وسعت حفظ اور کمال ضبط و اتقان کی قوی دلیل ہوتا ہے۔ لیکن تعصب وہ بری بلا ہے کہ حق و ہدایت کے قبول و تسلیم کرنے سے نہ صرف مانع ہوتا ہے بلکہ حق تک پہنچنے سے بھی محروم کر دیتا۔

یہاں پر ہم مصنف "مطالعہ حدیث" اور مولانا اسلم صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اگر بعض مصنفین نے منتشر اور متفرق احادیث کو ایک جگہ ابواب و فصول معین کر کے جمع کر دیا جیسا کہ علامہ ابن تیمیہ نے منتقیٰ میں اور شیخ عبد الحق نے عمدۃ الاحکام میں اور حافظ منذری نے ترغیب و ترہیب میں ان کے علاوہ بہت سے محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں جمع کیا ہے تو اس سے ان احادیث کی صحت

انجیل کا ناقابل حل تضاد

(از قلم مولوی عبد الرؤف صاحب مدرسہ اسلامیہ جھنڈے نگر بستی)

یہ بالکل صحیح ہے کہ خداوند پاک و بے عیب کے مقدس کلام میں کسی طرح کا اختلاف بیان نہ ہونا چاہئے اگر ہے تو پھر وہ یقیناً خداوندی کلام نہیں ہے۔ یہ اصول ہر نیکو سرشت انسان الہامی اور خداوندی کلام کے لئے بلا ریب تسلیم کریگا۔ قرآن کریم میں یہ اصول خداوند تعالیٰ نے خود مقرر فرمایا ہے۔ چنانچہ سورہ نساء میں ارشاد ہے:۔

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ○

اسی اصول کے مطابق ہم اناجیل اربعہ کے دو تین تضاد ناظرین کے سامنے عموماً اور مسیحی علماء کے سامنے خصوصاً پیش کر رہے ہیں۔ شاید کہ رسالہ اخوت یا المائدہ کے ذریعہ ہمیں کوئی حل بتاویں۔

(۱) متی لوقا ہر دو انجیل میں مسیحؑ کا حکم ہے کہ راہ کے لئے کچھ نہ لینا نہ لاٹھی نہ جھولی نہ روٹی نہ روپیہ۔ لوقا ۹/۲ متی ۱۰/۱

اس کے بالکل ضد مرقس میں یہ لکھا ہے کہ راستے کے لئے سوا لاٹھی کے کچھ نہ لو نہ روٹی نہ جھولی الخ مرقس ۶/۸

اب دو میں لاٹھی نہ لینے کا حکم نکلتا ہے اور ایک میں لینے کا۔ پس دونوں حکم الہامی کس طرح ہو سکتے ہیں۔

(۲) مسیح نے عوام الناس کے سامنے ایک تمثیل بیان کی۔ جسے عوام تو کیا خواص بلکہ اخص الخواص شاگرد و حواری لوگ بھی نہ سمجھ سکے۔ اس موقع پر انجیل میں لکھا ہے:۔

"جب وہ اکیلا رہ گیا تو اُس کے ساتھیوں نے اُن بارہ سمیت اُس سے اُن تمثیلوں کے بابت پوچھا اُس نے (یسوع نے) کہا تمہیں خدا کی بادشاہت کا بھید دیا گیا ہے مگر اُن کے لئے جو باہر ہیں سب باتیں تمثیلوں میں ہوتی ہیں تاکہ وہ دیکھتے ہوئے دیکھیں اور معلوم نہ کریں اور سنتے ہوئے سنیں اور نہ سمجھیں ایسا نہ ہو کہ وہ رجوع لاویں اور معافی پاویں۔

(انجیل مرقس ۴/۱۰ تا ۱۲)

اس میں کھلا ہوا اعتراف ہے کہ تمثیل عوام الناس کے سمجھ سے بالاتر ہوتی تھی اور اُن تمثیلوں کا بھید اُن سے ظاہر نہیں کیا جاتا تھا بلکہ تمثیل بھی اس لئے ہوتی تھی کہ اُسے عوام الناس نہ سمجھ سکیں۔

دوسری جگہ اس کے بالکل ضد لکھا ہے:۔

"اور وہ ان کو اس قسم کی بہت سی تمثیلیں دے دے کر اُن کی سمجھ کے موافق کلام سناتا تھا اور بغیر تمثیل کے اُن سے کچھ نہ کہتا تھا لیکن خلوت میں اپنے خاص شاگردوں سے سب باتوں کے معنی بیان کرتا تھا" (مرقس ۴/۳۳ و ۳۴)

یہاں یہ لکھا ہے کہ تمثیل ان کی سمجھ کے موافق ہوتی تھی۔ اب اہل ذوق ناظرین دیکھتے ہیں کہ ایک ہی چیز کے متعلق کیا تناقض بیان ہے۔ پس یہ کلام روح القدس کا فیضان کس طرح ہو سکتا ہے۔

(۳) انجیل متی میں مسیحؑ کا یہ بیان ہے:۔

اور پھر تم سے کہتا ہوں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ میں سے نکل جانا اس سے آسان ہے کہ دولت مند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو شاگرد یہ سن کر بہت حیران ہوئے اور بولے کہ پھر کون نجات پا سکتا ہے؟ یسوع نے انکی طرف دیکھ کر کہا یہ آدمیوں سے تو نہیں ہو سکتا لیکن خدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔

(متی ۱۹/۲۴ تا ۲۶)

اس کے بالکل ضد آدمیوں سے ہو سکنے کا مضمون دوسری جگہ اس طرح ہے:۔

اے محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو! سب میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دونگا میرا جُوا اپنے اوپر اٹھاؤ اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم ہوں اور دل کا فروتن تو تمہاری جانیں آرام پاویں گی کیونکہ میرا جُوا ملائم ہے اور میرا بوجھ ہلکا۔ (متی ۱۱/۲۸ تا ۳۰)

ناظرین! میرا بوجھ ہلکا اور جُوا ملائم ہے کے الفاظ یہ آدمیوں سے تو نہیں ہو سکتا سے کس قدر ضد واقع ہے اور اس امر پر کتنی واضح دلیل ہے کہ یہ جُوا ایسا کڑا اور سخت ہے کہ آدمیوں سے اُس جُوا کا اٹھانا ممکن نہیں۔

(۴) مسیحؑ نے اپنی آمد کا نشان بتلانے کے سلسلہ میں فرمایا ہے کہ

تمہیں میرے نام کے سبب لوگ پکڑیں گے قید خانوں میں ڈلوائیں گے، حاکموں کے سامنے حاضر کریں گے۔ بڑے بڑے بھونچال آویں گے اور تمہیں ماں باپ اور بھائی اور رشتہ دار اور دوست بھی پکڑوائینگے بلکہ وہ تم میں سے بعض کو مروا ڈالیں گے اور میرے نام کے سبب لوگ تم سے عداوت رکھیں گے لیکن تمہارے سر کا ایک بال بھی بیکا نہ ہوگا۔ اپنے صبر سے تم اپنی جانیں بچائے رکھو گے۔

(لوقا ۲۱/۱۲ تا ۱۹)

مروا ڈالیں گے اور جان بچائے رکھو گے ہر دو عبارت منقولہ ہیں۔ کس قدر صریح تضاد ہے۔ پس دونوں مسیحؑ کا کلام کس طرح ہو سکتا ہے۔

ان دو تین واقعات کے پیش نظر یہ فیصلہ بآسانی ہو جاتا ہے کہ مسیح کے سیرت نویسوں کا اختلاف و تضاد راویان کلام کے متفاوت اور متضاد روایتوں کا نتیجہ ہے چنانچہ لوقا نے شروع دیباچہ میں اس کا اعتراف کیا ہے کہ جہاں تک ہوسکے گا ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے لکھونگا۔ پس واقعات بتانے والوں کے اختلاف و تضاد سے اناجیل کا باہمی تضاد لازمی تھا۔ اب اسی متضاد کتاب سیرت کو کلام الٰہی قرار دینا ایک غیر ضروری

قابل توجہ علماء اسلام خصوصًا احناف کرام

(ایک مطبوعہ اشتہار از انجمن اہل حدیث امرتسر)

اسلام کے فرقوں میں گو کتنا ہی اختلاف ہو لیکن امر مشترک میں سب کو جمع ہو کر کوشش کرنی چاہئے۔ یہ ہے قرآن و حدیث و ائمہ کرام کا حکم۔ آج اس اصول پر ہم جمع ہو جائیں تو اسلام کی ڈوبتی ناؤ تیر سکتی ہے۔ امید بلکہ یقین کو دل میں رکھ کر ہم علماء اسلام کو عمومًا اور علماء احناف کو خصوصًا ایک ضروری کام پر توجہ دلاتے ہیں۔

بزرگوں کے مزارات پر جو کچھ خرابیاں ہو رہی ہیں وہ ساری تو زبانِ قلم ادا نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہیں۔ جو صاحب ان خرابیوں کا نمونہ دیکھنا چاہیں وہ آج کل امرتسر بیرون دروازہ لوہگڑھ نتے شاہ بخاری کے مزار پر جمعرات کو جائیں یا ہال دروازہ سے باہر مزار ظاہرا پیر کو دیکھیں تو ان کو معلوم ہو جائیگا کہ جن افعال قبیحہ سے اسلام نے مسلمانوں کو روکا تھا وہ سب کے سب وہاں ہو رہے ہیں۔ طوائف فاحشہ مجرا کر رہی ہیں۔ قوال طبلہ سارنگی بجا رہے ہیں۔ مسلمانوں کے ہر طبقہ کی عورتیں بجائے مستورات (باپردہ) ہونے کے مکشوفات (ننگی) نظر آتی ہیں۔ چہرے سے کپڑا اتار کر برہنہ رُو ہو کر قوالیاں سنتی ہیں۔ بہت بری بات یہ ہے کہ قبروں پر چراغاں اور سجدے کئے جاتے ہیں۔ دو آشنا آپس میں ملتے ہیں اور آنکھیں چار ہوتے ہی عہد و پیمان ہو جاتے ہیں۔ غرض کفر و شرک اور فواحش کے جتنے ذرائع اسلام نے بند کئے تھے وہ سب وہاں کھلے نظر آتے ہیں۔ خدا جانے مسلمان اسلام کی توہین پر کیوں غیرت نہیں کرتے۔

لاہور کی مسجد شہید گنج گرانے سے جو ظلم ہوا اس کا اثر ایک مسجد تک محدود تھا۔ لیکن ان مزارات پر جو افعال قبیحہ کئے جاتے ہیں ان سے تو خود دین اسلام ہی بنیاد سے گر جاتا ہے۔ ہائے مسلمانو! تم کیسے خاموش ہو کہ خود جا کر ان خرابیوں کو دیکھتے ہو اور زبان تک نہیں ہلاتے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ لوگ جو ایسے کام کرتے ہیں عام مسلمانوں میں شمار ہوتے ہیں اور اس میں بھی شک نہیں کہ یہ لوگ اپنا مذہب حنفی بلکہ اہلسنت بتاتے ہیں۔ اس لئے علماء حنفیہ کو خصوصًا اس بات پر توجہ کرنی چاہئے۔ خاص کر اس لئے کہ بعض مساجد کے حنفی امام بھی ان مزارات پر پہنچ کر ان افعال قبیحہ میں شریک ہوتے ہیں اور مٹھائی وغیرہ کا بڑا حصہ باندھ کر لے آتے ہیں۔ اس لئے حنفی علماء کرام کو اس کام پر خاص طور پر متوجہ ہونا چاہئے کیونکہ ایسے افعال قبیحہ سے دین اسلام خصوصًا حنفی مذہب بدنام ہوتا ہے۔

منکرین اسلام تو یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام ان باتوں کی اجازت دیتا ہوگا۔ لیکن غیر حنفی لوگ یہ شبہ کرتے ہیں کہ حنفی مذہب ان کاموں کا حامی ہے کیونکہ ان افعال کے کرنے والے حنفی کہلاتے ہیں اور بعض امامانِ مساجد بھی اپنے آپ کو حنفی ظاہر کرتے ہیں۔

اس لئے اسلام ہاں خدا کا سچا دین۔ اسلام اپنوں اور پرائیوں کی نظر میں بہت بری صورت میں دکھایا جاتا ہے۔

مسلم بھائیو اور حنفی دوستو! خدا کے لئے کر ہمت باندھ کر اٹھو اور ان خرابیوں کا جلدی انسداد کرو۔ وما علینا الا البلاغ

المشتہر

عبداللہ ثانی۔ نائب صدر انجمن اہل حدیث امرتسر

نظم دربارہ عرس

اولیں حمد خدائے کردگار
بعدہ نعت رسول کامگار

کچھ بیاں عرس ہے زیب قلم
شرک و بدعت کا جو ہے پہلا قدم

ہوتا ہے قبروں پہ میلا دھوم سے
مرد و عورت کا جھمیلا دھوم سے

مقبروں پر ان کے ہر ہر سال آ
عرس کرتے ہیں بہت ہی دھوم کا

منزلوں سے بوڑھے بچے مرد و زن
آتے ہیں سب چھوڑ کر اپنا وطن

عرس میں ہوتا ہے اتنا دھوم دھام
حج اکبر ہے گویا بالاختتام

ساتھ میں باجے بھی ہیں قوال بھی
مُلّاجی، صوفی بھی اہل حال بھی

عورتوں مردوں کا اک جھرمٹ بھی ہے
ناچ بھی گانا بھی اور کھٹ کھٹ بھی ہے

عورتیں پردہ نشیں بھی قوم کی
بے محابا عرس میں ہیں گھومتی

مدعا لکھ لکھ کے اپنی چٹھیاں
اہل حاجت ڈالتے ہیں عرضیاں

حال ہے چاروں طرف یہ قبر کے
دست بستہ ہیں ادب سے کچھ کھڑے

کچھ ہیں دوزانو تو کچھ سجدے میں ہیں
کچھ تصور کے جھگڑے میں ہیں

آہ! ہے اسلام کی صورت یہی
عرس والے سوچ کر بتلا تو ہی

لا الہ کی توڑ کر سیدھی سڑک
قبر پر کرتا ہے سجدہ بے دھڑک

دھجیاں توحید کی اڑنے لگیں
عرس میں اللہ میاں ملتے نہیں

جتنی باتیں ہیں شریعت کے خلاف
عرس والو کب ہونگی تم کو معاف

ہے حسن نے یہ کسوٹی پر کسا
عرس کے بارہ میں کیا اچھا لکھا

بقیہ مضمون از صفحہ ۸

اس سے تو احادیث کی مقبولیت اور لوگوں کی رغبت و شوق کا زبردست ثبوت ہوتا ہے کہ اصل دفاتر حدیث کے موجود ہوتے ہوئے لوگوں کی خواہش و رغبت اور ساتھ ہی اس کی ضرورت دیکھ کر ان بزرگوں نے نہایت جانفشانی سے حدیثوں کو ایک جگہ ترتیب کے ساتھ جمع کیا۔ اور ان کی حسن نیتوں کا یہ اثر ہوا کہ اب تک وہ کتابیں اسی طرح مقبول چلی آتی ہیں پس یہ امر تو آپ کے مدعا اور منشا کے خلاف ہے۔

ہاں یہ بھی واضح رہے کہ امام بغوی صاحب مصابیح السنن نے جو محی السنہ کے معزز و شریف لقب سے مشہور ہیں ماہ شوال ۵۱۶ھ میں انتقال فرمایا ہے یعنی چھٹی صدی ہجری کے اوائل میں آپ نے دنیا سے رحلت فرمائی ہے۔ پس مصنف کا ان کے وجود کو دسویں صدی ہجری میں بتانا اور مولانا اسلم صاحب کا اس پر خاموش رہنا بڑی بھاری خیانت اور امام موصوف کی سخت توہین اور ان پر ظلم عظیم ہے۔ ناظرین خود اندازہ کرلیں کہ یہ لوگ صداقت و دیانت سے کہاں تک کام لیتے ہیں۔ واللہ الحسیب۔

اسی طرح مصنف مشکوٰۃ المصابیح شیخ علامہ ولی الدین خطیب بغدادی بھی دسویں صدی ہجری سے بیشتر گزرے ہیں۔

پھر احادیث پر تنقیدی نظر ڈالتے ہوئے لکھا ہے:۔

"رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے حضرت آدم کو اپنی[1] صورت پر بنایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا تھا۔ جب ان کو بنا چکا تو فرمایا جا اور ان فرشتوں کو سلام کر اور وہاں کئی فرشتے بیٹھے ہوئے تھے اور سن وہ تجھے کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ تیرا اور تیری اولاد کا یہی سلام ہے حضرت آدم گئے اور کہا السلام علیکم فرشتوں نے جواب دیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ تو جو کوئی بہشت میں جائیگا وہ آدم کی صورت میں ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا لانبا۔ پھر اس کے بعد لوگوں کے قد گھٹتے گئے۔ اب تک (مسلم و بخاری)

انا للہ الخ۔ آدم کو تو خیر پانچ ہزار برس کا زمانہ گزرا۔ ہمارے زمانے میں دس ہزار برس سے زائد انسانوں کے ڈھانچے برآمد ہوئے ہیں مگر ان کا قد چھ فٹ کے اندر ہی رہتا ہے"

(مطالعہ حدیث صفحہ ۴۲)

میں کہتا ہوں اس حدیث کے کذب یا موضوع ہونے یا خلاف عقل و قیاس ہونے کی کوئی وجہ اور دلیل نہیں بیان کی گئی۔ پس اس حدیث پر کیا اعتراض ہے؟ اہل قرآن کو تو اہل حدیثوں سے زیادہ قرآن پر نظر اور قرآن کا فہم ہونا چاہئے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ان سے بہت پیچھے ہیں۔ اے جناب! اس حدیث کو قرآن کی روشنی میں دیکھئے تو اس کی صداقت اور واقعیت ظاہر خود ہو جائیگی۔ سنئے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ (پ ۳۰۔ سورہ الفجر)

کیا تو نے اس بات پر نظر کی کہ تیرے رب نے عاد ارم کے لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جو بڑے قدآور تھے۔ ان جیسا شہروں میں کوئی پیدا نہیں ہوا۔

اور دوسری جگہ اسی قوم عاد پر ہلاکت و بربادی اور تباہی آنے کی خبر ان الفاظ میں دی گئی۔

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ (پ ۲۹۔ سورہ الحاقہ)

(ترجمہ) قوم عاد کے لوگ بڑی تیز آندھی سے ہلاک کئے گئے ان کی جڑ کاٹنے کے لئے برابر سات راتیں اور آٹھ دن ان پر ہوا چلائی (اگر تو اس وقت وہاں موجود ہوتا تو) دیکھتا وہ لوگ اس آندھی سے اس طرح مرے ہوئے پڑے تھے جیسے کھجور کے تنے ہیں کھوکھلے۔

ان دونوں سورتوں کی مذکورہ آیتیں صاف طور پر صراحت کے ساتھ ثابت کرتی ہیں کہ قوم عاد کے لوگ بڑے طویل القامت اور قدآور تھے۔ سورہ الحاقہ کی آیتوں میں درازی قد کا اندازہ بھی بتادیا گیا کہ ان کے دھڑ جو سر سے الگ ہو کر زمین پر پڑے تھے وہ ایسے دکھائی دیتے تھے جیسے کھجوروں کے لمبے لمبے تنے ہیں۔ یہ قرآنی شہادت ہے جو حدیث مذکور کی تصدیق و تائید کرتی ہے اور معترض کی کھلی تردید۔

اور صاحب مطالعہ حدیث نے دس ہزار برس سے زائد کے ڈھانچوں کا جو حوالہ دیا ہے اس کے متعلق ہم پوچھتے ہیں کہ جب بقول آپ کے حضرت آدم علیہ السلام کو پانچ ہزار برس کا عرصہ گزرا ہے تو ان سے پیشتر انسان کے وجود اور ان کے ڈھانچوں کے برآمد ہونے کا کیا معنی؟ کیا حضرت آدم سے پہلے بھی اس دنیا پر انسان کا وجود تھا؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو معاف فرمائیے ہمارا کلام ان آدمیوں کی بابت ہے جو کہ حضرت آدم کی ذریت سے ہیں۔ اور اگر جواب نفی میں ہے تو ہمارے جواب دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مصنف آپ ہی اپنی تردید اور تغلیط کر رہا ہے علاوہ بریں اگر انسانی ڈھانچوں کا برآمد ہونا تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس پر یہ سوال ہوتا ہے کہ ان ڈھانچوں کے دس ہزار برس سے زائد کے ہونے کا کیا ثبوت اور کیا دلیل ہے۔ کیا ان پر کوئی خدائی مہر اور تحریر ہے کہ یہ ڈھانچے فلاں زمانے اور فلاں سنہ کے ہیں اور ان پر اتنے ہزار برس گزرے۔ یہ بات بالکل غلط اور ثبوت طلب ادعا محض ہے۔

افسوس انگریزی تعلیم و تہذیب کا اثر یہاں تک ہو گیا ہے کہ انگریز کوئی بات لکھ دے خواہ وہ عقلاً و درایۃً کتنی ہی غلط و بیاذرہوا ہو اسکو سر آنکھوں پر چڑھا لیا جاتا ہے اور آمنا و صدقنا کی مہر لگادی جاتی ہے لیکن ہادی برحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مسلمانوں بلکہ اماموں کی روایت اور سند سے پیش کی جاتی ہے تو اسکو ٹھکرا دیا جاتا ہے اور اسکی تردید و تکذیب کی جاتی ہے۔ اگرچہ

---

[1] یہ ترجمہ غلط ہے۔ ترجمہ صحیح اس طرح ہے۔ اللہ جل جلالہٗ نے آدم کو ان کی صورت پر پیدا کیا، یعنی ان کی اُس صورت پر پیدا کیا جس پر وہ دنیا میں تھے۔ ۱۲ منہ

مسلمان اور نماز فریضہ

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی جہلمی)

فرمایا اللہ تعالےٰ نے :-

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا ۔ یعنی بے شبہ ایمان والوں پر نماز وقتی فرض کی گئی ہے۔

نماز ایسی عبادت ہے کہ ہر شخص خواہ امیر ہو یا غریب تندرست ہو یا بیمار۔ مسافر ہو یا مقیم رات دن میں پانچ وقتہ اس کا ادا کرنا فرض ہے۔ اور اسلام کا اعلےٰ رکن ہے کہ اس کے اہتمام کا ہر ایک حال پر حکم ہے۔ اس پر لطف یہ ہے کہ ہر شخص کو ہر حالت میں سہل ہے اور ایسے وقت مقرر ہیں جن میں طبع سلیم خود چاہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شان اور عظمت و جلال کے سامنے بندہ کا عجز و نیاز ظاہر ہو جیسا کہ صلوٰۃ الفجر کا وقت جب آدمی تمام شب خواب راحت کر لیتا ہے صبح صادق کے وقت اس کی حالت خدا کی نعمت و رحمت کی شاہد ہوتی ہے گویا موت سے زندگی کی حالت میں آتا ہے اور وہ ایسا وقت ہوتا ہے کہ پرند و چرند بھی حالت بیداری و ذکر الٰہی میں ہوتے ہیں۔ چنانچہ چڑیوں اور پرندوں میں عجیب چہچہاہٹ اور نغمہ سرائی کا نظارہ ذکر الٰہی کا نمونہ انسان کو عبادت الٰہی کی طرف متوجہ کرنے والا وقت کاروبار دنیاوی کے تدابیر کی ابتداء اور اس کے نشیب و فراز کا سلسلہ اسی گھڑی سے شروع ہوتا ہے۔ عقل سلیم تمام کاموں سے پہلے عبادت الٰہی و ذکر خداوندی کو بحسن انتظام انجام دینا انسانیت کا فرض بتاتی ہے۔ چنانچہ خدا کے سچے بندے اپنی نجات کے خواہاں اس کو یاد کرتے ہوئے اپنے بستروں سے اٹھتے ہیں۔ اسلامی تعلیم نے انسان کی ہر وقت کی نگرانی کی ہے جب اس مبارک وقت میں آدمی بیدار ہوتا ہے تو اس کو اور کلمات سے پہلے بڑی پُر معنی حمد و ثنا کی تعلیم کی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ نیند سے بیدار ہو کر اٹھتے ہی اس دعا کو پڑھنا چاہئے الحمد للہ الذی احیانا بعد اماتنا والیہ النشور۔ یعنی تمام خوبیاں اسی معبود حقیقی کے لئے ہیں جس نے ہم کو مارنے کے بعد زندہ کر دیا۔

اس میں شک نہیں کہ سونا اور جاگنا موت و حیات کی مثال رکھتا ہے۔ بحالت نوم و خواب غفلت کوئی عاقل ذی علم ہو یا احمق بے علم جاہل ہو سب برابر ہوتے ہیں۔ کسی کو کوئی تمیز باقی نہیں رہتی، کسی کا علم و فضل کام کا نہیں رہتا۔ کسی کی عقل و دانش کچھ نہیں کر سکتی۔ ایسی حالت جس میں انسان کا علم مثل جہل ہو اور افعال طبیعہ اپنے مرکز سے عاجز ہو کر سکوت میں ہوں اور جسم متحرک بالکل حالت سکوت میں ہو انسانی فرائض و مناصب سے بالکل بیخبری ہو، دیکھنا اور بولنا معدوم ہو۔ یہ حالت مشابہ موت ہے اور علمی لحاظ سے گویا موت ہے۔ چونکہ انسان کی عزت و زندگی کا لطف اور حق و باطل میں تمیز علم سے ہوتی ہے اور بہ حالت خواب علم و عمل باقی نہیں رہتا۔ پس بہ حیثیت ادائے فرض و بلحاظ دنیاوی حیات مستعار موت ہے۔

نماز فجر کا وقت ایسا ہے کہ اپنی روشنی طبیعتوں پر ڈالتا ہے، انسان و جملہ حیوان بیدار ہوتے ہیں ہر ایک کو کسی نہ کسی شغل کی سوجھتی ہے مگر اسلامی تعلیم یہ ہے کہ سب سے اول وہ کام کرو جس سے بندہ کی نسبت اپنے مالک سے معلوم ہو، جس سے عابد و معبود کا رشتہ ظاہر ہو جس سے خالق اور مخلوق کا تعلق نمایاں ہو۔ ہر شخص کی نظر اپنی ہستی پر پڑے رب العلمین کی عظمت اور اس کی ربوبیت یاد رہے یہ تمام تعلقات و نسبتیں اور رشتے نماز میں ظاہر قائم ہوتے ہیں۔ یہی عمل ایسا ہے کہ انسان اپنے ظاہر و باطن سے رب العلمین کی عظمت و جلال اور اپنی عجز و نیاز کی نسبت کو قائم رکھ سکے۔ نماز ہر فرد بشر کا فرض ہے اور انسانی منصب ہے۔ بغیر اس کے ادا کئے بندہ بے بندگی ہے اور ایسے کی زندگی شرمندگی ہے۔

اس کی ابتدا و انتہا پر غور کرنے سے ہر سمجھدار معلوم کر سکتا ہے کہ سوائے اس عمل کے کوئی شخص عابد نہیں کہا جا سکتا۔ اور بغیر عبادت و پرستش کے انسان کی شرافت قائم نہیں رہ سکتی۔ ہر مذہب و ملت کو اگر عزت و پختگی ہے تو عبادت کی وجہ سے۔ جس مذہب میں عبادت کے طریقے نہ بتائے جائیں وہ مذہب دراصل قابل تسلیم نہیں۔ اور عبادت ایسے طور پر ہونی چاہئے جس میں آدمی کے جملہ حرکات و سکنات سے آداب خداوندی ادا ہوں۔ یہ امر مسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہر فرد بشر پر فرض ہے بنابریں تمام مذاہب پر غور کرتے ہوئے ہم اسلام کی ضرورت پہلے اس وجہ سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے کیسے عبادت کے طریقے بتلائے اور ان کے اوقات پر اسلامی تعلیم نے کہاں تک روشنی ڈالی اور عبادت کو انسان کے لئے کس حد تک ضروری رکھا۔ اللہ تعالےٰ نے نماز کے وقت مقرر فرمائے ہیں۔ انہیں وقتوں میں نمازوں کا ادا کرنا ہر ایک پر فرض ہے۔ ہر وقت مناسبت رکھتا ہے اپنے عمل و عبادت کے ساتھ جو اس میں خدا کے حکم سے ادا ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ بغیر توقیت و تعین اوقات انسان کی طبیعت مقید اور اس عمل کے ادا کرنے پر مستعد اور آمادہ نہیں ہو سکتی۔ اور بغیر ضبط اوقات آدمی کے کام پورے نہیں ہوا کرتے۔ پھر جو امر ضروری اور سبب نجات اور موجب رضا مندی رب العلمین ہو اس کے انجام کا بڑا حصہ ضبط و تعین اوقات ہے اس سے تقسیم و تعیین اوقات کے منافع اور فوائد بھی معلوم ہوتے ہیں اور جس کام کے لئے ایسا کیا جائے اس کی شان اور وقعت دلوں پر بے اثر کئے نہیں رہتی۔ اب ہم مختصر طور پر نماز کی کیفیت بتلاتے ہیں جس سے ثابت ہو جائے کہ نماز کی ضرورت اہل اسلام اور اہل انصاف کو بالخصوص و دیگر اصحاب افراد بشر کو بالعموم کس حد تک ہے۔

(باقی آئندہ)

ملکی مطلع

آئندہ عالمگیر جنگ

قرآن مجید میں عالم الغیب خدا کی طرف سے واقعات دنیا کے متعلق جو ارشاد بالفاظ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ[1] نازل ہوا ہے اس کی بے شمار مثالیں دنیا دیکھ چکی ہے۔ خاصکر ہمارے ملک ہندوستان میں جن دنوں اس کا نام بھارت ورش تھا اس کی مثال کورو پانڈو کی لڑائی میں دیکھی گئی تھی۔ اس جنگ میں قریباً سارا ہندوستان شریک ہو گیا تھا۔

اس کے بعد گذشتہ جنگ عظیم (۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء) میں (جس میں ساری دنیا آلودہ تھی) عالمگیر تباہی کی مثال دیکھنے میں آئی۔ اب پھر ایک اور مثال ظہور میں آنے والی ہے جس کا نقشہ ہم ناظرین کو روزانہ اخبار "پرتاپ" لاہور سے دکھاتے ہیں:-

"جرمنی میں جو فوجی مظاہرے ہو رہے ہیں وہ نہ صرف یورپ بلکہ دنیا بھر کے لئے تشویش کا موجب بن رہے ہیں۔ قدیم زمانے سے جرمنی اور خاصکر اس کے صوبہ پرشیا کے لوگوں کی جنگی ذہنیت رہی ہے۔ وان برن ہارڈی نے اپنی مشہور کتاب میں جو اس نے ۱۹۱۴ء کی جنگ سے پہلے شائع کی تھی لکھا ہے کہ "جنگ ایک ناگزیر ضرورت ہے۔" جنگ عظیم کے بعد جرمنی کچھ عرصہ خاموش رہا مگر ہٹلر کے برسر اقتدار آتے ہی اس کی فوجی طاقت میں اضافہ شروع ہو گیا۔ اور آج یہ حالت ہو گئی ہے کہ جس تیزی سے جرمنی اپنے فوجی اسلحہ میں اضافہ کر رہا ہے اور جس سرعت سے وہ جنگی تیاریوں میں مصروف ہے۔ دنیا کا کوئی اور ملک نہ ہوگا بے شمار رقبہ جات میں اور خاصکر رائن لینڈ میں لاکھوں مزدور قلعہ بندیوں کی تعمیر میں لگے ہوئے ہیں۔ ملک کے مختلف کارخانوں سے مزدور منگوا کر کام پر لگائے گئے ہیں۔

اخبارات میں جو اطلاعات شائع ہوئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ کم سے کم ۴ لاکھ مزدور زیکوسلواکیہ اور فرانس کی سرحدوں اور رائن لینڈ میں صف قلعوں کی تعمیر میں لگے ہوئے ہیں۔ پرشیا، سیلیشیا وغیرہ صوبوں میں پرائیویٹ موٹریں لاریاں اور گھوڑے جنگی مقاصد کے لئے حاصل کئے جا رہے ہیں۔ غرضکہ اگر آج جنگ شروع ہو جائے تو جرمنی اس کے لئے بالکل تیار ہے لاکھوں کی تعداد میں رنگروٹ بھرتی کئے جا رہے ہیں۔ خوراک کا سامان گوداموں میں جمع کیا جا رہا ہے۔ زیادہ تشویش ایک مشہور جرمن جرنیل کے اس بیان سے ہو رہی ہے کہ "ہٹلر جرمن بستیوں کی واپسی کے لئے ستمبر میں ایک نہایت دلیرانہ قدم اٹھانے والا ہے۔ ہٹلر کا سب سے پہلا شکار زیکوسلواکیہ ہوگا جس پر اس نے ایک عرصہ سے نگاہ لگا رکھی ہے۔ زیکوسلواکیہ پر لشکر کشی کے لئے فوجی سڑکیں تیار کی جا رہی ہیں۔ جرمنی میں جو فوجی مظاہرے ہو رہے ہیں وہ کم از کم آٹھ دس ہفتے رہیں گے اور ان میں ساڑھے سات لاکھ سے زیادہ فوجی ریزرو سپاہی شریک ہونگے۔ لندن کے اخبارات "ڈیلی ٹیلیگراف" اور "مارننگ پوسٹ" کے نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ جرمنی کے کئی حصوں میں سول آبادی کی جبری بھرتی ہو رہی ہے۔ بے شمار ڈاکٹروں اور نرسوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ فوجی دفتروں میں اپنے نام درج کرائیں۔ لاکھوں کی تعداد میں نوجوانوں کو نوٹس پہنچ گئے ہیں کہ وہ لیبر بیورو کے دفاتر میں اپنے نام
انہیں حکم پہنچ
فوراً تیار ہو
۶۵ سال سے
اور اُن تمام اشخاص کو جن کی عمر ۱۸ سال سے کم ہے۔ جرمنی سے باہر جانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ ایک مشہور جرمن فوجی مصنف کا بیان ہے کہ ان جنگی مظاہروں کا مقصد یہ ہے کہ ریزرو سپاہیوں کی باقاعدہ ٹریننگ ہو جائے اور جس وقت جنگ شروع ہو وہ مزید ٹریننگ حاصل کرنے کے بغیر ہی میدان میں کود پڑیں صحیح طور پر فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اگر جنگ ہو جائے تو جرمنی کی کتنی فوج تیار ہوگی لیکن اس کی موجودہ فوج کی تعداد ۱۰۔۱۸ لاکھ کے درمیان ہے۔

زیکوسلواکیہ میں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جرمنی ان مظاہروں سے اُسے مرعوب کرنا چاہتا ہے تاکہ حکومت سلواکیہ سوڈیٹن جرمنوں کو زیادہ سے زیادہ مراعات دے زیکوسلواکیہ میں اگرچہ کوئی فوجی مظاہرے نہیں کئے جا رہے۔ مگر ان رقبہ جات میں جن پر جرمنی کے حملے کا خطرہ ہے۔ حفاظتی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔" (پرتاپ ۲۸ جولائی)

اہلحدیث: یہ نقشہ اگرچہ ایک حکومت کا دکھایا گیا ہے مگر یورپ کی ساری سلطنتیں اسی قسم کی جنگی طیاریوں میں دن رات مصروف ہیں۔

بانی فطرت نے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا تھا:-

أَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ[2] (الآیۃ)

مسلمان تو اس ارشاد سے غافل ہو گئے مگر آج دول یورپ اس اصول پر عامل ہیں۔ چنانچہ ہر ایک سلطنت کچھ تو ترقی ملک کی نیت سے اور کچھ دفاع کی غرض سے

---

[1] لوگوں کے اعمال کی وجہ سے بحر و بر میں آفت برپا ہو جاتی ہے۔

[2] اپنے مخالفین کے مقابلہ پر جس قسم کی جنگی طاقت تمہارے اختیار میں ہو طیار رکھو۔

استاد روزگار ۔ بے کار بے روزگار نوجوان اس (۸۹۵) کتاب سے فائدہ حاصل کریں۔ قیمت [illegible] (منیجر اہلحدیث)

متفرقات

معاونین اہلحدیث | اشاعت اخبار اہلحدیث کے لئے دو طریق ہیں۔ ایک تو آپ اپنے اردگرد کے احباب کو ترغیب دیکر خریدار بنائیں۔ دوم شائقین کے ناموں کی مع پتہ کے فہرست بھیجا کریں۔

وی پی بھیجے گئے | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت ماہ اگست میں ختم تھی۔ جس کی اطلاع اہلحدیث ۲۹۔ جولائی ۱۹۳۸ء میں کی گئی تھی۔ دو تین بار یاددہانی کرانے کے بعد حسب دستور سابق سابقہ پرچہ وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی واپس ہوجائے اور وہ اخبار جاری رکھنا چاہتے ہوں تو از راہ نوازش قیمت اخبار جلد ہی ارسال کردیں۔ ورنہ مجبوراً اخبار بند کرنا پڑیگا۔

۱۵۱۲- ۲۴۱۲- ۵۱۱۱- ۵۵۹۵-
۶۵۵۱- ۶۹۴۱- ۷۰۷۰- ۸۰۱۹- ۸۰۴۴-
۸۵۴۳- ۸۶۰۸- ۹۲۰۳- ۹۵۵۷- ۱۰۲۲۲-
۱۰۷۱۲- ۱۰۹۸۳- ۱۰۹۸۸- ۱۰۹۹۱- ۱۱۳۶۵-
۱۱۷۰۴- ۱۱۷۰۷- ۱۱۷۱۵- ۱۱۷۱۶- ۱۱۸۹۰-
۱۱۹۰۶- ۱۱۹۲۰- ۱۱۹۳۴- ۱۲۰۷۹-
۱۲۲۰۵- ۱۲۲۱۴- ۱۲۲۱۷- ۱۲۲۱۹-
۱۲۲۲۴- ۱۲۲۳۶- ۱۲۲۴۴- ۱۲۳۲۲-
۱۲۳۲۶- ۱۲۳۳۰-

تراجم علمائے حدیث ہند | اس کتاب کا تذکرہ اخبار اہلحدیث میں کئی سال سے آرہا ہے۔ خوشی کا مقام ہے کہ یہ چھپ گئی ہے۔ مولف کتاب ملک امام خان صاحب (نوشہروی) نے اسے بڑی محنت اور جستجو سے مرتب کیا ہے۔ یہ جلد اول ہے۔ اسمیں دوسو علمائے اہل حدیث ہند کے تراجم ہیں۔ اسکی فہرستیں ۱۰ قسم کی ہیں۔ مقدمہ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے لکھا ہے۔ جس میں ہندوستان میں اہل حدیث جماعت کی نشو و نما اور مرکزیت کا ذکر نہایت اچھے پیرایہ میں لکھا ہے۔ الغرض یہ کتاب جماعت اہل حدیث کے لئے ضروری اور قابل قدر ہے۔ اہل حدیث کانفرنس نے بھی اس کی توثیق کی ہے۔ ضخامت ۴۲۰ صفحات۔ قیمت ۳/

ملنے کا پتہ:۔ عبد الحی دار الاخوان مقام سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

فریضہ زکوۃ اور امداد تبلیغ | برادران اسلامی! جس طرح حکومت مجازی کی مالگذاری انکم ٹیکس وغیرہ کے ادا کرنے کے لئے خاص وقت مقرر ہوا کرتے ہیں اسی طرح اہل ایمان ماہ رجب المرجب میں حاکم حقیقی کا انکم ٹیکس یعنی زکوۃ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ماہ رجب المرجب پھر دیکھنا نصیب ہوا۔ مجھ کو یقین ہے کہ آپ اس ماہ مبارک میں اپنی پاک کمائی کی زکوۃ ضرور نکالیں گے۔ میں آپ کا تمام زر زکوۃ لے کر دوسروں کو محروم کرنا ہرگز نہیں چاہتا آپ زکوۃ میں سے جن غریبوں کی امداد کرنا چاہتے ہیں بے شک کریں یا جن نیک کاموں کو زکوۃ کا کچھ حصہ دیا کرتے ہوں ضرور دیں میں صرف یہ چاہتا ہوں (اور اس قدر ضرور چاہتا ہوں) کہ آپ اپنی زکوۃ کا چوتھائی حصہ تبلیغ کو دیں اور باقی تین چوتھائی جہاں مناسب سمجھیں وہاں خرچ کریں جو حصہ آپ تبلیغ کو دیں گے وہ انشاء اللہ بہ پابندی قواعد شرع شریف صرف ہوگا

سید غلام بھیک نیرنگ بی۔ اے۔ ایڈوکیٹ
معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

"نور توحید"
شائع ہوگیا۔

جن صاحب نے اپنی فرمائشوں کے ہمراہ محصول ڈاک بھیجا ہوا تھا ان کو بذریعہ پیڈ پیکٹ مطلوبہ نسخے روانہ کئے گئے ہیں۔ دیگر حضرات ۹ پائی فی نسخہ بغرض محصول ڈاک بھیج کر جلد طلب کریں۔ ورنہ "شمع توحید" کی طرح ختم ہوجائے گا۔

اصل غرض | یہ ہے کہ رسالہ ہذا کو خود پڑھنے کے بعد اہل ضرورت کو پڑھایا یا پڑھ کر سنایا جائے۔

(مینجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

غریب فنڈ | میں از منشی عبد المالک صاحب ساکن راولپنڈی ۸ؔ۔ از مستری شیر محمد و ڈاکٹر برکت علی صاحب ڈار و دیگر احباب خیر ساکنان آبادان (ایران) ۵ؔ۔ از فتوی فنڈ ۴ؔ۔ جملہ ۱۷ؔ۔ سابقہ بدمہ فنڈ ۱۲ؔ بقایا ۵ؔ۔ از سائل ۶۲ تا ۷۰ مدرسہ دیوہ وال ۶۳ عبد الرحمن سیریا ۶۴ محمد قاسم مبارک پور ۶۷ عبد الغفار چراغ نگر ۶۸ فضل اللہ ٹریکپور ۶۹ خدا بخش ملتان ۷۰ از زین العابدین بارہ ضلع غازی پور ۷۱ محمد شفیع دینا نگر۔ میزان ۱۰ؔ

مذکورہ بالا سائلین کے نام ایک ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث بحساب غریب فنڈ جاری کیا گیا۔ بقایا فنڈ ۷۸ سائلین ابھی باقی ہیں | اصحاب خیر موجب میں خیرات و صدقات ادا کرتے وقت اس فنڈ کا بھی خیال رکھیں۔ انشاء اللہ اگر توجہ ہوئی تو ماہ رجب میں ہی باقی سائلین کے نام اخبار جاری ہوجائیگا۔

اشاعت فنڈ | میں از منشی عبد المالک صاحب مذکور ۸ؔ

ماہ ستمبر | میں جن کی قیمت اخبار ختم ہے سابقہ پرچہ میں ان کو اطلاع دی گئی ہے۔ مہربانی فرماکر جلد از جلد قیمت بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر میں بھیجدیں۔

مہلت یافتگان | کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ کے مہلت طلب کرنے پر بلا عذر مہلت دی گئی تھی۔ اب آپ حضرات از خود ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر روانہ فرماکر شکریہ کا موقع دیں۔

حضرت حسان بن ثابت رض | اور عبد الرحیم صاحب برعی کے دیوانوں کی ضرورت ہے۔ کسی صاحب کو جائے فروخت کا علم ہو تو مجھے اطلاع دیں۔

مولوی حاجی یونس خان صاحب رئیس
ملک پور ضلع بلند شہر

نوٹ:۔ باقی متفرقات صؔ کالم ۳ پر دیکھیں۔

مومیائی ۱۰ تولہ ۴۳

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح کو پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے
جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے
اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔
...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے
دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ
جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا
مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے
ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں
استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں
کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ؏۔ آدھ پاؤ ؏۔
پاؤ بھر ؏ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک
علیحدہ ہوگا۔ بیرونجات والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں
کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب قاری احمد سعید صاحب از بنارس۔ اس سے قبل
کئی مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں جو مفید ثابت ہوئی۔ ایک
چھٹانک اور وی پی ارسال فرمائیں۔" (یکم جولائی ۳۸ء)
جناب محمد غنی اللہ خان صاحب نور پور۔ "آپکی تیار کردہ
مومیائی نے ہم سب کے لئے مسیحائی کا کام کیا۔ اب ایک
پاؤ اور ارسال فرمائیں۔" (۶۔ جولائی ۳۸ء)
جناب عبدالرحمن خان صاحب والدبار ڈمی۔ "آپکے
پاس سے بہت دفعہ مومیائی منگوائی گئی۔ الحمد للہ بہت
مفید ثابت ہوئی۔ جناب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔
آدھ پاؤ اور بھیجیں۔" (۱۳ جولائی ۳۸ء)
مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ **حکیم محمد سردار خان**
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

مشہور ——— مقالہ

(مقالہ نگار) ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی

اس مقالہ کی خوبیوں پر بے ساختہ یہ شعر زبان سے نکلتا ہے ؎

دیکھ لو آج پھر نہ دیکھو گے ÷ غالبِ بے مثال کی صورت

کیونکہ اس کے ۲۱۰ صفحوں (تقطیع ۲۰×۲۶/۱۶) میں جماعت اہل حدیث ہند کی تمام علمی خدمات از قسم تدریس، تذکیر، تصنیف و تصحیف وغیرہ کا مفصل تذکرہ تبویب وار مذکور ہے۔ یہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا مصدقہ اور آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ علی گڑھ میں پڑھا گیا ہے۔

اس مقالہ پر رسالہ "معارف" اعظم گڈھ جیسے وقیع صحیفہ کی رائے ہے کہ "بے حد مفید اور کارآمد ہے"
جماعت اہل حدیث کے ہر خواندہ فرض پر ایسی قابل قدر کتاب کا پڑھنا ضروری ہے۔ قیمت عام معیار سے بھی کم۔ یعنی ۱۲؍۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ ہے۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

منگوانے کا پتہ:۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

تمام دنیا میں بے مثل ؏

غزنوی سعری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں سب بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت
اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

مفت کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب ہر شخص مفت منگوا سکتا ہے۔ (مہتمم کتب خانہ)

سرمہ نور العین ؏

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)
کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ؏
پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

طلائے اعظم ؏

بری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں۔ یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں حارج نہیں۔
قیمت ؏۔ محصول ڈاک ۸؍
المشتہر:۔ منیجر پرنسپل ڈسپنسری (پٹیالہ) پٹیالہ

اپنی قوت میں حتی الامکان اضافہ کر رہی ہے۔
ہم نہیں جانتے کہ یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھیگا۔ نہ یہ جانتے ہیں کہ اس کا نتیجہ ہمارے حق میں کیا ہوگا۔

وَأَنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۔

ہاں مذہبی روشنی کے پیش نظر ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ آئندہ خوفناک جنگ جو لڑی جائیگی اس کا نقشہ ایسا ہوگا۔ گویا دو زبردست قومیں یاجوج و ماجوج آپس میں لڑ رہی ہیں۔

گذشتہ جنگ عظیم میں جو اسلحہ از قسم توپ و بندوق اور تلوار وغیرہ استعمال کئے گئے تھے وہ سب متروک ہو جائیں گے۔ ان کی جگہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ بمباری کی جائے گی اور اُن کے ذریعہ زہریلی گیس پھینک کر ساری فضا کو مسموم کر دیا جائیگا جس سے بچنے کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ الا ما شاء اللہ۔

ہم دیکھتے ہیں کہ نسل انسانی نے اس علمی دور میں مختلف قسم کی ایجادات میں جو ترقی کی ہے وہ سب اس کی ہلاکت کا ذریعہ ثابت ہو رہی ہے اور آئندہ بھی ہوگی۔ اس کی طرف قرآنی اشارہ اس آیت میں ملتا ہے :۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ

(لوگو! تمہاری سرکشی کا وبال تمہاری ہی جانوں پر ہے)

فوجی بھرتی کا قانون

جنگ کے قریب آجانے کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ حکومت برطانیہ چاروں طرف اپنی طاقت و حفاظت کا سامان فراہم کر رہی ہے جو اس کی بیداری کا ثبوت ہے۔ حال ہی میں مرکزی اسمبلی میں ایک قانون پاس ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ فوج میں بھرتی ہونے سے روکنے والے کو ایک سال قید کی سزا دی جائے گی۔

کانگرس پارٹی اپنے نقطۂ نگاہ سے اس بل کی مخالفت کرتی رہی۔ مگر مسلم لیگ کے ممبروں نے اسکی حمایت کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کثرت رائے سے یہ بل پاس ہو گیا +

مدرسہ اسلامیہ بانسی ضلع بستی

یہ مدرسہ عرصہ سے تعلیمی صورت میں ویران پڑا ہوا تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ مقامی و باہر کے طلباء آکر حدیث و تفسیر و صرف نحو و اُردو و فارسی وغیرہ فنونات کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور دینی فیض سے مالا مال ہو رہے ہیں۔ یہ مولوی عبدالقدوس صاحب کی چھ برس کی سعی و کوشش کا نتیجہ ہے جو بفضلہ تعالیٰ مبتدی طلباء متوسط اور متوسط طلباء منتہی ہو چلے ہیں۔ مدرسہ ہذا میں چار مدرسین اور طلباء تقریباً ۸۰ نفر ہیں۔ جن میں چند نفر بیرونی ہیں اور باقی سب مقامی ہیں۔

بیرونی طلباء کو چاہئے کہ وہ آنے سے پیشتر درخواست بپتہ ذیل سے اجازت حاصل کریں۔

چونکہ یہ کام محض آپ بیرونی حضرات برادران اسلام کی باہمی ہمدردی و اخوت مذہبی پر موقوف ہے۔ در حقیقت میں اور کوئی سبیل نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں کے ہم غریب جماعت اہل حدیث بوجہ افلاس کے اکیلے اس کام کو نہیں نباہ سکتے جب تک کہ آپ بھائیوں کی پوری امداد شامل حال نہ ہوگی۔ لہذا بموجب اس آیت کریمہ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى کے آپ بھائیوں سے پُرزور اپیل ہے کہ مولوی عبدالقدوس صاحب آپ حضرات کی خدمت میں بغرض وصولی چندہ تشریف لے جا رہے ہیں امید ہے کہ مالی امداد سے اپنے مذہبی فرائض کو ادا کرنے کا موقع دینگے اور مدرسہ کو اور زیادہ کامیاب بنائیں گے۔ المعلن خادم رحمت اللہ خان سکرٹری مدرسہ اسلامیہ بانسی۔ ضلع بستی)

(مہر داخل اشاعت فنڈ)

توحید و سنت کے شیدائیوں کو چاہئے کہ اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ (منیجر)

پنجاب میں ہیضہ کے متعلق صورت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہفتہ مختتمہ ۱۳۔ اگست ۱۹۳۸ء میں ہیضہ وارداتیں اور ۹۵ ۱۔ اموات واقع ہوئیں۔ بالمقابل گذشتہ ہفتہ میں ۹۱ وارداتیں اموات ہوئی تھیں۔

مواضعات رینہ (ضلع حصار) قطب (ضلع فیروزپور) اور سنگت پور (ضلع امرتسر) ہیضہ کے شدید حملے ہوئے۔ جہاں علی الترتیب وارداتیں اور ۱۰۹ اموات۔ ۱۷ وارداتیں اموات اور ۳۶ وارداتیں اور ۱۴۳ اموات ۶۔ ۱۰ اگست ۳۸ء تک ۵۵۹۷۴۷ کی دوائی تقسیم کی جا چکی تھی۔ اور ۲۶۸۰ اشخاص ٹیکہ لگوا چکے تھے۔

لاہور۔ ۲۴۔ اگست ۳۸ء

پنجاب سول سروس کا امتحان

پنجاب سول سروس (شعبہ انتظامیہ) کرنے کے لئے ایک امتحان مقابلہ مشترکہ کمیشن پنجاب و صوبہ سرحد شمال مغربی کی اسلامیہ کالج ہال لاہور میں ۲۴۔ اکتوبر ۳۸ء ایام ما بعد کو ہوگا۔ اس امتحان کے نتائج جتنی آسامیاں پُر کی جائیں گی ان کے متعلق اعلان کیا جائے گا۔ (لاہور ۲۷ جولائی)

دعائے صحت

(۱) میرے بہنوئی شیخ صاحب اسسٹنٹ دفتر ڈپٹی کمشنر امرتسر و میری اہلیہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
(راقم شیخ دین محمد ریلوے سگنیلر بہاولنگر)

(۲) میرا لڑکا محمد یوسف دو ماہ سے بیمار ہے۔ معالجہ سے کوئی افاقہ نہیں۔ ناظرین اس کے لئے دعا فرمائیں۔ (ابو محمد عبداللہ از ریاست رام پور)

(۸۹۶) مسلمانوں کا مستقبل اور ہندوستان کا دور جدید ... انگریزی ... کا اردو ترجمہ ...

شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ نمونۃً چند کتب کی عارضی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:۔

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر　عـــه
زاد المعاد۔ ابن قیم سفید　ـــه
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ　ـــه
تفسیر روح المعانی کامل طبع مصر　ـــه
تفسیر فتح القدیر شوکانی　ـــه
زرقانی شرح مواہب اللدنیہ　ـــه
سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ　ـــه
نسیم الریاض شرح شفا بر حاشیہ شرح شفا ملا علی مصری　ـــه

فرمائش خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریبًا ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر کتب خانہ رشیدیہ اُردو بازار۔ دہلی

مذہبی کتابیں

عقائد اسلام یہ رسالہ مسلمان بچوں کو اسلامی عقائد سکھلانے کے لئے اختصار کے ساتھ سلیس اُردو میں لکھا گیا ہے۔ قیمت ۱ر

ارکان اسلام اس رسالے میں اسلام کے پانچوں ارکان آسان زبان میں سمجھائے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

قرآن کیا ہے اور اس نے کیا کر دکھایا؟ بچوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن کیا ہے۔ کیسے اُترا کس پر اُترا اور اس نے لوگوں پر کیا اثر کیا۔ قیمت ۶ر

چالیس حدیثیں ایسی چالیس حدیثیں درج کی گئی ہیں جو خاص طور پر بچوں کے لئے سبق آموز ہیں۔ قیمت ۲ر

آخری نبیؐ آسان زبان میں آنحضرتؐ کی زندگی کے حالات لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

ہمارے نبیؐ ہمارے پیارے نبی کی پاک زندگی کا حال۔ کہانی کے انداز میں آسان اور دلچسپ زبان میں لکھا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

آں حضرتؐ رسول پاک کی زندگی کے حالات بہت آسان اور دلچسپ زبان میں۔ قیمت ۴ر

ہمارے رسولؐ یہ کتاب سرور عالم صلعم کی پاک سیرت پر ذرا بڑے بچوں کے لئے لکھی گئی ہے جس کے پڑھنے سے رسولؐ کی محبت اور سنت کی پیروی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ۵ر

سرکار کا دربار سرور کائنات صلعم کے حالات، بچوں، عورتوں اور عام مطالعہ کے لئے بہت مقبول و مشہور کتاب۔ آٹھواں اڈیشن۔ قیمت ۶ر

سرکار دو عالم نسبتاً بڑے لڑکوں کے لئے سیرت پاک بہت ہی صاف اور ستھری اور آسان زبان میں چھاپی گئی ہے۔ قیمت ۸ر

چار یار حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علی رضوان اللہ علیہم کے نصیحت آمیز اور دلچسپ حالات۔ تیسرا ایڈیشن۔ ۱۱۲ صفحے۔ قیمت ۶ر

خلفاء اربعہ اس کتاب میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حالات زندگی، خدمت اسلام، محبت رسول، عام عادات و اخلاق سہل زبان میں ذرا بڑے لڑکوں کے لئے لکھے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ خلفاء اربعہ کے عہد میں عرب کی کیا حالت تھی اور اسلام نے کیا ترقیاں کیں۔ حجم ۷۴ صفحات قیمت ۸ر

دس جنتی حضرت زبیر، طلحہ، عبدالرحمٰن، سعد، ابو عبیدہ اور سعید کے حالات تفصیل سے اور باقی چار یار رضی اللہ عنہم کے مختصر حالات۔ قیمت ۵ر

نبیوں کے قصے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام نبیوں کے حالات آسان زبان میں لکھے گئے ہیں۔ تفصیل ۵ر

اچھی باتیں ان آیات قرآنی کی عام فہم تفسیر جو پند و نصائح پر مبنی ہیں۔ قیمت ۳ر

پتہ:۔ **مکتبہ جامعہ**
دہلی۔ نئی دہلی۔ لاہور۔ لکھنؤ۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

تندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں اس کھانا خوب ہضم ہو کر بدن میں تازہ خون پیدا ہونے لگ جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ۔ محصول ڈاک ۸ر۔ نمونہ ۴ر۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

ہر قسم کی لکھائی چھپائی کا کام ”ثنائی برقی پریس امرتسر“ میں کیا جاتا ہے۔

(۸۹۹)

(۸۹۸)

عجیب الاثر فلویا امساک

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے)

وحدہ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین کرنا چاہئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان، اس رات قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا ہزاروں گئے گزرے انسان فلویا کے استعمال سے ازسر نو طاقت مردمی حاصل کر چکے ہیں۔ ایک متقی اور پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۶ٗ

(نوٹ) اگر کوئی صاحب خود تشریف لاویں تو رہائش وخوراک کا اعلےٰ انتظام ہوگا۔

(نظام برادرز ۲ فرید کوٹ۔ پنجاب)

عربی کا معلم حصہ اول و دوم

میزان الصرف سے لے کر کافیہ تک کے تمام ضروری مسائل بالکل جدید اور نہایت سہل طریق پر لکھے گئے ہیں۔ سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ قواعد کی تعلیم کے ساتھ ساتھ زبان دانی کی تعلیم بھی دی گئی ہے متعدد علمائے فن کی رائے کا خلاصہ ہے کہ

"تسہیل عربی کے لئے جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں اُن میں سب سے بہتر اور سب سے مفید یہ کتاب ہے"

قیمت حصہ اول ۸ر۔ حصہ دوم عہ ر۔ کلید حصہ اول ۳ر۔ حصہ دوم ۵ر۔ (مکمل دو روپے)

عربی بول چال

مؤلفہ حافظ عبد الرحمن امرتسری مرحوم۔ جو عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط وکتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے۔ مع مفصل فرہنگ۔

قیمت حصہ اول ۱۲ر۔ حصہ دوم ۱۲ر۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تصانیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ قیمت ۱ر

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز، روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲ر

اسلام کی تیسری کتاب (مع فرہنگ) خرید وفروخت تجارت وزراعت اشتراک، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، عدت وغیرہ کے متعلق ہے ۲ر

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) خرید وفروخت تجارت وزراعت، شراکت وقف نذر۔ قصاص۔ دیت فرائض وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۳ر

اسلام کی پانچویں کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین وصحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ وجدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۸ر

اسلام کی چھٹی کتاب قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب وروز کے وظائف اور اذکار۔ ۶ر

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں اخلاص اتباع سنت تعلیم تعظیم، علماء کی بے ادبی کا بیان ہے۔ قیمت ۷ر

اسلام کی آٹھویں کتاب جہاد۔ طعام۔ لباس۔ حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا ذکر ہے۔ قیمت ۶ر

اسلام کی نویں کتاب اس میں نیک صحبت، زہد، وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی۔ دوزخ اور عذاب قبر، اللہ کے ڈر۔ توکل صبر اور تقویٰ کا بیان ہے۔ قیمت ۶ر

اسلام کی دسویں کتاب حضرت آدم سے لیکر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ اور امام حسنؓ وامام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے کے حالات درج ہیں۔ قیمت عہ ر

اسلام کی گیارھویں کتاب عقائد اسلا[م] ثبوت نبو[ت] حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت انبیاء علیہم السلام۔ ثبوت قیامت۔ رد تناسخ، ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت عہ ر

اسلام کی بارھویں کتاب اقسام حد[یث] تعریف اصطلاحات حدیث، پانی کے پاک ہونے اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کرکے استعما[ل] میں، بول، منی، مذی وغیرہ احکام۔ چمڑے کا استنجا، وضو، جنبی اور حائضہ، جمعہ، میت استحاضہ کے احکام درج ہیں۔ قیمت عہ ر

اسلام کی تیرھویں کتاب کشتی پر اور یہود و[نصاریٰ] کے عبادتخانوں نماز پڑھنے کے طریق، مسجد کے آداب، قبلہ احکام۔ صفوں کی درستی۔ قرأت فاتحہ خلف ا[لامام] بسم اللہ کے جہر وخفا کے مسائل۔ رفع یدین فی کے اختلافات کے بقیہ مسائل درج کئے گئے قابل دید ہے۔ قیمت عہ ر

اسلام کی چودھویں کتاب نماز مسافر[و] حضر کی حد وتعیین۔ ایام ابر اور بارش کے د[نوں] نماز کا حکم اور غسل وغیرہ کے احکام۔ خطبہ احکام، سوگ، ماتم، کفن، دفن، جنازہ حالات قبر، زیارت قبور، میت کے ایصال اور زکوٰۃ کے احکام ومصارف درج ہیں۔

قیمت ایک روپیہ (عہ ر)

نوٹ:۔ محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خرید[ار]

ملنے کا پتہ } منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۴۵

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا و جاگیرداروں سے " " ـــے
عام خریداران سے " " ـــہ
" " ششماہی
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

(۹۰۱)

امرتسر ۱۳۔ رجب المرجب ۱۳۵۷ھ مطابق ۹۔ ستمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

خطاب بہ مسلم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صـ۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ صـ۲
حقیقت واحدہ ۔ ۔ ۔ ۔ صـ۳
سلون کے اندھوں کو ہرا ہی نظر آتا ہے۔ صـ۴
ترجمان اور قادیان ۔ ۔ ۔ ۔ صـ۵
مسئلہ حیات مسیح کے جواب پر قادیان میں صف ماتم صـ۶
شیعہ اور محبت اہل بیت ۔ ۔ ۔ صـ۷
میلہ سائیں کا نوانوالہ اور توہین اسلام ۔ صـ۸
ظالموں کے حمائتی ظالم ۔ ۔ ۔ ۔ صـ۹
مسلمان اور نماز فریضہ ۔ ۔ ۔ صـ۱۱
فتاویٰ ۔ ۔ ۔ ۔ صـ۱۳
متفرقات صـ۱۴ ملکی مطلع ۔ ۔ صـ۱۵
اشتہارات ۔ ۔ ۔ ۔ صـ۱۶

خطاب بہ مسلم

(از مولوی محمد داؤد صاحب شکراوی)

آہ اے مسلم تو کیا تھا اور اب کیا کر دیا
کس لئے ناراض تو نے رب تعالیٰ کر دیا

بھا گئی تجھ کو غلامی کس لئے اغیار کی
عزت اسلام کو اب تو نے رسوا کر دیا

سنگدل ہے تو ترا ایمان اب تاریک ہے
تھا کبھی کہ تو نے دنیا میں اجالا کر دیا

تیری قسمت کا ستارہ تھا کبھی افلاک پر
آج تو نے سرنگوں اپنا ستارہ کر دیا

ہے غضب کفار طعنہ زن ہوں تیرے حال پر
اپنی کمزوری سے دشمن تو نے اونچا کر دیا

سر کو رکھتے تھے کبھی جو تیرے قدموں کے تلے
سر کو تو نے ان کے آگے ہائے نیچا کر دیا

مشورے ہیں جا بجا تیرے مٹانے کے لئے
تیری ضدیں ہائے کیسا شور برپا کر دیا

داستان ماضی اور اق پارینہ ہوئی
تند نسیاں جب سے تو نے ذکر مولا کر دیا

جھک گئی تیری جبیں ہر کس و ناکس کے لئے
آہ خودداری تری اور آہ اب کیا کر دیا

مجھ قسمت کا گلہ کرنا سراسر غلط ہے
اپنے ہی اعمال نے خود ہم کو رسوا کر دیا

امام ابن تیمیہؒ کی تصانیف کا اُردو ترجمہ

اصحاب صُفّہ اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فدائی جماعت، شمع رسالت کے پروانے، مہاجرین و انصار جو اپنا گھر بار چھوڑ کر مسجد نبوی کے ملحقہ چبوترہ میں قیام پذیر ہوتے اُن کے مستند حالات لکھے ہیں (اصحاب صفہ جن کے خورد و نوش کا انتظام مطبخ نبوی میں ہوتا اور جو کچھ رسول اللہ صلعم کے گھر میسر ہوتا اُنہیں بھیج دیا جاتا اور اسی لئے اصحاب صفہ کے نام سے موسوم ہوتے تھے) صحیح روایات سے ان کی تعداد اور اُن کی وجہ معاش بتلائی ہے۔ اور یہ جو جہلا میں مشہور ہے کہ وہ تمام صحابہؓ سے افضل تھے، دف وغیرہ آلات موسیقی یا قوالی کی آواز پر وجد کرتے تھے۔ یا انہوں نے مشرکین کے ہمراہ ہو کر مؤمنین کے خلاف [illegible] کی [illegible] کیا ہے، نیز، اولیاء، ائمہ، قطب، ابدال، قلندر، نذر، منت، رقص و سرود وغیرہ اہم مباحث پر بالتفصیل روشنی ڈالی ہے طبع ثانی۔ مترجم کی نظر ثانی اور مزید اضافہ حواشی کے ساتھ چھپا ہے اور ہر مسئلہ علیحدہ علیحدہ فصلوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

تفسیر سورۃ الکوثر شیخ الاسلام نے چند سطروں میں ایک دفتر معانی سمیٹ کر رکھ دیا ہے کوزہ میں دریا نظر آتا ہے۔ سورہ کوثر اور اس کی یہ تفسیر کیا ہی خوب ہے۔ مادہ پرست انسانوں میں یہ جو خیال ہے کہ آدمی کا نام اولاد اولاد سے چلتا ہے اور مشرکین قریش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اولاد نرینہ نہ جینے کے باعث "ابتر" کہہ کر خوش ہوتے تھے۔ اللہ تعالٰے نے یہ سورہ نازل فرما کر آپؐ کی دلجوئی کی اور کفار قریش کی تکذیب کی۔ اور بتلا دیا کہ آپ کے دشمن ہی ابتر ہیں۔ آپؐ کو تو دنیا و آخرت دونوں جہان میں اتنی خیر کثیر بخشی ہے اور آپ ہی پر اتنا احسان عظیم کیا ہے کہ ہدایت کا ایک دریا بہہ رہا ہے۔ قیمت صرف ۴ر

ائمہ اسلام اس کتاب میں مجتہدین اور بزرگان دین سے شرعی مسائل میں اگر غلطی سرزد ہو جائے تو اس پر قرآن و حدیث سے مدلل بحث کر کے بتلایا ہے کہ اُن پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ بلکہ شریعت نے اجتہادی غلطیوں کو قابل ثواب بتایا ہے۔ کیونکہ اگر اجتہادی غلطیوں پر مواخذہ کیا جاتا تو اجتہاد کا دروازہ بند ہو جاتا۔ اور مسائل شرعیہ کی فہم و تفہیم مشکل ہو جاتی۔ آخر کتاب میں فقہ، اصول فقہ، حدیث، اصول حدیث کے مسائل اور ان علوم کی اصطلاحات بالتفصیل درج کر دی ہے۔

تفسیر آیت کریمہ حضرت یونسؑ کی مشہور دعا [illegible]

سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ کی تفسیر بیان فرما کر بتلایا ہے کہ اس دعا میں خاصیت رکھی ہے کہ اگر کوئی مصیبت زدہ الفاظ سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ یقیناً اسکی دُور کر دے گا۔ اور اس لئے اس کو آیت کریمہ دعائے کریمہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے دعائے حضرت یونسؑ کے الفاظ کے تفسیری بیان کر کے واضح کر دیا ہے کہ اس میں رفع کی خاصیت کیوں رکھی ہے؟ افضل ترین دعا ہوتی ہے؟ توحید الوہیت اور توحید ربوبیت کیا فرق ہے؟ تمام کا نچوڑ کیا ہے؟ اسلام، ایمان اور کی حقیقت کیا ہے عصمت انبیاء، توبہ، مغفرت پر فاضلانہ کی ہے۔ توبہ سے ٹل جانے اور توبہ کا یقینی ذریعہ ہو۔ وجوہ بیان کئے ہیں علاوہ ازیں اثنائے میں بیحد مفید اور مضامین آگئے ہیں حضرت امامؒ نے اپنے مخصوص انداز میں اس شرح و بسط سے بیان کیا ہے کہ تمام دوسرے مفسرین اور تفسیروں سے بے نیاز کر دیا ہے کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲ر

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار

پتہ ملنے کا

شائقین علم کو خوشخبری

سولہ روپیہ کی بجائے دس روپیہ

تفسیر ثنائی اُردو مکمل ہشت جلد

مصنفہ حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

سوا روپیہ کی بجائے صرف ایک روپیہ

محمدیہ پاکٹ بک

(مصنفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

مرزائیت کی تردید میں ایک زبردست کتاب ہے اس کتاب کو پاس رکھنے والا ہر بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے۔ دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ قادیانی توپ تک اس کا جواب نہیں دے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ (منیجر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۳۔ رجب المرجب ۱۳۵۷ھ

حقیقت واحدہ

بجواب بہائی میگزین

ہمارے ناظرین جانتے ہونگے کہ ہندوستان میں ایک فرقہ بہائیہ بھی ہے۔ جس کا بانی ایران میں مرزا بہاء اللہ ہوا ہے۔ یہ فرقہ یورپ، امریکہ میں بھی اپنی تبلیغ کر رہا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید خدا کی طرف سے بذریعہ وحی نازل ہوا تھا مگر وہ مرزا بہاء اللہ کے آنے سے منسوخ ہو گیا۔ یہ مضمون اہلحدیث میں کئی دفعہ نکل چکا ہے۔ آج جس مضمون کے لئے ہم نے قلم اٹھایا ہے وہ خاص اہمیت رکھتا ہے اس کی تفصیل معروض ہے۔

فرقہ بہائیہ کہتا ہے کہ دین اول سے آخر تک ایک ہی ہے مگر زمانے کے لحاظ سے وہ صورت اور شکل بدلتا ہے۔ رسالہ بہائی میگزین میں اس کے متعلق ایک مضمون نکلا ہے۔ اس میں تمہید کے بعد اصل مدعا یوں ظاہر کیا ہے :۔

"سورت البینہ میں دین کو "دین القیمۃ" فرمایا ہے جیسے سب الہامی کتابیں ایک ہیں اور ہر بعد میں آنے والی کتاب پہلی کتابوں کے حقائق کو زندہ و پایندہ رکھتی ہے۔ اسی طرح یوں بھی کہا جاتا ہے کہ سب دین اصل میں ایک ہی دین ہیں اور ہر بعد میں آنے والا دین پہلے دینوں کے اصول و حقائق کو ثابت و برقرار رکھتا ہے۔

قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا (انعام ع ۲۰)

اے رسول! کہہ دیجئے کہ میرے رب نے مجھے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے جو دین قیم ہے حضرت ابراہیم حنیف بھی جس پر قائم تھے۔

اور فرمایا ہے :۔

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ یُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَتَفْصِیْلَ الْكِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ (یونس ع ۴)

یہ قرآن غیر خدا کی طرف سے بنایا ہوا نہیں ہے مگر ہاں یہ پہلی کتابوں کی تصدیق ہے اور کتاب خدا کی تفصیل ہے۔ یقیناً رب العٰلمین کی طرف سے ہے :

یعنی کلام الٰہی سب اول سے آج تک جو نازل ہوا ایک ہی ہے۔ اگرچہ کتابیں بہت ہی مجلدات ہو گئی ہیں۔ بعد میں آنے والے کلام نے پہلے کلام کی تصدیق و تفصیل کی۔ اسے ترقی یافتہ شکل میں ظاہر کیا ہے۔ حقیقت میں ہیں سب ایک ہی۔

مذکورہ بالا بیانات سے ثابت ہو گیا کہ خدا ایک ہے اس کا کلام ایک ہے۔ اس کا دین ایک ہے۔ اگرچہ کلام اور دین وقتاً فوقتاً زبان اور طرز بیان۔ احکام و اشکال تبدیل کرتے رہتے ہیں تاہم وہ ایک ہی ہیں حقیقت ایک ہے صورتیں مختلف ہیں۔ باوجودیکہ بعد میں آنیوالا کلام یا دین پہلے کلام کے احکام کو منسوخ کر دیتا ہے لیکن وہ ایک ہی شے ہے۔ پہلے احکام کو منسوخ کرنا اصل حقیقت کو برباد کرنا نہیں ہوتا بلکہ نئی شکل میں حقیقت کو جلوہ گر کرنا ہوتا ہے :"

(بہائی میگزین بمبئی۔ ۹ اگست ۳۸ء)

اہلحدیث اس اقتباس میں جو کہا گیا ہے ممکن ہے کہ اس سے پڑھنے والے کو مغالطہ لگے۔ اس لئے ہم اسے کھولنا چاہتے ہیں۔ یہ دعویٰ کہ دین ایک ہی ہے۔ منسوخ ہونے سے اس کی حقیقت نہیں بدلتی بلکہ نئی شکل میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ قابل غور ہے۔

اگر اس سے یہ مراد ہے کہ کلام اللہ کبھی عبرانی میں کبھی عربی میں آتا ہے تو یہ صحیح ہے۔ اس سے حقیقت نہیں بدلتی۔ لیکن زبان کے اختلاف کے علاوہ اگر احکام کی نوعیت ہی بدل جائے تو پھر کیونکر کہا جائے کہ حقیقت نہیں بدلی۔ مثلاً فریضہ نماز کی رکعات اسلام میں سترہ ہیں۔ بہائی مذہب میں ان کی تعداد صرف نو ہے۔ اسلام میں نماز کے وقت قبلہ رو ہونے کا حکم ہے۔ بہائی تعلیم میں بہاء اللہ کے مقام مقدس کی طرف رُخ کرنے کا حکم ہے۔ (کتاب اقدس ص۲)

نماز کے وقت پانی نہ ملنے کے وقت اسلام میں تیمم کا حکم ہے۔ بہائی مذہب میں بجائے تیمم کرنے کے صرف پانچ مرتبہ یہ پڑھ لینا کافی ہے بسم اللہ الاطہر الاطہر (کتاب اقدس ص۳)

اسلام میں نماز باجماعت پڑھنے کا حکم ہے بہائی مذہب میں جماعت کا حکم اٹھا کر اکیلے اکیلے

انتخاب الاخبار

—— امرتسر ۵ ستمبر کو درس ثنائی میں قرآن مجید کا ختم تھا۔ جس میں مسلمانوں کے لئے عموماً اور اعراب فلسطین کے لئے خصوصاً دعا کی گئی۔ آمین!

—— مسلم لیگ کے ممبروں نے تائید کر کے فوجی قانون پاس کرا دیا ہے۔ (مسلمان عموماً اسکے شاکی ہیں)

—— امرتسر اس ہفتہ بارش نہ ہونے سے گرمی پھر بڑھ گئی ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔

—— امرتسر میونسپل کمیٹی نے دروازہ رام باغ میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کا بُت نصب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

—— لائل پور میں ۳۔۴ ستمبر کو زمیندارہ کانفرنس و کسان کانفرنس کے اجلاس ہوئے۔ اول الذکر کے صدر وزیر اعظم پنجاب اور دوسری کے مسٹر عبد القیوم تھے۔ زمیندارہ کانفرنس میں کئی رزولیوشن پاس ہوئے مثلاً گورنمنٹ زمینداروں کا مالیہ کم کرے اور غیر زراعت پیشہ پر ٹیکس عائد کرے۔ جو بل پنجاب اسمبلی نے پاس کئے ہیں وہ مفید ہیں اور پنجاب میں جلد نافذ ہونے چاہئیں۔ گورنمنٹ اور زمینداروں کو چاہئے کہ دیہات میں کمیوں اور اچھوتوں سے ناروا سلوک نہ کیا کریں وغیرہ وغیرہ۔ اس کانفرنس میں وزیر خزانہ لالہ منوہر لال کے سوا باقی سب وزراء شامل ہوئے۔

کسان کانفرنس میں ڈاکٹر کچلو، ڈاکٹر محمد عالم۔ مسٹر عبد القیوم۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور دیگر سرکردہ کانگرسی اصحاب شریک ہوئے۔ انہوں نے موجودہ وزارت پنجاب اور پنجاب اسمبلی کے پاس کردہ قانونوں کے خلاف تقریریں کیں۔

—— لاہور وزیر اعظم پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ گورنر پنجاب نے قانون واگزاری اراضیات مرہونہ اور منی لینڈرز رجسٹریشن ایکٹ کی منظوری دیدی ہے۔ تیسرا بل بنامی انتقالات بغرض منظوری گورنر جنرل کے پاس بھیجدیا ہے۔ وزیر اعظم پنجاب نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ ان قوانین کے نفاذ میں اگر کسی نے رکاوٹ ڈالی تو میں اور میری وزارت مستعفی ہو جائیں گے۔

—— سری نگر میں ۲۹۔ اگست کو شیخ محمد عبد اللہ اور دیگر ۱۰۶ اشخاص کو سول نافرمانی توڑنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ ۶۰۔ اشخاص کو ۶۔۶ ماہ قید اور بیس بیس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ ایک ۱۵ سالہ لڑکے کو ایک ماہ قید محض کی سزا دی گئی۔

—— ڈیرہ دون۔ دریائے تامی کا ایک پہاڑی بند ٹوٹ جانے سے ریاست گڑھوال میں خطرناک طغیانی آئی۔ بہت سے انسان و مویشی بہاؤ میں بہہ گئے۔ بہت سی جانیں تلف ہوئیں۔ کئی دیہات تباہ و برباد ہو گئے۔

اب کیا دیر ہے؟

اگر آپ کو قیمت اخبار کی اطلاع مل چکی ہے تو بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ ورنہ ۳۰۔ ستمبر کا پرچہ وی پی کیا جائیگا۔ (مینیجر)

—— چیف کمشنر دہلی نے اعلان کیا ہے کہ کوئینز گارڈن میں ہندو جس جگہ شیو مندر بنانا چاہتے ہیں وہ ان کے حوالہ نہیں کی جا سکتی۔ اگر اس جگہ مندر بن بھی گیا تو مسلمانوں کی نماز میں خلل واقع ہُوا کرے گا۔

—— شہر فیروزپور میں ایک ناجائز اسلحہ کا کافی ذخیرہ معلوم ہُوا ہے۔ پولیس نے اس پر قبضہ کر لیا ہے۔ نیز ایک شخص کو بھی گرفتار کیا ہے۔

—— رنگون میں ابھی تک اِکے دُکے پر حملے ہوتے رہتے ہیں۔ عام طور پر مشہور ہو رہا ہے کہ فسادات برما میں پانچسو ہندوستانی ہلاک اور ایک ہزار زخمی ہوئے ہیں۔

—— لندن کی ایک اطلاع ہے کہ نائب وزیر ہند ۲۴ ستمبر کو ہندوستان و برما کے دورہ کے لئے لندن سے روانہ ہونگے۔

—— حکومت اطالیہ نے آبادی بڑھانے کے پیش نظر اعلان کیا ہے کہ سرکاری ملازموں کو آیندہ ترقی اس صورت میں ملے گی جبکہ وہ شادی شدہ ہوں۔ نیز یہ بھی اعلان کیا ہے کہ عورتوں کو سرکاری ملازمتوں میں دسویں حصہ پر مقرر کیا جائے۔

انجمن اسلامیہ امرتسر | نے مندرجہ ذیل قرارداد منظور کر کے گورنر پنجاب کو بھیجی ہے :-

"اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ پنجاب یونیورسٹی میں مسلمانوں کی نمائندگی بہت قلیل ہے۔ حالانکہ یونیورسٹی کے حلقہ اثر میں اُن کی بڑی اکثریت ہے۔ انجمن اسلامیہ امرتسر ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب بہادر کی خدمت میں پُر زور درخواست کرتی ہے کہ جناب ممدوح اپنے اختیارات خصوصی کی رو سے جو آپ کو بحیثیت چانسلر حاصل ہیں۔ کسی قابل اور یونیورسٹی کے طریق کار سے واقف پنجابی مسلمان کو بطور تنخواہ دار وائس چانسلر مقرر فرما دیں۔"

مضامین آمدہ | مولوی ثناء اللہ ۲ عدد۔ بہار احمد محمد ابو الخیر۔ مولوی عبد المجید صاحب۔ عبد القیوم مولوی محمد مقبول صاحب۔ مولوی عزیز الدین صاحب نسیم صاحب آئی۔

غیر مقبولہ | پیری مریدی۔ ایک مولوی صاحب کا خط

کلید القرآن | جس میں قرآن مجید کے تمام الفاظ کی فہرست مع حوالجات و ترجمہ پاکٹ سائز۔ قیمت صرف ۴؍

مفتاح القرآن | قرآن مجید کی جامع اور مکمل کلید قرآن ہے۔ ہر لفظ قرآنی کا حوالہ مفصل اور مکمل ہر متعلقہ آیت دیا گیا ہے۔ تمام قرآنی حوالجات اکھٹے لکھے گئے ہیں۔ تاکہ بوقت ضرورت بہت جلد حوالہ نکالا جا سکے۔ قیمت صرف دو روپیہ۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔

ملنے کا پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

دیتا ہوں۔ میرے بیان میں بھی جھوٹ سے کام لیا گیا ہے۔ اور ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ جس کا مجھے کوئی گلہ نہیں۔ کیوں؟ ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

اس لئے آج میں اس بہتان کے قلع قمع کے لئے مصنف مسل سے عبارت نقل کرتا ہوں۔

میرا بیان یوں ہے:-

دروغ گو۔ جعل ساز۔ بہتان باندھنے والا۔ افترا باندھنے والا۔ دغا دینے والا۔ ایک معنے سے متقی ہے۔ بشرطیکہ خدا کی توحید پر قائم ہو۔ (پیغام صلح ۱۶ جون ۱۹۱۶ء صفحہ ۸)

اس بیان میں جو الفاظ میں نے کہے ہیں ان کے ثبوت میں تفسیر بیضاوی کا حوالہ بارہا دے چکا ہوں اب بھی دیتا ہوں کہ تفسیر مذکور میں آیت ھدی للمتقین کے ذیل میں یہ مضمون پایا جاتا ہے۔

مسئلے کی شکل اور ہے اور بہتان طرازی اور ہے۔ میں ان قادیانی علماء سے پوچھتا ہوں کہ حدیث میں جو آیا ہے۔ من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ وان زنا وان سرق۔[1] اگر اس حدیث پر تمہاری طرح کوئی منکر حدیث اعتراض کرے کہ زنا اور چوری اس حدیث کے موافق جائز ہے تو اس کا کیا جواب دو گے۔ اس کے سوال کو دیانت پر مبنی سمجھو گے یا محض جہالت کا کرشمہ جانو گے؟

قادیانی ممبرو! کیتے ہوئے، لکھتے ہوئے۔ اعتراض کرتے ہوئے۔ بہتان لگاتے ہوئے سمجھ لیا کرو کہ "اہلحدیث" ابھی زندہ ہے اور اس کی آواز بلند ہے اور وہ تم کو للکار کر کہتا ہے کہ :-

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

[1] جو لا الٰہ الا اللہ کہے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو یا چوری کی ہو۔

ترجمان اور قادیان

رسالہ "ترجمان القرآن" جو پہلے حیدر آباد دکن سے نکلتا تھا اب وہ خوش قسمتی سے قادیان کے ضلع گورداسپور مقام جمال پور (قریب پٹھانکوٹ) سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ رسالہ ہذا کے کسی معاون رئیس نے کچھ زمین وقف کی ہے۔ جس کی آمدنی اشاعت اسلام پر خرچ کرنے کا اعلان کیا گیا ہے بقول بانیان اس مقام کے اردگرد اسلامی ماحول پیدا کرنے کا تہیہ کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ اس جگہ کا نام ہی دار السلام رکھا گیا ہے۔ یہ اعلان دیکھ کر ناممکن تھا کہ قادیان کے ارباب میں بے چینی پیدا نہ ہوتی کہ اشاعت اسلام کرنے والے تو ہم ہیں ہمارے ہی ضلع میں ہم سے مقابلہ کرنے کو یہ "ترجمان القرآن" والے کہاں سے آگئے۔ اسی جوش میں "الفضل" نے ایک طویل مضمون لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

اشاعت اسلام ہو یا کوئی اور دینی کام جب تک مامور من اللہ (مرزا صاحب قادیانی ملہم ربانی) کے ماتحت نہ ہو بار آور نہیں ہو سکتا۔

ہم پوچھتے ہیں اور پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ اور جماعت قادیان کی ضمیر سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس سوال کا جواب بتلائے کہ

"تم لوگ جو اپنے مامور من اللہ کے ماتحت ہو کر کام کرتے ہو کہاں تک کامیاب ہوئے ہو؟"

ارے۔ ابھی تک تو تم سے قصبہ قادیان بھی صاف نہیں ہوا۔ ایک طرف سکھوں کی آبادی۔ دوسری طرف آریوں کی۔ تیسری طرف ہندوؤں کی۔ چوتھی طرف احراریوں کی، پانچویں طرف مصریوں کی۔ ان کے علاوہ بقول تمہارے خلیفہ صاحب کے منافقوں کی بھی (جو تمہارے لئے بغلی گھونسہ بنے ہوئے ہیں) کافی تعداد ہے۔

ہم سچ کہتے ہیں کہ اگر تمہارا حساب صحیح اور باقاعدہ شائع ہو تو پیغامیوں کا بیان بالکل صحیح ثابت ہو کہ تمہاری قوم چندہ میں سے قریبًا چودہ آنہ فی روپیہ خاص کاموں پر خرچ ہوتا ہے اور بمشکل دو آنے (۲) اشاعت اسلام پر خرچ ہوتا ہوگا (اسلام بھی قادیانی جس میں نبوت مرزا داخل ہے)

چونکہ ترجمان کے مقصد اشاعت میں قادیانی نبوت داخل نہیں ہے۔ اس لئے تمہارا بدگن اشتعال غالب کے شعر کے ماتحت آتا ہے۔ ؎

الجھتے ہو جو کبھی دیکھتے ہو آئینہ
جو تم سے شہر میں ہوں ایک دو تو کیسے ہو

سوالات حیات مسیح کے جوابات

پر

قادیان میں صف ماتم

(۲)

(از منشی رحمت اللہ صاحب امرت سری)

اخبار "فاروق" اپنی اشاعت مورخہ ۱۴۔ اگست ۱۹۳۸ء میں راقم ہے :-

"جو شخص وفات مسیح کا قائل ہے اور قرآن و حدیث پر بھی ایمان رکھتا ہے اس کے لئے سوا مرزا صاحب کو اس صدی کا مجدد ماننے کے ... کوئی چارہ نہیں"

اے جناب! کسی منکر وفات مسیح سے تو یہ توقع ہی نہ رکھئے کہ وہ مرزا صاحب کو صادق مان لیگا۔ بھلا جو قرآن پاک جیسی مقدس و مطہر، معقول و مدلل کتاب سے روگردانی کر کے حیات مسیح کا منکر ہوگا وہ مرزا صاحب جیسے انسان کو ملہم کیسے مان سکتا ہے۔ جس کی ایک بات بھی معیار معقولیت پر ٹھیک نہیں اترتی۔

البتہ میں قائل حیات مسیح ہو کر بھی مرزا صاحب کی تجدید کا معترف ہوں۔ چنانچہ وہ باتیں جن کی بنا پر

شہادت القرآن ... مصنفہ مولانا ... (۹۰۵) [illegible]

پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ (کتاب اقدس صف)

بہائی مذہب میں اسی طرح عبادت کی ہر صنف میں تصرف کر کے جدید احکام جاری کئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ قرآن مجید میں جو بات بشکل جملہ خبریہ بتائی گئی ہے اس کے مخالف بھی دو سرا جملہ رکھا گیا۔ مثلاً قرآن مجید میں ارشاد ہے :-

ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھراً فی کتاب اللہ (پ۱۰-ع۱۱)

یعنی اللہ کے نزدیک سال کے مہینوں کا شمار بارہ ہے۔

یہ جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ اس کے مخالف بہائی مذہب کے بانی نے یہ اعلان کیا ہے :-

ان عدۃ الشھور تسع عشر شھراً فی کتاب اللہ (کتاب اقدس ص۲۲)

یعنی سال کے مہینے اللہ کی کتاب میں انیس ہیں۔

یہ بھی ایک جملہ اسمیہ خبریہ ہے جو قرآنی جملہ کی بالکل نقیض ہے۔ اس قسم کے احکام اور واقعات کو زیر نظر رکھ کر کون اہل بصیرت ہے جو بہائی تعلیم اور قرآنی تعلیم کو متحد دیکھ کر مخلوق خدا کو یہ کہہ کر بہائی مذہب کی دعوت دے کہ یہ مذہب حقیقت میں اسلام ہی کی دوسری صورت ہے۔ حالانکہ اس کی نقیض ہے ہم جماعت بہائیہ کو تبلیغ کرنے سے نہیں روکتے اور نہ روک سکتے ہیں۔ مگر یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اپنی غرض کے لئے قرآن مجید کو ساتھ نہ لیجئے ورنہ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم حافظ شیرازی کا شعر آپ کی نذر کریں ؎

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے
دام تزویر مکن چوں دیگراں قرآں را

بہاء اللہ اور میرزا۔ شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی اور تعلیم کا مقابلہ ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی شیخ بہاء اللہ کے پیرو تھے۔ اپنی طرز کا واحد رسالہ ہے۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۲؍ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

قادیانی مشن

ساون کے اندھوں کو ہرا ہی نظر آتا ہے

قادیانی مشن کی بنیاد چونکہ دعویٰ الہام پر ہے اور ان کی بنا کی خامی بارہا اہلحدیث میں ظاہر کی گئی ہے۔ یعنی دلائل قاہرہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب کا دعویٰ الہام سراب کی طرح محض بناوٹ ہے۔ جس کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ اگر مرزا صاحب کا دعویٰ الہام صحیح ہوتا تو آج یہ سطور لکھنے والا زندہ نہ ہوتا بلکہ اس کی بجائے مرزا صاحب ہوتے۔ اس کی تفصیل اہلحدیث اور دیگر کتب میں بارہا ہو چکی ہے۔ چونکہ قادیانی تحریک کی بنا ہی افترا اور جھوٹ پر ہے اس لئے بحکم

گندم از گندم بروید جو ز جو

آج بھی قادیان سے جھوٹ ہی کی آوازیں نکلتی ہیں چنانچہ الفضل ۲۸؍۸؍۱۸ میں چلتے چلتے ایک مضمون میں مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کو درمیان میں لا کر ناحق کوسا گیا ہے۔ چنانچہ الفضل کے الفاظ یہ ہیں :-

"پنڈت لیکھرام کے قتل کی تحقیقات میں اور مارٹن کلارک کے قتل کے معاملہ میں بن بلائے عدالت میں مولوی محمد حسین صاحب بغرض شہادت آ دھمکے تھے۔ جس پر ان کو عدالت نے جھڑک کر باہر نکال دیا تھا۔ اگر ان کے مذہب میں جھوٹ بولنا جائز نہیں تو ذرا اسکے روحانی فرزند مولوی ثناء اللہ صاحب سے دریافت کریں کہ عند الضرورت ان کی مذہبی کتب میں دروغگوئی جائز ہے یا نہ اور انہوں نے مقدمہ مولوی کرم الدین میں بمقام گورداسپور ۱۹۰۳ء میں یہ گواہی دی تھی یا نہ کہ جھوٹ بول کر بھی ایک شخص متقی رہ سکتا ہے۔"

(الفضل ص۵ ۱۸ اگست ۲۸ء)

اہلحدیث بالکل جھوٹ اور محض افترا ہے۔ ممکن ہے لکھنے والے کی عمر اس زمانے میں بلوغت کو ہو۔ اس لئے گمان غالب ہے کہ وہ کسی جابر راوی سے سن کر ایسا لکھ رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم اور ملا محمد بخش لاہوری تینوں کے حق میں مرزا صاحب نے ایک منذر الہام شائع کیا کہ ان تینوں پر عذاب نازل ہوگا۔

اس منذر اعلان پر مولانا مرحوم نے صاحب ضلع گورداسپور کے پاس درخواست دی کہ رکھنے کی اجازت ملے کیونکہ مرزا صاحب نے حق میں عذاب کی پیشگوئی کی ہے مجھے خطرہ وہ مجھ پر حملہ نہ کرا دیں۔ اس لئے مجھے کی اجازت ملنی چاہئے۔ اس پر مرزا صاحب طلبی ہوئی اور معاملہ پیش ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سے وعدہ لیا گیا۔ مولانا سے یہ وعدہ لیا گیا قادیان کو چھوٹے کاف سے مت لکھیں صاحب سے یہ وعدہ لیا گیا کہ وہ بٹالوی نہ لکھیں (جیسا کہ وہ لکھا کرتے تھے) اور سے ملنے والے دوستوں کے حق میں کوئی شائع نہ کریں۔

پس یہ ہے اصل حقیقت مولانا مرحوم جانے کی۔ جس کو کذب و زور، بہتان و افترا میں پیش کیا گیا ہے۔ اگر سچے ہیں تو اس زمانہ تحریر پیش کریں۔

نوٹس قادیانی گروہ اگر اس واقعہ میں آپ کو سچا جانتا ہے تو اہلحدیث بٹالہ کے جلسے میں اس مضمون پر بحث کر لے۔ پھر دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

ہاں مجھ سے جو سوال کیا گیا ہے اس کا جو

شیعہ اور محبت اہلبیت

(از قلم مولوی عبدالرحیم صاحب۔ جامعہ فضل حسن۔ ریاست بہاولپور)

محبت اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی آڑ میں جس قدر لوگ شیعیت کا شکار ہو رہے ہیں۔ اوس کا اندازہ ہمارے علاقہ میں کیا جا سکتا ہے۔ ہر روز کسی نہ کسی کے ہاں مجلس مرثیہ خوانی منعقد ہے شیعہ مرثیہ خوان و قصائد کو کثرت سے موجود۔ بلکہ اس قدر موجود کہ وقت ختم ہو جائے مگر مرثیے مرثیہ خوان بچ رہیں گے۔ مرثیہ خوانوں اور ذاکروں کے لئے علم کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ صرف سریلی آواز اور سر تال کی ضرورت ہے۔ ان مجالس میں نہ تبلیغ کی ضرورت ہے نہ نہی عن المنکر کی حاجت۔ ذاکر کرسی پر رونق افروز ہو کر یہی وعظ کریگا کہ غم حسین میں آنسو بہانا، گریبان چاک کرنا، بال نوچنا، کپڑے پھاڑنا یا کپڑے سیاہ کرنا، ماتمی لباس پہننا۔ اور مٹی اڑانا اور سر میں چاقو گھونپ کر زخم کرنا۔ اور خون بہانا اور تعزیہ بنانا یا اس پر جانا۔ اور اس کی تعظیم کرنا اور اس کے گرد طواف کرنا اور اس کی منت و نذر و نیاز ماننا اور پوری کرنا۔ اور سجدہ کرنا اور اس میں نقارے بجانا اور مردوں کو زنانہ کپڑے پہن کر اور زیورات زیب تن کر کے مثل شبیہ بننا اور داخل دائرہ ...... ہونا۔ یعنی دسہرہ کا نمونہ بنانا۔ یا حسین کے نعرے لگا کر سینہ کوبی۔ اور یوم شہادت میں بلا روزہ فاقہ کرنا عورتوں کو[ف] جھانکنا کار ثواب ہے اور اسی عمل سے ہی بیڑا پار ہے۔ اور کسی عمل کی ضرورت ہی نہیں ہے اس علاقہ میں اصلی شیعہ تو اس قدر غالباً نہ ہونگے

البتہ رسمی شیعہ عام طور پر ہر شخص ہے۔ کیونکہ شیعہ ذاکرین نے لوگوں میں اعلان کر رکھا ہے کہ جو غم امام حسین کا نہ کرے یا اوس سے روکے اور تعزیہ دیکھنے سے منع کرے اور رونے نہ دے وہ یزید کے خاندان سے ہے اور قاتل حسین ہے۔ اس ڈر سے ہر ایک جاہل کو ضرور شامل ہونا پڑتا ہے کہ کہیں وہ خاندان یزید سے نہ ہو جائے۔ اگرچہ اوس کے تمام کام یزیدیوں جیسے کیوں نہ ہوں۔

اور ذاکرین سے یہ خوشی بھی سنائی جاتی ہے کہ جو غم حسین میں آنسو بہائے اور مجلس مرثیہ خوانی میں بیش از بیش حصہ لے وہ مرحوم ہے۔ اب آپ حضرات غور فرماویں کہ کون ہے جو مرحوم بننے کا شائق نہ ہو۔ اس بشارت اور خوشخبری پر جاہل اس قدر جا موجود ہوتے ہیں کہ سمائی بمشکل ہوتی ہے۔ اسی اصول پر ہمارے گاؤں کے قریب ایک میل کے فاصلہ پر ایک بستی ہے جہاں خالص شیعہ آبادی ہے اور تمام جاہل لوگ بستے ہیں۔ یہاں تعزیہ بھی ہر سال نکلتا ہے اور مجلسیں عام طور پر ہوا کرتی ہیں۔ ۲۱۔ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ کو ایک شیعہ کے ہاں مجلس ہوئی۔ جس کو ہاڑ کی مجلس کہتے ہیں۔ بڑے بڑے ذاکر بلوائے گئے۔ جو علم کی دولت سے تو بے بہرہ تھے البتہ سریلے اور خوش آواز ضرور تھے۔ ایک شخص نے جو شامل تھا بیان کیا کہ ایک شاہ صاحب جن کو دعوت نہ تھی اتفاقی آ گئے تھے شامل ہوئے۔ ذاکر بھی تھے اور کچھ تقریر بھی کرتے تھے۔ ذاکرین نے ان کو موقعہ دیا۔ جب ان کی باری آئی تو وہ ایک کرسی پر فروکش ہوئے اور تقریر کے دوران میں یہ فقرے بھی اون کی زبان سے نکلے۔ بھائی نماز پڑھا کرو اور بھنگ مت پیا کرو۔ اور صحابہ کو برا نہ کہا کرو۔ اس سے اکثر لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ سنیوں کو اپنا بھائی جانو۔

بس یہی الفاظ تھے کہ تمام حاضرین کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ بس کرو، بس کرو۔ آپ کی باری ختم ہے ایک جاہل نے بڑھ کر ظلم کیا کہ جس کرسی پر شاہ صاحب بیٹھے تھے وہ رسی سے جکڑی ہوئی تھی۔ اوس رسی کو چاقو سے کاٹ دیا اور خود دور ہٹ گیا۔ بے چارے شاہ جی نے زمین پر آ کر دم لیا۔ لوگ ہنستے ہنستے بے ہوش ہو گئے۔ موصوف شرمندگی سے اپنا منہ لے کر گھر کو روانہ ہوئے۔

ایک شاہ صاحب کی بھری مجلس میں اس لئے بے حرمتی کی گئی کہ اس نے سچ کہا یا اس کی سریلی آواز نہ تھی۔ سچ کہنے والا ان کے نزدیک نہ سید ہے نہ واعظ ہے نہ ذاکر ہے بلکہ وہ کوئی ہے۔ جو ان کو رلاوے اور تان سر سے قصائد، مرثیے سناوے وہ بڑا عالم ہے۔ اگرچہ کچھ بھی نہ جانتا ہو اور واقعات کا علم بھی نہ رکھتا ہو۔ اور کتنے ہی جھوٹ مارے۔ جس قدر امام عالی مقام کی توہین کرے اس سے خوش رہتے ہیں۔ بڑا غضب ہے کہ محبت اہل بیت کا دعویٰ۔ اور ایک سید کو بے عزت کرنا اور توہین اور بے حرمتی کر کے مجلس سے نکالنا اور کسی شیعہ کو حمایت کی ہمت نہ ہونا۔ امام عالی مقام کا واقعہ یاد دلاتا ہے جو امام مظلوم کے ساتھ شیعیان کوفہ نے کیا تھا۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ و اصحابہ واتباعہ اجمعین۔ آمین!

ف آج کل عورتوں میں ایک اور بدعت جاری ہوئی ہے کہ چونکہ عورتیں تعزیہ پر اکثر جاتی ہیں۔ ایک دو حجام خون نکالنے والے بھی موجود ہوتے ہیں۔ عورتوں کا خیال ہے کہ جس کو اولاد نہ ہوتی ہو وہ یوم عاشورہ کو خون نکلوائے اس کو ضرور اولاد ہو جاوے گی۔ علاوہ اسکے امام صاحب بھی خوش ہوتے ہیں۔

اسلامی توحید۔ رونا۔ پیٹنا، نوحہ، علم نکالنا اور دیگر بدعات محرم کی جن کا ماہ محرم میں رواج ہے۔ ان کی قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے تردید کی گئی ہے۔ ثابت کیا ہے کہ یہ رسوم غیر اسلامی ہیں۔ ان کا اسلام سے دور کا تعلق بھی نہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۴؍

تحفہ مجددیہ۔ مجدد الف ثانی سرہندیؒ کے مکاتیب کا اردو ترجمہ۔ فرقہ شیعہ کے عقائد کی تردید۔ قیمت ۸؍

منگوانے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

(۹۰۷)

میں مرزا صاحب کو "انوکھا مجدد" تسلیم کرتا ہوں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:-

(۱) "مرزا محمد یوسف نے ایک معجون بنا کر بھیجی ہے قوت باہ کے لئے فائدہ مند ہے۔ مدت سے میرے استعمال میں ہے"

(مکتوبات مرزا جلد ۵ نمبر ۲ صفحہ ۵۵)

(۲) "یہ دوا بہت ہی فائدہ مند ہے۔ ایک مرض مجھے خوفناک تھی کہ صحبت کے وقت لیٹنے کی حالت میں نعوذ نکل جاتا رہتا تھا وہ (مادہ منویہ) بالکل جاتا رہا۔ میں نے اس میں آثار نمایاں پائے ہیں" (صفحہ ۱۲ حوالہ مذکور)

(۳) "حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) فرمایا کرتے تھے کہ بعض اطباء کے نزدیک افیون نصف طب ہے۔ حضرت نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی۔ اس کا بڑا جزو افیون تھا۔ یہ دوا حضور وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوران میں استعمال کرتے رہے"

(الفضل ۱۹ جولائی ۲۹ء)

(۴) "کچھ عرصے تک آپ نے سنکھیا کے مرکبات استعمال کئے" (الفضل ۵ فروری ۳۵ء)

(۵) "حکیم محمد حسین صاحب! السلام علیکم۔ ایک بوتل ٹانک وائن پلومر کی دوکان سے خرید دیں"

(مکتوبات مرزا بنام حکیم محمد حسین لاہوری صفحہ ۵)

معیار سردست بیسیوں حوالہ جات سے یہ پانچ حوالے پیش کرتا ہوں۔ جن کی وجہ سے میں مرزا صاحب کی تجدید ماننے پر مجبور ہؤا ہوں۔

جس طرح امور مذکورہ کی بنا پر میں مرزا صاحب کو "جدید مجدد" تسلیم کرتا ہوں اسی طرح بعض تحریرات کی رو سے میں مرزا صاحب کو "فوق البشر ہستی" بھی ماننے کو طیار ہوں۔ سنئے! یہ بات محتاج دلیل نہیں کہ ایک انسان کسی صورت میں بھی غسل خانہ کی ٹونٹی میں گھس نہیں سکتا۔ مگر مرزا صاحب کے والد مرحوم و مغفور سے جب کوئی شخص یہ آکر پوچھتا کہ آپ کے چھوٹے صاحب زادے یعنی جناب مرزا صاحب کہاں ہیں؟ تو وہ فرماتے:-

"مسجد میں جا کر سقاوہ کی ٹونٹی میں تلاش کرو"

(براہین احمدیہ صفحہ ۶۰ ط ۴)

احمدی دوستو! کیا کہتے ہو؟ اور سنو! مرزا صاحب راقم ہیں ؎

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(نصرۃ الحق صفحہ ۱۱۰ ط ۲)

اس شعر میں تو مرزا صاحب نے فیصلہ ہی کر دیا۔ احمدی دوست توفی اور رفع کے بکھیڑوں میں الجھے پھرتے ہیں مرزا صاحب آدم زاد ہونے سے ہی انکاری ہیں۔ کیا خوب ؎

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کر بولے

یہی وجوہات ہیں جن کے باعث ہم نے لکھا تھا کہ حیات و ممات مسیح کی علمی بحثوں میں پڑنے کی بجائے پہلے یہ تو جانچ لیں کہ جس بزرگ کی شخصیت ہی متنازع ہے وہ اس لائق بھی ہے کہ مسند مسیحیت کی رونق ہو سکے۔ جس سے ہمارے احمدی دوست خواہ مخواہ غصہ میں آ کر بے تحاشہ ہو گئے۔

ہم نے اپنے مدعا کو یوں بھی واضح کرنے کی کوشش کی تھی کہ جس شخص کے لئے مرزائی دوست آستینیں چڑھائے ہوئے آمادہ رزم ہیں وہ خود لکھ گئے ہیں:-

"مسیح کے نزول کا عقیدہ ایسا نہیں جو ہماری ایمانیات کی جز یا ہمارے دین کے ارکان سے ہو۔ ایک پیشگوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۰ ط ۳)

حیرت ہے کہ اس بات کا جواب نہ تو الفضل نے دیا ہے نہ فاروق نے۔ شائد اس تحریر کو منسوخ سمجھتے ہونگے

مقام حیرت مجھے مرزائی اصحاب کی روش پر رہ رہ کر تعجب ہوتا ہے کہ ان کا نبی اور رسول تو یہ کہتا ہے کہ حیات و ممات مسیح کے مسئلہ سے متعلق مجھے بالکل نومیدی ہوتی۔ پس خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ میں دوسرا پہلو اختیار کروں جو اصل بنیاد میرے دعویٰ کی ہے یعنی اپنے سچے ملہم ہونے کا ثبوت (دوں)" (انجام آتھم صفحہ ۳۱۸ ط ۲)

یعنی مرزا صاحب بحکم خدا مسئلہ حیات و ممات مسیح کو ترک کر کے اصل بنیاد اپنی سچائی کو قرار دے گئے ہیں۔ مگر مرزائی لوگ آج تک کولہو کے بیل کی طرح وہیں کے وہیں چکر کاٹ رہے ہیں۔

پس حقیقت یہی ہے کہ اصل بحث مرزا صاحب کے سچا جھوٹا ہونے پر منتج ہے۔ مرزا صاحب نے عمدہ بات لکھی ہے کہ

"کچھ شک نہیں اگر وہ لوگ مجھے سچا ملہم سمجھتے ہنسی تکفیر سے پیش (ہی) نہ آتے"

(حوالہ مذکور)

کیسا صاف فیصلہ ہے۔

خلاصہ یہ کہ مسئلہ حیات مسیح پر دفتروں کے دفتر لکھے جا چکے جو محفوظ ہیں۔ ہر شخص انہیں پڑھ کر حق و باطل میں تمیز کر سکتا ہے۔ پس اب اصلی بات پر ہی گفتگو ہونی چاہیئے۔ مرزا صاحب نے خوب لکھا ہے:

"پھر اسی بحث کو چھیڑنا یا فیصلہ شدہ باتوں سے انکار کرنا محض شرارت اور بے ایمانی ہے" (ضمیمہ انجام صفحہ ۳۵)

امید ہے کہ آئندہ مرزائی اصحاب مرزا صاحب کے ان فیصلوں پر عمل کرنے کو وفات مسیح کا مسئلہ نہیں لائیں گے اور اگر لائیں تو ہمارے ناظرین ان کو قائل کریں۔ (باقی)

شہادت القرآن۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں توفی کی تحقیق انیق کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے "براہین احمدیہ" میں اپنے دعویٰ وفات مسیح پر استدلال کے پیش کی تھیں۔ حصہ اول ۸ آنے، دوم ۱۲ آنے، مکمل ۱ روپے۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ظالموں کے حمائتی ظالم

(از (مولوی) عبداللہ ثانی امرتسری)

۴۔ نومبر ۱۹۳۷ء کا واقعہ ہائلہ سب کو معلوم ہے۔ جس میں حملہ آور نے بہ نیت قتل تیز گنڈاسے سے حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کے سر پر وار کیا تھا۔ ثبوت بخنتہ عدالت ماتحت میں پیش ہوا۔ فردجرم کے بعد اس کی پارٹی نے گواہان صفائی پیش کئے۔ جنہوں نے حلفیہ بیان دیا کہ کسی اور شخص نے لوہے کی کھری ڈالی یا پوش سے ضرب لگائی تھی۔ ان گواہوں کی شہادت کو مجسٹریٹ نے ایک جھوٹی کہانی قرار دے کر دفعہ ۳۰۷ میں (جس کا مضمون قاتلانہ حملہ ہے) چار سال سخت قید کی سزا دی۔ اس پر حامیان مجرم نے اپیل کی۔ اپیل کا فیصلہ ۲۹۔ اگست ۱۹۳۸ء کو ہوا جس میں سشن جج بہادر نے جرم بحال رکھا اور شہادت صفائی کو ناقابل اعتبار قرار دیا۔

دو عدالتوں نے جرم زیر دفعہ ۳۰۷ بحال رکھا۔ اس کا علم مجرم کی ساری پارٹی کو ہے۔ جس کے مشورے اور اہتمام سے یہ کام ہوا جنہوں نے مجرم مفرور کا سارا پروگرام پہلے ہی بنا رکھا تھا۔ کچھ دن وہ امرتسر میں چھپا رہا۔ اس کے بعد فتحگڈھ کے قریب چک سکندر میں رہا۔ وہاں سے کلکتہ بھیجا گیا۔ کلکتہ میں اس کے رہنے کا انتظام پہلے سے تھا۔ آخر وہاں سے گرفتار ہو کر ۲۸ جنوری ۱۹۳۸ء کو بذریعہ پولیس امرتسر لایا گیا اور ۶۔ اپریل ۱۹۳۸ء کو سزایاب ہوا۔

یہ ہے مختصر کہانی اس حملہ اور اس مقدمے کی۔ اب اس ظالم کے حمائتیوں کا حال سنئے۔ "پروانہ تنقید" کے صفحہ ۵ پر راست باز، صداقت شعار، اہلسنت والجماعت، صوفی صافی مجمانِ رسول لکھتے ہیں:۔

"ایک جلد باز نے اس شیر پنجاب کے سر پر ایک خفیف سا زخم لگایا۔ مگر عدالت نے فدائے[1] رسول کا پہلو بھاری دیکھ کر حملہ آور کو سخت سزا دی"

کتنا سیاہ جھوٹ ہے۔ نہ صرف جھوٹ بلکہ عدالت اے۔ ڈی۔ ایم صاحب پر کھلا حملہ ہے کہ اس نے بجائے انصاف کے مضروب کا بھاری پلہ دیکھ کر سزا دی۔ ہم اس بھاری پلہ کے لفظ کو بھی نہیں سمجھ سکے۔ بھاری بلحاظ مردم شماری ہے تو یہ بھی غلط۔ یا بھاری بلحاظ حکام رسی کے ہے تو یہ بھی غلط۔ یا بلحاظ حاضرینِ کمرہ عدالت کے ہے تو یہ بھی غلط۔ کمرہ عدالت میں حملہ آور کی طرف جو کمرہ میں اصحاب الشمال ہوتے تھے ان کی تعداد زیادہ ہوتی تھی۔ پھر نہیں معلوم کہ پلہ بھاری کے (بجز جھوٹ اور کذب کے) اور کیا معنی ہیں۔ بہرحال یہ حملہ عدالت اور اس کے انصاف پر ہے۔ وہ جانے اور یہ جانیں۔

اس کے بعد ایک اور راست گو جن کا نام نامی مولانا مولوی .... سنی حنفی مثوی اعظم گڈھ ہے[2] اپنی صداقت شعاری سے لکھتے ہیں:۔

"کسی راہ رو نے جناب شیر پنجاب کے فرق (سر) مبارک پر ایک ڈنڈا رسید کیا تھا جس سے سر میں تھوڑے زخم آگیا۔ (الفقیہ ۷ جولائی ۱۹۳۸ء ص۹)

عدالت کے فیصلہ کے مقابلے میں یہ بیان کہاں تک وقعت رکھتا ہے؟ اسی قدر جس قدر حضرت یوسف علیہ السلام کی برأت کے مقابلے میں بہتان طرازوں کا ناپاک کلام۔

اس کے بعد ایک اور راست گو سنی حنفی یوں رقمطراز ہے:

"ذرا سی چوٹ پر خدا کا دروازہ چھوڑ کر پہلے اپنے ہم خیالوں سے مدد لی پھر پولیس سے مدد لی اور ہر وقت دوسروں کی امداد کے طالب رہتے ہو۔ اب تو ہر مسجد وہابیوں کی میں[3] یہی چیخ و پکار سنی جاتی ہے کہ لوگو! ہماری مدد کرو، حنفیوں کا انتظام کرو اور اپنی تنظیم کرو۔ بریلوی و دیوبندی سب اکٹھے ہو گئے (خواب میں؟) تم ایسی صورت اختیار کرو کہ ان ہی میں پھوٹ ہو جائے۔ ایسے ہی لئے امام مسجدوں کو بھی زدو کوب کر دیتے ہیں۔ (الفقیہ ۱۴۔ اگست ۱۹۳۸ء ص۵)

اف رے جھوٹ! ہائے رے بے جا تعصب۔ کوئی ان بھلے مانسوں، صادقوں، سنیوں، بناوٹی حنفیوں سے پوچھے کہ ذرا سی چوٹ پر دفعہ ۳۰۷ لگتی ہے یا ۳۲۳ کسی وکیل سے نہیں کسی عرضی نویس ہی پوچھ لیتے ظالم کی حمائت میں اندھے نہ رہتے تو دیدے بینائی حاصل ہو جاتی۔

ہم ان ٹھیکہ داران صداقت سے پوچھتے ہیں کہ مسائل فقہیہ میں تو تمہیں اہل حدیث سے اختلاف ہو تو ہو کیا صدق کذب میں بھی اختلاف ہے؟ اگر ہے تو ظاہر کرو۔ اگر نہیں ہے تو جھوٹی شہادت اور جھوٹے بیانوں سے اپنا نامہ اعمال کیوں سیاہ کرتے ہو؟ تم سے تو وہ امرتسری لڑکا صادق ولد غلام رسول ہی اچھا رہا کہ صادق رہا۔ جس نے ایک سکھ کو قتل کر کے پھانسی لگنے تک انکار نہ کیا تم لوگ مذہب کی خاطر کام کرنے کے مدعی ہو پھر مذہب کے خلاف جھوٹ بول کر خدا اور رسول کا غضب اپنے سر لیتے ہو۔ کیوں تم نے حملہ آور سے جھوٹ بلوایا۔ کیوں تم نے جھوٹے گواہ پیش کئے۔ جس کا نتیجہ بھی ناکامی اور ذلت کے سوا کچھ نہ ہوا۔ کیا اہل دین اور اہل مذہب کے یہی طریق ہوتے ہیں؟

(۹۰۹)

---

[1] جماعت اہل حدیث کا فرقہ غالیہ نے فدائے رسول نام رکھا ہے۔

[2] اِنَّكُمْ لَفِىْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ

[3] کیا لطیف اُردو ہے۔ (ثانی)

میلہ سائیں کانوانوالہ اور توہین اسلام

(از قلم منشی محمد خان گوندل سیف گجراتی (پنجاب))

ناظرین "اہلحدیث"! راقم الحروف عنوان بالا کے تحت چشم دید حالات مع تبصرہ ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔

محل وقوع گجرات (پنجاب) کے شمال مشرق کی جانب ایک مقبرہ بنام سائیں کرم الٰہی کانوانوالہ مشہور و معروف ہے۔ ہر سال ماہ جولائی میں یہاں میلہ کا انعقاد ہوتا ہے۔

اطراف و اکناف۔ دور و نزدیک سے زائرین میلہ میں شمولیت کے لئے آتے ہیں۔ میلہ میں شمولیت کو باعث نجات اخروی خیال کرتے ہیں۔

راقم نے بتاریخ ۲۸ ؍ جون حالات و واقعات کا مشاہدہ اور ملاحظہ کیا ہے۔ ترتیب وار ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

مستورات کی آمد اس میلہ میں مستورات جوق در جوق رنگ برنگ کے کپڑے پہن، سرمہ اور گلگونہ مل کر شامل ہوتی ہیں۔ سائیں کانوانوالہ کے مقبرہ کی چار دیواری کے اندر جوتے اتار کر قبر پر جا کر اپنی جبینیں سجدہ میں ڈال دیتی ہیں اور چومنا چاٹنا شروع کر دیتی ہیں۔ قبر پر سے خاک کو لے کر منہ اور بدن پر متبرک خیال کر کے ملتی ہیں اور پوری آزادی سے ٹہل ٹہل کر میلہ میں تماشہ کرتی اور کراتی ہیں۔

مردوں کی آمد میلہ مذکور میں مرد بھی غول در غول نوع بنوع کے لباس میں ملبوس ہو کر میلہ کی رونق کو دوبالا کرنے کے لئے دور نزدیک سے آتے ہیں آ کر مشرکانہ اور مبتدعانہ کارہائے نمایاں کرتے ہیں

غرض جو بھاتا ہے انہیں سب کو جو ناروا ہے

بزم قوالاں طائفہ قوالاں چار پارٹیوں پر مشتمل تھا۔ ایک گروہ جالندھر سے آیا تھا اور دیگر سہ گروہ ضلع گجرات کے ہی باشندے تھے۔ ایک دو طوائفیں بھی گانے کے لئے آئی ہوئی تھیں۔

قوالی میں ایسے شرک آلودہ شعر پڑھے جاتے تھے کہ الامان والحفیظ۔ راقم چند اشعار برائے آگاہی ناظرین ارقام کرتا ہے۔ آپ ملاحظہ فرما کر ان بدنام کنندگان اسلام کے دعوئے مسلمانی کو دیکھیں۔ ؎

عزیز دید کے پردے کو اٹھا دیکھا
تو احمد کے میم میں مولا چھپا دیکھا

احمد کے میم میں چھپا ہے مولا
کعبوں کا کعبہ ہے روضہ محمد کا

اس کے بعد یوں کہنے لگے ؎

عرش پر شاہ جیلان کو بلایا
پاس بٹھایا سارا راز بتایا

جو تیرے در پر آوے
چور و قطب ہو جاوے

مقبرہ کے اندر زریں حروف میں لکھا ہوا تھا ؎

قسمت سے وصل خدا ہو رہا ہے
خدائی کا پردہ جدا ہو رہا ہے

بزم فرقہ مست قلندراں ایک طرف فرقہ مست قلندر تیرہ چودہ نفوس پر مشتمل دعوئے رہبانیت بیٹھا تھا جنہوں نے حلقہ باندھ رکھا تھا۔ درمیان میں ایک بہت بڑی لکڑی کو آگ لگا رکھی تھی۔ ان کے ہاتھ اور پاؤں کے ناخن ڈیڑھ ڈیڑھ انچ لمبے تھے اور بغلوں کے نیچے تین تین چار چار انچ لمبے بال۔ بعضوں نے سر اور مونچھوں کے بال بھی چھوڑ رکھے تھے اور بعضوں نے سر مونچھ اور داڑھی کے بال بالکل استرے سے منڈوا رکھے تھے اور گلے میں ہندوؤں کی طرح جنجو (زنار) پہن رکھتے تھے مگر رسول عربی کا کلمہ پڑھ کر دعوئ مسلمانی کا کرتے تھے۔ (خدا اسلام کو ایسے نادان پیروؤں سے باامان رکھے۔ آمین۔ سیف) اور جو کام بھی شروع کرتے اس چوب آتشی کے آگے اپنی جبین نیاز کو جھکا اور چوم چاٹ کر کرتے تھے۔

بھنگ و چرس کے خوب دور چلتے تھے۔ بھنگ کو نوش جان کر کے "دماں دم مست قلندر۔ دماں دم مست قلندر" کہتے ہوئے ناچنے کودنے لگ جاتے بیس تیس منٹ اسی شغل میں صرف کر دیتے۔ اور کہتے تھے کہ جو آدمی ایسا نہ کرے یا اسے برا خیال کرے وہ "کافر مطلق" ہے۔ وہ یہ دعویٰ علی الاعلان کرتے تھے کہ ہم جہاں بھی جائیں ہم کو بھنگ بوٹی قدرت خدا سے مل ہی جاتی ہے۔

بزم چرس و بھنگ نوشاں ایک طرف چرس و بھنگ نوشوں کی محفل گرم تھی۔ یہ ان دونوں چیزوں کو بڑے ذوق و شوق سے نوش فرما رہے تھے اور حیا سوز اشعار الاپتے تھے۔

بزم چنگ نوازاں ایک طرف چنگ نواز کھڑے تھے جو چنگ و ستار کے ساتھ گا رہے تھے۔ اور ساتھ ساتھ ناچتے کودتے بھی تھے۔ ان کا گانا شرکیہ اور بدعیہ اشعار سے مبرا نہ تھا۔ علیٰ ہذا القیاس!

اسی طرح کی کئی اور بزمیں اور محفلیں جا بجا قائم تھیں جن میں انواع و اقسام کے نفوس اپنے اپنے کارہائے نمایاں کا مظاہرہ کر رہے تھے جو سراسر تعلیم اسلام کے خلاف تھے۔ ان کے گانے سے کئی لوگ متاثر ہو کر حال میں بدمست تھے۔

زائرین میلہ کا مقبرہ کے ساتھ سلوک جہانات و جہ ذکور قبر پر اپنی اپنی جبینیں جھکانا باعث نجات اخروی سمجھ کر مصروف کار تھے۔ قبر کے ارد گرد چکر لگاتے۔ جب ایک چکر پورا ہو جاتا تو پھر ماتھا ٹیک کر سجدہ کرتے اور سجدے میں پڑے پڑے حاجات طلب کرتے اور منتیں مانتے۔ اور گڑگڑا کر سائیں کانوانوالہ سے استمداد طلب کرتے تھے۔ پانچ پانچ منٹ سجدے سے سر ہی نہ اٹھاتے تھے اور خوب چڑھاوے چڑھا رہے تھے۔ اور ایک صندوقچی میں ہر ایک حسب منشا پیسے ڈالتا تھا۔ کوئی بتاشے، کوئی میٹھی روٹیاں چڑھاتا تھا اور خانقاہ کے مجاور خانقاہ کی آمدنی کھا کھا کر خوب چاک و چوبند اور

کرتے۔ کیا یہ توہین اسلام نہیں تو اور کیا ہے؟

تبصرہ ۱۲ | بھنگ اور چرس نشہ آور اشیاء ہیں اس لئے حرام ہیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ذرا سا نشہ لانے والی چیز بھی حرام ہے۔ اور ان دونوں بوٹیوں میں کافی نشہ ہوتا ہے۔ لہذا حرام ہیں اور تعجب پر تعجب ہے کہ بھنگ و چرس کو پی کر حیا سوز اشعار پڑھتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔

تبصرہ ۱۳ | چنگ و ستار کی ممانعت تبصرہ ۳ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پیش کی جا چکی ہیں۔ ملاحظہ فرمالیں۔

تبصرہ ۱۴ | مردوزن کا قبر پر سجدے کرنا، ماتھے رگڑنا، طواف کرنا، حاجات اور مرادیں طلب کرنا سراسر تعلیم قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (ترجمہ) مجھے پکارو میں دعا قبول کرونگا۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ - ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔

اللہ جس نے ہم کو مشت خاک سے پیدا کیا ہے کیا وہ ہماری مرادیں نہیں بر لا سکتا جو رازق و خالق ہے۔

قادیانی ممبرو! | ان دو مراسلوں میں جو نمونہ امت مسلمہ کا دکھایا گیا ہے۔ اس کی مزید تفصیل معلوم کرنی چاہو تو پیران کلیر، اجمیر اور سب سے زیادہ نمونہ ضلع گونڈہ بستی میں جاکر سالار غازی کا مزار دیکھو کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ مزارات کے واقعات کو سامنے رکھ کر شہری اور دیہاتی مسلمانوں میں بیدینی ترک صلوٰۃ، ترک صیام، بدمعاملگی، ترک اخلاق، کینہ توزی کو بھی ملحوظ رکھ کر یہ بتاؤ کہ یہی مسلمان ہیں جو مرزا صاحب کی تعلیم سے متقی بنے ہیں۔ جن کی نسبت مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ مسلمانوں کو اصلی معنی میں متقی بناؤں۔ اگر یہ لوگ اصلی معنی میں متقی عند اللہ نہیں ہیں جیسا کہ ظاہر ہے ان کی توحید میں خلل ہے تو خدا را انصاف بتاؤ کہ مرزا صاحب کامیاب گئے یا ناکام؟ اگر ان واقعات کو سامنے رکھ کر یہ سچ ہے کہ مرزا صاحب ناکام گئے تو ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم ان کی خدمت میں یہ شعر نذر کریں ؎

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

مسلمان اور نماز فریضہ

(از مولوی نور محمد صاحب نیانوی۔ جہلمی)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

نماز کی ابتدا خدا کی بڑائی و کبریائی سے ہوتی ہے۔ جس کو نمازی اپنے جوارح اور زبان سے ادا کرتا ہے۔ دونو ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر دست بستہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور زبان سے اللہ اکبر کہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام امور دنیوی اور تعلقات ذاتی سے اس وقت دست برداری کی گئی ہے۔ اور سب کاموں سے قطع تعلق کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اپنی شان میں، قدرت میں، ملک میں، ذات میں کوئی اس کی مثل نہیں۔ بلکہ جتنا ہم جانتے اور عقیدہ رکھتے ہیں اس سے بھی بڑا ہے۔ بس معلوم ہوا کہ اب اس کی عظمت و بڑائی کے سامنے جس قدر عاجزی اور بے بسی ظاہر کی جائیگی وہ دوسرے کے لئے ہو ہی نہیں سکتی۔ اس کا پہلا اظہار یہ ہے کہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا ہے۔ یہ ایسی ادا ہے جس سے بے بسی اور نیاز مندی عیاں ہے۔

پھر ہاتھ باندھ کر صرف چپ کھڑے رہنا نماز کا قاعدہ اسلامیہ نہیں ہے۔ اس حالت میں ادب سے کچھ عرض کرنا ہوگا۔ چنانچہ وہ کلمات خدا کی تعریف اور ثنا کے ہیں۔ جن سے عرض معروض شروع ہوتی ہے۔ مختصر طور پر بیان کرتا ہوں۔ غور سے سنئے اور تدبر سے سوچئے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ

یعنی یا الٰہی! تو سب عیبوں سے پاک ہے اور اپنی خوبیوں کے ساتھ ہے اور تیرا نام برکتوں والا ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود قابل پوجنے کے نہیں ہے۔

اس کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر پھر اس کی حمد دوسری طرز میں شروع ہوتی ہے۔ اور اس کی بڑی بڑی صفات و اسماء کا ذکر ہوتا ہے جس کی ابتدا اس آیت سے ہے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

یعنی تمام تعریف اور خوبیاں اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

اس ایک آیت میں اللہ عز وجل کی شان ربوبیت بیان کرتے ہوئے یہ بھی اظہار ہے کہ سب جاندار تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ الحمد للہ خالق العلمین۔ بلکہ یہ بیان ہوا ہے کہ تمام جہانوں کا پرورش کرنے والا ہے۔ یہ امر تو بدیہی طور پر معلوم ہے کہ تمام مخلوقات موجودہ سب اللہ تعالےٰ کی بنائی ہوئی اور پیدا کی ہوئی ہے۔ اب بعد ظہور اور پیدائش کے یہ بتانا اور یاد رکھنا ہے کہ تمام مخلوق کی پرورش اور ان کی حفاظت کون کرتا ہے اور ہماری تمام ضروریات کو کون پورا کرتا ہے۔ کیونکہ انسان کو بعد پیدا ہونے کے اللہ تعالےٰ کی صفت ربوبیت سے واسطہ ہوتا ہے۔ جس کو پرورش کہتے ہیں۔ ادھر بچہ پیدا ہوا ادھر اس کی غذا اس کی حالت کے موافق موجود ہے

تمہارے جیسوں کے حق میں کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

حملہ کرنے جو نکر جائے اسے غازی کہو
مصطفٰے کے نونہالو! کیا یہی اسلام ہے

میں تم لوگوں کو دردبھرے دل سے نصیحت کرتا ہوں ٹھنڈے دل سے تعصب چھوڑ کر اس پر غور کرو جھوٹے پیروں اور غلط گو واعظوں کے پھندوں سے نکل کر میری بات کو سنو!

قبر میں کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔ حشر میں سب تعلقات ٹوٹ جائیں گے ہر ایک آدمی نفسی نفسی کہے گا۔ کسی کا لحاظ کسی کا تعلق وہاں کام نہیں آئیگا پس قبر اور میدان محشر کو سامنے رکھ کر اس فعل قبیح اور اس کی حمائت کرنے سے توبہ کرو۔ ظالم اور اس کے حامی مظلوم سے معافی مانگیں تو ان کے حق میں اچھا ہوگا۔ ورنہ یاد رکھیں ؎

قریب ہے یارا روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکاریگا آستین کا

(عبداللہ۔ ثانی)

مقدس رسولؐ (جدید اڈیشن) آریوں نے ایک دل آزار رسالہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات پر سخت ناپاک اعتراضات کئے۔ جس کا نام تھا "رنگیلا رسول" اس نامعقول رسالہ کا معقول، مدلل اور متین جواب "مقدس رسولؐ" کے نام سے حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب نے دیا تھا۔ اسکے مطالعہ کے بعد اسلامی پریس اور اکابرین ملت نے مولانا کو خراج تحسین ادا کیا تھا۔ محبت رسول کا برائے نام دعویٰ کرنے والوں میں سے آج تک کسی نے جواب نہیں دیا۔ کاغذ، کتابت اور طباعت اعلےٰ۔ قیمت صرف ۸؍ محصول ڈاک علیحدہ۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

بقیہ مضمون از صفحہ ۹

غرضیکہ اس خانقاہ پر بموقع عرس و میلہ اور ہر جمعرات شریعت مطہرہ کے خلاف کام ہوتے ہیں۔

گذارش سیف | معزز ناظرین! راقم نے سطور بالا میں چشم دید حالات میلہ کو آٹھ حصص میں تقسیم کر کے پیش ناظرین کیا ہے۔ اب نمبروار تبصرہ کرتا ہے۔ ناظرین بغور مطالعہ فرمائیں۔

تبصرہ ۱ | مخبر صادق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت فریضہ حج بغیر محرم کے ادا نہ کرے نہ ہی اذان دے اور نہ ہی بلند آواز سے بولے۔ بازار سے گزرے تو اپنے بدن کا ستر کرے۔

لَعَنَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم زائراتِ القبور۔ (ترجمہ) لعنت فرمائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبور کی زیارت کرنے والی عورتوں پر (مسند احمد)

جب رئیس الانبیاء صلے اور عرس پر جانیوالی عورتوں پر لعنت فرماتے ہیں تو کون ہے جو اس کو باعث نجات ثابت کرے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے لاتجعلوا قبری عیدا۔ میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا (عرس اور میلہ نہ کرنا)

امت سے یہ فرماکر جناب باری میں دعا کی:-
اللّٰھم لاتجعل قبری عیدا (مشکوٰۃ)

خدایا تو ایسا نہ کرنا کہ لوگ میری تربت کے ساتھ وہی عمل کرنے لگیں جو بت پرست اپنے بتوں کے ساتھ کرتے ہیں۔

جب رحمۃ اللعالمین مستورات کو زیارت القبور (میلے اور عرس وغیرہ) سے منع فرماتے ہیں۔ ؎

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا میری قبر پر سر کو خم تم

غضب ہے کہ جب عورت فریضہ حج پر اکیلی نہیں جا سکتی تو کیا پیر کے مقبرے، مجرے اور میلوں پر تنہا و مجرد جا سکتی ہے۔

تبصرہ ۲ | مردوں کے لئے بھی میلوں اور عرسوں پر جانے کی سخت ممانعت احادیث بالا میں آئی ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

روی عن ابی حنیفۃ انہ قال لایجصص القبر (عالمگیری) (ترجمہ) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پکی قبر نہ بنائی جائے۔

جب پکی قبر بنانا منع ہے تو قبہ بنانا جائز ہے اور نہ ہی میلے وغیرہ جائز ہیں۔ سفر بہ نیت زیارت سوائے بیت الحرام، بیت المقدس اور مسجد نبوی کے ناجائز ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو بخوشی میلوں اور عرسوں پر جاکر خلاف شریعت مطہرہ کام کرتے ہیں۔ ؎

مسلمانو ذرا سوچو تو دل میں
پھنسے ہو کس طرح تم آب و گل میں

تبصرہ ۳ | رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قوالی سے منع فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

میری امت میں ضرور ایسے لوگ ہونگے جو ریشم شراب اور آلاتِ لہو (باجہ۔ طنبورہ۔ سارنگی وغیرہ) کو حلال سمجھیں گے (بخاری)

دوسری حدیث:- میری امت میں سے بعض لوگ ایسے غرق ہونگے اور ان کی صورتیں مسخ ہونگی۔ یہ عذاب تب ہونگے جب گانے والی عورتیں اور آلات لہو (باجہ سارنگی) ظاہر ہونگے۔

اس میلہ میں قوالوں کے پاس طنبورہ، باجہ، سارنگی وغیرہ تھے جو احادیث بالا کی رو سے باعث عذاب ہیں (خدا قوم مسلم کو اس سے محفوظ رکھے)

تبصرہ ۴ | اور جو اشعار قوالوں نے بوقت قوالی گائے ہیں ۴ میں ملاحظہ فرمالیں۔ کیا یہ توہین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ نبی سے اٹھاکر خدا بنا دیا ہے۔ اور شاہ جیلاں کو بھی معراج کرا دیا ہے۔ روضہ رسول کریم کو کعبوں کا کعبہ بنا دیا ہے۔

تبصرہ ۵ | مست قلندروں کے تمام کام شریعت محمدیہ کے سراسر خلاف ہیں۔ آپ ۵ ملاحظہ فرمالیں۔ تعجب ہے کہ جو کام بھی کرتے تھے جو بآتشی کے آگے سجدہ کرکے

فتاویٰ

س نمبر ۱۳۴ } ہمارے شہر میں قریباً ۵۰ مساجد احناف کی ہیں اور صرف ایک ہی مسجد اہل حدیث کی ہے۔ مسجد اہل حدیث کے بعض مقتدی احناف کا وقت نماز مقرر کرنا چاہتے ہیں اور بعض اہل حدیث افراد کا خیال ہے کہ اس مسجد میں اول وقت نماز جماعت ہونی چاہئے۔ ان دونوں میں سے حق پر کون ہے؟ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ دیگر مساجد کی طرح اخیر وقت رکھا جائے۔ بدیں صورت بعض اہل حدیث اپنے صحیح وقت پر مسجد اہل حدیث میں جماعت کرا لیتے ہیں اور امام صاحب دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر جماعت کراتے ہیں۔ ان دونوں میں سے حق پر کون ہے؟ نیز کیا ہمیشہ ہمیشہ کے واسطے صلوٰۃ کا آخری وقت رکھا جاوے یا اول وقت (۲) آنحضرت صلعم آخر وقت میں نماز پڑھا کرتے تھے یا اول وقت میں۔ (۳) آپ کے زمانہ میں آجکل فجر، ظہر اور عصر کتنے بجے ہوتی ہے۔ بینوا توجروا۔

(سائل خدا بخش)

ج نمبر ۱۳۴ | نماز اول وقت ادا کرنی افضل ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اول وقت پڑھا کرتے تھے۔ جواز کے لئے صرف آپ نے اخیر وقت پڑھی۔

نوٹ } اہل حدیث جماعت کو چاہئے کہ اپنی نماز کا اول وقت رکھیں۔ جس کا فائدہ مزید ثواب کے علاوہ یہ بھی ہوگا کہ اگر بعض اوقات کسی کو اپنی مسجد میں جماعت نہ ملے تو حنفیوں میں جا کر با جماعت ادا کر سکے۔ اللہ اعلم!

س نمبر ۱۳۵ } زید نماز فرائض کے علاوہ سنن موکدہ کبھی پڑھتا ہے اور کبھی ترک کر دیتا ہے بکر کہتا ہے کہ زید سنت موکدہ کا تارک ہے اس لئے وہ گنہگار ہے اور اگر وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جدا ہے جیسا در حدیث من اعرض عن سنتی فلیس منی سے ثابت ہے۔ عمر کہتا ہے کہ تساہل کے سبب سنت موکدہ کا تارک ہے نہ وہ گنہگار ہے اور نہ اس حدیث شریف مذکور کی زد میں آتا ہے بلکہ وہ بحیثیت ساتھ اس حدیث کے ایک اعرابی نے سوال کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو فرائض اسلام بتلا دیجئے تاکہ میں عمل کروں اور جنت مل جاوے تو آں حضور صلعم نے اوس کو فرائض کی تلقین فرمائی اوس نے کہا قسم خدا کی اسے نہ کم کرونگا اور نہ زیادہ جب وہ چلا تو آپ نے فرمایا۔ جس کو جنتی دیکھنا ہو وہ اس اعرابی کو دیکھ لے۔ تو دریافت طلب یہ ہے کہ زید گنہگار ہے کہ نہیں؟

(سائل خریدار اہلحدیث نمبر ۱۰۲۸۶)

ج نمبر ۱۳۵ } ترک اور چیز ہے اعراض اور شئے ہے۔ اعراض کے معنے منہ پھیر لینے کے ہیں یعنی کراہت کے ساتھ منہ پھیر لینا اس لئے کبھی کبھی سنتوں کو ترک کرنے والا اس حدیث کا مصداق نہ ہوگا۔ صورت مسئولہ میں بکر کا قول اقرب الی الصواب ہے۔ اللہ اعلم!

س نمبر ۱۳۶ } ہندوؤں کے دیوتا مثل رام لچھمن بھیشم گنیش مہادیو ہنومان و رام چندر وغیرہ لوگ موحد تھے یا مشرک۔ جہنمی ہونگے یا بہشتی۔

(علی حسن خان از برہنڈہ)

ج نمبر ۱۳۶ } اس کا جواب قرآن مجید نے بزبان موسےٰ علیہ السلام دیا ہے علمہا عند ربی۔ ان (قرون اولیٰ) کا علم میرے رب کے پاس ہے۔ ہمیں اس بات کا حکم نہیں ہے کہ پہلوں کا حال معلوم کریں۔

س نمبر ۱۳۷ } جو مسلمان مال رکھ کر کسی مسلمان کی وقت پر عزت نہیں بچاتا یا جلد زمین نہیں بچاتا۔ حالانکہ وہ مسلمان زیور و قرآن و حدیث ضمانت اور گرو میں دیتا ہے وہ مالدار خدا کے نزدیک کیسا ہے۔ (سائل مذکور)

ج نمبر ۱۳۷ } قرض خواہ کو قرض دینا نہ دینا دینے والے کی رائے پر ہے اس لئے اس امر میں فتویٰ شرعی یہی ہے کہ حتی الوسع مسلمان مسلمان کی اعانت کرے تو اجر عظیم کا حقدار ہوگا لیکن سوال سے یہ معلوم نہیں ہوا کہ قرضخواہ کیسا ہے۔ ادا کرنے والا ہے یا لے کر کھا ہی جاتا ہے اس لئے جب تک اس کا حال معلوم نہ ہو فتویٰ مکمل نہیں ہو سکتا۔ اللہ اعلم!

س نمبر ۱۳۸ } میں ہندو لوگوں سے اپنا تعلق بہت رکھتا ہوں۔ جن سے ان کی روٹی و سالن پکی ہوئی کھاتا ہوں آیا جائز ہے یا نہ جائز۔ روٹی پکی جائز ہے۔ بھاجی بھی جائز ہے یا نہیں؟

(اللہ داد موضع چین مونڈہ)

ج نمبر ۱۳۸ } اگر روٹی سالن میں کوئی ممنوع چیز نہ ہو اور برتن بھی پاک ہوں اور اشیاء ستھرے طور پر پکائی گئی ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

س نمبر ۱۳۹ } میں چونکہ ارموضع ہوں۔ میرے نزدیکوں میں سے بعض سکھ ہیں۔ میں خود ذبح کرتا ہوں اور میرے روبرو بھاجی و روٹی تیار ہوتی ہے اگر مجھے اس میں سے کھانا پڑے تو جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج نمبر ۱۳۹ } ذبیحہ بھی اپنے ہاتھ سے کیا اور پکا بھی سامنے تو کھانے میں کیا حرج ہے۔ اللہ اعلم!

س نمبر ۱۴۰ } میں اور میرا بھائی ہر دو اکٹھے ہیں۔ میں نمازی اس کو بہت نصیحت کرتا ہوں۔ لیکن بھائی نماز نہیں پڑھتا بعض دفعہ پڑھتا ہے۔ کیا اکٹھے رہنا جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج نمبر ۱۴۰ } اکٹھے رہو اور نصیحت کرتے رہو کبھی نہ کبھی اثر ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے: ان مخالط الناس خیر من ان تجانبھم۔ لوگوں میں مل کر رہنا الگ ہو جانے سے بہتر ہے۔ واللہ اعلم!

نوٹ:۔ باقی سوالات مع جوابات کے آئندہ اشاعت میں درج ہونگے۔

اس کا بنانے والا وہی رب العلمین ہے جو ہر جاندار کی اسی طرح پرورش کرتا ہے۔ پرورش صرف کھانے پلانے سے ہی نہیں ہوا کرتی بلکہ تمام ضرورتوں کے پورا کرنے اور ہر حالت کی نگرانی و حفاظت سے ہوتی ہے۔ انسان کو کھانے پینے سے زیادہ ہوا کی ضرورت ہے۔ ہر وقت ہر آن اسکو ہوا بذریعہ سانس اپنے اندر پہنچانی پڑتی ہے جب وہ گرم ہو جاتی ہے دوسرے سانس سے اس کو باہر نکالنا پڑتا ہے۔ یہ قوت ہوا کے کھینچنے کی اور جو ہوا جسموں کے اندر پہنچ کر اپنا اثر کرتی ہے جس کے بغیر کسی جاندار کا گزر نہیں ہے اس نے پیدا کی اور کس کی یہ محکوم اور مامور ہے۔ اگر ہم اس کو قدیم کہیں جیسا کہ بعض اصحاب بے سمجھے کہہ دیا کرتے ہیں تو ہم کو اس کا سبب بھی بتانا پڑے گا۔ جبکہ ہوا بھی خدا کی طرح قدیم ہے۔ نعوذ باللہ من ھذہ العقیدۃ۔ تو کیا سبب ہے کہ خدا پیدا پر قادر ہوا اور اس کی قدرت کے سامنے مادہ عاجز ہو گیا۔ جس طرح خدا نے چاہا اس کو قید کر دیا۔ مرکب عناصر سے وجود کو بنا کر ان کو خطاب کیا یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الآیۃ۔ یعنی اے لوگو اپنے پالنہار کی بندگی کرو۔ اس کی کوئی وجہ و سبب نہیں جبکہ مادہ اور روح خدا کی طرح قدیم ہیں۔ پھر وہ خدا کے ماتحت اور محکوم ہو کر مقید رہیں اسلامی کی تعلیم ایسے خدشات سے پاک ہے لہٰذا اسلام کی ضرورت فرقوں کو ہے۔ ہم سب پھر اس کو پیش کرتے ہیں۔ مذہب اسلام جس کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ اس کا نام خدا نے رکھا ہے جو دیگر مذاہب کو حاصل نہیں۔ خدا کی ربوبیت کا فیض ہے جو بندوں کے لئے عام ہے۔ جو چاہے اسلام میں داخل ہو کیونکہ خدا کے سب بندے ہیں۔ اور اسلام خدا کا مقرر کیا ہوا دین ہے۔ اسکے بندے اس کے دین کو قبول کریں۔ یہ آیت شریف الحمد للہ رب العلمین سورہ فاتحہ کی پہلی آیت ہے۔ معنی پر غور کرنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسکو اولیت

حاصل ہے۔ اس کی ترتیب میں اسی آیت کو پہلا رتبہ حاصل ہے۔ جیسا کہ بندہ کو بعد پیدا ہونے کے سب سے پہلے ربوبیت اور پرورش کی ضرورت ہے۔ بندہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان اور بڑائی بیان کرے کہ تمام جہان پر اس کی عظمت کا سایہ ثابت ہو جائے اور تمام مخلوق اس کی محتاج معلوم ہونے لگے تو اس سے بڑھ کر بندہ اپنا عجز اور خدا کی بڑائی اور عظمت کیا بیان کر سکتا ہے۔ اس میں بھی خدا کی رحمت و نعمت شامل ہے کہ ایسے مختصر کلمات میں اتنی بڑی عظمت اور خوبیاں اللہ تعالیٰ کی بیان کرنا انسان کا حوصلہ و لیاقت نہیں ہے۔ یہ مضمون بھی اللہ تعالیٰ نے بندوں کو خود ہی تعلیم فرمایا ہے جس سے وہ اپنے رب کی بڑائی اور خوبیاں بیان کر رہے ہیں۔ اس کے بعد الرحمن الرحیم دوسری آیت سورہ فاتحہ کی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں اور رحم و تحمل کا ذکر ہے۔ یعنی بخشش کرنے والا نہایت مہربان۔ گناہ بندہ پردہ پوشی کنندہ۔ اس کی شان ہے اسی کے سایہ رحمانیت میں نیک و بد بسر کر رہے ہیں۔ اگر وہ اپنی حکومت سے نافرمانیوں کا بدلہ فوراً لیتا اور نافرمانوں پر کوئی عذاب۔ مرض۔ مذہب دکھ نازل کرتا تو دنیا میں بھی منہ دکھانے کی جگہ نہ تھی۔ مثلاً کوئی شخص نماز ترک کرتا تو فوراً اس کے بدن پر پھوڑے ہو جاتے یا مونہہ پر سیاہ داغ پڑ جاتے تو کس قدر ندامت و ذلت کا موقعہ تھا۔

وھو الحلیم فلا یعاجل عبدہ بعقوبتہ لیتوب من عصیان۔ یعنی وہ تحمل و برداشت کرنے والا ہے کہ بندہ کو گناہ کرنے پر فوراً نہیں پکڑتا بلکہ مہلت دیتا ہے تاکہ اپنے گناہ اور نافرمانی سے توبہ کر کے باز آجاوے۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ یہ اس کی صفت رحمانیت کا ہی مقتضا ہے کہ بندوں سے وعدہ فرماتا ہے:-

وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحاً ثم اھتدیٰ۔ یعنی میں بخشش دینے والا ہوں اس شخص کے جملہ گناہوں کو جو باز آجاوے اور اپنے رب سے سچا معاملہ رکھے اور عمل اپنے رب کی مرضی کے موافق کرے اور درست و سیدھا راہ جائے غور ہے کہ بندوں کی طرف سے گناہ آسمان کو چڑھتے ہیں اور اس کی طرف سے مغفرت و رحمت کی بارش ہے۔ اگر وہ کسی نافرمان کی توبہ قبول نہ کرتا تو کسی کی زبردستی نہ تھی کوئی کچھ نہ کر سکتا تھا یہ اس کی رحمت ہے کہ توبہ کے قواعد اور طریقے سکھا دئیے تاکہ اپنے سایہ رحمانیت میں بندوں کو امن و امان سے داخل کرے۔ کیونکہ نافرمان اس قابل نہیں ہوتا کہ اس پر رحمت کا نزول ہو۔ لہٰذا پہلے نجاست عصیان کے دور کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ پھر پاک و صاف رہنے کی تاکید ہے کہ اعمال صالحہ سے تعلق رکھے اور یہ نہ ہو کہ آج توبہ ہے کل پھر وہی کام ہے بلکہ تائب بندہ کو درست رہے اور ہدایات کے موافق کام کرے۔ یہی توبہ کی صورت ہے۔ ورنہ وہ توبہ در اصل توبہ نہیں ہے کہ جس کے بعد اصلاح اپنے بدعملوں کی نہ ہو۔ چنانچہ دوسرے مقام پر ارشاد رب العلمین موجود ہے۔

اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللاعنون

یعنی جنہوں نے خدا کی نافرمانیاں کیں ان لوگوں پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہے اور فرشتے بھی ان پر لعنت کرتے ہیں۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں وہ ایمان والوں کے بھی دشمن ہیں۔ جن پر خدا لعنت کرے ان پر اس کے بندوں کی بھی لعنت ہے۔

پھر اس کے بعد فرمایا:-

الا الَّذِیْنَ تَابُوْا واصلحوا وبینوا فاولئک اتوب علیھم وانا التواب الرحیم

یعنی جن لوگوں نے توبہ کر لی اور اپنے عملوں کو درست کر دیا اور بیان کر کے ظاہر کر دیا۔ پس ان لوگوں پر میں متوجہ و مہربان ہو جاتا ہوں اور میں بڑا رحم کنندہ ہوں۔ اس سے بھی صاف ظاہر ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی توبہ اور پکے تائب کو اچھی طرح ظاہر کر دیا ہے کہ جس میں کسی کو شک نہ ہو۔ یہ رب العلمین کی کمال

ملکی مطلع

خدا اس خواب کو سچا کرے

کسی ہمدرد مسلمان کو (گویا) خواب میں دکھایا گیا کہ ہندوستان کا شمالی حصہ (یعنی پنجاب کشمیر، صوبہ سرحد، سندھ، اور بلوچستان) جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں اپنے اندر بعض خصوصیتیں رکھتا ہے اس لئے انتظامی حیثیت سے ایک الگ ملک قرار دیا جائے۔ جس کا نام "پاکستان" رکھا جائے۔

اسی خواب میں (گویا) دوسرا حصہ یہ دکھائی دیا کہ دنیا کے کل مسلمان چونکہ بحکم اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ آپس میں بھائی بھائی ہیں اس لئے اُن میں وحدت اسلامی کی تحریک پھیلائی جائے جس کا نام "پان اسلام ازم" ہے۔ ہم تو ان دونوں باتوں کو خواب ہی سمجھتے تھے مگر ہمارے مہربان (آریوں) کو یہ خواب حقیقت نظر آیا۔ اس لئے وہ چونک پڑے کہ مبادا یہ خواب سچا ہو جائے۔ چنانچہ اس کی پیش بندی کرنے کو انہوں نے ایک لمبا مضمون لکھا ہے جو قابل دید و شنید ہونے کی وجہ سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"آریہ مسافر" لاہور لکھتا ہے:۔

"ہمارے ہموطن مسلمانوں میں پاکستانی تحریک کا گذشتہ صدی سے خیال اُجاگر ہوا اور انہوں نے اپنے آپ کو پستی کے بعد بلندی کی طرف اُٹھنے کا خواب دیکھا۔ اور خیال ہی خیال میں یہ جان لیا کہ کھوئی ہوئی حکومت۔ مٹی ہوئی سطوت اور گم کردہ طاقت کو واپس لانے کے لئے وہ ہتھیار کام نہیں دے سکتے۔ جو آج سے پانچ سات صدی پہلے کام دیتے تھے۔ یورپ کی طاقتیں اسلامی دنیا پر اپنا اقتدار جما چکی تھیں اور مسلمانوں کو دن بدن محسوس ہو رہا تھا کہ ہم حاکم نہیں رہے محکوم بن گئے ہیں ہماری کوئی آواز نہیں اور نہ ہی وہ پرانا اقتدار فی الفور واپس آسکتا ہے جس نے تواریخ عالم پر اسلام کی چمکنے والی تلوار کی بے پناہ حرکت کا باب وا کیا تھا۔

ٹرکی بیمار تھا۔ مصر اسیر تھا۔ عرب مُردہ تھے۔ ہندوستان غلام تھا۔ ایران میں قوت نہیں تھی۔ اور افغانستان کے علاوہ مراکش اور ٹیونس وغیرہ کی پوچھتے ہی کیا ہو۔ ان طاقتوں کے بل پر اسلام کا پھر زندہ قوموں پر مسلط ہونا مشکل دکھائی دے رہا تھا۔ ایسی حالت میں جمال الدین افغانی نے اپنی شعلہ زا تحریک کے بل پر اسلامی ممالک میں اتحاد و اتفاق کی روح موجزن کرنے کے لئے عدیم المثال جسارت کا ثبوت دیا اور بتلایا کہ مفلوج اور غلام مسلمان متحدہ ہو کر اور ایک عالمگیر اسلامی اتحاد کی تحریک کے معاون بن کر اُٹھ سکیں گے اور اُٹھ کر یورپ کو کچل سکتے ہیں جس نے مسلمانوں کو اسیر کرنے کے لئے سیاسی بیڑیاں ایجاد کی ہیں۔

پان اسلام ازم کے محرک کی تجویز پر مصر ہندوستان اور ترکستان میں صاد کیا گیا۔ اور اس شخص نے مردہ مسلمانوں کے جسم میں چنگاری چھوڑنے کا کمال کر دکھلایا خوابیدہ مسلمان نیم خوابی حالت میں کتنے ہی روح فرسا خواب لینے لگ گئے اور یہ سوچنے لگ پڑے کہ مسلمانوں کے عالمگیر اتحاد کے لئے یہ ضروری ہے کہ ستلج سے لے کر مراکو تک ایک متحدہ اسلامی نیشن کی بنا ڈالی جائے اور اسی کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہندوستان میں پاکستانی تحریک شروع کر دی جائے۔

ان خیالوں کا ہی اثر ہے کہ آج مسلمان تواریخی اور جغرافی طور پر ہندوستان کے حصے بخرے کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور اقلیت ہوتے ہوئے اکثریت کے سامنے غرا رہے ہیں۔ حکومت اسی جذبہ کو اشتعال دینے کے لئے پیٹھ ٹھونک رہی ہے اور فرقہ داری کی فضا پیدا کر کے ان کے سامنے وہ منظر لا رہی ہے مرحوم اقبال بھی پاکستانی تحریک کے منادوں سے ایک تھے اور وقت آنے پر علی برادران نے بھی اس تحریک میں شامل ہو کر کرشمے دکھلائے۔ کانگرس کی مسلم نواز پالیسی نے گورنمنٹ انگلشیہ کو مجبور کیا۔ جس کی وجہ سے سندھ اور سرحد کو الگ الگ صوبجاتی خود مختاری مل گئی۔ ابھی پچھلے دنوں مسٹر خلیق قریشی رُکن مجلس پاکستان لائل پور نے اپنے دو مقالے روزنامہ "احسان" میں شائع کروائے ہیں۔ ان میں سے آخری مضمون میں جغرافیائی اور قدرتی خواب بھی پیش کیا۔ اور بتلایا ہے کہ

"پاکستان ہندوستان سے علیحدہ ملک ہے":

دیکھنا یہ ہے کہ اس علیحدہ ملک میں ہندوستان کے کونسے خطے آتے ہیں۔ اس کے لئے کشمیر، پنجاب، سرحد، بلوچستان اور سندھ پر نظر رکھی ہے۔ اس خواب میں دریاؤں کی حد بندی اور مسلمانوں کی اکثریت کا خواب لیا گیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ چونکہ ان ممالک میں مسلمانوں کو ہوا راس آتی دکھائی دیتی ہے۔ اس لئے کیوں نہ کہا جائے کہ پاکستان ہندوستان سے علیحدہ ملک ہے۔

پاکستان کی تحریک کو منڈھے چڑھانا اور ہندوستان میں ایک الگ مسلم ایمپائر بنا لینا خواب سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ انگریز بلی کا دودھ پی کر نہیں پلے وہ ہندوستان کے مسلمانوں کو کتنے ہی لالچ دیتے رہیں مگر جبکہ وہ فلسطین میں اپنی آئی پر آئے ہوئے عربوں کی پروا کرنے سے رہے تو وہ ہندوستان میں پاکستان کے قیام کو کیسے مفید سمجھتے ہیں۔ اور پھر ان لوگوں کے ہاتھ میں ان صوبوں کو سونپ دینا جن میں حکومت کی اہلیت کا جذبہ ہی ندارد ہے کے مصداق ہو۔ اسی پاکستانی خبط نے کشمیر کے خلاف ایک عالمگیر محاذ کھڑا کر دیا تھا اور احراریوں کی قوم پرست جماعت بھی بیکاری کے دور میں پاکستانی خیال کو لے کر ڈٹ کھڑی ہوئی تھی۔ لاکھوں افراد کا اس ایجی ٹیشن میں نقصان ہوا۔ مگر انگریز نے ان

متفرقات

کمی اشاعت پر توجہ | ماہ اگست میں اخبار کی مزید ترقی کی بجائے کمی واقع ہوئی۔ اعیان اہلحدیث کو اس کی توسیع اشاعت میں کماحقہ کوشش کرنی چاہئے۔

نور توحید | سابقہ پرچہ میں رسالہ نور توحید کی روانگی کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ جن حضرات نے محصول ڈاک ادا کیا ہوا تھا ان کی خدمت میں پیڈ بیکٹ بانداز سیہ ڈاک نمانہ ۳/۲۸ کو روانہ کئے گئے ہیں۔ نیز بعض حضرات کو ریلوے پارسل بھیجے گئے ہیں۔ دیگر احباب بھی بہت جلد طلب کرلیں ورنہ شمع توحید کی طرح ختم ہونے پر شکایات معاف

رسالہ تبلیغ | کا ڈیکلریشن حاصل کرنے کے لئے درخواست کی ہوئی ہے اور اس کے نمبر ۴۔۵۔۶ مسائل ثلاثہ (اماد زمان۔ تبدیلی منتظر اور مجدد دوراں) عالمانہ انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ کتابت کیلئے کاتب کو دیئے گئے ہیں۔ شائقین تسلی رکھیں۔

(شیر سیالکوٹی)

مدرسہ دینیہ میسور | سید احمد صاحب میسوری جو پرجوش اہل حدیث ہیں۔ میسور شہر میں ایک مدرسہ دینیہ اہل حدیث جاری کرنے بلکہ اس کام کے لئے وہ دورہ کر رہے ہیں۔ ہمدردان سے امید ہے کہ وہ ان کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ امداد پتہ ذیل پر بھیجی جائے:۔

حاجی عبید اللہ۔ میونسپل کمشنر۔ بنگلور

طبیہ کالج | حکیم محمد علی صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ امرتسر میں طبیہ کالج دوبارہ جاری ہو گیا ہے۔ مفصل حالات کے لئے ار کا ٹکٹ بھیج کر پراسپکٹس طلب کریں۔ پتہ:۔ حکیم محمد علی۔ کٹڑہ جہاں سنگھ امرتسر

مولانا عبدالنور صاحب | کی علالت کی وجہ سے ہم لوگ بڑے تردد و تفکر میں مبتلا ہیں۔ ناظرین کرام مولانا کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(ابونعمان محمد فضل الرحمن متعلم مدرسہ دار التکمیل مظفر پور) اللهم اشفه شفائك و داوه بدوائك۔

فریاد بیوہ | مولوی محمد الدین گجراتی مرحوم کی بیوہ بچوں کی پرورش کے لئے ناظرین اہلحدیث عموماً اور اصحاب خیر خصوصاً حسب دستور سابق توجہ فرمائیں امداد اس پتہ پر ہو:۔ غلام فاطمہ بیوہ مولوی محمد الدین محلہ نور پور ارائیاں مشرقی گجرات پنجاب

غریب فنڈ | میں اس ہفتہ کوئی رقم نہیں آئی۔ ماہ رجب میں اصحاب خیر عموماً صدقات و خیرات دیا کرتے ہیں۔ ان مصارف میں غریب فنڈ کا بھی خاص طور پر خیال رکھیں۔

مہلت یافتگان

کی خدمت میں اطلاعاً گذارش ہے کہ جس طرح آپ حضرات کے مہلت طلب فرمانے پر حسب طلب مہلت دی گئی ہے۔ اسی طرح آپ بھی اس پرچہ کو ملتے ہی اپنی اپنی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ ورنہ بعد ختم میعاد اخبار بند کرنا پڑیگا۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

مقدمہ وقف اہل حدیث | فیض آباد کی اپیل جو چیف کورٹ لکھنؤ میں دائر ہے اوس کے آخری فیصلہ کی تاریخ قریب ہے۔ اس جائداد سے ایک مدرسہ ۲۲ سال تک بغیر کسی چندہ کے جاری رہ کر اب بند پڑا ہے۔ یہاں کے دو چار غریب اہل حدیث بالکل کچھ نہیں کر سکتے۔ اس جائداد اور مدرسہ کو تلف ہونے سے بچایئے۔ اہل کرم سے امید ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اس فنڈ میں رقوم عطا فرمائیں گے۔ سب سے پہلی رقم جناب حاجی عبدالرؤف صاحب مئو ضلع الہ آباد سے مبلغ عہ وصول ہوئی ہے۔ جزاہ اللہ! راقم خادم دین:۔ محمد یوسف شمس محمدی دفتر اہل الذکر فیض آباد۔

یاد رفتگان | میرے والد ماجد اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور اسکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ (راقم قطب الدین ہیڈ ماسٹر بعد بیسر ضلع ہوگلی)

حج کمیٹی صوبہ سرحد

حاجیوں کے مفادات سلسلہ میں صوبہ سرحد کی حج کمیٹی نے گذشتہ سال سے اب تک ریلوے مراعات اور کامران کی فیس کی معافی کے لئے پرزور پروپیگنڈا کرتے ہوئے پی لوکل گورنمنٹ کے ذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا اور نیز مسلم ممبران مرکزی اسمبلی کی خدمت میں متعدد یادداشتیں تحریر کیں۔ آخرکار کامران کی فیس کی معافی کا مسئلہ تو اجلاس اسمبلی میں پیش ہو کر اللہ کے فضل سے حل ہو گیا ہے۔ جس کی بابت شملہ سے سر ضیاء الدین احمد اور مسٹر عبدالقیوم خان نے تحریر فرمایا ہے کہ اجلاس اسمبلی میں مسٹر گرجا شنکر باجپائی نے حکومت کی طرف سے اعلان کر دیا ہے کہ آئندہ کامران کی فیس -/8 کی بجائے -/3 ہوگی یعنی پانچ روپیہ فی حاجی فیس کم ہو گئی ہے۔ بحمداللہ کہ یہ مسئلہ کچھ نہ کچھ تو حل ہو گیا۔ اب خدا کرے کہ ہماری دوسری تجویز ریلوے مراعات کی بھی جلد ہی اسمبلی کے اجلاس میں پیش ہو کر منظور ہو جاوے تاکہ حاجیوں کے لئے رعایتی واپسی ٹکٹ ریلوے کو جاری کرنے کا حکم دیا جاوے اور نیز تبرکات زمزم و کھجور کا کرایہ ریل معاف ہو جائے۔ اس لئے استدعا ہے کہ ہر مسلم عموماً و اخبارات اور معتقدر احباب خصوصاً ہماری اس تجویز کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے پُرزور پروپیگنڈا کر کے ماجور ہوں۔ تاکہ کامیابی ہو جاوے۔ فقط

راقم حاجی مہر برکت علی سیکرٹری پراونشل حج کمیٹی صوبہ سرحد۔ پشاور

شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ نمونۃً چند کتب کی عارضی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:-

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	۱۲ عہ
زاد المعاد۔ ابن قیم سفید	۳	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	۳ /۱۲
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	۲ /۱۲		
تفسیر روح المعانی کامل طبع مصر	عہ /۱۲	نسیم الریاض شرح شفا بر حاشیہ شرح شفا ملا علی مصری	۶
تفسیر فتح القدیر شوکانی	۱۲ سعہ		

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

(منگوانے کا پتہ)
مینیجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار، دہلی

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؍۔ آدھ پاؤ ۲؍۔ پاؤ بھر ۹؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

(۹۱۷)

تازہ شہادات

جناب قاری احمد سعید صاحب از بنارس: اس سے قبل کئی مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں جو مفید ثابت ہوئی ایک چھٹانک اور وی پی ارسال فرمائیں" (یکم جولائی ۱۹۳۸ء)

جناب محمد غنی اللہ خان صاحب نورپور: "آپکی تیار کردہ مومیائی نے ہم سب کے لئے مسیحائی کا کام کیا۔ اب ایک پاؤ اور ارسال فرمائیں" (۲۶۔ جولائی ۱۹۳۸ء)

جناب عبدالرحمٰن خان صاحب والدباڑی: "آپکے پاس سے بہت دفعہ مومیائی منگوائی گئی۔ الحمد للہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ جناب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ آدھ پاؤ اور بھیج دیں" (۱۳۔ جولائی ۱۹۳۸ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

لوگوں کی کہاں تک اس سلسلہ میں مدد کی وہ ہر ایک پر اظہر من الشمس ہے۔ اب یہ خیال جمانے رہنا کہ ہندوستان میں پاکستان کی بنا ڈالنا آسان ہے، ایک خواب سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔

اس وقت حالات نے پاکستانی صوبوں میں مسلمانوں کو اکثریت تک پہنچا دیا ہے اور اہلیت و نااہلیت کے سوال کو نہ چھونے کی وجہ سے مسلمانوں کو دونوں کی قوت دستیاب ہوگئی ہے۔ کیا اسلئے ہندوستان میں پاکستان کے قیام کا خیال کیا جا سکتا ہے؟ یہ سوال جس کا سیدھا اور صاف جواب بالکل آسان ہے اور یہ بھی درست کہ اگر دائمی طور پر انگریز اسی طرح بنے رہیں تو حکومت کیسے کر سکیں سیاسیات کے آثار چڑھاؤ، مسلمانوں کی نازبرداریاں اور مدد وغیرہ کی کارگذاریاں انگریزوں کے سامنے ہیں۔ ایسے روشن حقائق کی موجودگی میں حکومت اتنی بدھو نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کو پاؤں مضبوط کرنے کا موقع دے۔ اور اگر دیا جائیگا تو انگریزی آقاؤں کا حکومت کرنا ممکن نہیں ہو سکیگا چونکہ ایسا ہونا آسان نہیں اور مطالبات سے حکومت کا دستیاب ہونا ناممکن ہے۔ اس لئے پاکستانی بیل کا منڈھے چڑھنا بھی سہل نہیں ہو سکتا۔

پاکستانی خیال سے جہاں ہندوستان میں دائمی طور پر تفریق پیدا ہونے کا احتمال ہے اور کانگرس بھی نہیں چاہتی کہ ان صوبوں کی ہندوستان سے الگ پالیسی مقرر کی جائے اور انہیں واحد طور پر خودمختار بنا دیا جائے۔ اس لئے اس پہلو میں جبکہ ہندوستان میں ہندوستانیوں کی خالص حکومت ہو جائے گی یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ہندوستان کا ایک بھاری حصہ تو ایک طرف ہو اور خیالی پاکستان کے رہنے والے اپنی اڑھائی چاول کی الگ کھچڑی پکاتے پھریں۔

بفرض محال اگر پاکستان کو ایک الگ ہستی بنا دیا جائے تو اس کا اپنے پاؤں پر کھڑا رہنا آسان نہیں ہے۔ پنجاب اور کشمیر کو جانے دیجئے۔ یہ دو صوبے ہی ایسے ہیں جو اپنے اخراجات کا بار اٹھا رہے ہیں مگر سرحد، بلوچستان اور سندھ کی طرف نظر اٹھائیے وہاں حکومت چلانے کے بعد بھی اتنا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ جس سے یہ امید کی جا سکے کہ اگر ان صوبوں کو ایک الگ صورت دیدی گئی تو یہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں گے۔ پنجاب اور کشمیر کے لوگ آواز اٹھائیں گے۔

پنجاب کے ساتھ کشمیر تو سہوا چسپاں ہو گیا۔ مگر پھر بھی کشمیر جو ایک الگ ریاست ہے اسکو مسلمانوں کے حوالے کس طرح کیا جا سکتا ہے جبکہ راجہ پرتاپ سنگھ آنجہانی نے نقد رقم پر یہ خطہ حاصل کیا تھا۔ اس صورت میں یہ ضروری ہے کہ اگر کشمیر کے مسلمان الگ نیشن چاہتے ہیں تو وہ کشمیر کو مسلم نیشن نہیں بنا سکتے۔ وہ تو ہندوستانی ہی رہیں گے۔ الگ نیشن کے خواب کے لئے وہ سندھ کی ندی پار کر سکتے ہیں۔ اور اگر زیادہ کوشش کریں تو ان کے لئے آزاد علاقہ کھلا ہے۔ پہاڑوں میں جائیں اور وہاں نئی بستی بسائیں۔ کیونکہ وہ پاکستان نہیں ہے۔

جہاں تک میں نے خیال کیا ہے۔ ہندوستان کی قومی حکومت کے لئے یہ گوارا کرنا کہ وہ پاکستان کے خواب کو پورا کرنے میں معاون ثابت ہو آسان نہیں ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس علاقہ کو جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ کچھ دیر اور غلامی کی زنجیر میں اسیر رہنا پڑے۔ اور اگر ہندوستان کو خودمختاری مل بھی جائے۔ تو بھی یہ خطے چند قدم پیچھے رہ جائینگے مگر پھر بھی انہیں واحد تک طور پر مسلمانوں کے سپرد کر دینا سیاسیات کے فلسفہ کی رو سے بھی آسان نہیں معلوم ہوتا۔ گو مسلمان یہ خواب لیتے پھریں کہ پاکستان ایک جغرافیائی اور قدرتی تقسیم ہے۔ حکومت اور قدرت دو الگ الگ فلسفے رکھتے ہیں۔ ان کا جغرافی اور دیگر حالات سے اتنا آسان پیوند نہیں لگ سکتا جتنا خیال کیا جا رہا ہے۔

پاکستان کا خواب اٹھارھویں صدی میں ایک ذہن سے اٹھا۔ اور اسی طرح بڑھتا گیا۔ جس طرح جوار بھاٹے میں سمندر موج خیز ہوتا ہے۔ تاہم تک کے پچاس سالہ کارنامے بتلاتے ہیں کہ عملی پر مالی اور جانی قربانیوں کے علاوہ مسلمانوں اس خیال نے بہت حد تک پست کر دیا ہے وہ دن بدن کمزور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ مگر یہ خواب ہے جو ہنوز تکمیل پذیر نہیں ہو سکے ہو۔ اس میں سامراجی طاقت کے نفوذ کے ہونے کا احتمال ہے۔ اور یہ ضروری ہے کہ اس خواب کے سلسلہ میں اور اس بلند تخیل کے متعلق تواریخ میں شعر ذیل کا ہم معنی جواب چسپاں کر دیا جائے۔ اور ہندوستانی مسلمان سر پکڑ کر رہ جائیں

ع اس بلندی کے نصیبہ میں ہے پستی ایک دن

(آریہ مسافر لاہور ۲۴ ستمبر ۳۸ء)

اہلحدیث: دین اسلام نے ہمیں سکھایا ہے کہ خدا کی رحمت سے ناامید ہونا کفر ہے۔ اسلئے ہم اس خواب کے حقیقت ہو جانے سے ناامید نہیں ہوتے خدا کرے یہ خواب سچا ہو جائے۔

بنوں کے بعد کالاباغ پر سرحدیوں کے حملہ کا خطرہ

ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم اخباروں میں یہ سرخی دیکھتے ہیں کہ کالاباغ پر سرحدیوں کے حملہ کا خطرہ ہے۔ حکومت برطانیہ کی قوت و سطوت اور وزیریوں کی قلت و ضعف کو ملحوظ رکھ کر منہ سے نکل جاتا ہے۔

این چہ شورم بیداری است یا رب یا بخواب

کہاں حکومت برطانیہ جس کے پاس بری، بحری اور فضائی ہر قسم کا بے حساب سامان موجود ہے اور غریب وزیری قبائل جن کی شان میں استاد غالب کا یہ شعر صادق ہے ع

غم نہیں رہتا ہے آزادوں کو بیش از یک نفس
برق سے کرتے ہیں روشن شمع ماتم خانہ ہم

یہ تو ہوا ہمارا خیال مگر اخباری واقعات سے ہم مجبور ہیں کہ اس عنوان کی تصدیق کریں خاصکر اس لحاظ سے کہ وزیرستان کی شورش سال بھر سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے بجائے ختم ہونے کے روز بروز بڑھ

کلام مجید مترجم و محشی

حضرت شیخ الہند

جس کا ترجمہ اور حواشی باعتبار صحت و زبان اپنا جواب نہیں رکھتے اور جن کو علمائے وقت نے بالاتفاق بہترین قرار دیا ہے۔

یہ متبرک نسخہ ۲۲½ × ۳۱ سائز پر بذریعہ بلاک تیار ہو رہا ہے۔ سفید کاغذ نہایت عمدہ اور طباعت

دو رنگ میں نہایت دیدہ زیب ہے۔

اس وقت تک ۲۵ پارے طبع ہو چکے ہیں

ہر پارہ ۲۶ صفحات پر مشتمل ہے

اس ماہ میں ۲۸ پارے چھپ جائینگے اور انشاء اللہ پورا قرآن شریف ماہ رمضان المبارک سے قبل ہی تیار ہو کر شائقین تک پہنچ جائیگا

اگر آپ کلام مجید کا مستند ترجمہ اور کلام ربانی کے نکات کی صحیح اور آسان تفسیر کی ضرورت محسوس کرتے ہیں تو بہت جلد بذریعہ منی آرڈر ــــ ہدیہ ارسال فرما دیجئے

تفصیل ہدیہ قرآن شریف

قرآن شریف مجلد۔ ہدیہ عـــہ

" غیر مجلد " لعہ

محصولڈاک وریل اور خرچ پیکنگ ہدیہ کے علاوہ ہوگا۔ صرفہ ڈاک ایک مجلد قرآن شریف پر مع پیکنگ عـہ۔ نمونہ مفت۔ صرفہ ڈاک ایک غیر مجلد قرآن شریف پر مع پیکنگ عـہ۔ نمونہ مفت۔

حمائل شریف تیار شدہ

یہ حمائل شریف ملک میں کافی مقبول ہو چکی ہے۔ اسلئے کسی تعارف کی ضرورت نہیں۔ البتہ یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ اسمیں بھی وہی ترجمہ اور حواشی درج کئے گئے ہیں جو قرآن شریف میں درج کئے جارہے ہیں۔ ایک روپیہ فی جلد رعائت۔

حمائل شریف قسم اول { ہدیہ مغہ۔ رعائتی ہدیہ لـے
" غیر مجلد ہے۔ " " مـہ

قسم دوم { ہدیہ مجلد لـے۔ رعائتی ہدیہ صـہ
" غیر مجلد لـے " " صـہ

حمائل شریف کا صرفہ ڈاک مجلد کا مع پیکنگ عـہ
" غیر مجلد " ۱۲ر

نوٹ:۔ بہت کم جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔ اس لئے آرڈر جلد ارسال فرمائیے۔ (نمونہ مفت)

پتہ:۔ مجید حسن مالک اخبار "مدینہ" بجنور یوپی

فارم ۱۔ نمبر مقدمہ ۱۴۲۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ شاہ محمد ولد نور محمد ذات گوجر سکنہ سٹھیالی تحصیل شکرگڑھ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۵ ۹/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۲۰ ۸/۳۸)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

مہر بورڈ کی

(۹۱۹)

فارم ۱۔ نمبر مقدمہ ۱۴۲۵

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ غلام محمد ولد نبی بخش و رمضان ولد کالا ذات گوجر سکنہ اڈوڑہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۵ ۹/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۲۰ ۸/۳۸)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

مہر بورڈ کی

اسلامی پردہ جس میں اسلامی پردہ کی غرض و غائت۔ اس کے حسن و قبح پر مفصل اور ناقابل تردید مضمون ہے۔ معترضین کے دلائل کا عالمانہ مدلل جواب دیا ہے۔ کاغذ کتابت طباعت اعلےٰ۔ قیمت ۴ر

اسلامی صورت اس کتاب میں کتب دینیہ سے اسلامی صورت بتانے اور اس پر کاربند رہنے کا بیان کیا گیا ہے۔ داڑھی اور مونچھوں کے مسئلہ پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت: صرف ۴ر

ہر دو کتابیں منگوانے کا پتہ:۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

مفت کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوائیں

تفاسیر ثلاثہ ثنائیہ
از حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

تفسیر ثنائی اردو- قرآن شریف کی بہت سے حضرات نے تفسیریں لکھیں۔ مگر تفسیر ثنائی اُردو ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ جسے زمانہ حاضرہ میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس تفسیر میں خاص خوبی (جو اس سے پہلے کسی تفسیر اُردو یا عربی میں نہیں دیکھی گئی) یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں آیات قرآنی ہیں۔ جن کے نیچے اُردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے کالم میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی و شان نزول درج ہے۔ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کے خیالات کی اصلاح بھی موقع بموقع کی گئی ہے۔ مکمل تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت فی جلد دو روپے۔ مکمل سٹ بارہ روپے۔ رعائتی قیمت (مکمل سٹ خریدنے والے سے) عشہ روپے۔

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی) تفسیر ہذا عربی زبان میں مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا پر لکھی گئی ہے۔ جسے ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث اہل علم حضرات نے پسند فرمایا ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی بے حد مقبول ہو چکی ہے۔ بعض مدارس میں بطور نصاب (جلالین کی طرح پڑھائی جا رہی ہے۔ ہر آیت کی تفسیر میں قرآن مجید کی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ مصری سائز اور رنگ کے کاغذ پر اعلےٰ کتابت و طباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ سارے قرآن کی تفسیر ہے۔ قیمت صرف چار روپے۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

بیان الفرقان علیٰ علم البیان (بزبان عربی) قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی تفسیر ہے جو علم معانی و بیان کی روشنی میں عربی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی و علم بیان کی اصطلاحات درج کر کے اُن پر نمبر ڈالے گئے ہیں۔ دوران تفسیر میں جہاں کسی اصطلاح کا ذکر آیا ہے اس پر اس اصطلاح نمبر دے دیا گیا ہے۔ سردست صرف سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر چھپی ہے۔ کتابت، طباعت او کاغذ اعلےٰ ہے۔ سرورق رنگین۔ سفید آرٹ پیپر پر چھاپا گیا ہے۔ قیمت صرف دس آنے (۱۰/)

الآثار المتبوعہ لرد علام المرفوعہ مؤلفہ مولانا محمد عبداللہ صاحب مئوی۔ اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ رسالہ ہذا میں مخالف معترضین کے تمام دلائل کا قلع قمع کر کے ثابت کر دیا ہے کہ طلاق زیر بحث ایک ہی ہوگی۔ بہت مفید کتاب ہے۔ قیمت صرف ۸/

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد مصنفہ مولانا ابو یحیٰ محمد صاحب شاہجہانپوری۔ موضوع تقلید و اجتہاد ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد دوسری کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلےٰ۔ قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ:- **مینجر اہلحدیث امرتسر**

تمام دنیا میں بے مثل ۲/
غزنوی سفری شمائل شریف
مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بینظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو
کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

سرمہ نور العین ۱۲/
(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱۲/

پتہ:- مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

طلائے اعظم ۶/

بری صحبتوں سے اعضاء خصوصاً میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں۔ یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی دفر بہی لاتا ہے۔ کام کاج میں مارج نہیں۔ قیمت ۶/۔ محصول ڈاک ۸/

المشتہر:- مینجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹری) پٹیالہ

(۹۱۸)

رجسٹرڈ ایل نمبر: ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۴۶

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳- نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۱۰
رؤسا و جاگیرداروں سے " ۸
عام خریداران سے " ۴
" " ششماہی ۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۰- رجب المرجب ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۶- ستمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

تلاشِ ایمان - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
کیا مسیح کفارہ ہے؟ - - - - ص۳
مرزا کرشن صاحب قادیانی - - - ص۴
معیار صداقت مسیح موعود - - - ص۵
ثنائی جواب پر استصواب - - - ص۶
وید اور اس کے تراجم اور تفاسیر - ص۷
مسلمان اور [illegible] فریضہ - - - ص۸
قرآن کریم اور معجزات - - - ص۱۰
فتاویٰ - - - - - ص۱۳
متفرقات - - - - - ص۱۴
ملکی مطلع - - - - - ص۱۵
اشتہارات - - - - - ص۱۶

تابشِ ایمان

(از مولوی محمد داؤد صاحب شکراوی)

آہ! مسلم یہ تقاضا تھا ترے ایمان کا
جان کو قربان گر کرنا پڑے بارکر دیجئے

پھونک کر باطل کو رکھدیں صرف لفظ آہ سے
واعظا! ظاہر پرستی پر ہے نازاں کس لئے

دعویٰ عشق حقیقی اور جنت کی طلب
اتحاد قوم میں مضمر ہیں ساری طاقتیں

ایک دم نقشہ زمانے کا بدل جائے ابھی
ہر طرف پھرتے تھے ہم سر پہ کفن باندھے ہوئے

محو ہو جاتے تھے جنکی لے پہ سب عرب و عجم

تو فدائی بن کے رہتا سنت و قرآن کا
نام اونچا کیجئے پر صاحب فاران کا

اک شرارہ دل میں گر ہو تابش ایمان کا
علم تجھ کو چاہیئے کچھ مقصد قرآن کا

کر لے گر کرنا ہے یہ سودا ہے مال و جان کا
اختلاف قوم بے شک ہے سبب نقصان کا

نام زندہ ہم کریں گر خالد و سلمان کا
ہم نے چرچا کر دیا ہر سو شہیدی شان کا

ہائے ریکارڈ کہاں ہے وہ رسیلی تان کا

اے خدا دن پھیر دے اب گردش ایام کے
آرہا ہے لب پہ دم اب مسلم بے جان کا

ہندوستان میں ہمارا حدیث کی علمی خدمات۔ بزرگان اہل حدیث کب ہندوستان آئے اور ان کی اس وقت سے یکر جنگ کی مذہبی علمی خدمات کا

از پیشگاہ مصالحتی بورڈ قرضہ قصور ضلع لاہور
فارم ۱
فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
(قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء)
بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ جھنڈا ولد کوڈو ذات کمبو سکنہ تلونڈی سوبھا سنگھ تحصیل قصور ضلع لاہور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام قصور درخواست کی سماعت کے لئے یوم بدھ مورخہ ۵۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء مقرر کیا ہے۔ لہذا مقروض مذکور مسمی جھنڈا کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ بتاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔
(تحریر ۳۱۔ اگست ۱۹۳۸ء)
دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ قصور ضلع لاہور

تندرستی کا راز
اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدہ کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ کھانا خوب ہضم ہو کر بدن میں تازہ خون پیدا ہونے لگ جاتا ہے۔ فی ڈبہ ۱۲ محصولڈاک ۷۔
پتہ:۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

ہندوستانی صنعت
ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری ہمارے کارخانہ میں ایک عرصہ سے موسم گرما میں بنیان ہر قسم اور موسم سرما میں موزہ۔ سویٹر پلوور اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور بطور تھوک فروش دہلی و بیرونجات فروخت کئے جاتے ہیں۔ آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش کریں۔ مال بمقابلہ دیگر کارخانوں کے عمدہ اور نرخ میں کم ہوگا۔
ملنے کا پتہ:۔ منیجر انڈین مینوفیکچرنگ ہوس
صدر بازار۔ دہلی

الیس حویلوں والی حمائل شریف مترجم
اس کی تقطیع نہایت موزوں ہے کہ سفر اور حضر دونوں میں پاس رہ سکتی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب کا ہے۔ حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے۔ جو کہ تفسیر کبیر۔ ابن جریر درمنثور۔ خازن۔ ابن کثیر۔ مدارک۔ ابن ابی حاتم مسند بزاز۔ مسند امام احمد۔ موضح القرآن۔ فتح العزیز و صحاح ستہ۔ مثل بخاری۔ مسلم اور ترمذی وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے مجلد چرمی۔ منقش۔ نہائت پختہ۔ ہدیہ چار روپے (للعہ) محصول ڈاک علیحدہ۔

قرآن شریف مترجم
از مولانا وحید الزمان صاحب حیدر آبادی مرحوم۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ سائز کلاں۔ نہائت جلی حروف۔ لکھائی، چھپائی بہت عمدہ۔ ہر اہلحدیث کے ہاں ضرور ہونا چاہئے۔ بے نظیر اور قابل دید ہے۔ ہدیہ عـہ روپے۔

معجزنما حمائل شریف مترجم
زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی حاشیہ پر کامل تفسیر اُردو۔ شروع میں مقدمہ سوانحعمری خاتم النبیین۔ حنا شدہ۔ مجلد للعہ

مترجم حمائل شریف
ترجمہ بامحاورہ۔ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم۔ اس حمائل کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ بہت مقبول ہے۔ مجلد چرمی ہدیہ عـہ روپے۔

حمائل شریف مترجم
ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب برحاشیہ فوائد موضح القرآن [illegible] شاہ عبد القادر صاحب رحمہ

جلد عمدہ۔ پختہ چرمی۔ ہدیہ للعہ

قرآن شریف مترجم
ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب م قابل دید تحفہ ہے۔ حنا شدہ۔ مجلد چرمی ہدیہ صرف عـہ۔

حمائل شریف مترجم
از شاہ عبد القادر صاحب دہلوی مرحوم۔ مجلد پارچہ۔ ہدیہ عـہ

تفسیر واضح البیان اُردو
مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ سائز ۳۰×۲۰/۸ کاغذ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت بے جلد عـہ۔

حقیقت مرزائیت
مثل مشہور ہے کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے چنانچہ مولوی عبد الکریم صاحب آف مباہلہ (سابق احمدی مبلغ) نے کتاب مذکورہ لکھی ہے۔ جس میں مرزائیت کے اندرونی رازوں کا انکشاف کیا۔ کتاب پڑھنے کے قابل ہے۔ قیمت صرف ۶

مباہلہ پاکٹ بک
از مصنف مذکور۔ قادیانی مشن کی تردید میں لکھی ہے جو کہ بہت مفید ہے۔ پاکٹ سائز کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶

ملنے کا پتہ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۰۔ رجب المرجب ۱۳۵۷ھ

کیا مسیح کفارہ ہے؟

تمہیدی نوٹ کفارہ ایک عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں گناہوں کو دور کرنے والا۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ انسان خواہ کتنا ہی نیک صالح کیوں نہ ہو اپنے فطری گناہوں سے پاک صاف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ اس امر کا محتاج ہے کہ کوئی شخص اس کا کفارہ ہو تاکہ اس کی نجات ہو سکے۔ خدا کی نسبت ان کا اعتقاد ہے کہ وہ عادل ہے اس لئے کسی گنہگار کو بغیر سزا دئے یا کفارہ قبول کئے معاف نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس طرح اس کا عدل (انصاف) قائم نہیں رہ سکتا۔

اسی اصول کے پیش نظر انہوں نے کفارہ مسیح کا عقیدہ ایجاد کیا۔

امثلہ ہمارے ناظرین کفارے اور شفاعت کی مثالیں سننا چاہیں تو غور سے سنیں۔

(۱) کوئی حمال بوجھ اٹھائے چلا جا رہا ہے، مالک اس کے ساتھ ہے۔ سامنے سے کسی نے دیکھا کہ حمال بوجھ کے نیچے دبا جا رہا ہے اس نے مالک سے درخواست کی کہ اس کے بوجھ میں تخفیف کر دی جائے۔ مالک نے اپنی رحمدلی سے اس درخواست کو قبول کر لیا۔ یہ مثال ہے شفاعت کی۔

(۲) اگر مالک نے اس کی درخواست منظور نہ کی اور اس کے نتیجے میں سفارش کرنے والے نے اس بوجھ کو اپنے سر پر اٹھا لیا اور مزدور کو سبکدوش کر دیا تو یہ کفارے کی مثال ہوئی۔ یہی معنی ہیں عیسائیوں کے پولوس رسول کے اس قول کے کہ

> مسیح نے ہمیں شریعت کی لعنت سے چھڑایا اور وہ ہمارے لئے خود لعنتی ہوا۔ لکھا ہے کہ جو سولی پر چڑھایا جائے وہ لعنتی ہے۔
>
> (پولوس کا خط)

اب ہم اصل مطلب پر آتے ہیں۔ ناظرین توجہ سے پڑھیں۔ دنیا میں قومیں مختلف ہیں، حکومتیں مختلف ادیان و مذاہب مختلف۔ باوجود اس شدید اختلاف کے ایک امر پر سب متفق ہیں وہ یہ کہ جو کرے سو بھرے۔ یہ حقیقت سمجھانے کے لئے قدرت نے دو اصول ہمارے سامنے رکھے ہیں ان میں سے ایک اصول مذہبی ہے دوسرا طبی۔ اہل مذاہب کی نظر میں اصل چیز تو مذہبی اصول ہے لیکن طبی اصول اس کی تائید میں پیش کیا جاتا ہے۔

اس مضمون میں ہم طبی اصول پہلے بیان کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کی صحت میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا۔ کوئی شخص کسی مذہب کا قائل ہو یا نہ ہو بلکہ خدا کا بھی قائل ہو یا نہ ہو وہ بھی اس طبی اصول کو مانتا ہے جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ

"جو شخص بد پرہیزی کریگا وہی تکلیف اٹھائیگا"

ہم دیکھتے ہیں کہ اصول میں کسی قسم کا استثنا نہیں، جیسے یہ اصول بالغوں پر حاوی ہے ایسے ہی نابالغوں کو بھی شامل ہے۔ کیونکہ یہ قدرت کا اٹل قانون ہے جو مذہب اس قانون قدرت کے برخلاف ہوگا اسکی اس قانون سے مخالفت ہی اسکے غلط (غیر خدائی) ہونے کے لئے کافی ہے۔

اب ہم اس خصوص میں دین اسلام اور دین مسیحی کا مقابلہ کرکے دکھاتے ہیں۔ عیسائیوں کے ماہوار رسالہ "اخوت" بابت مارچ سنہ رواں میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کی سرخی یوں لکھی ہے:۔

"کیا مسیح ہمارے گناہوں کے لئے مر گیا؟"

"نجات کے بارے میں اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ اس کے لئے کفارے کی ضرورت نہیں، ہم مسیح کی موت کے سبب نہیں بلکہ اس کی تعلیم پر عمل کرنے اور اس کے نمونے کی پیروی کرنے اور اس کی مرضی پر چلنے سے بچ جاتے ہیں۔ اس قسم کے خیالات کلیسیا میں عام طور پر پائے جاتے ہیں ×× انسان گنہگار اور خدا کی شریعت کے رو سے ملزم ہے۔ وہ اپنی کسی کوشش سے بچ نہیں سکتا۔ لیکن خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے یسوع مسیح کو بھیجا۔ تاکہ انسان کے لئے اور انسان کے بدلے اس کا عوضی ہو کر مرے۔ مسیح کو نجات دہندہ مان کر انسان معافی حاصل کرتا ہے۔ اس کے گناہ کا جرم اور داغ دھویا جاتا ہے اور وہ خدا کے خاندان میں بحال کیا جاتا ہے۔"

(اخوت لاہور ۱۵ مارچ ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث مضمون نگار نے اس مضمون میں کفارہ مسیح کا اثبات کیا ہے۔ ہم نے تمہید میں کفارہ کے معنی اور مثال بتا دی ہے۔ نامہ نگار نے جن دو عقیدوں کا اس اقتباس میں ذکر کیا ہے اسلام ان میں سے پہلے عقیدے کا مصدق ہے جو علاوہ طبی اصول کے کل انبیاء سابقین (علیہم السلام) کی تعلیم کے بھی موافق ہے

انتخاب الاخبار

حاجیوں کا جہاز | ایس ایس جہانگیر بمبئی سے ۱۹ ستمبر کو کراچی سے ۲۲ ستمبر کو روانہ ہوگا۔

—— امرتسر میں اس ہفتہ بھی بارش نہ ہونے سے گرمی میں پھر اضافہ ہو گیا ہے۔ البتہ رات کو کسی قدر خنکی ہو جاتی ہے۔

—— پیرس کی اطلاع مظہر ہے کہ دلیعہد حجاز نے یورپ جاتے ہوئے پیرس میں نمائندہ پریس سے ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ فلسطین عربوں کا ملک ہے عرب ہی اس پر قابض رہیں گے۔ ایک عرصہ سے فلسطین میں کشت وخون کا بازار گرم ہے اسکی تمام ذمہ داری یہودیوں پر عائد ہوتی ہے۔ ہمیں عربوں سے اس معاملہ میں ہمدردی ہے۔

—— بیت المقدس سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ فلسطین میں بعض سخت گیرانہ قوانین نافذ کئے گئے ہیں۔ افسروں کے اختیارات اس قدر وسیع کر دیئے گئے ہیں کہ مشتبہ اشخاص فوراً گرفتار کر لئے جائیں۔ جن مکانوں پر باغیوں کے مرکز ہونے کا شبہ ہوگا ان کو بم سے اڑا دیا جائیگا۔

—— لندن کی خبر ہے کہ گذشتہ ہفتہ ایک اطالوی جنگی طیارہ درہ دانیال پر پرواز کر رہا تھا کہ ترکی طیارہ شکن توپوں نے گولوں سے اس کو زمین پر گرا لیا۔ اس وجہ سے اٹلی اور ترکی کے درمیان جنگ پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

—— عام طور پر آج کل مشہور ہو رہا ہے کہ جرمنی چیکوسلواکیا پر حملہ کر دیگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر اس پر حملہ ہوگیا تو فرانس چیکو کی مدد کریگا۔

—— لاہور۔ پنجاب اسمبلی کی نیشنل پروگریسو پارٹی کے لیڈر راجہ نریندر ناتھ نے پنجاب اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مستعفی ہونے کی وجہ اسمبلی کے وہی پاس کردہ بل ہیں

—— سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۵ ستمبر کی درمیانی شب کو قبائل نے رازمک میں مقیم فوج پر کیمپ گاہوں میں گولیاں چلائیں۔ ۲ سپاہی ہلاک اور ۲ مجروح ہوئے۔

—— گورنر صوبہ بہار نے ایک آرڈی ننس کے ذریعہ وزراء کے بہت سے اختیارات اپنے ہاتھ لے لئے ہیں۔

—— دہلی۔ ۹ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ کسی مسلم نوجوان نے شومندر کے ایک پجاری کے خنجر گھونپ دیا جس کی وجہ سے شہر میں ہندو مسلم کشیدگی کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے چار روز کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا گیا۔ اب شہر میں امن وامان ہے۔

ناظرین نوٹ کرلیں

جن خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ ستمبر میں ختم ہو چکی ہے ان کو اطلاع بھی دی جا چکی ہے اب مکرر اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر ۲۹ ستمبر تک ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع وصول نہ ہوئی تو ۳۰ ستمبر کا پرچہ وی پی کیا جائیگا۔

(منیجر اہلحدیث)

—— لاہور میں جعلی سکوں کی تلاش میں پولیس نے شہر اور چھاؤنی کے متعدد مقامات پر چھاپے مارکر بہت سے جعلی روپے، اٹھنیاں اور چونیاں برآمد کی ہیں اور بہت سے اشخاص کو گرفتار کیا۔

—— ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان نے وائسرائے کے زلزلہ فنڈ سے اسی (۸۰) ہزار روپیہ مندروں، مسجدوں اور گرجوں کے لئے منظور کیا ہے۔ جس میں ۲۸ ہزار سنی اور ۱۳ ہزار شیعہ مسلمانوں کو ملے گا۔

—— وزیر اعظم سی پی نے سرکاری محکموں کے نام ہدایات جاری کی ہیں کہ سرکاری خط وکتابت میں گاندھی جی کے نام کے ساتھ "مسٹر" کی جگہ "مہاتما" لکھا جائے۔

—— آرمی بل کونسل آف سٹیٹ نے بھی پاس کر دیا ہے۔

—— پیرس کی اطلاع ہے کہ فوجیوں سے بھری ہوئی گاڑیاں دھڑا دھڑ سرحد پر پہنچ رہی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جنگ کا خطرہ ہے۔

—— شمالی وزیرستان میں اشیائے خوردنی کی درآمد ممنوع قرار دی گئی ہے۔ سرکاری استعمال کے لئے اشیاء کمانڈنگ افسر کی اجازت سے درآمد کی جا سکیں گی۔

—— اجمیر میواڑ گزٹ میں سرکاری اعلان درج ہوا ہے کہ حکام کی اجازت کے بغیر کوئی بڑا جلسہ اور جلوس نہ نکالا جائے۔

دعائے صحت | میری والدہ محترمہ کی دونوں آنکھوں میں موتیا بند ہو گیا ہے۔ جس سے بینائی روز بروز جاتی رہتی ہے۔ علاج معالجہ سے کچھ افاقہ نہیں ہوا۔ اللہ کے کرم ورحمت پر بھروسہ ہے۔ جملہ ناظرین کی خدمت میں گذارش ہے کہ دعا فرمائیں خدا ان کو بینائی عطا فرمائے۔

(راقم محمد داؤد از کنڈرہ پارا۔ ضلع کٹک)

علماء توجہ فرمائیں | ہمارے گاؤں میں جماعت اہل حدیث کی تعداد بہت کم ہے۔ مگر آئے دن اس غریب جماعت پر جور وجفا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں غیر مذاہب کے مبلغین دورہ کر کے اس جماعت سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس لئے جماعت اہل حدیث کے مبلغین اپنے دورہ میں اس غریب جماعت کا بھی خیال رکھیں۔

(محمد داؤد از کنڈرہ پارا۔ ضلع کٹک)

مضامین آمدہ | مولوی عبدالرحمن صاحب خلیل مولوی ابوسعید عبدالرحمن صاحب فریدکوٹی۔ محمد عبداللہ محمد حبیب اللہ۔

ناظرین اہلحدیث کا فرض ہے

کہ اس تبلیغی جریدہ کی جس قدر ہو سکیں اشاعت کریں

گر بر سرِ چشمِ من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

لیکن مرزا صاحب جن دنوں مسیح اور کرشن بن کر آئے جس پر آج ساٹھ سال ہونے کو ہیں اس زمانے میں دین و دھرم اتنا مُردہ نہیں تھا جتنا کہ آج کل ہے۔

اس لئے ہم کہیں گے کہ وہ قبل از وقت (Before time) سواری لے آئے۔ شائد اسی لئے وہ میعاد مقررہ سے پہلے ہی تشریف لے گئے۔ کیونکہ انہوں نے اپنی عمر کی مدت چھیتر اور اکاسی سال کے درمیان بتائی تھی اور انہتر ۶۹ سال کی عمر میں تشریف لے گئے۔ جس پر ہمیں بافسوس یہ کہنا پڑا :-

کیا آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے

مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب نہ مسیح موعود ہیں نہ کرشن گوپال۔ کیونکہ ان دونوں کے آنے کا جو وقت ہے وہ اس سے پہلے ہی آگئے اور پہلے ہی چلے گئے جس پر یہ شعر ہمارے منہ سے نکلا ؎

آتے ہی کہتے ہو کہ جانا جانا
ایسا جانا تھا تو جانا تمہیں کیا تھا آنا

معیار صداقت مسیح موعود

مرزا صاحب قادیانی کے مرید اپنے خیال کے بڑے پکے اور دھنی ہیں۔ ہمارے خیال میں مسیحی بھی اتنے پختہ اور دھنی نہ ہونگے جتنے کہ یہ حضرات ہیں۔ مسیحیوں کے ساتھ تثلیث پر بحث ہو تو مغلوبیت پا کر چند روز ساکت ہو جاتے ہیں لیکن اتباع مرزا میں یہ کمال ہے کہ مغلوبیت کے بعد مزید جوش دکھاتے ہیں۔ گویا یہ شعر انہی کے حق میں ہے ؎

تعزیر جرم عشق ہے بے صرفہ محتسب
بڑھتا ہے اور ذوق گناہ یاں سزا کے بعد

مرزا صاحب کی نبوت اور اس پر بحث؟ بڑی دلیری ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ الفضل یہ دلیری آئے دن کرتا ہے۔ چنانچہ یکم ستمبر کے پرچے میں ایک سرخی یہ نظر آئی :-

"معیار صداقت حضرت مسیح موعود اور مخالف علماء"

راقم مضمون نے اس سرخی کے نیچے بڑی کوشش سے مرزا صاحب کا نبی ہونا ثابت کیا ہے۔ آپ کا بیان دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک یہ کہ مرزا صاحب کی زندگی کے حالات قبل از دعویٰ نبوت بہت پاکیزہ ہیں، اس کا جواب "اہلحدیث" میں بارہا دیا گیا ہے کہ یہ دعویٰ غلط ہے۔ مرزا صاحب قبل از دعویٰ ماموریت و مسیحیت معمولی دنیاداروں کی طرح ایسے مقدمات میں پیروکار ہو جاتے تھے جو شریعت کے خلاف ہوتے تھے مثلاً

رواج کو بمقابلہ تعلیم اسلام مقدم کرنا

دوسری دلیل جو واقعی دلیل ہے بشرطیکہ اپنے معنی میں میں صادق ہو اور وہ دلیل علم غیب پر اطلاع ہے جس کے متعلق الفضل کے الفاظ یہ ہیں :-

یہ معیار ایسا ہے جو ہماری طرف سے صداقت حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے متعلق مخالفین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے غیب سے خبر پاکر متعدد پیشگوئیاں کیں اور سینکڑوں ان میں سے روز روشن کی طرح پوری ہو چکی ہیں تو پھر حضور کے دعویٰ کی صداقت میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے۔

(الفضل یکم ستمبر ۳۸ء ص۲)

اہلحدیث | بے شک یہ دلیل اپنی صورت مرقومہ کی حیثیت سے صحیح ہو سکتی ہے اور اگر اس کا محکی عنہ متحقق ہو جائے یعنی یہ بات ثابت ہو جائے کہ مرزا صاحب نے جو غیبی خبر بتائی وہ پوری ہو گئی ہم تو اس بات کے شاکی ہیں کہ مرزا صاحب کی کوئی غیبی خبر صحیح نہیں ہوئی۔ منطقی قاعدے سے موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتی ہے۔ مگر ہم قادیانی موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ کلیہ دکھانے کو بھی تیار ہیں۔ سردست سالبہ جزئیہ پیش کرتے ہیں جو بڑا اہم ہے۔

مرزا صاحب نے خدا سے الہام پاکر پیشگوئی کی کہ ایک خاتون محترمہ میرے نکاح میں آئے گی۔ اس پیشگوئی کا نام نکاح آسمانی ہے اور یہ ایسا مشہور ہے جس کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ نتیجہ کیا ہوا سب کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب کو فوت ہوئے آج تیس سال ہو گئے اور منکوحہ آسمانی ابھی تک زندہ ہے نکاح کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ پھر اس کے کذب ہونے میں کیا شبہ ہے۔

قادیانی ممبرو! | اس کا آسان جواب یہ ہے کہ بقول مولوی محمد علی صاحب لاہوری صاف کہہ دو

ایک دو الہام غلط ہونے سے سب کی نفی نہیں ہو سکتی۔ یہ شاذ ہے۔

اگر تم یہ کہو گے تو ہم تمہیں علاوہ منطقی قاعدے کے جس کا مضمون ہم اوپر بتا آئے ہیں کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتی ہے۔ مرزا صاحب کا ارشاد قول فیصل کی طرح ہم پیش کرینگے کہ

جس شخص کی ایک بات بھی جھوٹی ثابت ہو اس کی کسی بات کا اعتبار نہیں۔

لیکن جس کی ساری باتیں جھوٹی ہوں البتہ اس کی بابت عذر وہی کیا جا سکتا ہے۔ جو عرب کے مشہور شاعر متنبی نے کہا ہے ؎

اذا غدرتْ× حسناء اوفت بعهدها
ومن عهدها الا يدوم لها عهد

مصنفہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب

الہامات مرزا اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ جدید اڈیشن۔ قیمت ۹ر۔ ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

× یعنی محبوبہ اگر وعدہ خلافی کرے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اسکے وعدے میں یہ داخل ہے کہ وہ وعدہ پورا نہ کریگی

چنانچہ ارشاد ہے :-
اَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوْسٰى وَ اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (پ ۲۷ ۔ ع ۷)

یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم وغیرہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم یہی ہے کہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائیگا بلکہ انسان خود اپنے کئے کا پھل پائے گا۔

یہ ایک ایسی صداقت ہے کہ طبیعت انسانی اس کو بلا تامل قبول کر لیتی ہے۔ برخلاف اس کے یہ عقیدہ رکھنا کہ "انسان فطرۃً گنہگار ہے کوئی بے گناہ آدمی اس کا کفارہ ہونا چاہئے تاکہ یہ گنہگار نجات پا جائے"۔ انسانی فہم سے بہت بعید ہے۔

کون نہیں جان سکتا کہ آج اگر کسی کو یہ علم ہو جائے کہ فلاں شخص میرے گناہوں کا کفارہ ہو گیا ہے تو وہ جرأت و دلیری سے کیا کچھ نہیں کریگا۔ یہ سچ ہے کہ بعض جرائم کے ارتکاب میں قوانین سلطنت مانع ہوتے ہیں۔ مثلاً حلف دروغی (جھوٹی قسم) عدالت میں جرم ہے مگر عدالتی سزا کے خوف کے باوجود کیا حلف دروغی نہیں ہوتی۔ یقیناً ہر مقدمہ میں ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ عقیدہ کفارہ تسلیم کرکے زناکاری و بدکاری وغیرہ افعال پر بھی جرأت ہو سکتی ہے جو قانون سلطنت کے ماتحت جائز ہے۔ اس کے علاوہ کئی مخفی غلط کاریاں ہیں جو حکومت کے عمال سے تو پوشیدہ رہ سکتی ہیں پھر ان کی سزا کیسے ملیگی۔
مختصر یہ ہے کہ کفارہ مسیح کا عقیدہ تعلیم انبیاء اور مقتضائے عقل کے بالکل خلاف ہے +

جوابات نصاریٰ۔ نئے مسیحیوں نے کتابی صورت میں اسلام پر اعتراضات کئے تھے ان کا جواب مولانا ثناء اللہ صاحب نے مدلل اور عالمانہ رنگ میں دیا ہے۔ قیمت صرف ۸ر پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

قادیانی مشن

مرزا کرشن صاحب قادیانی

قادیانی مسیح کا یہ دعویٰ تھا کہ میں مسلمانوں کے لئے مسیح اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہو کر آیا ہوں۔ اس دعوے کا اخبار "الفضل" ۶ ستمبر میں اعادہ کیا گیا ہے جو حقیقت میں مرزا صاحب کے دعوے کی تردید ہے۔ مگر ان کے مخلصین غلبہ محبت میں تائید اور تردید میں فرق نہیں سمجھتے۔ آج ہم اس کی تفصیل پیش کرتے ہیں۔ کرشن جی کا قول "الفضل" میں نقل ہوا ہے کہ

جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا ہے پاپ زور پکڑتا ہے تب میں جنم لیتا ہوں اور پاپ کو مٹا کر پھر سے دھرم کی شان دوبالا کرتا ہوں۔

اس مقولے کے بعد یہ لکھا ہے :

کرشن ثانی کی آمد مندرجہ بالا الفاظ کو سامنے رکھئے اور موجودہ زمانے کا جائزہ لیجئے۔ کیا آج یہی نقشہ حرف بحرف نظر نہیں آ رہا۔ ہر منصف مزاج کا دل گواہی دیگا کہ بے شک یہی وقت ہے موعود کرشن کے جنم لینے کا۔
لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ وعدے کے مطابق ہے کہاں؟ ہمارے ہندو بھائیوں کے پاس سوائے خاموشی کے اس کا کیا جواب ہے۔ کاش کہ انہیں معلوم ہو کہ جس کرشن کا وہ انتظار کر رہے ہیں وہ خدا کے وعدے کے مطابق قادیان میں جنم لے چکا ہے۔"
(الفضل ۶ دسمبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۳)

اہلحدیث اس بیان میں راقم مضمون نے سبب اور مسبب دونوں کا ذکر کیا ہے یا بالفاظ دیگر مقتضی اور مقتضیٰ دونوں کا بیان کیا ہے۔ یعنی یہ بتایا ہے کہ مذہب اور دھرم کی خرابی مقتضی تھی کرشن جی کے آنے کی چنانچہ وہ قادیان میں آ گئے مگر اس کا کیا جواب کہ وہ مقتضیٰ (دھرم مذہب کی خرابی) علیٰ وجہ الکمال آج بھی موجود ہے۔ چنانچہ اخبار مذکور میں یہ الفاظ بھی درج ہیں (جو بالکل صحیح ہیں)

آج دنیا کی ہر قوم گوشے گوشے سے چلا چلا کر باآواز بلند اپنی روحانی موت کا اقرار کر رہی ہے۔ (صفحہ مذکور)

یہ عبارت باآواز بلند کہہ رہی ہے کہ مذہبی اور روحانی موت ہر گوشے میں ترقی پذیر ہے۔ واقعات بھی اس کی شہادت دیتے ہیں۔ ہم بلاخوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ کئی ہزار نو سو ننانوے اشخاص دہریہ پنت (مذہب سے ہٹے ہوئے ہیں) چین دو مع اکثر حصہ یورپ کے خدا سے منکر ہو کر مذہب کو جواب دے چکا ہے۔ باقی جو مذہب کا نام لیوا ہے وہ مسیح پرست اور صلیب پرست ہے۔ براعظم افریقہ بھی ایسا ہی ہے۔ امریکہ تو فراعنہ کا ملک رہا ہے۔ ہندوستان کی حالت ہمارے سامنے ہے۔ جس میں کوئی قوم ہم کو مذہب و دھرم کی پابند نظر نہیں آتی۔ اور یہ روز بروز ترقی پکڑ رہی ہے۔ اگر کرشن جی کے کلام کے صحیح معنی یہ لئے جائیں زمانہ مقتضی ہے کسی مصلح اعظم کے آنے کا۔ اگر خدا کے علم میں اس بے دینی کی ترقی ابھی ہے تو شاید یہ آمد چند دن اور ملتوی ہو جائے۔
بہرحال اگر مان بھی لیں کہ دین و دھرم کی رو سے کرشن جی کو قادیان میں آنا چاہئے تھا تو ہم کہیں گے وہ ہماری سر آنکھوں پر تشریف لائیں۔ ہمارا ... سے یہ شعر ان کی نذر ہوگا۔ ~

اور دوسرا کوئی اس طرف گزرنا پسند نہیں کرتا۔

افسوس ہے ان قبہ پسندوں کی برکت سے وہ مقام جس سے کچھ عبرت ہوتی تھی جس کے متعلق اکبر شاعر نے کہا ہے ؎

عبرت کی جا ہے اکبر دیکھے ہیں ہم نے اکثر
نیچے زمیں کے سوتے اونچے مکان والے

آج وہ مقام عبرت بھی خاصہ تعیش گاہ بنا ہوا ہے کیوں نہ ہو ایسی سیرگاہیں عیاشوں کو کہاں ملیں گی۔

مگر پیر صاحب بھی بڑے باکمال بزرگ ہیں جو ان قبہ جات کو حجرہ نبوی فداہ ابی و امی کی نظیر قرار دے رہے ہیں۔

اب ناظرین خود غور کرلیں کہ پیر صاحب کا یہ قیاس کہاں تک صحیح ہے۔

باقی رہا پیر صاحب کا انعام۔ اس کے لئے ہم پیر صاحب سے عرض کرینگے کہ وہ انعامی رقم کسی غیر جانب دار کے پاس (جس کو ہم بھی غیر جانبدار سمجھیں) جمع کرادیں اور بنفس نفیس خود میدان تحقیق میں آئیں۔ بعد تصفیہ شرائط اپنے انعامی سوال کا جواب شریعت کے مطابق لیں۔ نیز اس کا ثبوت بھی آپ اسی مجلس میں دیں کہ حضرت عمر کے خلافت کے زمانہ میں حضرت دانیال علیہ السلام کا قبہ حضرت عمر نے بنوایا تھا۔

دیکھیں آستانہ علی پور سے کیا جواب ملتا ہے ہمیں تو یہی امید ہے ؏

جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خارا

پیر جماعت علی شاہ کی امارت کی ابتدا اور انتہا

مسجد شہید گنج کے انہدام کے بعد بعض احباب نے پیر صاحب کو "امیر ملت" کا خطاب دیکر مسجد کی واگزاری کے لئے رہنما منتخب کیا تھا۔ رسالہ ہذا میں ان کی امارت کی ابتدا اور انتہا پر تبصرہ کیا ہے۔ اور پیر صاحب نے جو تقریریں کیں اُن پر ملک کے اخبارات کا تبصرہ قابل مطالعہ ہے۔ محصولڈاک بھیجکر دفتر اہلحدیث سے منگوا لیں۔

وید اور اس کے تراجم اور تفاسیر

(نوشتہ پنڈت مقصود حسن صاحب حنیف چترویدی۔ متوطن رڑکی ضلع سہارنپور)

اسلام۔ پیارا اسلام۔ نورانی اسلام۔ ایک تبلیغی مذہب ہے اور اس حیثیت سے دیگر مذاہب کی تسلیم کردہ الہامی کتابوں سے واقفیت رکھنا اس کے مبلغین کے لئے فرض کفایہ ہے۔ ہمارے ملک ہندوستان کے عام باشندے وید کو الہامی کتاب مانتے ہیں اور اس ملک میں فریضہ تبلیغ کے ادا کرنے کے لئے مسلمانوں کا وید سے واقف ہونا ضروریات دین سے ہے۔ لیکن آج کتنے مسلمان ہیں جو اس دینی ضرورت کے پورا کرنے والے ہیں۔ ہمارے اندازمیں آٹھ کروڑ میں بمشکل دس بیس یا پچاس مسلمان ایسے نکلیں گے جنہوں نے چاروں ویدوں یا انکے ایک معتد بہ حصے کا مطالعہ کیا ہو۔

آج جبکہ ہمارے ملک میں کانگرس کا نہ صرف اثر بلکہ حکومت قائم ہوتی جارہی ہے اور شدھی یا اشدھی کا سلسلہ بھی مستقل طور سے قائم ہوچکا ہے مسلمانوں کے لئے پہلے سے زیادہ ضروری ہوگیا ہے کہ وہ ویدوں کا مطالعہ کریں۔ جس سے نہ صرف اشاعت اسلام میں مدد ملے بلکہ اغیار کے حملوں کی مدافعت بھی کما حقہ ہوسکے۔ اسی واسطے اس عاجز کی دلی آرزو ہے کہ مسلمانوں میں کم ازکم ایک چھوٹی سی جماعت جس کی تعداد چند سو تک پہنچتی ہو ایسی طیار ہوجائے جو ویدوں سے خاص طور پر واقفیت رکھتی ہو۔

ہمارے بہت سے نوجوانوں کے لئے ایک ایسی جماعت کے افراد بن جانا کوئی مشکل کام نہیں ہے کیونکہ اس کام کے لئے سنسکرت کا جاننا اب چنداں ضروری نہیں رہا ہے۔ وجہ یہ کہ جب تک ویدک دھرم ایک تبلیغی مذہب نہیں کہا جاتا تھا اوس وقت تک وید کے پیرو اوس شخص سے جو وید کا مطالعہ کرنا چاہے یہ کہنے کا ایک حد تک حق رکھتے تھے کہ جناب پہلے سنسکرت پڑھ آئیے تب اس مقدس کتاب کو ہاتھ لگائیے گا۔ لیکن اب جبکہ ویدک دھرم تبلیغی مذہب مانا جانے لگا ہے کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وید کے پڑھنے والے سے سنسکرت دانی کا مطالبہ کرے کیونکہ تبلیغی مذاہب کی شان ہی یہ ہے کہ وہ کسی ایک زبان جاننے والوں کے لئے مخصوص نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کی کتب مقدسہ کے ترجمے ہر زبان میں پڑھے جا سکتے ہیں اور پڑھے جاتے ہیں۔

غرضکہ سنسکرت کا نہ جاننا ہمارے نوجوانوں کے لئے وید کے مطالعہ کا مانع نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ اون میں سے جو افراد انگریزی یا ہندی سے ایک اچھی حد تک واقف ہوں انہیں ویدوں کو ضرور ہی پڑھنا اور اپنے دیگر بھائیوں کو پڑھانا چاہئے۔ کیونکہ انگریزی میں بہت پہلے سے اور آج کل ہندی میں بھی ویدوں کے متعلق بہ کثرت لٹریچر فراہم ہوچکا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ پیروان وید کا جدید ترین فرقہ (آریہ سماج) اگرچہ انگریزی تراجم اور اکثر ہندی تراجم کو مستند نہیں مانتا۔ لیکن ان کے اس انکار سے ان کے مستند ہونے میں فرق نہیں آسکتا۔ یہ تراجم ہندوؤں کے کثیر طبقہ (سناتن دھرمیوں) کے نزدیک مستند ہیں اور مستند ہیں۔ اور اگر کوئی چھوٹا سا طبقہ اون کی صحت سے انکار کرے تو اسے چیلنج دیا جاسکتا ہے کہ ترجمہ میں غلطی ثابت کرے۔

البتہ ایک امر ہے جو انگریزی یا ہندی دان مسلمان نوجوانوں کو شوق رکھنے پر بھی ویدوں کے مطالعہ میں مانع آسکتا ہے اور آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ عزیز مفید کتابوں کے ناموں اور قیمتوں سے

ویدارتھ پرکاش - وید منتروں کے نمونے سے ویدوں کا غیر الہامی ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱۰/ (منیجر اہلحدیث)

ثنائی جواب پر استصواب

(از عبداللہ ثانی امرتسری)

اخبار "اہلحدیث" ۲۰-۱ اپریل ۱۹۲۸ء کے پرچہ میں پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کے یہ ملفوظات شائع ہوئے تھے۔ جن میں انہوں نے ایک مسئلہ یہ بتایا تھا :-

بے دینو سنو! میں تم کو ایک مسئلہ سناتا ہوں جو تمہاری دنیا اور عاقبت کے کام آئیگا۔ اگر ان میں سے کوئی موجود ہے تو وہ مسئلہ یہ ہے۔

لوگ کہتے ہیں قبہ ہائے قبروں پر بنانا شرع محمدی کے مطابق منع ہے مگر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حجرہ میں مدفون کئے گئے تھے اس وقت جلیل القدر اصحاب موجود تھے انہوں نے منع کیوں نہیں فرمایا۔ پھر فرمایا۔ میں نے (جماعت علی) دس ہزار روپے کا اعلان کیا ہوا ہے۔ اگر کوئی اس کا جواب شریعت کے مطابق دیوے :

اس کا جواب اس وقت مولانا مدیر مدظلہ العالی کی طرف سے دیا گیا تھا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حجرہ نہ گرانے کا جواب تو خود کتب فقہ حنفیہ میں مرقوم ہے کہ وہ دفن سے پہلے کا بنا ہوا تھا۔

(رد المحتار شامی ملاحظہ ہو)

اس جواب کے متعلق ایک صاحب (حکیم اللہ بخش صاحب جالندھری) لکھتے ہیں کہ مزید وضاحت کی ضرورت ہے۔

بپاس خاطر حکیم صاحب ہم کچھ اور وضاحت کئے دیتے ہیں۔ حضرت مولانا کا جواب فقہی تشریحات پر مبنی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جس سوال کا جواب پیر صاحب ہم سے طلب کرتے ہیں وہی سوال فقہاء حنفیہ پر بھی وارد ہوتا تھا۔ جس کا جواب انہوں نے دیا ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا حجرہ میں دفن ہونا قبہ بنانے کی دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ بنا پہلے ہی سے بنی ہوئی تھی اور بمشیّت خداوندی وہیں آپ کی روح قبض ہوئی اور وہیں دفن ہوئے۔

پیر صاحب یا ان کے مریدین کے لئے یہ جواب کافی ہے کیونکہ وہ فقہ حنفیہ کو قرآن حدیث سے ماخوذ اور واجب العمل جانتے ہیں۔

رہی یہ بات کہ کوئی پیر اگر اپنا قبہ مرنے سے قبل بنوا چھوڑے اور بعد موت اس میں دفن ہونے کی ہدایت کرے تو کیا جائز ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنے ہوئے حجرے میں بعد وفات دفن کیا گیا تھا۔ سو یہ استدلال بوجوہ ذیل غلط ہے۔

(۱) اپنی قبر کی تعیین کرنا قرآن مجید کی آیت کے مخالف ہے۔ ارشاد ہے :-

وما تدری نفس بای ارض تموت

کوئی جان نہیں جانتی وہ کس زمین میں مرے گی۔

(۲) پھر خود ساختہ قبر یا قبہ کو حجرہ نبوی پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ آنحضرت نے حجرہ مبارک اس غرض کے لئے نہیں بنایا تھا کہ حضور بعد وفات وہاں دفن ہونگے۔ یہ حجرے امہات المومنین کی سکونت کے لئے بنائے گئے تھے۔ چنانچہ کتب سیر میں اس امر کی تصریح ملتی ہے۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ میں پردہ کے اندر دفن ہونے کی ایک حکمت یہ بھی تھی کہ آپکی قبر مبارک کو محبین فرط محبت سے مسجود نہ بنا لیں۔ اس لئے اس کو پردہ میں رکھا گیا۔ چنانچہ اس حکمت کی طرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اشارہ کتب حدیث میں موجود ہے۔ حضرت ام المومنین فرماتی ہیں :-

لولا ذالک ابرز قبرہ غیر انہ خشی ان یتخذ مسجدا (رحمۃ المھداۃ)

آنحضرت کو یہ خطرہ نہ ہوتا کہ آپ کی قبر کو جائے سجدہ بنایا جائیگا تو قبر ظاہر (میدان) میں (ہوتی)۔ چنانچہ یہی حجرہ آپ کی قبر مبارک کا حجاب رہا۔ اور خلیفہ اول و ثانی نے کوئی عمارت اوپر نہیں بنوائی اور حجرہ مقفل رہا کرتا تھا۔ چابیاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہوتیں۔

غرض حجرہ نبوی کی بنا قبہ جات پر دلیل نہیں ہو سکتی۔ کہاں وہ فقیری عمارت جائے عبرت کہ دیکھنے والا دیکھتے ہی شان خداوندی یاد میں لائے کہ واہ مولا یہ وہ جھونپڑی ہے جس میں سید المرسلین سید الاولین والآخرین سرتاج اولیاء واصفیاء صلے اللہ علیہ وسلم جاگزیں ہیں اور آئت کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام کی صحیح تفسیر دکھا رہے ہیں۔ ہاں انک میت کا صحیح منظر دنیا کے سامنے ہے۔ اگر وہ چاہتے تو دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ عمارت بنواتے سنگ مرمر نہیں یاقوت و جواہر سے مزین کرواتے مگر آپ دنیا کی زینت دلدادہ نہ تھے آپ کی نگاہ رضاء الٰہی پر تھی، وہ قرب الٰہی پر دنیا کی ساری وجاہت، تمام سلطنت سیم و زر، تاج و تخت صرف ایک خطاب پر قربان کرتے تھے۔

ارضی ان اکون عبدا ۔ میں شہنشاہ ملک کہلانا پسند نہیں کرتا مجھے صرف بندہ کہلانا منظور ہے۔

کہاں وہ حجرہ رسول جو ہزاروں عبرتوں کا مشعر ہے اور کہاں یہ عمارتیں جن پر لاکھ لاکھ روپیہ صرف کر کے لاکھوں عمدہ سے عمدہ نشست گاہیں بنائی گئی ہیں جن کو دیکھ کر عمارت میں ہی نظر گڑ جاتی ہے۔ اور قبر کی زیارت کا صحیح مطلب (تزہد عن الدنیا دنیا سے بے رغبت کرے) مفقود ہو جاتا ہے۔

جو قبریں مرنے سے قبل جن لوگوں نے بنوائی ہیں ان میں قمار باز قمار کھیلتے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ کیونکہ ایسی فارغ جگہ ان کو کہاں ملے گی جہاں پر بیٹھنے والوں کے لبوں پر مہر خاموشی ہے

(اثبات التوحید ۔ اہل بدعت کی ایک کتاب ہے (۹۲۶) اعتراضوں کا جواب ...)

آخرت کی عزت حاصل ہوتی ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اسلام میں نتائج پر بہت توجہ دلائی ہے چنانچہ یہ آیت ہی نتیجہ پر پہنچاتی ہے کہ نماز کو اس دن کی پیشی کا بڑا وسیلہ اور عزت کا ذریعہ بنایا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کی اُن صفتوں کا بیان ہوچکا جن کا انسان محتاج ہے۔ جن کا فیضان ہر وقت ہے اور اپنا عجز و لاچار ہونا پوری طور پر معلوم ہوتا ہے تو اس کے بعد ایسے کلمات سے بندہ اپنے رب کو یاد کرتا ہے۔ جس میں اپنی ہستی کو ہیچ کر دیتا ہے وہ یہ ہے ایاك نعبد و ایاك نستعین یعنی تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ خیال کیجئے کہ معاملہ کیسا صاف ہے ہماری عبادت کو یا اللہ قبول کرلے اور خود ہی ہم سے عبادت کرالے۔ اپنی کوئی ہستی باقی نہ رہی۔ ہر قسم کی لاچاری و بےبسی بےشعوری کا اظہار ہے اس پر اللہ تعالےٰ سے مدد کا سوال ہے جس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ ایسا رحمٰن ہے کہ ہر طرح دہی خبر لیتا ہے بےسہاروں کو سہارا دیتا ہے۔ کمزوروں کی مدد کرتا ہے۔ ذلیلوں کو عزت دیتا ہے۔ پھر یہ کہ جس قدر کہ عبادت کے اسباب ہیں وہی قائم کردیتا ہے۔ جس وقت بندہ ایاك نستعین کہتا ہے اس کو تمام مشکلوں پر غالب و حاوی ہونے کی امید ہوگئی۔ تمام سہولتوں اور ذریعوں کی کنجی ہاتھ میں آگئی۔ جب اللہ تعالیٰ کی مدد ساتھ ہے تو ہر طرح اس کی عبادت پوری ہوگی اور دفتر قبولیت میں درج ہوگی جو عبادات کا نتیجہ ہے۔ وہ حاصل ہوگا اللہ تعالےٰ کے سامنے سرخرو ہوگا اس دن جس کا پہلے ذکر ہوچکا ہے۔ عزت و نجات پائیگا جس کی تفصیل قرآن مجید و احادیث شریف میں بہت کچھ مندرج ہے۔ چونکہ انسان کو ہر وقت اپنے مالک کا غلام بن کر رہنا ہے۔ ہر وقت اپنے مالک کی رضامندی کا جویان رہنا چاہئے۔ اس لئے اس کو رب العرش العظیم کی تعلیم و ہدایت کی ضرورت ہے تاکہ نہ دنیا میں روسیاہی ہو نہ آخرت میں رسوائی۔ اس لئے

اس کے بعد مختصر کلمات میں ایسی دعاء تعلیم ہوئی ہے جس نے دنیا و آخرت کی تمام عزت و آبرو کے مراتب گھیر لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تربیت و رحمانیت کا سایہ لے لیا ہے وہ یہ ہے اھدنا الصراط المستقیم الخ جس کا مطلب یہ ہے کہ یا اللہ ہم کو سیدھا رستہ سوجھا دے جس پر تیرے پیارے بندے انبیاء و اولیاء علیہم السلام ہیں جن پر تیرا غضب و غصہ ہے اور جو لوگ تیرے راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں ان کی راہ ہم کو درکار نہیں۔ یہاں تک سورہ فاتحہ پوری ہوئی جو اپنے مضمون سے نماز کے ساتھ خصوصیت بتارہی ہے۔ جن میں عابد و معبود کا تعلق اور خالق و مخلوق کا رشتہ اور رب و مربوب کی نسبت کا بخوبی اظہار ہے۔ اس لئے اس سورت کا نام نماز ہے اور احادیث صحیحہ میں اس کی تاکید ہے کہ سوائے سورہ فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی۔ نمازی خواہ اکیلا ہو یا مقتدی یا امام کسی صحیح حدیث میں اس کی تخصیص نہیں کہ فلاں حالت میں پڑھے اور فلاں میں چھوڑ دے جیساکہ حدیث شریف میں وارد ہے :-

لا صلوٰۃ لمن لم یقراء بفاتحۃ الکتاب

یعنی بغیر فاتحہ پڑھے جس نے نماز پڑھی اس کی نماز نہیں۔

یہ حدیث سب کو عام ہے اکیلا ہو یا باجماعت۔ امام ہو یا مقتدی۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ طوالت بےکار ہے۔ فرمان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مسلمان کو درکار ہے۔ منکرین احادیث کو پھٹکار ہے۔ اس کے بعد جس صورت کو پڑھے اجازت ہے قرآن ہونا چاہئے۔ اس قدر عرض و معروض کے بعد انسان اپنی عاجزی کو پیش کرتا ہے اور اپنی بندگی اپنے مالک کے سامنے ادا کرتا ہے خمیدہ کمر ہوکر اس کی عظمت و بڑائی بیان کرتا ہے مگر اس کی عظمت و جلال کے سامنے یہ بھی کافی نہیں اور انسان کسی طرح اس کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ پھر کھڑا ہوجاتا ہے اور دونوں ہاتھوں کو چھوڑ کر اپنی سیدھی حالت جو اصلی طبعی کھڑی ہونے کے وقت ہوتی ہے رب العلمین کے

سامنے پیش کردیتا ہے نہ اور کسی سے بولتا ہے نہ ادھر اُدھر دیکھتا ہے اور اپنے رب کی تعریف اور خوبیاں بیان کرتا ہے۔ اس کے بعد اس سے زائد جو عاجزی اور بندگی کے آداب ہیں ان کو عرض کرتا ہے۔ اپنے سر کو زمین پر رکھ دیتا ہے اپنی پیشانی خاک پر ملتا ہے اور اپنے رب کی پاکی اور بڑائی بیان کرکے پھر دوزانو ہوکر بیٹھتا ہے جو بیٹھنے کے وقت اس حالت سے زائد کوئی صورت ادب و عجز کی نہیں ہے۔ اس میں بھی اپنے رب سے مغفرت و رحمت مانگتا ہے اور ان کلمات کے ذریعہ اپنے رب سے سوال کرتا ہے اس قدر بیان سے معلوم ہوگیا کہ نماز وہ طریق عبادت ہے جس میں بندہ ظاہر و باطن سے عاجز ہوتا ہے۔ زبان سے بھی ایسے کلمات ادا کرتا ہے جوارح سے بھی ایسے ہی آداب عرض کرتا ہے جن کے بعد اب درجہ عجز و انکسار کا باقی نہیں رہا اس لئے یہ آداب کسی دوسرے کے لئے جائز نہیں ہیں۔ صرف خدا تعالےٰ ہی کے واسطے مخصوص ہیں جس کی ضرورت ہر بندے کو ہے۔ اس کے ادا کرتے وقت رُخ جانب کعبہ ہوتا ہے۔ ہر مسلم کو یہی تعلیم ہے کہ ہر ملک و ہر شہر میں سب کا ایک ہی رُخ ہے۔ سب اس میں متفق ہیں کسی کو اس سے انحراف و اختلاف نہیں ہے۔ کیا خوب اور مفید تعلیم ہے کہ تمام افراد انسان کو یکسوئی بتائی گئی ہے۔ اور نمازوں کے وقتوں میں بھی اسی طرح ہر ملک میں ہر علاقہ میں سب متفق ہیں۔ کسی کے لئے فجر کا وقت ہو اور کسی کے لئے نہ ہو۔ ظہر کی نماز کسی پر فرض ہو اور کسی پر نہ ہو۔ باوجود اس کے یہ قانون رب العلمین کا بندوں کے لئے عام ہے۔ کسی طرح ٹوٹ نہیں سکتا۔ مگر رب العلمین نے مشکلات و مصائب جو بندے کے لئے اتفاقیات سے ہیں ان کا بھی خیال رکھا ہے۔ بندہ کو ہر حالت کے موافق عبادت بتلائی ہے۔ مثلاً سفر یا مرض میں تخفیف ہے۔ چار فرض کے دو ہیں۔ مشکل کے وقت دو وقتوں کی نماز ایک وقت میں جمع کرنے کا قانون ہے۔ چنانچہ

نا واقف ہیں اور اسی وجہ سے وہ ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ یہ مضمون ہم اسی غرض سے لکھ رہے ہیں کہ ان کتابوں کا تذکرہ ایک جا کیا جائے تاکہ شائقین اون سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ان کتابوں کے پڑھنے سے پہلے جو جو معلومات طالب علم کو ہونا چاہئیں ان کو بھی اس مضمون میں فراہم کر دیا گیا ہے۔

ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ جو لوگ انگریزی یا ہندی نہیں جانتے وہ بھی ویدوں کو پڑھیں۔ اُن کے لئے ہم نے ویدوں کے ضروری حصص کا اُردو ترجمہ کر لیا ہے۔ خدا وہ دن بھی کرے کہ یہ انتخابات کتابی شکل میں طبع ہو کر عام شائقین کے ہاتھوں تک پہنچ سکیں۔

شرتی اور سمرتی کا بیان واضح ہو کہ برادران ہنود کی کتب مقدسہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک شرتی یعنی الہامی کتابیں۔ دوسرے سمرتی یعنی کتب روایات عام ہندوؤں یعنی سناتن دھرمیوں کے نزدیک تو بہت سی الہامی کتابیں ہیں لیکن فرقہ آریہ سماج الہام کو صرف چار ویدوں میں محدود مانتا ہے۔ ان چار ویدوں کے نام یہ ہیں:-

رگ وید۔ سام وید۔ یجر وید۔ اتھرو وید۔

یہ چاروں وید نظم میں ہیں اگرچہ یجر اور اتھرو وید میں کہیں کہیں نثر کے فقرے بھی پائے جاتے ہیں۔ وید کی نظم کا ہر شعر منتر یا رِچا کہلاتا ہے۔ منتروں کے ایک بڑے مجموعے کو وید کہتے ہیں۔ مجموعہ کے لئے سنسکرت میں سنگھتا کا لفظ ہے اور کبھی کبھی وید کے بعد سنگھتا کا لفظ بھی ملا دیتے ہیں۔ مثلاً رگ وید سنگھتا۔ یجر وید سنگھتا۔ یعنی مجموعہ رگ وید۔ مجموعہ یجر وید وغیرہ۔

وید سنگھتاؤں کے بعد ہندوؤں کی مقدس ترین کتابیں وہ ہیں جو برہمن گرنتھ کہلاتی ہیں۔ یہ کتابیں وید کی قدیم ترین تفسیریں ہیں۔ سناتن دھرمی ان گرنتھوں کو الہامی بلکہ ویدوں کے ہی جزء لاینفک کے طور پر مانتے ہیں لیکن آریہ سماجی ان کو شرتی کا درجہ نہیں دیتے بلکہ سمرتی کے درجہ میں رکھتے ہیں یعنی ان کو غیر الہامی مقدس کتابیں سمجھتے ہیں۔

برہمن گرنتھ اگرچہ متعدد ہیں لیکن اون میں چھ زیادہ مشہور ہیں۔ (۱) ایتریہ برہمن (۲) کوشیتکی برہمن یہ دونوں برہمن رگ وید کے متعلق ہیں۔ (۳) تانڈیہ مہا برہمن یہ سام وید کے متعلق ہے۔ چونکہ اس میں ۲۵ ابواب ہیں اس لئے اس کو پنچ وِشَں برہمن بھی بولتے ہیں۔ (۴) شت پتھ برہمن (۵) تیتریہ برہمن۔ یہ دونوں یجر وید کے متعلق ہیں۔ (۶) گوپتھ برہمن۔ یہ اتھرو وید کے متعلق ہے۔

برہمن گرنتھوں کے خاص خاص فلسفیانہ اور صوفیانہ حصص آرنیکوں اور اپنشدوں کے نام سے مشہور ہیں۔ اس لئے سناتن دھرمیوں کے نزدیک وید گویا چار طرح کی کتابوں کو کہتے ہیں۔ یعنی سنگھتا۔ برہمن۔ آرنیک اور اپنشد۔ لیکن آریہ سماجی صرف منتر سنگھتاؤں ہی کو وید کہتے ہیں۔ برہمن۔ آرنیک اور اپنشد ان کے نزدیک سمرتیاں ہیں۔ ہندوؤں کے ہر طبقہ میں اپنشد بڑی مقبول اور خوب پڑھی جانے والی کتابیں ہیں۔ عام طور پر ان کو ویدوں کا عطر سمجھا جاتا ہے

سمرتیوں میں اگرچہ منو سمرتی بہت مشہور ہے لیکن ہم اس کا ذکر یہاں نہیں کریں گے کیونکہ ویدوں سے اس کا تعلق دور کا ہے قریب کا نہیں ہے۔ ویدوں سے قریب کا تعلق رکھنے والی وہ سمرتیاں ہیں جو شروت سوتر کے نام سے مشہور ہیں۔ شروت کے معنے ہیں۔ وہ کتاب جو شرتی سے تعلق رکھے۔ اور سوتر سوت یا تاگے کو کہتے ہیں۔ شروت سوتر بھی متعدد ہیں لیکن اون میں سے چند مشہور سوتروں کے نام یہ ہیں۔ (۱) اشولاین۔ (۲) شانکھاین۔ یہ دونوں رگ وید کے متعلق ہیں۔ (۳) آپستمب۔ (۴) بودھاین (۵) کاتیاین۔ یہ تین یجر وید کے متعلق ہیں۔ (۶) لاتیاین۔ سام وید کے متعلق ہے (۷) کوشک (۸) ویتان۔ یہ دونوں اتھرو وید کے متعلق ہیں۔ (باقی)

مسلمان اور نماز فریضہ

گذشتہ ہفتے سورہ فاتحہ کی تفسیر الرحمن الرحیم تک بیان ہوئی تھی۔ ناظرین آج اس سے آگے ملاحظہ فرمائیں۔

اس کے بعد اس کی عظمت و جلال کا ذکر مختصر کلمات میں ہے۔ مگر دارین کا فیصلہ ہے زمین آسما کا خاتمہ ہے۔ مُردوں کی زندگی اور زندوں کی کارروائیوں کا راز سربستہ کھلتا ہے۔ عجب دلوں کو ہلانے والی، غافلوں کو ہشیار کرنے والی اور سوتوں کو جگانے والی ہے۔ وہ آیت یہ ہے۔ مالك يوم الدين۔ یعنی مالک اور فیصلہ کرنے والا اور انصاف کرنے والا قیامت کے روز کا۔

ہر سعادت مند شریف الطبع کو اپنی آبرو و عزت کا خیال نتائج کی خوبی اور بھلائی پر ہوا کرتا ہے پس جو لوگ خدا سے ڈر کر کام کرتے ہیں اور اس کی رضامندی کا شب و روز خیال رکھتے ہیں۔ ان کے لئے یہ آیت باعث ترقی ہے کہ اس دن کے واسطے وہ ہر طرح تیار ہیں اور اپنے عملوں کو اپنے مالک کی خوشی و رضامندی کے موافق کر لیں۔ جیسا کہ رب العلمین نے ارشاد فرمایا ہے:-

فمن كان يرجوا لقاء ربه فليعمل عملاً صالحاً ولا يشرك بعبادة ربه احداً

یعنی جو کوئی اپنے رب کے سامنے پیش ہونے کا خیال رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ عمل نیک اور شائستہ کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔ آیت کریمہ مالك يوم الدين نے اس آیت کو یاد دلایا ہے کہ وہ دن ضرور آنے والا ہے ليس لوقعتها كاذبة۔ کوئی شے اس کے دائم و قائم ہونے میں رکاوٹ اور آڑ نہیں ہو سکتی یہ مضمون ایسا ہے کہ ہر شخص کو اس کا مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ بغیر اس کے اعمال کی درستی مشکل اور غیر ممکن ہے۔ اسلامی تعلیم سے دنیا و

ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ہم چند نمبرات پیش کرتے ہیں:۔

(علا) بے ماں باپ کے حضرت آدمؑ پیدا ہوئے محض خدا کی قدرت سے۔ (قرآن کریم)

بائبل بھی اس پر متفق ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

"اور خداوند خدا نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا اور اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا سو آدم جیتی جان ہوا۔ (پیدائش ۲/۷)

ہندوؤں کی معتبر ترین پستک منوسمرتی بھی متفق ہے ملاحظہ ہو:۔

پرمیشور پرماتما نے عناصر اور سانکلپک یعنی ماں باپ کے بغیر پیدا ہونے والے لوگوں کو پیدا کیا۔ (منوسمرتی ادھیائے اول فقرہ ۶ ایضاً ستیارتھ ص۲۳۲)

(علا) حضرت ابراہیمؑ آگ میں ڈالے گئے اور آگ نے کچھ ضرر نہ پہنچایا محض خدا کی قدرت سے (قرآن کریم)

بائبل بھی اس پر متفق ہے۔ قصہ اس طرح ہے کہ تین نیک شخصوں نے بادشاہ کی مورت کا سجدہ نہیں کیا اور بادشاہ سے حجت کی۔ بادشاہ نے بھٹی آگ کی لگوائی اور معمولی سے سات گنا آنچ تیز کرائی اور ان تینوں کو اس میں جھکا دیا لیکن وہ بالکل بچ گئے۔ بادشاہ اس پر مطلع ہو کر بھٹی کے پھاٹک پر آیا اور کہنے لگا اے خدا تعالیٰ کے بندو باہر نکلو تب وہ آگ سے نکل آئے۔ بادشاہ کے ناظموں حاکموں نے فراہم ہو کر ان پر نظر کی تو دیکھا کہ آگ نے ان کے بدنوں پر کچھ تاثیر نہ کی اور ان کے سر کا ایک بال بھی نہ جلایا اور ان کی پوشاک میں مطلق فرق نہ آیا۔ (دانی ایل ۳/۲۴ تا ۲۸)

کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں (یوحنا ۱۰/۳۵)

ہندو دھرم کی مستند کتاب منوسمرتی بھی متفق ہے۔

"اگلے زمانے میں تیس رشی کے چھوٹے بھائی نے ان کو عیب لگایا اور تیس رشی نے اپنی صفائی کے واسطے آگ کو اٹھایا لیکن تمام دنیا کے عمل نیک و بد جاننے والے اگنی نے رشی کا ایک بال بھی نہ جلایا۔

(منو ادھیائے ۸ فقرہ ۱۱۶)

(علا) حضرت موسیٰؑ بحر قلزم دریائے نیل سے پار ہو گئے سمندر کے پانی کا دو حصہ ہو گیا اور بیچ میں راستہ نکل آیا محض خدا کی قدرت سے (قرآن کریم)

بائبل بھی اس پر متفق ہے۔ چنانچہ مذکور ہے:۔

"اور بنی اسرائیل و موسیٰ سمندر کے بیچ میں سے خشک زمین پر چل کر نکل گئے اور ان کے دہنے اور بائیں ہاتھ پانی دیوار کی طرح (کھڑا) تھا۔ (خروج ۱۴/۲۲)

رگ وید بھی اس پر متفق ہے۔ جس کے منتر کا ترجمہ آریہ سماجی پروفیسر راجا رام صاحب نے یوں کیا ہے دریائے ستلج ایک رشی کے لئے راہ دیتے ہوئے یوں گویا ہوا ہے:۔

"اے ستتی کرنے والے ہم تیرے وچنوں (باتوں) کو سویکار کرتی (سنتی) ہیں اپنے مال کے چھکڑے اور بیٹھنے والے رتھ سمیت پار اتر جا (رگ وید ۳-۳۳-۵ بحوالہ وید ارتھ پرکاش ص۵۲)

(علا) حضرت عیسیٰؑ بے باپ کے پیدا ہوئے محض خدا کی قدرت سے (قرآن کریم)

بائبل بھی اس پر متفق ہے:۔

فرشتے نے اس سے کہا اے مریم خوف نہ کر کیونکہ خدا کی طرف سے تجھ پر فضل ہوا ہے اور دیکھ تو حاملہ ہو گی اور بیٹا جنے گی۔ اس کا نام یسوع رکھنا...... مریم نے فرشتے سے کہا یہ کیونکر ہوگا جس حال میں کہ میں مرد کو نہیں جانتی۔ فرشتے نے جواب میں اس سے کہا کہ روح القدس تجھ پر نازل ہوگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالیگی اور اس سبب سے وہ پاکیزہ جو پیدا ہونے والا ہے خدا کا بیٹا کہلائیگا۔ (لوقا ۱/۳۰)

متی میں اس طرح ہے:۔

اب یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ ہو گئی (۱/۱۸)

ستیارتھ بھی معنیً اس سے متفق ہے کیونکہ وہ قائل ہے کہ ہزاروں انسان بے باپ ہوئے اور وہ بھی یکدم جوان جوان پیدا ہوئے۔ چنانچہ بے باپ کے سلسلہ کے رشی اگنی وایو انگرہ وت بھی تھے اور یہ سب ایشوری سرشٹی یعنی ماں باپ کے پیدائش کے بغیر تھے۔ پس مسیحؑ کی پیدائش ان رشیوں اور یکدم جوان جوان پیدا ہونے والوں سے عجیب نہیں (دیکھو حوالہ ستیارتھ ۳۸/۱۴۱)

(ع۵) سلیمانؑ کا تخت ہوا کے زیر اثر دور دور تک اڑتا تھا محض خدا کی قدرت سے (قرآن کریم)

بائبل بھی اس پر متفق ہے:۔

"جھیل پر بڑی آندھی آئی اور کشتی پانی سے بھری جاتی تھی اور وہ (یسوعؑ کے شاگرد) خطرے میں تھے انہوں نے پاس آ کر اسے جگایا اور کہا کہ صاحب ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں اس نے اٹھ کر ہوا کو اور پانی کے زور شور کو جھڑکا اور دونوں تھم گئے اور امن ہو گیا۔

(لوقا ۸/۲۴)

قرآن کریم سے اگر آیت کریمہ وسخرنا له الريح سے صرف ایک عنصر پر قدرت ثابت ہوتی ہے تو انجیلی واقعہ سے ہوا اور پانی دو عنصروں کی تسخیر ثابت ہوئی۔ ستیارتھ بھی اس سے ایک کلی قاعدہ کے ساتھ متفق ہے:۔

"جو اعلیٰ درجہ کے ستوگنی ہو کر عمدہ ترین کام کرتے ہیں وہ علم قانون قدرت کو جان کر قسم قسم کے غبارہ وغیرہ سواریاں بنانے والے دھاک اور سب سے اعلیٰ عقل والے ہوتے ہیں اور یہ لوگ کثیف اور لطیف علت مادی پر غلبہ پاتے ہیں (ستیارتھ ۹۳/۴۸۵)

سلیمانؑ کے ستوگنی (دھرم پاکیزگی گیان) کے اند

نج برتہ اتفاق سب کو ہوتا ہے اور حج کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ کتب احادیث وفقہ میں اس کی تشریح موجود ہے۔ طریق عبادت جو اسلام میں تعلیم ہوا ہیں اُس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ اگر کوئی بغیر تدبر برابری کر بیٹھے تو وہ معذور ہے۔ سمجھ دار کے لئے اسلام میں ضرورت ہر طرح ہے جبکہ ہر بندہ کو عبادت کی ضرورت ہے اور عبادت کے طریقے اسلامی تعلیم سے حاصل ہوتے ہیں۔ پس اسلام کے سوائے دنیا میں کوئی مذہب کماحقہ اس جیسی عبادت نہیں کرسکتا۔ اور نہ ایسے طریقے عبادت کے کسی مذہب سے مل سکتے ہیں۔

وماعلینا الا البلاغ

اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلم کو صراط مستقیم پر چلاوے اور ہر غیر مذہب کو اس کے سمجھنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین! (مولوی) نور محمد مہانوی جہلمی)

قرآن کریم اور معجزات

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب از جھنڈے نگر ضلع بستی)

معجزہ اس خارق عادت امر کا نام ہے جو کسی مخفی قانون قدرت کے ماتحت انجام پاتا ہے۔ چونکہ جس قانون کے ماتحت سرزد ہوتا ہے وہ مخفی ہوتا ہے۔ اس لئے عموماً شکی مزاج لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یہ قانون قدرت کے خلاف ہے۔ مثلاً قانون قدرت یہ ہے کہ بچہ کی پیدائش ماں باپ سے ہوتی ہے جیسا کہ قدرت کا یہ انتظام خود مشاہدہ میں آرہا ہے اس لئے اگر کبھی یہ دیکھ لیا کہ بلا باپ کے صرف ماں سے پیدائش ہوئی یا بلا ماں باپ کے بچہ پیدا ہؤا تو کہتے ہیں ایسا ہونا ناممکن ہے کیونکہ یہ قانون قدرت کے خلاف ہے اس لئے عقل اسے قبول نہیں کرسکتی لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسے خارق عادت امور قانون قدرت کے خلاف ہرگز نہیں ہوتے بلکہ قدرت کے کسی مخفی قانون کے زیر اثر ہوتے ہیں۔

پس عدم علم سے علم بالعدم کا استدلال درست نہ ہونے کے سبب یہ کہا نہیں جاسکتا کہ اس معجزہ کا کوئی قانون ہی نہیں۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ ہماری عقل کی رسائی اس قانون تک نہیں۔

سائنس جدید کے امام سر چارلس مارسٹن کے الفاظ اس موقعہ پر پڑھنے کے قابل ہیں۔ سر موصوف اپنی کتاب "دی بائبل از ٹرو" صفحہ ۹ پر راقم ہیں۔

معجزات کو ایک اور پہلو سے دیکھئے ابھی پچاس ہی برس ادھر فرض کرو کوئی تحریر اس مضمون کی ملتی کہ جب ملکۂ سبا (بلقیس) اپنے وطن جنوب عرب میں واپس آگئیں تو بادشاہ سلیمان نے یہ انتظام کر دیا تھا کہ جس وقت یروشلم میں مناجات ہو ملکہ تک اسکے کلمات اسی وقت پہنچ جایا کریں تو اس مضمون کی نامعقولیت کیسی اچھالی گئی ہوتی۔ لیکن آج یہ معجزات ہم گھر گھر واقع ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ امریکہ والے تین ہزار میل کے فاصلہ سے شاہ جارج کی تقریر سنتے ہیں یورپ کے ناچ گھروں کی آوازیں سنتے رہتے ہیں۔ تو غرض یہ ہے کہ معجزات کا دارومدار تو بڑی حد تک خود ہمارے علم وجہل پر ہے۔ اب جدید سائنس یہ دعویٰ کرنے کو تیار نہیں کہ فلاں چیز ممکن ہے اور فلاں ناممکن (بحوالہ صدق لکھنؤ وپیغام ۱۲ مئی ۱۹۳۸ء)

سائنس جدید کے امام الائمہ سر جیمس جینس کے خطبہ صدارت ستمبر ۱۹۳۴ء کا وہ اقتباس بھی قابل ملاحظہ ہے۔ جس کو سر چارلس نے اپنی "دی بائبل" میں درج کیا ہے وہو ہذا

"سائنس نے اب اقرار کرلیا ہے کہ جس عالم سے ہم حواس ظاہری کے بنا پر مانوس ہیں کہ انکم دنیا ہی اہم عالم الغیب بھی ہے۔ تیس سال [پہلے] نام نہاد معجزات قابل مضحکہ تھے آج معجزات ممکن ہیں۔ ممکن ہی نہیں اغلب ہیں بلکہ کہنا چاہئے کہ قطعی ہیں" (بحوالہ صدق ۱۱ مئی ۱۹۳۸ء)

اسی طرح سر چارلس نے اپنی کتاب "بائبل کمس الائیو" کے شروع میں جو باتیں لکھیں وہ بھی اس موقعہ مطالعہ کے قابل ہیں۔ سر موصوف بعض ماہرین سائنس کا نام لے کر اور آخر میں ایک ڈاکٹر کا ذکر کرتے لکھتا ہے:-

"اس نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ ادھر [چند] سال کے اندر جو واقعات سائنس کے مشاہدہ میں آچکے ہیں ان کے بعد معجزات سے انکار چل نہیں سکتا اور یہ محقق اس کرامت کا بھی قائل ہوگیا ہے کہ امراض دعاؤں سے اچھے ہوسکتے ہیں یہاں تک کہ سرطان جیسے عضو امراض بھی" (بحوالہ صدق تاریخ مذکور)

خلاصہ بحث یہ ہے کہ معجزات عام نگاہوں میں [جو] معلوم ہوتے ہیں اس لئے ان کا انکار بڑی عجلت سے کر دیا جاتا ہے۔ برخلاف اسکے محققین اور ماہرین وثوق کے ساتھ اعتراف کرتے ہیں معجزات نہ قابل انکار ہیں اور نہ لائق مضحکہ۔

ہمیں تو سائنس کے اقرار معجزات سے صرف یہ دکھانا ہے کہ سائنس وعقل کو آڑ بنانے والے ذرا ایک نظر اپنے ماہرین ائمہ کے اقوال ومقالات پر ڈالیں اور سوچیں کہ انہوں نے اس سائنس کا نام لے لے کر کتنی بار معجزات پر پھبتیاں اور مضحکہ اڑائے ہیں اور کتنی دفعہ نیچر وفطرت کو آگے کرکے معجزات کی تردید اور دور از کار تاویلات کے امام بنے ہیں۔ وہ حقیقی اور اصلی مقلد ہیں تو اپنی اگلی خلاف عقل والی رٹ کو فراموش کردیں اور معجزات کے بابت بے جا لب کشائی سے باز رہیں۔

ہاں ہمیں قرآن کریم کے معجزات کو ایک اور رنگ سے پیش کرنا ہے کہ آیا قرآنی معجزہ کے ساتھ کسی دوسرے مذہب کی کتابیں بھی ہم آہنگ ہیں

فتاوی

س ۱۴۱} میں قرآن شریف بمعہ حزب الاعظم ساتھ رکھتا ہوں۔ بوقت پیشاب وغیرہ کے اس کو سر پر رکھ لیتا ہوں۔ کیا ایسا جائز ہے؟ (اللہ داد موضع تیل مونڈہ)

ج ۱۴۱} پیشاب پاخانہ کے وقت قرآن مجید کو پاس نہیں رکھنا چاہئے۔ سر پر ہو یا بغل میں۔ کسی علیحدہ پاک جگہ رکھ دیں۔ بعد فراغت وطہارت اٹھا لیا کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگوٹھی جس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا۔ پاخانہ جاتے وقت اتار لیا کرتے تھے۔ اللہ اعلم!

س ۱۴۲} میری ہمشیرگان نے مجھے اپنا حق باپ وراثت والا تقسیم سے پہلے خود معاف کر دیا ہے آیا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۲} من عفی لہ من اخیہ شئی فاتباع بالمعروف واداء الیہ باحسان معاف کرنے والی بہنوں کا احسان مانو اور ان سے حسن سلوک رکھو۔ اللہ اعلم!

س ۱۴۳} میں نماز کو سستی سے ادا کرتا ہوں دعا کریں اور فرماویں کیا حکم ہے؟

(سائل مذکور)

ج ۱۴۳} ہم بھی دعا کرتے ہیں اور آپ خود بھی دعا کیا کریں۔ رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ نماز میں سستی کرنے والے کا دین بھی سست ہوتا ہے، حدیث شریف میں آیا ہے جس نے نماز کی حفاظت کی اس نے دین کی حفاظت کی خدا تم کو نماز باقاعدہ قائم کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اللہ اعلم!

س ۱۴۴} میں نوکری چوکیداری کرتا ہوں بوجہ غربت کے آیا یہ نوکری جائز ہے یا نہ؟

(سائل مذکور)

ج ۱۴۴} جائز ہے۔ مگر دینداری کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ خلاف شریعت کبھی کسی کا کہا نہ مانیں اللہ اعلم!

س ۱۴۵} اگر ۱۲ سال کا لڑکا طلاق دیدے اور اس کا باپ بھی ساتھ ہو کر طلاق کرائے تو جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۵} یہ طلاق جائز ہے۔ فتاوی شیخ ابن تیمیہ رح۔ اللہ اعلم!

س ۱۴۶} ایک صاحب ہماری جماعت کے مسجد احناف میں نماز پڑھاتے تھے اتفاق سے آخری رکعت میں بھول کر ایک سجدہ رہ گیا۔ لیکن سلام پھیرنے کے بعد مقتدیوں کے کہنے سے معلوم ہوا کہ ایک سجدہ کیا ہے۔ ہذا بعدہ امام صاحب نے سجدہ سہو ادا کیا۔ اس پر مقتدیوں نے کہا کہ نماز نہیں ہوئی کیونکہ فرض ترک ہو گیا۔ احناف مقتدی ابھی تک یہی کہہ رہے ہیں اور آپس میں جھگڑا ہے آپ جواب تحریر فرماویں۔

(شیخ محمد یٰسین۔ ضلع ایٹہ)

ج ۱۴۶} صورت مسئولہ میں سجدہ فوت شدہ کی تلافی سجدہ سہو سے ہو سکتی ہے۔ خصوصاً عند الحنفیہ کیونکہ سجدہ ثانی ان کے نزدیک فرض نہیں۔ بحکم اصول الامر لا یقتضی التکرار۔ اللہ اعلم!

س ۱۴۷} ایک حاجی پنجوقت کا نمازی مع جماعت ادا کرنے والا۔ صورت دیکھو تو پورا مذہبی انسان عمر قریباً پچاس سال یکایک صبح کے پانچ بجے خودکشی کرنے کو رستے پر لٹک گیا اور جان دیدی۔ ایسے شخص کے لئے شرعی حکم کیا ہے۔ قرآن، حدیث اور فقہ کے احکام کیا ہیں۔ کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جا سکتا ہے؟

(یکے از خریدار اہلحدیث)

ج ۱۴۷} حدیث شریف میں آیا ہے۔ ان رجلاً قتل نفسہ بمشاقص فلم یصل علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ابوداؤد۔ ترمذی)

(آنحضرت کے زمانہ میں) ایک آدمی نے چھری سے خودکشی کر لی تو حضور علیہ السلام نے اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی۔ اللہ اعلم!

س ۱۴۸} ایک شخص کے عقائد حسب ذیل ہیں۔ اس کے متعلق ارشاد فرمائیے:۔

(۱) قرآن شریف ایک ہی بار نازل ہوا۔
(۲) قرآن شریف میں نماز پڑھنے کا کوئی بھی حکم نہیں ہے۔ اور نماز کوئی چیز نہیں ہے۔ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔
(۳) حدیث کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور حدیث جھوٹی ہے۔ حدیث پر عمل کرنا گناہ ہے۔ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ۲۰۰ سو سال بعد کی ہے۔ اس لئے حدیث کو پیش کرنا بھی گناہ ہے۔
(۴) روح اور فرشتہ سے بھی انکاری ہے۔
(۵) آنحضور کے معراج جسمانی سے بھی انکار ہے وغیرہ وغیرہ۔

(سائل منشی اللہ دتہ محمد اسمٰعیل شہر جموں)

ج ۱۴۸} ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ سائل نے اس شخص کے متعلق کیا پوچھا ہے۔ خیالات تو اسکے کافرانہ ہیں۔ ایسے شخص کے کفر میں کیا شک ہے ایسے شخص کو چاہئے کہ کھلم کھلا اپنے اسلام سے انکار کر دے۔ اگر شخص مذکور کے متعلق کچھ اور پوچھنا ہے تو واضح کرے۔ اللہ اعلم!

نوٹ} فتوے اسی قدر تھے۔ (منیجر)

فتاوی نذیریہ حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر بھر کے تمام فتاوی کا مجموعہ۔ ہر سوال کا جواب قرآن مجید اور حدیث شریف کے دلائل سے دیا گیا ہے، ہر اہلحدیث گھرانے میں ضرور موجود چاہئے۔ قیمت بجائے پانچ روپیہ کے تین روپے۔ محصولڈاک علیحدہ۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

(۹۲۲)

تیز و چست) ہونے میں کیا شک ہے۔ پس ان کے زیر اثر کسی لطیف علت مادی کے تاثر کا واقعہ اُسی قانون مندرجہ بالا کی ایک مثال اور ایک جزئی ہے لا غیر۔

(ملا) یونس مچھلی کے پیٹ میں سے نکلے اور زندہ رہے محض خدا کی قدرت سے (قرآن کریم)

بائبل بھی اس پر متفق ہے لکھا ہے:۔

کیونکہ جیسے یونسؑ تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہے ویسے ہی ابن آدم (مراد یسوع مسیح) تین دن رات زمین کے اندر رہیگا۔

مسیح کا تین دن رات تک قبر میں رہ کر زندہ نکلنا اور حواریوں کی آنکھوں کے سامنے آسمان پر چڑھنا متی لوقا مرقس ہر ایک سے ثابت ہے۔ اس لئے اس مشابہت سے یونس کا مچھلی کے پیٹ سے زندہ برآمد ہونا اقتضاء النص سے ثابت ہؤا۔

دیکھو حوالہ (متی ۱۲/۴۰)

اس طرح کی زندگی کا حیرت انگیز واقعہ وہ بھی ہے جسے ۱۹۳۶ء کے اخباروں نے نقل کیا ہے۔

"پیغام صلح" ۲۲۔ دسمبر ۱۹۳۵ء راقم ہے:۔

پنجاب کے پانچ دریاؤں کے سنگم میں ایک مگرمچھ ایک آدمی کو ہڑپ کر گیا۔ ایک باہمت ماہی گیر حادثہ کی اطلاع پاتے ہی موقعہ پر پہنچا اور اس نے کسی تدبیر سے مگرمچھ کو جال میں پھنسا کر ہلاک کر کے اس کا پیٹ چاک کیا اور آدمی کو زندہ نکال لیا اگرچہ وہ اس وقت بیہوش تھا مگر بتدریج اسے ہوش آگیا۔

پس اسی طرح یونسؑ کا واقعہ قدرت خداوندی کا کرشمہ ہے۔ ستیارتھ بھی ایک قاعدہ کے ساتھ متفق ہے جیسا کہ لکھا ہے:۔

"ایشور سرب شکتی مان ہے یعنی پیدائش پرورش فنا وغیرہ کرنے میں کسی کی ذرا بھی امداد نہیں لیتا۔ اپنی بے حد طاقت سے اپنے کل کام کو انجام دیتا ہے" (ستیارتھ ۲۴۸/۱۰)

وہ اپنی بے حد قدرت کی وجہ سے کسی دوسرے خارجی اسباب و ذرائع کا پرورش و ابقاء میں محتاج نہیں ہے۔ اس لئے یونسؑ کی زندگی کا یہ واقعہ جس میں خارجی اسباب زندگی کا پتہ نہیں لگتا۔ اور پھر بھی ان کی پرورش باطنی طور پر ہوتی رہی۔ خداوند تعالیٰ کی وسیع قدرت پر دلالت کرنے والی مثال ہے نہ کچھ۔

(ملا) موسیٰ کا عصا ساحروں کے مجمع میں اژدہا بن گیا محض خدا کی قدرت سے (قرآن کریم)

بائبل اس پر متفق ہے:۔

"اور خداوند نے موسےٰ سے کہا یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے اس نے کہا لاٹھی۔ پھر اُس نے کہا کہ اُسے زمین پر ڈال دے اس نے اسے زمین پر ڈالا اور وہ سانپ بن گئی"

(خروج ۴/۳ ایضاً خروج ۷/۱۰)

ستیارتھ بھی اس سے متفق ہے کیونکہ لکھا ہے کہ دھارمک لوگ علت مادی (پرکرتی) پر غلبہ حاصل کر لیتے ہیں (ستیارتھ سملاس ۹ فقرہ ۴۸)

(ملا) موسیٰ نے اپنی لاٹھی کو پتھر پر مارا اور اس میں سے چشمے بہہ پڑے (قرآن کریم)

خداوند نے موسیٰ سے کہا جس لاٹھی کو تو نے دریا پر مارا تھا اُسے اپنے ہاتھ میں لیتا جا دیکھ میں تیرے آگے جا کر حورب کے چٹان پر کھڑا رہونگا اور تو اس چٹان پر مارنا تو اس میں سے پانی نکلیگا کہ یہ لوگ پئیں۔

(خروج ۱۷/۵)

ستیارتھ بھی متفق ہے۔ کیونکہ لکھا ہے:۔

لطیف اور کثیف علت مادی پر دھارمک قابو رکھتے ہیں۔ (۹/۴۸)

(ملا) عیسیٰؑ اپنے بچپن میں لوگوں سے بات چیت کرتے تھے (قرآن کریم)

بائبل اس پر متفق ہے۔ لکھا ہے:۔

جونہیں الیشبع نے مریم کا سلام سنا تو ایسا ہوا کہ بچہ اُس کے پیٹ میں اچھل پڑا۔

(لوقا ۱/۴۱)

دوسرا حوالہ۔ جس وقت ملک صدق نے ابراہیم کا استقبال کیا تھا وہ اس وقت تک اپنے باپ کے صلب میں تھا۔ (عبرانیوں ۷/۱۰)

جب باپ کے صلب میں پیدائش سے پیشتر استقبال کرنا اور ماں کے شکم میں ہی پیدائش سے پیشتر سلام کلام کو سننا اور خوشی محسوس کرنا اور اچھل کود کرنا معتبر ہے تو بعد از ولادت بچہ کا بولنا اور گویا ہونا کیوں نہ معتبر ہوگا۔ (ایضاً دیکھو لوقا ۱/۴۴)

ستیارتھ بھی اس سے متفق ہے کیونکہ اس نے بھی بعض خوارق عادت امور کا اقرار کیا ہے۔ جیسے بے ماں باپ کے پیدائش۔ اور جوان جوان انسانوں کی ابتدائی پیدائش وغیرہ۔ اسی طرح یہ بھی ایک خارق عادت واقعہ ہے اگر سپر نیچرل ہونے کے باوجود وہ سب تسلیم ہے تو اسے بھی تسلیم ہی کرنا پڑیگا۔

(ملا) رسول کریم کے عہد میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ (قرآن کریم)

بائبل بھی معنیً متفق ہے:۔

یشوع نے کہا اے آفتاب ٹھیرا رہ اور اے ماہتاب تو وادی ایلون کے مقابل ٹھیرا رہ اور سورج ٹھیر گیا اور چاند تھما رہا قریب دن بھر کے سورج آسمان کے بیچ و بیچ ٹھیرا رہا" (یشوع ۱۰/۱۲)

سورج اور چاند کا ۱۲ گھنٹے اپنی رفتار سے رُک جانا جس قدر عجیب تر ہے اُس کے مقابل صرف چاند کا انشقاق دتاثر ہلکا واقعہ ہے۔ پس اگر عیسائیوں کا اس واقعہ کی صحت پر ایمان ہے تو اُس سے کم عجیب واقعہ کے تسلیم کر لینے پر کونسا امر مانع ہو سکتا ہے؟ ستیارتھ بھی متفق ہے کیونکہ اس کا کلی قاعدہ ہے کہ دھارمک لوگ علت مادی لطیف کثیف پر غلبہ پاتے اور حسب منشا کام لے لیتے ہیں۔

(ستیارتھ ۹/۴۸)

(باقی)

سیّد البشر۔ آنحضرت صلعم کی بعثت کا ثبوت توراۃ انجیل کی ۵۰ پیشگوئیوں سے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲/ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ملکی مطلع

واردھا تعلیمی سکیم

ہندوستان میں چونکہ سیاسی تحریک نے ایک حد تک کامیابی حاصل کر لی ہے اس لئے محرکین سیاست نے سلسلہ تعلیم پر بھی غور کرنا شروع کیا ہے۔ گاندھی جی نے بمشورہ ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب پرنسپل جامعہ ملیہ دہلی ایک تعلیمی سکیم مرتب کی ہے۔ جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ

(۱) تعلیم لازمی (جبری) اور مفت ہوگی۔

(۲) تعلیم کی مدت سات سال ہوگی یعنی سات سال کی عمر سے ۱۴ سال تک مگر لڑکیوں کے لئے بارہ سال کی عمر تک ہوگی۔

(۳) تعلیم مادری زبان میں ہوگی۔

(۴) استاد کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ ہندوستانی زبان اور اردو ہندی دونو رسم الخط سے واقف ہو۔

(۵) تعلیم کا مرکز کسی دستکاری کو بنایا جائیگا۔

وغیرہ وغیرہ۔

اس سکیم پر مسلمانوں کی طرف سے جو سوالات کئے گئے ہیں ان کا ملخص یہ ہے کہ اس سکیم میں مذہبی تعلیم کو داخل نہیں کیا گیا۔ اُدھر مجوزین کی طرف سے اس کا جواب دیا گیا ہے کہ سارے مذاہب میں جو مشترک سچائیاں ہیں وہ زبانی سمجھا دی جائیں گی۔ باقی رہی مخصوص تعلیم اس کا انتظام ہر فریق پرائیویٹ طور پر کر سکتا ہے۔

ہمارے خیال میں یہ جواب ناقص ہے۔ گاندھی جی اور دوسرے مجوزین کو اس کا علم ہوگا کہ سب سے بڑی مشترک سچائی خدا کا اقرار ہے۔ مگر ہندوستان کی بدقسمتی سے بہت سے لوگوں کو اس میں بھی اختلاف ہے۔ اس کے بعد حق گوئی، راست پسندی۔ ظلم و انصاف میں تمیز اور حقوق العباد وغیرہ ہیں۔ زبانی تعلیم دینے کی بجائے کیوں نہ ان کے متعلق ایک مختصر سا رسالہ رکھ دیا جائے۔ جس کا امتحان لازمی ہوا کرے۔ اس کام کے لئے ہم اپنی خدمت پیش کرتے ہیں۔

ہاں بڑا سوال جو ہمارے دل میں کھٹکتا ہے وہ یہ ہے کہ اس جبری تعلیم کے سبب مسلمانوں کو بڑی دقت پیش آئے گی۔ جس کے دفعیہ کے لئے مسلمانوں کو ابھی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر اب حرکت نہ کی تو آیندہ زمانے میں سخت پچھتائیں گے۔ جس کی تلافی اُس وقت نہیں ہو سکے گی۔ وہ دقت یہ ہے کہ کوئی مسلمان اپنے لڑکے یا لڑکی کو قرآن حفظ کرانا چاہیگا تو اس جبری تعلیم کے باعث نہیں کرا سکیگا۔ کیونکہ ۱۴ سال کی عمر تک جو جبری تعلیم دی جائیگی طالب علم کو اُسی سے فرصت نہ ہوگی اور یہی عمر قرآن مجید حفظ کرنے کی ہے۔ ہم ڈاکٹر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی طرح اس ضروری کام کے لئے گنجائش نکالیں۔ تاکہ حفظ قرآن کی نیک رسم ان کے ہاتھوں سے مٹ نہ جائے اور آیندہ نسلیں ان کو اس کے مٹانے میں شریک نہ سمجھیں۔

خلع وطلاق کا بل

سید محمد احمد صاحب کاظمی نے مسلم عورتوں کی تکالیف سے متاثر ہو کر مرکزی اسمبلی میں ایک بل پیش کیا ہے۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ وہ عورتیں جو خاوندوں کے ظلم و ستم سے مجبور ہو کر مصیبت کی زندگی گزارتی ہیں یا تنگ آ کر ارتداد کی راہ اختیار کر کے آزاد ہو جاتی ہیں۔ ان مظلومات سے ظلم دفع کرنے کے لئے کوئی قانون ہونا چاہئے۔

شریعت اسلام نے تو اس کے لئے قانون جاری کیا ہوا ہے۔ جس کے مختصر الفاظ یہ ہیں:۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ (عورتوں کے حقوق بھی اسی قدر ہیں جس قدر ان کے فرائض ہیں)۔ نیز ارشاد ہے:۔

وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا (عورتوں کو محض تکلیف دینے کے لئے مت روکے رکھا کرو) ان آیتوں کی تشریح میں احادیث بکثرت ملتی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی جائز شکایت پر خاوند سے اُس کی علیحدگی کرا دی جاتی تھی۔

ہندوستان کی اسلامی حکومت کا قانون حنفی مذہب پر مبنی تھا۔ جس میں عورت کو فسخ نکاح کرانے کا حق نہیں دیا گیا۔ یہاں تک سختی کی گئی کہ اگر خاوند کہیں چلا جائے اور سالہا سال تک گم رہے تو بھی اس کی عورت فسخ نکاح نہیں کرا سکتی۔ مولوی امیر علی مرحوم نے اپنی کتاب شرع محمدی میں اسی غلطی کی پشتی بانی کی جو آج تک عدالتوں میں پیش کی جاتی ہے۔ ہمدردانِ اہل اسلام (میر غلام بھیک صاحب نیرنگ اور سید محمد احمد صاحب کاظمی) کو عرصہ سے یہ خیال تھا کہ اس کا کوئی تدارک ہونا چاہئے۔ مگر وہ حلقہ احناف میں پھرتے رہے جہاں سے ان کو نفی میں جواب ملتا رہا۔ اسی مضمون کے متعلق میر صاحب موصوف کا ایک مکرمت نامہ ہمارے پاس پہنچا تھا جس میں تحریر تھا کہ ہم کیا کریں علمائے کرام اس بارے میں ہماری مدد نہیں کرتے۔

اس کا جواب مناسب الفاظ میں دیا گیا۔ اسی خط سے متاثر ہو کر ہماری طرف سے ایک رسالہ موسومہ "معقولات حنفیہ" بھی لکھ کر شائع کیا گیا۔ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ایک مفصل مضمون لکھ کر میر صاحب کو بھیجا تھا۔ جسے انہوں نے بہت پسند کیا۔ ہم ان دونو صاحبوں کی ان تھک محنت کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے اس بل کو مرکزی اسمبلی میں پیش کر دیا۔ اس خصوص میں انہوں نے حنفی مذہب کی فروگذاشت کا ذکر کر کے عمل کے لئے مالکی مذہب کو پیش کیا۔ ہمارے نزدیک اس کی ضرورت نہ تھی کیونکہ بہت ممکن ہے کہ مالکی مذہب کا نام سُن کر

متفرقات

بیداری کا وقت ناظرین "اہلحدیث" کو عموماً اور اعوان و انصار کو خصوصاً ہر بار توجہ دلائی جاتی ہے کہ اخبار کی کمی اشاعت پر توجہ فرما کر اس کی تلافی کی کوشش کریں۔

جملہ ناظرین اپنے واقف کار تعلیم یافتہ اصحاب کے پتے تحریر فرمائیں۔ تاکہ ان کو نمونتہً اخبار بھیجکر اسکی خریداری پر مائل کیا جائے۔

معاونین کا شکریہ مولوی عبد الحمید صاحب حاجی عبد الکریم صاحب اور جناب عبد الرحمن صاحب نے ایک ایک نیا خریدار بنایا ہے۔ جزاہم اللہ!

نور توحید کی مقبولیت شمع توحید کی طرح نور توحید کی طباعت کا اعلان ہوتے ہی شائقین کی فرمائشیں اس کثرت سے آئی ہیں کہ انکی تعمیل کیلئے بسا اوقات سالم دن صرف ہو جاتا ہے۔ ان حضرات کو چاہئے کہ رسالہ کو خود ملاحظہ کر کے اہل بدعت کو سنائیں۔ تاکہ اس کی اشاعت کی اصل غرض پوری ہو۔ جن اصحاب نے ابھی تک طلب نہیں کیا وہ جلد از جلد طلب کریں ورنہ ختم ہونے کے بعد افسوس رہے گا۔ اس اشاعتی سلسلہ میں امداد کا بھی خیال رکھیں۔

ایک نئی شکائت کچھ عرصے سے بعض احباب شکائتیں بھیجتے ہیں کہ اخبار انہیں لیٹ ہو کر پہنچتا ہے۔ جواباً عرض ہے کہ "اہلحدیث" کے یوم اجراء سے لے کر آج تک یہی تعامل رہا ہے کہ ہر جمعرات کو قبل دوپہر پوسٹ کر دیا جاتا ہے۔ ایسے حضرات دفتر پر کسی قسم کی بدگمانی نہ کریں۔ اخبار بند اسی صورت میں ہوگا جبکہ خریدار صاحب خود بند کرنے کی اطلاع بھیجیں یا مہلت طلب کر کے قیمت ادا نہ کریں۔ اگر ان کو مذکورہ بالا شکائت کا موقع آئے تو اپنے متعلقہ ڈاک خانہ سے شکائت کریں۔

تبدیل پتہ اکے لئے بروز منگل اطلاع آجانے پر فاطر خواہ پتہ تبدیل کیا جا سکتا ہے ورنہ اخبار پوسٹ ہو جانے کے بعد دفتر کو دگنا نقصان ہوتا ہے۔ یعنی دو پرچے ڈبل محصول پر بھیجنے پڑتے ہیں امید ہے آیندہ خریدار حضرات مطلع رہیں گے۔

وی پی کی واپسی قیمت ختم ہونے کی اطلاع دیکر منی آرڈر کا انتظار کیا جاتا ہے اس کے بعد اخبار وی پی کیا جاتا ہے اور اس میں واپسی بھی ہوتی ہے۔ جس سے دفتر کو کافی نقصان اٹھانا پڑتا ہے اس لئے جملہ ناظرین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر قیمت اخبار کی اطلاع پا کر انکار یا مہلت کی اطلاع آجایا کرے تو دفتر کو جو خواہ مخواہ (۴ر فی وی پی) نقصان اٹھانا پڑتا ہے وہ تو نہ ہوا کرے۔ اسمیں طرفین کا ہی فائدہ ہے۔

مولانا عبید اللہ سندھی کا خیر مقدم

مرکزی اسمبلی میں حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ مولانا عبید اللہ پنجابی (سندھی) کو ہندوستان واپس آنے کی اجازت دی جائیگی ؎

یوسف گم گشتہ را آرد
بکنعان دم مزن

قبول اسلام خاکسار ۱۰ کو مولوی محمد حسین صاحب کے ہاتھ پر چند معززین کی موجودگی میں مذہب عیسائیت سے تائب ہو کر داخل اسلام ہوا ہے ناظرین میرے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اسلام اور صراط مستقیم پر قائم رکھے۔ آمین!

خاکسار فضل الدین ڈرافسمین محکمہ نہر سرگودھا۔

یاد رفتگان میری پیاری بیٹی خالدہ خانم بعمر آٹھ سال جو بڑی زکیہ اور ذہین تھی بعارضہ تپ محرقہ انتقال کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ناظرین مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں دعا فرمائیں خدا تعالےٰ مجھے نعم البدل عطا فرما[ئے]

عبد الرحمن خلیل قریشی نظام آباد ضلع گوجرانوالہ

پتہ تحریر کریں ایک صاحب عبد الرحمن صو[بیدار] پنشنر نے چند سوالات بغرض جواب ارسال [کئے] مگر اپنا پتہ تحریر نہیں کیا۔ ان کو اطلاع دی [جاتی] ہے کہ ان کے سوالات مع ٹکٹ موازی ۸ر دفتر [میں] محفوظ ہیں۔ اگر انہوں نے اپنا پتہ نہ لکھا تو [یہ] سوالات تلف کر دئیے جائیں گے۔ کیونکہ وہ ا[خبار] میں درج ہونے کے قابل نہیں۔

(نائب مفتی دفتر اہلحدیث امرتسر)

دعائے صحت کا شکریہ برخوردار محمد یو[سف] جس کی بابت "اہلحدیث" ۹/۲۸ میں ناظرین سے دعائے صحت کرائی تھی اب رو بصحت ہے مگر ا[بھی] تھوڑی سی تکلیف باقی ہے۔ احباب کرام ایک مکرر دعائے صحت کریں۔ اللہم اشفہ بشفا[ئک] وداوہ بدوائک۔ (راقم ابو محمد عبد اللہ ا[ز] لال پور کلاں)

ضرورت ہے مجھے ہندوستان کے کل [مسلم] مدارس (اہل حدیث و احناف) کے ناموں کی [ضرورت] ہے۔ ہر مدرسہ کب سے جاری ہے۔ اس کے بانی [اور] مدرسہ کی تعلیم کے متعلق جو جو معلومات کسی صا[حب کو] ہوں مجھے ارسال کریں۔ (راقم ابو سلیمان عبد[اللہ] نو مسلم منیجر صحیفہ اہل حدیث دہلی)

ماہ رجب بھی گزرنے کو ہے اگر غریب [فنڈ] میں کوئی امداد نہیں آئی۔ اصحاب کرم دست کشادہ کریں تاکہ ان غرباء کے نام اخبار جاری [ہو]

بارش نہیں ہوئی امسال پنجاب میں سوائے [چند] مقامات کے بارش بہت کم ہوئی ہے۔ کاشتکار سخت پریشان ہیں۔ ناظرین باران رحمت کے [لئے] دعا کریں کہ خدا ہمارے گناہ معاف کرے اور با[ران] رحمت سے خوشحال کرے۔ (ایک کاشتکار)

شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر۔ استنبول۔ بیروت۔ شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو۔ عربی۔ فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے

نمونتہً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	۱۲
زاد المعاد۔ ابن قیم سفید	۳	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	۱۲
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	۱۲	نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا	
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصہ تیار ہیں		ملا علی مصری	
قیمت فی حصہ	۳	تفسیر فتح القدیر شوکانی	

فرمائش خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینجر کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار جامع مسجد دہلی

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ۔ پاؤ بھر ۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ بیرونجات والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

(۹۳۷)

تازہ ترین شہادات

جناب منظور الحق صاحب چمپارن:۔ آپ کی مومیائی سے کتنے ہی آدمیوں کو نفع پہنچا ہے۔ میں نے ہی منگا منگا دیا ہے۔ پھر ایک چھٹانک رام دیال کوہار کے نام ارسال فرمائیں۔ (۲۶۔ جولائی ۱۹۳۸ء)

جناب عبد الغفار صاحب داناپور:۔ میں نے ایک بار کلکتہ میں اپنے دوست خیراتی حسین کے واسطے مومیائی منگائی تھی ان کے حق میں بالکل مفید ثابت ہوئی۔ اب میرے والد صاحب کے نام ایک چھٹانک ارسال فرمائیں۔ (یکم اگست ۱۹۳۸ء) (باقی)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر دلی میڈیسن ایجنسی امرتسر

شیعہ جماعت تائید کرنے سے رُک جائے۔
چاہیئے یہ تھا کہ اس بارے میں صرف قرآن مجید کی تعلیم کو پیش کیا جاتا۔ جس کے متعلق آیات ہم نے اوپر پیش کر دی ہیں۔ (ان کے علاوہ اور بہت ہیں) خیر جو کچھ کیا اچھا کیا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ موصوفین کی کوشش کو بار آور کرے اور ان کو جزائے خیر دے۔

(نوٹ) یہ معلوم کر افسوس ہوا کہ ابھی تک یہ بل سیلیکٹ کمیٹی (منتخب سب کمیٹی) کے سپرد بھی نہیں ہوا

خادم کعبہ پھر بولا

"اہلحدیث" مورخہ $\frac{9}{38}$ ۲ میں خادم کعبہ کے عائد کردہ الزامات کے تصفیہ کے لئے ہم نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ وہ ایک کمیشن منظور کرے۔ کمیشن کی تجویز کو تو اس نے منظور کر لیا مگر ہمارے پیش کردہ ممبران کمیشن کو تبدیل کر کے ان کی بجائے تین اور ممبر پیش کر دیئے۔

(۱) مولوی عبد القادر صاحب قصوری۔
(۲) مولوی اسماعیل صاحب گوجرانوالیہ
(۳) حسین میر صاحب امرتسری

میں اپنی سچائی پر اعتماد کرتا ہوا ان تینوں کو منظور کرتا ہوں مگر سب سے پہلے کمیشن میں یہ امر پیش ہوگا کہ ان تینوں میں سے جو "خادم کعبہ" کا شریک کار ہے اس کی تعیین کی جائے۔ پھر جس رکن کی شرکت کار ثابت ہو جائے اس کو کمیشن بورڈ سے نکال کر مدعا علیہ کی جماعت میں بٹھایا جائے اور اس کی خالی جگہ کو مولوی داؤد صاحب غزنوی پُر کریں۔ اگر وہ موجود نہ ہوں یا کسی وجہ سے منظور نہ کریں تو شیخ عظیم اللہ صاحب وکیل لاہور کو یہ جگہ پُر کرنے کی تکلیف دی جائے۔ میری یہ تجویز ایسی معقول اور انصاف پر مبنی ہے کہ سخت سے سخت دشمن بھی اس کی معقولیت سے انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جو شخص خود ملزم یا مدعا علیہ ہو وہ منصفی کے بورڈ میں کیسے بیٹھ سکتا ہے۔

امور متنازعہ کی فہرست تو وہ جس قدر میری تجویز کمیشن سے پہلے آچکی ہے مع اس کے جو خادم کعبہ نے ۹ ستمبر کے پرچے میں درج کی ہے اور آیندہ جو کچھ "خادم کعبہ" کے سٹاف کے دل میں آئے وہ اُسے کمیشن بیٹھنے سے پہلے شائع کر دے۔ تو پھر یہ ساری فہرست منصفوں کے سامنے پیش کی جائیگی جس جس الزام کو وہ قابل تحقیق سمجھیں اُسے زیر تحقیق لائیں اور جسے فضول سمجھیں اُسے چھوڑ دیں۔ ہمارا اس میں کوئی دخل نہ ہوگا۔

پس سٹاف "خادم کعبہ" کے ممبرو آؤ! اور اپنے نام کی لاج رکھ لو اور حق پسندوں کو یہ کہنے کا موقعہ نہ دو کہ جھوٹ بولنے والا خادم کعبہ نہیں ہے بلکہ ہادم کعبہ ہے۔ پس کمیشن کے ممبروں سے منظوری حاصل کر کے مجھے جلد اطلاع دو تاکہ میں فوراً لاہور پہنچ جاؤں۔

(نوٹ) میرے مدعا علیہم خادم کعبہ کے سٹاف کے جملہ متعلقین ہونگے جیسا کہ قانون شریعت اور قانون مروج کا تقاضا ہے۔

زراعتی کالج پنجاب لائلپور میں

ڈیئری کی تعلیم کا ورنیکلر نصاب

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء سے لیکر ۳۱۔ مارچ ۱۹۳۹ء تک زراعتی کالج پنجاب لائل پور میں ڈیئری کی تعلیم دینے کی غرض سے ایک ششماہی نصاب ورنیکلر میں شروع کیا جائے گا۔ پنجاب کے طلباء سے ایک روپیہ ماہوار فیس وصول کی جائے گی۔ دیگر صوبجات اور ریاست ہائے ہند کے طلباء کو سالم نصاب کے لئے پچیس ۲۵ روپے بطور فیس ادا کرنے ہونگے۔ اس جماعت میں صرف دس طلباء لئے جائینگے۔

داخلہ کے لئے کم سے کم معیار قابلیت یہ ہے کہ امیدوار نے پنجاب یونیورسٹی کا امتحان میٹرکولیشن یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس کیا ہو۔

اگر ممکن ہوا تو ہوسٹل میں اقامت کا انتظا[م] کرایہ پر ادا کرنے پر کر دیا جائیگا۔ لیکن اس ام[ر کی] ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ جو امیدوار داخل ہو[نا] چاہیں انہیں اپنی درخواستیں ۱۵۔ ستمبر ۱۹۳۸ء [تک] پرنسپل صاحب پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پو[ر کی] خدمت میں ارسال کر دینی چاہئیں۔

دیگر صوبجات یا ریاست ہائے ہند کے طلبا[ء] کی ان درخواستوں پر غور نہیں کیا جائیگا جو صوبہ کی حکومت یا ریاست کے حکام کی معرفت وصو[ل] نہیں ہونگی ——— درخواست کے فارم پراسپکٹس عرضی دینے پر صاحب پرنسپل موصوف دستیاب ہو سکتے ہیں۔ (لاہور ۱۰۔ ستمبر ۱۹۳۸ء)

اطلاع ضروری

انجمن اہل حدیث گوجرانوالہ کے اشتہار میں میرا نام بھی شامل ہو سکنے والے علماء کی فہرست میں درج ہے۔ حالانکہ میں نے صاف الفاظ میں [کہہ] دیا تھا کہ شاید میں ان دنوں پنجاب میں نہ ہونگا اس لئے معذور رکھیں۔ اس لئے جملہ ناظرین اہل[حدیث] کو واضح ہو کہ میرا نام درج فہرست ہونے کی صو[رت] میں میرا وعدہ نہ سمجھیں۔ میں وہاں کی شمولیت [سے] معذور ہوں۔ الملتمس محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔

جنڈیالہ ضلع امرتسر میں جمعیتہ تبلیغ کا جلسہ

جمعیتہ تبلیغ کے زیر[اہتمام] جنڈیالہ میں ہر سا[ل] جلسہ ہوا کرتا ہے۔ اس دفعہ بھی سالانہ جلسہ بتواریخ ۱۴۔۱۵۔۱۶۔ اکت[وبر] ۱۹۳۸ء مطابق ۱۹۔۲۰۔۲۱ شعبان ۱۳۵۷ھ بروز ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوگا۔ حضرت مولانا ثناء اللہ صا[حب] و مولانا سیالکوٹی و دیگر علماء کرام شریک جلسہ ہو[نگے] (انشاء اللہ تعالیٰ)

محمد عبد اللہ ثانی ناظم جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث
ڈھاب کھٹیکاں۔ امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ کی اسلامی کتابیں

تصانیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات و صفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان ۱؎

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز۔ روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قیمت ۲؎

اسلام کی تیسری کتاب (مع فرہنگ) خرید و فروخت تجارت و زراعت۔ شراکت۔ حج۔ زکوٰۃ۔ نکاح۔ طلاق عدت وغیرہ کے متعلق ہے۔ قیمت ۲؎

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) خرید و فروخت تجارت و زراعت۔ شراکت وقف نذر۔ قصاص۔ دیت فرائض وغیرہ کے متعلق بیان ہیں۔ قیمت ۳؎

اسلام کی پانچویں کتاب اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین و صحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ و جدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۶؎

اسلام کی چھٹی کتاب قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج ہیں۔ قیمت صرف ۶؎

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں اخلاص۔ اتباع سنت۔ تعلیم دین۔ تعظیم، علماء کی بے ادبی کا بیان ہے۔ قیمت ۶؎

[اسلا]م کی آٹھویں کتاب جہاد۔ طعام۔ لباس۔ حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا ذکر ہے۔ قیمت ۶؎

اسلام کی نویں کتاب اس میں نیک صحبت زہد۔ وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی، دوزخ اور عذاب قبر اللہ کے ڈر۔ توکل، اور صبر اور تقویٰ کا بیان ہے قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۶؎

اسلام کی دسویں کتاب حضرت آدمؑ سے لے کر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ اور بنو امیہ و امام حسنؓ و امام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات۔ قیمت عمر

اسلام کی گیارھویں کتاب عقائد اسلام، توحید، ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت و عظمت انبیاء علیہم السلام۔ ثبوت قیامت رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت عمر

اسلام کی بارھویں کتاب اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث، پانی کے پاک ہونے، اہل کتاب اور مشرکوں کے پاک کر کے استعمال کرنے میں۔ بول۔ منی۔ مذی وغیرہ احکام۔ چمڑے کی پاکیزگی کا استنجا۔ وضو۔ جنبی۔ اور حائضہ۔ جمعہ۔ میت اور استحاضہ کے احکام درج ہیں۔ قیمت عمر

اسلام کی تیرھویں کتاب کشتی پر اور یہود و نصاریٰ کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنے کے طریق۔ مسجد کے آداب۔ قبلہ کے احکام۔ صفوں کی درستی۔ قرات فاتحہ خلف الامام۔ بسم اللہ کے جہر و خفا کے مسائل رفع یدین فی الصلوات کے اختلافات کے بابت مسائل درج کئے گئے ہیں۔ قیمت عمر

اسلام کی چودھویں کتاب مسافر۔ سواری کی نماز اور سفر و حضر کی حد تعیین۔ ایام ابر اور بارش کے دن میں نماز کا حکم اور غسل وغیرہ کے احکام۔ خطبہ و چاند کے احکام۔ سوگ۔ ماتم۔ کفن۔ دفن۔ جنازہ علی الغائب۔ حالات قبر و زیارت قبور۔ میت کے ایصال ثواب اور زکوٰۃ کے احکام و مصارف درج ہیں۔ قیمت عمر۔

(تصانیف دیگر مصنفین)

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی مصنفہ حضرت امام غزالیؒ اس کتاب میں وہ مسائل تحریر ہیں جن سے معمولی آدمی بھی ترقی کر کے معراج کمال تک پہنچ سکتا ہے۔ علم کیمسٹری۔ سحر۔ طلسم و کرامات وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے۔ قیمت عہر

الترغیب والترہیب مصنفہ امام عبد العظیم صاحب منذریؒ ہر مشروع فعل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر مرفوع احادیث لا کر ان کے ثواب و عذاب کی تشریح کی گئی ہے۔ قابل مطالعہ کتاب ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت سے

العقل والنقل مؤلفہ مولانا شبیر احمد صاحب دیوبندی۔ جس میں مستند حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ قیمت ۱۰؎

کائنات روحانی قرآن حکیم کا انسان کی عقلی ضروریات کو پورا کرنے کا ثبوت۔ قیمت ۵؎

پتہ } منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

(۹۳۹)

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۲۴۱م

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی شاہ محمد ولد نور محمد ذات گوجر سکنہ شہیاں تحصیل شکر گڑھ نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{9}{38}$ ۱۵ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر $\frac{8}{38}$ ۲۰)

دستخط پریزیڈنٹ صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۲۵م

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی غلام محمد ولد نبی بخش و رمضان ولد کاکا ذات گوجر سکنہ اوڈرہ تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{9}{38}$ ۱۵ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر $\frac{8}{38}$ ۲۰)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

از پیشگاہ مصالحتی بورڈ قرضہ قصور ضلع لاہور

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

(قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء)

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ جھنڈا ولد کوڈو ذات کمبو سکنہ تلونڈی سوبھا سنگھ تحصیل قصور ضلع لاہور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام قصور درخواست کی سماعت کے لئے یوم بدھ مورخہ ۵ - اکتوبر ۱۹۳۸ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا مقروض مذکور مسمی جھنڈا کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ بتاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر ۳۱ - اگست ۱۹۳۸ء)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ قصور ضلع لاہور

سرمہ نور العین ۸؎

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸؎۔

پتہ:- منیجر دوا خانہ نور العین مالیرکوٹلہ

طلائے اعظم ؎

بُری عادتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں ہوں۔ یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندی و قوت بھی لاتا ہے۔ کام کاج میں حارج نہیں۔ قیمت ؏۔ محصول ڈاک ۸؍

المشتہر:- منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

اعلیٰ لکھائی چھپائی کا کام

...نی پریس ہال بازار امرتسر میں کیا جاتا ہے۔

تمام دنیا میں بے مثل ؏

غزنوی سفری شمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

تندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدہ کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں اور کھانا خوب ہضم ہو کر بدن میں تازہ خون پیدا ہو تا ہے۔ لگ جاتا ہے۔ فی ڈبیہ عہ۔ محصولڈاک ؎۔ نمونہ ؍

پتہ:- منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

پیٹنٹ ادویات ہندوستان

اگر آپ گھر بیٹھے سینکڑوں روپیہ کی آمدنی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو کتاب ہذا منگوائیں۔ اس میں یورپ اور ہندوستان کی مشہور ادویات کے نسخہ جات درج کر دیئے گئے ہیں۔ قیمت عہ۔ محصولڈاک علیحدہ

منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ مے
رؤسا و جاگیرداروں سے ، ۶ مے
عام خریداران سے ، ۵ مے
، ، ، ششماہی ۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۷۔ رجب المرجب ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۲ ستمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

در مذمت بخل - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
کیا ویدک دھرم پنچائتی ہے؟ - - - ص۴
تیل بھی گیا اور روکھا کھایا - - - ص۵
قرآن کریم اور معجزات (۲) - - - ص۷
وید اور اس کے تراجم اور تفاسیر - - ص۸
دیہات میں جمعہ پڑھنے کا ثبوت (حسب فتویٰ علماء دیوبند) ص۹
اخلاق ثنائیہ - - - - - ص۱۲
فتاوے - - - - - ص۱۳
متفرقات - - - - - ص۱۴
ملکی مطلع - - - - - ص۱۵
اشتہارات - - - - - ص۱۶-۲۰

در مذمت بخل

(از مسلم ابن مسلم صاحب مرحوم داناپوری)

زاہد ہو خواہ رند کوئی ہو ہُوا کرے
مر جائے وہ بخیل اگر بے خدا کرے

امداد میں کسی کی اٹھائے کبھی نہ ہاتھ
بیٹھے جہاں بھی وہ تو زمیں بددعا کرے

جیسا بھی ہو بخیل وہ دشمن خدا کا ہے
انسان اس عدوے خدا سے بچا کرے

کیا شک کہ اس کا نامۂ اعمال ہو سیاہ
شب میں اگر بخیل تہجد پڑھا کرے

کنجوس عاقبت میں ہے محروم خلد سے
دنیا میں اس کے نام کا ڈنکا بجا کرے

عالم میں جتنے سب سے بُرا یہ بخیل ہے
اس کی بلا سے کوئی مرے یا جیا کرے

ناپاک ہے بخیل زبانِ سخن ہے پاک
بھولے سے کوئی نام نہ اس کا لیا کرے

اس سرزمیں پہ کون ہے سب سے بڑا خبیث
بخل ہے وہ زکوٰۃ نہیں جو دیا کرے

مالِ بخیل آتش دوزخ میں گرم ہوں
اُن سب سے داغ اُٹھیں بدن پر پڑا کرے

قاروں کو عذاب الٰہی سے کیا نجات
دھنسنے لگے تو لاکھ بھی توبہ کیا کرے

اسلم حدیث اہلک من کان قبلکم[1]
اہل دول کو یاد ہمیشہ رہا کرے

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے لوگ یعنی قارون فرعون وغیرہما کو اسی بخیلی نے ہلاک کر دیا۔ ۱۲

رمضان المبارک کے لئے بابرکت تحفے

اکیس خوبیوں والی خمائل شریف مترجم

اس کی تقطیع نہایت موزوں ہے کہ سفر اور حضر دونوں میں پاس رہ سکتی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب کا ہے۔ حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے۔ جو کہ تفسیر کبیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، موضح القرآن، فتح العزیز و صحاح ستہ مثل بخاری مسلم اور ترمذی وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے۔ مجلد چرمی، منقش، نہایت عمدہ ہدیہ چار روپے (للعہ) محصول ڈاک علیحدہ۔

قرآن شریف مترجم

از مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی مرحوم۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ سائز کلاں۔ نہایت جلی حروف۔ لکھائی چھپائی بہت عمدہ۔
ہر اہل حدیث گھر میں ضرور موجود ہونا چاہیئے۔ بے نظیر اور قابل دید کتاب ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ ہدیہ [illegible] روپے۔ محصول علیحدہ۔

معجز نما خمائل شریف مترجم

زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ حاشیہ پر کامل تفسیر اُردو۔ شروع میں مقدمہ سیرۃ محمدی خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم۔ حاشیہ مجلد [illegible]

مترجم خمائل شریف

ترجمہ با محاورہ۔ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم۔ اس خمائل کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ بہت مقبول ہے۔ ضرور منگوائیں۔
مجلد چرمی۔ ہدیہ [illegible] روپے۔

خمائل شریف مترجم

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم برحاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبد القادر صاحب رحمہ۔ جلد عمدہ۔ پختہ چرمی۔ ہدیہ [illegible]

خمائل شریف مترجم

از شاہ عبد القادر صاحب دہلوی مرحوم۔ مجلد پارچہ
ہدیہ [illegible] (ڈیڑھ روپیہ)

قرآن شریف مترجم

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم قابل دید تحفہ ہے۔ حاشیہ۔ مجلد چرمی۔ ہدیہ [illegible] (ڈھائی روپے)
نوٹ:۔ ان کے علاوہ مصری رسائل قرآن مجید بھی پتہ ذیل سے مل سکتے ہیں۔

تفسیر واضح البیان

مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی ہے۔ ضخامت ۵۰۰ صفحات۔ سائز [illegible] کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت بے جلد [illegible] مجلد [illegible]

جمع القرآن والحدیث

(مصنفہ مولانا ابو القاسم سیف بنارسی)
آج کل جدید تعلیم یافتہ طبقہ قرآن مجید اور حدیث شریف کی صحت اور ان کے غیر الہامی ہونے [illegible] طرح کے اعتراض کرتا ہے۔ اس کتاب میں [illegible] اور حدیث کے جمع اور ترتیب، صحت، حفاظت، کتابت کے متعلق جملہ اعتراضات کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔ ہر اہل حدیث کو ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ قیمت صرف ۶/ محصول [illegible] علیحدہ۔

ملنے کا پتہ { **مینجر اہلحدیث امرتسر**

سُرمہ اکسیر العین جسٹرڈ

[illegible] پھولا، دھند، ککرے، خارش، سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اس کے استعمال سے عینک کی ذلت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال [illegible] [illegible]
ملنے کا پتہ
کارخانہ سرمہ اکسیر العین [illegible] امرتسر
آزمودہ وقت اخبار کا حوالہ دیجئے

ہندوستانی صنعت

ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری۔ ہمارے کارخانہ میں ایک عرصہ سے موسم گرما میں بنیان ہر قسم اور موسم سرما میں موزہ، سوئٹر، پلوور، ادنی سوتی تیار ہوتے ہیں اور بطور [illegible] فروش دہلی و بیرونجات فروخت کئے جاتے ہیں۔ [illegible] ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش کریں۔ مال بمقابلہ دیگر کارخانوں کے عمدہ اور نرخ میں کم ہوگا۔
ملنے کا پتہ:۔ مینجر انڈین مینوفیکچرنگ ہوس
صدر بازار۔ دہلی

NEW DELHI 16 SEP

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۷ رجب المرجب ۱۳۵۷ھ

کیا ویدک دھرم پنچایتی ہے؟

ہندو اور آریہ کے مشترک دھرم کا نام ویدک دھرم ہے۔ جس کی بنیاد ویدوں پر ہے۔ جن کے متعلق ان کے ماننے والوں کا دعویٰ ہے کہ وہ شروع دنیا میں چار رشیوں پر نازل ہوئے تھے۔ ان کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ وہ جامع اور مکمل ہیں۔ بلکہ یہ بھی ادعا ہے کہ ان کے بعد کوئی الہام صحیح نہیں ہے۔ ویدک دھرمیوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ منوسمرتی میں جو احکام مذکور ہیں وہ سارے کے سارے ویدوں سے ماخوذ ہیں۔ باوجودیکہ اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ ہندو قوم کے ہمدردان ایک بڑے ضروری تمدنی حکم کے لئے مرکزی اسمبلی کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہیں اور انہی میں سے ایک فریق اس کی مخالفت بھی کرتا ہے۔ اور وجہ مخالفت یہ بتاتا ہے کہ یہ تجویز ویدک دھرم کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس کے ماتحت ہندو عورت اپنے خاوند سے علیحدہ ہو جائیگی۔ کون انسان ہے جو اس سے باخبر نہیں کہ بسا اوقات نکاح کے بعد عورت آباد ہونے کی بجائے گویا جہنم میں چلی جاتی ہے۔ یعنی خاوند کی نالائقی یا ناقابلیت سے ساری عمر روتی ہے اور وہ اُس عربی خاتون کے اشعار کو اپنے لفظوں میں ادا کرتی ہے جو اپنے خاوند کی جدائی میں پڑھ رہی تھی۔ ان میں سے دو شعر یہ ہیں ؎

الا طال ھذا اللیل واسود جانبہ
ولیس الی جنبی خلیل الاعبہ
ولولا مخافۃ ربی والحیاء ترددنی
لزعزع من ھذا السریر جوانبہ

ان اشعار کا مضمون فارسی شعر میں یوں ہے ؎

شب تاریک بیم موج گرداب چنیں حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

ایسی ستم رسیدہ مظلوم عورت کی فریاد رسی کرنے میں ویدک دھرم بالکل خاموش ہے۔ اب مرکزی اسمبلی میں ہندو ہمدردان قوم کی طرف سے ایسی ستم رسیدہ عورتوں کے لئے ایک بل پیش ہوا ہے۔ اس پر چہ مے گوئیاں ہندو قوم میں ہو رہی ہیں۔ انہیں "آریہ گزٹ" لاہور سے لیکر ہم ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں:-

ہندو عورتیں اور طلاق "آریہ گزٹ" کے پاٹھکوں کو پتہ ہوگا کہ پچھلے دسمبر میں ناگپور میں اکھل بھارت درشیہ مہلا سیلن ہوا تھا۔ جس میں یہ پاس کیا گیا کہ بھارت ورش میں قانون کو ہندؤوں کے لئے ایسی طرح سے تبدیل کرنا چاہئے۔ جس سے کہ ہندو عورت کو طلاق لینے کا حق حاصل ہے۔ اگر اُس کا پتی پاگل ہو، بہت شراب پیتا ہو۔ کوڑھ کی بیماری سے لاچار ہو۔ بہت ظالم ہو۔ اور اگر اس نے کوئی اور شادی کر لی۔ اس ریزولیوشن کے پاس ہونے کے بعد ڈاکٹر دیش مکھ نے مرکزی اسمبلی میں اسی طرح کا ایک بل پیش کیا ہے۔ ہماری پنجاب کی اسمبلی میں بھی میسرز دونی چند نے اسی طرح کا ایک بل پیش کر رکھا ہے۔ ابھی ابھی لاہور کے ایک اخبار کے نمائندہ نے چند ہندو دیویوں اور پرشوں کی رائے اس بات کے متعلق دریافت کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں نے ان سب کی راؤں کا مطالعہ کیا ہے۔ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس وقت اس کے متعلق تین طرح کے خیالات ہیں۔ سب سے پہلے ان لوگوں کے متعلق جو اس بل کو خوش آمدید کہنا چاہتے ہیں۔ اس موضوع پر ایک دیوی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بل عورتوں کے ہاتھ ایک طرح کا ہتھیار ہوگا۔ جس کی مدد سے وہ اپنے برخلاف اتیاچاروں کا خاتمہ کر سکتی ہیں۔ ایک اور دیوی نے یہ بھی کہا کہ ہندو سوسائٹی میں پتیوں کو ایک خاص پوزیشن حاصل ہے۔ جس کو کوئی بھی ختم نہیں کر سکتا لیکن یہ بہت بُری بات ہے۔ بہت دفعہ پتی عورتوں پر بہت ظلم ڈھاتے ہیں کہ عورتیں کچھ بھی نہیں کر سکتیں یہ بل ایسے پتیوں کے لئے ایک طرح کا تازیانہ ہوگا لیکن اس گروہ سے بھی بڑھ کر ایک اور گروہ ہے جو اس بل میں ایک نئے ہندوستان کا آغاز دیکھتا ہے ان کو اس بل میں ایک نئی ذہنیت کا آغاز معلوم دیتا ہے اور وہ اس ذہنیت کو ایک نہایت نیک شگون امر سمجھتے ہیں۔ ان کے خیال میں اگر کوئی شخص اس بل کے خلاف ہے تو اُس کی وہ ذہنیت ٹپکتی ہے جس کی وجہ سے وہ ہندو قوم کی گراوٹ کا احساس ہی نہیں کر سکتا۔ ان لوگوں کے خیال میں مجلسی معاملات میں ہندو بڑی گراوٹ کا شکار ہیں۔ ان میں یہ مادہ ہی نہیں رہا کہ وہ ہندو قوم کے سدھار کا کچھ خیال

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں کئی دن سے بارش نہیں ہوئی دن بھر گرمی رہتی ہے اور رات کو عموماً خنکی ہو جاتی ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔

—— امرتسر بلدیہ کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۳تا ۱۹ ستمبر شہر امرتسر میں ۱۵۷۔ بچے پیدا ہوئے۔ اور ۷۷۔ اموات واقع ہوئیں۔

—— امرتسر ۱۷۔ ستمبر کو پولیس کی ایک جمعیت نے کانگرس کے دفتر اور قاری عبدالرحمن و منشی احمد الدین کے مکانوں پر چھاپہ مارا۔ دو سوشلسٹ کارکنوں کو فوجی بل کے خلاف لاہور میں تقریر کرنے کے سلسلہ میں گرفتار کر کے ضمانت پر رہا کر دیا۔

—— مرکزی اسمبلی میں موٹر وہیکل بل کی تیسری خواندگی پاس ہو گئی ہے۔

—— ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب نے قانون انتقال اراضی کے تیسرے ترمیمی ایکٹ مجریہ ۱۹۳۶ء کی منظوری دے دی ہے۔

—— مرکزی اسمبلی میں اعلان کیا گیا ہے کہ چار گورہ فوجوں کو جو ہندوستان میں مقیم ہیں یکم اکتوبر کو فلسطین روانہ کر دیا جائیگا۔

—— حکومت پنجاب نے امتناع مسکرات کی سکیم کے متعلق آخری فیصلہ کر لیا ہے کہ آئندہ مالی سال کے آغاز تک نافذ کر دی جائے۔ حکومت کو اس سکیم پر عمل کرنے سے ہزارہا روپیہ خرچ کرنے کے علاوہ دس لاکھ روپیہ نقصان بھی ہو گا۔

—— ہز ہائی نس مہاراجہ بنارس نے اعلان کیا ہے کہ عنقریب ایک لیجسلیٹو کونسل بنا دی جائیگی جس میں نمائندے منتخب ہوا کرینگے۔

—— آسام میں پہلی وزارت مستعفی ہونے کے باعث اب کانگرسی وزارت قائم ہو رہی ہے۔ جسکے وزیر اعظم مسٹر گوپی ناتھ ہونگے۔

—— جرمنی اور زیکوسلواکیہ میں جنگ کے خطرہ کے پیش نظر مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ ہر ہٹلر سے بغرض ملاقات میونخ تشریف لے گئے۔ مختصر سی گفت و شنید کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

—— جنگ کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے برطانوی وزارت میں اہم تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔ جنگ کا اعلان ہوتے ہی اس وزارت کو جنگی وزارت میں تبدیل کر دیا جائیگا۔

—— لندن کی اطلاع ہے کہ یورپ میں جنگ کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے انگلستان میں ۳۸ لاکھ گیس ماسکس (زہریلی گیس سے بچنے کے نقاب) تقسیم کئے گئے ہیں۔

یاد رہے۔

"اہلحدیث" ۲۶۔ اگست میں جن اصحاب کے نمبر شائع کئے گئے تھے ان کی طرف سے اگر ۲۹۔ ستمبر تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر، مہلت یا انکار کی اطلاع موصول نہ ہوگی ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

مہلت ختم | جن خریداروں کی میعاد مہلت ماہ ستمبر میں ختم ہو چکی ہے یا جنہوں نے اہلحدیث نمبر ۲۶ کا وی پی پرچہ واپس کر دیا تھا اور ان کی طرف سے قیمت اخبار ۲۹۔ ستمبر تک وصول نہ ہوگی تو ان کو مجبوراً آئندہ پرچہ نہیں بھیجا جائیگا۔

—— لندن کی خبر ہے کہ برٹش لیبر پارٹی نے ایک رزولیوشن پاس کر کے وزیر اعظم برطانیہ کے پاس ارسال کیا ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ برطانوی لیبر پارٹی کسی طرح چیکو کی آزادی سلب نہیں ہونے دیگی وہ چاہتی ہے کہ ہٹلر کے سامنے سر نہ جھکایا جائے۔

مضامین آمدہ | منشی محمد عبداللہ معمار۔ مولوی ابوالبشار صاحب ۲ عدد۔ مولوی محمد شفیع صاحب۔ مولوی ابوالسعید عبدالرحمن صاحب فرید کوٹی۔ عبدالعزیز صاحب ۲ عدد۔ شاکر صاحب صدیقی ۲ عدد۔ مولوی ابو الصمصام عبدالسلام صاحب۔ مولوی محمد مقبول صاحب۔ عبدالرحیم صاحب۔ محمد عبداللہ صاحب۔ مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا۔

غیر مقبول نظمیں | دنیا کا ہے رہبر کل یہ پرچہ اہلحدیث وہ شاہوں کو خادم بنا دیتا ہے۔ یہاں تو ہے وہاں تو ہے۔ ادھر تو ہے جدھر دیکھا۔ نہ نکلے گی ہمارے دل سے یہ عظمت محمد کی۔

مدرسہ دار الحدیث مدینہ منورہ | کے لئے ماسٹر عبدالحکیم صاحب چک ۱۳۲ عہ۔ مولوی اسماعیل صاحب برکھانی
مدرسہ دار الحدیث مکہ مکرمہ | کے لئے از ماسٹر حبیب اللہ صاحب موصوف عہ۔

غریب فنڈ | میں از فوتی فنڈ ٹہارہ لاگت چھپوائی قواعد فنڈ ۸عہ۔ بقایا ۵۔ از حکیم عبدالمجید صاحب لوگڑھ عہ۔ از محمد ابراہیم صاحب منیجر از رنگون عہ جملہ ۶؎۔ (تفصیل آئندہ انشاء اللہ)

توحید کا چاند | مضمون شرک و توحید میں موازنہ جو حال ہی "اہلحدیث" کی پانچ قسطوں میں شائع ہو ہے۔ کسی قدر اضافہ کے ساتھ انجمن بزم توحید لوگڑھ امرتسر کی طرف سے بصورت رسالہ شائع کیا گیا ہے۔ شائقین ۳ پیسے کا ٹکٹ بھیجکر طلب کر سکتے ہیں۔
ملنے کا پتہ :۔ دفتر مبلغ لوگڑھ امرتسر

حالات تبلیغ | از قلم عبداللہ رحیم آبادی
بفضلہ تعالیٰ میں اپنی تبلیغ کے حالات کو سال بسال اخبار اہلحدیث میں شائع کرتا جاتا ہوں۔ ناظرین کو یاد ہوگا اگرچہ کئی سال سے آمدنی کی بہت کمی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں اپنے چار مبلغین کو ابھی تک ماہ بماہ مشاہرہ دیتا ہوں اور وہ چاروں حسب معمول تبلیغ کر رہے ہیں اور مجھ سے بھی جہاں تک ہو سکتا ہے بفضلہ تعالیٰ تبلیغ کر رہا ہوں۔ لیکن آمدنی کم ہو جانے کی وجہ سے مجھ کو بہت دوڑ دھوپ کرنا پڑتا ہے۔ اس ضعیفی میں اس قدر دوڑ دھوپ کرنا میری بساط سے باہر ہے۔ زیادہ اور کیا عرض کروں۔

جمع القرآن والحدیث | مصنفہ مولانا سیف بنارسی قابل دید ہے۔ قیمت ۶؎ پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مدایات اس بات کی شاہد ہیں کہ ایک پتی کی بڑائی اسی بات میں ہے کہ وہ اپنی پتنی کو کبھی بھی ایسے حالات میں نہ چھوڑے جو حالات کہ ناخوشگوار ہیں اسی طرح سے ایک پتنی کا بھی یہ ایک فرض ہے کہ اگر اس کے پتی میں کوئی کمزوریاں آجاویں وہ اُن کمزوریوں کو رفع کرنے کی کوشش کرے نہ کہ یکار کے اپنے پتی سے قطع تعلق کرنے پر آمادہ ہو جاوے"!

(آریہ گزٹ لاہور ص۳ ۲۶ جون ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث ناظرین کرام مذکورہ بالا اقتباس کے آخری فقرے سے آپ سمجھ گئے ہونگے کہ ہندو دھرم میں نکاح کا تعلق اٹوٹ (کبھی نہ ٹوٹنے والا) ہے اس بنا پر اگر مرکزی اسمبلی میں بھی یہی فیصلہ ہُوا کہ ہندو مسکینہ مظلومہ عورت اپنے خاوند کے ظلم و ستم (جب تک زندہ رہے) برداشت کرتی رہے یعنی خدانخواستہ اس بل کے فیل ہو جانے کی صورت میں ہندو مظلومہ عورتوں کی زبان پر بے ساختہ یہ شعر جاری ہوگا ؎

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگی فریاد
وہ بھی کم بخت تیرا چاہنے والا نکلا

لیکن ہم آریہ گزٹ اور اس کے ذریعے دوسرے آریہ اخباروں سے ایک سوال کرنا چاہتے ہیں اور اُن سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اس کے جواب میں ٹھکتی بات کہیں گے۔ پس وہ غور سے سنیں:۔

رشتۂ نکاح اگر اٹل (ناقابل انقطاع) ہے تو آریوں کے گرو سوامی دیانند کیوں یہ آگیا (حکم) دیتے ہیں کہ

"عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس (اگر) اولاد ہو کر مرجائے تو دسویں برس جب جب اولاد ہو تب تب لڑکیاں ہی پیدا ہوں لڑکے نہ ہوں تو گیارھویں برس تک اور جو بدکلام بولنے والی ہو تو جلدی ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کرلے۔ (ستیارتھ پرکاش۔ سملاس ۴۔ نمبر ۱۴۰)

مہاشہ مجنو! پہلے یہ تو بتاؤ کہ یہ حکم اخلاق فلاسفی پر بھی مبنی ہے؟ عورت بانجھ ہو تو کس کا قصور؟ اولاد پیدا ہو کر مرجائے تو کس کا قصور؟ لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوں تو کس کا قصور؟

بھلا کوئی آریہ مہاشہ حسب حکم سوامی دیانند اپنی بے گناہ منکوحہ کو چھوڑ کر غیر عورت سے نیوگ کرے اور اس سے بھی لڑکیاں ہی پیدا ہوں تو پھر وہ کیا کرے؟ ان سوالوں کے جوابات کے بعد مہربانی کرکے یہ بھی بتلا دیجئے کہ سوامی جی کا یہ ارشاد ویدک دھرم کے موافق ہے یا مخالف؟ ع

تمہیں کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے

اخیر میں ہم آریہ اخبار "پرتاپ" سے ایک نظم پیش کرتے ہیں جو مع سرخی درج ذیل ہے:۔

"برسات میں ایک بیوہ کے جذبات"

کیا طرب انگیز ہے رنگین فضا برسات کی
کیف در آغوش ہے کالی گھٹا برسات کی
پُراثر سب موسموں سے ہے ہوا برسات کی
فطرۃً ہے روح پرور ہر ادا برسات کی
فرش قدرت نے بچھایا ہے عجب استبرق
جس طرف بھی دیکھئے ہے تازگی ہی تازگی
موسم برسات کی یہ کالی گھٹا یہ سبزہ زار
جھوم کر انگڑائیاں لیتی ہے متوالی بہار
ایسی حالت میں میسر ہو کہاں صبر و قرار
یاد میں روتی ہوں انکی اور دل ہے سوگوار
کیا کہوں میں دل کی بےچینی کا جو انداز ہے
جو نہیں سکتا بیاں مجھ سے جو میرا راز ہے

(پرتاپ۔ لاہور ۲۰۔ اگست ۱۹۳۸ء)

آریہ مترو! اس بیوہ اور اس جیسی معلقہ (خاوند کی چھوڑی ہوئی) عورت کا علاج ویدک دھرم نے کیا کیا ہے۔ جو ویدک دھرم کو مخاطب کرکے بزبان حال کہتی ہیں ؎

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسیٰ سے سوا ہو
جب جانیں کہ دردِ دلِ عاشق کی دوا ہو

قادیانی مشن

تیلی بھی کیا اور رُوکھا کھایا

آج سے پہلے کئی مرتبہ ہم اس امر کو ظاہر کرچکے ہیں قادیانی اہل قلم اپنے دعوے اور دلیل میں تطبیق کی ضرورت نہیں جانتے۔ وہ اسباب مرض بیان کرکے اقتضاء علاج بتاتے ہیں۔ لیکن ان کے علاج کے بعد بھی وہی اسباب اور علامات مرض برابر پائے جاتے ہیں۔ یہ ایک طبی اصطلاح ہے جس کو عام لوگ نہ سمجھیں تو ہم ان کو دوسرے الفاظ میں سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ قادیانی کہتے ہیں کہ دنیا میں فسق و فجور، بددیانتی، گمراہی بہت پھیلی ہوئی ہے اس لئے کسی مصلح (کسی نبی) کے آنے کی ضرورت ہے۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان میں ایک سوال کیا گیا ہے کہ اب نبی کے آنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے جواب میں چند ضرورتیں بتائی ہیں جو یہ ہیں:۔

اوّل۔ اس زمانے میں تقویٰ ہی مفقود ہے تو اس تعلیم (تعلیم قرآن) کو عام علماء کس طرح ترویج دے سکتے ہیں۔

دوم۔ مسلمانوں اور خصوصاً اُن کے علماء کی توجہ دین کی طرف سے بالکل ہٹ چکی ہے اور سب دنیا کمانے میں منہمک ہیں اور آوے کا آوا بگڑ چکا ہے تو کیا اب بھی الٰہی مصلح کی ضرورت نہیں؟ کیا یہ صحیح نہیں کہ جو علماء دین ہیں وہ جمعیۃ العلماء کی طرح ہندو پرست یا زر پرست یا لیڈری پرست ہو چکے ہیں۔ جو دیندار اور بزرگ کہلاتے ہیں ان کا ظاہر اور ہے اور باطن اور۔ چال چلن بگڑ گئے ہیں خدا کے گھر بدکاری کے اڈے بنے ہوئے ہیں۔ جو علم ہے وہ محض قشر اور چھلکا ہے۔ تزکیہ نفوس معدوم۔ صوفیہ اور واعظین ان

کر سکیں۔ ان لوگوں کے خیال میں منو سمرتی کی رٹ لگاتا ایک نہایت فضول بات ہے۔ یہی ہندوؤں کی گراوٹ کا کارن ہے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اب منو مہاراج کو بند کر دینا چاہئے۔ اور ہمیں موجودہ زمانے کی روش کو دیکھنا چاہئے۔ ان لوگوں کے خیال میں کوئی سمجھدار آدمی طلاق کے خلاف اپنی آواز نہیں اٹھا سکتا۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو دقیانوسی خیالات کا آدمی ہے۔ اس میں ہمت اور حوصلہ نہیں ہے۔ وہ بزدل اور کائر ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہ بل پاس نہ ہوا تو اس سے یہ پتہ لگیگا کہ ہندوؤں میں اپنے حالات کو سُدھارنے کے لئے کوئی زبردست جذبہ نہیں۔ چند ایک ایسے شخص بھی ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اگر یہ بل پاس ہو گیا تو اس سے عورتوں کو خاص رعائتیں اور سہولتیں مل جائیں گی۔ اگر عورتوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ایک ایسے پتی کو چھوڑ دیں جو کہ پاگل ہے یا ظالم ہے۔ یا جس نے اپنی دھرم پتنی کو چھوڑ دیا ہے۔ شرابی ہے یا کوڑھی ہے۔ یا وبھچار کرتا ہے تو مردوں کو بھی حق حاصل ہونا چاہئے کہ وہ اپنی دھرم پتنیوں کو خاص حالات میں چھوڑ دیں۔ لیکن بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اس بل کی بالکل مخالفت کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں طلاق، ہندو سماج کے لئے ناقابل برداشت چیز ہے۔ رائے بہادر رام سرن داس نے اس موضوع پر اپنے خیالات بتلاتے ہوئے کہا کہ یہ بل ہندو جذبات کے لئے بہت مکروہ ہے۔ اس بل سے اُن خیالات کا جو عام ہندو شادی کے متعلق رکھتے ہیں خاتمہ ہو جاوے گا۔

اسی طرح راجہ نریندر ناتھ نے فرمایا کہ ہندوؤں میں شادی عمر بھر کے لئے ہوتی ہے۔ دنیا میں کوئی بھی ایسی بیماری نہیں جس کا علاج نہ ہو سکے۔ یہ ایک نہائت مکروہ بات ہے کہ ایک عورت اپنے خاوند کے چھوڑنے کو اُس وقت تیار ہو جائے جب کہ وہ کسی بیماری کا شکار ہو۔ ایک دیوی نے یہ بھی کہا کہ ہندوؤں کی شادی ایک سودا نہیں بلکہ ایک پوتر رشتہ ہے۔ یہ شادی ایسی نہیں ہونی چاہئے کہ جو کہ معمولی معمولی باتوں سے ٹوٹ جاوے۔ لیکن سب سے اعلیٰ خیالات وہ تھے جو شریمتی پریم وتی تھاپر پرنسپل مہالا مہا ودیالیہ نے ظاہر کئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ بل پاس ہو گیا تو اس سے عورتوں کی حالت میں کوئی بہتری نہ ہوگی اور نہ ہی مردوں کی ذھنیت تبدیل ہوگی۔ اس بل کے پاس ہونے سے تو یہی مطلب ہوگا کہ شادی کی پوترتا جس کو ہندو ہزارہا سال سے سنبھالے ہوئے ہیں ایک دم میں ملیا میٹ ہو جاویگی۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ان کے خیال میں وہ عورت عورت کہلانے کی حق دار نہیں۔ جو تب تک تو اپنے آدمی کا ساتھ دیتی ہے جب تک کہ وہ کماتا رہے اور تندرست رہے۔ لیکن جس وقت اس کا خاوند کمانے کے لائق نہ رہے یا بیمار ہو جاوے تو اس کو چھوڑنے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔

ان سب خیالات کو پڑھ کر ایک بات صاف نظر آتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس وقت ہندوؤں میں ایک خاص طرح کی کشمکش جاری ہے۔ ایک طرف تو وہ لوگ ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ ہندو قوم کی عمارت کی از سر نو تعمیر کی جاوے۔ اس عمارت کی بنیاد میں نہ ہی ہمارے پُرانے وید اور شاستر ہوں۔ نہ ہی ہمارے پرانے جذبات ہوں۔ اور نہ ہی ہماری پرانی روایات ہوں۔ ان لوگوں کے خیال میں ہماری جاتی تب ہی بچ سکتی ہے اگر یہ زمانہ کی موجودہ لہر کو دیکھے اور اس کے مطابق اپنی حالت کو تبدیل کرے زمانے کو موجودہ حالت کی لہر سے عام طور پر ان کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ اُن خیالات کو اپنے اندر جذب کیا جاوے جو اس وقت مغرب میں رونما ہو رہے ہیں۔ غرضیکہ یہ لوگ اس بات کے حق میں ہیں کہ ہندو جاتی کا ڈھانچہ بالکل ہی بدل دیا جاوے۔ دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ ہم وقتاً فوقتاً ایسی تبدیلیاں کرتے رہیں جو کہ لازمی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ایک آریہ سماجی کا نقطہ نگاہ ان باتوں کے متعلق کیا ہونا چاہئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک آریہ سماجی اس بات کو کبھی برداشت نہیں کر سکتا کہ ہندو جاتی کے ڈھانچے کو مغربی سانچے میں ڈھال دیا جاوے۔ آریہ سماج کا تو جنم ہی اس بات کے لئے ہُوا تھا کہ یہ ہندو جاتی کی پوترتا کو قائم رکھے۔ اور اسے ان اثرات سے بچائے جو مغرب کی طرف سے آرہے تھے اور اس کے لئے بہت خطرناک تھے۔ اس لئے ایک آریہ سماجی کی اُن آدمیوں کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہو سکتی جو یہ چاہتے ہیں کہ ہندو سوسائٹی مغرب کے سامنے ہتھیار پھینک دے، مغرب کو اپنا گورو سمجھے، اور مغرب پرستی کی لہر کے سامنے بالکل جُھک جاوے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ آریہ سماج سدھارک لوگوں کی جماعت ہے۔ آریہ سماج کا جنم اس لئے ہُوا تھا کہ وہ ہندو جاتی میں سدھار کرے لیکن جس طرح سدھار آریہ سماجی چاہتے ہیں۔ اور جس قسم کے سدھار کا اور لوگ پرچار کرتے ہیں، اُس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ آریہ سماجی اور آریہ سماج اُس سدھار کی تلقین کرتے ہیں جو شاستر وکت ہے اور وید وکت ہے۔ وہ ایسے سدھار کی ہرگز تلقین نہیں کرتے جو ہمارے ویدوں اور شاستروں کی تعلیم پر کلہاڑا چلائے۔ اس سے ایک آریہ سماجی کا نقطۂ نگاہ اس بل کے متعلق بالکل عیاں ہے۔ وہ نقطہ نگاہ چند اٹل سدھانتوں پر مبنی ہے۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آریہ سماجی اپنے ویدوں اور شاستروں کی اگیاؤں کے انوسار شادی کو ایک اٹوٹ رشتہ سمجھتے ہیں۔ ہمارے کئی بھائی یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ رشتہ اسی زندگی تک محدود رہتا ہے۔ لیکن یہ غلط ہے در اصل یہ رشتہ ایسا ہے جو جنم جنمانتروں تک قائم رہ سکتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہماری شادی کے متعلق یہ کہنا کہ وہ ایک سودا ہے جو دونوں پارٹیوں کی رضامندی سے ہوتا ہے۔ غلط ہے۔ ویدک شادی ایک سودا نہیں بلکہ ایک یگیہ ہے۔ اس کی تہہ میں دنیاوی اور کاروباری جذبہ کام نہیں کرتا تھا بلکہ دھرم کے پوتر اور اٹل سدھانت کام کرتے ہیں۔ تیسری بات یہ کہ ہماری تعلیم ہمارے

قرآن کریم اور معجزات

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب جھنڈے نگر ضلع بستی)

سابقہ پرچہ میں متعدد معجزات (جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہوئے تھے) کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے۔ ان کی تائید میں انجیل و ویدوں کے حوالجات بھی درج کئے گئے ہیں۔ بقیہ مضمون آج شائع کیا جاتا ہے۔ ناظرین سابقہ سے ملا کر ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

(۱۱) ستون حنانہ کا واقعہ جس میں اُس لکڑی کا رونا مذکور ہے جس کو حضور نے منبر پر تشریف لے جانے کے بعد چھوڑ دیا تھا پھر وہ حضور کی تسلی دہی کے بعد خاموش ہو گیا۔ (حدیث شریف)

بائبل بھی اس پر متفق ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے:۔

"جب صبح کو شہر میں جاتا تھا تو اُسے بھوک لگی راہ کے کنارے انجیر کا ایک درخت دیکھ کر اُس کے پاس گیا اور پتوں کے سوا اس میں کچھ نہ پا کر اُس سے کہا کہ تجھ میں کبھی پھل نہ لگے اور انجیر کا درخت اسی دم سوکھ گیا شاگردوں نے دیکھ کر تعجب کیا اور کہا انجیر کا درخت کیونکر ایک دم میں سوکھ گیا۔ یسوع نے کہا اگر تم ایمان رکھو اور شک نہ کرو تو پہاڑ سے بھی اگر کہو گے کہ تو اکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ تو یہ ہو جاویگا۔ (متی ۲۱/۱۸ ایضاً مرقس ۱۱/۱۲)

جب انجیر کے مسلم درخت کا اپنی تر و تازگی چھوڑ کر خشک ہو جانا قابل اعتبار ہے تو اب ایک شاخ کا تاثر دگریہ کیوں تعجب خیز ہو۔

سائنس سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ مسٹر سر جگدیش چندر بوس نے جو علم سائنس کا ایک ماہر و نامور شخص تھا۔ تحقیق کے بعد نباتات میں زندگی اور شعور کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔

(پیغام صلح ۲۶۔ نومبر ۳۷ء)

ستیارتھ میں بھی معجزات کی دو ایک مثالیں ہیں اور دھارمک کے غلبہ کا بھی بیان موجود ہے۔

(۱۲) پتھروں کا سلام کرنا کنکریوں کا کلمہ شہادت پڑھنا ثابت ہے (حدیث شریف)

بائبل بھی اس پر متفق ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا ان پتھروں سے ابراہیم کے لئے اولاد پیدا کر سکتا ہے۔ (لوقا ۳/۸)

شاگردوں کی ساری جماعت اُن سب معجزوں کے سبب جو انہوں نے دیکھے تھے خوش ہو کر بلند آواز سے خدا کی حمد کرنے لگی کہ مبارک ہے وہ بادشاہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے تب بھیڑ میں سے بعض فریسیوں نے اس سے کہا کہ اے استاد اپنے شاگردوں کو ڈانٹ دے۔ اس نے جواب میں کہا میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر یہ چپ رہیں تو پتھر چلا اٹھیں گے۔ (لوقا ۱۹/۳۷)

اس حوالہ سے پتھروں کا بولنا چلانا بلکہ اُن سے لڑکوں کا پیدا ہونا تک ثابت ہوتا ہے۔ پس سلام و کلام کا واقعہ بھی اسی طرح سمجھیں۔

دھارمک کا غلبہ پڑنا ستیارتھ کو مسلم ہے ۹/۴۸

(۱۳) آدھ سیر جو کے آٹا میں اسی شخصوں کا آسودہ ہو کر کھانا ثابت ہے۔ (حدیث شریف فتح الباری)

بائبل بھی اس پر متفق ہے۔ سات روٹی اور تھوڑی سی چھوٹی مچھلیوں سے چار ہزار آدمیوں کا آسودہ ہو کر کھانے کا واقعہ متی ۱۵/۳۲ اور مرقس ۸/۱ میں مفصل موجود ہے۔ لوقا میں ایک واقعہ اس طرح ہے کہ:۔ مسیح نے طالبان شفا بھیڑ کے کھانا کھلانے کے لئے اپنے شاگردوں سے کہا کہ تم انہیں کھانے کو دو۔ انہوں نے کہا ہمارے پاس پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں سے زیادہ موجود نہیں مگر ہاں ہم جا کر ان سب لوگوں کے لئے کھانا مول لے آویں کیونکہ وہ پانچ ہزار مرد کے قریب تھے۔ مسیح نے سب کو پچاس پچاس کی قطاریں کر کے بٹھا دیا۔ نان بعد برکت چاہ کر پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کو سب میں تقسیم کر دیا سب سیر ہو گئے اور بہت ٹکڑے بچ گئے جن سے بارہ ٹوکریاں بھری گئیں۔ (لوقا ۹/۱۲)

پس اس واقعہ کے پیش نظر رسول کریم کا معجزہ محل تعجب کس طرح ہو سکتا ہے؟ بحوالہ یجروید بھومکا میں ایک دعا نقل کی ہے:۔

اے جگدیشور آپ کی عنایت سے ہماری آنکھوں اور پران کی تگنی یعنی تین سو برس کی عمر ہو۔

اس پر سوامی جی لکھتے ہیں:۔

اس منتر سے ایک اور اپدیش بھی حاصل ہوتا ہے یعنی اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر عمدہ اصول کی پابندی کی جاوے تو انسان کی عمر سو برس سے تگنے تک بڑھ سکتی ہے۔ (بھومکا مترجمہ نہال سنگھ)

اس حوالہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز میں برکت اور زیادتی ہو سکتی ہے لیکن اس زیادتی اور کثرت کا ذریعہ دعا اور نیک اعمال ہیں پس جب اس کا مدار نیک عمل اور دعا پر ہے تو جس قدر مخلصانہ دعا اور اعلیٰ درجہ کا حسن عمل ہوگا اسی قدر برکت ہونی چاہئے۔ پس سوامی جی کے بیان کردہ اپدیش سے اس معجزہ کی تصدیق و تائید ہوتی ہے۔

نوٹ:۔ تناسخ بھی اس حوالہ سے باطل ہو گیا کیونکہ اسی جنم کے عمل سے جزا کا ملنا ثابت ہوا۔

ہم نے یہ چند نمبرات جو معروض کئے ہیں ان کا مقصود یہ بھی ہے کہ کسی معجزہ کو عقل اور قانون قدرت

بھی بڑھ گئے ہیں اور کوئی قسم شرک اور ناجائز طور پر کمانے کی نہیں جس پر وہ عامل نہ ہوں۔ سوائے مقوی اور اعلیٰ کھانے، عمدہ پہننے اور تکبر کرنے کے ان کو آتا ہی کیا ہے؟ ہاں بعض بعض عورتوں کے اغوا میں بھی کمال رکھتے ہیں۔

(سوم) عوام کی حالت یہ ہے کہ رسول کی جگہ رسوم نے لے لی۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتے۔

(چہارم) لاکھوں کھلم کھلا مرتد ہو گئے۔

(پنجم) اسلامی عقائد اور احکام پر تسلی نہیں رہی نہ یقین رہا۔ بلکہ کرید کر معلوم کرو تو دہریہ ہیں

(ششم) امراء کا یہ حال ہے کہ ان کا دین اور خدا صرف دولت اور عیش پرستی ہی ہے۔ راست بازی۔ دین کی تڑپ اور اشاعت اسلام سے ایسے دُور ہیں جیسے نور سے ظلمت۔

(ہفتم) یہ زمانہ اشاعت اسلام کا تھا۔ اور اسلام کی اشاعت ابھی تک دلائل و براہین سے نہیں ہوئی تھی کیونکہ جنگوں نے مسلمانوں کو دم نہیں لینے دیا تھا۔ اب تیرہ سو سال کے بعد وہ امن اور سامان اشاعت اور قوموں کے آپس میں ملنے جلنے کے حالات پیدا ہوئے تھے کہ دنیا میں اس سے پہلے کبھی موجود نہ تھے پس ضرور تھا کہ اس وقت تکمیل اشاعت اسلام کے لئے ایک عظیم الشان رسول بھیجا جاتا جو دلائل و براہین سے اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرتا۔

(ہشتم) پھر یہ کہنا کہ نبی کی ضرورت نہیں، اس لئے بھی غلط ہے کہ اس وقت دنیا میں عیسائیت کا غلبہ ہے۔ ہندوستان میں آریہ لوگوں کا غلبہ ہے۔ بدھ مذہب کا دنیا کے ایک بڑے حصہ پر غلبہ ہے۔ پھر دنیا پر لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّينِ کا وعدہ کیونکر اور کب پورا ہوگا۔ اس وقت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خود آنے کی ضرورت ہے کیونکہ تمام مذاہب نے اسلام پر ہر طرف سے ایک یورش کر دی ہے۔ پس ضرورت ہے کہ کوئی مبعوث ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کام کو پورا کرے۔

(ریویو آف ریلیجنز ج ۱۹ جولائی ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث بقول مضمون نگار، یہ اسباب ہیں کسی جدید نبی کے آج کل آنے کے۔ چنانچہ بقول قادیانی جماعت کے وہ قادیان میں آگیا اور آکر چلا بھی گیا جسے آج تیس سال ہوتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ آیا وہ ان اسباب کی وجہ سے آیا جو اس میں ذکر ہیں کیا آکر اس نے ان اسباب کا ازالہ کیا۔

ہم ان نمبروں میں سے شروع نمبر سے سوال کرتے ہیں کیا (۱) اہل زمانہ کو تقویٰ حاصل ہو گیا؟ (۲) کیا مسلمانوں اور علماء کی توجہ دین کی طرف مبذول ہو گئی؟ (۳) جمعیۃ العلماء اور دیگر صوفیوں کے چال چلن درست ہو گئے؟ (۴) عوام نے رسوم قبیحہ چھوڑ دیں؟ (۵) مرتد ہونے سے لوگ رک گئے؟ (خود قادیان کے ضلع گورداسپور میں آئے دن ارتداد کے مقدمات ہوتے رہتے ہیں۔ ذرا ان کو بھی دیکھ لیجئے)۔ (۶) اسلامی عقائد پر مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کی تسلی ہو گئی؟ (۷) امراء نے عیش پرستی چھوڑ دی؟ (۸) اشاعت اسلام مکمل ہو گئی؟ (۹) آریوں، بدھوں اور بقول مرزا صاحب یاجوج ماجوج (یورپین اقوام۔ حمامۃ البشریٰ ص۳۸) سب سیدھے ہو گئے؟

غالباً یہ سب خواب کی باتیں ہیں۔

نوٹ یہ کہنا کہ اس میں مرزا صاحب نبی اللہ کا کیا قصور جبکہ لوگوں نے انہیں تسلیم نہیں کیا تو قصور لوگوں کا ہے۔ خود مرزا صاحب کے ارشادات کے خلاف ہے۔ کیونکہ براہین احمدیہ میں صاف لکھ چکے ہیں کہ:-

مسیح موعود کے زمانے میں اسلام اطراف اکناف دنیا میں پھیل جائیگا۔

کیا وہ پھیل گیا۔ جرمن اور فرانس تو مسلمان ہو چکا ہوگا۔ روسی تو بقول الہام مرزا صاحب کے سب احمدی ہو گئے ہونگے (ریویو آف ریلیجنز بابت ستمبر ۱۹۱۴ء ص۳۴۲) انگلستان اور دیگر ممالک یورپ میں اسلام ہی کا ڈنکا بجتا ہوگا۔ غالباً وہاں کے سکہ پر کلمہ اسلام ہی کندہ ہوگا۔ چین و جاپان میں بدھ مذہب نیست و نابود ہو گیا ہوگا۔ (کیا ہی بچوں کے دل بہلانے کی باتیں ہیں)

دنیا میں کفر و شرک، فسق و فجور مرزا صاحب کی تشریف آوری سے پہلے جتنا تھا اگر یہ کہا جائے کہ اس سے سو چند زیادہ ہو گیا تو مبالغہ نہیں۔ حتیٰ کہ قادیان ہی کو دیکھو جس کی بابت کہا جاتا تھا کہ وہ دار الامن و الامان ہے وہ آج دار الجدل والجدال بلکہ دار الکفر والطغیان ہو گیا ہے۔ آئے دن مقدمہ بازی، فریب کاری، لڑکے لڑکیوں کے جھگڑے بلکہ قتل و خون ہو رہے ہیں۔ غرضیکہ مولوی سعد اللہ لدھانوی کا شعر خوب چسپاں ہے

چہ گویم با تو گر آئی بہ بادر قادیاں بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دار الزیاں بینی

الہامات مرزا اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۹ر

تاریخ مرزا مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۶ر

چیستان مرزا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ف شیخ مصری قادیانی درباریوں کے حق میں بھی لکھتے ہیں۔ (اہلحدیث)

حیات مسنونہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روزانہ زندگی کا پروگرام۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲ر (منیجر اہلحدیث)

...د بیعانہ دیدیا گیا مگر بوجوہ چند ایک سال گذر گئے
...ب مسجد شروع کرنے کا قصد ہوا تو بائع نے کہا
...اب میں اس قیمت پر نہیں دیتا زاید قیمت پر دونگا
...ں۔ لہٰذا یہ معاملہ منسخ ہوگیا اور لوگوں کی رائے
...ئی کہ اگر بلا قیمت بھی یہ زمین دیوے تو نہیں
...ئے ماس کے بعد اور کوئی جگہ باوجود تلاش کے
...ک نہیں ملی۔ بالآخر سابق ایک سردار کے
...اں جاکر اُن کے بیل خانہ میں مسجد بنانا تجویز ہوا
...ر مسجد وقتیہ بنانا شروع کی اور جمعہ مسجد سابقہ
...ں نماز جمعہ وجماعت حسب دستور سابق پڑھتے
...ہے۔ جس وقت یہ مسجد جدید طیار ہوئی تو ایک
...ریق اس مسجد میں جمعہ وجماعت پڑھنے لگا اور
...بھی کہنے لگے کہ یہ مسجد اجماع کی ہے۔ پرانی مسجد
...وڑ کر اس مسجد میں نماز پڑھو۔ بعدہ ان دونوں
...ائیوں نے اپنا حصہ تقسیم کرا کر مسجد میں جگہ داخل
...ردی اور حسب دستور قدیم ایک فریق اس میں
...از پڑھتا رہا۔ اب اس معاملہ میں دو ایک مولوی
...احب جو اس نئی مسجد میں نماز پڑھنے والے ہیں
...تے ہیں کہ تم لوگ جو مسجد اس وقت بڑھا کر نماز
...ھتے ہو تمہاری نماز قبول نہیں ہوتی ہے۔ اس
...سطے کہ سب لوگوں کی رائے کا اجتماع نہیں ہے
...الانکہ خود انہیں مولوی صاحب کی رائے سے
...جد سابقہ بڑھائی گئی ہے۔ لہٰذا مفتیان حکم شریعت
...بی سے امید ہے کہ مطابق قرآن وحدیث وہ نئی
...سجد اجماع یا بے اجماع طیار ہوئی تو اوس میں
...از جمعہ وجماعت درست ہے یا نہیں اور اون
...ولوی صاحب کی بے انصافی وطرفداری ثابت
...تی ہے یا نہیں۔ خلاصہ بینوا توجروا من عند اللہ
... فقط۔

الجواب

نماز دونوں مسجدوں میں درست ہے اور یہ کہنا کہ نماز ایک مسجد میں ہوتی ہے جو اتفاق سے بنائی گئی ہے اور مسجد اتفاق سے نہیں بنائی گئی اوس میں نماز درست نہیں ہے یہ قول اصول شریعت کے موافق نہیں ہے اس لئے کہ جو مسجد کسی بنانے والے نے لوجہ اللہ بغرض ثواب واداے نماز بنائی ہے اوس میں نماز درست ہے اور اوس میں نماز پڑھنے کا ثواب مثل نماز مساجد پچیس گونہ اور ستائیس گونہ ہوتا ہے خواہ اوس کا بنانیوالا ایک شخص ہو خواہ دس بیس ہوں اور باتفاق اہل شہر واہل محلہ ہی ہو خواہ بلا کسی کے اتفاق اور مشورہ کے۔ البتہ جو مسجد صرف بغرض شہرت یا فخر یا لغرض دنیوی بنائی گئی ہو اور تعصب مخالفت پر مبنی ہو اوس میں نزاع ہو سکتا ہے صورت مسئلہ ہذا میں ہر دو مسجد بوجہ ضرورت بنائی گئی ہیں پس ان میں نماز درست اور ثواب ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہے۔ ایسے ہی صحت جمعہ کے لئے جو اذن عام شرط ہے یعنی یہ کہ ہر نمازی کو وہاں آنے اور نماز پڑھنے کی اجازت ہونا چاہئے۔ سو یہ بات بھی یہاں حاصل ہے کہ کوئی فریق دوسرے لوگوں کو اداے نماز وشرکت جمعہ وجماعت سے مانع نہیں ہے۔ پس اوس میں نماز جمعہ وجماعت درست ہونے میں کوئی شبہ بحسب صورت سوال موجود نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم! بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

مہر | رشید احمد ۱۳۰۱ھ

فتویٰ ہذا پر اکابر علماء دیوبند کے دستخط تصدیقی ثبت ہیں:-

مولانا محمود حسن صاحب۔ مولانا خلیل احمد صاحب
مولانا احمد حسن صاحب امروہی۔ مولانا اشرف علی صاحب
مولانا انور شاہ صاحب۔ مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب
مولانا عبد الرحمن صاحب امروہی۔ وغیرہم۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

بشارت

رسالہ تبلیغ کے سلسلہ میں اخبار اہلحدیث مورخہ ۹ ... میں شائع ہو چکا ہے کہ یہ عاجز ایک بسوط رسالہ مضامین امام زماں، مہدی منتظر اور مجدد دوراں کے متعلق لکھ رہا ہے۔ بعض اصحاب دریافت کرتے ہیں کہ یہ رسالہ کس طرح تقسیم ہوگا۔ مفت یا قیمتاً۔ سو ان کو معلوم ہو کہ یہ رسالہ شاید ۱۰۰ صفحہ سے زائد ہو جائیگا۔ اور اب اس کے ساتھ مسئلہ نزول مسیح بھی بطور خاتمہ یا ضمیمہ یا تتمہ لگا دیا جائیگا۔ اس وجہ سے حجم اور بھی بڑھ جائیگا۔ اس لئے یہ رسالہ مفت تقسیم نہیں ہو سکیگا۔ شائقین فی الحال صرف خریداری کی فرمائش بھیجدیں۔ جب طبع ہو کر تیار ہو جائیگا تو قیمت اور محصول سے اطلاع دیدی جائے گی۔ اس کی جمع شدہ رقم خزانہ تبلیغ میں جمع ہو گی اور آیندہ کے لئے راس المال بنا کر دیگر رسالے شائع کئے جائینگے۔ فرمائشیں جلد بھیجیں۔ یہ رسالہ فی الحال ایک ہزار کی تعداد میں چھپیگا۔ جو ہمارے ملک کے لئے بہت کم ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمام خرچ ہو جائے اور آپ کو افسوس رہے۔

(محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔ شہر سیالکوٹ پنجاب)

درخواست دعا

حاجی عبد الحی صاحب موضع کریم پور علاقہ برڈپور ضلع بستی کی ایک دختر سال گذشتہ بماہ رجب بعارضہ دق عرصہ تک بیمار رہ کر انتقال کر گئی۔ اور حاجی صاحب مذکور کی اہلیہ بماہ ربیع الاول سن رواں بعارضہ دق انتقال کر گئی اور مرحومہ کی اور ۲ لڑکیاں بعمر ۳ سال و ۳ ماہ بعارضہ دق فوت ہو گئیں ونیز ایک لڑکا مسمی عبد الصمد بماہ جمادی الاول تاریخ سن رواں میں بعارضہ دق فوت ہو گیا۔ حاجی صاحب کی اہلیہ اور دختر بالغہ ونیز پسر عبد الصمد پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ ناظرین اہلحدیث جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت فرمائیں۔ اللہم اغفر لہم۔

(۹۵۱)

مکتوب ۱۷ میں فرماتے ہیں :-

"مسئلہ جمعہ کا جو تم نے استفسار کیا ہے۔ اصل اس کی یہ ہے کہ چند شروط خاص مذہب حنفیہ کی ہیں اور جمعہ کا فرض ہونا قطعی ہے اور شروط اختلافی ایسی جائے احتیاط شرط ہے اس مسئلہ میں تقلید ائمہ باقی کی گنجائش ہے اور اسی سبب جمعہ کو بجماعت اور خطبہ کے ادا کرتے ہیں اور اگر ظہر پڑھتے ہیں تو بنظر احتیاط یہ معنے نہیں کہ جمعہ اور ظہر دونوں مشکوک ہیں بلکہ غالباً صحیح ہے "

دہلی میں جب مرہٹہ کی عملداری ہوگئی تھی تو بعض علماء نے جب ترک کرنا چاہا تھا۔ اس زمانہ میں شاہ عبد العزیز صاحب نے اس امر کا فتویٰ دیا کہ جمعہ ترک کرنا نہ چاہئے۔ اس لئے کہ اختلافی مسئلہ ہے۔ غرضکہ جمعہ ہونا بہت طرح سے قریب یقین ہے۔

اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی پیشوا علماء دیوبند مکاتیب رشیدیہ ص۶ میں بنام حکیم عبد العزیز خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ پنجلاسوی فرماتے ہیں :-

"مخالفت اہل دیہہ سے بھی رنج ہوا۔ اگر اندیشہ آبرو کا ہو تو اپنے گھر میں فرض ظہر کے ادا کر لیجئے۔ جمعہ ایسی صورت میں ساقط ہوجاتا ہے اور دوسرے گاؤں میں نماز جمعہ پڑھنے کو جانا ضرور نہیں ناچاری حکم حق تعالیٰ کا ہے فقط"

نیز اسی گاؤں پنجلاسہ واقع پنجاب کے متعلق تذکرۃ الرشید حصہ دوم ص۲۶۴ و ص۲۸۰ میں مولانا موصوف فرماتے ہیں کہ :-

"خانقاہ پنجلاسہ میں جو تالاب ہے الخ اس تالاب کو گاؤں والوں نے صاف کیا اور مٹی نکال کر اوس کو گہرا کر دیا"

علیٰ ہذا مولانا اشرف علی صاحب تھانوی سرتاج علماء دیوبند کے ایک مرتبہ تھانہ بھون سے موضع گڑھی پختہ میں جو مختصر گاؤں ہے وہاں کے رئیس امام علی خان صاحب مرحوم کے یہاں تشریف لے گئے تھے۔ مولانا کے ہمراہ حافظ محبوب الٰہی صاحب مرحوم مراد آبادی اور حافظ مولوی علی نظیر بیگ صاحب مراد آبادی اور میں بندہ عزیز عفی عنہ مراد آبادی تینوں حاضر تھے۔ دوسرے روز جمعہ تھا۔ مولانا نے جمعہ پڑھایا پھر وعظ فرمایا۔

اسی طرح مولانا مرتضیٰ حسن صاحب مناظر دیوبندی ایام قیام مدرسی مدرسہ امدادیہ مراد آباد کے تھانہ مونڈہ کے قریب ایک گاؤں میں بتقریب جلسہ جمعہ کو تشریف لے گئے تھے وہاں جمعہ پڑھا۔

نیز علماء دیوبند کے مستند ماہوار رسالہ القاسم محرم ۱۳۳۵ھ ص۳۰ و صفر ۱۳۳۵ھ ص۲۷ و ص۲۹ میں مرقوم ہے :-

زبدہ ایک مختصر گاؤں کی صورت میں آباد تھا اور مدینہ منورہ سے کل تین منزل دور تھا۔ مردوں کی آبادی تقریباً بارہ تھی۔ وہاں بھی مکان حسب دستور آپ نے اینٹ و مٹی کا نہیں بنایا کملوں کا ایک جھونپڑا ڈالیا تھا۔ زبدہ کے عامل آپ کے (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے) زمانہ میں ایک حبشی غلام مجاشع تھے جس طرح دنیوی معاملات ان کے سپرد تھے جمعہ[۱] جماعت بھی انہیں کے متعلق تھا۔ جب حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں آکر سکونت فرما ہوئے تو آپ بھی نماز کے لئے مسجد تشریف لے گئے۔ جب جماعت کھڑی ہوگئی تو مجاشع بوجہ اپنے غلام ہونے اور شرف صحابیت سے محروم ہونے کے آگے پڑھنے سے رُکے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اون کی یہ حالت دیکھ کر فرمایا کہ آگے بڑھو جس طرح پہلے نماز پڑھاتے تھے اب بھی پڑھاؤ۔ الخ ملخصاً"

نیز مولوی محمد شفیع صاحب مفتی سابق دیوبند اپنی مؤلفہ سیرت خاتم الانبیاء طبع دلی پرنٹنگ ورکس فائن آرٹ لیتھو برلنج بار دوم ۱۳۵۵ھ ص۶۰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"بروز جمعہ قباء سے رخصت ہو کر مدینہ طیبہ کی طرف روانگی ہوئی۔ یہ روز چونکہ جمعہ کا دن تھا بنی سالم بن عوف کے مکانات کے قریب جمعہ کا وقت آگیا آپ سواری سے اترے اور جمعہ ادا کرنے کے بعد پھر سوار ہوئے" انتہی

ان تمام کے بعد مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا اصلی فتویٰ کی نقل مع تصدیقات اکابر علماء دیوبند کے حسب ذیل ہدیہ ناظرین ہے :-

استفتاء[۲]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک قریہ میں ایک جمعہ مسجد ساٹھ ستر برس سے تھی اب بوجہ کثرت نمازیوں کے مسجد چھوٹی ہوگئی لہٰذا مسجد بڑھانے کے واسطے سب کی خواہش ہوئی اور جس کی زمین میں یہ مسجد تھی اس نے وعدہ کیا تھا کہ آیندہ جب یہ مسجد چھوٹی ہو جائیگی تو ہم اپنا مکان وقف کر کے مسجد میں داخل کر دینگے ہم کو عذر نہ ہوگا اب اُس شخص کا انتقال ہوگیا اور اس کے تین لڑکے ہیں۔ اُن میں سے ایک لڑکا عذر کرتا ہے اور دو رضامند ہیں۔ اس امر پر آپس میں نزاع و تکرار واقع ہوا بالآخر دونوں نے کہا کہ ہم اپنا مکان تقسیم کرا کے دیدینگے چند روز صبر فرمائیے مگر سب نمازیوں کی ماننے میں اون کے اس قول کا اعتبار نہ ہوا اور کہہ دیا گیا کہ ہم دوسری جگہ تجویز کر کے مسجد اور بنا لینگے لہٰذا دوسری جگہ تجویز کر کے کچھ روپیہ

---

[۱] جمعہ کی نماز زبدہ میں ہوتی تھی خود حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بھی پڑھتے تھے کما ذکرہ فی الکبیری (شرح منیۃ المصلی فقہ حنفی ص۵۱۲) رہی یہ بات کہ وہ گاؤں تھا وہاں کس طرح نماز ہوئی اس کا جواب فقہاء امت کا کام ہے اتنا تو ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ مرفوع حدیث کا مقابلہ اثر نہیں کر سکتا۔ ممکن ہے کہ اصول حنفیہ پر یہ بھی کہہ دیا جائے کہ زبدہ مصر تھا اس لئے کہ کل موضع حل فیہ الامیر فھو مصر امام محمد کا فتویٰ ہے اور مجاشع یہاں کا امیر تھا ۱۲ منہ القاسم

[۲] مرسلہ مولوی ابو القاسم صاحب خلف مولانا محمد سعید صاحب مرحوم از بنارس محلہ دارا نگر ۱۳۵۷ھ

فتاویٰ

س ع۱۴۹ } میں مسمات فاطمہ بنت..... سکنہ چنیوٹ بعمر تیس سال حج کا شوق رکھتی ہوں اور بڑی مشکلات سے میں نے حج کے شوق سے روپیہ جمع کیا ہے۔ اب میرا کوئی محرم ایسا نہیں جو مستطیع ہو اور مجھے اپنے ساتھ حج کرائے۔ اب اگر میں اپنی برادری کے کسی غیر محرم کے ساتھ حج کروں تو شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ ہمارے اس سفر حج میں اور بھی مرد و عورتیں شامل ہونگی۔ لیکن ان سب کے ساتھ اپنے اپنے محرم ہونگے صرف میرا ہی کوئی محرم نہ ہوگا۔ بینوا توجروا۔

ج ع۱۴۹ } ایسی عورت پر حج فرض نہیں ہے جس کے ساتھ سفر میں جانے والا خاوند یا ذی محرم نہ ہو۔ استطاعت حج میں عورت کے لئے یہ بھی ایک شرط ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:-

لا تسافر المرأة الا مع ذی محرم فقام رجل فقال یا رسول اللہ ان امرأتی خرجت حاجة ×× فقال فانطلق فحج مع امرأتك۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ کوئی عورت ذی محرم (جس کے ساتھ نکاح حرام ہو) کے بغیر سفر نہ کرے۔ (یہ سُن کر) ایک شخص نے کہا کہ میری عورت سفر حج کے لئے گئی ہے۔ آپ نے اس شخص کو غزوہ سے روک کر فرمایا۔ تم اپنی عورت کے ساتھ جاؤ اور حج کرو (مسلم)

س ع۱۵۰ } زید نے بکر کے سامنے اثناء گفتگو میں حمائل شریف کو اپنے ٹرنک سے نکال کر اوراق کو بعض جگہ سے الٹ پلٹ کر دیکھا اور بکر سے مخاطب ہو کر یہ کہا کہ:-

"تمہارے بڑے بابا نے مجھے اسکو (یعنی قرآن شریف کو) پڑھا کر میری زندگی خراب کی۔ اگر میں اس کی بجائے انگریزی پڑھتا تو آج کسی لائق ہوتا"

یہ کہہ کر حمائل شریف کو کھڑے ہی کھڑے اپنے سینہ کے برابر سے ٹرنک میں گرا دیا (معاذ اللہ) اس واقعہ کو ہوئے آج ۹ برس کا زمانہ گزرا مگر زید اب بھی قرآن شریف کے متعلق اس قسم کے ناگفتہ بہ کلمات کہتا رہتا ہے۔ چنانچہ عمرو کا بیان ہے کہ آج ۳-۴ ماہ ہوئے چند آدمیوں کے مجمع میں زید نے کہا کہ:- "اگر میں قرآن کی بجائے اخبار بینی کروں تو میری کتنی معلومات بڑھینگی۔ میں اس میں کیوں اپنے وقت کو ضائع کروں قرآن کے یاد کرنے سے کیا ہوگا"

اور خالد کا بیان ہے کہ زید نے ایک موقع پر قرآن شریف کو تعزیرات عرب بھی کہا ہے! جس کی دلیل زید نے یہ بتائی کہ "قرآن اگر دنیا بھر کے لئے قانون ہوتا تو اس کی کوئی آیت ہندوستان میں بھی اتری ہوتی"۔ باوجود ان حرکات کے زید اپنی صفائی کے لئے کہتا ہے کہ میں قرآن شریف کو الہامی کتاب مانتا ہوں اور روز قیامت پر بھی ایمان رکھتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ اور اپنی بعض اسلامی خدمات کا بھی ذکر کرتا رہتا ہے۔ مثلاً کہتا ہے کہ میں نے مسلمانوں کے فلاں قبرستان پر سے میلہ کو روکا اور ایک جگہ ڈھولک پر قرآن یعنی سورہ یٰسین وغیرہ کجلی کی صورت میں گایا جاتا تھا اسے منع کیا یا روکا۔ و نیز سیاسی تحریک میں بھی کافی حصہ لیتا ہے۔ پس سوال یہ ہے کہ صورت مسئولہ بالا میں زید کے متعلق شریعت اسلامی کا کیا حکم ہے اور مسلمانوں کو زید کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہئے نیز زید کی صفائی قابل قبول ہے یا نہیں؟

عبدالرقیب و عزیز الرحمٰن محلہ پورہ رانی مبارک پور۔ اعظم گڈھ

ج ع۱۵۰ } شخص مذکور کے پہلے جملے تو نہایت ہی ملحدانہ ہیں مگر آخری اقرار کو سن کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ کہے ہوئے فقرات قابل تاویل اور قابل توبہ ہیں۔ قائل کو چاہئے کہ ایسے کلمات کبھی زبان پر نہ لائے تاکہ ایمان محفوظ رہ سکے صحیح اور واضح فتویٰ تو اس صورت میں ہو سکتا ہے جب قائل کا اپنا بیان ہمارے پاس پہنچے کہ اُس نے یہ کلمات کیوں اور کس نیت سے کہے

اللہ اعلم! (از داخل غریب فنڈ)

س ع۱۵۱ } حدیث شریف میں جو منافقین کی خصوصیات و علامات کا اظہار کیا گیا ہے۔ دروغ گوئی، عہد شکنی، بدزبانی، وعدہ خلافی وغیرہ گویا یہ چیزیں نزد منافق شیر مادر سے زیادہ شیریں ہیں۔ چنانچہ اس کا ثبوت اہلحدیث ۶-مئی ۱۹۳۸ء سوال ع۲۳۵: شہر ماستی میں ایک مسجد اہل حدیث الاآخرہ نظر سے گزرا جو سرتاسر کذب و افترا دروغ بے فروغ، سائل کی شرافت و نتیجہ تعلیم نااہلی کا بیّن ثبوت ہے۔ حاصل کلام یہ کہ جس شخص کا دھوکہ فریب فتنہ فساد وغیرہ جملہ اوصاف منافقانہ اظہر من الشمس ہوں۔ ایسے شخص سے میل ملاپ خورد و نوش وغیرہ از روئے شرع جائز یا ناجائز اور ایسے شخص کی اسلامی جزا سزا کا کیا حکم ہے؟ (خاکساران پٹیل عبدالحق شریف شیخ عبدالکریم۔ شیخ عبدالرحمٰن عرف پاشو زیڈنس وغیرہ سرین داس پور۔ ضلع کولار)

ج ع۱۵۱ } اگر یہ صحیح ہے تو ایسا کہنے والا سخت گنہگار ہے۔ سائل کو واضح رہے کہ دربار رسالت میں بعض لوگ آکر کچھ باتیں کہہ جایا کرتے تھے۔ جن کے حق میں قرآن ایزدی واللہ یشهد ان المنافقین لکاذبون موجود ہے۔ دفتر اہلحدیث تو دربار موصوف کی نسبت کچھ بھی نہیں۔ یہاں کوئی جھوٹے واقعات لکھ کر بھیجدے تو ہمیں علم نہیں ہو سکتا۔ اسی مضمون کی وہ حدیث ہے جس میں ارشاد ہے کہ

انما انا بشر وانکم تختصمون الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجته من بعض الحدیث (فرمایا) میں بشر ہوں اور تمہارے جھگڑے میرے پاس آتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی زیادہ باتونی ہو اور میں اپنے سماع کے مطابق فیصلہ کر دوں۔ پس سن رکھو

اخلاق ثنائیہ

اس عنوان کے ماتحت "الفقیہ" (مورخہ ۹/۲۸ء) نے ایک نوٹ لکھا ہے جو سراسر کذب و افترا پر مبنی ہے۔ حیرانی ہے کہ مذہبی اخبارات جن کا اصل مقصد حق و صداقت کو پھیلانا ہے وہ کیوں کذب و افترا سے کام لیتے ہیں۔

(۱) الفقیہ لکھتا ہے کہ

اڈیٹر اہلحدیث کو کوئی سلام کہے تو آپ کبھی وعلیکم السلام کہنے کی تکلیف گوارا نہیں فرماتے۔

اہلحدیث | بالکل جھوٹ اور محض افترا ہے۔ جس شخص کا عقیدہ اس حدیث پر ہو۔

ابخل الناس من بخل بالسلام

(سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام میں بخل کرتا ہے) وہ سلام کا جواب کیوں نہ دے۔ اس لئے میں کسی مسلمان کے سلام کا جواب کبھی ترک نہیں کرتا۔ ہاں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض تنگ دل اپنے مشرکانہ عقیدے کی وجہ سے بجائے لفظی سلام کے صرف اشارے سے سلام کرتے ہیں میں ایسے سلام کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا کیونکہ سلام بالاشارہ سے حدیث میں منع آیا ہے۔

(۲) پھر لکھا ہے کہ

میرا بھیجا ہؤا آدمی "نور توحید" کے تین نسخے لینے کو گیا تو اس کے ساتھ بداخلاقی سے پیش آئے۔

اہلحدیث | بالکل جھوٹ اور محض افترا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک حجام لڑکا میرے پاس آیا اس نے "نور توحید" کے متعدد نسخے طلب کئے۔ میں نے حسب معمول پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو اور کون ہو۔ اس نے جواب دیا کہ میں اسی شہر کا رہنے والا ہوں اور اہل سنت ہوں۔ میں نے اپنے آدمی سے کہا کہ اسے دو نسخے دیدو۔ پھر اس نے اڈیٹر "الفقیہ" کا رقعہ دکھایا جس میں اس نے تین نسخے طلب کئے تھے۔ میں نے کہا کہ ایک نسخہ خود رکھ لو اور ایک اس کو دیدو۔ اس کے سوا اور کوئی بات نہیں ہوئی۔

(۳) اس کے بعد لکھا ہے کہ

قمر بیگ پر قاتلانہ حملہ کے جرم میں مقدمہ چلایا تو ہزاروں مسلمانوں نے مولوی ثناء اللہ سے مطالبہ کیا کہ آپ مقدمے کی پیروی نہ کرکے مسلمانوں کے دو فرقوں کے تعلقات کو کشیدہ ہونے سے بچالیں۔

اہلحدیث | محض جھوٹ اور افترا ہے۔ ہزاروں کو چھوڑ کر ایک ہزار ہی بتائیے۔ اچھا ہزار نہ سہی تو سو اشخاص کے نام ہی بتائیے۔ یا کم سے کم دس اشخاص کے نام معہ پتہ بتائیے جنہوں نے ہم سے ایسا مطالبہ کیا ہو۔ جب وہ پیش ہونگے اور حلفیہ بیان دینگے تو ہم بھی یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہونگے کہ ہم نے اس کے جواب میں کیا کہا تھا۔

سشن جج امرتسر کا فیصلہ | سشن جج نے اپیل کے فیصلے میں ایک فقرہ لکھا ہے جسے سمجھنے کے لئے الفقیہ کی یہ عبارت ہمیں کام دیتی ہے۔ انہوں نے اس حملے میں مخالف پارٹی کو بھی شریک کیا ہے۔ اب "الفقیہ" کے اس بیان سے ہماری تسلی ہوگئی ہے بلکہ ہر ایک شخص کی تسلی ہوسکتی ہے کہ وہ دو فریق جن میں کشیدگی پیدا ہونے کے خوف سے مقدمہ اٹھالینے کا مطالبہ بتایا گیا ہے ان میں سے ایک فریق وہی ہے جس کی طرف سشن جج بہادر نے اشارہ کیا ہے۔ اخبار الفقیہ شاید اسی جماعت کی ترجمانی کررہا ہے۔ اب ناظرین سشن جج صاحب کا فیصلہ ملاحظہ کریں۔ آپ نے روئداد مقدمہ لکھنے کے بعد اپنا فیصلہ بالفاظ ذیل دیا ہے:-

اندریں حالات میرے رائے میں استغاثہ نے اپنا کیس ثابت کردیا ہے اور فاضل مجسٹریٹ (اے، ڈی، ایم) ملزم مذکور کو زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند سزا دینے میں بالکل حق بجانب تھے۔ ایسے غیر ذمہ وارانہ اور تندو تیز افعال انتہائی درجہ کی سختی سے دبانے کے قابل ہیں ملزم نوجوان لڑکا ہے، اور مولوی ثناء اللہ اور اُن کی جماعت کے مخالفین کا بہکایا ہؤا معلوم ہوتا ہے۔

اس لئے حالات پیش آمدہ کے ماتحت چار سال قید باشقت زیادہ معلوم ہوتی ہے میں ملزم کے جرم کو زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند بحال رکھتے ہوئے اُس کی قید چار سال باشقت کو تخفیف کرکے قید دو سال باشقت میں تبدیل کرتا ہوں۔

سنایا گیا۔ دستخط

۲۸-۸-۲۹ آئی۔ یو۔ خان سشن جج امرتسر

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۱)

چونکہ حاجی صاحب مذکور کے گھر عارضہ دق کی علت مدخول ہے اور اس نامبارک عارضہ کے سبب مذکورہ بالا اموات پے درپے ہوئیں و نیز بہ وقت حاجی صاحب بمعہ اہل و عیال آلام و مصائب میں مبتلا ہیں۔ اس لئے جملہ ناظرین اہلحدیث عموماً اور مولانا ابوالوفا صاحب و مولانا سیفی بنارسی صاحب و مولانا قاری صاحب و مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور مولانا عبدالسلام صاحب بستوی خصوصاً دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے حاجی صاحب کی تمام خطاؤں کو معاف فرماوے اور رحم کرے۔ و نیز اس نامبارک کے عارضے سے نجات عطا فرماوے آمین ثم آمین! (ہم برائے قریب نقد وصول)

راقم۔ عبدالمجید محب حاجی عبدالحی صاحب از نوگڑھ بازار۔ ضلع بستی

(اثبات التوحید - اہل بدعت کے اعتراضات کا (۹۵۲) جواب - دندان شکن - قیمت عمر ... مینجر اہلحدیث)

ملکی مطلع

یورپ پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں

جنگ ایک ایسی چیز ہے کہ بہت سے لوگ اس سے گھبراتے ہیں اور بہت سے اس کو چاہتے ہیں۔ جرمنی کے جنرل برن ہاڈی نے گذشتہ جنگ سے پہلے ایک کتاب لکھی تھی۔ جس کا نام اس نے "آئندہ جنگ" رکھا تھا۔ اس کتاب میں اس نے لکھا تھا کہ جنگ قوموں کی زندگی کے لئے ضروری ہے بلکہ آب حیات کا حکم رکھتی ہے! حقیقت بھی یہی ہے کہ جنگ سے قوموں کو فائدہ بھی ہوتا ہے اور نقصان بھی۔ عرب کے شاعر متنبی نے سیف الدولہ کی لڑائیوں کے فوائد میں ایک شعر لکھا ہے ؎

بذا قضت الایام ما بین اھلھا
مصائب قوم عند قوم فوائد

یعنی زمانے کا یہ فیصلہ بہت مدت سے ہے کہ ایک قوم کے نقصانات میں دوسری قوم کے فوائد مضمر ہوتے ہیں۔ یہ نتیجہ جو متنبی نے بیان کیا ہے بالکل صحیح ہے گذشتہ جنگ عظیم میں اس کا پورا نقشہ نظر آگیا کہ جرمنی اور ٹرکی وغیرہ کو بہت نقصان پہنچا مگر برطانیہ اور اس کے حلیفوں کو بہت سے فوائد حاصل ہوئے جنرل برن ہاڈی کا قول بالکل صحیح ثابت ہوا۔ جرمن ایک جنگجو اور غیور قوم ہے۔ گذشتہ جنگ میں اُسے یہاں تک کمزور کیا گیا تھا کہ اس کو اپنی اندرونی حفاظت کے لئے بمشکل ایک لاکھ فوج رکھنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اسلحہ سازی کے سب کارخانے بند کر دیئے گئے۔ مگر وہ بھی چونکہ یورپ ہی کی ایک قوم ہے اس لئے اندر ہی اندر جنگی طیاری میں مصروف رہی۔ مگر اب حالت یہ ہے کہ وہ بھوکے شیر کی طرح اِدھر اُدھر غراتی اور شکار پکڑتی پھرتی ہے، اس کے ایسا کرنے سے یورپ میں ہلچل مچی ہوئی ہے، لڑائی کے بہانے ڈھونڈھتی ہے مگر شریف برطانیہ کسی مصلحت سے ابھی تک جنگ ٹالتی جاتی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں وزیر اعظم برطانیہ نے جرمن جا کر کچھ سیاسی گفت وشنید کی ہے اور اب اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ وہ ایک دو روز میں پھر جرمن جانے والے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ سلطنتوں کو ایک بیماری ہوتی ہے جس کو جوع الارض کہتے ہیں۔ جسکو شیخ سعدیؒ نے اس بیت میں بیان کیا ہے ؎

ہفت اقلیم ار بگیرد بادشاہ
ہمچناں در بندِ اقلیم دگر

زیکوسلواکیہ میں جو جرمن اقلیت آباد ہے ان کے حقوق کی حفاظت بھی اہل بصیرت کے نزدیک مداخلت کرنے کا محض بہانہ ہے۔

ہندوستان میں بھی ایسی علامتیں پائی جاتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ قریب ہے مثلاً فوجی بھرتی کا اجراء اور آرمی بل کا پاس کیا جانا وغیرہ۔ اس کے علاوہ وہ احتیاطی تدابیر ہیں جو بڑے شہروں میں اختیار کی جا رہی ہیں۔ مثلاً کلکتہ میں ایک وارننگ اسٹیشن تعمیر کیا جا رہا ہے جو بر وقت دشمن کی آمد کی اطلاع دیگا۔ اس سلسلے میں حکومت کی طرف سے چھوٹے چھوٹے پمفلٹ بھی شائع کئے جائینگے جن میں لوگوں کو حفاظتی تجاویز بتائی جائینگی لیکن سب سے بڑی نشانی جنگ نزدیک آجانے کی یہ ہے کہ قادیان سے آواز اُٹھ رہی ہے کہ "احمدی نوجوان تو ضرور ہی فوج میں بھرتی ہوں کیونکہ اس میں دین و دنیا کا فائدہ ہے"۔

ہم تو اس اعلان کی تردید نہیں کرتے۔ لیکن خطرہ ہے کہ قادیانی لٹریچر کا کوئی ماہر مرزا صاحب کا یہ قول پیش کر دیگا کہ میں تو امن کا شہزادہ ہوں مجھے جنگ سے کیا واسطہ! ہم تو اس قول کی روشنی میں سر دست اتنا ہی کہتے ہیں ؎

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

سرحدی لڑائی

قریباً عرصہ دو سال سے سرحد ہند پر جنگ کم وبیش جاری ہے۔ ہم کئی مرتبہ بتا چکے ہیں کہ برطانیہ کے مقابلہ میں ان اقوام کی حیثیت شیر کے سامنے بکری کی سی ہے بلکہ اس سے بھی کم۔ مگر ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی جب ہم سنتے ہیں کہ قبائلی لشکر دس دس ہزار کی تعداد میں جمع ہو کر حملے کی دھمکی دیتا ہے۔ چنانچہ ۱۱ ستمبر کو مندرجہ ذیل تار اخباروں میں شائع ہوا ہے۔

• بنوں کے گردو نواح میں پھر قبائلی لشکر جمع ہو گیا

بنوں ۱۱ ستمبر۔ پرسوں ہمارے دفتر میں ایک عمرزئی وزیری نے رپورٹ کی کہ بنوں کے شمالی طرف بیما کے قریب ۱۴ ہزار کے قریب قبائلی لشکر جمع ہو گیا ہے۔ اور ان کا یہ پختہ ارادہ ہے کہ بنوں شہر و چھاؤنی پر بیک وقت حملہ کر دیا جائے مگر ہم نے اس کے بیان کی طرف چنداں توجہ نہ دی۔ مگر کل ایک سرکاری ہوائی جہاز یہ خبر لایا کہ لشکر جو کہ ۹ یا ۱۰ ہزار کی تعداد میں ہے بنوں کی طرف آ رہا ہے۔ چنانچہ اس وقت تمام شہر میں ہلچل پیدا ہو گئی۔ ڈپٹی کمشنر سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ ڈی۔ او ایف۔ سی اور فوجی جرنیل تمام خبردار ہو گئے۔ علی الصبح شہر اور چھاؤنی کے دروازے بند کر دیئے گئے اسی اثنا میں ایک اور افواہ بھی بازار میں اڑائی گئی کہ قبائل دریائے کرم پر سے پانچ مسلح سپاہیوں کو اغوا کر کے لے گئے ہیں۔ اس افواہ نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ لوگوں نے گھروں کو بھاگنا

متفرقات

معاونین اہلحدیث کا موجودہ وقت میں سب سے مقدم کام اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں کوشش کرنا ہے۔ تاکہ اخبار کی سابقہ کمی پوری ہو سکے۔

ریلوے پارسل طلب کرنے والے حضرات فرمائش بھیجتے وقت ریلوے سٹیشن اور ریلوے کا نام ضرور تحریر کیا کریں تاکہ تعمیل فرمائش میں رکاوٹ نہ ہو۔

"خادم کعبہ" نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۴ ستمبر میں پھر بہت کچھ لکھا ہے۔ ہم اس کو اجازت دیتے ہیں کہ خوب جی کھول کر لکھتا جائے۔ ہم چونکہ کمیشن منصفی پیش کر چکے ہیں اور وہ مان چکا ہے۔ اس لئے سب امور کمیشن کے سامنے پیش ہو کر جس روز ختم ہونگے اس روز یہ آیت صادق آئے گی:-

یَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ

ناظرین خادم کعبہ کی خدمت کعبہ دیکھتے اور سنتے جائیں۔ خدا کرے وہ کمیشن منصفان کے سامنے باقاعدہ آئے اور اس کے لکھنے لکھانے والے مستورات کی طرح پردہ نشین نہ بن جائیں۔ بلکہ مرد میدان بن کر اصلی صورت میں نمایاں ہوں۔

مولانا حاجی یونس خان صاحب رئیس دناولی تحریر فرماتے ہیں کہ جو لوگ حج کو جاتے ہیں ان سے چھوٹے بچوں کا سالم کرایہ وصول کیا جاتا ہے حالانکہ ولایت اور دیگر مقامات کے مسافروں سے نابالغ بچوں کا نصف کرایہ لیا جاتا ہے۔

اسلامی انجمنوں کو اس کے خلاف آواز اٹھانی چاہئے تاکہ یہ تکلیف رفع ہو جائے۔

انجمن اہل حدیث لاہور اعلان کرتی ہے کہ لاہور میں اہل حدیث طلباء جو کالجوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں یا بیرونجات سے جو اہل حدیث حضرات لاہور تشریف لاتے ہیں اگر ممکن ہو سکے تو کبھی کبھار دفتر ہذا میں بھی تشریف لایا کریں تاکہ جماعتی مراسم قائم رہیں انجمن کا دفتر مسجد مبارک متصل اسلامیہ کالج۔ برانڈرتھ روڈ۔ کوچہ شیخ عظیم اللہ میں واقع ہے۔

ایم۔ عبد القیوم ایم۔ اے۔ اسسٹنٹ سکرٹری انجمن اہل حدیث لاہور

لاہور میں قرآن سوسائٹی کا قیام لاہور کے نوجوانوں نے قرآن مجید کی اشاعت و تبلیغ کے واسطے قرآن سوسائٹی لاہور کے نام سے ایک مجلس قائم کی ہے کہ نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے قرآن پر بہترین لٹریچر مہیا کر کے اس کی اشاعت کرے۔ اس سوسائٹی کا چندہ رکنیت ۴ سالانہ ہے۔

(سکرٹری قرآن سوسائٹی لاہور)

ناظرین نوٹ کرلیں

جن حضرات کی قیمت ماہ ستمبر میں ختم ہے۔ اگر ۲۹ ستمبر تک وصول نہ ہوئی تو ان کے نام آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

نور توحید مع حیات ثنائیہ

جن احباب نے تا حال طلب نہیں فرمایا وہ جلد طلب کرلیں ورنہ ختم ہو جانے پر نہیں مل سکیگا نیز ایسی کتابوں کی اشاعت کے لئے امداد کا بھی خاص خیال رکھیں تاکہ یہ مفید سلسلہ جاری رہے منگوانے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

امداد مدرسہ وقف اہل حدیث فیض آباد اہل کرم وصاحبان ہمت پر ضروری ہے۔ ورنہ یہ جائداد مدرسہ سب برباد ہو جائیں گے۔ سابقہ رقم مبلغ ۵ کے بعد حضرت نواب مولانا محمد یونس خان صاحب رئیس ملک پور کا عطیہ مبلغ وصول ہوا۔ میزان وصولیت ۱۰ دیگر برادران دینی بھی جلد سے جلد توجہ فرما کر ثواب حاصل کریں اور اس بندہ عاجز کو شکریہ کا موقع دیں۔ خاکسار میرزا محمد یوسف شمس محمدی دفتر اہل الذکر فیض آباد۔

دعائے صحت میرا چھوٹا لڑکا نعیم بائیسکل پر سوار جا رہا تھا۔ اتفاقیہ بائیسکل میں موٹر کی ٹکر لگی بائیسکل گری اور لڑکا گرا۔ داہنے پیر کی گٹے سے ۴ انچ اوپر ہڈی ٹوٹ گئی۔ اب پیر بندھا ہوا پڑا ہے۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ اللہ پاک صحت عطا فرمائے۔ آمین!

(طالب دعا:۔ ڈاکٹر نبی محمد خان از ہردوئی)

ضروری اطلاع سائلین وسفیر صاحبان سے گذارش ہے کہ اس سال رنگون میں فساد رونما ہو جانے کی وجہ سے مسلمانوں کو نقصان عظیم پہنچا۔ اس لئے آپ صاحبان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ یہاں کسی قسم کے چندہ کے لئے آنا غیر مفید ثابت ہوگا۔ (المعلن:۔ متولیان مسجد اہل حدیث رنگون)

یاد رفتگان چوہدری عبد الحق صاحب ساکن چک ۹۵ ضلع میر پور سندھ جو پکے موحد اور حامی سنت تھے۔ انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(راقم:۔ مولوی شیر محمد امام مسجد چک مذکور)

(۲) میرے والد عبد الشکور صاحب ٹیلر ماسٹر بارہ روز نمونیہ میں مبتلا رہ کر فوت ہو گئے۔ آپ اہلحدیث کے پرانے خریدار تھے۔ (راقم محمد زبیر محلہ معین پور دانا پور کیمپ)

(۳) میرے والد چوہدری محمد ابراہیم صاحب جو پکے موحد اور متبع سنت تھے دس ماہ کی علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ!

(راقم:۔ محمد عنایت اللہ چھاؤنی وزیا نگرام)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم

خان بہادر حکیم امجد علی خان صاحب دہلوی جو مخلص احباب میں سے ہیں۔ بیمار ہیں۔ ناظرین ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

اللّٰھم اشفہ بشفائک وداوہ بدوائک

مومیائی

۴۶/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲/۶۔ آدھ پاؤ ۵/۔ پاؤ بھر ۹/ بلے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ بر ہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

(۹۵۷)

تازہ ترین شہادات

جناب سید عبدالعلیم صاحب دموہ :- آپ کی مومیائی تین چھٹانک استعمال کر چکا ہوں۔ خدا نے بہت کچھ فائدہ دیا ہے۔ ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں

(۱۲۔ اگست ۳۸ء)

جناب داؤد دادا صاحب مجاور پنالہ :-
"میں نے آپ کے یہاں سے بہت بار مومیائی منگایا بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ اب ہمارے برادر حسن صاحب محمد صاحب مجاور کے نام ایک چھٹانک ارسال فرمائیں" (۱۴۔ اگست ۳۸ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر استنبول۔ بیروت۔ شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو۔ عربی۔ فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں۔

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عـــہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	عـــہ
زاد المعاد۔ ابن قیم سفید	۳	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	۳
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	۳	نسیم الریاض شرح شفا بر حاشیہ شرح شفا	۱۲
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصہ تیار ہیں		ملا علی مصری	۶
قیمت فی حصہ	۳	تفسیر فتح القدیر شوکانی	عـــہ

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کیجا سکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اردو بازار جامع مسجد دہلی

شروع کر دیا۔ کئی دکانداروں نے اپنی دکانوں پر مورچے لگا دیئے۔ فوج اور فرنٹیر کنسٹبلری بھی دروازوں پر پہنچ گئی۔ آرمرڈ کاروں نے گشت شروع کر دی۔ فوج، پولیس اور باقیماندہ فرنٹیر کنسٹبلری کو بارکوں میں تیار رہنے کا حکم دیا گیا الغرض یہ افراتفری تین چار گھنٹے برابر جاری رہی۔ شہر پر ہوائی جہاز بھی منڈلاتے رہے۔ شام کو ہوائی جہاز ایک اور خبر لایا۔ جس سے معلوم ہوا کہ لشکر فی الحال رک گیا ہے۔ تب لوگوں کی جان میں جان آئی۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی اطلاع دی گئی کہ رات کو خبردار رہنا۔ ساری رات بے چینی سے گذری۔ مگر مقام شکر ہے کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ ظہور پذیر نہ ہوا۔"

(پرتاپ لاہور۔ ۱۴ستمبر ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا سبب کیا ہے اس لڑائی کو اتنی طوالت کیوں ہوئی؟ ہماری رائے جو صاف دلی پر مبنی ہے وہ یہ ہے کہ حکومت آئندہ جنگی ضرورت کو ملحوظ رکھ کر اپنے ہمسایہ آزاد قبائل سے جلدی مصالحت کر لے۔ چاہے ان کا مقبوضہ علاقہ واپس کرنا پڑے۔ ہم ایک مثال میں اپنا مطلب عرض کرکے چاہتے ہیں کہ وہ گورنمنٹ تک پہنچایا جائے

مثال مسلح سپاہی کتنا ہی چست و چالاک اور تنومند ہو ایک معمولی سا کانٹا اس کی ایڑھی میں چبھ جائے تو اس کا چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا ہے اسی طرح برطانیہ کو یورپ میں اگر جنگی ضرورت پیش آگئی جیسا کہ قرین قیاس ہے تو یہ سرحدی لڑائی کانٹے کی طرح رکاوٹ پیدا کرنے والی ثابت ہوگی ہمارا خیال تو یہی ہے مگر باوجود اس کے ہمارا قول ہے ؏

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

کتاب کا مضمون نام سے ظاہر ہے۔ یہ ایک انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۸؍ (منیجر اہلحدیث)

ندوۃ العلماء پر سیلاب کا اثر

آپ کو معلوم ہے کہ پچاس سال سے دارالعلوم ندوۃ العلماء میں اطراف ہند و بیرون ہند کے طلبہ کثیر تعداد میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ نصاب تعلیم و طریق تعلیم ایسا رکھا گیا ہے کہ کم از کم مدت و محنت سے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل ہوتے ہیں اور علوم دینیہ عربیہ کے ساتھ جدید ضروری فنون کی بھی تعلیم دیجاتی ہے۔ تربیت کا خاص انتظام ہے۔ ندوۃ العلماء کی طرف سے اشاعت اسلام کا کام بھی نہایت خاموشی اور سلیقہ کے ساتھ انجام دیا جا رہا ہے۔ رانی قمر زمانی بیگم مرحومہ نے دارالعلوم اور اشاعت اسلام کے لئے ایک جائداد وقف کی تھی اور عرصے سے اوسکا مقدمہ چل رہا تھا۔ مقدمہ میں کامیابی ہو گئی ہے۔ اور منجملہ اوس جائداد کے سات مواضعات پر ندوہ کا قبضہ ہو چکا ہے۔ بقیہ کے لئے کوشش جاری ہے۔ ان مواضعات کی آمدنی سے دارالعلوم اور اشاعت علم کے کام میں بڑی امداد ملتی ہے۔ یہ مواضعات ضلع بہرائچ میں واقع ہیں۔ اخبارات سے آپ کو علم ہوا ہوگا کہ گھاگرا اور سرجو کے سیلاب میں تحصیل قیصر گنج ڈوب گئی تھی اور پونے دو لاکھ آدمی بے گھر ہو گئے تھے۔ اسی تحصیل میں منجملہ سات کے پانچ مواضعات واقع ہیں وہ بھی سیلاب سے تباہ ہو گئے ہیں۔ امسال اخراجات دیہی و مالگذاری ادا کرنا بھی مشکل ہے حالات یہ تھے کہ گورنمنٹ نے اپنی ماہوار امداد میں بھی تخفیف کر دی ہے۔ یہ غیر معمولی حالات جو پیش آگئے ہیں وہ ہمارے دسترس سے باہر ہیں۔ ان حالات میں بجز اس کے چارہ نہیں کہ بزرگان قوم اور ندوۃ العلما کے ہمدرد حضرات اس طرف اپنی توجہ مبذول فرمائیں اور جس قدر بھی مالی امداد ممکن ہو اوس سے دریغ نہ فرمائیں اور اپنے احباب کو بھی امداد پر آمادہ فرمائیں۔ اگر آپ حضرات نے ہمت فرمائی تو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد شامل حال ہوگی اور انشاء اللہ ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔

(سید عبد العلی ناظم ندوۃ العلماء)

ایران کو جانے والے ہندوستانی مسافروں کیلئے ہدایات

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

افغانستان میں ہیضہ رونما ہونے کی اطلاع کی بنا پر حکومت ایران نے بطور احتیاط ان ایرانی چوکیوں کو جو سرزمین افغانستان کی حدود سے ملحق ہیں ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ مسافروں اور سیاحوں کا نہایت غور سے معائنہ کریں اور قرنطینہ کے متعلق بندشیں عائد کریں۔ حکومت ہند کو بھی اس بارہ میں مطلع کیا گیا ہے۔ افغانستان کے راستہ سے ایران جانے والے جملہ مسافروں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ انہیں مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ خود اپنے فائدہ کے لئے صحت کے متعلقہ ان تمام ضروریات کو پورا کریں جو ایسی صورتوں میں ان پر عائد کی گئی ہیں۔ سفر کے لئے روانگی سے پہلے اگر ان کے پاس ہیضہ کے ٹیکہ کا ایک باقاعدہ طور پر تصدیق کردہ سارٹیفکیٹ ہو تو وہ ان کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ اس طرح وہ بہت حد تک ان دقتوں سے بچ جائینگے جو انہیں ایران اور افغانستان کی حدود پر اٹھانا پڑیں گی۔ (لاہور ۲۳۔ اگست ۱۹۳۸ء)

تلاش نسخہ عرصہ چھ ماہ سے بندہ کو خشک بواسیر کی شکایت ہے۔ سخت قبض رہتی ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس کوئی مجرب نسخہ ہو یا کسی تجربہ کار معالج کا پتہ یاد ہو تو بندہ کو مطلع فرما دیں۔ تندرست ہونے پر حسب حیثیت اس کو انعام پیش کرکے خوش کروں گا۔ انشاء اللہ

(عبد الرحمن اہل حدیث۔ نئی آبادی۔ توپ خانہ۔ ریاست کپورتھلہ)

مجربات جیلانی - ہر بیماری کے لئے کم خرچ اور مجرب نسخہ اور ننسخہ جات قیمت ۸؍ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

حیرت انگیز رعایت — جلدی منگا لیجئے — جواہرات کوڑیوں میں

ہمارا دعوےٰ ہے کہ اس قیمت پر یہ کتابیں آپ کو کسی جگہ سے نہیں مل سکتیں اس لئے اس رعایت سے ضرور بالضرور فائدہ اُٹھائیے۔ اور آج ہی بڑی سے بڑی فہرست بھیج کر خرید کیجئے

شمائل شریف مطبوعہ مصر بڑا سائز۔ کاغذ عمدہ۔ جلد نہایت خوبصورت ہدیہ اصلی للعہ رعایتی عہ

شمایل شریف غازی اور تعزیب

عالمگیر پر۔ مطبوعہ خواجہ حسن نظامی۔ پہلا ایڈیشن۔ کاغذ لکھائی چھپائی خوشنما۔ فوٹو بلاک۔ ہدیہ اصلی پانچ روپے۔ رعایتی صرف دو روپے

مقالات شبلی مولینا شبلی کی مشہور تصنیف۔ کاغذ۔ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

سفرنامہ مصر روم و شام

از مولینا شبلی۔ کاغذ رمی۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے رعایتی ۱۲ر

سیرۃ النعمان از مولینا شبلی۔ کاغذ عمدہ دیسی۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے رعایتی ۱۲ر

المامون

از مولینا شبلی۔ خلیفہ مامون رشید کے حالات۔ قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

تحقیقات جدیدہ امراض شدید

سر سے پاؤں تک جملہ شدید امراض کی وجہ تشخیص اور انگریزی طریق علاج مع نسخہ جات۔ بہترین کتاب ہے۔ قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

فتح اسلام علماء اسلام کا قادیان میں جاکر تقریریں کرنا مرزائیوں کا خود قفل بند ہو کر محصور ہو جانا۔ شاندار واقعہ ہے۔ معتقادر قیمت ۸ر رعایتی ۱ر

ابلیس توڑ آریوں کی مخالف تحریروں کا منہ توڑ جواب ہے قیمت ۸ر رعایتی ۲ر

اخبار نویسوں کے حالات

حضرت مولینا ثناء اللہ اور دوسرے اخبار نویسوں کے دلچسپ اور سبق آموز حالات۔ قیمت ۸ آنے۔ رعایتی صرف دو آنے

تذکرہ احرار اسلام مجاہدین صحابہ کرام وغیرہم کے ۲۵ سبق آموز مختصر حالات۔ قیمت بارہ آنے ——— رعایتی ——— تین آنے

تاریخ تبلیغ اسلام

حضرت آدم علیہ السلام سے سرور کائنات صلعم تک تبلیغ اسلام کس طرح ہوئی۔ پُر لطف کتاب۔ قیمت ایک روپیہ رعایتی ۶ آنے

ماہِ یثرب

بچوں کے لئے سرور کائنات کے حالات قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

ترجمہ قرآن مجید مقدمہ از مولینا محمود الحسن صاحب دیوبندی۔ قیمت ۸ر رعایتی ۱۲ر

ام القرےٰ

اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ انسان کا سب سے پہلا مسکن مکہ معظمہ ہے قیمت ۸ر ——— رعایتی ۲ر

خونِ شہادت کے دو قطرے

سرمد شہید و منصور شہید کے حالات از مولانا ابوالکلام آزاد۔ رعایتی ۲ر

داعیٔ اسلام ہر مسلمان کو داعی اسلام بنانے کا طریقہ از خواجہ حسن نظامی۔ قیمت ۱۲ر رعایتی ۱ر

رباعیات حافظ

حمد۔ نعت۔ اخلاق پر بہترین اردو رباعیاں۔ قیمت ۳ر رعایتی ۱ر

بجلی آسمانی۔ بر سر۔۔۔۔۔ قادیانی

مشہور و عام کتاب ہے۔ چند نسخے باقی ہیں۔ قیمت ۱۲ر رعایتی ۶ر

ابواب التراجم مولینا محمود الحسن دیوبندی کے مضامین۔ قیمت ۱۲ر رعایتی ۳ر

شرح گلستان

گلستان کے مقدمہ کورس کے مشکل الفاظ درسی کی شرح ۳ر رعایتی ۱ر

کامل دائی

دائی جنائی کے متعلق بہترین و جامع کتاب اور تصاویر۔ اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا مفید ہے۔ قیمت ۱۲ر رعایتی ۱۰ر

طوفانِ حیات جھوٹے پیروں اور پرانی رسوم کے خلاف تا بلعدد کتاب طوفان ناول

از مولینا راشد الخیری۔ قیمت ایک روپیہ۔ رعایتی آٹھ آنے

کتاب الاثمار

پھلوں کی تعریف نگہداشت پرورش کا ذکر قیمت ۱۲ر رعایتی ۴ر

(پتہ) **منیجر اہلحدیث امرتسر** (پنجاب)

	قیمت رعایتی		قیمت رعایتی
قال اللہ۔ از نواب محمد صدرالدین	۵ر ۱ر	علاج حرص از نواب صدرالدین	۲ر ۱ر
قال الرسول "	۴ر ۱ر	تحریم الخمر والزنا "	۲ر ۱ر
اسلام کی خوبیاں	۳ر ۱ر	تعلیم الصیام "	۲ر ۱ر
اسلام کے عقائد "	۲ر ۱ر	تعلیم الحج "	۱ر
اسلام کی صداقت "	۲ر ۱ر	تعلیم الزکوٰۃ "	۱ر

سوانح جمال الدین افغانی از مولینا ظفر علی خان ۴ر ۱ر

اسماء الحسنیٰ۔ باری تعالیٰ کے ننانوے نام مع معانی و خواص ۴ر ۱ر

سرسید کی والدہ اور نواب فرید الدین کے حالات ۲ر

معجزہ اور سحر رعایتی ۱ر۔ سوانح امام بخاری ۴ر ۱ر

مثنوی حقوق اولاد۔ از مولینا حالی ——— ۲ر

ہادیٔ اسلام۔ سوانح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ۶ر

تذکرہ ترکان احرار۔ مکمل با تصویر ——— ۲ر

سرسید کی دینی برکات۔ از مولینا ——— ۴ر ۱ر

خلاصہ تقویۃ الایمان رعایتی ۱ر۔ الایمان سلمانجون ۲ر ۱ر

عزت از نواب محسن الملک ۲ر۔ تاریخ خلفائے اسلام مکمل عہ

تہذیب و شائستگی۔ از سید محمود بن سرسید ——— ۲ر

ادعیۃ القرآن۔ مع ترجمہ نظم و نثر ——— ۴ر ۱ر

ازالۃ الغین عن کلمۃ الشہادتین ——— ۲ر

الانصاف فی الحق الاحناف ——— ۸ر ۱ر

راماین کے لعبض سین مصنفہ مولوی ——— ۲ر

لطائف محی لطیفے رعایتی ۱ر۔ تاریخ منی عہ رعایتی ۲ر

اختیار تو پیدائش۔ ——— ۲ر

خضر راہ از علامہ سر اقبال۔ اعلیٰ ایڈیشن ——— ۴ر ۱ر

تاریخی مجموعہ۔ اقبال۔ نادر نظموں کا مجموعہ ۳ر ۱ر

مثنوی معارف اسلام۔ مصنفہ مولوی ——— ۸ر ۱ر

دولت بننے کی ۱۰ ترکیبیں ——— ۴ر ۱ر

سوانح مولینا غنی کاشمیری ——— ۸ر ۲ر

سفینۂ نجات

موجودہ رسموں پر تبصرہ کرکے مسلمانوں کو زندہ رہنے کے گر بتلائے گئے ہیں۔ موسوم بہ سفینۂ نجات۔ قیمت آٹھ آنے۔ رعایتی ۲ر

محصول ڈاک ۔۔۔ بذمہ خریدار ہوگا۔

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بینظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے،

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب حسان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

طلائے اعظم

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں ہارج نہیں۔

قیمت ۱۲ - محصول ڈاک ۸ر

المشتہر:- منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

خواص انگور

مشہور ومعروف پھل انگور کے فوائد۔ اس کے استعمال کے طریق بتائے گئے ہیں۔ اور اکثر امراض انسانی کا علاج۔ بہت مفید رسالہ ہے۔ قیمت ۵ر

ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ۔

پتہ:- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

انگریزی سیکھنی ہو

تو

"جدید انگلش ٹیچر" منگوا کر مطالعہ فرمائیں۔ کیونکہ اس کتاب میں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ، محاورات، قواعد گرامر اور اُردو سے انگریزی ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اُردو میں ترجمہ کرنے کے واسطے بہت ہی مشقیہ عبارت دی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے سے انسان تھوڑی سی مدت میں انگریزی زبان میں گفتگو کر سکتا ہے۔ اور خط وکتابت بھی کر سکتا ہے۔ شائع کردہ قمر برادرز شملہ۔ قیمت صرف عہ

حقیقت مرزائیت

(مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب آف مباہلہ)

مثل مشہور ہے "گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے" چنانچہ یہ کتاب مولوی عبدالکریم صاحب سابق مرزائی مبلغ نے تصنیف کی ہے۔ اس میں مرزائیت کے تمام اندرونی رازوں کو طشت از بام کیا ہے اور اسکے تمام ارادوں کا اظہار کیا ہے۔ پاکٹ سائز ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف ۶ر

مباہلہ پاکٹ بک از مصنف صاحب مذکور۔ قادیانی مشن کی تردید میں لکھی ہے۔ اور مرزائی دعاوی کی تردید ہے۔ پاکٹ سائز۔ قیمت صرف ۶ر

تندرستی کا راز

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں اور کھانا خوب ہضم ہو کر بدن میں تازہ خون پیدا ہونے لگ جاتا ہے۔ فی ڈبیہ عہ۔ محصولڈاک ۳ر۔ نمونہ ۱ر۔

پتہ:- منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

کتب لغت وصرف ونحو

کافیہ (عربی) جو علامہ جمال الدین بن حاجب رحمہ ۶۴۶ھ کی تصنیف ہے۔ جس میں علم نحو کے تمام قواعد اختصار کے ساتھ باضابطہ درج ہیں۔ قیمت صرف ۱۲ر

شافیہ (عربی) محشی بحواشی مفیدہ جدیدہ۔ یہ کتاب علم صرف میں بے حد مفید ہے۔ قیمت ۸ر

ادب العرب۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب اس کتاب میں صرف ونحو کو نہایت عمدہ اور آسان طریق سے بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱ر

کتاب الصرف۔ مصنفہ حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسری مرحوم۔ عربی علم صرف کے ضروری مسائل میزان الصرف سے لے کر شافیہ تک اُردو میں بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۲ر

کتاب النحو۔ اس کتاب میں نحو کے تمام ضروری اور اہم مسائل نحو میر سے لیکر تا ملا جامی نہایت وضاحت سے درج کر دیئے ہیں۔ قیمت ۸ر

عربی بول چال یہ بھی حافظ صاحب موصوف کی تصنیف ہے جو عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط وکتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے۔ مع مفصل فرہنگ۔ قیمت حصہ اول ۱۲ر، حصہ دوم ۱۲ر

(ملنے کا پتہ)

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

جلد ۳۵ — نمبر ۴۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔

رؤسا وجاگیرداروں سے ۔۔۔

عام خریداران سے ۔۔۔

شششماہی ۔۔۔

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۵ شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

حمد باری تعالیٰ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱

انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲

صبح وحدت (بجواب بہائی میگزین)۔ ص۳

کذبات مرزا ۔ ۔ ۔ ۔ ص۴

سچا خواب۔ قابل توجہ اڈیٹر الفضل ص۵

وید اور اس کے تراجم وتفاسیر ۔ ص۶

یہ شیعہ ہیں یا معتزلہ؟ ۔ ۔ ۔ ص۷

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز معاشرت ص۸

آہ سوختہ دل ۔ ۔ ۔ ۔ ص۹

صراط مستقیم ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۰

تعلیم اسلامی اور نرم کلامی ۔ ص۱۲

فتاوی ص۱۳۔ متفرقات ۔ ۔ ص۱۴

ملکی مطلع ص۱۵۔ اشتہارات ۔ ۔ ص۱۶ تا ۲۰

حمد باری تعالیٰ

(از قلم مولوی ثناء اللہ صاحب ثنا سندرپوری ازملہ)

تعریف اسی کو زیبا ہے جو دونوں جہاں کا مالک ہے
توصیف اسی کا حصہ ہے جو کون ومکاں کا مالک ہے

خلاق ہے وہ رزاق ہے وہ غفار ہے وہ ستار ہے وہ
ہر راز نہاں کو واقف ہے ہر امر عیاں کا مالک ہے

اک ادنیٰ اشارے سے جسکے ارض وسما سب خلق ہوئے
وہ ساری زمیں کا حاکم ہے وہ سارے زماں کا مالک ہے

پھولوں سے چمن کو زینت دی ہر گل کو عنایت نکہت کی
وہ موسم گل کا افسر ہے وہ فصل خزاں کا مالک ہے

محمود ہے وہ موجود ہے وہ معبود ہے وہ مسجود ہے وہ
جو حاکم روز محشر ہے جو نار وجناں کا مالک ہے

خورشید کو جس نے دی ہے ضیا فرمایا قمر کو نور عطا
ہر خواہش دل سے واقف ہے ہر وہم وگماں کا مالک ہے

ارمان وہی بر لاتا ہے ہر شان وہی دکھلاتا ہے
عشاق کے دل پر قابض ہے وہ حسن بیاں کا مالک ہے

کیونکر نہ رہے اس پر ہی فدا کیونکر نہ کرے اس کی ہی ثنا
اے ثنا اسی کے دل میں جا اور وہی زباں کا مالک ہے

دعائیہ؟ اعلان:۔ جو گذشتہ پرچہ کے ص۱۹ پر شائع ہوچکا ہے۔ ناظرین وشائقین جلد از جلد فائدہ اٹھائیں۔ ورنہ سٹاک ختم ہونے کی صورت میں افسوس ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۵-شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ

DELHI

صبح وحدت

جواب بہائی میگزین

قرآن مجید میں ارشاد کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ ایک کلیہ ہے جو اپنے
ام معنی میں صادق ہے مگر فرقہ بہائیہ کے حق میں
اصول بہت بڑھ چڑھ کر صادق آتا ہے۔ باوجودیکہ
رقہ بہائیہ اسلام اور قرآن کا مصدق ہے۔ تاہم
رآن مجید کا مقابلہ خوب ڈٹ کر کرتا ہے۔ ہم اس امر پر
اظرین کو بارہا اطلاع دے چکے ہیں۔ جب ہماری
یرانی انتہائی حد پر پہنچ جاتی ہے تو شیخ سعدی کا
شعر ہمیں تسلی دیتا ہے ؎

کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد

ایک طرف ہم قرآن مجید کی تعلیم دیکھتے ہیں جو اپنے
عنی میں کافی وافی ہے۔ دوسری طرف فرقہ بہائیہ
کے دعاوی دیکھتے ہیں جن کو وہ اپنی خصوصیات
تا کر لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتے ہیں تو ہماری
زبان قلم سے بے ساختہ نکل جاتا ہے ؎

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

آج جس مضمون بہائیہ پر ہم توجہ کرتے ہیں وہ ہمارے
س دعوے کی واضح تصدیق ہے۔ بمبئی کے ایک
جلسہ بہائیہ میں ایک ایرانی ڈاکٹر نے جو بہائی ہیں
تقریر کی۔ جس میں انہوں نے تحریک بہائیہ کو
سب سے اعلیٰ بتایا۔ آپ تقریر کی تمہید میں کہتے ہیں کہ

"ایک بڑا سیاسی لیڈر یا ڈکٹیٹر یا کوئی راجہ
یا بادشاہ بڑی جد وجہد کے ساتھ اگر کامیاب
بھی ہو جائے تو صرف ایک دو ملک و قوم کو
متحد بنا سکتا ہے ساری دنیا کے مذہبوں اور
ذاتوں کو ایک نہیں کر سکتا۔ اس کام میں کامیاب
ہونے کے لئے ایک بڑی قدرتی قوت کی
ضرورت ہے اور میں نہایت جرأت سے کہتا
ہوں کہ یہ صرف ایک پیغمبر کا کام ہے"

(بہائی میگزین بابت ستمبر ۳۸ء)

پھر اس تمہید پر خود ہی اعتراض کرتے ہیں کہ
"اب تک بہت سے پیغمبر دنیا میں آچکے ہیں
مگر ساری دنیا کو متحد کرنے میں کامیاب
نہیں ہوئے"

پھر خود ہی اس سوال کا جواب بھی دیتے ہیں کہ
"پرانے زمانے میں دنیا نہایت پس ماندہ تھی
کیونکہ ترقی کے اسباب مہیا نہ تھے نہ حمل و
نقل وسفر کے عمدہ سامان تھے نہ باہم ایک
ملک میں رہ کر دوسرے ملک سے بات چیت
کرنے کے ذرائع موجود تھے۔ اسی لئے کوئی
پیغمبر اپنی زندگی میں اپنا پیغام تمام دنیا
میں نہ پہنچا سکتا تھا۔ اس کے ماننے والے
آہستہ آہستہ پیغام پہنچاتے تھے اس میں
اتنا عرصہ لگتا تھا کہ آخر وقت کے گزرنے
کے ساتھ ساتھ یہ لوگ پیغمبر کے اصل پیغام
کو فراموش کرنے لگ جاتے تھے اور پیغمبر کی
وفات کے بعد اکثر اس امت میں باہمی جھگڑے
ہو جاتے تھے۔ جب خود ان میں یگانگت نہ
رہتی تو وہ دوسروں میں کس طرح یگانگت
پھیلا سکتے تھے"

یہ اقتباس پہلے تمہیدی نوٹ کے خلاف ہے
کیونکہ تمہید میں بتایا گیا ہے کہ وحدت پیدا کرنا پیغمبر
ہی کا کام ہے۔ مگر اس اقتباس میں کل پیغمبروں کو
اس مقصد میں فیل شدہ بتایا ہے۔ خیر اس کا صحیح
مطلب تو بہائی حضرات ہی جانتے ہونگے۔ لیکن ہمارا
مقصد کچھ اور ہے۔

لیکچرار کا مطلب یہ ہے کہ اس معیار پر شیخ بہاء اللہ
کو کامیاب بتائیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس معیار پر
بھی شیخ ایرانی بالکل ادنیٰ درجے میں فیل نظر
آتے ہیں۔ آپ کا تیسرا اقتباس یہ ہے:-

"حضرت بہاء اللہ فرماتے ہیں کہ وہ رہنما جس کا
دنیا انتظار کر رہی ہے میں ہی ہوں" اور
حضرت بہاء اللہ نے اپنا دین جو مذہب محبت
ہے ایران کے اندر انیسویں صدی میں پیش
کر دیا ہے۔ جب حضرت بہاء اللہ نے اپنا
اعلان کیا اس وقت ایران تمام دنیا سے
بری حالت میں تھا۔ اس مذہب محبت کو
پھیلانے کے لئے سربازار بیس ہزار قابل قدر
نفوس کی جانیں لی گئیں اور انہیں شہید ہونا
پڑا۔ حکومت ایران کو اس کا خیال بھی نہ تھا
کہ اس مذہب محبت کو روکنے اور اس کے
ماننے والوں کو مارنے سے یہ آگ جو محبت کی

(۹۶۳)

انتخاب الاخبار

(منتخبہ ۲۶ ستمبر ۱۹۳۸ء)

——— امرتسر میں بارش تو آج تک نہیں ہوئی مگر موسم میں روز بروز تبدیلی واقع ہو رہی ہے۔ گرم لو کی جگہ اب سرد ہوا چلنی شروع ہو گئی ہے۔

——— مسلم ہائی سکول امرتسر کے ہیڈ ماسٹر ایم محمد عمر خان صاحب کے مستعفی ہو جانے پر طلباء سکول نے کئی روز ہڑتال کر دی، جلسے کئے اور جلوس نکالے نیز ڈاکٹر حافظ محمد بشیر صاحب سیکرٹری آف سکولز کے خلاف بھی چند الزامات عائد کئے۔ چنانچہ انجمن اسلامیہ کے ممبران نے ہڑتال تو کھلوا دی ہے اور طلباء سے وعدہ کیا ہے کہ ان کی شکایات پر توجہ کی جائے گی۔

——— ہندو غیر زراعت پیشہ اصحاب کی طرف سے اسمبلی کے پاس شدہ بلوں کے خلاف ۵ ستمبر کو غیر مکمل ہڑتال منائی گئی۔

——— لاہور خان بہادر میاں افضل حسین پرنسپل گورنمنٹ زراعتی کالج لائل پور پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر مقرر کئے گئے ہیں۔

——— علیگڑھ۔ مسلم یونیورسٹی کی کورٹ نے ہز اگزالٹڈ ہائی نس نظام حیدر آباد دکن کو مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کا چانسلر منتخب کیا ہے۔

——— معاصر ام القریٰ (مکہ مکرمہ) رقمطراز ہے کہ زائرین حرمین الشریفین کی آمد شروع ہو گئی ہے چنانچہ ۶۸۰ حجاج کرام کا قافلہ جاوہ سے روانہ ہو چکا ہے۔ عنقریب وارد ارض حرم ہو جائیگا۔

——— دہلی۔ مسجد فتحپوری کی پشت پر جو عمارت سیٹھ گڈوڈ یہ نے حال ہی بنائی ہے۔ بلدیہ دہلی نے اس کے منہدم کرنے کا نوٹس دیدیا ہے۔ سیٹھ مذکور نے اس کے خلاف ڈپٹی کمشنر دہلی کی عدالت میں اپیل دائر کی تھی جو مسترد ہو گئی۔

——— امرتسر ڈاکٹر چوہدری علم الدین مدیر رسالہ "بلاغ" کو پریس ایکٹ کے تحت بلا اجازت "بلاغ" کا ٹائیٹل کسی اور پریس سے چھپوانے کے الزام میں اے۔ ڈی۔ ایم امرتسر نے دس روپے جرمانہ کیا۔

——— شملہ۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت اپنے اخراجات میں بھاری تخفیف کرنے والی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ تمام نئی تقرریاں بند کر دی جائینگی۔ عارضی تقرریوں میں تخفیف کی جائے گی۔ سفر خرچ میں کفائت شعاری سے کام لیا جائیگا۔

——— اخبارات میں یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ ہر ہٹلر نے چیکوسلواکیہ کی حکومت کو چھ دن کا الٹی میٹم دیا ہے جو یکم اکتوبر تک ہے۔ اگر اس وقت تک سوڈٹین کے مطالبات منظور نہ کئے گئے تو پھر جنگ شروع ہو جائیگی۔

——— برلن میں ہوائی حملہ کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے مقابلہ کے لئے توپیں نصب کر دی گئی ہیں۔

ناظرین یاد رکھیں

آیندہ پرچہ میں حساب دوستاں شائع کیا جائیگا

(منیجر اہلحدیث)

جرمن میں زہریلی گیس سے عوام کو محفوظ رکھنے کے لئے ساڑھے تین لاکھ گیس ماسکس بانٹے گئے ہیں

——— برلن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چیک گورنمنٹ نے سوڈٹین جرمنوں کے لیڈر ہرکنٹ کو گرفتار کر لیا ہے۔ دوسرے لیڈروں کی گرفتاری کی بھی توقع ہے۔ نیز یہ بھی سنا جا رہا ہے کہ چیک گورنمنٹ نے حملے کا جواب دیتے دیتے تمام تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ پراگ میں سنسنی بدستور قائم ہے۔ ہر طرف قومی جوش موجزن ہے اور آوازیں آ رہی ہیں کہ ہم اپنے ملک کی ایک انچ زمین نہیں دینگے۔

مضامین آمدہ | مولوی نور الٰہی صاحب۔ مولوی نور محمد صاحب ۶ عدد۔ مولوی ابو البشارا میر احمد صاحب مولوی محمد داؤد صاحب۔ مولوی عبد الصمد صاحب۔

ضرورت ملازمت | میرے ایک دوست اہلحدیث عالم جو درس نظامی کی تدریس میں کافی تجربہ رکھنے کے علاوہ تقریر و تحریر، درس قرآنی اور مناظرہ میں اعلیٰ استعداد رکھتے ہیں۔ کے لئے ملازمت کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت کا پتہ:۔

معرفت مولوی نور حسین گھرجاکھی ضلع گوجرانوالہ۔

تصحیح | اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۸۔ رجب ۱۳۵۷ھ میں امام نوویؒ اور امام ابن جوزیؒ کے سنہ وفات کا جو حوالہ دیا گیا ہے اس میں تذکرہ ج ۱ لکھا گیا ہے۔ تذکرہ جلد ۴ ہونا چاہئے۔ ناظرین صحیح بنالیں۔ (ابو الطیب عبد الصمد مبارکپوری)

مقدمہ رب قادیان | جو مقدمہ سرکار بنام رب قادیان چل رہا ہے۔ اس کی گواہی استغاثہ ختم ہو چکی۔ مکرر جرح کے لئے آئندہ ۱۷۔ اکتوبر مقرر ہے۔

(نوٹ) رب قادیان اب قادیان سے امرتسر آ گئے ہیں۔ چوک گھنٹہ گھر میں مقیم ہیں۔

ضرورت نکاح | میری اہلیہ کے فوت ہو جانے کے باعث مجھے بچوں کی پرورش اور نگرانی میں بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ لہٰذا میں ایسی بیوہ یا باکرہ عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں جو موحدہ، دیندار اور پابند صوم صلوٰۃ ہونے کے علاوہ نیک خو رحم دل ہو۔ بچوں کی نگرانی اور پرورش کماحقہ کر سکے۔ عمر بے شک ۲۵-۳۰ سال تک ہو۔ مفصل حالات کے لئے مجھ سے براہ راست خط و کتابت کی جائے۔

مولوی محمد بن مولوی علاؤ الدین مرحوم قوم بھٹی راجپوت۔ چک علا ۹-ایل۔ ضلع منٹگمری

معذرت | حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ کے جلسہ ہائے بدعو انہ و شور کوٹ پر تشریف لے جانے کی وجہ سے اخبار ہذا ان کی عدم موجودگی میں مرتب کیا گیا ہے۔ ناظرین کرام سے درخواست ہے کہ اس پرچہ میں اگر کوئی خامی رہ گئی ہو تو ہمیں معذور خیال فرمائیں۔

——— امرتسر میں ۲۵ ستمبر ۱۹۳۸ء کو ماہ شعبان المعظم کا چاند دیکھا گیا۔

حضرت مرزا صاحب خود فرماتے ہیں :-

"غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے جو نہ خدا سے ڈریں اور نہ خلقت کے لعن وطعن کی پرواہ رکھیں۔"

(رسالہ آریہ دھرم ص۷۲)

کذب نمبر ۳۹۲ "شق القمر کے واقعہ پر ہندوؤں کی معتبر کتابوں میں بھی شہادت پائی جاتی ہے۔ مہابھارت دھرم پرب میں بیاس جی صاحب لکھتے ہیں کہ ان کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو کر پھر مل گیا تھا۔ اور وہ اس شق قمر کو اپنے بے ثبوت خیال میں بسوامتر کا معجزہ قرار دیتے ہیں۔"

(سرمہ چشم آریہ ص۱۵/۲۸)

معمار اس قول میں دو جھوٹ بولے گئے ہیں۔ اول مہابھارت میں "دھرم پرب" کا ہونا۔ مہابھارت میں کوئی دھرم پرب نہیں ہے۔

دوم۔ "بیاس جی" کی طرف مشاہدہ شق قمر وغیرہ کا منسوب کرنا اور ان کا اسے بسوامتر کا معجزہ گننا

کذب نمبر ۴ "یجروید کے ۲۶۔۱ ادھیا میں بھی صاف لکھا ہے کہ "وید صرف تین ہیں۔"

(براہین احمدیہ حاشیہ نمبر ۸ ص۱۸)

معمار یجروید ۲۶۔ ادھیا میں قطعاً یہ مذکور نہیں ہے کہ "وید صرف تین ہیں۔" یہ مرزا صاحب کا صریح جھوٹ ہے۔

کذب نمبر ۵ "کتاب سوانح یوز آسف میں صاف لکھا ہے کہ ایک نبی یوز آسف کے نام سے مشہور تھا اور اس کی کتاب کا نام انجیل تھا۔" (تحفہ گولڑویہ ص۱۳ ط ۳)

معمار ہمیں کتاب سوانح یوز آسف میں یہ بیان کہیں نہیں ملا۔ ہمارے فاضل مخاطب کو لازم ہے کہ مطبوعہ ایڈیشن وغیرہ اصل عبارت نقل کر کے مرزا صاحب کو خود انہی کے بیان ذیل کی زد سے بچائیں۔ سنئے مرزا صاحب راقم ہیں :-

"جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص۲۰۶)

کذب نمبر ۶ "حضرت عیسیٰ... کشمیر چلے گئے تھے .... تاریخ کی رو سے ثابت ہے کہ حواری بھی کچھ تو حضرت عیسیٰ کے ساتھ (گئے) اور کچھ بعد میں آملے تھے۔" (ضمیمہ نصرۃ الحق ص۲۲۳)

کذب نمبر ۷ "لکھتے ہیں کہ (یوز آسف کی قبر کے) کتبہ پر یہ لکھا ہوا تھا کہ یہ شہزادہ اسرائیل کے خاندان میں سے تھا کہ قریباً اٹھارہ سو برس اس بات کو گذر گئے جب یہ نبی اپنی قوم سے ظلم اٹھا کر کشمیر میں آیا تھا .... اور ایک شاگرد ساتھ تھا الخ۔"

(اشتہار مرزا ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء)

معمار کتب تاریخ سے قطعاً یہ ثابت نہیں ہے، کہ (بعد واقعہ صلیب) حضرت مسیح کے ساتھ کچھ حواری کشمیر میں آئے تھے اور کچھ بعد میں آ کر ملے تھے

اسی طرح کذب ع۷ میں زیر خط سطور قطعاً غلط اور سفید جھوٹ ہیں۔

کوئی ہے کہ ثبوت دے کر مرزا صاحب کو جھوٹ جیسے "ام الخبائث" الزام سے بری کر کے دکھائے؟

> نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
> کہ بازو مخالف نے توڑے ہوئے ہیں

کذب نمبر ۸ "کشمیر کی پرانی تاریخی کتابیں ..... ان میں لکھا ہے کہ یہ نبی بنی اسرائیل میں سے تھا جو شہزادہ نبی کہلاتا تھا اور اپنے ملک سے کشمیر میں ہجرت کر کے آیا تھا ...... انیس سو برس گذر گئے جب یہ نبی کشمیر میں آیا تھا۔" (نصرۃ الحق ضمیمہ ص۱۱)

معمار احمدی اصحاب کا مذہب ہے کہ "جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔"

(اربعین ص۳ مصنفہ مرزا ص۲۴)

اندریں صورت ان کا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ ضمیمہ نصرۃ الحق کی عبارت منقولہ بالا کی زیر خط سطور کا ثبوت کشمیر کی پرانی تاریخوں سے دے کر اپنے "مسیح موعود" کو ارتداد کے فتویٰ سے بچائیں

لاہوری مرزائیو! اس وقت تمہیں بھی خاموش رہنا سزاوار نہیں ہے

> ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو
> آگے چاہے تم مانو نہ مانو

کذب نمبر ۹ "اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا ہے تو میں جھوٹا ہوں۔"

(قول مرزا مندرجہ تحفہ ندوہ ص۵)

معمار قرآن مجید میں "غلام احمد ابن مریم" نہیں لکھا ہے۔

کذب نمبر ۱۰ "احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ (صلیب) کے بعد عیسیٰ بن مریم نے ایک سو بیس برس عمر پائی۔" (تذکرۃ الشہادتین ص۲۸)

یہ صریح جھوٹ ہے۔ "احادیث" میں اس بات کا نام و نشان تک نہیں ملتا کہ مسیح نے بعد واقعہ صلیب ۱۲۰ برس عمر پائی۔　　(باقی دارد)

من انصاری الی اللہ

برادران میں نے اس قسم کے ۵۰۰ جھوٹ مرزا صاحب کے جمع کئے ہیں اور ایک ہزار اختلاف۔ کوئی اللہ کے دین کا مددگار ہے کہ مجھے اس مضمون کی کتاب چھپوانے میں امداد دے۔

اللھم اید الاسلام وانصارہ

(خادم :- محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

محمدیہ پاکٹ بک

(مصنفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

جدید اڈیشن۔ مرزائیت کی تردید میں بے مثل کتاب ہے۔ اس کو پاس رکھنے والا ہر بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے۔ فوراً منگوائیں کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ پاکٹ سائز۔ قیمت بجائے عہ کے عہ۔ پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ــــــــــــــ

۱؎ "جھوٹ ام الخبائث ہے۔" (قول مرزا مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۷ ص۲۵)

(۹۶۵)

آگ ہے۔ جسے حضرت بہاء اللہ نے روشن کیا ہے اور بھی زیادہ بھڑک اُٹھے گی۔ آخر یہ پیغام وحدت و محبت دنیا میں چاروں طرف پھیل گیا اور اس نے ساری دنیا پر قبضہ کر لیا۔

(بہائی میگزین بمبئی ص۲۱۔ ستمبر ۱۹۳۸ء)

بس یہ اقتباس | ہمارے اور بہائیہ کے درمیان فیصلہ کن ہے۔ سوال قابل غور یہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ نے جس وقت دعویٰ کیا اس وقت تو ایران کی حالت یہ تھی کہ حسب بیان لیکچرار صاحب بیس ہزار بہائی مارے گئے۔ کیا اتنی بڑی قربانی کے باوجود بہائی مذہب خود ساری دنیا کے ممالک میں پھیل گیا؟ ساری دنیا جانے دیجئے۔ ایشیا میں پھیل گیا؟ اسے بھی جانے دیجئے صرف ایران میں وحدت بہائیت پھیل گئی؟ واقعات تو نفی میں جواب دیتے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ اتنی بڑی طاقت کا پیغمبر آئے اور زمانہ بھی اس کی موافقت کرے مگر وہ کامیاب نہ ہو۔

اصل و فرع کا اتحاد | ہماری تحقیق یہ ہے کہ قادیانی تحریک بہائی تحریک کی فرع یا پس رو ہے، اس لئے جب کبھی کامیابی کا سوال ہوتا ہے تو یہ دونوں تحریکیں متفق ہو کر جواب میں یہی کہتی ہیں کہ ماننے والوں میں تو اتحاد پایا جاتا ہے لیکن اتنا نہیں سوچتے کہ ہمارا دعویٰ کیا ہے۔

سنئے صاحب! دعویٰ آپ (دونوں) کا ساری دنیا کے مذاہب کو ایک کرنے کا ہے۔

منقولہ اقتباس اول اور چشمہ معرفت مصنفہ مرزا صاحب قادیانی ص۸۲) کا مطلب یہ نہیں کہ جتنے لوگ مانیں بس اتنا ہی کافی ہے نہیں بلکہ دعویٰ یہ ہے کہ سارے ملکوں کے لوگ مان کر وحدت قومی پیدا کریں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند اشخاص نے مانا۔ جن کا شمار دنیا کی باقی مردم شماری کے مقابلہ میں بقول شرح چغمینی شیع عرض شعیر سے بھی کم ہے۔

استاد غالب کا یہ شعر شائد انہی معنی میں ہے

میں نے روکا رات غالب کو وگرنہ دیکھتے
اس کی اشک چشم سے گردوں کف سیلاب ہے

شیخ بہاء اللہ کے دعویٰ رسالت سے لے کر آج تک ایران کو ایک نظر دیکھئے۔ دوسری طرف دعویٰ محمدیہ کے شروع سے آج تک عرب پر بھی ایک نظر ڈالئے تو صاف نظر آجائیگا پیغمبر عرب اپنے دعوے میں سو فیصدی کامیاب ہوئے اور شیخ بہاء اللہ باوجود مساعدت زمانہ ناقابل ذکر درجے میں فیل ہوئے ہیں۔ اس لئے ایک ثالث بالخیر شیخ سعدی ایرانی کا یہ شعر اس موقعہ پر پڑھ سکتا ہے۔ ؎

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر
گل از خار است ابراہیم از آذر

(باقی)

قادیانی مشن

کذبات مرزا

(از منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

ہم نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۵۔ جولائی ۱۹۳۸ء میں سوالات متعلقہ حیات مسیح کا جواب دیتے ہوئے لکھا تھا کہ

"مرزا صاحب کی صداقت ان کے مقرر کئے ہوئے معیاروں سے جانچو۔ کوئی ہے کہ اس اصول کے ماتحت ہمارے ساتھ مباحثہ کر سکے اور فیصلہ کے لئے کسی ایک غیر جانبدار کو ثالث مقرر کرے؟"

خوشی کا مقام ہے کہ ہمارے جواب میں "الفضل" کے ایک من چلے نامہ نگار نے اس مباحثہ کے لئے آمادگی کا اعلان کر کے ہمیں میدان میں نکلنے کا چیلنج دیا (الفضل ۹۔ اگست ۱۹۳۸ء) بنابریں سطور ذیل میں مرزا صاحب کے چند کذبات درج کئے جاتے ہیں۔ اگر ہمارے دوست اس بحث کو علمی رنگ میں اتمام تک پہنچائینگے تو ہمیں بہت خوشی ہوگی۔ ثالثی کے لئے ہماری طرف سے پادری سلطان محمد صاحب پال۔ پادری عبد الحق صاحب۔ پنڈت رام چند صاحب دہلوی۔ پنڈت آتما نند صاحب کے اسماء گرامی پیش ہیں۔ ہمارے مخاطبوں کو ان اصحاب میں جو صاحب مسلّم ہوں ان کی تعیین فرمائیں۔ بعد اختتام مباحثہ کل پرچے مسلّم ثالث کے پاس بھیجد یئے جائینگے۔ ان پر جو فیصلہ وہ کریں فریقین کو مقبول ہوگا۔ فقط۔

کذب نمبر۱ | مرزا صاحب یہ ثابت کرتے ہوئے کہ افغان لوگ بنی اسرائیل ہیں۔ تحریر کرتے ہیں کہ:

"پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوبوں سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر ایک پختہ شہادت ہے"

(حاشیہ ایام الصلح صفحہ ۶۶ مصنفہ مرزا صاحب)

اس تحریر کا کذب مرزا صاحب کے بیان ذیل سے ظاہر ہے:-

"جو انجیلوں میں یہ بیان ہے کہ گویا مریم صدیقہ کا ××× یوسف سے ناطہ ہوا تھا۔ یہ بالکل دروغ اور بناوٹ ہے۔"

(ریویو جلد ۱۔ نمبر ۴ ص۱۵۱)

معمار | پہلے بیان میں جناب مریم کا یوسف نجار کے ساتھ منسوب ہونا ظاہر کیا گیا ہے۔ دوسرے میں اسے "دروغ" قرار دیا ہے۔ پس مرزا صاحب کا کذب واضح ہے۔ رہ گیا اس "بالکل دروغ" پر فتویٰ۔ سو یہ عاجز مفتی نہیں ہے کہ فتوے دیتا پھرے

غور کرنے کے لائق ہے۔ رگ وید میں ہم آریوں کو عظیم الشان اور خوبصورت مظاہر قدرت مثلاً چاند سورج شفق۔ آگ۔ ہوا وغیرہ وغیرہ کو دیوتا مانتے ہوئے پاتے ہیں جن سے وے محبت کرتے اور بہتری کی دعائیں مانگتے تھے۔ مظاہر پرستی ان میں ضرور تھی لیکن اوہام پرستی نہ تھی۔ جنت کا کچھ کچھ نقشہ اون کے ذہنوں میں تھا لیکن وہ دوزخ سے ناواقف تھے۔ برہمنوں کا وجود تھا لیکن انکو دیوتاؤں کے ہم پایہ نہیں سمجھا جاتا تھا۔

برعکس اسکے اتھروید میں ہم کو اور ہی کچھ عالم نظر آتا ہے۔ بجائے محبت اور بہتری کے یہاں ہم حیرت اور تاریکی چھائی ہوئی دیکھتے ہیں یہاں ہم آریوں کو امید اور تمنا کی بجائے خوف و ہراس سے گھرا ہوا پاتے ہیں۔ یہاں بھلائی اور بہتری حاصل کرنے کے لئے اتنی دعائیں نہیں ہیں جتنی تکالیف اور مضرتوں سے بچنے کے لئے ہیں اپنے نفع کا اتنا خیال نہیں ہے جتنا دشمنوں کو نقصان پہنچانے کی فکر ہے۔ دنیا کی بہت سی مضرت رساں چیزیں مثلاً سانپ وغیرہ دیوتا بن گئے ہیں۔ اور اون کی پرستش ہوتی ہے۔ جادو ٹونے وغیرہ اوہام بکثرت پھیل گئے ہیں۔ اور برہمنوں کے مخالف کے لئے دوزخ کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔

کتاب مہابھارت میں لکھا ہے کہ پہلے وید ایک ہی تھا یعنی رگ۔ اور یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ سام وید تو تقریباً سارا کا سارا ہی رگ وید سے ماخوذ ہے۔ اس وید میں صرف اٹھتر منتر ایسے ہیں جو رگ وید میں نہیں پائے جاتے اس کے باقی سبھی منتر رگ وید میں موجود ہیں۔ حال ہی میں سوامی ہر پرشاد جی نے ایک سام وید شائع کیا ہے۔ جس میں صرف ستر منتر ہیں یجر وید کا کچھ حصہ نظم میں ہے کچھ نثر میں۔ نظم کا اکثر و بیشتر حصہ یعنی سات سو منتروں سے زیادہ رگ وید سے ماخوذ ہے گویا یجر وید کا ایک تہائی کے قریب حصہ رگ وید سے لیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سام اور یجر علی الترتیب سوم نوشی اور قربانی کے جشنوں میں کام آنے کے لئے رگ وید سے علیحدہ کئے گئے ہیں اور حسب ضرورت ان میں اضافہ بھی کیا گیا ہے۔

رہا اتھروید تو اس میں بھی رگ وید کے بہت سے منتر شامل ہیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ ہندوؤں کی قدیم ترین کتابوں میں اتھروید کا نام نہیں پایا جاتا۔ بلکہ اون میں وید تین ہی بتائے گئے ہیں یعنی رگ۔ سام اور یجر۔

آریہ سماج وغیرہ فرقوں کا عقیدہ ہے کہ چاروں وید چار رشیوں پر نازل ہوئے ہیں۔ رگ وید اگنی رشی پر۔ سام وید آدتیہ رشی پر۔ یجر وید وایو رشی پر اور اتھروید انگرہ رشی پر۔ یہ عقیدہ صحیح نہیں ہے بلکہ قدیم روائتوں کے خلاف ہے۔ ان روائتوں میں مختلف گیتوں کے مختلف رشی بتائے گئے ہیں۔

ویدوں کے بعض بہتر ایڈیشنوں میں ہم کو ہر سوکت کے شروع میں تین نام ملتے ہیں۔ یعنی دیوتا کا نام۔ رشی کا نام اور چھند کا نام۔ کسی سوکت کا دیوتا وہ ہے جس کی اوس میں تعریف اور مناجات ہو۔ اس طرح دیوتاؤں کے ناموں سے سوکتوں کے مضامین کا پتہ ملتا ہے۔ رشی سنسکرت میں دیکھنے والے کو کہتے ہیں۔ جس سوکت پر جس رشی کا نام لکھا ہے اُسی رشی نے اوس سوکت کے معنی دیکھے بالفاظ دیگر اس رشی پر اوس سوکت کا الہام ہوا یا آج کل کی اصطلاح میں وہ رشی اوس سوکت کا مصنف ہے۔ چھند عروض شعر کو کہتے ہیں۔ جو سوکت جس چھند میں نظم کیا گیا ہے اوس کا نام اس پر لکھا رہتا ہے۔

وید کے مشہور چھندوں کے نام یہ ہیں:۔ ترشٹبھ۔ گائتری۔ جگتی۔ انشٹبھ۔ اشنیہ۔ پنکتی۔ برھتی وغیرہ۔ وید کا سب سے مشہور منتر گائتری چھند میں نظم ہوا ہے اور اسی واسطے گائتری کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مشہور منتر رگ۔ یجر اور سام تین ویدوں میں آیا ہے۔ اور اس کا ترجمہ یہ ہے:

तत اوس वरेण्यम सب سے برتر भर्गः شان والے सवितुः سوتیا (سورج) देवस्य دیوتا کا धीमहि ہم دھیان کریں + यः وہ नः ہمارے धियः دھیان کو प्रचोदयात متحرک کرے +

(باقی)

یہ شیعہ ہیں یا معتزلہ

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب از جامعہ فضل حسن خان۔ بہاولپور)

یہ ایک سوال ہے۔ جس کا جواب علمائے اسلام خصوصاً حضرت مولانا الکرم مدظلہ العالی بذریعہ اخبار "اہلحدیث" عطا فرما کر ہماری رہبری فرماویں گے:۔

ایک مولوی صاحب نے بیان فرمایا کہ وہ سفر میں تھے۔ ایک دن ان کا گذر ایک شاہ صاحب کے ڈیرہ پر ہوا۔ مکان ہوادار اور دلکش تھا۔ ذرا تکلیف دور کرنے کے لئے ٹھیر گئے۔ اُدھر شاہ صاحب بے تعصب تھے۔ اگرچہ شیعہ تھے۔ روٹی کھلانے کو روک لیا۔ مولوی صاحب ممدوح قرآن مجید کی تلاوت کے شائق تھے۔ قرآن شریف برائے تلاوت طلب فرمایا۔ شاہ صاحب کے حسب فرمان ایک آدمی ایک حمائل شریف لایا جو مترجم تھی اور ترجمہ فرمان علی کا تھا اور تھوڑا تھوڑا حاشیہ بھی تھا مولوی صاحب نے پارہ ۱۸-۱۷ پڑھنا تھا لہذا سترھواں پارہ شروع فرمایا۔ تیسری سطر پر لفظ مُحْدَث ہے۔ اس پر ہندسہ تھا۔ جب حاشیہ

سچا خواب

قابل توجہ ایڈیٹر الفضل قادیان

بخدمت گرامی حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب دام لطفہٗ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ! گذارش ہے کہ میرے مضمون کو ضرور ہی اپنے اخبار میں درج فرما کر ثواب دارین سے مستفید ہوں۔

ناظرین کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے ایک الہامی فرزند کی پیشین گوئی کی تھی جو تا وفات مرزا صاحب پوری نہ ہوئی اور آپ اس دار فنا سے کمال پریشانی کے ساتھ بے نیل و مرام رخصت ہوئے۔ اس کے مقابل خاکسار کا ایک خواب ضرور قابل توجہ ہے کہ احقر کے گھر نکاح کی تاریخ سے ۳۵ سال تک کوئی بچہ پیدا ہی نہ ہوا تھا۔ مین مایوسی کے بعد ۲۱۔ اپریل ۱۹۲۵ء کو ایک لڑکا ہوا مگر ابھی دو سال تک نہ پہنچا کہ راہی ملک عدم ہوا چونکہ صبر کے سوا چارہ نہ تھا اس لئے حسرت بھری آہ کو سینہ میں دبا کر صبر کیا۔ چند روز کے بعد ایک خواب میں مجھے تین بچوں کی بشارت ملی۔ میرے دل میں اطمینان کے ساتھ کامل یقین ہوا کہ یہ خواب ضرور پورا ہوگا انشاء اللہ: چنانچہ ماہ جون ۱۹۲۶ء کو اخبار اہلحدیث میں بعنوان سچا خواب شائع بھی کرا دیا تاکہ ناظرین نوٹ کر رکھیں۔ الحمد للہ کہ تاریخ اشاعت سے دو ماہ بعد ۱۷۔ اگست ۱۹۲۶ء کو خدا نے پہلا فرزند عطا فرمایا اور خواب کا ایک ثلث پورا ہوا۔ یہ واقعہ بھی اخبار اہلحدیث میں شائع ہو چکا ہوا ہے۔ پھر احقر کی بیوی فوت ہو گئی۔ اور خواب کا یقین ویسے ہی برابر تھا۔ خدا نے دوبارہ نکاح کی توفیق بخشی۔ اب پھر ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء خالق اکبر نے دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ گویا خواب کا دوسرا ثلث بھی پورا ہوا۔ انشاء اللہ کامل امید ... [illegible] پیدا ہوگا۔ دیکھنے والے دیکھ لیں اور نوٹ کر لیں کہ خداوند قدوس صادقین کا حامی ہے اور دغا باز کا ذہن کا کبھی ساتھ نہیں دیتا۔ فالحمد للہ رب العالمین! المبشر احقر عبد الحق دکاندار خانپور متصل کیریاں ضلع ہوشیار پور۔

وید اور اس کے تراجم اور تفاسیر

(از قلم پنڈت مقصود حسن صاحب از روڑکی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

"اہلحدیث" ۱۶ ستمبر سے نامہ نگار موصوف کے مضامین کا سلسلہ شروع ہے۔ ناظرین پہلی دو قسطوں میں ویدوں کے متعلق یہ امور ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ وید کیا ہیں، کتنے ہیں اور کہاں کہاں طبع ہوئے۔ آج کی قسط میں ویدوں کے مضامین پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ (مدیر)

ویدوں کے مضامین

وید کیا ہیں اکثر و بیشتر دعاؤں کے مجموعے ہیں۔ قدیم زمانہ کے آریہ لوگ اپنے دیوتاؤں کی تعریف میں گیت گایا کرتے تھے اور تعریف کے ساتھ وے اون سے اپنے روزمرہ کے کاموں میں استعانت اور حاجت روائی کے خواستگار ہوتے تھے۔ رگ، سام اور اتھرو یہ تین وید تمامتر انہیں گیتوں پر مشتمل ہیں۔ سنسکرت اصطلاح میں ان گیتوں کو سوکت सूक्त کہتے ہیں اکثر گیتوں میں منتروں کی تعداد پانچ سے پندرہ تک ہوتی ہے۔ بہت سے گیت تین تین منتروں کے بھی ہیں۔ کئی گیتوں میں صرف ایک ہی ایک منتر ہے۔ چند گیت چالیس چالیس پینتالیس پینتالیس منتروں کے بھی ہیں۔

یجروید میں جو قربانی کا وید ہے وہ دعائیں اور ہدایات ہیں جو قربانی کے سلسلہ میں مختلف رسومات کی ادائیگی کے وقت پڑھی جاتی ہیں۔

ویدک زمانہ کے آریہ لوگ اپنے دیوتاؤں کو مجسم سمجھتے تھے۔ اون کے ہاتھ پاؤں، آنکھ، کان ناک، داڑھی مونچھ وغیرہ سب کچھ مانتے تھے اون کے ماں باپ بیوی بچے بھی تھے۔ وے کھاتے پیتے بھی تھے۔ جانوروں کا گوشت نہ کہ ساگ پات اون کی مرغوب غذا تھی۔ ایک پودا جو سوم کہلاتا تھا اور جو اب نہیں پایا جاتا اوس کا رس وے نہایت شوق سے پیتے تھے۔ یہ عرق نہایت مقوی اور صحت بخش ہوتا تھا اور وید کی تصریح کے مطابق اس سے سرور بھی آتا تھا۔ سوم کا پودا سوم دیوتا کا مظہر سمجھا جاتا تھا۔ ویدوں میں جتنے منتر سوم دیوتا کی تعریف میں آئے ہیں اگنی اور اندر دو دیوتاؤں کو چھوڑ کر اتنے منتر اور کسی دیگر دیوتا کی تعریف میں نہیں آئے۔

جس طرح یجروید قربانیوں کا وید ہے اسی طرح سام وید سوم نوشی کا وید ہے۔ رگ وید میں بجز دیوتاؤں کی تعریف اور ان سے مناجاتوں کے اور کچھ نہیں ہے۔ پورے رگ وید میں صرف پچاس کے قریب ہی ایسے گیت ہونگے جن میں دیوتاؤں کی معمولی حمد و ثنا اور مناجاتوں کے سوا اور بھی کوئی مضمون ہو

اتھروید میں زیادہ تر جھاڑ پھونک۔ تعویذ گنڈہ۔ دوا دارو وغیرہ مضامین ہیں۔ شادی کے خواہشمند نوجوان مردوں اور عورتوں کے گیت بھی ہیں۔ کچھ معمولی تعریفی اور مناجاتی گیت ہیں۔ کچھ گیتوں میں معرفت اور علم الٰہی کا بیان بھی ہے۔ جس کی وجہ سے اتھروید کو برہم وید بھی کہتے ہیں اس وید کے اخیر کچھ گیت کنتاپ سوکت کہلاتے ہیں جن میں سے اکثر بالکل بے معنی اور بے سر و پا ہیں۔ رگ وید اور اتھروید کی دعاؤں کا فرق بھی

آپ محتاجوں کے پاس بیٹھتے۔ درماندوں کا بوجھ اٹھا لیتے۔ اصحاب مجلس کے خوش کرنے کے لئے کبھی کبھی خوش طبعی بھی فرماتے مگر سوائے سچ کے اور کچھ نہ فرماتے۔ بات چیت بے تکلف فرماتے۔ کسی صحابی سے کوئی لغزش ہو جاتی تو آپ چشم پوشی فرماتے۔ اس کو اس کا قصور نہ جتاتے۔ ہاں عام نصیحت میں سمجھا دیتے کہ کس طرح انسان کو ایسی باتوں سے بچنا چاہیئے۔ البتہ جھوٹ سے آپ کی طبیعت سخت متنفر تھی۔ جو شخص جھوٹ بولتا اس سے نفرت کرتے۔ جو کوئی آپ کو پکارتا آپ اسکو جواب دیتے اور آپ کا اٹھنا بیٹھنا سب ذکر اللہ پر ہوتا جب کسی مجلس میں تشریف لے جاتے تو کنارہ مجلس پر بیٹھ جاتے بالانشینی یا صدر مجلس کا قصد نہ کرتے اور اگر کوئی شخص آپ کو کسی ضرورت کے لئے لے کر بیٹھ جاتا تو جب تک وہی شخص نہ ہٹ جاتا اور آپ کو نہ چھوڑتا آپ نہ چھوڑتے بلکہ اس کے ہمراہ رہتے۔ کسی کا عیب بیان نہ فرماتے اور نہ بطریق مبالغہ کسی کی مدح فرماتے۔ کاموں میں آپ صحابہ سے مشورہ کرتے اور آپ غلام آزاد لونڈی اور غریب سب کی دعوت قبول فرماتے۔ جو کوئی ہدیہ لاتا آپ اس کو قبول فرماتے اور ہدیہ کا عوض بھی دیتے۔ مریض کی عیادت کرتے۔ جنازہ میں شریک ہوتے۔ بغایت تواضع سے دراز گوش پر بھی سوار ہوتے۔ اپنی بکری کا دودھ آپ نکال لیتے، اپنے کپڑے میں خود پیوند لگا لیتے اور اپنی پاپوش بوقت حاجت خود مرمت کر لیتے اور اپنا اور اپنے گھر والوں کا کام کر لیا کرتے اور گھر میں جھاڑو دے لیا کرتے۔ خدمت گار کے ساتھ کھانا کھا لیا کرتے اور اس کے ساتھ آٹا گوندھ لیتے۔ اپنا سودا بازار سے خود لے آتے بلکہ دوسروں کا بھی خرید کر لا دیتے غرض کسی قسم کے کام کو آپ نے اپنے لئے ذلیل نہ سمجھا اور آپ نے اپنے طرز عمل سے بتا دیا کہ انسان کی شرافت یا ذلت میں کوئی پیشہ معیار نہیں ہے بلکہ اس کی عزت و شرافت کا معیار اسکی پرہیزگاری

اس کی راست روی، اس کا حسن سلوک اور اس کے عمدہ اخلاق و عادات ہیں۔ کہاں تک آپ کی عادات شریفہ و اخلاق جمیلہ کو بیان کیا جائے۔ خداوند تعالیٰ جل شانہ نے آپ کو اصل فطرت میں مکارم اخلاق متانت طبع اور اعتدال پر پیدا فرمایا تھا۔ آپ کی ذات جامع اخلاق حمیدہ و صفات پسندیدہ تھے۔ آپ اخلاق حسنہ کے مجسم نمونہ تھے۔ حضور کے محاسن اوصاف اور مکارم اخلاق کا کیا کہنا۔ آپ کے اخلاق کی وسعت و عظمت کا اس سے اندازہ کیجئے کہ خود اللہ جل شانہ آپ کے اخلاق جمیلہ کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (اے نبی بے شک آپ کا خلق بہت بڑا ہے)

حضور ارشاد فرماتے ہیں:۔

اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ

اس لئے میں بھیجا گیا ہوں تاکہ اخلاق کی خوبیاں پوری کروں۔

کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آپ کے اخلاق کے متعلق پوچھا حضرت عائشہ صدیقہ نے جواب دیا کہ آپ کا خلق قرآن تھا۔ یعنی جو اخلاق حمیدہ کہ قرآن میں مذکور ہیں آپ سب سے متصف تھے۔ قرآن کریم سے جو بات خداوند کریم کے خوش اور ناخوش ہونے کی ثابت ہوتی ہے آپ کی خوشی و ناخوشی اسکے تابع تھی۔ جو کچھ خدا کی مرضی ہے اور قرآن کا حکم ہے وہی آپ کا دستور العمل تھا اور وہی آپ کی عادت تھی۔ قرآن مجید کی تعلیم عملی رنگ میں آپ کی روزمرہ کی زندگی میں نظر آتی تھی اور آپ قرآن مجید کی تعلیم مجسم تھے۔ جس طرح قرآن مجید زندگی کے تمام شعبوں اور قوائے انسانی کی ساری شاخوں کی تربیت کے لئے اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم دیتا ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک اور پاک زندگی ہر قسم کے اخلاق کا مکمل مجموعہ ہے اور ایک مسلمان کے لئے اگر علمی رنگ میں تعلیم قرآن شریف میں موجود ہے تو عملی رنگ میں آنحضرت صلعم کی پاک زندگی میں موجود ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝

البتہ تمہارے لئے رسول خدا (صلعم کی سیرت) میں نیک پیروی موجود ہے اس شخص کے لئے جو اللہ اور روز آخرت پر امید رکھتا ہے اور کثرت سے یاد الٰہی کرتا ہے۔

ہر مسلمان کو لازم ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی اور آپ کے مبارک اخلاق عادات کی پیروی کرے۔ آمین ثم آمین!

آہِ سوختہ دل

ضبط کروں میں کب تک آہ
چل میرے خامہ بسم اللہ

(از ایک امرتسری طالب علم کے قلم سے)

پاداش نیکی بدی باشد کے جملہ کو اس اندھیر نگری میں ہر کہ و مہ صادق بنانے کے لئے پوری طرح سے کوشاں ہے۔ کچھ عرصہ سے اُس قادر مطلق نے شہر امرتسر نہیں بلکہ پنجاب و ہندوستان پر اپنی نعماء عظمیہ سے ایک نعمت عظمیٰ جسے نعمت غیر مترقبہ کہنا کوئی مبالغہ نہیں ہے۔ عنایت فرمائی جسکو مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کے نام سے موسوم کیا۔ آپ کی مبارک ہستی کے دستِ کامیابی میں اسلام کا علم فتح و ظفر عطا فرمایا۔ مخالفین اسلام کے ساتھ شمشیر زبان و صمصام قلم سے وہ وہ معرکہ آرا جنگیں لڑیں کہ دنیا نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے جس عدو اللہ نے سر اٹھایا آپ نے بفضل ایزدی وہ گرز قرآنی اُس سرتافتہ کے سر پر مارا کہ تا دم مرگ یاد کریگا۔ جہاں بھی دشمن اسلام کے مقابلہ میں جمیع علمائے دین عاجز رہ جاتے ہیں وہاں آپ ہی کے وجود مسعود سے فتح حاصل ہوتی ہے۔ آپ کی فراخ دلی دیکھئے کہ دشمن دین کے مقابلہ میں

دیکھو تو اوس پہ لکھا تھا کہ

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن حادث ہے۔ قدیم نہیں۔

مولوی صاحب نے شاہ صاحب سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے قرآن کو حادث کس طرح بنایا گیا ہے۔ شاہ صاحب نے کہا مجھے تو اس قدر علم نہیں۔ البتہ دوسرا قرآن موجود ہے۔ اوس پر تفصیل ہوگی۔ ملاحظہ کریں۔ ایک آدمی قرآن شریف مترجمہ مقبول احمد شیعہ دہلوی لایا۔ مولوی صاحب نے پارہ ۱۷ صفحہ اول دیکھا۔ مگر اس نے اس بارہ میں کچھ نہیں لکھا۔ شاہ صاحب نے دریافت کیا کہ کیا لکھا اس تفسیر والے نے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کچھ نہیں لکھا۔ پھر شاہ صاحب نے تفسیر عمدۃ البیان اُردو جلد دوم منگوائی۔ پارہ ۱۷ پر زیر لفظ مذکورہ دیکھا تو حسب ذیل عبارت درج پائی کہ :-

قرآن شریف حسب ارشاد ربانی حادث ہے قدیم نہیں۔ بلکہ قدیم ماننا مذہب اشاعرہ کا ہے ؛

اور بھی بہت کچھ لکھا جو بوجہ طوالت نظر انداز کیا گیا ہے۔ اس کے بعد شاہ صاحب نے تفسیر تنویر البیان اُردو طلب فرمائی۔ مولوی صاحب نے اوس کا وہی مقام ملاحظہ فرمایا۔ مگر اسے اس بارہ میں خاموش پایا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ قرآن کو حادث ماننا مذہب معتزلہ سے سنتے تھے۔ جنہوں نے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کو بذریعہ خلیفہ وقت اس مسئلہ میں تکلیف پہنچائی تھی جس سے ہر ایک واقف ہے۔ آج معلوم ہوا کہ مذہب شیعہ بھی معتزلہ کی شاخ ہے۔ اس بارہ میں رہبری مطلوب ہے۔ (محمد عبد الرحیم)

(۲) حقیقت مصحف فاطمہ رضی اللہ عنہا۔

ایک اور مسئلہ بھی دریافت طلب یہ ہے :- کچھ عرصہ ہوا کہ ایک رسالہ شیعہ دیکھنے میں آیا تھا۔ جس میں مصحف فاطمہ کا ذکر درج تھا۔ رسالہ سندھی زبان میں تھا۔ جس میں شیعہ مصنف نے اس قرآن فاطمہ کی تعریف یوں کی تھی کہ

مصحف فاطمہ ستر گز لمبا تھا اور چمڑے پر لکھا تھا۔ اس میں کوئی حلال و حرام کا ذکر نہ تھا۔ اوس میں صرف علم ما یکون تھا۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال پُرملال ہوا تو حضرت بی بی خیر النساء رضی اللہ عنہا درماندہ رہتی تھیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بی بی صاحبہ کی تسکین کے لئے ایک فرشتہ نازل کیا۔ وہ جو کلام کرتا تھا اوسکو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ حسب ارشاد بی بی صاحبہ لکھ لیتے تھے۔ مگر فرشتہ انہیں نظر نہیں آتا تھا۔

صافی شرح کافی کتاب الحجت جز سوم باب چہلم فی ذکر الصحیفہ والجفر والجامعت ومصحف فاطمہ علیہم السلام۔ اصل دوم۔ (راوی امام جعفر صادق علیہ السلام) نقل از رسالہ مباحثہ شیعہ سنی بزبان سندھی ص۱ مطبوعہ مارچ ۱۹۳۳ء مطبع دیا سنگھ بجلی پریس شکار پور سندھ) جس کو علی گوہر خان زمیندار تعلقہ گڑھی یٰسین نے چھپوا کر مفت تقسیم کیا ؛

غرض یہ ہے کہ اس عجیب مصحف کی حقیقت کیا ہے یا محض شیعہ کا خیال ہے۔ (عبد الرحیم)

اہلحدیث سترھویں پارے کے جس لفظ سے قرآن کے حادث ہونے کا نتیجہ نکالا ہے وہ اصل میں یوں ہے :-

مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ مُحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ

(پ ۱۷۔ ع ۱)

جب کبھی کوئی نیا ذکر ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے آتا ہے تو اُسے کھیل تماشے کے طور پر سنتے ہیں ؛

اس آیت میں لفظ محدث بمعنی نیا ہے جسکو حادث بھی کہتے ہیں۔ قرآن مجید کا یہ وصف بلحاظ اس کے نزول کے ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ ایک آیت رمضان کی پہلی تاریخ کو نازل ہوئی اور دوسری آیت دوسری تاریخ کو۔ اب نزول کے لحاظ سے یہ دونوں آیتیں حادث ہیں۔ قرآن کے قدیم یا حادث ہونے میں جو اختلاف ہے وہ اس حیثیت سے نہیں کیونکہ یہ تو مشاہد و مرئی ہے ہاں اختلاف اُس حیثیت میں جو ارشاد ہے :-

إِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ (پ ۲۵۔ ع ۷)

(تحقیق یہ قرآن ام الکتاب میں ہمارے پاس موجود ہے)

تفصیل کے لئے امام بخاری کا رسالہ "خلق افعال العباد" دیکھئے۔

(۲) شیعہ سنی بالاتفاق یہی قرآن مروجہ پڑھتے ہیں۔ اسی کو کتاب اللہ سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اسی کو سو گز لمبے کپڑے یا کاغذ پر لکھ لے تو اس کو اختیار ہے۔ اس سے قرآن کی حقیقت نہیں بدلیگی روایت مذکورہ ہم نے نہ کسی سنی کتاب میں دیکھی ہے نہ شیعی کتاب میں۔ غالباً عجائبات شیعہ میں ہوگی ؛

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز معاشرت

(بقلم مولوی ثناء اللہ ثنا سندرپوری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں سے بکمال کشادہ پیشانی و خندہ روئی پیش آتے لوگوں کی تالیف قلوب فرماتے اور ان میں تفریق نہ ہونے دیتے اور ہر قوم کے معزز آدمی کی عزت کرتے اور ایسے آدمی کو اس قوم پر سردار مقرر فرما دیتے تھے سلام میں تقدیم فرماتے دوسروں کے سلام کے منتظر نہ رہتے۔ اپنے اصحاب کے مصافحہ میں ابتدا فرماتے۔ مجلس میں کبھی پاؤں نہ پھیلاتے۔ آپ کے پاس جو کوئی آتا آپ اس کی خاطر کرتے۔ بعض اوقات کپڑا اس کے بیٹھنے کے لئے بچھا دیتے اور گدہ و تکیہ چھوڑ کر اسکو دیدیتے۔ کسی شخص کی بات بیچ میں نہ کاٹتے اور

وغیرہ۔ سیدھا راستہ ہے۔

اب یہ احکام شرح طلب ہیں۔ میں نے الف تک نمبر لگا دئیے ہیں۔ جن کو سلسلہ وار سپرد قلم کرتا ہوں۔

(الف) ان لا تشرکوا بہ شیئاً

مت شریک ٹھیراؤ اللہ کے ساتھ کچھ۔

یہ وہ توحید ہے کہ آج تک اس جیسی توحید دشمنان دین پیش نہ کر سکے۔ اور غیر ادیان نے اس مسئلہ کو اس طرح سلجھا دیا کہ اسکے سامنے کسی کی زبان کھل نہ سکی اور نہ کھل سکتی ہے۔

کل شئی ھالک الا وجھہ (قصص پ۲۰)

جتنی چیزیں ھالک ہونگی (یعنی فنا کے گھاٹ اترنے والی) ان میں اوصاف الوہیت آ نہیں سکتے لہذا سوائے ذات باریتعالیٰ سب چیزیں فانی ہیں۔ اس لئے حضرت عیسیٰ و عزیر علیہما السلام خدا ہو نہیں سکتے نہ ذات اقدس نبی کریم احمد مختار صلعم میں خدائیت جلوہ گر ہو سکتی (اور نعوذ باللہ ہو) کرشن رام چندر وغیرہم باوتن اوتاروں میں ہیں) یہ اور کسی رشی منی میں (نعوذ باللہ) اگر یہ باتیں ہوتیں تو توحید نہ رہ جاتی بلکہ حکومت برطانیہ کی جمہوریت ہو جاتی جو آئے دن جھگڑے ہوتے رہتے۔ ایک ٹکڑے آسمان سے کل کائنات اب تک غارت ہو گئی ہوتی۔ لو کان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا۔ اگر آسمان و زمین میں ماسوا اللہ کی حکومت ہوتی (یعنی اگر اللہ کی حکومت میں کسی کی شرکت ہوتی) تب سب کے سب درہم برہم ہو جاتے جو سلطنت دنیوی سے آشکارا ہے۔ سب اپنی اپنی ترقی کے فکر میں لگے ہیں۔ اس وقت جاپان و چین کے جنگ باہمی غور طلب ہیں۔

ہفت اقلیم ار بگیرد بادشاہ
ہمچناں در بند اقلیم دگر

اسی طرح اگر اللہ کا کوئی شریک ہوتا تو نظام عالم بگڑ جاتا۔ پس زمین و آسمان کا منظم ہونا اللہ کے وعدہ لاشریک ہونے کا پورا ثبوت ہے۔ شرک سے بچنے کے لئے حضور صلعم نے ارشاد فرمایا۔

لا تشرک باللہ شیئاً و ان قتلت و حرقت (فی المشکوٰۃ عن معاذؓ)

حضور معاذؓ کو حضور نے وصیت فرمائی کہ اے معاذ شریک نہ ٹھیرانا اللہ کا کبھی اگرچہ قتل کر دئیے جاؤ یا جلا دئیے جاؤ۔

(ب) و بالوالدین احساناً

اور والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔

جس کا سبب سورہ احقاف و لقمان و بنی اسرائیل میں مفصل طور پر بتلایا گیا کہ کس محنت و مشقت سے ماں نے ۹ ماہ تک شکم میں رکھا اور بعدہ حالت طفولیت میں کس ناز و نعم سے پالا۔ اسکے صلہ میں سن شعور کو پہنچ کر ان دونوں کی اچھی طرح خاطر داری کرو۔ اور ایسا کلام منہ سے مت نکالو جس سے ان کو اذیت پہنچے۔ حتیٰ کہ اف تک مت کہو اگر شرک کرنے کو کہیں تو اس میں ان کی تابعداری نہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے ؎

و وصینا الانسان بوالدیہ حسناً و ان جاھداک لتشرک بی ما لیس لک بہ علم الخ (عنکبوت پ ۱۹)

حکم دیا ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ احسان کرنے کا اور اگر کوشش کریں وہ دونوں تجھ سے تاکہ شرک کرے تو میرے ساتھ جو نہیں ہے تجھ کو اس کا علم۔

فلا تطعھما۔ پس اس میں مت پیروی کر تو ان دونوں کی۔ ہاں اس احسان کے صلہ میں اولاد کے حق میں حبیب خدا نے ولہٗ جنت فرمایا ہے ھما جنتک و نارک (ابن ماجہ و فی المشکوٰۃ عن ابو امامہ) یعنی والدین اسباب ہیں جنت میں جانے کے اور ان کے خلاف کرنا یہ سبب ہے آگ میں جانے کا۔ (اللھم احفظنا من سخطک)

پس ثابت ہوا کہ بعد بچنے شرک کے ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا ہے کیونکہ انہوں نے بچپن میں ہم پر بہت احسان کئے ہیں جو محتاج بیان نہیں۔

(ج) ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق نحن نرزقھم و ایاکم ان قتلھم کان خطأً کبیراً۔

اپنی اولادوں کو مت قتل کرو بخوف مفلسی کے کیونکہ ان کو اور تم کو ہم ہی روزی پہنچاتے ہیں بے شک قتل کرنا ان کا گناہ کبیرہ ہے۔

اہل عرب بزمانہ جہالت یہ فعل کیا کرتے تھے جسکو فرمایا و اذا الموءدۃ سئلت (پارہ ۳۰) قیامت میں یہ زندہ گڑی ہوئی لڑکیاں پوچھی جائینگی بای ذنب قتلت کہ کس قصور میں قتل کی گئیں یہ لوگ اس قدر وحشی تھے کہ نسل انسانی بالکل منقطع کرنا چاہتے تھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے لا تقتلوا اولادکم کا حکم جاری فرما کر سلسلہ انسانی کو مضبوط فرما دیا اور اس کے مرتکب کو گناہ عظیم کی وعید سنادی۔ لہذا آج کل بھی دیکھنے و سننے میں آتا ہے عورتیں بچوں کو افیون کھلاتی ہیں بسبب بکثرت اولاد ہونے کے یا خود دنیا کا لطف حاصل کرنے کے لئے یا خود ایسی دوا وغیرہ کھا لیتی ہیں جس سے اولاد نہ ہو۔ اولاد کا ہونا نہ ہونا اللہ کے اختیار میں ہے۔ ایک توحید سے گر جاتی ہیں اور قاتلین کے زمرہ میں اپنے کو داخل کر دیتی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس مرض میں بہت لوگ مبتلا ہیں اللہ بچائے۔ ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہ فرمایا کہ تم لوگ کثیر اولاد خاندان سے شادی بیاہ کرو۔ کیونکہ کثیر الامت ہونے پر فخر کرونگا (اوروں سے) تزوجوا الولود الودود فانی مکاثر بکم الامم (فی المشکوٰۃ عن معقل بن یسار)

(د) و لا تقربوا الفواحش ما ظھر منھا و ما بطن۔ فواحش ظاہری و باطنی کے قریب تک نہ آنا۔

ہر فرد بشر سمجھ سکتا ہے کہ انسان اس کی وجہ سے کس قعر مذلت میں گر جاتا ہے کہ سارے عالم میں

۱؎ میرے نزدیک سوا اسکے سب ہے ہیچ خراشی
نہ بود سے خلق تو بودی نہ بود خلق تو باشی

حنفی و وہابی کے سوال کو بالائے طاق رکھ کر شیر ببر کی طرح ڈٹ جاتے ہیں اور الاسلام یعلو ولا یعلی کی بشارت کے تحت وہ دندان شکن جواب دیتے ہیں کہ مدمقابل کو چھٹی کا دودھ یاد آجاتا ہے۔

علاوہ ازیں آپ کی قربانیاں فلک اسلام میں بدر منیر کی طرح تاباں ہیں۔ لیکن آہ افسوس کہ ملانان امرتسر وغیرہم نے اس محسن کا شکریہ ادا نہیں کیا۔ ہاں کیا تو اس طرح کہ آپ کی مبارک ہستی پر اتہام، بہتان اور افترا وہ کئے کہ میری زبان زیب نہیں دیتی کہ اعادہ کروں۔ تفسیری اغلاط کو ضمن میں لاکر آپ کی شخصیت کو بدنام کرنا چاہا لیکن (کوؤں کی دعا سے بیل مرا نہیں کرتے) ایک عالم کے مقابلہ میں اگر دوسرا عالم کوئی بات کہے تو زیادہ حیرانی نہیں ہوتی۔ لیکن افسوس کہ کم سن لونڈے جنہیں محفل میں بات کرنے کی تمیز نہیں اٹھ کر یوں مخاطب ہوتے ہیں کہ

میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو کھلا چیلنج
دیتا ہوں کہ میرے مقابلہ میں آئیں۔

ایسے مخبوط الحواس انسان کو چلو بھر پانی میں ڈوب مرنا چاہئے۔ ہفتہ ہفتہ آٹھ دن عمر۔ مقابلہ مولوی ثناء اللہ کا۔ اور علم کا یہ حال ہے کہ لم یوقر کبیرنا والی حدیث کسی درس گاہ میں بیٹھ کر پڑھی ہی نہیں۔ اور مولانا صاحب اسی حدیث لم یرحم صغیرنا کو مدنظر رکھتے ہوئے کمال تحمل و بردباری کے ساتھ بچے سمجھ کر اغماض فرماتے ہیں اور ان کے بیہودہ کلام پر نظر عفو ڈالتے ہیں۔ رقم سینہ بریاں ہو کر آہیں اس لئے نکالتا ہے کہ آپ کی ذات گرامی سے سوائے دینی خدمات کے اور تو کوئی گناہ صادر نہیں ہوا ہے شائد اسی گناہ کے عوض آپ کے خلاف جلسوں اور تقریروں میں تجویزیں ہوتی رہتی ہیں کہ مولانا صاحب دائرہ اہل حدیث سے خارج ہیں۔

اخباروں کا تو یہ عالم ہے کہ کالموں کے کالم اور ورقوں کے ورق صرف مولانا صاحب کی مخالفت میں سیاہ ہوتے ہیں۔ حال ہی میں ایک اخبار میری نظر سے گزرا جس میں کسی زبان دراز نے آپ کی شان کے متعلق وہ وہ نازیبا الفاظ استعمال کئے کہ خدا کی پناہ۔ آپ کے مصنفہ رسائل کی آمدنی کو حرام قرار دیا۔ اور ایسا حرام کھانے والوں کو اہل دوزخ سے بتایا۔ معاذ اللہ!

مولانا ثناء اللہ صاحب کا مضبوط قدم ایسے وقتوں میں کبھی بھی متزلزل نہیں ہوا۔ وہ تمام بدخواہوں کا مقابلہ بھی کرینگے اور اسلامی خدمات کو بھی باحسن طریق سرانجام دیتے جائیں گے۔ مخالفو! گریبان میں منہ ڈال کر سوچو اور گوش استماع کو کھولو۔ مولانا صاحب کے احسانات ہاتف غیبی کی طرح پکار رہے ہیں۔ سنو۔ اور اپنی زبان درازی کو بند کرو۔ ورنہ یقین کرلو کہ تم شمس تاباں کے سامنے ایک معمولی ستارہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔

؎ بلے ہرجا شود خود آشکارا
سہارا جز نہاں بودن چہ یارا

صراط مستقیم

(از مولوی زین العابدین صاحب صدیقی۔ چکوا۔ دربہ (بارہ)

ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوا

(بیشک یہی راہ سیدھی ہے اسی کی پیروی کرو)

یہ کسی پر مخفی نہیں کہ ہر ذی روح کے چلنے کے لئے راستوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ ظاہری ہو یا کہ باطنی۔ اگر پٹنہ سے کلکتہ جانا ہو تو بغیر اس کے جا نہیں سکتے۔ اسی طرح ہر مذہب کے لئے بھی کسی اصول اور راستے کی ضرورت ہے۔ بغیر اسکے اپنے مذہبوں کے عقائد کے موافق منزل مقصود تک پہنچ نہیں سکتے۔ لہذا سب سے بہترین اصول اور راستہ جس پر چل کر انسان اپنی منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔ وہ صراط مستقیم ہے جو اہل اسلام کی راہ ہے اسی صراط مستقیم کے قید سے ثابت ہے کہ علاوہ ازیں اور بھی دیگر راہیں ہیں جس کو اللہ تبارک نے فرمایا

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ آمین۔ (سورہ شفا)

اللہ نے اپنے بندوں کو یہ ہدایت کی کہ تم لوگ حالت نماز یا غیر نماز میں یہ دعا مانگا کرو کہ اے اللہ ہم لوگوں کو اس راہ مستقیم پر چلا جس پر وہ لوگ چلے ہیں جن پر تو نے اپنا انعام و فضل اتارا۔ اور قوم مغضوب وضالین کی راہ مت چلا۔ کیونکہ یہ راہیں گمراہی کی ہیں۔

اب میں برادران اسلام کے سامنے ہر قسط کو بدلائل قرآن و احادیث نبوی ثابت کرکے بتلاتا ہوں تاکہ موازنہ کرلیں کہ واقعی کونسا راہ احسن ہے جس پر چل کر انسان دنیا و عقبیٰ میں گو ہر مراد حاصل کرسکے ارشاد باری ہے:۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا الخ۔ (سورہ انعام پ ۸)

کہ اے پیغمبر صلعم! آپ لوگوں سے کہدیں کہ آؤ تم لوگ کہ پڑھوں میں ان چیزوں کو جن کا حکم دیا اللہ نے تم لوگوں پر وہ یہ ہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا اور اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل و ہلاک نہ کرنا اور فواحش ظاہری و باطنی کے پاس نہ جانا اور ایسے نفس کو قتل نہ کرنا جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے اور یتیموں کے مالوں کو ناجائز طور پر نہ کھانا اور ماپ و تول میں بے انصافی نہ کرنا اور قرابت داروں کے معاملہ میں طرفداری نہ کرنا

توضیح الایمان جدید اڈیشن (۹۷۰) ... شرک و بدعت کی تردید میں زبردست

فتاویٰ ×

س ۱۵۲} قربانی اور عقیقہ کے جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کے علاوہ جس کی طرف سے قربانی یا عقیقہ کیا جاوے۔ اس کے نام کے متعلق بھی کچھ پڑھنا چاہئے۔ اگر پڑھنا چاہئے تو کیا؟ (حکیم اللہ بخش جالندھری)

ج ۱۵۲} عقیقہ کے جانور کو ذبح کرتے وقت کوئی خاص دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھی ہمیں معلوم نہیں۔ بعض اہل علم سے منقول ہے کہ یوں کہے:۔

بسم اللہ عقیقۃ فلان اللّٰھم منك ولك عقیقۃ فلان۔ اللہ کے نام پر فلاں کا عقیقہ ہے اے اللہ تجھ ہی سے ہے اور تیرے لئے ہے فلاں کا عقیقہ (نیل)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذبح قربانی کے وقت فرمایا کرتے تھے۔ منك ولك تجھ سے ہے اور تیرے لئے ہے اور یہ بھی فرمایا تھا۔ ھذا عنی وعن من لم یضح من امتی۔ (یا اللہ) یہ مجھ کو اور میری امت کی طرف سے قبول کر۔ اس واسطے اگر کوئی یہ الفاظ کہے تو غالباً خلاف سنت نہ ہوگا۔

واللہ اعلم بالصواب۔

س ۱۵۳} ما قولکم یرحمکم اللہ کہ ڈاڑھی لمبی کرکے رکھنا فرض ہے یا سنت؟ (شمس الدین احمد)

ج ۱۵۳} ڈاڑھی بڑھانا مسنون ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اعفوا اللحی واحفوا الشوارب۔ ڈاڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کم کرو۔

س ۱۵۴} زید ہمیشہ ڈاڑھی مونڈتا ہے گانا باجہ وغیرہ سنتا اور دیکھتا ہے۔ ایک امام صاحب نے اپنی لڑکی کی شادی زید کے ساتھ کردی (لڑکی لکھی پڑھی ہے) اور امام صاحب اور ان کی لڑکی شادی سے پہلے زید کے حالات سے واقف تھے اب سوال یہ ہے کہ زید کافر اور جہنمی ہے یا نہ اور یہ شادی جائز و درست ہے یا نہ اور زید کے ساتھ کھانا پینا اور تعلق رکھنا کیسا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۴} ڈاڑھی منڈا کافر نہیں فاسق مسلمان ہے۔ ایسے شخص سے ملنا جلنا اور اس کو مسنون طریق ڈاڑھی رکھنے کی تلقین کرنا اس سے علیحدگی اختیار کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ان تخالط الناس خیر من ان تجانبھم۔ اور ایسے شخص سے جو نکاح ہوچکا ہے وہ درست ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۵۵} طلاق بدعی واقع ہوگی یا نہ (سائل مذکور)

ج ۱۵۵} طلاق واقع ہو جاوے گی لقولہ علیہ السلام ثلاث جدھن جد وھزلھن جد الطلاق والنکاح والعتاق۔ تین چیزیں استہزاءً کہی جائیں یا قصداً ہر حالت میں واقع ہو جاوینگی۔ طلاق، نکاح اور آزادی غلام۔ اس حدیث میں طلاق کا عدم وقوع کسی حالت میں نہیں فرمایا۔

س ۱۵۶} زید جس وقت سخت بیمار تھا (اور کبھی کبھی بیہوش بھی ہوجاتا تھا) اس وقت زید کی بی بی مسماۃ زینب اور ایک لڑکی ہندہ تھی اور پسر ہندہ کا ایک لڑکا مسمی بکر تھا اور ایک لڑکی زیب النساء خاتون تھی۔ اور بکر اور زیب النساء خاتون کے چچا وغیرہ ہم۔ ۵۔ اشخاص نے ایک ساتھ مل کر مشورہ کرکے زید کا تمام مال کچھ حصہ زید کی بی بی زینب کو دیدیا۔ باقی سب مال زید کی لڑکی ہندہ کو محروم کرکے بکر کو لکھ دیا۔ ہندہ سخت غصہ ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اس کی لڑکی زیب النساء خاتون محروم ہوجاتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسا کام کرنا از روئے شریعت جائز درست ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۶} عبارت سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ زید کی بیٹی کو محروم کیا گیا ہے اور اس کے نواسے بکر کے نام تمام جائیداد کی گئی ہے جو شرعاً جائز نہیں۔ بہت بڑا ظلم ہے۔ جن لوگوں نے ایسا کیا ہے ان کو اللہ سے ڈر کر فوراً ایسے فیصلے کو منسوخ کرکے شریعت کے مطابق تقسیم کرنی چاہئے۔ اللہ اعلم!

س ۱۵۷} کسی ضرورت سے یا لہو لعب میں عصر کی نماز فوت ہوگئی۔ اب سوال یہ ہے کہ اس عصر کی نماز کو قضا کیا جائے یا نہ اور مغرب کے قبل اس کا ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ (عبد الغفار)

ج ۱۵۷} نماز عصر کسی جائز وجہ کے باعث رہ گئی ہے تو اس کی قضا کرے مغرب کے قبل تو اس کا وقت ہے ہی۔ رہ گئی تو بعد نماز مغرب قضا کرے۔ اگر لہو و لعب کے باعث رہ جائے تو قضاء کے علاوہ توبہ بھی کرے۔ نماز عصر کو یوں ضائع کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ من فاتتہ صلوٰۃ العصر فکانما وتر اھلہ ومالہ۔ جس کی نماز فوت (قضا) ہوگئی گویا اس کا گھر بار برباد ہوگیا۔ اللہ اعلم!

س ۱۵۸} قبر کھودنے کے وقت ایک لکڑی میت کے جسم کے برابر لوگ لاتے ہیں کہ قبر اسکے مطابق کھودی جائے۔ میت کو دفن کرنے کے بعد تختہ کے اوپر اس لکڑی کو ڈال دیا جاتا ہے۔ اسپر بکر نے اعتراض کیا کہ یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ اس لکڑی کو قبر میں رکھا جائے۔ اسپر زید نے جواب دیا کہ ہم نے برابر ایسا ہی عالموں کے سامنے بھی رکھتے دیکھا ہے۔ اگر یہ ضروری نہ ہوتا تو لوگ نہ رکھتے اسلئے اس کا رکھنا ضروری ہے کیا اس لکڑی کا قبر میں رکھنا ثابت ہے؟

ج ۱۵۸} اس لکڑی کا قبر میں رکھنا فضول ہے۔ جو شخص کسی کے دیکھا دیکھی ایسا کرتا ہے وہ

× حضرت مولانا مفتی صاحب سفر میں ہیں۔ (عبد اللہ ثانی نائب مفتی)

باعث ملامت ہوتی ہے "آپ زنا کے معاملہ پر غور کریں کہ کس قدر بے حیائی ہے۔ سارے عالم کی عورتیں کسی کی مائیں ہیں کسی کی بہنیں، کسی کی بیٹیاں کسی کی بی بیاں دپھوپھیاں وغیرہ وغیرہ کوئی اس سے جدا نہیں۔ جس طرح اپنی بہو بیٹیوں، پھوپھیوں بہنوں وغیرہ کے ساتھ بے حیائیاں جب پسند نہیں کرتے تو یہ کیسی بے حیائی ہے کہ دوسروں کے پاس جایا کریں اور ان کے رشتہ داروں کو غیرت نہ ہو۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا (بنی اسرائیل پ ۱۵)

زنا کے قریب تک نہ جانا بے شک یہ بے حیائی ہے اور برا راستہ ہے؛

جب کوئی زنا کی نیت سے کسی عورت کے پاس جاوے وہ خیال کرے کہ اپنے گھر کا برا راستہ تیار کر رہا ہے؛ اسی لئے فرمادیا کہ اسکے قریب تک مت جاؤ۔ اسی بنا پر پردہ کا حکم صادر فرمایا کیونکہ ہر انسان کے ساتھ نفس ہے کسی نہ کسی وقت خطرہ میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ مردوں کو حکم ہوتا ہے:۔ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۔ (نور)

ہر وقت اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور حفاظت کرتے رہیں اپنے شرمگاہوں کی یہ ان کے پاک رہنے کے لئے بہتر طریقہ ہے۔ تاکہ نفس کو موقع دھوکا دینے کا نہ ملے۔ اور عورتوں کو حکم صادر فرمایا:۔

يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ (نور پ ۱۸)

اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور حفاظت کرتی رہیں اعضاء حفاظت کی اور اپنی زینتوں کو غیر پر ظاہر نہ کریں؛ اس رکوع میں پردے کا حکم مفصل طور پر بیان کیا گیا۔ ملاحظہ فرمالیں سورہ نور رکوع ۴ پ ۱۸ میں۔

بھلا اس سے احسن طریقہ اور کیا ہو سکتا ہے اور اسی اصول والے فلاح یاب ہوتے۔

اور اس بے حیائی کے سدباب کے لئے یہ حکم سنادیا

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۔ (نور پ ۱۸)

زانیہ اور زانی ہر دو پر حد جاری کرنے کا حکم صادر فرمایا جبکہ یہ دونوں اس کام کے مرتکب ہو جاویں درّے مارو اور سنگسار کرو تاکہ آئندہ کسی کو اس فعل بد پر جرأت نہ ہو۔ کیونکہ موجودہ کے فعل سے آئندہ سبق سیکھتے ہیں۔

(۵) وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ (انعام پ ۸)

اور مت قتل کرا سکو جس کا قتل کرنا حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے یہ وصیت کی اللہ نے تم کو تاکہ سمجھو

(باقی دارد)

تعلیم اسلامی اور نرم کلامی

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی)

میرے عزیز بھائیو! مسلمان اور مومن انسان کا خداداد ذخیرہ ہے جس کی انجام دہی میں حتی الوسع پہلوتہی اور قصور نہ ہونا چاہئے۔ اسلام نے صرف انسان کو عبادت اور نماز ہی نہیں بتائی بلکہ باہمی برتاؤ کرنا اور ہر قسم کے معاملات کو طے کرنا بڑی عمدگی سے بتائے ہیں۔ حکم باری ارشاد ہے:۔ وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِينًا ۝

یعنی اے ہمارے نبی بندوں سے کہہ دے کہ وہ بات کہا کریں جو بہت اچھی من بھاتی ہو بے شک شیطان الجھن ڈال دیگا انکے درمیان بیشک شیطان انسان کا کھلم کھلا دشمن ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شیریں زبانی اور نرم کلامی تعلیم اسلامی ہے۔ جس کی ضرورت ہر ایک کو لازمی ہے۔ جیسا کہ خورد و نوش آپس میں کلام کرنے کا بھی سلیقہ بتایا ہے یعنی بہت اچھی بات کہی جائے جو باعث ندامت و عداوت نہ ہو۔ اگر کوئی شخص حق بات سے ناراض ہو تو اس کی وجہ سے حق کو ترک کرنا مناسب نہیں ہے بلکہ اسلامی تعلیم کو بجا لانا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے:۔ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۔ یعنی جب بات کرو تو عدل و انصاف کی کرو۔ یعنی حق و ناحق کا ضرور خیال رکھو۔ یہ نہیں کہ جس کو اچھا کہنا ہو اُس کو بُرا کہہ دو اور جس کو بُرا کہنا ہو اس کو اچھا کہہ دو۔ یعنی جو بات نہ کہنے کی ہو اس کو زبان سے مت نکالو۔ اور جو کہنے کے قابل ہو اس کو کسی کے لحاظ سے مت چھپاؤ۔ اسلامی طریقہ یہی ہے۔ اسکے برعکس حکم عدولی ہے۔ اسلام نے ہر ایک خرابی کو مٹا کر عزت و امن کے اصول کو قائم کیا ہے۔ جس کی ضرورت ہر اعلیٰ و ہر ادنیٰ کو ہے۔ غرضیکہ اسلام میں ہر ضروری تعلیم کا باب بہت فراخ اور وسیع ہے۔ اس پر عمل کرنیوالا کامیاب ہوتا ہے اور اپنے مقاصد میں اعلیٰ مراتب پاتا ہے۔ اسلام کو جملہ مذاہب پر فوقیت اسلئے حاصل ہے کہ اس میں ہر کام خدا کی تعلیم سے طے شدہ ہے۔ کسی بندہ کی تعلیم در ترمیم نہیں ہے اور السلام کے لفظ میں جو خوبی اور معنے ہیں اس میں خاص رب العلیم کے حکم کے لئے گردن نہادنی ہے۔ وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ۝ یعنی رجوع کرو اللہ تعالیٰ کے حکموں کی طرف اور فرمانبردار ہو جاؤ اسکے لئے اس سے پہلے کہ تم پر خدا کی طرف سے عذاب و بلا نازل ہو پھر تم کو کسی طرف سے مدد نہ ملے گی۔ یہ فرمان باری تعالیٰ صاف بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے تابع رہو۔ اسی میں نجات اور اسی میں

ملکی مطلع

یورپ کی سیاسی فضا میں جنگ کی گھنگور گھٹا

(از طرف ادارہ)

گذشتہ جنگ عظیم میں جب چھوٹی چھوٹی سلطنتوں کی محافظ بڑی سلطنتوں کو شکست ہوگئی تو چھوٹی سلطنتیں فاتحین کے بل بوتے پر آزاد ہو بیٹھیں اسی سلسلے میں زیکوسلواکیہ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ یہ وسطی یورپ میں ایک چھوٹی سی آزاد سلطنت ہے۔ جس پر آج تمام دنیا کے امن یا جنگ کا انحصار بتایا جاتا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اس سلطنت کی حیثیت معجون مرکب کی سی ہے جس کے اجزا میں اصلی باشندوں کے علاوہ مختلف قومیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً جرمن، ہنگرین پولش اور یہودی وغیرہ۔ کہا جاتا ہے کہ اس ملک میں جرمن قوم پینتیس لاکھ کی تعداد میں آباد ہے۔ جن کو زیک حکومت نے پہلے ہی کافی مراعات دے رکھی ہیں۔ مگر چونکہ جرمن ڈکٹیٹر ہٹلر ایسی طاقت ور شخصیت ان لوگوں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ اس لئے یہ لوگ زیک حکومت کے سامنے ایسے مطالبات پیش کر رہے ہیں جن کے پورا ہونے کے بعد وہ عملاً حکومت سے آزاد ہو سکتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ کوئی سلطنت اپنی رعایا کو آسانی سے اتنی مراعات نہیں دے سکتی جس کے بعد رعایا پر اس کی گرفت برائے نام رہ جائے۔ مگر ہٹلر زیک حکومت میں آباد جرمنوں کے لئے ایسی ہی مراعات چاہتا ہے چنانچہ اس نے ۱۲ ستمبر کی تقریر میں صاف کہہ دیا ہے کہ جرمن خود مختاری کے طالب ہیں جسے وہ ہر قیمت پر حاصل کرینگے۔

اس تقریر کے بعد حسب بیان اخبارات جرمنوں نے حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کردی ادھر حکومت نے بھی طاقت کا استعمال کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فریقین کو جانی و مالی نقصان برداشت کرنا پڑا۔ اس ہنگامے کو دیکھ کر برطانیہ کے وزیر اعظم ہٹلر سے ملاقات کرنے کے لئے جرمن گئے اور کچھ بات چیت کرکے واپس آگئے۔ اور فرانس کے وزیر اعظم کو بلا کر ہٹلر کے عندیے سے آگاہ کیا۔ آخر دونوں نے مل کر جرمن مفاد کے پیش نظر ہٹلر کے حسب منشا شرائط مرتب کرکے حکومت زیک کے پاس بھیجدیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ جس حصے میں جرمن آبادی اکثریت میں ہے وہ فوراً جرمن کے حوالے کردیا جائے۔ جہاں زیک اور جرمن مساوی تعداد میں ہیں وہاں باشندوں سے استصواب رائے کیا جائے کہ وہ کس کے ماتحت رہنا چاہتے ہیں۔ اور جہاں جرمن اقلیت میں ہیں وہاں ان کو اندرونی خود مختاری کے قریب قریب حقوق دیئے جائیں۔

جس کا جواب اس نے غور و خوض کے بعد تسلیم و رضا کی صورت میں دینا چاہا۔ کیونکہ زیک حکومت نے سمجھا کہ اگر برطانیہ اور فرانس کی پیش کردہ تجاویز کو ٹھکرا دیا گیا تو وہ دونوں شائد اس کی امداد نہ کریں۔ اب رہ گیا روس شائد وہ بھی اکیلا جنگ میں کودنے سے پرہیز کرے اس کا اثر یہ ہوا کہ عام رعایا میں حکومت کے خلاف جذبہ نفرت پیدا ہوگیا جس کے باعث حکومت مستعفی ہوگئی۔ اس کی جگہ فوجی حکومت قائم ہوگئی۔

ادھر ہنگری اور پولینڈ نے بھی اپنی اپنی اقلیتوں کے لئے اسی قسم کے مطالبات پیش کردیئے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ زیک حکومت کے سامنے نہ صرف جرمن اقلیت بلکہ تمام اقلیتوں کا سوال درپیش ہے۔ ادھر زیک حکومت بھی لاوارث نہیں ہے بلکہ فرانس اور روس اس کی حمائت کرنے کا اعلان کرچکے ہیں۔ برطانیہ اب تک غیر جانب دار رہ کر مصالحانہ کوشش کرتا رہا ہے (چنانچہ اس کا وزیر اعظم تھوڑے ہی دنوں میں دوسری دفعہ ہٹلر سے ملاقات کرچکا ہے) مگر گمان غالب یہی ہے کہ اس جنگ میں برطانیہ فرانس کا ساتھ دیگا۔ جیسا کہ اس نے اعلان بھی کردیا ہے دوسری طرف جرمن کا معاہدہ اٹلی اور جاپان کے ساتھ ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ آئندہ جنگ میں یہ تینوں اکٹھے ہوکر لڑینگے۔ خدانخواستہ اگر یہ جنگ شروع ہوگئی تو تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیگی۔ دوسری سلطنتیں بھی میدان جنگ میں مجبوراً کود پڑینگی۔ ہر سلطنت اسی کا ساتھ دیگی جس کے ساتھ اس کا مفاد وابستہ ہوگا۔ ع

خدا شرے برانگیزد کہ دراں خیر ما باشد

اس سلسلے میں جو تازہ ترین خبریں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ ہٹلر نے زیکوسلواکیہ کو چھ دن کا نوٹس دیدیا ہے کہ یکم اکتوبر تک ہمارے مطالبات منظور کرلو ورنہ خیر نہیں۔ ادھر زیک کی فوجی حکومت بھی جنگ کے لئے پوری طرح تیار کھڑی ہے۔ اسی کے پیش نظر زیک میں مختلف ممالک کے سفارت خانوں نے اپنے اپنے ملک کے باشندوں کو زیکوسلواکیہ سے فوراً نکل جانے کا حکم دیدیا ہے۔ دوسری طرف فرانس نے تمام قصبوں اور شہروں میں نوٹس چسپاں کرا دیئے ہیں جن میں ریزرو فوج کے نوجوانوں کو فوراً حاضر ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ بھی خبر آئی ہے کہ جرمن فوجیں زیکوسلواکیہ کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔ مگر برطانیہ کے وزیر اعظم ابھی تک مصالحت کے امکان سے مایوس نہیں۔ دیکھئے پردہ غیب سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے۔ وَاَنَّا لَا نَدْرِیْ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِھِمْ رَبُّھُمْ رَشَدًا ۔

متفرقات

اخباری سال ختم | ناظرین "اہلحدیث" کو غالباً معلوم ہوگا کہ اس کا اخباری سال ماہ اکتوبر میں ختم ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ "اہلحدیث" ۲۱۔ اکتوبر اس جلد کا آخری پرچہ ہوگا۔ اس کے بعد حسب دستور سابق ۲۸۔ اکتوبر کا پرچہ بوجہ تعطیل سالانہ شائع نہیں ہوگا۔ اور بعد ازاں ۴۔ نومبر کو جلد ۳۶ کا پہلا پرچہ شائع ہوگا۔ اس لئے چند گذارشات کی طرف قارئین کرام کی توجہ مبذول کرا کر امیدوار ہوں کہ وہ ان پر غور فرمائینگے۔

(۱) نیا سال شروع ہونے سے پہلے ضروری ہے کہ اس سال جس قدر کمی خریداروں میں واقع ہوئی ہے اسے پورا کر دیا جائے۔ جس کی بہت مفید صورت یہی ہے کہ ہر خریدار ایک ایک نیا خریدار ماہ اکتوبر میں ہی بنا دے۔

(۲) جن خریداروں کے ذمہ بقایا قیمتیں واجب الادا ہیں وہ از خود ہی ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔

(۳) شعراء حضرات حسب معمول سال نو کے لئے تہنیت نامے ارسال کریں جو ۲۸۔ اکتوبر تک موصول ہو جانے چاہئیں۔

(۴) آئندہ پرچہ میں حساب دوستاں شائع کیا جائیگا۔ اسے ملاحظہ کریں۔

انجمن اہل حدیث بریلی کا تیسرا سالانہ عظیم الشان جلسہ | بتواریخ ۱۵۔۱۶۔۱۷۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء مطابق ۲۰۔۲۱۔۲۲ شعبان ۱۳۵۷ھ بروز ہفتہ۔ اتوار سوموار منعقد ہوگا۔ اہل توحید کثرت سے تشریف لاویں۔ احباب کو بھی لانے کی کوشش کریں اور مواعظ حسنہ سے مستفیض ہوں۔ جلسہ میں اکابر علماء سنت وعظ فرمائینگے۔

نوٹ :۔ موسم کے لحاظ سے بستر ہمراہ لاویں۔ سوائے مولوی صاحبان کے عوام کو ہوٹل سے کھانا ہوگا۔ ہاں قیام کے لئے مفت جگہ ملیگی۔ یہ بریلی ہے۔ مشہور مرکز ہے۔ آپ صاحبان کا فرض ہے کہ تبلیغ توحید و سنت کے کام میں انجمن کی امداد کریں۔

(المعلن :۔ سکرٹری انجمن اہل حدیث بریلی)

اعلان | مولوی محمد حسین صاحب گوندلانوالہ ضلع گجرانوالہ (پنجاب) اپنے اعلان کے مطابق (جو انہوں نے اپنے رسالہ جواز الفاتحۃ علی الطعام کے آخر میں لکھا ہے) مبلغ یک صد روپیہ کسی امین کے پاس جمع کر کے رسید ہم کو بھیجدیں تاکہ ہم ان کے اعلان کے مطابق اُن شرائط کو (جو انہوں نے انعام وہی کے لئے مقرر کی ہیں) پورا کر کے انعام وصول کر سکیں۔ ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ ہرگز ایسا نہ کرینگے۔ کیونکہ ؎

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

(ناظم جماعت اہل حدیث گوندلانوالہ)

ازالۃ الخفا فارسی | مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی مرحوم کی ضرورت ہے۔ جو صاحب فروخت کرنا چاہیں مجھے اطلاع دیں۔

(حافظ عبدالرحمٰن آزاد۔ مسلم پورہ گوجرانوالہ)

مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی | ریاست دھولپور راجپوتانہ بفضلہ تعالیٰ بیس سال سے جاری ہے طلباء فارغ التحصیل کثیر تعداد میں درس تدریس اشاعت اسلام میں مصروف ہیں۔ مدرسہ دن بدن خدا کے فضل سے ترقی پر ہے۔ مقامی جماعت غریب ہے۔ مدرسہ کے مصارف پورا کرنے سے قاصر ہے۔ لہذا جناب مولوی عبدالمعبود صاحب سفیر مدرسہ ہذا اور جناب مولوی ابوبکر صاحب کو بسلسلہ سفارت باہر بھیجا جاتا ہے۔ امید ہے کہ ہمدردان اسلام سفیران مدرسہ ہذا کی معرفت یا براہ راست مدرسہ کی مالی امداد فرما کر شکریہ کا موقع دینگے۔

(نوٹ) بیرونی طلباء کا طعام، قیام بذمہ مدرسہ ہے۔ داخلہ ۶ شوال سے ۲۵ ذیقعد تک رہتا ہے طلباء کو چاہئے کہ آنے سے پیشتر اجازت حاصل کریں۔ جملہ خط و کتابت و ترسیل منی آرڈر پتہ ذیل پر ہوگی :۔

عبدالمجید نائب سکرٹری مدرسہ محمدیہ۔
قصبہ باڑی۔ ریاست دھولپور۔ راجپوتانہ

(۸ر برائے اشاعت فنڈ وصول)

ختم نبوت پر مناظرہ | میں بسلسلہ تبلیغ قصبہ کلر کہار میں آیا تو وہاں مرزائیوں سے ختم نبوت پر مناظرہ ہوا۔ جس میں مرزائیوں کو شکست ہوئی اور اہل اسلام کو فتح ہوئی۔ الحمد للہ۔ میرے مقابلہ میں مولوی محمد اسماعیل مبلغ قادیانی تھے۔ اور مناظرہ زیر صدارت مولانا عبدالرؤف صاحب حنفی نقشبندی برادر مولانا حسین علی صاحب آف واں بھچراں ہوا۔

(راقم :۔ مولوی حبیب اللہ امرتسری)

مدرسہ علوم القرآن مدینہ منورہ | کے لئے از جناب عبدالسلام صاحب سوداگر کندور ریاست حیدرآباد دکن ؏۔ سابقہ ؏۔ کل مبلغ ۲۰ کو حافظ عبدالرحمٰن صاحب آزاد سفیر مدرسہ مذکورہ مقیم گوجرانوالہ کو ادا کر دیئے گئے۔

غریب فنڈ | از جناب عبدالسلام صاحب مذکور ؏۔ سابقہ ؏۔ از سائل ۲۱ حبیب اللہ جمشید پور سے۔ ۲۲ شبیر احمد سہارنپور سے۔ ۲۴ محی الدین سردار پور سے۔ ۲۵ چند وڈہ ملتان سے۔ میزان ؏۔ بذمہ فنڈ ۲ر

۷۷ سائلین ابھی باقی ہیں | اگر اصحاب خیر دست کرم کو ذرا سی بھی جنبش دیں تو شروع جلد سے ان تمام سائلین کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے۔ بر کریماں کارہا دشوار نیست۔

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب | کے لئے از ڈاکٹر غلام علی صاحب سری نگر ؏

یاد رفتگان | ہمارے ماموں مولوی محمد خلیل صاحب بکو ہری ساکن بھیرا ضلع گونڈہ انتقال فرمائیں۔ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور

ذیابیطس شکری
(ڈایابی ٹیز)

خطرے کی گھنٹی ہے

ذیابیطس شکری طاقتور سے طاقتور انسان کو دیکھتے ہی دیکھتے چھپے دشمن کی طرح اندر ہی اندر سے کھوکھلا کرتا جاتا ہے اس کو وقت پر نہ دبایا جاوے اور اس کا علاج نہ کیا جاوے تو خطرناک دکھوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ امرت دھارا کے موجد کوی ونود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما وید کی حیرت انگیز ایجاد

اشوگری

۲۰ سال سے اس خطرناک مرض کی بہترین دوائی بکتی جا رہی ہے اسکے استعمال سے جلد ہی اسکے عجیب اثر کو ماننا پڑتا ہے۔ یہ نہ صرف ڈایابیٹیز کو دور کرتی ہے بلکہ جسم کو صحت اور طاقت بخشتی ہے۔

قیمت ۳۲ گولی للعہ جلد منگوا کر استعمال کریں! نمبر ۹ معروس

پتہ امرت دھارا فارمیسی لاہور

شمالی ہندوستان

۹

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں۔

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عللہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	۱۲/ عللہ
زاد المعاد۔ ابن قیم سفید	۱۲/ للعہ	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید ۹ مجلد	۱۲/ للعہ
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	۱۲/ عہ	نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا	
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصے تیار ہیں		ملا علی مصری	۶/ عہ
قیمت فی حصہ	عہ	تفسیر فتح القدیر شوکانی	۵/ عہ

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اردو بازار جامع مسجد دہلی

مومیائی
۱۵/۱۴

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزار ہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آرہی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان و یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر للعہ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

(۹۷۷)

تازہ ترین شہادات

جناب سید عبد العلیم صاحب دموہ:-

"آپ کی مومیائی تین چھٹانک استعمال کر چکا ہوں۔ خدا نے بہت کچھ فائدہ دیا ہے۔ ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۱۳- اگست ۳۸ء)

جناب داؤد دادا صاحب مجاور پنالہ:-

"میں نے آپ کے یہاں سے بہت بار مومیائی منگائی بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ اب ہمارے برادر حسن صاحب محمد صاحب مجاور کے نام ایک چھٹانک ارسال فرمائیں" (۱۴- اگست ۳۸ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

میونسپلٹی امرتسر

غفلت کی حد ہوگئی

امرتسر میونسپل کمیٹی کے کل ادارے اپنی فرائض شناسی کی ذرہ بھر پرواہ نہیں کرتے۔ خیال تھا کہ ایگزیکٹو افیسر کا تقرر اس کے ازالہ کا باعث ہوگا مگر حالت اب بھی وہی بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔ سائل بے چارے مارے مارے پھرتے ہیں مگر کوئی ان کی سننے والا نہیں۔ اس کے متعلق سینکڑوں واقعات ہیں۔ مگر تازہ واقعہ جو ہمارے علم میں آیا ہے وہ ایک اسلامیہ سکول کے ٹیوشن فی بلز کا ہے۔ تفصیل اس کی اس طرح ہے کہ ۱۹۳۷ء سے یہ تقریباً بیاسی ۸۲ تراسی ۸۳ روپیہ کی رقم کمیٹی کے ذمہ واجب الادا ہے۔ پہلے تو یہ بل سپرنٹنڈنٹ آف سکولز امرتسر کے دفتر میں کس میرسی کی حالت میں پڑے رہے۔ صاحب حق نے کئی درخواستیں کیں۔ سکرٹری صاحب میونسپلٹی، ایگزیکٹو افیسر صاحب، پریزیڈنٹ صاحب کے ہاں درخواستیں کیں۔ پھر ڈپٹی کمشنر صاحب کے ہاں درخواستیں گزاریں وہاں سے ریمانڈر پر ریمانڈر آئے۔ مگر تاحال بل مذکور کی رقم حقداروں کو وصول نہیں ہوسکی۔ محکمہ کے کلرک سائلوں کو یونہی ٹھکرا دیتے ہیں اور صاف کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے پاس کام زیادہ ہے۔ ہم آرام سے کام کرینگے۔ اعلیٰ حکام تک سائل کو رسائی نہیں۔ اگر بے چارا پہنچ بھی جائے تو کہہ دیا جاتا ہے۔ "بہت اچھا! کوشش کی جائے گی"۔

مہربانی کرکے ذمہ دار حکام فوراً توجہ کریں اور ماتحت کارکنوں سے باز پرس کریں کہ وہ پبلک سے تنخواہیں لے کر بھی ان کا کام کیوں نہیں کرتے۔

خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں۔

محکمہ پنجاب لینڈ ریکارڈز کی کارگزاری بابت ۱۹۳۶-۳۷ء

سرکاری تبصرہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

دو سال گزرے پنجاب گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اشتمال اراضی کے بارے میں کواپریٹو سوسائٹیوں کا ہاتھ بٹانے کے لئے اشتمال اراضی کا کام محکمہ مال کے سپرد کیا جائے۔ اس فیصلہ سے نہایت حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ سال مختتمہ ۳۰۔ستمبر ۱۹۳۷ء میں محکمہ لینڈ ریکارڈز کے کام پر تبصرہ کرتے ہوئے پنجاب گورنمنٹ نے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ کام استقلال اور مضبوطی کے ساتھ انجام پا رہا ہے۔ کام کے متعلق جو سرکاری ریویو آج شائع ہوا ہے اس سے ظاہر ہے کہ "عملہ مال کو جو کامیابی ہوئی ہے وہ اگرچہ شاندار تو نہیں ہے مگر بہت حوصلہ افزا ہے اور گورنمنٹ کو امید ہے کہ قانون اشتمال اراضیات مجریہ ۱۹۳۶ء کے نفاذ اور قانون ہذا کی دفعہ نمبر ۲۶ کے ماتحت قواعد کی پابندی سے کام کی رفتار میں اضافہ ہوجائیگا۔ تجربہ کے طور پر یہ کام گجرات، سیالکوٹ اور رہتک کے تین اضلاع میں جاری کیا گیا تھا۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ زمیندار اس کام کی ترقی اور کام کے اعلیٰ معیار سے مطمئن ہیں۔ اور گورنمنٹ امید کرتی ہے کہ تمام متعلقہ حکام اس معیار کو بدستور قائم رکھنے کی کوشش کریں گے۔ تجویز ہے کہ مناسب موقعہ پر اس کام کو دیگر اضلاع میں بھی وسعت دی جائے۔

سال زیر تبصرہ میں پٹواریوں کے کام کی نگرانی میں ایک اصلاح کی گئی۔ ۱۹۳۶ء میں ۹۳ فیصدی پٹواریوں کے کام کا جائزہ لیا گیا تھا۔ لیکن سال زیر تبصرہ میں ۹۶ فیصدی پٹواریوں کے کام کی پڑتال کی گئی۔ تاہم صورت حال کلی طور پر تسلی بخش قرار نہیں دی جاسکتی۔ کیونکہ قواعد کے ماتحت ہر ایک پٹواری کے کام کی پڑتال سال میں ایک مرتبہ ضرور ہونی چاہئے۔

سال زیر تبصرہ کے کام سے یہ بات بھی واضح ہے کہ افسران مال نے جن کے ذمے انتقالات کی تصدیق یا مقدمات تقسیم کی سماعت تھی نسبتاً زیادہ کام کیا۔ گورنمنٹ نے بعض اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے کہ ان کے اضلاع میں بقایا کام بہت زیادہ مقدار میں پڑا ہے۔ (لاہور ۲۳۔ستمبر ۳۸ء)

مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار

یہ مدرسہ عرصہ پندرہ سال سے مسلمانوں کی علمی خدمت انجام دے رہا ہے۔ بفضل ایزدی یہ مدرسہ اس علاقہ میں اپنی نوعیت کا یکتا ہے۔ جس میں قرآن و حدیث، تفسیر، فقہ، اصول فقہ، صرف و نحو اردو فارسی کی اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے۔ کئی عالم اس مدرسہ سے فارغ التحصیل ہوکر مسلمانوں کی دینی خدمت میں مصروف ہیں اور پردیسی و مقامی طلباء اس درسگاہ سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ بیرونی طلباء کے کل اخراجات کا مدرسہ ہذا ہی متحمل ہے۔ چونکہ یہاں کی مقامی جماعت اہلحدیث بہت ہی تھوڑی ہے وہ بھی بالکل غریب۔ اسلئے جب تک آپ حضرات کی توجہ پوری طرح شامل حال نہ ہوگی جیسا کہ بدستور سابق رہی ہے اکیلے ہم لوگوں سے اس کام کا چلنا محال ہے۔ چنانچہ بذریعہ مولانا ابوبکر صاحب مدرس ہذا کی اعانت فرماتے رہے ہیں۔ لہٰذا پھر آپ حضرات سے پُرزور اپیل کی جاتی ہے کہ اس مدرسہ کی مالی اعانت فرمائیں۔ چونکہ مولانا ابوبکر صاحب بوجہ یہاں کی آب و ہوا ناموافق ہونے کے مدرسہ ہذا کی خدمت سے سبکدوش ہوگئے ہیں اسلئے امسال جناب حاجی عبدالغفار صاحب ناظم مدرسہ ہذا آپ کی خدمت میں بغرض وصولی چندہ بھیجے جارہے ہیں۔ امید ہے کہ آپ حضرات اس دینی کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیکر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہونگے اور اس دینی درسگاہ کو اور زیادہ کامیاب بنائینگے۔ المعلن:۔ (حاجی) محمد ابراہیم

دفتر ترجمان القرآن کی تالیفات

جہادفی الاسلام | مختصر فہرست مضامین حسب ذیل ہے :-

جہاد کی حقیقت اسمیں بتایا گیاہے کہ قرآن کی تعلیم جہاد کن اہم حقائق پر مبنی ہے اور نظام تمدن میں روح جہاد کا کیا مرتبہ ہے

اغراض جنگ وہ اغراض جن کے لئے قرآن نے دفاعی جنگ کا حکم دیا ہے۔

مصلحانہ جنگ اصلاحی جنگ کے اصول و مقاصد کی تشریح اور ان اعتراضات کا جواب جو اس نوع کی جنگ پر کیے جاتے ہیں

اشاعت اسلام اور تلوار۔ دعوت و تبلیغ کے متعلق اصول تعلیم اسلامی کی تشریح اور اس امر کی تحقیق کہ اشاعت اسلام میں تلوار کا کیا حصہ ہے۔

قوانین جنگ اسلام سے قبل کے وحشیانہ طریقہائے جنگ اور ان میں اسلام کی اصلاحات

دوسرے مذاہب میں جنگ کے متعلق ہندو مذہب بودھ مت یہودیت اور مسیحیت کی تعلیمات پر مفصل تبصرہ۔

جنگ اور تہذیب جدید۔ بین الاقوامی قانون جنگ کی تفصیل اور اسلامی قانون سے اسکا مقابلہ۔ قیمت مجلد ۵/۸ غیر مجلد ۴/۱۲

دینیات | یہ رسالہ سرکار آصفیہ کے محکمہ تعلیمات نے میٹرک کے طلبہ کو پڑھانے کیلئے لکھوایا ہے۔ اور ... کی ایک مستند مجلس اسکی تالیف میں شریک مشورہ رہی ہے مسلمان نوجوانوں کو کالج کی منزل میں داخل ہونے سے پہلے یہ رسالہ پڑھادینا نہایت ضروری ہے۔ اسمیں بہترین عقلی دلائل کے ساتھ اسلام کی بنیادی تعلیمات اور اصول شریعت کو ... کیا گیا ہے اور ان شبہات کو رفع کیا گیا ہے جو زمانہ جدید کے دماغوں میں عموماً پیدا ہوتے ہیں۔

طلبہ کے علاوہ عام ناظرین اور خصوصاً جدید تعلیم یافتہ حضرات کے لیے بھی اس رسالہ کا مطالعہ فائدہ سے خالی ... نیز علما بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ رسالہ انکو بتائیگا کہ ابن دہ دین اسلام کو پیش کرنیکا صحیح طریقہ کیا ہے۔

قیمت ۱۱/ معہ محصول ڈاک

دفتر ترجمان القرآن سے طلب کیجیے

دارالاسلام نزد پٹھان کوٹ (پنجاب)

تصنیفات مولانا ابوالوفا ثناء اللہ

صاحب امرتسری

تعلیم القرآن۔ اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ چند ورقوں میں جمع کیا گیا ہے۔ قیمت ۱/

قرآن اور دیگر کتب۔ قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کرکے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے۔ قیمت صرف ۱/

خصائل النبی ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پرنور کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ قیمت ۱/

حیات مسنونہ۔ مسلمانوں کا معراج کمال یہ ہے کہ ان کی عملی زندگی سنت نبوی کے مطابق ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر مولانا موصوف نے رسالہ ہذا تصنیف فرمایا ہے جو اس قابل ہے کہ مخیر حضرات اور انجمن ہائے اہل حدیث اس کو عوام میں مفت تقسیم کرائیں۔ فی نسخہ ۲/۔ فی سینکڑہ عـ۱۰/

السلام علیکم۔ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ قیمت ۱/

ہدایت الزوجین۔ اس رسالہ میں نکاح، طلاق اور خلع وغیرہ احکام کے علاوہ بیوی کے خاوند پر اور خاوند کے بیوی پر جو حقوق ہیں۔ مختصر طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ ۱/

کلمہ طیبہ۔ کلمہ شریف لا الہ کی تفسیر کرتے ہوئے مسئلہ توحید پر عالمانہ دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۲/

شریعت اور طریقت۔ اس رسالہ میں شریعت اور طریقت دونوں مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱/

رسوم اسلامیہ۔ رسوم مروجہ بدعیہ کو خلاف شریعت ثابت کرکے ان کے مقابلہ پر اسلامی رسوم کا بیان۔ قیمت ۱/

الفوز العظیم۔ قرآن مجید میں جو مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں۔ ان کی حکمتوں کا بیان ہے۔ قیمت ۳/

اسلام اور برٹش لاء۔ اس رسالہ میں سیاسیات محمدیہ کو انگریزی قوانین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور افضل ثابت کیا ہے۔ ۳/

دلیل القرآن۔ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کی تصنیف صلوٰۃ القرآن کا جواب۔ قیمت ۳/

(باقی صفحہ ۲۰ پر دیکھو)

سفرنامہ حجاز از قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی۔ اس کتاب میں سفر حج کے متعلق تمام معلومات درج کی گئی ہیں جو اور کسی کتاب میں نہیں۔ عازمین حج کو اس کا اپنے پاس رکھنا بہت ضروری ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے آپ کو راستہ کی کسی قسم کی تکلیف کا سامنا کرنا نہیں پڑیگا۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۸/ منگوانے کا پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۲/
غزنوی سفری حمائل شریف
مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بینظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو
کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ :۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

سرمہ نور العین ۸/
(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ :۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

مرقاۃ القرآن
یعنی عربی کی پہلی کتاب

مؤلفہ مولوی محمد عبداللہ صاحب ایم اے لیکچرار گورنمنٹ کالج لائل پور۔ عربی زبان سیکھنے کے لئے فاضل مؤلف نے کتاب ہذا چالیس سبقوں میں مرتب کی ہے۔ ہر سبق کے تمام فقرات صرف قرآن مجید سے ہی لئے گئے ہیں۔ کتاب ہذا پڑھنے کے بعد مبتدی قرآن مجید کا ترجمہ بھی بخوبی پڑھ سکتا ہے۔ کتابت، کتابت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶/

ہندوستانی صندلی عطریات
ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ

مشہور و معروف اسپیشل عطر ہزارہ و عطر روح افزا بلا رنگ فی تولہ عہ ۔ سے ۔ فی تولہ عہ ۔ ۱۲/ ۔ ۵/ ۔ اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے۔ فہرست مفت طلب فرمائیے۔

فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم
تاجران عطر۔ قنوج یوپی

کلید مرقاۃ القرآن

یہ مرقاۃ القرآن کا خلاصہ ہے۔ جس سے طالب علم کو مدد مل سکتی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی خاص استاد کی ضرورت نہیں۔ قیمت ۸/

طلائے اعظم ۱۰/

بری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں۔ یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں حارج نہیں۔ قیمت ۱۰/ محصول ڈاک ۸/

المشتہر :۔ منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

عجیب الاثر فلیویا۔ امساک ۲/
(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے ۹۴۴)

وعدہ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہیئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی، پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ فی شیشی ۲/

پتہ :۔ نظام برادرز ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)

مفتاح القرآن

قرآن مجید کی آیات و الفاظ کی تلاش کے وقت بہت دقت ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ اسی تکلیف کے حل کیلئے مفتاح القرآن بے نظیر کتاب ہے۔ اس میں ہر ایک لفظ قرآن مجید میں جن جن آیات میں آیا ہے۔ بحوالہ سیپارہ و رکوع مندرج ہے جو بہت آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید کے عام شائقینوں مناظروں اور مبلغوں کے لئے بیحد مفید ہے۔ قیمت ۱۲/

کلید قرآن پاکٹ سائز

جس میں قرآن مجید کے تمام الفاظ حروف تہجی کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ بحوالہ سیپارہ و رکوع درج ہیں۔ قیمت صرف ۴/

صحیفہ رحمت

مصنفہ حکیم رحمت اللہ صاحب سرمد ل گڑھی۔ اس کتاب میں مصنف نے متعدد امراض کے متعلق متعدد نسخے تحریر کئے ہیں۔ قیمت صرف ۱۲/

ملنے کا پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

انگلستان، امریکہ، فرانس اور ہندوستان کی تین صد مشہور ادویات کے نسخہ جات۔ قیمت عمر

منگوانے کا پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

عمدہ لغات قرآن مجید

قرآن مجید کے تمام الفاظ کے اردو زبان میں معنے بتائے گئے ہیں۔ اردو خوان طبقہ کو بہت مفید ہے۔ قیمت صرف ۸/

منگوانے کا پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۔ یہ اخبار ہفتہ بھر ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵

نمبر ۴۹

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا وجاگیرداروں سے ، للعہ
عام خریداران سے ، ہے
، ، ششماہی ۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ ۱۲/۰/۰
فی پرچہ - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ مطابق ۷۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک (۹۸۱)

فہرست مضامین

مناجات - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
صبح وحدت - - - - ص۳
کذبات مرزا (قادیانی مشن) - - ص۵
خدا حضرت مسیح کے روپ میں - - ص۶
وید اور اس کے تراجم اور تفاسیر - ص۸
حسن خلق اور رواداری اور مسالمت - ص۹
موجودہ نصاب تعلیم میں اہم ترمیم کی ضرورت ص۱۰
احکام رمضان المبارک - - - ص۱۱-۱۲
فتاوی - - - - ص۱۳
متفرقات ص۱۴ - ملکی مطلع - - ص۱۵
اشتہارات - - - ص۱۶-۲۰

مناجات

(از ابو النصیر بشیر احمد صاحب تاثیر ازیڈنہ ضلع کرشنا)

اے خالقِ دو عالم داماں اپنے بھر دے | آئے ہیں تیرے در پہ در سے بدر نہ کر دے
فضل وکرم سے اپنے گر دے تو اسقدر دے | جام ہوس کو بھر دے اتنا تو مال وزر دے
پتھر کو گرچہ چاہیں لعل وگہر بنادیں | دستِ دعا میں اپنے ایسا کوئی اثر دے
سائل کے رد وکد کا ہم کو حکم نہیں ہے | محروم ہم نہ ہونگے جنت میں ہم کو گھر دے
جنت میں حور وغلماں بیشک ہمیں ملیں گے | آب رواں شہد کے اور دودھ کے نہر دے

گستاخ کر رہی ہے دنیا کی تنگ دستی
تاثیر کو تو یا رب کچھ فکرِ بال وپر دے

اتباع الرسول سامر تسری منکر حدیث پارٹی کے سرگروہ مولوی احمد الدین صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے مابین حجیت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہؤا تھا۔ جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع الرسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اس کے فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کو شرک اور زنا سے بدتر ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ قیمت ۴ر

خلافت محمدیہ ۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کرکے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے۔ اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

خلافت رسالت ۔ اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۱ر

ثنائی پاکٹ بک مجلد ۔ اس مختصر کتاب میں تمام مذاہب (آریہ، عیسائی، بہائی، مرزائی، شیعہ، نیچری، دہریہ، منکرین نبوت، سکھ اور بت پرست وغیرہ) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے اور ہر ایک مذہب کی تردید میں دو دو دلیلیں بھی دی گئی ہیں۔ پاکٹ سائز۔ قیمت ۶ر

قرآنی قاعدہ ثنائیہ ۔ قرآن شریف کی تعلیم میں ابتدائی قاعدوں کا بچوں کے ذہن کے موافق نہ ہونے سے ان کو بہت مشکل پیش آتی تھی۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے یہ قاعدہ تصنیف کیا ہے۔ جو بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے بہت مفید ہے۔ فی عدد ۱ر فی سینکڑہ ۶ر

معقولات حنفیہ ۔ ان فقہی مسائل کا بیان ہے جو خلاف عقل ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

(کتب متعلقہ اہل حدیث)

اہل حدیث کا مذہب ۔ اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قیمت ۶ر

تقلید شخصی و سلفی ۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے۔ اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی ۔ اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل سے منکرین القرآن کا منہ بند کرکے دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کرکے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے دراصل دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ اخیر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کرکے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے قیمت ۴ر

آمین رفعیدین مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام ہر سہ مسائل پر عالمانہ بحث کرکے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں اور بعض متقدر علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ قیمت ۲ر

علم الفقہ ۔ اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ عین قرآن و حدیث ہے اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت ۲ر

فقہ اور فقیہ ۔ اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

تنقید تقلید ۔ یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں شائع ہوتا رہا۔ جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں۔ جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہؤا ہے اسکے علاوہ جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید پر بے نظیر ہے۔ قیمت ۵ر

فتوحات اہل حدیث ۔ اُن مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے قابل دید ہے۔ قیمت ۴ر

اجتہاد و تقلید مسئلہ تقلید شخصی پر عالمانہ بحث کی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ قیمت

پتہ ۔ منیجر اخبار اہلحدیث

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر مثلیہ ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پاچکے ہیں۔ بحالت صحت اسکا استعمال ہر زوال امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں

ملنے کا پتہ

ہندوستانی صنعت

ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری۔ ہمارے کارخانہ میں ایک عرصہ سے موسم گرما میں بنیان ہر قسم اور موسم سرما میں موزہ۔ سویٹر پلوور اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور بطور تھوک فروش دہلی و بیرونجات فروخت کئے جاتے ہیں۔ آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش کریں۔ مال بمقابلہ دیگر کارخانوں کے عمدہ اور نرخ میں کم ہوگا۔

ملنے کا پتہ :- منیجر انڈین مینوفیکچرنگ ہوس
صدر بازار۔ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۲- شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ

صبح وحدت

(نمبر ۲)

نمبر اول میں ہم نے دکھایا ہے کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی ناکام گئے ہیں۔ آج ہم ان اصولوں پر گفتگو کرتے ہیں جن کو بہائی لیکچرار نے قوانین کی شکل میں پیش کیا ہے۔ مدعا ان کا یہ ہے کہ یہ قوانین بہائی مذہب کی مخصوصات سے ہیں۔ اس لئے بہائی مذہب باہمی محبت پیدا کرنے میں یگانۂ روزگار ہے۔

نوٹ | تحریک بہائیہ کے مدعیان کو ناز ہے کہ بہائی مذہب محبت پر مبنی ہے۔ یہی ایک مذہب ہے جس کو ماننے سے انسان باہمی محبت سے رہ سکتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر کے۔ ایم ایرانی اپنے لیکچر میں فرماتے ہیں:-

"اب میں اس عالمگیر مذہب محبت کے بارہ قانون آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

پہلا قانون | عالم انسانی کی یگانگت ہے۔ جس کے متعلق حضرت بہاء اللہ فرماتے ہیں کہ اے تمام جہان کے لوگو! تم سب ایک درخت کے پھل اور ایک شاخ کے پتے ہو۔ تم سب ایک سمندر کے قطرے اور ایک ہی سمندر کی امواج ہو۔ کسی کو یہ فخر نہ کرنا چاہئے کہ وہ اپنے دیس سے محبت کرتا ہے۔ بلکہ فخر یہ ہونا چاہئے کہ انسان تمام جہان سے محبت رکھتا ہے۔ میرے خیال میں تو یہی ایک قانون کافی ہے اگر دنیا اس کو قبول کر کے عمل کرے تو تمام جہان میں مذہب محبت پھیل جائے اور سب کام ٹھیک ہو جائیں۔ —— مگر میں ابھی آپ کو گیارہ قانون اور بھی سنانا چاہتا ہوں۔"

(بہائی میگزین بمبئی ۲۳ ستمبر ۳۸ء)

اہلحدیث | شیخ بہاء اللہ کا جو قول نقل کیا گیا ہے یہ دراصل اُس آیت قرآنی سے ماخوذ ہے۔ جس میں ارشاد ہے:- یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی (اے انسانو ہم (خدا) نے تم کو ایک ہی ماں باپ سے پیدا کیا)

پس یہ قانون شیخ بہاء اللہ کی تعلیم سے مخصوص نہیں بلکہ شیخ بہاء اللہ کا قول قرآن مجید کی اس آیت سے ماخوذ ہے۔ لہٰذا یہ فخر قرآن مجید کو ہے۔

دوسرا قانون | عورت مرد کی برابری ہے جس کے متعلق حضرت عبد البہاء فرماتے ہیں کہ نوع انسانی ایک پرند کی مانند ہے۔ عورت اور مرد اس کے دو بازو ہیں۔ اگر پرند کے دونوں بازو برابر قوی ہیں تو پرند بلند پروازی کر سکتا ہے اور اگر ایک بازو بھی کمزور ہے تو وہ ہرگز اونچا نہیں جا سکتا۔" (بہائی میگزین تاریخ مذکور)

اہلحدیث | اس کے متعلق بھی قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے:- وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ "(جیسے عورتوں پر مردوں کے حقوق ہیں ویسے ہی مردوں پر عورتوں کے حقوق ہیں) اور پہلی آیت جو پہلے قانون کے متعلق درج ہوئی ہے وہ یہاں بھی چسپاں ہو سکتی ہے۔

"**تیسرا قانون** | سچائی کی تلاش ہے۔ کسی آدمی کو اپنے باپ دادا کے خیالات کی پیروی اندھے ہو کر نہ کرنی چاہئے تاکہ وہ سچائی کو اپنی فہم و عقل سے دریافت کر کے حاصل کرے"

(بہائی میگزین۔ حوالہ مذکور)

اہلحدیث | قرآن مجید نے اس اصول کو جس طرز سے سکھایا ہے وہ خاص قابل غور ہے۔ عرب کی قومیں باپ دادا کی لکیر پیٹنے پر فخر کرتی تھیں اور بار بار نبی کی تعلیم کے مقابلے میں یہی کہتی تھیں مَا وَجَدْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا۔ ہم تو اسی بات کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ ارشاد ہوا اَوَ لَوْ کَانَ اٰبَآؤُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَھْتَدُوْنَ۔ یعنی کیا یہ لوگ اپنے باپ دادا کے طریق پر ہی چلیں گے چاہے وہ نہ عقل رکھتے ہوں اور نہ ہدایت یاب ہوں۔

پس ثابت ہوا کہ یہ قانون بھی قرآن مجید سے ہی لیا گیا ہے۔

"**چوتھا قانون** | سارے دین دراصل ایک دین ہیں۔ کیونکہ سچائی ایک ہے۔ اس لئے سب دین بھی ایک ہی ہیں۔" (حوالہ مذکور)

اہلحدیث | یہ بھی قرآن کی تعلیم ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے اِنَّ ھٰذِہٖٓ اُمَّتُکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّاَنَا رَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْنِ۔ (تم انبیاء مذکورین سب ایک ہی امت ہو میں تمہارا رب ہوں میری ہی عبادت کرو)

"**پانچواں قانون** | دین۔ محبت و اتحاد کا

انتخاب الاخبار

منتخبہ ۳۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء

——— امرتسر میں ۳۰۔ ستمبر کو رات کے آٹھ بجکر دس منٹ پر زلزلہ کے دو شدید جھٹکے آئے۔ لاہور سے بھی زلزلہ کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ مقام شکر ہے کہ نقصان کی کوئی اطلاع آجتک نہیں آئی

——— حکومت سندھ نے فیصلہ کیا ہے کہ مبلغ ایک ہزار چار سو ۸۹ روپے دس آنے چار پائی جو ایام کانگرس میں کانگرس سے ضبط کئے تھے۔ واپس ادا کئے جائیں۔ نیز یہ بھی اعلان کیا ہے کہ سرکاری ملازموں کو کھدر پہننے کی کوئی ممانعت نہیں

——— کراچی کی اطلاع ہے کہ سوتھمپٹن سے انگریزی فوج کا ایک جہاز آیا ہے۔ یہ فوج ہندوستان کے مختلف مقامات پر مقرر کی جائے گی۔

——— کراچی سے اطلاع ملی ہے کہ حکومت افغانستان نے ایک جہاز کے ذریعہ بہت سا اسلحہ منگوایا ہے۔

——— سرکاری اعلان مظہر ہے کہ انڈین سول سروس کے لئے پانچ امیدوار مقابلہ کے ذریعہ منتخب کئے جائینگے اور پانچ مسلمان خاص طور پر نامزد کئے جائیں گے امتحان کی تاریخ اور جگہ کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔

——— لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند ۲۴۔ اکتوبر کو واپس ہندوستان پہنچ جائینگے۔

——— حکومت بنگال نے ۵۵ مزید سیاسی قیدی رہا کئے ہیں۔ نیز قانون انسداد دہشت انگیزی جن اشخاص پر نافذ تھا ان سے اسکی پابندی ہٹالی گئی ہے

——— موضع بنیرو ضلع بنوں کے کئی اشخاص کو پولیس نے اس وجہ سے گرفتار کیا ہے کہ وہ اپنے مکانوں میں تالاب کھود کر بارش کا پانی جمع کر رکھتے ہیں اور بوقت ضرورت گراں طور پر فروخت کرتے تھے۔

——— شملہ کی ایک سرکاری خبر ہے کہ ۲۷۔ ستمبر کو سرحدی وزیریوں کے یکصد مسلح نوجوانوں نے ڈیرہ غازی خان کے ایک گاؤں پر حملہ کر دیا مگر ایک فوجی دستہ نے انکو بھگا دیا ایک انگریز افسر اور دو سپاہی زخمی ہوئے۔

——— جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے تین چیانگ پر قبضہ کر لیا ہے۔

——— جرمنی اور چیکوسلواکیہ کا جھگڑا ختم ہو گیا ہے حکومت چیکو نے مجبوراً جرمنی و پولینڈ کے مطالبات تسلیم کر لئے ہیں۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یکم اکتوبر کو جرمن فوجوں نے چیکوسلواکیہ کی سرحد کو پار کر کے معاہدہ میونخ کے مطابق علاقہ بوہیمیا کے ایک حصہ پر قبضہ کرنا شروع کر دیا ہے۔

——— وارسا کی ایک اطلاع ہے کہ پولش فوجیں شہر ٹیچن کے ایک حصہ پر قبضہ کرلینگی۔ ضلع ٹیچن اور فرانسٹ کا باقی حصہ دس اکتوبر تک پولینڈ کے حوالے کر دیا جائے گا۔

——— افواہاً مشہور ہو رہا ہے کہ ہر ہٹلر اور مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ کے درمیان ایک خفیہ معاہدہ طے ہؤا ہے کہ برطانیہ جرمنی کو جنوب مغربی افریقہ کے سوا اس کی باقی نو آبادیاں ۶ ماہ کے اندر اندر واپس دیدیگا۔

——— امسال پنجاب میں بارش کی بہت کمی رہی بعض علاقے تو ایسے ہیں جہاں بارش کی ایک بوند تک نہیں گری۔ ناظرین بخلوص دل بدرگاہ رب رحیم دعا کریں کہ باران رحمت سے اپنی مخلوق کو خوشحال کرے۔

مدارس اور انجمنہا کے اعلانات

مدرسے اور انجمنیں سینکڑوں بلکہ ہزاروں روپیہ خرچ کرتی ہیں۔ دفتر ہذا کے متعلق ایک مد اشاعت فنڈ بھی ہے جو خالص مذہبی مسائل کی اشاعت کے لئے ہے۔ مدارس اور انجمنوں کے لئے بمرات کرات اعلان کیا گیا کہ وہ اپنے ہر اعلان کے ساتھ ایک روپیہ اشاعت فنڈ کے لئے بھیجا کریں جو محض دینی کام میں خرچ ہوتا ہے۔ بہت سے اصحاب تو اس پر عمل کرتے ہیں مگر بعض غفلت برتتے ہیں۔ اس لئے آج بزور اعلان کیا جاتا ہے کہ اس قانون پر عمل کرنا ضروری ہے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

مدرسہ عالیہ عربیہ مئو کا سالانہ جلسہ ۱۹۔۲۰ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو منعقد ہوگا۔ جس میں ذیل کے نامی گرامی علمائے کرام نے شرکت کا وعدہ کیا ہے۔ امید ہے آپ حضرات تشریف لا کر ان کے مواعظ حسنہ سے مستفید ہونگے:-

(۱) مولانا ابوالوفاء محمد ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب امرتسری۔ (۲) مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ (۳) مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی (۴) مولانا محمد یوسف صاحب شمس محمدی فیض آبادی۔ (۵) مولانا ابوالفضل عبدالحنان صاحب دہلوی۔ (۶) مولانا عبید الرحمٰن صاحب دہلوی۔ (۷) مولانا محمد عباس صاحب دیارتھی مظفرپوری۔

نوٹ:- بیرونجات سے آنیوالے حضرات اپنے ہمراہ بستر لائیں۔ کھانے کی دوکانیں متصل جلسہ گاہ رہیں گی۔

المعلن:- (مولوی) عبدالاحد ناظم مدرسہ عالیہ چیالپورہ قصبہ مئو ناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ (یوپی)

امرتسر میں انجمن اہل حدیث کی تبلیغی سرگرمیاں

یکم۔۲۔ اکتوبر کو امرتسر میں منکرین حدیث کا سالانہ جلسہ تھا۔ مقامی انجمن اہل حدیث کی طرف سے تبلیغ قرآن و سنت کے لئے جلسے کئے گئے۔ ایک جلسہ دروازہ حکیماں کے اندر یکم کی شب کو کیا گیا جس میں خاکسار نے اطاعت رسول پر مفصل تقریر کی اور عوام کے ذہن نشین کرایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بشر مبعوث ہونے میں یہی حکمت تھی کہ بشر دیگر بشروں کے لئے عملی نمونہ ہو سکے۔ ۲۔ اکتوبر کو حسب اشتہار لاہوری دروازہ کے باہر باغ میں پچھلے پہر عام جلسہ ہؤا۔ جس میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب نے قرآن و سنت پر عالمانہ رنگ میں بالوضاحت تقریر فرمائی اور ثابت کیا کہ قرآن مجید کے ساتھ سنت رسول کی بھی ضرورت ہے۔ حاضرین پر خاص اثر نظر آتا تھا۔ حسب اعلان منکرین حدیث کو سوال و جواب کا موقع بھی دیا گیا مگر کسی کو بولنے کی

فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ۰ (رپ۲۱-ع) یعنی تمہاری زبانوں اور شکلوں کا اختلاف علمداروں کے لئے خدائی قدرت کی بڑی نشانی ہے۔

باایں ہمہ حکومت عربیہ اسلامیہ نے اپنے ماتحت ایک عمومی زبان جاری کر کے دنیا کو دکھا دیا۔ خاص عرب سے عربی زبان نکلی، عراق عرب میں پھیلی پھر مصر میں جا قبضہ کیا اور ٹیونس الجزائر اور مراکو وغیرہ افریقہ کے بہت سے حصوں میں رائج ہو گئی۔ یہاں تک کہ چین اور ہندوستان کے بعض حصص مالابار وغیرہ میں بھی جا پہنچی ثابت ہوا کہ قرآن اس کا مخالف نہیں بلکہ عملی طور پر اسکا مؤید ہے۔ مگر تحریک بہائیہ کو یہ فخر حاصل نہیں ہوا کہ اس کے ذریعہ سے اس کے ملک ایران کی زبان ایران سے باہر پھیلتی۔

نوٹ:۔ اس قسم کی باتوں کو مذہب سے کیا تعلق ہے یہ تو اہل دنیا کی اپنی ضروریات ہیں وہ جس زبان کو چاہیں اپنے کاروبار میں استعمال کریں جس کی کوشش سے دنیا بھر میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً عمومی زبان پیدا ہو گی ہم اس کے شکر گزار ہونگے۔

بارھواں قانون | بیت العدل کا قیام ہے بیت العدل ایک لیگ آف نیشنز ہو گی۔ مگر وہ لیگ نہیں جو اس وقت بالکل ناقص ہے۔ بیت العدل میں سب قومیں اور سب ملتیں برابر شریک ہونگی بیت العدل کا کام یہ ہوگا کہ وہ سب قوموں کے حقوق کی حفاظت کرے۔ سب کی عزت کی نگہبانی کرے۔ سب ملکوں کے حدود مقرر کرے تاکہ سب جہان کے لوگ امن وامان اور صلح وسلامتی سے رہیں۔" (حوالہ مذکور)

اہلحدیث | تحریک بہائیہ میں تو یہ ابھی خواب وخیال ہے مگر اسلام نے اس پر عمل کر کے بھی دکھا دیا۔ بیت العدل قائم کیا۔ لیگ آف نیشنز (اقوام کی مجلس شوریٰ) کی صورت ہمیں دربار خلافت میں نظر آتی ہے۔ جہاں مسلمان یہودی اور عیسائی وغیرہ سب قومیں دربار خلافت میں دکھائی دیتی ہیں اور جملہ اقوام کے حقوق کی نگہبانی کرتی ہیں

نتیجہ | منطقی اصطلاح میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ سو سال گزرنے پر بھی بہائی تحریک میں یہ قوانین ابھی تک تصورات کے درجے میں ہیں۔ اس کا ثبوت لکچرار صاحب کے آخری فقرے ہیں۔ جہاں حسرت بھرے الفاظ میں آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ ہیں بارہ قوانین بہائی۔ جن کی ضرورت تمام جہان کے لوگوں کو محسوس ہو رہی ہے۔ باایں ہمہ کہ یہ اصول قوانین دنیا کی ترقی کے لئے بنیاد ہیں اور وحدت و محبت کے نواسے ہیں۔ پھر بھی بہت لوگ ان قوانین کو قبول کرنے کے لئے حاضر نہیں ہیں کیونکہ ان کے مروجہ مذہب اور قومیت روک ہیں۔ میں آپ حضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ ان اصول قوانین کو اپنے عمل سے قبول کریں۔ مجھے اطمینان ہے کہ آپ سب لوگ ہر قسم کا تعصب و وہم چھوڑ کر سچائی کی تلاش کرینگے تو ضرور کامیاب ہونگے اور تمام دنیا میں محبت کی آگ بھڑکائیں گے؛"

(بہائی میگزین ص۲۳۔ ستمبر ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث | ان الفاظ کا مطلب صاف ہے کہ بہائی تحریک کے راستے میں ابھی بکثرت رکاوٹیں ہیں جنکے پیش نظر یہ قوانین نہ کسی زمانہ میں جاری ہوئے اور نہ آئندہ ان کے جاری ہونے کی امید ہے۔ برخلاف اسکے تاریخ دنیا شہادت دیتی ہے کہ اسلام نے ان قوانین کو عملی جامہ پہنا کر اعلیٰ تعالیٰ کے اعلیٰ درجے تک پہنچا دیا۔ بحالیکہ اس وقت دنیا کے کسی ملک کو ان قوانین کی خبر تک نہ تھی۔ اس لئے اسلام اور قرآن کو مخاطب کر کے ان کی تعریف میں یہ کہنا بالکل بجا ہے

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا است

قادیانی مشن

کذبات مرزا

(قسط نمبر ۲)

(ازقلم مستری محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

گذشتہ پرچہ میں مرزا صاحب مدعی نبوت و مسیحیت کے دس کذبات درج ہوئے ہیں۔ آج اس سے آگے ملاحظہ ہوں:۔

کذب ۱۱ | "مرہم عیسیٰ... تمام طبیبوں نے جو مختلف قوموں میں گزرے ہیں اس بات کو بالاتفاق تسلیم کر لیا ہے کہ یہ نسخہ حضرت عیسیٰ کے لئے بنایا گیا تھا۔ چنانچہ ہزار کتاب ایسی پائی گئی ہے جس میں یہ نسخہ مع وجہ تسمیہ درج ہے اور وہ کتابیں اب تک موجود ہیں۔ اکثر کتابیں ہمارے کتب خانہ میں ہیں" (ایام الصلح صفحہ ۱۱)

معمار | اخبار الفضل و فاروق کے نامہ نگار اصحاب اگر طب کی "ہزار کتاب" تو بہت بڑی بات ہے ۵۰۰ بلکہ ۲۰۰ کتاب کی عبارات ہی دکھادیں۔ جن میں نسخہ "مرہم عیسیٰ" بمعہ وجہ تسمیہ مقولہ مرزا درج ہو تو ہم مرزا صاحب کو اس معاملے میں راست گو مان لینگے۔ کوئی جوان مرد احمدی ہے؟ کہ اپنے صادق نبی کو جھوٹ کے اس ناپاک داغ سے بچائے۔

بھائیو! جھوٹ بولنا معمولی سی بات نہیں ہے کہ ایک مدعی مسیحیت والہام کا اس سے ملوث ہونا نظرانداز کیا جائے۔ جھوٹ وہ مکروہ فعل ہے کہ بقول حضرت مرزا صاحب

"وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں" (شحنہ حق ص۶۰)

اندریں صورت ہمارے احمدی سجنوں خاصکر ہمارے مخاطبوں مولوی دبیع الزمان (نامہ نگار فاروق)

(۹۸۵)

ذریعہ ہونا چاہیے۔ اگر دین لڑائی جھگڑے کا باعث ہو تو ایسے دین سے بیدینی اچھی ہے۔"

(حوالہ مذکور)

اہلحدیث | یہی قرآن مجید ہی میں موجود ہے:۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ۔ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کی اصلاح کرو۔

ونیز کل بنی آدم کے حق میں ارشاد ہے:۔ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا۔ سب سے اچھی بات کیا کرو

یہ بھی فرمایا:۔ قُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ (پ۱۵۔ ع۶) میرے بندوں کو کہہ دو کہ جو بات کیا کریں نرم اور میٹھی کیا کریں تاکہ سخت کلامی شیطان ان میں لڑائی نہ ڈلوا دے۔

"چھٹا قانون | دین عقل اور سائنس کے مطابق ہونا چاہیئے۔ جو دین عقل و سائنس کے مطابق نہ ہو وہ دین نہیں ایک وہم ہے۔"

(حوالہ مذکور)

اہلحدیث | قرآن مجید میں جگہ جگہ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ آیا ہے کہ عقل بڑی چیز ہے اس سے کام لو۔ جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے ان کے حق میں فرمایا:۔ اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُکْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ

"ساتواں قانون | تمام اوہام و تعصبات کو چھوڑ دینا اور بھول جانا چاہئے۔ مذہب کا تعصب۔ ذات یا رنگ کا تعصب۔ وطن اور ملک کا تعصب۔ سیاست کا تعصب۔ غرضکہ ہر ایک تعصب فراموش کر دینا لازم ہے۔"

(حوالہ مذکور)

اہلحدیث | اس کا ماخذ بھی قرآن میں ملتا ہے۔ ارشاد ہے:۔ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی۔ یعنی جب بولو انصاف سے بولو چاہے کوئی تمہارا قریبی ہو اس کا بھی لحاظ یا رعایت مت کرو۔ نیز ارشاد ہے:۔

لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔

کسی قوم کی دشمنی سے بے انصافی کرنے پر آمادہ نہ ہوا کرو ہمیشہ عدل و انصاف کیا کرو کیونکہ عدل و انصاف ہی تقویٰ تک پہنچنے کے لئے قریب تر راستہ ہے۔

"آٹھواں قانون | صلح عمومی ہے۔ جس کی اس وقت دنیا کو نہایت سخت ضرورت ہے۔"

(حوالہ مذکور)

اہلحدیث | اس کی تعلیم بھی قرآن میں آچکی ہے۔ ارشاد ہے:۔ وَالصُّلْحُ خَیْرٌ۔

(صلح بہت اچھی چیز ہے)

"نواں قانون | تعلیم عمومی ہے۔ ہر ایک بچہ کو پڑھانا لکھانا فرض و لازم ہے۔ حضرت عبدالبہا فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص کے ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہو اور وہ غریب ہو تو بھی لڑکی کے پڑھانے پر زیادہ زور دے۔ کیونکہ لڑکی آئندہ نسل کی ماں ہوگی اور ایک اچھے شہری کو پرورش کرے گی۔ اگر ماں جاہل و بے تربیت ہے تو وہ خود بے بہرہ ہے اولاد کو کیا سکھا سکتی ہے۔"

(حوالہ مذکور)

اہلحدیث | قرآن میں کئی جگہ علم حاصل کرنے کی ترغیبات موجود ہیں۔ ملاحظہ ہوں آیات ذیل:۔

(۱) قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

(۲) یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ۔

(۱) اہل علم اور بے علم آپس میں برابر نہیں ہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ ایمانداروں اور علم داروں کے درجے بلند کریگا۔

"دسواں قانون | حل مسائل اقتصادی ہے۔ اب تک اس مسئلہ پر کسی پیغمبر نے کچھ نہیں فرمایا۔ حضرت بہاء اللہ نے اس امر کو پوری وضاحت سے بیان کیا ہے کہ ہر ایک شخص کو مکان اور خوراک و لباس اور ضروریات زندگی اچھی طرح سے ملنی چاہئیں۔ امیر غریب سب ایک ہی خدا کے بندے ہیں۔"

اہلحدیث | قانون مذکور کا یہ فقرہ کہ "ہر ایک کو مکان خوراک وغیرہ ملنی چاہئے" تشریح طلب ہے۔ سوال یہ ہے کہ کس کی طرف سے حکومت کی طرف سے یا خدا کی طرف سے۔

آپ فرماتے ہیں کہ اس کی بابت کسی پیغمبر نے کچھ نہیں فرمایا میں کہتا ہوں کہ آپ کے اس اصول پر خود ایرانی حکومت نے بھی عمل نہیں کیا جو شیخ بہاء اللہ کی سب سے پہلے مخاطب تھی۔ پھر شیخ بہاء اللہ کے نام رہتے ہیں کیا شک ہے۔ ہاں اسلام نے جو تعلیم دی اس پر عمل کر کے بھی دکھا دیا یعنی امراء سے زکوٰۃ، صدقات اور حکومت سے مال غنیمت کا پانچواں حصہ وصول کر کے ناداروں پر تقسیم کیا۔ بس یہی اسلامی تعلیم قابل عمل ہے اور بہائی تعلیم قابل عمل ثابت نہیں ہوئی۔ خاصکر ہندوستان تو اس تعلیم سے کوسوں دور ہے۔ حالانکہ بہائی تحریک پر سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔

"گیارھواں قانون | ایک لسان عمومی ہے۔ تمام حکومتیں اور ملتیں ایک عالمگیر زبان اختیار کریں اس صورت میں زیادہ سے زیادہ دو زبانوں کی احتیاج ہوگی۔ ایک مادری زبان اور ایک عالمگیر زبان۔ زبان عمومی ساری دنیا کی ایک زبان ہوگی اور اسکے ذریعے تمام قوموں کے تعلقات مضبوط ہونگے۔ کل روئے زمین ایک ہی دیس ہو جائیگا۔"

(حوالہ مذکور)

اہلحدیث | آج تک تو اس پر عمل نہیں ہوا۔ کانگرس جو ہندوستان کی کل قوموں کی نمائندہ جماعت ہے وہ بھی اب تک صرف ہندوستان میں ایک عمومی زبان جاری نہیں کر سکی۔ کل دنیا کی عمومی زبان خدا جانے کب پیدا ہوگی۔ اس لئے قرآن مجید نے جو زبانوں کے متعلق فرمایا ہے وہ ایک صحیح الدماغ شخص کے لئے قابل غور ہے:۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ اِنَّ

والوں کو تو ان لفظوں میں یاد فرمایا :-
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ (یعنی کافر ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے)
دوسرے فرقے کو ان لفظوں سے یاد فرمایا :-
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ (یعنی کافر ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ خدا تین میں سے ایک ہے)

بظاہر قرآن مجید کی یہ دو آیتیں باہمی متخالف معلوم ہوتی ہیں۔ چنانچہ ایک جگہ پادری عماد الدین نے اپنی معمولی مونہہ زوری سے لکھا ہے کہ مصنف قرآن نے ہماری تثلیث کی حقیقت نہیں سمجھی۔

واقعہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں جو ارشاد نازل ہوا ہے وہ دو مختلف گروہوں کی اصلاح کے متعلق ہے۔ جس کا ثبوت آپ کی کتب مسیحیہ میں ہمیں ملتا ہے۔ پس اس تفصیل کو سامنے رکھ کر ناظرین مندرجہ ذیل مضمون کو ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

"المائدہ" بابت مئی ۱۹۳۵ء میں ایک مضمون "مسئلہ کفارہ" کے عنوان سے شائع ہوا تھا۔ جس میں ایک جگہ راقم مضمون نے لکھا تھا کہ

"ہم خدا کو کس طرح جان سکتے اور کہاں تلاش کر سکتے ہیں؟ وہ لامکان ہے ہم اس کو دیکھ نہیں سکتے اور اس کی تلاش کریں تو نہیں پا سکتے تاہم اس نے اپنے جلال کا پرتو یسوع مسیح میں ہو کر چمکایا۔ اس نے اپنے آپ کو پست کیا اور ہماری مانند خون اور جسم میں آیا اور ہماری صورت اختیار کی۔"

اس عبارت کے متعلق اڈیٹر "المائدہ" سے استفسار کیا گیا کہ اس سے تو روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح مجسم خدا تھے پھر ان کو خدا کا بیٹا کیوں کہا جاتا ہے؟ اڈیٹر صاحب نے ہمارے سوال کا تابلدیدہ شنید جواب تحریر فرمایا جو یہ ہے :-

مکرم بندہ۔ السلام علیکم!
آپ نے جو لکھا اس پر گزشتہ پادری عبدالحق اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے درمیان "المائدہ" میں بحث جاری رہی ہے۔ مختصراً اتنا کافی ہوگا کہ مسیح کی دو ذاتیں ہیں۔ الٰہی اور انسانی۔ انسانی ذات محض ظرف ہے۔ جس کے ذریعہ ذات الٰہی کا ظہور ہوا۔ دونوں ایک نہیں ہیں۔ کوئی مسیحی یہ نہیں کہتا کہ مسیح کی انسانی ذات الٰہی ذات تھی۔ ابن اللہ اور خدا کا مظہر صرف مظہر خدا کے اصطلاحی نام ہیں اور بس۔"

نیاز مند :- ایم۔ کے۔ خان۔ (۲۲/۷/۳۵)

ناظرین! پادری ایم۔ کے۔ خان صاحب اڈیٹر "المائدہ" سے تقریباً دو ماہ تک عبارت مستفسرہ منقولہ بالا کے متعلق گفتگو جاری رہی۔ پادری صاحب اپنے ہر خط میں یہی ایک جواب دیتے رہے کہ مسیح کی ذات کے ذریعہ خدا کا ظہور ہوا۔ مگر پادری صاحب کا یہ ذاتی خیال ہے۔ عبارت مستفسرہ کا حل نہیں ہے اور نہ آپ سے اس کا حل ممکن ہے۔ کیونکہ "المائدہ" کے ان فقرات

(۱) خدا نے اپنے آپ کو پست کیا۔
(۲) اور ہماری مانند خون اور جسم میں آیا
(۳) اور ہماری صورت اختیار کی۔

سے آفتاب نصف النہار کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ خدا بذات خود مسیح کے روپ میں آیا۔ اور پادری صاحب کے خط کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے مسیح کے اندر حلول کیا۔ جیسا کہ آپ کے ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے

"مسیح کی دو ذاتیں ہیں الٰہی اور انسانی۔ انسانی ذات محض ظرف ہے جس کے ذریعہ ذات الٰہی کا ظہور ہوا۔"

اس[1] پر مزید لطف یہ کہ اس الجھن میں پھنس کر پادری صاحب متضاد باتیں بھی کہہ گئے ہیں مثلاً آپ نے اپنے اسی خط میں (جو اوپر منقول ہوا ہے) تحریر فرمایا ہے "دونوں ذاتیں ایک نہیں ہیں کوئی مسیحی یہ نہیں کہتا کہ مسیح کی انسانی ذات ہی ذات الٰہی تھی۔" اور اس کے بعد جو خط[2] آپ نے تحریر فرمایا۔ اس میں لکھا ہے :-

"دونوں کی ایک ذات ہے۔ جیسے پہلے لکھا۔ اب دوبارہ لکھتا ہوں کہ اب اور ابن کی ایک ہی ذات ہے اسے ہرگز نہ بھولئے۔"

ناظرین! ..... دروغ گو را حافظہ نباشد" کی مثال یہاں صادق آتی ہے۔ صَدَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ

(۲) پادری صاحب نے منقولہ بالا خط میں لکھا ہے "ابن اللہ اور خدا کا مظہر صرف مظہر خدا کے اصطلاحی نام ہیں اور بس۔"
اس کے متعلق پادری صاحب سے دریافت کیا گیا کہ بقول آپ کے ابن اللہ حضرت مسیح کا اصطلاحی نام ہے مگر اخبار "نور افشاں" (بابت ۱۱ اگست ۱۹۳۳ء) دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح حقیقی ابن اللہ تھے چنانچہ "نور افشاں" کے الفاظ یہ ہیں :-
"خداوند یسوع ٹھیک ایسے ہی خدا کے بیٹے ہیں جیسے آنحضرت صلعم عبداللہ کے۔"
(معاذ اللہ!) مگر پادری صاحب نے باوجود کئی بار یاد دہانی کے "نور افشاں" کے اس اقتباس کا کچھ جواب نہیں دیا۔ سچ ہے ؎
کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

[1] ہبیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
[2] مرقومہ ۳/۳۵

تقابل ثلاثہ مصنفہ حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ اس کتاب میں توریت، انجیل اور قرآن مجید کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی ہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی ووافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت بجائے عہ کے ۱۲ر

توحید و تثلیث مصنفہ حضرت مولانا موصوف۔ تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر
ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب (نامہ نگار الفضل) پر تو اس وقت تک کھانا پینا حرام ہے جب تک کہ وہ اس بارے میں اپنے مسلمہ نبی کی پوزیشن کو صاف نہ کریں۔

کذب نمبر ۱۲ | احادیث صحیحہ میں یہ فرمایا گیا کہ اس مہدی (بزعم خود۔ خود بدولت) کو کافر ٹھیرایا جائیگا۔ (ضمیمہ انجام ص۲۸)

کذب نمبر ۱۳ | "احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئیگا وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔" (ص۱۸۸ ضمیمہ نصرۃ الحق طبع ۲)

معمار | ان احادیث صحیحہ کا پتہ دینے والے کو فی حدیث مبلغ عہ روپیہ انعام ملیگا۔

کذب نمبر ۱۴ | "سو یہ عاجز عین وقت پر مامور ہوا۔ اس سے پہلے صدہا اولیاء نے اپنے الہام سے گواہی دی تھی کہ چودھویں صدی کا مجدد مسیح موعود ہوگا۔ اور احادیث صحیحہ نبویہ پکار پکار کہتی ہیں کہ تیرھویں صدی کے بعد ظہور مسیح ہے" (آئینہ ص۳۴۷)

معمار | جو صاحب صدہا اولیاء کے الہام بمع انکے اسماء کے دکھائینگے اور احادیث صحیحہ نبویہ کی نشان دہی فرمائینگے۔ فی قول ایک روپیہ انعام ان کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔ بصورت دیگر صرف کذب مرزا کا اقرار احمدیوں پر فرض ہوگا۔ سہ

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

کذب نمبر ۱۵ | "انبیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی ہے کہ وہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔" (اربعین نمبر ۲ ص۲۳)

معمار | گذشتہ انبیاء پر یہ سفید جھوٹ ہے۔ ثبوت دینے والا لائق صد ہزار ستائش ہوگا۔

نوٹ:۔ بعض احمدی کہا کرتے ہیں یہاں "انبیاء" کا لکھنا کاتب کی غلطی ہے۔ صحیح لفظ "اولیاء" ہے۔ جواباً عرض ہے کہ اولیاء پر بھی یہ افترا ہے۔ گذشتہ اولیاء نے کہیں نہیں لکھا کہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر نیز پنجاب میں ہوگا۔

کذب نمبر ۱۶ | "نبیوں کا اس پر اتفاق تھا کہ مسیح موعود ساتویں ہزار کے سر پر ظاہر ہوگا الخ" (لیکچر سیالکوٹ ص۶)

معمار | یہ بھی مثل سابق ایک بے ثبوت جھوٹ ہے۔

کذب نمبر ۱۷ | "ساتواں ہزار۔۔۔۔ آخری ہزار ہے۔۔۔۔ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ ص۶)

معمار | انبیاء کی کوئی ایسی شہادت بسند معتبر موجود نہیں ہے۔

کذب نمبر ۱۸ | "آج وہی ہونا ہے جس کے وقت میں اونٹ بیکار ہوگئے اور پیشگوئی۔ واذا العشار عطلت پوری ہوئی ۔۔۔ یہاں تک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے یہی اس پیشگوئی کا ظہور ہے جو قرآن و حدیث میں کی گئی تھی کہ جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔" (اعجاز احمدی ص۲)

معمار | "عرب و عجم" کے ان اخبار و جرائد کے مضامین کا حوالہ مطلوب ہے جنہوں نے یہ لکھا تھا کہ ریل جو تیار ہو رہی ہے یہ مسیح موعود کی علامت ہے۔

کذب نمبر ۱۹ | "یہ تمام دنیا کا مانا ہوا مسئلہ ہے اور اہل اسلام اور نصاریٰ اور یہود کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ وعید کی پیشگوئی بغیر شرط توبہ اور استغفار اور خوف کے بھی ٹل سکتی ہے۔" (تحفہ غزنویہ ص۵)

معمار | تمام دنیا کی شہادات تو خیر بڑی بات ہے۔ مرزائی اصحاب یہود و نصاریٰ اور اہل اسلام ہندو سکھ ہر مذہب کے پیروؤں میں سے صرف ایک ایک سو عالم کی تحریرات سے بھی اگر یہ ثابت کردیں تو ہم اس قول میں مرزائی کو سچا کہنے سے علی الاعلان توبہ کرلیں گے۔

کذب نمبر ۲۰ | "انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۳۰۷)

معمار | یہ بھی انبیاء پر جھوٹ ہے۔

(باقی آئندہ)

خدا حضرت مسیحؑ کے روپ میں

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ

(از قلم مولوی عبد القیوم صاحب از مبارکپور ضلع اعظم گڑھ)

عیسائی حضرت مسیحؑ کی بابت دو مختلف عقیدے رکھتے ہیں ایک یہ کہ خدا خود مجسم ہوکر دنیا میں آیا چنانچہ ان کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:۔

"خدا نے گنہگاروں کی نجات کا انتظام اپنی حسن پیش بینی سے کیا اور تجسم اختیار کرکے انسان پر اپنی پاک مرضی ظاہر کی۔"

(دیباچہ کلام اللہ ص۲)

دوسرا عقیدہ یہ ہے کہ:۔

"باپ غیر مخلوق۔ بیٹا غیر مخلوق اور روح القدس غیر مخلوق باپ ازلی بیٹا ازلی اور روح القدس ازلی تاہم تین ازلی نہیں بلکہ ایک ازلی" (عقیدہ اتھاناسیس مندرجہ دعائے عمومی نماز عیسائیاں)

قرآن مجید کے نزول کے وقت یہ دونوں فرقے عرب میں تھے اس لئے قرآن مجید میں ان دونوں فرقوں کا رد بالفاظ جداگانہ آیا ہے۔ پہلے عقیدے

پنجم یہ کہ ویدوں میں جو بعض گیت مختلف راجاؤں کی دان اور مخلوقات کی تعریف میں آئے ہیں ان میں سے اکثر اسی آٹھویں منڈل میں پائے جاتے ہیں۔
ششم یہ کہ وہ سوکت جو رگ وید کی داشکل شاکھا میں زائد ہیں وہ بھی اسی آٹھویں منڈل میں پائے جاتے ہیں۔ اس منڈل میں ۱۰۳ سوکت ہیں۔ جن میں سے ۹۲ متفق علیہ ہیں اور باقی ۱۱ سوکت بعض نسخوں میں بالکل اخیر میں ولاکھلیہ (ضمیمہ) کے نام سے چھاپ دیتے ہیں۔ اور بعض نسخوں میں ان کو سوکت ۴۸ کے بعد لایا گیا ہے اور ان کا نمبر ۴۹ سے ۵۹ تک رکھا ہے۔ اور پھر بقیہ سوکت آئے ہیں۔

(باقی آئندہ)

حُسنِ خلق۔ رواداری اور مسالمت

(از قلم مولوی عبدالرحمن صاحب خلیل قریشی۔ نظام آبادی)

احسان، مروت، باہمی سلوک اور رواداری ایک دوسرے کی پاس داری اور لحاظ ایسے اوصاف ہیں جو آں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے جاں نثاروں میں بھر دیئے ایثار و مروت کا خود نمونہ بن کر دنیا کے سامنے پیش ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ اخفض جناحك للمؤمنين۔ یعنی اے پیغمبر! مسلمانوں کے سامنے اپنے بازو تواضعاً جھکا دے یعنی ان کی دلجوئی اور اطمینان کے لئے ہر ممکن طریقہ اختیار کرو۔
اسی پاکیزہ تعلیم کا اثر تھا کہ صدیوں کے دشمن آپس میں بھائی بھائی اور دوست بن گئے۔ وہ پچھلی تمام دشمنیاں اور رقابتیں یکم قلم فراموش ہو گئیں اور مختلف قبائل اور متفرق ممالک کے مسلمان باہمی شیر و شکر ہو کر رہنے لگے۔ ایک شخص دوسرے کے آرام کو آرام کو اپنا آرام اور دوسرے کے رنج کو اپنا رنج سمجھتا۔ سختی اور نرمی میں رنج و راحت میں باہمی شریک تھے۔ ایک کو دوسرے کا لحاظ تھا۔ حیا و شرم تھی۔ ادب تھا۔ احترام تھا۔ بڑے اور بزرگ چھوٹوں کی دلجوئی کا خیال رکھتے ان پر شفقت اور مہربانی کرتے تھے اور چھوٹے بڑوں کا ادب کرتے عزت کرتے۔ لحاظ کرتے۔ غرضیکہ ایک دوسرے کے جذبات و احساسات کا مکمل خیال رکھا جاتا۔

کیونکہ رسول صلعم کی تعلیم تھی۔ من لم يوقر كبيرنا ولم يرحم صغيرنا فليس منا۔ (جو ایسا نہ کرے ہم سے نہیں) یعنی چھوٹے پر رحم کرنا اور بڑوں کا ادب کرنا ہمارے شعار میں سے ہے۔ ادنے سے ادنیٰ مسلمان کے دلی جذبات کا احترام کرنا مسلمان اپنا فرض سمجھتا تھا۔ اور خیال تھا کہ کہیں کسی مسلم کا دل نہ دکھے۔ چنانچہ مؤمنین کے قلوب کی پاسداری اور دلجوئی ضرور رب العالمین فرماتا۔
ایک عورت مائی خولہ رضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر اپنے گھر کے متعلق شکائت کرنے لگی کہ خاوند نے غصہ میں آ کر ماں بہن کہہ دیا ہم دونوں بوڑھے ہیں اب کیا حکم ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ ابھی خدا کی طرف سے کوئی حکم نہیں آیا۔ وہ تنہائی میں جا کر رونے لگی اور اپنے اللہ سے شکائت کرنے لگی۔ رب العالمین نے اس کی دلجوئی فرمائی اور آئت نازل ہو گئی۔ قد سمع الله قول التي تجادلك في زوجها وتشتكي الى الله۔
باہمی رواداری، محبت، ہمدردی اور ایثار و تواضع کا نمونہ رسول اللہ کے تابعداروں نے جو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ دنیا کی کسی قوم میں ایسی مثال نہیں ملتی۔ خود رسول اللہ صلعم چھوٹے چھوٹے بچوں کے پاس کھڑے ہو جاتے اور ان سے پیار و محبت کی گفتگو فرماتے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غریبوں کی بکریاں دوہتے اور کبھی کبھی ان کو چرا بھی لاتے تھے۔ چنانچہ جب آپ خلیفہ ہوئے تو بعض غریب اور بوڑھی عورتیں مدینہ میں رونے لگیں کہ اب ہماری بکریوں کی حفاظت کون کریگا اور کون دودھ کر ہمیں دودھ پلایا کریگا۔ آپ نے ان کی یہ حالت سن کر ان کو اطمینان دلایا کہ تمہارا کام بدستور ہوتا رہے گا۔
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ باوجودیکہ ایک زبردست جرنیل اور خلیفۃ المسلمین تھے لیکن تواضع کا یہ حال تھا کہ ایک رات کو آپ کہیں جا رہے تھے تو راستہ میں تاریکی کی وجہ سے کسی راہرو کے پاؤں پر آپ کا پاؤں آ گیا۔ وہ چلا کر بولا کہ اے شخص تو اندھا ہے۔ آپ نے اس کی بات سن کر عاجزی سے جواب دیا کہ بھائی اندھا تو نہیں ہوں لیکن مجھ سے غلطی ہو گئی۔ عمداً یوں نہیں کیا مجھے معاف فرمائیے۔ ایک دفعہ آپ سفر حج کو جا رہے تھے کہ ایک بوڑھا بدو راستہ میں ملا۔ پوچھا رسول اللہ صلعم کہاں ہیں میں نے ایک بار ان کا دیدار کیا لیکن پھر تا حال متمنی ہی رہا ہوں۔ جواب ملا آپ وفات پا گئے۔ پھر حضرت ابوبکر کے متعلق بھی ایسا ہی جواب سنا۔ پھر اس نے عمر کے متعلق پوچھا تو جواب ملا کہ میں تمہارے سامنے کھڑا ہوں۔ وہ شخص بہت رویا اور حضرت عمر بھی روئے۔ اس کی دلجوئی کی اور کہا کہ اب تم کیا چاہتے ہو اس نے اپنی غربت کا شکوہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ واپسی پر ہمیں آ جانا۔ چنانچہ وہ آیا اور انتظار ہی میں مبتلائے بخار ہو کر مر گیا۔ واپسی پر آپ نے اس کا حال پوچھا اور اس کے بال بچوں کی کفالت کا ذمہ لیا۔ ایک دن ایک شخص اپنی کچھ شکائت لے کر آیا تو آپ نے اسے جھڑک کر کہا کہ جب میں مقدمات کے فیصلوں پر بیٹھا ہوتا ہوں تم کیوں نہیں آتے وہ بیچارہ شکستہ خاطر ہو کر چلا گیا۔ جاتے ہوئے اس کو بلا لیا اور کہا کہ یہ جو میں نے کوڑے

ویداور اس کے تراجم اور تفاسیر

(ازقلم پنڈت مقصود حسن صاحب ازرڑکی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ویدوں کی تقسیم

رگ وید ایک ہزار اٹھائیس سوکتوں یعنی گیتوں پرمشتمل ہے اور ان گیتوں میں کل ملاکر دس ہزار پانچ سو اٹھارہ منتر ہیں۔ یعنی اوسطاً ایک سوکت میں دس منتر ہیں۔

کل رگ وید کی تقسیم دو طرح پر کی جاتی ہے۔ ایک تو دس منڈلوں میں دوسرے آٹھ اشٹکوں میں۔ ان تقسیموں کی بنا پر ہر منڈل اور ہر اشٹک میں جتنے سوکت پڑتے ہیں اون کی تعداد ذیل کے نقشہ سے معلوم ہوگی:

نمبر منڈل	تعداد سوکت جو اس منڈل میں ہیں	نمبر اشٹک	تعداد سوکت جو اس اشٹک میں ہیں
۱	۱۹۱	۱	۱۲۱
۲	۴۳	۲	۱۱۹
۳	۶۲	۳	۱۲۲
۴	۵۸	۴	۱۴۰
۵	۸۷	۵	۱۲۹
۶	۷۵	۶	۱۳۵
۷	۱۰۴	۷	۱۱۶
۸	۱۰۳	۸	۱۴۶
۹	۱۱۴		
۱۰	۱۹۱	میزان کل	۱۰۲۸
میزان کل	۱۰۲۸		

ہر ایک منڈل متعدد انوواکوں میں منقسم ہے۔ دسوں منڈلوں میں ۸۵ انوواک ہیں۔ لیکن چونکہ وید کے اکثر نسخوں میں سوکتوں کے نمبر منڈلوں کے حساب سے مسلسل دئیے ہیں اور ہر نئے انوواک سے نیا نمبر شروع نہیں کیا ہے۔ اس لئے حوالہ دیتے وقت اکثر انوواک کو حذف کر دیتے ہیں۔ اور فقط منڈل۔ سوکت اور منتر کے نمبر حوالہ میں دیدیتے ہیں۔ مثلاً گائتری کے مشہور منتر کا حوالہ دیں گے تو کہیں گے کہ وہ تیسرے منڈل کے سوکت ۶۲ کا دسواں منتر ہے۔ اکثر طریقہ حوالہ کا یہی ہے۔ لیکن کسی کسی ایڈیشن میں ہر نئے انوواک سے سوکتوں کا نمبر ازسرنو دیا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں گائتری کا حوالہ یوں دیا جائیگا کہ وہ منڈل ۳۔ انوواک ۵ کے نویں سوکت کا دسواں منتر ہے۔

اشٹکوں کی ضمنی تقسیم یوں ہے کہ ہر اشٹک آٹھ آٹھ ادھیاؤں میں منقسم ہے۔ پس کل رگ وید میں ۶۴ ادھیا ہوئے۔ اس تقسیم میں سوکت کا نام نہیں لیا جاتا۔ بلکہ ورگ کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ ورگ سوکت کے ایک حصہ کو کہتے ہیں جو زیادہ تر پانچ منتروں کا ہوتا ہے لیکن ورگ کے منتروں کی ٹھیک تعداد سوکت کے منتروں کی تعداد پر منحصر ہے۔ مثلاً اگر کسی سوکت میں ۱۵ منتر ہیں تو اس سوکت میں تین ورگ پانچ پانچ منتروں کے ہونگے۔ جس سوکت میں ۲۰ منتر ہیں اس میں چار ورگ ہونگے۔ جس سوکت میں سترہ منتر ہونگے اوس میں تین ورگ بنینگے دو ورگ پانچ پانچ منتروں کے اور ایک سات منتروں کا۔ اسی طرح جس سوکت میں چھ منتر ہونگے وہ ایک ورگ چھ منتروں کا مانا جائیگا۔ وقس علیٰ ہذا۔ چونسٹھوں ادھیاؤں میں ورگوں کی تعداد دو ہزار چوبیس ہے۔

اشٹکی تقسیم کے اعتبار سے اگر گائتری منتر کا حوالہ دینگے تو کہیں گے کہ وہ اشٹک ۳۔ ادھیائے ۴ ورگ ۱۰ کا پانچواں منتر ہے۔ لیکن اشٹکوں کے اعتبار سے رگ وید کے منتروں کا حوالہ دینے کا رواج بہت کم ہوگیا ہے۔ اس مقام پر طالب علم کو رگ وید کے متعلق حسب ذیل باتیں بھی جاننی چاہئیں۔

اول یہ کہ رگ وید کے پہلے اور دسویں منڈل میں سوکتوں کی تعداد برابر ہے اور یہ رگ وید کے سب سے بڑے منڈل ہیں۔ علمائے محققین کے نزدیک یہ دونوں منڈل الحاقی ہیں یعنی بعد میں رگ وید میں شامل کئے گئے ہیں۔ خاصکر دسواں منڈل اتھروید سے بہت کچھ ملتا جلتا ہے جو بعد کے زمانہ کی تصنیف ہے۔

دوم یہ کہ منڈل ۲ سے منڈل ۷ تک یہ چھ کتابیں خاندانی ہیں۔ یعنی ان میں سے ہر ایک منڈل کے رشی ایک جداگانہ خاندان کے افراد ہیں۔ اور ہر منڈل کا پہلا انوواک اگنی دیوتا کی تعریف میں اور دوسرا انوواک اندر دیوتا کی تعریف میں ہے۔ دوسرے منڈل کے رشی گرتسماد وغیرہ بھرگو خاندان کے افراد ہیں۔ تیسرے منڈل کے رشی وشوامتر اور ان کے خاندان والے ہیں۔ چوتھے منڈل کے رشی وام دیو کے خاندان سے ہیں۔ پانچویں کے اتری۔ چھٹے کے بھرادواج اور ساتویں منڈل کے رشی بشسٹھ خاندان کے افراد ہیں۔ علمائے فرنگ کا خیال ہے کہ قدیم ترین زمانہ میں رگ وید میں یہی چھ منڈل تھے۔ ان چھ خاندانوں کے وارثین نے آپس میں متحد ہوکر اپنے اپنے مجموعوں کو یکجا کرلیا تھا۔

سوم یہ کہ نواں منڈل پورا کا پورا سوم دیوتا کی تعریف میں ہے۔ مضمون کی یہ یکتائی کسی اور منڈل میں نہیں پائی جاتی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ قدیم آریہ سوم نوشی کے بے حد شائق تھے اور ان کے جشن ہوا کرتے تھے اس لئے چھؤں خاندان کے وارثین نے اپنے مجموعوں سے سوم کی تعریف کے گیت نکال کر ایک نیا مجموعہ نویں منڈل کا بنالیا ہوگا۔ سام وید زیادہ تر اسی نویں منڈل سے ماخوذ ہے۔

چہارم یہ کہ آٹھواں منڈل بعض امور میں خاندانی کتابوں سے ملتا ہے اور بعض امور میں نہیں ملتا اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ ایسا کیوں ہے۔ وجہ مماثلت یہ ہے کہ اس منڈل کے رشی بھی زیادہ تر ایک ہی خاندان یعنی خاندان کانو کے ہیں۔ اور مخالفت کے وجوہ میں سے ایک یہ ہے کہ اس منڈل کا آغاز بجائے اگنی کے اندر دیوتا کی تعریف سے ہوتا ہے۔

کیا خیال رکھتی ہے؟ یا جدید انقلابات میں ہمارے مدارس کا کیا حشر ہوگا؟

لیکن اندریں حالات کیا ہمارا یہی فرض ہے کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر منتظر فردا بیٹھے رہیں اور انا لہ لحافظون کی آڑ لے کر موجودہ مسلک میں سرمو فرق نہ آنے دیں۔ بے شک قادر قیوم اپنے دین کا حافظ و ناصر ہے مگر کچھ خدمت تو اس نے اپنے بندوں کے ذمہ بھی لگا رکھی ہے۔ جس کے لئے اسلاف کرام بڑی بڑی قربانیاں کر چکے ہیں۔ اس وقت انقلاب انگیز حالات و واقعات حضرات علمائے کرام کو ببانگ دہل چیلنج دے رہے ہیں کہ اگر جرأت و ہمت، مردانگی، اخلاص، ایثار باقی ہے تو میدان عمل میں مردانہ وار قدم رنجہ فرما کر فتح و شکست کی قسمت آزمائی فرمائیے۔

محترم حضرات! یہ بالکل صحیح ہے کہ خطرناک حالات شواہد کے ہوتے ہوئے مدارس عربیہ کی اصلاح و تنظیم اور ترقی و بقا کے لئے منتظمین و معاونین مدارس نے اگر آج بروقت کروٹ نہ بدلی اور فوری عملی تدابیر اختیار نہ کی گئی تو یقیناً ہندوستان کے طول و عرض میں مدارس عربیہ کا مستقبل نہائت ہی خطرناک ہوگا۔ اس وقت مدارس عربیہ کو جو کچھ ضعف پہنچ رہا ہے یا پہنچنے کا شدید خطرہ ہے یہ محض موجودہ نصاب تعلیم کا اثر ہے اور چنداں کوئی وجہ نہیں یعنی نصاب کا وہ حصہ جو ضروریات دین علوم و فنون خادمہ سے زائد حصہ جسے معقول و فلسفہ یونان سے یاد کیا جاتا ہے یہ مدارس عربیہ کے لئے مرض متعدی ہے اور نوجوان طلبہ کے لئے مہلک ثابت ہوا ہے۔ مجھے علم ہے کہ بہت سے حضرات اس نام نہاد معقول اور یونان کے فرسودہ فلسفہ کے غیر ضروری ہونے کی معترف ہیں لیکن اس کے باوجود اسکو نصاب سے خارج کر دینے کی جرأت صرف اس لئے نہیں کرسکتے کہ دوسرے معاصر فاضل ہیں کم عقل تصور کریں گے بس اسی دیکھا دیکھی میں یونان کا جوا ہماری گردنوں میں پڑا ہے اور اس بات پر توجہ نہیں ہو رہی ہے کہ اس سلسلے میں مسلمانوں کی نسل کشی ہو رہی ہے اور قوم کا سرمایہ برباد ہو رہا ہے۔ کیا یہ عند اللہ قابل مواخذہ بات نہیں ہے کہ مسلمان بچوں کے بہترین دل و دماغ جو تفقہ فی الدین اسلامی تاریخ کے جاننے اور ضروریات زندگی پر صرف ہونے چاہئیں تھے وہ یونانیوں کے کار از رفتہ تخیلات و توہمات پر ضائع کئے جاتے ہیں اور قوم کا وہ پیسہ جو اسلامی تعلیمات اور کارآمد علمی و عملی تحقیقات پر خرچ ہونا چاہئے تھا وہ ایک غیر ضروری اور غیر مفید مضمون پر صرف ہو رہا ہے۔ الحاصل نصاب کی یہ خالی ہزار کمزوری کی جڑ ہے زائد از ضرورت معقول و فلسفہ کے اس گورکھ دھندا کی وجہ سے کئی ضروری سے ضروری مضامین کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ بلکہ کئی لوگ سلسلے تعلیمات میں سے اس دقیانوسی الجھنوں کو معراج علم اور سرمایہ حیات تصور کر کے محو رہ جاتے ہیں اور اسلام کی کسی عملی ضرورت میں کام نہیں آسکتے۔ فلسفیانہ تخیلات میں ان کے دماغ ماؤف دل مردہ اور اعضاء معطل معلوم ہوتے ہیں عملی زندگی کے کسی شعبہ میں وہ کوئی نمایاں حصہ نہیں لے سکتے۔ یہ کس قدر مقام حیرت ہے کہ دنیا کہاں سے کہاں نکل گئی حالات و ضروریات ہزار کروٹیں بدل چکے لیکن ہمارے عربی مدارس میدان جہد و جہد میں ایک انچ بھی آگے نہ بڑھ سکے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موجودہ نصاب نوجوان طلبہ کا قیمتی وقت ایک بوسیدہ موضوع پر جو بالفعل دینی و دنیوی ضروریات میں غیر مفید ہے کافی خرچ کر کے ضروریات و مقتضیات زمانہ کے موافق اسلامی خدمات بجا لانے اور ضروریات زندگی بسر کرنے کی صلاحیت و قابلیت نہیں پیدا کرسکتا۔ مدارس عربیہ کے بے شمار فارغ التحصیل لڑکے ایسے ملیں گے جو اپنے دستخط تک نہیں کرسکتے وقت کے کسی ضروری سے ضروری سیاسی مذہبی معاشرتی معاملہ پر محققانہ طور پر نقد و تبصرہ نہیں کرسکتے۔ اندریں حالات غور کیا جائے کہ کیا ایسی جماعت سینکڑوں یا ہزاروں کی تعداد میں بھی ہر سال تیار ہو تو اسلام یا مسلمان کو کوئی معتد بہ فائدہ پہنچا سکتی ہے؟

بدیں وجہ تمام درد ملت رکھنے والے حضرات علمائے کرام اور رہنمایان قوم سے نہائت ہی دردمندانہ استغاثہ ہے کہ خدارا ناموس اسلام کی خاطر اپنے تمام فروعی اختلافات کو مٹا کر ہندوستان میں مدارس عربیہ اسلامیہ کے تحفظ و بقا اور ترقی کے لئے فوراً ایک مجلس مقرر فرمائیں۔ جس میں چند شرقی اور مغربی علوم کے ماہر و متبحر علماء اسلام منتخب ہوں جو دینی و علمی ضروریات میں ضروریات وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے مدارس عربیہ کا بہترین نصاب تعلیم مرتب فرما کر بصورت رپورٹ شائع فرمائیں تاکہ تمام مدارس ہندوستان کا واحد نصاب تعلیم ہو اور نصاب میں اسلامی علوم و فنون کے ساتھ ساتھ ضروریات حاضرہ کا پورا پورا خیال رکھا جائے تاکہ فارغ شدہ طلبہ میں اسلامی روشنی و قابلیت سے حالات حاضرہ و ضروریات وقت پر صحیح ضابطہ و کنٹرول رکھنے اور مسلمانوں کے ہر معاملہ مذہبی، سیاسی، اقتصادی میں رہنمائی کرنے کی پوری پوری صلاحیت پیدا ہو سکے۔ تمام اسلامی جرائد و رسائل کے حضرات مالکان و مدیر صاحبان سے التماس ہے کہ از راہ ہمدردی ملت اس دردمندانہ مضمون کو اپنے قیمتی صفحات میں نقل فرما کر اس پر مجاہدانہ قلم اٹھائیں اور مدارس عربیہ کے اصلاح و استحکام کے لئے بہترین اسکیم پیش فرمائیے۔

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم
کہ نہ آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

سفر نامہ حجاز از قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم

اس کتاب میں سفر حج کے متعلق تمام معلومات درج کی گئی ہیں جو اور کسی کتاب میں نہیں۔ عازمین حج کو اس کا پاس رکھنا ضروری ہے۔ قیمت ۸؍ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

کے ساتھ تمہاری طرف اشارہ کرکے تمہیں جھڑک دیا ہے میں نے غلطی کی ہے۔ مجھے معاف کیجئے۔

اللہ اللہ ایک ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کے جذبات کا بھی کس قدر خیال ہوتا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر بازار میں جاتے اور لوگوں کا بوجھ اٹھالیتے۔ بھولے بھٹکوں کی رہنمائی فرماتے اور عام لوگوں کے مفت میں کام کردیتے۔ اگر کسی کی کوئی چیز گرجاتی تو اُٹھاکر مالک کو دیدیتے اور یہ آیت آپ کے وردِ زبان ہوتی۔

تلك الدار الاخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض ولا فسادا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مداین کے گورنر تھے اور حالت یہ تھی کہ ایک دفعہ ایک آدمی نے بازار میں مزدور سمجھ کر آپ کے کندھوں پر بوجھ لاد دیا اور کہا لے چلو۔ راستہ میں اسے معلوم ہوا کہ یہ تو شہر کے گورنر ہیں بہت نادم ہوکر معافی کا خواستگار ہوا۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ بھائی اب یہ بوجھ تمہارے گھر پہنچا کر ہی آؤں گا۔ یہ تھی حالت حالت اُن لوگوں کی جو قرآنی تعلیم اخفض جناحك للمؤمنين کے عین نمونے تھے۔

ہندوستان میں بھی ایک دور ایسا آیا کہ خدا تعالیٰ نے عوام الناس کی ہدایت کے لئے ویسے ہی مخلصین کی ایک جماعت کو یہاں بھیجدیا۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے افراد حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جن کی روحانی برکات اور فیوضات نے دور دور اثر کیا۔ وہ خود ایسے مجسم تواضع اور احسان تھے کہ حیرت ہوتی ہے کہ وہ کیا تھے اور اب ہم کیا ہیں کہ آپس کی رقابتوں نے حسد اور عداوتوں نے ہمیں نڈھال کررکھا ہے۔ وہی دہلی جہاں یہ حال تھا کہ پنجاب کے بزرگ مولویوں میں سے ایک صاحب ذکر کرتے ہیں کہ میں حضرت میاں صاحب کے پاس تحصیل علم حدیث کی خاطر دہلی گیا۔ بستر اور کچھ سامان میرے پاس تھا سٹیشن پر ایک سادہ اور صوفی منش آدمی کو دیکھ کر پوچھا بھائی سید نذیر حسین صاحب قبلہ کی مسجد کس طرف ہے۔ اس شخص نے میرا بستر اور بوجھ وغیرہ اٹھالیا اور کہا آؤ میرے ساتھ۔ چنانچہ مسجد میں پہنچا کر اور میرا سامان بحفاظت رکھ کر وہ شخص چلا گیا۔ صبح سویرے جو دیکھتا ہوں کہ جو شخص جماعت طلباء کے درمیان بیٹھ کر درس حدیث دے رہا ہے وہی شخص ہے جس نے کل میرا بستر اٹھایا تھا۔ یعنی سید صاحب وہی ہیں۔ نادم ہوا اور معذرت چاہی۔ لیکن آپ نے نرمی سے فرمایا کہ مسافرین کی خدمت ایک عبادت ہے۔

اللہ اللہ یہ تھی اُن لوگوں کی حالت۔ اب اسی دہلی میں جاکر دیکھئے کہ عجیب انقلاب نظر آئیگا۔ بعض علماء نے تو اپنی مسجدوں اور اپنے ماحول اور حواریوں کو اپنی ایک جاگیر سمجھ رکھا ہے۔ کیا مجال کہ کوئی دوسرا اُن کے سامنے بات بھی کرے۔ ہر ایک نفسی نفسی پکار رہا ہے۔ کسی سے ہمدردی نہیں، کسی سے سروکار نہیں۔ تحسبهم جميعا وقلوبهم شتّى کی صدا جماعت اہلحدیث کے مرکز سے گونج رہی ہے۔ علماء کا باہمی شقاق و نفاق، عوام الناس کا باہمی بغض و عداوت، ایک کی دوسرے سے بیگانگی ایک صاحب دل مسافر و زائر کو آٹھ آٹھ آنسو رلاتا ہے اور وہ صدر کے سفید ریش معمر بزرگوں کو دیکھ دیکھ کر پھاٹک حبش خان کی مختصر سی مسجد پر حسرت بھری نظر دوڑا کر اُن کوچوں اور گلیوں میں پھر پھر کر دل ہی دل میں تلك آثارنا تدل علينا۔ فاسئلوا حالا تنا عن الاطلال کہتا ہوا بصد حیرت و حسرت چلا جاتا ہے۔ ویسے تو شہر دہلی کی جگہ جگہ مقام عبرت ہے اور وہاں کا ایک ایک کھنڈر دیکھ کر منہ سے نکلتا ہے

سلام عليكما اهل الزمن الاولى وهين مواجع۔ لیکن جماعت اہلحدیث کی شان جن لوگوں نے آج سے چالیس پچاس سال قبل دیکھی تھی وہ موجودہ تفرقہ کو دیکھ کر کلیجہ پکڑ لیتا ہے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کی حقیقت کی طرف رہنمائی فرمائے اور سب بھائی خود غرضیوں اور انانیت کو چھوڑ کر ایک دوسرے کے جذبات و احساسات کا احترام کریں۔ معاملات میں تعلیم نبوی کا نمونہ ہوں اور باتوں کی بجائے اتباع سنت رسول اللہ میں عملی نمونہ پیش کریں۔ والسلام!

موجودہ نصاب تعلیم میں اہم ترمیم کی ضرورت

متولیان مدارس عربیہ اور اکابر ملت متوجہ ہوں

از قلم مولوی محمد ابوالخیر صاحب رحمانی پرتاب گڈھی
مدرس مدرسہ ضیاء العلوم مئو ائمہ۔ الہ آباد

عزیزان ملت! موجودہ تعلیم جو ہمارے مدارس عربیہ میں دی جارہی ہے اس میں کس قدر تبدیلی اور ترمیم کی ضرورت ہے؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قائد جماعت اہلحدیث حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب عرصہ سے اس بات پر زور دے رہے ہیں لیکن زعمائے ملت و مالکان مدارس عربیہ فاتح قادیان کی آواز پر ابھی تک متوجہ نظر نہیں آرہے ہیں۔ حالانکہ اس چیز کی سخت ضرورت ہے۔ رسالہ قائد مراد آباد میں ایک مضمون نکلا ہے جس سے فاضل محترم کی آواز کی اہمیت کا بخوبی طور پر اندازہ کیا جاسکتا ہے اُس کا کچھ حصہ اقتباسا درج کیا جاتا۔

"مدارس عربیہ کا خطرناک مستقبل"

دن بدن دنیا کے رجحانات ہمارے مدارس کے خلاف اس لئے صف آرا ہو رہے ہیں کہ ہمارے مدارس میں دنیا کے حالات و ضروریات کے مطابق تعلیمی انتظام نہیں کیا جاتا۔ حضرات! کبھی آپ نے اپنے ماحول سے باہر کے حالات واقعات کے مطالعہ کرنے کی تکلیف بھی فرمائی ہے کہ دنیا مدارس عربیہ کے متعلق

فتاویٰ

تعاقب } جناب نے اپنے موقر اخبار مجریہ ۳۰ جمادی الاول سنہ رواں میں سوال ۱۰۸ کے جواب میں فرمایا ہے کہ "ایسی حالت میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ ادا کر دینا کافی ہے" جامع ترمذی اور صحیح بخاری وغیرہ میں ہے :- عن سالم عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سن فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا العشور وفیما سقی بالنضح نصف العشر (ترمذی باب الصدقۃ فیما یسقی بالانہار وغیرھا) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیداوار میں جسکو آسمان (کی بارش) اور چشمہ پٹائے یا وہ زمین تری والی ہو (جس کے پٹانے کی ضرورت نہ ہو) اس میں دسواں حصہ مقرر فرمایا ہے۔ اور جس کو اونٹ وغیرہ کے ذریعے ... اس حدیث سے اور اس کے ماسوا دوسری صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جو غلہ آسمانی یا نہر وغیرہ کے پانی سے پیدا ہو اس میں دسواں حصہ فرض ہے۔ یہی مذہب تمام محدثین کا ہے۔ زمین کے خراجی ہونے سے عُشر میں تخفیف نہیں ہو سکتی۔ ہمارے استاذ مکرم حضرت علامۂ زماں مولانا عبد الرحمٰن صاحب مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح ترمذی میں یہی مسلک اختیار فرمایا ہے۔ نیز آپ نے اپنے دیگر فتاویٰ قلمیہ اور مطبوعہ میں اسی کو حق وصواب فرمایا ہے۔ دیکھئے فتاویٰ نذیریہ۔ اور خاکسار کے پاس موصوف کا ایک قلمی فتویٰ بھی موجود ہے۔ آپ نے شرح ترمذی میں عُشر کے علی الاطلاق بلا تخصیص واجب ہونے پر منجملہ اور دلائل کے دو اثر بیان فرماتے ہیں۔ پہلا اثر حضرت عمر بن عبد العزیز سے عمرو بن میمون نے پوچھا کہ مسلمان کے قبضہ میں خراجی زمین ہے اور اس سے مالِ زکوٰۃ (یعنی عشر) طلب کیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے ذمہ خراج ہے تو عمر بن عبد العزیز نے جواب دیا کہ الخراج علی الارض والعشر علی الحب۔ یعنی خراج (مالگذاری) زمین پر ہے اور عشر پیداوار پر ہے۔" دوسرا اثر امام زہری" سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اور آپ کے بعد مسلمان لوگ برابر زمین کا معاملہ کرتے اس کو کرایہ پر (یعنی مالیہ کے عوض) لیتے اور اس کی زکوٰۃ اس کی پیداوار سے ادا کرتے رہے "لم یزل المسلمون علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبعدہ یعاملون علی الارض ویستکرونھا ویؤدون الزکوٰۃ مما یخرج منھا"

پس اس حدیث مذکور اور ہر دو اثر مزبور سے صاف نکلتا ہے کہ زمین سے جو غلہ بلا مؤنت اور خرچ کے پیدا ہو اس میں دسواں حصہ فرض ہے اور بیسواں حصہ کافی نہ ہوگا۔ لہٰذا آنجناب سے مودبانہ عرض ہے کہ اپنے جواب پر نظر ثانی فرما کر محقق ومدلل جواب سے بذریعہ اخبار مسرور وممنون فرمائیں۔

(خاکسار ابو الطیب عبد الصمد مبارکپوری عفی عنہ)

جواب | متعاقب کا یہ فقرہ "جو غلہ بلا مؤنت اور خرچ کے پیدا ہو اس میں عشر ہے" اپنے معنے میں بالکل صحیح ہے۔ مگر اس سے پہلے جس صورت میں آپ نے نصف عشر خود تسلیم فرمایا ہے اس کو مؤنت پر مبنی آپ بھی مانتے ہیں۔ اب یہاں فقہ الحدیث کی بنا پر دیکھنا ہے کہ پانی کنوئیں سے نکالنے کی جو مؤنت (خرچ) ملحوظ رکھی گئی ہے تو نہری آبیانہ کو نظر انداز [illegible] طرح کر سکتے ہیں۔ کیا یہ مؤنت نہیں ہے۔ یقیناً ہے۔ شریعت کے احکام میں غور وتدبر کرنا چاہیئے خصوصاً ان مسائل میں جو نظام حکومت کے متعلق ہوں۔ کامل غور سے کام لینا چاہیئے۔ مؤنت آبیانہ نہری کے علاوہ مؤنت مالگذاری بھی قابل لحاظ ہے۔ ہم اسکو بھی نظر انداز نہیں کر سکتا کیونکہ یہ بھی زمینداروں کی خود ساختہ مؤنت نہیں بلکہ جبریہ مؤنت ہے۔ جو کسی طرح نظر انداز نہیں ہو سکتی۔ پس آپ آیات واحادیث پر [illegible] دماغ سے تدبر کیا کریں۔ یہ محض بے دلیل قیاس نہیں ہے بلکہ اس کی بنا بھی ملتی ہے چنانچہ آپ نے بھی چاہی مؤنت کی وجہ سے عشر تسلیم کیا اور کرنا چاہیئے۔ فافہم وتدبر۔

س ۱۵۹ } حیدرآباد (سندھ) میں شیعہ جماعت سے اس آیت پر بحث چھڑی ہے قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَ ادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ کا مطلب وہ یہ لیتے ہیں کہ جس طرح آدمی پیدا ہوتا ہے اور جس طرح مرتا ہے۔ پیدا ہونے اور مرنے کے وقت آدمی کے ہاتھ کھلے ہوتے ہیں۔ چنانچہ عبادت یعنی نماز ہاتھ چھوڑ کر پڑھنی قرآن سے ثابت ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

(ایک از خریدار اہلحدیث)

ج ۱۵۹ } آیت کریمہ میں بدأکم سے مراد بنی آدم کی دنیوی پیدائش اور تعودون سے مراد حشر کی پیدائش ہے۔ معنی اتنے حصے کے یہ ہیں کہ خدا نے جس طرح تم کو دنیا میں پیدا کیا حشر میں بھی پیدا کرے گا۔ چونکہ مشرکین عرب حشر کے منکر تھے۔ اس لئے ان کے لئے حشر کی پیدائش کو دنیاوی پیدائش سے تشبیہ دے کر سمجھایا۔ اس قسم کی تشبیہات قرآن کریم میں کثرت سے ہیں۔ آیت ماسبق سے اس کا تعلق یہ ہے کہ خدا کی عبادت کرو اور مخلصانہ طریق سے دعا مانگا کرو۔ کیونکہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ اس کے سامنے پیش ہونگے اسوقت یہ دعا تمہیں کام دیگی۔ مقام غور یہ ہے کہ بدأ اور تعودون جن حالتوں کے متعلق ہیں ان دونوں حالتوں میں انسان پر نماز فرض نہیں نہ ولادت کے وقت نہ حشر کے وقت۔ جب نماز ہی فرض نہیں تو ہیئت نماز کا کیا ذکر۔

لطیفہ جوابیہ | اگر ہاتھ چھوڑنے یا باندھنے کا مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے تو برہنہ پھرنے کا بھی ثابت ہوگا۔ تاکہ ننگے مادر زاد کا مسئلہ بھی صاف ہوجائے۔ افسوس ہے کہ قرآن مجید سے مسلمان وہ برتاؤ کرتے ہیں جو ماننے والوں کی شان سے بعید ہے اور ایسا برتاؤ غیر بھی کرتے ہوئے شرماتے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فتاوی نذیریہ، حضرت [illegible] محدث دہلوی (۹۹۳) [illegible]

احکام رمضان المبارک

(از قلم حافظ عبد اللہ صاحب۔ فلور مل کرنول)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ

(ترجمہ) تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تمہارے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا یہ صرف اس لئے کہ تم پرہیزگار بن جاؤ روزے گنتی کے دن ہیں۔ پس جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو پس گنتی ہے اور دنوں سے۔

بعض صحابہ کہتے ہیں کہ زمانہ نوح علیہ السلام سے اب تک یہی قاعدہ تھا کہ ہر مہینے میں تین روزے ہوتے اللہ تعالیٰ نے وہ حکم روزہ رمضان پر اٹھا دیا

صوم کے معنے مطلق رک رہنے کے ہیں اور شرع میں کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے کے ہیں صبح صادق سے غروب آفتاب تک۔

بھائیو! روزے پہلی امتوں پر بھی فرض تھے صرف اسی امت پر ہی فرض نہیں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والحج وصوم رمضان۔ اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔ (۱) گواہی دینا اقرار کرنا کہ اللہ رب العزت کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ (۲) نماز پڑھنا ٹھیک وقت پر۔ (۳) زکوۃ دینا (جبکہ مال نصاب زکوۃ تک پہنچے اور اس پر ایک سال کامل گزر جائے۔ اگر سال کے اندر ہی زکوۃ ادا کی گئی تو کچھ مضائقہ نہیں) (۴) حج کرنا بیت اللہ کا (جبکہ زادراہ کی استطاعت رکھتا ہو) (۵) ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

غرض اسلام کے پانچ ارکان میں سے روزہ بھی ایک رکن ہے۔ اس ماہ صیام کے روزے ہر مسلمان مرد، عورت، عاقل، بالغ پر فرض ہیں اللہ رب العزت فرماتا ہے:۔

فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ

(ترجمہ) پس جو کوئی اس مہینے میں زندہ موجود رہے چاہئے کہ وہ ضرور روزہ رکھے۔ منکر، غافل، تارک بلاعذر، بدکار۔ کیونکہ روزہ اسلام کا ایک رکن ہے۔ سبحان اللہ! مالک حقیقی کیسی تسکین و دلاسے کے ساتھ روزہ کا حکم فرماتا ہے۔

(۱) پہلی امتوں پر بھی روزہ فرض کرنے کا ذکر کیا۔ اس کا سبب یہ کہ جب کوئی تکلیف انسان کو عام ہو جائے تو طبیعت سے اس کا بوجھ اتر جاتا ہے اور اس میں واقع ہو کر انسان گھبراتا نہیں۔ چونکہ روزے کی برداشت مشکل تھی اس لئے پہلے لوگوں کا حال سنا کر تسلی دیدی کہ یہ تکلیف صرف تم کو ہی نہیں دی گئی بلکہ تم سے پہلے لوگوں کو بھی روزے کا حکم تھا۔

(۲) مالک حقیقی مسلمانوں کو مخاطب کرتا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ اے اللہ و رسول پر ایمان لانے والو! اپنے سچے دل سے خدا کو واحد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی جاننے والو! جب تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو آؤ احکام الٰہی کو دل و جان سے قبول کر کے بجا لاؤ۔ اگر تمہارا نفس اپنی پیروی کروانا چاہتا ہے تو تم اسکے دشمن بن جاؤ اور خدائے برتر سے یا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ (اے دلوں کے الٹ پلٹ کرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ) کہتے ہوئے مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا (جو کچھ تم کو رسول دے پس اسکو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو) پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ مسلمانو! درحقیقت ہم کو یہی کرنا لازم ہے جبکہ ہم مومن ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔

(۳) جس کام میں انسان کو فائدہ نظر نہ آوے تو اس کام کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کی طرف رغبت ہی نہیں کرتا۔ اگر کوئی رغبت دلائے تو صاف کہہ دیتا ہے کہ اس میں باوجود تکلیف و محنت کے سراسر نقصان ہے فائدہ کچھ نہیں اس لئے مجھے اس کام سے نفرت ہو چکی ہے۔ لیکن مالک حقیقی نے لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ کہہ کر اپنے بندوں کو خوش کر دیا کہ روزہ رکھنے سے متقی بن جاؤ گے پرہیزگار ہو جاؤ گے مقام تقویٰ حاصل ہو جائیگا جو اشرف المخلوقات کے لئے ایک بلند رتبہ ہے۔ دنیا میں برائیوں سے بچ جاؤ گے اور آخرت میں عذاب سے نجات پاؤ گے

(۴) پروردگار نے انسان میں نفسانی خواہشات کا جذبہ و غلبہ بھی ودیعت فرمایا ہے لہذا جب اسکو ایک زمانہ دراز تک کھانے پینے اور جماع سے روکا جاوے تو نہایت ہی مشکل ہے مگر یہاں بھی رب العزت نے اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ سے طبیعت میں سے وہم دور کر دیا اور سنا دیا کہ ہمیشہ کے لئے نہیں بلکہ چند دن تک اس کی تعمیل منظور ہے۔ سبحان اللہ! کیسی تعلیم ہے کیا پیارا طرز بیان ہے

(۵) روزے کا فائدہ صرف تقویٰ فرمایا۔ حالانکہ بہت سے جسمانی فائدے بھی ہیں لیکن صرف روحانی فائدے کو مدنظر رکھا جسمانی فائدوں کی طرف توجہ نہیں کرائی۔ کیونکہ اصلاح روح زیادہ قابل لحاظ ہے۔ (۶) بیمار اور مسافر کو روزے کی حالت میں بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے ان کے لئے رمضان شریف میں مہلت دیدی۔ جب بیمار تندرست ہو جائے اور

ملکی مطلع

کیا دنیا میں امن قائم رہیگا؟

(شائد)

ڈاکٹر اقبال مرحوم کا ایک شعر ہے جو انہوں نے دول یورپ کی مجلس (جمعیتہ الاقوام) کے حق میں فرمایا تھا۔ اس وقت اس کے اصلی معنی نہیں سمجھے گئے۔ بلکہ عام طور پر اُسے ایک مذاق سمجھا گیا تھا۔ وہ شعر یہ ہے ؎

جز ازیں بیش ندانم کہ کفن دزدے چند
بہر تقسیم قبور انجمنے ساختہ اند

یعنی دول یورپ کی حقیقت اس سے زیادہ نہیں ہے کہ کفن چوروں نے قبروں کو تقسیم کرنے کے لئے ایک انجمن بنا رکھی ہے۔ آج اس شعر کے معنے خوب سمجھ میں آگئے ہیں۔ گذشتہ جنگ کے خاتمے پر اسی جمعیتہ نے قبروں (مفتوحہ ممالک) کی تقسیم یوں کی تھی کہ کچھ علاقہ ایک سلطنت کا اور کچھ کسی دوسری کا لے کر بقول حلوائی کی دوکان باباجی کا فاتحہ۔ چھوٹی چھوٹی آزاد سلطنتیں بنا دی تھیں۔ انہی میں سے ایک سلطنت چیکوسلواکیہ ہے جس کو جرمنی، پولینڈ اور ہنگری کا تھوڑا تھوڑا علاقہ دیکر کسی خاص غرض کے لئے مضبوط کیا گیا۔ غیور جرمن قوم نے لگاتار بیس سال تک محنت کرنے سے جو ترقی کی ہے اس کا نتیجہ دنیا کے سامنے آگیا۔ وہی جرمن قوم جس کے علاقے چھیننے کے علاوہ اسکے جنگی بیڑے کو تباہ کیا گیا اور حکم دیا گیا کہ ایک لاکھ سے زیادہ فوج نہ رکھے۔ وہ بھی صرف اندرون ملک کی حفاظت کیلئے۔ مگر وہ غیور قوم ایسے حکموں کی پرواہ کیسے کرتی۔ اس نے ہوش سنبھالتے ہی تیور بدلنے شروع کر دیئے سب سے پہلے سار اور رائن لینڈ کے علاقوں پر (جو فرانس اور جرمنی کے درمیان ہیں) قبضہ کرلیا انگلستان اور فرانس نے بہتیرے تیور بدلے مگر اس نے کچھ پرواہ نہیں کی۔ اسکے بعد آسٹریا کو جرمن سلطنت سے ملحق کرکے اس کا مستقل وجود ختم کر دیا اس پر بھی بہت سی چہ میگوئیاں ہوئیں۔ مگر پنجابی زبان کا سنہرا مقولہ ہمیشہ صادق آتا ہے۔

"زور آور دا ستیں وینہہ سَو"

یعنی طاقت ور آدمی کا سینکڑہ سات بیسوں (۱۴۰) کا ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ زور آور آدمی بجائے ایک سو کے ایک سو چالیس وصول کرتا ہے۔

یہ مقولہ شروع دنیا سے آج تک برابر اپنی صداقت دکھاتا رہا ہے۔ جس کو انگریزی میں مائیٹ از رائیٹ (Might is Right) کہتے ہیں اور اُردو میں جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔

جرمن قوم جب اتنے تیکھے تھا چکی تو اس کا لازمی نتیجہ وہی ہوا جو ہونا تھا یعنی اور طاقت ور ہوگئی۔ اس لئے اس نے چیکوسلواکیہ کے ان حصوں کو طلب کیا [illegible] جہاں جرمن قوم آباد ہے۔ مگر [illegible] دراز کرکے طلب نہیں کیا بلکہ ڈنڈے کے زور سے کیا کہ ہمارا علاقہ ذرا چھوڑ دو ورنہ یکم اکتوبر کو یہ ڈنڈا تم پر برسایا جائیگا۔ یہاں پہنچ کر دنیا کی بے وفائی کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ یعنی وہ حکومتیں جنہوں نے چیکوسلواکیہ کو یہ علاقے دیکر طاقت ور بنایا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ تم پر کوئی حملہ کریگا تو ہم تمہاری مدد کرینگے۔ انہوں نے خود ہی نہایت شریفانہ بیوفائی سے جرمن کے مطالبات منظور کرکے چیکوسلواکیہ کو تقسیم کرا دیا۔ ہم "ہندوستان ٹائمز" دہلی کے اس فقرہ سے متفق نہیں ہیں کہ چیکوسلواکیہ کے دو بہترین دوستوں[1] نے اس سے غداری کی ہے کیونکہ یورپ کی اصطلاح میں غداری کوئی چیز نہیں بلکہ ان کا ہر فعل جو اپنی غرض پر مبنی ہو وفاداری ہی ہے خاص انہی پر دوستی سے مخصوص نہیں آج کل ساری دنیا کا یہی حال ہے۔

[1] غالباً برطانیہ اور فرانس کی طرف اشارہ ہے ۱۲ منہ

جرمن نے اپنا حصہ لے لیا اور پولینڈ نے اپنا۔ اس کے محافظوں نے بجائے اس کی امداد کرنے کی اس کی تقسیم پر دستخط کر دیئے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جرمن کی بڑھتی ہوئی طاقت کا مقابلہ مشکل نظر آتا تھا۔

عربی زبان میں ایک مشہور مقولہ ہے "در مع الدھر" جس کو اُردو زبان میں یوں ادا کیا گیا ہے۔ ع

چلو تم ادھر کو جدھر کی ہوا ہو

۱۹۱۸ء میں سیاسی فضا جرمن کے خلاف تھی اس لئے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اب ۱۹۳۸ء میں فضا اس کے موافق ہے تو اس کا ساتھ دیا گیا۔ یہی معنی ہیں مقولہ [illegible] کے۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیاوی حکومتیں کسی کی یار نہیں بلکہ اپنے مطلب کی یار ہیں۔ جس کام میں اپنا فائدہ دیکھتی ہیں وہ کر لیتی ہیں جس میں اپنا نقصان ہو وہ نہیں کرتیں۔ ان کے نزدیک کوئی وعدہ ہے نہ کوئی اس کا ایفا۔ استاد غالب مرحوم کا یہ شعر گویا انہی کے حق میں ہے ؎

تم ان کے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالب
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں

جرمن اور ترک ۱۹۱۸ء کے بعد جرمن قوم کی حالت بہت کمزور ہوگئی تھی اس کا شیرازہ بکھر گیا تھا بہ نسبت ان کے ترک طاقت ور تھے۔ اسی لئے انہوں نے اپنا مرکز قسطنطنیہ انگریزوں سے چھڑا لیا تھا۔ اس موقع پر جرمن سے ایک آواز آئی تھی کہ کاش ہم میں بھی کوئی مصطفٰے کمال پاشا ہوتا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ جرمن قوم اپنے عروج کو یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اخبارات میں یہ خبر بھی شائع ہوگئی ہے کہ جرمن کی باقی نوآبادیاں جو دول فاتحہ (برطانیہ وغیرہ) نے چھین کر اپنے قبضے میں لے رکھی ہیں چھ مہینے کے اندر اندر جرمن کو واپس کر دی جائیں گی۔ [illegible] جس کی تعلیم قرآن شریف نے مسلمانوں کو [illegible] وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً [illegible] مسلمانوں کی نکبت و ذلت، نفاق و شقاق دیکھ کر اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے دل شرماتا ہے۔ اور

(995)

متفرقات

اہلحدیث کے وی پی مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت ماہ ستمبر میں ختم تھی جو باوجود اطلاع دئیے جانے کے وصول نہ ہوئی تو حسب اعلان سابقہ پرچہ ان کے نام وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی کسی وجہ سے واپس آجائے تو وہ اخبار جاری رکھنا چاہتے ہوں تو از راہ نوازش قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد از جلد دفتر ہذا میں ارسال کردیں ورنہ مجبوراً اخبار بند کردیا جائیگا۔

نوٹ ہر ماہ ایک معقول رقم وی پی کے واپس آنے میں ضائع جاتی ہے۔ جس کا فائدہ نہ دفتر کو ہوتا ہے نہ خریدار کو۔ اس لئے ہر خریدار اگر وی پی طلب کرنے کی بجائے قیمت بذریعہ منی آرڈر (بعد وضع کمیشن (للعہ) منی آرڈر) ارسال کردیا کرے تو طرفین کو فائدہ رہے۔

۲۰۵۳- ۵۶۲۳- ۷۱۴۸- ۸۷۳۵۔ ۹۳۲۳- ۹۶۱۲- ۹۶۳۱- ۱۰۰۱۸- ۱۰۷۲۶ ۱۱۰۱۷- ۱۱۶۴۹- ۱۲۰۲۶- ۱۲۰۴۲- ۱۲۰۸۷- ۱۲۰۸۹- ۱۲۱۸۸- ۱۲۱۹۶- ۱۲۲۳۴- ۱۲۲۳۷- ۱۲۲۴۶- ۱۲۲۵۱- ۱۲۳۴۷-

قیمت اخبار ختم مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ اکتوبر میں ختم ہوجائے گی۔ لہذا بذریعہ اعلان ان حضرات کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر وہ ۳۱۔ اکتوبر تک حسب معمول قیمت اخبار ارسال کردینگے تو آئندہ اخبار بدستور جاری رہیگا۔ ورنہ سال نو کا پہلا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ اگر خریداری ہی سے انکار ہو یا مہلت درکار ہو تو اس صورت میں دفتر کو جلد از جلد اطلاع کردینی چاہئے تاکہ وی پی کے نقصان کا زیر بار نہ ہونا پڑے۔

۷۰- ۱۹۰- ۱۵۵۲- ۱۷۰۸- ۱۷۷۵- ۱۷۸۰- ۲۰۸۲- ۲۱۱۳- ۲۱۳۲- ۲۳۴۵- ۲۴۸۰- ۲۷۰۷- ۲۹۸۷- ۳۰۰۴- ۳۲۹۵- ۳۳۴۵- ۳۳۷۹- ۳۷۷۳- ۴۱۲۰- ۴۸۴۴ ۴۹۳۳- ۵۰۳۲- ۵۶۵۸- ۵۶۷۲- ۶۶۳۰- ۶۶۸۷- ۶۷۱۴- ۶۹۰۳- ۷۰۵۸- ۷۱۲۰- ۷۶۴۶- ۸۰۷۵- ۸۱۱۵- ۸۱۶۶- ۸۳۷۲- ۸۴۶۹- ۸۶۴۴- ۸۶۵۶- ۸۶۶۳- ۹۲۰۷- ۹۲۲۹- ۹۳۵۸۔ ۹۳۹۸- ۹۴۵۷- ۹۶۴۵- ۹۶۵۰- ۹۸۵۴- ۹۹۹۱- ۱۰۰۴۲- ۱۰۰۴۶- ۱۰۰۶۲- ۱۰۰۸۲- ۱۰۳۷۹- ۱۰۴۰۸- ۱۰۴۲۰- ۱۰۴۲۷- ۱۰۴۴۲- ۱۰۷۳۲- ۱۰۷۳۹- ۱۰۷۴۶- ۱۰۷۴۹- ۱۰۷۶۵- ۱۰۷۷۲- ۱۰۷۷۸- ۱۰۷۸۲- ۱۰۹۴۷- ۱۱۱۰۲- ۱۱۲۳۳- ۱۱۲۳۴- ۱۱۲۵۶- ۱۱۳۴۲ ۱۱۴۴۹- ۱۱۴۸۲- ۱۱۴۸۵- ۱۱۵۲۱- ۱۱۵۰۱- ۱۱۶۳۸- ۱۱۶۷۳- ۱۱۶۸۲- ۱۱۶۹۶- ۱۱۷۱۰- ۱۱۷۱۱- ۱۱۷۱۵- ۱۱۷۶۲- ۱۱۷۵۳- ۱۱۷۷۹- ۱۱۸۶۶- ۱۱۸۷۳- ۱۱۸۹۰- ۱۱۹۴۶- ۱۱۹۴۹- ۱۱۹۵۲- ۱۱۹۵۵- ۱۱۹۹۷- ۱۲۰۳۴- ۱۲۰۶۵- ۱۲۰۹۱- ۱۲۲۰۴- ۱۲۲۴۵- ۱۲۲۴۸- ۱۲۲۵۲- ۱۲۲۵۳- ۱۲۲۵۵- ۱۲۲۵۶- ۱۲۲۵۸- ۱۲۲۶۱- ۱۲۲۶۲- ۱۲۲۶۳- ۱۲۲۶۶- ۱۲۲۶۷- ۱۲۲۹۳- ۱۲۳۵۴- ۱۲۳۵۸- ۱۲۳۶۰- ۱۲۳۶۹- ۱۲۳۹۹- ۱۲۴۱۳-

غریب فنڈ سے مندرجہ ذیل اصحاب کے نام اخبار جاری ہے۔ ان کی میعاد بھی اکتوبر میں ختم ہوجائے گی۔ اگر ان کی طرف سے حسب قواعد غریب فنڈ داخلہ پیشگی وصول نہ ہوا تو شروع جلد سے ان کے نام اخبار بند کردیا جائیگا۔

۷۳۶۰- ۸۶۷۳- ۹۶۶۱- ۱۰۷۵۶-

۱۱۲۵۰- ۱۱۶۳۷- ۱۱۸۰۶- ۱۱۹۵۳- ۱۱۹۹۰-

مہلت ختم مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت ختم ہونے پر حسب خواہش ان کو ماہ اکتوبر تک مہلت دی گئی تھی۔ امید ہے کہ وہ یہ اطلاع پاتے ہی حسب وعدہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردینگے ورنہ ماہ اکتوبر کے بعد اخبار جاری نہیں رہیگا۔

۶۱۲۷- ۶۵۵۱- ۸۰۲۸- ۸۱۸۶- ۸۵۱۶- ۹۱۴۵- ۹۲۵۴- ۱۰۶۵۹- ۱۰۹۸۳- ۱۱۱۸۶- ۱۱۳۱۲- ۱۱۴۳۲- ۱۱۴۶۵- ۱۱۷۰۷- ۱۱۹۱۱- ۱۱۹۲۰- ۱۱۹۲۱- ۱۲۰۹۴- ۱۲۱۹۸- ۱۲۱۹۹- ۱۲۲۰۲- ۱۲۲۰۸- ۱۲۲۱۸- ۱۲۲۱۹- ۱۲۲۲۴- ۱۲۲۲۵- ۱۲۲۳۰- ۱۲۲۳۶- ۱۲۳۲۶- ۱۲۳۴۰- ۱۲۳۳۵-

انجمن اہلحدیث بریلی کے سالانہ جلسہ میں جو ۱۵- ۱۶- ۱۷- اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ مندرجہ ذیل علماء کرام اپنے مواعظ حسنہ سے حاضرین کو مستفیذ فرمائینگے۔ (۱) مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ (۲) مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ (۳) مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی۔ (۴) مولانا عبدالتواب صاحب علیگڈھی۔ (۵) مولانا عبیدالرحمن صاحب دہلوی۔ (۶) مولوی عبدالحنان صاحب دہلوی (۷) مولوی محمد حسین صاحب میرٹھی۔
شائقین توحید و سنت شریک جلسہ ہوکر ثواب حاصل کریں۔

مولانا عبدالتواب صاحب علیگڈھی جہاں کہیں ہوں اپنے پتہ سے جلد اطلاع دیں اور شریک جلسہ ضرور ہوں۔
راقم۔ عبدالحکیم سکرٹری انجمن اہلحدیث بریلی۔ یوپی

ضرورت مدرس انجمن ہذا کو اپنے اسلامیہ پرائمری سکول کے لئے ایک نارمل پاس یا جے وی یا ایس وی ٹرینڈ مدرس کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

سکرٹری انجمن اہلحدیث حافظ آباد
ضلع گوجرانوالہ

شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت۔ شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ نمونتہً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں۔

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عـللہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	عـ۱۲ـہ
زاد المعاد۔ ابن قیم سفید	ـہ۱۲ر	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	ـہ۱۲ر
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	ـہ۱۲ر	نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا	
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصہ تیار ہیں		ملا علی مصری	ـہ۶ر
قیمت فی حصہ	ـہ۲ر	تفسیر فتح القدیر شوکانی	ـعـہ

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اردو بازار جامع مسجد دھلی

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

پتہ:۔ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

طلائے اعظم

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں سختی پیدا کرتا ہے۔ کام کلچ میں ہارج نہیں۔ قیمت عہ محصول ڈاک ۵/

المشتہر منیجر پرنسل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ

مشہور و معروف اسپیشل عطر ہزارہ و عطر روح افزا بلا رنگ فی تولہ ۱۲ر۔ ـہ۔ ۵ فی تولہ عہ۔ عـ۵ـہ۔

اور جملہ ہر قسم کے نہائت بہترین عطریات خرید فرمائیے۔ فہرست مفت طلب فرمائیے۔

فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم
تاجران عطر۔ قنوج۔ یوپی۔

عجیب الاثر فلیویا۔ امساک

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے ۲۶۷۴)

وعدہ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات تقاضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی، پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ فی شیشی ۴ر

پتہ:۔ نظام برادرز ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ ... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاسکتی۔ قیمت فی چھٹانک ۴ر۔ آدھ پاؤ ـہ۔ پاؤ بھر ـہ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ بیرونجات والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب عبد الغفار صاحب داناپور۔ میں نے ایک بار کلکتہ میں اپنے دوست شیخ الٰہی حسین کے واسطے مومیائی منگائی تھی۔ ان کے حق میں بالکل مفید ثابت ہوئی۔ اب میرے والد صاحب کے نام ایک چھٹانک ارسال فرمائیں۔ (یکم اگست ۱۹۳۵ء)

جناب داؤد دادا صاحب مجاور چیالہ:۔ میں نے آپ کے یہاں سے بہت بار مومیائی منگایا۔ بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ اب ہمارے برادر حسن صاحب محمد صاحب مجاور کے نام ایک چھٹانک ارسال فرمائیں۔ (۲۰ اگست ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ **حکیم محمد سردار خان**
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

منہ پر بے ساختہ جاری ہے کہ

ہر چہ بر ما است از ما است

مقام غور ہے | کہ وہی ترک قوم جو اُس وقت جرمن قوم کی نظر میں قابل رشک تھی آج وہ جرمن سے بہت پیچھے ہے۔ انہوں نے کوئی مغصوبہ علاقہ واپس نہیں لیا اور نہ بحالت موجودہ لے سکتے ہیں۔ یہ بات مسلمان قوم خصوصاً ترک قوم کے لئے قابل غور ہے۔ ہمارے خیال میں اس کمی کی وجہ ترکوں میں سائنس دانی کا فقدان ہے اور جرمن میں اس کی ترقی۔ جرمن قوم نے اپنی سائنس دانی کے باعث سامان جنگ (از قسم گیس وغیرہ) ایسے بنائے ہیں جن کا جواب آج تک نہیں ہوا مگر آئندہ خدا جانے۔ مختصر یہ ہے کہ دنیا کے واقعات نے ڈاکٹر اقبال مرحوم کے شعر مذکور کی تشریح بہت اچھی طرح کر دی ہے۔ خدا کرے اس کا نتیجہ ہمارے ملک ہندوستان کے حق میں اچھا ہو۔

اخبار ”خادم کعبہ“

نے مجھ پر جو بہتان اور افترا لگائے اور لگا رہا ہے ان کے فیصلے کے لئے اس نے کمیشن (ثالثی) منظور کر کے آپ ہی تین ثالثوں کے نام بھی لکھ دئیے۔ جن کو میں نے مناسب تشریح کے ساتھ منظور کر لیا (اہلحدیث ۱۶ ستمبر صلہ) اس کے بعد اس نے یہ لکھنا شروع کیا کہ مقابلہ مکالمہ کھلے میدان میں ہوگا مثلاً امرتسر کے گول باغ وغیرہ میں (خادم کعبہ ۲۴ ستمبر) ”خادم کعبہ“ جس غرض سے یہ کارروائی کر رہا ہے اور جس روش سے وہ چل رہا ہے میں ان باتوں کو خوب جانتا ہوں۔ اس لئے میں ناظرین کو انصاف کی راہ دکھاتا ہوں وہ یہ ہے کہ

کمیشن (ثالثی) جب مقرر ہو گیا تو از روئے شرع اور از روئے قانون یہ چاہئے کہ ان سے عرض کی جائے کہ آپ از راہ مہربانی ہماری نزاع کا فیصلہ فرمائیں۔ اگر وہ منظوری فریقین کی سند مانگیں تو ”خادم کعبہ“ مورخہ ۹ ... اور ”اہلحدیث“ مورخہ ... ان کی خدمت میں پیش کر کے دریافت کیا جائے کہ آپ لوگ کس روز کس وقت اور کس جگہ وقت دے سکتے ہیں۔ جو وقت وہ مقرر فرمائیں اس وقت فریقین اُن کی خدمت میں حاضر ہو جائیں۔ اس موقع پر ہر فریق اپنا مافی الضمیر ظاہر کرے۔ اگر وہ جلسہ عام میں گفتگو سننا پسند کریں تو فریقین اسے منظور کریں اگر بند مکان میں چاہیں تو بند میں کریں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض حاکم کمرہ عدالت کھلا رکھتے ہیں اور بعض حاکم کمرہ کیا برآمدہ میں بھی کسی کو کھڑا رہنے کی اجازت نہیں دیتے۔

ناظرین! | کبھی آپ نے سنا کہ ایک فریق مقدمہ دوسرے پر یوں حکم جاری کرے کہ دیکھو آج عدالت کمرے سے باہر ہوگی تمہیں وہاں حاضر ہونا ہوگا۔ کیا ایسا کرنے اور کہنے والا فریق اپنی دانائی کا کچھ ثبوت دیگا؟

عزیز من! | تمہاری ایسی باتوں سے اور کوئی بے خبر مرعوب ہو تو ہو لیکن جس کی گود میں تم کھیلتے رہے ہو وہ ایسی باتوں سے مرعوب نہیں ہو سکتا۔ پس بحکم خداوندی وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا سیدھے راستے سے آؤ۔ منصفوں سے منظوری لو کیونکہ وہ تمہارے ہی تجویز کردہ ہیں۔ اس کے بعد جو کارروائی ہو وہ کمیشن کے حکم کے ماتحت ہو۔

ناظرین کرام! | یہ ہے طریق کار اور یہ ہے سیدھا شرعی اور قانونی راستہ۔ اس کے جواب میں ”خادم کعبہ“ کو اختیار ہے جو چاہے لکھے۔ مگر اتنا یاد رکھے کہ

ستعلم لیلیٰ ای دین تداینت
وای غریم فی التقاضی غریمہا

نوٹ | پس جلدی کیجئے۔ فیصلہ ثالثان کم سے کم پانچ لاکھ کی تعداد میں چھپنا ہوگا۔ یہ سارا کام رمضان شریف سے پہلے ہو جانا چاہئے۔ تاکہ رمضان سے پہلے باہمی نزاع سے فارغ ہو کر فریضہ رمضان ادا کریں۔

آہ! نواب مزمل اللہ خان | ضلع علیگڈھ کی رئیس پارٹی میں پرانی وضع کے جو لوگ کم و بیش دین و مذہب کا پاس رکھنے والے ہیں۔ مرحوم نواب صاحب اسی جماعت سے تھے۔ اخبار ”اہلحدیث“ کے خریدار نہ صرف خود تھے بلکہ ان کی صاحبزادی بھی تھیں۔ حرم شریف میں آپ کی یادگار ایک مشین باقیات صالحات میں رہے گی۔ مولانا حاجی یونس خان صاحب لکھتے ہیں۔ مرحوم مذہب اہل حدیث سے بہت خوش تھے۔ آپ نے ۲۔ شعبان کو انتقال کیا۔ غفر اللہ لہ۔

”اہلحدیث“ اور جماعت اہل حدیث مرحوم کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

ایضاً | کاکا محمد ابراہیم بانی مدرسہ عمر آباد کے صاحبزادے انتقال کر گئے۔ انا للہ! اللہ تعالیٰ ان کو بخشے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق دے۔

آہ! مولانا عبد النور | رحیم آباد کی علمی بزم کی یادگار تھے۔ بڑے ذی علم اور جناب حافظ صاحب غازیپوری کے ارشد شاگرد۔ عرصہ دراز بیمار رہ کر انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعا کریں۔ غفر اللہ لہم۔

انجمن اہل حدیث گوجرانوالہ | کا ایک عظیم الشان جلسہ ۷-۸-۹۔ اکتوبر کو بمقام میدان ٹبیا میں منعقد ہوگا۔ جس میں مقتدر علماء اہل حدیث (مثلاً مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب۔ مولانا ابو القاسم صاحب بنارسی وغیرہم) تشریف لا کر اپنے مواعظ حسنہ بیان فرمائیں گے۔ شائقین حضرات شریک جلسہ ہو کر ثواب عظیم حاصل کریں۔

(ناظم انجمن اہل حدیث گوجرانوالہ)

ایک ضروری التماس | گردش زمانہ کی وجہ سے میں آج کل سخت ابتلاء میں ہوں۔ امسال فصل وغیرہ اچھے نہ ہو سکنے کے باعث فاقوں تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ راقم مع ۶ افراد کا گزارہ بہت مشکل سے ہو رہا ہے۔ اصحاب خیر و اہل ثروت حضرات شدید امداد فرما کر

محمد قادیانی مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی میں مثیل ہوں جو اُن کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے۔ ان کے اپنے اقوال سے ان کے اس دعویٰ محمدیت ثانیہ کی کما حقہ تردید کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۲ر

تعلیمات مرزا مع جواب الجواب۔ قادیانی مشن کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" شائع ہوا تھا جس کو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا اڈیشن ختم ہو گیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا۔ جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہو گئی ہے کہ اس کو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۶ر

فیصلہ مرزا عربی و اردو۔ اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے جس کی منوائی آج تک تردید نہیں کر سکے اور "آخری فیصلہ" کے متعلق اُن تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کے لئے زبردست حربہ ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۴ر

ایضاً (انگریزی) مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۵ر

علم کلام مرزا اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے۔ آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶ر

عجائبات مرزا یہ رسالہ علم کلام مرزا کا حصہ دوم ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے اقوال سے ان کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

بہاء اللہ اور مرزا اس رسالہ میں ہر دو مدعیان (شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی) کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب، شیخ ایرانی سے مستفیض تھے۔ قیمت ۶ر

(در تردید عیسائی مشن)

تقابل ثلاثہ اس میں توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی ہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی ووافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل نوکھا ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲ر

توحید و تثلیث تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۴ر

جوابات نصاریٰ اس رسالہ میں عیسائیوں کی تین مشہور و معروف کتب کا جواب دیا گیا ہے۔ جن میں انہوں نے اہل اسلام پر اعتراضات کئے ہیں۔ یعنی رسالہ "حقائق قرآن" کا جواب اور "اثبات التثلیث" اور "میں مسیحی کیوں ہوا"۔ ان کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے۔ جن کی تردید آج تک عیسائی صاحبان نہیں کر سکے۔ قیمت ۸ر

(در تردید آریہ مشن)

حق پرکاش اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ ۱۵۹ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ ان کا واحد جواب یہی حق پرکاش ہے۔ قیمت ۱۲ر

الہامی کتاب وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتما رام صاحب کے مابین جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کی ضخامت ۱۹۲ صفحات ہے۔ قیمت ۱۲ر

تُرک اسلام بجواب ترک اسلام۔ اس رسالہ میں اُن اعتراضوں کا قابل قدر جواب دیا گیا ہے جو دھرم پال نے اسلام چھوڑ کر قرآن پر کئے تھے۔ اس رسالہ کو دیکھ کر خود موصوف نے جوابات کی معقولیت کا اعتراف کیا اور داخل اسلام ہو کر غازی محمود نام رکھا۔ جدید اڈیشن۔ قیمت ۹ر

بحث تناسخ وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتما رام صاحب دربارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا اور آخر حق کی فتح ہوئی۔ قیمت صرف ۳ر

(۹۹۹)

حضرت محمد رشی حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا ثبوت توریت، انجیل اور وید سے ایسے صاف اور صریح حوالجات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲ر

حدوث وید اس رسالہ میں خود وید کے منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں بلکہ اُس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ ۲ر

اصول آریہ اس رسالہ میں آریوں کے اصل الاصول مسائل کی فلسفیانہ طریق سے تردید کی گئی ہے۔ یعنی مادہ۔ روح اور سلسلۂ کائنات کی قدامت کا معقولی دلائل سے ابطال کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ آریہ سماج کی تردید کے لئے مفید ترین ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ قیمت صرف ۲ر

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ :۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

شائقین و تجار کو خوشخبری

رمضان المبارک کے تحفے

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور صندلی عطریات عطر مجموعی۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا۔ شاہجہانی گلاب۔ روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ۔ فی تولہ عہ۔ عمر۔ سے۔ للعہ۔ صہ۔ روغن گیسو دراز فی شیشی عہ۔ نوٹ :۔ جملہ قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپارانہ نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔ پتہ :۔ اشرف علی محمد علی تاجر عطر حنا فیکٹری۔ قنوج۔ یو۔پی۔

حقیقت مرزائیت ۔ مولوی عبد الکریم آف مباہلہ سابق مرزائی مبلغ کی تصنیف ہے۔ آپ نے تحریک مرزائیت کی حقیقت کا خاکہ کھینچ کر بدلائل تردید کی ہے پاکٹ سائز۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۶ر پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تصانیف مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

(کتب در تردید قادیانی مشن)

الہامات مرزا ۔ اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہامی پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۹ر

تاریخ مرزا ۔ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۶ر

نکاح مرزا (مع اضافات جدیدہ) جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ جدید اڈیشن ۳ر

عقائد مرزا ۔ مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قیمت ۱ر

فاتح قادیان ۔ (جدید اڈیشن) جس میں لودھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا قادیانی بابت وفات مولانا ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصف و سرپنچ کی روئداد درج ہے اور کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے (امیر جماعت لاہور) کا مدلل جواب دیا ہے۔ قیمت ۶ر

چیستان مرزا ۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا ہے۔ لکھائی۔ چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱ر

شہادات مرزا الملقب بعشرہ مرزائیہ جس میں دس شہادتوں (از احادیث نبویہ اور اقوال الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوئے مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی۔ قیمت ۳ر

فتح ربانی ۔ ایک زبردست تحریری مباحثہ در بارہ حیات مسیح۔ مابین مولانا ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے۔ جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۲ر

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان ۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ ار

فسخ نکاح مرزائیاں ۔ مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتویٰ۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی اصل اسلام سے خارج ہیں۔ قیمت ار

نکات مرزا ۔ چونکہ مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکات قرآنیہ دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ صاحب کو بھی یہی دعویٰ ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں اور ساتھ ہی مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کے معارف و نکات بھی دئیے گئے ہیں تاکہ دونوں کا خوب مقابلہ ہو سکے۔ قیمت ۳ر

منگوانے کا پتہ
منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

تندرستی کا راز

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں اور کھانا خوب ہضم ہو کر بدن میں تازہ خون پیدا ہونے لگ جاتا ہے۔ فی ڈبیہ عمر۔ محصول ڈاک ۷ر۔ نمونہ ۱ر

پتہ :۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلت نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۵۰

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳ - نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ

رؤسا و جاگیرداروں سے، ـــ ہے

عام خریداران سے ، صہ

، ، ششماہی ۲/۱۲

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۹ شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۴ - اکتوبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک (۱۰۰۱)

فہرست مضامین

درس توحید - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
کیا انبیاء کرام منصب نبوت سے معزول ہو سکتے ہیں ص۳
شیعہ سنی اتحاد - - - - ص۴
نبیوں اور نجومیوں کی پیشگوئیوں میں فرق - ص۵
مرزا صاحب کا علم منطق سے نا آشنا ہونا - ص۶
آریہ سماج کو کھلا چیلنج ص۶ وید اور اسکے تراجم ص۸
اخبار الفقیہ اور اسکے نامہ نگاروں کی تہذیب ص۸
تقلید تیرا بھلا ہو ص۹ - تحریک یوم التبلیغ ص۹
علم کی فضیلت اور خود رو علماء کی حالت - ص۱۰
احکام رمضان المبارک - - - ص۱۲
فتاویٰ ص۱۳ - متفرقات - - - ص۱۴
علمی مطلع ص۱۵ - اشتہارات - - ص۱۶-۲۰

درس توحید

(از بہار احمد صاحب فہیم - نصیر آباد (راجپوتانہ))

فتح کی ہاتھ میں کنجی ہے مسلمانوں کے — حوصلے غاشیہ بردار ہیں ارمانوں کے

ہو کے رہ جائینگا سن سن کے صدائے توحید — پردے پھٹ جائینگے اے کفر ترے کانوں کے

برق بن کر نہ گرے شرک مسلمانوں پر — خاک ہو جائیں نہ خرمن کہیں ایمانوں کے

دعویٰ توحید کا قبروں سے مرادیں مانگو — کیا یہی کام ہیں افسوس مسلمانوں کے؟

راگ باجے سے کبھی بھول کے گانا نہ سنو — قول نبوی ہے کہ یہ کام ہیں شیطانوں کے

وہ مسلمان حقیقت میں مسلمان نہیں — جو کہ عامل نہیں اسلام کے ارکانوں کے

متحد ہو کے جو باہم رہیں سرگرم عمل — کام بگڑے ہوئے بن جائیں مسلمانوں کے

کس طرح قوم ترقی کرے دنیا میں فہیم
جبکہ دشمن ہیں مسلمان مسلمانوں کے

مترجم شمائل شریف - ترجمہ با محاورہ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم - اس شمائل کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں - بہت مقبول ہے - ضرور منگوائیں - مجلد

الہام یہ وہ مشہور رسالہ ہے جس میں الہام کی تعریف و تقسیم کر کے چند ناقابل حل سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

شادی بیوگان اور نیوگ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ جیسے حیاسوز مسئلہ کے مقابلہ میں شادی بیوگان کو کئی درجہ بڑھ کر فضیلت حاصل ہے۔ قیمت ۲ر

القرآن العظیم اس کتاب میں تمام ضروریات الہام کو قرآن مجید سے ثابت کر کے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ انہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ ۲ر

جہاد وید اس رسالہ میں جہاد کا ثبوت وید منتروں سے پیش کر کے اسلامی جہاد پر آریوں کی لب کشائی ہمیشہ کے لئے بند کر دی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

مقدس رسول (جدید ایڈیشن) انہوں نے ایک ... آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات و الاصفات پر ... ناپاک اعتراضات کئے۔ جس کا نام ... رنگیلا رسول۔ اس نامعقول رسالہ کا معقول، مدلل اور متین جواب "مقدس رسول" کے نام سے شائع ہوا ہے کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۸ر

نکاح آریہ اس رسالہ میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر مندرجہ ذیل آٹھ عنوانات قائم کر کے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ (۱) نکاح کی ضرورت اور غرض۔ (۲) نکاح کس عمر میں ہو۔ (۳) نکاح کس عورت سے ہو۔ (۴) بیاہ کی قسمیں۔ (۵) نکاح کرنے کا طریق (۶) میاں بیوی کے ملاپ کا طریق۔ (۷) نکاح دائم لازم غیر منفک عقد ہے یا قابل فسخ۔ (۸) نکاح بیوگان قیمت صرف ۳ر

نماز اربعہ اس رسالہ میں ہر چہار مذہبوں (مسلمانوں، عیسائیوں، آریوں اور ہندوؤں) کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب توحید کو پیش نہیں کر سکتا۔ اور یہی اس کے منزل من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۳ر

ہندوستان کے دو ریفارمر یعنی شری سوامی دیانند اور میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دیگر اہل مذاہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ ان کے اپنے شیریں الفاظ میں دکھا کر نتیجہ ناظرین کی رائے پر چھوڑا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

سوامی دیانند کا علم و عقل اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی جی دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ قیمت ۱ر

کتاب الرحمن آریوں کی جدید کتاب کلام الرحمن وید ہے یا قرآن۔ کا مکمل و مدلل جواب جو مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب نے اپنی خاص نرالی طرز میں دیا ہے جسکے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈال دی ہے۔ قابل دید ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۹ر

تفسیر القرآن بکلام الرحمن (در زبان عربی) بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو تفسیر دیکھئے ... آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے ... کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری ... رنگ بہت عمدہ ... چھپائی اعلیٰ سائز ... ضخامت ... قیمت ...

تفسیر ثنائی اردو یہ تفسیر بہت مفید اور ... ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے ... مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی کل آٹھ جلدیں ہیں۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ ۱۲ر پورا سٹ ۸ روپیہ۔

نوٹ: محصولڈاک سب کتب کا ...

ملنے کا پتہ: منیجر اہلحدیث

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ دھند۔ خارش سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر ... ہزاروں لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پاچکے ہیں۔ ... استعمال ...

کارخانہ ...

ہندوستانی صنعت

ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری۔ ہمارے کارخانہ میں ایک عرصہ سے موسم گرما میں بنیان ہر قسم اور موسم سرما میں موزہ۔ سوئٹر، جرسی اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور بطور تھوک کے فروش دہلی و بیرونجات فروخت کئے جاتے ہیں آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش کریں۔ مال بمقابلہ دیگر کارخانوں کے عمدہ اور نرخ میں کم ہوگا۔

ملنے کا پتہ: منیجر انڈین مینو فیکچرنگ ہوس صدر بازار۔ دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۹۔شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ

کیا انبیاء کرام منصب نبوت سے معزول ہو سکتے ہیں؟

(حاشا وکلا)

"اہلحدیث" ۲۷ مئی میں ایک مضمون ناظرین نے پڑھا ہوگا جس کی سرخی تھی۔ "عیسائی مذہب نے اپنا جلوہ دکھا دیا" اس کا جواب رسالہ "المائدہ" میں نکلا ہے جس میں راقم مضمون نے بجائے جواب الجواب دینے کے ہمارے جواب کی تائید کی ہے۔ چونکہ المائدہ کے جواب میں حزقیل نبی کی کتاب کا حوالہ آتا ہے۔ اسلئے ہم اسے بطور تبرک پہلے نقل کر دیتے ہیں۔ بائبل کی کتابوں میں ایک کتاب حزقیل نبی کی بھی ہے۔ اس کا چونتیسواں باب یوں شروع ہوتا ہے۔

"اور خداوند کا کلام مجھے پہنچا اور اس نے کہا کہ اے آدم زاد اسرائیل کے چرواہوں کا مخالف ہو کے اُن سے نبوت کر ہاں نبوت کر اور اُن سے کہہ کہ خداوند یہوواہ چرواہوں کو فرماتا ہے کہ اسرائیل کے چرواہوں پر جو آپ اپنے تئیں کھلاتے ہیں واویلا ہے۔ کیا چوپانوں کو یہ بات لائق نہ تھی کہ گلوں کو چرائیں؟ تم دودھ میں سے لیتے ہو اور اون پہنتے ہو اور انہیں جو موٹے ہو گئے ذبح کرتے پر گلہ نہیں چراتے۔ تم نے کمزوروں کو توانائی نہیں بخشی اور بیماروں کو چنگا نہیں کیا اور ٹوٹے ہوئے کو نہیں باندھا اور وہ جو ہانکے گئے ہیں انہیں پھیر نہیں لائے اور جو کھوئے ہوئے تھے اُن کو نہیں ڈھونڈھا۔ بلکہ بے مروتی سے اور بے رحمی سے اُن پر حکومت کی۔ اور وہ تتر بتر ہو گئے کہ اُن کا گڈریا نہ تھا اور جب وہ پراگندہ تھے تو میدان کے درندوں کی خوراک ہوئے۔ میری بھیڑیں سارے پہاڑوں پر اور ہر ایک اونچے ٹیلے پر بھٹکتی پھرتی تھیں۔ ہاں میری بھیڑیں تمام روئے زمین پر تتر بتر ہو گئیں اور کسی نے اُن کو نہ ڈھونڈھا نہ اُن کی تلاش کی۔

اسلئے اے چرواہو تم خداوند کا کلام سنو۔ خداوند یہوواہ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم۔ ازبسکہ میری بھیڑیں شکار ہو گئیں ہاں میری بھیڑیں ہر ایک دشتی درندہ کی خوراک ہوئیں اس لئے کہ کوئی گڈریا نہ تھا اور میرے چوپانوں نے میری بھیڑوں کی تلاش نہ کی بلکہ چرواہوں نے اپنا پیٹ بھرا۔ اور میرے گلے کو نہ چرایا۔ اسلئے اے چرواہو خداوند کا کلام سنو۔ خداوند یہوواہ یوں فرماتا ہے کہ دیکھو میں چرواہوں کا مخالف ہوں اور اپنا گلہ اُن کے ہاتھ سے طلب کرونگا اور انہیں گلہ بانی کی خدمت سے معزول کرونگا۔ اور چرواہے بھی کھانے نہ پائیں گے کیونکہ میں اپنا گلہ اُن کے منہ سے چھڑا لونگا کہ وہ اُن کی خوراک نہ ہوں" (حزقی ایل ص ۹۲۴)

اہلحدیث ناظرین اس عبارت کو ملحوظ رکھ کر المائدہ کا جواب سنیں۔ مگر اس کا جواب سننے سے پہلے ہمارا مافی الضمیر بھی سُن لیں۔

المائدہ کا یہ فقرہ (کہ خدا نے نبیوں کی غفلت کی وجہ سے ان کو معزول کر دیا اور سلسلہ نبوت بند کر دیا) ہماری حیرت کا موجب ہوا کیونکہ ہم اس کو حضرات انبیاء کرام (علیہم السلام) کی توہین سمجھتے ہیں اس کا جواب جو المائدہ نے دیا ہے وہ درج ذیل ہے۔

"المائدہ ماہ مئی میں ہم نے برہنائے واقعات تاریخی لکھا تھا کہ حضرت ابراہام سے ملاکی نبی تک سلسلہ نبوت جاری رہا۔ اُن کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا اور نہ آیندہ ہوگا۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ نے سلسلہ نبوت کو توڑ ڈالا موقوف کر دیا اور نبیوں کو عہدہ نبوت سے معزول کر دیا۔ اس لئے خداوند نبیوں کو فرماتا ہے کہ تم نے کمزوروں کو توانائی نہیں بخشی۔ بیماروں کو چنگا نہیں کیا، ٹوٹے ہوئے کو نہیں باندھا، جو ہانکے گئے اُن کو پھیر نہیں لائے جو کھوئے ہوئے تھے اُن کو ڈھونڈھا نہیں بلکہ بے مروتی اور بے توجہی سے ان پر حکومت کی اور وہ تتر بتر ہو گئے اور میرے چرواہوں نے میری بھیڑوں کی تلاش نہ کی بلکہ چرواہوں نے اپنا پیٹ بھرا اور میرے گلے کو نہ چرایا۔ اس لئے اے چرواہو خداوند کا کلام سنو۔ خداوند یہوواہ فرماتا ہے کہ دیکھو میں چرواہوں کا مخالف ہوں اور اپنا گلہ اُن کے ہاتھ سے طلب کرونگا اور گلہ بانی کی خدمت سے معزول کرونگا۔ دیکھ میں ہی اپنی بھیڑوں کی تلاش کرونگا اور انہیں ڈھونڈھ نکالونگا۔

(حزقی ایل نبی ۳۴ باب)

انتخاب الاخبار

—— حاجیوں کا جہاز "المدینہ" بمبئی سے ۸ نومبر اور کراچی سے ۱۴ نومبر کو عازم جدہ ہو جائیگا۔

نوٹ:۔ "رہبر حجاج" جس میں اخراجات حج مفصل درج ہیں ۱/ برائے محصول ڈاک بھیج کر دفتر ہذا سے مفت حاصل کریں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— بمبئی گورنمنٹ نے تمام یورپین اور اینگلو انڈین طلباء کے لئے بھی ہندوستانی زبان کی تعلیم لازمی قرار دیدی ہے۔

—— کراچی میں ۸۔ ۹۔ اکتوبر کو مسلم لیگ کا اجلاس ہوا۔ جس میں مسٹر جناح، وزیر اعظم بنگال اور دیگر سرکردہ مسلم لیگی حضرات نے شمولیت کی۔ مسٹر جناح کی آمد پر ۵۱۔ توپوں کی سلامی دی گئی اور شاندار جلوس نکالا

—— لندن کی خبر ہے کہ وہاں یہ افواہ مشہور ہو رہی ہے کہ جرمنی تھوڑے ہی عرصے میں کسی نہ کسی بہانے پولینڈ اور ہنگری کو بھی ہڑپ کر لیگا۔

—— لندن جرمنی چیکوسلواکیہ مصالحت کے زیر اثر وزارت برطانیہ کے امیر البحر نے وزیر اعظم سے اختلاف آرا کے باعث استعفیٰ دیدیا ہے۔ یہ بھی سنا جاتا ہے کہ ایک دو اور ممبر بھی مستعفی ہو جائیں گے۔

—— امرتسر سپیشل مجسٹریٹ نے فتح وال کیس کا ابتدائی فیصلہ سنا دیا ہے۔ ۱۱ ملزم ڈسچارج اور ۱۴ سشن سپرد کر دیئے گئے ہیں۔

—— جرمنی کے وزیر اقتصادیات نے حکومت ترکی سے ایک معاہدہ کیا ہے۔ جس کی رو سے جرمنی ترکی کو ایک کروڑ روپیہ قرضہ دیگا۔ یہ روپیہ حکومت ترکی اپنی فوجی طاقت میں اضافہ کرنے اور اپنی صنعتوں کو فروغ دینے پر خرچ کرے گی۔

—— معلوم ہوا ہے جرمنوں نے جنوب مغربی افریقہ کی واپسی کا مطالبہ شروع کر دیا ہے۔

—— برطانوی اطالوی معاہدہ کی بنا پر برطانیہ ایبے سینیا پر اطالوی قبضہ تسلیم کر لے گا۔

—— پریگ۔ حکومت چیکوسلواکیہ تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیگی۔

—— لاہور شہر میں گداگری کے خلاف زبردست مہم شروع کی گئی ہے۔ چنانچہ ۹۔ اکتوبر کو پولیس کی جمعیت نے پچاس گداگر گرفتار کئے۔

—— امرتسر میونسپل کمیٹی نے شاہی مسجد لاہور کی تعمیر کے لئے ایک ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی

ایک اور

تازہ تصنیف

مائۃ ثنائیہ یعنی صد احادیث نبوی

شائقین و ناظرین "اہلحدیث" یہ پڑھ کر بے حد مسرور ہونگے کہ حال ہی میں حضرت مولانا مدظلہ نے کتاب مذکور تصنیف فرمائی ہے۔ کتاب کیا ہے احادیث مبارکہ کا نچوڑ ہے جو دس ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب میں دس دس احادیث لکھی گئی ہیں۔ ایک صفحہ پر عربی دوسرے صفحہ پر اردو ترجمہ ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلے۔ قیمت صرف پانچ آنہ (۵/) محصول ڈاک ۱/ علیحدہ ہوگا۔

نوٹ:۔ تین نسخہ سے کم وی پی نہیں بھیجا جائیگا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

—— لندن۔ امیر فیصل (ولی عہد حجاز) جو آجکل لندن میں ہیں۔ وہ اس بات کے سخت خلاف ہیں کہ فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ ان کا خیال ہے کہ فلسطین کو خود مختار ملک بنا دیا جائے۔

—— گورنمنٹ نے تین قبائلی اقوام پر بنوں کے ڈاکہ میں حصہ لینے کے الزام میں بیس ہزار روپیہ کے قریب تاوان ڈالا ہے۔

—— پنجاب میں بارش کی بہت ضرورت ہے۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ باران رحمت کرے۔

مدرسہ دار التکمیل مظفرپور کے بانی مولانا عبد النور صاحب مرحوم رحلت سے قبل اپنے احباب و تلامذہ کو تاکیداً ہدایت فرما گئے تھے کہ مدرسہ دار التکمیل حتی الامکان جاری رہے۔ چنانچہ مدرسہ مذکور بفضلہ جاری ہے رمضان شریف میں بوجہ تعطیل بند رہے گا۔ ہمدردان مدرسہ و ارباب جود و سخا کی خدمت میں حسب معمول سفرا حاضر ہونگے۔ امید ہے کہ وہ اسکی ہر ممکن امداد فرما کر ارکان مدرسہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ (مولوی محمد عثمان مدرس مدرسہ دار التکمیل مظفرپور بہار) (۸/ داخل اشاعت فنڈ)

غریب فنڈ میں از فتویٰ فنڈ ۲/ سابقہ بذمہ فنڈ ۲۔۰/ بقایا ہے۔ از سائل ۵/ چندہ از ملتان ۶/ ۔۱/ اصغر علی شاہ از گجرات ہے۔ میزان ۸/ ہر دو سائلین کے نام ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا ہے۔ بذمہ فنڈ ۸/

۷۶ سائلین ابھی باقی ہیں ماہ شعبان گزر گیا ہے۔ رمضان شریف آنے والا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اگر اصحاب خیر اس ماہ مبارک میں صدقات و خیرات کرتے وقت اس فنڈ کو خاص طور پر یاد رکھیں تاکہ شروع سال میں ان سائلین کے نام اخبار جاری ہو جائے۔ بر کریماں کارہا دشوار نیست

اہلحدیث شعراء سال نو کے تہنیت نامے حسب معمول بہت جلد ارسال کریں۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔

مضامین آمدہ زاہد صاحب۔ مولوی عبد الصمد صاحب ملک ہدایت اللہ صاحب ۳ عدد۔ مولوی عبد الرؤف ۲ عدد۔

غیر مقبولہ معنوی تحریف۔

معذرت جن حضرات کی طرف سے حق اشاعت فنڈ موصول نہیں ہوا۔ ان کے اعلانات حسب قواعد اشاعت فنڈ شائع نہیں کئے گئے۔ (منیجر اہلحدیث)

یاد رہے جن اصحاب کی قیمت اخبار میعاد مہلت ماہ اکتوبر میں ختم تھی ان کو اہلحدیث ۷۔ اکتوبر میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ لہذا ان کو مکرر اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ جلد از جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر دفتر ہذا میں

شیعہ اتحاد بین الملل میں تمام اقوام و ملک کی نسبت زائد محتاج ہیں اور تحفظ مذہب کے ساتھ ہر قیمت پر اتحاد خرید سکتے ہیں۔

(اخبار شیعہ لاہور بابت رجب سنہ رواں)

اہلحدیث | ہم شیعہ کو اس سے منع نہیں کر سکتے کہ وہ اتفاق کی صورت میں اپنے مذہب کا تحفظ کریں۔ ہاں اتنا عرض کرتے ہیں کہ زمانہ خلافت ثلاثہ کا نمونہ سامنے رکھ لیں۔ بقول شیعہ حضرت علی اسوقت بھی امیر المومنین تھے حالانکہ آپ ماموریت کی حیثیت سے کام کرتے تھے پھر تحفظ مذہب کہاں رہا۔

پس ہمارے نزدیک شیعہ سنی اتحاد کے لئے جتنا اسوہ حسنہ زمانہ خلفاء ثلاثہ میں ملتا ہے اتنا اور قرنوں میں نہیں ملتا۔ مثلاً حنفی اور اہل حدیث کے اتفاق و اتحاد کے دلائل میں یہ دلیل نہیں مل سکتی کہ امام ابو حنیفہؒ اور امام بخاریؒ باہم مل کر کام کرتے تھے کیونکہ ایسا واقعہ تاریخ اسلامی میں نہیں ملتا۔ پس شیعہ سنی اصحاب جو ملت اسلامیہ کے دو بڑے رکن ہیں ان میں عرصہ سے سیاسی بنا پر اختلاف چلا آ رہا ہے وہ امت مسلمہ پر نظر عنایت کرنا چاہیں تو ان کے لئے زمانہ خلافت راشدہ ثلاثہ رضی اللہ عنہم میں کافی اسوہ حسنہ ملتا ہے۔

قادیانی مشن

نبیوں اور نجومیوں کی پیشگوئیوں میں فرق

اخبار "الفضل" میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے:-

"نبیوں اور نجومیوں کی پیشگوئیوں میں مابہ الامتیاز۔"

ہم اس مضمون کو قادیانی مباحث میں فیصلہ کن جانتے ہیں۔ اس لئے آج اس پر مختصر سا نوٹ لکھتے ہیں الفضل کے نامہ نگار نے نجومیوں اور نبیوں کی پیشگوئیوں میں بڑا فرق یہ بتایا ہے کہ نجومی اپنی پیشگوئی کو یقین کے ساتھ نہیں بیان کرتے۔ ان کے مقابلے میں نبی یقین کی سیف قاطعہ سے مسلح ہو کر اٹھتے ہیں۔ الفضل ۲۸ ستمبر۔

یہ بالکل صحیح ہے۔

دوسرا امتیاز ان میں قادیانی نامہ نگار نے نہیں بتایا مگر ہے وہ سب کا مسلمہ اس لئے اس کی جگہ ہم بتاتے ہیں کہ جس طرح نبیوں کی پیشین گوئیاں یقین سے مسلح ہوتی ہیں ایسا ہی ان کا وقوعہ بھی یقینی ہوتا ہے۔ اگر صرف اداء مطلب ہی میں یقین ہو اور وقوعہ پر یقین نہ ہو ایسا یقین

بجوے نیارزد (کوڑی کا نہیں)

ہمارے پیش کردہ امتیاز کو مرزا صاحب قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں تسلیم کیا ہوا ہے۔

پس اس اصول مسلمہ کے ماتحت ہم مرزا صاحب کی ایک پیشگوئی نقل کرتے ہیں جو بڑے زبردست یقینی اسلحہ سے مسلح ہے۔ جو آپ نے مئی ۱۸۹۳ء میں بمقابلہ ڈپٹی عبد اللہ آتھم مسیحی مناظر پندرہ روز مباحثہ کے بعد فرمائی تھی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جبکہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی پندرہ ماہ تک ھاویہ میں گرایا جائیگا اور اس کو سخت ذلت پہنچیگی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اسکی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آویگی تو بعض اندھے سوجاکھے کئے جاویں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ایسا ہی کریگا ضرور کریگا ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔

(جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸ تا ۱۸۹)

ناظرین کرام! | اس عبارت میں مرزا صاحب نے اگرچہ اپنے مخاطب مسٹر عبد اللہ آتھم کا نام نہیں لیا مگر اوصاف ایسے بتائے ہیں جو ان کی شخصیت کی تعیین کرتے ہیں۔ مثلاً

خدا کو چھوڑ کر انسان کو خدا بنا رہا ہے وغیرہ۔

یہ اوصاف سب عبد اللہ آتھم کی تعیین کرتے ہیں اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ زوردار اور یقینی ہتھیاروں سے مسلح پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگئی۔

پہلے اس پیشگوئی کا انتہائی وقت ناظرین کو بتانا ضروری ہے۔ پانچ جون ۱۸۹۳ء کو یہ پیشگوئی کی گئی پانچ جون ۱۸۹۴ء کو اس پر بارہ مہینے گزرے۔ اور ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو اس پر پندرہ مہینے پورے ہو جاتے ہیں۔ چھٹی ستمبر ۱۸۹۴ء اس پیشگوئی سے باہر کا دن ہے۔ اس لئے چھٹی ستمبر کے روز لدھیانہ کے مولوی سعد اللہ مرحوم کا ایک اشتہار منظوم ملک میں

---

[1] قادیانی اردو

[illegible] (۱۰۰۵)

لیکن چونکہ اہل اسلام ایسی باتیں سننے کے عادی نہیں ہیں۔ خصوصاً اہل حدیث کو تو بہت ہی ناگوار گزرا۔ لہذا انہوں نے ہمارے اس مضمون کو بڑی حقارت اور کراہت سے رد کر دیا اور طنزاً ۲۶ ربیع ۱۳۵۷ھ کے رسالہ اہلحدیث کی پیشانی پر لکھ دیا۔ "عیسائی مذہب نے اپنا جلوہ ہی دکھا دیا" اسی مصرع کو میں نے اپنا عنوان بنالیا۔ کیونکہ یہ مصرع میرے نزدیک الہام کی صورت رکھتا ہے اب جب تک یہ الہام اپنی نبوت پوری نہ کرلے اور اہلحدیث کو اپنا جلوہ نہ دکھالے ہمارے اس مضمون کا عنوان بنا رہے گا۔

واجب التوقیر بزرگ مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث فرماتے ہیں کہ

"اس مضمون کو دیکھ کر میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی کیونکہ اس میں ایک ایسے اعتقاد کا ذکر ہے جس کی شہادت الہامی نوشتوں میں کہیں نہیں ملتی بلکہ الہامی نوشتوں کے صریح مخالف اور متناقض ہے۔"

مولوی صاحب کا اتنا بڑا الزام پڑھ کر ہمارے ہوش و حواس بھی نہ معلوم مولوی صاحب کی حیرت کے ساتھ کہاں گم ہو گئے۔ پہلے گمان ہوا کہ شاید مولوی صاحب نے حزقی ایل کی کتاب کے ۳۴ باب کی بجائے ۲۴ باب سے ہمارے مضمون کا مقابلہ کیا ہے۔ اس شبہ میں جب دوبارہ تلاش کی تو المائدہ میں اس مضمون کے اول اور آخر دو جگہ ۳۴ برابر ہے اور آسانی سے پڑھا جاتا ہے۔ اب نہ معلوم کہ مولوی صاحب نے حزقی ایل کی کتاب کو سلسلہ انبیاء سے خارج کر دیا یا کوئی اور غلطی ہے؟ ہماری گزارش ہے کہ آپ دوبارہ حزقی ایل نبی کی کتاب اور اس کا ۳۴ باب ملاحظہ فرمائیں تو انشاء اللہ آپ کی گم شدہ حیرت واپس لوٹ آئے گی۔ جانے دیجئے ہم کو آپ کی اس زبردستی کی شکایت نہیں۔ اب آپ ہمارے دعوے کو صاف صاف لفظوں میں سن لیں۔ وہ یہ ہے

ملاکی نبی پر نبوت کا خاتمہ ہو گیا اس کے بعد اسرائیل میں کوئی نبی نہ ہوگا آیندہ ابد الآباد خدا تعالیٰ کا مجسم یعنی خداوند یسوع مسیح جو خدا کے جلال کا پرتو اور اس کی ذات کا نقش ہے موجودات کا مالک ہوگا۔ پس اگر ملاکی نبی کے بعد کوئی نبی پیغمبر یا رسول ہوگا تو وہ مسیح کا رسول ہوگا اور بس۔

آپ مانتے ہیں کہ ملاکی نبی سے المسیح تک چار سو سال میں اسرائیل میں کوئی نبی نہیں ہوا۔ اور یوحنا ابن زکریا کی بابت یہ خبر ہے جیسا کہ یسعیاہ نبی کے صحیفے میں لکھا ہے کہ

"دیکھ میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہوں جو تیری راہ اختیار کریگا۔ بیابان میں پکارنے والے کی آواز آتی ہے کہ خداوند کی راہ تیار کرو۔ اس کے راستے سیدھے بناؤ۔ ان دنوں میں یوحنا بپتسمہ دینے والا آیا اور سوریہ کے میدان میں منادی کرنے لگا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔" (مرقس $\frac{1}{2-1}$)

ایساہی متی $\frac{3}{1-2}$۔ لوقا $\frac{3}{1-6}$ اور یوحنا $\frac{1}{19-28}$ میں مذکور ہے۔ لہذا یوحنا ابن زکریا خداوند المسیح کا پیشرو اور مناد تھا اور اس کی نبوت یا دینی خدمت اس سے زیادہ نہ تھی کہ وہ اولاد اسرائیل کو تیار کرے تاکہ وہ لوگ خداوند المسیح پر ایمان لائیں اور بس۔" (المائدہ لاہور $\frac{9}{1}$ بابت ستمبر ۱۹۳۸ء)

ناظرین کرام! کتاب حزقیل کی عبارت ہم نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ اس میں غافل چرواہوں کی معزولی کا ذکر ہے۔ جس سے مراد والیان حکومت ہیں نہ کہ انبیائے کرام علیہم السلام۔ کیونکہ الہامی نوشتوں میں حاکموں کو چرواہوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ایسی تشبیہ سے حضرات انبیاء مراد لینا ان کی سخت توہین کرنا ہے۔ قرآن شریف انبیاء کرام کو عباد اللہ المخلصین فرماتا ہے اور ان کے ناموں کے ساتھ درود و سلام پڑھنے کی ترغیب دیتا ہے۔

المائدہ نے سچ کہا ہے کہ اہل اسلام ایسی باتیں سننے کے متحمل نہیں ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ بے شک متحمل نہیں ہیں کیونکہ وہ ایسی باتوں کو کلمات کفریہ جانتے ہیں کیونکہ ان باتوں میں انبیاء کی صریح توہین ہے۔ اور حزقیل نبی کی عبارت جو المائدہ نے پیش کی ہے اگر الہامی نوشتوں کی اصطلاح میں دیکھی جائے تو ہماری تائید کرتی ہے اور المائدہ کی تردید۔ ہمارا ایمان ہے کہ انبیاء کرام نے اپنا فرض منصبی اچھی طرح ادا کیا۔ رہی ہدایت کی تکمیل تو یہ ان کا کام نہیں۔ (باقی باقی)

شیعہ سنی اتحاد

آج ہندوستان میں عموماً اور مسلم قوم میں خصوصاً اتحاد یا بالفاظ دیگر اتفاق کے لئے بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ اتحاد اور اتفاق میں ہمارے نزدیک فرق ہے۔ اتفاق تو ہو سکتا ہے مگر اتحاد نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر بغور دیکھا جائے تو اتحاد خواہوں کی مراد بھی اتحاد سے "اتفاق" ہی ہے مگر بطریق مجاز وہ لفظ "اتحاد" ہی بولتے ہیں۔ خیر یہ ایک علیحدہ بات ہے۔ ہاں شیعہ سنی کا اتفاق بہ نسبت سنی فرقوں کے باہمی اتفاق کے ہم بہت آسان سمجھتے ہیں۔ ناظرین ہمارے دعوے کو تعجب سے نہ سنیں بلکہ ہماری پیش کردہ مثال پر خوب غور کریں۔

شیعوں کے امام الائمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سنیوں کے اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم بہت مدت تک اکٹھے رہ کر اسلام کی خدمت کرتے رہے۔ تاریخ اسلام میں یہ خدمت سنہرے حروف میں لکھی ہوئی ہے۔ خلافت ثلاثہ کے زمانے میں جناب علی یمین الدولہ رکن سلطنت (گورنمنٹ ہینڈ) رہے ہیں۔ بڑے بڑے امور مہمہ کو انہوں نے حل کیا۔ مگر اس زمانے میں ہمیں کوئی رخنہ نظر نہیں آتا۔ باایں ہمہ اخبار شیعہ کے ایک بڑے نامہ نگار معروف علامہ ہندی آف کلکتہ کو اتفاق و اتحاد مشکل معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

جوابات نصاریٰ ۔ سکھوں کے اسلام پر ۱۰۰ اعتراضات اور ان کا جواب مدلل قیمت ۸ (دفتر اہلحدیث)

کہ سوامی جی نے جب لکھا تھا تو یہ فقرہ ضرور تھا۔ ورنہ سوامی جی پر غلط نویسی کا ڈبل جرم عائد ہوگا۔ اب چونکہ نہیں ہے اس لئے ضرور کتر بیونت کر کے فقرہ مذکور کو نکال دیا گیا ہے۔ (دیکھو منوسمرتی ترجمہ آتمارام جی۔ مطبوعہ بار سوم)

پس اگر آریوں میں دم خم ہے تو اس عبارت کو منوسمرتی سے دکھا دیں ورنہ اسی اعلان کے بعد ہم آریوں کے سکوت کو پوری شکست کے مترادف سمجھینگے شاید یہی وجہ ہے کہ ستیارتھ کے جدید مطبوعات سے منو کا حوالہ ہی حذف کر دیا گیا ہے تاکہ نہ منو کا حوالہ رہے اور نہ کوئی منو کی طرف مراجعت کرے۔ چنانچہ لاجپت رائے والے ستیارتھ مطبوعہ بار چہارم کے سارے بحث میں منو کا کہیں حوالہ ہی نہیں ہے۔ حالانکہ راجپال والے میں حوالہ صاف موجود ہے

آپ اگر اس نکتہ پر غور کرنا چاہیں کہ کس وجہ سے منو کا حوالہ ستیارتھ سے اور منو کی عبارت کو منوسمرتی کے جدید مطبوعات سے حذف کیا جا رہا ہے تو ثمرات تناسخ مؤلفہ مولانا محمد انصاری مرحوم اور "اندر" مرتبہ غازی محمود سابق دھرم پال کے رسالے دیکھ لیں اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ آریوں نے متعدد اور ان کے اعتراضات کے پیش نظر اس عبارت کو اڑا دیا ہے تاکہ بقول شخصے نہ رہے بانس نہ بجے بانسری لیکن یہ نہیں سوچا کہ ستیارتھ کا حوالہ تو حشر کرہی ڈالیگا۔ اور منو میں نہ ہو لیکن ستیارتھ تو اس مضمون کی خبر اپنے ناظرین کو دے ہی دیگا۔ اب ناظرین ایسی چالاک سبھا کو یہ شعر سنانے کا حق رکھتے ہیں ؎

ہم نظر بازوں سے تو چھپ نہ سکا جان جہاں
تو جہاں جاکے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

تناسخ چکر اور سوامی دیانند۔ اس کتاب میں وید۔ منوسمرتی۔ ستیارتھ پرکاش اور دیگر مستند کتب کے حوالجات سے ثابت کیا گیا ہے کہ تناسخ کا ماننے والا کسی صورت میں بھی خدا پرست نہیں ہو سکتا۔ قیمت ۶؍ ملنے کا پتہ:۔ مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

وید اور اس کے تراجم اور تفاسیر

(از قلم (پنڈت) مقصود حسن صاحب از رڑکی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

سفید یجر وید کی تقسیم بہت سادی ہے۔ اس وید میں چالیس ادھیائے ہیں اور ہر ادھیائے میں متعدد منتر ہیں اکثر لوگ نظم اور نثر دونوں طرح کے جملوں کو منتر کہتے ہیں لیکن صحیح تر اصطلاح یہ ہے کہ نظم کے اشعار منتر اور منتر کے جملے کنڈ کا کہے جائیں۔ سفید یجر وید میں منتروں اور کنڈ کاؤں کی تعداد ایک ہزار نو سو چہتر ہے۔ (۱۹۷۴)

گائتری منتر یجر وید میں دو جگہ پایا جاتا ہے۔ ایک تیسرے ادھیائے کے پینتیسویں (۳۵) منتر میں اور دوبارہ ادھیائے ۲۲ کے نویں منتر میں۔

سیاہ یجر وید کی تیتریا شاکھا میں ۷۔ اشٹک یا کانڈ ہیں۔ ہر کانڈ میں پانچ سے آٹھ تک پرشن یا پرپاٹھک ہیں۔ ساتوں کانڈوں میں پرپاٹھکوں کی تعداد چوالیس ہے۔ ہر پاٹھک میں کئی کئی انوواک ہیں اور انوواک منتروں اور کنڈ کاؤں پر مشتمل ہیں۔

تیتریا نام کی وجہ تسمیہ کے بارے میں اہل ہنود کی روائت میں ایک نہائت دلچسپ قصہ لکھا ہے۔ وہ یہ کہ پہلے شکل یا سفید یجر وید کا وجود نہ تھا۔ سیاہ یجر وید ہی پڑھا پڑھایا جاتا تھا۔ ایک دن یجر وید کے ایک بڑے استاد نے اپنے ایک فارغ التحصیل طالب علم سے ناراض ہو کر کہا کہ تو ہمارا علم ہم کو واپس کر دے۔ اوس طالب علم نے قے کر کے سارے علم کو نکال دیا اور استاد کے دیگر شاگردوں نے تیتر بن کر اوس قے کو چگ لیا۔ اسی وقت سے قدیم یجر وید کا نام تیتریا سنگھتا پڑا۔ اور مخالف طالب علم نے جدید یا سفید یجر وید کو جاری کیا۔

کٹھ اور میترایانی وغیرہ سنگھتائیں چونکہ مروج نہیں ہیں اس لئے اون کی تقسیم کا ذکر نہیں کیا جاتا جہاں کہیں مطلق یجر وید کا نام آئے اور سفید و سیاہ کی تصریح نہ ہو وہاں سفید یجر وید ہی سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ سیاہ سنگھتا شمالی ہندوستان میں رائج نہیں ہے

سام وید دو حصوں میں منقسم ہے پورب آرچیک اور اتر آرچیک یعنی نصف اول اور نصف آخر۔ نصف اول میں ۴۶ سوکت ہیں۔ جن میں مجموعی طور پر ۴۰ منتر ہیں یعنی ہر سوکت اوسطاً دس منتروں کا ہے۔ اسی وجہ سے اس حصہ کے سوکتوں کو دشتی کہا جاتا ہے۔ دوسرے نصف حصہ میں انیس ادھیائے ہیں اور ہر ادھیا میں تین تین رچاؤں یا منتروں کے متعدد سوکت ہیں۔ اس حصہ کے سوکتوں کو بھی سوکت نہیں کہتے بلکہ ان کی رچاؤں کی تعداد کے لحاظ سے اون کو ترچ کہا جاتا ہے یعنی تین رچاوالے اکثر نسخوں میں حصہ اول اور حصہ دوم کے درمیان میں ایک سوکت دس منتروں کا اور پایا جاتا ہے جس کو مہانامنی آرچیک بولتے ہیں۔

سام وید کے حصہ اول اور حصہ دوم ہر دو کی ضمنی تقسیم دو دو طرح سے کی جاتی ہے۔ حصہ اول کی پہلی تقسیم پرپاٹھکوں کے اعتبار سے ہے۔ اس حصہ میں چھ پرپاٹھک ہیں۔ اول پانچ پرپاٹھکوں میں دو دو اردھ پرپاٹھک یعنی نصف پرپاٹھک پانچ پانچ دستیوں کے ہیں۔ پس ان پانچ پرپاٹھکوں میں پچاس دستیاں ہوئیں۔ چھٹے پرپاٹھک میں تین اردھ پرپاٹھک ہیں۔ پہلے اردھ میں پانچ۔ دوسرے اردھ میں چار اور تیسرے اردھ میں پانچ دستیاں ہیں۔ کل چھٹے پرپاٹھک میں چودہ دستیاں ہوئیں۔ ۲۱ ارچ پورے نصف اول میں پچاس اور چودہ یعنی چونسٹھ دستیاں ہیں بعض نسخوں میں چھٹے پرپاٹھک میں دو ہی اردھ ہیں ان نسخوں میں حصہ اول میں ۵۹ ہی دستیاں ہیں اور آخری پانچ دستیوں کو الحاقی سمجھ کر ان کو ترک کر دیا گیا ہے ——— سام وید کے حصہ اول کی

شائع ہوا۔ جس میں چھٹی ستمبر کا خاص ذکر تھا۔ جس کا ایک شعر یہ ہے ؎

غضب تھی تجھ پہ ستمگر چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تو نے فضل کر چھٹی ستمبر کی

اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ عبداللہ آتھم عیسائی مناظر میعاد مقررہ گذار کر کب فوت ہوئے۔ اسکے متعلق ہمیں کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں۔ مرزا صاحب کا اپنا بیان کافی ہے۔ آپ لکھتے ہیں

"مسٹر عبداللہ آتھم صاحب ۲۷۔ جولائی ۱۸۹۶ء کو فوت ہو گئے" (انجام آتھم ص۱)

اس حساب سے مسٹر آتھم پیشگوئی کی میعاد گذار کر بائیس مہینے بعد فوت ہوئے گویا اصل رقم (۱۵ ماہ) سے ڈیوڑھا (بائیس ماہ) بطور سود انہوں نے زندگی پائی۔ کیا اس قسم کی پیشگوئی کو ہم نبیوں کی پیشگوئی کی طرح کہیں، یا نجومیوں کی۔

قادیانی ممبرو! محض لفاظی اسوقت کام نہیں آتی بلکہ واقعات میں صحیح معنی میں ظہور ہونا بھی کام آتا ہے، دیکھئے یہ سادہ الفاظ میں پیشگوئی ہے:۔

سیھزم الجمع ویولون الدبر
(دشمن بھاگ جائینگے اور پیٹھ پھیر جائینگے)

معمولی الفاظ ہیں مگر اپنے اندر صداقت کا جو زور رکھتے ہیں وہ الفاظ کا محتاج نہیں ہے۔

جس پیشگوئی میں محض الفاظ کا زور ہو اور اپنے اندر بحیثیت وقوعہ صداقت نہ رکھتی ہو وہ اس شعر کی مصداق ہے ؎

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرو گے
کیا وعدہ تمہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

الہامات مرزا۔ اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قابل دید ہے۔ مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔
قیمت ۹؍ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مرزا صاحب کا علم منطق سے ناآشنا ہونا

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب مدرس۔ جھنڈا نگر)

سردار جماعت اہل حدیث حضرت مولانا ابو الوفاء صاحب مدظلہ العالی کی بعض تحریروں میں مرزا صاحب کے منطق سے ناآشنا ہونے کے موقعہ پر مرزا صاحب کے ایک خط کا ذکر آتا ہے جو انہوں نے حکیم نورالدین بھیروی قادیانی کی طرف بھیجا تھا اور ان سے پوچھا تھا کہ ضروریہ مطلقہ اور دائمہ مطلقہ میں کونسی نسبت ہے؟ اس واقعہ میں مرزا صاحب کے منطق سے بے بہرہ ہونے کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔ جو شخص ان دونوں قضایا کی نسبت کو نہ جان سکے اسے اس علم کا مبتدی بھی نہیں کہہ سکتے۔ چہ جائیکہ اُسے کامل و ماہر گنا جاوے۔ اب ہمیں مرزا صاحب کی ایک تالیف "سرمہ چشم آریہ" پڑھتے ہوئے اسکی مزید تصدیق ہوئی مرزا صاحب کتاب مذکور کے ص۹۰ پر لکھتے ہیں:۔

"اسی واسطے صناعت منطق میں قضیہ ضروریہ مطلقہ سے قضیہ دائمہ مطلقہ کو اخص مطلق قرار دیا گیا ہے"

پھر اسکے بعد رقمطراز ہیں ؎

"پس یہ جو دائمہ مطلقہ ہے قضیہ ضروریہ مطلقہ سے اسی واسطے اخص سمجھا جاتا ہے"

علم منطق کے مبتدی شرح تہذیب وقطبی کے پڑھنے والے مرزا صاحب کے دعوی کو سن کر بڑی متانت سے مسکرا دینگے اور مرزا جی کی بارگاہ عالی میں یہ عرض کرینگے کہ ایک ہی صفحہ کے اندر جناب نے دو دو غلطیاں کی ہیں۔ اور اصول منطق کے برعکس باہمی نسبتوں کا اظہار کیا ہے اور لطف یہ کہ "اسی واسطے" کہہ کر آپ جو دلیل بیان کر رہے ہیں وہ او ربناء فاسد علی الفاسد ہے اور اس شعر کے مصداق ہے ؎

خشت اول چو نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

مزید افسوس یہ ہے کہ حکیم صاحب سے دونوں کی باہمی نسبتوں کو دریافت کرنے کے بعد بھی ان دونوں قضایا کی نسبتوں کو غلط لکھ گئے۔ اب حکیم صاحب خلیفہ اول کی غلطی کہیں یا مرزا صاحب کی۔

قادیانی حضرات عجیب کش مکش میں اس شعر کو پڑھتے ہونگے ؎

دل کو روؤں یا جگر کو میر
میری دونوں سے آشنائی ہے

آریہ سماج کو چیلنج

(از مولوی عبدالرؤف صاحب مدرس مدرسہ جھنڈے نگر بستی)

منوسمرتی مستند ہے یا نہیں اور بعض اجزا الحاقی ہیں یا نہیں؟ یہ ایک الگ بحث ہے۔

لیکن آفت تو یہ ہے کہ منوسمرتی کے شلوکوں کو حذف کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس خیانت علمی کا زندہ ثبوت یہ ہے کہ ستیارتھ پرکاش باب ۹۔ فقرہ ۹۶ کے ماتحت یہ عبارت ہے:۔

"جو شخص بذریعہ جسم کے چوری دوسرے کی عورت سے صحبت۔ نیک آدمیوں کی ہلاکت وغیرہ بدکام کرتا ہے اس کا جنم درخت وغیرہ نہ چلنے والے جسموں میں ہوتا ہے"

سوامی جی نے اس موقعہ پر منو ادھیائے ۱۲ کا حوالہ دیا ہے۔ لیکن افسوس کہ منوسمرتی کے اس مقام پر یہ مضمون نہیں ہے نہ اس کے آس پاس ہے۔ بلکہ بارھویں سملاس بھر میں کسی جگہ نہیں ہے۔ اب ہمارا

کرکے گہری سازش سے جماعت اہل حدیث کے مقتدر اور قائد اعظم جناب حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ مدظلہ ایدہ اللہ بنصرہ پر ناپاک کورباطن کو جرأت دلاکر قاتلانہ حملہ کرادیا۔ ہمارے علماء کرام کے سامنے یہ اربعہ عناصر محمدیار بہاولپوری، عبدالغفور ہزاروی محمد بشیر کوٹلوی اور محمد مسعود البرڑوی جنہوں نے فرقہ دارانہ نفرت پھیلانے میں جماعت سے کشت و خون جنگ و جدل کرنے کے لئے تقاریر کیں۔ اور جماعت اہل حدیث کے متعلق خاص لفظ وہابی کہہ کر عوام کو سخت بھڑکایا اور یہ فتویٰ وہابی کو مارنے سے سو شہید کا ثواب ملتا ہے۔ جو وہابی کے سر پر جوتا مارے اسے جنت میں ایک حور ملے گی۔ اور خاص یہ لفظ کہا کہ اب تک چاہئے تھا امرتسر میں کچھ ہوجاتا (اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۹۔ نومبر ۱۹۳۷ء صفحہ ۹ کالم ۲)

گورنمنٹ عالیہ کو لازم ہے کہ اس واقعہ کی تحقیق کرائے اور جن گواہوں کی شہادتیں شائع ہوچکی ہیں ان سے شہادت لے۔

اب تو سشن جج صاحب بہادر امرتسر نے فیصلہ اپیل میں یہ لکھا ہے کہ یہ حملہ مخالف جماعت کے اثر سے ہوا ہے ؎

تقلید تیرا بھلا ہو

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی جہلمی)

احقر الناس اپنے مقلد بھائیوں سے مودبانہ التماس کرتا ہے اور انصاف کی امید پر یہ چند حروف بذریعہ "اہلحدیث" شائع کرکر تسلی بخش جواب کا خواستگار ہے۔ امید ہے کہ مقلدین اہل علم غور فرمائیں گے۔ دیدہ باید!

ہمارے علاقہ کے ایک بریلوی مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں یوں ارشاد فرمایا ہے کہ

جو اہل حدیث لوگ ہیں یہ ایک فرقہ جدیدہ ہے انگریزی راج جب سے انڈیا میں قائم ہوا ہے اس کے بعد اس کا وجود پایا گیا ہے کیونکہ اس حکومت میں مذہبی آزادی تھی۔ اس سبب سے یہ لوگ حشرات الارض کی طرح پھوٹ نکلے ہیں۔

سو برادران میں لمبی چوڑی بحث میں آپ کو نہیں الجھانا چاہتا۔ کیونکہ یہ کوئی علمی سوال نہیں۔ ہاں صرف ایک تاریخی واقعہ پیش کرکے آپ کی معتبرات کے حوالہ سے پوچھتا ہوں کہ کیا واقعہ مندرجہ معتبرات حنفیہ سچ ہے یا نہیں، اگر سچ ہے تو تسلیم کریں۔ ورنہ کتب مذکورہ سے اس قصہ کو کم از کم حذف فرماکر ہمیشہ کے لئے اپنے لئے میدان کو اس وزنی گولہ توپ کی زد سے بچادیں۔

غور سے سنئے۔ صاحب غائظ الاوطار فتح القدیر سے روائتاً حکایت بیان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رح جب بغداد میں داخل ہوئے تو ایک اہل حدیث نے سوال کیا کہ رطب کی بیع تمر سے جائز ہے یا نہ؟

خیر جو جواب دیا سو دیا۔ اس سے کوئی بحث نہیں۔ صرف سوال یہ ہے کہ امام موصوف ۱۴۵ھ میں بغداد میں تشریف فرما ہوئے تو ایک اہل حدیث نے مسئلہ دریافت کیا۔ تو اس قصہ سے معلوم ہوا کہ جماعت اہل حدیث ان کے ورود سے پہلے ہی بغداد میں موجود تھی۔ تب ہی تو سوال ہوا۔

ناظرین ہی انصاف کریں کہ کیا اہل حدیث کا وجود جدیدہ ہے یا قدیمہ۔ لیکن انصاف شرط ہے اور ذرا حساب کرکے مجھ کو بتلادیں کہ ۱۴۵ھ ہی تاریخ ورود امام صاحب سے ہم جماعت اہل حدیث کو تسلیم کرلیتے ہیں۔ ورنہ ثبوت تو امت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ آج ۱۳۵۷ھ ختم ہونے والا ہے تو کیا حنفی حساب دان ہمیں بتلا سکتے ہیں کہ آج تک کتنے سال ہوئے اور حکومت برطانیہ کس سنہ ہجری میں داخل انڈیا بصورت حکومت ہوئی۔ کوئی ایچ پیچ کی ضرورت نہیں۔ بات بالکل سادہ ہے۔ لیکن آخر اس لفظ پر مضمون ختم کرتا ہوں کہ

اے تقلید تیرا بھلا ہو۔

اللہ تعالےٰ ہر ایک مسلمان کو صراط مستقیم پر چلاوے۔ آمین۔ ثم آمین!!

تحریک یوم التبلیغ

(از قلم مولوی محمد یوسف صاحب شمس محمدی فیض آبادی)

نامہ نگار اپنی تحریر کے ذمہ دار ہیں (مدیر)

بہت ہی متروک اور مُردہ سنتوں کے زندہ کرنے کا قدرت ربانیہ حسب مصلحت وقت اور سبب پیدا کردیتی ہے اور پھر اُنہیں اسباب کے ماتحت اہل سنت میں اُن سنتوں پر عمل کرنے کا جذبہ اور جوش بھی نمایاں ہوجاتا ہے۔ جو اہل سنت کو اُن پر عمل کرنے اور انہیں زندہ کرنے پر بے چین و بے قرار کردیتا ہے۔ اور اگر علم الٰہی میں ان کے احیاء کا وقت آگیا ہے تو اگرچہ فساد امت کا بھی زمانہ ہو مگر وہ سنتیں زندہ ہوکر ہی رہتی ہیں۔

مولانا ثناء اللہ صاحب جس دن زخمی ہوئے میں نے اُسے یوم التبلیغ بنانے کی رائے دی۔ قرآن و حدیث کی تبلیغ سے جن کے کلیجوں پر چھریاں چلتی تھیں چل گئیں۔ انگاروں پر لوٹ گئے۔ میری تحریک نشتر کا کام کرگئی۔ جلے بھنے دلوں کے پھپھولے اعتراض کی صورت میں پھوڑے گئے۔ ہائے وائے مچ گئی کہ لو صاحب یوم ولادت مع اپنے کل لوازم قصہ خوانی اور واہیات اشعار و قیام و شیرنی کے تو نہ منایا جائے اور مولوی صاحب کے مجروح ہونے کا دن یوم التبلیغ بنانے کے گویا یادگار قائم کی جائے!

اس کے جوابات خود حضرت مولانا ممدوح اور جناب مولوی عبداللہ صاحب ثانی نے اخبار اہلحدیث اور رسالہ "نور توحید" میں دیئے۔ مجھے اُنکے اعتراضوں پر تو ذرا بھی تعجب نہ ہوا مگر اپنے ان حضرات کے جوابوں کا یہ منشا معلوم کرکے کہ یہ تحریک یوسفی ایک شخصی تحریک ہے جو ابھی پاس نہیں ہوئی اسپر اعتراض قبل از وقت ہے، کچھ ذرا سا افسوس پیدا ہوا۔ کیونکہ مخالفین تو سنت کی تبلیغ پھوٹی آنکھوں بھی نہیں دیکھ سکتے۔ مگر ہمارے اپنوں نے

دوسری تقسیم یہ ہے کہ اوس کو چھ ادھیاؤں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس طرح کہ پہلے چار ادھیاؤں میں سے ہر ایک میں بارہ بارہ دستیاں ہیں۔ پانچویں ادھیا میں گیارہ اور چھٹے میں پانچ دستیاں ہیں۔ ان میں سے پہلے ادھیا کو اگنی کانڈ۔ دوسرے تیسرے اور چوتھے ادھیا کے مجموعے کو اندر کانڈ۔ پانچویں ادھیائے کو پاومان کانڈ اور چھٹے ادھیائے کو آرنیک کانڈ بھی کہتے ہیں۔ لفظ پاومان کے معنے صاف شدہ کے ہیں اور یہ خطاب سوم کا ہے۔

سام وید کے حصہ دوم کی پہلی تقسیم یہ ہے کہ اوس میں نو پرپاٹھک ہیں۔ پہلے پانچ پرپاٹھکوں میں سے ہر ایک میں دو دو اردھ یعنی آدھے ہیں اور باقی چار پرپاٹھکوں میں سے ہر ایک میں تین تین اردھ ہیں۔ پس اس دوسرے حصہ میں کل ملا کر دس اور بارہ یعنی بائیس اردھ پرپاٹھک ہوئے۔ ہر اردھ پرپاٹھک میں متعدد ترچ یا تین تین پچاؤں یعنی منتروں کے شوکت ہیں۔ پورے حصہ دوم میں ترچوں کی تعداد چار سو سے کچھ اوپر ہے۔ کسی نسخہ میں یہ تعداد چار سو پانچ ہے۔ کسی میں چار سو دس۔ کسی میں چار سو چودہ اور کسی میں چار سو تینتیس۔

سام کی حصہ دوم کی دوسری تقسیم یہ ہے کہ اوس کو بائیس ادھیاؤں میں منقسم کیا گیا ہے جو بالکل ۲۲۔ اردھ پرپاٹھکوں کے مطابق ہے بعض نسخوں میں ادھیاؤں کی تعداد ۲۱ ہے یعنی اونیسویں ادھیا کے بعد بیسویں اور اکیسویں ادھیائے کو ملا کر ایک کر دیا ہے۔ اس طرح شمار میں ایک ادھیا کم ہو گیا ہے۔ (باقی)

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب۔ مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بٹالوی۔ اس میں وید منتروں کے حوالوں سے ہی ویدوں کو غیر الہامی رشیوں کی تصنیف ثابت کیا ہے۔ اور ساتھ ہی ویدک تہذیب کا نمونہ بھی دکھلایا ہے۔ اپنی طرز میں عدیم المثال ہے۔ قیمت بجائے ۲؎ کے ۱؎ پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

اخبار "الفقیہ" اور اس کے نامہ نگاروں کی تہذیب

(مرقومہ مولوی عبدالعزیز صاحب از کوٹلی لہاراں مغربی)

دنیا کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ جن قوموں نے صداقت و دیانت کو محض ضد و ہٹ دھرمی اور افترا پردازی سے چھوڑا بلکہ جہالت سے اس کا مقابلہ کیا۔ آخر منہ کی کھاتے ہوئے نیست و نابود ہو گئے۔ ہاں اگر دیانت داری سے حق کی تلاش کے لئے کسی شخص پر یا مذہب کے اصولوں پر اعتراض کئے جاویں تو جائے مضائقہ نہیں۔ ٹھنڈے دل سے اعتراض کا جواب سنایا پڑھا جاوے۔ عقل سلیم ہو تو چنداں تدبر کے بعد اسے قبول کر لیا جائے یا محض اعتراض کی شکل سے نہیں بلکہ نتیجہ پر پہنچنے کے لئے دریافت کیا جائے تو بہتر چیز ہے مگر یہاں تو یہ چیز ہی نہیں۔ معترض صاحب کو بس اپنے اعتراض سے غرض نکتہ چینی سے واسطہ۔ اس سے ذرا آگے بڑھے تو افترا پر اتر آئے، ناحق بدنام کرنا شروع کر دیا متکلم کے منشا کلام کے خلاف مطلب خود اختراع کر کے جو دل میں آیا گھڑ لیا اور بے چارے عوام الناس میں رائی کا پہاڑ، کاغذ کا تابوت کھڑا کر کے لگے حق کو بدنام کرنے۔ مگر صاف بات ہے ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ الخ اسی بنا پر ہم بابانگ دہل واضح الفاظ میں کہنے کو تیار ہیں کہ کس قدر ظلم اور اندھیر نگری ہے کہ ایک اخبار مسلمانوں کا نکلتا ہو اور ان مسلمانوں کا جو کہ دنیا میں سب سے زیادہ بزعم خود محبت رسول کا دم بھرتے ہیں اور پھر دعویٰ کے خلاف حضور علیہ السلام کا صریحاً انکار صحابہ کرام کا دن دہاڑے خلاف بھی کیا جاوے اور خود نبی علیہ السلام کے محب بھی بنتے رہیں۔ ایک کلمہ گو مسلمان جو ایک خدا ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صدق دل سے مانتا ہو اور عین منشیٔہ اسلامی تعلیم پر اس کا عمل ہو توحید کا جذبہ موجود، محبت رسول ﷺ مکمل طور پر صحابہ سے پیار، اماماں دین، صالحان عظام کا لحاظ سب کچھ ہو ؎

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اس کا طغرائے امتیاز ہو پھر اس کو زبان کی تیز دھار سے، کفر کی گن مشین سے زخمی کیا جائے، بے ادب گستاخ کہہ کر اس کے سینے کو مجروح کیا جائے، اسکے بڑوں کی بے ادبی، بزرگوں کی توہین، حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کو گستاخ اسمٰعیل بے ادب وغیرہ القاب لکھے جائیں۔ تو کس قدر غیرت کا مقام ہے۔ ایسی اخبار اور اسکے نامہ نگاروں کی ساری فتنہ پردازی قوم کے ان مقتدر اصحاب پر اس کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو ایسی اخبار اور اس کے نامہ نگاروں اور اس کو اس کی بدتہذیبی پر بازپرس نہیں کرتے اور جو ایسی بیہودہ اخبار کو جاری دیکھتے ہیں۔ جو مضمون کسی نے لکھا، جو اناپ شناپ واہی تباہی جو کسی مفسد نے بھیجا بس "الفقیہ" نے غنیمت سمجھ کر چھاپ دیا۔ جماعت اہلحدیث کے ساتھ "الفقیہ" کے جس نامہ نگار کو ضرورت ہو ٹھنڈے دل سے مہذبانہ طریقہ سے تحریری تقریری گفتگو کرنے کا مجاز ہے۔ لیکن اگر ہمارے مدمقابل اخباری ملّا نامہ نگار "الفقیہ" اس روش کو نہ چھوڑینگے، افتراق بین المسلمین کی خلیج کو جتنا وسیع کرتے جائینگے اسی قدر وہ بفضل خدا ذلیل و رسوا ہونگے۔

ہم متفقہ طور پر حکومت پنجاب کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس بات کا فوری سدباب کرے اور ان مولویوں سے اس بات کی بازپرس کرے کہ جنہوں نے علانیہ طور پر سرعام جلسہ عرس امام امرت سر میں بے سند من گھڑت فتوے دیکر عوام الناس کو مشتعل

کا ثواب ملتا ہے۔

(۲) دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:۔

من طلب العلم کان کفارۃ لما مضیٰ

یعنی جس نے طلب کیا علم کو تو وہی علم اس کے اگلے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(۳) طالب علم کی فضیلت کے متعلق آنحضور کا کتنے پیارے الفاظ میں ارشاد ہوتا ہے:۔

من سلک طریقاً یطلب فیہ علماً سلک اللہ بہ طریقاً من طرق الجنۃ وان الملائکۃ لتضع اجنحتہا رضیً لطالب العلم وان العالم یستغفر لہ من فی السموات والارض والحیتان فی جوف الماء وان فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلۃ البدر علی سائر الکواکب وان العلماء ورثۃ الانبیاء وان الانبیاء لم یورثو دیناراً ولا درھماً وانما ورثو العلم فمن اخذہ اخذ بحظ وافر۔

(ترجمہ) یعنی فرمایا آنحضور نے کہ جو شخص علم کے طلب کرنے کی غرض سے راستہ چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ آسان کر دیتا ہے۔ یعنی اسکو اس بات کی توفیق دیتا ہے کہ جنت کے راستہ کی طرف چلے۔ اور بےشک فرشتے طالب علم کے راضی ہونے کے لئے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور وہ چیزیں جو آسمان وزمین کے اندر ہیں اور مچھلیاں جو پانی کے اندر ہیں سب کی سب عالم کے لئے مغفرت طلب کرتی ہیں۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جس طرح کہ چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر۔ اور بےشک عالم لوگ انبیاء کرام کے وارث ہیں اور انبیاء کرام دینار و درہم کے وارث نہیں بنائے گئے بلکہ علم کے وارث بنائے گئے۔ پس جس شخص نے اسکو حاصل کیا تو گویا کہ وہ بہت بڑا نصیبہ ور ہے۔

(۴) قال رسول اللہ صلعم من جاءہ الموت وھو یطلب العلم لیحیی بہ الاسلام فبینہ وبین النبیین درجۃ واحدۃ فی الجنۃ۔

جو شخص کہ موت آوے اس کو اس حال میں کہ وہ علم کو حاصل کرتا ہے اور اسلام کو پھیلاتا ہے اور لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف بلاتا ہے تو اسکے اور انبیاء کرام کے درمیان جنت میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔

(۵) قال رسول اللہ صلعم من طلب العلم فادرکہ کان لہ کفلان من الاجر فان لم یدرکہ کان لہ کفل من الاجر۔

جس نے کہ طلب کیا علم کو پس حاصل کر لیا اسکو اچھی طرح تو اسکے لئے دو حصے ہے اجر کا۔ اور اگر حاصل نہ کر سکا تو اس کے لئے ایک حصہ ہے اجر کا۔

(۵) وعن ابن عباس قال تدارس العلم ساعۃ من اللیل خیر من احیائہا

یعنی رات میں ایک گھنٹہ علم دین کا درس دینا بہتر ہے رات بھر کی عبادت سے۔

الغرض علم کی فضیلت کے متعلق اور بھی بہت حدیثیں ہیں۔ ناظرین کرام احادیث مذکورہ بالا سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ علم کیا چیز ہے اور اسکی کتنی فضیلت ہے۔ جاہل سے جاہل کو اگر عالم کہہ دیا جائے تو وہ بہت خوش ہوگا۔ لیکن جہل وہ چیز ہے جو انسان کے لئے لعنت قرار دی گئی ہے۔ دیکھئے ابوجہل کو بھی شریعت نے یہی خطاب دیا ہے۔ یہی علم ہے جس کے ذریعہ ہم امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ انجام دے سکتے ہیں اور خیر امت ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس الایۃ۔

یہی علم ہے جس سے خدا کو شناخت کر سکتے ہیں ؎

بئے علم چوں شمع باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

علم ہی وہ جوہر ہے جو ہمیں قرآنی نکات سے عالم کرا دیتا ہے۔ فی الجملہ عالم کی فضیلت علم کی فضیلت سے خود ظاہر ہے۔

علم کے آداب

وعن عبد اللہ بن مسعود قال یا ایھا الناس من علم شیئاً فلیقل بہ ومن لم یعلم فلیقل اللہ اعلم فان من العلم ان تقول لما لا تعلمہ اللہ اعلم۔

(ترجمہ) عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ جو شخص جانتا ہے کچھ تو کہے اسکو اور جو نہیں جانتا ہے اسکے متعلق کہے اللہ اعلم۔ اسلئے کہ علم کے آداب سے ہے کہ جس چیز کو نہ جانے اسکو کہے اللہ اعلم

عالم کن لوگوں کو کہا جا سکتا ہے اور علماء کے دلوں سے علم کو کیا چیز نکالتی ہے

وعن سفیان ان عمر بن الخطاب قال لکعب من ارباب العلم قال الذین یعملون بما یعلمون۔ قال فما اخرج العلم من قلوب العلماء قال الطمع

ترجمہ۔ سفیان سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے کعب سے پوچھا کہ کون ہیں علم والے کہا کعب نے وہ لوگ جو عمل کرتے ہیں اس چیز پر جو کچھ کہ جانتے ہیں۔ پھر کہا کہ کس چیز نے علماء کے دلوں سے علم کو نکالا کہا کعب نے لالچ۔

عالموں کی بےعزتی کیسے ہوتی ہے

وعن عبد اللہ بن مسعود قال لو ان اھل العلم صانوا العلم ووضعوہ عند اھلہ لسادوا بہ اھل زمانھم ولکنھم بذلوہ لاھل الدنیا لینالوا بہ من دنیاھم فھانوا علیھم

(ترجمہ) عبد اللہ بن مسعود کروایت ہے کہا انہوں نے اگر علم والے علم کی نگہداشت کرتے اور رکھتے اسکو ان لوگوں کے پاس جو اسکے اہل ہیں تو اپنے زمانہ والوں میں سرداری کرتے لیکن انہوں نے خرچ کیا اسکو دنیا والوں کیلئے تاکہ دنیا کو حاصل کریں پس اسی وجہ سے ان کی بےعزتی ہونے لگی۔

لیکن آجکل کے خود رَو اور دنیاوی علماء کرام کی یہ حالت ہے کہ اگر ان کی حالت پر نظر ڈالی جائے تو ان تمام مذکورہ فضیلتوں سے محروم اور بدعتوں اور گمراہیوں کے اندر مشغول ہیں۔ مثلاً فاتحہ۔ مولود۔ قیام وغیرہ۔ حالانکہ یہی علماء کرام اپنے آپ عامل بالقرآن والحدیث بنتے ہیں علم کا دعویٰ تو ہے لیکن عمل کرنا نہیں جانتے۔ حالانکہ عالم اس شخص کو کہا جا سکتا ہے جو قرآن وحدیث کے احکامات سے واقف ہو اور اس پر عمل کرتا ہو۔ علم تو ضرور ہے لیکن صرف نام کے لئے۔ قرآن وحدیث

دفع الوقتی کا جواب کیوں دیا۔ اصل حقیقت کو غور و فکر سے واضح کیوں نہ فرمایا۔

پس اب اس مختصر نوٹ کے ذریعہ اپنی تحریک کی مقبولیت بلکہ مسنونیت واضح کی جاتی ہے۔ مخالفین کانوں کو پھٹ پھٹا کے سنیں اور دیدہ ہوش کو وا کریں اور آنکھیں نہ ہوں تو ٹٹول کے دیکھیں۔

اس تحریک کے بانی اور عامل اور معلم حضرت سرور انبیاء صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں جنہوں نے یوم آخر شعبان یا شعبان کے آخری جمعہ میں تبلیغ بلیغ کا خاص اہتمام فرما کر مہاجرین وانصار کو خاص خطبہ مرحمت فرمایا۔ (دیکھو کتب احادیث)

اور آپ بتاؤ کہ قدرت ربانیہ نے جو اس مُردہ سنت کو زندہ کرنے کے لئے اس احقر العباد کے دل میں یہ تحریک موجزن فرمائی۔ جس کا ظاہری بہانہ جناب مولانا کا زخمی ہونا تھا تو یہ تحریک کسی احداث فی الدین پر مبنی ہوئی یا احیائے سنت نبویہ پر؟

اسکی مثال ایک یوم عاشورہ کے معظم ہونے کی بھی ہے کہ جناب موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ بلکہ ان سے پہلے سے وہ واجب الاحترام تھا اور اسی روز شہادت حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام بھی واقع ہوگئی، تو یہ عاشورہ کا احترام نہ صرف شہادت امام مظلوم کی وجہ سے ہوا بلکہ وہ پہلے ہی سے محترم و معظم تھا۔ وباللہ التوفیق۔

علم کی فضیلت اور خود علما کی حالت

(از قلم مولوی عبدالصبور صاحب۔ مدرسہ جھنڈے نگر بستی)

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علیٰ نبیہ

علم ہی انسان کو ادنیٰ سے اعلیٰ بنا دیتا ہے۔ علم ہی جاہل کو عالم بناتا ہے۔ علم ہی ایک گمراہ آدمی کو صراط مستقیم پر لے آتا ہے۔ علم ہی انسان کو سلطنت اور بادشاہت دلاتا ہے۔

الغرض علم کے بغیر دنیا کی کوئی قوم اس عالم فانی میں عروج کے زینہ پر نہیں چڑھ سکتی ہے۔ اور نہ ترقی کے میدان میں گامزن ہو سکتی ہے۔

برادران اسلام! علم ہی کی فرضیت کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہوتا ہے:۔

طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم ومسلمۃ

یعنی علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد ہر مسلمہ عورت پر فرض ہے۔

انسان کی قدر و منزلت اسی وقت ہوتی ہے جب وہ علم کی پاسبانی اور علم کی قدر کرتا ہے۔ سعدی مرحوم نے کیا خوب نقشہ کھینچا ہے۔ ؎

بنی آدم از علم یابد کمال
نہ از حشمت و جاہ و مال و منال

تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم ہی کی بدولت عرب کی غیر مہذب قومیں کہ جن کا کام غارتگری و خونریزی کے سوا کچھ نہ تھا اس کے بعد انہیں قوموں میں سے چند اشخاص ایسے پیدا ہوئے جن کی نظیر محال ہے۔ وہی لوگ اپنے علمی کوشش کے سبب سے دنیا کے بادشاہ بن گئے اور انہی لوگوں کو مسبب الاسباب کی طرف سے درجات و منصبات عطا کئے گئے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے:۔

یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات۔ یعنی خداوند کریم مومنوں اور اہل علم کے درجوں کو بلند کرتا ہے۔

اسی طرح سے دوسری جگہ صاحب علم کی فضیلت کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:۔

قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوا الالباب۔

(ترجمہ) یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو یہ حکم سنا دیجئے کہ جو لوگ صاحب علم ہیں اور جو لوگ صاحب علم نہیں ہیں۔ ان دونوں کا درجہ اور مرتبہ برابر نہیں ہے۔ اور جو اچھا نصیحت کہ عقلمند ہی لوگ نصیحت قبول کرتے ہیں۔

خوش نصیب انسان وہی ہے جو علم و ادب کی زینت سے مزین ہو۔ کیونکہ علم کی زینت کے سامنے دنیاوی تمام زینتیں ہیچ ہیں۔ جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے۔ ؎

لیس الجمال بالثیاب مزینا
ان الجمال جمال العلم والادب

الغرض علم ایک ایسی دولت ہے جو گھٹائے گھٹتی نہیں اور جتنا ہی خرچ کرو اتنا ہی بڑھتی ہے۔ اور علم ایک ایسی دولت ہے جو کسی رہزن اور چور کے ہاتھ نہیں آتی ہے۔ ؎

علم کی دولت ہے ایسی بے زوال
جس کے آگے گنج قارون کیا ہے مال
عمر بھر پڑھتے پڑھاتے جائیے
پائیے جتنا لٹاتے جائیے
ایسی دولت کی صفت کیا کیجئے
بڑھتی جائے خرچ جتنا کیجئے
یہ وہ دولت ہے کہیں لے جاؤ ساتھ
آ نہیں سکتی کسی رہزن کے ہاتھ

ہاں علم ایک درخشندہ آفتاب اور عقل ایک شاہی تاج کی مثال ہے۔ عالم کی فضیلت قرآن کریم سے صاف طور پر ظاہر ہو رہی ہے:۔

انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰوا

یعنی عالم ہی لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں۔

آج اگر دنیا میں علم نہ ہوتا تو آج ہم اسلام کے احکام اور اسلام کی خوبیوں سے واقف نہ ہوتے۔ عالم اگر کتنا ہی غریب ہو تب بھی عزت میں اس جاہل سے فوقیت رکھتا ہے جو بہت مالدار ہے۔

(۱) عالم کی فضیلت کے متعلق آنحضور کا ارشاد ہوتا ہے:

من خرج فی طلب العلم فھو فی سبیل اللہ حتیٰ یرجع۔ یعنی جو شخص علم کی طلب میں گھر سے نکلتا ہے پس وہ اللہ کے راستے میں ہے یہاں تک کہ لوٹے مطلب یہ کہ اس کو مجاہد کا ثواب ملتا ہے اگر وہ علم کی طلب میں نکلا اور مر گیا تو اسکو مجاہد فی سبیل اللہ

فتاویٰ

س ۱۶۰ } ایک شخص کی زوجہ اور ساس میں جھگڑا فساد رہا کرتا تھا جیسا کہ عموماً آج کل ہے ایک روز وہ شخص نزدیک کے قصبہ میں جس کا فاصلہ دو کوس سے زائد ہے۔ ڈاکٹر کے پاس علاج کے لئے پیدل گیا۔ آتے ہوئے راستہ میں سخت بخار ہو گیا جس کی وجہ سے وہ بیہوش سا ہو گیا اور گھر آکر بیٹھک میں پڑ رہا۔ کچھ مدت کے بعد کسی نے آکر اطلاع دی کہ تمہاری بیوی اور والدہ لڑ رہی ہیں۔ یہ سن کر وہ جوش میں اٹھا اور لڑکھڑاتا ہوا گھر کو روانہ ہو گیا جاتے ہوئے صحن میں سے پھاوڑا اٹھا کر دونوں کو مارنے کے لئے جھپٹا۔ اس کو اس حالت میں آتا ہوا دیکھ کر اس کی والدہ دوڑ کر دوسرے گھر چلی گئی اور بیوی اپنے والدین کے گھر جو پڑوس میں ہے چلی گئی۔ پہلے وہ اپنی والدہ کو مارنے کے لئے اس کے عقب میں دوڑا مگر راستے میں پڑوس والوں نے روک کر واپس گھر کو روانہ کر دیا۔ اسی راستہ میں سسرال کا گھر پڑتا تھا۔ بیوی۔ ساس اور بیوی کا بھائی (سالہ) راستہ میں کھڑے تھے۔ جب وہ جھپٹ کر اپنی بیوی کو پکڑنے لگا تو ان سب نے طعن و تشنیع اور گالیاں نکالنی شروع کیں اور ساتھ ہی بیوی اور ساس نے دو تھپڑ بھی مارنی شروع کر دیں۔ اور سالہ نے ایک زبردست مکہ مارا جو کہ اس شخص کے دل کے قریب پسلیوں پر لگا۔ جس سے اسکی حالت اور زیادہ بگڑ گئی۔ لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور سنبھالا دیا۔ شدید بخار کی حالت میں سفر کی تھکاوٹ نیز طعن و تشنیع اور زدوکوب کے غصہ میں اس وقت اس شخص پر اس قدر وحشت کا غلبہ طاری ہوا کہ کسی نیک و بد بات کی تمیز تو درکنار اپنی عقل و سمجھ پر بھی قابو نہ رہا۔ اور اسی وحشتناک حالت میں سب کے روبرو بغیر بیوی کا نام لئے ایک ہی سانس میں بلا رکاوٹ طلاق۔ طلاق۔ طلاق کہہ دی اور لوگوں نے اسے پکڑ کر بیٹھک میں چارپائی پر لٹا دیا۔

اس کے چند گھنٹہ کے بعد شربت وغیرہ پلانے سے جب وہ ہوش میں آیا۔ تیمارداروں نے بات چیت شروع کی تو وہ بہت نادم اور پشیمان ہو کر کہنے لگا کہ مجھ سے سخت غلطی ہوئی جو کہ مختلف وجوہ کے باعث وحشت میں آکر مجھ سے وقوع پذیر ہوئی۔

اب علمائے دین اسکے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ آیا اس شخص کا نکاح قائم رہا یا فسخ ہو گیا۔

(عطا محمد خان موضع قائم والہ۔ جالندھر)

ج ۱۶۰ } طلاق غصہ سے کہے یا ہنسی سے واقعہ ہو جاتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:۔

ثلث جدھن جد وھزلھن جد النکاح والطلاق والعتاق۔

اس لئے صورت مسئولہ میں تین طلاقیں ایک وقت ایک مجلس میں کہی گئی ہیں جو محدثین رحمہم اللہ کے نزدیک ایک طلاق رجعی کے حکم میں ہیں۔ فقہاء حنفیہ اس کے خلاف ہیں۔ محدثین (اہل حدیث) کے نزدیک رجوع کا حق ہے۔ فقہاء حنفیہ کے نزدیک مغلظہ ہو گئی۔ اللہ اعلم!

س ۱۶۱ } ایک عورت کا ایک لڑکا اور ایک لڑکی تھی مگر اس نے خاوند سے طلاق لیکر دوسرے سے عقد کر لیا۔ اور پھر اس سے بھی طلاق لے کر اب تیسرے سے نکاح کیا۔ اس عرصہ میں اس کا پہلا خاوند عہ۱ مر گیا اور پھر وہ تیسرے سے بھی طلاق لے کر خاوند عہ۱ کے گھر اپنی لڑکی اور لڑکے کے پاس چلی گئی اس وقت لڑکی کی عمر سترہ سال کی ہے۔ لڑکی کا تایا اور نانا حقیقی زندہ ہیں۔ مگر اس کی والدہ نے تیسرے کسی آدمی کو ولی بنا کر تایا اور نانا کی مرضی کے خلاف ایک شادی شدہ لڑکے سے نکاح کر دیا۔ نانا اور تایا کی ناراضگی کی وجہ اس لڑکے کا شادی شدہ ہونا ہے۔ گاؤں کا ذیلدار اور نمبردار بھی بموقع نکاح حاضر نہیں تھے۔ جواب قرآن و حدیث سے عنایت فرماویں۔ (خریدار اہلحدیث ۲۳۳۲)

ج ۱۶۱ } لڑکی کا ولی باپ کے بعد اس کا تایا ہے۔ جس کا فرض ہے کہ لڑکی کے مفاد کے ماتحت اس کا اچھی جگہ نکاح کر دے جو نکاح والدہ نے کیا ہے اگر لڑکی اس نکاح پر خوش ہے تو تایا کو خوش ہونا چاہئے۔ اگر لڑکی راضی نہیں تو نکاح نہیں ہوا۔ پھر تایا کو حق ہے کہ کسی بہتر جگہ نکاح کر دے۔ اگر لڑکی بغیر مکر و فریب کے راضی ہے تو عند الحنفیہ نکاح درست ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۶۲ } منگنی کا شریعت میں کہیں ثبوت ملتا ہے۔ زید نے اپنی لڑکی کی منگنی بکر سے چھوٹی عمر میں کر دی۔ اس بات کو سات آٹھ سال کا عرصہ ہوا اب لڑکی جوان اور لڑکے کی عمر اس وقت تھوڑی ہے۔ اب زید اپنی لڑکی کی شادی بکر سے نہیں کرتا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ زمانے کی حالت بہت خراب ہے جس صورت میں لڑکے اور لڑکی کی نسبت نہیں ہے شادی کر کے بعد میں ساری عمر پچھتانا پڑے۔ بکر کے وارث تقاضا کرتے ہیں اور شادی کے لئے کہتے ہیں۔ مگر زید کے جواب دینے کی وجہ سے بکر کے وارث زید کو گالی گلوچ بھی کرتے ہیں اور کبھی کچھ کبھی کچھ کہتے ہیں۔ ایسی صورت میں زید کو کیا کرنا چاہئے۔ کیا زید کو نکاح کرنا ضروری ہے۔ اور ایسی منگنی کی شرع شریف میں کوئی اصل ہے؟

(سائل مذکور)

ج ۱۶۲ } منگنی ایک معاہدہ ہوتا ہے کہ لڑکی کو فلاں لڑکے کے ساتھ نکاح کرونگا۔ اس معاہدہ کی پابندی اس حد تک ہونی چاہئے جب تک خلاف شرع نہ ہو اور ان کے مفاد کے خلاف نہ ہو جن کے حق میں یہ معاہدہ ہوا ہے۔ صورت مسئولہ میں جب لڑکی بڑی عمر کی ہے اور لڑکا چھوٹا تو اس عہدہ کو توڑنا ضروری ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے اگر کوئی قسم کھا لے اور قسم کھانے کے بعد اس کام کو خلاف شرع سمجھے جس سے رکنے کی قسم کھائی ہے تو اسکو چاہئے کہ قسم کا کفارہ دے اور وہ کام کر لے۔ اللہ اعلم! (نوٹ) اس قسم کے وعدے

احکام رمضان المبارک

(از قلم حافظ عبداللہ صاحب فلورل کرنول)

(گذشتہ سے پیوستہ)

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ آدمی کے عمل اسی کے لئے ہیں مگر روزہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر دونگا اور روزے ڈھال ہیں۔ روزے دار فحش نہ بولے اور نہ بیہودہ گوئی میں شور وغوغا کرے۔ اگر کوئی گالی دیوے یا برا کہے یا لڑائی جھگڑا کرے تو اس کو کہہ دیوے کہ میں روزے دار ہوں۔ (لڑنا جھگڑنا۔ گالی گلوچ دینا مجھے حرام ہے) قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ البتہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالے کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ خوشبودار ہے۔ روزے دار کو دو خوشیاں ہوتی ہیں ایک جب روزہ کھولتا ہے تو روزہ کھولنے کی خوشی ہوتی ہے اور ایک جب اپنے رب کی ملاقات کریگا تو اس کو بسبب روزہ کی خوشی ہوگی۔

سبحان اللہ! کیا پیاری حدیث ہے۔ ہر نیک عمل کا بدلہ مالک اپنے فرشتوں کے ہاتھوں دلوائیگا مگر روزے دار کے لئے فرماتا ہے:۔

وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ

یعنی میں اسکو اپنے دست مبارک سے بدلہ دونگا۔ سبحان اللہ! اس وقت کی خوشی کا کیا کہنا۔ جب ہمارا مالک اپنے ہاتھوں سے انعام واجرت تقسیم کریگا۔ اسی لئے حضور نے فرمایا۔ روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت دوسرے مالک سے ملنے کے وقت۔ روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہے کہ روزہ پورا ہوا اور بھوک پیاس کا غلبہ جاتا رہا۔ دوسرے خدا سے مل کر روزے کا ثواب پائیگا تو خوش ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں ؎ فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ و طعامہ من اجلی۔ (ترجمہ) فرماتا ہے رب العزت روزہ میرے لئے ہے میں ہی اسکی جزا دونگا فرشتوں سے نہ دلاؤنگا بلکہ خود دونگا۔

روزے کو خدا نے اپنی طرف اس وجہ نسبت کیا کہ اور عبادت میں یعنی نماز۔ زکوٰۃ حج وغیرہ میں ریا ونمود داری کو دخل ہے لیکن روزے میں دخل نہیں۔ اگر روزے دار ظاہر نہ کرے تو اس کو کوئی نہیں جان سکتا کہ روزے دار ہے۔

دوسری وجہ یہ کہ فرشتے ہر عبادت میں آدمی کے شریک ہیں مگر روزے میں نہیں کیونکہ وہ بھوک پیاس سے بری ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جو شخص اللہ کے راستے میں جوڑا دیگا (یعنی دو اشرفی یا دو روپئے یا دو پیسے یا دو کپڑے یا دو گھوڑے یا دو روٹیاں یا دو پانی غرض ہر چیز کا جوڑا) تو جنت کے سب دروازوں سے بلوایا جائیگا۔ اے اللہ کے بندے یہ بہتر ہے (یعنی ہر دروازے کا نگہبان کہیگا اس دروازے سے داخل ہو جئے بہت اچھا ہے) جو آدمی نمازیوں سے ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جائیگا اور جو مجاہدوں سے ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جائیگا۔ جو آدمی روزے داروں سے ہوگا وہ باب الریان سے بلایا جائیگا اور جو صدقہ دینے والوں سے ہوگا وہ صدقے کے دروازے سے بلایا جائیگا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کوئی ایسا آدمی بھی ہوگا جو ان سب دروازوں سے بلایا جائیگا۔ فرمایا ہاں (بلایا جائیگا) اور میں امید رکھتا ہوں تو ان میں سے ہو۔

سبحان اللہ! دیکھئے مالک نے روزے داروں کے دروازے کا نام باب الصیام نہیں رکھا بلکہ باب الریان رکھا۔ یہ دروازہ روزیداروں کے لئے مناسب ہے۔ ریان ہے ری سے ری کے معنے سیرابی کے ہیں یعنی جو لوگ دنیا میں بھوکے پیاسے رہے روزے کی وجہ سے ان کے لئے اعلیٰ مراتب ہیں دروازہ بھی سیرابی والا ہے جو روزے داروں کی خوشخبری کا باعث ہے جب جنت کا دروازہ دکھائی دیگا لوگ خوش ہو جائینگے۔ اور اس حدیث سے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی فضیلت اور ان کا یقینی جنتی ہونا پایا جاتا ہے ہادی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

جنت میں ایک دروازہ ہے اس کا نام ریان ہے قیامت کے روز اس دروازے سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہونگے۔ کہا جائیگا روزے دار کہاں ہیں۔ روزے دار اٹھ کر جنت میں داخل ہو جائیں گے پھر ان کے بعد اس دروازے سے کوئی داخل نہ ہوگا جب سب روزے دار داخل جنت ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائیگا پھر اس سے کوئی داخل نہ ہوگا۔

فرمایا نبی علیہ السلام نے جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ (یعنی روزہ رکھنے کی وجہ قوت حیوانی جو غضب اور شہوت کی جڑ ہے ضعیف ہو جاتی ہے اس لئے روزے داروں پر شیاطین کے وسوسے کچھ تاثیر نہیں کرتے)

فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص ایمان اور ثواب کی امید کرکے رمضان کے روزے رکھے اسکے پہلے گناہ بخشے جائینگے اسیطرح جو شخص ایمان اور ثواب کی امید کرکے رات میں قیام کریگا اور لیلۃ القدر میں بھی قیام کریگا تو اسکے گناہ بھی بخشے جائینگے۔ حضور کا ارشاد مبارک سنئے روزہ اور قرآن مجید (قیامت کے دن) انسان کیلئے شفاعت کرینگے۔ روزہ کہیگا میرے پروردگار میں نے اسکو تمام دن کھانے پینے اور خواہشات نفسانی سے؎

؎ روکا تھا اسلئے اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمائیے۔ اور قرآن کہے گا میں نے اس کو رات کو سونے سے روکا تھا (اور وہ رات کا اکثر حصہ تلاوت قرآن میں بسر کرتا تھا) اسلئے میرے حق میں سفارش قبول فرمائیے۔ پس ان دونوں کی سفارش قبول کی جائیگی (بیہقی)

ملکی مطلع

یورپ میں جنگ کے بادل

ابھی منڈلا رہے ہیں

برطانیہ، فرانس اور جرمن میں جو معاہدے ہوئے ہیں وہ اخبارات میں آچکے ہیں۔ لازمی تھا کہ ان معاہدات پر چہ میگوئیاں اور اختلافات پیدا ہوں۔ چنانچہ برطانیہ ہی میں یہ اختلاف بڑی شکل اختیار کر رہا ہے۔ امیر البحر نے ناراضگی میں استعفیٰ دیدیا اور بھی کئی ایک ارکان و اعیان ان معاہدات پر خفا ہیں۔ کیونکہ وہ اس میں برطانیہ جیسی پُرشوکت حکومت کی ہتک سمجھتے ہیں۔

معترضین سمجھتے ہیں کہ فارسی کا مقولہ

یک را بگیر دوم را دعویٰ دار

صحیح ثابت ہونے والا ہے۔ جرمن کا ڈکٹیٹر ہر ہٹلر اس مقولے پر عمل کریگا اور ضرور کریگا۔ یعنی وہ زیکوسلواکیہ سے حصے کرا کے اُن حصص کا دعویٰ کریگا جو اس جنگ عظیم میں چھینے گئے تھے۔ جس میں افریقہ کا دار السلام بھی شامل ہے۔ وہ کبھی اپنے دعوے سے باز نہیں رہے گا اور اس کے مطالبات پورے ہونے سے حکومت برطانیہ کو ضعف اور اس کو قوت ہوتی جائے گی۔ ضعف مالی اور ضعف شوکت کے علاوہ برطانیہ کی ساکھ کو بڑا نقصان پہنچیگا۔

حقیقت یہ ہے کہ تمام اقوام و اشخاص اعتبار میں ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں۔ جس طرح افراد اپنے وعدوں کو پورا نہ کریں تو ان کا اعتبار نہیں رہتا۔ اسی طرح اقوام بھی (چاہے بر سر حکومت ہوں) بدعہدی کرنے سے بے اعتبار ہو جاتی ہیں۔ معترضین بھی برطانیہ کے خیر خواہ ہیں اس لئے انکے اعتراضات کی قدر و قیمت (جتنی بھی ہو سکے) کرنی چاہئے۔

یورپ اگرچہ قرآن مجید کی تعلیم کو نہیں مانتا مگر قرآن مجید کی تعلیم چونکہ (قانون قدرت اور فطری) فلسفہ پر مبنی ہے۔ اس لئے وہ فطرۃً اس کے ماننے پر مجبور ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:-

لَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ کسی قوم کے ساتھ وعدہ کر کے اس لئے مت توڑو کہ تمہارے خیال میں اور کوئی قوم اس سے زیادہ قوت والی اور عقلمند ہے۔

آج یورپ میں جو کچھ ہوا وہ سب اسی آیت کے ماتحت ہوا ہے۔ فرانس و برطانیہ نے زیکوسلواکیہ سے وعدہ امداد کیا۔ ابتدا میں اس پر قائم بھی رہے مگر عین وقت پر وہی ہوا جو مرزا غالب مرحوم کہہ گئے ہیں۔ ؎

تم ان کے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالب
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں

یاد ہے اور اچھی طرح یاد ہے مگر اس پر عمل نہیں ہوا۔ یہ ہے تصویر کا وہ رُخ جو معترضین کی جانب ہے۔ لیکن تصویر کا دوسرا رُخ یہ ہے کہ جو کچھ وزراء کانفرنس نے کیا ہے وہ بھی بے وجہ نہیں۔ پنجابی زبان میں ایک حکیمانہ مثال ہے جس کا ترجمہ اُردو میں یوں ہے:-

مچھلیاں پکڑنے والا جال جو دیکھتا ہے
اس کا علم ماہی گیر کو نہیں ہوتا۔

اس کو عربی میں یوں کہا جاتا ہے:-

صاحب البیت ادریٰ بما فیہ

ہر سلطنت کے وزراء اپنی سلطنت کے حالات (از قسم ضعف و قوت وغیرہ) اس قدر جانتے ہیں کہ دوسرے نہیں جانتے۔ اس لئے جو کچھ ہوا وہ اس علم کی بنا پر ہوا جو وزرائے سلطنت کو حاصل ہے۔ ناممکن ہے کہ وزراء برطانیہ دانستہ ایسا کام کریں جس سے حکومت کی بدنامی ہو۔

پس معترضین کے اعتراضات کے متعلق ہمارا خیال یہ ہے کہ وہ بے خبری پر مبنی ہیں یا وہ وزرائے سلطنت کی کاروائی با خبری پر۔

مگر جو لوگ سرسری نظر رکھتے ہیں وہ ہمیشہ اس قسم کے موقع پر اعتراض کیا ہی کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے حافظ شیرازیؒ نے فرمایا ہے ؎

رموزِ مملکتِ خویش خسرواں دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

البتہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا جو عام طور پر ظاہر کیا جا رہا ہے کہ یورپ کی چھوٹی چھوٹی حکومتیں شائد نقشہ یورپ سے مٹ جائیں۔ اسکے متعلق یہ مثال ہے کہ

بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو کھا جاتی ہیں۔

بہر حال جو کچھ بھی ہو ہم ہندوستانیوں کی دعا ہے کہ

خدا شرے برانگیزد کہ درآں خیر ما باشد

انجمن اسلامیہ امرتسر

معززین امرتسر کی ایک پرانی انجمن ہے۔ جس کے زیر انتظام کئی ایک سکول اور ایک ڈگری کالج بھی ہے۔ نیز شہر کی بعض مساجد بھی اسکی تحویل میں ہیں۔ جیسے آج کل دنیا میں ہوائے نفاق و شقاق چل رہی ہے۔ جس کا اثر خاص طور پر مسلمانوں میں زیادہ ہے۔ شومئے قسمت سے انجمن اسلامیہ امرتسر بھی کبھی کبھی اس سے متاثر ہوتی رہتی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ انجمن کے بزرگ بانیان میں سے اب کوئی ایسا نہیں رہا جس کا کنٹرول ممبروں پر پورا ہو۔ اس لئے جب اختلاف پیدا ہوتا ہے تو بڑی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اختلاف کرنے والے نہیں سمجھتے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔

کاش مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکیمانہ و ناصحانہ ارشاد یاد رکھیں جو سنہری حرفوں میں لکھنے کے قابل ہے:-

ما ھلك قوم من قبلکم حتّٰی اوتوا الجدل

(یعنی پہلی قومیں آپس میں جنگ وجدل کرنے ہی سے تباہ ہو گئیں) - آج کل امرتسر کی

متفرقات

اخباری سال آئندہ پرچہ کے بعد ختم ہو جائیگا۔ انشاء اللہ! اس لئے جملہ خریداران و بہی خواہان کو چاہئے کہ نئے سال میں اخبار کی خریداری بڑھائیں تاکہ گذشتہ سالوں سے اشاعت میں جو کمی واقع ہو رہی ہے وہ شروع سال سے ہی پوری ہونی شروع ہو جائے۔ صرف ہمت کی دیر ہے۔

مقدمہ وقف فیض آباد کی اعانت کے سلسلے میں مبلغ ےؔ مزید وصول ہوئے ہیں۔ کل میزان ؏ ہے۔ تاریخ سر پر آ رہی ہے اخراجات کی ضرورت ہے اصحاب خیر اس مقدمہ کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اس کی دل کھول کر امداد کریں۔ راقم مولوی مرزا محمد یوسف شمس محمدی دفتر اہل الذکر فیض آباد۔ یو پی۔

مرزائی مناظرہ دیرووال افغاناں ضلع امرتسر میں مرزائیوں کے سالانہ جلسہ کے موقع پر جماعت اہل حدیث نے منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری کو احتیاطاً بلوا بھیجا چنانچہ انہوں نے مرزائیت کے خلاف چند تقریریں کرنے کے علاوہ حیات مسیح۔ فیصلہ مرزا۔ ختم نبوت پر مرزائی مبلغ سے مناظرہ کیا۔ کذبات مرزا پر مولوی محمد عبد اللہ مدرس مدرسہ دیمووال نے مناظرہ کیا۔ چاروں مناظر نہایت شاندار رہے اور اہل حق کو فتح ہوئی۔

(دیکھے از شریک مناظرہ ۴/۱۰)

۱۴۔ اکتوبر یاد رکھیں قادیان سے تحریک ہوئی ہے کہ ۱۶۔ اکتوبر کو مسلمانوں میں نبوت مرزا کی تبلیغ کی جائے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مرزائیت کی تردید کے لئے دفتر اہلحدیث سے جوابی اشتہارات جوابی کارڈ بغرض محصول ڈاک بھیجکر طلب کریں۔

پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

مولوی قاضی احمد حسن صاحب مدرسہ سعیدیہ عربیہ کے نہایت مخلص کارکن ہیں۔ امسال بھی حسب سابق مدرسہ کی مالی امداد کے سد معارف کے لئے سفر کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ لہذا میری درخواست ہے کہ موصوف جہاں جہاں تشریف لے جائیں وہاں کے اہل خیر وکرم حضرات قاضی صاحب کی پوری پوری امداد فرما کر مدرسہ کو مالی مشکلات سے نجات دلا کر عند اللہ ماجور ہوں

خادم سنت نبویہ:۔ ابو سعید محمد شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ عربیہ۔ پل بنگش دہلی۔

امرتسر کی امت مسلمہ سے سوال

امرتسر کی منکرہ حدیث پارٹی کا دوسرا جلسہ یکم۔۲ اکتوبر کو تھا۔ اس میں مختلف لیکچراروں کے لیکچر ہوئے کوئی زمین کی کہہ گیا کوئی آسمان کی۔ اس سے تو ہمیں مطلب نہیں۔ لیکن دو لیکچراروں کی تقریروں سے ہمیں مطلب ہے۔ ان میں سے ایک لیکچرار لاہوری مرزائی تھا جس نے مرزا صاحب قادیانی کی مجددیت کو خوب اونچا دکھایا۔ اس کے بعد کوئی صاحب مرزا عبد الحمید جن کے نام کے ساتھ پروفیسر لکھا جاتا ہے کھڑے ہوئے جو اس وقت ایک جلسہ کے پریزیڈنٹ تھے۔ آپ نے کہا کہ

ایک ایسا شخص دنیا میں پیدا ہو چکا ہے کہ جو مرزا صاحب سے ہزار درجہ بڑھ کر ہے اور وہ دنیا میں بہت بڑا انقلاب پیدا کریگا وغیرہ وغیرہ

چونکہ ایسے شخص کا وجود مسلمانان دنیا کے لئے ابر رحمت ہوگا۔ اس لئے ہم بانیان جلسہ (امت مسلمہ) کے اعیان سے سوال کرتے ہیں کہ اس بزرگ کا پتہ ہمیں بتائیں۔ اگر ان کو معلوم نہ ہو تو اپنے لیکچرار سے پوچھ کر بتائیں تاکہ ہم پہلے ہی سے مستفیض ہونے کے لئے اپنے نفس اور اپنے متعلقین کو آمادہ کریں۔

اس سوال کے مخاطب جماعت منکرہ کے ارکان عموماً اور ان کے امیر صاحب خصوصاً ہیں۔ جواب جہاں تک ہو سکے جلد عنایت کریں۔ کیونکہ ایسے بزرگ کو دیکھنے کے لئے دل بے تاب ہے۔

مدرسہ (دار الحدیث) محمدیہ لشکر گوالیار کا سالانہ امتحان

مدرسہ مذکور کا سالانہ امتحان مورخہ ۳۔۴ شعبان ۱۳۵۵ھ کو ہوا۔ الحمد للہ نتیجہ بہترین رہا۔ ۲۶ طلباء شریک امتحان ہوئے۔ جن میں سے ۶ لڑکے فیل اور باقی سب اچھے درجات میں کامیاب ہوئے۔ امتحان مولانا مولوی عبد اللہ انسپکٹر سفیر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس نے لیا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ مدرسہ اپنی نمایاں ترقی پر گامزن ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس درسگاہ کی کامیابی میں ہر ممکن طریق سے مدد کرے۔ (شکر اللہ سعیکم) ۔ مدرسہ مذکور کا تعلیمی سال بدستور سابق ۷۔ شوال ۱۳۵۵ھ سے شروع ہوگا۔ بیرونی طلباء آنے سے پہلے بذریعہ خط وکتابت اجازت داخلہ حاصل کر لیں۔

المعلن خادم المسلمین محمد اسماعیل مدرس مدرسہ دار الحدیث محمدیہ لشکر گوالیار۔ (۸ ر داخل اشاعت فنڈ)

آہ! پیر احسان اللہ شاہ

رحمۃ اللہ علیہ

سندھ جیسے پیر پرست ملک میں ضلع حیدر آباد میں گوٹھ پیر جھنڈہ میں ایک گدی ہے جس کے گدی نشین اہل توحید چلے آئے ہیں۔ بسا غنیمت تھا کہ وہاں سے توحید کی آواز اٹھتی تھی۔ پیر احسان اللہ شاہ مرحوم وہاں کے مسند نشین تھے۔ آپ اہل توحید اور اہل علم صالح نوجوان اور علماء کے قدردان تھے۔ ناگاہ خبر آئی ہے کہ ۹ شعبان ۱۳۵۵ھ (مطابق ۴ اکتوبر) کو ہمیں ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جماعت اہل حدیث آپ کے پسماندگان سے دلی ہمدردی رکھتی ہے۔ ارشاد خداوندی کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ سے چارہ نہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور انکے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرما

ایضاً میری والدہ ماجدہ جو کہ موحدہ پابند صوم وصلوٰۃ شرک وبدعت سے بیزار رہا کرتی تھیں۔ انتقال کر گئیں انا للہ! قاضی عبد الغفور کرڑہ مان سنگہ ریاست بہاولپور

ایضاً میری اہلیہ جو نہایت نیک بخت اور موحدہ پابند صوم وصلوٰۃ تھی فوت ہو گئی۔ انا للہ!

(عبد العزیز امام مسجد کوٹلی ضلع گجرات) ناظرین کرام

شمالی ہندوستان

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتبخانہ ہے۔ جس میں مصر و استنبول۔ بیروت۔ شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونتہ چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں۔

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	۱۲	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	۳۲
زاد المعاد۔ ابن قیم سفید	۱۲	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	۱۲
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	۱۲	نسیم الریاض شرح شفا بر حاشیہ شرح شفا	
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصہ تیار ہیں		ملا علی مصری	۱۶
قیمت فی حصہ	۲	تفسیر فتح القدیر شوکانی	۲۰

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اُردو بازار جامع مسجد دھلی

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی سدیزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر لوگ عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲؍ آدھ پاؤ ۴؍ پاؤ بھر ۸؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ بر ہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ ترین شہادات

جناب محمد حبیب اللہ صاحب جمشید پور۔ عرصہ ایک ماہ سے زیادہ ہوا کہ میں نے اپنے ایک دوست کے لئے ایک چھٹانک مومیائی آپکے یہاں سے منگوائی تھی اُسکے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ اُن کو فائدہ پہنچا ہے۔ اب اُن کے اور بعض اور احباب کے لئے ایک پاؤ مومیائی بذریعہ وی پی پارسل روانہ فرما کر مشکور فرمائیں۔ (۲۸ ستمبر ۳۸ء)

جناب سید عبد العلیم صاحب پنشنر دمرہ۔ مجھ کو آپ کی مومیائی سے نہایت فائدہ ہوا ہے خدا آپ کو اس کا اجر دیگا۔ بہت اطمینان کی دوا ہے۔ آپ سے جو چار چھٹانک اور منگوائی تھی وہ میرے ملاقاتیوں نے لے لی۔ اب چار چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔ (۱۰ ستمبر ۳۸ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ :- **حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی امرتسر**

تمام دنیا میں بے مثل
غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی

کا ہدیہ سات روپئے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ :- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱؍

پتہ :- **مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ**

شائقین و تجار کو خوشخبری
رمضان المبارک کے تحفے

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور صندلی عطریات عطر ممری۔ عطر شمامۃ العنبر عطر سوسن۔ عطر مشک حنا۔ شاہجہانی گلاب۔ روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ ۱؍۔ ۸؍۔ ۱۰؍۔ ۱۲؍۔ ۱؍۔ روغن گیسو دراز فی شیشی ۱؍۔ نوٹ :- جملہ ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپارانہ نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ :- اشرف علی محمد علی تاجر عطر حنا فیکٹری قنوج

(۱۰۹۷)

انجمن میں ایک فساد عظیم پیدا ہو رہا ہے۔ جس کی ابتدا یہ بتائی جاتی ہے کہ انجمن کے ایک سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کسی وجہ سے مستعفی ہونے پر مجبور ہو گئے۔ لڑکوں کو اُن سے خاص اُنس تھا۔ اسلئے لڑکے بگڑ گئے۔ سب لڑکوں نے تعلیم چھوڑ دی ہے اور مطالبہ کیا کہ ہیڈ ماسٹر کو واپس بلایا جائے اور سکول کے سکرٹری کو سکرٹری شپ سے علیحدہ کیا جائے۔

منتظمین انجمن نے پہلے اس کی پرواہ نہ کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ جھگڑا بڑھتا بڑھتا ارکان انجمن تک پہنچ گیا۔ انجمن کے اجلاسوں میں تکا فضیحتی شروع ہو گئی۔ اور حقیقت میں بات وہی ہے جو عربی میں ایک مثال ہے :-

لیس ھذا اوّل قارورۃ کسرت

یہ پہلا واقعہ نہیں ہے ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اس نفاق و شقاق کو جلد دُور کرے۔ آمین!

انجمن تنظیم الطلباء بنگال و آسام۔ دہلی

کا سالانہ جلسہ زیر صدارت مولانا عبید الرحمٰن صاحب حسب اعلان ۲۷۔ رجب ۵۷ھ بعد نماز جمعہ مدرسہ دار الہدیٰ کشن گنج دہلی کے وسیع ہال میں منعقد ہوا۔ مدارس عربیہ کے مدرسین نے ارکین انجمن کی ہمت افزائی کرتے ہوئے تنظیمی زندگی کا فلسفہ بیان فرمایا۔ نیز مدرسین طلباء کی عربی۔ فارسی، اردو، بنگلہ تقریریں سُن کر بے حد محظوظ ہوئے اور انجمن کی طلباء نوازی خدمات کا اعتراف کیا۔ اخیر میں مولوی ابوالعلام نذیر الدین نیّر دلالپوری صدر انجمن تنظیم الطلباء بنگال و آسام و دہلی نے ذیل کی تجویز پیش کی :- "انجمن تنظیم الطلباء بنگال و آسام دہلی کا یہ جلسہ فلسطینی عربوں کے ساتھ پوری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلسطینی عربوں کو موجودہ ظلم و استبداد سے نجات ابدی بخشے"۔

(سکرٹری از دفتر واقع مسجد کلاں صدر بازار دہلی)
(برائے اشاعت فنڈ وصول)

مدرسہ سعیدیہ دہلی کا سالانہ جلسہ

۸۔ شعبان ۵۷ھ ٹھیک صبح ۸ بجے مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی کا سالانہ جلسہ زیر صدارت مولانا خواجہ عبد الحی صاحب فاروقی منعقد ہؤا۔ تلاوت کلام اللہ شریف سے جلسہ کا افتتاح ہؤا۔ زاں بعد صاحب صدر نے اپنے فصیح و بلیغ خطبہ صدارت سے حاضرین کو مستفیض فرمایا۔ حضرت ممدوح نے نصاب تعلیم عربیہ کی تبدیلی پر بہت زور دیا اور دیگر علماء و طلباء کے لئے نہایت مفید باتیں بیان فرمائیں۔ اسکے بعد مولانا ابو الفضل عبد المنان صاحب اڈیٹر مسلم اہلحدیث گزٹ دہلی نے ایک طویل تقریر کے ذریعہ حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ آپ کے بعد مولانا قاضی احمد حسن صاحب نے مرحوم کاکا محمد ابراہیم صاحب رئیس اعظم مدراس و منتظم جامعہ دار السلام عمر آباد کے اچانک سانحہ ارتحال پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار فرمایا اور مرحوم کے اوصاف بیان فرمائے۔ حاضرین جلسہ نے مرحوم کے لئے دعاء مغفرت کی۔ نیز مدرسہ کی جانب سے ایک تجویز تعزیت پیش کی جو بالاتفاق رائے منظور ہوئی۔ جس کا ملخص یہ ہے کہ ہم سب اُن کی اچانک وفات پر دلی افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور اُنکے اہل و عیال خصوصاً حاتم دوراں حضرت کاکا محمد اسماعیل صاحب سے قلبی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم نوجوان کی جنت میں مہمانی کرے اور انکے اقرباء کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ زاں بعد مدرسہ کے سالانہ امتحان کا نتیجہ سنایا گیا۔ ۴۳ طلباء تھے۔ سوائے پلرخ کے کُل پاس ہوئے۔ اول درجہ کامیاب شدہ طلباء کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ مدرسہ کے شاندار نتیجہ پر حاضرین نے اظہار خوشنودی و اطمینان کیا اور نعرۂ تحسین بلند کیا زاں بعد ناظم مدرسہ نے تین سال کے حسابات آمد و خرچ حاضرین کو سنائے۔ (راقم (مولوی) ابو سعید محمد شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی)

(فیس داخل اشاعت فنڈ)

بشارت واقعہ میں آگئی

اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۲۳ ۹/۳۸ میں بعنوان "بشارت" لکھا گیا تھا کہ یہ عاجز ایک مبسوط رسالہ مضامین امام زماں، مہدی منتظر اور مجدد دوراں کے متعلق لکھ رہا ہے۔ اس پر کئی ایک اصحاب نے فرمائش خریداری کی بھیجدی ہے۔ سو معلوم ہو سردست ان مضامین میں سے امام زماں کا مسئلہ چھپ کر تیار ہو چکا ہے۔ باقی مسائل کی کاپیاں لکھی ہوئی تیار ہیں جو انشاء اللہ رمضان میں یا اس کے بعد طبع کرائی جائینگی۔ "امام زماں" کا مسئلہ پوری بسط و تفصیل سے عالمانہ انداز اور سہل عبارت اور آسان طریق ادا سے بیان کیا گیا ہے۔ خدا کے فضل سے اس کے مطالعہ سے زمانۂ حال کے سب مدعیان خلافت و امامت (قادیانی، دہلوی وغیرہ) کے دعاوی باطل ثابت ہو جائینگے۔

شائقین دس پیسے (۱۰؍) کے ڈاک خانہ کے ٹکٹ لفافہ میں بند کر کے امرتسر میں بنام مولوی عبد اللہ صاحب ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث محلہ ڈھاب کھٹیکاں اور سیالکوٹ میں مجھ عاجز کے نام بھیجکر منگوالیں۔

اس کے علاوہ برکات محمدیہ کے سلسلہ میں رسالہ فضائل شعبان بھی چھپ کر تیار ہے۔ اسکے لئے پانچ پیسے کے ٹکٹ صرف سیالکوٹ میں مجھ عاجز کے پاس بھیجیں۔

سیالکوٹ میں ہر دو کے لئے ٹکٹ بھیجنے والے تین آنے (۳؍) کے ٹکٹ بھیجیں۔

رسالہ امام زماں کا ہدیہ امرتسر میں خزانہ جمعیۃ اہل حدیث میں جمع ہوگا اور رسالہ فضائل شعبان کا ہدیہ خزانہ سیالکوٹ میں۔

نوٹ :- سلسلہ برکات محمدیہ کی سالانہ خریداری کا ہدیہ ایک روپیہ ہے۔ اور اسی طرح رسالہ تبلیغ کا سالانہ ہدیہ بھی ایک روپیہ ہے۔

سالانہ خریدار بننے والے ہر ایک کے لئے ایک ایک روپیہ کا منی آرڈر کر دیں۔ سابقہ نمبرات سب ارسال کر دئے جائینگے۔ (راقم :- محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔ ۳۸/۹/۲۵)

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۶۰۳

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ بانی ولد کرم دین ذات گوجر سکنہ ٹھاکردوارہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۸ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر $\frac{10}{38}$ ۴)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر:

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۵۸۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ لال دین ولد کریم بخش ذات گوجر سکنہ گھوڑ گال گوجراں تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۷ $\frac{10}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ (تحریر $\frac{10}{38}$ ۴)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر:

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۵۴۰

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ لکھو ولد خوشیا ذات راجپوت سکنہ توہانہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۷ $\frac{10}{38}$ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(تحریر $\frac{10}{38}$ ۴)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر:

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۵۷۶

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ عیدا ولد ملا ذات ارائیں سکنہ ڈھلیرہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۸ $\frac{11}{38}$ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں

(تحریر $\frac{10}{38}$ ۴)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر:

فارم ۱ - نمبر مقدمہ ۴۹۹

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ ودھاوا ولد نہالا ذات راجپوت سکنہ ٹھیکریاں کلاں تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکرگڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۷ $\frac{10}{38}$ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ (تحریر $\frac{10}{38}$ ۴)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکرگڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر:

(۱۰۱۹)

شرح گلستان گلستان کے حصہ کورس کے مشکل الفاظ درسی کی شرح
اصل قیمت ۳ر - رعایتی ۱ر

کامل دائی دائی جنائی کے متعلق بہترین و جامع کتاب اور تصاویر۔
اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے ضرور منگوا رکھیں۔ قیمت ۱۲ر - رعایتی ۱۰ر

طوفانِ حیات جھوٹے پیروں اور برائی رسول کے خلاف قابلقدر کتاب
بطور ناول۔ از مولانا راشد الخیری مرحوم دہلوی۔ قابلدید ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ رعایتی ۸ر

کتاب الاثمار اس کتاب میں پھلوں کی تعریف، نگہداشت، پرورش کا ذکر۔ قیمت ۴ر - رعایتی ۳ر

سوانح جمال الدین افغانی از مولانا ظفر علی خاں صاحب اڈیٹر زمیندار۔ قیمت ۱ر - رعایتی ۱ر

کتب منگوانے کا پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر

ہر قسم کی لکھائی چھپائی کا کام
ثنائی برقی پریس امرتسر میں کیا جاتا ہے۔ تجربہ کریں نرخ واجبی ہیں۔ المشتہر:- مینجر اہلحدیث امرتسر

ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور و معروف اسپیشل عطر ہزارہ و عطر روح افزا بلا رنگ فی تولہ عہ۔ سے تک ۔ فی تولہ عہ ۔ ھ۔ تک اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے۔ فہرست مفت طلب فرمائیے۔
فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم تاجران عطر۔ قنوج ۔ یو ۔ پی

طلائے اعظم

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں حارج نہیں قیمت ۶ھ۔ محصول ڈاک ۴ھ
المشتہر:۔ نیجر پرنسل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

عجیب الاثر فلیویا۔ امساک

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ تکٹ ۹ روپیہ) لاٹری کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کروانے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات تقاضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی۔ پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ فی شیشی ۶ھ۔
پتہ:۔ نظام مہرا دونہ ۲۵ فریدکوٹ (پنجاب)

مباہلہ پاکٹ بک

مصنفہ مولوی عبد الکریم صاحب آف مباہلہ۔ اس میں مرزائیت کی تردید میں مناظرانہ رنگ میں اہم مصالحہ جمع کیا گیا ہے۔ پاکٹ سائز۔ قیمت ۶ر
ملنے کا پتہ:۔ نیجر اہلحدیث امرتسر

حیرت انگیز ایجاد

ارواح اکسیر اعظم

جملہ امراض کے دفیعہ کے لئے داخلی خارجی ایک ہی دوا ہے۔ صرف دو یا تین قطرے کھانے۔ لگانے دونوں حالتوں میں پُر اثر ہے۔ سانپ۔ بچھو نیز دیگر زہریلے کیڑوں کے ڈنگ اور چاقو وغیرہ کے زخموں پر لگانے سے فوراً آرام کرتا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ جاڑوں کی تکالیف میں بھی مفید ہے۔ مفصل پرچہ ترکیب استعمال شیشی کے ساتھ ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ ڈرام صرف ۱۲ر محصول ڈاک وغیرہ ایک شیشی سے تین تک ۹ر
پتہ:۔ ڈاکٹر سید عبد الماجد۔ ڈاکخانہ منیر ضلع پٹنہ
D. S. A. Majid. Po Maner. Patna

تندرستی کا راز

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں اور کھانا خوب ہضم ہو کر بدن میں تازہ خون پیدا ہونے لگ جاتا ہے۔ فی ڈبہ عہ۔ محصول ڈاک ۷ر۔ نمونہ ۴ر
پتہ:۔ نیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

شمائل شریف

مطبوعہ مصر۔ بڑا سائز۔ کاغذ عمدہ جلد نہایت خوبصورت۔ ہدیہ اصلی للعہ۔ رعائتی ۶ھ۲

شمائل شریف غازی اورنگ زیب عالمگیر

مطبوعہ خواجہ حسن نظامی۔ پہلا اڈیشن۔ کاغذ لکھائی چھپائی خوشنما۔ فوٹو بلاک۔ ہدیہ پانچ روپیہ۔ رعائتی للعہ

مقالات شبلی

مولانا شبلی کی مشہور تصنیف۔ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی عمدہ قیمت عہ۔ رعائتی ۶ر

سفرنامہ مصر روم و شام

از مولانا شبلی رح کاغذ رسمی۔ قیمت عہ۔ رعائتی ۸ر

سیرۃ النعمان

از مولانا شبلی مرحوم۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت عہ۔ رعائتی ۸ر

المامون

از مولانا شبلی۔ خلیفہ مامون رشید کے حالات۔ قیمت عہ۔ رعائتی ۸ر

تحقیقات جدید در امراض شدیدہ

سر سے پاؤں تک جملہ شدید امراض کی وجہ۔ تشخیص اور انگریزی طریق علاج مع نسخہ جات۔ بہترین کتاب ہے۔ قیمت عہ رعائتی ۸ر (آٹھ آنے)

تذکرہ احرار اسلام

مجاہدین۔ صحابہ کرام وغیرہم کے ۲۵۶ سبق آموز حالات۔ قیمت ۱ر۔ کتابت و کاغذ عمدہ ۲ر

تاریخ تبلیغ اسلام

حضرت آدم علیہ السلام سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تک تبلیغ اسلام کس طرح ہوئی۔ پُر لطف کتاب۔ قیمت عہ۔ رعائتی ۶ر

ترجمہ قرآن مجید

مقدمہ از مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی مرحوم۔ ضرور منگوائیں۔ نایاب چیز ہے۔ اصل قیمت ۸ر۔ رعائتی ۲ر

خون شہادت کے دو قطرے۔ از مولانا ابو الکلام آزاد۔ سرمد شہید و منصور کے حالات۔ قیمت ۲ر

داعی اسلام۔ ہر مسلمان کو داعی اسلام بنانے کے طریقے۔ قیمت ۳ر۔ رعائتی ار

رباعیات حافظ۔ حمد۔ نعت۔ اخلاق پر بہترین اور دو رباعیاں۔ قیمت ۳ر۔ رعائتی ار

بجلی آسمانی برسر قادیانی۔ مشہور عام کتاب ہے۔ قیمت ۲ر رعائتی ۶ر۔ چند نسخے باقی ہیں۔

ابواب التراجم۔ مولانا محمود الحسن دیوبندی کے مضامین۔ قیمت عہ۔ رعائتی ۳ر

جملہ کتب منگوانے کا پتہ:۔ نیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ... یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۵ — نمبر ۵۱

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ... کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ، ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

عام خریداران سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

، ، ، ، ششماہی ۔ ۔ ۔

ممالک غیر سے سالانہ ۔ ۔ ۔ شلنگ

فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۶ شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

دیکھ۔ دیکھ۔ دیکھ (نظم) ص۱

انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲

خطبہ رمضان المبارک ۔ ۔ ۔ ۔ ص۳

حضرت موسیٰ کی مانند نبی ۔ ۔ ۔ ص۴

تبرکات مرزا ص۸۔ کذبات مرزا ۔ ص۵

حواء حضرت آدم کی پسلی سے پیدا نہیں ہوئی ص۸

احکام رمضان المبارک ۔ ۔ ۔ ص۹

احباب اہل حدیث فوری توجہ فرمائیں ۔ ص۱۱

قبرستان اور عبرت ۔ ۔ ۔ ص۱۲

متفرقات ۔ ۔ ص۱۳

ملکی مطلع ص۱۵۔ اشتہارات ۔ ص۱۶ تا ۲۰

حیات طیبہ۔ جدید اڈیشن۔ سوانحعمری مولانا شہید دہلوی۔ مصنفہ مرزا حیرت دہلوی۔ قیمت ۲ دفتر اہلحدیث

دیکھ ═ دیکھ ═ دیکھ

(از جناب شاکر صدیقی صاحب مقیم سرس ضلع گیا)

اے مطیع نفس مسلم جانب اسلام دیکھ — اپنا دعویٰ دیکھ اور لللہ اپنا کام دیکھ

اک طرف توحید خالص کے سبق کو دیکھ جا — دوسری جانب تو اپنا شرک سرا دغام دیکھ

شمع بزم ملت بیضا کا پروانہ ہے تو — ہوش کر قندیل باطل کو نہ بے ہنگام دیکھ

اختلاف امت مرحومہ رحمت ہے مگر — کس صحیفہ میں روا ہے باہمی دشنام دیکھ

باہمی تنظیم سے غافل، کدھر جاتا ہے تو — دیکھ خود کو اولاً پھر سمت غیر اقوام دیکھ

مانتا ہوں ہے ادھر تیرے لئے نان جویں — اُس طرف کیا من و سلویٰ پر ہے تیرا نام دیکھ

ہمنوائی دیکھ اپنی روز و شب اغیار سے — اور اپنی قوم پر غیروں کا ظلم عام دیکھ

اندرونی طور پر تو اپنی طاقت کر درست — دوسروں کا پھر تو خود پر بھی صلائے عام دیکھ

خواہ تو جس قوم کا ہو ربط ہم مشرب سے رکھ

کنتی پھر آنکھوں سے شاکر گردش ایام دیکھ

مترجم ... ترجمہ با محاورہ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم۔ اس حمائل کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں ...

لئے متبرک تحفے سستے قرآن مجید اور حمائلیں

اکیس خوبیوں والی حمائل شریف مترجم

اس کی تقطیع نہایت موزوں ہے کہ سفر اور حضر دونوں میں پاس رہ سکتی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے۔ جو کہ تفسیر کبیر۔ ابن جریر۔ درمنثور۔ خازن۔ ابن کثیر۔ مدارک۔ ابن ابی حاتم۔ مسند بزاز۔ مسند امام احمد۔ موضح القرآن۔ فتح العزیز وصحاح ستہ مثل بخاری مسلم اور ترمذی وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے۔ جلد چرمی منقش۔ نہایت پختہ۔ ہدیہ للعہ روپے۔

قرآن شریف مترجم

از مولانا وحید الزمان صاحب حیدر آبادی مرحوم۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ سائز کلاں۔ نہایت جلی حروف لکھائی۔ چھپائی بہت عمدہ۔

ہر اہلحدیث گھر میں ضرور موجود ہونا چاہیے۔ بے نظیر اور قابل دید کتاب ہے۔ کتابت۔ طباعت کاغذ اعلےٰ۔ ہدیہ عہ روپے۔ محصول علیحدہ۔

معجزنما حمائل شریف مترجم

زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی حاشیہ پر کامل تفسیر اردو۔ شروع میں مقدمہ آنحضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم۔ حنا شدہ۔ مجلد للعہ

مترجم حمائل شریف

ترجمہ با محاورہ۔ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم۔ اس حمائل کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ بہت مقبول ہے۔ ضرور منگوائیں۔ مجلد چرمی [illegible] روپے۔

حمائل شریف مترجم

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم بر حاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبدالقادر صاحب۔ جلد عمدہ۔ پختہ چرمی۔ ہدیہ للعہ

حمائل شریف مترجم

از شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی مرحوم۔ مجلد پارچہ ہدیہ عہر

قرآن شریف مترجم

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم دہلوی۔ قابل دید تحفہ ہے۔ حنا شدہ۔ مجلد چرمی۔ ہدیہ عہ۔ (ڈھائی روپے)

نوٹ:۔ ان کے علاوہ سادے (متن) قرآن مجید بھی پتہ ذیل سے مل سکتے ہیں۔

تفسیر واضح البیان اردو

(مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ سائز [illegible] کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت [illegible] مجلد [illegible]

جمع القرآن والحدیث

(مصنفہ مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی)

آج کل جدید تعلیم یافتہ طبقہ قرآن مجید اور حدیث شریف کی صحت اور ان کے الہامی ہونے پر طرح طرح کے اعتراض کرتا ہے۔ اس کتاب میں قرآن اور حدیث کے جمع، ترتیب، صحت، حفاظت اور کتابت کے متعلق جملہ اعتراضات کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔ ہر اہلحدیث کو ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ قیمت صرف [illegible]

ملنے کا پتہ

اہلحدیث امرتسر

ہندوستانی صنعت

ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری۔ ہمارے کارخانہ میں ایک عرصے سے موسم گرما میں بنیان ہر قسم اور موسم سرما میں جراب، سوئٹر، اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور بطور تھوک فروش دہلی و بیرونجات فروخت کئے جاتے ہیں۔ آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش کریں۔ مال بمقابلہ دیگر کارخانوں کے عمدہ اور نرخ میں کم ہو گا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر انڈین مینوفیکچرنگ ہوس صدر بازار دہلی

سرمہ اکسیر العین

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزار ہا لوگ اس کے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۶ شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ

خطبۂ رمضان المبارک

ناظرین اہلحدیث مسلمانوں کی ایک مستقل جماعت ہے۔ اس لئے ان کو ہر سال خطبہ رمضان شریف بغرض ادائے سنت سنایا جاتا ہے۔ نیز جو نئے افراد خریداروں میں داخل ہوتے ہیں ان کو بھی پہنچ جاتا ہے۔ خطبہ مسنونہ یہ ہے :-

عن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اخر یوم من شعبان فقال یا ایها الناس قد اظلکم شهر عظیم شهر مبارک شهر فیه لیلة خیر من الف شهر جعل اللہ صیامه فریضة وقیام لیله تطوعا من تقرب فیه بخصلة من الخیر کان کمن ادی فریضة فیما سواه ومن ادی فریضة فیه کان کمن ادی سبعین فریضة فیما سواه وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر زاد فیه رزق المؤمن من فطر فیه صائما کان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وکان له مثل اجره من غیر ان ینقص من اجره شیئ قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا نجد ما یفطر به الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ هذا الثواب من فطر صائما علی مذقة لبن او تمرة او شربة من ماء من اشبع صائما سقاه اللہ من حوضی شربة لا یظما حتی یدخل الجنة وهو شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة واخره عتق من النار ومن خفف عن مملوکه فیه غفر له واعتقه من النار۔ (مشکوٰۃ)

یعنی سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک خطبہ سنایا۔ فرمایا اے لوگو! تم پر ایک بہت ہی عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں کی راتوں سے بھی افضل ہے۔ خدا نے اس مہینے میں روزے رکھنے فرض کئے ہیں اور رات کو قیام کرنا نفل قرار دیا ہے۔ جو کوئی اس مہینہ میں نفلی نیکی کا کام کرے وہ ایسا ہوگا کہ اس نے اور دنوں میں گویا فرض ادا کیا اور جو اس مہینہ میں فریضہ ادا کرے وہ ایسا ہوگا کہ اور دنوں میں گویا اس نے ستر فریضے ادا کئے۔ ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے وہ باہمی سلوک اور مروت کا مہینہ ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ مومن کا رزق اس میں بڑھ جاتا ہے (یعنی روزہ دار اس دنیا میں بھی خوب کھاتا ہے اور قیامت کے روز بھی اس کی برکت سے خوب نعمتیں پائیگا) جو کوئی اس مہینہ میں روزہ دار کا روزہ انطار کرائے اُس کے گناہوں کی بخشش ہوگی اور آگ سے نجات ملے گی اور اس کو روزہ دار جتنا ثواب ملیگا۔ یہ نہیں کہ روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم ہو جائے گا۔ ہم (صحابہ) نے عرض کی۔ حضور! ہم میں ہر ایک مقدرت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کی افطاری کرا سکے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اُس کو بھی دیگا جو روزہ دار کو دودھ کی تھوڑی سی لسی یا پانی پلا دے (کیونکہ خدا کے ہاں نیت کا اجر ہے) جو کوئی روزہ دار کو ٹھنڈا شربت پلائے یا پیٹ بھر کر کھانا کھلائے خدا اُس کو میرے حوض کوثر سے شربت پلائیگا جس کی وجہ سے وہ سارے محشر میں جنت میں داخل ہونے تک کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہ ماہ رمضان ایسا ہے کہ اس کا شروع حصہ رحمت ہے درمیانی حصہ بخشش ہے۔ آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے۔ جو کوئی اس مہینہ میں اپنے کارکن کے کام میں تخفیف کرے یعنی معمول سے کم کام کرائے خدا اس کو بخش دیگا اور اس کو جہنم کے عذاب سے نجات دیگا۔

مدیر خاکسار مدیر کی امید بے جا نہیں کہ ناظرین اہلحدیث انطار صیام کے وقت جملہ برادری اہل حدیث کو عموماً اور خاکسار خادم مدیر کو خصوصاً ملحوظ رکھ کر حسن خاتمہ اور دفع ہم و غم کی دعا کیا کریں۔ اللّٰھم احسن عاقبتنا فی الامور کلها واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرة۔

انتخاب الاخبار

(مرقومہ ۱۷-اکتوبر ۱۹۳۸ء)

—— امرتسر میں ۱۱ سے ۱۵-اکتوبر تک ۱۸۹ بچے پیدا ہوئے اور ۸۱-اموات واقع ہوئیں۔

—— امرتسر۔ عثمانیہ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام عثمانیہ کانفرنس ۱۵-۱۶-اکتوبر کو ہوئی جس میں مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ کے علاوہ دیگر مقامی و بیرونی علماء اور شعراء حضرات نے بھی شرکت کی۔ (نامہ نگار)

—— جنڈیالہ گورو ضلع امرتسر میں جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث پنجاب کے زیر اہتمام بصدارت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی ۱۴-۱۵-۱۶-اکتوبر کو حسب اعلان تبلیغی کانفرنس ہوئی۔ صاحب صدر۔ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ۔ مولوی نور حسین صاحب۔ منشی محمد عبداللہ معمار، مولوی احمد الدین صاحب اور خاکسار کے علاوہ دیگر علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ الحمد للہ کہ نہایت کامیابی سے یہ کام انجام پایا۔ تفصیل آئندہ (خاکسار (مولوی) عبداللہ ثانی۔ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب)

—— قاہرہ میں فلسطین کانفرنس ختم ہوگئی ہے۔

—— شمالی فلسطین کے بعض غیر معروف رقبات میں عربوں نے ایک "غیر قانونی" عارضی حکومت قائم کر رکھی ہے۔ مجاہدین نے اپنی فوجیں اور ساز و سامان اکٹھا کر رکھا ہے۔

—— مجاہدین نے تمام وفا شعار عربوں کو سرخ طربوش کی بجائے عمامہ پہننے کی ہدایت کی ہے۔

—— گذشتہ اڑھائی سال کے دوران میں فلسطین میں یک صد برطانوی۔ تین سو یہودی اور سات سو عرب قتل ہو چکے ہیں۔

—— شنگھائی سے اطلاع ملی ہے کہ جاپان کی طرف سے چین پر حملہ کرنے کی پھر تیاریاں ہو رہی ہیں مگر چین کی طرف سے جواب کا کوئی اظہار نہیں ہوا۔

—— نائب وزیر ہند۔ ہندوستان دیکھنے کے لئے ہندوستان آئے ہیں آپ دو ماہ قیام رکھیں گے۔

—— خان صاحب چودھری محمد منظور الٰہی صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ لاہور انتقال کر گئے ہیں۔

—— کراچی شہر میں ۲۶-۲۷-اکتوبر کی رات کو ڈیفنس کے متعلق تجربہ کرنے کے لئے تمام شہر میں اندھیرا کر دیا جائیگا۔ دو ہوائی جہاز شہر پر پرواز کریں گے رائل ایئر فورس اور فوج اس نقلی حملہ میں حصہ لیگی۔

—— پونہ۔ بمبئی اسمبلی نے سیاسی جرائم کے پاداش میں ضبط شدہ جائیدادیں واپس کر دینے کے بل کی پہلی خواندگی پاس کر دی ہے۔

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی

تازہ تصنیف

بمائۃ ثنائیہ یعنی صد احادیث نبویہ

شائقین و ناظرین "اہلحدیث" یہ پڑھ کر بے حد مسرور ہونگے کہ حال ہی میں حضرت مولانا مدظلہ نے کتاب مذکور تصنیف فرمائی ہے۔ کتاب کیا ہے احادیث مبارکہ کا نچوڑ ہے جو دس ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب میں دس دس احادیث لکھی گئی ہیں ایک صفحہ پر عربی دوسرے صفحہ پر اردو ترجمہ ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت صرف ۵، محصولڈاک اور

نوٹ:۔ تین نسخہ سے کم وی پی نہیں بھیجا جائیگا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

—— ملتان میں ہندو مسلم فساد ہونے سے پولیس نے گولی چلا دی۔ دو آدمی ہلاک ہوئے۔ دفتر کانگرس کھدر بھنڈار، گولڈن ٹاکیز اور کئی عمارات نذر آتش کر دی گئیں۔ ۴۵-اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں۔

—— لاہور۔ پنجاب اسمبلی کے نئے قواعد جو شملہ میں گذشتہ اجلاس میں پاس ہوئے تھے یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء سے نافذ کر دیئے گئے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا نیا اجلاس ۱۰-نومبر سے شروع ہوگا۔

—— پٹنہ۔ ای۔ آئی۔ ریلوے پر ڈاؤن ہوڑہ ایکسپریس پٹری سے اتر گئی۔ ۳-مسافر ہلاک ۲۶ آدمی زخمی ہوئے

(بقیہ متفرقات)

غریب فنڈ | میں از قومی فنڈ ۲ روپے۔
دیگر شائقین توحید و سنت بھی سائلین غریب فنڈ کے شوق اخبار کا خیال رکھتے ہوئے اس کی امداد فرمائیں تاکہ شروع جلد میں ان کے نام اخبار جاری کر دیا جائے۔

رسید مضامین آمدہ | حکیم ہدایت اللہ صاحب۔ جناب ابوالحسین عبداللہ صاحب الحضرمی۔ جناب ناظم صاحب۔ مولوی ابوالطیب عبدالصمد صاحب۔ جناب غلام محمد صاحب۔

نوٹ | نامہ نگار حضرات مضامین آمدہ کی فہرست کو مضامین مقبولہ خیال کر لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ محض مضمون کے وصول ہونے کی رسید ہی ہوتی ہے۔ پھر سب مضامین مثل وار علیحدہ علیحدہ محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ ان کی اشاعت نمبر وار ہوتی ہے۔ اس وقت مقبولہ مضامین درج کر دئیے جاتے ہیں اور غیر مقبولہ رسید دے کر علیحدہ کر دئیے جاتے ہیں۔ نامہ نگار حضرات مطلع رہیں۔

غیر مقبولہ | معنوی تحریف۔

مدرسہ دار التکمیل مظفرپور | جو حضرت مولانا عبدالنور صاحب قدس سرہ کی کوششوں و جانفشانیوں کی زندہ یادگار ہے۔ وہ ایک مضبوط مجلس منتظمہ کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اور مولوی محمد عثمان صاحب مدرس مدرسہ مذکور علاقہ جات جھاجھا، آسن سول، بردوان و کلکتہ میں اور مولوی فضل الرحمن صاحب علاقہ جات چمپارن و مونگیر میں وصولی چندہ کے لئے جائیں گے۔ حضرات معاونین سے استدعا ہے کہ مخلصین مذکور کو چندہ با مد رسید عطا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نوٹ:۔ جن معاونین کے پاس مدرس مذکور نہ پہنچ سکیں وہ براہ مہربانی اپنا چندہ بر پتہ محمد مصطفیٰ بی ال مظفرپور روانہ فرما دیں۔ (مولوی) زین العابدین ناظم۔ (مولوی) محمد مصطفیٰ بی۔ اے۔ بی ال نائب ناظم۔

(عمر اشاعت فنڈ وصول)

تحقیق تراویح | آٹھ تراویح پڑھنے کا احادیث نبوی سے ثبوت ایک آنہ کے ٹکٹ بھیجکر دفتر اہلحدیث سے منگوائیں

قادیانی مشن

تبرکات مرزا

آج کل قادیانی اخباروں میں مرزا صاحب کے تبرکات جمع کرنے کی تحریک ہو رہی ہے۔ لطف یہ ہے کہ اس سلسلے میں میرا نام بھی لایا گیا ہے (الفضل مورخہ ۲۸ جولائی) حق تو یہ ہے کہ مرزا صاحب سے مجھے جو نسبت ہے اس کے لحاظ سے میں خود تبرکات مرزا میں اعلیٰ درجے پر ہوں۔ کیونکہ میرا وجود بدلالت التزامیہ دیکھنے والے کو مرزا صاحب کی طرف رہنمائی کرتا ہے ہر ایک مرزائی اپنے دل سے پوچھ لے کہ مجھے دیکھ کر اس کو بحکم قانون منطق (لاحجر فی التصور) مرزا صاحب کا تصور آتا ہے یا نہیں؟ ضرور آتا ہے اس لحاظ سے کسی تبرک کی ضرورت نہ تھی مگر قادیانی جماعت نے چونکہ تبرکات فراہم کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے اور اس سلسلے میں مرزا صاحب کے خطوط اور دستخط بھی جمع کئے جا رہے ہیں اس لئے میں بھی اپنے وجود مسعود کے علاوہ ایک تبرک پیش کرتا ہوں۔

۱۹۰۲ء میں مرزا صاحب قادیانی نے کتاب اعجاز احمدی لکھی۔ اس میں مجھے قادیان میں پہنچکر تبادلہ خیالات کرنے کی دعوت دی اس کے ساتھ ہی ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ دینے کا حکم بھی دیا۔ جس کی تفصیل ناظرین رسالہ "الہامات مرزا" میں دیکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ میں ۱۲۔ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچا۔ وہاں پہنچتے ہی میں نے ایک اطلاعی عریضہ لکھا کہ میں حسب دعوت آگیا ہوں۔ آپ حسب وعدہ مجھے موقع دیجئے کہ میں آپ کے متعلق اپنا دعویٰ ثابت کروں۔ اس عریضہ کا جواب مرزا صاحب نے ایک وفد کے ذریعہ بھیجا۔ جس کے رئیس مولوی سرور شاہ صاحب تھے۔ آپ کے خط کا مضمون تو وہی تھا جو عرب کے شاعر متنبی نے کہا ہے ؎

اذا قدرت حسناء اوفت بعهدها
ومن عهدها الا يدوم لها عهد

اس کی تفصیل بتانے کا یہ موقع نہیں۔ رسالہ "الہامات مرزا" میں مل سکتی ہے۔ یہاں یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ اس خط پر مرزا صاحب کے اپنے دستخط ثبت ہیں۔ دفتر تالیف و تصنیف قادیان (جو تبرکات مرزا جمع کر رہا ہے) اگر چاہے تو منشی قاسم علی رصدی (دوست) کو بھیجکر اس کا فوٹو لے سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ ایک روپیہ اشاعت فنڈ کے لئے آنا چاہئے۔

اگر اس عظیم تبرک کے لئے دفتر تالیف و تصنیف قادیان ایک روپیہ بھی نہیں دے سکتا تو سمجھا جائیگا کہ وہ مرزا صاحب کا عاشق صادق نہیں۔ بلکہ بوالہوس ہے۔ جس کا قول ہے ؎

گر زر طلبی سخن درین است

کذبات مرزا

(قسط نمبر ۳)

(از قلم منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری)

سابقہ پرچوں میں مرزا صاحب کے غلط و باطل اقوال کا ذکر نمبر ۲۰ تک پہنچا ہے۔ آج آگے ملاحظہ ہو

کذب ۲۱ صحیح بخاری میں۔ مسیح موعود کی صفات میں لکھا ہے کہ یضع الحرب یعنی مسیح موعود جب آئیگا تو جنگ اور جہاد کو موقوف کر دیگا اس میں حکمت یہ ہے کہ جب مسیح کی روحانی توجہ سے قہری نشان ظاہر ہونگے اور لاکھوں انسان طاعون اور زلازل وغیرہ سے مرینگے تو پھر تلوار کے ذریعہ سے قتل کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ خدا اس سے رحیم تر ہے کہ دو قسم کے شدید عذاب ایک ہی وقت میں کسی قوم پر نازل کرے یعنی ایک قہری نشانوں کا عذاب اور دوسرا انسانوں کے ذریعہ سے تلوار کا عذاب اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرما دیا ہے کہ یہ دو قسم کے عذاب ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتے۔

(حاشیہ تجلیات الٰہیہ صفحہ مصنفہ مرزا صاحب)

معمار مرزا صاحب نے جو بحوالہ قرآن شریف اس عبارت میں دو قسم کے عذابوں کا بوقت واحد جمع ہونا ممنوع ظاہر کیا ہے۔ مہربانی فرما کر اس "صاف" آیت کا پتہ دیا جاوے کہ قرآن کے کس پارے میں ہے؟

نوٹ:۔ صاحب الغرض مجنون کے صحیح مقولے کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم آپ کی تاویلات و تحریفات کو لائق توجہ نہیں سمجھیں گے۔ مثلاً دمشق بمعنے قادیان وغیرہ ذالک من الخرافات۔ بلکہ صاف قرآن دکھائیے۔ ؎

ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

کذب ۲۲ "آنحضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کھڑا ہوگا اور کہیگا کہ یہ (مسیح موعود) کون شخص ہے کہ ہمارے مذہب کے برخلاف باتیں بتاتا ہے جو آج تک نہیں سنیں" (زر افشانی مرزا مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد صفحہ)

معمار نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ کوئی فرمان موجود نہیں ہے۔ ممکن ہے مرزا صاحب نے بحکم حدیث[1] کفیٰ بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع الحدیث۔ اپنی حقیقت کی آئینہ داری کرنے کے لئے عمداً یہ سنی سنائی بات روایت کر دی ہو۔ واللہ اعلم

نوٹ:۔ مرزا صاحب کا فرمان ہے کہ
"اگر روایتے غلط رسید بود کار رہ مشان نیست کہ ہر خرافات بے اصل را متمسک بہا گردانند"

(اشتہار مرزا یکم فروری ۱۸۹۷ء)

[1] یعنی سنی سنائی باتوں کو روایت کرنیوالا جھوٹا ہوتا ہے ۱۲ منہ۔

[1] قیمت ۲/ ۱ صفحہ اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔

حضرت موسیٰ کی مانند نبی

بائیبل کے عہد جدید میں ایک کتاب ہے۔ جس کا نام رسولوں کے اعمال ہے۔ عیسائیوں کے نزدیک یہ الہامی کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس کے تیسرے باب میں مندرجہ ذیل عبارت مرقوم ہے :۔

"پس توبہ کرو ۱۹ اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں۔ اور یسوع مسیح کو پھر بھیجے جس کی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے ہوئی۔ ضرور ہے کہ آسمان اُسے لئے رہے ۲۱ اُس وقت تک کہ سب چیزیں جن کا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیوں کی زبانی شروع سے کیا ۲۴ اپنی حالت پر آویں ۲۲ کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اٹھا دیگا جو کچھ وہ تمہیں کہے اُسکی سب سنو ۲۳ اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اُس نبی کی نہ سنے وہ قوم میں سے نیست کیا جائیگا۔ بلکہ سب نبیوں نے سموئیل سے لیکے پچھلوں تک جتنوں نے کلام کیا ان دنوں کی خبر دی ہے۔ تم نبیوں کی اولاد اور اُس عہد کے ہو ۲۵ جو خدا نے باپ دادوں سے باندھا ہے جب ابرہام سے کہا کہ تیری اولاد سے دنیا کے سارے گھرانے برکت پاوینگے ۲۶ تمہارے پاس خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو اٹھا کے پہلے ۲۹ بھیجا ۳۰ کہ تم میں سے ہر ایک کو اُس کی بدیوں سے پھیر کے ۳۱ برکت دے۔"

(رسولوں کے اعمال باب ۳ ص ۱۴۶)

اس عبارت میں جو لفظ "کیونکہ" آیا ہے۔ یہ بڑا ضروری اور قابل غور ہے اسی لئے ہم نے اسکے متعلق علمائے مسیحیہ سے دو دفعہ سوال کیا ہے کہ یہ کس دعوے کی دلیل ہے۔ ملاحظہ ہو اہلحدیث ۲۳ اپریل اور ۲۸ مئی ۱۹۳۷ء۔ مگر افسوس ہے کہ اس کا جواب آج تک ہمیں نہیں ملا۔ ملا تو یہ ملا کہ پادری فنڈر نے "میزان الحق" کے دوسرے باب میں اس کا جواب دیا ہے۔ جس کے جواب الجواب میں ہم نے اہلحدیث ۲۸ مئی میں میزان الحق کی ساری عبارت نقل کر کے اُن کی پوری تحقیق پیش کر دی تھی۔

اس کے بعد "المائدہ" بابت ستمبر میں انبیاء کرام کی معزولی کا مضمون لکھا گیا۔ جس کا جواب گذشتہ پرچہ "اہلحدیث" میں دیا گیا کہ انبیاء کرام معزول نہیں ہوا کرتے۔

"المائدہ" کی اسی اشاعت میں یہ بھی لکھا تھا کہ ملاکی نبی تک سلسلہ نبوت ختم ہو گیا۔ جس کے جواب میں ہم نے کتاب اعمال کی مذکورہ بالا عبارت پیش کر کے پوچھا تھا کہ اگر نبوت ختم ہو گئی تھی تو یہ نبی کون ہے جس کا انتظار کرایا گیا۔ اس کے جواب میں المائدہ بابت ستمبر میں یہ اقتباس دیکھنے میں آیا کہ

جناب مولوی صاحب یہ موقع اشاروں میں باتیں کرنے کا نہیں آپ صاف کیوں نہیں کہتے کہ حضرت موسیٰ کے بعد آنے والے نبی حضرت محمد صاحب تھے اور وہ مسیح کے بعد آئے یہ کوئی چھپانے کی بات نہیں۔ (ص ۱۱)

اہلحدیث ہمیں کوئی بات چھپانے کی ضرورت نہیں چھپائے وہ جو اپنے مسلمہ الہامی نوشتہ کی ترکیب بھی نہ بتائے یعنی ہمارے سوال کا جواب نہ دے کہ "کیونکہ" کس کی دلیل ہے یا وہ چھپائے جس نے اس لفظ کو مشکل سمجھ کر دوسرے ترجمے میں بدل دیا ہو۔[1]

[1] ہماری پیش کردہ عبارت منقول از اعمال ۱۸۸۳ء کی مطبوعہ ہے۔ اس میں جو لفظ "کیونکہ" آیا ہے اسکو ۱۹۲۶ء کی مطبوعہ بائبل میں "چنانچہ" لکھا گیا ہے اسکے علاوہ اور بھی بہت سی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ حالانکہ عربی فارسی تراجم کی یہ عبارت ۱۸۸۳ء کی مطبوعہ بائیبل سے بالکل مطابق ہے۔

"المائدہ" بابت اکتوبر میں پھر اسی مضمون کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس میں اس آنے والے نبی سے مراد حضرت مسیح بتائے گئے ہیں۔ ہم اس سے بے خبر نہیں کہ آج سے پہلے بھی مسیحی مصنفوں (پادری فنڈر اور پادری عماد الدین وغیرہ) نے ایسا ہی لکھا ہے۔ مگر ہمیں کسی کے لکھنے سے تسلی نہیں ہو سکتی ہم تو اس عبارت کو دیکھتے ہیں جو ہم نے ناظرین کے سامنے رکھ دی ہے۔ ناظرین کرام اس عبارت کو بغور دیکھیں اور اڈیٹر صاحب المائدہ اور اس کے نامہ نگار انصاف سے پڑھیں اور بتائیں کہ عبارت مذکورہ بالا سے مسیح اور وہ آنے والا نبی ایک ثابت ہوتے ہیں یا دو۔ مسیح کا دوبارہ آنا اس نبی کے آنے پر موقوف ہے۔ یہ کون نہیں جانتا کہ موقوف اور موقوف علیہ دو ہوتے ہیں ایک نہیں ہوتے پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اس عبارت میں جس نبی کا ذکر ہے وہ مسیح ہے اس امر کا فیصلہ (کہ اس عبارت میں دو نبی مراد ہیں یا ایک) ہو جانے کے بعد ہم اس امر پر غور کرینگے کہ وہ نبی کون ہے۔ المائدہ کا پہلے ہی سے اس مضمون پر قلم اٹھانا قبل از وقت ہے۔

پس المائدہ ہمارے سوال (مسیح اور وہ نبی جس پر مسیح کا دوبارہ آنا موقوف ہے) کا جواب دیکر ہمیں مشکور فرمائے اور جواب دینے سے پہلے سمجھ لے کہ ان کا مخاطب اہلحدیث ہے جس کا مقولہ ہے

سنبھال کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

جوابات نصاریٰ

مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

اس میں عیسائیوں کی مندرجہ ذیل کتب کا جواب دیا ہے:

(۱) حقائق قرآن۔ (۲) اثبات التثلیث۔
(۳) میں مسیحی کیوں ہوا؟

جواب مدلل دیا ہے۔ جس کی تردید آج تک عیسائی صاحبان نہیں کر سکے۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ

قیمت ۸ر پتہ :۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

حوا حضرت آدم (علیہا السلام) کی پسلی سے پیدا نہیں ہوئی

مراسلہ نگار اخبار محمدی توجہ فرمائیں

(از قلم مولوی ابوسعید عبدالرحمٰن صاحب فریدکوٹی)

مندرجہ عنوان کے تحت میرا ایک مضمون اہلحدیث کی اشاعت مورخہ یکم جولائی میں شائع ہوا تھا جس کا تردیدی جواب محب محترم مولانا عبدالجلیل صاحب سامرودی نے اخبار محمدی دہلی کی اشاعت مورخہ یکم اگست ۳۸ء میں دیا ہے۔ موصوف کا یہ جواب کامل ایک ماہ بعد میری نظر سے گزرا۔ جس میں موصوف محترم نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حوا حضرت آدم کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ نیز آپ نے ابتدا مضمون میں ذیل کی تین شرائط یا تین نصائح پیش کی ہیں (۱) اگر ہمارا باہمی اختلاف ہو تو فردوہ الی اللہ والرسول ہو۔ (۲) اذا قضی اللہ ورسولہ کے بعد لھم الخیرۃ نہ ہونا چاہئے۔ (۳) کسی حدیث کے ظاہرہ معانی سے ہٹ کر تاویل نہ کی جائے۔ چنانچہ آپ کی یہ تینوں نصائح ہمیں دل و جان سے منظور ہیں۔

اس کے بعد آپ نے خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ الخ والی حدیث پیش کر کے یہ نتیجہ پیش کیا ہے کہ اس حدیث کی رو سے حواء آدم کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ **ثانیاً**۔ آپ نے فلسفیانہ رنگ میں اسی دعویٰ کی تائید و توفیق میں فتح البیان کا ایک حوالہ نقل کیا ہے کہ ہر شخص کی دائیں جانب ۱۸ پسلیاں اور بائیں جانب ۱۷ پسلیاں ہوتی ہیں جس سے ثابت ہو گیا کہ بائیں جانب ایک پسلی اسی لئے کم ہے کہ اسی پسلی سے حواء پیدا ہوئیں۔ **ثالثاً**۔ حواء کا آدم کی پسلی سے پیدا ہونا ایسا واضح مسئلہ ہے جس میں ایک صحابی کا بھی اختلاف نہیں۔ تفصیلی مضمون ملاحظہ ہو اخبار محمدی صہ یکم اگست ۳۸ء۔

نحن نقول۔ مقام شکر ہے کہ میرا اور مجیب کا عقائد یا اصول میں کوئی اختلاف نہیں۔ اگر اختلاف ہے تو صرف اس حدیث کے معانی و مطالب پر ہے۔ پس ہمیں امید ہے کہ ما اتاکم الرسول فخذوہ۔ اور ترکت فیکم امرین الخ کے تحت ہمارا اختلاف جلد ختم ہو جائیگا انشاء اللہ! اب ہم آپ حضرات کی توجہ مولانا کی پیش کردہ حدیث کی طرف منعطف کراتے ہیں اور جو حدیث آپ نے بطور دلیل پیش کی ہے۔ بعینہ وہی روائت ہم اپنے مسلک کی تائید میں پیش کر چکے ہیں۔ تو ہم دوبارہ اسی حدیث کو پھر پیش کرتے ہیں۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم استوصوا بالنساء خیراً فان المرأۃ خلقت من ضلع (بخاری و مسلم)

ترجمہ۔ عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کی وصیت قبول کرو۔ اسلئے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے۔

قارئین کرام! آنحضرت صلعم کے زبان کا لفظی ترجمہ دیکھ کر اور اس پر غور و فکر کے بعد ہمارے فاضل مجیب اور مدیر محمدی کے معانی و مطالب کو دیکھیں کہ اس ارشاد نبوی میں حواء کی پیدائش اور آدم کی بائیں پسلی کا ذکر کہاں سے نکلتا ہے؟ حالانکہ مندرجہ عبارت میں نہ آدم کا ذکر نہ کہیں حواء کا قصہ اور نہ ہی پسلی کا کوئی لفظ ہے۔ ہم سخت حیران ہیں کہ سامرودی جیسے جلیل القدر فاضل اور مدیر محمدی جیسے واعظ خوش بیان نے حواء۔ آدم بائیں پسلی اور پھر اٹھارویں پسلی کا اتنا لمبا چوڑا مضمون اور طول و طویل مفہوم کہاں سے نکال لیا؟

ہمارے خیال میں فاضل مجیب کو حدیث کے لفظوں سے ایک قسم کا ذہنی فریب لگا ہے۔ یعنی آپ کے ذہن میں قدیم روائتی طور پر یہ عقیدہ سمایا ہوگا کہ حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ اور جہاں یہ حدیث آگئی۔ بس پھر کیا تھا مرأۃ سے مراد حواء اور ضلع سے مراد آدم کی بائیں پسلی لی گئی مضمون کامل بن گیا اور قصہ ختم۔ حالانکہ ایسا نہیں اس لئے کہ یہ ارشاد نبوی عام عورتوں کی نسبت ہو رہا ہے۔ نہ کہ حواء کے لئے۔ اور آنحضرت صلعم مسلمانوں کو وصیت فرما رہے ہیں کہ اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کیا کرو۔ اس لئے کہ یہ کج فہم اور پسلی کی طرح عادت و خو میں ٹیڑھی ہیں۔ محدثین کرام نے یہ حدیث بالعموم کتاب النکاح باب المعاشرۃ حسن المعاشرۃ۔ الوصیۃ بالنساء اور اس قسم کے ہم معنی دیگر ابواب میں بیان کی ہے۔ جس سے صاف ثابت ہو گیا کہ اس روائت سے عورتوں کی بدفہمی کا اظہار مقصود ہے۔

زاں بعد آپ نے ایک حدیث اور پیش کی ہے اِنَّھُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ (بخاری) ترجمہ۔ تمام عورتیں پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ یہ حدیث پیش کر کے آپ فرماتے ہیں کہ دیکھو اس حدیث سے بھی ثابت ہو گیا کہ حواء آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔

لیکن میں حیران ہوں کہ فاضل مجیب پسلی کے خیال میں کدھر جا رہے ہیں؟ اس حدیث میں ایسا لفظ کونسا ہے جس سے حواء۔ آدم یا پسلی مراد لی جا سکتی ہے؟ یا کونسا اسم اشارہ ایسا ہے جو آدم کی پسلی یا حواء کے نام کی طرف راجع ہو رہا ہے؟

ہمارے خیال میں جو لوگ پسلی کا مسلک اختیار کرتے ہیں ان کو دراصل ضلع کے لفظ سے دھوکا لگا ہے۔ ان کے نزدیک غالباً ضلع کا معنی پسلی کے سوا اور کچھ نہیں۔ حالانکہ ضلع کا لغوی معنی پسلی نہیں۔ بلکہ جسم کے ایک ایک عضو کو ضلع کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ سر۔ ران۔ پنڈلی۔ وغیرہ ہیں۔ ہمارے اس دعوے کی تائید میں ذیل کی حدیث دیکھئے۔ فَاِنَّ الْمَرْاَۃَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاہُ۔ مسلم۔ فتح الباری۔ قسطلانی وغیرہ نے اعلاہ سے مراد

اندریں حالات مجھے امید ہے کہ ہمارے مطالبات کے جواب میں احمدی عجیب غلط وضعیف روایات سے تمسک کر کے مرزا صاحب کو "مومنوں" کی فہرست سے خارج کرنے کی سعی نہ کرینگے۔ آیندہ اختیار بدست مختار۔

کذب ۲۳ | آنے والے کا نام "مہدی" رکھا ہے اس میں اشارہ ہے کہ وہ علم خدا سے حاصل کریگا اور قرآن وحدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ کسی انسان سے قرآن یا حدیث کا ایک سبق بھی پڑھا ہے" (ایام الصلح اردو ۱۴۷)

معیار | احمدی بھائیو! خدا کے لئے چند منٹ کے واسطے مرزا پرستی کا چولہ اتار کر ضد وتعصب مذہبی اور محبت مرزا کی دھندلی عینک آنکھوں سے اتار کر تحریر ذیل کو پڑھو اور پھر ایمان سے بتاؤ (ان کنتم مومنین) کہ اس عبارت میں جھوٹ کتنے ٹن ہے اور سچ کتنی رتیاں۔ وہ تحریر یہ ہے مرزا صاحب لکھتے ہیں :-

"بچپن میں میری تعلیم اس طرح ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں"
(ریویو جلد ۵ ع ۶ ص ۲۱۹)

یہ تحریر با آواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا صاحب نے کتاب ایام الصلح کے اندر جو لکھا ہے کہ میں نے کسی انسان سے قرآن شریف کا ایک سبق بھی نہیں پڑھا۔ یہ صریح جھوٹ، بدیہی دھوکہ ہے۔

مرزائیو! ہمیں مرزا صاحب سے صرف اتنا ہی اختلاف نہیں ہے کہ انہوں نے باوجود یہ لکھنے کے "خدا کی لعنت ان لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں" (اعجاز احمدی ص ۳) خود کمال دلیری سے جھوٹ بولے ہیں بلکہ زیادہ رنجدہ امر یہ ہے کہ اپنے کذبات کو خدا تعالیٰ کے نام پاک کی قسموں سے مؤید وموثق بنایا ہے۔ جیسا کہ "ایام الصلح" کتاب کی منقولہ عبارت میں موجود ہے۔ حالانکہ انہی مرزا صاحب کا قول ہے :-

"خدا کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے" (تریاق القلوب ص ۶ ط ۱-۱)

احمدیو! ؎

آپ ہی اپنے ذرا قول پہ ملاحظہ کر لو
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

کذب ۲۴ | "تمام نبی اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں کہ وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے یہاں تک کہ نام بھی ایک ہو جاتا ہے"
(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

معیار | مرزائی اصحاب "تمام انبیاء" کا نہ سہی صرف مشہور مشہور رسولوں کا ایک ایک قول نقل کر کے اپنے پیشوا کی کشتی مسیحیت کو کذبات مرزا کے بھنور سے اگر محفوظ نکال لے جائیں تو ہم ان کا لوہا مان لیں گے۔

کذب ۲۵ | "ایک دفعہ جب میں گورداسپور میں ایک فوجداری مقدمہ کی وجہ سے موجود تھا۔ کچہری میں فریق ثانی کے وکیل نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا آپ کی شان اور مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ تریاق القلوب میں لکھا ہے میں نے جواب دیا کہ ہاں الخ"
(ملخص ص ۲۶۵/۲۴۲ حقیقۃ الوحی)

معیار | ہم نے روئداد مقدمات قادیانی کو بغور ملاحظہ کیا ہے۔ اس میں مقدمہ گورداسپور کی تحریرات وبیانات مرزائیہ میں کہیں بھی یہ سوال تریاق القلوب سے متعلق موجود نہیں ہے۔ خدا جانے مرزا صاحب اس قدر بے باک کیوں ہو گئے تھے کہ عوام پر جھوٹ بولتے بولتے مقدمات کی مسلوں پر بھی ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا۔

معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ ان پرانے مقدمات کی مسلیں کون پڑھیگا۔ اے کاش وہ اپنے ہی زبان مبارک "نکل دجال عیسیٰ" (دیکھو ازالہ اوہام ص ۸۱۲/۲۰۰ ط ۳/۱) کو ملحوظ رکھتے تو ایسی جرأت کبھی نہ کرتے۔

خلاصہ یہ کہ مرزا صاحب نے اپنی تالیفات وتقریرات میں صدہا جھوٹ بولے ہیں اور ایسا کرنے والا انسان نبی ورسول تو درکنار نیک آدمی بھی نہیں ہو سکتا۔ میں نے اس مضمون میں مرزا جی کے صرف ۲۵ جھوٹ بطور نمونہ درج کئے ہیں۔ اگر مرزائی حسب چیلنج خود اس بحث کو آگے چلائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس قسم کے صدہا جھوٹ کتب مرزا سے دکھائے جائیں گے۔

احمدیو! میں تو تمہارے چیلنج کو قبول کر کے میدان میں نکل آیا ہوں۔ اب تمہاری باری ہے۔

دیکھیں گے تم میں کون بہادر اکھاڑے میں نکلتا ہے ؎

ہم وہ نہیں کہ دور کی بیٹھے لیا کریں
ہم وہ نہیں کہ دور سے دعوے کیا کریں
اپنا تو یہ ہے قول کہ آئے ہیں آیئے
دعویٰ اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے

محمدیہ پاکٹ بک مجلد مؤلفہ منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری۔ اس کتاب کی خوبی کے لئے اسکے مصنف کا نام ہی کافی ضمانت ہے۔ مختصر یہ کہ اسے پڑھ کر ایک معمولی اردو خوان بھی بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کے ساتھ تمام مباحث میں کامیاب مناظرہ کر سکتا ہے۔ جدید اڈیشن ہے کاغذ۔ کتابت، طباعت اعلیٰ قیمت رعائتی عہ

علم کلام مرزا مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب اس میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے۔ آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ جو کہ قابل دید ہے۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت اعلےٰ قیمت ۱۲ر پتہ :- مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

خوش قسمتی سے کسی طبیب کا قول مل گیا کہ مرد کی بائیں جانب ایک پسلی کم ہے۔ بس مضمون بن گیا۔ اور روزروشن میں حواء علیہا السلام کا آدم کی پسلی سے پیدا ہونا خود بخود ثابت ہو گیا۔ لیکن ہم آپ کی خدمت میں مودبانہ عرض کرینگے کہ اگر اسی آئت کے ساتھ آپ سورہ حجرات کی اس آئت (یا ایھا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثیٰ) کو ملا کر دیکھتے تو آپ کے ذہن میں یہ عقیدہ داخل ہی نہ ہوتا۔ ترجمہ۔ اسے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مذکر اور ایک مونث، نر و مادہ سے پیدا کیا۔ یعنی نوع انسان کی پیدائش کا سلسلہ ایک مذکر و مونث سے شروع ہوا ہے۔ قرآن حکیم کس قدر صاف صاف بتلا رہا ہے۔ اس کے خلاف قرآن حکیم نے یہ کہیں نہیں فرمایا کہ ہم نے مرد سے اس کی عورت کو اور پھر اس جوڑے نر و مادہ سے تمام بنی نوع انسان کو پیدا کیا۔ سورہ نساء میں زوجہا کا لفظ طویل شرح چاہتا ہے۔ جسے پھر کبھی دیکھا جائیگا۔ سورہ حجرات کی اس آئت کی جو شرح حافظ ابن کثیر نے کی ہے اس کو پڑھ کر آپ غالباً حیران رہ جائینگے۔ وہ یہ ہے :- یقول الله مخبرا للناس انه خلقهم من نفس واحدة وجعل منها زوجها وهما آدم وحواء وجعلهم شعوبا وهي اعم من القبائل (ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۲۱۸ مطبع المنار) ترجمہ :- اللہ تعالیٰ لوگوں کو خبر دے رہا ہے کہ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ نے ایک نفس سے پیدا کیا۔ اور اسی ایک نفس سے ایک جوڑا بنایا اور یہ جوڑا آدم و حوا ہیں۔ فرمائیے! رئیس المفسرین کیا لکھ گئے ہیں؟ کیا اس عبارت سے صاف نہیں نکلتا کہ نفس سے مراد ایک فرد کلی ہے (آدم نہیں) اور منہا سے مراد بھی فرد کلی ہے اور زوجہا سے مراد آدم و حواء ہیں۔ آپ فرد کلی کو آدم تصور کئے بیٹھے ہیں۔ اور رئیس المفسرین کی اس عبارت سے آدم و حواء اسی فرد کلی سے یعنی نفس واحدۃ سے پیدا ہوئے ہیں۔

لطیفہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے خلقکم من نفس واحدۃ۔ خدا تعالیٰ نے تم سب کو ایک نفس سے پیدا کیا۔ تو کیا تمام نوع انسان حواء کی طرح نفس واحدۃ سے پیدا ہوئی ہے؟ اگر نہیں پیدا ہوئی تو کیوں خلقکم جمع کا لفظ فرمایا۔ اور اگر حواء آدم سے پیدا ہوئی تھی تو بث منهما تثنیہ کا صیغہ کیوں فرمایا؟ بث منها واحد کا صیغہ کیوں نہ کہا؟ هما تثنیہ کا صیغہ صاف بتلا رہا ہے کہ آدم کی پسلی سے حواء پیدا نہیں ہوئی۔

بہرحال اگر آپ کسی حدیث صحیح سے لفظاً و معناً اپنا دعویٰ ثابت کر دکھلائیں تو ہمیں تسلیم کر لینے میں کوئی عذر نہ ہوگا اس مرتبہ اتنا ہی اختصار کافی ہے۔ (باقی پھر)

نوٹ :- یہ ایک علمی مقالہ ہے۔ اس لئے علماء کرام اپنی اپنی تحقیقات علمیہ سے مشکور فرمائیں تاکہ جماعت اہل حدیث کے افراد ایک صحیح راستہ اختیار کر سکیں۔ فقط والسلام

اہلحدیث مضمون کے آخری حصے میں بہت الجھن ہے۔

احکام رمضان المبارک

(از قلم حافظ عبد اللہ صاحب فلور مل کرنول)

(گذشتہ سے پیوستہ)

چاند کا دیکھنا عربی مہینہ کبھی انتیس ۲۹ دن کبھی تیس ۳۰ دن کا ہوتا ہے۔ جس وقت رمضان کا چاند نظر آگیا روزہ رکھنا فرض ہو گیا۔ حضور فرماتے ہیں چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ چھوڑ دو۔ اگر انتیسویں دن ابر رہا تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔ پھر اس کے بعد سے رمضان کے روزے شروع کرو۔ اسی طرح اگر شوال کا چاند۔ اگر انتیس ۲۹ ویں رمضان کو ابر رہا تو تیس دن رمضان کے پورے کر لو۔ اگر ابر کی وجہ بعض جگہ چاند نظر نہ آیا اور بعض جگہ لوگوں نے اسی روز چاند دیکھ لیا ان کی گواہی کی بنا پر روزہ رکھنا ہوگا اگر دو گواہ ہوں تو بہت بہتر ہے ورنہ ایک ہی گواہ جو کہ عادل متقی ہو کافی ہے۔

ایک بدوی نے حضور کے پاس آکر کہا میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں کہا ہاں (میں گواہی دیتا ہوں) آپ نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ کہا ہاں (میں گواہی دیتا ہوں) آپ نے فرمایا اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل سے لوگ روزہ رکھیں۔

معلوم ہوا کہ رمضان کے چاند کے لئے صرف ایک عادل متقی شخص کی گواہی کافی ہے۔ اب رہا روزہ ترک کرنے کے لئے دو دیندار گواہوں کی ضرورت ہے ایک شخص کی شہادت کافی نہیں۔

رمضان کی انتیسویں ۲۹ تاریخ تھی۔ دو شخص مسلمان باہر سے حضور کی خدمت اقدس میں آئے اور گواہی دی کہ ہم نے کل شام کو شوال کا چاند دیکھا ہے۔ آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ روزہ توڑ دیں اور صبح عیدگاہ چل کر عید کی نماز ادا کریں۔

معلوم ہوا کہ رمضان کے خاتمے پر روزہ ترک کرنے کے لئے دو متقی گواہوں کی ضرورت ہے اور جب دو گواہوں نے گواہی دی کہ ہم نے انتیسویں رمضان کو چاند دیکھا ہے تو تمام لوگ روزہ ترک کر دیں اور دوسرے روز صبح عید کی نماز ادا کریں۔

غیبت و جھوٹ فرمان نبوی ہے جو روزے دار جھوٹ سے نہیں بچتا۔ دھوکا بازی فریب و مکاری و غیبت و بیہودہ حرکتوں سے پرہیز نہیں کرتا اللہ پاک کو اس کے روزے کی کچھ پرواہ نہیں۔ روزہ رکھنے سے یہ غرض ہے کہ آدمی کا ظاہر و باطن پاک ہے اور جب وہ ہی تباہی قول و فعل کرتا رہا تو کھانے

شمر بھی لیا ہے۔ اب اگر ہم مولانا کی طرح یا مولانا صاحب پسلی کی طرح ضلع کا معنیٰ سر لے لیں تو پھر حضور کے اس فرمان سے حواء کا پیدا ہونا آدم کے سر سے ثابت ہوگا۔ فافهموا وتدبروا ایہا الاخوان العلماء والمسلمین فہمکم اللہ

محترم مجیب! میرا مذہب قال اللہ وقال الرسول ہے۔ اگر آنحضرت صلعم کا کوئی حکم مجھے ایسا مل جائے جس سے یہ ثابت ہو کہ حواء آدم کی پسلی سے نہیں بلکہ آنکھ سے پیدا ہوئی ہیں۔ تو واللہ اس حکم کا ماننے والا سب سے پہلا میں ہونگا۔ لیکن افسوس کہ مَیں بے سند و بے دلیل کسی مسئلہ کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔

آپ اس الجھن سے نکلنے کے لئے آنحضرت صلعم کی دوسری واضح حدیث سامنے رکھیں۔ جو "تذکرہ" روایات کا آئینہ ہے۔ عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلعم ان المرأة كالضلع ان ذهبت تقيمها كسرتها وان تركتها استمتعت بها على عوج۔ (بخاری ومسلم)

(ترجمہ) آنحضرت صلعم نے فرمایا عورت پسلی کی مانند ہے اگر سیدھا کرنا چاہو تو توڑ بیٹھو گے اور اگر اس کے اسی ٹیڑھے پن کی حالت میں نفع اٹھانا چاہو تو اٹھا سکو گے۔ اس حدیث نے خلقت من ضلع والی حدیث کا ابہام کھول دیا۔ اور اسکے سمجھنے میں جس قدر نقاب پڑے ہوئے تھے ان سب کو اُلٹ کر رکھ دیا۔ اب آپ ان دونوں احادیث کو یک جا ملا کر پڑھئے تو انشاء اللہ امید ہے کہ آپ کا اور میرا ایک ہی مسلک بن جائیگا۔

خلقت من ضلع میں حکم ہوتا ہے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی۔ اب چونکہ عام ظاہر بین لوگوں کو (حتیٰ يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود کی طرح) مفہوم سمجھنے میں خاص دھوکہ لگنے کا قوی خوف تھا۔ اس لئے دوسری جگہ صاف فرما دیا کہ ان المرأة كالضلع۔ یعنی عورت کی مثال پسلی کی مانند ہے۔ یا عورت پسلی کی مانند ہے

یعنی جس طرح پسلی ٹیڑھی ہے اسی طرح اس کی عادت و خو بھی ٹیڑھی ہے۔ اور اگر تم اس کو سیدھا کرنا چاہو تو ٹوٹ کر رہ جائے گی۔ چونکہ اسکی فطرت میں کجی۔ ضد اور جمود ہے۔ اس لئے اسی حالت میں اس سے فائدہ اٹھایا کرو۔

علامہ شوکانی رحنے نیل جلد ۶ صفحہ ۲۴۵ پر انہی احادیث کی کیسی عمدہ تشریح فرمائی ہے:۔

فيه الارشاد الى ملاطفة النساء على ما لا يستقيم من اخلاقهن والتنبيه على انهن خلقن على تلك الصفة التي لا يفيد معها التاديب ولا ينجع عندها النصح الخ

خلاصہ مطلب۔ اس حدیث میں آنحضرت صلعم کا ارشاد یہ ہے کہ عورتوں سے ملاطفت کی جائے۔ انکے ٹیڑھے پن۔ ضد اور کج خلقی پر صبر کیا جائے۔ اسلئے کہ سزا یا نصیحت ان کے لئے سودمند نہیں ہوتی۔ امام نووی نے یہ لکھا ہے۔ والصبر على عوج اخلاقهن۔

تاہم میں ان تمام قیل و قال کو چھوڑتا ہوا مولانا صاحب کو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی طرف بلاتا ہوا دعوت دیتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایک حدیث صحیح دکھلا دیں۔ جس میں آنحضرت صلعم نے فرمایا ہو کہ حواء آدم کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئی ہیں (تاویل سے نہ آپ کام لیں اور نہ میں) نیز اگر آپ یا آپ کے سوا کوئی اور عالم مجھے یہی مسئلہ ثابت کر دکھلائیں تو میں مشکور ہونے کے علاوہ اسی وقت رجوع کروں گا۔ اور مبلغ ۵۰ روپیہ بطور انعام و اظہار تشکر کے پیش کروں گا۔ انشاء اللہ! لیکن میرے محترم! آپ جو روایات پیش کر چکے ہیں۔ ان میں حواء۔ آدم۔ پسلی۔ بائیں پسلی۔ اور پھر اٹھارھویں پسلی کا کسی روائت میں کوئی لفظ یا کوئی اشارہ تک موجود نہیں۔ اور نہ ہی آپ کوئی ایسی روائت پیش کر سکینگے انشاء اللہ

ثانیاً آپ نے جس حکیمانہ و فلسفیانہ طریقہ پر ثابت کرنا چاہا ہے کہ دیکھو ہر شخص کے بائیں جانب ۱۷۔ پسلیاں (ایک پسلی کم) اور دائیں جانب ۱۸ پسلیاں ہوتی ہیں۔ اور اس طبی عقیدہ پر آپ نے اطباء و حکماء کا اتفاق عام بتایا ہے۔ میرے خیال میں آپ کے اس فلسفہ کو جس کسی حکیم یا طبیب و وید نے پڑھا ہوگا خدا جانے اس نے آپ کی نسبت کیسی رائے قائم کی ہوگی؟ محترم! اگر آپ اطباء قدیم و جدید کی کتب متداولہ کو کم از کم سرسری نظر سے دیکھ لیتے یا کسی حکیم و ڈاکٹر سے ہی دریافت فرما لیتے تو آپ کو ۳۵ پسلیوں والا غلط حوالہ لکھنے کی جرأت یقیناً نہ ہوتی۔

سنئے محترم من! آج تک تمام اطباء و وئید ڈاکٹر و ماہران تشخیص الابدان اس بات پر متفق ہیں کہ ہر شخص کے دائیں جانب ۱۲ اور بائیں جانب ۱۲ جملہ چوبیس ۲۴ پسلیاں ہوتی ہیں۔ میں حیران ہوں کہ اس قدر بدیہی اور یقینی امر کے خلاف آپ نے کس حیرت انگیز جسارت و جرأت کے ساتھ ۳۵ پسلیوں والی روائت کو تسلیم کر کے اپنے دلائل میں جڑ دیا۔

چلئے اب ہم آپ کی رائے پر ہی فیصلہ چھوڑتے ہیں۔ اگر آپ دس مشہور حکماء و وید و ڈاکٹر صاحبان کے اقوال سے ۳۵ پسلیاں ثابت کر دیں۔ تو ہمیں بلا حیل و حجت اپنی شکست کا اعتراف ہوگا۔

ثالثاً۔ آپ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ ایک صحابی کا بھی اس مسئلہ میں اختلاف نہیں ہے۔ چلئے اگر ایک صحابی کا بھی اس مسئلہ میں اختلاف نہیں تو آپ کم از کم پندرہ صحابہ کی متفقہ رائے سے مجھے یہ مسئلہ ثابت کر دکھلائیے، میں فوراً تسلیم کر لونگا۔ مولانا! کیا صحابہ کا کسی مسئلہ میں خاموش رہنا اتفاق اور تسلیم کا سبب ہوا کرتا ہے؟ نیز جس آئت سے آپ اپنا مسلک اخذ کر رہے ہیں اسی آئت سے میں اپنا مسلک نکال رہا ہوں۔ نفس واحدۃ سے آپ آدم مراد لیتے ہیں اور منہا سے بھی آدم۔ پس اس ترجمہ کے تحت آپ کو یہ تسلیم کرنا پڑا ہے کہ آدم سے حواء پیدا ہوئی۔ ادھر ضلع والی روائت موجود ہے اس کو ملا کر پوری تک بندی ہو گئی کہ حواء حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ دوسری طرف

(مستاجر روزگار، بے کار اصحاب کی خاطر [illegible] مضمون کی [illegible] قیمت ۱۲ [illegible] (دیکھو [illegible])

پھر جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔ اس مہینہ کا پہلا عشرہ رحمت کا ہے۔ دوسرا عشرہ مغفرت کا ہے اور آخری عشرہ آزادی کا ہے۔ (یعنی دوزخ سے لوگ آزاد کئے جاتے ہیں)

سخاوت و تلاوت قرآن و قیام رمضان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سخی ہونا دنیا پر روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ اللہ اکبر سخی بھی ایسے کہ آج دنیا آپ کا نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ حضور اکرم خاصکر رمضان میں بہت سخاوت کیا کرتے تھے۔ جبرئیل علیہ السلام رمضان میں ہر رات آپ سے ملاقات کیا کرتے۔ قرآن مجید کا دور کرتے (یعنی آپ پڑھتے تو وہ سنتے وہ پڑھتے تو آپ سنتے) جب جبرائیل آپ سے ملاقات کرتے تو آپ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی بن جاتے۔ جو کوئی آیا جو کچھ طلب کیا اگر موجود ہوا تو دیدیا۔

جب ماہ صیام آتا تو آپ (غزوات کے) سب قیدیوں کو رہا کر دیتے اور ہر سائل کو عطا کرتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات حضور رات کے درمیانی حصہ میں مسجد کو تشریف لے گئے اور نماز پڑھی۔ آپ کے ساتھ صحابہ کرام کی کچھ جماعت نے بھی نماز پڑھی۔ جب صبح ہوئی تو ان لوگوں نے دوسروں سے رات کی نماز کا ذکر کیا۔ دوسری رات کو پہلی رات سے زیادہ لوگ جمع ہوگئے۔ اس رات بھی آپ نے نماز پڑھی۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھی۔ تیسری رات کو لوگ اور زیادہ ہوگئے۔ اس رات بھی آپ نے نماز پڑھائی۔ جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ بے شمار جمع ہوگئے۔ یہاں تک کہ مسجد نمازیوں سے تنگ ہوگئی۔ کہیں گنجائش باقی نہیں رہی۔ مگر حضور باہر نہ نکلے۔ جب صبح ہوئی تو آپ صبح کی نماز کے لئے نکلے۔ جب نماز ادا کر چکے تو لوگوں کی طرف رخ کر کے کلمہ شہادت پڑھا۔ فرمایا میں تمہارے آنے سے نہیں گھبرایا۔ اس بات سے ڈر گیا کہ یہ نماز رمضان کی کہیں فرض نہ ہو جائے۔ اس خوف سے گھر سے نہ نکلا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فرضیت کا خوف جاتا رہا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک اور عہد صدیقی رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق کی خلافت کے شروع میں نماز تراویح یکجا جماعت سے نہ ہوتی تھی۔ حضرت عمر فاروق گشت کرتے ہوئے رمضان کی ایک رات میں مسجد کی طرف آنکلے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ جدا جدا نماز پڑھ رہے ہیں۔ کوئی اکیلا پڑھ رہا ہے کوئی چند لوگوں کو لے کر نماز پڑھ رہا ہے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر نے فرمایا کہ ان کو ایک قاری پر جمع کر دیں تو بہتر ہے پس ان لوگوں پر حضرت ابی بن کعب (جو حافظ قرآن تھے) کو امام مقرر کر دیا۔ پھر جب آپ دوسری دفعہ مسجد کی طرف تشریف لے گئے تو لوگوں کو حافظ کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھ کر فرمایا یہ نیا کام کیا ہی اچھا ہے۔ اور رات کا وہ حصہ جو سو رہتے ہیں اس حصہ سے جس میں قیام کرتے ہیں افضل ہے۔ کیونکہ لوگ رات کے پہلے حصہ میں نماز پڑھتے تھے۔

مسلمانو! اس مبارک ایام کی قدر کرو اور اس کے ہر منٹ کو بڑا قیمتی جانو۔ کیونکہ ایسا وقت پھر ملنے والا نہیں۔ کس کو علم ہے کہ ہم آیندہ ماہ رمضان تک زندہ رہیں گے جو دم ہے غنیمت جانو۔ جو فرصت ہے اس کو انمول سمجھو۔ ؏

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

دعا اور اللہ کی یاد میں مشغول رہا کرو۔ اور اپنے گناہوں سے توبہ کر لو۔ اللہ ہمیں توفیق بخشے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(راقم (حافظ) محمد عبد اللہ نلوزل کرنول)

احباب اہل حدیث فوری توجہ فرمائیں

(از قلم مولوی عبد العزیز صاحب اکس کوٹلی لہاراں غربی۔ سیالکوٹ)

برادران اہل حدیث! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

جس قوم و گروہ میں دو چیزیں موجود ہوں۔ ایک روپیہ یعنی اقتصادی حالت درست اور دوسری تنظیم یعنی اتفاق اتحاد آپس میں موجود ہو تو پس وہ لوگ ترقی کے زینہ پر صف آرا ہو سکتے ہیں۔

آپ کے سامنے اتفاق و تنظیم پر اخبار اہلحدیث میں بہت مضامین شائع ہوئے۔ مالی امداد کی خاطر بہت کچھ کہا گیا۔ یہ چیزیں صرف اس لئے نہیں لکھی جاتیں کہ صفحہ قرطاس پر ہی مرقوم رہیں بلکہ ان پر فوری عمل کی ضرورت ہے۔ حرکت عمل کا نام ہی اسلام ہے ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

جب تک دلی درد نہ ہو ایثار و قربانی کا ولولہ قلبی پیدا نہ ہو۔ جناب فخر ملت مجدد وقت حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کے ہر جائز فرمان پر عملی اقدام اٹھانے کی جرأت نہ آجائے تب تک ہم بام عروج تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہمارے سردار اہل حدیث بلکہ سب جماعت ہی کو مخالفین مٹا دینے کے درپے ہوں اور ہم اس طرح خواب غفلت کی میٹھی نیند سوئے ہوئے خراٹے مارتے رہیں۔

میرے پیارے اہل حدیث بھائیو! اب خدا کیلئے اس مصلحت بینی کے غلافوں کو اتار دو۔ خود منظم ہو کر جماعت کی مالی کمزوری کو دور فرما کر توحید و سنت کی اشاعت کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ ید اللہ علی الجماعۃ یعنی اللہ کا ہاتھ جماعت کے اوپر ہوتا ہے۔ اللہ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو تنظیم کر کے اپنی جماعت بنا لیتے ہیں۔ خدا صرف بھیڑ کی مدد نہیں کرتا۔ تنظیم کے ساتھ تھوڑی سی جماعت بھی ہو تو بالضرور مطابق قولہ تعالیٰ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ (پ ۲۔ بقرہ) بسا اوقات جماعت تھوڑی غالب آتی ہے جماعت

پینے کے چھوڑ دینے سے وہ غرض حاصل نہ ہوئی۔ لڑنا۔ جھگڑنا۔ جہالت کی باتیں کرنا۔ گالی گلوچ زبان پر لانا سخت منع ہے۔ اس کی وجہ سے روزہ برباد ہو جاتا ہے۔ تجارت وغیرہ کے معاملات ضروری باتیں کرنا درست ہے۔ لیکن مکاری اور جھوٹ سے پرہیز کرے۔ بہتر ہے کہ ہر وقت اللہ کی یاد میں زبان تر رہے۔

روزہ کا کفارہ | جو آدمی عمداً بلا عذر کھا کر یا پانی پی کر روزہ ترک کر دے وہ سخت گنہگار ہے توبہ کرے اور روزے کی قضا ادا کرے اس کے ذمہ کفارہ وغیرہ کچھ نہیں۔

جو کوئی اپنی بیوی سے حالت روزہ میں صحبت کرے تو اس کے لئے کفارہ بھی ہے اور روزہ کی قضا بھی۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اگر قدرت نہیں تو پے درپے دو ماہ کے روزے رکھے۔ اگر روزے کی بھی طاقت نہیں تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

اچھا آئیے اب ذرا کریم کے دریائے عفو و رحمت کا بھی طوفان دیکھئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جس نے بھول کر کھانا کھا لیا یا پانی پی لیا تو وہ شخص اپنے روزے کو پورا کرے کیونکہ (فَاِنَّمَا اَطْعَمَہُ اللّٰہُ وَسَقَاہُ) اللہ نے اس کو کھلا پلا دیا ہے (یعنی خدا نے اس کی دعوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا۔ سبحان اللہ کیا کریم ہے بھولے چوکے کو نہیں پکڑتا) اس سے زیادہ مہربانی ملاحظہ ہو اگر کوئی شخص بھول کر بحالت روزہ کی حالت میں بیوی سے صحبت کرے لیکن جس وقت یاد آئے اسی وقت دور ہو جائے روزے میں کوئی نقصان نہیں۔ نہ ان دونوں کے ذمہ کفارہ ہے نہ قضا۔

جلدی افطار کرنا دیری سے سحر کھانا ثواب ہے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لوگ افطار میں جب تک جلدی کرتے رہیں گے ہمیشہ بھلائی پر رہیں گے۔ کیونکہ افطار کے جلدی کرنے میں اظہار عجز پایا جاتا ہے۔ اللہ کے آگے اظہار عجز بہت ہی خوب ہے۔ سورج کے غروب ہونے کے بعد افطار میں جلدی کرنی بہت خوب ہے۔ حدیث قدسی میں آیا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے کہ

بندوں میں سے مجھے وہ بندہ بہت پیارا ہے جو روزے کو سب سے جلدی افطار کرے۔ (یعنی سنت رسول اللہ کی سنت کی محبت اور جو لوگ دیری سے افطار کرتے ہیں ان کی مخالفت کرنے کی وجہ اللہ تعالیٰ کو سب بندوں سے زیادہ محبوب ہیں)

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور انور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میری امت ہمیشہ بھلائی پر رہے گی جب تک سحری کھانے میں دیری اور افطار میں جلدی کرے گی۔

اور ایک اور ارشاد نبوی سنئے۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کے کھانے میں برکت ہے۔ سحری کھانے سے روزہ پر قوت ہو جاتی ہے نیز اہل کتاب کی مخالفت ہوتی ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کا فرق ہے۔ (ہم سحری کھاتے ہیں وہ نہیں کھاتے)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سحری اور فجر کی نماز میں پچاس آیت پڑھنے کے قدر فرق تھا۔ معلوم ہوا کہ سحری میں دیری کرنا افضل و سنت ہے۔

رمضان میں دو اذان | ماہ صیام میں دو اذانیں دی جائیں۔ ایک اذان آخر رات (سحری تہجد) کے لئے اور ایک اذان بعد صبح صادق نماز کے لئے سنت ہے)۔ حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں۔ حضور کے دو مؤذن تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ و عبداللہ بن ام مکتوم۔ حضور نے فرمایا بلال رات میں (سحری) کی اذان کہتا ہے تم کھاتے پیتے رہو۔ جب عبداللہ بن ام مکتوم (صبح کی نماز کی) اذان کہے تو کھانے سے رک جاؤ۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نابینا تھے جب لوگ ان سے کہتے صبح صادق ہو گئی۔ صبح صادق ہو گئی۔ تو یہ نماز صبح کی اذان کہتے۔

معلوم ہوا کہ طلوع فجر تک کھانا پینا جماع کرنا اور نابینا کو اذان کہنا جائز ہے۔

صبح کے لئے دو اذانیں ایک طلوع فجر سے پہلے دوسری بعد سنت ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ (تہجد سحری) کے لئے جو اذان کہے وہ مؤذن خاص مقرر کر دیا جائے تاکہ لوگوں کو معلوم رہے کہ یہ اذان (تہجد سحری) کی ہے۔ آواز سے لوگ معلوم کر لیں گے اور جو فجر کے وقت کی اذان کہے وہ بھی خاص آدمی ہو تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ اذان فجر کی ہے۔

روزہ افطار کرانے کا ثواب | سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ہم لوگوں کو حضور نے شعبان کے آخیر دن میں خطبہ سنایا فرمایا۔ اے لوگو! ایک بہت بڑا مہینہ برکت والا آیا۔ اس مہینے میں ایک رات ہے جو ہزار مہینے کے برابر ہے (وہ رات شب قدر ہے) (سبحان اللہ یا اللہ حقیقی نے اپنے فضل و کرم کو کیسے کچھ رحمت اور نعمتیں اس مہینے میں اپنے بندوں کی مزدوری میں کئی طرح اضافہ کر دیتا ہے) اللہ نے اس مہینہ کا روزہ تم پر فرض کر دیا اور اس کی راتوں میں نفلی قیام کرنا (نماز پڑھنا) مقرر کر دیا۔ جو کوئی رمضان میں نفل ادا کرے اس کو فرض کا ثواب ملتا ہے اور جو رمضان المبارک میں فرض ادا کرے تو مالک اس کو ستر فرض کا ثواب دیتا ہے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ مہینہ (لوگوں کے ساتھ) سلوک کرنے کا ہے اور اس مہینہ میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔ (خواہ وہ فقیر ہو یا غنی) جو کوئی رمضان میں روزے دار کو افطار کرائے گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں اور وہ دوزخ سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ جتنا ثواب روزے دار کو ملتا ہے اتنا ہی افطار کرانے والے کو بھی ملتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں اتنی طاقت نہیں کہ روزہ دار کے روزے کو افطار کرائیں۔ آپ نے فرمایا یہ ثواب اللہ نے ایک گھونٹ دودھ پر یا کھجور پر بلکہ پانی کے ایک گھونٹ پر بھی عنایت فرمایا ہے۔ جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کھلایا پلایا اللہ پاک اس کو (قیامت کے دن) میرے حوض (کوثر) سے پلائیگا

متفرقات

اخباری سال ختم الحمدللہ کہ اس پرچہ کے ساتھ اخبار اہلحدیث کی پینتیسویں (۳۵) جلد ختم ہو رہی ہے اب انشاء اللہ ۲ نومبر سے چھتیسویں جلد شروع ہو گی۔ معاونین دینی خواہان کے علاوہ جملہ خریدار بھی کوشش کر کے اخبار کی اشاعت کو بڑھائیں تاکہ اخراجات ضروریہ سے مطمئن ہو کر توحید و سنت کی تبلیغ اور شرک و بدعت کی تردید حسب دستور سابق جاری رہے۔

ماہ اکتوبر میں جن خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ختم ہے ان کو اہلحدیث ۷ اکتوبر میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ اب مکرر یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ اگر ۳ نومبر تک قیمت بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر ہذا میں وصول نہ ہو گی تو ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

یاد رہے وی پی بھیجنے میں دفتر اور خریداروں کا نقصان اور حرج ہوتا ہے۔ اس لئے بہتر صورت یہی ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی بھیجیں۔

نور محمدی مصنفہ مولوی محمد صاحب دہلوی۔ جس میں راگ اور باجوں کی قرآن شریف اور احادیث مبارکہ و دیگر ائمہ عظام و صلحاء امت کے اقوال سے پُرزور مذمت کی گئی ہے۔ قوالی سے دلدادہ لوگ جو دلائل قوالی کے جواز میں دیا کرتے ہیں ان کا مفصل و مدلل جواب ہے۔ ۱۸×۲۲/۸ کے ۹۶ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲/) دفتر اخبار محمدی باڑہ ہندو راؤ دہلی سے طلب کریں۔

شاہی جنتری ۱۹۳۹ء حسب معمول امسال پھر شائع ہوئی ہے۔ مرتب چونکہ شیعہ بزرگ ہیں اسلئے مضامین و تصاویر میں وہی روش اختیار کی گئی ہے قیمت ۶/۔ پتہ۔ منیجر کتب خانہ شاہی جنتری فیض باغ لاہور۔

شمع توحید اور نور توحید ہر دو رسالے اپنے مضامین کے لحاظ سے قابل قدر ہیں۔ "شمع توحید" تو ختم ہو چکا ہے "نور توحید" کے چند نسخے باقی ہیں۔ ضرورت مند احباب جلد منگوالیں۔ محصول ڈاک فی عدد ۹ پائی ہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ کیا یہ سلسلہ اشاعت توحید و سنت جاری رہنا چاہئے یا بند کر دینا چاہئے۔ بند کر دینے کی تجویز سے تو غالباً کوئی صاحب اتفاق نہ کرینگے مگر باوجود جاری رکھنے کی رائے و یکر اسکی کماحقہ امداد نہ کرنا بھی بند کرنے کے برابر ہے۔

پس احباب کرام اس فنڈ میں حسب توفیق جلدی امداد بھیجیں۔ سننے میں آیا ہے کہ فریق ثانی "نور توحید" کے جواب کی تیاری کر رہا ہے۔ ممکن ہے اس کا جواب بھی دینا پڑے۔

اشاعت فنڈ بارہا اعلان کیا گیا ہے کہ جلسوں اور مدرسوں کی رپورٹیں شائع کرانے کے لئے کم از کم ایک روپیہ حق اشاعت فنڈ آنا چاہئے۔ یہ رقم توحید و سنت کی اشاعت پر خرچ ہوتی ہے۔ ہماری جیب میں نہیں جاتی۔ حساب آمد و خرچ باقاعدہ شائع ہوتا ہے۔ یوں تو توحید و سنت کے شیدائی جلسوں اور مدارس پر حسب توفیق خرچ کرتے ہیں مگر اشاعت فنڈ کا حق ادا کرنا ان کو ناگوار ہوتا ہے بارہا توجہ دلانے پر ہم مجبور ہیں کہ سختی سے اس اصول کی پابندی کریں۔ پس احباب کرام اشاعت فنڈ میں ایک روپیہ کار ثواب سمجھ کر بخوشی بھیجا کریں دل تنگ نہ ہوا کریں۔

آمد تا ختم ۱۶ - ۳ - ۱۲ - ۵۴ روپئے

مسجد اہلحدیث موضع انبوہا بہت بوسیدہ ہو گئی ہے۔ برسات میں چھت سے پانی اسقدر ٹپکتا ہے کہ نماز ادا کرنی دشوار ہو جاتی ہے۔ اصحاب خیر خانہ خدا کی مرمت کے لئے حتی الامکان امداد فرمائیں۔

راقم:۔ مولوی عبدالرحیم موضع انبوہا۔ ڈاکخانہ راج گاؤں۔ ضلع بیربھوم۔ (سہ اشاعت فنڈ وصول)

مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار پندرہ سال سے جاری ہے اس میں قرآن و حدیث، فقہ، اصول اور عربی فارسی کی اعلےٰ تعلیم دی جاتی ہے۔ طلباء کے کل اخراجات کا مدرسہ ہی کفیل ہے۔ مقامی جماعت بوجہ غربت اسکے بوجھ کی متحمل نہیں۔ اس لئے مدرسہ ہذا کی طرف سے مولوی عبدالرحیم صاحب سفیر مدرسہ۔ و حاجی عبدالغفار ناظم مدرسہ بسلسلہ سفارت سفر کر رہے ہیں۔ اصحاب خیر ان کی اعانت فرما کر ثواب حاصل کریں۔

المعلن (حاجی محمد ابراہیم سکرٹری مدرسہ دارالحدیث محمدیہ۔ لشکر گوالیار۔ (عہ داخل اشاعت فنڈ)

اسلامی جلسہ قصبہ گوگیرہ ضلع منٹگمری میں ۲۰-۲۱ اکتوبر کو ایک اسلامی تبلیغی جلسہ ہوگا۔ جس میں مولوی نور حسین۔ مولوی عبدالمجید خادم۔ مولوی علی محمد صمصام مولوی عبدالجلیل صاحب کے علاوہ دیگر علماء کرام تشریف لاکر اپنے اپنے مواعظ حسنہ سے عوام الناس کو مستفید فرمائینگے۔ شائقین شریک جلسہ ہو کر ثواب حاصل کریں۔ (چوہدری بہادر خان۔ چوہدری اللہ بخش ساکنان گوگیرہ۔ براستہ اکاڑہ۔ ضلع منٹگمری)

(عہ داخل اشاعت فنڈ)

مدرسہ محمدیہ رائیدرگ علاقہ ہذا میں کوئی دینی مدرسہ نہ تھا۔ اس لئے چند حضرات نے اس ضرورت کو محسوس کر کے ۱۳۵۲ھ میں مدرسہ جاری کیا جس میں قرآن شریف حافظہ و ناظرہ اور اُردو و فارسی اور عربی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ آج کل ڈیڑھ سو طلباء زیر تعلیم ہیں۔ الحمدللہ! تعلیمی و تربیتی حیثیت سے نمایاں ترقی پر ہے۔ علماء کرام اور اکابران قوم نے مدرسہ کی ضرورت پر بہترین آراء کا اظہار کیا ہے مگر مالی مشکلات کی وجہ سے صرف تین مدرس ہیں اور معلموں کی ضرورت ہے۔ مدرسہ کا اپنا مکان بھی نہیں اور طلباء کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے لہذا اہل دل مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ مدرسہ کی کماحقہ امداد کریں۔

ارسال زر و جملہ خط و کتابت کا پتہ:۔

متولی ہنگی محمد عمر صاحب خازن مدرسہ محمدیہ رائیدرگ ضلع بلہاری

الداعی الی الخیر:۔ وکیل محمد غوث سکرٹری مدرسہ محمدیہ رائیدرگ ضلع بلہاری۔ (۸/ داخل اشاعت فنڈ)

... ہر سکہ۔ آئندہ اخبار ہر دو رنگ کے جائینگے۔ انشاء اللہ! (منیجر)

بہت پر ساتھ حکم اللہ کے :-
یہ خدائی قانون ہرگز نہیں کہ ہم بیکار ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں اور صرف دعا کر کے ترقی اور فتح حاصل کر لیں۔ قرآن پاک کو بغور پڑھیں۔ طالوت اور جالوت کا قصہ موجود ہے۔ جب طالوت کا لشکر جالوت کے بالمقابل میدان میں نکل کر ڈٹ گیا۔ صبر، استقلال، ثابت قدمی، نصرت اور مدد کے لئے پھر رب العزت کے دربار میں دعا کرتے ہیں :-
ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکفرین۔
اس وقت ان کی آہ وزاری کی شنوائی ہوتی ہے۔
فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ (پ ۲) پس شکست دی جالوت کے لشکر کو اللہ کے حکم سے اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو
کیا حضور علیہ السلام صرف دعا کر کے منکرین کافرین کو بھگا نہیں سکتے تھے۔ لیکن خدا کے حبیب احمد مجتبےٰ علیہ السلام خوب جانتے تھے کہ بغیر حرکت عمل کے جدوجہد کے ہاتھ پاؤں ہلانے کے رب العزت فتح نہیں دیتا۔ ورنہ آپ کو کونسی ضرورت لاحق ہوئی کہ اس قدر سامان حرب لے کر تکالیف ومصائب کا سامنا کرتے ہوئے کس قدر تپتی ریت اور سنگلاخ زمین میں جہاد کے لئے نکل جاتے ؎

بھولے ہوئے ہیں یہ ہم عادت خدا کی
کہ حرکت میں ہوتی ہے برکت خدا کی

ان اللہ لا یغیر مابقوم حتی یغیروا ما انفسھم صاف ارشاد موجود ہے ؎

خدا نے آجتک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جسکو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

برادران اہل حدیث! جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث بن چکی ہے۔ اس میں تمام انجمنیں شامل ہوں۔ اپنا اپنا الحاق مرکزی انجمن سے کریں۔ ایک شیرازہ بندی میں آ کر ایک ہی سلک میں منسلک ہو کر توحید وسنت کی اشاعت میں حصہ لیں۔ تبلیغی فنڈ میں اپنی دریادلی کا ثبوت دیتے ہوئے کافی سے زیادہ مالی امداد دیں تاکہ مخالفین کے تمام ہتھکنڈے بیکار ہو جائیں۔
اخبار "اہلحدیث" کی وسعت اشاعت میں ترقی دینے اور زیادہ خریدار مہیا کرنے میں خوب کوشش کریں۔ اہل ثروت اپنی فیاضی اور سخاوت سے تبلیغی فنڈ کو سیراب کر دیں۔ اور احباب منظم بننے کی دلی سعی فرمادیں۔ خدا تعالیٰ اس کمی کو پورا فرمائے۔
اللھم الف بین قلوبنا ؎
کئے جاؤ کوشش میرے دوستو

قبرستان اور عبرت

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی)

حضرت عبداللہ بن عمر جب ارادہ کرتے تھے کہ اپنے دل کو نصیحت دیویں تو کسی ویرانہ میں جاتے اور اس کے دروازہ پر بیٹھتے اور فرماتے این اھلك۔ یعنی تیرے بسنے والے کہاں گئے پھر اپنے نفس کی طرف رجوع کرتے اور غمناک آواز کے ساتھ فرماتے کل شیئ ھالك الا وجھه یعنی ہر ایک چیز فنا ہونے والی ہے۔ ایک ذات وحدہٗ لاشریک لہٗ دائم اور باقی اور ہمیشہ کو ہے جس کا حکم جاری ہے زمین وآسمان والوں پر۔ سفید کرے سیاہ کرے کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں اور وہ سب مخلوقات سے پوچھنے والا ہے۔
ایک مرد انصاری نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ سب سے بڑا عقلمند اور ہوشیار آدمی کون ہے؟ فرمایا جو موت کو بہت یاد کرے اور موت کے لئے خوب ہی تیاری کرے۔ یہی لوگ بڑے عقلمند اور ہوشیار ہوتے ہیں۔ دنیا کی شرافت اور آخرت کی بزرگی اسی میں ہے۔
اللھم اجعلنا منھم۔
حضرت علی مرتضیٰؓ ایک قبرستان سے گزرے اور کہا اے قبر والو! تم ہم کو اپنا حال سناؤ یا ہم تم کو خبر دیں۔ ہمارے پاس یہ خبر ہے کہ تمہارا مال تقسیم ہو گیا اور تمہاری عورتوں نے اور خاوند کر لئے اور تمہارے گھروں میں اور ہی لوگ آ کر آباد ہو گئے۔ پھر فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر ان کو کچھ قدرت وطاقت ہو تو یوں کہیں کہ ہم نے کوئی قوت پرہیزگاری سے بہتر نہیں دیکھا۔
حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے کہ تم مسلمانوں میں سے جب کوئی قبرستان میں جا کھڑا ہو تو قبر والوں کے حال میں غور وفکر کرے کہ کس طرح انکی آنکھیں ان کے رخساروں پر بہہ گئیں۔ ان کی زبانوں کو کیونکر مٹی نے کھا لیا۔ یہ وہی زبانیں ہیں جن سے وہ لوگوں پر زبان درازی کیا کرتے تھے اور صولت فصاحت اور بلاغت اور علمیت دکھایا کرتے تھے اب ان کے دانت خاک میں بکھر گئے اور بدن کیڑوں کی غذا ہو گیا۔
پیغمبر خدا جناب آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے جنازہ کو دیکھا پھر اس نے یوں کہا۔
اللہ اکبر صدق اللہ ورسولہ ھذا ما وعدہ اللہ ورسولہ اللھم زدنا ایمانا وتسلیما۔ تو لکھی جاتی ہیں اس کے لئے بیس نیکیاں۔
برادران اہل اسلام پر پوشیدہ نہیں کہ ہمارے راہبر تو قبرستان میں جا کر عبرت حاصل کریں اور آج کل کے مسلمان قبروں پر میلے اور عرس کرائیں اور ہر قسم کی زیبائش صدہا روپیہ خرچ کر کے کریں۔ اور مردوں وعورتوں کا ایک ہی جگہ پر چلنا، بیٹھنا، کھڑا ہونا سوائے بدنامی کے کیا حاصل ہوتا ہے۔ ہمارے ملک کے گدی نشینان بجائے عبرت حاصل کرانے کے دنیا بھر کے گناہ قبروں پر کرانے میں مشغول ہیں اور مخلوق خدا کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک مؤمن کو صحیح راستہ اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین زیادہ والسلام خیر الختام

زیارت القبور۔ اردو ترجمہ مصنفہ امام ابن تیمیہؒ قبرپرستی کی تردید میں۔ قیمت ۹؍ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

ملکی مطلع

ہنگامۂ فلسطین

فلسطین کی خبروں پر تین ماہ سے سنسر بیٹھا ہوا تھا۔ اس لئے وہاں کے صحیح حالات معلوم نہ ہو سکتے تھے۔ اب جبکہ سنسر کی میعاد ختم ہو گئی ہے تو بعض حیرت انگیز حالات روشنی میں آ گئے ہیں۔ جن میں سے ایک دو اطلاعات ذیل میں درج کی جاتی ہیں :-

"قاہرہ کے اخبار "الفتح" نے فلسطین کے قدیم اور تاریخی شہر جنین کے تباہ کئے جانے کی ہولناک کیفیت یوں شائع کی ہے :-

نصف شب کے بعد دو بجے جبکہ لوگ محوِ خواب تھے اور انہیں اس بات کی مطلق خبر نہیں تھی کہ ان کے لئے ظلم و ستم کا کتنا سامان تیار ہو رہا ہے۔ سناٹے کا عالم ڈھنڈورا پیٹنے والے نے اعلان کیا۔ خلق خدا کی حکم انتدابی حکومت کا۔ اس شہر جنین کو خالی کر دیا جائے شہریوں کو یہاں سے نکل جانے کے لئے چار گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے۔ اس مکروہ شاہی اعلان نے شہر میں بیم و ہراس کی کیفیت پیدا کر دی۔ اہل شہر کیا مرد کیا عورتیں اور کیا بچے سب باہر نکل آئے۔ وہ جلدی کے عالم میں صرف اپنا وجود اٹھائے ہوئے تھے مصیبت کی اس گھڑی میں انہیں اثاث البیت اٹھانے کا موقع نہ مل سکا۔ مہلت کے چار گھنٹے گزرنے کے بعد شہر کی بنیادوں میں انیس مقامات پر ڈائنامیٹ رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد مشرق اور مغرب دونوں اطراف سے فتیلہ کو دیا سلائی دکھلائی گئی جس سے خوفناک دھماکے ہوئے۔ سارا شہر منہدم ہو گیا۔ اور لوگوں کا مال و متاع اور ذخائر برباد ہو گئے۔ اس بربادی کے بعد اہل شہر واپس آ گئے۔ تاکہ ان مکانات میں پناہ گزیں ہو سکیں جو انہدام سے بچ رہے تھے۔ لیکن رات گزرنے کے بعد پھر وہی منادی والا آیا اس نے ڈھول بجایا اور اعلان کیا شہر سے نکل جاؤ چنانچہ وہ بے چارے اپنے بچوں کو اٹھا کر اپنے گھروں کی طرف حسرت کی نظر سے دیکھتے ہوئے چل پڑے اس وقت ان کی حالت ناگفتہ اور قابلِ رحم تھی۔ بھوک پیاس نے انہیں نڈھال کر رکھا تھا۔ بچے بلک بلک کر رو رہے تھے۔ اس آبادی میں شہر کے درمیان میں سے گزرنے والی پختہ سڑک کے دونوں طرف ڈائنامیٹ کی سرنگیں بچھا دیں اور تھوڑے عرصہ کے بعد انہیں اڑا دیا۔ اہل شہر کچھ فاصلے پر کھڑے ان ہولناک منظر کو دیکھ رہے تھے۔ دھماکوں سے کان کے پردے پھٹے جاتے تھے اور گرد و نواح کی زمین پر کیفیت زلزال طاری ہو رہی تھی۔ ڈائنامیٹ اس قدر طاقت ور تھے کہ انہوں نے تاریخی شہر کے پرخچے اڑا دئیے اور اینٹ اور پتھر ہوا میں اڑتے رہے۔" (مدینہ بجنور۔ ۹۔ اکتوبر)

دوسری اطلاع "انقلاب" لاہور مورخہ ۱۶۔ اکتوبر سے درج کی جاتی ہے :-

"لندن ۱۳۔ اکتوبر۔ فلسطین کی خبروں پر تین ماہ سے سنسر عائد تھا۔ جو کل ختم ہوا۔ سنسر کے اختتام پر آج سب سے پہلے "نیوز کرانیکل" اور "ڈیلی ایکسپریس" کے خصوصی نامہ نگاروں نے فلسطین کی خطرناک صورت حالات کو بے نقاب کیا ہے۔ نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ مجاہدین کے ہیڈ کوارٹروں نے مختلف جنگی سرداروں کے ماتحت ملک بھر کو مختلف حصوں میں منقسم کر رکھا ہے۔ فلسطین کے بہت سے حصے سے برطانوی فوجیں منہ موڑ کر واپس ہو چکی ہیں اور ان حصوں میں سول حکومت کا شیرازہ بالکل منتشر ہو چکا ہے۔ بیت اللحم۔ بیرشیب رملہ اور دوسرے سینکڑوں دیہات میں سول حکومت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اور تمام سرکاری عمارتوں پر مجاہدین کا قبضہ ہو چکا ہے۔ آمد و رفت کی جن گاڑیوں کے ساتھ مسلح گارد نہ ہوں وہ کسی صورت میں منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتیں۔ ان کی وجہ عربوں کی کمین گاہیں۔ شبخون اور فائروں کی بوچھاڑ ہے۔ ٹیلیفون کی حالت نہایت بدنظم ہو چکی ہے۔ اور سینکڑوں برطانوی لا یہودی محاصرہ کی حالت میں ہیں۔ نابلس۔ تل کرام اور بعض دوسرے مقامات پر برطانوی حکومت مشکوک جیسی ہے۔ حتی کہ بیت المقدس۔ حیفہ اور تل ابیب میں مجاہدین کا اثر و رسوخ موجود ہے۔ مجاہدین ہر رات مشین گنوں سے فائر کرتے ہیں۔ اور انہوں نے بذات خود ٹیکس جمع کرنا شروع کر دیا ہے۔ ٹرینوں کی آمد و رفت مختل ہو چکی ہے۔ جس کا اثر فلسطین اور مصر کی درمیانی ٹرینوں پر بہت برا پڑا ہے۔ ایک مقام پر ۵ میل تک لائن اکھاڑ دی گئی ہے۔ فش پلیٹیں جدا کر دی گئیں۔ اور لائن پر درخت کاٹ کر بچھا دئیے گئے۔ مجاہدین نے متعدد ریلوے اسٹیشنوں کو نذر آتش کر دیا ہے۔ اور متعدد مقامات پر ٹرینوں کو لائن سے گرا دیا ہے اور سڑکوں کو برباد کر دیا ہے۔" (انقلاب لاہور ۱۶۔ بحوالہ ہندوستان ٹائمز)

فلسطین کانفرنس قاہرہ (مصر) میں فلسطین کانفرنس حال ہی میں ختم ہوئی ہے۔ جس میں تمام اسلامی ممالک کے نمائندوں کے ساتھ ہندوستانی مسلمانوں کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔ جنہوں نے ایک ریزولیوشن پاس کر کے حکومت برطانیہ کو بھیجا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل چند مطالبات کئے گئے ہیں :-

(۱) فلسطین میں یہودیوں کا مزید داخلہ فوراً بند کر دیا جائے۔ (۲) تقسیم فلسطین کی مخالفت کی جائے۔ (۳) فلسطین میں آئینی حکومت قائم کی جائے (۴) برطانیہ تمام سیاسی قیدیوں خصوصاً لیڈروں کو رہا کر دے

اس ریزولیوشن میں تمام عرب حکومتوں سے استدعا کی گئی ہے کہ وہ مؤتمر کے فیصلوں کی تائید کریں اور قاہرہ میں ایک مستقل کمیشن کی سفارش کریں جو ان مطالبات کے پورا ہونے کی نگرانی کرے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ اس وقت فلسطین میں جو یہودی آباد ہو چکے ہیں انہیں شہری حقوق دئیے جائیں۔

ادھر لندن میں عراق کے وزیر خارجہ پہنچے ہوئے ہیں جو وہاں فلسطین کی سرگرم حمایت میں مصروف ہیں

(۱۳۵)

محراب سنانے کی درخواست رمضان المبارک میں نماز تراویح کے لئے حافظ قرآن کی کسی جگہ ضرورت ہو تو مجھ سے خط وکتابت کریں۔
حافظ سید عبد الغفار رضوی معرفت سید احمد حسین صاحب رضوی مترجم چیف کورٹ لکھنؤ۔

دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ لوگوں سے یہ حقیقت مخفی نہیں ہے کہ صوبہ بہار و بنگال میں اہل حق کا یہی واحد مرکزی دار العلوم ہے۔ جو گذشتہ ربع صدی سے نہ صرف قائم بلکہ تدریجی اور ٹھوس ترقی کر رہا ہے۔ علوم عربیہ کے ساتھ ابتداء سے انتہا تک ہر جماعت میں قرآن مجید اور احادیث نبویہ۔ تقریر و تحریر، فلسفہ، ریاضیت۔ مناظرہ و مباحثہ اور دیگر مفید عام علوم و فنون کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اختتام سال پر ذاکر علمیہ کا سالانہ اجلاس اس غرض سے منعقد کیا جاتا ہے کہ دار العلوم کو قوم کے دامن عاطفت کے ساتھ وابستہ رکھا جائے اور وہ اس کے پورے خط و خال کو بچشم خود مشاہدہ کر سکے۔

اس وقت جو کچھ مجھے عرض کرنا ہے وہ یہ ہے کہ دار العلوم کی مالی حالت خراب اور قابل توجہ ہے۔ گذشتہ زلزلہ کی قیامت خیز بربادیوں نے نہ صرف دار الاقامۃ اور دیگر تمام عمارتوں کو زیر زمین کر دیا بلکہ آمدنی پر بھی ضرب کاری لگائی۔ چنانچہ نہ صرف طلبہ اور اساتذہ کو رہائش میں گوناگوں تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ چندے بھی محدود ہو گئے ہیں اتنے محدود کہ بسا اوقات بے حد تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے کہ تقریباً سوا سو مستطیع اور غیر مستطیع طلبہ کے قیام و طعام تنخواہ مدرسین و ملازمین اور دیگر ضروریات کا انتظام آسان کام نہیں ہے جس کے لئے کم از کم ۵ ہزار روپیہ سالانہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ لہذا مجھے امید قوی ہے کہ دار العلوم کی در و دیوار سے قال اللہ و قال الرسول کی گونجتی ہوئی آواز کو قائم رکھنے میں آپ ضرور میری امداد فرمائیں گے اور اس باغ علم اور چمن دین کو جسے مدتوں کی

آبپاشی کے بعد تر و تازہ رکھا گیا ہے خزاں کے تند اور مرجھا دینے والے جھونکوں سے محفوظ رکھنے میں آپ میرا ہاتھ بٹائیں گے۔

خادم قوم (ڈاکٹر) سید محمد فرید عفی عنہ
مہتمم دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ

تعمیر مسجد لندن میں "جمعیۃ المسلمین" نامی جماعت ۱۹۳۴ء میں قائم ہوئی۔ ماشاء اللہ جمعیۃ المسلمین اس وقت تک نماز جمعہ۔ عیدین جیسے احکام خداوندی فرمان مصطفوی کی تکمیل کا بندوبست وقت مقررہ پر کر رہی ہے۔ اب فرائض یومیہ یعنی پانچ وقت کی نماز پڑھنے کے لئے ایک مسجد کی تعمیر کا کام عملی طور پر شروع کر دیا ہے۔ لیکن اس فرض کی ادائیگی اور تکمیل کے لئے ایمان والوں کی اعانت کی محتاج ہے

اعلان تعطیل!
آئندہ پرچہ بوجہ تعطیل سالانہ شائع نہیں ہوگا
جملہ خریداران و ایجنٹ حضرات مطلع رہیں
(منیجر اہلحدیث امرتسر)

امید ہے کہ مسلمانان عالم دامے، درمے، قدمے، سخنے امداد فرما کر اس جماعت کے (جمعیۃ المسلمین) اراکین کی ہمت افزائی فرمائیں۔ آمین!

الداعی۔ سکرٹری جمعیۃ المسلمین نمبر ۵۹۔
کینٹن اسٹریٹ لنڈن۔ ای۔ ۱۴۔ انگلینڈ

زکوٰۃ کا صحیح مصرف ماہ مبارک کا زمانہ آ رہا ہے اس ماہ میں اہل خیر حضرات زکوٰۃ کی رقم نکالیں گے۔ دار العلوم ندوۃ العلماء میں کثرت سے ایسے نادار طلبہ ہیں جن کے طعام و لباس کی کفالت اہل خیر حضرات کرتے ہیں۔ یہ لوگ یہاں کی تعلیم سے مستفید ہو کر سینکڑوں نا واقف مسلمانوں کی ہدایت کا ذریعہ بنتے ہیں۔ لہذا آپ ضرور اپنی زکوٰۃ کا کوئی حصہ ان غریب طلبہ کے لئے مخصوص فرمادیں۔
(سید عبد العلی ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

بشارت واقعہ میں آ گئی

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ ۹ میں بعنوان "بشارت" لکھا گیا تھا کہ یہ عاجز ایک مبسوط رسالہ مضامین امام زمان، مہدی منتظر اور رد قادیان کے متعلق لکھ رہا ہے۔ اس پر کئی ایک احباب نے فرمائش خریداری کی بھیج دی ہے۔ سو معلوم ہو کہ بصورت ان مضامین میں سے "امام زمان" کا مسئلہ چھپ کر تیار ہو چکا ہے۔ باقی مسائل کی کاپیاں لکھی ہوئی تیار ہیں جو انشاء اللہ رمضان میں یا اس کے بعد طبع کرائی جائیں گی۔ "امام زمان" کا مسئلہ پوری بسط و تفصیل سے عالمانہ انداز اور سہل عبارت اور آسان طریق ادا سے بیان کیا گیا ہے۔ خدا کے فضل سے اس کے مطالعہ سے زمانہ حال کے سب مدعیان خلافت و امامت (قادیانی، دہلوی وغیرہ) کے دعاوی باطل ثابت ہو جائیں گے۔

شائقین دو آنے (۲؍) کے ڈاکخانہ کے ٹکٹ لفافہ میں بند کر کے امرتسر میں بنام مولوی عبد اللہ صاحب ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث محلہ ڈھاب کھٹیکاں اور سیالکوٹ میں مجھ عاجز کے نام بھیجکر منگوالیں۔

اس کے علاوہ برکات محمدیہ کے سلسلہ میں رسالہ فضائل شعبان بھی چھپ کر تیار ہے۔ اس کے لئے چار پیسے (۱؍) کے ٹکٹ صرف سیالکوٹ میں مجھ عاجز کے پاس بھیجیں۔

سیالکوٹ میں ہر دو کے لئے ٹکٹ بھیجنے والے تین آنے (۳؍) کے ٹکٹ بھیجیں۔

رسالہ "امام زمان" کا ہدیہ امرتسر میں خزانہ جمعیۃ اہل حدیث میں جمع ہوگا اور رسالہ فضائل شعبان کا ہدیہ خزانہ سیالکوٹ میں۔

نوٹ:۔ سلسلہ برکات محمدیہ کی سالانہ خریداری کا ہدیہ ایک روپیہ ہے۔ اور اسی طرح رسالہ تبلیغ کا سالانہ ہدیہ بھی ایک روپیہ ہے۔

سالانہ خریدار بننے والے ہر ایک کے لئے ایک ایک روپیہ منی آرڈر کر دیں۔ سابقہ نمبرات سب ارسال کر دیئے جائیں گے۔
راقم:۔ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (۲۳ ۹)

کہ ہندوستانی حجاج صرف ہندوستانی کمپنی کے عظیم الشان

تیز رفتار اور آرام دہ جہازات

المدینہ (۲۹۶۲ ٹن) اور الحنیف (۵۳۱۱ ٹن)

میں سفر کریں۔ مندرجہ ذیل چند خصوصیات اگر آپ کی خواہش کے مطابق ہیں تو پہلی فرصت میں اپنی جگہ مخصوص کرالیں:-

با جماعت نماز پڑھنے کے لئے مخصوص جگہ و فرش کا اہتمام۔

مذہبی علوم دینی اور تاریخی کتابوں کا کتب خانہ عام حجاج کے استعمال کے لئے۔

درجہ اول و دوم کے مسافروں کی سواری کیلئے ... اور آرام دہ ... بسیلون اور خوبصورت لانج

ڈیک کے مسافروں کی سواری کیلئے علیحدہ ڈیک اور اسی طرح مستورات کے لیے مخصوص ... ہونگے۔

تیسرے درجے پر ڈیک میں بجلی کے پنکھے۔

مسافروں کے ... حسب مذاق عمدہ اور لذیذ کھانے کا اعلیٰ انتظام

میٹھا پانی با افراط

دوران سفر میں ریڈیو کے ذریعہ اطلاعات عالم کی تازہ ترین خبریں۔

مزید معلومات مندرجہ ذیل کسی پتہ سے دریافت فرمائیں۔

حج لائن

دی سندھیا اسٹیم نیوی گیشن کمپنی لمیٹڈ
بیلارڈ اسٹیٹ بمبئی
نیپئر روڈ۔ کراچی
... اسٹریٹ کلکتہ

رسالہ اہل الذکر بصورت ہفتہ وار

کی صرف دو سو خریدار فراہم ہونے پر اشاعت شروع ہوجائیگی سالانہ قیمت چار روپیہ۔ مگر پہلے دو سو اصحاب جن کی درخواستیں قبل از اشاعت موصول ہوں صرف تین روپئے۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں یا وی پی کرنے کی اجازت دیں۔ مگر اس طرح ۵ر زائد خرچ ہونگے۔

پتہ:- مولوی محمد یوسف۔ دفتر اہل الذکر فیض آباد۔ یوپی

فارم ۱ — نمبر مقدمہ ۶۰۳

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۰ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب سنہ ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب سنہ ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منگی ہانی ولد کرم دین ذات گوجر سکنہ ہٹا کرو دوارہ تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{11}{38}$ ۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ (تحریر $\frac{10}{38}$ ۴)

دستخط چیرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ ضلع گورداسپور

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱ — نمبر مقدمہ ۵۷۶

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب سنہ ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب سنہ ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منگی عیدا ولد ملا ذات امائیں سکنہ اوبلرہ تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{11}{38}$ ۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ (تحریر $\frac{10}{38}$)

دستخط چیرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ ضلع گورداسپور

(بورڈ کی مہر)

اخبار اہلحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (دفتر)

سفرنامہ حجاز از قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ اس کتاب میں قاضی صاحب نے سفر حج کے متعلق تمام حالات کو درج کیا ہے۔ ہر عازم حج کو ضروری ہے کہ اس کتاب کو اپنے ہمراہ لے جائے۔ یہ کتاب راستے میں ایک کامیاب معلم کا کام دیگی اور راستے کی دشواریوں سے بچائے گی۔ جلد منگوالیں۔ قیمت ۸ر ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

اس سلسلہ میں وزیر نوآبادیات نے فلسطین کے ہائی کمشنر کو بھی طلب کیا ہے۔ وزیر عراق کی تجویز ہے کہ فلسطین کو ایک آزاد حکومت میں تبدیل کر دیا جائے جو برطانیہ کی حلیف ہو مگر اپنا آئین نمائندہ اسمبلی کے ذریعہ تیار کرے اور عرب اور یہودیوں کو تعلیمی اور میونسپل معاملات میں آزادی ہو۔ یہودیوں کا مزید داخلہ بند کر دیا جائے۔ وزیر نوآبادیات نے یہودیوں کے لیڈر ڈاکٹر وزمین کو بھی لندن بلایا ہے تاکہ ان کا نقطۂ نگاہ بھی معلوم کیا جائے۔

برطانیہ نے تقسیم فلسطین کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے پچھلے دنوں ایک اور کمیشن بھیجا ہے۔ جسکو وڈے کمیشن کہا جاتا ہے۔ یہ کمیشن عنقریب اپنی رپورٹ پیش کریگا۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ برطانیہ فلسطین کو غالبًا اندرونی خودمختاری بہت جلد دیدیگا۔ خدا وہ دن جلد لائے جب فلسطینی مصائب کا خاتمہ ہو جائے۔ جس نے ساری دنیائے اسلام کو بے چین کر رکھا ہے۔ اخیر میں ہم اُسی مالک الملک کی درگاہ میں دست بدعا ہو کر کہتے ہیں :۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۔

دربھنگہ میں صوبائی اہلحدیث کانفرنس کا قیام

جناب ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب مہتمم دارالعلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے کی دعوت پر صوبائی اہل حدیث کانفرنس منعقد کرنے کی غرض سے گذشتہ ۶۔۷۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو مجلس شوریٰ زیر صدارت مولانا عبدالجبیر صاحب منعقد ہوئی جس میں پٹنہ۔ مظفر پور۔ دربھنگہ۔ پورنیہ۔ بھاگلپور۔ مونگیر۔ گیا۔ اور آرہ کے تقریبًا سو نمائندوں نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ یوپی۔ پنجاب کے بھی بعض حضرات بطور وزیٹر اور مشیر کے جلسہ میں موجود تھے۔ مجلس مذکورہ کے چار اجلاس ہوئے۔ اور حسب ذیل تجویزیں باتفاق آراء پاس ہوئیں :۔

(۱) صوبائی اہل حدیث کانفرنس کا قیام عمل میں آیا جس کے حسب ذیل عہدہ دار مقرر کئے گئے۔

صدر جناب مولانا عبدالجبیر صاحب مدظلہ۔ نائبین صدر۔ جناب مولانا عبدالوہاب صاحب آروی۔ جناب ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب اور جناب مولانا زین العابدین صاحب ڈھاکوی۔ جنرل سکریٹری۔ جناب مولوی نورالحسن صاحب جوائنٹ سکریٹریاں۔ مولوی حکیم نورالہدیٰ صاحب پٹنہ۔ منشی محمد عثمان صاحب دربھنگہ ڈاکٹر عبدالحبیب صاحب دربھنگہ۔

(۲) اور یہ بھی طے پایا کہ اس کا پہلا اجلاس جلد سے جلد دربھنگہ میں منعقد کیا جائے۔ جس کو کامیاب بنانے کے لئے ایک ذمہ وار مجلس استقبالیہ بنائی گئی۔

(۳) جماعت کی سیاسی اور مذہبی تنظیم کے لئے ہر گاؤں سب ڈویژن میں ایک سردار اور اس کے چند باضابطہ معاون مقرر کئے جائیں۔ جہاں ضرورت محسوس کی جائے انجمن اہل حدیث قائم کی جائے اور تمام گاؤں اور سب ڈویژنوں کی انجمنوں اور سرداروں کا تعلق ضلع سے ہو جہاں اس کی ایک باقاعدہ انجمن قائم ہو اور اس کا صدر صوبہ کا صدر رہو۔

تنظیم اور جماعت اہل حدیث کا جو خاکہ اور لائحہ عمل مرکزی انجمن اہل حدیث دربھنگہ نے قائم کیا ہے اس سے اعتماد کلی ظاہر کیا گیا اور سفارش کی گئی کہ صوبہ کی تمام انجمنیں اسی خاکہ کو پیش نظر رکھ کر اپنی اپنی تنظیم کریں۔

(۴) تعلیمی تنظیم کے لئے ضروری خیال کیا گیا کہ صوبہ بہار کے مدارس اہل حدیث کا ایک نظام اور ایک ہی نصاب ہو۔ ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب موصوف کو اختیار دیا گیا کہ وہ صوبہ کے تمام مدارس اہل حدیث کے مہتمم اور معتمدین تعلیم کو کسی مناسب موقع پر دعوت دے کر ان سے تبادلۂ خیالات کریں۔

(۵) واردھا ایجوکیشنل اسکیم کو مسلمانوں کے حق میں نقصان دہ تصور کرتے ہوئے کانگرس سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ اس پر نظر ثانی کرے اور جو ترمیم آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ پٹنہ کی ہے اسکو منظور کرکے مسلمانوں کو مطمئن کر دے۔

(۶) حضرت مولانا عبدالنور صاحب۔ جناب مولوی عبدالجلیل صاحب سلفی۔ جناب مولوی ابوالحسن صاحب سلفی۔ جناب مولوی محمد زبیر صاحب ندوی کی وفات حسرت آیات پر انتہائی غم و اندوہ کا اظہار کیا گیا اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ انہیں فردوس میں جگہ دے اور ان کے پسماندوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اور طے کیا گیا کہ صوبہ بہار کے ہر ضلع میں جماعت اہل حدیث کا ایک مدرسہ قائم کیا جائے اور جہاں پہلے سے قائم ہے اسے ہر ممکن طریقے سے تقویت پہنچائی جائے۔

(۷) صوبہ بہار کے اہل حدیثوں کی مکمل تنظیم کے لئے علماء اہل حدیث صوبہ بہار کی شرکت اور اعانت ضروری سمجھی گئی اور ان سے درخواست کی گئی کہ وہ تنظیم جماعت کی خاطر اپنے وقت عزیز کا کچھ حصہ ضرور صرف کریں۔

(ناظم)

(عمر داخل اشاعت فنڈ)

دیسی ادویات کے متعلق سرکاری اطلاع

عام لوگوں کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے دیسی طریق علاج کے متعلق رپورٹ اور تحقیقات کرنے کیلئے جو کمیٹی تعینات کی تھی وہ اپنے اختیارات کے اندر مذکورہ صدر معاملہ میں دلچسپی رکھنے والے اصحاب یا ایسوسی ایشن کی طرف سے تمام تحریری درخواستوں کا خیر مقدم کریگی۔ سردست یہ کمیٹی کسی قسم کی فہرست سوالات جاری کرنا نہیں چاہتی۔ کمیٹی کو حسب ذیل معاملات کے متعلق اطلاع دی جائے :۔ (الف) دیسی ادویات استعمال کرنے والے طبیبوں کا رجسٹر قائم کرنے کے لئے کس قسم کی تدابیر اختیار کی جائیں۔ (ب) دیسی ادویات کے استعمال کرنیوالے طبیبوں کی تعلیمی حالت کو درست کرنے کے لئے کیا عملی اقدام کیا جائے۔ (ج) کیا الف یا ب کے بارے میں کسی قسم کا قانون بنانے کی ضرورت ہے اگر ہے تو کیا۔

اس قسم کی درخواست انسپکٹر جنرل سول ہاسپٹلز پنجاب سول سکریٹریٹ لاہور کی معرفت پنجاب گورنمنٹ کمیٹی آن انڈین

لاجواب

حیرت انگیز ایجاد
ارواح اکسیر اعظم

جملہ امراض کے دفعیہ کے لئے داخلی خارجی ایک ہی دوا ہے۔ صرف دو یا تین قطرہ کھانے۔ لگانے۔ دونوں حالتوں میں پُر اثر ہے۔ سانپ۔ بچھو نیز دیگر زہریلے کیڑوں کے ڈنک اور چاقو وغیرہ کے زخموں پر لگانے سے فوراً آرام کرتا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ جانوروں کی تکالیف میں بھی مفید ہے۔ مفصل پرچہ ترکیب استعمال شیشی کے ساتھ ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ ڈرام صرف ۴ ؍ محصول ڈاک وغیرہ ایک شیشی سے تین تک ۹ ؍

پتہ ڈاکٹر سید عبدالماجد۔ ڈاک خانہ منیر ضلع پٹنہ

D·S·A·Majid - Po Maner · Patna

زود اثر

فارم ا۔ نمبر مقدمہ ۴۹۹

فارم نوٹس زیر دفعہ۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ دودا ولد نہالا ذات راجپوت سکنہ ٹھیکریاں کلاں تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{10}{38}$-۲۷ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا اجائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ (تحریر $\frac{1}{38}$-۴)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ ضلع گورداسپور

فارم ا۔ نمبر مقدمہ ۵۴۰

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۴۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ لکھو ولد خوشیا ذات راجپوت سکنہ توہانہ تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{1}{38}$-۲۷ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا اجائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ (تحریر $\frac{1}{38}$-۴)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

فارم ا۔ نمبر مقدمہ ۵۴۴

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۴۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ علاء الدین ولد کریم بخش ذات گوجر سکنہ کھوکھاں تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شکر گڑھ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ $\frac{11}{38}$-۲ مقرر کیا ہے لہٰذا اجائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ (تحریر $\frac{10}{38}$-۴)

دستخط چیئرمین صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ شکر گڑھ ضلع گورداسپور

بورڈ کی مہر

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش سُرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اسکا استعمال بہ خیالی مرض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ فی شیشی ۱۲

ملنے کا پتہ: کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم ... امرتسر

آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے

ہندوستانی صنعت

ملک کی ترقی چاہنے والوں کو خوشخبری۔ ہمارے کارخانہ میں ایک عرصے سے موسم گرما میں بنیان ہر قسم اور موسم سرما میں موزہ۔ سوئٹر پلور اونی سوتی تیار ہوتے ہیں اور بطور تھوک فروش دہلی و بیرونجات فروخت کئے جاتے ہیں۔ آپ بھی ایک مرتبہ منگوا کر آزمائش کریں۔ مال بمقابلہ دیگر کارخانوں کے عمدہ اور نرخ میں کم ہوگا۔

ملنے کا پتہ: منیجر انڈین مینوفیکچرنگ ہوس صدر بازار۔ دہلی

بے نظیر

مخزن علاج
یا
ہومیوپیتھک مکمل علاج

نظام الدین مرحوم

جس میں ہومیوپیتھک علاج کی تاریخ۔ اصول ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک کا مقابلہ میٹریا میڈیکا۔ فارماکوپیا۔ علاج الامراض۔ تمام امراض کی تشریح ضروری ہدایات مفصل طور پر درج ہیں۔ غرض یہ کہ اپنے فن کی انوکھی اور نئی تصنیف ہے۔ قیمت چار روپیہ محصول ڈاک علیحدہ۔ ہومیوپیتھک بایوکیمک ادویات بھی ہم سے مل سکتی ہیں۔

المشتہر: منیجر سلام ہومیو فارمیسی کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر